ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی، دیوبند
فون: 223377

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون اور ملک کے غداروں
سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband U. P.

کیا اور کہاں

وہ نبیوں میں رحمت لقب پانے والا

بقلم خاص

ماہنامہ ''طلسماتی دنیا'' کا درود وسلام نمبر آپ کی خدمت میں پیش ہے۔ اصولاً سب سے پہلے ''طلسماتی دنیا'' کا درود وسلام نمبر ہی چھپنا چاہئے تھا کیوں کہ اولاً ''طلسماتی دنیا'' کو اور خادم حسن الہاشمی کو اللہ کی بارگاہ سے جو کچھ بھی ملا وہ ان دعاؤں کا ایک حصہ ہے جو محسن انسانیت محمد مصطفیٰ ﷺ نے آج سے پندرہ سو برس پہلے اپنی امت کے لئے کی تھیں۔ ادارہ ''طلسماتی دنیا'' میں جھمیلے آئے، طوفان اٹڈآئے، آندھیاں چلیں، کانٹے بچھے، پتھر اچھلے، کہرام مچا، واویلا ہوا لیکن ہر صورت میں، ہر حالت میں رب العالمین کا کرم ہمارے ساتھ رہا اور ''طلسماتی دنیا'' کی مقبولیت دن بدن بڑھتی رہی۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ پندرہ سو برس پہلے محسن انسانیت نے جو دعائیں اپنے لئے کی تھیں ان میں سے کچھ نہ کچھ ہمارے حصے میں بھی آئیں۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں حق بجانب ہیں۔

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے

ان کا کرم نہ ہوتا تو ان کی دعاؤں کا وسیلہ نہ ہوتا، ان کی توجہات نہ ہوتی تو یہ امت کبھی کی غرق ہو چکی ہوتی اور خود ہم بھی کبھی کے پامال ہو چکے ہوتے۔

وہ نبی۔ جن کو رحمت کا خطاب ملا اور جن کو رحمۃ للعالمین کا خطاب حق تعالیٰ نے عطا کیا انہوں نے نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ دیگر اقوام کے لئے بھی انہوں نے دعاءِ خیر کی۔ انہوں نے دشمنوں کو بھی محبت سے نوازا اور انہوں نے بدخواہوں اور حاسدوں کے حق میں بھی دعائیں کیں۔ بے شک وہ رحمت تھے اور سرتاپا رحمت تھے۔ انہوں نے اپنی امت کے لئے یہ نمونہ چھوڑا کہ جب ساری دنیا الزام تراشیاں کرے جب تہمتوں کے طوفان اٹھیں جب کفار ومشرکین کی طرف سے یلغار ہو، اس وقت صبر وضبط کا دامن اپنے ہاتھ میں رہنا چاہئے۔ سرکار دوعالم کی سیرت ہمیں سبق دیتی ہے کہ نفرت کا جواب محبت، دشمنی کے جواب میں دوستی، بے توجہی کے جواب میں توجہ اور عنایت سے کام کرنا چاہئے تاکہ ساری دنیا کو یہ احساس ہو جائے کہ مسلمان محبت پر یقین رکھتا ہے۔ محبت کرتا ہے اور محبت کا خواہش مند رہتا ہے۔

آج دنیا دہشت گردی کا گہوارہ بن کر رہ گئی ہے۔ اس وقت ضرورت ہے اس بات کی کہ ہم اس دنیا کو محبت کرنا سکھائیں اور اپنے رویہ سے اور اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ ہم محبت کے خوگر ہیں اور ہم ان لوگوں سے بھی محبت کرتے ہیں جو ہمارے قتل کے منصوبے بناتے ہوں۔

آج پوری دنیا میں اسلام کے خلاف اور مسلمانوں کے خلاف ایک ماحول تیار کیا جارہا ہے۔ اس وقت ضروری ہے کہ ہم اپنے کردار عمل سے یہ ثابت کردیں کہ مسلمان محبت پرست ہے۔ محبت کرتا ہے، محبت چاہتا ہے، محبت ہی اس کا اوڑھنا بچھونا ہے۔

ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہم اس ذات گرامی کی امت میں شامل ہیں جس نے سب سے محبت کی، سب کے لئے اپنی چادر کو بچھایا، وہ دشمن ہو یا دوست۔ اسی لئے ان کو اللہ کی طرف سے اور کل مخلوقات کی طرف سے رحمت کا خطاب ملا۔

سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

قسم خدا کی
میں جانتا ہوں بشر ہو خدا نہیں ہو تم
بشر ہزار بڑا ہو خدا نہیں ہوتا
مگر خدا جو بقید نظر بھی ہو سکتا
قسم خدا کی تمہارے سوا نہیں ہوتا
مولانا عامر عثمانیؒ

محمد ﷺ

☆منصور عثمانی

بصد ادب اور بصد محبت درود پڑھیے سلام پڑھیے
ملے گی دونوں جہاں میں عزت درود پڑھیے سلام پڑھیے

دلوں میں عشق نبی ﷺ بسا کر لبوں پہ نعتِ نبیؐ سجا کر
بنا کے خود کو غلامِ نسبت درود پڑھیے سلام پڑھیے

دکھی دلوں کو سکوں ملے گا کبھی طبیعت بھی کھل اٹھے گی
گھروں میں برسے گی خیر و برکت، درود پڑھیے سلام پڑھیے

نبی ﷺ کی محفل سجی ہوئی ہے فرشتے سایہ کئے ہوئے ہیں
میاں! یہ پل ہے بہت غنیمت، درود پڑھیے سلام پڑھیے

فقط یہ میرا نہیں طریقہ، ہے عاشقوں کا یہی وظیفہ
کتابِ حق میں بھی ہے ہدایت، درود پڑھیے سلام پڑھیے

جہاں اندھیرا نہ چھٹ رہا ہو، جہاں پہ نفرت برس رہی ہو
وہاں بھی ہوگا نزولِ رحمت درود پڑھیے سلام پڑھیے

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● سب سے زیادہ اچھے سلوک کی حق دار تمہاری ماں ہے۔

● باپ کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور باپ کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔

● اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو تا کہ تمہاری اولاد تمہارے ساتھ نیکی کرے۔

● ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے سے عمر بڑھتی ہے۔

● سچی بات کہو اور ہمسائے سے اچھا سلوک کرو۔

● جھوٹ سے روزی میں کمی آجاتی ہے۔

● سب سے برا انسان وہ ہے جو گھر والوں کو تنگ کرے۔

● صبح کی نیند روزی کو کم کردیتی ہے۔

مہکتے پھول

● اللہ پر توکل کرنے والا کبھی بے کل نہیں ہوتا۔

● کینہ خواہ دو گھڑی ہی کے لئے جی میں آجائے جینا دوبھر کردیتا ہے۔

● محنت سے دوستی کے صلے میں کامرانی ملتی ہے۔

● اکثر کچھ کھوئے بغیر بہت کچھ پانے کی کوشش سب کچھ کھودیا کرتی ہے۔

● کسی کو کچھ ماننے سے پہلے جاننے کے عمل سے گزرنا کبھی مان کے جاننے سے بچاتا ہے، کبھی جان سے گزرجانے سے۔

● محفل میں کسی کے عیب ظاہر کرنا اسے ذلیل کرنے کے برابر ہے۔

عمل کرنے کی باتیں

● عقل مند ایسا کام ہی کیوں کرتا ہے جس پر اسے معافی مانگنی پڑے۔

● غلطی کرو ضرور مگر پرانی نہیں بلکہ نئی۔

● جو شخص مسکرانا نہیں جانتا وہ کبھی دکان نہ کھولے۔

● وہ انسان سب سے بڑا بے وقوف ہے جو اپنی ناکامی کو بدنصیبی پر معمور کرتا ہے۔

● اگر کامیابی چاہتے ہو تو زندگی کے خطرات سے کھیلنا سیکھو اور اگر خطرات سے کھیلنا چاہتے ہو تو موت کی انگلی پکڑلو۔

اللہ

● دنیا کا سب سے عظیم نام "اللہ" ہے۔

● اللہ کی ایک بھی تخلیق کا جواب لانے سے انسان قاصر ہے۔

● اللہ خالق ہمہ جہاں ہے۔

● اللہ نے زمین وآسمان کی ہر چیز پیدا کی ہے۔

● اللہ کی ہستی نظر نہ آنے کے باوجود کائنات کے ذرے ذرے سے عیاں ہے۔

● جب کبھی میں نے خود کو تنہا پایا اللہ کو اپنے قریب محسوس کیا۔

● یہ ظرف صرف اللہ کا ہے کہ وہ اپنے انکار کرنے والوں پر بھی اسی طرح مہربان ہے جس طرح اپنے اقرار کرنے والوں پر۔

● میں نے کائنات کے ذرے ذرے میں اللہ کو سمایا ہوا دیکھا۔

● اللہ کی رحمت شامل حال نہ ہو تو ایک دن گزارنا بھی محال ہے۔

● جب کبھی اللہ کی رحمت پر نظر کرتا ہوں تو دل بھر آتا ہے وہ رحمت ہی رحمت ہے اور میں زحمت ہی زحمت۔

● اس بیکراں کائنات میں اللہ کی مقدس ذات کا سہارا نہ ہوتا تو انسان اپنے حواس کھودیتا۔

● اللہ نے انسان کو محبت واحترام کے لئے پیدا کیا ہے۔

● اللہ نے انسان کو علم حاصل کرنے کی ہدایت دی ہے۔

● اللہ نے انسان کو عقل دی ہے کہ سوچ سمجھے۔

● اللہ وہ ہستی ہے جس نے تمام کائنات کو پیدا کیا۔

حسن فطرت

● ہوا ایک کتب خانہ ہے جس میں ہر انسان کے الفاظ واعمال لکھے رکھے ہیں۔ (جالینوس)

● انسان کی بزرگی اور رتبے کی بلندی معجزوں سے نہیں، عصمت اور کردار کی صفائی سے ہے۔ (حضرت داتا گنج بخشؒ)

● اقرار جرم، مجرم کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔

● محبت کے لحاظ سے ہر ایک باپ یعقوب اور حسن کے لحاظ سے ہرا یک بیٹا یوسف ہے۔ (بوعلی سینا)

● ایک خوشی سے ایک سو غم منتشر ہو سکتے ہیں (بطلیموس)

زندگی کیا ہے؟

● زندگی ایک ایسا ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے۔

● اپنی لحہ بھر کی خوشی کے لئے دوسروں کے لبوں کی حسین مسکراہٹ مت چھینو۔

● دوسروں کی عیب جوئیاں مت کرو، ایسا نہ ہو کہ خدا تمہارے عیب دنیا پر عیاں کردے۔

زندگی ایک طویل اکتا دینے والی کہانی ہے اور اس کو وہی شخص کامیابی کے ساتھ پڑھ سکتا ہے۔ جس کی توجہ ہمیشہ کہانی کے اگلے پیراگراف پر ہوگی۔

● زندگی میں ہمیشہ وہ راہیں اپناؤ جہاں سے کچھ حاصل ہو۔

● زندگی ایک ایسے پھل دار درخت کی مانند ہے جو صرف انہی کو پھل دیتا ہے جو اس پر چڑھ کر پھل توڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔

● زندگی ایک ایسا معمہ ہے جس کو حل کرتے کرتے انسان موت کی بھول بھلیوں میں گم ہو جاتا ہے۔

خیر وبرکت

● ہر کام بسم اللہ سے شروع کرو۔

● اللہ کے ذکر میں سکون ہے۔

● مصائب میں نماز اور دعا کا سہارا پکڑو۔

● خلوص محبت کی پہلی نشانی ہے۔

● والدین کے فرمانبردار بنو۔

● اللہ کی ذات کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

● راستے سے تکلیف والی چیز ہٹا دینا نیکی ہے۔

● روزے رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

● جب انسان محبت یا قرض میں مبتلا ہوتا ہے تو فائدہ کسی اور کو ہوتا ہے۔

● نیکیاں گناہوں کو اس طرح دور لے جاتی ہیں جیسے پانی میل کو بہا کر لے جاتا ہے۔

● تنہائی کی عبادت سے افضل کوئی عمل نہیں۔

● ذہین ناکام ہو سکتا ہے مگر محنتی کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

● سب سے بڑی غلطی اپنی غلطیوں سے بے خبر ہونا ہے۔

● کسی کو نصیحت کرنے سے پہلے خود نصیحت پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں۔

● کسی کو اپنا بنانے سے پہلے خود اپنا آپ بنانے کی صلاحیت رکھنی

چاہئے۔

حکمت کے موتی

● کسی کی تعریف نہیں کر سکتے تو برائی بھی نہ کرو۔

●دولت بہترین خادم ہے مگر بدترین دشمن بھی۔

●اتنا نرم نہ بن کہ نچوڑ لیا جائے اور نہ اتنا سخت کہ توڑ لیا جائے۔

اقوال مبارک

●تم سب میں بہتر وہ شخص ہے جو دیر میں خفا ہو اور جلد راضی ہو جائے اور بدتر وہ شخص ہے جو جلد غصہ ہو اور دیر میں راضی ہو۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

●جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ بدلہ نہیں لیتا۔ (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

شیخ سعدیؒ کے اقوال

●بے کار بولنے سے منہ بند رکھنا بہتر ہے۔

●سانپ کے بچے بھی سانپ ہی ہوتے ہیں اس لئے اس کے بچے کی حفاظت کرنا بے وقوفی ہے۔

●دوسروں کے غم سے بے خبر رہنے والا آدمی نہیں ہو سکتا۔

●صورت پر مت جاؤ بلکہ سیرت کو دیکھو۔

● کمزور پر رحم کرو گے تو زبردستوں کے ظلم سے بچ جاؤ گے۔

● تکبر کرنے والا منہ کے بل گرتا ہے۔

●اچھا دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔

● حق شناس کتا شکر گزار انسان سے، بہت اچھا ہے۔

اقوال زرّیں

●اگر تمہیں قسمت سے پارسا عورت ملے تو سمجھو کہ ساری مسرتیں تمہارے لئے ہیں۔

●اس سے بڑا کوئی گناہ نہیں ہے کہ تم اپنے اہل وعیال کو نظر انداز کر دو۔

●راستے سے غلاظت دور کرنا صدقہ ہے۔

●اگر تم میں کوئی شخص نظم وضبط کی تعلیم دیتا ہے تو یہ اس کے لئے اس کام سے بہتر ہے کہ وہ خیرات کرے۔

● تین لعنتوں سے بچو، پانی کی گزرگاہ اور ذخیرے، عام راستے اور درختوں کے سائے میں قضائے حاجت کرنے سے۔

مشاہیر کے آخری لمحات

حضرت سلمان فارسیؓ

وفات کے وقت بہت حسرت ظاہر کرنے لگے، لوگوں نے کہا۔ ''اے ابو عبدالرحمٰن آپ کو کس چیز پر افسوس ہے۔؟

جواب دیا: میں دنیا پر افسوس نہیں کرتا لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وصیت ہمیں کی تھی۔ فرمایا تھا۔ ''تمہارے پاس مسافر کے زاد راہ بھر سامان ہونا چاہئے'، میں ڈرتا ہوں ہم نے اس نصیحت پر عمل نہیں کیا کیونکہ میرے گرد یہ چیزیں جمع ہیں۔'' یہ کہہ کر گھر کے سامان کی طرف اشارہ کیا۔ دیکھا گیا تو گھر میں کل سامان، ایک تلوار ایک طشت اور ایک پیالہ تھا۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت بار بار انّا للہ وانّا الیہ راجعُون کہنا شروع کیا۔ آپ کے صاحبزادے نے عرض کیا۔ ''آپ بھی دنیا پر افسوس کرتے ہیں۔'' فرمایا: فرزند! دنیا پر نہیں خود اپنے نفس پر افسوس کرتا ہوں کیونکہ اس جیسی کوئی چیز مجھے کبھی نہ ملی۔''

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ

وفات کے وقت رونے لگے س۔ سبب پوچھا گیا تو کہا۔ ''اس لئے روتا ہوں کہ سفر بہت دراز ہے اور زاد راہ بہت کم ہے میں جا رہا ہوں نہیں معلوم جنت میں مقام ہوگا یا دوزخ میں۔

اقسام چشم

● آنکھیں تین قسم کی ہوتی ہیں: جسمانی آنکھ، جو انسان وحیوان دونوں کو حاصل ہے۔ اس کا کام صرف دیکھنا ہے اور یہ بصارت کہلاتی ہے۔ عقلی آنکھ، جو صرف انسان کے لئے مخصوص ہے، بصیرت کہلاتی ہے اور ایمانی آنکھ صرف خدا پرستوں کو نصیب ہے جو دنیا کے علاوہ عالم بالا کا نظارہ بھی کرتی ہے اسے اصطلاحاً ''نظر'' کہتے ہیں۔

زاویۂ نگاہ

●جو شخص دکھ پہنچائے اور پریشانی میں اضافے کا سبب بنے اس سے تعلق توڑ لینا ہی بہتر ہوتا ہے۔

●دوسروں کے چہروں پر مسرتوں کے دیئے روشن رکھنے کے لئے اپنی خوشیاں قربان کر دینا ہی حوصلے اور ہمت کا کام ہے۔

●محبت سب سے کرو مگر اعتبار چند لوگوں پر۔

● ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو، پچھلے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹاؤ۔
● جو چیز حاصل نہیں ہو سکتی اس کی خواہش فضول ہے۔
● کبھی کبھی ہم دانستہ یا نادانستہ غلط راہوں پر نکل جاتے ہیں، کبھی خود کو آزمانے کے لئے کبھی کبھی دوسروں کو۔
● اپنے علم دوسروں کو سکھاؤ تا کہ تمہاری معلومات کی بنیاد مستحکم ہو اور علم بھی سیکھتے رہو تا کہ تمہاری معلومات میں اضافہ ہو۔

انمول موتی

● کسی کے اخلاق پر اعتماد نہ کرو جب تک اسے غصے میں نہ دیکھ لو۔
● محبت اور شک ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔
● دوستی کے بندھن کو مضبوط بنانا ہے تو ملتے رہئے اور اگر زیادہ مضبوط بنانا ہے تو کبھی کبھی ملئے۔
● سچا دوست سچی محبت اس وقت ملتی ہے جب تم خود سچے ہو۔
● برے دوستوں سے بچو کیونکہ وہ تمہارا تعارف بن جاتے ہیں۔
● دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی انسان کو متوجہ نہیں کر سکتی ہیں۔
● دوست کو پر خلوص محبت دو مگر راز دل نہیں۔

بڑی باتیں

● اگر بندہ اپنی ہر خطا پر ایک کنکر گھر میں ڈال دیا جائے تو اس کا گھر تھوڑے ہی دنوں میں بھر جائے گا۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
● ایک شخص نے وصیت چاہی، فرمایا کہ اگر دوست چاہتا ہے تو خدائے عزوجل کافی ہے اگر ہمراہ چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہیں، اگر مونس چاہتا ہے تو قرآن پاک کافی ہے، اگر کام چاہتا ہے تو عبادت کافی ہے، اگر وعظ چاہتا ہے تو موت کافی ہے۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)
● سرور و نغمہ ایک زہر ہے جو شہر میں ملا ہوا ہے۔ (بایزید بسطامیؒ)
● علم نر ہے اور عمل مادہ ہے، دین و دنیا کے کام ان کے ملنے سے ہیں۔

خوبصورت بول

● میں تجھے دنیا کا سب سے بڑا اعزاز دیتا ہوں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم عربی کے در کا غلام کرتا ہوں یہی تیرے لئے کافی ہے۔
● اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود بھیج تا کہ اپنی قبر کے لئے کچھ روشنی اپنے ساتھ لے جاسکے۔
● اپنا ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں دیدے کیونکہ اس کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں ہے۔
● یہ آدمی حریص ہے، دن کے عوض سال اور سال کے عوض صدی حاصل کرنا چاہتا ہے۔
● آرزوؤں کے تھپیڑوں سے دلوں کے ساحل ڈوب جاتے ہیں۔
● بڑا آدمی وہ جھوٹا پیغمبر ہے جو سوچے سمجھے معجزے پیش کرتا ہے۔
● تو نے مجھے گدھا کہا اگر میں تجھے بھی گدھا کہہ دوں تو انسان کون ہے؟
● دنیا کا سب سے بڑا رذیل وہ ہے جو نیکیاں بیچتا ہے۔

مسکراہٹ

● مسکراہٹ وہ تجارت ہے جس میں کوئی سرمایہ نہیں لگتا اور جس میں نفع ہی نفع ہے لینے والے کے لئے بھی اور دینے والے کے لئے بھی۔
● مسکراہٹ وقت نہیں لیتی لیکن اس کی یاد سالہا سال تک رہتی ہے تھکے ہوئے کے لئے طاقت، ہمت ہارے ہوئے کے لئے امید اور مصیبت زدہ کے لئے مرہم ہے۔
● مسکراہٹ وہ نعمت ہے جو خریدی نہیں جاسکتی، چوری نہیں ہو سکتی، اغوا نہیں ہو سکتی، قرض پر اٹھائی نہیں جاسکتی، خیرات میں مانگی نہیں جاسکتی، اس کا لطف رکھنے میں نہیں بانٹنے میں ہے۔
● مسکراہٹ بخشتے رہو تمہاری جیب خالی نہیں ہوگی۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● انقلابات معمولی باتوں پر نہیں آتے لیکن یہ معمولی باتوں سے جنم لیتے ہیں۔ (ارسطو)
● ہم انصاف کو تو بہت پسند کرتے ہیں لیکن انصاف کرنے والے کو ناپسند۔ (جوزف راؤکس)
● اعمال پھل ہیں لیکن الفاظ صرف پتے۔ (شکسپیر)
● امید ایک چلتا پھرتا خواب ہے۔ (ارسطو)
● چھوٹے چھوٹے اخراجات کا دھیان رکھو کیونکہ معمولی سوراخ بہت بڑے جہاز کو ڈبو دیتا ہے۔ (فرینکلن)
● گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا۔ (تھامس کارلائل)

خیال کی روشنی

● گفتگو میں اختصار سے کام لو، کلام اتنا ہی مفید ہوتا ہے جتنا کہ آسانی

سے سنا جاسکے۔ طویل کلامی گفتگو کا سلسلہ ذہنوں سے ضائع کر دیتا ہے۔
(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

● ہمارا حسن و جمال ان کپڑوں میں نہیں جو ہم زیب تن کرتے ہیں۔ ہمارا اصل حسن و جمال علم وشرافت سے ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

● کلام میں نرمی اختیار کرو، لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔
(امام غزالیؒ)

شمع فروزاں

● انسان جب حد سے زیادہ خوش ہوتا ہے تو فطرت اس سے انتقام لیتی ہے اور اس کی آنکھوں میں آنسو آجاتے ہیں۔

● اپنی سوچوں کو پانی کے قطروں کی طرح صاف وشفاف رکھیں جس طرح قطروں سے دریا بنتا ہے اسی طرح سوچوں سے ایمان بنتا ہے۔

● تاریخ میں جب تعصب یا طرف داری کی ملاوٹ ہوجاتی ہے تو وہ تاریخ نہیں رہتی افسانہ بن جاتی ہے۔

● ناقدری وقت سے غلامی کی زنجیریں پیروں پر پڑ جایا کرتی ہیں۔

● تمہارا ہونا کس کام کا جب تمہارے نہ ہونے سے کوئی فرق نہ پڑے۔

منتخب اشعار

یہ جبر بھی دیکھا ہے تاریخ کی آنکھوں نے
لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

●

فقیر لے گیا کاسے میں گالیاں بھر کر
امیر باپ کا بیٹا تھا اور کیا دیتا

●

میرے لئے کسی قاتل کا انتظار نہ کر
کریں گی قتل خود اپنی ضرورتیں مجھ کو

●

مزہ توجب ہے کہ پھول ہو تروتازہ
بہار ایک کلی کی ہنسی کا نام نہیں

●

جو اپنی بات کے موتی لٹاتا ہے غریبوں میں
بڑی مشکل سے اس کی جیب سے پیسہ نکلتا ہے

●

یہ کیسا انتشار کا عالم ہے دوستو
جس سے ملو وہ چاک وگریباں دکھائی دے

کترنیں

عقل مندی

حمید نے ایک مرتبہ بتایا کہ اس نے ایک محفل میں انچاس ابلے ہوئے انڈے کھا کر ایک ریکارڈ قائم کردیا تھا۔

''تو ایک انڈا اور کھالیتے تاکہ پورے پچاس ہی ہوجاتے۔'' سلیم نے مشورہ دیا۔

''کیوں کھالیتا ایک اور انڈا۔''؟ حمید ذرا خفگی سے بولا۔ ''تم چاہتے ہو کہ میں ایک انڈے کی خاطر اپنے آپ کو وہاں پیٹو مشہور کرلیتا۔''؟

اخبار پڑھ کر

ناشتے کی میز پر اخبار دیکھتے ہوئے رمضان نے بیگم کو بتایا۔

''پرسوں رات والی محفل موسیقی کی رپورٹ اخبار میں پڑھ کر مجھے پتہ چلا ہے کہ وہ کتنی کامیاب محفل تھی۔''

''جی ہاں، مجھے بھی اخبار پڑھ کر ہی پتہ چلا ہے کہ ہم لوگ اس سے کتنے لطف اندوز ہوئے تھے۔'' رمضان کی بیگم نے جواب دیا۔

مان میرا احسان

''اتنی زیادہ رقم کا بل............؟'' آپریشن کے بعد ایک مریض نے سرجن کا بل دیکھ کر احتجاج کیا۔

''میرے دوست!'' سرجن نے مشفقانہ لہجے میں کہا۔ ''اگر تمہیں معلوم ہوجاتا کہ تمہارا کیس کتنا پیچیدہ تھا اور کس طرح میں نے تمہارے آپریشن کو پوسٹ مارٹم میں تبدیل ہونے سے روکا۔ تو تم اس سے تین گنا بل بھی خوشی سے ادا کردیتے۔''

نوشتہ دیوار

کسی کے غم میں شرکت کرنا کمال نہیں ہے۔ کمال یہ ہے کہ ہم لوگوں کی خوشیوں میں شرکت کریں اور ان کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھیں۔

قسط نمبر ۱۰۸

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ منافقون

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے مطابق سورۂ منافقون قرآن حکیم کی ۶۳ ویں سورت ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص لوگوں کی نظروں میں اپنا وقار پیدا کرنا چاہے اور اس کی خواہش ہو کہ دیکھنے والے اس کی عزت کریں اور اس کے ساتھ اکرام واحترام کا معاملہ کریں تو اس کو چاہئے کہ ۴۰ دن تک لگاتار ان آیات کو نماز فجر کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحِیم ○ یَقُولُونَ لَئِن رَّجَعنَا اِلَی المَدِینَۃِ لَیُخرِجَنَّ الاَعَزُّ مِنھَا الاَذَلَّ وَلِلّٰہِ العِزَّۃُ وَلِرَسُولِہٖ وَلِلمُؤمِنِینَ وَلٰکِنَّ المُنٰفِقِینَ لَایَعلَمُونَ ○

اس آیت کے نقش کو عروج ماہ میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھ کر اگر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں تو دنیا کی نظروں میں ہمیشہ سرخرو رہیں اور زبردست دولت تسخیر حاصل ہو۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰۳	۷۰۶	۷۱۰	۶۹۶
۷۰۹	۶۹۷	۷۰۲	۷۰۷
۶۹۸	۷۱۲	۷۰۴	۷۰۱
۷۰۵	۷۰۰	۶۹۹	۷۱۱

اس نقش کو لکھنے کے بعد گیارہ سو مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں تاکہ اس نقش کی تاثیر دگنی ہوجائے۔

● سورۂ منافقون کا روزانہ پڑھنا نفاق سے دور کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص نفاق میں مبتلا ہو تو اس کو اس سورۃ کا دم کیا ہوا پانی پلائیں۔ پانی تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو اس سورۃ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس شخص کو جو نفاق میں مبتلا ہو صبح شام یہ پانی پلائیں۔ انشاء اللہ سات ہی دن میں اس کے باطن میں ایک نور پیدا ہوگا اور وہ نور اس کو نفاق سے نجات دلائے گا۔ سورۂ منافقون کے دم کئے ہوئے پانی سے کذب سے بھی نجات ملتی ہے۔ کذب اور نفاق کا چولی دامن کا ساتھ ہے ان دونوں بیماریوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے سورۂ منافقون کا عمل اختیار کرنا چاہئے۔ اس سورۃ کی تلاوت بھی کذب ونفاق سے نجات دلاتی ہے جو لوگ پڑھ سکتے ہیں وہ روزانہ اس سورۃ کی تلاوت کریں اور جو لوگ پڑھ نہیں سکتے ان کو دم کیا ہوا پانی پلائیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس سورۃ کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھنے کا معمول بنائے گا اس کے دشمن ذلیل وخوار رہیں گے۔

● سورۂ منافقون اگر ہر منگل کو پڑھی جائے تین مرتبہ اور دشمنوں کی ذلت وخواری کا تصور رکھا جائے تو دشمن ذلیل وخوار ہوگا اور اپنے برے ارادوں میں ہمیشہ ناکام رہے گا۔

● سورۂ منافقون کا نقش دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بندی کے لئے بہت مفید ہے۔ اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے برائے زبان بندی لکھ دیں اور دشمن اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں اور اس کو کسی بھاری پتھر کے نیچے دبادیں انشاء اللہ دشمنوں اور بدخواہوں کی زبان بند ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۳۱۳	۱۳۳۱۷	۱۳۳۲۰	۱۳۳۰۶
۱۳۳۱۹	۱۳۳۰۷	۱۳۳۱۲	۱۳۳۱۸
۱۳۳۰۸	۱۳۳۲۲	۱۳۳۱۵	۱۳۳۱۱
۱۳۳۱۶	۱۳۳۱۰	۱۳۳۰۹	۱۳۳۲۱

اس نقش کو اگر پانی میں گرم کر کے گھر کے کونوں میں چھڑک دیں تو حشرات الارض ختم ہوجائیں گے اور گھر کی نحوستیں بھی دور ہوجائیں گی۔ پانی چھڑکنے کے بعد نقش کا کاغذ گھر ہی میں دبادینا چاہئے اگر مکان پکا ہو تو اس کو کسی وزن کے نیچے دبادینا چاہئے۔ (باقی آئندہ)

✽✽✽✽

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، نا گہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/300 روپے

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/500 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے۔ **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں۔**

اعلان کنندہ:۔ ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 24775 فون نمبر 22682

قسط نمبر: ۲۷

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

سیدنا رؤف صلی اللہ علیہ وسلم

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا رؤف ہے۔ اس کے معانی ہیں مہربان اور شفقت فرمانے والا۔ یہ نام سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حق تعالیٰ کا مشترک نام ہے اس نام کے اعداد ۲۶۰ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ کوئی حاکم وافسر اس کے ساتھ مہربانی اور شفقت کا معاملہ کرے تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد روزانہ ایک تعداد مقرر کر کے پڑھنے کا معمول بنائے اور جس وقت حاکم سے ملاقات ہو اس وقت دل ہی دل میں دس مرتبہ پڑھ لے انشاءاللہ حاکم مہربانی اور ہمدردی کا معاملہ کرے گا۔

● اگر کسی شخص کے دشمن اس کے درپے ہوں اور وہ شخص یہ چاہتا ہو کہ دشمنی ختم ہو جائے تو ایک ہزار مرتبہ یہ اسم مبارک پڑھ کر دشمن کا تصور کر کے اس پر دم کردیں۔ انشاءاللہ دشمن کو دشمنی ختم کرنے کی توفیق عطا ہوگی۔ اور رفتہ رفتہ وہ مشفق ومہربان بن کر سامنے آئے گا۔

اس اسم مبارک کا نقش دلوں کو نرم کرنے دشمنوں کے دل میں ہمدردی پیدا کرنے اور حکام وافسران کے قلوب میں قدردانی پیدا کرنے میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۷	۷۱	۶۸	۶۴
۶۹	۶۳	۵۸	۷۰
۶۲	۶۶	۷۳	۵۹
۷۲	۶۰	۶۱	۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۰	۷۲	۷۸
۷۴	۷۷	۷۹
۷۶	۸۱	۷۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۷۱	۶۳	۶۶	۶۰
۵۷	۶۹	۶۲	۷۲
۶۴	۷۰	۵۹	۶۷
۶۸	۵۸	۷۳	۶۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۸	۷۹	۷۳
۷۲	۷۷	۸۱
۸۰	۷۴	۷۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش

دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۱	۵۷	۶۴	۶۸
۶۳	۶۹	۷۰	۵۸
۶۶	۶۲	۵۹	۷۳
۶۰	۷۲	۶۷	۶۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۸	۷۹	۷۳
۷۲	۷۷	۸۱
۸۰	۷۴	۷۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۶۱	۶۰	۷۲
۵۹	۷۳	۶۶	۶۲
۷۰	۵۸	۶۳	۶۹
۶۴	۶۸	۷۱	۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۶	۸۱	۷۳
۷۴	۷۷	۷۹
۸۰	۷۲	۷۸

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ''سیدنا رؤف صلی اللہ علیہ وسلم'' ۲۶۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

سیدنا غنی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا غنی بھی ہے کے معانی ہیں بے نیاز اور بے پروا۔ یہ نام بھی مشترک ہے۔ یعنی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے اور حق تعالیٰ کا بھی۔

اس کے اعداد ۱۰۶۰ ہیں۔

● اس اسم مبارک کو کثرت سے پڑھنے سے مفلسی دور ہوتی اور تونگری پیدا ہوتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس کو روزانہ یک پڑھے گا اس کو غربت وافلاس سے نجات ملے گی اور وہ رفتہ رفتہ مالدار ہوجائے

● اگر کوئی شخص بے روزگار ہو اور روزگار کی تلاش میں ہو لیکن روز ملتا ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد یا عشاء کی نماز کے بعد دل اور سچی اور پاکیزہ نیت کے ساتھ ایک ہزار ساٹھ مرتبہ اس اسم مبارک کرے پھر بارگاہ الٰہی میں اپنے مقصد کی دعا کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد ر نصیب ہوگا۔

● بزرگوں سے یہ بھی مروی ہے کہ اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے ایک سو ساٹھ مرتبہ اس اسم کا ورد کرے تو رزق حلال کی فراوانی ہو اور مال ودو میں خوب خیر وبرکت بھی ہو۔

اس اسم مبارک کا نقش غربت وافلاس سے نجات حاصل کرنے لئے اور مالداری اور تونگری پیدا کرنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ا زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۴	۲۶۸	۲۷۱	۲۵۷
۲۷۰	۲۵۸	۲۶۳	۲۶۹
۲۵۹	۲۷۳	۲۶۶	۲۶۲
۲۶۷	۲۶۱	۲۶۰	۲۷۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵۷	۳۴۹	۳۵۴
۳۵۱	۳۵۳	۳۵۶
۳۵۲	۳۵۸	۳۵۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۱	۲۶۳	۲۶۶	۲۶۰
۲۵۷	۲۶۹	۲۶۲	۲۷۲
۲۶۴	۲۷۰	۲۵۹	۲۶۷
۲۶۸	۲۵۸	۲۷۳	۲۶۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵۴	۳۵۶	۳۵۰
۳۴۹	۳۵۳	۳۵۸
۳۵۷	۳۵۱	۳۵۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۸	۲۶۴	۲۵۷	۲۷۱
۲۵۸	۲۷۰	۲۶۹	۲۶۳
۲۷۳	۲۵۹	۲۶۲	۲۶۶
۲۶۱	۲۶۷	۲۷۲	۲۶۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵۰	۳۵۶	۳۵۴
۳۵۸	۳۵۳	۳۴۹
۳۵۲	۳۵۱	۳۵۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ذ، ح، ل، ع، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۲	۲۶۰	۲۶۱	۲۶۷
۲۶۲	۲۶۶	۲۷۳	۲۵۹
۲۶۹	۲۶۳	۲۵۸	۲۷۰
۲۵۷	۲۷۱	۲۶۸	۲۶۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اور اس نقش کو لکھتے وقت بھی عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵۰	۳۵۸	۳۵۲
۳۵۶	۳۵۳	۳۵۱
۳۵۴	۳۴۹	۳۵۷

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "سیدنا غنی صلی اللہ علیہ وسلم" ۱۰۶۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ مردوں کو نقوش دائیں بازو پر اور عورتوں کو بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کرنی چاہئے۔ نقوش ہمیشہ باوضو اور پاک صاف لباس میں لکھنے چاہئیں اور یہ بات بھی ضرورت مندوں کے ذہن نشین کرادینی چاہئے کہ نقوش کی حیثیت فقط دوا کی سی ہے اور دوا سے فائدہ جب ہی ہوتا ہے جب مالک دوجہاں کی مرضی ہو۔ نقش کو فی نفسہ مؤثر سمجھنا یا اس دنیا کی کسی بھی چیز کو خواہ وہ دوا ہو یا غذا فی نفسہ مؤثر سمجھنا شرک ہے۔

(باقی آئندہ)

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تصانیف

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو بطور خاص امت محمدیؐ کو عطا کی گئی ہے۔ بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں۔ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
ہدیہ -/30 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی قرآن حکیم کی ایک جلیل القدر آیت ہے۔ اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے اکابرین نے دسیوں طریقے لکھے ہیں۔ ان طریقوں کو آسان زبان میں اس کتاب کو جمع کیا گیا ہے۔
ہدیہ -/20 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۂ فاتحہ ایک عظیم الشان دولت ہے۔ یہ تمام امراض کا علاج اور ذریعۂ شفا بھی ہے۔ اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس عظیم سورۃ سے روحانی فائدے حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔
ہدیہ -/45 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت

سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ اس سورۃ کے ذریعہ بے شمار مسائل حل کئے جاسکتے ہیں اور بے شمار مصائب سے چھٹکارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس سورۃ سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقے کو بہت دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ (ہدیہ -/25 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کشکول عملیات

طلبا اور عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ، سینکڑوں امراض کا روحانی علاج۔ (ہدیہ -/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنی شخصیت کا اندازہ آپ کیسے کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الاعداد

علم اعداد کے موضوع پر ایک آسان کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
(ہدیہ -/70 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ اہم سوالات کے جوابات کس طرح حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔
(ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسان کی شخصیت اور اس کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور انسان خامیوں کی چغلی کھاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے محاسن و معائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اس کتاب کو مطالعے میں رکھیں۔
(ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد کا جادو

علم اعداد، علم سائنس کی طرح ایک متاثر کن علم ہے۔ اس علم کے ذریعہ کس طرح اُلجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا جاسکتا ہے؟ یہ کتاب مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے پیش کرتی ہے۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جس کو ہندو پاک کے ہزاروں عاملین خراج تحسین پیش کیا۔ (ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

آیات مجموعۂ قرآنی

آیات رزق، آیات شفاء، آیات حفاظت، آیات لطیف اور منزل کی عظمت و افادیت پر مشتمل ہر گھر میں رکھنے والی کتاب۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا" نام ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں؟ اور کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر میں رکھیں، اپنے بچوں، اپنے پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کے لئے اس کتاب کو گھر میں رکھیں۔
(ہدیہ -/40 روپے علاوہ محصول ڈاک)

پتھروں کی خصوصیات

پتھر اور نگینے بھی حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ اس نعمت سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (ہدیہ -/ روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال حزب البحر (اضافہ شدہ)

حیرت ناک عملیات کا ذخیرہ۔ (ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال ناسوتی

صوفیوں اور درویشوں کے مخصوص اعمال۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے

ایک معلوماتی کتاب۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور بھیجیں تاکہ بروقت آرڈر کی تعمیل ہو سکے۔

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قرآن حکیم میں نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کی تاکید کی گئی ہے اور آیت قرآنی سے یہ ثابت ہے کہ بذات خود حق تعالیٰ اور ان کے فرشتے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں۔ اس لئے حق تعالیٰ نے اپنے بندوں کو بھی اس بات کا حکم دیا ہے کہ وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کے شغل کو جاری رکھیں۔ اور دوسری عبادات کی طرح اس طرح بھی اپنے رب کی رضا حاصل کریں۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجتا ہے اس پر دس رحمتیں نازل کی جاتی ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور جنت میں اس کے دس درجے بلند ہوجاتے ہیں۔ ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ قیامت میں وہ شخص مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود سلام بھیجے گا۔ ایک اور حدیث میں یہ فرمایا کہ جو شخص میری قبر کے قریب کھڑے ہوکر مجھ پر درود بھیجتا ہے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے درود بھیجتا ہے وہ میری قبر تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح وشام دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے گا اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔ ایک حدیث میں یہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑا بخیل وہ ہے کہ اس کے سامنے میرا نام لیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

اکابرین سے یہ ثابت ہے کہ کوئی بھی عمل ہو اس کے شروع اور آخیر میں اگر درود نہ پڑھا جائے تو وہ عمل بے اثر ہوجاتا ہے۔ حد یہ ہے کہ اگر دعا کے شروع اور آخیر میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو وہ بھی بے اثر ہوتی ہے اور درجۂ قبولیت کو نہیں پہنچ پاتی۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے اعمال میں نورانیت اور اثر پیدا کرنے کے لئے محسن اعظم محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا اہتمام کرتے ہیں اور درود پاک کے ذریعہ اپنے اعمال کو وزن دار بناتے ہیں۔

"صنم خانۂ عملیات" کے اس باب میں ہم مختلف درودوں کے مختلف فوائد نقل کریں گے ان حضرات وخواتین کے لئے جن میں فائدے اٹھانے کی صلاحیت ہے اور جو روحانی عملیات کے قدردان ہیں۔

زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے

جو مسلمان مرد یا عورت شب جمعہ میں بعد نماز عشاء دو رکعت نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے تو ایک ہفتے کے اندر اندر اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ شرط یہ ہے کہ وہ اس عمل کے بعد کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جائے اور روزانہ پاک صاف بستر پر سونے کا وہ عادی ہو۔

درود یہ ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ۔

لڑکا یا لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکا یا لڑکی کی شادی میں رکاوٹ ہو اور رشتہ نہ ہوتا ہو تو لڑکا یا لڑکی یا ان کی ماں نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد پانچ سو دفعہ درود ابراہیم (وہ درود جو نماز میں پڑھا جاتا ہے) پڑھے اور اس عمل کو ہر جمعرات کو کرلیا کرے انشاء اللہ ایک ماہ کے اندر اندر پیغامات موصول ہونے شروع ہوں گے۔

قرض سے محفوظ رہنے کے لئے

جو شخص مقروض ہو اور قرض سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو بعد نماز ظہر سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ اس عمل کی برکت سے تین ماہ کے اندر اندر قرض سے نجات مل جائے گی اور غیب سے رقم کا انتظام ہوجائے گا۔

اولاد کی کامیابی اور عزت کے لئے

اگر کوئی شخص نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۷۱ مرتبہ اور دوسری تین نمازوں کے بعد سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لیا کرے تو اس کی اولاد کو

معاشرے میں اعلیٰ مقام نصیب ہو اور زندگی کے تمام مقاصد حسنہ میں اس کو اعلیٰ کامیابی نصیب ہو۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ الْعٰلَمِیْنَ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ صَلٰوۃً اَنْتَ لَھَا اَھْلٌ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

کاروبار میں ترقی اور مالدار بننے کے لئے

اگر کوئی شخص ایک وقت مقرر کر کے روزانہ ۳۱۳ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے گا تو اس کے کاروبار میں زبردست خیر و برکت ہوگی اور دن بہ دن اس کی دولت میں اضافہ ہوتا رہے گا۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

دل کی گھبراہٹ اور بلڈ پریشر کے لئے

ہول دل کو دفع کرنے کے لئے اور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرنے کے لئے ۳۱۳ مرتبہ درود ابراہیم پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں۔

ہر قسم کی مشکل اور حاجت کے لئے

اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو جائے اور اس مصیبت سے کسی طرح اس کو نجات نہ ملتی ہو یا کوئی شخص کسی مشکل میں مبتلا اور اس مشکل سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہو یا کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو ان تمام صورتوں میں یہ درود شریف نماز عشاء کے بعد مکمل خلوت میں ایک ہزار مرتبہ پڑھے لگاتار تین روز تک اس عمل کو کرے انشاء اللہ کامیابی ملے گی اور مشکلات و مصائب سے نجات عطا ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَمُسْتَحِقُّہٗ۔

میاں بیوی میں مثالی محبت پیدا کرنے کے لئے

اگر میاں بیوی اپنی محبت میں اضافہ کرنا چاہتے ہوں تو اس درود شریف کو ۴۵۰ مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے دونوں کھائیں اور اگر دونوں میں جدائی واقع ہو اور ان کے رشتے داران کو ایک دوسرے کے قریب کرنا چاہتے ہوں تو اس عمل کو کر کے چینی پر دم کر کے چیونٹیوں کو کھلا دیں۔ اس صورت میں عمل کے بعد تین مرتبہ یہ پڑھیں۔ اللّٰھم قَلِّبْ فلاں ابن فلاں علٰی حب فلاں ابن فلاں۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مُعَطَّرِ الرُّوْحِ وَاٰلِہٖ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ صَلٰوۃً تُعَطِّرُنَا بِھَا وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ذاتی گھر کے حصول کے لئے

جو شخص ہر جمعہ کو یہ درود پاک ایک ہزار مرتبہ بعد نماز عصر پڑھے گا اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کو ذاتی مکان عطا کرے گا۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَسَلِّمْ۔

ہر امتحان میں کامیابی کے لئے

ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے والے کو ہر امتحان میں اعلیٰ کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ درود یہ ہے۔ رَبِّ صَلِّ عَلٰی نَبِیِّ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجَلَّھَا وَاقْضِ لِیْ بِجَاھِہٖ حَوَائِجِیْ کُلَّھَا وَصَلِّ عَلَیْہِ کَمَا اَنْتَ اَھْلُھَا وَسَلِّمْ وَشَرِّفْ وَکَرِّمْ دَائِمًا۔

بے روزگاری سے نجات پانے کے لئے

اگر کوئی شخص بے روزگاری کا شکار ہو تو اس درود کو ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ اور مغرب کی نماز اور جمعہ کی نماز کے بعد ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد بے روزگاری سے نجات نصیب ہو جائے گی۔ درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّھَبْ لَنَا اللّٰھُمَّ مِنْ رِّزْقِکَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ الْمُبَارَکِ مَا نَقْصُوْنَ بِہٖ وَجُوْھَنَ عَنِ التَّعَرُّضِ اِلٰی اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِکَ وَاجْعَلْ لَنَا اللّٰھُمَّ اِلَیْہِ طَرِیْقًا سَھْلًا مِّنْ غَیْرِ تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّۃٍ وَّلَا تَبِعَۃٍ وَّجَنِّبْنَا اللّٰھُمَّ الْحَرَامَ حَیْثُ کَانَ وَاَیْنَ کَانَ وَعِنْدَ مَنْ کَانَ وَحُلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ اَھْلِہٖ وَاقْبِضْ عَنَّا اَیْدِیَھُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَھُمْ حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبَ اِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْکَ وَلَا نَسْتَعِیْنَ بِنِعْمَتِکَ اِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ

من پسند رشتے کے لئے

جو شخص اپنی لڑکی یا لڑکے کے لئے من پسند رشتے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ یہ درود تہجد کی نماز کے بعد گیارہ سو مرتبہ ۱۱ دن تک لگاتار پڑھے اور دعا کرے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہو جائے گی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذِی الْعِزِّ وَالْکِبْرِیَآءِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْاَنْبِیَآءِ۔

ظالم شوہر سے نجات اور تنگ دستی سے چھٹکارا پانے کے لئے

اگر کوئی شخص تنگ دستی سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو یا کوئی عورت اپنے

ظالم شوہر سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہو تو وہ یہ درود شریف بعد نماز مغرب یا بعد نماز عشاء ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کرے۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الْفَرْقِ وَالْفُرْقَانِ وَجَامِعِ الْوَرَقِ وَمُنْزِلِہٖ مِنْ سَمَآءِ الْقُرْاٰنِ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمْ۔

بے گناہ کی رہائی اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص بے گناہ گرفتار ہو، یا ناحق مقدمہ میں پھنسا دیا گیا ہو تو یہ درود شریف روزانہ بعد نماز فجر ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دعا کرے۔ انشاء اللہ قید سے رہائی اور مقدمہ میں کامیابی کے لئے ایسے ایسے حالات پیدا ہوں گے کہ عقل حیران ہو جائے گی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَایَبْقٰی مِنْ صَلٰوتِکَ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ محمد لایبقی من برکاتک شیء وارحم النبی محمد حتی لایبقی من رحمتک شیء وسلم علی النبی محمد حتی لایبقی من سلامک شیء۔

آنکھوں کی جملہ تکالیف دور کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد تین بار یہ درود شریف پڑھ کر اپنی انگلیوں پر دم کر کے اپنی انگلیوں کو اپنی آنکھوں پر پھیر لیا کرے تو اللہ تعالیٰ آنکھ کی ایسی تکالیف بھی دور کر دیتے ہیں جس سے ڈاکٹر لوگ عاجز آگئے ہوں اگر اس کو عمل کے بغیر بھی کرتے رہیں تو بینائی تیز ہو جاتی ہے اور لمبی عمر تک بینائی متاثر نہیں ہوتی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُہٗ وَالرَّحْمَۃِ لِلْعٰلَمِیْنَ ظُھُوْرُہٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰی مِنْ خَلْقِکَ وَمَنْ بَقِیَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْھُمْ وَمَنْ شَقِیَ صَلٰوۃً تَسْتَغْرِقُ الْعَدُّوَ تُحِیْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوۃً لَا غَایَۃَ لَھَا وَلَا اِنْتِھَا وَلَا اَصْلَ لَھَا وَلَا اِنْقِضَآءَ صَلٰوتِکَ الَّتِیْ صَلَّیْتَ عَلَیْہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِکَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ کَذٰلِکَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ۔

ہر قسم کے درد اور لاعلاج بیماری کے لئے

کسی بھی قسم کے درد اور لاعلاج مرض کو دفع کرنے کے لئے یہ درود شریف پڑھ کر اس طرح دم کرے کہ اول و آخر تین بار یہ درود پڑھیں درمیان میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر اس کا ثواب حضرت علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھیؒ کو پہنچا دیں پھر مریض پر دم کر دیں اگر مرض شدید ہو تو اس عمل کو لگاتار سات روز تک کریں کیسا بھی درد اور مرض ہوگا انشاء اللہ دفع ہوگا۔

یہ طریقہ عمل شوگر اور کینسر تک سے نجات عطا کر دیتا ہے۔ ایمان ویقین کے ساتھ اس طریقہ عمل کو آزمائیں اور درود پاک کا کرشمہ دیکھیں۔

جنات سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ یہ درود شریف پڑھ لیا کرے تو جن و آسیب اور کوئی بھی دوسری مخلوق اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی اور نہ ہی کوئی ظالم اور سرکش انسان اس پر قابو پا سکتا ہے۔ اس درود کے پڑھنے سے پڑھنے والے کا خود بخود حصار ہو جاتا ہے اور ہر طرح کی شرارتوں سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے۔

درود شریف یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَبِحَمْدِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِہٖ وَرَسُوْلِہِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ۔

گھر اور سفر میں چور ڈاکوؤں سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص سفر پر جانے سے پہلے گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر اپنے مال و اسباب پر دم کر دے یا کوئی رات کو یہ درود شریف پڑھ کر اپنے گھر کے چاروں طرف پھونک مار دے تو اس کا مال و اسباب چوری اور ڈاکہ زنی سے محفوظ ہو جائے۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ۔

مستقل مزاجی کے لئے

جو شخص بعد نماز فجر ایک سو بار یہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے اندر مستقل مزاجی پیدا کر دیتے ہیں اور ضیاع وقت سے بھی یہ درود شریف محفوظ رکھتا ہے۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَکُلَّمَا سَعٰی عَنْہُ الْغَافِلُوْنَ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ادائیگی قرض کے لئے

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض سے چھٹکارے کی کوئی سبیل نظر نہ آتی

ہوتو وہ روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے سو مرتبہ اس درود پاک کو پڑھ لیا کرے۔ انشاءاللہ بہت جلد قرض سے چھٹکارا نصیب ہو جائے گا۔

درود پاک یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلٰوتِکَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ ط تَسْلِیْمًا وَزِدْہُ تَشْرِیْفًا وَاَنْزِلْہُ الْمُنْزَلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

مقبولیت اور تسخیر کے لئے

اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد تین مرتبہ اس درود پاک کو پڑھنے کی عادت ڈالے گا تو لوگوں کے دلوں میں اس کی مقبولیت قائم ہو جائے گی۔ ہر دیکھنے والا اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔ اگر کوئی شخص گیارہ مرتبہ اس درود پاک کو پڑھ کر کسی خوشبو پر دم کر کے خوشبو اپنے کپڑوں اور چہرے پر مل کر کسی حاکم کے سامنے جائے تو وہ حاکم اس پر مہربان ہو جائے گا اور اس کی درخواست رد کرنے پر قادر نہ ہو سکے گا۔

درود پاک یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً مَقْرُوْنَۃً بِذِکْرِہٖ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً جَامِعَۃً بَیْنَ فَرْحِہٖ وَسُرُوْرِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً مُحِیْطَۃً بِطُوْرِہٖ وَصُوْرِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً مُنَوِّرَۃً لِقُلُوْبِ اَصْحَابِ صُدُوْرِہٖ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً شَارِحَۃً لَمَنْقُوْحِہٖ فِیْ مَسْطُوْرِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْاَوْلِیَآءِ بِعَدَدِ عُبُوْرِہٖ وَمُرُوْرِہٖ بَیْنَ الْمَآءِ وَطَھُوْرِہٖ وَالنُّوْرِ وَظُھُوْرِہٖ وَالْحَقِّ وَاُھُوْرِہٖ۔

باغات اور کھیتوں کو موذی جانوروں سے محفوظ رکھنے کیلئے

اگر کھیت میں بیج بونے سے پہلے یا باغ میں پھل آنے سے پہلے ۳۱۴ مرتبہ یہ درود پڑھ کر پانی پر دم کر کے کھیت کے سارے کونوں پر چھڑک دیا جائے تو کھیت اور باغ تمام موذی جانوروں سے محفوظ ہو جائے گا۔

درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ اَوْرَاقِ الْاَشْجَارِ وَبِعَدَدِ قَطْرِ الْاَمْطَارِ وَبِعَدَدِ دَوَابِّ الْبَرَارِیْ وَالْبِحَارِیْ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

اگر کوئی شخص کسی بڑی مصیبت کا شکار ہو جائے اور اس مصیبت سے نجات کی کوئی صورت نظر نہ آتی ہو تو یہ درود نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اکیس مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ ۲۱ دن کے اندر اندر اس کو مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَکَرِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّۃِ الَّذِیْ اَرْسَلْتَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلَادِہٖ وَذُرِّیَّاتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَعَلٰی اَزْوَاجِہِ الطَّاھِرَاتِ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ ط اَفْضَلَ صَلٰوۃٍ وَاَزْکٰی سَلَامٍ وَاَنْمٰی بَرَکَۃٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِکَ وَزِنَۃَ مَافِیْ عِلْمِکَ وَمِلْءَ مَالِیْ عِلْمِکَ وَمِدَادَ کَلِمَاتِکَ وَمَبْلَغَ رِضَاءِکَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ وَکَرِّمْ کَذٰلِکَ اَفْضَلَ صَلٰوۃٍ وَاَزْکٰی سَلَامٍ وَاَنْمٰی بَرَکَاتٍ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِ کُلٍّ مِّنْھُمْ وَالتَّابِعِیْنَ وَعَلٰی کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فِی الْعٰلَمِیْنَ وَسَائِرِ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ عَدَدَ مَاعَلِمَ اللّٰہُ وَزِنَۃَ مَاعَلِمَ اللّٰہُ وَارْحَمْنَا اِلٰھَنَا بِحُرْمَتِھِمْ اَجْمَعِیْنَ ط وَاشْفِنَا وَعَافِنَا مِنْ کُلِّ اٰفَۃٍ وَعَاھَۃٍ وَاعْفُ عَنَّا وَعَامِلْنَا بِلُطْفِکَ الْجَمِیْلِ وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا بِذُنُوْبِنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

جنتی پرندے کی دعاءِ مغفرت کا عجیب فارمولہ

اگر کوئی شخص چھینک آنے پر الحمدللہ کہنے کے بعد یہ درود پڑھ لیا کرے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل خاص سے جنت میں ایک پرندہ پیدا کر دیں گے وہ پرندہ عرش الٰہی کے نیچے بیٹھ کر اپنے پروں کو حرکت دے گا اور اس درود کے پڑھنے والے کے لئے مغفرت کی دعا کرے گا۔

درود شریف یہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

مقبولیت و تسخیر کا ایک عجیب عمل

اگر کوئی شخص دنیا میں مقبولیت حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس بات کا خواہش مند ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت، رعب اور دبدبہ پیدا ہو، اور کل مخلوقات اس کے لئے مسخر ہو جائے تو اس کا طریقہ یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کے کسی کمرے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم مبارک کا ایک طغریٰ آویزاں کرے اور روزانہ صبح کو نماز فجر کے بعد اسم مبارک کی طرف دیکھ کر درود ابراہیم ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ درود ابراہیم اس درود کو کہتے ہیں جو نماز میں پڑھا جاتا ہے، دونوں درود اکیس اکیس مرتبہ پڑھے۔

درود ابراہیم یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ط اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

اب تک وہ درود نقل کئے گئے ہیں جن کی افادیت تو روز روشن کی طرح عیاں بیاں ہے لیکن ان درودوں کی کوئی زکوٰۃ مقرر نہیں ہے۔ ہر کس و ناکس ان سے استفادہ کرسکتا ہے اور اللہ کے فضل و کرم اور رحمت بیکراں کا سزاوار بن سکتا ہے۔ لیکن اب ہم ان درودوں کا ذکر کریں گے جن کی افادیت و اہمیت اس سے بھی کہیں زیادہ ہے۔ اور جو اکابرین کے معمولات میں شامل تھے اور جن کی برکات وثمرات ہمارے اکابرین پر موسلا دھار بارش کی طرح برستی تھیں۔

رب العلمین نے قرآن حکیم میں بزبان خود یہ بات ارشاد فرمادی ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجتے ہیں تو مسلمانوں تمہارا فرض ہے۔ کہ تم بھی رحمت خداوندی کو اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے نبی آخرالزماں پر درود وسلام بھیجو۔

خوش نصیب ہیں اللہ کے وہ بندے جو رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے لئے ان پر درود وسلام کا اہتمام کرتے ہیں اور اپنی عبادات اور دعاؤں کے شروع اور آخیر میں درود وسلام کی ذمہ داری ادا کرتے ہیں۔ اس طرح ان کی عبادات بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوتی ہیں اور ان کی دعائیں بھی۔

''صنم خانۂ عملیات'' کے اس اہم ترین باب میں ہم بعض ایسے درود بھی نقل کریں گے کہ اگرچہ قدیم بزرگوں سے منقول ہیں لیکن ہمارے قارئین کو ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے یہ درود دنیا میں پہلی بار نشر ہو رہے ہیں۔ دراصل ''صنم خانۂ عملیات'' میں اکثر عملیات اور بیشتر روحانی فارمولے اکابرین کی عطا ہیں لیکن اکابرین کی ان ''عطاؤں'' کو نااہلوں سے مخفی رکھنے کے لئے بے شمار بزرگوں کی عادت شریفہ یہ رہی کہ وہ قیمتی اعمال اپنے ساتھ قبروں میں لے گئے۔ بزرگوں کی اس عادت سے فائدہ تو ضرور ہوا اور وہ یہی کہ روحانی فارمولوں کا ذخیرہ نااہلوں کے ہاتھوں میں جانے سے محفوظ رہا۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ یہ نقصان بھی ہوا ہے کہ بے شمار اہل لوگ قیمتی فارمولوں سے محروم رہ گئے لیکن ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ اکابرین کے عطا کردہ روحانی فارمولوں کو قلمی بیاضوں سے ڈھونڈ ڈھونڈ کر اپنے اہل قارئین تک پہنچانے کی ہر ممکن کوشش کریں گے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ اہل حضرات کو کامیابی سے ہمکنار کرے اور نااہل حضرات سے یہ فارمولے شائع ہونے کے بعد بھی محفوظ رہیں۔ (آمین)

دیکھنے کے روحانی فارمولے

بلاشبہ ہر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اس کو محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہو۔ اس مضمون میں ہم کچھ معتبر فارمولے نقل کر رہے ہیں تاکہ عاشقین رسول صلی اللہ علیہ وسلم ان کی مدد سے محسن اعظم کی زیارت کر سکیں۔ ان فارمولوں پر عمل کرنے سے پہلے چند باتوں کا لحاظ رکھیں۔ جس رات ایسا عمل کرنا ہو تو اس سے ایک دن پہلے کوئی بھی کام خلاف سنت نہ کریں۔ عمل کے وقت کپڑے، بستر، تکیہ، چادر وغیرہ پاک صاف ہوں اور عطر میں بسی ہوئی ہوں۔ جس کمرے میں عمل کریں اس میں اگربتی جلالیں۔ عمل کے بعد کسی سے بات چیت کئے بغیر سو جائیں اور سونے سے پہلے لاتعداد مرتبہ درود پڑھتے رہیں۔

طریقہ (۱) سونے سے پہلے بہ کثرت اس درود کو پڑھتے رہیں۔ انشاءاللہ زیارت سے مشرف ہوں گے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ۔

طریقہ (۲) جو شخص کامل طہارت کے ساتھ اس درود شریف کو روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے گا وہ خواب میں زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرفراز ہوگا۔ اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَسَلِّمْ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ۔

طریقہ (۳) بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھے گا اسے بہت جلد محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ۔ یہ عمل کم سے کم پانچ جمعوں تک کرنا چاہئے۔ انشاءاللہ اسی دوران یا کچھ دنوں کے بعد زیارت سے مشرف ہوگا۔

طریقہ (۴) محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لئے شب جمعہ کو بعد نماز عشاء دو رکعت نفل بہ نیت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح پڑھیں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۱ مرتبہ آیت الکرسی اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ یہ درود پڑھیں اور بغیر کسی سے بات چیت کئے سو جائیں۔ اس عمل کو تین جمعوں تک کر لیں انشاءاللہ زیارت سے سرفراز ہوں گے۔

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلِّمْ۔

طریقہ (۵) عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل اس طرح ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ سورۂ کوثر پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار سات راتوں تک جاری رکھیں۔ انشاءاللہ زیارت سے سرفراز ہوں گے۔ درود یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

طریقہ (۶) سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر ایک مرتبہ درود تاج پڑھیں۔ سورۂ یٰسین کے شروع اور آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک کریں۔ تینوں دن کپڑے پاک صاف پہنیں اور ہر وقت باوضو رہیں اور دن میں اٹھتے بیٹھتے کوئی سا بھی درود پڑھتے رہیں۔ انشاءاللہ تین دن کے اندر زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہرہ ور ہوں گے۔

(نوٹ) زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش رکھنے والے لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے کمرے کا انتخاب کریں جو الگ تھلگ ہو۔ اس میں ٹی وی اور گانے بجانے والی کوئی چیز نہ ہو۔ کمرے میں اگربتی جلائیں اور جس بستر پر سوئیں وہ پاک صاف ہو۔ عمل کے بعد کسی سے بات نہ کریں اور جب تک نیند نہ آئے ''صلی اللہ علیہ وسلم'' کا ورد رکھیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

افادیت درود شریف

حسن الہاشمی

درود عام

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّحُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ بعد نماز عشاء روزانہ ۳۳۱ مرتبہ پڑھے۔زکوٰۃ کی شروعات نوچندی جمعرات سے کرے۔اور لگاتار ۴۱ دن تک پڑھے آخری دن کچھ شیرینی کمسن بچوں میں تقسیم کردے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد اس درود سے مندرجہ ذیل فائدے حاصل کریں۔

● اگر گھر میں امن وسکون نہیں ہے گھر میں جھگڑے رہتے ہوں اور ہر شخص دوسرے کو پھاڑ کھانے کو دوڑتا ہو اور معمولی معمولی باتوں پر فساد پیدا ہوجاتا ہو تو ان کیفیات سے نجات پانے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ "درود عام" پڑھیں اور نماز فجر کے بعد پڑھ کر ایک جگ پانی پر دم کرلیں اور لگاتار ۱۱ دن تک تمام گھر والوں کو پلائیں انشاء اللہ گھر میں امن وامان قائم ہوگا اور ہر وقت کے جھگڑوں سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کسی کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو یا اگر کوئی اپنی کوئی چیز کہیں رکھ کر بھول گیا ہو تو رات کو نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے باوضو ہوکر ۱۱۱ مرتبہ مذکورہ درود پڑھ کر سوجائیں اور اس عمل کو ۱۱ دن تک جاری رکھیں انشاء اللہ اس عرصے میں وہ چیز مل جائے گی یا خواب میں اس کی طرف اشارہ ہوجائے گا۔

● اگر کوئی راستہ بھول گیا ہو تو درود عام کو لاتعداد مرتبہ پڑھنا شروع کردے انشاء اللہ اسے راستہ یاد آجائے گا۔

● اگر کسی بیماری کی وجہ سے دماغ مفلوج ہوکر رہ گیا ہو اور کوئی بات ذہن نشین نہ ہوتی ہو تو روزانہ تین سو مرتبہ درود عام پڑھیں۔انشاء اللہ دماغ میں ایک نئی قوت پیدا ہوگی۔

● غربت وافلاس کو دور کرنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد درود عام کو دوسو مرتبہ پڑھیں اور جمعہ کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ پڑھیں اور اس عمل کو لگاتار ۲۰ دن تک جاری رکھیں۔انشاء اللہ غربت وافلاس سے نجات مل جائیگی۔

● اگر دوران ملازمت اور دوران ڈیوٹی کوئی افسر پریشان کرے تو اپنی سیٹ پر بیٹھنے سے پہلے ۲۱ مرتبہ درود عام پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے انشاء اللہ سکون وعافیت کے ساتھ وقت کٹے گا۔

درود ابراہیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

● درود ابراہیم کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک سو ایک سو دن تک پڑھیں۔آخری دن گیارہ غریبوں کو کھانا کھلائیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل کریں۔

● اگر کسی جگہ طاعون پھیل گیا ہو تو وہاں سوا لاکھ مرتبہ درود ابراہیم پڑھا جائے۔ایک وقت میں ۲۱ آدمی بھی یہ عمل کرسکتے ہیں تاکہ تعداد جلدی پوری ہوجائے۔اور زیادہ سے زیادہ ۱۱ دنوں میں سوا لاکھ کی تعداد پوری کرنی چاہئے۔ تین،گیارہ یا اکیس آدمی مل کر پڑھ سکتے ہیں لیکن ان پڑھنے والوں میں ایک آدمی ایسا ہونا چاہئے کہ جس نے درود ابراہیم کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہو۔

● اگر کوئی شخص عارضۂ قلب میں مبتلا ہو تو نماز فجر کے بعد ۳۱۵ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اپنے قلب پر دم کریں اور اس عمل کو ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔

● مقدمہ،لڑائی یا امتحان میں کامیابی کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں اور اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔

● جادوٹونے کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے چالیس دن تک روزانہ ۱۵۱ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں۔

● اگر کوئی جھوٹے مقدمے میں پھنسا دیا گیا ہو تو جس دن مقدمہ کی تاریخ ہو اسی دن تہجد کی نماز پڑھ کر سات سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھ کر اپنی کامیابی کی دعا کرے۔انشاء اللہ مقدمہ جیت جائے گا۔

● اگر کسی کی یادداشت کم ہوگئی ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر "یَا رَحْمٰنُ وَرَحِیْمُ" سو مرتبہ پڑھے۔پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔انشاء اللہ یادداشت بحال ہوجائے گی۔

درود چشتیہ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ ذَرَّۃٍ اَلْفَ اَلْفَ مَرَّۃٍ وَّاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

● درود چشتیہ کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد پانچ سو پچاس مرتبہ پڑھیں۔ اور چلے کے دوران ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ چالیس دن میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے یہ عمل شروع کریں زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل کریں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔

● اگر کوئی شخص ناحق گرفتار ہوگیا ہو تو ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود چشتیہ پڑھ کر ۱۰۸ مرتبہ "یَاحَقُّ" پڑھیں اور قیدی کے لئے دعا کریں۔ ۱۱ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔

● اگر کوئی شخص مصیبت کا شکار ہوجائے تو تین مرتبہ درود چشتیہ پڑھنے کے بعد سات مرتبہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پڑھیں پھر تین مرتبہ دو درود چشتیہ پڑھیں اور دعا کریں۔ انشاء اللہ ۱۱ دن کے اندر مصیبت سے نجات ملے گی۔

● اگر میاں بیوی میں جھگڑا رہتا ہو تو تین مرتبہ درود چشتیہ پڑھنے کے بعد تین مرتبہ یہ کلمات پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ اس کے بعد پھر تین مرتبہ مذکورہ درود پڑھ کر پانی پر دم کر کے دونوں میاں بیوی اس پانی کو پی لیں اور اس عمل کو ۱۱ دن تک لگا تار کریں۔ انشاء اللہ آپسی اختلافات سے نجات ملے گی۔

● اگر کوئی شخص دیوانگی یا کوڑھ میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود چشتیہ پڑھ کر گیارہ مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجِذَامِ وَسَیِّءِ الْاَسْقَامِ پھر گیارہ مرتبہ مذکورہ درود پڑھے۔ اس عمل کو ۲۱ روز تک لگا تار کرے۔ انشاء اللہ دیوانگی اور برص وغیرہ سے نجات ملے گی۔

● اگر کوئی عورت بانجھ ہو تو اس کو چاہئے کہ ۴۰ دن تک ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود چشتیہ پڑھے اور سو مرتبہ "یَابَارِئُ الْمُصَوِّرُ" پڑھے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ مذکورہ درود پڑھے۔ اس عمل کو چالیس دن کرے درمیان میں جو وقفہ ہوجاتا ہے اس میں ترک کر کے بعد میں چالیس دن کی تعداد پوری کرے انشاء اللہ بانجھ پن سے نجات ملے گی۔

● کسی بھی طرح کی پریشانی لاحق ہو اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے مغرب کے بعد دو سو مرتبہ درود چشتیہ پڑھیں لگا تار ۱۱ دن تک انشاء اللہ پریشانی سے نجات مل جائے گی۔

درود اعمال

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَادَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس مرتبہ چالیس دن بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد اس درود کو ہر طرح کے عمل اور ہر طرح کے وظیفے کے شروع و آخیر میں پڑھیں انشاء اللہ عمل میں کامیابی ملے گی۔ اور وظائف و اوراد بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوں گے۔ دعاؤں کی قبولیت کے لئے اس درود کو اپنی دعا کے شروع و آخر میں پڑھنا چاہئے۔

درود تسخیر

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتَوَجَّدُ وَاَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ وَاَسْئَلُکَ بِالصَّلٰوۃِ عَلَی النَّبِیِّ مَعْدَنِ الْوُجُوْدِ وَالسَّخَاوَۃِ وَمَعْدَنِ الْاَخْلَاقِ وَالْمُرُوَّۃِ وَمَعْدَنِ الْاَلْطَافِ وَالْمُوَدَّۃِ وَمَعْدَنِ التَّسْخِیْرِ وَالْمَحَبَّۃِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمَحْبُوْبِیْنَ اَللّٰھُمَّ سَخِّرْ وَاَلِّفْ بَیْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُسْلِمِیْنَ کَمَا سَخَّرْتَ وَاَلَّفْتَ بَیْنَ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ ۔ اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۲۱ مرتبہ روزانہ لگا تار ۱۲۰ دن تک پڑھے۔ آخری دن سبز رنگ کی چادر اوڑھ کر دو نفلیں پڑھے اور اس درود کو ۱۲۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے قلب پر دم کرلے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد اس کے فوائد اس طرح حاصل کریں۔

محبت اور تسخیر کے ہر عمل کے شروع اور آخیر میں درود تسخیر گیارہ مرتبہ پڑھیں اور جب دو دلوں کے درمیان محبت پیدا کرانی ہو تو کسی شربت پر درود تسخیر ۱۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دونوں کو پلائیں انشاء اللہ ان کے دلوں کی کدورتیں دور ہوجائیں گی اور وہ ایک دوسرے سے محبت کرنے لگیں گے۔

درود خواجگان

اَللّٰھُمَّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ ۔ اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۳۶۰ مرتبہ چالیس دن تک پڑھے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد مندرجہ ذیل فوائد حاصل کریں۔

● کسی بھی طرح کی بیماری ہو، درود خواجگان سات مرتبہ مریض پر دم کرے اور سات مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے سات روز تک نہار منہ اور سوتے وقت پلائے۔ انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہو گا رفع ہوجائے گا۔

● روزگار میں خیر و برکت کے لئے ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھیں اور ایک ایک مرتبہ آگے پیچھے درود خواجگان پڑھیں۔

● اپنے گھر کو آفات و مصائب سے محفوظ رکھنے کے لئے صبح و شام تین

مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور آگے پیچھے تین تین مرتبہ درود خواجگان پڑھیں۔

● مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایک مجلس میں چالیس ہزار مرتبہ درود خواجگان پڑھیں۔ پڑھنے والوں کی تعداد سات سے کم نہ ہو اور ۱۵ سے زائد نہ ہو۔ ایک ہی دن کا عمل ہے۔ کسی بھی تاریخ مقدمہ سے یا تاریخ فیصلہ سے ایک دن پہلے یہ عمل کریں۔

درود تنجینا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَاوَمَوْلَانَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں جمعرات کے دن شروع کرے اور روزانہ بعد نماز عشاء ۳۶۰ مرتبہ ۴۰ دن تک لگاتار پڑھے۔ الگ تھلگ مقام پر پڑھے اور اگر دوران عمل احرام باندھ لے تو افضل ہے۔ ۴۰ دن تک کسی سے غیر ضروری بات نہ کرے۔ خود کو معتکف کی طرح بنائے رکھے۔ ۴۰ ویں دن اہل بیت کو ایصال ثواب کرے اور بچوں کو شیرینی تقسیم کردے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ ۱۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔ اس درود کا عامل درجۂ کمال کو پہنچا ہوا ہوتا ہے۔ بار بار زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوتا ہے۔ تسخیر و محبت میں دسترس حاصل کرلیتا ہے۔ حکام و سلاطین اس کے مطیع اور تابعدار ہوتے ہیں۔ اس کی طرف عوام الناس کا رجوع ہوتا ہے زبان پُر تاثیر ہوتی ہے۔ دشمن زیر ہوتے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے تمام مخلوقات مسخر ہوتی ہیں۔

اس درود کی اصلیت یہ ہے کہ ایک بار مسلمانوں کی ایک کشتی دوران سفر طوفان میں گھر گئی، مسافر زندگی سے بالکل مایوس ہوگئے۔ ایک مسافر پر غنودگی سی طاری ہوگئی۔ اس نے دیکھا کہ سرور کائنات محمد صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس درود کی تعلیم دی اور فرمایا کہ سب کو یہ درود پڑھ کر سناؤ اور سب کو یہ درود پڑھنے کی تاکید کرو اور سب سے کہو کہ اس موقعہ پر ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھیں۔ اس مسافر نے سب سے یہ درود پڑھنے کی تاکید کی اور پھر سب نے یہ درود ایک ہزار مرتبہ پڑھا لیکن ابھی تین سو مرتبہ ہی پڑھنے کی نوبت آئی تھی کہ طوفان ٹل گیا اور کشتی والوں کو عافیت عطا ہوئی۔ موجیں پرسکون ہوگئیں اور مسافرین نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

یہ درود شریف بہت مشہور ہے مگر اس کے فضائل اور اس کی کرامتوں سے عوام ناواقف ہیں۔ صرف عاملین اس کی برکات سے واقف ہیں اس کے پڑھنے کے طریقے بھی سینہ بہ سینہ چلے آرہے ہیں۔ یہ درود ہر مشکل میں کام آتا ہے۔

پڑھنے کا پہلا طریقہ

ہر روز بعد نماز عشاء کھڑے ہوکر پڑھے اور دو نفل برائے قضائے حاجت پڑھے اگر حاجت دینی ہو تو اپنا رخ قبلہ کی طرف کرے اگر حاجت دنیاوی ہو مثلاً حصول دولت، حصول ملازمت یا قرض کی ادائیگی یا قرض کی وصولیابی وغیرہ تو اس وقت عامل اپنا رخ جنوب کی طرف کرے۔ اگر دشمن کو مغلوب کرنا ہو یا مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنی ہو یا کسی روٹھے ہوئے کو منانا ہو تو عامل اپنا رخ شمال کی طرف کرے۔ پہلے دن دس بار پڑھے، دوسرے دن بیس بار پڑھے، تیسرے دن تیس بار پڑھے۔ جب تک حاجت پوری نہ ہو روزانہ دس کا اضافہ کرتا رہے۔ پورے یقین کے ساتھ عمل جاری رکھے۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر اپنے مقصد میں کامیابی مل جائے گی۔

پڑھنے کا دوسرا طریقہ

ایام بیض میں تین روزے رکھے۔ یعنی چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو اور رات کو بعد نماز عشاء دو نفل پڑھے۔ پھر دوزانو بیٹھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عقیدت و محبت میں ڈوب کر ایک ہزار مرتبہ درود تنجینا پڑھے۔ اس عمل کو لگاتار کسی بھی حاجت کے لئے تین دن تک پڑھے۔ اگر بفضل خداوندی پہلے ہی دن کام ہوجائے تب بھی عمل تین دن تک جاری رکھے۔ ہر دن روزہ رکھے اور رات کو عمل کرے۔

● اگر کوئی شخص بعد نماز عشاء یہ درود ۱۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے تو اس کی ہر حاجت دینی اور دنیاوی پوری ہوتی رہے گی۔

● اگر کوئی شب جمعہ میں ایک ہزار مرتبہ یہ درود پڑھ کر کسی سے بات کئے بغیر پاک صاف اور خوشبودار بستر پر سوجائے گا تو اس کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوگی۔

● پریشانی، خطرات اور مصائب کے وقت درود تنجینا یومیہ ۷۰ مرتبہ پڑھے طریقہ یہ ہے کہ نصف شب کو اٹھ کر دو رکعت نفل ادا کرے اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد تین تین بار سورۂ اخلاص پڑھے اور اس کا ثواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل بیت کو پہنچائے پھر ۷۰ مرتبہ یہ درود پڑھے اور اس سے زیادہ آسان طریقہ یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۱۳ مرتبہ پڑھے اور اپنی حاجت یا مشکل کا اپنے دل میں تصور رکھے۔ انشاء اللہ حاجت پوری ہوگی اور مصائب سے چھٹکارا نصیب ہوگا۔

● اگر کوئی حاجت نہ ہو تو تب بھی اس عمل سے دین و دنیا کی فلاح حاصل

ہوتی ہے اور پڑھنے والا لوگوں کی نظروں میں مکرم اور معزز ہوجاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رہے کہ کوئی بھی عمل ہو اس میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یقین کامل کا ہونا ضروری ہے اگر یقین میں کمی ہوگی تو کامیابی کے حصول میں دیر لگے گی کیونکہ یقین ہی کامیابی کا زینہ ہے جو لوگ تردّد، تذبذب اور بے یقینی میں مبتلا ہوکر کوئی بھی عمل کرتے ہیں وہ بالعموم ناکام ہوجاتے ہیں اور جن حضرات کا یقین بڑھا ہوا ہوتا ہے انہیں کسی بھی عمل میں ناکامی نہیں ہوتی اس لئے تمام قارئین سے درخواست ہے کہ مذکورہ کسی بھی درود شریف کی برکات حاصل کرنے کے لئے اپنے دل میں یقین پیدا کریں۔ اگر آپ کو مطلوبہ یقین حاصل ہوگیا تو پھر درود شریف کے فیوض و برکات سے آپ پوری طرح مستفیض ہوں گے اور ہر ہر عمل میں آپ کو بھرپور کامیابی ملے گی۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ کامیابی کا حصول اللہ کے فضل پر موقوف ہے اس لئے عامل کو چاہئے کہ وہ اپنے یقین کو مستحکم کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے رب سے رحمتوں کا امیدوار رہے اور یہ یقین بھی اپنے دل میں جاگزیں کرے کہ رب کے رحم و کرم پر کامیابیوں کا دارومدار ہے۔

درود تاج

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ اِسْمُہٗ مَکْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِی اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ سَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ جِسْمُہٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَھَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِی الْبَیْتِ وَالْحَرَمِ شَمْسِ الضُّحٰی بَدْرِ الدُّجٰی صَدْرِ الْعُلٰی نُوْرِ الْھُدٰی کَھْفِ الْوَرٰی مِصْبَاحِ الظُّلَمِ جَمِیْلِ الشِّیَمِ شَفِیْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاللّٰہُ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ خَادِمُہٗ وَالْبُرَاقُ مَرْکَبُہٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُہٗ وَسِدْرَۃُ الْمُنْتَھٰی مَقَامُہٗ وَقَابَ قَوْسَیْنِ مَطْلُوْبُہٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُہٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُہٗ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ خَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ اَنِیْسِ الْغَرِیْبِیْنَ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ رَاحَۃِ الْعَاشِقِیْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِیْنَ شَمْسِ الْعَارِفِیْنَ سِرَاجِ السَّالِکِیْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِیْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَاءِ وَالْغُرَبَاءِ وَالْمَسَاکِیْنَ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ نَبِیِّ الْحَرَمَیْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَیْنِ وَسِیْلَتِنَا فِی الدَّارَیْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَیْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَیْنِ وَالْمَغْرِبَیْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَی الثَّقَلَیْنِ اَبِی الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰہِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ یٰاَیُّھَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِہٖ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے بعد نماز عشاء ۱۷۰ مرتبہ لگاتار ۱۱ روز تک پڑھے اور ۱۱ویں روز اہل بیت کو ایصال ثواب کرے اور بچوں کو اگلے دن شیرینی تقسیم کرے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد نماز فجر، نماز عصر اور نماز عشاء کے بعد ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

● اگر کوئی شخص زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خواہش مند ہو تو عروج ماہ میں شب جمعہ کو نیا لباس پہنے اور تازہ غسل کرے، لباس، جگہ اور جائے نماز عطر سے معطر کرے اور بعد نماز عشاء ۱۷۰ مرتبہ درود تاج پڑھے اور کسی بات کئے بغیر سوجائے۔ انشاء اللہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

● اگر کسی عورت کے بچہ نہ ہوتا ہو تو ۲۱ چھواروں پر سات سات مرتبہ درود تاج پڑھ کر دیں۔ غسل سے فراغت ہونے کے بعد روزانہ عورت ایک چھوارہ نہار منہ کھائے اور ۲۱ دن کے اندر اندر کم سے کم تین مرتبہ اپنے شوہر کے ساتھ ہم بستر ہو۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا۔

اگر دنیا کو مسخر کرنا ہو تو عروج ماہ میں سورہ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر ۴۰ مرتبہ درود تاج پڑھیں اور اسی رات عمل سے فارغ ہونے کے بعد سورہ یٰسین کا نقش بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں انشاء اللہ دنیا مسخر ہوگی۔

● درود تاج کا عامل محبت و تسخیر کے جو بھی عمل کرے گا اس میں اسے خاص طور سے کامیابی حاصل ہوگی اور محبت و مقبولیت کی دولت سے وہ ہمیشہ سرفراز رہے گا۔

درود سعادت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ گیارہ سو مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک پڑھیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی اس کے بعد اس درود کو مغرب کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔

● کسی بھی طرح کی سعادت حاصل کرنے کے لئے اگر اس درود کو گیارہ سو مرتبہ تین روز تک پڑھے گا تو انشاء اللہ مطلوبہ سعادت حاصل ہوجائے گی۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس درود کو اگر ایک مرتبہ بھی کوئی پڑھے گا تو اس کو ایک لاکھ مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا ثواب ملے گا۔

درود مقبول

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

درود مقبول کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ۴۰ مرتبہ روزانہ سات روز تک پڑھیں اگر عروج ماہ میں زکوٰۃ ادا کریں تو بہتر ہے۔ جب بھی کوئی اہم عمل کریں تو اس عمل کے آگے پیچھے درود مقبول کو سات سات مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ عمل بارگاہ خداوندی میں مقبول ہوگا۔

درود نجات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِکَ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں اس کو سو مرتبہ روزانہ گیارہ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد ہر جمعہ کو یہ درود شریف چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

● اگر کوئی شخص کسی الزام میں گرفتار ہو اس کے لئے دو رکعت نفل پڑھ کر درود نجات چالیس مرتبہ پڑھیں اور اس کے لئے دعا کریں انشاء اللہ وہ جھوٹے الزام سے بری ہو جائے گا اسی طرح ہر اس شخص کے لئے عمل کریں جو کسی مقدمہ وغیرہ میں ناحق پھنسا دیا گیا ہو۔ انشاء اللہ چند بار یہ عمل کرنے سے اس کو مقدمہ سے نجات حاصل ہو جائے گی۔

درود مسعود

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَاِمَامِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں ۲۱ روز تک پڑھیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد روزانہ کسی بھی وقت ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں کسی بھی اچھے کام کے بعد اگر اس درود شریف کو ایک مرتبہ پڑھیں گے تو وہ اچھا کام اللہ کی بارگاہ میں مقبول ہوگا۔ کسی دوسرے کے لئے دعا کرتے وقت درود مسعود کو اپنی دعا کے شروع و آخیر میں ایک ایک مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

درود منتہیٰ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلَّ عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا یَنْبَغِیْ لَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ۔

درود منتہیٰ کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ میں اس درود کو گیارہ مرتبہ گیارہ دن تک لگاتار پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد پیر کے دن اس درود کو ۱۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

● اگر کوئی شخص گم ہو گیا ہو یا کوئی چیز گم ہو گئی ہو تو اس چیز کے ملنے کی دعا کریں اور گیارہ گیارہ مرتبہ اپنی دعا کے شروع اور آخر میں درود منتہیٰ پڑھیں۔ انشاء اللہ وہ شخص یا وہ چیز مل جائے گی یا اس کا سراغ مل جائے گا۔

درود کمال

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ ان پانچوں درود کو دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کر کے ماہ رمضان میں پہلی تاریخ سے ۲۷ ویں تاریخ تک بعد نماز عشاء تراویح سے فارغ ہونے کے بعد پندرہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد ہر سال ماہ رمضان میں پانچ مرتبہ روزانہ انہیں پہلی تاریخ سے ۲۷ ویں تاریخ تک عشاء کے بعد پڑھتا رہے کسی بھی طرح کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے دو رکعت نماز بہ نیت قضائے حاجت پڑھ کر اس درود کو ۱۵ مرتبہ پڑھ کر سجدے میں جا کر دعا کرے انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔

درود خاص

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰہِ۔

کوئی بھی رنج اور پریشانی ہو اس درود کو ۳۶۰ مرتبہ پڑھیں اور اس عمل کو ۱۳ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ پریشانی سے نجات ملے گی۔ اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ پانچ سو مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

درود واحد

یہ درود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کو مرحمت فرمایا تھا۔ اس درود کو پڑھنے سے مشکلات سے نجات ملتی ہے اور قلب

وذہن کو سکون عطا ہوتا ہے جو حضرات اس درود کو پڑھ کر کسی پر دم کرتے ہیں وہ ہر بیماری سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

درود واحد یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَرَحْمَتَکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدِ نِ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس کو روزانہ ۳۱۳ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

درود روحی

یہ درود قبرستان میں پڑھنے سے مردوں کو عذاب سے نجات ملتی ہے۔ اگر والدین کے گزر جانے کے بعد یا اساتذہ اور محسنین کے رخصت ہونے کے بعد کوئی شخص اس درود کے ذریعہ ایصال ثواب کرے تو ماں باپ اور اساتذہ کی محبت کا حق ادا ہو جائے۔

درود روحی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الصَّلٰوۃُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الرَّحْمَۃُ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَّا دَامَتِ الْبَرَکَاتُ وَصَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی صُوْرَۃِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ وَصَلِّ عَلٰی اِسْمِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَسْمَآءِ وَصَلِّ عَلٰی نَفْسِ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الرِّیَاضِ وَصَلِّ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَامِ وَصَلِّ عَلٰی تُرْبَۃِ مُحَمَّدٍ فِی التُّرَابِ وَصَلِّ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِکَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

اس درود کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ایک سو پچیس مرتبہ پڑھیں اور لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اس کے بعد روزانہ صرف ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں اس کے بعد جب بھی قبرستان میں جا کر اس درود کو پڑھیں گے اس کی برکت سے انشاء اللہ مردوں کو عذاب سے نجات ملے گی۔

درود رحمت

یہ درود بفضل تعالیٰ آفات ومصائب سے محفوظ رکھتا ہے۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک بار سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ اس طباق میں جو میرے پاس ہے تین مچھلیاں ہیں ان کو میں تین دن سے پکار ہا ہوں لیکن یہ کسی بھی طرح نہیں پک رہی ہیں آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ بذریعہ وحی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ واضح کیا گیا کہ جب یہ مچھلی سمندر میں تھی اس وقت اس کے کانوں میں ایک درود کی آواز آئی پھر اس نے بھی اس درود کے کلمات کو ادا کیا۔ اس لئے اس کے وجود کی حفاظت ہو رہی ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پھر اس درود کو پڑھ کر سنایا۔ اور آپ نے یہ ساری بات اعرابی کو بتا دی اور اس کو بھی اپنی حفاظت کے لئے درود کو پڑھ کر سنایا اس درود کو درود رحمت کہتے ہیں۔

جو لوگ ناگہانی آفات وحادثات سے محفوظ رہنے کے خواہش مند ہوں ان کو یہ درود روزانہ پڑھنا چاہئے۔ درود رحمت یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ خَیْرُ الْخَلَائِقِ وَاَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِیْعِ الْاُمَمِ یَوْمَ الْمَحْشَرِ وَالْکَثِیْرِ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی کُلِّ الْمَلٰٓئِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا۔ بِرَحْمَتِکَ وَبِفَضْلِکَ وَبِکَرَمِکَ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ یَا قَدِیْمُ یَا دَائِمُ یَاحَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَاوَتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا مَنْ لَّمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

درود قرآنی

اس درود کے پڑھنے سے انوار الٰہی کی بارش ہونے لگتی ہے اور پڑھنے والے کو دونوں جہاں کی رحمتیں عطا ہوتی ہیں۔ اس درود کو روزانہ کم سے کم ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

درود قرآنی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا۔

درود اوّل

اس درود کو پڑھنے والا حشر کے دن سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صف اول میں ہوگا۔ اسی لئے اس درود کو درود اوّل کا نام دیا گیا۔ اس کے پڑھنے سے انسان گناہوں اور خطاؤں سے محفوظ رہتا ہے اور اس درود کی برکت سے قرب خداوندی کی دولت بھی عطا ہوتی ہے۔ اس درود کے پڑھنے سے انسان کو ولایت کا مقام عطا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے تمام وہ بندے جو ولایت تک پہنچے وہ اس درود کا اہتمام ضرور کرتے تھے۔

درود اوّل یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ اَفْضَلِ

نبیآ ئک وَاکْرَا مِ اَصْفِیآ ئک مَنْ فَا ضَتْ مِنْ نُوْ رِہٖ جَمِیْعِ الْاَ نْوارِ وَصَاحِبِ الْمُعْجِزَاتِ وَصَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ سَیِّدِ الْاَ وَّلِیْنَ وَالْاٰ خِرِیْن۔

درود قلبی

صلوٰۃ الحاجات پڑھنے کے بعد اگر اس درود کو پڑھیں تو حاجات پوری ہوتی ہیں اور بندے پر اللہ کا خصوصی فضل ہوتا ہے۔

درود قلبی یہ ہے۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی شَفِیْعِ الْمُذْ نِبِیْنَ سَیِّدِ نَا وَمَوْلاَ نَا وَمُرْشِدِ نَا وَرَاحِۃِ قُلُوْ بِنَا وَطَبِیْبِ ظَا ھِرِنَا وَبَا طِنِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰ لِہٖ وَاَصْحَا بِہٖ وَاَ زْوَا جِہٖ وَا ھْلِ بَیْتِہٖ وَاَ وْلِیَا ءِ اُمَّتِہٖ وَاَ ھْلِ طَاعِتِکَ اَجْمَعِیْن اِلٰی یَوْ مِ الدِّیْن۔

درود خمسہ

اس درود کے پڑھنے سے انسان کو عافیت اور سلامتی عطا ہوتی ہے۔اس درود کی تعریف میں حضرت امام شافعیؒ نے بہت طویل گفتگو کی ہے اس گفتگو سے اس درود کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے۔چنانچہ امام شافعیؒ اور دیگر ائمہ اس درود کو اپنے معمولات میں رکھتے تھے اور مختلف فتنوں سے محفوظ رہتے تھے۔

درود خمسہ یہ ہے۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلَّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَ مَرْتَنَا بِا لصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ۔

درود انعام

اس درود کا پڑھنے والا اور روضۂ اطہر کی زیارت سے مشرف ہوتا ہے۔ جولوگ حج کرنے کے خواہش مند ہوں ان کو یہ درود پڑھنا چاہئے ان کی حج کی خواہش ضرور پوری ہوگی۔

درود انعام یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَاَ فْضَالِہٖ۔

درود نور

اس درود کے پڑھنے سے دل میں انوار الٰہی کی بارشیں ہونے لگتی ہیں۔ باطن نکھر جاتا ہے اور اس کے بعد چہرہ منور ہو جاتا ہے۔

درود نور یہ ہے۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَ نْوَارِ وَسِرِّ الْاَ سْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَ بْرَارِ۔

درود کوثر

اس درود کے پڑھنے سے ساقی کوثر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک سے جام کوثر نصیب ہوگا اور یوم حشر میں ایک طرح کا اعزاز عطا ہوگا۔ حضرت حسن بصریؒ اپنے تمام معتقدین کو اس درود کے پڑھنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔

درود کوثر یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَ وَّ لِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْ مِ الدِّیْن۔

درود دوامی

اس درود کو ورد میں رکھنے سے تمام درودوں کو پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ یہ درود ایک بہت بڑی دولت ہے جس کی افادیت کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا جولوگ اللہ اور اس کے رسول کا قرب چاہتے ہوں ان کو چاہئے کہ اس درود کو اپنے معمولات میں رکھیں۔

درود دوامی یہ ہے۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِی عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَ ائِمَۃً بِدَ وَا مِ مُلْکِ اللّٰہِ

درود اعلیٰ

حضرت امام شافعیؒ نے ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ان بزرگ نے جواب دیا کہ اللہ نے مجھے بخش دیا اور مجھے اعلیٰ مقام عطا کیا۔حضرت امام شافعیؒ نے پوچھا کہ آپ کی کونسی نیکی بطور خاص قبول کی گئی۔انہوں نے جواب دیا کہ میں یہ درود پڑھا کرتا تھا۔درود اعلیٰ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ کَمَا یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ۔

اس درود کی برکت سے انسان چوری، ڈکیتی، رہزنی، خوف وہراس اور آفات وحادثات سے محفوظ رہتا ہے۔

درود اعظم

یہ درود، درود محمدی بھی کہلاتا ہے،اس کے فوائد کو بیان کرنا ممکن نہیں ہے اس کا ورد رکھنے والا ہر طرح کی قوت سے سرفراز ہوتا ہے اور دنیا پر اس کا رعب اور دبدبہ قائم ہوجاتا ہے۔

درود اعظم یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ بِعَدَدِ الْخَلَائِقِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ خَلْقِ اللّٰہِ۔

درود عظمیٰ

اس درود کو پڑھنے سے انسان کے گناہ مٹ جاتے ہیں، دلی خواہشات پوری ہوتی ہیں، قلب وروح کو تازگی ملتی ہے، تمام جائز خواہشات کی تکمیل ہوتی ہے۔ اس درود کو ہر فرض نماز کے بعد کم سے کم ایک مرتبہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

درود عظمیٰ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَصْحَابِ سَیِّدِ نَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

درود مجتبیٰ

یہ درود اگر بوقت تہجد ایک ہزار مرتبہ پڑھ لیا جائے تو دل کی مراد برآتی ہے اور پڑھنے والا دینی اور دنیاوی راحتوں سے سرفراز ہوتا ہے۔

درود مجتبیٰ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَّبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

درود کشف

اس درود کو پڑھنے سے کشف والہام کی بارشیں قلب وذہن میں ہونے لگتی ہیں۔ اس درود کی برکت سے گناہ بھی معاف ہوجاتے ہیں اور نیک کاموں کی بھی توفیق ہوتی ہے۔ جو اس درود کی پابندی رکھے گا اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا اور اس کو مرتے وقت کلمہ پڑھنے اور درود پڑھنے کی توفیق عطا ہوگی۔

درود کشف یہ ہے۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ شَفِیْعِ الْاُمَّۃِ کَاشِفِ الْغُمَّۃِ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

درود نقشبندیہ

یہ درود نقش بندی سلسلے میں پڑھا جاتا ہے اس کے پڑھنے سے بے پناہ فیضان وبرکات حاصل ہوتے ہیں، تزکیہ نفس کے لئے نہایت مجرب نسخہ ہے۔ اور اگر تسخیر خلائق کی نیت سے روزانہ ۱۱۱ بار پڑھیں تو دنیا اس کے لئے مسخر ہوجائے گی۔

درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِ نَا مُحَمَّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَزِبْرِقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَنُوْرِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَالِقِیْنَ۔

درود العابدین

اس درود کے پڑھنے سے کمالات کھل جائیں گے اور دل مجلّٰی ہوجائے گا کشف والہام کی بارشیں ہوں گی درجات بلند ہوں گے اور کامیابیاں قدم چومیں گی، ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَارْحَمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَاجْزِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَۃِ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَ مِلْأَ الْاٰخِرَۃِ۔

درود حبِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اس درود کے پڑھنے سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہوتی ہے اور سنتوں کی پابندی کی توفیق عطا ہوتی ہے نیز حشر کے میدان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دست شفاعت عطا ہوگا۔ روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

درود حب رسول یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی سَیِّدِ نَا وَحَبِیْبِنَا وَمَحْبُوْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

درود محمود

جو شخص اپنے کاروبار میں ترقی اور خیر وبرکت کا خواہاں ہو اس کو روزانہ ۱۱ مرتبہ یہ درود پاک پڑھنا چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتِکَ وَرَحْمَتِکَ وَبَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَخَاتِمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَقَائِدِ الْخَیْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ۔

درود نصرت

غیبی امداد حاصل کرنے کے لئے اس درود کو بہ کثرت پڑھنا چاہئے۔ اس درود پاک کے پڑھنے سے شفاعت بھی واجب ہوگی اور جام کوثر بھی عطا ہوگا۔ دنیا میں دست غیب کی امید بھی کی جاسکتی ہے اس کو ہمیشہ لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

درود نصرت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ خَتَمْتَ بِہِ الرِّسَالَۃَ وَاَیَّدْتَہٗ بِالنَّصْرِ وَالْکَوْثَرِ وَالشَّفَاعَۃِ۔

درود مشاہدہ

اس درود کے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے دروازے کھل جاتے

ہیں اور جو شخص اس کو ۴۰ روز تک ۳۱۲۵ پڑھے گا اس کی ہر مشکل آسان ہوجائیگی

درود مشاہدہ یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

درود چشتیہ

یہ درود سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے حصول کے لئے تیر بہدف ہے۔ روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ نُّصَلِّیْ عَلَیْہِ۔

درود بشارت

یہ درود یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ اگر کوئی چیز گم ہوجائے تو رات کو سوتے وقت گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور گیارہ دن تک پڑھیں۔ انشاء اللہ وہ گم شدہ چیز جاندار ہو یا غیر جاندار واپس مل جائے گی۔

درود بشارت یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا کَانَ وَ مَا یَکُوْنُ وَعَدَدَ مَا اَظْلَمَ عَلَیْہِ اللَّیْلُ وَاَضَآءَ عَلَیْہِ النَّھَار۔

درود جمال

حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں اگر کوئی شخص کسی آفت کا شکار ہو تو اس درود کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر اندر اس کو آفت سے نجات ملے گی۔

درود جمال یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ۔

درود خضری

یہ درود سکون قلب کی دولت عطا کرنے میں کمال رکھتا ہے اسکا پڑھنے والا ولایت کے درجے تک پہنچ جاتا ہے۔ یہ درود سلسلہ نقش بندی کا معمول رہا ہے۔

درود خضری یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن۔

درود مستجاب الدعوات

یہ درود اگر تنگی اور مفلسی دور کرنے کی نیت سے پڑھا جائے تو مفلسی اور تنگ دستی دور ہوتی ہے اور اگر روزانہ اس کو پانچ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو پڑھنے والا مستجاب الدعوات ہوجاتا ہے۔

درود یہ ہے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

درود عالی

اس درود کو اگر نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ پڑھیں تو مقدمہ میں کامیابی ملے اور حاجات پوری ہوں۔

درود عالی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ عَالِی الْقَدْرِ عَظِیْمِ الْجَاہِ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

درود قطب

اس درود کو پڑھنے والے پر اسرار و رموز کا انکشاف ہوتا ہے۔ جو شخص ۴۰ دن تک اس درود کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے گا اس پر انوار الٰہی کی بارشیں ہونے لگتی ہیں اور روزی میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

درود قطب یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْیَاقِ الْاَغْیَارِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِہِ الْاَطْھَارِ وَاَصْحَابِہِ الْاَخْیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفْضَالِہٖ۔

درود شاذلی

اس درود کو ایک مرتبہ پڑھنے سے ایک لاکھ درود پڑھنے کا ثواب ملتا ہے باطن میں نکھار آتا ہے ظاہر میں سدھار پیدا ہوتا ہے اور دل و دماغ انوار الٰہی سے منور ہوجاتے ہیں۔ اگر اس درود کو پانچ سو مرتبہ روزانہ پڑھیں تو تمام مشکلات سے نجات مل جائے۔

درود شاذلی یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النُّوْرِ الَّذِیْ السَّارِیْ فِیْ جَمِیْعِ الْاٰثَارِ وَالْاَسْمَآءِ وَالصِّفَاتِ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمْ۔

درود شفاء

اس درود کو پڑھنے سے ہر بیماری سے شفاء نصیب ہوتی ہے۔ اگر روزانہ گیارہ مرتبہ پڑھیں تو مہلک بیماریوں سے حفاظت رہتی ہے۔

درود شفاء یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَنْتَ اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃ۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

مختلف باتیں

سوال از: غلام رسول ————— پیرس

میں نے آپ کو دو چار خط روانہ کئے لیکن جواب کا انتظار ہی رہا۔ آپ نے ستمبر ۲۰۰۱ء میں کچھ طلسمات شائع کئے اس میں ایک عجیب وغریب عمل بھی تھا۔ اس میں آپ نے پوری تفصیلات نہیں لکھیں یا پھر میری سمجھ میں نہیں آئیں سات دن میں کتنی بار پڑھنا ہے، چراغ کہاں رکھنا ہے، ایک رات میں کتنی مرتبہ پڑھنا ہے، حصار کرنا ہے یا نہیں، اگر مؤکل یا جن حاضر ہوجائے تو اس سے معاہدہ کرنا ہے یا نہیں۔ ازراہ کرم پوری تفصیل سے آگاہ کریں۔ وضاحت کریں کہ اسم یاودود کتنی بار پڑھنا ہے اور کتنی کتنی بار لکھنا ہے۔

اگست ۲۰۰۲ء کے شمارے میں کچھ طلسمات نظر سے گزرے اس میں ہمزاد کو تابع کرنے کا ایک سفلی عمل تھا جس میں چار شیطانوں کے نام پلنگ کے چاروں پاؤں کے نیچے رکھنے تھے۔ اگر کوئی شخص پلنگ پر نہ سوتا ہو تو کیا وہ بستر کے چاروں کونوں پر یہ نام رکھ سکتا ہے۔

یہ عمل ۲۱ دن کرنا تھا یا چالیس دن۔؟ میں سندوبی کا عمل بھی کرنا چاہتا ہوں اس کا آسان طریقہ کیا ہے۔؟

آپ نے ہمزاد نمبر میں بھی ایک عمل دیا تھا اس میں کوئی پرہیز نہیں بتایا تھا کیا اس طرح کے عمل میں ترک حیوانات کرنا ضروری ہے۔

میرا برج کونسا ہے اور مجھے کونسا نگینہ راس آئے گا، میرے نام کا عدد بھی بتادیں اور بتائیں کہ میرا لکی عدد کیا ہے اور میرا اسم اعظم کیا ہے۔؟ آپ کی طلسماتی دنیا حکمت سے بھری ہوئی کتاب ہے۔ آپ دین کی تبلیغ اچھے ڈھنگ سے کررہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کے رسالے نے مسلمانوں کی آنکھیں کھول دی ہیں۔ ہم جیسے علم سے نابلد لوگ بھی بے شمار حقائق سے واقف ہوگئے ہیں اور ہمارے دل میں دین اسلام کی قدر پیدا ہوگئی ہے۔ آپ نے بھٹکے ہوئے مسلمانوں کو توحید وسنت کے بہت قریب کردیا ہے۔

میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے اس خط کو جواب ضرور دینا میں بہت ہی بے چینی سے انتظار کروں گا۔

جواب

اپنے سوال کا جواب پڑھتے وقت ستمبر ۲۰۰۱ء کا شمارہ اپنے سامنے رکھیں تاکہ ہمارا جواب سمجھنے میں آپ کو آسانی رہے۔ جو نقش ستمبر ۲۰۰۱ء کے شمارے میں دیا گیا ہے اس کو تین ہزار مرتبہ لکھیں اور وہیں جلادیں اور سات ہزار مرتبہ "یاودود" پڑھیں۔ اسی وقت انشاء اللہ اس نقش کا مؤکل حاضر ہوگا اور صدقہ طلب کرے گا وہ مرغ یا بکرے کے کباب مانگے گا۔ مؤکل اسی وقت کھانا کھالے گا جب وہ کھانے سے فارغ ہوجائے تو اس کے سامنے حسب قاعدہ اپنا مقصد بیان کریں اور اس کی مدد چاہیں۔ طریقہ ستمبر کے شمارے میں لکھ دیا گیا ہے اس طریقے کو غور سے پڑھیں اور عمل میں کسی بھی طرح کی کمی بیشی نہ کریں۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عملیات میں ایک طرح کا رزک رہتا ہے اور رجعت کا اندیشہ رہتا ہے۔ جائز امور میں اور بہت ہی مجبوری میں ایسا عمل کرنا چاہئے اور خود کو کسی طرح کے خطرے میں نہیں ڈالنا چاہئے۔ سفلی ہمزاد کو تابع کرنے کے لئے فرعون، قارون، ہامان، شداد، ابوہم شیطان چار پرزوں پر لکھ کر پلنگ یا تخت کے چاروں پاؤں میں دبانا چاہئے اس طرح کے اہم اعمال انجام دینے کے لئے اگر کچھ دنوں کے لئے پلنگ یا تخت کا انتظام کرلیں تو بہتر ہے۔ طریقہ پوری وضاحت کے ساتھ اگست ۲۰۰۲ء میں تحریر کیا گیا ہے اس کو پڑھ لیں اور جب چاہیں اس عمل کو کرلیں۔ اس عمل میں اگرچہ کوئی خطرہ نہیں

ہے لیکن پھر بھی اپنا حصار کرنے کے بعد روزانہ عمل کی شروعات کریں۔ صبح کو اٹھ کر کاغذ کے چاروں پرزے جلادیں۔ ۲۱ دن کے اندر اندر ہمزاد حاضر ہوکر محوکلام ہوگا۔ اگست ۲۰۰۸ء کے شمارے میں اس عمل کے لئے جو عزیمت لکھی گئی ہے اس کو اپنے نام کے اعداد کے مطابق پڑھیں۔ آپ کے نام کے عدد ۱۳۶۷ ہیں۔ یاد رکھیں کہ یہ عمل شیطانی عمل ہے اس طرح کے عمل سے اگر پرہیز ہی رکھیں تو بہتر ہے۔ سندونی کے عمل کی بھی ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن عمل جو بھی کریں پوری طرح سوچ سمجھ کر اور اچھی طرح پڑھ کر کریں۔ کوئی بھی عمل جلد بازی میں اُلٹا سیدھا نہ کریں۔ جلد بازی میں بجائے فائدے کے نقصان ہوتا ہے۔ ہمیں حیرت اس بات پر ہے کہ ہمارے نقل کردہ عملیات میں سے آپ نے ان ہی عملیات کا انتخاب کیا ہے جو سفلیات میں سے ہیں۔ جب کہ ہم نے وقتاً فوقتاً ایسے عمل بھی پیش کئے ہیں جو علوی بھی ہیں اور ان میں کسی طرح کا کوئی خطرہ بھی نہیں ہے لیکن ظاہر ہے کہ پڑھنے والے کی اپنی مرضی ہے کہ وہ کس عمل کا انتخاب کرتا ہے اور اس کی اپنی چوائس کیا ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ عمل کوئی سا بھی ہو جب مؤکل یا ہمزاد حاضر ہوجائے تو اس سے ہوش وحواس کے ساتھ معاہدہ ضرور کرلیں اور اس کو آئندہ بلانے کا کوئی آسان طریقہ بھی ضرور معلوم کرلیں کیونکہ بار بار طویل ترین عمل کے ذریعہ مؤکل یا ہمزاد کو طلب کرنا آسان نہیں ہوتا اور کسی بھی عامل سے بار بار محنت بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے معاہدہ کرنا اور بلانے کا آسان طریقہ معلوم کرنا بے حد ضروری ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ جب مؤکل یا ہمزاد حاضر ہوجاتا ہے تو بالعموم عامل گھبرا جاتا ہے اور اس پر خوف اور لرزہ طاری ہوجاتا ہے اور اس وقت معاہدے وغیرہ کی بات ذہن سے نکل جاتی ہے اور ساری محنت رائیگاں ہوجاتی ہے حالانکہ اصل وقت یہی ہوتا ہے یہاں اگر عامل چوک جائے تو اس کی تمام ریاضت خاک میں مل جاتی ہے۔

ہمزاد نمبر میں ہم نے بہت سارے عمل دیئے تھے اس میں کوئی ایسا عمل بھی ہوگا جس میں پرہیز کم ہو۔ پرہیز والے عمل مشکل ہوتے ہیں لیکن ان ہی میں کامیابی کے امکانات زیادہ ہوتے ہیں جو عمل آسان ہوتے ہیں ان کے پڑھنے کی تعداد کم ہوتی ہے اور ان کی مدت بھی کم ہوتی ہے یعنی وہ چالیس دن کے بجائے گیارہ دن یا سات دن یا تین دن کے ہوتے ہیں اور ان میں پرہیز نہیں ہوتا یا ہوتا ہے تو برائے نام ہوتا ہے تو یہ عمل عامل کو بہت جلدی سے کامیابی سے دوچار نہیں کراتے۔ ان میں کامیابی کا مل جانا محض اتفاق ہوتا ہے۔ عامل کو ان ہی عملوں میں کامیابی ملتی ہے جو طویل ہوں، طویل دنوں تک جاری رہتے ہوں۔ اور جن میں پرہیز بھی سخت ہو۔ یوں جمالی پرہیز تو ہر عمل میں کرنا چاہئے مؤکل والے عملوں میں اگر لکھا ہوا بھی نہ ہو تو جلالی پرہیز کرنا ہی چاہئے اور اگر ہمزاد یا جن تابع کرنے کی فکر ہو تو ترک حیوانات کو نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ اگر عامل پرہیز نہیں کرتا تو رجعت کا خطرہ رہتا ہے اس میں جان بھی جاسکتی ہے اور دماغ بھی خراب ہوسکتا ہے۔

آپ کا مفرد عدد ۸ ہے۔ آپ کے لئے لکی عدد ۲ ہے اور آپ کا اسم اعظم "یاحمید" ہے اس کا ورد عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ کیا کریں۔ آپ کو انشاء اللہ یاقوت راس آئے گا۔ ۸ گرام چاندی میں جڑوا کر پہنیں۔ آپ کا برج ثور اور ستارہ زہرہ ہے۔ جمعہ کا دن آپ کے لئے اہم ہے۔ اور ہر انگریزی ماہ کی ۸، ۱۷، اور ۲۶ تاریخیں آپ کے لئے مبارک ہیں۔

آپ کو اپنا نام بدلنے کی ضرورت نہیں آپ کا نام ٹھیک ہے یہ الگ بات ہے کہ محتاط ترین علماء نے ایسے ناموں کو جن میں غلامی کی نسبت اللہ کے سوا کسی اور کی طرف ہو خواہ وہ ذات پیغمبر کی ذات کیوں نہ ہو پسند نہیں کیا ہے۔ اس لئے اکابرین نے عبدالکریم، عبدالرحیم اور عبدالرحمٰن جیسے ناموں کو زیادہ اہمیت دی ہے۔ اگر نام بدلنے میں آپ کو کوئی دشواری نہ ہو تو نام بدل سکتے ہیں۔ آئندہ خط مختصر لکھیں آپ کے طویل خط کو مختصر کرکے اس کا جواب دیا گیا ہے۔

حاسدوں سے حفاظت کے لئے

سوال از: رشیدہ ——— شعلہ پور

خط لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے جو میرا ٹرانسفر کے بارے میں تعویذ دیا تھا وہ میرا کام ہوگیا ہے۔ میرا ٹرانسفر پولیس ہوسپٹل میں ہوگئی ہے آپ کا بہت بہت شکریہ۔

حضرت خط میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ یہاں کے ڈاکٹر اور ہوسپٹل کے اسٹاف سب اچنبھے میں پڑ گئے ہیں کہ یہ ہوا تو کیا۔ اور سب میرے اوپر جلن کررہے ہیں مجھے الگ الگ ڈھنگ سے ستایا جارہا ہے۔ ڈاکٹر تو بہت ہی تکلیف دے رہا ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ کچھ ایسا تعویذ مجھے بھیج دو جس سے سب کے منہ بند ہوجائیں اور سب دشمن دوست بن جائیں اور میں چین وسکون سے اپنی ڈیوٹی کرسکوں۔ حضرت میرے شوہر میں تھوڑی سی تبدیلی آگئی ہے پر بچوں کو پڑھائی میں دل لگاکر پڑھے اور اچھی طرح سے پڑھائی کرے میرے ہاتھ پیر دکھتے ہیں اور میرا وزن بھی زیادہ ہے وزن کم کرنے کا طریقہ بتائیے گھٹنے بھی بہت دکھتے ہیں۔

جواب

دشمنوں اور حاسدوں کی بدخواہی سے بچنے کے لئے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس عمل کی تاثیر اور قوت کو الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنگ بدر کے موقعہ پر جب کفار ومشرکین کا مقابلہ کررہے تھے اس وقت آپ کی

زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے اور آپ فرمایا کرتے تھے کہ ان کلمات کو زبان سے ادا کرنے کے بعد دل چاہتا ہے میں پہاڑوں سے ٹکرا جاؤں۔ اس عزیمت کا مطلب یہ ہے کہ رب العالمین ہمارے لئے کافی ہے اور وہی بہترین کارساز ہے۔ ایک مسلمان جب اپنے دل میں یہ یقین جمائے رکھتا ہے کہ اس کا حامی وناصر اس کا رب ہے تو پھر اس کے اندر ایک عجیب طرح کی قوت پیدا ہوجاتی ہے اور وہ ساری دنیا سے ٹکرا جانے کی ہمت اپنے اندر محسوس کرنے لگتا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جب غار ثور میں محسن انسانیت کے ساتھ چھپے ہوئے تھے دشمنوں کے آجانے کا خطرہ در پیش تھا اس لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ کسی قدر ہراساں تھے اور سراسیمگی ان کے چہرے سے عیاں تھی انہیں اپنی فکر نہیں تھی بلکہ انہیں فکر اس بات کی تھی کہ کفار ومشرکین ادھر آپہنچے تو خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گزند پہنچ جانے کا اندیشہ رہے گا اس وقت نہایت اطمینان کے ساتھ محسن انسانیت حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ مت ڈرو، بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے کسی بھی صاحب ایمان کا کسی بھی آزمائش کے موقعہ پر یہ یقین کہ میرا رب میرے ساتھ ہے جو بہتر محافظ بھی ہے اور بہترین کارساز بھی ایک ڈھال کا بھی کام کرتا ہے اور اس یقین کی برکت سے رگ وپے میں ایک ہمت دوڑ جاتی ہے اور یہ سچ بھی ہے کہ اگر رب العالمین کسی کا ساتھ دینے کا ارادہ فرمالیں تو دنیا بھر کے بدخواہ اور حاسدین بھی مل کر اس انسان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس لئے ہم سب کو ہر آزمائش کے موقعہ پر اپنے رب پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اسی کو اپنا پشت پناہ سمجھنا چاہئے۔ ہم آپ سے یہ گزارش کریں گے کہ دشمنوں اور حاسدوں کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کا فارمولہ یہی ہے کہ آپ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ پورے یقین کے ساتھ پڑھیں اور بلا ناغہ اس کا ورد رکھیں البتہ جن دنوں میں عورتیں عبادت نہیں کرسکتیں ان دنوں میں اس کی پڑھائی ترک کردیں انشاءاللہ کچھ دنوں کے بعد آپ محسوس کریں گی کہ آپ کے دشمنوں کا ہر حربہ فیل ہو رہا ہے اور رفتہ رفتہ وہ آپ کے ہمنوا بنتے جارہے ہیں۔

اس وظیفے کو جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ آپ ہر جمعہ کو درود ابراہیم کی ایک تسبیح بھی پڑھا کریں۔ درود شریف کی برکت سے بھی آپ کا دبدبہ آپ کے دشمنوں پر قائم ہوگا اور آپ کو محبوبیت اور مقبولیت کی دولتیں عطا ہوں گی۔

بچوں میں تعلیم کا ذوق پیدا کرنے کے لئے روزانہ ''یَا عَلِیْمُ'' ۱۵۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے اپنے بچوں کو پلایا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بچوں میں تعلیم کا ذوق بھی پیدا ہوگا اور ان کی ذہانت اور قوت حافظہ میں بھی اضافہ ہوگا۔

اللہ نے برموقعہ آپ کا تبادلہ حسب منشاء کرادیا اس کا شکر ہے انشاء اللہ آپ کے باقی مسائل بھی رفتہ رفتہ حل ہوجائیں گے۔ آپ سرخرو رہیں گی اور آپ کے بدخواہوں کو سرنگوں ہونا پڑے گا صرف کچھ دنوں تک صبر وضبط کی ضرورت ہے اور ضرورت اس بات کی ہے کہ آپ ایمان ویقین کے ساتھ وظائف کی پابندی رکھیں۔ یقین ہی ایک ایسا ہتھیار ہے جس کے سہارے سے آپ حالات پر اور بدخواہوں پر قابو پاسکتی ہیں۔

دشمنوں کو دوست بنانے کے لئے

سوال از: شمع بی شمشیر خاں ———— شعلہ پور

میں شمع بی شمشیر خاں بہت ہی پریشان ہوں گھر میں جتنے بھی پیسے آتے ہیں وہ رکتے نہیں سب خرچ ہوجاتے ہیں میں بھی نوکری کرتی ہوں ہم جس جگہ نوکری کرتے ہیں وہاں کا پورا اسٹاف ہم پر جلن اور حسد کرتے ہیں اور ہمیں کیونکہ ہم دونوں بہنیں ہی وہاں پر مسلم ہیں۔ ہمیں بہت ہی ستایا جاتا ہے بات بات پر ہم تمہاری رپورٹ کردیں گے دوسرے لوگ ڈیوٹی پر دیر سے آتے ہیں جلدی جاتے ہیں تو بھی انہیں کچھ نہیں کہتے ہیں آئے تو بھی سرگشت کرتے ہیں غرض یہ کہ ذاتی واد جو ہوتا ہے وہ یہاں پر بہت ہے آپ سے درخواست یہ ہے کہ آپ ایسا تعویذ بھیجئے کہ جس سے دشمن دوست بن جائے ان کے دلوں میں ہمارے لئے محبت پیدا ہوجائے اور سب اچھا ہی اچھا ہوجائے اور وہ بھی ہماری مدد کریں۔ سب حالات ٹھیک ہوجائیں ہمارے گھر میں میری بہن جو دوسال پہلے وفات پاچکی ہیں اس کے بچے میرے پاس ہیں۔ میری شادی نہیں ہوئی ہے میں ہی انہیں سنبھالتی ہوں بچے اچھی طرح سے لکھے پڑھے اور اچھے بنیں یہی میری خواہش ہے گھر میں بچے بہت ستاتے ہیں اور پریشان کرتے ہیں کہنا نہیں مانتے پورے گھر کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ گھر میں خوشحالی آئے، برکت ہو اور سب اچھا ہی اچھا ہوجائے یہی میری خواہش ہے اس کے لئے مجھے آپ تعویذ بھیج دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

نماز مغرب کے بعد ''نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ'' ۸۲۴ مرتبہ پڑھا کریں اس وظیفے کی برکت سے انشاء اللہ دشمنوں کی زبان بند ہوجائے گی اور آپ کا اپنا مقام سب کی نظروں میں اعلیٰ اور ارفع ہوجائے گی۔ غیبی امداد سے آپ سرفراز ہوں گی اور آپ کے اندر خود اعتمادی بھی پیدا ہوگی اس کے ساتھ ساتھ آپ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۲۹ مرتبہ ''یَا لَطِیْفُ'' بھی پڑھا کریں اس اسم الٰہی کی برکت سے اہل دنیا آپ پر مہربان ہوں گے اور آپ کے افسران بھی آپ کے ساتھ مہربانی اور محبت سے پیش آئیں گے۔

بچوں کو کسی قابل بنانے کے لئے اور ان میں سدھار لانے کے لئے ''یَاسَلَامُ یَاعَلِیْمُ'' ۲۸۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے روزانہ پلایا کریں۔ اگر کسی دن ناغہ ہوجائے تو بھی کوئی حرج نہیں۔ کوشش یہ کریں کہ ناغہ نہ ہو۔ اپنی

مرحومہ بہن کے بچوں کی پرورش کرنا بہت بڑی نیکی ہے لیکن آپ مرحومہ کے شوہر سے نکاح کیوں نہیں کر لیتیں۔ عمر بھر کسی بھی عورت کا مجرد رہنا ٹھیک نہیں ہے۔ خالہ تو ایک اعتبار سے ماں ہی ہوتی ہے اگر آپ باقاعدہ ان کی ماں بن جائیں گی تو بچے سوتیلے پن کے عذاب سے بھی محفوظ رہیں گے۔ تاہم آپ جو ذمہ داری نبھارہی ہیں وہ قابل قدر ہے اللہ آپ کو مزید استحکام عطا کرے اور بچوں کے دل میں آپ کی محبت پیدا کرے جب بچوں کی سگی ماں مرجاتی ہے تو ان کے لئے کوئی کتنی بھی قربانی دیدے وہ شاکی ہی رہتے ہیں اور احساس کمتری کی دلدل سے باہر نہیں نکل پاتے۔

ایک ناجائز خواہش

سوال از: (نام مخفی)＿＿＿＿＿حیدر آباد

خدمت اقدس میں عرض یہ ہے کہ میں ایک التجا آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اور پوری امید لے کر انشاء اللہ جواب آئے گا چونکہ آپ ہر انسان کے خط کا جواب دیتے ہیں خواہ وہ جیسا بھی ہو مظلوم بھی آپ سے گزارش کرتا ہے کہ میرے خط کا جواب دیں۔

مولانا صاحب میرا نام اوپر درج ہے میں ایک عورت سے پیار کرتا تھا اور کئی سالوں سے ہم دونوں میں ناجائز تعلقات تھے جس طرح سے ایک شوہر بیوی کا رہتا ہے لیکن وقت نے مجھے ایسا ہلا دیا کہ ہم دونوں دوطرف ہوگئے اب یعنی چار ماہ گزر گئے لیکن دونوں میں ملاقات نہیں میں ان کے بغیر بے تاب رہتا ہوں اب تو جو ہونا تھا وہ ہوگیا اگر صرف میں اس کو اپنے قریب آنا چاہتا ہوں تاکہ ایک بار اینٹھ کر جائے لیکن تعلق صرف اتنا ہی رہے گا میں نے جو پہلے کی تمام باتوں کو بھلا دینا چاہتا ہوں اب وہ جس طرح سے مجھے تین ماہ تڑپایا وہ میرے قریب آکر رہے چونکہ جس طرح وہ مجھے ٹھوکر دی ہے میں بھی ٹھوکر دینا چاہتا ہوں اب میں توبہ کر چکا ہوں۔ اور آپ سے بھی خط کے ذریعہ توبہ کرتا ہوں صرف مجھے ایسا طریقہ بتادیں کہ وہ میرے قریب آکر چلی جائے دعا تعویذ یا کوئی عمل یا ترکیب میں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

میں آپ کے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں جس طرح طلسماتی دنیا سے محبت ہوگئی ہے اور شوق سے پڑھتا ہوں اس طرح سے ان سے بھی عشق ہوگیا۔ اور اس عشق کی دوا آپ کے پاس ہے میں اب زنا نہیں کروں گا کیونکہ توبہ کرلیا ہوں لیکن پیار برقرار رہے اللہ کے واسطے میرا نام اور ان کا نام نہ لکھیں لیکن جواب ضرور دیں انتظار رہے گا۔

ہماری دعا ہے اے اللہ کسی چیز میں اثر دے یا نہ دے مگر ہاشمی صاحب کے تعویذ میں اثر دے۔ بس اپنی بات کو ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں اے اللہ طلسماتی دنیا کو پورے عالم میں عام کردے آمین۔

جواب

موجودہ زمانہ میں محبت کے معانی بدل گئے ہیں۔ پہلے زمانہ میں جس کو ہوس کہا کرتے تھے اس زمانہ میں اس کو محبت کہا جاتا ہے۔ محبت کرنا گناہ نہیں ہے لیکن محبت کی آڑ میں عیاشی کرنا اور بدکاری کرنا یقیناً گناہ ہے۔ دین اسلام میں خودکشی کرنا حرام ہے۔ حد تو یہ ہے کہ بعض روایات کے پیش نظر خودکشی کرنیوالے کی نماز جنازہ پڑھنا بھی جائز نہیں ہے۔ لیکن ایک روایت میں یہ بھی آتا ہے کہ کسی بھی عورت کو بغرض شہوت ہاتھ لگانے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ انسان اپنے جسم میں سوئیاں چبھو کر خود کو ہلاک کردے۔ آپ نے محبت کا سہارا لے کر اپنی محبوبہ کے ساتھ جو کچھ بھی کیا ہے وہ جائز نہیں تھا۔ دین اسلام میں بدکاری کی مذمت کی گئی ہے اور بدکاروں کو کھلی وعیدیں سنائی گئی ہیں۔ اب جب کہ آپ کی محبوبہ آپ سے دور ہوگئی ہے تو آپ کو صبر کرنا چاہئے اور گندے اور فاسد خیالات سے خود کو بچانا چاہئے۔

آپ کا ہم سے یہ مطالبہ کہ ہم کسی لڑکی کو محض آوارگی اور عیاشی کے لئے بذریعہ عمل آپ کے قریب کردیں ناجائز تو ہے ہی یہ ایک طریقے سے ہماری اور ہماری روحانی تحریک کی توہین بھی ہے۔ اولاً تو کسی لڑکی کو تعویذوں کے ذریعہ فتح کرنا جائز نہیں ہے۔ دیگر محض انتقام کے لئے کسی کو اپنانے کی کوشش کرنا حرام در حرام ہے۔ ہر لڑکی کسی کی بہن اور کسی کی بیٹی بھی ہوتی ہے۔ ہماری تحریک بہنوں اور بیٹیوں کی حفاظت کے لئے جاری ہے نہ کہ یہ کہ ہم ان کو سامان غنیمت سمجھ کر ان کی لوٹ مار کریں اور اپنے سفلی جذبات کی تسکین کریں اگر اس نے آپ کو ٹھکرا دیا ہے تو ممکن ہے کہ اس کی کوئی مجبوری ہو یا ممکن ہے کہ وہ یہ سمجھ گئی ہو کہ آپ اس کے ساتھ شادی نہیں کروگے بلکہ آپ تو اس کے ساتھ ٹائم پاس کر رہے ہو اور وقتی طور پر اس کے ساتھ رنگ رلیاں منا رہے ہو۔ اگر اس نے یہ سوچ کر آپ کو ٹھکرا دیا ہے تو اس نے سمجھ داری کا ثبوت دیا ہے اس ٹھکرانے میں آپ کا بھی فائدہ ہے۔ آپ بھی گناہ سے محفوظ ہوگئے ہیں۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے دل سے فاسد خیالات کو نکال دے اور آپ اس لڑکی کو بھول جائیں اسی میں آپ دونوں کی بھلائی ہے اور جو کچھ غلطیاں دوران میل ملاپ آپ دونوں سے ہوگئی ہو آپ دونوں ہی کو اپنے اللہ سے ان کی معافی مانگنی چاہئے۔ یاد رکھیں کہ غلطی کرنا تو ہے ہی غلط۔ غلط کرکے نادم نہ ہونا اور تائب نہ ہونا زیادہ غلط ہے۔ اس سے بے شرمی بھی پیدا ہوتی ہے اور شیطنت بھی۔

سفلی عمل کا دھوکہ

سوال از: عبدالرحمٰن＿＿＿＿＿حیدر آباد

عرض کہ کئی خطوط روانہ کرچکا ہوں یہ خط ایک سفلی جادوگر کے بارے

میں لکھ رہا ہوں اس پر روشنی ڈالیں۔ محمد فیروز بنگالی جزی والے حیدرآباد میں مقیم ہیں ان کی عمر بہ مشکل ۲۰،۲۲ ہوگی۔ یہ جادو کا کام کرتا ہے۔ سفلی عمل کے ذریعہ لوگوں کو فائدہ پہنچانا چاہتا ہے مگر لوگ اور زیادہ پریشان ہو جا رہے ہیں اور دس بیس ہزار روپے کا طلب کر رہا ہے۔ میں آپ کو یاد دلاتا ہوں ایک صاحب آپ کی خدمت میں لگے ہوئے تھے جس دن آپ کا حیدرآباد میں آخر روحانی خدمت تھا ان کا نام اکبر ہے اپنی بہن کے لئے چند تعویذ لئے اور آپ ان کو پوری ترکیب بتائے وہ بہن کا علاج شروع کر دیا لیکن اس کے دوسرے دن سفلی والے سے ملاقات کر کے ان کو ۱۸۰۰ روپے دیدیئے اور کام شروع کرنے کو کہا حضرت اب تو دو ماہ ہو گئے مگر اس کا کام نہیں ہوا اور یہ سفلی والے ایک ہزار رقم کے لئے آمادہ ہو گئے اب وہ کہتا ہے کہ اگر رقم نہیں ملا تو الٹا کر دوں گا یہ صاحب جن کو تعویذ دیا ان کا نام اکبر ہے یہ بارہ سال سے پریشان ہیں۔ حضرت کی آمد جب حیدرآباد ہوئی تو انہیں دنوں میں نے ان سے فون سے کہہ دیا۔ مولانا آچکے ہیں یہ ہمارے لئے ایک انمول وقت ہے ان سے مل کر فائدہ اٹھا لو پھر بھی ان سے گزارش کروں گا اور میں ابھی تم کو ساتھ دوں گا۔ میں نے انہیں مشورہ دیا تھا ایک لوح نصرت اور ایک بندش کا تعویذ حضرت سے لے لو اور گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت چالیس دن کروالو۔ اللہ تم کو تمام چیزوں سے حفاظت فرمائے آمین۔

وہ میری بات نہیں مانتے ان سے علاج کے دوران مجھے کہا حضرت کو خط لکھیں میں لوح نصرت اور لوح بندش سب منگوالوں گا میں نے کہا جب سفلی عمل شروع کیا تو اس کی کیا ضرورت ہے۔ اب آپ مہربانی فرما کر ہمارے پاس نہیں آنا اگر آنا تو کلمہ طیبہ پڑھ کر آنا۔ سفلی والے فیروز ایک گھٹیا قسم کا انسان ہے جو اپنے کو حافظ کہلاتا ہے افسوس کی بات ہے ایک حافظ کے دل میں قرآن مجید سفلی والے میں کیسے داخل ہو گیا میں اس کو منع کیا یہ سب چھوڑ دو دین دنیا بیکار ہو جائے گا وہ شراب بھی پیتا ہے۔ حضرت سفلی والے پر روشنی ڈالیں میں وہ رسالہ طلسماتی دنیا ایک عدد ان کے پاس پہنچا دوں گا۔ وہ ان گندہ حرکتوں سے باز آجائے۔ اللہ کے کسی بندوں کو بے وقوف بنا چکا ہے مہربانی فرما کر اگلے شمارے میں روحانی ڈاک میں شائع کر دیں۔ تاکہ جواب پڑھ کر اللہ نیک بندے ان حرکتوں سے باز آئے۔ اللہ ان سب کو ہدایت دے اس کو شائع کرنے میں تاخیر نہ کریں۔

جواب

روحانی ڈاک کے ذریعہ متعدد مرتبہ ہم قارئین کو یہ بتا چکے ہیں کہ سفلی عمل صرف نقصان پہنچانے کے لئے ہوتا ہے اس سے کسی فائدہ کی توقع کرنا فضول ہے چونکہ سفلی عمل میں عامل شیاطین سے استمداد کرتا ہے اور شیاطین انسانوں کی بھلائی کے لئے کسی کی مدد نہیں کرتے بلکہ وہ انسانوں کو نقصان پہنچانے کے لئے اور ان کو ہلاک کرنے کے لئے عاملین کی مدد کرتے ہیں۔

چنانچہ چلتے چلاتے کاروبار، رشتوں میں بدمزگی، تعلقات میں کشیدگی، گھروں میں انتشار اور بے چینی، ملازمین میں کھلبلی اور بغاوت وغیرہ جیسے امور سفلی عمل کے ذریعہ ہی ہوتے ہیں اور اس طرح کے کاموں میں شیاطین عاملین کی کھلی مدد کرتے ہیں لیکن بند کاروبار کو شروع کرنے کے لئے ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑنے کے لئے، بے سکونی کو سکون اور اطمینان میں بدلنے کے لئے اور نفرت وعداوت و محبت اور ارتباط میں تبدیلی کرنے کے لئے شیاطین کی طرف سے کوئی مدد نہیں آتی۔ اس موضوع پر ہم مفصل گفتگو کئی بار کر چکے ہیں اس کے باوجود بھی لوگ بھٹک جاتے ہیں اور سفلی عاملوں کے سامنے اپنا سر جھکا دیتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ لوگ ہمارے پاس بھی آتے ہیں اور سفلی عاملین کی دکانوں کے چکر بھی لگاتے ہیں اور علوی عمل کی توہین یہ ہے کہ علوی عمل لینے کے بعد سفلی عمل کی چوکھٹ پر سر جھکاتے ہیں اور سفلی عامل کو کثیر رقم سے کمک بھی پہنچاتے ہیں ہم یقین کے ساتھ یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ اچھے کاموں میں کامیابی کے لئے ہمیں صرف اور صرف اپنے رب کی بارگاہ میں سر جھکانا چاہئے اور ان ہی سے استعانت طلب کرنی چاہئے۔ ہم کہتے ہیں کہ زندگی جو شیاطین کی بدولت ملے اس سے بہتر ہے وہ موت سے جو اللہ کی چوکھٹ پر دستک دینے سے پہلے ہی ہو جائے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ گندگی کو گندگی سے ختم نہیں کیا جاسکتا، اندھیرے کو ختم کرنے کے لئے تاریکی کا سہارا لینا فضول ہے اگر ہمیں گندگی سے نجات پانی ہے تو گندگی پر گندگی ڈالنے کے بجائے ہمیں گندگی کو صاف کرنا چاہئے اور غلاظت وتعفن سے بچنے کے لئے خوشبوؤں اور پاکیزہ چیزوں کی چھڑکاؤ کرنی چاہئے۔ اسی طرح اگر ہمیں اندھیرے سے نجات حاصل کرنی ہو تو بجائے اس کے ہم مزید اندھیروں کا انتظام کریں ہمیں چراغ جلانا چاہئے۔ ایک چھوٹا سا چراغ بھی بھیانک اندھیرے کا قتل عام کرسکتا ہے۔ نادان ہیں وہ لوگ جو اس بدعقیدگی کا شکار ہیں کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عمل ہی کرسکتا ہے اس کا دوسرا مطلب یہ ہوا کہ کفر سے نجات پانے کے لئے کفر کی ہی چادر اوڑھ لو۔ شرک سے پیچھا چھڑانے کے لئے شرک ہی کے خول میں گھس جاؤ۔ گمراہی سے نجات پانے کے لئے گمراہی کی مدد حاصل کرو، کس قدر بے تکی سی بات ہے اگر ہمیں کفر سے پیچھا چھڑانا ہے تو ہمیں ایمان کے ذخیرے کی طرف قدم اٹھانے ہوں گے اگر ہمیں شرک سے حفاظت مطلوب ہے تو ہمیں توحید کا در کھٹکھٹانا ہوگا اگر ہمیں گمراہی سے نجات حاصل کرنی ہے تو ہمیں راہ راست کی طرف اپنے قدم اٹھانے ہوں گے۔ شیاطین کی پھیلائی ہوئی گندگی کو صرف آیات قرآنی کی پاکیزگی ہی سے رفع کیا جاسکتا ہے جس جگہ جہالت اور گمراہی کے اندھیرے ٹھہرے ہوئے ہوں وہاں ہمیں آیت قرآنی یا اسم الٰہی کی شمع روشن کرنی چاہئے

اور ہمیں یقین کے ساتھ روشن کرنی چاہئے۔ کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا۔ حق آگیا اور باطل چلا گیا۔ اور باطل تو جانے ہی کے لئے تھا۔ ہم یقین کرتے ہیں کہ ہمارے پاس آنے والا کوئی بھی مریض اور کوئی بھی آسیب یا سحر زدہ انسان سفلیات کے چکر میں نہیں پڑسکتا۔ پھر بھی کوئی نہ سمجھ سکے اور نہ بچ سکے تو اس کی نادانی اور کم نصیبی پر افسوس کرنا اور اس کے دعائے خیر کرنی چاہئے۔

یہ بدگمانی بھی ہوسکتی ہے

سوال از: محمد انور حسین ــــــــــ حیدرآباد

عرض یہ ہے کہ میں آپ کے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ میں ایک غریب انسان ہوں میں آٹو رکشا چلاتا ہوں اور اپنی زندگی گزار رہا ہوں اس دور قیامت ایک سو روپے کی کیا حقیقت ہے۔ میرے ایک بیوی اور میں ان سو روپے میں گزارہ کرتا ہوں۔ اس سال رمضان میں بہت پریشان ہوگیا۔ معلوم ہوا کہ محلے میں غربت زدہ والے لوگوں کو رقم بانٹتا ہے جس میں لوگ کافی دور سے آتے ہیں اور لائن لگاتے ہیں میں اپنی بیوی کو لے کر وہاں گیا ۱۲ گھنٹے لائن میں کھڑے ہوئے۔ یعنی سحر سے لے کر مغرب تک اسے جو ٹوکن ملنا شروع ہوگیا میں بھی لائن میں لگا ان کے درمیان موٹی لاٹھی لے کر لوگوں کو بھگادیا اور نہیں بھاگنے پر مارنا شروع کیا۔ میں بھی اس کی لاٹھی کی زد میں آگیا اور میری بیوی کی آنکھ میں ماری گئی۔ آخر مایوس ہو کر واپس آگیا اپنے قسمت کو ٹھوکا پائی میری قسمت امیر غریبوں کو کسی طرح لاٹھی برسارہا ہے کیا مولانا صاحب میں آپ سے پوچھتا ہوں اسلام میں اسی طرح لاٹھی مار کر زکوٰۃ تقسیم کرتے ہیں کیا اللہ تعالیٰ ان کی زکوٰۃ قبول کریں گے۔ میرے خط کا جواب آگے ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کردیں تاکہ آگے چل کر کوئی غریب لاٹھی کھا کر زکوٰۃ لئے قطار میں نہ جائے گا۔

جواب

آپ نے جو کچھ لکھا ہے اگر وہ درست ہے تو زکوٰۃ تقسیم کرنے کا یہ ایک غلط طریقہ ہے اس سے کہیں زیادہ تو بہتر تو یہ ہے کہ غریب اور ضرورتمندوں سے درخواستیں لے لینی چاہئیں اور اس کے بعد ان کو مدد کے لئے بلالینا چاہئے لائن لگانا پھر انہیں پھٹکارنا ایک طرح کی توہین ہے اور اس طرح کرکے بھی دوسروں کی دل شکنی اور بے عزتی کا خطرہ ہے۔

آپ کے انداز بیان سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تقسیم کرنے والا فطرتاً بھلائی کاموں میں دلچسپی رکھتا ہے اور لوگوں کی مدد کو وہ اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے لیکن شاید جہالت اور ناواقفیت کی وجہ سے تقسیم زکوٰۃ میں اس سے غلطیاں ہوجاتی ہیں اور غریبوں کو تکلیف پہنچتی ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کے بارے میں ہمیں یہ گمان رکھنا چاہئے کہ

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

اور اس گمان کی وجہ سے اس کی ہمیں اصلاح کرنی چاہئے کیا بعید ہے کہ ان میں سدھار پیدا ہوجائے اور ان کی تقسیم کے انداز بدل جائیں۔ جو لوگ فیاض اور سخی ہوتے ہیں ان پر اللہ کا کرم ہوتا ہے اور جن پر اللہ کا کرم ہوتا ہے وہ زیادہ دنوں تک غلطیوں میں مبتلا نہیں رہتے۔ جہاں تک کسی کی زکوٰۃ کا یا نماز کی قبولیت اور عدم قبولیت کا معاملہ ہے اس کے بارے میں یقین سے کچھ نہیں کہا جاسکتا کیونکہ قبول کرنے اور رد کرنے کا معاملہ خالصتاً اللہ تعالیٰ کا معاملہ ہے۔ وہ کسی اچھے انسان کی سلیقے سے کی ہوئی نیکی کو بھی اگر مسترد کردیں اور کسی بھونڈے انسان کی بے تکی سی خیرات کو بھی اگر قبول کرلیں تو کسی کو انگلی اٹھانے کا کیا حق ہے۔ تاہم اگر ان کی اصلاح نہ ہو تو غریبوں کو کسی دوسرے در پر قسمت آزمانی چاہئے کسی سخی کا در آخری در نہیں ہوتا اگر وہاں سے مدد نہیں ملے گی تو کہیں اور سے بھی مدد نہیں ملے گی۔ کسی سخی کا در در خدا نہیں ہوتا کہ جہاں سے ناکامی کے بعد پھر کامیابی کی امید نہیں کی جاسکتی کاش سخی اور فیاض لوگ غریبوں کی مدد کرتے وقت غریبوں کی غیرت اور ان کے احساسات کو پیش نظر رکھیں تو اس طرح کی نوبتیں نہ آئیں کہ انسان مدد کے لئے جائے اور لاٹھیاں کھا کر خالی ہاتھ واپس آجائے۔

نام کے اعداد اور اجازت عمل کا مسئلہ

سوال از: محمد رفیق ــــــــــ ممبئی

میں اپنے نام کے متعلق معلوم کرنا چاہتا ہوں۔ بچپن میں میرا نام محمد رفیع رکھا گیا تھا۔ اسکول میں ایڈمیشن کے وقت میرے بھائی نے غلطی سے ایڈمیشن فارم میں نام محمد رفیق کردیا۔ اس کے بعد سے میرا نام محمد رفیق ہوگیا۔ پاسپورٹ بناتے وقت پھر اس میں تبدیلی ہوئی اب میرا نام صرف رفیق ہے۔

مہربانی فرما کر یہ بتائیے کہ عملیات کیلئے کون سے اسم کو ترجیح دی جائے گی اور اس کا مفرد عدد کیا ہوگا میری تاریخ پیدائش ہے۔ ۱۹۶۸-۱۲-۱۱ (گیارہ دسمبر انیس سو اڑسٹھ) میری اس تاریخ پیدائش کا مفرد عدد کیا ہوگا۔ حضرت میں نے عملیات کی لائن میں کافی محنت کی اور وقت برباد کیا۔ مجھے کوئی صحیح استاد نہیں ملا۔ سارے کے سارے بدعتی اور جاہل ملے۔ آپ کی اس کتاب کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ سے ملنے کی بہت تمنا تھی وہ بھی الحمد للہ پوری ہوئی۔ میری آپ کی ملاقات کوسہ ممبرا ضلع تھانہ ممبئی میں ہوئی تھی مصافحہ بھی ہوا آپ کو یاد نہیں ہوگا کیونکہ آپ تو بہت سارے لوگوں سے ملتے ہیں میں صرف آپ کو دیکھنے کی غرض سے آیا تھا آپ کے سامنے بیٹھ کر دو چار منٹ تک آپ کو دیکھا، مصافحہ کیا اور نکل گیا بڑی خوشی ہوئی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ جیسے نیک لوگوں کو دنیا میں رکھا

ہے جو مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک آخری سوال الو کے متعلق عملیات کی لائن سے اگر تفصیلاً نہیں بتاسکتے ہیں تو مختصراً ہی بتادیجئے کہ اس کے کون کون سے عضو کو کس طرح اور کیا پڑھ کے اور کن شرائط کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

نوٹ: کشکول عملیات، کتاب کے کون کون سے عمل کی اجازت آپ بہ آسانی دے سکتے ہیں وہ مرحمت فرمائیے۔

میری والدہ کا نام سلمہ ہے۔ آپ کو میری والدہ اور میرے نام سے اس بات کا اندازہ بخوبی ہوسکتا ہے کہ میں کون کون سے عمل کرنے کے قابل ہوں۔ ایک بات اور یاد آگئی کہ یہ اجازت والا مسئلہ کیا ہے ہم کسی شخص سے عملیات سیکھنے جاتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے استاد سے اس عمل کی اجازت ہے اور میں تم کو یہ عمل کرنے کی اجازت دیتا ہوں جب کہ یہ شخص جو اجازت دے رہا ہے اس نے کبھی اپنی زندگی میں کسی بھی عمل کا کامل چلہ پورے شرائط اور آداب کی پابندی کے ساتھ نہیں کیا۔ مہربانی فرما کر اس بات کی وضاحت

جواب

جو نام پاسپورٹ پر، راشن کارڈ پر یا دیگر دستاویز پر درج ہو وہی اصل نام مانا جاتا ہے۔ اس حساب سے آپ کا نام محمد رفیق ہے۔ محمد رفیق کے اعداد ۵ بنتے ہیں اور صرف رفیق کے اعداد تین ہوتے ہیں۔ مرکب ناموں میں یہی پریشانی ہوتی ہے کہ ان میں دو مفرد عدد مدغم ہوتے ہیں اور یہ دونوں ہی عدد صاحب عدد کی شخصیت پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مثلاً آپ کے نام کے بھی ۲ عدد برآمد ہوتے ہیں ایک ۵ اور ایک ۳ اور یہ دونوں ہی عدد آپ کی شخصیت پر عمر بھر اثر انداز رہیں گے اور کبھی کسی عدد کے اثرات کا غلبہ رہے گا اور کبھی کسی عدد کے اثرات کا غلبہ ہوگا۔ مرکب ناموں میں یہی دشواری پیش آتی ہے اس میں انسان کی شخصیت چوں چوں کا مربہ بنی رہتی ہے، بہتر ہے کہ نام مختصر ہو اور مرکب نہ ہو۔ تاہم آپ کے نام کی مناسبت سے اور دونوں عدد کے اثرات کے پیش نظر یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ آپ کے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۳، ۵، ۱۲، ۱۴، ۲۱، ۲۳، اور ۳۰ تاریخیں مبارک ہیں۔ آپ کے اسم اعظم بھی دو برآمد ہوں گے ایک "یَا لَطِیفُ" ۱۲۹ روزانہ اس کا ورد رکھیں۔ دوسرے "یَا وَھَّابُ" ۱۴ مرتبہ روزانہ اس کا ورد رکھیں۔

عملیات میں اگر اپنے نام کا کہیں استعمال کرنا ہو تو پورا نام ہی استعمال ہوگا۔ مثلاً کوئی نقش بنانا ہے اور کسی اسم الٰہی یا آیت قرآنی میں اپنے نام کے اعداد جمع کرنے ہیں تو پورے نام کے اعداد ہی جمع کرنے ہوں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے۔ واضح رہے کہ ۲ اور ۵ میں زبردست ٹکراؤ ہے۔ اس لئے آپ کا نام محمد رفیق کے مقابلے میں صرف رفیق بہتر ہے۔ کیونکہ ۲ اور ۳ میں کسی طرح کا ٹکراؤ نہیں ہے۔ یہ بات یاد رکھیں کہ اگر تاریخ پیدائش کے مفرد عدد اور نام کے مفرد عدد میں ٹکراؤ ہو تو زندگی میں نشیب و فراز بہت آتے ہیں اور قدم قدم پر رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ عملیات کی لائن میں آپ نے پیسہ بھی برباد کیا ہے اور وقت بھی لیکن آپ کو کامیابی نہ مل سکی کیونکہ آپ کو کوئی صحیح استاد نہیں مل سکا آپ جس استاد کے پاس گئے وہ جاہل تھا یا پھر بدعتی۔ اس لئے آپ کی تربیت نہ ہو سکی اور آپ فن کی گہرائیوں سے محروم رہے۔ اس طرح کی باتیں سن کر افسوس ہوتا ہے۔ یہودی جادو کرنے میں ماہر ہیں چنانچہ عراق کی جنگ میں یہودی جادوگروں کی بھی خدمات حاصل کی گئی تھیں اور صدام کو تلاش کرنے میں امریکہ فوج کی مدد یہودی جادوگروں نے کی تھی۔ یہودیوں کے بعد جادو کا فن شیعوں تک پہنچا ہے اس کے بعد بریلوی حضرات اس فن کے ماہر ہوئے۔ جہاں تک جادو کرنے کا معاملہ ہے تو جادو کرنا جادو کرانا اور جادو سیکھنا حرام ہے لیکن روحانی عملیات کے فن کو اپنے بچاؤ کے لئے سیکھنا اس دور کی ایک مصلحت ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم نے اپنی قاسمی برادری میں جب اس فن کو عام کرنا چاہا تو لوگوں نے ہماری مخالفت کی اور ہم بدعتی ہونے کا الزام بھی لگایا جب کہ تمام اہل بدعت ماہنامہ طلسماتی دنیا کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہیں۔ ہماری پوزیشن کچھ اس طرح کی ہے۔

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلماں ہوں میں

ہم از راہ بدنصیبی اس طرح کی صورت حال سے دوچار ہیں بعض دیوبندی ہم پر بدعتی ہونے کی پھبتی کستے ہیں جب کہ بعض بریلوی حضرات طلسماتی دنیا کو میٹھا زہر بتاتے ہیں لیکن ہمیں نہ اعتراضات کی پرواہ ہے نہ الزامات کی ہم نے اس لائن میں قدم رکھتے وقت یہ فیصلہ کرلیا تھا کہ خدمت خلق کی نیت سے بزرگوں کی امانتوں کو عوام وخواص تک پہنچائیں گے اور سچ بولتے وقت نفع ونقصان کی پروا نہیں کریں گے۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ قاسمی حضرات کی ایک بہت بڑی کھیپ آج ہمارے ساتھ ہے۔ اور اس بات کی قائل ہو گئی ہے کہ موجودہ دور میں فن عملیات کی گہرائیوں تک پہنچنا بہت ضروری ہے۔ میں اگر یہ عرض کروں تو غلط نہیں ہوگا۔

میں اکیلا ہی چلا تھا جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

الو کے پر اور اعضاء وغیرہ زیادہ تر سفلی عملوں میں کام آتے ہیں اور تقریباً ہر چیز کام آتی ہے۔ زبان، آنکھیں، پنجے اور پر وغیرہ۔ الو کی ہڈیوں اور گوشت پر عمل پڑھے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر کتابیں بھی مارکیٹ میں موجود ہیں ان کا مطالعہ کرلیں کیونکہ سفلی عملوں سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں ہے اس لئے اس

طرح کی باتوں پر کبھی دھیان نہیں جاتا۔

آپ کوئی سا بھی عمل کر سکتے ہیں۔عمل ایسے مہینوں میں شروع کرنا چاہئے جو مہینے مثبت یا ذوجسدین ہوں۔اس کے ساتھ ساتھ ہر عمل کو اپنے اعداد پر بھی منطبق کر کے دیکھنا چاہئے۔اگر عمل کے اعداد اپنے نام کے اعداد سے متصادم نہ ہوں تو بے خوف وخطر عمل کرنا چاہئے۔رہی اجازت کی بات تو یہ بھی روحانی عملیات کا ایک حصہ ہے۔کسی بھی اہم عمل کے لئے کسی بھی قابل استاد سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے۔اجازت ایسے استاد سے حاصل کرنی چاہئے جو اس عمل کو کر چکا ہو ہر کس وناکس کو اجازت دینے کا اہل نہیں ہوتا۔استاد کی اجازت سے عامل کے اندر خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے اور وہ عمل کو پوری جرأت اور خود اعتمادی کے ساتھ کر سکتا ہے۔اجازت سے ایک طرح کی نسبت حاصل ہوتی ہے اور روحانیت میں نسبت کا اہم مقام ہے جو لوگ نسبتوں سے محروم ہوتے ہیں وہ کتنی بھی کتابیں پڑھ لیں وہ کورے کے کورے ہی رہتے ہیں۔ کتابیں پڑھنے سے معلومات تو حاصل ہوجاتی ہیں لیکن روحانیت پیدا نہیں ہوتی روحانیت تو تب ہی پیدا ہوتی ہیں جب عامل کا تعلق کسی ایسے عامل سے ہو جس کی کسی عامل کامل کی اجازت حاصل ہو۔اجازت لینے سے برکت بھی پیدا ہوتی ہے اور برکت اس دنیا کا اصل سرمایہ ہے جو لوگ اس برکت سے محروم ہوتے ہیں وہ کتنی بھی کتابیں پڑھ لیں ان کے اندر وہ صلاحیت پیدا نہیں ہوتی جو اس لائن کا اصل مقصد ہے۔

آپ نے کسی ایسے شخص کا بھی ذکر کیا ہے جس نے اپنی زندگی میں کوئی چلہ حسب قاعدہ نہیں کیا اس کے باوجود وہ لوگوں کو عمل کی اجازت دیدیتا ہے تو ایسے شخص کے بارے میں اس کے سوا اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ وہ لوگوں کا بے وقوف بنا رہا ہے اور خواہ مخواہ اپنا سکہ لوگوں پر جماتا ہے۔روحانی عملیات کی لائن میں بغیر زکوٰۃ کے اگر کسی کو عمل کرنے کی کوئی اجازت دے سکتا ہے تو صرف وہ جس نے اس عمل کی زکوٰۃ کبیر ادا کر رکھی ہو۔جس نے خود کوئی زکوٰۃ ادا نہیں کی اور باقاعدہ کسی عمل کی چلہ کشی نہیں کی وہ اس کا اہل نہیں ہے کہ لوگوں کو عمل کی اجازت دے۔

چند اشکالات

سوال از: قاضی احمد الدین ———— نندربار

علم نجوم کے مطابق برجوں اور ستاروں کی سعد ونحس تاثیرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی عمل کرنا یا ورد وظیفہ پڑھنا شریعت مطہرہ کی رو سے کہاں تک درست جائز ہے۔

ہمزاد، جنات اور مؤکلوں کو عملیات کی مدد سے اپنا تابع فرمان کرنا کیا شریعت کی رُو سے جائز ہے۔؟

جنات اور فرشتوں کو اہل ہنود کن ناموں سے پکارتے ہیں؟ دیو یا دیوتا وہ کونسی مخلوق کو کہتے ہیں۔

مولانا مدظلہ العالی سے تسلی بخش اور تفصیلی جوابات عنایت کرنے کی درخواست ہے۔

جواب

بے شمار باتیں ایسی ہیں جو شریعت کی نظروں میں مباح ہیں۔مباح کا مطلب یہ ہے کہ شریعت نہ ان باتوں پر اکساتی ہے نہ روکتی ہے۔لیکن شریعت اسلامی انسانی تجربات کی بشرطیکہ وہ توحید وسنت سے متصادم نہ ہوں اہمیت دیتی ہے اور خواہ مخواہ کی مخالفت نہیں کرتی۔صرف عملیات کی بات نہیں ہے دوسری لائنوں میں بھی بے شمار باتیں ایسی ہیں کہ شریعت وہاں خاموش ہے۔مثلاً آنکھوں کے ہسپتال میں عام طور پر مریضوں کے کمروں میں شیشے ہرے رنگ کے ہوتے ہیں اور جب کسی مریض کی آنکھ کا آپریشن کردیا جاتا ہے تو اس کی آنکھ پر بھی ایک ہرا کپڑا سائبان کی طرح لگادیا جاتا ہے۔یہ سوال تو یہاں بھی اٹھتا ہے کہ آیا یہ ہرے رنگ کے شیشے اور یہ ہرے رنگ کا کپڑا از راہ شریعت کیسا ہے؟ اس طرح بے شمار باتوں کے بارے میں یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ شریعت کی رائے اس بارے میں کیا ہے۔وہاں کیوں ہم لوگ یہ سوال نہیں اٹھاتے۔سچ تو یہ ہے کہ ہر جگہ شریعت کی بات ٹھانا درست نہیں ہے کیونکہ شریعت بنیادی طور پر انسان کو توحید وسنت کی پابند بناتی ہے اور جہاں براہ راست توحید وسنت سے کوئی ٹکراؤ نہیں ہوتا اور انسانی منفعتیں وہاں موجود ہوتی ہیں تو شریعت خاموشی اختیار کرلیتی ہے۔تابیر نخلہ والا واقعہ اس بات کا بین ثبوت ہے جب صحابہ کرام نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بتایا کہ ہم کھجور کے درختوں میں دوسرے پھل دار درختوں کا پیوند لگاتے ہیں تو کھجور کے درختوں پر کھجوریں زیادہ آتی ہیں۔یہ بات سننے کے بعد سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وطیرے کی مخالفت کی اور اس سے باز رہنے کی تاکید کی۔صحابہ کرام نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل کی اور کھجوروں کے درختوں پر پیوند لگانے کی روش کو چھوڑ دیا لیکن ایسا کرنے سے درختوں پر کھجوریں کم آئیں۔ صحابہ کرام نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو صورت حال سے آگاہ کیا۔اور آئندہ کے لئے معلوم کیا کہ ہم کیا کریں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دینی امور میں جب میں مشورہ دوں تو اس کو حکم سمجھو اور اس کی تعمیل ضرور کرو اور دنیاوی امور میں جب میں مشورہ دوں تو اس کو محض مشورہ ہی سمجھو اور اپنے تجربات کو ملحوظ رکھو اس کے بعد صحابہ کرام نے پھر کھجور کے درختوں پر دوسرے پھل دار درختوں کا پیوند لگانا شروع کردیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی مخالفت نہیں فرمائی۔اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ منفعتیں اور وہ طریقے جو دین کے کسی جزو سے نہ ٹکراتی ہوں اور از راہ تجربہ ان کا وقوع مسلم ہو تو ان کو

اختیار کرنے میں اور ان کو حاصل کرنے میں قطعاً کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ یہ بات دینی نقطہ نظر سے بھی ثابت ہے کہ اللہ نے اچھا اور برا دوقت پیدا کیا ہے بعض گھڑیاں مبارک ہوتی ہیں اور بعض غیر مبارک۔ اگر کوئی بھی کام کرتے وقت ہم اچھے برے وقت کو ملحوظ رکھیں تو اس میں کوئی حرج ہی کیا ہے۔

حضرت مولانا یعقوب نانوتویؒ دارالعلوم دیوبند کے سب سے پہلے صدر مدرس تھے انہوں نے بھی عملیات کی ایک کتاب مرتب کی تھی اس کا نام تھا بیاض یعقوبی یہ کتاب آج بھی مارکیٹ میں دستیاب ہے انہوں نے اس کتاب میں ایک جگہ لکھا ہے کہ اگر مرغ کے خون سے اتوار کے دن پہلی ساعت میں جو شمس کی ساعت ہوتی ہے تعویذ بنایا جائے تو مرگی کے مرض کو فوراً آرام ملتا ہے۔ اگر کسی مخصوص وقت میں اور کسی مخصوص دن میں کوئی مخصوص عمل کرنا شرعاً درست نہ ہوتا تو مولانا یعقوب نانوتویؒ ایسا کیوں فرماتے۔؟

جہاں تک ہمزاد، جنات اور مؤکلوں کو تابع کرنے کا معاملہ ہے تو کچھ بزرگوں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ کیونکہ اللہ کے سوا کسی کی بھی غلامی اختیار کرنا جائز نہیں ہے اور کسی بھی طریقے سے دوسری مخلوقات کو اپنا غلام اور مطیع بنانا بھی بعض اکابرین کے نزدیک غلط ہے لیکن جو اکابر اس کے جواز کے قائل ہیں ان کا کہنا یہ ہے ہر چیز اور ہر مخلوق انسانوں کی خدمت کے لئے ہی پیدا ہوئی ہے۔ ہمزاد اور مؤکلین بھی غائبانہ انسان کی خدمت میں مصروف ہے۔ ان کو کسی بھی ہنر سے تابع کر کے ان سے اپنے مخصوص انداز سے خدمت لینے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہم اس مخلوقات کا ناجائز استعمال نہ کریں اور ان پر اپنا بے جا دباؤ نہ بنائیں۔ یوں بھی جب مؤکل اور ہمزاد کو تابع کیا جاتا ہے اس وقت عامل ان سے اپنا معاہدہ کرتا ہے اگر معاہدہ غلط ہو تو مؤکل تابع ہی نہیں ہوتا۔ ہمارے نزدیک ہمزاد اور مؤکل کی حیثیت صرف آلہ جیسی ہوتی ہے جن کے ذریعہ امراض وغیرہ کی تشخیص کر سکتے ہیں اور کسی بھی مخلوق کا استعمال کسی طرح کی تشخیص اور کسی طرح کی رہنمائی حاصل کرنے کے لئے ممنوع نہیں ہے تاہم اس کا محتاج ہو کر عامل کو نہیں رہنا چاہئے اور اسے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ مشکوک قسم کے طریقوں سے خود کو بچائے اور کسی بھی جگہ دین وشریعت سے الجھنے کی کوشش نہ کرے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ مؤکل وغیرہ اسی عامل کے تابع ہوتے ہیں جو اہل ہو نااہل اگر تابع بھی کرنا چاہے تو اس کو ناکامی ملتی ہے۔ کیونکہ نظر نہ آنے والی مخلوق اتنی سستی نہیں ہوتی کہ کوئی بھی اسے خرید لے اور کوئی بھی اس کو اپنا غلام بنا کر من مانیاں کرتا پھرے۔ جنات کو تو اہل ہند بھوت پریت ہی کے نام سے پکارتے ہیں۔ فرشتوں کے بارے میں ان کے خیالات مختلف ہیں۔ فرشتوں کو اہل ہنود دیوودت کہتے ہیں۔ ہمارے یہاں اوتار، قطب، غوث، ابدال وغیرہ کی ایک حقیقت ہے۔ ولی کے بعد قطب کا درجہ ہے پھر غوث کا درجہ

ہے پھر ابدال اس کے بعد تابعی اور مقامی کا مقام ہے۔ دیوی اور دیوتا کا تصور ان کا تقریباً ایسا ہے جیسا ہمارے یہاں بزرگوں کا ایک سلسلہ ہے اور ہم روحانی قوں میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اور حضرت علاؤالدین صابری کو ایک مخصوص درجہ دیتے ہیں لیکن ہم کسی بھی بزرگ کو وہ مقام نہیں دیتے جو مقام اس کائنات کے خالق و مالک کا ہے۔ وہ دیوی دیوتا کو براہ راست ایک طاقت تصور کرتے ہیں جب کہ محتاط مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ اس دنیا میں فی نفسہ کوئی بھی طاقت مؤثر نہیں ہے۔ فی نفسہ صرف باری تعالیٰ کی ذات مؤثر ہے اور کوئی بزرگ مرنے کے بعد کسی کو فائدہ پہنچانے کے اہلیت نہیں رکھتے۔ مزارات پر جا کر بھی اگر کچھ فائدہ ہوتا ہے تو بھی وہ اللہ ہی کے حکم اور اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔ ورنہ قرآن حکیم کا دعویٰ تو یہ ہے کہ اللہ کو چھوڑ کر ارباب کفر جن لوگوں کو پکارتے ہیں وہ ایک کھجور کی گٹھلی کے بھی مالک نہیں ہیں۔

ہماری اور ارباب شرک کی سوچیں مختلف ہیں ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس کائنات کا ایک ہی فرمانروا ہے اسی کے حکم اور اسی کے مرضی سے یہ کائنات چل رہی ہے۔ اس کی حکومت وسلطنت میں نہ کوئی دخیل ہے نہ کسی کو ٹانگ اڑانے کی اجازت ہے۔ اس دنیا میں وہی ہوتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔ کسی بھی دیوی دیوتا اور اوتار کو اپنی مرضی چلانے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ارباب شرک کے خدا ہزاروں ہیں ان کے یہاں بیماری کا خدا اور ہے اور صحت کا خدا اور ہے، دولت کا خدا اور ہے اور غربت وناداروں کا خدا اور ہے۔

بعثت اسلام کے وقت خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت تھے اور عقیدہ اس وقت بھی مشرکین کا یہ تھا کہ سال میں جو ۳۶۰ دن ہوتے ہیں ان میں سے ہر ایک دن کا خدا الگ ہے۔ حالانکہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا تو ایک ہی ہے مگر كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَأْنٍ اس کی ہر دن کی ایک نئی شان ہے۔

مزید چند سوالات

سوال از: احمد الدین ــــــــــ مدریار

ناچیز کے حضور والا کی خدمت بابرکت میں چند سوالات ہیں جن کے جوابات کا احقر متمنی ہے۔

(۱) کافروں، بدکاروں کی ارواح بعد مرنے کے کیا مقید کر لی جاتی ہیں؟ اگر قید کر لی جاتی ہیں تو یہ ارواح خبیثہ کیوں کر نظر آتی ہیں۔؟ خصوصاً ان لوگوں کی روحیں جن کا اچانک حادثات میں موت واقع ہو جاتی ہیں۔

(۲) علم جفر، علم رمل، اور علم الاعداد کے منبع یا ماخذ یا موجد کون ہیں۔؟ یہ علوم دنیا میں کیسے وقوع پذیر ہوئے؟ ان کی حقیقت کہاں تک ہے؟ اور ان علوم کے پس پشت کونسی طاقتیں کارفرما ہوتی ہیں۔؟

(۳) میرا فرزند ارجمند مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء مطابق ہجری ۱۹ جمادی الاول ۱۴۱۶ھ بروز اتوار رات ٹھیک ۲ بج کر ۳ منٹ پر تولد ہوا تھا۔ علم النجوم کے مطابق اس کا نام رکھنے کے لئے وہ کونسا پہلا حرف یا نام ہوسکتا ہے جو اس کے حق میں دنیا و آخرت کی بھلائی و خیر و خوبی کے حصول کی خاطر بہتر ہو؟

امید ہے محترم مولانا فاضل حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی مذکورہ بالا سوالات کے مفصل و تسلی بخش جوابات مرحمت فرما کر احقر کو ممنون و مشکور فرمائیں گے۔

جواب

بعض اکابرین کی رائے کے مطابق جو لوگ غیر طبعی موت مرتے ہیں ان کی روحیں مخصوص اوقات تک اسی دنیا میں بھٹکتی رہتی ہیں مرنے والا اگر نیک ہوتا ہے تو اس کی روح بھی نیک ہی ہوتی ہے اور اگر وہ بد ہوتا ہے تو اس کی روح بھی بد ہی ہوتی ہے۔ جو لوگ اس دنیا میں اپنی زندگی میں دوسروں کے کام آتے ہیں ان کی ارواح بھی دوسروں کی مدد کرتی ہیں اور جو لوگ عمر بھر لوگوں کو ستاتے ہیں اور رنج پہنچاتے ہیں ان کی ارواح بھی لوگوں کا ناک میں دم کرتی ہیں۔ ارواح خبیثہ سے مراد ان ہی لوگوں کی روحیں ہوتی ہیں جو عمر بھر دوسروں کے لئے وجہ ضرر بنے ہوں۔

اس بارے میں بہت زیادہ غور وفکر کرنا اور بہت زیادہ گہرائی میں جانا درست نہیں ہے کیونکہ اس بات سے صرف حق تعالیٰ ہی واقف ہے۔ اس لئے اس بارے میں جو بھی تصورات رائج ہیں ان کو صوفی صد درست نہیں مانا جاسکتا۔

علم جفر ہو یا علم رمل یا علم الاعداد یہ سب علوم ہمارے اپنے بزرگوں کی ایجاد ہیں اور ہر علم بحیثیت علم کے جائز ہی ہوتا ہے یہ الگ بات ہے کہ ہم اس کی حدیں پھلانگ کر اس کو ناجائز بنالیں۔ علم نجوم بھی اپنی ایک حد میں یقیناً جائز ہے لیکن جہاں سے گزر کر یہ ناجائز بن جاتا ہے ان حدوں کو پھلانگ کر اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی نہیں کرنی چاہئے۔ علم جفر کی بنیاد تو حضرت امام جعفر صادقؓ نے رکھی تھی۔ علم رمل کے بارے میں یہ آتا ہے کہ اس کی بنیاد رکھنے والے حضرت ادریس علیہ السلام تھے۔ آج یہ علوم پوری دنیا میں رائج ہیں۔ اور دیگر اقوام ان علوم کا بھرپور فائدہ اٹھارہی ہیں لیکن مسلمانوں میں ایک بڑا طبقہ ابھی تک جائز وناجائز کی بحث میں الجھا ہوا ہے۔ حالانکہ علم کوئی بھی اسلام اس کی مخالفت نہیں کرتا کیونکہ اس دنیا کی ہر چیز اور اس دنیا کا ہر علم اللہ ہی کا پیدا کردہ ہے اس کا خالق کوئی دوسرا نہیں ہے۔ ہر علم کے کچھ پہلو نفع بخش ہوتے ہیں اور کچھ مضرت رساں ہمیں ضرر پہنچانے والے پہلوؤں سے احتراز کرنا چاہئے۔ اور جو نفع پہنچانے والے اجزا ہوں ان کو اختیار کرنا چاہئے۔ ہر ایک علم کے پیچھے ایک دم لاٹھی لے کر دوڑ جانا ٹھیک نہیں ہے سے پچاس سال پہلے انگریزی تعلیم کی مخالفت ہمارے علماء نے پوری شدت کے ساتھ کی تھی اس کا نقصان ہمارے سامنے آیا ہے۔ اور ہمارے بچے انگریزی زبان سے نابلد ہیں اگر مسلمان انگریزی زبان پر عبور حاصل کرلیتے تو یورپی ممالک میں دین اسلام کی تبلیغ میں آسانی ہوتی۔ اسی طرح علم رمل، علم نجوم، علم اعداد وغیرہ کے راستوں سے جو طوفان اٹھ رہے ہیں ان طوفانوں کا مقابلہ ہم جب ہی کرسکتے ہیں جب ہم ان علوم سے واقفیت رکھتے ہوں اگر ہم ان علوم میں کورے ہوں گے تو ہمارے لئے راہ فرار کے سوا کوئی راستہ باقی نہیں رہے گا۔ یہ بات یاد رکھیں علم کوئی بھی ہو اس کا خالق اللہ ہے۔ اور اللہ نے اس کائنات میں کوئی بھی چیز عبث پیدا نہیں کی ہے۔ ہر چیز کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے اور ہر علم سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہے۔

آپ کے صاحبزادے کی پیدائش ۱۵ اکتوبر ۱۹۹۵ء کی ہے۔ گویا کہ اس عدد زندگی ۱۴ ہے۔ آپ اس کا نام ایسا تجویز کریں کہ اس کا مفرد عدد ۴ ہو یا پھر ایک اور ۹ ہو۔ اگر اس کے نام کا پہلا حرف ت، ر، یا ط ہو تو بہتر ہے۔ نام ایسا تجویز کریں کہ جو مختصر ہو اور جس کے معانی اچھے ہوں۔

ہمت واستقلال کی کمی

سوال از: نورالہدیٰ باندوی ———— ممبئی

میں آپ کا رسالہ کافی وقت سے پڑھتا ہوں اور آپ کا رسالہ بہت ہی پسند آیا اس جیسا رسالہ ابھی تک بازار میں دیکھنے کو نہیں، دین ودنیا کی باتیں ملتی ہیں اللہ اس رسالے کو دن رات ترقی عطا فرمائیں۔

حضرت میں کچھ اپنے حالات آپ کو بتانا چاہتا ہوں۔ میرا نام نورالہدیٰ باندوی ہے۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے ابھی تک کسی کام میں ترقی نہیں کرپایا۔ پہلے میں مدرسے میں پڑھاتا تھا پھر ہنر کام سیکھنے کا ارادہ ہوا تو لکڑی کا کام کیا یہ بھی ادھورا۔ اور اب میں سلائی درزی کا کام کرتا ہوں، کام تو سیکھ گیا ہوں دو سال سے کچھ بھی نہیں کمایا ہوں۔ وقت خراب ہوتا چلا جارہا ہے اب سلائی کا کام بھی چھوڑنے کا ارادہ اس لئے کہ میں جسمانی کمزوری بہت ہے کیونکہ جب کام کرتا ہوں تو پوری پیٹھ جکڑ جاتی ہے۔ بہت تکلیف ہوتی ہے کوئی کام مستقل مزاجی سے نہیں کرپاتا ہوں میرا دماغ تھکا رہتا ہے، بلکہ سر میں درد رہتا ہے، میری عمر ۲۵ سال کی ہوچکی ہے۔ بہت کمانے کی سوچتا ہوں مگر کما نہیں پاتا۔ اپنے امی ابو کو کچھ جواب نہیں دے پاتا بہت اداس رہتا ہوں لوگوں سے ملاقات میں ٹھیک ہے مگر جب تنہائی میں سوچ کر پریشان رہتا ہوں۔ بس سب کل ملاکر معاشی پریشانی میں مبتلا ہوں اور میری شادی ہونے والی ہے مگر شادی کرنے کا ارادہ نہیں بنتا ہے کیا لکھوں میرے پاس الفاظ نہیں ہیں آپ کو اللہ نے اتنا سارا علم دیا ہے اپنے علم کے ذریعہ میرے نام کے اعداد اور گردش کا پتہ لگادیں۔ اور میرے کاروبار کا بھی انتخاب کردیں اور میرے حالات ایسے کب تک رہیں گے۔ ذاتی شخصیت کے بارے میں بتادیں اور ایسے حالات

ہونے کی بنا پر کسی طرح کی عبادت کرنے کو دل نہیں کرتا۔ دنیا و آخرت دونوں بگڑی نظر آرہی ہے مگر اللہ کی ذات سے ناامید نہیں ہوں۔

اداس اس لئے رہتا ہوں وقت گزرتا جارہا ہے اور میں گھر میں سب سے بڑا ہوں اپنے ابو کا ہاتھ نہیں بٹا پارہا ہوں۔ میرے چھوٹا بھائی بھی ابھی تک کچھ نہیں کرتا تھا چھ سال گزرنے کے بعد اب اللہ کا شکر ہے کمارہا ہے مگر دینی جذبہ نہیں ہے۔ اب چھوٹے کمارہے ہیں تو شرمندگی اور زیادہ تڑپاتی ہے۔ حضرت میرے حالات کا حل تفصیل سے بتائیں۔

جواب

آپ کو جسمانی بیماریاں ہیں اور ہمت پست ہے آپ احساس کمتری کا بھی شکار ہیں۔ آپ اگر ہمت سے کام کرتے رہیں اور اپنے اندر آگے بڑھنے کی اور ترقی پانے کی لگن پیدا کرلیں تو آپ کو ترقی کرنے سے کون روک سکتا ہے۔ آپ اپنے رب پر بھروسہ کرکے اپنے کام کی شروعات کریں ورزی کے کام میں کافی برکت ہے۔ ہمارے خیال میں آپ کو یہی کام جاری رکھنا چاہئے۔ کام تو آپ کوئی سا بھی کریں گے محنت تو ہر کام میں کرنی پڑے گی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے تو کچھ بھی نہیں ہوگا پھر بار بار کام بدلنے سے کیا فائدہ۔ درزی کے کام میں لگ جایئے اور اس کے بعد پیچھے پلٹ کر مت دیکھئے۔ آپ کی یہ سوچ کہ کیا بات ہے کہ آپ کا کام کیوں نہیں چل رہا ہے اور آپ کی تندرستی کیوں خراب ہورہی ہے خواہ مخواہ کی سوچ ہے۔ اس سے نجات حاصل کیجئے۔ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ آپ کے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔ آپ عزم مصمم تو کریں آپ کے رب کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی۔ اگر آپ چند وظائف کی پابندی کرلیں تو بہتر ہے۔ نماز فجر کے بعد "یَا سَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ نماز ظہر کے بعد "یَا فَتَّاحُ" ۴۸۹ مرتبہ پڑھا کریں۔ عصر کی نماز کے بعد "یَا شَافِیُ" ۳۹۱ مرتبہ پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد "یَا رَزَّاقُ" ۳۰۸ مرتبہ پڑھیں اور عشاء کی نماز کے بعد "یَا قَوِیُّ" ۱۱۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جمعہ کے دن حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ مرتبہ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھنے کی پابندی کریں۔ ان وظائف کے اہتمام سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور آپ رفتہ رفتہ انشاء اللہ تمام مسائل اور تمام کمزوریوں سے نجات حاصل کریں گے۔ یا سلام کا وظیفہ آپ کو عافیت اور سلامتی سے ہمکنار کرے گا۔ یا فتاح کا ورد آپ کی زندگی میں روزی کے دروازے کھولے گا۔ یا شافی کا وظیفہ آپ کو بیماریوں سے چھٹکارا دلائے گا اور آپ آہستہ آہستہ تندرست ہوجائیں گے۔ یا رزاق کا وظیفہ آپ کو روزی کی فراوانی کے ساتھ خیر و برکت سے بھی مالا مال کرے گا۔ یا قوی کے ورد سے آپ تمام جسمانی اور روحانی کمزوریوں سے نجات پالیں گے اور جمعہ کے دن کا ورد آپ کو احساس کمتری سے نجات دلا کر آپ کے اندر ایک قوت ایک ہمت اور ایک جرأت پیدا کرے گا اور آپ محسوس کریں گے کہ اللہ نے آپ کو تمام قوتوں سے نوازا ہے اور آپ کسی سے کسی درجہ بھی کم نہیں ہیں۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۹ ہے اور ۹ عدد کے لوگ بالعموم کامیاب زندگی گزارتے ہیں اور دنیا کو آسانی سے متاثر کرلیتے ہیں۔ اٹھئے اور دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ کرلیجئے اور یہ یقین رکھیں کہ اللہ کی مدد ان لوگوں کے لئے آتی ہے جو جدوجہد میں مصروف ہوں صرف سوچنے سے اور گھر میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے نہ کچھ ہوا ہے نہ کچھ ہوگا، نہ کرنے والا انسان اللہ کی نظروں سے بھی گرجاتا ہے، دنیا والوں کی نظروں سے بھی گرجاتا ہے اور ایک دن خود اپنی نظروں سے بھی گرجاتا ہے۔

ہم دعا گو ہیں کہ اللہ آپ کو تمام بیماریوں سے نجات دے آپ کے اندر جرأت اور استقلال پیدا کرے اور آپ کو مذکورہ تمام وظائف کی پابندی کرنے کی توفیق دے تاکہ آپ اپنی زندگی کی گوناگوں الجھنوں سے چھٹکارا پانے میں کامیاب ہوجائیں۔

ان کی بھی سنئے

سوال از: محمد نیاز بیگ والے ———— حیدرآباد

میں بیگ کا کام کرتا ہوں میں ایک بار اجمیر شریف جارہا تھا کہ اچانک راستہ میں کوئی بزرگ مل گئے اس کے بعد سے میں لوگوں کا علاج بھی کررہا ہوں خود ہی لوگ میرے پاس آتے رہتے ہیں میں پڑھا لکھا نہیں ہوں دوسرے سے تعویذ لکھوانا پڑتا ہے۔ نہ قرآن پڑھنے آتا ہے نہ اور لوگوں کو بولتا ہوں میں کچھ نہیں جانتا مگر لوگ آتے رہتے ہیں۔ ایک حافظ صاحب جو مدرسہ حسینیہ کا پڑھا ہوا ہے میں ان کو سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنے کو کہا تھا تاکہ برکت ہو لیکن وہ جناب پڑھنے سے انکار کرتا ہے۔ وہ بولتا ہے اگر میں سورۂ بقرہ پڑھوں گا تو مجھے مؤکل پریشان کرے گا لیکن دعا تعویذ کررہا ہوں ایسا کرنے والے کا انجام کیا ہوگا۔ مہربانی فرماکر خلاصہ کرکے لکھیں۔ آج کل کے حافظ کہنے کو حافظ کہلاتے ہیں اور قرآن پڑھنے سے ڈرتے ہیں پھر ہم جیسے جاہلوں کا کیا ہوگا مہربانی فرماکر حضرت اس پر روشنی ڈالیں اور میری بھی رہنمائی فرمائیں تاکہ میں بھی لوگوں کو تعویذ دے سکوں اور قوم کی خدمت کے ساتھ رقم بھی کماؤں۔ اس لئے کہ آج کل روپے ہی سب کچھ ہے۔ پوری امید ہے کہ میری رہنمائی فرمائیے ورنہ میں حشر کے میدان میں آپ کا دامن پکڑوں گا تاکہ آپ تمام لوگوں کو رہنمائی فرمارہے ہیں میری بھی رہنمائی کریں۔

آپ کی کتاب طلسماتی دنیا سے بہت سارے لوگ عملیات سیکھ رہے ہیں اور رقم کمارہے ہیں اور بہت سارے لوگ آپ کے شاگرد بھی یہاں موجود ہیں بہت سارے ایسے لوگ بھی ہیں جو طلسماتی دنیا کا دیوانہ بنارہتا ہے میں بھی دو عدد رسالہ لیا تھا لیکن پڑھنا نہیں آتا کیا کروں دوسرے سے پڑھوا کرسنا تو مجھ

میں آیا واقع رسالہ ہے۔ پھر جواب دو دوسرے سے لکھوا رہا ہوں۔
معافی چاہوں گا جواب ضرور دیں میں اگلے شمارے میں جواب کا انتظار کروں گا۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ اگلے شمارے میں جواب آئے گا اور آپ کی بتائی ہوئی باتوں پر عمل کروں گا۔ میں نے آپ کی موم بتی بھی لوگوں کو دی اور اس سے اچھی رقم حاصل کی، زیادہ کیا لکھوں۔

جواب

حیرت کی بات ہے کہ آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کو پسند کرتے ہیں اس کے مضامین سے استفادہ بھی کرتے ہیں لیکن اسے خود پڑھ نہیں سکتے کسی سے پڑھوا کر سنتے ہیں۔ کیا تمام عمر آپ ایسا ہی کرتے رہیں گے؟ ایک بات یاد رکھیں کہ عمر بھر جاہل رہ کر بار بار دوسروں کے سامنے شرمندہ ہونے سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ آپ کسی ایسے اسکول میں جہاں تعلیم بالغاں کا سلسلہ ہو اپنا داخلہ کرالیں اور پہلی جماعت میں داخلہ لیتے ہوئے بالکل نہ شرمائیں۔ عمر بھر کی ندامت سے کہیں زیادہ بہتر یہ ہے کہ چند سال بچوں کی طرح کسی اسکول میں پڑھ کر اس جہالت سے نجات پالیں جو آپ کی مجبوری بنی ہوئی ہے۔

آپ نے لکھا ہے آپ اجمیر شریف گئے تھے اور راستے میں کسی بزرگ سے ملنے کی وجہ سے آپ نے تعویذ گنڈے شروع کردیئے۔ تعویذ گنڈوں کی لائن جہالت اور دیدہ دلیری کی وجہ سے بہت بدنام ہوچکی ہے اس لائن میں ایسے ایسے نکمے لوگ دندنا رہے ہیں کہ جن کو دیکھ کر افسوس بھی ہوتا ہے اور شرم بھی آتی ہے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا عرصۂ دراز سے ایسے عاملوں کے خلاف جو صرف لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لئے گلی گلی دھونی رچائے بیٹھے ہیں ایک جہاد کررہا ہے۔ لیکن اگر طلسماتی دنیا پڑھنے والے لوگ بھی یہی طرز اختیار کرلیں اور کچھ سیکھے اور جانے بغیر تعویذوں کی دکان کھول کر بیٹھ جائیں تو ہمارے لئے افسوس اور شرم کی بات ہے۔ تعویذ گنڈے کرنا غلط نہیں ہے غلط یہ ہے کہ اس لائن کی باقاعدہ واقفیت حاصل کئے بغیر لوگ یہ کام شروع کردیتے ہیں اور چند لوگوں کو فائدہ پہنچا کر خود کو تیس مار خاں سمجھنے لگتے ہیں۔ کم سے کم آپ ایسا نہ کریں آپ بھی ایسا کریں گے تو ہماری تحریک بدنام ہوگی۔

آپ نے ہمیں دھمکی دی ہے کہ اگر ہم نے آپ کی رہنمائی نہیں کی تو آپ حشر کے میدان میں دامن گیر ہوجائیں گے۔ حضور! دھمکی کی کوئی ضرورت نہیں ہے، ہم تو پوری قوم کی رہنمائی بغیر کسی فہمائش اور بغیر کسی کی دھمکی کے کررہے ہیں کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ لوگ اچھے عامل بنیں اور اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہوجائیں۔ دراصل مشکل یہ ہے کہ ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ جس دن وہ اس لائن میں قدم رکھے اسی دن کوئی موکل اس کے ہاتھ لگ جائے اور تمام علوم ظاہر و باطن اسی دن اس کے حلق میں اتر جائیں اور اسی دن اس کو کسی عامل کامل سے سند بھی مل جائے۔ اس طرح کی بچکانہ سوچوں نے اس لائن کی دھجیاں بکھیر دی ہیں اور یہ لائن جو ایک قیمتی لائن ہے غلط قسم کے لوگوں سے پٹ کر رہ گئی ہے۔ یاد رکھیں کوئی بھی لائن ہو پہلے صبر و ضبط کے ساتھ اس کے جز و کل کو سمجھنا پڑتا ہے۔ اپنا وقت لگا کر ہی انسان کسی لائن میں کامیابی حاصل کرتا ہے۔ ایسا کہیں نہیں ہوتا کہ آج کسی اسکول میں داخل ہوں اور اگلے دن سارٹیفکٹ لے کر اسکول سے باہر آجائیں۔ ایک انسان ڈونیشن دے کر کسی طبیہ کالج میں داخلہ لیتا ہے پھر چھ سات سالوں تک وہاں اپنا وقت لگاتا ہے، ہر ماہ فیس بھی ادا کرتا ہے۔ چار بار امتحانات بھی دیتا ہے اس کے بعد وہ ڈاکٹر بنتا ہے۔ اگر وہ سمجھدار ہوتا ہے تو چھ سات سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد بھی وہ کسی معتبر اور کامیاب ڈاکٹر کے کلینک پر بطور کمپاؤنڈر سروس کرتا ہے پھر اس کے بعد اپنا کلینک کھولتا ہے تب ہی اس کو اللہ کے فضل سے کامیابی ملتی ہے لیکن اس روحانی عملیات کی لائن میں آنا فانا انسان عامل بن جاتا ہے اور علاج شروع کردیتا ہے اسی طرح کی غیر سنجیدہ باتوں نے اور غیر سنجیدہ لوگوں نے اس لائن کی مٹی ماردی ہے اور اس لائن کو خاصا بدنام کردیا ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ ایسا نہ کریں آپ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں میں ہیں آپ کو اس لائن کی باقاعدہ واقفیت حاصل کرنی چاہئے اور آپ کو باقاعدہ علم حاصل کرنا چاہئے۔ وقت کتنا بھی لگے، بنیں تو ڈھنگ کے عامل بنیں ورنہ اس لائن میں آنے کی تمنا نہ کریں۔ کیونکہ جاہل قسم کے باباؤں سے پہلے ہی ایک کہرام مچا ہوا ہے آپ بھی اگر آدھمکے تو پھر کیا ہوگا۔ صرف شور میں اضافہ ہوگا، جہالت اور گمراہی کے اندھیرے اور زیادہ گہرے ہوجائیں گے۔ علم و معرفت کی روشنی اور بھی معدوم ہوجائے گی۔ کوئی حافظ اگر آپ کے کہنے سے کچھ نہیں پڑھتا ہے تو ہاتھ دھو کر اس کے پیچھے نہ پڑیں۔ کسی اور سے رابطہ کریں ہر شخص کی اپنی کچھ مجبوری اور اپنی کچھ سوچ بھی ہوتی ہے۔ ایک دم سب کی مخالفت کرنا اور سب کو ایک لاٹھی سے ہانک دینا صحیح نہیں ہوتا۔ ہم جانتے ہیں کہ طلسماتی دنیا پڑھ کر لوگ عملیات کررہے ہیں اور اللہ انہیں کامیاب بھی کررہا ہے لیکن ہماری سبھی سے درخواست یہ ہے کہ وقتی فائدوں پر تکیہ کرکے نہ بیٹھ جائیں بلکہ باقاعدہ اس لائن کا علم کسی استاد سے حاصل کرکے پھر میدان خدمت میں آئیں۔ تاکہ اپنا اور سب کا عقیدہ بھی سلامت رہے اور خود اعتمادی کے ساتھ خدمت خلق کا سلسلہ جاری رہے۔ امید ہے کہ آپ کی بہت کچھ رہنمائی ہوگئی ہوگی اور اب ہمارا دامن میدان حشر میں محفوظ رہے گا۔

سفلی عامل کی چوکھٹ پر جاکر پچھتاوا

سوال از: محمد اکبر ____________ حیدرآباد

عرض ہے کہ حیدرآباد میں آپ سے ملاقات ہوئی تھی بہن کے علاج

کے لئے تعویذ دیا تھا اور میرے علاج کے تعلق سے بھی بتایا تھا بہت بڑی بھول ہو گئی۔ ایک سفلی والا مل گیا وہ دو ہزار روپے لے گیا مگر کچھ کام نہ کیا۔ الٹا دھمکی دینا شروع کیا جب روپے طلب کئے تو فون پر یہ کہنے لگا کہ تیرے بیوی بچوں کو ختم کردوں گا اور ان سب دھمکی کو سن کر عجیب پریشانی شروع ہو گئی۔ وہ شیطان کافی فریب باز نکلا۔ کلکتہ کا رہنے والا ہے اپنے کو حافظ کہتا ہے لیکن جب ہمارے حافظ صاحب سے ملاقات ہوئی تو خاموش ہو گیا۔ اب فون کرتا ہوں تو بتا کہیں اور بولتا کہیں اور جن جن لوگوں سے ملاقات کی سب کو دھمکی دیا۔ کیا کرتا سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ میرے حافظ صاحب نے منع کیا تھا۔ ان کے پاس مت جاؤ میں مولانا ہاشمی صاحب سے پورا علاج کرادیتا ہوں اور لوح دولت ولوح نصرت وہاں سے منگوادیتا ہوں۔ گھر میں سورۂ بقرہ کی تلاوت کروالو اللہ کا کرم شروع ہو جائے گا اور انشاء اللہ زندگی بھر کو راحت نصیب ہوگی مگر میں نے ان کی باتوں کو نہ مانا۔ اب میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ میری رہنمائی فرمائیں۔ گھر میں پڑھنے کیلئے بتائے اور علاج کے تعلق سے بتائیں کہ کیا خرچ پڑے گا۔ اگر آپ کی اجازت ہو تو میں دیوبند بھی جاسکتا ہوں لوح نصرت، لوح دولت اور حصار، موم بتی کا کیا خرچ پڑے گا۔ شادی میں رکاوٹ اور کام جلد ہونے کے لئے تمام چیزوں کی ضرورت ہے۔

میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ ہم غریب پر مہربانی فرمائیں اور علاج بتائیں انشاء اللہ اب میں سفلی والوں کے پاس کبھی نہیں جاؤں گا (توبہ کرتا) ہوں اللہ مجھے معاف کرے اور آپ سے بھی وعدہ کرتا ہوں میرے لئے دعا کریں اللہ تعالی ہم تمام مسلمانوں کو شیطانی علاج سے بچائے آمین۔

میرے حافظ صاحب آپ کی کتاب سے ہی عمل کرتے ہیں اور لوگوں کو فائدہ پہنچارہے ہیں۔ اس دور میں ایسے لوگ بہت کم ہیں جو انسانوں کو راحت کا راستہ بتائیں جس طرح آپ کتاب کے ذریعہ لوگوں کی رہنمائی فرمارہے ہیں اور اللہ نے لاکھوں بندے فیض حاصل کررہے ہیں اسی طرح سے وہ بھی لوگوں کو سمجھا رہے ہیں بتا رہے ہیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ایک سفلی والے ان سے ملنے آئے سفلی والے نے سلام کیا۔ حافظ صاحب نے جواب بھی نہیں دیا نہ ہاتھ ہلایا نہ ان کو بیٹھنے کو کہا۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے کہا کہ میں آپ سے ملنے آیا ہوں تو انہوں نے جواب دیا فوراً یہاں سے چلے جاؤ اور وہ چلے گئے۔ سفلی والوں کا برا دھندہ اسی طرح ختم ہو جائے گا۔

حیدرآباد میں لوگ سفلی والوں کو بیس ہزار، تیس ہزار رقم دیتے ہیں لیکن ایک مسلمان جو دیکھنے میں بھولا بھالا لگتا ہے سر پر ٹوپی اور پائجامہ۔ ایسے لوگوں کو سماج سے دور بھگا دینا چاہئے اور مر جائے تو سڑک پر پھینک دینا چاہئے تاکہ اور بھی نام نہاد مسلمان ہوشیار ہو جائیں اور ایسی حرکت سے باز آجائیں اور توبہ کرکے اپنی آخرت سنواریں۔ یہ جادوگر حیدرآباد میں واپر پورہ میں رہتا ہے ایسے لوگوں کے لئے بددعا کریں کہ اللہ تعالی ایسے لوگوں کو ہلاک کردے آمین۔

جواب

ہمیں یاد ہے کہ آپ ہمارے پاس آئے تھے اور ہم نے آپ کا علاج بھی شروع کیا تھا پھر آپ کیوں بھٹک گئے۔؟ ہم جانتے ہیں کہ انسان کیوں بھٹکتا ہے، ہوتا یہ ہے کہ ہر انسان یہ چاہتا ہے کہ آج علاج شروع کرو اور اگلے ہی دن سے اس کو فائدہ نظر آنے لگے اور یہ ہوتا نہیں پھر ایسے لوگوں کی نظر ان اشتہاروں پر پڑتی ہے جن میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ ۱۲ گھنٹے میں کامیابی، تین گھنٹے میں محبوب قدموں میں، ایک گھنٹے میں سوتن گھر سے باہر اور چٹکی بجاتے ہی غیر ملکی ملازمت وغیرہ۔ اس طرح کے اشتہار پڑھ کر دماغ خراب ہو جاتا ہے اور انسان کے قدم ڈگمگا جاتے ہیں۔ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ کامیابی ہمیشہ آہستہ آہستہ ملتی ہے اور اللہ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کے لئے صبر وضبط سے کام لینا پڑتا ہے۔ ہم حیدرآباد میں جن لوگوں کے کام کرکے آئے تھے اللہ کے فضل وکرم سے ان میں سے ۸۰ فی صد لوگوں کی اطلاعات ہمیں مل گئی ہیں کہ ان کے کام بن گئے اور انہیں اپنے مقاصد میں کامیابی مل گئی۔ بقیہ ۲۰ فی صد بھی انشاء اللہ آہستہ آہستہ کامیابی تک پہنچیں گے کیونکہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے ہم نے اس کی بارگاہ میں تعویذوں کی صورت میں جو درخواستیں اس کے پریشان بندوں کے لئے لگائی ہیں وہ ان درخواستوں پر اپنا حکم جاری کرے گا اور ایک ایک کرکے ہر شخص پریشانی اور مصیبت سے نجات حاصل کرے گا۔ آپ بھی جلد بازی کا شکار ہو کر اپنی عقل بھی گنوا بیٹھے اور اپنا پیسہ بھی۔ امید ہے کہ آپ آئندہ نہیں بھٹکیں گے اور آئندہ آپ اپنی عقل کی حفاظت کریں گے، اپنے پیسے کی بھی اور اپنے عقیدے کی بھی۔

بازاری عاملوں کا ایک طرہ یہ بھی ہوتا ہے کہ جب لوگ ان سے علاج کرانا بند کردیتے ہیں تو وہ دھمکیاں دیتے ہیں لوگ ڈر جاتے ہیں اور پھر ان کی چوکھٹ پر پہنچ جاتے ہیں اس طرح بازاری عاملین اپنے مریضوں کو کئی بار قسطوں میں لوٹتے کھسوٹتے ہیں اور جب انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ لوگوں کا سارا خون انہوں نے نچوڑ لیا ہے اور اب مریض کے جسم میں سوکھی ہوئی ہڈیوں کے سوا کچھ نہیں رہا ہے تو پھر وہ خود ہی اپنا دامن چھڑا لیتے ہیں۔ خدا کے لئے ایسے بازاری عاملوں سے اللہ کے بندوں کو بچایئے لیکن یہ تب ہی تو ممکن ہے جب پہلے آپ خود بچیں اور خود عقل کے ناخن لیں۔

ضروری نہیں کہ آپ ہم سے ہی علاج کرائیں، آپ کسی بھی عامل سے علاج کرائیں لیکن ایسے عامل سے علاج کرائیں جو قرآن حکیم کی آیات سے اسماء الٰہی سے یا علم جفر سے علاج کرتا ہو اور وہ عقیدے کے اعتبار سے صحیح ہو۔ ایسے بہت سے عاملین جو صحیح خدمت خلق کررہے ہیں۔ حیدرآباد میں خاصی تعداد

میں موجود ہیں ضرورت پڑنے پر ان سے رجوع کریں ادھر اُدھر نہ بھٹکیں اور جہالت زدہ قسم کے عاملین سے دور رہیں۔اسی میں سب کی بھلائی ہے اور اسی میں عقل اور عقیدے کی حفاظت ہے۔

بندشوں کا شکار

سوال از: شیخ ادریس ——— برہانپور

آپ ایک عظیم الشان انسان ہیں اللہ آپ کی عمر دراز کرے آمین۔
حضرت مجھ پر روزی رزق، عزت، شہرت کی یہاں تک کہ ہر قسم کی بندشیں ہیں میں ایک ڈاکٹر ہوں (علم طب سے) بندشیں ایسی ہیں کہ میں کسی کا لیا ہوا دے نہیں سکتا مجھ سے کسی کو لینا ہو تو وہ کسی بھی طرح سے وصول کرلے گا اور ذلیل اتنا کرے گا کہ خدا کی پناہ ڈاکٹر ہونے کے باوجود ایک معمولی سا انسان ہو کر رہ گیا ہوں۔

آپ کا رسالہ جادوٹونا نمبر کے طریقہ ۷۵ سے پتہ چلا کہ میں اور اہلیہ اور پری اثرات کا شکار ہیں۔طریقہ ۷۵ کو پڑھ کر اہلیہ پر جو حاضری ہوئی اس نے گزرے ہوئے تمام حالات بتائے جو کہ پہلی شادی سے لے کر آج تک تمام پریشانیاں ذلت ورسوائی میری سیدھی آنکھ کا پھوٹنا ہونا جو کہ آج تک مکمل علاج نہیں کرا پایا۔پہلی بیوی کے ذریعہ مقدمات میں ذلت ورسوائی، حد سے زیادہ تنگ دستی یہ تمام حالات آسیبی اثرات نے پیدا کئے۔

آپ کے رسالہ جادوٹونا نمبر کے صفحہ نمبر:۵۹ کے عمل نمبر ۴ میں مکمل میرے حالات درج ہیں۔لہٰذا میری مدد کیجئے اور میری رہنمائی کیجئے میرا علاج بتائیے۔

میرا نام ڈاکٹر شیخ ادریس، والدہ کا نام سکینہ بی۔

دوسری بیوی کا نام خالدہ بانو، زاہدہ بی۔

پہلی بیوی کا نام شبانہ خاتون، والدہ بتو بی عرف کسم۔

جواب

آپ صرف آسیبی اثرات کا شکار نہیں ہیں بلکہ آپ بندشوں کا شکار بھی ہیں اور جب کوئی انسان آسیب اور سحر کا شکار ہوتا ہے تو علاج کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں کیونکہ یہ دونوں اثرات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ان میں سے جب کسی ایک اثر کو ختم کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو دوسرا اثر زور پکڑتا ہے مثلاً اگر معالج سحر کو اتارنے کی کوشش کرے گا تو آسیبی اثرات بڑھ جائیں گے اور اگر معالج آسیبی اثرات کو ختم کرنے کی کوشش کرے تو اثرات دگنے ہوجائیں گے اس لئے ایسی حالت میں جب کسی انسان پر دونوں طرح کے اثرات جمع ہوں تو عامل کو بڑے حکمت عملی کے ساتھ علاج کرنا پڑتا ہے بشرطیکہ وہ سچ مچ کا عامل ہو اور اگر وہ اناڑی ہوگا تو الٹی ٹپ کچھ بھی علاج شروع کردے گا اور مریض کی ایسی کی تیسی ہو کر رہ جائے گی۔یہ الگ بات ہے کہ اندھے کا تیر لگ جائے اور اللہ کے فضل سے مریض غلط علاج کے بعد بھی ٹھیک ہوجائے۔آپ نے ان اثرات سے نجات حاصل کرنے کیلئے روحانی علاج تو ضرور کرایا ہوگا لیکن شاید وہ کارگر نہیں ہوسکا۔ہم آپ کے لئے روحانی علاج تجویز کررہے ہیں اس کو دھیان سے پڑھ لیں اور اس پر عمل کریں۔

جمعرات کے دن سے علاج شروع کریں۔ہر نقش آدھے گھنٹے پانی میں بھگونے کے بعد اس کا پانی صبح ۸ بجے، شام کو عصر کے بعد پینا ہے۔نقوش ہفتہ وار اس طرح بنیں گے۔جمعرات کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

فی العالمین	نوح	علیؑ	سلام
سلام	علیؑ	نوح	فی العالمین
نوح	فی العالمین	سلام	علیؑ
علیؑ	سلام	فی العالمین	نوح

جمعہ کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

وہارون	موسیٰ	علیؑ	سلام
سلام	علیؑ	موسیٰ	وہارون
موسیٰ	وہارون	سلام	علیؑ
علیؑ	سلام	وہارون	موسیٰ

ہفتہ کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

یاسین	اِل	علیؑ	سلام
سلام	علیؑ	اِل	یاسین
اِل	یاسین	سلام	علیؑ
علیؑ	سلام	یاسین	اِل

اتوار کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

رحیم	من رب	قولاً	سلام
سلام	قولاً	من رب	رحیم
من رب	رحیم	سلام	قولاً
قولاً	سلام	رحیم	من رب

پیر کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

سلام	علیٰ	من اتبع	الہدیٰ
الہدیٰ	من اتبع	علیٰ	سلام
علیٰ	سلام	الہدیٰ	من اتبع
من اتبع	الہدیٰ	سلام	علیٰ

منگل کے دن پینے والا نقش۔

۷۸۶

سلام علیکم	طبتم	فادخلوہا	خالدین
خالدین	فادخلوہا	طبتم	سلام علیکم
طبتم	سلام علیکم	خالدین	فادخلوہا
فادخلوہا	خالدین	سلام علیکم	طبتم

بدھ کے دن پینے والا نقش

۷۸۶

سلام	ہی حتیٰ	مطلع	الفجر
الفجر	مطلع	ہی حتیٰ	سلام
ہی حتیٰ	سلام	الفجر	مطلع
مطلع	الفجر	سلام	ہی حتیٰ

ان نقوش کی ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں یہ نقوش اسی طرح روزمرہ کے حساب سے ۲۸ دن چلیں گے اور یہ ہر نقش دن میں دوبار پیا جائے گا۔ بہتر ہوگا کہ آپ اپنی بیویوں کو بھی پلائیں اور اگر گھر میں بچے ہوں تو ان کو بھی ان کا پانی پلاتے رہیں۔ یہ سحر کو رفع کرنے کا علاج ہے۔

ان نقوش کی چال یہ ہے اس چال کے اعتبار سے نقش بھریں۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

پہلے دن نقش کا پانی پینے سے پہلے یہ نقش گلے میں ڈالیں یہ بھی تین عدد تیار کرلیں ایک اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک ایک نقش بیویوں کے گلے میں ڈال دیں۔ ان نقوش کو کالے کپڑے میں پیک کرلیں اور کپڑا چڑھانے سے پہلے موم جامہ ضرور کرلیں تاکہ پانی وغیرہ سے نقش خراب نہ ہو۔

یہ نقش کالی روشنائی یا کالی پینسل سے لکھا جائے گا۔

۷۸۶

سلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ	سلام قولاً من رب رحیم	سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین
سلام علیٰ موسیٰ وہارون	سلام علیٰ من اتبع الہدیٰ	سلام علیٰ ابراہیم
سلام علیٰ الیاسین	سلام ہی حتیٰ مطلع الفجر	سلام علیٰ نوح فی العالمین

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

اس علاج کے دوران اس بات کا امکان ہے کہ آسیبی خلل کی زیادتی ہو اس لئے روزانہ سونے سے پہلے یہ نقش گھول کر پیتے رہیں گے۔ یہ نقش بھی اوپر والی رفتار سے بنے گا۔

۲۸ دن گزرنے کے بعد اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور یہی نقش ایک کلینک میں بھی کہیں رکھ دیں۔ انشاء اللہ سحری اور آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ روزانہ دوسو مرتبہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم اور تین سو مرتبہ "یَا مُغْنِیُ" پڑھتے رہیں۔

بازو پر باندھنے والا نقش یہ ہے۔ یہ بھی اوپر والی چال سے بنے گا۔

۷۸۶

۲۷۵	۲۸۹	۲۸۵	۲۸۲
۲۸۶	۲۸۱	۲۷۶	۲۸۸
۲۸۰	۲۸۳	۲۹۱	۲۷۷
۲۹۰	۲۷۸	۲۷۹	۲۸۴

اگر اس کے بعد بھی خدانخواستہ آپ کو سحر اور آسیب سے نجات نہ

ملے اور کاروبار کی حالت نہ سدھرے تو پھر کسی بھی بدھ کے دن دیوبند آکر ہم سے ملاقات کریں اور آنے سے پہلے فون ضرور کرلیں

اسم اعظم کی زکوٰۃ کا مسئلہ

سوال از: (نام مخفی)

بندہ آپ کا طلسماتی دنیا روحانی رسالہ پڑھتا رہتا ہے اور اس بات سے بہت مسرت ہے کہ آپ نے اس پرآشوب دور میں ایک اصلاحی اور حالات کے مدنظر روحانی رسالہ شائع کیا اس سے امت مسلمہ بہت فیض اٹھا رہی ہے۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ بندہ دعا کرتا ہے۔

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

آپ نے جو اپنے رسالے میں سوالات کا سلسلہ شروع کیا اور کوئی شخص بھی تین سوالات کرسکتا ہے اس کے پیش نظر میں بھی سوالات کے جواب کا متمنی ہوں۔ امید ہے کہ جواب سے نوازیں گے۔

مجھے عملیات کی لائن سے بچپن سے بہت دلچسپی رہی اور بہت سے عملیات میں چلہ کشی بھی کی۔ کچھ عملیات میں کامیابی بھی ہوئی۔ لیکن ایک بات میں جس کا کافی سالوں سے مشتاق رہا وہ حاصل نہ ہوسکی وہ یہ ہے کہ اسم اعظم معلوم ہوجائے۔ اس سلسلہ میں کافی عمل بھی کئے۔ اب اللہ کا شکر ہے کہ مجھے خواب کے ذریعہ میرا اسم اعظم معلوم ہوگیا ہے۔ آپ سے رہبری کے طور پر اس کا پڑھنے کا طریقہ معلوم کررہا ہوں اس کی تعبیر صحیح طرح میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ خواب یہ ہے۔

بعد نماز عصر وہیں بیٹھ کر ایک سو گیارہ (۱۱۱) مرتبہ یا اللہ یا رحمٰن یا رحیم (ہر حرف ساکن بتلایا گیا) ۱۱ روز تک پڑھا جائے۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس کو ۱۱ روز تک پڑھنے سے ہی اسم اعظم کا فائدہ ہوگا یا اس کی زکوٰۃ بھی نکالنی چاہئے؟ اور زکوٰۃ کتنی ہوگی۔ پورے طریقہ سے واضح فرمادیں۔ کیا میرے نام کا اسم اعظم یہی صحیح ہے۔ اول و آخر درود شریف کتنی کتنی مرتبہ پڑھنا ہے یا ہر مرتبہ کسی بھی کام کے لئے ۱۱۱ مرتبہ ۱۱ روز تک پڑھنا کافی ہے۔

جواب

ان تینوں اسماء الٰہی کو پہلے چلے میں بہ نیت زکوٰۃ روزانہ اس طرح پڑھیں "یا اللہ" ۶۶ مرتبہ "یا رحمٰن" ۲۹۸ مرتبہ اور "یا رحیم" ۲۵۸ مرتبہ۔

دوسرے چلّے میں تعداد یہ ہوگی۔ "یا اللہ" ۲۶۴ مرتبہ "یا رحمٰن" ۱۱۹۲ مرتبہ اور "یا رحیم" ۱۱۳۲ مرتبہ۔ تیسرے چلے میں تعداد یہ رہے گی۔ "یا اللہ" ۶۱۴ مرتبہ "یا رحمٰن" ۲۶۸۲ مرتبہ اور "یا رحیم" ۲۳۲۲ مرتبہ۔ تینوں چلے پورے کرنے کے بعد تینوں اسماء الٰہی کو ۱۱۱ مرتبہ پڑھتے رہیں اور اول و آخر ہمیشہ درود شریف ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ تمام مسائل حل ہوں گے تمام مصائب سے نجات ملے گی، دین و دنیا کی راحتیں نصیب ہوں گی، دل و دماغ پرسکون رہیں گے۔ اسم اعظم کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد اس کے ورد کے ہی فائدے ہیں۔

چلہ کشی کے متعلق کچھ باتیں

سوال از نونہال اعظم تھانہ

عرض تحریر یہ ہے کہ مجھے آپ نے شاگردی میں لے کر شکریہ کا موقع عنایت فرمایا آپ کا شاگردی کا کتابچہ موصول ہوا جس میں میری شاگردی نمبر T/336/06 ہے۔ لہٰذا چاند رات سے پہلے ہی چلے کا آغاز کررہا ہوں اُس سے قبل آپ سے اجازت لینا چاہتا ہوں۔ کیوں کہ بنا رہنمائی کے ایک شاگرد پائے تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا۔ آپ میرے استاد ہو۔ لہٰذا پہلا چلہ سورہ لیٰسین کا آپ کی اجازت سے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ آپ اجازت دے کر مفید رہنمائی اور مشورے سے نوازیں گے تو عین نوازش ہوگی۔

راس چلے کے سلسلہ میں آپ سے پوچھنا تھا کہ یہ چلہ میں مسجد میں کر رہا ہوں، وقت عشاء کے بعد کا ہے۔ کتاب میں لکھا ہے کہ دو رکعت نماز نفل ہر روز پڑھنا ہے یا چلہ شروع کرتے وقت پڑھنا ہے۔ چلہ پڑھتے وقت اگربتی جلانا ضروری ہے کیوں کہ اگربتی جلا کر میں دوسروں کو یہ دکھانا نہیں چاہتا ہوں لہٰذا اس کے بدلے عطر لگا سکتا ہوں کیا؟ چلے کے دوران کوئی تکلیف تو نہیں ہوگی جیسے کوئی شکل یا چیز دیکھنا یا کوئی موکل وغیرہ پریشانی تو نہیں ہوگی؟ اس سلسلے میں قریبی طلسماتی دنیا میں ضرور روحانی ڈاک میں لکھ کر جواب سے مطلع کریں گے تو میں آپ کی روحانی ڈاک کا انتظار کررہا ہوں نہیں تو میرا پہلا چلہ بھی شروع ہونے سے پہلے انتظار میں ہی رہے گا۔ خط کافی طویل ہوگیا۔ معذرت چاہتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ روحانی سلسلوں کو مزید فروغ بخشے اور آپ جیسے باصلاحیت انسان کو ہمارے اوپر تا قیامت آپ کا سایہ رکھے۔ آمین

جواب

اگر آپ چلہ مسجد میں ادا کررہے ہیں تو اگربتی جلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ عطر لگالینا کافی ہے۔ عمل شروع کرنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھ لیں اور اللہ سے کامیابی کی دعا کرلیں۔ ہر چیز کی کامیابی کا دارومدار رب العالمین کے فضل و کرم پر موقوف ہے۔ اس لئے عمل سے پہلے وہ دعا کرنا حکمت کا تقاضہ ہے۔ دوران چلہ کوئی تکلیف نہیں ہوگی نہ کوئی چیز نظر آئے گی۔ ڈراؤنی چیز

جب نظر آتے ہیں جب موکل تابع کرنے کا عمل کیا جارہا ہو۔ آپ جو چلے کر رہے ہیں یہ بے موکل ہیں۔ اسلئے ان میں کوئی پرہیز نہیں ہے البتہ زبان سے متعلق گناہ جیسے جھوٹ، غیبت، لعن طعن، فضول بکواس وغیرہ ان سے حتی الامکان بچنا چاہئے۔ سورہ یٰسین کے ان چلوں کا اصل فائدہ یہ ہوگا کہ آپ روحانیت کے قریب تر ہوجائیں گے اور ان چلوں کے بعد اگر آپ کوئی باموکل عمل کرلیں تو آپ کو رجعت کا خطرہ نہیں ہوگا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو استقامت کے ساتھ ان چلوں کی ادائیگی کی توفیق دے اور مستقبل میں آپ کو خدمت خلق کا اہل بنائے۔ آمین

اعداد کے ٹکراؤ کی الجھن

سوال از طلعت جمال عارفین حیدرآباد

میں تین سال سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کثرت سے کرتی ہوں اور خاص کر کے مختلف پھولوں کی خوشبو اور روحانی ڈاک جس پر وہ انسان جو اپنے سوالوں کا جواب طلب کرتا ہے اور حضرت کس سلیقہ کے ساتھ جواب دیتے ہیں جو ہر قارئین مطمئن ہوجاتے ہیں۔ میں کئی بار سوچتی ہوں خط لکھوں لیکن نہیں لکھ سکی اب میں خط لکھ رہی ہوں میں ایک سوال آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہوں۔ میری پیدائش کی تاریخ 14-3-1996 بروز منگل صبح صادق ہے اور اُس کے دوسرے روز عید کی ۲ تاریخ تھی۔ میں ساتویں کلاس کی طالبہ ہوں میں یہ معلومات کرنا چاہتی ہوں کہ میرا برج ستارے، دوستی کے اعداد اور دشمنی کے اعداد۔ مبارک اور غیر مبارک تاریخیں، میرا لکی عدد۔ میری والدہ کا نام عشرت اور میرے والد محترم کا نام عبدالرحمٰن ہے۔ میں اس فکر میں رہتی ہوں کہ والد صاحب سونی کہہ کر پکارتے ہیں اور سائنٹفک کے اعتبار سے طلعت جمال عارفین میں دونوں ناموں کا مفرد عدد دو اس کے نمبر دشمن کے اعداد بتایئے اور سونی نام مجھے اچھا نہیں لگتا اکثر ہندو لوگوں کے نام سونی ہوتے ہیں۔ مہربانی فرما کر اگلے شمارے میں جواب عنایت فرمائیں۔ میں روحانی ڈاک میں اپنے سوال کا جواب تلاش کروں گی۔ جواب دے کر شکریہ کا موقعہ عنایت فرمائیں۔
میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ طلسماتی دنیا کو خوب ترقی عطا فرمائے۔ آمین

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد بھی ۴ ہے۔ آپ کا نام خاصا بڑا ہے۔ اتنا بڑا نام نہیں رکھنا چاہئے۔ والد صاحب آپ کو سونی کہہ کر پکارتے ہیں سونی کا مفرد عدد ۹ ہے۔ ۹ اور ۴ میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے۔ اگرچہ سونی نام آپ کو پسند نہیں ہے لیکن اگر کوئی شخص آپ کو سونی کہہ کر پکارتا ہے تو اس کا کوئی منفی اثر آپ کی شخصیت پر نہیں پڑتا کیوں اس کا عدد ۹ ہے اور ۹ اور ۴ میں کوئی تصادم نہیں ہے۔ البتہ اگر کوئی آپ کو صرف طلعت کہہ کر پکارے گا اور طلعت نام گھر میں رائج ہوجائے گا تو آپ کی شخصیت پر منفی اثرات مرتب ہوں گے کیوں کہ طلعت کے اعداد ۵ ہیں۔ ۴ اور ۵ میں زبردست دشمنی ہے۔ اس لئے طلعت کہنے کے مقابلہ میں آپ کو سونی کہنا بہتر ہے۔ آپ کی مبارک تاریخیں ۴، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ اپنے اہم کام ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۱۳، ۱۴، اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ آپ کا لکی عدد ۸ ہے اور آپ کے دشمن اعداد ۳ اور ۵ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یاعزیز" ہے۔ عشاء کے بعد ۹۴ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ آپ سال میں ایک مرتبہ سوا کلو آٹے کی گولیاں بنا کر تالاب میں ڈالا کریں۔ اگر آپ یہ صدقہ ۲۰ فروری سے ۲۰ مارچ کے درمیان ادا کریں تو بہتر ہے۔ آپ کے دشمن ستارے عطارد اور زہرہ ہیں۔ آپ کا اہم اور مبارک دن جمعرات ہے۔ بدھ اور جمعہ آپ کے مخالف دن ہیں۔ آپ کو اللہ کے فضل وکرم سے پکھراج، پنا اور نیلم راس آئیں گے۔ حسب گنجائش ان نگینوں میں سے کسی ایک نگینہ کا استعمال کریں۔ ایک بار پھر عرض ہے کہ سونی نام سے وحشت نہ کریں۔ یہ نام آپ کو راس آئے گا۔ البتہ یہ نام بیشک مسلمانی نام نہیں ہے لیکن اس کے معانی غلط نہیں ہیں۔ اس لئے اس کو گوارہ کیا جاسکتا ہے۔

ذاتی معلومات کے لئے

سوال از اکبر احمد۔ حیدرآباد

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کی عمر میں بے پناہ خیروبرکت ہو اور آپ یوں ہی ہم ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کا ذریعہ بنتے رہیں۔

"آپ جئیں ہزاروں سال اور ہر سال کے دن ہوں پچاس ہزار"

حضرت جی میرے تین سوال ہیں: (۱) میرا نام اکبر احمد ہے۔ والدہ کا نام سعیدہ بیگم ہے۔ تاریخ پیدائش والدہ کے کہنے کے مطابق شاید 14-8-1985 ہے۔ مجھے میری اور میرے دوست کی ذاتی معلومات کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھی۔ میرے دوست کا نام محمد عمر اللہ شریف ہے۔ والدہ کا نام خدیجہ بیگم ہے اور تاریخ پیدائش 8-11-1985 ہے۔ میرا مفرد عدد اور مرکب عدد کون سا ہے؟ لکی اور نقصان دہ عدد، مبارک وغیر مبارک تاریخیں، اہم دن، رنگ اور راس آنے والے پتھر کون سے ہیں؟ ہمارا اسم اعظم اور موزوں تسبیحات کون سی ہیں؟

حضرت جی میں امید کے ساتھ اور پورے یقین کے ساتھ یہ خط روانہ کر رہا ہوں کہ آپ میرے مسئلہ کا حل نکالیں گے۔ میرا سب سے اہم کام اور سب سے بڑا مسئلہ میرا "قد" ہے۔ میری آرزو ہے کہ میں پولیس میں بھرتی ہوں مگر دو

سال سے صرف اور صرف پولیس ٹریننگ میں قد کی وجہ سے مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑ رہا ہے۔ میں مایوس ہو کر ٹریننگ چھوڑ کر فی الحال ایک پرائیویٹ نوکری کر رہا ہوں۔ مگر مجھے میرے کم "قد" کا شدت سے احساس ہے۔ میں نے آپ کا "امراض جسمانی نمبر" کا مطالعہ کیا مگر اس میں قد کے لئے وظائف نہ ہونے کی صورت میں آپ کو خط روانہ کر رہا ہوں۔ برائے مہربانی آپ میری آخری امید ہیں۔ آپ مجھے مایوس مت کیجئے۔ ہو سکے تو وظائف کے ساتھ ورزش اور آپ کے علم کے خزانے میں سے کوئی کارآمد نسخہ بھی فراہم کر دیں تو آپ کا بے حد ممنون رہوں گا۔ اور میرے دوست کو بھی موٹاپے کی شکایت ہے۔ اس کے لئے بھی کچھ عنایت کر دیں۔

اللہ آپکو اور آپکے رسالہ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی عطا کریں آمین۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ کے نام کا مرکب عدد ۱۵ ہے اور مجموعی اعداد ۲۷۶ ہیں۔ اگر آپ کی تاریخ ۱۴ اگست ۱۹۸۵ء کو صحیح مان لیا جائے تو آپ کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ اتوار کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ آپ کے مبارک رنگ اورنج، سرخ اور سنہرا ہیں۔ آپ کی مبارک تاریخیں ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۶، ۲۱ اور ۲۵ ہیں۔ آپ کے معاون اعداد ۳، ۴، اور ۹ ہیں۔ آپ کے دشمن اعداد ایک اور ۸ ہیں۔ آپ کا کلی عدد ۴ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یا علیم" ہے عشاء کے بعد ۱۵۰۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کا مبارک دن اتوار ہے۔

قد بڑھانے کے لئے روزانہ نماز فجر کے بعد "یا کبیر" ۲۳۲ مرتبہ پڑھا کریں۔ موٹاپا کم کرنے کے لئے روزانہ ایک چمچہ شہد گرم پانی میں ڈال کر پئیں۔ انشاء اللہ ایک ماہ میں موٹاپا کم ہوگا۔ چاول نہ کھائیں اور مرغن غذاؤں سے بھی پرہیز رکھیں۔ آپ کو پکھراج اور یاقوت راس آئیں گے۔ انشاء اللہ

آپ کے دوست محمد عمر اللہ شریف کا مفرد عدد ۵ ہے۔ ان کے لئے مبارک تاریخیں ۵، ۱۴، اور ۲۳ ہیں۔ ان کا برج عقرب اور ستارہ مریخ۔ منگل کا دن ان کے لئے مبارک ہے۔ ۴، ۹، ۱۳، ۱۵ اور ۲۴ تاریخیں ان کے لئے غیر مبارک ہیں۔ ۲ اور ۴ ان کے دشمن اعداد ہیں۔ ان کا اسم اعظم "یا وھاب" ہے۔ صرف ۱۴ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کے دوست کو ہیرا، پکھراج راس آئے گا۔ ان کے مبارک رنگ بھورا، سرخ، عنابی، سبز، انگوری اور نیلا رنگ ہے۔

امید ہے کہ اس رہنمائی سے آپ دونوں ہی خصوصیت سے استفادہ کریں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہم کنار کرے۔ آمین

نان ونفقہ کی پریشانی

سوال از محمد یٰسین۔ لکھنؤ

میرا بایاں ہاتھ اور بایاں پیر مفلوج کی طرح ہو گیا ہے۔ علاج ہر طرح ہو رہا ہے مگر فائدہ نظر نہیں آتا۔ میں برابر ذکر اللہ، اللہ کا ۱۶۰۰۰ کرتا تھا اور سات مرتبہ سورہ جن کی تلاوت کرتا تھا۔ ادھر سب رک گیا۔ صورت حال یہ ہے کہ نہ بیٹھنے کے لائق ہوں اور نہ لیٹنے کے چلنا تو بے حد مشکل ہے۔ مجھے خوف ہے کہ مجھ پر سحر تو نہیں کیا گیا۔

میرا نام محمد یٰسین عمر ۶۰ سال ہے۔ ماں کا نام برکت النساء، والد کا نام عبدالحفیظ۔ ایک بیوی میری مر چکی تو دوسری راضیہ بی بی سے نکاح کر لیا کچھ دنوں کے بعد حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر طلاق دے کر جان چھڑائی۔ حالات ہمارے ماشاء اللہ بہت اچھے مگر بڑھاپے کے دوران صورت بگڑتی چلی گئی۔ آج نان ونفقہ کو پریشان ہوں۔ اللہ اب آپ کو اچھا رکھے۔ ہمارے حال پر نگاہ فرما کر پہلی فرصت میں آگاہ فرمائیں۔ نوازش ہوگی۔

نوٹ: ہمارے لئے وظائف یا نقوش جو بہتر ہوں لکھیں۔ خالق کائنات آپ کے ساتھ ہم تمام لوگوں کو صحت عطا فرمائے۔ آمین

جواب

آپ روزانہ صبح شام "یا سلام" ۱۲۱ مرتبہ پڑھا کریں اور ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کیا کریں۔ جمعہ کے دن سو مرتبہ درود شریف کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ ان وظائف کی پابندی سے آپ کے بھی مسائل حل ہو جائیں گے۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ آپ کی ایک بیوی کا انتقال ہو گیا اور دوسری کو طلاق دینی پڑی۔ آئندہ سوچ کر نکاح کریں اور دیندار لڑکی کو فوقیت دیں۔ حالات سازگار ہوتے ہی نکاح کر لیں۔ مجرد زندگی نہ گذاریں تو بہتر ہے۔

وظائف کے سلسلے میں یہ بات یاد رکھیں کہ ان کی تعداد خواہ کم ہو لیکن ان کی پابندی سے صرف نظر نہ کریں۔ جو لوگ بہت زیادہ تعداد میں کوئی وظیفہ پڑھتے ہیں وہ اس کی مداومت نہیں کر پاتے۔ عمل خواہ مختصر ہو لیکن اس کی پابندی ضروری ہے۔ کسی بھی اسم کو روزانہ ۱۶ ہزار مرتبہ پڑھنا پھر بالکل ترک کر دینا ٹھیک نہیں ہے۔ ۱۶ ہزار کے بجائے آپ صرف ۱۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھیں لیکن عمر بھر پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ اس کے فوائد سامنے آئیں گے۔

ہم نے آپ کیلئے بہت مختصر وظائف تجویز کئے ہیں ان کو شروع کریں اور عمر بھر ان کا ورد رکھیں۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ آہستہ آہستہ آپ کے بھی مسائل حل ہو رہے ہیں۔

ہمت مرداں کی کمی

سوال از محمد شاہ نواز۔ٹونک

امید کرتا ہوں کہ آپ خوش اور صحیح سلامت ہوں گے۔اللہ آپ کو خوش ہی رکھے اور آپ کی عمر میں برکت دے۔آپ کو خدائے پاک نے علم کی برکت بابرت دولت سے نوازا ہے۔آپ کے اکثر رسالوں کا مطالعہ کیا تو معلوم ہوا کہ آپ اپنے لئے نہیں بلکہ خدمت خلق کے لئے زندگی گزار رہے ہیں۔اس وجہ سے میری زبان، میرا دل اور میرے جسم کے روئیں روئیں سے یہ دعا نکلتی ہے کہ کہ خدا آپ کو زیادہ سے زیادہ علم کی دولت سے مالا مال کرے اور خدا آپ کو ہر بلا اور برائی سے محفوظ رکھے۔میں آپ کو بے انتہا حوصلہ اور ہمت کے ساتھ کہ میرا خط آئندہ شمارے میں ضرور ضرور اس کم عقل اور کم تر فرزند کو ضرور اپنی پریشانیوں کا حل ملے گا اور آپ اپنے اس فرزند کو مایوس نہیں کریں گے۔اسی حوصلہ کے ساتھ میں آپ کی خدمت اقدس میں پہلی بار خط لکھ رہا ہوں۔

میرا نام محمد شاہ نواز ہے۔میری عمر ۲۰ سال کی ہے۔میری یوم پیدائش ۱۲-۱۲-۱۹۸۸ء ہے۔میرے والد محترم کا نام شہزاد میاں ہے اور والدہ محترمہ کا نام زرینہ بیگم ہے۔میں بچپن سے ہی نانا کے پاس رہتا ہوں۔میں اپنی ذاتی شخصیت کے بارے میں معلومات چاہتا ہوں۔برائے کرم مجھے بتائیے کہ میرے نام کے عدد، مفرد عدد، میرا برج و راشی کون سی ہے؟ میرے نام کے حساب سے میرا اسم اعظم کیا ہے؟ جو مشکلات کے دور میں پڑھنا چاہئے کیوں کہ میں پریشانیوں سے دوچار ہوں۔میں صدقہ بھی دیتا ہوں اور میں تجوید و قرات، عربی، فارسی کی تعلیم چار سال سے حاصل کر رہا ہوں۔میں حافظ قرآن تو ہوگیا ہوں لیکن یاد نہیں ہے۔میں یاد کرنا چاہتا ہوں لیکن یاد نہیں ہوتا۔میری پڑھنے کے اندر آواز نہیں نکلتی اور بات کرنے سے ہچکچاتا ہوں اور آج تک کوئی بھی علم میں کامیاب نہیں ہوا ہوں۔برائے کرم مجھے اس کمزوری سے نجات دلوائیں اور مجھے کوئی عمل یا نقش یا ورد بتائیے تاکہ میں اپنے علم و فن میں کامیاب ہوسکوں۔میں شروع سے مولوی، مفتی بننا چاہتا ہوں لیکن گھر کی مالی کمزوری سے میں دور نہیں جاسکتا ہوں۔مجھے پتہ نہیں کہ میں مولوی و مفتی بن کر امت مسلمہ کی خدمت کرسکوں گا یا نہیں۔اس لئے آپ ایسے عمل کی طرف رہبری فرمائیں تاکہ میں اور اپنے گھر والوں کی خواہش پوری کرسکوں۔آپ کی بہت مہربانی ہوگی۔میں بی۔اے کر رہا ہوں لیکن آج تک میری نوکری نہیں لگی۔آپ کوئی ایسا وظیفہ دیں تاکہ مجھے اچھی نوکری مل جائے۔میں دنیوی اور دینی تعلیم کے اعتبار سے آگے بڑھوں، میں عربی، فارسی اور اردو میں مہارت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔میں ہمارے خاندان میں قلم کے اعتبار سے بہت آگے بڑھنا چاہتا ہوں کیوں کہ ہمارے گھر میں کوئی پڑھا لکھا نہیں ہے اور یہ علامہ اقبال کا شعر حوصلہ اور بلندیوں پر چڑھنے کا سبق دیتا ہے

تو شاہین ہے پرواز ہے کام تیرا
تیرے سامنے آسماں اور بھی ہے

اس لئے آپ مجھے کوئی جلد از جلد اثر انداز کرنے والا وظیفہ یا نقش دیجئے تاکہ میں اپنی منزلوں میں کامیاب ہوں۔

ہماری امی جان بھی پریشا و تنگ دستی میں رہتی ہیں اور شوہر کی بیزاری سے پریشانی میں رہتی ہیں اس لئے آپ ان کے لئے ضرور حل بتائیے گا۔

خط تو پہلی مرتبہ لکھنے کی وجہ سے نہ جانے کتنے سوال تھے مگر پہلے سے ہی خط طویل ہونے کی وجہ سے میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔میں بہت غریب خاندان سے ہوں اور مجھ جیسے نااہل کا اس دنیا میں کوئی نہیں سوائے اللہ کے۔اللہ نے آپ کو میرا رہبر بنا کر بھیجا ہے۔اسی لئے اس خدائے پاک کے واسطے جس جس نے اس دنیا کو اپنے لاڈلے کے صدقہ میں بنائی ہے۔خدا کے واسطے میرے اس خط کے طویل ہونے کے لئے معاف کرنا۔اپنے اس فرزند کو ضرور ضرور اس کا حل ملے گا۔اسی امید اور اللہ پر یقین کے ساتھ میں اپنے قلم کو روک رہا ہوں اور دعا کے ساتھ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور قارئین کی عمر طویل کردے تاکہ عمل کے زرخیز خزانوں کے لئے لینے والے بن جائے۔میں یہ امید کرتا ہوں کہ میرا خط طویل ہونے کی وجہ سے آپ مایوس نہیں ہوں گے۔خدا کے واسطے خدائے پاک کے فضل و کرم سے مجھے میری پریشانیوں کا حل ضرور ملے گا۔اللہ کے لئے مجھے معاف کرنا۔عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں اور بھروسہ اللہ کے فضل و کرم پر رکھیں انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔آپ کا لکی عدد ۷ ہے۔۶،۵، عدد ۹ اعداد آپ کے معاون اعداد ہیں۔۴ اور ۸ اعداد آپ کے دشمن اعداد ہیں۔ان اعداد کے لوگ اور ان اعداد کی چیزیں آپ کو راس نہیں آئیں گی۔آپکا اسم اعظم "یالطیف" ہے روزانہ عشاء کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔آپ کا مبارک دن جمعرات ہے لیکن جمعہ اور بدھ آپ کے لئے بہتر دن ہیں۔آپ کا مبارک رنگ نیلا، زرد اور سرخ ہے۔اللہ کے فضل سے پکھراج آپ کو راس آئے گا۔اگر پکھراج خریدنے کی استطاعت نہ ہو تو سنہلا پہنیں۔

خوشی کی بات یہ ہے کہ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے کے بعد آپ مولوی اور مفتی بننا چاہتے ہیں۔اس کے لئے صرف خواہش اور چاہت پر اکتفا نہ کریں بلکہ اقدام بھی کریں۔کوشش کریں گے تو انشاء اللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔-بقیہ

جذ وَجذ جس نے کوشش کی اس نے پایا۔

آپ کا خط پڑھنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ دل کے اچھے انسان ہیں۔ آپ کی سوچ وفکر بھی صاف ستھری ہے لیکن آپ احساس کمتری کا شکار ہیں اور آپ کے اندر جرأت اور ہمت کا فقدان ہے۔ آپ نے سنا ہوگا ہمت مرداں مدد خدا۔ جب انسان اپنے اندر مردوں جیسی ہمت پیدا کر لیتا ہے تو وہ خدا کی مدد کا حق دار بن جاتا ہے۔ جو لوگ پست ہمت ہوتے ہیں، بزدل ہوتے ہیں، تساہل کا شکار ہوتے ہیں تسستی ہوتے ہیں وہ نصرت خداوندی سے محروم رہتے ہیں۔ بزرگوں نے فرمایا کہ حرکت میں برکت ہے جو لوگ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھے رہتے ہیں انہیں مایوسی اور محرومی کے سوا کچھ نہیں ملتا۔

اللہ نے آپ کو اچھا ذہن دیا ہے۔ پاکیزہ خیالات بخشے ہیں۔ آپ دینداری کے قائل ہیں اور دینی تعلیم آپ کا ذوق ہے۔ پھر کیوں احساس کمتری کا شکار ہیں۔ اٹھئے اور عزم مصمم کے ساتھ اپنی دینی تعلیم کا آغاز کیجئے یا پھر کسی اچھے روزگار کی طرف بڑھئے۔ رزق حلال کی طلب اور جہد بھی عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔ جو وقت رزق حلال کی تلاش میں گذاریں گے وہ سب عبادت میں شامل ہوگا۔ جو لوگ عبادت تو زیادہ کرتے ہیں لیکن ان کا ہاتھ دوسروں کے سامنے پھیلا رہتا ہے وہ لوگ معیاری مسلمان نہیں ہوتے کیوں کہ ہاتھ پھیلانا مومن کی شان نہیں ہے۔ ہمارا اسلام یہ کہتا ہے کہ اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے یعنی دینے والا ہاتھ مانگنے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور دینے کی پوزیشن میں کوئی بھی مسلمان اسی وقت آتا ہے جب وہ رزق حلال کے لئے بھرپور جدوجہد کرے۔ پھر وہ اتنا کمالے کہ اپنی ضروریات کے بعد دوسروں کی بھی مدد کر سکے۔ جو لوگ فرائض کی ادائیگی کے بعد عبادت نافلہ میں مشغول ہونے کے بجائے اپنے کاروبار میں مصروف رہتے ہیں اور رزق حلال کی جدوجہد کی وجہ سے نفلی عبادات کے لئے زیادہ وقت نہیں نکال پائے یہ بہتر ہیں ان لوگوں سے جو نفلی عبادتوں میں تو مصروف رہتے ہیں لیکن اپنے روزگار سے بے پرواہ ہوئے ہیں پھر دوسروں کے سامنے اپنا ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ سرکار دو عالم ﷺ نے ایسے لوگوں کو پسند نہیں کیا ہے کہ جو دوسروں کے سامنے اپنی ضروریات رکھتے ہوں۔ لیکن کوئی بھی انسان مانگنے سے اسی وقت محفوظ رہ سکتا ہے جب اپنے روزگار کے لئے جدوجہد کرے۔

آپ اگر اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تو پھر رزق حلال کی طلب میں مشغول ہو جائیں اور اپنے اسم اعظم کے مدد سے ساتھ ساتھ روزانہ ظہر کی نماز کے بعد یا عصر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں آپ کو کامیابی ملے گی۔ اپنی تعلیم کا وقت ملے گا یا پھر کسی روزگار سے آپ جڑ جائیں گے۔

بیٹی کی شادی کب ہوگی؟

سوال از: حسن بانو۔ دہلی

میں آپ کے "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ نہایت ہی ذوق شوق سے کرتی ہوں اور اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کی عمر دراز کرے۔ آمین

میں نے اس سے پہلے تین خط ڈالے شاید آپ کو ملے یا نہیں میں نے رسالے میں بھی جواب دیکھا مگر مایوسی ہوئی۔ آپ سے گذارش یہ ہے کہ آپ میرے اس خط کا ضرور جواب دیجئے گا۔ میں دسمبر کے رسالے میں بے چینی سے انتظار کروں گی۔ شکریہ

میری بیٹی ساجدہ پروین ۹ ۱۹۷ء جولائی ۲۳، دن منگل، صبح ۸ بجے۔ ان کی بیماری کی وجہ سے بہت پریشان ہوں، وہی دوا شفا کرتی ہے وہی نقصان دیتی ہے۔ میں نے ٹیلی فون بھی کیا تھا آپ کو، آپ نے سورہ فاتحہ بتائی تھی وہ پڑھی آپ سے گذارش ہے کہ آپ کوئی وظیفہ، نگ، کب تک شادی ہوگی۔ آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب عالی جب سے میرے شوہر کا انتقال ۱۹۹۹ء (۱۱ ستمبر) ہوا ہمارا کاروبار بالکل بند ہو گیا ایسا لگتا ہے کہ ان کے جانے سے سب کچھ ختم ہو گیا۔ ہم لوگ بہت پریشانی میں ہے۔ آپ کوئی ایسا وظیفہ، دعا بتایئے کہ تھوڑا اللہ کا کرم ہو جائے۔ میں شکر گذار ہوں گی۔ شکریہ

میرا نام حُسن بانو، میرے نام کا نگ، وظیفہ بھی بتا دیجئے۔ جو بچے کاروبار کرتے ہیں اُن کے نام عبدالماجد، عبدالاعجاز دونوں بچوں کے اور ماجدہ کے بھی۔ جواب کی منتظر۔ رسالے میں ہمارا نام نہیں دیجئے۔ مہربانی ہوگی اور طلسماتی دنیا کی ممبر بننا چاہتی ہوں مجھے طلسماتی دنیا لینے کے لئے جامع مسجد دہلی جانا پڑتا ہے۔ ہم سیلم پور میں رہتے ہیں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آپ اس خط کا جواب واضح طور پر دیں گے۔ شکریہ

جواب

آپ کی بیٹی جسمانی بیماری میں مبتلا ہے۔ مجھے شبہ ہے کہ اس کی آنتوں پر ورم ہے اور اس کا نظام ہاضمہ درست نہیں ہے۔ آپ اس کا علاج کسی اچھے حکیم سے کرالیں تو بہتر ہے۔ میں نے فون پر سورہ فاتحہ کا عمل بھی بتایا ہوگا۔ اب آپ ایسا کریں کہ سورہ فاتحہ کو چالیس مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور اس کا پانی سات دن اس کو صبح شام پلائیں اور یہ نقش خود بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں۔ اس نقش کی چال بھی میں لکھ رہا ہوں تا کہ آپ کو نقش بنانے میں آسانی رہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۵۷	۲۳۷۱	۲۳۶۸	۲۳۶۵
۲۳۶۹	۲۳۶۴	۲۳۵۸	۲۳۷۰
۲۳۶۳	۲۳۶۶	۲۳۷۳	۲۳۵۹
۲۳۷۲	۲۳۶۰	۲۳۶۲	۲۳۶۷

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ماجدہ پروین کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ ۳ مرتبہ "یامغنی" پڑھا کرے اور آپ جمعہ کو بعد نمازِ عصر سورہ احزاب کی تلاوت کر کے اس کی شادی کی دعا کریں۔ سورۂ احزاب ۲۱ ویں پارے میں ہے انشاء اللہ جون ۲۰۰۸ء کے پہلے ہفتے تک اس کی شادی طے ہوجائے گی۔ اگر یہ انگوٹھی پہن سکے تو موتی ۶ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنادیں۔ کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کی تقدیر کی دولت ہوتی ہے اس کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوجاتی ہے ممکن ہے کہ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا ہو کہ جو کچھ تھا وہ شوہر کی قسمت سے تھا وہ نہیں ہیں تو خوش حالی بھی باقی نہیں۔ لیکن پھر بھی آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور بہت غفور رحیم بھی ہے۔ آپ دعاؤں کے ذریعہ اس سے اپنا تعلق جوڑے رکھیں۔ اس کے کبھی کبھی کسی کی مدد کرنے میں کچھ دیر بھی ہوجاتی ہے لیکن بارگاہِ خداوندی میں اندھیر بالکل نہیں ہے۔ آپ روزانہ "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں اور روزانہ سورہ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر ۷ مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ پڑھا کریں۔ سورۂ یٰسین میں کل ۷ مبین ہیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے آپ کی مالی پریشانیوں کا تدارک ہوگا اور رحمت خداوندی کی ہوائیں آپ کے گھر میں چلیں گی۔ اپنے بچوں کو نماز کی تاکید کریں اور دونوں لڑکوں سے عبدالماجد اور عبدالاعجاز سے کہہ دیں کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ۷ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھا کریں۔ انشاء اللہ کچھ دنوں کے بعد مشکلیں آسانیوں میں بدل جائیں گی اور روزی کے لئے دروازے کھل جائیں گے۔

صرف خدمت کا جذبہ ہی کافی نہیں ہے

سوال از: مقبول ______ ممبئی

ہاشمی صاحب ہم خیریت سے ہیں آپ کی خیریت خداوند کریم سے نیک چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کے زور بازو میں طاقت دے آمین۔

خدا کے فضل و کرم سے آپ نے تشخیص کے لئے نقش روانہ کیا ملا بہت خوشی ہوئی اللہ آپ کو جزاءِ خیر دے۔ میں آپ کی دیگر کتابیں پڑھتا ہوں جیسے امراض نمبر، سورۂ فاتحہ، بسم اللہ کی عظمت وافادیت، جادوٹونا نمبر، استخارہ نمبر، مؤکل نمبر، حاضرات نمبر، جنات نمبر وغیرہ۔ آپ نے ان پر محنت کر کے جو اس دنیا کی تبلیغ کی ہے اللہ تعالیٰ اس کا آپ کو اجر عطا کرے۔

میرا نام مقبول، میرے نام کا اسم اعظم کیا ہے اور میرے پاس کچھ مریض آتے ہیں لیکن تحفۃ العالمین میں سے آتشی نقش لکھنا اور پورا کرنا جانتا ہوں۔ اس آتشی چال کی زکوٰۃ کا آسان طریقہ کیا ہے بتایئے میں دنیا کی خدمت خلق کے لئے مؤکل بھی تابع کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے مجھے آپ کی اجازت چاہتا ہوں۔ آپ کی کتابیں پڑھ کر میرے دل میں آپ کی محبت اور ملنے کا جذبہ پیدا ہوا ہے۔

جواب

خدمت خلق کا جذبہ ایک قابل قدر جذبہ ہے اور بے شک خدمت خلق ایک ایسی عبادت ہے کہ اس میں اللہ اور بندوں کے حقوق ایک ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ اللہ اپنی مخلوق سے بے انتہا محبت کرتا ہے اور وہ اپنے ہر اس بندے کو عزت بخشتا ہے جو اس کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہے۔ خدمت کی اہمیت کا اندازہ محض اس بات سے ہوتا ہے کہ باجماعت پڑھنے کا ثواب انفرادی نماز پڑھنے کے مقابلہ میں ۲۷ گنا بڑا ہوا ہے لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خدمت خلق میں مصروف ہو اور خدمت خلق کی وجہ سے اس کی جماعت فوت ہوجائے اور وہ انفرادی نماز ادا کرلے تب بھی اس کو باجماعت پڑھنے کا ثواب ملتا ہے لیکن صرف جذبہ خدمت سے بات نہیں بنتی جو لوگ خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر خدمت کرنے کی اہلیت پیدا کریں۔

آپ نے سنا ہوگا، نیم حکیم خطرۂ جان ہوتا ہے اور نیم عامل خطرۂ جان بھی ہوتا ہے اور خطرۂ ایمان بھی۔ میدان خدمت میں آنے سے پہلے علاج وتشخیص پر پوری محنت کرنی چاہئے اور اس فن کی کتابیں پڑھنے کے ساتھ اس فن کے ماہرین سے رابطہ رکھنا چاہئے اور باقاعدہ کسی کو اپنا استاذ بھی بنانا چاہئے۔ محض کتابوں کے مطالعہ سے کوئی درجۂ کمال کو نہیں پہنچتا۔ کسی بھی فن میں

مہارت حاصل کرنے کے لئے اس فن کے ماہرین کے سامنے زانوئے ادب طے کرنا ہی پڑتا ہے اور اس کے لئے کچھ وقت درکار ہوتا ہے۔ ادھر دل میں خدمت کا جذبہ پیدا ہوا اُدھر انسان میدان خدمت میں کود پڑا یہ درست نہیں ہے بلکہ یہ ایک طرح کا مذاق ہے۔ آپ خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں، بہت اچھی بات ہے لیکن اپنے اندر اہلیت اور مہارت پیدا کریں اور جب آپ اہلیت کے امتحان سے گزر جائیں تب ہی خدمت کے میدان میں سنجیدگی کے ساتھ آئیں۔ آج ہر گلی میں اور ہر کوچے میں عاملین اپنی اپنی دکان سجائے بیٹھے ہیں ان میں اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ نقش بھی بغیر دیکھے نہیں بھر سکتے اور اکثر عاملین کی اردو بھی صحیح نہیں ہے۔ اکثر عاملین قرآن حکیم کی آیات سے اعداد اخراج کر کے نقش نہیں بنا سکتے لیکن لچھے دار باتوں سے اور جھوٹے سچے دعوؤں کی وجہ سے ان کی دکان خوب چلتی رہتی ہے۔ اگر صرف پیسہ کمانا ہی مقصد ہو تو پھر کچھ بھی سیکھنے اور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بازاری عاملوں کی طرح خود کو بابا ثابت کر کے اور اشتہارات کے ذریعہ خود کو مشتہر کر کے کسی محلے میں بیٹھ جانا چاہئے۔ اس دور ترقی میں بھی انسانوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ وہ عقل سے پیدل ہیں اور معاشرے میں بے وقوفوں کی تعداد زیادہ ہے۔ جب کوئی انسان دھونی رچا کر بیٹھے گا تو دس بیس بے وقوف روزانہ اس کے حصے میں بھی آ ہی جائیں گے لیکن کسی کو بے وقوف بنانا اور دھوکہ دینا شرعاً جائز نہیں ہے۔ جو لوگ کچھ جانے بغیر روحانی علاج کرتے ہیں وہ ایک طرح سے دھوکہ ہی دے رہے ہیں۔

ہماری درخواست ہے کہ آپ ایسے لوگوں میں شامل نہ ہوں آپ اپنے جذبہ خدمت کو مدلل کرنے کیلئے اس فن کی تعلیم حاصل کریں اور علاج ومعالجہ میں عجلت سے کام نہ لیں۔ پہلے کچھ سیکھ لیں اس کے بعد ہی اپنا تعارف لوگوں سے کرائیں۔ یہ بات بہت اچھی ہے کہ بازاری عاملوں کی لوٹ مار کی غلط روش سے متاثر ہو کر اللہ کے بندوں کی خدمت کے لئے کوئی میدان میں آجائے اور خدمت خلق کا بیڑہ اٹھالے۔ لیکن یہ بات دنیا کو اسی وقت گوارہ ہوگی جب خدمت کرنے والے میں اہلیت ہو اور وہ نیم حکیم نہ ہو، کوئی ڈاکٹر آپریشن کرنے کے دس ہزار روپے لیتا ہے اور اس طرح اللہ کے غریب بندوں کو دشواری ہوتی ہے جو لوگ دس ہزار کا انتظام نہیں کر پاتے ان کے لئے آپریشن کرانا مستحیل ہوتا ہے۔ اس صورت حال کو دیکھ کر اگر کوئی مفلس قینچی اور چاقو لے کر میدان میں آجائے اور لوگوں کا مفت آپریشن کرنے کا اعلان کرے تو کیا یہ درست ہوگا۔ جب یہ سرجن نہیں ہے تو یہ لوگوں کے لئے بہت خطرہ بن جائیگا۔ مفت علاج اور سستے علاج سے بے شک لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ علاج کرنے والا علاج کرنے کی اتھارٹی رکھتا ہو۔ ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہی سامنے آئے گا۔ اور معالج کے اناڑی پن کی وجہ سے اللہ کی مخلوق طرح طرح کی دشواریوں کا شکار ہوجائے گی۔

آپ صرف آتشی چال سے تعویذ بنا سکتے ہیں جب کہ کسی بھی عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ تمام عناصر پر عبور رکھتا ہو اور بادی آبی خاکی آتشی ہر طرح کے نقوش تیار کر سکتا ہو۔ تب ہی وہ لوگوں کو فائدہ پہنچا سکے گا۔

آتشی چال کی زکوٰۃ یہ ہے کہ روزانہ ۴۴ نقش آتشی چال سے لکھ کر ۴۱ دن تک آگ میں جلائیں۔ اس طرح مربع کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ مثلث کی زکوٰۃ ادا کرنے کے لئے روزانہ ۱۵ نقش ۱۵ دن تک لکھ کر آگ میں جلائیں۔ اور بہتر یہ ہے کہ آپ تمام عناصر کی زکوٰۃ ادا کریں۔ اور اس کا طریقہ تحفۃ العاملین میں دیکھیں۔

جہاں تک مؤکل تابع کرنے کا معاملہ ہے تو ہماری طرف سے اس کی اجازت ہے لیکن عام طور پر مؤکل تابع کرنے میں کامیابی جب ہی ملتی ہے جب عامل نے تمام بنیادی ریاضتیں پوری کرلی ہوں اور اس نے حروف تہجی کی زکوٰۃ بھی ادا کرلی ہو۔ مؤکل کسی چڑیا یا بلغ کا نام نہیں ہے مؤکل فرشتہ ہوتا ہے اور فرشتہ کسی جاہل اور کسی فضول سے آدمی کے تابع ہونا پسند نہیں کرتا۔ مؤکل جب بھی تابع ہوگا معیاری عامل کے تابع ہوگا وہ یوں ہی سے آدمی کے کیوں تابع ہوجائے گا۔ اگر آپ کو مؤکل تابع کرنا ہو تو پہلے اپنے احوال میں انقلاب لائے۔ خود کو کسی قابل بنائیں۔ جب آپ کا اعتبار انسانوں میں ہوجائے گا فرشتے خود بخود آپ کی مدد کے لئے آجائیں گے۔

امید ہے کہ اس رہنمائی سے آپ استفادہ کریں گے اور رفتہ رفتہ اپنے اندر جوہر پیدا کریں گے۔ آپ کا اسم اعظم "یاعلیم" ہے روزانہ ۱۵۰ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھا کریں۔ اگر ہم سے ملاقات کرنی ہو تو بدھ کے دن دیوبند آجائیں انشاء اللہ ملاقات ہوجائے گی۔

دو دو نام کی مشکلیں

سوال از: عبدالصابر ——— رامپور

حضرت میں نے آپ کی کتاب علم اعداد، اعداد بولتے ہیں اور کرشمہ اعداد کی مدد سے اپنے نام کے اعداد نکالے ہیں۔ عبدالصابر کے اعداد ۴ حاصل ہوئے۔ بذریعہ اہرام ۶ اعداد نکالے اور محمد رفیع کے اعداد ۱۲ اور بذریعہ اہرام ۵ حاصل ہوئے۔

حضور سے گزارش ہے کہ میرے دو نام ہیں اسکول میں محمد رفیع ہے اور گھر میں مجھے سب عبدالصابر کہتے ہیں۔ میرا اصلی نام کونسا ہوا ان دونوں ناموں کے اعداد یہی ہیں یا کہیں اس میں غلطی ہے۔

میرا اسم اعظم، برج ستارہ، دن صدقہ پڑھنے کے لئے کچھ خاص عمل یا ذکر میں ہمیشہ پریشان رہتا ہوں کیا یہ پریشانی دو ناموں کی وجہ سے ہے یا اس

کی کوئی اور وجہ ہے میرے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ حضرت آپ میری رہنمائی فرمائیں۔ میرا نام محمد رفیع ہی یا عبدالرفیع ہونا چاہئے۔ میرا نام صابر رضا تھا آپ کی رائے کے مطابق میں عبدالصابر کرلیا۔

میری والدہ کا نام سلطان جہاں والد شبیر احمد تاریخ پیدائش اسکول کے حساب سے ۶۵۔۷۔۱۔ اس مضمون پر نظر ثانی ڈال کر کرم فرمائیں عنایت ہوگی میری شریک حیات کا نام فاطمہ بی ہے اور اس کی ماں کا نام زلیخا بی والد عبدالعزیز ہے کیا میں اس کی وجہ سے پریشان رہتا ہوں حضرت میری آپ سے میری ایک گزارش ہے میرے دشمن بہت ہیں اور زیادہ دشمن منافق ہیں یہ منافق مجھے ہر طرح سے نقصان پہنچاتے ہیں کوئی خاص عمل ان منافقوں سے بچنے کے لئے عنایت فرمائیں۔ جس سے میں ہونے والے نقصان بچار ہوں اور اللہ کی پناہ میں رہوں آپ کی دعاؤں کے سائے میں رہوں اللہ آپ کی عمر دراز کرے۔ طلسماتی دنیا سے ہماری ہمیشہ رہنمائی ہوتی رہے۔ آمین۔

حضرت اس خط کا جواب طلسماتی دنیا کے اگلے شمارے میں ضرور دینا۔

جواب

دو دو نام کی یہی تو مشکلیں ہوتی ہیں گھر میں کسی نام سے پکارتے ہیں باہر کسی نام سے۔ اس لئے انسان کی شخصیت مجروح ہوکر رہ جاتی ہے۔ آپ دونوں ناموں میں سے جو نام گھر میں پکارا جاتا ہے وہ شرعاً بھی غلط ہے کیونکہ حق تعالیٰ کے سو ناموں میں سے کوئی سا بھی نام صابر نہیں ہے اس لئے عبدالصابر کسی کا نام رکھنا مناسب نہیں ہے اور اگر صابر سے مراد حضرت علاؤالدین صاحبؒ کلیر مراد ہیں تو پھر ایسا نام رکھنا منجملہ شرک ہے۔ اللہ کا ایک نام صبور ہے۔ عبدالصابر سے بہتر ہے کہ آپ اپنا عبدالصبور رکھ لیں۔ یا پھر گھر میں صرف صابر کہہ کر پکاریں۔ عبدالصابر نہیں۔ اگر آپ کو گھر میں صرف صابر کہہ کر پکاریں گے تو پھر آپکی زندگی میں رکاوٹیں بہت پیدا ہوں گی۔ اور بنتے بنتے کام بگڑ جائینگے کیونکہ آپ کے اصل نام محمد رفیع کا مفرد عدد ۲ ہے۔ اور صابر کا مفرد عدد ۵ بنتا ہے۔ دو اور پانچ میں زبردست دشمن ہے۔ یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے ساتھ چھیڑ خانی کرتے رہتے ہیں اور ایک دوسرے کا راستہ روکنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ نے اپنی جو تاریخ پیدائش لکھی ہے وہ بھی یقینی نہیں ہے۔ آپ کا یہ لکھنا کہ اسکول کے اعتبار سے جنم تاریخ یہ ہے۔ اس بات کی چغلی کھاتا ہے کہ تاریخ پیدائش بھی آپ کی دو دو ہیں۔ ایک اسکول والی اور ایک اصلی لیکن آپ نے اصل تاریخ نہیں لکھی۔

اسکول والی تاریخ کو اگر صحیح مان لیں تو آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے آپ کی بیوی کا نام فاطمہ بھی ہے اور اس کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ۲ اور ۳ میں بہت زیادہ ہم آہنگی نہیں ہے لیکن یہ دونوں عدد ایک دوسرے کے دشمن بھی نہیں ہیں۔ آپ کی والدہ کے نام کا عدد بھی ۲ ہے اور یہ عدد بھی آپ کے عدد کا مخالف نہیں ہوسکتا۔ آپ کے والد کا مفرد عدد ۷ ہے۔ یہ عدد آپ کے ہر عدد کے ساتھ تعاون پیش کررہا ہے۔ کل ملا کر یہ ہے کہ گھر میں کسی بھی نام کا عدد آپ کے عدد کے ساتھ خصومت نہیں رکھتا البتہ آپ کے نام کے دونوں عدد ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے میری رائے کے مطابق اپنا نام عبدالصابر رکھا۔ عزیزم! میں ایسی رائے کیسے دے سکتا ہوں میں کسی بھی ایسے نام کو پسند نہیں کرتا جس میں عبدیت کی نسبت غیر اللہ کی طرف کی جاتی ہو۔ میں غلام محمد اور غلام رسول کو بدلنے کا مشورہ دیتا ہوں۔ جب کہ غلام عبد کے مقابلے میں ہلکا لفظ ہے اور محمد کی غلامی کا کسے انکار ہوسکتا ہے لیکن نام کی حد تک از راہ احتیاط مشورہ یہ ہوتا ہے کہ نام میں اس طرح کے الفاظ اگر نہ ہوں تو بہتر ہے۔ کیونکہ مومن کی شان یہ ہے کہ وہ صرف اللہ کا بندہ ہے اور اپنے ہی مالک کا غلام ہے۔ شاید آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے اور اگر ہم نے ہی کبھی ایسی رائے دیدی تھی تو رائے کسی کی بھی ہو ایسی رائے غلط ہے۔ غلطی ہم سے بھی ہوسکتی ہے۔ حماقتیں ہم بھی کرگزرتے ہیں اگر ہم نے کبھی ایسا مشورہ دیا تھا تو اس کی معذرت ہے اور بات یہی صحیح ہے کہ عبدالصابر نام درست نہیں ہے۔

ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آپ کی پریشانیوں اور الجھنوں کی وجوہات کچھ اور ہیں ممکن ہے کہ آپ جس مکان میں رہتے ہوں وہ مکان آسیب زدہ ہو یا ممکن ہے کہ آپ کی اصل تاریخ پیدائش جو آپ نے نہیں لکھی وہ آپ کے نام کے عدد سے میل نہ کھاتی ہو۔ وجہ کچھ بھی ہو اس سے نجات کے لئے نماز کی پابندی رکھیں اور ہر فرض نماز کے بعد معوذتین تین مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں اور صبح شام "یَا سَلَامُ یَا حَفِیْظُ" دو سو مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاءاللہ آہستہ آہستہ آپ مشکلات سے نکل آئیں گے اور آسانیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ اپنی اولاد کے لئے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ نام بہت سوچ سمجھ کر رکھیں۔ ہمیشہ ایسا نام رکھیں جو مختصر ہو اس کے معانی اچھے ہوں اور اس کا عدد تاریخ پیدائش کے مفرد عدد سے میل کھاتا ہو۔ ماں باپ کی طرف سے اچھا نام اپنے بچوں کے لئے سب سے پہلا تحفہ ہوتا ہے یہ تحفہ اگر ناقص یا ضرر رساں ہو تو اس کی چبھن بچے عمر بھر محسوس کرتے ہیں۔ آگے چل کر نام کی تبدیلی بھی اچھی خاصی ایک مصیبت ہوتی ہے اس لئے شروع ہی میں نام صحیح رکھ دینا چاہئے۔ مسلمانوں میں ایک بیماری یہ بھی رائج ہے کہ اچھے خاصے نام کے ہوتے ہوئے الٹے سیدھے ناموں سے بچوں کو پکارا جاتا ہے۔ مثلاً چنو، منے میاں، پپن، راجو، گڑیا، منی، شبو وغیرہ ان ناموں کے کوئی معانی بھی نہیں ہوتے اور ایسے بے مطلب نام پیار اور محبت میں رکھے جاتے ہیں اس کے علاوہ مسلم سماج میں ایک

بیماری اور بھی رائج ہے وہ یہ کہ ددھیال کا نام کچھ اور ہوتا ہے اور ننھیال کا کچھ اور، خالہ کچھ اور کہہ کر پکارتی ہیں ماموں کچھ اور، بچے کے ساتھ یہ محبت نہیں ہے۔ ایک بچے کو مختلف نام دے کر پھر اسے کشاکشی کا شکار کرتے ہیں اور اس کی شخصیت آئے دن پامال ہوتی رہتی ہے کیونکہ ہر نام اس پر اپنا اثر چھوڑتا ہے اور یہ اثر دیرپا بھی نہیں ہوتا کیونکہ دوسرے ناموں کے اثرات اس کو سکون سے نہیں رہنے دیتے۔ آپ اپنے بچوں کا نام اچھا رکھیں اور ایک ہی نام سے ایک بچے کو پکاریں۔ اس پر درجنوں ناموں کا بوجھ نہ لاددیں۔

ایک آپ ہی نہیں منافقت سے بھی پریشان ہیں اس دنیا سے اخلاص اٹھ گیا ہے اور جہاں سے اخلاص اٹھ جاتا ہے وہاں نفاق اپنا ڈیرہ جمالیتا ہے۔ نفاق پوری دنیا پر اپنا تسلط جما چکا ہے جسے دیکھو وہ منافقت کا شکار ہے حد تو یہ ہے میاں بیوی کی زندگی میں بھی اب اخلاص نظر نہیں آتا۔ یہاں بھی نفاق آنکھ مچولی کھیلتا نظر آتا ہے۔ بس اس دنیا کی اصلاح اسی طرح ممکن ہے کہ انسان خود مخلص بن جائے اور اپنی زندگی کامل احتیاط کے ساتھ گزارے۔ یہ نہیں ہونا چاہئے کہ حالات نے ہمیں بھی منافق بنادیا۔ حالات کیسے بھی ابتر ہوں خود کو سنبھالنا ضروری ہے ہمیں اصلاح عام کی ایک ترکیب ہے اگر ہم منافقت کی تو مخالفت کریں اور خود بھی بے راہ روی کا شکار ہوجائیں تو صورت انتہائی تشویشناک ہے۔ صحابہ کرام کے دور میں ہر صحابی نے اپنی اصلاح کرلی تھی تو ایک اچھا معاشرہ دنیا کے سامنے آیا تھا ایسا معاشرہ کہ جس پر فرشتے بھی رشک کرتے تھے۔ آج ہم سب کو دوسروں کے رویوں سے گلہ ہے لیکن ہم خود بھی اسی طوفان منافقت میں تنکے کی طرح بہہ رہے ہیں جس کا ہم شکوہ کرتے ہیں۔

ہم نے جو آپ کو معوذتین پڑھنے کا مشورہ دیا ہے اس کی پابندی سے آپ حسد، منافقت، سازش اور ریشہ دوانی سے انشاء اللہ محفوظ رہیں گے۔ لوگ تو اپنی حرکتوں سے باز نہیں آئیں گے لیکن مذکورہ عمل کی برکت سے آپ محفوظ رہیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ منافقت ہمیشہ رشتے داروں اور دوستوں کے دامن سے ملتی ہے اس لئے احباب واقارب کے ساتھ زندگی ایسی گزاریں جو ہر طرح کی بداحتیاطی سے محفوظ ہو۔

چلّوں کی شروعات

سوال از: محمد عالم گیر ــــــــ مظفرنگر

بعدہٗ سلام وآداب کے عرض ہے کہ خاکسار بھی آپ کے روحانی مرکز کے طالبعلم ۲۰۰۶ء-۲-۱۵ میں ہوگئے تھے مگر چند دنوں بعد طبیعت علیل ہوگئی آپ کی خدمت میں بھی ایک بار حاضری ہوئی مگر سوا سال تک طبیعت خراب رہی الحمدللہ ۲۰۰۷ء-۱۲-۴ سے مظفرنگر جیلہ مسجد کی امامت خادم کے سپرد ہوئی جس کے لئے دعا کی ضرورت ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ احقر محرم الحرام سے یٰسین شریف کے چلّوں کا آغاز کرنے کا متمنی ہے۔ مگر میرے سامنے ان مجھی و پرہیزگاری کی مشکل ہے۔ جو میں آپ سے اس بات کو صاف کرانا چاہتا ہوں کہ شروع کرنے کے بعد جھاڑنا، پانی پر دم کرنا، چائے ناشتہ، دوسروں کے گھر کرنا اور کھانا بھی دوسروں کے حوالے اور مقتدی کوئی بات معلوم کرے نماز کے متعلق، عورت سے جماع وغیرہ میں کس درجہ پرہیز ہے تفصیل سے جواب تحریر فرمائیں کرم ہوگا۔

جواب

شروع میں جو چلّے سورۂ یٰسین کے کئے جاتے ہیں ان میں کسی بھی طرح کا کوئی پرہیز نہیں ہے البتہ زبان سے متعلق جو خطائیں ہوتی ہیں ان سے کامل پرہیز رکھنا چاہئے۔ دوران چلّہ جھوٹ، غیبت، تہمت، فضول بکواس اور غیر ضروری گفتگو سے خود کو بچانا چاہئے۔ دوران چلّہ ہی کیا اللہ سے ڈرنے والے ہر مومن کا یہ فرض ہے کہ وہ اس طرح کے گناہوں سے اپنی زبان کو محفوظ رکھے تب ہی روحانیت پیدا ہوگی۔ جب زبان گناہوں محفوظ نہیں ہوگی تو دعاؤں اور وظیفوں میں اثر کہاں پیدا ہوگا باقی دیگر پرہیز جو روحانی عملیات کا طرہ امتیاز ہیں وہ ان چلّوں میں نہیں ہیں۔ ان پرہیزوں کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کوئی باموکل عمل کیا جاتا ہے۔ بہت دکھ ہوتا ہے یہ اندازہ کرکے کہ آج کے دور میں لوگ پرہیز سے بہت ڈرتے ہیں حالانکہ ہر مسلمان کو اس دنیا میں باپرہیز زندگی گزارنی چاہئے۔ قدیم زمانہ کے اکابرین جب اس لائن میں قدم رکھتے تھے تو انہیں کوئی پرہیز بتانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی ان کی زندگی خود پرہیزوں میں گزرتی تھی۔ اور ان کی روح ہر طرح کی کثافت سے پوری طرح محفوظ ہوتی تھی۔ اکثر بزرگوں کے بارے میں سنا ہے کہ چالیس دن کے عمل کیلئے بیٹھے، مقصد موکل کو تابع کرنا تھا اور پہلی ہی رات میں موکل حاضر ہوگیا اور حکم بجالایا آج کی صورت حال یہ ہے کہ چالیس دن پورے ہونے پر بھی موکل کا نام ونشان نظر نہیں آتا کیوں؟ محض اس لئے کہ اب نہ وہ پرہیز رہے نہ احتیاط رہی۔ نہ یقین رہا اور نہ ہی لگن رہی۔ اب تو ہر مبتدی اس چکر میں رہتا ہے کہ موکل خود ہی جیب میں آجائے اور خود ہی ہمارا غلام بن جائے۔ اللہ نے آپ کو مسجد میں رہنے کا موقعہ عطا کیا ہے۔ آپ کے لئے پرہیزگاری کی زندگی گزارنا نسبتاً آسان ہے۔ آپ کو صرف سنجیدگی کے ساتھ ارادہ کرنا ہے پھر اللہ کی مدد آپ کے ساتھ ہوگی اور آپ معتبر عامل بننے کے ساتھ ساتھ ایک اچھے مسلمان اور ایک قابل قدر انسان بھی بن جائیں گے۔ کیونکہ آج کل زندگی میں جو شیطنت پھیلی ہوئی ہے وہ بدپرہیزی کا نتیجہ ہے۔ پرہیز کرنے والے لوگ جسمانی اور روحانی ہر طرح کی بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں اور دنیا ان کی جسمانی اور روحانی صحت پر رشک کرتی ہے۔

گلے شکوے

سوال از: طلباء دارالعلوم دیوبند۔

خدا کرے آپ خیر و عافیت سے ہوں ماشاء اللہ آپ بہت کچھ لکھ رہے ہیں دارالعلوم دیوبند سے متعلق جو واقعی حقیقت پر مبنی ہے اللہ آپ کی اس سلسلے میں بہت بہت مدد کرے اللہ آپ کو بہت بہت جزائے خیر دے آمین۔ تھوڑا سا اس بارے میں بھی ضرور لکھ دیجئے کہ دارالعلوم دیوبند میں جو طلبہ کو لحاف تقسیم ہوتے ہیں وہ سردی کا زیادہ حصہ گزر جانے پر یا آدھے دسمبر کے بعد تقسیم شروع ہوتی ہے اور بہت خراب اور چھوٹے بچوں کے اوڑھنے کے سے وہ لحاف ہوتے ہیں اور لحاف تقسیم کرنے والا مولوی اشرف جو مقسم وظیفہ بھی ہے بڑی بدتمیزی سے ہم طلبہ کے ساتھ پیش آتا ہے اس کو بھی کچھ نصیحت لکھ دو۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہر لحاف جیسے کیسے بھی ہوتے ہیں زکوۃ کے ہی ہوتے ہیں۔ یہ زکوۃ کے لحاف ہم طلبہ سے واپس کیوں لئے جاتے ہیں اس طرح سے کیا زکوۃ ادا ہو جاتی ہے آپ یہ بھی ان کو ضرور بتائیں۔ اور تیسری بات یہ ہے کہ دارالعلوم کی مجلس شوریٰ نے دارالعلوم کے ملازمین اور مدرسین کے لئے گیارہ سو روپے ماہ کرایہ مکان رہنا طے کیا ہے ان لوگوں کو جو شہر میں کرائے پر رہتے ہیں لیکن افسوس کی اور دکھ بھری بات یہ ہے کہ کرایہ مکان باہر والوں کے لئے ہے۔ کوئی مدرس یا ملازم شہر میں کرائے کے مکان میں رہتا ہے اور وہ دیوبندی ہے تو اس کے لئے نہیں۔ پتہ نہیں کہاں سے ان لوگوں نے اس کو جائز کر لیا ہے کہ باہر والوں کو کرایہ مکان کے گیارہ سو روپے ماہ دینا ہے اور دیوبند والوں کو نہیں اور شاید آپ کو معلوم ہو گیا ہو کہ دیوبند کے درجہ حفظ کے بہت اچھے استاد قاری رفعت صاحب کو اور قاری محمد عاصم صاحب درجہ حفظ سے الگ کر کے میں پھینک دیا ہے جن کے حافظ کئے ہوئے بچے کئی سو کی تعداد میں ہیں۔ آپ خود بھی اس کی تحقیق کر سکتے ہیں۔ یہ دیوبند والوں کے خلاف بغض و عناد نہیں تو اور کیا ہے۔ اس انتظامیہ کی دیوبند والوں کی طرف سے بہت ذہن خراب ہے۔ اور ایک بات یہ ہے کہ مولوی مرغوب الرحمٰن مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنی من مانی چلا رکھی ہے جیسے دارالعلوم اس کے باپ کا ہو قوم کا نہ ہو۔ ملازمین کے بارے میں کوئی قانون ضابطہ نہیں جس کو چاہے کہہ دے کل سے تجھ کو نہیں آنا یہ کوئی قانون ضابطہ بنا دے۔ تمام مدرسین و ملازمین کے لئے فلاں عمر کے حصے میں آپ کو دارالعلوم سے الگ ہونا ہوگا تاکہ ہر ملازم کو اطمینان رہے۔ فلاں عمر میں دارالعلوم کی ملازمت سے الگ ہونا ہے۔ ان سب کو آپ اپنی ترتیب سے ضرور ضرور لکھیں۔

جواب

جو کچھ آپ نے لکھا ہے وہ سب کچھ ہمیں معلوم ہے اور ہم اس موضوع پر لکھ بھی چکے ہیں۔ حیرت و افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مادر علمی کی انتظامیہ کو یہ تک خبر نہیں ہے کہ زکوۃ دینے اور ادا کرنے کے اصول و ضوابط کیا ہیں۔ زکوۃ اس وقت تک ادا ہی نہیں ہوتی جب تک ہم زکوۃ کے مستحق کو زکوۃ کی رقم یا زکوۃ کی کسی بھی چیز کا مالک نہیں بنا دیتے۔ چنانچہ زکوۃ کی رقم سے کوئی ایسا مکان نہیں بنایا جا سکتا جس میں وقتی طور پر غریبوں کو رہائش کے لئے رکھیں اور پھر خالی کرالیں۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دور میں طلباء کو جو لحاف تقسیم کئے جاتے تھے وہ طلباء کی ملک ہوتے تھے۔ ان کی واپسی کا سوال ہی نہیں ہوتا تھا۔ طلباء چند سال یا ایک دو سال ان کو استعمال کرنے کے بعد دیوبند کے غریب لوگوں کو یہ لحاف فروخت کر دیا کرتے تھے۔ اس طرح دوہرا فائدہ ہوتا تھا۔ پہلے ان لحافوں کو طلباء استعمال کرتے تھے اور اس کے بعد وہ سستے داموں میں شہر کے ضرورت مند لوگ خرید لیا کرتے تھے اس طرح زکوۃ دینے والوں کی زکوۃ صحیح مصرف میں خرچ ہو جاتی تھی۔ موجودہ انتظامیہ کی سیان پت نے زکوۃ کے اس مسئلے کو غیر اسلامی بنا کر رکھ دیا ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی حضرات بھی اس طرح کی باتوں پر لب کشائی کرنے کی جرأت نہیں کرتے انہیں اپنی ملازمت کی فکر رہتی ہے۔ وہ مادر علمی جو ہندوستان کے تمام دینی مدارس کی ماں ہے وہاں کی یہ صورت حال یہ ثابت کرتی ہے کہ دینی مدارس صرف بیوپار بن کر رہ گئے ہیں۔ خوف خدا احتساب آخرت دنیا کے تمام مدرسوں میں یہ چیزیں دن بدن عنقا ہوتی جارہی ہیں۔ ہر دینی مدرسے کا حال یہ ہے، کذب، افترا، غیبت، خوشامد، نفاق، چاپلوسی، حسد اور بغض میں سرتاپا غرق نظر آتا ہے۔ ان امراض کے علاوہ دین و شریعت سے لاپرواہی بھی آہستہ آہستہ دینی مدارس میں اپنے قدم جماتی جارہی ہے۔

ہمیں افسوس اس پر بھی ہوتا ہے کہ مجلس شوریٰ کے ممبران بھی بالکل چپ سادھے رہتے ہیں۔ سوچئے جب سب سے بڑے مدرسے میں زکوۃ کی تقسیم فقہی اصولوں کے خلاف ہو رہی ہے تو دوسرے مدارس کا حال کیا ہوگا اور جب مدارس کا حال یہ ہے تو عوام و خواص زکوۃ کی ادائیگی میں کہاں محتاط ہوں گے علماء کے ہاتھوں دینی و شریعت کے مسائل کس طرح پامال ہو رہے ہیں اور مشکل تو یہ ہے کہ مجلس شوریٰ کے ممبران صرف دارالعلوم دیوبند سے انتساب چاہتے ہیں وہ یہ سوچ کر خوش اور مگن نظر آتے ہیں کہ وہ بھی شوریٰ کے ممبر بن گئے۔ لیکن جب قیامت کے دن ان سے باز پرس ہوگی تو خدا ہی جانے ان پر کیا گزرے گی۔ مجلس شوریٰ کی ہیئت حاکمہ ہے۔ ہیئت حاکمہ کا مطلب یہ ہے کہ مجلس شوریٰ تمام معاملات کی واحد ذمہ دار ہے۔ مہتمم مجلس شوریٰ کے احکامات کا پابند ہے اس لئے ہر معاملے میں قانونی طور پر مجلس شوریٰ ہی ذمہ دار ہے اور اسی کو جواب دہی کرنی ہے۔ لیکن اندازہ ہوتا ہے کہ یہ بات تو کسی کے ذہن میں دور دور تک بھی نہیں ہے کہ ایک دن کوئی حساب و کتاب بھی ہوگا اور کسی کی بارگاہ میں زندگی

بھر کا حساب پیش کرنے پر مجبور ہوں گے۔ جان بوجھ کر مجلس شوریٰ میں ایسے ممبر رکھے جا رہے ہیں جو اپنی مصروفیت کی وجہ سے حاضر نہ ہو سکیں اور اگر اتفاق سے حاضر ہو جائیں تو بول نہ سکیں۔ حضرت مولانا طلحہ صاحب مدظلہ العالی ایک بزرگ ہیں ان کی بزرگی پر کوئی اشکال نہیں ہے لیکن کیا وہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کی غلطیاں پکڑ سکیں گے کیا وہ یہ کہنے کی جرأت کر سکیں گے کہ حضرت! فلاں فلاں غلطیاں آپ کے انتظام میں ہو رہی ہیں۔ ظاہر ہے کہ نہیں۔ حضرت مولانا طلحہ جیسے لوگ بے شک اس لائن کے ہیں کہ ان سے دعائیں لی جائیں لیکن ان پر مشوروں کی ذمہ داری تھوپ دینا شاید ایسے لوگوں پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ حسن سیاست کی وجہ سے حضرت مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب کو شوریٰ کا ممبر بنایا گیا اور انہیں بطور خاص اس مطالبے پر بنایا گیا کہ دستور اساسی کی بنا پر دیوبند کے دو ممبر رکھے جانے تھے چنانچہ اس مطالبہ کو پورا کرنے کے لئے حضرت مولانا خلیل میاں صاحب کو ممبری عطا کی گئی۔ بے شک وہ باشندگان دیوبند میں سے ہیں لیکن وہ تو دیوبند میں اب رہتے ہی نہیں وہ تبرکاً دیوبند میں آتے ہیں۔ وہ تو اب مدینہ منورہ میں قیام پذیر ہیں کسی بھی ہنگامی میٹنگ کی بات تو چھوڑیئے وہ عمومی میٹنگوں میں جو سال میں دو بار ہوتی ہیں شاید نہیں آسکیں گے اور جب وہ میٹنگوں میں شرکت نہیں کر سکیں گے تو دیوبند والوں کی نمائندگی کیسے کریں گے؟ ایسے لوگوں کو مجلس شوریٰ کا ممبر بنانا جو مجالس میں شریک نہیں ہو سکتے یا شریک ہونے پر لب کشائی نہیں کر سکتے محض ایک دکھاوا ہے اور اس طرح کے دکھاؤں سے مادر علمی کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی ہیں۔

یاد ش بخیر دارالعلوم دیوبند کو فتح کرنے کے بعد حضرت مولانا اسعد مدنیؒ نے حضرت مولانا صدیق باندویؒ کو شوریٰ کا ممبر منتخب کیا تھا وہ ایک آدھ میٹنگ میں تشریف بھی لائے تھے لیکن انہوں نے پہلی میٹنگ میں یہ بات پرکھ لی تھی کہ یہاں مشورے لینے کے لئے نہیں بلایا گیا ہے بلکہ اپنے عزائم کی تائید حاصل کرنے کے لئے بلایا گیا ہے چنانچہ انہوں نے شوریٰ سے استعفیٰ دیدیا۔ وہ ایسی کسی نسبت سے خوش نہیں تھے جو حساب وآخرت کے حق میں ضرر رساں ثابت ہو۔ کیا موجودہ ممبران ان کی اس روش سے کوئی سبق حاصل کر سکیں گے؟ چلئے اگر استعفیٰ دینا اپنے بس کی بات نہ ہو تو کم سے کم مشورے دینے کی جسارت تو اپنے اندر پیدا کریں۔ اتنا بڑا ادارہ کروڑوں روپے اس کا بجٹ اور اس کے ذمہ داروں کا حال یہ ہے کہ چند لونڈے پوری انتظامیہ کا الو بنا رہے ہیں اور انتظامیہ بہت آسانی سے الو بن رہی ہے۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے عہد اہتمام میں طلباء دارالعلوم دیوبند کو مہمان رسول بتایا جاتا تھا اور انہیں بھڑکایا جاتا تھا۔ ایک طالب علم کو اس بات پر اکسایا گیا تھا کہ اس نے دارالعلوم دیوبند کی مسجد میں مولانا سالم صاحب کے گریبان پر ہاتھ ڈالا، پھر اس طالب علم کا اخراج بھی نہیں ہونے دیا تھا۔ اس کو مہمان رسول بتا کر اس کو معاف کر دیا گیا تھا۔ آج ان طلباء کا حال یہ ہے کہ ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ اب شاید وہ مہمان رسول نہیں رہے اب وہ اس قابل نہیں رہے کہ انہیں عزت دی جائے، ان کے سروں پر دست شفقت رکھا جائے۔ اور ان کے جذبات واحساسات کی قدر کی جائے۔ حضرت قاری طیب صاحب کے دور میں جمعیۃ الطلباء کی ضرورت ثابت کی جاتی تھی اور طلباء کے مسائل حل کرنے کے لئے باقاعدہ جمعیۃ الطلباء قائم بھی کر دی گئی تھی اس کا صدر مولانا عثمان انبیٹھوی کو بنایا گیا تھا جو دارالعلوم دیوبند کو قبضانے کی مہم میں پیش پیش رہے تھے اور جب دارالعلوم دیوبند پر اپنا قبضہ مکمل ہو گیا تو سب سے پہلے عثمان انبیٹھوی ہی کو نشانہ بنایا گیا اور سب سے پہلے جمعیۃ الطلباء ہی کو ختم کیا گیا یہ سب کیا ہے؟ کیا کراماً کاتبین اس طرح کی باتیں نوٹ نہیں کرتے۔ کیا ہمارے علماء کو ان سوالوں کا جواب آخرت میں نہیں دینا ہے۔ حضرت قاری طیب صاحب کے دور میں اتنی خرابیاں نہیں تھیں جتنی اب ہیں۔ طلباء اور اساتذہ کا اتنا استحصال نہیں تھا جتنا اب ہوتا ہے۔ ملازمین کے ساتھ برابرتاؤ اتنا نہیں تھا جتنا اب ہو رہا ہے فرق صرف یہ ہے کہ پہلے انتظامیہ قاسمی خاندان کے ہاتھ میں تھا اور اب انتظامیہ دوسرے لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ پہلے مولانا مرغوب الرحمٰن جیسے حضرات کو ذمہ داران کی آنکھ کا تنکا بھی نظر آجاتا تھا اب شہتیر بھی دکھائی نہیں دیتا۔ لیکن حساب وکتاب کی گھڑی تو ضرور آئے گی۔ حساب وکتاب کی گھاٹی سے نہ قاری طیب صاحبؒ بچیں گے اور نہ مولانا مرغوب الرحمٰن۔ یہ دونوں ہی حضرات اپنا اپنا حساب اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنے پر مجبور ہوں گے۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ ۴۸ لاکھ سالانہ کے حساب سے اور مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب ۱۰ کروڑ سالانہ حساب سے حساب پیش کریں گے اور جب تک پائی پائی کا حساب نہیں ہو جائے گا اس وقت تک دونوں حضرات عدالت آخرت کے کٹہرے میں کھڑے رہیں گے۔

ہم مجلس شوریٰ کے تمام ممبران سے یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیں مادر علمی کا مخالف باور کرا کر انتظامیہ اللہ کی پکڑ سے نہیں بچ سکے گی۔ ہم نے مادر علمی کا دودھ پیا ہے۔ ہم اتنے بے ظرف نہیں ہیں کہ اپنی ماں کو بدنام کریں۔ ہمارا احتجاج یہ ہے کہ ہماری ماں غلط لوگوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہے اس لئے ہمیں اس کی آبرو اور اس کی عزت کی فکر ہے۔ اور اس پر توڑے جانے والے ستم کا احساس ہے۔ ہم مولانا مرغوب الرحمٰن کے نام چار خط لکھ چکے ہیں جو ساری دنیا نے پڑھے اور سب نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار بھی کیا۔ لیکن مجلس شوریٰ کے ممبران کو یہ خط پڑھنے کی توفیق نہ ہو سکی اگر ہم غلط لکھ رہے ہیں تو ہماری غلط فہمی دور کریں اور اگر ہم صحیح لکھ رہے ہیں تو ان خرابیوں کی اصلاح

کریں جن کی وجہ سے مادر علمی کا وقار داؤ پر لگا ہوا ہے۔

مجلس شوریٰ کی اس خاموشی کو ہم کیا سمجھیں یہ سیاست ہے حکمت عملی ہے یا بے حسی ہے۔؟ آپ نے لکھا ہے کہ انتظامیہ کی طرف سے واپس لینے والے لحاف بھی طلباء کو بروقت نہیں ملتے جب سردی آدھی گزر جاتی ہے جب لحافوں کا پٹارہ کھولا جاتا ہے پھر لحاف بھی بے شک ایسے ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر شرم آتی ہے۔ لحاف اتنا بڑا تو ہو کہ اس میں کم سے کم ایک آدمی پناہ لے سکے۔ لحافوں میں روئی بھی پوری نہیں ہوتی۔ ایک لحاف کی روئی دو لحافوں میں استعمال ہوتی ہے۔ یہ سب چکمہ دینے والے باتیں ہیں۔ یہ سب کچھ اس مدرسے میں ہورہا ہے جس کے پاس آمدنی کی کوئی کمی نہیں ہے۔ لیکن افسوس کی بات تو یہ ہے کہ جو بھی رقم اہل خیر حضرات دارالعلوم کو دے رہے ہیں اس کا ۸۰ فی صد تعمیرات میں کھپ رہا ہے یا زمینوں کی خریداری میں۔ وہ طلباء جو ارباب خیر کی رقومات کے اصل مستحق ہیں وہ بے چارے ہر طرح سے محروم رہتے ہیں اور اگر کوئی حرف شکایت زبان پر لاتا ہے تو اس کا اخراج کرنے میں اتنی دیر بھی نہیں لگتی جتنی دیر پلک جھپکنے میں لگتی ہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ لحاف تقسیم کرنے والا بھی طلباء کے ساتھ بہت بدتمیزی سے پیش آتا ہے اور طلباء کی توہین کرتا ہے۔ دراصل جو لوگ انتظامیہ کی چاپلوسی کرتے ہیں وہ کوئی بڑا سے بڑا گناہ کر گزریں انتظامیہ اس کا نوٹس نہیں لیتی۔ ایسے لوگوں کو کیا نصیحت کریں اور یہ لوگ کسی کی نصیحت کہاں مانیں گے ان کی تو چاندی بن رہی ہے اور انہیں ہر طرح سے انتظامیہ کی پشت پناہی حاصل ہے اس لئے یہ بڑی سی بڑی غلطی کرنے کے بعد بھی محفوظ ہیں۔ ان کو اللہ سے ڈرانا آسان نہیں ہے۔ کاش مجلس شوریٰ کے ممبران اپنی آنکھیں کھول لیں اور وہ دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب سے حساب لینے کے طریقے سے حساب لیں اور جو زیادتیاں طلباء کے ساتھ ہورہی ہیں ان پر غور وفکر کریں اور اس کا کوئی حل نکالیں۔ بصورت دیگر وہ اللہ کے یہاں جواب دہ ہیں اور وہ اللہ کی پکڑ سے بچ نہیں سکیں گے۔

ایک معمولی سا طالب علم بھی اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ زکوٰۃ کی رقم سے جو لباس جو اشیاء جو رضائی یا لحاف خریدے جائیں گے پھر انہیں طلباء میں تقسیم کیا جائے گا تو وہ طلباء کے ملک ہوں گے ان کو واپس لینا زکوٰۃ کی ادائیگی میں نقص پیدا کرتا ہے۔ اس طرح کے مسائل پر ممبران شوریٰ کو دھیان دینا چاہئے اور انتظامیہ کو اس بات کی تنبیہ کرنی چاہئے کہ موسم سرما میں جو لحاف طلباء میں تقسیم ہوجاتے ہیں ان کو واپس نہ لیا جائے۔ الٹی سیدھی تاویلات کرکے فقہی مسائل کو بڑ کا کھلونا بنادینا صحیح نہیں ہے۔

مکان کے کرائے والی بات بھی اہم ہے۔ لیکن وہاں معاملہ دیوبندیوں کا آتا ہے اور دیوبندیوں کے بارے میں انتظامیہ کی نیت صاف نہیں ہے اس لئے اس بارے میں کچھ کہنا بے سود ہے۔ کیونکہ دارالعلوم دیوبند کی موجودہ انتظامیہ سے اہل دیوبند کے ساتھ انصاف کی امید نہیں کی جاسکتی۔ یہ دارالعلوم جو آج بین الاقوامی درسگاہ بن چکا ہے یہ اہل دیوبند کا کارنامہ ہے۔ اس کی شروعات ایک شاگرد اور ایک استاد سے ہوئی۔ دونوں کا نام محمود تھا اور دونوں دیوبند کے باشندے تھے اس بین الاقوامی درسگاہ کی بنیاد دیوبندیت ہے لیکن بیرون دیوبند کے لوگوں نے اس کو یرغمال بنا کر اہل دیوبند کی تضحیک اور تذلیل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا ہے۔

قاری عاصم اور قاری رفعت کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے اس کا ہمیں علم ہے لیکن انتظامیہ اس پر نظر ثانی نہیں کرے گی کیونکہ مذکورہ دونوں حضرات بھی دیوبندی ہیں اور دیوبندیوں میں اس طرح کی عنایات موجودہ انتظامیہ کا طرہ امتیاز ہے۔ قاری عاصم حضرت قاری کامل صاحب کے صاحب زادے ہیں اور حضرت قاری کامل صاحب کی جو خدمات ہیں ان سے بچہ بچہ واقف ہے۔ قاری کامل کی زریں خدمات کے پیش نظر بھی قاری عاصم صاحب کو اہمیت دینی چاہئے۔ انتظامیہ اہمیت تو کیا دیتی ان سے خدمت قرآن کا منصب ہی چھین لیا اور انہیں دوسرے شعبے میں منتقل کردیا۔ وہ بے چارے از راہ ملازمت چپ ہیں اور صبر کے گھونٹ پی رہے ہیں اور اس کے سوا چارہ ہی کیا ہے؟ کس کے در پہ دستک دیں کون ملازمین کی فریاد سننے والا ہے۔؟

مولانا مرغوب الرحمٰن نے ریٹائرڈ کرنے کا جو طریقہ دارالعلوم دیوبند میں رائج کیا ہے وہ قطعاً غیر اسلامی ہے کسی بھی شخص کو عمر کی زیادتی کی وجہ سے ذمہ داری سے سبکدوش نہیں کیا جاسکتا یہ تو انگریزوں کے بنائے ہوئے طور طریقے ہیں۔ افسوس دینی مدارس میں ان طور طریقوں کو اپنایا جارہا ہے اور صحابہ کرام کے طور طریقوں کو نظر انداز کیا جارہا ہے۔ کیا مہتمم صاحب قرون اولیٰ کی کوئی ایک مثال ایسی پیش کرسکتے ہیں کہ خلفاء نے کسی صحابی کو کسی منصب سے عمر کی زیادتی کی وجہ سے ہٹایا ہو اور اگر ریٹائرڈ کرنا شرعاً درست ہے تو سب سے پہلے مہتمم صاحب کو خود استعفیٰ دینا چاہئے۔ کیا ہمارے مہتمم صاحب لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کی زد میں نہیں آجاتے۔؟

اے طلباء عزیز! ہماری ہمدردیاں آپ کے ساتھ ہیں اور ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور اسے طلباء عزیز کے ساتھ ہمدردی اور حسن سلوک کرنے کی توفیق بخشے۔ جو یقیناً مہمان رسول ہیں اور جن کے طفیل میں مادر علمی کا وجود باقی ہے۔

یہ بات بھی قابل افسوس ہے کہ موجودہ انتظامیہ نے اصول ہشتگانہ کے پرخچے اڑادیئے ہیں۔ وہ اصول جو حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا

رشید احمد گنگوہیؒ کے مقرر کردہ تھے ان کا قتل عام کر دیا گیا ہے اور اس طرح مادر علمی آہستہ آہستہ اپنے بڑوں کے بنیادی خیالات سے محروم ہوتی جارہی ہے۔ آیئے ایک نظر ان اصول ہشتگانہ پر ڈال لیں جو اب خیال و خواب بن کر رہ گئے ہیں۔ دیکھئے یہ ہیں وہ اصول ہشتگانہ۔

(۱) تامقدور کارکنان مدرسہ کو تکثیر چندہ پر نظر رہے آپ کوشش کریں اوروں سے کرائیں خیر اندیشان مدرسہ کو ہمیشہ یہ بات ملحوظ رہے۔

اصول ہشتگانہ کا یہ پہلا جزو ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ مدرسہ چلانے کے لئے عوام سے قطرہ قطرہ جمع کیا جائے۔ اور تمام ارباب خیر حضرات اس بات پر دھیان دیں خود بھی چندہ دیں اور دوسرے ارباب خیر حضرات سے بھی چندہ وصول کریں۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے، قدیم ذمہ داران مدرسہ اس بات کی کوشش کرتے تھے کہ مال حرام دارالعلوم میں داخل نہ ہونے پائے۔ رسیدیں ایک ایک دو دو روپے کی کٹتی تھیں اور چندہ ایسے لوگوں سے وصول کیا جاتا تھا جو رزق حلال کے پابند ہوں۔ آج کی صورت حال دگرگوں ہے آج مدرسے کو چندہ دینے والے ایک ایک لاکھ روپے کی رسیدیں کٹوا رہے ہیں اور چندہ وصول کرنے والے حضرات یہ سوچنے کی اور جاننے کی زحمت نہیں کرتے کہ کثیر رقم عطا کرنے والے کا دھندہ کیا ہے۔ آج صرف کثرت چندہ پر نظر رہتی ہے کیونکہ اس میں سفیروں کا کمیشن بھی ہوتا ہے اور اہل مدرسہ بھی اسی بات میں خوش ہوتے ہیں کہ روپیہ کہیں سے بھی آئے زیادہ سے زیادہ آئے۔ الٹی سیدھی رقمیں دارالعلوم میں آنے سے وہ روحانیت باقی نہیں رہی جو اس مدرسے کو دنیا کے تمام مدارس سے ممتاز کرتی تھی۔ اور رزق حلال کی برکتوں کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند کے طلباء بھی مستجاب الدعوات تھے۔ اب اساتذہ بھی مستجاب الدعوات نہیں ہیں اور اس میں قصور نہ طلباء کا ہے اور نہ اساتذہ کا۔ قصور اس انتظامیہ کا ہے جس کے پیش نظر زیادہ سے زیادہ رقم وصول کرنی ہے تاکہ بڑے سے بڑا بجٹ تکمیل کو پہنچے انہیں اس کی پرواہ نہیں ہے جو روپیہ وصول کیا جارہا ہے وہ حلال ہے یا حرام۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دور اقتدار میں سالانہ بجٹ ۴۸ لاکھ روپے تھا جب کہ دارالعلوم دیوبند کو قائم ہوئے سو سے زائد سال کا عرصہ ہو چکا تھا لیکن ۴۸ روپے احتیاط کو ملحوظ رکھ کر وصول کرنا مشکل تھا۔ احتیاط کو نظر انداز کر کے اور حلال و حرام کی پرواہ کئے بغیر دس کروڑ بھی وصول کرنا مشکل نہیں ہے۔

(۲) ابقائے طعام طلباء بلکہ افزائش طلباء میں جس طرح ہو سکے خیر اندیشان مدرسہ ہمیشہ ساعی رہیں۔ اصول ہشتگانہ کا دوسرا جزو طلباء کے کھانے سے متعلق ہے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کو سب سے پہلے نہ تنخواہوں کی فکر ہوئی اور نہ تعمیرات کی انہوں نے سب سے پہلے یہ ہدایت کی کہ طلباء کا کھانا ذمہ داری کے ساتھ طلباء کو عطا کیا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مدارس کو جو رقومات عوام سے وصول ہوتی ہیں ان کا اصل مصرف طلباء ہیں پھر طلباء کے طفیل میں اساتذہ تنخواہ کے مستحق ہوتے ہیں اس کے بعد دیگر مصارف کا نمبر آتا ہے اور اکابرین کی روش یہ رہی ہے کہ انہوں نے تعمیرات کو سب سے آخر میں رکھا ہے آج کل تعمیرات کا معاملہ سرفہرست ہے۔ اور خواہ مخواہ کی تعمیرات میں عوام سے وصول کی ہوئی رقم کھپادی جاتی ہے اور طلباء کے قیام وطعام میں سدھار لانے کی کوشش نہیں کی جاتی۔ طلباء کے مسائل کو سب سے آخر میں لیا جاتا ہے اور بہت بڑی ناانصافی ہے۔ اصول ہشتگانہ کے دوسرے جزو میں افزائش طلباء پر بھی زور دیا گیا ہے یعنی اہل مدرسہ کو چاہئے کہ وہ طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے بھی کوشش کریں اور طلباء کے نظم ونسق میں نکھار پیدا کریں جس مدرسے کا بجٹ ہر سال کروڑوں کے ساتھ بڑھ رہا ہے اس مدرسے میں طلباء کی تعداد ایک جگہ رکی ہوئی ہے اور ہر سال کئی ہزار طلباء مایوس اور محروم ہو کر دیوبند سے واپس ہوتے ہیں۔ اگر غیر ضروری تعمیر کو موقوف یا مختصر کر دیا جائے تو طلباء کے قیام وطعام میں ندرت پیدا کی جاسکتی ہے اور طلباء کی تعداد دوگنی تگنی ہو سکتی ہے اگر اس کے لئے مزید اساتذہ کی ضرورت پڑے تو ان کا بندوبست بھی کیا جاسکتا ہے اس طرح طلباء کو بھی راحت ملے گی اور نئے طلباء کو بھی دینی تعلیم کا موقع ملے گا اور نئے اساتذہ کو خدمت علم کرنے کی سعادت حاصل ہوگی۔ افسوس کی بات کہ انتظامیہ کی نظر نئی نئی عمارتیں بنانے پر ہے۔ جو اکابرین دیوبند کی روش کے بالکل منافی ہے۔ دارالعلوم کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے اس کی بانیوں نے تعلیم وتربیت اور دین داری کو ہمیشہ پیش نظر رکھا خوبصورت عمارتیں بنانا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔ بزرگوں نے پختہ اور خوبصورت عمارتوں کے بجائے کردار وعمل کی پختگی اور دین وایمان کی وارفتگی پر زور دیا ہے۔ آج کی انتظامیہ نہ طلباء کے مسائل میں دلچسپی رکھتی ہے اور نہ اسے اس بات کی فکر ہے کہ ہم دنیا کو اچھے علماء فراہم کرسکیں۔ آہستہ آہستہ دارالعلوم دیوبند کو مکتب کی شکل میں ڈھالا جارہا ہے بہت جلد ایسا وقت بھی آئے گا جب یہاں قرآن پڑھنے والے بچوں کی تعداد زیادہ ہوگی اور حدیث پڑھنے والے طلباء کی تعداد بہت کم۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ سے اقتدار چھینتے وقت بلند بانگ دعوے کئے گئے تھے ان کے اہتمام کو ناقص اور مطلبی بتایا گیا تھا ان پر الزام تھا کہ وہ اس مدرسہ میں وراثت جاری کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اب کیا ہو رہا ہے۔؟ بے شک دارالعلوم کا وجود پھیلتا ہی جارہا ہے لیکن دارالعلوم کی تعلیم آہستہ آہستہ بے اثر ہو رہی ہے اور تربیت کا سلسلہ تو بالکل زیرو کے برابر ہے۔ طلباء کی داڑھیاں ناپنا اور ان کے سروں پر استرے پھروانا یہ تربیت نہیں ہے۔ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ طلباء کی تربیت اس طرح کریں کہ وہ صرف شکل وصورت سے دینی مدارس کے طالب علم محسوس نہ ہوں بلکہ اپنے کردار، اپنے طرز گفتگو اور اپنی چال ڈھال سے وہ دینی مدرسے کے طالب علم

نظر آئیں۔ ان کے اخلاق کریمانہ ہوں، ان کی گفتگو میں محبت ہو اخلاص ہو وہ بحث ومباحثہ میں ماہر ہونے کے بجائے اپنی میٹھی گفتگو سے سامنے والے کو متاثر کرسکیں اور جب بھی ان سے اہل دنیا کا کوئی معاملہ ہو تو ان کے معاملہ کی نظافت سے اہل دنیا کو اندازہ ہوجائے کہ دینی مدارس کے طلباء کیسے ہوتے ہیں۔ ان کے معاملات میں کتنی صفائی ہوتی ہے ان کے اطوار کس قدر نکھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ افسوس کہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ دارالعلوم کے درودیوار کو سجانے میں مصروف ہوگئی اور تربیت کے باب پر قفل چڑھادیئے گئے اور دارالعلوم دیوبند میں "دارالتربیت" جیسی چیزیں نام کو بھی باقی نہیں رہیں۔

(۳) اصول ہشتگانہ کا تیسرا جزو یہ ہے۔

مشیران مدرسہ کو یہ بات ملحوظ رہے کہ مدرسے کی خوبی اور خوش اسلوبی ہو اپنی بات کی پچ نہ کی جائے۔ خدانخواستہ جب اس طرح کی نوبت آئے گی کہ اہل مشورہ کو اپنی مخالفت رائے اور اوروں کی رائے کے موافق ہونا ناگوار ہو تو پھر اس مدرسے کی بنیادوں میں تزلزل آجائے گا۔ القصہ تہہ دل سے بروقت مشورہ نیز اس کے پس وپیش میں اسلوبی مدرسہ ملحوظ رہے۔ سخن پروری نہ ہو اور اس لئے ضروری ہے کہ اہل مشورہ اظہار رائے میں کسی وجہ سے تامل نہ ہوں اور سامعین بہ نیت نیک اس کو سنیں یعنی یہ خیال رہے کہ اگر دوسرے کی بات سمجھ میں آجائے تو اگرچہ ہمارے مخالف ہی کیوں نہ ہو بہ دل وجان قبول کریں گے اور نیز اسی وجہ سے یہ ضروری ہے مہتمم امور مشورہ طلب میں اہل مشورہ سے ضرور مشورہ کیا کرے خواہ وہ لوگ ہوں جو ہمیشہ مشیر مدرسہ رہتے ہیں یا کوئی وارد یا صادر جو علم وعقل رکھتا ہو اور مدرسے کا خیراندیش ہو اور نیز اس وجہ سے ضروری ہے کہ اگر اتفاقاً کسی وجہ سے اہل مشورہ سے مشورے کی نوبت نہ آئے اور بقدر ضرورت اہل مشورہ کی مقدار معتدبہ سے مشورہ کیا گیا ہے تو اس وجہ سے ناخوش نہ ہو کہ مجھ سے کیوں نہ پوچھا۔ اگر مہتمم نے کسی سے نہ پوچھا تو پھر اہل مشورہ معترض ہوسکتا ہے۔

اس جزو میں کھل کر یہ بات کہہ دی گئی ہے کہ منتظم کے لئے ضروری ہے کہ وہ لوگوں سے بھی مشورہ کرتا رہے جو علم اور عقل رکھتے ہوں اور اس مدرسہ کے خیرخواہ ہوں، خواہ وہ مدرسے سے وابستہ ہوں یا نہ ہوں۔ اور صادر اور وارد کا الفاظ یہ ثابت کرتے ہیں کہ دفعتاً مدرسے میں آنے والے لوگ بھی اگر کوئی مفید مشورہ دیں تو منتظم کا فرض ہے کہ اس پر غور کرے اور بات قرین صواب ہو تو اس پر عمل بھی کرے۔ اس جزو سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ منتظم صرف شوریٰ سے ہی مشورہ کرنے کا پابند نہیں ہے لیکن اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ منتظم اپنی بات کی اینچ نہیں کرنی چاہئے اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہئے۔ حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ نے صاف صاف فرمادیا ہے کہ جب اپنی بات کی اینچ ہوگی جب ہٹ دھرمی اور اکڑ کا مظاہرہ ہوگا تو اس مدرسے کی بنیادیں ہل جائیں گی

ان میں تزلزل پیدا ہوجائے گا۔ بنیادیں ہلنے اور تزلزل پیدا ہونے سے مراد یہ نہیں ہے کہ دارالعلوم دیوبند کی عمارت زمین بوس ہوجائے گی بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ دارالعلوم جن مقاصد کے لئے قائم کیا گیا ہے وہ مقاصد فوت ہوجائیں گے اور اکابرین کی امانت میں خیانت ہوجائے گی۔

منتظمین مدرسہ کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ اصول ہشتگانہ سے اس بات کی رہنمائی بھی ہورہی ہے کہ اپنے "طے شدہ" مشیروں سے مشورہ کرنا دوراندیشی نہیں ہے کیونکہ دیکھا یہ گیا ہے کہ جب کوئی مشاورتی بورڈ طے ہوجاتا ہے یا منتظم ذاتی طور پر کچھ لوگوں کو مشورہ کا اہل سمجھنے لگتا ہے تو پھر ہر موقعہ پر ان ہی کی رائے لی جاتی ہے اور رائے دینے والے لوگ اپنی من مانیاں منتظم سے کرائے جاتے ہیں اس لئے دوراندیشی کا تقاضہ یہ ہے کہ منتظم کچھ ایسے لوگوں سے بھی مشورہ کرتا رہے جو دارالعلوم دیوبند سے وابستہ ہوں یا نہ ہوں لیکن وہ صاحب علم، صاحب ورع، صاحب عقل ہوں اور دارالعلوم کے خیرخواہ ہوں۔ کسی صاحب علم وعقل کے مشورے کو آنکھیں بند کرکے دیوار پر ماردینا اور اس کی خیرخواہی کو بدخواہی سے تعبیر کرنا ہٹ دھرمی ہے اور اسی کو اپنی بات کی اینچ کہتے ہیں۔ مولانا قاسم نانوتویؒ نے فرمایا ہے کہ اپنی بات کی اینچ نہ ہو۔ سخن پروری نہ ہو اور یہ بھی اشارہ دیا ہے کہ کسی بھی خیرخواہ کو جب وہ کوئی مفید مشورہ دے رہا ہو تو اس کو مدرسہ کا بدخواہ نہ گردانے اور نہ اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو۔

مولانا قاسم نانوتویؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ:

یعنی یہ خیال رہے کہ اگر دوسرے کی بات سمجھ میں آجائے گی تو اگرچہ وہ ہمارے مخالف ہی کیوں نہ ہوں بہ دل وجان قبول کریں گے۔

کتنی واضح بات ہے جس کو یکسر نظرانداز کردیا گیا ہے۔ بسا اوقات یہ ہوتا ہے کہ کوئی شخص دارالعلوم دیوبند کا تو خیرخواہ ہے لیکن انتظامیہ کا مخالف ہے۔ انتظامیہ اس کو اپنا مخالف سمجھتے ہوئے اس کے مفید مشورہ کو بھی نہیں سنتی نہ اس پر غور کرتی ہے اور اس کو دارالعلوم دیوبند کا مخالف گردانتی ہے جب کہ وہ دارالعلوم کا وہ مخالف نہیں ہوتا وہ صرف انتظامیہ کے خلاف ہوتا ہے اور انتظامیہ سے بھی اظہار اختلاف اس کی بدنظمیوں اور اس کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے کرتا ہے۔

آپ غور کرلیجئے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ہر صالح تنقید کو گالی باور کراکر نظرانداز کیا جارہا ہے اور اس شخص کو دارالعلوم دیوبند کا مخالف بتایا جارہا ہے جو پچھلے ۳۰ سالوں سے خود کو فاضل دارالعلوم دیوبند لکھ رہا ہے۔ اگر ہم دارالعلوم دیوبند کے بدخواہ ہوئے تو اپنی نسبت دارالعلوم دیوبند کی طرف کیوں کرتے؟

(۴) یہ بات بہت ضروری ہے کہ مدرسین مدرسہ باہم متفق المشرب ہوں اور مثل روزگار خود بین اور دوسروں کے درپے توہین نہ ہو جب اس کی نوبت آئے گی پھر اس مدرسہ کی خیر نہیں۔

اصول ہشتگانہ کا یہ چوتھا جز و پوری طرح پامال ہو چکا ہے۔ کیونکہ اب دارالعلوم دیوبند کے مدرسین ''متفق المشرب'' نہیں ہیں۔ ان کی سوچ وفکر ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ان کے درمیان ایک طرح سے فرقہ واریت پیدا ہو چکی ہے۔ میاں قابل غور بات یہ ہے کہ بانیٔ دارالعلوم دیوبند نے ''متفق المسلک'' کے الفاظ استعمال نہیں کیے بلکہ ''متفق المشرب'' کے الفاظ استعمال کیے جو ایک نازک ترین اشارہ ہے ان لوگوں کے لئے جو ذکی اور فہیم ہوں۔ آج دیوبند میں دو مدرسے چل رہے ہیں۔ دونوں مدرسے قاسمیت کا دعویٰ کررہے ہیں اور دونوں مدرسوں کا خیال یہ ہے کہ وہی مولانا قاسم نانوتویؒ کی اصل امانت ہیں۔ دونوں مدرسوں کے ذمہ داران اور مدرسین کا مسلک ایک ہے لیکن دونوں کا مشرب ایک نہیں ہے۔ مسلک ایک ہوتے ہوئے بھی دونوں کی سوچ وفکر اور دونوں کا نقطۂ نظر ایک دوسرے سے جدا ہے۔ اسی طرح دارالعلوم کی چہار دیواری میں جو مدرسین خدمت درس کررہے ہیں ان میں باہم وہ اتحاد اور وہ ارتباط نہیں ہے جو ہونا چاہئے اور اگر اتحاد و اتفاق ہے تو صرف دکھاوے کا۔ خوشامد چاپلوسی کی حد تک بتفضل نفاق اور بفضل ریاء نمود سب متحد اور متفق نظر آتے ہیں لیکن درحقیقت سب ایک دوسرے کے مخالف اور معاند ہیں اور سب ایک دوسرے کی غیبتوں میں رطب اللسان نظر آتے ہیں۔ ایسی صورت حال پیدا ہو جانے کے بعد جو واقعتاً پیدا ہو چکی ہے بانیٔ دارالعلوم کا یہ فرمانا کہ جب یہ نوبت آجائے گی تو پھر اس مدرسے کی خیر نہیں۔ ایک وارننگ ہے۔ کیا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اور ممبران شوریٰ اس وقت اپنی آنکھیں کھولیں گے جب کوئی طوفان دارالعلوم سے گزرتا ہوا ان کے گھروں میں داخل ہو جائے گا۔؟ کیا اس سے پہلے آنکھیں کھول کر اصلاح و تطہیر کی فکر نہیں کی جائے گی۔ آخر دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ بانیٔ دارالعلوم کے فرمودات سے غافل کیوں ہے۔؟

(۵) اصول ہشتگانہ کا پانچواں جزو یہ ہے۔

خواندگی مقررہ اس انداز سے جو پہلے تجویز ہو چکی یا بعد میں کوئی اور انداز مشورے سے تجویز ہو پوری ہو جایا کرے ورنہ یہ مدرسہ اول تو خوب آباد نہ ہوگا اور اگر ہوگا تو بے فائدہ ہوگا۔

اس جزو میں اس بات کی رہنمائی کی گئی ہے کہ مدرسے کی بقا اس میں منحصر ہے کہ تعلیم مکمل ہو اور جو کتابیں پڑھانے کے لئے جہاں تک بھی طے پا گئی ہوں مدرسین کے لئے ضروری ہے کہ وہاں ان کتابوں کو پڑھانے کی ذمہ داری ادا کریں۔ اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ مدرسین رخصتیں اتنی لے لیتے ہیں کہ نصاب مکمل ہو نہیں پاتا ہے وہ خانہ پری کے لئے کتابوں کی عبارتیں پڑھوا کر کتابوں کو ختم کر دیتے ہیں اس طرح طلباء تفہیم کتاب سے محروم رہتے ہیں۔ بانیٔ دارالعلوم نے فرمایا ہے کہ مدرسے کا اصل مقصد تعلیم ہے اور طے شدہ تعلیم اور طے شدہ نصاب کی اگر تکمیل نہ ہو تو پھر یہ مدرسہ آباد نہیں ہوگا اور اگر بظاہر خوشنما عمارتوں کی وجہ سے آباد اور شاداب نظر آتا ہے تو بھی وہ بے فائدہ ہوگا۔ اس سے آنکھیں مسرور ہوں گی روحیں نہیں۔

(۶) اصول ہشتگانہ کا چھٹا جزو یہ ہے۔

اس مدرسے میں جب تک آمدنی کی کوئی سبیل یقینی نہیں جب تک یہ مدرسہ انشاء اللہ بشرط توجہ الی اللہ اسی طرح چلے گا اور اگر آمدنی ایسی یقینی حاصل ہوگئی جیسے جاگیر یا کارخانہ تجارت یا کسی امیر محکم القول کا وعدہ، تو پھر یوں نظر آتا ہے کہ یہ خوف ورجا جو سرمایہ رجوع الی اللہ ہے ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ اور امداد غیبی موقوف ہو جائے گی اور کارکنوں میں باہم نزاع پیدا ہو جائے گا القصہ آمدنی اور تعمیر وغیرہ میں ایک نوع کی بے سروسامانی ملحوظ رہے۔

کتنی واضح بات ہے جو تقریباً پامال ہو چکی ہے۔ بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے اصولوں کے خلاف اب کتنے ہی مکان ایسے ہیں جن کا باقاعدہ کرایہ وصول کیا جاتا ہے اس کے علاوہ حصول چندہ میں بھی مال داروں کا ''ہر سال طے شدہ چندہ'' ایک یقینی آمدنی کے مترادف ہے۔ یہاں یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ کسی محکم القول بادشاہ کی مدد کی مخالفت بانیٔ دارالعلوم دیوبند نہیں کررہے ہیں بلکہ وہ صاف صاف یہ فرما رہے ہیں کہ اگر محکم القول بادشاہ مدد کا وعدہ بھی کرے گا تب وہ سرمایہ ہاتھ سے جاتا رہے گا جسے رجوع الی اللہ کہا جاتا ہے اس سے یہ بھی اندازہ ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کی نسبتوں کا سہارا لے کر سیاسی لوگوں کے گھروں کے چکر کاٹنا اور منسٹروں کی آؤ بھگت کرنا ان پر کچھ امید رکھنا یا دارالعلوم دیوبند کے توسط سے سیاسی لوگوں میں اپنا قدر دانی کرنا اور منسٹروں اور وزیروں میں اپنا مقام بنانا یہ سب اس توکل کے خلاف ہے جو دارالعلوم دیوبند کی روح رواں ہے۔ بانیٔ دارالعلوم فرماتے ہیں کہ ایسا جب بھی ہوگا امداد غیبی موقوف ہو جائے گی اور کارکنوں میں نزاع پیدا ہو جائے گا۔ امداد غیبی سے مراد پیسے نہیں ہیں بلکہ امداد غیبی سے مراد وہ برکتیں اور سعادتیں ہیں جن سے اکابرین مالا مال تھے اور ہم محروم در محروم ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہم باہم انتشار و افتراق کا شکار ہیں اور سب کی سوچ وفکر کی سمتیں ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں۔ بانیٔ دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ یہ بھی فرماتے ہیں۔ آمدنی اور تعمیر وغیرہ میں ایک طرح کی بے سروسامانی ملحوظ رہے۔ اصول ہشتگانہ کے اس جزو کا کس درجہ قتل عام ہوا ہے۔ اس سے ہر وہ شخص واقف ہے جو اپنی پیشانی پر دو آنکھیں اور اپنے کاسۂ سر میں دو تولے عقل رکھتا ہو۔

آمدنی کی کوئی حد اور انتہا ہی نہیں ہے۔ ہر سال بجٹ میں کروڑوں کا اضافہ ہوتا رہا ہے اور دارالعلوم دیوبند کو کبھی قرض لینے کی نوبت نہیں آتی۔ پیسہ پانی کی طرح برس رہا ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ قول اللہ سے ڈرنے والے دلوں پہ دستک دیتا ہے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ

کرام سے مخاطب ہوکر یہ بھی فرمایا تھا کہ مجھے تمہاری غربت وناداری کا خوف نہیں ہے مجھے اندیشہ ہے اس بات کا کہ دولت کی ریل پیل ہوگی اور تمہارے قدم ایمان اور تقوے کی زمین پر لڑکھڑا جائیں گے۔(اوکما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام)

بانیٔ دارالعلوم نے یہ بھی فرمایا ہے کہ آمدنی میں اگر بے سروسامانی رہے گی تو رجوع الی اللہ کا سرمایہ اپنے ہاتھوں میں رہے گا اور یہی بے سروسامانی اگر تعمیر میں بھی باقی رہے گی تب بھی رجوع الی اللہ کا سرمایہ اپنے ہاتھوں میں رہے گا۔ آج کی صورت حال بالکل بدلی ہوئی ہے۔کسی عمارت کی ایک دیوار بوسیدہ ہوتی ہے تو اس دیوار کی مرمت کرانے کے بجائے پوری عمارت کو ڈھادیتے ہیں اور نئی عمارت بنانے کے لئے کروڑوں روپے داؤں پر لگادیتے ہیں۔اتنے روپے کہ اتنے روپوں میں ایک دینی مدرسہ قائم ہوسکتا ہے۔دس مسجدیں تعمیر ہوسکتی ہیں اور ایک ہزار طلباء کا سالانہ خرچ نکل سکتا ہے۔آج دارالعلوم دیوبند کی عمارتوں میں بے سروسامانی نظر نہیں آتی۔آج کی عمارتیں "تاج محل" سے آنکھیں لڑارہی ہیں البتہ کردار وعمل اور خوف آخرت کی چہار دیواروں میں بے سروسامانی نظر آتی ہے۔اس چہار دیواری میں ایسے سناٹے بکھرے ہوئے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

(۷) سرکاری شرکت اور امراء کی شرکت بھی زیادہ مضر معلوم ہوتی ہے۔

اصول ہشتگانہ کا یہ جزو بے چارہ کئی مرتبہ پامال فغاں ہوچکا ہے۔ایک باراس مدرسے میں اندرا جی آئی تھیں اس کے بعد مدرسے میں زبردست افتراق پیدا ہوگیا تھا اور اس مدرسے کے دو ٹکڑے ہوکر رہ گئے لیکن علماء کی آنکھیں ابھی تک نہیں کھلیں۔بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے اصول کی حقیقت ابھی واضح نہ ہوسکی۔وہ پھر سونیا گاندھی اور منموہن سنگھ جیسے لوگوں کی یہاں مدعو کرنے کے چکر میں لگے رہتے ہیں کس قدر عاقبت نااندیش ہیں وہ لوگ جو بانیٔ دارالعلوم کی ہدایتوں کو اپنے پیروں تلے روندر ہے ہیں، منتشر ہوگئے ہیں۔ایک دھڑ سے دو دھڑ بن گئے ہیں، اضطراب پیدا ہوگیا ہے بے چینیاں اس مدرسے کی زینت بن کررہ گئی ہیں لیکن ہماری سوچ وفکر وہی ہے جو کل تھی۔اپنے بڑوں کی ناقدری اور ان کے احکامات سے روگردانی کرنے والے لوگ دولت مند تو بن سکتے ہیں لیکن دین دار کہلانے کے مستحق نہیں ہوتے یہ الگ بات ہے کہ ان کا ظاہر ان کی دین داری کو ثابت کرتا ہے۔

کاش ہم نے بانیٔ دارالعلوم دیوبند کے فرمودات پر عمل کیا ہوتا اور ہم نے ان وزیروں کو بلانے کی حماقتیں نہ کی ہوتیں جو صرف مدارس کے نہیں درحقیقت اسلام کے بھی مخالف ہیں۔ان کے پہلو میں بیٹھ کر اترانا یا خود تمیں مارخاں سمجھنا دین اسلام کی بھی تذلیل اور اس دارالعلوم کی بھی جس کی وجہ سے آج ہم پانچویں سواروں میں شامل ہیں۔

(۸) اصول ہشتگانہ کا آخری جزو یہ ہے۔

نامقدور ایسے لوگوں کا چندہ زیادہ موجب برکت معلوم ہوتا ہے جس کو اپنے چندے سے ناموری نہ ہو۔بالجملہ حسن نیت اہل چندہ زیادہ پائیداری کا سامان معلوم ہوتا ہے۔

اس آخری جزو میں بانیٔ دارالعلوم دیوبند نے فرمایا ہے کہ چندہ ایسے لوگوں کا بابرکت ہوتا ہے جو ریا ونمود کے لئے دارالعلوم دیوبند کی مدد نہیں کررہے ہیں بلکہ ان کی نیت صاف ستھری ہو اور ان کا مقصد رضاء خداوندی کے سوا کچھ نہ ہو، اصول ہشتگانہ کی یہ شق بھی کافی حد تک پامال ہوچکی ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ وصول کرنے کی دھن، یہ سوچنے نہیں دیتی کون مخلص ہے اور کون ریاکار۔ ہم مان لیتے ہیں کہ چندہ براہ راست چندہ دہندگان سے مہتمم وصول نہیں کرتا لیکن حضرت مہتمم صاحب سفیروں کو کوئی ایسی ہدایت تو دیدیتے کہ انہیں کیسے لوگوں سے چندہ لینا چاہئے اور کیسے لوگوں سے نہیں۔حضرت مہتمم صاحب بزبان خاموشی یہی تو کہتے ہیں کہ لاؤ اور زیادہ سے زیادہ لاؤ اور کہیں سے بھی لاؤ۔ چنانچہ رقومات کے معاملے میں رطب ویابس نے وہ ستم ڈھائے ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔اور مشکوک رقومات نے جسموں میں منتقل ہوکر روحوں کو اپاہج کردیا ہے اور فطری طور پر علم وعمل کی ہم ان منفعتوں سے محروم ہوگئے ہیں جو ہمارے بزرگوں کا ترکہ تھیں۔اب دور دور تک نظر ڈالئے تو بڑی مایوسی ہوتی ہے۔نہ خشیت، نہ تقویٰ، نہ تدین، نہ نظافت نہ مومنانہ جرأت اور نہ کردار کی صلابت۔ مادر علمی کی گود میں ہیں اور کردار کے اعتبار سے یتیم ویسیر ہیں کیونکہ ہمیں جو غذا فراہم کی جارہی ہیں وہ ہماری روحوں کو پنپنے نہیں دیتی وہ ہمیں اس حیا سے بھی بہرہ ور نہیں کرتی جو ایمان کا سب سے آخری جزو ہے۔سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد ابن ابی وقاصؓ سے فرمایا تھا تو اپنے رزق کو حلال کرلے تو مستجاب الدعوات ہوجائے گا۔آج ہم حلال وحرام ہی سے غافل ہیں اور ہم نے دارالعلوم دیوبند کے جسم کو پھیلانے کے لئے اپنے مانگنے والے دامن کو جو پھیلادیا ہے اس میں سب طرح کے لوگوں کی آمدنیاں اس طرح سمٹ آتی ہیں جس طرح فقیر کی جھولی میں لوگ ہر طرح کی چیزیں ڈال دیتے ہیں۔غذا کا اثر مرتب ہوتا ہے صرف سوچ وفکر سے کسی غذا کی غذائیت سے تبدیل نہیں ہوجاتی اگر ہم سرسوں کے تیل کو اصلی گھی سمجھ کر کھانے لگیں تو سرسوں کا تیل اصلی گھی نہیں بن جائے گا۔سرسوں کا تیل سرسوں کا تیل ہی رہے گا۔وہ ہماری خوش گمانی کی وجہ سے روغن خالص نہیں بنے گا اور اس کے وہی اثرات مرتب ہوں گے جو سرسوں کے تیل کے ہوتے ہیں۔ہر مدرسے کے مہتمم کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے طلباء اور اساتذہ کو ایسی غذا میں فراہم کرے جو خالص ہوں ان میں کسی طرح کی ملاوٹ نہ ہو۔طلباء اور اساتذہ کو سب طرح کی رقمیں کھلانا ان کے ساتھ ظلم وستم

کے مترادف ہے کیونکہ الٹی سیدھی رقومات سے روحیں بیمار ہوجاتی ہیں اور دینی مدارس کا مقصد فوت ہوجاتا ہے۔

اے عزیز طلباء! سمع خراشی کی معافی۔ یہ ہمارا ایک درد تھا جو الفاظ کی صورت میں کاغذ پر بکھر گیا۔ لیکن ہمیں یقین ہے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اس دردِ دل کو گالی سمجھ کر نظر انداز کردے گی اور پھر اس کے بعد میں اس کے سوا اور کیا عرض کروں۔

یارب نہ وہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات
دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زبان اور

ایک ضروری اعلان

جو حضرات مولانا حسن الہاشمی سے بحیثیت شاگرد روحانی تربیت حاصل کررہے ہیں اور سورۂ یٰسین کے چلّوں میں مصروف ہیں یا کتابچے کے سب مراحل سے گزر چکے ہیں وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ پر مندرجہ ذیل تفصیلات لکھ کر بھیج دیں۔

(۱) اپنا مکمل نام۔ (۲) ولدیت۔ (۳) ٹی نمبر۔ (۴) اپنا مکمل پتہ اور اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر۔

امید ہے کہ تمام حضرات توجہ دیں گے اور تاخیر سے کام نہیں لیں گے۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن نمبر: ۲۴۷۵۵۴۔

خوش خبری

الحمدللہ مولانا حسن الہاشمی سے تعلیم و تربیت حاصل کرنے کا سلسلہ بڑھتا چلا جارہا ہے۔ سبھی حضرات واقف ہیں کہ شاگرد بننے کے لئے چند باتوں کی پابندی ضروری ہے۔

(۱) پانچ سو روپے کا منی آرڈر۔

(۲) اپنے تین عدد پاسپورٹ سائز کے فوٹو۔

(۳) اپنے والدین کا نام۔

(۴) اپنی تاریخ پیدائش۔

(۵) اپنا پتہ اور اپنا فون نمبر۔

جو لوگ ۳۰؍ اپریل تک شاگرد بننا چاہیں ان کے لئے ایک خصوصی رعایت یہ رہے گی کہ انہیں ایک سال تک ماہنامہ طلسماتی دنیا مفت بھیجا جائے گا۔ اس رعایت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے فوراً ہم سے رابطہ قائم کریں۔ دینی مدارس کے طلباء کے لئے ایک خصوصی رعایت یہ ہے کہ انہیں صرف سو (۱۰۰) روپے روانہ کرنے ہوں گے اور اپنے مدرسے کا مکمل نام و پتہ روانہ کرنا ہوگا۔ واضح رہے کہ دینی مدرسہ کے طلباء سو (۱۰۰) فیس ادا کرکے شاگرد تو بن جائیں گے لیکن ایک سال تک طلسماتی دنیا والی اسکیم سے بہرہ ور نہیں ہوں گے۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند (یوپی)

پن نمبر: ۲۴۷۵۵۴

از قلم
مولانا سید حسن صاحبؒ، مفسر قرآن

بیان حقیقت درود شریف

آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (پ۲۲، ع۴)

ترجمہ : اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمتیں نازل فرماتے ہیں نبی علیہ السلام پر اے ایمان والو تم بھی ان پر کثرت سے درود وسلام بھیجا کرو۔

اس آیت کریمہ میں خداوند تعالیٰ شانہٗ نے نبی کریم ﷺ کی کرامت عظیمہ اور منزلت عالیہ کو بیان فرمایا کہ خالق جمیع عوالم نبی آخر الزماں ﷺ پر صلوٰۃ نازل فرماتے ہیں، یہاں پر صلواۃ نازل کرنے سے کیا مراد ہے اس میں علماء صالحین کی مختلف رائیں ہیں۔ حضرت امام بخاریؒ نے حضرت ابوالعالیہؒ سے نقل فرمایا کہ مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ آپ کی ثناو تعریف ملائکہ کے سامنے بیان فرماتے ہیں۔ ظاہر ہے اس میں نبی کریم ﷺ کی بڑی عظیم الشان تعظیم ہے کہ خود خالق عالم رحمۃ للعالمین ﷺ کی تعریف حضرات ملائکہ علیہم السلام کے سامنے ذکر فرماتے ہیں۔

علامہ ابن قیم نے جلاءِ الافہام میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی تفسیر میں یُبَارِکُوْنَ عَلَیْہِ کے الفاظ نقل فرمائے ہیں لیکن علامہ ابن قیمؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ تفسیر حضرت ابوالعالیہ کی تفسیر کے منافی نہیں اس لئے کہ حق تعالیٰ کی جانب سے نزول برکت، ثناء وارادہ تکریم و تعظیم کو شامل ہے۔ چنانچہ لفظ صَلِّ عَلَیْہِ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے لئے بَارِكْ عَلَیْہِ کا صیغہ بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

حضرت سفیان ثوریؒ اور بہت سے علماء کرام کی رائے یہ ہے کہ مراد لفظ صلوٰۃ سے جب کہ حق تعالیٰ کی جانب منسوب ہو خاص رحمت پروردگار عالم ہے جو کہ نبی کریم ﷺ پر مخصوص طور سے نازل ہوا کرتی ہے۔

علامہ ابن قیم نے جلاء الافہام میں تحریر فرمایا کہ صَلوٰۃ اللّٰہ کی دو قسمیں ہیں۔ اول صلوٰۃ عامہ دوم صلوٰۃ خاصہ۔ صلوٰۃ عامہ کا تعلق تمام مؤمنین سے ہے جیسے کہ آیت کریمہ ھُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰئِکَتُہٗ الآیۃ سے معلوم ہوتا ہے اور اس صلوٰۃ عامہ کا ثبوت عامہ مؤمنین کے حق میں احادیث نبویہ میں بصراحت موجود ہے جیسے (۱) اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اٰلِ ابی اوفیٰ (۲) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْكِ وَ عَلٰی زَوْجِكِ صلوٰۃ خاصہ کا نزول صرف انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے۔ اس صلوٰۃ خاصہ کا اکمل مرتبہ ہمارے نبی کریم رحمۃ للعالمین صلوٰۃ اللہ علیہ وسلام کے لئے مخصوص ہے۔ انتہی

احقر مؤلف عرض کرتا ہے کہ تحقیق علماء متاخرین کی یہ ہے کہ لفظ صلوٰۃ انبیاء علیہم السلام کا شعار بن گیا ہے اس لئے لفظ صلوٰۃ کو انہیں کے ساتھ مخصوص رکھنا چاہئے۔ گو اصل کے اعتبار سے یہ عام تھا جیسے کہ علامہ ابن قیمؒ نے فرمایا ہے کہ ہم کسی بزرگ یا ولی کے لئے بھی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ نہیں کہہ سکتے، اس رحمت خاص کی بنا پر قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کو رحمۃ للعالمین کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔

قال اللہ عزوجل وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ : اور ہم نے نہیں بھیجا آپ کو مگر تمام جہان والوں کے باعث رحمت بنا کر۔

اس آیت شریفہ میں آپ کو تمام اہل دنیا کے لئے رحمت اس لئے قرار دیا گیا ہے کہ آپ کی ذات مقدسہ صلوات اللہ علیہ وسلامہ کی خاص کرامت یہ ہے کہ آپ علاوہ مومنین کے کفار کے لئے بھی رحمت ہیں۔ چنانچہ قرآن پاک میں ایک جگہ پر ارشاد فرمایا ہے مَا کَانَ اللّٰہُ لِیُعَذِّبَھُمْ وَ اَنْتَ فِیْھِمْ [1] چنانچہ کفار مکہ پر آپ کی موجودگی کی وجہ سے عذاب عام نازل نہ ہوا نیز آپ کی برکات میں سے یہ بھی ہے کہ باوجود کثرت معاصی وارتکاب کبائر امت محمدیہ میں صورتوں کا مسخ ہونا تمام شہروں کا تباہ و برباد ہونا لوگوں کا زمین میں دھنسنا وغیرہ عام عذابات نہ ہوں گے۔ جیسے امم سابقہ پر نازل ہوتے تھے [2]۔

اور حضرت ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ لفظ صلوٰۃ جب خداوند تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ عفو و رحمت و برکت نازل فرماتے ہیں، انعامات عالم دنیا اور آخرت عطا فرماتے ہیں۔

---

[1] اللہ تعالیٰ کی شان سے بعید ہے کہ کفار کو اس وقت عذاب دیں جب کہ آپ ان میں موجود ہوں۔
[2] [illegible] (شاہد حسن غفرلہ [illegible] دارالعلوم دیوبند)

بعض علماء فرماتے ہیں کہ لفظ صلوٰۃ جو کہ خداوند قدوس کی ذات سے انتساب رکھتا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ حق تعالیٰ آپ کا تذکرہ خوبیوں، بھلائیوں کے ساتھ اپنے بندوں میں شائع اور مشہور فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس کا ظہور اس عالم میں ہو رہا ہے کہ ہر ایک انسان خواہ وہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو بشرط عقل و انصاف نبی کریم ﷺ سے عقیدت و عظمت کا تعلق ضرور رکھتا ہے۔ اسی طرح جنات اور ملائکہ بھی آپ کی برتری کے قائل و معترف ہیں۔

الحاصل اس آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ حق جل مجدہٗ عم نوالہٗ نبی کریم ﷺ پر خصوصی الطاف اور نعمتیں نازل فرماتے ہیں۔ اس کے بعد آیت کریمہ میں ملائکہ علیہم السلام کے متعلق فرمایا گیا ہے کہ تمام فرشتے خواہ کسی منزلت اور مرتبت پر فائز ہوں۔ نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ فرشتوں کے صلوٰۃ بھیجنے سے کیا مراد ہے۔ اس میں بھی علماء محققین کی چند رائیں ہیں۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ صلوٰۃ ملائکہ سے مراد فرشتوں کا برکت نازل کرنا ہے اور حضرت ابوالعالیہؒ فرماتے ہیں کہ صلوٰۃ ملائکہ سے مراد فرشتوں کا دعا کرنا ہے (رواہما ابن کثیر) اور حضرت ابن عباسؓ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ صلوٰۃ ملائکہ سے مراد یہ ہے کہ فرشتے نبی کریم ﷺ کے لئے دعاء رحمت فرماتے ہیں۔ حضرت سفیان ثوریؒ اور علماء صالحین کی ایک جماعت کا قول یہ ہے کہ صلوٰۃ ملائکہ سے مراد یہ ہے کہ فرشتے نبی کریمؐ کے لئے استغفار فرماتے ہیں (رواہ ابن کثیر) حضرت ملاعلی قاریؒ نے شرح شفاء قاضی عیاضؒ میں حضرت دلجیؒ سے نقل فرمایا ہے کہ یہاں پر استغفار سے مراد یہ ہے کہ ملائکہ حق تعالیٰ سے مغفرت کے لئے سفارش فرماتے ہیں اور قلب میں الہام امور خیر کرتے ہیں اور عبادت کے اسباب جمع کرتے ہیں اور جس قدر سعی عبادت کے لئے آنحضرت ﷺ کے مرتبۂ رفیع کے مناسب ہو اس کو بجالاتے ہیں۔ بہرحال آیت کریمہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کا ایسا عالی رتبہ ہے کہ آپ کے حق میں تمام فرشتے دعا کرتے ہیں، الہام امور خیر کرتے ہیں، اس بیان سے یہ بات بھی سمجھ میں آگئی کہ نبی کریم علیہ السلام تمام ملائکہ مقربین سے اشرف و اعلیٰ ہیں، اس لئے حق تعالیٰ شانہٗ نے ملائکہ علیہم السلام کو ادائے صلوٰۃ کے لئے مقرر و مامور فرمایا ہے جس کی ادائیگی میں یہ مخلوق نورانی (علیہم السلام) ہمیشہ مصروف ہے۔

جذب القلوب میں بحوالۂ کتاب دارمی نقل فرمایا ہے کہ حضرت کعبؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت صدیقہ عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان کی مجلس میں حضرت رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک ہوا اس سلسلہ میں حضرت کعبؓ نے فرمایا کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ اس روز ستر ہزار فرشتے قبر مطہر معطر حضرت رسول اللہ ﷺ پر نازل نہ ہوتے ہوں اور آپ پر درود نہ بھیجتے ہوں اور جب شام ہوتی ہے تو وہ فرشتے آسمان پر پہنچ جاتے ہیں اور دوسرا گروہ اس عدد کے مطابق اترتا ہے اور درود پڑھنے میں مشغول رہتا ہے۔ یہ سلسلہ برابر قائم رہے گا کہ جب تک آپ قبر معلیٰ سے برآمد ہوں گے (یعنی قیامت تک) اور برآمد ہونے کے وقت بھی ستر ہزار فرشتے آپ کے گرداگرد ہوں گے۔ انتہی

اس روایت سے صلوٰۃ ملائکہ کی ایک اور صورت معلوم ہوئی کہ جس سے رسول کریم ﷺ کی تعظیم کا مظاہرہ روزانہ ثابت ہوتا ہے اور جس طرح حضرت آدم علیہ السلام کے لئے ملائکہ نے سربسجود ہو کر اقرار خلافت الٰہی و اظہار تعظیم فرمایا اس طرح روزانہ ستر ہزار فرشتوں کی تعداد دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہو کر اظہار عقیدت و محبت و اقرار علو مرتبت فرماتے ہیں۔ (**صلوات اللہ علیہ و سلامہ بعدد الملائکۃ والنبیین**) جب خداوند تعالیٰ نے اپنے محبوب ترین نبی (صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ) کا اس قدر رفعت و مرتبت کا ذکر فرمایا تب عام اہل ایمان کو بھی مخاطب فرمایا کہ اے ایمان لانے والو تمہارا بھی یہ فریضہ ہے کہ تم سب رسول کریم (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) پر صلوٰۃ و سلام بھیجا کرو تا کہ جیسے کہ ملاء اعلیٰ اور عالم بالا کے باشندے یعنی ملائکہ علیہم السلام میرے محبوب ترین بندے خاتم رسل محمد ﷺ پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں، اسی طرح تم عالم پست اور عالم دنیا کے رہنے والو صلوٰۃ و سلام بھیجتے رہو تا کہ رحمۃ للعالمین (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) کی ثناء عالم بالا اور عالم دنیا دونوں میں نہایت کمال کے ساتھ قائم رہے۔

الحاصل مسلمانوں کو اس حکم دینے سے مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ پر جو جناب رسول اکرم ﷺ کے حقوق و احسانات ہیں ان کو درود پڑھنے کے ذریعہ سے اہل اسلام بجالائیں۔ نیز اس درود شریف سے حضور سرور کائنات ﷺ کے مراتب عالیہ میں بھی ترقی ہونا ممکن ہے کیوں کہ ترقی کی کوئی حد نہیں اور خود دعا کرنے والے کو بھی اس سے نفع ہوتا ہے اس لئے کہ اس نے حق تعالیٰ کا حکم بجالایا اور آپ کی تعظیم کا حق ادا کیا ہے۔ آیت کریمہ میں حکم درود کے متعلق علماء اہل تحقیق نے فرمایا کہ یہ امر فرضیت کے لئے ہے اس لئے ہر مسلمان کو عمر بھر میں ایک دفعہ درود بھیجنا فرض ہے جس طرح کہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا ایک دفعہ کہنا فرض ہے اور جس مجلس میں آپ کا ذکر مبارک ہو رہا ہو وہاں ایک دفعہ درود پڑھنا واجب ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے وہ شخص ذلیل و خوار ہوئے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر درود نہ پڑھے اور دوسری روایت میں ہے کہ بڑا بخیل وہ انسان ہے کہ جس کے سامنے میرا

تذکرہ کیا جائے پھر بھی وہ مجھ پر درود نہ پڑھے (رواہما الترمذی) اور اس سے زیادہ ایک مجلس میں مستحب ہے، نیز جب اسم مبارک رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہ کا ذکر کرے یا کسی سے سنے تو ہر مرتبہ درود شریف پڑھے اور یہی حکم تحریر کا ہے، بعض علماء نے کہا ہے کہ اس موقعہ پر درود شریف پڑھنا واجب ہے اور اس کی پابندی سلف صالحین سے ماثور ہے۔ چنانچہ علماء حدیث ہر جگہ اسم مبارک کے ساتھ لفظ ﷺ تحریر فرماتے ہیں باوجود کثرت تکرار کے ذرا غفلت نہیں کرتے اور نماز میں تشہد کے بعد امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک درود شریف پڑھنا سنت ہے۔

فائدہ : نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھنے کا حکم اس امت کی خصوصیات میں سے ہے۔ چنانچہ اور کسی امت کو یہ حکم نہیں دیا گیا کہ وہ نبی پر درود وسلام پڑھیں، ہمارے نبی رحمۃ للعالمین (صلوات اللہ علیہ وسلامہ) پر درود وسلام پڑھنے کا حکم سن ۲ھ میں نازل کیا گیا ہے۔ (**کما نقله السخاوی فی القول البدیع و ابوذر الهروی**) اور بعض علماء فرماتے ہیں کہ اس سے پہلے شب معراج میں نازل ہوا تھا۔ الغرض جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے باادب عرض کیا کہ یارسول اللہ اب تک حق تعالیٰ کا یہ فضل رہا ہے کہ جو انعام اور خیر آپ پر نازل کی گئی اس میں ہم لوگوں کو بھی شریک کیا گیا ہے تو کیا اس انعام خداوندی میں کچھ ہمارا بھی حصہ ہے۔ ابھی نبی اکرم فخر آدم و بنی آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ جواب نہیں ارشاد فرمایا تھا کہ آیت کریمہ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ وَ مَلٰٓئِکَتُهٗ الآیۃ نازل ہوئی جس میں تمام اہل ایمان کو بشارت دی گئی کہ حق تعالیٰ کی جانب سے صلوٰۃ تمام مومنین پر نازل ہوتی ہے گویا صلوٰۃ اس صلوٰۃ سے جو سرور کائنات ﷺ پر نازل ہوتی ہے نہایت ادنیٰ ہوتی ہے لیکن پھر بھی بہت بڑا شرف اہل ایمان کو نصیب ہوا (تنقیح المرام قطب الارشاد بتصرف واضافہ)

فائدہ : آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کے متعلق عبدوس رازی سے حافظ ابن بشکوال نے نقل فرمایا ہے کہ جس شخص کو کسی مرض یا پریشانی کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو وہ اس آیت کی تلاوت کرے تو انشاء اللہ اس کو نیند آجائے گی (راقم الحروف نے بھی اس کا تجربہ چند بار کیا ہے) اور ابن ابی الدنیا نے ابن ابی فُدیک سے نقل فرمایا کہ جو کوئی اس آیت کریمہ کو سرور کائنات ﷺ کے روضہ مقدسہ کے قریب پڑھے پھر صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا مُحَمَّدُ ستر مرتبہ کہے تو اس کو فرشتہ پکار کر کہتا ہے کہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَافُلَانُ لَمْ یُسْقَطْ حاجۃ.

ترجمہ : خدا کی رحمت تجھ پر بھی ہو اے فلاں شخص تیری کسی حاجت کو رد نہ کیا جائے۔

فضائل اور درود شریف کی برکتیں

درود شریف کے فائدے دو قسم کے ہیں۔ ایک فائدہ دنیوی دوسرا فائدہ آخروی علماء کرام نے بہت زیادہ دونوں قسم کے فوائد بیان فرمائے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ ان سب فوائد سے قطع نظر اتنا ہی فائدہ کافی ہے کہ مسلمان کی زبان پر حضور سرور کائنات ﷺ کا ذکر مبارک اور آپ کے لئے حق تعالیٰ سے دعاء رحمت ہو کیوں کہ یہ خود مستقل عظیم الشان نعمت ہے اور ہر امتی کے لئے سعادت کبریٰ ہے کہ وہ اپنے نبی ﷺ کے ذکر مبارک میں مشغول رہے لیکن ہم بغرض تشویق و ترغیب بمصداق ''مشتے نمونہ از خروارے'' چند اہم فوائد دنیوی و اخروی بالاختصار مع سند یہاں پر درج کرتے ہیں تاکہ ان فوائد سے واقف ہو کر قلوب کو درود شریف کی رغبت تام پیدا ہو جائے۔

درود شریف سے منافع آخرت

درود شریف سے دین دنیا کے بے شمار فائدے ثابت ہیں۔ ان میں سے خاص خاص اہم فائدے ذکر کئے جا رہے ہیں۔

برکت (۱) : حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کیا کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب کوئی شخص مجھ پر سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو اس کی طرف متوجہ فرماتے ہیں یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (کتاب الصلوٰۃ عن ابی داؤد) مطلب یہ ہے کہ عالم شہود اور عالم استغراق سے میری توجہ سلام بھیجنے والے کی جانب مائل کر دیتے ہیں اور میں سلام کا جواب دیتا ہوں چنانچہ شیخ ابوالحسنؒ ابن عبد کافی نے اس روایت کی مراد یہ بیان فرمائی ہے کہ یہاں پر روح واپس آنے کا مطلب یہ ہے کہ روح مبارک علی صاحبہ الف الف صلوٰۃ وسلام مشتغل بشہود حضرت آلہی متوجہ بجانب ملاء اعلیٰ رہتی ہے لیکن جب کوئی درود شریف پڑھتا ہے تو روح مبارک اس وقت سلام کی طرف متوجہ ہو جاتی ہے تاکہ سلام کا جواب مرحمت کیا جائے (نقلہ فی کتاب الصلوٰۃ والبشر)

برکت (۲) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ سب سے زیادہ قیامت میں میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ (ترمذی عن عبداللہ ابن مسعودؓ)

فائدہ : مؤلف کتاب الصلوٰۃ والبشر فی الصلوٰۃ علی سید البشر فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں بشارت ہے علماء حدیث کے لئے کیوں کہ وہ حضرات نبی کریم ﷺ پر کثرت سے درود شریف شب و روز پڑھتے

ہیں۔ بولنے اور کام کرنے میں لکھنے پڑھنے میں درود شریف کا بکثرت استعمال فرماتے ہیں اسی وجہ سے حضرت ابوالیمنؒ ابن عساکر فرماتے ہیں کہ حقیقت میں علماء حدیث حق تعالیٰ کے یہاں قرب میں سب علماء زیادہ ہوں گے اور رسول کریم ﷺ کا وسیلہ بھی ان کو زیادہ میسر ہوگا۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ عُلَمَاءِ الْحَدِيْثِ الَّذِيْنَ اَنْفَقُوْا جُهْدَهُمْ فِي تَحْقِيْقِهٖ آمين يَاأَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

برکت (۳) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھتا ہے حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور اس کا مرتبہ دس درجہ بلند ہوتا ہے اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ (نسائی، معجم کبیر طبرانی عن انسؓ)

فائدہ : یہ روایت مختلف صحابۂ کرامؓ سے منقول ہے جیسا کہ کتاب الصلوٰۃ والبشر میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

برکت (۴) : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ شخص عرش کے سایہ میں ہوگا۔ (قیامت کے روز) (رواہ دیلمی)

برکت (۵) : درمختار میں اصبہانی سے نقل فرمایا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر درود پڑھے وہ حق تعالیٰ کے یہاں قبول ہوجائے تو اَسّی برس کے گناہ اس شخص کے محو ہوجاتے ہیں۔

فائدہ : یہ روایت کتاب الصلوٰۃ والبشر میں اس طرح ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو درود مجھ پر پڑھا جاتا ہے وہ پل صراط پر نور بن کر سامنے آئے گا اور جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز اسّی مرتبہ درود پڑھے اس کے اسّی برس کے گناہ محو ہوجاتے ہیں۔

فائدہ : کنزالبرکات میں نقل فرمایا ہے کہ ایک بزرگ نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا، عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ فلاں شخص نے مجھ سے کہا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کے دن سو مرتبہ درود پڑھے گا اس کے اسّی برس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے، کیا یہ واقعی آپ کا ارشاد مبارک ہے، نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک یہ میری حدیث ہے۔

برکت (۶) : کتاب شفاء میں ہے کہ ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو مسلمان مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ فرشتہ اس درود کو پہنچاتا ہے اور نام لے کر کہتا ہے کہ فلاں شخص اس طرح درود بھیجتا ہے۔

برکت (۷) : حضرت ابویعلی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود کی کثرت کرو کہ درود گناہوں کے لئے پاکی اور ہر طرح کی ظاہری و باطنی جانی و مالی پاکیزگی درود کے ذریعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

برکت (۸) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو آدمی مجھ پر درود بھیجتا ہے، فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں یعنی اس کے لئے دعاء رحمت فرماتے ہیں جب تک کہ وہ مجھ پر درود بھیجتا رہے۔ (رواہ امام احمد وابن ماجہ)

برکت (۹) : ارشاد فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ جو شخص درود بھیجے مجھ پر کسی کتاب میں ہمیشہ اس پر درود بھیجتے رہیں گے۔ فرشتے جب تک میرا نام اس کتاب میں رہے گا یعنی اس کے لئے دعا رحمت فرماتے رہیں گے۔ (راوہ طبرانی)

برکت (۱۰) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص صبح کو مجھ پر دس دفعہ درود پڑھے اور شام کو دس دفعہ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (رواہ طبرانی)

برکت (۱۱) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے دن ہول اور خطروں سے وہ شخص زیادہ محفوظ رہے گا جو دنیا میں مجھ پر درود زیادہ بھیجتا ہوگا۔ (دیلمیؒ نے حضرت انسؓ سے نقل فرمایا ہے)۔

برکت (۱۲) : حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ درود شریف کی برکت سے نبی کریم ﷺ کی محبت زیادہ ہوتی ہے اور دل میں محاسن نبویہ (علی صاحبہا الف الف سلام) پیدا ہوتے ہیں اور قیامت کے روز نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام درود پڑھنے والے کے ساتھ مصافحہ فرمائیں گے اور درود شریف کی برکت سے زیارت جمال جہاں آرا سرور دو جہاں ﷺ کی خواب میں نصیب ہوتی ہے۔

برکت (۱۳) : حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یا (سیدنا) محمدؐ تحقیق کہ حق تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو تجھ پر دس مرتبہ درود پڑھے اس کے لئے امان واجب ہوجاتا ہے یعنی اس کی برکت سے عذاب آخرت سے امن نصیب ہوگا۔ (اخرجہ ابن بشکوال)

فائدہ : ایک روایت حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک طویل سجدہ (علاوہ نماز کے) کرتے ہوئے دیکھا فراغت کے بعد آپ نے سجدہ کی وجہ خاص دریافت فرمائی، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرئیل یہ بشارت لائے تھے کہ جو کوئی آپ پر صلوٰۃ وسلام ایک مرتبہ پڑھے گا۔ حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت وسلامتی نازل فرمائیں گے۔ اس بشارت پر سجدہ کرکے حق تعالیٰ کا شکر ادا کررہا ہوں (نقلہ عن ابن ابی عاصم و اسماعیل القاضی بسند جید فی کتاب الصلوٰۃ والبشر)

برکت (۱۴) : طبرانی نے حضرت انسؓ سے نقل فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود پڑھے اس پر حق تعالیٰ دس مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتے ہیں (مراد اس سے نظر رحمت فرمانا ہے اور جو کوئی دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس پر حق تعالیٰ سو مرتبہ صلوٰۃ نازل فرماتے ہیں (یعنی سو بار نظر رحمت فرماتے ہیں) اور جو شخص سو مرتبہ مجھ پر درود پڑھے تو حق تعالیٰ شانہٗ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نفاق اور دوزخ سے بری ہونے کا حکم تحریر فرماتے ہیں۔ (مگر یہ تحریر عام نظروں سے مخفی ہوتی ہے) اور قیامت کے دن اس کو شہیدوں کے ہمراہ رکھیں گے۔

برکت (۱۵) : حضرت ابو کاملؓ نقل فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی رات کو تین مرتبہ درود شریف محبت و شوق سے پڑھے حق سبحانہٗ کے ذمہ اس کا یہ حق لازم ہو جاتا ہے کہ اس کے دن رات کے سب گناہ بخش دیں۔ (نقلہ عن ابن ابی عاصم فی الصلوٰۃ والبشر)

برکت (۱۶) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے بہت سے فرشتے اس کام پر مقرر کئے ہیں کہ دنیا میں سیاحت فرماتے رہیں اور جو شخص میری امت میں سے مجھ پر سلام بھیجتا ہو اس کو میرے پاس پہنچاتے رہیں۔ (زاد السعید از نسائی ابن حبان مستدرک)

برکت (۱۷) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو سنتا ہوں اور جو شخص اس سے فاصلہ پر اور بُعد پر درود پڑھے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے۔ (زاد السعید)

برکت (۱۸) : حضرت انسؓ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب خدا کے ایسے نیک بندے جو آپس میں صرف حق تعالیٰ کی وجہ سے محبت کرتے ہوں، درود شریف پڑھتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ ایک دوسرے سے جدا ہوں حق تعالیٰ ان کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ (کتاب الصلوٰۃ والبشر عن حافظ ابن بشکوال و حافظ رشید الدین)

برکت (۱۹) : درود شریف پڑھنے کا سب سے بڑا نفع یہ ہے کہ قرب خاص سبحانہ و تعالیٰ نصیب ہوتا ہے اور یہ عمل تمام اعمال صالحہ سے اسہل اور اکمل ہے۔ چنانچہ کتاب الصلوٰۃ میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے نقل فرمایا کہ اگر رسول اللہ ﷺ (قرب خداوندی کے لئے) ذکر اللہ (بکثرت) نہ فرماتے تو میں (جملہ اعمال نافلہ میں) قرب حق سبحانہٗ و تعالیٰ حاصل کرنے کے لئے صرف درود شریف پڑھنے کو اختیار کرتا اور حضرت وکیع بن الجراح محدث جلیل القدر کا اشاد ہے کہ اگر ہر حدیث کے ساتھ نبی کریم ﷺ پر درود نہ ہوتا تو میں احادیث بیان نہ کرتا، اس عظمت شان کی وجہ سے علماء عارفین نے سالکین طریقت کے لئے کثرت سے درود شریف پڑھنے کو ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جذب القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ سالکین طریقت کو درود شریف پڑھنے کی برکت سے فتوحات عظیمہ حاصل ہوتی ہیں۔ بعض مشائخ سلف کا قول ہے کہ جب سالک طریقت کو شیخ کامل نہ مل سکے تو کثرت درود کی پابندی کرے۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے وصول الی اللہ نصیب ہوگا اور رسالت مآب ﷺ کے قرب سے بہرہ یاب ہوگا اور درود شریف سے اس کی تربیت باطنی اور اصلاح اخلاق ہو جائے گی۔

بعض مشائخ شاذلیہ کا قول یہ ہے کہ جب سالک کو رہبر کامل نہ ملے تو حصول معرفت الٰہی کا یہ طریقہ اختیار کرے کہ کثرت سے ذکر اللہ کرے اور کثرت سے درود شریف پڑھے، کثرت درود کی برکت سے ایک نور عظیم اس کے دل میں پیدا ہوگا جو کہ رہنمائی کرے گا اور ایسے سالک کو بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے بلاواسطہ فیض پہنچے گا۔ (انتہی کلامہ)

حضرت شاہ عبدالرحیم صاحب رحمۃ اللہ دہلوی کے والد ماجد حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ہم کو جو رتبہ حق تعالیٰ نے عطا فرمایا وہ درود شریف کی برکت سے عطا کیا۔

سلاسل اربعہ چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ، قادریہ میں سالک طریقت کے لئے کثرت درود شریف کو لازم قرار دیا ہے، اس کی پابندی کی برکت سے سالکین کے قلوب میں انشراح جمعیت خاطر اور سرور باطنی پیدا ہوتا ہے، نیز درود شریف کی برکت سے شفاعت نبی کریم ﷺ ضرور نصیب ہوگی اور اہوال قیامت سے نجات حاصل ہوگی، پل صراط سے گزرنا آسان ہوگا، خاص نور معلوم ہوگا اور قیامت کے روز درود پڑھنے والا نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصافحے سے بہرہ یاب ہوگا اور آپ کے جمال مبارک کی زیارت سے مشرف ہوگا، کثرت درود شریف سے محاسن نبی کریم ﷺ کا استحضار حاصل ہوتا ہے جو قلب سالکین کے لئے اکسیر ہدایت ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف پڑھنے سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ درود شریف پڑھنے والے کے لئے دعائے خیر فرماتے ہیں اور سلام کا جواب مرحمت کرتے ہیں کیوں کہ روایت سے یہ بات ثابت ہے، جب درود شریف پڑھا جاتا ہے اس وقت دربار رسالت مآب ﷺ میں ملائکہ علیہ السلام حاضر ہو کر اس عنوان سے درود پہونچاتے ہیں کہ فلاں ابن فلاں مثلاً سید حسن ابن نبیہ حسن آپ کی خدمت میں صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے، اس طرح ہر سلام پیش ہونے پر رسول اکرم ﷺ درود پڑھنے والے کے لئے دعاء خیر و سلامت فرماتے ہیں اور ملائکہ رحمت بھی اس کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ نعمت عظمیٰ ساری زندگی میں اگر ایک بار بھی نصیب ہو تو بڑی سعادت اور مثمر فلاح دارین ہے، اس موہبت کبریٰ سے بکثرت درود پڑھنے والے بہت زیادہ نوازے جاتے ہیں، (ہکذا فی جذب القلوب) حق تعالیٰ سبحانہٗ ہم

سب کو خلوص کے ساتھ بکثرت درود پڑھنا نصیب فرمائے (آمین)

درود شریف کے دنیوی منافع و برکتیں

جو شخص اخلاص کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے علاوہ فوائد آخرت کے مندرجہ ذیل فوائد دنیوی بھی حق تعالیٰ عطا فرماتے ہیں، ان فوائد کو مع احادیث معتبرہ بالاختصار درج کیا جاتا ہے۔

برکت (۱) : حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر جمعہ کے روز ہزار دفعہ درود شریف پڑھے گا نہ مرے گا جب تک کہ وہ اپنی جگہ جنت میں نہ دیکھ لے گا (سعایہ و کتاب الصلوٰۃ)

فائدہ : مراد حدیث یہ ہے کہ جو شخص صرف اس نیت سے ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا وہ جنت میں اپنی جگہ دیکھ لے گا اور بعض روایت میں جمعہ کے روز کی بھی قید نہیں ہے۔

برکت (۲) : ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کو جو کوئی ہر روز مجھ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھے اس کی سو حاجات پوری ہوں گی، تیس حاجات دنیوی اور بقیہ حاجات اخروی۔

برکت (۳) : سیدنا عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ دعا معلق رہتی ہے یعنی درجہ قبولیت کو نہیں پہونچتی جب تک کہ نبی کریم ﷺ پر درود نہ پڑھو۔ (زاد السعید، حوالہ ترمذی)

برکت (۴) : حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دعائیں رکی رہتی ہیں جب تک سیدنا رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے کنبے پر درود نہ پڑھو۔ (طبرانی)

فائدہ: اس لئے ضروری ہے کہ دعاء کے اول اور اخیر میں درود شریف پڑھنا چاہئے اور اس میں عدد طاق کی رعایت کرنا اولیٰ ہے۔ چنانچہ صوفیائے کرام وظائف اور عملیات میں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پڑھنا ضروری قرار دیتے ہیں۔

برکت (۵) : کتاب الصلوٰۃ والبشر میں نبی کریم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ کوئی دعا درود شریف پڑھنے کے بعد رد نہیں ہوگی۔ (انتہی)

فائدہ : حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی، اس کے بعد میں نے بیٹھ کر اول حق تعالیٰ کی حمد و ثنا کی پھر نبی کریم ﷺ پر درود پڑھا اس کے بعد اپنے لئے دعا مانگنے لگا (یہ دیکھ کر) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا (اس طریقے سے) جو دعا مانگو گے قبول ہو جائے گی، یہ کلمہ آپ نے دو مرتبہ ارشاد فرمایا۔ (کتاب الصلوٰۃ عن ترمذی البیہقی)

برکت (۶) : حضرت ابو موسیٰ مدائنی نے بسند ضعیف روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کوئی چیز بھول جاؤ تو درود پڑھو وہ چیز تم کو یاد آجائے گی۔ (فضائل درود و سلام)

برکت (۷) : حضرت ابو سعید خدریؓ رسول اللہ ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ جو مسلمان صدقہ کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اس کو چاہئے کہ یہ درود پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ تو یہ اس کے حق میں صدقہ ہے یعنی اس کو ثواب صدقہ کے برابر ملے گا۔ (کتاب الصلوٰۃ والبشر)

برکت (۸) : حضرت ابو عثمان ابن ابی حرب نبی کریم ﷺ سے نقل فرماتے ہیں کہ کسی کام کا قصد کرے اور اس میں استخارہ کرے تو حق تعالیٰ اس کو بھلائی کی توفیق عطا فرمائیں گے اور جو بات کہنے کا قصد کرے اور اس کو بھول جائے تو مجھ پر درود پڑھنا چاہئے، اس لئے کہ اس میں یہ برکت ہے کہ اس بات کا کوئی عوض مل جائے (یعنی اس قسم کا مضمون تمہارے قلب میں آجائے اور ممکن ہے کہ وہی بات یاد آجائے۔ (کتاب الصلوٰۃ والبشر عن حافظ ابن بشکوال)

فائدہ : احقر نے چند صلحاء عرب کو دیکھا کہ گفتگو کے دوران میں درود شریف پڑھتے تھے اور اس عمل کی وجہ سے ان کو وہ بات یاد آجاتی تھی جو بھول جاتے تھے۔

برکت (۹) : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو مرض نسیان کا خطرہ ہو (یعنی قوت حافظہ کے خلل و نقصان کا مرض ہو) تو اس کو چاہئے کہ کثرت سے درود پڑھے۔ (کتاب الصلوٰۃ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کثرت سے درود پڑھنا قوت حافظہ کے لئے نافع اور مرض نسیان کا دافع ہے۔

برکت (۱۰) : حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا، اس کا پاؤں سو گیا، آپ نے فرمایا کہ جو شخص تجھ کو سب سے زیادہ محبوب ہو اس کا نام لے اس نے کہا کہ (سیدنا) محمد ﷺ اسی وقت سن اتر گئی۔ اور مأۃ الفوائد سے نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سو گیا، آپ نے یہی عمل کیا اسی وقت سن اتر گئی۔ (زاد السعید)

برکت (۱۱) : حضرت خضر حضرت الیاس علی نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام سے بسند خاص مولف کتاب الصلات والبشر نے روایت نقل فرمائی ہے کہ ان دونوں حضرات نے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم کسی مجلس میں بیٹھتے ہوئے پڑھو بِسْمِ اللّٰہِ

الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ تو حق تعالیٰ سبحانہ تم پر ایک فرشتۂ رحمت ایسا مقرر فرمائیں گے کہ جو غیبت سے تم کو روک دے گا اور جب مجلس سے اٹھتے ہوئے اس کو پڑھ لو تو وہ فرشتۂ رحمت لوگوں کو تمہاری غیبت سے منع کرے گا۔

برکت (۱۲) : حضرت خضر وحضرت الیاس علیٰ نبینا علیہما الصلوٰۃ والسلام سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا رسول کریم ﷺ نے کہ جو شخص صلی اللہ علیٰ (سیدنا) محمد کا ورد کرے اس کا قلب نفاق سے ایسا پاک وصاف ہو جاتا ہے جیسے پانی سے کپڑا (ذکرہ فی کتاب الصلات)

فائدہ : یہ تینوں روایات اگر چہ سند کے لحاظ سے مراتبہ اعلیٰ نہ رکھتی ہوں مگر موافق تصریح علماء حدیث فضائل اعمال میں روایات ضعیفہ بھی کافی ہیں اس بنا پر عمل کرنے کے لئے شائقین دین واسلام کو پوری جدوجہد کرنا چاہئے حق تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین

برکت (۱۳) : حضرت مولانا شاہ عبدالحق صاحب جذب القلوب میں درود شریف کے فوائد کے سلسلہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ درود شریف پڑھنے سے مشکلات آسان ہوتی ہیں، حاجات پوری ہوتی ہیں، گناہ بخشے جاتے ہیں اور درود شریف پڑھنا تمام برائیوں کا کفارہ ہے، صدقہ کے برابر اس کا ثواب ملتا ہے بلکہ ایک قول کے مطابق صدقہ سے بھی افضل ہے۔ بیماری کو درود شریف پڑھنے کی برکت سے کرب و بے چینی سے نجات ملتی ہے اور بیماری سے شفا نصیب ہوتی ہے، خوف وگھبراہٹ دور ہو جاتی ہے۔ محتاجی وذلت سے پناہ ملتی ہے، سکرات موت بہت آسان ہوتی ہے، اگر کسی شخص پر ناحق تہمت لگائی جائے اور وہ درود شریف کا ورد کرے تو درود شریف کی برکت سے برأت ہو جاتی ہے اور درود شریف کی برکت سے دشمنوں پر فتح وظفر نصیب ہوتی ہے اور سب سے عظیم الشان نفع یہ ہے کہ حق تعالیٰ درود شریف پڑھنے والے سے راضی ہوتے ہیں، فرشتے اس کے حق میں دعائے خیر فرماتے ہیں اور درود شریف پڑھنے والے کے مال حلال اور عمل صالح میں روز افزوں زیادتی ہوتی ہے اور دل کی صفائی اور جمعیت خاطر نصیب ہوتی ہے، الحاصل یہاں تک کہ اسباب میں اور اولاد میں اور اولاد کی اولاد میں چار درجے تک برکتیں نازل ہوتی ہیں۔ حق تعالیٰ سب برادرانِ اسلام کو درود شریف اخلاص کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین برحمتك یا ارحم الراحمین۔

اولیاء اللہ کے واقعات اور برکات درود شریف

اب چند حکایات صحیحہ کتب معتبرہ سے درج کی جاتی ہیں جن سے درود شریف کی برکات معنویہ ثابت ہوتی ہیں۔

حکایت (۱) : روضۃ الاحباب میں حضرت اسماعیل بن ابراہیم مزنی سے جو امام شافعی کے بڑے جلیل القدر تلمیذ ہیں نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام شافعیؒ کو بعد انتقال خواب میں دیکھا، دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا۔ حضرت امام شافعیؒ نے بتایا کہ مجھ کو حق تعالیٰ نے بخش دیا اور حکم دیا کہ تعظیم واحترام کے ساتھ ان کو بہشت میں لے جاؤ اور یہ نعمتیں مجھے ایک صیغۂ درود شریف کی برکت سے نصیب ہوئیں۔ امام اسماعیل نے دریافت کیا کہ وہ کون سا صیغہ درود شریف کا ہے۔ امام شافعیؒ نے فرمایا یہ صیغہ ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ (زاد السعید)

ترجمہ : اللہ درود ورحمت نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر جس قدر ذکر کریں اس کے ذکر کرنے والے اور جس قدر غافل ہوں اس کے ذکر سے غفلت کرنے والے (یعنی تمام مخلوقات کے برابر) رحمت نازل فرما۔

حکایت (۲) : شیخ ابن حجر مکی نے نقل کیا ہے کہ ایک مرد صالح کو کسی شخص نے خواب میں دیکھا، ان سے نجات کا حال پوچھا، مرد صالح نے بتایا کہ خدائے تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور بخش دیا اور جنت میں داخل کیا، خواب میں دیکھنے والے نے نجات کا سبب دریافت کیا۔ مرد صالح نے جواب دیا کہ فرشتوں نے میرے گناہوں اور درودوں کا شمار کیا، خدا کا شکر ہے کہ میرے درود کا شمار گناہوں کی تعداد سے زائد نکلا، حق تعالیٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا اتنا کافی ہے (یعنی اس کا حساب اعمال نہ کرو) اس کو بہشت میں لے جاؤ۔ (کتاب فضائل درود وسلام)

حکایت (۳) حضرت ابوالفضل الکندی سے مرنے کے بعد حضرت عیسیٰ بن عباد نے خواب میں دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ فرمایا، انہوں نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ کی صرف دو انگلیوں نے نجات دلائی، حضرت عیسیٰ بن عباد نے حیرانی وتعجب سے پوچھا کہ اس کی مراد سمجھ میں نہیں آئی۔ انہوں نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ جب میں کتاب میں نبی کریم ﷺ کا نام مبارک لکھتا تھا تو آپ کے اسم گرامی کے بعد (ﷺ) لکھا کرتا تھا۔ (کتاب فضائل درود وسلام)

فائدہ : چوں کہ لکھنے کا کام کم از کم دو انگلیوں کے عمل سے ہوتا ہے اس لئے ان بزرگ نے فرمایا کہ میری نجات دو انگلیوں کے عمل سے ہوئی۔

حکایت (۴) : حضرت حفص بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ میں نے محدث جلیل القدر حضرت ابوزرعہ رحمۃ اللہ علیہ کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا کہ پہلے آسمان میں ہیں اور فرشتوں کی امامت فرما رہے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ آپ نے یہ عالی مرتبہ کس طرح پایا۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے ہزار ہا احادیث تحریر کی ہیں اور ہر حدیث میں لکھا

کہ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو کوئی مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے تو اس پر دس مرتبہ حق تعالیٰ رحمت فرماتے ہیں، اس حساب سے اتنا اجر عظیم حق تعالیٰ نے عطا فرمایا۔(نقلہ فی جذب القلوب عن جمع الجوامع للسیوطی)

حکایت (۵) : جذب القلوب میں نقل کیا ہے کہ ایک طالب علم حدیث کو خواب میں دیکھا کہ وہ کہہ رہا ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے بخش دیا اور تمام اہل مجلس جو حدیث سنتے تھے بخش دیا ہے برکت سے درود شریف کے جو کہ ہر حدیث کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔

حکایت (۶) : رونق المجالس مصنفہ ابوحفص عمر حسین السمرقندی سے نقل کیا کہ ایک تاجر بلخ کا رہنے والا تھا اور بہت دولت مند تھا۔ اس کے دو لڑکے تھے۔ جب تاجر کا انتقال ہوگیا تو کل مال ان دونوں لڑکوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس تاجر کے پاس علاوہ دولت دنیا کے تین موئے مبارک رسول اللہ ﷺ بھی تھے، تو جب ہر ایک نے ان میں سے ایک ایک بال مبارک (علی صاحبہ الف الف صلوٰۃ وسلام) لے لیا تو ایک بال مبارک باقی رہا۔ اس وقت بڑے لڑکے نے کہا کہ اس میں بھی دو حصے ہونے چاہئیں۔ چھوٹا لڑکا اس تقسیم پر راضی نہیں ہوا اور اس نے کہا کہ میں ہرگز گوارہ نہ کروں گا کہ رسول اللہ ﷺ کا موئے مبارک دو حصے میں تقسیم کیا جائے۔ اس پر بڑے لڑکے نے کہا کہ اگر تم کو موئے مبارک سے ایسی محبت وعقیدت ہے تو ایسا کرو کہ سب مال ودولت مجھ کو دیدو اور تم تینوں موئے مبارک رسول اللہ ﷺ اپنے پاس رکھو، چھوٹا لڑکا بخوشی اس تبادلہ پر راضی ہوگیا اور اپنا سب مال دے کر تینوں موئے مبارک رسول اللہ ﷺ لے لئے اور یہ وظیفہ مقرر کیا کہ روزانہ موئے مبارک رسول اللہ ﷺ تسلیماً کثیراً کی زیارت کرتا تھا اور کثرت سے درود شریف پڑھا کرتا تھا۔ حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرت کا تماشہ دیکھئے کہ بڑے لڑکے کا مال روز بروز گھٹنا شروع ہوگیا یہاں تک کہ بہت کم رہ گیا اور چھوٹے لڑکے کے مال میں حق تعالیٰ نے برکت نازل فرمائی، چنانچہ اس کی دولت میں روز افزوں ترقی ہونے لگی، پھر کچھ عرصہ کے بعد وہ چھوٹا لڑکا مر گیا، اس زمانے میں ایک بزرگ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے، نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ لوگوں سے کہہ دو کہ جس کو کوئی حق تعالیٰ سے حاجت ہو تو فلاں شخص کی قبر پر حاضر ہو اور اپنے حصول مقصد کے لئے حق تعالیٰ سے دعا کرے۔ اس واقعہ کے بعد لوگوں میں اس لڑکے کے مزار کی بڑی عظمت ہوئی کہ کوئی سردار اور امیر اس مقام پر سوار ہو کر نہیں گذرتا بلکہ بوجہ غایت ادب پیدل چلتا تھا۔

فائدہ : دیکھو اس قصہ سے کس قدر عظمت اخلاص سے درود شریف پڑھنے والے کی ثابت ہوئی اور اس لڑکے نے اس قدر مرتبہ عظیمہ محبت رسول اللہ ﷺ اور برکت درود شریف سے پایا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی وَصَامَ وَ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ وَ بِعَدَدِ کُلِّ شَیْءٍ مَعْلُوْمٍ لَّکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. آمین

فائدہ : اس واقعہ سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صاحب مزار سے حاجت طلب کرنا درست نہیں بلکہ حاجت حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے طلب کرنی چاہئے۔ غیر اللہ سے حاجت مانگنا گناہ عظیم اور حرام ہے، البتہ اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضر ہونا اور ان کو ایصال ثواب کرنا اور ایصال ثواب کے بعد حق تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرنا درست ہے۔

حکایت (۷) : کتاب الصلات والبشر میں اقلنسی سے نقل کیا ہے کہ ایک دن حضرت شیخ شبلیؒ (مجذوب) حضرت ابوبکر مجاہدؒ کے پاس تشریف لائے، حضرت ابوبکرؒ ان کی تعظیم کے لئے اٹھے، معانقہ فرمایا اور ان کی نورانی پیشانی کو بوسہ دیا۔ راوی فرماتے ہیں، میں نے تعجب سے دریافت کیا کہ حضرت آپ ایسا معاملہ تعظیم اس شخص کے ساتھ فرما رہے ہیں جن کو تمام بغداد کے رہنے والے مجنون کہا کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکرؒ نے فرمایا کہ میں نے تو وہی معاملہ کیا ہے کہ جو کہ شبلی سے جناب رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا۔ کیوں کہ میں جناب اکرم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا میں نے دیکھا کہ حضرت شیخ شبلیؒ بھی دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر پیشانی پر بوسہ دیا۔ میں نے تعجب کی وجہ سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اتنی عنایت آپ شبلیؒ کے حال پر جن کو لوگ دیوانہ خیال کرتے ہیں کس وجہ سے فرمائی۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ ہر نماز کے بعد آیت کریمہ لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ پڑھتا ہے اور اس کے بعد مجھ پر درود بھیجتا ہے۔

ترجمہ : اے لوگو! تمہارے پاس ایک ایسے پیغمبر تشریف لائے ہیں جو تمہاری جنس (بشر) سے ہیں جن کو تمہاری مضرت کی بات نہایت گراں گذرتی ہے جو تمہاری منفعت کے بڑے خواہش مند رہتے ہیں۔ یہ حالت تو سب کے ساتھ ہے بالخصوص ایمان داروں کے ساتھ بڑے ہی شفیق اور مہربان ہیں۔ (بیان القرآن)

فائدہ : اس آیت کریمہ کو بعد ہر نماز کے ۱۲ مرتبہ مع درود شریف پڑھنا موجب فلاح دارین و برکت ہے اور اس کا ورد کرنا مقاصد دارین کے لئے نہایت مفید اور مجرب ہے۔

حکایت (۸) : جذب القلوب میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص کو لوگوں نے دیکھا کہ وہ سعی صفا و مروہ و طواف کعبہ اور جملہ مناسک حج ادا کرتے ہوئے بجز درود شریف کے کچھ اور نہیں پڑھتا تھا، لوگوں نے اس سے

کہا کہ تمام ادعیۂ ماثورہ کو ترک کر کے صرف درود شریف پر کیوں اکتفا کرتے ہو، اس شخص نے کہا کہ میں نے عہد کیا ہے کہ درود شریف کے ساتھ کسی اور دعا کو بالکل شریک نہ کروں گا اور اس عہد کا سبب یہ ہے کہ جب میرے باپ کا انتقال ہوا تھا تو ان کا چہرہ بالکل گدھے کا سا ہوگیا تھا (نعوذ باللہ منہ) مجھ پر اس سانحہ عظیمہ سے بہت رنج وغم مستولی ہوگیا اور اسی حالت میں نیند آ گئی۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی میں نے آنحضرت ﷺ کا دامن مبارک تھام لیا اور اپنے باپ کے حق میں سفارش کی اور نہایت ادب سے ان کے حال موجب ملال کا سبب دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تیرا باپ سود خوار تھا اور سود خوار کے لئے دنیا وآخرت میں اسی قسم کی سزائیں ہیں لیکن تمہارے والد شب کو سونے سے قبل سو مرتبہ مجھ پر درود بھیجتے تھے اس لئے میں نے حق تعالیٰ سے اس کی سفارش کی، اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی ہے۔

حکایت (۹) : حضرت عبیداللہ بن قمر قواریری نے جن کے متعلق شرح دلائل الخیرات میں لکھا ہے کہ وہ محدث جلیل القدر تھے اور ان کا شمار طبقہ امام احمد بن حنبل اور امام اسحاق بن راہویہ میں ہے نقل کیا ہے کہ ایک کاتب ان کے ہم سایہ تھے جب وہ مر گئے تو ان بزرگ نے ان کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ خداوند تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا۔ انہوں نے جواب دیا کہ حق تعالیٰ شانہٗ نے مجھ کو بخش دیا، ان محدث صاحبؒ نے مغفرت کا سبب معلوم کرنا چاہا، اس پر کاتب نے بتلایا کہ میری نجات صرف اس عمل سے ہوئی کہ میری عادت تھی کہ جب میں نام پاک رسول اللہ ﷺ بھی ضرور تحریر کرتا اور ساتھ ہی زبان سے بھی درود شریف پڑھتا، یہ عمل حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے ایسا پسند فرمایا کہ مجھ کو اس کے بدلے میں ایسے انعامات سے نوازا کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی کے دل پر گذرا (مراد یہ ہے کہ بڑی عظیم الشان نعمتیں حق تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں اور وہ انعامات اس شان کے ہیں کہ احاطہ بیان سے باہر ہیں۔ (زاد السعید کنز البرکات بتصرف العبارۃ)

فائدہ : اس حکایت سے درود شریف پڑھنے والے کا بڑا مرتبہ معلوم ہوا نیز یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ ادب کا مقتضا یہ ہے کہ ہر نام کے ساتھ لفظ ﷺ اور لکھنے پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔

حکایت (۱۰) : علامہ سخاوی اور مؤلف کتاب الصلوٰۃ والبشر نے محمد بن سعید ابن مطرف سے جو بڑے پایہ کے بزرگ ہیں نقل فرماتے ہیں کہ میرا یہ معمول مقرر تھا کہ شب کو سوتے وقت ایک مقرر تعداد کر کے درود شریف پڑھتا تھا۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کا اس معمول کی برکت سے ایک شب یہ انعام ہوا کہ جب میں مقرر تعداد سے درود شریف پڑھ چکا تو فوراً نیند آ گئی۔ میں اس شب میں ایک بالا خانہ پر مقیم تھا تو عالم رویا میں میں نے دیکھا کہ نبی کریم صلوات اللہ علیہ وسلامہ بالا خانہ کے دروازہ سے تشریف لا رہے ہیں، آپ کی آمد سے تمام بالا خانہ بقعہ نور بن گیا، تشریف لانے کے بعد رحمۃ للعالمین ﷺ میری طرف متوجہ ہو کر ارشاد فرمانے لگے کہ جس لب ودہن سے تم ہم پر بکثرت درود پڑھتے ہو قریب لاؤ تاکہ ہم ان کو بوسہ دیں (اس ارشاد گرامی کا منشاء سمجھ میں آتا ہے کہ کمال شفقت اور غایت محبت کا اظہار مقصود تھا اور یہ وصف تو ہمارے نبی ہاشمی فداہ ابی وامی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کا خلق اعظم ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں حق تعالیٰ نے آپ کی مدح میں شاندار اسلوب سے ارشاد فرمایا ہے وَبِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. ترجمہ: بالخصوص ایمان داروں کے ساتھ آپ بڑے شفیق اور مہربان ہیں۔

حضرت محمد بن سعید آپ کے اس ارشاد مبارک سے بوجہ شرم وندامت عرق عرق ہوگئے کہ بھلا میرا دہن عصیان آلودہ اس قابل کہاں کہ دہن سید انبیاء ﷺ کے شرف تقبیل سے مشرف ہو مگر تعمیل ارشاد کے لئے اپنے رخسارہ کو آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک سے قریب کیا۔ پیارے نبی فداہ روحی وروح ابی وامی صلوات اللہ علیہ وسلامہ نے (بکمال شفقت) رخسارہ کو بوسہ دیا، اس عجیب وغریب مبارک خواب کے بعد حضرت محمد بن سعید بیدار ہوگئے اور اپنے ساتھی کو بھی جگایا تو عجب ماجرا دیکھا کہ تمام کمرہ مشک کی تیز خوشبو سے مہک رہا ہے اور آٹھ دن تک برابر ان کے رخسارہ سے مشک کی خوشبو آتی رہی۔

فائدہ : اس حکایت سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے والے کو آنحضرت ﷺ کی زیارت بھی نصیب ہوجاتی ہے۔ بالخصوص اگر سونے سے قبل ہر شخص کم از کم سو مرتبہ دواماً درود کا ورد کرے تو توقع ہے کہ زیارتِ جمال جہاں آرا رحمۃ للعالمین ﷺ سے مشرف ہوجائے۔

حکایت (۱۱) : حضرت شیخ شبلیؒ سے جو کہ اکابر اولیاء اللہ میں شمار کئے جاتے ہیں، منقول ہے کہ ان کے ایک پڑوسی کی وفات ہوگئی۔ حضرت شیخ نے اس کو خواب میں دیکھا، دریافت کیا کہ حق تعالیٰ نے تجھ سے کیا معاملہ کیا، اس نے جواب دیا کہ اے حضرت شیخ مجھ پر بڑی ہولناک مصیبتیں گذریں بالخصوص جس وقت منکر نکیر نے سوال کیا تو جواب دینے کے وقت اتنا پریشان تھا کہ یہ خطرہ دل پر گذرنے لگا کہ شاید میری موت مذہب اسلام پر نہیں ہوئی (نعوذ باللہ منہ) اس وقت مجھ کو یہ ندا آئی کہ یہ تکلیف اس گناہ کی وجہ سے ہے کہ تم نے اپنی زبان کو ہماری یاد میں مشغول نہ رکھا (بلکہ خرافات بے کار گفتگو میں زبان کو مشغول کیا) اس کے بعد میں نے دیکھا کہ ملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام مجھے عذاب دینے کا ارادہ کرتے ہیں (مگر خدا کا فضل مجھ پر ہوا) کہ دفعۃً ایک شخص نہایت حسین وجمیل جس کے جسم سے خوشبو پھیل رہی تھی

فرشتوں کو عذاب دینے سے روکنے لگا اور اس نے مجھ کو حجت ایمانی یاد دلائی (جب میں عذاب الٰہی سے بچ گیا تو قلب کو اطمینان نصیب ہوا) تب میں نے اس بابرکت بزرگ سے دریافت کیا کہ آپ کون ہیں، خدائے تعالیٰ آپ پر مہربانی نازل فرمائے، انہوں نے جواب دیا کہ تو جو دنیا میں بکثرت درود شریف پڑھتا تھا، حق سبحانہ وتعالیٰ نے اس عالم میں اس نیک عمل کو ایک انسانی صورت عطا فرمائی ہے اور اس کا حکم دیا گیا ہے کہ ہر تکلیف میں میں تمہاری مدد کروں (کتاب الصلوٰۃ والبشر، جذب القلوب)

یہ چند حکایات برکات معنویہ کے متعلق تھیں۔ اب چند حکایات برکات ظاہریہ اور فوائد دنیویہ کے متعلق تحریر کی جاتی ہیں تا کہ قلوب میں درود شریف سے اعتقاد صحیح راسخ ہو جائے اور ذوق وشوق سے درود شریف پڑھنے کی توفیق نصیب ہو۔

حکایات اولیاء متعلقہ برکاتِ (ظاہریہ) درود شریف

حکایت (۱) : نزہۃ المجالس میں نقل کیا ہے کہ ایک شخص ظالم بادشاہ سے ڈر کر صحرا کی جانب بھاگا اور وہاں ایک گوشہ میں بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھا، پھر حق تعالیٰ سے بکمال خشوع دعا کی کہ الٰہی میں تیرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کے وسیلہ سے اس ظالم کے شر سے پناہ چاہتا ہوں، تو اس پر ایسا فضل خداوندی متوجہ ہوا کہ ابھی دعا کرنے سے فارغ بھی نہ ہوا تھا ندا آئی کہ محمد ﷺ کا وسیلہ تمام وسیلوں سے اعلیٰ وسیلہ ہے، ہم نے تیری دعا قبول کی اور تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا، یہ بشارت سن کر وہ شخص شہر واپس آیا تو معلوم ہوا کہ وہ ظالم بادشاہ مر چکا ہے اور اس کے ظلم سے اہل دنیا نجات پا گئے ہیں۔

حکایت (۲) : جذب القلوب میں نقل فرمایا ہے کہ ایک مرد صالح پر تین دینار قرض ہو گئے تھے، قرض خواہ نے اس زمانے کے قاضی اسلام کے یہاں دعویٰ دائر کیا، قاضی اسلام نے شریعت کے مطابق تحقیق کے بعد جب قرضہ اس مرد صالح کے ذمہ ثابت پایا تو یہ حکم دیا کہ ایک ماہ کے اندر رقم مذکور ادا کر دی جائے، یہ فیصلہ سن کر وہ نیک مرد مسجد میں معتکف ہو گئے اور غایت عاجزی وانکساری کے ساتھ درود شریف پڑھنے میں برابر مشغول رہے اور درود شریف کو حرز جان بنایا، ان کا یہ وظیفہ حق سبحانہ وتعالیٰ کے یہاں مقبول ہو گیا اور انہوں نے ٢٧ تاریخ کی شب میں یہ خواب دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ حق تعالیٰ تیرا قرض ادا کرتے ہیں تو وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جا اور اس سے کہہ کہ رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے کہ تو مجھے تین ہزار دینار دے تا کہ میں اس سے اپنا قرض ادا کر دوں، وہ نیک مرد فرماتے ہیں کہ جب میں جاگا تو اپنے دل میں خوشی کا اثر پایا (جو رویائے صادقہ کی ایک خاص علامت ہے) لیکن سوچا کہ اگر وزیر نے کہا کہ اس واقعہ کی سچائی کی دلیل ہے، تو میں کیا جواب دوں گا، اس لئے میں نے اس دن اس کے پاس جانے میں توقف کیا پھر دوسری شب کو سرور دو عالم فخر آدم نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ پھر وہی ارشاد فرماتے ہیں جو پہلی شب میں ارشاد ہوا تھا، میں بڑی خوشی ومسرت کے ساتھ خواب سے بیدار ہوا مگر اس دن بھی بمقتضائے بشریت علی بن عیسیٰ کے پاس نہ گیا کہ کہیں وہ اس قصہ کی تصدیق چاہے اور میں اس پر کوئی دلیل قائم نہ کر سکوں، پھر تیسری شب کو سرور دین و دنیا علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام کو خواب میں دیکھا کہ آپ مجھ سے وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس نہ جانے کا سبب دریافت فرما رہے ہیں، میں نے بصد ادب عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس واقعہ کی سچائی کی ایک علامت چاہتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے یہ بات سن کر میری تحسین فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اگر علی بن عیسیٰ اس واقعہ کی سچائی کی کوئی علامت دریافت کرے تو کہنا کہ علامت یہ ہے کہ تو ہر روز نماز فجر کے بعد آفتاب نکلنے تک اس سے پہلے کہ کسی سے گفتگو کرے پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھ کر ہمارے دربار میں پیش کیا کرتا ہے اور تیرے اس راز سے سوائے خداوند تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے کوئی واقف نہیں ہے (یہ مبارک خواب دیکھ کر جب میں بیدار ہوا تو نہایت خوش ہوا) اور بڑی خوشی کے ساتھ وزیر سلطنت حضرت علی بن عیسیٰ کے پاس گیا اور ان سے خواب کا پورا واقعہ نقل کیا اور اس کی سچائی کی جو علامت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی تھی ان کے سامنے ظاہر کر دی، وزیر صاحب اس واقعہ سے بہت مسرور ہوئے اور کمال مسرت میں کہنے لگے مَرْحَبًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ حَقًّا

ترجمہ : خوب آئے رسول خدا ﷺ کے سچے قاصد۔

اس کے بعد وزیر صاحب نے اول تین ہزار دینار لا کر مجھ کو دیے اور کہا کہ اس سے اپنا قرض ادا کرو، پھر تین ہزار دینار اور دیے کہ اس کو اپنے عیال پر خرچ کرو، اس کے بعد تین ہزار دینار مزید عطا فرمائے کہ اس سے اپنا سامان تجارت خرید لو (تو وزیر صاحب نے بکمال اتباع ارشاد نبی کریم علیہ الف الف صلوٰۃ وسلام کی تین مرتبہ تعمیل فرمائی) اور مجھے قسم دی کہ محبت کا تعلق مجھ سے کبھی ترک نہ کرنا اور جب ضرورت واقع ہو میرے پاس آجایا کرو، میں تمہاری ضرورت کے لئے بدل وجان کوشش کروں گا، اس کے بعد میں ان میں سے تین ہزار دینار لے کر قاضی صاحب کے پاس گیا تا کہ ان کے سامنے قرضہ ادا کر دیا جائے، قاضی صاحب نے قرض خواہ کو بلوایا، میں نے دیکھا کہ وہ بہت حیران اور متعجب قاضی صاحب کے پاس آیا، میں نے دنانیر پورے تین ہزار گنے اور سارا قصہ ان کے سامنے بیان کر دیا (تا کہ چوری وغیرہ کا شبہ نہ کریں) قاضی صاحب نے یہ سن کر فرمایا کہ یہ ساری کرامتیں وزیر صاحب ہی کیوں لیں۔ میں تمہارا قرضہ ادا کرتا ہوں، قرض خواہ نے

جب یہ سنا تو بڑی گرم جوشی کے ساتھ کہنے لگا کہ یہ سب کرامات آپ حضرات ہی کے حصہ میں کیوں رہیں، میں تو سب سے زیادہ اس برکت کا مستحق ہوں، اس لئے میں ان کو قرضہ سے بری کرتا ہوں اور اس نے حق تعالیٰ شانہٗ اور رسول اللہ ﷺ کی رضامندی کے لئے کل قرضہ معاف کردیا، قاضی صاحب نے کہا جو کچھ میں رضائے الٰہی اور حب کریم ﷺ کی وجہ سے نکال کرلایا ہوں اس کو واپس نہ لے جاؤں گا

الغرض وہ مردِ صالح فرماتے ہیں کہ تمام اموال لے کر اپنے گھر آیا اور حق سبحانہ وتعالیٰ کا اس فضل عظیم پر شکر ادا کیا (فلله الحمد علی ماانعم بوسیلة تکثیر الصلوة علی النبی المختار صلوات الله علیه وسلامه من الانعامات الجزیلة السنیة).

حکایت (۳) : علامہ محمد بن یعقوب مجدالدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے کتاب الصلات والبشر میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ محمد بن یوسف ابن حسین جو کہ مسجد رسول اللہ ﷺ میں درسِ حدیث دیتے ہیں، انہوں نے مجھ سے مشافہۃً بیان کیا کہ حضرت امام عمر بن علی اللخمی المالکی نے ان سے بیان کیا کہ (حضرت شیخ صالح موسیٰ الضریر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ وہ ایک مرتبہ دریائے شور میں جہاز پر سوار ہوئے، اتفاقاً سمندر میں طوفان ایسی ہواؤں کا اٹھا جن کو اہل عرب اقلابیہ کہتے ہیں اور اس طوفان سے جہاز خطرہ میں پڑ گیا تو سب لوگ مایوس ہوگئے اور ڈوب جانے کے خوف سے پریشان ہوگئے اور گھبرا گئے، حضرت موسیٰ الضریر فرماتے ہیں کہ مجھ پر اس وقت دفعۃً غنودگی طاری ہوگئی اور میں سوگیا، خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا آپ نے فرمایا کہ جہاز والوں سے کہہ دو کہ یہ درود ہزار مرتبہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنْجِیْنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِیْ لَنَا بِهَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّاٰتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۔ ترجمہ : اے اللہ رحمت خاص نازل فرما ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ اور ان کی اولاد پر ایسی رحمت کاملہ کہ اس کی برکت سے آپ ہمیں نجات دیں تمام غم اور آفت سے اور پوری فرمادیں ہماری تمام حاجتیں اور ہم کو پاک بنادے اس رحمت کے صدقے تمام گناہوں اور برائیوں سے اور ہم کو بلند فرمادے، اس کے وسیلے سے اپنے نزدیک بلند مرتبے اور آپ ہم کو پہنچادیں اس کے وسیلے سے منزل مراد تک تمام نیکیوں میں زندگی اور مرنے کے بعد بے شک آپ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہیں اور ہر طاقت کے مالک ہیں۔

یہ بزرگ فرماتے ہیں کہ میں بیدار ہوا اور میں نے جہاز والوں کو اس خواب کی اطلاع کی تو ہم نے تین سو مرتبہ کے قریب ہی پڑھا تھا کہ یہ مصیبت دفع ہوگئی اور جہاز غرق ہونے سے بچ گیا۔

فائدہ : اس درود شریف کو درود تنجینا کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور اس کے فضائل وفوائد بہت ہیں، چنانچہ کتاب الصلات والبشر میں علامہ حضرت ابوعبداللہ محدث جلیل القدر سے نقل کیا ہے کہ جو مسلمان کسی مصیبت یا پریشانی کی حالت میں اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا حق تعالیٰ اس کی مصیبت کو رفع فرمائیں گے اور اس کو مقصد میں کامیاب فرمائیں گے۔

جذب القلوب میں حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی تحریر فرماتے ہیں کہ درود تنجینا جملہ مقاصد حسنہ دنیا وآخرت کے لئے مفید ہے اور حل مشکل کے لئے اکسیر پُر تاثیر ہے، اس کے بعد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میرے تجربہ کے مطابق قضائے حاجات اور حل مشکلات کے واسطے یہ درود شریف نہایت سریع الاثر اور عظیم المنفعت ہے اور اس کا ورد دفع اور جملہ مصائب سفر دریا کے لئے مشائخ سے منقول ہے اور نہایت مجرب ہے، حل مشکلات کے لئے اس درود شریف کو کم از کم تین سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ انتہی

کنز البرکات میں حضرت امام محی الدینؒ سے نقل کیا ہے کہ جو مسلمان دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام کو اس درود شریف کو ہمیشہ پابندی کے ساتھ پڑھے تو اس کو حق سبحانہ وتعالیٰ کی رضامندی نصیب ہو، قہر خداوندی سے مامون رہے، رحمت الٰہی کا مستحق ہو اور برائیوں سے حفاظتِ خداوندی میں رہے اور اس کے تمام کاموں میں سہولت پیدا ہوجائے۔

حکایت (۴) : حضرت محمد بن سلیمان الجزولی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب دلائل الخیرات فی ذکر الصلوة علی النبی المختار کی وجہ تالیف میں یہ واقعہ مشہور ہے کہ حضرت مولفؒ کسی سفر میں تشریف لے گئے اتفاقاً وضو کے لئے پانی کی ضرورت ہوئی۔ ایک کنوئیں پر پہنچے مگر وہاں پر ڈول رسی نہ تھا اس کی وجہ سے پریشان تھے، وہاں پر ایک لڑکی نے جب یہ حال شیخ کا دیکھا تو اس نے کنوئیں میں تھوک دیا، خدا کی قدرت دیکھو کہ کنوئیں کا پانی اس قدر جوش مارنے لگا کہ کنارے سے آلگا۔ حضرت مؤلفؒ اس واقعہ سے حیران ہوئے اور اس لڑکی سے اس کا سبب دریافت فرمایا، لڑکی نے بتلایا کہ یہ کرامت اور برکت درود شریف کی ہے (وہ لڑکی درود شریف کثرت سے پڑھا کرتی تھی) حضرت مؤلفؒ پر اس واقعہ کا بہت ہی اثر ہوا اور انہوں نے اس کے بعد کتاب دلائل الخیرات وشوارق الانوار فی ذکر الصلوة علی النبی المختار تالیف فرمائی جو مقبول خاص و عام ہے اور بہت سے لوگ اس کی اجازت مشائخ

سے حاصل فرما کر مقاصد حسنہ کے لئے پڑھا کرتے ہیں۔ (زاد السعید بتصرف العبارۃ)

فائدہ : حضرت شیخ زروق رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ مولف دلائل الخیرات کی قبر شریف سے مشک و عنبر کی خوشبو مہکتی ہے اور یہ برکت کثرت درود شریف کی ہے۔ (زاد السعید)

فائدہ : اس قسم کی برکات کے واقعات دوسرے مشائخ سے جن کا معمول بکثرت درود شریف پڑھنے کا تھا منقول ہیں، لہٰذا یہ واقعہ مذکورہ قابل انکار واستعجاب نہیں ہے۔

حکایت (۵) : کتاب الصلات والبشر میں حافظ ابن بشکوال سے نقل کیا ہے کہ ایک جماعت نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کے خلاف گواہی دی کہ اس نے فلاں شخص کا اونٹ چرایا ہے۔ نبی کریم ﷺ موافق حکم قرآن ارشاد فرما رہے تھے کہ اس کا داہنا ہاتھ کاٹ دو کہ اتنے میں اونٹ کے مالک کو رحم آیا اور فریاد کرنے لگا کہ خدا کے لئے اس کا ہاتھ قطع نہ کرو (میں اپنا حق معاف کرتا ہوں) نبی کریم ﷺ نے (تعجب سے) دریافت فرمایا کہ کیا سبب (دفعتہ) تیری نجات کا ہوا۔ اس شخص نے بتایا کہ یارسول اللہ ﷺ نجات کا سبب یہ ہے کہ میں روزانہ آپ پر سو مرتبہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تو نے دنیا و آخرت دونوں جہاں کے عذاب سے (اس مبارک عمل کی وجہ سے) نجات پائی۔

درود شریف سے عظیم فائدے علامہ ابن قیم کی نظر میں

احقر نے فضائل درود شریف احادیث رسول اللہ ﷺ سے تفصیلاً پیش کرے ہیں اور اس کی تائید میں چند حکایات سلف صالحین کرامؒ کی بھی نقل کردی گئیں، ہمیں اب اس بحث کے خاتمہ پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "جلاء الافہام فی الصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر الانام" سے بھی بالاختصار فوائد و ثمرات کو درج کر دیا جائے جو کہ علامہ موصوف نے احادیث نبوی کی روشنی میں تحریر فرمائے ہیں، یہ فوائد و ثمرات کل چالیس ہیں، ان کو ترتیب وار پیش کیا جاتا ہے۔

(۱) حق سبحانہٗ تبارک وتعالیٰ کا امتثال حکم درود شریف پڑھنے سے ہوتا ہے (کیوں کہ حق تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا)

(۲) صلوٰۃ وسلام ایک ایسا مقدس عمل ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی ذات پاک کی طرف فرمائی ہے (چنانچہ قرآن پاک میں ہے اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ) تو معلوم ہوا کہ یہ عمل مقدس حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، اس سے بھی صلوٰۃ وسلام کی عظمت مستنبط ہوتی ہے۔ گو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف جس صلوٰۃ کو منسوب کیا جاتا ہے عباد اللہ کی طرف وہ صلوٰۃ منسوب نہیں ہوسکتی دونوں کی حقیقت جدا جدا ہے (جس کی تفصیل حقیقت درود کی بحث میں گذر چکی ہے)

(۳) ملائکۃ اللہ علیہم السلام بھی درود وسلام کے مبارک عمل میں انسانوں کے دوش بدوش اور شریک ہیں اس سے بھی درود وسلام کی عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔

(۴) حق سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے ایک مرتبہ درود پڑھنے والے پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں (اس کے متعلق چند روایات حدیث بحث فضائل درود میں گذر چکی ہیں)

(۵) ایک مرتبہ درود پڑھنے سے مراتب میں دس مرتبہ کی ترقی ہوتی ہے۔

(۶) ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے والے کے لئے دس حسنات نامۂ اعمال میں درج کئے جاتے ہیں۔

(۷) درود شریف پڑھنے والے کے دس گناہ معاف کئے جاتے ہیں۔

(۸) دعا سے قبل اگر درود شریف پڑھا جائے تو وہ دعا حق سبحانہٗ و تعالیٰ کے یہاں مقبول ہوجاتی ہے۔

(۹) آنحضرت ﷺ درود شریف پڑھنے والے کے لئے شفاعت فرمائیں گے۔

(۱۰) درود شریف پڑھنے والے کے گناہوں کی حق تعالیٰ مغفرت فرماتے ہیں۔

(۱۱) درود شریف کی برکت سے تمام مشکل کاموں میں حق تعالیٰ بندے کی خاص اعانت فرماتے ہیں۔

(۱۲) درود شریف اجر وثواب میں مفلس و نادار شخص کے لئے صدقہ وخیرات کے برابر ہے۔

(۱۳) درود شریف پڑھنا قیامت کے روز آنحضرت ﷺ کے قرب کا ذریعہ ہوگا۔

(۱۴) درود شریف پڑھنا حاجات کے پورا ہونے کا ذریعہ ہے۔

(۱۵) درود شریف پڑھنا طہارت باطنی اور صفائی قلب کا ذریعہ ہے۔

(۱۶) درود شریف پڑھنا حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی صلوٰۃ نازل ہونے کا

ذریعہ ہے اور ملائکۃ اللہ کی دعا اور استغفار سے بہرہ ور ہونے کا سبب ہے۔
(۱۷) درود شریف کی برکت سے انسان مرنے سے پہلے ہی دخول جنت کی بشارت سے مشرف ہو جاتا ہے۔
فائدہ : حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ فائدہ حافظ ابو موسیٰ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا اور اس کی تائید میں ایک حدیث نقل کی ہے۔
(۱۸) قیامت کے روز درود شریف کی برکت سے اہوال و آفات سے نجات نصیب ہوگی۔
(۱۹) درود و سلام پڑھنے والے آنحضرت ﷺ کے سلام سے مشرف ہوتے ہیں۔
(۲۰) درود شریف کی برکت سے بھولی ہوئی باتیں یاد آجاتی ہیں۔
(۲۱) درود شریف پڑھنے سے مجلس میں برکت نازل ہوتی ہے اور اہل مجلس قیامت کے دن کی حسرت سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔
(۲۲) درود شریف کی برکت سے محتاجی اور تنگ دستی دور ہو جاتی ہے۔
(۲۳) درود شریف پڑھنے کی وجہ سے مسلمان بخل کی شنیع اور رذیل صفت کے اطلاق سے محفوظ ہو جاتا ہے۔
(۲۴) آنحضرت ﷺ کے ذکر کے وقت درود شریف پڑھنے سے تباہی و ذلت کی بد دعا کے مہلک اثر سے محفوظ ہو جاتا ہے (کیوں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ شخص ذلیل ہو جائے کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر درود نہ پڑھے تو جس نے درود پڑھا وہ اس بد دعا کے خطرناک وبال سے محفوظ ہو جائے گا۔)
(۲۵) درود شریف پڑھنے والے کو ہدایت کے راستہ پر استقامت نصیب ہوتی ہے اور درود شریف نہ پڑھنے والا ہدایت کے راستہ سے بھٹک جاتا ہے۔
(۲۶) درود شریف سے اس مجلس کی نحوست دور ہو جاتی ہے کہ جس میں اللہ اور رسول کا تذکرہ نہ ہو۔
(۲۷) جو کلام کہ حق تعالیٰ کی تعریف اور درود شریف کے ساتھ شروع کیا جاتا ہے حق تعالیٰ اس کلام میں جامعیت اور کمال پیدا فرماتے ہیں۔
(۲۸) درود شریف پل صراط پر نور عظیم کی شکل میں ظاہر ہوگا (جس کی وجہ سے پل صراط پر گذرنا آسان ہو جائے گا۔
(۲۹) درود شریف کی برکت سے مسلمان ظلم سے محفوظ رہتا ہے۔

(۳۰) حق سبحانہٗ و تعالیٰ درود شریف پڑھنے والے کا ذکر جمیل اور عمدہ تعریف عالم بالا اور عالم پست دونوں میں باقی رکھتے ہیں۔
(۳۱) درود شریف پڑھنے والے کی زندگی میں اور اعمال میں اور تمام سامان راحت میں حق تعالیٰ برکات نازل فرماتے ہیں۔
(۳۲) درود شریف پڑھنا حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت خاص حاصل ہونے کا ذریعہ ہے۔
(۳۳) درود شریف کا بکثرت پڑھنا آنحضرت ﷺ کی کمال محبت کے حصول کا ذریعہ ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کی محبت شعب ایمانیہ میں سے ایک عظیم الشان شعبہ ہے کہ اس شعبہ کے بدون کسی مؤمن کا ایمان کامل نہیں ہوتا (چنانچہ حضرت امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنْ وَّالِدِہٖ وَوَلَدِہٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ۔
ترجمہ : نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تم میں سے کسی کا ایمان مکمل نہ ہوگا جب تک میری محبت ماں باپ اولاد اور ہر انسان سے زائد نہ ہو۔
اور ظاہر ہے کہ درود شریف پڑھنے سے محبت کمال پیدا ہوگا کیوں کہ محبوب کے کثرت ذکر سے اور اس کے محاسن و کمالات کے بار بار استحضار سے قانون فطرت کے مطابق محبت میں زیادتی ہونا ضروری ہے تو کمال محبت سے کمال اتباع سنن و آثار نبی کریم ﷺ حاصل ہوگا اور کمال اتباع کی برکت سے حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی بارگاہ میں مسلمان محبوب بندہ بن جائے گا۔ کَمَا قَالَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَ تَعَالٰی قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ.
ترجمہ : آپ فرما دیجئے کہ اگر تم خداوند تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو تم لوگ میرا اتباع کرو، حق تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے۔
(۳۴) درود شریف پڑھنے سے آنحضرت ﷺ بھی مسلمان سے محبت فرمائیں گے۔
(۳۵) درود شریف پڑھنا مسلمان کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہے اور حیات باطنی کا سبب ہے کیوں کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے سے آنحضرت ﷺ کی محبت قلب میں راسخ ہو جائے گی اور آپ سے کامل محبت کے بعد شریعت سے بھی محبت ضرور ہوگی، جس کی وجہ سے دین اسلام کی پیروی مکمل ہو جائے گی۔
(۳۶) درود شریف پڑھنے والے کا نام آنحضرت ﷺ کے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ یہ بہت ہی بڑی سعادت ہے کہ

امتی کا نام سید الانبیاء ﷺ کے سامنے لیا جائے۔

(۳۷) درود شریف کی برکت سے پل صراط کے (جو کہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے) راستہ پر گذرنا بہت سہل اور آسان ہو جائے گا۔

(۳۸) نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنا ادنیٰ درجہ کا شکر ہے۔ آپ کے ان احسانات کا اور انعامات کا ایک گونہ حق ادا کرنا ہے کہ جو آپ کے واسطہ سے حق تعالیٰ نے اہل اسلام پر نازل فرمائے ہیں اگرچہ ہم نبی کریم ﷺ کے کسی احسان کا بھی بدلہ ادا نہیں کر سکتے لیکن درود شریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کے حقوق کی تھوڑی سی ادائیگی نصیب ہو جاتی ہے۔

(۳۹) درود شریف پڑھنے سے اللہ کا ذکر اور شکر بھی ہوتا ہے کیوں کہ حق تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر دانی کا اظہار ہوتا ہے کہ جو مسلمانوں پر رسول اللہ ﷺ کے بھیجنے سے ظاہر ہوئی ہے۔

(۴۰) درود شریف حقیقت میں ایک دعا ہے اور ایک درخواست ہے حق تعالیٰ سے کہ اے اللہ اپنے خلیل وحبیب پر رحمت نازل فرمایئے اور ان کے انعام واکرام اور رفع ذکر میں روز افزوں ترقی عطا فرمایئے اور ظاہر ہے کہ بندے کی یہ دعا حق تعالیٰ کو بھی محبوب ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دعا سے خوش ہوتے ہیں تو اس نہایت ہی سہل الحصول عمل سے مسلمان خداوند تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی اور رضا حاصل کر لیتا ہے۔ انتہی کلام الحافظ ابن قیمؒ۔

الحاصل ان فوائد وثمرات سے کس قدر عظمت ومنفعت درود وسلام کی معلوم ہوتی ہے، دل سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کو بکثرت درود وسلام پڑھنے کی توفیق دائمی توجہ قلبی کے ساتھ نصیب فرمائیں۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

آداب واحکام درود وسلام

(۱) کتاب الصلوٰۃ والبشر میں محدث جلیل القدر حضرت قاضی عیاض نے بعض سلف سے نقل فرمایا ہے کہ ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ جب ذکر خاتم الانبیاء ﷺ اس کے سامنے کیا جائے تو بوجہ کمال ادب خضوع وخشوع اختیار کرے اور نہایت سکون ووقار اور توجہ قلبی کے ساتھ ذکر رسول کریم ﷺ کی طرف متوجہ ہو اور دوسرے تمام حرکات واشغال سے بالکل یکسو ہو جائے اور اس طرح سے مودب اور متواضع بن جائے جس طرح کہ آنحضرت ﷺ کی موجودگی میں مودب ہوتا اور جو حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہم کو آداب حرمت رسول ہاشمی سید العرب والعجم ﷺ کے تعلیم فرمائے ان سب کا پابند بن جائے، چنانچہ سلف صالحین نبی کریم ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت بوجہ غایت محبت وکمال عظمت وہیبت خاص خاص حالات سے مشرف ہوا کرتے ہیں۔ کتاب الصلات والبشر میں چند آثار سلف صالحین کو اس سلسلہ میں نقل فرمایا ہے۔ احقر اس کا اقتباس پیش کرتا ہے۔

حضرت جعفر بن محمدؒ جلیل القدر کے سامنے جب نبی کریم ﷺ کا ذکر جمیل کیا جاتا تو ان کا رنگ زرد پڑ جاتا (ان پر یہ اثر بوجہ غایت عظمت رسول اللہ ﷺ ظاہر ہوتا تھا اور یہ محدثؒ احادیث رسول کریم ﷺ کی اس قدر تعظیم فرماتے تھے کہ کبھی کوئی حدیث بدون طہارت وضو بیان نہ فرماتے اور محدث جلیل القدر حضرت عبدالرحمٰن بن القاسم جب نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک فرماتے تو بوجہ کمال ہیبت رسول کریم ﷺ ان کا یہ حال ہوتا کہ گویا ان کے جسم میں خون باقی نہیں ہے۔ خشک ہو گیا ہے اور غلبۂ ہیبت سے ان کی زبان بھی خشک ہو جاتی۔

اور حضرت عامرؒ بن عبداللہ بن الزبیر کے سامنے جب نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک کیا جاتا (بوجہ غلبۂ محبت وعظمت کے) اس قدر گریہ وزاری کرتے کہ آنکھوں میں آنسو باقی نہ رہتے۔ خشک ہو جاتے۔

اور حضرت امام زہریؒ محدث جلیل القدر نہایت خلیق اور عام لوگوں سے مانوس تھے لیکن جب نبی ہاشمی ﷺ کا ذکر مبارک ان کے سامنے کیا جاتا تو (بوجہ کمال عظمت وہیبت رسول اللہ ﷺ) ایسے واقعات ہو جاتے کہ گویا نہ وہ حاضرین میں سے کسی کو پہچانتے ہیں نہ ان سے کچھ تعارف وواقفیت رکھتے ہیں۔

اور حضرت صفوان رحمۃ اللہ علیہ جو کہ بڑے پایہ کے عابد ومجاہد تھے، جب ان کے سامنے نبی الرحمہ ﷺ کا ذکر مقدس کیا جاتا تو (بوجہ کمال محبت وعظمت) اس قدر روتے کہ حاضرین (کثرت گریۂ وزاری کی تاب نہ لاکر) مجبوراً اٹھ جاتے اور ان کو حالت گریہ میں تنہا چھوڑ دیتے۔

اور محدث جلیل القدر حضرت ایوبؒ سختیانی کے سامنے جب کوئی حدیث رسول اللہ ﷺ ذکر کی جاتی تو وہ اس قدر روتے کہ لوگوں کو ان پر رحم آنے لگتا۔

ان آثار سلف سے ثابت ہوا کہ درود وسلام پڑھنے کا سب سے بڑا ادب یہ ہے کہ ہر مومن درود شریف پڑھتے ہوئے خشوع وخضوع اور وقار کے ساتھ متصف ہو اور بکمال محبت درود وسلام میں اطمینان قلبی اور یکسوئی کے ساتھ مصروف ومشغول ہو اور حق یہ ہے کہ اس نعمت عظمیٰ کا حصول، باطن کی کمال نورانیت سے وابستہ ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ درود شریف کے انوار وبرکات معنویہ جن کا تفصیلی بیان اس رسالہ میں کیا گیا ان کا ترتب اس ادب باطنی پر موقوف ہے، لہٰذا جو شخص ادب باطنی کی نعمت عظمیٰ

سے محروم ہے اس کا محض زبان سے درود و سلام ادا کرنا موجب اجر و ثواب ضرور ہے اور عبادت بھی ہے مگر نہایت ناقص اور ناتمام عبادت ہے۔ بعض آثار ماثورہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کا درود و سلام رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ کی توجہ خاص سے بھی محروم رہتا ہے۔ چنانچہ صاحب دلائل الخیرات نے فصل فی فضل الصلوٰۃ میں نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ بتلا دیجئے کہ جو لوگ آپ کے پاس حاضر نہ ہوسکے یا جو دنیا میں آپ کے بعد آویں گے تو ان کا درود آپ کے دربار میں کس مرتبہ کا ہوگا (یعنی کیا ان کا درود و سلام آپ کے دربار میں مقبول ہوگا یا مقبول نہیں ہوگا) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میں ان لوگوں کے درود کو کہ جو مجھ سے محبت رکھتے ہیں سنا کروں گا اور ان لوگوں کو پہچانتا ہوں گا اور ان کے علاوہ جس قدر آدمی مجھ پر درود پڑھیں گے وہ بھی مجھ پر پیش کئے جائیں گے (مراد یہ ہے کہ میری خصوصی توجہ محبت کرنے والوں کے درود و سلام کی جانب ہوگی، گو ان کے علاوہ لوگوں کا درود بھی میرے سامنے پیش کیا جاوے گا۔

الحاصل اس سے معلوم ہوا کہ درود شریف پڑھنے کا اعلیٰ مرتبہ یہ ہے کہ اس وقت کمالِ عظمت و ہیبت اور جذبۂ شوق و محبت سید الانبیاء صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ قلب میں موجزن ہو۔ لہٰذا درود شریف پڑھنے کی حالت میں ادب باطنی کا پورا اہتمام ہونا چاہئے۔ حق تعالیٰ شانہٗ سلف صالحین کرام رحمہم اللہ کی طرح ہم سب کو یہ دولت ادب باطنی نصیب فرمائے۔ آمین برحمتک یا ارحم الراحمین۔

(۲) درود شریف پڑھنے کا افضل طریقہ یہ ہے کہ جس قدر درود و سلام توجہ قلبی، نشاط باطنی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو پڑھے ایسا نہ کرے کہ خواہ دل متوجہ ہو یا نہ ہو بے دلی اور بے رغبتی کے باوجود تعداد سو یا دو سو یا ہزار پورا کرنے کی دھن میں لگا رہے اس لئے کہ بدون توجہ قلبی اور رغبت باطنی منافع و برکات درود و سلام کے فوت ہونے کا اندیشہ قوی ہے اور اس کا خطرہ ہے کہ اس قسم کا درود و سلام حق تعالیٰ کے یہاں مقبول نہ ہو اور نبی کریم ﷺ کی خصوصی توجہ سے محرومی ہو، اس لئے نہایت درجہ اس کا اہتمام کرنا چاہئے کہ درود شریف نشاط قلبی اور رغبت باطنی کے ساتھ پڑھا جائے اور یہ قاعدہ و ضابطہ احادیث رسول ﷺ سے سمجھایا گیا ہے کیوں کہ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو عبادت نافلہ کا یہ ضابطہ تعلیم فرمایا تھا کہ اس وقت تک نوافل ادا کرتے رہا کرو جب تک تھکن پیدا نہ ہو اور جی اکتا نہ جائے کما رواہُ البخاریُ قالَ النبیُّ علیہ الصلوٰۃ والسلام عَلَیْکُمْ بِمَا تُطِیْقُوْنَ فَوَاللّٰہِ لَایَمَلُّ اللّٰہُ حَتّٰی تَمَلُّوْا لیکن اگر کوئی شخص مشائخ صوفیہ کرام میں سے کسی شیخ کا مرید ہو اور ان کی تجویز کے مطابق کسی خاص درود کی متعین مقدار بطور معمول پڑھتا ہو جیسا کہ سلاسل اربعہ میں روزانہ درود شریف کی ایک خاص مقدار کی تعلیم کی جاتی ہے تو ایسی صورت میں سالک کے لئے ضروری ہے کہ خواہ نشاط قلبی بھی میسر نہ ہو تب بھی معمول کے مطابق اس مقدار کو پوری کرے۔ انشاء اللہ اس معمول کی پابندی سے نشاط باطنی بھی نصیب ہو جائے گا۔

(۳) درود شریف پڑھنے والے کو چاہئے کہ ایسی ہیئت اور آداب ظاہری کو اختیار کرے کہ جس کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کے ذکر جمیل اور درود شریف کی عظمت شان اور محبت نمایاں ہو، یہ آداب اگرچہ فرض اور واجب کا درجہ شرعاً نہیں رکھتے مگر ان کی رعایت سے درود شریف کے انوار و برکات میں زیادتی و ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے ان کی پابندی کی کوشش کرنا چاہئے۔

آداب کی تفصیل یہ ہے

الف : قبلہ رخ نہایت مودب دوزانو ہو کر بیٹھے۔

ب : جس جگہ پر درود شریف پڑھا جائے وہ بالکل پاک ہو، تعفن اور غلاظتوں سے دور ہو۔ بہتر یہ ہے کہ مسجد میں یا گھر میں جو مخصوص جگہ عبادت کے لئے ہو وہاں پر درود شریف پڑھا جائے۔

ج : درود شریف پڑھنے والے کے کپڑے بھی پاک و صاف ہونے چاہئیں، ان میں تعفن اور بدبو نہ ہو۔

د : درود شریف باوضو پڑھنا چاہئے، اگر کسی وجہ سے ٹوٹ جائے تو بہتر یہ ہے کہ جدید وضو کرلے، نہ ہوسکے تو تیمم ہی کرلے۔

س : درود شریف پڑھنے سے قبل منہ کو خوب صاف کرنا چاہئے۔ گندگی اور بدبودار شئے اپنے ہمراہ نہ رکھے، اگر حقہ، سگریٹ وغیرہ کا عادی ہے تو اس کو چاہئے کہ جب تک بدبو منہ سے ان چیزوں کی بالکل زائل نہ ہو جائے ہرگز ہرگز درود شریف نہ پڑھے اور اگر درود شریف پڑھنے سے قبل کوئی خوشبو لگائے یا اس جگہ پر کوئی خوشبو جیسے اگربتیاں وغیرہ تو بہت بہتر ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو ان آداب ظاہری کی پابندی نصیب فرمائے۔

تنبیہ : ان آداب ظاہری کو اگر کوئی شخص کسی عذر کی وجہ سے نہ کرسکتا ہو تو جس طرح اور جس حال سے چاہے چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، وضو بلاوضو درود شریف پڑھ سکتا ہے۔ اس میں کمی نہ کرے، اس طرح بھی انشاء اللہ تعالیٰ درود شریف کے بہت سے انوار و برکات حاصل ہو جائیں گے۔ غرض یہ کہ مسلمان کو جس طرح بھی ممکن ہو اپنے اوقات کا معتد بہ حصہ درود شریف پڑھنے میں مشغول رکھنا چاہئے تاکہ محبت رسول کریم

ﷺ دل میں مستحکم رہے۔

(۴) جب نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک زبان سے ادا کرے تو اس سے قبل لفظ سیدنا کہنا چاہئے۔ اسی طرح لکھتے وقت لفظ سیدنا اسم مبارک سے قبل تحریر کرنا بہتر اور موجب ثواب ہے۔ سیدنا کے معنی (ہمارے سردار) درمختار میں ہے کہ لفظ سیدنا کی زیادتی افضل اور مستحب ہے۔ چنانچہ درمختار صفحہ ۴۷۹ جلد ا میں درود شریف کے بیان میں یہ الفاظ تحریر فرمائے ہیں **وندب السیادۃ لان زیادۃ الاخبار بالواقع عین سلوك الادب فهو افضل من ترکه. انتهیٰ۔**

لفظ سیدنا اگر چہ روایات مرفوعہ صحیحہ میں موجود نہیں لیکن حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے درود شریف کا جو صیغہ تعلیم فرمایا اس کے الفاظ میں **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ مُحَمَّدٍ الخ** موجود ہے۔ (ذکرہ فی شفاء الاسقام)

اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ صیغہ درود شریف میں سید المرسلین امام المتقین خاتم النبیین کے الفاظ منقول ہیں (ذکرہ فی شفاء الاسلام)

اس سے معلوم ہوا کہ لفظ سیدنا کی زیادتی افضل ہے لیکن جو درود شریف نماز میں پڑھا جاتا ہے اس میں مناسب یہ ہے کہ لفظ ماثور کی اتباع کرنا چاہئے اور روایات مرفوعہ صحیحہ پر نظر کرتے ہوئے لفظ سیدنا کی زیادتی نہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ علامہ مجدالدین فیروز آبادی نے کتاب الصلوٰۃ والبشر میں اسی مسلک کو ترجیح دے کر اختیار فرمایا ہے لیکن اگر کوئی شخص غایت محبت اور غلبۂ عظمت کی وجہ سے لفظ سیدنا آپ کے اسم مبارک کے ساتھ نماز کے درود شریف میں پڑھے تو یہ بھی جائز ہے۔ اس سے نماز میں کوئی نقص پیدا نہ ہوگا۔ (هكذا افاد شيخنا العلامة مفتى محمد شفيع مدظلهٗ)

(۵) نبی کریم ﷺ کا جب نام پاک کسی مجلس میں ذکر کیا جائے تو ایک بار درود شریف پڑھنا نام مبارک لینے والے اور تمام سننے والوں پر واجب ہے اور ہر بار اسم مبارک کے ساتھ درود شریف میں پڑھنا اگر چہ بعض علماء محققین کے نزدیک مثل امام طحاوی، علامہ عینی وغیرہم نے واجب قرار دیا ہے مگر قول مفتی بہ یہ ہے کہ ایک بار واجب ہے اور اس کے بعد ہر بار مستحب ہے۔ (کمافی الدر المختار، ص ۴۸۲، جلد ا)

ذکر اسم مبارک کے وقت تارک درود شریف کے حق میں سخت وعید آئی ہے۔ چنانچہ حضرت رسول مقبول ﷺ کا ارشاد ہے کہ وہ شخص ذلیل و خوار ہو جائے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے (نشر الطیب عن الترمذی و ہو رواہ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ)

ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص بڑا بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے (پھر بھی) وہ شخص مجھ پر درود نہ پڑھے۔ (رد المختار ۴۸۲، جلد ا عن الترمذی)

اور ایک روایت میں ہے کہ وہ شخص کہ جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر بھی وہ شخص مجھ پر درود نہ پڑھے (ذکرہ فی کتاب الصلوٰۃ والبشر عن جابر رضی اللہ عنہ)

ان احادیث پر نظر کرتے ہوئے ہر امتی کا یہ وظیفہ ہونا چاہئے کہ جب اسم گرامی یا رسول ہاشمی ﷺ پڑھے یا سنے تو فوراً درود شریف پڑھے جو حضرات علم حدیث کے پڑھنے پڑھانے یا احادیث کو بیان کرنے میں مشغول و مصروف ہیں ان کو ہر مرتبہ اسم مبارک کے ساتھ درود شریف پڑھنے کی پابندی کرنی چاہئے۔ حضرت حافظ ابن صلاحؒ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ذکر کے وقت درود و سلام کی محافظت و پابندی ہونی چاہئے اور ہر مرتبہ ذکر شریف کے ساتھ درود شریف پڑھنے سے بالکل غفلت و سستی نہ کرے کیوں کہ یہ ہی تو سب سے بڑا نفع اور فائدہ عظیمہ ہے، طالبین علم حدیث کے لئے اور جس نے اس میں غفلت کی تو وہ بڑی نعمت سے محروم ہو گیا۔

حضرت ابو احمد عبداللہ بن بکر شامی سے جو کہ بڑے درجہ کے زاہد، عابد تھے منقول ہے کہ قرآن کریم کے بعد تمام علوم میں بابرکت اور افضل دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ نافع علم احادیث رسول کریم ﷺ ہے کیوں کہ اس میں بکثرت درود شریف پڑھنے کا موقع مل جاتا ہے۔

حضرت ابو نعیم نے حضرت ابو الحسنؒ نہاوندی سے جو کہ بڑے پایہ کے زاہد ہیں نقل فرمایا کہ ایک شخص کو حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات نصیب ہوئی اس کو حضرت خضر علیہ السلام نے یہ نصیحت فرمائی کہ سب اعمال میں افضل اتباع سنن رسول کریم ﷺ اور درود شریف پڑھنا ہے اور سب سے بہتر درود وہ ہے جو حدیث بیان کرتے ہوئے پڑھا جائے یا حدیث شریف لکھتے ہوئے تحریر کیا جائے۔ اس لئے کہ رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ اس درود کو بہت پسند فرماتے ہیں اور اس سے نہایت خوش ہوتے ہیں۔

حضرت عروبہ حرانی محدث جلیل القدر فرماتے ہیں کہ علم حدیث کی برکت سے دنیا میں یہ ہے کہ کثرت سے درود شریف پڑھنے کا موقع ملتا ہے اور آخرت میں علم حدیث کی برکت سے عظیم الشان نعماء جنت حاصل ہوں گی اور ان محدث موصوف کا یہ معمول تھا کہ کسی طالب علم کو بدون درود شریف پڑھنے کے کسی حدیث کی قراءت نہ کرنے دیتے تھے۔ انتہیٰ۔

حدیث پڑھنے والے کے لئے جیسا کہ حضرت خطیب نے فرمایا افضل و مستحب یہ ہے کہ جب نام مبارک رسول کریم ﷺ پڑھے تو ذرا آواز کو بلند کر کے درود و سلام ادا کرے مگر بے ادبی کے ساتھ چلائے نہیں۔(نقلت ہذہ الآثار عن کتاب الصلات والبشر)

فائدہ : درمختار ص ۴۸۴، جلد ا میں فتاویٰ ہندیہ سے نقل کیا ہے کہ اگر تلاوت قرآن مجید کی حالت میں نبی کریم ﷺ کا نام مبارک سنے تو درود شریف پڑھنا واجب نہیں، لیکن اگر تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد درود شریف پڑھ لے تو بہتر ہے۔

قرآن مجید میں جہاں کہیں نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک آئے تو افضل یہ ہے کہ قرآن مجید کو موافق ترتیب پڑھتا رہے، درود شریف پڑھ کر اس میں فصل نہ کرے اور تلاوت سے فراغت کے بعد درود شریف پڑھ لے۔

(۶) جب اسم مبارک رسول اللہ ﷺ کسی جگہ لکھے تو صلوٰۃ و سلام ضرور لکھے اور زبان سے بھی درود شریف پڑھے۔ صرف لکھنے پر اکتفا نہ کرے، محض اسم مبارک تحریر کرنا اور صلوٰۃ و سلام نہ لکھنا، بڑی گستاخی اور بڑی محرومی ہے۔ چنانچہ کتاب الصلوٰۃ والبشر میں حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل فرمایا ہے کہ جو شخص کسی کتاب میں درود تحریر کرے تو اس پر فرشتے ہمیشہ درود بھیجتے رہیں گے جب تک کہ میرا نام اس کتاب میں رہے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میرے نام کو تحریر کرے اور اس کے ہمراہ درود و سلام لکھے تو جب تک وہ درود اس کتاب میں پڑھا جائے گا برابر ثواب ملتا رہے گا۔(رواہ فی کتاب الصلات والبشر وقال فی اسنادہ ضعف)

حضرت ابو زکریاؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص حدیث شریف لکھتا تھا اور کاغذ کی بچت کے لحاظ سے آپ کے اسم مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا (تو اس بے تمیزی اور بے ادبی کی نحوست سے) اس کے داہنے ہاتھ میں زخم آکلہ ہو گیا جس سے اس کا ہاتھ گل گیا(نعوذ باللہ من غضبہ و نصلی و سلم علیٰ رسولہٖ و حبیبہٖ)

اگر چند بار اسم مبارک لکھنے کا اتفاق ہو جیسے کہ علم حدیث کے لکھنے والوں کو ہوتا ہے تو چاہئے کہ ہر اسم مبارک کے ساتھ ﷺ پورا لکھے، ایسا نہ کرے کہ صرف صلی اللہ علیہ یا محض صلعم لکھ دے یا فقط ص کی علامت نام مبارک کے ساتھ بنائے کیوں کہ یہ ادب کے خلاف ہے۔

شیخ ابن حجر مکیؒ نے نقل کیا ہے کہ ایک شخص صرف صلی اللہ علیہ وسلم پر اکتفا کرتا تھا وسلم نہ لکھتا تھا، حضور انور ﷺ نے اس کو خواب میں ارشاد فرمایا کر تو اپنے آپ کو چالیس نیکیوں سے کیوں محروم رکھتا ہے یعنی وسلم میں چار حرف ہیں اور ہر حرف پر ایک نیکی اور ہر نیکی پر دس گنا ثواب، لہٰذا لفظ وسلم میں چالیس نیکیاں ہو گئیں۔(زاد السعید)

کتاب الصلات میں علماء حدیث کے چند واقعات اس قسم کے لکھے ہیں کہ وہ حدیث کے ساتھ صرف صلی اللہ علیہ لکھتے تھے، نبی کریم ﷺ نے عالم رویا میں ان کو اس پر تنبیہ فرمائی کہ وسلم کیوں نہیں لکھتے؟ اس تنبیہ کے بعد ان حضرات نے ہر حدیث کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا شروع کر دیا۔

حضرت ابو طاہرؒ فرماتے ہیں کہ میری یہ عادت تھی کہ نبی کریم ﷺ کے ذکر مبارک کے ساتھ درود شریف نہ لکھتا تھا، میں نبی کریم ﷺ کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا، تو آپ کی طرف متوجہ ہوا اور سلام عرض کیا مگر آنحضرت ﷺ نے مجھ سے چہرہ پھیر لیا۔ پھر میں دوسری طرف سے گھوم کر سامنے آیا لیکن آپ نے پھر بھی چہرہ پھیر لیا۔ تو تیسری مرتبہ آپ کے سامنے حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھ سے چہرہ کیوں پھیر لیتے ہیں (یعنی ناراضگی کا سبب دریافت کیا) آپ نے ارشاد فرمایا، اس لئے کہ تو جب میرا ذکر لکھتا ہے تو مجھ پر درود نہیں بھیجتا۔ حضرت ابو طاہرؒ فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس واقعہ سے تنبہ ہوا اور اس وقت سے یہ معمول بنالیا کہ ہمیشہ آپ کے اسم مبارک کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم تسلیماً کثیراً کثیرا تحریر کرتا ہوں۔(ذکرہ فی کتاب الصلوٰۃ)

فائدہ : نام مبارک رسول کریم ﷺ کے ساتھ درود شریف لکھنے کے لئے لفظ ﷺ ہی ماثور ہے جب کہ بالخصوص احادیث نقل کی جائیں اور اس کا ثبوت روایات مرفوعہ میں موجود ہے، غالباً اسی وجہ سے علماء حدیث نے ہر حدیث کے ساتھ درود و سلام کے لئے صیغۂ صلی اللہ علیہ وسلم کا اختیار فرمایا ہے۔(ذکرہ مفصلاً فی تنقیح الکلام مولفہ مفتی مولانا محمد شفیع صاحب مدظلہٗ)

(۷) تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام پر درود و سلام بھیجنا موجب اجر و ثواب ہے۔ اس لئے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد مبارک ہے کہ تمام انبیاء اور رسولوں پر درود پڑھا کرو کیوں کہ ان کو بھی حق سبحانہٗ و تعالیٰ نے میری طرح رسالت کے عہدہ پر فائز فرمایا تھا اور ایک روایت میں ہے کہ جب تم رسولوں پر درود پڑھو تو ان کے ساتھ مجھ پر بھی درود بھیجو اس لئے ہر نبی کے نام مقدس کے ساتھ افضل ہے کہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام پڑھا جائے اور تحریر کیا جائے۔

(۸) صحابہ کرام اور آل رسول اللہ ﷺ اور ازواج مطہرات رضوان اللہ علیہم کے لئے مستقلاً درود شریف پڑھنا اور لکھنا مثلاً سیدنا علیہ

الصلوٰۃ والسلام کہنا اور لکھنا اکثر علماء کے نزدیک درست نہیں۔ البتہ نبی کریم ﷺ کے تابع کر کے صلوٰۃ وسلام بھیجنا اور لکھنا درست ہے۔ جیسے کہ صیغ درود میں ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ. ترجمہ: اللہ درود ورحمت کاملہ نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ کی اولاد پر (علیہ السلام)

اور اس صورت میں تمام مومنین اور مومنات کو بھی درود میں شامل کرسکتے ہیں، چنانچہ ایک صیغۂ درود اس طرح مروی ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

ترجمہ: اے اللہ رحمت نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جو آپ کے بندے ہیں اور رسول ہیں اور اپنی رحمت عطا فرما تمام مسلمان مرد وعورتوں پر۔ (ذکرہ فی کتاب الصلوٰۃ)

آلِ رسول ﷺ اور اور صحابہ کرام میں سے ہر ایک کے اسم مبارک کے ساتھ رضی اللہ عنہ کہنا اور لکھنا موجب برکت وثواب ہے اور سلف صالحین کا معمول ہے، حق تعالیٰ نے صحابہ کرام کے بارے میں رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ فرمایا ہے، بزرگان دین جو وفات پاچکے ہیں ان کے اسماء گرامی کے ساتھ رحمہ اللہ، قدس اللہ سرہ کہنا اور لکھنا کمال ادب ہے اور مشائخ کا معمول ہے۔ (تنقیح الکلام وکتاب الصلوٰۃ بتصرف العبارۃ)

(۹) جب خطبہ جمعہ یا عید میں رسول کریم ﷺ کا نام مبارک سنے یا خطیب آیت يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ: اے ایمان والو نبی علیہ السلام پر درود وسلام پڑھا کرو۔

پڑھے اس وقت دل ہی دل میں بلا جنبش زبان ﷺ کہنا چاہئے۔ (زاد السعید بحوالہ درمختار)

(۱۰) درود شریف پڑھتے ہوئے اعضاء کو حرکت دینا اور آواز بہت بلند کرنا جہالت اور لغو ہے، اس سے اجتناب کرنا چاہئے بلکہ جو شان دعا کی ہے اس طرح سے درود شریف پڑھنا چاہئے یعنی جہر اور سر کے درمیانی آواز سے پڑھا جائے۔ (رد المحتار ص ۳۸۵، ج۱)

اس سے معلوم ہوا کہ بعض جگہ جو رسم ہے کہ ہر نماز فرض کے بعد حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر درود شریف پڑھتے ہیں، یہ فعل قابل ترک ہے۔ (زاد السعید)

(۱۱) قول مفتی بہ کے مطابق درود شریف تمام عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے اور جب مجلس میں آپ کا نام پاک ذکر کیا جائے تو ایک بار درود شریف پڑھنا واجب ہے اور اس کے بعد ہر بار مستحب ہے، تشہد آخر اور نماز جنازہ میں درود شریف پڑھنا سنت موکدہ ہے اور جس وقت بھی درود شریف پڑھنا ممکن ہو کوئی عذر مانع نہ ہو اس وقت مستحب ہے، علماء امت نے چند خاص مواقع میں درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ذکر فرمائی ہے (اس کا تذکرہ انشاء اللہ مواقع درود میں آئے گا)۔

(۱۲) جہاں درود پڑھنا مقصود نہ ہو بلکہ صرف کسی دنیوی غرض کا اس کو ذریعہ بنانا ہو تو اس جگہ درود شریف پڑھنا شرعاً ممنوع ہے جیسے کوئی تاجر سامان کی عمدگی خریداروں پر ظاہر کرنے کے لئے درود شریف پڑھے یا کوئی بڑے مرتبہ کا شخص مجلس میں آئے تمام لوگوں کو ان کی اطلاع دینے کی غرض سے اور اس نیت سے کہ لوگ ان کے لئے کھڑے ہوجائیں درود شریف پڑھنا ممنوع ہے اور موجب گناہ ہے۔ اسی طرح گرمئ ہنگامہ کے لئے درود شریف پڑھنا مکروہ ہے۔ (عالمگیری)

درود شریف پڑھنا سات مواقع میں مکروہ ہے۔ (۱) جماعت کی حالت میں (۲) قضاء حاجت کی حالت میں (۳) سامان تجارت کی شہرت کے لئے (۴) لغزش کی حالت میں (۵) اظہار تعجب کے واسطے (۶) جانور کو ذبح کرتے ہوئے (۷) چھینکتے ہوئے۔ (درمختار، جلد۱)

(۱۳) درود شریف ایسے صیغوں اور الفاظ سے ادا کرنا اولیٰ وافضل ہے جو روایات مرفوعہ یا آثار موقوفہ سے ثابت ہوں، اپنے ایجاد کردہ الفاظ اور صیغوں سے بھی درود شریف پڑھنا اس شرط پر جائز ہے کہ ان الفاظ میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے طلب صلوٰۃ ورحمت نبی کریم ﷺ کے حق میں ہو اس شرط مذکورہ کے ساتھ عربی زبان کی تمام زبانوں میں درود شریف پڑھنا نماز کے علاوہ تمام مواقع میں جائز ہے۔ البتہ عربی زبان میں پڑھنا اولیٰ اور اقرب الی القبول ہے۔ (تنقیح الکلام)

(۱۴) درود شریف نہایت اخلاص مندی کے ساتھ اس نیت سے پڑھنا چاہئے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی رضامندی اس مبارک عمل سے نصیب ہوجائے۔ اس نیت کی برکت سے جس قدر فضائل وفوائد درود شریف ذکر کئے گئے ہیں وہ خود بخود انشاء اللہ حاصل ہوجائیں گے۔ دنیاوی اغراض کو مقصد بنا کر درود شریف پڑھنے سے حقیقی انوار وبرکات سے محرومی کا خطرہ ہے۔

مواقع درود وسلام

ہر امتی کے لئے عبادات نافلہ میں سب سے اہم اور کارآمد مشغلہ درود وسلام پیش کرنا ہے جیسا کہ مباحث گذشتہ سے ثابت ہوا ہے۔ لہٰذا تمام فرصت کے اوقات کو اگر اس بہترین شغل میں صرف کیا جائے تو بڑی ہی منفعت اور منقبت نصیب ہو۔ چنانچہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں آپ پر صلوٰۃ

کی کثرت کیا کرتا ہوں تو کس قدر صلوۃ کو اپنا معمول رکھوں۔ آپ نے فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے، میں نے عرض کیا کہ ایک رُبع یعنی تین ربع اوراذ کار نافلہ رہیں (اس پر بھی) آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھاؤ تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نصف آپ نے فرمایا جس قدر چاہو اور اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے، میں نے عرض کیا تو پھر سب درود ہی رکھوں گا۔ آپ نے فرمایا اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہوجائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہوجائیں گے۔ (زادالسعید بحوالہ ترمذی ومستدرک وحاکم)

مواقع کی دو قسم ہیں (۱) خاص اوقات (۲) خاص مقامات

دونوں کو علیحدہ علیحدہ بیان کیا جاتا ہے، یہ مواقع احادیث معتبرہ سے ثابت ہیں، مفصل روایات حدیث کو نقل کرنے سے رسالہ طویل ہوجائے گا اس لئے صرف خلاصہ مضمون اور اس کتاب کے حوالہ پر اکتفا کیا جاتا ہے جس میں یہ روایات حدیث مع سند مذکور ہیں۔

خاص اوقات

(۱) افضل وقت روز جمعہ اور شب جمعہ ہے اس کی فضیلت میں چند احادیث وآثار بالاختصار بیان کئے جاتے ہیں۔

اول : جمعہ کی شب میں جو سو مرتبہ درود پڑھے اس کی سو حاجات پوری ہوں گی، ستر دنیا سے متعلق اور تیس آخرت سے متعلق۔ (جذب القلوب عن مفاخر الاسلام)

دوم : جمعہ کے روز جو درود مجھ پر کوئی شخص بھیجتا ہے وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ (زادالسعید)

سوم : جمعہ کے دن جو ستر مرتبہ درود پڑھے تو قیامت میں وہ شخص اس شان سے آئے گا کہ اس کے چہرہ پر ایسا نور (کامل) ہوگا کہ لوگ (بطور تعجب) کے کہنے لگیں گے کہ یہ شخص کون سا مبارک عمل کیا کرتا تھا جو ایسا نور کامل نصیب ہوا۔ (کتاب الصلات)

چہارم : جو درود جمعہ کے دن مجھ پر پڑھا جائے تو وہ عرش عظیم سے نیچے نہیں رکھتا ہے (یعنی عرش تک پہنچتا ہے) اور جس گروہ ملائکہ کے پاس پہنچتا ہے وہ فرماتے ہیں صَلُّوْا عَلٰی قَائِلِهَا (جذب القلوب)

پنجم : حضرت ابن مسعودؓ نے زید ابن ارقم کو تلقین فرمایا کہ تم بروز جمعہ ہزار بار ضرور اس صیغہ کے ساتھ درود پڑھا کرو۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ (کتاب الصلوٰۃ)

ششم : حضرت ابوہریرہؓ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہر جمعرات کے دن حق سبحانہٗ وتعالیٰ فرشتوں کی ایک جماعت اس شان سے بھیجتے ہیں کہ ان کے پاس چاندی کے صحیفے سونے کے قلم ہوتے ہیں (ان کا کام صرف یہ ہوتا ہے کہ جو مومنین جمعرات کے دن اور شب جمعہ میں بکثرت درود شریف پڑھیں ان کے اسماء ان صحیفوں میں تحریر کریں۔ (کتاب الصلات)

ہفتم : حضرت سہل بن عبداللہ سے منقول ہے کہ جو شخص بعد نماز عصر روز جمعہ بصیغہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ اسی مرتبہ درود پڑھے۔ اس کے اسی برس کے گناہ بخشے جائیں گے۔ (کتاب الصلات)

ہشتم : امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ یوں تو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہر وقت ہی مستحب ہے لیکن درود شریف شب جمعہ اور روز جمعہ پڑھنے میں استحباب کامل اور بڑی فضیلت ہے۔ (کتاب الصلات)

نہم : امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ شب جمعہ شب قدر سے بھی افضل ہے اور بعض علماء نے یہ بات بھی نقل فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ شب جمعہ میں درود و سلام کا جواب بنفس نفیس مرحمت فرماتے ہیں۔ (جذب القلوب)

(۲) جمعرات کے دن درود پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے۔ چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر جمعرات کے دن سو مرتبہ درود پڑھے وہ کبھی محتاج نہ ہوگا۔ (جذب القلوب عن مفاخر الاسلام)

(۳) شب دوشنبہ اور روز دوشنبہ میں کثرت سے درود شریف پڑھنے کی زیادہ فضیلت ہے اس لئے کہ دوشنبہ کا دن بھی بہت بابرکت ہے کیوں کہ اس دن میں بندوں کے اعمال درگاہ رب العزت میں پیش کئے جاتے ہیں (کما فی الحدیث) اور اس دن میں نبی کریم ﷺ اکثر روزہ رکھتے تھے تو جیسے کہ شب جمعہ کی فضیلت روز جمعہ کی وجہ سے ہے اسی طرح شب دوشنبہ کی روز دوشبہ کی وجہ سے ہے۔ چنانچہ احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ جو شخص شب دوشنبہ میں چار رکعت اس طور سے پڑھے کہ اول رکعت میں بعد الحمد شریف گیارہ مرتبہ سورہ قل ہواللہ احد اور دوسری رکعت میں یہی سورۃ دس مرتبہ اور تیسری رکعت میں بھی یہی سورۃ تیس مرتبہ اور چوتھی رکعت میں بھی یہی سورہ چالیس مرتبہ پڑھے اور سلام کے بعد پچھتر مرتبہ سورہ قل ہواللہ احد پڑھے اور پچھتر مرتبہ استغفار کرے اپنے اور اپنے والدین کے لئے اور پچیس مرتبہ درود پڑھے اس کے بعد جو حاجت حق تعالیٰ جل مجدہٗ سے طلب کرے گا وہ حاجت اس کی پوری ہوگی۔ اسی طرح روز شنبہ و یکشنبہ میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت منقول ہے۔ (جذب القلوب)

(۴) اذان کے بعد درود شریف پڑھنا افضل ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان سنو اذان کا جواب دو پھر مجھ پر درود پڑھو (مسلم عن عبداللہ بن عمرو بن العاص) نیز اذان کے بعد یہ دعا بھی پڑھنی چاہئے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْفَضِیْلَۃَ وَالْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْعَلْنَا فِیْ شَفَاعَتِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ. (ترغیب وترہیب للمنذریؒ)

(۵) تکبیر کے وقت درود پڑھنا افضل ہے۔

(۶) ہر رات کو نماز تہجد کے لئے اٹھنے کے وقت۔

(۷) ماہ رمضان کی ہر رات میں عبادت کے وقت۔

(۸) ہر صبح وشام کے وقت۔

اس کے متعلق حدیث میں فرمایا ہے کہ جو کوئی صبح کو مجھ پر دس دفعہ درود پڑھے اور شام کو دس دفعہ، قیامت کے دن اس کو میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (راہ الطبرانی فی اوسطہ)

(۹) قرآن کریم کے ختم ہونے کے وقت درود پڑھے۔ بعض مشائخ سے یہ خاص صیغہ درود شریف بھی منقول ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ حَدِیْثٍ وَّ قُرْاٰنٍ وَبِعَدَدِ حَرْفِھِمَا اَلْفًا اَلْفًا اٰمِیْن بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

(۱۰) قرآن کریم کی قراءت سے پہلے اور بعد میں درود شریف پڑھنا افضل ہے۔ اسی طرح حدیث شریف اور علوم دینیہ کے تدریس سے پہلے اور بعد میں، نیز وعظ اور تبلیغ دین کے وقت بھی درود شریف پڑھنا افضل وموجب برکت ہے۔ (جذب القلوب)

(۱۱) ہر کلام مباح سے قبل درود شریف پڑھنا موجب برکت اور سبب نزول رحمت ہے۔

(۱۲) بعض اہم معاملات دنیوی جو شریعت میں مباح ہیں ان کے شروع کرنے سے قبل درود شریف پڑھنا موجب فلاح وبرکت اور شرعاً مستحب ہے، ان کی تفصیل یہ ہے۔ وصیت نامہ لکھنے کے وقت، سفر شروع کرنے کے وقت، منزل پر پہنچنے کے وقت، سوار ہونے کے وقت، سفر سے واپسی کے وقت، خرید وفروخت کے وقت، خطبہ نکاح اور تمام خطبوں کو پڑھنے کے وقت۔ (جذب القلوب)

(۱۳) وضو کے بعد بھی درود شریف پڑھنا افضل ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا وضو نہیں ہوتا جو شخص کہ درود شریف نہ پڑھے (مراد یہ ہے کہ کامل درجہ کا وضو نہیں ہوتا ہے) کتاب الصلات عن ابن ماجہ وابن ابی عاصم)

فائدہ : جذب القلوب میں لکھا ہے کہ تیمم کے بعد بھی درود شریف پڑھے۔

(۱۴) دعا کے اول وآخر میں درود شریف پڑھے اس کی فضیلت کے متعلق روایات بحث فضائل درود وسلام میں گذر چکی ہیں۔ علامہ ابن کثیر نے تفسیر میں دعا کے وسط میں بھی درود شریف پڑھنے کے متعلق روایت مرفوع حضرت جابرؓ سے بیان فرمائی ہے۔ اس لئے اگر وسط دعا میں بھی درود شریف پڑھ لیا جائے تو سبب مزید برکت ورحمت ہے۔ مشائخ کا معمول یہ ہے کہ تین مرتبہ اول وآخر دعا کے درود شریف پڑھتے ہیں، حضرت ابوسلیمان درّانی نے فرمایا کہ جب تم کسی حاجت کو حق تعالیٰ سے طلب کرنے لگو تو پہلے درود شریف پڑھو، پھر اس کے لئے دعا کرو اور دعا کو درود شریف پر ختم کرو (اس طرز سے دعا مانگنے میں یہ فائدہ ہے) کہ حق سبحانہ وتعالیٰ اول وآخر میں جو درود شریف ہے اس کو قبول فرمائیں گے اور ایسا نہ کریں گے کہ جو دعا ان دونوں درود کے درمیان ہے اس کو چھوڑ دیں صرف درود کو ہی قبول فرمالیں۔ حضرت ابن عطاءؒ فرماتے ہیں کہ دعا کے فرائض اور ارکان اور بازو اور اوقات اور اسباب ہیں۔

دعا کے ارکان وفرائض

(۱) حضور قلب، (۲) دل میں رقت ہونا (۳) قلب میں مسکنت وخشوع ہونا (۴) دل کا حق تعالیٰ سے لگاؤ وتعلق ہونا اور اسباب سے قطع نظر کرنا۔

دعا کے بازو

صداقت وسچائی ہے دعا کا (خاص) وقت سحر کا ہے اور دعا کے مقبول ہونے کا سبب درود شریف پڑھنا ہے۔ (ہکذا کتاب الصلاتؒ)

(۱۵) ہر نماز میں تشہد ثانی کے بعد درود شریف پڑھنا چاہئے اور نماز جنازہ میں تکبیر ثانی کے بعد اور فرض نماز کے بعد درود پڑھنا افضل ہے۔ بالخصوص نماز جمعہ کے بعد مگر حلقہ باندھ کر بہت چلا چلا کر نہ پڑھیں کہ یہ فعل خلاف ادب اور خلاف ماثور ہے۔ (جذب القلوب وزاد السعید)

(۱۶) جب رسول کریم ﷺ کا نام مبارک زبان سے ادا کرے یا کسی سے سنے اس وقت درود شریف پڑھے۔ اس کی تفصیل بحث آداب سلام میں گذر چکی ہے۔

(۱۷) مسلمان کو جملہ مصائب و آلام میں خواہ ان کا تعلق دین اسلام سے ہو جیسے کفار کا غالب ہونا، اہل اسلام کا ذلیل و خوار ہونا، علماء امت کی توہین و تحقیر ہونا، اہل الحاد و زندقہ کا غلبہ پانا، خواہ ان مصائب و آلام کا تعلق امور دنیا سے ہو جیسے فاقہ، تنگ دستی، عام و باشمل طاعون، ہیضہ، چیچک، ملیریا، یا طوفان آب و باد وغیرہ ان حوادث کے ظہور کے وقت بکثرت درود شریف پڑھنا چاہئے۔ اس مبارک عمل کی برکت سے حق تعالیٰ کی رحمت نازل ہوتی ہے۔ مصائب کا تحمل سہل ہوجاتا ہے اور اکثر فضل خداوندی سے یہ مصائب بالکلیہ رفع ہوجاتے ہیں۔ (جذب القلوب)

(۱۸) جب کوئی گناہ صادر ہوجاوے تو اس کے بعد درود شریف پڑھے اس مبارک عمل کی برکت سے توقع ہے کہ حق تعالیٰ گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ (جذب القلوب)

(۱۹) جب نیند سے اٹھے نماز تہجد کے لئے تو درود شریف پڑھے جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔ (جلاء الافہام)

(۲۰) جب کوئی بات بھول جائے درود شریف پڑھے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ اس کی برکت سے وہ بات یاد آجائے گی۔ (رواہ الافہام عن انس بن مالکؓ)

(۲۱) جب کوئی مصیبت یا حاجت در پیش ہو تو درود شریف پڑھے۔ ایک حدیث میں ہے کہ جو مجھ پر سو مرتبہ درود پڑھے صبح کی نماز کے بعد اس سے قبل کہ کسی سے گفتگو کرے تو اس کی سو حاجات حق تعالیٰ پوری فرمائیں تیس حاجت ان میں سے دنیا کی اور بقیہ ستر آخرت کی۔ (جلاء الافہام عن جابر بن عبداللہ)

(۲۲) جب کان بولے درود شریف پڑھے اور یہ کہے ذکر اللہ بخیر من ذکرنی. ترجمہ: (حق تعالیٰ اس کو رحمت و بھلائی کے ساتھ یاد فرمائیں جس شخص نے مجھ کو یاد کیا) (کمافی الحدیث الذی رواہ مرفوعافی جلاء الافہام)

(۲۳) مسلمان سے ملاقات کے وقت درود شریف پڑھنا چاہیے۔ (جذب القلوب)

(۲۴) ابتدائی رسائل و کتب میں بعد بسم اللہ اور حمد باری کے درود شریف لکھنا چاہئے۔ حضرت ابن حجر مکی نے لکھا ہے کہ یہ طرز تحریر سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جاری فرمایا۔ (زاد السعید)

خلفاء عباسیہ کے زمانہ میں یہ رسم تحریر بہت عام ہوگئی اور سب نے اس کو معمول بنالیا، کتاب شفاء میں حضرت قاضی عیاضؒ نے لکھا ہے کہ ختم کتاب پر بھی درود شریف لکھنا بعض سلف سے ثابت ہے اس لئے اگر ختم کتاب پر بھی درود شریف تحریر کیا جائے تو یہ امر مستحسن ہے۔ (کنز البرکات)

(۲۵) جب کوئی چیز نظر میں مستحسن معلوم ہو تو درود شریف پڑھنا چاہئے جیسے گلاب کا پھول وغیرہ۔ (جذب القلوب)

خاص مقامات

تمام مقامات میں افضل مقام روضۂ اقدس ہے (علیٰ صاحبہ الف الف صلوٰۃ وسلام) وہاں پر درود و سلام عرض کرنا سعادت عظمیٰ اور موجب انوار و برکات عظیمہ ہے۔ زیارت دربار رسالت مآب ﷺ سے جب مشرف ہووے تو درود عرض کرتے ہوئے کمال ادب اور بغایت خشوع و خضوع ظاہر و باطن جس قدر ممکن ہو شرع کے مطابق ملحوظ رکھے جو درود و سلام روضۂ اقدس کے سامنے عرض کیا جاتا ہے۔ روایات سے ثابت ہے کہ اس کا جواب آنحضرت ﷺ بنفس نفیس مرحمت فرماتے ہیں (کتاب الصلات)

چنانچہ بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچادیا جاتا ہے یعنی بذریعہ ملائکہ کے۔ (زاد السعید)

اس کے علاوہ حسب ذیل مقامات پر درود شریف پڑھنا افضل و مستحب ہے۔

(۱) حج میں مقام صفا و مروہ پر حق تعالیٰ کی حمد کے بعد درود پڑھے اس کا ثبوت حضرت عمرؓ کے ارشاد مبارک اور حضرت ابن عمرؓ کے عمل مقدس سے ہے۔ (کمارواہ مسند افی جلاء الافہام)

اور ان تمام مقامات میں جہاں فریضہ حج ادا کرتے ہوئے ٹھہرنے، قیام کرنے کا حکم آیا ہے درود شریف پڑھنا چاہئے جیسے موقف اعظم عرفات مزدلفہ وغیرہ۔

(۲) تلبیہ کے بعد درود پڑھے۔ حضرت قاسم رحمہ بن محمد سے منقول ہے کہ وہ تلبیہ کے بعد درود پڑھنے میں مشغول ہوتے۔ (جلاء الافہام)

(۳) طواف کعبہ کرتے ہوئے اور حجر اسود کو چومتے ہوئے درود شریف پڑھے۔

(۴) مقام ملتزم پر درود پڑھے۔ (جذب القلوب)

(۵) مدینہ منورہ میں داخل ہوتے ہوئے اور ان تمام مقامات کی زیارت کے وقت کہ نبی الرحمہ ﷺ کو حیات ظاہری میں ان کا سے علاقہ تھا۔ درود شریف پڑھنا چاہئے جیسے مسجد قبا، وادی بدر، جبل احد، مسجد نبوی علی صاحبہ صلوات اللہ وسلامہٗ۔ (جذب القلوب)

(۶) مسجد میں جانے کے وقت اور اس سے باہر آنے کے وقت درود شریف پڑھنا چاہئے اس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو مجھ پر سلام بھیجے اور (اپنے لئے بطور دعا کے) کہے اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ اور جب مسجد سے باہر جائے تو مجھ پر سلام بھیجے اور کہے اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ (جلاء الافہام عن ابی ہریرۃ مرفوعاً)

حضرت علقمہ سے منقول ہے کہ آپ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے اس طرح درود شریف پڑھتے اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ صَلَّی اللّٰہُ وَ مَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ. ترجمہ : تجھ پر سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں حضرت محمد ﷺ پر۔

امام العلماء حضرت محمد بن سیرینؒ سے بسند صحیح مروی ہے کہ زمانہ سلف میں عام طور سے مسلمان مسجد میں یہ پڑھتے ہوئے داخل ہوتے۔ صَلَّی اللّٰہُ وَ مَلَائِکَتُہٗ عَلٰی مُحَمَّدٍ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ بِسْمِ اللّٰہِ دَخَلْنَا وَ بِسْمِ اللّٰہِ خَرَجْنَا وَ عَلَی اللّٰہِ تَوَکَّلْنَا (کتاب الصلات)

ترجمہ : اللہ اور اس کے فرشتے درود و رحمت فرماتے ہیں حضرت محمد ﷺ پر آپ پر سلام ہو اے اللہ کے نبی اور اللہ کی رحمت و برکات ہوں۔ اللہ کے نام سے ہم داخل ہوئے اور اللہ کے نام سے ہی ہم باہر آئے اور اللہ پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔

الحاصل مسجد میں آتے جاتے درود شریف اور مذکورہ دعاؤں میں سے جون سی دعا چاہے پڑھ لیا کرے، نیز حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے یہ بھی مروی ہے کہ جب تم مسجد کے پاس سے گذرو تو درود شریف پڑھو۔ (جلاء الافہام)

(۷) جب کسی مجلس میں بیٹھے تو اٹھنے سے پہلے درود شریف پڑھے کیوں کہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جب کوئی جماعت کسی مجلس میں بیٹھے اور پھر اس حالت میں متفرق ہو جائے کہ نہ حق سبحانہٗ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دیوے چاہے مغفرت فرمادے۔ (رواہ حبان)

حضرت سفیان بن سعیدؒ جب کسی مجلس سے فارغ ہو کر کھڑے ہوتے تو اس طرح درود شریف پڑھتے صَلَّی اللّٰہُ وَ مَلَائِکَتُہٗ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَنْبِیَاءِ اللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ.

ترجمہ : اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے رحمت کاملہ نازل فرماتے ہیں ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور اللہ کے دیگر نبیوں پر۔

اور اگر مجمع جمع ہونے کے وقت بھی درود شریف پڑھ لیا جائے تو موجب اجر ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اپنی مجالس کو درود شریف پڑھنے سے مزین و بارونق بناؤ۔ (جلاء الافہام بسند متصل) اور مجالس تبلیغ دین و نشر احکام میں درود شریف پڑھنا موجب مزید برکت ہے۔ (جذب القلوب)

(۸) جب گھر میں داخل ہو تو درود شریف پڑھو، حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور اپنی محتاجی اور تنگی معاش کی شکایت کی نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو اگر آدمی ہو تو اس کو سلام کرو اور مکان خالی ہو تو مجھ پر سلام بھیجو اور سورۂ قل ھو اللہ احد ایک مرتبہ پڑھو، اس شخص نے ایسا ہی کیا تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ نے اس قدر رزق وسیع کر دیا کہ اس نے پڑوسیوں اور رشتہ داروں کو بہت نفع پہنچایا۔ (جلاء الافہام)

(۹) بازار میں داخل ہوتے ہوئے درود شریف پڑھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ آپ جب بازار میں تشریف لے جاتے اور کثرت خرید و فروخت کی وجہ سے لوگوں کو غافل پاتے تو حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد کرتے، درود شریف پڑھتے، دعائیں کرتے۔ (ذکرہ فی جلاء الافہام بسند)

درود و سلام کی حکمتیں

حکمت اولیٰ : صلوٰۃ و سلام بجائے اس کے کہ اہل ایمان اپنی جانب سے پیش کریں اس کی ادا کا جو یہ اسلوب تجویز کیا گیا کہ مسلمان حق سبحانہٗ وتعالیٰ سے سوال کیا کریں کہ آپ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر صلوٰۃ نازل فرمایئے اسی وجہ سے درود کے الفاظ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ تجویز کئے گئے، اس تغیر اسلوب کا نکتہ یہ ہے کہ چوں کہ بندہ کا رتبہ اس سے قاصر ہے کہ وہ مقدس رسول اللہ ﷺ کے لئے صلوٰۃ و سلام پیش کرے اس لئے صرف یہ وظیفہ مقرر ہوا کہ رب اکبر سے مودبانہ استدعا کرے کہ آپ صلوٰۃ نازل فرمائیں تو معلوم ہوا کہ صلوٰۃ کی نسبت جو عباد کی طرف ہے مجازاً ہے اور حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی طرف حقیقۃً ہے۔ (القول البدیع للسخاوی)

حکمت ثانیہ : صلوٰۃ و سلام کا مقصد سید الکونین صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ کے رفع مراتب کی دعا ہے اور یہ مقصد بدون دعائے امت کے آنحضرت ﷺ کے لئے خداوند تعالیٰ کے فضل سے خود بخود حاصل ہو چکا ہے۔ لہٰذا باوجود صلوٰۃ و سلام ادا کرنے سے ایک حکمت تو یہ ہے کہ امتی کا درود اگر مقبول ہو جائے تو ممکن ہے کہ نبی کریم ﷺ کے مراتب عالیہ میں مزید ترقی ہو اور دعائے مقبول سے رفع مراتب خلاف درایۃً و روایۃً

نہیں کیوں کہ عطیات الٰہیہ محدود نہیں۔ الحاصل امتی کا درود وسلام دنیا کے لحاظ سے ذکر جمیل اور رفع ذکر کا سبب ہے جس کی بشارت آیت کریمہ رَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ میں بیان فرمائی گئی ہے اور عالم آخرت کے لحاظ سے ایک دعا ہے رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ کے حق میں جو احسانات عظیمہ کثیرہ کا ادنیٰ شکر ہے کیوں کہ جب محسن کے ساتھ احسان کرنے کی طاقت وقدرت نہ ہو تو دعائے خیر کرنا اسلام کی تعلیم ہے اور صیغۂ ماثورہ درود میں حق سبحانہٗ وتعالیٰ کی حمد کے لئے حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ کے الفاظ شامل کئے گئے ہیں تا کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے دعا کرنے کے ساتھ شکر منعم حقیقی بھی ادا ہو جائے۔ (ملخص از کتاب الصلات ونشر الطیب)

حکمت ثالثہ : آیت کریمہ میں صلوٰۃ وسلام کا مؤمنین کو علیحدہ علیحدہ حکم فرمایا بلکہ امر سَلِّمُوۡا کے ساتھ ساتھ اس کا مصدر تَسۡلِيۡمًا بھی ذکر فرمایا گیا ہے جس سے سلام کے غایت اہتمام شان کا پتہ چلتا ہے، اسی وجہ سے علماء کرام نے فرمایا کہ افضل یہ ہے کہ صیغۂ درود شریف میں صلوٰۃ وسلام دونوں جدا جدا الفاظ سے ادا کئے جائیں۔

حکمت رابعہ : آیت کریمہ میں صرف نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود وسلام بھیجنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن رحمۃ للعالمین صلوات اللہ علیہ وسلامہٗ سے جب یہ سوال کیا گیا کہ کس طرح درود پڑھا جائے تو آپ نے جو الفاظ تعلیم فرمائے اس میں آل رسول ﷺ کے لئے بھی صلوٰۃ و سلام کا ذکر ہے تو معلوم ہوا کہ صیغۂ درود میں اس کی رعایت کرنا اولیٰ و افضل ہے۔ لیکن صرف ذکر نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد بطور تابعیت کے ایسا کرنا چاہئے صرف آل رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مستقلاً لفظ صلوٰۃ وسلام سے دعا کرنا ممنوع ہے۔ اس لئے یوں درود میں پڑھا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ اور اس کا برعکس درست نہیں اور اس شمول سے سادات کرام کے لئے فضیلت عظیمہ کا ثبوت ہوتا ہے۔ (ملخص القول البدیع وتنقیح الکلام)

صیغ درود وسلام

جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوۡنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا صَلُّوۡا عَلَيۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا ترجمہ : بے شک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت خاص درود بھیجتے ہیں نبی عربی ﷺ پر اے ایمان والو تم نبی علیہ الصلوۃ والسلام پر بکثرت درود وسلام بھیجو۔

نازل ہوئی اور اس آیت مبارکہ میں اہل ایمان کو درود وسلام بھیجنے کا امر فرمایا گیا تو نبی کریم ﷺ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ کس طرح آپ پر درود بھیجا کریں جیسا کہ بخاری جلد ۲، پارہ ۱۹، ص ۱۹، ۷۰۸ میں اس آیت کریمہ کے تحت میں حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت نقل فرمائی۔

عن کعب بن عجزة رضی الله قیل یارسول الله اما السلام علیك فقد عرفناه فکیف الصلوٰة قال قولو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ.

حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہم جان گئے (کیوں کہ تشہد میں سلام کے لئے یہ الفاظ تعلیم کئے گئے اَلسَّلَامُ عَلَيۡكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحۡمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (اب درخواست یہ ہے کہ یہ ارشاد فرمائیے کہ) آپ پر درود بھیجنے کا کیا طریقہ ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ (درود بھیجنے کے لئے اس طرح کہا کرو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكۡ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكۡتَ عَلٰى اِبۡرَاهِيۡمَ وَ عَلٰى آلِ اِبۡرَاهِيۡمَ اِنَّكَ حَمِيۡدٌ مَّجِيۡدٌ.

درود شریف کے ان الفاظ کی مراد یہ ہے کہ ہر امتی حق تعالیٰ سبحانہٗ سے یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ ہمارے سردار محمد مصطفیٰ ﷺ پر آپ کے آل و کنبہ پر رحمتیں ونعمتیں اور برکات نازل فرمایئے جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر نازل فرمائی ہیں۔ اے اللہ میری یہ دعا قبول فرمایئے، آپ ہی حمید (بہت لائق تعریف) مجید (یعنی نہایت بزرگ) ہیں۔ اس صیغے میں جو حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تذکرہ بطور تشبیہ کے کیا گیا ہے، اس کی یہ مراد نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مرتبہ نبی کریم ﷺ سے اعلیٰ ہے بلکہ تشبیہ کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ذکر وضاحت کی غرض سے اور اس وجہ سے فرمایا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا تعلق اس امت اسلام کے ساتھ بہت قوی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں ملت اسلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے مِلَّةَ اِبۡرَاهِيۡمَ ۔هُوَ سَمّٰكُمُ الۡمُسۡلِمِيۡنَ (۱۸، رکوع ۱۷)

ترجمہ : دین تمہارے باپ ابراہیم کا اس نے نام رکھا تمہارا مسلمان۔

نیز تشبیہ کے ساتھ ذکر کرنا کبھی اس طرح بھی ہوتا ہے کہ ناقص سے

کامل کو تشبیہ دی جائے اور اس سے مقصد محض وضاحت ہوتا ہے جیسے قرآن پاک میں فرمایا گیا۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْھَا مِصْبَاحٌ. (پارہ ۱۸، رکوع ۱۰)

ترجمہ : اللہ روشنی ہے آسمانوں اور زمین کی مثال اس کی روشنی ہے جیسے ایک طاق اس میں ہو ایک چراغ۔ (ذکرہ فی شروح البخاری)

الحاصل اس روایت سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام باوجودیکہ عربی زبان سے خوب واقف تھے اور جن الفاظ سے چاہتے ہیں درود بھیجتے مگر بایں ہمہ رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا اَکَیْفَ الصَّلٰوۃُ یعنی آپ کی ذات گرامی پر درود کس طرح بھیجا کریں۔ خود اپنی طرف سے ادائے درود کا طریقہ تجویز نہ کیا تو معلوم ہوا کہ ذکر کے الفاظ میں قیاس اور رائے کو دخل نہیں بلکہ صیغ اذکار عموماً خارج از قیاس ہوتے ہیں اور ان کے اسرار کو علمائے ربانیین ہی خوب سمجھتے ہیں چنانچہ القول البدیع ص ۵۱ میں لکھا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے کیفیت صلوٰۃ کے متعلق اس وجہ سے سوال کیا چوں کہ امر سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی تعمیل میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ کے مخصوص الفاظ تعلیم فرمائے تھے۔ اس لئے یہ سمجھایا گیا کہ ادائے صلوٰۃ کے لئے بھی کوئی کیفیت مخصوص ہوگی۔ اس بناء پر اپنی جانب سے اس کے لئے کوئی صیغہ اختراع نہ کیا بلکہ ادائے صلوٰۃ کا طریقہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا اس لئے کہ اذکار کے الفاظ ماثورہ عموماً قیاس سے خارج ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس سوال کے جواب میں صحابہ کرامؓ کو عام اجازت اس امر کی نہ دی گئی کہ جن الفاظ سے چاہو درود پڑھ لیا کرو بلکہ ایک کیفیت مخصوصہ ادائے صلوٰۃ کے لئے تجویز کی گئی، انتہی ملخصاً۔

لہٰذا اس سے معلوم ہوا کہ امر صلوا علیہ پر جب بھی عمل ہوگا جب اس ہیئت و کیفیت سے صلوٰۃ کو ادا کیا جائے جو رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تعلیم فرمائی گو اس ہیئت و کیفیت کی رعایت کے ساتھ الفاظ میں بھی تغیر کر لیا جائے جیسا کہ سلف صالحین سے متعدد صیغے درود وسلام اس قسم کے منقول ہیں۔ اس تقریر سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ جس قدر درود کے صیغ روایت صحیحہ مرفوعہ میں وارد ہیں وہ تمام صیغوں سے افضل ہیں اور جو شخص صیغۂ مرفوعہ کو پڑھتا ہے وہ زیادہ اجر کا مستحق ہے، ان کے علاوہ جو درود وسلام کے صیغے کسی بزرگ سے منقول ہیں ان کے ورد کرنے سے افضل یہ صیغۂ مرفوعہ کو روزانہ پابندی سے پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ اس طریقہ سے اس کا درود وسلام حق تعالیٰ کے نزدیک نہایت مقبول ہوگا اور جو صیغے بزرگان دین نے ارشاد فرمائے ہیں ان کے ورد کو بھی بے کار وضائع نہ سمجھنا چاہئے بلکہ وہ بھی موجب اجر عظیم ہیں مگر اولیٰ وافضل یہ ہے۔ صیغ ماثورہ کے ساتھ درود وسلام پڑھا کرے، لہٰذا اس رسالہ میں بہت اہتمام سے روایت حدیث میں جس قدر صیغ بیان فرمائے گئے ہیں ان کو جمع کیا گیا ہے، ان صیغوں میں اول وہ صیغے ذکر کئے جائیں گے جو کہ تمام صیغ صلوٰۃ میں افضل ہیں، اس کے بعد روایات مرفوعہ کے صیغ بیان کئے جائیں گے، ان کے اختتام پر حضرات صحابہ کرام سے جو صیغے منقول ہیں وہ درج کئے جائیں گے بعونہ تعالیٰ و توفیقہ اور صیغوں کے ساتھ ان کا بامحاورہ ترجمہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔

درود وسلام کے افضل صیغے (یعنی افضل درود کی تلاش)

کتاب سعادت الدارین فی الصلوٰۃ علی سید الکونین میں علامہ یوسف بن اسماعیل نے نقل کیا ہے کہ جو شخص افضل صیغہ کے ساتھ درود شریف پڑھنا چاہے اس کو چاہئے کہ مندرجہ تیرہ صیغوں میں سے کسی ایک صیغہ کو پڑھ لیا کرے جو ایسا کرے گا اجر عظیم کا مستحق ہوگا اور افضل صیغہ کے ساتھ درود پڑھنے والا قرار دیا جائے گا، یہ صیغے ایسے عظیم الشان ہیں کہ اگر کوئی شخص قسم کھا کر کہے کہ میں افضل صیغہ کے ساتھ درود پڑھوں گا اس کے بعد وہ ان تیرہ صیغوں میں سے کسی ایک کو پڑھ لے تو اس کی قسم پوری ہو جائے گی۔ صاحب سعادت الدارین نے یہ صیغے القول البدیع، الدرر المنضود، ومسالک الحنفاء سے نقل کئے ہیں اور ہر صیغوں سے افضل کہا ہے، ان تیرہ صیغوں کو یہاں پر نقل کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان روزانہ صرف ان صیغوں کو آٹھ مرتبہ پڑھ لیا کرے تو ۱۰۴ مرتبہ درود افضل صیغہ سے پڑھنے کا اجر عظیم حاصل کرلے گا۔ حق تعالیٰ ہم سب کو اس مبارک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

۱- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے سردار محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر رحمتیں نازل فرمائی تھیں اور ان کی اولاد پر۔ اے اللہ! برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر تمام جہانوں میں جیسے کہ برکتیں نازل فرمائی تھیں آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی اولاد پر بلاشبہ آپ ہی قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۲- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا نبی محمدؐ پر اور آپ کی پاکیزہ بیویوں پر جو تمام مسلمانوں کی قابل احترام مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے خاندان پر جیسے آپ نے رحمتیں نازل فرمائی تھیں حضرت ابراہیمؑ پر بلاشبہ آپ بہت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۳-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمدؐ پر جب کبھی یاد کرنے والے یاد کریں یا غفلت کرنے والے آپ کے ذکر سے غافل ہو جائیں۔

۴-اَللّٰهُمَّ صَلِّ اَبَدًا اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ عَلٰى عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا وَ زِدْهُ شَرَفًا وَ تَكْرِيْمًا وَ اَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

ترجمہ : اے اللہ ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل کرتے رہئے اپنے محبوب بندہ پر نبی اور رسول پر یعنی ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور سلام نازل کیجئے آپ پر اور آپ کی شرف اور بزرگی میں اضافہ فرمائیے اور قیامت کے روز اپنے مخصوص قرب میں ان کا مقام بنائیے۔

۵-اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَنْتَ اَهْلُهٗ وَافْعَلْ بِنَا مَا اَنْتَ اَهْلُهٗ فَاِنَّكَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ.

ترجمہ : اے اللہ آپ کے لئے ہی تعریف ہے جیسے کہ آپ اس کے اہل ہیں اے اللہ ہمارے آقا پر وہ رحمتیں جس کے آپ اہل ہیں نازل فرمائیے اور ہمارے ساتھ بھی وہ معاملہ کیجئے کہ جس کے آپ اہل ہیں بلاشبہ آپ ہی کی ذات ڈرنے کے لائق ہے اور آپ ہی مغفرت کرنے والے ہیں۔

۶-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ.

ترجمہ : اے اللہ بہترین رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اپنی بے شمار معلومات کے مطابق۔

۷-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ مُسْتَحِقُّهٗ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جیسے کہ وہ آپ کی رحمتوں کے اہل اور مستحق ہیں۔

۸-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى كُلِّ نَبِيٍّ وَ مَلَكٍ وَ وَلِيٍّ عَدَدَ الشَّفْعِ وَالْوِتْرِ وَ عَدَدَ كَلِمَاتِ رَبِّنَا التَّامَّاتِ الْمُبَارَكَاتِ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا نبی محمد ﷺ پر اور ہر نبی اور ہر فرشتہ پر اور ہر اپنے محبوب بندہ پر ہر عدد جفت اور طاق کے مطابق ہمارے پروردگار کے کلمات تامہ بابرکت کے عدد کے مطابق۔

۹-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ سَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَ زِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمد نبی امی پر جو آپ کے محبوب بندے اور آپ کے نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی اولاد پر آپ کی بیویوں پر اور آپ کے خاندان پر۔ اے اللہ ان سب پر سلامتیاں نازل فرمائیے اپنی مخلوق کے عدد کے مطابق اور اپنی رضا کے عدد کے مطابق اپنے عرش کے وزن کے مطابق اپنے کلمات کی روشنائی کے مطابق۔

۱۰-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِكَ وَ رِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر اور سلامتی نازل فرمائیے اپنی مخلوق کے عدد کے مطابق اپنی رضا کے عدد کے مطابق اپنے عرش کے وزن کے مطابق اپنے کلمات کی روشنائی کے مطابق۔

۱۱-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَاةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر ایسی رحمتیں جو ہمیشہ باقی رہیں آپ کی ذات قائم کے باقی رہنے کے ساتھ۔

۱۲-اَللّٰهُمَّ يَارَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اجْزِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ اَهْلُهٗ.

ترجمہ : اے اللہ ہمارے آقا محمد اور ان کے خاندان کے پروردگار پر رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور آپ کے خاندان پر اور آپ بدلہ دیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ کو اس چیز کا کہ جس کے وہ اہل ہیں۔

۱۳-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ

مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَفْضَلَ صَلٰوتِكَ عَدَدَ مَعْلُوْمَاتِكَ کُلَّمَا ذَکَرَهُ الذَّاکِرُوْنَ وَ غَفَلَ عَنْ ذِکْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے آپ محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر اور برکتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم اور ان کی اولاد پر اپنی معلومات کے عدد کے مطابق جب کبھی یاد کرنے والے آپ کو یاد کریں اور غافل انسان آپ کے ذکر سے غافل رہیں اور بہت سی سلامتیاں نازل فرمائیے۔

صیغ مرفوعہ

یعنی خصوصی درود شریف کا ثبوت روایات احادیث مرفوعہ کی روشنی میں

احادیث مرفوعہ میں نبی کریم ﷺ سے بہت سے صیغے درود شریف کے منقول ہیں ان تمام کو حافظ و ناقد حدیث حضرت عبداللہ علامہ النمیری نے کتاب الاعلام بفضل الصلوٰۃ علی النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں جمع فرمایا ہے اور ان صیغوں کو شفاء الاسقام علامہ مجدالدین فیروز آبادیؒ نے کتاب الصلات والبشر میں ان دونوں کتابوں سے ان صیغوں کو تحریر فرمایا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ اول صحاح ستہ سے چند صیغے درود شریف کے نقل کر دیئے جائیں اس کے بعد علامہ نمیری اور علامہ تقی الدین السبکیؒ کے جن کے الفاظ میں اہم فرق ہوا اور ان کو اعراب لگا کر لکھا جائے گا۔

تنبیہ : لفظ "سیدنا" اکثر روایات مرفوعہ میں نبی کریم ﷺ کے نام مبارک کے ساتھ منقول نہیں لیکن آپ کے اسم مبارک کے ساتھ لفظ "سیدنا" کی زیادتی مستحب ہے، جیسا کہ مفصل طور سے بحث آداب و احکام درود و سلام میں گذر چکا اس لئے لفظ "سیدنا" رحمۃ للعالمین صلوات اللہ وسلامہ کے نام مبارک کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔

۱-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔ اے اللہ برکتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور باعظمت ہیں۔

۲-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا محمد پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر اور برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۳-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمدؐ پر جو کہ آپ کے محبوب اور رسول ہیں جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم کے خاندان پر اور برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد پر اور آپ کے خاندان پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر۔

۴-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر اور اللہ برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں حضرت ابراہیم پر تمام جہانوں میں بلاشبہ آپ قابل تعریف نہایت باعظمت ہیں۔

۵-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّیَّتِهٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی بیویوں پر اور اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور باعظمت ہیں اور برکتیں نازل فرمایئے حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر اور اولاد پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۷-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی بیویوں پر جو تمام مسلمانوں کی قابل احترام مائیں ہیں اور آپ کی اولاد اور خاندان پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم پر۔ بلاشبہ آپ قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۸-اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ اپنی تمام رحمتیں اور برکتیں ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر نازل فرمایئے جیسے کہ رحمتیں اور برکتیں آپ نے حضرت ابراہیم پر نازل فرمائیں بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور باعظمت ہیں۔

۹-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْنَا مَعَهُمْ صَلٰوةُ اللّٰهِ وَ صَلَوَاتُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کے خاندان پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم کے خاندان پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔ اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہم پر بھی ان کے ہمراہ اے اللہ برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمدؐ پر اور ان کے خاندان پر جیسے کہ آپ نے برکتیں نازل کیں خاندان ابراہیم پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعظیم اور بابرکت ہیں۔ اے اللہ برکتیں نازل کیجئے ہم سب پر ان کے ہمراہ حق تعالیٰ کی رحمتیں تمام مؤمنین کے آقا نبی امی پر نازل ہوں اے ہمارے آقا تم پر سلامتی نازل ہو اور خدا کی رحمتیں اور برکتیں نازل ہوں۔

۱۰-اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدِ النَّبِيِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ اپنی تمام رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد پر جو کہ نبی ہیں اور آپ کی بیویوں پر جو مومنین کی قابل احترام مائیں ہیں اور ان کی اولاد اور خاندان پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیم کے خاندان پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۱۱-اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ اپنی تمام رحمتیں اور اپنی تمام برکتیں اور مخصوص انعام نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں اور برکتیں آپ نے حضرت ابراہیم کے خاندان پر نازل فرمائیں بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

۱۲-اَللّٰهُم صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ وَ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا سَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْد.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ آپ نے رحمتیں نازل کیں حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی اولاد پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔ اے اللہ تمام برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ برکتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کے خاندان پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔ اے اللہ رحمت خاص نازل فرما ہمارے آقا محمدؐ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل کیں آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی اولاد پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور باعظمت ہیں۔ اے اللہ مخصوص انعامات نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ مخصوص انعام فرمایا آپ نے حضرت ابراہیمؑ پر اور ان کی اولاد پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔ اے اللہ سلامتی نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسے سلامتی نازل فرمائی آپ نے حضرت

ابراہیم پر اوران کی اولاد پر بلاشبہ آپ قابل تعریف اورنہایت باعظمت ہیں۔

۱۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کو قرب خاص میں جگہ عنایت فرمایئے (قیامت کے روز)۔

فائدہ : شفاء الاسقام میں مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو شخص درود پڑھے اوراس کے بعد کہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِهِ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لئے شفاعت واجب ہوگی۔

۱۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ صَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو کہ آپ کے محبوب بندے اور رسول ہیں اور تمام مومن مردوں اور عورتوں پر اور مسلمان مردوں اور عورتوں پر۔

فائدہ : اس درود کے متعلق نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جس شخص کے پاس خیرات کرنے کو مال نہ ہو تو اپنی دعاؤں میں یہ درود پڑھے وہ اس کے لئے باعث تزکیہ ہوگی۔ (زادالسعید)

۱۵- اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ الْقَائِمَةِ وَالصَّلٰوةِ النَّافِعَةِ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَرْضِ عَنِّيْ رِضًا لَا تَسْخَطُ بَعْدَهٗ اَبَدًا۔

ترجمہ : اے اللہ اس دائمی دعوت کے پروردگار اور صلوٰۃ نافعہ کے پروردگار ہمارے آقا محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرمایئے اے پروردگار آپ مجھ سے ایسے راضی ہوجایئے کہ اس کے بعد پھر کبھی ناراض نہ ہوں۔

۱۶- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ رحمت نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ان کی اولاد پر جیسے کہ رحمتیں نازل فرمائیں آپ نے حضرت ابراہیم پر اور آپ کی اولاد پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اورنہایت باعظمت ہیں۔ اے اللہ برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر اوران کو اولاد پر جیسے کہ برکتیں آپ نے نازل کیں حضرت ابراہیم پر اوران کی اولاد پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اورنہایت باعظمت ہیں۔

۱۷- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ تَكُوْنُ لَكَ رِضًا وَ لِحَقِّهٖ اَدَاءً وَ اَعْطِهِ الْوَسِيْلَةَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ وَ اجْزِهٖ عَنَّا مَا هُوَ اَهْلُهٗ وَ اجْزِهٖ عَنَّا مِنْ اَفْضَلِ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَ صَلِّ عَلٰى جَمِيْعِ اِخْوَانِهٖ مِنَ النَّبِيِّيْنَ وَ الصَّالِحِيْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے آپ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اس قدر رحمتیں آپ راضی ہوجائیں اور ہمارے آقا کا حق ادا ہوجائے اور ہمارے آقا کو نعمت وسیلہ عطا فرمایئے اور مقام محمود بخش دیجئے جس کا آپ ہمارے آقا سے وعدہ فرما چکے ہیں۔ اے اللہ ہمارے آقا کو ہماری طرف سے وہ بدلہ عطا کیجئے کہ جس کے وہ اہل ہیں اور ہماری جانب سے ان کو وہ بدلہ دیجئے جو بہتر سے بہتر بدلہ کسی نبی کو اپنی امت کی جانب سے بخشا ہو اور آپ کے تمام برادران نبوت انبیاء اور صالحین پر رحمتیں نازل فرمایئے اے ارحم الراحمین (ہماری یہ دعا قبول فرما)

فائدہ : القول البدیع میں حضرت ابن ابی عاصم سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو مسلمان اس درود شریف کو سات جمعہ تک پڑھے۔ ہر جمعہ کو سات مرتبہ پڑھے اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگی۔

تنبیہ : چند صیغے روایات مرفوعہ کے کتاب سعادت الدارین فی الصلوٰة علی سید الکونین سے نقل کئے جاتے ہیں۔

۱۸- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَاَعْطِ مُحَمَّدًا الدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَالْوَسِيْلَةَ فِي الْجَنَّةِ اَللّٰهُمَّ يَا رَبَّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ مَا هُوَ اَهْلُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ.

ترجمہ : اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر رحمتیں نازل فرمایئے جو آپ پسند فرماتے ہیں اور جن سے آپ راضی ہوجائیں اے ہمارے آقا محمد ﷺ کے پروردگار اور آپ کے خاندان کے پروردگار رحمتیں نازل فرمایئے حضرت محمد پر اور آپ کی اولاد پر جیسے کہ آپ کو پسند اور محبوب ہو اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ کے پروردگار پر اور آپ کے خاندان کے پروردگار رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کے خاندان پر اور آپ محمد ﷺ کو درجۂ رفیعہ جنت میں عطا فرمایئے اور نعمت وسیلہ بخش دیجئے اے اللہ اے ہمارے پروردگار ہمارے

آقا محمد ﷺ کے اور آپ کی اولاد کے رحمتیں نازل کر ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور بخش دیجئے حضرت محمد ﷺ کو وہ نعمتیں جن کے آپ اہل ہیں۔ اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے خاندان پر۔

فائدہ : سعادت الدارین میں حضرت جابرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو مسلمان صبح وشام یہ درود شریف پڑھے تو نبی کریم ﷺ کے حقوق کی ادائیگی (کسی درجہ میں) ہو جائے پڑھنے والے کی اور اس کے والدین کی مغفرت ہو جائے۔

۱۹- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ سَلِّمْ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور سلامتی نازل فرمایئے۔

فائدہ : یہ درود شریف حضرت انسؓ بن مالک سے سعادت الدارین میں نقل کیا اور اس کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو مسلمان اس کو کھڑے ہوئے پڑھے تو اس کی مغفرت بیٹھنے سے پہلے ہو جائے اور اگر بیٹھے ہوئے پڑھے تو کھڑے ہونے سے قبل مغفرت ہو جائے۔

۲۰- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ وَ رَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ نبی امی پر جو آپ کے محبوب بندے اور نبی ہیں اور رسول ہیں۔

فائدہ : اس صیغہ کے متعلق سعادت الدارین میں احیاء العلوم سے نقل کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان مجھ پر جمعہ کے دن یہ درود اسی مرتبہ پڑھے تو اس کے اسی برس کے گناہوں کی مغفرت ہو جائے۔

۲۱- اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ كَمَا لَا نِهَايَةَ لِكَمَالِكَ وَ عَدَّ كَمَالِهٖ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں اور سلامتی اور برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اپنے بے شمار کمالات کے مطابق اور ہمارے آقا کے کمالات کے عدد کے مطابق۔

فائدہ : سعادت الدارین میں کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بسند صحیح مروی ہے کہ یہ درود شریف دس ہزار کے برابر ہے، نیز شیخ ابن ریسونؒ سے مروی ہے کہ عالم منام میں مجھ کو یہ درود شریف نبی کریم ﷺ نے سکھلایا تھا۔ شیخ عارف مولانا عبداللہ الحسنی فرماتے ہیں کہ مجھ کو ان بزرگ کی اس خواب میں شک اور تردد ہوا۔ فضل خداوند تعالیٰ سے میں بھی نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے آپ سے اس درود کی فضیلت کے متعلق دریافت کیا (یعنی کیا واقعی اس کا اجر ثواب دس ہزار کے برابر ہے یا نہیں) اس کے جواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا قَدْ كَانَ ذَالِكَ یعنی یہ درود شریف نبی علیہ السلام نے خواب میں سکھلایا ہے اور اولیاء سے روایت ہے۔

احقر مولف کی رائے یہ ہے کہ یہ صیغہ مرفوع نہیں ہے۔ چنانچہ محدثین نے اس کو صیغ مرفوع میں نہیں لکھا۔ بلکہ عالم منام میں نبی کریم ﷺ نے تلقین فرمایا تھا جیسا کہ ذکر کیا گیا۔

۲۲- اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ وَالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنِّىْ تَحِيَّةً وَّ سَلَامًا.

ترجمہ : اے اللہ پروردگار مقام حل کے اور حرام کے اور پروردگار رکن کے اور مقام کے اور مشعر حرام کے میری جانب سے درود وسلام پہونچا دیجئے محمد ﷺ کی روح پاک کو۔

فائدہ : اس درود کے متعلق کتاب الصلات میں مرفوعاً نقل کیا کہ جو مسلمان شب کو سونے سے قبل سورہ ملک پڑھے اس کے بعد یہ درود شریف چار مرتبہ پڑھے تو حق تعالیٰ دو فرشتے اس کام پر مقرر فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں کہ فلاں بن فلاں آپ پر سلام بھیجتا ہے۔ اس کے جواب میں آپ ارشاد فرماتے ہیں وَعَلٰى فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ مِنِّىَ السَّلَامُ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ یعنی فلاں بن فلاں پر میری طرف سے سلام اور دعائے رحمت اور دعائے نزول برکات ہے۔

۲۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ صَلَوٰتِكَ شَيْءٌ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ بَرَكَاتِكَ شَيْءٌ وَ سَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْ سَلَامِكَ شَيْءٌ.

فائدہ : اس صیغۂ درود کو ایک اعرابی نے جس پر کہ چوری کی تہمت لگائی گئی تھی پڑھا حق تعالیٰ نے اس کی برکت سے اس کو نجات دلائی اور اس اعرابی کو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو پل صراط سے اس طور سے گذرے گا کہ تیرا چہرا چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمک دار ہوگا۔

۲۴- اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُحَمَّدًا الْوَسِيْلَةَ وَاجْعَلْ فِى الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَ فِى الْعَالَمِيْنَ دَرَجَتَهٗ وَ فِى الْمُقَرَّبِيْنَ دَارَهٗ.

ترجمہ : اے آقا ہمارے حضرت محمد ﷺ کو نعمت وسیلہ عطا

فرمایئے اور اپنے محبوب بندوں میں ان کی محبت کو پائیدار رکھئے اور تمام جہان والوں میں آپ کے درجوں کو بلند کیجئے اور اپنے مقرب بندوں میں ہمارے آقا کے مقام کو بلند بنایئے۔

فائدہ : حضرت ابوامامہؓ نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ جو مسلمان یہ دعا ہر نماز فرض کے بعد پڑھا کرے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔

۲۵-اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ اَبْلِغْ رُوْحَ مُحَمَّدٍ مِنِّیْ تَحِیَّۃً وَّ سَلَامًا.

ترجمہ : اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ کی روح پر عالم ارواح میں رحمتیں نازل کیجئے اور رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ کے جسد اطہر پر عالم اجساد میں اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ کی قبر پر عالم قبور میں اے اللہ میری جانب سے درود و سلام ہمارے آقا محمد ﷺ کی روح مبارک کو پہنچا دیجئے۔

صیغ موقوفہ (یعنی درود شریف کا ثبوت اقوال صحابہ کی روشنی میں)

اب چند صیغے وہ درج کئے جاتے ہیں جو کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہیں ان کے ورد کرنے میں اجر عظیم کی توقع ہے۔

۱-صَلَوَاتُ اللّٰہِ وَ مَلَائِکَتِہٖ وَ اَنْبِیَائِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جَمِیْعِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَلَیْہِ وَ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

ترجمہ : حق تعالیٰ کی تمام رحمتیں اور حضرات ملائکہ کے درود اور حضرات انبیاء و مرسلین کے درود و سلام اور اسی طرح تمام مخلوقات کے درود و سلام ہمارے آقا محمد ﷺ پر نازل ہوں اور آپ کی اولاد پر اے اللہ ہمارے آقا پر اور آپ کی اولاد پر سلام اور برکتیں نازل ہوں۔

۲-اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَ قَائِدِ الْخَیْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُہٗ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ اپنی تمام رحمتیں اور مخصوص انعام اور تمام برکتیں ہمارے آقا محمد ﷺ پر نازل فرمایئے جو رسولوں کے سردار ہیں متقیوں کے امام ہیں نبیوں کے سردار ہیں اور آپ کے محبوب بندے اور رسول ہیں تمام بھلائیوں کے امام اور قائد ہیں رحمت والے رسول ہیں اے اللہ آپ عالم قیامت میں مقام محمود عنایت فرمایئے جس کی سرفرازی پر تمام اگلے پچھلے مقبولان بارگاہ بھی رشک کریں اور رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر جیسا کہ رحمتیں نازل فرمائی ہیں آپ نے حضرت ابراہیم پر اور ان کی اولاد پر بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف اور نہایت باعظمت ہیں۔

فائدہ : یہ صیغہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے اس کو القول البدیع صفحہ ۱۳ میں احمد بن منیع کی کتاب مسند سے نقل کیا ہے۔

۳-اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَوَاتُ اللّٰہِ الْبَرِّ الرَّحِیْمِ وَالْمَلَائِکَۃِ الْمُقَرَّبِیْنَ وَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَ الشُّھَدَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ وَ مَا سَبَّحَ لَکَ مِنْ شَیْءٍ یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ عَلٰی مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ رَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ الشَّاھِدِ الْبَشِیْرِ الدَّاعِیْ اِلَیْکَ بِاِذْنِکَ السِّرَاجِ الْمُنِیْرِ وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ۔

ترجمہ : بلاشبہ اللہ کی رحمتیں اور فرشتوں کے درود نازل ہوتے رہتے ہیں ہمارے آقا محمد ﷺ پر حق تعالیٰ کی تمام رحمتیں جو کہ بہت مہربان رحم کرنے والے ہیں اور تمام فرشتوں کے درود جو کہ مقرب ہیں اور تمام حق تعالیٰ کے سچے بندوں کے اور تمام شہیدوں اور صالحین کے درود و سلام اور اے پروردگار عالم تمام مخلوقات کے درود و سلام جو کہ آپ کی تسبیح کرتی ہے ہمارے آقا محمد بن عبداللہ پر نازل فرمایئے جو کہ تمام انبیاء کے سردار ہیں اور رسولوں کے سردار ہیں اہل تقویٰ کے امام ہیں پروردگار عالم کے پیغمبر ہیں شاہد ہیں اور بشارت دینے والے ہیں جو کہ آپ کے حکم سے مذہب اسلام کے داعی ہیں روشن چراغ ہیں اور ہمارے آقا پر سلامتی نازل ہو۔

فائدہ : کتاب الصلوٰۃ والبشر میں اس صیغہ کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا ہے۔

۴-اَللّٰھُمَّ یَادَائِمَ الْفَضْلِ عَلَی الْبَرِیَّۃِ یَابَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَا صَاحِبَ الْمَوَاھِبِ السَّنِیَّۃِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی سَجِیَّۃً وَاغْفِرْ لَنَا یَاذَاالْعُلَا فِیْ ھٰذِہِ الْعَشِیَّۃِ.

ترجمہ : اے اللہ مخلوق پر ہمیشہ فضل فرمانے والے اے اللہ دونوں ہاتھوں سے بخشش فرمانے والے اے قیمتی بخششوں کے مالک ہمارے آقا پر رحمتیں نازل فرمایئے جو تمام مخلوق میں عادتوں کے اعتبار سے بہترین اور

ہماری مغفرت کر دیجئے اے بلندیوں کے مالک اس شام کے وقت میں۔

فائدہ : اس صیغہ کو سعادت الدارین میں بروایت حضرت ابو موسیٰؒ المدنی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کیا ہے اور القول البدیع میں لکھا ہے کہ جو مسلمان شب جمعہ میں اس کو دس مرتبہ پڑھے اس کو بہت بڑا اجر آخرت میں ملے گا۔

۵-اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ رُوْحُه مِحْرَابُ الْاَرْوَاحِ وَالْمَلٰئِكَةِ وَالْكَوْنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ هُوَ اِمَامُ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مَنْ هُوَ اِمَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ عِبَادِ اللّٰهِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے اس ذات پر جن کی روح پاک تمام روحوں کی سردار ہے تمام فرشتوں کی سردار ہے اور تمام مخلوق کی سردار ہے اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے اس ذات پر جو نبیوں کے امام ہیں اور پیغمبروں کے امام ہیں اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے اس ذات پر جو اہل جنت کے امام ہیں اور تمام مومن بندوں کے امام ہیں۔

فائدہ : اس صیغہ کو سعادت الدارین میں بروایت صاحب الابریز سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراءؓ سے روایت کیا ہے، شاہ عبدالعزیز الدباغؒ سے منقول ہے کہ حضرت فاطمۃ الزہراءؓ عالم ارواح میں اس طرح درود نبی کریم ﷺ پر پڑھتی ہیں الفاظ اس صیغہ کے شاہ عبدالعزیز صاحب کے ہیں جو ہم معنی الفاظ سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہیں۔

۶-اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَ بَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ وَ جَبَّارَ الْقُلُوْبِ عَلٰی فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَ سَعِيْدِهَا اجْعَلْ شَرَائِفَ صَلَوَاتِكَ وَ نَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَ رَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْمُعْلِنِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ الْاَبَاطِيْلِ كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِاَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِزًا فِيْ مَرْضَاتِكَ بِغَيْرِ نِكْلٍ عَنْ قَدَمٍ وَّلَا وَهْنٍ فِيْ عَزْمٍ وَّاعِيًا لِّوَحْيِكَ حَافِظًا لِّعَهْدِكَ مَاضِيًا عَلٰی نَفَاذِ اَمْرِكَ حَتّٰی اَوْرٰی قَبَسًا لِّقَابِسٍ اٰلَاءُ اللّٰهِ تَصِلُ بِاَهْلِهٖ اَسْبَابَهٗ بِهٖ هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ وَاَبْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْاَعْلَامِ وَمُنِيْرَاتِ الْاِسْلَامِ وَ نَائِرَاتِ الْاَحْكَامِ فَهُوَ اَمِيْنُكَ الْمَاْمُوْنُ وَ خَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ وَ شَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ وَ بَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَّ رَسُوْلُكَ بِالْحَقِّ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ مَفْسَحًا فِيْ عَدْنِكَ وَ اجْزِهٖ مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ مُهَنَّآتٍ لَّهٗ غَيْرَ مُكَدَّرَاتٍ مِنْ فَوْزِ ثَوَابِكَ الْمَضْنُوْنِ وَ جَزِيْلِ عَطَائِكَ الْمَخْزُوْنِ اَللّٰهُمَّ اَعْلِ عَلٰی بِنَاءِ الْبَانِيْنَ بِنَاءَهٗ وَ اَكْرِمْ مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَ نُزُلَهٗ وَ اَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ وَ اَجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِكَ لَهٗ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ وَ مَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ وَ خُطَّةٍ فَصْلٍ وَ حُجَّةٍ وَ بُرْهَانٍ عَظِيْمٍ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ وَ اَوْلِيَاءَ مُخْلِصِيْنَ وَ رُفَقَاءَ مُصَاحِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ وَارْدُدْ عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ.

ترجمہ : اے اللہ تمام زمینوں کے فرش بنانے والے اور تمام بلند آسمانوں کے پیدا کرنے والے دلوں کو بنانے والے ان کی فطرت تکوینی کے مطابق بد بخت اور خوش بخت اے اللہ تمام بزرگ رحمتیں اور اپنی تمام روز افزوں برکتیں اور زیادہ مہربانیاں ہمارے آقا محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کیجئے جو آپ کے محبوب بندے اور آپ کے رسول ہیں گذرے ہوئے انبیاء کے سردار ہیں، مشکلات کھولنے والے امر حق کا حق کے مطابق اعلان کرنے والے ہیں امور باطلہ کے لشکروں کا بھیجا نکالنے والے ہیں یعنی پامال کرنے والے ہیں آپ کے حکم سے آپ کی طاعت پر مستحکم ہیں آپ کی مرضیوں کو بغیر کوتاہی کے حاصل کرنے والے ہیں اور ارادہ میں کمزور نہیں ہیں آپ کی وحی کو محفوظ کرنے والے ہیں آپ کے عہد کے پابند ہیں آپ کے حکم کو جاری کرنے والے ہیں حق تعالیٰ کی نعمتیں ان کے مستحقوں کو اس کے اسباب بہم پہنچاتی ہیں ہمارے آقا محمد ﷺ کے ذریعہ سے قلوب کو ہدایت کی گئی اس کے بعد کہ وہ فتنوں اور گناہوں میں مبتلا تھے اور ہمارے آقا نے غلام حق کو ظاہر فرمادیا اور اسلام کی روشن چیزوں کو ظاہر کر دیا احکام خداوندی کو ظاہر فرمادیا بلاشبہ ہمارے آقا نہایت امین اور قابل اعتبار ہیں اور آپ کے علم مخفی کو جمع کرنے والے ہیں آپ کے گواہ ہیں قیامت کے روز آپ نے ان کو اہل عالم کے لئے نعمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ رسول برحق ہیں اہل عالم کے لئے رحمت ہیں اے اللہ ان کے لئے جنت فردوس میں وسیع مقام عنایت فرمائیے اور آپ کو بدلہ میں بے شمار بھلائیاں اپنے فضل سے اس طرح عنایت فرمائیے کہ ہمارے آقا کے لئے نہایت خوش گوار ہوں اپنی جانب سے بہت اعلیٰ درجہ کا ثواب بخشئے اور بہت عمدہ مخفی بخشش عنایت فرمائیے اے اللہ ہمارے آقا کا مقام تمام مخلوق کے مقامات سے بلند کیجئے اور ان کا ٹھکانا اپنے یہاں نہایت معزز بنائیے اور ان کی اعلیٰ درجہ کی مہمانی کیجئے اور ان کے نور کو کامل کر دیجئے اور ان کو بہترین بدلہ عنایت فرمائیے ہمارے آقا کی شہادت مقبول ہے گفتگو پسندیدہ ہے آپ حق و انصاف کی بات کہنے والے ہیں، آپ بہترین عادلتوں والے ہیں اور حجت و برہان عظیم کے مالک ہیں اے اللہ ہم سب کو حلقہ بگوش حضور و تابعدار بنائیے اور مخلص دوست اور ولی رفیق اور ساتھی بنائیے اے اللہ ہماری جانب سے ہمارے آقا کو سلام پہونچاتے رہئے

اور ہم لوگوں کو ہمارے آقا کی جانب سے سلام کا جواب بار بار نصیب کیجئے۔

فائدہ: یہ صیغہ درود شریف حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے سلامۃ الکندی نے کتاب الصلات والبشر اور تفسیر ابن کثیر اور القول البدیع اور الحزب الاعظم میں نقل کیا ہے۔ کتاب الصلات میں اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ صیغہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ لوگوں کو سکھلایا کرتے تھے، یہ صیغہ نبی کریم ﷺ کے فضائل ومحامد کو جامع ہے اسلئے اس کا ورد افضل واولیٰ ہے۔

۷- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَ صَلِّ عَلَيْهِ كَمَا يَنْبَغِيْ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلَيْهِ.

ترجمہ: اے اللہ درود نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جیسے کہ آپ نے ہم کو حکم دیا ہے کہ ہم آپ پر درود پڑھیں اور رحمتیں بھیجئے ہمارے آقا پر جیسے رحمتیں آپ کی شایان شان ہیں۔

فائدہ: سعادت الدارین میں بحوالہ کتاب شرف المصطفیٰ اس صیغہ کو حضرت انس بن مالکؓ سے نقل کیا ہے۔

۸- جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ.

ترجمہ: اے اللہ بدلہ عنایت فرمایئے ہماری جانب سے ہمارے آقا محمد ﷺ کو جس بدلہ کے وہ مستحق ہیں۔

فائدہ: سعادت الدارین میں اس صیغہ کو بحوالہ ابونعیم حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور اس کی فضیلت عظیمہ ذکر فرمائی ہے۔

۹- اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَ مَغْفِرَةُ اللّٰهِ وَ رِضْوَانُ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَكْرَمَ عِبَادِكَ عَلَيْكَ كَرَامَةً وَ اَرْفَعَهُمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً وَ مِنْ اَعْظَمِهِمْ عِنْدَكَ خَطَرًا وَ مِنْ اَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً اَللّٰهُمَّ اَتْبِعْهُ مِنْ اُمَّتِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ مَا تُقِرُّ بِهٖ عَيْنَهٗ وَ وَاجْزِ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَاجْزِ الْاَنْبِيَاءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

ترجمہ: اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جیسے کہ آپ نے خاندان ابراہیمی پر نازل فرمائیں بلاشبہ آپ نہایت قابل تعریف نہایت باعظمت ہیں، اے اللہ کے نبی آپ پر سلامتی نازل ہوں اور اللہ کی رحمتیں نازل ہوں اور برکتیں نازل ہوں اور مغفرت نازل ہو اور اللہ کی رضامندی حاصل ہو، اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ تمام بندوں میں مکرم بنایئے اور تمام بندوں میں ان کے درجہ کو اپنے یہاں سب سے بلند کیجئے اور اپنے یہاں ان کی عظمت کو سب سے زیادہ بلند کیجئے اور ان کو اپنے تمام بندوں میں سب سے بڑا شفاعت کا مقام عطا دیجئے، اے اللہ ہمارے آقا کو ان کی امت اور ان کی اولاد میں سے ایسے افراد بخش دیجئے جن سے آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں اور ہماری جانب سے بہترین بدلہ دیجئے جو آپ نے کسی امت کی جانب سے کسی نبی کو بخشا ہے اور تمام نبیوں کو بہترین بدلے عنایت فرمایئے اور تمام رسولوں پر سلامتی نازل فرمایئے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے پالنے والے ہیں۔

فائدہ: یہ صیغہ کتاب الصلات میں بدون تعیین نام صحابہ کرام کی طرف منسوب کیا ہے۔

صیغ ماثورہ

درودِ پاک کا ثبوت اولیاء اللہ کے اقوال وارشادات کی روشنی میں

سلف صالحین کرام رحمہم اللہ سے بہت سے صیغے ماثور ومنقول ہیں اس رسالہ میں ان میں سے چندوہ صیغے نقل کئے جائیں گے جن کے فوائد بہت زیادہ ہیں اور جن کا ورد کرنا سعادت دارین فلاح کونین دنیوی مصائب سے نجات مل جاتی ہے اور مشکل امور آسان ہوجاتے ہیں اور بعض ایسے صیغے بھی لکھ دیئے جائیں گے کہ اگر مسلمان صدق واخلاص سے ان کا ورد کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ فاقہ وقرض وافلاس سے اس کو نجات کامل مل جائے۔ وَهُوَ الْمُسْتَعِيْنُ وَالْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

۱- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَ تُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاتِ.

ترجمہ: اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر ایسی رحمتیں جو ہم کو نجات بخش دیں تمام خوف ناک حالات اور آفتوں سے اور ہمارے لئے اس درود کی برکت سے تمام حاجتیں پوری فرمایئے اور ہم کو اس درود کی برکتوں سے جملہ گناہوں سے پاک کردیجئے اور ہم کو اس درود کی برکت سے اعلیٰ درجوں پر فائز کیجئے اور ہم کو اس درود کی برکت سے مقامات کی انتہا پر پہنچایئے ہر قسم کی بھلائیوں

یہ دنیا کی زندگی میں اور مرنے کے بعد بھی۔

فضیلت : یہ درود تنجینا کے نام سے بہت مشہور ہے اس کو نبی کریم ﷺ نے عالم رویا میں حضرت الشیخ الصالح موسیٰ الضریرؒ کو ایسے وقت تلقین فرمایا تھا جب کہ ان کا جہاز طوفان میں مبتلا تھا۔ اس درود کو تین سو بار ہی پڑھا گیا کہ طوفان سے نجات ہوگئی، اس درود شریف کا واقعہ تفصیلی طور پر اور ترکیب عمل حکایات متعلقہ برکات ظاہر یہ درود شریف میں گذر چکا ہے۔

۲- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى وَ سَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَحُلُّ بِهَا عُقْدَتِيْ وَ تُفَرِّجُ بِهَا كُرْبَتِيْ وَ تُنْقِذُنِيْ بِهَا مِنْ وَحْلَتِيْ وَ تُقِيْلُ بِهَا عَثْرَتِيْ وَ تَقْضِيْ بِهَا حَاجَتِيْ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں اور سلامتی ہمارے آقا اور سردار محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل فرمایئے ایسی رحمتیں کہ جن کے ذریعہ سے میری مشکلات کی عقدہ کشائی ہو جائے اور ان کے ذریعہ سے میری تکلیف دور ہو جائے اور ان کی برکت سے میں اپنی پریشانی سے نجات پالوں اور اس درود کی برکت سے میری لغزشیں معاف ہو جائیں اور اس درود کی برکت سے میری حاجتیں پوری ہو جائیں

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۲۷۸ میں شیخ دیربیؒ سے اس صیغہ کو نقل کیا ہے اور اس کی خاصیت یہ بیان کی ہے کہ جس پر کوئی مصیبت نازل ہو یا کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو وہ نماز تہجد کے بعد قبلہ رو ہو کر اس درود کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ لے تو اس کو مصیبت سے نجات انشاء اللہ مل جائے گی۔

۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ نَبِيِّنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَوَّلِيْنَ وَ الْاٰخِرِيْنَ قَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ السَّيِّدِ الْكَامِلِ الْفَاتِحِ الْخَاتِمِ الْحَبِيْبِ الشَّفِيْعِ الرَّؤُوْفِ الرَّحِيْمِ الصَّادِقِ الْاَمِيْنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَ رَحْمَةٌ لِّلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَ مَنْ بَقِيَ وَ مَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ مَنْ شَقِيَ صَلَاةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَ تُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلَاةً لَا غَايَةَ لَهَا وَ لَا مُنْتَهٰى وَ لَا انْقِضَاءَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ وَ اَصْهَارِهٖ وَ اَنْصَارِهٖ وَ سَلِّمْ تَسْلِيْمًا مِثْلَ ذٰلِكَ وَ اَجْرِ يَا مَوْلَانَا خَفِيَّ لُطْفِكَ فِيْ اُمُوْرِنَا كُلِّهَا وَ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِيْنَ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا ہمارے نبی ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو اگلے اور پچھلے تمام انسانوں کے سردار ہیں اور جو رہنما ہیں ایسے لوگوں کے جو روشن پیشانی اور روشن اعضا والے ہوں گے قیامت کے روز (مراد امت محمدی ہے) آپ سردار با کمال ہیں فاتح ہیں نبیوں کے ختم پر واقع ہیں خدا کے محبوب ہیں مخلوق خدا کی سفارش کرنے والے ہیں مسلمانوں پر نہایت مہربان بہت رحم کرنے والے ہیں نہایت صادق القول ہیں امانت دار ہیں آپ کا نور تمام مخلوق سے پہلے پیدا ہوا ہے آپ کا ظہور تمام اہل عالم کے لئے رحمت ہے آپ پر رحمتیں ہوں اس مخلوق کی تعداد کے مطابق جو دنیا سے گذر چکی اور جو دنیا میں موجود ہے اور جو نیک بخت ہے اور جو بد بخت ہے تعداد کے مطابق ایسے درود نازل فرمایئے جو تمام حدود کو گھیر لے اور پورا احاطہ کرلے اور ایسی رحمتیں نازل فرمایئے کہ جس کی کوئی غایت ہو اور نہ انتہا اور نہ فنا ایسا درود پائیدار جو ہمیشہ آپ کی ذات کی پائیداری کی طرح پائیدار اور باقی رہنے والا ہو آپ کی باقی کی طرح اور آپ کے خاندان پر آپ کے صحابہ پر اور آپ کی بیویوں پر اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے سسرالی رشتہ داروں پر اور آپ کے مددگاروں پر بھی رحمتیں نازل فرمایئے اسی طرح پر سلامتی بھی اے ہمارے پروردگار اپنی چھپی ہوئی مہربانیاں ہمارے تمام کاموں میں اور تمام مسلمانوں کے کاموں میں ظاہر فرمایئے۔

فضیلت : اس صیغۂ درود شریف کو سعادت الدارین صفحہ ۲۷۸ میں بحوالہ کنوز الاسرار نقل کیا ہے اور اس کے فائدے میں لکھا ہے کہ ایک بزرگ اس درود شریف کو ہر شب سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے تو عالم منام میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس کو سو مرتبہ پڑھنا ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔ انتہی۔

لہٰذا اس کا ورد کرنا موجب فلاح دارین ہے۔ روزانہ اس درود کو سوتے وقت سو مرتبہ پڑھ لینا چاہئے۔

۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ بَحْرِ اَنْوَارِكَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِكَ وَ عَيْنِ عِنَايَتِكَ وَ لِسَانِ مَحَبَّتِكَ وَ خَيْرِ خَلْقِكَ وَ اَحَبِّ الْخَلْقِ اِلَيْكَ عَبْدِكَ وَ نَبِيِّكَ الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ الْاَنْبِيَاءَ وَ الْمُرْسَلِيْنَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلِّمْ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَ سَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمایئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو کہ نبی امی ہیں خاندان قریش سے ہیں اے اللہ ہمارے آقا آپ کے انوار کے سمندر ہیں آپ کی بھیدوں کی کان ہیں آپ کی مہربانی مجسم ہیں اور آپ کی محبت کی یادگار ہیں اور آپ کی تمام مخلوق میں بہتر ہیں اور آپ کو تمام مخلوق سے پسندیدہ ہیں آپ کے مخصوص بندے اور نبی ہیں جن پر انبیاء کی جماعت کو ختم کیا گیا اور آپ کے خاندان پر رحمتیں نازل ہوں اور

صحابہ پر اور سلامتی بھی۔ اے اللہ آپ کی ذات پاک ہے ان عیوب سے جن کو کفار بیان کرتے ہیں عزت کے مالک ہیں اور تمام انبیاء پر سلامتی نازل ہو اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کے پروردگار ہیں۔

فضیلت : اس صیغہ کو کتاب سعادت الدارین صفحہ ۲۵ میں شیخ رفاعی سے نقل کیا۔ اس کے فوائد یہ بیان کئے ہیں کہ جو کوئی اس درود کو چالیس روز تک صبح کے وقت کسی مقصد خیر کے لئے پڑھے تو انشاء اللہ پورا ہو جائے گا اور جو مسلمان اس صیغۂ درود کو بارہ ہزار مرتبہ پڑھے تو وہ نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوگا واقعی یہ صیغۂ درود نہایت جامع ہے۔

۵- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ بِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ جَرٰی بِہِ الْقَلَمْ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور صحابہ کرامؓ پر اور سلامتی نازل کیجئے ان حروف کی تعداد کے مطابق جن کو قلم نے لوحِ محفوظ میں لکھا ہے۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۲۴۴ میں اس درود کے متعلق بعض عارفین سے نقل فرمایا کہ جو مسلمان اس درود شریف کو نماز مغرب کے بعد متصلاً بغیر اس کے درمیان میں کوئی گفتگو کرے دس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو اس کا خاتمہ ایمان پر ہوا نتہی۔

لہٰذا اس درود شریف کا ورد رکھنا چاہئے۔

۶- اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بَحْرِ اَنْوَارِکَ وَ مَعْدَنِ اَسْرَارِکَ وَ لِسَانِ حُجَّتِکَ وَ عُرُوْسِ مَمْلَکَتِکَ وَ اِمَامِ حَضْرَتِکَ وَ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَ طَرِیْقِ شَرِیْعَتِکَ الْمُتَلَذِّذِ بِتَوْحِیْدِ وَ مُشَاھَدَتِکَ اِنْسَانِ عَیْنِ الْوُجُوْدِ وَ السَّبَبِ فِیْ کُلِّ مَوْجُوْدٍ عَیْنِ اَعْیَانِ خَلْقِکَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نُوْرِ ضِیَائِکَ صَلٰوۃً تَدُوْمُ بِدَوَامِکَ وَ تَبْقٰی بِبَقَائِکَ لَا مُنْتَھٰی لَھَا دُوْنَ عِلْمِکَ صَلٰوۃً تُرْضِیْکَ وَ تُرْضِیْہِ وَ تَرْضٰی بِھَا عَنَّا یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو کہ آپ کے انوار کے سمندر ہیں، آپ کے عقیدوں کی کان ہیں، آپ کی حجت ہیں، آپ کی سلطنت کی رونق ہیں، آپ کی درگاہ کے امام ہیں، آپ کی رحمت کے خزانے ہیں، آپ کی معرفت کا ذریعہ ہیں، اے اللہ ہمارے آقا آپ کی شرابِ توحید سے اور تجلیات کے مشاہدہ سے لذت پانے والے ہیں، وجودِ عالم کی آنکھ کی پتلی ہیں، موجوداتِ عالم کے لئے منشاء تخلیق ہیں، تمام مخلوق کے سردار ہیں، آپ کی معرفت میں سب سے آگے بڑھنے والے ہیں، اے اللہ ہمارے آقا محمد ﷺ پر ایسی رحمتیں نازل کیجئے جو آپ کی ذات کی ہیشگی کی طرح ہمیشہ رہیں اور آپ کی ذات باقی کی طرح باقی رہیں، ایسی رحمتیں جن کی کوئی انتہا نہ ہو اور ایسی رحمتیں جو اللہ آپ کو راضی کر دیں اور ہمارے آقا کو خوش کر دیں اور ان کی وجہ سے آپ ہم سے خوش ہو جائیں اے تمام جہانوں کے پروردگار۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۲۳۸ میں اس درود شریف کو شیخ شہاب الدین احمد الملوی سے نقل کیا ہے، اس درود کے متعلق بعض صالحین سے منقول ہے کہ یہ چودہ ہزار کے برابر ہے اس درود کو صلاۃ نور القیامۃ بھی کہتے ہیں کیوں کہ اس کی برکت سے پڑھنے والے کو روز قیامت بہت انوار نصیب ہوں گے۔ اس صیغۂ درود کے متعلق یہ بھی کہا جاتا ہے کہ قدرتی تحریر سے بعض پتھروں پر لکھا ہوا پایا گیا ہے۔

۷- اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ حَمِدَکَ وَلَکَ الْحَمْدُ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یَحْمَدْ وَ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا تُحِبُّ اَنْ تُحْمَدَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ وَ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ اَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ.

ترجمہ : اے اللہ آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنہوں نے آپ کی تعریف کی ہے اور آپ ہی کے لئے تمام تعریفیں ہیں ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنہوں نے آپ کی حمد نہیں کی اور آپ ہی کے لئے تمام وہ تعریفیں ہیں جن کو آپ نے اپنے لئے پسند فرما لیا ہے اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر ان لوگوں کی تعداد کے مطابق جنہوں نے آپ پر درود نہیں پڑھا اور رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جیسا کہ آپ پسند کرتے ہیں کہ ہمارے آقا پر رحمتیں نازل ہوتی رہیں۔

فضیلت : سعادت الدارین ۲۴۹ میں حافظ حدیث علامہ سخاوی سے نقل فرمایا ہے کہ یہ درود شریف محدث طبرانی سے منقول ہے اس کا ایک عجیب واقعہ ہے وہ یہ کہ علامہ طبرانی نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے انہوں نے عرض کیا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ حق تعالیٰ نے مجھ کو چند کلمات درود الہام فرمائے ہیں ان کو آپ کے سامنے کہنا چاہتا ہوں (یہ سن کر) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو، محدث طبرانی نے یہ صیغہ سنایا، رحمۃ للعالمین ﷺ اس صیغۂ درود شریف کو سن کر اس قدر مسکرائے کہ آپ کے دندان مبارک ظاہر ہو گئے اور دندانِ مبارک کے درمیان ایک نور چمکتا ہوا نظر آیا۔ انتہی

اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صیغۂ درود نبی الرحمہ ﷺ کو بہت پسند ہے اس لئے مسلمانوں کو چاہئے کہ اس درود کو خلوص قلب سے پابندی کے ساتھ پڑھا کریں۔حق تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائیں۔آمین

۸-اَللّٰھُمَّ صَلِّ بِاَفْضَلِ مَا تُحِبُّ وَ اَکْمَلِ مَا تُرِیْدُ عَلٰی اِمَامِ اَھْلِ التَّوْحِیْدِ وَ لِسَانِ اَھْلِ التَّفْرِیْدِ وَ التَّمْجِیْدِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا وَ سَنَدِنَا وَ اَوْلَانَا مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّادَاتِ وَالْعَبِیْدِ وَ عَلٰی اٰلِہِ الْکِرَامِ الْبَرَرَۃِ وَ صَحْبِہٖ وَ وَارِثِہٖ وَ حِزْبِہٖ وَ کُلِّ مَنْسُوْبٍ اِلٰی جَنَابِہِ الْمَجِیْدِ مِنْ غَیْرِ نِھَایَۃٍ وَ لَا تَحْدِیْدٍ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے جو رحمتیں آپ کی نظر میں سب سے افضل ہیں اور سب سے اکمل ہوں اصحاب توحید و معرفت کے امام پر زاہدوں اور بزرگوں کے سردار پر یعنی ہمارے آقا ہمارے مربی ہمارے سردار ہم میں سب سے بہتر محمد ﷺ پر جو سرداروں اور غلاموں کے آقا ہیں اور آپ کے خاندان پر جو کہ نہایت شریف ہیں اور بزرگ ہیں اور آپ کے صحابہؓ پر آپ کی جماعت پر اور ہر اس ذات پر جو ہمارے آقا کی درگاہ بزرگ سے نسبت رکھتا ہو ان سب پر بے انتہا رحمتیں نازل ہوں اور بے شمار سلام ہوں قیامت کے دن تک۔

فضیلت : یہ صیغہ درود حضرت شاہ عبدالقادر جیلانیؒ سے سعادت الدارین صفحہ ۲۵۵ میں نقل کیا ہے۔

۹-اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی اَفْضَلِ عِبَادِکَ مِنْ خَلْقِکَ وَ صَفْوَتِکَ مِنْ اَنْبِیَائِکَ الذَّاتِ الْمُکَمَّلَۃِ وَالرَّحْمَۃِ الْمُرْسَلَۃِ الْمُفَضَّلَۃِ سَیِّدِنَا وَ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ وَارِثِہٖ وَ حِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءَ الْاَرْضِیْنَ کُلَّمَا ذَکَرَکَ الذَّاکِرُوْنَ وَ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ۔

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے اپنے تمام بندوں میں سب سے افضل بندے پر اور تمام برگزیدہ انبیاء میں سے افضل نبی پر جن کی ذات نہایت مکمل اور جن کا وجود رحمت کاملہ اور فضیلت مجسم ہے یعنی ہمارے آقا ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور صحابہ کرام پر اور آپ کی تمام جماعت پر ایسی رحمتیں جو تمام آسمانوں کو بھر دیں اور تمام زمینوں کو پر کردیں جب جب بھی آپ کو یاد کرنے والے یاد کریں اور جب بھی غفلت کرنے والے آپ کی یاد سے غافل رہیں۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۲۵۶ میں یہ صیغہ حضرت شاہ عبدالقادر جیلانی (قدس سرہ ونفعنا ببرکاتہ) سے نقل کیا ہے۔اس صیغہ میں عجیب اسلوب سے درود کو پیش کیا گیا ہے، امید ہے کہ اس کا ورد قلب کے لئے بہت نورانیت بخشے گا۔

۱۰-اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ صَلٰوۃَ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ عَلَیْہِ وَ اَجْرِ یَامَوْلٰنَا لُطْفَکَ الْخَفِیَّ فِیْ اَمْرِیْ وَ اَرِنِیْ سِرَّ جَمِیْلِ صُنْعِکَ فِیْمَا اٰمُلُہٗ مِنْکَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور آپ کی اولاد پر اور تمام آسمانوں اور زمینوں کے رہنے والوں کے عدد کے مطابق اے ہمارے پروردگار اپنی پوشیدہ مہربانیاں میرے معاملے میں ظاہر فرمادے اور دکھلا دیجئے مجھ کو اپنے عمدہ معاملہ کا بھید ان چیزوں میں آپ سے امید رکھتا ہوں۔اے تمام جہانوں کے پروردگار۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۳۲۹ میں اس صیغہ کو کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے اور اس کا خاص فائدہ یہ ذکر کیا ہے کہ جو مسلمان اس کو ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کی پریشانی دور ہوجائے گی اور جو حاجت بھی ہو حق تعالیٰ اس کی برکت سے پوری فرمادیں۔

۱۱-اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ الْفَاتِحِ الطَّیِّبِ الطَّاھِرِ رَحْمَۃِ اللّٰہِ لِلْعٰلَمِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ وَ سَلِّمْ تَسْلِیْمًا.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو فاتح ہیں نہایت پاکیزہ اور مقدس ہیں اللہ کی رحمت ہیں تمام اہل عالم کے لئے اور آپ کے تمام خاندان پر جو نہایت پاکیزہ اور مقدس ہیں اور ان پر بہت سے سلام نازل فرمایئے۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۳۳۰ میں اس صیغہ درود شریف کو کنوز الاسرار سے نقل کیا ہے اور اس کا خاص فائدہ یہ بیان فرمایا ہے کہ جملہ مصائب وآلام کے دفع ہونے کے واسطے اس درود شریف کا ورد کرنا اکسیر پُر تاثیر ہے۔

۱۲-اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ سَلِّمْ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَ جَرٰی بِہٖ قَلَمُکَ وَ نَفَذَ بِہٖ حُکْمُکَ اَللّٰھُمَّ یَامَنْ بِیَدِہٖ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ یَّقُوْلُ لِلشَّیْءِ کُنْ فَیَکُوْنُ اَسْئَالُکَ اَنْ تُصَلِّیْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ اَنْ تُعَافِیَنِیْ مِنَ الدَّیْنِ وَ تُغْنِیَنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَنْ تَرْزُقَنِیْ رِزْقًا حَلَالًا وَاسِعًا مُبَارَکًا فِیْہِ وَاللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ سَلِّمْ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل کیجئے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو

آپ کے مقبول بندے اور پیغمبر ہیں رحم کرنے والے نبی ہیں اور آپ کے خاندان پر اور آپ کے اصحاب پر اور سلامتی نازل فرمائیے ان چیزوں کے عدد کے مطابق کہ آپ کے علم نے ان کا احاطہ فرمایا ہے اور آپ کے قلم نے ان کو لکھا ہے کہ اور آپ کا فیصلہ ان پر نافذ ہوا ہے اے اللہ اور بادشاہ جس کے قبضہ میں تمام آسمانوں اور زمین کے کارخانے ہیں اور جس کی قدرت اتنی عظیم الشان ہے کہ کسی چیز کے لئے کن کہہ دے تو وہ موجود ہو جائے میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور عافیت دیجئے مجھ کو قرضے سے اور مجھ کو محتاجی سے نجات دیدیجئے اور مجھ کو روزی حلال وسعت اور بابرکت عطا فرمائیے اور اے اللہ ہمارے آقا اور محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرمائیے اور آپ کے خاندان پر سلامتی بھی۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۳۶۰ میں اس صیغہ کو علامہ شیخ محمد الدمیاطی سے نقل فرمایا ہے اور اس کا خاص فائدہ یہ لکھا ہے کہ جو مسلمان اس صیغۂ درود شریف کو دس مرتبہ روزانہ پڑھ لیا کرے تو اس کا قرض ادا ہو جائے اور اس کے رزق میں وسعت و برکت حق تعالیٰ عطا فرمائیں۔ انتہی

۱۳- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الزَّكِيِّ صَلَاةً تَحُلُّ بِهَا الْعُقَدُ وَ تُفَكُّ بِهَا الْكُرَبُ.

ترجمہ : اے اللہ رحمت نازل فرمائیے ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو کہ نبی امی ہیں مقدس اور پاکیزہ ہیں ایسی رحمت جس کے طفیل میں مشکلات کی عقدہ کشائی ہو جائے اور جس کی وجہ سے مصیبتوں سے نجات مل جائے۔

فضیلت : سعادت الدارین صفحہ ۳۴۳ میں اس صیغہ کو شیخ الزبیدیؒ صاحب مختصر البخاری نے کتاب الصلات والفوائد سے نقل کیا ہے۔ شیخ موصوف نے اس صیغہ کا خاص فائدہ بعض بزرگوں سے نقل کیا ہے کہ جو مسلمان کسی پریشانی میں مبتلا ہوگا اور اس درود شریف کا ورد کرے گا تو انشاء اللہ اس کی مصیبت رفع ہو جائے گی۔

۱۴- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ وَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَضٰى مِنْ خَلْقِكَ وَ مَنْ بَقِيَ وَ مَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَ مَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ وَ تُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَا غَايَةَ لَهَا وَ لَا اِنْتِهَاءَ وَ لَا اَمَدَ لَهَا وَ لَا اِنْقِضَاءَ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ وَ عَلٰى اٰلِهٖ وَ صَحْبِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ.

ترجمہ : اے اللہ رحمتیں نازل فرمائیے ہمارے آقا محمد ﷺ جن کا نور پیدائش تمام مخلوق سے پہلے ہے اور جن کا ظہور تمام جہان والوں کے لئے رحمت ہے اپنی اس مخلوق کے عدد کے مطابق جو صفحۂ عالم سے گذر چکی ہے اور جو کہ دنیا میں موجود ہے اور جو ان میں سے نیک بخت ہے اور جو بدبخت ہے ایسی رحمت جو کہ شمار کو گھیر لے اور پورا احاطہ کرلے ایسی رحمت جس کی نہ کوئی حد ہو اور نہ غایت نہ انتہا ہو نہ سرحد ہو نہ فنا ہو وہ ہمیشہ آپ کی ذات مقدس کی طرح دائمی طور پر باقی رہے اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے صحابہ اسی طرح اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اسی شان سے۔

فضیلت : علامہ سخاویؒ نے القول البدیع صفحہ ۳۸، ۳۹ میں اس درود شریف کے متعلق بعض مستند مشائخ عظام سے نقل فرمایا ہے کہ اس صیغہ کو ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ درود پڑھنے کے برابر ہے۔

درود حل المشکلات

یہ درود شریف تمام مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ پڑھیں اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔ انشاء اللہ قبول و منظور ہوگی۔

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

ترجمہ : اے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکت بھیج یارسول اللہ ﷺ میری سفارش کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔

☆☆☆☆

درود شریف سے مصائب کا حل

از قلم
محمد الیاس عادل، لاہور

درود پاک قرآن مجید کی روشنی میں

حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک بھیجنے کا حکم اور اس کی فضیلت کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (پ۲۲، ع۴)

ترجمہ : ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اپنے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی درود وسلام آپ پر بھیجا کرو۔''

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی تو حضور نبی علی الصلوٰۃ والسلام کے چہرۂ انور کا رنگ انار کے دانوں کی طرح انتہائی خوشی ومسرت سے کھل گیا اور ارشاد فرمایا۔

''مجھے مبارک باد پیش کرو کہ آج مجھ پر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے جو میرے نزدیک دنیا ومافیہا سے بہتر ہے۔''

اس کے بعد حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مذکورہ بالا آیت تلاوت فرمائی۔ میں نے حضور سرور کائنات ﷺ سے یہ خوش خبری سنتے ہی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو یہ نعمت مبارک ہو۔ پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مبارک باد پیش کرتے رہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ اس آیت مبارکہ کی وضاحت فرمائیں تا کہ ہم لوگ اس کی حقیقت سے آگاہ ہو جائیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

''تم لوگوں نے مجھ سے پوچھ لیا ہے۔ اگر تم لوگ مجھ سے دریافت نہ کرتے تو میں کسی کو نہ بتاتا۔ اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر فرما دیئے ہیں کہ جب کوئی مسلمان جہاں کہیں مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے اس کے لئے کہتے ہیں ''اللہ اسے تیرے طفیل بخشے'' ان دونوں فرشتوں کے جواب میں اللہ تعالیٰ اپنے تمام فرشتوں سمیت آمین کہتا ہے اور اگر کوئی شخص میرا نام سن کر درود پاک نہیں پڑھتا تو وہ دونوں فرشتے اس کے لئے کہتے ہیں ''اللہ اس کو معاف نہ کرے'' اس وقت بھی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آمین کہتے ہیں۔''

روایات میں آتا ہے کہ جب حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک بھیجنے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کی بارگاہِ اقدس میں کس طرح درود وسلام پیش کیا جائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اس طرح درود وسلام بھیجا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے درود پاک کو مخصوص کرنے میں حکمت یہ ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے لئے کلمات خیر حاصل کئے اور دعا مانگی۔

''وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ''

تو اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو فرمایا: اے ابراہیم! تم چاہتے ہو کہ میرے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت تمہارے ذکرِ خیر سے اپنی زبانوں کو مشرف کرتی رہا کرے اور میں بھی اس ذکرِ خیر میں شریک رہوں اور فرشتے بھی اس میں مشغول رہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا اے اللہ! تیرا کرم وعنایت ہے۔ چنانچہ خداوند تعالیٰ نے تمام امتِ محمدیہ کو حضرت ابراہیم علیہ السلام پر درود پاک بھیجنے پر مامور فرما دیا۔

حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خانہ کعبہ کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو آپ نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا فرمائی۔ آپ دعا فرماتے جاتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت سارہ علیہا السلام اور حضرت بی بی ہاجرہ سلام اللہ علیہا آمین کہتے جاتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ امتِ محمدیہ کے تمام مشائخ

جب کعبۃ اللہ کی زیارت کے لئے آئیں تو دو نفل شکرانہ ادا کریں تو اے اللہ! مجھے ان کا شفیع مقرر فرمانا۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دعا مانگی اے اللہ! امت محمدیہ میں سے جو بوڑھا ہو کر خانہ کعبہ میں آئے اور تیری عبادت کرے تو تو اس کو بخش دے۔ سب نے آمین کہا۔ حضرت اسحاق علیہ السلام نے دعا مانگی یا اللہ! امت محمدیہ کا جو نوجوان خانہ کعبہ میں آ کر تیری عبادت کرے تو تو اس کو بخش۔ سب نے آمین کہا۔ حضرت بی بی سارہ نے حضور ﷺ کی امت کی عورتوں اور حضرت بی بی ہاجرہ نے امت محمدیہ کی کنیزوں کے حق میں دعا مانگی کہ اے اللہ! جب وہ تیرے گھر کی زیارت کے لئے آئیں اور اس میں عبادت کریں تو ان کو بخش دینا سب نے آمین کہا۔

اللہ تعالیٰ نے حضور سرور کائنات ﷺ کو خطاب فرمایا کہ اے میرے حبیبؐ! میرے ابراہیم اور اس کی آل نے آپ کی امت کو اس وقت فراموش نہیں کیا تو آپ کی امت کا ہر فرد جب میری عبادت کرے تو ان کو خیر و برکت سے یاد کر لیا کرے تا کہ ان کے احسانات کا بدلہ دیا جاسکے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں کے درود بھیجنے سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور فرشتے حضور علیہ السلام پر برکتیں نازل کرتے ہیں۔

درود پاک احادیث مبارکہ کی روشنی میں

۱- بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر تشریف فرما ہوئے آپ نے تین مرتبہ آمین فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے آج خلاف معمول تین بار آمین فرمایا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: ہاں! حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جس شخص کے والدین زندہ ہیں یا ان میں سے ایک بھی زندہ ہے اور وہ شخص ان کی خدمت سے محروم رہا اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے محروم کر دے۔ میں نے کہا آمین۔ پھر کہا جو شخص رمضان المبارک میں موجود ہو اور روزے نہ رکھے، اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم کر دے۔ میں نے کہا آمین۔ پھر کہا تیسرا وہ شخص جس نے آپ کا نام مبارک سنا اور درود نہ پڑھا اسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و بخشش سے محروم کر دے۔ میں نے کہا آمین۔

۲- حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش و خرم تشریف لا رہے تھے۔ ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اس پر دس بار درود پاک پڑھوں۔ آپ کا امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے اور میں دس بار سلام پڑھوں۔

۳- نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف کر دے گا۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ابو مقاتل نے بتایا ہے کہ آپ پر جمعہ کے دن جو کوئی ساٹھ مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسی سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اس نے درست کہا۔

اس حدیث پاک کے بارے میں حضرت ابوالحجاج بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو آپ نے ابومقاتل والی حدیث کی تائید فرمائی۔ حضرت ابوالحجاج جب بھی یہ حدیث پاک بیان فرماتے تو کہتے کہ مجھے ابومقاتل کی روایت کی تصدیق حضور نبی کریم ﷺ نے خواب میں فرمادی ہے اور میرا ایمان ہے کہ جس نے حضور سرور کائنات ﷺ کو خواب میں دیکھا بے شک اس نے حضور ﷺ کو دیکھا کیوں کو شیطان حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت میں آنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

۴- حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ کو درود پہنچتا رہے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر فرشتے مقرر کر دیئے ہیں۔ ان کے سردار کا نام صلصائیل ہے۔ اس کی شکل مرغ جیسی ہے اس کے تین پر ہیں۔ اگر وہ پروں کو کھول دے تو ایک مشرق تک اور دوسرا مغرب تک پھیل جاتا ہے اور ایک میری قبر کو ڈھانپ لیتا ہے جب کوئی مسلمان یہ درود پاک پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ...... حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ تو فرشتے اس مسلمان کے منہ سے یہ الفاظ ایسے چن لیتے ہیں جس طرح ایک پرندہ دانے کو چنتا ہے۔ میری قبر پر وہ فرشتہ پر پھیلا کر کہتا ہے یا رسول اللہ ﷺ! فلاں شخص فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود پاک بھیجا ہے۔

اس درود پاک کو فرشتے لکھ لیتے ہیں یہ تحریر نور کے کاغذ پر مشک اذفر سے تحریر کی جاتی ہے۔ اس کے بیس ہزار درجات میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ بیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ بیس ہزار برائیاں نامہ اعمال سے ختم

کردی جاتی ہیں۔ بیس ہزار درخت نہر کے کنارے لگادیے جاتے ہیں۔ اس تحریر کو مشک اذفر سے سربمہر کردیا جاتا ہے (اور جب وہ شخص انتقال کر جاتا ہے تو) اس کے سرہانے رکھ دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب زمین پھٹے گی تو میں باہر سب سے پہلے نکلوں گا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے لئے سواری لائیں گے اس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوگا۔ اس کے ستر ہزار پر ہوں گے۔ اس وقت میں لوائے حمد اٹھا کر رضوانِ بہشت کو دوں گا۔ لوائے حمد کے درمیان بھی لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے، لوائے حمد اس قدر وسیع ہے کہ اگر اس کو کھول دیا جائے تو پوری کائنات اس کے نیچے آجائے۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام میرے داہنے ہوں گے۔ میکائیل علیہ السلام بائیں ہاتھ پر ہوں گے۔

اس کے بعد جب میزان عدل کے پاس لوائے حمد نصب کر دیا جائے گا، ترازو لگا دیا جائے گا، لوگوں کو بلایا جانے لگے گا اور حساب و کتاب شروع ہوگا، جب کوئی ایسا شخص حاضر ہوگا جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا تھا اور کثرت سے پڑھتا تھا اس کے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے۔ ترازو ہلکا ہوگا، اعمال تھوڑے ہوں گے، میں وزن کرنے والے کو کہوں گا، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے، ذرا ٹھہر جاؤ، اس شخص کی ایک امانت میرے پاس ہے اس نے میرے ساتھ ایک نیکی کی ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھی ہوئی ہے۔

چنانچہ اس کا نام جس نے درود پاک پڑھا سامنے لایا جائے گا۔ ترازو پر رکھا جائے گا اس کا پلڑا وزنی ہوجائے گا اور اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

۵-حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس مجلس میں مجھ پر درود پاک نہیں پڑھا جاتا وہاں پر سوائے حسرت و یاس کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ اگر یہ لوگ جنت میں بھی چلے جائیں تو درود شریف کے بغیر خوشی و مسرت نہیں پاسکیں گے۔"

۶-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب کوئی مسلمان مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو میں اسی وقت اس درود کا جواب دیتا ہوں۔ اسی طرح جو سلام پیش کرتا ہے اس کا بھی جواب دیتا ہوں۔

۷-حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میرا جو امتی خلوصِ دل کے ساتھ مجھ پر درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا۔ اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا، اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور دس برائیاں مٹا دی جائیں گی۔

۸-حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک صحابی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اگر میں رات کا تیسرا حصہ آپ پر درود پاک پڑھوں تو کافی ہے؟ آپؐ نے فرمایا اگر زیادہ پڑھو تو زیادہ اچھا ہے۔ صحابیؓ نے عرض کیا کہ اگر آدھی رات تک درود پاک پڑھوں تو کافی ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا نہیں۔ زیادہ پڑھو تو اس سے بھی بہتر ہے۔ صحابی نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! اگر میں آپ پر ساری رات درود پاک پڑھوں تو پھر؟ آپ نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ کی بھرپور رحمتیں نازل ہوں گی۔ تمہارے غم ختم ہوجائیں گے۔ سارے گناہ مٹ جائیں گے۔

۹-حدیث پاک میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ! کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے انتہائی نزدیک ہوجاؤں؟ تمہارے کلام سے بھی نزدیک، تمہارے دل سے بھی نزدیک، تمہاری زبان سے بھی نزدیک، تمہاری روح سے بھی نزدیک، تمہاری آنکھوں کے نور اور تمہاری آنکھ سے بھی نزدیک ہوجاؤں۔ حتیٰ کہ جس طرح تمہاری سماعت کان کے نزدیک ہے، جس طرح تمہاری آنکھوں کی سفیدی آنکھوں کی سیاہی کے نزدیک ہے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا: یا اللہ! میری تو یہ دلی خواہش ہے کہ میں تیرے قریب تر ہوجاؤں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے موسیٰ! پھر تم محمد ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو تاکہ تمہیں میری قربت کی دولت میسر ہوسکے۔ یہ پیغام بنی اسرائیل کو بھی پہنچادو کہ جو شخص میرے محمد ﷺ کا منکر ہوگا اور ان سے بغض رکھے گا (اس پر جہنم کی آگ مسلط کردی جائے گی۔ اسے میں اپنی زیارت سے محروم کردوں گا۔ میرا کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا۔ میرا کوئی پیغمبر اس کی شفاعت نہیں کرے گا اور اس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی نجات کی کوئی راہ نہیں ہوگی۔

۱۰-ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد نبوی میں تشریف فرماتھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ اسی اثناء میں ایک اعرابی آیا اور اس نے آتے ہی حضور نبی کریم ﷺ کو سلام کرتے ہوئے کہا: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ الْقُوىٰ الْمَشَائِخِ وَ الْكِرَامِ السَّادَخِ"

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعرابی کو اپنے انتہائی قریب بٹھایا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس شخص کو اپنے انتہائی نزدیک بٹھالیا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: اے ابوبکرؓ! جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ اعرابی مجھ پر درود وسلام بھیجتا رہتا ہے اور ان الفاظ میں درود پاک پڑھتا ہے کہ آج تک کسی دوسرے نے یہ الفاظ استعمال نہیں کئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! وہ درود پاک کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَائِکَۃِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ"

۱۱- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حدیث مبارک میں بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے کہ اس درود شریف کے تحفے کو فوراً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچاؤ۔ وہ فرشتہ کہتا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ! فلاں بن فلاں یا فلاں بنت فلاں نے آپ پر ایک بار درود پاک بھیجا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انتہائی خوشی اور مسرت سے جواب دیتے ہیں کہ میری طرف سے اسے دس بار سلام پہنچاؤ اور اسے پیغام دو کہ تم جنت میں میرے نزدیک ہوگے اور اس کی مثال میری ان دو انگلیوں کی طرح ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات اپنی دونوں انگشت ہائے مبارک ملا کر فرمائی کہ وہ یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

۱۲- ترمذی شریف میں حضرت ابن مسعودؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود پاک بھیجا ہے۔

۱۳- ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

۱۴- ترمذی شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

۱۵- ترمذی شریف میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! میں آپ پر کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہتا ہوں اب اس کے لئے اور اپنے اوراد و وظائف کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ ارشاد فرمایا کہ جتنا تم چاہو۔ عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں سارا وقت درود پاک ہی کے لئے مقرر کرلوں؟ ارشاد فرمایا ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے کاموں کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

۱۶- حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف کثرت سے بھیجا کرو۔ کیوں کہ باقی دنوں میں ملائکہ تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں لیکن جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اس کو میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

۱۷- مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک بھیجا کرو۔ کیوں کہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے جہاں پر بھی وہ بند ہو۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! کیا آپ کے وصال مبارک کے بعد بھی آپ تک درود شریف پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ ارشاد فرمایا ہاں! وصال کے بعد بھی میں سنوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرمادیا ہے۔ لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں، رزق دیئے جاتے ہیں۔

۱۸- مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نماز ادا کی جبکہ اس وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔ جب میں نماز کی ادائیگی کے بعد بیٹھا اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر میں نے حضور نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگی تو حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔ تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

۱۹- مشکوٰۃ شریف میں حضرت فضالہ بن عبیدہؓ کے حوالے سے حدیث مبارک درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرما تھے کہ ایک نمازی آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اس طرح دعا

مانگنا شروع کی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے نمازی! تو نے عجلت سے کام لیا ہے۔ جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کیا کر جو اسی کی شان کے لائق ہے۔ اس کے بعد مجھ پر درود پڑھ کر دعا مانگ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگی تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

۲۰-ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر روز سو مرتبہ درود پاک پڑھے اس کی سو حاجات پوری کی جائیں گی جن میں سے تیس دنیا میں اور باقی آخرت میں پوری کی جائیں گی۔

۲۱-بیہقی نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص میری قبر پر درود پاک پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلہ پر پڑھتا ہے وہ میرے پاس (فرشتوں کے ذریعہ سے) پہنچا دیا جاتا ہے۔

۲۲-حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کثرت سے درود پاک بھیجے گا وہ عرش کے سایہ تلے ہوگا۔

۲۳-طبرانی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پاک پڑھے اس کو روز قیامت میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

۲۴-مسند فردوس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود پاک کو لے جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہے پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ اس درود پاک کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ۔ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کے باعث اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

۲۵-بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے۔ میں نے کہا ضرور۔ چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر کن الفاظ کے ساتھ درود پاک پڑھا جائے (کیوں کہ) اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہمیں بتا دیا ہے کہ آپ پر کس طرح سلام بھیجیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پاک پڑھا کرو "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ...... حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔"

۲۶-ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ جب درود پاک پڑھے ہمارے گھرانے پر تو اس درود پاک کا ثواب بہت بڑی تعداد میں دیا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پاک پڑھا کرے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِهٖ وَ اَهْلِ بَیْتِهٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

۲۷-ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور ان کے نبی ﷺ پر درود پاک نہ ہو تو یہ مجلس ان پر روز قیامت ایک وبال ہوگی۔ پس اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو معاف کر دے۔

۲۸-مسلم شریف و ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب تم اذان کی آواز سنا کرو تو مؤذن جو الفاظ کہے وہی تم کہا کرو۔ اس کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھا کرو اس لئے کہ مجھ پر جو شخص ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ کی دعا کیا کرو کیوں کہ وسیلہ جنت کی ایک منزل (درجہ) ہے جو صرف ایک ہی بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں۔ پس جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔

۲۹-حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے سوار کے پیالہ کی مانند نہ بناؤ جو پہلے اس کو پانی سے بھرتا ہے پھر اس کو رکھ دیتا ہے اور اپنے سامان کی ترتیب اور اس کو اٹھانے اور ہٹانے میں مصروف ہوجاتا ہے اور جب پھر اس کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں سے پیتا ہے وضو کرتا ہے ورنہ اس کو پھینک دیتا ہے تم جب بھی دعا کرو تو شروع میں مجھ پر درود پاک پڑھو۔ دعا کے درمیان میں بھی درود پاک

پڑھنے سے غفلت نہ برتو اور دعا کے آخری کلمات درود پاک پر ختم ہونے چاہئیں۔

۳۰-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا جب تک اس کتاب میں میرا نام ہے اس کے لکھنے والے کے لئے فرشتے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

۳۱-حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جتنی دیر تک کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اتنی مدت تک فرشتے اس کے لئے رحمت طلب کرتے رہتے ہیں۔ اب چاہے بندہ زیادہ دیر تک پڑھے یا کم وقت پڑھے۔

۳۲-حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اذان سنتے ہی بعد میں یہ کلمات پڑھے اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

۳۳-حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے لئے دس مرتبہ درود پاک پڑھا اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا کہ ایک غلام آزاد کرنے سے ملتا ہے۔

۳۴-حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے آسمانوں پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی خدمت میں ستر ہزار فرشتے صف بستہ کھڑے تھے۔ اس کے ہر سانس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ ابھی ابھی میں نے اسے شکستہ پروں کے ساتھ کوہِ قاف میں روتے ہوئے دیکھا ہے اس نے جب مجھے دیکھا تو کہا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کرو، میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا جرم کیا ہے؟ اس نے کہا کہ معراج شریف کی شب جب محمد ﷺ کی سواری گذری تو میں تخت پر بیٹھا رہا۔ تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جگہ اس عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ حضرت جبرئیل فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی سفارش کی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تم اس سے کہو کہ یہ محمد ﷺ پر درود بھیجے۔ چنانچہ اس فرشتہ نے آپ پر درود پاک بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اس لغزش کو معاف فرما دیا اور اس کے نئے پر بھی پیدا فرما دیئے۔

۳۵-حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک جماعت کو حکم ہوگا کہ ان کو جنت میں بھیجا جائے مگر وہ جنت کا راستہ بھول جائیں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! یہ کون لوگ ہوں گے؟ آپ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے سامنے میرا نام لیا گیا مگر وہ درود پاک نہ پڑھ سکے۔

۳۶-حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچنے کے لئے ان حجابات سے گزرنا پڑتا ہے جو آسمانوں کے درمیان ہیں۔ یہ حجابات درود پاک کے بغیر کسی چیز سے نہیں کھلتے۔ جب درود پاک پڑھا جاتا ہے تو یہ حجابات اٹھ جاتے ہیں اور یہ دعا آسمانوں سے بلند ہوتی جاتی ہے۔ اگر درود پاک نہ پڑھا جائے تو یہ دعا واپس لوٹ آتی ہے۔

۳۷-حضرت زید بن رفیع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے سمندروں کے جھاگ کی مقدار میں گناہ معاف فرما دے گا۔

۳۸-حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا: اے میری امت! اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو اس استغفار کی وجہ سے بخش دے گا جو تم نے صدق نیت سے کی ہے۔ تمہارے وہ گناہ معاف فرما دے گا جو تم صدق نیت سے معاف کروانے کی خواہش رکھو گے۔ تم اس استغفار کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" ضرور پڑھو لیکن یاد رکھو کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

۳۹-حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ (ایک دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیت اطہر سے باہر آئے اور ارشاد فرمایا کہ کل رات مجھے عجیب وغریب خواب دکھائی دیا ہے۔ میں نے اپنی امت کا ایک آدمی پل صراط پر سے گزرتے ہوئے دیکھا جو کانپ رہا تھا اور لرزتا ہوا جا رہا تھا (اسی اثنا میں) درود پاک کا وہ تحفہ جو اس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجا تھا آ پہنچا اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے پل صراط پار کروا دیا۔

۴۰-حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج ادا کرنے کے بعد کفار کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ اس حج کا ثواب چار سو حج جیسا ہوگا۔ لیکن جو غریب و مساکین حج و جہاد کی نعمت سے محروم رہیں گے وہ شکستہ خاطر اور مایوس ہوں

گے (مگر) اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ سے بتادیا ہے کہ اے محمد ﷺ آپ کا کوئی بھی امتی اگر آپ پر درود پاک بھیجے گا تو میں اس کے نامۂ اعمال پر چار سوغزوات کی شرکت کا ثواب اور چار سو حج کے درجات لکھ دوں گا۔

۴۱۔حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو جہنم کی آگ میں ڈالنے کا حکم ہوگا۔ وہ روتے ہوئے کہے گا: اے ملائکہ! مجھے کہاں پر پھینکنے کا حکم ہوا ہے؟ فرشتے کہیں گے کہ جہنم میں۔ وہ کہے گا کہ مجھے چند لمحات کی مہلت دے دو تا کہ میں اپنی حالت پر رو سکوں۔ فرشتے کہیں گے اے شخص! یہ ندامت کے آنسو تو تجھے اپنی زندگی میں بہانے چاہئیں تھے تا کہ تجھے کوئی فائدہ ہوتا آج رونے سے کیا حاصل ہے؟ وہ شخص کہے گا کہ میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولادیں میں سے ہوں۔ جہنم کی آگ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں حضور نبی کریم ﷺ کی امت میں سے ہوں۔ مجھے اپنے خدا تعالیٰ سے یہ گمان کبھی نہ تھا۔

فرشتے اس سے پوچھیں گے اے اللہ کے بندے! تجھے اپنے اللہ تعالیٰ سے کیا گمان تھا؟ وہ کہے گا کہ مجھے اپنے اللہ تعالیٰ سے یہ امید تھی کہ وہ مجھے کفار کے ساتھ دوزخ میں نہیں رکھے گا۔ فرشتے کہیں گے وہ دیکھو حضور سرور کائنات ﷺ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہیں ان کو پکارو تا کہ وہ تیری شفاعت کرسکیں ورنہ تجھے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ وہ بندہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بندہ کی آواز پر توجہ فرمائیں گے اور دیکھیں گے کہ اس کو عذاب کے فرشتوں نے جکڑ رکھا ہے۔ آپ ﷺ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اسے میرے حوالے کردیا جائے تا کہ اس کے اعمال کو دوبارہ تولا جاسکے۔ فرشتے عرض کریں گے یارسول اللہ ﷺ! ہم اللہ تعالیٰ کے فرماں بردار ہیں جو کچھ ہم کررہے ہیں اسی کے حکم کے تحت کررہے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فرمان نہ ہو ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت سجدہ میں گرجائیں گے اور عرض کریں گے اے اللہ! آج تیرے فرشتے میرے اور تیرے ایک بندے کے درمیان حائل ہورہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا اے فرشتو! میرے بندے کو میرے پیغمبر کے حوالے کردو۔ چنانچہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس گناہ گار امتی کو لے کر میزان کے پاس تشریف لائیں گے اور نیکیوں کے دفتر میں سے ایک مٹھی میزان میں رکھیں گے جس سے برائیاں دب کررہ جائیں گی۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ جب اس بندے کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت کے دروازے پر کھڑے دکھائی دیں گے۔ آپ مسکرا کر فرمائیں گے مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا یارسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرمائیں گے کہ وہ نیکیوں کی ایک مٹھی جو تمہاری تمام برائیوں پر غالب آگئی تھی وہ درود پاک تھا جو تم دنیاوی زندگی میں میرے لئے پڑھا کرتے تھے۔

وہ شخص اسی وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم بوسی کرے گا اور عرض کرے گا کہ اگر آپ آج میری شفاعت نہ فرماتے اور میرا درود پاک آپ کی ذاتِ اطہر پر نہ ہوتا تو میں دوزخ کی آگ میں ہوتا۔

دُرودِ پاک پڑھنے کے خاص مواقع

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک بھیجنا فرض ہے جو کسی وقت یا تعداد کے ساتھ محدود نہیں۔ درود پاک کی ادائیگی انسان پر مطلقاً واجب ہے اور قدرت کے باوجود عمر میں ایک بار پڑھنا فرض ہے۔ مفسرین کرام کا کہنا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق پر فرض فرمایا ہے کہ وہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درود کا نذرانہ پیش کریں اور اس میں وقت و تعداد کی کوئی قید نہیں ہے۔ لہٰذا انسان کے لئے لازم ہے کہ اس سے غفلت نہ برتے اور کثرت سے درودوسلام پیش کرتا رہے۔

ذیل میں درود پاک پڑھنے کے ان خاص مواقع کا ذکر کیا جاتا ہے جہاں درود پاک پڑھنا افضل ہے۔

۱۔نماز میں آخرین قعدہ میں التحیات کے بعد درود پاک پڑھنا واجب ہے۔

۲۔دعا کے ساتھ درود پاک پڑھنا لازمی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگنا چاہو تو پہلے اس کی ایسی حمد وثنا کرو جو اس کی شان کے لائق ہے۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات ﷺ پر درود پاک پڑھو۔ اس کے بعد جو چاہو مانگو۔ (پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھو) اس طرح سے مانگی ہوئی دعا قبولیت کا اثر رکھتی ہے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ دعائیں آسمانوں کی طرف پرواز کرتی ہیں جس دعا کے ساتھ درود پاک کے پر ہوں گے وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ جائے گی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری نمازیں

آسمان و زمین کے درمیان معلق رہتی ہیں اور اس وقت تک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شرف بازیابی حاصل نہیں کرتیں جب تک کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک نہ پڑھا جائے۔

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ دو درودوں کے درمیان مانگی ہوئی دعا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے کبھی رد نہیں ہوتی۔

ایک اور حدیث پاک میں اس طرح آیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ہر دعا آسمانوں میں پردے میں رہتی ہے مگر جب کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو وہ دعا بھی درود کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے۔

۳-مسجد میں داخل ہوتے اور نکلتے وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک بھیجنا افضل ہے۔ حضرت ابو اسحاق بن شعبان فرماتے ہیں کہ مسجد میں داخل ہوتے وقت پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور آپ کی آل پاک پر درود پاک پڑھے۔ درود و سلام کا نذرانہ پیش کرنے کے بعد مسجد میں داخل ہونے کی دعا اس طرح پڑھے: "اللّٰھم اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتك"۔

اسی طرح جب مسجد سے باہر نکلے تو درود پاک پڑھے اور مسجد سے باہر نکلنے کی دعا مانگے۔ "اللّٰھم انی اسئلك من فضلك و رحمتك"۔

یہ اس لئے بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کو اپنے فضل و رحمت کا مقام بنایا ہے۔ حضرت علقمہ فرماتے ہیں کہ میری یہ عادت ہے کہ میں جب بھی مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو اس طرح کہتا ہوں "السلام علیك ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ صلی اللہ و ملائکتہ علی محمد"

۴-اذان سننے کے بعد درود پاک پڑھنا افضل و مستحب ہے۔

۵-حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک سن کر درود پاک پڑھنا واجب ہے۔

حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اس کی ناک خاک آلود ہو یعنی وہ ذلیل و خوار ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا گیا اور اس نے مجھ پر درود نہ پڑھا۔

۶-حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ میں درود پاک پڑھنا مستحب و افضل ہے۔

۷-گھر میں داخل ہوتے وقت درود پاک پڑھنا افضل ہے۔ حضرت عمرو بن دینار قرآن پاک کی اس آیت کریمہ کی تفسیر اس طرح بیان کرتے ہیں

"فاذا دخلتم بیوتا فسلموا علی انفسکم (پارہ ۱۸ رکوع ۱۴)"

ترجمہ: جب تم گھر میں داخل ہو تو خود کو سلام کرو۔

یعنی جب تم اپنے گھروں میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور اگر گھر خالی ہو اور گھر میں کوئی موجود نہ ہو تو اس طرح کہو: السلام علی النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین السلام علی اھل البیت و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

یعنی بعض مفسرین کا فرمانا ہے کہ اگر مسجد میں بھی داخل ہو اور مسجد میں کوئی نہ ہو تو اس طرح کہو "السلام علیٰ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام" اور اگر گھر میں کوئی نہ ہو تو اس طرح ساتھ کہے "السلام علی النبی السلام علینا و علیٰ عباد اللہ الصالحین"۔

۸-اپنے گناہوں سے توبہ کرتے وقت حضرت نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا افضل ہے۔ گناہوں کو یاد کر کے پشیمان ہوتے ہوئے پہلے کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پڑھے پھر حضور ﷺ کے حضور درود و سلام کا نذرانہ پیش کرے۔ کلمہ طیبہ اور درود پاک کی برکات سے گناہوں کی بخشش ہو جائے گی۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنے سے گناہ اس طرح دُھل جاتے ہیں جیسے پانی سے تختی پر سیاہی کے لکھے ہوئے الفاظ دُھل جاتے ہیں۔

۹-حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اسم مبارک لکھتے وقت درود پاک لکھنا لازم ہے۔ حضور سرور کائنات ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس نے کتاب میں مجھ پر درود لکھا جب تک میرا نام اس کتاب میں ہے اس وقت تک فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔ اس حدیث پاک کے راوی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۱۰-شعبان کے مہینے میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک بار درود پاک پڑھنا دوسرے مہینوں میں دس بار درود پاک پڑھنے کے برابر درجہ رکھتا ہے۔

۱۱-جمعۃ المبارک کے دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھنا افضل ہے جو کوئی اس دن اسی بار درود شریف پڑھے گا اس کے اسی سالہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ایک مقام پر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کے بائیس سالہ گناہ معاف کر دے گا جو کوئی جمعہ کے دن ایک ہزار

بار درود پاک پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اسے جنت کی ضمانت نہ مل جائے۔

ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو شخص ہر جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر سو بار درود پاک پڑھے گا قیامت کے دن اس کے ساتھ ایک نور ہوگا (اگر نور کو اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں تقسیم کردیا جائے تو وہ کافی ہوگا۔

امام نسائی نے حضرت اوس سے منقول ایک روایت نقل کی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھا کرو۔

درود وسلام کس طرح پیش کیا جائے

احادیث مبارکہ میں درود ابراہیمی کو تمام درودوں سے افضل قرار دیا گیا ہے۔ بخاری شریف میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات جب حضرت کعب بن عجزہ رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو وہ فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ ہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے لیکن ہم آپ پر درود پاک کن الفاظ کے ساتھ بھیجیں تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو: اَللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

ترجمہ : اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تونے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکت نازل فرما حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر جس طرح تونے برکت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

۲-نسائی شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں درود پاک کے الفاظ اس طرح بیان ہوئے ہیں: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی آل (اولاد) پر جس طرح تونے درود بھیجا سیدنا و مولانا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا و مولا حضرت محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تونے برکتیں نازل فرمائیں سیدنا و مولانا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر تمام جہانوں میں۔ بے شک تو ہی تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

۳-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ ہمارے گھرانے پر درود بھیجے اور اس کا ثواب بہت بڑی مقدار میں ملے تو اسے چاہئے کہ ان الفاظ کے ساتھ درود پڑھے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ! درود بھیج ہمارے اُمی نبی حضرت محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات یعنی مومنین کی ماؤں پر اور آپ کی اولاد پر آپ کے گھرانے والوں پر۔ جس طرح کہ تونے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل (اولاد) پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

۴-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب بھی تم مجھ پر درود پڑھا کرو تو میرے لئے وسیلہ بھی مانگا کرو۔ ایک صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! وسیلہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا جنت کا اعلیٰ درجہ یعنی مقام محمود ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَ اَحْصَاہُ کِتَابُکَ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًی وَ لِحَقِّہٖ اَدَاءً وَ اَعْطِہِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ الدَّرَجَۃَ الرَّفِیْعَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَ اجْزِہٖ عَنَّا مَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَ عَلٰی جَمِیْعِ اِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ وَ الصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ وَ الصَّالِحِیْنَ"

ترجمہ : اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر بے شمار اس کے کہ احاطہ کیا ہے اس کا تیرے علم نے اور شمار کیا ہے اس کو تیری کتاب نے۔ ایسا درود پاک جو تیری رضا کا باعث ہو اور آپ کے حق کو ادا کردے اور آپ کو عطا فرما وسیلہ اور فضیلت اور بلند درجہ اور فائز فرما آپ کو۔ اے اللہ! مقام محمود پر جس کا تونے ان سے وعدہ کیا ہے اور جزا دے آپ کو ہماری طرف سے جس جزا کے آپ اہل ہیں اور آپ کے تمام بھائیوں پر انبیائے کرام سے اور صدیقین سے اور شہداء سے اور صالحین سے۔"

۵-حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی

کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو یہ چاہتا ہو کہ اس کو درودِ پاک پڑھنے کا پورا پورا ثواب ملے تو اسے چاہئے کہ ہمارے ساتھ اہلِ بیت پر درود پاک بھیجے۔ وہ درود پاک یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ پر جو نبی ہیں اور آپ کی ازواجِ مطہرات پر جو مومنین کی مائیں ہیں اور آپ کی اولاد پر اور آپ کے اہل بیت پر۔ جس طرح تو نے درود بھیجا ہمارے آقا سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔ اے اللہ! برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر، جس طرح کہ تو نے برکت نازل فرمائی ہمارے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا ہے اور بزرگ ہے۔

۶۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جب تم لوگ مجھ پر درود بھیجو تو خوب اچھے طریقے سے درود بھیجو۔ اس لئے کہ وہ مجھے پیش کیا جائے گا۔ لہٰذا تمہیں اچھی طرح سے درود پڑھنا چاہئے کیوں کہ تم نہیں جانتے کہ وہ مجھے پیش کیا جاتا ہے۔

درود پاک یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَ رَحْمَتَکَ وَ بَرَکَاتِکَ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامِ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ اِمَامِ الْخَیْرِ وَ قَائِدِ الْخَیْرِ وَ رَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَا الَّذِیْ یَغْبِطُ بِہِ الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخَرُوْنَ۔

ترجمہ : اے اللہ! اپنی صلوٰۃ اور رحمت اور برکت بھیج سید المرسلین، امام المتقین اور خاتم النبیین پر، جو تیرے بندے اور رسول ہیں۔ خیر کے امام ہیں اور خیر کے قائد ہیں اور رسولِ رحمت ہیں، اے اللہ! تو ان کو مقام محمود عطا فرما جس پر رشک کرتے ہیں سب پہلے والے اور پچھلے والے۔

۷۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "القول البدیع" میں ایک روایت درج فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زوجہ محترمہ حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر کوئی یہ حلف اٹھائے کہ میں حضور ﷺ پر افضل ترین درود پاک بھیجوں گا تو اسے چاہئے کہ یہ درود پاک پڑھے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ نَبِیِّکَ وَ رَسُوْلِکَ الْاُمِّیِّ وَ عَلٰی آلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّتِہٖ وَسَلِّمْ عَدَدَ خَلْقِکَ وَ رِضَا نَفْسِکَ وَ زِنَۃَ عَرْشِکَ وَ مِدَادَ کَلِمَاتِکَ"

ترجمہ : اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور تیرے نبی اور تیرے رسول ہیں نبی امی ہیں اور آپ کی آل پر اور آپ کی ازواج مطہرات پر اور آپ کے عزیزوں پر اور مخلوق کی تعداد کے برابر اور اپنی ذات کی رضا کے مطابق اور اپنے عرش کے وزن کے مطابق اور کلمات کی سیاہی کے مطابق سلام ہو۔

۸۔ بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا ہے لیکن ہم کن الفاظ کے ساتھ درود پاک پڑھیں؟ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ درود شریف اس طرح پڑھو "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ"۔

ترجمہ : اے اللہ اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر درود بھیج جیسا کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر درود نازل فرمایا اور محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پاک پر برکت نازل فرمائی۔"

۹۔ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان صدقہ ادا کرنے کی سکت نہ رکھتا ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پاک پڑھا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو صدقہ کا ثواب بھی عطا فرمائے گا۔

نیز حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ مجھ پر یہ درود پاک پڑھا کرو کیوں کہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہے: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَ رَسُوْلِکَ وَ صَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"۔

ترجمہ : اے اللہ! درود بھیج اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ پر اور درود بھیج تمام مومنین اور تمام مومنات پر اور تمام مسلمین اور مسلمات پر (مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں پر)۔

۱۰۔ موطا امام مالک میں درج ہے کہ حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ ہم جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے گھر

میں بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی اثناء میں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لے آئے۔ صحابہ کرامؓ میں سے حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ نے ہمیں درود پاک پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ ہم آپ پر کن الفاظ کے ساتھ درود پاک پڑھیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوڑی دیر خاموش رہے حتیٰ کہ ہمارے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ کاش ہم آپ سے یہ بات نہ پوچھتے مگر حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم مجھ پر اس طرح سے درود شریف پڑھا کرو: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ وَ بَارَکْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔"

ترجمہ : اے اللہ! درود بھیج حضرت محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر اور برکت وسلام نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر اور رحمت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر۔ جیسا کہ تو نے درود و برکت اور رحمت نازل فرمائی حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر تمام جہانوں میں۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔"

۱۱- ابن حبان اور حاکم میں حضرت عبداللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ایک روایت درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں ایک شخص آیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بیٹھ گیا۔ ہم بھی اس وقت مجلس نبوی میں بیٹھے ہوئے تھے وہ شخص گویا ہوا یارسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنا تو ہمیں معلوم ہو چکا مگر آپ پر درود پاک کس طرح بھیجیں؟ حضور نبی کریم ﷺ نے چند لمحے خاموشی اختیار فرمائی پھر ارشاد فرمایا کہ جب مجھ پر درود بھیجو تو یوں کہو: "اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

ترجمہ : اے اللہ! درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں اور سیدنا محمد ﷺ کی آل پر جیسا کہ تو نے درود نازل فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور برکت نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں جس طرح برکت نازل فرمائی تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

۱۲- احادیث مبارکہ میں آتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درود شریف کو میرے ہاتھ میں شمار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس طرح میرے ہاتھ میں شمار کیا تھا کہ یہ کلمات پاک اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس سے اس طرح نازل ہوئے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ وَ تَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ وَ سَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

۱۳- روایات مبارکہ میں آتا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کلمات سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں درود پاک پیش فرمایا کرتے تھے "اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَۃَ مُحَمَّدَ الْکُبْرٰی وَارْفَعْ دَرَجَۃَ الْعُلْیَا وَ اٰتِہٖ سُؤْلَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی کَمَا اٰتَیْتَ اِبْرَاھِیْمَ وَ مُوْسٰی.

۱۴- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کون سا درود پاک حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوگا۔ لہٰذا جب تم درود پڑھنا چاہو تو یہ درود پاک پڑھو: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلٰوتَکَ وَ رَحْمَتَکَ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَ خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ اِمَامَ الْخَیْرِ وَ رَسُوْلَ الرَّحْمَۃِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا یَغْبِطُ فِیْہِ الْاَوَّلُوْنَ وَ الْاٰخِرُوْنَ اَللّٰھم صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ. اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَ عَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

مشکلات اور امراض

۱- بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت درج ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو کوئی رنج، کوئی دکھ، کوئی فکر، کوئی اذیت، کوئی تکلیف اور کوئی غم نہیں پہنچتا، یہاں تک کہ کانٹا جو اسے چبھے مگر خدا تعالیٰ ان کی وجہ سے اس

کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۲- ترمذی شریف میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ سے پوچھا گیا کہ کون لوگ سخت مشکلات میں مبتلا ہوتے ہیں؟ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "(سب سے پہلے) انبیاء کرام، پھر ان کے بعد جو افضل درجہ رکھتے ہیں۔ پھر ان کے بعد جو افضل درجہ رکھتے ہیں۔ یعنی حسب مراتب آدمی میں دین کے ساتھ جیسا تعلق ہوتا ہے اسی اعتبار سے وہ بلا میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ اگر وہ دین پر سختی سے کاربند ہے تو اس پر بلا بھی سخت ہوگی اور اگر وہ دین میں کمزور ہے تو اس پر آسانی کی جاتی ہے۔ چنانچہ یہ سلسلہ ہمیشہ رہتا ہے یہاں تک کہ زمین پر وہ یوں چلتا ہے کہ اس پر کوئی گناہ نہیں رہتا۔"

۳- مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے درج ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے عمل میں کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی جو گناہوں کا کفارہ بن سکے تو اللہ تعالیٰ اس کو مصیبت اور پریشانی میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔"

۴- ابوداؤد شریف میں حضرت محمد بن خالد سلمی اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ان کے دادا نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: "بندہ کے لئے علم الٰہی میں جب کوئی مرتبہ کمال مقدر ہوتا ہے اور وہ اپنے عمل سے اس مرتبے کو نہیں پہنچتا تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم یا مال یا اولاد پر مصیبت ڈالتا ہے۔ پھر اس پر صبر عطا فرماتا ہے یہاں تک کہ اسے اس مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے جو اس کے لئے علم الٰہی میں مقدر ہوچکا ہے۔"

حل المشکلات واقعات

۱- امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ حضرت محمد بن المنکدر رحمۃ اللہ علیہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں (جیسے کہ یہ واقعہ تنبیہ الغافلین میں بھی بیان کیا گیا ہے) کہ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے طواف کعبہ کرتے وقت ایک ایسے جوان کو دیکھا جو قدم قدم پر درود پاک پڑھ رہا تھا۔ حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا اے جوان! تم تسبیح وتہلیل چھوڑ کر صرف درود پاک ہی پڑھ رہے ہو؟ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟ جوان نے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ میں نے اسے بتایا کہ سفیان ثوری میرا نام ہے۔ وہ کہنے لگا کہ اگر آپ کا شمار اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں میں نہ ہوتا تو میں کبھی بھی آپ کو یہ راز نہ بتاتا مگر آپ چونکہ نیک آدمی ہیں اس لئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ حج کی نیت سے نکلا۔ اثنائے راہ میں میرا باپ ایک جگہ بیمار ہوگیا۔ میں نے اس کا علاج معالجہ کرایا اور اس کی جان بچانے کے لئے سخت دوڑ دھوپ کی مگر کوئی بھی علاج فائدہ مند ثابت نہ ہوا۔ میں اپنے باپ کو موت سے نہ بچا سکا۔ میرے والد فوت ہوگئے۔ میں نے دیکھا کہ میرے باپ کا چہرہ انتہائی سیاہ ہوگیا۔ میں نے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھ کر اپنے باپ کا چہرہ ڈھک دیا۔ مجھے اپنے باپ کی یہ حالت دیکھ کر بڑی تکلیف ہوئی۔ میں نے سوچا کہ میرا باپ شاید منافق تھا اور اپنے نفاق کو لوگوں سے چھپا کر رکھتا تھا اسی غم کی کیفیت میں میری آنکھیں بوجھل ہوگئیں اور مجھے نیند آگئی۔ خواب میں میں نے ایک ایسے جوان کو دیکھا جو حسن وخوبصورتی میں بے مثال تھا۔ اس کا لباس اس کی نفاست کا آئینہ دار تھا اور اس کے وجود مسعود سے اس قدر خوشبو آرہی تھی کہ اس سے اچھی خوشبو مجھے ساری زندگی میسر نہ آئی تھی۔ اس کے لباس سے زیادہ خوبصورت لباس میری نظروں نے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

وہ پُروقار اور حسین شخصیت انتہائی نازک خرامی کے ساتھ آئی اور میرے باپ کے چہرے سے کپڑا ہٹا کر ہاتھ سے چہرے کی طرف اشارہ کیا۔ میرے باپ کے چہرے کی سیاہی نور میں بدل گئی۔ میرے باپ کا چہرہ سفید ہوگیا۔ یہ دیکھ کر میری خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ جب وہ واپس تشریف لے جانے لگے تو میں نے دامن تھام کر عرض کیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے طفیل اس غریب الوطنی میں میرے باپ کی آبرو رکھ لی۔ اے اللہ کے بندے! آپ کون ہیں اور میرے والد اور میرے حق میں یہ احسان کس نیکی کے عوض میں کر رہے ہیں اور اس سفر میں مجھے اس رنج وغم سے کیوں نجات دے رہے ہیں؟ انہوں نے میری طرف شفقت سے دیکھا اور فرمایا تم مجھے نہیں پہچانتے؟ میں صاحب قرآن اللہ تعالیٰ کا نبی، محمد بن عبداللہ ﷺ ہوں۔ تیرا باپ اگرچہ بہت گناہ گار تھا اور بہت بری عادات اس میں تھیں مگر ان تمام بری عادات کے باوجود مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرتا تھا۔ جب اس پر مصیبت نازل ہوئی تو اس نے مجھ سے مدد طلب کی۔ میں اس کی فریاد کو سنتے ہی پہنچا کیوں کہ میں ہر اس شخص کا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہے فریادرس ہوں۔

نوجوان نے کہا کہ اس کے بعد اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے دیکھا کہ حقیقت میں میرے باپ کا چہرہ سفید ہوچکا تھا۔ اسی دن سے لے کر آج تک میری زبان پر درود پاک ہی کا ورد جاری رہتا ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ ساری زندگی رہے گا۔ مجھے سرور کائنات ﷺ سے شفاعت کی امید ہے اور اسی شفاعت سے ہی مجھے نجات عطا ہوگی۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس واقعہ کو سن کر فرمایا کہ

اے نوجوان! تم ٹھیک کہتے ہو۔ پھر آپ نے اپنے شاگردوں کو حکم دیا کہ اس واقعہ کو دوسرے مسلمانوں تک پہنچائیں۔ اپنی کتابوں میں لکھیں تا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑھے گئے درود پاک کی برکت سے دنیا اور آخرت کے عذاب سے نجات حاصل ہو۔ آخرت کی مشکلیں آسان ہوں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت نصیب ہو۔

۲-حضرت عیسیٰ بن عباد دین پوری رحمۃ اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں کہ بعض نیک لوگوں نے ابوالفضل کندی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھا اور ان سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ انہوں نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر اپنی خاص رحمت نازل فرمائی اور میرے ساتھ بڑی ہی مہربانی کی۔ میرے گناہوں اور غلطیوں سے درگزر کرتے ہوئے میری تمام مشکلات کو آسان کر دیا۔ لوگوں نے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے کس عمل کی وجہ سے آپ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا۔ انہوں نے بتایا کہ میری دو انگلیوں کی وجہ سے۔ لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ فرمایا اس لئے کہ میں اپنی ان انگلیوں سے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک ہی لکھتا رہا ہوں۔

۳-مفسرین کرام بیان کرتے ہیں کہ عراق میں ایک ایسا شخص تھا جو کتابت کا کام کیا کرتا تھا۔ اس کی ایک بہت ہی اچھی عادت تھی کہ جب بھی کبھی وہ کسی کی کتاب لکھتا تو اگر اس کتاب میں کہیں حضور نبی کریم ﷺ کا اسم مبارک آجاتا تو یہ اپنی طرف سے ﷺ کا اضافہ کر دیا کرتا اور اپنی زبان سے بھی درود پاک پڑھ لیا کرتا تھا۔ اس کے مرنے کے بعد بعض لوگوں نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا؟ اس نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میری بخشش کا صرف یہی سبب تھا کہ میں حضور سرور کائنات ﷺ کے اسم مبارک کے ساتھ درود پاک لکھ دیا کرتا تھا اور اس بارے میں میں نے کبھی بھی کوتاہی سے کام نہیں لیا تھا۔

۴-ایک نیک آدمی کے ذمہ پانچ سو درہم قرض تھا لیکن وہ اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے قرض ادا کرنے کی سکت نہیں رکھتا تھا۔ ایک دن اس کو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اس شخص نے اپنی پریشانی کا اظہار کیا تو حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا کہ تم نیشا پور میں ایک سخی مرد ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور اسے میری طرف سے کہنا کہ وہ تم کو پانچ سو درہم دیدے۔ وہ نیک آدمی ہے اور ہر سال دس ہزار حاجت مندوں کو کپڑے پہناتا ہے۔ اگر وہ تم سے کوئی نشانی طلب کرے تو اس سے کہنا کہ تم ہر روز حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں سو مرتبہ درود پاک کا تحفہ بھیجتے ہو لیکن کل تم نے یہ تحفہ نہیں بھیجا اور درود پاک نہیں پڑھا۔

وہ نیک آدمی حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق اگلے ہی دن نیشا پور پہنچا اور ابوالحسن کیسائی کو اپنے حالات سے آگاہ کیا اور ساتھ ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام بھی دیا۔ ابوالحسن کیسائی نے اس کی طرف کوئی خاص توجہ نہ دی اور اس سے پوچھا کہ تمہارے پاس اس واقعہ کی کوئی نشانی ہے۔ اس آدمی نے جواب دیا کہ ہاں! مجھے حضور سرور کائنات ﷺ نے تمہاری طرف بھیجا ہے اور یہ نشانی بتائی ہے۔

یہ سنتے ہی ابوالحسن کیسائی اپنے تخت سے زمین پر آیا اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں سجدہ شکرانہ ادا کیا اور کہا اے درویش! یہ میرے اور اللہ کے درمیان ایک راز تھا اور کوئی دوسرا اس سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل رات میں درود پاک کی دولت حاصل کرنے سے محروم رہا پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اس مرد درویش کو ڈھائی ہزار درہم دیدیئے جائیں۔ پھر کہا کہ ایک ہزار درہم حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے پیغام و بشارت لانے کا شکرانہ ہے، ایک ہزار درہم یہاں پر آپ کے تشریف لانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم پاک کی تعمیل ہے۔ اس کے علاوہ جب بھی کبھی آپ کو کوئی حاجت پیش آجائے تو میرے پاس چلے آئیں۔

۵-حضرت شیخ موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ ایک کشتی میں بیٹھ کر سمندر سے گزر رہے تھے۔ اچانک ایک طرف سے طوفان اٹھا اور ہماری کشتی طوفان میں پھنس گئی۔ کشتی میں سوار لوگ اپنی زندگیوں سے مایوس ہوگئے۔ پریشانی حد سے بڑھ گئی۔ ہر ایک دوسرے کو الوداعی سلام کہنے لگا۔ اسی حالت میں مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی۔ میری آنکھ لگ گئی مگر قسمت جاگ اٹھی۔ میں نے دیکھا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھے حکم فرمارہے ہیں کہ اے میرے امتی پریشان نہ ہو۔ کشتی والوں کو کہو کہ وہ ایک ہزار بار یہ درود پاک پڑھیں پھر اچانک میری آنکھ کھل گئی۔ میں نے کشتی میں سوار لوگوں سے کہا کہ فکر کرنے کی کوئی بات نہیں اور یہ درود پاک پڑھو۔ ابھی ہم لوگوں نے تین سو بار ہی پڑھا تھا کہ درود پاک کی برکت سے طوفان رک گیا، ہلکی ہلکی ہوا چلنے لگی اور ہم لوگوں کو اس پریشانی سے نجات حاصل ہوگئی۔ وہ درود پاک یہ ہے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَ تَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَ تَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ عَلَى الدَّرَجَاتِ وَ تُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ

الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَ بَعْدَ الْمَمَاةِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

درود پاک سے مشکلات کا حل

درود پاک پڑھنا بے شمار برکات کا باعث ہے۔ یہ ایک ایسا ذکر ہے جو کبھی بھی ختم نہیں ہوگا کیوں کہ اللہ تعالیٰ خود حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک بھیجتے ہیں۔ درود شریف کے فضائل کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔ ہر طرح کی مشکلات اور پریشانیوں کا حل اس میں پوشیدہ ہے۔ صدق دل اور نیت کے ساتھ پڑھنے سے بگڑے کام سنور جاتے ہیں، مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں۔

درود پاک سے مشکلات کے حل کے ضمن میں مختصر طور پر احاطہ کرتے ہوئے بیان کیا جاتا ہے۔

گھریلو پریشانیوں کے لئے

ہر نماز کے بعد گھر میں بیٹھ کر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھنے سے گھر میں امن وسکون کی حالت رہتی ہے۔ اگر گھر میں بیوی یا بچے کسی معاملے میں پریشان کرتے ہوں اور ہر وقت لڑائی جھگڑے کی کیفیت رہتی ہو تو ۱۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھ کر پانی پر دم کریں اور پانی گھر والوں کو پلائیں۔ گھر کا ماحول ٹھیک ہوجائے گا۔ پریشانی اور تنگی کا معاملہ بھی ختم ہوجائے گا اور گھر کی فضا سازگار ہوجائے گی۔ اس مقصد کے لئے ۱۱۱ مرتبہ درود پاک کا ورد کرنے کے لئے فجر کی نماز کے فوراً بعد کا وقت انتہائی سعد ہوتا ہے۔

گمشدہ چیز کو حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کی کوئی چیز کھوگئی ہو یا وہ کہیں رکھ کر بھول گیا ہو اور باوجود تلاش کرنے کے نہ مل رہی ہو تو رات کو عشاء کی نماز پڑھ کر سونے سے پہلے باوضو ہوکر گیارہ روز تک ۱۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھ کر سوجائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ خواب میں گم شدہ چیز کے بارے میں اشارہ ہوجائے گا۔ اگر کوئی شخص کسی ایسے ویران مقام پر کھوگیا ہو جہاں پر اسے کوئی راستہ نہ مل رہا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ فجر کی نماز پڑھ کر گیارہ سو مرتبہ درودِ پاک کا ورد کرے تو اس کی مشکل آسان ہوجائے گی اور پردۂ غیب سے اس کی مدد کا سامان پیدا ہوجائے گا۔

غربت وافلاس کے خاتمہ کے لئے

غربت وافلاس کے خاتمہ کے لئے درود پاک کا ذکر کرنا انتہائی فائدہ مند ہے۔ جو شخص غربت وافلاس کا شکار ہو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز فجر کی نماز کے بعد ۱۰۱ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اسے تنگ دستی سے نجات حاصل ہوجائے گی۔ پردہ غیب سے ایسا سامان پیدا ہوگا کہ اس کی مالی پریشانی، خوش حالی میں بدل جائے گی۔ گھر کے حالات ٹھیک ہوجائیں گے۔ مال ودولت کی ریل پیل ہوجائے گی لیکن اس مقصد کے لئے بلاناغہ درود شریف کا ورد کرنا ہی مطلوبہ مقصد کو پورا کرتا ہے۔

دفتری پریشانیوں کے خاتمہ کے لئے

ملازمت کے دوران اگر کسی بھی طرح کی پریشانی پیش ہو تو اس کے خاتمے کے لئے درود پاک کا ورد کرنا پریشانیوں کو رفع کرتا ہے۔ افسر اگر ماتحت کو بلاوجہ تنگ اور پریشان کرتا ہو تو ہر روز دفتر میں جا کر باوضو ہوکر اپنی سیٹ پر بیٹھنے سے پہلے ۲۱ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے اوپر پھونک ماریں۔ چالیس یوم تک اس عمل کے کرنے سے افسر مہربان ہوجائے گا اور دفتری پریشانیوں سے نجات حاصل ہوگی۔ دفتر کا ماحول سازگار محسوس ہوگا اور جو بھی تنگ کرتا ہوگا آئندہ کبھی تنگ نہ کرے گا۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

جائز انصاف کے حصول کے لئے اور مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے فجر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں اور پھر تاریخ پر جائیں۔ تاریخ پر عدالت کی طرف جاتے ہوئے دل میں درود پاک کا ورد کرتے رہیں اور منصف کے سامنے پیش ہونے پر بھی دل میں درود پاک کا وظیفہ جاری رکھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ انصاف کے حصول میں کامیابی ہوگی اور فیصلہ حسب منشا ہوگا۔ درود پاک کے پڑھتے رہنے سے منصف کی طرف سے بے انصافی اور غلط فیصلہ دیئے جانے کا خدشہ جاتا رہے گا۔

کاروباری پریشانیوں کے خاتمہ کے لئے

کاروبار کرنے والے افراد کے لئے ہر روز باوضو ہوکر درود پاک پڑھنا کاروباری مشکلات کو ختم کرتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ہر روز کاروبار کے مقام یعنی دکان، کارخانہ وغیرہ میں داخل ہوکر صبح سب سے پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں اور پھر کاروباری معاملات کی ابتدا کریں۔ اس سے کاروبار میں ترقی کا سامان پیدا ہوگا اور کاروبار میں برکت پیدا ہوجائے گی۔ پردہ غیب سے اللہ تعالیٰ گاہک بھیج کر کاروبار کی ترقی وخیر وبرکت کا سامان مہیا کرے گا۔

جھوٹے الزام سے خلاصی کے لئے

اگر کسی پر کوئی جھوٹا الزام لگ جائے اور کوئی بھی خلاصی کا سامان نہ پیدا ہو رہا ہو۔ ہر شخص اسے قصور وار سمجھ رہا ہو تو اس پریشانی سے نجات حاصل کرنے کے لئے فجر کی نماز کے بعد اسی جگہ پر باوضو بیٹھ کر ۱۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گیارہ دنوں میں ہی مطلوبہ مقصد حاصل ہوگا اور جھوٹے الزام سے بریت ہو جائے گی۔ جھوٹا الزام لگانے والا شرمندہ اور ذلیل ہوگا۔ جس پر الزام لگا ہوگا اس کی عزت میں اضافہ ہو جائے گا اور اس کی پریشانی و مشکل حل ہو جائے گی۔ خلوصِ نیت کے ساتھ درود پاک کا ورد کرنے سے پہلے تین دنوں میں ہی اچھا نتیجہ نکل آتا ہے۔

اولاد کے حصول کے لئے

بے اولاد خواتین کے لئے درود پاک کا وظیفہ اولاد کے حصول کا باعث بنتا ہے۔ اگر کسی کے یہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو اسے چاہئے کہ جمعہ کی نماز کے بعد باوضو حالت میں ۱۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھر انتہائی رقت اور عاجزی کے ساتھ اپنا سر سجدے میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اولاد کے لئے دعا مانگے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی مراد برآئے گی اور اللہ تعالیٰ نیک اور صالح اولاد سے نوازے گا۔ اگر مراد پوری ہونے کی امید پیدا ہو جائے تو اس عمل کو ترک نہ کرے بلکہ جاری رکھے۔

اولادِ نرینہ کے لئے

جس کے یہاں صرف لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں اور وہ اولادِ نرینہ کی خواہش رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور جب جمعہ کی نماز ادا کرے تو مسجد میں بیٹھ کر ۱۱۱ مرتبہ درود پاک کا ورد کرے اور پھر اولادِ نرینہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد اس کی امید برآئے گی۔ اللہ تعالیٰ اسے اولادِ نرینہ کی نعمت سے نوازے گا۔ درود پاک کی برکت سے اس کے گھر میں اس نعمت کے عطا ہو جانے سے خوشیوں کا دور دورہ ہو جائے گا۔

ذہنی پریشانی کو دور کرنے کے لئے

ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے اور ذہنی پریشانی کے خاتمہ کے لئے نماز عشاء کے بعد اسی جگہ پر بیٹھ کر باوضو حالت میں ۱۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے ذہنی سکون حاصل کرنے کے لئے دعا مانگے تو مطلوبہ مقصد حل ہو جائے گا۔ اس مقصد کے لئے سات یوم تک درود پاک کا وظیفہ اسی طرح کریں۔ اس کے بعد آپ محسوس کریں گے کہ ذہن کو سکون کی دولت حاصل ہوگئی ہے اور ہر قسم کی فکر و پریشانی ذہن سے دور ہوگئی ہے۔

وبا کو دور کرنے کے لئے

اگر کسی مقام پر کوئی اس قسم کی وبا پھیل گئی ہو جس کے علاج میں سخت دشواری اور مشکل پیش ہو یا پھر کسی مقام پر وبا کے پھیل جانے کا خطرہ درپیش ہو تو ایسی صورت میں مسجد یا کسی پاک وصاف مقام پر اکٹھے ہو کر باوضو حالت میں سوا لاکھ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے سے وبا کا خطرہ ٹل جاتا ہے اور اگر وبا پھیل چکی ہو تو اس سے نجات حاصل ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ درود پاک کی برکت سے اس علاقہ کو ہر قسم کی مہلک وبا سے محفوظ فرما دیتا ہے۔

امراضِ دل کے لئے

امراضِ دل کے لئے درود شریف پڑھنا اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔ دل کے امراض میں مبتلا افراد شفا حاصل کرنے کے لئے گیارہ دن تک نماز فجر کے بعد ۳۱۵ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ ہر قسم کے دل کے مرض میں شفا حاصل ہو جائے گی۔

کان میں شائیں شائیں ہونا

کان میں شائیں شائیں اور شوروغل ہونے کی صورت میں ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں اور درود پاک کے بعد یہ کلمات پڑھنے سے انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔ "ذَكَرَ اللّٰهُ بِخَيْرٍ مَّنْ ذَكَرَنِيْ"

مال میں برکت کے لئے

مال و دولت میں برکت اور زیادتی کے خواہش مند اگر اس درود پاک کو ہر نماز کے بعد طاق اعداد کے مطابق پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مال میں برکت پیدا ہو جائے گی۔ درود پاک یہ ہے۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَ رَسُوْلِكَ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ"۔

امتحان میں کامیابی کے لئے

ہر قسم کے امتحان یا کسی جائز مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے

لئے ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ چالیس دنوں تک درود پڑھنے سے مطلوبہ مقصد حاصل ہو جاتا ہے۔

جادو ٹونے کے اثرات زائل کرنے کے لئے

جادو ٹونے کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے چالیس دن تک نماز فجر کے بعد ایک سو ایک مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ جادو ٹونے کا اثر بہت جلد ختم ہو جائے گا۔

جھوٹے مقدمہ سے بریت کے لئے

اگر کسی شخص پر کوئی جھوٹا اور ناجائز مقدمہ بن گیا ہو تو اسے چاہئے کہ جس دن تاریخ ہو نماز تہجد ادا کرنے کے بعد سات سو مرتبہ درود پاک کا ورد کرے اور پھر دعا مانگے اس کے بعد تاریخ پر حاضر ہو انشاء اللہ تعالیٰ جھوٹے مقدمہ سے جلد خلاصی ہوگی۔

مرضِ نسیان کے لئے

جو کوئی بھول جانے کے عارضہ میں مبتلا ہو، قوتِ حافظہ کمزور ہو اور کوئی بات یاد نہ رہتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نماز فجر کے بعد اور نماز عشاء کے بعد ہر روز پہلے سو سو مرتبہ درود پاک پڑھے۔ پھر سورۂ بقرہ کی دس آیات مبارکہ یعنی آیت الکرسی کی ابتداء کی چار آیات خَالِدُوْنَ تک اور تین آخری آیات پڑھیں۔ یادداشت بہتر ہو جائے گی۔ بھول جانے کا عارضہ جاتا رہے گا، مرض نسیان کو دور کرنے کے لئے اگر ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پھر "یَارَحْمٰنُ یَارَحِیْمُ" سو مرتبہ پڑھیں، پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں تو اس سے مرض نسیان جاتا رہے گا۔

نیند نہ آنے کی صورت میں

جب بے خوابی کا عارضہ ہو، رات کو نیند نہ آتی ہو اور بہت سخت گھبراہٹ محسوس ہوتی ہو، ایسی صورت میں رات کو باوضو ہو کر بستر پر لیٹ کر پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں، پھر یہ دعا مانگیں۔ "اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهٖ وَ عِقَابِهٖ وَ شَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَ اَنْ يَّحْضُرُوْنَ"

ترجمہ: میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے پورے کلمات کے ساتھ اللہ کے غضب سے اور اس کے عتاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے کچوکا مارنے سے اور اس بات سے کہ شیاطین حاضر ہوں۔"

اس دعا کے مانگنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں اور آنکھیں بند کر لیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سکون سے نیند آئے گی۔

بے چینی اور غم دور کرنے کے لئے

اگر کسی قسم کی بے چینی ہو اور دل پر غم کا بوجھ ہو تو ایسی صورت میں تین دن تک ہر نماز کے بعد پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر یہ کلمات پڑھیں۔

"لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ"

ترجمہ: نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے جو بڑا بردبار اور بڑے کرم والا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے، برکت والا اللہ جو عرشِ عظیم کا پروردگار ہے اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے"۔

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بے چینی اور غم کی کیفیت دور ہو جائے گی۔

بواسیر کے مرض میں

بواسیر کے مرض میں مبتلا افراد اگر ہر روز نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر گیارہ مرتبہ "یَا مَالِكُ یَا قُدُّوْسُ" پڑھیں اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بواسیر کے مرض میں افاقہ ہوگا۔ ہر روز اس عمل کے کرنے سے آئندہ کبھی بھی بواسیر کا عارضہ لاحق نہ ہوگا۔

برص اور جذام کے مرض میں

برص اور جذام کے مرض میں مبتلا افراد ہر فرض نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر یہ کلمات پڑھیں۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ برص اور جذام کے مرض سے بہت جلد افاقہ ہو جائے گا اور مرض جاتا رہے گا۔

ہر قسم کے درد کے لئے

ہر قسم کے درد کو دفع کرنے کے لئے جب درد شدت سے ہو رہا ہو تو

اس وقت اول تین مرتبہ درود پاک پڑھیں اور درد کے مقام پر انگلی رکھ کر یہ کلمات پڑھیں۔

"بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ النَّارِ.

سات مرتبہ ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر تین مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ دن میں چند مرتبہ اس عمل کے کرنے سے انشاء اللہ تعالیٰ درد دور ہوجائے گا۔

رزق کی ترقی کے لئے

رزق میں ترقی کے لئے نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۱۹ مرتبہ "یالطیف" پڑھ کر پھر ۱۱۹ مرتبہ اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنِ پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے اللہ تعالیٰ روزی کا سبب پیدا فرمائے گا۔

رزق میں زیادتی کے لئے

رزق میں زیادتی وفراوانی کے لئے نماز فجر کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھیں۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں فراوانی ہوجائے گی۔

دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے

دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے فجر کی نماز کے بعد اور عشا کی نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ پھر یہ کلمات پڑھیں:
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَ فَتْحٌ قَرِیْبٌ یہ کلمات سو مرتبہ پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں اور اپنے سینہ پر پھونک ماریں۔ انشاء اللہ دشمنوں کے شر سے حفاظت رہے گی۔

قید سے رہائی کے لئے

اگر کسی قیدی کو ناحق قید کیا گیا ہو تو وہ قید میں ہی ہر نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پر ۱۰۸ مرتبہ "الحق" کا ورد کرے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی رہائی کے اسباب پیدا ہوجائیں گے۔

حادثات سے محفوظ رہنے کے لئے

ہر قسم کے حادثات سے بچے رہنے کے لئے رات کو سونے سے قبل باوضو ہوکر اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر ۱۸۴ مرتبہ "اَلْمُقَدِّمُ" کا ورد کریں۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ اس عمل سے انسان بے شمار حادثات سے محفوظ رہتا ہے۔

اغواشدہ کی بازیابی کے لئے

گم شدہ چیز اور اغواشدہ انسان کو واپس لانے کے لئے باوضو ہوکر دو رکعت نماز حاجت پڑھیں۔ بعد سلام ایک سو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ پھر سجدے میں سر رکھ کر ۱۰۰ مرتبہ "یاجامعُ" کا ورد کریں۔ آخر میں پھر دعا مانگنے سے پہلے ۱۰۰ مرتبہ درود پاک کی تسبیح پڑھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ گم شدہ یا اغواشدہ کی بازیابی کے لئے لاثانی عمل ہے۔ چند ہی دنوں میں مطلوبہ مقصد حاصل ہوجائے گا۔

ادائیگی قرض کے لئے

جس شخص پر بہت زیادہ قرض چڑھ چکا ہو اور وہ قرض ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر یہ کلمات پڑھے۔ "اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ.

"اے میرے اللہ! حرام کے بدلے تو مجھے میری ضرورت کے مناسب حلال روزی عطا فرما اور اپنے فضل سے اپنے ماسوا سے بے نیاز کردے۔"

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے قرض کی ادائیگی کا سامان پیدا ہوجائے گا اور پریشانی جاتی رہے گی۔

مصیبت کے وقت

اگر کوئی مصیبت یا آفت میں گرفتار ہوجائے تو اسے چاہئے کہ اول تین مرتبہ درود پاک پڑھے پھر یہ کلمات پڑھے:

"اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبُّنَا لَا نُشْرِکُ بِہٖ شَیْئًا"

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر تین مرتبہ درود پاک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد مصیبت اور آفت وغیرہ سے چھٹکارا حاصل ہوجائے گا۔

گھبراہٹ کو دور کرنے کے لئے

اگر کسی شخص پر کوئی کام کرتے وقت گھبراہٹ طاری ہوجاتی ہو تو

اسے چاہئے کہ اول تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ پھر یہ کلمات پڑھے:
یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر تین مرتبہ درود پاک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کسی بھی کام کے کرتے وقت گھبراہٹ طاری نہیں ہوگی۔

گھریلو جھگڑے سے بچاؤ کے لئے

اگر کسی کے گھر میں ہر وقت جھگڑا رہتا ہے اور سخت تناؤ کی کیفیت ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر فرض نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر یہ کلمات پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ.

"اے میرے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جھگڑے اور نفاق اور برے اخلاق سے۔"

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد گیارہ مرتبہ پھر درود پاک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گھر میں امن، چین اور سکون کا دور دورہ ہوجائے گا۔ کبھی بھی لڑائی جھگڑے کی نوبت نہیں پیدا ہوگی۔

دیوانگی اور کوڑھ کے مرض میں

اگر کوئی کوڑھ کے مرض میں مبتلا ہو یا اسے کبھی کبھار دیوانگی کا دورہ پڑجاتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر یہ کلمات پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبَرَصِ وَ الْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَ سَیِّءِ الْاَسْقَامِ.

ترجمہ : اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں جسم پر برص سے دیوانگی اور کوڑھ سے اور بقایا جتنی خراب بیماریاں ہیں سب سے۔

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں ہی افاقہ ہونا شروع ہوجائے گا اور صحت قائم ہوجائے گی۔

بانجھ پن کی صورت میں

اگر کسی عورت کو بانجھ پن کا عارضہ لاحق ہو تو وہ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر اکیس مرتبہ "یَابَارِئُ الْمُصَوِّرُ" پڑھے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی اس کی امید بر آئے گی۔ اس کے یہاں اولاد ہوجائے گی اور حمل قرار پائے گا۔ بانجھ پن کے عارضہ کو دور کرنے کے لئے یہ عمل اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے۔

پیٹ کے درد میں

پیٹ میں درد ہونے کی صورت میں گلاس میں تھوڑا سا پانی لیں۔ پھر اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔ اس کے بعد سات مرتبہ "یَاعَظِیْمُ" پڑھ کر پھر گیارہ مرتبہ درود پاک کا ورد کریں اور اس پانی کو پی لیں۔ انشاء اللہ افاقہ ہوگا۔

اختلاج قلب کے لئے

اگر کسی کو اختلاج قلب کا عارضہ لاحق ہو تو اسے چاہئے کہ وہ فجر کی اذان کے فوراً بعد اول سات مرتبہ درود پاک پڑھے پھر سات مرتبہ "یَامُحْیِیْ" کا ورد کرے اس کے بعد پھر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مرض جاتا رہیگا۔

نا اتفاقی کے لئے

اگر میاں بیوی کی آپس میں نا اتفاقی ہوجائے اور گھر میں ہر وقت لڑائی جھگڑے کا ماحول رہتا ہو تو ایسی صورت میں اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ پھر ۱۰۰ مرتبہ "یَاوَدُوْدُ" کا ورد کرے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر کسی کھانے والی چیز پر دم کرکے میاں بیوی کو کھلادے۔ انشاء اللہ تعالیٰ گھر میں برکت پیدا ہوجائے گی۔ نا اتفاقی کا ماحول ختم ہوجائے گا اور آپس میں پیار محبت کی فضا پیدا ہوجائے گی۔

رشتے کی پریشانی

اگر کسی گھر میں لڑکے لڑکی کی طرف سے رشتے کے مسئلہ پر پریشانی ہو، لڑکے یا لڑکی کا رشتہ نہ ملتا ہو اور لڑکی کی عمر بڑھتی جارہی ہو۔ ایسی صورت میں لڑکا یا لڑکی ہر نماز کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَالَطِیْفُ" کا ورد کرے۔ اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے۔ جب تک مطلوبہ مقصد حاصل نہ ہو اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی رشتے کی پریشانی دور ہوجائے گی اور کوئی اچھا سا رشتہ مل جائے گا۔

بری عادت سے چھٹکارہ کے لئے

اگر کسی شخص میں بری عادات پائی جائیں مثلاً اس کے ذہن میں ہر وقت لالچ، حسد اور دیگر معاشرتی برائیاں جنم لیتی ہوں اور وہ شخص اپنی ان بری عادات کی وجہ سے سخت پریشانی میں مبتلا ہو اور چاہتا ہو کہ کسی طرح اسے

بری عادات سے چھٹکارا حاصل ہوجائے تو ایسی صورت میں اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَاغَنِیُّ" کا ورد کرے اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے اوپر دم کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں مطلوبہ مقصد حاصل ہوجائیگا۔

بکثرت نیند آنا

اگر کسی کو بکثرت نیند آتی ہو اور وہ زیادہ تر سویا ہی رہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَاقَیُّوْمُ" کا ورد کرے اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے اس عمل سے اس کی نیند اعتدال پر آجائے گی اور ہر وقت نیند آنے کی کیفیت ختم ہوجائے گی۔

سینے کے درد میں

اگر کسی شخص کو ہر وقت سینے میں درد رہتا ہو اور وہ اس درد کی وجہ سے بہت پریشان ہو اسے چاہئے کہ وہ فجر اور عشاء کی نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے پھر ۱۲۱ مرتبہ "یَا مُحْیِیُ" کا ورد کرے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی درد سے نجات مل جائے گی اور سینے کے درد میں آرام آجائے گا۔

آنکھوں میں پانی آنا

اگر کسی کی آنکھوں میں پانی بھر آتا ہو اور لکھنے پڑھنے کے وقت اسے تنگی و مشکل پیش آتی ہو تو ایسی صورت میں اول سات مرتبہ یہ درود پاک پڑھے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ السَّاجِدِیْنَ سَیِّدِ الرَّاکِعِیْنَ سَیِّدِ الْکَامِلِیْنَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ"

اس درود پاک کو سات مرتبہ پڑھنے کے بعد ۱۰۱ مرتبہ "یَابَصِیْرُ" کا ورد کرے اس عمل کو کرنے سے آنکھوں میں پانی آنا بند ہوجاتا ہے اور آنکھیں صاف و شفاف ہوجاتی ہیں۔ چند ہی دنوں کے عمل سے مطلوبہ مقصد پورا ہوجاتا ہے۔

پھوڑا پھنسی کے درد میں

اگر کسی کو پھوڑا پھنسی کی وجہ سے پریشانی ہو اور جلد کے متاثرہ حصہ پر سخت سوجن اور درد رہتا ہو تو ایسی صورت میں سات دن تک ہر نماز کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَـارَقِیْبُ" کا ورد کرے۔ اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے اور پھنسی پھوڑے پر دم کرے۔ انشاءاللہ تعالیٰ سات یوم کے اندر ہی پھوڑے پھنسی کے درد میں آرام آجائے گا اور سوجن کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

خونی بواسیر کے لئے

جس کسی کو خونی بواسیر کی شکایت ہو اور کسی بھی طرح سے آرام نہ آرہا ہو تو ایسی صورت میں ہر روز ایک گلاس پانی پر اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر سات سو مرتبہ "یَـا عَلِـیُّ" کا ورد کرے اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے اور پانی پر دم کرکے پی لے۔ چند ہی دنوں میں خونی بواسیر کا عارضہ جاتا رہے گا اور مرض میں آرام آجائے گا۔

جسمانی کمزوری میں

اگر کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے جسمانی کمزوری کا شکار ہوگیا ہو یا بیماری سے اٹھنے کے بعد جسم لاغر اور نڈھال ہوچکا ہو اور سخت کمزوری رہتی ہو، نقاہت کی وجہ سے چلنا پھرنا محال ہو تو ایسی صورت میں ہر فرض نماز کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَاقَادِرُ" کا ورد کرے۔ اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جسمانی کمزوری چند ہی دنوں میں رفع ہوجائے گی۔ جسم میں چستی اور توانائی دوبارہ عود کر آئے گی اور بیماری بھی آہستہ آہستہ کم ہوتی جائے گی۔

شرابی اور زانی کی اصلاح کے لئے

اگر کوئی شخص شراب نوشی میں مبتلا ہو اور زنا جیسی بری عادت کا شکار ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اول نماز پڑھنے کی عادت ڈالے اور ہر فرض نماز کے بعد پہلے اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَاہُوْ" کا ورد کرے اس کے بعد اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے۔ چند دنوں کے بعد سے ہی اسے ان قبیح عادات سے نفرت ہوجائے گی۔

آتشک کے مرض میں

اگر کوئی آتشک کے مرض میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ دن میں سات مرتبہ اول اکیس بار درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یَامَجِیْدُ" کا ورد کرے اس کے بعد اکیس بار درود پاک پڑھے۔ انشاءاللہ تعالیٰ جلد ہی مرض سے چھٹکارا حاصل ہوجائے گا۔

دکان میں برکت کے لئے

دکان میں خیر و برکت کے حصول کے لئے ہر روز دکان کھولنے کے

بعد باوضو حالت میں اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یارزاق" کاورد کرے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور دکان کے چاروں کونوں میں پھونک مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دکان میں خیروبرکت پیدا ہوجائے گی۔

نظر کی کمزوری میں

اگر کسی کی بینائی کمزور ہورہی ہو اس کی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جاتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ایک پیالی میں پانی لے کر اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر اکتالیس بار "یاشکور" کاورد کرے۔ اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے اور پانی پر دم کرکے اس پانی کو آنکھوں پر ملے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بینائی تیز ہوجائے گی اور آنکھوں کی روشنی بڑھ جائے گی۔

آنکھ کے درد میں

اگر کسی کی آنکھ میں درد ہو جس کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ۱۰۱ مرتبہ "یامحیی" کاورد کرے۔ اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آنکھ کے درد میں آرام آجائیگا۔

کان کے درد میں

اگر کسی کے کان میں درد ہو تو اسے چاہئے کہ وہ سات دن تک فجر کی نماز کے بعد اول اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے پھر سات سو مرتبہ "یاسمیع" کاورد کرے اس کے بعد پھر اکیس مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے اوپر پھونک مار کر ہاتھوں پر دم کرے اور دم کئے ہوئے ہاتھ اپنے کانوں پر پھیرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کان کا درد جاتا رہے گا۔

تھکاوٹ دور کرنے کے لئے

تمام دن کام کاج کی وجہ سے اگر تھکاوٹ ہوجائے تو رات کو سونے سے پہلے اول سات مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کاورد کریں پھر ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کاورد کرے پھر ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کاورد کریں۔ اس کے بعد پھر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے جسم پر پھونک مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھکاوٹ دور ہوجائے گی اور صبح اٹھتے وقت تھکن محسوس نہ ہوگی۔

درد شقیقہ کے لئے

اگر کسی کو درد شقیقہ کا عارضہ لاحق ہو تو اسے چاہئے کہ وہ باوضو ہو کر اول سات مرتبہ درود پاک پڑھے پھر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ سَکَنَ لَہٗ فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ وَ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

ان کلمات کی سات بار ادائیگی کے بعد پھر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے ہاتھوں پر پھونک مار کر ماتھے اور سر پر پھیرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آرام ملے گا۔

بینائی تیز کرنے کے لئے

جس شخص کو معلوم ہو کہ اس کی بینائی میں ضعف آتا جارہا ہے وہ اپنی بینائی کو تیز کرنے کے لئے ہر نماز کے بعد اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر سات مرتبہ یہ کلمات پڑھے "فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصُرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْدٌ.

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے ہاتھوں کے انگوٹھوں پر پھونک مار کر اپنی آنکھوں پر پھیرے انشاء اللہ تعالیٰ بینائی تیز ہوجائے گی اور کبھی نظر کی کمزوری کی شکایت نہ ہوگی۔

آسیب زدہ کے لئے

اگر کسی پر آسیب کا اثر ہو اور اس کی وجہ سے وہ بہت زیادہ پریشان ہو تو کسی دوسرے کو چاہئے کہ وہ باوضو ہو کر اول سات مرتبہ درود پاک پڑھے پھر سات مرتبہ ان کلمات کاورد کرے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَیْمٰنَ وَاَلْقَیْنَا عَلٰی کُرْسِیِّہٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ.

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور مریض کے بائیں کان میں پھونک مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد آرام آجائے گا۔

بخاری کی حالت میں

اگر کسی شخص کو بہت تیز بخار ہو اور وہ ٹھیک نہ ہورہا ہو تو اسے چاہئے کہ باوضو ہو کر اول سات مرتبہ درود پاک پڑھے پھر یہ کلمات پڑھے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الْکَبِیْرِ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ وَ مِنْ شَرِّ حَرِّ النَّارِ.

ان کلمات کو پڑھنے کے بعد پھر سات مرتبہ درود پاک پڑھے اور اپنے جسم پر دم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بخار جاتا رہے گا۔

☆☆☆

درود شریف کی اہمیت

اور اس کے فوائد

از قلم: مولانا سرور جھارکھنڈی
پرانی رانچی

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ۔ جب تک دعا کے اول اور آخر درود شریف نہ پڑھا جائے تو دعا زمین وآسمان میں (لٹکی یا اٹکی) رہتی ہے۔ اے مسلمان بھائیو! اس ذکر سے یہ بات ثابت ہوجاتی ہے کہ بغیر درود شریف کہ ہماری کوئی بھی دعا زمین وآسمان میں لٹک جاتی ہے۔ اللہ تک نہیں پہنچتی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق تقریر یا بیان سب کے سب بغیر درود شریف کے عرش معلی تک کیسے پہنچے گے اگر اول اور آخر درود شریف نہ پڑھا جائے۔

ایک حدیث میں ذکر ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو دس مرتبہ اور شام کو دس مرتبہ مجھ پر درود بھیجے، قیامت کے روز اس کے لئے میری شفاعت ہوگی۔ (طبرانی) ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور دس گناہ معاف ہوتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں۔ (نسائی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص مجھ پر درود شریف کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سائے میں ہوگا۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص میری قبر پر (حاضر ہوکر) درود شریف پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلہ پر پڑھتا ہے وہ میرے پاس (بذریعہ ملائکہ) پہنچا دیا جاتا ہے (بیہقی)

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق رکھتے ہیں وہ اپنی دعا کے اول وآخر درود شریف پڑھنا کبھی نہیں بھولتے کسی بھی طرح کا وظیفہ ہو یا عمل ہو جو اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم سے منسوب ہو اول وآخر درود شریف تین مرتبہ، پانچ مرتبہ، سات مرتبہ اور گیارہ مرتبہ پڑھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ یہی عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

ایک سچے عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پہچان یہ ہے کہ وہ کبھی بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخیاں برداشت نہیں کرتے۔ اپنی زندگی میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے وسلیقے سے گزارنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے قربانی کرتے ہیں۔ صدقات ادا کرتے ہیں۔ بعض بزرگان دین مختلف انداز میں احادیث لکھتے ہیں لیکن جو کتاب مولیٰ ہمارے سرکار مدینہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن نازل ہوا، اس مقدس کتاب مولیٰ کی آیات کو کوئی بدلنے کی جرأت نہیں کرسکتا ہے۔ تفسیر ومعنیٰ بدل دینے کی جرأت کرسکتے ہیں۔ لیکن آیات قرآنی وہی کے وہی ہیں۔ قرآن مجید بائیسویں پارہ میں آیت نمبر ۵۵ میں یہ ذکر ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت یعنی درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والوں! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت بھیجا کرو اور خوب سلام بھیجا کرو۔

اے مسلمانوں! اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو، نماز پڑھو دعا سے قبل ایک مرتبہ یا تین مرتبہ درود شریف ضرور پڑھا کرو، جو تم کو یاد ہو اس کا فائدہ تم کو دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی ضرور ملے گا۔ اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ جو شخص کسی مہم یا مصیبت یا پریشانی میں ہو تو اس درود پاک کو ایک ہزار مرتبہ محبت وشوق سے پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت ٹال دے گا اور اس کو اپنی مراد میں کامیاب کردے گا اسے درود جمالی کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ بِقَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ۔

جو شخص نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ۳۲ بار یا ۳۳ بار یہ درود شریف پڑھے گا تو اس شخص کی قبر اور روضۂ اقدس کے درمیان ایک کھڑکی کھول دی جائے گی اور روضۂ اقدس کی راحت اس کو نصیب ہوگی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے روضۂ اقدس مبارک کی زیارت بھی نصیب ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ اَدَاءً۔

جو شخص چھینک آنے پر یہ درود شریف پڑھے گا تو من جانب اللہ ایک پرندہ پیدا ہوگا جو عرش کے نیچے پھڑ پھڑائے گا اور عرض کرے گا اس درود شریف کے پڑھنے والے کو بخش دے۔ مغفرت کا ذریعہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ ۔

دعا میں جب تک کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف نہ بھیجیں گے تب تک دعا زمین وآسمان کے درمیان لٹکی رہے گی۔ روحانی تربیت کا مجرب نسخہ بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِیْ کُلِّ لَمْحَۃٍ وَّنَفَسٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُوْمٍ لَّکَ۔

شیخ الدلائل نے حضرت جلال الدین سیوطیؒ سے روایت کی ہے۔ اس درود شریف کو جو شخص ایک بار پڑھتا ہے اسے چھ لاکھ درود شریف پڑھنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق اس درود شریف کے پڑھنے والے کا چہرہ پل صراط سے گزرتے وقت چاند سے زیادہ چمکدار ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِکَ شَیْءٌ وَّبَارِکْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَکَاتِکَ شَیْءٌ وَّارْحَمِ النَّبِیَّ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِکَ شَیْءٌ وَّسَلِّمْ عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ سَلَامِکَ شَیْءٌ۔

جو شخص روزانہ اس درود شریف کی پابندی کرے گا وہ جنت میں خاص پھل اور میوے کھائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

جو شخص جمعہ کے دن ایک ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے اس کو خواب میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ پانچ یا سات جمعہ تک پابندی سے اس کو پڑھیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ۔

امام اسماعیل بن ابراہیم مزنی نے حضرت امام شافعیؒ کو خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ پاک نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا تو انہوں نے جواب دیا اس درود شریف کی برکت سے اللہ پاک نے مجھے بخش دیا۔ اور عزت واحترام سے جنت میں لے جانے کا حکم دیا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذّٰکِرُوْنَ وَکُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ ۔

جمعہ کے دن جہاں نماز عصر پڑھیں اسی جگہ اٹھنے سے پہلے (۸۰) مرتبہ یہ درود شریف پڑھنے سے ۸۰ سال کے گناہ معاف ہوتے ہیں اور ۸۰ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ (فضائل درود)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

یہ درود شریف ہر نماز کے خصوصاً جمعہ کی نماز کے بعد مدینہ منورہ کی جانب منہ کرکے سو مرتبہ پڑھنے سے بے شمار فضائل وبرکات حاصل ہوتے ہیں۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

ہر درد اور بیماری دور کرنے کے لئے اول وآخر اس درود شریف کو پڑھیں اور درمیان میں مع بسم اللہ سورہ فاتحہ کی پوری آیت پڑھ کر دم کریں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ دَاءٍ وَّ دَوَاءٍ وَّ بَارِکْ وَسَلِّمْ۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص میرے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم لکھتا ہے جب تک اس کتاب میں میرا نام رہے گا فرشتے اس کیلئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے۔ اسے درود برائے حل المشکلات کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔

اے مسلمانو! درود شریف بار بار پڑھا کرو۔ درود شریف پڑھنے والے جنتی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے گناہ معاف کرکے دنیا میں وآخرت میں سب سے اعلیٰ مقام عطا کرتا ہے۔

●●●●●●●

(۱)

بخاری شریف میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے، آپ نے تین مرتبہ آمین فرمایا۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے آج خلاف معمول تین بار آمین آمین آمین فرمایا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہاں: حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے تھے اور کہا کہ جس شخص کے والدین زندہ ہیں یا ان میں سے ایک بھی زندہ ہے اور وہ شخص ان کی خدمت سے محروم رہا اسے اللہ تعالیٰ اپنی رحمتوں سے محروم کردے۔ میں نے کہا آمین! پھر کہا جو شخص رمضان المبارک میں موجود ہو اور روزے نہ رکھے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے محروم کردے۔ میں نے کہا آمین! پھر کہا تیسرا وہ شخص جس نے آپ کا نام مبارک سنا اور درود نہ پڑھا اسے بھی اللہ تعالیٰ اپنی رحمت و بخشش سے محروم کردے میں نے کہا آمین!

(۲)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام خوش وخرم تشریف لا رہے تھے، ارشاد فرمایا میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپ کا کوئی امتی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اس پر دس بار درود شریف پڑھوں۔ آپ کا امتی آپ پر ایک بار سلام پڑھے اور میں اس پر دس بار سلام پڑھوں۔

(۳)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے جمعہ کے دن مجھ پر درود شریف بھیجا اللہ تعالیٰ اس کے اسی (۸۰) سال کے گناہ معاف کردے گا۔

ایک صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ابومقاتل نے بتایا ہے کہ آپ پر جمعہ کے دن جو کوئی ساٹھ مرتبہ درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ سالہ گناہ معاف فرمادے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں اس نے درست کہا ہے۔

اس حدیث شریف کے بارے میں حضرت ابوالحجاج رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا تو آپ نے ابومقاتل والی حدیث کی تائید فرمائی۔ حضرت ابوالحجاجؓ جب بھی یہ حدیث پاک بیان فرماتے تو کہتے کہ مجھے ابومقاتلؓ کی روایت کی تصدیق حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں فرمادی ہے اور میرا ایمان ہے کہ جس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا بیشک اس نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا۔ کیونکہ شیطان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں آنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔

"مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد بھی آپ کو درود پہنچتا رہے گا؟ ارشاد فرمایا ہاں! اللہ تعالیٰ نے میری قبر پر فرشتے مقرر کردیئے ہیں۔ ان کے سردار کا نام صلصائیل ہے۔ اس کی شکل مرغ جیسی ہے اس کے تین پَر ہیں اگر وہ پَروں کو کھول دے تو ایک مشرق تک اور دوسرا مغرب تک پھیل جاتا ہے اور ایک میری قبر کو ڈھانپ لیتا ہے۔ جب کوئی مسلمان یہ درود پاک پڑھتا ہے اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ تو فرشتہ اس مسلمان کے منہ سے یہ الفاظ ایسے چن لیتا ہے جس طرح ایک پرندہ دانے کو چنتا ہے۔ میری قبر پر وہ فرشتہ پر پھیلا کر کہتا ہے یارسول اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں شخص فلاں کے بیٹے نے آپ پر درود پاک بھیجا ہے۔

اس درود پاک کو فرشتے لکھ لیتے ہیں یہ تحریر نور کے کاغذ پر مشک اذفر سے تحریر کی جاتی ہے۔ اس کے بیس ہزار درجات میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ بیس ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ بیس ہزار برائیاں نامۂ اعمال سے ختم کردی جاتی ہیں۔ بیس ہزار درخت نہر کے کنارے لگادیئے جاتے ہیں۔ اس تحریر کو مشک اذفر سے سربمہر کردیا جاتا ہے (اور جب وہ شخص انتقال کرجاتا ہے تو) اس کے سرہانے رکھ دیتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن جب زمین پھٹے گی تو میں باہر سب سے پہلے نکلوں گا۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے لئے سواری لائیں گے اس کی پیشانی پر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوگا اس کے ستر ہزار پَر ہوں گے اس وقت میں لوائے حمد اٹھا کر رضوان بہشت کو دوں گا۔ لوائے حمد کے درمیان بھی لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا ہے۔ لوائے حمد اس قدر وسیع ہے کہ اگر اس کو کھول دیا جائے تو پوری کائنات اس کے نیچے آجائے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام میرے داہنے ہاتھ پر ہوں گے، میکائیل علیہ السلام بائیں ہاتھ پر ہونگے اس کے بعد جب میزان عدل کے پاس لوائے حمد نصب کردیا جائے گا ترازو لگادیا جائے گا، لوگوں کو بلایا جانے لگے گا اور حساب وکتاب شروع ہوگا، جب کوئی ایسا شخص حاضر ہوگا جس نے مجھ پر درود پاک پڑھا تھا اور کثرت سے پڑھا تھا اسکے اعمال ترازو میں رکھے جائیں گے ترازو ہلکا ہوگا۔ اعمال تھوڑے ہوں گے، میں وزن کرنے والے کو کہوں گا، اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے ذرا ٹھہر جاؤ۔ اس شخص کی ایک امانت میرے پاس ہے اس نے میرے ساتھ ایک نیکی کی ہے اور اس کے نامۂ اعمال میں لکھی ہوئی ہے۔ چنانچہ اس کا نام جس نے درود پاک پڑھا سامنے لایا جائے گا، ترازو پر رکھا جائے گا اس کا پلڑا وزنی ہوجائے گا اور اس کو جنت میں داخل کردیا جائے گا۔

(۵)

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس مجلس میں مجھ پر درود پاک نہیں پڑھا جاتا وہاں پر سوائے حسرت ویاس کے اور کچھ نہیں ہوتا اگر یہ لوگ جنت میں بھی چلے جائیں تو درود شریف کے بغیر خوشی ومسرت نہیں پاسکیں گے۔

(۶)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جب کوئی مسلمان مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو میں اسی وقت اس درود شریف کا جواب دیتا ہوں۔ اسی طرح جو سلام پیش کرتا ہے اس کا بھی جواب دیتا ہوں۔

(۷)

حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ میرا جو امتی خلوص دل کے ساتھ مجھ پر درود شریف پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار درود بھیجے گا اس کے نامۂ اعمال میں دس نیکیاں لکھے گا۔ اس کے دس درجات بلند ہوں گے اور دس برائیاں مٹادی جائیں گی۔

(۸)

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک صحابی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں رات کا تیسرا حصہ آپ پر درود پاک پڑھوں تو کافی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زیادہ پڑھو تو زیادہ اچھا ہے۔ صحابیؓ نے عرض کیا کہ اگر آدھی رات تک درود پاک پڑھوں تو کافی ہوگا۔؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اگر زیادہ پڑھو تو اس سے بھی بہتر ہے۔ صحابیؓ نے پوچھا یارسول اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ساری رات درود پاک پڑھوں تو پھر؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش ہوتے ہوئے فرمایا، پھر تو اللہ تعالیٰ کی بھرپور رحمتیں نازل ہوں گی، تمہارے غم ختم ہوجائیں گے، سارے گناہ مٹ جائینگے۔

(۹)

حدیث پاک میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی کہ اے موسیٰ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں تمہارے انتہائی نزدیک ہوجاؤں، تمہارے کلام سے بھی نزدیک، تمہارے دل سے بھی نزدیک، تمہاری زبان سے بھی نزدیک، تمہاری روح اور جسم سے بھی نزدیک، تمہاری آنکھوں کے نور اور تمہاری آنکھ سے بھی نزدیک ہوجاؤں، حتیٰ کہ جس طرح تمہاری سماعت کان کے نزدیک ہے، جس طرح تمہاری آنکھوں کی سفیدی آنکھوں کی سیاہی کے نزدیک ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا، یااللہ! میری تو یہ دل کی خواہش ہے کہ میں تیرے قریب تر ہوجاؤں، ارشاد باری تعالیٰ ہوا اے موسیٰ پھر تم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو تاکہ تمہیں میری قربت کی دولت میسر ہوسکے۔ یہ پیغام بنی اسرائیل کو بھی پہنچادو کہ جو شخص

میرے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منکر ہوگا اور ان سے بغض رکھے گا اس پر جہنم کی آگ مسلط کردی جائے گی اسے میں اپنی زیارت سے محروم کردوں گا، میرا کوئی فرشتہ اس پر رحم نہیں کرے گا۔ میرا کوئی پیغمبر اس کی شفاعت نہیں کریگا اور اس کو دوزخ کی آگ میں ڈال دیا جائے گا اور اس کی نجات کی کوئی راہ نہیں ہوگی۔

(۱۰)

ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی میں تشریف فرما تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی پاس ہی تشریف رکھتے تھے۔ اسی اثنا میں ایک اعرابی آیا اور اس نے آتے ہی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتے ہوئے کہا:

"اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَھْلَ الْقُویٰ الْمَشَا ئِخ الْکِرَامِ السَّا دِج"

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس اعرابی کو اپنے انتہائی قریب بٹھایا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا وجہ ہے کہ آپؐ نے اس شخص کو اپنے انتہائی نزدیک بٹھالیا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، اے ابو بکرؓ! جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ اعرابی مجھ پر درود وسلام بھیجتا رہتا ہے اور ان الفاظ میں درود پاک پڑھتا ہے کہ آج تک کسی دوسرے نے یہ الفاظ استعمال نہیں کئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دریافت کیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! وہ درود پاک کونسا ہے ارشاد فرمایا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَ وَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلٰئِکَۃِ الْاَ عْلیٰ اِلٰی یَوْمِ الدِّیْن۔

(۱۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث پاک بیان فرماتے ہیں کہ جب کوئی مسلمان حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پاک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو مقرر کرتا ہے کہ اس درود شریف کے تحفے کو فوراً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پہنچاؤ۔ وہ فرشتہ کہتا ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! فلاں بن فلاں یا فلاں بنت فلاں نے آپؐ پر ایک بار درود پاک بھیجا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام انتہائی خوشی اور مسرت سے جواب دیتے ہیں کہ میری طرف سے اسے دس بار سلام پہنچاؤ اور اسے پیغام پہنچادو کہ تم جنت میں میرے نزدیک ہونگے اور اس کی مثال میری ان دو انگلیوں کی طرح ہے جو ایک دوسرے کے ساتھ متصل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ بات اپنی دونوں انگشت ہائے مبارک ملا کر فرمائی کہ وہ یقینی طور پر میری شفاعت کا مستحق ہوگا۔

(۱۲)

ترمذی شریف میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن لوگوں میں سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جس نے مجھ پر سب سے زیادہ درود پاک بھیجا ہے۔

(۱۳)

ترمذی شریف میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اصل میں بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود شریف نہ پڑھے۔

(۱۴)

ترمذی شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس شخص کی ناک خاک آلود ہو جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔

(۱۵)

ترمذی شریف میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپؐ پر کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہتا ہوں اب اس کے لئے اور اپنے اوراد و وظائف کے لئے کتنا وقت مقرر کروں؟ ارشاد فرمایا جتنا تم چاہو، عرض کیا چوتھائی؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرلو تو تمہارے لئے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف؟ فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے بھی زیادہ کرلو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی؟ تو فرمایا جتنا تم چاہو اگر زیادہ کرلو تو یہ تمہارے لئے اور بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا تو پھر میں سارا وقت درود پاک ہی کے لئے مقرر کرلوں۔ ارشاد فرمایا ایسا ہو تو وہ تمہارے سارے کاموں کے لئے کافی ہوگا اور تمہارے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(۱۶)

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم مجھ پر جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات کو درود شریف کثرت سے بھیجا کرو کیونکہ باقی دنوں میں ملائکہ تمہارا درود پاک پہنچاتے رہتے ہیں لیکن جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات جو کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اس کو میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں۔

(۱۷)

مشکوٰۃ شریف میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک بھیجا کرو۔ کیونکہ یہ یوم مشہود ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں جو بندہ مجھ پر درود شریف پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے جہاں پر بھی وہ بندہ ہو، عرض کیا گیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپؐ کے وصال مبارک کے بعد بھی آپ تک درود شریف پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی؟ ارشاد فرمایا ہاں! وصال کے بعد بھی میں سنوں گا، اللہ تعالیٰ نے انبیائے کرام علیہم السلام کے جسموں کو کھانا زمین پر حرام فرمادیا ہے لہٰذا اللہ کے نبی زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں۔

(۱۸)

مشکوٰۃ شریف میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نماز ادا کی جب کہ اس وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرماتھے۔ جب میں نماز کی ادائیگی کے بعد بیٹھا اور خدا تعالیٰ کی حمد وثنا کی۔ پھر میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پاک پڑھ کر دعا مانگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو مانگ تو تجھے عطا کیا جائے گا۔ تو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(۱۹)

مشکوٰۃ شریف میں حضرت فضالہ بن عبیدؓ کے حوالے سے حدیث مبارک درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف فرماتھے کہ ایک نمازی آیا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوا تو اس نے اس طرح دعا مانگنا شروع کی اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔ یہ سن کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تونے عجلت سے کام لیا ہے۔ جب تو نماز پڑھ کر بیٹھے تو پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کیا کر جو اس کی شان کے لائق ہے اس کے بعد مجھ پر درود پڑھ کر دعا مانگ پھر ایک اور نمازی آیا اور اس نے نماز ادا کر کے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور پھر درود شریف پڑھ کر دعا مانگی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے نمازی! تو دعا کر تیری دعا قبول ہوگی۔

(۲۰)

ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ہر روز سو مرتبہ درود پاک پڑھے اس کی سو حاجات پوری کی جائیں گی جن میں سے تیس دنیا میں اور باقی آخرت میں پوری کی جائیں گی۔

(۲۱)

بیہقی نے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص میری قبر پر درود پاک پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ سے فاصلہ پر پڑھتا ہے وہ میرے پاس (فرشتوں کے ذریعہ سے) پہنچادیا جاتا ہے۔

(۲۲)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر کثرت سے درود پاک بھیجے گا وہ عرش کے سائے تلے ہوگا۔

(۲۳)

طبرانی نے حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح وشام مجھ پر دس دس مرتبہ درود پاک پڑھے اس کو روز قیامت میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔

(۲۴)

مسند فردوس میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے لکھا ہے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود پاک کو لے جا کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ اقدس میں پیش کرتا ہے پھر ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ اس درود پاک کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کے باعث اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔

(۲۵)

بخاری شریف میں لکھا ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے عبدالرحمٰن! میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے۔ میں نے کہا ضرور چنانچہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ پر کن الفاظ کے ساتھ درود پاک پڑھا جائے (کیونکہ) اللہ تعالیٰ نے یہ تو ہمیں بتادیا ہے کہ آپ پر کس طرح سلام بھیجیں۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پاک پڑھا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَاصَلَّیْتَ عَلٰی

اِبْرَاهِيمَ وَعَلَى اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ۔

(۲۶)

ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ جب درود پاک پڑھے ہمارے گھرانے پر تو اس درود پاک کا ثواب بہت بڑی تعداد میں دیا جائے تو وہ ان الفاظ سے درود پاک پڑھا کرے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ وَاَزْوَاجِهٖ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔

ترجمہ: اے اللہ! درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو نبی امی ہیں اور آپ کی ازواج مطہرات پر جو تمام مومنین کی مائیں ہیں اور آپ کی آل پر اور آپ کے اہل بیت پر جیسا کہ درود بھیجا تو نے آل ابراہیمؑ پر بے شک حمد اور بزرگی کے لائق تو ہی ہے۔

(۲۷)

ابوداؤد شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو قوم کسی مجلس میں بیٹھے اور اس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک نہ ہو تو یہ مجلس ان پر روز قیامت ایک وبال ہوگی پس اللہ تعالیٰ چاہے تو ان کو عذاب دے اور اگر چاہے تو ان کو معاف کردے۔

(۲۸)

مسلم شریف و ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کے حوالے سے درج ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا، جب تم اذان کی آواز سنا کرو تو مؤذن جو الفاظ کہے وہی تم کہا کرو اس کے بعد مجھ پر درود پاک پڑھا کرو اس لئے کہ مجھ پر جو شخص ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلے کی دعا کرو کیونکہ وسیلہ جنت کی ایک منزل (درجہ) ہے جو صرف ایک نبی بندے کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ میں ہی ہوں پس جو شخص میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعا کرے گا اس پر میری شفاعت واجب ہوجائے گی۔

(۲۹)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سے سنا ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مجھے سوار کے پیالہ کی مانند نہ بناؤ جو پہلے اس کو پانی سے بھرتا ہے پھر اس کو رکھ دیتا ہے اور اپنے سامان کی ترتیب اور اس کو اٹھانے اور ہٹانے میں مصروف ہوجاتا ہے اور جب پھر اس کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو اس میں سے پیتا ہے، وضو کرتا ہے ورنہ اس کو پھینک دیتا ہے، تم جب بھی دعا کرو تو شروع میں مجھ پر درود پاک پڑھو دعا کے درمیان میں بھی درود پاک پڑھنے سے غفلت نہ برتو اور دعا کے آخری کلمات درود پاک پر ختم ہونے چاہئیں۔

(۳۰)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کتاب میں مجھ پر درود پاک لکھا۔ جب تک اس کتاب میں میرا نام ہے اس کے لکھنے والے کے لئے فرشتے مغفرت طلب کرتے رہیں گے۔

(۳۱)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جتنی دیر تک کوئی مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے اتنی مدت تک فرشتے اس کے لئے رحمت طلب کرتے رہتے ہیں۔ اب چاہے بندہ زیادہ دیر تک پڑھے یا کم وقت پڑھے۔

(۳۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اذان سنتے ہی بعد میں یہ کلمات پڑھے۔ اس کے لئے قیامت کے دن میری شفاعت واجب ہوگی۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَانِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ۔

(۳۳)

حضرت ابن وہب رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے میرے لئے دس مرتبہ درود پاک پڑھا۔ اس کو اتنا اجر ملے گا جتنا کہ ایک غلام آزاد کرنے سے ملتا ہے۔

(۳۴)

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک دن حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں نے

آسمانوں پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا، جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کی خدمت میں ستر ہزار فرشتے صف بستہ کھڑے تھے۔ اس کے ہر سانس سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔ ابھی ابھی میں نے اسے شکستہ دل کے ساتھ کوہ قاف میں روتے ہوئے دیکھا ہے اس نے جب مجھے دیکھا تو کہا تم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری سفارش کرو۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تیرا جرم کیا ہے؟ اس نے کہا کہ معراج شریف کی شب جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری گزری تو میں تخت پر بیٹھا رہا۔ تعظیم کے لئے کھڑا نہیں ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے مجھے اس جگہ اس عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ حضرت جبرائیلؑ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی سفارش کی۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا تم اس سے کہو، کہ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ چنانچہ اس فرشتہ نے آپؐ پر درود پاک بھیجا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اس لغزش کو معاف فرما دیا اور اس کے نئے پر بھی پیدا فرما دیئے۔

(۳۵)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن ایک جماعت کو حکم دیا کہ تم آج حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم کر دیئے گئے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے یہ سن کر عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! یہ کون لوگ ہوں گے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن کے سامنے میرا نام لیا گیا مگر وہ درود پاک نہ پڑھ سکے۔

(۳۶)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر دعا کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچنے کے لئے ان حجابات سے گزرنا پڑتا ہے۔ جو آسمانوں کے درمیان ہیں۔ یہ حجابات درود پاک کے بغیر کسی چیز سے نہیں کھلتے جب درود پاک پڑھا جاتا ہے تو یہ حجابات اٹھ جاتے ہیں اور یہ دعا آسمانوں سے بلند ہوتی جاتی ہے اگر درود پاک نہ پڑھا جائے تو یہ دعا واپس لوٹ جاتی ہے۔

(۳۷)

حضرت زید بن رفیع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر ایک سو مرتبہ درود شریف بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس کے سمندروں کے جھاگ کی مقدار میں گناہ معاف فرما دے گا۔

(۳۸)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے میری امت! اللہ تعالیٰ تمہارے گناہوں کو اس استغفار کی وجہ سے بخش دے گا جو تم نے صدق نیت سے کیا ہے۔ تمہارے وہ گناہ معاف فرما دے گا جو تم صدق نیت سے معاف کروانے کی خواہش رکھو گے۔ تم اس استغفار کے ساتھ "لا الٰہ الا اللہ" ضرور پڑھو لیکن یاد رکھو کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھے گا میں قیامت کے روز اس کی شفاعت کروں گا۔

(۳۹)

حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے بیت اطہر سے باہر آئے اور ارشاد فرمایا کہ کل رات مجھے عجیب وغریب خواب دکھائی دیا ہے۔ میں نے اپنی امت کا ایک آدمی پل صراط پر سے گزرتے ہوئے دیکھا جو کانپ رہا تھا اور لرزتا ہوا جارہا تھا۔ (اسی اثنا میں) درود پاک کا وہ تحفہ جو اس نے اپنی زندگی میں مجھ پر بھیجا تھا۔ آ پہنچا اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے پل صراط پار کرا دیا۔

(۴۰)

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص حج ادا کرنے کے بعد کفار کے ساتھ جہاد میں شریک ہوا۔ اس حج کا ثواب چار سو حج جیسا ہوگا لیکن جو غریب مساکین حج وجہاد کی نعمت سے محروم رہیں گے وہ شکستہ خاطر اور مایوس ہوں گے (مگر) اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ سے بتادیا ہے کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ کا کوئی بھی امتی اگر آپ پر درود پاک بھیجے گا تو میں ان کے نامۂ اعمال پر چار سو غزوات کی شرکت کا ثواب اور چار سو حج کے درجات لکھ دوں گا۔

(۴۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن میری امت کے ایک شخص کو جہنم کی آگ میں ڈالنے کا حکم ہوگا۔ وہ روتے ہوئے کہے گا، اے ملائکہ مجھے کہاں پر پھینکنے کا حکم ہوا ہے؟ فرشتے کہیں گے کہ جہنم میں۔ وہ کہے گا کہ مجھے چند لمحات کی مہلت دیدو۔ تاکہ میں اپنی حالت پر روسکوں۔ فرشتے کہیں گے اے شخص! یہ ندامت کے آنسو تو تجھے اپنی زندگی میں بہانے چاہئیں تھے تاکہ تجھے کوئی فائدہ ہوتا آج رونے سے کیا حاصل ہے۔ وہ شخص کہے گا کہ میں حضرت آدم علیہ

السلام کی اولاد میں سے ہوں۔ جہنم کی آگ کو برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوں۔ مجھے اپنے خدا تعالیٰ سے یہ گمان کبھی نہ تھا۔

فرشتے اس سے پوچھیں گے اے اللہ کے بندے! تجھے اپنے اللہ تعالیٰ سے کیا گمان تھا؟ وہ کہے گا کہ مجھے اپنے اللہ تعالیٰ سے یہ امید تھی کہ وہ مجھے کفار کے ساتھ دوزخ میں نہیں رکھے گا۔ فرشتے کہیں گے وہ دیکھو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑے ہیں ان کو پکارو تا کہ وہ تیری شفاعت کرسکیں ورنہ تجھے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ وہ بندہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پکارے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بندہ کی آواز پر توجہ فرمائیں گے اور دیکھیں گے کہ اس کو عذاب کے فرشتوں نے جکڑ رکھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اسے میرے حوالے کردیا جائے تا کہ اس کے اعمال کو دوبارہ تولا جاسکے۔ فرشتے عرض کریں گے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں جو کچھ ہم کررہے ہیں اسی کے حکم کے تحت کررہے ہیں۔ جب تک اللہ تعالیٰ کا فرمان نہ ہو ہم اس کو نہیں چھوڑ سکتے۔

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت سجدہ میں گرجائیں گے اور عرض کریں گے اے اللہ! آج تیرے فرشتے میرے اور تیرے ایک بندے کے درمیان حائل ہورہے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا۔ اے فرشتو میرے بندے کو میرے پیغمبر کے حوالے کردو۔ چنانچہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اس گناہ گار امتی کو لے کر میزان کے پاس تشریف لائیں گے اور نیکیوں کے دفتر میں سے ایک مٹھی میزان میں رکھیں گے جس سے برائیاں دب کررہ جائیں گی ارشاد باری تعالیٰ ہوگا کہ اس بندے کو جنت میں لے جاؤ۔ جب اس بندے کو جنت کی طرف لے جایا جائے گا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جنت کے دروازے پر کھڑے دکھائی دیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا کر فرمائیں گے مجھے پہچانتے ہو؟ وہ کہے گا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرمائیں گے کہ وہ نیکیوں کی ایک مٹھی جو تمہاری برائیوں پر غالب آگئی تھی وہ درود پاک تھا جو تم دنیاوی زندگی میں میرے لئے پڑھا کرتے تھے۔

وہ شخص اسی وقت حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قدم بوسی کرے گا اور عرض کرے گا اگر آپ آج میری شفاعت نہ فرماتے اور میرا درود پاک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اطہر پر نہ ہوتا تو میں دوزخ کی آگ میں ہوتا۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

درود شریف کے ذریعہ مختلف مسائل کا حل

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

طوفان سے نجات

شیخ مجدالدین شیرازی صاحب قاموس نے اپنی جامع میں اور امام غزالی نے احیاء العلوم میں اور مولانا جمال الدین نے فی روضۃ الاحباب میں کسی بزرگ سے یہ روایت کیا ہے کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ سمندر کا سفر کررہے تھے، دوران سفر تیز ہوائیں چلیں، سمندر کا پانی ٹھاٹے مارنے لگا اور کشتی ہچکولے کھانے لگی، قریب تھا کہ کشتی پانی میں غرق ہوجاتی کہ ان بزرگ پر دفعتاً نیند کا غلبہ ہوا اور انہیں خواب میں بشارت ہوئی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور طوفان سے اور مصائب دنیا سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس درود کی تلقین کررہے ہیں آنکھ کھلنے پر انہوں نے تین سو مرتبہ یہ درود پڑھا تو طوفان تھم گیا اور ان کی کشتی غرق ہونے سے محفوظ رہی۔ مصائب اور مشکلات کے دور میں اس درود کا پڑھنا ہزاروں اکابرین کے معمولات میں رہا ہے۔

درود یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا جَمِیْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَا اَقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرَاتِ فِی الْحَیٰوۃِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔

کسی بھی حاجت کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کوئی بھی حاجت ہو اس کی تکمیل کے لئے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے دن روزہ رکھیں اور روزانہ تازہ غسل کریں اور روزانہ کوئی سا بھی درود تین سو مرتبہ عصر کے بعد پڑھیں، بدھ کے دن اور جمعرات کے دن اور جمعہ کے دن، جمعہ کے بعد اور عصر کے بعد یہ درود شریف پڑھیں آخر میں اپنی حاجت کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد حاجت پوری ہوگی۔

درود یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ○ وَاَسْئَلُکَ بِاِسْمِکَ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ اَلَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الَّذِیْنَ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ○ لَہٗ صَلٰوۃ عَظَمَۃِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الَّذِیْ عَنَتِ الْوُجُوْہُ وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتِ وَجَلَتِ الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْیَتِہٖ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنْ تُعْطِیَ حَاجَتِیْ وَھِیَ کَذَا وَکَذَا وھی کذا و کذا کی جگہ اپنی حاجت کا ذکر کرے انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔

مراد پوری ہونے کے لئے

اکابرین سے منقول ہے کہ کوئی بھی مراد ہو بشرطیکہ وہ جائز ہو تو اس کے پورا ہونے کے لئے پیر کی شب میں بعد نماز عشاء چار رکعت نفل بہ نیت قضاء حاجات پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۱۰ بار سورۂ اخلاص دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد بیس بار سورۂ اخلاص، تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۳۰ بار سورۂ اخلاص اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد چالیس بار سورۂ اخلاص پڑھیں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد گیارہ سو مرتبہ درود ابراہیم پڑھ کر سو مرتبہ یہ دعا پڑھے، انشاء اللہ مراد بہت جلد پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْم۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْئَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَۃَ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ۔

مال و دولت میں اضافے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت میں اضافہ کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ پانچوں وقت کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض سے چھٹکارا پانے کی کوئی سبیل نظر نہیں آتی ہو تو مذکورہ درود کو گیارہ دن تک پانچ ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ قرض کی ادائیگی کا بندوبست غیب سے ہوگا۔

اس درود سے سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ درود خمسہ کو سو مرتبہ پڑھے گا

تو اس کی سو حاجتیں پوری ہوں گی اور وہ اہل دنیا سے مستغنی ہو جائے گا۔

درود خمسہ یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ۔

مصیبتوں سے نجات کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو جائے اور کسی بھی طرح مصیبت سے نجات نہ مل رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ درود پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

انشاء اللہ چالیس دن نہیں گزریں گے کہ مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

چہرے کو پرنور کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اپنے چہرے کو پرنور اور پرکشش بنانا چاہے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد جب دعا سے فارغ ہو جائے تو تین مرتبہ درود نور پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرے پھر اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے پر مل لے۔

درود نور یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ۔

محبت و مقبولیت کے لئے

عمومی محبت و مقبولیت حاصل کرنے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود ابراہیم پڑھیں اور جمعہ کے دن جمعہ کی نماز کے بعد درود ابراہیم سو مرتبہ پڑھیں۔

درود ابراہیم یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

کسی بھی مقصد میں کامیابی کے لئے

کسی بھی مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ کریں کہ ایک بڑا طغریٰ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے گھر میں آویزاں کریں۔ اگر طغریٰ ایسا ہو کہ اس میں گنبد خضریٰ بھی ہو تو اور بھی بہتر ہے۔ روزانہ نماز فجر کے بعد اس طغرے کی طرف دیکھ کر گیارہ مرتبہ کوئی سا بھی درود پڑھیں اور اس طغرے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے اللہ سے اپنے مقصد کی کامیابی کے لئے دعا کریں۔ دعا کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔ یہ بھی واضح رہے کہ یہ عمل جس کمرے میں کریں گے وہاں ٹی وی جیسی خرافات نہ ہو۔ اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام کریں ورنہ بجائے فائدے کے نقصان ہوگا۔

رزق میں خیر و برکت کے لئے

جو لوگ خیر و برکت سے محروم ہوں یا جن حضرات کی آمدنی ان کے اخراجات سے کم ہو اور وہ بالعموم تنگ دستی اور تنگ دامانی کا شکار رہتے ہوں ان کو چاہئے کہ وہ صبح شام درود پڑھنے کا اہتمام کریں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص سورج نکلتے وقت سورج ڈھلتے وقت درود شریف پڑھنے کا معمول بنائے تو اس پر رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں اور اس کی آمدنی میں خیر و برکت کی دولتیں بھی شامل ہو جائیں۔ چنانچہ تمام اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ صبح دوپہر شام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے تھے۔

وساوس سے نجات کے لئے

کچھ لوگ اس دنیا میں شیطانی وساوس کا شکار ہو جاتے ہیں، شیطان ان کے دل و دماغ میں ایمان کو تباہ کر دینے والے وساوس ڈالتا ہے۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے اور یہ مرض ایمان و یقین کو متزلزل کر کے رکھ دیتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو لوگ اس مرض کا شکار ہوں اور اس مرض سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہوں ان کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد چالیس مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اس عمل کی چالیس دن پابندی کرنے کے بعد وساوس شیطانی سے انشاء اللہ نجات مل جائے گی اور دل و دماغ پر اکرام الٰہی کی بارشیں ہونے لگیں گی۔

دشمنوں سے حفاظت کے لئے

جو لوگ اپنے دشمنوں سے اپنی حفاظت چاہتے ہوں ان کو چاہئے کہ چلتے پھرتے اور اٹھتے بیٹھتے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کا اہتمام رکھیں۔ یہ بات حدیث سے ثابت ہے کہ مصیبت اور دشمنوں کی دشمنی سے نجات کے لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اہل بیت پر درود پڑھنے کا معمول بنائیں۔ درود شریف کی برکت سے مصائب دفع ہوتے ہیں اور دشمنوں کی دشمنی اور ان کی ایذا رسانی سے نجات ملتی ہے۔

نفاق سے نجات پانے کے لئے

بے شمار لوگ اس دنیا میں جھوٹ اور نفاق میں مبتلا رہتے ہیں جب کہ

نفاق روحانی طاقت کو تباہ کرنے والی بیماری ہے اور منافقین کا انجام بہت خراب ہوتا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص خواہی نخواہی نفاق میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کی عادت بنالے۔ کچھ عرصہ میں اس کو نفاق اور کذب سے نجات مل جائے گی۔

درود شریف نسیان کو دفع کرتا ہے

نسیان ایک اذیت دہ بیماری ہے۔ جس شخص کو یہ بیماری لاحق ہو جاتی ہے اس کو کچھ یاد نہیں رہتا، اس کا حافظہ اس کو بار بار تکلیف پہنچاتا ہے۔ اس مرض سے نجات حاصل کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ روزانہ باوضو ہو کر تین سو مرتبہ کوئی سا بھی درود شریف پابندی کے ساتھ پڑھیں۔ تین ماہ کے اندر اندر مرض نسیان سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

محبوبیت اور مقبولیت حاصل کرنے کے لئے

اکابرین سے یہ بات منقول ہے کہ اس دنیا میں سرخروئی، مقبولیت اور محبوبیت حاصل کرنے کے لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا اہتمام کیا جائے۔ چنانچہ اکثر اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ وہ جمعہ کے دن ایک سو مرتبہ درود وسلام کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ جو لوگ جمعہ کے دن نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد سو مرتبہ درود وسلام پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر اپنے دونوں ہاتھ پھیر لیتے ہوں اور اس کے بعد اپنے سینے پر دم کر لیتے ہوں انکو اس دنیا میں سرخروئی بھی نصیب ہوتی ہے اور عظمت ومحبوبیت بھی۔ درود شریف کوئی سا بھی ہو اس کے پڑھنے سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے، مشکلوں سے نجات ملتی ہے اور قرب خداوندی کی دولت سے بندہ سرفراز ہوتا ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ جو مختلف انداز سے مختلف اوقات میں محبوب خدا اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا اہتمام کرتے ہوں۔ ایسے لوگ اس دنیا میں بھی اللہ کی رحمتوں کے مستحق ہیں اور مرنے کے بعد بھی اللہ کی رحمتوں کے حق دار ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے محبوب کے لئے درود وسلام کا اہتمام کرنے کی توفیق عطا کرے اور ہمیں اپنی رحمتوں کا مستحق بنائے۔ آمین۔

قدرتی نعمتیں

گیہوں: اس میں فاسفورس زیادہ تعداد میں پایا جاتا ہے اور وٹامن بھرا رہتا ہے، جسمانی طاقت کو بڑھاتا ہے، خون پیدا کرتا ہے، معدہ طاقتور ہوتا ہے، ہڈیاں مضبوط ہوتی ہیں، گیہوں کا آٹا زیادہ باریک استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

دودھ: گائے دودھ کو امرت مانا گیا ہے اس میں سب طاقتیں پائی جاتی ہیں، اس میں فاسفورس، کیلشیم، میگنیشیم، آئرن وغیرہ سب پائے جاتے ہیں اس سے دماغ کو طاقت پہنچتی ہے، دانت مضبوط ہوتے ہیں، دودھ ہمیشہ تازہ اور گائے کا اُبال کر پینا چاہئے، تھوڑا سا شہد ملا لینا چاہئے، دودھ سے بنا ہوا دہی ملائی وغیرہ بھی جسم کو طاقت بخشتے ہیں۔

شہد: یہ بہت جلد ہضم ہونے والی اور فائدہ مند چیز ہے، یہ خون کو صاف کرتا ہے اور خون پیدا کرتا ہے، اگر گرم پانی میں ڈال کر پیا جائے تو موٹاپا کم ہو جاتا ہے، ہڈیوں اور پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے، صبح کے وقت اگر تھوڑا سا شہد پانی میں ملا کر روزانہ پیا جائے تو کئی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں، خالص آنکھوں میں سلائی سے ڈالنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

انار: یہ دل اور پھیپھڑوں کو طاقت دیتا ہے، جسم میں چستی پیدا کرتا ہے معدہ صاف کر کے بھوک لگاتا ہے اس میں وٹامن کافی تعداد میں پایا جاتا ہے۔ اسکی کئی قسمیں ہیں، بادانہ، قندھاری، یہ دونوں ہی مفید ہوتے ہیں۔

سیب: شریر کے اندر جو زہر ملا مادہ پیدا ہوتا ہے اس کو یہ دور کرتا ہے، اس کو چھلکے کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے اس میں وٹامن پوٹاش، لوہا، اور دوسرے ایسڈ بھی ملتے ہیں، سیب کا یہ بھی بہت فائدہ مند ہے، دل کو طاقت دیتا ہے۔

انگور: یہ معدہ کو طاقت دیتا ہے، خون پیدا کرتا ہے، قبض کو دور کرتا ہے، جسم کو تندرست رکھتا ہے، بہت فائدہ دیتا ہے، گردے کی بیماری کو مفید ہے، ہضم دیر سے ہوتا ہے۔

سنگترہ: یہ خون پیدا کرتا ہے، معدہ کو طاقت دیتا ہے، بدہضمی کو دور کرتا ہے، بھوک کو بڑھاتا ہے اور کئی طرح کی بیماریوں کو مفید ہے، بخار پت کو مارتا ہے اس میں وٹامن تیسری طرح کا زیادہ پایا جاتا ہے۔

آملہ: اس کے بہت فائدے ہیں، ہر ایک بیماری کو دور کرتا ہے، پیٹ کو صاف کر کے ہاضمہ کو درست کرتا ہے، اس کے رس میں شہد ملا کر پینا بہت طاقت دیتا ہے، خون کو صاف کرتا ہے اس میں بھی تیسری طرح کا وٹامن زیادہ مقدار میں ہوتا ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف و تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام و خواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت-/40 علاوہ محصولڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/60 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ھمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دوبار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دیئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعہ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت-/50 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت-/40 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت-/40 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کر سکتے سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کر دیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت-/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت-/50 روپے علاوہ محصولڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی

قسط نمبر:۱۰

ازقلم مولانا محمد اوّل شاہ

تاریخ پیدائش کے اثرات

سورج برج میزان میں ۲۴/ستمبر سے ۲۳/اکتوبر تک گردش کرتا رہتا ہے

حروف:ت،ر،ط ہیں۔

برج میزان، سیارہ زہرہ، برکت والادن جمعہ۔ رنگ نیلا زردی مائل، نگینہ:ہرا،عدد(٦) ہے۔

ماہ اکتوبر میں پیدا ہونے والوں کے بازو یا گردن پر کوئی نشان پیدائشی قدرتی ہوگا یا کسی چوٹ یا زخم کا نشان ہوگا، ان کا رنگ زردی مائل گندمی ہوگا، قد درمیانہ، عادات واطوار سے زنانہ پن مترشح ہوگا، عورتوں سے زیادہ محبت کرتا ہوگا اس کی رغبت بھی عورتوں کی طرف ہی ہوتی ہے ،اس کے عزیز واقارب اس سے نالاں رہتے ہیں یہ ان کی پرواہ خبر گیری کرتا ہے، اس کو ملازمت کبھی راس نہیں آتی نہ خود ملازمت کرنا چاہتا ہے اگر جبراً کرادی جائے تو یہ اس میں کوئی ترقی نہیں کرتا، اس کو تجارت عموماً سود مند ہے زیادہ بہتر اس کے لئے کاشتکاری کا پیشہ ہے اس میں خوب ترقی کرتا ہے۔

اس کے لئے مبارک دن بدھ، جمعہ، ہفتہ ہیں اور جمعرات، پیر انتہائی ناقص اور نحس ہوتے ہیں اور بیساکھ کا مہینہ بھی اس کے لئے نحس ہوتا ہے۔ اس کو اکثر اس ماہ میں نقصان اٹھانا پڑتا ہے اس کی سمت بائیں الٹے ہاتھ کی طرف ہے یہ جس کسی کے الٹے ہاتھ کی طرف کھڑے ہوکر بات کرے گا وہ اس کی بات کو غور سے سن کر عمل کرے گا۔ اس کو نیا چاند دیکھ کر سبز یا سفید رنگ کی چیز دیکھنے سے پوراماہ خوش آرام اور راحت قلبی کے ساتھ گزارے گا۔ ماہ اکتوبر یعنی تلاراس میں پیدا ہونے والے کٹر مذہبی دین پر سختی سے کاربند ہوتے ہیں اور قوانین پر ہمیشہ عمل پیرا ہوتے ہیں اولاد ان کے بہت زیادہ پیدا ہوتی ہے مگر زندہ کم رہتی ہے مرجاتی ہے اگر ان کا پیدا ہونے والا پہلا لڑکا بچ گیا تو وہ صاحب اقبال ہوگا ماں باپ کے لئے انتہائی سعید ونیک بخت ہوگا۔ یہ مالی اعتبار سے اکثر درمیانی حالت کے ہوتے ہیں نہ بہت زیادہ امیر نہ بہت زیادہ غریب مفلس ہوں گے انتہائی کفایت شعار ہوتے ہیں کہ ان کو بخیل وکنجوس قیاس کیا جاتا ہے مگر کنجوس ہوتے نہیں اگر دولت آجائے تو دل کھول کر خرچ کردیتے ہیں۔

تلاراس والے کا مؤکل فہم الطائیل ہوتا ہے اگر یہ مؤکل کی زکوٰۃ ادا کر کے اس کو تابع کرلے تو وہ اس کے ہر کام کو بخیر وخوبی سرانجام دیتا ہے۔ مؤکل کو تابع کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ بعد نماز عشاء یا فجر سے قبل تین ہزار ایکسو پچیس (۳۱۲۵) مرتبہ اول وآخر درود شریف گیارہ مرتبہ کے بعد یہ پڑھے۔ اَجِبْ یَافَهْمَ الطَّائِیْلُ پڑھے۔ یہ جلالی نہیں ہے اس میں کسی پرہیز اور پابندی کی ضرورت نہیں ہے نہ جگہ نہ وقت کی اس کو چالیس دن پڑھنے سے زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد ہمیشہ روزانہ کسی وقت چالیس مرتبہ پڑھنا کافی ہوتا ہے۔ مؤکل اس کی خیر خواہی کرے گا اور نقصان سے خبردار کرے گا۔ یہ لوگ شادیاں کثرت سے کرتے ہیں اس کے سوا غیر عورتوں سے ناجائز تعلقات بھی قائم کرلیتے ہیں ان کا میلان عورتوں کی طرف بہت زیادہ ہوتا ہے ہر جائز وناجائز کر گزرتے ہیں۔ راگ رنگ موسیقی کے دلدادہ ہوتے ہیں امراء روسا سے دوستی کرنا ان کے ہابی ہوتی ہے۔ اس میں اپنی عزت سمجھتے ہیں اور یہ لوگ زندگی انتہائی عیش وعشرت عیاشی سے گزارتے ہیں ہر کام انتہائی ہوشیاری سے کرتے ہیں۔

ان کو علم مجلسی خوب آتا ہے اس کے یہ ماہر ہوتے ہیں یہ اپنے خاندان کی عزت وناموس کی خوب پاس داری کرتے ہیں۔ یہ لوگ ہر کام میں کچھ نہ کچھ دسترس رکھتے ہیں یعنی ہر فن مولا قسم کے ہوتے ہیں۔ اپنے بزرگوں کے نام کو خوب بلند کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگادیتے ہیں اپنے عزیز واقربا کی دستگیری ان کی پرورش اور انکے کاموں کے انجام دہی میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

ان کا مزاج بلغمی ہوتا ہے، نزلہ زکام اور کھانسی ان کو دائمی رہتا ہے۔ اواخر عمر میں قوت مردمی سے محروم ہوجاتے ہیں اور ان کے گردے، دماغ کمزور ہوکر کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جو پریشانی کا موجب ہوتے ہیں اور پریشان خوابی کا مرض بھی ان کو لاحق ہوجاتا ہے۔ یہ جیسے اپنے عزیز واقربا کی پرورش عزت و

توقیر سے کرتے ہیں مگر اس کے جواب میں ان کے عزیز واقربا اس کا احترام نہیں کرتے اپنی مطلب براری کیلئے اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں پس پشت اس سے حسد کرتے ہیں۔ نہ اس کا احترام کرتے ہیں نہ اس کو عزت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اکتوبر میں پیدا ہونے والے اکثر کسی جانور سواری یا بلندی سے گر کر زخمی ہو جاتے ہیں اور کافی عرصہ تک اس چوٹ سے تکلیف میں رہتے ہیں جلد جانبر نہیں ہوتے یہ اپنے ارادے اور خیالات کا بہت پختہ ہوتا ہے اس کے بھائی بہن زیادہ نہیں ہوں گے مگر اس کو ان سے کوئی فائدہ آرام نہیں ملے گا۔

تلا اس اکتوبر میں پیدا ہونیوالا اپنے ماں باپ، بہن بھائی عزیز و اقارب سب کے لئے سعید و مبارک ہوتا ہے سب کو اس سے فائدہ ملتا ہے مگر وہ اس کے حق میں بہتر نہیں ہوتے۔ اس کو ۳، ۵، ۷، ۱۲، ۱۹، ۲۷، ۴۳ سال کی عمر میں کوئی واقعہ یا مرض لاحق ہو سکتا ہے جس سے اس کی موت واقع ہو جانے کا خدشہ ہوتا ہے اگر یہ مرض یا واقعہ سے بچ گیا تو اس کی عمر ۷۸ سال کے قریب یا کچھ زیادہ ہو سکتی ہے۔

(۱)

ایک (۱) دس (۱۰) انیس (۱۹) اٹھائیس (۲۸) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، بدن چھریرا، خود اعتمادی، میانہ روی، متکبر، دلیر، سخی ہوتا ہے، صاحب الرائے نہیں ہوتا۔

مالی کیفیت: اپنی سمجھداری اور قابلیت کی وجہ سے دولت حاصل کرتا ہے اور ہمیشہ دولت میں کھیلتا ہے۔

صحت: کام میں مشغول رہنے سے صحت قائم رہے گی، بےکاری خرابی صحت کا باعث ہوگی۔

ستارہ: شمس زہرہ، سیکنہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، نارنجی، سلیٹی، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: یاقوت، الماس، پکھراج۔

زندگی کے اہم سال: ۱، ۶، ۸، ۱۰، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۲، ۲۶، ۲۸، ۳۳، ۳۵، ۳۷، ۴۲، ۴۴، ۴۶، ۵۱، ۵۳، ۵۵، ۶۰، ۶۲، ۷۱ ہیں۔

(۲)

دو (۲) گیارہ (۱۱) بیس (۲۰) انتیس (۲۹) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا طویل، جسم درمیانہ فربہ، اعضاء مناسب، رنگ گورا، مزاج متلون، عادت انتہائی پیاری، عیش پرست، خوش مزاجی، زندگی رنگین گزرے گی۔

مالی کیفیت: مالدار، کاروبار سے دولت خوب جمع ہوگی، امپورٹ ایکسپورٹ، حصول دولت کے لئے انتہائی مفید رہے گا۔

صحت: بچپن میں کمزور دبلے پتلے، جوانی صحت مند، بڑھاپے میں کمزور کمر میں ریڑھ کی ہڈی کے اندر خرابی ہو سکتی ہے احتیاط کریں۔

ستارہ: قمر، زہرہ، نپ چون کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: فاختئی، سفید، دودھیا، سبز، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: یاقوت، زبرجد سبز، فیروزہ، سنگ قمر، درناسفتہ۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۵، ۷۰ ہیں۔

(۳)

تین (۳) بارہ (۱۲) اکیس (۲۱) تیس (۳۰) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم کسرتی بھرپور، رنگ سرخ و سفید، خوش مزاج، فراخ دل، آزاد خیال، دل پسند شخصیت کا مالک۔

مالی کیفیت: دولت مند، تجارت، بینکنگ، صنعت و حرفت، حصول دولت کا سبب ہیں، مالدار دوستوں کے تعاون اور جنس مخالف و شادی امیر کبیر بننے کے اسباب ہیں۔

صحت: زندگی کے ساتھ ساتھ صحت ترقی کرتی چلی جائے گی، اکیس سال کی عمر میں بہترین صحت ہوگی، بہت کم مریض ہوں گے۔

ستارہ: مشتری، زہرہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: اودا، کاسنی، زعفرانی، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: فیروزہ، لاجورد زعفرانی اور ہر چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۳، ۶، ۱۲، ۱۵، ۲۱، ۲۴، ۳۰، ۳۳، ۳۹، ۴۲، ۴۸، ۵۱، ۵۷، ۶۰، ۶۶ ہیں۔

(۴)

چار (۴) تیرہ (۱۳) بائیس (۲۲) اکتیس (۳۱) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، رنگ گورا، قوت ارادی قوی، ادب و فنون کا دلدادہ، حساس، باریک بین۔

مالی کیفیت: وراثت سے حصول دولت ہوگا۔

صحت: کمزور گلے، ناک چہرہ، اعضائے رئیسہ میں غیر معمولی تکلیف کا امکان ان میں کسی کا آپریشن بھی ہو سکتا ہے، صحت کا خاص خیال رکھیں۔

ستارہ: شمس، زہرہ، سکینہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، نارنجی، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: الماس، فیروزہ، یاقوت۔

زندگی کے اہم سال: ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۵۳، ۵۸، ۶۲، ۶۷ ہیں۔

(۵)

پانچ (۵) چودہ (۱۴) تیئس (۲۳) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم مضبوط، رنگ سرخ وسفید، باادب مہذب، کفایت شعار، منصف مزاج، روایات قدیم کا پابند، سائنٹفک مطالعہ کا دلدادہ۔

مالی کیفیت: درمیانی، دوسرے ان کی رائے سے مستفید ہوتے ہیں یہ اپنی رائے پر خود عمل نہیں کرتے نقصان میں رہتے ہیں۔

صحت: جسم مضبوط، گٹھیلا قوت مدافعت بہت زیادہ مگر اعصاب کی شکایت اکثر ہوجاتی ہے۔

ستارہ: زہرہ عطارد کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: ہر قسم کا چمک دار بھڑکیلا رنگ۔

نگینہ: الماس، ہر رنگ کا چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۵، ۱۴، ۲۳، ۳۲، ۴۱، ۵۰، ۵۹، ۶۸، ۷۷ ہیں۔

(۶)

چھ (۶) پندرہ (۱۵) چوبیس (۲۴) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، اعضاء مناسب، جسم مضبوط، رنگ گورا، بال سنہرے، آنکھیں نیلی، انتہائی خوبصورت، اعلیٰ اوصاف کا حامل۔

مالی کیفیت: مال دار، اپنے مرتبہ پروگرام اصول پر سختی سے عمل کریں گے تو آپ کو دولت کا حصول بے حد آسان ہوگا، کبھی بھی خسارہ نہیں ہوگا۔

صحت: صحت مند، قوت مدافعت کی کثرت ہے، شاذ ونادر ہی بیمار ہوں گے اگر کبھی بیمار ہوئے تو جلد صحت یاب ہو جائیں گے۔

ستارہ: شمس، زہرہ کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، نارنجی، نیلے رنگ کے تمام شیڈ۔

نگینہ: یاقوت، الماس، فیروزہ۔

زندگی کے اہم سال: ۶، ۱۵، ۲۴، ۳۳، ۴۲، ۵۱، ۶۰، ۶۹، ۷۸ ہیں۔

(۷)

سات (۷) سولہ (۱۶) پچیس (۲۵) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا چھریرا، رنگ گورا، خوبصورت، دوراندیش، عادت متوازن، نرم دل، صاحب وقار، حساس، ادب وفنون کا شائق، گفتگو باسلیقہ۔

مالی کیفیت: مالی حالت ڈانواں ڈول، کبھی امیر کبیر، کبھی مفلس قلاش غریب، مالداری کے دنوں میں کچھ دولت پس انداز کر کے رکھیں کہ مفلسی کے دنوں میں کام آئے۔

صحت: صحت عمومی طور پر اچھی رہے گی، گاہ بگاہ کچھ بیماریاں لاحق ہونگی لیکن جلد ہی طبیعت روبہ صحت ہو جائے گی۔

ستارہ: زحل۔

برکت والے رنگ: پیلا، سنہرا، سبز۔

نگینہ: موتی، مون اسٹون۔

زندگی کے اہم سال: ۷، ۱۶، ۲۵، ۳۴، ۴۳، ۵۲، ۶۱، ۷۰_۱

(۸)

آٹھ (۸) سترہ (۱۷) چھبیس (۲۶) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: مضبوط اعضاء، جسم فربہ، قد لمبا، پیشانی چوڑی آنکھیں بڑی۔

مالی کیفیت: عمومی طور پر حالات اچھے رہیں گے، خرچ کے معاملے میں محتاط رہیں گے اس لئے پیسہ جمع کرنے میں کامیاب رہیں گے۔

صحت: عمومی طور پر صحت اچھی رہے گی۔

ستارہ: زحل۔

برکت والے رنگ: سرخ، سیاہ۔

نگینہ: مونگا، فیروزہ۔

زندگی کے اہم سال: ۸، ۱۷، ۲۶، ۳۵، ۴۴، ۵۳، ۶۲، ۷۱

(۹)

نو (۹) اٹھارہ (۱۸) ستائیس (۲۷) اکتوبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا طویل، اعضاء مناسب، چہرہ بیضوی، رنگ سرخ وسفید، خوشامد پسند، خود اعتماد، خوش مزاج، بڑھ ہانکنے والا، گھمنڈی۔

مالی کیفیت: کامیاب مالدار، دولت حاکم بن کر ملے گی

حکومت کے عہدوں کی ذمہ داری سے دولت اور مرتبہ و عزت حاصل ہوگی، قلیل مدت میں مالدار ہوں گے، اپنی طبیعت کی تیزی کو قابو میں رکھیں تو دولت قدم چومے گی۔

صحت: بچپن میں جسمانی کمزوری ہوگی، ۲۸ سال کی عمر کے بعد جسم تندرست و توانا رہے گا، مگر بخار بدہضمی، خون میں حدت سے پھوڑے پھنسی کی شکایت رہے گی۔

ستارہ: مریخ، زہرہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، مرجان، الماس، فیروزہ۔

زندگی کے اہم سال: ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲ ہیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

تیسویں قسط

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

رزق اور روزگار کا عمل

دولت مند بننے کے لئے ہم طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے علم جفر کے ایک پوشیدہ راز سے پردہ اٹھاتے ہیں۔ یہ عمل جو ہم پیش کر رہے ہیں علم جفر کے مخصوص خزانوں کا ایک حصہ ہے۔ اس عمل کو ہزاروں روپے دے کر بھی ماہرین سے حاصل کرنا ممکن نہیں ہے لیکن طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو ہم ہدیۃً یہ عمل پیش کر رہے ہیں اور تمام اہل حضرات کو اس عمل کی اجازت اس شرط کے ساتھ دیتے ہیں کہ عمل کرنے سے پہلے مذکورہ آیت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھا جائے اور آگے پیچھے ایک سو پچیس بار درود شریف بھی ضرور پڑھیں اس کے بعد نقش مرتب کریں۔ یہ عمل اگر شرف شمس میں کریں تو بہت بہتر ہے۔ ورنہ اوج شمس میں کریں یا پھر عروج ماہ میں اتوار کے دن ساعت شمس میں کریں جب کہ چاند عقرب میں نہ ہو۔ سب سے پہلے جن صاحب کے لئے یہ عمل کرنا ہو ان کا پورا نام اور ان کے والدین کا جزوی نام اٹھائیں۔ یہ پہلی سطر ہوئی۔ دوسری سطر میں وسعت رزق لکھیں۔ اس کے بعد ان دونوں سطروں کو ملفوظی کر کے ان کی قوت میں اضافہ کریں پھر ان کے اعداد نکالیں اور ان میں آیت کے اعداد شامل کریں اس کے بعد کل اعداد کو ۴ سے تقسیم کر کے نقش کا عنصر معلوم کریں۔ جو مزاج برآمد ہو اسی چال سے نقش پر کریں۔

اس کے بعد پہلی دو سطروں کو جو ملفوظی کرنے سے پہلے کی صورت تھی۔ انہیں آپس میں امتزاج دیں اور نقش سے باہر ان حروف کو چاروں طرف لکھ دیں آیت کریمہ میں اللہ کے جو نام ہیں انہیں اندرونی حصے میں چاروں طرف لکھیں انشاء اللہ ایسی نایاب چیز تیار ہوگی کہ آپ قدر دانی پر مجبور ہوں گے۔ اس نقش کی قوت تاثیر کو دوگنا کرنے کے لئے پہلی اور دوسری سطر کے امتزاج میں سے حروف ظلمان ساقط کر کے مکرر حروف کو گرادیں پھر باقی حروف کا رتبہ بڑھانے کے لئے ترفع عددی کریں اس کے بعد کل حروف کے اعداد نکال کر اسی چال سے نقش پر کرلیں جس چال سے پہلے والا نقش تیار کیا تھا اور اس کو پہلے والے نقش ہی کی پشت پر لکھیں۔ انشاء اللہ رزق کے لئے ہر طرف سے دروازے کھل جائیں گے۔

مثال اس کی یہ ہے۔

پہلی سطر۔ نام طالب، نام والدین یٰسین احمد، فاطمہ جمیل۔

دوسری سطر۔ وسعت رزق۔

ملفوظی کرنے کے بعد۔

(پہلی سطر) یا، سین، یا، نون، الف، حا، میم، دال، فا، طا، میم، ہا، جیم، میم یا، لام۔ کل اعداد ۹۰۵۔

(دوسری سطر) واو، سین، عین، تا، را، زا، قاف۔ کل اعداد ۱۰۵۴۔

آیت کریمہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ ○ آیت کریمہ کے کل اعداد ۱۲۸۶۔

اس کو چار سے تقسیم کر کے عنصر معلوم کیا۔

کل ٹوٹل	
	۹۰۵
	۱۰۵۴
	۱۲۸۶
	۳۲۴۵

۴) ۳۲۴۵ (۸۱۱
۳۲
۴
۴
۵
۴
۱

معلوم ہوا کہ عمل کا مزاج آتشی ہے اس لئے نقش آتشی چال سے پر کرنے میں فضیلت ہے۔

اب پہلی سطر کو دوسری سطر میں امتزاج دیں۔

امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف پہلی سطر کا اٹھائیں اور ایک دوسری سطر کا اگر کسی سطر کے حروف زائد ہوں تو آخر میں ان کو بالترتیب لکھ دیں۔

(پہلی سطر کے حروف) ی، ا، س، ی، ن، ا، ح، م، د، ف، ا، ط، م، ہ، ج، م، ی، ل۔

(دوسری سطر کے حروف) و، س، ع، ت، ر، ز، ق۔

امتزاج: ی، و، ا، س، س، ع، ی، ت، ن، ر، ا، ز، ح، ق، م، د، ف، ا، ط، م، ہ، ج، م، ی، ل۔

مذکورہ آیت کریمہ میں اللہ کے چار نام ہیں جو نقش کے اندرونی حصے میں لکھے جائیں۔ نقش اس طرح بنے گا۔

ی و ا س س ع ی ت ن ر ا ز ح ق م

یا اللہ

۵۹۱۳	۵۹۱۶	۵۹۱۹	۵۹۰۵
۵۹۱۸	۵۹۰۶	۵۹۱۲	۵۹۱۷
۵۹۰۷	۵۹۲۱	۵۹۱۴	۵۹۱۱
۵۹۱۵	۵۹۱۰	۵۹۰۸	۵۹۲۰

نقش کی قوت تاثیر بڑھانے کے لئے پہلی اور دوسری سطر کے امتزاج کو اٹھائیں۔ ی، و، ا، س، س، ع، ی، ت، ن، ر، ا، ز، ح، ق، م، د، ف، ا، ط، م، ہ، ج، م، ی، ل۔

حروف ظلمانی ساقط کرنے کے بعد یہ حروف باقی رہے۔

ی، و، ا، س، س، ع، ی، ر، ا، ح، م، ر، ا، ط، م، ہ، م، ی، ل۔

مکرر حروف گرانے کے بعد مندرجہ ذیل حروف باقی رہے۔

ی، و، ا، س، ع، ر، ح، م، ط، ہ، ل۔

ان کا ترفع عددی کیا تو مندرجہ ذیل صورت سامنے آئی۔

ق، س، ی، خ، ذ، غ، ف، ت، ص، ن، ش،

کل اعداد ۳۳۹۰۔

حسب قاعدہ نقش بنائیں۔ پہلا نقش آتشی تھا لہٰذا یہ بھی آتشی چال سے بھرا جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۴۷	۸۵۰	۸۵۳	۸۴۰
۸۵۲	۸۴۱	۸۴۶	۸۵۱
۸۴۲	۸۵۵	۸۴۸	۸۴۵
۸۴۹	۸۴۴	۸۴۳	۸۵۴

اللھم ارحم علی یٰسین احمد ابن فاطمہ جمیل وعزہ وارزقہ و کن لہ نصیراً

اس نقش کو پہلے والے نقش کی پشت پر بنایا جائے اور نقش کے نیچے مکتوبہ عبارت لکھ دی جائے اور نقش کو سنہرے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے دائیں بازو پر باندھ لیا جائے۔ انشاء اللہ رزق کی وسعت کے اسباب غیب سے پیدا ہوں گے۔ نقش ہاتھ پر باندھنے سے پہلے اگر مکروہ وقت نہیں ہے تو دو نفلیں پڑھ کر اللہ سے مال و دولت کی دعا کی جائے گی۔

علم جفر کے اس مخفی راز کو (عاملین جس کے ذریعہ لاکھوں روپے کماتے ہیں) بطور خاص طلسماتی دنیا کے قارئین کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔

اسمائے حسنیٰ کے ذریعہ حصولِ کامیابی

حق تعالیٰ کے ننانوے ناموں میں دنیا بھر کے خزانے پوشیدہ ہیں اس لئے سرکار دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اسماءِ حسنیٰ کا ورد رکھنے والا بہشت میں داخل ہوگا۔

تمام اہل وحدت اور تمام ارباب وظائف کا اس پر اتفاق ہے کہ اللہ کے جس صفاتی نام کا ذکر کیا جاتا ہے اس کی خاصیت سے بندہ خیر و برکت سے مالا مال ہونے لگتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی ان اسماء کا ورد بکثرت کرے گا مَلِكٌ، عَزِیْزٌ، مُعِزٌّ، رَافِعٌ، عَلِیٌّ، عَظِیْمٌ، کَبِیْرٌ، مُتَعَالِیٌ وغیرہ تو اس کو عزت و مرتبہ، عہدے کی بلندی اور اکرام و احترام کی درست عطا ہوگی اور زبردست تسخیر حاصل ہوگی۔ دیکھنے والا ہر شخص عزت کرنے پر مجبور ہوگا۔

دشمن کو مقہور و مغلوب کرنے کے لئے ان اسماءِ الٰہی کا ورد بکثرت کرنا چاہئے۔ خَافِضٌ، مُذِلٌّ، قَهَّارٌ، قَابِضٌ، جَبَّارٌ وغیرہ۔

اگر رزق کی کشادگی درکار ہو تو رَزَّاقٌ، وَهَّابٌ، مُغْنِیٌّ کا ورد رکھنا چاہئے۔

غرضیکہ اسماءِ الٰہی تمام مقاصد کے لئے پڑھے جاتے ہیں اور جو شخص ننانوے ناموں کا ذکر روزانہ کرے گا اس کو دین و دنیا کی تمام راحتیں میسر ہوں گی اور مرنے کے بعد یہ داخلِ جنت ہوگا۔

نوٹ: اسماءِ حسنیٰ کی مکمل معلومات حاصل کرنے کے لئے راقم الحروف کی مرتب کردہ کتاب "اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی اور روحانی علاج" کا مطالعہ کریں۔

یا عزیز کا عمل

عامل کو چاہئے کہ "یا عزیز" ۴۱ مرتبہ یا ۹۴ مرتبہ نمازِ فجر کے بعد پابندی سے پڑھے اور پڑھنے کے بعد اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرہ پر مل لیا کرے کیوں کہ عزت و عظمت حاصل کرنے کے لئے اور محبوبیت و مقصودیت کے حصول کے لئے یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور اس عمل کی برکت سے عامل دنیا کی نظروں میں مقبول اور محبوب ہو جاتا ہے۔

جب کسی حاکم کے پاس جانا ہو تو دس مرتبہ "یا عزیز" پڑھ لیں پھر ملاقات کریں۔ انشاء اللہ وہ محبت سے پیش آئے گا اور ضرورت پوری کرے گا۔ "یا عزیز" کا نقش عزت و عظمت کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس کو چاندی کی انگوٹھی میں کندہ کر کے پہنیں۔ انشاء اللہ دولتِ تسخیر حاصل ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ز	ی	ز	ع
ع	ز	ی	ز
ی	ز	ع	ز
ز	ع	ز	ی

اس انگوٹھی کو جب چاند شرف میں ہو باوضو ہو کر آتشی چال سے کریں۔ کسی پترے پر کندہ کرلیں پھر اس پترے کو ۹ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں۔

عداوت کے لئے عمل

اگر کسی دو شخصوں میں یا عورت و مرد میں ناجائز تعلقات قائم ہوں تو ان کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے لئے یہ عمل کریں۔

ایک مٹی کا آبخورہ لیں اور اس میں پانی بھر لیں پھر سورۂ یٰسین ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ ہر بار جب خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ پر پہونچیں تو ایک بار یہ پڑھیں اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَ فلاں بن فلاں وفلاں ابن فلاں۔ یہ دونوں کا نام مع والدہ کے لیں اور پانی پر دم کر دیں۔

۴۱ بار ایسا ہی کریں پھر یہ آبخورہ دونوں میں سے کسی ایک کے دروازے پر جا کر پھوڑ دیں۔ دونوں میں عداوت پیدا ہوگی لیکن یہ عمل صرف اسی وقت کریں جب دونوں کا تعلق غیر شرعی ہو۔ جائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے ایسے عمل کا کرنا شدید گناہ ہے۔

بانجھ عورت کا علاج

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اور اس کے بچہ پیدا نہ ہوتا ہو تو ہرن کی جھلی پہ

یہ آیت لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُيِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ اَوْ قُطِّعَتْ بِهِ الْاَرْضُ اَوْ كُلِّمَ بِهِ الْمَوْتٰى بَلْ لِلّٰهِ الْاَمْرُ جَمِيْعًا اور مندرجہ ذیل آیت کو چالیس لونگوں پر اس طرح پڑھیں کہ ہر ایک لونگ پر سات مرتبہ پڑھ کر پھونک ماریں پھر ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد یہ لونگیں رات کو سوتے وقت اس طرح کھلائیں کہ پھر صبح تک کچھ بھی نہ کھائیں نہ پئیں اور لونگ نگلنے کے بعد بھی پانی نہ پئیں۔ انشاء اللہ دو ماہ کے اندر اندر حمل قرار پائے گا۔ آیت یہ ہے۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَوْ كَظُلُمٰتٍ فِيْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ يَّغْشٰهُ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ مَوْجٌ مِّنْ فَوْقِهٖ سَحَابٌ ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ اِذَآ اَخْرَجَ يَدَهٗ لَمْ يَكَدْ يَرٰىهَا وَمَنْ لَّمْ يَجْعَلِ اللّٰهُ لَهٗ نُوْرًا فَمَا لَهٗ مِنْ نُّوْرٍ

حمل گرنے کا علاج

بعض عورتوں کے حمل تو ٹھہر جاتا ہے لیکن پھر گر جاتا ہے۔ ایسی عورتوں کا علاج یہ ہے کہ حمل ٹھہرنے کے بعد سرخ رنگ کا ڈورا اس کے قد کے برابر سات یا گیارہ عدد لے کر ان پر یہ آیات اور سورۃ پڑھیں وَاصْبِرْ وَمَا صَبْرُكَ اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُ فِيْ ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُوْنَ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ اور سورۂ کافرون پڑھیں اس طرح نو مرتبہ پڑھ کر لال ڈوروں پر نو گرہ لگائیں پھر یہ ڈورہ حاملہ عورت کی کمر میں باندھ دیں۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا۔

بواسیر سے نجات کے لئے

بواسیر خونی ہو یا بادی اس کو دفع کرنے کے لئے یہ نقش ۴۰ عدد لکھ کر روزانہ ایک نقش آدھے گھنٹے پانی میں گھول کر ۴۰ دن تک پئیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷	۳۰	۲۷	۲۴
۲۸	۲۳	۱۸	۲۹
۲۲	۲۵	۳۲	۱۹
۳۱	۲۰	۲۱	۲۶

کتے کے کاٹے کا علاج

اگر کسی کتے نے کاٹ لیا ہو تو روٹی کے ایک نوالے کے برابر ٹکڑا لے کر اس پر یہ آیت لکھ کر کھلائیں۔ اِنَّهُمْ يَكِيْدُوْنَ كَيْدًا وَّاَكِيْدُ كَيْدًا فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا اور اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ہڑک نہیں ہوگی اور زہر ختم ہو جائے گا۔

غیب سے رزق حاصل کرنے کے لئے

اس آیت کو چار رکعات نفل کی نیت باندھ کر صلوٰۃ التسبیح کی طرح پڑھے۔ اور کل تعداد ۳۰۰ کی رکھے۔ آیت یہ ہے اِنَّ وَلِيِّ َ اللّٰهُ الَّذِيْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ یہ عمل غیب سے رزق حاصل کرنے کے لئے بے حد موثر ہے اس عمل کو جمعہ کی شب میں کریں اور شروعات نوچندی جمعرات سے کریں۔ اس کے بعد ہر فرض نماز کے بعد "یا ولی" ۴۶ مرتبہ پڑھتے رہیں اور نماز عشاء کے بعد ۱۱ مرتبہ یہ آیت پڑھ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

۴۱ دن مذکورہ دونوں آیت اور اسم الٰہی کو ۸۲۰ مرتبہ پڑھیں اور اس کے بعد رحمت خداوندی کا انتظار کریں۔

محبت کے حصول کے لئے

اگر کسی کو اپنی محبت میں گرفتار کرنا ہو تو حزب البحر پوری پڑھیں اور جس وقت حسبنا پر پہونچیں تو ستر مرتبہ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ اس کے بعد کہیں یا الٰہی فلاں ابن فلاں کے دل میں میری محبت پیدا کر دے۔ اس کے بعد عرق گلاب پر دم کر دیں اور جب اُس دشمن سے ملیں جس کی محبت مطلوب ہو تو عرق گلاب اپنے چہرے پر مل کر لیں۔ انشاء اللہ بے اختیار اس کے لئے محبت پیدا ہوگی۔ واضح رہے کہ اس طرح کے عمل صرف جائز امور میں کریں ورنہ گناہ گار ہوں گے۔

حفاظت کے لئے

سورۂ فاتحہ ایک بار اور سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات الٓمّٓ سے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ تک ایک بار، آیت الکرسی ایک بار، سورۂ یٰسین کی ابتدائی آیات یٰسٓ سے عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ تک ایک بار پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیں۔ انشاء اللہ جن، بھوت، پریت، آسیب اور جادو کے حملے سے حفاظت رہے گی۔ یہ عمل روزانہ سبھی کو کرنا چاہئے۔ عاملین خصوصیت کے ساتھ اس عمل کی پابندی رکھیں۔ انشاء اللہ ہر طرح کے اثرات سے محفوظ رہیں گے اور کسی بھی عمل کی رجعت کا شکار نہیں ہوں گے۔ اول و آخر ایک ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھ لیا کریں۔

اسماءِ عصائے حضرت موسیٰ

یہ دس نام جو ذیل میں درج کئے جا رہے ہیں عبرانی زبان کے ہیں اور یہ اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ دس نام حضرت موسیٰ کے عصا پر کندہ تھے جن کی برکت سے حضرت موسیٰ اونچے سے اونچے درخت کے پتے توڑ لیا کرتے تھے۔ اسی عصاء سے پتھروں سے پانی جاری ہو جاتا تھا اور اسی عصاء کی برکت سے سمندر میں راستے بن جاتے تھے اور اسی عصاء سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کے جادوگروں کو شکست دی تھی۔

ماہرین عاملین کے نزدیک یہ اسماء عشرہ جادو کو دفع کرنے کے لئے، جنات، آسیب کو دفع کرنے کے لئے اور دیگر اثرات خبیثہ کو دور کرنے کے لئے اکسیر اعظم کی حیثیت رکھتے ہیں اور اگر کوئی روزانہ گیارہ مرتبہ ان اسماء کو پڑھ کر اپنے او پر دم کرلیا کرے تو جادو اور جنات کے حملوں سے محفوظ رہے۔ نیز رجعت اور انقلاب عمل سے بھی حفاظت رہے۔ اگر کسی عامل کو رجعت ہوگئی ہو ان میں اسماءِ الٰہی کو ایک سو سولہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے روزانہ لگاتار انیس روز تک پئیں۔ انشاء اللہ رجعت کے اثرات سے نجات ملے گی۔

اگر کسی کے گھر میں جنات یا ارواح خبیثہ کا ٹھکانہ ہو تو ان اسماء کو زرد کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھ کر بارش یا دریا کے پانی سے دھو کر اس پانی کو گھر کی دیواروں پر اور گھر کے سب کونوں پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ جنات وغیرہ بھاگ جائیں گے۔

وہ اسماءِ عصاءِ موسوی یہ ہیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اِلٰی بحرمة (۱)مَزَابُوْ (۲)اِلزَرْعِیْ (۳)جَوْمتا (۴)مُنوعَا (۵)عَالِمًا (۶)طُیُوْ ثُوْنَا (۷)سَلِیخمًا (۸)مَلِیخًا (۹)ملُقومًا (۱۰)قَیومًا بحق کٓھٰیٰعٓصٓ و بحق حٰمٓ عٓسٓقٓ واھیًا و اشراھیًا فَسَیَکْفِیْکَھُمُ اللّٰہُ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بحق لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

مال و جان کی حفاظت کے لئے

ان سبع اشکالوں کو جو ذیل میں نقش مثمن کی صورت میں دی گئی ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اگر اس نقش کو فریم میں لگا کر کسی گھر میں آویزاں کریں تو مال و جان کی حفاظت رہتی ہے اور شیاطین و جنات سے نیز جادو اور سحر کے حملوں سے حفاظت رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

⧖	و	ے	اااا	#	م	ااا	⧖
ااا	⧖	و	ے	اااا	#	م	ااا
م	ااا	⧖	و	ے	اااا	#	م
#	م	ااا	⧖	و	ے	اااا	#
اااا	#	م	ااا	⧖	و	ے	اااا
ے	اااا	#	م	ااا	⧖	و	ے
و	ے	اااا	#	م	ااا	⧖	و
⧖	و	ے	اااا	#	م	ااا	⧖

تسخیر عوام کے لئے

آٹھ روز تک بحالت روزہ اور بحالت خلوت اسم مبارک "اَلْوَالِیْ" کو چار ہزار نو سو مرتبہ پڑھیں اور نقش ذیل کو شرف آفتاب میں یا تثلیث سعدین میں لکھ کر اپنے پاس رکھیں۔ عمل ختم ہونے پر ایک ہزار مرتبہ روزانہ "الوالی" پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ درجۂ ولایت پر پہونچیں گے اور کل مخلوقات مسخر ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲۳	۱۱۲۷	۱۱۳۱	۱۱۱۷
۱۱۳۰	۱۱۱۸	۱۱۲۳	۱۱۲۸
۱۱۱۹	۱۱۳۳	۱۱۲۵	۱۱۲۲
۱۱۲۶	۱۱۲۱	۱۱۲۰	۱۱۳۲

تسخیر عالم کے لئے

نوچندی جمعرات کو نماز فجر کے بعد سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ ستر مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نقش ۲۷ لکھیں اور آٹے میں گولیاں بنا دریا میں ڈالیں یا کسی نہر یا بڑے تالاب میں بھی ڈال سکتے ہیں اور پہلے دن ۲۷ نقش کے علاوہ مزید پانچ نقش اور بھی لکھیں۔ ان میں سے ایک نقش بائیں ران کے نیچے روزانہ رکھا کریں اور دوسرا نقش کسی ہانڈی میں رکھیں اور روزانہ اس کے اوپر اس طرح جلتے ہوئے کوئلے ڈالیں کہ نقش کو آنچ پہنچتی رہے لیکن وہ جلے نہیں۔ تیسرا نقش شاہراہ عام پر جہاں سے لوگوں کا گذر ہوتا ہو دفن کر دیں۔ چوتھا نقش کسی دریا کے یا نہر کے کنارے دبا دیں۔ پانچواں نقش کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں۔

یہ عمل سات روز کا ہے۔ اگر خدانخواستہ سات دن میں تاثیر ظاہر نہ ہو تو مزید سات روز تک پھر اس عمل کو دوہرائیں۔ سات روز کے بعد جو نقش آگ میں تھا اس کو جلا دیں۔ اور جو نقش بائیں ران کے نیچے رکھا جاتا تھا اس کو اپنے سر پر پانچ منٹ تک رکھیں پھر اس کو اپنے دائیں بازو پر باندلیں۔ ۷۲ نقش روزانہ گولیاں بنا کر پانی میں ڈالتے ہیں۔ اگر ان کو خود ہی ڈالیں تو بہتر ہے۔ کوئی مجبوری ہو تو کسی اور سے بھی ڈلوا سکتے ہیں۔ انشاء اللہ سارا عالم مطیع اور فرماں بردار ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۷۸۳ع۷	۷۸۰ع۷	۸
۷۸۱ع۷	۷	۲	۷۸۲ع۷
۶	۷۷۸ع۷	۷۸۵ع۷	۳
۷۸۴ع۷	۴	۵	۷۷۹ع۷

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں ورنہ پھر ہری روشنائی سے لکھیں۔ نقش باوضو اور قبلہ رو ہو کر لکھیں۔

بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص فرار ہو گیا ہو تو مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں۔ انشاء اللہ ۷ روز کے اندر اندر واپس آجائے گا۔ اس نقش کی زکوٰۃ یہ ہے کہ چالیس نقش روزانہ چالیس دن تک لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں یا کسی نہر وغیرہ میں ڈالے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الله	علی	رجعه	لقادر
علی	رجعه	لقادر	الله
رجعه	لقادر	الله	نام مع والدہ
لقادر	رجعه	لقادر	بھاگنے کی تاریخ

دفع آسیب کے لئے

آسیب اور اثرات بد کو دفع کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈالیں اور ۷ روز تک ایک نقش کسی چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر بارش یا دریا کے پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ ۷ روز میں اثرات سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

قل	هو	الله	احد
الله	الصمد	لم	یلد
ولم	یولد	ولم	یکن
له	کفوًا	احد	یااللہ

محتاجی دور کرنے کے لئے

جو شخص غربت و افلاس کی وجہ سے محتاج ہو کر رہ گیا ہو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل نقش کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ لکھے اور روزانہ ۷۸۶ مرتبہ بسم اللہ پڑھے۔ اس عمل کو چالیس روز تک جاری رکھے۔ چالیس دن کے بعد ایک ہزار کے ایک ہزار ایک نقش لکھے جو نقش سب سے آخر میں لکھے اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ محتاجی دور ہوگی اور حق تعالیٰ اپنا فضل فرما کر اتنی دولت عطا کریں گے کہ مستغنی ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۹	۲۰۲	۱۹۹	۱۹۶
۲۰۰	۱۹۵	۱۹۰	۲۰۱
۱۹۴	۱۹۷	۲۰۴	۱۹۱
۲۰۳	۱۹۲	۱۹۳	۱۹۸

برائے معلومات

کسی بھی چیز کی معلومات کے لئے تخت پر سوئیں۔ مندرجہ ذیل نقش چار عدد لکھ کر تخت کے چاروں پاؤں کے نیچے دبا دیں۔ پھر مندرجہ ذیل عزیمت ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ اگر پہلی رات میں مقصد پورا نہ ہو تو دوسری رات میں اور پھر تیسری رات میں یہ عمل کریں۔ انشاء اللہ تیسری رات میں مقصد میں ضرور کامیابی مل جائے گی۔ تخت کے پاؤں میں دبانے والے نقش روزانہ صبح کو جلا دیں اور اگلے دن پھر نئے نقش لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

عزیمت یہ ہے: کالی چڑی بس بھری اتن فی امری

یہ عزیمت ۴۱ مرتبہ پڑھیں اس کے بعد ۳ مرتبہ یہ کہیں "اے ہمزاد اگر تو نے خواب میں مجھے آگاہ نہیں کیا تو قیامت کے دن میں تیرا دامن پکڑ لوں گا۔"

تسخیر ہمزاد کے لئے

یہ عمل ایک خاص راز ہے اور یہ عمل حضرت کاش البرنیؒ کی دریافت ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مندرجہ ذیل نقش چاند کی ۲۸ تاریخ میں ۴۱ عدد لکھے جائیں۔ یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھے جائیں۔ ان میں سے جو نقش سب سے بعد میں لکھیں اس کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ باقی نقوش احتیاط کے ساتھ رکھ لیں۔ جب نیا چاند طلوع ہو تو ایک نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے کہیں دفن کر دیں اور زمین میں دفن کرتے وقت یہ کہیں "ہمزاد یہ نقش پہن کر حاضر ہو جا۔"

چالیس نقش روزانہ صبح کو ۴۰ دن تک دفن کرتے رہیں اور روشانہ مذکورہ عبارت پڑھتے رہیں۔ پہلا نقش چاند نکلنے کے بعد پہلی تاریخ کو زمین میں دفن ہوگا، اس کے بعد ۴۰ دن تک اسی طرح نماز فجر کے بعد دفن کرتے رہیں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اندر اندر ہمزاد حاضر ہوگا۔ حسب سابق قول وقرار کریں۔ عہد وپیمان کا طریقہ کیا ہے یہ جاننے کے لئے ماہنامہ "طلسماتی دنیا" کا ہمزاد نمبر پڑھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بحق محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

بحق بدوح ہمزاد حاضر شو

بحق جبرائیل ومیکائیل واسرافیل

آسیب کو حاضر کرنے کے لئے

یہ عمل کسی بھی آسیب زدہ مریض پر آسیب کو حاضر کرنے کے لئے تیر بہدف ہے لیکن اس عمل میں تاثیر پیدا کرنے کے لئے عامل کو اس کی زکوۃ ادا کرنی چاہئے اور زکوۃ کا طریقہ یہ ہے کہ سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر اس کی زکوۃ نکالیں زکوۃ ۲۷ دن میں، ۱۷ دن میں یا ۷ دن میں ادا کی جاسکتی ہے۔ اگر ۲۷ دن میں ادا کرنی ہو تو روزانہ سلام قولا من رب رحیم ۴۶۲۹ مرتبہ پڑھیں اور آخری دن ۴۶۴۳ مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح سوا لاکھ کی تعداد پوری ہو جائے گی۔

اگر ۱۷ دن میں ادا کرنی ہو تو سلام قولا من رب رحیم روزانہ ۷۳۵۲ مرتبہ پڑھیں اور آخری دن ۷۳۶۸ مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح سوا لاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔

اگر ۷ دن میں زکوۃ ادا کرنی ہو تو روزانہ ۱۷۸۵۷ مرتبہ پڑھیں اور آخری دن ۱۷۸۵۸ مرتبہ پڑھیں۔ سوا لاکھ کی تعداد پوری ہوگی۔

روزانہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ زکوۃ کی ادائیگی کے بعد سلام قولا من رب رحیم روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

جس وقت مریض پر حاضری کرنی ہو مریض کو اپنے روبرو بٹھا کر سلام قولا من رب رحیم پڑھنا شروع کریں۔ انشاء اللہ ایک تسبیح پوری ہونے سے پہلے ہی آسیب بحکم خداوندی حاضر ہوگا اور عامل سے معافی مانگے گا۔ جب اس سے دوبارہ مریض کو پریشان نہ کرنے کا قول وقرار ہو جائے تو آسیب کو جانے کی اجازت دیں۔ جب تک عامل واپسی کی اجازت نہیں دے گا۔ آسیب واپس ہونے پر قادر نہیں ہو سکے گا۔

دوران زکوۃ ہر طرح کا گوشت، تمباکو والا پان اور بیڑی سگریٹ کا استعمال نہ کریں۔ دوران زکوۃ پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ ادا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد چالیس مرتبہ سلام قولا من رب رحیم پڑھیں۔ زکوۃ کی ادائیگی کے بعد صرف فجر کی نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھتے رہیں۔ حیرتناک عمل ہے۔ انشاء اللہ عامل کو کبھی شرمندگی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔

آسیب سے قول وقرار کے بعد یہ نقش کالی روشنائی سے لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ آئندہ کے لئے حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبٍّ رَحِیْم			
۲۸۹	۲۹۲	۱۳۷	۱۳۱
۱۳۶	۱۳۲	۲۸۸	۲۹۳
۱۳۳	۱۳۹	۲۹۰	۲۸۷
۲۹۱	۲۸۶	۱۳۴	۱۳۸

☆☆☆

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر: ایک

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد زندگی کسی بھی انسان کے لئے سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ یہی وہ عدد ہے جو ہر انسان کے لئے قدرت کا عطیہ ہوتا ہے اور اس میں تبدیلی کرنا ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً اگر نام کے اعداد انسان کی زندگی میں الجھنیں پیدا کر رہے ہوں۔ اور نام کے اعداد کی وجہ سے مشکلات صف بہ صف کھڑی ہوں تو انسان اپنے نام میں مناسب تبدیلی کر کے اپنے نام کے اعداد بدل سکتا ہے۔ چنانچہ تاریخ انسان گواہ ہے کہ اکثر لوگوں نے مشکلات اور نشیب و فراز سے پیچھا چھڑانے کے لئے اپنا نام تبدیل کیا ہے اور پھر ان کی زندگی میں متوقع انقلاب کی شروعات ہوئی ہے۔ کبھی کبھی نام کی تبدیلی اس بنا پر بھی ہوتی ہے کہ نام کے معانی اچھے نہیں ہوتے۔ ماں باپ خواہ مخواہ بھی ایسے نام اپنے بچوں کے لئے تجویز کر لیتے ہیں جو پر کشش بھی نہیں ہوتے اور ان کے معانی میں کوئی ندرت اور کوئی مٹھاس نہیں ہوتی۔ ایسے نام جن کے معانی معتبر نہ ہوں اور جو بولے جانے میں اچھے اور پر کشش نہ محسوس ہوتے ہوں عمر بھر انسان کو دکھ دیتے ہیں اور ایسا انسان جس کا نام اچھا نہ ہو خواہ مخواہ بھی دوستوں کی محفل میں نکو بنتا ہے اور شرمندگی سے دوچار ہوتا ہے۔ الفاظ کی خوبصورتی اور معانی کی گہرائی بھی نام میں بہت اہمیت رکھتی ہے کیونکہ نام کے حروف اور اس کے معانی انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں لیکن ماہرین اعداد کا دعویٰ یہ ہے کہ انسان کی زندگی پر نام کے حروف و معانی سے زیادہ نام کے اعداد اثر انداز ہوتے ہیں اس لئے دور اندیش لوگ اپنے بچوں کا نام ایسا رکھتے ہیں جو حروف کے اعتبار سے بھی اچھا ہو معانی کے اعتبار سے بھی خوبصورت ہو اور اس کے اعداد بھی بہتر ہوں۔ بہر کیف نام میں حالات سازگار نہ ہونے پر زندگی میں کسی بھی وقت تبدیلی کی جاسکتی ہے لیکن عدد زندگی ایک ایسا عدد ہے کہ جسے تبدیل کرنا ممکن نہیں ہے۔ عدد زندگی ایک قدرتی عطیہ ہے اس کو بدلنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ اسی لئے ماہرین اعداد کے نزدیک شخصیت کے عدد سے زیادہ زندگی کے عدد کی اہمیت ہے۔

عدد زندگی مجموئی تاریخ پیدائش کے باہمی جوڑ سے بنتا ہے اور بہر صورت اٹل ہوتا ہے شخصیت کے عدد کو زندگی کے عدد کے مطابق ڈھالا جاسکتا ہے لیکن زندگی کے عدد کو شخصیت کے عدد کے مطابق ڈھالنا ممکن نہیں ہے۔ ایک انسان زندگی کے کسی بھی موڑ پر اپنا نام بدل کر دوسرے عدد کے مزے لے سکتا ہے لیکن کوئی بھی انسان اپنی تاریخ پیدائش کے اعداد کو بدل دینے پر قادر نہیں ہے۔ وہ لوگ دور اندیش ہوتے ہیں جو اپنے بچوں کا نام رکھتے ہوئے ان کی زندگی کے عدد کو پیش نظر رکھتے ہیں اور ایسا نام تجویز کرتے ہیں جو زندگی کے عدد سے کسی بھی موڑ پر متصادم نہ ہو۔

عدد زندگی حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے۔ مثلاً کوئی شخص یکم رجنوری ۱۹۹۸ء میں پیدا ہوا ہے تو اس کا عدد زندگی اس طرح برآمد کریں گے۔

۸_۹_۹_۱+۱+۱=۲۹

۹+۲=۱۱

۱+۱=۲

معلوم ہوا کہ یکم جنوری ۱۹۹۸ء کو پیدا ہونے والے شخص کا عدد زندگی ۲ ہے جو ۱۱ سے بنا ہے۔ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ مفرد عدد کا مقام اپنی جگہ لیکن مرکب عدد بھی انسان پر اثر انداز ہوتا ہے جس طرح عدد شخصیت میں مرکب اعداد کی اپنی ایک اہمیت ہے اسی طرح تاریخ پیدائش سے ہونے والے عدد میں بھی مرکب اعداد اپنا ایک مقام رکھتے ہیں اور صاحب زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ آیئے اب ذرا یہ دیکھیں کہ عدد زندگی انسان پر کیا کیا اثرات مرتب کرتا ہے۔

عددِ زندگی ایک

خوبیاں: لیڈر، قائد، رہنما، خودمختار، غیرت مند، منصوبہ بندی کی صلاحیت، نئے پروجیکٹ شروع کرنے کی جرأت، بہادر۔

خامیاں: خوشامد پسند، مزاج میں تعلّی، نمود و نمائش کا مزاج، جنگجو۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہو وہ توانائی کے مالک ہوتے ہیں ان کے عزائم پختہ ہوتے ہیں اور یہ جاذب نظر ہوتے ہیں۔ یہ سوچنے کے بجائے عمل پر یقین رکھتے ہیں۔ اور انہیں اپنی قوت بازو پر یقین ہوتا ہے۔ یہ لوگ اپنی زندگی میں جو بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں حاصل کر ہی لیتے ہیں ان کو ان کے ارادوں سے ہٹانا آسان نہیں ہوتا۔ یہ سائڈ پر بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ کسی بھی

کامیابی کے لئے انتظار ان کے لئے شدید آزمائش ثابت ہوتا ہے یہ کسی بھی منزل کو پانے کے لئے مسلسل چلتے رہنے کے قائل ہوتے ہیں اور ان کے قدم ہمیشہ آگے کی طرف بڑھتے رہتے ہیں۔ آندھی طوفان کی پروا کئے بغیر یہ اپنی زندگی کا سفر جاری رکھتے ہیں اور ہمیشہ سرخروئی ان کا مقدر بنتی ہے۔

ایک عدد کے لوگ دانا، دوراندیش، صاحب شرافت، خوددار، غیرت مند، بہادر اور علم و ہنر میں بے مثال ہوتے ہیں اور سر اٹھا کر جینا پسند کرتے ہیں۔ ایسے لوگ بالعموم لمبی عمر پاتے ہیں اور ان کی تندرستی قابل رشک ہوتی ہے۔ جن کا عددِ زندگی ایک ہوتا ہے وہ لوگ فطرتاً نرم دل اور ہمدرد قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور اللہ کے بندوں کی مدد کر کے انہیں روحانی خوشی کا احساس ہوتا ہے یہ لوگ رشتوں کو نبھاتے ہیں اور اپنے خاندان والوں کی سرپرستی کر کے اپنے دل میں ایک انوکھی مسرت محسوس کرتے ہیں۔

ایک عدد والے لوگ صفائی ستھرائی کے قائل ہوتے ہیں۔ گندگی سے انہیں وحشت ہوتی ہے اور عمدہ اور نفیس لباس سادگی کے ساتھ ان کی کمزوری ہوتی ہے یہ لوگ فیشن پرستی سے کوسوں دور ہوتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگ مذہب پرست ہوتے ہیں اور اپنے آباؤ اجداد کی اقدار کو اہمیت دیتے ہیں۔ ان کی فطرت میں غصہ ہوتا ہے۔ ایک عدد کے لوگ اگر کسی بھی معاملے میں کوئی جنگ چھیڑتے ہیں تو پھر جب تک ہار یا جیت کا فیصلہ نہ ہو جائے یہ جنگ سے باز نہیں آتے۔ کھلی دشمنی اور کھلی دوستی ان کی فطرت کا حصہ ہوتا ہے یہ لوگ نفاق سے دور رہتے ہیں۔ ایک عدد کے لوگوں کی زندگی میں خطرات بہت آتے ہیں لیکن یہ لوگ ہمیشہ ثابت قدم رہتے ہیں۔ کسی بھی معاملے میں بزدلی یا پشت دکھانا ان کی فطرت نہیں ہوتی۔ راہ فرار کو یہ پسند نہیں کرتے۔ اور یہ خود بھی راہ فرار سے محفوظ ہی رہتے ہیں اور دوران جنگ عموماً سر کٹانے کو پسند کرتے ہیں سر جھکانا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا۔

ایک مفرد عدد ۱۹، اور ۲۸ مرکب اعداد سے بنتا ہے اور دونوں صورتوں میں اس کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔

دیکھئے ذیل میں دی گئی۔ ۲ تاریخ پیدائش میں ایک کا مفرد عدد طریقوں سے برآمد ہو رہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش، ۶ / مئی ۱۹۹۷ء۔

اس تاریخ پیدائش سے عددِ زندگی ایک برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۲۸ بنتا ہے۔ دیکھئے

۶
۵
۱۹۹۷
———
۲۰۰۸ ـــــ ۲۸ ـــــ مرکب عدد

(۲) تاریخ پیدائش۔ ۱۹/ اپریل ۱۹۴۹ء۔

اس تاریخ پیدائش سے بھی عددِ زندگی ایک برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۱۹ بنتا ہے۔ دیکھئے۔

۱۹
۴
۱۹۴۹
———
۱۹۷۲
۱
۹
۷
۲
———
۱۹

اندازہ کر لیں ۲۸ اور ۱۹ مرکب اعداد سے ۱۰ بن کر پھر ایک بنتا ہے۔ مفرد عدد یہاں ایک ہے لیکن مرکب عدد بدل جانے سے دونوں کی خصوصیت بدل جائے گی۔

ایک کا عدد اگر ۲۸ سے بنے گا تو خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ ایک غیر موافق عدد ہے۔ یہ عدد قانونی معاملات کے ذریعہ نقصان اٹھانے کی علامت ہے اور یہ عدد متنبہ کرتا ہے کہ دوسرے لوگوں پر بہت زیادہ اعتبار نہ کرو اور یہ عدد اس بات کی بھی فہمائش کرتا ہے کہ صرف ٹھوس منصوبوں ہی میں سرمایہ کاری کریں۔

اور اگر ایک کا عدد ۱۹ سے بنے تو خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ ایک مکمل ترین عدد ہے۔ جو کامیابی اور مقبولیت کا ضامن ہے۔ یہ عدد حامل عدد کو زبردست کامرانی اور توانائی عطا کرتا ہے اور اس کی مقبولیت اور محبوبیت سارے عالم میں ہوتی ہے۔ یہ عدد خوش حالی لاتا ہے اور اقتدار اعلیٰ سے بھی متمتع کرتا ہے۔ اس عدد کے لوگ جس طرف جاتے ہیں عزت وعظمت اور محبوبیت و مقبولیت ان کے ساتھ چلتی ہے۔ اگر کسی کا مرکب عدد ۱۹ ہو تو اس کو ضد، مطلب پرستی اور اکھڑپن سے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ یہ برائیاں حامل عدد کو نقصان پہنچاتی ہیں۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ اگر صرف تاریخ پیدائش اور مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہو تو حامل عدد کی شخصیت زبردست ہوگی اور اگر اس کے نام کا مفرد عدد بھی ایک ہی ہو اور اس کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے۔

دیکھئے مثال نمبر: ۲ میں ۱۹ / تاریخ پیدائش ہے۔ اور مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد بھی ۱۹ ہی بن رہا ہے۔

اگر نام اس طرح کا ہو کہ اس کے بھی ۱۹ ہی بن رہے ہوں تو ایسا نام حامل عدد کے لئے زبردست کامیابی کا ضامن بن جائے گا۔

تاریخ پیدائش میں ایک نکتہ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ اعداد کی تکرار کئی مختلف صورتیں پیدا کرتی ہے اور یہ تکرار بھی حامل عدد پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہو اور تاریخ پیدائش میں ایک عدد کی تکرار دوبار یا تین بار ہو تو حامل زبردست روحانی اور جسمانی توانائی کا مالک ہوتا ہے اور اگر ایک عدد کی تکرار چار مرتبہ ہو اور تاریخ پیدائش کے اعداد میں سات کا عدد شامل نہ ہو تو حامل عدد کو زبردست قسم کی کامیابی اور ترقی ملتی ہے۔

مثلاً اگر کسی کی تاریخ پیدائش یکم رجنوری ۱۹۹۱ء ہو تو صورت یہ بنے گی۔

۱
۱
۱۹۹۱

دیکھئے اس صورت میں ایک عدد کی تکرار چار بار ہو رہی ہے جو زبردست کامیابی، ترقی اور مقبولیت کی علامت ہے لیکن اگر کسی کی تاریخ پیدائش ۷ رجنوری ۱۹۹۱ء ہو تو اس میں ایک ۷ کا عدد موجود رہے گا جو کبھی کبھی رکاوٹیں پیدا کرے گا کیونکہ ۷ کا عدد ایک عدد کے لئے رکاوٹیں پیدا کرتا ہے۔ کسی بھی انسان کی زندگی کے حالات کا اندازہ کرنے کے لئے اس کے نام کے حروف اور اس کی مجموعی تاریخ کے اعداد کو پھیلا کر دیکھنا چاہئے۔ ہر انسان کی شخصیت اور اس کی قسمت اس کے اپنے نام اور اس کی اپنی تاریخ پیدائش ہی میں مضمر ہوتی ہے۔

کسی بھی شخص کے عدد زندگی سے اس کی مکمل تاریخ پیدائش میں آنے والے اعداد سے یا تو تقویت حاصل ہوتی ہے یا کمزوری۔ چنانچہ ایک ہی عدد کے حاملین تاریخ پیدائش کے اعداد بدل جانے سے مختلف قسمتوں کے مالک ہو جاتے ہیں اور ان کی زندگی ایک دوسرے سے مختلف ہو جاتی ہے۔

بنیادی طور پر اس چارٹ کو ذہن نشین رکھیں۔

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

اوپر ہم نے مکمل تاریخ پیدائش کی دو مثالیں دی تھیں۔ آیئے اب ان کا جائزہ لیں۔

پہلی تاریخ پیدائش ۶ رمئی ۱۹۹۷ء ہے۔ اگر ہم اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنتی ہے۔

	۶	۹۹
	۵	
۱		۷

اس تاریخ پیدائش میں ایک، ایک بار آیا ہے ۲، ۳، اور ۴ بالکل غائب ہیں اور ۸ بھی موجود نہیں ہے۔ ۵، ۶، ۷ ایک ایک بار آئے ہیں اور ۹ کا عدد تکرار کے ساتھ دوبار آیا ہے۔ اس انسان کی زندگی کا جائزہ ہم اس طرح لے سکتے ہیں اور جن شعبوں میں اعداد نہیں ملیں ان شعبوں کی کمی کو دور کرنا چاہئے تاکہ شخصیت کی تکمیل ہو سکے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جن خانوں میں اعداد ایک سے زائد بار ہوتے ہیں ان میں مخصوص قسم کے اوصاف بدرجہ کمال پہنچے ہوئے ہوتے ہیں اور خالی خانے ان خصوصیات کے عدم کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو حرف خانوں سے متعلق ہوں۔

مذکورہ چارٹ میں دوسرا خانہ خالی ہونے کا مطلب یہ ہے مذکورہ شخص میں حساسیت مفقود ہے اس شخص کو دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنے کے جذبے کو فوقیت دینی چاہئے اور اپنے دل کے اندر دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے کے جذبات کو ابھارنا چاہئے۔ اس شخص میں اظہار محبت کی بھی کمی ہے جو اس کیلئے مسلسل نقصان دہ ہے۔ یہ شخص بے وجہ کی شرم اور جھجک میں مبتلا ہے۔

تیسرا خانہ خالی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کے اندر مزاح کی حس نہیں ہے یہ حد سے زیادہ سنجیدہ ہے اور ملنساری سے دور ہے۔ چوتھا خانہ خالی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ صاحب عدد میں صبر وضبط کی کمی ہے اس کمی کو دور کرنے کی مشق کرنی چاہئے۔

آٹھواں خانہ خالی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ متعلقہ شخص میں جرأت کی کمی ہے اور اس کی توانائی متاثر ہے اس میں قیادت کی بھی صلاحیت نہیں ہے۔

دوسری مثال تاریخ پیدائش (۲) کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹۹
۱۱	۴۴	

یہ چارٹ زبردست کامیابی کی طرف اشارہ کرتا ہے کیونکہ ۱، ۴، ۹ ایک دوسرے سے ہم آہنگ اعداد ہیں اور یہ سب اعداد اپنے اپنے خانوں میں ایک سے زائد بار استعمال ہوئے ہیں۔

(باقی آئندہ)

علم النقوش

پانچویں قسط

حسن الہاشمی

نقش مسدس

نقش مسدس ۳۶ خانوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس نقش کے طبعی اعداد ۱۱۱ ہوتے ہیں اور اعداد طرح ۱۰۵ ہوتے ہیں گویا کہ کل اعداد میں سے ۱۰۵ وضع کرنے کے بعد حاصل تقسیم کو خانہ اول میں رکھ کر نقش کی چال چلیں گے تو نقش پر ہو جائے گا۔ اگر نقش میں کسر ہو یعنی۔

اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو خانہ ۳۱ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد دو بچیں تو خانہ ۲۵ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد تین بچیں تو خانہ ۱۹ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد چار بچیں تو خانہ ۱۳ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

اگر پانچ بچیں تو خانہ سات میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

مثال کے طور پر یالطیف کا نقش پر کرنا ہے۔

یالطیف کے کل اعداد ہیں ۱۲۹ اس میں سے ۱۰۵ گھٹائے تو باقی رہے ۲۴۔

۲۴ کو ۶ سے تقسیم کیا۔

۶)۲۴(۴
۲۴
×

باقی کچھ نہیں رہا اس لئے نقش میں کسر نہیں ہے۔ اب نقش کو اس طرح پر کریں گے۔ پہلے آپ نقش کی رفتار دیکھیں۔

۷۸۶

۱۲	۱۹	۳۰	۳۱	۱۸	۱
۱۳	۳۳	۱۱	۲	۲۸	۲۴
۲۹	۳	۱۴	۲۳	۱۰	۳۲
۴	۲۷	۱۵	۲۲	۳۴	۹
۱۷	۸	۳۵	۲۶	۵	۲۰
۳۶	۲۱	۶	۷	۱۶	۲۵

یالطیف کا نقش اس طرح پُر ہوگا۔

۷۸۶

۱۲۹	۱۵	۲۲	۳۳	۳۴	۲۱	۴
۱۲۹	۱۶	۳۶	۱۴	۵	۳۱	۲۷
۱۲۹	۳۲	۶	۱۷	۲۶	۱۳	۳۵
۱۲۹	۷	۳۰	۱۸	۲۵	۳۷	۱۲
۱۲۹	۴۰	۱۱	۳۸	۲۹	۸	۲۳
۱۲۹	۳۹	۲۳	۹	۱۰	۱۹	۲۸
	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹	۱۲۹

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۲۹ آرہی ہے جو نقش کے صحیح ہونے کی علامت ہے۔ اگلے صفحہ پر نقش مسدس کی ۱۴ چالیں دی جارہی ہیں۔ ان کو ذہن نشین کریں یہ چالیں مختلف نقوش میں مختلف تاثیر ظاہر کرتی ہیں۔ ان چالوں میں ہر چال اپنی ایک انفرادیت رکھتی ہے۔ اس لئے ہر چال کی اپنی ایک قدر و قیمت ہے۔

:(۱)

۷۸۶

۱۲	۱۹	۳۰	۳۱	۱۸	۱
۱۳	۳۳	۱۱	۲	۲۸	۲۴
۲۹	۳	۱۴	۲۳	۱۰	۳۲
۴	۲۷	۱۵	۲۲	۳۴	۹
۱۷	۸	۳۵	۲۶	۵	۲۰
۳۶	۲۱	۶	۷	۱۶	۲۵

(۲) ۷۸۶

۳۶	۳۰	۲۴	۱۳	۷	۱
۲۵	۱۹	۳	۳۵	۱۷	۱۲
۶	۱۰	۱۴	۲۱	۲۸	۳۲
۲۰	۲	۲۹	۱۱	۳۱	۱۸
۱۵	۳۴	۸	۲۷	۵	۲۲
۹	۱۶	۳۳	۴	۲۳	۲۶

(۳) ۷۸۶

۴	۳۴	۳۲	۳۰	۱۰	۱
۲	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۳۵
۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۲۸
۲۹	۱۳	۲۶	۱۹	۱۶	۸
۳۱	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۶
۳۶	۳	۵	۷	۲۷	۳۳

(۴) ۷۸۶

۶	۲	۲۸	۳۴	۳۶	۵
۳۰	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۷
۲۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۸
۱۰	۱۳	۲۶	۹	۱۶	۲۷
۴	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۳۳
۳۲	۳۵	۹	۳	۱	۳۱

(۵) ۷۸۶

۱۴	۲۰	۲۶	۱۰	۲۸	۱۳
۱۸	۵	۳۰	۳۵	۴	۱۹
۲۱	۳۱	۸	۱	۳۴	۱۶
۲۲	۲	۳۳	۳۲	۷	۱۵
۱۲	۳۶	۳	۶	۲۹	۲۵
۲۴	۱۷	۱۱	۲۷	۹	۲۳

(۶) ۷۸۶

۶	۲۸	۳۴	۳۶	۲	۵
۳۰	۱۸	۲۱	۲۴	۱۱	۷
۲۹	۲۳	۱۲	۱۷	۲۲	۸
۱۰	۱۳	۲۶	۱۹	۱۶	۲۷
۴	۲۰	۱۵	۱۴	۲۵	۳۳
۳۲	۹	۳	۱	۳۵	۳۱

(۷) ۷۸۶

۱۸	۷	۳۰	۱۹	۳۶	۱
۵	۳۲	۲۰	۲۹	۱۲	۱۳
۲۷	۲۲	۸	۱۷	۴	۳۵
۲۱	۲۸	۳۴	۳	۱۴	۱۱
۹	۱۶	۴	۳۳	۲۴	۲۵
۳۱	۶	۱۵	۱۰	۳۲	۲۶

(۸) ۷۸۶

۲۴	۲۳	۲۵	۲۸	۶	۵
۲۲	۲۱	۲۶	۲۷	۸	۷
۴	۱	۲۰	۱۹	۳۴	۳۳
۲	۳	۱۸	۱۷	۳۶	۳۵
۳۰	۳۲	۱۰	۱۱	۱۳	۱۵
۲۹	۳۱	۱۲	۹	۱۴	۱۶

(۹) ۷۸۶

۲۸	۱۷	۴	۹	۳۶	۲۵
۱۹	۱۸	۲۷	۳۴	۱۰	۳
۵	۸	۳۳	۲۸	۲۲	۱۵
۲۹	۳۲	۱۱	۲	۱۶	۲۱
۷	۶	۲۳	۱۴	۲۶	۳۵
۳۱	۳۰	۱۳	۲۴	۱	۱۲

۷۸۶ (۱۰)

۱	۳۵	۳۴	۵	۳۰	۶
۳۳	۱۱	۲۴	۲۱	۱۸	۴
۸	۲۲	۱۷	۱۲	۲۳	۲۹
۲۸	۱۶	۱۹	۲۶	۱۳	۹
۱۰	۲۵	۱۴	۱۵	۲۰	۲۷
۳۱	۲	۳	۳۲	۷	۳۶

۷۸۶ (۱۱)

۶	۸	۳۶	۳۳	۱۵	۱۳
۵	۷	۳۴	۳۵	۱۶	۱۴
۲۸	۲۶	۱۸	۲۰	۹	۱۰
۲۵	۲۷	۱۷	۱۹	۱۲	۱۱
۲۳	۲۱	۴	۱	۳۰	۳۲
۴	۲۲	۲	۳	۲۹	۳۱

۷۸۶ (۱۲)

۱	۳۴	۳۳	۳۲	۹	۲
۶	۱۱	۲۴	۲۱	۱۸	۳۱
۱۰	۲۲	۱۷	۱۲	۲۳	۲۷
۲۹	۱۶	۱۹	۲۶	۱۳	۸
۳۰	۲۵	۱۴	۱۵	۲۰	۷
۳۵	۳	۴	۵	۲۸	۳۶

۷۸۶ (۱۳)

۱	۳۳	۳۲	۳۰	۶	۹
۳۶	۴	۵	۷	۲۸	۳۱
۱۱	۲۳	۱۸	۲۲	۱۰	۲۷
۱۴	۲۶	۱۵	۱۹	۲۹	۸
۲۴	۱۲	۲۱	۱۷	۳۵	۲
۲۵	۱۳	۲۰	۱۶	۳	۳۴

۷۸۶ (۱۴)

۱	۳۵	۲۳	۲۲	۱۲	۱۸
۳۴	۳۰	۵	۱۰	۲۹	۳
۲۴	۱۱	۲۸	۳۱	۴	۱۳
۱۶	۲۷	۸	۷	۳۲	۲۱
۱۷	۶	۳۳	۲۶	۹	۲۰
۱۹	۲	۱۴	۱۵	۲۵	۳۶

نقش مسدس کی یہ چالیس وقتاً فوقتاً کام آئیں گی اور مختلف مثالوں سے ہرایک چال کا اہم مقصد الگ الگ سمجھائیں گے۔اس لئے قارئین ان چالوں کو نوٹ کرلیں یاذہن نشین کرلیں۔(باقی آئندہ)

حروف صوامت کا دوسرا اعدادی مراتبی کلمہ حلک ہے۔ یہ کلمہ ۳ حروف پر مشتمل ہے۔

اس کلمہ کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے	۳۷ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد شمسی کے حساب سے	۴۷۶ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد ملفوظی کے حساب سے	۱۲۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد عربی	۱۷۷۱ ہیں
اس کلمہ سے متعلق منازل قمری کے مجموعی اعداد	۱۲۶۶ ہیں
آیت کریمہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ کے اعداد	۸۶۴
	۴۵۳۴

اس کلمہ کا تعلق چاند کی منازل نثرہ طرفہ اور زہرہ سے ہے۔

اگر اس کلمہ کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو اس کو ۴۵۳۴ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ اگر اس کلمہ کی مدد سے کسی کے لئے نقش بنانا ہو تو طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ۴۵۳۴ جمع کریں اور اس میں مقصد کے اعداد بھی شامل کریں۔ پھر حسب قاعدہ نقش بنائیں۔ اگر نقش مثبت کام کے لئے ہو تو نقش کی رفتار منسوبی رکھیں اور اگر نقش منفی کام کے لئے ہو تو اس کی چال مقلوبی رکھیں۔

نقش طالب کے دائیں بازو پر بندھوائیں اور طالب کے نام اس کی والدہ کے نام کے اعداد میں ۴۵۳۴ جمع کر کے جو حاصل جمع ہو اس تعداد کے مطابق مندرجہ ذیل عزیمت چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں صرف تین دن تک۔ عزیمت یہ ہے۔

عزمت علیکم و اقسمت علیکم یا تنکفیلُ یا حَامِلُ یا اسماعیلُ یا طاطائیلُ یا حروزائیلُ یا کائیلُ و یاسروزائیلُ واجب عوشٍ جوشٍ وطوشٍ سامعاً بحق یا حمیدُ یا طاهرُ یا کافیُ۔

مثال

طالب نسیم احمد	۲۱۳
والدہ سعیدہ بیگم	۱۳۹
برائے ترقی	۹۱۴
سابقہ ٹوٹل	۴۵۳۴
حاصل جمع ۔ ۷	۵۸۰۰

حسب قاعدہ ۱۲ وضع کئے ۳ سے تقسیم کیا

```
       ۱۲
۳)۵۷۸۸(۱۹۲۹
   ۳
   ۲۷
   ۲۷
   ×
   ۸
   ۶
   ۲۸
   ۲۷
   ۱
```

حاصل تقسیم ۱۹۲۹ آیا اور ایک باقی رہا۔ نقش میں کسر ہے اس لئے ساتویں خانے میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

اور نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۹۳۴	۱۹۲۹	۱۹۳۷
۱۹۳۶	۱۹۳۳	۱۹۳۱
۱۹۳۰	۱۹۳۸	۱۹۳۲

دیکھ لیجئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۵۸۰۰ آئے گا اور نسیم احمد کو ترقی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھنا پڑے گا اور منزل نثرہ، منزل طرفہ اور منزل زہرہ میں ۵۸۰۰ مرتبہ حَلَک کا ورد کرنا پڑے گا۔ انشاءاللہ اس عمل کے بعد بہت جلد ترقی حاصل ہوگی۔

اگر کسی شخص کو تنزلی یعنی عہدے سے گرانے کے لئے عمل کرنا ہو تو اس کا طریقہ یہ ہے

نام مطلوب فیروز خاں ۳۰۳

نام والدہ نجمہ خاتون ۱۱۵۵

برائے تنزلی ۷۰۱

۲۱۵۹

سابقہ ٹوٹل ۴۵۳۴

کل ٹوٹل ۶۶۹۳

حسب قاعدہ ۱۲ وضع کئے

اس کے بعد ۳ سے تقسیم کیا

۳)۶۶۸۱(۲۲۲۷
۶
×۶
۶
×۸
۶
۲۱
۲۱
×

حاصل تقسیم ۲۲۲۷ آیا اور نقش چوں کہ منفی کام کے لئے ہے اس لئے اس نقش کو مقلوبی چال سے اس طرح بھرنا پڑے گا۔

۷۸۶

۲۲۳۴	۲۲۲۷	۲۲۳۲
۲۲۲۹	۲۲۳۱	۲۲۳۳
۲۲۳۰	۲۲۳۵	۲۲۲۸

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۶۶۹۳ آئے گی۔ جو شخص فیروز خان کو عہدے سے گرانا چاہتا ہے اس کو چاہئے کہ اس نقش کو کسی قبرستان میں دفن کردے اور چاند کی منازل میں کلمہ خطک ۶۶۹۳ مرتبہ پڑھا کرے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ جو کام مثبت ہوتے ہیں ان کے لئے عمل کرنے سے پہلے درود شریف پڑھیں اور منفی کام میں درود شریف نہ پڑھیں۔

(باقی آئندہ)

قدرتی نعمتیں

(۱) کیلشیم (calcium) جسم میں اس کی کمی سے ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں اور جسم میں کمزوری آجاتی ہے۔ کیلشیم بادام، شلغم، گوبھی، گیہوں، دودھ، لیموں، مولی اور سنگترے میں زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہے۔

(۲) لوہا (Iron) اس کی کمی سے خون کی حرکت کم ہوجاتی ہے اور کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں، یہ گیہوں، چنے، بادام، ساگ، کھجور، کشمش، پیاز، مولی اور پھلوں میں زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہے۔

(۳) سوڈیم (sodium) اس کے کم ہونے سے بدہضمی ہوجاتی ہے۔ یہ دودھ، شلجم، سیب، کشمش، گوبھی، گاجر، پیاز اور ٹماٹر وغیرہ میں زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہے۔

(۴) فاسفورس (phosphorus) اس کی کمی سے دماغ کمزور پڑجاتا ہے اور ہڈیاں کمزور ہوجاتی ہیں اور یہ گیہوں، مٹر، اخروٹ، بند گوبھی، سنترہ خربوزہ، سیب لوکی، پالک، مچھلی اور بیگن میں زیادہ ہوتی ہے۔

(۵) کلورین (chlorinc) اس کے کم ہونے سے جسم میں کئی طرح کی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں اور یہ ٹماٹر، پالک، دودھ، بند گوبھی، انڈے، کیلے، لیموں، ناریل اور گیہوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

(۶) آئیڈین (iodinc) اس کی کمی سے جسم میں گلٹیاں پڑجاتی ہیں اور خون خراب ہوجاتا ہے اور یہ بند گوبھی، اناناس، کیلا، سیب، ناشپاتی، گاجر، آلو اور پودینہ میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

(۷) سلفر (گندک) (suiphur) اس کی کمی سے کئی بیماریاں لگ جاتی ہیں، معدہ خراب ہوجاتا ہے اور یہ شلجم، پالک، گوبھی، مولی، پیاز، انڈے، مونگ پھلی، چنے، سنگترے اور مالٹے میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

(۸) میگنیشیم (magnesium) اس کی کمی سے خون خراب ہوجاتا ہے، سر چکراتا ہے اور کئی بیماریاں لگ جاتی ہیں اور یہ بادام، مونگ پھلی، ٹماٹر، پالک، کھجور، انجیر، کشمش، لیمو، گوبھی، سنگترے اور سیب میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

(۹) پوٹاشیم (potassium) اس کی کمی سے جلدی بیماریاں پیدا ہوجاتی ہیں اور معدہ خراب ہوجاتا ہے، سر چکراتا ہے اور یہ ٹماٹر، شلجم، پیاز، بند گوبھی، پھول گوبھی، لوبیا، دودھ، اناناس، آلو بخارا، لیموں، سنگترہ اور ناشپاتی میں زیادہ پایا جاتا ہے۔

قسط نمبر: ۸۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

عزازیل خاموش ہو گیا تو عارب نے کچھ کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی بیوسا نے بولنے میں پہل کی۔ "میرے بھائی! آقا عزازیل ٹھیک کہتے ہیں ان ملاحوں کو ممی کا تعاقب کرنے دیں تاکہ یہ تباہی اور بربادی کی کہانیاں واپس جاکر ممفس شہر کے اندر پھیلائیں۔ اس طرح آپ دیکھیں گے کہ ممفس شہر کے انسان مذکورہ اس شہر کی درودیوار بھی خوف وہراس سے لرز اٹھیں گے۔"

عزازیل نے بیوسا کی اس گفتگو کو غور سے سنا جب وہ خاموش ہوئی تو اس کی طرف تحسین آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے بیوسا! تو یقیناً عقل منداور رمز شناس لڑکی ہے۔"

عزازیل کی اس توصیفی گفتگو کے جواب میں بیوسا صرف مسکرا کر رہ گئی۔

پھر وہ خاموشی کے ساتھ ممی کے تعاقب میں لگ گئے تھے دوسری طرف ممی کا تعاقب کرنے والے ملاحوں نے دیکھا کہ سقارہ کے میدانوں میں داخل ہونے کے بعد وہ ممی زوسر کے اہرام کے اندر چلی گئی ہے تو وہ بھی واپس ممفس شہر کی طرف لوٹ گئے۔

****

مصر کی ملکہ دلوکہ اپنے تخت پر بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ ملاح اس کے سامنے پیش ہوئے۔ ایک ملاح نے ملکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے مقدس ملکہ! ہم آپ سے ایک مافوق الفطرت عفریت کے خلاف شکایت لے کر حاضر ہوئے ہیں۔ آج تھوڑی دیر قبل صبح کے وقت جب کہ مشرق کی طرف سورج طلوع ہو رہا تھا۔ ہم دریائے نیل کے کنارے کھڑے تھے اور ہمارے بہت سے ساتھی دریا کے اندر اپنی کشتیوں میں مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ اتنے میں سقارہ کے میدانوں کی طرف سے ایک ممی نمودار ہوئی اور دریائے نیل کے اندر وہ اس طرح آگے بڑھنے لگی، جس طرح کوئی عام آدمی خشکی پر چلتا ہے وہ ممی انتہائی خونخوار اور ہولناک تھی اس کی آنکھوں سے وحشت اور انتقام کے انگارے پھوٹ رہے تھے وہ آوارہ ہواؤں کے آتشی جھونکوں کی طرح دریا کے اندر کام کرنے والے ملاحوں کے حلقوم کاٹ کر ان کا خون پی لیا۔ ان کشتیوں کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا اور ان کے جالوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ اس تباہی کے موقع پر ہم دریائے نیل کے کنارے سے ہٹ کر قریبی مکانوں کی اوٹ میں ہو گئے تھے۔

ملاحوں کے خاتمے پر وہ ممی دریائے نیل سے دشمنی اور سقارہ کے میدانوں کی طرف چل دی۔ ہم سب نے بھی باہم مشورہ اور ہمت کر کے اس کا تعاقب کیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ سقارہ کے میدانوں کے اندر قدیم بادشاہ زوسر کے اہرام میں داخل ہو گئی۔ ہمارا خیال ہے کہ گزشتہ دنوں جن پجاریوں کے حلقوم کاٹے گئے تھے ان کا خون بھی پیا گیا تھا اور وہ بھی اس ممی کے باعث ہوا۔"

ذرا رک کر اور اپنے ہونٹوں پر زبان پھیرنے کے بعد وہ بوڑھا ملاح کہہ رہا تھا۔ "اے مقدس ملکہ اب یہ دوسرا واقعہ اس وقت رونما ہوا ہے جب دریائے نیل کے کنارے ہمارے علاوہ کوئی اور نہ تھا اور جن پجاریوں کو کاٹا اور اُدھیڑا گیا ہے وہ بھی دریائے نیل میں غرق ہو گئے ہیں قبل اس کے کہ ان دو وارداتوں کے بعد وہ ہولناک عفریت نما ممی مزید خونخوار کارروائیاں کرے ہم آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ اس کا سدِ باب کیا جائے، ورنہ ہمیں خدشہ ہے کہ نہ صرف اس ممی کے باعث ممفس کے اطراف اجاڑ ویران اور جنگل ہو کر رہ جائیں گے بلکہ خود ممفس شہر کے لوگ بھی اپنے گھروں کو چھوڑ کر دوسرے شہروں کا رخ کرنا شروع کر دیں گے اس طرح ممی کے باعث مصر کا مرکزی شہر اجاڑ ویرانوں اور قبرستان میں بدل کر رہ جائے گا۔"

ملاح کی گفتگو سن کر ملکہ دلوکہ کے چہرے پر غضب کی دیواریں تن گئی۔ چند لمحوں تک وہ گردن خم کیئے سوچتی رہی پھر اس نے لکڑی کی ننھی سی ہتھوڑی سنبھالی اور اپنے قریب لٹکتے ہوئے تانبے کی طشت پر ضرب لگادی۔

فوراً ہی ملکہ کا ایک محافظ اندر آیا اسے دیکھتے ہی ملکہ نے حکم دیا۔ "میرے محافظ دستے کو تیار کرو میں ابھی اور اسی وقت سقارہ کے میدانوں کا رخ کروں گی مصر کے سپہ سالار کے علاوہ میرے مشیروں کو بھی اطلاع کرو کہ وہ بھی میرے ساتھ وہاں چلیں گے۔"

ملکہ دلوکہ کا حکم سن کر محافظ باہر نکل گیا پھر ملکہ نے ملاحوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے عزیز شیر دل ملاحو! تم باہر بیٹھ کر انتظار کرو میں ابھی تھوڑی دیر تک تمہارے ساتھ روانہ کروں گی۔"

ملاح اپنے سرکو خم کرتے ہوئے اسکے کمرے سے باہر نکل گئے جب وہ کمرے سے نکل گئے تو ملکہ دلوکہ نے انتہائی کرب اور بے بسی سے خود کو مخاطب کیا۔

"کاش اس وقت تر ورہ زندہ ہوتی تو میں اس سے ہولناک حادثہ پر مشورہ کرتی یقیناوہ عظیم عورت اس ممی سے بچاؤ کی صورت ضرور نکال لیتی۔"

ملکہ دلوکہ کی گردن جھک گئی اور وہ گہری سوچوں میں کھو گئی۔ دروازہ کھلا اور مصری عساکر کا سالار اور پھر ملکہ دلوکہ کے مشیر اندر داخل ہوئے اپنے سالار اور مشیروں کے آنے پر ملکہ چونکی پہلے اس نے انہیں بیٹھنے کو کہا پھر انہیں مخاطب کیا۔"میں نے تمہیں ایک انتہائی ہولناک حادثے کا سدباب کرنے کے لئے طلب کیا ہے۔" اور اس کے ساتھ ہی ملکہ نے وہ ساری روداد انہیں کہہ سنائی جو ملاحوں نے اس سے کہی تھی۔ اس حادثے کے انکشاف پر مشیروں کے حواس بھی جاتے رہے تھے۔

ان میں سے ایک مشیر کو مخاطب کرتے ہوئے ملکہ نے تحکمانہ انداز میں کہا۔"ممفس شہر میں اس وقت جتنے بھی کوئی اعلیٰ پائے کا ساحر ہے اسے میرے پاس بلا کر لاؤ ان سے یہ واقعہ بھی بیان کرو جو کچھ ملاحوں نے کہا ہے اور ان پر یہ بھی واضح کردو کہ سب میرے ساتھ سقارہ کے میدانوں میں زوسر کے اہرام میں چلیں گے تاکہ اس ممی کا کھوج لگایا جائے جو تباہی و بربادی اور خونریزی کا باعث بن رہی ہے۔"

ملکہ کا حکم سن کر وہ مشیر کمرے سے باہر نکل گیا۔ تھوڑی دیر بعد ملکہ دلوکہ کے محل کے باہر اس کا محافظ دستے کے علاوہ ممفس شہر کے چند ساحر بھی جمع ہوگئے۔ ملکہ کا گھوڑا تیار کر کے اس کے کمرے کے سامنے کھڑا کر دیا گیا۔ ملکہ کو تیاری کی اطلاع دی گئی اور وہ اپنے مشیروں کے ساتھ سقارہ کے میدانوں کی طرف روانہ ہوگئی۔

مصر کے قدیم بادشاہ زوسر کے اہرام کے قریب جا کر ملکہ دلوکہ نے آگے بڑھنے کی ترتیب بدل دی۔ اس سے پہلے خود وہ سب سے آگے تھی لیکن اب اس نے ساحروں کو آگے آگے رکھا۔ ان کے پیچھے محافظ دستے کے ساتھ وہ خود تھی اور آخر میں اس کے مشیر تھے۔ اس حالت میں وہ زوسر کے اہرام کے سامنے جا کر اپنے گھوڑوں سے اتر کھڑے ہوئے۔

جونہی وہ سب زوسر کے اہرام میں داخل ہوئے انہیں ایسا محسوس ہونے لگا جیسے اہرام کے اندر ساز بجنے شروع ہوگئے ہوں۔ ان کی آوازوں سے وہ سب پریشان سے ہوگئے لیکن ہر کوئی اپنی پریشانی کو چھپاتا ہوا ملکہ کی معیت میں آگے بڑھ کر ممیوں کا جائزہ لینے لگا تھا لیکن اسی وقت ہر ایک کی حیرت بڑھتی چلی گئی جب وہ اس ممی کے قریب گئے جس پر عزازیل نے اپنے شیطانی کارکن مقرر کر رکھے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اس ممی کا تمام جسم ان کے دیکھتے ہی دیکھتے بیدار ہونے لگا ہے اس کی دو بولتی آنکھوں کے اندر آگ کے سے جوش مارنے والے خطرات ابھرنے لگے تھے۔ ملکہ دلوکہ اس کے دستے کے محافظ مشیروں اور وہاں کھڑے ساحروں کو احساس ہوا جیسے اس ممی کے اعضاء و جوارح اس کی رگوں اور پٹھوں کے اندر رعنائیاں ابھرنے لگی ہوں اور اس کی ہر چیز حرکت میں آرہی ہو۔ ممی کی ناک سے سرسراہٹ اور منہ سے ہولناک آوازیں نکلنا شروع ہوگئیں۔ جیسے ان گنت بھوکے اور خونخوار بھیڑیے ویران اور تاریک راتوں میں چیخ چلا اٹھے ہوں۔

یہ حالت دیکھ کر ملکہ دلوکہ یقیناً غش کھا کر زمین پر گر گئی ہوتی اگر اس کے ایک مشیر نے اس سہارا دے کر تھام نہ لیا ہوتا۔ ملکہ کے ساحروں نے بھی اپنی طرف سے انتہائی کوشش کی کہ وہ ممی کی اس کیفیت پر قابو پانے میں کامیاب ہوجائیں لیکن انہیں بری طرح ناکامی ہوئی۔ یک بارگی ممی حرکت میں آئی اور کسی درندے کی طرح وہ غراتی ہوئی ان کی طرف بڑھی۔ ملکہ دلوکہ اور اس کے ساتھی وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ گرتے پڑتے وہ اہرام سے باہر نکلے اور اپنے گھوڑوں پر سوار ہوکر ممفس شہر کی طرف روانہ ہوگئے۔

شہر میں داخل ہونے کے بعد ملکہ دلوکہ نہ اپنے گھوڑے کی باگیں کھینچتے ہوئے اسے روک لیا اور اپنی بدحواسی پر قابو پا کر اپنے ساحروں کو مخاطب کیا۔

"کیا تم مجھے بتا سکو گے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ ممی کی یہ خونخوار حالت کس نے کی ہے اور وہ کونسا طریقہ ہے جس سے اس کی خونخواری پر قابو پایا جاسکتا ہے اگر ان حادثات میں اضافہ ہوتا رہا تو مجھے صرف خدشہ ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ خوف و ہراس کے باعث ممفس شہر بہت جلد خالی ہوکر ویرانوں میں بدل جائیگا لہٰذا کوئی ایسا طریقہ سوچو کہ ہم اس ممی پر قابو پالیں۔ مجھے یوں محسوس ہونے لگا ہے جیسے یہ کوئی بہت بڑی مافوق الفطرت قوت ہے جس کا سامنا کرنا ہم میں سے کسی کے بس کا روگ نہیں ہے۔ تاہم میں تم لوگوں کو چند دن کی مہلت دیتی ہوں مجھے امید ہے کہ اس دوران تم باہم مشورہ کرکے اس ممی سے اور اس کی خونخواری سے بچنے کے لئے کوئی طریقہ ضرور سوچ نکالو گے۔"

ایک ساحر تعظیماً اپنے سر کو خم کیا پھر ملکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "زوسر کے اہرام کے اندر مصر کے قدیم ساحر امحوتپ نے ایک سحر ڈال رکھا تھا جو کوئی بھی اس اہرام کا رخ کرتا تھا وہ سحر ایک انتہائی ہولناک عفریت کی صورت میں اس کا تعاقب کر کے اس کا خاتمہ کر دیتا تھا۔ زوسر کے اہرام کی طرف جاتے ہوئے ہم اسی عفریت سے خوف زدہ تھے اور اس سے بچنے کے لئے اپنی ساری قوتوں کو حرکت میں لائے ہوئے تھے لیکن وہاں جا کر ہمیں حیرت ہوئی کہ امحوتپ کا وہ عفریت نما سحر ہمارے خلاف حرکت میں نہ آیا اس انکشاف سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی مافوق البشر اس سحر کو ختم کرنے کے بعد اہرام میں داخل ہوا ہے اور اسی نے اپنی بے انتہا قوتوں کو حرکت میں لا کر اس ممی کی یہ حالت کر دی ہے کہ وہ کسی زندہ عفریت کی طرح بستیوں اور خانقاہوں پر حملہ آور ہونا شروع

ہوگئی ہے۔ چنانچہ سب سے پہلے ہمیں یہ پتہ کرنا چاہئے کہ وہ کونسی قوت ہے جس نے اس ممی کی یہ حالت کی ہے۔"

ساحر کے خاموش ہونے پر ملکہ دلوکہ نے بے تابی سے پوچھا۔ "تو پھر یہ کون جان سکے گا کہ اس ممی کی یہ حالت کس نے کی ہے۔ کیا تم میں سے کوئی ایسا ہے جو اس کام پر عبور رکھتا ہو۔"

ایک بوڑھے ساحر نے ملکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اس خونخوار ممی کی اس کیفیت پر قابو پاسکے۔ میرے خیال میں صرف ایک آدمی ایسا ہے جو اس خونخوار ممی پر قابو پاسکتا ہے۔ اس جوان کا نام یوناف ہے۔ ممفس شہر کے شمال میں شوطار نام کا جو قدیم محل ہے وہ جوان کبھی اسی محل کے اندر آکر رہتا ہے۔ میں آپ پر یہ بھی واضح کردوں کہ شوطار محل پر بھی ایک طلسم ہے اور کوئی اس کے اندر داخل نہیں ہوسکتا۔ اگر کوئی ایسا کرے تو اسے اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑتے ہیں۔ بہت سے لوگوں نے کوشش کی لیکن ناکام رہے اور ان میں سے کچھ تو اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے۔ میرے خیال میں اسی یوناف نام کے جوان نے اپنے اس محل کے اندر طلسم ڈال رکھا ہے تاکہ اس کی غیر موجودگی میں کوئی اس کے محل میں داخل نہ ہو۔ اس لئے کہ وہ اکثر باہر ہی رہتا ہے۔"

بوڑھا ساحر ذرا رک کر پھر کہہ رہا تھا۔ "اے مقدس ملکہ اپنی اسی برس کی زندگی میں میں نے یوناف نام کے جوان کو دو مرتبہ دیکھا اور میں سمجھتا ہوں کہ میرے علاوہ کسی نے بھی اس جوان کو دو مرتبہ نہیں دیکھا ہوگا اور حیران کن بات یہ ہے میں نے اسے پہلی بار اس وقت دیکھا جب میری عمر بیس برس کے قریب تھی اور دوسری مرتبہ اس وقت دیکھا جب میری عمر پچھتر برس کے قریب۔ جس طرح جوان و توانا اسے میں نے اپنی بیس سال کی عمر میں دیکھا تھا جب میں نے اسے اس وقت دیکھا جب میری عمر پچھتر برس کی ہوچکی تھی۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ بھی کوئی مافوق الفطرت انسان ہے اور گزرتے ہوئے وقت کی تلخیاں اس کے جسم اور زندگی پر اثر انداز نہیں ہوسکتیں۔ میں وثوق کے ساتھ تو نہیں کہہ سکتا لیکن میرا اندازہ ہے کہ یہ جوان مافوق البشریت ہونے کے باعث برسوں سے زندہ ہے بلکہ اس جوان کے متعلق میں نے اپنے دادا سے سن رکھا تھا کہ شوطار مصر کے ایک قدیم بادشاہ کی لڑکی تھی اور اس کی شادی اسی نوجوان سے ہوئی تھی۔ یہ محل اسی شوطار لڑکی کے نام سے شوطار کا محل کہلاتا ہے اور اس نوجوان کی ملکیت میں ہے۔"

ملکہ نے پرامید آنکھوں سے بوڑھے ساحر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا "کیا وہ جوان جس کا نام تم نے یوناف بتایا ہے ان دنوں شوطار ہی کے محل میں رہ رہا ہے اگر ایسا ہے تو آؤ ہم سب سیدھے اس کی طرف چلتے ہیں اور اس سے التماس کرتے ہیں کہ وہ ممفس شہر اور اس کے گرد و نواح میں رہنے والوں کو اس خونخوار ممی کے عذاب سے نجات دے۔"

بوڑھے ساحر نے کہا۔ "افسوس وہ جوان ان دنوں یہاں نہیں ہے۔ کاش وہ یہاں ہوتا تو بڑی آسانی سے اس ممی پر قابو پایا جاسکتا تھا وہ کبھی کبھی اس محل میں آتا ہے۔ جانے کہاں اور کس سرزمین میں باقی وقت گزارتا ہے۔"

ملکہ دلوکہ نے انتہائی مایوسی سے کہا۔ "اے میرے عزیز ساحرا میں تمہارے ذمے یہ کام لگاتی ہوں کہ تم شوطار کے محل پر نگاہ رکھو اور جب تم یہ دیکھو کہ وہ نوجوان اس محل میں واپس آگیا ہے تو مجھے اطلاع کرنا میں اپنے محل سے نکل کر خود ہی اس کے پاس آؤں گی اور اس سے التماس کروں گی کہ وہ ممی کے خلاف اہل مصر کی مدد کرے تاہم اس دوران بے کار نہیں رہیں گے۔ تم سب بھی سوچ وبچار سے کام لو اور اس ممی پر قابو پانے کا کوئی حل تلاش کرو۔"

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

رات آدھی سے زیادہ جاچکی تھی۔ ئی شہر کے باہر یوناف اپنے خیمے کے اندر گہری نیند سویا ہوا تھا کہ ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا۔ یوناف چونک کر اٹھ بیٹھا۔

ابلیکا نے اپنی ترنم خیز اور کوہی ندی کی طرح گنگناتی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے یوناف میرے حبیب! نیکی کی راہ پر گامزن ہونے کے لئے اب تیرا اور میرا ایک اور امتحان اٹھ کھڑا ہوا ہے۔ مصر کے اندر ایک ایسی ابتلا وارد ہوئی ہے کہ ہم دونوں کو اس ئی شہر کی سمت سے کوچ کرکے مصر کی طرف جانا ہوگا اس لئے عزازیل نے وہاں ایک ہولناک کھیل کی ابتدا کررکھی ہے۔ جس پر صرف ہم دونوں ہی قابو پاسکتے ہیں لہٰذا اٹھو اور آج رات کی تاریکی میں مصر کا رخ کرو۔"

یوناف نے اپنی آنکھیں ملتے ہوئے کہا۔ "اے ابلیکا اب اس عزازیل اور اس کے حواریوں نے مصر کے اندر کیا فتنہ کھڑا کیا ہے۔"؟

ابلیکا کی مٹھاس بھری آواز بلند ہوئی۔ "عزازیل نے سقارہ کے میدانوں میں زوسر کے اہرام کے اندر امحوتپ نے جو طلسم ڈالا تھا اس کا خاتمہ کرکے اپنا طلسم ایک ممی میں ڈال دیا ہے اور اس پر اس نے اپنی کچھ شیطانی قوتیں مقرر کردی ہیں جو اس ممی کو حرکت میں لاتی ہیں۔ پہلا کام ممی نے یہ کیا کہ سقارہ کے میدانوں میں رع دیوتا کی خانقاہ کے پجاریوں کے حلقوم کاٹ دیئے اور ان کا خون پی گئی۔ دوسری واردات اس ممی نے یہ کی کہ صبح سویرے دریائے نیل کے اندر مچھلیاں پکڑنے والے ملاحوں کو نشانہ بنایا۔ انہیں کاٹا اور ان کا خون پیا۔ ان کی کشتیوں کو توڑ پھوڑا۔ ان کے جالوں کے ٹکڑے ٹکڑے کرکے رکھ دیا۔ مرنے والے ملاحوں کے ساتھیوں .. زمی کا زوسر کے اہرام تک تعاقب کیا اور پھر انہوں نے سارا ماجرہ مصر کی ملکہ دلوکہ کو کہہ سنایا اور اس سے مدد طلب کی۔ ان کی

فریاد پر مصر کی ملکہ دلوکہ حرکت میں آئی۔ اس نے محافظ دستے اپنے مشیروں اور ممفس شہر کے نامور ساحروں کے ساتھ زوسر کے اہرام کا رخ کیا۔ جب وہ اہرام میں داخل ہوئی تو ممی ان کے سامنے مختلف کیفیات بدلتی ہوئی ان پر حملہ آور ہوئی۔ لہٰذا ملکہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئی پھر ایک بوڑھے ساحر نے ملکہ کو بتایا کہ ایک جوان جس کا نام یوناف ہے کبھی کبھی شوطار محل میں آکر رہتا ہے وہی اس ممی پر قابو پا سکتا ہے۔ لہٰذا اے میرے حبیب اب نہ صرف مصر کی ملکہ دلوکہ بلکہ اس کے ساحر اور مشیر بھی اس انتظار میں ہیں کہ کب تم مصر کی سرزمین میں داخل ہو اور انہیں ممی کی خونخواری سے نجات دلاؤ۔"

یوناف ایک جست لگانے کے سے انداز میں اٹھ کھڑا ہوا اور ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "میں مصر کی ملکہ دلوکہ اور ان لوگوں کو مایوس نہیں کروں گا جو عزازیل کی شیطنت سے نجات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آؤ بدی کے سدباب اور نیکی کے فروغ کے لئے مصر کا رخ کریں کہ نیکی میرے خداوند کی خوشنودی ہے۔ آؤ ملکہ دلوکہ اور اس کے عوام کو اس خونخوار ممی سے نجات دیں ہماری اس کارگزاری سے ہمارا اللہ ضرور خوش اور مہربان ہوگا۔"

****

جس وقت یوناف ئی شہر سے مصر کی طرف کوچ کر رہا تھا اس سے تھوڑی دیر ہی پہلے رات کی ہولناکیوں میں عزازیل، عارب، بیوسا اور عبیطہ کے ہمراہ زوسر کے اہرام میں داخل ہوا اور اس خونخوار ممی کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے ساتھیوں کو مخاطب کیا۔

"ہم اس ممی کو دوبارہ حرکت میں لاکر مصر کے اندر تباہی اور بربادی کی ابتدا کر چکے ہیں۔ اب تک ابلیکا کو ان حالات کی خبر کر دینی چاہئے تھی۔ حیرت ہے کہ ایسے حالات رونما ہونے کے باوجود یوناف نے ابھی تک ادھر کا رخ نہیں کیا۔ میں چند دن اور انتظار کروں گا۔ اگر وہ پھر بھی اس طرف نہ آیا تو میں ان روحوں کو جن پر میں نے عبور حاصل کیا ہے یا اپنے آتشی کارکنوں کو روانہ کروں گا تاکہ وہ تلاش کریں اور مجھے آکر خبر دیں کہ روئے زمین پر یوناف نے کہاں قیام کیا ہوا ہے تاکہ اگر وہ ادھر نہیں آتا میں خود اس کے پاس پہنچ کر اسے اپنے انتقام اور عذاب کا نشانہ بناؤں۔ آؤ۔ آج کی رات پھر اس ممی کو حرکت میں لائیں اور اس کے ذریعہ تباہی اور خونخواری پھیلائیں اور وہ یہ کہ ممفس شہر کے جنوب میں مصر کی ملکہ دلوکہ اناج رکھنے کے لئے کچھ گودام بنوا رہی ہے، ان گوداموں کی تعمیر میں نہ صرف مزدوری کرنے کے لئے پیشہ ور لوگ حصہ لے رہے ہیں بلکہ وہ کسان بھی ان گوداموں کی تعمیر میں لگے ہوئے ہیں جو اپنے کھیتوں میں بیج ڈال کر فارغ ہو چکے ہیں۔ لہٰذا اے میرے دوستو! آؤ آج کی رات اس ممی کو تعمیر ہونے والے گوداموں پر وارد کریں۔ یہ ممی اگر وہاں سونے والے مزدوروں کی اکثریت کے گلے کاٹ کر ان کا خون پی جاتی ہے تو اس حادثے سے ممفس شہر میں ایک تہلکہ اور طوفان اٹھ کھڑا ہوگا۔ اس لئے کہ وہاں کام کرنے والے کارکنوں میں سے کچھ کو زندہ چھوڑ دیا جائے گا۔ جب وہ ملکہ دلوکہ کے پاس جاکر یہ فریاد کریں گے کہ کس طرح گوداموں پر کام کرنے والے کارکنوں کے حلقوم ممی نے کاٹ دیئے ہیں تو اس ہولناکی پر نہ صرف شہر میں لوگ بھی اس حادثے پر لرز اٹھیں گے اور یہی ہمارا مدعا ہے۔ لہٰذا اب آؤ ممی کو ممفس شہر کے ان جنوبی اور زیر تعمیر گوداموں کی طرف حرکت میں لائیں۔؟"

اچانک عزازیل اس طرح خاموش اور متوجہ ہوگیا جیسے وہ کسی کی بات سننے کی کوشش کر رہا ہو پھر وہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دوبارہ بولا۔ "اے میرے عزیزو! ہمارا مسئلہ حل ہوگیا ہے۔ ابھی ابھی میرے ایک کارکن نے آکر اطلاع دی ہے کہ یوناف ارض فلسطین سے نکل کر ممفس شہر پہنچ چکا ہے اور اگلے روز وہ مصر کی دلوکہ سے ملے گا کہ وہ اسے ممی کا خاتمہ کرنے کے لئے اپنی خدمات پیش کر سکے۔ لہٰذا آج کی رات ممی کو گوداموں پر وارد کرنے کے کام کو التوا میں ڈالا جاتا ہے۔ ہم اہرام کے اندر یوناف کا انتظار کریں گے۔ اس لئے کہ ملکہ دلوکہ سے ملنے اور اس سے ممی کے متعلق تفصیل جاننے کے بعد وہ ضرور ادھر کا رخ کرے گا اور جب وہ اس طرف آئے گا تو یاد رکھو! میں اہرام کو اس کا مدفن بنا کر رکھ دوں گا۔ یہ روحیں جو اس وقت میری گرفت میں ہیں۔ انہیں اہرام کی پشت پر متعین کر دوں گا۔ جب کہ میں تم لوگوں کے ساتھ ایک طرف ہٹ جاؤں گا۔ جب یوناف اہرام کے پاس آئے گا۔ سامنے کی طرف وہ خونخوار روحیں اس پر ٹوٹ پڑیں گی اس کے ساتھ ممی کو بھی حرکت میں لاکر اس پر چھوڑ دیا جائے اور پچھلی طرف سے ہم سب مل کر اس پر ٹوٹ پڑیں گے۔ یوناف کسی وقت بھی ادھر کا رخ کر سکتا ہے۔ لہٰذا آؤ ہم اپنی کمین گاہ میں بیٹھ جائیں۔" اسی وقت عزازیل نے دونوں روحوں کو اہرام کی پشت پر متعین کر دیا اور خود اپنے ساتھیوں کے ساتھ مغربی حصے کی طرف چلا گیا۔

****

دوسرے روز شام سے کچھ دیر پہلے ملکہ دلوکہ اپنا تاج شاہی پہنے تخت پر بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے نہ صرف اس کے مشیر بلکہ ممفس شہر کے قابل ترین ساحر بھی بیٹھے تھے۔ خونخوار ممی کی روک تھام کرنے سے متعلق گفتگو ہو رہی تھی کہ ایک محافظ اندر آیا اور تعظیماً جھکتے ہوئے ملکہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے مقدس ملکہ باہر ایک ایسا جوان آیا ہے جو اپنا نام یوناف بتاتا ہے وہ حملہ آور ہونے والی خونخوار ممی کے سلسلے میں آپ سے ملاقات کرنا چاہتا ہے۔"

ملکہ دلوکہ کے چہرے پر اطمینان اور خوشیوں کی لہر دوڑ گئی وہ تخت شاہی پر

ٹہلتی ہوئی بولی۔ "اے میرے محافظو! تم نے اس جوان کو باہر کیوں روکا ہے۔ اسے انتہائی احترام کے ساتھ اندر لاؤ کہ نہ صرف ہمیں بلکہ سب اہل مصر کو ایسے جوان کی ضرورت ہے۔"

ملکہ دلوکہ اپنے تخت سے اتری اور یوناف کا استقبال کرنے کے لئے دروازے کی طرف بڑھی۔ ملکہ کو ایسا کرتے دیکھ کر اس کا مشیر اور ساحر بھی اپنی اپنی جگہوں پر کھڑے ہوگئے۔ جونہی یوناف اس شاہی کمرے میں داخل ہوا، ملکہ دلوکہ نے آگے بڑھ کر اس کا استقبال کیا۔ "ہم سب کو یقیناً تیرا ہی انتظار تھا۔ قسم رع دیوتا کی تو خوب وقت پر آیا ہے۔ مجھے امید ہے کہ مصر میں اب مزید خونخواری نہ پھیل سکے گی۔"

ملکہ نے پہلے اپنے تخت کے قریب ہی ایک نشست پر یوناف کو بٹھایا اور پھر خود بھی تخت شاہی پر جلوہ افروز ہوگئی۔ "اے یوناف! میں لوگوں سے یہ تو سن چکی ہوں کہ تم ان گنت فوق البشر قوتوں کے مالک ہو۔ میں پہلے تمہیں یہ بتاتی ہوں کہ ان دنوں ممفس شہر اور اس کے نواحی علاقے کس تباہی اور بربادی کا سامنا کر رہے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ تم ہی وہ واحد شخص ہو جو اس خونریزی کی روک تھام کر سکتے ہو۔"

یوناف نے ملکہ دلوکہ کو جواب دیتے ہوئے کہا۔ "اے ملکہ اگر آپ مجھے سقارہ کے میدانوں میں زدسر کے اہرام سے نکل کر تباہی و بربادی پھیلانے والی ممی سے متعلق کچھ بتانا چاہتی ہو تو میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اس کی تفصیل میں پہلے ہی جانتا ہوں۔"

دلوکہ نے چونک کر پوچھا۔ "کیا تمہیں کسی نے اس ممی کے متعلق اطلاع کی ہے جو تم نے ادھر کا رخ کیا ہے۔"؟

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "میرے ساتھ ایک ایسی لطیف قوت ہے جو مجھے اطراف واکناف کے حالات اور واقعات سے آگاہ کرتی رہتی ہے۔ میں نے اسے اپنی زندگی کا مقصد بنا رکھا ہے کہ جہاں کہیں بھی عزازیل اور اس کے گماشتے بدی کے پھیلاؤ کا کام کرتے ہیں وہاں میں نیکی کے فروغ کے لئے پہنچ جاتا ہوں۔ یہ ممی مصر کے اندر خونریزی کا باعث بن رہی ہے۔ یہ کام بھی ابلیس اور اس کے گماشتے کر رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ میں بہت جلد مصر کو اس ہولناک ممی سے نجات دلا دوں گا۔ اگر آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو میں ابھی اور اسی وقت سقارہ کے میدانوں کا رخ کروں گا اور آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ زدسر کے اہرام میں داخل ہو کر میں اس خونخواری پھیلانے والی ممی کا خاتمہ کر کے رکھ دوں گا۔"

دلوکہ فوراً بول اٹھی۔ "اے یوناف! اگر تم آج ہی اس ممی کے خاتمہ کا فیصلہ کر چکے ہو تو مجھے اس پر کیونکر اعتراض ہوگا بلکہ تمہارا یہ فیصلہ تو میرے لئے اطمینان بخش اور خوشی کا باعث ہوگا۔ ہاں اگر تم آج ہی زدسر کے اہرام میں داخل ہونے کا فیصلہ کر چکے ہو تو مجھے بتاؤ کہ تم کس قدر محافظ اپنے ساتھ لے جانا پسند کرو گے تاکہ میں ان کا انتظام کر دوں۔" یوناف اپنی جگہ پر سے اٹھ کھڑا ہوا اور ملکہ سے کہا۔

"اے ملکہ میں اکیلا ہی اہرام کا رخ کروں گا آپ کی طرف سے مجھے کسی محافظ کی ضرورت نہیں۔ بس آپ اب مجھے اجازت دیں کہ میں زدسر کے اہرام کا رخ کر کے اپنے کام کی تکمیل کروں۔"

ملکہ دلوکہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ یوناف کی پیٹھ پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے اس نے جانے کی اجازت دی اور یوناف ملکہ دلوکہ کے اس شاہی کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے سے باہر نکل کر یوناف نے پکارا۔

"ابلیکا! ابلیکا تم کہاں ہو۔"؟

چند ہی ثانیوں بعد جب ابلیکا نے یوناف کی گردن پر اپنا ریشمی اور حریری لمس دیا تو یوناف نے اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ "اے میری حبیبہ! میں نے مصر کی ملکہ دلوکہ سے وعدہ کیا ہے کہ میں آج ہی زدسر کے اہرام میں داخل ہو کر اس خونخوار ممی کا خاتمہ کروں گا۔ اب تم کہو کہ تمہارا اس معاملے میں کیا مشورہ ہے۔"

ابلیکا نے اپنی مسکراتی اور خوشیوں کے رنگ بکھیرتی ہوئی آواز میں کہا۔ "میں تمہارے اس فیصلے سے مکمل طور پر اتفاق کرتی ہوں! چلو زدسر کے اہرام کا رخ کرو، میں تمہارے ساتھ ہوں اور مجھے امید ہے کہ ہم دونوں مل کر آج ہی اس ممی کا خاتمہ کر دیں گے۔"

ابلیکا کے اس جواب پر یوناف کے لبوں پر اور زیادہ گہری مسکراہٹ بکھر گئی۔ اس کے ساتھ ہی وہ بڑی تیزی سے زدسر کے اہرام کا رخ کرنے لگا جب کہ دور مغرب کی فضا گاہوں میں سورج اب غروب ہونے کو جھک رہا تھا۔

***

زدسر کے اہرام کی طرف جانے کے لئے یوناف ممفس شہر سے نکل کر جب سقارہ کے میدانوں میں داخل ہوا تو دور مغرب میں انجانی اور گمنام سرزمینوں کے اندر سورج غروب ہو رہا تھا۔ فضائیں سمندر کے نیلے گوگوں لبوں اور تیرگی کے صحراؤں کی طرح خاموش ہو گئی تھیں جس وقت وہ سقارہ کے میدانوں میں رع دیوتا کی خانقاہ کے پاس سے گزر رہا تھا تو ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیتے ہوئے سنجیدہ سی آواز میں کہا۔ "اے یوناف! اپنے بائیں ہاتھ جو تم عمارت دیکھتے ہو یہی رع دیوتا کی خانقاہ ہے۔ عزازیل نے اس خونخوار ممی کے ساتھ اپنی پہلی واردات اسی خانقاہ کے اندر کی تھی۔"

ابلیکا خاموش ہوئی تو یوناف نے کچھ سوچا پھر وہ بولا۔ "زدسر کے اہرام

کی طرف جاتے ہوئے میں اس خانقاہ کا ضرور جائزہ لوں گا تا کہ میں دیکھوں کہ اس خانقاہ کے اندر عزازیل نے ممی سے کیسی تباہی و بربادی پھیلائی تھی۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف بائیں ہاتھ مڑا اور رع دیوتا کی خانقاہ میں داخل ہوگیا جو اس وقت بالکل ویران اور اجاڑ دکھائی دے رہی تھی۔ جب وہ اس عمارت کے اندر آگیا تو اس نے دیکھا وہاں کوئی روشنی اور ہلچل نہ تھی۔ چاروں طرف تاریکیاں رقص کناں تھیں شاید ممی کے حادثے کے بعد لوگوں نے اس خانقاہ کی طرف آنا ترک کردیا تھا۔ رات کی تاریکی میں یوناف خانقاہ کے اندرونی حصے کے طرف بڑھا اس نے اپنی تلوار بے نیام کرتے ہوئے اس پر اپنا کوئی لاہوتی عمل کیا تو تلوار کی نوک کسی چھوٹی اور ہلکی صندلی مشعل کی طرح اندھیروں کے اندر روشنی کے نقوش بکھیرنے لگی تھی۔ یوناف نے دیکھا کہ وہاں جگہ جگہ فرش اور دیواروں پر انسانی خون کے دھبے تھے اور خانقاہ کے کمروں کے اندر ہڈیوں پر مشتمل انسانی پنجر پڑے ہوئے تھے ایک غمگین اور تأسفانہ جائزہ لیتے ہوئے یوناف اس خانقاہ سے نکلا اپنی تلوار اس نے پھر نیام میں کرلی تھی اور دوبارہ زوسر کے اہرام کی طرف بڑھنے لگا۔

یوناف جب زوسر کے اہرام کے سامنے آگیا تو رات کی تاریکی میں ڈوبے ہوئے اہرام اس کے سنسان ٹیلوں اور بنجر زمینوں جیسے اداس اور ویران لگ رہے تھے۔ چاروں طرف خاموشی اور سکوت بکھرا ہوا تھا گویا وہاں کی ہر چیز ازل کے اسرار اور ابد کے رازوں میں کھوئی ہوا ایک جگہ رک کر یوناف نے اہرام کا بغور جائزہ لیا اور اپنی تلوار پر دوبارہ اپنا لاہوتی عمل کیا جس سے تلوار کی نوک دوبارہ روشن ہوگئی اسی روشنی میں وہ آگے بڑھا۔

جونہی وہ زوسر کے اہرام میں داخل ہونے لگا چاروں طرف ایک شور اور طوفان اٹھ کھڑا ہوا۔ یوناف کو یوں لگا جیسے اندھیروں کے شناسا اور طوفانوں کے محرم رات کے اس سمندر میں جہنمی شراروں کی طرح اس کے خلاف حرکت میں آگئے ہوں۔

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر ایک تیز لمس دیا۔ ساتھ ہی اس کی خوف و ہراس میں ڈوبی تیز اور کپکپاتی آواز یوناف کے کانوں میں پڑی۔ "یوناف! یوناف میرے حبیب! فوراً سنبھل کر اپنے گرد حصار بنالو اس لئے اہرام کے اندر ہمارے دشمن پہلے ہی گھات لگائے بیٹھے تھے اور عزازیل اور اس کے ساتھی عارب، بیوسا اور عبیطہ کے علاوہ دو انتہائی خونخوار روحیں بھی ہم پر حملہ آور ہو رہی ہیں۔"

یوناف فوراً ہی تلوار کو حرکت میں لایا اور اسے زمین پر پھیرتے ہوئے فوراً اپنے گرد ایک حصار کھینچ لیا۔ یوناف کو محسوس ہو رہا تھا جیسے حصار کے باہر کئی طوفان اٹھ کھڑے ہوئے ہوں، کبھی کبھی جلتی بجھتی چنگاریوں کی صورت حصار کے باہر کچھ روشنیاں دکھائی دینے لگی تھیں۔

ابلیکا نے پھر یوناف کو مخاطب کیا۔ "اے میرے حبیب! عزازیل تمہارے خلاف برزخ کی دو انتہائی ہولناک روحوں کو لے کر آیا ہے میں انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہوں گی کہ کاش دشمن کی اس گھات سے میں تمہیں پہلے مطلع کر سکتی۔ کاش ان علاقوں کا میں پہلے ایک چکر لگا چکی ہوتی۔ اب عزازیل اپنی خونخوار روحوں کے ذریعہ مجھ پر قابو پانے کی کوشش کرے گا اور اے میرے حبیب! یہ تینوں مل کر مجھے اپنی گرفت میں لینے میں کامیاب بھی ہو سکتے ہیں جب کہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے علاوہ عارب، بیوسا اور عبیطہ کو تم پر چھوڑیگا۔"

یوناف نے اپنی تلوار لہراتے ہوئے بھرپور عزم کا اظہار کیا اور ابلیکا سے کہا۔ "اے میری عزیزہ تو حوصلہ رکھ تو ان حالات میں میری گردن سے علیحدہ مت ہونا۔ میرا رب جو رحیم اور رحمٰن ہے وہ قہار اور جبار بھی ہے اور مجھے امید ہے کہ ان ہولناک لمحوں کے اندر میرا رب بدی کی ان قوتوں کے سامنے مجھے بے بس اور بے یار و مددگار نہ چھوڑے گا۔ میرے رب نے چاہا تو ہم ان قوتوں کے سامنے کامیاب اور کامران رہیں گے۔ بس تو میری گردن سے علیحدہ نہ ہونا حالات کیسے بدتر اور دگرگوں کیوں نہ ہو جائیں۔ تم ایک تماشائی کی حیثیت سے یہ دیکھتی رہو کہ میں ان بدی کے گماشتوں کے چنگل سے تمہیں اور اپنے آپ کو کیسے بچا کر نکالتا ہوں۔"

ابلیکا نے کہا۔ "تیرے حفاظتی حصار کے اردگرد یہ جو جلتی بجھتی چنگاریوں کی صورت میں روشنیاں دکھائی دے رہی ہیں یہی وہ خونخوار روحیں ہیں جنہیں عزازیل نے اپنی گرفت میں کر کے تم پر وار کیا ہے لیکن میں خوش ہوں کہ تم نے ایسا حصار کھینچا ہے کہ روحیں اس کے اندر داخل نہیں ہو رہی ہیں۔"

ابلیکا کی ان باتوں کا جواب دینے کی بجائے یوناف فوراً حرکت میں آیا اور پہلے حصار کے باہر اس نے تین اور حصار اپنی تلوار سے کھینچ دیئے اس طرح حصار کے باہر جو بد روحیں چنگاریوں کی صورت میں منڈلا رہی تھیں وہ اور پیچھے ہٹ گئیں۔ ساتھ ہی یوناف نے ابلیکا کو مخاطب کیا۔

"اے میری عزیزہ پہلے والے حصار کے اردگرد میں نے تین حصار اور کھینچ دیئے ہیں تم دیکھتی ہو چنگاریوں کی صورت میں نمودار ہونے والی بد روحیں تینوں حصاروں سے بھی باہر جا لگی ہیں۔ یہ نئے حصار میں نے اس احتیاط کے ساتھ کھینچے ہیں کہ اگر عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ نمودار ہوا اور وہ میرا کوئی حصار توڑنے میں کامیاب ہو جائے تو بھی آگے بڑھ کر ہمیں نقصان نہ پہنچا سکے اس لئے کہ ایک حصار توڑنے کے بعد جب وہ دوسرے حصار کو توڑنے کے لئے آگے بڑھے گا تو اس وقت میں بھی اس کے خلاف حرکت میں آکر نیا حصار اپنے اطراف ڈال دوں گا۔ ہم اسی طرح شیطان کے شر سے محفوظ رہ سکیں گے مجھے امید ہے کہ تیرا رب جو ہر چیز پر قادر اور محیط ہے وہ ہمیں ان ویرانوں کے اندر ذلیل و رسوا نہ ہونے دے گا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

قیامت تک رحمتوں کا نزول

دلائل الخیرات میں ایک عجیب وغریب حقیقت درج ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے میرے اوپر بہ سبب تعظیم درود بھیجا تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک بازو مشرق میں اور دوسرا بازو مغرب میں ہوتا ہے۔ اس کے پاؤں ساتوں زمین کے بیچ میں ہوتے ہیں اور اس کی گردن عرش سے لگی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس فرشتے سے فرماتا ہے کہ اے فرشتے کہ رحمتیں نازل کر اس بندے کے اوپر جس نے از راہ تعظیم میرے محبوب پر درود بھیجا پھر وہ فرشتہ اس بندے پر قیامت تک رحمتیں نازل کرتا رہتا ہے۔

حضرت جبرائیل علیہ السلام کیسے اور کیوں پیدا ہوئے

حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ایک ہزار زبانیں اور چھ سو پر ہیں سر سے پاؤں تک زعفران جیسے بال ہیں، ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک آفتاب طلوع رہتا ہے، ہر ایک بال پر ایک ستارہ چمکتا ہے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہر روز دریائے نور میں ۳۶۰ مرتبہ غوطہ لگاتے ہیں، جب وہ غوطہ لگا کر نکلتے ہیں تو ہر پَر سے بے شمار قطرے ٹپکتے ہیں، ہر ایک قطرے سے اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ پیدا کرتے ہیں جو قیامت تک اللہ کے نام کی تسبیح کرتا رہے گا۔ ایک دن جبرائیلؑ نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کیا کہ اللہ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور مجھے کیا کرنا ہے، دس ہزار سال کے بعد ندا آئی کہ اے جبرائیلؑ! اور اس دن مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبرائیل ہے۔ میں نے جواب دیا، لَبَّیکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیک۔

اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ میری تقدیس بیان کرو، میں نے دس ہزار برس یہ کیا پھر حکم ہوا کہ میری بزرگی بیان کرو، دس ہزار سال تک میں ان کی بزرگی کا ذکر کرتا رہا۔ اس کے بعد مجھ پر انوار عرش ظاہر ہو گئے میں نے دیکھا کہ عرش کے کناروں پر یہ عبارت تحریر تھی۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

میں نے دریافت، اے مالک الملک، یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں۔

ارشاد ہوا کہ اے جبرائیل محمدؐ نہ ہوتے تو میں تجھے بھی پیدا نہ کرتا، بلکہ میں جنت پیدا کرتا نہ دوزخ اور نہ چاند اور ستارے۔ اس کے بعد ارشاد ہوا کہ اے جبرائیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو، چنانچہ میں دس ہزار سال تک درود پڑھتا رہا۔ اس کے بعد مجھے دوسری خدمات تفویض کی گئیں۔

شکستہ پروں والے فرشتے کا شفایاب ہونا

ایک بار حق تعالیٰ نے ایک فرشتے کو حکم دیا کہ فلاں شہر کو مسمار کر دو۔ جب فرشتہ وہاں پہنچا تو بچوں، عورتوں اور جانوروں کی گریہ وزاری کو دیکھ کر اللہ کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا اس وقت غضب خداوندی کی ایک آندھی چلی جس سے فرشتے کے پر ٹوٹ گئے اور وہ فرشتہ آسمان کی بلندیوں سے زمین کی پستیوں میں آگرا۔ ایک دن جبرائیل نے اس فرشتے کی حالت دیکھ کر افسوس کیا اور اللہ تعالیٰ سے اس کی بحالی کی دعا کی۔ ندا آئی، اے جبرائیل اس سے کہہ دو کہ میرے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے اس کی برکت سے اس کے پر ٹھیک ہو جائیں گے۔ چنانچہ جبرائیل نے اس فرشتے کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کی تاکید کی اور اس کی برکت سے اس کے پر ٹھیک ہو گئے

درود اور کیڑے کی روزی

ایک دن ابوجہل مسجد حرام کے دروازے پر بیٹھا ہوا تھا کہ پیغمبر علیہ السلام مسجد سے باہر تشریف لائے۔ ابوجہل نے اپنا ہاتھ آگے بڑھا کر کہا۔ اے محمدؐ! میری مٹھی میں کیا ہے؟ اگر آپ نے صحیح جواب دیا تو میں اپنے ساتھیوں سمیت آپؐ پر ایمان لے آؤں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تیرے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیا ہے جو ٹاٹ کے ٹکڑے میں لپٹی ہوئی ہے اس ڈبیا میں تین موتی رکھے ہوئے ہیں ان میں سے ایک موتی میں سوراخ ہے دوسرے موتی میں سوراخ نہیں ہے، تیسرے میں آدھا سوراخ ہے۔ اس ڈبیا میں ایک لعل بھی ہے اس لعل کے اندر ایک سرخ کیڑا ہے جس کے منہ میں ایک سبز پتہ ہے۔

ابوجہل نے کہا یہ تو سب ٹھیک ہے لیکن کیڑے اور سبز پتے کا کیسے پتہ چلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لعل توڑ دو خود بخود پتہ چل جائے گا۔ ابوجہل نے کہا کہ لعل کو کیسے توڑ دوں؟ میرا تو نقصان ہو جائے گا۔ قریب میں

کھڑے ایک صحابی بولے، تو لعل توڑ دے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بات درست ثابت نہ ہوئی تو میں تیرے لعل کی قیمت ادا کروں گا۔ ابوجہل نے یہ بات مان لی اور لعل توڑ دیا، حاضرین نے دیکھا کہ لعل کے اندر ایک کیڑا تھا اور اس کے منہ میں سبز پتہ تھا۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیڑے کو اپنے ہاتھ میں لے کر پوچھا تم کب سے اس لعل کے اندر ہو؟ کیڑے نے کہا مجھے معلوم نہیں، اللہ تعالیٰ مجھے روزانہ میری خوراک پہنچا دیتا ہے اور میری خوراک سبز پتہ ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا تیرا ذکر کیا ہے اس نے جواب دیا کہ مجھے ہر روز خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر دس مرتبہ درود بھیجنے کی تاکید کی گئی ہے اور اسی کی برکت سے مجھے روزی فراہم ہوتی ہے۔

ہمیشہ کی غذا

حضرت سلمان فارسیؓ راوی فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت علی کرم اللہ وجہہ جنگل سے گزر رہے تھے راستے میں ایک پرندے کو دیکھا اس سے دریافت کیا تم کتنے عرصے سے اس بیابان میں رہ رہے ہو۔ پرندے نے کہا ایک سو سال سے۔ حضرت علیؓ نے پوچھا تیرے کھانے پینے کا بندوبست کہاں سے ہوتا ہے، اس نے جواب دیا کہ جب مجھے بھوک لگتی ہے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتا ہوں تو میں سیر ہو جاتا ہوں اور جب مجھے پیاس لگتی ہے تو میں دشمنان رسول پر لعنت بھیجتا ہوں تو میری پیاس بجھ جاتی ہے۔

مولانا مرغوب الرحمٰن

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام پانچواں کھلا خط

آپ کے دورِ اہتمام میں باشندگانِ دیوبند کی کھلی ناقدری کی جارہی ہے۔ قاسمی خاندان کے ساتھ ساتھ خصوصی طور پر شیوخ برادری کے لوگ اور عمومی طور پر تمام اہلِ دیوبند آپ کے ظلم وستم کا ہدف بنے ہوئے ہیں اور آپ کے تیر ونشتر کی زد میں آرہے ہیں حالاں کہ دارالعلوم دیوبند کے ابتدائی دور میں جو قربانیاں خصوصاً شیوخ برادری کے لوگوں نے اور عموماً تمام باشندگانِ دیوبند نے دی تھیں ان کو فراموش نہیں کیا جاسکتا۔ مادرِ علمی اہلِ دیوبند کے احسانات تلے دبی ہے۔ لیکن آپ نے اہلِ دیوبند کو اچھوت قرار دے رکھا ہے۔ دراصل آپ اہلِ دیوبند سے ڈرتے ہیں کیوں کہ دارالعلوم دیوبند کی اچھی بری تاریخ سے یہ لوگ بخوبی واقف ہیں اور انہیں اندازہ ہے کہ تقوے کے تالاب میں کون کتنے پانی میں ہے۔ اہلِ دیوبند کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کس طرح دارالعلوم دیوبند میں گھسے اور آپ نے خاندانِ قاسمی کو ڈنڈا ڈولی کر کے کس طرح دارالعلوم سے باہر نکالا۔ آپ کو اس بات کا خوف رہتا ہے کہ یہ واقف لوگ کسی دن آپ کی مزاج پرسی نہ کر بیٹھیں اور تاریخ خود کو دہرانے پر مجبور نہ ہوجائے۔ اس انجانے خوف کو لے کر آپ ایسے لوگوں کو قریب نہیں پھٹکنے دیتے جو آپ کی اصلیت سے واقف ہیں اور جنہیں خبر ہے کہ یہ مادرِ علمی کس خاندان کی جدوجہد سے وجود پذیر ہوئی ہے اور اب اسے کن لوگوں نے یرغمال بنالیا ہے۔ وہ اہلِ دیوبند جنہوں نے دارالعلوم کی بنیاد میں اینٹ اور گارے کی جگہ اپنا خون پسینہ کھپایا تھا اپنی زمینیں اور جائیدادیں پیش کی تھیں وہ آج بھی دارالعلوم دیوبند کے ساتھ قابلِ قدر تعاون کرتے ہیں۔ دیوبند میں سو سے زائد مساجد ہیں اور ہر مسجد میں ایک امام اور ایک موذن ہوتا ہے ان کا کھانا دونوں وقت اہلِ دیوبند کی طرف سے ہوتا ہے اور نہ صرف کھانا بلکہ سو سے زیادہ طلباء کے قیام کی ذمہ داری یہ اہلِ دیوبند ہی ادا کرتے ہیں اور یہ ایک قابلِ قدر تعاون ہے جو بارہ مہینے باشندگانِ دیوبند کی طرف سے پیش کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب اہلِ دیوبند کو عزت دیتے تھے اور اس بات کا اعتراف کرتے تھے کہ اہلِ دیوبند دارالعلوم کے بہی خواہ ہیں اور انہوں نے ہر دور میں دارالعلوم دیوبند کی اعانت کی ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آپ کے دورِ اہتمام میں باشندگانِ دیوبند کی کھلی توہین وتذلیل کی جارہی ہے اور ان کے ساتھ قطعاً وہی برتاؤ کیا جارہا ہے جو ایک سوتیلی ماں اپنے سوتیلے بچوں کے ساتھ کرتی ہے۔

دنیا کے تمام ہوش مند مسلمان مسجد نبوی کے ساتھ ساتھ مدینہ منورہ کا بھی احترام کرتے ہیں اور بیت الحرام کے ساتھ ساتھ مکہ مکرمہ کو بھی عزت دیتے ہیں۔ لیکن آپ کی انتظامیہ کا حال یہ ہے کہ وہ دارالعلوم کو تو اہمیت دیتی ہے لیکن دیوبند کو نظر انداز کرتی ہے اور یہ ایک خلاف انسانیت بات ہے۔ کسی بھی جگہ کی مثال لے لیجئے۔ وہاں کی مقدس عمارتیں اپنی جگہ قابلِ احترام ہوتی ہیں لیکن وہ جگہ بھی باعث عزت مانی جاتی ہے جہاں یہ عمارتیں موجود ہوں۔ مثلاً ہریدوار میں "ہری" کا جو مندر ہے ہندوؤں کے نزدیک اصل تو وہی ہے لیکن اُس مندر کی وجہ سے ہندو پورے ہریدوار کو عزت دیتے ہیں اور پورے ہریدوار کو پوتر سمجھتے ہیں۔ ہندو صرف رام مندر کا احترام نہیں کرتے بلکہ وہ پورے ایودھیا کو مقدس ومحترم گردانتے ہیں۔ مولانا احمد رضا خاں کے ماننے والے صرف ان کے مزار کو مقدس نہیں سمجھتے بلکہ وہ بریلی کو بھی بریلی شریف کہتے ہیں۔ معاملہ کلیر کا ہو یا اجمیر کا، بات بنارس کی ہو یا تروپتی کی، ذکر مکے کا ہو یا مدینہ کا سبھی جگہ مقدس عمارتوں کے احترام کے ساتھ ساتھ ان مقامات کو بھی عزت دی جاتی ہے جہاں پر عمارتیں موجود ہوں۔ آپ بھی اسی دنیا کی مخلوق ہیں لیکن آپ کا حال یہ ہے کہ آپ دارالعلوم پر تو قبضہ کئے بیٹھے ہیں لیکن آپ اُس دیوبند کو ترچھی نظروں سے دیکھتے ہیں جس کی سرزمین مادرِ علمی کا بوجھ اپنے کاندھوں پر اٹھائے ہوئے ہے۔ آپ نے بظاہر دیوبند کو دارالعلوم سے کاٹ دیا ہے لیکن حقیقتاً دیوبند اور دارالعلوم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ان دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنے کے خواب دیکھنے والا اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آج بھی ساری دنیا میں جب کہ دارالعلوم دیوبند کے دو ٹکڑے ہوگئے ہیں اور مادرِ علمی دو حصوں میں بٹ گئی ہے اور آپ نے قاسمی برادری کو دو پاٹوں میں تقسیم کردیا ہے لیکن ساری دنیا آج بھی دارالعلوم کے مسلک کو وہ وقف دارالعلوم سے متعلق ہو یا سوسائٹی دارالعلوم سے "مسلک دیوبند" کا نام دیتی ہے۔ مسلک دارالعلوم دیوبند کا نام نہیں دیتی۔

دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کرنے کے پہلے دن سے آپ تاریخ کو بدل رہے ہیں۔ آپ آنے والی نسلوں کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ دارالعلوم آپ کی اپنی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ آپ آہستہ آہستہ دارالعلوم کو اسکے ماضی سے الگ کردینا

چاہتے ہیں اور یہ ایک ایسا ظلم ہے کہ جس پر جتنا بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ سے لے کر حضرت مولانا سالم صاحب تک اور اس کے بعد بھی مولانا سفیان قاسمی صاحب تک دارالعلوم دیوبند کی ایک تاریخ ہے۔ ایک مسلم تاریخ۔ ایک معتبر تاریخ ایک ناقابل فراموش تاریخ اور اس تاریخ کو بدل دینا آسان نہیں ہے۔ جو ظلم آپ کر رہے ہیں وہ ظلم تو کافر و مشرک بھی نہیں کرتے۔

ہندوستان پر ہندوؤں کی حکومت واقتدار کو ۵۰ سالوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے لال قلعہ کی در و دیوار کی حفاظت کی ہے۔ قطب مینار، تاج محل اور دیگر تاریخی عمارتوں کو توڑ پھوڑ سے محفوظ رکھا ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ لال قلعہ شاہ جہاں کی یادگار ہے۔ اسی طرح قطب مینار اور تاج محل، وغیرہ مسلم حکمرانوں کی بادشاہت کا آئینہ دار ہیں۔ ہندوؤں نے اس ملک میں اپنے اقتدار کے بعد بے شمار عمارتیں بنائیں لیکن ان عمارتوں کو نہیں توڑا کیوں کہ یہ عمارتیں کسی کی محنت، کسی کی محبت، کسی کے خلوص اور کسی کی عزت وعظمت کی یادگار ہیں اور آپ کا حال یہ ہے کہ آپ جب سے دارالعلوم دیوبند پر قابض ہوئے ہیں آپ نے دارالعلوم کو، اس کے بانیوں سے کاٹ کر رکھ دیا ہے۔ آپ چن چن کر اور گن گن کر ہر اُس عمارت کو مسمار کر رہے ہیں جو بانیوں کی اور بڑوں کی یاد دلاتی ہے۔ آپ آنے والی نسلوں کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ یہ مادر علمی آپ کی پیدا کردہ ہے۔ آپ ہر اُس نشان کو ختم کر دینا چاہتے ہیں جو خاندانِ قاسمی کی علامت بنا ہوا تھا اور توڑ پھوڑ کرتے وقت آپ کے دل میں درد اس لئے نہیں ہوتا کہ آپ اپنی محنت کی کمائی سے یہ سب کچھ نہیں کر رہے ہیں۔ دینے والے دارالعلوم کو دے رہے ہیں اور آپ انتہائی بے دردی کے ساتھ اس رقم کو غیر ضروری کاموں میں لگا رہے ہیں محض اس لئے تاکہ آپ کی تاریخ بنے اور بزرگوں کی تاریخ ختم ہو جائے لیکن آپ کچھ کر لیں کتنے ہی پاپڑ بیل لیں، کتنے ہی بلڈوزر چلالیں آپ قاسمیت کو دارالعلوم سے جدا نہیں کر سکتے۔ یہ کرامت ہے حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کی کہ دونوں دارالعلوم ان ہی کے خلوص کے نتیجہ ہیں اور ان کے فارغین خود کو قاسمی کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ کوئی خود کو عابدی نہیں کہتا، کوئی مدنی نہیں کہتا، کوئی مرغوبی کہنے کی غلطی نہیں کرتا۔

عالی جناب! تاریخ صرف عمارتوں سے نہیں بنتی۔ تاریخ سوچ وفکر سے بنتی ہے۔ نقطۂ نظر سے بنتی ہے۔ زاویۂ جدوجہد سے بنتی ہے اور عمارت کوئی بھی ہو اس کا روحانی تعلق اپنی بنیادوں سے ہوتا ہے۔ آپ سارا دارالعلوم توڑ دیں لیکن آپ خاندان قاسمی کی خوبو کو دارالعلوم سے الگ نہیں کر سکتے۔

کسی بھی خوشبو اور کسی بھی رنگ کو اس کے پھول سے الگ کر دینا اگر ممکن نہیں ہے تو پھر یہ بات بھی ممکن نہیں ہے کہ آپ دارالعلوم دیوبند سے قاسمیت کو الگ کر دیں۔ دارالعلوم اگر ایک پھول ہے تو قاسمیت اس کی خوشبو ہے۔ دارالعلوم اگر ایک ماں ہے تو قاسمیت اس کی ممتا ہے۔ ماں کو ممتا سے الگ کرنے کے خواب وہی لوگ دیکھ سکتے ہیں جو نہ ماں کے مفہوم سے واقف ہوں نہ ممتا کے۔

آپ چلالیں کتنے بلڈوزر چلا سکتے ہیں۔ اپنے جو بھی ارمان ہوں وہ آپ نکال لیں لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اس دنیا میں جب تک دارالعلوم کا وجود ہے تب تک خاندانِ قاسمی کو فراموش کر دینا ممکن نہیں ہے۔ آپ کے مرنے کے بعد لوگ آپ کو یاد نہیں کریں گے اور صدیاں گذرنے کے بعد بھی حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ اور بانی دارالعلوم حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کی یاد آتی رہے گی اور ہر طالب علم خود کو قاسمی ہی کہلاتا رہے گا۔ مرنے کے بعد آپ کل کی بات بن جائیں گے اور خاندانِ قاسمی صدیاں گذرنے کے بعد بھی آج کی بات رہے گا۔

بقول شاعر ؏

روش دہر کا ہر نقش ہٹا رے گا مجھے
یہ نہ سمجھو کہ مجھی تک مرا افسانہ ہے

حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحبؒ کے عہد اقتدار میں مجلس شوریٰ کے لئے ایسے لوگوں کا انتخاب کیا جاتا تھا جو مشاہیر امت میں شامل ہوں۔ جن میں لکھنے کی بھی صلاحیت ہو جو قادر الکلام بھی ہوں۔ جو دارالعلوم دیوبند کی عظمت کو، اس کے مسلک کو صحیح ثابت کرنے کے لئے گھنٹوں تقریر کر سکتے ہوں اور جو شرمِ دنیا اور خوفِ آخرت کا اثاثہ اپنے ساتھ رکھتے ہوں لیکن آپ کے دور اہتمام میں چن چن کر ایسے ممبران کا انتخاب کیا جا رہا ہے جو یا تو حاضر نہ ہو سکیں اور اگر حاضر ہو جائیں تو لب کشائی نہ کر سکیں۔ حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دور میں اعتراضات اس لئے ہوتے تھے کہ مجلس شوریٰ کے ممبران میں جرأت ہوتی تھی۔ وہ کسی بھی غلطی کو دیکھ کر چپ نہیں رہتے تھے انہیں خوف خدا تھا۔ وہ دارالعلوم دیوبند سے وابستگی کو ضروری نہیں سمجھتے تھے اس لئے بروقت کہنا برملا کہہ دینا ان کی خصوصیت تھی۔ وہ سچ بولتے وقت اس بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے کہ مہتمم صاحب کے چہرے پر کتنی سلوٹیں ابھر رہی ہیں اور آنکھوں سے خون ٹپک رہا ہے یا پانی؟ انہیں تو ہر حال میں دارالعلوم دیوبند کے وقار اور اپنی آخرت کی فکر تھی۔ لیکن اب آپ ڈھونڈ ڈھونڈ کر ایسے ممبران منتخب کر رہے ہیں جو اولاً تو آتے ہی نہیں اور اگر توفیق خداوندی سے آجاتے ہیں تو نشستند وخوردند وبرخاستند کے تحت آتے ہیں۔ کھاتے پیتے ہیں کچھ باتیں کرتے ہیں اور رخصت ہو جاتے ہیں۔ ملازمین کے گلے شکوے، ان کی فریادیں اپنا سا منہ لے کر رہ جاتی ہیں اور مجلس شوریٰ ایک سال کے

لئے ملازمین کو روتا بلکتا چھوڑ کر چلی جاتی ہے۔ اور بے چارے طلباء اور متعلقین یہ کہہ کر رہ جاتے ہیں وہ آئے بھی اور چلے بھی گئے اور ختم فسانہ ہو گیا۔ سال بھر تک مجلس شوریٰ کا انتظار ہوتا ہے۔ مجلس شوریٰ آتی ہے اور ہر بات کی تائید کر کے چلی جاتی ہے۔

پچھلے دنوں دارالعلوم دیوبند میں سات ارکان کی جگہ خالی تھی اور اُن میں سے دو ممبران دستور اساسی کی مجبوری کی وجہ سے ایسے منتخب کرنے تھے جو باشندگانِ دیوبند میں سے ہوں۔ آپ نے آناً فاناً ساتوں ممبران کی جگہ پُر کر دی اور ان میں سے حضرت مولانا طلحہ صاحب مدظلہ العالی کو بھی ممبر منتخب کر لیا۔ مولانا طلحہ صاحب کی بزرگی میں کوئی شک نہیں۔ بے شک وہ ایک بزرگ کے بیٹے ہیں اور خود بھی بزرگ ہیں لیکن محترم بزرگی اپنی جگہ ہے اور مشورے کی اہمیت اپنی جگہ ہے۔ دارالعلوم جیسے عظیم الشان ادارے میں ایسے لوگوں کو ممبر منتخب کرنا جو تنقید و تعریض کرنے کی صلاحیت نہ رکھتے ہوں یا ازراہِ شرافت و تقویٰ کسی کی برائی بیان کرنے کی ہمت نہ کرتے ہوں محض ایک دکھاوا ہے اور ساری امت کو بیوقوف بنانا ہے۔ مولانا طلحہ صاحب جیسے بزرگوں سے دعائیں لینی چاہئیں نہ کہ مشورے۔ دارالعلوم دیوبند کو فرقہ پرست لوگ شک کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں اور مسلسل کچھ الزامات کی جگالی کر رہے ہیں۔ ایسے عالم میں مولانا طلحہ صاحب کیا مشورہ دیں گے؟ کیا انہیں فرقہ پرستوں کی تاریخ ازبر ہے؟ کیا وہ جانتے ہیں کہ سیاست کتنی گندی ہو چکی ہے؟ اور داڑھی والوں کو موردِ الزام ٹھہرانے والوں کی خباثتوں کا جغرافیہ کیا ہے؟ کیا مولانا طلحہ صاحب جیسے بزرگ کسی مہتمم کی کسی غلطی کو غلطی کہنے کی جسارت کر سکتے ہیں؟

آپ نے دیوبند کی خانہ پری کرنے کے لئے حضرت مولانا سید خلیل حسین میاں صاحب کو بھی ممبر منتخب کیا ہے۔ یہ بھی صرف ایک دکھاوا ہے تاکہ دیوبندیوں کی منہ بھرائی ہو جائے جب کہ آپ جانتے ہیں کہ مولانا سید خلیل میاں صاحب دیوبند میں صرف تبرکاً آتے ہیں وہ تو عرصہ سے مدینہ میں مقیم ہو چکے ہیں جو بزرگ دیوبند آتے ہی نہ ہوں، جن کی سکونت مدینہ منورہ میں ہو وہ اہلِ دیوبند کی نمائندگی کیسے کر لیں گے؟ اور وہ بھی بزرگ ہیں اور بزرگ لوگ اعتراض نہیں کیا کرتے وہ تو ازراہِ مزاج اٰمنّا وَ صَدّقنَا ہی کہتے ہیں۔ وہ کسی بات پر روک ٹوک کیوں کریں گے۔ بزرگوں کا مزاج تو چشم پوشی کرنا ہوتا ہے اور چشم پوشی سے نظام نہیں چلتے اور انتظام میں پھیلی ہوئی خرابیاں بھی رفع نہیں ہوتیں۔ مولانا سید خلیل صاحب مدظلہ العالی کا تو کسی میٹنگ میں آنا امرِ محال ہے۔ وہ دارالعلوم کی خاطر مدینہ کی بابرکت فضا کو کیوں چھوڑ دیں گے؟ پھر ایسی شخصیت کو مجلس شوریٰ کا ممبر منتخب کرنے پر دارالعلوم کا کیا فائدہ ہے؟ اور اس میں اہل دیوبند کی کیا بھلائی ہے؟ کیا اس سادہ لوح امت کو مطمئن کرنے کے لئے ممبران منتخب کئے جا رہے ہیں۔ کیا مشورے کرنا اصل مقصد نہیں ہے؟ کیا آپ متعلقین دارالعلوم کو کھلونے تقسیم کر رہے ہیں؟ تقوے اور پرہیزگاری کا تقاضہ تو یہ ہے کہ مجلس شوریٰ میں ایسے لوگوں کا انتخاب کریں جو غلط کو غلط کہنے کی جرأت کر سکیں جو بروقت اور برملا رہنمائی کر سکیں اور آپ کی ناراضگیوں کی پرواہ نہ کریں جو حاضر ہی نہ ہوں یا پھر ہاں میں ہاں ملائیں یا تکلف اور بے جا ظرف داریوں سے کام لیں تو ایسے ممبران رکھنے یا نہ رکھنے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ ۲۱ ممبران تو صرف خانہ پُری کے لئے ہیں اور بے شک خانہ پوری آپ نے کر دی ہے۔ مجلس شوریٰ کے انتخاب کا طریقہ قطعاً غیر شرعی اور غیر اسلامی ہے۔ جب مجلس شوریٰ کے سامنے آپ خود جواب دہ ہیں تو آپ کو مجلس کے ممبران منتخب کرنے کا حق نہیں ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ ملازمین یا چندہ دہندگان ممبران کا انتخاب کریں۔ جس ممبر کو آپ خود منتخب کر رہے ہیں آپ تو اس کے محسن ہیں۔ وہ تو آپ کے احسان تلے دبا ہوا ہے۔ وہ آپ کے خلاف زبان کیوں کھولے گا اسے آپ کی غلطیاں کیوں نظر آئیں گی اور اگر نظر آ بھی گئیں تو وہ اعتراض کر کے کیوں آپ کو ناراض کرے گا؟

عالی جناب! آپ بزرگوں کی امانت کے امین بنے ہوئے ہیں دنیا والوں کو تو ایسے ممبران کی تعداد پوری کر کے آپ مطمئن کر سکتے ہیں لیکن میدانِ حشر میں جب داورِ حشر کے سامنے اعمال نامے پیش ہوں گے۔ جب نیت، سوچ و فکر، رجحانات اور خیالات پر بھی پکڑ ہوگی تب کیا ہوگا؟ دارالعلوم دیوبند ایک ایسا ادارہ ہے اگر یہاں کا انتظام درست ہو اور مجلس شوریٰ کے ممبران ہوش مند، فکر مند اور صاحب تقویٰ ہوں تو اس ادارے کے ذریعہ پوری دنیا میں اسلام کی تبلیغ بہت آسانی سے ہو سکتی ہے اور بہت آسانی سے ہم ساری دنیا کو اسلام کی حقانیت کا قائل کر سکتے ہیں۔ لیکن افسوس آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند سوچ و فکر کے اعتبار سے صرف ایک مکتب بن کر رہ گیا ہے۔ جس دارالعلوم دیوبند کے بڑوں نے اس ملک کی آزادی میں بھرپور حصہ لیا تھا آج وہی دارالعلوم اسلام اور مسلمانوں پر اٹھائے گئے اعتراضات کے جواب نہیں دے سکتا کیوں کہ پوری انتظامیہ کو ان باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اگر دلچسپی ہے تو پدرم سلطان بود کی حد تک باقی اللہ اللہ خیر صلیٰ۔

آپ کی ناانصافیوں کا حال یہ ہے کہ دیوبندی طلباء کا داخلہ آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ آپ نے داخلے کے جو اصول بنائے ہیں وہ اصول اتنے ناقص ہیں کہ ان اصولوں کی وجہ سے اچھے اور ہوشیار طلباء محروم ہو جاتے ہیں اور ایسے طلباء کی بھرتی ہو جاتی ہے جو مسلک دیوبند اور

دین اسلام کے لئے کچھ کر سکنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے۔ چنانچہ جشن صد سالہ کے بعد جو فارغین ملک میں پھیلے ہیں انہوں نے کوئی قابل قدر کارنامہ انجام نہیں دیا ہے۔ ان ۲۵ سالوں میں کوئی ایسا مقرر، کوئی ایسا خطیب اور کوئی ایسا قلم کار پیدا نہ ہوسکا جو اس دنیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دے اور جو دین اسلام کے لئے ایک ڈھال بن جائے۔ اگر ایک سال میں ۱۰ کروڑ روپے خرچ کر کے اس دنیا کو آپ ایک خطیب اور ایک قلم کار نہ دے سکیں تو آپ کی جدوجہد کا فائدہ کیا ہے؟

جہاں تک حفاظ تیار کرنے کا معاملہ ہے تو چھوٹے چھوٹے مدرسے بھی یہ کام کر رہے ہیں اور کامیاب ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کا مقصد حافظِ قرآن تیار کرنا نہیں ہے۔ اس کا مقصد تو ایسے انسان تیار کرنا تھا جو ساری دنیا کے لئے مثال بن سکیں۔ جس طرح مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا حسین احمد مدنی، مولانا شبیر احمد عثمانی ایک مثال تھے۔ کیا اب مادر علمی بانجھ ہوگئی ہے یا پھر اس کے ذمہ داروں میں باصلاحیت افراد پیدا کرنے کے جراثیم نہیں رہے؟

آپ کے دور اہتمام میں مسلک دیوبند اپنی حقانیت کھو چکا۔ مسلک دیوبند کی اپنی ایک پہچان تھی۔ وہ احداث فی الدین سے کوسوں دور تھا۔ بدعات اور نئی نئی باتوں سے خواہ وہ کتنی ہی خوش کن اور دلفریب کیوں نہ ہوں دیوبند دور رہا کرتا تھا اور اب یہ حال ہے کہ جھگڑا صرف لفظوں کا ہے، تنازع صرف علاقوں کا ہے، دیوبندیت اور بریلویت کا شور آج بھی ہے لیکن سنت و بدعت کی کشمکش ختم ہوگئی ہے بلکہ ہمارے دیوبند میں اب سنت و بدعت ایک دوسرے سے گلے مل رہی ہیں۔

عمرانہ والے کیس میں جب کہ میڈیا دین اسلام کو بدنام کرنے پر تلا ہوا تھا اور اس وقت مصلحت کا تقاضہ یہ تھا کہ ہم ایک اختلافی مسئلہ کی وجہ سے دین اسلام کو داؤ پر نہ لگائیں وقتی طور پر ہم دوسرے ائمہ کے رجحانات کی تائید کردیں اور حنفیت کو لے کر شدت کا مظاہرہ نہ کریں لیکن آپ ٹس سے مس نہیں ہوئے۔ دین اسلام بدنام ہوتا رہا مگر آپ حنفیت کی پشت پناہی کرتے رہے لیکن ماہ مبارک میں مسجد رشید میں کھلم کھلا تہجد کی نماز باجماعت ہوتی ہے کیا یہ طریقہ حنفیت کے خلاف نہیں ہے۔ اجتماعی اعتکاف، جہری دعائیں، کسی خاص مسجد کے لئے سفر؟ کیا حنفیت ان سب چیزوں کی تائید کرتی ہے؟ جس طرح عمرانہ والے مسئلے میں آپ پوری طرح حساس بنے ہوئے ہیں اور آپ کو دین اسلام کی رسوائی کی بھی پرواہ نہیں تھی اسی طرح ان امور میں آپ حساس کیوں نہیں ہیں؟ امام ابوحنیفہ کا مقابلہ اگر دوسرے ائمہ سے ہو تو آپ اپنی ضد پر اڑ جاتے ہیں اور مصلحتوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے اور اگر امام ابوحنیفہ کا مقابلہ آپ کے من پسند طریقوں اور من پسند لوگوں سے ہو تو آپ چپ سادھ لیتے ہیں۔ یہ سب کیا ہے؟ کیا دنیا والے ان باتوں کو محسوس نہیں کرتے؟ کیا اس طرح کی باتوں سے آپ کا اپنا مقام مجروح نہیں ہوتا؟

معافی مانگنے سے اللہ بھی بڑے سے بڑا گناہ معاف کردیتا ہے۔ اللہ نے حضرت آدم کو غلطی کی معافی مانگنے پر نہ صرف یہ کہ معاف کیا بلکہ انہیں نبوت سے سرفراز کیا لیکن آپ کی تو سوچ و فکر نرالی ہے۔ آپ کے یہاں ان لوگوں کی بھی معافی نہیں ہے جو بے چارے ناکردہ گناہوں پر بھی شرمندہ ہیں۔ حضرت مولانا اسعد مدنی اور حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کے درمیان جب شدید ترین اختلاف کے بعد معافی تلافی ہوگئی تھی اور انہوں نے ایک دوسرے کو معاف کردیا تھا پھر آپ نے ان دونوں کو معاف کیوں نہیں کیا؟ مولانا سالم صاحب کتنے بھی بے صلاحیت ہوں اپنے خاندان کی وجہ سے اور خاندان کی بے مثال خدمات کی وجہ سے وہ رکن شوریٰ بننے کے بجا طور پر حق دار تھے لیکن آپ نے ان کو دانستہ طور پر نظرانداز کیا حالاں کہ اگر آپ انہیں شوریٰ کا ممبر منتخب کرلیتے تو سینکڑوں اختلافات خود بخود ختم ہوجاتے اور مادر علمی کو بھی سکون مل جاتا کیوں کہ وہ بھی اپنے بانیوں کی توہین و تذلیل کی وجہ سے مضطرب ہے اور بانی دارالعلوم کے خاندان کے ساتھ جو کھلے ظلم و ستم ہو رہے ہیں ان پر وہ بھی خون کے آنسو بہاتی ہے اور ماہی بے آب کی طرح تڑپتی ہے۔

عالی جناب! ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ مولانا سالم صاحب کو مجلس شوریٰ کا ممبر منتخب کریں اور بغیر کسی شرط کے کریں۔ وہ آپ کے خلاف کیا کرسکیں گے وہ عمر کے اس اسٹیج پر ہیں کہ وہ اب آپ کے خلاف یا کسی اور کے ساتھ کوئی جنگ نہیں کرسکتے اور لڑنا اور الجھنا ان کی فطرت نہیں ہے۔ بے شک انہوں نے ایک لڑائی لڑی ہے لیکن یہ لڑائی اُن پر مسلط کی گئی تھی۔ اگر فطری طور پر وہ جنگجو ہوتے تو مولانا اسعد مدنی سے ان کی صلح اتنی آسانی سے نہیں ہوجاتی۔

ہمارا مشورہ تو یہی ہے کہ آپ دونوں مدرسوں کو ایک کرلیں تاکہ مسلک کی مزید رسوائی نہ ہو۔ اگر آپ نے یہ کارنامہ انجام دے دیا دارالعلوم کی تاریخ میں آپ کا نام سنہرے الفاظ میں لکھا جائے گا۔ آپ وقف دارالعلوم کے تمام ملازمین کو اپنے سینے سے لگالیں اور وقف دارالعلوم کے تمام طلباء کا داخلہ آپ دارالعلوم میں کردیں۔ ایسا کرنے سے آپ کا کچھ نہیں بگڑے گا، آپ کا بجٹ اب بھی ہر سال بڑھتا ہی جارہا ہے۔ اگر اس نیکی کے صدور کے بعد دو چار کروڑ بجٹ میں اضافہ ہوگا تو اس میں کیا پریشانی کی بات ہے۔ کتنا اچھا ہوگا سب ایک ہوجائیں گے اور خاندانِ قاسمی کو بھی وہ انتساب عطا ہوجائے گا جس کا بجا طور پر وہ حق

دار ہے کیا ایسا ممکن ہے؟ کیا آپ ہماری اس درخواست کو تسلیم کرلیں گے؟ ظاہر ہے کہ نہیں کیوں کہ ایسا کرنے سے آپ کو تو ایک طرح کی عظمت حاصل ہوجائے گی لیکن آپ کے وہ چمچے اور وہ کف گیر جو آپ کی ذات کی گہرائی سے تری بٹور رہے ہیں وہ چراغ پا ہوجائیں گے اور آپ کو اس طرح ورغلائیں کہ آپ سمجھ ہی نہیں سکیں گے کہ حق کیا ہے اور باطل کیا ہے؟ آپ کے ساتھ خیر خواہی نہیں بدخواہی ہورہی ہے۔ خوشامد، چاپلوسی اور ریاکاری نے بڑے بڑے لوگوں کی مت ماری ہے اور عظیم ترین لوگ بھی اپنے چمچوں کے بچھائے جال میں پھنس کر رہ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ امید نہیں کرسکتے کہ سرزمین دیوبند کا وہ اختلاف جو محض اقتدار کی خاطر شروع ہوا تھا ختم ہوجائے گا اور مسلک دیوبند کے ہرے بھرے زخم مندمل ہوجائیں گے۔

ابھی حال ہی میں یہ خبر سننے کو ملی کہ باب الظاہر کے برابر والی عمارت کو توڑنے کے لئے سوا دو لاکھ روپے کا ٹھیکہ دیا گیا جب کہ ٹھیکیدار نے دوسرے ٹھیکیدار سے یہ کام غالباً ۸۵ ہزار روپے میں کرالیا۔ اس طرح دارالعلوم دیوبند کے ایک لاکھ چالیس ہزار روپے ضائع ہوئے لیکن اس طرح کی باتوں کی نشان دہی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیوں کہ اس طرح کے مسائل میں آپ کے وہ حاشیہ بردار بھی رشوت سے متمتع ہورہے ہیں جنہیں آپ کسی صورت بھی خود سے جدا نہیں کرسکتے۔ جس بے ایمانی سے نجات ممکن نہیں ہے اس پر بار بار واویلا کرتے رہنے سے کچھ حاصل بھی نہیں ہے۔

پچھلے دنوں آپ نے مختلف شعبوں میں مختلف لوگوں کا تبادلہ کردیا غالباً اس لئے کہ آپ کو یہ شک ہے کہ دارالعلوم کے ملازمین اہم راز طشت از بام کررہے ہیں۔ بھلا ان تبادلوں سے کیا ہوگا؟ جن لوگوں کو آپ ادھر سے اُدھر کررہے ہیں وہ بھی تو انسان ہی ہیں وہ فرشتے تو نہیں ہیں اور وہ بھی تو آپ سے ناخوش ہیں۔ انہیں اگر کسی کمزوری کا علم ہوگا تو وہ کیوں بیان نہیں کریں گے۔ ملازمین کی جاسوسی کرنے اور کمزوریوں کو پھٹکارنے اور دیوبندی ملازمین کو شک کی نظروں سے دیکھنے کے بجائے آپ اپنے انتظام کو درست کریں اور انصاف کی روش کو اپنالیں۔ نظام درست ہوجائے گا، سب کے ساتھ عدل ہوگا تو پھر نہ ہمیں کسی کمزوری کا علم ہوگا اور نہ آپ کو تبادلے کرنے کی ضرورت پڑے گی۔

۱۴۰ سال کے بعد خاندانِ قاسمی جب دارالعلوم دیوبند سے الگ کردیا گیا تو آپ کب تک اس اقتدار پر متمکن رہ سکیں گے۔ ایک دن آپ کو بھی یہ اقتدار چھوڑنا پڑے گا اور اگر آپ نے تازندگی یہ اقتدار چھوڑا نہیں تو ایک دن آپ اس جہان فانی سے رخصت ہوں گے اور اس اقتدار کی چمک دمک اسی دنیا میں رہ جائے گی۔

آپ ہمیں اپنا مخالف اور بدخواہ سمجھتے ہیں اور ہمارے مضامین کو پڑھ کر آپ کے دل و دماغ منتشر ہوکر رہ جاتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ کے حاشیہ بردار آپ کے ذہن کو صحیح سمتوں میں چلنے نہیں دیتے۔ اس لئے آپ کو کوئی بھی کوتاہی اور کوئی بھی لغزش، کوتاہی اور لغزش محسوس نہیں ہوتی۔ آپ یہ سمجھتے ہیں کہ جو لوگ آپ کی بے جا خوشامد اور چاپلوسی میں لگے ہوئے ہیں بس وہی آپ کے خیر خواہ ہیں اور جو لوگ آپ کو آئینہ دکھا رہے ہیں وہ آپ کے دشمن ہیں۔ اسی لئے آپ آئینے کے خلاف بھی بولتے ہیں اور آئینہ دکھانے والے کے خلاف بھی۔

آپ کو ''امیر الہند'' کا خطاب دیا گیا تو کیا یہ آپ کے ساتھ خیر خواہی تھی؟ کیا آپ ''امیر الہند'' بننے کے حق دار تھے؟ اس کا جواب ہم انشاء اللہ اگلے خط میں دیں گے۔ اس خط کی آخری بات یہ ہے کہ صالح تنقید کو الزام تراشی نہ سمجھیں اور ہمارے اعتراضات کو سنجیدگی سے پڑھیں۔ اس حدیث کو پیش نظر رکھیں حَاسِبُوْا قَبْلَ اَنْ تُحَاسَبُوْا اپنا حساب کرلو اس سے پہلے کہ آخرت میں تمہارا احساب ہو۔

آپ چاہیں تو میں آپ کے نمائندوں سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میرا مطالبہ صرف اتنا ہے کہ آپ خاندانِ قاسمی اور اہل دیوبند کے ساتھ انصاف کریں۔ (باقی آئندہ)

مادر علمی کا خیر خواہ

حسن الہاشمی

بقیہ آپ کے سالانہ حالات.........

ماہ دسمبر

سال کا اختتام آپ کے لئے ایک بہتر وقت کے ساتھ آرہا ہے۔ آپ مذہبی معاملات میں کافی حد تک متحرک رہیں گے۔ والدہ کی صحت کا خاص خیال رکھیں کیوں کہ ان کی صحت کی خرابی کا امکان ہے۔ آپ کو اس عرصہ میں اپنے کیریئر کو بہتر انداز میں پلان کرنے کا موقع ملے گا اور آپ ایسی پلاننگ اپنائیں گے کہ بعد میں اس پر عمل پیرا ہوکر آپ بہتر نتائج کا حصول کرلیں گے۔ دوستوں کے ساتھ اور خیر خواہوں کے ساتھ اچھا وقت گذرے گا۔

سعد تاریخیں	۷، ۱۲، ۲۱، ۲۶	نحس تاریخیں	۱۰، ۱۷، ۲۴

☆وسیم احمد

۲۰۰۸ء کے حالات

علم الاعداد کی روشنی میں

ایک عدد والے افراد

مرد

اگر آپ نے اپنے جذبات کی تیزی اور بے چینی پر قابو رکھا تو یہ سال آپ کے لئے کامیابیوں کا سال ہوسکتا ہے۔ سفر کرنے کا بے پناہ موقع ملے گا، لوگوں سے اچھے تعلقات پیدا ہوں گے اور دورانِ سفر نئے لوگوں سے تعارف بھی حاصل ہوگا۔ اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ یاد رہے کہ روپے ضرور آئیں گے یہ الگ بات ہے کہ بچا نہیں پائیں گے۔ نوکری پیشہ افراد کی نوکری کرنے کی جگہ تبدیل ہوجائے گی اور نئی جگہ گھر سے دور ہوگی۔ کوشش کریں کہ اس سال لوگوں کے ساتھ مہربانی سے پیش آئیں اور حاکمانہ اندازِ گفتگو اختیار نہ کریں، اِس سے مسائل بڑھیں گے۔ موقع محل کے مطابق بات کرنا فائدہ دے گا۔ غیر شادی شدہ افراد کی شادی کی بات چلے گی۔ جس لڑکی سے شادی کا سلسلہ آگے بڑھے گا وہ اپنے خاندان میں یقیناً پہلے نمبر پر ہوگی۔ گھریلو اخراجات میں بھی اضافہ ہوتا نظر آتا ہے۔ کسی لڑکی کے ساتھ سکینڈل بھی نظر آتا ہے۔ کسی بھی فیصلے کو کرنے میں جلدی نہ کریں۔ بااثر شخصیات سے مشورہ کرنا فائدہ دے گا۔ آرام، مراقبہ اور نماز سے آپ کی زندگی میں سکون آئے گا۔ گھر اور گھر سے باہر جب بھی کھانا کھائیں تو پوری توجہ سے کھائیں۔ بے وقت کا کھانا اور زیادہ کھا جانا معدہ کو خراب کرے گا۔ اس سال کوئی نیا پروجیکٹ شروع نہ ہی کریں تو بہتر ہے بلکہ جو کام کررہے ہیں وہ پوری توانائی کے ساتھ سرانجام دیں۔ مجموعی طور پر یہ سال مادی کے بجائے روحانی معاملات میں زیادہ ترقی دیتا نظر آتا ہے۔ اس سال میں کاروباری اور مالی معاملات میں رکاوٹ اور دیر ہو سکتی ہے۔ ایسے افراد جن کی عمر چالیس، بیالیس، پینتالیس، بیس، بائیس، چھبیس، اکتیس، تینتیس سال ہے اُن کے لئے اس سال میں زیادہ مسائل کا سامنا رہے گا۔ شادی شدہ افراد کی گھریلو زندگی میں اتار چڑھاؤ رہے گا۔ شریک حیات گھر کے اخراجات کی وجہ سے آپ کو زیادہ کمانے کے لئے دباؤ میں رکھے گی۔ صحت کا خیال رکھیں۔ کھانسی، نزلہ، زکام یا معدہ میں تکلیف ہوسکتی ہے۔

خواتین اس سال زیادہ جذباتی رہیں گی، مزاج میں سستی اور بے چینی نمایاں رہے گی، گھریلو کاموں میں زیادہ دل نہیں لگے گا، طبیعت کے بوجھل پن کی وجہ سے ممکن ہے کہ ایک ہی سوٹ دو، تین دن تک پہنے رکھیں۔ حساس پن زیادہ بڑھ جائے گا۔ دوسروں کی معمولی بات بھی ناگوار لگے گی۔ خاص طور پر شادی شدہ خواتین شوہر کی معمولی سی ڈانٹ کو بہت شدید لے لیں گی اور جلدی رونا شروع کردیں گی۔ زیادہ وقت اپنے کمرے میں گزارنا پسند کریں گی۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے بڑی ہیں انہیں اپنے مزاج کی تبدیلی اور بے چینی پر نظر رکھنا ہوگی کیوں کہ اپنی حساس طبیعت کی وجہ سے اپنے لئے زیادہ مسائل پیدا کرلیں گی۔ ان کو چاہئے کہ خود کو زیادہ سے زیادہ گھریلو کام میں مصروف رکھیں اور ذہن کو خالی نہ ہونے دیں ورنہ فوراً سستی اور بوجھل پن کا حملہ ہوگا۔ اچھا میوزک سنیں اور اگر کچھ لکھنے وغیرہ کا شوق ہے تو ضرور اسے پورا کریں۔ بہتر اور نمایاں لکھ سکیں گی۔ نماز اور تلاوت کلام پاک دل کے سکون کا باعث بنے گی۔ کوشش کریں کہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتی رہیں۔ ہوسکے تو غریب خواتین کو ماہانہ دال روٹی پکا کر کھلائیں۔ اس سے بہت سارے مسائل حل ہوں گے۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کی باضابطہ بات چلے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ جس سے بات چلے گی وہ عمر میں بڑا ہو۔ کسی بھی قسم کے اسکینڈل سے بچنے کی کوشش کریں۔ جن خواتین کا اکثر وقت سڑک یا مارکیٹ میں گزرتا ہے انہیں اپنے پرس کا خاص خیال رکھنا ہوگا۔ کہیں رکھ کر بھول سکتی ہیں۔ چوری بھی ہوسکتا ہے۔ صحت کا خیال رکھیں، بیماری سر اٹھائے گی۔ نزلہ، زکام، کھانسی کے ساتھ بزرگ خواتین کو پھیپھڑوں کی تکلیف ہوسکتی ہے۔ جن خواتین کے یہاں اولاد متوقع ہے اُن کے یہاں بیٹی پیدا ہوگی۔ جو خواتین اپنے خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں ان کی دائیں آنکھ میں تکلیف ہوسکتی ہے۔ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ بینائی کو نقصان پہنچانے والی ہر چیز سے دور رہیں۔

۲ عدد والے افراد

مرد

اپنی زندگی کے حوالے سے سنجیدہ فیصلہ کرنے میں یہ سال انتہائی کامیاب ثابت ہوگا۔ کوئی نیا کام مستقل بنیادوں پر شروع کرنے کے لئے یہ ایک بہترین سال ہے۔ خاندان اور خاندان سے باہر بزرگ لوگ انتہائی فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ کوشش کریں کہ اپنے سنجیدہ فیصلوں میں بزرگوں کو شامل کیا جائے۔ آپ کی اپنی چھٹی حس بھی نمایاں کام کرے گی۔ دوسروں کی باتیں اور اُن باتوں کے پیچھے جو مقاصد ہیں وہ واضح طور پر سمجھ میں آجائیں گے۔ مالی معاملات میں زیادہ تیزی تو نہیں آئے گی۔ مگر یہ بات واضح ہے کہ جو کچھ بھی آئے گا وہ مستقل بنیادوں پر آئے گا۔ اس سال میں کسی بزرگ شخص کے ساتھ آپ کی پارٹنر شپ بھی ہوتی نظر آتی ہے جو مستقل اور بڑا کام کرتے ہوں گے یا بڑا پروجیکٹ چلانے کا تجربہ رکھتے ہوں گے۔ غیر شادی شدہ افراد کی شادی ہونے کی واضح توقع ہے۔ شادی کے بعد پہلے ۳ ماہ پرانے گھر میں رہیں گے اور اس کے بعد اپنے گھر یا پھر کرائے کے گھر میں رہنا شروع کردیں گے۔ اس سال میں بڑے ٹھیکے لینا اور بڑے پروجیکٹ میں ہاتھ ڈالنا زیادہ فائدہ مند ہے۔ گھر بنانا اور گھر بنانے کے لئے جگہ خریدنا بھی اس سال مناسب رہے گا۔ سنجیدہ دوست بنانا فائدہ مند ثابت ہوگا۔ ایسے افراد جو گاڑی خریدنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ ممکن ہے کہ کسی دوست سے پرانی گاڑی خرید لیں۔ پرانے دوستوں سے اچانک ملاقات بھی ہوگی۔ شادی شدہ افراد کی توجہ گھریلو امور کی طرف بھی کافی رہے گی۔ پرانے قانونی اور جائیداد کے معاملات سامنے آسکتے ہیں۔ اس سال میں جھگڑا کرنے سے جس قدر بچ سکتے ہیں بچیں۔ کیوں کہ اگر جھگڑا بڑھ گیا تو پھر لمبا ہوجائے گا اور بات تھانہ کچہری تک پہنچے گی۔ خدانخواستہ قید بھی ہوسکتے ہیں۔ رات کو دانت اچھی طرح صاف کرکے سوئیں کیوں کہ دانت میں درد ہوسکتا ہے۔ پانی کا استعمال زیادہ رکھیں، گردے میں پتھری ہوسکتی ہے۔ زیادہ عمر کے لوگوں کو جوڑوں میں تکلیف ہوگی۔

عورت

خواتین اس سال زیادہ توجہ گھرداری کی طرف رکھیں گی۔ زیادہ وقت گھر کے بڑوں کے ساتھ گزرے گا۔ مزاج میں سنجیدگی پیدا ہوگی اور دوسروں سے توقعات بڑھیں گی۔ گھریلو معاملات میں بڑے اخراجات سامنے آئیں گے۔ روپیہ جمع کرنے کی طرف زیادہ توجہ رہے گی۔ شادی شدہ خواتین نے جو روپیہ بچا کے رکھا ہوگا وہ گھر کے لئے چیزیں بنانے کی وجہ سے ختم ہوگا۔ اکثر خواتین کے روپے اپنے والدین کی بیماری پر خرچ ہوں گے۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی ہوجائے گی۔ مجموعی طور پر اعتماد میں اضافہ ہوگا۔ جذباتی پن میں کمی ہوگی اور زندگی کے حوالے سے سنجیدہ پہلوؤں پر غور کیا جائے گا۔ ترقی کرنے کے کافی سارے مواقع سامنے آئیں گے۔ شادی شدہ خواتین شوہر کی اجازت سے کوئی نیا کام شروع کرسکیں گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ شوہر کے کام میں ہی معاونت کرنا شروع کردیں۔ اکثر خواتین کو بزرگوں کی خدمت کرنے کا موقع ملے گا اور وہ بزرگوں کی دعائیں لے سکیں گی۔ سماجی اور معاشرتی تعلقات میں اضافہ ہوگا۔ پرانی دوستی کے ذریعے بھی معاملات میں بہتری آئے گی۔ فلاحی کاموں کی طرف توجہ رہے گی اور لوگوں سے اچھے روابط پیدا ہوں گے۔ جن خواتین کی عمر تینتالیس، چوالیس، پینتالیس، چھیالیس، پچاس ہے انہیں صحت کا خیال رکھنا ہوگا۔ وہ دماغی تھکن محسوس کریں گی۔ شوگر اور جوڑوں کی تکلیف کا سامنا ہوسکتا ہے۔ جو خواتین اپنے خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں ان کے پاس اچانک روپیہ آسکتا ہے۔ اگر وہ کاروبار کرتی ہیں تو عقل مندی سے فیصلہ کرنے کی وجہ سے مالی معاملات میں بہتری لا سکیں گی۔ رات کو اکثر خواتین کو نیند جلدی آجایا کرے گی۔

۳ عدد والے افراد

مرد

اس سال میں آپ کی توانائی اور قوت ارادی میں اضافہ ہوگا۔ مزاج میں تیزی پیدا ہوگی اور اعتماد بڑھے گا۔ گفتگو میں جارحانہ انداز ہوگا۔ کام کرنے کی رفتار تیز ہوگی۔ سفر کرنے کا موقع ملے گا۔ ایسے افراد جو روحانی معاملات کی طرف زیادہ توجہ رکھتے ہیں ان کو روحانی حوالے سے کافی ترقی ملے گی۔ رات کو سچے خواب آنا شروع ہوں گے۔ کسی بزرگ ہستی کی خواب میں زیارت ہوسکتی ہے۔ ایسے افراد جو دست شناسی، علم الاعداد یا علم نجوم سیکھنا چاہتے ہیں وہ یقیناً اس سال سیکھ سکیں گے۔ کاروباری افراد کاروبار میں ترقی لانے کے لئے بھرپور محنت کریں گے اور یقیناً محنت کا صلہ پائیں گے۔ دراصل یہ وقت اچھی امیدیں سامنے رکھ کر نئے جوش اور ولولے سے کام کرنے اور کیریئر بنانے کا ہے۔ اس سال زندگی میں عارضی لطف آپ کے لئے باعث کشش نہیں ہوگا بلکہ کائنات کی سچائیاں آپ کے لئے زیادہ باعث کشش ہوں گی۔ مراقبہ، روحانی

بصیرت اور قوت وجدان میں کافی اضافہ ہوگا۔ اپنے دوستوں اور بالخصوص دور دراز کے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ بڑھانا معاملات میں بہتری لائے گا۔ البتہ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں وہ یا وہ تین بھائی ہیں انہیں دورانِ سفر محتاط رہنا ہوگا۔ اگر خود گاڑی یا موٹر سائیکل چلاتے ہیں تو پھر زیادہ حاضر دماغی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ تیز رفتاری سے بچنا از حد ضروری ہے۔ خدانخواستہ حادثہ ہوتا نظر آتا ہے۔ یوں سمجھ لیں کہ مجموعی طور پر تمام معاملات میں تیزی اور جوش کامیابی دے گا۔ مگر گاڑی چلانے میں احتیاط اور سکون سے چلنا فائدہ دے گا۔ ایسے افراد جن کی گاڑی کا مفرد نمبر نو ہے انہیں گاڑی کو ٹریفک میں بچا کر چلنا ہوگا کیوں کہ گاڑی کسی سے ٹکرا سکتی ہے اور ڈانڈ دینا پڑ سکتا ہے۔ چھوٹے بہن بھائیوں سے بھی تعلقات میں بہتری آئے گی۔

عورت

مجموعی طور پر خواتین کے اعتماد میں اضافہ ہوگا۔ مزاج میں جوش پیدا ہوگا۔ کام کرنے کے لئے طبیعت میں تیزی ہوگی۔ گھریلو اور بیرونی کاموں کو کرنے میں مزا آئے گا۔ ایسی خواتین جو خاندان میں سب سے بڑی ہیں، اُن کی ذمہ داریوں میں اضافہ ہوگا۔ شادی شدہ خواتین یقیناً شوہر کے کاموں میں عمدہ مشورہ دیں گی اور جتنی ہو سکے گی مدد بھی کریں گی۔ روحانی معاملات میں تیزی آئے گی۔ نماز پڑھنے اور میلاد کی محفلوں میں جانے کا زیادہ موقع ملے گا۔ خاندان کے کسی فرد کے ساتھ اچانک عمرہ کے لئے بھی جا سکتی ہیں۔ غیر شادی شدہ خواتین کے حلقہ احباب میں اضافہ ہوگا۔ البتہ خواتین کو اپنی زبان کی تیزی پر بھی قابو رکھنا ہوگا کیوں کہ گفتگو میں طنز اور تنقید کے اثرات بھی نمایاں ہوں گے۔ خاص طور پر شادی شدہ خواتین شوہر کے ساتھ بحث بالکل نہ بڑھائیں اور نہ ہی کہیں کہ وہ کسی بات پہ جھوٹ بول رہا ہے۔ اگر آپ کو سو فیصد بھی پتہ ہو کہ شوہر جھوٹ بول رہا ہے تب بھی اُس کے سامنے نہ کہیں۔ اس سے تلخی حد سے زیادہ بڑھے گی۔ شوہر کی طرف سے گالیاں سننے کو ملیں گی اور ہاتھ بھی یقیناً اٹھ سکتا ہے۔ باہر جاتے وقت اکثر خواتین کو اونچی ہیل والی جوتی استعمال کرنے سے پرہیز کرنا ہوگا۔ خدانخواستہ چلتے ہوئے پاؤں اچانک مڑ سکتا ہے اور موچ آسکتی ہے۔ ایسی خواتین جن کی عمر تیس، تینتالیس، پینتالیس سال ہے انہیں کسی بیماری کی وجہ سے خون لینے کی ضرورت پڑ سکتی ہے۔ مجموعی طور پر رات کو جلدی سونا ہوگا کیوں کہ سر درد، خاص طور پر آدھے سر کا درد ہو سکتا ہے۔ علاج میں لاپرواہی نہ کریں اور فوراً ڈاکٹر سے رجوع کریں۔ جن خواتین کے پاس گاڑی ہے وہ چلاتے وقت احتیاط کریں، حادثہ ہوتا نظر آتا ہے۔

۴ عدد والے افراد

مرد

مجموعی طور پر ایک اچھا سال ہے۔ مالی معاملات اور معاشرتی تعلقات میں اضافہ ہوگا۔ حلقہ احباب بڑھے گا اور بہت حد تک لوگوں سے وابستہ خواہشات پوری ہوں گی۔ دوست اور رشتہ دار بھی ساتھ دیں گے۔ ایسے افراد جو نیا کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس کام کو ضرور شروع کر سکیں گے اور یقیناً کامیابی حاصل کریں گے۔ سفر کرنا فائدہ دے گا۔ خاص طور پر دور دراز کا سفر فائدہ مند ثابت ہوگا۔ گورنمنٹ سے متعلقہ محکموں سے بھی فائدہ حاصل کر سکیں گے۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں پہلے یا چوتھے نمبر پر ہیں وہ اس سال مالی لحاظ سے کافی ترقی کرتے نظر آتے ہیں۔ اکثر افراد کے اندر لیڈر شپ پیدا ہوگی جس کو وہ خود محسوس کریں گے۔ نئی کاروباری تجاویز پر عمل کرنا فائدہ دے گا۔ پائیدار دوستی قائم ہوگی۔ دوست احباب کے ساتھ سیر و تفریح کا موقع بھی ملے گا۔ اس سال آپ کی تخلیقی اور موجدانہ قوتیں عروج پر رہیں گی۔ من پسند مقصد حیات کو حاصل کرنا آسان نظر آتا ہے۔ اپنی توجہ کو اِدھر اُدھر نہ ہونے دیں۔ نوکری پیشہ افراد کی ترقی ہوتی نظر آتی ہے۔ اکثر افراد اس دلچسپ تجربات سے گزریں گے۔ خرید و فروخت، تشہیر اور تخلیقی کاموں پر بھرپور توجہ دیں یقیناً فائدہ حاصل ہوگا۔ اس سال میں روپیہ آئے گا مگر اسے سنبھال کر رکھنا بھی ضروری ہے کیوں کہ اچھا وقت روز روز نہیں آتا۔ غیر شادی شدہ افراد پسند کی شادی کرتے نظر آتے ہیں۔ یقیناً کسی پڑھی لکھی اور اچھے خاندان کی لڑکی کے ساتھ رشتہ طے ہوگا۔ شادی شدہ افراد اگر ابھی تک اولاد نرینہ کی نعمت سے محروم تھے تو انشاء اللہ اس سال ان کی خواہش ضرور پوری ہوگی۔ دورانِ سفر اچھے لوگوں سے رابطہ ہوگا۔

عورت

خواتین اس سال مجموعی طور پر ذہنی سکون حاصل کریں گی۔ مزاج میں استحکام پیدا ہوگا اور حلقہ احباب میں کامیاب لوگوں کا اضافہ ہوگا۔ اعتماد میں اضافہ کی وجہ سے مشکلات کو زیادہ اہمیت نہیں دیں گی۔ یوں محسوس ہوگا کہ کوئی کام کرنا مشکل نہیں ہے۔ مختلف تقریبات میں شرکت کرنے کا موقع ملے گا اور حلقہ احباب سے تعریف سننے کو ملے گی۔ شادی شدہ خواتین شوہر کو کاروبار کی ترقی کے لئے عمدہ مشورہ دیں گی۔ ممکن کہ شوہر کے ساتھ کاروبار میں شامل ہو جائیں۔ نئی ذمہ داریوں میں

اضافہ ہوگا۔ اکثر خواتین کا زیادہ وقت سوشل کاموں میں گزرے گا۔ اصلاحی تنظیمیں اور فلاحی کام توجہ حاصل کرسکیں گی۔ کسی فلاحی اور رفاہی تنظیم کی سرپرستی یا صدارت کی آفر آئے گی۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں پہلے یا دوسرے نمبر پر ہیں وہ یقیناً مالی ا رمعاشی حوالے سے ترقی کریں گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی کسی بڑے خاندان میں شادی ہوگی۔ شوہر کا تعلق گورنمنٹ جاب سے ہوگا یا وہ پروفیسر ہوگا یا پھر اچھا کاروباری ہوگا۔ ممکن ہے وہ اپنے خاندان میں سب سے بڑا فرد ہو۔ ایسی خواتین جو ذاتی کاروبار کرتی ہیں اُن کا کاروبار ترقی کرے گا اور کاروبار کی وجہ سے معاشرے میں عزت اور مرتبہ بڑھے گا۔ اکثر خاتین کو سردرد کی شکایت پیدا ہوگی۔ دائیں آنکھ میں بھی تکلیف ہوسکتی ہے۔ مجموعی طور پر صحت بہتر ہوگی اور عمدہ خوراک کھانے کو ملے گی۔ اس سال میں صحت کی بہتری کے حوالے سے ورزش کرنا فائدہ دے گا۔ موٹاپا بھی کم ہوگا۔ نوکری پیشہ خواتین اپنے باس کی توجہ حاصل کرسکیں گی۔ عمدہ کارکردگی کی وجہ سے کام میں ترقی ہوگی۔ کوئی انعام بھی مل سکتا ہے۔ ایسی خواتین جو تعلیمی سلسلے کو بہتر کرنا چاہتی ہیں یا ادھوری تعلیم کو مکمل کرنا چاہتی ہیں ان کے لئے بھی یہ سال بہت بہتر رہے گا۔

۵ عدد والے افراد

مرد

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی زندگی میں کافی اتار چڑھاؤ آئیں گے اور کوئی بھی معاملہ ایک جیسی حالت میں نہیں رہے گا۔ ذاتی اعتماد میں کمی محسوس ہوگی۔ رات کو اکثر زیادہ دیر تک جاگنا پڑے گا کیوں کہ جب بھی سونے کا ارادہ کیا جائے گا کوئی نہ کوئی خیال ذہن میں اچانک آجایا کرے گا۔ مالی معاملات میں بھی بے قاعدگی ہوگی۔ البتہ کسی خاتون کی وجہ سے مالی کامیابی ملتی نظر آتی ہے۔ ایسے افراد جن کے دفتر میں خواتین کی تعداد زیادہ ہے وہ اپنے کاروبار میں بہتری دیکھیں گے۔ سردرد، نزلہ، زکام کی اکثر شکایت ہوجایا کرے گی بلکہ الرجی کی شکایت بھی ہوگی۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں تیسرے یا چوتھے نمبر پر ہیں انہیں صحت کا خیال رکھنا ہوگا۔ خدانخواستہ یرقان ہوسکتا ہے۔ علاج نہ کروانے کی وجہ سے بیماری طول پکڑ سکتی ہے۔ اس سال کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ زیادہ زیادہ سفید رنگ کا لباس استعمال کریں۔ گندگی کو اپنے اردگرد جمع نہ ہونے دیں۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں۔ دن میں کم از کم دو بار ضرور نہائیں۔ عمدہ خوشبو کا استعمال کریں۔ حجرالقمر کا پتھر سب سے چھوٹی انگلی (دائیں ہاتھ کی) میں پہنے رکھیں۔ پانی کا زیادہ استعمال کریں یقیناً رات کو انتہائی پُرسکون محسوس کریں گے اور زندگی کے فیصلے کرنے میں زیادہ دشواری محسوس نہ ہوگی۔ سفر کرنے کا موقع ملے گا مگر خواہشات کی تکمیل نہ ہوسکے گی۔ اپنے ساتھ سفر میں کسی دوسرے کو لے جائیں یقیناً فائدہ ہوگا۔ غیر شادی شدہ افراد کی شادی کا سلسلہ چلے گا۔ ایسے افراد جو روحانی معاملات سے وابستہ ہیں وہ اس سال اپنی روحانی طاقت میں اضافہ محسوس کریں گے۔

عورت

مجموعی طور پر اس سال طبیعت میں بے چینی نمایاں رہے گی۔ اکثر معاملات میں جذباتی ردعمل سامنے آئے گا۔ حساسیت بڑھ جائے گی اور دوسروں کی معمولی بات بھی بہت زیادہ اثر چھوڑے گی۔ کبھی کبھی یوں محسوس ہوگا کہ لوگ آپ کو پسند نہیں کرتے۔ حالاں کہ یہ صرف وہم ہوگا۔ شادی شدہ خواتین اپنی گھریلو زندگی اپنی حساس طبیعت کی وجہ سے خراب کریں گی۔ شوہر پر بے جا شک کریں گی اور شوہر کے یقین دلانے کے باوجود محسوس کریں گی کہ شاہر ان سے جھوٹ بول رہا ہے۔ نزلہ، زکام اور الرجی کی شکایات پیدا ہوں گی۔ ذاتی اعتماد میں کمی کی وجہ سے اکثر اوقات زیادہ وقت کسی سوچ بچار میں گزرے گا۔ خواتین اس سال کوشش کریں کہ دوسروں کی باتوں کو تحمل مزاجی سے سنیں۔ کسی کی باتوں میں آکر اپنی گھریلو زندگی کو خراب نہ کریں۔ ایسی خواتین جن کا نام "ج، ہ، م، ر، ط" سے شروع ہوتا ہے وہ زیادہ مسائل کا شکار ہوں گی۔ خواتین کو چاہئے کہ خود کو زیادہ سے زیادہ پاک وصاف رکھیں۔ سفید رنگ کا لباس استعمال میں زیادہ لائیں۔ رات کو جلدی سونے کی کوشش کریں اور بھرپور نیند لیں تاکہ دماغ زیادہ سے زیادہ پُرسکون رہے۔ مزاج میں چڑچڑاپن پیدا نہ ہونے دیں۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی ہوجائے گی۔ شادی کے بعد کسی دوسرے شہر میں جانے کا موقع ملے گا۔ مالی معاملات میں کوئی زیادہ بہتری نہیں آئے گی۔ اس لئے روپے کو سنبھال کر رکھیں۔ ذاتی شخصیت کو بڑھانے کے لئے ضرور خرچ کریں مگر فضول خرچی کرنے سے گریز کرنا ہوگا۔ نوکری پیشہ خواتین کی نوکری کی جگہ تبدیل ہوجائے گی۔ اکثر خواتین کو رات کے وقت اچانک سانس کی تکلیف ہوسکتی ہے۔ رات کو زیادہ کھانا کھا کر نہ سوئیں۔ کھانے کے بعد واک (چہل قدمی) ضرور کریں۔ صحت بہتر رہے گی۔

٦ عدد والے افراد

مرد

اس سال آپ کی سماجی کامیابی اور مقبولیت بڑھے گی۔ معاشی معاملات میں بھی بہتری آئے گی لیکن آپ روپے کو بے جا استعمال کرتے ہوئے بھی نظر آئیں گے۔ دوست احباب سے تعلقات بڑھیں گے اور اُن کی طرف سے تعاون بھی آپ کے ساتھ رہے گا۔ اکثر دوست آپ کو کامیاب کرنے کے لئے عمدہ مشوروں سے نوازیں گے جس سے آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہوگا۔ اس سال اگر آپ کو تخلیقی مواد تیار کرنے کا موقع ملے تو ضرور کریں۔ بھرپور کامیابی کا امکان ہے۔ ڈرامہ، فلم کا سکرپٹ یا کہانی عمدہ انداز میں سامنے لاسکیں گے۔ اس سال آپ ہوشیاری سے اپنی مصنوعات فروخت کرسکیں گے اور منافع حاصل کریں گے۔ سیر و تفریح کا موقع بھی ملے گا اور آپ لطف اندوز ہوسکیں گے۔ کامیابی حاصل کرنا ہے آپ کو کسی بھی معاملے میں مشکل نہیں لے گا۔ مگر اُس کامیابی کو قائم رکھنے کے لئے جتنے صبر کی ضرورت ہے وہ آپ سے کرنا مشکل ہوگا۔ اگر آپ نے تیز عمل کے ساتھ جذباتی انداز اختیار نہ کیا تو یقیناً اپنے مسائل اور معاملات کو انتہائی خوش اسلوبی سے حل کر پائیں گے۔ نوکری، پیشہ افراد کی ترقی اگر رکی ہوئی ہے تو ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ خاندان کے چھوٹے بہن بھائی اور کزنز کی طرف سے تعاون ملے گا۔ مگر خاندان کے بڑوں کے طرف سے رکاوٹ پیش آئے گی۔ کوئی بڑی شخصیت اچانک گھر آکر حیران کرسکتی ہے۔ اس سال کے شروع میں خاص طور پر اخراجات پر قابو رکھنا ہوگا۔ کسی شخص کو روپے بطور قرض دے سکتے ہیں جو پھنس سکتے ہیں اور اُن کی واپسی مشکل ہوگی۔ گھریلو ذمہ داریوں میں اضافہ بھی ممکن ہے۔ بچوں کی تعلیم و تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے گی جس کی وجہ سے آپ کو خوشی ہوگی۔ روحانی امور میں بھی بہتری آئے گی۔

عورت

خواتین اس سال خود کو بھرپور انداز میں سامنے لائیں گی۔ شخصیت کا اعتماد بڑھے گا اور دورانِ گفتگو باوقار انداز اختیار کریں گی۔ دوسروں پر شخصیت کا عمدہ اثر پڑے گا۔ معاشی مسائل کو حل کرنا مشکل نہ لگے گا۔ لباس اور کھانے پینے کی اشیاء پر بھرپور توجہ دی جائے گی۔ اکثر خواتین کی کوشش ہوگی کہ وہ کھانا بنانے کی نئی تراکیب سیکھیں۔ اس سلسلے میں ایسے ٹی وی چینل جن پر عمدہ کھانا بنانے کی ترکیبیں بتائی جاتی ہیں وہ زیادہ دیکھے جائیں گے۔ فلم، ڈرامہ بلکہ پرانے ٹی وی ڈرامے دیکھنا اچھا لگے گا۔ سرراہ چلتے ہوئی پرانی کلاس فیلوز کے ساتھ اچانک ملاقات ہوگی۔ ممکن ہے بعد میں آپ رشتہ داری قائم کرلیں۔ کاسمیٹکس اور فیشن کے حوالے سے جدت پسندی آئے گی۔ صحت کو بہتر بنانے کے لئے اکثر خواتین ورزش بھی شروع کردیں گی۔ ایسی خواتین جنھیں سر درد کی شکایت رہتی ہے ان کو درد میں افاقہ حاصل ہوگا۔ شادی شدہ خواتین اپنے گھر کو عمدہ طریقے سے سجانے پر بھرپور توجہ دیں گی۔ اگر سب سے بڑی بیٹی ہے تو اس کی منگنی یا شادی جلدی کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اکثر خواتین کی کوشش ہوگی کہ جس رنگ کا سوٹ ہے اسی رنگ کا پرس اور جوتی خرید کر میچ کی جائے۔ غیر شادی شدہ خواتین کی منگنی بہتر جگہ پر ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ شادی شدہ خواتین اس سال زیادہ کامیابی ملنے کی توقع کرسکتی ہیں۔ عمرہ وغیرہ کرنے کی کوشش بارآور ثابت ہوگی۔ مگر اکیلی جانے کے بجائے اپنی والدہ کو ساتھ لے جانا زیادہ مناسب ہوگا۔ گردہ کی تکلیف اچانک ہوسکتی ہے۔ جس کی وجہ سے بار بار پیشاب آنے کی شکایت بھی ہوسکتی ہے۔ صحت کا خیال رکھیں۔

۷ عدد والے افراد

مرد

اس سال آپ کے اخراجات میں اضافہ ہوگا بلکہ ممکن ہے جو رقم بچا کر رکھی ہوئی ہے وہ بھی ختم ہوجائے اور نوبت قرض لینے تک آجائے مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر تک نہیں رہے گا۔ مادی معاملات میں بہتری بھی دیکھیں گے اور روپے بھی بچا سکیں گے۔ پرانے دوست زیادہ فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ اُن کا دیا ہوا اعتماد زندگی کے اہم فیصلے کرنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ روحانی اور جذبات سے بھرپور خیالات زیادہ نہیں آسکیں گے بلکہ ٹھوس معاشی معاملات کی طرف زیادہ توجہ رہے گی۔ خاندانی تعلقات میں بہتری آئے گی۔ پرانی رنجشیں دم توڑ دیں گی اور دوبارہ سے دوستی کا سلسلہ قائم ہوجائے گا۔ چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ تعلقات بھی خوش گوار ہوں گے۔ خاندان کے بزرگ افراد ترقی کی راہ میں حائل ہوسکتے ہیں۔ لہٰذا مناسب یہی ہے کہ ان سے زیادہ سے زیادہ دور رہا جائے۔ روحانی بصیرت میں اضافہ کی وجہ سے مشکلات کو حل کرنے میں بھرپور مدد ملے گی۔ پرانے استادوں سے اچانک ملاقات ہوگی اور اُن سے فیض ملے گا بلکہ کاروبار کی بہتری کے حوالے سے ان سے عمدہ مشورے ملیں گے۔ اس

سال زیادہ شوخ رنگوں کا استعمال مالی لحاظ سے نقصان کا باعث ہوگا۔ ہلکے رنگوں کا استعمال زیادہ کریں۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی بہتر جگہ پر ہوجائے گی جس کی وجہ سے ان کا معاشی اور معاشرتی وقار بڑھے گا۔ رات کو نیند ذرا لیٹ آیا کرے گی۔ اگر سوتے وقت اچھے خیالات ذہن میں آنا شروع ہوں تو انہیں اسی وقت کسی کاغذ پر لکھ لیں۔ اس سے آپ کو فائدہ حاصل ہوگا۔ کبھی کبھی سر درد کی شکایت ہوگی۔

عورت

خواتین اس سال زیادہ توجہ روپیہ جوڑنے پر دیں گی مگر اخراجات کی زیادتی کی وجہ سے ایسا نہیں کر پائیں گی۔ مزاج میں انا بھرپور انداز میں ابھرے گی اور اکثر معاملات میں ضدی رویہ اپنائیں گی۔ اکثر شادی شدہ خواتین کی ازدواجی زندگی میں اُن کی بے جا ضد اور انا کی وجہ سے مسائل آئیں گے۔ شوہر کے ساتھ شدید بحث ومباحثہ کی صورت میں جھگڑا بڑھے گا مگر کسی بزرگ خاتون کی پرسکون گفتگو اور نصیحت کی وجہ سے معاملات زیادہ بری صورت اختیار کرنے سے بچ جائیں گے۔ اکثر کھانا بے وقت کھایا جایا کرے گا جس کی وجہ سے معدے میں تکلیف ہوگی۔ سر درد کی عموماً شکایت پیدا ہوگی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی منگنی ہوجائے گی۔ منگنی کسی بہتر جگہ پر ہوگی۔ ایسی خواتین جن کی تعلیم کسی وجہ سے ادھوری رہ گئی تھی انہیں اپنی تعلیم کو پوری کرنے کے لئے اس سال میں کوشش کرنا فائدہ دے گا۔ جن خواتین کا ذاتی کاروبار ہے انہیں چاہئے کہ کاروبار کی بہتری کے لئے کسی تجربہ کار بزرگ شخص سے مشورہ لیں۔ اس سے کاروبار یقیناً ترقی کرے گا۔ عمدہ مشوروں کو کسی ڈائری وغیرہ میں نوٹ کرلیں۔ رات کو گیس کے چولہے اچھی طرح سے بند کرکے سوئیں۔ دوسری صورت میں خدانخواستہ مسئلہ پیدا ہوسکتا ہے۔ دورانِ سفر کسی خاتون سے کوئی چیز لے کر نہ کھائیں۔ معدے کی شکایت پیدا ہوجائے گی۔ جن خواتین کی عمر چالیس، پینتالیس، تیس، ستائیس سال ہے وہ کسی بدخواہ کی نظر بد کا شکار ہوسکتی ہیں اور ان پر سحر، جادو بھی کروایا جاسکتا ہے۔ اگر ایسا محسوس کریں تو کسی عامل سے ضرور رابطہ کریں تاکہ مسئلے کا فوراً حل کیا جائے۔ رات کو کبھی کبھار خواب آسکتے ہیں۔ وضو کرکے سوئیں اور دائیں کروٹ سوئیں۔

۸ عدد والے افراد

مرد

اس سال مثبت خیالات ذہن میں آئیں گے اور اُن پر عمل درآمد کی وجہ سے معاشی اور معاشرتی حوالے سے یقیناً ترقی ملے گی۔ حلقہ احباب وسیع ہوگا۔ اکثر افراد عمدہ گفتگو اور پُرخلوص انداز کی تعریف کریں گے۔ سفر کرنے کا بھرپور موقع ملے گا۔ اپنے کاروبار کی بہتری کے لئے کیے گئے سفر اور ایڈورٹائزمنٹ یقیناً فائدہ دے گی۔ ایسے افراد جو بیرون ملک جانے کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس سال بیرون ملک جاسکیں گے مگر وہاں زیادہ عرصہ تک نہیں ٹھہر سکیں گے۔ اکثر افراد کو غیر ممالک جانے کا موقع ملے گا۔ مگر انگلینڈ جانے کی کوشش میں روپے پھنسوا سکتے ہیں۔ تعلیمی سلسلے میں بھی بہتری آئے گی۔ اس سال کسی ایک جگہ پر ٹکے رہنا آپ کے لئے کافی مشکل ہوگا بلکہ کہا جاسکتا ہے کہ جتنا سفر کریں گے اور لوگوں سے ملیں گے اتنا ہی فائدہ ہوگا۔ ایسے افراد جو لاٹری وغیرہ کے شوقین ہیں وہ بھی اس سال میں انعام حاصل کرسکیں گے۔ اکثر افراد کی شادی شدہ زندگی خوش گوار رہے گی۔ گھر کی ذمہ داریوں کو پورا کرکے خوشی ہوگی۔ بچوں کی تعلیم تربیت پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ غیر شادی شدہ افراد کسی خاتون کے ساتھ معاشقہ بڑھائیں گے جو کہ بعد میں شادی پر ختم ہوسکتا ہے۔ کہا جاسکتا ہے کہ اگر آپ نے پچھلے سال میں محنت کی ہے تو پھر اس سال میں محنت کا پھل ضرور حاصل کریں گے۔ مطالعہ کرنا ذہن میں عمدہ خیالات کو بھردے گا۔ موسیقی اور ڈرامہ کی طرف بھی بھرپور توجہ رہے گی۔ ایسے افراد جو موٹاپے کا شکار ہیں وہ اگر ورزش کرنے کا باضابطہ پروگرام بنائیں تو یقیناً تھوڑے ہی عرصہ میں اپنا وزن کم کرلیں گے اور صحت پر خوشگوار اثرات محسوس کریں گے۔ کان درد کی شکایت ہوسکتی ہے۔

عورت

خواتین کے لئے مجموعی طور پر ایک بہتر سال ہے۔ شخصیت میں اعتماد بڑھے گا۔ عمدہ لباس پہننے کا موقع ملے گا اور مختلف تقریبات میں بھی جانے کا موقع ملے گا۔ مالی معاملات بھی ٹھیک انداز سے آگے بڑھیں گے۔ اکثر خواتین روپیہ اپنی شخصیت کی خوبصورتی بڑھانے کے لئے خرچ کریں گی۔ حلقہ احباب بڑھے گا اور لوگوں سے محبت اور خلوص ملے گا۔ ایسی خواتین جو نوکری پیشہ ہیں اُن کی ترقی ہوگی اور تنخواہ بھی بڑھے گی۔ دفتر کے اسٹاف کے ساتھ کسی پُرفضا مقام پر جانے کا موقع ملے گا۔ غیر شادی شدہ خواتین اپنی پسند کی شادی کرتی نظر آتی ہیں۔ شادی کے بعد کسی بہتر جگہ رہنے اور جانے کا موقع ملے گا۔ کھانا کھانے میں بے احتیاطی ہوسکتی ہے جس کی وجہ سے وزن مزید بڑھ جائے گا۔ شادی شدہ خواتین کا زیادہ وقت بچوں اور گھر کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں بہتر انداز میں گزرے گا۔ بچوں کی تعلیم پر بھرپور توجہ دی جائے گی جس کی وجہ سے بچوں کی اچھی تعلیمی کارکردگی سامنے آئے گی۔ ایسی خواتین جو اپنی تعلیم کو مزید بہتر کرنا

چاہتی ہیں وہ اس سال ضرور کوشش کریں، کامیابی ملے گی۔ ایسی خواتین جن کی عمر تیئیس سال، ستاون سال، بتیس سال، تینتیس سال ہے وہ اس سال میں معاشرے میں بہتر مقام دوسروں کی نسبت آسانی سے حاصل کرسکیں گی۔ کسی دوسرے شہر کا سفر کرنے کا موقع ملے گا۔ دوران سفر لوگوں سے اچھے تعلقات بن جائیں گے جو کہ بعد میں کام آئیں گے۔ مجموعی طور پر صحت ٹھیک ہی رہے گی۔ ورزش، خاص طور پر واک (چہل قدمی) کرنے سے صحت بہت اچھی ہوگی۔ رات کو سوتے وقت اچھے خواب نظر آئیں گے۔

۹ عدد والے افراد

مرد

یہ سال آپ کی زندگی میں آسانیاں لائے گا۔ مزاج میں خوش گوار تبدیلی پیدا ہوگی۔ حلقہ احباب بڑھے گا۔ معاشی معاملات بھی خوش اسلوبی سے طے ہوں گے۔ اس سال پراپرٹی خریدنا اور بیچنا فائدہ دے گا۔ نئے گھر کے لئے زمین خریدنا یا نیا گھر خریدنا آسان لگے گا۔ اگر آپ کے پاس پرانی گاڑی ہے تو یقیناً اس سال نئی گاڑی خریدنا آسان لگے گا۔ خاندان کے بزرگ افراد فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ ایسے افراد حلقہ احباب میں شامل ہوں گے جن کا تعلق معاشی لحاظ سے کھاتے پیتے افراد میں ہوگا۔ گھریلو ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوگا۔ خاص طور پر ایسے شادی شدہ افراد جن کی سب سے چھوٹی بیٹی ہے وہ اپنی بیٹی کی بہتر تعلیم وتربیت اور مستقبل کے حوالے سے اہم فیصلے کریں گے۔ غیر شادی شدہ افراد کی منگنی یا شادی ہونے کی واضح علامات نظر آتی ہیں۔ اخراجات میں اضافہ ہوگا مگر وہ اخراجات گھر اور فیملی کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ہوں گے۔ سر راہ چلتے ہوئے پرانے دوستوں کے ساتھ ملاقات یقیناً ہوگی جو کہ بعد میں فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ ایسے افراد جو کسی نہ کسی مقدمے میں پھنسے ہوئے ہیں ان کا فیصلہ بھی انہی کے حق میں ہونے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ آپ اگر خود بھی کوشش کریں تو معاملہ صلح صفائی سے ختم ہوسکتا ہے۔ صحت کا خیال رکھنا ہوگا۔ گردہ کی تکلیف ہوسکتی ہے۔ پتھری کا بھی گمان کیا جاسکتا ہے۔ محتاط رہیں۔ شوگر کا بھی خاص خیال رکھنا ہوگا۔ بڑھ سکتی ہے۔ واک برابر جاری رکھیں۔ مختلف تقریبات میں جانا پڑے گا اور دوستوں کے اصرار پر زیادہ کھانا کھانا پڑ جائے گا۔ فیملی کے ساتھ اکٹھا سفر کرنے کا موقع ملے گا۔ کسی خاتون کے ساتھ وقتی ملاقات دوستی کا رنگ پکڑ سکتی ہے اور شادی تک نوبت جاسکتی ہے۔

عورت

یہ سال آپ کی زندگی میں مجموعی طور پر سکون لائے گا اور بہت ساری خواہشات پوری ہوسکیں گی۔ حلقہ احباب میں عزت واحترام بڑھے گا۔ معاشی معاملات میں بھی بہتری رہے گی۔ بہت سارے ادھوری خواہشات پوری ہوسکیں گی۔ خاندان کے افراد کی طرف سے بھی عزت ملے گی۔ صحت کے مسائل بھی بہت حد تک حل ہوں گے مگر ایسی خواتین جو موٹاپے کا شکار ہوں انہیں زیادہ کھانا کھانے سے پرہیز کرنا ہوگا کیوں کہ ان کی بھوک اس سال اور زیادہ بڑھ جائے گی جس کی وجہ سے وہ اکثر اوقات زیادہ کھانا کھاجائیں گی۔ بے وقت کھانا بھی کھایا جائے گا۔ والدین کی طرف سے بھی بھرپور توجہ ملے گی۔ شادی شدہ خواتین کی گھریلو زندگی خوشگوار گزرے گی۔ شوہر کی طرف سے محبت ملے گی۔ البتہ بچوں کی وجہ سے اخراجات میں اضافہ ہوگا۔ بازار میں اکثر اپنی ضروریات زندگی کے حوالے سے جانے کا موقع ملے گا۔ موسم اور فیشن کے مطابق نئے کپڑے خریدے جائیں گے۔ شادی کی تقریبات میں بھی زیادہ خرچہ ہوگا۔ اس سال میں کریم کلر اور فیروزی رنگوں کا زیادہ استعمال مزاج اور طبیعت پر خوش گوار اثر چھوڑے گا۔ رات کو نیند پُرسکون انداز میں آیا کرے گی اور صبح اٹھنے پر بھی خوشگوار اثر مزاج میں نظر آئے گا۔ البتہ کبھی کبھی آنکھوں کی تکلیف ہوسکتی ہے۔ رات کو سوتے وقت گیس کے چولہے اچھی طرح سے ضرور بند کرکے سوئیں۔ خدانخواستہ کوئی حادثہ پیش آسکتا ہے۔ اکثر خواتین جن کی شادی نہیں ہوئی ان کی شادی ہوجائے گی اور شادی کے بعد پہلی بیٹی پیدا ہوگی۔ اچھی سسرال ملنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆

برج حمل کا عرصہ حکومت	۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل تک
برج حمل سے منسوب ستارہ	مریخ
برج حمل سے منسوب حروف	ا، ل، ع، ی
برج حمل والوں کے لئے لکی اعداد	۱، ۲، ۷، ۹
برج حمل والوں کے لئے مبارک پتھر	مرجان، یاقوت
برج حمل والوں کے لئے مبارک دن	ہفتہ، اتوار، منگل
برج حمل والوں کے لئے مبارک رنگ	سرخ، نارنگی، آسمانی

سال 2008ء ایک نظر میں:

اس سال میں آپ کو اپنے کیریئر اور روزگار کے حوالے سے کافی آسانیاں ملیں گی۔ اگر آپ اس وقت سے پہلے کافی کوشش کر رہے تھے تو اب آپ کو آسانی ملنا شروع ہو جائے گی مگر اس آسانی کا یہ مطلب نہ سمجھیں کہ آپ اپنے آپ کو ڈھیلا چھوڑ دیں اور کاموں کو وقت پر پورا نہ کریں۔ کام کی زیادتی آپ کے گھر کے ماحول اور ازدواجی زندگی کے لئے مسائل پیدا کرے گی۔ آپ گھر والوں اور شریک حیات کی توقعات پر پورا نہ اتریں گے۔ آپ کو صحت کے حوالے سے احتیاط کرنا پڑے گی اور اگر کوئی پرانی تکلیف ہوگی تو وہ اس عرصہ میں باہر آجائے گی۔ اس لحاظ سے یہ سال آپ کو بہت احتیاط سے گزارنا پڑے گا۔ کام کے حوالے سے بھی آپ کو خاص آسانی نہ ملے گی بلکہ کاموں کو پورا کرنے میں رکاوٹیں آئیں گی۔ بیرون ملک سفر کے معاملات میں بھی آپ کو مسائل پیش آئیں گے۔ آپ کا کام اور آپ کی صحت وجہ رکاوٹ بنیں گے۔ اس سال میں آپ کے اخراجات ایسی جگہوں پر ہوں گے کہ جن کے بارے میں پہلے سے اندازہ لگانا آپ کے لئے مشکل رہے گا۔ مگر ان تمام تر مشکلات کے باوجود آپ کو مال بنانے اور اپنے بینک بیلنس کو بہتر کرنے کے حوالے سے بہت مواقع ملیں گے۔ روحانی اور عملیاتی مدد حاصل کرنے سے آپ اپنی کافی خواہشات کو پورا کر پائیں گے۔ آپ کے وہ ملازمین جو عمر رسیدہ ہیں یا جن کے آپ کے پاس کام کرتے ہوئے کافی عرصہ گزر چکا ہے کو آپ کو کافی احتیاط اور طریقے سے ڈیل کرنا پڑے گا کیونکہ وہ آپ کے لیے مسائل پیدا کر سکتے ہیں۔ آسان آمدنی کی توقع زیادہ بہتر انداز میں پوری نہ ہوگی لہٰذا اپنی توجہ اپنے کام کی طرف رکھیں۔

سال 2008ء میں آپ کے لیے عملیاتی و روحانی راہنمائی:

ماہ اپریل کا شرف شمس اور جولائی میں ہونے والا اوج شمس آپ کے لیے یہ موقع لے کر آ رہا ہے کہ آپ اپنی اولاد کے حوالے سے جن مسائل کا سامنا کر رہے ہیں یا آپ کو اولاد نرینہ کی خواہش ہے تو اپنے لیے لوح اوج شمس الوح شرف شمس بنوائیں۔ اپریل میں ہونے والا شرف زہرہ اور جون میں ہونے والا اوج زہرہ آپ کے روپے پیسے کے مسائل اور ازدواجی زندگی کی پریشانیوں کو دور کرنے کا موقع لا رہا ہے۔ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ شخصیت کی کمزوریوں اور وراثتی مسائل کے حل کے لیے لوح نورانی بنوائیں۔ اسی طرح اگست کا شرف عطارد اور نومبر کا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی صحت کے مسائل کے حل کے لیے لوح نورانی بنوائیں۔

ان الواح نورانی کو بنوانے کے لیے آپ پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ "راہنمائے عملیات" سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہِ جنوری:

سال کا آغاز آپ کے لئے بہت بہتر رہے گا۔ زندگی کے زیادہ تر معاملات میں آپ کو آسانیاں ملیں گی۔ آپ کو بیرون ملک سفر کے معاملات طے کرنے کے حوالے سے آسانی رہے گی اور اس میں آپ سے زیادہ دوسروں کا ہاتھ رہے گا۔ آپ کے لئے اس عرصہ میں زیادہ اہم چیز آپ کا کیریئر اور روزگار ہوں گے۔ آپ دوسروں سے اپنے کام کی تعریف سننا پسند کریں گے۔ آپ کو افسرانِ بالا اور صاحب اختیار لوگوں کی بات سننا پڑے گی۔ انا کا شکار ہونے پر آپ اپنے کو مسائل میں گرفتار کر لیں گے۔ آپ اپنے خیر خواہوں سے بات چیت کرنا اور خاص طور پر بڑے بہن بھائیوں سے مشاورت کرنا پسند کریں گے۔ لوگوں پر اپنی مرضی ٹھونسنا اس عرصہ میں جاری رکھیں گے۔

سعد تاریخیں	29-16-11-2-29	نحس تاریخیں	26-13-7

ماہِ فروری:

اس ماہ میں راوی آپ کے لئے چین ہی چین لکھتا ہے۔آپ کو اپنے افسران، روزگار کی طرف سے بہت اچھا ریسپانس ملے گا۔آپ کی خواہشات کا گراف بلند ہوگا اور آپ حتی الوسع کوشش کر کے ان کو پورا کریں گے۔اس سلسلے میں آپ اگر دوسروں کی مدد لیں تو آپ جلد اور بہتر نتائج حاصل کر لیں گے۔اگر آپ ملازمت کرتے ہیں تو پھر بونس اور اگر کاروبار کرتے ہیں تو منافع زیادہ ملنے کا امکان ہے۔آپ کی توانائیاں اس بات پر خرچ ہوں گی کہ آپ کس طرح دوسروں پر اپنی بات ٹھونستے ہیں؟ قرب وجوار کے علاقوں میں سفر کرنا پسند کریں گے مگر اس سلسلے میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔سفر کے دوران لا پرواہی یا جلد بازی حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔اس کی وجہ آپ ہوں گے۔

سعد تاریخیں	25-20-12-7	نحس تاریخیں	23-10-3

ماہِ مارچ:

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات بڑھ جائیں گے۔زیادہ تر اخراجات تفریح اور بچوں کی وجہ سے ہوں گے مگر اس کے علاوہ ان اخراجات میں دکھاوا زیادہ ہوگا۔آرائش اور آسائش کا سامان بھی کافی تعداد میں خریدیں گے۔اس ضمن میں یہ بات کہنا نہایت مناسب ہے کہ آپ اخراجات کرنے سے تو باز نہ آئیں گے تو پھر اخراجات ان چیزوں پر کر ڈالیے جن سے آپ کو مستقل بنیادوں پر فائدہ ہو۔اس سے آپ کو بعد میں آسانیاں ملیں گی۔ٹیلی فون کا بل اس ماہ میں کافی زیادہ آئے گا کیونکہ آپ اپنا زیادہ تر وقت دوسروں سے بات چیت میں گزاریں گے۔گھریلو حالات اور ماحول کشیدہ رہے گا اور گھر میں جھگڑے اور فساد ہوں گے۔اس حوالے سے آپ کا کردار جھگڑے کو بڑھاوا دینے والے کا ہوگا۔اپنے آپ پر کنٹرول کریں۔

سعد تاریخیں	24-19-11-6	نحس تاریخیں	30-22-8-1

ماہِ اپریل:

اس ماہ میں اخراجات میں کافی کمی آئے گی اور آپ کافی وقت اپنی ذات کو دیں گے اور اس حوالے سے دوسروں سے ملاقات کریں گے۔آپ کی شخصیت میں بیک وقت خود اعتمادی، ذہانت اور زندگی اور دوسروں سے محبت کے جذبات چھلکیں گے۔اس وقت کو آپ اپنے معاملات کو بہتر انداز میں حل کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ دوسرے آپ کی بات سننے پر تیار ہوں گے۔مگر آپ کی شخصیت کا یہ جادو آپ کے گھریلو معاملات میں بہتری نہ لا پائے گا اور ماحول اسی طرح کشیدہ رہے گا کہ جس طرح وہ پچھلے ماہ میں تھا۔والدہ کا مزاج آتشی رہے گا۔آپ کی سواری کو نقصان پہنچ سکتا ہے لہذا احتیاط سے کام لیں۔اگر گھر میں کوئی مرمت کا کام چل رہا ہے تو اس میں حصہ نہ لیں کیونکہ آپ کو چوٹ پہنچنے کا خدشہ ہے۔

سعد تاریخیں	22-17-8-3	نحس تاریخیں	27-19-6

ماہِ مئی:

اس ماہ میں آپ کو روپیہ کمانے میں آسانی رہے گی۔اس حوالے سے آپ سے زیادہ دوسروں کا کردار اہم رہے گا۔اس عرصہ میں آپ بہتر انداز میں روپیہ کمائیں گے۔آسان ذرائع سے روپیہ کمانے کی طرف بھی توجہ مائل رہے گی اور اس میں آپ کو فائدہ بھی ہوگا مگر ضد اور انا کا شکار ہو کر کسی کام کو نہ کریے گا ورنہ فائدہ کی بجائے نقصان اٹھانا پڑے گا۔آپ کے گھر کا ماحول پہلے ہفتے میں تو ٹھیک نہ رہے گا مگر اس کے بعد اس میں بہتری آنا شروع ہو جائے گی۔آپ لکھنے پڑھنے کے معاملات پر توجہ دیں گے اور دوسروں کو اپنی بات دلائل کے زور پر سمجھائیں گے نہ کہ طاقت کے زور پر۔ہمسائیوں اور رشتہ داروں سے آپ کے تعلقات کافی بہتر رہیں گے۔آپ ان کے کام آئیں گے اور وہ آپ کے کام آئیں گے۔

سعد تاریخیں	30-20-15-6-2	نحس تاریخیں	26-18-4

ماہِ جون:

اس ماہ میں آپ کی توجہ اپنے قرب وجوار کی طرف رہے گی۔آپ اس کوشش میں لگے رہیں گے کہ آپ دوسروں پر کس طرح اپنے انداز بیاں سے اثر انداز ہو سکتے ہیں۔آپ کو اپنے بہن بھائیوں اور رشتہ داروں سے مالی فوائد حاصل ہوں گے اور وہ بھی آپ سے فوائد حاصل کریں گے۔اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ یا تو اپنے بہن بھائیوں سے ملنے جائیں گے یا ان کو اپنی طرف بلا لیں گے۔اس عرصہ میں آپ جسمانی کھیل زیادہ شوق سے کھیلیں گے بھی اور دیکھیں گے بھی۔بچوں کو سنبھالنا کافی مشکل ہوگا کیونکہ وہ زیادہ شرارتیں کریں گے اور آرام سے بات بھی نہ سنیں گے۔آپ کے لیے زیادہ مناسب یہ فعل رہے گا کہ نہ تو ان کو زیادہ ڈھیل دیں اور نہ ہی ان کو بات بات پر ٹوکیں۔ورنہ آپ کو ان کی طرف سے بدتمیزی والا رویہ

ملنے کا امکان ہے۔

سعد تاریخیں	28-18-13-4	نحس تاریخیں	30-23-15-1

ماہِ جولائی:

آپ کافی سے زیادہ وقت اپنے گھر میں گزاریں گے۔ آپ اس عرصہ میں اپنے ذاتی گھر کے حصول کے لئے پلاننگ بھی کریں گے اور اس پلاننگ کو عملی جامہ بھی پہنانے کی کوشش بھی کریں گے۔ والدہ کا مزاج حاکمانہ بھی رہے گا مگر اس میں محبت کی ملاوٹ ہوگی۔ یعنی آپ کو کھلائیں گی حلوہ سونے کی پیالی میں اور آپ پر نظر جنگل کے بادشاہ والی رکھیں گی۔ آپ اپنے گھر کو ڈیکوریٹ بھی کریں گے۔ اس ماہ میں آپ کو کام کی زیادتی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ساتھ کام کرنے والوں کا رویہ سخت اور ترش رہے گا اور آپ کو ان کی طرف سے کوئی آسانی نہ ملے گی۔ کام کرنے والی جگہ پر آپ کی دوسروں کے ساتھ لڑائی ہو جانے کا قوی امکان ہے لہذا اپنے آپ پر کنٹرول رکھ کر اپنے معاملات کو سرانجام دیں تاکہ زیادہ مسائل کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

سعد تاریخیں	31-26-17-11-2	نحس تاریخیں	29-22-14

ماہِ اگست:

آپ اس ماہ میں دوہری کیفیت کا شکار ہوں گے۔ کام کی زیادتی آپ کو آرام سے بیٹھنے نہ دے گی مگر آپ ان مصروف لمحات میں سے بھی کچھ وقت اپنی تفریح کے لئے نکال لیں گے۔ بچوں کا مزاج آسمان سے بات کر رہا ہوگا اور آپ کو انہیں بہت طریقے سے ہینڈل کرنا پڑے گا۔ آپ کی صحت کام کی زیادتی اور شریک حیات کی طرف سے آنے والے مسائل کی وجہ سے خراب ہو جائے گی۔ لہذا کام کے ساتھ اپنی صحت کا بھی خیال رکھیں۔ آپ اپنے آپ کو یوں محسوس کریں گے کہ جیسے آپ کو مسائل نے چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے۔ اگر آپ اپنی عقل کا صحیح استعمال کر پائے تو کوئی ایسی بات نہیں کہ آپ ان معاملات سے خوش اسلوبی کے ساتھ نمٹ نہ سکیں۔

سعد تاریخیں	28-24-14-9	نحس تاریخیں	26-19-12

ماہِ ستمبر:

اس ماہ میں کام کی زیادتی کافی حد تک کم ہو جائے گی مگر کچھ اہم ذمہ داریاں آپ کو دی جائیں گی یا آپ کے پاس رہ جائیں گی کہ جن کو پورا کرنا آپ کے لیے باعث عزت و وقار ہوگا۔ کام کے دوران تفریح بھی کرنا چاہیں گے مگر کوشش کریں کہ اس تفریح کے عنصر کو حد سے زیادہ بڑھنے نہ دیں ورنہ آپ کے کام خراب ہو جانے کا امکان ہے۔ شریک حیات اور دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات میں اونچ نیچ رہے گی اور آپ کو ان کے مختلف مزاج سمجھنے کے لیے کافی جدوجہد کرنا پڑے گی۔ اگر آپ نے یہ سمجھا کہ آپ کو شریک حیات کا تعاون ملے گا تو یہ آپ کی اپنے ساتھ زیادتی ہوگی۔ جن کے شریک حیات کا مزاج گرم رہتا ہے ان کو اس عرصہ میں احتیاط سے کام لینا پڑے گا۔

سعد تاریخیں	28-21-12-7	نحس تاریخیں	24-17-10

ماہِ اکتوبر:

اس عرصہ میں آپ کو ایسے لوگ ملیں گے کہ جو صاحب حیثیت ہوں گے اور آپ ان کے ساتھ تعلقات بنانے کو اچھا سمجھیں گے۔ جن لوگوں کی شادی ابھی نہ ہوئی ہے ان کی بات اچھے گھر میں چلنے کا امکان ہے۔ اگر اس دوران کوئی رشتہ آیا تو اس کو قبول کرنے میں زیادہ لعیت و لعل سے کام نہ لیجئے گا۔ آپ اس عرصہ میں اپنے مال سے زیادہ دوسروں کے مال پر توجہ دیں گے۔ اگر آپ شراکتی بنیادوں پر کام کرتے ہیں تو پھر آپ کو مشترکہ آمدنی کے حوالے سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس عرصہ میں جائیداد کے مسائل کھڑے ہوں گے اور آپ کو ان سے نمٹنے کے لیے پوری طاقت استعمال کرنا پڑے گی ورنہ آپ اپنے جائز حق سے محروم ہو جائیں گے۔ کیونکہ دوسرا آپ سے زیادہ پیچ دار انداز اپنائے گا۔

سعد تاریخیں	25-20-11-6	نحس تاریخیں	22-16-9

ماہِ نومبر:

اس عرصہ میں آپ گھٹن محسوس کریں گے اور اپنے آپ کو مسائل میں گھرا ہوا پائیں گے۔ آپ کی کوشش کچھ حد تک تو کامیاب ہوں گی مگر زیادہ تر آپ ناکام رہیں گے۔ اس عرصہ میں آپ کو اپنے معاملات سے زیادہ دوسروں کے معاملات پر توجہ دینا ہوگی۔ اگر آپ نے زیادہ زور زبردستی سے کام لیا تو پھر آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اپنے ٹیکس اور ادھار کے معاملات آپ اچھے طریقے سے اس عرصہ میں نمٹا سکیں گے۔ بیرون ملک سفر کے حوالے سے آپ کی کوشش کامیاب ثابت ہوگی۔ مگر اس بات کا دھیان رکھیں کہ اپنے معاملات کو جلد بازی سے نمٹانے کی کوشش نہ کریں وگرنہ لینے کے دینے پڑ سکتے ہیں۔ اگر آپ علم کے پیاسے ہیں تو اس عرصہ میں آپ کو اپنی پیاس بجھانے کے مواقع ملیں گے۔

سعد تاریخیں	22-18-8-4	نحس تاریخیں	20-13-7

بقیہ صفحہ ۱۶۹ پر

انسانوں اور جانوروں کے درمیان زبردست مناظرہ

قسط نمبر: ایک

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

شاہِ جنات کے دربار میں جانوروں کے خلاف انسانوں کا استغاثہ

صاحب تصنیف اپنی کتاب کا آغاز اس طرح کرتے ہیں کہ کائنات کے آغاز میں جب انسان بہت تھوڑے تھے اس وقت ان کا حال یہ تھا کہ جانوروں سے ڈر کر غاروں میں چھپ جاتے تھے اور درندوں کے خوف وخطرات سے گھبرا کر ٹیلوں اور پہاڑوں میں پناہ لیا کرتے تھے اتنا اطمینان بھی نہیں تھا کہ دو چار آدمی مل کر کھیتی باڑی کر سکیں اور اپنے لئے اناج وغیرہ پیدا کرنے کی ہمت کر سکیں یا کپڑا وغیرہ بننے کا سامان مہیا کریں اور اپنے جسموں کو تہذیب اور سلیقہ کے ساتھ ڈھانپ سکیں، صورت حال یہ تھی کہ گھاس پھوس کھاتے اور درختوں کے پتوں اور کھجور کی چھالوں سے اپنا تن چھپاتے، جاڑوں میں گرم علاقوں میں رہتے اور گرمیوں میں سرد علاقوں میں منتقل ہوجاتے اس وقت ان کے لئے یہ ممکن نہیں تھا کہ ٹھنڈے اور گرم کپڑے تیار کر لیتے اور اسی طرح کافی مدت گزر گئی اور ان کی نسل بڑھتی رہی یہاں تک کہ جب ان کی تعداد ہزاروں میں پہنچ گئی تو ان کے اندیشے ختم ہونے لگے اور رفتہ رفتہ ان کے دلوں سے درندوں کا خوف نکلنے لگا یہاں تک کہ وہ درندوں کا شکار کھیلنے لگے اور خطرناک سے خطرناک جانوروں کو گرفتار کر کے انہیں اپنا غلام بنانے لگے۔ انہوں نے اپنی رہائش کے لئے عالیشان مکان بنانے شروع کردیئے اور اپنی گزر بسر کے لئے کھیتی باڑی وغیرہ شروع کردی انہوں نے سواری کے لئے جانوروں کو استعمال کرنا شروع کردیا اور ان کی ناک میں نکیل ڈال کر انہیں مطیع اور فرمانبردار بنالیا وہ ان پر سواریاں بھی کرتے اور اپنا بوجھ بھی لادتے۔

ہاتھی، اونٹ، گھوڑے، خچر، گدھے، بیل اور بھینسے جو سدا سے بیابانوں میں شتر بے مہار بنے پھرا کرتے تھے اور جہاں ان کا جی چاہتا جاتے کھاتے پیتے تھے وہ انسانوں کے بادل نخواستہ مطیع اور مجبور فرمانبردار ہوگئے۔ جب انسانوں نے انہیں اپنا غلام اور محکوم بنالیا اور ان پر بوجھ لادنے لگے اور ان سے بار برداری کا کام لیا جانے لگا تو ان کے کاندھے رات دن کی محنت سے چھل گئے اور ان کے پاؤں زخمی ہوگئے ان کے بدن چور چور ہوگئے وہ چیختے اور چنگھاڑتے لیکن انسانوں کے کانوں پر جوں بھی نہ رینگتی۔ اکثر جانور خوف گرفتاری اور شدت مزدوری سے گھبرا کر فرار ہوگئے وہ بیابانوں میں چھپ چھپ کر چوروں کی سی زندگی گزارنے لگے۔ بے شمار پرندے بھی انسانوں سے گھبرا کر دور دراز جنگلوں میں جا کر پناہ گزیں ہوگئے اور انسانوں کے تصور سے تھرانے لگے۔

انسانوں کا خیال یہ تھا کہ تمام جانور خواہ وہ چرند ہوں یا پرند ان ہی کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور ان کی خدمت اور حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہیں۔ چنانچہ جب بھی موقعہ ملتا وہ طرح طرح کے جال اور پھندے بنا کر جانوروں کو پھانستے اور پھر ان سے اپنی خدمت لیتے اور انہیں اپنا محکوم محض بنا کر رکھتے اور اسی طرح ایک عرصہ گزر گیا یہاں تک اللہ نے پیغمبر آخر الزماں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے لئے بھیجا۔ نبی برحق نے انسان کی رہنمائی کی اور گمراہی میں غرق ہونے والوں کو ہدایت کا راستہ دکھایا۔ ہر طرف حق کا نور پھیل گیا، اسلام کا بول بالا ہوا، دلوں کی دنیا میں انقلاب آگیا، روحوں کی دنیا نکھر گئی بعض جنات نے بھی اسلام کی ڈگر اختیار کرلی، آپ کی بعثت اور نبوت کے کچھ عرصہ کے بعد جنات میں سے ایک جن عہدۂ بادشاہت پر فائز ہوا اس کا نام بیوراسپ تھا اور اس کا لقب شاہ مردان تھا یہ جن بڑا عادل اور انصاف پسند تھا دور دور تک اس کے انصاف کی دھوم تھی بلاساغون نامی جزیرے کے قریب اس کا دارالحکومت تھا۔ اتفاق کی بات ہے کہ ایک دن انسانوں سے بھرا ہوا ایک پانی کا جہاز کسی طوفان کا شکار ہوکر اس جزیرے کے کنارے آلگا اس میں جتنے بھی سوداگر اور اہل فنون تھے سب کے سب جہاز سے اتر کر جزیرے کی سیر کرنے لگے۔ انہوں نے دیکھا کہ جزیرہ پھولوں اور پھلوں سے مالا مال تھا، قسم قسم کے

درخت وہاں اُگے ہوئے تھے اور طرح طرح کے جانور وہاں اِدھر اُدھر بے خوف و خطر پھر رہے تھے کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں تھا وہاں کی آب و ہوا بھی اتنی لطیف اور عمدہ تھی کہ کسی بھی مسافر کا دل نہ چاہا کہ جزیرے سے لوٹنے کی کوشش کرے۔ چنانچہ انہوں نے آپسی مشورے کے بعد وہیں مکانات وغیرہ تعمیر کر لئے اور وہیں مستقل ٹھکانہ بنالیا۔ اس کے بعد انہوں نے اپنی خدمت اور ضرورت کیلئے من پسند جانوروں کو گرفتار کر کے ان سے بے تحاشہ کام لینا شروع کر دیا، بعض جانوروں نے یہ سلوک دیکھا تو مارے خوف کے انہوں نے جنگل بیابانوں کی راہ لی لیکن انسانوں نے انہیں وہاں بھی چین سے بیٹھنے نہ دیا اور ان کی گرفتاری کے لئے سیکڑوں جتن کئے، جب جانوروں کو یہ خبر ملی کہ انسانوں نے نئے نئے جال اور پھندے انہیں پھانسنے کے لئے تیار کر لئے ہیں اور ان کی خیریت میں فرق آنے والا ہے تو انہوں نے جنگل میں ایک ہنگامی میٹنگ کی اور اس میں یہ طے کیا کہ ہم انسانوں کے خلاف شاہ جنات کی عدالت میں مقدمہ دائر کریں گے وہ بہت انصاف پسند ہے وہی ہمارا قضیہ نمٹائے گا ورنہ پھر ہم سب کو اجتماعی خودکشی کرنی پڑے گی۔

چنانچہ تمام جانور شاہ جنات کے دربار میں پہنچے اور تمام تفصیلات اسے سناڈالیں، بادشاہ نے سارا ماجرہ سننے کے بعد فوراً اپنا قاصد روانہ کیا اور انسانوں کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ چنانچہ ستر آدمی مختلف علاقوں کے بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے یہ سب کے سب انتہائی فصیح و بلیغ گفتگو کرنے کے ماہر تھے اور کافی تجربہ کار بھی تھے۔

بادشاہ نے اپنی عادلانہ طبیعت اور مہمان نوازی کی صفت کا مظاہرہ کرنے کے لئے ان کے لئے رہائش اور کھانے پینے کا معقول بندوبست کیا جب دو تین کے بعد سفر کی تھکان اتر گئی تو بادشاہ نے انہیں اپنی عدالت میں بلایا انہوں نے بادشاہ کو جب تخت و تاج پر دیکھا تو آداب و نیاز بجالائے اور انتہائی سلیقہ اور حسن شائستگی کے ساتھ بادشاہ کی تعریفیں کرنے لگے۔ بادشاہ حقیقت میں نیک خصلت تھا انصاف پسند تھا اور اچھائیوں کا قدر دان بھی تھا اور سخاوت و فیاضی میں بے مثال تھا بے شمار محتاج و گداگر اس کے زیر پرورش رہتے تھے وہ شریعت کا بھی بے حد پابند تھا اور حلال و حرام کی بھی اسے ہر وقت فکر رہا کرتی تھی اس نے نہایت اخلاق کے ساتھ انسانوں سے پوچھا تم ہمارے ملک میں کیوں آئے؟ اور یہاں قیام کی زحمت تم نے کیوں گوارہ کی۔؟

ایک شخص نے کھڑے ہو کر جواب دیا، ہم آپ کی انصاف کی شہرت سن کر یہاں آئے ہیں ہمیں معلوم ہوا ہے کہ آپ کے دربار سے کوئی بھی شخص مایوس و محروم ہو کر نہیں گیا آپ نے ہمیشہ انصاف اور حق پسندی کی لاج رکھی اس لئے ہمیں امید ہے کہ آپ ہمارے ساتھ بھی انصاف کا معاملہ کریں گے۔ بادشاہ نے کہا، تمہاری غرض کیا ہے؟ اس شخص نے عرض کیا، حضور یہ تمہارے حیوانات ہمارے زر خرید غلام ہیں لیکن ان میں سے بعض تو ہم سے بالکل متنفر ہیں اور بعض کا حال یہ ہے کہ وہ بظاہر ہمارے تابع ہیں لیکن درپردہ ہماری حاکمیت کے منکر ہیں، یہ لوگ جب ہمارے سامنے ہوتے ہیں تو بھیگی بلی اور میاں مٹھو کی طرح ہمارے سامنے گردن جھکائے بیٹھے رہتے ہیں اور ہماری ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور جب یہ ہماری مجلس سے اٹھ کر چلے جاتے ہیں تو ہماری غیبتیں کرتے ہیں ہم پر تہمتیں اچھالتے ہیں اور ہمارے خلاف سازشیں بھی کرتے ہیں، ہم نے صاف طور پر یہ محسوس کیا ہے کہ ان میں اکثر احسان فراموش ہیں اور ان کی آنکھ میں سور کا بال ہے۔

بادشاہ نے پوچھا، اس دعویٰ پر کوئی دلیل بھی ہے۔ کیونکہ ہماری عدالت میں کوئی دعویٰ بغیر دلیل کے قابل سماعت نہیں ہوتا۔

اس شخص نے کہا۔ جی حضور ہمارے پاس دلائل موجود ہیں۔

بادشاہ نے کہا بیان کرو۔

اب ایک دوسرے شخص نے جو غالباً حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے تھا کھڑے ہو کر بولا میں سب سے پہلے تعریف کرتا ہوں اس خدا کی جس نے بے شمار عالم پیدا فرمائے اور ان کی پرورش اور نگہبانی کے لئے طرح طرح کے سامان فراہم کئے اور انسانوں کو پیدا کیا اور پھر ان کی خدمت و ضرورت کے لئے قسم قسم کے حیوانات پیدا کئے اور کیسے کیسے باغات پھل پھول اور جڑی بوٹیاں بنائیں، غذائیں بھی پیدا کیں اور دوائیں بھی پیدا کیں اور میوے اور مشروبات بھی پیدا کئے تا کہ انسان زیادہ سے زیادہ ان چیزوں سے فائدہ اٹھا کر خدا کا شکر گزار بن سکے اور میں درود و سلام بھیجتا ہوں اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کو اللہ نے تمام مخلوقات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا اور تمام پیغمبروں کا سردار اور امام بنایا اور بلاشبہ تمام جن و بشر اور نباتات و جمادات کا اللہ ہی بادشاہ ہے اور وہی حاکم الحاکمین ہے اور راضی ہو خدا ان اصحاب رسول سے جن کی پیہم جدوجہد کی وجہ سے دین اسلام چار دانگ عالم میں پھیلا اور عرب سے نکل کر عجم کی وادیوں میں بکھرا اور پھر اس کے نور کی شعاعیں گھر گھر تک پہنچیں اور تمام تعریفوں کا وہی سزاوار ہے کہ جس نے گیلی مٹی سے حضرت آدم علیہ السلام کو بنایا اور پھر ان کی کوکھ سے ان کا جوڑا بنایا اور پھر نسل انسانی کو ان دونوں کے توسل سے پیدا فرمایا پھر آدم علیہ السلام کی اولاد میں کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء بھیجے اور آخر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث اور ان پر اپنی آخری کتاب نازل فرمائی اور اس کتاب حکیم میں ایک جگہ یہ بھی ارشاد فرمایا۔

وَالْاَنْعَامَ خَلَقَهَا لَكُمْ فِيْهَا دِفْءٌ وَّمَنَافِعُ وَمِنْهَا تَاْكُلُوْنَ وَلَكُمْ فِيْهَا جَمَالٌ حِيْنَ تُرِيْحُوْنَ وَحِيْنَ تَسْرَحُوْنَ○

اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ تمام جانور تمہارے لئے پیدا کئے گئے ہیں

ان سے فائدہ اٹھاؤ اوران کی کھال سے اپنی پوشاک بناؤ اور انہیں صبح کو چراگاہ میں چھوڑ دو اور شام کو واپس بلالو۔

ایک جگہ یوں فرمایا۔ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُونَ○

یعنی خشکی تری کے راستوں میں جانوروں اور کشتیوں پر سوار ہوکر۔ اور ایک جگہ یوں فرمایا۔

وَالْخَيْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِيْرَ لِتَرْكَبُوْهَا۔

یعنی گدھے گھوڑے خچر اس واسطے پیدا کئے گئے ہیں کہ تم ان پر سواری کرو۔

اور ایک جگہ یوں فرمایا گیا ہے۔

لِتَسْتَوُا عَلٰى ظُهُوْرِهٖ ثُمَّ تَذْكُرُوْا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ۔ یعنی ان کی پیٹھوں پر سوار ہوا اور خدا کے انعامات کو یاد کرو ان کے علاوہ اور بہت سی آیتیں اس طرح کی قرآن کریم میں موجود ہیں اور توریت وغیرہ کی بہت سی عبارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تمام جانور ہمارے لئے پیدا کئے گئے ہیں بہرصورت یہ ہمارے مملوک ہیں اور ہم ان کے مالک اور ان پر ہمیں ہر طرح کے تصرف کا حق حاصل ہے۔

اب بادشاہ نے حیوانوں کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو؟

یہ سن کر ایک خچر نے کہنا شروع کیا۔

حمد وثنا ہے اس خدائے بالاتر کی جو کون ومکان سے پہلے بھی موجود تھا اور کون ومکان کے ختم ہوجانے کے بعد بھی موجود رہے گا اس ذات بالاتر نے آدمی کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر اسی سے اس کے جوڑے حواء کو پیدا کیا اور پھر ان دونوں کی نسل چلائی اور پھر اس ذات بالاتر نے جانوروں کو پیدا کیا تاکہ ان سے فائدہ اٹھاسکیں لیکن جانور اس لئے نہیں پیدا کئے گئے کہ ان پر مشق ستم کی جائے اور انہیں بے وجہ ستایا جائے اور خواہ مخواہ ان کا کچومر بنایا جائے۔ اس کے بعد خچر نے کہا، اے بادشاہ قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جانور کو تمہارے واسطے مسخر کیا گیا جیسا کہ تمہارے لئے مسخر کیا گیا چاند سورج اور ستاروں کو ہواؤں اور بادلوں کو اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ انسان ان تمام چیزوں کا مالک ہے اور چاند سورج وغیرہ انسان کی مملوک ہیں ان تمام چیزوں کو پیدا کرکے ایک دوسرے کا تابع کیا گیا تاکہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھائیں اور خدا کے شکرگزار ہوں اور ہمیں اس واسطے پیدا کیا تاکہ ہماری ذات سے فائدہ انسانوں کو پہنچے اور وہ اللہ کی حکمت عملی کے قائل ہوں لیکن یہ نادان یہ سمجھنے لگے کہ یہ مالک ہیں اور ہم ان کے غلام، اور ہم ان پر جتنا چاہے ظلم کریں کسی جانور کو فریاد وفغاں کا کوئی حق نہیں۔

اے بادشاہ! جب تک یہ انسان پیدا نہیں ہوئے تھے ہمارے ماں باپ بے خوف وخطر روئے زمین پر رہا کرتے تھے ہر ایک طرف چرتے جہاں دل چاہتا جاتے اور ہر ایک اپنی روزی کی فکر میں اطمینان سے لگا رہتا اور کسی کو کوئی خوف اور اندیشہ نہیں تھا لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور انہیں اپنا خلیفہ بنا کر زمین پر اتارا اور جب آدمؑ کی نسل خوب پروان چڑھ گئی اور یہ لوگ جنگلوں میں بکھر گئے تو انہوں نے ہم غریبوں پر ستم توڑنے شروع کردیئے اور ہمارے گدھے گھوڑے اور اونٹ پکڑ کر لے گئے اور ان سے بے تحاشہ خدمت لینی شروع کردی اور جو مصائب ہمارے ماں باپ نے بھی خواب میں بھی نہ سہے تھے وہ ہم حقیقت میں سہنے لگے ہم مجبور ہوکر پہاڑوں میں دبک گئے لیکن انہوں نے ہمیں ڈھونڈ نکالا اور طرح طرح کے جال اور پھندے بنا کر ہمیں پکڑلیا اور ہم سے طرح طرح کی خدمتیں لینے لگے اور طرح طرح کے ظلم توڑنے لگے۔

خچر نے مزید کہا۔ اے بادشاہ کچھ نہ پوچھئے یہ لوگ کس طرح ہمیں ستاتے ہیں اور ہم پر کیسے کیسے ظلم کرتے ہیں، یہ لوگ ہمیں ذبح کرتے ہیں ہمارا گوشت لوہے کی سیخوں میں لگا کر آگ پر رکھ دیتے ہیں اور بھون کر خوب مزے لے لے کر کھاتے ہیں۔ ہماری کھال کھینچ دیتے ہیں ان کے جوتے بناتے ہیں ہماری ہڈیوں کو توڑ دیتے ہیں، ہماری ہڈیوں سے بٹن، موتی اور دیگر انواع قسم کی چیزیں بناتے ہیں اس کے علاوہ یہ لوگ ہمارے بچوں کو اٹھا کر لے جاتے یں اور ان کے ساتھ بھی برا سلوک کرتے ہیں، ہمارے کم عمر بچوں کے گوشت کو یہ زیادہ شوق سے کھاتے ہیں، اب بجائے اس کے کہ ہم ان کے خلاف کوئی قدم اٹھاتے یہ خود ہی ہمارے خلاف آپ کی عدالت میں اپنا قضیہ لے کر آگئے ہیں، خود ہی ظلم کرتے ہیں خود ہی فریاد کرتے ہیں خود ہی ذبح کرتے ہیں اور خود ہی ثواب کے حق دار بن جاتے ہیں اور ہم ان کے ہاتھوں جان دے کر بھی جانور کے جانور ہی رہتے ہیں۔ شاہ محترم آپ ہی غور کریں کہ یہ کتنی بڑی بے انصافی اور ستم ظریفی کی بات ہے ان کا یہ دعویٰ کہ یہ مالک ہیں اور ہم مملوک صرف من گھڑت بات ہے یہ ہم سے بہتر اور برتر ضرور ہیں۔ یہ ہمارے حاکم اور مالک نہیں ہیں ہمیں بھی اللہ نے جان عطا کی ہے اور ہمیں بھی اللہ نے کسی مقصد کے لئے پیدا کیا ہے، بے وجہ اور بے مقصد اس دنیا میں کوئی چیز پیدا نہیں کی گئی۔

اب آپ ہی ان انسانوں کو سمجھایئے کہ یہ ہمارے پیچھے ہاتھ دھوکر نہ پڑیں یہ بھی ہنسی خوشی زندگی گزاریں اور ہمیں بھی آزادی کا سانس لینے دیں انہیں سمجھادیں کہ ''جیو اور جینے دو'' کا فلسفہ کیا ہے؟ شاید کہ آپ کی بات ان کی کھوپڑی میں اتر جائے۔

(باقی آئندہ)

کونسا مسلمان ایسا ہے کہ جسے حج کرنے کی خواہش نہ ہو۔ ہر مسلمان کی یہ آرزو ہوتی ہے کہ وہ مکہ اور مدینہ کی گلیوں کی سیر کر کے آئے اور مجھ جیسا انسان کہ سفر کرنا جس کی عادت بن چکا ہو اور سیر سپاٹے جس کی زندگی کا مقصد بن رہ گئے ہوں مجھے تو جتنی بھی مکہ اور مدینہ کے سفر کی خواہش رہی ہوگی اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا جب سے مسلمانوں کے پاس دولت آئی ہے تو حج ایک معیاری قسم کی پکنک بن کر رہ گیا ہے۔ آج کے دور میں ایسے لوگ حج کرتے دکھائی دے رہے ہیں جن کو یہ خبر نہیں کہ حج کسے کہتے ہیں اور جنہیں پانچوں وقت کی نماز کی بھی کبھی توفیق نہیں ہوتی۔ حج دین اسلام کا پانچواں بنیادی رکن ہے۔ اور یہ رکن اسی وقت کسی مسلمان پر فرض ہے جس وہ صاحب استطاعت ہو۔ اب جو لوگ نماز روزے اور زکوٰۃ سے مطلقاً غافل ہوں حج ان کو کیا دے سکتا ہے لیکن بھائیوں ذرا رکئے حج پھر بھی حج ہی ہے۔ حج ایرے غیرے نتھو خیرے سب کرتے ہیں اور سب کا ہو بھی جاتا ہے۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے ایسے حاجی دیکھے ہیں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ ایک صاحب ہیں ہمارے اپنے دیوبند میں جو ساری زندگی حاجی کہلائے لیکن کردار عمل کے اعتبار سے پاجی کے پاجی ہی رہے۔ حج کی ایک خصوصیت یہ بھی تو ہے نا کہ اس کو کرتے ہی انسان کا دل چاہتا ہے کہ دل کھول کر اس کا پروپیگنڈہ کرے اور دنیا کو بتائے کہ اس نے حج کر لیا ہے چنانچہ بڑے بڑے سنجیدہ کردار بھی خود کو "الحاج" اور حاجی لکھنے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ نماز دین اسلام کا سب سے بنیادی رکن ہے کوئی شخص کتنا بھی پنج وقتہ نمازی ہو خود کو نمازی نہیں لکھتا نہ لوگ اس کو نمازی کہتے ہیں اسی طرح کون مسلمان خواہ وہ چالیس سال سے رمضان کے روزے رکھ رہا ہو اس کو روزے دار نہیں کہا جاتا نہ وہ خود اپنے قلم سے خود کو صائم یا روزے دار لکھتا ہے لیکن حج زندگی میں اگر کوئی ایک بار بھی کر لے گا تو عمر بھر خود کو "حاجی" لکھنے میں فخر محسوس کرے گا، ایسا کیوں ہے؟ میں بتاتا ہوں کہ اس کی وجہ کیا ہے، دراصل اس کی وجہ یہ ہے کہ حج کے علاوہ جتنی بھی عبادات ہیں ان میں یک مشت اتنا بہت سارا پیسہ خرچ نہیں ہوتا، نماز تو پانچوں وقت بالکل فری فنڈ ہی میں ادا ہو جاتی ہے ایک روپیہ بھی جیب سے خرچ نہیں ہوتا اتنا بڑا فرض ادا ہو جاتا ہے اگرچہ لوگ اس مفت والے فرض کی ادائیگی میں بھی کچھ نہ کچھ کٹوتی کر لیتے ہیں کچھ لوگ سنتوں اور نفلوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں اور کچھ لوگ اتنے اختصار کے ساتھ نماز پوری کر لیتے ہیں کہ اتنی دیر میں کبوتر کا انڈا بھی نہیں اُبل سکتا اور کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو خود کو حقیقت پسند باور کراتے ہوئے نماز کو کم سے کم کرنے کے بہانے تلاش کر لیتے ہیں کیونکہ تاویل کرنا اور بہانے تلاش کرنا صرف علماء کی ذمہ داری نہیں ہے، اس دور میں اس ذمہ داری کو عامۃ المسلمین بھی بحسن و خوبی ادا کر رہے ہیں چنانچہ ایک بہت پرہیزگار نظر آنے والے مسلمان نے ایک بار مجھے بتایا کہ وہ پچھلے دس سالوں سے قصر نماز ادا کر رہے ہیں یعنی پچاس فی صد کمیشن والی، میں نے پوچھا اپنے وطن میں رہتے ہوئے بھی، انہوں نے فرمایا جی ہاں، اور وہ اس لئے کہ انہیں احادیث رسول کی عظمتوں کا بڑا احساس ہے وہ بعض ایسی احادیث پر بھی عمل کرنا چاہئے جس کے مفہوم کو یہ دنیا سمجھنے سے قاصر ہے انہوں نے مدلل انداز میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ جب سے انہوں نے یہ حدیث پڑھی تھی کہ کن فی الدنیا کانک مسافر تم دنیا میں اس طرح رہو جس طرح کسی شہر میں کوئی مسافر رہتا ہے تب سے انہوں نے خود کو مسافر سمجھ لیا ہے اور مسافر پوری نماز پڑھے تو نماز باطل ہو جائے گی اس لئے انہوں نے اپنے اوپر قصر نماز کو ضروری قرار دے لیا ہے۔ ان کی یہ دلیل اگرچہ میرے حلق سے نہیں اتری لیکن میں ان کی حدیث پرستی سے متاثر بہت ہوا۔ اندازہ لگائیے کہ کیسے کیسے جیالے اس امت میں موجود ہیں لیکن بات وہی ہے کہ جن عبادات میں روپیہ خرچ نہیں ہوتا وہ آدھی ادا کی جائے یا پوری ان کا شور و غل نہیں ہوتا۔ زکوٰۃ میں کچھ نہ کچھ خرچ ہوتا ہے لیکن وہ بھی اللہ والے اپنی مرضی کے مطابق کرتے ہیں۔ ڈھائی فی صد کل سرمائے کی یا کل آمدنی کی کون نکالتا ہے اس لئے زکوٰۃ ادا کر کے بھی اپنے نام کے آگے کوئی زکوتی لکھنا پسند نہیں کرتا پھر زکوٰۃ تھوڑی تھوڑی بھی ادا کی جا سکتی ہے اور دو روپے خرچ کر کے چار روپے بھی بتائے جا سکتے ہیں اس لئے زکوٰۃ کی ادائیگی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہے

اس میں بھی انسان حسب ظرف جھوٹ بول لیتے ہیں اور زکوٰۃ مانگنے والے کو شرمندہ کردیتے ہیں۔ ہمارے شہر میں ایک صاحب استطاعت رہتے ہیں ان کی فیاضی کے چرچے قبرستانوں تک میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن ان کا حال یہ ہے کہ ماہ مبارک میں ان کے پاس اگر کوئی ۱۵ر رمضان سے پہلے جاتا ہے اور اپنی پریشانیوں کا ذکر کرتا ہے تو وہ فرماتے ہیں کہ ۱۵ر تاریخ کے بعد آنا اور جو ۱۵ر تاریخ کے بعد آتا ہے اسے کہتے ہیں کہ بھئی تم نے آنے میں دیر کردی مجھے تو جو دینا تھا وہ میں دے چکا۔ لوگ اس طرح بھی مانگنے والوں سے پیچھا چھڑا لیتے ہیں اور جو بے چارے نہیں مانگتے انہیں تو ویسے بھی کچھ نہیں ملتا کیونکہ جو نیک لوگ اللہ کے غریب اور خوددار بندوں کے چہرے پڑھ کر خیرات کیا کرتے تھے وہ تو زمانہ ہوا رخصت ہوگئے اس دور کے حاتم طائی تو صرف نام کے حاتم طائی ہیں اور تاویلات کے فن سے پوری طرح واقف ہیں۔ ان کے ڈبے سے گھی انگلی ٹیڑھی کرکے بھی نہیں نکلتا۔ بہر حال زکوٰۃ میں بھی خرچ ہوتا ہے لیکن وہ خرچ اختیاری ہے اور اس میں بہانے تلاش کرنے کے طریقے کئی سارے ہیں اور ان بہانوں کے ذریعہ انسان اپنا دامن آسانی سے بچالیتا ہے۔ حج کا معاملہ دگرگوں ہے اس میں غیر اختیاری خرچ ہوتا ہے اور یک مشت ہوتا ہے اس خرچ میں انسان کو جو تکلیف ہوتی ہے اس کا احساس کم کرنے کے لئے وہ خود کو بار بار حاجی کہتا اور کہلاتا ہے ورنہ سوچئے کہ نمازی خود کو نمازی کہلائے تو اس کو ریاکار کہتے ہیں، روزے دار خود کو روزے دار ثابت کرے تو اس کو بھی ریاکار کہا جاتا ہے لیکن حاجی ایک بار حج کرکے ہزار بار خود کو حاجی کہلاتا ہے تو اس کو ریاکار کیوں نہیں کہتے۔ اسی لئے نہیں کہتے کہ لوگ اس کی مجبوری کو سمجھتے ہیں اور اس کا غم غلط کرنے کے لئے خود بھی اس کو "الحاج" جیسے خطابات سے نوازنے لگتے ہیں۔ میں آپ پر یہ بھی واضح کردوں کہ حج کی سعادت حاصل کرتے وقت اکیلا نہیں تھا بلکہ میرے بہت ہی مشفق دوست صوفی قالوبلیٰ میرے ساتھ تھے یہ وہی ہیں جو سولہ آنے پکا عقیدہ رکھتے ہیں اور ان کے تقوے کو بار بار گناہ گاروں کی نظر لگ جاتی ہے۔ چنانچہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ نماز روزہ سب ختم، یقین کریں صرف داڑھی باقی رہ جاتی ہے سب کچھ ہی ختم ہوجاتا ہے۔ مجھ جیسے ناقص العقل قسم کے دوست ان سے حیرت کا اظہار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب کیا ہورہا ہے آج کل جمعہ کی نماز میں بھی دلچسپی نہیں لے رہے ہیں تو وہ فرماتے ہیں یار کسی کمبخت کی نظر لگ گئی، نہ نماز میں دلچسپی ہے نہ تسبیح وتہلیل میں، میں تب ہی تو کہتا ہوں کہ آپ اپنے تقوے کو چھپایا کریں۔ برا زمانہ ہے کون کس کی پرہیزگاری برداشت کرتا ہے تو کیا میں برقعہ اوڑھ کر نماز پڑھا کروں۔ میرا مطلب یہ نہیں ہے وہ جو آپ اپنے تہجد میں اٹھنے کے اور گھنٹوں مراقبہ کرنے کے چرچے کرتے ہیں ان سے بچا کریں وہ تو میں تحدیث نعمت کے طور پر کرتا ہوں، ورنہ مجھے کیا ان مسلمانوں سے لینا دینا۔ بہر حال یہی ہیں وہ قالوبلیٰ جو حج میں میرے رفیق سفر رہے۔ آپ یہ پوچھنے کے لئے بے قرار ہوں گے کہ حج کرنے کے لئے میرے پاس پیسہ کہاں سے آیا۔ جس کے گھر کا یہ حال ہو کہ ایک دن پلاؤ کھاکر دو دن مسور کی دال پر قناعت کرنی پڑتی ہے وہ حج کے لئے سرمایہ کہاں سے لاسکتا ہے۔ دراصل میرے ایک دوست ہیں وہ اپنے مرحوم والد کا حج کرانا چاہتے تھے اور ان کے نزدیک مجھ سے بہتر انسان کوئی نہیں تھا۔ انہوں نے مجھے حج کی رقم دیتے ہوئے فرمایا کہ میرے والد کی طرف سے حج کردو اور کچھ تحفے بھی اپنے بچوں کے لئے خریدنا چنانچہ انہوں نے مجھے الگ سے تحفے خریدنے کے لئے بھی رقم دی تھی۔ جس دن انہوں نے مجھے رقم عطا کی میں کودتا پھاندتا گھر میں داخل ہوا اور میں نے بانو سے کہا۔ دیکھو میری کوئی نیکی ضرور قبول ہوئی ہے جس کی وجہ سے سرکار نے مجھے یاد کیا۔ بانو اتنے سارے پیسے دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئی تھی اس نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا کہ بھائی صاحب سے بتادینا تاکہ وہ تمہیں چھٹی دیدیں۔

بیگم! وہ چھٹی نہ بھی دیں حج کو تو مجھے جانا ہی ہے، حج کسی ملازمت کا پابند نہیں ہوتا۔

میرا مطلب یہ ہے کہ جب آپ بھائی صاحب کو بتائیں گے کہ آپ حج کو جارہے ہیں تو وہ خوش ہوں گے اور ہوسکتا ہے کہ دو چار ہزار خرچ کے لئے وہ بھی دیدیں۔

بس رہنے دو، بیگم تم خوش فہمیوں کی دلدل سے کبھی باہر نہیں آؤ گی، نہ وہ اس سفر سے خوش ہوں گے بلکہ جلیں گے، میں جانتا ہوں ان سب بڑے لوگوں کو ان کا کوئی ملازم اگر کشتے میں بھی نظر آجاتا ہے تو اس طرح گھور کر دیکھتے ہیں جیسے کسی سواری پر سوار ہونا بس ان ہی کے لئے زیبا ہے۔

آپ کبھی نہیں سدھریں گے اور بھائی صاحب سے آپ کی بدگمانیاں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

بیگم، اتنی رنجیدہ مت ہو میں ابھی ہاشمی صاحب کو جاکر یہ خوش خبری سنائے دیتا ہوں اور واقعتاً اسی روز شام کو میں ہاشمی صاحب کے دولت کدے پر پہنچ گیا اور میں نے انہیں اپنے حج کے سفر سے آگاہ کیا۔ چشم بددور وہ تو سچ مچ خوشی کا اظہار کرنے لگے، اور مبارک باد دینے لگے، اور انہوں نے ایک دم یہ فرمادیا کہ کسی دن کھانے پر آجاؤ بانو اور بچوں کو بھی لے آنا اگرچہ میں حج سے پہلے کی دعوتوں کا قائل نہیں ہوں لیکن میں اس نقطۂ نظر سے کہہ رہا ہوں تمہارے سفر حج کی مجھے اتنی خوشی ہوئی ہے کہ بس اسی خوشی کے اظہار کے لئے میں تمہیں مدعو کررہا ہوں۔ ان کو اتنا مہربان دیکھ کر میری آنکھوں میں آنسو آگئے اور میں نے گھر پہنچ کر بانو کو بتایا کہ آج تو ہاشمی صاحب خلاف عادت بہت بدلے ہوئے تھے اور انہوں نے مجھے دل سے حج کی مبارک باد دی اور ہماری دعوت

بھی کی۔

مجھے یقین تھا کہ بھائی صاحب یہ خبر سن کر خوش ہوں گے۔

اس طرح میری پہلی دعوت ہاشمی صاحب کے گھر ہوئی بقیہ دعوتیں جو دوستوں کی طرف سے ہونی تھیں وہ ادھار رہیں۔ البتہ صوفی ہل من مزید کے گھر کھانے کا زبردست پروگرام رہا جس میں دوسرے احباب بھی شریک دعوت ہوئے۔ صوفی ہل من مزید کو تو آپ جانتے ہی ہیں بڑے مرنجا مرنج قسم کے انسان ہیں جب جوان تھے تو خواتین میں ان کا طوطی بولتا تھا، کیا چنک منک تھی بس توبہ ہی بھلی۔ راویوں کا کہنا ہے کہ ایک ایک وقت میں ایک ایک درجن عشق لڑا لیا کرتے تھے اور نہ ان کی بھوک پر کوئی اثر پڑتا تھا نہ نیند پر دراصل انہیں عشق کی مشق ہوگئی تھی، اب ان کا بڑھاپا ہے لیکن اس بڑھاپے میں بھی موقعہ ہاتھ آتے ہی ٹائم پاس کر لیتے ہیں۔ آدمی کیسے بھی ہوں بزرگوں کی دعاؤں کے طفیل مجھ پر جان دیتے ہیں۔ ایک دن کسی بات پر سچ مچ مجھ پر مرنے کے لئے تیار تھے پھر میں نے ہی سمجھایا کہ تمہارے مرنے سے مجھے کیا فائدہ ہوگا، میرا فائدہ تو اسی میں ہے کہ تم زندہ رہو اور شرمندہ رہو چنانچہ انہوں نے مرنے کا پروگرام ملتوی کر کے بس میری بانہوں میں بانہیں ڈالیں تھیں، کیا زمانے تھے آج جب اس گزرے ہوئے دور کی یاد آتی ہے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ صوفی ہل من مزید کا ایک کمال یہ ہے کہ انہیں سچ بولنے پر قدرت حاصل نہیں ہے جب بولتے ہیں جھوٹ ہی بولتے ہیں اور جھوٹ اس طرح بولتے ہیں کہ سچ بولنے والے ان کے سامنے پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔ ایک بار از راہ بے تکلفی میں نے ان سے پوچھ لیا تھا کہ صوفی صاحب کیا آپ نے زندگی میں کبھی سچ بھی بولا ہے۔ انہوں نے برجستہ جواب دیا تھا کہ نہیں۔ تو گویا کہ آپ اس وقت بھی جھوٹ ہی بول رہے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا تھا تم کچھ بھی سمجھو لیکن ناکارہ کا خیال یہ ہے کہ سچ بولنا کوئی کمال نہیں ہے۔ جھوٹ بول کر اسے سچ ثابت کرنا کمال ہے۔

بہر کیف صوفی ہل من مزید کے گھر دعوت کا پروگرام رہا اور اسی پروگرام میں میرے سبھی احباب شریک رہے دوران طعام حالات حاضرہ پر گفتگو رہی اور مکہ اور مدینہ بھی حسب توفیق موضوع گفتگو بنا رہا۔ دوران گفتگو منشی امرود میاں نے فرمایا کہ فرضی صاحب آپ کی اور صوفی قالو بلی کی قسمت پر رشک آتا ہے اس طرح آنا فانا حج کو جا رہے ہو کہ یقین بھی نہیں آتا آخر تم لوگوں نے کونسا وظیفہ پڑھا تھا ہمیں بھی بتا دو۔

منشی امرود صاحب ''میں نے کہا'' حج کسی ترکیب یا وظیفہ خوانی سے نہیں ہوتا، حج کی توفیق تو جب ہی نصیب ہوتی ہے جب اُدھر سے بھی بلاوا آجائے۔

بے شک بے شک، سب حاضرین نے میری بات کی تائید کی تھی۔

البتہ میں آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو آپ کی بیگم کو بھی حج کا موقعہ فراہم کرے۔

فرضی بھائی آپ اپنی بیگم کو کیوں ساتھ نہیں لے جا رہے ہیں۔

بہت علمی قسم کا سوال ہے، میں اس کا مدلل جواب حج کر چکنے کے بعد دوں گا کیونکہ اس میں مجھے دلائل دینے پڑیں گے اور اس وقت دلائل دینے کی ضرورت نہیں ہے مختصر یہ ہے کہ اگر بیوی کو ساتھ لے جاتا تو عبادت کا کیف ختم ہو جاتا۔ کیونکہ میری مشکل یہ ہے کہ میں بیوی کی موجودگی میں آج بھی آدھا پاگل ہو کر رہ جاتا ہوں اور پاگل لوگوں کی عبادت ناقابل اعتبار ہوتی ہے کیا سمجھے۔؟ ظاہر ہے کہ کچھ نہیں سمجھے ہوں گے، میں بھی بغیر سمجھے بول رہا ہوں میری تم سے گزارش یہ ہے کہ اس طرح کی سوچ و فکر میں اپنی صحت تباہ نہ کریں۔

ہاں میں یہ بتانا بھول گیا کہ صوفی قالو بلی بھی اکیلے ہی حج کو جا رہے تھے انہوں نے بھی بیوی کو اپنے ساتھ نہیں رکھا تھا وہ بھی بیوی کے معاملے میں بہت حساس واقع ہوئے ہیں۔ اکثر فرماتے ہیں کہ زوجہ جب غریب ہوتی ہے زندگانی عجیب ہوتی ہے۔ ان کی اس طرح کی بات سن کر ایک بار میں نے کہہ دیا تھا کہ میں مطلب نہیں سمجھا۔ وہ آنکھیں نکال کر بولے تھے، برخوردار ہم اپنی بیوی سے بڑھاپے کی اس قابل اعتبار منزل میں بھی جم کر محبت کرتے ہیں اور اس کو سفید بالوں میں بھی اپنی محبوبہ سمجھتے ہیں۔ پھر تو آپ دونوں کی خوب گزرتی ہوگی خوب تو بھائی گزرتی نہیں کہ وہ ہمیشہ سے خشک ہے۔ اتنی خشک کہ الامان الحفیظ وہ تو شادی کی رات بھی مصلّٰی بچھا کر بیٹھ گئی اور فرما رہی تھی کہ مجھے تہجد پڑھنے کا شوق ہے میں نے باادب باملاحظہ عرض کیا تھا۔ ارے بیسویں صدی کی رابعہ بصری تمہارا تو شوق رہا میرا تو نکاح تجھ سے میں پڑ جائے گا۔ یہ ہیں وہ قالو بلی جو میرے شریک سفر بن رہے تھے اس لئے مجھے یقین تھا کہ میرا سفر خوشگوار رہے گا۔

کھانے کے دوران میں نے عرض کیا تھا کہ دوستوں مجھ ملازم پیشہ انسان کو حج جیسی سعادت کا نصیب ہونا بہت بڑی بات ہے یہ تمہاری دعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ میں تو یہ سوچا کرتا تھا کہ سات مرتبہ حضرت خواجہ کے دربار میں چلا جاؤں گا ایک حج کا ثواب مل ہی جائے گا۔

فرضی بھائی، اپنا عقیدہ درست کرو، صوفی تبارک علی بھڑک اٹھے۔ سات مرتبہ حج کرو گے تب خواجہ کی سرکار میں جانے کا ایک بار ثواب ملے گا، غریب نواز غریب نواز ہی ہیں البتہ حج کرنے سے انسان اس قابل بن جاتا ہے کہ غریب نواز کی حقیقت کو سمجھ سکے۔

کھانے سے فارغ ہو کر میں جب گھر پہنچا تو بانو نے کہا۔ کہ ان فضول رسومات سے نجات حاصل کر کے اب عبادتوں کی طرف دھیان دیں اور اقارب سے ملاقاتیں کریں۔ حج پر روانہ ہونے سے پہلے سب رشتے داروں سے ملنا اور دعاؤں کی درخواست کرنا ضروری ہے۔

بیگم دعاؤں کی درخواست تو رشتے دار لوگ مجھ سے کریں گے میں کیوں دعاؤں کی درخواست کروں۔ دعاؤں کے سب محتاج ہوتے ہیں "بانو بولی" آپ کو سب سے یہ درخواست کرنی چاہئے کہ لوگ آپ کے حق میں قبولیت حج کی دعا کریں تاکہ آپ کو اس سفر میں جو زحمتیں اٹھانی پڑیں گی وہ رائیگاں نہ جائیں اور یہ بھی سوچ لیں کہ اگر آپ نے کسی کا دل دکھایا ہو تو اس کی بھی معافی تلافی کرلیں۔

بیگم یہ تو بہت مشکل کام ہے۔ دل تو نہ جانے کتنوں کے دکھائے ہونگے ان سب سے اگر ملوں گا تو صبح کی تاریخ بھی نکل جائے گی اور حساب و کتاب باقی رہے گا۔

تو کیا آپ نے اتنے بہت سارے لوگوں کے دل دکھا رکھے ہیں۔

بیگم دل تو آبگینہ ہے یہ تو ذرا سی چوٹ سے بھی متاثر ہو جاتا ہے میں نے نہ جانے کتنے لوگوں پر طنز کیا ہے نہ جانے کتنے شریف نما لوگوں کی حقیقت کھولی ہے نہ جانے کتنے عیار مکار لوگوں کے چہرے سے پردے ہٹائے ہیں نہ جانے کتنے علماء ناحق کی پردہ داری کی اور نہ جانے کتنے بازاری قسم کے عاملین کے کپڑے اتارے ہیں۔ یہ فہرست تو بہت لمبی ہے اگر میں ان سب سے معافی مانگوں گا تو ایک عمر اسی میں گزر جائے گی اور لوگ مجھے کیوں معاف کردیں گے۔

دیکھئے سنئے، بانو نے ممتا بھرے لہجے میں کہا۔ معافی صرف لوگوں سے مانگنی چاہئے جن کو آپ نے ناحق ستایا ہو اور جن برے لوگوں کی آپ نے حقیقت واشگاف کی ہے ان سے معافی مانگنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ جو شرافت کا چولہ پہن کر اللہ کے بندوں کو دھوکہ دے رہے ہیں ان کی اصلیت ظاہر کرنا تو ایک طرح کا جہاد ہے۔ آپ ان سے معافی کیوں مانگیں گے۔

بیگم تم نے بجا فرمایا، میں کیوں لوگوں سے معافی مانگوں میں تو ان کو محض آئینہ دکھانے کا کام کررہا ہوں اور اگر کوئی آئینے پر ہی تاؤ کھانے لگے تو اس میں میرا کیا قصور۔؟

اگلے دن قالو بلی میرے پاس آئے اور انہوں نے بہت مایوسی کا سا اظہار کیا اور کہنے لگے کہ قرب قیامت ہے اب مسلمانوں کا مزاج پہلے جیسا نہیں رہا۔

میں نے پوچھا خیریت تو ہے۔

فرمانے لگے کہ حج پر جارہا ہوں سوچا لاؤ لوگوں سے معافی تلافی کرلوں تاکہ میرا حج خراب نہ ہو لیکن جہاں جہاں نماز معاف کرانے گیا وہاں روزے گلے پڑتے نظر آئے۔

مطلب۔؟

ارے بھئی منشی جمن سے دو ہزار قرض لے رکھا تھا، سوچا تھا لاؤ ان سے بات کروں میں ان کے گھر گیا اور میں نے بتایا کہ میں حج کے لئے رخت سفر باندھنے والا ہوں۔

تو میں کیا کروں؟ یقین کرو قرضی میاں اس طرح وہ بولا جیسے میرے سر پر لاٹھی مارنے کا ارادہ رکھتا ہو۔

میں نے کہا منشی جی، آپ کو یہ خیر اچھی نہیں لگی۔

میں تو یہ سمجھا تھا کہ تم میرا قرض لوٹانے آئے ہو۔

میں منشی جی اسی قرض کے بارے میں بات کرنے آیا تھا، دیکھو اب تو میں حج کو جارہا ہوں اس وقت تو آپ مجھے معاف کردیں۔ انشاء اللہ بچ بچا کر اگر واپس آگیا تو میں انشاء اللہ آپ کا قرض پانچ سات قسطوں میں ضرور ادا کردوں گا۔ حج کے بعد میں بے ایمان نہیں ہو جاؤں گا۔

میں تو اب مہلت نہیں دے سکتا مجھے تو اپنی رقم حج سے پہلے ہی چاہئے۔

آپ کیسے مسلمان ہیں، میں نے آنکھیں لال پیلی کرتے ہوئے کہا ایک تو ہم اتنا روپیہ خرچ کرکے حج کو جارہے ہیں بجائے اس کے ہم سے ہمدردی کریں اور ہمیں الٹا سیدھا بول رہے ہیں ارے قرض ہی تو ہے ہم نے جرم تھوڑی کیا ہے جو آپ ہمیں گھورتے ہی رہو۔

کس طرح کے مسلمان ہو، انہوں نے تقریر پلانے کے سے انداز میں کہا۔ حج وَج تو بعد کی چیز ہے پہلے لوگوں کا قرض ادا کرو۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

ارے اگر تم سچ مچ کے مسلمان ہوتے تو حج کا ذکر سنتے ہی قرض معاف کردیتے ویسے بھی ہم نے تو آپ سے قرض حسنہ مانگا تھا۔ اور قرض حسنہ تو مقروض کی مرضی پر ہے کہ وہ لوٹائے نہ لوٹائے، خیر چلو حج کے بعد سب سے پہلے آپ کا قرض ادا کریں گے۔

حج کے بعد نہیں، اس نے انتہائی بدلحاظی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا مجھے پہلے چاہئے ورنہ تمہارا حج بھی نہیں ہوگا، یہ کہہ کر اس نے دروازہ بند کرلیا۔ بھلا بتاؤ یہ کوئی بات ہے۔؟ اب ایسے لوگوں کو کیا بتائیں کہ ہم تو حج بھی دوسروں سے مانگ تانگ کر کر رہے ہیں۔

افسوس کی بات ہے، بھئی قرض تو چلتا ہی رہتا ہے، قرض تو آج کل مسلمانوں کا قومی نشان بنا ہوا ہے اور قرض لے کر دیتا کون ہے۔ مسلمان عقل وفہم کے اعتبار سے کتنے بھی گئے گزرے کیوں نہ ہوں لیکن اتنے بھی نہیں ہیں کہ قرض لیں اور پھر لوٹا دیں اور آپ صوفی جی صحیح فرمارہے ہیں اچھے مالداروں کی پہچان ہی یہ ہے کہ وہ جب بھی قرض دیتے ہیں تو قرض حسنہ ہی دیتے ہیں۔ اس قرض میں واپسی کا کوئی جھنجھٹ نہیں ہوتا۔ کتنی بری بات ہے ایک تو قرض

کی لعنت گلے میں ڈالو پھر واپسی کا غم بھی سر پر سوار رکھو۔ لاحول ولاقوۃ۔ صوفی جی آپ فکر نہ کریں آپ اپنا حج کا سفر اطمینان سے کریں، ہر حاجی کسی نہ کسی کا مقروض ہوتا ہے اور سبھی کے حج قبول ہو رہے ہیں۔ آپ شرمندہ نہ ہوں میں بھی مقروض ہوں لیکن مجھے ذرا سی بھی پرواہ نہیں ہے۔

میری ایک بات اور بھی سن لیجئے، میرا جی ہلکا ہو جائے گا۔

سنایئے نا، میں تو سرتاپا گوش بنا ہوا ہوں۔

صوفی قالوبلیٰ بولے۔ کہ میں اپنے پڑوسی کے گھر بھی گیا تھا دراصل بچے اس کے گھر کے آگے کئی بار کوڑا ڈال چکے تھے۔ ایک بار کیلے کے چھلکے ڈال دیئے تھے۔ پڑوسی گھر سے نکلا تو اس کا پاؤں ان چھلکوں پر پڑ گیا وہ تو بوسیدہ عمارت کی طرح دھڑام سے زمین پر گر گیا۔ وہ شکایت کرنے میرے پاس آیا تو میں نے اس سے کہا کہ قصور تمہارا ہے تم آنکھیں بند کر کے کیوں چلتے ہو بچے تو شرارت کرتے ہی ہیں اب میں ان کو جہنم رسید تھوڑی کروں گا۔ جاؤ اپنا کام کرو۔

وہ بڑبڑ کرتا چلا گیا تھا۔ فرضی صاحب اب میں حج کو جا رہا ہوں میں نے سوچا لاؤ اس سے بھی معافی تلافی کرلوں ورنہ میرا حج خراب ہوگا اسی خیال سے صاف دلی کے ساتھ میں نے اس کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا اس کی بیوی کیا بولتی ہے۔ تمہیں شرم نہیں آتی صبح ہی صبح کسی کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے، بولو کیا کام ہے۔

میں نے کہا۔ پڑوسن صاحبہ میں ہوں قالوبلیٰ، اپنے مجازی خدا کو بھیج دیں ان سے مجھے اظہار شرمندگی کرنی ہے۔

واہ بھئی وہ پھر چیخی، گناہ کرنے کے ایک سال کے بعد تمہیں شرم آتی ہے۔ کوئی تمہاری نہیں سنے گا جاؤ اپنا کام کرو۔

فرضی صاحب اب آپ ہی بتایئے کہ ہم حاجیوں کا کیا قصور ہے، ہم تو قرض بھی معاف کرانا چاہتے ہیں اور گناہ بھی اگر یہ مسلمان نہ کریں تو قصوروار وہی ہوئے نا۔

اماں چھوڑیں۔ میں نے صوفی قالوبلیٰ کو تسلی دی آپ ایسے لوگوں کے پاس جاتے ہی کیوں ہو۔ یہ سنگدل لوگ ہیں پہلے زمانے میں حج کا نام سنتے ہی لوگ سر جھکا دیتے تھے اور دعاؤں کی درخواست کیا کرتے تھے آج کے دور کی بے شرمی دیکھو حاجیوں کی عزت ہی نہیں کرتے اور قرض اس طرح طلب کرتے ہیں کہ جیسے حاجی خدانخواستہ واپس ہی نہیں لوٹے گا۔

صوفی قالوبلیٰ۔ میری باتیں سن کر اس طرح خوش ہو گئے جیسے ان کا حج آج ہی قبول ہو گیا ہو پھر کہنے لگے تو میں باقی لوگوں سے کچھ معافی تلافی نہ کروں۔

صوفی جی کیا دقیانوسی باتیں کرتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں لوگ حج کو جاتے ہیں کون کس کا قبضایا ہوا مکان چھوڑ رہا ہے کون کس کا قرض ادا کر رہا ہے کون کس سے اپنی غلطیوں کی معافی مانگ رہا ہے۔ بڑے بڑے علماء ایک دوسرے کی پرزور مخالفتیں کر رہے ہیں اور پابندی سے ہر سال حج کر رہے ہیں کون کس سے معافی مانگ رہا ہے اور کون کس سے شرمندہ ہو رہا ہے۔ رہی رسم کی بات تو آپ بھی رسماً لوگوں سے ملاقات پر کہہ دیجئے کہ میں حج کو جا رہا ہوں کہا سنا معاف کر دینا۔ اگر باقاعدہ لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑو گے تو پریشان ہو جاؤ گے اور لوگ آپ کو مرغا بنا کر بھی معاف نہیں کریں گے۔ تم اس امت کو نہیں سمجھ سکتے۔

بس اب سمجھ گیا اب سب کی ایسی کی تیسی۔ اب میں کسی سے معافی نہیں مانگوں گا اور اگر اپنی پہ آ گیا تو کسی کا قرض بھی ادا نہیں کروں گا۔ اماں یار ایک بات تو بتایئے۔

پوچھو۔

یہ گجرے ڈالنا اور ڈلوانا کیسا ہے۔ ہماری سسرال کے کچھ لوگ گجروں کی تیاری کر رہے ہیں اور بیوی نے اپنی جان کی قسم بھی دیدی ہے کہ گجرے ضرور ڈالیں گے ورنہ میں محفل ماتم منعقد کروں گی۔

صوفی جی آپ نے علماء محتاط کا وہ واقعہ نہیں سنا ہے۔

کونسا واقعہ۔

وہ جو کسی کا مرغا ایک مفتی کے گھر خود بخود آ گیا تھا اور مفتی صاحب کی اہلیہ نے مفتی صاحب کے ذوق کا لحاظ رکھتے ہوئے اس کو ذبح کر کے پکالیا تھا۔

پھر کیا ہوا۔

مفتی صاحب ایسے ویسے نہیں تھے۔ وہ سچ مچ اللہ سے ڈرتے تھے جب انہیں معلوم ہوا کہ آج گھر میں ایسا مرغ پکا ہے جو پیسوں سے نہیں خریدا گیا، ہدیۃً بھی نہیں آیا بلکہ وہ خود بخود چل کر آ گیا ہے تو انہوں نے بیوی کو بہت ڈانٹا کہ تم اللہ سے نہیں ڈرتی۔

لیکن "بیوی بولی" میں نے تو آپ کے بتائے ہوئے مسئلے پر عمل کیا تھا آپ ہی نے تو کہا تھا کہ اگر کسی کی چیز کہیں پڑی ہوئی مل جائے تو تین بار اعلان کرنا ضروری ہے۔ جب مرغ ہمارے گھر میں آ گیا میں نے صحن میں کھڑے ہو کر باقاعدہ اعلان کیا کہ یہ مرغ کس کا ہے۔ جب کسی کا جواب نہیں آیا تو میں نے ذبح کر دیا اور پکالیا۔

اب چھوڑو ان باتوں کو مفتی صاحب نے کہا۔ اوہ بھوک لگی ہے کھانا لاؤ۔

مفتی صاحب کی بیوی نے کہا۔ لیکن سالن تو بس وہی مرغے کا ہے۔

چلو وہی لاؤ لیکن بوٹی مت دینا۔

مفتی صاحب کی بیوی جب سالن اتارنے لگی تو بوٹی بھی چمچے میں آ گئی لیکن اس نے اس بوٹی کو واپس دیگچی میں ڈال دیا۔ مفتی صاحب بولے۔ ارے جو بوٹی خود اپنی مرضی سے آ رہی ہے اسے آنے دو۔

اس واقعہ سے یہ بات سمجھ میں آ جاتی ہے کہ گجروں کی مخالفت کرتے رہو لیکن جو لوگ خود بخود گجرے لا کر گلے میں ڈال دیں ان کو برداشت کرو اس طرح ہمارا تقویٰ بھی محفوظ رہے گا اور لوگوں کا شوق بھی پورا ہو جائے گا۔

واقعتاً آپ پورے محقق ہیں۔ صوفی قالو بلی نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا۔ کیسے کیسے نکتے نکال لیتے ہیں ہماری سمجھ تو اس معاملے میں بالکل ہی زیرو ہے۔

کچھ دن ساتھ رہو گے تو تمہاری سمجھ کو ہیرو بنا دوں گا۔ ابھی تم نے دیکھا ہی کہاں ہمیشہ بس دسترخوان پر ملتے ہوں اور اس کے بعد غائب ہو جاتے ہو۔ حج سے متعلق کوئی کتاب بھی تم نے پڑھ لی۔

ارے تم جو پورا کتب خانہ میرے ساتھ ہو، جو تم کرو گے میں بس وہی کرتا رہوں گا ہاں مجھے اصل شوق شیطان کے کنکری مارنے کا ہے لیکن ایک خیال یہ بھی آتا ہے۔

کیا خیال آتا ہے۔؟ میں نے پوچھا۔

یار سال کے ۱۲ مہینے اسی کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور اس کے کنکریاں مارنی پڑیں گی کہیں کوئی دشمنی تو نہیں ہو جائے گی۔

وہ ہمارا دوست ہی کب ہے وہ تو ازل سے ہمارا دشمن ہے اس لئے اس کے کنکریاں میرا بس چلا تو جوتے ماروں گا لیکن جوتے تو صرف دو ہی ہونگے نا۔

اٹھالیں گے کسی کے بھی۔ شیطان کے چوری کے جوتے ماریں گے تو زیادہ ثواب ملے گا، مردود کہیں کا نہ جانے کب سے ہمیں بہکا رہا ہے اب دیکھنا کس طرح اس کا کچومر بنائیں گے۔

سنا ہے کہ بڑا شیطان بھی وہیں کہیں ہے اس کو ایک بار ضرور دیکھیں گے دیکھیں تو یہ شیطان ہوتے کیسے ہیں۔ صوفی قالو بلی ذکر شیطان سے بہت خوش ہو رہے تھے میں بھی چسکی لے رہا تھا، میں نے کہا۔ شیطان کے آس پاس ہی کہیں ڈیرے ڈالیں گے دیکھیں گے ہمارا یار کس طرح پٹتا ہے۔

تم اسے یار بتاتے ہو، حج کو جا رہے ہو اللہ سے ڈرو۔

دیکھو فرضی میاں، سچ تو یہ ہے کہ ہم مسلمان لوگ جتنی اس شیطان کی مانتے ہیں اتنی اللہ کی کہاں مانتے ہیں ہمارا اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، سونا جاگنا، کھانا پینا سب شیطان کی مرضی کے مطابق ہوتا ہے بظاہر ہم صبح شام اس پر لعنت بھیجتے ہیں لیکن عمل کے اعتبار سے ہم اس شیطان کی کس قدر دلجوئی کرتے ہیں سوچو۔

چھوڑو اس طرح کے فلسفوں کو فی الحال حج کو جا رہے ہیں تو بس شیطان مردود اور لعین اس کے سوا کچھ نہیں۔

آیا کچھ عقل شریف میں۔

کچھ کچھ آیا تو ہے۔ "صوفی قالو بلی نے گردن ہلائی۔"

اب آپ جائیں اور سفر کی تیاری کریں اب کسی رشتے دار کے گھر کی کنڈیاں بجانے کی ضرورت نہیں اس کے بعد صوفی قالو بلی چلے گئے اور میں اندر گھر میں آ گیا۔ بانو بولی، آخر کیا باتیں ہو رہی تھیں اب ان دوستوں کے چکر کو چھوڑو اور اپنا دل اللہ کی عبادت میں لگالو۔

یقین کرو بیگم، دل مسلسل رکوع اور سجدے میں ہے۔ "میں نے کہا" یقین نہ آئے تو دل پر ہاتھ رکھ کر دیکھ لو۔ اس وقت صرف اللہ کے لئے دھڑک رہا ہے۔

حج کے فرائض وغیرہ سب ذہن نشین کر لئے۔

بیگم اتنے سارے لوگ فرائض ادا کریں گے انہیں دیکھا دیکھی ہم بھی کرتے رہیں گے۔ پہلے ہم نماز اسی طرح نہیں پڑتے تھے پھر پڑھنی آ ہی گئی۔

بانو نے کہا۔ نماز روز پڑھی جاتی ہے اگر اس میں کوئی غلطی ہو بھی جائے تو اگلے دن اس کی تلافی ممکن ہے لیکن حج روز روز نہیں ہوتا اگر خدانخواستہ اس میں کوئی غلطی ہو گئی تو تلافی کی نوبت نہیں آئے گی۔ اس لئے کوشش یہ ہونی چاہئے کہ تمام ارکان صحیح صحیح ادا ہو جائیں۔

ٹھیک ہے میں اس کے لئے آج کل میں ہی کسی ایسے عالم سے رجوع کرلوں گا جو حج کر چکے ہوں۔ تم مطمئن رہو میرا حج مثالی حج ہوگا اور میں وہاں سے پاجی بن کر نہیں حاجی بن کر آؤں گا۔

اور انہیں بھی سمجھا دو قالو بلی کو کہ حج کے ارکان صحیح صحیح ادا کریں یہ بھی بہت کھلنڈر قسم کے انسان ہیں۔ یہ وہی تو ہیں جنہوں نے منشی فیروز بخت کی سالی سے رشتہ بھیج دیا تھا جب کہ یہ ۱۱ بچوں کے باپ تھے۔

بیگم وہ دل کی بات تھی اور تم دل کی باتوں کو نہیں سمجھو گی کیوں کہ تم نے زندگی میں کبھی غلطی سے بھی عشق نہیں کیا ہے۔ عشق ایسی بیماری ہے اس میں ذات پات اور عمر وُمر کچھ نظر نہیں آتا۔ عشق ستر سال کی عمر میں اٹھارہ سال کی لڑکی سے بھی ہو سکتا ہے اور عشق عورت کے بجائے کسی گدھی سے بھی ہو سکتا ہے عشق جب ہو جاتا ہے تو انسان کی عقل جنگل میں گھاس چرنے چلی جاتی ہے اور جب عقل ساتھ چھوڑ دیتی ہے تو ایسی ہی حرکتیں ہوتی ہیں جیسی تم بتا رہی ہو۔ لیکن بیگم ایک بات بتاؤں اس وقت قالو بلی تقوے کی معراج پر ہیں۔ اب تو ان کا حال یہ ہے کہ خواب میں عورتوں کی طرف دیکھنا پسند نہیں کرتے یقین نہ آئے تو وہ کل آئیں گے تم ان کے سامنے جا کر کھڑی ہو جانا وہ تمہاری طرف نظر بھر کر

بھی نہیں دیکھیں گے۔ اب تو وہ سڑک پر آنکھیں بند کر کے چلتے ہیں۔ کئی بار کھمبوں سے ٹکرائے اور کئی بار ایکسیڈنٹ ہوتے ہوتے بچا۔ مجھے تو ان پر رحم سا آنے لگا ہے۔ ایسا بھی کیا تقوی کہ انسان آنکھیں بالکل ہی بند کر لے۔

میں نے تو یہ سنا تھا کہ منشی امرو دمیاں کی بیٹی کی شادی کے موقعہ پر خالہ بسم اللہ کی بڑی لڑکی کو انہوں نے چھیڑ دیا تھا اور اس وقت کافی ہنگامہ بھی ہو گیا تھا۔

غلط بات ہے، بات تو صرف اتنی سی تھی کہ خالہ بسم اللہ کی لڑکی بن سنور کر تتلی کی طرح پوری تقریب میں اُڑی پھر رہی تھی انہوں نے اس کو اشارے سے بلایا پھر انتہائی شرافت کے ساتھ اس کا نام پوچھا، پھر اس کے حسن کی احتیاط کے ساتھ تعریف کی اور پھر صرف یہ کہا کہ کبھی ہمارے گھر بھی آؤ۔ بس اتنی سی بات پر عورتوں نے ہنگامہ کر دیا۔

ضرورت کیا تھی ایک لڑکی سے بات کرنے کی اور اس کو اپنے گھر بلانے کی میں تو یہ کہتی ہوں کہ ایسے لوگوں کو جو مولوی اور صوفی کہلاتے ہیں عورتوں میں جا کر بیٹھنا ہی نہیں چاہئے۔ کتنی شرم کی بات ہے کہ انسان داڑھی اور کرتے میں ہو اور عورتوں کی محفل میں جا کر جم جائے۔

بیگم یہ بات اب پرانی ہو گئی۔ اب وہ پوری طرح پرہیز گار ہو چکے ہیں اب تو وہ عورتوں کے ذکر سے بھی وحشت محسوس کرتے ہیں۔ میں نے کئی بار ان کے سامنے ازراہ آزمائش عورتوں کا ذکر کیا تو انہوں نے برجستہ فرمایا، ابوالخیال صاحب کوئی اور بات کرو اب طبیعت عورتوں کے ذکر سے اکتاتی ہے۔

خدا کرے سدھر گئے ہوں، ویسے مجھے تو لگتا نہیں۔

تمہیں کبھی نہیں لگے گا کیونکہ تم میرے احباب سے بدگمانی میں مبتلا ہو، صوفی قالوبلی اگر تمہارے مائیکہ کے ہوتے پھر تم ہی ان کی تعریف میں زمین آسمان ایک کرتیں۔ ان کی سب سے بڑی مجبوری یہ ہے کہ وہ میرے دوست ہیں اور میرے دوستوں کو تم اچھی نظروں سے نہیں دیکھتیں۔ تم نے تو ایک دن صوفی نمکین کو بھی برا کہہ دیا تھا جبکہ ان کی پرہیز گاری کے چرچے قبرستانوں تک میں چل رہے ہیں۔

وہ تو میں نے ان کے بارے میں یہ سنا تھا کہ کسی سے قرض لے کر انہوں نے وقت پر لوٹائے نہیں اس پر جب کہرام مچا تو انہوں نے کافی اول فول بکی، بجائے اس کے قرض خواہ کا قرض ادا کرتے اس کو کوسنے کاٹنے لگے۔

بیگم تم کتنی بھولی ہو کسی بات کی گہرائی میں نہیں جاتیں۔ اس معاملے میں صوفی نمکین کی غلطی نہیں تھی غلطی اس شخص کی تھی جو اپنے قرض کا مطالبہ کر رہا تھا۔ اللہ کے نیک بندوں کو قرض دے کر پھر مانگنا ہی سب سے بڑا جرم ہے۔ پھر برسر محفل مانگنا یہ جرم در جرم ہونے کے مترادف ہے۔ صوفی نمکین نے تو صرف قرض لوٹانے سے انکار کیا تھا اس میں کونسی قیامت آ گئی تھی کہ پوری برادری انہیں سمجھانے لگی اور ان کو نصیحتیں کرنے لگی۔ آج صوفی نمکین کو دیکھو امیر مشرق و مغرب بننے کی تیاری کر رہے ہیں۔ ہر دیکھنے والا اب صرف۔ یہی کہتا نظر آتا ہے۔ حضرت مجھے بیعت کب کرو گے؟ لیکن تم ہو کہ اب تک ان سے بدگمان ہو، اور تمہارا کیا بیگم۔ تم تو مجھ سے بھی بدگمان ہو، تم نے مجھے کبھی متقی تسلیم کیا جب کہ پورا شہر میرے تقوے کی بلائیں لیتا ہے اور ہر ملنے والا کہتا ہے فرضی صاحب دعاؤں میں یاد رکھنا۔

بانو نہ جانے کیوں مسکرائی، میں کتنا بدنصیب شوہر ہوں کہ اس کے نہ رونے کی وجہ سمجھتا ہوں نہ ہنسنے کی۔ عجیب طرح کی عورت ہے ایسے موقعوں پر رو پڑتی ہے جب اس کو ہنسنا چاہئے اور ایسے موقعہ پر ہنس پڑتی ہے جب اس کو رونا چاہئے۔

جس دن میں حج کو جا رہا تھا اس دن بانو خوش بھی نظر آ رہی تھی اور اداس بھی۔ خوش تو وہ اس لئے نظر آ رہی تھی کہ اللہ نے اتنی بڑی دولت سے مجھے سرفراز کر دیا تھا اور اُداس شاید اس لئے کہ ڈیڑھ ماہ کی جدائی سامنے کھڑی تھی۔ دراصل اسے میری جدائی بہت کھلتی ہے ہر وقت مجھ سے بحث کرتی ہے، الجھتی ہے لیکن میرے بغیر ایک دن نہیں رہ سکتی۔ چلتے وقت مجھ سے کہنے لگی یاد رکھنا۔

کبھی بھولا تھا۔ میں نے اس کو گھورتے ہوئے کہا۔

اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

بانو روؤ نہیں میں جلد تمہیں ستانے کے لئے اپنے تمام حقوق کے ساتھ پھر حاضر خدمت ہوں گا اور انشاء اللہ پھر تمہارا ناک میں دم کر دوں گا۔

وہ ہنس پڑی پھر بولی اور کھجوریں ذرا زیادہ سی لانا۔ ملنے والے بہت ہیں۔

بانو، کھجوریں تو دیو بند ہی سے خرید لیں گے کوئی ان پر لکھا ہوا ہوتا ہے کیا کہ یہ مدینہ یا مکہ کی ہیں۔

ارے وہاں کی کھجوریں وہاں کا تبرک ہوتی ہیں وہیں سے لانا۔ ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گی۔

اچھا بھئی وہیں سے لے آؤں گا، اور کیا لاؤں۔

زمزم بھی بہت سارا لانا۔

اور۔؟

اور بس آپ خیریت سے لوٹ کے آ جانا مجھے کسی اور چیز کی ضرورت نہیں ہے۔

جب ہم روانہ ہونے لگے تو میں نے صوفی قالوبلی کے بریف کیس پر لکھا دیکھا۔ حاجی صوفی قالوبلی صاحب۔

میں نے ان سے کہا۔

محترم! ابھی آپ کا سفرِ حج شروع ہوا ہے آپ نے پہلے ہی خود کو حاجی لکھ دیا اور ساتھ میں صاحب بھی۔

وہ بولے، احباب کا مشورہ تھا کہ جب نیت کر لی تو تم حاجی ہو گئے اور ہر حاجی قابل احترام ہوتا ہے اسلئے میں نے اپنے قلم سے صاحب بھی لکھ دیا۔

بہت صاحب علم ہو گئے ہو" میں نے کہا" اللہ نظر بد سے محفوظ رکھے۔

وہ اس طرح خوش ہوئے جیسے میں سچ مچ ان کو صاحب علم سمجھ رہا ہوں۔

وقت گزرتا گیا اور وہ مبارک گھڑی بھی آ پہنچی جب ہم دونوں مدینہ منورہ کے لئے ہوائی جہاز میں سوار ہو چکے تھے، جب ہم دونوں روانہ ہوئے تو احباب کا کاروانِ مقدس ہمیں چھوڑنے کے لئے دہلی ایئر پورٹ تک گیا۔ صوفی زلزال مولوی معشوق ملت، صوفی تبارک علی، صوفی اژاجاء، مولانا گلفام، مولوی شمشیر برہنہ، صوفی امرود بخت، عزیزم آؤں تو جاؤں کہاں، خواجہ آتش، صوفی نمکین، منشی کرامت اللہ وغیرہ وغیرہ۔ کیسے کیسے اللہ والے اور نورٌ علیٰ نور قسم کے لوگ ہمیں ایئر پورٹ تک چھوڑنے آئے اور سب نے زندہ باد کے نعروں کے ساتھ اپنی زندہ دلی کا ثبوت دیا۔ عجیب نورانی ماحول تھا، کفار و مشرکین تک یہ منظر دیکھ کر حج کرنے کی تمنا ئیں کرنے لگے تھے۔ ہمارے دوستوں نے سارے ایئر پورٹ کا ناک میں دم کر دیا۔ لوگ حیرت سے ہمیں تک رہے تھے، ایک انگریز قسم کی عورت نے میرے قریب آ کر مجھ سے پوچھا۔

مسٹر! آپ کون ہے۔؟

میں نے جواب دیا، میں ایک آدمی ہوں۔

آپ یہ ڈیلا ڈیلا کپڑا کیوں پہنتا؟ اس نے میرے لمبے سے کرتے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ میں نے ابھی اس کی بات کا جواب بھی نہیں دیا تھا کہ اس نے دوسرا سوال کر ڈالا۔

آپ یہ داڑھی کیوں لٹکا تا۔؟ آپ اتنا سارا لوگ کدھر جا رہا ہے۔

اب اسے کیا سمجھاتا کہ ہم اونچا نیچا لباس کیوں پہنتے ہیں، داڑھی کیوں رکھتے ہیں اور ہم حج کو جا رہے ہیں۔ میں نے صرف یہ کہہ کر اپنی جان بچائی کہ میڈم جی! ہم سب مذہبی لوگ ہیں اور ہم سب اللہ کو خوش کرنے کے لئے ایسا کرتے ہیں۔ میرا جواب سن کر اس نے ایک عجیب سوال کیا، کیا آپ کا اللہ سول مچانے سے خوش ہوتا ہے تم یہ اُدھم بازی کیوں کر رہا ہے۔؟

اس کے اس سوال نے میری روح کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ واقعی حج ایک عاشقانہ عبادت کا نام ہے اس میں ہم مسلمانوں کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا چاہئے لیکن ہم لوگ اس طرح شور و غل کر رہے تھے کہ دوسرے موجود حضرات کا سکون غارت ہو رہا تھا۔ یہ سچ ہی ہے کہ ہماری عبادتوں میں بھی دنیاداری کا رنگ ہے اور اسی لئے ہماری عبادت روحانی طور پر بے اثر سی ہو کر رہ گئی ہے۔ خدا خدا کر کے ہم ہوائی جہاز میں سوار ہو گئے اور تقریباً پانچ گھنٹے کا سفر کر کے ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے۔ آٹھ دن ہم مدینہ منورہ میں مقیم رہے۔ محسن اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر کھڑے ہو کر ہمیں اپنی اوقات کا اور محسن اعظم کی عظمتوں اور رفعتوں کا اندازہ ہوا اور نہ جانے کیوں بار بار دعاؤں کے دوران ہماری آنکھیں خود بخود نمناک ہو گئیں۔ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران ایک ایک چیز کو دیکھ کر محسن اعظم اور ان کے اصحاب کے قرب کا اندازہ ہوا اور ایسا لگا جیسے ہم چودہ سو سال پہلے کی دنیا میں پہنچ گئے ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ مدینہ طیبہ کی سڑکوں پر جو خاک تھی وہ بھی سرمے کے برابر تھی دل چاہتا تھا کہ اس خاک کو ہم اپنی آنکھوں میں لگالیں۔

مدینہ منورہ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کے بعد ہم مکہ مکرمہ پہنچے اور ہم نے عمرہ ادا کیا۔ خانہ کعبہ پر جب پہلی نظر پڑی تو عجیب سا لرزہ پورے بدن پر طاری ہو گیا۔ جس مقدس عمارت کا فوٹو دیکھ دیکھ کر خوش ہوا کرتے تھے آج وہ مقدس عمارت ہماری نظروں کے سامنے تھی کیا خوشگوار منظر تھا۔ خلقت اس عمارت کے طواف میں مصروف تھی اور یہ وہ عمارت ہے جس کا طواف ۴ ہزار سال سے برابر چل رہا ہے اور بعثت اسلام کے بعد تو یہ طواف صرف نمازوں کے اوقات میں رکتا ہے۔ آندھی ہو یا طوفان یا دھوپ اور موسم کی شدت کسی بھی حال میں یہ طواف رکتا ہی نہیں۔ عجیب روح پرور منظر تھا جسے دیکھ کر ہم روحانی خوشی محسوس کر رہے تھے۔

حج کے زمانہ کی تمام باتوں کو نقل کرنے کا مطلب تو یہ ہوگا کہ ہم ایک ہزار صفحے طلسماتی دنیا کے گھیر لیں اور یہ ممکن نہیں ہے بس مختصر یہ سمجھیں کہ جب ہم میدان عرفات سے نمٹ کر مزدلفہ میں آئے پھر واپس منیٰ میں ہم نے تین دن کا قیام کیا اور اس دوران ہم نے قربانی بھی کی سر بھی منڈوایا اور تین دن تک شیطان کے کنکریاں بھی ماریں۔ صوفی قالوبلیٰ کنکریاں پورے جوش کے ساتھ مارتے تھے اور شیطان پر لعنت بھی بھیجتے تھے ہمارے ساتھ ایک صاحب اور بھی چپکے رہے جو شاید بدایوں کے تھے۔ منیٰ کے قیام کے آخری دن وہ مجھ سے پوچھنے لگے، برادرم۔؟ ہم میدان عرفات میں بھی کھڑے رہے رات کو ہم نے مزدلفہ میں بھی نماز تہجد پڑھی۔ ہم نے طواف بھی کر لیا اور صفا اور مروہ کے درمیان ہم نے بھاگ دوڑ بھی کر لی۔ اب تین دن سے ہم منیٰ میں ہیں، قربانی بھی ہو گئی، سر بھی منڈ گئے، شیطان کے کنکریاں بھی مار دیں لیکن یہ حج کس دن ہوگا۔؟ میں نے صوفی قالوبلیٰ کی طرف دیکھ کر کہا۔ انہیں بتادیں حج کس دن ہوگا۔؟

صوفی قالوبلیٰ نے ان صاحب سے کہا کہ محترم ہمارا حج تو ہو گیا، اگر آپ کا حج نہ ہوا تو اگلے سال پھر آ جانا۔

میں سوچنے لگا کہ کیسے کیسے لوگ حج کو آ رہے ہیں جنہیں یہ تک خبر نہیں کہ حج کسے کہتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ یہ امت تو صرف اللہ کے رحم و کرم ہی کی وجہ سے بخشی ہوئی ہے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پرُنورالرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقا تھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تا کہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تا کہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پروالے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۸ء

اچھے برے کام منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جنوری	قمروعطارد	تربیع	۱۴-۷
۲جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۲-۶
۲جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۴۵-۱۳
۳جنوری	قمروشمس	تسدیس	۲۶-۷
۴جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۰۰-۶
۵جنوری	قمروزہرہ	قران	۴۹-۸
۶جنوری	زہرہ وزحل	تربیع	۸-۱۹
۷جنوری	قمرومریخ	مقابلہ	۴-۳
۷جنوری	قمرومشتری	قران	۵۵-۱۵
۸جنوری	قمروشمس	قران	۶-۱۷
۹جنوری	قمروعطارد	قران	۷-۲۱
۱۰جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۴-۱۷
۱۱جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۵۸-۱۷
۱۲جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۴۸-۱۴
۱۳جنوری	قمرومریخ	تربیع	۵۳-۲۲
۱۴جنوری	قمرومشتری	تربیع	۳۰-۱۶
۱۵جنوری	قمروزہرہ	تثلیث	۵۸-۱۴
۱۶جنوری	قمروزحل	تثلیث	۵۹-۲۲
۱۷جنوری	قمروعطارد	تربیع	۸-۹
۱۸جنوری	قمروشمس	تثلیث	۳۵-۷
۱۹جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۳-۱۶
۲۰جنوری	زہرہ ومریخ	مقابلہ	۴۰-۸
۲۱جنوری	مشتری وزحل	تثلیث	۲۳-۱۴
۲۴جنوری	قمروعطارد	مقابلہ	۴۳-۵
۲۵جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۴۱-۱۱
۲۷جنوری	قمروزہرہ	تربیع	۵۵-۱۰
۲۹جنوری	قمروعطارد	تثلیث	۵۰-۲
۳۰جنوری	زہرہ وزحل	تثلیث	۴۸-۱۷
۳۰جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۱۵-۱۰
۳۱جنوری	قمروعطارد	تربیع	۳-۱۴

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم فروری	زہرہ ومشتری	قران	۳۰-۱۷
۲فروری	قمروعطارد	تسدیس	۵۹-۲۲
۳فروری	قمرومریخ	مقابلہ	۵۰-۳
۴فروری	قمرومشتری	قران	۵۵-۱۱
۶فروری	شمس وعطارد	قران	۴۸-۲۳
۷فروری	قمروشمس	قران	۱۳-۹
۸فروری	قمروزحل	مقابلہ	۳۷-۱۸
۹فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۲۱-۱۸
۱۰فروری	قمرومریخ	تربیع	۳۴-۲
۱۱فروری	قمروعطارد	تسدیس	۵۷-۸
۱۲فروری	قمرومریخ	تسدیس	۲۹-۶
۱۳فروری	قمرومشتری	تثلیث	۸-۱۲
۱۴فروری	شمس ومریخ	تثلیث	۱۹-۲۲
۱۵فروری	قمروعطارد	تثلیث	۳۲-۹
۱۶فروری	قمرومریخ	قران	۱۷-۱۳
۱۷فروری	قمروزحل	تسدیس	۳۰-۶
۱۹فروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۸-۲
۲۰فروری	قمرومریخ	تسدیس	۲۳-۲۳
۲۱فروری	قمروزحل	قران	۲۶-۱۵
۲۲فروری	قمرومشتری	تثلیث	۳۱-۷
۲۳فروری	قمرومریخ	تربیع	۴۴-۷
۲۴فروری	شمس وزحل	مقابلہ	۱۷-۱۵
۲۵فروری	قمرومریخ	تثلیث	۴-۱۹
۲۶فروری	عطارد وزہرہ	قران	۲۶-۲۳
۲۷فروری	قمرومشتری	تسدیس	۴۳-۵
۲۷فروری	قمرونیپچون	تربیع	۲۳-۲۰
۲۸فروری	قمروزحل	تربیع	۳۶-۲۱
۲۹فروری	قمروشمس	تربیع	۴۸-۷
۲۹فروری	قمروعطارد	تسدیس	۳۴-۱۴
۲۹فروری	قمروزہرہ	تسدیس	۱۸-۱۷

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مارچ	قمرومریخ	مقابلہ	۲۳-۲۲
۲مارچ	قمروزحل	تثلیث	۸-۹
۳مارچ	قمرومشتری	قران	۱۳-۷
۵مارچ	قمروعطارد	قران	۳۶-۱۹
۶مارچ	قمرومریخ	تثلیث	۳۳-۱۷
۷مارچ	شمس ومشتری	تسدیس	۳۳-۰۰
۸مارچ	قمرومریخ	تربیع	۱۴-۲۲
۹مارچ	قمرومشتری	تربیع	۲۱-۲۴
۱۰مارچ	قمروعطارد	تسدیس	۳۰-۱۱
۱۱مارچ	قمروزحل	تثلیث	۱۳-۴
۱۲مارچ	قمروزہرہ	تربیع	۵۶-۲۲
۱۳مارچ	قمروزحل	تربیع	۴۳-۵
۱۴مارچ	قمروشمس	تربیع	۱۵-۱۶
۱۵مارچ	مریخ وزحل	تسدیس	۵۳-۲
۱۶مارچ	زہرہ وزحل	مقابلہ	۴۶-۱
۱۶مارچ	زہرہ ومریخ	تثلیث	۵۱-۱۳
۱۷مارچ	عطارد وزحل	مقابلہ	۱۶-۱۵
۱۸مارچ	عطارد ومریخ	تثلیث	۶-۱۷
۱۹مارچ	قمروزحل	قران	۲-۱۹
۲۰مارچ	قمروعطارد	مقابلہ	۵۹-۱
۲۱مارچ	قمروشمس	مقابلہ	۱۰-۲۴
۲۲مارچ	قمرومریخ	تربیع	۴۵-۹
۲۳مارچ	قمرومشتری	تربیع	۴-۱۰
۲۴مارچ	عطارد وزہرہ	قران	۵۸-۱۸
۲۵مارچ	قمرومشتری	تسدیس	۱۵-۲۲
۲۷مارچ	عطارد ومشتری	تسدیس	۲۵-۲۴
۲۸مارچ	قمروعطارد	تربیع	۱۰-۱۲
۲۹مارچ	زہرہ ومشتری	تسدیس	۲۳-۴
۳۰مارچ	شمس ومریخ	مقابلہ	۴۳-۳
۳۱مارچ	قمروعطارد	تسدیس	۲۲-۱۰

فہرست نظرات ❁ عاملین کی سہولت کے لئے

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲/جنوری	قمرومشتری	۱۳_۴۵
۳/جنوری	قمروشمس	۷_۲۶
۴/جنوری	قمروعطارد	۶_۰۰
۱۰/جنوری	قمروزہرہ	۱۷_۴
۳۰/جنوری	قمرومشتری	۱۰_۱۵
۲/فروری	قمروعطارد	۲۲_۵۹
۹/فروری	قمروزہرہ	۱۸_۲۱
۱۱/فروری	قمروعطارد	۸_۵۷
۱۲/فروری	قمرومریخ	۶_۲۹
۱۷/فروری	قمروزحل	۶_۳۰
۲۰/فروری	قمرومریخ	۲۳_۲۳
۲۷/فروری	قمرومشتری	۵_۴۳
۲۹/فروری	قمروعطارد	۱۴_۳۴
۲۹/فروری	قمروزہرہ	۱۷_۱۸
۷/مارچ	شمس ومشتری	۳۳۰۰
۱۰/مارچ	قمروعطارد	۱۱_۳۰
۱۵/مارچ	مریخ وزحل	۲_۵۳
۲۵/مارچ	قمرومشتری	۲۲_۱۵
۲۹/مارچ	زہرہ ومشتری	۴_۲۳
۳۰/مارچ	قمروعطارد	۱۰_۲۲

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲/جنوری	قمرومریخ	۶_۲
۱۵/جنوری	قمروزہرہ	۱۴_۵۸
۱۶/جنوری	قمروزحل	۲۲_۵۹
۱۸/جنوری	قمروشمس	۷_۳۵
۱۹/جنوری	قمروعطارد	۱۶_۳
۲۱/جنوری	مشتری زحل	۱۴_۲۳
۲۵/جنوری	قمرومشتری	۱۱_۴۱
۲۹/جنوری	قمروعطارد	۲_۵۰
۳۰/جنوری	زہرہوزحل	۱۷_۴۸
۱۳/فروری	قمرومشتری	۱۲_۸
۱۴/فروری	شمس ومریخ	۲۲_۹
۲۲/فروری	قمرومشتری	۷_۳۱
۲۵/فروری	قمرومریخ	۱۹_۴
۲/مارچ	قمروزحل	۹_۴
۶/مارچ	قمرومریخ	۱۷_۳۳
۱۱/مارچ	قمروزحل	۴_۱۳
۱۶/مارچ	زہرہومریخ	۱۳_۵۱
۱۸/مارچ	عطاردومریخ	۱۷_۶

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
کیم/جنوری	قمروعطارد	۷_۱۴
۶/جنوری	زہرہوزحل	۱۹_۸
۱۳/جنوری	قمرومریخ	۲۲_۵۳
۱۴/جنوری	قمرومشتری	۱۶_۳۰
۱۷/جنوری	قمروعطارد	۹_۸
۲۷/جنوری	قمروزہرہ	۱۰_۵
۳۱/جنوری	قمروعطارد	۱۴_۳
۱۰/فروری	قمرومریخ	۶_۲۹
۲۳/فروری	قمرومریخ	۷_۴۴
۲۷/فروری	قمرونیپچون	۲۰_۲۳
۲۹/فروری	قمروشمس	۷_۴۸
۸/مارچ	قمرومریخ	۲۲_۱۴
۹/مارچ	قمرومشتری	۲۴_۲۱
۱۲/مارچ	قمروزہرہ	۲۲_۵۶
۱۳/مارچ	قمروزحل	۵_۴۳
۱۴/مارچ	قمروشمس	۱۶_۱۵
۲۲/مارچ	قمرومریخ	۹_۴۵
۲۳/مارچ	قمرومشتری	۱۰_۴
۲۸/مارچ	قمروعطارد	۱۲_۱۰

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۵/جنوری	قمروزہرہ	۸_۴۹
۷/جنوری	قمرومشتری	۱۵_۵۵
۸/جنوری	قمروشمس	۱۷_۶
۹/جنوری	قمروعطارد	۲۱_۷
کیم/فروری	زہرہومشتری	۱۷_۳۰
۴/فروری	قمرومشتری	۱۱_۵۵
۶/فروری	شمس وعطارد	۲۳_۴۸
۷/فروری	قمروشمس	۹_۱۳
۱۶/فروری	قمرومریخ	۱۳_۱۷
۲۱/فروری	قمروزحل	۱۵_۲۶
۲۶/فروری	عطاردوزحل	۲۳_۲۶
۳/مارچ	قمرومشتری	۷_۱۳
۵/مارچ	قمروعطارد	۱۹_۲
۱۹/مارچ	قمروزحل	۱۹_۲
۲۴/مارچ	عطاردوزہرہ	۱۸_۵۸

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۷/جنوری	قمرومریخ	۳_۴
۲۰/جنوری	زہرہومریخ	۸_۴
۲۴/جنوری	قمروعطارد	۵_۴۳
۳/فروری	قمرومریخ	۳_۵۰
۸/فروری	قمروزحل	۱۸_۴۷
۱۹/فروری	قمروزہرہ	۲_۵۸
۲۴/فروری	شمس وزحل	۱۵_۱۷
کیم/مارچ	قمرومریخ	۲۲_۲۳
۱۶/مارچ	زہرہوزحل	۱_۴۶
۲۰/مارچ	قمروعطارد	۱_۵۹
۲۱/مارچ	قمروشمس	۲۴_۱۰
۳۰/مارچ	شمس ومریخ	۳_۴۳

شرف قمر

۱۶رجنوری دوپہر ایک بج کر ۶ منٹ سے ۱۶رجنوری دوپہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ تک۔

۱۲رفروری شام ۶ بجکر ۸ منٹ سے ۱۲فروری رات ۸ بج کر ۱۰ منٹ تک۔

۱۱رمارچ رات ایک بج کر ۳ منٹ سے ۱۱رمارچ رات ۲ بج کر ۴۲ منٹ تک قمر مقام شرف میں ہوگا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لیے قیمتی ہوتے ہیں اچھے اور مثبت کام ان اوقات میں انجام دیں۔

ہبوط قمر

۲۹رجنوری شام ۷ بجکر ۶ منٹ سے ۲۹رجنوری رات ۹ بجکر ۷ منٹ تک۔

۲۶رفروری رات ۳ بج کر ۴۴ منٹ سے ۲۶رفروری رات ۵ بج کر ۳۲ منٹ تک۔

۲۴رمارچ دن ۱۱ بج کر ۳۵ منٹ سے ۲۴رمارچ دوپہر ایک بج کر ۳۲ منٹ تک قمر ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کام انجام دیں۔

قمر در عقرب

۲۹رجنوری رات ۳ بج کر ۶ منٹ سے یکم رفروری رات ۳ بج کر ۳۹ منٹ تک۔

۲۵رفروری دن ۱۱ بج کر ۳۷ منٹ سے ۲۸رفروری دن ۱۱ بج کر ۵۳ منٹ تک۔

۲۴رمارچ صبح ۷ بج کر ۳۷ منٹ سے ۲۶رمارچ شام ۷ بج کر ۴۲ منٹ تک۔

تحویل آفتاب

۱۹رفروری رات ۲ بج کر ۵۷ منٹ پر آفتاب برج حوت میں داخل ہوگا۔

۲۰رمارچ رات ۱۱ بج کر ۵۷ منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں ان کی قدر کریں اور رب العالمین کی بارگاہ میں اپنی خواہشات وضروریات کا اظہار کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہونگی۔

ستاروں کا وبال

وبال قمر، ۲۷رجنوری، صبح ۴ بج کر ۲ منٹ سے ۲۹رجنوری صبح ۴ بج کر ۴۰ منٹ تک۔

وبال قمر ۲۳رفروری دوپہر ایک بج کر ۴۷ منٹ سے ۲۵رفروری شام ۳ بج کر ۴۷ منٹ تک۔

وبال قمر ۲۲رمارچ رات ۹ بج کر ۷ منٹ سے ۲۵رمارچ رات ۱۲ بج کر ۵۲ منٹ تک۔

وبال زہرہ ۲۲رمارچ رات ۹ بج کر ۵۶ منٹ سے ۱۶راپریل رات ۲ بج کر ۸ منٹ تک۔

منزل شرطین

یکم رمارچ دوپہر ۲ بج کر ۵۰ منٹ پر۔
۲۵راپریل دوپہر ۱۱ بج کر ۴۳ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔
حروف تہجی کی زکوۃ نکالنے والوں کے لئے سنہری موقعہ۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

عطارد	۳رمارچ	حالت رجعت	رات ایک بج کر ۵۴ منٹ
مشتری	۴رمارچ	حالت رجعت	رات ۱۰ بج کر ۴۵ منٹ
عطارد	۲۵رمارچ	حالت استقامت	رات ۷ بج کر ۸ منٹ

شرف شمس

۷راپریل صبح ۴ بج کر ۵۶ منٹ سے ۸راپریل شام ۴ بج کر ۴۹ منٹ۔
تسخیر ومحبت، دولت، خیر وبرکت، اقتدار کی بحالی اور حفاظت کا اہم ترین وقت۔

شرف زہرہ

۳راپریل صبح ۵ بج کر ۳۲ منٹ سے ۴راپریل شام ۷ بج کر ۳۰ منٹ تک۔ تسخیر ومحبت رجوع خلق، اور باہمی تعلقات کی بحالی کا قیمتی وقت۔

نوٹ

سیاروں کے شرف وہبوط کا ذکر کرتے وقت روحانی تقویم میں اصول بھی بیان کئے جاتے ہیں مثلاً زہرہ شرف حوت کے ۲۷ درجے پر اور شمس کو شرف حمل کے ۱۹ درجے پر ہوتا ہے۔ اگر اوقات کبھی غلط شائع ہوجائیں تو قارئین اصلاح کرلیں، کبھی کبھی کمپیوٹر کی بھول سے بہت بڑی غلطی بھی ہوجاتی ہے۔ امید ہے کہ ہمارے ہوش مند قارئین چوکنا ہوکر اچھے برے وقت کا انتخاب کریں گے۔

شرف زہرہ

حب و تسخیر کا موثر ترین وقت

حکیم سرفراز احمد زاھد

علم جفر حروف کا الجبرا ہے، جس میں حروف کی قوتیں معلوم کر کے ان کو اعداد کی مناسبت سے ان کی باہمی نسبت و تالیف کا پتہ لگایا جاتا ہے، حروف کی قوت معلوم کرنے کے لئے اعداد پر غور کیا جاتا ہے، ان حروف کے اعداد کی جو باہمی نسبت ہوگی وہی ان قوتوں میں محفوظ ہے، چنانچہ سال میں ایک خاص وقت آتا ہے، جس میں اعداد کی مخفی قوتوں کو متحرک کر کے کام لیا جاتا ہے، ان کی تاثیر میں اتنی تیزی ہوتی ہے کہ عقل حیران رہ جاتی ہے، اس موثر وقت کا نام "شرف زہرہ" ہے جو سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔

زہرہ کو برج حوت کے ۲۷ درجے پر شرف ہوتا ہے، اس وقت میں ایک خاص تاثیر پوشیدہ ہے جس سے ایک ماہر جفر ہی احسن طریقے سے لے سکتا ہے، چنانچہ ان اثرات سے جو قوتیں متحرک ہوتی ہیں وہ رجوع خلق اور تسخیر خلق کے لئے بہت تیزی سے کام کرتی ہیں، نتیجتاً جس شخص کے پاس شرف زہرہ کا نقش یا لوح ہوگی لوگ بہت عزت کریں گے، واقف، ناواقف، بڑے، چھوٹے، کسی نامعلوم کشش کے باعث متوجہ ہوتے ہیں، پسند کرتے ہیں اور جوق در جوق آتے ہیں، شہرت، عزت، عظمت اور مقبولیت ہوتی ہے۔

اس سال شرف زہرہ ۳ راپریل بروز جمعرات کو صبح ۵ بج کر ۳۲ منٹ سے ۴ راپریل رات ۱۲ بج کر ۵۶ منٹ کو ہوگا۔

اس موثر اور طاقتور وقت سے ان لوگوں کو فائدہ اٹھانا چاہئے جن کا خلقت و عوام سے عام تعلق ہو، مثلاً وکلاء، ڈاکٹر، حکیم، وہ سیاسی لیڈر جو ناکام ہوں اور کامیاب سیاست دان بننا چاہتے ہیں، دوکاندار، بیوٹی پارلر، بوتیک کا کاروبار، فلم انڈسٹری سے تعلق رکھنے والی ہیروئین، بیوپاری، ماڈل گرلز، کمیشن ایجنٹ وغیرہ اور خاص کر عاملین اور مشائخ عظام جن کو عوام سے تعلق ہو اس لوح کی برکت سے عوام کا رجوع بہت ہوتا ہے، کاروبار میں اضافہ اور شہرت کے لئے یہ ایک بہت ہی موثر ترین وقت ہے، مستورات کی رجوع کے لئے بھی یہ خاص وقت ہے، وہ لوگ جو کسی عورت کو تسخیر میں لانا چاہتے ہوں، کسی مطلوبہ جگہ شادی کی خواہش پوری نہ ہوتی ہو تو اس موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاءاللہ ناکامی نہیں ہوگی۔

اس موقع پر سورہ توبہ کی آخری آیت لقد جاء کم سے رؤوف رحیم تک کام لیتے ہیں، یہ بہت موثر عمل ہے، اس آیت سے دو کام لئے جاسکتے ہیں، ایک تسخیر خلق کا اور دوسرا تسخیر مستورات، اگر تسخیر خلق کی ضرورت ہو تو پوری آیت کام دے گی، جس کے اعداد ۱۸۹۸ ہیں، اگر تسخیر مطلوب مقصد ہے تو یہ آیت "عزیز" تک لیتی ہے، جس کے اعداد ۹۳۰ ہیں، ان سے کام لینے کا ایک ہی طریقہ ہے، تین باتیں اکٹھی کرنی ہیں۔

۱-نام طالب مع والدہ

۲-نام مطلوب مع والدہ

۳-آیت

تسخیر خلق میں مع والدہ مطلوب تسخیر خلق ہے اور آیت پوری کرلی جائے گی۔

حب کے لئے ایک سطر تیار کریں، پہلے طالب علم کا نام مع والدہ پھر آیت پھر مطلوب کا نام مع والدہ لے کر ایک سطر تیار کریں، دوسری سطر میں حرفوں کو الگ الگ کر کے تکسیری جفری کر کے زمام نکالیں، یعنی جب پہلی سطر آجائے تو تکسیر ختم ہوجائے گی، اس تکسیر کے چاروں کونوں کے حروف لیں اور حروف بنا کر آگے لفظ "آئیل" لگا کر موکل تیار کرلیں، اب کل تکسیر کے اعداد لے نقش مخمس تیار کریں، پشت لوح پر ایک عورت کی تصویر بنائیں، جس کے سر پر موکل کا نام

لکھیں، دو نقش تیار کریں ایک اپنے پاس رکھیں، دوسرے کو عنصر کے مطابق کام میں لائیں، یعنی تکسیر میں جو حروف غالب ہوں اور جس عنصر کے ہوں اس طرح کام لیں، انشاء اللہ مقصد حل ہوگا۔

تکسیر کے چاروں کونوں کے حروف لیں اور قلب کے حروف لیں، ان کے اعداد لے کر پھر حروف بنا کر موکل بنائیں، اب کل تکسیر کے اعداد لے کر نقش مخمس میں پر کریں، طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد ۶۰ تفریق کر کے ۵ پر تقسیم کریں جو حاصل قسمت آئے خانہ اول میں رکھ کر ایک ایک کے اضافے سے پر کریں، باقی ایک بچے تو خانہ ۲۱ میں، ۲ بچے تو ۱۶ میں، ۳ بچے تو خانہ ۱۱ میں، اگر ۴ بچے تو کانہ ۶ میں، ایک کا اضافہ کریں، کل تکسیر کے اعداد ۳۱۹ خارج کر کے باقی حروف بنا کر کلمہ طیش لگادیں، یہ جنات العمل ہوگا۔

تسخیر خلائق کے لئے تیار کرنے والے ایک نقش بازو پر باندھیں، دوسرا دوکان یا دفتر میں لٹکائیں، اس سے خلقت میں مقبولیت ہوگی اور آمدنی بہت ہوگی، جن لوگوں کا کاروبار بند ہے یا آمدنی کم ہے انہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے، اس کا طریقہ بھی وہی ہے، نام طالب علم مع والدہ لکھ کر پھر پوری آیت لکھیں پھر لفظ تسخیر خلق لکھیں اور اس سطر کی تکسیر کریں، کل اعداد تکسیر لے کر نقش مخمس پر کریں اور دوسری طرف بہت سی خلقت دکھائیں اوپر موکل کا نام لکھیں، بہت سی خلقت دکھانے کے لئے کسی اخبار سے اشتہار دیکھ کر جس میں لوگ ہوں نقل کرلیں یا کسی آرٹسٹ سے بنوالیں، تصویر میں چند ایک لوگ کافی ہوتے ہیں، مثال میں اتنی بڑی تکسیر آیت سمیت تو ان محدود صفحات میں حل کرنا بہت مشکل ہے۔ اس لئے خاکہ پیش کرتا ہوں۔

مطلوب کا نام محمد=۹۲

طالب کا نام علی=۱۱۰

آیت کے اعداد=۹۳۰

ان تینوں کو جمع کیا تو کل اعداد ۱۱۳۲ بنے۔

تکسیر

م ح م د ع ل ی

ی م ل ح ع م د

د ی م م ع ل ح

ح د ل ی ع م م   سطر زمام

م ح م د ع ل ی   سطر میزان

چاروں گوشوں کے حروف=م ی ح م=۹۸

قلب کے حروف=ح م=۴۸

کل اعداد=۱۴۶

حروف=و،م،ق

موکل=ومقائیل

کل اعداد ۱۱۳۲ کو ۴ سے ضرب دی تو ۴۵۲۸ حاصل ضرب آیا، اس میں سے ۶۰ تفریق کی تو ۴۴۶۸ آیا، اس کو ۵ پر تقسیم کیا تو ۸۹۳ آیا اور باقی ۳ بچا، اس لئے خانہ ۱۱ میں ایک کا اضافہ کردیا۔

کل اعداد ۴۵۲۸ میں سے ۳۱۹ تفریق کیے تو ۴۲۰۹ بچے اس کے حروف بنائے۔

کل اعداد=۴۲۰۹

حروف=ط ر د غ

جنات العمل=طرف غطیش

چال نقش درج ذیل ہے۔

۷	۱۳	۱۹	۲۵	۱
۲۰	۲۱	۲	۸	۱۴
۳	۹	۱۵	۱۶	۲۲
۱۱	۱۷	۲۳	۴	۱۰
۲۴	۵	۶	۱۲	۱۸

۷۸۶

۸۹۹	۹۰۶	۹۱۲	۹۱۸	۸۹۳
۹۱۳	۹۱۴	۸۹۴	۹۰۰	۹۰۷
۸۹۵	۹۰۱	۹۰۸	۹۰۹	۹۱۵
۹۰۴	۹۱۰	۹۱۶	۸۹۶	۹۰۲
۹۱۷	۸۹۷	۸۹۸	۹۰۵	۹۱۱

شرف شمس

انسان اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ہر جائز ذریعہ استعمال کرتا ہے۔ جب دنیاوی کوششیں ناکام ہوجاتی ہیں تو اللہ تعالیٰ کے حضور سر جھکاتا ہے۔ مگر یہ سر جھکانا بھی بعض اوقات منزل مقصود سے دور رکھتا ہے۔ ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ نماز پڑھنے کے اوقات مقرر ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت کے لئے بھی بہتر اوقات کی نشان دہی کردی گئی ہے۔ اسی طرح احادیث مبارکہ میں دعا قبول ہونے کے اوقات کے بارے میں بھی آقائے رحمت للعالمین ﷺ کے ارشادات پاک ہیں۔ ان سب تعلیمات کے باوجود انسان کو ایک ایسے رہبر کی ضرورت ہوتی ہے جو اسے اللہ اور اس کے پیارے رسول پاک کے احکامات پر عمل پیرا ہونے کا صحیح راستہ بتاتا ہے اور اللہ کے حضور اپنے مدعا کو بیان کرنے کی ترغیب اور قبولیت حاصل کرنے کا وسیلہ بتاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کی آل کے وسیلہ سے جو دعا مانگی جائے قبول ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہر اسم، اسم اعظم ہے اور ہر ایک کی تاثیر ہے اور جائز مقاصد کے حصول میں کامیابی میں ان کا ورد ہمیشہ کامیابی دلاتا ہے۔ اسی طرح اوقات میں بھی تاثیر اتم درجہ موجود ہے۔ انہی اوقات میں ایک وقت شرف شمس کا ہے جو سال کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ سورج یعنی آفتاب جب اپنا سفر طے کرتا ہوا برج حمل ۱۹ درجہ پر پہنچتا ہے تو اسے شرف کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ آفتاب تمام سیارگان میں شہنشاہ کا درجہ رکھتا ہے۔ سب سے زیادہ نورانی اور طاقت ور اثر زمین پر ڈالتا ہے۔ اسی سے زندگی اور روح کو توانائی حاصل ہوتی ہے۔ اس طاقت ور وقت میں عاملین اور ماہرین جفر پر تاثیر عملیات جو تسخیر خلائق جاہ و مرتبت اور شان و شوکت کے لئے تیار کرتے ہیں۔ شرف شمس کے لوح کے فوائد بے شمار ہیں۔ اکثر سیاسی لیڈر، افسران، وکلاء، ڈاکٹر یا وہ افراد جو میدان سیاست ہو یا کوئی اور فیلڈ جس میں عزت مرتبہ اولوالعزمی چاہتے ہوں یا یہ آرزو ہو یا کوئی مسخر و متاثر ہو تو ایسے لوگوں کے لئے لوح شمس ایک نعمت عظیم ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ عہدہ میں ترقی ہوگی۔ حصول ملازمت میں کامیابی یا افسران کی توجہ حاصل ہوگی، جائز حق حاصل ہوگا۔ اگر کوئی شخص معاشرہ میں حقیر اور کم تر سمجھا جاتا ہے۔ نہ دوستوں میں عزت وقار ہو، نہ خاندان میں مکرم ہو تو اسے رب عزت دیں گے۔ حکومت وقت میں شامل افراد اس لوح کے ہوتے ہوئے اعلیٰ مقام حاصل کر سکتے ہیں خاص کر وہ جو وزارتوں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ تمام لوگ اس کے مطیع ہوں گے اور نہ اس کے ساتھ متکبرانہ انداز یا سختی سے پیش آنے کی جرأت کر سکیں گے۔ اکثر لوگ جو حاسدانہ رویوں اور مخالفانہ خیالات کی بنا پر ناکردہ گناہوں میں شامل کردئے جاتے ہیں یا ناجائز مقدمات کا سامنا ہو ایسے لوگوں کو ضرور اس لوح کو حاصل کرنا چاہئے۔ شمس کیوں کہ تمام کواکب میں شہنشاہ کا درجہ رکھتا ہے اور تمام کواکب اس کے گرد گردش کرتے ہیں۔ چنانچہ جس شخص کے پاس یہ لوح ہوگی اسے اسی قسم کی روحانیت حسب مراتب ملے گی۔

اس سال شرف شمس کا یہ وقت ۱۷/اپریل شام ۴ بج کر ۳۷ منٹ سے ۱۸/اپریل شام ۵ بجے تک رہے گا۔ اس دوران ہمیں چار ساعتیں شمس کی ملیں گی جو بہت قیمتی ہوں گی۔ اتوار کے دن پہلی ساعت بھی کارگر ہوگی اس کے بعد اسی دن کی آٹھویں ساعت بھی بہت قیمتی ہوگی۔ اتوار گزرنے کے بعد شب پیر کو بھی دو ساعتیں اتوار کی ہوں گی تیسری ساعت اور دسویں ساعت، یہ چاروں ساعتیں شرف شمس کے وقت کی ہیں اور یہ چاروں ساعتیں سعد اتصال ہیں۔ آسانی سے کام مکمل کیا جا سکتا ہے۔ سامان پہلے تیار رکھیں۔ وقت مقررہ پر الگ کمرہ میں صاف پاکیزہ سرخ کپڑا بچھا کر اوپر بیٹھیں۔ زعفرانی صندل، سرخ اور عود کا بخور جلائیں اپنے

کپڑوں پر عطر گلاب لگائیں۔ جب ساعت شروع ہو تو لوح کندہ کرلیں۔ کاغذ ہو تو اس پر زعفران سے لکھ لیں۔ صاحب حیثیت لوگ سونے کی بنائیں۔ شمس کی دھات سونا آج کل بہت مہنگا ہے۔ چاندی پر بھی بنایا جاسکتا ہے۔ چاندی کی لوح پر سونے کا پانی چڑھا لیں لیکن سونے پر اثرات بہت تیز ہوتے ہیں۔ سونے کا وزن ۱۱ ماشہ ۲ رتی ہوگا۔ اب عمل تفصیل سے لکھ رہا ہوں۔

پہلے سات نام انبیاء اکرام کے لیں، اس کے بعد چھ نام بادشاہوں کے لیں اور ساتواں نام اپنا نام مع والدہ شامل کریں اس کے بعد سات ستاروں کے نام لکھیں۔ یہ جملہ ۲۱ نام ہوں گے۔

(۱) پہلے سات نام انبیاء کرام حضرت آدم علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت محمد رسول اللہ ﷺ۔

(۲) سات نام بادشاہوں کے کسریٰ، نوشیروان، ذوالقرنین، فریدون، جمشید، تیمور، سرفراز احمد زاہد۔

(۳) سات ستاروں کے نام زحل، شمس۔ قمر، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ۔ اب ان اکیس ناموں کو ایک سطر میں لکھ کر تکسیر جفری کریں یہاں تک کہ زمام نکل آئے۔ سب نام ترتیب سے لکھتے ہیں جیسے: ادم اب راھ ی م ی وس ف داؤد س ل ی م ان ع ی س ی م ح م دک س ریٰ ن وش ی روان ذوال ق رن ی ن ف ری دون ج م ش ی دت ی م ور س رف راز اح م دزاھ دز ح ل ش م س ق م ر م ری خ ع ط اردم ش ت ری ز ھ رہ = کل حروف (۱۱۱) ان سے آتشی حروف الگ کئے اور نورانی حروف الگ کئے۔

آتشی حروف یہ ہیں: ام اھ م ف ام ام ش اذ اف م ش م ف اا م اھ ش م م م ط ام ش ھ ھ = ۳۶ حروف

حروف نورانی: ام ار اھ ی م ی س اس ل ی م ان ع ی س ی م ح م ک س ری ان ی ران وال ق رن ی ان ری ان م ی ی م ر س رف رااح م اھ ح ل م س ق م ر م ری ع ط ا رم ری ھ رہ = ۷۵ حروف۔

اب حروف آتشی اور نورانی کو آپس میں امتزاج دے لو اور الگ لکھ لو۔ اب تمام اسماء کے اعداد حاصل کریں سات انبیاء کے اعداد۔

آدم	ابراہیم	یوسف	داؤد	سلیمان	عیسیٰ	محمد	مجموعہ
۴۵+	۲۵۹+	۱۵۶+	۱۵+	۱۹۱+	۱۵۰+	۹۲=	۹۰۸

اعداد شاہان مع اسم خود

کسریٰ	نوشیروان	ذوالقرنین	فریدون	جمشید	تیمور	سرفراز احمد زاہد	مجموعہ
۲۹۰+	۶۲۲+	۱۱۲۷+	۳۵۰+	۳۵۷+	۱۹۵۶+	۱۱۴۳=	۴۵۵۷

اعداد سیارگان

زحل	شمس	قمر	مریخ	عطارد	مشتری	زہرہ	مجموعہ
۴۵+	۴۰۰+	۳۳۰+	۸۵۰+	۲۸۴+	۹۵۰+	۲۱۷=	۳۰۸۶

ان تینوں میزانوں میں سورۃ والشمس کے اعداد اور آیت شریف قل اللھم مالک الملک تؤتی الملک من تشاء بغیر حساب کے اعداد بھی شامل کریں۔ یہ تین میزانیں ہوں گی نمبر (۱) اکیس ناموں کی (۲) سورۃ والشمس (۳) آیت پاک کے اعداد۔ ان تینوں میزانوں کو جمع کریں کل اعداد میں سے ۶۰ تفریق کرکے پانچ پر تقسیم کرکے نقش مخمس پر کریں۔ اس کے علاوہ سورۃ والشمس کے اعداد ۱۶۸۳۴ ان کے حروف یہ بنے (دل ض وی غ) اب اپنے نام کے حروف کو الگ الگ لکھیں اور دونوں کو آپس میں امتزاج دیں۔ مثلاً

س ر ف ر ا ز ا ح م د ز ا ھ د

د ل ض و ی غ د ل ض و ی غ د ل

امتزاج: دس ل رض ف وری اغ زدال ح ض م ودی زغ اد ھ ل د

اب طریقہ یہ ہے۔ وقت مقررہ پر سونے کی لوح لیں یا کاغذ جو سنہری ہو اور ایک طرف سے سفید ہو۔ لوح یا کاغذ کے ایک طرف تکسیر مکمل لکھیں دوسری طرف نقش مخمس درمیان میں تحریر کریں۔ نقش کے تین طرف یعنی دائیں بائیں اوپر حروف شمسی اور نورانی امتزاج شدہ سطر لکھیں۔ نیچے دوسری امتزاج نام اور سورۃ والشمس کے حروف سے مرکب حروف لکھیں۔ جفت ہوں تو چار طاق ہوں تو پانچ پانچ کے فقرات بنائیں۔ یہ لوح تیار ہوگئی۔ اب شرف آنے والے اتوار کو

دن سورج طلوع ہونے سے قبل نماز فجر سے فارغ ہو کر غسل کر کے صاف کپڑے پہن کر سرخ رومال یا ٹوپی پہن کر خوشبو لگا کر چھت پر یا ایسی جگہ کھڑے ہو جائیں۔ آفتاب طلوع ہونے سے پندرہ منٹ قبل مشرق کی طرف منہ کر کے سورۃ والشمس پڑھنا شروع کر دیں حتیٰ کہ سورج پورا طلوع ہو جائے۔ اس دوران چاہے دو بار سورت پڑھی گئی ہو یا دس بار۔ تعداد مقرر نہیں۔ تلاوت بند کر دیں اور لوح کو دائیں ہاتھ میں لے کر سورج کے سامنے کریں اور کہیں کہ "اے نیر اعظم جس طرح تجھے خدا نے تمام دنیا میں بلند کیا ہے۔ اسی طرح اس لوح مقدس کے طفیل مجھے دنیا میں معزز محترم اور الوالعزم بنا" یہ فقرہ کم از کم سات مرتبہ سکون سے دہراؤ۔ اس کے بعد لوح کو سرخ کپڑے میں لپیٹ کر بازو پر باندھ لیں۔ یہ عمل متواتر اکیس روز کریں اور حسب ہدایت دعا مانگ لیا کریں۔ انشاء اللہ چالیس روز تک اس کا نتیجہ اپنی جاگتی آنکھوں سے دیکھو گے۔ نفع عظیم پہنچے گا۔ اس لوح کو حفاظت سے سنبھال کر رکھیں۔ ساری زندگی انسان اس کی بدولت مکرم و محترم بنا رہے گا۔ یہ ایک لاجواب تحفہ ہے۔

(۱) اسماء انبیاء کرام کے اعداد = ۹۰۸

(۲) شاہان معہ اسم طالب کے اعداد = ۴۵۵۷

(۳) ہفت سیارگان کے اعداد = ۳۰۸۶

(۴) سورۃ والشمس کے اعداد = ۱۶۸۴۴

(۵) آیت مبارکہ کے اعداد = ۱۹۴۹۹

میزان = ۴۴۸۸۴

۴۴۸۸۴۔۶۰=۴۴۸۲۴÷۵ باقی ۴ بچے۔ جواب ۸۹۶۴

چال نقش

۱۸	۲۲	۱	۱۰	۱۴
۲۴	۳	۷	۱۱	۲۰
۵	۹	۱۳	۱۷	۲۱
۶	۱۵	۱۹	۲۳	۲
۱۲	۱۶	۲۵	۴	۸

لوح یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل

۸۹۸۲	۸۹۸۶	۸۹۶۴	۸۹۷۴	۸۹۷۸
۸۹۸۸	۸۹۶۶	۸۹۷۱	۸۹۷۵	۸۹۸۴
۸۹۶۸	۸۹۷۳	۸۹۷۷	۸۹۸۱	۸۹۸۵
۸۹۷۰	۸۹۷۹	۸۹۸۳	۸۹۸۷	۸۹۶۵
۸۹۷۶	۸۹۸۰	۸۹۸۹	۸۹۶۷	۸۹۷۲

و کفیٰ باللہ شہیدا محمد رسول اللہ

وسعت رزق کے لئے

جو لوگ غربت و افلاس و تنگ دامانی کا شکار ہوں وہ اس عمل سے فائدہ اٹھائیں۔

اس عمل کو جمعرات کے دن شروع کریں۔ صبح کی نماز کے بعد روزانہ ۲ ہزار مرتبہ اللہ الصمد پڑھیں اول و آخر ۱۴ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ عمل ۲۱ دن یا ۲۸ دن یا ۴۰ دن میں ختم کریں۔ عمل جمعرات کے دن ہی ختم کریں۔ عمل کے اختتام پر گلاب و زعفران سے مندرجہ ذیل نقش لکھ کر سو مرتبہ اللہ الصمد پڑھ کر ان پر دم کریں۔ پھر اس نقش کو اپنی جیب میں رکھیں۔ انشاء اللہ آمدنی کے راستے نکل آئیں گے۔

کن اوقات میں درود پڑھنا چاہیئے

- وضو اور تیمم کے فراغت پر۔
- غسل جنابت اور غسل حیض کے فراغت پر۔
- نماز کے اندر قعدۂ آخیر میں اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد۔
- نماز شروع ہونے سے پہلے۔
- صبح کی نماز کے بعد۔
- مغرب کی نماز کے بعد۔
- تہجد کے لئے کھڑے ہونے سے پہلے۔
- تہجد سے فارغ ہونے کے بعد۔
- کسی بھی مسجد سے گزرتے وقت۔
- اذان کے بعد۔
- شب جمعہ میں۔
- جمعہ کی نماز کے بعد (بہ کثرت)
- پیر کے دن (بہ کثرت)
- شب پیر کو (بہ کثرت)
- جمعہ کے خطبے سے پہلے۔
- دونوں عیدوں کا خطبہ شروع ہونے سے پہلے۔
- نماز استسقاء کے وقت۔
- کسوف اور خسوف کے اوقات میں۔
- جنازہ کی نماز سے پہلے۔
- میت کو قبر میں داخل کرتے وقت۔
- قبرستان میں داخل ہوتے وقت۔
- شعبان اور ربیع الاول کے مہینوں میں بہ کثرت۔
- کعبہ اور مسجد نبوی پر نظر پڑتے وقت۔
- حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت۔
- میدان عرفات میں۔
- منیٰ میں قیام کے شروع اور آخر میں۔
- قبر اطہر کی زیارت کے وقت۔
- بوقت نکاح۔
- کسی بھی تجارت اور اچھے کام کے شروع میں۔
- سفر شروع کرتے وقت۔
- کسی بھی پریشانی کے وقت۔
- کسی بھی خوشی اور راحت کے وقت۔
- دعا شروع کرنے سے پہلے اور دعا کرنے کے بعد۔
- اگر بدن کا کوئی حصہ سو جائے تو اس وقت۔
- چھینک آنے کے بعد۔
- احباب واقارب سے ملاقات کے وقت۔
- جب بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہو۔
- جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی کاغذ پر لکھا جائے۔
- مفتی کا فتویٰ دیتے وقت۔
- واعظ کا وعظ شروع کرنے سے پہلے اور وعظ ختم کرنے کے بعد۔
- مجلس میں شرکت کے وقت۔
- مجلس سے فراغت کے بعد۔
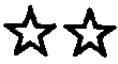
شیرواں ضلع اعظم گڑھ کی وادئی نور کا سفر

☆پورے علاقے پر 3 دن تک اللہ تعالیٰ کے نور اور برکت کی مسلسل بارش ہوتی رہی☆

﴿بحوالہ روزنامہ راشٹریہ سہارا دہلی﴾ اللہ تعالیٰ کے نیک اور نیک بننے کی دلی تمنا رکھنے والے لاکھوں فرزندان توحید کو ایک مقام پر اپنے پالنے والے کے ذکر میں اور پورے خشوع وخضوع کے ساتھ اس کی عبادت وریاضت میں مشغول ومصروف دیکھ کر دل ودماغ، نیکی للٰہیت اور خدا کی رضا کیلئے اچھے کام کرنے کے ذوق وشوق کی ایک شمع فروزاں اور جذبہ فراواں سے منور ہوجاتا ہے۔ ضلع اعظم گڑھ کے مشہور قصبہ سرائے میر سے متصل موضع شیراں کے ایک چٹیل میدان لیکن وادی غیر ذی زرع کے تقریباً 7 کلومیٹر رقبے میں خیموں کا ایک شہر آباد کردیا گیا تھا جس پر اللہ تعالیٰ کے انوار واکرام کی بارش ہورہی تھی یہاں منتظمین اجتماع نے ضرورت کی ہر چیز مہیا کی تھی۔ مہمانان کرام کیلئے مفت چائے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ کھانے کے ہوٹل بڑی تعداد میں خیموں میں بنائے گئے تھے۔ جس کی وجہ سے اللہ کے بندوں کو کھانے پینے کی کوئی تکلیف نہیں ہوئی، لحاف، گدے، سوئٹر، چادر، دری، ہر جگہ وافر مقدار میں مل رہی تھی۔ جہاں بیس سے تیس لاکھ لوگ اکٹھا ہوں وہاں کروڑوں روپے کی خریداری معمولی بات ہے، چنانچہ پورے علاقے میں اللہ کی برکتوں اور عنایتوں کی بارش ہورہی تھی۔ علاقے کے لوگوں نے جہاں خدا کے مہمانوں کی خدمت کر کے ثواب کمایا وہیں کروڑوں روپے بھی کمائے۔ جو اس امر کا پختہ ثبوت ہے کہ اللہ کے نیک بندوں کی خدمت کا صلہ جلد از جلد ملتا ہے اور خدا تعالیٰ کی رحمت کیلئے نیک کام کرنا ضروری ہے۔

وادئی نور میں ٹریفک کا انتظام ہزاروں نوجوانوں نے سنبھال رکھا تھا، کم وبیش تیس لاکھ کے مجمع کو منظم طریقے سے اجتماع گاہ تک پہنچانے کیلئے اسے کنٹرول کرنا دشوار گزار کام تھا جو انتظامیہ اور ٹریفک پولس کے بس کا نہیں تھا اس اجتماع میں مسلم نوجوان بڑی تعداد میں ذوق کے ساتھ شرکت کیلئے آئے تھے۔ شرکاء نظم وضبط کی پابندی کر رہے تھے۔ تبلیغی جماعت کے ایک ذمہ دار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر اجتماع کے دوسرے روز محتاط اندازے کے مطابق بتایا کہ تقریباً 22 لاکھ فرزندان توحید اجتماع گاہ میں موجود ہیں۔ اس دوران بڑے بڑے قافلے اجتماع گاہ کی طرف رواں دواں تھے۔ سرائے میر بازار میں جن لوگوں کو صحیح اندازہ نہیں تھا یہ کہتے ہوئے سنے گئے کہ موضع شیراں کے اس اجتماع میں ایک کروڑ سے زیادہ لوگ آگئے ہیں اور یہ جماعت کا اب تک کا سب سے بڑا اجتماع ہے۔ بہرحال اتنی بڑی تعداد میں آئے ہوئے لوگوں کا حسن و خوبی کے ساتھ انتظام کرنا ایک بڑا کارنامہ ہے جس کیلئے شیرواں، سرائے میر، اہل اعظم گڑھ اور مئو وممبئی کے دیندار اور اہل ثروت افراد کی تعریف کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ اہل اعظم گڑھ نے مہمان نوازی اور حسن انتظام کا ایک نیا ریکارڈ قائم کیا ہے۔

شہری انتظامیہ کے ایکسٹرا مجسٹریٹ ،کلکٹریٹ اعظم گڑھ ناگیند ناتھ ترویدی، تحصیلدار پھولپور (متصل سرائے میر) مدن چندرو بے، نائب تحصیلدار نظام آباد (پھریہا کے قریب) شیتلا پرساد نیز اپ ضلع مجسٹریٹ نظام آباد تحصیل اور ریونیو انسپکٹر اوران کے عملہ نے اجتماع کے انتظام وانصرام میں بھر پور مدد کی، جہاں بھی کوئی وقت آئی اسے دور کرنے کی حتی الوسع کوشش کی اور بیشتر موقع پر کیمپ میں موجود رہے۔ ابو عاصم اعظمی ایم پی اپنے پورے اسٹاف کے ساتھ سرگرم کار دیکھے گئے انہوں نے اجتماع شروع ہونے سے پہلے ہی وہاں کے انتظامات میں تعاون بھی دیا اور صورت حال کا بار بار جائزہ بھی لیتے رہے۔ انہوں نے مہمانان کرام کی خدمت اور کھانے کے انتظام کیلئے ایک الگ کیمپ قائم کر رکھا تھا۔

مرکز نظام الدین دہلی کے 35 سالہ نوجوان مولانا محمد صاحب کی پرسوز اور پرگداز دعا کے ساتھ 3 روزہ تبلیغی اجتماع 31 دسمبر بروز پیر دوپہر ساڑھے بارہ بجے کے قریب اختتام کو پہنچا۔ انہوں نے اپنی دعا میں مسلمانان عالم کی خیر وفلاح وصلاح اور انہیں آلام ومصائب سے محفوظ و مامون رکھنے کی دعا کی، لاکھوں افراد ایک ساتھ دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے جس کے بعد چشم حیرت نے یہ عجیب وغریب منظر بھی دیکھا کہ کئی لاکھ افراد ایک ساتھ انتہائی منظم اور باوقار انداز میں اجتماع گاہ سے باہر کئی کلومیٹر کی مسافت پاپیادہ طے کر رہے ہیں اس بھاری قافلے کو بھی بہت اچھے ڈھنگ سے کنٹرول کیا گیا، منتظمین بہترین انتظام وانصرام کے باوجود لاؤڈ اسپیکر سے بار بار اعلان کر رہے تھے "ہمیں یقین ہے کہ ہم بہتر ڈھنگ سے آپ کی خدمت نہیں کر سکے جس کیلئے ہم معذرت خواہ ہیں۔"

اللہ کے نیک بندوں کیلئے جگہ کم نہ پڑ جائے ایک بہت بڑے رقبے میں فصل نہیں بوئی گئی تھی۔ مہمانوں کی آمد ورفت کیلئے کھڑنجہ بچھا دیا گیا تھا نہر پر عارضی پل بنائے گئے تھے۔ اجتماع گاہ تک پہنچنے کیلئے شیرواں سے سرائے میر تک مین روڈ سے کئی راستے بنائے گئے تھے۔ میں اجتماع میں 3 دن تک رہا۔ اس اجتماع کے پہلے اور دوسرے دن شب وروز اور آخری دن صبح کے وقت ہر راستہ سرائے میر کی طرف آرہا تھا۔ قریبی مواضعات کے لوگ ابتدائی دودنوں کے دوران آتے جاتے رہے جتنے لوگ اجتماع گاہ سے نکل رہے تھے اس سے ہزراوں گنا زیادہ لوگ بسوں ،کاروں، موٹر سائیکلوں کے ذریعہ اور پیدل اجتماع گاہ میں داخل ہورہے تھے جسے تیار کرنے میں کئی ماہ کا عرصہ لگ گیا تھا۔ تاحد نگاہ اہل ایمان کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آرہا تھا پورا علاقہ (وادئی ذی زرع) وادئی نور میں تبدیل ہوگیا تھا۔ امیر وغریب ،رئیس وفقیر کوئی فرق نہیں رہ گیا تھا۔ نمازوں میں صف در صف سب کندھے سے کندھے ملائے کھڑے تھے، عالم یہ تھا کہ ریاستی وزیر نسیم الدین صدیقی اس وادئی نور میں ایک عام جگہ پر نماز پڑھ کر چلے گئے، شعیب اختر سے ملتی جلتی شکل کے کسی شخص کو اصلی شعیب اختر سمجھ لیا گیا ممکن ہے وہ اصلی شعیب اختر ہی رہے ہوں۔ جاڑے کا بستر اور سامان سر پر اٹھائے یا کندھے پر لٹکائے لوگوں کے جوق در جوق اجتماع گاہ کی طرف آنے کا منظر بڑا روح پرور تھا، انسانوں کا سیل رواں تھا جو چاروں طرف دیکھا جاسکتا تھا۔

اجتماع کے ترجمان شریف احمد وکیل ایڈوکیٹ نے بتایا کہ رضا کار چاق وچوبند ہیں اور اپنے فرائض بحسن وخوبی انجام دے رہے ہیں، شریف صاحب اجتماع کی تیاریوں کے سلسلے میں کئی ماہ سے یہاں چارج لئے ہوئے تھے۔ اور تمام کام کی نگرانی کر رہے تھے۔ مولانا زبیر صاحب (مرکز نظام الدین دہلی) اور مولانا احمد لاٹ صاحب (مرکز) اکابر جماعت میں سے اس اجتماع میں شریک تھے۔ اہم مقررین میں مولانا مستقیم صاحب (بستی) مولانا شوکت صاحب (مرکز) مولانا شمیم صاحب (ہاٹا) اور پروفیسر خالد صاحب سابق لکچرر (مرکز) کے اسمائے گرامی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

TILISMATI DUNIYA
(Monthly)
ABULMALI, DEOBAND-247554

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

اِدارہ رُوحانی دُنیا دہلی.....ایک دھوکہ.....ایک فراڈ

یہ ادارہ مکتبہ روحانی دنیا دیو بند کی ذاتی مطبوعات ازراہِ بے ایمانی چھاپ رہا ہے۔ اس ادارے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی پتہ ہے۔ اس کی مطبوعات علمی اور روحانی اغلاط سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ عام لوگ فریب کھاکر ان مطبوعات کو خرید لیتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں۔ جو لوگ **حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب** کے علمی اور روحانی لٹریچر سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت مولانا کی دعاؤں اور سرپرستی کے طالب ہیں ان کو چاہئے کہ وہ مولانا کی کتابیں خریدتے وقت ان کتابوں پر چھپا ہوا پتہ ضرور پڑھ لیں۔

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تمام تصانیف **مکتبہ روحانی دنیا دیو بند** سے چھاپی گئیں ہیں۔ اور یہ تصانیف تمام شہروں میں دستیاب ہیں مکتبہ روحانی دنیا دیو بند ایک معیاری ادارہ ہے۔ اور اس کی تمام مطبوعات معیاری کتابت وطباعت اور معیاری کاغذ پر چھاپی جاتی ہیں۔ ان کے سرورق بھی معیاری ہوتے ہیں جب کہ غیر معیاری ناشرین محض اپنا پیٹ بھرنے کے لئے غیر معیاری کاغذ غیر معیاری طباعت اور غیر معیاری سرورق کے ساتھ ان کتابوں کو زیادہ کمیشن پر فروخت کرتے ہیں۔ اور تاجر حضرات زیادہ کمیشن کے چکر میں ان کتابوں کو خرید لیتے ہیں اس طرح تاجر حضرات تو کچھ بچا لیتے ہیں اور خریداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے روحانی تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی مطبوعات کو رد کر دیں جو چوری سے اور بے ایمانی سے چھاپی جارہی ہیں۔ یقین کریں کہ کسی بھی رائٹر کی کتاب اس کی اجازت کے بغیر چھاپنا اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی کی پکی ہوئی ہانڈی اٹھاکر لے جاؤ اور ہڑپ کرلو۔ جو ناشر اور تاجر کسی کا دل دکھاکر کتابوں کی اشاعت اور تجارت کر رہے ہیں وہ اللہ کے یہاں مسئول ہوں گے اور ہمیشہ خیر و برکت سے محروم رہیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح چوری کی جائے نماز پر نماز نہیں ہوتی اور چوری کی تسبیح پر ذکر کرنا گناہ ہے اسی طرح چوری سے چھاپی گئی کتابوں سے روحانیت حاصل نہیں ہوتی۔ صاحبِ ایمان اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اتنی سی بات کافی ہے۔ اور جو لوگ نہ ایمان رکھتے ہیں نہ خوفِ آخرت رکھتے ہیں اور جنہیں شرم بھی نہیں ہوتی ان کو سمجھانا اور نصیحت کرنا فضول ہے۔

یہ ایک درخواست ہے۔ امید ہے کہ ہماری مطبوعات سے استفادہ کرنے والے اس درخواست کو اہمیت دیں گے۔

درخواست کنندہ **مکتبہ رُوحانی دُنیا دیو بند** محلّہ ابوالمعالی دیوبند فون نمبر ۲۲۴۴۵۵_۰۱۳۳۶

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیوبند
مارچ ۲۰۰۸ء
MARCH 2008
ڈاکٹر ذاکر نائیک
اسلام کے نادان دوست
اگلے شمارے میں
تسخیر کے ذریعہ دنیا کو اپنی مٹھی میں کیجئے
مشتاق احمد سالک
ایک عیّار و مکّار انسان
شکیل انجم اور مولانا مرغوب الرحمٰن
لفظ امیر الہند
ملّت اسلامیہ کے ساتھ بھونڈا مزاق
دانش عامری
Rs.25/=

کیا اور کہاں

ابھی وقت ہے کہ ہم سنبھل جائیں

بقلم خاص

آج کل دینی مدارس پر سرکار کی خاص نظرِ عنایت ہو رہی ہے۔ اور مختلف انداز سے طلباء دین کو ٹارچر کیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال انتہائی تشویشناک ہے اگر اس کے خلاف علماء حضرات نے سنجیدگی اور اتحاد کے ساتھ کوئی اقدام نہیں کیا تو دینی مدارس اور دینی مدارس کے طلباء دنیا بھر میں بدنام ہو کر رہ جائیں گے اور تمام طلباءِ دین کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ پولیس کسی بھی طالب علم کو اٹھا کر کچھ بھی کر سکتی ہے۔

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ دہشت گردی کا الزام مسلمانوں پر محض فرقہ پرستی کا شاخسانہ ہے اور جب سے فرقہ پرست لوگوں نے امریکہ اور اسرائیل سے گٹھ جوڑ کر لیا ہے تب سے دہشت گردی کی آڑ میں صرف مسلمانوں کو بدنام کیا جا رہا ہے۔

مسلم علاقوں میں بم پھاڑو، مسلمانوں کو گرفتار کرو، مسلمانوں کو خوف زدہ کرو، مسلمانوں پر مقدمہ چلاؤ اور مسلمانوں کو مجرم گردانو، یہ اسرائیل کی پالیسی ہے جو ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور اس کا فائدہ سیاسی جماعتیں بھی اٹھا رہی ہیں۔

اب اسرائیل اور امریکہ کا خاص نشانہ مولوی حضرات ہیں، لیکن ایسی نازک ترین صورت حال میں مسلمان تو ہیں ہی غافل، ہمارے علماء بھی غفلت کی چادر تانے سو رہے ہیں اور جو علماء جاگ رہے ہیں وہ آپس میں برسرِ پیکار ہیں۔ جمعیۃ العلماء میں صدارت کے مسئلہ کو لے کر جو اُچھل کود ہو رہی ہے اور جو ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھل رہی ہیں وہ صرف افسوس ناک ہی نہیں بلکہ شرمناک بھی ہے۔

بعض علاقوں میں الیکشن کے دوران پولیس نے علماء پر لاٹھی چارج بھی کیا ہے، کس قدر دکھ کی بات ہے کہ ہمارے علماء اقتدار کی خاطر اپنی حیثیتِ عرفی سے گر گئے ہیں، انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ دنیاداری اُن کے اندر کوٹ کوٹ بھری ہے تعجب کی بات یہ ہے کہ صدارت کا جھگڑا ایک ہی خاندان کے دو افراد کے درمیان ہو رہا ہے، ایک مورچے پر بھتیجے ہیں اور دوسرے مورچے پر چچا اور چچا بھتیجے کی لڑائی ان دنوں پورے شباب پر ہے۔ واضح رہے کہ جمعیۃ العلماء وہ جماعت ہے جس کا دعویٰ یہ رہا ہے کہ وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ ذرا سوچیں کہ جب علماء کی واحد نمائندہ جماعت کا یہ حشر ہو رہا ہے تو مسلمانوں میں جو بے چارے جاہل ہیں ان کے حال چال کیا ہوں گے؟ حیرتناک بات ہے کہ محمود مدنی کسی بھی طرح اپنے چچا حضرت مولانا ارشد مدنی کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور جو انسان اپنے سگے چچا کا احترام نہیں کر سکتا اس کی رعایت نہیں کر سکتا اس سے اس بات کی توقع کیسے کی جا سکتی ہے کہ وہ ملت کے کسی دوسرے فرد کے ساتھ انصاف یا احسان کر سکے گا۔ ادھر مولانا ارشد مدنی بھی صدارت سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے بھی یہ ٹھان لی ہے کہ کچھ بھی ہو جائے خواہ جمعیۃ العلماء کا جنازہ نکل جائے لیکن وہ صدارت نہیں چھوڑیں گے اس لئے اندیشہ اس بات کا ہے کہ جمعیۃ العلماء دو دھڑوں میں تقسیم نہ ہو جائے اور اس کا حشر دارالعلوم دیوبند اور مظاہر العلوم سہارنپور کی طرح نہ ہو۔

کتنے افسوس کی بات ہے جب فرقہ پرست لوگ اور جب امریکہ اور اسرائیل جیسے خطرناک دشمن اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور دینی طلباء پر دہشت گردی کے الزامات لگانے میں مصروف ہیں۔ اس وقت آپسی اتحاد و یگانگت کے بجائے ہم رسہ کشی اور طناطنی کا شکار ہیں اور ساری دنیا پر اپنے عمل سے یہ ثابت کر رہے ہیں کہ علماء اور جہلاء میں اب کوئی فرق باقی نہیں رہ گیا ہے، سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند میں کوئی ایسا اجلاس ہونے جا رہا ہے جس میں دہشت گردی سے نمٹنے پر کوئی بات چیت ہو۔ اس میں ظاہر ہے تقریریں ہوں گی، تجاویز اور قراردادیں پاس ہوں گی لیکن ان سے کوئی فائدہ ہونے والا نہیں۔ جب تک ہم خود کو نہیں سدھاریں گے اور جب تک ہم اپنے اندر چھپے ہوئے شیطان کا قتل نہیں کریں اس وقت تک ہم دہشت گردی کے الزام سے نہیں بچ سکتے۔ آپسی الیکشن میں جو طوفان و بدتمیزی ہو رہی ہے اور جو ایک دوسرے کے خلاف نعرے لگائے جا رہے ہیں اگر یہ دہشت گردی نہیں تو دحشت گردی تو ہے ہی۔ اور یہ دحشت گردی بھی شانِ علماء کے قطعاً منافی ہے۔

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● جب کسی کو جماہی آجائے تو اپنا ہاتھ منہ پر رکھ لے کیونکہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● بیوہ اور مسکین کے لئے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں مجاہدین کی طرح ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● جس نے قومی تعصب کی طرف بلایا وہ ہم میں سے نہیں ہے اور وہ بھی ہم میں سے نہیں ہے جو تعصب پر مر گیا۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● جو عورت اس حال میں انتقال کرے کہ اس کا شوہر اس سے راضی اور خوش ہے تو وہ عورت جنتی ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● جو موت کو یاد رکھے اور اس کی اچھی تیاری کرے وہ سب سے زیادہ عقل مند ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● بلند ہمتی ایمان کی علامت ہے۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● حیا اور کم بولنا ایمان کی شاخیں ہیں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

● بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کریں۔ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم)

ارشادات باری تعالیٰ

● اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے ہاتھوں اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ (البقرہ آیت نمبر:۱۹۵)

● احسان کا شیوہ اختیار کرو کیونکہ اللہ احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ (البقرہ آیت نمبر:۱۹۵)

اقوال زریں

● خدا اس پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا (حضرت عمرؓ)

● خدا اس کا بھلا کرے جو میرے عیوب سے مجھے مطلع کرتا ہے۔ (حضرت عمرؓ)

● سخی حبیب خدا ہے اگرچہ فاسق اور بخیل دشمن خدا اگرچہ زاہد ہو۔ (حضرت عمرؓ)

● جو کوئی خدا تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے (حضرت علیؓ)

● آدمی کے چہرے کا حسن خدا کی عمدہ عنایت ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جو شخص چھوٹی مصیبتوں کو برا سمجھتا ہے خدا تعالیٰ اس کو بڑی مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جو شخص بندوں کے حقوق ادا کرتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرے گا۔ (حضرت علیؓ)

● جو شخص حق کی خلاف ورزی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا مقابلہ کرتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● جس شخص کے دل میں جتنی زیادہ حرص ہوتی ہے اس کو اللہ تعالیٰ پر اتنا ہی کم یقین ہوتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

● خدا کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہو۔ (حضرت علیؓ)

● خدا نے جنت دوزخ دنیا میں ہی بنا دی ہے۔ عافیت جنت میں، مصیبت دوزخ۔ (حضرت امام جعفرؒ)

نصائح دل پذیر

(۱) ایک کڑی کے ٹوٹ جانے سے تمام زنجیر ناکارہ ہو جاتی ہے۔

(۲) ہمارا امیر و غریب ہونا ہماری روح پر منحصر ہے۔

(۳) وقت کا غلام بن جانا بہترین دانائی ہے۔

خوشبو کی

گل چیں
نازیہ مریم ہاشمی

(۴) دل ایک بچہ ہے جو دیکھتا ہے وہی مانگتا ہے۔

(۵) خواہشات رفتہ رفتہ ضروریات کا درجہ اختیار کر لیتی ہیں۔

(۶) اگر دنیا میں عورت نہ ہوتی تو مرد ریاضت کے بغیر ہی اولیاء بن جاتا۔

(۷) نوجوانی کی بیوقوفیاں بڑھاپے میں توبہ کے لئے خوراک ہوتی ہیں۔

(۸) کفر کے بعد سب سے بری چیز بد خلق اور زبان دراز عورت ہے۔

(۹) غمزدہ کے شریک رنج ہونا عین طاقت وعبادت ہے۔

(۱۰) علم کثرت روایات سے نہیں، وہ تو ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ دل میں رکھ دیتا ہے۔

(۱۱) ایماندار تاجر عابد سے بہتر ہے کیونکہ تجارت میں امانت رکھنا سخت مشکل ہے۔

اچھی باتیں

● خوابوں کی بیل کو اتنا اونچا مت چڑھنے دو کہ جب پھل اتارنے کا وقت آئے تو تمہارے ہاتھ ان تک نہ پہنچ سکیں۔

● غم کو برداشت کرنا بھی عبادت ہے۔

● انسان کو اس کی برائیوں سمیت قبول کرنے والا ہی اس کا سچا دوست ہے۔ خوبیاں تو دشمن کو بھی متاثر کرتی ہیں۔

جگمگاہٹ

● عورت کی حقیقی محبت دنیا کو جنت بنا دیتی ہے۔ (مظفر نگینوی)

● اگر عورت نہ ہوتی تو آرٹ بے رنگ، شاعری بے کیف اور ادب پھیکا ہوتا۔ (عظمت علی شاہ)

● عورت ہر چیز کو خوبصورت، ہر کام کو دلچسپ اور ہر مقام کو گلزار بنا دیتی ہے۔ (عتیق احمد عباس)

● عورت فطرت کا حسین شاہکار ہے۔ (آغا حشر)

● عورت مرد کی بہ نسبت زیادہ سخت جان ہے۔ (جارج برناڈ شا)

● عورت گھر کی روشنی ہے۔ (وارث شاہ)

● عورت دنیا کی بہترین ہستی ہے۔ (ہز ہائی نس سر آغا خاں)

● عورت انسان کے لئے بیش بہا عظمت اور آسمانی برکت ہے۔ (کالی داس)

● عورت دنیا میں بچوں کی پرورش کر کے ایک عظیم ترین کام سرانجام دیتی ہے۔ (امیر عبداللہ شاہ شرق اردن)

● عورت ایک ایسی بالاتر ہستی ہے جو آتش نمرود کو گلزار خلیل میں تبدیل کر دیتی ہے۔ (سیموئل اسمائلس)

● عورت مجموعۂ اخلاق خداوندی ہے۔ (ہلپس)

● عورت محبت اور ایثار کے لئے تخلیق کی گئی ہے۔ (خلیق احمد نظامی)

● دنیا میں ماں سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ (پیر عباس علی شاہ توکل)

● عورت غریب کی جھونپڑی کو بھی اپنی صاف شفاف ہستی سے شیش محل بنا دیتی ہے۔ (عتیق احمد عباس)

● عورت ایسی حاکم ہے جو دنیا میں بے فوج حکومت کرتی ہے۔ (بلقیس بیگم)

راہ ہدایت

● اقوال سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم راہ ہدایت ہیں۔

● نماز دین کا ستون ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

● کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو۔ ممکن ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم

کرے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔

● جو وعدے کا پابند نہیں، اس کا کوئی دین نہیں۔

● دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

● جس نے سچے دل سے کوشش کی وہ ضرور کامیاب رہا۔

● اللہ عزوجل احسان کرتا ہے لہٰذا تم بھی احسان کیا کرو۔

● حسد سے بچو، حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے۔

● تم میں سب سے بہتر وہ ہے جس کے اخلاق بہتر ہوں۔

گلدستہ

● کھانے پینے کا بہتر وقت صاحب توفیق لوگوں کے لئے وہ ہے جب انہیں بھوک لگے اور جنہیں توفیق نہ ہو انہیں جس وقت مل جائے۔

● اپنی ضرورتیں کم کرو تو راحت ملے گی۔

● اگر اہل علم کو علم نہ سکھایا جائے تو ظلم ہے اور اگر نا اہل کو تعلیم دی جائے تو علم کا حق ضائع کرنا ہے۔

● جب کام زیادہ ہوں تو اس کام کو ہاتھ میں لو جو سب سے زیادہ اہم ہو۔

● تنہائی میں نصیحت کرنے سے اصلاح جب کہ سر عام نصیحت کرنے سے رسوائی ہوتی ہے۔

● بڑی کوتاہیوں سے چشم پوشی کرنے والوں کی میں بہت عزت کرتا ہوں۔

● گناہ کو گناہ جان کر کرنے والا جاہل مطلق ہے۔

کل اور آج

● کل تک لوگ ہمسائے کی پہلے خبر رکھتے تھے آج ٹی وی میں سارے جہاں کی خبر سنتے ہیں لیکن ہمسائے کی خبر نہیں۔

● کل تک وسائل نہیں تھے لوگوں کے پاس وقت تھا آج جدید سہولتوں کے باوجود ہمارے پاس وقت نہیں۔

● کل تک منافقت اور خود غرضی بڑا جرم سمجھا جاتا تھا آج ہر شخص میں یہی دو ہلاکتیں سب سے زیادہ ہیں۔

● کل تک عورتیں درجنوں بچے پال اور سنبھال لیتی تھیں آج ایک دو بھی قابو میں نہیں آتے۔

● کل تک خوبی پہلے دیکھی جاتی تھی آج پہلے خامی۔

● کل تک کے ڈاکٹر مسیحا، استاد، پولیس، محافظ، باپ اور حکمران عادل تھے آج ڈاکٹر قصائی، استاد کاروباری اور حکمران ظالم ہیں۔

● کل تک علی الصبح نماز وقرآن سے دن کا آغاز ہوتا تھا آج موسیقی اور اخبار سے۔

● کل تک مسلمان کی شناخت اس کے حلئے سے ہوتی تھی آج اس کی شناخت یہود ونصاریٰ کی بھیڑ میں کھوگئی۔

● کل تک لوگ عالم ہونے کے باوجود خود کو طالب علم کہتے تھے آج دین سے دوری اور بے خبری کے باوجود عالم اور مفتی حضرات کی بھرمار ہے۔

کل اور آج کے مسلمان

● وہ صبح نماز کے لئے اٹھتے تھے ہم چائے پینے کے لئے۔

● وہ صبح قرآن پڑھتے تھے ہم اخبار پڑھتے ہیں۔

● وہ عمر بھر نیکیوں کی تلاش میں رہتے تھے ہم مال ومتاع کی تلاش میں۔

● ان کے دن کی ابتدا اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوتی تھی جب کہ ہماری چغلی اور غیبت سے۔

● ان کی عورتیں گھر کی زینت تھیں ہماری عورتیں بازار کی۔

● کل کا مسلمان مسجد جاکر خوش ہوتا تھا اور آج کا مسلمان بازار اور سینما جاکر۔

● کل اولاد ماں باپ کا کہنا مانتی تھی آج ماں باپ اولاد کا کہنا مانتے ہیں۔

● کل کوئی جرم کرتا تھا تو اس کو اس کی سزا ملتی جب کہ آج مجرم دندناتے پھرتے ہیں۔

● وہ خدا پرست تھے قانون پرست تھے جب کہ ہم نفس پرست اور قانون شکن ہیں۔

نیکی اور گناہ

● ایک مرتبہ وابعہ بن معبدؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور عرض کیا۔

یارسول اللہ ''نیکی کیا اور گناہ کیا ہے۔''

آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ ''اپنے جی سے پوچھ'' آپؐ نے تین مرتبہ یہ الفاظ دہرائے اور پھر فرمایا۔

نیکی وہ ہے جس سے دل مطمئن ہو اور سکون نصیب ہو، گناہ وہ ہے جو نفس میں خلش پیدا کردے اور دل میں تردد کو جگہ دے۔ اگرچہ لوگ اس کے

جواز کا فتویٰ دیں اور کہیں کہ یہ کام جائز ہے لیکن دل مطمئن نہیں تو اس سے باز رہنا ہی بہتر ہے۔

سنہری حروف

● زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات کر کے خریدتا ہے۔

● اچھے دوست کا ساتھ مت چھوڑو، خواہ وہ تمہیں چھوڑ دے۔

● ہر گم شدہ چیز اسی جگہ ملتی ہے جہاں گم ہوتی ہو سوائے محبت کے۔

● اپنا مزاج درویشانہ رکھو، مضائقہ نہیں اگر تمہارا لباس شاہانہ ہے۔

● صرف خدا پر بھروسہ رکھو لیکن اپنی کوشش اور محنت کو نہ چھوڑو۔

● خدا کی تلاش میں بھٹکنے پھرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ دیکھنے کی نظر میں دیکھو، خدا شہ رگ سے زیادہ قریب تم کو ملے گا۔

● اہمیت دکھ کی نہیں دکھ دینے والے کی ہوتی ہے۔

● زندگی سے پیار کریں کیونکہ یہ صرف ایک بار ملتی ہے۔

علاج سے احتیاط آسان ہے

صحت ہمارا سب سے گرانقدر سرمایہ ہے اور آج کے طبی محققین کی دریافت یہ ہے کہ انسان کو یہ سمجھانا کہ کس طرح تندرست رہا جائے۔ اس سے زائل شدہ صحت کے اعادے میں امداد دینے سے کہیں زیادہ سہل ہے۔

یہی وجہ ہے کہ محققین عرصے سے احتیاطی تدابیر کی طرف توجہ مرکوز کئے ہوئے ہیں اور اس غرض کے لئے سائنس داں یونیورسٹیوں، معلموں اور تحقیقاتی اداروں میں تندرست رہنے کے مؤثر ترین ذرائع کی تلاش میں منہمک ہیں۔ ان کی تحقیقات سے یہ حقیقت روشن تر ہوتی جارہی ہے کہ ایک اونس حفظ ماتقدم ایک پونڈ علاج سے زیادہ بہتر ہے۔

گوہر نایاب

● ضمیر کی آواز پر کان نہ دھرنے والے بڑے بڑے محلات میں رہنے کے باوجود اپنے پیچھے ویرانیاں چھوڑ گئے۔

● آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار کردار کی انتہا ہے۔

● اگر کوئی شخص یہ کہے کہ اسے مصور سے پیار ہے لیکن اس کی بنائی ہوئی تصویروں سے پیار نہیں تو اس شخص کو کیا کہا جائے۔

● عبادت اس مقام تک نہیں پہنچا سکتی جہاں غریب کی خدمت پہنچاتی ہے۔

● جس انسان میں ذاتی صفات نہ ہوں وہ اپنے لباس سے لے کر اپنے مکان تک اپنی ہر شے کی تعریف چاہتا ہے۔

● بزرگوں سے کی گئی گستاخیوں کی سزا گستاخ بچوں کی شکل میں ملتی ہے۔

● جس نے والدین کا ادب کیا اس کی اولاد مؤدب ہوگئی۔

مچھلیوں کا فخر

دریا کی مچھلیاں اپنی تسبیح وتہلیل سے فخر کرتی تھیں کہ ہم تسبیح پڑھنے میں اور عبادت کرنے میں تیری فاضل ترین مخلوق ہیں یہاں تک کہ وہ اپنے آپ کو بنی آدم سے بہتر سمجھتی ہیں اس چیز کو دکھانے کے لئے حق سبحانہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں قید فرمایا اور پھر کہا اے مچھلیو دیکھو تو یونسؑ کیسی جگہ تنگ وتاریک میں ہمارا نام لیتا ہے اور تم تو جائے آرام میں رہ کر ہمارا ذکر کرتی ہو پس دیکھو اس کی عبادت فضیلت رکھتی ہے تمہاری عبادت پر جب حضرت یونسؑ کے حال عبادت سے دریا کی مچھلیاں آگاہ ہوئیں تو پھر خدا کی درگاہ میں شرمندہ ہوئیں۔

مشعل راہ

● انسان کا چہرہ بھی کتاب ہے۔ مگر شرط یہ ہے کہ آپ کو پڑھنا آتا ہو۔

● رشتے جب اذیت کے سوا کچھ نہ دیں تو ان سے کنارہ کشی ہی بہتر ہے خواہ وہ وقتی ہی سہی۔

● جس طرح شیشہ کو توڑ کر جوڑنا ممکن نہیں اسی طرح صحبت میں بھی واپسی ممکن نہیں۔

● غریب مہمان بھی آجائے تو قرض لے کر تکلف کرو۔

● خوبصورتی مٹ جاتی ہے اور سیرت قبر تک ساتھ جاتی ہے۔

● امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ کا استعمال کرو لیکن زبان بند رکھو۔

آج اور کل

● کل لوگ تھوڑا سا کھا کر بھی الحمدللہ کہتے تھے لیکن آج اچھا خاصا کھا کر بھی کہتے ہیں مزہ نہیں آیا۔

● کل انسان شیطانوں کے کام سے توبہ کرتا تھا لیکن آج شیطان، انسانوں کے کاموں سے توبہ کرتا ہے۔

● کل لوگ اللہ کے دین کی خاطر جان دیتے تھے لیکن آج لوگ دولت کی خاطر جان دیتے ہیں۔

● کل گھروں سے قرآن پاک کی آوازیں آتی تھیں لیکن آج گھروں سے گانوں کی آوازیں آتی ہیں۔

● کل لوگ مسجدیں اور اسکول بنواتے تھے لیکن آج مالدار لوگ سینما اور عیاشی کے اڈے قائم کر کے مرتے ہیں۔

● کل کسی عورت کی تعریف کوئی غیر مرد کرتا تو جواب میں وہ زوردار تھپڑ رسید کرتی لیکن آج کوئی غیر مرد تعریف کرتا ہے تو وہ "تھینک یو" کہتی ہے۔

● کل کی عورت نیکی کی راہ میں بند آنکھوں سے چلتی تھی لیکن آج کی عورت اندھیری راہوں پر کھلی آنکھوں سے چلتی ہے۔

مبتلائے مصیبت

جب دو آدمیوں میں اختلاف پیدا ہوتا ہے اور وہ ترقی کر کے دشمنی اور عداوت کی حد تک پہنچ جاتا ہے تو یہ بھی ہوتا ہے کہ ایک کے مبتلائے مصیبت ہونے سے دوسرے کو خوشی ہوتی ہے اس کو شماتت کہتے ہیں۔ حسد اور بغض کی طرح یہ بری عادت بھی اللہ تعالیٰ کو سخت ناراض کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ بسا اوقات دنیا ہی میں اس کی سزا اس طرح دیدیتے ہیں کہ مصیبت زدہ کو مصیبت سے نجات دے کر اور اس پر خوش ہونے والے کو مبتلائے مصیبت کر دیتے ہیں۔

منتخب اشعار

اس گھر کو کبھی پھولتے پھلتے نہیں دیکھا
جس گھر کے مکینوں میں محبت نہیں ہوتی

●

بھرم جاتا ہے ضبط غم کا اشکوں کی روانی سے
یہ وہ جنگل ہے جس میں آگ لگ جاتی ہے پانی سے

●

زمانہ اور ہے اب صرف بیٹی تک نہیں محدود
جواں بیٹا بھی اب ماں باپ کی نیندیں اڑاتا ہے

●

میں فیصلہ کرنے میں انصاف کا قائل ہوں
مجرم ہوا گر بیٹا اس کو بھی سزا دوں گا

●

یہ میری ماں کی دعاؤں کا ہے اثر یارو
میں ڈوبتا ہوں تو دریا اچھال دیتا ہے

●

کتنے حسین فریب سے مارا گیا مجھے
آنکھوں کے بعد دل میں اتارا گیا مجھے

کترنیں

تعلیم

ایک سرمایہ دار نے دوسرے سرمایہ دار سے کہا۔ "تم نے اپنے بیٹے کو بھی اپنی فرم میں رکھ لیا ہے۔ اس کی کالج کی تعلیم تو اس کے کچھ کام آ رہی ہوگی۔؟"

"ہاں.........یقیناً....." دوسرے سرمایہ دار نے جواب دیا۔ "دفتر میں جب بھی کوئی میٹنگ وغیرہ ہوتی ہے تو کولڈ ڈرنکس اور برگر وغیرہ وہی لاتا ہے۔"

●

دلیل

کثرت شراب نوشی کے الزام میں گرفتار ہونے والے ایک شخص نے لاس اینجلس کی عدالت میں مؤقف اختیار کیا کہ اسے طبی بنیادوں پر معافی دی جائے۔ اس سے جب اس کی وضاحت چاہی گئی تو اس نے بتایا کہ ڈاکٹر نے اسے بھڑ کے کاٹنے پر وہسکی لگانے کا مشورہ دیا تھا۔ اس نے سوچا کہ وہسکی باہر کے بجائے اندر سے بہتر اثر کرے گی۔ چنانچہ وہ تکلیف دور ہونے کے انتظار میں پئے جا رہا تھا۔"

●

مجبوری

"نیومیکسیکو" نامی ایک اخبار کے دفتر میں فون کر کے ایک شخص نے کہا کہ اس نے اپنی شادی کا جو اطلاع نامہ بطور اشتہار چھپنے کے لئے دیا تھا، اسے روک لیا جائے۔ اخبار والوں نے بتایا کہ کاپی پریس جا چکی ہے اور اخبار چھپنا شروع ہو گیا ہے۔

تب وہ شخص مایوسی سے بولا۔ "اوہ.........اس کا مطلب ہے مجھے اس منحوس عورت سے شادی کرنا ہی پڑے گی۔"

تجربہ کی باتیں

● اگر پَر موم کے ہوں تو سورج سے محبت نہیں کرنی چاہئے۔

● بچہ بیمار ہو تو ماں کو دعا مانگنے کا سلیقہ خود بخود آ جاتا ہے۔

● محبت ایک ایسا بلڈوزر ہے جو صرف نفرت کی دیواریں مسمار کرتا ہے۔

● جس دل میں برداشت کی قوت ہو وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

قسط نمبر ۱۰۹

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ تغابن

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ تغابن قرآن حکیم کی ۶۴ویں سورۃ ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے سر میں کبھی درد نہ ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سات سات مرتبہ یہ آیات پڑھے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ سر کے درد سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

آیات یہ ہیں۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ط لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ط وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْر ط

اس عمل کی برکت سے نہ صرف یہ کہ سر کے درد سے نجات ملے گی بلکہ آنکھوں کے جملہ امراض سے بھی حفاظت رہے گی۔

❖ اگر کسی شخص کا کوئی جانور گم ہوگیا ہو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیت کو گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر ایک مرتبہ کسی کاغذ پر لکھ کر اس کاغذ کو کسی پھل دار درخت پر لٹکادے۔ انشاء اللہ اس کھویا ہوا جانور واپس آجائے گا۔

آیات یہ ہیں۔ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ط قُلْ بَلٰى وَرَبِّيْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ط وَذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ ط فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ذٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ٥

❖ اگر کوئی شخص سورۂ تغابن کی مندرجہ ذیل آیت کا ورد ہمیشہ ایک ہزار مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد کرنے کا معمول بنائے تو وہ زندگی میں جب بھی کسی حاجت کے لئے دعا کرے گا وہ حاجت پوری ہوگی اگر وہ دوسرے کے لئے بھی دعا کرے گا تو انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

آیت یہ ہے۔ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ط

❖ اگر اس آیت کو کسی مقدمہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں تو مقدمہ میں کامیابی مل جاتی ہے۔ اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ ایک ہی نشست میں پڑھنا چاہئے۔ مختلف افراد بھی اس آیت کا ختم کرسکتے ہیں۔ پڑھنے والوں کی تعداد طاق ہونی چاہئے۔ ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۲۱ وغیرہ۔ کوشش یہ کریں کہ سب برابر پڑھیں اول و آخر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھیں اگر اس عمل کو مقدمہ کی تاریخ سے تین دن پہلے لگاتار تین دنوں تک کرلیں تو مقدمہ میں کامیابی مل جاتی ہے۔

❖ اگر کوئی شخص مال دار ہونا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیات کو اس طرح پڑھے کہ نماز فجر کے بعد مصلے کے نیچے گیارہ روپے رکھ لے اور ۱۱۳ مرتبہ ان آیات کو پڑھے اور ظہر سے پہلے پہلے ۱۱ روپے خیرات کردے۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے۔ انشاء اللہ مال و دولت کے لئے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے اور دست غیب کی بھی امید کی جاسکتی ہے۔ اس عمل کی شروعات نوچندی جمعرات سے کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

آیات یہ ہیں۔ اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا يُّضٰعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ٥ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥

❖ کسی بھی طرح کے حادثہ اور کسی بھی طرح کی ناخوشگواری سے بچنے کے لئے سورۂ تغابن کا نقش مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو اگر اتوار کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۹۴۴	۱۹۹۳۷	۱۹۹۴۰	۱۹۹۲۷
۱۹۹۳۹	۱۹۹۲۸	۱۹۹۴۳	۱۹۹۳۸
۱۹۹۲۹	۱۹۹۴۲	۱۹۹۳۵	۱۹۹۳۲
۱۹۹۳۶	۱۹۹۳۱	۱۹۹۳۰	۱۹۹۴۱

❖ اگر سورۂ تغابن کو روزانہ ایک بار پڑھیں تو گھر کی نحوست دور ہوجائے اور گھر میں خیر و برکت ہو۔

قسط نمبر:۲۸

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سیدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا رحیم بھی ہے۔اس کے معانی ہیں رحم وکرم کرنے والا۔کیونکہ آپ اپنی امت پر حد سے زیادہ مہربانی کرنے والے تھے اس لئے آپ کو رحیم کہا جاتا ہے۔اور یہ نام اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشترک نام ہے۔اس نام کے اعداد ۲۵۸ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص چشم خلائق میں مقبول ومعزز ہونا چاہے تو وہ بکثرت اس اسم مبارک کا ذکر کرے۔اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اس اسم مبارک کا ذکر کرتا رہے انشاء اللہ چشم خلائق میں معتبر بھی ہوگا اور معزز بھی۔

● جو شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ رحمت خداوندی کا اس پر نزول ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ایک تسبیح اس اسم مبارک کی پڑھے۔

● اگر کسی شخص کا دل بہت سخت ہو اور وہ خود بھی اپنے دل کی سختی سے پریشان ہو اور یہ چاہتا ہو کہ اس کے دل میں نرمی پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز عصر کے بعد سو مرتبہ "سیدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھا کرے۔انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کے دل کی سختی اس کے دل کی نرمی سے بدل جائے گی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ تمام دنیاوی آفات وحادثات سے محفوظ رہے اور ناگہانی موت سے بھی اس کی حفاظت ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس اسم مبارک کی ایک تسبیح پڑھنے کا معمول بنائے۔انشاء اللہ ہمیشہ حفظ وامان میں رہے گا۔اور حق تعالیٰ اس پر خصوصی کرم فرمائیں گے۔

اس اسم مبارک کا نقش جان ومال کی حفاظت کے لئے اور دلوں کی سختی کو دور کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴	۶۷	۷۰	۵۷
۶۹	۵۸	۶۳	۶۸
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۶۰	۷۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۷	۸۲	۸۹
۸۸	۸۶	۸۴
۸۳	۹۰	۸۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰	۶۵	۶۳	۷۰
۷۱	۶۲	۶۸	۵۷
۶۶	۵۹	۶۹	۶۴
۶۱	۷۲	۵۸	۶۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو

لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۸	۸۷
۹۰	۸۶	۸۲
۸۵	۸۴	۸۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۰	۵۷	۶۴	۶۷
۶۳	۶۸	۶۹	۵۸
۶۵	۶۲	۵۹	۷۲
۶۰	۷۱	۶۶	۶۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۷	۸۸	۸۳
۸۲	۸۶	۹۰
۸۹	۸۴	۸۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۶	۶۱	۶۰	۷۱
۵۹	۷۲	۶۵	۶۲
۶۹	۵۸	۶۳	۶۸
۶۴	۶۷	۷۰	۵۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۸۵	۹۰	۸۳
۸۴	۸۶	۸۸
۸۹	۸۲	۸۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا رحیم صلی اللہ علیہ وسلم ۲۵۸ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا فتاح بھی ہے۔اس کے معانی ہیں کھولنے والا۔چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر حق کا دروازہ کھولا تھا اور ساری دنیا کے لئے آپ رحمت بن کر دنیا میں تشریف لائے تھے اس لئے آپ کو سیدنا فتاح بھی کہا جاتا ہے۔یہ نام بھی حق تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مشترک نام ہے۔اس کے اعداد ۴۸۹ ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد ایک تسبیح اس نام کی پڑھے انشاء اللہ پریشانی سے نجات ملے گی۔

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو تو اس کو چاہئے نماز عصر اور نماز عشاء کے بعد تین سو مرتبہ "سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنے کا معمول بنائے۔انشاء اللہ بہت جلد اس کی رہائی کا فیصلہ ہوگا۔

● کسی بھی طرح کی رکاوٹ اور کسی بھی طرح کی الجھن اور مصیبت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرنا چاہئے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی عورت کا حیض بند ہوگیا ہو یا کسی عورت کو بالغ ہونے کے بعد بھی حیض نہ آتا ہو تو اس کو چاہئے اس اسم مبارک کو ۴۸۹ مرتبہ صبح شام پڑھیں اور چالیس دن تک پڑھتی رہیں انشاء اللہ حیض جاری ہوجائے گا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی کا دل عبادت میں نہ لگتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد چالیس مرتبہ "سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھے۔انشاء اللہ عبادت میں طبیعت لگنے لگے گی۔

اس اسم مبارک کا نقش فتوحات کے لئے حیض جاری کرنے کے لئے اور عبادت وریاضت میں دل لگنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۴	۱۲۹	۱۱۷	۱۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۵۹	۱۶۶
۱۶۵	۱۶۳	۱۶۱
۱۶۰	۱۶۷	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، یا ت ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷	۱۲۳	۱۲۱	۱۲۸
۱۲۹	۱۲۰	۱۲۶	۱۱۴
۱۲۴	۱۱۶	۱۲۷	۱۲۲
۱۱۹	۱۳۰	۱۱۵	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۰	۱۶۵	۱۶۴
۱۶۷	۱۶۳	۱۵۹
۱۶۲	۱۶۱	۱۶۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر اگر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۱۴	۱۲۲	۱۲۵
۱۲۱	۱۲۶	۱۲۷	۱۱۵
۱۲۳	۱۲۰	۱۱۶	۱۳۰
۱۱۷	۱۲۹	۱۲۴	۱۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۴	۱۶۵	۱۶۰
۱۵۹	۱۶۳	۱۶۷
۱۶۶	۱۶۱	۱۶۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۱۹	۱۱۷	۱۲۹
۱۱۶	۱۳۰	۱۲۳	۱۲۰
۱۲۷	۱۱۵	۱۲۱	۱۲۶
۱۲۲	۱۲۵	۱۲۸	۱۱۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۲	۱۶۷	۱۶۰
۱۶۱	۱۶۳	۱۶۵
۱۶۶	۱۵۹	۱۶۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا فتاح صلی اللہ علیہ وسلم ۴۸۹ مرتبہ پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے کہ عوام کے دل میں یہ بات جاگزیں کردے کہ اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب اللہ چاہے۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ فائدہ ہوتا ہے نہ نقصان اس لئے بندوں کو ہر معاملے میں اور ہر صورت میں صرف اور صرف اللہ پر بھروسہ رکھنا چاہئے (باقی آئندہ)
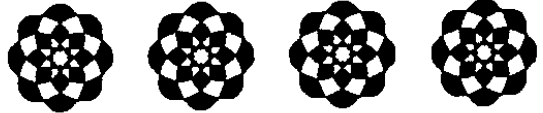
سب موسم پسند ہیں

تمہیں کون سا موسم پسند ہے۔

اللہ کے بنائے ہوئے سب موسم پسند ہیں۔ گرمی میں سردی اچھی لگتی ہے اور سردی میں گرمی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اعجاز وکرامات

کلام پاک میں ۱۱۴ بسم اللہ ہیں۔ بسم اللہ کے کل حروف ۱۹ ہیں اور کل اعداد ۷۸۶ ہیں۔ لہٰذا ۱۱۴×۱۹=۲۱۶۶۔

یہ قرآن مجید میں ایک سو چودہ بسم اللہ کے کل حروف ہوئے۔ اب (۱۱۴×۷۸۶=۸۹۶۰۴+۲۱۶۶=۹۱۷۷۰−۳۰=۹۱۷۴۰÷۴=۲۲۹۳۵)

ان اعداد و نقش آتشی مربع پر کریں اور نقش کے چاروں طرف بسم اللہ الرحمن الرحیم کے حروف الگ الگ لکھیں۔ کسی نیک ساعت میں مشک وزعفران اور عرق وگلاب سے تحریر کرکے باحفاظت اپنے پاس رکھیں۔ اس کے بے شمار فوائد ہیں مثلاً حفاظت مال، آمدنی میں اضافہ، حفاظت جان وسفر بے خطر۔

روزگار کے لئے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف کے بعد ۷۸۶ مرتبہ نماز صبح کے بعد بسم اللہ کا ورد کرنے سے جلد روزگار میسر ہوگا۔

زوجہ خاوند میں نا چاقی ہو تو کسی میٹھی چیز پر ۷۸۶ مرتبہ پڑھ کر ایک ہفتہ تک کھلائیں پلائیں اور ایک نقش لکھ کر اس کے نیچے مطلوب اور اس کی ماں طالب اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھیں (نقش بسم اللہ الرحم الرحیم)

ب س م ال ل ہ ال ر ح م ن ال ر ح ی م

۲۲۹۴۲	۲۲۹۴۵	۲۲۹۴۸	۲۲۹۳۵
۲۲۹۴۷	۲۲۹۳۶	۲۲۹۴۱	۲۲۹۴۶
۲۲۹۳۷	۲۲۹۵۰	۲۲۹۴۳	۲۲۹۴۰
۲۲۹۴۴	۲۲۹۳۹	۲۲۹۳۸	۲۲۹۴۹

ب س م ال ل ہ ال ر ح م ن ال ر ح ی م

ب س م ال ل ہ ال ر ح م ن ال ر ح ی م

ب س م ال ل ہ ال ر ح م ن ال ر ح ی م

****

اچھا نام

ایک اینچی دوسرے اینچی سے، تمہارا نام کیا ہے۔؟

''معلوم نہیں۔''

کتنا عجیب سا نام ہے۔ پہلے اینچی نے حیرت کا اظہار کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆

قرآنی سورتوں سے روحانی علاج

علم الاعداد ایک آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت، حالات زندگی، شخصیات، کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش وخرم زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ضرور ہو، گھریلو پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جاسکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جاسکتا ہے جو تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی مرد یا عورت قرآنی سورتوں کا ورد کرے تو سونے پہ سہاگہ والی بات ہوجائے گی۔ ہر روز اگر نام کے عدد کے مطابق ورد کیا جائے اور ہر قسم کی جائز مراد کے لئے دعا کی جائے تو کامیابی یقیناً قدم چومے گی اس کے ساتھ ساتھ نقش "لوح محفوظ" کی لوح بنوا کر اپنے پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا۔ سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق قرآنی سورتیں معلوم کریں۔

ابجد قمری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثلاً محمد اقبال۔

م ح م د　۴+۸+۴+۴=۲

اق ب ال　۱+۱+۲+۱+۳+۸+۲=۱۰=۱

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ اس طرح ان قرآنی سورتوں کا نام معلوم کرنا چاہئے جس کا مفرد عدد ایک ہو، ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ ۱۱۴ قرآنی سورتیں ہیں۔ یہاں ایک عدد سے لے کر ۹ تک کے مفرد عدد سے منسوب قرآنی سورتیں درج ہیں تاکہ ضرورت مند اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق کسی بھی قرآنی سورۃ کا ورد کرسکیں۔

(۱) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ التکویر (۲) سورۃ الجاثیہ (۳) سورۃ الحاقہ (۴) سورۃ ق (۵) سورۃ الکافرون (۶) سورۃ الکوثر (۷) سورۃ الکہف (۸) سورۃ المدثر (۹) سورۃ نوح۔

(۲) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ انشراح (۲) سورۃ الدخان (۳) سورۃ الذاریات (۴) سورۃ القارعہ (۵) سورۃ القدر (۶) سورۃ القریش (۷) سورۃ القمر (۸) سورۃ اللیل (۹) سورۃ محمد (۱۰) سورۃ مریم (۱۱) سورۃ النازعات (۱۲) سورۃ النحل (۱۳) سورۃ النصر۔

(۳) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ الانفطار (۲) سورۃ التوبہ (۳) سورۃ الجن (۴) سورۃ الحدید (۵) سورۃ الصف (۶) سورۃ الضحیٰ (۷) سورۃ الطور (۸) سورۃ العنکبوت (۹) سورۃ الفاتحہ (۱۰) سورۃ فرقان (۱۱) سورۃ القلم (۱۲) سورۃ المطففین (۱۳) سورۃ المعارج (۱۴) سورۃ النباء (۱۵) سورۃ یوسف۔

(۴) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ الانعام (۲) سورۃ البلد (۳) سورۃ الحجرات (۴) سورۃ السبا (۵) سورۃ السجدہ (۶) سورۃ العادیات (۷) سورۃ العصر (۸) سورۃ المزمل (۹) سورۃ الملک۔

(۵) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ آل عمران (۲) سورۃ الاحزاب (۳) سورۃ الاحقاف (۴) سورۃ الاعراف (۵) سورۃ الانفال (۶) سورۃ البقرہ (۷) سورۃ التحریم (۸) سورۃ التین (۹) سورۃ الجمعہ (۱۰) سورۃ الرحمٰن (۱۱) سورۃ القصص (۱۲) سورۃ لقمان (۱۳) سورۃ اللھب۔

(۶) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ الاخلاص (۲) سورۃ الانبیاء (۳) سورۃ اسراء (۴) سورۃ الحج

(۵)سورۃ المدثر (۶) سورۂ عبس (۷) سورۃ العلق (۸) سورۃ الغاشیہ (۹) سورۃ الفاطر (۱۰) سورۃ الفتح (۱۱) سورۃ المجادلہ (۱۲) سورۃ المرسلات (۱۳) سورۃ الواقعہ (۱۴) سورۂ ہود۔

(۷) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۂ ابراہیم (۲) سورۂ الاعلیٰ (۳) سورۃ الانشقاق (۴) سورۃ البروج (۵) سورۂ حم السجدہ (۶) سورۃ الروم (۷) سورۂ الزلزال، سورۂ شوریٰ (۸) سورۃ الفلق (۹) سورۃ الفیل (۱۰) سورۃ القیامہ (۱۱) سورۃ الممتحنہ (۱۲) سورۃ المنافقون (۱۳) سورۃ المومن (۱۴) سورۃ الناس (۱۵) سورۃ النجم (۱۶) سورۃ النمل (۱۷) سورۃ الہمزہ (۱۸) سورۂ یٰسین۔

(۸) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ البینہ (۲) سورۃ التغابن (۳) سورۂ الحجر (۴) سورۃ الحشر (۵) سورۃ الرعد (۶) سورۃ الزمر (۷) سورۂ الشمس (۸) سورۃ الطارق (۹) سورۃ الفجر (۱۰) سورۃ النساء (۱۱) سورۃ النور۔

(۹) عدد سے منسوب قرآنی سورتیں

(۱) سورۃ التکاثر (۲) سورۃ الزخرف (۳) سورۃ الشعراء (۴) سورۂ ص (۵) سورۃ الصافات (۶) سورۃ الطلاق (۷) سورۂ طٰہٰ (۸) سورۃ المائدہ (۹) سورۃ الماعون (۱۰) سورۃ المومنون (۱۱) سورۂ یونس۔

اس طرح مندرجہ بالا دی گئی قرآنی سورتوں میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد ایک کی مناسبت سے جدول نمبر ایک کے مطابق قرآنی سورتوں کے ۹ نام درج ہیں اس میں قرآنی سورۃ، سورۂ مدثر ایک مرتبہ اول وآخر ۲۱، ۲۱ مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں۔ نماز فجر، مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لئے دعا کریں۔ اور تاحیات پڑھتے رہیں ساتھ میں پنج وقتہ نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں۔ ہر اعداد سے منسوب افراد کے نام کے مطابق قرآنی سورۃ نکال کر اس کا ورد کر سکتے ہیں۔

محبت

تم دنیا میں سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہو؟

بیوی سے۔

لیکن یار تم تو ابھی کنوارے ہو۔

یہ میں نے کب کہا کہ میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں۔

حضرت ابوبکر صدیق کے اقوال

- مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے! نئے کپڑوں کے زیادہ مستحق وہ ہیں جو زندہ اور برہنہ ہیں۔
- گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو، راحت نصیب ہوگی۔
- زمانے کی گردش عجیب ہے اور حالات سے غفلت عجیب تر ہے۔
- پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے عمل کرو، عمل قبول کیا جاتا ہے۔
- اس دن پر آنسو بہا جو تیری عمر سے کم ہو گیا اور اس میں نیکی نہ تھی۔
- تمہیں اس دن پر رونا چاہئے جو تم نے نیکی کے بغیر گزار دیا۔
- صبر میں کوئی مصیبت نہیں اور رونے دھونے میں سوائے نقصان کے کچھ فائدہ نہیں۔
- کسی عورت یا بچہ یا اپاہج کو قتل مت کرنا۔
- درخت میوہ دار کو مت کاٹنا۔
- فضول خرچی کرنا نہ بخل۔
- جہاد کفار، جہاد اصغر ہے اور جہاد نفس جہاد اکبر۔
- خوف الٰہی بقدر علم ہوتا ہے اور خدا سے بے خوفی بقدر جہالت۔
- اخلاص یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہئے۔
- جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔
- انسان ضعیف ہوتا ہے، تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے قوی کی نافرمانی کرتا ہے۔
- جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے میرا دل ایمان سے خالی ہے۔

موت کی حقیقت

موت کو یاد رکھنا نفس کی بیماریوں کی دوا ہے۔ (حضرت غوث الاعظم)

اگر یہ دیکھنا چاہتے ہو کہ مرنے کے بعد دنیا تمہیں کیا کہے گی تو یہ دیکھو کہ دوسروں کے مرنے کے بعد دنیا انہیں کیا کہتی ہے

(حضرت خواجہ حسن بصریؒ)

اے پیاری عمر! ہم غذا میں مٹی کھاتے رہے اور آخر کار ہمیں مٹی نے کھالیا۔ (مولانا رومیؒ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ایک نومسلم کے احساسات

سوال از: کے آراروِن سنگھ پاٹل۔

بندہ عاجز اللہ جل شانہٗ کے فضل وکرم سے باخیریت سے ہے اور خدائے تعالیٰ سے امید ہے کہ جناب مکرم بھی اللہ جل جلالہٗ کے فضل وکرم سے حصار رحمت الٰہی میں ہوں گے اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ پاک آپ جناب محترم کو بحر کے گہرائی سے بھی زیادہ خوشی فراہم فرمائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے طلسماتی دنیا کو وہ بحر ثابت کردے جو بے مخالفت تاقیامت بحر موج کرتا ہوا رواں رواں رہے۔ آمین۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو بحر العلوم کے ساتھ ساتھ بحر الماس بنادے تاکہ آپ کی رہنمائی اور رحم دلی سے ملت اسلامیہ خود کو بہرہ مند محسوس کرے۔ آمین۔

حضرت میں نے آپ کے پاس خط روانہ کیا تھا ساتھ جوابی لفافہ کے۔ دسمبر کے رسالہ سے یہ معلوم ہوا کہ آپ نے مختصر جواب بھی راونہ کیا ہے مگر ابھی تک مجھے فراہم نہیں ہوسکا ہے۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے کرم سے ذریعہ رسالہ مجھے میرا جواب مل گیا ہے اور اس احسان کے لئے اللہ پاک دونوں عالم میں جتنی بھی نعمت پیدا فرمائی ہے ان تمام نعمتوں کے ذرہ ذرہ کے جمع سے بھی زیادہ بے شمار شکریہ آپ کو۔

آپ حضرت کا یہ کہنا کہ میں نے دین اسلام کیا سوچ کر قبول کیا۔ اب میں اسی موضوع پر روشنی ڈال رہا ہوں۔

آج سے نوبرس پہلے یعنی ۱۹۹۸ء کی بات ہے مجھے ایک لڑکی سے محبت ہوگئی تھی۔ آپ کو یہ بات معلوم ہوگی کہ جب عشق کے میدان میں دو حریف جمع ہوتے ہیں تو شعروشاعری کا سلسلہ چل پڑتا ہے، ویسا ہی میرے ساتھ بھی ہوا مگر وہ محبوبہ تو شعر گو نکلی مگر میں تو بچپن سے شعروشاعری اور سنگیت کا مخالف تھا مجھے ان سب سے سخت نفرت تھی مگر چونکہ میں میدان عشق میں اتر چکا تھا اور سمت محبوبہ سے شعر کا وار بھی ہورہا تھا۔ ایک شعر ہے۔

وہ شعروشاعری کا لئے لشکر ہوئے مجھ پر حملہ آور
بے وزن کب تک ہم یوں ہی بنے رہتے دست نگر

اب چونکہ شعر کا جواب شعر سے ہی نہ دیا جائے یہ بھی درست نہیں تھا اور ایک طرح سے اپنی توہین بھی تھی مگر افسوس ایک طرف شعروشاعری سے نفرت دوسری طرف شاعری کرنے کا نہ سلیقہ نہ شعور۔ بہرحال چند ہندی کتب سے شعر نقل کرکے میں بھی خطوط روانہ کرنے لگا۔ ظاہری بات ہے کہ نہ تو محبوب کے شعر کا جواب، اور نہ ہی لذت تھی میرے روانہ کردہ شعر میں۔ اب بھی مجھے توہین سے دوچار ہونا پڑ رہا تھا پھر میں نے خود شعر لکھنے کی ٹھانی اور ہندی زبان میں ہی شعر لکھنے لگا مگر شعر کے مصرع کے واسطے لفظ ملنا دشوار ہوگیا۔ اسی درمیان چند اردو شاعروں کی ہندی ترجمہ میں شعروں کی کتاب ملی۔ حالانکہ شعر کا مطلب تو سمجھ میں نہیں آتا تھا مگر شعر کے ترجیع بند اور ترکیب بند کے قافیہ اور ردیف کی ترکیب مجھے بے حد پسند آئی اور میں اردو شاعری سے بہت متاثر ہوا اور میں نے بھی اردو زبان میں شعر لکھنے کی سوچی مگر افسوس صد افسوس کہ میں اردو زبان سے ناواقف، بہرحال یہ عہد کرلیا کہ اب مجھے اردو زبان میں شاعری کرنا ہے اور اس کے لئے میں نے اردو زبان کی تعلیم کے واسطے جدوجہد کرنے لگا۔ یہیں سے میری زندگی کے نئے اسباق کی شروعات ہوتی ہے۔

میں نے اپنے ایک مومن دوست اشتیاق احمد سے اردو تعلیم کے واسطے ذکر کیا تو اس نے مجھے صلاح دیا کہ اسلامیہ مدرسے میں جاکر اردو پڑھ لو، مگر میرے لئے یہ صلاح شرم کی بات تھی کیونکہ مدرسے کے مولوی مجھ سے واقف

تھے نہ وہاں کے طالب علم علاوہ اس کے جب مدرسہ میں مجھے جاتے ہوئے مسلم جماعت دیکھتی تو نہ جانے ان کے دل میں کیا جذبات موزن ہوتا اس سے بھی بڑا مسئلہ یہ تھا کہ اگر جماعت ہنود دیکھتا تو نہ جانے میرے حقوق کے خلاف کیا کیا کرگزرتا ۔ بہرحال میں جماعت مسلمہ کے خوف سے بے خوف اور مطمئن ہوگیا اور رہا جماعت ہنود کا خوف تو میں اس سے چھپ کر مدرسہ جانے کا ارادہ کرلیا۔ بہرحال میں جماعت ہنود سے چھپ کر یہاں تک کہ میں اپنے اہل خانہ سے بھی چھپ کر اپنے دوست مذکورہ کی مدد سے مدرسہ میں گیا اور میرے دوست نے مولوی اعلیٰ سے میرا تعارف کرایا اور میرے دلی تمنا کو مولوی جناب قدوس صاحب سے بیاں کیا۔ خدائے پاک کو بے شمار شکر یہ کہ رحمت الٰہی سے میرے دوست کے طفیل میں مولوی محترم نے مجھے تعلیم دینے کی بات قبول کرلی۔ پھر میرے دوست نے مولوی محترم کے قول کے مطابق مجھے درجہ ایک کی کتاب ''ابررحمت'' خرید کردی ۔ اور میں مدرسہ جانے لگا۔ واضح رہے کہ اس وقت میں درجہ نویں کا طالب علم تھا اور بورڈ امتحان کی وجہ سے میرا درجہ نویں کا امتحان رکا ہوا تھا۔ اسی دوران میرے دل میں اردو کی تعلیم حاصل کرنے کی تمنا بیدار ہوئی اور میں محض ایک ہفتہ ہی مدرسہ گیا تھا کیونکہ یہ ماہ مئی کا آخری عشرہ تھا جیسا کہ عام دستور ہے کہ بعد ماہ مئی میں جملہ کالج و مدارس میں موسم گرما کی فراغت ہوجاتی ہے بہرحال بعد دس یوم کے مدرسہ بند ہوگیا پھر دوبارہ مدرسہ جانے کا موقع فراہم نہیں ہوسکا۔

مولوی محترم مجھے فقط حروفات اور حرکات کا ہی علم دے سکے۔ اولاً میری کاپی میں مولوی محترم حروفات کو تحریر کرکے اس کے نیچے ہندی میں ان کے نام تحریر کردیئے۔ مثلاً (الف) (ب) وغیرہ اور ہدایت فرمائی کہ اسے حفظ کرو، حروفات کو پہچانو اور لکھا لکھا کر ریاض کرو، پھر میں مسلسل چار پانچ ایام میں اسے حفظ کرلیا اور بخوبی پہچاننے بھی لگا۔ بعد چار پانچ ایام کے ایک دن مولوی محترم نے بھی دریافت کیا کہ حروفات حفظ ہوگئے؟ میں نے جواب دیا ہاں۔ انہوں نے میری کاپی طلب کی اور اس میں حرکات تحریر کرکے اس کے نیچے ہندی میں ان کے نام تحریر کردیئے۔ حروفات کی طرف اور پھر ہدایت فرمایا کہ لو اسے بھی پہچانو اور حفظ کرو پھر میں محض دو تین ایام میں اسے بھی بخوبی حفظ کرلیا اور پہچاننے بھی لگا مگر افسوس کہ اسی درمیان مدرسہ بند ہوگیا۔ پھر مجھے دوبارہ موقع نہیں ملا کہ مدرسہ جاؤں اب ذرا غور کرو کہ فقط اتنی سی علم سے کوئی شخص کسی زبان کا زباں داں نہیں ہوسکتا مگر نہیں اس شعر پر ذرا توجہ دیجئے۔

طریقہ فرمائش کا لئے زباں پہ طریقت سے ذرا مانگو
درکریم سے دریوزہ گر کو کیا نہیں ملتا
ہوں پختہ گرارادے اورحوصلہ بلند
تو کیا ملتا نہیں بندے کو براہ کرم خداوند

بہرحال میرے سر پر اردوزبان سیکھنے کا جنون سوار تھا ہی اب چونکہ حروفات کو کیسے ملا کر لکھا جاتا ہے اور حرکات کا استعمال کہاں ہوتا ہے اور بعد استعمال حرکات کے حرف کی آواز کس طرح نکلتی ہے کچھ خبر نہیں۔ ہاں اتنا ضرور تھا کہ مدرسہ کے دیگر بچے کو پڑھتے ہوئے سنا تھا کہ اَ، ب، اِب وغیرہ۔ بہرحال میں کتاب مذکور سے خود پڑھنے لکھنے کی جدوجہد کرنے لگا اور اردو زبان کے پیچھے بڑی سخت مشقت کی۔ گویا کہ مذکورہ اشعار سے ظاہر ہے خدائے پاک کا کرم اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا میرے ہمراہ رہی کہ میری مشقت رنگ لائی اور میں زبان داں تو نہیں بن گیا مگر اتنا ضرور ہے کہ اردو باقاعدہ پڑھنے لکھنے اور سمجھنے لگا اس طرح میں اپنے منزل مقصود تک پہنچا اور اردو زبان میں شاعری کرنے کی میری تمنا کی تکمیل ہوئی۔ اب میں اردو زبان میں شاعری کرنے لگا اور محبوبہ کو اپنی خود کے اشعار روانہ کرنے لگا مگر افسوس صد افسوس کہ یہ محبوبہ بے وفا نکلی۔ مجھے دھوکہ دے گئی۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

امیرالامراء بننے کے لئے خواہش اسے ابرِ نیساں سمجھ بیٹھا
مگر بن کے ابرترہ یوں برسی کہ ہرسو میرے سیل عزم آگیا

اسی طرح ایک اور اہل ہنود زادی سے میرا عشق ہوا ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

دل برشتہ کو نہیں منظور تھا جذب دل یہ دوبارہ
مگر سوچا انہیں بھی پرکھ لوں کہ یہ ہیں کس قدر
ان کے دل میں ہے محبت یا کہ نفرت کا زہر
مگر یہ بھی نکلے بے وفا بے درد ستم گر

یہ بھی مجھے دھوکہ دے گئی۔ رفتہ رفتہ چند عرصہ گزرا اور ۲۰۰۴ء میں میرا انٹر میڈیٹ کا امتحان آگیا اور میں گھر سے بہت دور قصبہ جلال پور کے ایک کالج میں واسطے امتحان کے گیا اور وہیں بھاڑے کا کمرہ لے کر رہنے لگا۔ میرے کمرے کے سامنے ایک مومن کا گھر تھا، ان کی اکلوتی دختر تھیں شہناز جو نیک سیرت اور دین دار تھیں۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

گردش پیہم میں غرقاب دل کو تھی ساحل کی ضرورت
صدا سن لی غریب پرور نے اس غریب شہر کی

ان صاحبہ سے میری محبت ہوگئی بہت دھوکہ کھایا بہت غم سہا تھا مگر ان صاحبہ کے نیک سیرت اور دین داری سے متاثر ہوکر میں نے ان کی محبت کو قبول کیا تھا اور یہ خیال بھی میرے دل میں آیا تھا کہ ایک نیک سیرت اور دیندار شخص کے دل میں فریب نہیں ہوسکتا، ویسے عام طور پر لوگ اس بات کو مذاق سمجھیں گے اور اگر غیر کی بات ہوتی تو میں بھی مذاق سمجھتا کہ ایک نیک سیرت اور دین دار لڑکی غیر مرد سے نظر نہیں ملا سکتی، محبت کرنا تو دور کی بات ہے مگر یہ حقیقت ہے کہ

وہ نیک سیرت اور دیندار تھی اور ان کی مجھ سے محبت ہوئی تھی وہ میرے کس بات کس جذبات اور کس سلوک سے متاثر ہو کر محبت کر بیٹھیں یہ ایک راز ہے۔ خط طویل ہونے کا خوف ہے ورنہ اس راز کو فاش کر دیتا۔ ایک شعر غور فرمائیں۔

راہ وصل میں سد بن گئی یہ دینداری کا جذبہ
ورنہ فتح مبین بازی میں نہ اتنا قریبی شکست کھاتا

بہر حال نہ تو میں اور نہ ہی محبوب شہناز یہ چاہتے تھے کہ دین اور شریعت کا راستہ ترک کر کے خرافات کی راہ اختیار کریں، محبوب کی دین داری سے میں بہت متاثر ہوا اور ان کی دین داری کے جذبہ سے میں نے نصیحت حاصل کی۔ اس لئے ظاہری طور پر ہمیں انہیں بھول جانا پڑا۔ ہم دونوں نے ایک دوسرے کے لئے بہت اشک بہائے، ایک شعر غور فرمائیں۔

مضطر چشم سے اشکوں کی ایک دریا یوں نکلی
بہاکے ارمانِ دل کو جو بے ارماں کردیا
مگر اتنا ضرور ہے یہ شریعت نے مجھ کو
تسبیح دست میں دے کر سجدہ خواں کردیا

محبوب نے کہا تھا کہ میری تصویر کو کسی کو نہ دکھانا اور نام کو بھی کسی کو نہ بتانا بہر حال نام کا ذکر تو یہ مجبوری کر دیا، ایک شعر خوب غور کریں، خوب غور کریں۔

زلف کے سائے میں فقط قعدہ کی جگہ دے دو
سجدہ کی ادائیگی تو اشاروں سے ہوگی
نام کو ترے مشہور میں کروں گا
جب ملاقات میری استبشاروں سے ہوگی

یہاں تک داستان میری تعلیم کے سفر کا رہا۔ اب اس باب کو ختم کر کے قبول اسلام کے باب کی ابتدا کرتا ہوں۔ واضح رہے کہ محبوب سے جدا ہو جانے کے بعد میں نے بھلے ہی ان کی دین داری سے نصیحت حاصل کی تھی مگر میرے باطن کا تعلق مذہب ہنود سے ہی رہا۔ اسی درمیان مجھے چند کتب واسطے مطالعہ کے شریعت اسلام کا عطا ہوا۔ میں نے خوب غور سے ان کتب کا مطالعہ کیا تو مجھے ان کی نصیحت کچھ عجیب سی محسوس ہوئی۔ یہ بات ظاہری ہے۔ اور درحقیقت ہونا بھی یہی چاہئے کہ اسلام کے تمام ارکان، خلاف ارکان ہنود کے ہیں۔ مثلاً مذہب ہنود میں میت جلانا تا کہ باطن طور پر روح کی نسبت جسم سے ختم ہو جائے اور مذہب اسلام میں دفنانا اور روح کا گمراہ رہنا (ہنود کے قول کے مطابق) بعد مردہ جلانے یا دفنانے کے غسل نہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔ چونکہ میں اہل ہنود سے تھا اس لئے میں زیادہ اہمیت اپنے ہی مذہب کے ارکان کو دیتا تھا اور اسے ہی صحیح قرار دیتا تھا مگر چونکہ اسلام کی بات بھی کوئی بات تھی اور اس پر بھی غور طلب کرنا چاہئے تھا۔ اس لئے میں تنقید کی نگاہ سے دونوں مذہب کو آمنے سامنے رکھ کر ان کے ہر ایک ارکان کا موازنہ نہ کیا اور یہ سلسلہ مسلسل چلتا رہا اور میں ہر ایک پہلو کو فلسفہ کے مدنظر رکھ کر حل کر رہا تھا اور مسلسل مجھے افسوس ناک حالت سے گزرنا پڑ رہا تھا اس کا سبب یہ تھا کہ مجھے ہر مرتبہ ارکان اسلام میں روشنی نظر آتی تھی۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

اے نورِ علیٰ نور تجھے نور جہاں کہوں یا نور فساں کہوں
نور شمس وقمر بھی فقیہ نور مجسم ترے آگے
بیداری کی صدا دی حی علی الصلوٰہ حی علی الفلاح
ہمیشہ تاریک میں رہیں گے اگر سوئے ہوئے نہ جاگے

ارکان ہنود میں ہمیشہ تاریکیاں ہی نظر آئی اگر کہیں ذرا روشنی بھی نظر آئی تو یہ افسوس ہوا کہ اہل ہنود اسے تسلیم کرنے کی صورت میں نظر نہیں آئے۔ مثلاً اہل ہنود کا ایک فرقہ ''شرکت نرنکاری مشن'' ہے اور اہل ہنود کا ہی ایک بڑا فرقہ اس کا مخالف ہے جب کہ یہی حقیقت ہے کہ دونوں عالم کا حقیقی خدا نرنکار ہی ہے مگر اس مشن والوں کو اس حقیقی خدا کے پرستش کا طریقہ درست نہیں ہے۔ ذرا شری رام چندر کے حسن سلوک کو دیکھو کہ ایک کمزور طبقہ کی عورت کا جوٹھن بھی بڑے ادب واحترام سے کھالئے مگر یہ اہل ہنود ہیں کہ جوٹھن تو دور کی بات چھوا ہوا بھی کھانا گوارا نہیں سمجھتے جب کہ صحیح معنیٰ میں شری رام چندر جی کے مذکور حسن وسلوک کا ادب واحترام مومنین بھی کرتے ہیں۔ تمام اہل ہنود کی یہ نفرت واضح کرنا کہ مسلمانوں سے دور رہو کیونکہ یہ گائے، بھینس کھاتے ہیں۔ ان کا یہ قول بے شک درست ہے مگر کہیں بھی عقل مندی سے کام نہیں لیا۔ مومنین تو مذکورہ اشیاء کا استعمال کرتے ہیں مگر کبھی اپنے دل ودماغ سے دریافت کریں کہ وہ کیوں بکری، بدذات جانور، مرغ، انڈا، پرندہ، مچھلی کیوں کھاتے ہیں، آخر مذہب ہنود مکمل اہنسا کا مذہب ہے کیا ان کا مذکورہ کردار اہنسا کا فرمانبرداری کر رہا ہے کیا ان کا مذکورہ سلوک اہنسا کے مطلب کو واضح کر رہا ہے۔ ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

ترا دامن بدفعل کے رنگت میں رنگا ہے
اس لئے نہ کوئی داغ تجھے اس میں دکھا ہے
آب علم میں اسے کبھی دھوکر ذرا دیکھ
کہ نتھرے ہوئے پانی میں کیا کیا ملا ہے

رہی بات مومنین کی تو مذہب اسلام میں کھلی چھوٹ ہے۔ گوشت وغیرہ جس کا دل گوارا کرے کھائے اور جس کا دل گوارا نہ کرے نہ کھائے۔ اہل ہنود کا قول ہے کہ ان کا مذہب قدیمی مذہب ہے۔ ارے گائے، بھینس کھا کھا کر تو

مسلمان اولیاء کرام ہو گئے۔تم اہل قدیمی مذہب ہو تمہارے یہاں کتنے اولیاء کرام ہوئے ہیں۔شاید ایک بھی نہیں آخر کیوں، ولی اللہ ہونا نہ تو آسان ہے نہ تو مشکل ہے پس ضرورت یہ ہے کہ سادگی اور صادق الاعتقاد کے ساتھ خود کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں فروخت کر دو۔عرش اعظم تک پہنچنے کی راہ خو بخود مل جائے گی۔اے اہل ہنود صحیح مذہب کا مطلب ہے راہ خدا پر چلنا اور راہ خدا کا علم تب ہوتا ہے جب کوئی رہنمائی کرے اور ایک تم ہو کہ بدکردار، بدکار، بدخصلت، بدمعاش، برہمن اور سادھو مہنت کے چکر میں خود کو جلائے پڑے ہو۔ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

میرامکاں خود ہی محروم مندر ہے
تجھ کو کہاں سے ایک قطرہ روشنی میں دوں

ذرا اسلام کی طرف متوجہ ہو کر دیکھ جس طرح دامن فلک میں جداگانہ مراتب کے مطابق سیارہ اور شمس وقمر موجود ہیں اسی طرح جداگانہ مراتب کے مطابق جملہ عالم میں ولی اللہ مع عجیب وغریب کرامت کے موجود ہیں۔ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

جوسزا زہب اسلام میں پوشیدہ ہے
وہ سزا دیگرمذاہب میں کہاں
جو کرامت اولیاء کرام میں پوشیدہ ہے
وہ کرامت پہلوان صاحب میں کہاں

اورانہیں اولیاء کرام میں کوئی کسی کا پیر مرشد ہے تو کوئی کسی کا مرید ہے اس حصار سے باہر کوئی اولیاء کرام نہیں ہے۔سید شیخ حضرت پیران پیر دستگیر عبدالقادر جیلانیؒ جو سلطان الاولیاء ہیں اور سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین غریب نوازؒ کا کرامت کا مطالعہ میں نے بہت سنجیدگی سے کیا اور نتیجہ میں نور علی نور ہی نظر آیا۔اور مذکورہ بالا برہمن اور سادھو مہنتوں سے میری رغبت ختم ہونی شروع ہو گئی اور اسلام کے قانون شریعت کے مطالعہ کے بعد مذہب ہنود کی بے ترتیب، بے مقصد، بے مزہ، بے ترکیب، فضول اور بکواس ارکان اور رواج کی فضا میں میرا دم گھٹتا محسوس ہوا۔ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

بخت تیرہ بخت خفتہ یہ تقدیر ہماری ہے
مگرنور اسلام میں یاروں میرے دل کی بخت بیداری ہے

میں نے تفسیر قرآنی کا مطالعہ کیا سبحان اللہ کیا لاجواب کلام الٰہی ہے میں نے چند حدیث اور سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالعہ کیا۔الحمد للہ کتنا پاکیزہ دامن رسول ہے، کتنا خوبصورت قول رسول ہے، کتنا مبارک کوشش ہے اصلاح کی کہ ظلمت کو مٹا کر عہد زریں کی تعمیر کی انسانیت کے واسطے زندگی جینے کا طریقہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علی وسلم نے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کے لئے کیا نہیں کیا۔میں نے چند اولیاء کرام کی سوانح عمری کا مطالعہ کیا کتنا حسین زمانہ رہا ہے ان کا۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چل کر انسانیت کو سرفراز کیا اور کر رہے ہیں ماشاء اللہ۔کیا شان نرالی ہے ان ولی اللہ کی۔ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

حسیں لمحہ زندگی کے جلاجلا کر
انسانیت کو روشنی دیتے رہے

میں نے جب اسلامی شریعت کا مطالعہ کیا تب کہیں جا کر مجھے مذہب کے اصلاح اور انسانی فرائض کا اصل علم ہوا ورنہ غفلت ذوق جہاں گرد تھا۔اتنا ہوتے ہوئے بھی میں خود کو غیر سے بہتر اور پرنور سمجھتا تھا۔ایک شعر ہے غور فرمائیں۔

غیر کے اس گریباں میں خامی میں تلاشنے نکلا
کبھی دیکھا بھی نہیں تھا جس گریباں کو میں
جب ظلمت ریز راہوں سے اس کے قریب پہنچا
چمک سے چوندھیا گیا دیکھ کے نورجہاں کو میں
بدنیت بدخیالی سے تری دید کو آیا تھا مگر
عاشق بن کے دل میں بسالیا اس دلربا، دل کشا کو میں

بہرحال مذہب ہنود کے غلط رواج وارکان میرے دل کے لئے دل شکستہ ثابت ہوا مگر اتنا ضرور ہے کہ اگر میں مذہب ہنود کی کسی بات سے متاثر ہوا ہوں تو وہ ہے گیتا کا مندرجہ اشلوک۔

اسلام کی طرف رجوع کرنے کیلئے یہ اشلوک میرے لئے نصیحت آمیز ثابت ہوا ویسے ہر تعلیم یافتہ ہندو اس اشلوک کے معنیٰ کو جانتا ہے مگر افسوس کہ صرف معنیٰ کو ہی جانتا ہے۔اہم معنیٰ پر کبھی کوئی توجہ نہیں دیا۔میں صدفی صد یقین کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ اگر عاقل اور ذہین ہندو اس اشلوک کے اصل معنیٰ کو سمجھ لے تو اس کے سامنے سوائے اسلام کی راہ کے کوئی دیگر راہ نظر نہیں آئے گی۔اب میں مذکورہ بالا اشلوک کے اصل معنیٰ کی وضاحت وتشریح کرتا ہوں۔خوب غور وخوض سے سمجھئے گا بہت کام کی چیز ہے مگر اس کے قبل کہ میں اس کی وضاحت وتشریح کروں چند سوالات ساری دنیا سے کرتا ہوں اور اس کا جواب دریافت کرنا چاہتا ہوں۔اول سوالات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا پیغام بذریعہ پیغمبر (اوتار) جب دنیا میں ارسال کرتا ہے تو کیا ان پیغمبر (اوتار) کو کسی خاص ملک، خاص فرقہ، خاص مذہب کے ارسال کرتا ہے یا جملہ دنیا اور جملہ انسانیت کے لئے ارسال کرتا ہے۔؟ شاید اس کا درست اور صحیح جواب یہ ہے کہ اللہ پاک اپنا پیغمبر (اوتار) دنیا میں جب بھی بھیجا تو ساری دنیا اور ساری انسانیت کے لئے بھیجا اور دوم سوال یہ ہے کہ جب اللہ پاک اپنا پیغمبر ساری دنیا اور ساری

انسانیت کے لئے بھیجا تو ہم دنیا والوں کا پیغمبر کے لئے کیا فرض بنتا ہے؟ شاید اس کا بھی درست اور صحیح جواب یہ ہوگا کہ جب اللہ پاک اپنا پیغمبر ساری دنیا اور ساری انسانیت کے لئے بھیجا ہے تو ہم دنیا والوں کا یہ فرض بنتا ہے کہ ہم ان پیغمبر کی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے ان کے خدائی پیغام کو سنیں اور ان کی نصیحت پر عمل کریں اور ان کے نقش قدم پر چل کر زندگی گزاریں۔

اب میں مذکور اشلوک کی وضاحت وتشریح اس معنیٰ سے کرتا ہوں جس پر اہل ہنود پابند ہیں اور اسی معمولی معنیٰ سے ہم اس کے اصل واہم معنیٰ کو واضح کروں گا، غور فرمائیں، شری کرشن جی نے بھی کہا ہے کہ ''جب جب دنیا میں ایشور کے نیک بندوں پر اور دھرم پر ظلم ہوگا تو میں بطور پیغمبر اوتارلوں گا اور پھر ستم گروں کا خاتمہ کر کے دنیا میں امن وسکون قائم کر کے دھرم (مذہب) کی تعمیر کروں گا۔ اب میں اس معنیٰ کے دو اجزا پر آپ تمام حضرات کی توجہ دلاتا ہوں۔ اول ہے۔ ''اوتارلوں گا'' اور دوم ہے۔ ''دھرم (مذہب) کی تعمیر کروں گا۔'' اب بال کی کھال کھینچتے چل رہا ہوں غور کرنا۔ اوتار لینا اور پیغمبر کا ظہور ہونا دونوں ایک ہی معنیٰ کو واضح کرتے ہیں۔ شری رام جی نے اوتار لیا تھا بعد ان کے شری کرشن جی نے اوتار لیا۔ قبل شری رام جی کے اوتار کے تمام اوتار ہوئے (جو اسلامی شریعت سے واضح ہے) کہیں شری رام جی رہے، کہیں شری کرشن جی رہے کہیں کوئی اور ہے مگر ہے خدائے پاک کے پیغمبر (اوتار) اب جز اول کو واضح کر رہا ہوں غور کرنا، چونکہ شری کرشن جی خود ارشاد فرماتے ہیں کہ جب جب یعنی جس دور میں بھی، جس زمانہ میں بھی نیک بندوں پر انسانیت پر، مذہب پر ظلم ہوگا میں بطور پیغمبر اوتارلوں گا مگر یہ قابل غور بات ہے کہ کس نام سے اوتار لیں گے اس کو ظاہر نہیں کئے اور اس کو بطور راز ہی چھوڑ گئے۔ بہر حال مذکورہ بالا مواقع پر اوتار لیں گے۔ میرے بھائیو ذرا چودہ سو سال قبل کے اس زمانہ جاہلیت کے تواریخ پر غور کرو جب ہر سو نیک بندوں پر، انسانیت پر اور مذہب پر ظلم کا سیل عزم آیا تھا تو شری کرشن جی کے ارشاد کے مطابق اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سرور کائنات آقائے دوجہاں سرکار مدینہ پر نور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ''حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام سے دنیا میں ظہور فرمایا بطور پیغمبر اور ساری دنیا تہہ دل سے تسلیم کرتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے اوتار ہیں۔ اللہ کے نبی ہیں اور اللہ کے پیغمبر ہیں۔ اس موضوع پر وضاحت سے قبل میں نے دو سوالات دنیا کے سامنے رکھے تھے اول سوال کے جواب کے مطابق اللہ پاک جب اپنا اوتار ظہور فرماتے ہیں تو وہ کسی خاص ملک، فرقہ ومذہب کے لئے ظہور نہیں فرماتے۔ بلکہ جملہ دنیا وانسانیت کے لئے ظہور فرماتا ہے تو بے شک اللہ پاک نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جملہ دنیا وانسانیت کے لئے بطور پیغمبر ظہور فرمایا ہے۔ اب دوم سوال کے جواب کے مطابق کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر (اوتار) کو ساری دنیا وانسانیت کے لئے ظہور فرماتا ہے تو ہم انسان کا فرض ہے کہ تہہ دل سے ان پیغمبر (اوتار) کی تعظیم وتکریم کرتے ہوئے ان کے خدائی پیغام کو سنیں اور اس پر عمل کریں اور ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے زندگی گزاریں۔ اب چونکہ یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بطور پیغمبر (اوتار) ظہور فرمایا ہے تو ہم انسان آپ کے خدائی پیغام کو کیوں نہ سنیں اس پر کیوں نہ عمل کریں اور آپ کے نقش قدم پر کیوں نہ چلیں۔ اب اگر مذکورہ بالا دونوں سوالات کے جوابات درست اور صحیح ہیں تو بے شک ہم انسانوں کو اللہ کے رسول حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ پاک کا پیغمبر (اوتار) تسلیم کرنا پڑے گا اور آپ کے خدائی پیغام کو سننا پڑے گا اس پر عمل کرنا پڑے گا اور آپ کے نقش قدم پر چلنا پڑے گا۔

اب ہم دوم جزو یعنی ''دھرم (مذہب) کی تعمیر کروں گا'' کو وضاحت سے واضح کر رہا ہوں غور فرمانا۔ یہ بات ظاہر ہے کہ جب کوئی چیز قدیمی ہو جاتی ہے تو اس میں تمام خامیاں آجاتی ہیں اب اس کی خامی کو بطور مرمت دور کر کے اسے پیش عام کرنے سے یہ قدیمی چیز نہ تو نو پیدا کہلائے گی اور نہ ہی یہ کہا جائیگا کہ اس کی تعمیر ہوئی ہے، یہ تو فقط مرمت ہے۔ مذکورہ بالا اشلوک میں ایک سنسکرت زبان کا لفظ ہے ''سنستھاپنا'' عربی زبان میں یہی تعمیر کہلاتی ہے اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ کسی چیز کا از سر نو اس کی بنیاد رکھ کر اس کو جائے منتہیٰ کا عملی جامہ پہنا کر تب پیش عام کرنا۔ سنستھاپنا یا تعمیر کہلاتی ہے۔ یہی سنستھاپنا یا تعمیر کی اصل اصطلاح ہے اور فقط مرمت کو سنستھاپنا یا تعمیر کا نام دینا سوائے بے عقلی اور جہالت کے اور کچھ نہیں ہے۔ اب چونکہ شری کرشن جی نے ارشاد فرمایا ہے کہ دھرم (مذہب) کی سنستھاپنا (تعمیر) کروں گا دھرم (مذہب) میں پھیلی ظلم، ظلمت، برائی اور خامی کو دور کر دینا دھرم (مذہب) کی سنستھاپنا (تعمیر) نہیں ہوئی بلکہ یہ تو فقط مرمت ہوئی۔ دھرم کی سنستھاپنا تب کہلاتی ہے جب از سر نو سے اس کی بنیاد رکھ کر اسے جائے منتہیٰ کا عملی جامہ پہنایا جاتا۔ اب اگر ہم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دور مبارک پر غور کریں تو شری کرشن جی کا ارشاد درست وصحیح ثابت ہوتا نظر آتا ہے یعنی آقائے دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے از سر نو اسلام کی بنیاد رکھ کر اسے جائے منتہیٰ کا عملی جامہ پہنایا۔ اب ہم انسانوں کا یہ فرض ہے کہ شری کرشن جی کے اوتار وانی کو صحیح ثابت کریں، خاص طور پر اہل ہنود کو گیتا کے مذکورہ اشلوک کا صحیح اور درست معنیٰ سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ میں نے گیتا کے مذکورہ اشلوک کا معنیٰ پوری ایمانداری اور اعتقاد کے ساتھ تفسیر کی ہے عین مفسر قرآن کے اور یہی معنیٰ معتبر ہے باقی دیگر معنیٰ غیر معتبر ہے اور یہ تفسیر میں چغلی، چربک اور وہم اساس سے دور رہ کر کیا ہے۔

ویسے اہل ہنود مذکورہ تفسیر پر قطعی عمل نہیں کریں گے کیونکہ ان کے دل میں مسلمانوں کے لئے حسد رہتا ہے وہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خدائی

پیغام پر غور وخوض نہیں کریں گے کیونکہ آپ ایک مومن کی حیثیت رکھتے ہیں مگر آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آپ خدائے تعالیٰ کی طرف سے بطور پیغمبر ظہور فرمائے ہیں۔

اہل ہنود ذرا غور کریں کہ جس طرح شری کرشن جی نے یہ ظاہر نہیں کیا کہ آنے والے پیغمبر کس نام سے آئیں گے اسی طرح یہ بھی ظاہر نہیں کئے ہیں کہ آنے والے پیغمبر (اوتار) کس قوم میں ظہور فرمائیں گے۔ یہ بھی ایک راز ہے اور اس راز کو راز ہی چھوڑ گئے۔ رہی بات حقیقت کی تو حقیقت یہ ہے کہ اللہ پاک کی مرضی سب پر قادر ہے ان کی مرضی کے آگے سب کا سرخم ہے۔ اللہ پاک اپنے پیغمبر کو جس قوم، ملک اور نام سے ظہور فرمانا چاہیں گے فرمائیں گے۔ اللہ پاک علیم ہے عالم الغیب ہے ان سے بہتر کوئی کچھ بھی نہیں جانتا وہ خبیر ہے اسے خبر ہے کہ کہاں، کس نام سے اور کس قوم میں پیغمبر کا ظہور فرمانا درست اور صحیح ہوگا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ خود قرآن مقدس میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ولکل قوم عاد۔ یعنی میں نے ہر قوم میں اپنا ہادی بھیجا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ قوم مسلم میں پیغمبر کا ظہور ہوا تو ہندو، یہودی، نصرانی اور دیگر کے لئے یہ پیغمبر نہیں ہیں یا قوم ہندو، یہودی، نصرانی یا دیگر قوم میں پیغمبر کا ظہور ہوا ہے تو وہ پیغمبر قوم مسلمہ کے لئے نہیں ہیں۔ ایمانداری سے میرے اول سوال کا جواب دوسب سمجھ میں آجائے گا۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ بقول خدا پاک یہ ثابت ہونا چاہئے کہ آنے والا عظیم الشان ہستی خدائی پیغمبر ہے۔ اب دیکھو قوم نصرانی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا اور قوم یہودی میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوا اور یہ دونوں پیغمبران بقول خدا پاک ثابت ہیں۔ اب یہ پیغمبران بھلے ہی نصرانی اور یہودی قوم میں ظہور فرمائے ہیں تو اس سے کیا ہوا مگر قوم مسلمہ ان پیغمبران پر عقیدت سے ایمان رکھتا ہے اور ان پر نازل کتاب انجیل اور توریت پر بھی ایمان رکھتا ہے۔ رہی بات شری رام جی اور شری کرشن جی کا تو یہ دونوں شخصیات پیغمبر نہیں ہیں کیونکہ بقول خدا پاک ثابت نہیں ہیں۔ پیغمبر نہ صحیح ولی نہ صحیح مگر نیک انسان تو تھے۔ انسانیت کی خدمات میں اپنی زندگی صرف تو کی ہے۔ رہی بات قوم مسلمہ کے ماننے یا نہ ماننے کی تو میں ایک سوایک فی صد دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ شری رام جی کا اور شری کرشن جی کا جتنی تعظیم وتکریم قوم مسلمہ کرتی ہے اور جتنا ادب واحترام سے ان دونوں شخصیات کے نام کے ساتھ انصاف قوم مسلمہ کرتی ہے شاید اہل ہنود نہیں کرتے۔ میں نے قریب سے دیکھا اور سنا ہے چند اہل ہنود کو چھوڑ کر باقی تمام جب بھی شری رام جی کا نام زبان پر لاتا ہے تو سیدھا کہتا ہے 'رام' اور جب شری کرشن جی کا نام زبان پر لاتا ہے تو سیدھا کہتا ہے 'کرشن' مگر قوم مسلمہ اول وآخر تعظیم کو ظاہر کرنے والے الفاظ کا استعمال ضرور کریں گے اور اہل ہنود تو نام کو بھی بگاڑ کر پکارتے ہیں۔ رام کو کبھی کبھی راما اور کرشن کو کرشنا پکارتے ہیں جو غلط اور جاہلیت ریز سلوک ہے۔

ہمارے دین اسلام میں تو نام کو بگاڑ کر پکارنا باعث گناہ ہے چاہے مسلم کا نام ہو یا غیر مسلم کا۔ پس اتنی ہی دلیل کافی ہے کہ قوم مسلمہ شری رام جی اور شری کرشن جی کو کتنے تعظیم وتکریم سے مانتی ہے۔

ایک سوال لازماً اٹھتا ہے کہ جب قوم مسلمہ شری رام جی کو شری کرشن جی کو مانتی ہے تو ان کی نصیحت کو کیوں نہیں مانتی؟ اس کا جواب میں دیتا ہوں، غور کرنا میں جملہ اہل ہنود سے دریافت کرتا ہوں کہ شری رام جی دنیا کو کیا نصیحت دے گئے ہیں؟ اس کا معتبر جواب کوئی اہل ہنود نہیں دے سکتا۔ اگر چند نصیحت بتا بھی دیں تو اہل ہنود اس پر خود پابند نہیں، غیر کو دلی حال کیا ہوگا اسے سمجھنا دشوار نہیں ہے۔ رہی کرشن جی کی نصیحت کو ماننے کی تو گیتا کی نصیحت کافی حد تک ہمارے قرآن وحدیث سے ہو بہو ملتی جلتی ہے۔ اب دیکھو مہابھارت کی جنگ میں شری کرشن جی نے ارجن کو کوروسے جنگ کرنے کے لئے اشتعال کیا جب کہ ارجن جنگ وجدل کے سبب جنگ ناخواندہ تھے مگر شری کرشن جی نے بھی ارجن کو یہ نصیحت دی کہ یہ دین کی جنگ ہے اور دین کے لئے جنگ کرنا ہر انسان کے فرائض میں سے ہے۔ ہمارا دین اسلام بھی دین کیلئے جنگ کرنے کی نصیحت دیتا ہے۔ اہل اسلام میں یہ جنگ جہاد سے نامیدہ ہے اور جنگ جوغازی سے نامیدہ ہے۔ دین اسلام نے آج سے قبل بھی جہاد کیا تھا اور آج بھی جہاد کرر ہا ہے مگر افسوس کہ حاسد قسم کے لوگ اسے جہاد نہیں بلکہ دہشت گردی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اللہ پاک نے غیر مسلم کی چشم میں نامعلوم کس طرح کا لینس جڑوایا ہے کہ ان کو اصل چیز نقلی اور نقلی چیز اصل محسوس ہوتی ہے۔ پس بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ اللہ پاک ساری دنیا اور خصوصاً میرے اہل خانہ کو راہ راست پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور میں اپنے تمام مومن بھائیوں سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ بارگاہ الٰہی میں دعا کریں کہ رب العزت میرے اہل خانہ کو ہدایت فرمائے۔

اس طرح گیتا کی تمام نصیحات مجھے دین اسلام کی طرف رجوع کرنے کے لئے کافی حد تک کارگر ثابت ہوئی اور وہ تمام خوش اسلوبی، ارکان جو اہل ہنود کے یہاں بے ادبی کی شکار تھی مگر اہل اسلام کے یہاں تعظیم وتکریم کے سائے میں امواج لے رہی ہے مثلاً چھوا چھوت کے جذبات، ذات پات کا بھید بھاؤ وغیرہ۔ اس طرح میں نے دین اسلام ہنود اور دین اسلام کو آمنے سامنے رکھ کر مطالعہ کیا تو دین اسلام ہی مجھے دنیا کا سب سے اعلیٰ وبہتر مذہب اور خدا تعالیٰ کے یہاں مقبول مذہب ملا۔ اب جب کہ میرے دل کے بدعقیدگی کے پانی میں اسلام کی خواہش ہونے لگی تو مذہب تبدیلی کی امواج اٹھنے لگیں۔ اس طرح اسلام سے میری محبت بڑھتی گئی اور میں تہہ دل سے دین اسلام کی تعظیم وتکریم کرنے لگا مگر یہ خیال دل نشیں رہا کہ اگر میں دین اسلام قبول کرلوں گا تو مجھے خوف نہیں مگر میرے اہل خانہ کو برادر پریشان کردیں گے۔ میرے اہل خانہ کو

اگر برادری سے نکال دے گی تو یہ بے چارے فقط میری وجہ سے، مثل دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا، ہو جائیں گے۔ مگر سب میری طرح سچے دین کے تمنائی نہیں ہیں آخرت کی پرواہ نہیں ہے۔ خدائے پاک کے عذاب کا خوف نہیں ہے پس خدا پاک ہی ان کو ہدایت فرمائیں اور میری مشکل ٹالیں۔ اسی سبب ابھی تک میں اعلان عام نہیں کیا ہوں۔

اب چونکہ میں مذہب ہنود سے بالکل خفا ہو چکا تھا اور ۱۹۹۹ء میں اسلام قبول کرنا چاہا مگر مذکورہ مسائل راہ میں منہ پھیلائے کھڑے تھے بہر حال میں اسلام قبول کرنے کی تمنا ترک کر کے ایک بار پھر کافرانہ ماحول میں رنگ گیا اور بت پرستی میں لت پت ہو گیا اسی دوران میں نے اپنے بڑے بھائی جان کے مشورہ پر بت پرستی ترک کر کے نرنکاری مشن میں شرکت کی کیونکہ ۱۹۹۸ء میں دماغی دورہ کے مرض میں مبتلا ہو گیا تھا اور بڑے بھائی جان کو اعتقاد تھا کہ نرنکاری مشن میں جانے سے مرض سے نجات مل جائے گی مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔ اور مجھے مشن مذکورہ کا طرز عمل گوارا نہیں لگا۔ چنانچہ بعد چند مہینہ کے میں اس مشن کو بھی ترک کر دیا اور پھر دین اسلام کی طرف رجوع کیا اسی دوران ایک دن میری طبیعت نازک ہو گئی مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ گویا دورہ آجائے گا اور جان نکل جائے گی پھر میں اماں جان کو ساتھ لے کر ڈاکٹر کی طرف روانہ ہوا۔ راستے میں میرے دل میں یہ خیال آیا کہ میں شنکر بھولے ناتھ کو جل چڑھانا ترک کر دیا ہوں، اسی کی سزا مجھے دی جارہی ہے پھر میری زبان سے یہ جملہ نکلا " ہے بھولے ناتھ مجھے معاف کر دو۔ " میں قسم کھا کر یہ وعدہ کرتا ہوں کہ آج سے میں اسلام کی رغبت ختم کر کے اپنے دین میں مراجعت کر کے زندگی گزاروں گا اور مجھے معاف کر کے صحت مند کر دو۔ تعجب کی بات ہے میں اسی وقت صحت یاب ہو گیا اور مجھے عین الیقین ہو گیا کہ بھولے ناتھ نے مجھے معاف کر کے صحت یاب کر دیا مگر آج موجودہ وقت میں اس کرامت کی اہمیت بھولے ناتھ کو نہیں بلکہ رب العلمین کو دیتا ہوں۔ بہر حال میں مرض مذکور کی گرفت میں ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۰ء تک مبتلا رہا اور خدائے پاک کا فضل و کرم ہے کہ علاج کرایا اور مرض مذکور سے مکمل نجات حاصل ہو گئی مگر اس کے بداثر سے میری ذہنی کیفیت بہت زیادہ متاثر ہو گئی ہے اس کا ذکر میں خط اول میں کر چکا ہوں اسی مرض کی وجہ سے ۱۹۹۸ء سے آج تک میری تعلیم کی راہ میں اتار چڑھاؤ برقرار ہے۔ اب پھر میں شنکر جی کا پرستندہ بن گیا اور ۱۹۹۹ء سے ۲۰۰۴ء تک میں اسی کافرانہ ماحول میں سیر و تفریح رہا۔ اسی دوران مارچ ۲۰۰۴ء میں میری شہناز سے محبت ہوئی تھی اس کا ذکر حسب مذکور ہے۔ چونکہ میری یہ دلی تمنا تھی کہ شہناز کو اپنی شریک حیات بنالوں مگر مجبوری تھی اس کا بھی حسب مذکور ہے۔ اب میں شنکر جی کے ساتھ ہنومان جی کی بھی پرستش کرنے لگا اور عرض کرتا کہ " میری شہناز کو میری زندگی میں شرکت فرمانے کی دعا دیں۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک ولی اللہ کے مزار پر بھی جا کر فاتحہ پڑھتا اس وجہ سے ان کی روح مبارک کو بخش کر ان سے بھی اپنی شہناز کو پانے کی دعا مانگتا۔ ایک دن بے ساختہ میرے دل میں خیال آیا کہ " میں ایک ٹھہرا ہندو زادہ اور شہناز مسلم زادی، میں طالب اور شہناز مطلوب ایسے میں ان بزرگوار ہستی کے وسیلے سے بارگاہ الٰہی میں کیا میری عرضی قبول ہوگی کہ اللہ پاک ایک مومن کو غیر مومن بننے کے لئے مجبور کرے گا۔ جبکہ اہل اسلام ہی خدا پاک کے اصل حمد سرا ہیں۔ اس کا جواب بھی میرے دل ہی نے دیا اور اللہ پاک ایسا قطعی نہیں کرے گا۔ ہاں چونکہ تو طالب ہے اس لئے تو خود کو اپنے مطلوب کے دینی رنگت میں رنگ افشانی کر دے تو شاید خدا تعالیٰ تیری عرضی قبول فرمالے۔

اب چونکہ میں شنکر سے باقسم وعدہ بھی کر چکا تھا جو حسب مذکور ہے۔ رہی بات ہنومان جی کا تو میں ان سے بھی یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ میں اپنے محبوب کے واسطے اسلام قبول کرنا منظور کرتا ہوں۔ چونکہ ہنومان جی مذہب ہنود سے متعلق تھے اور میرا یہ فیصلہ ناگوار گزرتا ایسی صورت میں میری زندگی کے ساتھ کچھ بھی برا سلوک کر سکتے تھے یہ خوف تھا مجھے مگر میں شہناز کو حاصل کرنا چاہتا تھا اپنی زندگی کا اہم مقصد بھی سمجھتا تھا۔ چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا کہ کاش! شہناز کو حاصل کرنا زندگی کا اہم و خاص مقصد ہی ہے تو کیوں نہ مذہب ہنود کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیں۔ اب میں بابا مذکور کے مزار پر جاتا تھا تو ان سے یہ سوال کرتا تھا کہ بابا میں شہناز کے واسطے خود کو اسلام میں شریک کرنا منظور کرتا ہوں مگر مجھے یہ خبر کرو کہ میں شہناز کو حاصل کرنے کے بعد اسلام قبول کروں یا کہ حاصل کرنے کے بعد۔ یہ سوال میں کافی دنوں تک دوہراتا رہا آخر کار میں مئی ۲۰۰۵ء کو میں شنکر جی و ہنومان جی سے بے خوف ہو کر مذہب ہنود کو ترک کر کے مکمل دین اسلام کی طرف رخ اختیار کر لیا مگر ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا۔

ایک دن میرے ہی خاندان کے ایک اٹھارہ سالہ لڑکے کی بے وقت سڑک حادثہ میں موت ہو گئی۔ اس کی موت کا منظر دیکھ کر میرے باطن دل سے ایک سوال اٹھا کہ زندگی کا کوئی اعتماد نہیں کون کب اس جائے فانی سے گزر جائے ایسے میں اے ارون ذرا یہ بتا کہ کیا تجھے یقین ہے کہ اللہ پاک نے تجھے طویل عمر بخشی ہے اور تو فلاں روز اس جائے فانی سے گزرے گا۔؟ نہیں! مجھے کچھ نہیں معلوم، میرے ظاہری دل نے جواب دیا، باطن دل سے پھر صدا آئی تو کل تو بھی اس جائے فانی سے گزر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا تو کافر کی موت مرنا چاہتا ہے؟ ذرا کلام الٰہی کی طرف متوجہ ہو کر کہ مالک و مولیٰ کیا ارشاد فرما رہا ہے؟ سورۃ المائدہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ز وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥ یعنی " اور جس کسی نے ایمان سے انکار کیا اس کا سارا کیا کرایا بیکار گیا اور وہ آخرت میں بھی گھاٹے میں رہے گا۔ "

اللہ پاک سورۂ آل عمران کے ۱۱۶ویں آیت میں یوں فرمار ہے ہیں ان الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَنْ تُغْنِیَ عَنْھُمْ اَمْوَالُھُمْ وَلَآ اَوْلَادُھُمْ مِّنَ اللّٰہِ شَیْئًا ط وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ o یعنی رہے وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا تو اللہ پاک کے مقابلے میں نہ ان کے مال ان کے کچھ کام آسکیں گے اور نہ ان کی اولاد ہی، وہ تو آگ میں جانے والے لوگ ہیں اسی میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔"

اللہ پاک اسی سورۂ آل عمران کے ۹۱ ویں آیت میں فرمار ہے ہیں اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَمَاتُوْا وَھُمْ کُفَّارٌ فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْ اَحَدِھِمْ مِّلْءُ الْاَرْضِ ذَھَبًا وَّلَوِ افْتَدٰی بِہٖ ط اُولٰٓئِکَ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ وَّمَا لَھُمْ مِّنْ نّٰصِرِیْنَ o یعنی" بے شک! جنہوں نے انکار کیا اور انکار کی ہی حالت میں مرے تو ان میں سے کسی نے زمین کے برابر سونا بھی اپنی مغفرت کے لئے دیا ہو تو کبھی بھی قبول نہیں کیا جائے گا۔"

نزول وحی کے نظریہ سے سورۂ بقرہ کی یہ ۲۸۱ ویں آیت جو آقائے نامدار محمد صلی اللہ تعالیٰ علی وسلم پر آخری مرتبہ نازل ہوئی تھی اور اس کے نزول کے نویں دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس جہان فانی سے پردہ فرمائے تھے۔ نزول وحی کی آخری آیت ہونے کے سلسلے میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، امام سیوطیؒ نے اور دیگر مفسرین قرآن کا اجماع ہے۔ اس آیت میں اللہ پاک یوں فرمار ہے ہیں وَاتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْہِ اِلَی اللّٰہِ قف ثُمَّ تُوَفّٰی کُلُّ نَفْسٍ مَّا کَسَبَتْ وَھُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ o یعنی" اور اس دن کا خوف کھاؤ جب کہ تم اللہ پاک کی طرف واپس لوٹو گے پھر ہر شخص کو جو کچھ اس نے کمایا پورا پورا مل جائے گا اور ان کے ساتھ قطعی کوئی ناانصافی نہیں ہوگی۔"

اللہ پاک سورۂ الصّٰفّٰت ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴ ویں آیات میں فرمار ہیں۔ فانکم وما تعبدون o مآ اَنْتُمْ عَلَیْہِ بِفٰتِنِیْنَ o اِلَّا مَنْ ھُوَ صَالِ الْجَحِیْمِ o وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ o یعنی اس لئے تم اور جن کی تم پرستش کرتے ہو وہ سب اللہ پاک کے خلاف کسی کو گمراہ نہیں کر سکتے۔ سوائے اس کے جو جہنم کے آتش رنگ آگ میں پڑنے ہی والا ہو، اور ہماری طرف سے اس کے لئے لازماً ایک معلومات میں سے اور مستقل جگہ ہے۔

اللہ پاک سورۂ اعراف میں یوں فرمار ہے ہیں۔ انا جعلنا الشیطین اَوْلِیَآءَ لِلَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ o یعنی ہم نے شیاطین کو ان لوگوں کا دوست بنا دیا جو ایمان نہیں رکھتے۔ اور اللہ پاک سورۂ الشمس کی نویں آیت میں یوں فرمار ہے ہیں قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَکّٰھَا یعنی وہ آدمی کامیاب ہو گیا جس نے خود کو پاک کیا۔

اللہ پاک سورہ ۲۴ و ۲۵ ویں میں یوں فرمار ہے ہیں۔ وہ کہے گا اے کاش! میں نے اپنی زندگی کے لئے کچھ کر کے آگے بھیجا ہوتا پھر اس دن کوئی نہیں جو اس کی جیسی سزا دے۔ اسی طرح ارشادات اللہ پاک قرآن حکیم میں سورۂ الاعراف کے ۱۴۷ ویں آیت میں سورۂ التوبہ کے ۱۷ ویں آیت میں اور ۵۴ میں آیت میں، سورۂ الکہف کے ۱۰۳ و ۱۰۴ ویں آیات میں اور سورۂ النور کی ۳۹ ویں آیت میں اور سورۂ حٰم السجدہ کے ۵۰ ویں آیت میں اور سورۂ ابراہیم کے ۱۸ ویں آیت میں اور سورۂ الحمد کے ۸ و ۹ ویں آیات میں اور سورۂ المزمل کی ۱۷ ویں آیت اور کئی آیات میں صاف ظاہر کیا ہے۔

چنانچہ صدائے قلب باطن سے میرا قلب ظاہر مطمئن ہوا اور یہ فیصلہ کیا کہ اسلام قبول کر لینا چاہئے۔ آخر کار میں نے چھ سال کے گردش دوراں کو درکنار کرتے ہوئے اکتوبر ۲۰۰۵ء کو بے وسیلہ تہہ دل سے اسلام قبول کر لیا مگر صرف روزہ کا پابندی کیا تھا نماز کی پابندی نہیں کیا۔ ۲۰۰۱ء میں بھی روزہ کا احترام کیا تھا اور ۲۰۰۵ء میں پورے مہینہ کے روزہ کا احترام کیا۔ اسی پاک مہینہ کے ۱۱ ویں تاریخ کو ایک دینی مسائل کے حل کے واسطے ایک مفتی صاحب کے پاس گیا مگر یہ محترم نہیں ملے پھر دوسرے دینی مسائل کے حل کے واسطے اسی مہینے کی ۱۲ ویں تاریخ کو انہیں محترم کے پاس گیا مگر اس مرتبہ بھی نہیں ملے۔ مفتی محترم کے نہ مل پانے کی وجہ سے انہیں کے مدرسہ کے چند حافظ قرآن سے مسائل کا حل مل گیا۔ اسی مدرسہ میں میرے ایک واقف شخص سے ملاقات ہوئی انہوں نے میرے جذبات کو پہچان لیا اور نماز پڑھنے کے لئے ضد کرنے لگے میں نے ان کو ہر طرح سے سمجھایا مگر وہ نہیں مانے آخر کار مجھے ان کے ساتھ مدرسہ کی مسجد میں باجماعت نماز ظہر ادا کرنی پڑی۔ یہی میری زندگی کی اول نماز تھی۔ میں نماز پڑھنے سے منع اس لئے کر رہا تھا کہ میری دلی تمنا تھی کہ جب اسلام صحیح طریقے سے قبول کروں گا تو اسی دم پنج گانہ نماز کا عہد کروں گا بہر حال نماز تو پڑھ لی مگر پھر بھی نماز کی پابندی نہیں کی۔ میری پہلی نماز کی یہ تاریخ تھی ۲۵/اکتوبر ۲۰۰۵ء بمطابق ۲۱/رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ بروز سہ شنبہ۔ چنانچہ میں اِدھر اُدھر کبھی کبھی بے ترتیبی طور پر ۲۷/نومبر ۲۰۰۵ء تک نماز ادا کرتا رہا مگر ۲۸/نومبر ۲۰۰۵ء کو پنج گانہ کی پابندی کر لی۔ اسی درمیان میرے چند مومن احباب سے ملاقات ہوئی اور ان لوگوں نے مجھ سے ایمان کے سلسلے میں دریافت کیا تو میں نے ان لوگوں کو بتایا کہ میں خود بخود اسلام قبول کر چکا ہوں تو ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ دیکھو یہ دنیاوی معاملہ نہیں ہے کہ بے وسیلہ کام چل جائے گا یہ معاملہ دین کا ہے یہاں بے وسیلہ کچھ ہونے والا نہیں ہے۔ ایمان لانے کے معاملات میں وسیلہ ضروریات میں سے ہے۔ چنانچہ تم وسیلہ سے اسلام قبول فرماؤ تب صحیح معنیٰ میں مومن کہے جاؤ گے۔ بہر حال اب میں وسیلہ سے ہی اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کیا اس کے لئے میں نے اپنے استاد محترم حقیر فقیر حکیم حضرت محمد الیاس اشرفی بن منگلر انصاری سے رابطہ قائم کیا چونکہ یہ اس وقت مہاراشٹر میں مقیم تھے۔ میں نے بذریعہ فون کلمہ پڑھانے کے

سلسلے میں بات کی تو انہوں نے جواب دیا کہ دیکھو بیٹا یہ معاملہ دین کا ہے دوررہ کر بذریعہ فون کلمہ پڑھنا درست نہیں ہے۔اس لئے تم وہیں کسی مولانا سے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کرلو میں مایوس ہوکر دارالعلوم گلشن مدینہ پھول پور کے صدر مولانا جناب سید مظفر حسین برکاتی صاحب سے تاریخ ۱۶؍دسمبر ۲۰۰۵ء بروز جمعہ (بعد نماز جمعہ ادا کرنے کے) ایک بج کر ۴۵ منٹ پر کلمہ طیبہ اور کلمہ ایمان مفصل پڑھ کر شریک دین اسلام ہوا مگر تاریخ ۲؍فروری ۲۰۰۶ء کو میں قبل ظہر اپنے ایک دوست کے ساتھ کنبھ میلہ گیا اور میں نے اپنے دوست سے یہ کہا کہ چلو سادھوؤں کو بے وقوف بنائیں کہ ہم مسلمان ہیں اور ہندو ہونا چاہتے ہیں، مجھے ہندو بنادو، مگر اس کے چند ثانیہ بعد میرے قلب باطن سے صدا آئی کہ ارے! تونے تو شرک کردیا، تیرا ایمان ساقط ہوگیا تجھے پھر سے کلمہ پڑھ کر شریک اسلام ہونا پڑے گا، پھر میں فوراً واپس آیا اور اس مسجد میں گیا جہاں میں مسلسل نمازیں ادا کیا کرتا تھا یعنی الوپی باغ کی مسجد میں اور یہاں کے پیش امام سے اس واقعہ کا ذکر کیا تو انہوں نے بتایا کہ صرف دل میں ارادہ آنے سے شرک نہیں ہوتا جب تک کہ ارادے کے مطابق کام نہ کرجاؤ۔اس طرح تم نے جو خیال کیا ہے وہ شرک میں شامل نہیں ہے، بے فکر رہو، مگر میرا دل ان کے بیان سے مطمئن نہیں ہوا اور میں نے ان سے پھر کہا۔ نہیں حافظ جی آپ ہمیں کلمہ پڑھا ہی دو تب جاکر وہ مجھے دوبارہ کلمہ پڑھائے اس طرح دو مرتبہ اسلام قبول کرنا پڑا تب میں نے نماز ظہر ادا کی، مگر جب میں دونوں مرتبہ اسلام قبول کیا تو دونوں مرتبہ ایک خطا یہ ہوئی تھی کہ بعد قبول اسلام غسل نہیں کرایا گیا اسلام کے رسم ورواج کے مطابق۔

واضح رہے کہ میں کم عمری سے ہی مذہبی خیالات کا ہوں، پرستاری کے جذبات میری اندر کم عمری سے ہی ہیں مگر جو سکون قلب مجھے بعد قبول اسلام کے حاصل ہوا وہ اس کے قبل نہیں ملا تھا واقعی دین اسلام سکون قلب کا مادہ رکھتا ہے۔

آپ حضرت کا یہ کہنا کہ میں نے ابھی تک نام نہیں تبدیل کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں نام تبدیل کرچکا ہوں اور وہ نام ہے رانا نوید الحسن محمد ہارون جو دو اسماء کا ایک ضم شکل میں ہے۔دراصل میرا مادری نام ارون ہے اور جب میں مدرسہ اسلامیہ میں پڑھنے گیا تھا تو وہاں کے طالب علم مجھے ارون نہ کہہ کر ہارون کہنے لگے چنانچہ ہارون اسم مجھے مادری اسم ارون کے بدلے ملا ہوا ہے اور اس اسم سے مجھے بہت محبت اور ہمدردی ہے۔اس لئے اس اسم کو خود سے منقطع کرنا میرے لئے افسوس ناک اور دشوار ہے۔رہا لفظ رانا کی بات تو اسے میں بطور القاب استعمال کرتا ہوں وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اگر میری پشت آگے بڑھے تو وہ رانا خاندان کے نام سے مشہور ہو۔اور رانا لفظ کے ساتھ ساتھ میری نسل میں جو بھی ہوگا اس کے اسم میں، اسم محمد ہارون واسطے میرے پہچان کے جڑا رہے گا، صرف درمیانی اسم حتیٰ کہ نوید الحسن تبدیل ہوگا۔

اس طرح ذرا جلوۂ الٰہی کو دیکھو کہ مجھے کس جگہ سے چلانا شروع کیا اور کن کن منازل سے سیر کناں کراتے ہوئے کہاں لاکر قیام کرایا یعنی کس طرح سے مجھے ہدایت کرنا اللہ پاک کو منظور تھا۔یہی حقیقی افسانہ قلم بند کیا ہوں۔

آپ حضرت کی یہ خواہش کہ میں نے اسلام کس طرح قبول کیا اس پر روشنی ڈالوں اور اسے طلسماتی دنیا میں شائع کیا جائے تاکہ میری تحریر اسلام پسند غیر مسلمین کے لئے سبق آموزی کا ذریعہ بن سکے تو میں اس سلسلے میں صرف اتنا کہوں گا کہ میری اس تحریر سے ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو کسی کے لئے سبق آموزی کا ذریعہ بنے اور بہت کچھ بھی ہے۔پس ضرورت اس بات کی ہے کہ غیر مسلمین میری اس تحریر کو ہجو اور تضحیک کا شکار نہ بناکر بلکہ تہہ دل کے ساتھ یکسوئی کے غور وخوض کریں۔قسم خدا کی میں کہہ رہا ہوں دونوں عالم میں کامرانی حاصل ہوگی۔یہ دنیا اور آخرت دونوں پرنور ہوجائیں گے۔

آپ حضرت میرے اول خط کے جواب میں جو ستون دین اور آج کے جدید مسلم معاشرہ میں اپنا دلی خیالات ظاہر فرمائے ہیں بے شک درست اور صحیح خیالات ہیں اور میں اس تحریر کا تہہ دل سے قدر کرتے ہوئے اس کی تائید کرتا ہوں۔حضرت میں نے اپنی زندگی کا یہ مختصر سا سفرنامہ آپ کے پیش نظر کردیا ہے اور فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ آپ اسے رسالہ طلسماتی دنیا میں شائع کرتے ہیں یا نہیں میں ایسا اس لئے لکھ رہا ہوں کیونکہ میری یہ تحریر ساتھ طوالی اضافات کے طوالت سے گزری ہے میں ۱۹۹۸ء سے ۲۰۰۵ء تک کا سفرنامہ زندگی نقل کرکے رکھا ہوں جو کل ۳۷ صفحات پر مشتمل ہے مگر میں نے قلم کی رفتار کے ساتھ بہت بخیلی سے پیش آیا اور یہ سرنوشت تحریر کرتے وقت اجمال کی صورت اختیار کرکے تحریر کی۔میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ اس خط میں جملہ معترضہ کی بھی صورت ہے مگر اس کا ہونا ضروری تھا کیونکہ یہ جملہ معترضہ میرے دین اسلام کی طرف رجوع کرنے میں بہت کارگر ثابت ہوا ہے اس لئے میں اس کو تحریر کرنا مناسب خیال کیا تھا۔بہرحال خط بہت طویل ہے اس لئے میں خیال کرتا ہوں کہ اس کا روحانی ڈاک کے باب میں جگہ ملنا ممکن نہ ہوگا ہاں اسے ''اذان بت کدہ'' اورانسان اور شیطان کی کشمکش'' کے باب میں جگہ مل سکتی ہے مگر ایسا کرنے سے جناب ابوالخیال فرضی صاحب اور جناب اسلم راہی صاحب کے دلی جذبات کو ٹھیس پہنچے گی۔اس لئے بہتر یہ ہوگا کہ میرے اس خط کو ہی نہ شائع کیا جائے، ہاں ایک صورت اور ہے وہ یہ کہ اسے خصوصی نمبرات میں بخوبی جگہ مل سکتی ہے مگر میری یہ دلی تمنا تھی اگر اسے طلسماتی دنیا کے ماہنامہ رسالہ میں جگہ مل جاتی تو کچھ نہ کچھ روشنی کافی حضرات تک پہنچتی اور خصوصی نمبرات کے ذریعہ اتنے حضرات تک نہ پہنچ پائے گی۔بہرحال فیصلہ آپ حضرت کے حوالے ہے اور مجھے امید ہے کہ جس طرح میں نے آپ حضرت کے جذبات کی قدر واحترام کیا ہے اسی

طرح آپ حضرت بھی میرے جذبات پر مع عنایات کے غور طلب ضرور کریں گے اور آپ حضرت کی مرضی میری مرضی۔ میں آپ حضرت کے فیصلے کا تہہ دل سے استقبال کروں گا اور امید کرتا ہوں کہ آپ حضرت میرے خط کو کہیں نہ کہیں جگہ ضرور دیں گے۔

اب میں چند سوالات آپ حضرت کے قدم مبارک میں رکھ رہا ہوں ساتھ اس امید کے ساتھ کہ آپ ضرور جوابات سے نوازیں گے۔

(۱) اول سوال یہ ہے کہ آپ حضرت نے جو میرے لئے خاص طور پر وظیفہ عطا فرمایا ہے وہ یہ کہ بعد نماز ظہر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵ مرتبہ، بعد نماز فجر یاسلام ۱۳۱ مرتبہ، بعد نماز مغرب یامغنی ۳۰۰ مرتبہ ورد میں رکھنے کا معمول بنالوں۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آخر اس وظیفہ کی خصوصیت، فضیلت اور فوائد کیا ہیں ویسے بھی عملیات کے دستور کے نظریہ سے اس کا معلوم ہونا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) دوم سوال یہ ہے کہ چونکہ میرا نام رانا نوید الحسن محمد ہارون ہے جو دو اسماء مرکبی کی صورت میں ہے ایسے مسائل میں دین کا کیا نظریہ ہے۔ خصوصاً قرآن وحدیث کی روشنی میں اور علم النجوم وعلم الاعداد کے نظریہ سے کیسا ہے۔ اس کے نیک وبد ثمرہ کے مطابق ہمیں کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں کرنا چاہئے۔

(۳) سوم سوال یہ ہے کہ جو آپ حضرت نے واسطے قوت حافظہ کے یہ عمل عطا فرمایا ہے کہ صبح سات مرتبہ سورۂ الم نشرح ایک گلاس پانی پر دم کر کے پی لیا کروں۔ حتیٰ کہ میں ایسا کر رہا ہوں مگر اثر ظاہر نہیں ہو رہا ہے ایک مہینہ کا عرصہ بھی گزر رہا ہے۔ اسی عمل کے سلسلے میں میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ عمل طلوع آفتاب کے قبل ہی کرنا ہے یا طلوع آفتاب کے بعد بھی کر سکتے ہیں۔ اگر طلوع آفتاب کے قبل کا قیود ہے تو ایسی صورت میں کیا کریں گے جب ہم رات میں ہی ناپاکی میں آلودہ ہوں (بدخوابی وغیرہ) اور غسل بعد طلوع آفتاب کے کروں واضح رہے کہ حالت نجس میں قرآن پاک کی سورۃ کا پڑھنا جائز نہیں ہے اور یہ عمل نہار منہ کیا کروں یا کچھ کھا پی کر بھی کر سکتا ہوں۔ حسب وظائف اور اس عمل کے اول وآخر میں تین تین مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ یہ سلوک کیسا ہے اور یہ بھی واضح رہے کہ ۱۲۶۷ مرتبہ یامغنی، ۱۰۴۱ مرتبہ یاسلام، ۱۰۴۱ مرتبہ یانور، ۱۰۶۰ مرتبہ یاغنی، ۱۰۰ مرتبہ یاغنی، ۱۰۰ مرتبہ یاودود اور ۱۱۰ مرتبہ یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ورد کافی ایام سے میرے معمول میں ہے۔

(۴) چہارم سوال یہ ہے کہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل کا ترجمہ کیا ہوگا؟

حضرت میرا آپ سے ایک مرتبہ اور بارہا گزارش ہے کہ میرے اس خط کو میرے مادری زبان سے (یعنی کے آر، ارون سنگھ پاٹل) شائع کریں تاکہ میرے تمام طلسماتی دنیا کے قارئین بھائی مجھ سے بخوبی واقف ہوجائیں۔

آئندہ کا خط انشاءاللہ تعالیٰ نئے نام سے شائع کراؤں گا۔ واضح رہے کہ میرے اول خط کے شائع کے وقت کتابت کی خامی کی وجہ سے میرے نام میں نقصان آگیا تھا ہوا یہ تھا کہ اروِن کی جگہ ارن شائع ہوا تھا۔

میں اپنے ہر ایک گستاخی وخطا کے لئے آپ حضرت سے معافی کا خواہاں ہوں برائے کرم اللہ تعالیٰ کی راہ میں اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں نادان خیال کر کے معاف فرمائیے گا اور اس بندہ عاجز کو اپنے انمول رحمت کے سایہ میں مع دعاؤں کے یاد رکھیئے گا۔ اب میں ایک شعر کے ساتھ قلم کی زبان کو بند کر رہا ہوں۔

دنیا کرے نعرہ زنی فلاں فلاں زندہ باد
مگر میں نے نعرہ دیا امت محمدی زندہ باد
وہ بے چارے یہاں برباد آخرت میں مردہ باد
اور میں یہاں ضرور ناشاد مگر آخرت میں زندہ باد

آپ حضرت اور طلسماتی دنیا کے تمام عملہ حضرات کو آخر میں ساتھ ادب واحترام کے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جواب

آپ نے اپنے خط ابتدائی سطور میں راقم الحروف اور ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے جن تعریفی کلمات کا اظہار کیا اور جو دعائیں عطا کی ہیں ان کے لئے میں آپ کا شکر گزار ہوں اور اس رب کریم کا شکر ادا کرتا ہوں جس نے آپ جیسے مخلصین کے دلوں میں میری اور میرے اس رسالے کی قدر اور عظمت پیدا کی ہے ان کے فضل وکرم کے بغیر اس دنیا میں نہ کسی کو مقبولیت حاصل ہوتی ہے اور نہ کسی کو عزت وعظمت۔ ان ہی کے فضل بیکراں کا یہ اثر ہے کہ آج ماہنامہ طلسماتی دنیا کشمیر سے کنیا کماری تک اپنا ڈنکا بجائے ہوئے ہے اور غیر مسلمین تک میں اس کی مقبولیت بڑھتی جارہی ہے۔ آنے والے خطوط سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کتنے ہی غیر مسلم بھائیوں نے طلسماتی دنیا سے استفادہ کرنے کی غرض سے اردو زبان سیکھ لی ہے اور پھر طلسماتی دنیا کے طفیل میں وہ اسلام کی حقانیت جاننے کے لئے بھی بیتاب ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں تھا کہ مجھے اتنی سربلندی، سرخروئی اور سرفرازی عطا ہوتی لیکن میں اپنے رب کا شکر گزار ہوں کہ اس نے اس حقیر اور ناکارہ انسان کو اتنی عظمت اتنی سربلندی اتنی سرخروئی اور اتنی شہرت ومقبولیت عطا کی۔ میں محض ایک ذرہ تھا لیکن اس نے محض اپنے کرم وفضل سے مجھے آفتاب بنادیا اور پھر طلسماتی دنیا کے ذریعہ اس نے اس آفتاب کی روشنی کو گھر گھر تک پہنچادیا۔ بے شک میرا رب ہر چیز سے بڑا ہے اور اس کی قدرت اس دنیا میں کچھ بھی کرشمہ دکھا سکتی ہے۔

آپ کے پہلے خط کا جواب میں ''درود وسلام نمبر'' میں دے چکا ہوں لیکن

آپ کے اس خط سے جو میرے پیش نظر ہے اس درجہ متاثر ہوا ہوں کہ میں نے کسی تاخیر کے بغیر اس کا جواب دینے کی ٹھان لی۔ دراصل اس خط میں اس اسلام کی حقانیت آپ کی تحریر سے ظاہر ہورہی تھی جو میرا ذاتی مذہب ہے اور میرا یقین یہ ہے کہ اس دنیا میں جتنا پیارا، جتنا سچا اور جتنا انسان کو انسانیت سے روشناس کرنے والا مذہب دین اسلام ہے اتنا کوئی دوسرا مذہب نہیں ہے لیکن عالمی طاقتوں کی عالمی سازشوں کی وجہ سے اس دین کے بارے میں وقتی طور پر کچھ شبہات پیدا ہوگئے ہیں لیکن زیادہ دیر تک یہ شبہات باقی نہیں رہ سکیں گے اور جب سنجیدہ لوگ سنجیدگی کے ساتھ تحقیق کریں گے تو وہ آپ کی طرح دین اسلام کی حقانیت کو سمجھ لیں گے اور پھر مجبور ہوجائیں گے اسلام کو قبول کرنے پر۔

میں نے اس خط کو چھاپنے میں اس لئے عجلت کی کہ اس میں آپ کی اسلام قبول کرنے والی داستان بھی تحریر تھی۔ دوسروں کو سبق دینے کے لئے میں نے اس خط کو چھاپنا اور اس کا جواب دینا ضروری سمجھا اور یہ خیال کیا کہ اس طرح کے خط کو تاخیر سے چھاپنا زیادتی ہوگا۔ اور حق کی جستجو کرنے والوں کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔ سینکڑوں خطوط جواب طلب میرے پاس موجود ہیں لیکن میں آپ کے خط کو فوقیت دے رہا ہوں۔ لیجئے آپ کے خط کا جواب حاضر ہے۔

سب سے پہلے میں آپ کو یہ دعا دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور آپ کو استحکام عطا کرے۔ اور جو بھی صدمات وحوادث آپ کو اس راہ حق میں پیش آئیں ان پر صبر واستقامت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آپ نے اسلام قبول کرکے اسلام پر کوئی احسان نہیں کیا بلکہ آپ نے خود اپنی ذات کے ساتھ انصاف کیا ہے کیونکہ جو راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں وہ اپنے ہی نفس پر ظلم کررہے ہیں اور جنہوں نے صراط مستقیم کو اپنالیا ہے انہوں نے اپنے نفس پر احسان کیا ہے کیونکہ صراط مستقیم پر چلنے کے بعد انسان اللہ کی پناہ میں آجاتا ہے اور وہ ان سزاؤں سے خود کو بچالیتا ہے جو سزائیں گمراہی میں مبتلا ہونے کے بعد انسان کو بھگتنی پڑتی ہیں۔

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے اس دور بے راہ روی میں کسی لڑکی سے محبت بھی سچی کی اور اس سچی محبت کی جزا میں دین اسلام کی دولت آپ کو حاصل ہوگئی۔ بزرگوں نے سچ ہی فرمایا ہے کہ عشق مجازی انسان کو عشق حقیقی تک پہنچادیتا ہے اور اس کی آدمیت عبدیت میں بدل جاتی ہے۔

آپ کے خط کا طویل حصہ ایک سوال بھی ہے بجائے خود ایک جواب بھی۔ جو لوگ کفر وشرک کے اندھیروں میں بھٹک رہے ہیں اور حق کے متلاشی بھی ہیں ان کے لئے آپ کا خط ایک مشعل راہ ہے ایک چراغ ہے وہ لوگ اگر آپ کا یہ خط پڑھ لیں گے تو ان کو ایک روشنی ملے گی اور وہ اندھیروں سے اجالے کی طرف آجائیں گے۔ میں آپ کے ایک ایک حرف کی تائید کرتا ہوں اور یہ دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کی ایک ایک سطر کو اتنا مؤثر کردے کہ پڑھنے والے اس سے متاثر ہوکر حلقہ بگوش اسلام اور حلقہ بگوش اطاعت ہوجائیں اور دین اسلام کی روشنی نیز اطاعت خدا ورسول کے اجالے گھر گھر میں پھیل جائیں۔ اس دنیا کو سکون اسی وقت نصیب ہوگا جب اس دنیا کے پیدا کرنے والے کی کبریائی کو ہم دل سے تسلیم کرلیں اور ہم سب کے سر صرف اسی کی بارگاہ میں جھک جائیں۔ بے شک یہ دنیا اللہ نے پیدا کی ہے بے شک وہ خالق بھی ہے وہ مالک بھی ہے، وہ رزاق بھی ہے اور بے شک وہ وحدہٗ لاشریک بھی ہے۔ اور بے شک وہی اور صرف وہی معبود بننے کا حق دار بھی ہے۔ ہم سب کے دل بھی دماغ بھی اور سر بھی اسی کی چوکھٹ پر جھکنے چاہئیں، بے شک وہی مالک ہے وہی معبود ہے اور وہی مستعان ہے۔

مجھے آپ کے خط کے ایک ایک حرف سے اگرچہ اتفاق ہے۔ لیکن آپ نے جو جہاد اور دہشت گردی کا ذکر چھیڑا ہے اس پر بھی میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

بے شک دین اسلام میں جنگ کا تصور موجود ہے۔ اور دین اسلام کا ایک باب جہاد بھی ہے اسلامی تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب کفار ومشرکین نے مسلمانوں پر ظلم وستم کی انتہا کردی اور دین اسلام کی تبلیغ میں روڑے اٹکانے شروع کردیئے تب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کا فیصلہ کیا اور یہ فیصلہ بھی محض اپنی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کے حکم پر ہوا۔

آپ احادیث کی کتابوں میں غزوات اور جہاد کا باب پڑھ کر دیکھئے آپ کو اندازہ ہوجائے گا، جہاد کسے کہتے ہیں اور دہشت گردی کسے۔ اسلام گوریلا جنگ کا بھی قائل نہیں ہے وہ صرف سرحدوں پر کفار ومشرکین کے روبرو جنگ کرنے کا قائل ہے اور اسلام صرف ان ہی کفار ومشرکین سے برسرپیکار ہوتا ہے جو اس سے زور آزمائی کے لئے سرحدوں پر اکٹھے ہوتے ہوں وہ کفار ومشرکین جو اگرچہ اسلام سے دور ہیں لیکن ان کے ہاتھوں میں نیزے اور تلوار نہیں ہے اور جو لڑنے کا کوئی ارادہ بھی نہیں رکھتے ان کفار ومشرکین کے خلاف اسلام تبلیغ کے سوا اور کوئی اقدام نہیں کرتا۔ اسلام سرحدوں پر جنگ لڑتے ہوئے بھی اپنے کچھ اصول رکھتا ہے وہ دوران جہاد اپنے مجاہدوں کو اس بات کی تاکید کرتا ہے کہ عورتوں پر ہاتھ نہ اٹھایا جائے اگر بچے سامنے آجائیں تو اپنی تلواروں کو حرکت نہ دیں۔ اسی طرح بوڑھوں پر کوئی وار نہ کریں جو شرمندہ ہوجائے اسے نظر انداز کردیں۔ جو بھاگنے کی کوشش کرے اسے بھاگنے دیں اس کی پشت پر وار نہ کریں۔ جو دوران لڑائی ہتھیار پھینک دے اس کا ہتھیار تو سنبھال لیں لیکن اسے گرفتار کرلیں یا بھاگنے کا موقعہ دیں لیکن اس کی جان کی حفاظت کریں۔ اسلام کا اپنا یہ بھی ایک اصول تھا کہ دوران جہاد اگر کسی دشمن کو کسی مجاہد نے اس طرح قتل کیا ہو کہ زخم مقتول کے سینے پر ہو تو اس مجاہد کو شاباشی

دی جائے گی اور مقتول کا نصف سامان اس مجاہد کو دیا جائے گا اور نصف جہاد کی مزید تیاریوں کے لئے اسلامی بیت المال میں جمع کردیا جائے گا اور اگر زخم مقتول کی پشت پر ہو تو مجاہد کو کوئی شاباشی نہیں دی جائے گی اور مال غنیمت میں سے کوئی ایک کوڑی بھی اس کے حصے میں نہیں آئے گی۔ کیونکہ اس نے دشمن کو قتل تو کردیا لیکن دین اسلام کی اس نصیحت کو فراموش کردیا کہ کسی بھی دشمن کی پشت پر وار نہ کیا جائے۔ اور ایک نصیحت کو فراموش کردینے کی وجہ سے وہ مال غنیمت سے محروم رہتا ہے۔

آج جہاد کے نام پر جو کچھ بھی ہورہا ہے اس میں اسلامی جہاد کے تمام اصول پامال ہوگئے ہیں، اصلیت جہاد کے پرخچے اڑ گئے ہیں اور اسلام بدنام ہوکر رہ گیا ہے۔ دنیا کا نظریہ تو یہ ہے کہ جنگ میں سب کچھ جائز ہے لیکن اسلام کا نظریہ اس سے مختلف ہے۔ اسلام یہ کہتا ہے کہ جنگ بھی کچھ اصولوں کی پابند ہے جنگ میں بھی سب کچھ جائز نہیں ہے۔ چنانچہ دوران جنگ بھی اسلام کسی سیاست اور کسی فریب کی اجازت نہیں دیتا اور وہ کسی بڑے سے بڑے دشمن کو بھی دھوکے سے مارنے کا قائل نہیں ہے۔ آج کے دور میں جہاد کے نام پر جو کچھ بھی ہورہا ہے اس میں قصوروار پوری طرح محفوظ ہیں اور بے قصور ہزاروں کی تعداد میں مررہے ہیں۔ پھر یہ خودکش حملے جس میں انسان دوسروں کو مارنے کے ساتھ ساتھ خود بھی مرجاتا ہے بہت بڑا گناہ ہے۔ کیونکہ اس میں اقدام کرنے والا خودکشی کرتا ہے اور خودکشی اسلام میں حرام ہے پھر یہ خودکش حملے بھی ان علاقوں میں ہورہے ہیں جہاں قصوروار موجود نہیں ہیں۔ یہاں بھی جو خون ناحق بہہ رہا ہے وہ بھی بے قصوروں کا بہہ رہا ہے یہاں بھی نقصان ان عوام کا ہورہا ہے جو نہ اسلام کے دشمن ہیں نہ انسانیت کے۔ دوران نماز مسجد میں بم، مالیگاؤں کی مسجد میں بم، حیدرآباد کی مکہ مسجد میں بم۔ یہ کیسا جہاد ہے جس میں ایک ہی طبقہ نشانہ بن رہا ہے اور یہ کیسا اسلامی جہاد ہے جو مسجدوں میں نمازیوں کے چیتھڑے اڑا رہا ہے۔ وہ مسلمان کتنے سنگدل ہیں جو طیش میں آکر صرف مسلمانوں کو مار رہے ہیں جو حکومت کو وارننگ دینے کے لئے صرف مسجدوں پر حملے کررہے ہیں؟ کیا کوئی گیا گزرا اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے نابلد مسلمان بھی ایسی حرکت کرسکتا ہے کہ وہ مسجد میں نمازیوں کو بم سے اڑادے نہیں ہرگز نہیں۔ یہ تو صرف ایک سازش ہے جو مسلمانوں کے خلاف رچی گئی ہے، پردۂ زنگاری کے پیچھے تو معشوق کوئی اور ہے جو دنیا بھر میں مسلمانوں کو اور ان کے مذہب کو بدنام کرنے کی تحریک چلا رہا ہے اور ابھی تک وہ اپنی تحریک میں کامیاب ہے لیکن ایک دن ساری دنیا کے سامنے یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجائے گی کہ جہاد کے نام پر دہشت گردی کرنے والے لوگ مسلمان نہیں ہیں وہ کسی اور فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ برائے مہربانی آپ بھی اس دہشت گردی کو جہاد کا نام نہ دیں۔ یہ جہاد نہیں ہے یہ بیشک ایک دہشت گردی ہے اور یہ جہاد کو بدنام کرنے کے، اسلام کو رسوا کرنے کے لئے اور مسلمانوں کو نظروں سے گرانے کے لئے کی جارہی ہے اور اب تو حال یہ ہوگیا ہے کہ اگر کوئی چوہا بھی مرتا ہے تو اس کو بھی دہشت گردوں کا کارنامہ بتایا جارہا ہے اور اس کی ذمہ داری بھی القاعدہ کے سر پر ڈالی جارہی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ دہشت گردی کے نام پر سیاسی لوگ اپنا اپنا الو سیدھا کررہے ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ یہ دہشت گردی بنام جہاد کسی مسلم گروہ کی طرف سے شروع ہوئی ہو لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ابھی تک موجود ہے اور اب وہ مسجدوں میں بم رکھ کر اپنا وجود ثابت کررہا ہے، اگر ارباب قانون اور اس ملک پر حکومت کرنے والوں نے اس مسئلے کو سیاسی مسئلہ نہ بنایا ہوتا اور ان کے شک کی سوئی صرف مسلمانوں کی طرف نہ گھومتی تو قصوروار پکڑے جاتے اور دہشت گردی ختم ہوجاتی۔ لیکن آج صورت حال تو یہ ہے کہ دہشت گردی ختم کرنے کے نام پر پورا عراق اجاڑ دیا گیا، دہشت گردی ختم کرنے ہی کے نام پر ایران نشانہ پر ہے اور پاکستان کی بھی خیر نہیں ہے اور دہشت گردی کو زندہ رکھنے کے لئے ہندوستان میں بھی بم پھاڑنے کی کارروائیاں ہورہی ہیں اور مسلمانوں کو مجرم گردانا جارہا ہے ذرا بھی اگر غور وفکر سے کام لیں تو بات سمجھ میں آجاتی ہے کہ اس دہشت گردی کے پروگراموں میں ہاتھ کسی کا بھی ہو لیکن اس کا اصل محرک امریکہ یا اسرائیل ہے۔ یہ کام نہ ہندوؤں کا ہے نہ مسلمان کا۔ اس دنیا میں اس وقت دو ہی قومیں ایسی ہیں جن کے بنیادی عقائد میں یہ بات شامل ہے کہ جیو اور جینے دو اور ان دو قوموں میں ایک قوم مسلمان ہے اور ایک ہندو۔ اور اگر ان قوموں کے کچھ افراد اپنے عقیدے سے اِدھر اُدھر ہوگئے ہیں تو وہ سازش ہے یہودیت یا عیسائیت کی۔ ورنہ یہ دونوں قومیں قتل وغارت گری کی قائل نہیں ہیں موجودہ دہشت گردی میں تو یہ ہورہا ہے کہ مسجد میں بم پھٹ رہے ہیں، مسلمانوں کے چیتھڑے بکھر رہے ہیں، مسلمانوں ہی کو گرفتار کیا جارہا ہے اور مسلمانوں ہی کو سزا دی جارہی ہے۔ کچھ مسلمان تو بم کا نشانہ بن جاتے ہیں، کچھ مسلمان جیلوں میں ٹھونس دیئے جاتے ہیں اور کچھ مسلمانوں کو دوران دہشت گردی پولیس اپنی گولیوں کا نشانہ بنالیتی ہے۔ اس حرکت ہی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ دہشت گردی جس میں ایک ہی طبقہ کا نام آرہا ہے، یہودیوں کی پلاننگ ہے جو اسرائیل اور امریکہ کی معرفت ساری دنیا میں تقسیم ہوئی ہے۔

ہمارے ملک کی سرکاریں بھی جانتی ہیں کہ اصل مجرم کون ہے لیکن چونکہ انگریزوں کے عطا کردہ لڑاؤ اور حکومت کرو کے فارمولے پر انہیں عمل کرنا ہے تو وہ بھی اصل مجرم تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے صرف مسلمانوں کو قصوروار گردان کر ہندوؤں کو خوش رکھتے ہیں اور اس طرح ہندو اور مسلمانوں کا ایک طرح کا اختلاف برقرار رکھا جاتا ہے جو ان انگریزوں کی دین ہے جن کو اس ملک سے گیٹ آؤٹ کرنے کے لئے مسلمانوں نے بھی ہندوؤں کی طرح اپنا خون بہایا

تھا۔ خیر چھوڑیں یہ تو دل کا ایک درد ہے اور دل کے اس درد کو کون سمجھے گا اور جو سمجھ لے گا وہ بھی خاموش ہی رہے گا کیونکہ خاموشی ہی میں اس کی سیاست اور اس کی سیٹ محفوظ رہے گی۔

آیئے اب آپ کے ان سوالوں کا جواب دے دیں جو آپ نے اپنے خط کے آخر میں کیئے ہیں۔ ہر سوال کا جواب نمبروار دیا جارہا ہے۔ آپ اپنے سوالوں سے ان جوابوں کو ملالیں تا کہ بات سمجھنے میں آپ کو دشواری نہ ہو۔

ہم نے بعد نماز فجر "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کی تاکید اس لئے کی ہے تا کہ آپ کا تمام دن سلامتی سے کٹے۔ حق تعالیٰ کے صفاتی ناموں میں ایک نام "یاسلام" بھی ہے اور یہ نام اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ اسماء حسنیٰ کے مؤکلین بھی ہیں اور ان سب کا بادشاہ "یاسلام" کا مؤکل ہے۔ اس اسم الٰہی کے ورد سے آپ کو دو فائدے ہوں گے۔ آپ اللہ کی پناہ میں آجائیں گے اور یاسلام کا مؤکل غائبانہ آپ کی مدد کرے گا۔ اس دنیا میں سب سے اہم چیز عافیت اور سلامتی ہے۔ ساری دنیا کی نعمتیں انسان کی جھولی میں آجائیں اور وہ عافیت وسلامتی سے محروم ہو تو وہ اپنی زندگی چین سے بسر نہیں کرسکے گا اس لئے ہر انسان کو سب سے پہلے سلامتی کی دعا کرنی چاہئے۔ اسلام نے مسلمانوں کو اس بات کی تلقین کی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو انہیں کچھ دیں یا نہ دیں۔ لیکن سلامتی کی دعا ضرور دیں چنانچہ دنیا بھر کے مسلمان جب بھی ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں "السلام علیکم" تم پر سلامتی ہو اور جواب دینے والا مسلمان بھی یہی کہتا ہے "وعلیکم السلام" اور سلامتی تم پر بھی ہو۔ یہ دعا بھی یہ ثابت کرتی ہے کہ سب سے قیمتی تحفہ جو دوران ملاقات دو مسلمانوں میں تقسیم ہوتی ہے وہ "تحفہ سلامتی" ہے۔ اسی بنا پر ہم نے آپ سے عرض کیا تھا کہ آپ کی صبح اس حال میں شروع ہو کہ آپ اپنے رب کا وہ نام پکاریں جس کے معانی ہیں سلامتی دینے والا۔ آپ جب اس نام کا ورد کریں گے تو آپ اللہ کی پناہ میں آجائیں گے اور اللہ کی طرف سے آپ کو سلامتی کی دولت عطا ہوجائے گی اور آپ ناگہانی حادثوں سے محفوظ رہیں گے۔

ظہر کی نماز میں ہم نے آپ کو بتایا تھا کہ آپ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵ مرتبہ پڑھیں اس وظیفے کے معانی یہ ہیں۔ کافی ہے ہمارے لئے اللہ اور وہی بہترین کارساز ہے۔ ایک جہاد کے موقعہ پر جب کفار ومشرکین کا گروہ مسلمانوں کی تعداد سے کہیں زیادہ بڑا اور کہیں زیادہ طاقت ور تھا اور مسلمان اس گروہ کی طاقت وتعداد سے متاثر بھی ہورہے تھے اس موقعہ پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک پر یہ وظیفہ جاری تھا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے یہ فرمایا تھا کہ اس وظیفے کو پڑھنے کے بعد میرا دل چاہتا ہے کہ میں پہاڑوں سے ٹکرا جاؤں۔ یہ سن کر اصحاب رسولؐ میں ایک طرح کی خود اعتمادی پیدا ہوئی اور خود اعتمادی کے بعد وہ اپنے خدا پر اتنا بھروسہ کرنے لگے جتنا بھروسہ کرنا چاہئے۔ اور اس کے بعد جنگ کا رخ ان کی طرف ہوگیا کیونکہ جو خدا پر بھروسہ کرتا ہے خدا اسے شرمندہ نہیں ہونے دیتا۔

ہم نے یہ وظیفہ آپ کو اس لئے بتایا تھا تا کہ اس وظیفے کا ورد کرتے ہوئے اتنے مضبوط ہوجائیں کہ آپ کو پیش آنے والے حادثوں اور طوفانوں کا کوئی ڈر نہ رہے اور جب ایسا ہوگا تب اللہ کی مدد اور اللہ کی نصرت آپ کے سر پر سایہ فگن ہوجائے گی اور آپ کو اپنے دامن رحمت میں ڈھانپ لے گی۔

مغرب کی نماز کے بعد ہم نے آپ کو "یامغنی" تین سو مرتبہ پڑھنے کی تاکید کی تھی۔ یہ وظیفہ مال ودولت کے حصول کے لئے تھا، آپ جب اس وظیفے کی پابندی رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے آپ کو مال ودولت عطا کریں گے۔ بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ "یامغنی" روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنا چاہئے لیکن ہم نے آپ کو صرف تین سو مرتبہ پڑھنے کے لئے کہا تھا تا کہ آپ کو کوئی مشکل نہ ہو اور پھر رفتہ رفتہ آپ اس کی تعداد بڑھا سکتے ہیں۔

آپ کے دو نام ہیں۔ ایک رانا نوید الحسن دوسرا محمد ہارون۔ پہلے نام کا مفرد عدد ۲ ہے اور دوسرے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ ان دونوں عددوں میں اگرچہ کوئی ٹکراؤ تو نہیں ہے لیکن ان دونوں کی خصوصیات ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ دو دو نام رکھنے میں یہی پریشانی ہوتی ہے، دونوں طرح کی خصوصیات انسان کے اندر پیدا ہوجاتی ہیں کبھی کوئی نام شخصیت پر اثر انداز ہوتا ہے اور کبھی کوئی۔ اور اس طرح انسان کی شخصیت دو ناموں کے درمیان الجھ کر رہ جاتی ہے۔ ماہرین اعداد کا مشورہ یہ ہے کہ ایک انسان کا ایک ہی نام بہتر ہے۔ کیونکہ ایک نام کی اثر انگیزی انسان کی شخصیت میں استحکام رکھتی ہے جب کہ دو دو نام انسان کے اندر کچھ خصوصیت بھی پیدا کرتے ہیں اور دو دو نام اپنے اپنے منفی اثرات کی وجہ سے انسان کو زبردست قسم کے نشیب وفراز سے بھی دوچار کرتے ہیں۔ ان دونوں ناموں میں سے آپ کو جو نام زیادہ پسند ہو اس کو باقی رکھیں اور دوسرے کو نظر انداز کردیں۔

سورۂ الم نشرح کے عمل میں جو حافظہ میں قوت پیدا کرنے کے لئے کیا جاتا ہے اس میں طلوع آفتاب سے پہلے یا بعد کی کوئی قید نہیں ہے البتہ یہ عمل اس وقت اثر انداز ہوگا جب خالی پیٹ اس کو کریں۔ یعنی سات مرتبہ پڑھ کر اور ایک گلاس پانی پر دم کرکے نہار منہ پئیں اگر سورج نکلنے کے بعد تک بھی کچھ نہ کھایا پیا ہو تو سورج نکلنے کے بعد بھی یہ عمل کیا جاسکتا ہے۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ نماز باجماعت پڑھیں اور اگر توفیق ہوجائے تو طلوع آفتاب تک وظائف اور تلاوت قرآن میں مصروف رہیں، سورج طلوع ہونے کے ۲۰ منٹ بعد نماز اشراق ادا کرکے پھر مذکورہ سورۂ الم نشرح والا عمل کریں۔ انشاء اللہ قوت

حافظہ میں اضافہ ہوگا۔ صرف ایک مہینہ پڑھ کر مایوس نہ ہوں۔ چند ماہ تک پڑھیں انشاء اللہ کامیابی ضرور ملے گی۔ صرف پڑھنے سے بھی کامیابی مل جائے گی اور اگر پانی پر دم کرکے پئیں گے تو کامیابی یقیناً ملے گی۔

بے شک حالت ناپاکی میں قرآن پاک کی تلاوت جائز نہیں ہے لیکن ہم نے جو عمل بتایا تھا وہ نماز فجر کے بعد ہی کا تھا جب کوئی مسلمان نماز فجر ادا کرلے گا تو وہ ناپاک کہاں ہوگا، کھانا پینا اگر نماز فجر کے بعد ہی ہو تو بہتر ہے۔ وظیفہ کوئی سا بھی ہو اس کے شروع و آخر میں درود شریف تو پڑھنا ہی چاہئے۔ اگر درود شریف نہیں پڑھا جائے گا تو عمل کے اندر خیر و برکت پیدا نہیں ہوگی۔

آپ نے اپنے کچھ معمولات نقل کئے ہیں وہ سب ٹھیک ہیں آپ ان کو جاری رکھ سکتے ہیں لیکن "علی" کو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ورد بتایا ہے اور اس کی تعداد ۱۱۰ مرتبہ لکھی ہے بے شک اسماء حسنیٰ میں ایک اسم مبارک "یا علی" بھی ہے اور یہ بھی حق تعالیٰ ہی کا نام ہے۔ اس کے اعداد ۱۱۰ ہی ہوتے ہیں اس کو معمولات میں رکھنا بھی بزرگوں کی سنت رہی ہے لیکن اس نام کو اس طرح پڑھنا یا حضرت علی کرم اللہ وجہہ درست نہیں ہے۔ غالباً آپ کو یہ شبہ ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کا نام ہے حالانکہ یہ نام حضرت علی کا نہیں بلکہ حق تعالیٰ کا نام ہے اور اسماء حسنیٰ میں شامل ہے۔ اسی لئے عبدالعلی نام رکھنا جائز ہے کیونکہ عبدالعلی کا مطلب اللہ کا بندہ ہی ہوتا ہے نہ کہ علی کا۔

ہم آپ کی فرمائش کے مطابق آپ کا خط آپ کے قبولیت اسلام سے پہلے والے نام کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو دین اسلام کی راہوں میں مزید استحکام عطا کرے آپ اس دولت کی قدر کرتے رہیں جو آپ کو حق تعالیٰ شانہٗ کی طرف سے حاصل ہوئی ہے کیونکہ ہدایت کی دولت ان کی مرضی اور ان کے حکم کے بغیر کسی کو نہیں ملتی۔ قرآن حکیم میں محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمایا گیا ہے کہ تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے البتہ اللہ جسے چاہے ہدایت عطا کرتا ہے۔ اس دنیا میں جس کسی کو بھی یہ دولت ہدایت نصیب ہوتی ہے وہ رب کریم کا فضل خاص ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ طلب کا بھی ایک مقام ہے اور جدوجہد کی بھی ایک حقیقت ہے، اقدامات بھی اپنے اندر ایک مفہوم رکھتے ہیں لیکن ہدایت صرف طلب، صرف جدوجہد اور صرف اقدامات سے نہیں ملتی۔ یہ اللہ کے فضل و کرم ہی سے ملتی ہے کیونکہ یہ بھی ایک مسلم حقیقت ہے کہ طلب بھی، جدوجہد بھی اور اقدامات بھی ان ہی کی عطا کردہ توفیق کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ بقول شاعر

یہ طلب بھی ان ہی کے کرم کا صدقہ ہے
یہ قدم اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ عمر بھر اس خداوند قدوس کے شکر گزار رہیں جس نے آپ کو اچھی طلب کی توفیق بخشی اور آپ کو دولت دین اور سرمایہ اسلام سے سرفراز کیا۔

شکیل انجم اور مولانا مرغوب الرحمن

سوال از: ڈاکٹر نعمان دانش ——— دیوبند

چند روز پہلے ایک کتابچہ پڑھنے کو ملا۔ جو آپ کے خلاف تھا۔ اس کتابچے میں آپ کی ذات پر کیچڑ اچھالی گئی تھی مختلف لوگوں کے خیالات کو اس کتابچے میں جمع کیا گیا تھا جس کا انداز تحریر یہ بتاتا تھا کہ جیسے یہ لوگ خار کھائے بیٹھے ہیں اور آپ سے بغض و حسد رکھتے ہیں۔ اس کتابچے میں تعویذ گنڈوں کی مخالفت کے ساتھ ساتھ آپ کی ذات کو خاص طور پر نشانہ بنایا گیا ہے۔ اس کتابچے کی کچھ باتیں قابل غور ہو سکتی ہیں لیکن اس کتابچے کی زیادہ تر مشمولات من گھڑت اور ہوائی لگتی ہیں اور ان سے تہمت اور الزام تراشی کی بو سی آتی ہے۔

آپ سے واقف کوئی بھی شخص جسے چند دن بھی آپ کے ساتھ رہنے کا اتفاق ہوا ہو وہ اس کتابچے کے مندرجات کا یقین نہیں کر سکتا۔ کم سے کم میں، جس کا بچپن آپ کے ساتھ گزرا اور فارسی خانہ کے زمانہ سے لے کر تادم تحریر میرے پینتیس اڑتیس سال آپ کے ساتھ گزرے۔ ایک طویل عرصے تک میں آپ کا ہم نشیں رہا۔ میں نے آپکے کردار میں کسی بھی طرح کا جھول اور بد معاملگی نہیں دیکھی۔ دیوبند کے باشندوں میں سے ایسے کئی ساتھی ابھی زندہ ہیں جو ہمارے ہم سبق رہے وہ بھی آپ کے کیرکٹر پر انگلی نہیں اٹھا سکتے۔ لیکن اس کتابچے میں ایک ایسی بات بھی بیان کی گئی ہے کہ اگر اس بات کو سمندر میں ڈال دو تو سمندر کڑوا ہو جائے۔ یہ بات کذب و افترا اور تہمت و الزام کے قبیل سے لگتی ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بیان کرنے والا جھوٹ بولنے میں ماہر ہے۔

قاسمی بیت المال کے بارے میں اس کتابچے میں جو لکھا گیا ہے وہ بھی محض الزام ہے۔ دیوبند کے عوام جانتے ہیں کہ قاسمی بیت المال کے کھاتہ داروں کی امانتیں کس شان کے ساتھ واپس کی گئی تھیں۔ یہ کہنا کہ کسی کا پیسہ واپس نہیں کیا گیا کوری الزام تراشی ہے۔ شاید کتابچے کے مرتب کو کچھ خبر نہیں ہے اس نے دشمنی کے نشے میں غرق ہو کر جو کچھ بھی سنا اسے سامان غنیمت سمجھا اور اس کو چھاپ دیا۔ نہ اس کو شرم دنیا کی پرواہ کی نہ خوف آخرت کی۔ ایک خیر خواہ کی حیثیت سے میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کتابچے کو پڑھیں اور اس کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں تاکہ جن لوگوں تک یہ کتابچہ پہنچ جائے ان کو حقیقت سے آگاہی ہو اور وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہونے پائیں۔

یہ تو یقین ہے کہ آپ سے وابستہ لوگ اس کتابچے کو الزامات کا پلندہ سمجھ

کرنظر انداز کردیں گے کیونکہ اس کتابچے کی ایک ایک سطر یہ ثابت کرتی ہے یہ کتابچہ ازراہ دشمنی محض آپ کو بدنام کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ کسی بھی مخلص کے معتقدین و متبعین اس طرح کے کتابچوں کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ رہے حاسدین اور بدخواہ قسم کے لوگ تو ان کے لئے یہ کتابچہ بے شک ایک مٹھائی کی گولی ثابت ہوگا اور وہ بہت دنوں تک اس کو چوستے رہیں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اپنے قارئین کی تسلی اور ہم جیسے دوستوں کی تسکین کے لئے اس کتابچہ کا جواب ضرور دیں گے اور ان الزامات کی قلعی کھولیں گے جو آپ پر لگائے گئے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ یہ کام دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے کرایا ہے پہلے وہ آپ کو مقدمات کی دھمکیاں دے رہے تھے اور اب اس نے یہ گھٹیا راستہ اختیار کیا ہے۔ مجھے تو ایسا نہیں لگتا، آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟ کیا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ اس درجہ گر سکتی ہے۔؟

جواب

ڈاکٹر صاحب! میں اس بات کا قائل ہوں کہ عزت وذلت کی کنجیاں رب العالمین کے ہاتھوں میں ہیں وتعز من تشاءُ وتُذِلُّ من تشآء۔ رب العالمین اگر کسی شخص کو ذلیل وخوار کرنے کا ارادہ فرمالیں تو ساری دنیا کے انسان بھی اس شخص کو عزت نہیں دے سکتے اور اگر رب العالمین کسی شخص کو عزت دینے کا فیصلہ کرلیں تو جہاں بھر کے لوگ مل کر اس کو ذلیل نہیں کرسکتے۔ ہمارا رب دانا ہے وہ ایک ایک چیز کا علم رکھتا ہے وہ دلوں میں چھپے ہوئے خیالات سے بھی واقف ہے کون کس کے خلاف کیا کررہا ہے اور کیوں کررہا ہے رب کو ہر ایک بات کا علم ہے۔ اور رب کی پکڑ بھی سخت ہے کوئی بھی بات عرض کرنے سے پہلے میں یہ عرض کرتا ہوں جو برائیاں میری طرف منسوب کی گئی ہیں اگر وہ سچ ہوں تو اللہ مجھے سزا دے اور اگر وہ جھوٹ اور منجملہ الزام ہوں تو رب العالمین کہنے والے سے نمٹنے میں اپنا یہ معاملہ جس میں میرے افکارات اور میرے کردار پر کیچڑ اچھالی گئی ہے اس خدائے وحدہٗ لاشریک کے سپرد کرتا ہوں جس کی پکڑ سے کوئی بچ کر نہیں جاسکتا وہ جب پکڑنے پر آتا ہے تو آخرت کی سزائیں تو اپنی جگہ ہیں وہ دنیا میں بھی انسان کو کسی قابل نہیں چھوڑتا اور گھروں کی راحتیں اور برکتیں اڑا دیتا ہے۔ قرآن کہتا ہے وَاللّٰہُ عَزِیزٌ ذُو انْتِقَام۔ بیشک اللہ زبردست ہے اور صحیح طریقے سے بدلہ لینے والا ہے۔ میں اس سے بھی آگے بڑھ کر یہ کہتا ہوں کہ نگینہ کے تعلق سے جو الزام مجھ پر لگایا گیا ہے اگر وہ سچ ہے تو دمِ آخر اللہ کی لعنت مجھ پر ہو اور اگر وہ غلط ہے تو کہنے والے اور پروپیگنڈہ کرنے والے پر تادم آخر اللہ کی لعنت نازل ہو۔ اور انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا یہ لعنت خداوندی یا تو مجھ پر برسے گی یا اس انسان پر برسے گی جس نے مجھ پر جھوٹی تہمت اچھالی ہے۔

ڈاکٹر صاحب! میری زندگی کی سوانح عمری تو میری پیدائش سے شروع ہوکر تادم حال عنقریب چھپنے والی ہے۔ میں اس سوانح عمری کے حق میں نہیں تھا لیکن میرے ایک دوست نے مجھ سے پوچھے بغیر اس کو لکھنا شروع کردیا اور مجھے اس وقت بتایا جب وہ سو صفحے لکھ چکے تھے۔ انہوں نے چند باتیں مجھ سے پوچھیں تب مجھے اندازہ ہوا کہ یہ میری زندگی پر کچھ لکھ رہے ہیں میں نے ان سے کہا کہ یہ مناسب نہیں ہے کیونکہ میری زندگی تو کھلی کتاب کی طرح ہے پھر کیا فائدہ ہے خواہ مخواہ صفحات سیاہ کرنے سے۔ لیکن جب انہوں نے بتایا کہ وہ کافی مواد حوالہ قرطاس کرچکے ہیں تو میں خاموش ہوگیا۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کتاب کب منظر عام پر آئے گی لیکن جب بھی آئے گی ان لوگوں کیلئے سبق آموز بنے گی جو اپنی زندگی میں واقعتاً کچھ سیکھنا چاہتے ہیں اور ایسی زندگی گزارنا چاہتے ہیں جس کا زیادہ تر حصہ دوسروں کے لئے ہو مجھے اس پر فخر ہے کہ میرے رب نے مجھے خدمت خلق کی توفیق دی اور آج اسی کی بخشی ہوئی توفیق سے میں اس کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہوں اور الحمدللہ کامیاب ہوں۔ میری کامیابی کی ادنیٰ سی دلیل یہ ہے کہ اس عالم کے کونے کونے سے اللہ کے دکھی بندے میرے گھر تک پہنچتے ہیں اور موجودہ وقت میں چالیس روپے کی فیس لے کر میں ان کا انتہائی خلوص سے علاج کرتا ہوں۔ یہ چالیس روپے ہر مریض سے اس وقت لئے جاتے ہیں اس سے پہلے یہ فیس بالکل نہیں تھی پھر پانچ روپے سے اس کی شروعات ہوئی اور پندرہ سالوں میں بڑھتے بڑھتے یہ چالیس روپے تک پہنچی۔ یہ پیسہ بھی میں اپنے ملازمین کی تنخواہوں پر صرف کرتا ہوں یا پھر دفتر اور مرکز کی ضروریات پر لگاتا ہوں۔ بیرون دیوبند میں جب کسی جگہ روحانی کیمپ قائم ہوتا ہے تو وہاں کسی جگہ سو روپے کسی جگہ اس سے کچھ زائد بھی لئے جاتے ہیں اگر اتنی رقم لے کر علاج کرنا ڈکیتی یا اللہ کے بندوں پر ظلم وستم ہے تو بے شک ہم ڈاکو بھی ہیں اور ظالم بھی اور اگر یہ مختصر ہدیہ جو محض واجبی ہے جب کہ یہ بھی دینے والے کی خوشی پر ہے اگر کوئی شخص اتنی بھی استطاعت نہیں رکھتا تو اس کا علاج مفت بھی کیا جاتا ہے۔ اگر دائرہ لوٹ مار میں نہیں آتا الزام لگانے والوں کو سوچنا چاہئے کہ اندھی دشمنی کا مظاہرہ کرنے کے لئے وہ کتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں اور محض الزام تراشی کررہے ہیں جو ایک بڑا گناہ ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ جو لوگ توحید وسنت کے دلدادہ بنے ہوئے ہیں اور کفر وشرک کے معاملے میں اتنے حساس ہوچکے ہیں کہ اللہ کے کلام میں بھی اب انہیں شرک نظر آرہا ہے انہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ کسی پر تہمت اچھالنا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ہے اور اس کی بخشش بھی نہیں ہے۔

آپ نے جس کتابچے کا ذکر کیا ہے، آپ کی توجہ دلانے کے بعد وہ کتابچہ میں نے بھی منگا کر پڑھا۔ اس کتابچے کا انداز بیان خود یہ بتاتا ہے کہ یہ کتابچہ ذاتی دشمنی پرخاش اور ذاتی عداوت کی بنیاد پر لکھا گیا ہے۔ یہ ذاتی پرخاش اور ذاتی عداوت کیوں ہے اس کی وضاحت کرنے سے پہلے میں آپ سے یہ عرض کرونگا کہ یہ کتابچہ جو شکیل انجم کا مرتب کردہ ہے محض جھوٹ اور الزام تراشی پر مشتمل

ہے۔اس کتابچے کا سب سے پہلا جھوٹ یہ ہے۔ شکیل انجم لکھتے ہیں۔

"ہمارا اس کتاب کو مرتب کرنے کا مقصد کسی خاص شخصیت کی کردار کشی یا کسی سے نفرت یا بدلہ لینے کا جذبہ کارفرما نہیں ہے بلکہ ہم اس موضوع پر سلسلہ وار اس قسم کے پاکھنڈیوں اور بدمعاش عاملوں کے بارے میں سچائیاں لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہیں گے جو تعویذ گنڈے اور عملیات کا کاروبار کر کے اسلام کو بدنام کرنے کا کام کر رہے ہیں۔"

کتنا بڑا جھوٹ ہے، جو انتہائی بے شرمی کے ساتھ بولا گیا ہے۔ اس کتابچے کی اصل وجہ ذاتی دشمنی ہی ہے۔ دہلی میں ہماری عملیات کی کتابیں از راہ چوری سے چھاپی جارہی تھیں جب ہم نے اس پر احتجاج کیا اور نئی کتابوں کے مقدمات میں اس کا اظہار کیا کہ دہلی کا کوئی ناشر از راہ مکروفریب ادارہ روحانی دنیا دہلی کے نام سے ہماری کتابیں ہماری اجازت کے بغیر از راہ چوری چھاپ رہا ہے۔ آپ ہماری کتابوں کے مقدمات پڑھ لیں اس میں کہیں بھی شکیل انجم کا نام نہیں ہے لیکن ان مقدمات کو پڑھ کر پوری دہلی کے ناشروں میں صرف شکیل انجم ہی وہ انسان ہیں جن کے دل میں یہ بات آئی کہ ہم نے قلم ان کے خلاف اٹھایا ہے۔ چنانچہ انہوں نے جھٹ سے ایک کتابچہ لکھنے کی دھمکی اخبار کے ایک اشتہار کی شکل میں دی۔ کیا اس پر چور کی داڑھی میں تنکا والی مثال صادق نہیں آتی۔؟

شکیل انجم کا دعویٰ یہ ہے کہ یہ کتابیں وہ نہیں چھاپ رہے ہیں کوئی اور چھاپ رہا ہے تو ہماری کتابوں کے وہ مقدمات پڑھ کر جن میں ہم نے نام لئے بغیر یہ لکھا تھا کہ دہلی کے کچھ چور ناشر ہماری کتابیں ادارہ روحانی دنیا دہلی کے نام سے گھٹیا کاغذ پر گھٹیا طباعت کے ساتھ ملک بھر میں پھیلا رہے ہیں تو کوئی اور آپے سے باہر کیوں نہیں ہوا۔ صرف شکیل انجم ہی کیوں طیش میں آ گئے۔ ان کا اشتہار اخبار میں آنے کے بعد، دو طرح کے لوگ بیدار ہو گئے ایک دہلی کے وہ لوگ جو شکیل انجم اور ان کے والد انور علی دہلوی سے خفا تھے۔ اور ایک وہ لوگ جو ہم سے ناراض تھے اور ہمارے مخالف تھے۔ چنانچہ یہ دونوں ہی طرح کے لوگ حرکت میں آ گئے۔ جو لوگ شکیل انجم اور ان کے والد کے مخالف تھے انہوں نے اشتہار پڑھ کر ہمیں خطوط روانہ کئے جن میں ایک خط کا جواب ہم دے چکے ہیں اور دو خط ہمارے پاس ابھی محفوظ ہیں لیکن ان کا جواب دینے کا فی الحال ہمارا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض حضرات نے ہم سے یہ کہا ہے کہ انور علی دہلوی کیا ہیں اور کیا نہیں ہیں یہ الگ بات ہے جب وہ ان کاموں میں ملوث نہیں ہیں جن کاموں سے آپ کو دکھ ہے تو آپ ان کے بارے میں کچھ نہ لکھیں وہ ویسے بھی صاحب فراش ہیں۔ ہم نے ان کے بارے میں کچھ بھی لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے اور جو کچھ بھی لکھا اس پر بھی ہم شرمندہ ہیں

اور دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین انور علی دہلوی کو صحت کاملہ عطا کرے اور جب بھی وہ داعی اجل کو لبیک کہیں ان کا خاتمہ ایمان پر ہو۔ (آمین)

وہ لوگ جو ہمارے مخالف اور معاند تھے وہ اشتہار پڑھ کر خوش ہو گئے اور انہوں نے بھی موقعہ غنیمت سمجھا اور انہوں نے کسی تاخیر کے بغیر شکیل انجم سے رابطہ قائم کیا۔ ہمارے علم میں یہ بات آ چکی تھی کہ اگست کے مہینے میں دارالعلوم دیوبند کے بجٹ سے ۴ہزار روپے کی پہلی قسط ہمارے خلاف پروپیگنڈے کے لئے دی گئی ہے اور یہ بحکم مولانا مرغوب الرحمٰن ہوا ہے۔ دراصل مولانا مرغوب الرحمٰن نے مختلف قاسمی حضرات سے یہ درخواست کی تھی کہ وہ ہمارے خلاف کچھ لکھیں لیکن کوئی تیار نہیں ہوا۔ بالآخر مولانا مرغوب الرحمٰن شکیل انجم کی گود میں جا کر بیٹھ گئے۔ اگست ہی میں اندر کی رپورٹ دینے والوں نے یہ رپورٹ دیدی تھی کہ مقدمہ کے نام پر رقم نکالی گئی ہے لیکن دراصل یہ کسی لٹریچر کے لئے رقم نکلی ہے جو طلسماتی دنیا کے ایڈیٹر کے خلاف چھپنے جارہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ کا یہ شبہ کہ یہ تہذیب سے گرے ہوئے کام دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ تو نہیں کرارہی ہے حق بجانب ہے۔ آپ ہی کی طرح ملک بھر سے آئے خطوں میں یہ لکھا گیا ہے کہ کتابچہ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کا کارنامہ ہے انہیں ایسے آدمی کی تلاش تھی جو منہ بھر کے الزامات لگا سکے اور جیسے ہی انہوں نے اخبار میں شکیل انجم کا اشتہار پڑھا ان کی عید آ گئی اور انہوں نے دشمن کے دشمن کو اپنا دوست سمجھتے ہوئے دہلی تک ایک چھلانگ لگا دی اور شکیل انجم کی آغوش میں پہنچ گئے۔ سچ تو یہ ہے کہ جو لوگ اللہ کو سجدہ نہیں کرتے وہ کسی کو بھی سجدہ کر سکتے ہیں اور جو اللہ سے نہیں ڈرتے وہ کسی کی بھی آغوش میں بیٹھ سکتے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ ساری دنیا کو چکمہ دے رہی ہے اس نے غلط انداز سے دارالعلوم حاصل کر کے اس کو محض اپنی جاگیر بنا رکھا ہے۔ دولت بے تحاشہ برس رہی ہے اور اس بے تحاشہ دولت نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے ہوش و حواس خراب کر دیئے ہیں وہ کسی کے اعتراضات کسی کے دکھ، کسی کے کرب کا کیا خیال کریں گے ان کے پاس دولت ہے اور دولت سے شکیل انجم جیسے لوگوں کو خرید کر وہ مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن یہ دنیا تو عارضی ہے ایک دن اس دنیا سے سبھی کو رخصت ہونا ہے اور اپنے کئے دھرے کا حساب چکانا ہے۔ ہم نے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ کے کیرکٹر و کردار کو کبھی نہیں اچھالا ہم نے جو کچھ لکھا ہے وہ اصولی اور نظریاتی مسائل ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے ۸۵ فی صد ملازمین کی تائید ہمیں حاصل ہے لیکن دارالعلوم دیوبند اس طرح کے لٹریچر کو تیار کرا کر جس میں محض کسی کو بدنام کرنے کی مہم چھیڑی ہے اس طرح خوش اور مگن ہے جیسے وہ خود دودھ کی دھلی ہوئی ہو۔

شکیل انجم صاحب کی عیاری دیکھئے، انہوں نے ماہ مبارک میں راشٹریہ سہارا میں اپنے دو اشتہار چھپوائے تھے، ایک اشتہار میں وہ ہمیں دھوکہ باز لکھتے

ہیں اور دوسرے اشتہار میں وہ ہمیں شہرۂ آفاق عامل لکھتے ہیں۔

اوراس طرح کی حرکت وہی کرسکتا ہے جو مادرزاد بے شرم ہو۔ وہ ایک طرف ہماری کتابیں فروخت کرنے کے لئے ہمیں شہرۂ آفاق عامل بتارہے ہیں اور دوسری طرف ہم سے اپنی پرخاش نکالنے کے لئے ہمیں ڈاکو اور دھوکہ باز بتارہے ہیں۔ کیا یہ بے حیائی اور گھٹیا پن نہیں ہے۔؟ جب شکیل انجم ہمیں برا سمجھتے ہیں تو پھر اپنی پیٹ پوجا کے لئے وہ ہماری کتابیں کیوں فروخت کررہے ہیں۔ اگران کے سینے میں ضمیر نام کی کوئی چیز ہوتی تو پھر وہ ایسی ذلیل حرکت نہ کرتے۔ ہمیں شہرۂ آفاق عامل سمجھ کر ہماری کتابیں چھاپتے تو ہمیں دھوکہ باز نہ باور کراتے اور اگران کے نزدیک ہم برے تھے تو پھر ان کے لئے ہماری کتابیں چھاپ کر فروخت قطعاً ناجائز تھا۔ ہم شکیل انجم سے یہ پوچھتے ہیں کہ اپنے باپ کے خلاف دو لفظ سن کر وہ اس طرح بکھر گئے جیسے وہ فی الحقیقت اپنے باپ کی عزت کرتے ہیں۔ حالانکہ اگران کو اپنے باپ کی ناموس وعزت کا خیال ہوتا تو وہ ایسی حرکتوں سے باز آجاتے جن کی وجہ سے لامحالہ ماں باپ بھی بدنام ہوتے ہیں۔ اگر شکیل انجم یہ چاہتے ہیں کہ دوسروں کی آہیں اور کراہیں ان کے ماں باپ تک نہ پہنچیں تو انہیں نازیبا حرکتوں سے باز آجانا چاہئے۔ اوراس بارے میں اپنے ان والد ہی سے مشورہ کرلینا چاہئے جوان دنوں صاحب فراش ہیں۔

اس کتابچے کا دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ۔

شکیل لکھتے ہیں۔

اس کاروبار کے ذمہ دار جہاں ایک عالم دین ہیں وہیں وہ دوسری طرف منصب امامت جیسے عہدے پر بھی رہ چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! یہ جھوٹ ہے اور یہ عدم معلومات کی بنا پر بولا گیا ہے۔ میں اپنی زندگی میں اب تک کسی مسجد میں امام کی حیثیت سے کہیں نہیں رہا۔ یہ تو اکثر ہوتا ہے کہ ملک کے مختلف شہروں میں مختلف مساجد میں لوگ مجھے نماز پڑھانے کے لئے کھڑا کردیتے ہیں لیکن باقاعدہ ایک ہفتے کے لئے بھی میں کسی مسجد کا امام منتخب نہیں ہوا۔

اس کتابچے کا تیسرا جھوٹ یہ ہے کہ شکیل انجم یوں فرماتے ہیں کہ میں نے یہ کتابچہ کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہیں لکھا ہے بلکہ اس لئے لکھا ہے کہ انہوں نے ہمیں یہ دیکھا کہ ہم غیرشرعی کاموں میں مصروف ہیں اور وہ غیرشرعی کام تعویذ گنڈے ہیں۔ یہ جھوٹ بھی دیکھئے کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جو دن کی روشنی میں بولا جارہا ہے۔ یہ کتابچہ محض ہمیں بلیک میل کرنے کے لئے لکھا گیا ہے اگراس کتابچے کا مقصد محض تعویذ گنڈوں کی یا عاملین کی مخالفت کرنا ہوتا تو اس کی شروعات دیوبند کا نام لے کر اور صرف ہم پر الزام تراشی سے کیوں ہوتی۔ تعویذ گنڈے کیا دہلی میں نہیں ہوتے؟ کیا عاملین دہلی میں نہیں ہیں۔ شکیل انجم صرف دیوبند کے پیچھے کیوں پڑے ہوئے ہیں اور دیوبند میں بھی پانچ سو زائد عاملین یہ کام کررہے ہیں لیکن ان کی الزام تراشیاں صرف ہم تک محدود ہیں کسی اور عامل کا نام لے کر کیوں تالی نہیں بجائی۔ اگر شکیل تعویذ گنڈوں کو اتنا برا سمجھتے ہیں تو پھر اب تک وہ تعویذ گنڈوں کی کتابیں کیوں فروخت کرتے رہے ہیں؟ اگر وہ واقعتاً مرد اور مرد کی اولاد ہیں تو انہیں دہلی کے ان ناشروں کے خلاف کم سے کم دو سطریں تو لکھنی چاہئیں جو عملیات کی کتابیں چھاپ کر جن میں چین کا جادو، بنگال کا جادو جیسی غیرشرعی کتابیں بھی موجود ہیں۔ لیکن وہ ایسا نہیں کریں گے کیونکہ ہر شخص حسن الہاشمی نہیں ہے اگر وہ کسی دوسرے ناشر کے خلاف قلم اٹھائیںگے تو وہ ان کی بتیسی توڑ کر ان کے ہاتھ میں اسی وقت تھمادے گا۔ حسن الہاشمی کی دشمنی میں تعویذ گنڈوں کے کام کو غیرشرعی بتا کر عاملوں کے خلاف اودھم مچانا یہ ثابت کرتا ہے کہ شکیل انجم اپنی عقل سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں اور وہ یہ بھول گئے ہیں کہ آج بھی ان کے گھر کا چولہا عملیات کی کتابیں فروخت کرکے ہی جل رہا ہے اور وہ آج بھی ان ہی کتابوں کی خیرات پر پل رہے ہیں۔

اس کتابچے کا چوتھا جھوٹ یہ ہے۔ شکیل انجم لکھتے ہیں۔

"میرے پاس حسن الہاشمی کا رمضان المبارک کے آخری عشرے میں رات گیارہ بجے فون آیا کہ بیٹا کتاب کی اشاعت ملتوی کردو اور بازاری طریقے سے میری بولی لگانی شروع کردو۔ میں نے کہا محترم آپ میرے بزرگ ہیں اور میرے والد دہلی میں ۱۷ سال سے ایم ایل اے رہ چکے ہیں جس شخص نے عمری کو صرف خداوند کریم کے بندوں کی خدمت کے لئے وقف کردیا ہو اور ہم جیسی اولاد کی صرف حلال رزق سے پرورش کی ہو اس کی اولاد حرام کی دولت پر لعنت بھیجتی ہے۔ میں نے کہا کتاب مکمل ہے اور عید کے بعد آئے گی۔ میرا یہ جواب سن کر انہوں نے بازاری لوگوں کے طرز پر بدکلامی شروع کردی اور مجھے دھمکی دی کہ اب میں تجھے بتاؤں گا۔"

یہ بھی بالکل سفید جھوٹ ہے۔ تادم تحریر میں نے نہ شکیل انجم کو دیکھا ہے نہ شکیل انجم سے فون پر کبھی بات کی ہے۔ رمضان کے آخری عشرے میں میں لکھنؤ میں تھا اور وہاں میں اتنا مصروف تھا کہ اپنے گھر فون کرنے کی بھی مجھے مہلت نہیں تھی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بات محض ہوائی ہے اس میں ذرہ برابر بھی سچائی موجود نہیں ہے۔ اور شکیل انجم کو کیسے خبر ہے کہ فون پر میں بات کررہا ہوں جب انہوں نے آج تک میری آواز ہی نہیں سنی تو انہوں نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ فون پر ان سے حسن الہاشمی باتیں کررہا ہے۔ اگر فون کے بارے میں یہ سچ بول بھی رہے ہیں تب بھی انہیں اتنی سمجھ تو ہونی چاہئے کہ کسی وقت یہ مجھے فون

اگا کر پوچھتے کہ میں نے ان سے الٹی سیدھی باتیں کیوں کیں۔ ہوسکتا ہے میرے کسی دشمن نے انہیں فون میرے نام سے کردیا ہوتا کہ ان کی میری دشمنی بڑھے یا ممکن ہے کہ میرے کسی چاہنے والے نے ان سے کوئی غصہ والی بات فون پر کرلی ہو اور یہ سمجھ رہے ہوں کہ فون میں کررہا ہوں۔ میرا سارا حلقہ جانتا ہے کہ بدکلامی کرنا میرا مزاج نہیں ہے اور فون پر اول فول بکنا میری فطرت میں نہیں ہے۔ میں جس وقت یہ سطور لکھ رہا ہوں اس وقت تک نہ میں شکیل کی شکل سے روشناس ہوں نہ ان کی آواز سے۔

اور یہ بھی جھوٹ ہی ہے کہ شکیل انجم حرام کے رزق سے بچتے ہیں جو رزق دوسروں کو دکھ پہنچا کر حاصل ہوتا ہے وہ بھی حرام ہی کا ہوتا ہے۔ دوسروں کی کتابیں چھاپ کر اپنی روزی فراہم کرنا اور اسے حلال کی سمجھنا محض خام خیالی ہے۔؟ اگر آپ کے والد نے آپ کی پرورش رزق حلال سے کی ہے تو آپ غلط کاموں میں کیوں مشغول ہیں؟ کیا رزق حلال انسان کو غلط کاموں پر اکساتا ہے؟ اس کتابچے کا پانچواں جھوٹ، شکیل انجم لکھتے ہیں۔

"تقریباً دوڈھائی سال پہلے دیوبند کے ایک شخص جنہوں نے اپنا تعارف مجیب الرحمٰن قاسمی کے طور پر کرایا، میرے پاس تشریف لائے اور کچھ کتابیں دکھائیں اس وقت تک میں حسن الہاشمی سے واقف نہیں تھا انہوں نے کہا آپ کا ادارہ ہندوستان کے ناشرین کی کتب سپلائی کرنے میں کافی مشہور و معروف ہے اسی شہرت کو سن کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ بھی میری مطبوعات فروخت کرنے کیلئے لے لیں۔ میں نے دوسیٹ جس کا بل میرے پاس موجود ہے وہ لے لیں اور اپنی فہرست میں شامل کردیں۔"

شکیل انجم جھوٹ بولنے میں بہت ماہر ہیں اور اتنی مہارت اس جھوٹ کے فن میں اسی وقت ممکن ہے جب اردگرد آس پاس کے سب لوگ صبح سے شام تک جھوٹ بولتے ہوں۔ اس طرح کے جھوٹوں کا سہارا لے کر وہ پڑھنے والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے میں کامیاب بھی ہوسکتے ہیں لیکن پھر بھی فلاح کو نہیں پہنچ سکتے اس طرح کے جھوٹ بولنے والوں کو ہم نے ہمیشہ خیر و برکت سے محروم ہی دیکھا ہے۔ کاش وہ ایک جھوٹ چھپانے کے لئے سو جھوٹ نہ بولتے۔ اور سیدھا راستہ اختیار کرلیتے اسی میں ان کی بھلائی تھی۔ ان کا یہ کہنا کہ مجیب الرحمٰن قاسمی نام کا کوئی شخص ان کے پاس آیا اور اس نے ہماری کتابوں کے دوسیٹ پیش کئے قطعاً مبنی بر کذب ہے۔ مجیب الرحمٰن قاسمی کا نام لے کر جو یقیناً ایک فرضی نام ہے شکیل انجم نے دارالعلوم دیوبند کے فارغین پر تہمت اچھالی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے فاضلین اس طرح چوریوں سے کتابیں چھاپنے کے عادی نہیں ہیں۔ اگر اس بات میں کچھ سچائی ہوتی تو شکیل انجم مجیب الرحمٰن قاسمی کے نام کے ساتھ ساتھ ناشر کا نام بھی بتاتے کہ آیا اس کتب خانہ کا نام کیا تھا جس کی کتابیں مجیب الرحمٰن قاسمی فروخت کرنے کے لئے ان کے پاس آئے حیرت

کی بات یہ ہے کہ پھر شکیل انجم اس بات کی بھی وضاحت نہیں کرتے کہ انہوں نے دوسیٹ کے بعد پھر ان سے رابطہ کس پتے پر کیا۔ انہوں نے یہ سوچ کر کہ کہیں کوئی ذی شعور آدمی ان سے یہ سوال نہ کرلے کہ اس نے کس کتب خانہ کی مطبوعہ یہ کتابیں خریدی تھیں خود اس بات کی وضاحت کردی کہ میرے اسٹاک میں یہ کتابیں موجود نہیں ہیں جو کتب خانہ دوسروں کی کتابیں اپنی فہرست میں شامل کررہا ہے اس کو یہ خبر ہی نہیں ہے کہ یہ کتابیں کس ناشر کی چھاپی ہوئی ہیں۔ شکیل انجم مجیب الرحمٰن قاسمی سے ایک بار بھی یہ پوچھنے کی زحمت گوارا نہیں کرتے کہ یہ حسن الہاشمی کون ہیں اور تم ان کی کتابوں کا سودا کرنے کے لئے کیوں آئے ہو، کچھ دنوں کے بعد شکیل انجم یہ بھی کہہ دیں گے کہ اب وہ بل بھی ان کے پاس سے کھوگیا ہے۔ کیا یہ باتیں، من گھڑت نہیں ہیں۔؟

ڈاکٹر صاحب! شکیل انجم کا چھٹا جھوٹ ملاحظہ کیجئے، فرماتے ہیں۔

"دوسرے اداروں نے بھی ان سے کتابیں خرید کر سپلائی کیں نہ جانے دوسال کا عرصہ گزرنے کے بعد حسن الہاشمی کو کیسے خیال آیا کہ انہوں نے اپنی تازہ مطبوعات میں بغیر نام لئے میرے والد اور مجھے کافی کوسا پیٹا، اب کون انسان ہوگا جو بغیر جرم کئے سزا بھگتے۔"

اس عبارت میں جھوٹ یہ ہے کہ دہلی کے دوسرے اداروں نے بھی یہ کتابیں فروخت کیں۔ یعنی جو مجیب الرحمٰن قاسمی کی چھاپی ہوئی تھیں۔ یہ بات صدفی صد جھوٹ پر مشتمل ہے۔ دہلی کے کتب خانوں نے اگر راقم الحروف کی کتابیں فروخت کی ہیں تو وہی کتابیں فروخت کی ہیں جو از راہ چوری ادارہ روحانی دنیا دہلی نے چھاپی تھیں۔

شکیل انجم اپنے گناہ کو ہلکا کرنے کے لئے دہلی کے تمام تاجران کتب پر صریح الزام لگارہے ہیں۔ طرح طرح کے جھوٹ اور طرح طرح کی الزام تراشیوں کے باوجود بھی ان کی خوش نصیبی یہ ہے کہ ان کی پرورش رزق حلال سے ہوئی ہے اور ان کے والد نے ایم ایل اے ہونے کے باوجود کوئی لقمۂ حرام اپنے بچوں کے حلق میں نہ ڈالا۔ ہم اس کا یقین بھی کرلیتے اگر شکیل انجم کی یہ حرکات ہم نے اپنی آنکھوں سے نہ دیکھی ہوتیں۔ ہم پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ جیسا پھل ہوگا ویسا ہی درخت ہوگا۔ انگور کی بیل پر کبھی نمکولی نہیں آسکتی اور کٹاروں کے درخت پر کبھی سیب نہیں لٹک سکتے۔ اس دور کا انسان بھی یہ چاہتا ہے کہ لوگ اس کے بڑوں کی عزت کریں جب کہ اس کے اپنے احوال یہ چغلی کھاتے ہیں کہ اس کے بڑے معیاری نہیں تھے۔ اگر شکیل انجم یہ چاہتے ہیں کہ آنے والے کل میں لوگ ان کو مجرم اور ان کے والدین کو مشکوک نہ سمجھیں تو انہیں غلط طریقوں سے توبہ کرنی چاہئے۔

شکیل انجم نے مذکورہ عبارت میں ایک جھوٹ یہ بھی بولا ہے کہ ہم نے اس کا نام لئے بغیر ان کو اور ان کے والد کو سا پیٹا۔ ڈاکٹر صاحب! لیجئے میں وہ پوری عبارت نقل کئے دیتا ہوں جو میں نے اپنی کتابوں کے نئے ایڈیشن میں اپنے قارئین کو آگاہ کرنے کے لئے لکھی تھی وہ عبارت یہ ہے۔

"دہلی میں ایک ناشر دیوبند کی کتابیں چوری سے چھاپ رہا ہے یہ ایک ایسے باپ کا بیٹا ہے جس نے سیاسی طور پر دہلی میں ناکام زندگی گزاری ہے اب ان کا بیٹا ان کی عزت میں چار چاند لگا رہا ہے۔ اس شخص نے دیوبند کے کئی کتب خانوں کی کتابیں گھٹیا کاغذ پر چھاپ کر زیادہ کمیشن پر کتب خانوں کو فروخت کیں۔ زیادہ کمیشن ملنے کی وجہ سے بعض کتب خانوں نے اس کی کتابیں بیچنے میں اپنا فائدہ سمجھا۔ حالانکہ ان میں گھٹیا کاغذ کا استعمال کیا گیا تھا نیز ان کتابوں کے سرورق بھی بوگس تھے۔ ان کتابوں میں اغلاط بھی از راہ جہالت بھری ہوئی تھیں لیکن فروخت کرنے والوں نے صرف اپنا فائدہ سمجھا اور زیادہ کمیشن کی وجہ سے چوری سے چھپی ہوئی کتابوں کو خریدا اور خریداروں کو بھیڑا۔

تمام قارئین سے گزارش ہے کہ وہ "مکتبہ روحانی دنیا دیوبند" کی کتابیں خریدتے وقت یہ دیکھ لیں کہ وہ دہلی کی چھپی ہوئی تو نہیں ہیں۔ اگر وہ دہلی کی چھپی ہوئی ہیں تو اس میں گھٹیا کاغذ لگا ہوا ہوگا، جس کی عمر کم ہوتی ہے اور جو بہت جلد پھٹ جاتا ہے اور اس میں علمی اور فکری غلطیاں بھی ہوتی ہیں جو ناشر کے جاہل ہونے کی وجہ سے موجود ہوتی ہیں اور ان کو صحیح کرنے کی اہلیت ناشر میں نہیں ہوتی۔ روحانی کتابوں سے فائدہ اسی وقت ممکن ہے جب وہ چوری کی نہ ہوں اور چوری سے نہ چھاپی گئی ہوں، چوری کے مصلے پر جب نماز روحانیت سے محروم ہوتی ہے تو چوری کی کتابوں سے علم اور روحانیت کیسے حاصل ہو سکتی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب اور تمام قارئین غور کر لیں اس پوری عبارت میں کونسا جملہ ایسا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہم نے شکیل انجم اور اس کے والد کو کوسا ہے شکیل انجم نے از خود اس بات کا اعتراف بھی کیا ہے کہ ہم نے ان کا اور ان کے باپ کا نام نہیں لیا۔ پھر شکیل انجم نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ ہمارا اشارہ ان کے اور ان کے والد کی طرف ہے۔ ہمارا یہ جملہ کہ یہ ناشر جو چوری سے ہماری کتابیں چھاپ رہے ہیں ایک ایسے باپ کا بیٹا ہے جس نے سیاسی طور پر دہلی میں ناکام زندگی گزاری ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ دہلی میں بھانت بھانت کے نیتا رہتے ہیں اور ان میں اکثریت کے کارنامے انتہائی شرمناک ہیں۔ بقول شاعر

ایک سے بڑھ کر ایک مداری دلی میں

اس عبارت سے اور اس جملے سے شکیل انجم نے یقین کے ساتھ یہ کیوں سمجھ لیا تھا کہ ہم نے ان کو اور ان کے باپ کو مجرم گردانا ہے۔؟ ہماری عبارت کو بار بار پڑھ کر دیکھ لیجئے نہ اس میں گالیاں ہیں نہ اس میں کوسنا کاٹنا ہے نہ اس میں شکیل اور ان کے والد کا ذکر ہے۔ ہم نے صرف ایک احتجاج کیا تھا اسی ناشر کے خلاف جو چوری سے ہماری کتابیں چھاپ کر اپنے گھر کا چولہا جلا رہا تھا۔ یہ احتجاج نہ شرعاً غلط تھا نہ قانوناً اور نہ اخلاقاً۔ اس احتجاج کو گالیوں اور کوسنوں کا نام دے کر ہمارے خلاف الزام تراشی کرنا نہ صرف گناہ ہے بلکہ اعلیٰ درجہ کی بے حیائی بھی ہے۔

آیئے ڈاکٹر صاحب! اب میں خود ہی شکیل انجم کے جھوٹ سے پردہ ہٹا دوں خواہ مخواہ کیوں اپنا اور آپ کا وقت ضائع کروں اور میں شکیل انجم کو یہ بھی بتا دوں کہ میں دو ڈھائی سال تک خاموش کیوں رہا۔

بات یہ ہے کہ مجھے ایک دن یہ خبر ملی کہ کسی ناشر نے میری کتاب علم الاعداد دہلی میں چھاپ لی ہے۔ اور اطلاع دینے والے نے مجھے ناشر کا نام بھی بتایا۔ فرید بک ڈپو، یہ ایک بہت بڑا ادارہ ہے۔ یہ ادارہ ایک معمولی سے بائنڈر نے شروع کیا تھا اور اس نے ابتدا میں کلینڈر چھاپنے شروع کئے تھے اللہ نے اس پر اپنا فضل فرمایا اور ادارہ دیکھتے ہی دیکھتے ایک بڑا ناشر بن گیا۔ جب میں نے سنا کہ میری کتاب اس ادارہ نے چھاپی ہے تو میں نے اپنے نمائندے کو اس ادارہ میں بھیجا اور شکایت کی۔ اس وقت فرید بک ڈپو کے مالک فرید صاحب دنیا میں موجود تھے لیکن میرے نمائندے کی ملاقات ناصر میاں سے ہوئی جو فرید صاحب کے غالباً بڑے بیٹے ہیں۔ انہوں نے میرے نمائندے کو بتایا کہ یہ کتاب ہم نے نہیں چھاپی ہے بلکہ یہ کتاب تو شکیل انجم چھاپ رہا ہے اور آپ ایسا کریں کہ ہم سے اپنی کتابوں کا معاملہ کر لیں تو ہم اس سے خود نمٹ لیں گے۔ نمائندے نے آ کر مجھ سے یہ تفصیل بیان کی۔ تو میں نے فلورا ہوٹل کے مالک عالی جناب زبیر صاحب سے درخواست کی کہ وہ انور علی صاحب کے بیٹے شکیل انجم کو بلا کر سمجھائیں۔ چنانچہ انہوں نے شکیل انجم کو بلایا۔ اس وقت شکیل انجم کی ٹانگ ٹوٹی ہوئی تھی یہ کسی طرح رکشے میں بیٹھ کر بہ مشکل تمام زبیر صاحب تک پہنچے انہوں نے شکیل کو سمجھایا کہ ایسا نہ کرو۔ کیوں کسی کی کتاب چھاپ کر اسے دکھ دیتے ہو اور تھوڑے سے فائدے کی خاطر دوسرے کا نقصان کرتے ہو۔ شکیل انجم نے ان کے سامنے اس بات کا اعتراف کیا کہ کتابیں میں نے چھاپی ہیں اور چھ سو کی تعداد میں چھاپی ہیں اور میں ان کتابوں کو جو اس وقت موجود ہیں آپ کے پاس پہنچا دوں گا۔ آپ میرے سر پر ہاتھ رکھ دیں۔ انہوں نے شکیل انجم کی بات مان لی اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ شام کو انہوں نے مجھے فون پر بتایا کہ شکیل انجم

نے توبہ آسانی کتابیں چھاپنے کا اعتراف بھی کرلیا اور کتابیں لانے کا وعدہ بھی کرلیا۔ آپ مطمئن رہیں۔ میں نے فون ہی پر یہ بات کچھ اور کتب خانوں والوں کو بتائی اور کہا کہ شکیل کے بارے میں اب تک غلط اطلاعات مجھے مل رہی تھیں لیکن وہ تو اچھے انسان ہیں نہ جانے کس طرح انہوں نے کتابیں چھاپ لی ہیں لیکن اب انہوں نے ہماری کتابیں لوٹانے کا وعدہ کرلیا ہے۔ مجھے کتب خانہ والوں نے بتایا کہ آپ کی صرف یہ خوش فہمی ہے۔ شکیل بہت مکار آدمی ہے اس کی کسی بات کا کوئی بھروسہ نہیں اور پھر ایسا ہی ہوا بے چارے زبیر صاحب انتظار ہی کرتے رہ گئے شکیل انجم کو وعدہ پورا کرنے کی توفیق نہ ہوسکی۔

ڈاکٹر صاحب یہ ہیں وہ شکیل انجم جو سراسر یہ جھوٹ بول رہے ہیں کہ کتابیں میں نے نہیں چھاپیں۔ زبیر صاحب ابھی الحمدللہ حیات ہیں فلورا ہوٹل جامع مسجد میں جاکر کبھی بھی ان سے دریافت کرلیں وہ میری بات کی تصدیق کریں گے۔ اس واقعہ کے بعد میں نے دوسال تک خاموشی اختیار کئے رکھی کہ شاید کتابوں کا ایڈیشن ختم ہونے کے بعد شکیل انجم کو اس بات کی توفیق ہوجائے کہ وہ آئندہ ہماری کتابیں نہ چھاپے لیکن انہیں توفیق نہ ہوسکی کیونکہ ان کے باپ نے ان کی پرورش رزق حلال سے کی تھی اس لئے انہیں نہ شرم آسکی اور نہ وہ کسی کو دکھ دینے سے باز آئے۔

اس کے بعد شکیل انجم لکھتے ہیں کہ۔

"اگر میں نے فرضی ادارہ قائم کرنے کا گناہ کیا ہے تو شاید وہ بھول گئے کہ انہوں نے تو اپنے نام اور اپنی ذات بدل کر اپنے والدین کی روح کو ٹھیس پہنچائی۔"

شکیل انجم کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں ان کی طرح نہیں ہوں۔ کہ دہلوی کہہ کر اپنی ذات کو چھپالوں لفظ دہلوی سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ انسان کس ذات سے تعلق رکھتا ہے۔ میں اپنی ذات چھپانے کی غلطی کیوں کرتا جب کہ میرا نسب اعلیٰ ترین نسب ہے اور میرا سلسلہ نسب حضرت ابوبکر صدیقؓ سے جا کر ملتا ہے۔ چنانچہ میں ہوش میں آنے کے بعد سے تادم تحریر خود کو حسن احمد صدیقی لکھتا ہوں اور ہر طلسماتی دنیا میں پرنٹر پبلشر کی حیثیت سے حسن احمد صدیقی میرا نام چھپتا ہے رہی یہ بات کہ میں نے خود کو حسن الہاشمی کیوں لکھنا شروع کیا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں یہ چاہتا تھا کہ میرے نام کے ساتھ میرے والد کا نام وابستہ رہے۔ اور میرا نام میرے والد کی پہچان بنے۔ اس خیال کے بعد میں نے خود کو حسن الہاشمی لکھنا شروع کیا۔ میرے والد کا نام "ہاشم" تھا۔ ان کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے میں نے لفظ ہاشمی کو اپنے نام کا ایک حصہ بنالیا اور ایسا کرنے سے میرے والدین کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔ بار بار میرے خوابوں میں آتے رہے اور ان کی روحانی توجہ کا طفیل ہے کہ آج چہاردانگ عالم میں میرا نام پھیلا ہوا ہے۔ اس دنیا میں لوگ اپنے باپ کے نام سے پہچانے جاتے ہیں اللہ نے مجھے توفیق دی کہ آج میرے باپ کا نام میرے نام سے پہچانا جاتا ہے۔ جب کہ میرے والد اپنے وقت کے بہت بڑے بزرگ تھے وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ سے بیعت تھے اور انہوں نے اپنی وفات سے سات یوم قبل اپنے دوستوں کو یہ بتادیا تھا کہ اب میں اس دنیا سے رخصت ہونے والا ہوں کیونکہ میرے شیخ حضرت مدنیؒ نے خواب میں آکر کہا ہے کہ ہاشم میاں اب ہمارے پاس آجاؤ۔ چنانچہ اس خواب کے سات دن کے بعد ان کی وفات ہوگئی وہ خود بہت بڑے عامل تھے اور ان کی خدمات کو آج تک میرٹھ میں یاد کیا جاتا ہے میں تو ان کے پیروں کی دھول بھی نہیں ہوں، ان کا تقویٰ ان کی پرہیزگاری ان کا تدین بے مثال تھا لیکن جتنے وہ باکمال تھے اتنی انہیں شہرت حاصل نہ تھی میں نے ان کے نام کو اپنے نام کا جزو بنا کر دنیا میں ان کا نام پھیلا دیا اگر اس کو ذات بدلنا کہتے ہیں تو میں قصوروار ہوں۔ ورنہ جو مجھ پر الزام لگا رہا ہے وہ خود ناسمجھ ہے اور اندھی دشمنی کی وجہ سے وہ اس طرح کی باتیں کررہا ہے۔

اس کتابچے کا ساتواں جھوٹ یہ ہے۔ شکیل انجم لکھتے ہیں کہ۔

"میں کسی جرم کی بنا پر نگینہ کی جامع مسجد سے نکالا گیا ہوں، انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ میں جامع مسجد نگینہ میں امام کے عہدے پر فائز تھا۔

ڈاکٹر صاحب یہ بھی محض ایک جھوٹ اور ایک الزام تراشی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں کبھی کسی جگہ کسی مسجد کا امام نہیں رہا۔ کبھی کبھی مختلف شہروں میں نماز پڑھانے کا اتفاق اس وقت ہوجاتا ہے جب لوگ اصرار کرکے مصلے پر کھڑا کردیتے ہیں لیکن باقاعدہ امام کی حیثیت سے میں کسی مسجد میں کبھی مقرر نہیں ہوا۔ نگینہ ضلع بجنور میں میں مدرسہ قاسمیہ میں صدر مدرس کی حیثیت سے کام کرتا تھا ہدایہ اور جلالین پڑھانا میرے فرائض میں تھا۔ حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کی وفات کے بعد جب میں نے مدرسہ قاسمیہ میں اپنا استعفیٰ دیا تو اس وقت کے منتظم ڈپٹی محسن صاحبؒ نے میرا استعفیٰ منظور نہیں کیا اور میرا استعفیٰ چھ ماہ تک منظور نہیں ہوا۔ اس زمانہ میں دیوبند میں مولانا گل صاحبؒ حیات تھے انہوں نے بھی ڈپٹی محسن صاحبؒ کے کہنے پر مجھ پر دباؤ بنایا کہ آپ واپس نگینہ چلے جائیں اور مدرسہ کی ذمہ داریاں سنبھال لیں لیکن میں نے عذر پیش کیا تحدیث نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ ڈپٹی محسن صاحبؒ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ ہمیں آج تک آپ جیسا صدر مدرس نہیں ملا اور ہمیں افسوس ہے کہ آپ ہمارا مدرسہ چھوڑ رہے ہو۔ شکیل انجم نے وہ باتیں جو میری طرف منسوب کی ہیں یا تو محض اپنے ذہن سے اختراع کی ہیں یا پھر وہ سنی سنائی باتوں پر ایمان لاکر الزام تراشی کررہے ہیں۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ کسی انسان پر تہمت لگاتے ہوئے نہ انہیں اللہ کا ڈر ہے اور نہ احتساب آخرت کی فکر۔ اس پر بھی ان کا زعم اس بات پر ہے کہ ان کے والد نے ان کی پرورش رزق حلال سے کی ہے کیا رزق حلال اس طرح کے افراد تیار کرتا ہے۔؟

اس کتابچے کا آٹھواں جھوٹ۔ شکیل انجم نے دانش عامری پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ دہلی کے کسی بازار میں رات کو کسی کوٹھے پر پکڑے گئے اور موٹی رقم دے کر انہوں نے اپنی جان بچائی۔ شکیل نے یہ بھی کہا کہ ہے دانش عامری اکثر راتیں ان کوٹھوں پر گزارتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب! یہ بات مجھ سے متعلق نہیں تھی۔ میں اسے کسی درجہ میں سچ بھی سمجھ لیتا کہ ممکن ہے جوانی کے جوش میں آ کر وقتی طور پر بھٹک گئے ہوں لیکن میں اس لئے یقین نہیں کر سکتا کہ دانش نے کبھی کوئی رات دہلی میں گزاری ہی نہیں۔ مجھے ان سے خود یہ شکایت ہے کہ تم صبح کو دہلی جاتے ہو اور عشاء کے وقت تک واپس دیوبند آجاتے ہو، کام نہ ہونے پر پھر اگلے دن دہلی روانہ ہوتے ہو۔ میں دانش میاں سے کہا کرتا تھا اور اب بھی کہتا ہوں کہ تم رات کو وہیں ٹھہر جایا کرو اور کام پورا کر کے دیوبند آیا کرو۔ لیکن انہوں نے آج تک میری بات نہیں مانی۔ اب میں یہ کیسے مان لوں کہ دانش میاں کی راتیں کوٹھوں پر گزرتی ہیں۔ اور وہ رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ انور علی دہلوی کے رزق حلال نے شکیل انجم کو بہت زیادہ حساس بنا دیا ہے اور اسی وجہ سے وہ بے حسی کی باتیں کرتے ہیں اور کبھی کبھی یہ گمان بھی ہوتا ہے کہ ان کے دماغ میں بھی باتیں گھسی ہوئی کیوں ہیں کہیں وہ باتیں سچ تو نہیں ہیں جو ان کے بارے میں دہلی کے لوگوں نے ہمیں بتائی ہیں۔ انسان جیسا خود ہوتا ہے ایسا ہی ساری دنیا کو سمجھتا ہے اور فحش باتیں وہی کرتا ہے جو خود فحش باتوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ تمام قارئین غور فرمالیں کہ بات چوری سے کتابیں چھاپنے کی چل رہی ہے اس بات کو ٹالنے کے لئے شکیل انجم اپنے خاندانی پٹارے میں سے کیسے کیسے کرتب نکال رہے ہیں۔ اسی پر بس نہیں وہ یہ دھمکی بھی دیتے ہیں کہ اگر لڑائی تہذیب کے دائرہ میں نہ رہی تو......... ذرا سوچیں کیا یہی تہذیب ہے کسی پر تہمت لگانا کیا تہذیب دنیا کا کوئی حصہ ہے۔؟

محترم شکیل انجم گالیوں سے ڈرانے والے تہمتوں کی دھمکی دینے والے اچھے لوگ نہیں ہوتے۔ اور یہ لوگ رزق حلال سے تیار نہیں ہوتے۔ تہذیب سے تم پہلے ہی کتابچے میں گر چکے ہو تم دوسرے کو تہذیب کے دائرے میں رہنے کی تلقین کیوں کرتے ہو۔ اپنے سارے کپڑے اتار کر کسی سے یہ کہنا کہ میں ننگا پن برداشت نہیں کروں گا پاگل پن نہیں تو پھر کیا ہے۔؟

شکیل انجم لکھتے ہیں۔

''حسن الہاشمی صاحب یہ بھول گئے کہ ہندوستان میں ایسا کوئی بھی ناشر نہیں جو ایک دوسرے کی کتابیں نہ چھاپ رہا ہو۔ جمعیۃ علماء ہند کے دینی تعلیم کے رسالے، مفتی عتیق الرحمن عثمانی مرحوم کے مکتبہ برہان دہلی کی مصباح اللغات، قصص القرآن، مفتی کفایت اللہ کے تعلیم الاسلام اور جماعت اسلامی کے مرکز اسلامی پبلشر کی کتابوں کے جعلی ایڈیشن چھپ رہے ہیں شاید اس طرف آپ کی نظر نہیں گئی۔''

ڈاکٹر صاحب! حیرت کی بات ہے یہ باتیں اس کی زبان سے نکل رہی ہیں جس کی پرورش رزق حلال سے ہوئی ہے کیا رزق حلال کھانے والوں کی سوچ و فکر یہ ہوتی ہے۔؟ کیا رزق حلال کے نتائج یہ برآمد ہوتے ہیں۔؟ اور اگر یہی برآمد ہوتے ہیں تو پھر رزق حرام اور رزق حلال میں فرق کیا ہے۔؟

میں شکیل انجم صاحب سے یہ عرض کرتا ہوں کہ اس دنیا میں کوئی ملک اور کسی ملک کا کوئی شہر ایسا نہیں ہے جہاں لوٹ مار اور غارت گری کے واقعات روزمرہ پیش نہ آتے ہوں تو کیا ان واقعات کی وجہ سے کسی بھی شخص کا لوٹ مار کرنا اور کسی کو قتل کرنا جائز ہو سکتا ہے۔؟ کوئی شخص اگر مسجد میں سے جوتے چراتے ہوئے پکڑا جائے اور وہ پولیس کو یہ دلیل دینے لگے کہ جی جوتا چرائی کی یہ رسم تو ہر مسجد میں ہو رہی ہے آپ مجھے کیوں پکڑ رہے ہیں تو کیا اس شخص کی یہ دلیل قابل قبول ہوگی۔؟ بے شک بے شمار ناشروں نے خوف خدا اور شرم دنیا کو بالائے طاق رکھ کر جمعیۃ العلماء ہند کی کتابیں بھی چھاپیں اور جماعت اسلامی کا لٹریچر بھی چھاپا۔ اور بے شمار ناشرین آج بھی اپنی آخرت سے بے پرواہ ہو کر محض تھوڑے سے نفع کی خاطر دوسروں کی کتابیں کھلے عام چھاپ رہے ہیں ان کے اس اخلاقی جرم کو دلیل بنا کر کسی بھی شخص کا دوسروں کی کتابیں چھاپ لینا قطعاً جائز نہیں ہے۔ دوسروں کے گناہوں سے صرف انسان میں جرأت پیدا ہوتی ہے لیکن اس جرأت کو دلیل نہیں کہتے یہی جرأت انسان کو جہنم میں لیجاتی ہے۔ شکیل انجم آپ کی سوچ کیسی ہے کہ آپ دوسروں کے گناہوں کا سہارا لیکر خود گناہگار بن رہے ہیں اور معاشرے کی اس سڑینڈ کو جو یقیناً گناہوں کی غلاظت سے پھوٹ رہی ہے خود بھی اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہیں اور ساری دنیا میں اسے دھڑلے سے تقسیم کر رہے ہیں۔ آخر آپ کے رزق حلال کو کس کی نظر لگ گئی جو اپنی صفت بیٹھا اور آپ کو وہ حرام کاموں پر اکسا رہا ہے۔ آپ یاد رکھیں جو لوگ بھی ایسا کر رہے ہیں دوسروں کی کتابیں ان کی اجازت کے بغیر چھاپ رہے ہیں بالخصوص وہ کتابیں جن کے رائٹر زندہ ہیں یا جن رائٹروں کے ورثاء زندہ ہیں ان کی اشاعت اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ کسی کی بیٹی کی عزت لوٹتے ہوئے یہ دلیل دینا کہ آج کل عزتیں تو سبھی لوٹ رہے ہیں دلیل نہیں بے شرمی کی انتہا ہے اور یہ ہمیشہ رزق حرام کی کوکھ سے پیدا ہوتی ہے۔ میرا

یقین نہ آئے تو دنیا میں کسی سے معلوم کرلیں ہمارے جوتے مسجد سے کوئی چرالے تو ہمیں اس کا حق نہیں ہے کہ ہم کسی بے قصور کے جوتے اٹھا کر لے جائیں اگر آپ ان ناشروں کی کتابیں چھاپتے جو دوسروں کی کتابیں چھاپنے کے گناہ میں مبتلا ہیں تب بھی غنیمت تھا لیکن آپ تو ان لوگوں کی کتابیں چھاپ رہے ہیں جنہوں نے دوسروں کی کتابیں چھاپنے کا جرم تصورات کی حد تک بھی نہیں کیا ہے۔ جس دن مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کسی کی کتاب چھاپ لے اس دن آپ کو بے شک یہ کہنے کا حق ہوگا کہ چوری تو تم بھی کر رہے ہو اس لئے میں نے آپ کے گھر میں نقب زنی کی ہے۔ دوسرے چوروں کی تاریخ بیان کر کے ہمارے گھر میں پاڑ لگانا کسی بھی رو سے درست نہیں ہے۔

شکیل انجم غصے سے پاگل ہو کر لکھتے ہیں۔

"میں تو گلی کے کسی نکڑ پر پان پوری بیچ کر حق اور حلال کی روزی کما سکتا ہوں لیکن آپ یاد رکھیں کہ وہ دن دور نہیں جب دیوبند کے باشعور لوگ آپ کو شہر بدر کرنے کی مہم چلا کر آپ کو دیوبند سے نکال دیں گے۔ (مزید فرماتے ہیں) کہ دیوبند میں میرے دوست واحباب کی تعداد اتنی ہے کہ ہندوستان بھر میں آپ کے مریدوں کی تعداد اتنی نہیں ہوگی۔"

شکیل انجم صاحب رزق حلال تو انسان جب کھاتا ہے جب انسان کی قسمت میں رزق حلال ہوتا ہے صرف باتیں بنانے سے رزق حرام رزق حلال میں تبدیل نہیں ہو جاتا۔ اور رزق حلال ہو یا رزق حرام وہ اپنے اثرات کھانے والے پر ظاہر کرتا ہے۔ رزق حرام کا خاصہ ہے کہ انسان کے اندر شرم بالکل ختم ہو جاتی ہے اس کی زبان گندی ہو جاتی ہے وہ فحش باتوں کی اشاعت میں دلچسپی لیتا ہے اور کسی کا بھی مال بغیر تامل کے ہڑپ کر لیتا ہے پھر بے حیائی کے ساتھ اس کی تاویلیں کرتا ہے۔ اگر آپ کی قسمت میں رزق حلال نہیں ہے تو آپ شہر کے کسی بھی نکڑ پر جب پانی بتاشوں کی ٹھیلی لگائیں گے تو آپ وہاں بھی بے ایمانی کریں گے سیرپٹے کی وہی استعمال کریں گے، میدے کے بجائے آٹے کے بتاشے بنائیں گے اسی طرح تمام چیزوں میں ملاوٹ کر کے چاٹ بنائیں گے کیوں اس طرح آپ کو چاٹ سستی پڑے گی۔ آپ کو شاید معلوم نہیں کہ جن راج مزدوروں کی تقدیر میں رزق حلال نہیں ہوتا وہ اپنی خون پسینے کی کمائی کو سیمنٹ چرا کر ریت چرا کر یا کام کے وقت میں وقت کی چوری کر کے اپنی روزی کو حرام کر لیتے ہیں۔ اس لئے ضروری نہیں ہے کہ آپ چاٹ کی ٹھیلی لگا کر بھی رزق حلال اپنے دامن میں سمیٹ لیں اور اگر آپ اپنی سوچ وفکر بدل لیں، آپ کے دل میں خوف خدا پیدا ہو جائے تو آپ کتابیں چھاپ کر بھی رزق حلال کے قابل ہو سکتے ہیں۔ کمائی کے سب طریقے جو شرعاً جائز ہیں انہیں انسان خود اپنی غلط سوچ اور اپنے غلط ارادہ سے ناجائز بناتا ہے۔

اور شاید شکیل انجم کو یہ سن کر تکلیف پہنچے کہ دیوبند کی کوئی شادی اور کوئی تقریب ایسی نہیں ہوتی کہ جس میں راقم الحروف مدعو نہ کیا جاتا ہو، ہر ماہ میرے پاس دعوت نامے موصول ہونے کی تعداد الحمدللہ ثم الحمدللہ ۳۰ سے کم کبھی نہیں ہوتی۔ ہندو بھائی تک اپنی تقریبات میں مدعو کرنے کیلئے دعوت روانہ کرتے ہیں اور دیوبند کی سبھی برادری کے لوگ مجھے عزت دیتے ہیں اور مجھے اپنے گھر بلانے میں خوشی اور فخر محسوس کرتے ہیں۔ چلئے آپ کی یہ بات منظور کہ آپ کے دیوبند میں بہت سارے احباب ہیں آپ ایسا کوئی شخص جو دیوبند کے معاشرے میں معیاری ہو میرے پاس لے کر آجایئے میں آپ سے اپنی نوک جھونک ختم کر دوں گا۔ مجھے یقین ہے کہ کوئی ایک شخص بھی آپ کے ساتھ چلنا اور آپ کی تائید کرنا پسند نہیں کرے گا۔ میں اللہ کو گواہ بنا کر یہ کہتا ہوں کہ میں نے جس کتب خانہ والے سے آپ کا ذکر کیا اس نے ایک ہی بات کہی کہ وہ تو بہت گھٹیا آدمی ہے۔ شکیل انجم صاحب! آپ ایک کام کر لیں کہ دیوبند کے کتب خانوں میں الیکشن لڑا لیں اور میں خود کھڑا نہیں ہوں گا۔ میں آپ کے مقابلے میں اپنے گھر کے چوکیدار کو کھڑا کروں گا پھر دیکھ لیجئے کہ ووٹ کسے زیادہ ملتے ہیں۔

شکیل انجم نے اپنے حسد کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھلستے ہوئے یہ بھی فرمایا ہے کہ طلسماتی دنیا تو چند دن کا مہمان ہوتا ہے اور میری مرتب کردہ یہ کتاب لوگوں کے پاس ہمیشہ محفوظ رہے گی۔ واقعتاً بغض اور حسد اچھے خاصے انسان کو گدھا بنا دیتے ہیں اور اس کی عقل بالکل ہی ختم ہو جاتی ہے۔ شکیل میاں شاید آپ کو معلوم نہیں کہ میرا رسالہ مارکیٹ میں چند دن کا مہمان ہوتا ہے پھر وہ گھر کی عزت دار الماریوں میں چلا جاتا ہے۔ باشعور اور قدردان لوگ طلسماتی دنیا کی فائلیں بناتے ہیں۔ آپ نے ہر رسالے کو تو ار بازار میں ردی کی دکانوں پر آدھی سے آدھی قیمت میں بکتا دیکھا ہوگا لیکن طلسماتی دنیا پرانا ہو کر دگنی قیمت اور تگنی قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ میرا یقین نہ آئے تو دہلی کے ایجنٹوں سے پوچھیں۔ وہ بتائیں گے کہ طلسماتی دنیا کی کتنی عزت ہے اور کتنی دلچسپی کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور اس کو کتنی عظمت کے ساتھ محفوظ کر لیا جاتا ہے اور یہ سب میرے رب کا فضل وکرم ہے آپ کتابیں چرا سکتے ہیں لیکن اللہ کا فضل نہیں چرا سکتے۔ آپ الزامات لگا سکتے ہیں لیکن اللہ کی بخشی ہوئی عزت پر وار نہیں کر سکتے کیونکہ اس کا محافظ بھی وہی ہے جس نے یہ عطا کی ہے۔

میں نے جس فن کی بنیاد اکابرین کے فارمولوں کو عام کرنے کے لئے ڈالی ہے وہ ایک دن پروان چڑھے گی اور جو درخت میں نے بویا ہے وہ ایک دن سرسبز وشاداب ہوگا۔ وہ درخت سوکھے گا نہیں وہ ایک دن ہرا بھرا ہوگا، یہ وہی درخت ہے کہ جس کا سایہ چوری سے آپ بھی حاصل کر رہے ہیں اور جس کے پھل چرا چرا کر آپ بھی بیچ رہے ہیں اگر آپ میری کتابیں فروخت نہ کر کے مجھ سے دھینگا مشتی کرتے تو شاید کسی قدر ٹھیک ہوتا، لیکن میرے گھر کا سرمایہ

چرا کر میرے ادارے میں نقب زنی کر کے میری کتابیں فروخت کر کے میری مخالفت کرنا اور مجھے رسوا کرنے کی کوشش کرنا پرلے درجے کی بے شرمی ہے یہ ایک طرح کا ہیجڑا پن ہے اور یہ صرف رزق حرام کے بطن سے پیدا ہوتا ہے۔

شکیل انجم تمہاری حالت یہ ہے کہ اگر کوئی کتا بھی میرے خلاف بھونک دے گا تو تم اسے سڑک سے اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لو گے اور اس کے بوسے لینے شروع کر دو گے۔ کسی بے ایمان کافر نے تم سے یہ کہہ دیا کہ حسن الہاشمی ہمارا مقروض ہے اور تم نے یقین کر لیا اور اس طرح کی باتوں کو سچ سمجھ لیا اور کھٹ سے اس کو اپنے کتابچے میں نقل کر دیا۔ اس طرح کی باتیں تو ہر بڑے ادارے کے بارے میں کوئی بھی کہہ دیتا ہے کیا بغیر تحقیق کے ان باتوں کا یقین کرنا اور پھیلا دینا جائز ہے اگر میں ازراہ قانون تم سے یہ دریافت کروں کہ جو شخص یہ کہہ رہا ہے کہ میں اس کا مقروض ہوں وہ کوئی ثبوت دے۔ تو قیامت تک وہ کوئی ثبوت نہیں دے سکتا۔ جن لوگوں سے ہم لین دین کرتے ہیں دہلی سے دیوبند تک کوئی ایک پارٹی بھی انشاء اللہ یہ کہنے کی جسارت نہیں کر سکتی کہ ہم نے کسی کا پیسہ مار لیا ہے۔ ہم تجارت میں اُدھار کے قائل ہی نہیں لیکن تم چونکہ دشمنی کے تالاب میں سر تک ڈوب چکے ہو تمہیں کوئی بھی بات ہمارے خلاف سننے کو ملے گی تو تم اس کو زیور سمجھ کر اپنے گلے میں لٹکا لو گے، خواہ وہ بات کہنے والا فاجر ہو، کافر ہو مشرک ہو یا پاگل ہو۔

شکیل انجم کا نواں جھوٹ یہ ہے کہ انہوں نے ایک ایسے شخص کی کچھ باتیں بغیر تحقیق کے نقل کی ہیں جو ہمارے یہاں چند سالوں تک ملازم رہا۔ شکیل انجم نے اس کا نام ظاہر نہیں کیا۔ اور ہم بھی ظاہر نہیں کرتے اگر اس نے خود ہی دیوبند کے بعض کتب خانوں میں بیٹھ کر اس بات کا اعتراف نہ کر لیا ہوتا کہ یہ حرکتیں میں نے ہی کی ہیں اس شخص کا نام خالد مظہر ہے۔

خالد مظہر جے پور کے رہنے والے ہیں اور ان کی شادی دیوبند کے ایک معزز خاندان میں ہوئی ہے ان کے سسر میرے ملنے والوں میں تھے اور میرے ان کے تعلقات اس لئے بھی گہرے ہو گئے تھے کہ وہ قضیۂ دار العلوم دیوبند کے وقت میں حضرت قاری طیب صاحبؒ کی جماعت میں تھے اور میں بھی اسی جماعت کا ایک فرد تھا اس دوران ان سے اور ان کے صاحب زادوں سے قرب اور بھی بڑھ گیا۔

ایک دن خالد مظہر کی ساس جن کا نام باجی بدھو تھا میرے پاس آئیں اور انہوں نے انتہائی لجاجت کے انداز میں مجھ سے کہا کہ میرا ایک داماد ہے جو بے روزگار ہے اور بہت پریشان ہے پہلے دبئی میں تھا اب دیوبند میں ہے اور کوشش کے باوجود اس کو کہیں ملازمت نہیں مل رہی ہے اگر بیٹا تم اس کو اپنے ادارے میں کہیں جگہ دیدو تو تمہارا احسان مجھ پر بھی ہوگا اس کے دو بچوں پر بھی ہوگا۔ میں نے باجی بدھو سے کہا کہ آپ ان کو میرے پاس بھیج دیں پھر میں کچھ سوچوں گا۔ انہوں نے اسی دن خالد مظہر کو میرے پاس بھیج دیا۔ خالد مظہر جب آئے تو وہ داڑھی منڈے تھے اور ان کی ٹانگوں پر پتلون چڑھی ہوئی تھی اور سر پر ٹوپی نہیں تھی، انگریزی بال تھے۔ انہیں اس دن میں نے پہلی بار دیکھا۔

شکیل انجم کا جھوٹ یہ ہے کہ وہ فرماتے ہیں۔

''میرے عزیز دوست ایک عرصے سے ان سے متعلق رہے ان کے ساتھ کام کرتے رہے۔''

اس چھوٹے سے جملے میں شکیل انجم نے حسب عادت دو جھوٹ بولے ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ میرے عزیز دوست۔ ڈاکٹر صاحب کتابچہ چھپنے کے بعد خالد مظہر نے خود آپ سے یہ کہا کہ ایک اجنبی آدمی مجھے ملا میں نہیں جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور اس نے مجھ سے کچھ پوچھا اور میں نے بتا دیا اور آج مجھے افسوس ہے کہ مجھے یہ نہیں بتانا چاہئے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ خالد مظہر نے بھی آپ سے کہا تھا۔ خالد مظہر شکیل انجم کو اجنبی بتا رہے ہیں اور شکیل انجم خالد مظہر کو دوست بتا رہے ہیں ان دونوں میں سے کوئی ایک تو ضرور جھوٹ بول رہا ہے۔ دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ شکیل انجم نے اس جملے میں یہ تأثر چھوڑا ہے کہ خالد مظہر سے ہمارے پہلے سے تعلقات تھے جو صوفی صد غلط ہے۔ ہمارا ان کا رشتہ مالک اور ملازم سے ان کی ساس کے اخلاقی دباؤ پر شروع ہوا اور ان کی تنخواہ ۱۲سو روپے رکھ کر میں نے ان کو سفر پر روانہ کیا۔ سفر سے واپسی پر خالد مظہر نے ہمیں کاغذ پر ایک حساب بنا کر دیا جس میں تمام اخراجات کے بعد ۱۴سو روپے ان کی طرف نکل رہے تھے لیکن انہوں نے وہ رقم نہیں دی۔ اس کے بعد انہوں نے پے درپے دو سفر اور بھی کئے لیکن واپسی پر انہوں نے ہمیں کوئی رقم نہیں دی اور نہ تنخواہ میں سے کٹوائی۔ میں سمجھ گیا کہ یہ انسان صرف کاغذ پر اپنی ایمانداری کا مظاہرہ کرتا ہے ادائیگی کی اسے توفیق نہیں ہوتی۔ لیکن خالد مظہر کی خوبی یہ تھی کہ یہ انسان کو وقتی طور پر شیشے میں اتار لیتا تھا۔ میں نے ان کے بارے میں یہ اندازہ کر لیا کہ چند ایجنسی قائم کرنے کے بعد یہ سفر میں ناکام ہو چکے تھے اس لئے میں نے انہیں دفتر ہی میں کچھ کام بتا دیا لیکن یہ یہاں بھی ذمہ داری ادا کرنے سے قاصر ہی رہے ان کی ڈیوٹی صبح ۸ بجے سے شروع ہو جاتی تھی لیکن گھر سے ۱۱ بجے تشریف لاتے تھے۔ ایک بار جب میں نے ٹوکا تو انہوں نے فرمایا کہ میرے سالے کا مکان بن رہا ہے اس کی دیکھ ریکھ کرتا ہوں اگرچہ یہ بات دیانت کے خلاف تھی لیکن میں نے کچھ نہیں کہا۔ میں نے سوچا کہ ان کے سالوں سے میرے اپنے تعلقات ہیں تو چلو چلنے دو۔ لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ خالد مظہر سالے کی سائٹ پر جانے کے سو روپے روزانہ وصول کرتے ہیں تب مجھے اندازہ ہوا کہ جس شخص کو دیانت دار سمجھ رہا ہوں حالانکہ سفر کے اخراجات میں کچھ اندازہ کر چکا تھا پھر بھی مجھے یہ یقین نہیں تھا کہ یہ شخص فطرتاً

دیانت دار نہیں ہے لیکن جب مجھے معلوم ہوا کہ میری ملازمت کے اوقات میں یہ دوسری جگہ سے مہنتانہ وصول کر رہے ہیں تو مجھے افسوس ہوا۔ میں یہ وضاحت کردوں کہ خالد مظہر جب میرے یہاں ملازم ہوئے یہ ہر معاملے میں صفر تھے حد تو یہ ہے کہ ان کا دعویٰ یہ تھا کہ دبئی میں مکانات تعمیر کرنے کا کام کرتے تھے یہ اس معاملے میں بھی مکمل معلومات نہیں رکھتے تھے۔ میرا مکان ان ہی کی دیکھ ریکھ میں بنا جس میں دسیوں خامیاں موجود ہیں جو خالد مظہر کی نااہلیت کی دلیل ہیں۔

خالد مظہر کو میں نے پتھروں کے کچھ اصول سمجھا کر ان کو سفر میں اپنے ساتھ رکھا انہیں پتھروں کے معاملے میں کچھ بھی شدھ بدھ نہیں تھی میں نے بتایا کہ کونسا پتھر کس راشی والے کو راس آتا ہے نیز انہیں چھلہ گھمانے کا ایک طریقہ بتایا۔ ان کا بچکانہ پن تھا یہ سارا دن چھلہ ہی گھماتے رہتے تھے۔ چھلہ گھمانے کی ایک ٹرک تھی لیکن وہ اس چھلے کو گھمانے پر اتنا وقت صرف کرنے لگے جسے دیکھکر کوفت ہونے لگی۔ پتھروں کے کاروبار سے میرا ان کا اختلاف شروع ہوا۔ دراصل میرے ان کے درمیان یہ طے ہوگیا تھا کہ تنخواہ کے علاوہ جو تین ہزار ہو چکی تھی جو بھی پتھر فروخت ہوں گے اور ان پر جو پروفٹ ہوگا اس کا چالیس فیصد میں خالد مظہر کو دوں گا۔ تقریباً تین سالوں تک یہ معاملات چلتے رہے اور اس دوران خالد مظہر کی نظروں میں مجھ سے زیادہ باصلاحیت، فہیم، دیانت دار اور بزرگ کوئی دوسرا نہیں تھا۔ میں بدھ کے دن خدمت خلق کے لئے وقت دیتا تھا اور میرے ساتھ خالد مظہر ایک کمپاؤنڈر کی حیثیت سے بیٹھتے تھے۔ اس زمانہ میں خالد مظہر کا دعویٰ یہ تھا کہ مجھ سے بڑا عامل ہندوستان میں نہیں ہے وہ کہا کرتے تھے کہ آپ اپنی زبان سے کوئی بات ایک دم نہ نکالا کریں اس لئے کہ جو بات آپ زبان سے نکالتے ہیں وہ پوری ہوجاتی ہے وغیرہ۔ اس طرح کی نہ جانے کتنی باتیں ہیں جو میرے ذہن میں محفوظ ہیں جنہیں میں بعد میں بیان کروں گا ان کا جب گھر تعمیر ہوا انہوں نے مجھ سے سنگ بنیاد رکھوانے کی خواہش ظاہر کی ان دنوں میری طبیعت ناساز تھی میں نے عذر کیا لیکن وہ نہیں مانے۔ میں نے کہا کہ دیوبند میں بے شمار لوگ ہیں ان میں سے کسی سے سنگ بنیاد رکھوالو اور میری معذرت قبول کرلو لیکن انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ مجبوراً علالت کے باوجود مجھے ان کے گھر کا سنگ بنیاد رکھنا پڑا۔ یہ باتیں میں اس لئے بیان کر رہا ہوں تاکہ ڈاکٹر صاحب آپ کو اور شکیل انجم کو یہ اندازہ ہوجائے کہ خالد مظہر جب تک میرے یہاں ملازم تھے اس وقت ان کا انداز یہ تھا اور جیسے ہی انہوں نے میرے یہاں سے ملازمت چھوڑی تو میرے اندر سو خرابیاں پیدا ہوگئیں۔ اب میں بے کردار بھی ہوگیا اور بے ایمان بھی ہوگیا۔

ان کی ملازمت میرے یہاں سے ختم کیوں ہوئی یہ بھی ایک افسوسناک بات ہے۔ میں ہرگز ہرگز اس بات کو ظاہر نہیں کرتا۔ لیکن جب خالد مظہر نے الٹی سیدھی باتیں اپنے منہ سے خارج کردی ہیں تو اب سچائی کا اظہار نہ کرنا ازراہ مصلحت غلط ہے۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ خالد مظہر میں دیانت موجود نہیں تھی چنانچہ انہوں نے پتھروں کے معاملے میں تین بار بے ایمانی کی اور ان کی بدنصیبی تھی کہ تینوں بار ان کی بے ایمانی کھل گئی۔ تیسری بے ایمانی ان کی شرمناک قسم کی تھی اور اس کی تصدیق ان کے سگے بھائی نے بھی کردی تھی۔ خالد مظہر نے پہلی دو بے ایمانیوں کا بھی اعتراف کرلیا تھا اور انہوں نے جب تیسری بے ایمانی کا اعتراف کیا تو مجھ سے کہا کہ مولانا معاف کردیں۔ مجھے شیطان نے بہکالیا تھا۔ حسب عادت میں نے انہیں معاف کردیا اور صبر کرلیا لیکن خالد مظہر نے اس تیسری بے ایمانی کے بعد اپنا کام الگ تھلگ کرنے کی ٹھان لی اور دیوبند کے ایک پبلشنگ ہاؤس کو شیشے میں اتارنا شروع کردیا۔ انہوں نے اس بے چارے کو ایسے سبز باغ دکھائے کہ انہوں نے خوش فہمی میں مبتلا ہوکر خالد مظہر سے وعدے وعید کرلئے۔ اس زمانہ میں جب وہ قاعدے سے پلاننگ کر رہے تھے ان کی بیوی نے جو ایک خوددار اور غیرت مند عورت ہے اور ایک معزز گھرانے سے اس کا تعلق ہے اس نے انہیں سمجھانے کی بہت کوشش کی لیکن خالد مظہر کے آس پاس کے لوگوں نے بتایا کہ یہ شخص اپنی بیوی پر اس قدر چیختا ہے کہ اس کی آوازیں گلی تک آتی ہیں۔ خالد مظہر کے سگے بھائی نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ بھائی جان کا اب کہنا یہ ہے تین مرتبہ کی بات کھل جانے کے بعد اب میرا منہ نہیں ہے کہ میں مولانا کے سامنے بیٹھوں اس لئے میں نے اپنا کام الگ کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ الحاصل انہوں نے ازخود میرے یہاں سے ملازمت چھوڑ دی۔ اور میرے یہاں سے رخصت ہوتے وقت دعا کی درخواست کی۔ لطیفے کی بات یہ ہے کہ خالد مظہر جب مجھے برا سمجھتے تھے اور مجھے برا سمجھ کر بے وفائی کرکے میرے یہاں سے جارہے تھے تو پھر مجھ سے دعا کی درخواست کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ جب میں ایسا تھا جیسا انہوں نے شکیل انجم کو بتایا تو پھر مجھ سے دعا کی درخواست کیا معنیٰ رکھتی ہے۔؟ اور نہ صرف یہ بلکہ میرے ادارے سے الگ ہونے کے بعد انہوں نے واستو پر ایک کتاب لکھی تھی جس کا ذکر میں بعد میں کروں گا انہوں نے اس کتاب کے انتساب میں لکھا کہ اس شخصیت مولانا حسن الہاشمی کے نام جن کی صحبت کی وجہ سے مجھے قلم پکڑنے کا سلیقہ آیا۔ یہ بات انہوں نے ازراہ ایمانداری لکھی تھی یا پھر ازراہ منافقت تاکہ وہ میرے نام کو کیش کرسکیں۔

خیر چھوڑیئے۔ اب یہ سنئے خالد مظہر دیوبند کے پبلشنگ ہاؤس کی طرف سے پہلی بار سفر کو گئے اور اس کتب خانہ کو ایک لاکھ ستر ہزار کا نقصان دے کر واپس آگئے۔ وہ شخص جس کا دعویٰ یہ ہے کہ ہمارا کاروبار اس کی وجہ سے چلا وہ اپنے ذاتی سفر میں بالکل ناکام رہا۔ ملک بھر میں کسی نے اس کو گھاس نہیں ڈالی۔ اس نے پتھروں کا کاروبار بھی کیا لیکن اس میں بھی ناکامی ہوئی یا حسب عادت

انہوں نے اس پروفٹ کو پبلشنگ ہاؤس سے چھپالیا اور سارا خود ہی ہضم کر گئے مجھے پبلشنگ ہاؤس کے مالک نے یہ بتایا تھا کہ انہوں نے پتھروں کے بارے میں سراسر نقصان دکھایا ہے حالانکہ خالد مظہر کی ایک عادت یہ تھی کہ وہ دوسو روپے کا پتھر پانچ ہزار کا فروخت کیا کرتے تھے۔ یہ بات ہی ہمارے ان کے درمیان اختلاف کی وجہ بنی تھی۔ میں کہا کرتا تھا کہ اتنا پروفٹ لینا شرعاً غلط ہے بہرکیف پہلے ہی سفر میں ان کا جھگڑا دیوبند کے پبلشنگ ہاؤس سے ہوگیا اور یہ دونوں ایک دوسرے سے ایک ہی مہینے میں الگ ہوگئے۔ اس کے بعد خالد مظہر مظفرنگر میں کوئی دکان لیکر تعویذ گنڈے کرنے لگے وہاں بھی انہیں زبردست ناکامی ہوئی اور چند ہی دنوں میں انہوں نے وہاں سے بھی اپنا بوریہ بستر سمیٹ لیا۔ اس کے بعد یہ ربانی کتب خانہ کے ساتھ لگ گئے وہاں بھی انہوں نے یہی بتایا کہ مولانا حسن الہاشمی کا کاروبار نہ ان کی صلاحیتوں سے چلا نہ اللہ کے فضل سے بلکہ ان کے کاروبار کو چار چاند لگانے والا میں ہی ہوں وہ بے چارے بھی خالد مظہر کے جھانسے میں آگئے اور انہوں نے بھی ۴ ہزار روپے کی تنخواہ پر اپنے کتب خانہ میں ملازم رکھ لیا۔ اتفاقاً میری ان سے ملاقات ایک دن بھوپال میں ہوگئی تب مجھے پتہ چلا کہ خالد مظہر آج کل ان کے یہاں نوکر ہیں انہوں نے مجھ سے کہا کہ مولانا آپ نے خالد مظہر کو تین سال کیسے برداشت کرلیا یہ تو بالکل ہی ناکارہ انسان ہیں۔ میں تو اس کو ایک ماہ بھی برداشت نہیں کرپارہا ہوں۔ چنانچہ مہینہ پورا ہوتے ہی انہوں نے بھی خالد مظہر سے نجات حاصل کرلی۔ اس کے بعد خالد مظہر ان صابری صاحب کی دکان پر بیٹھ گئے جو ممبئی میں کھلی ہوئی تھی اور اس میں صرف تعویذ گنڈے ہوتے تھے میں آپ کو اللہ کی گواہی میں یہ بات بھی بتادوں کہ یہ وہ صابری صاحب ہیں کہ خالد مظہر جن کا سب سے زیادہ مذاق اڑاتے تھے اور ایک بار انہوں نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا کہ اس کا پیٹ تو کسی سود خور کی طرح پھولتا جارہا ہے ان ہی صابری کے یہاں جاکر وہ جم گئے اور انہیں بھی شیشے میں اتارنے کے لئے انہوں نے ڈینگیں ماری اور خود کو عقل کل بھی بتایا کہ صلاحیتوں کا ماہر بھی نیز یہ بھی بتایا کہ مولانا حسن الہاشمی کے تمام مریضوں کو تمہاری دکان میں بلاؤں گا کیونکہ سب مریض مجھ سے مانوس ہیں وہاں انہوں نے زائچے بھی بنانے شروع کیے ان کی صلاحیتوں سے محرومی کا حال یہ ہے کہ وہ زائچہ کا نام بھی نہ رکھ سکے۔ پاکستان سے ایک صاحب زائچہ بناتے ہیں اس کا نام انہوں نے قسمت رکھ رکھا ہے۔ خالد مظہر نے بھی اپنے زائچے کا نام قسمت رکھ لیا۔ یہ ہمارے زائچہ کا چربہ تھا اور خالد مظہر ہمارے ادارے سے ایک کتاب اٹھا کر لے گئے تھے جو صدیوں سال کی تاریخوں پر مشتمل تھی اس کی مدد سے زائچے بنانے لگے اور انتہائی ناکام رہے۔ ایک دن صابری صاحب نے انہیں کان پکڑ کر باہر نکال دیا۔ ذرا دیکھئے صلاحیتوں سے بھرپور انسان۔ وہ انسان جس نے حسن الہاشمی کو حسن الہاشمی بنایا کس طرح دھکے کھاتا پھر رہا ہے اور کس طرح اس کی درگت بن رہی ہے۔ میں جملہ معترضہ کے طور پر یہ عرض کردوں کہ خالد مظہر کو علی مسجد بنانے کی ذمہ داری سونپی گئی۔ لیکن انہوں نے یہ حرکت کی جس دن سے مسجد کی تعمیر شروع ہوئی اسی دن سے انہوں نے اپنے گھر کی تعمیر بھی شروع کردی۔ ان پر الزامات لگے، پوسٹر بازی ہوئی اور اخبارات میں بھی ان کے خلاف بیانات چھپے، اگرچہ میں نے ان کا دفاع کیا لیکن ان کی غیر محتاط پالیسیوں کی وجہ سے مجھے دکھ پہنچا تھا اور میں نے ان سے یہی کہا تھا کہ جب تمہارا دل صاف تھا تو تم نے مسجد کی تعمیر کے ساتھ ساتھ گھر کی تعمیر کیوں شروع کی۔ حساب چیک ہوئے تو اس میں بھی جھول تھا جو ایک افسوسناک بات تھی۔ اور بددیانتی کا شک یقین میں بدل گیا۔

خالد مظہر نے مولانا سالم صاحب کی بیٹی کے ادارے میں بھی کام کیا اور وہاں بھی اپنا الو سیدھا کرنے میں ناکام رہے۔ سنا ہے کہ آج کل کسی خالد کو شیشے میں اتار کر کوئی اسکول قائم کرنے کی فکر میں ہیں۔ دیکھئے ان دونوں خالدوں میں کون کس کو چت کرتا ہے اور کون کس پر ہاتھ صاف کرتا ہے۔ خالد مظہر کی چار خرابیاں انہیں کہیں ٹکنے نہیں دیتیں۔ پہلی خرابی تو یہی ہے کہ ان میں دیانت نہیں ہے۔ دوسری خرابی یہ ہے کہ وہ جس جگہ کام کرتے ہیں اس کو پوری طرح قبضانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ اور لالچ اور پیسے کی محبت ان کے قدم ڈانوا ڈول کردیتی ہے۔ تیسری خرابی یہ ہے کہ ان سے کسی بھی معاملے میں محنت نہیں ہوتی وہ ہمیشہ تساہل اور کاہلی کا شکار نظر آتے ہیں۔ چوتھی خرابی یہ ہے کہ ان میں کسی بھی طرح کی کوئی اہلیت نہیں ہے اہلیت ہے تو بس یہ کہ وہ وقتی طور پر انسان کو اپنے شیشے میں اتار لیتے ہیں اور اسے سبز باغ دکھا کر اس کے اندر گھس جاتے ہیں۔ پھر ان کی خامیاں آہستہ آہستہ ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ میں نے انہیں جتنے دن برداشت کیا اتنے دن آج تک انہیں کوئی برداشت نہ کرسکا۔ خالد مظہر نے شکیل انجم سے یہ جھوٹ بولا ہے کہ وہ پہلے دوست تھے یا میرے پارٹنر تھے۔ پہلے دن سے وہ میرے صرف ایک تنخواہ دار ملازم تھے۔ البتہ میں نے انہیں ازراہ اخلاق ومروت کچھ زیادہ ہی اہمیت دیدی تھی جس کا مجھے شدید نقصان اٹھانا پڑا اور میں یہ بھی عرض کردوں کہ مجھ سے وہ الگ ہوکر کسی کٹی پتنگ کی طرح اڑے اڑے پھر رہے ہیں۔ یہ پتنگ کبھی کسی کے ہاتھ لگ جاتی ہے اور کبھی کسی کے۔ اب دیکھئے اس پتنگ کو کسی خالد رامپوری نے لوٹ لیا ہے۔ دیکھتے ہیں کہ ممبئی میں جو اسکول کھلے گا اس میں کون کس کو مات دیتا ہے۔ لیکن خالد رامپوری کو چاہئے کہ وہ خالد مظہر کو اپنے راز نہ بتائیں کیونکہ خالد مظہر میں وفا نہیں ہے جب یہ بے وفائی کرکے جائیں گے تو اسی طرح ان کی برائیاں کریں گے جس طرح آج ہماری برائیاں کررہے ہیں حالانکہ ہم نے ان کی برائی اس وقت بھی کسی سے نہیں کی تھی جب وہ ہمارے ملازم نہیں رہے تھے۔ اب بھی ہم جو کچھ بیان کررہے ہیں با دل نخواستہ بیان کررہے ہیں۔

ابھی دسمبر ۲۰۰۷ء کی بات ہے ہمیں معلوم ہوا کہ خالد مظہر ماہم میں کسی غریب ہوٹل سے سستی روٹیاں خریدتے ہیں تو ہم نے ان کے مالک سے جو ہمارے بہت قریبی ہمدرد ہیں یہ سفارش کی کہ بھئی ان کا خیال رکھنا وہ بھی ہمارے ادارے میں تھے۔ چنانچہ انہوں نے ان سے روٹیوں کے پیسے بھی لینے چھوڑ دیئے۔ اپنا اپنا ظرف ہے کوئی دعا دے کر خوش ہوتا ہے اور کوئی گالی دے کر
خالد مظہر کا ایک جھوٹ شکیل انجم نے نقل کیا ہے۔

خالد مظہر نے شکیل انجم کو بتایا تھا کہ۔

"مجھے (حسن الہاشمی کو) یہ بشارت ہوئی ہے کہ تمہیں ایسا آدمی ملنے والا ہے جو تمہاری ترقی اور کامیابی کا ذریعہ بنے گا۔"

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ مجھے کبھی ایسی بشارت ہوئی اور نہ میں نے خالد مظہر سے ایسی بات کہی اور نہ میں نے کبھی خالد مظہر کو اس قابل سمجھا کہ وہ میرے کاروبار کی ترقی کا ذریعہ بنے۔ میں نے انہیں ملازم رکھ کر ان کی صرف مدد کی تھی۔ خالد مظہر اس طرح کی باتیں ہر اس جگہ کرتے رہے جہاں جہاں انہیں ملازمت ملنے کی امید ہوتی تھی اور لوگ ان کے جھانسے میں آ بھی گئے لیکن لوگوں نے جب انہیں برتا تو بالکل کورا پایا وہ جہاں گئے ہمارے نام پر ۔۔۔ اور پھر انہیں عدم صلاحیت کی بنا پر ہر کوچے سے بے آبرو ہو کر نکلنا پڑا۔ یہ خالد مظہر میری نظروں سے اسی دن گر گئے تھے جس دن انہوں نے میرے ایک کرم فرما کی موت پر خوشی کا اظہار کیا تھا۔ دراصل میرے ایک کرم فرما تھے سیٹھ ظہور قریشی ان کا نام رسالے کے ٹائٹل پر بھی آتا تھا۔ خالد مظہر ہی نے ان سے ہمیں ملوایا تھا لیکن رفتہ رفتہ خالد مظہر کی حرکتوں سے وہ واقف ہو گئے تھے انہیں پتھر میں خرد برد کرنے اور بددیانتی کرنے کا بھی علم ہو گیا تھا اور وہ اکثر ان کو ڈانٹتے رہتے تھے۔ ایک دن اچانک ان کی وفات ہو گئی جب ان کی وفات کی اطلاع میں نے خالد مظہر کو دی تو خالد مظہر کے چہرے پر ایک خوشی کی لہر دوڑ گئی اور بے اختیار ان کی زبان سے نکلا بہت اچھا ہوا۔ یہ شخص بہت اتراتا تھا اور اس دن مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ خالد مظہر کس قماش کا انسان ہے۔ جو انسان کسی کی موت پر خوشی کا اظہار کرے وہ اس قابل نہیں ہے کہ اس سے رشتہ قائم رکھا جائے چنانچہ جب انہوں نے میرے یہاں سے ملازمت چھوڑنے کا ارادہ کیا تو میں نے ایک بار بھی انہیں روکنے کی کوشش نہیں کی۔

خالد مظہر کی یہ بات بھی شکیل انجم نے نقل کی ہے کہ۔

"بقول میرے دوست کہ وہ جن حالات سے گزر رہے تھے اس کے تحت انہوں نے مجبوری میں ان کا ساتھ دیا تھا ورنہ وہ تو خوب اچھی طرح تعویذ گنڈوں کی حقیقت سے واقف تھے مگر حالات نے اس ناپسندیدہ اور غیر اسلامی طریقے کو اختیار کرنے پر مجبور کیا۔"

خالد مظہر بھی جھوٹ بولنے میں ماہر ہیں۔ اگر انہوں نے اپنے حالات کی مجبوری کی وجہ سے میرے یہاں ملازمت کی تھی تو پھر وہ صابری صاحب کے یہاں جا کر کیوں بیٹھ گئے تھے اور خود انہوں نے تعویذ گنڈے کرنے کی کوشش کیوں کی تھی۔ کتنا بے شرم ہے اس دور کا انسان کہ جب نمک کھاتا ہے تو گن گاتا ہے اور جب نمک نصیب نہ ہو تو تمام احسانات کو بھول کر وہی کرنے لگتا ہے جو ازل میں بارگاہ خداوندی میں شیطان نے کیا تھا۔ ان ہی باتوں کی پھٹکار انسان کے چہرے پر ۱۲ بجاتی ہے اور وہ عمر بھر پھر بھٹکتا ہی رہتا ہے۔ چار سال تک خالد مظہر ہنسی خوشی تعویذ گنڈوں میں ڈوبے رہے اور آج وہ تعویذ گنڈوں کو غیر اسلامی کام بتا رہے ہیں کیا احسان فراموشی غیر اسلامی طریقہ نہیں ہے کیا اپنی ماں اور اپنے سگے بھائیوں کو دھوکہ دینا غیر اسلامی طریقہ نہیں ہے اور کیا اپنی سسرال کی جگہ جگہ برائیاں کرنا اور گن گن کے ان کے عیب اچھالنا غیر اسلامی طریقہ نہیں ہے۔ اسلام سے نابلد ہر انسان جب اپنی صفائی کی باتیں کرتا ہے تو اس کی زبان پر اسلام آنے لگتا ہے حالانکہ اس کی زندگی کے اکثر معاملات اسلام سے کوئی میل نہیں کھاتے۔

شکیل انجم خالد مظہر کا یہ جملہ بھی نقل کرتے ہیں۔

"ہمارے دوست کا ایک دیرینہ خواب بھی اس کا محرک بنا کہ دیوبند میں ایک ایسی خانقاہ قائم کریں گے جہاں بندگان خدا کے روحانی جسمانی مسائل کا حل قرآن وحدیث کی روشنی میں کیا جائے۔"

میں عرض کر چکا ہوں کہ خالد مظہر جس وقت میرے یہاں بغرض ملازمت آئے وہ داڑھی منڈے تھے اور ان کی ٹانگوں پر پتلون چڑھی ہوئی تھی اور ان کے سر پر ٹوپی نہیں تھی۔ کیا ایسے لوگ خانقاہیں قائم کرتے ہیں جن کا حلیہ غیر اسلامی ہو اور جن کی وضع قطع بھی غیر اسلامی ہو، انہوں نے میری صحبت میں رہ کر میرے کہنے سے داڑھی رکھی۔ اور میری صحبت کی برکت تھی کہ انہوں نے لباس بھی چینج کر لیا اور عام طور پر کرتا پاجامہ پہننے لگے۔ پھر یہ بھی ہوا کہ ہر وقت ان کے سر پر ٹوپی ہونے لگی۔ رفتہ رفتہ انہوں نے داڑھی بھی ایک مشت کے قریب کر لی یہ داڑھی جو آج بھی ان کے چہرے پر ہے یہ ہماری دین ہے اور یہ جب تک رہے گی اس کا ثواب ہمیں بھی ملے گا۔ اور جیسے ہی خالد مظہر نے ہمارے یہاں سے ملازمت چھوڑی تو ان کا لباس پھر چینج ہو گیا ان کی ٹانگوں پر پھر پتلون چڑھ گئی ان کے سر سے ٹوپی پھر غائب ہو گئی۔ اور رفتہ رفتہ ان کی داڑھی بھی چھوٹی ہو گئی۔ باتیں بنانا بہت آسان ہے لیکن اپنے کردار کی چھاپ چھوڑنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ خالد مظہر اور خانقاہ دو الگ الگ چیزیں ہیں کسی کو

بھی شیشے میں اتارنے کے لئے بڑی بڑی باتیں کرنا خواہ ان کی کوئی بنیاد ہی نہ ہو ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو آگا پیچھا سوچے بغیر چرب زبان کے قائل ہوں اور جنہیں اس بات کی فکر ہی نہ ہو کہ اگر کسی نے غور کرلیا تو ان کی بے پر کی باتوں کا حشر کیا ہوگا۔ اگر خالد مظہر کو خانقاہی نظام کا شوق تھا تو حسن الہاشمی کی ملازمت چھوڑنے کے بعد وہ یہ شوق کسی اور جگہ پورا کرتے۔ انہوں نے ایک دم دنیاداری کا راستہ کیوں اختیار کرلیا؟ دراصل ان کے اندر جتنی کتنی دینداری آئی تھی وہ ہماری صحبت کا طفیل تھا وہ مانیں نہ مانیں لیکن انہیں دیکھنے والے کہتے ہیں کہ مولانا آپ کی ملازمت چھوڑتے ہی خالد مظہر تو بابو جی بن گئے۔

جہاں تک دیوبند میں ہاشمی روحانی مرکز کے قیام کا معاملہ ہے تو وہ عنقریب انشاء اللہ پوری آن بان کے ساتھ قائم ہوگا۔ خالد مظہر خود اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے لیکن اس وقت بھی وہ پچھتائیں گے تاویل کرنے والا ذہن نہ شرمندہ ہوتا ہے نہ پچھتاتا ہے اس وقت وہ کوئی دوسرا الزام لگا کر خوش ہوجائیں گے۔ کیونکہ ان کی قسمت میں یہی لکھا ہے، خود کو تیس مار خاں ثابت کرنا اور دوسروں کا مذاق اڑانا۔

خالد مظہر نے ایک جگہ ہمارا جملہ شکیل انجم کو سنایا ہے۔ جو شکیل انجم نے مزے لے کر نقل کیا ہے۔ اس جملے کی حقیقت یہ ہے کہ ایک بار خالد مظہر میرا ہوائی جہاز کا ٹکٹ بک کرانے کے لئے دہلی میں کناٹ پیلس گئے میں بھی ساتھ تھا وہاں انہوں نے ایک دکان میں واستو سے متعلق کوئی کتاب دیکھی اس کی قیمت چار سو روپے تھی خالد مظہر نے کہا کہ مولانا یہ کتاب مجھے دلادیں چنانچہ میں نے وہ کتاب انہیں دلادی۔ ایک دن خالد مظہر اسی کتاب کو لے کر میرے گھر آئے اور انہوں نے کہا مولانا میں نے سوچا ہے کہ میں اس کتاب سے واستو پر ایک کتاب مرتب کروں آپ کا کیا خیال ہے۔ میں نے جواباً کہا خالد صاحب اس موضوع کی دو چار کتابیں اور خرید لو پھر سب کو سامنے رکھ کر کوئی کتاب لکھنا کیونکہ اگر تم ایک کتاب سے چوری کروگے تو چور کہلاؤ گے اور دو چار کتابوں سے چوری کروگے تو محقق کہلاؤ گے۔ یہ ایک مذاق کی بات تھی خالد مظہر نے وہ جملہ اپنی طرف سے شکیل انجم کو اس طرح سنایا جیسے اس جملے کے خالق وہ ہوں۔ ڈاکٹر صاحب اندازہ کیجئے کہ خالد مظہر کی صلاحیتوں کا جغرافیہ کتنا ہے جو انسان گفتگو کرنے کا بھی اہل نہ ہو جو دوسروں کے جملے اپنی طرف سے اس طرح پیش کررہا ہو جیسے یہ اس کی تخلیق ہو۔ وہ کیا کسی کی نیا پار لگائے گا لیکن شکیل انجم اور خالد مظہر کی باتوں سے وہ مثال تو زندہ ہو ہی جاتی ہے خوب گزرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو۔

ڈاکٹر صاحب ایک بات پر غور کریں کہ آپ کی دکان پر بیٹھ کر خالد مظہر نے شکیل انجم کو اجنبی بتایا تھا اور شکیل انجم بار بار انہیں اپنا دوست بتارہے ہیں غور کریں کہ ان دونوں میں جھوٹ کون بول رہا ہے؟

خالد مظہر نے علم اعداد، علم نجوم اور اسم اعظم سے متعلق جو باتیں کی ہیں وہ ہم اس قابل نہیں سمجھتے کہ ان کا جواب دیں۔ خالد مظہر نہ عالم ہیں نہ ان کا مطالعہ ہے نہ ان کی عقل مستند ہے پھر کیوں ایسی باتوں کے جواب میں اپنا وقت ضائع کریں۔ خالد مظہر نے شرف مشتری وغیرہ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ صرف ان کی جہالت ہے وہ ان موضوعات کا کوئی علم نہیں رکھتے۔ انہیں تو اس علم میں بھی کوئی دسترس نہیں ہے جن میں بقول ان کے زندگی گزر گئی۔ وہ مکانات تعمیر کرایا کرتے تھے انہیں اس میں بھی کوئی مہارت نہیں ہے وہ کیا جانیں اللہ کے ناموں کی الگ الگ کیا خصوصیت ہے۔ چودہ سو برس سے اسم اعظم پر بڑے بڑے علماء گفتگو کررہے ہیں خالد مظہر کہتے ہیں کہ اسم اعظم کوئی نہیں ہے اور اللہ کا ہر نام ایک جیسا ہے۔ شکیل انجم کو اپنے سامنے بٹھا کر اپنے علم وفہم کا لوہا منوانا اور ان کا ماننا ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ سچ ہے کہ اللہ گنجوں کو ناخن نہیں دیتا۔ ورنہ وہ اپنا سر زخمی کرکے پھر دوسروں کا سر کھجلانے کی فکر میں لگ جاتے ہیں۔ ہمیں خالد مظہر پہ رحم آتا ہے کہ ہمارے یہاں سے جانے کے بعد انہیں سکون بھی نہیں ہے وہ گھر سے بے گھر بھی ہوگئے۔ اپنی عمر کے ۵۸ سال میں وہ ابھی تک یہ نہیں سمجھ سکے کہ وہ غلطیاں کہاں کہاں کررہے ہیں اور اللہ کی مدد سے کیوں محروم ہیں اللہ ان پر رحم کرے اور انہیں ہدایت نصیب کرے۔

حیدرآباد میں جن بہاری صاحب کا تذکرہ خالد مظہر نے کیا ہے یہ ٹھیک ٹھاک آدمی تھا ان کو بھی خالد مظہر ہی نے گمراہ کیا تھا وہ شخص تحریری طور پر ہم سے معافی مانگ چکا ہے اور ابھی اگست ۲۰۰۷ء میں وہ ہم سے اسی طلسماتی موم بتی کی ایجنسی کی فرمائش کررہا تھا جسے خالد مظہر بے فائدہ بتارہے ہیں۔ خالد مظہر پر وہ مثال صادق آتی ہے کہ جب انگور تک ہاتھ نہیں پہنچتا تو وہ انسان کو کھٹے نظر آنے لگتے ہیں۔ خالد مظہر کو اسکول قائم کرنے دیں پھر دیکھیں گے کہ وہ کتنے دن چلتا ہے اور خالد رامپوری کتنے دن میں چاروں خانے چت ہوتے ہیں۔ اور پھر خالد مظہر کس طرح ان خالد رامپوری کی برائیاں گنواتے ہیں۔ ڈاکٹر نعمان صاحب ہم تو اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ شکیل انجم خالد مظہر سے بہتر ہیں۔ کیونکہ خالد مظہر پر ہم نے بے شمار احسانات کئے ہیں ان کو اس قابل تو بنایا ہی ہے کہ یہ آج ممبئی میں ٹکے ہوئے ہیں۔ اور بھی بہت سی عنایتیں ہم نے ان پر کی ہیں جن کو بیان کرکے ہم اللہ کی نظروں میں گرنا نہیں چاہتے لیکن خالد مظہر نے تمام احسانات کو بھلا کر ہم پر طرح طرح کے الزامات لگائے اور اپنے نفس کو تسکین دی۔ اگر شکیل انجم پر ہم اتنے احسانات کردیتے تو ہمیں یقین تھا کہ وہ ہماری مخالفت ہرگز ہرگز نہ کرتے شکیل انجم کا قصور تو یہ ہے کہ وہ ہماری کتابیں چھاپ رہے تھے اور جب انہیں اندازہ ہوا کہ میں اس پروفٹ سے محروم ہوجاؤں گا تو وہ بکھر کر رہ گئے اور اول فول پر اتر آئے اگر وہ چند دن ہمارے ساتھ رہ لیتے تو شاید وہ سدھر ہی جاتے۔ خالد مظہر تو تین سال تک

ہمارے ساتھ رہ کر نہ سدھر سکے۔ وہ آج بھی اپنے اہل خانہ کے ساتھ بھی ویسے ہی ہیں جیسے وہ ماضی میں تھے۔ ایک انسان کی زندگی میں دو عورتوں کی بہت اہمیت ہوتی ہے ایک ماں اور دوسری بیوی۔ خالد مظہر کی بدنصیبی یہ ہے کہ وہ ماں کو بھی پوری طرح اپنا نہ بنا سکے اور پوری طرح بیوی کو بھی اپنا نہ بنا سکے وہ دونوں کی برائیاں ہم سے کرتے رہے اسی طرح انسان کی زندگی میں اپنے سگے بھائیوں کا بھی ایک مقام ہوتا ہے اور سالوں کا بھی۔ خالد صاحب کا حال یہ ہے کہ ان سے ان کے بھائی بھی شاکی رہے اور سالے بھی۔ دراصل جھول خالد مظہر میں ہے وہ خود کو ید طولیٰ سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ان میں کسی بھی طرح کی کوئی صلاحیت نہیں ہے اور پیٹ کے وہ اتنے کچے ہیں کہ اس میدان میں وہ عورتوں کو بہت پیچھے چھوڑ دیتے ہیں ایسے شخص کا کسی بھی ادارے سے وابستہ رہنا خطرہ سے خالی نہیں ہے۔ ہم نے خالد مظہر کے بارے میں چند باتیں بادل نخواستہ بیان کی ہیں اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو پھر الہ آباد، ممبئی اور دیوبند کی کچھ ایسی باتوں سے بھی ہم پردہ ہٹا سکتے ہیں جو خالد مظہر کا کل جغرافیہ بیان کردیں گی لیکن ہماری دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو اس طرح کی گفت وشنید سے محفوظ رکھے۔ اور خالد مظہر کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ اپنی چونچ آئندہ کے لئے بند کرلیں۔

شکیل نے ایک جھوٹ یہ بھی بولا ہے کہ طلسماتی موم بتی کی قیمت سو روپے ہے جب کہ طلسماتی موم بتی کی قیمت ۲۵ روپے ہے۔ شکیل انجم نے ایک جھوٹ یہ بھی بولا ہے کہ ہم مریضوں کو اپنے گھر ٹھہراتے ہیں اور اس کا کرایہ وصول کرتے ہیں۔ حالانکہ ہم ان مریضوں کو جن کو دیر ہوجاتی ہے معراج گیسٹ ہاؤس میں ٹھہراتے ہیں اور وہ گیسٹ ہاؤس بھی ہمارا نہیں ہے۔ ہم اپنے قارئین کے منہ کا ذائقہ زیادہ خراب کرنا نہیں چاہتے۔ ورنہ اس کتابچے کے ابھی اور بھی بہت سے جھوٹ ایسے ہیں جو شکیل انجم نے دن کی روشنی میں بولے ہیں۔ اور اکثر باتیں صرف سنی سنائی ہیں۔ جو محض ہماری دشمنی کی وجہ سے انہوں نے لکھی ہیں ورنہ انہیں خود بھی اندازہ ہوگیا ہوگا کہ بولنے والے جھوٹ بول رہے ہیں۔ اور من گھڑت باتوں سے اپنے اپنے دل بہلا رہے ہیں۔

شکیل انجم نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت بھی اس کتابچے میں کی ہے اور مولانا مرغوب الرحمٰن کا دفاع بھی کیا ہے۔ کاش شکیل انجم مولانا مرغوب الرحمٰن کے گلے میں اپنا ہاتھ ڈال کر دیکھ لیں تو انہیں خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ ان کے گلے میں سات تعویذ پڑے ہوئے ہیں۔ مولانا مرغوب الرحمٰن کے دائیں بائیں بازوؤں پر تعویذ بندھے ہوئے ہیں اور ان کی ران پر بھی تعویذ بندھا ہوا ہے۔ اگر تعویذ شرک ہیں تو دارالعلوم دیوبند کے مہتمم صاحب سر سے پیر تک تعویذوں میں کیوں لدے ہوئے ہیں۔

اسی طرح شکیل انجم نے ۷۸۶ کا مذاق اڑایا ہے اور اس نے ۷۸۶ کو ہرے کرشنا کے اعداد بتائے ہیں اگر ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد نہیں ہیں اور یہ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں تو پھر مولانا اسعد مدنیؒ کے گھر کا فون نمبر ۷۸۶ کیوں ہے۔ کیا ہرے کرشنا کی وجہ سے؟ حضرت مولانا ارشد مدنی کا موبائل نمبر ۷۸۶ کیوں ہے کیا ہرے کرشنا کی وجہ سے، شاہی امام عبداللہ بخاری کی کار کا نمبر ۷۸۶ کیوں تھا کیا ہرے کرشنا کی وجہ سے وغیرہ۔ شکیل انجم نے کیسے کیسے بزرگوں پر ہرے کرشنا کا الزام لگایا ہے۔ انشاء اللہ ۷۸۶ کے موضوع پر ہم اگلے شمارے میں تفصیل سے بات کریں گے۔ رہی تعویذ گنڈوں کی مخالفت تو اس کا جواب دسیوں بار دیا جاچکا ہے۔ اور جب مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت شاہ ولی اللہ جیسے اکابرین نے تعویذ گنڈوں کی مخالفت نہیں کی ہے تو پھر شکیل انجم اور خالد مظہر کی کیا اوقات ہے اور یہ کس کھیت کے بتھوے ہیں جو تعویذوں کے خلاف لاٹھی لے کر دوڑ رہے ہیں۔ ان کی لن ترانیوں کو کون اہمیت دے گا۔

شکیل انجم صاحب اگر اپنی مخالفت میں مخلص ہیں تو انہیں تعویذ گنڈوں کی کتابیں نہ چھاپنی چاہئیں اور نہ بیچنی چاہئے۔ یہ تو عجیب بات ہے کہ وہ جس فن کی مخالفت کررہے ہیں ان ہی کتابوں کو از راہ چوری چھاپ رہے ہیں اور خواہ مخواہ اتنا بڑا جھگڑا مول لے رہے ہیں ان کے نزدیک تعویذ گنڈے شرک ہیں تو پھر تعویذ گنڈوں کی کتابیں چھاپنا شرک کو پھیلانا ہے اور جب ان کے نزدیک حسن الہاشمی اچھا آدمی نہیں ہے تو پھر اس کی کتابوں کو چھاپ کر دنیا میں پھیلانا کہاں کی دانش مندی ہے۔ آپ عمر بھر حسن الہاشمی کو برا سمجھیں لیکن اس کی کتابیں فروخت کرکے بے حیائی کا ثبوت نہ دیں۔

شکیل انجم نے اپنے کتابچے میں کسی مشتاق احمد سالک کا بھی مضمون شائع کیا ہے۔ مشتاق احمد سالک بھی جھوٹوں کے سردار اور حد سے زیادہ عیار اور مکار معلوم ہوتے ہیں انہوں نے اپنے مضمون کی شروعات ہی جھوٹ سے کی ہے۔ لکھتے ہیں۔

> ''حسن احمد صدیقی عالم دین تھے، ہونہار تھے۔ دیوبند ضلع سہارنپور سے نکلنے والا ماہنامہ تجلی کے ایڈیٹر و مالک کی نگاہوں میں آگئے اور انہوں نے ان سے اپنی لڑکی کی شادی کردی۔ حسن احمد صدیقی ان کے دفتر میں کام کرنے لگے لیکن عامر عثمانی جیسے جہاندیدہ شخص نے محسوس کیا کہ یہ شخص جو بظاہر نیکی اور شرافت کا پتلا نظر آتا ہے اس کی پرواز اور خواہشات کچھ دوسری قسم کی ہے اپنی عیاری اور فریبی فطرت کی وجہ سے وہ ماہنامہ تجلی میں زیادہ دن کام نہ کرسکے۔''

یہ مشتاق سالک جماعت اسلامی کے گورکن ہیں جو دیکھنے میں اچھے خاصے چغد اور گدھے محسوس ہوتے ہیں۔ یہ اس طرح باتیں کررہے ہیں کہ جیسے بہت

بڑے انسان ہوں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا کو ایسے ہی گدھوں نے خراب اور گندہ کیا ہے۔ ان جیسے لوگوں کو خبر کسی بات کی نہیں ہوتی لیکن بولتے اس طرح ہیں جیسے ان سے زیادہ عقل زدہ کوئی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ مولانا عامر عثمانی میری سگی پھوپھی کے صاحبزادے تھے اور میری پھوپھی کی خواہش کے مطابق میری شادی مولانا عامر عثمانیؒ کی بیٹی سے ہوئی تھی اور شادی کے بعد میں جودھپور چلا گیا تھا۔ اس کے بعد میرا تقرر بحیثیت صدر مدرس مدرسہ قاسمیہ نگینہ میں ہوا۔ لیکن سالک لکھتے ہیں کہ شادی کے بعد دفتر تجلی میں کام کرنے لگا۔ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جو سالک بول رہا ہے۔ افسوس ہے کہ امرود اور کیلے بیچنے والے لوگ اب مضامین لکھنے لگے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ سے اتنا بھی نہیں ڈرتے جتنا شیطان ڈرتا ہے جو منہ میں آتا ہے بک دیتے ہیں اور خود کو عقل کل سمجھتے ہیں جب کہ ان کی عقل نابالغ بچوں کی سی ہوتی ہے اور ان کا علم برائے بیت ہوتا ہے۔

سالک لکھتے ہیں۔

کہ مولانا عامر عثمانیؒ نے تاڑ لیا کہ اس انسان کی خواہشات دوسری قسم کی ہیں اور مجھے دفتر تجلی سے ہٹا دیا جب کہ مولانا عامر عثمانیؒ کی زندگی میں میں نے دفتر تجلی میں کام ہی نہیں کیا۔ مولانا عامر عثمانیؒ جب ممبئی مشاعرہ پڑھنے کے لئے گئے تھے تو سفر پر روانہ ہونے سے پہلے انہوں نے اپنے بہنوئی شمس نوید عثمانیؒ کو اپنے دو قلم یہ کہہ کر سونپے تھے کہ اگر ممبئی سے میری واپسی نہ ہو سکی تو دونوں قلم حسن کی امانت ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ میرے بعد حسن رسالہ چلا سکتے ہیں۔ اس طرح عزت کے ساتھ مجھے مولانا عامر عثمانیؒ کے قلم ملے تھے اور خاندان کے اخلاقی دباؤ کی وجہ سے میں تجلی کی باگ ڈور سنبھالی تھی لیکن مشتاق سالک نے گھر بیٹھے ایک جھوٹ تیار کیا اور چلتا کر دیا۔ ایسے ہی لوگوں نے مسلم معاشرہ کو گندہ کیا ہے ذرا سوچیں اتنا بڑا جھوٹ لکھ کر یہ اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے۔ مشتاق سالک یہ بھی کہتا ہے کہ میں نے مولانا عامر عثمانیؒ کی جائیداد پر اپنا حق جتانا شروع کر دیا حالانکہ آج تک مولانا کا بچہ بچہ میری عزت کرتا ہے کیونکہ میں نے انہیں وہ پیار دیا ہے جو ایک باپ کو دینا چاہئے۔ اور میری بیوی نے اپنا حق ترکہ اپنے دونوں بھائیوں کو دیدیا ہے۔ مشتاق سالک نے جس طرح کی باتیں زبان سے نکالی ہیں اس طرح کی باتیں یا تو پاگل کرتے ہیں یا پھر شرابی۔

مشتاق سالک نے اس کے بعد نگینہ کی ملازمت سے متعلق جو بات بیان کی ہے وہ بھی محض ایک تہمت ہے اور انشاء اللہ اس تہمت لگانے پر قیامت کے دن اسے لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ مشتاق سالک نے یہ بھی کہا ہے کہ وہ کسی زمانہ میں جماعت اسلامی کا امیر تھا۔ ایسے ہی امیروں نے جو درا صل علم وعمل اور عقل وفہم کے اعتبار سے غریب تھے جماعت اسلامی کا بیڑہ غرق کیا ہے اور وقت سے پہلے ہی جماعت اسلامی کو بغیر نماز جنازہ پڑھائے دفن کیا ہے

بیچاری جماعت اسلامی اپنی عمر طبعی کو بھی نہ پہنچ سکی۔ مشتاق سالک صحابہ کرام کا دشمن تھا اور اکثر صحابہ کی تذلیل کرتا تھا اور یہ خود بے کردار بھی تھا اس کی بے کرداریوں کی وجہ سے اس کو امارت سے ہٹایا گیا تھا اور اس کی بدکرداریوں کی وجہ سے جماعت اسلامی کے آخری تابوت میں کیل گڑ گئی اور آج اس جماعت اسلامی کا کوئی نام لینے والا نہیں ہے۔

مشتاق سالک کو چاہئے کہ وہ پہلے اپنے گریبان میں جھانکے، اپنے گھر کا جائزہ لے پھر کسی کے بارے میں اپنی چونچ کھولے۔ نگینہ میں داؤد صاحب اب بھی موجود ہیں ان سے کسی نے اس بارے میں پوچھا جس بارے میں مشتاق سالک ہم پر تہمت لگا رہا ہے تو انہوں نے کہا۔ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جو کہہ رہا ہے جھوٹ کہہ رہا ہے

مشتاق سالک جیسے لوگ ناکام زندگی گزار رہے ہیں اوباشی ان کی فطرت ہے اور یہ لوگ جہاں بھی گئے ہیں ان کی نحوستوں کی وجہ سے وہ جگہ اور وہ دفاتر بند ہو گئے ہیں۔ جماعت اسلامی کا انجام بھی ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے خراب ہوا اور اب وہ بے چارے نزع کی سی کیفیت میں ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب مشتاق سالک اپنے انجام کو پہنچیں گے اور اگر انہوں نے جھوٹا الزام لگایا ہے تو تا قیامت ان پر اللہ کی لعنت برستی رہے گی۔ سچ بات تو یہ ہے کہ راقم الحروف نے جماعت اسلامی اور اس کے افراد سے اس لئے کنارہ کشی اختیار کی تھی کہ صحابہ کرام کی توہین کرتے تھے اور اکثر لوگ تو صحابہ کرام پر تبرہ بھی کرتے تھے ان کی اس گستاخی کی وجہ سے ہم نے جماعت اسلامی سے کنارہ کشی اختیار کی۔ اور ہم نے یہ بھی اندازہ لگایا ہے کہ جمعیۃ العلماء ہندان پر جو یہ الزام لگاتی ہے کہ امریکی ڈالروں پر اس جماعت کی پرورش ہو رہی ہے تو اس میں کچھ نہ کچھ سچائی ضرور ہے اور جب مشتاق سالک جیسے لوگ اس جماعت کے امیر بننے لگے تو اس جماعت کا رہا سہا بھرم بھی خاک میں مل گیا۔

مشتاق سالک نے اپنے مضمون میں جس بے ہودگی کا مظاہرہ کیا ہے وہ انتہائی شرمناک ہے لیکن ہم ایسے لوگوں سے ایسی ہی توقع رکھتے ہیں، برتن کے اندر جو بھی ہوتا ہے وہی باہر آجاتا ہے۔ مشتاق سالک جیسے لوگ اپنی مادری زبان میں باتیں کرنے پر مجبور ہیں۔ یہ اگر چاہیں بھی تو اچھی باتیں ان کی زبان سے خارج نہیں ہو سکتیں۔ جماعت اسلامی کی بدنصیبی ہے کہ اسے مشتاق سالک جیسے امیر نصیب ہوئے اور اس بے چاری کا وقت سے پہلے بیڑہ غرق ہو گیا۔ میرے بزرگوں نے تو مجھے یہ بتایا ہے اور بالکل سچ بتایا ہے کہ جو لوگ کسی پر جس طرح کے الزامات لگاتے ہیں وہ اسی طرح کے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں اور اگر مشغول نہیں ہوتے تو انہیں اس وقت تک موت نہیں آتی جب تک وہ اس طرح کے کاموں میں مشغول نہ ہو جائیں۔ اس اعتبار سے مشتاق سالک خود بھی بے کردار ہوں گے تب ہی تو انہیں دوسرے لوگ ایسے نظر آتے ہیں اور اگر

وہ بے کردار نہیں ہوں گے تو ان کو اس وقت تک موت نہیں آئے گی جب تک وہ بے کرداری کی دلدل میں گلے گلے نہ دھنس جائے۔ اللہ تعالیٰ مشتاق سالک جیسے لوگوں سے مسلم جماعتوں کو محفوظ رکھے۔ ان کی نحوست کی وجہ سے جماعتیں وقت سے پہلے مرجاتی ہیں اور اپنا اثر کھو بیٹھتی ہیں۔

شکیل انجم نے اس کتابچے کے آخر میں دارالعلوم دیو بند کا ذکر کر کے یہ بات ثابت کردی ہے کہ یہ کتابچہ چھاپنے کے لئے انہیں مولانا مرغوب الرحمٰن سے رقم ملی۔

پوری قاسمی برادری میں مولانا مرغوب الرحمٰن کی حمایت کسی نے نہیں کی تو مولانا مرغوب الرحمٰن شکیل انجم کی گود میں آکر بیٹھ گئے۔ شکیل انجم نے ہم پر الزام لگایا ہے کہ ہم دارالعلوم دیو بند پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں۔ شکیل انجم کو معلوم ہونا چاہئے کہ نہ ہم دارالعلوم دیو بند پر قابض ہونا چاہتے ہیں اور نہ دیو بند کے شر پسند لوگ مادر علمی کو تباہ کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ اس مادر علمی کو تو تباہ وہی لوگ کررہے ہیں جنہوں نے ناجائز طریقے سے اس پر قبضہ کیا ہے۔ اور جو من مانیاں کرکے بزرگوں کی اس امانت کے پرخچے اڑارہے ہیں۔ ایک حسن الہاشمی ہی نے کیا سینکڑوں لوگ ان لوگوں کے خلاف قلم چلارہے ہیں جنہوں نے مادر علمی کو یرغمال بنا رکھا ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب ہندوستان کے گوشے گوشے سے اس انتظامیہ کے خلاف آواز اٹھے گی۔ دارالعلوم دیو بند کے ۸۵ فی صد ملازمین کی تائید ہمیں حاصل ہے۔ لیکن چونکہ شکیل انجم نے مولانا مرغوب الرحمٰن سے رقم وصول کی ہے اس لئے وہ ان کی اس طرح حمایت کررہے ہیں جیسے مولانا مرغوب الرحمٰن دودھ کے دھلے ہوئے ہوں اگر میرا یقین نہیں ہے تو شکیل انجم دارالعلوم دیو بند کے ملازمین اور طلباء سے ملیں انہیں اندازہ ہوجائے گا کہ دارالعلوم دیو بند میں کیا کیا گل کھل رہے ہیں۔

ہمیں باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ بعض علاقوں میں شکیل انجم کا کتابچہ جمعیۃ العلماء نے تقسیم کرایا ہے وہ جمعیۃ العلماء جس کی قیادت محمود مدنی کررہے ہیں۔ یہ معلوم ہوکر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوئی ہم نے اپنے ایک مضمون میں لکھا تھا کہ مولانا ارشد مدنی قائد بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس جملے کی سزا تو ہمیں ملنی ہی تھی۔ ہم اب بھی یہ کہتے ہیں کہ جمعیۃ العلماء کی صدارت کے مستحق مولانا ارشد مدنی ہیں۔ کوئی سنے نہ سنے، کوئی مانے نہ مانے ہمارا کام سچ بولنا ہے اور انشاء اللہ ہم مرتے دم تک سچ بولتے رہیں گے۔ مولانا ارشد مدنی صاحب عالم بھی ہیں اور شیخ الاسلام کے صاحب زادے بھی ہیں اور معتمد بھی ہیں۔ اس لئے وہی جمعیۃ العلماء کے صدر بننے کے حق دار ہیں۔ رہے الیکشن تو آج کل الیکشنوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ الیکشن بے ایمانی سے بھی جیت لئے جاتے ہیں۔

آخر میں شکیل انجم سے گزارش ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھولیں اور اندازہ کریں کہ وہ کس گناہ کا ارتکاب کررہے ہیں۔ شکیل انجم نے کہا ہے کہ ہم ان کے خلاف دعویٰ کریں اگر ہم نے کتابیں چھاپی ہوں گی تو قانون ہمیں خود پکڑے گا۔ یہ ایک اچھا مشورہ ہے۔ اس اچھے مشورہ پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔

ہم کتابوں کی اشاعت اور اس کتابچے کی اشاعت پر آپ کے اور مشتاق سالک کے بارے میں غور کررہے ہیں اور انشاء اللہ عنقریب کوئی فیصلہ لیں گے لیکن ہماری دلی خواہش یہ ہے کہ اگر ہماری کتابیں چھاپنی بند کردیں تو ہمیں اس جنگ کو طویل کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔

ڈاکٹر نعمان صاحب! میں خدا کو حاضر وناظر جان کہتا ہوں کہ اگر شکیل انجم فلورا ہوٹل کے مالک سے مل کر میرے پاس آجاتے تو میں انہیں اتنا فائدہ خود ہی پہنچادیتا جتنا فائدہ یہ میری کتابیں چھاپ کر حاصل کررہے ہیں لیکن اگر کسی انسان کی قسمت میں "رزق حلال" نہ ہو تو وہ کیا کرے۔ شکیل انجم نے جذبات کی رو میں بہہ کر کہا ہے کہ دیو بند اور دہلی میں دوسروں کی کتابیں چھاپنے کا مرض بڑھتا جارہا ہے اور اس کا علاج ہونا چاہئے۔ میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ میں اور آپ اس سلسلے میں کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں۔ اور اس کی پہل کریں جس سے اس بڑھتی ہوئی لعنت کو ختم کیا جاسکے۔ اگر شکیل انجم نے یہ بات ازراہ ایمانداری سے کہی ہے تو ہم ان کی تائید کرتے ہیں۔ اور یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں کے خلاف علم بغاوت بلند رکھیں گے جو دوسروں کی پکی پکائی ہنڈیا کسی بھوکے کتے کی طرح اٹھا کر لے جاتے ہیں اور انتہائی بے حیائی کے ساتھ اسے ہڑپ کر جاتے ہیں۔ ہار جیت تو مقدر سے ہوتی ہے اور ہارنے کے بعد بھی انسان جیت ہی جاتا ہے اگر وہ سیدنا امام حسینؓ کی طرح حق پر ہو۔ کوئی ساتھ دے نہ دے انشاء اللہ ہماری لڑائی ان ناشروں کے خلاف جاری رہے گی جو دوسروں کو دکھ دے کر کتابیں چھاپتے ہیں اور اخلاق جرم کے مرتکب ہوتے ہیں، جاہل ہوتے ہیں اور سمجھتے ہیں خود کو بقراط۔!

میں ایک بار پھر یہ دعا کرتا ہوں کہ اے رب العالمین اگر میں گناہگار ہوں تو مجھے سخت سے سخت سزا دے ورنہ مشتاق سالک جیسے لوگوں کو ایسی عبرتناک سزا دے کہ دنیا اس سے عبرت حاصل کرے۔ آمین۔

ڈاکٹر صاحب! خط کا جواب طویل ہوگیا لیکن اب بھی تشنگی باقی ہے۔ آئندہ اگر ضرورت پڑی تو الگ سے کتابچہ لکھا جائے گا، طلسماتی دنیا کے صفحات سیاہ کرنے سے فائدہ نہیں ہے۔ چور مچائے شور کے نام سے ایک کتابچہ عنقریب منظر عام پر آرہا ہے۔ یہ کتابچہ جھوٹے اور چور لوگوں کے لئے ایک تازیانہ ثابت ہوگا۔

❀❀❀❀❀❀❀

عزت و دبدبہ کے لئے

جمعرات کے دن روزہ رکھ کر چھوارے سے افطار کریں۔ مغرب کی نماز کے بعد ۱۲۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس کے بعد عشاء کی نماز سے فارغ ہو کر کسی سے بات چیت کئے بغیر بستر پر لیٹ جائیں اور لاتعداد مرتبہ بسم اللہ پڑھتے رہیں یہاں تک کہ نیند آجائے۔ اگلے دن روزہ رکھیں اور نماز فجر کے بعد بسم اللہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ افطار کے بعد بسم اللہ ۱۲۱ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ لوگوں کے دلوں میں عزت پیدا ہوگی۔ وقار پیدا ہوگا اور دیکھنے والے مرعوب ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

الرحیم	الرحمٰن	اللہ	بسم
بسم	اللہ	الرحمٰن	الرحیم
الرحمٰن	الرحیم	بسم	اللہ
اللہ	بسم	الرحیم	الرحمٰن

مصیبت یا مقدمہ سے نجات

اگر کسی گھرانہ کا کسی ظالم قسم کی قوم یا فرد سے جھگڑا ہو گیا ہو اور اپنی عزت و وقار داؤ پر لگا ہوا ہو اور جان کا بھی خطرہ درپیش ہو تو اس گھرانہ کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل آیت کو ۳ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ مختلف لوگ بھی مل کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس عمل کو ۱۱ دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مصیبت سے بھی نجات ملے گی اور مقدمہ سے بھی۔ آیت یہ ہے وَ بَشِّرِ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ۔

نامردی کا علاج

اگر کسی شخص کو جادو سے نامرد بنا دیا گیا ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالے اور اسی نقش کو زعفران سے لکھ کر ایک نقش کا پانی ۳ دن تک دن میں ۳ بار پئے۔ صبح کو ناشتے کے بعد اور دوپہر کو کھانے کے بعد، رات کو کھانے کے بعد۔ لگاتار ایک ماہ تک اس نقش کا پانی پینے سے زبردست مردانگی پیدا ہوتی ہے اور کھوئی ہوئی طاقت واپس آجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۴۵۴	۶۱۴۵۷	۶۱۴۶۰	۶۱۴۴۷
۶۱۴۵۹	۶۱۴۴۸	۶۱۴۵۳	۶۱۴۵۸
۶۱۴۴۹	۶۱۴۶۲	۶۱۴۵۵	۶۱۴۵۲
۶۱۴۵۶	۶۱۴۵۱	۶۱۴۵۰	۶۱۴۶۱

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض کی ادائیگی کی صورت نہ پیدا ہو رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر جمعہ کو صبح دس بجے سورہ کہف (پارہ ۱۵) پڑھے اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔
انشاء اللہ چند ماہ میں قرض سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۶۳۷۹	۱۲۶۳۸۲	۱۲۶۳۸۵	۱۲۶۳۷۱
۱۲۶۳۸۴	۱۲۶۳۷۲	۱۲۶۳۷۸	۱۲۶۳۸۳
۱۲۶۳۷۳	۱۲۶۳۸۷	۱۲۶۳۸۰	۱۲۶۳۷۷
۱۲۶۳۸۱	۱۲۶۳۷۶	۱۲۶۳۷۴	۱۲۶۳۸۶

نکاح کے لئے

جس لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو تو وہ ۴۰ دن تک روزانہ سورہ طٰہٰ پڑھے اور مندرجہ ذیل نقش کو گلے میں ڈالے۔ جس زمانہ میں عورتیں نماز نہیں پڑھتیں اس زمانہ میں تلاوت ترک کر دے۔ البتہ گلے والے نقش کو گلے سے نہ نکالے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر یا پھر ۳ ماہ کے اندر اس کے نکاح

کا بندوبست ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۳
۹۹۸۲۶	۹۹۸۱۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۲۴
۹۹۸۱۵	۹۹۸۲۹	۹۹۸۲۱	۹۹۸۱۸
۹۹۸۲۲	۹۹۸۱۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۸

بخار اتارنے کے لئے

اگر کسی مریض کا بخار نہ اترتا ہو تو اس آیت کو مریض کے سرہانے بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ انشاءاللہ بخار اتر جائے گا۔ آیت یہ ہے۔
یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ۔

ہر مصیبت کو دفع کرنے کے لئے

کیسی بھی مصیبت ہو آیت کریمہ کو ایک ہی نشست میں ۲۵ ہزار مرتبہ پڑھیں۔ اس آیت کو اگر سوا لاکھ مرتبہ پڑھیں تو بھی بہت سے فائدے ہوتے ہیں۔ مصیبت سے نجات ملتی ہے، ظالموں کے ظلم سے چھٹکارا نصیب ہوتا ہے۔ مقدمہ میں کامیابی ملتی ہے اور کوئی بھی آفت ہو اس سے بچاؤ ہوجاتا ہے۔ سوا لاکھ مرتبہ مختلف لوگ بھی ایک نشست میں بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن پڑھنے والوں کی تعداد طاق ہونی چاہیے۔ مثلاً سات، نو، گیارہ، تیرہ یا پندرہ۔ اگر پڑھنے والا تازہ غسل کرکے، سفید لباس پہن کر یہ آیت پڑھے تو جلد نتائج سامنے آتے ہیں۔ ہر پڑھنے والے کو اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے اور ہر شخص کو تعداد متعین کرکے پڑھنا چاہئے۔ بہتر یہ ہے کہ سب برابر برابر پڑھیں۔ آیت کریمہ یہ ہے۔ **لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔**

مراد پوری ہونے کا عمل

اپنی جائز مراد کو پوری کرنے کے لئے آیت کریمہ کا عمل اس طرح کریں۔ کسی تاریک کوٹھری میں جہاں مکمل تنہائی ہو ۲۱ بار درود شریف پڑھ کر سات بار اس آیت کریمہ کو پڑھیں۔ دوران عمل ایک پیالے میں پانی بھر کر سامنے رکھ لیں اور ہر سیکڑے پر اپنا دایاں ہاتھ پانی میں ڈال کر اپنے منہ پر ملیں اور یہ پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی ذوالنون تین مرتبہ اس کے بعد تین مرتبہ یہ آیت پڑھیں **فَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ** اس عمل کو سات دن تک کریں۔ انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

آفت کو ٹالنے کے لئے

کوئی بھی آفت ہو اس کو ٹالنے کے لئے یہ عمل کریں۔ عشاء کے بعد چار رکعت نفل نماز پڑھیں اور ہر سجدے میں چالیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھیں اس عمل کو تین راتوں جاری رکھیں۔ انشاءاللہ آفتوں سے نجات ملے گی۔

اولاد کے لئے

جن میاں بیوی کے اولاد نہ ہوتی ہو ان کو چاہئے اس آیت کو تین ہزار مرتبہ اکیس دن تک پڑھیں۔ انشاءاللہ حمل قرار پائے گا۔ آیت یہ ہے
رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوٰرِثِیْنَ.

دشمنوں کے شر سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص دشمنوں کی دشمنی اور ریشہ دوانیوں سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے گلے میں ڈالے۔ انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے وہ دشمنوں کی دشمنی، بدخواہی اور ریشہ دوانیوں سے محفوظ ہوجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۵۵۴	۹۵۵۵۷	۹۵۵۶۱	۹۵۵۴۷
۹۵۵۶۰	۹۵۵۴۸	۹۵۵۵۳	۹۵۵۵۸
۹۵۵۴۹	۹۵۵۶۳	۹۵۵۵۵	۹۵۵۵۲
۹۵۵۵۶	۹۵۵۵۱	۹۵۵۵	۹۵۵۶۲

لڑکے یا لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکے یا لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد تین ہزار تین سو تیرہ مرتبہ سورۂ یٰسین کی یہ آیت پڑھے۔ اول و آخر گیاہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک کرے۔ انشاءاللہ اس کے بچوں کی شادی ہوجائے گی۔ آیت یہ ہے۔
سُبْحَانَ الَّذِیْ خَلَقَ الْاَزْوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْاَرْضُ وَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ مِمَّا لَا یَعْلَمُوْنَ.

کسی بیماری سے نجات کے لئے

اگر کسی گھر میں کوئی شخص کسی بیماری میں مبتلا ہے اور علاج و معالجہ کے بعد طبیعت ٹھیک نہیں ہو رہی ہے تو اس کے گھر کے افراد کو چاہئے کہ اس

آیت کا ختم سوا لاکھ مرتبہ پڑھ کر کریں۔ اس آیت کو پڑھنے والے کئی بھی ہو سکتے ہیں لیکن اس کی تعداد ایک سو اکیس سے زیادہ نہ ہو اور گیارہ آدمیوں سے کم نہ ہو۔ عمل باوضو کریں سب عمل سے پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ صرف ایک رات کا عمل ہے۔ اس عمل کے بعد عمل کی برکت سے مریض کی حالت سدھرنی شروع ہوگی۔ آیت یہ ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ۔

تمام حاجتوں کے لئے

کسی بھی طرح کی حاجت ہو۔ کوئی بھی ضرورت ہو اس کو پورا کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ بہت جلد تمام حاجتیں اور ضرورتیں پوری ہوں گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۸	۶۵۱	۶۵۴	۶۴۰
۶۵۳	۶۴۱	۶۴۷	۶۵۲
۶۴۲	۶۵۶	۶۴۹	۶۴۶
۶۵۰	۶۴۵	۶۴۳	۶۵۵

حاسدوں کے حسد سے بچنے کے لئے

آج کے دور میں انسان حاسدوں کے حسد کا شکار نظر آتا ہے۔ کوئی بھی انسان کچھ دولت کما لیتا ہے یا کوئی منصب اسے مل جاتا ہے یا کسی بھی طرح کی عزت اسے حاصل ہو جاتی ہے تو اس کے اپنے ملنے والوں میں اس کے حاسد پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد اس شخص کے حالات میں بگاڑ آنے لگتا ہے۔ مسائل میں رکاوٹیں کھڑی ہونے لگتی ہیں اور بنتے بنتے کام بگڑنے لگتے ہیں۔ اگر کبھی ایسی صورت پیدا ہو تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے حاسدوں کے حسد سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۷۲۰۶	۴۷۲۱۰	۴۷۲۱۳	۴۷۱۹۹
۲۷۲۱۲	۴۷۲۰۰	۴۷۲۰۵	۴۷۲۱۱
۴۷۲۰۱	۴۷۲۱۵	۴۷۲۰۸	۴۷۲۰۴
۴۷۲۰۹	۴۷۲۰۳	۴۷۲۰۲	۴۷۲۱۴

ہر طرح کی محتاجی سے بچنے کے لئے

اس دنیا میں ہزار طرح کی محتاجیوں کا شکار انسان ہو سکتا ہے۔ محتاجی کسی بھی طرح کی ہو وہ مال سے متعلق ہو یا جسم سے۔ اس سے بچنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۷۴۱	۲۵۷۴۴	۲۵۷۴۷	۲۵۷۳۳
۲۵۷۴۶	۲۵۷۳۴	۲۵۷۳۹	۲۵۷۴۵
۲۵۷۳۵	۲۵۷۴۹	۲۵۷۴۲	۲۵۷۳۸
۲۵۷۴۳	۲۵۷۳۷	۲۵۷۳۶	۲۵۷۴۸

دست غیب کے لئے

اس عمل کو چاند کی پہلی تاریخ سے شروع کرنا چاہئے۔ یہ عمل چالیس تک احرام باندھ کر کریں۔ چالیس دن میں تین لاکھ کی تعداد پوری کرنی ہے۔ عمل یہ ہے۔ يَاعَزِيْزُ مِنْ كُلِّ عَزِيْزٍ يَاعَزِيْزُ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔

اس دوران اگر صرف جو کی روٹی کھائیں تو بہتر ہے گوشت نہ کھائیں اور کوئی پرہیز نہیں ہے۔ چالیس دن کے بعد انشاء اللہ دست غیب کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

محبت کے لئے

نو چندی جمرات کو مندرجہ ذیل نقش ۸ عدد لکھیں۔ ۷ نقش آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ روزانہ ایک نقش ڈالنا ہے اور آٹھواں نقش طالب کے دائیں بازو پر باندھ دیں۔

انشاء اللہ مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی اور وہ از خود طالب کے پاس پہنچے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۰۰۹	۴۰۱۳	۴۰۱۶	۴۰۰۲
۴۰۱۵	۴۰۰۳	۴۰۰۸	۴۰۱۴
۴۰۰۴	۴۰۱۸	۴۰۱۱	۴۰۰۷
۴۰۱۲	۴۰۰۶	۴۰۰۵	۴۰۱۷

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

نقش کے نیچے پہلے مطلوب اوراس کی ماں کا نام لکھیں اس کے بعد طالب اوراس کی ماں کا نام لکھیں۔

مختلف فائدوں کے لئے

کاروبار کے حصول، کاروبار کی ترقی بیماریوں سے چھٹکارہ نحوست سے نجات اور کسی بھی مصیبت سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں۔

۷۶۸

۱۷۳۱۹	۱۷۳۲۳	۱۷۳۲۶	۱۷۳۱۲
۱۷۳۲۵	۱۷۳۱۳	۱۷۳۱۸	۱۷۳۲۴
۱۷۳۱۴	۱۷۳۲۸	۱۷۳۲۱	۱۷۳۱۷
۱۷۳۲۲	۱۷۳۱۶	۱۷۳۱۵	۱۷۳۲۷

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی یہ چاہیں کہ ان دونوں کی ایک دوسرے سے محبت کم نہ ہو اور کسی عمل یا سازش کی وجہ سے وہ ایک دوسرے سے نفرت نہ کریں تو ان کو چاہئے کہ دونوں ہی اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے اپنے گلے میں ڈالیں۔

انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے ان کی محبت برقرار رہے گی بلکہ جوں جوں وقت گذرے گا ان دونوں کی دیوانگی بڑھتی رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۲۳	۱۹۲۶	۱۹۲۹	۱۹۱۶
۱۹۲۸	۱۹۱۷	۱۹۲۲	۱۹۲۷
۱۹۱۸	۱۹۳۱	۱۹۲۴	۱۹۲۱
۱۹۲۵	۱۹۲۰	۱۹۱۹	۱۹۳۰

سربلندی اور سرخ روئی

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کو دنیا میں سربلندی نصیب ہو اور وہ ہمیشہ لوگوں میں سرخ رو رہے۔ اس کی عزت ہو اور لوگ اس کی طرف متوجہ رہیں اور اس کی اطاعت بھی کریں تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۱۵۷۸۳	۱۵۷۲۶	۱۵۷۸۹	۱۵۷۷۶
۱۵۷۸۸	۱۵۷۷۷	۱۵۷۸۲	۱۵۷۸۷
۱۵۷۷۸	۱۵۷۸۱	۱۵۷۸۴	۱۵۷۸۱
۱۵۷۸۵	۱۵۷۸۰	۱۵۷۷۹	۱۵۷۸۰

منصب کی بحالی کے لئے

اگر کسی شخص کو اس کے عہدے اور منصب سے ہٹا دیا گیا ہو اور چاہتا ہو کہ اس کو اسی عہدے اور منصب پر پھر بلا لیا جائے تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈالے اور جب تک مقصد میں کامیابی نہ ملے تب تک روزانہ ایک مرتبہ سورہ یوسف کی تلاوت کرتا رہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۱۰۰	۱۲۵۹۸۶
۱۲۵۹۹۹	۱۲۵۹۸۷	۱۲۵۹۹۲	۱۲۵۹۹۸
۱۲۵۹۸۸	۱۲۶۰۰۲	۱۲۵۹۹۵	۱۲۵۹۹۱
۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۰	۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۱

عجیب وغریب عمل

جو شخص حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْل پورے سو دن تک روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھے گا تمام اشیاء اس سے ملاقت کریں گی اور چیز اس سے مل کر اپنا راز ظاہر کر دے گی، جنات جماعت در جماعت آئیں گے اور اطاعت کا وعدہ کریں گے۔ عامل کے اندر ادراک کی استعداد پیدا ہوگی، شعور بیدار ہوگا اور کشف والہام کے دروازے کھل جائیں گے، اس کا عمل اگر کسی کو قہر سے دیکھے گا تو ہلاک ہو جائے گا اور اگر کسی کی طرف محبت سے دیکھے گا تو اس کو دین ودنیا کی ترقی نصیب ہوگی۔

اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہئے اور روزانہ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل ایک بزرگ کی عطا ہے اس سے تمام قارئین استفادہ کریں تو خوش نصیبی کی بات ہے۔

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر:۲

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد زندگی (۲)

خوبیاں: ہدایت کرنا اور ہدایت پر خود بھی عمل کرنا۔ پارٹنرشپ کو یقینی بنانا اور احباب کے ساتھ حسن سلوک کرنا۔

کلیدی خصوصیات: مددگار، بہترین دوست، بے وجہ کا شرمیلا پن، کسی قدر بزدل، زمانہ ساز، خوش الحان دوسروں کو متاثر کرنے کی صلاحیت۔

خامیاں: خواب وخیال میں مست رہتے ہیں، بے وجہ کا شرمیلا پن انہیں برموقعہ تعلقات سے روکتا ہے، بہت حساس ہوتے ہیں اس لئے بہت جلد رنجیدہ ہوجاتے ہیں۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے ان میں قربانی اور ایثار کا مادہ وافر مقدار میں ہوتا ہے، یہ لوگ اپنے کارناموں کا سہرا دوسروں کے سر پر بندھوا دیتے ہیں۔ ۲ عدد کے لوگ ایک عدد کے لوگوں کی طرح باقاعدہ قائد بننا نہیں چاہتے لیکن ان میں قیادت کرنے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے البتہ ان کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ جب یہ قیادت کریں تو ایک مضبوط طاقت ان کے ساتھ ہو اور ان کی مدد کرے۔ اگر ان کو باوفا اور مضبوط ساتھی مل جائے تو عروج پر پہنچ جاتے ہیں اور اپنی قائدانہ خصوصیات کا لوہا منوالیتے ہیں۔ اچھے موقعہ کی تلاش میں رہتے ہیں اور صبر آزما قسم کا انتظار کرتے ہیں۔ ان کو فیصلہ کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے کیونکہ کسی کو ناراض کرنا پسند نہیں کرتے۔ دل شکنی کرنا یا کسی کو ستانا اور دکھ دینا ان کے بس کا روگ نہیں ہوتا، یہ ایسے فیصلوں کے قائل ہوتے ہیں جن میں سب خوش ہوں، اور کسی کو کوئی ناراضگی نہ ہو چنانچہ ایسے فیصلے کے لئے انہیں بہت سوچنا پڑتا ہے۔

۲ کا مفرد عدد، مرکب عدد ۲۰ سے بنتا ہے اور مرکب عدد ۱۱ سے بھی۔ ان دونوں صورتوں میں ان کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی ۲ تاریخ پیدائش میں ۲ کا مفرد عدد دو طریقوں سے برآمد ہو رہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۷ر مارچ ۲۰۰۷ء۔ اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی ۲ برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۱۱ بنتا ہے۔ دیکھئے۔

۱۷
۳
۲۰۰۷
۲۰۲۷ مرکب عدد ۱۱

(۲) تاریخ پیدائش ۲ر مارچ ۱۹۵۰ء۔ اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی ۲ برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۲۰ آتا ہے۔ دیکھئے۔

۲
۳
۱۹۵۰
۱۹۵۵

اندازہ کرلیں کہ ان دونوں تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے۔ ایک تاریخ پیدائش کا عدد ۲ بنتا ہے ۱۱ بن کر اور دوسری تاریخ پیدائش کا عدد ۲ بنتا ہے ۲۰ بن کر۔

۲ کا عدد اگر ۱۱ سے بنا ہے تو ۲ عدد والے کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ ایک غیر موافق عدد ہے۔ یہ خطرے کی علامت ہے اس عدد والے کو زندگی میں بسا اوقات نئے نئے خطروں کا سامنا کرنا پڑے گا اور حوادث اس کے تعاقب میں رہیں گے اس عدد کے حامل کو لوگوں سے فریب کھانا پڑے گا لوگوں کے دھوکہ اور فریب سے بچنے کے لئے اس شخص کو بہت احتیاط کے ساتھ زندگی گزارنی پڑے گی ہر کس وناکس پر اعتبار اس کیلئے پریشانیاں پیدا کرے گا۔ زندگی میں مشکلات آئیں گی اور لوگوں کا عدم تعاون اس کے لئے الجھن پیدا کرے گا۔ اس شخص کو عورتوں سے بھی نقصان پہنچیں گے اور عورتیں اس شخص کے لئے باعث رسوائی بن سکتی ہیں۔

اگر ۲ کا عدد ۲۰ سے بنا ہے تو یہ ایک روحانی عدد ہے۔ اس عدد والے کو چاہئے کہ مادہ پرستی سے اجتناب کرے کیونکہ مادہ پرستی اس کو راس نہیں آئے گی اس عدد والے انسان کو روحانیت میں دلچسپی رکھنی چاہئے کیونکہ روحانیت میں یہ شخص اعلیٰ مقام پیدا کرسکتا ہے۔ اس عدد کے لوگ اگر خدمت کے راستے کو اپنائیں تو ان کو شہرت بھی مل سکتی ہے اور مقبولیت بھی۔ اس عدد کے لوگوں کو عورتوں سے تعاون ملتا ہے اور عورتیں ان کے لئے مفید ثابت ہوتی ہیں چنانچہ

اس عدد کے لوگوں کی ازدواجی زندگی اکثر وبیشتر آسودہ اور مطمئن ہوتی ہے۔

ایک بار ہم پھر یہ وضاحت کردیں کہ تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار مختلف صورتیں پیدا کرتی ہے۔ اور یہ تکرار صاحب عدد پر اثر انداز ہوتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہو اور ۲ کی تکرار بھی ہو تو صاحب عدد زبردست روحانی قوتوں سے بہرہ ور ہوتا ہے اور اس میں قیادت کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ ان کا شعور وادارک بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے ان کی زندگی متوازن ہوتی ہے اور افراط وتفریط سے پاک صاف ہوتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں ۲ کا عدد تین بار آئے تو یہ لوگ بے حد جذباتی ہوتے ہیں۔ دوسروں کے بارے میں حساس ہوتے ہیں لیکن اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنے کے لئے لوگوں کے ساتھ بے اعتنائی کا معاملہ کرتے ہیں۔ ان میں ایک طرح کی سختی پیدا ہوجاتی ہے۔ جو ان کے مزاج کے خلاف ہوتی ہے۔ ایکشن لینے سے کتراتے ہیں اور جب مجبور ہوجاتے ہیں تو پھر شدید قسم کے ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اگر تاریخ پیدائش میں ۲ کا عدد موجود نہ ہو تو صاحب عدد دوسروں کے جذبات واحساسات کی پروانہیں کرتا۔ صاحب عدد کو اچھی زندگی گزارنے کے لئے اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی چاہئے۔ اور دوسروں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے دوسروں کے ساتھ تعاون کرنا چاہئے۔ صاحب عدد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر ایسی حس پیدا کرے جو دوسروں کے ساتھ ہمدردی کو اجاگر کرنے والی ہو۔ مثلاً اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش ۲ر فروری ۲۰۰۲ء ہو تو صورت یہ بنے گی۔

۲

۲

۲۰۰۲ء

دیکھئے اس صورت میں ۲ کی تکرار چار بار ہورہی ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد حد سے زیادہ حساس اور جذباتی ہے۔ اور یہ شخص دوسروں کے بارے میں حد سے زیادہ حساس ہے لیکن اپنی کمزوریوں کو چھپانے کیلئے لوگوں سے ملنا جلنا بند کردیتا ہے اور لوگوں کے ساتھ بے اعتنائی کا معاملہ کرتا ہے۔ اس شخص کا مزاج عمومی طور پر نرم ہے لیکن زندگی کے حالات سے متاثر ہوکر اس میں ایک طرح کی سختی پیدا ہوجاتی ہے جو اس کے مزاج کے برخلاف ہے۔ یہ شخص کسی بھی معاملے میں اقدام کرنے سے کتراتا ہے۔ اگرچہ اس میں صلاحیت ہے لیکن ایک طرح کی احساس کمتری اس کے دامن گیر رہتی ہے اور یہ اس کو کوئی ایکشن لینے سے روکتی ہے لیکن جب حالات کے تقاضوں کی وجہ سے یہ ایکشن لینے پر مجبور ہوجاتا ہے تو پھر اس کی طرف سے زبردست ردعمل کا مظاہرہ ہوتا ہے جو اس کے لئے مفید ہوسکتا ہے اور نقصان دہ بھی۔

کسی بھی شخص کی عدد زندگی سے اس کی مکمل تاریخ پیدائش میں آنے والے اعداد سے یا تو تقویت حاصل ہوتی ہے یا کمزوری چنانچہ ایک عدد کے حاملین تاریخ پیدائش کے اعداد بدل جانے سے مختلف قسمتوں کے مالک ہوجاتے ہیں اور ان کی زندگی ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے۔

ایک بار اس چارٹ پر پھر نظر ڈالیں۔ جو بنیادی کی حیثیت رکھتا ہے۔

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

ہم نے اوپر مکمل تاریخ پیدائش کی دو مثالیں دی تھیں۔ آیئے اب ان کا جائزہ لیں۔ پہلی تاریخ پیدائش ۱۷ر مارچ ۲۰۰۷ء ہے اگر ہم اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

۳		
۲		
۱		۷۷

اس تاریخ پیدائش میں ایک، ایک بار آیا ہے۔ ۲ بھی ایک بار آیا ہے، ۳ بھی ایک بار آیا ہے البتہ ۷ کی تکرار ہے اور ۷ دوبار آیا ہے۔

بنیادی چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص اپنے خیالات کا پبلک میں بیٹھ کر اچھے طریقے سے اظہار کرسکتا ہے البتہ یہ اپنے گھر میں اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے۔ جس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص فہم وادراک کی دولت سے بہرہ ور ہے لیکن یہ شخص اپنی سوچ وفکر کے تحت ہی کام کرتا ہے دوسروں کے اُکسانے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے، پرجوش ہے اور لوگوں پر اپنی گفتگو سے اثر انداز رہتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ لوگوں میں مقبول ہے۔

۴ کی غیر موجودگی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے اور اس میں صبر وضبط کی بھی کمی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی بے وفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ہرجائی پن موجود ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کوئی بھی راستہ بدل سکتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد کو

گھریلو معالات میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو زندگی کے رازوں سے بہت گہرا لگاؤ ہے اور اس شخص کو روحانی اور مخفی علوم میں دلچسپی ہے یہ شخص مشکلات سے کھیلتا ہے اور برے سے برے ماحول سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ شخص غیرت مند اور خوددار بھی ہے یہ نازک ترین حالات میں بھی کسی سے مدد لینا پسند نہیں کرتا۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کاہلی میں مبتلا ہے اور ذمہ داریوں سے یہ گریز کرنے کی علامت ہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت سے دلچسپی نہیں رکھتا اور وفا کے معاملے میں وہ بہت ہی سرد مزاج رکھتا ہے۔

دوسری مثال، تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۳		۹
۲	۵	
۱		

ایک، ۲، ۳ کی موجودگی کا مطلب تو آپ پہلی مثال میں پڑھ چکے ہیں۔ ۴، ۶، اور ۸ کی غیر موجودگی کا مطلب بھی آپ پڑھ چکے ہیں ایک بار پھر اس پر نظر ڈالیں۔

تاریخ پیدائش کے اس بنیادی چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد قوت ارادی کا مالک ہے۔ قابل بھروسہ ہے اور فنکار بھی ہے اس میں کام کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور یہ شخص محنتی بھی ہے لیکن اس کو پابندیوں سے وحشت ہوتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد خود اعتمادی سے محروم ہے اور یہ شخص خواہ مخواہ کے خوف میں مبتلا ہے۔

۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت پرست انسان ہے اور یہ محنت، محبت اور خلوص پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنے دل میں ایک سچی خوشی محسوس کرتا ہے۔

قارئین اپنی تاریخ پیدائش کا چارٹ بنا کر اس کو بنیادی چارٹ میں رکھیں پھر اندازہ کریں کہ ان کی خوبیاں اور خامیاں کیا ہیں۔ خامیوں کا اندازہ کرنے کے بعد ان کو دور کرنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کی شخصیت میں مزید نکھار پیدا ہو سکے۔ (باقی آئندہ)

****

حضرت داتا گنج بخشؒ کے اقوال

● انسان کی بزرگی اور رتبے کی بلندی معجزوں سے نہیں عصمت اور کردار کی صفائی سے ہے۔

● سارے ملک کا بگاڑ ان تین گروہوں کے بگڑنے پر موقوف ہے حکمراں جب بے علم ہوں، عالم جب بے عمل ہوں اور فقراء جب بے توکل ہوں۔

● انسان کی نجات دین کے اتباع میں اور اس کی ہلاکت دین کی مخالفت میں ہے۔

● جس کام میں نفسانی غرض آجائے اس سے برکت اٹھ جاتی ہے۔

● علم بہت ہیں اور انسانی عمر تھوڑی ہے اس لئے تمام علوم کا سیکھنا انسان پر فرض نہیں البتہ اس حد تک علم ضروری ہے جس سے عمل درست ہو جائے۔

● غافل امراء، کاہل فقراء اور جاہل درویشوں کی صحبت سے پرہیز کرنا عبادت میں داخل ہے۔

نفس کی مثال شیطان کی سی ہے اور اس کی مخالفت عبادت کا کمال ہے۔

● صوفی وہ ہے جس کے ایک ہاتھ میں قرآن مجید اور دوسرے ہاتھ میں سنت رسولؐ ہے۔

● فنا کا مفہوم یہ ہے کہ جہالت، خست، خواہشات اور غفلت کو مٹا کر علم طاعت، زہد اور ذکر اللہ کو اپنایا جائے۔ یہ صفت سدا باقی رہتی ہے اور وہی فنا، فنا ہے جس کا نتیجہ بقا ہے۔

● رضا کی دو قسمیں ہیں اول خدا کا بندے سے راضی ہونا دوم بندے کا خدا سے راضی ہونا یعنی اس کی ہر قضا اور ہر فیصلے پر خواہ وہ عطا ہو یا منع مطمئن رہنا جو شخص عطا کے پیچھے معطی (خدا) کا ہاتھ دیکھ سکتا ہے وہ غم مسرت اور موت و حیات سب کو عطا سمجھتا ہے۔

● تصوف کے ۴ مقامات ہیں اول توبہ، دوم رجوع الی اللہ، سوم زہد یعنی لذت دنیا سے اجتناب اور چہارم توکل یعنی اللہ کا سہارا۔

● مسلسل عبادت سے مقام کشف و مشاہدہ ملتا ہے۔

****

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

مصیبت ٹل جائے

اگر کسی پر کوئی ایسی ناگہانی مصیبت نازل ہوگئی ہو کہ جس سے چھٹکارے کی کوئی صورت دکھائی نہ دیتی ہو یا کوئی ایسی صورت حال پیدا ہوگئی ہو کہ جس سے اسے معلوم ہوتا ہو کہ کوئی اس کو کسی جھوٹے مقدمے میں ملوث کرنے کی کوشش میں مصروف ہے تو چاہئے کہ اس کے گھر کے چند افراد یا اس کے چند خیر خواہ ہمدرد احباب باوضو حالت میں مل کر ایک جگہ پر بیٹھیں اور ایک ہی بیٹھک میں اکیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ پڑھیں۔ اس کے بعد بارگاہ الٰہی میں اجتماعی دعا مانگیں سات یوم تک بلاناغہ روزانہ یہ عمل کیا جائے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہر طرح کی مصیبت دور ہوجائے گی اور جو کوئی بھی مخالف ہے کچھ نہ بگاڑ سکے گا پریشانی اور مصیبت سے چھٹکارا مل جائے گا۔

تنگی معاش کے لئے

رزق میں تنگی اور مفلسی کو دور کرنے کی غرض سے چاہئے کہ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد قبلہ رخ بیٹھ کر نہایت توجہ و یکسوئی کے ساتھ اکہتر مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اول وآخر درود پاک پڑھے۔ چالیس یوم تک بلاناغہ اسی طرح عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ رزق میں تنگی کی شکایت رفع ہوجائے۔ پروردگار عالم غیب سے رزق میں زیادتی کے اسباب پیدا فرمادے گا۔ رزق میں خوب خیر وبرکت پیدا ہوجائے گی مفلسی جاتی رہے گی۔

غم وفکر دور ہو

حضرت بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص غم وفکر میں مبتلا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ کا ورد کثرت سے کرے انشاء اللہ تعالیٰ غم وفکر سے نجات حاصل کرے گا۔

حاکم کو مطیع کرنا

جو کوئی یہ چاہے کہ فلاں حاکم اس سے راضی ہوجائے اس کا مطیع ہوجائے حاکم کی نظروں میں اس کی خوب عزت ہوجائے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر سوموار کے دن طلوع آفتاب کے بعد باوضو حالت میں تین سو مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ پڑھے پھر ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ فَسَهِّلۡ يَا اِلٰهِیۡ كُلَّ صَعۡبٍ بِحُرۡمَةِ سَيِّدِ الۡاَبۡرَارِ ۔ اس کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور اللہ تعالیٰ کے حضور اپنے مقصد میں کامیابی کی دعا مانگے۔ بفضل باری تعالیٰ اس عمل کی مداومت کرنے سے اسے بہت جلد مقصد میں کامیابی حاصل ہوگی اور جس حاکم کا تصور کرکے یہ عمل کیا ہے، جب اس کے سامنے جائے گا تو وہ حسن سلوک سے پیش آئے گا اور اس کا مطیع ہوجائے گا۔

مشکل کام میں آسانی

ایسا کام جس کو سرانجام دینا انتہائی مشکل معلوم ہوتا ہو تو چاہئے کہ روزانہ ایک وقت مقرر کرکے ایک سو گیارہ مرتبہ یہ پڑھے۔ یَا ھُو یَا مَنۡ ھُوَ یَا مَنۡ لیس لهٗ الا ھو اسئلک عَنَّا تَغۡفِرۡلِیۡ وَتَرۡحَمۡنِیۡ بِحَقِّ يَا اللّٰهُ يَارَحۡمٰنُ وَبِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ پڑھنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں عجز وانکساری کے ساتھ دعا مانگے۔ اکیس یوم تک بلاناغہ یہ عمل کرے۔ بفضل باری تعالیٰ جو بھی مشکل کام ہوگا اس میں آسانی پیدا ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کام حسب منشاء ہوگا۔

نزلہ کا علاج

ایسا نزلہ جو اکثر اوقات بہت زیادہ تنگ کرتا ہو یا ایسا دائمی نزلہ جو کسی بھی طرح ٹھیک نہ ہوتا ہو تو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد باوضو حالت میں اسی جگہ پر قبلہ رخ بیٹھے بیٹھے یعنی سلام پھیرنے کے بعد فوراً بعد تین مرتبہ یہ پڑھے۔ سُبۡحَانَ اللّٰهِ الۡعَظِيۡمِ وَبِحَمۡدِهٖ۔ پھر سات مرتبہ یہ پڑھے لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ ۔ چند یوم کے اس عمل سے انشاء

اللہ تعالیٰ نزلہ کی شکایت رفع ہوجائے گی۔

مشکل کا جلدی حل

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "قول جمیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ مشکل حاجت روائی کے لئے چار رکعت نفل نماز اس طرح سے پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ط فَا سْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ: (اے اللہ) نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بیشک میں ظالموں میں ہوں۔ بس ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اوران کواس غم سے نجات دی اوراس طرح ہم ایمانداروں کونجات دیا کرتے ہیں۔ پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھے۔ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ (سورۂ انبیاء، رکوع:۶)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! تحقیق مجھ کو پہنچی تکلیف اورتو سب سے بڑھ کررحم کرنے والا ہے۔

دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ (سورۂ مومن: رکوع:۵)

ترجمہ: اور میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ بے شک اللہ سب بندوں کا نگراں ہے۔ پھر چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔ (سورۂ آل عمران: رکوع:۱۸)

ترجمہ: انہوں نے کہا کافی ہے ہم کو اللہ اوروہ سب سے اچھا کارساز ہے۔ پھر جب سلام پھیرے تو ایک سو مرتبہ یہ پڑھے۔ رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ۔ (سورۂ قمر: رکوع:۱)

ترجمہ: اے میرے پروردگار! میں درماندہ ہوں سوتو انتقام لے میرا۔

اس بارے میں حضرت امام جعفر صادقؓ فرماتے ہیں کہ یہ چاروں آیات کریمہ اسم اعظم ہیں کہ جن کے وسیلے سے جو سوال کیا جائے وہ پورا ہوجائے اور جو دعا کی جائے وہ قبول ہو اور مجھے حیرت ہے اس شخص پر کہ جوان (آیات کریمہ) کے وسیلے سے دعا کرے اور وہ قبول نہ ہو۔

رنج ومصیبت سے نجات

حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہر رنج وغم اور مصیبت میں اس آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا پڑھنا نہایت فائدہ مند ہے اس کے مفید ومجرب ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ یہ وہ آیت کریمہ ہے کہ جو قرآن پاک اور حدیث مبارکہ دونوں سے ثابت ہے۔

مشہور فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے سے اپنی کتاب میں نقل فرماتے ہیں کہ "جو لوگ غم ومصیبت میں مبتلا ہوں تو وہ اس آیت کریمہ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ورد کریں جو کہ تمام دکھوں کا علاج ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی چند دنوں تک مداومت کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو مچھلی کی قید سے نجات عطا فرمائی۔ اس آیت کریمہ کا ورد رکھنے والا ہر خوف وغم سے ہمیشہ کے لئے نجات پالیتا ہے۔

چار مصیبتوں سے نجات

فقیہ ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب "بستان" میں حضرت امام جعفر صادقؓ سے روایت بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو چار مصیبتوں میں مبتلا ہو وہ چار چیزوں سے کیوں کر غافل ہوتا ہے۔

(۱) میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو غم میں مبتلا ہو اور وہ کیوں نہیں کہتا کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

(سورۂ انبیاء: رکوع:۶)

ترجمہ: نہیں کوئی معبود تیرے سوا پاک ہے تو بے شک میں ظالموں میں ہوگیا۔

فائدہ: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں (اسکے بعد فرماتا ہے) فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

(سورۂ انبیاء: رکوع:۶)

ترجمہ: سوہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اوران کو غم سے نجات دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیا کرتے ہیں۔

(۲) میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو کسی چیز سے ڈرتا ہو اور کیوں نہیں کہتا کہ۔ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

ترجمہ: کافی ہے مجھے اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ (اپنی کتاب میں) فرماتا ہے۔ وَقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ط فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ یَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ۔

(سورۂ آل عمران: رکوع:۱۸)

ترجمہ: اور کہا انہوں نے کافی ہے ہم کو اللہ اور وہی اچھا کارساز ہے، پس

یہ لوگ خدا کی نعمت اور فضل سے بھرے ہوئے واپس آئے کہ ان کو کوئی ناگواری ذرا پیش نہیں آئی۔

(۳) اور میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو لوگوں کے مکروفریب اور ایذارسانی سے ڈرتا ہو وہ کیوں نہیں کہتا کہ۔ اُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ۔ (سورۂ مومن: رکوع:۵)

ترجمہ: میں اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ سب بندوں کا نگراں ہے۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ط اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ ط فَوَقٰہُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِ مَامَکَرُوْا۔ (سورۂ مومن: رکوع:۵)

ترجمہ: اور میں معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں، بے شک اللہ سب بندوں کا نگراں ہے پھر اللہ تعالیٰ نے اس (مومن) کو ان لوگوں کی مضر تدبیروں سے محفوظ رکھا۔

(۴) اور میں اس شخص پر تعجب کرتا ہوں کہ جو جنت کی رغبت رکھتا ہے وہ کیوں نہیں کہتا کہ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ (سورۂ کہف: رکوع:۵)

ترجمہ: جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں۔

فائدہ: کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْلَآ اِذْدَخَلْتَ جَنَّتَکَ قُلْتَ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ ط اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْکَ مَالًا وَّوَلَدًا ط فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ۔ (سورۂ کہف: رکوع:۵)

ترجمہ: اور تو جس وقت اپنے باغ میں پہنچا تھا تو تو نے یوں کیوں نہ کہا۔ کہ جو اللہ کو منظور ہوتا ہے وہی ہوتا ہے (اور) بدوں خدا کی مدد کے (کسی میں) کوئی قوت نہیں، اگر تو مجھ کو مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر دیکھتا ہے تو مجھ کو وہ وقت نزدیک معلوم ہوتا ہے کہ میرا رب مجھ کو تیرے باغ سے اچھا باغ دیدے۔

مشکل میں آسانی

حدائق البیان فی معارف القرآن میں تحریر ہے کہ اس بات کا بہت مرتبہ تجربہ ہوا ہے کہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھنے سے مشکلات میں آسانی پیدا ہوجاتی ہے۔

ہر بیماری کا تریاق

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سورۂ نون کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اس آیت کریمہ لَوْلَآ اَنْ تَدٰرَکَہٗ نِعْمَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ لَنُبِذَ بِالْعَرَآءِ وَھُوَ مَذْمُوْمٌ۔ (سورۂ نون: رکوع:۲)

ترجمہ: اگر ان کے پروردگار کا احسان ان کی دستگیری نہ کرتا تو وہ ایک چٹیل میدان میں ڈال دیئے جاتے ہیں اور ان کا حال ابتر ہوجاتا، کے تحت اس کے ذیل میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

معتبر مشائخ عظام سے منقول ہے کہ ہر غم و مصیبت سے نجات کے لئے اس آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا پڑھنا تریاق و مجرب ہے۔

ہر مشکل دور ہو

جو کوئی کسی ایسی مشکل میں گرفتار ہو کہ مشکل آسان ہوتی ہوئی دکھائی نہ دیتی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکتالیس مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اور ذیل میں دیا ہوا نقش مبارک عرق گلاب و زعفران خالص سے لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جو بھی مشکل ہوگی بہت جلد آسان ہوجائے گی۔ ہر مشکل کام کے لئے یہ نقش اپنے پاس رکھنا نہایت مفید ہے۔

۷۸۶

۵۴۲	۵۴۵	۵۴۸	۵۳۴
۵۴۷	۵۳۵	۵۴۱	۵۴۶
۵۳۶	۵۵۰	۵۴۳	۵۴۰
۵۴۴	۵۳۹	۵۳۷	۵۴۹

امتحان میں کامیابی

امتحان میں کامیابی کے حصول کی غرض سے جو کوئی ہر نماز کے بعد باوضو حالت میں توجہ و یکسوئی کے ساتھ پہلے تین مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد اکیس مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے پھر اکیس مرتبہ یہ پڑھے۔ فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ۔

بچے کی حفاظت رہے

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کا بچہ ہر رنج و غم اور ہر بیماری سے محفوظ رہے تو وہ گیارہ یوم تک بلاناغہ باوضو حالت میں پہلے گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد تین مرتبہ آیت کریمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے پھر تین مرتبہ یہ پڑھے۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ

بَدِیۡعُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ یَاذَوالۡجَلاَلِ وَالۡاِکۡرَام یَاحَیُّ یَاقَیُّوۡمُ یَادَائِم ۔اسکے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور بچے پر دم کر دے انشاء اللہ تعالٰی بچہ ہر طرح کے رنج و غم، مرض اور آفات و بلیات سے محفوظ رہے گا۔

حب کے لئے

حاجات حب کے لئے چاہئے کہ چند افراد باوضو حالت میں ایک مجلس میں بیٹھ کر ذیل میں دیا ہوا نقش اپنے سامنے رکھیں ۔اس عمل کو یکشنبہ کے دن عروج ماہ میں عصر کے وقت جب کہ قمر برج ثابت میں ہو کریں چالیس ہزار مرتبہ آیت کریمہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنۡتَ سُبۡحٰنَکَ اِنِّیۡ کُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِیۡنَ پڑھے۔ نقش مبارک یہ ہے جو کہ نہایت سریع الاثر ہے۔

۷۸۶

لاالٰہ الاّ انتَ	سبُحٰنکَ	اِنّیۡ کنتُ	منَ الظّٰلمین
۵۴۳	۱۱۵	۱۰۰	۵۹۱
۱۱۵۰	۵۲۹	۵۹۵	۱۰۱
۵۹۳	۱۰۲	۱۱۴۹	۵۳۰

صدق دل کے ساتھ پڑھنے کے بعد بارگاہ الٰہی میں دعا مانگی جائے جو بھی دلی مراد ہوگی ۔انشاء اللہ تعالٰی ضرور پوری ہوگی۔

صلوٰۃ التوبہ

حضرت بریدہؓ فرماتے ہیں ایک دن صبح کے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو بلا کر فرمایا۔ ”تم کس عمل کی وجہ سے مجھ سے پہلے جنت میں چلے گئے ۔آج رات میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہارے چلنے کی آہٹ سنی۔“

انہوں نے عرض کیا۔ ”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی مجھ سے گناہ ہو جاتا تو فوراً دو رکعت صلوٰۃ التوبہ پڑھتا ہوں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹتا ہے تو میں اسی وقت فوراً وضو کر کے دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھتا ہوں۔

(حیاۃ الصحابہ)

اعوذ باللہ سے مسائل کا حل

ڈاکٹر دلشاد احمد (ایم، اے) میاں چنوں

قارئین ہم سب مسلمان روزانہ اعوذ باللہ پڑھتے ہیں آیئے! دیکھتے ہیں کہ یہ اعوذ باللہ ہمیں کیسے روحانی فیض پہنچاتا ہے۔ روزمرہ کی دنیاوی مشکلات میں یہ ہماری کس طرح مدد کرتا ہے۔

برائے ترقی کاروبار

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار خوب ترقی کرے تو بعد از نماز مغرب ۱۲۱ مرتبہ اعوذ باللہ کا وظیفہ کرے۔ اول و آخر درود شریف کا ورد کرے کم از کم سات بار جب کہ نقش اعوذ باللہ گلے میں پہننا بھی باعث خیر و برکت ہے۔

لاعلاج مرض کا خاتمہ

سرسوں کے تیل کی بوتل پر ایک ہزار بار اعوذ باللہ ورد کرکے دم کریں۔ ایک ایک قطرہ مریض کے کانوں میں ڈالیں اور درد کی جگہ پر مالش کریں۔ نقش شریف گلے میں ڈالیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔ اگر ادویہ کا اثر نہ ہو رہا ہو تو درج بالا عمل سے ادویات سے اثر ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

تسخیر خلق

اگر آپ کی تمنا ہے کہ تسخیر خلق ہو جائے تو بعد از نماز عشاء ایک ہزار بار اعوذ باللہ پڑھیں۔ نقش گلے میں پہنیں انشاء اللہ زبردست تسخیر خلق ہوگی۔

خواب میں ڈرنا

اگر کوئی شخص یا بچہ خواب میں ڈرتا ہو تو نقش اعوذ باللہ شریف کا گلے میں ڈالے انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

برائے خاتمہ بواسیر

اگر کوئی شخص بادی یا خونی بواسیر میں مبتلا ہو تو نقش اعوذ باللہ گلے میں ڈالے اور اس کا وظیفہ سوتے وقت ۳۳ بار کہنا ضروری ہے۔

شدید محبت کے لئے

محبوب کے دل میں اپنی شدید محبت پیدا کرنے کے لئے ۹۹ بار سورۃ تبّتْ یَدَا نماز فجر کے بعد پڑھیں۔ اول و آخر ۳۳ بار اعوذ باللہ کا ورد کریں اور اس کا نقش گلے میں ڈالیں۔ تین ماہ کا عمل ہے۔

حمل کی حفاظت کے لئے

اسقاط حمل کو روکنے اور حمل کی حفاظت کے لئے نقش اعوذ باللہ گلے میں ڈالیں اور ۳۳ بار روزانہ وظیفہ کرکے پانی پر دم کرکے پئیں۔

حادثہ اور قتل سے حفاظت

اگر کسی شخص کی تمنا ہو کہ نوری فرشتے اس کی ہر وقت حفاظت کریں تو وہ شخص گلے میں اعوذ باللہ کا نقش پہنے اور صبح نماز فجر کے بعد ۹۹ بار اس کا وظیفہ کرے۔ انشاء اللہ بس حادثہ اور قتل وغیرہ سے محفوظ رہے گا۔ ہر قسم کی حفاظت کے لئے یہ نقش مجرب و مؤثر ہے۔

ذہن کو تیز کرنے کے لئے

اگر آپ کا بچہ کند ذہن ہے یا سبق جلد بھول جاتا ہو تو نقش اعوذ باللہ بچے کے گلے میں ڈالیں اور نقش بچے کو ۳۰ دن تک پلائیں۔

ہر مشکل کی آسانی کے لئے

اگر آپ کو کوئی سخت مشکل درپیش ہو تو ایک ماہ تک ایک ہزار مرتبہ اعوذ باللہ کا وظیفہ کریں اور نقش گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ ہر مشکل آسان ہوگی۔

سر درد اور آدھا سر درد ختم کرنے کے لئے

سر درد اور آدھے سر کا درد ختم کرنے کے لئے ۳۳ بار اعوذ باللہ پڑھ کر دم کریں۔ دن میں تین بار دم کریں۔ سات دن کا عمل ہے۔ نقش سر پر باندھیں انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

پریشان اور ڈراؤنے خواب

اگر کوئی شخص یا بچے کو سوتے وقت ڈراؤنے خواب آتے ہیں تو نقش اعوذ

باللہ گلے میں ڈالیں۔ سوتے وقت ۳۳ بار اعوذ باللہ پڑھ کر سینے پر دم کریں۔

مکان دکان کی حفاظت

اگر کسی مکان یا دکان میں جن یا آسیب وغیرہ کا اثر محسوس ہوتا ہو تو بروز جمعرات سورۂ بقرہ مکمل پڑھیں اور ۹۹۹ بار اعوذ باللہ پڑھیں۔ پانی پر دم کریں اور دیواروں پر چھڑکیں۔ نقش اعوذ باللہ مکان یا دکان میں لگائیں۔

کاروبار کی ترقی کے لئے

اگر کسی شخص کا کاروبار نہ چلتا ہو تو روزانہ ۹۹ بار اعوذ باللہ بعد از نماز عشاء پڑھیں۔ نقش شریف دکان میں لگائیں۔ بندش کا اور جادو کا اثر ختم ہو جائے گا۔

نظر کی کمزوری

اگر کسی شخص کی بینائی کمزور ہوتی جارہی ہو اور عینک کا نمبر بڑھتا جارہا ہو تو درج ذیل روحانی علاج موثر ثابت ہوا ہے۔

ادویاتی علاج: روٹا (Q) جرمنی لے کر دس دس قطرے صبح وشام پانی میں ملا کر پئیں۔ ۹۹ بار اعوذ باللہ ۳۳ بار یا بصیرُ اور ایک بار سورۂ یٰسین کا وظیفہ کر کے پانی کے گلاس پر دم کر کے آنکھوں پر ملیں۔ علاوہ ازیں نقش شریف کے گلے میں ڈالیں، یہ تین ماہ کا عمل ہے۔

دمہ کا خاتمہ

دمہ کے مریض نقش شریف گلے میں ڈالیں اور نقش اعوذ باللہ دن میں تین بار پئیں۔ یہ تین ماہ کا عمل ہے۔ صبح وشام ۱۱ بار درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

شوہر کی توجہ کے لئے

اگر کسی کے ورغلانے سے کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دینے پر بضد ہو جائے یا میکے سے واپس نہ لائے تو درج ذیل عمل موثر ہے۔

رات کو سوتے وقت ۳۳ بار درود شریف، تین بار سورۂ فاتحہ اور ۳۳ بار سورۂ اخلاص اور ۹۹ بار اعوذ باللہ پڑھے اور اپنے خاوند کا تصور کرتے ہوئے سو جائے۔ یہ تین ماہ کا عمل ہے۔

برائے شادی

اگر شادی میں دیر ہو رہی ہو تو رات کو سوتے وقت ۳۳ بار درود شریف ۹۹ بار اعوذ باللہ، ایک بار سورۂ مزمل کا وظیفہ کر کے شادی کی دعا کریں یہ تین ماہ کا عمل ہے۔

لیکوریا کے لئے

اعوذ باللہ شریف کے نقوش صبح وشام پئیں اور نقش گلے میں ڈالیں۔ دوائی کے طور پر ۳۰ sepia دس دس قطرے دن میں تین بار پئیں۔

گنجے پن کا علاج

ایک بوتل میں تلوں کا تیل لے کر اس پر ۲۱۱ بار اعوذ باللہ پڑھ کر ۴۱ دن تک دم کریں۔ آخری روز ۹۹۹ بار پڑھیں۔ پھر تیل کو سر میں لگانا شروع کر دیں۔ نقش شریف گلے میں پہن لیں۔ یہ تین ماہ کا عمل ہے۔ انشاء اللہ سر پر بال اگنا شروع ہو جائیں گے۔

رنج وغم کا خاتمہ

اگر آپ کو ہر طرف سے رنج وغم نے گھیرا ہوا ہے تو ۱۰۰۰ بار اعوذ باللہ کا وظیفہ کریں، نقش شریف پہنیں، انشاء اللہ رنج وغم مٹ جائیں گے۔

تسخیر خلق کے لئے

۹۹ بار اعوذ باللہ پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے تمام جسم پر پھیر لیں۔ آپ جس شخص سے بات چیت کریں گے وہ آپ کی عزت اور تابع داری کرے گا۔ نقش شریف بھی گلے میں پہنیں۔

ہر مرض کا علاج

اگر کسی کی تمنا ہو کہ کبھی بیمار نہ ہو یا بیماری کا خاتمہ ہو جائے تو ۳۳ بار صبح وشام اعوذ باللہ کا وظیفہ کرے اور نقش شریف گلے میں پہنیں۔ انشاء اللہ مکمل شفاء ہوگی۔

●●●●●●●

ضروری اعلان

علم النقوش اور حروف صوامت کی قسطیں صفحات کی کمی اور مولانا حسن الہاشمی کی بیماری کی وجہ سے شائع نہ ہو سکیں۔ انشاء اللہ اپریل ۲۰۰۸ء کے شمارے میں یہ قسطیں شائع ہوں گی۔

(منیجر)

قسط نمبر: ۱۱

انسانوں پر

از قلم مولانا محمد اول شاہ

سورج برج عقرب میں ۲۴ر اکتوبر سے ۲۲ر نومبر تک گردش کرتا رہتا ہے

حروف: ن، ی۔

برج عقرب، سیارہ مریخ، برکت والا دن منگل، رنگ گہرا سرخ، نگینہ سنگ یشب۔ عدد (۹) مبارک ہے۔

نومبر میں پیدا ہونے والوں کا برج عقرب اور سیارہ مریخ ہے۔ اکتوبر میں پیدا ہونے والے سترہ سال کی عمر تک روشن دماغ مذہبی خدا پرست ہوتے ہیں، کبھی کبھی ان کا دماغ اس کے خلاف سوچنے لگتا ہے مگر جلد ہی راہ راست پر آجاتا ہے۔

اس ماہ کے پیدا ہونے والوں میں ولیوں کی کثرت ہوتی ہے اکثر ولی ہوتے ہیں، یہ انتہائی جذباتی ہوتے ہیں ان کی یہی خصوصیت ان کے کیرکٹر کو بناتی ہے، ان کے اندر زبردست کشش ہوتی ہے یہ لوگ دلیل کے مقابلہ میں جذبات سے کام زیادہ لیتے ہیں، یہ اپنے سامعین کے احساس کو اپنے قابو میں اس طرح کر لیتے ہیں کہ جب چاہیں جدھر کو چاہیں ان کا رخ موڑ لیتے ہیں ان کی تحریر و تقریر میں بلا کی قوت ہوتی ہے، جس چیز کا بیان کرنے لگیں تو اس کی تصویر الفاظ کی معرفت اس طرح کھینچتے ہیں کہ سننے والا اس کا دیدار کر لیتا ہے یہ لوگ مخصوص صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں ان کے اندر مقناطیس جیسی کشش ہوتی ہے، ہر دل ان کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے، انسان نوازی ان کا طرہ امتیاز ہوتا ہے۔ یہ لوگ خطرناک مخدوش حالات میں ٹھنڈے دل و دماغ سے کام لے کر فیصلہ کرتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں، اسی ماہ پیدا ہونے والے قابل ترین سرجن ڈاکٹر بھی ہوتے ہیں ان میں ایک یہ خامی بھی ہے کہ جن کی صحبت میں نشست و برخاست ہوتی ہے ان کے ہی رنگ میں رنگ جاتے ہیں اگر بری صحبت میں بیٹھیں تو وقتی طور پر ان جیسے بن جاتے ہیں لیکن تباہی کے کنارے پر پہنچنے سے پہلے ہی سنبھل جاتے ہیں۔ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ مشکل ترین حالات سے آخر کار دامن صاف بچا کر نکل بھاگتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے انسانیت نواز اور بھلائی کے لئے غور وفکر کرتے رہتے ہیں اگر ان کی تھوڑی سی تعریف کر دی جائے تو وہ انسانی بھلائی کے لئے بہت اہم کارنامے سر انجام دیدیتے ہیں، ان کی زندگی اکثر دوہری ہوتی ہے ایک مصنوعی دکھاوے کی دوسری حقیقی نجی یہ لوگ شادی شدہ ہونے کی صورت میں دو قسم کی زندگی گزارنے کے خواہش مند ہوتے ہیں ایک زندگی میں تکلفات وذمہ داری گھر گھرستی کے لوازمات ہوں اور دوسری میں وہ لاابالی طرز کی زندگی بسر کریں چاہے اس میں ان کو تنہا ہی رہنا پڑے۔ جنسیات کی جانب بے حد مائل اور جنسی امراض کا شکار حد سے زیادہ جذباتی مگر پابندیاں برداشت نہیں کرتے۔ لاابالی اور بے حد آزاد ہوتے ہیں، کاروبار اور سیاسی معاملات میں انتہائی ہوشیار و زیرک ہوتے ہیں، دوسروں کے مشوروں کے بغیر انتہائی دانائی کے فیصلے کر جاتے ہیں اور نتیجتاً کامیاب رہتے ہیں۔

ان کو آج کا کام کل پر نہیں چھوڑنا چاہئے لیت ولعل سے گریز کرنا چاہئے اس ماہ میں پیدا ہونے والوں کے لئے یہ صفت ان کی دشمن ہے یہ دماغی جنگ اور دلائل کے بادشاہ جنگ لڑنے کے ماہر ہوتے ہیں مگر نجی زندگی میں جنگ اور خون ریزی سے گریز کرتے ہیں تو صلح پسند شہری کی حیثیت مشہور ہوتے ہیں جھگڑوں کا فیصلہ بڑی خوبصورتی سے کرتے ہیں، حق دار کو اس کا حق دلا دیتے ہیں یہ اپنی تقریر و تحریر میں مخالف کو زیر کر دیتے ہیں اگر مخالف صلح کرنے کے لئے تیار ہو جائے تو سب کچھ بھلا کر رحم مجسم بن جاتے ہیں ان کے دوست کثیر ہوتے ہیں، دشمن بہت کم ہوتے ہیں ان کی ہمہ صفت شخصیت دوست دشمن کو سمندری موج کی طرح اپنے پہلے ریلے میں بہا کر لے جاتے ہیں کسی میں قدم جمانے کی جرأت نہیں ہوتی۔

جنسیات کو ان کی زندگی میں بڑا دخل ہوتا ہے، عورت مرد کی طرف مرد عورت کی طرف بڑی شدت سے مائل ہوتے ہیں، ایک دوسرے کو ٹوٹ کر چاہتے ہیں مگر ان میں جو لوگ قوت ارادی اور اولوالعزمی کے خواص سے متصف ہوتے ہیں وہ اپنی جنسی خواہشات پر قابو پا لیتے ہیں وہ عروس کامرانی سے ہم کنار

ہو کر وصل کے لطف لیتے ہیں۔

یہ نومبر میں پیدا ہونے والے برج عقرب والوں کو زیادہ سے زیادہ اعلیٰ وارفع بننے کی طرف مائل کر لیتے ہیں، یہی جذبہ ان کو تباہی سے بچاتا ہے، یہ لوگ جاہ طلبی کی خاطر عظیم سے عظیم تر قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتے ہر آزمائش پر پورا اترتے ہیں، تو یہ لوگ دوسروں سے بہت زیادہ کام کر گزرتے ہیں، یہ دوسروں کی رائے کو اہمیت دیتے ہیں اپنی اس کمزوری کی وجہ سے دھمکی دینے والوں کے چنگل میں پھنس جاتے ہیں، یہ خود غرضی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں حصول مقصد کے لئے ہر چیز قربان کر دیتے ہیں اگر وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں تو ان کے برابر کوئی فیاض نہیں ہوتا ایک مہربانی کا احسان دس گناہ مانتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے مرد کا اپنے گھر میں تحکمانہ رویہ ہوتا ہے مگر عورت اس کی گرویدہ ہوتی ہے اور اس کی اس تحکمانہ رویہ کی بری عادت کو ہمیشہ نظر انداز کرتی ہے اس کی بیوی آخری وقت تک اپنے آدمی کی حمایت پر اڑی رہتی ہے۔

یہ اپنی مقناطیسی قوت کی وجہ سے دوسروں پر حاوی رہتا ہے اور اپنی روحانی قوت کی وجہ سے اپنے اثرات دوسروں میں منتقل کرتا رہتا ہے جب اس کے جذبات ہمدردی کرنے کے لئے عروج پر ہوتے ہیں تو یہ دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھتا ہے یہ لوگ خیرات کر کے خوشی محسوس کرتے ہیں اور ہر خطرے کا مقابلہ بغیر سوچے سمجھے کر گزرتے ہیں ان کو جنسی خواہشات کا قابو میں رکھنا اشد ضروری ہے ورنہ وہ کسی شدید زیادتی کرنے سے گریز نہیں کریں گے ایسے لوگ زندگی کے کسی اہم موڑ پر روحانیت کی جانب مائل ہو جاتے ہیں اور غیر معمولی روحانیت وبصیرت وکشف قلوب حاصل کر لیتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے لوگ ممتاز مصور، مصنف، شاعر یا ولی کامل ہو کر شہرت حاصل کرتے ہیں۔ فطرتاً یہ لوگ فلسفی مطالعہ کے شائق دوسروں کے افکار کا تجزیہ کرنے کے ماہر ہوتے ہیں۔

ان کے دوست احباب ان سے محبت وعقیدت رکھتے ہیں، اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے اپنی زندگی میں تہمت یا بہتان کے ساتھ متہم بھی ہو سکتے ہیں، ان کے معاشی وسائل اکثر دو طرح کے ہوتے ہیں۔ زندگی کے ابتدائی دور میں یہ لوگ اکثر غریب معاشی مشکلات میں تکالیف کے اندر زندگی گزارتے ہیں مگر یہی تکالیف ومشکلات اور مصائب ان کی قوت ارادی کو بام عروج کی طرف لے جاتے ہیں ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ تندی باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب یہ چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے کامیابی وشہرت ان کے قدم چومنے لگتی ہے ان کے دوست احباب اکثر ان تاریخوں میں پیدا ہونے والے ہوتے ہیں تاریخیں یہ ہیں۔

۲۰ رجون سے ۲۱ رجولائی، ۱۹ رفروری سے ۲۰ رمارچ، ۲۷ رمارچ سے ۲۰ راپریل، ۲۰ رمئی سے ۲۷ رمئی وہ بہت اچھے دوست ثابت ہوتے ہیں ان تاریخوں میں پیدا ہونے والی عورتوں کے ساتھ ان کی شادی مفید اور کامیاب ثابت ہوتی ہے۔ ۲۱ راپریل سے ۲۰ رمئی یا ۲۱ ستمبر سے ۲۰ را کتوبر ان کے ساتھ ان کی زندگی بھی اچھی طرح گزرتی ہے۔ ابتدائی عمر میں یہ لوگ بہت زیادہ دبلے پتلے ہوتے ہیں مگر عمر کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ ان کا وزن اور فربہی بڑھتی جاتی ہے ادھیڑ عمر تک یہ کافی فربہ موٹے تازے ہو جاتے ہیں۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے مرد وعورت اکثر جنسی بیماری یا گردے کے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں انکو انتہائی توجہ رکھنی چاہئے۔

(۱)

ایک (۱) دس (۱۰) انیس (۱۹) اٹھائیس (۲۸) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد چھوٹا جسم مضبوط، موٹے تازے خوب فربہ، شتر کینہ تند و تیز طرار، ذہین فطین، اچھی تنقید کرنے کے ماہر، صائب الرائے۔

مالی کیفیت: مالدار، دولت کمانے میں ماہر، مگر دولت ان کے پاس رہتی نہیں ہے، شاہ خرچ، ان کو دولت کے خرچ کرنے میں احتیاط ضروری ہے۔

صحت: پچیس سال تک کمزور، اسکے بعد جسامت سے بھرپور ہو جائیں گے جسم میں قوت مدافعت کی فراوانی ہوگی، جسم خوب مضبوط ہو جائے گا، صحت مند رہیں گے۔

ستارہ: شمس، قمر، سکینہ، نپ چون کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، سلیٹی، نارنجی، سفید، دودھیا، سبز، فاختئی۔

زندگی کے اہم سال: ۱، ۴، ۱۰، ۱۳، ۱۹، ۲۲، ۲۸، ۳۱، ۳۷، ۴۰، ۴۶، ۴۹، ۵۵، ۵۸، ۶۴، ۶۷ ہیں۔

(۲)

دو (۲) گیارہ (۱۱) بیس (۲۰) انتیس (۲۹) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم بھدا، بال کالے گھنے، چہرہ زرد، بدصفات کا حامل، دغاباز منحوس، غبی، بدکار، گھمنڈی، شرابی، منشیات کا شائق۔

مالی کیفیت: درمیانی، دولت دوراندیشی سے ملے گی مگر پریشانی کا موجب ہوگی، بیوی کی جانب سے بھی حصول دولت ممکن ہے یا ذاتی جدوجہد سے ملے گی مگر محفوظ نہیں رہے گی، تباہ وبرباد ہو جائیگی، احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

صحت: جسم بھدا، صحت مند، نظام اعصاب کمزور، مرض کے حملے کو فوراً

قبول کرنے والا۔

ستارہ: قمر، نپ چون کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، فاختئی، سبز۔

نگینہ: سبز زبرجد، سنگ قمر، سرخ یاقوت، دُرِ ناسفتہ۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۶۱ ہیں۔

(۳)

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم مضبوط، رنگ سانولا، خودغرض، مغرور، حصول مقصد کے لئے دوست احباب کو نقصان دہ، بارسوخ۔

مالی کیفیت: دولت مند، ہر تجارت و کاروبار میں حصول دولت ہوگی۔

صحت: طاقت سے زیادہ کام صحت کو نقصان دہ ہے، آرام کی اشد ضرورت ہے۔

ستارہ: مریخ، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: جامنی، کاسنی، قرمزی، زعفرانی، سرخ، گلابی۔

نگینہ: لاجورد، فیروزہ، اسکندط۔

زندگی کے اہم سال: ۳، ۹، ۱۲، ۱۸، ۲۱، ۲۷، ۳۰، ۳۶، ۳۹، ۴۵، ۴۸، ۵۴، ۵۷، ۶۳ ہیں۔

(۴)

چار (۴) تیرہ (۱۳) بائیس (۲۲) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم دوہرا، رنگ سرخ و سفید، صاف دل، سخی، چست و چالاک، مہذب۔

مالی کیفیت: دولت مند، کسی کے وعدہ پر اعتماد نہ کریں گے، احتیاط کا دامن سختی سے پکڑیں گے شرکت مفید رہے گی، اپنی ایجادات سے دولت ملے گی۔

صحت: ذہن کی وجہ سے امراض لاحق ہوں گے اگر ذہن صاف رکھیں گے تو صحت مند رہیں گے کبھی بیمار نہیں ہوں گے۔

ستارہ: مریخ، سکینہ کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: گلابی، آسمانی، قرمزی، سرخ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، پکھراج، تامڑا۔

زندگی کے اہم سال: ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۸، ۶۲، ۶۷ ہیں۔

(۵)

پانچ (۵) چودہ (۱۴) تئیس (۲۳) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد چھوٹا، جسم بھاری، بال کالے گھنگھریالے رنگ سرخی مائل، مستقل مزاج، چالباز، ذہین فطین، خودغرض، بدفطرت بظاہر دیوانہ مگر بکار خویش ہوشیار، جنس مخالف کے لئے مقناطیس کی طرح۔

مالی کیفیت: مالدار، دولت کو خرچ کرنے میں احتیاط برتیں، فضول خرچی سے تباہ ہوجائے گی۔

صحت: ابتدائی عمر میں صحت خراب جوانی میں مکمل تندرست اعصاب مضبوط امراض سے قوت مدافعت انتہائی قوی۔

ستارہ: مریخ، عطارد کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: سفید دودھیا، روپہلی، سرخ گلابی، قرمزی۔

نگینہ: سرخ یاقوت، الماس، تامڑا، ہر قسم کا سرخ چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۵، ۹، ۱۴، ۱۸، ۲۳، ۲۷، ۳۲، ۳۶، ۴۱، ۴۵، ۵۰، ۵۴، ۵۹، ۶۳ ہیں۔

(۶)

چھ (۶) پندرہ (۱۵) چوبیس (۲۴) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ مائل بطوالت، جسم بھرپور، قوی الجثہ، رنگ سانولا، بال گہرے بھورے، گرم مزاج، جھگڑالو، حاسد، کم ظرف۔

مالی کیفیت: دولت مند، سوچ سمجھ سے دولت حاصل ہوگی، جمع کرنے کی صلاحیت بھی ہے۔ ان تاریخوں میں پیدا ہونے والی عورتوں کی شادی بہت اچھی جگہ ہوگی اگرچہ دیر سے ہوگی۔

صحت: صحت مند، اگر جسم بہت بھاری ہوگیا تو اختلاج قلب کا عارضہ بھی ہوسکتا ہے۔

ستارہ: مریخ، زہرہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، فیروزہ تامڑا، نیلم، سرخ نیلے رنگ کے تمام پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۶، ۹، ۱۵، ۱۸، ۲۴، ۲۷، ۳۳، ۳۶، ۴۲، ۴۵، ۵۱، ۵۴، ۶۰، ۶۳ ہیں۔

(۷)

سات (۷) سولہ (۱۶) پچیس (۲۵) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم فربہ، رنگ سیاہ، انتہائی ضدی، ذہنیت مجرمانہ، انتہائی ہنرمند۔

مالی کیفیت: دولت سے بے فکر مگر غیر معمولی طریقوں سے دولت حاصل ہوگی۔

صحت: غیر صحت مند، ذہنی دباؤ ہمیشہ لاحق رہے گا، اس کی وجہ سے ہمیشہ بیمار صاحب فراش رہیں گے۔

ستارہ: قمر، مریخ، نپ چون کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، سبز، فاختئی، سرخ، قرمزی، گلابی۔

نگینہ: زبرجد سبز یا بھورا، سنگ قمر، سرخ یاقوت، درنا سفتہ، تامڑا، ہر پتھر سرخ چمکیلا۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۷، ۱۱، ۱۶، ۲۰، ۲۵، ۲۹، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۵۲، ۵۶، ۷۰ ہیں۔

(۸)

آٹھ (۸) سترہ (۱۷) چھبیس (۲۶) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد چھوٹا، جسم فربہ، رنگ سیاہ، آنکھیں سیاہ، کینہ فطرت خوفناک ڈراؤنی شکل، دلیر، بدخو، دورخا منافق، جھگڑالو، بدلحاظ۔

مالی کیفیت: انتہائی امیر کبیر یا انتہائی غریب، مفلس قلاش، کبھی درمیانی کیفیت نہیں ہوگی۔

صحت: انتہائی خوشگوار صحت کے مالک یا دائمی مریض درمیانی صحت کبھی قائم نہیں رہے گی۔

ستارہ: زحل، مریخ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سیاہ، سرخ، سیاہی مائل، قرمزی، سرخ گلابی۔

نگینہ: کالا یاقوت، دراسود، الماس سیاہ عقیق کلیجی رنگ والا۔

زندگی کے اہم سال: ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲ ہیں۔

(۹)

نو (۹) اٹھارہ (۱۸) ستائیس (۲۷) نومبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم دوہرا، عظیم الجثہ، رنگ سرخی مائل سانولا عظیم سیاست داں، حیثیت اور قابلیت میں منفرد، ضدی، سرکش، بدخو، فریبی، اس میں کچھ اوصاف حمیدہ ہوں گے۔

مالی کیفیت: دولت مند، حصول دولت کی کوشش بچپن سے ہوگی، بڑی عمر کو پہنچ کر امیر کبیر باحیثیت دولت مند ہو جائیں گے۔

صحت: غیر صحت مند، شار اور خرابیٔ خون جیسے امراض میں مبتلا رہیں گے حادثات کا شکار بھی ہو سکتے ہیں محتاط رہیں یہی بہتر ہے۔

ستارہ: مریخ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی رنگ کے جملہ شیڈ۔ نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، سرخ رنگ کا ہر چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۹، ۱۸، ۲۷، ۳۶، ۴۵، ۵۴، ۶۳، ۷۲ ہیں۔

برج ثور کا عرصہ حکومت	۲۱؍اپریل تا ۲۰؍مئی
برج ثور کا منسوبی کوکب	زہرہ
برج ثور کے منسوبی حروف	ب،و
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۳،۶،۹
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	ہیرا،نیلم
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت دن	جمعرات، جمعہ، ہفتہ
برج ثور والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	سفید، لائٹ، بلیو

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

سال ۲۰۰۸ء آپ کے تعلیمی معاملات، بیرون ملک سفر اور روحانی معاملات میں بہتری لا رہا ہے۔اس سال میں آپ کو اپنی شخصیت کو بہتر بنانے کے مواقع ملیں گے۔اس بات کا قوی امکان ہے کہ آپ کو اسکالرشپ مل جائے یا آپ کو انعام میں عمرہ کا ٹکٹ نکل آئے۔آپ کی خواہشات کافی حد تک روحانی اور مذہبی دنیا سے تعلق رکھیں گی۔ جتنا آپ اپنے آپ کو مذہب کے قریب کرینگے اتنا ہی آپ کو اپنے معاملات آسانی سے طے ہوتے نظر آئیں گے مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ دوسروں کے مال پر زیادہ نظر رکھنے سے کچھ مسائل بھی پیدا ہوں گے آپ کو اس سال اولاد کے حوالے سے مسائل پیش آئیں گے ،اگر آپ کے بچے ہیں تو آپ ان کی تربیت کی طرف توجہ دیں ورنہ بعد میں آپ صرف ہاتھ ملتے نظر آئیں گے،اور اگر اولاد کی خوشی اللہ آپ کو دکھانے والا ہے تو پھر آپ اس طرف بھی توجہ دیں اور لاپرواہی سے کام نہ لیں، آسان ذرائع سے روپیہ کمانے کی خواہش تو بہت بار انگڑائی لے گی مگر آپ کے لئے یہ مناسب رہے گا کہ آپ اس کو زیادہ ابھرنے نہ دیں کیونکہ اس سال میں آپ کو کچھ حد تک تو اس طرف سے آمدنی کا حصول ہوگا مگر زیادہ کی توقع کرنا عبث ہوگا تھوڑے کو غنیمت جانتے ہوئے کیم سے باہر نکل آئیں ورنہ آمدنی بڑھانے یا بینک بیلنس میں اضافے کی خواہش خواہش ہی رہ جائے گی، خواہشات کے حصول میں مشکلات اور مشترکہ مالی معاملات میں بھی اس سال کھچاؤ دیکھنے کو ملے گا،سو اس طرف سے اپنے آپ کو تیار رکھیں۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی و روحانی راہنمائی

اپریل میں ہونے والا اشرف شمس اور جولائی میں ہونے والا اوج شمس آپ کے لئے یہ موقع لے کر آرہا ہے کہ آپ اپنے خاندانی مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوا سکتے ہیں، اپریل میں ہونے والا اشرف زہرہ اور جون میں ہونے والا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ شخصیت میں بہتری اور مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنے انجانے دشمنوں سے محفوظ رہنے اور ازدواجی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست میں ہونے والا اشرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی آمدنی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد سے ادارہ طلسماتی دنیا سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس ماہ میں اپنا زیادہ وقت اعلیٰ تعلیمی معاملات اور مذہبی معاملات کو دیں گے،ان شعبوں سے متعلقہ کوئی بھی کام اگر رہتا ہوگا تو اس کو مکمل کرنے کی کوشش کریں گے، جس تیزی سے آپ کے پاس روپیہ آرہا ہوگا اتنی ہی تیزی سے آپ اسے خرچ کرنے پر لگے ہوں گے، روپیہ کمانے کے سلسلے میں آپ کو خوب محنت کرنا پڑے گی، دوسروں سے روپیہ لینے میں آسانی رہے گی مگر آپ کے بڑھتے ہوئے اخراجات آپ کو آرام سے نہ بیٹھنے دیں گے، آپ کے افسران آپ سے اس بات کی توقع کریں گے کہ آپ اپنے کام اور کاروبار کے حوالے سے ان کو بہتر منصوبہ بندی اور تجویز دیں ، اگر آپ ایسا کر پائے تو آپ کی خدمات کو سراہا جائے گا۔

سعد تاریخیں	۱۰،۱۵،۲۲،۳۰	نحس تاریخیں	۱۳،۲۰،۷

ماہ فروری

اس ماہ میں بھی روپیہ کے لین دین کے معاملات آپ کے لئے پریشانی کا سبب بنے رہیں گے، آپ کو اس سلسلے میں خوب محنت کرنا پڑے گی، اس سلسلے میں دوسروں کے ساتھ آپ کی تلخ کلامی بھی ہوسکتی ہے۔ دوسروں سے

روپیہ حاصل کرنے میں آپ کو جو آسانی مل رہی تھی وہ ختم ہوجائے گی، آپ کے مذہبی اور قانونی معاملات آسانی سے چلنا شروع ہوجائیں گے، آپ کا دھیان خیر خیرات کی طرف لگا رہے گا، دنیاوی ترقی کو لے کر آپ کافی کام بھی کریں گے اور اس بات کی بھی خواہش آپ کریں گے کہ آپ کو خوب اچھی طرح جانا جائے اور آپ کے معاشرتی قد میں اضافہ ہو، آپ اگر اپنے افسران اور رشتہ میں بڑے لوگوں کو صحیح معنوں میں خوش کر پائے تو یہ آپ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا۔

سعد تاریخیں	۲۹،۲۴،۱۴،۹	نحس تاریخیں	۲۶،۱۹،۱۲

ماہ مارچ

مالی معاملات میں جو تیزی اور تندی آپ کو پچھلے کافی عرصہ سے برداشت کرنا پڑ رہی تھی وہ اس ماہ میں نہ رہے گی، مالی معاملات بہتر طریقے سے حل ہوں گے، اس حوالے سے عزت و آبرو میں بھی اضافہ ہوگا اور معاملات آپ کے حسب منشا بھی طے ہوں گے، آپ اپنی خواہشات کے حوالے سے کافی پُختی ہوجائیں گے اور یہ چاہیں گے کہ آپ کی خواہشات آپ کے معیار کے مطابق ہی پوری ہوں، آپ کا روزگار اور معاشرتی مصروفیات کافی زیادہ بڑھ جائیں گی، اس حوالے سے آپ کے دماغ میں مختلف اسکیمیں بھی آئیں گی اور آپ کے کام آسانی سے پورے بھی ہوجائیں گے، اگر آپ افسران یا رشتہ میں بڑے لوگوں کے سامنے کوئی درخواست پیش کرنا چاہتے ہیں تو اس حوالے سے بھی موزوں وقت ہے جواب حسب منشا ہی ملے گا۔

سعد تاریخیں	۳۱،۲۵،۱۵،۱۰	نحس تاریخیں	۲۸،۲۰،۱۲

ماہ اپریل

اس عرصہ میں آپ اپنے خیال اور سوچوں کے حوالے سے بہت متحرک ہوجائیں گے، خیالات کے بہاؤ میں تیزی آئے گی، ایک تو آپ کچھ لینے سے نہ چوکیں گے اور دوسرا یہ چاہیں گے کہ دوسرے لوگ آپ کی بات فوراً مان لیں، ایسا نہ ہونے کے سبب سے دوسروں سے اختلافات بڑھ جائیں گے، آپ کے اخراجات کافی زیادہ بڑھ جائیں گے، ان میں سے کچھ تو صرف فضول خرچی کے زمرے میں آئیں گے اور کچھ عزت و آبرو کو برقرار رکھنے کے لئے ہوں گے آپ کا دماغ اس طرف ہی لگا رہے گا کہ آپ کس طرح سے اپنے اخراجات کو قابو میں رکھیں، آپ کے خلاف سازشیں عروج پر تو ہوں گی مگر وہ لوگ زیادہ کامیابی حاصل نہ کر پائیں گے، خواہشات کے پورا ہونے کا دارومدار بہت حد تک روحانی ترقی سے رہے گا، جتنا آپ کی روحانی ترقی زیادہ ہوگی اتنا ہی بہتر انداز میں خواہشات پوری ہوں گی۔

سعد تاریخیں	۳۰،۲۵،۱۴،۹	نحس تاریخیں	۲۷،۱۹،۱۱

ماہ مئی

اس ماہ میں آپ کی طبیعت میں آسانی اور سہل پسندی آجائے گی، آپ یہ چاہیں گے کہ آپ کے کام آسانی کے ساتھ ہوں، آپ کی یہ خواہش پوری ہوگی، آپ اپنی ذات کو خوشنما اور دیدہ زیب بنانے کی بھی کوشش کریں گے، آپ کا اپنی ذات پر خرچ کرنا دوسروں کو عجیب لگے گا، آپ کی نظروں میں آپ کی شخصیت کافی اہم ہوجائے گی، شخصیت کا سحر دوسروں کو بھی آپ کی طرف متوجہ کرنے کا باعث ہوگا، آپ کے ذہن پر آپ کے گھر والے سوار رہیں گے۔

اس ماہ کے آخری نصف حصہ میں آپ کے گھر کا ماحول خراب رہے گا گھر والے ایک دوسرے کے ساتھ امن کی حالت میں رہنے کی بجائے حالت جنگ میں رہیں گے، بچوں کے معاملات کو اپنی نگاہ میں رکھیں تاکہ کسی بھی پیدا ہونے والے مسئلے سے فوری نمٹا جاسکے۔

سعد تاریخیں	۳۰،۲۵،۱۴،۹	نحس تاریخیں	۲۸،۱۹،۱۱

ماہ جون

آپ کے مالی معاملات آپ کے لئے اہم بھی ہوجائیں گے اور آپ کو مال کمانے میں آسانی رہے گی، اگر یہ کہا جائے تو کچھ غلط نہ ہوگا کہ آپ خود بھی مال کمانے کے لئے دوڑ لگائیں گے، گھر میں اگر کسی قسم کی مرمت کا کام چل رہا ہے تو اس میں ذاتی طور پر حصہ لینے کے بجائے دوسروں سے کہیں کیونکہ آپ کو چوٹ وغیرہ لگنے کا خدشہ ہے، ذاتی سواری کے استعمال میں احتیاط سے کام لیں اس کو نقصان پہنچ سکتا ہے، آپ کھانے پینے میں میٹھی اشیاء پسند کریں گے اور کھانے پینے کی عادت بھی کچھ عرصہ کے لئے بدلی رہے گی، اردگرد کے لوگوں کے معاملات پر بھی آپ خوب نگاہ رکھیں گے، قریبی شہروں میں سفر کرنا فائدہ مند ثابت ہوگا اگر آپ تعلیمی سلسلہ سے منسلک ہیں تو اس حوالے سے بھی آپ کو کامیابی ملے گی۔

سعد تاریخیں	۲۹،۲۴،۱۳،۸	نحس تاریخیں	۲۷،۱۹،۱۰

ماہ جولائی

اس عرصہ میں آپ کی زیادہ تر سوچیں روپیہ کمانے کے حوالے سے ہوں گی، آپ کا دماغ روپیہ کمانے کے حوالے سے مختلف اسکیمیں آپ کے سامنے پیش کرے گا، آپ کے لئے آپ کا کہا اہم ہوجائے گا آپ اپنی ہر حرکت پر خود سے نظر رکھیں گے اور یہ چاہیں گے کہ آپ کی کوئی حرکت بھی

بے معنی نہ ہو، دوسروں سے تعلقات قائم کرنے میں آسانی تو رہے گی مگر آپ کا دماغ یہ سوچتا رہے گا کہ آپ کو کیسے فائدہ مل سکتا ہے، بچوں کے معمولات میں تیزی آئے گی، اس تیزی میں یہ کیا کر بیٹھیں گے اس پر آپ کو نظر رکھنا پڑے گی بچوں پر زیادہ سختی نہ کریں بلکہ ان کو بات سمجھادیں وہ زبان سے سمجھائی ہوئی بات کو ہاتھ سے سمجھائی ہوئی بات سے زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ پائیں گے۔

سعد تاریخیں	۸،۱۳،۲۲،۲۹	نحس تاریخیں	۱۱،۱۹،۲۶

ماہ اگست

اس ماہ میں آپ کے لئے آپ کے گھر کے معاملات بہت اہم ہو جائیں گے گھر کے ماحول میں ایک قسم کی ضد اور انا آپ کو ملے گی، گھر کا ہر فرد اپنی جگہ پر حکمراں بننے کی کوشش کرے گا والدہ کا مزاج بھی حکومت آمیز رہے گا، وہ خوشامد پسند کریں گی، اگر آپ ان سے اپنی کوئی بات منوانا چاہتے ہیں ت اس کے لئے یہ ضروری ہو جائے گا کہ آپ ان کو تحفے اور تحائف دیں، آپ کے بچوں کے معمولات اپنی طرف آپ کی توجہ کھینچیں گے، آپ چاہ کر بھی ان کے معاملات سے صرف نظر نہ کر پائیں گے، آپ خود بھی تفریح اور کھیل کود میں دلچسپی لیں گے اور دوسرں کو بھی اس طرف راغب کریں گے، جسمانی اور ذہنی ہر دو طرح کے کھیل آپ کو پسند آئیں گے، ویسے آنے والا وقت آپ کے لئے کوئی آسانی لے کر نہیں آرہا ہے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۳،۲۳،۲۸	نحس تاریخیں	۱۰،۱۸،۲۵

ماہ ستمبر

اس عرصہ میں آپ پر ذمہ داریاں زیادہ ہو جائیں گی اور آپ کے لئے یہ مشکل امر ہوگا، کہ آپ ان سے منہ موڑلیں جن لوگوں کے ساتھ آپ کام کر رہے ہوں گے ان کے ساتھ آپ کے تلخ کلامی ہوگی، یہ ایک الگ بات ہے کہ وہ آپ کی اور آپ ان کی ضرورت ہیں مگر آپ اس بات کو ذرا کم ہی مانیں گے، دوسروں کے ساتھ اپنے کام کے حوالے سے گفتگو کریں گے، کام کے دوران احتیاط سے کام لیجئے تا کہ آپ کو کسی قسم کی پریشانی نہ اٹھانا پڑے، چوٹ وغیرہ لگنے کا اندیشہ ہے، شریک کار بھی اس عرصہ میں آپ کیلئے مسائل پیدا کرے گا، اس عرصہ میں آپ زیادہ تر اس بات کو محسوس کریں گے کہ آپ معاملات کو حل نہ کر پا رہے ہیں بلکہ ان کے درمیان دھنستے چلے جا رہے ہیں۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۲،۲۷	نحس تاریخیں	۱۰،۱۷،۲۴

ماہ اکتوبر

اس عرصہ میں بھی آپ کام کی زیادتی کی وجہ سے پریشان رہیں گے مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اب کی بار آپ کو جو کام ملیں گے وہ اہم ہوں گے اور ان کو پورا کرنے سے آپ کی عزت میں اضافہ ہوگا، ساتھ کام کرنے والے لوگ بھی آپ کے ساتھ عزت سے پیش آئیں گے، وہ لوگ جن سے روزمرہ زندگی میں آپ ملتے ہیں ان سے آپ کو مختلف قسم کے برتاؤ دیکھنے کو ملیں گے، کبھی وہ آپ سے پیار سے پیش آئیں گے اور کبھی سختی سے، آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل رہے گا کہ آپ ان کے ساتھ کس انداز میں ڈیل کریں، شادی شدہ لوگوں کو ان کی ازدواجی زندگی میں مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، مسائل ایسے ہوں گے کہ وہ ان سے منہ بھی نہ موڑ سکیں گے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۲،۲۷	نحس تاریخیں	۱۰،۱۷،۲۴

ماہ نومبر

اس عرصہ میں آپ کیلئے آپ کی بیرونی مصروفیات زیادہ اہم ہو جائیں گی آپ اپنے سے زیادہ دوسروں کو اہمیت دیں گے، اس اہمیت کی وجہ سے لوگوں سے آپ کے تعلقات میں اضافہ رہے گا، کچھ معاملات پر آپ کی دوسروں کے ساتھ ان بن بھی رہے گی، اس عرصہ میں آپ دوسروں کیلئے زیادہ سوچیں گے۔ اس عرصہ میں آپ کی شادی کے حوالے سے گفتگو رہے گی، اور آپ کو رشتہ ازدواج میں باندھنے کی بہت ساری اسکیمیں بھی بنائی جائیں گی اور ان پر عمل بھی کیا جائے گا، روپے پیسے کے معاملات میں آپ دوسروں پر انحصار کریں گے، اس کے علاوہ آپ دوسروں کی مدد سے آسانی سے آسان ذرائع سے مال بھی کمالیں گے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۱،۲۰،۲۶	نحس تاریخیں	۹،۱۶،۲۳

ماہ دسمبر

اس عرصہ میں اپنے آپ کو نہ تو زیادہ آزاد محسوس کریں گے اور نہ ہی قید میں کیونکہ کچھ معاملات میں آپ کو آگے جانے میں مسائل پیش آئیں گے، وراثت سے متعلق معاملات میں بھی تیزی اور سرگرمی رہے گی، آپ کو آپ کے خلاف سازشیں کرنے والے خوب تنگ کریں گے، آپ کے لئے یہ ضروری ہو جائے گا کہ آپ اللہ کی ذات پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھیں، آپ کے افسران اور رتبہ میں بڑے لوگ آپ کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئیں گے، آپ کو عزت اور مرتبہ آسانی سے مل جائے گا۔ آپ کی خواہشات کے پورا کرنے میں آپ کے سسرالی رشتہ داروں کا بڑا ہاتھ رہے گا۔

سعد تاریخیں	۷،۱۱،۲۰،۲۶	نحس تاریخیں	۹،۱۶،۲۳

مولانا مرغوب الرحمٰن

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام چھٹا کھلا خط

محترم! کچھ لوگوں نے حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کی وفات کے بعد آپ کو امیر الہند بنادیا اور آپ کھٹ سے امیر الہند بن گئے۔ آپ نے ایک بار بھی انکار نہیں کیا اور آپ نے ایک بار بھی اس بارے میں غور نہیں کیا کہ اِس عظیم الشان لقب کے آپ مستحق ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی آپ کو امیر دیوبند یا امیر ضلع بجنور بناتا تو بات قرین صواب ہوتی لیکن پورے ہندوستان کا آپ کو امیر بنادینا تو لفظِ امیر الہند کی توہین ہے یا آپ کی ہنسی اڑانا ہے یا پھر ملتِ اسلامیہ کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے۔ جس وقت آپ کو یہ خطاب دیا جارہا تھا اس وقت آپ کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ بھائیوں! میں تو ارذل العمر کو پہنچ گیا ہوں، میری ٹانگوں میں دم نہیں ہے۔ کسی طرح کی بھاگ دوڑ تو درکنار میں تو چل بھی نہیں سکتا، میں ثقل سماعت کا شکار ہو چکا ہوں، میری بینائی بھی حد سے زیادہ کمزور ہو چکی ہے، میرے اعضاء آہستہ آہستہ جواب دے رہے ہیں، میرے دل و دماغ بوجہ کمزوری کئی سالوں سے ہچکولیاں کھارہے ہیں۔ میں امیر الہند کیسے بن سکتا ہوں۔ لیکن آپ نے ایک بار بھی منع نہیں کیا اور یہ نہ بجنے والا جھنجھنا لے کر آپ اس طرح خوش ہو گئے جیسے آپ سچ مچ امیر الہند بن گئے ہوں۔

شاید آپ کو اسلامی تاریخ یاد نہیں رہی۔ ذرا یاد کیجئے امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وصال کے بعد جب صحابہ میں ایک شوریٰ منعقد ہوئی اور نیا خلیفہ منتخب کرنے کا اس کو اختیار دیا گیا اُس رات صحابہ کرام بلک بلک کر رو رہے تھے اور سہمے ہوئے تھے کیوں؟ محض اس لئے کہ خلافت کا باران کی گردن پر نہ رکھ دیا جائے۔ حضرت عمر فاروق اعظم جیسا جلیل القدر اور صاحب صلاحیت انسان تھرّا رہا تھا۔ دراصل یہ لوگ سچ مچ کے متقی تھے، ان کا تقویٰ اوران کا پہناوا ازراہِ کاروبار نہیں تھا۔ یہ لوگ اللہ سے ڈرتے تھے، حساب آخرت سے ڈرتے تھے، انہیں اس بات کا خوف دامن گیر رہتا تھا کہ کسی کی دل شکنی نہ ہو جائے، کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہو جائے، کوئی بے قصور کسی سزا کی بھینٹ نہ چڑھ جائے۔

آج کا دور عجیب دور ہے کسی کو بھی کوئی عہدہ پکڑا دیجئے نہ وہ عہدے کی طرف دیکھے گا اور نہ اپنی طرف۔ کھٹ سے اس عہدے کو اس طرح دبوچ لے گا جیسے جہان بھر میں یہی اس عہدے کا مستحق تھا۔ نہ اسے دنیا کا ڈر ہوگا نہ آخرت کا خوف۔

یہاں میں آپ سے یہ سوال کرنا چاہتا ہوں کہ یہ لفظ امیر الہند ہے کیا؟ کیا یہ کوئی خطاب ہے؟ اگر یہ کوئی خطاب ہے تو یہ خطاب سب سے پہلے کس نے کس کو دیا؟ اور خطاب کا قاعدہ یہ ہے کہ خطاب جس کو مل جاتا ہے عمر بھر بلکہ مرنے کے بعد بھی وہ خطاب اسی انسان کی پہچان بنا رہتا ہے۔ یہ نسلاً بعد نسلٍ منتقل نہیں ہوتا۔ یہ کوئی جائیداد نہیں ہے کہ اس میں وراثت جاری ہو۔ ملک کی آزادی کے وقت مولانا ابوالکلام آزاد کو ''امام الہند'' کا خطاب دیا گیا تھا اور آج ان کے پچاسوں برس کے بعد ''امام الہند'' کا لفظ ان ہی کی پہچان بنا ہوا ہے۔ اگر کوئی صرف امام الہند کہہ کر بات کرے گا تو پڑھے لکھے اور تاریخ سے واقف سامعین سمجھ جائیں گے کہ ذکر مولانا ابوالکلام کا ہو رہا ہے۔ اسی طرح دوسری شخصیتوں کو جو خطابات عطا ہوئے وہ خطابات ان کی زندگی میں بھی ان کی پہچان بنے رہے اور ان کے مرنے کے بعد بھی آج تک اور قیامت تک ان کی پہچان بنے رہیں گے۔ فقیہ الملت کا خطاب حضرت مولانا عبدالشکور صاحب فاروقی کو دیا گیا تھا اور یہ آج بھی ان کی پہچان ہے، حکیم الامت کا خطاب حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، شیخ الاسلام کا خطاب حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، مفکر اسلام کا خطاب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، مفکر ملت کا خطاب مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، حکیم الاسلام کا خطاب حضرت قاری طیب صاحبؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، خطیب العصر کا خطاب حضرت مولانا محمد سالم صاحب کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، سلطان القلم کا خطاب حضرت مولانا عامر عثمانیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے، سحبان الہند کا خطاب حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلویؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آج تک ان کی پہچان ہے۔ اسی طرح فدائے ملت کا خطاب حضرت مولانا سید اسعد مدنیؒ کو دیا گیا تھا اور یہ آ۔ تک ان کی پہچان ہے اور بالکل اسی طرح شیخ الہند کا خطاب حضرت مولانا محمود الحسن صاحبؒ کو دیا گیا تھا اور یہ خطاب آج بھی ان کی پہچان بنا ہوا ہے وغیرہ۔ گویا کہ ہر ایک خطاب ایک ہی شخصیت سے جڑا ہوا ہوتا ہے، یہ مارا مارا نہیں پھرتا۔ یہ گیند کی طرح بار بار اچھالا نہیں جاتا۔ اس حساب سے جس انسان کو سب سے پہلے ''امیر الہند'' کا خطاب ملا یہ خطاب قیامت تک اسی کی پہچان بننا چاہئے تھا، یہ خطاب

اگر مولانا سید اسعد مدنیؒ کی طرف بھی منتقل نہ ہوتا تو اچھا ہوتا لیکن آپ کی طرف تو اس خطاب کی نسبت ایک بھونڈا مذاق ہے جو دانستہ یا نادانستہ طور پر آپ کے ساتھ ہوا ہے ممکن ہے اس کے پیچھے یہ سوچ کارفرما ہو کہ آپ کے مرنے کے بعد پھر یہ خطاب اپنے ہی گھر کے کسی کمرے میں بیٹھ کر کسی من پسند کو عطا کر دیں گے۔ یہ سوچ بھی محض مفاد پرستی اور اغراض پسندی کی آئینہ دار ہے اور اسی طرح کی سوچوں نے اس ملت کا بیڑہ غرق کیا ہے۔ اور اگر یہ خطاب، خطاب نہیں کوئی عہدہ ہے جو ایک سے دوسرے کی طرف منتقل ہو رہا ہے تو پھر آپ اس کی وضاحت کریں کہ یہ عہدہ کس طرح کے لوگوں کو عطا ہوتا ہے؟ کون اس عہدے کے حق دار ہوتے ہیں؟ اور کون لوگ اس عہدے کو عطا کرتے ہیں؟ سب سے پہلا ''امیر الہند'' سیاست سے بالکل دور تھا، اسے سیاست کی الف، ب کی بھی خبر نہیں تھی۔ دوسرا ''امیر الہند'' بے شک ایک سیاسی انسان تھا اور جوڑ توڑ کی زبردست صلاحیت رکھتا تھا اور اسی جوڑ توڑ کے نتیجے میں دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے ہاتھوں سے نکل گیا تھا۔ تیسرا ''امیر الہند'' آپ ہیں۔ آپ بے شک ایک مسلمان ہیں، بے شک آپ نماز روزے کے بھی پابند ہوں گے لیکن آپ نے نہ میدانِ سیاست میں کوئی گل کھلایا ہے اور نہ ہی آپ نے راہِ دین میں کوئی کارنامہ انجام دیا ہے، آپ صرف ایک مدرسے کے مہتمم ہیں، اس طرح تینوں ''امیر الہند'' ایک دوسرے سے مختلف صلاحیتوں کے لوگ ہیں۔ کیا کوئی ایک عہدہ مختلف صلاحیتوں کے لوگوں کو ملتا ہے۔ بزرگوں کے منصب پر بزرگ ہی کو بٹھایا جائے گا، کسی سیاسی آدمی کو نہیں اور سیاست کی کرسی پر سیاسی رہنما ہی اچھا لگے گا کوئی پیری مریدی کرنے والا نہیں لیکن ہمارے معاشرے کی صورت حال دگرگوں ہے۔ یہاں لیڈر بھی مرید بناتے ہیں اور مرید اس لئے بنائے جاتے ہیں کہ جب سیاسی ریلی ہو تو مریدوں کی تعداد دکھا کر حکومت وقت سے اپنا چیک کیش کرائیں، یہاں پیر کے دونوں ہاتوں میں لڈو ہوتے ہیں اور مریدوں کو نہ دنیا ملتی ہے نہ آخرت کیونکہ اسلام اہل عقل کا مذہب ہے، یہ ان لوگوں کا مذہب نہیں ہے جو عقل باختہ ہوں جو کسی کا مرید بنتے ہوئے اتنی بھی اہلیت نہ رکھتے ہوں کہ ا ہت کو پہچان لیں کہ وہ دیندار ہے یا دنیا دار؟ کسی دور میں پیری مریدی بھی ایک باوقار سلسلہ تھا اور مرید بنانے والے شیخ الاسلام اور حکیم الامت جیسے بزرگ تھے اور آج کے دور میں جب سے پیری مریدی محض کاروبار یا اپنے مفادات کے حصول کا ذریعہ بن گئی ہے تب سے اس میدان میں بھی ایسے ایسے ٹٹ پونجیے مرید بنانے کی کارروائیاں کر رہے ہیں کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔

لیکن محترم! آپ تو ایک عظیم الشان مدرسے کے مہتمم ہیں۔ آپ کو ایسی غیر سنجیدگی کا مظاہرہ ہرگز ہرگز نہیں کرنا چاہئے تھا اور آپ کو ''امیر الہند'' کا خطاب واپس کر دینا چاہئے تھا۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو میں یہ عرض کروں کہ اس طرح کے خطابات جو آپسی رشتوں میں ایک دوسرے کو تقسیم کئے جاتے ہیں یہ ملت اسلامیہ کے ساتھ بھونڈا مذاق ہے اور اس سے ملت کی رسوائی ہوتی ہے اور اگر آپ کی طرف سے اس بارے میں بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ ہوا اور لفظ ''امیر الہند'' کو اسی طرح زندگی ملتی رہی تو پھر یاد رکھیں کہ کسی شہر کی کوئی گلی ایسی نہیں ہوگی جہاں ایک ''امیر الہند'' نہ ہو۔

محترم! اس طرح یہ ''امیر الہند'' کیڑے مکوڑوں کی طرح پیدا ہونے لگیں گے اور یہ ایک اچھی خاصی برادری بن کر رہ جائے گی۔ اگر یہ خطاب صرف مولانا اسعد مدنیؒ کی ذات تک بھی محدود رہتا تب بھی کوئی بات نہیں تھی۔ کچھ بھی تھا مولانا اسعد مدنیؒ میں بھاگ دوڑ کی صلاحیت تو تھی، اُن جیسا فعال انسان اس ملت میں شاید دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا لیکن آپ کو ''امیر الہند'' بنا کر اس خطاب کی ایسی کی تیسی کر دی گئی ہے۔ اسی لئے اس بات کا خطرہ ہے کہ گلی گلی اور کوچے کوچے میں نئے نئے ''امیر الہند'' آئے دن پیدا ہوں گے۔ جب ''امیر الہند'' کو کچھ کرنا ہی نہیں پڑتا تو پھر اس طرح کے ''امیر الہند'' ہندوستان میں حشرات الارض کی طرح پیدا ہونے لگیں گے اور ملت کے کام آنے کے بجائے ملت کا ناک میں دم کر دیں گے اور دامن صرف اپنا بھریں گے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ جب کوئی اپنے نام کے آگے یا پیچھے لفظ ''امیر الہند'' لکھے گا تو عوام الناس اس کو ''امیر الہند'' کہہ کر پکارنے لگیں گے چاہے عوام کو یہ خبر نہ ہو ''امیر الہند'' کا مطلب کیا ہے۔ عوام کی اس سادہ لوحی کا فائدہ اٹھا کر ہی بڑے بڑے خطابات آج چھوٹے بچوں کو دیئے جا رہے ہیں۔ جس نے زندگی میں کوئی چھوٹا سا بھی کارنامہ انجام نہ دیا ہو وہ بھی خود کو فدائے قوم بقلم خود لکھنا شروع کر دیتا ہے۔ اس طرح کی نازیبا حرکتوں کی وجہ سے خطابوں کی وہ اہمیت نہیں رہی ہے جو کبھی تھی۔

ایک دوسری افسوسناک بات یہ ہے کہ آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کا ریکارڈ خراب ہو گیا ہے۔ وہ تاریخی ریکارڈ جو دارالعلوم دیوبند کے یوم اوّل سے حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دور تک ایک ایک کاغذ کے ساتھ محفوظ تھا وہ آپ کے دورِ اہتمام میں سب برباد ہو گیا ہے۔ دارالعلوم دیوبند پر قبضہ ہوتے ہی کچھ ریکارڈ کو تو آپ نے شروع ہی میں اِدھر اُدھر کر دیا تھا تاکہ مقدمات وغیرہ میں وہ آپ کے خلاف نہ پڑ جائے۔ باقی ریکارڈ آہستہ آہستہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کے محافظ خانہ سے ہٹا دیا۔ حد تو یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا دستورِ اساسی بھی آج محافظ خانہ میں موجود نہیں ہے اور جو دستور اساسی موجود ہے اس میں شروع کے وہ صفحات پھاڑ دیئے گئے ہیں جن میں اصولِ ہشت گانہ کا ذکر تھا۔

مادرِ علمی کے ساتھ کتنی بڑی زیادتی ہے کہ آپ مادرِ علمی کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ اونچی اونچی عمارتیں بنانے سے کیا حاصل ہے؟

جب آپ نے مادرِ علمی کی تمام بنیادوں کو منہدم کردیا ہے۔ مادرِ علمی کا مقصد عمدہ اور دلنشین عمارتیں بنانا نہیں تھا اس کا اصل مقصد تو وہ تھا جو اس کے بانیوں نے طے کیا تھا لیکن اس مقصد کے آپ نے پرخچے اڑا دیئے اور وہ تمام ثبوت بھی مٹا دیئے جو اس مدرسے کے بانیوں کی امانت تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ اس قابل نہیں تھے کہ آپ کو مادرِ علمی کا محافظ بنایا جاتا۔ آپ کے اندر دیانت و امانت کا فقدان ہے۔ غالباً آپ کو یہ خوش فہمی رہی ہوگی کہ آپ کو مہتمم اس لئے بنایا گیا تھا کہ میں مہتمم بننے کی صلاحیت رکھتا تھا۔ حضرت نہیں ہرگز نہیں۔ جس وقت آپ کو مہتمم بنایا گیا اس وقت مجلس شوریٰ میں مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ، مولانا منت اللہ رحمانیؒ، مولانا سعید اکبرآبادیؒ، مولانا قاضی زین العابدینؒ، مولانا ابوسعودؒ، مولانا ابوالحسن علی ندویؒ جیسے اکابر موجود تھے ان سب کے ہوتے ہوئے آپ کو مہتمم محض اس لئے بنایا گیا تھا کہ آپ مولانا اسعد مدنیؒ کے سمدھی تھے اور آپ کو مہتمم بنانے میں اِن مفادات کا تحفظ ممکن تھا جن کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند پر قبضہ کیا گیا تھا۔

ایک رشتہ کو نبھانے کے لئے دارالعلوم دیوبند آپ کے حوالہ کیا گیا اور اسی رشتے کو نبھانے کیلئے آپ مولانا ارشد مدنیؒ کے مقابلہ میں عزیزم محمود مدنی کو فوقیت دیتے ہیں۔ افسوسناک بات ہے کہ وہ مادرِ علمی جس کو ہزاروں اکابر نے اپنے خون سے سینچا تھا وہ بے چاری سسرالی رشتوں کے نذر ہوکر رہ گئی۔

ابھی حال ہی میں ہمیں یہ معلومات فراہم ہوئیں کہ آپ نے دارالعلوم دیوبند کے لئے تقریباً ایک کروڑ روپے کی لکڑی ضلع بجنور سے خریدی ہے۔ کیا ضلع مظفرنگر اور ضلع سہارنپور میں لکڑی ناپید ہوگئی تھی جو آپ نے لکڑی خریدنے کے لئے ضلع بجنور کا انتخاب کیا؟ ظاہر ہے کہ نہیں بلکہ ضلع بجنور سے لکڑی محض اس لئے خریدی گئی کہ وہاں سے لکڑی خریدنے میں اپنوں کا کچھ فائدہ تھا۔ اگر یہ لکڑی آس پاس سے خریدی جاتی تو اس میں جو کمیشن ہاتھ میں آتا اس میں دوسرے بھی حصے دار ہوجاتے اور وہاں سے لکڑی خریدنے میں جو لاکھوں روپے کا کمیشن بنا ہوگا۔ وہ صرف اپنے رشتے داروں کے ہاتھ میں آیا ہوگا۔ کیا اس طرح کے فیصلے جو آپ کررہے ہیں دیانت کے منافی نہیں ہیں؟

عالی جناب! آپ نے ایک شخص کو دفتر محاسبی میں محض اس لئے ملازم رکھا تھا کہ وہ مختلف شعبوں کی جانچ پڑتال کرکے مختلف کارندوں کی صحیح صورت حال سے آپ کو آگاہ کریں گے۔ اُس شخص نے چند ماہ کے اندر کئی لوگوں کی بے ایمانیوں سے آپ کو آگاہ کیا اور ان کی صحیح رپورٹ بنا کر آپ کی خدمت میں پیش کی لیکن آپ نے اس کی رپورٹ پر دھیان نہیں دیا۔ اس نے بار بار آپ کی توجہ کچھ ایسے لوگوں کی طرف مبذول کرائی جو مختلف انداز سے بے ایمانیاں کررہے تھے اور دارالعلوم دیوبند کے سرمائے کو اپنے ذاتی کاموں میں خرچ کررہے تھے لیکن آپ نے پھر بھی اس کی رپورٹ پر توجہ نہیں دی۔ جب آپ کو یقین ہوگیا کہ یہ شخص جس کا نام فخرالاسلام ہے دیانت داری کی باتوں سے باز نہیں آئے گا تو آپ نے اس سے کہا کہ تم مکتبہ دارالعلوم میں شاداب نام کا جو آدمی کام کرتا ہے اس کی رپورٹ دو۔ دراصل شاداب سے آپ کو کسی بنا پر اختلاف تھا اور آپ اس کے خلاف رپورٹ لکھوانا چاہتے تھے۔ فخرالاسلام نے شاداب کے حسابات ومعاملات پر غور وخوض کیا اور بالآخر وہ اس نتیجے پر پہنچا کہ شاداب ایک ایماندار انسان ہے اور دیانت کے ساتھ اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ چنانچہ فخرالاسلام نے شاداب کی مثبت رپورٹ تیار کرکے آپ کو دیدی لیکن آپ نے اس رپورٹ کو بھی نہیں مانا۔ دراصل آپ جن لوگوں کو چاہتے ہیں خواہ وہ بے ایمان ہوں ان کے موافق رپورٹ لکھوانا چاہتے ہیں اور آپ جن لوگوں کے مخالف ہیں خواہ وہ ایماندار ہوں ان لوگوں کے خلاف رپورٹ لکھوانے کے خواہش مند رہتے ہیں۔ آپ نے فخرالاسلام کی دونوں رپورٹوں پر دھیان اس لئے بھی نہیں دیا کیوں کہ جو رپورٹ اس نے ان لوگوں کے خلاف دی تھی وہ آپ کے اپنے لوگ تھے اور رپورٹ اس نے شاداب کی موافقت میں لکھی تھی وہ شاداب آپ کی نظروں میں ناپسندیدہ تھا۔ اس لئے آپ نے فخرالاسلام کی دونوں رپورٹوں کو مسترد کردیا اور فخرالاسلام کو بہت مایوسی ہوئی بالآخر اس نے آپ سے یہ کہا کہ:

حضرت مہتمم صاحب! آپ اُن لوگوں کو دارالعلوم دیوبند سے الگ کرنا نہیں چاہتے جو مسلسل بے ایمانیاں کررہے ہیں اور دارالعلوم دیوبند کو مستقل نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور جب آپ میری رپورٹ پر عمل نہیں چاہتے تو پھر میری ضرورت ہی کیا ہے؟ اور فخرالاسلام نے استعفیٰ دیدیا۔

حضور! یہ واقعہ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ دیانت کو پسند نہیں کرتے۔

اسی لئے دارالعلوم دیوبند میں بے ایمانیاں پل بڑھ رہی ہیں، میں راقم الحروف یہ سمجھتا تھا کہ آپ خود دیانت دار ہیں لیکن آپ کے چمچوں نے آپ کو غلط فہمیوں میں مبتلا کررکھا ہے فخرالاسلام کی اچھی بری رپورٹ اور اس کے استعفیٰ نے ہماری خوش فہمی کو ختم کردیا اور ہمیں یہ یقین ہوگیا ہے کہ دیانت خود آپ کے اندر موجود نہیں ہے۔ اور جس انسان میں دیانت نہ ہو اس کو اتنے بڑے ادارے کا انتظام سنبھالنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ ازراہِ کرم آپ فوراً استعفیٰ پیش کریں اور مرنے سے پہلے توبہ کرلیں ورنہ مرنے کے بعد کی زندگی میں جہاں نہ چچے ہوں گے نہ اولاد آپ کو بہت کٹھنائیوں سے گذرنا پڑے گا۔

خداحافظ

مادرِ علمی کا خیرخواہ

حسن الہاشمی

☆ اس عمل سے ساری دنیا کو مسخر کریں ☆

نوچندی جمعرات سے یہ عمل شروع ہوگا، بعد نمازِ فجر مندرجہ ذیل عزیمت ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ پہلے دن پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل نقش گلاب وزعفران سے بنا کر اپنے پاس رکھیں اوراس کے بعد ۱۹ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ روزانہ عمل کے وقت نقش اپنے سامنے رکھیں اور عمل ختم ہونے کے بعد اس نقش پر دم کردیں ۱۹ ویں دن عمل ختم ہونے کے بعد نقش پر دم کرکے اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا اپنے گلے میں ڈال لیں اور مذکورہ عزیمت روزانہ تین سو مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ ساری دنیا مسخر ہوگی۔ ہر طرف سے لوگ کھنچے چلے آئیں گے اور جو بھی ملے گا وہ محبت، عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگا۔ روزانہ عمل کے اول وآخیر میں گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور جس دن یہ نقش اپنے ہاتھ پر باندھیں ہر سال اسی تاریخ میں اس نقش کا کپڑا بدل دیں۔ حیرتناک عمل ہے۔ ساری دنیا عامل کی مٹھی میں ہوگی۔ ہر مخلوق مسخر ہوگی اور مال و دولت میں بھی اضافہ ہوگا۔ عزیمت یہ ہے یَـاعَـظِیْـمُ ذَالثَّـنَـاءِ الْـفَـاخِرِ وَالْعِزِّ وَالْمَجْدِ وَالْکِبْرِیَاءِ فَلَا یُذِلُّ عِزَّہٗ یَاعَظِیْمُ.

☆☆☆

قسط نمبر: ۳۱

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

کسی ظالم کو منصب سے گرانے کے لئے

اس عمل کے ذریعہ ظالم کو اس کے عہدے سے بھی گرا سکتے ہیں اس کا تبادلہ بھی کر سکتے ہیں اور اس کو عوام میں رسوا بھی کر سکتے ہیں۔ یہ ایک عجیب وغریب عمل ہے لیکن اس فارمولے کا استعمال ناحق نہ کریں۔ صرف ان لوگوں کے لئے اس فارمولے کا استعمال کریں جو حقیقتاً ظالم وجابر اور فاسق وفاجر ہوں اور ان سے اللہ کے بندے پریشان ہوں۔ ایسے لوگوں کے لئے اس فارمولے کا استعمال کریں اور کرشمہ قدرت دیکھیں۔ اور اندازہ کریں کہ علم جفر میں کتنی طاقت ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کے لئے یہ عمل کرنا ہو اس کا نام اس کا عہدہ اور شہر کا نام الگ الگ حروف میں ایک سطر میں لکھیں آخر میں طرد کے حروف زیادہ کریں اس طرح ایک سطر بنے گی۔ دوسری سطر میں اسم یا مذل کے حروف الگ الگ لکھیں اور اسم مطلوب میں جس عنصر کا حرف سب سے زیادہ اعداد کا ہو اس عنصر کے نحس حروف اٹھالیں اور مذل کے آگے لکھ دیں۔ اس کے بعد ان دونوں سطروں کو باہم امتزاج دیں اس طرح کے ایک حرف اوپر والی سطر کا لیں اور ایک حرف نیچے والی سطر کا لیں۔ اس طرح تیسری سطر تیار کریں۔ اس تیسری سطر کو بذریعہ تکسیر صدر وموخر کریں۔ جب زمام نکل آئے تو اوپر کی لائن کاٹ لیں آخری کی دو لائن بھی کاٹ لیں اس طرح تین کاغذ ہاتھ میں آئیں گے پہلے دن پہلی والی لائن کو روئی میں فتیلہ بنا کر جلائیں۔ دوسرے دن درمیان کی سطر کا فتیلہ بنا کر اس کو جلائیں اور آخری دن آخری دو سطروں کا جس میں زمام والی سطر بھی موجود ہوگی فتیلہ بنا کر جلائیں۔ فتیلہ جلاتے وقت افسر کے نام کے مجموعی اعداد کے برابر یا مذل پڑھیں۔ انشاء اللہ تین دن میں مقصد حاصل ہوگا اور افسر ذلیل وخوار ہوگا اور اس کا عہدہ چھن جائے گا۔ مثال۔

یونس اشفاق وزیر اوقاف دہلی۔ اس کے آگے بڑھانا ہے طرد۔ یہ ہوئی پہلی سطر۔

دوسری سطر میں مذل اور پہلی سطر کے کل حروف جو حرف سب سے زیادہ عدد والا ہو اس کے عنصر میں جو حروف نحس ہوں ان کا اضافہ کرنا ہے۔

حروف نحس کی تفصیل یہ ہے۔

آتشی۔ ف، ش، ذ۔ بادی، ج، ز، ظ۔

آبی۔ ب، ص، ن۔ خاکی۔ ر، خ، غ۔

حسب قاعدہ پہلی سطر تیار کی۔

ی و ن س ا ش ف ا ق و ز ی ر ا و ق ا ف د ہ ل ی ط ر د۔

یونس اشفاق میں سب سے زیادہ اعداد حرف ش میں ہیں اور یہ آتشی ہے۔

آتشی عنصر کے حروف نحس یہ ہیں۔ ف، ش، ذ۔

دوسری سطر اس طرح تیار ہوگی۔

م، ذ، ل ف، ش، ذ۔

اب ان دونوں سطروں کو باہم امتزاج دیں اس طرح کے ایک حرف اوپر والی سطر کا اٹھائیں اور ایک حرف نیچے والی سطر کا۔ جب نیچے والی سطر کے حروف

ختم ہوجائیں تو بقیہ واپر والی سطر کے حروف نقل کردیں۔

ی م و ذ ن ل س ف ا ش ش ف ذ ا ق و ز ی ر ا و ق ا ف د ہ ل ی ط ر د۔

اب اس طرح سطر کی بذریعہ تکسیر زمام نکالیں وہ اس طرح کہ ایک حرف آخر سے اٹھائیں اور ایک حرف شروع سے، جب سطر میں پہلی والی سطر سے مل جائے تو سمجھیں کہ تکسیر صحیح ہوگی۔ آخری سطر سے ہونے والی سطر کو زمام کہتے ہیں۔

ی	م	و	ذ	ن	ل	س	ف	ا	ش	ش	ف	ذ	ا	ق	و	ز	ی	ر	ا	و	ق	ا	ف	د	ہ	ل	ی	ط	ر	د
د	ی	ر	م	ط	و	ی	ذ	ل	ن	ہ	ل	د	س	ف	ا	ا	ق	ش	و	ش	ا	ف	ر	ذ	ی	ا	ز	ق	و
و	د	ق	ی	ز	ر	ا	م	ی	ط	ذ	و	ر	ی	ف	ذ	ا	ل	ش	ن	و	ہ	ش	ل	ق	د	ا	س	ا	ن	ف
ف	و	ف	د	ا	ق	س	ی	ا	ز	و	ر	ق	ا	ل	م	ش	ی	ہ	ط	و	ذ	ن	و	ش	ر	ل	ی	ا	ف	ذ
د	ف	و	ا	ف	ی	د	ل	ا	ر	ق	ش	س	و	ی	ن	ا	ذ	ز	و	د	ط	ر	ہ	ق	ی	ا	ش	ل	م
م	ذ	ل	ف	ش	ف	ا	و	ی	ا	ق	ف	ہ	ی	ر	د	ط	ل	د	ا	و	ر	ز	ق	ذ	ش	ا	س	ن	و	ی
ی	م	و	ذ	ن	ل	س	ف	ا	ش	ش	ف	ذ	ا	ق	و	ز	ی	ر	ا	و	ق	ا	ف	د	ہ	ل	ی	ط	ر	د

جہاں جہاں سے تیر کے نشان ہیں وہاں سے کاٹنا ہے۔ پھر ان تینوں سطروں کا بالترتیب فتیلہ بنا کر سرسوں کے تیل میں جلانا ہے۔ جس وقت فتیلہ روشن ہو اس وقت مطلوب کے نام کے مجموعہ اعداد کے برابر "یامذل" پڑھنا ہے۔ مثلاً اس مثال میں یونس اشفاق کے اعداد ۶۰۸ ہیں تو "یامذل" تین دن تک فتیلہ جلنے کے دوران ۶۰۸ مرتبہ پڑھنا ہے اور اس عمل میں اول وآخر درودشریف نہیں پڑھنا ہے۔ اس عمل کی برکت سے یونس اشفاق اپنے عہدے اور منصب سے گرجائے گا۔ اور ذلت ورسوائی بھی اس کا مقدر بنے گی۔ فتیلہ کے لئے اگر روئی کے بجائے کوئی گندا کپڑا استعمال کریں تو اور بھی بہتر ہے۔ اور گندے کپڑے کے لئے یہ کریں کہ کسی بھی ایسے دن جب چاند عقرب میں ہو گھر سے نکلیں اور جنگل میں جہاں کوڑا کرکٹ پڑا ہو اس طرف جائیں اگر وہاں گندا کپڑا پڑا دیکھیں۔ تو اس کو اپنے بائیں پیر سے اٹھائیں اور بائیں ہاتھ میں لے لیں۔ اس کپڑے میں اگر فتیلہ بنائیں تو بہتر ہے۔ مذکورہ مثال میں ۶ سطروں میں زمام نکل گئی ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر نام کے ساتھ ایسا ہی ہو۔ کتنے حروف کی زمام کتنی سطروں میں نکلتی ہے یہ جاننے کے لئے راقم الحروف کی تصنیف تحفۃ العاملین کو پیش نظر رکھیں۔

تاکید اً عرض ہے کہ اس طرح کے عمل میں ناحق کسی کو پریشان نہ کریں۔ قدم ان ہی کے خلاف اٹھائیں جو اللہ کے بندوں پر ظلم کررہے ہوں اور اپنے عہدے اور منصب کا ناجائز فائدہ اٹھا رہے ہوں اگر ناحق کسی کو ستایا جائے گا تو اس کو خود آخرت میں جواب دہی کرنی پڑے گی۔

محبت کے فارمولے

لوگوں میں تکریم حاصل ہو: اگر یہ خواہش ہو کہ عام لوگ محبت اور عزت کے ساتھ پیش آئیں تو روزانہ نماز فجر کے بعد مندرجہ ذیل کلمات پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھیں۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ کلمات یہ ہیں۔ یَا بَدِیْعُ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ۔

حاکم محبت سے پیش آئے: اگر یہ خواہش ہو کہ حاکم محبت سے پیش آئے تو مندرجہ ذیل نقش کو جمعہ کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنی ٹوپی یا پگڑی میں رکھ لیں اور حاکم سے ملاقات کریں انشاء اللہ وہ محبت سے پیش آئے گا اور مطالبہ پورا کرے گا۔

۷۸۶

۶۶۱	۶۵۴	۶۵۹
۶۵۶	۶۵۸	۶۶۰
۶۵۷	۶۶۳	۶۵۵

طنزیہ مضمون

ابوالخیال فرضی

اذانِ بت کدہ

جس وقت میں حج کے لئے رخت سفر باندھ رہا تھا اس وقت مجھے اس قدر نصیحتیں موصول ہوئیں کہ بس اللہ کی پناہ۔ بعض ایسے لوگ بھی باادب باملاحظہ نصیحتیں کررہے تھے کہ جنہیں میں نے کبھی غلطی سے بھی کوئی نیکی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ ہمارے دیوبند میں ایک صاحب رہتے ہیں نام تو خدا ہی جانے ان کا کیا ہوگا لیکن لوگ انہیں چنومیاں کہہ کر پکارتے ہیں۔ خدانخواستہ آپ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوجائیں اس لئے میں یہ وضاحت کرتا چلوں کہ چنوں میاں کسی نابالغ بچے کو نہیں کہتے یہ تو ماشاء اللہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ بالغ ہوچکے ہونگے ان کے دس بچے ہیں ایک بچہ ان کی ہی کسی غلطی سے ضائع ہوگیا تھا ورنہ کرکٹ کی پوری ٹیم ہوتی۔ عمر ان کی پچاس پچپن کی لپیٹ میں ہوگی لیکن مسلم معاشرہ کی بدنصیبی ہے کہ لوگ انہیں چنومیاں کہہ کر پکارتے ہیں مسلمانوں کی ننھیال سلامت رہنی چاہئے پھر اس کائنات کے ہر موڑ پر آپ کو ایسے ہزاروں لوگ دستیاب ہوں گے جن کی بھنوئیں تک سفید ہوگئی ہوں گی لیکن جو آج بھی چنومیاں اور منے میاں بنے ہوئے ہیں۔ یقین کریں کہ جب میں ایک بوڑھے انسان کو چنومیاں کہہ کر آواز دیتا ہوں تو میری روح کی دیواریں تک ہل جاتی ہیں لیکن کروں کیا میں انہیں کسی اور نام سے پکار بھی تو نہیں سکتا۔ چلئے آپ سمجھ گئے کہ ہمارے معاشرے میں خطابات کی برکت کی وجہ سے انسان کی دونوں ٹانگیں چاہے قبر میں لٹک جائیں لیکن وہ ہمیشہ نابالغ ہی سے محسوس ہوتے ہیں لیکن مجھے کیا۔ میں تو ابھی ابھی تازہ حج کرکے آیا ہوں میں کیوں کسی کی غیبت کروں۔؟ میں تو یہ عرض کررہا تھا کہ چنوں میاں نے بھی مجھے حج پر روانہ ہوتے وقت ایک نصیحت کی تھی کہ دیکھو فرضی بھائی بہت مبارک جگہ جارہے ہیں وہاں شاپنگ واپنگ کے چکر میں مت پڑنا۔ وہاں سے بس ثواب لے کر آنا۔ دنیادار حاجیوں کی طرح دنیا بھر کا سامان مت خریدنا۔ کچھ لوگوں نے مجھے اسی طرح کی نصیحتیں کی تھیں کہ مکہ مدینہ کے بازاروں سے دنیا بھر کی خریداری کرنا اور تحفوں کے نام پر اپنے تھیلے بھر لینا جائز نہیں ہے۔ یہ محض دنیاداری ہے اور اس سے حج خراب ہوجاتا ہے۔ مشکل یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے بھی اسی طرح کا ایک فتویٰ داغ دیا تھا جس میں یہ بات سمجھائی گئی تھی کہ حج سے واپسی پر کچھ خرید کرلانا جائز نہیں ہے۔ جب کہ کچھ لوگ وہ بھی تھے جو مجھے یہ سمجھا رہے تھے کہ حج سے فراغت کے بعد بازار جانا اور اپنے بیوی بچوں اور رشتے داروں کے لئے کچھ تحفے خریدنا سنت رسولؐ ہے۔ ایک اچھے خاصے مولانا نے تو مجھ سے یہاں تک فرمادیا تھا کہ اگر حج کے فرائض ادا کرنے کے بعد گھر والوں کے لئے کچھ بھی نہیں خریدیں گے تو گناہ گار ہوں گے اور ایک سنت کو پامال کرنے کے مرتکب بنو گے۔ ایک مشکل یہ بھی تھی کہ جو بھی نصیحت کررہا تھا خواہ داڑھی منڈا ہو، خواہ وہ کوٹ پتلون میں ہو، خواہ اس نے پچھلے چار مہینوں سے کوئی سجدہ نہ کیا ہو وہ اس طرح نصیحت کررہا تھا جیسے ساری دین وشریعت یہ گھول کر پی گیا ہے اور جیسے تمام فقہ اسے ازبر یاد ہے۔ چنانچہ صوفی ماشاء اللہ کے بڑے بھائی خواجہ سلطان اللہ کے منجھلے داماد، خواجہ بتاشے میاں کے منہ بولے ماموں کی سب سے چھوٹی بیٹی کے خالہ زاد بھائی کی سلج کے سوتیلے بیٹے لڈن میاں کے پڑوسی دلدل میاں جنہوں نے اپنی زندگی میں شاید بھول کر بھی کوئی اچھا کام نہ کیا ہو وہ بھی حج پر جاتے وقت مجھ سے ملنے آئے تھے۔ یہ ہر اعتبار سے زیرو ہیں لیکن شکل وصورت اور وضع قطع کے اعتبار سے ہیرو نظر آرہے تھے کہنے لگے کہ وہاں جارہے ہو تو بس اللہ اللہ کرنا دنیادار حاجیوں کی طرح بازاروں کے چکر مت لگانا۔ ورنہ تمہارے حج میں خرابی پیدا ہوجائے گی یقین کریں ایسے ایسے لوگوں کے منہ سے نصیحتیں نکل رہی تھیں کہ جنہیں دیکھ کر شیطان بھی شرما جائے اور میں یہ بھی سوچنے پر مجبور تھا کہ علم کتنا عام ہوگیا ہے کہ آج ان پڑھ لوگ بھی مسائل بیان کررہے ہیں اور فتوے کتنے سستے ہوگئے ہیں کہ کوئی بھی کسی پر بھی کسی وقت بھی لگا سکتا ہے۔ میں سمجھ رہا ہوں کہ آپ کیا کہنے والے ہیں آپ بھی تو کہنا چاہتے ہیں نا کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتی نے یہ بات کیسے کہہ دی کہ حج کے بعد خریداری کرنا جائز نہیں ہے۔ میں آپ سے عرض کروں گا کہ دارالعلوم دیوبند کے دارالافتاء میں جو لوگ براجمان ہیں وہ باقاعدہ اور طے شدہ اشرف المخلوقات ہیں اور وہ بھی مستند قسم کے بشر ہیں اور بشر بشری

ہوتا ہے وہ اپنا حلیہ کیسا بھی کر لے وہ فرشتہ نہیں بن جاتا۔ بشر سے غلطی ہو ہی جاتی ہے اس لئے اگر دارالعلوم دیوبند کا کوئی بے چارہ مفتی ازراہ بشریت کچھ غلط بول دے تو زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور نہ مفتی پر انگلی اٹھانے کی ضرورت ہے۔ کوئی بھی مفتی ہو وہ پہلے آدمی سے پھر مفتی بنا ہے اور مفتی بننے کے بعد کسی آدمی کا آدمیت سے رشتہ منقطع نہیں ہو جاتا۔ اور آدمی جب تک آدمی ہے وہ کسی بھی بھیس میں ہو اس سے غلطی کا سرزد ہو جانا نہ حیرت کی بات ہے اور نہ ہی اس پر کوئی ہنگامہ ہونا چاہئے۔ کیا سمجھے؟ نہیں سمجھے تو نہ سمجھیں میرا کیا جاتا ہے میں تو آپ کو یہ بتا رہا تھا کہ جب ہزاروں نصیحتیں میرے غم چاٹتے ہوئے بھی میرے کانوں میں انڈیل دی گئیں اور نعمتیں کھاتے کھاتے مجھے اس بات کا اندیشہ ہو گیا کہ اب میری روح کو بدہضمی ہو جائے گی تو میں نے خود کو اپنے گھر میں قید کر لیا اور قسم کھالی جب تک حج کی تاریخ نہیں آجائے گی میں اپنے گھر میں نظر بند رہوں گا مگر ایک دن تھانیدار نے مجھ سے پوچھ لیا۔ جی ہاں تھانیدار سے مراد ہے میری بیوی کیونکہ ازراہ تعزیرات نکاح بیوی کو تھانیدار ہی کہا جاتا ہے۔ وہ کہنے لگی کہ کیا بات آج کل آپ کو دوستوں کی یاد نہیں آرہی ہے اپنے دوستوں سے پردہ کر لیا کیا؟

کیا کروں بیگم۔ ان دوستوں سے پریشان ہو گیا، کم بخت جو بھی ملتا ہے میری شکل دیکھتے ہی نصیحتیں شروع کر دیتا ہے۔ بیگم میں حج کرنے جا رہا ہوں گناہ کرنے نہیں جا رہا ہوں جسے بھی دیکھو وہ وعظ شروع کر دیتا ہے اور بیگم یقین کرو میں تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ایسے ایسے لوگ بھی جن کی پچھلی سات پشتوں میں بھی کسی نے حج نہیں کیا وہ بھی اس طرح نصیحتیں پلا رہے ہیں جیسے مکہ اور مدینہ کی گلیوں میں قرآن وحدیث پڑھ کر ان کا بچپن گزرا ہو۔ کمبخت میدان عرفات کا پورا ناک نقشہ بیان کر رہے ہیں۔

تو آپ برا کیوں مانتے ہیں۔ نصیحت تو شراب خانہ کی دیوار پر بھی اگر لکھی ہو تو نصیحت ہی ہے۔ اس سے کیا لینا کہ نصیحت کرنے والا کون ہے۔ وہ کوئی بھی ہو وہ آپ کا خیر خواہ ہے۔ ذرا سوچو میرے سرتاج اگر کوئی انسان خود تو اچھی باتوں سے محروم ہے لیکن آپ کو اچھی باتوں کی تلقین کر رہا ہو تو وہ آپ کا خیر خواہ ہے اس کو اپنا جانو اس کو گلے سے لگاؤ اس کا شکریہ ادا کرو اس کے لئے دعا کرو۔

بیگم۔ تم بھی بس تم ہی ہو، زندگی میں کبھی بھول کر بھی میری کسی بات کی تائید مت کر دینا۔ بیگم یقین کرو نصیحتیں سنتے سنتے میرا دماغ خراب ہو گیا ہے اب تم بھی نصیحت ہی کر رہی ہو اس وقت مجھے نصیحت کی ضرورت نہیں ہے مجھے ہمدردی کی ضرورت ہے۔ میرے سر پر اپنا دست شفقت رکھو۔ مجھے میرے ان دوستوں سے نجات دلاؤ جو جی کا جنجال بن چکے ہیں۔ بتاؤں تمہیں وہ چاچا ڈھول کا نافرمان بیٹا چندن جو ڈکیتی کے کیس میں گرفتار تھا اور ابھی ضمانت پر رہا ہوا ہے۔ وہ سیدھا جیل سے اپنے گھر جانے کے بجائے میرے پاس آیا اور بولا ملا بھائی حج کو جا رہے ہو۔ سوچا تمہیں کچھ نصیحتیں کر دوں۔ بھلا بتاؤ ہے کوئی تک۔ جسے دیکھو وہ نصیحتیں پلا رہا ہے۔ یقین کرو بیگم اگر دوبارہ کبھی حج کو گیا تو اتنی خاموشی سے جاؤں گا کہ مجھے بھی خبر نہیں ہوگی کہ میں حج کو جا رہا ہوں۔

بانو، آنکھوں سے اور ناک کے نتھنوں سے مسکرا رہی تھی۔ بہت ہی سنگدل ہے کتنی ہی مزیدار باتیں کر لوں کبھی ہونٹوں سے مسکرا کر میری پذیرائی نہیں کرتی بس اپنا رعب قائم رکھنے کے چکر میں ہر وقت جھانسی کی رانی بنی رہتی ہے۔ شامت اعمال اسی شام ایک دوست جو ایک طویل عرصہ سے مجھ سے نہیں ملے تھے۔ صوفی نمکین کے بڑے بھائی منشی اگر مگر آدھمکے۔ میں نے بانو سے کہا۔ کہہ دو وہ گھر میں نہیں ہیں۔

حج کو جا رہے ہو اور جھوٹ بول رہے ہو۔

بیگم، مصلحت سے ملا ہوا جھوٹ بہتر ہے۔ یقین نہ آئے تو پڑھ لو شیخ سعدیؒ کی گلستاں اور بوستاں۔

ارے جب وہ آگئے ہیں تو کھڑے ہی کھڑے مل لو۔ بے چارے، بہت دور سے آئے ہیں۔ ایسا بھی کیا پرہیز!

میں بادل نخواستہ، دروازے پر پہنچا تو انہیں دیکھ کر طبیعت ہری بھری ہو گئی۔ مفتی اگر مگر ۶۰ سال کے ہیں لیکن بفضل خضاب بائیس سال کے لگ رہے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی بولے۔

فرضی بھائی حج مبارک ہو۔ انہوں نے بڑے پرتپاک انداز سے ہاتھ ملایا۔

آپ کو بھی مبارک ہو۔ میں بیٹھک کھولتا ہوں۔

نہیں فرضی بھائی، میں جلدی میں ہوں۔ انشاء اللہ جب آپ واپس آئیں گے جب ملوں گا۔ ہاں میں یہ عرض کرنے آیا ہوں۔ ان کا یہ جملہ سن کر میرا پیشاب نکلتے نکلتے رہ گیا۔ میں نے سمجھا کہ بس اب یہ بھی کوئی نصیحت میرے کانوں میں انڈیلیں گے لیکن وہ تو اللہ کے نیک بندے ثابت ہوئے انہوں نے کہا فرضی میاں حاجی بہت قابل رحم ہوتا ہے، یار لوگ اس کو مال غنیمت سمجھ کر خوب تقریریں پلاتے ہیں لیکن میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ سب کی سننا لیکن کرنا وہ جو صحیح ہو اور جس کی تصدیق تمہارا دل کرے۔ اس شہر کے تمام جاہل اور ان پڑھ قسم کے لوگ مدبر اور مفکر بن کر آئیں گے اور اس طرح نصیحتیں کریں گے کہ جیسے نصیحتیں کرنا ان کا پیشہ ہو لیکن تم سب کی سننا اور ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے چلتی کر دینا بس یہی کہنے آیا تھا۔ اللہ آپ کو خیریت سے واپس لائے۔ خدا حافظ، سلام علیکم۔

میں گھر میں واپس ہوا تو بیگم بولیں ان بے چاروں سے بیٹھنے کو بھی نہیں کہا۔

بیگم، یہ تو اتنے بھلے انسان تھے ان کے ساتھ بیٹھتا تو کیا میں لیٹ بھی جاتا۔ میرا مطلب یہ ہے کہ میں ان سے کچھ دیر آرام کرنے کے لئے کہتا لیکن وہ تو واقعتاً بھلے انسان تھے اور انہوں نے ہی بس کام کی بات کی ہے۔ دل خوش ہو گیا اور میرا ضمیر جاگ اٹھا۔

آخر انہوں نے کیا کہا کچھ ہمیں بھی تو بتاؤ۔" بانو نے دلچسپی لی۔"

وہ کہہ رہے تھے کہ دیکھو تم حج کو جا رہے ہو لوگ جوق در جوق اور شانہ بشانہ آئیں گے اور تم پر اپنی اپنی نصیحتوں کا ہتھیار چلائیں گے تم ثابت قدم رہنا اور اس طرح سننا جیسے تم بالکل معصوم عن الخطا ہو اور تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف ہو چکے ہیں اور اتنے بڑے ولی بن چکے ہیں کہ کوئی تمہارے ساتھ کچھ بھی کرے تم اُف تک نہیں کرو گے اور ایسے گردن ہلاتے رہنا جیسے تم سچ مچ نصیحتوں کو سمجھ رہے ہو اور عمل کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو۔ سرتاپا آمنا و صدقنا بن جانا اور انہوں نے کہا کہ جب وہ واپس جائیں تو ان کی نصیحتیں دوسرے کان سے نکال کر ان ہی کی پشت پر مار دینا۔ کہ لو لے جاؤ اپنا یہ سامانِ عبرت۔

چلو کوئی تو تمہیں ملا۔ جس نے تمہارا دل رکھ لیا۔ واقعی تمہارے دوستوں میں تو ہر طرح کے ہیں۔

بیگم، آج مجھے اندازہ ہوا کہ یہ دنیا کتنی بھی بری ہو جائے لیکن اس میں آج بھی اچھے لوگ موجود ہیں ایسے ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو دوسروں کو خوش کرنے کا فن جانتے ہیں۔ اس لئے قیامت ابھی نہیں آئے گی۔ مجھے پورا اطمینان ہو گیا ہے۔ ذرا اندازہ کیجئے کتنی مشکلات سے گزر کر میں حج کو گیا تھا اور مجھ جیسے آزاد انسان کو کتنے پاپڑ بیلنے پڑے تھے۔ جن کو کبھی برداشت نہیں کیا ان کی نصیحتیں تک برداشت کرنی پڑیں۔

حج سے واپس آنے کے بعد دعوتوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ جنہوں نے کبھی اپنے ولیمے تک میں مدعو نہیں کیا تھا وہ بھی کھانے کی دعوت دے رہے تھے۔ شاید لوگوں کو یہ گمان ہے کہ اگر حاجی کی دعوت کر دیں گے تو بس بیڑہ پار ہو جائے گا اور کراماً کاتبین اس نیکی کو بڑھا چڑھا کر نامہ اعمال میں لکھ لیں گے اس لئے ہر وہ شخص جسے دعوت کرنے کی کبھی توفیق نہیں ہوتی وہ بھی دعوت کرنے پر تلا ہوا تھا۔ اور دعوتوں کے سلسلے میں اچھی خاصی زور زبردستی چل رہی تھی۔

میری سگی خالہ سے پچھلے دس سالوں سے بول چال بند تھی ان کے بچے راستے میں ملتے تو انہیں سلام کرنے کی توفیق نہیں ہوتی تھی مجھے اس طرح گھور کر دیکھتے تھے جیسے میں اس دھرتی کا سب بڑا ناجائز انسان ہوں لیکن جیسے ہی میں حج سے لوٹا وہ بھی ایک ایک کر کے میرے گھر آ گئے اور ایک دن خالہ جان بھی تشریف لے آئیں اور بولیں۔ ختم ہوا سب جھگڑا ٹپکڑا۔ اب کر لیا تم نے حج، اب میں کیا کروں گی۔ تمہاری عزت کل کا کھانا میرے گھر کھانا .... اور انکار مت کرنا۔

خالہ جان میری سنئے تو سہی کل تو میری دعوت مولانا حسن الہاشمی نے کر رکھی ہے اور آپ تو جانتی ہی ہیں کہ وہ کیسے آدمی ہیں اگر ناراض ہو گئے تو مجھے زندہ کو قبرستان پہنچا دیں گے۔

میں نہیں ڈرتی کسی حسن الہاشمی سے ایسے ایسے کو تو میں چٹکی میں اڑاتی ہوں۔

خالہ جان، خدا کے لئے آہستہ بولئے۔ بانو نے اگر سن لیا خفا ہو جائیگی یہ سب کے خلاف سن سکتی ہے لیکن مولانا حسن الہاشمی کے خلاف نہیں سن سکتی۔ ان کی بہت پکی معتقد ہے بالکل لوہا لاٹ۔

میں کچھ نہیں جانتی۔ کل کو کھانا میرے گھر کھانا ہے۔ اگر میری بات نہیں مانو گے تو میں پھر لڑ لوں گی۔ میں ایسی ویسی عورت نہیں ہوں، تم جانتے ہی ہو۔ پورا معاشرہ مجھ سے پریشان ہے۔

خالہ جان میں ہاشمی صاحب سے وعدہ کر چکا ہوں اور میں ان کا ملازم ہوں۔

محترم حاجی صاحب میں گوشت منگا چکی ہوں۔ خالہ جان نے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں لہراتے ہوئے کہا۔

چلو خیر پھر تو میں آ جاؤں گا۔ دراصل میں یہ سمجھ رہا تھا کہ آپ میری دعوت بقر عید کے گوشت میں کر رہی ہیں۔

بہت ہی نٹ کھٹ ہے۔" خالہ جان نے اپنے لال لال دانت چمکاتے ہوئے کہا۔" یہ عمر آ گئی لیکن ابھی تک بچپن نہیں گیا۔

کیوں ان کے بچپن کو نظر لگاتی ہو۔" بانو اندر سے آتے ہوئے بولی۔"

اری دلہن تم تو عید کا چاند ہو گئیں، اب تو خواب میں بھی نہیں آتیں۔

خالہ اور بھانجے میں کیا بحث ہو رہی تھی۔" بانو نے کہا۔" ذرا میں بھی تو سنوں۔

دلہن یہ جو تمہارا شوہر ہے یہ بہت ہی لپاٹی قسم کا ہے۔ میں بصد خلوص کل کی دعوت دے رہی تھی اور یہ مسلسل منع کر رہا تھا۔ بھلا بتاؤ ایک تو ہم کھانے پر بلا رہے ہیں اپنا خرچ کر رہے ہیں دوسرے ہمیں خوشامد کرنی پڑ رہی ہے۔ بے چارے حج کر آئے اور اسلامی قانون کا پتہ نہیں، اسلام تو یہ کہتا ہے کہ جب کوئی مسلمان دعوت کرے تو فوراً اسے قبول کرو، اور میزبان کے گھر سر کے بل جاؤ۔

اور آپ تو صرف مسلمان ہی نہیں خالہ بھی ہیں اور خالہ بھی ایسی ویسی

نہیں بالکل بین الاقوامی قسم کی۔" بانو نے چٹکی لی۔"

ارے رشتے داروں کے تو جھاڑو مارو، کم سے کم اسلامی قانون کا تو لحاظ کرو۔

نہیں خالہ جان آپ اطمینان رکھیں میں کل کو انہیں ضرور آپ کے گھر بھیج دوں گی۔ میرا وعدہ ہے۔

بھیج دوں گی کا کیا مطلب۔ تم نہیں آؤ گی، دلہن کیسی باتیں کر رہی ہو۔ کیا میری کمائی حرام کی ہے۔

خالہ جان مجھے تو خوشی سے اجازت دیدیں۔ آج کل اتنی مہمان داری ہو رہی ہے۔ صبح سے شام ہو جاتی ہے آنے والوں کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔ ایک تو ان کے دوستوں کا حلقہ اتنا بڑا ہے دوسرے میرے اپنے رشتے داروں نے بھی کمر توڑ رکھی ہے اور خدا رکھے ان کے دوست تو کئی کئی دفعہ آ رہے ہیں اور سب مجھ ہی کو دیکھنا ہوتا ہے۔ میں بھی اگر گھر میں نہ رہی تو لوگ کیا سوچیں گے۔

کچھ بھی ہو میرے گھر تو تم دونوں ہی آؤ گے اور تمہارے سب بچے بھی آئیں گے۔ دلہن تمہیں بھی لوگوں کی پرواہ ہے اس بڈھی کھٹی خالہ کی فکر نہیں۔ ارے مر جاؤں گی تو یاد کرو گے۔ چراغ لے کر بھی ڈھونڈو گے تو ایسی خالہ نہیں ملے گی۔ بس ہاں کر دو۔ نہیں تو میں چلی وہ تو سچ مچ اپنا برقعہ اٹھانے لگیں۔

میں نے بانو سے کہا۔ ان کی مان لو۔ تم تو جانتی ہو کہ یہ قیامت صغریٰ سے کم نہیں ہیں۔ اور ہمارا کیا ہم تو سب ہی کھالیں گے ان کے گھر کھانا۔ اتنے خلوص سے تو اگر زہر بھی کوئی کھلائے تو وہ بھی کھالینا چاہئے۔ کچھ اللہ میاں کی سوچو اگر وہ ناراض ہو گئے یہ اللہ کی خاص بندی ہیں۔

ماشاء اللہ حج کر کے عقل آ گئی ہے کتنی ہوش وحواس کی باتیں کر رہا ہے۔

"خالہ جان چہک رہی تھیں۔" پھر ایک دم بولیں۔ میرا وہ آب زمزم کا پانی کہاں ہے اور مجھے مدینہ کی کھجوروں کا تو بہت شوق ہے۔

یہ تو میں چرا کے بھی کھالوں۔

خالہ جان مجھے یاد ہے میں ابھی لاتی ہوں۔ بانو یہ کہہ کر اندر گئی اور اس نے خالہ جان کو زمزم بھی پلا دیا اور کھجوریں بھی کھلائیں۔ اس طرح خالہ جان نے زبردستی ہم سے دعوت قبول ہی کرالی۔

دعوتیں تو کافی ہوئیں اور ابھی تک دعوتوں کا سلسلہ چل رہا ہے لیکن سب سے زیادہ قابل ذکر وہ دعوت ہے جو فخر ہند پدر ملت، آبروئے مسلک حضرت مولانا گل بکاؤلی مکی مدنی کلیری ثم اجمیری صاحب مدظلہ العالی نے کی تھی۔ انہوں نے میرے ساتھ میرے تمام دوستوں کو بھی مدعو کیا تھا۔ ان کی دعوت عام میں بڑا لطف آیا۔ بعض ایسے دوست بھی اس دعوت میں مجھے نظر آئے جن کے بارے میں میرا گمان یہ تھا کہ وہ مر چکے ہیں۔ میں جمعہ جمعہ انہیں ایصال ثواب بھی کر دیا کرتا تھا کہ نہ جانے دوزخ میں کس حال میں ہوں گے۔ لیکن وہ اس محفل میں بھلے چنگے دکھائی دیئے۔

میرے دوستوں کی کل تعداد ۴ درجن تھی لیکن مولانا گل بکاؤلی نے پورے سو آدمیوں کو مدعو کیا تھا اور کھانا چار سو لوگوں کا بنوایا تھا۔ کیونکہ انہیں اندازہ تھا کہ میرے دوستوں کی خوراک خداداد ہے اور اس خوراک پر نظر بد کا اندیشہ رہتا ہے۔ انہیں یقین تھا کہ ایک ایک دوست چار چار کی ذمہ داری ادا کرے گا تب جا کر منہ سے ڈکاریں برآمد ہوں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا سارا کھانا ختم ہو گیا البتہ مولانا گل بکاؤلی کو شرمندگی اٹھانی نہیں پڑی۔ دوران طعام دنیا کا کوئی موضوع نہیں بچا جس پر طبع آزمائی نہ ہوئی ہو۔ سیاست سے لے کر مذہب تک شاعری سے لے کر حسن وعشق تک۔ جوانی سے لے کر بڑھاپے تک۔ غرضیکہ سبھی موضوعات پر سب نے اظہار خیال کیا۔ گفتگو کی شروعات تو حج ہی سے ہوئی صوفی احرام علی نے پوچھا تھا "فرضی بھائی وہاں کی فضائیں کیسی ہیں؟ وہاں تو دین ہی دین ہوگا۔؟ ہر وقت رحمتیں برستی ہوں گی۔

بے شک وہاں تو دین ہی دین ہے لیکن اس جگہ جو لوگ پہنچ رہے ہیں وہ تو دنیا بھر سے آ رہے ہیں۔ آنے والے تو سب کے سب دین دار نہیں ہیں چنانچہ جوتے وہاں بھی چوری ہو جاتے ہیں جیبیں وہاں بھی کٹ جاتی ہیں اور لوگ ہاتھ کی صفائی وہاں بھی دکھاتے ہیں البتہ جو لوگ اہل عرب ہیں وہ اس طرح کے گناہوں میں مبتلا نہیں ہیں۔

اہل عرب کس طرح کے گناہوں میں مبتلا ہیں۔" صوفی قرا قرم نے پوچھا تھا۔"

اہل عرب کے اعصاب پر تو صرف عورت سوار ہے۔ اور عورت اللہ کی سب سے زیادہ قابل رحم مخلوق ہے اور اسے خاص طور پر مردوں ہی کے لئے پیدا کیا گیا ہے اس لئے اہل عرب کی اس غلطی پر غلط تبصرہ کر کے کم سے کم میں گناہ گار نہیں بن سکتا اور صحیح تبصرہ کرنا میرے بس کا نہیں۔

کیا مطلب۔؟ "صوفی معشوق بولے۔"

مطلب تو صاف ہے۔ خواجہ التمش نے کہا۔ فرضی بھائی اہل عرب کی غیبت نہیں کرنا چاہتے اس لئے اس موضوع کو چھوڑ کر کوئی دوسرا موضوع پکڑو۔ اور تم لوگ عربوں کے کیوں پیچھے پڑے ہوئے ہو۔

میں نے کہا میرا دل چاہتا ہے کہ میں حالات حاضرہ پر سب دوستوں کے خیالات سنوں۔ حج کا کیا حج تو لوگ کرتے رہتے ہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے آپ لوگوں کو حالات حاضرہ پر اظہار خیال کرنا چاہئے اس میں سب کا فائدہ ہے اور اسی میں قوم کی بھلائی ہے۔

حالات حاضرہ سے آپ کی مراد کیا ہے۔؟ صوفی گلشن بولے۔

حالات حاضرہ سے میری مراد ہے، مسلمانوں کے موجودہ حالات،

ہمارے مولوی حضرات ہمارے مفتیان کرام، ہمارے سیاسی رہنما، ہمارے دشمن تو گڑیا، مودی الافلاس۔ اس طرح کے موضوعات پر طبع آزمائی کریں تا کہ اندازہ ہو کہ ہم کس حمام میں کتنے ننگے ہیں اور اگر ہمارے بدن پر کپڑے نہیں ہیں تو اس کی وجہ کیا ہے۔؟ اور اگر ہیں تو یہ کپڑے اب تک کیوں نہیں اترے۔ کیا کپڑے پہننا ہماری مجبوری ہے۔ میری بات سن کر مولانا گل بکاؤلی نے کہا۔ بالکل بجا فرمایا آپ نے، میں خود یہ چاہتا ہوں کہ بات چیت اس طرح کے تمام موضوعات پر کھل کر ہوتا کہ یہ بھی اندازہ ہو سکے کہ ہم سب کی سوچ وفکر کیا ہے اور ہم دریائے حماقت اور دریائے جہالت میں کتنے ڈوبے ہوئے ہیں۔

تو چلئے میں کرتا ہوں بسم اللہ۔ صوفی تبارک علی نے کھڑے ہو کر کہا۔ میں آپ لوگوں سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کانگریس کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔؟ ہمارے علماء کی اکثریت آج بھی کانگریس کی نظریں اتار رہی ہے اس کی وجہ کیا ہے۔؟ کیا کانگریس جیسی محبوبہ اس ملت کو دوسری نصیب نہیں ہو سکتی۔؟ آخر علماء حق اور علماء ناحق اسی کی زلف گرہ گیر کے اسیر کیوں ہیں۔؟

اس کا جواب میں دوں گا۔ میں نے اپنا ہاتھ فضا میں لہرایا۔

آپ ہی جواب دیں گے لیکن کھڑے ہو کر دیں گے۔ مولانا گل بکاؤلی نے کہا۔ اس کے بعد انہوں نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ بھائیوں چپ ہو جاؤ اور فرضی صاحب سے جواب سنو یہ بہت پتے کی بات کرتے ہیں۔

میں نے عرض کیا، کانگریس کچھ بھی سہی ایک ہونہار جماعت ہے۔ یہ مسلمانوں کو کچھ دے یا نہ دے لیکن یہ مسلمانوں سے خوشنما وعدے ضرور کرتی ہے۔ یہ مسلمانوں کو امیدوں کا فریب عطا کرتی ہے یہ اگر فریب بھی دیتی ہے تو بہت پیار سے دیتی ہے ایسا فریب کہ جس میں مسلمان خود کو مطمئن پاتا ہے اور اسے ایسا لگتا ہے کہ جیسے اس کے دن پھر جائیں گے حالانکہ مسلمانوں کی عقل پھر جاتی ہے اور دھیرے دھیرے اس کو یہ سمجھ میں آجاتا ہے کہ صرف امید ہی امید تھی اور امید کے سوا کچھ بھی نہیں تھا۔ لیکن بھائیوں میں یہ کہتا ہوں کہ ۲۰ نکاتی پروگرام سے لے کر سچر رپورٹ تک کانگریس نے مسلمانوں کو جو کھلونا بھی عطا کیا وہ اس حد تک تو کارگر ہی رہا کہ مسلمانوں کا کچھ دنوں تک تک دل بہلا اور کچھ دنوں تک انہیں دن میں بھی اچھے اچھے خواب نظر آئے۔ اس لئے ہمارے علماء اس کانگریس کا ساتھ دیتے ہیں۔ یہ کپڑا پھاڑتی نہیں کپڑا ناپتی تو ہے یہ گزنہیں دیتی گز جیسی باتیں تو کرتی ہے۔ پہلے کانگریس نے ہمارے علماء کو راجیہ سبھا کی سیٹیں بھی عطا کی ہیں، اب یہ علماء کو ایوارڈ بھی دے رہی ہے اس لئے یہ جیسی کیسی بھی ہے یہی سب سے اچھی پارٹی ہے۔ الیکشن ہو یا نہ ہو ووٹ اسی کو دینا چاہئے۔

مسلم رہنماؤں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے۔؟ صوفی حقیقت علی نے پوچھا۔

مسلم رہنما کم سے کم سیاسی بیان دینے کی حد تک تو مخلص ہیں۔ بیان دینا بھی کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ ابھی چند دن پہلے مولانا محمود مدنی نے کہا تھا کہ تسلیمہ نسرین کو فوراً اس ملک سے نکالو۔ ہمیں معلوم ہے کہ کانگریس تسلیمہ نسرین کی پشت پناہی کر رہی ہے اور وہ ہندوؤں کو ناراض نہیں کرے گی اور ہم کانگریس کا کچھ بگاڑ بھی نہیں سکتے۔ اور اس سے اظہار ناراضگی بھی نہیں کر سکتے کیونکہ کانگریس کو ہمارے رہنماؤں کے کل جغرافئے کی خبر ہے۔ مسلم رہنماؤں کے پاس جو کالا دھن ہے وہ کہاں سے آیا ہے سب سے زیادہ کانگریس جانتی ہے اسی لئے جب وہ کسی مسلمان نیتا کو گھور کر دیکھتی ہے تو اس کی بولتی بند ہو جاتی ہے اور وہ کچھ دنوں کے لئے لاپتہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن سیاسی بیان دینے سے کیا گھس جاتا ہے کم سے کم مسلمانوں کو اس بات کا احساس تو ہو جاتا ہے کہ ہمارے رہنما ابھی زندہ ہیں۔ اور بیان دینا بھی ہر ایک کے بس کی بات نہیں ہے کتنے ہی رہنما ایسے ہیں جو سیاسی بیان دینے کی بھی زحمت گوارہ نہیں کر رہے ہیں جب کہ ان کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ وہ ملت کے خیر خواہ ہیں۔ اس لئے اگر کوئی سیاسی بیان جاری کر رہا ہے تو یہ اس کی بہادری کی بات ہے۔

میں آپ سے ایک سوال کر رہا ہوں کیا آپ اس کا جواب دیں گے۔ "مفتی امرود بخت بولے۔"

کیوں نہیں دوں گا، کیا آپ میرے سوتیلے دوست ہیں۔؟

ذرا نازک سا سوال ہے کہ یہ مولانا حسن الہاشمی مولانا مرغوب الرحمٰن کے پیچھے لاٹھی لے کر کیوں دوڑ رہے ہیں۔ مولانا مرغوب الرحمٰن نے ان کا کیا بگاڑا ہے وہ تو دیکھنے میں اللہ میاں کی گائے لگتے ہیں۔

اماں یار دوڑنے دیجئے۔ اللہ نے ہاشمی صاحب کو دو ٹانگیں دی ہیں اور ہاتھ میں ایک لاٹھی بھی دیدی ہے اگر وہ لاٹھی لے کر کسی کے پیچھے دوڑ رہے ہیں تو دوڑنے دیجئے ہمیں کیا۔ ہمارے لئے تو اور بھی بہت سے کام ہیں۔ ہم اس مسئلے میں کیوں اپنا دماغ کھپائیں۔ ہو سکتا ہے کہ وہ مولانا مرغوب الرحمٰن کو دوڑانے کی مشق کرا رہے ہوں۔

آپ جواب نہیں دے رہے ہیں، کیا آپ ڈرتے ہیں؟

ڈرنے کی بات نہیں، میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب کو جو بدنام کیا گیا تھا دارالعلوم کی موجودہ انتظامیہ اس کی سزا بھگت رہی ہے اور یہ لاٹھی جو ہاشمی صاحب کے ہاتھوں میں ہے یہ درحقیقت اللہ میاں ہی کی لاٹھی ہے اور اس لاٹھی میں کوئی آواز نہیں ہوتی۔ یہ سر پھاڑ دیتی ہے اور سر سے خون بھی نہیں نکلتا۔

تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب ڈر جائیں گے

وہ تو بہت بڑے زمین دار ہیں۔

آج کل کون کس سے ڈرتا ہے جو مولانا مرغوب الرحمٰن ڈریں گے اور انہیں ڈرنے کون دے گا ان کے چمچے انہیں یہی تسلی دیں گے کہ حضرت لکھنے لکھانے سے کیا ہوتا ہے۔ اخبار اور رسالے والے تو لکھتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب اگر کبھی آنکھیں کھولنے کا ارادہ بھی کرتے ہیں تو ان کے حاشیہ بردار اپنے ہاتھوں سے ان کی آنکھیں بند کر دیتے ہیں کیونکہ مولانا مرغوب الرحمٰن کی آنکھیں اگر کھل گئیں تو ان کی بے ایمانیاں بھی مولانا کو نظر آجائیں گی اور یہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ سمجھ جائیں کہ ان کو آئینہ دکھانے والا بدخواہ نہیں ہے بدخواہ وہ ہیں جو آئینے پر تاؤ کھا رہے ہیں اور آئینہ دکھانے والے پر تنقید کر رہے ہیں۔

اماں چھوڑو اس موضوع کو اگر یہ لوگ آئینہ دکھانے سے بھی نہیں سدھریں گے تو قیامت کے دن اللہ خود نمٹ لے گا اور قاری طیب صاحبؒ بھی تو قیامت کے دن اپنا مقدمہ دائر کریں گے وہ کیوں چپ رہیں گے انہیں بھی ان لوگوں نے ذلیل کیا تھا۔ آپ تو جمعیۃ الجہلا کے بارے میں بتائیں کہ آپ نے اسے کیوں ختم کر دیا۔ موجودہ دور میں جمعیۃ الجہلا جیسی جماعتوں کی شدید ضرورت ہے۔ صوفی تابڑ توڑ، فرفر بولے چلے جا رہے تھے اور سب انہیں تک رہے تھے کہ کس طرح روانی کے ساتھ بول رہے ہیں انہوں نے کہا علماء نے جاہلوں کی کردار کشی کی ہے خوب جم کر ان کا الو بنایا ہے۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ جاہل لوگ اپنی آنکھیں کھولیں اور علماء کے ہاتھوں استعمال نہ ہوں یہ علماء ہمیں کس بھی جگہ جمع کر کے سیاسی لوگوں سے خراج تحسین وصول کر لیتے ہیں اور ہمیں بسوں میں مفت سفر کرنے کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں لگتا۔ ہم کو یاد ہے کہ جمعیۃ العلماء کی ایک ریلی میں ہم گئے تھے۔ سونیا گاندھی کو یہ دکھانا تھا کہ جمعیۃ العلماء کے پلیٹ فارم پر ایک آدمی کی آواز پر کتنے مسلمان جمع ہو جاتے ہیں۔ بے شک بسوں کا کرایہ جمعیۃ العلماء کے دفتر سے ادا ہوا تھا۔ بس اس کے سوا کچھ نہیں۔ سارا دن جمعیۃ العلماء زندہ باد کے نعرے لگاتے رہے۔ سونیا گاندھی کو مرعوب کرتے رہے اور شام کو کسی بدھو کی طرح اپنے گھر لوٹ کر آ گئے۔ ہمیں کچھ بھی نہیں ملا۔ ہمارا کسی نے ہاتھ منہ بھی نہیں دھلایا۔ اور ہم سڑکوں کی خاک اپنے چہرے پر لئے اپنے گھر آ گئے۔

صوفی جی ذرا اس بات پر غور کریں کہ اگر ہمارے نیتا کو کوئی چیک مل گیا ہو سرکار سے کوئی پرمٹ مل گیا ہو یا راجیہ سبھا کی سیٹ کا وعدہ کر لیا ہو گا تو یہ بھی ہمارے لئے خوش بختی کی بات ہے اگر ہمارے لیڈر کو عزت و دولت ملے تو بھی ہمیں شکر کرنا چاہئے کیونکہ ہمارے رہنما کی عزت ہماری عزت ہے اور اگر ہمارے رہنما کا پیٹ بھرا ہوا ہے تو ہمیں فقر و فاقہ میں بھی راحت ہے۔ اگر ہمارا لیڈر غریب ہو گا تو اس میں ہماری بھی توہین ہو گی۔

لیکن ہماری سوچ اس سے مختلف ہے۔ ہمارا کہنا یہ ہے کہ جب تک ہمارے رہنماؤں کو قوم کے درد اور دکھ کا احساس نہیں ہو گا صرف اپنی عزت اور اپنی کرسی کی فکر ہو گی تب تک اس قوم کی نیا پار نہیں ہو سکتی۔

تو پھر اس قوم کو صبر کرنا چاہئے۔ ''منشی گلاب جامن بولے۔'' کیونکہ اب ایسے رہنما پیدا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے جو قوم کا دکھ درد دیکھنے والے ہوں۔ ہمارے لیڈروں کا تو حال یہ ہے کہ مودی اور توگڑیا جیسے لوگوں کے گھر جا کر ناشتہ کر لیتے ہیں حالانکہ ان دونوں لیڈروں کی بدتمیزیاں پورے شباب پر ہیں لیکن جب یہ بدتمیز لوگ قوم کو گالی دے کر ہمارے رہنماؤں کو مسکرا کر دیکھتے ہیں تو ہمارے رہنما ان سے مطمئن ہو جاتے ہیں اور ان سے بغل گیر ہو جاتے ہیں، یہ سب کیا ہے۔؟

دیکھو بھائیوں، مولانا گل بکاؤلی نے کہا۔ لیڈر اپنی عقل سے چلتا ہے کیونکہ لیڈر کے اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے مسائل بھی ہوتے ہیں اور اپنے لیڈروں سے ایک دم بدگمان ہو جانا بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ ہم کسی کی نیت کے بارے میں کیا جانیں کہ کیا ہے۔ بے شک ہمارے نیتا راجیہ سبھا کی سیٹ کے چکر میں لگے رہتے ہیں اور اس سیٹ کی خاطر انہیں اپنا دھن من داؤ پر لگانا پڑتا ہے اور کبھی کبھی اپنا ایمان اور اپنا ضمیر بھی از راہ مصلحت داؤ پر وہ لگا دیتے ہیں لیکن کسی کو کیا معلوم ایسا کس لئے ہوتا ہے کیا معلوم اس میں بھی قوم کی بھلائی ہو آخر کو اس دنیا میں حسن ظن بھی کوئی چیز ہے۔ آخر علماء نے تاویلیں کرنے کا بھی تو ایک فن ایجاد کیا ہے۔ ہم اس فن کا فائدہ کیوں نہیں اٹھاتے۔

دراصل بات یہ ہے مولانا، صوفی تاشقند نے کہا۔ جب قوم یہ دیکھتی ہے کہ اس کی اکثریت فقر و فاقہ میں مبتلا ہے اس کے بچوں کی اسکول کی فیس کا بھی انتظام نہیں ہو رہا ہے اور جو دور دراز کا سفر بھی پسنجر گاڑیوں میں اور تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں کرنے پر مجبور ہے اور اس قوم کی رہنمائی کا دعویٰ کرنے والے جہازوں میں اڑ رہے ہیں نئی نئی کاروں میں گھوم رہے ہیں اور فلک و بوس قسم کی بلڈنگوں میں رہ رہے ہیں اور جن کی انگلیاں ۲۴ گھنٹے گھی اور ملائی میں تر ہیں تو قوم کو دکھ ہوتا ہے اور اس کے دماغ میں اس طرح کے وسوسے آتے ہیں کہ شاید ان کے رہنما بک گئے ہیں اور شاید ان کے رہنماؤں نے ایوان سیاست میں اپنی قوم کو گروی رکھ دیا ہے۔ ورنہ ان کے پاس یہ دھن دولت کہاں سے آیا ہے۔؟

قوم کی یہ سوچ غلط ہے۔ مولانا گل بکاؤلی نے فرمایا۔ سب سے پہلے تو یہ سمجھئے کہ قوم کا برباد ہونا اور لیڈروں کا آباد ہونا اور شاد ہونا یہ تقدیر کا کمال ہے۔ اس دنیا میں کوئی گر رہا ہے کوئی ابھر رہا ہے کسی کا پیٹ حلق تک بھرا ہوا ہے اور کسی کا پیٹ ٹخنوں تک خالی ہے۔ یہ سب کاتب تقدیر کا کارنامہ ہے اس میں ہم کسی لیڈر اور کسی رہنما کو دوش نہیں دے سکتے۔ اور ایک بات یاد رکھیں جب تک قوم

میں یہ صلاحیت پیدا نہیں ہوگی کہ وہ اچھے نیتاؤں کی خوش حالیوں کو برداشت کرے ان کے پھلتے پھولتے جسموں پر خدا کا شکر ادا کرے اور اپنے سوکھتے ہوئے اعضاء پر صبر کرے تب تک اللہ کی مدد نہیں آسکتی۔ ہمارے رہنما جیسے کیسے بھی ہیں اللہ کی عطا ہیں۔ ذرا ایک قوم کا حال دیکھئے کہ اس نے اپنی نیتا مایاوتی کو کئی بار یوپی کا وزیر اعلیٰ بنوادیا۔ کیا ہم نے اپنے کسی لیڈر کو یہ شرف بخشا ہمارا حال تو یہ ہے کہ بے چارے محمود مدنی دو مرتبہ میدان الیکشن میں کودے اور دونوں ہی مرتبہ انہیں ہروادیا۔ قوم نے ووٹ دیئے لیکن اتنی تنگ نظری کے ساتھ دیئے کہ انہیں منہ کی کھانی پڑی اور اس لیڈری میں عزت سادات بھی گئی وغیرہ۔ پھر ان بے چاروں کو پارلیمنٹ میں بیٹھنے کا اپنا ارمان پورا کرنے کے لئے راجیہ سبھا کی سیٹ پیسے دے کر خریدنی پڑی۔ کیونکہ اگر وہ تیسری بار الیکشن لڑتے تو قوم پھر دغا دیتی۔ کھانا ان کے گھر کھاتی، ریلیوں میں ان کی شریک ہوتی اور ووٹ حریف کو دیتی۔ یہ سب ناقدری نہیں تو اور کیا ہے۔

چھوڑو ان باتوں کو۔ ''مولانا ظل سبحانی بولے۔'' فرضی صاحب آپ جمعیۃ الجہلا قائم کرو بس وہی قوم کا بیڑہ پار کرسکتی ہے۔ کتنی خوش نصیب ہوگی وہ قوم بھی جس کے پاس دو دو جمعیتیں ہوں ایک جمعیۃ العلماء اور ایک جمعیۃ الجہلا ہمارے دونوں ہاتھوں میں لڈو ہوں گے اس طرح ہماری بھی پانچوں تر ہوں گی اور ہمارا سر گھی کی کڑھائی میں ہوگا ہم بھی کہہ سکیں گے کہ ہم بھی کسی سے کم نہیں۔

کیوں کیا خیال ہے۔؟ وہ میری طرف دیکھ کر بولے۔

میں معذرت چاہتا ہوں۔ ''میں نے کہا'' میں یہ کام نہیں کرسکتا کیونکہ اس دنیا میں رہتے ہوئے اپنے پیٹ پر لات مارنا سمجھ داری نہیں ہے۔ میں مولانا حسن الہاشمی صاحب کا ملازم ہوں اور انہیں اس طرح کی باتیں پسند نہیں ہیں اور ان ہی کی خاطر میں نے جمعیۃ الجہلا کو طلاق دی ہے۔

یار تم ہاشمی صاحب سے اتنا کیوں ڈرتے ہو۔ ''صوفی آر پار نے کہا۔'' آخر کو خدا رازق ہے اگر وہ تمہیں گیٹ آوٹ کردیں گے تو اللہ تمہارے بچوں کے نان ونفقہ کا انتظام کہیں اور سے کردے گا کیا اللہ کی رزاقیت میں تمہیں کچھ شک ہے۔؟

میں مانتا ہوں کہ ایک در بند ہوتا ہے تو دس در کھل جاتے ہیں لیکن میں اپنے گھر میں قیامت سے پہلے ہی حشر برپا نہیں کرسکتا۔ میرا نامہ اعمال پہلے ہی سے بہت الجھا ہوا ہے اس میں حادثات بھرے ہوئے ہیں اور ہر حادثے کی ذمہ داری فرشتوں نے میرے سر پر ڈالی ہے۔ اعمال نامہ کے حاشیوں تک میں مجھے مجرم گردانا گیا ہے۔

کیا مطلب۔؟ کئی منہ سے یہ جملہ نکلا۔

مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں ساری دنیا کو ناراض کرکے بھی خوش رہا جاسکتا ہے لیکن وہ ذات جس کے اسم گرامی میں صرف چار حرف ہوتے ہیں اور جسے مادری زبان میں بیگم کہا جاتا ہے اس سے اختلاف مول لینا شریف مردوں کا شیوہ نہیں ہے۔ اور میں اتفاق سے شریف ہوں۔

یار، آپ کی بیوی تو بہت اچھی ہے ان کی تعریفیں تو مرفے تک کرتے ہیں۔

میں بولا، دوستوں! قبر کا حال مردہ ہی جانتا ہے اور وہ بھی جو دوسروں کی قبروں میں تاک جھانک نہ کررہا ہو اور بیوی کے چال ڈھال سے صرف شوہر ہی باخبر ہوتا ہے۔ بے شک وہ بہت اچھی ہے میں چاہوں تو اس کے بدلے میں مجھے نقد چار بیویاں مل سکتی ہیں۔ لیکن جب وہ اپنی پہ آجاتی ہے اور مکمل عورت بن جاتی ہے تو میرے پاؤں تلے سے زمین اور میرے سر پر سے آسمان کھسک جاتا ہے اور میں کچھ بھی سہی کتنا ہی صاحب عقل سہی کتنا ہی فاضل مدرسہ سہی اپنے گھر میں محض ایک شوہر ہوں اور از راہ قانون نکاح میرے جملہ حقوق بحق زوجہ محفوظ ہیں۔ میں ہاشمی صاحب کے خلاف اس لئے اعلان بغاوت نہیں کرسکتا کیونکہ میری بیوی ہاشمی صاحب کی معتقد ہے وہ ان مریدوں میں سے نہیں جو از راہ مجبوری اپنے پیروں کی غیبت تک کرڈالتے ہیں۔

آخر وہ کیوں معتقد ہے۔؟ ''صوفی زلزال نے تجسس کے سے انداز میں پوچھا'' ان میں کونسی ایسی خوبی ہے جس کی وجہ سے وہ ان سے عقیدت رکھتی ہے۔ ہاشمی صاحب کے تو کپڑے بھی علماء جیسے نہیں ہیں ان کے سر پر تو دو پلی ٹوپی بھی نہیں ہوتی جس سے علماء کا سارا وقار وابستہ ہے ان کی تو داڑھی بھی علماء جیسی نہیں ہے وہ تو بزرگوں کی طرح سر بھی نہیں منڈواتے آخر وہ ان سے عقیدت کیوں رکھتی ہے ان میں خوبی ہی کیا ہے۔ اپنی بیوی کو سمجھاؤ، اس کی آنکھیں کھولو ورنہ اس کی آخرت برباد ہوجائے گی۔ عورتوں کا یوں مردوں سے عقیدت رکھنا درست نہیں ہے اگر وہ آپ کی بات نہیں سمجھتی تو براہ راست میری اس سے ملاقات کراؤ میں اسے سیٹ کرلوں گا۔ میں عورتوں کی نفسیات سے واقف ہوں۔

نہیں تم غلط بول رہے ہو۔ مولانا گل بکاؤلی نے صوفی زلزال کی طرف دیکھ کر کہا۔ فرضی صاحب کی بیگم بہت بڑے خاندان کی ہے اور بہت معیاری خاتون ہیں۔ انہیں سمجھانا اتنا آسان نہیں اور ان کی سوچ وفکر غلط نہیں ہے وہ احسان ماننے والوں میں سے ہیں۔ وہ جانتی ہیں کہ ان کے شوہر کچھ نہیں تھے ہاشمی صاحب کے دفتر میں ملازمت کرکے وہ کچھ اور بہت کچھ بنے اس لئے وہ ہاشمی صاحب کا احسان مانتی ہیں اور وہ اپنے شوہر کو بھی یہی ہدایت کرتی ہیں کہ اس انسان کا احسان مانو جس نے تمہیں گمنامی سے نکالا شہرت عطا کی اور تمہیں سر چھپانے کا جھونپڑا بھی بخشا۔ ہاشمی صاحب کے ادارے میں کتنے ہی لوگوں نے کام کیا پھر ان کی ناقدری کرکے گردن تان کر چلتے بنے اور آج تک بھٹک

رہے ہیں اور ہمیشہ بھٹکتے رہیں گے کیونکہ اس دنیا میں جو انسان بندوں کی مہربانیوں کی قدر نہیں کرتا وہ اللہ کے احسانات کا بھی شکر گزار نہیں ہوتا اور جو اللہ کا شکر گزار نہیں ہوتا اس کی تقدیر میں صرف ٹھوکریں ہوتی ہیں اور اس کے دامن میں صرف ٹھیکرے ہوتے ہیں۔ ان کی صورتوں پر ہر وقت ۱۲ بجتے ہیں اور ایسے لوگ زندہ ہو کر بھی مرحوم نظر آتے ہیں۔ میں ایسے لوگوں کے نام بھی کھول دیتا لیکن میں کسی کو بدنام کرنا نہیں چاہتا۔

مولانا گل بکاؤلی کی تقریر سے سب متاثر ہوئے میں تو خواہ مخواہ ہی رو پڑا۔

صوفی عقل کل نے میری آنکھوں میں پانی دیکھ کر کہا۔ آپ رو کیوں رہے ہیں۔؟

میں جان بوجھ کر نہیں رو رہا ہوں ۔ یہ آنسو تو خود بخود آ گئے ہیں اور ان آنسوؤں کا کیا ان بے چاروں کی گہرائی میں کون جائے گا۔ یہ تو ہنستے ہوئے بھی آنکھوں میں آ جاتے ہیں۔ ان آنسوؤں کا مفہوم کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ کیونکہ ان کے پیچھے جو حقیقت جلوہ گر ہوتی ہے اس تک کسی کی نظر نہیں پہنچ پاتی۔

مولانا گل بکاؤلی بولے۔ میں تمام حاضرین سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اگر خاموش اور سنجیدہ ہو جائیں تو میں ابوالخیال فرضی صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ مختصر سی تقریر فرما دیں۔ اور ہم سب کو بزبان خود یہ بتا دیں کہ انہوں نے جمعیۃ الجہلا کو کیوں ختم کیا اور اس سے پہلے جو انہوں نے سماجی کام شروع کئے تھے ان سے خلاصی کیوں حاصل کر لی۔؟

حمد و ثنا کے بعد میں نے تقریر شروع کی۔ بھائیو آپ لوگ یقین کریں کہ میں تو پیدا ہی اس لئے ہوا تھا کہ قوم و ملت کی خدمت کروں۔ مجھے بچپن سے خدمت خلق کا شوق تھا میں جب تین سال کا تھا تو میں اپنے محلے کی صفائی صبح شام کیا کرتا تھا۔ دراصل میں مسلمانوں کے محلے میں پلا بڑھا تھا اور مسلمان اپنے گھروں کے آگے اپنے ہی ہاتھوں سے گندگیاں پھینکا کرتے تھے اور یہ گندگیاں مسلم محلوں کی پہچان بن گئی تھیں۔ میں کوشش کرتا تھا کہ مسلمانوں کی یہ پہچان ختم ہو اور مسلمانوں کا رشتہ طہارت اور نفاست سے جڑے لیکن مجھے ناکامی ہوئی۔ دیوبند کی نگر پالیکا میں ایک کے بعد ایک مسلمان چیئرمین آتے رہے لیکن ہندوؤں کے محلے صاف ستھرے رہے اور مسلمانوں کے محلے سے گندگی ختم نہ ہو سکی۔

میری خدمت کا اندازہ آپ اس سے لگا سکتے ہیں کہ ایک بار میں ایک ٹرین میں سفر کر رہا تھا میں نے دیکھا کہ سامنے ایک صاحب کی کار خراب ہو گئی تھی وہ بے چارے کسی مادرزاد شریف انسان کی طرح تن تنہا اس کار میں دھکا لگا رہے تھے۔ میری رگوں میں جذبہ خدمت دوڑ پڑا میں نے گاڑی کی چین کھینچ دی اور میں آ کر ان کے ساتھ دھکا لگانے میں شامل ہو گیا۔ ان کی کار چل پڑی۔

لیکن میری ٹرین نکل گئی تھی اس طرح کی قربانیاں میں نے درجنوں دی ہیں اسی طرح کی قربانیوں کی وجہ سے میرے بعض دوست مجھے "فدائے قوم" کہنے لگے تھے۔ اور مجھے دیکھ کر ازراہ دیانت زندہ باد کے نعرے لگاتے تھے۔ آپ یقین کریں میں نے بالغ ہونے سے پہلے پہلے کئی کارنامے انجام دیئے، کئی بار ازراہ ضرورت بچوں کو آپس میں بھڑوایا پھر ازراہ سیاست ان میں صلح کرائی ، کئی اماموں کو بدنام کیا اور کئی مؤذنوں کے خلاف جھوٹے سچے پروپیگنڈے کئے۔

یقین کریں کہ ہر برائی کے ارتکاب میں، میں اپنی نیت صاف ستھری رکھتا تھا۔

میری نیت یہ ہوتی تھی کہ لوگ میری طرف متوجہ ہوں اور میرے وجود کو محسوس کریں۔ چنانچہ مجھے یاد ہے کہ میں نے بچپن میں ایک شخص کا سر اس لئے پھوڑ دیا تھا کہ وہ میری طرف نہیں دیکھ رہا تھا جب کہ میں لہک دار طریقے سے ایک غزل سنا رہا تھا لیکن جب ان کا سر پھٹ گیا تو میں ہی اسے ہسپتال لے گیا اور میں نے ہی ان کی مرہم پٹی کرائی۔ اس طرح کی نیکیوں کی وجہ سے لوگ مجھ سے بہت مانوس ہو گئے تھے اور مجھے طرح طرح کے خطابات سے نوازا کرتے تھے

یقین کریں کہ میں نے کئی عشق بالغ ہونے سے بہت پہلے مختلف برادریوں کی عورتوں سے اس لئے لڑائے تا کہ مسلمانوں سے بھید بھاؤ ختم ہو اور ساری قومیں ایک دوسرے سے گلے ملنے لگیں لیکن میں اس مسئلے میں بھی ناکام رہا۔ عشق کی حد تک تو میں اپنے مقصد میں کامیاب رہا لیکن جب نکاح کی بات آئی تو مسلمانوں میں کہرام مچ گیا اور مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ہماری قوم گناہوں کے معاملے میں تو متحد ہو سکتی ہے لیکن اچھے کاموں میں ایک دوسرے کا ہاتھ نہیں بٹا سکتی۔ چنانچہ میں نے عشق سے توبہ کر لی۔ میں نے عشق کرنا چھوڑ دیا لیکن جو عشق خود بخود ہوتے رہے میں نے ان میں خود کو غیر مکلف سمجھا۔ اور میں آخرت کے حساب و کتاب سے بے پروا رہا۔ میں آپ لوگوں کو بھی بتا دوں کہ دوران عشق مجھے یہ اندازہ ہوا کہ اگر مسلمانوں نے نکاح کے بعد کی ذمہ داریوں کو صحیح معنوں میں انجام دیا ہوتا تو نہ ان کی بیویاں بھٹکتیں نہ ان کی بیٹیاں۔

بھائیو میں نے سماج کی خدمات کے لئے کئی طرح کے ادارے کھولے میں نے شادیاں کرانے کا بھی ادارہ کھولا اس میں مجھے زبردست ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ اور میں لوگوں کے جھوٹ سنتے سنتے تھک گیا۔ شادی کا ادارہ کھولنے کے بعد میری مصیبت آ گئی، معاشرے کے تمام عمر رسیدہ لوگ میرے گھر کے چکر کاٹنے لگے اور مجھ سے یہ فرمائش کرنے لگے کہ میں ان کا خفیہ نکاح کرا دوں۔

یقین کریں کہ جن لوگوں کو میں مادرزاد شریف سمجھتا تھا اور جن کے بارے میں میرا گمان یہ تھا کہ یہ لوگ مرنے کے بعد بھی شریف ہی رہیں گے اور قبرستان کے مردوں تک میں بھی یہ محتاط رہیں گے وہ بھی شادی کے امیدوار نظر آئے۔

بعض شریف لوگ فجر سے پہلے ہی آ دھمکتے تھے اور فرماتے تھے کہ ایک آدھ نکاح اگر تمہاری معرفت ہو گیا تو ہمیں روحانی سکون ملے گا اور تمہیں ثواب دارین

حاصل ہوگا۔ ایسے لوگوں سے میں کہا کرتا تھا کہ کوئی وقت ہے یہ نکاح کی باتیں کرنے کا۔ دفتر دس بجے کھلے گا تب آنا۔ وہ کہا کرتے تھے فرضی بھائی اندھیرے اندھیرے اس لئے آئے ہیں تاکہ کوئی پہچان نہ لے۔ ہمیشہ سے شریف سمجھے جاتے ہیں کچھ تو خیال کرو۔ آپ یقین کریں کہ اس ادارہ کو میں نے ۶ مہینے تک چلایا اور ان چھ مہینوں میں صرف دو کنوارے لوگ از راہ ایمانداری نکاح کے لئے میرے دفتر آئے باقی ایسے ہی لوگ دوسری اور تیسری شادیوں کی فرمائش کرتے رہے جن کے ہاتھ پاؤں پوری طرح قبر میں لٹک چکے تھے۔ اس وقت مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ہماری قوم عورتوں کے معاملے میں کتنی حساس ہے اور کتنی قابل رحم ہے۔ اسی دوران تو ایک علماء بھی میرے پاس آگئے تھے۔ میں پہلے تو انہیں دیکھ کر ڈر گیا کہ شاید یہ کراماً کاتبین میں سے ہیں اور میرا نامہ اعمال اسی دنیا میں میرے ہاتھ میں تھمانے آئے ہیں لیکن جب انہوں نے ایک ٹھنڈا سا سانس لے کر کہا۔ میں صرف ایک عالم نہیں ایک عامل بھی ہوں۔ میں نے کہا۔ ماشاء اللہ آپ تو بہت صلاحیتوں کے انسان لگ رہے ہیں، میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتائیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ ہمیں زنا سے بچاؤ۔ میں نے برملا کہا تھا، میں کون ہوتا ہوں تمہیں بچانے والا تم خود زنا سے بچو۔ وہ بولے تھے ہمارا نکاح کسی خوبصورت لڑکی سے کرا دو تو ہم بدکاریوں سے محفوظ ہو جائیں گے اور اگر نہیں کراؤ گے اور ہم سے کوئی گناہ سرزد ہو گیا تو اس کے ذمہ دار تم ہوں گے، ہم قیامت کے دن تمہاری داڑھی پکڑ لیں گے۔ مجھے غصہ آگیا تھا اور میں نے چیخ کر کہا تھا۔ داڑھی نے تمہارا کیا بگاڑا ہے، پکڑنا ہے تو ہمارا دامن پکڑنا۔ انہوں نے کہا تھا ہم عالم ہیں ہم جانتے ہیں کہ مردے اپنی اپنی قبروں سے ننگے نکلیں گے کسی کے تن پر کپڑا نہیں ہوگا دامن ہم کیسے پکڑیں گے ہم تو داڑھی ہی پکڑیں گے وہ یہ کہہ کر چلتے بنے اور اس طرح کی دھمکیوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہم نے شادی کرانے والا ادارہ بند کر دیا۔ کیونکہ بے چاری ایک داڑھی ہی تو ہے جو ہماری پرہیزگاری کی علامت ہے اگر اس پر لوگوں کے ہاتھ پڑ گئے تو ہمارے پاس کیا بچے گا۔؟ اس داڑھی کو بچانے کے لئے ہم نے ادارہ بند کر دیا۔

دوستو! ایک بار دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جو چھوٹے چھوٹے مدرسے قرآن و حدیث کی خدمت کر رہے ہیں ان کی مدد کریں اور پیسہ پیسہ جمع کر کے ان کو کمک پہنچائیں وہاں بھی مایوسی ملی۔ مدرسے کے ناظمین کو دیکھا ان میں جھوٹ اور نفاق اس درجہ تھا کہ اس کے تصور سے آج تک شرم آتی ہے۔ اسی دوران ایک مدرسے کے مہتمم سے ملاقات ہوئی تو ان کو رنگے ہاتھوں ہم نے اس طرح پکڑا کہ وہ محلے کے ایک درجن بچوں کے گلے میں تختی لٹکا کر فوٹو لے رہے تھے اور تختی پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی۔

میرا نام چھمن ہے، میں یتیم ہوں۔

میں نے مہتمم صاحب سے پوچھا کہ اس سے کیا ہوگا۔ انہوں نے عالمانہ انداز میں فرمایا کہ ان تصویروں کو لندن اور امریکہ بھیجیں گے اور مدرسے کے لئے چندہ کریں گے۔ اس وقت میں نے ایک بچے کو پہچان لیا وہ منشی فخرامین کا بیٹا تھا۔ میں نے مہتمم صاحب سے عرض کیا اس بچے کے ماں باپ تو زندہ ہیں، یہ یتیم کہاں ہے۔؟

مہتمم صاحب نے فرمایا کہ جن بچوں کے ماں باپ مر جاتے ہیں وہ بچے چھوٹے یتیم ہوتے ہیں اور جو بچے اپنے ماں باپ کی زندگی میں یتیم ہو جاتے ہیں وہ بڑے یتیم ہوتے ہیں اور ان ہی کو یتیم و یسیر کہا جاتا ہے اور تم نہیں سمجھو گے تم تو بس اذان بت کدہ لکھ سکتے ہو۔

اگر ہم اس طرح کے جھوٹ نہ بولیں تو قوم ہمیں چندہ نہیں دے گی۔ یہ قوم سچ بولنے پر ساتھ نہیں دیتی یہ تو جھوٹ بولنے ہی پر مدد کرتی ہے۔ یقین نہ آئے تو سچ بول کر دیکھ لو ساری دنیا تھو تھو کرے گی اور تمہارے کپڑے پھاڑ دے گی اور جھوٹ بولو گے تو جے جے ہوگی زندہ باد کے نعرے لگیں گے۔ یہ تو قوم مسلم بے وقوف ہے اس کو صرف حماقتوں سے فتح کیا جا سکتا ہے اس کو عقل و علم سے پھنسانا چاہو گے تو خود ہی پھنس کر رہ جاؤ گے اور قوم کسی دوسرے شکاری کے کانٹے میں پھنس جائے گی۔

اور دوستو میں نے اندازہ کیا کہ حضرت مہتمم صاحب نے جو کچھ فرمایا تھا وہ صوفی صد درست تھا، مسجد سے لے کر مدرسے تک، گھر سے لے کر بازار تک، چپراسی سے لے کر مہتمم تک اور مرید سے لے کر پیر تک وہ ہی لوگ سرخ رو تھے جو جھوٹ بول رہے تھے اور جو عیاری اور مکاری کا مظاہرہ کر رہے تھے اور جو لوگ سچ بولنے والے تھے۔ جو لوگ دیانت پر یقین رکھنے والے تھے ان کی تعداد حسینی لشکر کی طرح ۷۲ سے زیادہ نہیں تھی۔ اس طرح کے مناظر دیکھنے کے بعد میں نے ادارے کھولنے سے تو بہ سی کر لی تھی لیکن چند دوستوں کے مشورے پر جمعیۃ الجہلا قائم کی لیکن مجھے اندازہ ہوا کہ اس کی ضرورت ہی کیا ہے جو کام جہلا سے لینا چاہ رہے تھے وہ کام تو علماء کر رہے ہیں۔ پھر جمعیۃ الجہلا قائم کرنے کا فائدہ کیا ہے۔ چنانچہ میں نے جمعیۃ الجہلا کو ختم کر دیا۔ اب میں حج کر چکا ہوں اور کسی برائی میں پھنسنا نہیں چاہتا لیکن آپ جیسے دوستوں نے کسی کام پر لگا دیا تو یقین کریں کہ میں پیٹھ نہیں دکھاؤں گا لیکن میں یہ عرض کرتا ہوں کہ الف سے ی تک اور چھوٹوں سے بڑوں تک جب برائیوں کا ایک سلسلہ چل رہا ہے تو اس وقت جلتی پر تیل چھڑکنے کے بجائے ہم برائیوں کی اس آگ کو بجھائیں۔ اگر ہم بھی ان ہی لوگوں میں شامل ہو گئے اور ہم نے بھی نفاق، جھوٹ اور عیاری و مکاری کو فروغ دینا شروع کر دیا تو پھر بت کدوں میں اذان کون دے گا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

❁❁❁❁

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

شاہ جنات کے دربار میں جانوروں کے خلاف انسانوں کا استغاثہ

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳

حیوان وانسان کے مقدمہ کے لئے شاہ جنات کا جنات کی طرف متوجہ ہونا

بادشاہ نے انسان وحیوان دونوں کی بات سننے کے بعد اعلان عام کیا کہ جنات میں سے جو قاضی، مولوی، مفتی ہوں وہ سب کے سب دربار میں حاضر ہوں چنانچہ سب حکم پاتے ہی شاہ کے دربار میں حاضر ہوگئے۔ تب شاہ جنات نے انسانوں سے کہا۔

جانوروں نے تمہارے ظلم وستم اور زور زبردستی کی شکایت کی ہے تم اپنی صفائی میں کیا کہتے ہو؟

یہ سن کر ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے تسلیمات بجا کر عرض کیا۔ اے جہاں پناہ یہ سب جانور ہمارے غلام ہیں اور ہم ان کے مالک ہیں اور ہمیں حق ہے کہ ہم ان پر بلا روک ٹوک حکومت کریں اور ان جانوروں سے ہم جو چاہیں خدمت لیں۔ ان میں سے جو ہمارا مطیع ہوگا وہ مقبول خدا ہوگا اور اس نے ہمارے حکم سے منہ موڑا اس نے خدا کے حکم سے روگردانی کی۔

بادشاہ نے کہا، میں تمہاری بات اس وقت تک تسلیم نہیں کرسکتا جب تک تم کوئی دلیل نہیں دوگے، تم یہ کس طرح ثابت کرسکتے ہو کہ یہ جانور تمہارے مملوک ہیں اور تم ان کے مالک ہو۔

ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا۔ بہت سے دلائل عقلی اور نقلی ہمارے پاس موجود ہیں۔

بادشاہ نے کہا کہ تم اپنے دلائل پیش کرو۔

انسانوں میں سے ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا کہ قرآن کے بعد حدیث کا سب سے بڑا مقام ہے اور رسول کی اطاعت کو اللہ کی اطاعت بتایا گیا ہے۔ فرمایا گیا ہے کہ مَنْ يُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰه جس نے رسول کی اطاعت کی اس نے اللہ ہی کی اطاعت کی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّ الدُّنْيَا خُلِقَتْ لَكُمْ بے شک یہ تمام دنیا تمہارے لئے پیدا کی گئی ہے، دنیا کا لفظ بول آخری نبی نے یہ فرمادیا ہے کہ دنیا اور اس دنیا میں جو کچھ بھی ہے وہ سب تمہارے لئے پیدا کیا گیا ہے جو کچھ اس میں ستارے، چاند، سورج، زمین، آسمان اور تمام جانور آجاتے ہیں۔ اس لئے ہمیں یہ کہنے اور سمجھنے کا حق حاصل ہے کہ انسان کا مقام بلند ہے، یہ کائنات انسانوں کی وجہ سے بنی ہے اور اس کائنات میں جو کچھ بھی ہے وہ انسانوں کے لئے بنایا گیا ہے اور انسانوں کو وہ خصوصیات بخشی گئی ہیں جو کسی مخلوق میں نہیں ہیں۔ یہ جانور انسانوں کے سامنے زیرو کے برابر ہیں۔

بادشاہ نے کہا۔ انسانوں کی خصوصیات پر ذرا روشنی ڈالیں۔

وہ شخص کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری صورتوں کو کس درجہ پاکیزہ اور پرکشش بنایا ہے۔ ہمارے اعضاء معتدل بنائے گئے اور ہماری شکلوں کو عجیب طرح کی خوبصورتی عطا کی گئی۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ تمہاری صورتیں بنائی گئیں اور خوبصورتی کے ساتھ تمہاری صورتیں بنائی گئیں اور نہ صرف یہ کہ ہماری شکلوں کو دوسری مخلوقات سے ممتاز رکھا بلکہ ہمیں قوت گویائی بھی عطا کی گئی، ہمیں قوت بیان دے کر خالق کائنات نے اس پر فخر کیا اور فرمایا۔ خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ یعنی انسان کو پیدا کیا پھر اس کو بیان کی قوت سے سرفراز کیا گیا۔ یہ خوبیاں ہمارے سوا کسی اور مخلوق میں موجود نہیں ہیں اسی لئے تمام مخلوقات کے مقابلے میں ہم اعلیٰ واشرف ہیں۔ ہم اس زمین پر اللہ کے نمائندے اور خلیفہ کی حیثیت رکھتے ہیں کیونکہ خود اللہ نے فرمایا:۔ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِيْفَةً میں نے زمین پر ایک خلیفہ بنایا ہے۔ جب ہم انسان اللہ کے نمائندے اور خلیفہ ہیں تو ہم ہیں اس دنیا کے اصل وارث ہیں اور یہ تمام جانور ہمارے ماتحت ہیں اور ہمارے غلام ہیں۔

بادشاہ نے جانوروں سے پوچھا۔ اب تم کیا کہتے ہو۔

جانوروں میں سے ایک نے کہا۔ ان دلیلوں سے ان کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ انسانوں کا اشرف المخلوقات ہونا ہمیں بھی تسلیم ہے اور یہ بات ہم بھی جانتے ہیں کہ ظاہری حسن وکشش دوسری مخلوقات کے مقابلے میں انسانوں کو زیادہ عطا کی گئی ہے لیکن ان تمام حقائق سے یہ ثابت نہیں ہوجاتا کہ ان خوبیوں کی وجہ سے ہم انسانوں کے غلام محض ہیں۔ بے شک اللہ حکیم ہے اور اس نے اپنی حکمت سے ان انسانوں کو بہتر صورت اور بہتر قد وقامت عطا کی ہے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ عمدہ صورت اور بہتر قد وقامت کی وجہ سے ہمیں ذلیل وخوار سمجھا جائے اور ہم پر ظلم توڑے جائیں۔

اسی وقت ایک دوسرے جانور نے کھڑے ہوکر کہا۔ بے شک انسانوں کو اللہ نے پیدا کیا لیکن ہمیں بھی اللہ ہی نے پیدا کیا، ہمارا اور انسانوں کا خالق اللہ ہے۔ جب ہم دونوں کا پیدا کرنے والا اللہ ہے تو ہم حقیر کیونکر ہوسکتے ہیں یہ تو اس کی حکمت اور مصلحت تھی کہ اس نے انسانوں کو دوسری طرح کا وجود بخشا اور ہمیں دوسری طرح کا لیکن وجود مختلف ہونے کی وجہ سے ہمیں ذلیل سمجھنا اور خود کو معزز گردانا درست نہیں ہے۔

صورتوں اور قدوں کے اختلاف کی بحث

ایک گھوڑے نے کہا۔ اللہ نے جس گھڑی انسان کو پیدا کیا وہ عریاں تھا اور اس کے بدن پر کچھ نہیں تھا کہ سردی اور گرمی سے اس کی حفاظت ہوسکے۔ اس وقت انسان پھل کھاتے تھے اور درختوں کے پتوں سے اپنے بدن کو ڈھانپتے تھے اس لئے بھی ان کے بدن کو سیدھا اور کھڑا بنایا گیا تا کہ انہیں پھل اور پتے توڑنے میں آسانی رہے اور چونکہ ہماری غذا گھاس ہے اس لئے ہمارے بدن کو ٹیڑھا اور جھکا ہوا بنایا گیا تا کہ ہم آسانی کے ساتھ اپنی غذا تک پہنچ سکیں اور ہمیں گھاس چرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

بادشاہ نے کہا۔ تمہاری بات ٹھیک ہے لیکن اللہ نے اپنی آخری کتاب میں یہ جو فرمایا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی انسانوں کو سڈول جسم کے ساتھ بنایا گیا۔ اس کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟

گھوڑے نے عرض کیا، جہاں پناہ کلام ربانی میں ظاہری معنوی کے سوا بہت سی تاویلوں کی گنجائش ہے ہر بات کی ایک گہرائی ہے اور اس گہرائی کو صرف علماء ہی سمجھ سکتے ہیں۔ چنانچہ بادشاہ کے اشارہ کرنے پر ایک دانش مند قسم کے انسان نے کھڑے ہوکر اس آیت کی تشریح اس طرح کی کہ جس اللہ نے آدمؑ کو پیدا کیا اس وقت جو ساعت تھی وہ بہت نیک تھی، ستارے اس وقت اپنے گھر میں جلوہ گر تھے اور تمام ستارے اس وقت سعادت کی بارشیں برسا رہے تھے، بہت ہی مبارک گھڑی تھی اس لئے اس وقت اللہ نے اپنی مرضی اور اختیار سے انسان کی تخلیق کی اور عمدہ پیمانے پر اس کو بنایا چنانچہ ساعت کے سعید ہونے کی وجہ سے انسان کی قد وقامت بہت عمدہ طریقے سے ہوگئی اور انسان کے وجود میں کوئی نقص باقی نہیں رہا۔ اس دانش مند انسان نے کہا۔ اسی طرح کی ایک آیت اور بھی ہے۔ فَعَدَلَکَ فِیْٓ اَیِّ صُوْرَۃٍ مَّا شَآءَ رَکَّبَکَ۔ یعنی انسان کو اللہ تعالیٰ نے حد اعتدال پر پیدا کیا نہ بہت لمبا بنایا نہ بہت ٹھگنا۔

بادشاہ نے کہا کہ یہ قد وقامت کا اعتدال اور تناسب اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ انسان کی فضیلت اور عظمت مسلم ہے۔

حیوانوں نے کہا۔ ہمارا بھی یہی حال ہے ہم کو بھی ہماری بساط کے مطابق اعتدال کے ساتھ پیدا کیا گیا ہے اور ہمیں بھی اتنے ہی اعضاء عطا کئے گئے ہیں جتنے انسانوں عطا کئے گئے ہیں۔ ہمیں بھی دو آنکھیں، دو کان ناک کے دو نتھنے، ایک پیشانی ایک دل، ایک جگر دیا گیا ہے۔ لہٰذا ہم اعضاء کے حساب سے انسانوں کی برابری کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

انسانوں نے کہا کہ تمہارے اعضاء کو معتدل کہنا اور مناسب سمجھنا کیسے درست ہوگا تمہاری صورتیں تو بے حد مکروہ ہیں، تمہارے قد انتہائی بھونڈے ہیں اور تمہارے ہاتھ پاؤں حد سے زیادہ بدنما اور بھدے ہیں تم میں سے ایک اونٹ ہے اس کا حال یہ ہے کہ اس کی قد وقامت بے تکی ہے اس کی گردن حد سے زیادہ لمبی ہے اور دم ایک دم چھوٹی ہے اور اس کا منہ انتہائی ناپسندیدہ ہے اس کو دیکھ کر ہنسی آتی ہے اور ہمارے بچے تک اس کا مذاق اڑاتے ہیں۔ اس کی چال بھی انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ وہ چلتا ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے کود رہا ہو دوسرے تم میں سے ایک ہاتھی ہے یہ بھی ڈیل ڈول کے اعتبار سے بے تکا ہے یہ حد سے زیادہ بڑا اور وزنی ہے اس کے کان حد سے زیادہ بڑے اور مکروہ ہیں اور اس کے دو دانت آگے کو نکلے رہتے ہیں جو اس کی بدصورتی میں اور اضافہ کر دیتے ہیں، اتنے بڑے جسم پر اس کی آنکھیں بہت چھوٹی ہیں جنہیں دیکھ کر وحشت ہوتی ہے اسی طرح بھینس اور بیلوں کو دیکھئے ان کا حال بھی یہی ہے کہ ان کی دُمیں بے حد بڑی، سینگ کافی موٹے اور بدنما، اوپر کے دانت غائب۔ دُنبے کے سینگ بڑے، چوتڑ موٹے، دم چھوٹی، بکرے کی داڑھی بڑی اور چوتڑ ندارد، خرگوش کا قد مختصر اور کان انتہائی طویل بالکل اسی طرح بہت سے چرندے اور پرندے ایسے ہیں کہ ان کا قد وقامت بے موقع محسوس ہوتا ہے۔ ان کے ایک عضو کو دوسرے عضو سے کوئی مناسبت نہیں ہے۔

یہ سن کر ایک حیوان کھڑے ہوکر بولا۔ افسوس کہ تم نے صفت الٰہی کو کچھ بھی نہیں سمجھا۔ ہمیں بھی خدا نے پیدا کیا ہے ہم خود بخود پیدا نہیں ہوگئے۔ اور خدا نے جو اعضاء ہمارے لئے مناسب سمجھے وہ ہمیں دیئے۔ ہمارے اعضاء کو عیب والا سمجھنے کا مطلب یہ ہے کہ تم خدا کی صفت کو عیب دار ثابت کر رہے ہو اور خدا کی قدرت کا مذاق اڑا رہے ہو۔ یہ بات مسلم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر

کرنے پڑتے ہیں۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خوبصورتی الگ چیز ہے اور حاکمیت الگ۔ خود کو خوبصورت سمجھنا اور خوبصورتی کی وجہ سے خود کو حاکم اور ہم جانوروں کو محکوم سمجھنا ایک طرح کی دھاندلی ہے اور ہم اس دھاندلی کو برداشت نہیں کر سکتے۔

بادشاہ بولا۔ تم سب جانور ایک بات یاد رکھو۔ بحث کرو تو ایک حد میں رہو اور غیر معیاری الفاظ استعمال مت کرو اس سے بات خراب ہوگی۔

اسی وقت ایک جانور کھڑے ہو کر بولا۔ ہمارے ساتھی جو کچھ غلط کہا ہے اس کے لئے میں معافی چاہتا ہوں۔ اور بادشاہ سے یہ عرض کرتا ہوں کہ وہ انسانوں سے کوئی ایسی دلیل طلب کریں جس سے ان کا حاکم ہونا اور ہمارا محکوم ہونا ثابت ہو۔ محض خوبصورتی اور اعضاء کے اعتدال کی وجہ سے وہ ہمارے حاکم نہیں ہو سکتے اور محض بدصورتی اور غیر مناسب اعضاء کی وجہ سے ہم جانور انسان کے غلام اور محکوم نہیں بن سکتے۔ (باقی آئندہ)

❀❀❀❀❀❀❀❀

قسط نمبر: ۸۱

ابلیکا کچھ کہنا چاہتی تھی لیکن خاموش رہی اس لئے کہ جہاں چنگاریوں کی صورت دونوں بدروحیں اپنی موجودگی کا پتہ دے رہی تھیں وہاں عزازیل اپنے ساتھیوں اور عارب، بیوسا اور عبیطہ کے ساتھ نمودار ہوا وہ بڑی خونخواری اور طنزیہ انداز میں حصار کے اندر کھڑے یوناف کی طرف دیکھ رہے تھے۔

عزازیل نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے اپنی کراہیت بھری آواز میں کہا۔ ”اے نیکی وخیر، ثواب اور خوبی وبھلائی کے مبلغ! دیکھ آج تو یوں ہمارے چنگل میں آن گرا ہے جیسے کوئی درندہ کسی جال میں پھنس کر بے بس اور لاچار ہوجاتا ہے۔ اب تیرا انجام ہماری مرضی کے مطابق ہوگا تیرا ہم سے بچ کر بھاگ نکلنا نہ اب صرف مشکل ہے بلکہ میں نے اسے ایک طرح ناممکن بنادیا ہے اب تم زمین کے کسی بھی حصے میں چلے جاؤ ہم تمہارا تعاقب کرکے تجھے جہنمی شراروں میں بدل کر رکھ دیں گے اور اے کار خیر کو فروغ دینے والے! یہ بھی سن رکھ کہ تونے اپنے اردگرد یہ جو حصار کھینچ رکھے ہیں اور جن سے باہر تونے ہمیں اور میری گرفت میں آئی ہوئی روحوں کو روک رکھا ہے انہیں میں ایک ایک کرکے توڑدوں گا اور پھر میرے اشاروں پر کام کرنیوالی روحیں تجھ پر جھپٹیں گی جس طرح بھوکے کرگس کسی مردار کی طرف لپکتے ہیں۔ اے نیکی کے مبلغ! میں نے اپنے حواریوں کو حکم دیدیا ہے کہ وہ ممی کو بھی تمہارے خلاف حرکت میں لائیں وہ بھی تھوڑی دیر تک یہاں نمودار ہونے والی ہے۔“

یوناف کے لبوں پر ہلکی ہلکی مسکراہٹ نمودار ہوگئی۔ ”اے مفسد ومنحوس وبدگفت اور بدخور معلون یہ تیرا وہم اور غلط فہمی ہے کہ تو میرے کھینچے ہوئے حصاروں کو توڑ کر میرا انجام عبرت خیز کرکے رکھ دے گا۔ اے بدی کے گماشتے! میں ایک مواحد انسان ہوں اپنے رب کو ایک جان کر اسی کی عبادت کرتا ہوں اور اسے ہی اپنا کارساز جان کر اس سے مدد طلب کرتا ہوں میں نیکی کے کام کا فروغ کرتا ہوں تیری طرح زمین کے اندر بدی گناہ اور فساد کا کام نہیں کرتا۔ اے اپنی آگ کی پیدائش پر فخر کرنے والے سن رکھ میرا رب تیرے مقابلے میں مجھے بے یارومددگار نہ چھوڑے گا یہ میرا ایمان ہے اور مجھے امید ہے کہ میں تیری جمع کردہ ان ساری قوتوں سے بچ کر نکلنے میں کامیاب ہوجاؤں گا۔ اے عزازیل! رہا تمہارا یہ دعویٰ کہ تم میرے ان حصاروں کو توڑ کر مجھ تک پہنچنے میں کامیاب ہوجاؤ گے تو ذرا ان حصاروں کو توڑ کر مجھ تک پہنچنے کی کوشش تو کر۔“

یوناف اچانک خاموش ہوگیا تھا کیونکہ اسی وقت اہرام کے اندر سے وہ خونخوار ممی ظاہر ہوئی وہ یوں نکلی تھی جیسے کوئی خونخوار درندہ آہنی پنجرہ کھل جانے سے ہولناکی کا اظہار کرتے ہوئے باہر آجائے۔ وہ حصار کے باہر عزازیل کے قریب آکھڑی ہوئی اور بڑے انتقامی اور انتہائی ہیبت ناک انداز میں یوناف کی طرف دیکھنے لگی تھی۔

عزازیل حرکت میں آیا اپنا کوئی عمل اس نے کیا اور یوناف کے سب سے باہر والے حصار کو ختم کرکے رکھ دیا۔ آخری حصار کے خاتمے کے ساتھ ہی عزازیل اس کے ساتھی دونوں بدروحیں ممی اور عارب، بیوسا اور عبیطہ بھی آگے بڑھ کر اگلے حصار کے قریب آکھڑے ہوئے تھے۔ یوناف بھی حرکت میں آیا۔ اس نے اپنے پہلے حصار کے اوپر اپنی تلوار لہرائی تو سارے بدکتے بل کھاتے اور چلاتے ہوئے پیچھے ہٹ گئے۔

یوناف نے اپنی تلوار فضا میں بلند کرتے ہوئے عزازیل کی طرف دیکھا اور پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے طنزاً کہا۔ اے عزازیل تیرا حصار توڑ کر آگے بڑھنا اور پھر میرا دوبارہ حصار کو قائم کرنے کا عمل تمہیں کیسا لگا۔“

یوناف کی اس طنزیہ گفتگو پر عزازیل ایک طرح سے کھول کر رہ گیا لیکن اس نے کوئی جواب نہ دیا یوناف پھر حرکت میں آیا، اب وہ اپنی تلوار لہراتے ہوئے عزازیل کی طرف بڑھا اور اپنے آخری حصار کے باہر ایک نیم سا دائرہ ایسا کھینچا کہ اس نیم دائرے کے دونوں سرے آخری حصار کو چھورہے تھے سو عزازیل ممی اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس نیم دائرے کے سامنے سے بھی پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ اس طرح یوناف اپنی تلوار سے اپنے ساتھیوں کے علاوہ ممی اور بدروحوں کے ساتھ پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ یوناف انہیں زوسر کے اہرام سے ذرا فاصلے پر لے آیا۔

ابلیکا نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ ”اے میرے حبیب! تم دائرے پر دائرہ بناتے ہوئے کدھر کا رخ کررہے ہو اگر تمہارا مقصد آگے بڑھتے ہوئے ممفس شہر یا دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں داخل ہونا ہے تو میرے خیال میں یہ بہت بہتر اور احسن قدم ہے اس طرح ممفس شہر

یاشوطار محل میں ہم ان قوتوں سے بہتر طور پر نمٹ سکیں گے۔؟"

یوناف نے جواب دیا۔"اے اہلیکا میں یہ جو دائرے پر دائرہ بناتے ہوئے آگے بڑھا ہوں اس سے میرا مقصد ممفس شہر یاشوطار کے محل میں جانا نہیں میں نے دل ہی دل میں اپنے رب سے ایک عہد کیا ہے اور اسی عہد کے مطابق حرکت میں آؤں گا تم ایک تماشائی کی حیثیت سے یہ دیکھتی رہو کہ میں کیسے ان کے چنگل سے بچ نکلتا ہوں اس موقع پر اگر ہم ممفس شہر یا شوطار محل کا رخ کریں تو یہ ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اس لئے ابھی میرے ذہن میں کوئی ایسا طریقۂ کار نہیں ہے جسے اپنا کر ممفس شہر یا شوطار محل کے اندر میں ان سے گلوخلاصی حاصل کرسکوں گا۔ میں ایک ایسی جگہ کا رخ کر رہا ہوں جہاں نہ ہی عزازیل اور نہ ہی اس کی دیگر بدی کی قوتیں داخل ہوسکتی ہیں۔ اس مقام پر قیام کر کے اور پرسکون ہو کر ان سے نمٹنے کا کوئی طریقۂ کار وضع کروں گا۔"

اہلیکا نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔"اے میرے حبیب! تم جو بھی طریقۂ کار اپناؤ میں ہر صورت میں تمہارا ساتھ دوں گی۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"اے اہلیکا یہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ جو چاہے حربے استعمال کرے میں ہر صورت میں ان سے اپنا اور تمہارا دفاع کروں گا۔"

یوناف خاموش ہوا تو حصار کے باہر کھڑے عزازیل نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"نیکی کے گماشتے میں جانتا ہوں تو اپنی گرفت میں رہنے والی اہلیکا سے کیا گفتگو کر رہا ہے پر یاد رکھ تیرا یہاں سے بچ نکلنا ممکن نہیں ہے اور اگر تو کوئی طریقہ استعمال کر کے یہاں سے باہر نکلنے میں کامیاب بھی ہو جائے تب بھی یہ بات اپنے ذہن میں بٹھا کر رکھ کہ میں اپنی ان قوتوں کے ساتھ بھرپور طور پر تیرا تعاقب کروں گا۔ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ دنیا کے اندر کسی بھی مقام پر تو میرے اور میرے ان ساتھیوں کی بدی اور فساد سے اپنے آپ کو اس اہلیکا کو بچا نہ سکے گا۔ یہ میرا پختہ عزم ہے کہ میں ہر صورت میں تم دونوں کو اپنے سامنے زیر کر کے رکھوں گا چاہے تم دونوں زمین کے پاتال میں ہی کیوں نہ اتر جاؤ میں تمہیں وہاں سے بھی نکال کر باہر کروں گا۔ غرض اے یوناف! سن رکھو تمہارے لئے روئے زمین پر کوئی بھی ایسی جگہ نہیں جہاں تم اپنے آپ کو مجھ سے محفوظ کرسکو۔"

عزازیل کی اس لاف زنی پر یوناف نے انتہائی غصے اور غضب میں کہا۔

"اے عزازیل! اے میرے خداوند کی لعنت بھیجے ہوئے مردود تو جھوٹ بولتا ہے بکواس کرتا ہے تو جانتا ہے کہ اللہ کے بندوں پر تیرا بس نہیں چلتا اور یہ بات بھی تیرے ذہن میں محفوظ ہوگی کہ جب تو نے آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اور تو عزازیل سے ابلیس ہوگیا تھا اس وقت تو نے خداوند سے مہلت مانگی تھی پس جس وقت خداوند کریم سے تمہیں مہلت عطا ہوئی تھی اس روز ہی تم پر یہ بات واضح کر دی گئی تھی کہ تمہارا بس صرف ان لوگوں پر چلے گا جو گمراہی کی طرف مائل ہوں گے تم کسی کو زبردستی گناہ پر مائل نہ کرسکو گے بلکہ اس کیلئے تم گناہوں میں جذب وکشش پیدا کر کے اپنا کام نکالو گے اور خداوند کریم کی طرف سے اس موقع پر تم پر یہ بھی تنبیہ کر دی گئی تھی کہ میرا خداوند جہنم کو تجھ سے اور ان لوگوں سے جو تیری اتباع کریں گے بھر دے گا اور تم پر یہ بات بھی واضح کر دی گئی تھی کہ وہ اللہ کے بندے جو اپنی اطاعت اور بندگی کو اپنے رب کے لئے خاص کر دیتے ہیں ان پر بھی تیرا بس نہ چلے گا۔ پس اے عزازیل میں چند لمحوں میں یہ بات ثابت کرنے والا ہوں کہ میں اس کا سہارا لوں گا جس پر تو اور تیری یہ ساری ہی بدی کی قوتیں مایوس ہو کر رہ جائیں گی۔"

عزازیل نے برہم ہو کر کہا۔"اگر میں جھوٹ بولتا ہوں اور بکواس کرتا ہوں تو اے یوناف تم بھی بکواس کرتے ہو اور جھوٹ بولتے ہو اگر تم ایسا دعویٰ کرتے ہو تو اس حصار سے نکل کر اس مقام کا رخ کرو جہاں پر تم اپنے آپ کو اور اہلیکا کو مجھ سے اور میرے ساتھیوں سے محفوظ کرسکتے ہو۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ تم کیسے بچ نکلتے ہو اور محفوظ رہتے ہو اور کیسے خداوند تمہاری مدد اور اعانت کرتا ہے۔"

یوناف نے چیلنج دیتی ہوئی نگاہوں سے عزازیل کی طرف دیکھا اور کہا۔

"اے عزازیل مجھے یہاں سے نکل کر اس مقام کی طرف جانا ہی ہوگا جہاں تیری پھیلائی ہوئی بدی اور فساد سے محفوظ رہ سکوں اور ثابت کرسکوں کہ تیرے سارے گمان کھوکھلے اور سارے دعوے جھوٹے ہیں۔"

اس کے ساتھ ہی یوناف نے بڑی تیزی کے ساتھ فضاؤں کے اندر اپنی تلوار لہرانی شروع کر دی اور نیم دائرے پر دائرہ بناتے ہوئے تیزی کے ساتھ عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو پیچھے ہٹاتا چلا گیا اور پھر وہ اچانک ہی اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کرتا ہوا وہاں سے غائب ہوگیا۔

یوناف کے یوں غائب ہونے پر عزازیل نے چلاتے ہوئے کہا۔"اے میرے حواریو! تم اس ممی کو زوسر کے اہرام کے اندر لے جاؤ اور وہیں میری واپسی کا انتظار کرو میں اپنے ساتھیوں کے علاوہ ان دو بدروحوں اور عارب بیوسا اور ہیطہ کے ساتھ یوناف کا تعاقب کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ وہ اور اہلیکا کیسے مجھ سے بچ نکلتے ہیں اور کس مقام پر جا کر وہ میری قہرمانیت اور میرے عذاب سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔"

عزازیل کے حکم پر اس کے کارکن ممی کو زوسر کے اہرام کے اندر لے گئے جب کہ خود عزازیل ان دو بدروحوں کے علاوہ اپنے ساتھیوں اور عارب، بیوسا اور ہیطہ کے ہمراہ یوناف کا تعاقب کرنے لگا۔

عزازیل نے چلاّ چلاّ کر اس کے پیچھے سے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے نیکی وخیر کی تبلیغ کرنے والے! قسم مجھے اپنی ذات کی میں تجھے تقدیر کے بدترین عذاب میں مبتلا کر کے رہوں گا میرے آگے آگے بھاگنے والے قرطاس وقت پر تیرے لئے میں ذلت اور پستی ہی رقم کروں گا اور تیری لوح ذہن پر میں لہو کی جوالا اور خون کی ہولناک داستانیں تحریر کردوں گا مجھ سے بھاگ کر تو جس نادیدہ سفر پر روانہ ہوا ہے اس سفر کی رحم نا آشنا تنہائیاں یقیناً تجھے آہوں کی ذلت اور آغوش اجل کے بھیانک پن سے روشناس کر کے رکھ دیں گی۔

یوناف نے عزازیل کی اس متکبرانہ گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور بدستور آگے بڑھتا رہا۔ مصر کی سرزمین سے اس کا رخ دشت حجاز کی طرف تھا وہ مکہ شہر کا رخ کر رہا تھا اور پھر عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ حرم کعبہ میں داخل ہو گیا جب کہ عزازیل کعبہ سے ذرا وہ فاصلہ پر رک گیا اپنے ساتھیوں کو بھی اس نے رک جانے کا اشارہ کر دیا تھا۔

عارب نے عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے آقا! ہمارے دیکھتے ہی دیکھتے یوناف وہ سامنے والے چھوٹے سے گھر میں داخل ہو گیا ہے۔ کیا ہمیں بھی وہاں داخل ہو کر اس پر قابو نہ پالینا چاہئے۔"

عزازیل نے انتہائی دکھ اور اداسی سے کہا۔"اے عارب! جیسا تم سوچتے ہو ایسا ممکن نہیں ہے وہ سامنے والا چھوٹا سا گھر کعبہ ہے اور یہ خداوند کا گھر ہے میرے سمیت تم میں سے جو بھی یوناف کے تعاقب میں اس گھر میں داخل ہوگا یاد رکھو وہ فنا ہو کر رہ جائے گا اس لئے کہ یہ گھر نیکی خیر اور فلاح کا منبع اور سرچشمہ ہے میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ کوئی بھی آگے بڑھ کر اس گھر میں داخل نہ ہو ورنہ تم لوگ جھلستی آگ جیسے عذاب میں مبتلا ہو کر ختم ہو جاؤ گے۔"

عارب نے حیرت سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے آقا تو کیا اس گھر میں یوناف اور ابلیکا کو اس کے حال پر چھوڑ کر ہم ناکام ونامراد واپس لوٹ جائیں۔"

عزازیل نے اسے ڈھارس دیتے ہوئے کہا۔"نہیں عارب ایسا نہیں ہے۔ ہم یہیں رک کر یوناف کا انتظار کریں گے۔ آخر وہ کب تک اس گھر کے اندر بھوکا اور پیاسا رہ سکتا ہے۔ ایک یا دو دن بعد اسے وہاں سے نکلنا ہی ہوگا اور جب وہ یہاں سے نکلے گا تو ہم اس کے تعاقب میں لگ جائیں گے پھر میں دیکھوں گا کہ اس گھر کے علاوہ روئے زمین پر کس جگہ محفوظ و مامون رہ سکتا ہے۔"

عزازیل ذرا رکا پھر وہ انتہائی دکھ اور افسوس سے اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا۔

"اے میرے عزیزو! یوناف واقعی مجھے جل دینے میں کامیاب رہا اس نے زوسر کے اہرام کے پاس مجھے چیلنج دیا تھا کہ وہ نہ صرف میری گرفت سے بھاگ نکلے گا بلکہ میرے مقابلہ پر کوئی محفوظ مقام بھی تلاش کرلے گا پس میرے عزیزو! اس پہلے مرحلے میں ہمارے مقابلے میں یوناف یقیناً فوزمند اور کامیاب رہا ہے۔ اس لئے کہ وہ نہ صرف ہماری گرفت سے بھاگ نکلا ہے بلکہ خداوند کے گھر میں پناہ لے کر اس نے ہمارے سارے ارادوں کو ناکام بنا دیا ہے۔"

بیوسا نے عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔"اے آقا! کیا آپ بھی اس سامنے والے مکان میں داخل نہیں ہو سکتے جسے آپ نے خداوند کا گھر کہا ہے۔"

عزازیل نے بڑی نرمی اور شفقت سے کہا۔"ہاں میری عزیزہ میں بھی خداوند کے اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتا۔"

بیوسا نے پھر پوچھا۔"اور یہ جو دو خبیث روحیں جو اس وقت آپ کی گرفت میں ہیں کیا یہ بھی آگے بڑھ کر اس گھر میں داخل نہیں ہو سکتیں۔؟"

عزازیل نے پھر اسی لہجے میں کہا۔"اے میری عزیزہ! یہ دونوں خبیث روحیں بھی اس گھر میں کسی صورت داخل نہیں ہو سکتیں لہٰذا ہم یوناف پر اس وقت تک کوئی عذاب طاری نہیں کر سکتے جب تک یہ اس گھر سے باہر نہیں نکلتا اس لئے میں تم سے یہی کہوں گا کہ آؤ کعبہ سے ذرا ہٹ کر یہاں بیٹھ جاتے ہیں اور یوناف کے وہاں سے نکلنے کا انتظار کرتے ہیں۔"

عزازیل کے کہنے پر اس کے سارے ساتھی وہاں رک کر یوناف کا کعبہ سے نکلنے کا انتظار کرنے لگے۔

اُدھر حرم کعبہ میں داخل ہوتے ہی یوناف نے مڑ کر عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی طرف بھی نہ دیکھا بلکہ وہ وہاں سجدے میں گر گیا اور گڑگڑاتے ہوئے دعا مانگ رہا تھا۔

"اے میرے اللہ اے میرے رب، اے واحد و قہار! میں ابلیس اور اس کے گماشتوں سے تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے میرے معبود! عزازیل بدی کے سیل موت کی تاریکی اور شدید ذلت جیسی نفرت کے ساتھ میرے درپے ہے اے میرے کارساز تو دلوں کا مرہم اور حوصلہ ہے تو مجھے ابلیس کے مرگ وحیات کے کھیل پر اس کی ذلت و پستی کی پکار سے محفوظ رکھ۔ اے میرے رحمٰن! ابلیس اپنے عصیاں کے طوفان اور اپنی ساری عشرتوں اور نخوتوں کے ساتھ میرے تعاقب میں ہے وہ انسانیت کی عریانی، اجالوں کے زمزموں اور نیکی وخیر کے زوال کا خواہش مند ہے۔

"اے رب کعبہ تو جزا و سزا کا مالک ہے تو قطرہ قطرہ میرے دل کی لوح پر گرنے والے آنسوؤں کے طفیل میری پکار دعا کو قبول فرما۔ اے کعبہ کی عظمتوں کے امین تو دکھی روحوں کو سکون عطا کرنے والا ہے، میری محبتوں کی تمازت، اشکوں کے سوز اور دل کے گداز میں ڈوبی ہوئی التجا قبول فرما، دنیا کی لمبی راہوں پر عزازیل کی نخوت وتکبر کے خلاف میری کاوشوں کو سودمند بنا۔ ابلیس کے

سامنے میری زندگی کی ویران خاموشیوں کو حسن و جذب عطا فرما۔ خداوند رحیم میں تیرے ہی حضور سربسجود ہوں اور تجھ ہی سے اس ابلیس کے خلاف پناہ مانگتا ہوں۔اے میرے رب تیرے علاوہ اس کائنات کے اندر کوئی اور نہیں جس کے سامنے سجدہ کیا جائے، مدد کے لئے پکارا جائے اور جس سے ابلیس کے مقابلے میں پناہ مانگی جائے۔ پس اے میرے پروردگار اس عزازیل کے مقابلے میں مجھے حوصلہ اور تقویت اور کامیابی وفوزمندی عطا فرما۔"

دعا ختم کر کے یوناف سجدے سے اٹھ کھڑا ہوا اس وقت انتہائی ہولناک انداز میں آسمان میں بادل گرج رہے تھے اور برق کی تب وتاب اُفق کے ایک سرے سے دوسرے کنارے تک پھیلتی بکھرتی جا رہی تھی۔ یوناف نے دیکھا عزازیل اپنے ساتھیوں اور خبیث روحوں کے ساتھ کعبہ سے ذرا فاصلے پر اس کا منتظر تھا، عزازیل اور اس کے ساتھیوں کی یہ مجبوری اور بے بسی دیکھتے ہوئے لمحہ بھر کو یوناف کے ہونٹوں پر پرسکون اور اطمینان بخش مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ پھر دعائیہ انداز میں اس نے اپنے دونوں ہاتھ فضا میں بلند کرتے ہوئے بڑی عاجزی اور انکساری سے کہا۔"اے میرے اللہ میں تیرا شکر گزار ہوں کہ تو نے میری آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی التجا اور دعا کو شرف قبولیت عطا فرمایا۔"

ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا پھر اس کی تجسس اور استفہام میں ڈوبی ہوئی آواز یوناف کو سنائی دی۔"اے میرے حبیب! کب تک اللہ کے اس گھر میں بھوکے اور پیاسے پڑے رہو گے جب کہ تم دیکھتے ہو کہ کعبے سے ذرا فاصلے پر عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہارا منتظر ہے۔ جونہی تم یہاں سے نکل کر کہیں اور کا رخ کرو گے وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ تمہیں آن دبوچے گا۔ میں حیران اور پریشان ہوں کہ یہاں سے نکلنے کے بعد تم کدھر کا رخ کرو گے۔"؟

ابلیکا کی اس گفتگو پر یوناف نے پرسکون لہجے میں کہا۔"ابلیکا فی الوقت میں کچھ بھی نہیں کہہ سکتا تاہم تم دیکھتی ہو اللہ کے اس گھر میں مجھے عزازیل اور اس کے ساتھیوں سے سکون ملا ہے پس میں اس پرسکون ماحول میں پہلے سوچوں گا پھر فیصلہ کروں گا کہ اس سے اگلا قدم کس طرح اور کیسے اٹھانا چاہئے۔"

یوناف کے ان الفاظ پر ابلیکا خاموش ہوگئی جب کہ خود یوناف بھی گہری سوچوں اور اتھاہ تفکرات میں کھو گیا تھا۔

****

یوشع بن نون نے یریحو اور عی کی حکومتوں کو اپنے سامنے زیر کر لیا تھا اور اب اس کے بعد جبعون کی سلطنت تھی جو کفیرہ بیروت اور قریت یعریم جیسے بڑے شہروں پر پھیلی ہوئی تھی جس قدر حکومتیں یوشع بن نون نے اس سے قبل اپنے سامنے زیر کی تھیں یہ ان سب سے بڑی اور وسیع تھی۔ پس عی شہر کے قریب خیمہ زن ہونے کے بعد یوشع بن نون نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ جبعون کی سلطنت کو اپنے سامنے زیر کرنے کے لئے اس پر لشکر کشی کریں گے۔

جبعون کے بادشاہ کو جب یہ خبر ملی کہ بنی اسرائیل یریحو اور عی شہر کو فتح کرنے کے بعد اب ان کی طرف پیش قدمی کرنا چاہتے ہیں تو اس نے اپنے دو مشیروں کو طلب کیا جو اس کی سلطنت کے اندر سب سے زیادہ فہیم اور دانش مند خیال کئے جاتے تھے۔ ان مشیروں کے نام رائیل اور عبدون تھے۔ دونوں مشیر جب اپنے بادشاہ کے سامنے پیش ہوئے تو جبعون کے بادشاہ نے ان دونوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے میرے عزیزو! تم جانتے ہو کہ بنی اسرائیل یریحو کے بعد عی شہر پر بھی قابض ہو چکے ہیں اور موآبیوں کے بعد وہ اموریوں پر بھی اپنا غلبہ کرنے میں مصروف ہیں قبل اس کے کہ بنی اسرائیل آگے بڑھتے ہوئے ہم پر بھی حملہ آور ہوں اور ہمارے شہروں کے اندر قیامت خیز خوں ریزی برپا کرتے ہوئے ہماری سلطنت پر بھی قابض ہو جائیں میں چاہتا ہوں کہ تم دونوں بھیس بدل کر بنی اسرائیل میں شامل ہو جاؤ ان کے ہاں کچھ دنوں تک ان جیسی زندگی بسر کرو پھر کوئی اچھا موقع جان کر ان کے سردار یوشع بن نون کے سامنے پیش ہو جاؤ اور کوئی قابل قبول اور دل کو اچھا لگتا ہوا بہانہ تلاش کر کے اپنی قوم کے لئے معافی اور امان حاصل کر لو اگر تم دونوں ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو یاد رکھو تم دونوں حیثیت کی اپنی قوم کے بہترین معماروں اور محسنوں کی سی ہوگی۔ تم دونوں خوب عاقل وفرزانہ ہو لہٰذا مجھے امید ہے کہ تم انتہائی احسن طریقہ سے اس کام کو سرانجام دو گے اور اپنی قوم کے لئے معافی اور امان طلب کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے۔"

بادشاہ خاموش ہوا تو اس کے دونوں مشیروں میں سے ایک نے جس کا نام رائیل تھا بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے بادشاہ! آپ مطمئن اور بےفکر رہئے آپ کی خواہش کے مطابق میں اور عبدون آج ہی بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور ہمیں امید ہے کہ ہم بنی اسرائیل کے سردار یوشع بن نون سے اپنی قوم کی خاطر معافی اور امان حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائینگے میں یہ گزارش کروں گا کہ ہماری یہ مہم اور یہ کوچ کرنا انتہائی رازداری میں رہے اور کسی کو یہ خبر نہ ہو کہ ہم کس کام کے لئے بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے ہیں اگر کسی کو یہ پتہ چل گیا کہ ہم کن مقاصد کے تحت بنی اسرائیل کی طرف روانہ ہوئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں یہ نہ صرف ہم دونوں کے لئے بلکہ ہماری پوری قوم کے لئے برا اور نقصان دہ ثابت ہوگا اس لئے کہ بنی اسرائیل کے جاسوس ہمسایہ اقوام کے اندر منڈلاتے پھرتے ہیں اگر انہیں یہ خبر ہو گئی کہ ہم کیا مقصد لے کر بنی اسرائیل میں داخل ہوئے ہیں تو وہاں ہمیں دیکھتے ہی قتل کر دیا جائے گا۔"

بادشاہ نے توصیفی انداز میں رائیل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"اے

رائیل! میں تمہاری دانش مندی کی تعریف کرتا ہوں تم کوئی اندیشہ نہ کرو تم دونوں کی روانگی اور مقصد دونوں ہی راز داری میں رکھے جائیں گے یا تم دونوں یوں سمجھ لو کہ تمہارا یہاں سے کوچ اور بنی اسرائیل کے اندر تم دونوں کی کام کی نوعیت میرے اور تم دونوں کے درمیان ہی ایک سر بستہ راز بن کر رہ جائے گی۔ میں چاہوں گا کہ تم آج ہی بنی اسرائیل کی طرف کوچ کر جاؤ اور جلد از جلد اپنی قوم کو تباہی و بربادی سے بچانے کے لئے یوشع بن نون سے امان اور معافی کا عہد حاصل کرلو۔"

اپنے بادشاہ کی یہ ہدایات غور سے سننے کے بعد رائیل اور عبدون نے تعظیماً اپنے سروں کو سر جھکایا پھر وہ دونوں وہاں سے باہر نکل گئے پھر انہوں نے اسی روز اپنے مرکزی شہر جبعون سے کوچ کیا۔ دونوں نے خوب پھٹے ہوئے اور پیوند لگے ہوئے جوتے اور اپنے تن پر ایسے ہی پرانے اور پیوند زدہ کپڑے پہن لئے تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھ کچھ پھپھوندی لگی روٹیاں بھی لے لی تھیں رائیل اور عبدون کی خوش قسمتی تھی کہ جب یہ دونوں جلجال کے میدانوں میں بنی اسرائیل کی خیمہ گاہ میں داخل ہوئے تو کچھ اسرائیلی انہیں اجنبی اور غیر سمجھ کر پکڑ کر یوشع بن نون کے پاس لے گئے اس وقت یوشع بن نون اپنے سرداروں کے ساتھ کسی امر پر مشورہ کر رہے تھے انہوں نے پہلے غور سے ان دونوں کی حالت دیکھی ان کے حلیئے کا جائزہ لیا پھر انہوں نے پوچھا۔"اے اجنبیو! تم کون ہو کس سرزمین سے تعلق رکھتے ہو اپنا یہ حلیہ کیا بنا رکھا ہے اور تم کیا مقصد لے کر ہماری خیمہ گاہ میں داخل ہوئے ہو۔؟"

ان سوالات پر رائیل اور عبدون نے ایک دوسرے کی طرف غور سے دیکھا۔ آنکھوں ہی آنکھوں میں انہوں نے کوئی فیصلہ کیا پھر عبدون بولا۔"اے اسرائیل کے عظیم سردار! ہمارا تعلق ایک انتہائی دور دراز کی سلطنت سے ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہمارے توشہ کی روٹیاں جو ہم اپنے ساتھ لے کر چلے تھے انہیں پھپھوندی لگ گئی ہے اور ہمارے مے کے مشکیزے جو ہم نے اپنے وطن روانگی کے وقت بھر لئے تھے اور وہ نئے تھے ہمارے اس سفر کے دوران نہ صرف بوسیدہ ہو چکے ہیں بلکہ وہ جگہ جگہ سے پھٹ بھی چکے ہیں اس کے علاوہ آپ یہ بھی دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے جوتے اور کپڑے بھی اس دور دراز مسافت کی وجہ سے پیوند زدہ ہو کر انتہائی پرانے دکھائی دینے لگے ہیں اگر آپ لوگوں میں سے کسی کو ہماری اس گفتگو پر شک ہو تو آپ اٹھ کر ہمارا اور ہمارے سامان کا جائزہ لے سکتے ہیں جس سے متعلق ہم نے گفتگو کی ہے۔"

یوشع بن نون نے اسے حوصلہ دلانے کے انداز میں کہا۔"اے اجنبی تم اپنی گفتگو جاری رکھو تمہارا حلیہ اور تمہارے سامان کی کیفیت بتا رہی ہے کہ ایسا ہی ہے جیسا تم بیان کر رہے ہو۔ تم اپنا بیان جاری رکھو اور ہماری خیمہ گاہ میں داخل ہونے کا مقصد بیان کرو۔"

عبدون نے جواب دیا۔"اے بنی اسرائیل کے عظیم سردار میرا نام عبدون اور میرے اس ساتھی کا نام رائیل ہے دونوں ہی آپ کے خادم ہیں اور موسیٰ کے خداوند کے کچھ امور سے متاثر ہو کر اس طرف آئے ہیں کہ کس طرح موسیٰ و ہارونؑ کے خداوند نے بنی اسرائیل کے مصریوں کے جبر اور مظالم سے نجات دی کس طرح بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا گیا۔ کیسے دشت سینا کے اندر من و سلویٰ کی صورت میں خوراک مہیا کی گئی اور کس طرح یردن کے اس پار والوں کے علاوہ حسبون کے بادشاہ سیحون کے حاکم بسن کے بادشاہ عوج اور اس کے علاوہ یریحو اور عی شہر کی سلطنتوں کو بنی اسرائیل کے آگے زیر کر کے رکھ دیا ہم ہی نہیں بلکہ ہماری پوری قوم خداوند کے ان امور اور معجزاتی کاموں پر متاثر ہے۔"

یوشع بن نون نے پوچھا۔"تم نے سارے احوال تو تفصیل کے ساتھ بیان کردیئے لیکن ابھی تک تم نے یہ راز نہیں کھولا کہ تمہارا تعلق کس قوم سے ہے اور ہمارے پاس آنے کا مقصد کیا ہے۔؟"

عبدون نے کہا۔"اے بنی اسرائیل کے سالار اور سردار! تم سب ہمارے ساتھ عہد کرو تو ہم ہر بات آپ لوگوں کے سامنے سچ اور حقیقت کے ساتھ بیان کر کے رکھ دیں گے۔"

اس پر یوشع بن نون کے علاوہ بنی اسرائیل کے بہت سے سرداروں نے بھی پوچھا کہ وہ کیا عہد ہے جو تم شرط کے طور پر ہمارے ساتھ باندھنا چاہتے ہو۔"

عبدون نے کہا۔ وہ عہد یہ ہے کہ پہلے آپ سب ہم دونوں کے علاوہ ہماری قوم اور ہمارے بادشاہ کو بھی معافی اور امان عطا کریں اور اس کے بعد ہم حق اور سچائی کے ساتھ یہ راز کھول دیں گے کہ ہمارا تعلق کن سرزمینوں سے ہے۔؟"

اس پر یوشع بن نون نے پہلے اپنے سرداروں سے مشورہ کیا اس کے بعد یوشع بن نون اور بنی اسرائیل کے سارے سرداروں نے نہ صرف ان دونوں کو بلکہ ان کی پوری قوم اور ان کے بادشاہ کو بھی معافی اور امان دینے کا عہد کرلیا جب یہ سب ہو چکا تب عبدون نے یوشع بن نون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے بنی اسرائیل کے عظیم سالار اور سردارو! ہمارا تعلق تمہاری پڑوسی سلطنت جبعون سے ہے۔ ہمارے بڑے بڑے شہر جبعون، کفیرہ، بیروت اور قریت یعریم ہیں اور یہ کہ ہم اپنی قوم کے سفیر ہیں اور ہمارے بادشاہ نے ہمیں آپ کی طرف اس غرض کے تحت روانہ کیا تھا کہ ہم دونوں کوئی حیلہ اور بہانہ استعمال کر کے اپنی قوم اپنے بادشاہ اور اپنے آپ کے لئے بنی اسرائیل کی امان کا عہد حاصل کرلیں اور آپ سب دیکھتے ہیں کہ ہم دونوں اپنا یہ مقصد حاصل کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔

عبدون کے اس انکشاف پر بنی اسرائیل کے کچھ سرداروں نے اعتراض کیا کہ تم دونوں نے ہمارے ساتھ دھوکا دہی اور فریب کا کام کیا ہے اس لئے کہ تم نے کہا کہ تمہارا تعلق ایک دور دراز کی سلطنت سے ہے جب کہ تم دونوں ہمارے ہمسائے جبعون کی حکومت سے تعلق رکھتے ہو۔ لہٰذا تم دونوں خود ہی بتاؤ کہ اس فریب اور دھوکا دہی کی تم دونوں کو کیا سزا ملنی چاہئے۔

اس بار عبدون کی بجائے راعیل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”اے بنی اسرائیل کے سردارو! ہمیں اطلاع ملی تھی کہ بنی اسرائیل حکومت پر حکومت اور شہر پر شہر سر کرتے آرہے ہیں جب ہمیں یہ اطلاعات پہنچیں کہ بنی اسرائیل نے ہمارے ہمسائے شہر عی کو بھی فتح کرلیا ہے۔ تب ہم فکر مند ہوئے اور ہماری خواہش تھی کہ بنی اسرائیل کسی بھی طرح ہمارے ساتھ صلح کا عہد کرلیں۔ سو صرف بنی اسرائیل کی دوستی اور رفاقت حاصل کرنے کے لئے ہم نے یہ طریقہ کار استعمال کیا ہے۔“

راعیل کے اس جواب پر بنی اسرائیل کے سرداروں میں سے کوئی بھی کچھ نہ بولا ان کی حالت اور کیفیت سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ راعیل کے جواب سے مطمئن ہیں اور وہ انہیں ان کی قوم اور بادشاہ کو امان دینے پر رضامند ہیں۔ راعیل اور عبدون کی گفتگو سننے کے علاوہ اپنے سرداروں کا رویہ دیکھتے ہوئے شمعون نے فیصلہ کن انداز میں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

”اے راعیل اور عبدون تم دونوں اپنی قوم کی طرف لوٹ جاؤ اب جب کہ ہم تمہارے ساتھ صلح اور امن کا عہد کر چکے ہیں تو جاؤ اپنے بادشاہ اور اپنی قوم کو خبر کرو کہ بنی اسرائیل ان شہروں کی طرح جنہیں وہ فتح کرچکے ہیں ان پر حملہ آور ہو کر ان کی خوں ریزی کا باعث نہ بنیں گے چونکہ جبعون والوں نے از خود اپنے آپ کو ہمارے حوالے کر دیا ہے۔ لہٰذا آج کے بعد جبعون والے نہ صرف ہمارے مطیع و فرماں بردار بلکہ ہمارے دوست کہلائیں گے اور ہر ضرورت کے وقت ہم ان کی مدد کرنا اپنا فرض سمجھیں گے اور جس طرح بنی اسرائیل باہم امن اور صلح کے ساتھ زندگی بسر کرتے ہیں اسی طرح جبعون والے بھی جب چاہیں ہمارے اندر رہ کر پرامن زندگی بسر کرسکتے ہیں اب تم دونوں یہاں سے اپنے شہر کی طرف کوچ کر سکتے ہو۔“

استغفار: حضرت ابوسعید رضویؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ”جب شیطان مردود ہوگیا تو اس نے کہا کہ اے رب تیری عزت کی قسم میں تیرے بندوں کو ہمیشہ بہکاتا رہوں گا جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں رہیں گی۔“
اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا۔ ”مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی اور اپنے اعلیٰ مقام کی جب تک وہ مجھ سے استغفار کرتے رہیں گے میں ان کو بخشتا رہوں گا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

جنگ آزادی میں علما نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا تھا

آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے سیمینار میں مولانا اسلام قاسمی کا اظہار خیال

سہارنپور ۲۹ جنوری (ایس این بی) دارالعلوم (وقف) دیوبند کے استاذ مولانا محمد اسلم قاسمی صاحب نے کہا کہ جنگ آزادی کے دوران علمائے دیوبند نے انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا اور ملک کو انگریزوں کی غلامی سے نجات دلانے کے لئے تن من دھن کی قربانی دی۔ مسٹر قاسمی آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے زیر اہتمام منعقدہ سیمینار بعنوان ''جنگ آزادی میں علماء کے کردار'' پر اظہار خیال کرر ہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک کی آزادی کو خطرات لاحق ہیں جس کا مقابلہ ہندو اور مسلمان متحد ہو کر ہی کر سکتے ہیں۔ آل انڈیا دینی مدارس بورڈ کے کل ہند صدر مولانا یعقوب بلند شہری نے کہا کہ علماء اور مسلمانوں کی قربانیوں کے تذکرہ کے بغیر جنگ آزادی کی تاریخ مکمل نہیں ہوگی۔ انہوں نے ملک میں بڑھتی فرقہ پرستی کو ملک کی سالمیت کے لئے خطرہ بتایا اور کہا کہ سیاست داں اپنی سیاسی چالوں میں مصروف ہیں ان کو ملک کی کوئی فکر نہیں ہے۔ اس کے لئے ہندو اور مسلم عوام کو آگے آنا چاہئے۔

مرکزی جمعیۃ علمائے ہند کے کل ہند جنرل سکریٹری مولانا فضیل احمد قاسمی نے کہا کہ حکمراں طبقہ نے دانستہ طور پر علماء کی قربانیوں کو فراموش کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے اور نئی نسل کو اندھیرے میں رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جنگ آزادی میں علماء اور مسلمانوں کے کردار کی اہمیت سے نئی نسل کو روشناس کرانا ضروری ہے۔ سیمینار کی صدارت مولانا یعقوب بلند شہری نے اور نظامت مولانا غیور احمد نے کی۔ اظہار خیال کرنے والوں میں مولانا مفتی محمد میاں، مولانا ظہور احمد، مولانا حکیم زاہد حسن اور قاری شمشاد کا نام ہے۔

مغرب کی بعض خوبیوں کا اعتراف کرنا چاہئے: مفتی فضیل الرحمٰن

مالیر کوٹلہ ۲۹ جنوری (یو این آئی) مغرب کی بعض خوبیاں اور سائنس کے میدان میں ان کی ترقیاتی کام ایسی چیزیں ہیں جن کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہئے، اس بات کا اظہار مفتی اعظم مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی الفرقان فاؤنڈیشن پنجاب نے ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

انہوں نے اس موقع پر ملکی اور عالمی حالات کے پس منظر میں 'امن عالم اور اسلام' کے موضوع پر بھر پور روشنی ڈالی۔ انہوں نے نوجوانوں کو آواز دی کہ وہ بزرگوں کے تجربات کی روشنی میں ایک نئے، پاکیزہ انقلاب کے لئے آگے بڑھیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کی لبرل اسپرٹ کو تنگ نظری میں مت پھنسایئے، آپ نے حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ آسان راستہ

اختیار فرماتے تھے۔ اگر کسی معاملے کے دو پہلو ہوتے تو آپ آسان پہلو اختیار فرماتے۔ مفتی صاحب نے موجودہ دہشت گردی کے پس منظر میں فرمایا کہ اسلام نام ہی سلامتی اور امنت کا ہے۔ انہوں نے کہا پیغمبر عالم نے انسانی صلاحیتوں اور وسائل کو ہمیشہ مشترکہ انسانی سرمایہ سمجھا اور اس کو برباد ہونے سے بچایا، جنگ کے نازک موقعوں پر بھی آپ نے اس کی کوشش کی کہ یہ چیزیں محفوظ رہیں۔

جنگ آزادی میں ''دیو بندی علما کا کردار'' پر تحریری مقابلہ

دیو بند ۲۹ رجنوری (ایس این بی) جامعہ طبیہ دیو بند کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر انور سعید نے مجاہدین آزادی کی عظیم الشان اور ناقابلِ فراموش قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ حریت کی تاریخ علماء کی قربانیوں اور جانثاری کے تذکروں کے بغیر نامکمل ہے۔ ارباب اقتدار واختصار قصداً اور عمداً مسلمان مجاہدین آزادی بالخصوص علماء کے ناموں کو فراموش اور نظر انداز کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر انور سعید نے کہا کہ خود مسلمانوں کو اپنے اسلاف کے کارناموں کی داستانیں رقم کرنی چاہئیں کہ مدارس اور اسکولوں کے نصاب تعلیم میں ان مجاہدین آزادی کے واقعات کو شامل کیا جائے جس سے یہ تاریخ نئی نسلوں کے لئے دستاویز کی شکل میں منتقل ہو سکے۔ ڈاکٹر انور سعید تحریری مقابلہ بعنوان ''جنگ آزادی میں دیو بندی علما کا کردار'' پر خطاب کر رہے تھے۔ مقابلہ کے کنوینر سید وجاہت شاہ نے کہا کہ اگر دار العلوم دیو بند جشن جمہوریت اور یوم آزادی کی تقریبات کا انعقاد کرتا ہے تو ملک کے پچپن ہزار مدارس اس پر یقینی طور سے عمل کریں گے۔ اس مقابلہ میں اول پوزیشن عقیل الرحمٰن، دوم پوزیشن محمد مرغوب الرحمٰن اور سوم پوزیشن محمد شاہنواز نے حاصل کی۔

خیال رہے کہ اس مقابلہ میں تینوں پوزیشن حاصل کرنے والے دار العلوم دیو بند کے طلبا رہے ہے۔ اس موقع پر ایک شعری نشست کا بھی انعقاد کیا گیا جن شعراء نے اپنے کلام سے سامعین کو محظوظ کیا ان کے نام شمیم مضطر، عبد اللہ راہی، شمیم کرتپوری، ڈاکٹر شمیم دیو بندی، ندیم شاد، مہتاب آزاد، ڈاکٹر عدنان، انجم دیو بندی، ظہیر احمد ظہیر، عزیر انور، صادق دیو بندی، چاند انصاری، راشد کمال، گوہر دیو بندی، مدثر نظر اور عثمان شاکر ہیں۔

مشرف عہدہ سے دستبردار ہوں : مفتی محمد رفیع عثمانی

کراچی یکم فروری (یو این آئی) پاکستان کے مفتی اعظم محمد رفیع عثمانی نے کہا ہے کہ صدر پرویز مشرف کو عوام اور مذہبی رہنماؤں کی خواہشات کا احترام کرتے ہوئے فوراً صدر کا عہدہ چھوڑ دینا چاہئے۔ مفتی رفیع عثمانی نے پاکستان کے پرائیویٹ ٹیلی ویژن چینل جیو ٹی وی کو دیئے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں کہا کہ مسٹر مشرف آئین اور قانون کو بالائے طاق رکھ کر صدر بنے ہیں لیکن ان کی اس کوشش سے ملک میں امن قائم نہیں ہو سکا۔ انہوں نے لال مسجد کے واقعات کی مثال دیتے ہوئے کہا مولانا غازی عبد الرشید حکومت کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے لیکن مسٹر مشرف نے اس پیش کش کو نظر انداز کر کے مسجد پر کارروائی کی۔ انہوں نے کہا ملک میں آئے دن ہونے والے خودکش حملے حکومت کی مسلم مخالف پالیسیوں کے نتائج کی شکل میں سامنے آ رہے ہیں۔

خیال رہے کہ مذہبی تنظیموں میں مفتی اعظم کا عہدہ سب سے بڑا مانا جاتا ہے۔ خاص طور پر اسلامی ملکوں میں اس عہدے کی کافی زیادہ اہمیت ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
اپریل ۲۰۰۸ء دیوبند
APRIL2008
مخالفینِ ۷۸۶ کا پوسٹ مارٹم
ایک بھیانک قبرستان
عالمِ برزخ سے حکیم الاسلام مولانا قاری محمدؐ طیب صاحبؒ
کا خط پوری امت کے نام
اگلے شمارے میں پڑھیں
ہم دہشت گردی کے الزام سے کیسے بچ سکتے ہیں
مولانا مرغوب الرحمٰن کے نام ساتواں کھلا خط
دانش عامری
RS. 25/=

کیا اور کہاں

دارالعلوم دیوبند کا ایک مستحسن اقدام

۲۵ر فروری ۲۰۰۸ء بروز پیر کو دارالعلوم دیوبند میں دہشت گردی اور اس کے عواقب ومضرات کے خلاف جو اجلاس منعقد ہوا وہ کافی حد تک کامیابی رہا اور اس کی افادیت کو پورے ملک میں محسوس کیا گیا۔ اس اجلاس میں تقریباً تمام مکاتب فکر نے شرکت کی اور سبھی مکاتب فکر نے متحد ہو کر دہشت گردی کو اسلام کے منافی قرار دیا اور اس بات کی بھی مشترکہ اور متفقہ طور پر مذمت کی گئی کہ فرقہ پرست اور سرکاری وردی والے ہر قسم کی دہشت گردی کے بعد شک کی سوئی مسلمانوں کی طرف گھماتے ہیں اور اب انہوں نے دینی مدارس کو بھی نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے۔

لاریب اس وقت دنیا بھر میں جو دہشت گردی سر ابھار رہی ہے اس کا کوئی تعلق دین اسلام سے نہیں ہے۔ دین اسلام ایک امن پسند مذہب ہے اور فساد اور دہشت گردی کی کھل کر مخالفت کرتا ہے۔ اسلام ہی کیا موجودہ دہشت گردی مسلمانوں سے بھی کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ یہ دہشت گردی یہود و نصاریٰ کی طرف سے پھیلائی جا رہی ہے اور عالمی طاقتیں اس دہشت گردی کو آلۂ کار بنا کر ’’جہاد‘‘ اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازشیں کی جا رہی ہیں۔ ہمارے ملک کی بدنصیبی یہ ہے کہ ہمارے ملک کی سرکاریں نفرت پھیلاؤ، انتشار وافتراق کو ہوا دو، فرقہ پرستی کی آگ بھڑکاؤ مختلف طبقات میں سر پھٹول کراؤ اور حکومت کرو کی قائل ہیں اور اسی گندی اور زہریلی سوچ وفکر کی وجہ سے اس ملک میں مسلمانوں کے خون سے پھاگ کھیلے جاتے رہے اور فرقہ وارانہ فسادات کر کے سیاسی پارٹیاں اپنا الو سیدھا کرتی رہیں۔ کبھی کانگریس نے نفرت کی فصل بوئی اور جن سنگھ نے کاٹ لی اور کبھی سنگھ پریوار نے نفرت کی فصل بوئی اور کانگریس نے کاٹ لی اور یہ دہشتناک سلسلہ ملک کی آزادی سے لے کر ابھی تک برقرار ہے۔ فرق صرف یہ ہوا ہے کہ اب فرقہ وارانہ فسادات کی جگہ سیاسی بموں نے لے لی ہے۔ اب فرقہ وارانہ فسادات نہیں ہوتے اب بم پھٹتے ہیں اور اس میں سراسر نقصان ایک ہی طبقے کا ہوتا ہے۔ ایک ہی قوم نشانہ بنتی ہے۔ ایک ہی قوم کو جیلوں میں ٹھونسا جاتا ہے اور ایک ہی قوم تختۂ دار پر چڑھائی جاتی ہے۔

وہ انگریز جو اس ملک سے جاتے جاتے فرقہ واریت کا بیج بو کر گئے تھے وہی انگریز دنیا کا چودھری بننے کے لئے ہندوستان میں رہنے والے ہندو اور مسلمانوں کو ایک دوسرے سے لڑوا رہے ہیں اور ایسے حالات پیدا کر رہے ہیں کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے کے قریب نہ آسکیں۔ فرقہ واریت اور دہشت گردی کو ہوا دینے میں سب سے پیش پیش وہ امریکہ ہے جو بظاہر دہشت گردی کی مخالفت کرتا ہے لیکن دہشت گردی کی آڑ میں اس نے خود دہشت گردی پھیلا رکھی ہے اور افغانستان اور عراق اسی دہشت گردی کا نشانہ بنے ہیں۔ آج دنیا بھر کے باشعور لوگ یہ سمجھ چکے ہیں کہ چند سال پہلے ۱۱ستمبر کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کا جو واقعہ پیش آیا تھا وہ محض ایک فرضی ڈرامہ تھا اور القاعدہ کا فرضی وجود بھی اس فرضی ڈرامے کا ایک کردار ہے۔ اس فرضی ڈرامے کو امریکہ کے یہود ونصاریٰ نے اسٹیج کیا تھا محض اس لئے تاکہ دنیا بھر میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ایک ماحول تیار کیا جاسکے اور اس کی آڑ میں تیل کے ذخیروں پر اپنا قبضہ کیا جاسکے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ یہ بات ہندوستان کے فرقہ پرست ہندوؤں کے سمجھ میں نہیں آتی اور وہ بھی یہودی اور نصرانیوں کی آوازوں میں اپنی آواز ملا کر مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازش مرتب کر رہے ہیں حالانکہ اس گھناؤنی سازش کی وجہ سے ہندوستان کی جڑیں کھوکھلی ہو رہی ہیں اور ہندوستان کو اپنی ذاتی تہذیب اور پرمپرا کو مسلسل نقصان پہنچ رہا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ذرا دیر میں سہی لیکن علماءِ دین کی آنکھیں کھلیں اور انہوں نے یہ اندازہ کر لیا کہ اگر وہ چپ رہے تو مسلمان تو مسلمان تمام علماءِ دین اور تمام دینی مدارس اس دہشت گردی کی لپیٹ میں آجائیں گے۔ ان کا کردار بھی مشکوک ہو جائے گا اور فرقہ پرست لوگ جو اسلام اور مسلمانوں کو شک کی نظروں سے دیکھ رہے ہیں انہیں بھی ترچھی نظروں سے دیکھنے لگیں گے اور ان کا شور وغل دینی مدارس کے خلاف بھی شروع ہو جائے گا اور پھر رفتہ

رفتہ تمام دینی مدارس کو خطرہ پیدا ہو جائے گا۔

دارالعلوم دیوبند نے اس نازک اور وقت کے اہم ترین موضوع پر قدم اٹھاتے ہوئے مسلمانوں کے مختلف نظریہ رکھنے والے طبقات کو مدعو کر کے دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے۔ فروعی اختلافات اپنی جگہ لیکن موجودہ دور میں جب کہ صیہونی طاقتیں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کا تہیہ کر چکی ہیں اس وقت فروعی اختلافات کو نظر انداز کر کے اتفاق کی نہ سہی اتحاد کی روش اختیار کرنی چاہئے اور اپنے اختلاف کو برقرار رکھتے ہوئے اس طرح کے مسائل میں جن میں ہمارا دین بدنام ہوتا ہے کھل کر ایک دوسرے کی دستگیری کرنی چاہئے اور وہ طرز اختیار کرنا چاہئے جو فتنۂ یہودیت کے موقع پر حضرت علیؓ کے ساتھ حضرت معاویہؓ نے اختیار کیا تھا حالانکہ حضرت معاویہؓ حضرت علیؓ سے خاصا اختلاف رکھتے تھے۔

دہشت گردی کے خلاف ہونے والے اجلاس میں متعدد حضرات نے پر مغز تقریریں کیں ان میں سب سے زیادہ اہم تقاریر مولانا خالد رشید فرنگی محلی، مولانا ارشد مدنی اور مفتی سید سلمان ندوی کی تھیں۔ انہوں نے جو نکتے اپنی تقریروں میں اٹھائے ہیں وہ اہمیت کے حامل ہیں اور اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہمارے علماء فتنہ گروں کے پھیلائے ہوئے رنگین اور پُر فریب فتنے سے غافل نہیں ہیں لیکن ہم بصد ادب اپنے علماء سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اتحاد کو جو ۲۵ فروری کو دیکھنے میں آیا ہے مزید مستحکم بنانے کی کوشش کریں اور مخالفین اسلام کی خفیہ چالوں سے چوکنا رہیں۔ ہمیں یاد ہے کہ ۱۹۷۲ء میں جب مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود عمل میں آیا تھا اس وقت بھی تمام مکاتب فکر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے تھے اور اس اتحاد کا سہرا حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے سر بندھ گیا تھا جو دارالعلوم دیوبند کی روح رواں تھے اس اتحاد نے مخالفین اسلام کی نیندیں اڑادی تھیں لیکن بعد میں اس اتحاد کو مزید مضبوط اور مستحکم کرنے پر دھیان نہیں دیا گیا۔ بلکہ متحد ہونے کے بعد ملت کے ذمہ دار کمین گاہوں میں چھپے ہوئے اسلام کے بدخواہوں سے یکسر غافل ہو گئے پھر رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ مسلم پرسنل لا بورڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بے اثر ہو گیا اور اپنی معنویت سے ہاتھ دھو بیٹھا۔ اب مسلم پرسنل لاء بورڈ کا وجود برائے نام ہے اور صرف دلوں کو بہلانے کے لئے ہے۔

خدانخواستہ اگر اس بار بھی ایسا ہوا کہ ہم دشمنوں کی چالوں سے غافل ہو گئے اور ہم نے اس اتحاد کو جو فضلِ خداوندی سے ہمیں نصیب ہو گیا ہے مزید مستحکم بنانے کی فکر نہ کی تو ہمیں پہلے سے زیادہ نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔ اب مخالفین اسلام کی نظریں زیادہ دارالعلوم دیوبند کی طرف اٹھیں گی اور وہ اس مادر علمی کو تباہ کرنے کی اسکیمیں مرتب کریں گے۔ ممکن ہے کہ مخالفین اسلام دارالعلوم دیوبند کو دہشت گردوں کے خلاف ایک فریق ہی بنا کر کھڑا کر دیں اور ہم سادہ لوحی کا شکار نہ ہو جائیں۔ یہ لڑائی جس کی بنیاد ڈالی گئی ہے درحقیقت پوری ملت کی لڑائی ہے اور اس میں فتح جب ہی نصیب ہو سکتی ہے کہ جب علماء اس لڑائی کو مخلصانہ طور پر لڑیں اور ذاتی مفادات کا گلا اپنے ہاتھوں سے گھونٹ لیں اس لڑائی کا سہرا بھی ملت اسلامیہ کے تمام طبقات کے سر بندھنا چاہئے۔ ابھی حال ہی میں اس طرح کی باتیں بھی اچھالی گئیں ہیں جن سے یہ تاثر ملتا ہے کہ جیسے یہ لڑائی جمعیۃ العلماء کا کارنامہ ہے۔ اگرچہ اس کی تردید بروقت حضرت مولانا ارشد مدنی نے کر دی ہے لیکن اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے شعور میں ابھی تک پختگی نہیں آسکی ہے۔ وہ عمر کے لحاظ سے باپ دادا کی عظمت کے لحاظ سے بڑے سہی لیکن عقل وفہم کے اعتبار سے وہ ابھی تک نابالغ ہیں۔

مفاد پرستی کی بھول بھلیوں میں کھو کر محض اپنی جماعت کو سرخ رو کرنے کے لئے اس طرح کی باتیں کرنا اذیت ناک ہے۔ اس طرح کی باتوں سے وہ اتحاد پارہ پارہ ہو سکتا ہے جو اللہ کا فضل خاص ہے۔ اس طرح کی باتوں سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کے بدخواہ خود ہماری صفوں میں موجود ہیں ان پر نظر رکھنی چاہئے۔ ان کی ذراسی غلطی ہمیں مطلوبہ نتائج سے یکسر محروم کر سکتی ہے۔

بے شک دہشت گردی کے خلاف اور دہشت گردی کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی سازشوں کے خلاف جس لڑائی کی بنیاد ڈالی گئی ہے وہ ایک مشترکہ لڑائی ہے اور اس کا سہرا دارالعلوم دیوبند کی معرفت تمام طبقات کے سروں پر بندھنا چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور اسی میں دارالعلوم دیوبند کی عظمت ہے۔ اسے کسی سیاسی جماعت کا کارنامہ قرار دینا عاقبت نااندیشی بھی ہے اور ملت اسلامیہ کے ساتھ ایک طرح کی چیرہ دستی بھی۔

انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

ایک غیر سیاسی تنظیم

مقاصد

* خدمتِ خلق * تبلیغ دین * پیامِ محبت * پیغام انسانیت * اصلاحی پروگرام

* اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اس تحریک کے ممبر بن سکتے ہیں۔

* ممبری فیس صرف دس روپے اور ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائز، دس روپے کی مالیت کا ممبری کارڈ آپ کو روانہ کیا جائے گا۔ دس روپے اور فوٹو رجسٹری ڈاک سے روانہ کریں یا ہمارے نمائندے کو دیں۔

* اگر آپ خدمتِ خلق، تبلیغ دین، محبت و انسانیت اور اصلاح وتطہیر میں دلچسپی رکھتے ہوں تو "روحانی تحریک" کے ممبر بنیں اور نفرت، وحشت سے بھری اس دنیا کو ہمارے ساتھ مل کر محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیں۔ آیئے اُن لوگوں کی راہوں میں پھول بچھا کر ان کے دل جیتیں جو مسلسل ہم پر پتھر اچھال رہے ہیں۔

* ہر ممبر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ روزانہ کسی ایک انسان کی کچھ نہ کچھ مدد کرے یا کسی نہ کسی شخص کو کوئی نہ کوئی نصیحت کرے۔

نوٹ : خط وکتابت کرتے وقت اپنا مکمل کیپیٹل انگلش میں اور اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔

اعلان عام

مرکزی دفتر انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور یوپی

فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا!۔

"تم سے پہلی امتوں کی بیماری عداوت، حسد تمہارے اندر بھی گھس آئے گی، عداوت تو جڑ سے کاٹ دینے والی شئے ہے۔ یہ بالوں کو نہیں مونڈتی بلکہ دین کو مونڈتی ہے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، تم جنت میں نہ جاسکو گے جب تک کہ مومن نہ بنو اور مومن نہیں بن سکتے جب تک کہ باہم میل ملاپ اور محبت نہ ہوگی۔ کیا میں بتاؤں یہ محبت کیوں کر پیدا ہوگی؟ اپنے اندر سلام کو رواج دو۔"

شمعِ فروزاں

دل اور زبان

ایک دفعہ امام غزالیؒ کی مجلس میں لوگ انسانی کارناموں پر بڑی پرجوش بحث کررہے تھے۔ کوئی فاتحین کے کارناموں کو بڑا ثابت کرنے کی کوشش کررہا تھا تو کوئی دانائی اور حکمت کو انسان کا سب سے بڑا کارنامہ بتا رہا تھا۔ امام غزالیؒ کافی دیر تک خاموشی سے ان کی باتیں سنتے رہے۔ حاضرین میں سے ایک نے امام غزالیؒ سے کہا۔

"آپ بھی اپنی رائے کا اظہار کریں۔" امام غزالیؒ نے کہا۔

"تم لوگ زیر بحث مسئلہ کی تلاش میں بہت دور نکل گئے ہو۔ حالانکہ انسان جو سب سے بڑا کارنامہ سرانجام دے سکتا ہے، وہ تو ہمارے سامنے ہے۔" سب نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کون سی چیز؟"

"انسان اپنے دل اور زبان کو قابو میں رکھے تو یہ انسان کا سب سے بڑا کارنامہ ہوسکتا ہے اور یہ کارنامہ بہت کم لوگ انجام دیتے ہیں۔"

☆ چراغ خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو دنیا کا پورا اندھیرا بھی مل کر اسے بجھا نہیں سکتا۔ اس لیے کوئی چھوٹی سی نیکی بھی جہاں کے برے لوگوں کے ڈر سے مت چھوڑو۔

رابندر ناتھ ٹیگور کے اقوال

☆ کم پڑھنا، زیادہ سوچنا، کم بولنا، زیادہ سننا ہی عقل مندی ہے۔

☆ جنہیں ہم کم تر اور حقیر بنا کر رکھتے ہیں وہ ہمیں رفتہ رفتہ کم تر اور حقیر بنا دیتے ہیں۔

☆ نصیحت کرنا آسان ہے، عمل کرانا مشکل ہے۔

☆ حق جتانے سے حق ثابت نہیں ہوجاتا۔

☆ مٹی، پانی اور روشنی کے ساتھ پوری وابستگی رکھے بغیر جسم کی تعلیم و تربیت مکمل نہیں ہوسکتی۔

☆ خدا بڑی بڑی غلطیوں سے خفا ہوسکتا ہے لیکن چھوٹی چھوٹی بھولوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتا۔

مہکتے پھول

☆ علم ایسا درخت ہے جس کا پھل خشک ہوتا ہے اور نہ سڑتا ہے۔

☆ مسکراہٹ وہ انمول تحفہ ہے جس کی کوئی قیمت نہیں۔

☆ دنیا میں سب سے مہنگی چیز عزت اور سب سے قیمتی چیز دوستی ہے۔

☆ محبت وہ کھیل ہے جس میں عقل ہار جاتی ہے۔

☆ ذلت اٹھانے سے بہتر ہے کہ تکلیف اٹھالو۔

☆ دوست سے ایسی فرمائش نہ کرو جس کو وہ پوری نہ کرسکے۔

☆محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

☆ماں قدرت کا حسین ترین تحفہ ہے۔

☆دوسروں کو اپنے سے کمتر نہیں سمجھنا چاہئے۔

☆انسان اچھے اخلاق سے اور محبت سے ہر جنگ فتح کر سکتا ہے۔

☆تین چیزوں میں ہمیشہ اضافہ کرو یعنی اچھی کتابیں اچھے دوست اور اچھے اعمال۔

☆تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ہی ملتی ہیں، یعنی والدین، حسن، جوانی۔

☆تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں (کھانا، عورت، دولت)

☆مسکراہٹ انسان کو خوش اخلاق بناتی ہے۔

☆بدترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگ کرے۔

☆آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے۔

☆ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنے والی آنکھیں بہت کم ہوتی ہیں۔

اقوال حکمت

☆دوسروں کی شکایت کرنا صرف اس بات کا اعلان ہے کہ آدمی زندگی کی دوڑ میں دوسروں سے پیچھے رہ گیا ہے۔

☆جو لوگ ہار مان لیں وہی جیتتے ہیں، جو لوگ پیچھے ہٹنے پر راضی ہو جائیں وہی دوبارہ اگلی صف میں جگہ پاتے ہیں۔

☆سب سے زیادہ غلطی پر وہ شخص ہے جس کے پاس یہ کہنے کو نہ ہو کہ میں نے غلطی کی ہے۔

☆اجتماعی زندگی میں سب سے کم اہم لفظ "میں" ہے اور سب سے زیادہ اہم لفظ "آپ"۔

☆اگر تم پہاڑ کو سر کرنا چاہتے ہو تو ذروں کو سر کرنے کا ہنر سیکھو۔

☆برداشت بزدلی نہیں، برداشت زندگی کا ایک اصول ہے۔

☆دوسروں کو اپنی مصیبت کا ذمہ دار ٹھہرانے سے نفرت اور مایوسی کا ذہن ابھرتا ہے اور اپنے آپ کو ذمہ دار ٹھہرانے سے عمل کرنے اور آگے بڑھنے کا۔

☆باتوں کو بھلا دینے کی عادت ڈالئے۔ ہر بات کو یاد رکھنا اپنے ذہن کو کباڑ خانہ بنانا ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے

☆اگر آپ معافی کا مطلب سمجھنا چاہتے ہیں تو ایک ایسے شخص کو معاف کرنے کی سعی کر دیکھیں جو آپ کی کردارکشی کا مرتکب ہوا ہو۔ آپ جان جائیں گے کہ معاف کر دینے کا اجر اتنا زیادہ کیوں رکھا گیا ہے۔

☆ضروری نہیں ہے کہ ہر دکھ کو اشتہار بنالیا جائے۔ ذاتیات کو یہ نام اسی لئے دیا گیا ہے کہ یہ محض اپنے آپ تک محدود رکھی جاتی ہیں۔

☆انسان اپنے ماحول کا پروردہ صرف اس وقت تک ہوتا ہے جب تک وہ شعور کی سیڑھی پر پہلا قدم نہ رکھ لے۔ اس کے بعد کے افعال و اعمال خود اس کے انجام دہ ہوتے ہیں۔

☆کبھی کبھی اگر حقیقت چھپالی جائے تو زیادہ سودمند ثابت ہوتی ہے۔

☆خون کا رشتہ کتنا ہی اذیت ناک کیوں نہ ہو تادم آخر ہمارے احساسات کے ساتھ جڑا رہتا ہے۔

☆پیلاہٹ، دکھ، تکلیف اور رنج کی علامت ہے، اسی لئے پیلا پھول جدائی کا استعارہ جانا جاتا ہے۔

☆ہر کام صرف اس وقت تک مشکل لگتا ہے جب تک کہ اس کو سرانجام دینے کے لئے پہلا قدم نہ اٹھالیا جائے۔

فکر و نظر

☆جانور اپنے مالک کو پہچانتا ہے لیکن انسان اپنے اللہ کو نہیں پہچانتا۔

☆جب قریبی رشتے دار محتاج ہوں تو اسے چھوڑ کر دوسروں کو نوازنا اچھا نہیں۔

☆جس دن قیامت آئے گی اس دن زلزلے آندھیاں اور طوفان آئیں گے۔

☆اپنی شکایتیں اس کے سامنے پیش کرو، جو اسے دور کرنے پر قادر ہو، اگر گناہ کرنا چاہو تو کرلو لیکن اللہ سے چھپ کر اور اس کی زمین سے باہر نکل کر۔

☆محفل میں اپنی خامیاں بیان مت کیجئے، آپ کے جاتے ہی یہ کام ہو جائے گا۔ (ایڈیسن)

☆مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ، دشمنوں سے نپٹنے کا انتظام میں خود کرلوں گا۔ (والیٹر)

جمہوریت کی سادہ تعریف عوام کے ڈنڈے عوام کے ذریعہ عوام کی کمر پر توڑنا ہے۔ (آسکر وائلڈ)

دنیا میں دو طرح کے لوگ ہیں، یار شاطر، بار خاطر۔ (بائرن)

مشاہدات

یادیں: انسان کی بہترین دوست ہیں جنہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت جدا نہیں کرسکتی۔

زندگی: مانگا ہوا تحفہ ہے جسے واپس کرنا اذیت ناک خیال ہے۔

پیار: وہ جذبہ ہے جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جاسکتی ہے۔

چاند: رات کا وہ خاموش مسافر ہے جو خود تو اندھیروں پر سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے لئے قدم قدم پر نور بکھیرتا ہے۔

آنسو: یہ کڑوے گھونٹ امیدوں کے سہارے پینے پڑتے ہیں۔

انتظار: بے قراری کا دوسرا نام ہے اور انتظار کی لذت سے وہی لوگ آشنا ہوتے ہیں جو شب الم سے لے کر طلوع سحر تک اس میں جلتے ہیں۔

امید: ایک ایسی ٹھنڈی اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں انسان کو پناہ دے کر اسے مایوسی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ہر خواہش کے حصول کے لئے ایک عمل ہے۔ عمل نہ ہو تو خواہش خواب ہے۔

☆ہم جیسی عاقبت چاہتے ہیں ویسا ہی عمل کرنا چاہئے، کامیابی محنت والوں کے لئے، جنت ایمان والوں کے لئے اور عید، روزہ داروں کے لئے۔

☆انسان کے اطوار اس کو گناہ گار نہیں بناسکتے۔ جب تک اس کا دل گناہ گار نہ ہو۔

☆نظر اس وقت تک پاک ہے، جب تک اٹھائی نہ جائے۔

☆کچھ باتیں اور منظر یادوں کے طوفان میں ان تنکوں جیسے ہوتے ہیں جن کے سہارے دور تک اور دیر تک بہا جاسکتا ہے۔

☆انسانی زندگی دنیا میں اس شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہو۔

☆انسان پہلے ہی زندگی کے تپتے صحرا میں کھڑا تنہا پیڑ ہے اس لئے خود کو پچھتاوے کی دیمک لگنے سے بچایئے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

☆مومن وہ ہے جو آخرت کے لئے اچھے اعمال جمع کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑائے۔

☆اللہ بہترین بدلہ لینے والا ہے۔

☆ضرورت مند کی جائز حاجت پوری کرنا ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

☆جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔

☆تمہاری عمر برابر گھٹتی جارہی ہے۔

☆بہادر وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

☆وہ شخص سب سے بہترین زندگی بسر کرتا ہے جو اپنی ضروریات کے لئے کسی غیر پر بھروسہ نہ کرے۔

☆کرم کے معنی ہیں مانگنے سے پہلے دینا اور موقع و وقت پر احسان و سلوک کرنا۔

☆دانائیوں میں بہترین دانائی تقویٰ اور کمزوریوں میں بڑی کمزوری بداخلاقی اور بداعمالی ہے۔

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

☆ضمیر ہمارے اندر کی آواز ہے جو ہمیں متنبہ کرتی ہے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ (میکلن)

☆اگر مزدور نہ ہوتے سرمایہ دار کبھی جنم نہ لے سکتا کیونکہ سرمایہ دار کی دولت مزدور کی محنت کا نتیجہ ہے۔ (ابراہام)

☆عظیم شخص کبھی یہ نہیں کہتا کہ میں عظیم ہوں۔ ہیرا کب منہ سے

بولتا ہے کہ میں ہیرا ہوں (شیلے)

☆ دوست کو اپنے معاملات سے اتنا ہی آگاہ کرو کہ اگر دشمن ہو جائے تو تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ (ہربرٹ سپنسر)

☆ میں انگاروں پر چلا اور گرم ریت کو میں نے پامال کیا مگر میں نے غصے سے جب کہ وہ مجھ پر قابو پالے کوئی آگ زیادہ گرم نہیں دیکھی۔ (بزرجمہر)

☆ صورت بغیر سیرت کے بالکل ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔ (ارسطو)

☆ زوال کو بھی کمال کا زینہ بنایا جا سکتا ہے۔ (ہٹلر)

بین الاقوامی کہاوتیں

☆ ایک اندھا دوسرے اندھے کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں گریں گے۔

☆ جو اپنوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا، عقل مندوں کے نزدیک وہ دوستی کے قابل نہیں۔

☆ جسے خدا ذلیل کرنا چاہے وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

☆ قوانین قدرت سے انحراف کرنے والا سزا سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔

☆ محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں طور پر بے وقوف ہیں۔

☆ سورج غروب ہو جانے کا غم نہ کرو، ورنہ ستاروں کو بھی کھو دو گے۔

☆ بعض لوگ اچھا بننے کے لئے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی کہ اچھا نظر آنے کے لئے کرتے ہیں۔

☆ راستوں کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنیوالے منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔

نکتہ دانش

☆ اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔

☆ اپنی ہار پر مت رو کیوں کہ تمہاری ہار پر کسی اور کی جیت ہے۔

☆ بعض لوگوں کی زندگی میں اگر غم بڑھ جائے تو قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔ کبھی شعوری طور پر کبھی لاشعوری طور پر۔

☆ زندگی میں خوشی دینے والے لوگ تو رہتے ہیں مگر دکھ دینے والے ان سے زیادہ ہمارے یادداشت پر نقش ہو جاتے ہیں۔

کوئی بات کرو

☆ گفتگو میں سب سے قیمتی چیز خاموشی کے وقفے ہیں۔ (رائے رچرسن)

☆ آدمی کی عقل کی دلیل اس کا قول ہے اور قول کی دلیل اس کا فعل ہے۔ (جالینوس)

☆ جو صفحات گن کر کتابوں کی قیمت دیتے ہیں ان کا ذہن کتاب کے نیچے دب کر قبر میں پہنچ جاتا ہے

(ٹیگور)

☆ حقیقتاً اچھا آدمی وہ ہے جو ان لوگوں کا ساتھ دیتا ہے، جن کو لوگ برا کہتے ہیں۔ (خلیل جبران)

☆ جس دل میں قوت برداشت ہو، وہ کبھی شکست نہیں کھاتا۔

(حکیم لقمان)

نایاب موتی

☆ انتظار طویل ہو جائے تو محبتیں بے یقین ہو جاتی ہیں لیکن اظہار کا پانی محبت کو پھر سے شاداب کر ڈالتا ہے اور جس محبت کو اظہار کا پانی میسر نہ ہو وہ محبت اپنا وجود بھی کھو دیتی ہے اس پودے کی طرح جو پانی نہ ملنے پر بہت جلد سوکھ جاتا ہے۔

☆ ماضی کی یادیں انسان کے وجود کو جالے کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

☆ جذبات واحساسات بھی دریا کی طرح اپنا راستہ خود ہی بنا لیتے ہیں لیکن اس کنارے کی طرف جس پر بند نہ باندھا گیا ہو۔

☆ کہانی میں نام اور تاریخ کے سوا سب کچھ سچ ہوتا ہے اور تاریخ میں نام اور تاریخ کے سوا کچھ بھی سچ نہیں ہوتا۔

☆ غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس اور ایک پر امید، مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پر امید غریب غربت کی بدولت اللہ کے حبیب کے قریب ہوتا ہے۔

اچھے لوگ

☆ حضرت بہلول قبرستان میں رہتے تھے۔

ایک دن حضرت سری سقطیؒ نے ان سے پوچھا۔

''برادر! آپ شہر میں کیوں نہیں رہتے۔؟''

بہلول بولے۔

''میں اچھے لوگوں میں رہتا ہوں ان کے قریب بیٹھتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے اور ان سے دور بیٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔

مہکتی کلیاں

☆زبان کو اتنا شیریں رکھو کہ تم پتھر کو بھی موم بنا سکو۔

☆اعتبار کی مالا کو کبھی ٹوٹنے نہ دو۔ اس انمول مالا کے موتی بکھر جائیں تو تلاش کے باوجود ملتے نہیں۔

☆خوابوں کی دنیا کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو سچائی پر مبنی نہیں ہوتی۔ ہمارے خیالات اور سوچیں ایک دوسرے سے اتنے ہی مختلف ہیں جتنے ہمارے چہرے۔ اس لئے دوسروں سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہوں دوسروں کی سوچ بھی ویسی ہی ہو۔

☆اللہ تعالیٰ خوشحالی بخشے تو اپنی آرزوؤں کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ۔ دلی سکون خواہشات کے پورا ہونے میں نہیں بلکہ خواہشات کے روکنے میں ہے۔

☆انسانی شخصیت کا سب سے مضبوط حوالہ اس کا کردار اور عمل ہے۔

☆خوش کلامی ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

تین چیزیں

☆تین چیزوں کو حاصل کرو۔

علم، اخلاق، شرافت۔

☆تین چیزوں پر ایمان رکھو۔

توحید، رسالت، قیامت۔

☆تین چیزوں کو پاک رکھو۔

جسم، لباس، خیالات۔

☆تین چیزوں کو یاد رکھو۔

☆موت، احسان، نصیحت۔

☆تین چیزوں کے لئے لڑو۔

حق، مظلوم، ملک۔

☆تین چیزوں کا احترام کرو۔

والدین، استاد، قانون۔

☆تین چیزوں کے لئے ہر وقت تیار رہو۔

موت، زوال، غم۔

حاسد مثل اس شخص کے ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی بجائے اس کی اپنی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس شخص کو اور غصہ آئے اور پھر وہ زور سے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اس کی دوسری آنکھ پھوڑ دے پھر پتھر مارے اور اس کا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ مجروح ہو اور دشمن صحیح وسالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔

وقت

☆مجبوری دیمک کی طرح ہماری زندگی کو چاٹ لیتی ہے، گھن کی طرح کھا جاتی ہے، ہم سب کچھ بننا چاہتے ہیں مگر کچھ بنتے بنتے ہم آخر کار بے وقوف بن کر رہ جاتے ہیں۔

☆ہم وقت کو بچاتے ہیں اسے بچاتے بچاتے ایک دن ایسا آتا ہے کہ فرشتہ ہمارے کان میں کہتا ہے کہ ختم ہوگیا........ وقت ختم ہوگیا........ کیسے ختم ہوگیا؟ جب یہ راز منکشف ہوتا ہے تو وہ ہنستا ہے، مسافر کا سفر ختم نہیں ہوتا اور وقت ختم ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

معصوم محبت کا اتنا سا فسانہ ہے
کاغذ کی حویلی ہے بارش کا زمانہ ہے

☆

وقت کی دھوپ ہے اور دور کا لمبا رستہ
زندگی سوچ کے سائے میں کھڑی ہے تنہا

☆

اپنی تو وہ مثال ہے جیسے کوئی درخت
دنیا کو چھاؤں بخش کے خود دھوپ میں جلے

☆

دل میں نہ ہو جرأت تو محبت نہیں ملتی
خیرات میں اتنی بڑی دولت نہیں ملتی

☆

آسائشوں کے دور میں ہم آگئے کہاں
رکھ دی ہے رہن ہم نے بزرگوں کی آبرو

☆

بلبلاتے رہے رہ رہ کے جو بھوکے بچے
سوچئے کیسے انہیں ماں نے سلایا ہوگا

☆

دشمن یہاں پہ کون ہے اور کون دوست ہے
اب تک اسی سوال میں الجھا ہوا ہوں میں

●●

قسط نمبر: ۱۱۰

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ طلاق

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ طلاق قرآن حکیم کی ۶۵ ویں سورۃ ہے۔

☆ترقی کے لئے تنخواہ میں اضافہ کے لئے اور روزگار میں خیر و برکت کے لئے مندرجہ ذیل آیات کو مغرب کی نماز کے بعد تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں اور اس عمل کو ۴۰ دن تک لگاتار پڑھیں۔ انشاء اللہ حیرتناک فائدہ ہوگا اور مقاصد میں کامیابی ملے گی۔

آیات یہ ہیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّہٗ مَخْرَجًا ط وَیَرْزُقْہُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ط وَمَنْ یَّتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ ط اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمْرِہٖ ط قَدْ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ○

☆اگر ان آیات کو اس وقت پڑھیں جب زمین میں بیج ڈالیں اور ہل چلادیں تو اس سے کھیتی میں خوب خیر و برکت ہوتی ہے۔ اور زراعت میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔

☆اگر کسی شخص کے زخم ہوں اور وہ کسی طرح ٹھیک نہ ہو رہے ہوں ان آیات کو ایک مرتبہ پڑھ کر زخموں پر دم کردیں۔ انشاء اللہ زخم ٹھیک ہوجائیں گے۔

☆اگر کسی شخص کو غم ہو اور وہ غم کسی طرح دور نہ ہورہا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس سورۂ طلاق کو روزانہ ایک مرتبہ تلاوت کرے انشاء اللہ اس کا غم دور ہوگا اور رنج اور دکھ سے اسے نجات ملے گی۔

☆اگر کوئی شخص روزی کی تنگی کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے بعد رزق میں وسعت پیدا ہوگی۔ ہر مشکلیں آسانی میں بدل جائیں گی۔

آیت یہ ہے۔ سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ○

☆بعض بزرگوں سے یہ مروی ہے کہ اگر ہر جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھ کر سو مرتبہ یہ آیت پڑھیں تو رزق میں خوب خیر و برکت ہوگی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔

آیت یہ ہے۔ قَدْ اَحْسَنَ اللّٰہُ لَہٗ رِزْقًا ○

☆اگر کوئی شخص کسی گمشدہ چیز یا کسی گم شدہ انسان کے بارے میں معلومات کرنا چاہتا ہو تو عروج ماہ میں کسی بھی رات کو بعد نماز عشاء دو رکعت نفل ادا کر کے اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر بغیر کسی سے بات کئے سوجائے۔ انشاء اللہ اللہ کی طرف سے صحیح رہنمائی ہوجائے گی۔ اور گم شدہ چیز کے بارے میں غیب سے معلومات فراہم ہوں گی۔

آیت یہ ہے۔ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط وَاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا ○

☆سورۂ طلاق کا نقش غموں اور دکھوں سے نجات کے لئے بہترین ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں انشاء اللہ غموں سے اور دکھوں سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۵۹۵	۲۰۶۰۹	۲۰۶۰۶	۲۰۶۰۲
۲۰۶۰۷	۲۰۶۰۱	۲۰۵۹۶	۲۰۶۰۸
۲۰۶۰۰	۲۰۶۰۴	۲۰۶۱۱	۲۰۵۹۷
۲۰۶۱۰	۲۰۵۹۸	۲۰۵۹۹	۲۰۶۰۵

اگر سورۂ طلاق کو بہ نیت زکوٰۃ روزانہ گیارہ مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھیں گے تو زکوٰۃ ادا ہوگی۔ اور اس کے بعد ہر عمل میں پھر انشاء اللہ فائدہ ہوگا۔

زکوٰۃ کے لئے عروج ماہ میں کسی بھی جمعرات سے شروع کریں۔

(باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۲۹

سیدنا جوادؐ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام "جواد" ہے۔ اس کے معانی ہیں حد سے زیادہ سخاوت کرنے والا اس کے اعداد ۱۴ ہیں۔

☆بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہو اور کسی بھی طرح اس کے قرض کی ادائیگی نہ ہو پا رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم گرامی کا ورد عشاء کی نماز کے بعد ایک سو مرتبہ پابندی کے ساتھ کرے۔ انشاء اللہ غیب سے قرض کی ادائیگی کا بندوبست ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی مفلسی دور ہوجائے تو ہر فرض نماز کے بعد سیدنا جواد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔

سیدنا یتیم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام یتیم بھی ہے اور اس کے اعداد ۴۶۰ ہیں۔

☆اگر کسی کے زخم لگا ہو اور وہ زخم کسی وجہ سے ٹھیک نہ ہو رہا ہو تو اس اسم مبارک کو ۹ مرتبہ پڑھ کر زخم پر دم کردیں انشاء اللہ زخم ٹھیک ہوجائے گا۔

☆اگر کسی کے گھر میں گھر کا کوئی بڑا فوت ہوگیا ہو اور کسی طرح چھوٹوں کو صبر وقرار نہ آرہا ہو تو اس اسم مبارک کا ورد بکثرت کریں۔ انشاء اللہ صبر آجائے گا۔

☆اس اسم مبارک کے ورد سے پریشانیوں میں صبر وضبط کی قوت اور صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ اس اسم مبارک کو لاتعداد مرتبہ پڑھنا چاہئے اور اگر رات کو سوتے وقت اس کو معمول میں رکھیں تو بہتر ہے۔

سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں کرم کرنے والا۔ یہ نام بھی مشترک ہے یعنی یہ نام رب العالمین کا بھی ہے اور سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اس کے اعداد ۲۷۰ ہیں۔

☆اگر کوئی شخص بے روزگار ہو تو اس کو چاہئے کہ بہ کثرت صبح شام اس نام کا ورد کرے انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں اس کا روزگار لگ جائے گا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے رزق میں فراخی ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد صبح شام دو سو مرتبہ کیا کرے۔ انشاء اللہ اس کے کاروبار میں اضافہ ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ خلائق کی نظروں میں معتبر اور محترم ہوجائے تو اس اسم مبارک کو سونے سے پہلے تین سو مرتبہ پڑھا کرے۔ چند ماہ کے بعد وہ لوگوں کی نظروں میں محبوب اور محترم ہوجائے گا۔

☆اس اسم مبارک کا نقش لوگوں کی نظروں میں محترم اور مقبول ہونے کے لئے تیر بہدف ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۷	۷۰	۷۳	۶۰
۷۲	۶۱	۶۶	۷۱
۶۲	۷۵	۶۸	۶۵
۶۹	۶۴	۶۳	۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، د، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۳	۶۸	۶۶	۷۳
۷۴	۶۵	۷۱	۶۰
۶۹	۶۲	۷۲	۶۷
۶۴	۷۵	۶۱	۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳	۶۰	۶۷	۷۰
۶۶	۷۱	۷۲	۶۱
۶۸	۶۵	۶۲	۷۵
۶۳	۷۴	۶۹	۶۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف د، ح، ر، ل، ع، خ یا غ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۹	۶۴	۶۳	۷۴
۶۲	۷۵	۶۸	۶۵
۷۲	۶۱	۶۶	۷۱
۶۷	۷۰	۷۳	۶۰

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۲۷۰ مرتبہ سیدنا کریم صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔

سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔اس کے معانی عزت والے کے ہیں۔یہ نام بھی مشترک ہے یعنی یہ نام حق تعالیٰ کا بھی ہے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی۔اس کے اعداد ۹۴ ہیں۔

☆اس کے ورد کے بے شمار فوائد ہیں۔بزرگوں نے فرمایا ہے جو شخص اس کو بہ کثرت پڑھے گا وہ چشم خلائق میں معزز ومحترم ہوگا۔

☆اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کو جو بھی دیکھے اس کے ساتھ مہربانی اور محبت کا معاملہ کرے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کیا کرے۔

☆اگر کسی شخص کو آسیب پریشان کرتا ہو تو صبح شام ۱۹ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے انشاءاللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

☆اگر کوئی شخص دشمنوں پر اپنا غلبہ چاہتا ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۹۴ مرتبہ اس کا ورد کیا کرے۔

☆جو شخص مالدار ہونا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ایک سو مرتبہ اس کا ورد کیا کرے۔انشاءاللہ چندماہ میں وہ مالدار ہو جائیگا۔

☆اس اسم مبارک کا نقش آسیبی اثرات سے نجات دلانے میں لوگوں کے دل میں محبت اور رعب قائم کرنے میں بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو۔ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۶	۲۹	۱۶
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۳۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۷	۳۵
۳۳	۳۱	۲۹
۲	۳۶	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض

ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۲۴	۲۲	۲۹
۳۰	۲۱	۲۷	۱۶
۲۵	۱۸	۲۸	۲۳
۲۰	۳۱	۱۷	۲۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۴	۳۲
۳۶	۳۱	۲۷
۳۰	۲۹	۳۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹	۱۶	۲۳	۲۶
۲۲	۲۷	۲۸	۱۷
۲۴	۲۱	۱۸	۳۱
۱۹	۳۰	۲۵	۲۰

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۴	۲۸
۲۷	۳۱	۳۶
۳۵	۲۹	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۰	۱۹	۳۰
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۲۳	۲۶	۲۹	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۶	۲۸
۲۹	۳۱	۳۴
۳۵	۲۷	۳۲

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر سیدنا عزیز صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے۔ (باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیو بند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

وہی ۷۸۶ کا غم

جاوید شریف ——————— وارانسی

۷۸۶ کو لے کر ہمارے حلقۂ احباب میں کافی اختلاف چل رہا ہے۔ بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ بسم اللہ کے بجائے ۷۸۶ لکھنا جائز ہے جب کہ بعض دوست اس کو ناجائز بتاتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ۷۸۶ بسم اللہ کے اعداد نہیں ہیں بلکہ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں۔ اور ۷۸۶ لکھنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم ہرے کرشنا لکھ رہے ہیں نہ کہ بسم اللہ۔

بعض لوگ اس کو بدعت بتاتے ہیں بعض لوگ اس کو حرام قرار دیتے ہیں بعض لوگ کہتے ہیں کہ جب بسم اللہ کی جگہ ۷۸۶ لکھنا جائز ہے تو پھر قرآن حکیم کی تلاوت کے بجائے اس کے اعداد کو پڑھنا بھی جائز ہوگا۔

دوستوں میں کافی بحث چلتی ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس بارے میں ذرا تفصیل سے روشنی ڈالیں اور کسی قریبی شمارے میں اس سوال کا جواب دیں۔

جواب

۷۸۶ پر گفتگو کرنے سے پہلے ہم علم الاعداد کے تعلق سے کچھ عرض کریں گے تاکہ آپ کو یہ اندازہ ہو جائے کہ اس علم کی حیثیت کیا ہے اور اس علم کے ذریعہ ہم کتنے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ جب کہ اس علم کو بھی دوسرے علوم کی طرح ان علماء نے جو اپنے علم میں وسعت تو رکھتے ہیں لیکن گہرائی سے محروم ہیں، کوئی اہمیت نہیں دی ہے بلکہ بعض عاقبت نااندیش قسم کے علماء نے اسے ناجائز بھی قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ علم اعداد ایک سے لے کر ۹ اعداد تک اپنی وسعت رکھتا ہے گویا کہ علم اعداد میں سب سے پہلا مفرد عدد ایک ہے اور سب سے آخری مفرد عدد ۹ ہے۔ باقی دوسرے اعداد جو بھی بنتے ہیں ان سے مرکب ہو کر بنتے ہیں لیکن مفرد اعداد صرف ایک سے ۹ تک ہیں۔

ہم اسے اتفاق نہیں کہہ سکتے کہ اسماء حسنیٰ میں حق تعالیٰ کا ایک نام "اول" بھی ہے۔ اور حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام "آخر" بھی ہے۔ یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے کہ اسماء حسنیٰ سے حق تعالیٰ کے وہ صفاتی نام مراد ہیں جن کا ذکر قرآن حکیم میں آیا ہے۔ جیسے مذکورہ یہ دو نام بھی قرآن حکیم میں مذکور ہیں۔ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْم۔ اب آپ غور کریں کہ حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق ازل سے ہے، وہ اول ہے۔ اس کے کل اعداد ۳۷ ہیں اور اس کا مفرد عدد ایک ہے۔ جو اعداد میں سب سے پہلا عدد ہے اور حق تعالیٰ کا وہ نام جو یہ ثابت کرتا ہے کہ حق تعالیٰ کی ذات گرامی ابد تک رہے گی۔ وہ آخر ہے اور اس کے کل اعداد ۸۰۱ ہیں اور اس کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ اندازہ کیجئے کہ حق تعالیٰ کے دو ناموں سے علم اعداد کی حقانیت کس طرح ثابت ہوتی ہے اس کے اسم اول سے ایک اور اس کے اسم آخر سے ۹ بنتا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح حق تعالیٰ کی ذات گرامی ازل سے ہے اور ابد تک رہے گی۔ اسی طرح اس کائنات کے اختتام تک ایک سے لے کر ۹ تک تمام چیزوں کا احاطہ کئے رکھیں گے اور ان کے مطالعے سے بعض ایسی چیزوں کا انکشاف ہوگا جو کسی علم ظاہر سے ممکن نہیں ہے۔ اور یہی بات قرآن حکیم میں بایں الفاظ فرمائی گئی ہے۔ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا۔ اور تمام چیزوں کا احاطہ اعداد کے ذریعہ کیا گیا ہے۔ حق تعالیٰ کی حکمت عملی دیکھئے کہ قرآن حکیم کی جس آیت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات اول ہے وہی آخر ہے وہیں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہی ذات ظاہر بھی ہے اور وہی باطن بھی۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح علم اعداد میں ایک سے لے کر ۹ تک ۹ اعداد اپنی

ابتدا اور انتہا کو ثابت کرتے ہیں اسی طرح دوسرے علوم میں یہ بات بھی ثابت ہوتی ہے کہ اس دنیا میں کچھ علوم، ظاہری ہیں اور کچھ علوم باطنی۔ اس دنیا میں انسان کو حق تعالیٰ نے اپنا خلیفہ بنا کر بھیجا ہے۔ تقریباً وہ تمام صفات جو حق تعالیٰ کی ہیں کم و بیش وہ صفات انسان کی بھی ہیں اور اگر انسان میں حق تعالیٰ کی صفات پیدا کرنے کی صلاحیت نہ ہوتی تو حدیث پاک میں یہ نہ فرمایا جاتا کہ تَخَلَّقُوْا بِاَخْلاقِ اللّٰهِ۔ تم سب اللہ کے اخلاق اپناؤ اور اپنے اندر وہی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرو جو صفات حق تعالیٰ کی ذات گرامی میں ہیں۔ اس وقت چونکہ ہم ایک خاص موضوع سے متعلق بات کر رہے ہیں اس لئے تفصیل میں نہ جاتے ہوئے اجمالاً یہ عرض کریں گے کہ اس دنیا میں ظاہر علوم کے ساتھ ساتھ مخفی علوم کا بھی ایک سلسلہ ہے اور اس سلسلے کی بھی مخالفت علم اعداد ہی کی طرح کی گئی ہے۔ جب کہ دین و شریعت کسی بھی علم کی بحیثیت علم مخالفت نہیں کرتے صرف اس کے جائز و ناجائز پر گفتگو کرتے ہیں لیکن ہمارے علماء کی اکثریت ایسے تمام علوم کو مسترد کر دیتی ہے جو باقاعدہ اپنا وجود رکھتے ہیں اور اہل دنیا ان علوم سے باقاعدہ استفادہ بھی کر رہے ہیں اور علم اعداد کی حقانیت قرآن حکیم سے بھی ثابت ہوتی ہے لیکن ہم نے گہرائی کے ساتھ کبھی غور و فکر کرنے کی زحمت ہی نہیں کی۔ دیکھئے کہ علم اعداد کی ابتدا عدد ایک سے ہوتی ہے اور اس کی انتہا عدد ۹ پر ہوتی ہے۔ اور ان دونوں کا مجموعہ ۱۹ بنتا ہے۔ قرآن حکیم میں یہی مرکب عدد ایک جگہ سورۂ مدثر میں استعمال میں ہوا ہے۔ فرمایا گیا ہے عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ اور دوزخ پر ۱۹ نگہبان مسلط ہیں۔ ماہرین علم الاعداد نے جب اس انیس کے عدد پر غور و فکر کیا تو یہ بات واضح ہوئی کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے وہ حروف جو لکھنے میں آتے ہیں ان کی تعداد بھی ۱۹ ہی ہے۔ ماہرین علم اعداد نے یہ بات سمجھ لی ہے کہ وہ بسم اللہ جو قرآن حکیم کی ہر سورۃ میں پڑھی جاتی ہے وہی قرآن حکیم کو پرکھنے کا ایک پیمانہ ہے۔ اس کے بعد ماہرین علم اعداد نے قرآن حکیم کی مختلف سورتوں اور مختلف آیتوں کو پرکھنے کا کام کیا تو ان پر روز روشن کی طرح یہ بات واضح ہوگئی کہ یہ قرآن بے شک اللہ کی کتاب ہے۔ یہ کسی انسان کی کوششوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ جب ہم قرآن حکیم کو علم الاعداد کی روشنی میں پرکھتے ہیں تو ایسے ایسے حقائق کھلتے ہیں کہ عقل حیران رہ جاتی ہے۔

دیکھئے قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں۔ ۱۱۴ کے اعداد ۱۹ کے عدد سے جو ایک کسوٹی کی حیثیت رکھتا ہے برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

```
19)114(6
   114
    ×
```

یہ بات بھی اہمیت کی حامل ہے کہ قرآن حکیم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا استعمال بھی ۱۱۴ ہی مرتبہ ہوتا ہے حالانکہ سورۂ توبہ کے ساتھ بسم اللہ نازل نہیں ہوئی تھی۔ اسی لئے سورۂ توبہ قرآن حکیم میں بغیر بسم اللہ کے نقل کی گئی ہے اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۳ بنتی ہے جب کہ سورتیں ۱۱۴ ہیں لیکن قرآن حکیم کی ایک سورۃ سورۂ نمل میں بسم اللہ الگ سے نازل کی گئی اور فرمایا گیا کہ وَاِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اس طرح بسم اللہ کی تعداد ۱۱۴ ہی ہوگئی اور حیرتناک بات یہ ہے کہ جس سورۃ میں یہ بسم اللہ الگ سے نازل ہوئی وہ قرآن حکیم کی انیسویں سورۃ ہے۔ جو قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کی حقانیت پر دلالت کرتی ہے۔

مزید دیکھئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں ۴ کلمات کا استعمال ہوا ہے۔

نمبر: ایک۔ بسم۔ نمبر: دو۔ اللہ نمبر: ۳۔ الرحمٰن۔ نمبر: ۴۔ الرحیم۔

یہ تمام کلمات بھی قرآن حکیم میں اتنی بار استعمال ہوئے ہیں کہ یہ سب ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہو جاتے ہیں۔

مثلاً، لفظ بسم پورے قرآن میں ۱۹ بار استعمال ہوا ہے۔ اور یہ ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتا ہے۔ اسم اللہ پورے قرآن میں ۲۶۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔ اور یہ بھی ۱۹ کی تقسیم سے برابر کٹ جاتا ہے۔ دیکھیں۔

```
19)2698(142
   19
   79
   76
   38
   38
    ×
```

اسم الرحمٰن قرآن حکیم میں ۵۷ مرتبہ آیا ہے۔ یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

```
19)57(3
   57
    ×
```

اسم الرحیم قرآن حکیم میں ۱۱۴ مرتبہ آیا ہے اور یہ بھی ۱۹ پر برابر تقسیم ہو جاتا ہے۔

```
19)114(6
   114
    ×
```

دیکھئے علم اعداد ہمیں قرآن حکیم کی حقانیت سے روشناس کرا رہا ہے۔ یہ جچی تلی سیٹنگ یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ کتاب قدرت خداوندی کا شاہکار ہے کسی انسان کی مرتب کردہ کتاب میں اس طرح کی سیٹنگ ممکن نہیں ہے۔

مزید دیکھئے، قرآن حکیم کی سب سے پہلی وحی جو غار حراء میں نازل ہوئی تھی اس وحی میں صرف آیات لے کر حضرت جبرائیل علی السلام تشریف لائے، وہ پانچ آیات یہ ہیں۔

اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ ○ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اِقْرَاْ

وَرَبُّکَ الْاَکْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ○عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ ○

اس کے بعد سورۂ مدثر نازل ہوئی اوراس کی ۳۰ آیات نازل ہوئیں۔

اس سورۃ کی تیسویں آیت میں فرمایا گیا۔ عَلَیْھَا تِسْعَۃَ عَشَرْ یعنی دوزخ پر مقرر ہیں ۱۹ فرشتے۔

اس کے بعد جب تیسری مرتبہ حضرت جبرائیل علی السلام وحی لے کر تشریف لائے تو بجائے اس کے کہ سورۂ مدثر کی بقیہ ۲۶ آیات لے کرآتے وہ سورۂ علق کی بقیہ ۱۴ آیات لے کرتشریف لائے اوراس طرح سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہوگئی۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق ہے۔ جوقرآن حکیم کی پہلی سورۃ ہے یعنی جو بسم اللہ کے طور پر نازل ہوئی۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے حروف ۱۹ ہیں۔ قرآن حکیم کی پہلی سورۃ، سورۂ علق کی کل آیات کی تعداد ۱۹ ہے۔ قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نبا سے جو ۳۰ ویں سپارہ کی پہلی سورۃ ہے۔ سورۂ علق ۱۹ ویں نمبر پر ہے۔ اس سورۃ میں کل کلمات ۷۶ ہیں جوانیس کی تقسیم پر پورے اترتے ہیں۔ اگرقرآن حکیم کی آخری سورۃ سورۂ ناس سے الٹی گنتی شروع کریں یعنی ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲ توجب سورۂ علق تک پہنچیں گے جوقرآن حکیم کی ۹۶ ویں سورۃ ہے تو یہ سورۃ الٹی گنتی کے اعتبار سے ۱۹ ویں نمبر پرآتی ہے۔

قرآن حکیم کی پہلی سورۃ سورۂ فاتحہ ہے اورسورۂ نمل جو ۱۹ ویں سپارے میں ہے وہ قرآن حکیم کی ۲۷ ویں سورۃ ہے۔ ۲۷ کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے۔ پہلی سورۃ ۲۷ ویں سورۃ کے مفرد عدد ۹ کو جب برابر برابر رکھتے ہیں تو ۱۹ بنتا ہے۔ کیا یہ سب محض اتفاق ہے۔؟ ان باتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی ایک حقیقت ہے اورعلم الاعداد سے قرآن حکیم کی حقانیت اورموزونیت ثابت ہوتی ہے۔ حیرتناک بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی متعدد سورتوں میں جوحروف مقطعات استعمال ہوتے ہیں وہ سب بھی مختلف انداز سے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہوتے ہیں۔

سورۂ شوریٰ میں حروف مقطعات حٰمٓ عٓسٓقٓ کل ۵ حروف ہیں۔ ح، م، ع، س، ق۔ اگرسورۂ شوریٰ میں ان پانچوں حروف کا شمار کریں توان کی تعداد اس طرح ہے۔

حرف، ح	۵۳ بار۔
حرف، م	۳۰۸ بار۔
حرف، ع	۹۹ بار۔
حرف، س	۵۳ بار
حرف، ق	۵۳ بار۔

ان حروف کی کل تعداد ۵۷۰ بنتی ہے جو ۱۹ پر برابر تقسیم ہورہے ہیں۔ اسی طرح حرف ص قرآن حکیم کی تین سورتوں کے حروف مقطعات میں آیا ہے۔ سورۂ اعراف، سورۂ مریم، سورۂ ص۔ ان تینوں میں حرف صاد کی تعداد یہ ہے۔

سورۂ اعراف میں حرف، ص	۹۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ مریم میں حرف، ص	۲۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔
سورۂ ص میں حرف، ص	۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

ان کی مجموعی تعداد ۱۵۲ بنتی ہے۔ دیکھئے ۱۹ کی تقسیم پر برابر تقسیم ہورہے ہیں۔

۱۹)۱۵۲(۹
۱۵۲
۹

سورۂ ص اورسورۂ ق میں ایک اورحیرتناک حقیقت سامنے آتی ہے وہ یہ کہ سورۂ ص میں ایک لفظ استعمال ہوا ہے بَصْطَۃً۔ اس کے معانی پھیلاؤ کے ہیں۔ یہ حرف سورۂ بقرہ میں بھی استعمال ہوا ہے اورقرآن حکیم کی دوسری آیات میں بھی استعمال ہوا ہے لیکن اس کا صحیح تلفظ حرف صؔ سے نہیں حرف س ہے۔ لیکن سورۂ اعراف میں جب یہ لفظ استعمال ہوا ہے تواس کو حرف ص سے لکھا گیا ہے لیکن چونکہ اس کا صحیح تلفظ س ہی سے ہے توحرف صؔ کے اوپر سؔ بنادیا گیا ہے۔ تاکہ پڑھنے والوں کو غلط فہمی نہ ہو۔ یہاں غورکرنے کی بات یہ ہے کہ اگربسطۃ کو حرف س ہی سے لکھ دیتے توسورۂ اعراف میں ایک صؔ کم ہوجاتا ہے اورپھراس کی مجموعی تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم نہ ہوتی۔

اسی طرح سورۂ ق کی تلاوت کریں اس سورۃ میں حق تعالیٰ نے قوم لوط کا ذکراخوان لوط کے ساتھ کیا ہے جب کہ قرآن حکیم میں تقریباً ۱۲ جگہوں پر یہ ذکر قوم لوط کے ساتھ ہی ہے۔ اورتاریخ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ اورسورۂ ق میں اخوان لوط بدل کرحق تعالیٰ نے قوم لوط ہی مراد لی ہے۔ لیکن اگرسورۂ ق میں اخوان لوط کے بجائے قوم لوط کا لفظ استعمال ہوتا توایک ق کی تعداد بڑھ جاتی اورپھر ۱۹ کی تقسیم پر برابر نہ ہوتی۔ بے شک یہ موزونیت حیرتناک ہے اوراس بات کی شہادت دیتی ہے کہ یہ کلام بے شک کلام الٰہی ہے۔ کسی انسان کے کلام میں یہ موزونیت ممکن ہی نہیں ہے۔

سورۂ اعراف حروف مقطعات الٓمٓصٓ سے شروع ہوتی ہے۔ ان چاروں حروف مقطعات الف، ل، م، ص کی اس سورۃ میں تعداد اس طرح ہے۔

الف	۱۱۶۵
ل	۱۵۲۳
م	۲۵۷۲
ص	۹۸
ٹوٹل	۵۳۵۸

اور یہ تعداد ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔ دیکھئے۔

۱۹)۵۳۵۸(۲۸۹
۳۸
۱۵۵
۱۵۲
۳۸
۳۸
x

سورۂ یٰسین میں حروف مقطعات یٓ اور سٓ کی مجموعی تعداد ۲۸۵ ہے اور یہ ۱۹ سے برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں حرف طٓ اور ہٓ کی مجموعی تعداد ۳۴۲ ہے۔ اور ۱۹ سے برابر تقسیم ہوتی ہے۔ اس طرح اور بھی بے شمار شواہد ایسے ہیں جن سے قرآن حکیم کی حقانیت کے ساتھ ساتھ علم الاعداد کی اہمیت بھی واضح ہوتی ہے۔ اور کھل کر یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ علم الاعداد بھی ایک باقاعدہ علم ہے اور اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا اگر ہم علم الاعداد کی روشنی میں مطالعہ کریں تو یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عدد ۹ کی آپ کی زندگی پر چھاپ رہی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ جو آپ کی سب سے چہیتی بیوی تھیں ان سے آپ کا نکاح اس وقت ہوا جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی عمر ۹ سال تھی۔ سرکار دوعالم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ ۹ سال مہینے ۹ دن ۹ گھنٹے مقیم رہے اس کے بعد فتح مکہ کا واقعہ پیش آیا۔ آپ کی عمر ۶۳ سال ہوئی۔ ۶۳ کے ۳ اور ۶ کو باہم جوڑیں تو ۹ ہی بنتے ہیں وغیرہ۔ اگر بے جا مخالفت سے کام نہ لے کر تحقیق اور ریسرچ کی بات کی جائے تو یہی اندازہ ہوتا ہے کہ علم الاعداد کی بھی ایک حقیقت ہے اور اس کی گرفت بہت مضبوط ہے۔ اسی طرح جب ہم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا مطالعہ علم الاعداد کی روشنی میں کرتے ہیں تو ہمیں ان کی زندگی آئینے کی طرح صاف شفاف نظر آتی ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا کوئی جھول نظر نہیں آتا۔ جو لوگ آنکھیں بند کرکے اس علم کی مخالفت کرتے ہیں دراصل وہ اس علم کی حقیقت سے نابلد ہیں اور انسانی فطرت کا یہ خاصہ ہے کہ جس چیز سے یہ انسان نابلد ہوتا ہے اس کی مخالفت شروع کردیتا ہے۔

آیئے اب بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کا جائزہ لیں جس کے بارے میں آپ نے معترضین کا یہ اعتراض لکھا ہے کہ ۷۸۶ اعداد ہرے کرشنا کے ہیں اسی لئے ان کا استعمال بجائے بسم اللہ کے ناجائز ہے۔

اس موضوع پر اگرچہ ہم متعدد مرتبہ روشنی ڈال چکے ہیں لیکن قارئین کی تسلی اور آپ کے اطمینان کی خاطر ایک بار پھر ہم اس موضوع پر مفصل گفتگو کررہے ہیں۔ انشاء اللہ اس گفتگو کے بعد آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا کہ معترضین کے اعتراض کی کیا حقیقت ہے اور ان کی سوچ وفکر قطعاً غیر اسلامی ہے۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ داڑھی منڈے لوگ گھنٹوں سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بحث کرتے ہیں اور سنت رسول کی اہمیت پر صبح سے شام تک دلائل پیش کرتے ہیں حالانکہ ان کا ایک بالشت کا چہرہ سنت رسول سے محروم ہوتا ہے۔ اسی طرح ہم نے سینکڑوں ایسے مسلمانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ توحید پر اظہار خیال فرمارہے ہیں اور توحید کے معاملات میں اتنے ذکی الحس ہیں کہ انہیں سورۂ فاتحہ کے نقش سے بھی اور دیگر تعویذات سے بھی شرک کی بو آتی ہے لیکن ان ہی کی زبان سے ایسے کلمات بھی بار ہا سننے کو ملتے ہیں کہ مجھے تو فائدہ فلاں ڈاکٹر کے علاج ہی سے ہوتا ہے اور مجھے تو فلاں غذا ہی راس آتی ہے وغیرہ۔ کیا اس طرح کی باتیں خلاف توحید نہیں ہیں جب کہ غذا اور دوا دونوں ہی انسان کو فائدہ اس وقت پہنچاتی ہیں جب اللہ کی مرضی ہو۔ اللہ کی مرضی کے بغیر نہ دوا انسان کو فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ نقصان۔ جو لوگ تعویذوں پر یقین نہیں رکھتے وہ آسانی سے جوشاندے پر، خمیرہ مروارید پر، ڈیکسا اور اپول پر ایمان لے آتے ہیں اور ان چیزوں کی افادیت کے شدت سے قائل ہوتے ہیں حالانکہ ان چیزوں میں افادیت بھی اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ اگر کوئی بھی شخص اس دنیا میں تعویذ کا استعمال یہ سوچ کر کرے کہ اللہ چاہے گا تو مجھے اس تعویذ کی برکت سے شفا دے گا تو اس میں خلاف توحید کیا بات ہے۔؟ دنیا کی دوسری چیزیں جب اس نیت کے ساتھ استعمال کی جاسکتی ہیں اور ان کا استعمال کرنا جائز ہوتا ہے تو تعویذوں کو اسی نیت کے ساتھ استعمال کرنے میں کیا حرج ہے۔؟ وہ تعویذات جن میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہو بے شک حرام ہیں لیکن وہ تعویذات جن میں کلام الٰہی یا اسماء حسنٰی کے ذریعہ مدد طلب کی گئی ہو ان کو بھی شرک سمجھنا ان ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو بے چارے توحید کی حقیقت سے نابلد ہیں۔ اور جن کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ کلام الٰہی سے استمداد کرنا بجائے خود اللہ سے استعانت طلب کرنے کے برابر ہے۔

بسم اللہ کے اعداد کی جو لوگ مخالفت کرتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ اعداد اور ہندسوں کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے انہیں ایک بار چار سو بیس کہہ کر دیکھئے پھر دیکھئے کہ وہ کس طرح آپے سے باہر ہوتے ہیں۔ حالانکہ ۴۲۰ کے اعداد کوئی گالی نہیں ہے۔ لیکن وہ جس مفہوم میں بولے جاتے ہیں وہ مفہوم اس قدر معروف ہوچکا ہے کہ ان اعداد کو اگر کسی کیلئے استعمال کریں گے تو وہ یہ سمجھے گا کہ اسے گالی دی جارہی ہے۔

کسی کا یہ کہنا کہ اعداد کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے صرف ناسمجھی اور ناعلمی کی بات ہے۔ آج کے دور میں جب کہ اخبارات ورسائل میں اور ٹی وی پر اعداد اور ہندسوں کے بارے میں آئے دن مضامین اور پروگرام نشر ہورہے ہیں اور دنیا ان کی افادیت کی بھی قائل ہوگئی ہے۔ اس علم کی مخالفت کرنا اور اس کو

شرعاً ناجائز بتانا ایسے ہی لوگوں کا کام ہوسکتا ہے اور جو دوراندیشی سے محروم ہوں اور حکمت عملی سے بھی کوسوں دور ہوں۔ اور اگر علم الاعداد کی حقیقت کو مان لیا جائے تو پھر بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ کو تسلیم نہ کرنا خواہ مخواہ کی ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔ بعض حضرات کا یہ کہنا کہ ۷۸۶ ہرے کرشنا کے اعداد ہیں قابل غور ہوسکتا ہے لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ اگر ہرے کرشنا کے اعداد ۷۸۶ ہیں تو بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔

دیکھئے بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہی ہیں۔

ب	۲
س	۶۰
م	۴۰
اللہ	۶۶
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
م	۴۰
ن	۵۰
ال	۳۱
ر	۲۰۰
ح	۸
ی	۱۰
م	۴۰
	۷۸۶

اگر ہرے کرشنا کے اعداد بھی ۷۸۶ ہی ہوں تو اس سے یہ کہاں ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ لکھنے والوں کی نیت ہرے کرشنا لکھنے کی ہے۔ دین اسلام میں جب تمام اعمال کا دارومدار نیت ہی پر ہے تو پھر ۷۸۶ لکھنے والوں کو یہ سمجھنا کہ وہ ۷۸۶ لکھ کر ہرے کرشنا مراد لے رہے ہیں محض ایک حماقت ہے اور یہ حماقت جہالت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

بلال نام کا اگر کوئی شخص برائیوں میں اور جرائم میں مبتلا ہو تو اور کوئی شخص حضرت بلال حبشیؓ کی وجہ سے اسم بلال کا احترام کرتا ہو تو اس وقت یہ کہنا کہ ہم اس بلال کو تقویت پہنچا رہے ہیں جو جرائم میں مبتلا ہے۔ یقیناً نادانی کہلائے گا کسی بھی اچھی چیز کی مناسبت حروف اور اعداد کی وجہ سے اگر بری چیز سے ہوجائے تو اچھی کو ترک نہیں کیا جاسکتا۔

ہندوستان میں جتنے بھی مندر بنے ہوئے ہیں ان کا رخ خانہ کعبہ کی طرف ہی ہے۔ جب کہ تمام مساجد کا رخ بھی خانہ کعبہ ہی کی طرف ہوتا ہے۔

اگر مندروں کے رخ کو دیکھ کر جو مغرب کی طرف ہوتے ہیں مساجد کے رخ کی مخالفت کرنا کیا درست ہوگا۔؟ ظاہر ہے کہ نہیں تو پھر ۷۸۶ کی مناسبت اگر ہرے کرشنا سے ہوجاتی ہے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ آپ دنیا بھر میں کوئی ایک مسلمان ایسا دکھائیں کاغذ پر ۷۸۶ لکھتے وقت اس سے مراد ہرے کرشنا لیتا ہو۔ جہاں تک لکھنے اور پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ بات بھی مسلم ہے کہ اگر کسی بھی کام کی شروعات میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا جائے تو افضل ہے۔ پڑھنے کی صورت میں ۷۸۶ کہنا درست نہیں ہوگا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے حضرات انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے ان اسماء گرامی پر صرف ؑ بنادی جاتی ہے اور اس سے مراد علیہ السلام ہوتا ہے۔ اسی طرح صحابہ کرامؓ کا ذکر کرتے ہوئے رضؓ بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رضی اللہ عنہ ہوتا ہے اور اسی طرح اولیاء کا ذکر کرتے ہوئے رح بنادیا جاتا ہے اور اس سے مراد رحمۃ اللہ علیہ ہوا کرتا ہے لیکن پڑھنے والا عم علیہ السلام، رضؓ کو رضی اللہ عنہ اور رح کو رحمۃ اللہ علیہ ہی پڑھتا ہے۔ پڑھنے کی صورت میں رضؓ اور رح پڑھنا درست نہیں ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہے۔ عربی کی قدیم کتابوں میں حاشیہ ہوتا ہے اس کے ختم پر ۱۲ لکھا ہوتا ہے۔ اور ۱۲ سے مراد ہوتا ہے حاشیہ کی حد۔ حد کے اعداد ۱۲ ہی ہوتے ہیں لیکن اگر کوئی حاشیہ پڑھ کر کسی کو سنا رہا ہو تو وہ ۱۲ نہیں پڑھے گا بلکہ وہ پڑھے گا حاشیہ ختم۔ کیونکہ پڑھنے اور لکھنے میں فرق ہوتا ہے۔

جو لوگ ۷۸۶ کو لے کر یوں فرماتے ہیں کہ اس سے تو لوگ بسم اللہ پڑھنے کے بجائے ۷۸۶ کہنے پر قناعت کرنے لگیں گے اور قرآنی سورتوں کی تلاوت کے بجائے ان کے اعداد بولنے پر اکتفا کرنے لگیں گے وہ عقل مند نہیں عقل زدہ لوگ ہیں۔ اور ایسے ہی لوگ درحقیقت فتنے پھیلاتے ہیں۔

آج اہل مذہب علم الاعداد کے ذریعہ اپنے اپنے مذہب اور اپنے اپنے دھرم کی سچائی ثابت کرنے کی فکر میں تگ و دو کررہے ہیں اور ہم مسلمان اس مسئلے کو لے کر ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنے میں مصروف ہیں۔ یہ بات کسی لطیفے سے کم نہیں ہے کہ بیشتر ہندو بھائی ۷۸۶ کا احترام اس لئے کرتے ہیں کہ وہ اس کو بسم اللہ کے قائم مقام ہی سمجھتے ہیں لیکن بعض مسلمانوں کی حالت یہ ہے کہ انہیں ۷۸۶ کا غم نڈھال کئے دے رہا ہے کیونکہ وہ اس فاسد خیال کا شکار ہیں کہ ۷۸۶ کا مطلب صرف ہرے کرشنا ہوتا ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت یہ جانتی ہے سمجھتی ہے اور اس بات کی دعویدار بھی ہے کہ اعمال کا دارومدار نیت پر ہوتا ہے۔ ایک ہی عمل مختلف نیتوں کی وجہ سے مختلف بن جاتا ہے اور مختلف اعمال ایک ہی نیت کی وجہ سے ایک جیسے ہوجاتے ہیں۔ ایک صحابی نے اپنا گھر مسجد کے قریب بنایا تھا اور ان کی نیت یہ تھی کہ جب بھی اذان ہو ان کے گھر تک آواز آئے کیونکہ پہلے اذانیں لاؤڈ اسپیکر پر نہیں ہوتی تھیں۔ اور اذان بلالی سننے کے لئے ضروری تھا کہ گھر مسجد نبوی کے قریب ہو۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان صحابی

کے طرزِ عمل کی تعریف کی اور ایک دوسرے صحابی کے طرزِ عمل کی بھی تحسین فرمائی جب کہ ان کا طرزِ عمل اس سے بالکل مختلف تھا اور انہوں نے اپنا گھر مسجد نبوی سے کافی فاصلے پر بنایا تھا۔ ان سے جب کسی نے پوچھا کہ آپ نے اپنا گھر مسجد سے اتنی دور کیوں تعمیر کیا ہے تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ محض اس لئے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے کہ جب کوئی مسلمان نماز باجماعت پڑھنے کے لئے اپنے گھر سے مسجد کی طرف جاتا ہے تو اس کو ہر ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں اور ہر ہر قدم پر اس کے دس گناہ معاف ہوتے ہیں تو میں نے سوچا جب میرا گھر مسجد سے فاصلے پر ہوگا اور دن میں پانچ مرتبہ میرے قدم مسجد کی طرف اٹھیں گے تو بے شمار نیکیوں کا حق دار ہو جاؤں گا، بے شمار گناہ میرے معاف ہو جائیں گے۔ دیکھئے عمل ایک دوسرے سے مختلف رہے لیکن سوچ وفکر ایک جیسی ہے اور حسن نیت دونوں عمل میں موجود ہے اس لئے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کی تعریف کی اور دونوں کو جنتی قرار دیا۔

اسی طرح کا ایک واقعہ اور بھی ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے پر لکڑی کا ایک کھونٹا گاڑ دیا تھا۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو اکھاڑ کر پھینک دیا۔ جب ان دونوں صحابیوں کے ایک دوسرے سے مختلف عمل کے بارے میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا گیا تو آپؐ نے دونوں کے عمل کی تعریف کی اور دونوں کو اجر کا مستحق قرار دیا۔ تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ جن صحابی نے مسجد نبوی کے دروازے کے پاس کھونٹا گاڑا تھا ان کی نیت یہ تھی کہ لوگ نماز پڑھنے آتے ہیں تو بعض لوگوں کے پاس اونٹ یا بکری بھی ہوتی ہے اگر وہ اس کھونٹے سے اپنا جانور باندھ دیں گے تو انہیں اطمینان رہے گا اور وہ سکون وطمانیت کے ساتھ نماز ادا کریں گے۔ دوسرے صحابی نے اس کھونٹے کو محض اس وجہ سے اکھاڑ کر پھینک دیا کہ کسی نمازی کو اس سے ٹھوکر نہ لگ جائے اور خواہ مخواہ ان کا پیر زخمی ہو جائے۔ ان دونوں صحابہ کا عمل ایک دوسرے سے مختلف تھا لیکن حسن نیت کی وجہ سے دونوں صحابہ اجر وثواب کے حقدار قرار پائے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ نیت ہی پر اعمال کا دارومدار ہے چنانچہ ایک حدیث پاک میں واضح انداز میں یہ فرمایا گیا ہے کہ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کی تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسولؐ ہی کے لئے ہے اور جس نے ہجرت کسی دنیاوی مقصد کے لئے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لئے تو اس کی ہجرت ان ہی چیزوں کے لئے ہے اور اس کو مہاجر سمجھ لینا غلط ہے۔ جو اسلام نیت کو اعمال میں روح قرار دیتا ہو اس کے ماننے والے ۷۸۶ جیسے مسائل میں آنکھیں بند کر کے الجھے ہوئے ہیں کون بد بخت مسلمان ایسا ہوگا جو ۷۸۶ لکھ کر بسم اللہ کے بجائے کسی اور چیز کی نیت یا تصور کرتا ہو۔ اور جہاں تک بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کا معاملہ ہے تو اس کی افضلیت میں کوئی کلام نہیں ہے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ افضل تو یہی ہے کہ کسی بھی تحریر کے شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، باسمہ تعالیٰ لکھنا چاہئے لیکن ہم ۷۸۶ کو ناجائز یا بدعت نہیں مانتے اور اس غلط فہمی کا شکار نہیں ہیں کہ ۷۸۶ لکھنے والے بسم اللہ کے بجائے ہرے کرشنا یا کسی اور کلمے کا تصور کرتے ہیں یا بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ نہیں ہیں۔ بے شک بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ ہیں اور بسم اللہ کا تصور کر کے ۷۸۶ لکھنے میں کوئی قباحت نہیں ہے جب کہ کسی بھی اہم کام کو کرتے وقت بسم اللہ کا پڑھنا واجب ہے لکھنا واجب نہیں ہے۔

رودراکش پر اعتراض

سوال از: عبدالمقتدر ——— شاہجہاں پور

آپ کے طلسماتی دنیا میں ہر ماہ رودراکش کا اشتہار آتا ہے۔ اور اس کے فوائد کے بارے میں کھل کر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ جب کہ بعض حساس قسم کے مسلمانوں کا خیال یہ ہے کہ یہ رودراکش تو ہندوؤں کی ایک مخصوص چیز ہے اور وہی لوگ اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اس طرح کے اعتراضات سے ذہنوں میں ایک خلجان پیدا ہوتا ہے۔ ہم اور ہمارے احباب چاہتے ہیں کہ آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں۔ تاکہ دلوں کا خلجان رفع ہو اور ہم لوگ اور ہم جیسے دوسرے قارئین شکوک وشبہات سے باہر آسکیں۔

جواب

تقوے اور وہم میں فرق ہوتا ہے کچھ لوگ اس وہم کے اندر مبتلا ہیں کہ رودراکش ہندو قوم کی ایک علامت ہے اور اس کا چلن صرف ہندو قوم تک محدود ہے حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ اس کائنات کی ہر چیز وہ کچھ بھی ہو اس سے کوئی ایک قوم مستفیض ہو رہی ہے یا مختلف اقوام اس سے استفادہ کر رہی ہوں اس کا خالق رب العالمین ہے۔ رب العالمین کے ماسوا کسی دوسری ذات نے نہ فائدہ پہنچانے والی کوئی چیز پیدا کی ہے اور نہ نقصان پہنچانے والی۔ انسان اپنی عقل اور اپنے ہنر سے جو چیز ایجاد کرتے ہیں اس کے وہ موجد کہلاتے ہیں خالق نہیں کہلاتے اور انسان کے اندر کسی بھی چیز کو بنانے کی جو صلاحیت اور ہنر موجود ہے اس کا خالق بے شک رب العالمین ہی ہے۔ آج کے اس دور سائنس میں فضاؤں میں اڑنے والے جہاز، راکٹ، اور زمین پر دوڑنے والی گاڑیاں کاریں موٹر سائکلیں وغیرہ بے شک انسان نے ایجاد کی ہیں لیکن ان چیزوں کو ایجاد کرنے کی صلاحیت اور عقل وفہم حق تعالیٰ کا پیدا کردہ ہے۔ رودراکش کسی انسان کی بنائی ہوئی چیز نہیں ہے بلکہ یہ تو ایک طرح کا پھل ہے اور یہ پھل ایک مخصوص درخت پر آتا ہے اور بے شک اس پھل کا پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ آج کے اس ترقی یافتہ دور میں بھی ایسے مسلمانوں کی کمی نہیں ہے جو پتھروں کی افادیت کے بھی قائل نہیں ہیں اور ان سے استفادہ کرنے کو خلاف توحید قرار دیتے ہیں حالانکہ ان پتھروں کا جزوی تذکرہ اللہ کی آخری کتاب میں

بھی موجود ہے۔ اور تجربات سے یہ بات ثابت ہے کہ جس طرح دواؤں میں، پھلوں میں اور غذاؤں میں افادیت ہوتی ہے اسی طرح پتھروں اور نگینوں میں بھی افادیت ہوتی ہے اور یہ افادیت اللہ کی پیدا کردہ ہے۔ اگر کوئی شخص عقیق، موتی یا پکھراج محض اس لئے پہنتا ہو کہ رب العالمین کی پیدا کردہ افادیت سے وہ فائدہ اٹھائے تو اس میں شرعاً کوئی قباحت نہیں ہے۔ ان چیزوں کا استعمال سبب کے طور پر کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ سنت رسولؐ کے دائرہ میں آتا ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف یہ کہ اس طرح کی چیزوں کی افادیت کی توثیق کی ہے بلکہ آپ نے تجربات زمانہ اور تجربات خلائق کو بھی اہم قرار دیا ہے اور اگر دنیا کا کوئی تجربہ براہ راست توحید وسنت سے متصادم نہ ہو اور اس میں افادیت ثابت ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی توثیق کی ہے۔

قرآن حکیم کی حکمت عملی ہے کہ اس نے شہد کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے کہ فِيهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ کہ اس میں انسانوں کے لئے شفاء ہے۔ یہ نہیں فرمایا کہ اس میں مسلمانوں کے لئے شفاء ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جو چیز عام انسانوں کے لئے فائدہ پہنچانے والی ہو وہ زیادہ اہم ہوتی ہے۔ مسلمانوں کا کسی بھی چیز کے بارے میں تصور کرنا کہ اس کا فائدہ صرف ان کے لئے مخصوص ہے یا یہ تصور کرنا کہ کسی چیز کا فائدہ صرف ہندو قوم کے لئے مخصوص ہے ایک سڑی ہوئی ذہنیت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس دنیا میں جتنے بھی انسان بستے ہیں وہ سب اللہ کے بندے ہیں اور اس دنیا کی حد تک کوئی بھی قدرتی چیز اور کوئی بھی قدرتی پھل کسی قوم کے لئے مخصوص نہیں ہے۔ رودراکش ایک طرح کا پھل ہے جو درختوں پر آتا ہے اور باذن اللہ اس میں فائدہ پہنچانے کی صلاحیت ہے۔ اور ہم اس رودراکش کو روحانی عمل کے ذریعہ اور زیادہ باصلاحیت بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے قارئین کو یہ باور کراتے ہیں کہ فائدہ جب ہوتا ہے جب اللہ چاہتا ہے لیکن یہ بات صرف رودراکش کی حد تک ہی درست نہیں ہے بلکہ دنیا کی ہر چیز اسی وقت فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ کی مرضی ہو۔ مثلاً گھی، تیل دہی، روغن زیتون، بادام، چھوارہ، کھجور دیگر خشک میوے سب اپنی اپنی جگہ فائدہ پہنچانے کی صلاحیت باذن اللہ رکھتے ہیں اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو پھر زہر تریاق کا کام کرتا ہے اور تریاق زہر کا۔

بدنصیبی کی بات ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے استفادہ کرنے کے بجائے ان پر تنقیدیں کریں اور ان کو کسی قوم کی علامت قرار دے کر ان کے فائدے سے محروم ہو جائیں۔ اور ایک رودراکش ہی کیا بے شمار چیزیں مسلمانوں میں بھی رائج ہیں جو دوسری اقوام کی علامت سمجھی جاتی ہیں۔ ان کے بارے میں سوچ وفکر کا یہ ڈھنگ کیوں نہیں ہے۔؟ صرف رودراکش ہی پر اعتراض کیوں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ تقوے اور وہم میں فرق ہوتا ہے جب انسان وہم کا شکار ہو جاتا ہے تو اس کو سورۂ فاتحہ اور سورۂ یٰسین کا نقش بھی شرک نظر آنے لگتا ہے جب کہ اللہ کے کلام کو اور اس سے استفادہ کو شرک کہنا اور سمجھنا بہت بڑا گناہ ہے اور کلام الٰہی کی توہین ہے۔ اللہ ہم سب مسلمانوں کو ایسے تقوے سے محفوظ رکھے جو ہر گھر کا الگ ہوتا ہے اور جس سے وہم اور خبط کی بو آتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائک اسلام کے نادان دوست

سوال از: عبدالجبار قاسمی ——— نینی تال

آج کل ڈاکٹر ذاکر نائک کے پروگرام شہر در شہر چل رہے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ جدید طرز پر اسلام کی تبلیغ کرنے میں مصروف ہیں۔ ممبئی میں ہونے والے اجلاس میں انہوں نے دوران تقریر کربلا کی جنگ کو سیاسی لڑائی بتایا اور یزید کو رضی اللہ عنہ کہا۔ اس پر کافی اعتراضات ہوئے۔ اس بارے میں ابھی تک بحث ومباحثے ہو رہے ہیں، بعض لوگ یزید کا حضرت معاویہؓ کا بیٹا ہونے کی وجہ سے احترام کرتے ہیں اور اس کو برا کہنے سے باز رہتے ہیں جب کہ ملت کا ایک بڑا طبقہ سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کی وجہ سے یزید کا مخالف ہے اور اس پر لعنت بھیجنے کو روا سمجھتا ہے۔ اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔؟ کیا کاتب وحی کا صاحب زادہ ہونے کی وجہ سے یزید کا جرم معاف کیا جاسکتا ہے اور کیا اس کو رضی اللہ عنہ کہنا شرعاً جائز ہے۔؟

امید ہے کہ آپ اس بارے میں اپنی رائے کا کھل کر اظہار کریں گے اور ہم جیسے قارئین کی تسلی کے لئے جلد از جلد جواب دینے کی کوشش کریں گے۔

جواب

صحیح بات تو یہ ہے کہ امت مسلمہ کے بعض کم فہم لوگوں نے آج تک بھی سیدنا امام حسینؓ کی شہادت کو شہادت ہی نہیں مانا ہے۔ بلکہ بعض کم فکروں نے تو ان کی شہادت کا مذاق اڑایا ہے۔ ان ہی جیسے لوگوں میں حضرت مولانا منظور نعمانیؒ کے صاحب زادے بھی شامل ہیں۔ انہوں نے بھی اپنی کتاب میں کچھ اس طرح کا تاثر دیا تھا کہ جیسے سیدنا امام حسینؓ کی شہادت شہادت نہیں خودکشی تھی۔ ہمیں اس امت کی احسان فراموشی پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ امت محسن انسانیت رحمۃ للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نواسے کے بارے میں بھی ترازو لے کر بیٹھ جاتی ہے اور ان کی مظلومیت کا اتنا احساس نہیں کرتی جتنا کہ کرنا چاہئے اور اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے حضرت علیؓ اور اہل بیت سے تعلق رکھنے والے لوگ شدت پکڑ لیتے ہیں اور پھر مختلف قسم کے فتنے اور فساد رونما ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ذاکر نائک کو اسلام کی تبلیغ کا ذوق ہے اور وہ اپنے خاص انداز میں اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں لیکن برا ہو شیطان لعین کا کہ وہ اچھے خاصے لوگوں سے ایسی بھی غلطی کرا دیتا ہے۔ جو ان کی شایان شان نہیں ہوتی اور ان غلطیوں

کی وجہ سے اچھا خاصا کہرام بھی مچ جاتا ہے اور ان کی اپنی شخصیت بھی مشکوک اور مجروح ہو کر رہ جاتی ہے۔

بے شک امت کے محتاط ترین افراد نے یزید کے بارے میں کفِ لسان کو ترجیح دی ہے اور اس پر تبرے بازی کرنے کو پسند نہیں کیا ہے لیکن کف لسان کا مطلب تعریفیں کرنا نہیں ہوتا۔ یزید کو رضی اللہ عنہ کہنا ایک بھیانک غلطی ہے اور ڈاکٹر ذاکر نائک کو اس طرح کی غلطیوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔ ان کا یہ کہنا کہ کربلا کی لڑائی ایک سیاسی لڑائی تھی یہ بات بھی غیر سنجیدہ سی ہے اور اس سے بغض علی کی بو آتی ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائک نے ایک خاص ذہن کے ساتھ اسلام کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور وہ خاص ذہن وہی ہے جس خاص ذہن سے وہ لوگ اسلامی تاریخ کو پڑھتے ہیں جنہیں اہل بیت سے والہانہ قسم کی عقیدت نہیں ہے۔ کچھ عقل زدہ قسم کے لوگ یزید کا اس لئے بھی احترام کرنے پر مجبور ہیں کہ وہ کاتب وحی کا بیٹا تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ بڑے سے بڑے صحابی کا بھی وہ مقام نہیں ہو سکتا جو اہل بیت کا مقام ہے۔ اور حضرت علیؓ بے شک حضرت معاویہؓ سے مرتبہ میں بہت بلند تھے کیونکہ وہ ان صحابہ میں شامل ہیں جو فتح مکہ سے پہلے ایمان لائے۔ اور حضرت علیؓ کا شمار عشرہ مبشرہ میں بھی ہوتا ہے۔ اللہ کے رسولؐ نے صحابہ میں فراق مراتب خود ہی کر دیا تھا جو مقام حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہے وہ کسی دوسرے صحابی کا نہیں ہے اور جو مقام خلفاء راشدین کا ہے وہ عشرہ مبشرہ کا بھی نہیں ہے۔ جب کہ خلفاء راشدین عشرہ مبشرہ میں بھی شامل ہیں اور جو مقام عشرہ مبشرہ کا ہے وہ دوسرے صحابہ کا نہیں ہے۔ حضرت معاویہؓ بے شک صحابی رسولؐ ہیں اور دنیا بھر کے اولیاء سے ان کا مقام ایک صحابی رسولؐ کی وجہ سے بلند تر ہے۔ بعض صحابہ کرام سے بھی آپ کو یک گونہ فوقیت حاصل ہے۔ اور کسی بھی اہل بیت سے محبت رکھنے والے سنی نے حضرت معاویہؓ کی توہین نہیں کی ہے۔ لیکن معاملہ حضرت معاویہؓ کا نہیں ہے معاملہ تو حسینؓ و یزید کا ہے اور حضرت امام حسینؓ بے شک یزید سے بہت بلند تھے۔ یزید سے زیادہ اللہ سے ڈرتے تھے۔ یزید کی ان کے سامنے کوئی حیثیت نہیں تھی اور کربلا کے واقعہ نے اس کی عاقبت نااندیشی کو پوری طرح واضح کر دیا تھا اس کی بداحتیاطی کی وجہ سے نواسۂ رسولؐ کا بہت بے دردی کے ساتھ قتل ہوا۔ یزید کو کسی بھی درجہ میں مجرم نہ ماننا صرف ان ہی لوگوں کا شیوہ ہو سکتا ہے جو اہل بیت سے اتنی بھی ہمدردی نہ رکھتے ہوں جتنی عام مظلومین سے بھی ہونی چاہئے واقعہ کربلا کے بعد واقعہ حرہ نے یزید کی قلعی پوری طرح کھول دی تھی۔ اس نے مسجد نبوی کی بھی بے حرمتی کی اور چن چن کر صحابہ کو قتل کیا۔ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ یزید نے فسق و فجور کی تمام حدیں توڑ دیں اور معتبر مؤرخین کی رائے کے مطابق اس نے خاص طور سے ان لوگوں کو قتل کیا جو اہل بیت کے قدر داں تھے۔ تاریخ کے بے شمار صفحات میں بے شمار اللہ سے ڈرنے والے مؤرخین نے یزید کو بدبخت، فاسق، فاجر اور ظالم اور متکبر اور عیار و مکار قرار دیا اس کے باوجود اس کو رضی اللہ عنہ کہنا کھلی جہالت ہے یا پھر بے جا طرف داری۔

امت پہلے ہی مختلف قسم کے اختلافات کا شکار ہے اور اپنے اختلافات کی وجہ سے وہ دشمنوں کے نرغہ میں ہے، ایسے حالات میں ڈاکٹر ذاکر نائک کا یزید کی تعریفیں یزید کو رضی اللہ عنہ کہنا اور حادثۂ کربلا کو سیاسی جنگ کہنا کسی سازش کی نشاندہی کرتا ہے۔ اللہ کرے ایسا نہ ہو۔

ہم ڈاکٹر ذاکر نائک کی نیت پر شبہ نہیں کر سکتے لیکن ان کی اس طرح کی باتوں سے ان کی نا علمی اور کم عقلی تو بے شک ثابت ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی فرمایا تھا کہ جب تک حضرات شیعہ صحابہ پر تبرے بازی بند نہیں کرتے تب تک میں یزید کو رضی اللہ کہنے سے باز نہیں آؤں گا۔ شاید ڈاکٹر ذاکر نائک کو یہ بھی خبر نہیں کہ یزید کو رضی اللہ کہنے سے سب سے زیادہ تکلیف سنیوں کو ہوئی ہے۔ وہ حضرات شیعہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے سنیوں کو دکھ دے رہے ہیں یہ کہاں کی دانش مندی ہے۔

سنا ہے ڈاکٹر ذاکر نائک تعویذوں کی بھی بہت مخالفت کرتے ہیں اور وہ مسلمانوں کے گلوں سے تعویذ نکال کر پھینک دیتے ہیں ان کے نزدیک یہ شرک ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ڈاکٹر نائک صاحب مسلمانوں کے گلے سے تعویذ تو نکلوا دیتے ہیں لیکن وہ اپنے گلے سے لٹکی ٹائی کو نہیں نکالتے حالانکہ تعویذ کے بارے میں تو امت کی اکثریت حلت کی قائل ہے۔ اور ٹائی کی حرمت تو دو اور دو چار کی طرح واضح ہے۔ ٹائی باندھ کر اور مغربی لباس پہن کر تبلیغ دین کرنا اور اسلامی تاریخ پر من چاہا تبصرہ کرنا دین داری نہیں ہے بلکہ ایک طرح کی عاقبت نااندیشی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائک اگر آئندہ بھی محتاط نہیں رہے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ وہ اسلام کی تبلیغ کم کریں گے اور اختلافات کو زیادہ ہوا دیں گے اور ان اختلافات کو بھی زندہ کر دیں گے جو اس وقت تقریباً مردہ ہو چکے ہیں۔ ڈاکٹر ذاکر نائک جیسے لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت معاویہؓ کا مقام کتنا بھی بلند ہو حضرت علیؓ سے کم تر ہے اور یزید کا تو مقام ہی نہیں ہے۔ اس کے بارے میں اگر خاموشی اختیار کریں تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اس کی تعریفوں کے پل باندھیں اور اس کو اللہ کی رضا مندی کا سارٹیفکٹ دیں تو بات پلے نہیں پڑتی۔ اور ڈاکٹر نائک کے بارے میں ہزاروں شبہات کو جنم دیتی ہے۔ ہم تو بے تکلف یہ کہیں گے ڈاکٹر ذاکر نائک جیسے لوگ اسلام کے نادان دوست ہیں اور بزرگوں نے فرمایا ہے کہ نادان کی دوستی سے دانا کی دشمنی بہتر ہے۔ کیونکہ کسی عقل مند کی دشمنی سے بھی بہت کچھ حاصل ہوتا ہے جب کہ نادان کی دوستی مختلف مسائل میں مبتلا کر دیتی ہے۔ ہم ڈاکٹر ذاکر نائک سے مایوس نہیں ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آئندہ وہ اپنی

زبان کو احتیاط سے استعمال کریں گے اور امت مسلمہ کے پرانے زخموں کو تازہ کرنے کی غلطی نہیں کریں گے۔

سورۂ یٰسین کے چلّے کی اجازت

سوال از: اللہ بخش ــــــــــــ ممبئی

ہاشمی صاحب میں آپ کا شاگرد ہوں میرا شاگرد نمبر: ۳۸۱ ہے۔ آپ نے جو عمل سورۂ یٰسین کا دیا تھا۔ وہ میں ختم کر دیا ہوں اور آپ جب ممبئی تشریف لائے تھے۔ جب میں نے آپ سے دوسرے عمل کی اجازت مانگا تھا۔ آپ نے مجھے وہ اجازت دیدی۔ جناب آپ میرا دوسرا عمل بھی ختم ہو گیا ہے مجھے آپ سے تیسرے عمل کی اجازت چاہئے۔ میں اب تیسرا عمل شروع کرنا چاہتا ہوں۔ جس میں سورۂ یٰسین ہر مبین پر الم نشرح پڑھنا ہے۔ اس عمل کی اجازت جلد از جلد دیجئے۔ بڑی مہربانی ہوگی۔

جناب میں نے درود عام کی زکوٰۃ مکمل کر لی ہے۔ اور دوسرا درود چشتیہ کی اجازت چاہئے، دعاؤں کی درخواست ہے مہربانی کر کے دعاؤں میں یاد رکھئے۔

جواب

سورۂ یٰسین کے چلوں کے لئے جب شاگردی کا کتابچہ کسی شاگرد کو دیدیا جاتا ہے تو پھر ہر چلے کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے۔ جو چلے سورۂ یٰسین کے اس کتابچے میں درج ہیں۔ بالترتیب ان سب کو کرنا ہے۔ اور اگر ان چلوں کے درمیان طویل وقفہ نہ ہو تو بہتر ہے۔ پہلے چلے میں نوچندی جمعرات سے شروع کرنے کی تاکید کی گئی ہے اس کے بعد ایک چلہ ختم ہوتے ہی اگلے دن سے دوسرا چلہ شروع کر دینا چاہئے۔ کوئی مجبوری ہو تو ایک دو دن کا ناغہ کر سکتے ہیں لیکن زیادہ دنوں کا ناغہ درست نہیں ہے۔ دوران چلہ کسی طرح کا پرہیز نہیں ہے لیکن ایک طالب علم کو جب وہ روحانی عملیات کی لائن میں چل پڑا ہو تو محتاط زندگی گزارنا اس کے لئے ضروری ہے حلال وحرام کا ہر وقت اسے احساس رکھنا چاہئے۔ غذائیں انسان کی جسمانی اور روحانی دونوں طرح کی صحت پر اثر انداز ہوتی ہیں اس لئے خود بھی سوچنا چاہئے کہ ہم کیا کھا رہے ہیں اور اس غذا کے کیسے اثرات مرتب ہوں گے۔ دوران چلہ زبان سے متعلق تمام گناہوں سے پرہیز کرنا چاہئے۔ پرہیز ان گناہوں سے عموماً بھی کرنا چاہئے لیکن چلے کے دوران خاص طور پر ان سے بچنا چاہئے۔ مثلاً جھوٹ، غیبت، الزام تراشی، لعن طعن کوسنا پیٹنا، گالی گلوچ وغیرہ کیونکہ زبان میں جب ہی تاثیر پیدا ہوگی جب ہم زبان کی حفاظت گناہوں سے کریں۔

آپ نے درود شریف کی زکوٰۃ ادا کر لی تو زکوٰۃ ادا ہو گئی لیکن آپ کوشش کریں کہ شاگردی کے کتابچے میں چلوں کی اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی جو ترتیب درج ہے اسی ترتیب کے ساتھ آپ چلیں۔ اپنی مرضی سے کسی بھی چیز کو آگے پیچھے کرنا ٹھیک نہیں ہے ایک خاص مصلحت کے تحت یہ کتابچہ مرتب کیا گیا ہے۔ اس کتابچے میں نقوش کی زکوٰۃ کی ادائیگی سب سے آخیر میں ہے اس کو سب سے آخیر ہی میں رکھیں اور دوران زکوٰۃ غیر ضروری عملیات سے اور غیر ضروری مشاغل سے خود کو بچائیں۔ دراصل روحانیت اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب طالب علم کی توجہ کسی ایک جانب مبذول رہے اگر ایک وقت میں کئی کئی عمل کیے جائیں گے تو فائدے کے بجائے نقصان کا اندیشہ ہے گا۔ امید ہے کہ اس تحریر کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر آگے کی منزلیں تہہ کریں گے۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو استقلال اور استحکام عطا کرے اور آپ اس راہ پر چل کر خدمت خلق کے اہل بن سکیں۔ (آمین)

خدمت خلق کا ذوق

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا تقریباً دو سال سے اپنے مطالعہ میں رہا ہے۔

میں اپنے ہی علاقہ کے ایک دار العلوم سے فراغت حاصل کیا ہوں اور اپنے وطن کی مسجد میں خدمت انجام دے رہا ہوں۔ عرض یہ ہے کہ جن ناموں کا ذکر کیا ہوں یہ میرے اہل ہیں ان میں سے ہر ایک کو طبیعتوں کا ٹھیک نہ ہونا اور بعض مرتبہ دلوں کا مطمئن نہ ہونا یہ سارے حالات کس وجہ سے ہیں معلوم کرائیں۔ میرے چند سوالات ہیں جو آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر رہا ہوں جواب سے مطمئن فرمائیں۔

(۱) ماہنامہ طلسماتی دنیا اپنے پڑھنے والوں کے لئے ہر عمل کی اجازت دیتا ہے یا نہیں اگر کسی خاص صفحہ کی اجازت دیتا ہے تو صفحہ کی نشاندہی کریں۔

(۲) اگر کوئی عالم کسی کتاب سے کسی عمل کو اپنے اہل یا اپنے قریبی لوگوں کے لئے استعمال کر سکتا ہے یا نہیں خصوصاً طلسماتی دنیا کے جملہ نمبرات۔

(۳) مذکورہ دونوں سوالات میرے لئے موضوع ہیں تو تشخیص اور مکان کی بندش کا بہترین طریقہ کیا ہے اسی ماہ کے پرچہ میں بتلائیں۔ عین نوازش ہوگی۔

حضرت والا کی شان اقدس میں اپنے ناچیز قلم سے گستاخی کرنا نہیں چاہتا اس لئے کہ ناچیز اس قابل نہیں، اپنے تمام جملوں میں صرف ایک جملہ کہہ دیتا ہوں۔ اگر خدا باقی رکھے تو آپ کی خدمت رہ کر امت کی خدمت کرتے کرتے دنیا سے پرواز ہو جاؤں دعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائیں اور آپ کا سایہ ہم پر تا دیر قائم فرمائیں۔ آمین۔

(نوٹ) ذیل میں جو نام بتایا گیا ہے اس کو مخفی رکھیں اور عاجزانہ درخواست ہے کہ اسی ماہ کے شمارے میں تحریر فرمائیں عین نوازش ہوگی۔

جواب

ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کو سب عملیات کی اجازت نہیں دی جاسکتی البتہ اپنے گھر کے لئے ان عملیات کی اجازت دی جاسکتی ہے۔ جو جسمانی امراض سے تعلق رکھتے ہیں کیونکہ ان کے کرنے میں کسی طرح کی رجعت وغیرہ کا خطرہ نہیں ہوتا۔ روحانی عملیات باقاعدہ ایک فن ہے اور کسی بھی فن میں مہارت حاصل کئے بغیر اس فن کو اپنانا کسی بھی طرح درست نہیں ہے۔ جہاں تک گھریلو علاج کا تعلق ہے اور چھوٹے موٹے عملیات کا معاملہ ہے تو ان کو اسی طرح کیا جاسکتا ہے۔ جس طرح ایلوپیتھک وغیرہ میں ڈاکٹر لوگ پیٹنٹ دواؤں کو گھر میں رکھنے کی اجازت دیدیتے ہیں جیسے سر کے درد کی گولی یا پیٹ کے درد کی گولی یا بخار وغیرہ کا کیپسول وغیرہ۔ سبھی گھروں میں اس طرح کی گولیاں اور دوائیں ایمرجنسی علاج کے لئے موجود رہتی ہیں اور گھر کے بڑے اپنے بچوں کے علاج کے لئے دوائیں اور غذائیں گھروں میں رکھتے ہیں لیکن کسی بھی قانون کی رو سے کسی کو بھی اس بات کی اجازت حاصل نہیں ہوتی کہ وہ اپنے گھر کے ساتھ ساتھ پورے محلے کا یا پوری بستی کا علاج شروع کردے جب کہ وہ باقاعدہ معالج نہ ہو۔ روحانی عملیات میں بھی گھر کے آسان آسان علاج کے لئے اس بات کی اجازت ہے کہ چھوٹے موٹے تعویذ کرلیں یا پانی پر کوئی سورۃ یا آیت پڑھ کر دم کرکے مریض کو پلادیں لیکن عمومی علاج کی اجازت کسی بھی شخص کو اس وقت تک نہیں دی جاسکتی جب تک اس نے باقاعدہ اس فن کو نہ سیکھا ہو۔ یاد رکھیں جس طرح نیم حکیم خطرۂ جان اور نیم مولوی خطرہ ایمان ہوتا ہے اسی طرح نیم عامل خطرۂ زندگی بھی ہوتا ہے۔ اور خطرۂ عقائد بھی۔

ہم آپ کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ اپنے گھر کے لوگوں کا وہ علاج جو جسمانی امراض سے تعلق رکھتا ہے کرسکتے ہیں لیکن ایسے امراض کے لئے جو آسیب، سحر یا رجعت وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں نہیں کرنے چاہئیں کیونکہ ان میں اپنی جان کے ضائع ہونے کا یا اپنے دماغ کے الٹ جانے کا خطرہ رہیگا۔

روحانی ڈاک میں ہم جو عمل بتاتے ہیں وہ زیادہ تر آسان ہوتے ہیں اور اگر دوسرے لوگوں کو بھی اس عمل سے مناسبت ہو تو وہ بھی اس کو کرسکتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے نمبرات میں دونوں طرح کے مضامین ہم چھاپتے ہیں ایسے بھی جو عاملین سے تعلق رکھتے ہیں اور ایسے بھی جو آسان ہوتے ہیں اور انہیں کوئی بھی اپنے گھر میں کرسکتا ہے۔

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اگر آپ کو اس فن میں دلچسپی ہے تو باقاعدہ کسی استاد سے اس فن کو حاصل کریں پھر خدمت خلق کی شروعات کریں۔

ہر خادم کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اللہ کے بندوں کی خدمت کرنے سے پہلے خدمت کے طور طریقے سیکھ لے۔ کسی بھی معاملے میں محض جذبہ انسان کی نیا پار نہیں لگا سکتا جذبے کے ساتھ ساتھ علم، فہم، مہارت اور تجربہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ اللہ کے بندے کسی ایسے ڈاکٹر اور حکیم کو پسند نہیں کرتے جو مفت علاج کرتا ہو لیکن اناڑی ہو اس کے مقابلے میں اللہ کے بندے اس ڈاکٹر اور حکیم کو اپنا معالج بنانا پسند کریں گے جو علاج میں مہارت رکھتا ہو اگرچہ اس کی فیس زیادہ ہو۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ کسی عامل کی شاگردی اختیار کریں اور اپنی مصروفیات میں تھوڑا سا وقت نکال کر اس لائن کی تعلیم وتربیت حاصل کریں۔ تعلیم وتربیت کے بعد آپ کے اندر ایک طرح کی خوداعتمادی پیدا ہوجائے گی اور آپ اللہ کے بندوں کا صحیح طریقے سے علاج کرسکیں گے۔ اس کے بعد وہ تمام ذخیرہ آپ کو بہت فائدہ پہنچائے گا۔ جو وقتاً فوقتاً ماہنامہ طلسماتی دنیا میں ہم پیش کررہے ہیں مریضوں اور مکان کی تشخیص کے طریقے متعدد مرتبہ لکھے گئے ہیں اور ابھی اس سے آپ کو کوئی فائدہ بھی نہیں کیونکہ تشخیص کرنے کا فائدہ جب ہے جب انسان میں علاج کرنے کی اہلیت بھی ہو۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کی توفیق دے کہ آپ اس فن کی باقاعدہ تعلیم حاصل کریں۔ پھر روحانی عملیات کے میدان میں باقاعدہ اللہ کے بندوں کی خدمت کریں۔ فن حاصل کرنے کے بعد خدمت خلق میں جو مزہ ہے وہ مزہ اناڑی پن کے ساتھ علاج کرنے میں نہیں ہے۔ کیونکہ کوئی بھی انا [illegible] کی موت یا اس کی بربادی کا سبب بن [illegible] رہ جاتی ہے۔

قسط نمبر: ۱۰

انسانوں پر

از قلم مولانا محمد اول شاہ

تاریخ پیدائش کے اثرات

سورج برج قوس میں ۲۳؍نومبر سے ۲۲؍دسمبر تک گردش کرتا رہتا ہے

حروف: ف۔

برج قوس، سیارہ مشتری، برکت والا دن جمعرات، رنگ ارغوانی، نگینہ گاؤمیدک، عدد (۳) ہے۔

دسمبر کے ماہ میں پیدا ہونے والوں کا برج قوس سیارہ مشتری ہے اس برج کا نشان تیر اندازی کا ہے اس کا نشانہ کبھی خطا نہیں ہوتا۔ علمائے نجوم کا متفقہ فیصلہ ہے اس برج یعنی دسمبر میں پیدا ہونے والوں کا اندازہ کبھی غلط نہیں ہوتا، وہ مصائب الرائے اور ان کی تدبیر کبھی غلطی نہیں کرتی دوسری نشانی برج کی آدھا جسم گھوڑے کا آدھا انسان کا ہے۔

برج قوس دسمبر میں پیدا ہونے والے بچوں کی تربیت اگر اچھی طرح کی جائے تو وہ کامیاب ترین زندگی گزارتے ہیں اور ان کا نصب العین انتہائی بلند وبالا ہوتا ہے، ان کی دلی اور دماغی قوتیں انتہائی متوازن ہوتی ہیں وہ حقیقی انسان اور اشرف المخلوق خلیفہ ارض کہلانے کے صحیح معنی میں حق دار ہیں، خلیفۃ اللہ فی الارض کے لئے یہی لوگ موزوں ترین ہوتے ہیں، انبیاء علیہم السلام کی اکثر پیدائش اس برج قوس کے زیر اثر ہوئی ہے، مگر یہ قاعدہ کلیہ نہیں ہے اس کے سوا بھی نبی پیدا ہوئے ہیں، یہ نڈر عزم صمیم کے مالک ہوتے ہیں جس کام کا ارادہ کرلیں اس کو مکمل کر کے دم لیتے ہیں۔ بعض ان کے دوست ان کے اظہار رائے کی بے باکی خود اعتمادی سے ان کے ساتھ دشمنی کرنے لگتے ہیں وہ ان کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔

ان کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہے کہ ایک وقت میں ایک کام کو انتہائی تندہی و دلگی سے کرتے ہیں اس کا کوئی دقیقہ فروگزاشت نہیں کرتے تو اس میں سو فیصد کامیاب وکامران ہوتے ہیں ان کا ذہن ہمیشہ آئندہ کی کامیابی کے لئے آج کی کوشش ومحنت میں مگن رہتا ہے، ان کی قوت فکر انتہائی تیز ہوتی ہے یہ اپنے مخالف کا مطلب اس کے چند جملے سن کر سمجھ لیتے ہیں اور اس مفہوم کو اپنے دو فقروں میں بیان کردیتے ہیں، وہ ان کی شکل دیکھتا رہ جاتا ہے یہ اس کا حال بھی مخاطب کو بتا دیتے ہیں، یہ بیکار بیٹھنا پسند نہیں کرتے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں ان کے لئے یہ کہنا زیادہ مناسب ہوگا کہ ان کو قدرت کی طرف سے موت نہیں آتی بلکہ یہ خود اپنے آپ کو کام کی کثرت سے موت تک لے جاتے ہیں یہ زندگی کے آخری لمحہ تک کام کرتے رہتے ہیں، تھکنے کا نام نہیں لیتے۔

ڈاکٹروں کے نزدیک ان کی موت کام کی کثرت کی وجہ سے ہوتی ہے اگر یہ آرام کرتے تو کچھ اور زندہ رہ سکتے تھے۔

اس ماہ میں پیدا ہونے والے انتہائی راست باز دیانت دار ہوتے ہیں، اپنے دوستوں کے راز کو راز ہی رکھتے ہیں، طشت ازبام نہیں کرتے دوستی کا حق ادا کردیتے ہیں دھوکہ اور فریب سے بے حد نفرت کرتے ہیں، یہ دھوکہ بازوں کی دھوکہ بازی کو اعلانیہ بیان کردیتے ہیں اپنے نفع ونقصان کی پرواہ نہیں کرتے یہ لوگ فراخ دل اور خوش مزاج ہوتے ہیں اگر ان سے مدد طلب کی جائے تو یہ مدد کرنے پر فوراً آمادہ ہوجاتے ہیں۔

ان میں ایک خاص بات یہ ہے کہ یہ فرد واحد پر اعتبار نہیں کرتے ادارہ اور جماعت کا فوراً اعتبار کرلیتے ہیں اس کی امداد بھی دل کھول کر کرتے ہیں ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ یہ کسی غریب کی غربت سے متاثر ہوکر اسے چیک لفافہ میں بند کرکے کسی انجمن کی طرف بھیج دیتے ہیں، انجمن کا سکریٹری جب لفافہ کھول کر دیکھتا ہے تو اس میں چیک اور سفارشی خط ہوتا ہے کہ حامل رقعہ ہذا بہت غریب آدمی ہے۔ آپ انجمن کی طرف سے اس غریب آدمی کی مدد فرمائیں شکریہ۔ ان کا مقصد اس ڈرامے سے یہ ہوتا ہے کہ اگر وہ آدمی دھوکہ دے رہا ہے تو اس کی ذمہ داری انجمن پر ہوگی وہ اس سے بری الذمہ ہوں گے۔

اللہ تعالیٰ ان کی محنت اور کوشش میں برکت ڈالتا ہے وہ ہر کام میں کامیاب ہوتے ہیں اس لئے یہ کام کو بے خوف وخطر شروع کردیتے ہیں اور کامیاب ہوتے ہیں۔

اس ماہ دسمبر اور برج قوس میں پیدا ہونے والا ایک کام چھوڑ کر اس کے

متضاد کام بھی کرے گا تو اس میں کامیاب رہے گا، یہ کام کے تابع نہیں ہوتے کام ان کے تابع ہوتا ہے۔

برج قوس دسمبر میں پیدا ہونے والی عورتیں مردوں سے زیادہ کامیاب رہتی ہیں۔ ایک بات کا خاص خیال رکھیں ان کی کامیابی کا دارومدار ان کی آزادی میں مضمر ہے، یہ اپنی مرضی سے جو کام کریں گے کامیاب رہیں گے ناکامی ان کے یہاں کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر ان پر پابندی لگائی جائے تو نتیجہ برعکس ہوگا، یہ لوگ آزادی کے بڑے دلدادہ ہوتے ہیں کسی کی حکومت اور پابندی سے بغاوت کرتے ہیں مگر قانون کا بہت احترام کرتے ہیں اس صورت میں بھی اپنی آزادی کو مجروح نہیں ہونے دیتے۔

دسمبر میں پیدا ہونے والوں کی اگر تعلیم و تربیت مثبت نہیں ہوگی تو یہ معاشرہ کا ناسور ہوں گے۔ کسی برائی کے کرنے میں دریغ نہیں کریں گے۔ اچھے کام کرنے والوں پر نکتہ چینی کرنے والوں میں پیش پیش ہوں گے، دولت کے معاملہ میں کمینگی کی حد تک کنجوس اور بخیل ہوں گے۔

جس طرح برج حمل میں پیدا ہونے والے بہترین سپاہی بن کر ذاتی طاقت کو خوب استعمال کرتے ہیں اور برج اسد میں پیدا ہونے والے بہترین جرنیل بن کر اپنے فوجی دستہ کو انتہائی سلیقہ سے لڑاتے ہیں، برج قوس میں پیدا ہونے والے بھی بہترین جرنیل بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ یہ ملک کے تمام طاقت اور ذرائع کو منظم کر کے بہترین انداز میں استعمال کر سکتے ہیں مگر دسمبر میں پیدا ہونے والے وہ لوگ جن کی تعلیم و تربیت صحیح طریقے سے نہیں ہوئی ہے تو یہ لوگ انتہائی خودغرض، قوم فروش باعث ننگ و اعاد ہوتے ہیں اگر یہ کسی طریقہ سے حکومت میں کسی اعلیٰ عہدے کو حاصل کر لیں اور تمغات اور خطابات سے نوازے جائیں تو یہ لوگ اپنے ذاتی مفاد کے لئے ملک و قوم کو فروخت کرنے میں بالکل دریغ نہیں کرتے یہ ننگ قوم و ننگ وطن ہو جاتے ہیں، اعلیٰ قسم کے منافق ثابت ہوتے ہیں مگر اپنے آپ کو قوم پرست کہلاتے ہیں ان دونوں گروہوں کو معمولی تعلیم کا آدمی بھی جان جاتا ہے اور تمیز کر لیتا ہے، دوسرے گروہ کے آدمی میں مذہبی تعصب بہت زیادہ ہوتا ہے پہلے گروہ کے لوگ اصول پرستی و خودداری کے سبب زندگی کے کسی موڑ پر مشکلات میں پھنس جاتے ہیں اور وہ محدود ہو کر رہ جاتے ہیں اس کے مقابلے میں دوسرے گروہ والے کسی مشکل میں نہیں پھنستے وہ بہ نسبت پہلے گروہ کے زیادہ کامیاب رہتے ہیں۔

برج قوس دسمبر میں پیدا ہونے والے اصحاب کے عام خصائص بحیثیت مجموعی ایسے ہوتے ہیں۔

موسیقی کے دلدادہ، آواز سریلی، بہترین موسیقار، اگر موسیقار نہیں ہیں تو موسیقی سننے کے انتہائی شوقین ہوں گے۔ موسیقی سے وابستگی یا آلات موسیقی کے تاجر ہوں گے۔ کچھ نہ کچھ تعلق ان کا ضرور ہوگا۔

یہ لوگ ہر معاملے میں انتہا پسند ہوں گے، یہ فیصلہ بھی فوراً کر لیتے ہیں، یہ پیشے بھی جلدی جلدی تبدیل کرتے رہتے ہیں بعض دفعہ اس عجلت کے فیصلہ پر پچھتاتے ہیں مگر برتری احساس ان کو ندامت کے ظاہر کرنے کی مہلت نہیں دیتا۔

برج قوس میں پیدا ہونے والا جلد بازی میں بغیر سوچے سمجھے شادی کر لیتا ہے احتیاط سے کام نہیں لیتا پھر عمر بھر پریشان اور پشیمان رہتا ہے، حالات اس حد تک خراب ہو جاتے ہیں کہ عدالت کے ذریعہ طلاق لینے کا ارادہ کر لیتے ہیں مگر طلاق نہیں لیتے، اپنے نفس کے وقار کی خاطر اور رشتہ داروں میں عزت کی وجہ سے نباہ کرتے رہتے ہیں اور سب پر یہی ظاہر کرتے ہیں کہ ہم دونوں میاں بیوی کے تعلقات بہت اچھے ہیں خوب نباہ ہو رہا ہے۔

برج قوس میں پیدا ہونے والوں کی زندگی کا یہ پہلو انتہائی دردناک ہے

دسمبر برج قوس میں پیدا ہونے والی عورت قوسی مرد سے بہت زیادہ شریف اور سمجھدار اور اپنے خاوند کو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کسی قسم کی قربانی دینے سے گریز نہیں کرتی بلکہ اس کی پرستش کرتی ہے، وہ حد سے زیادہ عصمت مآب پاک باز ہوتی ہے، گھر بسانے، آباد کرنے کی انتہائی شائق ہوتی ہے، خاوند اگر نکما خراب پلے پڑ جائے تب بھی نباہ کر لیتی ہے، کسی کو اپنے دل کی حالت سے باخبر نہیں ہونے دیتی تکالیف کو برداشت کرتی رہتی ہے، چہرہ سے رنج و الم کا اظہار نہیں ہونے دیتی۔

دسمبر میں پیدا ہونے والے کے خیالات فلسفیانہ ہوتے ہیں، مذہب کو بھی فلسفہ پر پرکھتے ہیں مگر دسمبر کی عورت مذہب کی سختی سے پابند ہوتی ہے۔

دسمبر میں پیدا ہونے والے کو ان سالوں میں خطرہ ہوتا ہے۔ ۳، ۱۲، ۲۱، ۳۰، ۳۹، ۲۶، ۵۰، ۷۔ یہ ان کے لئے اہم ہوتے ہیں ان کی زندگی کے اہم معاملات اور بڑے بڑے نقصانات و موت وغیرہ انہیں سالوں میں واقع ہوتے ہیں۔ اللہ حافظ و ناصر ہے۔

(۱)

ایک (۱) دس (۱۰) انیس (۱۹) اٹھائیس (۲۸) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم چھریرا، چہرہ رعب دار، خوبصورت، بیضوی، رنگ سرخ سفید، شریف الطبع، اعتبار کے لائق، حساس، سیر و تفریح کا شوقین۔

مالی کیفیت: مالدار، ہر کاروبار منافع بخش ہوگا، معمہ، سٹہ، بانڈ وغیرہ سے پرہیز کریں، نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

صحت: صحت مند، ہر وقت کام نہ کریں، آرام کا خاص خیال رکھیں، اعصابی امراض پیدا ہوسکتے ہیں۔

ستارہ: شمس، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، کاسنی، جامنی، نیلوفری۔

نگینہ: زرد، پکھراج، الماس، گاؤمیدک۔

زندگی کے اہم سال: ۱، ۳، ۱۰، ۱۲، ۱۹، ۲۱، ۲۸، ۳۰، ۳۷، ۳۹، ۴۰، ۵۲، ۵۷، ۶۴ ہیں۔

(۲)

دو (۲) گیارہ (۱۱) بیس (۲۰) انتیس (۲۹) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم مضبوط دہرا، بال سنہری، رنگ زیتونی، نقش طولانی، گرم جوش، تلون مزاج، شوقین مزاج، جلد باز۔

مالی کیفیت: دولت کی طرف سے لاپرواہ، ایک مرتبہ کثیر دولت حاصل ہوگی، حفاظت کرنا آپ کا کام ہے۔

صحت: درمیانی خشک آب و ہوا صحت مندی کا سبب ہوسکتی ہے۔

ستارہ: قمر، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، سبز، فاختئی، کاسنی، نیلوفری، جامنی۔

نگینہ: زبرجد، لاجورد، سنگ قمر، در نا سفتہ، اسکندرط۔

زندگی کے اہم سال: ۲، ۳، ۷، ۱۱، ۱۲، ۱۶، ۲۱، ۲۵، ۲۹، ۳۰، ۳۴، ۳۸، ۴۳، ۴۷، ۴۸، ۵۲، ۵۷، ۶۱ ہیں۔

(۳)

تین (۳) بارہ (۱۲) اکیس (۲۱) تیس (۳۰) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم چھریرا، رنگ سرخ سفید، چہرہ رعب دار، شریف الطبع، باکمال، بااعتبار۔

مالی کیفیت: دولت مند، دولت کمانے کے ماہر مگر پس انداز جمع رکھنا ضروری ہے، کسی وقت حالات خراب ہوسکتے ہیں تاکہ داشتہ بکار آید۔

صحت: انتہائی صحت مند، بڑھاپے میں فالج ہوسکتا ہے، بازو، ہاتھ یا دماغ مفلوج ہوسکتا ہے۔

برکت والے رنگ: جامنی، کاسنی، سرخ، قرمزی، گلابی، نیلوفری، نیلے رنگ کے جملہ شیڈ۔

نگینہ: سرخ یاقوت، لاجور، اسکندرط۔

زندگی کے اہم سال: ۳، ۱۲، ۲۱، ۳۰، ۳۹، ۴۸، ۵۷، ۶۶ ہیں۔

(۴)

چار (۴) تیرہ (۱۳) بائیس (۲۲) اکتیس (۳۱) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، رنگ گورا، سفید، سخی کریم النفس، پھرتیلا، فرزانہ۔

مالی کیفیت: دولت عجیب و غریب طریقہ سے حاصل ہوتی ہے، مگر جمع نہیں ہوتی آنے سے پہلے خرچ کے مواقع موجود ہوتے ہیں۔

صحت: درمیانی، پھیپھڑے، گلہ، ناک انتہائی نازک ہیں، مرض سے فوراً متاثر ہوجاتے ہیں احتیاط ضروری ہے۔

ستارہ: مشتری، سکینہ کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: زرد، سنہرا، نیلوفری۔

نگینہ: سیاہ پکھراج، الماس، لاجور مذہب۔

زندگی کے اہم سال: ۴، ۸، ۱۳، ۱۷، ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۴۰، ۴۴، ۴۹، ۵۳، ۵۸، ۶۲ ہیں۔

(۵)

پانچ (۵) چودہ (۱۴) تئیس (۲۳) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبائی پر، جسم مضبوط، چہرہ بیضوی، رنگ سرخ وسفید، تیز طبع، تعمیری میکانکی قابلیت کا حامل۔

مالی کیفیت: مالدار، دولت کمانے کے ماہر، تھوڑی دولت سے بہت زیادہ فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔

صحت: صحت مند، بہت کم شدید امراض میں مبتلا ہوں گے، صرف بد پرہیزی، بسیار خوری بیماری کا سبب ہوگی، خوراک پر نظر رکھیں، بے اعتدالی نہ کریں۔

ستارہ: مشتری، عطارد کے زیر اثر۔

برکت والے رنگ: کاسنی، نیلوفری، جامنی رنگ کے ہلکے شیڈ۔

نگینہ: الماس، لاجورد، ہر شوخ چمک دار پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۵، ۱۴، ۲۳، ۳۲، ۴۱، ۵۰، ۵۹، ۶۸، ۷۷ ہیں۔

(۶)

چھ (۶) پندرہ (۱۵) چوبیس (۲۴) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد درمیانہ، جسم دوہرا مضبوط، چہرہ لمبائی کی طرف مائل رنگ سرخ وسفید، نفیس عادات، سخی بہادر، فراخدل، با اخلاق، عیش وعشرت پسند۔

مالی کیفیت: مالدار بغیر محنت کے دولت ملے گی، وراثت یا شادی سے دولت حاصل ہوگی۔

صحت: بچپن جوانی میں صحت اچھی رہے گی، بڑھاپے میں سرطان یا دق جیسے امراض لاحق ہوں گے۔

ستارہ: زہرہ، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: کاسنی، جامنی، قرمزی، نیلا، نیلوفری۔

نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، فیروزہ، مرجان، لاجورد۔

زندگی کے اہم سال: ۳،۶،۱۲،۱۵،۲۱،۲۴،۳۰،۳۳،۳۹،۴۲، ۴۸،۵۱،۵۷،۶۰ ہیں۔

(۷)

سات (۷) سولہ (۱۶) پچیس (۲۵) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، خوبصورت، رنگ سرخ و سفید، کریم الطبع، فراخدل، عادل، منصف مزاج، بہادر، دیانت دار، سیر وتفریح کا شوقین۔

مالی کیفیت: دولت مند، مگر دولت عام طریقوں سے حاصل نہیں ہوگی، اس کے حصول کے طریقہ عجیب وغریب ہوں گے، بڑھاپے میں زبردست نقصان ہوگا،

صحت: معدہ اور قوت ہاضمہ کمزور ہے، کھانے پینے میں احتیاط رکھیں۔

ستارہ: مشتری، نپ چون کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سفید، دودھیا، فاختئی، سبز۔

نگینہ: لاجورد، زبرجد، درنا سفتہ۔

زندگی کے اہم سال: ۲،۷،۱۱،۱۶،۲۰،۲۵،۲۹،۳۴،۳۸،۴۳، ۴۷،۵۲،۵۶،۶۱ ہیں۔

(۸)

آٹھ (۸) سترہ (۱۷) چھبیس (۲۶) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبا، جسم مضبوط، رنگ گورا، جلد باز، نمود ونمائش کا شائق، دکھاوے کی سخاوت، اوچھے ہتھیار استعمال کرنے والا، ایک اچھی صفت اس میں ہوگی جو کم ہی ظاہر ہوگی۔

مالی کیفیت: دولت مند، اپنی کمائی قوت بازو سے حاصل کرکے امیر کبیر ہو جائے گا۔

صحت: صحت مند جسم اور اعصاب مضبوط ہیں، کسی اندرونی مرض میں گرفتار ہوکر آپریشن کروانا پڑے گا جس میں جان کو خطرہ بھی لاحق ہو سکتا ہے۔

ستارہ: زحل، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: جامنی سیاہی مائل۔

نگینہ: الماس سیاہ، مرجان، سیاہی مائل، دراسود۔

زندگی کے اہم سال: ۸،۱۷،۲۶،۳۵،۴۴،۵۳،۶۲ ہیں۔

(۹)

نو (۹) اٹھارہ (۱۸) ستائیس (۲۷) دسمبر۔

جسمانی کیفیت: قد لمبائی کی طرف مائل، جسم مضبوط کسرتی، سخی، آزاد منش، عیش وعشرت کا شائق، میل ملاپ کا رسیا، دلاور، گرم جوش، خود پسند۔

مالی کیفیت: مالدار، خوش قسمت، دولت وراثت میں ملے گی، شادی سے بھی حاصل ہوگی، سٹہ، ریس وغیرہ سے بھی مل سکتی ہے۔

صحت: اپنی صحت کو خود تباہ کرلیں گے، لاپرواہی اور پرخطر پسندی سے۔

ستارہ: مریخ، مشتری کے زیر اثر ہے۔

برکت والے رنگ: سرخ، قرمزی، گلابی، جامنی، نیلوفری۔

نگینہ: سرخ یاقوت، تامڑا، سرخ مرجان، سرخ عقیق، ہر قسم کا سرخ پتھر۔

زندگی کے اہم سال: ۹،۱۸،۲۷،۳۶،۴۵،۶۳،۷۲ ہیں۔

حروف صوامت کا تیسرا اعددی کلمہ لس ہے۔ یہ کلمہ تین حروف پر مشتمل ہے۔

اس کلمہ کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے	۱۳۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد شمسی کے حساب سے	۱۱۳۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد ملفوظی کے حساب سے	۲۸۱ ہیں
اس کلمہ کے اعداد عربی	۱۹۴۴ ہیں
اس کلمہ کے متعلق منازل قمری کے اعداد	۱۷۴۷ ہیں
آیت کریمہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ کے اعداد	۸۶۴ ہیں
ان سب کا مجموعہ	۶۰۸۶

اس کلمہ کا تعلق چاند کی منزل غفرہ، صرفہ اور عوا سے ہے۔

اگر اس کلمہ کی زکوۃ ادا کرنی ہو تو اس کو ۵۴۳ مرتبہ روزانہ پڑھیں اور اگر ۵۴۳ مرتبہ اس کلمہ کو لکھیں تو افضل ہے۔

اگر اس کلمہ کی مدد سے کسی کے لئے نقش بنانا ہو تو طالب کے نام کے اعداد میں ۶۰۸۶ جمع کریں اور اس میں اپنے مقصد کے اعداد بھی جمع کریں پھر حسب قاعدہ نقش بنائیں۔ اگر نقش مثبت کام کے لئے ہو تو نقش کی چال منسوبی رکھیں اور اگر نقش منفی کام کے لئے ہو تو نقش کی چال مقلوبی رکھیں۔ نقش طالب کے دائیں بازو پر بندھوائیں اور طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد لیں ۶۰۸۶ جمع کرکے جو حاصل جمع ہو اس کی تعداد کے مطابق مندرجہ ذیل عزیمت چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں۔ صرف تین دن یہ عزیمت پڑھنی ہے۔

واضح رہے کہ غفرہ چاند کی آٹھویں، صرفہ بیسویں اور عوا اکیسویں منزل ہے۔ عزیمت یہ ہے۔

عزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ طَا طَائِيْلُ يَا لَا ئِيْلُ يَارُوْيَا ئِيْلُ يَا مَا ئِيْلُ يَا هَمُوَا كِيْلُ يَا سَا ئِيْلُ وَاَجِبْ عَدْ يُوْشُ لِيُوْشُ مَجْيُوْشُ مَبْنُوْشُ لَغْيُوْشُ سَيُوْشُ سَا مِعًا مُطِيْعًا بِحَقِّ يَالَطِيْفُ يَا مُغْنِيُ يَا سَمِيْعُ۔

اس عزیمت کو مذکورہ تعداد کے مطابق پڑھیں۔

مثال:

نام محمد سلیم	۲۳۲
والدہ اختری	۱۲۱۱
برائے ترقی	۹۱۴
سابقہ ٹوٹل	۶۰۸۶
	۸۴۴۳

حسب قاعدہ ۱۲ وضع کئے　۱۲

۳ سے تقسیم کیا　۳)۸۴۳۱(۲۸۱۰

```
 ۶
---
۲۴
۲۴
---
×۳
 ۳
---
×۱
```

حاصل تقسیم ۲۸۱۰ آیا اور ایک باقی رہا۔ نقش میں کسر ہے۔ اس لئے ساتویں خانہ میں ایک کا اضافہ ہوگا اور نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۸۱۸	۲۸۱۰	۲۸۱۵
۲۸۱۲	۲۸۱۴	۱۲۱۷
۲۸۱۳	۲۸۲۹	۲۸۱۱

دیکھ لیجئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۸۴۴۳ آئے گا اور محمد سلیم کو ترقی حاصل کرنے کیلئے اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھنا پڑے گا۔ اور ۸۴۴۳ مرتبہ جب منزل غفرہ، صرفہ اور عوا میں ہو تو کلمہ لس کا ورد کرنا پڑے گا۔ انشاء اللہ

اس عمل کے بعد بہت جلد ترقی ہوگی۔

اگر کسی شخص کو عہدے سے گرانا ہو تو عمل کا طریقہ یہ رہے گا۔

نام افضل	۹۱۱
نام والدہ سلمہ	۱۳۵
برائے تنزلی	۷۰۱
سابقہ ٹوٹل	۶۰۸۶
	۷۸۳۳

حسب قاعدہ ۱۲ گھٹائے ۱۲

۳ سے تقسیم کیا ۲۶۰۷ (۷۸۲۱ (۳

۶
۱۸
۱۸
۲۱
۲۱
×

حاصل تقسیم ۲۶۰۷ آیا، چونکہ تقسیم برابر ہوگئی اس لئے نقش میں کسر نہیں ہے، نقش چونکہ منفی کام کے لئے ہے اس لئے اس کو مقلوبی چال سے بھرا جائے گا۔

۷۸۶

۲۶۱۴	۲۶۰۷	۲۶۱۲
۲۶۰۹	۲۶۱۱	۲۶۱۳
۲۶۱۰	۲۶۱۵	۲۶۰۸

دیکھ لیجئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے ۷۸۳۳ آئے گا جو شخص افضل کو اس کے عہدے سے گرانا چاہتا ہو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو کسی قبرستان میں دفن کرے اور چاند کی مذکورہ منازل میں کلمہ لمس ۷۸۳۳ مرتبہ پڑھے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو کام مثبت ہوتے ہیں ان کو کرتے وقت کپڑے پاک صاف پہنیں، وضو کریں اور درود شریف پڑھیں، قبلہ رو بیٹھیں اور چڑھتے چاند اور چڑھتے سورج میں کریں۔ اور جو کام منفی ہوتے ہیں ان کو کرتے وقت ناپاک اور میلے کپڑے پہنیں، بے وضو عمل کریں، عمل سے پہلے درود شریف نہ پڑھیں، قبلہ کی طرف پشت کریں اور گرتے چاند اور گرتے سورج میں عمل کریں۔ انشاء اللہ مقاصد میں جلد کامیابی ملے گی۔ (باقی آئندہ)

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر:۳

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عدد زندگی تین

خوبیاں: دوسروں کے لئے خوشی کے مواقعات پیدا کرنا اور دوسروں کی خوشی میں دلی خوشی محسوس کرنا۔

کلیدی خصوصیات: عقل پسند، بے وقوفی اور حماقت سے کوسوں دور، زندگی سے محبت اور زندہ دلی کے قائل، خود بین، اظہار بیان پر قادر، حاکمیت اور اعلیٰ ہمتی۔

خامیاں: کسی قدر حاسد، آسانی سے بور ہوجانے والے، منتقم مزاج، دشمن سے بدلہ لینے کے قائل، دوسروں کی دولت پر نظر رکھنے والے۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد تین ہوتا ہے وہ عمومی طور پر خوش رہتے ہیں، خوشی اور مسرت کو محسوس کرتے ہیں، محسوس کراتے ہیں اور زندہ دلی کے ساتھ ہر محفل میں موجود رہتے ہیں۔ یہ لوگ حسن تخیل کے مالک ہوتے ہیں اور ان کا ذہن نئی نئی باتوں کی بنیادیں رکھتا ہے اور ان کا ذوق ان کی پرورش کرتا ہے۔ ان میں حسن ظرافت قدرتی طور پر ہوتا ہے۔

تین عدد کے لوگ کوئی بھی فن اور کوئی بھی ہنر بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں۔ تین عدد کے لوگ محبت اور چاہت کے خواہش مند ہوتے ہیں، یہ خود بھی دوسروں سے محبت کرتے ہیں، تین عدد کے لوگ اچھے میزبان بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں، انہیں پارٹی کرنے کا سلیقہ آتا ہے اور یہ بہ حسن خوبی کوئی بھی محفل آراستہ کرسکتے ہیں۔ تین عدد کے لوگوں میں یہ خامی بھی موجود ہوتی ہے کہ ان میں تحمل اور بردباری کی کمی ہوتی ہے اور یہ لوگ صبر وضبط نہیں کرپاتے اور اس کے نتیجے میں کبھی کبھی انہیں عجیب وغریب اور افسوسناک مسائل سے الجھنا پڑتا ہے البتہ ان کی عالی ہمتی انہیں ہر جگہ ہمیشہ سرخرو رکھتی ہے۔

تین کا مفرد عدد، مرکب عدد ۱۲ سے بنتا ہے، ۲۱ سے بنتا ہے اور ۳۰ سے بنتا ہے۔ اس کی مثالیں حسب ذیل ہیں۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۸ر مارچ ۲۰۰۷ء اس تاریخ پیدائش سے مفرد عدد ۳ برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۱۲ بنتا ہے۔

(۲) تاریخ پیدائش ۳ر مارچ ۱۹۵۰ء اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی تین برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۲۱ بنتا ہے۔

(۳) تاریخ پیدائش ۴ر اپریل ۱۹۴۸ء اس تاریخ پیدائش سے عدد زندگی تین ہی برآمد ہوتا ہے لیکن مرکب عدد ۳۰ ہے۔

اندازہ کرلیں کہ ان تینوں تاریخوں سے مفرد عدد تین بنتا ہے۔ پہلی تاریخ پیدائش کا عدد تین بنتا ہے ۱۲ بن کر۔ دوسری تاریخ پیدائش کا عدد تین بنتا ہے ۲۱ بن کر اور تیسری تاریخ پیدائش کا عدد تین بنتا ہے ۳۰ بن کر۔

تین کا عدد اگر ۱۲ سے بنا ہے تو خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ اچھے نمبروں میں سے نہیں ہیں۔ یہ بدقسمتی کا نمبر ہے، دوسرے لوگ اس نمبر والے کو اپنے مفادات کے لئے استعمال کرتے ہیں، اس عدد کے لوگ دوسرے لوگوں کی پریشانیوں اور مشکلات کا وزن اپنے کاندھوں پر اٹھائے پھرتے ہیں۔ ۱۲ کا عدد چوریوں اور الجھنوں، دولت کی مشکلات اور کاروباری اور مالی مشکلات پر حکمراں ہے۔ اگر خدانخواستہ یہ عدد آپ کی پیدائش کا عدد ہے تو پھر سمجھ لیں کہ آپ کی پیدائش کا عدد کمزور ہے اور اگر یہ عدد آپ کے نام کا عدد ہے تو پہلی فرصت میں اپنا نام تبدیل کرلیں، مکان، جائیداد یا اپارٹمنٹ کے لحاظ سے بھی یہ عدد اچھا عدد نہیں ہے۔

اگر تین کا عدد ۲۱ سے بنا ہے تو یہ عدد زندگی کے اگلے سالوں میں کامیابی کو ظاہر کرتا ہے البتہ زندگی کے ابتدائی سال مشکلات اور پریشانیوں کا شکار رہیں گے لیکن یہ مشکلات ختم ہوجاتی ہیں اور زندگی کو عافیت اور راحت نصیب ہوجاتی ہے۔ یہ عدد مالی عدد ہے۔ اور مال و دولت کی فراہمی میں مدد کرتا ہے۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۲۱ ہے تو یہ قوت ارادی، مستقل مزاجی اور طبیعت کے استحکام کی نشاندہی کرتا ہے۔ یہ عدد ۳۰ سال کی عمر کے بعد کامیابی کو ظاہر کرتا ہے۔

اگر تین کا عدد ۳۰ سے بنا ہے تو یہ ایک موافق عدد ہے۔ ۳۰ عدد کے لوگ خوبصورت شخصیات کے مالک ہوتے ہیں، دوسروں پر روحانی طور پر برتری رکھتے ہیں، یہ عدد مذہبی منتظموں، صدور اور مصنفین اور مالی ماہرین کا عدد ہے۔ اور انسان کو خوشحالی سے بہرہ ور رکھتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار مختلف صورتیں

پیدا کرتی ہے اور یہ تکرار صاحب عدد پر اثر انداز ہوتی ہے۔

عدد تین انصاف پسندی، توسیع اخلاقی اور خوشی اور خوش حالی کی علامت ہے اور اس کی تکرار زندگی میں کامیابی کی علامت ہے۔ بشرطیکہ ایسے منصوبے شروع نہ کئے جائیں جن میں رسک زیادہ ہو۔ وہ لوگ جن کی تاریخ پیدائش میں تین کی تکرار ہو مقبول، مہربان اور سخی ہوتے ہیں لیکن ان لوگوں کو اپنی دولت کی حفاظت کرنی چاہئے اور غیر ضروری میل ملاپ سے بچنا چاہئے۔ دوستی، تفریح، مہمان نوازی ان کی شخصیت کے بہت اہم جزو ہیں۔ لیکن ان کو اپنی توانائیاں غیر ضروری کاموں میں ضائع نہیں کرنی چاہئے اور نہ ان کو بہت زیادہ اہمیت دینی چاہئے۔

تاریخ پیدائش میں عدد تین کی اگر کم سے کم دومرتبہ تکرار ہو اور عدد ۶ دو یا تین دفعہ موجود ہو تو حامل عدد بڑا دریا دل مہمان نواز، دوسروں پر رحم کرنے والا اور بہت ملنسار ہوگا۔ علاوہ ازیں اس کے پاس ضروریات زندگی کی فراوانی ہوگی اور اسے زندگی کی ہر آسائش حاصل ہوگی۔ اس کے گھر میں ہر وقت دوستوں کا جمگھٹ ہوگا جو ان کی رفاقت کے خواہش مند ہوں گے یہ ان کے خلوص اور لگن کی وجہ سے ہوگا۔ ان کی زندگی میں محبت اور رومانس کا عنصر بھی نمایاں ہوگا، یہ لوگ محبت کے معاملے میں مخلص ہوتے ہیں اور حتی الامکان وفا کرتے ہیں، ان کی طبیعت کا کمزور پہلو یہ ہے کہ یہ لوگ خوشامد پسند ہوتے ہیں اس لئے خوشامدیوں کا ہجوم ان کے اردگرد جمع رہتا ہے۔

تاریخ پیدائش میں عدد تین کی کم سے کم تین مرتبہ تکرار ہو اس کے علاوہ آٹھ، کم سے کم دو دفعہ موجود ہو تو حامل عدد نمایاں ترقی کرے گا، یہ شخص مذہبی رجحانات کا ہوگا لیکن اس کا ذاتی سکون ہمیشہ متاثر رہے گا۔ اگر تین عدد کی تکرار دومرتبہ ہو اور عدد نو بھی دو دفعہ آرہا ہو تو کامیاب کیرکٹر کی ضمانت ہے لیکن حامل عدد کی زندگی میں کئی بڑے حادثے رونما ہو سکتے ہیں لیکن اس عدد کے حامل کو ملک، انسانیت اور قوم کی خدمات کی وجہ سے زبردست عزت افزائی حاصل ہوسکتی ہے اور ایسا انسان سب کی نظروں میں محبوب بن سکتا ہے۔

تین کا عدد اگر ایک بار آرہا ہو تو صاحب عدد پر جوش اور بذلہ سنج قسم کے لوگ ہوتے ہیں اور محفلوں کو گرم رکھنا ان کی فطرت ہوتی ہے، یہ لوگ ضرورت کے موقعہ پر دوستوں کی مدد بھی کرتے ہیں اس عدد میں ایسی طاقت ہے جو زیادہ تر پر رونق چہروں کے پیچھے چھپی رہتی ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں تین کا عدد موجود نہ ہو تو صاحب عدد کو زیادہ تخیل پرست ہونے کی ضرورت ہے۔ تین کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنی صلاحیتوں کے اظہار میں تأمل سے کام لیتا ہے اور کسی طرح کے خوف میں مبتلا ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں تین کی تکرار تین بار آرہی ہے تو صورت یہ بنے گی
تاریخ پیدائش ۳ / مارچ ۲۰۰۳ء
۳
۳
۲۰۰۳

دیکھئے اس صورت میں تین کا عدد تین بار آرہا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد کو کھیل کود سے بے حد دلچسپی ہے اور وہ ورزش کے کاموں میں بھی دلچسپی رکھتا ہے۔ ایسے لوگ خیالی پلاؤ بھی بہت پکاتے ہیں اور حقائق کو نظر انداز کرنے کا جرم بھی کرتے ہیں۔ ذہنی مشقت اور جسمانی مشقت میں توازن رکھنا ان کے لئے ضروری ہے۔

ایک بار پھر اس چارٹ پر نظر ڈال لیں جو بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔

۹	۶	۳
۸	۵	۲
۷	۴	۱

ہم نے اوپر تاریخ پیدائش کی تین مثالیں دی تھیں۔ آیئے اب ان تاریخوں کا جائزہ لیں۔ پہلی تاریخ پیدائش ۸ ارمارچ ۲۰۰۷ء ہے۔ اگر ہم اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

		۳
۸		۲
۷		۱

اس تاریخ پیدائش میں، ایک، ایک بار آیا ہے۔ ۲، ۳، ۷، اور ۸ بھی ایک ایک بار آئے ہیں ۴، ۵، ۶، اور ۹ مفقود ہیں۔

بنیادی چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے۔ یہ شخص اپنے خیالات کا پبلک میں بیٹھ کر اچھے طریقوں سے اظہار کرسکتا ہے البتہ یہ شخص اپنے گھر میں اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے جس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص فہم وادراک کی دولت سے بہرہ ور ہے لیکن یہ شخص اپنی سوچ وفکر کے تحت ہی کام کرتا ہے دوسروں کے اکسانے سے اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

۳ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے، پر جوش ہے اور لوگوں پر اپنی گفتگو سے اثر انداز رہتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ شخص مقبولیت سے بہرہ ور ہے۔

۴ کی موجودگی بے وفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ہرجائی پن موجود ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کوئی راستہ بدل سکتا ہے۔

۶ کی موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو معاملات میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ فلسفیانہ ذہن رکھتے ہیں اور انصاف کے قائل ہوتے ہیں۔ جن لوگوں کے چارٹ میں ۷ کا عدد موجود رہتا ہے وہ یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کو کچھ بتایا جائے یا سکھایا جائے کہ ان کو کیا کرنا چاہئے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد مختلف معاملات میں غیر معمولی صلاحیت رکھتا ہے، یہ لوگ صفائی پسند ہوتے ہیں، یہ لوگ بچپن میں بے چین طبیعت کے مالک ہوتے ہیں اور زبردست قائدانہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

۹ کی غیر موجودگی اگرچہ عدم صلاحیت پر دلالت کرتی ہے لیکن ۲ کی موجودگی ۹ کی عدم موجودگی کی تلافی کر دیتی ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش ۳۰ر مارچ ۱۹۵۰ء ہے اگر اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو ہم بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

۹		۳۳
	۵	
		۱

عدد ۳ کا تکرار یہ بتاتا ہے کہ صاحب عدد کا کردار انتہائی مضبوط ہے یہ شخص حد سے زیادہ بھروسے کے قابل ہے اپنے گھر میں کیرکٹر کی وجہ سے ایسا شخص ہر جگہ محبوبیت اور مقبولیت حاصل کرسکتا ہے چونکہ ۳ عدد کے تکرار کے ساتھ ۹ کا عدد موجود ہے۔ اس لئے حامل عدد ایک اچھا انسان ثابت ہو رہا ہے لیکن اس کی زندگی میں بڑے بڑے حادثوں کا اندیشہ ہے۔

۵ عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کڑی محنت کرنے کا عادی ہے اس کے عزائم پختہ ہیں لیکن یہ شخص پابندیوں سے نفرت کرتا ہے اس لئے اس کی ازدواجی زندگی انتشار و اضطراب سے پر ہوگی کیونکہ یہ اپنی شریک حیات کی بے جا پابندیوں سے اکتا جائے گا۔ یہ فطری طور پر آزادی کا قائل ہے اور آزاد رہنے میں ہی عافیت محسوس کرتا ہے۔

تیسری تاریخ پیدائش ۴ر اپریل ۱۹۴۸ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کے تمام اعداد کو اگر ہم بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

۹		
۸		
	۴۴۴	۱

تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۴ کا ۳ مرتبہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد ہر وقت کام میں جتا رہتا ہے یہ کولہو کے بیل کی طرح کام کرتا ہے اور اس کو اپنے آرام اور راحت کا بالکل خیال نہیں ہے۔ ایسے لوگوں کے متعلقین کا فرض ہے کہ وہ ان کے آرام کا خیال رکھیں۔ ایسے لوگ جن کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۴ کا عدد تین مرتبہ آئے تو وہ لوگ یکسانیت کا شکار ہوسکتے ہیں یعنی ان کی زندگی ایک ہی رخ پر چلتی رہے گی اس میں کسی بھی طرح کا تنوع نہیں ہوگا۔ جو بالآخر کوفت کا باعث بنتا ہے اور عمر کے ایک حصہ میں جاکر اس یکسانیت سے نجات بھی نہیں ملتی اس لئے ایسے حضرات کو شروع ہی میں خود کو سنبھال لینا چاہئے اور کام کے ساتھ ساتھ آرام اور تفریح کی طرف بھی دھیان دینا چاہئے۔ چوبیس گھنٹے کی مصروفیت صحت پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ اور قلب و دماغ کو بھی مفلوج کر کے رکھ دیتی ہے۔

قارئین اپنی تاریخ پیدائش کا چارٹ بنا کر اس کے اعداد کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ ان میں کیا کیا خوبیاں ہیں اور کیا کیا خامیاں ہیں۔ خامیوں کا اندازہ کرنے کے بعد ان کو دور کرکے کوئی بھی انسان اپنی شخصیت میں مزید نکھار پیدا کرسکتا ہے۔　　(باقی آئندہ)

●●●●●●●

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تصانیف

بسم اللہ کی عظمت و افادیت
بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو بطور خاص امت محمدیؐ کو عطا کی گئی ہے۔ بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں۔ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔
ہدیہ -/30 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت
آیت الکرسی قرآن حکیم کی ایک جلیل القدر آیت ہے۔ اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے اکابرین نے دسیوں طریقے لکھے ہیں۔ ان طریقوں کو آسان زبان میں اس کتاب کو جمع کیا گیا ہے۔
ہدیہ -/20 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افایت
سورۂ فاتحہ ایک عظیم الشان دولت ہے۔ یہ تمام امراض کا علاج اور ذریعۂ شفایابی ہے۔ اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس عظیم سورۃ سے روحانی فائدے حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔
ہدیہ -/45 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت
سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ اس سورۃ کے ذریعہ بے شمار مسائل حل کئے جاسکتے ہیں اور بے شمار مصائب سے چھٹکارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس سورۃ سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقے کو بہت دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ (ہدیہ -/25 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کشکولِ عملیات
طلبا اور عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ، سینکڑوں امراض کا روحانی علاج۔ (ہدیہ -/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف
حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنی شخصیت کا اندازہ آپ کیسے کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الاعداد
علمِ اعداد کے موضوع پر ایک آسان کتاب جو قدرتِ خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
(ہدیہ -/70 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد
اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ اہم سوالات کے جوابات کس طرح حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔
(ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں
اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسان کی شخصیت اور ان کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور انسان خامیوں کی چغلی کھاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے محاسن و معائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اس تاب کو مطالعے میں رکھیں۔
(ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد کا جادو
علمِ اعداد، علم سائنس کی طرح ایک متاثر کن علم ہے۔ اس علم کے ذریعہ کس طرح اُلجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا جاسکتا ہے؟ یہ کتاب مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے پیش کرتی ہے۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین
فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جس کو ہندو پاک کے ہزاروں عاملین خراج تحسین پیش کیا۔ (ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

آیات مجموعۂ قرآنی
آیاتِ رزق، آیاتِ شفاء، آیاتِ حفاظت، آیاتِ لطیف اور منزل کی عظمت و افادیت پر مشتمل ہر گھر میں رکھنے والی کتاب۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن
اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا" نام ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں؟ اور کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر میں رکھیں، اپنے بچوں، اپنے پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کے لئے اس کتاب کو گھر میں رکھیں۔
(ہدیہ -/40 روپے علاوہ محصول ڈاک)

پتھروں کی خصوصیات
پتھر اور نگینے بھی حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ اس نعمت سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (ہدیہ -/ روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال حزب البحر (اضافہ شدہ)
حیرت ناک عملیات کا ذخیرہ۔ (ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال ناسوتی
صوفیوں اور درویشوں کے مخصوص اعمال۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے
ایک معلوماتی کتاب۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور بھیجیں تاکہ بروقت آرڈر کی تعمیل ہوسکے۔

مکتبہ روحانی دنیا محلّہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

برج جوزا کا عرصہ حکومت	۲۱ر مئی تا ۲۰ر جون
برج جوزا کا منسوبی کوکب	عطارد
برج جوزا کے منسوبی حروف	ک، ق
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۱، ۵، ۹
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	زمرد، پکھراج
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت دن	منگل، بدھ، جمعرات
برج جوزا والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	سبز، پیلا، بسنتی

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

اس سال آپ کو گھریلو مسائل تنگ کریں گے، والدہ کا رویہ آپ کے حق میں نہ ہوگا۔ ان مسائل کی وجہ سے آپ کا روزگار بھی متاثر ہوگا، آپ ذاتی حیثیت میں بھی ان مسائل کی وجہ سے زیادہ بہتر حالات میں نہ ہوں گے، شریک کار سے بھی آپ کو زیادہ مدد نہ ملے گی۔ اس لحاظ سے آپ کو اس بات کو سمجھ لینا چاہئے کہ آپ کو اس عرصہ میں چوکنا رہ کر وقت گزارنا ہے۔ آپ کو اپنے مالی معاملات کو مضبوط بنیادوں پر چلانے کا موقع ملے گا اور اس عرصہ میں مالی پریشانیاں بھی آپ کو زیادہ تنگ نہ کریں گی اگر آپ ادھار پر کام شروع کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بھی آپ کو دوسروں کی مدد آسانی سے مل جایا کرے گی جو آسانی آپ کو پچھلے سال لوگوں کے رویوں کی وجہ سے مل رہی تھی وہ اس سال آپ کے ساتھ نہ ہوگی، دوسروں سے مال لینا آپ کے لئے زیادہ مشکل کام نہ ہوگا، آپ اپنی خواہشات کے حوالے سے ضرورت سے زیادہ لاپرواہ رویہ اختیار کریں گے اس وجہ سے آپ کو مسائل پیش آئیں گے، آپ اپنے بچوں کے معاملات کی طرف سے بھی صرف نظر کریں گے اس وجہ سے بھی آپ کافی زیادہ پریشانی میں آجائیں گے، آپ کا مکان یا ذاتی سواری کے حصول کی خواہش اتنی آسانی سے نہ پوری ہوگی، آپ کو اس سلسلے میں کافی سے زیادہ انتظار کرنا پڑے گا وراثت کے معاملات اگر آپ اس عرصہ میں طے کرنے کی کوشش کریں گے تو وہ اچھی طرح سے پورے ہوں گے، بات اگر اس عرصہ سے پہلے بگڑی ہوگی تو اس عرصہ میں کافی حد تک بہتر ہوجائے گی اور آپ کو اپنے معاملات اپنی مرضی سے حل کرنے کا موقع ملے گا۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کے لئے عملیات وروحانی راہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنے تعلیمی معاملات کے حل کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوائیں اپریل کا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اخراجات میں کمی اور آسان آمدنی کے حصول کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنے مسائل کے حل اور خواہشات کے حصول کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست میں ہونے والا شرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی شخصیت کی بہتری اور خانگی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ ہاشمی روحانی مرکز سے رجوع کرسکتے ہیں۔

ماہ جنوری

آپ اس ماہ میں زیادہ طرح پرجوش اور سرگرم رہیں گے، آپ کی یہ خواہش رہے گی کہ دوسرے آپ کی بات سنیں اور آپ کی مرضی کے مطابق کام کریں آپ پر اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور اس سلسلے میں کام کرنے کا بھوت سوار رہے گا، لوگوں کے ساتھ اچھے انداز میں پیش آئیں کیونکہ وہ بھی آپ سے اچھے انداز میں پیش آرہے ہوں گے، آپ کے لئے آپ کے وراثتی معاملات اہم ہوجائیں گے، آپ ان کو پورا وقت دیں گے اس ضمن میں یہ بات ضروری ہوجاتی ہے کہ آپ اپنے ٹیکس اور ادھار کے معاملات کو بھی اچھے طریقے سے طے کرلیں تو زیادہ مناسب رہے گا کیونکہ جس آسانی سے اس عرصہ میں آپ کے کام ہونے ہیں ویسے آنے والے وقت میں نہ ہوسکیں گے۔ شریک حیات آپ کے ساتھ پیار اور محبت سے پیش آئے گا۔

سعد تاریخیں	۴-۱۴-۱۹-۲۹	نحس تاریخیں	۱-۱۷-۲۴

ماہ فروری

اس ماہ میں آپ کی طبیعت کی جولانیاں بھی اونچائیوں کو چھوئیں گی،

آپ دوسروں کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ چاہیں گے کہ سارے کام جلدی جلدی ہوں، جب دوسرے آپ کی جلد باز طبیعت کا ساتھ نہ دیں گے تو آپ کے لئے ان کو برداشت کرنا مشکل ہو جائے گا آپ کو مذہبی معاملات سے لگاؤ پیدا ہوگا اور آپ چاہیں گے بھی کہ کسی نہ کسی طرح آپ اپنے آپ کو مذہب کے ساتھ وابستہ کرلیں، آپ کو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں بھی لگاؤ پیدا ہوگا، اگر آپ شادی شدہ ہیں تو آپ کو اپنے سسرالی رشتہ داروں سے فوائد حاصل ہوں گے، آپ کے لئے یہ بات زیادہ بہتر رہے گی کہ آپ قانونی معاملات پر بھی ایک بار نظر ڈال لیں۔

سعد تاریخیں	۲_۱۱_۱۵_۲۴	نحس تاریخیں	۱۳_۱۹_۲۶

ماہ مارچ

اس ماہ میں آپ ذاتی حیثیت میں جو سرگرمی دکھا رہے تھے وہ کم ہو جائیگی آپ کو اپنی پوری توانائیاں اب مال و دولت کے حصول میں لگانا پڑیں گی، کیونکہ اس کے بغیر آپ کو کامیابی نہ ہوگی، اس سلسلے میں آپ کو کام بھی کرنا پڑے گا، مذہبی اور اعلیٰ تعلیمی معاملات کے ساتھ آپ کا لگاؤ ویسا ہی رہے گا، آپ اس حوالے سے اسکیمیں بھی بنائیں گے، آپ کی توجہ اس امر کی طرف بھی رہے گی کہ آپ کسی طرح سے کوئی غیر ملکی زبان سیکھیں، دوسرے مذاہب اور ثقافت کے بارے میں جاننا بھی اچھا لگے گا، آپ کی توجہ مالی کامیابیوں سے ہٹ کر دنیاوی کامیابیوں کی طرف لگ جائے گی، آپ چاہیں گے کہ لوگ اس بات کو جانیں کہ آپ نے زندگی میں کیا حاصل کیا ہے۔؟ کیا پایا ہے اور کیا کھویا ہے۔؟

سعد تاریخیں	۱۰_۱۵_۲۵_۳۱	نحس تاریخیں	۱۲_۲۰_۲۸

ماہ اپریل

مال و دولت کے حصول کے لئے آپ کافی سے زیادہ سرگرم رہیں گے کوئی بھی موقع آپ ہاتھ سے نہ جانے دیں گے، اس سلسلے میں آپ دوسروں سے الجھیں گے بھی اور دشمنیاں بھی مول لیں گے، آپ کی خواہشات اس عرصہ میں بڑھی ہوں گی، ایک تو آپ خود بھی ان کو پورا کرنے کی پوری کوشش کر رہے ہوں گے، اس کے لئے آپ کو اپنے عزیز دوستوں کی مدد بھی حاصل ہوگی، آپ کا ان سے پیار اور لگاؤ بڑھ جائے گا، جہاں ان سے لگاؤ آپ کے لئے اہمیت کا حامل ہوگا، وہاں ان سے آپ چاہت کا بھی اظہار کریں گے، آسان ذرائع سے مال کمانے کی خواہش بھی آسانی سے پوری ہوگی، آپ کے کاموں کے پورا ہونے میں زیادہ تر یہ چیز کام آئے گی کہ آپ کے کتنے قریبی دوست ہیں، اس ماہ کے آخری عشرے سے اخراجات بڑھنا شروع ہو جائیں گے۔

سعد تاریخیں	۱۰_۱۵_۲۷	نحس تاریخیں	۱۲_۲۱_۳۰

ماہ مئی

آپ کے اخراجات بڑھے ہوں گے، اخراجات دو طرح کے ہوں گے، ایک تو آپ سکون اور آرام کے حصول میں اخراجات کریں گے اور دوسرا عزت و آبرو کو محفوظ رکھنے اور دکھاوے کے اخراجات کریں گے، آپکے خلاف سازش کرنے والے آسانی سے آپ کے سامنے آجائیں گے، اگر آپ کسی سماجی تنظیم سے منسلک ہیں تو آپ کی کوششوں کو سراہا جائے گا، ذاتی حیثیت میں آپ جسمانی سرگرمی سے زیادہ ذہنی سرگرمی کو پسند کریں گے، آپ کا انداز گفتگو منطقی ہوگا اور آپ دوسروں کو اپنا موقف دلائل سے سمجھائیں گے، لوگوں سے رابطے میں رہنا پسند کریں گے، اس ماہ کے آخری عشرہ سے آپ کے مسائل کم ہونا شروع ہو جائیں گے، آپ اپنے آپ کو سکون میں محسوس کریں گے، اپنی کہی ہوئی بات کو منوانا بھی اس عرصہ میں آپ کی عادت رہے گی۔

سعد تاریخیں	۲_۱۶_۲۷_۳۱	نحس تاریخیں	۱۱_۲۲_۲۹

ماہ جون

اس عرصہ میں آپ اپنی ذات کو اہم سمجھنا شروع کردیں گے، آرام پسندی اور سہل پسندی آپ کی طبیعت میں شامل حال رہے گی، آپ اپنی ظاہری حالت کو بہتر کریں گے اور اپنے لئے اچھے لباس اور فیشن کے مطابق اشیاء خریدیں گے، آپ کے انداز میں ایک تیزی تو ہوگی مگر آپ کے کام اس تیزی کی وجہ سے غلط نہ ہوں گے، آسان ذرائع سے مال کمانا پسند کریں گے، آپ دوسروں کو کم اور اپنے آپ کو بہتر جانیں گے، آپ کی شخصیت میں "انا" زیادہ ہو جائے گی، اس کی وجہ سے آپ کو دوسروں کے ساتھ تعلقات رکھنے میں مسائل پیدا ہوں گے آپ کی سوچوں میں ایک تیزی آئے گی، آپ جلد فیصلہ کریں گے اور چاہیں گے کہ آپ کے فیصلوں پر فوراً عمل درآمد بھی ہو جائے، اس کی وجہ سے بہن بھائیوں اور قرابت داروں کے ساتھ تعلقات خراب ہو جائیں گے۔

سعد تاریخیں	۸_۱۲_۲۲_۲۷	نحس تاریخیں	۱۰_۱۷_۲۵

ماہ جولائی

اس ماہ میں آپ زیادہ توجہ اور اہمیت اس بات کو دیں گے کہ آپ کی قدر کیا ہے جب دوسرے آپ کی قدر کو نہ جانیں گے تو آپ اس کی وجہ سے بے چینی اور ناراضگی کا اظہار کریں گے، آپ کی سوچیں زیادہ تر تو اپنے بارے میں ہوں گی اور اس کے علاوہ مال کمانے کی مختلف اسکیمیں بھی ذہن میں گردش کریں گی، آپ دوسروں سے بہتر اور غیر محسوس طریقوں سے زیادہ دولت کمالیں گے، اس دولت کے حصول میں جتنا کردار آپ کے گھر والوں کا ہوگا اتنا ہی آپ کا

بھی ہوگا، آپ اپنے گھر والوں اور والدہ کو شامل کئے بغیر کسی بھی طرح سے کامیابی حاصل نہیں کرسکتے ہیں، اس ماہ میں آپ کے گھر کا ماحول بگڑ جائے گا گھر میں سکون نام کی شئے کو آپ ترسیں گے، ہر کوئی آپا دھاپی میں پڑا ہوگا، چھوٹے درجے کے لوگوں کی وجہ سے گھر کا ماحول خراب ہوگا۔

سعد تاریخیں	۶-۱۱-۲۲-۲۸	نحس تاریخیں	۸-۱۷-۲۵

ماہ اگست

آپ اس عرصہ میں روابط لکھنا پڑھنا اور ارد گرد کے لوگوں کے حوالے سے اپنے آپ کو مصروف رکھیں گے، آپ دوسروں پر اپنی علمیت کا رعب جھاڑیں گے اور چاہیں گے کہ وہ آپ کی بات کو اہمیت دیں گھر کا ماحول جو پچھلے ماہ کافی سے زیادہ خراب تھا، اس میں کچھ بہتری آئے گی، ایک تو آپ اپنے ذہن کو استعمال میں لاتے ہوئے ایسی تدابیر اختیار کریں گے اور دوسرا بچوں کی وجہ سے بھی گھر کا ماحول خوشگوار ہوجائے گا، آپ گھر کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کی کوشش کریں گے، آپ کی لائی ہوئی اشیاء بھی گھر کو خوبصورت تو بنائیں گی مگر وہ بے کار قسم کی نہ ہوں گی، ذاتی سواری کو بھی بہتر کرنے کی کوشش کریں گے اس کا رنگ روغن نیا کروائیں گے، جائیداد وغیرہ بیچنے کی صورت میں اچھی قیمت مل جائے گی۔

سعد تاریخیں	۷-۱۳-۲۳-۲۸	نحس تاریخیں	۱۰-۱۸-۲۵

ماہ ستمبر

آپ گھر کے معاملات کو اہمت دیں گے اس کی وجہ سے گھریلو تنازعات میں کافی کمی آئے گی، اگر آپ گھر کے بڑے ہیں پھر تو معاملات کافی حد تک بہتر ہوجائیں گے، دوسری صورت میں مسائل بڑھ بھی سکتے ہیں، آپ کی تخلیقی صلاحیتیں عروج پر ہوں گی مگر آپ ان سے کام کم لیں گے اور وقت زیادہ ضائع کریں گے، آپ کا دھیان تفریح کی طرف لگا رہے گا، اگر آپ والدین ہیں تو پھر آپ کو بچوں کے معاملات اپنی طرف متوجہ کئے رہیں گے اور آپ کو ان سے ہٹ کر کسی اور طرف دیکھنے کی فرصت نہ ملے گی، تفریح کرتے وقت اپنے جوش کو قابو میں رکھیں اور دوسروں سے لڑائی مول نہ لیں، آنے والے وقت کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں، کیونکہ زندگی صرف تفریح کا نام نہیں، عاشق مزاج لوگوں کی اس عرصہ میں عید ہوجائے گی۔

سعد تاریخیں	۷-۱۲-۲۱-۲۶	نحس تاریخیں	۱۰-۱۷-۲۴

ماہ اکتوبر

اس عرصہ میں تھوڑی تفریح اور کام زیادہ ہوگا، آپ ذاتی طور پر تفریح کی طرف زیادہ مائل ہوں گے اس کی وجہ سے آپ کے کام کا بھی حرج ہوگا، مگر آپ اپنی ذہانت کو استعمال میں لاتے ہوئے کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح آپ کام کو بہتر انداز میں بھی پورا کرلیں، یہ الگ بات ہے کہ آپ کی کوشش زیادہ اچھے طریقے سے کامیاب نہ ہوگی، کام کے دوران بے احتیاطی کی وجہ سے آپ کو چوٹ بھی لگ سکتی ہے جہاں آپ کام کرتے ہیں وہاں کے لوگوں کے ساتھ آپ کی لڑائی بھی ہوگی اور پیار بھی رہے گا، یوں یہ نرم گرم ماحول چلتا رہیگا، ننھیالی رشتہ داروں سے تعلقات بہتر رہیں گے مگر آپ کی توقعات ان سے زیادہ ہوں گی، جب وہ پوری نہ ہوں گی تو آپ مزید پریشانی کا شکار ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۵-۱۸-۲۲	نحس تاریخیں	۷-۱۴-۲۰

ماہ نومبر

اس عرصہ میں آپ کو کام کی اہمیت کا اندازہ ہوگا، آپ تفریح سے زیادہ کام کریں گے، دوسروں کے ساتھ آپ کا رویہ خوش گوار رہے گا، اور آپ لوگوں کے ساتھ مل جل کر خوشی محسوس کریں گے، خصوصاً صنف نازک کے ساتھ آپ کے تعلقات بہتر رہیں گے، غیر شادی شدہ لوگوں کی بات اس ماہ ٹھہر جائے گی اور ان کو بہت جلد شادی کے بندھن میں بندھنا پڑے گا۔

سعد تاریخیں	۲-۸-۱۷-۲۲	نحس تاریخیں	۵-۱۲-۱۹

ماہ دسمبر

اس ماہ آپ کا زیادہ تر وقت ملنے ملانے میں گزرے گا، شریک کار آپ کی معاونت پر آمادہ نہیں ہوگا، آپ جلدی جو کام نمٹا سکتے ہیں انہیں نمٹالیں، شادی شدہ لوگوں کی زندگی میں کچھ گرما گرمی ہوگی، آپ کے لئے عافیت اس میں ہے کہ جھگڑوں سے پرہیز کریں خصوصاً گھریلو زندگی میں کوئی انتشار نہ ہونے دیں، قریبی رشتے داروں سے مل کر آپ کوئی نیا کام شروع کرسکتے ہیں۔

سعد تاریخیں	۳-۹-۱۸-۲۳	نحس تاریخیں	۶-۱۳-۲۰

خواتین

آپ کے لئے یہ سال گھریلو مسائل کو لے کر آرہا ہے، آپ کی ازدواجی زندگی اور سماجی زندگی متاثر رہے گی، آپ کو چاہئے کہ آپ اپنے معاملات کو حکمت عملی سے حل کرنے کی کوشش کریں، بے صبری سے معاملات الجھ جائیں گے آپ کو اپنی صحت اور مالداری بڑھانے کے لئے چانس ملے گا، اس کو نہ کھوئیں، آپ سے خفیہ طریقہ سے لوگ دشمنی کریں گے لیکن کامیاب نہیں ہوں گے، ذاتی گھر کی خواہش پوری ہونے کا امکان ہے، بحیثیت مجموعی آپ کی زندگی گھریلو اور سماجی عمدہ طریقہ سے بسر ہوگی۔

****

قسط نمبر: ۳۲

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

کسی شخص کو اپنی محبت میں گرفتار کرنے کے لئے یہ طریقہ انتہائی مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے اور مطلوب زیادہ سے زیادہ تین دن میں طالب کی محبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔

سب سے پہلے یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ابجد کے ۲۸ حروف میں سے ۱۲ حروف، حروف شفع کہلاتے ہیں، حروف شفع ان حروف کو کہتے ہیں جو نصف کرنے سے بھی جفت رہیں۔

وہ ۱۲ حروف یہ ہیں۔ت، ث، ح، خ، د، ر، س، ض، ف، ک، م، ق۔

ان حروف کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے ۲۸۱۲ ہوتے ہیں۔ جب عمل کرنا ہو تو طالب و مطلوب کے اعداد مع والدہ نکال کر ان میں مذکورہ اعداد جمع کردیں اور حسب قاعدہ مربع کا نقش چاروں عناصر سے تیار کریں اور ہر عنصر کا نقش ۴ عدد بنائیں۔ نقش کے چاروں گوشوں میں یاودود لکھیں اور نقش کے چاروں طرف مذکورہ حروف کے مؤکلین کے نام لکھیں۔ ایک سمت میں تین مؤکلین کے نام لکھے جائیں گے۔

نقش تیار کرنے کے بعد آتشی ۴ نقش آگ میں جلادیں، بادی ۴ نقش ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی درخت پر لٹکادیں۔ آبی ۴ نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں اور خاکی ۴ نقش خاکی رنگ کے کپڑے میں پیک کرکے زمین میں دبادیں انشاء اللہ مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی۔ اس عمل کو لگاتار تین دن تک کریں۔ یہ عمل چڑھتے چاند میں یعنی عروج ماہ میں یعنی چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ کے درمیان میں کریں اور ان بروج میں کریں۔ جوزا، سنبلہ، قوس، حوت۔ دراصل یہ بروج ذوجسدین کہلاتے ہیں ان کے اوقات انگریزی تاریخوں کے اعتبار سے یہ ہیں۔

جوزا ۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان، سنبلہ ۲۴ راگست سے ۲۳ رستمبر کے درمیان، قوس ۲۴ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان اور حوت ۲۰ رفروری سے ۲۰ رمارچ کے درمیان۔

حروف شفع کے مؤکلین کے نام یہ ہیں۔

حرف تا۔مؤکل عزرائیل حرف سین۔مؤکل حمواکیل

حرف ثا۔مؤکل میکائیل حرف ضاد۔مؤکل عطکائیل

حرف حا۔مؤکل تنکفیل حرف فا۔مؤکل سرحمائیل

حرف خا۔مؤکل میکائیل حرف کاف۔مؤکل سروزائیل

حرف دال۔مؤکل دروائیل حرف میم۔مؤکل روبائیل

حرف را۔مؤکل امواکیل حرف قاف۔مؤکل عطرائیل

نقوش کی چالیں عنصر کے اعتبار سے یہ ہیں۔

آتشی چال

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بادی چال

۴	۹	۷	۱۴
۱۵	۶	۱۲	۱
۱۰	۳	۱۳	۸
۵	۱۶	۲	۱۱

آبی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

خاکی چال

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

مثال:

نام طالب علم، عزیز احمد۔ اعداد　　۱۴۷

نام والدہ نجمہ۔ اعداد　　۹۸

نام مطلوب، ثریا بیگم۔ اعداد　　۷۸۳

نام والدہ سلمہ۔ اعداد..　　۱۳۵

کل اعداد　　۱۱۶۳

حروف شفع کے اعداد جمع کئے۔　　۲۸۱۲

۳۹۷۵

قانون کے وضع کئے۔　　۳۰

حاصل کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴) ۳۹۴۵ (۹۸۶
۳۶
۳۴
۳۲
۲۵
۲۴
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ گویا کہ نقش میں کسر ہے اور ۱۳ ویں خانے ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا یہاں آتشی چال کی مثال دی رہی ہے۔ یہ نقش چاروں عناصر سے چار چار بنیں گے۔

۷۸۶

عزرائیل، میکائیل، تنکفیل

۱۰	۵	۴	۱۵
۳	۱۶	۹	۶
۱۳	۲	۷	۱۲
۸	۱۱	۱۴	۱

حموا کیل عطکائیل سرحما کیل

ان تمام نقوش کو باوضو قبلہ رو ہو کر گلاب و زعفران سے لکھیں اور جس وقت لکھیں اپنا موڈ خوشگوار رکھیں اور کسی خوشبو کی دھونی لیں۔ واضح رہے کہ علم جفر بزرگوں کا عطا کردہ ایک پاکیزہ فن ہے اور اس فن کے ذریعہ ناجائز کام نہیں کرنے چاہئیں اس طرح کے محبت کے نقوش جائز امور میں کرنے چاہئیں۔

واضح رہے کہ یہ عمل لگاتار تین دن تک کرنا ہے اور عروج ماہ میں کرتے وقت یہ دھیان بھی رکھیں کہ چاند عقرب میں نہ ہو اگر چاند عقرب میں ہو تو اس کے بعد یا اس سے پہلے عروج ماہ میں ہی کریں۔

کرشمات جفر کا یہ فارمولہ خاص طور سے ان میاں بیوی کے لئے ہے جو کسی وجہ سے ایک دوسرے سے نفرت کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے الگ ہیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے ان میں محبت و اتفاق پیدا ہوگا۔

(باقی آئندہ)

****

فارم نمبر: ۴ رجسٹریشن آف نیوز پیپر رولز ۱۹۵۶

نام　　ماہنامہ طلسماتی دنیا

مقام اشاعت　　محلہ ابوالمعالی دیوبند

وقفۂ اشاعت　　ماہانہ

زبان　　اردو

طابع و ناشر　　حسن احمد صدیقی

مدیر مسئول　　حسن الہاشمی

ملکیت　　حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اس بات کی تصدیق کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات میرے علم و یقین کی حد تک درست ہیں۔

(حسن احمد صدیقی طابع و ناشر)

جادو کارد

اگر کسی عام انسان پر یا کسی عامل پر کسی نے سحر کردیا ہو یا کسی عامل کا عمل ضبط کرلیا ہو یا ضبط کرنے کی کوشش کررہا ہو تو ایسے وقت میں یہ عمل کرنا چاہئے۔ مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ سورۂ عبس پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں۔ انشاء اللہ کسی جادوگر کا جادو کارگر نہیں ہوگا اور اگر جادو کارگر ہو چکا ہو تو مغرب کی نماز کے بعد سورۂ عبس کی ۳ مرتبہ تلاوت کریں۔ پہلی مرتبہ جب تلاوت کریں تو اپنی ٹوپی کو بائیں طرف کچھ جھکا دیں یعنی ہلکی سی بائیں طرف کو ٹیڑھی کرلیں۔ دوسری مرتبہ جب تلاوت کریں تو پھر تھوڑی سی اور بائیں طرف کو جھکادیں اور تیسری مرتبہ تلاوت کرنے کے بعد اپنی ٹوپی کو بائیں سے اتار کر بائیں طرف غصے سے پھینکیں اور دل میں یہ خیال کریں کہ آپ نے اپنے دشمن کو پچھاڑ دیا ہے اور اس کے بعد بائیں جانب تھوکیں اور سات مرتبہ یہ پڑھیں۔ فارجعوا فارجعوا اس طرح ایک ہی وقت میں سورۂ عبس اکیس مرتبہ پڑھی جائے گی اور سات مرتبہ ٹوپی پھینکی جائے گی اور سات مرتبہ فارجعوا فارجعوا پڑھا جائے گا۔ تین مرتبہ سورۂ عبس پڑھ کر فارجعوا فارجعوا سات مرتبہ پڑھیں گے اس طرح فارجعوا فارجعوا کی تعداد ایک دن کے عمل میں ۴۹ مرتبہ ہوجائے گی۔ اس عمل کو لگاتار تین روز تک کریں۔ کیسا بھی جادو ہوگا انشاء اللہ جادوگر کی طرف پلٹ جائے گا۔

عجیب وغریب نقش

جو شخص اس نقش کو اپنے پاس رکھے گا اس کی تمام مشکلات انشاء اللہ رفع ہوجائیں گی اور غیب سے اس کی ایسی مدد ہوگی کہ عقلیں حیران ہوں گی، اس نقش کو اتوار کے دن پہلی ساعت میں کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

۶	ھے	اااا	#	م	آاا	✡
اااا	#	م	م	✡	۶	ھے
م	آاا	✡	۶	ھے	اااا	#
✡	۶	ھے	اااا	#	م	آاا
ھے	اااا	#	م	آاا	✡	۶
#	م	آاا	آاا	۶	ھے	اااا
آاا	✡	۶	ھے	اااا	#	م

مختلف بیماریوں میں کام آنے والا نقش

یہ نقش حیرتناک خواص رکھتا ہے اور اس نقش سے بے شمار فائدے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

☆ ام الصبیان، اختلاج قلب اور تپ دق کی صورت میں تعویذ بنا کر ۳ سچے موتی خشخاش کے دانے کے برابر نقش پر رکھ کر نقش کو پیک کردیں اور مریض کے گلے میں ڈال دیں۔

☆ بخار اور دیگر جسمانی مرض میں اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو لکھ کر سات روز تک مریض کو پانی میں گھول کر پلائیں۔

☆ محبت، حصولِ رزق، حصولِ کامیابی، فتح ونصرت کے اور صدقات میں کامیابی کے لئے اس نقش کو چاروں عناصر سے لکھ کر آبی چال والے نقش کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔ بادی چال والے نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی پھل دار درخت پر لٹکائیں۔ خاکی چال والے نقش کو خاکی کپڑے میں پیک کرکے کسی میدان میں دبائیں اور آتشی چال سے دو نقش لکھیں۔ ایک نقش آگ میں جلادیں اور ایک نقش طالب کے گلے میں ہرے کپڑے میں پیک کرا کر ڈال دیں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔ جب یہ نقش کاروبار اور حصول رزق نیز کسی کی بندش کو کھولنے کے لئے لکھیں تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھیں اللّٰھم ارحم علیٰ فلاں ابن فلاں وعززہ وارزقہ و کن لہ نصیراً

اگر یہ نقش محبت کے لئے لکھیں تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھیں

اللّٰھم قلب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں یا مقلب القلوب پہلے مطلوب پھر طالب کا نام لکھیں۔

☆ اگر یہ نقش کسی جسمانی بیماری کو رفع کرنے کے لئے دیا جائے تو اس کے نیچے یہ عبارت لکھ دیں۔ تحفظه و تشفيه من الاسقام.

☆ اگر اس نقش کو رد سحر یا رد آسیب کے لئے لکھیں تو اس نقش کے نیچے یہ عبارت لکھیں۔

برائے ردِ سحر۔ برائے ردِ آسیب وغیرہ۔

☆ ہر قسم کی بواسیر کے لئے خونی ہو یا بادی اس نقش کو ہرن کی جھلی پر لکھ دیں اور جمعرات کے دن سے شروعات کریں۔ پہلی جمعرات کو یہ نقش مریض کے دائیں بازو پر باندھیں۔ دوسری جمعرات کو بائیں بازو پر باندھیں۔ اسی طرح سات جمعراتوں تک دائیں بائیں بازو پر باندھتے رہیں۔ ساتویں جمعرات کو نقش دائیں بازو پر آجائے گا پھر وہیں بندھا رہنے دیں۔ انشاء اللہ بواسیر سے نجات مل جائے گی۔

ذلت ومصیبت سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص ذلت و رسوائی اور آفت ومصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ مندرجہ ذیل عمل کو لگاتار تین دن کرے اور روزانہ اس عمل کو کاغذ کے تین ٹکڑوں پر لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر ماءِ جاری میں ڈالے۔ انشاء اللہ ذلت ومصیبت سے نجات مل جائے گی۔

عمل یہ ہے۔

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم بسم اللّٰه الملك الحق المبين. من العبد الذليل الىٰ مولى الجليل. رب انى مسنى الضر و انت ارحم الراحمين بحرمة محمد مصطفى صلى اللّٰه عليه وسلم ان تكشف عنى همى و حزنى وارفع عنى برحمتك ياارحم الراحمين و صلى اللّٰه علىٰ سيدنا محمد و اٰله اجمعين الطيبين الطاهرين.

قرض سے نجات کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو ۳۶۰ مرتبہ لکھ کر اپنے پاس رکھے گا تو اس کا قرض اگر پہاڑ کے برابر بھی ہوگا تو انشاء اللہ بہت جلد سب ادا ہو جائے گا۔ باوضو قبلہ رو ہو کر بسم اللہ لکھیں اور لکھتے وقت اگربتی روشن کریں۔

مقدمہ اور جنگ میں کامیابی کے لئے

مقدمہ اور جنگ میں کامیابی کے لئے یہ دونوں نقش لکھ کر دائیں بائیں بازو پر باندھیں۔ انشاء اللہ دشمن پر فتح حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ب ب ب ب ت
س س س س
م م م م
ااا ااا
ل ل ل
لا لا لا لا لا
اا اا اا اا اا
ل ل ل ل ل ل

بسم
اللہ
اثر اثر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
رر رر رر رر رر رر
ح ح ح ح ح ح
م م م م م م م م
ن ن ن
اا اا
ل ل ل ل
ر ر ر ر ر ر ر ر ر ر
حیم حیم حیم حیم حیم حیم

من پسند شادی کے لئے

من پسند شادی کے لئے اس نقش کو لکھ کر دو پتھروں کے درمیان دبا دیں۔ انشاء اللہ مراد پوری ہوگی۔ اس نقش کو چال کے اعتبار سے پُر کریں۔ چال کی وضاحت کی جارہی ہے۔

۳	ولم	یولد	ولم	یکن
۵	ھو	اللہ	احد	اللہ
۷	یولد	ولم	یکن	لہ
۱	قل	ھو	اللہ	احد
۶	الصمد	لم	یلد	ولم
۴	لہ	کفواً	احد	قل
۲	اللہ	الصمد	لم	یلد
۸		کفوا	احد	

طالب۔ الحب۔ مطلوب

تسخیر وقبولیت کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو ساعتِ سعید میں اس طرح لکھیں کہ ہر خانہ کو پُر کرنے کے بعد ۲۵ مرتبہ سورۂ نصر اور ۲۷ مرتبہ ”یاباسط“ پڑھیں پھر اس نقش کو اپنی ٹوپی میں رکھ لیں۔ انشاء اللہ خلقت مسخر ہوگی۔

نقش خاکی چال سے پُر ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۴۸	۱۸
۳۶	۲۴	۱۲
۳۰	یاباسط	۴۲

برائے فراوانی رزق

مندرجہ ذیل نقش کو لکھ کر فریم میں لگا کر دکان میں آویزاں کریں۔ انشاء اللہ دکان خوب چلے گی اور اگر بندش ہوگی تو کھل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یااللہ	یارحمٰن	یارحیم
یامالک	یارزاق	یاقادر
یارزاق	قل ھواللہ احد	یارزاق
الحمدللہ	یارزاق	الحمدللہ
یارزاق	اللہ اللہ	یارزاق

خیروبرکت کے لئے

خیرو برکت کے لئے چوکھٹ پر یہ نقش گاڑ دیں اور ۱۱ روپے کی مٹھائی تقسیم کریں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب س م ا ل اہ

ال و ا س ع ج

ل ج ل ال ہ

۹۹۹ ۹۹۹ ۹۹۹

خیروبرکت کے لئے

ان دونوں نقوش کو ساعت سعید میں لکھ کر دکان کے گلے میں رکھیں انشاء اللہ ایسی خیرو برکت ہوگی کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔ یہ دونوں نقش ایک ہی کاغذ پر لکھے جائیں گے۔

نقش یہ ہیں۔

۷۸۶

ل	ط	ی	ن
ف	ی	ط	ل
ط	ل	ف	ی
ی	ف	ل	ط

افتاح یا لطیف روزی ازغیب رسد

ف	ت	ا	ح
ح	ا	ت	ف
ت	ف	ح	ا
ا	ح	ف	ت

زبردست فتوحات کے لئے

مندرجہ ذیل نقش کو چالیس عدد لگاتار ۴۰ دن تک لکھیں اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ جس پانی سے آٹا گوندھیں اُس پانی پر ۴۱ مرتبہ سورہ مزمل پڑھ کر دم کریں۔ پہلے دن جو سب سے پہلے تعویذ بنے گا اور آخری دن جو سب سے آخیر میں تعویذ بنے گا ان دونوں کو ایک ساتھ ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی۔

۷۸۶

۲ ۷ ۵ ۳ ۸ ۸

یاالف قلوب — یاموا کیل قلبیہ — ۴ یاودود یابدوح
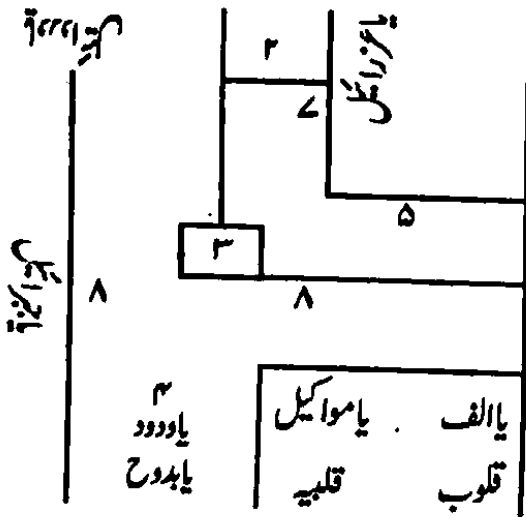
مفرور کی واپسی

اس نقش کو آٹھویں پارے میں جہاں یہ آیت موجود ہے وہاں رکھ دیں انشاء اللہ مفرور واپس آجائے گا۔

۷۸۶

سَیُصِیبُ الَّذِینَ اَجرَمُوا

صغار عند اللہ و عذاب

فلاں ابن فلاں

چوری کے مال کی واپسی کے لئے

جس کے گھر چوری ہوگئی ہو اس کے گھر میں سورج کے رخ پر یہ نقش کسی دیوار پر چپکا دیں۔ انشاء اللہ جب دھوپ نقش پر پڑے گی تو اس کو مال واپس کرنے کی توفیق ہوجائے گی۔

۷۸۶

۳۸	۴۱	۴۴	۳۰
۴۳	۳۱	۳۷	۴۲
۳۲	۴۷	۳۹	۲۶
۴۰	۳۵	۳۳	۴۵

والسارق والسارقة فاقطعوا ايديهما

جَزَاءً بِمَا كَسَبَا

بدخوابی سے بچنے کے لئے

اگر کوئی شخص بدخوابی سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس تعویذ کو لکھ کر اپنے تکیہ میں رکھے۔

۷۸۶

یا اللہ یا اللہ یا رب یا رب	یا اللہ یا اللہ یا رب یا رب
یا اللہ یا اللہ یا رب یا رب	یا اللہ یا اللہ یا رب یا رب

مخلوق کو مسخر کرنے کا طریقہ

یہ عمل عروج ماہ میں کریں اور شرف قمر کے اوقات میں کریں۔ اگر اس عمل کے لئے ثابت یا ذوجسدین مہینے کا انتخاب کریں تو افضل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ آیت کریمہ وَ اِلٰـھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ کا نقش مسدس بنائیں اور اس کو سامنے رکھ کر مذکورہ آیت کو ۳۱۲۵ مرتبہ پڑھیں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کریں۔ جگہ اور وقت نہ بدلیں اور روز کے روز نقش نیا لکھیں۔ اگلے دن اس کو آٹے میں گولی بنا کر دریا میں یا نہر میں ڈال دیں۔ چلے کی تکمیل کے بعد سب سے پہلے دن کا اور سب سے آخیر دن والا نقش ایک ساتھ اپنے بازو پر باندھیں اور مذکورہ آیت کو روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ مخلوق کا ہجوم ہوگا اور عجیب وغریب کرشمے ظاہر ہوں گے اور مخلوق محبت اور احترام کرنے پر مجبور ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

الرحیم ۲۸۹	الرحمن ۳۲۹	اِلَّاھو ۴۳	لَآ اِلٰہ ۶۷	اِلٰہ ۵۵	وَاِلٰھُکُمْ ۱۰۲
۳۲۴	۳۸	۱۰۴	۲۸۸	۷۱	۶۰
۱۰۷	۵۸	۶۸	۴۰	۳۲۷	۲۸۵
۳۹	۱۰۳	۳۲۸	۵۹	۲۸۴	۷۲
۶۹	۲۸۷	۵۶	۳۲۶	۱۰۶	۴۱
۵۷	۷۰	۲۸۶	۱۰۵	۴۲	۳۲۵

زبان بندی کے لئے

مندرجہ ذیل دو نقش اس وقت تیار کریں جب چاند عقرب میں ہو یا زوال ماہ میں سنیچر کے دن ساعت زحل میں نقش تیار کریں ایک نقش اپنے بائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش قبرستان میں دبادیں۔ انشاء اللہ دشمن کی زبان بند ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰ زبان بند کردم	فلاں ابن فلاں را ۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	فی حق فلاں ابن فلاں ۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

سحر مدفونہ کے لئے

اگر کسی گھر میں سحر مدفونہ کا شبہ ہو تو مندرجہ ذیل نقش دیسی سفید مرغ کے گلے میں ڈال کر مرغ اس گھر میں چھوڑ دیں۔ مرغ جس جگہ پر بیٹھ جائے سمجھ لیں کہ سحر کا سامان اسی جگہ دفن ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۰۹۳۴	۱۰۰۹۳۷	۱۰۰۹۲۴۰	۱۰۰۹۲۷
۱۰۰۹۳۹	۱۰۰۹۲۸	۱۰۰۹۳۳	۱۰۰۹۲۰۸
۱۰۰۹۲۹	۱۰۰۹۴۲	۱۰۰۹۳۵	۱۰۰۹۳۲
۱۰۰۹۳۶	۱۰۰۹۳۱	۱۰۰۹۳۰	۱۰۰۹۴۱

مولانا مرغوب الرحمٰن

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے نام ساتواں کھلا خط

عالی جناب! دہشت گردی سے متعلق ہونے والی کانفرنس میں آپ اپنے خطبۂ صدارت میں فرماتے ہیں کہ

"سب سے اہم اور بنیادی بات یہ ہے کہ مدارس اسلامیہ ہمارے ہاتھ میں ہمارے اسلاف اور ملت اسلامیہ کی نہایت قیمتی امانت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس امانت کی ہر پہلو سے حفاظت کرنا اور اس کا حق ادا کرنا ہمارا سب سے اہم فریضہ ہے"۔

آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے تمام دینی مدارس نہ کوئی جائیداد ہیں اور نہ کوئی مِلک یہ اسلاف کی امانت ہیں اور امانت کا قاعدہ یہ ہے کہ اس کو جوں کے توں ایک دن واپس کرنا ہوتا ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت کرنے والا گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ وہ مادرِ علمی جس کے آپ فی الحال منتظم ہیں وہ بھی اسلاف کی ایک امانت ہے وہ آپ کی اپنی جائیداد یا املاک نہیں ہے کہ آپ اس میں من مانیاں کریں اور اسلاف کی قدروں کا کھلم کھلا ملیامیٹ کریں۔ آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کا محافظ خانہ اور اس میں رکھی ہوئی امانتیں خرد برد ہوگئی ہیں وہ سارے ریکارڈ جو دارالعلوم دیوبند کی تاسیس سے لے کر حضرت قاری طیب صاحبؒ کے دورِ اہتمام تک پوری طرح محفوظ تھے اب محفوظ نہیں ہیں۔ حد تو یہ ہے کہ وہ اصول ہشت گانہ جو بانیٔ دارالعلوم دیوبند کی سب سے اہم امانت تھی اور جس کو روزِ اوّل سے روحِ دارالعلوم دیوبند سمجھا جاتا تھا آپ اس کا تحفظ بھی نہ کرسکے۔ کسی بھی ملک میں اور کسی بھی سلطنت میں اور کسی بھی ادارے میں قدیم عمارتیں جن کی تعمیر بزرگوں کے عہدِ مقدس میں کی گئی ہو وہ آثارِ قدیمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ ایک طرح کی یادگار ہوتی ہیں اور اس طرح کی یادگاروں کی حفاظت کرنا بھی صاحبِ انتظام کے لئے ضروری ہوتا ہے کیونکہ ان عمارتوں سے قرونِ اولیٰ کی یادیں وابستہ ہوتی ہیں اور ان کے بوسیدہ در و دیوار میں ایک طرح کی روحانیت ہوتی ہے جو اسلاف کی امانت کا درجہ رکھتی ہے لیکن آپ کے دورِ اہتمام میں اس امانت کی حفاظت بھی نہ ہوسکی۔ بجائے اس کے آپ ان بوسیدہ عمارتوں کی اچھے پیمانے پر مرمت کراتے آپ نے ان عمارتوں کے ساتھ اور ان عمارتوں کے ساتھ وابستہ یادوں کے ساتھ ناقدری کا معاملہ کیا اور ان کو منہدم کرادیا اس طرح آپ عہدِ اسلاف کے رنگ و بو کا تحفظ بھی نہ کرسکے۔

آپ دوسروں کو یہ بات سمجھا رہے ہیں کہ یہ مدارس اسلامیہ ہمارے ہاتھ میں اسلاف اور ملت اسلامیہ کی امانت ہیں۔ لیکن یہ بات آپ خود کیوں نہیں سمجھ رہے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں تو مادرِ علمی کا انتظام ہے۔ آپ نے اس مادرِ علمی کو جو (اگر برا نہ مانیں) آپ کے ہاتھوں میں جائز طریقے سے نہیں آئی تھی اپنی مِلک اور اپنی ذاتی جاگیر سمجھ لیا ہے۔ آپ کو اس بات کا احساس کیوں نہیں ہے کہ یہ مادرِ علمی بھی اسلاف اور ملت اسلامیہ کی ایک امانت ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت کرنا اخلاقاً، شرعاً اور قانوناً جائز نہیں ہے۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا وَادْخُلُوا الْبُيُوْتَ مِنْ اَبْوَابِهَا گھروں میں دروازے سے داخل ہو اور آپ کا پہلا دستہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء کی بھیانک رات میں دیواریں پھلانگ کر دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوا تھا۔ کیا کسی ادارے میں جو ملت اسلامیہ کی امانت کی حیثیت رکھتا ہو اس طرح داخل ہونا اور زور زبردستی کے ساتھ کسی ایسے انتظام کو ختم کرنا جو بزرگوں سے چلا آرہا ہو کیا شرعاً جائز تھا؟ یہ عمل اگر آج یا کل آپ کے ساتھ ہو تو کیا آپ کو تکلیف نہیں پہنچے گی؟

بے شک آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کا وجود وسیع بھی ہوا اور عریض بھی جو دارالعلوم دیوبند کسی دور میں ۱۴ بیگھے میں تھا وہ اب چالیس سے بھی زیادہ بیگھے میں ہے لیکن دارالعلوم دیوبند کی وہ روحانیت، دارالعلوم دیوبند کا وہ مزاج اور دارالعلوم دیوبند کا وہ مسلک جو اس کی اصل روح تھا وہ آپ کے دور میں مطلقاً پامال ہوگیا ہے۔ اب مسلک نہیں صرف مسلک کی عصبیت نظر آتی ہے اور جہاں تک روحانیت کا تعلق ہے وہ تلاش کرنے سے بھی دکھائی نہیں دیتی۔ ایسی ناگفتہ بہ صورتِ حال میں آپ یہ دعویٰ کیسے کرسکتے ہیں کہ مادرِ علمی خیانتوں سے محفوظ ہے اور جب یہ مادرِ علمی خیانتوں سے محفوظ نہیں ہے تو آپ کا دوسروں کے لئے یہ نصیحت کرنا کہ وہ دینی مدارس کو بزرگوں کی امانت سمجھیں کس رو سے جائز ہے؟ کیا آپ کی نصیحت لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ کی زد میں نہیں آتی؟

آپ سے معذرت کے ساتھ میں عرض کردوں کہ مادرِ علمی جس کا انتظام آپ چلا رہے ہیں وہ آج بھی ایک اعتبار سے مقبوضہ ہے۔ یہ آپ د

اور آپ کے فرماں رواؤں کو بزرگوں سے حاصل نہیں ہوئی بلکہ اس کو ذاتی اور سیاسی طاقتوں کا سہارا لے کر کسی کے دستِ مقدس سے چھینا گیا تھا۔ اس لئے شرعی، قانونی اور لغوی اعتبار سے یہ مقبوضہ ہی کہلائے گی۔ یہ امانت جس کو آپ خود بھی امانت باور کرا رہے ہیں آپ کو ہاتھوں سے سونپی نہیں گئی تھی بلکہ اس پر اپنی حکمت علمی سے قبضہ کیا گیا۔ چنانچہ ۲۰۰۴ء تک آپ مقدمات کی لپیٹ میں رہے۔ اگر چہ حضرت مولانا اسعد مدنیؒ اور حضرت مولانا محمد سالم قاسمی کی ذاتی صلح نے اس قبضے کی جو ادھورا تھا تکمیل کردی ہے لیکن حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کا حساب وکتاب ابھی باقی ہے۔ وہ ذات جو اپنے دربار میں ذرے ذرے کا حساب لے گی وہ حضرت قاری طیب صاحب کے ساتھ ہونے والے مظالم اور اُن پر لگائے گئے بے ہودہ الزامات کو نظر انداز نہیں کرسکتی اور خوشنما عمارتوں کے ذریعہ آپ ان اسلاف کے روبرو سرخرو نہیں ہوسکتے جنہوں نے ہزار جتن کرکے اِس مادرِ علمی کی بنیاد رکھی تھی اور اس کا اصل مقصد دین اسلام تھا۔ مسلک دیوبند تھا۔ علم و معرفت تھا۔ تاج محل تعمیر کرنا نہیں تھا۔ اسی خطبہ صدارت کے آخری صفحہ پر آپ فرماتے ہیں:

> ’’اسی کے ساتھ اپنے داخلی نظام کو بہتر بنانا از بس کہ ضروری ہے ہمارا مالیاتی نظام آئینہ کی طرح صاف و شفاف ہونا چاہئے اسی طرح ہمارے مدارس کے ماحول کو ایک بہترین معیاری اسلامی ماحول کا نمونہ ہونا چاہئے جس میں حسن اخلاق، دیانت و امانت، ادائے حقوق، اتباع سنت اور خوف خدا کی حکمرانی ہو، اگر ہم اپنے معاشرے کو ان خطوط پر ڈھالنے میں کامیاب ہوگئے تو انشاء اللہ خطرات کے بادل چھٹ جائیں گے اور مدارس کے خلاف سازشیں اپنی موت آپ مرجائیں گی۔

یہ بات- بات کی حد تک بہت خوبصورت، پُرکشش اور دلفریب ہے لیکن اس میں تاثر اور افادیت اسی وقت پیدا ہوسکتی ہے جب سب سے پہلے آپ خود اس پر عمل کریں۔ آپ کے دورِ اہتمام میں دیانت و امانت، اداءِ حقوق، اتباع سنت اور خوف خدا نامی چیزوں کا جو حشر ہوا وہ ہر ایک ہوش مند کی نظروں میں عیاں و بیاں ہے۔ دیانت و امانت کے بارے میں تو ہم بار بار لکھ رہے ہیں کہ آپ کے دورِ اہتمام میں دارالعلوم دیوبند کے اصول ہشت گانہ، دارالعلوم دیوبند کا مسلک و مشرب، دارالعلوم دیوبند کی قدیم عمارتیں اور دارالعلوم دیوبند کا نقطۂ نظر نیز دارالعلوم کے بنیادی بیع نامے اور ضروری کاغذات کچھ بھی محفوظ نہیں ہے اور رقومات کے ساتھ بھی وہ سب کچھ ہوتا ہے جسے بے ایمانی اور خیانت کے سوا کسی اور نام سے موسوم نہیں کیا جاسکتا۔

ادائے حقوق کا معاملہ صرف دکھاوے کا ہے۔ آپ کے دورِ اہتمام میں ملازمین سہمے ہوئے ہیں۔ انہیں اپنی رائے کے اظہار کا حق نہیں ہے۔ وہ مجبور ہیں آپ کی خوشامد اور چاپلوسی کرنے پر کیوں کہ اگر وہ آپ کے خلاف ایک حرف بھی نکالتے ہیں تو اپنی ملازمت کا خطرہ درپیش ہوتا ہے چنانچہ کئی ملازم سچ بولنے کے نتیجے میں ملازمت سے محروم ہوچکے ہیں۔ دارالعلوم دیوبند کے طلبا کے ساتھ جو حق تلفی کا مظاہرہ ہوتا ہے اس کو صاف طور پر محسوس کیا جاتا ہے۔ وہ دارالعلوم دیوبند جس کا بجٹ کروڑوں میں ہے اس دارالعلوم دیوبند کے طلباء اچھے کھانوں سے اور آرام دہ رہائش گاہوں سے آج بھی محروم ہیں کیا اسی کو ادائے حقوق کہتے ہیں؟

اتباع سنت صرف حلیے کا نام نہیں کہ چہروں پر داڑھیاں ہوں اور بدن پر کرتے اور لنگیاں ہوں تو بس اتباع سنت کا عمل پورا ہوگیا۔ اتباع سنت میں اور بھی امور آتے ہیں۔ ان کی طرف یکسر دھیان نہیں ہے۔ آج کل دارالعلوم دیوبند میں جو روش چل رہی ہے۔ ریٹائرمنٹ کا دستور، بے جا تعمیرات، فضول خرچیاں، خوشامد کرنے والوں کی پشت پناہی، صالح تنقید کرنے والوں پر مظالم، طلباء کے ساتھ جو مہمانِ رسول ہوتے ہیں ناروا سلوک ان کی سرِ محفل توہین و تذلیل کیا یہ سب اتباع سنت ہے؟

اور جہاں تک خوف خداوندی کا معاملہ ہے وہ شے تو اب بالکل ہی عنقا ہوکر رہ گئی ہے۔ اگر خوف خدا نام کی کوئی چیز دارالعلوم میں ہوتی تو للے تللے سے رقومات خرچ نہ کی جاتیں اور چندہ دینے والوں کی خون پسینے کی کمائی کو اس طرح نہ اُڑایا جاتا جس طرح آپ کے دورِ اہتمام میں اُڑایا جارہا ہے۔ بے شک ہمارے کھلے خطوط کے بعد آپ نے انتظام میں کچھ تبدیلیاں کی ہیں لیکن وہ خوف خدا کی وجہ سے نہیں بلکہ محض اپنی حفاظت کے لئے اور اپنے اوپر لگائے گئے الزامات کو روکنے کے لئے۔ کاش آپ یہ سوچ کر کوئی اقدام کرتے کہ بزرگوں کی سب سے اہم اور قیمتی امانت آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس میں کسی بھی طرح کی خیانت اور کوتاہی آپ کو بروزِ محشر پریشان کردے گی۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے دورِ اہتمام میں بجٹ معمولی تھا لیکن دارالعلوم دیوبند میں فضول خرچیاں نہیں تھیں۔ طلباء کے ساتھ انصاف ہوتا تھا اور ملازمین کے سروں پر کوئی تلوار لٹکی ہوئی نہیں ہوتی تھی۔

آپ کا یہ غور کرنا کہ دارالعلوم دیوبند کی باتیں کون ہم تک پہنچا رہا ہے؟ اسے خوف خدا نہیں کہتے خوف خدا اسے کہتے ہیں کہ آپ یہ غور کریں کہ دارالعلوم دیوبند میں کون کون سی غلطیاں سر ابھار رہی ہیں اور کون کون لوگ دارالعلوم دیوبند کی رقومات کو برباد کررہے ہیں۔ ہر انسان کو دنیا کی گرفت سے زیادہ آخرت کی گرفت کا احساس ہونا چاہئے اور اسی احساس

کو خوفِ خدا کہتے ہیں اور جس ماحول میں احتساب آخرت کی فکر نہ ہو وہاں سب کچھ ہوتا ہے۔ پکڑ دھکڑ بھی ہوتی ہے، اخراج بھی ہوتا ہے، اپنے بچاؤ کے لئے تبادلے بھی ہوتے ہیں، نکتہ چینیاں بھی ہوتی ہیں، مقدمات کی دھمکیاں بھی دی جاتی ہیں، وہاں سبھی کچھ ہوتا ہے اور اگر نہیں ہوتا تو خوفِ خدا نہیں ہوتا جبکہ خوف خدا دل سے ہر خوف کو نکال دیتا ہے اور خوف خدا پیدا ہوتے ہی انسان صرف اپنی کوتاہیوں کی تلاش شروع دیتا ہے۔ وہ دوسروں کی تنقید کو تنقیص سمجھ کر مطمئن نہیں ہو جاتا۔

میں آپ کے خلاف اس سے پہلے چھ خطوط لکھ چکا ہوں۔ آپ تو آپ دارالعلوم دیوبند کی مجلسِ شوریٰ کی آنکھیں بھی نہیں کھلیں، اس میں شاید اتنی اہلیت نہیں ہے کہ وہ اچھے برے کو سمجھ سکے اور اسے بھی احتساب آخرت کی فکر نہیں ہے حالانکہ وہ ہیئتِ حاکمہ ہے اور سب سے زیادہ حساب وکتاب کی گھاٹیوں سے اسی کو گذرنا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کی لائبریری کا کام چل رہا ہے اس میں جو کھدائی ہو رہی ہے اور مٹی کا جو ٹھیکہ مشین والے کو دیا گیا ہے وہ تقریباً ۱۸ ہزار روپے میں دیا گیا ہے جب کہ دارالعلوم دیوبند کی طرف سے چار لاکھ روپے ادا کئے گئے ہیں۔ تین لاکھ ۸۲ ہزار روپے کن لوگوں میں تقسیم ہوئے؟ یہ میں بھی بتا سکتا ہوں اور کچھ اور لوگ بھی لیکن یہ تو آپ کے سمجھنے اور دیکھنے کی بات ہے کیونکہ آخرت میں حساب وکتاب آپ کو ہی دینا ہے۔

اسی طرح ۲۵ فروری کو ہونے والی کانفرنس میں جلسے کے لئے جو اسٹیج بنایا گیا ہے اور اس میں جو کچھ بھی مصارف ہوئے وہ بھی بہت زیادہ ہیں۔ اس اجلاس کے مصارف ۶۵ لاکھ روپے سے بھی زیادہ ہیں اور اس میں صرف ٹینٹ کا خرچ ہی نو لاکھ روپے کے قریب ہے۔ کیا یہ سب کچھ فضول خرچی کے ضمن میں نہیں آتا۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنَ بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ دارالعلوم دیوبند کو چندہ دینے والے دل کھول کر چندہ دیتے ہیں اور یہ کہ دارالعلوم دیوبند کے خزانے میں دولت کی کمی نہیں ہے پھر بھی اس رقم کو جو آپ کو چندے میں وصول ہوئی ہے بے تحاشہ نہیں خرچ کرنی چاہئے۔

ابھی حال ہی میں مسلم پرسنل لاء بورڈ کا جو اجلاس ہوا ہے اس میں مولانا رابع ندوی مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ جب بھی بے جا اسراف ہوگا تو اہل حقوق کے حقوق کی ادائیگی میں کمی آئے گی۔ ہم کہتے ہیں دارالعلوم دیوبند میں بے جا اسراف کی وجہ سے طلبا کو وہ رعایتیں نہیں دی جا رہی ہیں جو ان کا جائز حق ہے۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے دور میں بھی اجلاس ہوئے تھے اور اس میں بھی پبلک ٹوٹ کر آئی تھی لیکن ان کے دور میں نہ پختہ اسٹیج بنتے تھے اور نہ ٹینٹ پر اتنا پیسہ برباد کیا جاتا تھا۔ دراصل انہیں چندہ دہندگان کے عطا کردہ پیسے کا درد تھا اور وہ ایک ایک روپے کو احتیاط سے خرچ کرنے کے قائل تھے۔ آپ کے دورِ اہتمام میں مختلف قسم کے ٹھیکیداروں کی پانچوں انگلیاں تر ہیں۔ انہیں ٹھیکیداری سے اس لئے کوئی نہیں ہٹا سکتا کیوں کہ ان کے جو پشت پناہ ہیں وہ آپ کے اپنے خاص الخاص ہیں، اس لئے بزرگوں کی یہ امانت جسے مادر علمی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے بے چاری بذات خود مخمصے کا شکار ہے اور آپ کی طرف انصاف طلب کرنے کی نظروں سے دیکھتی ہے۔ کاش آپ کی آنکھیں کھل جائیں اور آپ کو کچھ اندازہ ہو جائے کہ آپ کے دورِ اہتمام میں کیا کیا گل کھل رہے ہیں اور پانی کہاں کہاں مر رہا ہے۔

حالیہ مجلسِ شوریٰ میں ملازمین کی تنخواہوں میں ۵ فیصد کا اضافہ کیا گیا ہے جو خوشی کی بات ہے۔ اگر یہ اضافہ دس فیصد بھی کر دیا جاتا تو اس کو بھی فضول خرچی نہ کہتے لیکن بے چارے طلباء اس بار بھی محروم رہے۔ ان کو صرف یہ کہہ کر بہلا دیا گیا کہ گیارہ کروڑ کے بجٹ میں ۷ کروڑ روپے طلباء کے لئے ہیں جس میں ان کی تعلیم، رہائش، کھانا، کتابیں اور ملازمین کی تنخواہوں پر خرچ ہوتا ہے۔ اس مختصر سی بات میں دارالعلوم دیوبند کے تمام مصارف کا ذکر آ گیا ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ۱۱ کروڑ روپے میں سے باقی ۴ کروڑ کے مصارف کیا ہیں؟ جب کہ تعمیرات کا بجٹ مجلس عاملہ الگ سے پاس کرتی ہے؟

صحیح بات یہ ہے کہ طلباء پر دو کروڑ سے زیادہ رقم خرچ نہیں ہوتی۔ ان کو جو کھانا دیا جاتا ہے وہ بہت معمولی ہوتا ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے دن پھر گئے اور چندہ دینے والوں نے دارالعلوم دیوبند کو خوش حال کر دیا لیکن اس خوش حال دارالعلوم میں بھی جس کی عمارتیں آنکھوں کو چکاچوند کر رہی ہیں طلباء معمولی کھانے پر اور غیر آرام دہ رہائش گاہوں پر قناعت کر رہے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ جو کھانا طلباء بارہ مہینے دونوں وقت کھاتے ہیں وہ کھانا دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ ایک ہفتے لگاتار نہیں کھا سکتی۔ کاش مجلس شوریٰ ہی کو ان طلباء پر رحم آ جاتا لیکن شاید دارالعلوم دیوبند کی شوریٰ مشورے دینے نہیں آتی وہ فیصلوں کی تائید کرنے آتی ہے۔

انشاء اللہ آئندہ میں یہ وضاحت کروں گا کہ آپ کے دورِ اہتمام میں دستورِ اساسی کی کتنی شقیں توڑ دی گئیں۔

خدا حافظ

مادرِ علمی کا خیر خواہ

حسن الہاشمی

ازتحریر: علامہ طالب حسین کرمانی چک مغل

قارئین کرام آیت الکرسی کے اعمال ونقوش کے فوائد بے شمار ہیں لیکن میں چند فائدے عرض کررہاہوں امید ہے کہ میرے عزیز اس سے مستفیض ہوں گے۔

(۱) آیت الکرسی اس طرح پڑھے کہ دونوں ہاتھ کی دس انگلیاں ترتیب وار دس مقامات پر بند کرے ابتدادائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اور آخری بائیں ہاتھ کا انگوٹھا(۱)ھو(۲)القیوم(۳)نوم(۴)فی الارض (۵) باذنہ(۶)خلفھم(۷)شاء (۸)الارض (۹)حفظھما(۱۰)العظیم یشفع مندہ پڑھتے ہوئے دوعین کے درمیان مطلب خیر طلب کرے اور یعلمھا کی دونوں میموں کے درمیان دفع شرطلب کرے پوری پڑھ لینے کے بعد تین بار سورۂ الم نشرح تین بار سورۂ توحید تین باردرود شریف پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس دفعہ سورۂ توحید تین باردرود شریف پھر آسمان کی طرف دیکھ کر حاجت طلب کرے اور دس دفعہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور ہر مرتبہ انگلیاں کھولتا جائے پہلے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا اور آخر میں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اوراوپر کی طرف پھونک مارے۔

(۲) برائے ہلاکی دشمن صبح سویرے طلوع فجر کے وقت قبلہ رخ ہوکر اکیس مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور سات دن مسلسل پڑھے کسی سے کلام کئے بغیر شروع کرے یعلمھا کی دونوں میموں کے درمیان ہلاکت دشمن کاارادہ کرے۔

(۳) برائے محبت عمل سابق صرف یشفع عندہ کی دونوں عین کے درمیان محبوب کاتصور کرے۔

(۴) برائے حاجات نصف شب چہار رکعت نماز حاجت ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دس بار آیت الکرسی آخری سلام کے بعد یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ یَااَللّٰہ دس مرتبہ پڑھے پھر پڑھے یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم یَامَنْ لَاتَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَانَوْم اَسْئَلُکَ بحق آیۃ الکرسی عِنْدَکَ اپنی حاجت کانام لے کر مانگے پھر پڑھے وَاَنْ تَقْضِیْ لِیْ جمیع مآربی ومقاصدی وَمَا اَطْلُبُہٗ منک اور حاجت طلب کرے اول وآخر درود شریف پڑھے انشاءاللہ حاجت پوری ہوگی۔(انوارالنجف فی اسرارالمصحف جلد ۱۵ صفحہ:۴۲)

(۵) اسم اعظم یَااَللّٰہ برائے قضائے حاجت دورکعت نماز ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی ایک دفعہ اور سورۂ توحید بارہ دفعہ پھر ۸۰ دفعہ حدی صحدی پڑھے۔ سلام کے بعد کھڑے ہوکر ننانوے دفعہ یااللہ پکارے۔ انشاءاللہ مطلب پوراہوگا۔(تفسیرانوارالنجف فی اسرارالمصوف صفحہ:۱۵ صفحہ:۴۲)

(۶) اکتالیس ایام مسلسل چار رکعت نماز پڑھتارہے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آمن الرسول یا آخر میں تین دفعہ دوسری رکعت میں بھی سورۂ فاتحہ کے بعد تین مرتبہ آیت مذکورہ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ دفعہ سورۂ اذازلزلت اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ توحید یہ دورکعت کرکے پڑھے اور آخر میں گیارہ سو دفعہ آیت الکرسی تاالعلی العظیم تک پڑھے۔(انوارالنجن جلد پندرہ صفحہ:۴۳)

(۷) آیت الکرسی کی فضیلت مجمع البیان میں کتب حامد سے مروی ہے کہ عبداللہ بن عمر کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیت الکرسی پڑھے گا تو بوقت موت اس کی قبض روح خود خداوند عالم اپنے قدرت سے فرمائے گا اور اس کا ثواب انبیاء کے ہمراہ جہاد کرکے شہیدوں کے برابر ہوگا اور حضرت امیرالمؤمنین سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے برسرمنبر ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہر نماز فریضہ کے بعد آیت الکرسی پڑھتارہے تو اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت ہی کا فرق رہ جاتا ہے اور اس کو ہمیشہ نہیں پڑھتے مگر صدیق یاعابد اور جو شخص اس کو سونے سے پہلے تلاوت کرے تو خدا اس کو بمعہ ہمسایوں کے امن میں رکھے گا اور ایک حدیث میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام کلاموں کا سردار قرآن ہے اور تمام قرآن میں سورۂ بقرہ سردار ہے اور تمام سورۂ بقرہ میں آیت الکرسی سردار ہے فرمایا اے علیؑ ان میں پچاس لفظ ہیں اور ہر لفظ میں پچاس برکتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جو شخص ایک مرتبہ آیت الکرسی کو پڑھے تو خداوند تعالیٰ اس سے دنیا وآخرت کی ایک ایک سختیاں

دور فرماتا ہے کہ کم از کم سختی دنیا کی فقر اور کم از کم سختی آخرت کی عذاب قبر ہے اور ایک روایت میں حضرت امام جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ ہر شئے کی ایک چوٹی ہوتی ہے اور قرآن مجید کی چوٹی آیت الکرسی ہے مومنوں کے قبرستان میں آیت الکرسی پڑھ کر ثواب ان کو بخشنا بہت باعث ثواب ہے۔

(۸) خواص آیت الکرسی: ہر نماز فرض کے بعد پڑھنا رزق کی زیادتی کا موجب ہے۔ صبح وشام پڑھنا چور ڈاکو آتش زنی وغیرہ سے حفاظت کا موجب ہے روزہ مرہ ہر فرض نماز کے بعد پڑھنا سانپ بچھو کا تعویذ ہے بلکہ جن وانس اس کو ضرر نہ پہنچا سکیں گے اگر اس کو لکھ کر کھیت میں دفن کیا جائے تو کھیت چوری اور نقصان کی آفت سے محفوظ رہے گا اور باعث برکت ہے۔ اگر لکھ کر دکان میں رکھی جائے تو بہت باعث برکت ہے گھر میں لکھ کر رکھنا چوری سے امان کا باعث ہے اگر مرنے سے پہلے پڑھ لے تو بہشت میں اپنی جگہ دیکھے گا۔ (از عمدۃ البیان) سوتے وقت ہر روز آیت الکرسی کا پڑھنا فالج سے حفاظت کا باعث ہے (برہان) ترمذی۔

(۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس نے پڑھی حٰم مومن الیہ المصیر تک اور آیت الکرسی جب کہ صبح کی اس نے تو حفاظت کیا جائے گا وہ ان کی برکت سے یہاں تک کہ شام کرے اور جس نے پڑھا ان کو جب کہ شام کی حفاظت کیا جاوے گا وہ یہاں تک کہ صبح کرے۔

(ترمذی باب ما جاء فی سورۃ البقرہ و آیت الکرسی)

روایت ہے کہ ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ان کا ایک کھیت تھا اس میں کھجوریں بہترین تھیں سو غول آتا تھا اور اس میں سے لے جاتا تھا سو شکایت کی انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سو فرمایا آپؐ نے کہا جاؤ تم جب دیکھو اس کو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے پھر پکڑا اس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے یعنی تاکہ لے جاویں اسے آپکے پاس سو پوچھا آپ نے کہ کہا کیا تمہارے قیدی نے عرض کی اس نے قسم کھائی کہ اب نہ آوے گا سو آپ نے فرمایا کہ جھوٹ کہا اس نے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ کی کہا راوی کو پھر پکڑا اس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے سو پھر قسم کھائی اس نے کہ میں اب نہ آؤں گا سو پھر چھوڑ دیا اس کو اور آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اور پوچھا آپ نے کہا کہ تمہارے قیدی نے عرض کی انہوں نے قسم کھائی اس نے اب نہ آئے گا فرمایا کہ جھوٹا ہے اور وہ پھر آنے والا ہے طرف جھوٹ بولنے کی سو پھر پکڑا اس کو ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اور کہا میں تجھے ہرگز چھوڑنے والا نہیں یہاں تک کہ لے جاؤں گا میں تجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو کہا اس نے کہ میں ذکر کرتا ہوں ایک چیز کا اور وہ آیت الکرسی ہے پڑھ تو اس کو اپنے گھر میں سو قریب نہ آئے گا تیرے پاس شیطان اور نہ کوئی یعنی بلیات سو حاضر ہوئے ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ خدمت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پوچھا آپ نے کہ کہا کیا تمہارے قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی انہوں نے اس کے حال سے تب فرمایا آپ نے کہ سچ کہا اس نے اگر چہ وہ جھٹلاتا ہے۔ (ترمذی)

(۱۰) نقش آیت الکرسی مجرب اور آزمودہ ہے آیت ممدوح کا نقش ہر ایک نیک کام کے لئے مفید ہے آیت الکرسی فی السمٰوٰت والارض کا حصار ہے اگر مستور کا حمل ساقط ہو جاتا ہو یا بچہ بچی پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہوں تو اس کو ساعت مشتری میں یہ نقش معظم چاندی کی تختی پر کندہ کر کے بچہ کے گلے میں ڈالے بچہ چیچک، ام الصبیان، آسیب، پیاس اور دیگر ہر قسم کی بیماری سے محفوظ و سلامت رہے گا اور قرطاس پر لکھ کر حاملہ عورت کی کمر سے باندھے حمل ساقط نہ ہوگا۔ اگر دھاگہ لے اس پر چالیس مرتبہ آیت الکرسی دم کر کے ہر دفعہ کرنے کے بعد ایک گرہ دے اس طرح چالیس گرہ دے کر وہ دھاگہ عورت کمر سے باندھے تو حمل ساقط نہ ہوگا اور جب تک اس دھاگہ کو کمر سے نہ کھولے گا بچہ پیدا نہ ہوگا۔

فتح یابی کے لئے اگر نقش اعدادی ایک بازو اور نقش عربی دوسرے بازو پر باندھ کر لڑائی جھگڑے یا دشمن کے مقابلہ میں جائے تو فتح یاب اور سلامت واپس آئے۔ تو حمل کی سلامتی کے لئے اگر عورت یہ نقش کمر سے باندھ کر چھت پر سے بھی چھلانگ لگائے گی تو حمل ضائع نہ ہوگا۔ آٹھ ماہ کا حمل ہونے کے بعد نقش یا گنڈہ کو کھولے بچہ پیدا ہونے پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کی نیاز دے اور نقش مذکور بچہ کے گلے میں ڈالے ہر طرح بچہ محفوظ رہے گا۔ یہ ہر قسم کے مرض کے دفعیہ کے لئے تین دن تک دھو کر پلائے اور پس فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں لکھے تو خدا کے حکم سے دشمن دوست بن جائے گا۔ مطلوب محبت میں دیوانہ ہوگا مجرب ہے۔

نقش عددی لکھنے کے بعد اب عربی یا الفاظی تحریر کرتا ہوں عربی نقش میں بھی وہ تمام خصوصیات ہیں جو عددی میں بلکہ اس سے زیادہ ہیں۔ نقش عددی کا لکھنا سہل ہے جو باطنی، طالب کے کام آتا ہے مگر عربی نقش کا لکھنا مشکل ہے جو ظاہر معاملات مثلاً بیماری لڑائی وغیرہ کاموں کے لئے لکھا جاتا ہے اگر انہی منات کے لئے جو اعدادی نقش کی لکھی گئی ہیں نقش عربی استعمال کیا جائے تو خطا نہ کرے گا نقش مکرم یہ ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم

اللّٰہ لاالٰہ الاّ ھو الحی	القیوم	لاتأخذہ سنة	ولانوم	لہٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندہٗ الاباذنہ	یعلم مابینا ایدیھم
القیوم	لاتأخذہ سنة	ولانوم	لہٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندہٗ الاّباذنہٖ	یعلم مابین ایدیھم	وماخلفھم ولایحیطون
لاتأخذہ سنة	ولانوم	لہٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندہٗ الاّباذنہٖ	یعلم مابین ایدیھم	وماخلفھم ولایحیطون	بشیءٍ من علمہٖ الاّ بماشآء
ولانوم	لہٗ مافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندہٗ الاّباذنہٖ	یعلم مابین ایدیھم	وماخلفھم ولایحیطون	بشیءٍ من علمہٖ الاّ بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت
ومافی السمٰوٰت	ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندہٗ الاّ باذنہٖ	یعلم مابین ایدیھم	وماخلفھم ولایحیطون	بشیء من علمہٖ الاّ بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت والارض	ولایؤدہٗ حفظھما
ومافی الارض	من ذالذی یشفع عندہٗ الاّ باذنہٖ	یعلم مابین ایدیھم	وماخلفھم ولایحیطون	بشیء من علمہٖ الاّ بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت والارض	ولایؤدہٗ حفظھما	وھو العلی
من ذالذی یشفع عندہٗ الاّ باذنہ	یعلم مابین ایدیھم	وماخلفھم ولایحیطون	بشیء من علمہٖ الاّ بماشآء	وسع کرسیه السمٰوٰت والارض	ولایؤدہٗ حفظھما	وھو العلی	العظیم

دل کے مرض سے محفوظ رہنے کا عمل

ہر واجب نماز کے بعد دل پر ہاتھ رکھ کر پہلے درود شریف پڑھے پھر گیارہ مرتبہ (یَاحَیُّ یَاقَیُّوْم) کہے اور بارہویں مرتبہ یوں کہے۔ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ یَالاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ۔

ترجمہ: اے زندہ! اے قائم رہنے والے، اے نہیں ہے کوئی معبود مگر، تو میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو زندہ کر دے میرے دل کو۔ پھر آخر میں درود شریف پڑھے اور دل پر سے ہاتھ اٹھائے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہر شب وصبح ۳۶۰ مرتبہ بقدر رنگہائے بدن (اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کَثِیْرًا عَلٰی کُلِّ حَالٍ) پڑھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان کے جسم میں ۳۶۰ رگیں ہوتی ہیں جن میں ۱۸۰ متحرک اور ۱۸۰ ساکن۔ اگر متحرک رگوں میں سے کوئی ایک ساکن ہوجائے یا ساکن میں سے کوئی متحرک ہوجائے تو اس کو نیند نہیں آئے گی۔ لہٰذا سوتے وقت مذکورہ ذکر کرتے رہو۔

فراخی رزق کے لئے

روزی میں خیر و برکت اور اضافے کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنا فوری طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو سخت مندے کا رجحان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے تو اس مقصد کے لئے ہر ماہ چاند دیکھ کر رات کو نمازِ مغرب اور نماز عشاء کے درمیانی وقفہ میں باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اول و آخر درود پاک پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ سورۂ فاتحہ اور چالیس بار حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِاَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَ اٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ.

اس کے بعد اکیس مرتبہ یہ آیت مبارکہ پڑھے وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَ يَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا۔ (سورۂ طلاق)

اس کے پڑھنے کے بعد ایک سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھے جب یہ پڑھ چکے تو ایک سو مرتبہ یَارَازِقَ الْمُقِلِّیْنَ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے بفضلِ باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ رزق میں برکت ہوگی اور کمی رزق کی شکایت جاتی رہے گی اور سورۂ فاتحہ ایک ہزار مرتبہ نہ پڑھ سکے تو پھر ایک سو چھبیس مرتبہ پڑھ کر بھی عمل مکمل کرسکتا ہے۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے جو کوئی ہر نماز کے بعد بیس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، رزق میں فراخی ہوگی، سورۂ فاتحہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع فرمادے گا۔ پردۂ غیب سے اس کے کاروبار میں ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس کا کاروبار ٹھیک ہوجائے گا۔ رکا ہوا کاروبار چند دنوں کے عمل سے ہی چلنا شروع ہوجائے گا۔ اس مقصد کے لئے وہ اس پر مداومت کرے اور ہر روز بلاناغہ پڑھے۔ کم از کم اکتالیس یوم تک بلاناغہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل پر قائم رہ سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ جس قدر ممکن ہو سکے ہر فرض نماز کے بعد پڑھنے کی کوشش کرے۔ بفضل باری تعالیٰ رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔

کشائش رزق

رزق میں خیر و برکت اور کشائش کے لئے ہر روز بلاناغہ نمازِ فجر کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں تین مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے اس کی روزی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس کو معلوم بھی نہ ہوگا کہ اس قدر رزق کی فراوانی کیسے ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم نازل فرمائے گا اور کبھی بھی رزق کی کمی نہ ہوگی۔

مفلسی دور کرنا

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو غربت اور تنگدستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نمازِ فجر اور نمازِ عشاء کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس کی مفلسی دور ہوجائے گی تنگدستی کی جگہ خوش حالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ چند ماہ تک بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے اس کی خوش حالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہوجائے گی۔

ملازمت کے لئے

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ سورۂ فاتحہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے تو اس درخواست پر گیارہ مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی و انکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب

فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ ملازمت مل جائے گی۔ جب تک ملازمت نہ ملے اس عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے۔ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو۔ بفضلِ باری تعالیٰ سورۂ فاتحہ کی برکت سے اس کی روزی کا مسئلہ دنوں میں ہی حل ہوجائے گا۔

مفلسی ختم ہو

جو کوئی مفلسی کا شکار غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول وآخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں ستر مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مفلسی دور ہوجائے گی۔ تنگ دستی کی جگہ خوشحالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

چند ماہ تک بلا ناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہوجائے گی۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ سورہ کوثر اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے اس درخواست پر گیارہ مرتبہ سورہ کوثر پڑھ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے کہ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب فرمائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ ملازمت مل جائے گی۔ جب تک ملازمت نہ ملے اس عمل کو بلا ناغہ جاری رکھے۔ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو۔ بفضل باری تعالیٰ سورہ کوثر کی برکت سے اس کی روزی کا مسئلہ بہت جلد حل ہوجائے گا۔

ملازمت کے لئے

حسب منشا ملازمت حاصل کرنے کی غرض سے چاند کے مہینے کے عروج میں پیر یا جمعرات کے دن سے اشراق کے وقت اس طرح سے عمل شروع کرے کہ پہلے گیارہ بار درود پاک پڑھے پھر سات مرتبہ سورہ کوثر پڑھے اور گیارہ بار درود پاک پڑھ کر اپنی حاجت کی دعا مانگنے سے پہلے تین بار سورہ مزمل ضرور پڑھے۔

ترقی کاروبار

جو شخص اس بات کا خواہاں ہوں کہ اس کے کاروبار میں روز افزوں ترقی ہو اور گاہکوں کا ہجوم ہر وقت اس کی دوکان پر رہے تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ بخش ہے۔

اس کے لئے ہر روز بعد نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد سورہ رحمٰن تین مرتبہ اور درود شریف اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا کرے اور تصور میں اپنی دکان پر چاروں طرف پھونک لگادے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت اس کے کاروبار میں دن بدن اضافہ ہوجائے گا اور اس کو گاہکوں سے فرصت بھی نہیں ملے گی مگر شرط یہ ہے کہ اس عمل کی مداومت بلا ناغہ روزانہ کرتا رہے۔

فراخی رزق کا خاص عمل

سورہ رحمٰن کا یہ عمل خاص تاثیر کا حامل ہے اور اس خاص اثر ڈالنے والے عمل کی بدولت بہت سے افراد نے بالخصوص تاجر طبقے نے بہت زیادہ فائدہ حاصل کیا ہے۔ اس عمل کے کرنے سے وافر مقدار میں رزق حاصل ہوتا ہے اور رزق میں کبھی کمی نہیں آتی ہے۔ بزرگان کا بھی آزمودہ نسخہ ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ اس سورہ کو زبانی اچھی طرح حفظ کرلیا جائے تاکہ عمل کرنے میں آسانی رہے۔ طریق عمل یہ ہے کہ ہر روز جب سورج بلند ہوکر ایک نیزے پر آجائے یعنی تپش اچھی طرح دینے لگے اور اس کی دھوپ ہر طرف پھیل جائے تو تب شروع کریں۔ کیوں کہ یہ عمل اتنی ہی تیزی سے اپنا اثر دکھائے گا جتنی تیزی سے سورج بلند ہوتا جائے گا کیوں کہ سورج کے اندر موجود ریڈیم کی لہریں جس طرح دنیا پر اثر انداز ہوتی ہیں اسی طرح اس کے اندر موجود اللہ کے خاص نور کی لہریں اپنا عمل شروع کردیتی ہیں اور جس دن بادل چھائے ہوئے ہوں اس دن اثر کم ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس کو شروع کرنے سے پہلے اس دن کا انتخاب کریں جب بادلوں کا امکان بالکل نہ ہو۔

جب سورج ایک نیزہ پر بلند ہوجائے اور اس کی کرنیں اچھی طرح پھیل جائیں تو سورج کے سامنے باوضو حالت میں منہ کر کے سورہ رحمٰن کو پڑھنا شروع کریں۔ جب آیت مبارکہ فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر پہنچیں تو دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے سورج کی طرف ایک اشارہ کریں اس طرح ہر مرتبہ آیت فَبِاَیِّ اٰلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پر دائیں ہاتھ کی انگشت شہادت سے سورج کی طرف اشارہ کرتا جائے یہاں تک کہ سورہ رحمٰن ختم ہوجائے۔ سات یوم تک اس عمل کے کرنے سے مخلوق خدا

کی آمد شروع ہو جاتی ہے۔ مگر اس عمل کی زکوۃ یہ ہے کہ اس دوران کسی کی طرف بھی اپنا التفات ظاہر نہ کرے اور ہر ایک گاہک سے خوش اسلوبی سے پیش آئے پھر اس کو بلا ناغہ روز کرتے ہوئے چالیس یوم میں اس کا ایک چلہ پورا کرے اس چلہ سے کاروبار میں بے حد ترقی ہو جائے گی۔ عام گاہکوں کا ہجوم لگ جائے گا۔ اس کے بعد دوسرا چلہ شروع کرے اس چلہ کے دوران امراء کا ہجوم بھی دکان پر شروع ہو جائے گا۔ پھر تیسرا مرحلہ کرے۔ اس چلہ کے دوران احکام اور سرکاری عہدے داروں کا بھی ہجوم شروع ہو جائے گا اور خریدار گاہکوں کی تعداد بے پناہ بڑھ جائے گی۔ روزگار کے مواقع وسیع تر ہوں گے اور ہر فرد اس حکم کی تعمیل کرے گا اور اس کا کوئی بھی کام رکا نہیں رہے گا۔

وسعتِ رزق

جو شخص اس بات خواہاں ہو کہ اس کے رزق میں بے پناہ اضافہ ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔

اس کے لئے روزانہ صبح و رات کو بعد نماز فجر اور نماز عشاء تین بار سورہ رحمٰن اور سات بار سورہ مزمل اور اول و آخر درود شریف تاج سات سات بار پڑھ کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں اپنے مقصد کے لئے دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت اس کے رزق میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا اور کبھی بھی کمی نہیں آئے گی۔

حصول روزگار

اگر کوئی بے روزگار ہو اور کوئی ذریعہ حصول ملازمت کا نظر نہ آتا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد کارآمد ہے۔

اس مقصد کے لئے ہر نماز کے بعد سورہ رحمٰن کی آیت مبارکہ يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ تک پانچ سو مرتبہ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ رب العزت سے اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ چالیس یوم تک بلا ناغہ اس عمل کی برکت سے حسب منشاء ملازمت مل جائے گی اور تمام پریشانی دور ہو جائے گی۔

وسعت رزق کے لئے

وسعت رزق کے لئے ذیل کا عمل انتہائی نفع بخش ہے۔

اس مقصد کے لئے نماز تہجد کے وقت اٹھ کر غسل کرے۔ وضو کرکے پاک صاف لباس پہن کر خوشبو لگائے پھر بعد از نماز تہجد سورہ رحمٰن کی آیت مبارکہ فَبِاَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ سات سو مرتب اول و آخر اکتالیس اکتالیس بار درود شریف پڑھ کر اللہ رب العزت سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت اس کے رزق میں اضافہ ذات باری تعالیٰ فرمادیں گے اور کبھی بھی کمی نہ آئے گی۔ اس عمل کو چالیس یوم تک بلا ناغہ کرنا ہے۔

غربت دور کرنے کا عمل

جو شخص انتہائی غربت اور کسمپرسی کی زندگی گزار رہا ہو اور اسے کوئی راہ نجات نظر نہ آتی ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید اور نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ سورہ رحمٰن، ایک مرتبہ سورہ مزمل اور تین مرتبہ ذیل کی دعا پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ پھر رات کو سونے سے قبل تین مرتبہ سورہ رحمٰن، تین مرتبہ سورہ مزمل اور سات مرتبہ ذیل کی دعا پڑھ کر اللہ کے حضور عاجزی و انکساری سے گڑگڑا کر اپنے مقصد کے حصول کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ چالیس یوم کے بلا ناغہ عمل سے خزانہ غیب سے غربت کی دوری اور معاشی تنگی کا بندوبست ہو جائے گا اور اس عمل کی بلا تعیین مدت کی مداومت سے غربت امارت میں بدل جائے گی اور زندگی کی ساری کلفتیں دور ہو جائیں گی۔ دعا یہ ہے۔

يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ هِيَ لَنَا سَكَالًا نَسْتَطِيْعُ لَا طَلَبَ اَوْ يَامُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ اَبْوَابَ فَضْلِكَ وَ اَبْوَابَ مَغْفِرَتِكَ وَ اَبْوَابَ عِنَايَتِكَ يَا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام.

مالی پریشانی کا حل

اگر کسی بھی وجہ سے حد سے زیادہ مالی پریشانی میں مبتلا ہو گیا اور نجات کی صورت نظر نہ آتی ہو تو ایسی حالت میں ذیل کا عمل بے حد اکسیر ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد نماز عشاء اور نماز فجر اول و آخر درود شریف تاج سات سات مرتبہ پڑھے درمیان میں سورہ رحمٰن گیارہ بار آیت مبارکہ فبای آلاء ربکما تکذبان ایک سو گیارہ بار اور سورۂ مزمل شریف سات مرتبہ پڑھ کر ذیل کی دعا کثرت سے پڑھا کرے۔ صبح کو یہ عمل طلوع آفتاب تک جاری رکھے اور پھر اللہ رب العزت سے دعا مانگے۔ رات کو سجدے میں گڑگڑا کر عاجزی و انکساری سے اپنے مقصد کے لئے دعا مانگے۔ انشاء اللہ چند یوم کے عمل سے اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا۔ تا حصول مقصد اس عمل کو خلوص نیت سے دل میں رکھے۔ دعا یہ ہے۔

يَا اَللّٰهُ يَا رَزَّاقُ بِحَقِّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ.

استجاب رزق

جو شخص ہر وقت مشکلات میں گرفتار رہتا ہو اور اس کی وجہ سے وہ رزق میں بھی بے حد تنگ رہتا ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔
اس مقصد کے لئے ہر روز رات کو بعد نماز عشاء چار رکعت نماز نفل اس طریقہ سے پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ رحمٰن تین تین مرتبہ پڑھے اور پھر سلام پھیرنے کے بعد اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ اور دعائے ذیل ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس باقاعدہ عمل سے رزق کی پریشانی سے نجات مل جائے گی۔ اگر نوے روز تک اس عمل کو جاری رکھے تو ہمیشہ کے لئے مشکلات ورزق سے محفوظ و مامون ہو جائے گا۔ دعا یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِیْ مِنْ اَمْرِیْ فَرْجًا وَ مَفْرِجًا وَارْزُقْنِیْ مِنْ حَیْثُ اَحْتَسِبُ وَ مِنْ حَیْثُ لَا اَحْتَسَابُ۔

درستگی خرید و فروخت

اگر کوئی شخص کسی بھی قسم کی خرید و فروخت میں نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کا خواہش مند ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔
اس مقصد کے لئے تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ رحمٰن پڑھے۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پھر ایک مرتبہ سورۂ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذ تین پڑھ کر سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھ کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو اس کی آواز پر غور کرے۔ اگر دل سے اس کام کے کرنے کی آواز آئے تو کرے اور نہ کی آواز پر اس کام سے اس وقت رک جائے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت ہر قسم کے نقصان سے بچے گا اور فائدہ حاصل کرے گا۔ بعد میں دوبارہ یہی عمل کر کے پھر استخارہ کر سکتا ہے۔

فراخی رزق

فراخی رزق کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع ہے۔
اس مقصد کے لئے بوقت چاشت چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورہ رحمٰن تین تین مرتبہ پڑھے اور پھر بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں جا کر اسم حسنیٰ یَا وَھَّابُ یَاذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک سو چار مرتبہ پڑھے۔ ہر مہینے میں سات دن یہ عمل کرنے سے انشاء اللہ ساری عمر رزق میں تنگی و ترشی نہ رہے گی اور وہ فراخی رزق سے زندگی بسر کرے گا۔

روزگار میں ترقی

یہ عمل تجارت و ترقی روزگار کے لئے عجیب تاثیر رکھتا ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز عشاء پانچ سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ" ایسی جگہ کھڑے ہو کر برہنہ سر جہاں سایہ کسی کا سر پر نہ ہو، پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ غیب سے رزق ملے اور پہاڑ کے برابر قرض ہو تو وہ بھی ادا ہو جائے۔

کاروبار کی ترقی

اگر کسی کی دکان یا کاروبار نہ چلتا ہو تو اس کو چاہئے کہ چار کوری سکوری لے جن کو پانی نہ لگا ہو اس پر جمعرات کے دن مشتری کی ساعت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لکھے اور دکان کے چاروں کونوں میں الٹا کر رکھ دے۔ اس کی برکت سے خوب آمدنی ہوگی۔ بہت مجرب ہے۔

دکان خوب چلے

اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو تو اس کو چاہئے کہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کو چار کاغذوں کے ٹکڑوں پر لکھ کر اور ان ٹکڑوں کو گتے پر الگ الگ چپکا کر دکان کے چاروں کونوں میں بحفاظت رکھے۔
اس نقش کو پیر کے دن سورج نکلنے کے بعد تیسرے گھنٹہ اور جمعہ کو سورج نکلنے کے بعد پانچویں گھنٹے میں لکھے کہ یہ سب ساعتیں مشتری کی ہوتی ہیں۔ انشاء اللہ خوب آمدنی ہوگی۔

دکان میں برکت

دکان میں خیر و برکت کے حصول کے لئے ہر روز دکان کھولنے کے بعد باوضو حالت میں اول تیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھیں پھر ۱۰۱ مرتبہ یارزاق کا ورد کرے اس کے بعد تین مرتبہ سورہ یاسین پڑھے اور دکان کے چاروں کونوں میں پھونک مارے۔ انشاء اللہ دکان میں خیر و برکت پیدا ہوگی۔

حصول دولت

برائے حصول و دولت وغنا اور جاہ وحشم ۹۱ مرتبہ روزانہ بعد نماز فجر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ لیا کرے۔ چند روز میں کچھ سے کچھ ہو جائے گا۔ چاہئے کہ تا زندگی ترک نہ کرے اور وقت اور جگہ کی پابندی رکھے۔ بدرجہ مجبوری اگر کہیں جائے تو مصلا ضرور ساتھ لے جائے۔

حصول دولت

اگر کوئی شخص ہر صبح تین روز تک نیند سے بیدار ہو کر کسی سے بات کئے بغیر ۹۹ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھا کرے تو وہ مالدار ہو جائے گا۔

غربت کا خاتمہ

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو، غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں ستر مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کی مفلسی دور ہو جائے گی۔

تنگدستی سے نجات

مندرجہ بالا عمل سے تنگدستی کی جگہ خوشحالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ چند ماہ تک بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے اس کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

رزق میں برکت

اگر چلتا ہوا کاروبار اچانک رک گیا ہو جس کی وجہ سے مالی مشکلات پیدا ہو گئی ہوں تو چاند کے مہینے کے پہلے سوموار کو نماز فجر کے بعد باوضو حالت میں ایک سفید کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم لکھے اس کے بعد اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں گیارہ مرتبہ آیت کریمہ پڑھے اور لکھے ہوئے کاغذ پر دم کرے۔ اس نقش کو کاروبار کی جگہ پر اونچی جگہ لگا دے یا مال تجارت میں رکھ دے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رزق میں برکت پیدا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کاروبار میں خیر و برکت پیدا فرمائے گا۔

مفلسی کا خاتمہ

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کی تنگدستی دور ہو جائے اس کی روزی فراخ ہو جائے اس کے یہاں دولت کی ریل پیل ہو جائے تو اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد توجہ ویکسوئی کے ساتھ اکیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وہ جو بھی دعا مانگے گا بارگاہ الٰہی میں قبول ہوگی اس کی تنگدستی دور ہو جائے گی۔ اللہ تعالیٰ پردہ غیب سے اس کی روزی کے ایسے اسباب پیدا فرمائے گا کہ جس سے اس کی روزی فراخ ہو جائے گی۔ اس کی تنگدستی خوشحالی میں بدل جائے گی۔ یقین کامل اور توجہ ویکسوئی کے ساتھ عمل کو بلاناغہ جاری رکھے۔ بفضل باری تعالیٰ فیض ہوگا۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں اضافے اور برکت کے لئے جو کوئی ہر نماز کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس کے کاروبار میں خیر و برکت ہوگی، رزق کی فراخی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کا رزق وسیع فرما دے گا۔ پردہ غیب سے اس کے کاروبار میں ترقی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ اس کا کاروبار ٹھیک ہو جائے گا۔ رکا ہوا کاروبار چند دنوں کے عمل سے ہی چلنا شروع ہو جائے گا۔

عہدہ میں ترقی

جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کے عہدے میں ترقی ہو جائے یا ایسی صورت حال پیدا ہو گئی ہو کہ حقدار کو اس کا حق نہ مل رہا ہو یعنی جس کی ترقی ہونے کا حق ہے اس کی ترقی نہ ہو رہی ہو اور کسی سفارشی شخص کی ترقی ہو رہی ہو جب کہ وہ اس سے جونیئر ہو تو ایسی صورت میں جو شخص حق پر ہے اس کو چاہئے کہ وہ رات کو نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد ایک سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم پڑھے۔ ایک سو مرتبہ استغفار پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ چالیس یوم کے اندر اندر مطلوبہ مقصد میں کامیابی ہوگی۔ ناغہ نہ کرے، بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔

رزق میں اضافہ

اس مقصد کے لئے وہ اس مذکورہ بالا عمل پر مداومت کرے اور ہر روز بلاناغہ پڑھے۔ کم از کم اکتالیس یوم تک بلاناغہ پڑھنا لازم ہے۔ اگر اس کے بعد بھی عمل پر قائم رہ سکے تو بہت بہتر ہے ورنہ جس قدر ممکن ہو سکے ہر نماز کے بعد پڑھنے کی کوشش کرے۔ بفضل باری تعالیٰ رزق کی خوب فراوانی ہوگی۔

ملازمت کا حصول

جو کوئی اچھی ملازمت کے حصول کے لئے کوشاں ہو اور چاہتا ہو کہ جلد از جلد اسے ملازمت مل جائے تو اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ وہ ہر نماز کے بعد اکیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اول و آخر

تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے اور جب ملازمت کے حصول کے لئے درخواست لکھ کر دے تو اس درخواست پر گیارہ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑ کر دم کرے اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی وانکساری کے ساتھ دعا بھی مانگے۔ اللہ تعالیٰ اسے کامیابی نصیب فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑے ہی دنوں میں اسے اچھی جگہ پر ملازمت مل جائے گی۔ جب تک ملازمت نہ ملے تو اس عمل کو بلاناغہ جاری رکھے۔ ناامیدی اور مایوسی کا شکار نہ ہو۔ بفضل باری تعالیٰ اس کی روزی کا مسئلہ دنوں میں حل ہو جائے گا۔

دولت وحشمت کا حصول

اگر کوئی شخص دولت وحشمت کے لئے ہزار مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ روزانہ پڑھے تو اس کو دولت وحشمت حاصل ہوگی۔

وسعت رزق

حصول وسعت رزق کے لئے اتوار کے روز نیک ساعت میں ابتدا کرے اور ہر روز اکتالیس مرتبہ اکتالیس روز تک ایک مقررہ وقت میں اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھا کرے۔ بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔

بلند مرتبہ

اگر کوئی وسیع رزق اور بلند مرتبہ حاصل کرنے کے لئے ہر روز صبح کے وقت اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ایک سو مرتبہ پڑھے گا تو اس کو مقصد میں کامیابی ہوگی۔

غربت سے نجات

جو کوئی مفلسی کا شکار ہو، غربت اور تنگ دستی کے ہاتھوں سخت پریشان ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہر روز نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد اول و آخر تین تین مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں سات سو مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کلی مفلسی دور ہو جائے گی۔

مندرجہ بالا عمل سے تنگ دستی کی جگہ خوشحالی کے اسباب پیدا ہوں گے۔ چند ماہ تک بلاناغہ اس عمل کو جاری رکھے۔

انشاء اللہ تعالیٰ ناامیدی اور مایوسی نہ ہوگی۔ غیب سے اس کی خوشحالی کے سامان پیدا ہوں گے۔ ہر طرح کی پریشانی سے خلاصی ہو جائے گی۔

رزق میں برکت

اگر چلتا ہوا کاروبار اچانک رک گیا ہو جس کی وجہ سے مالی مشکلات پیدا ہو گئی ہو تو چاند کے مہینے کے پہلے سوموار کو نماز فجر کے بعد باوضو حالت میں ایک سفید کاغذ پر اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ لکھے اس کے بعد اول وآخر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے۔ درمیان میں گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ پڑھے اور لکھے ہوئے کاغذ پر دم کرے۔ اس نقش کو کاروبار کی جگہ پر اونچی جگہ لگا دے یا مال تجارت میں رکھ دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے رزق میں برکت پیدا ہوگی۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کی برکت سے کاروبار خوب چمکے گا۔

دکان خوب چلے

دکان میں خیر وبرکت کے حصول کے لئے ہر روز دکان کھولنے کے بعد باوضو حالت میں اول گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھیں پھر ۱۱۲ مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا ورد کرے اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود پاک پڑھے اور دکان کے چاروں کونوں میں پھونک مارے۔ انشاء اللہ تعالیٰ دکان میں خیر وبرکت پیدا ہو جائے گی۔

حصول روزگار

ایسے افراد جو بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آچکے ہوں کہیں سے کوئی روزگار حاصل نہ ہو پاتا ہو، روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں پھر بھی مقصد حل نہ ہوتا ہو تو اس مقصد کے حصول کے لئے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کا یہ عمل نہایت آزمودہ اور فوری اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاند مہینہ کے عروج میں فجر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن سے شروع کرے اور ہر روز بلاناغہ اکتالیس مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اس طرح سے پڑھے کہ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف ناغہ نہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب غیب سے مہیا ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ کی برکت سے اچھا روزگار نصیب فرمائے گا۔ پریشانی جاتی رہے گی، معاشی اور مالی پریشانی جلد دور ہو جائے گی۔

دکان کی ترقی

اگر کسی کا کاروبار خراب ہو رہا ہو تو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو کسی بھی ماہ

کے زائد النور چاند کے حصہ میں بدھ کے سورج نکلنے کے بعد لکھے اور دکان میں چسپاں کردے اور دوسرا نقش لکھ کر پانی میں گھول کر اس پانی کو دکان کی تمام چیزوں پر چھڑک دے۔

طلب رزق

اگر طلب رزق کی ضرورت ہو تو روزانہ ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور تین بار سورہ واقعہ پڑھ کر ایک بار ننانوے اسمائے باری تعالیٰ پڑھے اور دعا مانگے تو چند دنوں میں حالت بدل جائے گی۔

دست غیب

وہاں سے رزق ملے کہ جہاں سے وہم و گمان میں بھی نہ ہو۔ اول ایک مرتبہ درود ابراہیمی اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۷۸۶ مرتبہ پڑھے۔ بعد ازاں آیۃ کریمہ ایک ہزار بار پڑھے۔ پھر ایک بار درود ابراہیمی پڑھے۔ اسی طرح چالیس یوم وقت مقررہ پر پڑھے، خواہ صبح ہو یا شام مگر بعد نماز عشاء بہتر ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا اثر پانچویں چھٹے دن سے ہی ظاہر ہوجائے گا کہ غیب سے ایک چیز پہنچے گی مگر لانے والے سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرے نہ دریافت کرے کہ تم کون ہو اور یہ کیا چیز ہے۔ بس خاموشی سے وہ چیز لے کر حفاظت سے رکھ لے۔ جب چالیس دن کی مدت ختم ہو تو چاہئے کہ ہر روز بعد نماز فجر اول و آخر درود شریف اور دس بار آیت کریمہ پڑھتا رہے تاکہ عمل قائم رہے۔ اگر ہر نماز کے بعد ممکن نہ ہو تو صرف بعد نماز فجر ہی پڑھ لیا کرے اور چاہئے کہ یہ عمل در برج ثابت و عروج ماہ میں کرے۔

دولت مند ہونا

اول غسل کرے اور پھر تازہ وضو کرکے دو رکعت نماز نفل انکساری ادا کرے پھر ۷۸۶ بار اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ اور یَالَطِیْفُ یَا ظَاطَائِیْلُ پڑھے اس کے بعد یہ کلمات کہے۔ یالطیف الطفی یالطیف اور پڑھتے وقت آسمان پر نظر رہے۔ یہ عبارت باوضو لکھ کر اپنے سامنے رکھ کر چند روز مداومت کرنے سے تمام مرادات دلی حاصل ہوں گی۔ یہ عمل نہایت آسان ہے۔ چاہئے کہ ہمیشہ پابندی کرے۔ انشاء اللہ بہت جلد غنی ہوگا۔

عمل دست غیب

سات روزے رکھے، جھوٹ نہ بولے اور ہر شب بعد عشاء پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ایک ہزار بار پڑھے۔ اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار پڑھے۔ پھر "یَاحَیُّ" ہزار بار اور "یَاقَیُّوْمُ" ایک سو پچاس بار پڑھے۔ سات دن بعد ایک جن آئے گا۔ اس سے پانچ درہم لے اور جیب میں رکھے۔ خوب خرچ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کبھی ختم نہ ہوں گے۔

حصول روزگار

بے روزگاری کے لئے یہ عمل بہت ہی نافع ہے۔ ایسے افراد جو بے روزگاری کے ہاتھوں تنگ آچکے ہوں کہیں سے کوئی روزگار حاصل نہ ہوتا ہو۔ روزی کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہوں مگر پھر بھی مقصد حل نہ ہوتا ہو تو اس مقصد کے حصول کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا یہ عمل نہایت آزمودہ اور فوری اثرات کا حامل ہے۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ چاند کے مہینہ کے عروج میں فجر کی نماز کے بعد جمعہ کے دن شروع کرے اور ہر روز بلاناغہ سات سو اکتالیس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح سے پڑھے کہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے اسی طرح ہر روز اکتالیس دن تک پڑھے درمیان میں ایک دن بھی ناغہ نہ کرے۔

ہر روز جب بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سات سو اکتالیس مرتبہ پڑھ لیا کرے تو پھر اپنی حاجت کے حصول کے لئے بارگاہ ایزدی میں دعا مانگے۔ انشاء اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب غیب سے مہیا ہوجائیں گے۔ پریشانی جاتی رہے گی۔ معاشی اور مالی پریشانی جلد دور ہوجائے گی۔

یقین اور خلوص نیت کے ساتھ ہر روز اس عمل کی برکت سے پردہ غیب سے اللہ تعالیٰ روزی کے اسباب پیدا فرمادیتا ہے۔ اس عمل کی برکت سے بے روزگار افراد بہتر روزگار حاصل کرسکتے ہیں۔

فراخی رزق

روزی میں خیر و برکت اور اضافے کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا فوری طور پر فائدہ پہنچاتا ہے۔

اگر کسی کا کاروبار نہ چلتا ہو سخت مندے کا رجحان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کا کاروبار دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے تو اس مقصد کے لئے ہر ماہ چاند دیکھ کر چاند رات کو نماز مغرب اور عشاء کے درمیانی وقفہ میں باوضو حالت میں قبلہ رو بیٹھ کر اول و آخر درود پاک پڑھے اور ایک ہزار مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے، اس کے بعد اکیس مرتبہ آیت کریمہ پڑھے۔

اس کے بعد ایک سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھتے جب یہ پڑھ چکے تو ایک سو مرتبہ یارزاق پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔

بفضل باری تعالیٰ دعا قبول ہوگی اور غیب سے روزی کے اسباب مہیا ہوں گے۔ رزق میں برکت پیدا ہوگی اور کمی رزق کی شکایت جاتی رہے گی۔

دکان کی ترقی

دکان میں خیر و برکت اور روزی میں اضافہ کے لئے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنا بہت جلد اپنا اثر دکھاتا ہے جو کوئی یہ چاہتا ہو کہ اس کے کاروبار میں ترقی ہو، کاروبار خوب چلے۔ دکان پر گاہکوں کی آمد و رفت لگی رہے تو اسے چاہئے کہ جب دکان کھولے تو پہلے تین مرتبہ درود پاک پڑھے اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم گیارہ مرتبہ پڑھ کر دکان کے چاروں کونوں میں دم کرے۔

انشاءاللہ تعالیٰ اس کی دکان میں خوب خیر و برکت پیدا ہوگی اور وافر مقدار میں روزی نصیب ہوگی۔

عمل خیر و برکت

خیر و برکت کے خواہاں افراد کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید اور اکسیر ہے۔ اس مقصد کے لئے اول و آخر درود شریف اکیس اکیس مرتبہ اور ۷۸۶ بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگا کریں۔ روزانہ کے اس عمل کی بدولت ہمہ وقت فراوانی اور خیر و برکت رزق میں رہے گی اور تنگ دستی نہیں آئے گی۔

کشائش رزق

کشائش رزق کے خواہاں افراد کے لئے ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے روزانہ بعد از نماز فجر بسم اللہ شریف سات سو مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگنے کا اپنا معمول بنالیں۔ اس عمل کی بدولت کبھی بھی رزق میں کمی نہ آئے گی اور اور نہ ہی تنگ دستی کا شکار ہوں گے۔

حصول دولت و رزق

دولت و رزق کے حصول کے خواہاں پریشان حال لوگوں کے لئے بہترین عمل ہے۔

اس مقصد کے لئے رات کو دو رکعت نماز نفل اس طریق سے ادا کریں کہ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سورۂ واقعہ تین تین مرتبہ پڑھ کر سلام پھیریں۔ پھر جنوب کے طرف کرکے رخ اسی جگہ کھڑے ہو کر بسم اللہ شریف کو ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اللہ کے حضور دعا مانگیں۔ انشاءاللہ اس عمل کی بدولت پریشانی پردہ غیب سے دور ہو جائے گی اور رزق کی سبیل پیدا ہو جائے گی۔ نہایت کارگر عمل ہے۔

تلاش معاش

تلاش معاش کے لئے ذیل کا عمل نافع اور اکسیر ہے۔

اس مقصد کے لئے بعد نماز فجر اور رات کو بعد نماز عشاء درود شریف تاج مع بسم اللہ شریف ایک سو ایک مرتبہ پڑھے اور پھر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگے۔ انشاءاللہ اس عمل کی بدولت تین تا گیارہ روز کے اندر اندر معاش کا بندوبست پردہ غیب سے بفضل باری تعالیٰ ہو جائے گا۔

حصول ملازمت

حصول ملازمت کے لئے ذیل کا عمل مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ رات کو جنوب کی طرف کھڑے ہو کر درود شریف تاج مع بسم اللہ شریف پڑھ کر اللہ کے حضور خشوع و خضوع سے دعا مانگے۔ انشاءاللہ اکتالیس یوم کے بلاناغہ عمل سے ملازمت مل جائے گی۔ نافع عمل ہے۔

ترقی رزق

جو شخص فجر یا عشاء کی نماز کے بعد یَا لَطِیفُ کو ۱۲۹ مرتبہ پڑھے پھر ۱۲۹ مرتبہ یہ آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِيْن. پڑھے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف انشاءاللہ غیب سے رزق کے اسباب پیدا ہو جائیں گے۔

ترقی رزق

سُبْحَانَ اللّٰهِ مَلَاءِ الْمِيْزَانِ وَ مُنْتَهِىَ الْعِلْمِ وَ مَبْلَغِ الرِّضَاعَةِ وَ زِنَةِ الْعَرْش

جو شخص چاہے میری عمر زیادہ ہو جائے اور دشمنوں پر فتح پائے اور رزق میں ترقی ہو اور عذاب دور ہو جائے پس صبح و شام یہ دعا تین مرتبہ پڑھے۔

ترقی رزق

جو شخص اس کو پڑھے گا اس کو ہر کام میں ترقی ہوگی۔ دشمنوں پر غالب رہے گا وہ یہ ہے۔ يَا رَحِيْمُ كُلِّ صَرِيْخٍ وَ مَكْرُوْبٍ غِيَاثُهُ وَ مُعَاذُهُ يَا رَحِيْمُ.

اس عمل کو چاند کی صرف پہلی تاریخ کی صبح کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھے اور دوسری تاریخ سے ۲۹ تاریخ تک صبح کو ۳۶۰ مرتبہ پڑھے اور اگر ۲۹ تاریخ کو چاند ہو جائے تو پھر پہلی تاریخ کی صبح کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھے اور اگر ۲۹ تاریخ کو چاند نہ ہو تو ۳۰ تاریخ کو بھی ۳۶۰ مرتبہ پڑھے اور پھر پہلی تاریخ کی صبح کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھے۔ یہ عمل مجرب ہے۔

اول و آخر دس بار درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ الْقَاھِرِیْنَ عَلٰی اَعْدَاءِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

اول یہ درود شریف دس مرتبہ پڑھ کر دس مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے اور یہ عمل شروع کرے آخر میں صرف یہی درود شریف پڑھ کر ختم کر دیا جائے بسم اللہ نہ پڑھے۔

کشائش رزق

اَللّٰھُمَّ یَجْمَعُ بَیْنَنَا ثُمَّ یَفْتَحُ بَیْنَنَا بِالْحَقِّ وَھُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِیْمُ. قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِیَدِكَ الْخَیْرِ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. تُوْلِجُ اللَّیْلَ فِی النَّھَارِ وَ تُوْلِجُ النَّھَارَ فِی اللَّیْلِ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ. اس کو دس مرتبہ پڑھے اس کے بعد پھر اس دعا کو تین مرتبہ اس طرح پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَۃَ الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنُ الدُّنْیَا وَ رَحِیْمَھَا اَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَۃٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃٍ مَنْ سِوَاكَ اَللّٰھُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ وَ تَمْنَعُھَا مِمَّنْ تَشَاءُ اِرْحَمْنِیْ رَحْمَۃً تُغْنِیْنِیْ بِھَا عَنْ رَحْمَۃٍ مَنْ سِوَاكَ.

عشاء کے فرض ادا کرنے کے بعد دو رکعت سنت پڑھ کر اس عمل کو شروع کرے عمل ختم کر کے پھر وتر ادا کرے (یعنی سنت اور وتر کے درمیان یہ عمل پڑھا جائے گا)

حصول رزق

فراخی رزق اور ترقی درجات کے لئے ایک ہزار مرتبہ اس آیت شریف کو روزانہ پڑھنا نہایت مجرب عمل ہے۔

وَفِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ فَوَرَبِّ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَا اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ (سورہ ذاریات ۵۱)

یہ عمل ہمیشہ کیا جائے نہایت مجرب ہے۔

رزق میں ترقی

یہ عمل ترقی رزق کے لئے مجرب ہے۔ فجر کی نماز کے بعد ۴۵ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھُوَ الْاَوَّلُ وَ الْاٰخِرُ وَ الظَّاھِرُ وَ الْبَاطِنُ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (سورہ حدید ۵۷)

ترقی رزق

بعد نماز فجر سو بار اَللّٰہُ الصَّمَدُ (سورہ اخلاص)

اول و آخر درود شریف ۱۱، ۱۱ بار پڑھا کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا رزق زیادہ ہوگا اور قرض بھی ادا ہو جائے گا۔

رزق میں فراوانی

جو شخص بعد نماز فجر سو بار لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھے گا تو اللہ پاک اس کے رزق میں ترقی عطا فرمائے گا۔

کشائش رزق

صبح بعد نماز فجر تین بار اور شام بعد نماز مغرب تین بار پڑھے گا تو انشاء اللہ اس کے رزق میں کشائش ہوگی۔ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَوَسِّعْ عَلَیَّ رِزْقِیْ وَاقْدِرْنِیْ عَلٰی کَسْبِہٖ وَ مَتِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ فَلَا تُشْغِلْنِیْ فِیْمَا صَرَّفْتَہٗ عَنِّیْ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

رزق میں کشادگی

بعد نماز جمعہ سو بار اس دعا کو پڑھے تو انشاء اللہ رزق میں ترقی ہوگی اور اگر روزانہ سو بار پڑھتا رہے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ مخلوق سے بے پرواہ رہے گا۔ وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ یَاغَنِیُّ یَاحَمِیْدُ یَامُبْدِیُٔ یَامُعِیْدُ یَارَحِیْمُ یَاوَدُوْدُ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِیَتِكَ وَ اَغْنِنِیْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ بِرَحْمَتِكَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

فتوحات یعنی ترقی رزق

تین مرتبہ بعد نماز فجر اور بعد نماز مغرب تین مرتبہ جو اس کو پڑھے گا تو انشاء اللہ غیب سے روزی ملے گی وہ دعا یہ ہے: اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ

اِبْتَدَیْتُ وَ بِکَرَمِکَ اِقْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِکَ اهْتَدَیْتُ وَ بِفَضْلِکَ اسْتَغِیْثُ وَاسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ۔

ترقی رزق (عمل یٰسین شریف)

جواس کوروزانہ پڑھے گا تو حق تعالیٰ اس کے رزق میں اور کاروبار میں دوگنی چوگنی ترقی فرمائے گا مگر خلوص شرط ہے بعد نماز مغرب آٹھ رکعتیں بہ نیت صلوٰۃ الاوابین پڑھے اور ہر رکعت میں جو طریقہ بیان کیا جاتا ہے اس کے موافق عمل کیا جائے وہ یہ ہے۔

پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ سے لے کر فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ کَرِیْمٍ دوسری رکعت میں اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی سے وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ تک۔ تیسری رکعت میں وَمَالِیَ لَا اَعْبُدُ سے جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ تک چوتھی رکعت میں وَاٰیَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ الْمَیْتَةُ سے وَ کُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَّسْبَحُوْنَ تک پانچویں رکعت میں وَ اٰیَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا سے وَلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ۔ وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ سے هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ تک ساتویں رکعت میں وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْکُمْ سے لَهَا مٰلِکُوْنَ تک آٹھویں رکعت میں وَ ذَلَّلْنٰهَا سے کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ تک مذکورہ بالا عمل کو دو دو رکعتوں کی نیت کرے اور پوری آٹھ رکعتیں اسی طرح پڑھے، مجرب ہے۔

دکان کی ترقی کے لئے

اگر کسی کی دکان نہ چلتی ہو اور فائدہ کم ہوتا ہو تو اس آیت کو دو کاغذوں پر لکھ کر ایک کاغذ کو گتے پر چسپاں کر کے دکان کے اندر لٹکا دے اور دوسرے کاغذ کو موم جامہ کر کے اپنے گلک کے اندر جس میں وہ روپیہ پیسہ رکھتا ہو، یہ خیال رہے کہ اگر ان دونوں میں سے ایک بھی کھو گیا تو اثر زائل ہو جائے گا کیوں کہ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں اس لئے دونوں کی بڑی حفاظت رکھے۔ گلک والے تعویذ اور گتے والے تعویذ کی۔ انشاء اللہ تعالیٰ دکان خوب چلے گی اور خریدار بہت آئیں گے اور اگر کسی دشمن نے بند کرادی یا کردی ہوگی تو کھل جائے گی۔ وہ آیت مبارکہ یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَهُوَ الَّذِیْ مَدَّ الْاَرْضَ وَ جَعَلَ فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْهٰرًا وَ مِنْ کُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِیْهَا زَوْجَیْنِ اثْنَیْنِ یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّتَفَکَّرُوْنَ. (سورہ رعد،۱۳)

☆☆☆☆

ابن جوزیؒ

عربی کے مشہور تاریخ داں اور علم حدیث کے نقاد تصور کیے جاتے ہیں۔ ۵۱۰ھ بمطابق ۱۱۱۶ء بغداد میں پیدا ہوئے۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ امام غزالیؒ کی احیاء العلوم کے اُس ایڈیشن کی تدوین ہے جس میں سے تمام ضعیف احادیث خارج کردیں۔ ۵۹۷ھ میں انتقال ہوا۔

❁ ❁

❁ دنیا میں زندگی کی سانسیں بہت کم ہیں اور قبر کی زندگی بہت طویل ہے۔

❁ نیکی اسی کے نصیب میں آئی جس نے اپنی خواہشات کو چھوڑا اور محروم وہی ہے جس نے دنیا کے مقابلے میں آخرت سے منھ موڑا۔

❁ اصل کمال علم اور عمل دونوں کو جمع کرنے میں ہے۔

❁ طلب علم کے دوران طالب علم کو بلند ہمتی سے کام لینا چاہئے۔

❁ ہر سانس ایک خزانہ ہے، ایسا نہ ہو کہ تمہارا کوئی سانس بیکار جائے اور قیامت کے دن اپنے خزانہ کو خالی دیکھ کر تمہیں شرمندگی اٹھانی پڑے۔

❁ غور کرو اس دنیا میں ہمیں زندگی بسر کرنے کی جو مدت ملتی ہے اس کی حقیقت کیا ہے۔ فرض کرو ایک شخص ساٹھ سال زندہ رہتا ہے تو اب تیس سال اس کے سونے میں گزرے۔ پندرہ سال بچپن کے کھیل کود کی نذر ہوگئے، اب جو وقت باقی بچا وہ ہمارے کھانے پینے اور کمانے میں خرچ ہوتا ہے تو اس حیات ابدی کے حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت کہاں ہے؟ اس لئے ان قیمتی لمحات کو ضائع نہیں کرنا چاہئے اور ان کی اہمیت کو محسوس کرنا چاہئے۔

❁ قبول دعا کے لئے مایوسی، احساسِ بے چارگی اور اضطراب ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ کبھی کبھی بدکاروں کی دعا بھی قبول ہوجاتی ہے کیوں کہ اللہ کو غم زدہ دل کی بے تاب دھڑکنیں مائل بہ کرم کردیتی ہیں۔

❁ جس علم سے دل میں رقّت، سوز، رنگینی وتابانی پیدا نہ ہو اس کا مطالعہ بیکار ہے۔

یہ مضمون انشاء اللہ قارئین کرام کو پسند آئے گا اور انہیں ساری زندگی خوشیوں سے ہمکنار کرے گا۔ دنیاوی علوم جن کے لئے انسان سرگرداں رہتا ہے کے علاوہ ایسے علوم بھی ہیں جن کے ذریعہ ہم باطنی یا روحانی دنیا سے تعلق جوڑ سکتے ہیں ایسے علوم روحانی علوم کہلاتے ہیں ۔ یہ تعلق مادی دنیا کے ذرائع اسباب سے بے نیاز ہو کر قائم کیا جاسکتا ہے۔ انہی علوم میں ایک پاکیزہ علم، علم جفر ہے۔ جو آل رسولؐ کے پاک گھرانہ کی وساطت سے عوام الناس کے خواص تک پہنچا جس سے نامعلوم اور لاحل مسئلے کا حل تلاش کیا جاتا ہے۔ جو حروف کی شکل میں سامنے آتا ہے اور ان حروف کی تطبیق کر کے مربوط جملے میں ڈھال لیا جاتا ہے اور یہ فقرہ ہمارے عین سوال کا حتمی جواب ہوتا ہے۔ علم جفر کی دوسری شاخ آثار الجفر یعنی عملیات کی ہے جس میں حروف کی پوشیدہ قوتوں کو اعداد کی شکل میں متحرک کر کے کام میں لایا جاتا ہے اور جذب قلب کے علاوہ مختلف روحانی مسائل کا حل نکالا جاتا ہے۔ اسمائے باری تعالیٰ میں بہت سی پوشیدہ اور معنیٰ خیز وسعتیں ہیں۔ جس طرح ہر انسان شاعر نہیں ہوسکتا ہر انسان ایک اچھا موسیقار نہیں بن سکتا۔ ہر آدمی اچھا معالج نہیں بن سکتا اسی طرح علم الجفر، علم النجوم، علم الحروف اور مخفی علوم وغیرہ تک دسترس بھی کچھ عاجز اور گنہ گاروں کو محض اللہ تعالیٰ کی رحمت سے عطا ہوتی ہے۔ البتہ اس میں ادارک انتھک محنت و کوشش کا عنصر ضرور شامل ہوتا ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ۔

تم مجھے یاد کرو میں تمہیں یاد کروں گا۔

اور ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا۔

مجھے اپنی ضرورتوں اور حاجتوں کے لئے میرے اسماء حسنیٰ کے ذریعہ پکارو۔

مگر بعض رب کائنات کی مقرر کردہ اور جن کو قرب بارگاہ الٰہی حاصل ہوتا ہے اگر ان کو درمیان میں وسیلہ اور سفارش بنایا جائے تو خالق کائنات ان پاک طینت اور قبولیت کی سند حاصل کرنے والی پاک ہستیوں کے طفیل بہت جلد پکار اور دعائیں قبول کر لیتا ہے۔

قرآن پاک کی سورۂ مائدہ میں فرمایا گیا ہے کہ جہاد کرو اور وسیلہ پکڑو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ ، یہاں جہاد سے مراد جنگ لڑنا نہیں ہے بلکہ حکم دیا گیا ہے کہ کوشش کرو اور وسیلہ ڈھونڈو تب کامیابی ممکن ہے ۔ جو صاحبان ڈائریکٹ ڈائلنگ کے قائل ہیں ان کے دل سے پوچھا جائے تو معلوم ہوگا کہ لائن ہر وقت انگیج ہی ملتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا رابطہ ہوتا ہے۔ یہ خوش قسمتی ہوتی ہے کہ لگا تار کوشش کے ذریعہ وقفہ ملا اور لائن مل گئی اور وہ بھی بات پوری ہونے سے قبل ہی درمیان میں منقطع ہوجاتی ہے جیسے ٹی وی کے پروگراموں میں رابطہ کے لئے سارا دن فون سے کوشش کرتے رہیں تو خوش قسمت ہوتے ہیں جن کا رابطہ ہو جاتا ہے۔

ان پاک اور متبرک ہستیوں میں انبیاء علیہ السلام کے اسماء مبارکہ سے لوحیں تیار ہوتی ہیں جو باعث بابرکت اور عزت ہوتی ہیں لیکن اس دفعہ ان پاک نفوس قدسیہ کو وسیلہ کے درمیان لا رہا ہوں جن کا ذکر قرآن پاک کی سورۂ کہف میں آیا ہے۔ یعنی اصحاب کہف رضوان اللہ اجمعین۔

کہف کے معنیٰ عربی میں غار اور پہاڑی درے اور گڑھے کے ہیں یہ واقعہ تو سب جانتے ہیں کہ چند پاک اور اللہ پر ایمان رکھنے والے اصحاب کافر بادشاہ وقت کے خوف سے پہاڑ میں جا چھپے تھے ۔ یہ ایسی محترم اور باعظمت باجلال ہستیاں ہیں کہ ان کا ذکر قرآن پاک میں بڑی عزت سے کیا گیا ہے۔ ان اصحاب کے ساتھ ایک کتا بھی تھا جو غار کے منہ پر بیٹھا ہانپ رہا تھا جیسے ابھی میلوں چل کر آیا ہے۔ اور قیامت تک بیٹھا رہے گا اور یہ کتا اتنا پر ہیبت ہے کہ بڑے سے بڑا جوانمرد اسے دیکھ کر اپنے حواس کھو بیٹھتا ہے ۔ غار کے اندر اصحاب کہف سو رہے ہیں اور قیامت تک سوتے رہیں گے۔ محشر کے دن خواب سے بیدار ہوں گے تو آپس میں کہیں گے کہ ہم اس قدر سوئے کہ دن نکل آیا یعنی ان کے واسطے قیامت تک کا عرصہ چند گھنٹوں کا خواب معلوم ہوگا۔ حضور سید یوم النشور ختم الرسل ہادی کل سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان سے ملاقات کی تمنا کی تھی۔ تو قرآن کریم میں حکم آیا کہ اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اگر تم ان کے کتے کو دیکھو گے تو ہیبت سے پیچھے ہٹ جاؤ گے اللہ اللہ جن کی یہ شان ہوگی سردار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم ان کی ملاقات کے خواہاں ہوں تو پھر دنیا میں کس کی طاقت ہے ان تک پہنچے خدا ہی ان کے رتبہ سے واقف ہے۔

اصحاب کہف کے اسماء مبارکہ جو تحقیق سے معلوم ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔

(۱)۔ یملیخا (۲) مکسلینا (۳) تبیونس (۴) ازرفطیونس (۵) کشافطیونس اور (۶) ان کا کتا جس کا نام قطمیر ہے۔

(مشہور و مقبول زمانہ کتاب مصنف حضرت محمد اقبال نوریؒ نے شمع شبستان) میں اصحاب کہف کے نام سات شامل کئے ہیں اور آٹھواں ان کا کتا ہے اور ان صحابی کا نام کشفوطط یوانس بوس ہے اس طرح سات اصحابہ اور آٹھواں کتا ہے۔

میں اعلیٰ حضرت کی تحقیق کے مطابق ساتوں اصحابہ کا نام لوں گا اور آٹھواں سائل کا نام شامل کروں گا۔ پہلے اس عمل خاص کی چند خواص لکھ دوں۔ لوح اصحاب کہف کے اثرات خواص مندرجہ ذیل ہیں۔ حامل لوح کا بند شدہ کاروبار کھل جائے گا۔ منافع بہت ہوگا حکیم ڈاکٹر وکیل، ٹھیکیدار یعنی پبلک ریلیشن سے تعلق رکھنے والوں کے پاس عوام کی خوب بھیڑ ہوگی۔ جس لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو اس کی برکت سے چند ماہ میں کسی صالح مرد سے نکاح ہو جائیگا ہر قسم کا سحر جادو بندش نحوست سیارگان دفع ہو جائے گی۔ گھر میں خیر و برکت، بہن بھائیوں والدین میں اتفاق ہوگا۔ میاں بیوی میں محبت، شوہر کا ناجائز عورت سے تعلق منقطع ہوگا، حصول ملازمت میں کامیابی امتحانات میں اعلیٰ نمبروں سے کامیابی، قیدی کو رہائی نصیب ہوگی، مقدمات میں کامیابی، افسران عزت کرینگے، دینی اور دنیاوی معاملات میں ترقی ہوگی، بے اولاد کو اولاد نصیب ہوگی، پوشیدہ دشمنوں اور حاسدوں کے شر سے محفوظ، بیرون ملک ملازمت ملے، حج کی سعادت نصیب ہو، کسی قسم کا سحر جادو اثر نہ کرے۔ سفر حضر میں حادثات ناگہانی سے حفاظت غرض یہ لوح تمام زندگی کی ضامن ہے۔ اگر اس کے ساتھ اصحاب کہف کا توشہ بمطابق گیارہویں شریف کا ہر ماہ اہتمام کیا جائے تو ہر مشکل حل ہو ہر مدعا کامیاب ہو، انشاءاللہ توشہ اصحاب کہف جو مخصوص طریقہ کار ہے طلسماتی دنیا کی کسی نزدیکی اشاعت میں باتفصیل شائع کراؤں گا۔

سات اصحاب کہف کے اعداد۔ ۲۰۴۸۹۔

میں نے بعض حضرات کی تحقیق کے مطابق سات نام لئے ہیں۔

نام کے اعداد ۲۵۷۵ اس کا ہم مثلث خالی

میزان ۱۹۲۲ ۲۳۰۶۴ ÷ ۱۲ القلب پر کریں گے

د س ج ک ع

جبرائیل

۳۷۶۶	۱۵۳۷۶	۱۹۲۲
۱۳۴۵۴	دیجلغائیل	۹۶۱۰
۳۸۴۴	۷۶۸۸	۱۱۵۳۲

یہ نقش ہر نوچندی جمعرات شرف قمر تحویل آفتاب یعنی نوروز کے بابرکت اوقات میں یکم رجب کے علاوہ اسلامی مہینوں کے دوران جو متبرک راتیں ہمیں ملتی ہیں اس دوران یہ نقش مبارک تیار کریں۔ اس کے بعد ایک دفعہ سورۂ کہف پڑھ کر دم کریں اور اصحاب کہف کی نیاز (توشہ) ہر ماہ دیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں تھوڑے ہی عرصہ میں آپ کے حالات میں تبدیلی آنا شروع ہو جائے گی۔ نقش کو بعد از تیاری خوشبو لگا کر سونے کے ورق میں لپیٹ کر چاندی کے تعویذ میں بند کر کے گلے میں پہن لیں اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پاک بندوں کی تسبیح بیان کریں، اللہ تعالیٰ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

علم النقوش

حسن الہاشمی

چھٹی قسط

"مسدس" کی آتشی، بادی، آبی اور خاکی چالیں یہ ہیں۔

آتشی چال

۱	۷	۱۳	۲۴	۳۰	۳۶
۱۲	۱۷	۳۵	۳	۱۹	۲۵
۳۲	۲۸	۲۱	۱۴	۱۰	۶
۱۸	۳۱	۱۱	۲۹	۲	۲۰
۲۲	۵	۲۷	۸	۳۴	۱۵
۲۶	۲۳	۴	۳۳	۱۶	۹

بادی چال

۳۶	۲۵	۶	۲۰	۱۵	۹
۳۰	۱۹	۱۰	۲	۳۴	۱۶
۲۴	۳	۱۴	۲۹	۸	۳۳
۱۳	۳۵	۲۱	۱۱	۲۷	۴
۷	۱۷	۲۸	۳۱	۵	۲۳
۱	۱۲	۳۲	۱۸	۲۲	۲۶

آبی چال

۲۶	۲۲	۱۸	۳۲	۱۲	۱
۲۳	۵	۳۱	۲۸	۱۷	۷
۴	۲۷	۱۱	۲۱	۳۵	۱۳
۳۳	۸	۲۹	۱۴	۳	۲۴
۱۶	۳۴	۲	۱۰	۱۹	۳۰
۹	۱۵	۲۰	۶	۲۵	۳۶

خاکی چال

۹	۱۶	۳۳	۴	۲۳	۲۶
۱۵	۳۴	۸	۲۷	۵	۲۲
۲۰	۲	۲۹	۱۱	۳۱	۲۰
۶	۱۰	۱۴	۲۱	۲۸	۳۲
۲۵	۱۹	۳	۳۵	۱۷	۱۲
۳۶	۳۰	۲۴	۱۳	۷	۱

آیئے اب مسدس کے وہ نقوش بطور مثال نقل کریں گے جو مختلف کاموں کے لئے استعمال میں آتے ہوں۔ سب سے پہلے ہم فتوحات کے لئے ایک نقش نقل کررہے ہیں جو قرآن حکیم کی ایک آیت پر مشتمل ہے اس نقش کو چال نمبر:۲ کے مطابق بھرا جائے گا۔ یہ نقش ۶ ادوار پر مشتمل ہے۔ ہر ایک دور ۶ خانوں کا ہوگا پہلے ۳ دور میں خانۂ اول کا عدد طے شدہ ہے۔ بعد کے ۳ دور کے آخری خانہ کا عدد طے شدہ ہے۔ اس نقش کو اس طرح پر کرنا ہے کہ آیت کریمہ اوپر والے خانوں میں قائم رہے۔ آیت ہے۔ وَالٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِد ط لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْم ○ نقش اس طرح بنے گا۔

والٰہکم	الٰہ واحد	لا الٰہ	الا ہو	الرحمٰن	الرحیم
۱۰۲	۵۵	۶۷	۴۳	۳۲۹	۲۸۹
۶۰	۷۱	۲۸۸	۱۰۴	۳۸	۳۲۴
۲۸۵	۳۲۷	۴۰	۶۸	۵۸	۱۰۷
۷۲	۲۸۴	۵۹	۳۲۸	۱۰۳	۳۹
۴۱	۱۰۶	۳۲۶	۵۶	۲۸۷	۶۹
۳۲۵	۴۲	۱۰۵	۲۸۶	۷۰	۵۷

دیکھئے اس نقش کا دور اول ۱۰۲ سے شروع ہوکر ۱۰۷ تک ہے۔ دوسرا دور ۵۵ سے شروع ہوکر ۶۰ تک ہے۔ تیسرا دور ۶۷ سے شروع ہوکر ۷۲ تک ہے۔ ان تینوں ادوار میں مقررہ عدد سے چال شروع ہوکر ایک ایک عدد کے اضافے کے ساتھ چلے گی اور اس طرح یہ تینوں ادوار پورے ہوں گے۔ باقی تین ادوار میں آخری عدد مقررہ رہے گا۔ چوتھا دور ۳۸ سے شروع ہوگا اور مقررہ عدد ۴۳ تک چلے گا۔ پانچواں دور ۳۲۴ سے شروع ہوکر مقررہ عدد ۳۲۹ تک چلے گا۔ چھٹا دور یعنی آخری دور ۲۸۴ سے شروع ہوکر مقررہ عدد ۲۸۹ تک چلے گا۔ گویا کہ چوتھے دور سے مقررہ عدد سے ۵ گھٹا کر چال شروع کریں گے۔

مسدس کا یہ نقش فتوحات اور لوگوں کے دلوں کو مسخر کرنے میں بہت موثر اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ ذیل میں کچھ مسدس کے ان نقوش کی مثالیں دی جاتی ہیں۔ جن میں کسر ہو۔

مثلاً اسم الٰہی یا شکور کا نقش بنانا ہے۔ یا شکور کے اعداد ۵۲۶ ہیں ان میں

اعداد طرح ۱۰۵ وضع کر کے ۶ سے تقسیم کیا۔

۵۲۶
۱۰۵
۶)۴۲۱(۷۰
۴۲
×
۱

حاصل تقسیم ۷۰ آیا اور ایک باقی رہا۔ ایک باقی رہنے کی صورت میں خانہ ۳۱ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۲۶ آئے گی۔

۷۸۶

۷۰	۷۶	۸۲	۹۳	۹۹	۱۰۶
۸۱	۸۶	۱۰۵	۷۲	۸۸	۹۴
۱۰۲	۹۷	۹۰	۸۳	۷۹	۷۵
۸۷	۱۰۱	۸۰	۹۸	۷۱	۸۹
۹۱	۷۴	۹۶	۷۷	۱۰۷	۸۴
۹۵	۹۲	۷۳	۱۰۳	۸۵	۷۸
۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶	۵۲۶

یا مثلاً اسم الٰہی یا طاہر کا نقش بنانا ہے۔ اس کے اعداد ۲۱۵ ہیں ان میں سے ۱۰۵ گھٹا کر ۶ سے تقسیم کیا۔

۲۱۵
۱۰۵
۶)۱۱۰(۱۸
۶
۵۰
۴۸
۲

تقسیم کے بعد حاصل تقسیم ۱۸ آیا اور ۲ باقی رہے۔ ۲ باقی رہنے کی صورت میں خانہ ۲۵ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے ۲۱۵ آرہی ہے۔

۷۸۶

۱۸	۲۴	۳۰	۴۱	۴۸	۵۴
۲۹	۳۴	۵۳	۲۰	۳۶	۴۳
۵۰	۴۶	۳۸	۳۱	۲۷	۲۳
۳۵	۴۹	۲۸	۴۷	۱۹	۳۷
۳۹	۲۲	۴۵	۲۵	۵۲	۳۲
۴۴	۴۰	۲۱	۵۱	۳۳	۲۶
۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵	۲۱۵

اسم الٰہی کے اعداد ۱۵۶ ہوتے ہیں ان میں سے ۱۰۵ گھٹا کر ۶ سے تقسیم کیا۔

۱۵۶
۱۰۵
۶)۵۱(۸
۴۸
۳

حاصل تقسیم ۸ آیا اور ۳ باقی رہے۔ ۱۹ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا اور نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸	۱۴	۲۰	۳۲	۳۸	۴۴
۱۹	۲۴	۴۳	۱۰	۲۷	۳۳
۴۰	۳۶	۲۹	۲۱	۱۷	۱۳
۲۵	۳۹	۱۸	۳۷	۹	۲۸
۳۰	۱۲	۳۵	۱۵	۴۲	۲۲
۳۴	۳۱	۱۱	۴۱	۲۳	۱۶
۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶	۱۵۶

اسم یا ظہور کے اعداد ۱۱۱۱ ہیں ان میں سے ۱۰۵ گھٹا کر ۶ سے تقسیم کیا۔

۱۱۱۱
۱۰۵
۶)۱۰۰۶(۱۶۷
۶
۴۰
۳۶
۴۶
۴۲
۴

تقسیم کے بعد ۱۶۷ حاصل تقسیم آیا اور ۴ باقی رہے۔ ۴ باقی رہنے کی صورت میں ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔ دیکھئے میزان ہر طرف سے ۱۱۱۱ آئے گی۔

۷۸۶

۱۶۷	۱۷۳	۱۸۰	۱۹۱	۱۹۷	۲۰۳
۱۷۸	۱۸۴	۲۰۲	۱۹۹	۱۸۶	۱۹۲
۱۹۹	۱۹۵	۱۸۸	۱۸۱	۱۷۶	۱۷۲
۱۸۵	۱۹۸	۱۷۷	۱۹۶	۱۶۸	۲۸۷
۱۸۹	۱۷۱	۱۹۴	۱۷۴	۲۰۱	۱۸۲
۱۹۳	۱۹۰	۱۷۰	۲۰۰	۱۸۳	۱۷۵
۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱	۱۱۱۱

قاسم سید

دیوبند سے شبنمی ہوا کا جھونکا

جب بوریہ نشینوں، فاقہ مستوں، محنت کشوں اور دنیا کی جاہ وحشمت سے بے نیاز سر پھروں کو جلال آتا ہے تو پھر مؤرخ ہاتھ میں قلم لے کر تاریخ کے اس نئے موڑ کو تحریر کرنے کے لئے اپنی دھڑکنیں تھام لیتا ہے، لہو روشنائی بن کر کام کرتا ہے اور پھر شب وروز بدل جاتے ہیں، سیاست نئے عنوان سے سامنے آتی ہے، مفاد پرستوں اور سروں کے مینار بنا کر قومی مصالحتوں سے سمجھوتے کرنے والوں کی مشکیں کس دی جاتی ہیں۔ جنگ آزادی کی داستان کو اپنے سرخ لہو سے رقم کرنے اور بے دریغ قربانیاں دینے والے ملک کے عظیم ترین، باوقار ادارے دارالعلوم دیوبند نے حالات کے بڑھتے دباؤ، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بڑھتی سازشوں اور نام نہاد دہشت گردی مخالف مہم کا مقابلہ کرنے کے لئے کمان اپنے ہاتھ میں لینے کا فیصلہ کر کے دراصل ان کروڑوں مضطرب دلوں کو سنبھالنے کی کوشش کی ہے جو ایک طرف ارباب اقتدار کی منافقت، انصاف کے دہرے معیار اور فرقہ پرستانہ طرز عمل سے مایوس ہو گئے ہیں وہیں مزعومہ قیادت کے لیل ونہار پر صبر وضبط کا پیکر بنی امت کی آنکھوں کے آنسو بھی پتھر کے ہو گئے مگر اس وقت تو حد ہو گئی جب بیوروکریسی اور فرقہ پرست عناصر کے گٹھ جوڑ نے مسلمانوں کی ملک سے وفاداری اور حب الوطنی پر انگلیاں اٹھانی شروع کر دیں، مدارس کے کردار پر سوالیہ نشان لگایا جانے لگا، دہشت گردی کے ڈانڈے اسلام اور مسلمانوں سے ملائے جانے لگے، کسی فرد واحد کے ذاتی فعل کو پورے فرقہ کا کردار بتانے کی حکمت عملی پر تیزی سے کام ہونے لگا، یہ جاننے کے باوجود کہ اسلام اور دہشت گردی ندی کے دو کناروں کی طرح ہیں مگر امریکہ اور مغربی ممالک کی شہ پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف منافرت کا ماحول پیدا کرنے کی زبردست پروپیگنڈہ مہم نے دیوبند کو بھی میدان میں آنے پر مجبور کر دیا جو بقول صدر جمعیۃ العلماء ہند ”گزشتہ ۶۰ سال سے جاری مسلم فسادات اور مسلمانوں کی بے بسی وبربادی پر خاموش رہا مگر جب مدارس اسلامیہ کو نشانہ بنانے کی کوشش کی گئی تو دارالعلوم دیوبند خاموش نہیں رہ سکا“ صورتحال اس حد تک سنگین ہو گئی کہ فرقہ پرست طاقتیں اور شعوری یا غیر شعوری طور پر سرکاریں مل کر دہشت گردی کا تعلق مدارس سے جوڑنے لگیں بلکہ بعض عناصر نے تو مذہبی تعلیم کو دہشت گردی کی اساس اور منبع قرار دے دیا۔ مسلمانوں کے امن پسندانہ کردار، وطن عزیز سے بے پناہ وفاداری، تحریک آزادی میں تمام مسلمانوں بالخصوص مدارس وعلماء کی بے مثال قربانیاں تاریخ ہند کی روشن حقیقتیں ہیں مگر انہیں علماء اور مدارس کے کردار کو مشتبہ بنانے کی گھناؤنی سازش کی جارہی ہے باوجود اس کے کہ دہشت گردی بنیادی طور پر اس ملک کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ عالمی طاقتوں کی تقسیم کردہ لعنت ہے جن کے نظریات کے بنیاد ہی صیہونیت پر ہے اور ان کا واحد ایجنڈہ صیہونی عزائم کی تکمیل ہے۔ یہی فسادفی الارض کے ذمہ دار ہیں۔ آج تک دہشت گردی کا مفہوم ہی طے نہیں ہوسکا البتہ عالمی طاقتوں خاص طور سے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا طرز عمل بتاتا ہے کہ ان کے توسیع پسند عزائم کی راہ میں حائل ہونے یا ہوسکنے والا ہر شخص دہشت گرد ہے۔ دیوبند کا یہ احساس بالکل جائز ہے کہ ایک فرد یا چند افراد کے طرز عمل کے لئے پوری قوم کو ذمہ دار نہیں قرار نہیں دیا جاسکتا ورنہ دنیا کے تمام بڑے مذاہب اور معزز قوموں کو دہشت گرد قرار دینا پڑے گا، جو یقیناً غلط ہوگا۔ مسلمان اس ملک کی تاریخ کا اٹوٹ حصہ ہیں ان کو غیر مطمئن کر دینا ملک وقوم کے حق میں کسی طرح مفید نہیں ہوسکتا۔ اسلام میں ظلم وتشدد، قتل وغارت، بدامنی ودہشت گردی کی کوئی گنجائش ہی نہیں۔ افسوس تو یہ ہے کہ ہماری داخلہ اور خارجہ پالیسی پر دہشت گردی کے حوالے سے اسلام اور مسلم مخالف طاقتوں کے گہرے اثرات دیکھے جاسکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ پانی سر سے اونچا ہونے لگا ہے، دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں کے خلاف چلائی جانے والی کردار کشی کی مہم نقطہ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ تعلیم یافتہ باصلاحیت اور ملک کے اعلیٰ اداروں میں زیر تعلیم طلباء کے ساتھ مدارس کے طلباء کی پکڑ دھکڑ کا سلسلہ تیز ہو گیا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ جلد ہونے والے لوک سبھا الیکشن میں فرقہ پرست پارٹیاں اسے ایشو بنا کر ماحول کی تلخی میں اضافہ کریں گی۔ دارالعلوم دیوبند نے مسئلہ کی سنگینی کا احساس کر کے اور زمام کار اپنے ہاتھ میں لے کر بروقت اقدام کیا ہے اور امید کی جانی چاہئے کہ سواد اعظم اس کا خیر مقدم کرنے کے ساتھ تمام اختلافات کو پس پشت ڈال کر تحریک کو تقویت پہنچائے گا۔

دارالعلوم دیوبند نے نام نہاد دہشت گردی مخالف مہم کی آڑ میں اسلام اور مسلمانوں کو نشانہ بنانے کی مہم کے پس پردہ مضمرات کو غالباً اچھی طرح سمجھنے کے بعد ہی میدان میں آنے کا فیصلہ کیا۔ جس کا خیر مقدم کرنا چاہئے۔ دیوبند سے جاری فتاویٰ پر زمین وآسمان ایک کر دینے والے میڈیا نے بھی اس کانفرنس

کو محض خبر کے طور پر نہیں لیا بلکہ اسے مسلمانوں کے اضطراب اندرون میں موجود کرب، مشتبہ شہری بنانے کی سازشوں، سماج کے دیگر طبقات کو آگہی اور حکومت کے دوغلے رویہ کو سامنے لانے کی کوششوں سے تعبیر کیا۔؟ میڈیا نے مسلمانوں کی جانب سے اٹھائے گئے مسئلے کو نہ صرف اہمیت دی بلکہ اسی تناظر میں پیش کیا جو اس کا اصل مدعا تھا۔ دیوبند کے اس اقدام کے تین پہلو ایسے ہیں جو اس تحریک کے تئیں اس کی سنجیدگی، نیک نیتی اور صدق دلی کو ظاہر کرتے ہیں۔ دیوبند کانفرنس میں تمام قابل لحاظ مسالک اور مسلم جماعتوں کو شاید ادارے کی ڈیڑھ سو سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ اپنے اسٹیج پر بلایا اور مسلکی اختلافات کو فراموش کر کے کم از کم مشترکہ بنیادوں پر متحد ہونے کی تلقین کی اور یہ اپیل بھی کی گئی کہ فروعی اختلافات کو گھر تک محدود کر کے دشمنوں کے مقابلے متحد امت کا کردار پیش کیا جائے۔ کفر سازی کی توپوں نے ماضی میں اور آج بھی مسلمانوں کے اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس پر آشوب دور میں امت مسلمہ کا اتحاد شاید ہر دور سے زیادہ ضروری ہو گیا ہے۔ مسلکی منافرت کی آگ پڑوسی ملک کو دیمک کی طرح چاٹ رہی ہے۔ اس عفریت نے ہندوستانوں کو بھی ڈس ڈس کر نیم جاں کر دیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض عناصر اپنے دیدہ و نادیدہ مفادات کے لئے جان بوجھ کر مسلکی اختلافات کی چنگاریوں کو ہوا دیتے ہیں۔ معلوم نہیں کن مصالح کے تحت علماء نے بھی اس خلیج کو پاٹنے اور دوریاں کم کر کے ان بنیادوں پر ملت کو متحد کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی جن پر اتفاق ہے، دیوبند نے دیر سے ہی سہی بہرحال جمود کی برف کو پگھلانے کے لئے پہل کی ہے جس کا دیگر طبقات و مسالک کی طرف سے نہ صرف خیر مقدم ہونا چاہئے بلکہ اس سمت میں انہیں بھی پیش رفت کر کے فراخدلی اور وسعت نظری کا مظاہرہ کرنے کی ضرورت ہے تا کہ ہُدیٰ کی لے کچھ اس شدت سے بلند ہو کہ مسلکی اختلافات و فروعی امور راہ رونہ بن سکیں۔ میڈیا نے بھی دیوبند سے اٹھی آواز کو جس طرح سنا اور من وعن پیش کیا اس سے یہ پیغام ملتا ہے کہ اگر کام کے تئیں اخلاص ہو تو ہمسفر بھی مل جاتے ہیں۔ میڈیا کے اس رویہ نے ثابت کر دیا ہے کہ سنجیدہ اور ٹھوس آوازیں ضرور سنی جاتی ہیں۔

دیوبند کے اسٹیج پر کوئی سیاسی شخصیت نہیں تھی اس کا واضح مطلب یہ ہے کہ اسے بخوبی معلوم ہے کہ اگر ان تحریکوں کو سیاسی آلائشوں سے پاک نہیں رکھا گیا تو یہ ہائی جیک ہو جاتی ہیں۔ سمت سفر بدل جاتی ہیں، کارواں راستہ بھٹک جاتا ہے اور سیاست میں دونوں کے تھوک ڈیلر انہیں کیش کر لیتے ہیں اور جب تک یہ احساس قوی رہے گا کامیابی کے امکانات زیادہ روشن رہیں گے۔ علماء کے ہاتھ میں قیادت کا مطلب کامیابی کی گارنٹی ہوتی ہے۔ شاہ بانو کے معاملے میں چلائی جانے والی تحریک اس کی بین مثال ہے اور علماء کی علیحدگی سے تحریکیں جس حشر کو پہنچی ہیں اس کی مثال بابری مسجد تحریک ہے۔ علماء نے ہندوستانی مسلمانوں اور انسانیت کے وسیع تر مفاد میں دہشت گردی کے خلاف (معذرت خواہانہ لب ولہجہ چھوڑ کر) جنگ کا فیصلہ کر کے اس ملک پر بھی بڑا احسان کیا ہے اس لئے کہ قابل لحاظ اقلیت کو قومی دھارے سے الگ کر کے نہ تو ملک کا بھلا ہو گا اور نہ ہی سماج کی امید کی جانی چاہئے کہ ملک کا سواد اعظم اور ملت کا ہر فرد خواہ وہ کسی بھی طریقہ سے نماز پڑھتا ہو دیوبند سے چلنے والی شبنمی ہوا کے جھونکوں کی رفتار کو مزید تیز کرنے میں مدد دے گا۔ زخم خوردہ ملت اسلامیہ کو ایسے شوریدہ سروں کی ضرورت تھی جو امروز و فردا کے حساب و کتاب سے بے نیاز اس کی خشک رگوں میں خون حیات دوڑائیں اور جسم سے مسلکی اختلافات اور نظریاتی تعصب کا زہر نکال لیں۔ گرچہ یہ کام اور پہلے کرنے کی ضرورت تھی۔ ممکن ہے کہ دیوبند کو اس بات کا انتظار ہو کہ اہل سیاست میں سے کچھ لوگ اٹھیں اور اس کار خیر کو انجام دیں لیکن اس تاخیر سے کم از کم یہ فائدہ ضرور ہو گا کہ اب کسی کو یہ اعتراض نہیں ہو گا کہ آخر علماء نے قیادت کا بوجھ ایک بار پھر اپنے کندھوں پر کیوں لے لیا۔

اللہ والے

ادارہ طلسماتی دنیا کا ان واقعات سے متفق ہونا ضروری نہیں ہے

میرے ایک دوست کو سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی کی ذات اقدس سے عشق کی حد تک محبت ہے۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ تم نے خواجہ صاحبؒ کو کبھی دیکھا نہیں، ان سے ملے نہیں، ان کے مزارِ مبارک سے سینکڑوں میل دور پڑے ہوئے ہو پھر بھی خواجہ صاحب کا اس طرح ذکر کرتے ہو جیسے ایک زندہ آدمی دوسرے زندہ آدمی کا ذکر کرتا ہے، کہنے لگے ادب سے بات کرو، وہ آج بھی سلطان الہند زندہ ہیں اور خداوند تعالیٰ کی مرضی سے وہ اپنے عقیدت مندوں کی تقدیریں بدلنے پر قادر ہیں۔ مہمان نواز ایسے کہ ننگے بھوکے زائرین روتے ہوئے ان کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں اور دین و دنیا کی مسرتیں اپنے دامن میں لئے خداوند قدوس کی تسبیح پڑھتے، ہنستے مسکراتے وہاں سے واپس آتے ہیں۔ پاک ہے وہ ذات جو اپنے خاص بندوں پر جب کرم کرتی ہے تو فقیری میں انہیں ایک ایسے تختِ شاہی پر متمکن کر دیتی ہے جہاں تقوے سے خوش ہو کر تاج بٹتے ہیں اور ظلم و تعدی کی شکایت پر بڑے بڑے شہنشاہوں پر زمین تنگ کر دی جاتی ہے۔ میں نے پوچھا ''حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شکل و صورت کیسی ہے۔؟'' میرے اس سوال پر وہ مسکراتے ہوئے اس طرح جھوم اٹھے جیسے ان کی روح رقص میں ہو، اور اس لمحہ مجھے خیال آیا کہ کاش میں خواجہ صاحبؒ کو ایک نظر دیکھ سکتا۔

اور اسی رات بعد عشاء یاد نہیں کہ وہ کھلی آنکھوں کا خواب تھا یا اونگھ آ گئی تھی میں نے دیکھا ایک بہت بڑا میدان ہے۔ ایک درویش نما نوجوان شاید گھاس کے ایک بستر پر بیٹھا ہے اور اس کے سامنے دسترخوان پر کچھ کھانے پینے کی چیزیں رکھی ہیں کسی نے پیچھے سے پکارا حدِ ادب و نگاہ روبرو کہ یہ سلطان الہند کا دربار خاص ہے۔'' اور جب میری نگاہ روبرو ہوئی تو زمین و آسمان کی گردشیں چشم زدن میں ایک مرکز پر ٹھہر کر رہ گئیں۔ وہ چہرہ ہی اتنا خوب صورت تھا کہ ایک بار دیکھنے کے بعد نگاہ ہٹانا آدمی کے بس ہی میں نہیں ہو سکتا تھا۔ رعب سلطانی ایسا تھا کہ نہ میں قدم بڑھا سکا اور نہ لب ہلا سکا، صرف آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اور ذہن میں ایک ہی فریاد تھی کہ اے میرے آقا، اے میرے خواجہؒ! آپ کو اپنی سلطانی کا واسطہ! میرے لئے اللہ سے دعا کر دیجئے کہ میرے جسم کو اور میری روح کو طاہر کر دے اور جو میں نصف صدی سے صراط مستقیم کی تلاش میں گرد سے خاک خاک ہو رہا ہوں، اب رہے سہے جو قدم رہ گئے ہیں تو اس سے پہلے کہ مجھ میں چلنے کی تاب نہ رہے، اس سے پہلے کہ تھک کر ڈوبتے سورج کے نیچے گر پڑوں یہیں کہیں مجھے صراطِ مستقیم عطا ہو جائے کہ یہ راستہ آدمی کو خود نہیں ملتا بلکہ اسی کو ملتا ہے جس کو وہ عطا کرنا چاہے۔

یہ میرے عشق کی تڑپ تھی یا ان کا کرم یوں محسوس ہوا کہ رعب خواجگی کے باعث جو آنسو لفظوں میں تبدیل نہ ہو سکے اس بندہ نواز نے انتہائی شفقت کے ساتھ سن لئے ہیں۔ مسکراتے ہوئے چہرے کا رخ میری طرف کیا جیسے اچانک چاند جھلملا اٹھے، چہرہ تھا کہ ایسا خوبصورت چہرہ اس دنیا میں کہیں دیکھا نہیں، گردن تک سنہری زلفیں، پیچھے سے کہیں ان پر روشنی پڑ رہی تھی تو سنہری بالوں میں رہ رہ کر ہزار رنگ دھنک لَو دے اٹھتی تھی بڑی بڑی انتہائی خوبصورت آنکھیں، بیضوی چہرہ، سرخ سفید رنگ، سر کے اشارے سے مجھے قریب بلایا اور دسترخوان سے ایک بادیہ دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر دیا کہ تو بہت دنوں سے بھوکا ہے لے یہ پا پی لے۔ بادیہ میں نے لرزتے ہاتھوں سے پکڑ لیا اسے بوسہ دیا اور منہ سے لگا لیا لیکن وہ مہربان مشفق آنکھیں وہ پر جلال مسکراتا ہوا چہرہ میری آنکھوں سے اتنا قریب تھا کہ کہاں کا مشروب اور کیسی بھوک، اس روئے زیبا پر نگاہیں تھیں اور اسے اتنا جی بھر کر دیکھا کہ اس ذوالجلال والاکرام کی قسم روز قیامت کروڑوں اربوں چہروں میں بھی اپنے کرم والے خواجہ کو خدا نے چاہا تو یقینی پہچان لوں گا۔

تو آج جب تصوف پر اپنا پہلا مضمون لکھنے بیٹھا تو بسم اللہ کر کے اپنے آقا، اپنے خواجہ حضرت معین الدین چشتیؒ کے نام سے اس مضمون کا آغاز کرتا ہوں وہ سلام جو فرط عقیدت میں حضوری کے وقت پیش نہ ہو سکا شاید کہ یہ مضمون سلام بن کر قبول ہو جائے۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ سرتاج الاولیاء ہیں آپ کے قدم کی برکت سے سرزمین ہند میں اسلام کا اجالا پھیلا آپ ستر برس تک متواتر باوضو رہے اور جس پر ایک نظر ڈال دیتے وہ ولی کامل بن جاتا اس لئے بیشتر اوقات استغراق کے عالم میں رہتے اور آنکھیں بند رکھتے، صرف نماز کے وقت حجرے سے باہر تشریف لاتے۔

آپ ایک دن ایک رات میں روزانہ ختم قرآن شریف فرماتے اور ہر ختم قرآن کے بعد غیب سے آواز آتی کہ اے معین الدین! ہم نے تیرا ختم قرآن قبول کیا۔ آپ صائم الدہر تھے، صرف شام کے وقت سوکھی روٹی کا ایک ٹکڑا پانی سے بھگو کر نوش فرما لیتے۔

خواجہ صاحب کا تعلق سنجرستان کے اصل سادات سے تھا۔ آپ کے والد خواجہ غیاث الدین بہت متقی اور پرہیزگار بزرگ تھے۔ خواجہ معین الدین چشتیؒ کی ولادت ۵۳۶ھ میں صفاہان میں اور پرورش خراسان میں ہوئی۔ پندرہ سال کی عمر میں والد بزرگوار کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ آپ کو ترکہ میں صرف ایک باغ اور ایک چکی ملی تھی جس سے گزر اوقات ہو جاتی تھی۔ خواجہ صاحب زیادہ تر اسی باغ میں رہ کر عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے ایک دن حضرت ابراہیم قندوزیؒ نام کے ایک مجذوب بزرگ کا اس باغ کے نزدیک سے گزر ہوا حضرت خواجہ کو معلوم ہوا تو آگے بڑھ کر ان کا استقبال کیا اور قدم بوسی کر کے انہیں اپنے باغ میں لے آئے۔ دو طباق انگور بھر کر ان کی خدمت میں پیش کئے ابراہیم قندوزیؒ نے مسکرا کر نوجوان باغبان کی طرف دیکھا اور فرمایا۔ ''تو نے ہمیں انگور دیئے ہم تجھے کیا دیں۔'' پھر کچھ سوچ کر فرمایا۔ ''اچھا تیری قسمت'' یہ کہہ کر تھیلے سے ایک کھلی کا ٹکڑا نکالا اور اسے حضرت خواجہؒ کے منہ میں ڈال دیا۔ کھلی کا ٹکڑا کھاتے ہی حضرت خواجہؒ کی تو دنیا ہی بدل گئی۔ دنیا اور دنیاوی کاموں سے منہ موڑ کر جو کچھ تھا سب فقراء میں تقسیم کر دیا اور خود خراسان کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہاں آپ نے کلام مجید حفظ کیا اور وہاں سے مزید تعلیم کے لئے سمرقند روانہ ہو گئے۔ سمرقند میں بھی آپ کی تسلی نہ ہو سکی اس لئے وہاں سے عراق پہنچے اور عراق سے عرب، پھر قصبہ ہارون اور آخر میں بغداد پہنچ کر امام الاولیاء حضرت خواجہ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی سے شرف یاب ہوئے۔

جس وقت خواجہ صاحب عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچے وہاں بہت سے اکابر صوفیہ خدمت اقدس میں موجود تھے، لیکن خواجہ عثمان ہارونیؒ نے اس نووارد نوجوان پر نظر ڈالی تو اسکے چہرے کو دیکھتے ہی رہ گئے۔ فوراً خواجہ صاحبؒ کو وضو کرنے کا حکم دیا جب آپ وضو فرما چکے تو حضرت عثمان ہارونیؒ نے دو رکعت نماز اور پھر سورۂ بقرہ پڑھنے کی ہدایت کی پھر اکیس بار درود شریف پڑھوایا اس کے بعد خواجہ صاحب کا ہاتھ پکڑا اور آسمان کی طرف منہ کر کے فرمایا۔

''معین الدین! میں نے تمہیں خدا کے حوالے کیا اور تم آج سے اس کے مقبول بندوں میں ہوئے۔'' پھر حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ نے قینچی لے کر خواجہ صاحب کے بال تراشے اور کلاہ چہار ترکی اور گلیم خاصہ عنایت فرمایا۔ پھر حکم دیا کہ ایک دن رات مجاہدہ کرو اور ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو، تکمیل حکم کے بعد جب مرشد کی خدمت میں دوبارہ حاضر ہوئے تو حکم ہوا۔

''سر اوپر اٹھاؤ، دیکھو کیا نظر آ رہا ہے۔؟''

عرض کیا۔ ''عرش سے تحت الثریٰ تک دیکھ رہا ہوں۔''

پھر حکم ہوا کہ ہزار بار سورۂ اخلاص پڑھو۔

تکمیل حکم کے بعد حاضر ہوئے تو مرشد نے دوبارہ فرمایا۔ ''سر اوپر اٹھاؤ، دیکھو کیا نظر آ رہا ہے۔؟''

جواب دیا۔ ''حجاب عظمت تک دیکھ رہا ہوں۔''

حکم ہوا۔ ''اب آنکھیں بند کر لو۔'' آنکھیں بند کر چکے تو فرمایا۔ ''اب آنکھیں کھول دو اور دیکھو اب کیا نظر آ رہا ہے۔؟''

جواب دیا۔ ''ہیجدہ ہزار کالم دیکھ رہا ہوں۔''

فرمایا۔ ''معین الدین! تمہارا کام پورا ہو گیا۔''

اس کے بعد حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے اپنے مرشد کی خدمت میں بیس برس تک سفر حضر ہر جگہ ساتھ رہے۔

اپنے ملفوظات میں خواجہ صاحب نے خود فرمایا ہے کہ ''میں جب تک شیخ الاسلام سلطان المشائخ حضرت خواجہ عثمان ہارونی نور اللہ مرقدہٗ کی خدمت میں حاضر رہا۔ ایک دم اپنے نفس کو آرام نہیں دیا۔ نہ دن کو دن جانا نہ رات کو رات۔ جہاں کہیں خواجہ سفر کا ارادہ کرتے دعا گو بھی ہمراہ جاتا اور حضرت خواجہ کا بستر اور توشۂ راہ سر پر اٹھائے چلتا جب مرشد نے اس فقیر کی ایسی خدمت دیکھی تو مجھ کو ایسی نعمت عطا فرمائی کہ جس کی کوئی حد و انتہا نہیں ہے۔'' پھر فرمایا۔ ''جس کسی نے جو کچھ پایا خدمت سے پایا۔''

نیز ارشاد فرمایا کہ ''میں ایک وقت ایک شہر میں تھا کہ جس کا نام مجھ کو یاد نہیں رہا مگر یہ جانتا ہوں کہ ملک شام کے قریب ہے اس شہر سے متصل ایک غار تھا، اور ایک بزرگ اس غار میں رہتے تھے۔ لوگ ان کو شیخ اوحد محمد الواحد عزیزیؒ کہتے تھے، ایسے نحیف تھے کہ بدن کی ہڈیاں دکھائی دیتی تھیں۔ مصلے پر بیٹھے تھے اور دو شیر ان کے آگے کھڑے تھے۔ یہ دعا گو شیروں کے خوف سے ان کے نزدیک نہ جا سکا۔ اچانک ان بزرگ کی نظر ان پر پڑی۔ آواز دی کہ قریب آ جاؤ درومت، جب میں پاس پہنچا تو سلام عرض کر کے بیٹھ گیا۔ ان بزرگ نے بیٹھتے ہی مجھ سے یہ بات کہی کہ اگر تم کسی کے آزار کا قصد نہ کرو تو کوئی تمہیں بھی آزار پہنچانے کا قصد نہ کرے گا۔ جس کے دل میں خدا کا خوف ہوتا ہے اس سے شیر کی تو کیا ہستی ہے ہر شے خوف کھاتی ہے اس کے بعد مجھ سے پوچھا، کہاں سے آنا ہوا میں نے کہا بغداد سے، فرمایا کہ خوش آمدی، درویشوں کی خدمت کیا کرو تم کو بزرگی حاصل ہوگی مجھے اس غار میں رہتے کئی برس گزر گئے تمام خلائق سے علیحدہ ہو کر اس گوشے میں آ پڑا ہوں اور تیس برس سے ایک بات کے خوف سے ہمیشہ رویا کرتا ہوں بس دن رات رونے سے کام ہے۔ میں نے پوچھا، حضرت

عبادت ہے۔؟ فرمایا نماز ہے۔ جب نماز پڑھتا ہوں تو خوب خیال رکھتا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ جو نماز کی شرطیں ہیں اگر ان میں سے ایک بھی پوری ہونے سے رہ گئی تو سب محنت اکارت جائے اور دم بھر میں تمام طاعت منہ پر ماردی جائے اے درویش اگر تو نے حقوق نماز پورے کئے تو بڑا کام کیا ورنہ سب کچھ ضائع کیا۔ پھر فرمایا کہ دوزخ اس شخص کے لئے ہے جو نماز کی شرطیں پوری پوری ادا نہیں کرتا، نماز کا پورا حق نہیں بجالاتا۔ نماز وقت پر ادا نہیں کرتا اور جب وقت گزر جاتا ہے تب نماز پڑھتا ہے اور مجھ میں جو تم صرف ہڈی اور چمڑا دیکھتے ہو اس کا یہی سبب ہے کہ میں نہیں جانتا کہ میں نماز کا حق بجالاتا ہوں یا نہیں، وہ بزرگ جب یہ سب کچھ بیان فرما چکے تو اپنے پاس سے ایک سیب اٹھا کر مجھے عطا کیا اور یہ بات کہی کہ نماز بہت بڑا عہدہ ہے۔ اگر اس عہدہ سے تو سلامتی کے ساتھ بری الذمہ ہو گیا تو تمام ذمہ داریوں سے تو نے نجات پالی ورنہ کل قیامت کے دن تو اتنا شرمندہ ہوگا کہ کسی کو منہ نہ دکھا سکے گا۔'' یہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ حاضرین مجلس سے ارشاد فرمایا۔ ''نماز دین کا ستون ہے، اور نماز کے ارکان نماز کے ستون ہیں۔ تو ستون جب تک سیدھا کھڑا رہے گا گھر بھی قائم اور سلامت رہے گا اور جب ستون گر پڑے گا تو گھر بھی ڈھے جائے گا کیونکہ دین اسلام کا ستون نماز ہے تو جس کی نماز کے فرضوں سنتوں اور رکوع وسجود میں خلل پڑے اس کے دین اسلام میں فتور آیا۔''

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے فرمایا کہ اللہ کو پہچاننے کی نشانی عوام سے دور بھاگنا اور معرفت کے بارے میں خاموش رہنا ہے۔ جب سے میں پیدا ہوا اسی وقت سے عاشق، معشوق اور عشق کو میں نے ایک ہی پایا۔ لوگوں نے ایک مرتبہ آپ سے پوچھا کہ مرید کب تائب ہوتا ہے۔؟ آپ نے فرمایا۔ ''بیس برس تک جب عذاب کا فرشتہ کوئی گناہ نہ لکھے۔ حاجی خانہ کعبہ کے گرد طواف کرتے ہیں اور عارف اپنے قلوب سے عرش اور حجاب عظمت کے گرد طواف کرتے ہیں۔ ایک مدت تک میں نے خانۂ کعبہ کے گرد طواف کیا ہے، اب خانۂ کعبہ میرے گرد طواف کر رہا ہے۔ جو شخص دوزخ کے عذاب سے محفوظ رہنا چاہتا ہے اس کے لئے سب عبادت اور اطاعت سے بہتر طاعت کرنا ضروری ہے۔ وہ طاعت ہے بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری کرنا اور بھوکوں کو کھانا کھلانا جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اسے اپنا دوست رکھے گا۔ اول دریا جیسی سخاوت، دوم آفتاب جیسی شفقت اور سوم زمین جیسی تواضع، عارف لوگ اپنے مرتبے پر پہنچتے ہیں تو تمام عالم اور جو کچھ اس میں ہے سب کو اپنی دو انگلیوں کے درمیان دیکھتے ہیں۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ دوبار غوث الاعظم حضرت عبدالقادر جیلانیؒ سے ملے تھے۔ ایک مرتبہ تو اس وقت جب کہ حضرت خواجہؒ ابتدائے حال میں تھے اور غوث الاعظم نے انہیں دیکھ کر فرمایا تھا کہ یہ شخص آگے چل کر مقتدائے مشائخ روزگار میں سے ہوگا اور بے شمار لوگ اس کے ذریعہ منزل تک پہنچیں گے دوسری مرتبہ جب حضرت غوث الاعظم جیلان میں تھے اور کوہِ جودی کے دامن میں ایک قطعہ زمین کا خرید کر اپنے فرزندوں کے لئے آباد کیا تھا۔ دونوں بزرگ اس جگہ بیٹھ کر گفتگو میں مشغول تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ حضرت کچھ خدا رسول کی باتیں بتائیے۔ حضرت غوث الاعظمؒ نے فرمایا کہ اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کے لئے خلوت چاہئے۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ اس میں دو رکاوٹیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ کہیں یہ بات میرے پیر دستگیرؒ کے گوش مبارک میں نہ پہنچ جائے اور اس سے تقاضائے غیرت کے مطابق ان کو دکھ پہنچے اور میری بربادی کا باعث ہو اور حقیقت یہ ہے کہ میں اپنے پیر سے زیادہ باکمال کسی کو نہیں جانتا۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ میں کوئی ایسی حرکت کروں جس سے حضرت پیر دستگیرؒ کی ذات بابرکات میں کوئی کمی واقع ہو یا ان کی دل آزاری کا باعث ہو دوسرے اس جگہ سے ہٹ کر خلوت میں جانے کی ضرورت اس لئے بھی نہیں ہے کہ اگر حاضرین مجلس اہل ہیں تو پھر کلمۂ حق کو ان کے سامنے نہ بیان کرنا ہرگز مناسب نہیں اور اگر وہ لوگ اہل نہیں ہیں تو پھر وہ کیا سمجھیں کہ حضرت غوث الاعظم کیا فرما رہے ہیں۔ حضرت غوث الاعظم اس تقریر کو سن کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر حضرت غوث الاعظمؒ کی مجلس سے اٹھ کر چلے گئے اور جیلان میں کچھ روز مقیم رہ کر ایک حجرہ بنایا۔ وہاں ایک چلے تک معتکف رہے۔ چنانچہ وہ حجرہ آج تک جیلان میں موجود ہے اور زیارت گاہِ خاص وعام بنا ہوا ہے۔ ان دونوں بزرگوں میں آپس میں قرابت داری بھی تھی رشتے میں حضرت خواجہؒ غوث الاعظم کے ماموں ہوتے تھے۔

حضرت خواجہؒ جب اپنے پیر روشن ضمیر سے نعمتیں حاصل کر چکے تو ان کی اجازت سے سفر پر روانہ ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر ۵۲ برس تھی۔ آپ جس جگہ پہنچتے اکثر قبرستان میں قیام فرماتے اور جب وہاں آپ کی ذرا بھی شہرت ہوتی بڑی خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل جاتے۔ اسی طرح پھرتے پھراتے خانۂ کعبہ پہنچے کچھ روز وہاں ٹھہرے پھر مدینہ منورہ جا کر روضۂ اقدس کی زیارت سے شرف یاب ہوئے اور وہیں آستانۂ نبوی پر مقیم ہو گئے۔ ایک دن روضۂ اقدس سے آواز آئی ''معین الدین کو بلاؤ'' خدام نے معین الدین کو پکارا۔ کئی جگہوں سے لبیک کی آوازیں آئیں۔ خدام نے عرض کیا کہ کون سے معین الدین ہیں۔ آواز آئی کہ معین الدین چشتیؒ کو بلاؤ۔ خدام حضرت کے پاس پہنچے تو ان کی کیفیت عجیب وغریب تھی۔ وہ روتے ہوئے اور درود وسلام پڑھتے ہوئے روضۂ اقدس پر حاضر ہوئے۔ آواز آئی کہ اے قطب المشائخ اندر چلے آؤ، حضرت بے خود و مدہوش اندر آ گئے اور وہاں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار مبارک کا شرف حاصل کیا۔ حکم ہوا ''تم کو فوراً ہندوستان جانا چاہئے وہاں

اجمیر نام کا ایک شہر ہے جہاں سید حسین نام کے ایک شخص نے جہاد کیا تھا اور اب وہ شہید ہوگئے ہیں۔"

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انار حضرت خواجہؒ کے ہاتھوں میں دیا اور فرمایا کہ "اس میں دیکھو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ تمہیں کس جگہ جانا ہے۔ حضرت خواجہؒ نے انار میں دیکھا تو مشرق سے مغرب تک جو کچھ تھا سب ان کی نظروں کے سامنے آگیا۔ اجمیر کا شہر اور اس کی پہاڑیاں صاف دکھائی دینے لگیں وہاں سے حضرت خواجہؒ اپنے چالیس مریدوں کو ساتھ لے کر ہندوستان روانہ ہوگئے اجمیر کے راجہ کو نجومیوں کے ذریعہ حضرت کی تشریف آوری کی خبر مل چکی تھی۔ چنانچہ اس نے جگہ جگہ اپنے عمال کو حکم دیدیا تھا کہ اگر فلاں قیافے کا شخص اس طرف سے گزرے تو اسے فوراً ہلاک کر دیا جائے۔ حضرت خواجہؒ اپنے چالیس رفیقوں کے ہمراہ اجمیر پہنچ گئے اور شہر کے باہر درخت کے نیچے ایک میدان میں جہاں راجہ کے اونٹ بیٹھے تھے اقامت اختیار کی ساربان نے جب درویشوں کی ایک جماعت کو وہاں بیٹھے ہوئے دیکھا تو کہنے لگا کہ یہ جگہ تم لوگوں کے لئے ہرگز نہیں ہے۔ یہاں تو مہاراجہ کے اونٹ بیٹھتے ہیں جب ان درویشوں میں سے کسی نے بھی اس ساربان کی بات پر کوئی توجہ نہیں دی تو وہ سختی پر اتر آیا۔ حضرت خواجہؒ نے وہاں سے روانہ ہوتے وقت فرمایا کہ "ٹھیک ہے ہم لوگ تو یہاں سے اٹھ جاتے ہیں لیکن تمہارے اونٹ یہیں بیٹھے رہیں گے حضرت خواجہؒ وہاں سے روانہ ہوکر رانا ساگر حوض پر آکر عبادت میں مشغول ہوگئے۔ اُدھر جب راجہ کے اونٹ اس میدان میں بیٹھ گئے تو ساربان کی ہزار کوششوں کے باوجود پھر وہاں سے نہیں اٹھے اور وہیں جم کر رہ گئے۔ رانا ساگر حوض کے بارے میں حضرت خواجہؒ کو لوگوں نے بتایا کہ یہ وہی جگہ ہے جہاں سید حسین جہاد کے دوران قیام پذیر تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ "اللہ کا شکر ہے اپنے بھائی کے ملک پر میں قابض ہوگیا۔" عوام کو اس بات کی خبر ہوگئی اور وہ غم وغصہ سے آگ بگولہ ہوگئے اور تمام اسلحہ جات سے لیس ہوکر حضرتؒ پر حملہ آور ہوئے۔ حضرت خواجہؒ اس وقت نماز پڑھنے میں مشغول تھے۔ خدام نے مضطرب ہوکر ان تمام حالات سے باخبر کیا۔ حضرت خواجہؒ نے نماز سے فارغ ہوکر ایک مٹھی خاک اٹھائی اور اس پر آیت الکرسی پڑھ کر کفار کے لشکر کی طرف پھینک دی۔ وہ خاک جس پر گری بے حس وحرکت ہوکر زمین پر گر پڑا اور معتوب الٰہی ہوا۔ لوگوں نے جب دیکھا کہ اتنے زبردست اور کامل حریف سے مقابلے کی طاقت اور ہمت نہیں ہے تو مجبوراً اپنے بت کدے میں گئے جہاں ایک دیو رہتا تھا اور اس سے مدد کی فریاد کی۔ دیو نے کہا۔ "یہ درویش اپنے دین کا بڑا صاحب کمال اور عظیم انسان ہے۔ اس پر سوائے جادو اور ٹونے کے ہم لوگ کسی بھی طرح غالب نہیں آسکتے۔" پھر ان لوگوں کو اس دیو نے جادو کے منتر سکھائے۔ انہیں اپنے پیچھے لے کر حضرت خواجہؒ کی طرف روانہ ہوا اور ان کے نزدیک پہنچ کر سب نے دیو کے سکھائے ہوئے منتر پڑھنا شروع کر دیئے مریدوں میں سے ایک نے حضرت خواجہؒ کو خبر دی کہ وہ لوگ ایک دیو کو اپنے ہمراہ لے کر پھر حملہ آور ہوئے ہیں اور دور کھڑے ہوکر منتر پڑھ رہے ہیں۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ تم فکر نہ کرو ان کا جھوٹا جادو ہم پر ذرا بھی اثر نہیں کریگا بلکہ اللہ نے چاہا تو ان کا دیو سیدھے راستے پر آجائے گا۔" یہ کہہ کر وہ پھر نماز پڑھنے لگے۔ وہاں کہ شہری اور دیو جب حضرت کے قریب پہنچے تو ان کے چلنے کی طاقت اور بولنے کی قوت ختم ہوکر رہ گئی جہاں تھے وہیں پر جم گئے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد جب حضرت نے ان لوگوں کی طرف نگاہ کی تو دیو ہیبت سے بید کی طرح لرزنے لگا۔ شہریوں نے جب یہ منظر دیکھا تو غصے سے دیو پر لعن طعن کرنے لگے۔ جس پر دیو اتنا برہم ہوا کہ لکڑی پتھر جو بھی اس کے ہاتھ لگا اٹھا اٹھا کر اپنے لوگوں کو مارنے لگا کئی لوگ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور جو زندہ بچ گئے وہ وہاں سے فرار ہوگئے۔

حضرت خواجہؒ بڑی خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھتے رہے کچھ دیر بعد اپنے ایک خادم کے ہاتھوں انہوں نے ایک پیالہ پانی دیو کو بھیج دیا۔ دیو نے خادم سے پیالہ لے لیا اور غٹا غٹ پی گیا۔ اس کا پینا تھا کہ ساری کفر کی تاریکی اور شرک کا اندھیرا اس کے دل سے دور ہوگیا۔ وہ دوڑ کر آیا اور حضرت کے قدموں پر گر گیا وہ ایمان لے آیا اور کہنے لگا۔ "حضرت آپ کا جلال وجمال دیکھ کر میں بہت شاداں ہوا" حضرت نے فرمایا۔ "تو پھر میں نے اسی مناسبت سے تمہارا نام "شادی دیو" رکھا۔"

شکست خوردہ لوگ وہاں سے بھاگ کر مہاراجہ کے پاس پہنچے اور سارا حال اسے کہہ سنایا۔ اسی لمحے ساربان نے بھی اونٹوں کے اپنی جگہ سے کسی بھی طرح نہ اٹھنے کی خبر مہاراجہ کو دی۔ مہاراجہ بولا کہ ایسے کامل اور پہنچے ہوئے درویش کو بھگانا آسان نہیں۔ ان سے ہرگز بے ادبی سے پیش نہ آنا اور ساربان سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ جاؤ اس درویش کی منت سماجت کرو اور اس سے اپنی غلطی کی معافی مانگو۔ سوائے اس کے اور کوئی راستہ نہیں۔ ساربان حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو رو کر اپنے قصور کی معافی مانگنے لگا۔ حضرت نے اسے معاف کر دیا اور کہا جا تیرے اونٹ کھڑے ہیں۔ ساربان نے واپس جا کر دیکھا تو واقعی اس کے سارے اونٹ میدان میں کھڑے ہوئے تھے اس نے مہاراجہ سے یہ سارا واقعہ بیان کیا۔ مہاراجہ کو بے پناہ حیرت ہوئی اور وہ حضرت خواجہؒ کی عظمت اور بزرگی کا تہہ دل سے قائل ہوگیا۔

حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں کہ کوئی شخص اپنے کسی بھائی کو بغیر کسی سبب کے تنگ کرے۔ قرآن میں ارشاد ہوا ہے کہ جو لوگ مومنین اور مومنات کو بغیر کسی سبب کے تنگ کرتے ہیں وہ بہت بڑے گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔" حضرت خواجہ نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ کسی زمانے

میں ایک بادشاہ نے ظلم وستم کا بازار گرم کر رکھا تھا اور بندگان خدا کو بغیر کسی سبب کے ہلاک کرتا تھا۔ ایک مدت کے بعد اسی ظالم بادشاہ کو لوگوں نے بغداد میں مسجد کنکرمی کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھا۔ اس کے جسم پر خاک پڑی ہوئی تھی۔ سر کے بال بری طرح بکھرے ہوئے تھے اور اس کی حالت بے حد خراب اور خستہ تھی۔ ایک شخص نے اسے پہچان لیا اور اس کے قریب جا کر اس سے پوچھا کہ 'کیا تو وہی بادشاہ ہے جو اپنی رعیت پر بے پناہ ظلم وستم ڈھایا کرتا تھا اس نے شرمندہ ہو کر پوچھا 'تو مجھے کیسے جانتا ہے؟' اس شخص نے جواب دیا کہ 'میں تجھے اس وقت سے جانتا ہوں جب تو ایک ظالم اور جابر بادشاہ تھا اور بغیر کسی سبب کے خدا کے بندوں پر عذاب ڈھاتا تھا اس نے کہا کہ 'ہاں میں وہی بادشاہ ہوں اور خدا نے مجھے اپنے کیے کی یہ سزا دی ہے۔''

جب حضرت خواجہؒ بغداد میں تھے تو دریائے دجلہ کے کنارے پر ایک بزرگ مقیم تھے۔ حضرتؒ ان سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے اور انہیں سلام کیا۔ بزرگ نے حضرتؒ کے سلام کا جواب دیا اور اشارے سے انہیں بیٹھنے کے لئے کہا کچھ دیر بعد وہ حضرتؒ سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے ''اے درویش پچاس برسوں سے میں خلق خدا سے علیحدگی اختیار کر کے اسی ایک جگہ پر بیٹھا ہوا ہوں۔ ورنہ جیسے تم سیر وسفر کرتے پھرتے ہو میں بھی ہمیشہ سیر وسفر میں رہتا تھا۔ ایک دن میرا ایک شہر میں گزر ہوا وہاں میں نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا جو لین دین کے معاملہ میں لوگوں کو تنگ کر رہا تھا اور ان پر طرح طرح کے ظلم کر رہا تھا میں نے یہ سب کچھ دیکھا لیکن اس سے کچھ بھی نہ کہا اور آگے بڑھ گیا۔ اچانک غیب سے مجھے ایک آواز آئی کہ ''اے درویش! اگر تو خدا کے واسطے اس دنیا دار بوڑھے سے یہ کہہ دیتا کہ خدا سے ڈر اور اس کے بندوں کے ساتھ ظلم اور زیادتی مت کر تو تیرا کیا بگڑ جاتا، مگر تجھے یہ ڈر لگا رہا کہ اگر تو نے اسے کچھ کہا تو وہ ظلم، زیادتی سے تو کیا باز آئے گا جو لطف اور مہربانی تیرے ساتھ کرتا ہے وہ بھی نہ کرے گا۔ اے درویش جس دن سے یہ آواز سنی ہے مجھے نہایت شرمندگی ہے۔ کئی برس گزرے کہ میں نے قدم باہر نہیں رکھا اور ہمیشہ مجھے بھی اندیشہ رہتا ہے کہ کل روز قیامت میں اس معاملہ کی پرسش ہوگی تو کیا جواب دوں گا۔ بس اے درویش اس تاریخ سے میں نے قسم کھائی ہے کہ اب کبھی کسی طرف نہ جاؤں گا کہ کوئی ایسا حال دیکھنے میں آوے میں اس سے واقف ہوں اور قیامت میں مجھ سے کہا جائے کہ آؤ اس کی گواہی دو۔''

اجمیر کے نواح میں اجے پال نامی ایک مشہور جوگی رہتا تھا جس کے طلسم اور جادو کی شہرت پورے ہندوستان میں پھیلی ہوئی تھی۔ اس کے ایک ہزار پانچ سو چیلے تھے ان میں سے سات سو چیلے جادو میں پوری مہارت رکھتے تھے اور بقیہ بھی اس فن میں بڑے طاق تھے۔ اجمیر کے مہاراجہ کو اجے پال سے بڑی عقیدت تھی۔ اس نے اجے پال کو دربار میں طلب کر کے تمام حالات سے آگاہ کیا اور آخر میں اسے انتقام لینے پر آمادہ کر لیا۔ جوگی نے مہاراجہ کو پوری تسلی دی اور دوسرے ہی دن اپنے تمام چیلوں اور شاگردوں کے ہمراہ حضرت خواجہؒ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اجے پال ایک ہرن کی کھال پر بیٹھا ہوا ہوا میں پرواز کر رہا تھا۔ حضرت خواجہؒ کو جب ان لوگوں کی آمد کی اطلاع ملی تو وضو کر کے خود باہر نکلے اور اپنے چاروں طرف دو لکیریں کھینچ کر ایک حصار قائم کر لیا پھر اپنے ساتھیوں کی ہمت بڑھائی۔ وہ بدبخت جوگی اپنے قافلے کے ساتھ حضرت کے نزدیک پہنچ کر بہت کوشاں ہوا کہ جادو کی مدد سے دائرے کے اندر جانے میں کامیاب ہو جائے لیکن اس حصار کو توڑنا اس کی طاقت سے باہر تھا اسی درمیان ان لوگوں نے دیکھا کہ شادی دیو ہاتھ باندھے حضرت خواجہؒ کے حضور کھڑا ہوا ہے تو ان لوگوں نے بڑا شور وغل مچایا اور شادی دیو پر لعنت ملامت کرنے لگے انہوں نے اسے بے وفائی اور اپنے لوگوں کا ساتھ چھوڑ دینے پر برا بھلا کہا۔ شادی دیو ان لوگوں کی تمام باتیں خاموشی کے ساتھ سنتا رہا اور ان کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا۔ تمام جادوگر اپنے کام میں اور دوسرے شور مچانے میں مشغول تھے۔ حضرت خواجہؒ نے ان سے مخاطب ہو کر کہا کہ ''تم نے یہ ہنگامہ کیوں مچا رکھا ہے تم لوگوں کی شامت تو نہیں آئی۔ انہوں نے جواب دیا کہ ''ہم لوگ اپنے دیو پر لعنت ملامت کر رہے ہیں جو آپ کے زیر اثر ہے اور ہمیں چھوڑ کر آپ کے پاس آ گیا ہے۔'' حضرت خواجہؒ نے فرمایا ''اگر اس کا دل تم لوگوں کی طرف راغب ہوگا تو تمہارے بہلانے اور پھسلانے سے یہ تمہارے ساتھ چلا جائے گا ہمیں اس میں کیا عذر ہو سکتا ہے۔ تم چاہو تو اسے اپنے ساتھ لے جانے کی کوشش کر دیکھو۔'' ان لوگوں نے شادی دیو کو بڑا ورغلایا، وعدے وعید کئے ہر طرح کا لالچ دیا لیکن وہ ٹس سے مس نہ ہوا جہاں اور جیسے کھڑا تھا ویسے ہی کھڑا رہا۔ اس کے بعد حضرت خواجہؒ نے شادی دیو کو آواز دی۔ وہ بھاگا بھاگا آیا، اور حضرت خواجہؒ کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ آپ نے فرمایا ''یہ پیالہ لے، راناساگر حوض سے بھر کر لے آ۔ اور دیکھ! پیالہ بھرتے وقت ''یا بدوح یا بدوح پڑھنا'' شادی دیو یہ پیالہ لے کر اللہ کے نام کا ورد کرتے ہوئے روانہ ہو گیا اور حوض کے کنارے پہنچ کر جیسے ہی یا بدوح پڑھ کر اس نے پیالہ بھرنا چاہا تمام حوض کا پانی اللہ کی قدرت سے اس پیالہ میں سما گیا۔ راناساگر حوض ایسے خشک ہو گیا جیسے اس میں کبھی پانی تھا ہی نہیں۔ شادی دیو پانی سے بھرا ہوا پیالہ لے کر جب حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو جادوگروں کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور سب کے سب غم وغصے کی حالت میں بلند آواز سے جادو کے منتر پڑھنے لگے یہاں تک کہ آس پاس کی پہاڑیوں سے ہزاروں سانپ نکل آئے جو پھن اٹھائے حضرت خواجہؒ کی جانب رینگنے لگے لیکن تمام سانپ حصار کے دائرے کے پاس آ کر رک گئے اور اس میں داخل نہ ہو سکے پھر حضرت خواجہؒ نے اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ ان سانپوں کو پکڑ کر پہاڑیوں پر پھینک دیں۔ مریدوں نے

ایسا ہی کیا۔ اللہ کی قدرت سے وہ سانپ جہاں جہاں گرتے تھے وہیں سے سایہ دار درخت نکل آتا تھا۔ اس کے بعد جادوگروں نے آگ برسانا شروع کردی۔ لیکن اس کی ایک چنگاری بھی دائرے کے اندر نہیں گرتی تھی بلکہ آگ کے شعلے ہی لوگوں کی طرف لوٹ جاتے تھے۔ یہاں تک کہ اجے پال اور اس کے تمام ساتھی عاجز آگئے۔ اجے پال جوگی شرمندہ اور نادم ہوکر حضرت خواجہؒ کے نزدیک آیا اور بولا۔ ''تم نے میرے شاگردوں کو شکست دیدی لیکن اب تمہارا مقابلہ مجھ سے ہے میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ اپنی جان بچا کر یہاں سے چلے جاؤ ورنہ ابھی میں آسمان کی طرف پرواز کر کے اتنی آفتیں نازل کرونگا کہ تم تباہ و برباد ہوجاؤ گے۔''

حضرت خواجہؒ نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر فرمایا۔ ''دیکھ رہے ہو اس بدبخت کی خودستائی اور لاف زنی۔ کتا جب عاجز آجاتا ہے تو مجبور ہوکر بھونکنے لگتا ہے۔'' پھر اجے پال کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور یہ شعر پڑھا۔

تو کارِ زمیں را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

''آسمان پر تو بعد میں جانا پہلے زمین پر تو نپٹ لے۔'' اجے پال غصے میں بہت سے سانپوں کو اپنے جسم کے چاروں طرف لپیٹ اور ہرن کی کھال پر بیٹھ کر آسمان کی طرف اڑا اور دیکھتے ہی دیکھتے نظروں سے غائب ہوگیا۔ ''اسی وقت حضرت خواجہؒ نے اپنے نعلین کی طرف دیکھ کر فرمایا کہ ''اے نعلین! اوپر جا اور اس بدبخت کے منہ پر اتنا مار کہ اس کا کچومر نکل جائے اور وہ نیچے اتر آئے۔'' پھر اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ نعلین کو آسمان کی طرف اڑا دیں۔ نعلین کا اڑنا تھا کہ وہ ہوا میں بلند ہوکر سیدھا اجے پال کے سر اور منہ پر برسنے لگا۔ آخرکار مجبور ہوکر اجے پال نیچے اتر آیا اور شرمسار ہوکر حضرت کے قدموں پر گر کر معافی مانگنے لگا۔ حضرت خواجہؒ نے اجے پال کو تھوڑا سا پانی اس پیالے سے پینے کے لئے دیا اور اس کا قصور معاف کر کے اس پر مہربانی کی نظر ڈالی۔ اجے پال نے جیسے ہی وہ پانی پیا کفر اور شرک کی تاریکیاں اس کے وجود سے دور ہوگئیں اور وہ اسی وقت کلمہ پڑھنے لگا۔ حضرت خواجہؒ نے شفقت سے اجے پال کے سر پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا۔ ''اجے پال دل میں اگر کوئی آرزو ہے تو بیان کر۔''

اجے پال نے کہا۔ ''اے حضرت! اللہ والے اپنی ریاضت سے جو مقام حاصل کرتے ہیں مجھے اس تک پہنچا دیجئے۔'' حضرت نے جواب دیا۔ ''فقیروں کی صحبت میں رہنے کے بعد تمہیں وہ مقام حاصل ہوجائے گا۔'' حضرت خواجہؒ اس کے بعد مراقبے میں گئے تھوڑی دیر بعد آنکھیں کھول کر اجے پال کی طرف دیکھا۔ اس پر نظر کا ڈالنا تھا کہ وہ عالم ظاہر سے دور عالم باطن میں حضرت کے پاس پہنچ گیا۔ حضرتؒ نے اس کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ ''کیوں اجے پال تمہارے دل کی آرزو پوری ہوگئی نا۔؟''

اس نے جواب دیا۔ ''حضرت! جو چاہتا تھا اس سے زیادہ ہی دیکھا۔''

پھر حضرت نے فرمایا۔ ''اور کیا چاہتے ہو۔؟''

اس نے کہا۔ ''حضرت! میں چاہتا ہو کہ مجھے دائمی زندگی حاصل ہوجائے۔''

حضرت خواجہؒ پھر مراقبے میں گئے۔ غیب سے صدا آئی ''اے معین الدین! تم اجے پال کے لئے جو دعا مانگو گے قبول ہوگی۔'' پھر آپ نے نماز دوگانہ ادا کی اور اجے پال کی ابدی زندگی کے لئے دعا فرمائی۔ اس کے بعد اجے پال کو بلا کر اس کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور اس کو قیامت تک زندہ رہنے کی خوشخبری سنائی لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہہ دیا کہ تم لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہو گے اور یہی ہوا۔ چنانچہ لوگ کہتے ہیں کہ اجمیر کی پہاڑیوں پر اکثر اجے پال سے لوگوں کی ملاقات مختلف شکلوں میں ہوجاتی ہے اور ہر شب جمعہ کو وہ اب تک حضرت خواجہؒ کے روضے کی زیارت کے لئے آتا ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ نے سورۂ فاتحہ کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ حاجتیں روا ہونے کے لئے سورۂ فاتحہ بہت پڑھنا چاہئے۔ حدیث شریف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کسی کو کوئی مہم یا مشکل پیش آئے تو سورۂ فاتحہ کو اس طریقے سے پڑھا کرے۔

بسم اللہ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن۔ یعنی رحیم کی میم کو الحمد میں داخل کردے اور آخر میں آمین کے وقت ہر بار تین مرتبہ آمین کہے۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ اس کی مہم و مشکل کا کفیل ہوگا اور اس کو روا اور آسان کردیگا۔

اس کے بعد اسی موقعہ پر فرمایا کہ ایک وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے اور اصحاب آپؐ کے گرد حاضر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہٗ تعالیٰ نے مجھ کو بہت سی فضیلتیں عطا فرمائیں ہیں کہ مجھ سے پیشتر جتنے پیغمبر گزرے ہیں کسی کو وہ فضیلتیں نہیں عطا فرمائیں۔ ایک روز میں بیٹھا تھا کہ جبریل علیہ السلام آئے اور کہا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے جو کتاب مجید تمہارے پاس بھیجی ہے اس میں ایک سورۃ ایسی ہے کہ اگر وہ سورۃ توریت میں ہوتی تو کوئی شخص امت موسوی میں سے یہودی نہ ہوتا اور اگر یہ سورۃ انجیل میں ہوتی تو کوئی شخص امت عیسیٰ علیہ السلام میں سے ترسا نہ ہوتا اور اگر یہ سورۃ زبور میں ہوتی تو کوئی شخص امت داؤد علیہ السلام میں سے مُغ نہ ہوتا یعنی سورۂ فاتحہ فرقان مجید میں اس لئے بھیجی گئی ہے تاکہ اس سورۃ کی برکت سے تمہاری امت کے لوگ خداوند تعالیٰ کے روبرو مظفر ہوں اور قیامت کے دن عذاب دوزخ سے دور ہوں اور محشر سے رہائی پائیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم قسم ہے اس خدائے کریم کی جس نے تم کو خلق کی طرف راستی کے ساتھ بھیجا ہے اگر کل دریا روئے زمین کے دوات ہوجائیں اور تمام جہاں کے درختوں کے قلم

بنائے جائیں اور ساتوں آسمان وزمین کاغذ ہو جائیں تو بھی ابتدائے پیدائش عالم کے وقت سے قیامت کے دن تک اس سورۃ کے پڑھنے اور مطالعہ کرنے کی برکتیں ہرگز نہیں لکھی جاسکتیں۔ سورۂ فاتحہ کل دردوں اور بیماریوں کی دوا اور ان سب کے لئے شفا ہے۔ جو بیمار کسی علاج سے اچھا نہ ہوتا ہو تو فجر کی سنتوں اور فرضوں کے بیچ میں بسم اللہ کے ساتھ اکتالیس بار سورۂ فاتحہ پڑھ کر اس پر دم کریں حق تعالیٰ ضرور اس سورۃ کی برکت سے اس کو شفا عطا فرمائے گا۔

ایک وقت ہارون رشید کو ایک تکلیف سخت ہوئی اور دو برس سے زیادہ تک اسی میں مبتلا رہے۔ جب علاج سے عاجز ہو گئے تو وزیر کو حضرت خواجہ فضیل عیاضؒ کی خدمت میں بھیجا اور کہا کہ میں اس زحمت کے سبب جان سے عاجز ہو گیا ہوں اور جو کوئی علاج کیا سود مند نہیں ہوا۔ خواجہ فضیل عیاضؒ فوراً اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہارون رشید کی خدمت میں آکر اپنا دست مبارک ہارون رشید پر رکھا اور سورۂ فاتحہ اکتالیس بار پڑھ کر ان پر دم کیا۔ ابھی اچھی طرح دم بھی نہیں کیا تھا کہ انہوں نے صحت پائی۔

ایک دن شادی دیو اور اجے پال نے حضرت خواجہؒ کی خدمت میں التماس کی کہ حضرت شہر میں کوئی جگہ تجویز کر کے اپنا ٹھکانہ بنالیں تا کہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفیض ہو سکیں۔ آپ نے ان لوگوں کی درخواست پر توجہ فرما کر محمد یادگار نامی اپنے ایک خادم اور مرید کو متعین کیا کہ وہ شہر میں فقیروں کے ٹھہرنے کے لائق کوئی مناسب جگہ تجویز کریں۔ محمد یادگار نے اسی جگہ کو منتخب کیا جہاں آج کل حضرت کا روضۂ اقدس ہے۔ حضرت اس جگہ آکر مقیم ہو گئے کچھ دنوں کے بعد آپ نے اپنے کئی آدمی راجہ کے پاس بھیجے کہ اس گمراہ کو سمجھائیں لیکن اس پر اس دعوت کا کوئی اثر نہ ہوا۔ جب حضرتؒ کو اس بات کا پتہ چلا تو آپ نے فرمایا۔ "اگر اس بد بخت نے اسلام قبول نہ کیا تو اسے زندہ لشکر اسلام کے حوالے کر دیا جائے گا۔"

کچھ دنوں کے بعد سلطان شہاب الدین نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت خواجہ کے روبرو کھڑا ہے اور وہ مہربانی اور شفقت سے کہہ رہے ہیں۔ "اے شہاب الدین! اللہ تعالیٰ نے تجھ کو ہندوستان کی بادشاہت عطا فرمائی ہے جلد ہی اس طرف متوجہ ہو اور اس بد بخت راجہ کو کیفر کردار کو پہنچا۔"

جب سلطان شہاب الدین بیدار ہوا تو اسے بڑی حیرت ہوئی۔ اس نے اپنے دربار کے وزیروں سے اس خواب کا ذکر کیا۔ ان سب نے سلطان کو فتح ہند کی خوشخبری سنائی۔ سلطان شہاب الدین حضرت خواجہ اجمیریؒ سے اجازت لے کر ہندوستان کی طرف روانہ ہوا۔ اجمیر پہنچ کر راجہ سے کئی جنگیں لڑیں اور آخر کار فتح یاب ہوا۔ راجہ حضرت خواجہؒ کے ارشاد کے مطابق زندہ گرفتار کر لیا گیا۔

ایک مرتبہ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک آدمی آیا اور آداب بجالا کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے عرض کیا کہ "حضرت! بہت عرصے سے آپ کی قدم بوسی کی تمنا تھی۔ اللہ کا شکر ہے یہ عظیم سعادت آج میسر ہوئی۔ جیسے ہی اس نے یہ جملہ کہا۔ حضرت خواجہؒ نے اس کی طرف دیکھ کر تبسم فرمایا اور پھر ذرا توقف کے بعد فرمایا۔ "اے شخص! جس نیت سے تو آیا ہے اس کو پورا کر۔"

حضرت کی زبان سے یہ الفاظ ادا ہوتے ہی اس شخص کے پورے بدن میں لرزہ طاری ہو گیا اور وہ خوفزدہ ہو کر زمین پر گر پڑا اور عاجزی سے بولا کہ "حضرت! فلاں شخص نے مجھے آپ کی ہلاکت پر آمادہ کیا تھا جیسا کہ آپ پر یہ بات روشن ہے۔ میں اسی شخص کا مقرر کردہ ہوں۔ میں آپ کو قتل کرنے کی نیت نہیں رکھتا تھا۔" پھر اس نے اپنی بغل سے ایک چھری نکال کر حضرت کے قدموں میں رکھ دی۔

حضرت نے فرمایا۔ "اے شخص! کسی کا راز ظاہر مت کر۔ اب زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں۔"

اس شخص نے آپ کے قدموں پر سر رکھ دیا اور کہنے لگا۔ "میں سزا کا مستحق ہوں آپ حکم دیجئے کہ لوگ مجھے سزا دیں بلکہ جان سے مار دیں۔"

حضرت نے فرمایا۔ "اے عزیز! ہم لوگوں کی روش یہ ہے کہ جو ہم سے برائی کرے ہم اس کے ساتھ اچھائی کریں اور تم نے تو اپنے جی سے میرے ساتھ کوئی برائی نہیں کی۔" یہ کہہ کر اس کا سر اپنے قدموں سے اٹھایا اور اس کے لئے دعا فرمائی۔ دعا کرتے ہی اس کا دل بدل گیا اور اس نے حضرتؒ کی ملازمت اختیار کی اور دین دار ہو گیا۔ اس شخص نے کل پینتالیس حج کئے اور کعبے میں ہی جاں بحق ہوا۔ اس کی قبر مجاوران مکہ معظمہ کے قبرستان میں ہے۔

ایک دن حضرت خواجہؒ، حضرت شیخ اوحد الدین کرمانیؒ اور حضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ کے ساتھ ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور ذکر الٰہی میں مشغول تھے۔ یکایک سلطان شمس الدین التمش تیر اور کمان ہاتھ میں لئے اُدھر سے گزرا۔ حضرت خواجہؒ کی نظر اس پر پڑی تو آپ نے فرمایا۔ "دوستو! یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ ہونے والا ہے۔ میں نے ابھی لوح پر لکھا ہوا دیکھا ہے کہ جب تک یہ لڑکا دہلی کا بادشاہ نہ ہو جائے دنیا سے نہ جائے گا۔ کچھ دنوں بعد وہ دہلی کا سلطان ہوا۔ حضرت خواجہؒ سلطان شمس الدین کے عہد میں دوبارہ دہلی تشریف لے گئے۔

میر سید وجیہہ الدین مشہدی اجمیر کے حاکم تھے۔ بی بی عصمت نام کی ایک پارسا اور دین دار بیٹی کے باپ تھے۔ ایک مرتبہ حضرت امام جعفر صادقؓ کو انہوں نے خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں۔ "اے وجیہہ الدین! رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ اپنی بیٹی حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کی زوجیت میں دیدو۔"

جب بیدار ہوئے تو حضرت خواجہؒ کی خدمت میں حاضر ہوکر خواب کا ماجرا کہہ سنایا۔ حضرت خواجہؒ نے فرمایا کہ اگر چہ میں ضعیف ہوگیا ہوں لیکن جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے تو اس سے سرتابی کی مجال کہاں۔؟ چنانچہ آپ نے بی بی عصمت سے نکاح کیا اور انہیں اپنے گھر لے آئے۔ آپ کے دوسرے عقد کا واقعہ اس طرح ہے کہ ایک رات آپ نے حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ وہ فرمارہے ہیں کہ "اے معین الدین! تم میرے دین میں ہو تم کو میری سنت ترک نہیں کرنی چاہئے۔ اتفاقاً اسی رات حاکم قلعہ ٹبلی، ملک خطاب نے حملہ کیا تھا۔ جنگ میں راجہ کو شکست ہوئی اور اس کی لڑکی قید ہوکر آئی۔ حاکم قلعہ ٹبلی نے اس لڑکی کو حضرت خواجہؒ کی خدمت میں نکاح کی غرض سے پیش کیا۔ حضرت خواجہؒ اسے قبول کرکے اپنے عقد میں لے آئے اور اس کا اسلامی نام بی بی امیہ" رکھا۔ ان ہی خاتون کے بطن سے بی بی حافظہ جمال پیدا ہوئیں جو بہت پاک اور پارسا تھیں اور اپنے والد کی تربیت اور رہنمائی میں عبادت اور ریاضت کرکے بہت بلند مرتبے پر پہنچیں۔ آپ کا مرقد حضرت خواجہؒ کے پائیں میں ہے۔

جس رات حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ کا وصال ہوا اس رات کو آپ نمام عشاء ادا کرنے کے بعد حجرہ خاص میں چلے گئے اور دروازہ اندر سے بند کرلیا۔ خدام رات بھر اپنے مرشد کی آواز سنتے رہے جیسے وجد کی کیفیت میں ہوں یہاں تک کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا اور آواز آنا بند ہوگئی باہر سے خدام نے دروازے پر دستک دی اور آپ کو پکارا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ انہوں نے حجرے کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ حضرت رحلت فرما چکے ہیں۔ حضرت کے وصال فرمانے کے بعد آپ کی پیشانی پر حبیب اللہ مات فی حُبّ اللہ غیب سے لکھا ہوا دیکھا گیا۔ آپ کا وصال ۶ رجب ۶۳۳ ہجری میں ہوا۔ آپ کا سن وصال "آفتاب ملک ہند" سے نکلتا ہے۔

****

حج کے بعد سے بیگم کا موڈ صاف شفاف ہے۔ اب وہ میرا احترام بالکل اس طرح کررہی ہے جیسے میں واقعتاً اس کا مجازی خدا ہوں، کھانے بھی خوب اچھے اچھے کھلا رہی ہے اور میرے ان دوستوں کی بھی خیریت پوچھتی رہتی ہے جو اسے ایک آنکھ نہیں بھاتے کل ہی کی بات ہے کہ وہ کہنے لگی کہ صوفی زلزال کیسے ہیں۔؟ بہت دنوں سے آئے نہیں۔ کیوں بیگم! میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔ آج صبح ہی صبح تمہیں صوفی زلزال کی یاد کیسے آگئی۔ یہ تو بےچارے وہی ہیں جن کی غیبت کو تم سو فی صد جائز سمجھتی ہو۔

لاحول ولاقوۃ کیسی باتیں کرتے ہو۔ میں کیوں کسی کی غیبت کو جائز سمجھوں گی۔

بھول گئیں پر کے سال ان ہی صوفی زلزال کی وجہ سے میرا تمہارا جھگڑا صبح ۸ بجے شروع ہو کر عشاء کے بعد تک چلا تھا اور ہم دونوں نے ایک دوسرے کی جڑیں کھودنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔

وہ تو آپ ایک سچ کو برداشت نہیں کررہے تھے۔

کیا بیگم سچ صرف اسی کو کہتے ہیں جو تمہاری زبان سے نکلے، کیا دنیا کی دوسری ساری مخلوق جھوٹ بول رہی ہے میں یہ بھی نہیں کہتی۔" بانو نے میرے سر میں تیل لگاتے ہوئے کہا۔" کہ سچ صرف میں ہی بولتی ہوں۔ مجھے تو بس کبھی کبھی شکایت یہ ہوتی ہے کہ آپ اپنے دوستوں کی خاطر میرے سچ کو جھٹلاتے ہو اور میری توہین کرتے ہو، میں نے معتبر لوگوں سے سنا تھا کہ صوفی زلزال نے شفقت خاں کی بیوی کو بھری محفل میں چھیڑ دیا تھا۔ اور اس چھیڑنے کے ایک دو نہیں دسیوں گواہ تھے۔ صوفیوں اور مولویوں کی اچھی خاصی بدنامی سی ہوگئی تھی اور جب یہ بات میں نے آپ کو بتائی تو آپ آپے سے باہر ہوگئے تھے اور آپ نے نہ صرف یہ کہ مجھ پر تبرّے بازی کی تھی بلکہ میرے سارے خاندان کا ناک نقشہ کھینچ کر رکھ دیا تھا۔

بیگم! میں صوفی زلزال کو فرشتہ نہیں سمجھتا تھا۔" میرے لہجہ میں نرمی تھی۔" لیکن ان عورتوں کے خیالات سے متفق نہیں تھا جنہوں نے صوفی زلزال پر الزام لگایا تھا اگرچہ میں جانتا تھا کہ عورت صوفی زلزال کی کمزوری تھی اور وہ عورتوں کے معاملے میں بہت ہی بے صبرے تھے لیکن وہ محفلوں میں چھیڑ چھاڑ کے قائل نہیں تھے۔ محفلوں میں ہمیشہ وہ اس طرح جاتے تھے جیسے ابھی براہ راست ساتویں آسمان سے آئے ہوں۔ ہاں اکا دکا ایسے واقعات ضرور ان کی زندگی میں پیش آگئے تھے کہ انہوں نے اظہار عشق میں جلد بازی کا مظاہرہ کردیا تھا جس کی وجہ سے انہیں منہ کی کھانی پڑی تھی۔ ایسے موقعوں پر میں نے انہیں متنبہ بھی کیا تھا اور عرض کیا تھا کہ عورتوں کی نفسیات کو سمجھو۔ ایک دم میدان عشق میں چھلانگ لگا دینا خلاف دانائی ہے لیکن چھوڑو ان باتوں کو، اب یہ بتاؤ کہ آج تمہیں ان کی یاد کیوں آگئی۔؟

دراصل آپ کے سبھی دوستوں نے آپ کو حج کی مبارکباد دی لیکن صوفی زلزال کی طرف سے کوئی پیغام نہیں آیا۔ بس اسی لئے۔

اب سنو بیگم! اتفاق سے آج ہی صوفی زلزال کا فون میرے موبائل پر آیا تھا وہ میاں بیوی کے کسی جھگڑے میں میری خدمات لینا چاہتے ہیں۔ تم تو جانتی ہی ہو کہ جھگڑے نمٹانے میں اللہ نے مجھے کتنی مہارت بخشی ہے۔

لیکن برا نہ مانو تو ایک بات کہوں۔" بانو نے کہا۔"

تمہاری بات کا کب برا مانا ہے۔ اور اگر کبھی مانا بھی ہے تو دو چار ہفتے بس تم سے بات ہی تو نہیں کی ہے کبھی تمہیں پھانسی کے تختے پر تو نہیں لٹکایا۔ اور بات بیوی سے بند کردینا اور جھڑکیاں سنانا تو ہم شوہروں کا پیدائشی حق ہے۔

وہ تو ہے، اسی لئے ہم بیویاں شوہروں کی جھڑکیوں کو دعائیں سمجھ کر برداشت کرتی ہیں۔ اور جب آپ بات کرنا چھوڑ دیتے ہیں تو میں اللہ کی کوئی مصلحت سمجھ کر صبر کرلیتی ہوں۔

بہت ونڈر قسم کی زوجہ ہو، چلو برا نہیں مانوں گا، بولو کیا بولنا چاہتی ہو۔

بانو نے کہا۔ آپ پچھلے سال بھی کسی میاں بیوی کا جھگڑا نمٹانے گئے تھے اور ہوا یہ تھا کہ جھگڑا تو کیا نمٹتا ان دونوں کے درمیان طلاق کی نوبت آگئی

تھی اس بار اگر آپ اس میدان میں کود رہے ہیں تو ذرا احتیاط سے کام کریں اور کوشش یہی کریں کہ دونوں کے درمیان صلح ہو جائے۔

بانو، اچھا ہوا تم نے یاد دلا دیا۔ انشاء اللہ میں پچھلے تجربات کو پیش نظر رکھتے ہوئے دلائل تصنیف کروں گا اور انشاء اللہ منٹوں ہی میں اس قضیئے کو نمٹا لوں گا۔ بس تم دعا کرتی رہنا۔ دس بجے کے قریب صوفی زلزال تشریف لے آئے اور میں ان کے ساتھ اس مورچے پر روانہ ہو گیا جہاں میاں بیوی برسرپیکار تھے۔ اور دونوں کے رشتے دار خود کو تیس مار خاں سمجھ کر ایک دوسرے پر حملہ بول رہے تھے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب میاں بیوی برسرپیکار ہوتے ہیں اور اس لڑائی کی اطلاع خاندان کے چودھریوں کو ہو جاتی ہے تو ان کی عید آ جاتی ہے اور وہ صلح کرانے کے لئے کود پڑتے ہیں اور پھر ہوتا یہ ہے کہ صلح کے بجائے جنگ اور بھیانک صورت اختیار کر لیتی ہے اور چودھریوں کو اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا کہ صلح کے نام پر فتنے پھیلا رہے ہیں اور میاں بیوی کو اس مقام تک پہنچانے کی خدمت انجام دے رہے ہیں جہاں سے واپسی ممکن نہیں ہوتی۔

جس وقت میں اور صوفی زلزال وہاں پہنچے تو وہاں ایک ہنگامہ برپا تھا اور بڑے بڑے فلاسفر لنگوٹ کسے پوری آن بان کے ساتھ زور آزمائی کر رہے تھے۔ مجھے اور صوفی زلزال کو دیکھ کر سب دم بخود رہ گئے اور سب نے کھڑے ہو کر ہمارا خیر مقدم کیا۔ کچھ لوگوں کے چہرے تو فق ہو گئے۔ آپ لوگوں کی دعاؤں سے ابوالخیال فرضی کو یہ سعادت حاصل ہے کہ یہ جس محفل میں اپنا سکہ جما دیتا ہے کہ بڑے بڑے فلسفیوں کی لالٹین میرے سامنے جل نہیں پاتیں حالانکہ ان کی لن ترانیوں سے پورا سماج حیران و پریشان رہتا ہے۔ میں نے ایک سرسری سی نظر ڈال کر دیکھا اس محفل میں کچھ چھٹ بھیے ایسے بھی موجود تھے جن کا قد تو بہت چھوٹا لیکن جو بانس اپنی ٹانگوں میں باندھ کر سرکس کے جوکروں کی طرح بڑے بن جاتے ہیں اور خود کو طویل و عریض سمجھنے کی حماقت میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس طرح کے کچھ لوگ ہمیں دیکھ کر اپنی جگہ سے نہیں ہلے۔ گاؤ تکیے پر اس طرح ٹیک لگا کر بیٹھے رہے جیسے کسی آنے والے کا ادب کرنے میں ان کی توہین ہو۔ میں سمجھ گیا کہ ہمیں دیکھ کر ان کے ہوش اڑ گئے تھے اور انہیں یہ یقین ہو گیا تھا کہ بس اب دال گلنے والی نہیں ہے۔

قارئین کی دعاؤں سے مجھے اور صوفی زلزال کو خاص جگہ پر بٹھایا گیا۔ میں نے بیٹھتے ہی وقت کو ضائع کئے بغیر پوچھا۔

بے تکلف یہ بتائیں کہ لڑکے والے کون ہیں اور لڑکی والے کون۔ اور اختلاف کی اصل وجہ کیا ہے۔؟

ایک صاحب جو غالباً لڑکی والوں کی طرف سے تھے اور ان کا چہرہ بالکل اس گھنٹے کی طرح بجھا بجھا سا تھا جو سیل نہ ہونے کی وجہ سے بند ہو لیکن وہ کسی فلسفی کی طرح بولے۔ فرضی بھائی لڑکے والوں نے شادی سے پہلے کہا تھا کہ ہمیں جہیز نہیں چاہئے ہمیں صرف لڑکی چاہئے اگر اس کو صرف ایک جوڑے میں بھی بھیج دو گے تو ہمیں کوئی شکایت نہیں ہوگی۔ ہم نے پھر بھی جو ضروری سمجھا تھا شادی کے وقت لڑکی کو دیا۔ لیکن بعد میں ان کی زبانیں رفتہ رفتہ کھلتی رہیں اور مطالبہ پورا نہ ہونے پر یہ لڑکی پر ظلم کرتے رہے۔

وہ صاحب چپ ہو گئے تو میں نے پوچھا۔ محترم! آپ کا نام کیا ہے۔؟

مجھے شہزاد بیگ کہتے ہیں، اور میں گریجویٹ ہوں.........

وہ تو آپ کی شکل بتا رہی ہے کہ آپ گریجویٹ ہیں۔ آپ کا چہرۂ انور دیکھنے کے بعد کوئی آپ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار نہیں ہو سکتا۔

میری زبان سے اپنی تعریف سن کر، وہ پھول کر کپا ہو گئے۔

میں لڑکے والوں کی طرف مخاطب ہو کر بولا۔ آپ لوگوں کو کچھ کہنا ہے۔

ایک صاحب خشخشی داڑھی اپنے چہرے پر رکھتے تھے اور دیکھنے میں پٹھان ہی لگ رہے تھے، بولے۔ اجی ہمیں کیا کہنا اور کہنے سے فائدہ بھی کیا ہے ہم تو ٹھہرے لڑکے والے۔ بات کچھ بھی ہو بدنام تو لڑکے والے ہی ہوتے ہیں۔

یہ کوئی بات نہیں ہوئی۔" میں نے کہا۔"اگر آپ کو لڑکی سے کوئی شکایت ہے یا لڑکی کے گھر والوں سے کوئی گلہ ہے تو۔

آپ صاف صاف بتائیے، اور بات اس طرح نہ کریں کہ جس طرح کوئی پہیلیاں بوجھتا ہے۔

لڑکی والوں کی طرف سے ایک ادھیڑ قسم کے شخص نے کہا۔ اجی جہیز وہیز کی بات تو الگ ہے لیکن جب دن میں کئی بار اپنے گھر والوں کو فون کرتی ہے تو ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ جب کہ ہم اس کے آرام کا پورا خیال رکھتے ہیں اور خود دال کھاتے ہیں تو اس کو گوشت کھلاتے ہیں۔

آپ کون ہیں۔؟" میں نے پوچھا۔"

میں اس لڑکی کا سسر ہوں۔

آپ کا نام کیا ہے۔؟

میرا نام فیروز خان ہے۔

فیروز خاں صاحب۔ میں بولا، شہزاد بیگ نے آپ لوگوں پر یہ الزام لگایا ہے کہ آپ نے شادی سے پہلے کہا تھا کہ آپ کو جہیز وہیز کچھ نہیں چاہئے صرف لڑکی چاہئے اور شادی کے بعد آپ نے اپنی زبان کھولنی شروع کی اور آپ نے مطالبات کی رٹ لگانی شروع کر دی۔ اس الزام کے بارے میں آپ کیا کہتے ہیں، اس میں سچ کتنا ہے اور جھوٹ کتنا۔؟

اس بات کا جواب دینے کے لئے کئی لوگ ایک ساتھ بولے۔ اور اچھی

ہی چیں چیں شروع ہوگئی۔

میں نے ایک ساتھ بہت سے لوگوں کو بولتے دیکھ کر کہا۔ خدا کے لئے یہ زیادتی نہ کریں۔ میرے صرف دو کان ہیں میں ایک ساتھ دو آدمیوں کی بات تو سن سکتا ہوں لیکن ایک ساتھ ایک درجن لوگوں کی بات نہیں سن سکوں گا۔

میری بات سن کر لڑکی کے دیور نے کہا۔ ایک آدھ چیز کی فرمائش تو بڑے بڑے اولیاء تک کر دیتے ہیں، ہماری تو بساط ہی کیا ہے اور جہیز کا لینا دینا کوئی حرام تھوڑی ہے جو اس پر کہرام مچایا جائے۔

تمہارے بھائی نے مانگا کیا تھا۔؟" میں نے پوچھا۔"

باقاعدہ کبھی کوئی چیز نہیں مانگی۔

یہ جھوٹ بول رہا ہے، لڑکی والے چیخے۔ ہر مہینے کسی نہ کسی چیز کی فرمائش کی جاتی ہے اور فرمائش اگر فوراً پوری نہ کرو تو یہ ہماری بیٹی کو پریشان کرتے ہیں اور اسے مارتے ہیں۔

یہ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں، اب لڑکے والوں نے شور مچایا، ہر مہینے ہم فرمائش کرتے ہیں یہ سراسر الزام تراشی ہے۔ رہی مار پیٹ کی بات تو ایک آدھ چانٹا تو شریف سے شریف شوہر بھی مار دیتا ہے، اسے مار پیٹ کہنا غلط ہے۔

ہاں خیر۔ ایک آدھ رہپٹ تو شوہر ازراہ ذوق بھی مار سکتا ہے۔" میں بولا"

لیکن ہم نے تو اپنی بیوی کو گھور کر بھی کبھی نہیں دیکھا۔" صوفی زلزال نے بھی چونچ کھولی۔"

یہاں بات مردوں کی ہو رہی ہے، آپ برائے مہربانی چپ رہیں اور صرف ماحول پر نظر رکھیں۔

فرضی بھائی۔ آپ جیسا فرمائیں گے میں ایسا ہی کروں گا اور میں تو زبان چلانے کا نہیں ہاتھ چلانے کا قائل ہوں۔ جس وقت آپ ضروری سمجھیں اشارہ کر دیں انشاء اللہ میں شروع ہو جاؤں گا۔ اور یہ نہیں دیکھوں گا کہ طمانچہ کس کے کہاں لگ رہا ہے۔ ایک بار خواب میں باکسنگ سیکھ لی تھی لیکن کبھی تجربے کا اتفاق نہیں ہوا۔ تمنا ہے کہ کوئی مجھ سے اس طرح کی خدمات لے اور میں اپنے دل کے سارے ارمان نکال سکوں۔

یہ صاحب کیا کھسر پھسر کر رہے ہیں۔" لڑکے والوں کی طرف سے کسی نے پوچھا۔"

میں نے کہا، کچھ نہیں۔ یہ فرما رہے ہیں کہ یہ سب لوگ شریف ہیں اور انشاء اللہ معاملہ آسانی سے نمٹ جائے گا۔

ماشاء اللہ، فیروز خاں بولے۔ ابو الخیال فرضی صاحب آپ کے ساتھی بہت سمجھ دار ہیں۔ انہوں نے ہماری شکلوں ہی سے یہ سمجھ لیا ہے کہ ہم سب شریف لوگ ہیں۔

صرف آپ ہی نہیں، صوفی زلزال بولے، میرا اشارہ لڑکی والوں کی طرف بھی ہے۔

اس محفل میں کافی چق چق ہوتی رہی۔ اور ایک بار تو ایسا لگا کہ مہابھارت چھڑ جائے گی۔ دونوں طرف کے لوگوں نے آستینیں سوت لی تھیں۔ ایک بار میں نے یہ سوچا کہ دم دبا کر نکل لوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ دو پٹھان ایک دوسرے سے بھڑ جاتے ہیں تو پھر خون خرابے کے بغیر بات نہیں بنتی اور ہم دونوں تو چھڑانے چھڑانے میں شہید ہو جاتے۔ ان پٹھانوں کا کیا بگڑتا لیکن اس وقت میں نے ہمت سے کام لیتے ہوئے کہا۔

کہ اگر آپ کو یہی سب کچھ کرنا تھا تو ہم جیسے فاضلین کو بلانے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ گالی گلوچ یہ دھینگا مشتی تو آپ ہمارے بغیر بھی کر سکتے تھے اور اگر آپ کو ایک دوسرے سے رشتے داری نہیں رکھنی تو نہ رکھیں۔ اسلام میں طلاق سب سے بری چیز سہی لیکن طلاق کی ایک حیثیت تو ہے۔ اگر دونوں برادریوں میں اتفاق ناممکن ہو تو بذریعہ طلاق ایک دوسرے سے الگ ہو جاؤ اور طلاق کی صورت میں جو ذمہ داریاں دونوں فریقین پر عائد ہوتی ہوں ان کو ادا کرو۔ یہ کیا کہ بات بات پر بندروں کی طرح اچھل کود ہو رہی ہے اور ہم جیسے شریفوں کی عین موجودگی میں ایک دوسرے کو گالیاں بک رہے ہو۔

میری بات سن کر ماحول میں کچھ ٹھنڈک پیدا ہوئی اور جو لوگ اچھل کود کر رہے تھے وہ چین سے بیٹھ گئے۔ لڑکی والوں کی طرف سے ایک نوجوان جو خود کو ہیرو سمجھ رہا تھا سب سے زیادہ شور مچا رہا تھا اور سب سے زیادہ ہاتھ پیر چلا رہا تھا اس کی طرف دیکھ کر میں نے کہا۔

میں سمجھ رہا ہوں کہ تم لڑو گے نہیں، لیکن ان سب کو لڑوا دو گے اور خون خرابہ ہو کر رہ جائے گا اور تم شیطان کی طرح انگلی لگا کر چلتے بنو گے۔ برخوردار اگر تم چاہتے ہو کہ کچھ بات بنے تو اس کونے میں جا کر بیٹھ جاؤ ورنہ کہو تو میں اٹھ کر چلا جاؤں، کیا فیصلے اس طرح سے ہوتے ہیں۔ یہ کہنا کہ کھیت کا بدلہ ڈول پہ لیں گے کیا مطلب ہے اس طرح کی باتوں کا۔ اگر یہاں بدلہ لینے کے دعوے ہو رہے ہیں تو مارو ایک دوسرے کو۔ پھر ہمیں بلانے کی کیا ضرورت تھی۔

اللہ کا فضل ہے کہ میری باتیں اثر کر گئیں اور محفل میں سناٹا چھا گیا اس کے بعد میں نے کہا۔ کہ میں دس دس منٹ لڑکے اور لڑکی سے تنہائی میں بات چیت کروں گا، پھر اپنا فیصلہ سنا دوں گا۔ اور اگر آپ کو میرا فیصلہ منظور نہیں ہے تو پھر وقت ضائع کرنے سے کیا فائدہ۔ عدالتوں میں جاؤ اور مدتوں مقدمے لڑو۔ اس دوران لڑکے کی عمر بھی نکل جائے گی اور لڑکی کی بھی، تب کہیں جا کر کوئی فیصلہ ہوگا۔

بولو بھئی، سب کی رائے کیا ہے۔ صوفی زلزال نے سب کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ آپ لوگوں کی خوش نصیبی ہے کہ ہمارے ابوالخیال فرضی آپ کا جھگڑا نمٹانے کے لئے یہاں تشریف لے آئے ورنہ انہیں تو سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ہے جب رات کو اذان بت کدہ لکھتے ہیں تو سر ان کا ان کی بیوی کھجاتی ہے ۔یقین نہ آئے تو رات کو ۱۲ بجے کے بعد ان کے گھر جا کر دیکھ لینا۔ اتنا قیمتی آدمی جس نے منٹوں میں جمیعتہ الجہلا قائم کر دی تھی پھر سیکنڈوں میں اس کو ختم بھی کر دیا آج ہمارے بیچ میں ہے اور ہم ناقدری پر ناقدری کر رہے ہیں ۔ارے ان کی قدر کرو اور ان کے وجود مسعود سے فائدہ اٹھالو۔

میں قارئین کو یہ بات بھی بتادوں کہ اس جھگڑے میں جو سب سے زیادہ تقریریں کر رہے تھے اور ازدواجی زندگی کے نشیب و فراز پر گفتگو فرما رہے تھے وہ زیادہ تر وہ لوگ تھے جن کی ابھی شادی ہی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ اس طرح بول رہے تھے جیسے انہیں شادی شدہ زندگی کے ذاتی تجربات ہوں۔ دراصل ہماری پوری قوم کا حال یہ ہو چکا ہے کہ جس بارے میں ان کی معلومات صفر کے برابر ہوتی ہیں اس بارے میں بھی ان کا انداز گفتگو فاضلانہ ہوتا ہے اور جاہل لوگ بھی ایسے ایسے دلائل پیش کرتے ہیں کہ علم و عقل پانی بھرتے نظر آتے ہیں۔ میں نے اس موقعہ پر ایک داڑھی منڈے صاحب کو دیکھا جو اتفاق سے لباس بھی غیر اسلامی پہن رہے تھے۔ اور بھری محفل میں کسی کا لحاظ کئے بغیر سگریٹ کا دھواں بھی بار بار چھوڑ رہے تھے وہ سب سے زیادہ توحید و سنت کی باتیں کر رہے تھے اور مجھ جیسے یک مشت داڑھی کی موجودگی میں اس طرح کلام فرما رہے تھے جیسے ابھی ابھی جامعہ ازہر سے سند لے کر ہندوستان آئے ہوں۔

مختصر یہ ہے کہ لڑکے اور لڑکی والوں نے مجھے اس بات کی اجازت دیدی کہ میں دونوں سے بالکل تنہائی میں بات چیت کرلوں اور اندازہ کرلوں کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں۔ اس کے بعد جس کی غلطی ہوگی میں اس کے خلاف اپنا بیان نوٹ کرا کر چلا جاؤں گا۔

سب سے پہلے میں نے لڑکے سے گفتگو کی۔ میں نے پوچھا کہ کیا تم اپنی بیوی سے محبت کرتے ہو۔؟

اس نے جواب دیا کہ میں بے شک اس سے محبت کرتا ہوں اور اس کی اچھائیوں کی قدر بھی کرتا ہوں۔ کیا تمہاری بیوی وفادار ہے۔؟

’’بے شک۔‘‘

کیا وہ کھانا پکانے اور سینے پرونے کا ہنر جانتی ہے۔؟

بہت بہتر انداز میں۔

کیا اس کا کردار درست ہے۔؟

یقیناً۔

کیا تمہاری بیوی تمہارے گھر والوں سے لڑتی ہے۔

ہاں، نوک جھونک تو چلتی رہتی ہے لیکن مجھے شکایت یہ ہے کہ وہ میری ماں کو ماں نہیں سمجھتی میں چاہتا ہوں کہ جس طرح میں اپنی سگی ماں کو ماں سمجھتا ہوں اس طرح وہ بھی میری ماں کو اپنی سگی ماں سمجھے۔

تمہاری بات اچھی ہے لیکن کیا تم اس کی ماں کو اپنی سگی ماں کا درجہ دیتے ہو؟ کیا تمہاری ماں بھی اسے اپنی سگی بیٹی کے برابر سمجھتی ہے۔

وہ چپ رہے۔ تو میں نے کہا کہ آج کل معاشرے میں لڑائی جھگڑے کی اصل بنیاد یہی ہے کہ لوگ لینے اور دینے کے پیمانے دو رکھتے ہیں۔ جب کسی سے لیتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ دینے والا پورا پورا تولے اور جب کسی کو دیتے ہیں تو ڈنڈی مارتے ہیں اسی لئے اس دنیا میں ناانصافیاں ہو رہی ہیں اگر ہر شخص اپنا مزاج یہ بنالے کہ جو چیز وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لئے بھی پسند کرے تو تمام جھگڑے خود بخود مٹ جائیں۔ اب میں تم سے آخری سوال کروں وہ یہ کہ تم اس لڑکی کے ساتھ رہنا چاہتے ہو یا اس کو طلاق دینا چاہتے ہو۔ اگر طلاق دینا چاہتے ہو تو مہر کا انتظام رکھو اور اس کے گھر سے جو بھی تھوڑا بہت سامان آیا ہو اس کو واپس کرنے کے لئے تیار رہو میں طلاق کرادوں گا۔ اور اگر طلاق دینا نہیں چاہتے تو اپنے رشتے داروں سے کہو کہ وہ دنیا بھر کے مناظرے یہاں بیٹھ کر نہ کریں۔ زندگی تمہیں گزارنی ہے اور اپنی قبر میں بھی اپنے نامہ اعمال کے ساتھ تمہیں جانا ہے۔ یہ گاؤں کے چودھری تمہارے ساتھ قبر میں جا کر تمہیں منکر نکیر کے سوالوں سے نہیں بچا سکتے۔ اگر تم مسلمان ہو تو اللہ سے تھوڑا بہت تو ڈرو۔ صرف نمازیں پڑھنے اور تسبیح گھمانے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا اور حقوق العباد کی ادائیگی بھی اہمیت رکھتی ہے۔ بلکہ حقوق العباد کی اس لئے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ جو گناہ ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں وہ اللہ معاف کر دیتا ہے اور عبادت و ریاضت میں کوتاہی بھی چاہیں تو اللہ تعالیٰ معاف کر سکتے ہیں لیکن جو غلطیاں بندوں سے متعلق ہوتی ہیں وہ تو بندے ہی معاف کریں گے۔ اور یاد رکھو قیامت کے دن سب سے پہلے جو مقدمات نمٹائے جائیں گے وہ وہی مقدمے ہوں گے جو ازدواجی تعلقات سے متعلق ہوں۔ وہاں دونوں میں سے جس کی بھی کوتاہی ہوگی وہی مجرم مانا جائے گا۔ وہاں یہ خاندان کے چودھری ساتھ دینے نہیں آئیں گے اور وہاں وکیل بھی نہیں ہوں گے، سزا سنادی گئی تو اپیل کرنے کی بھی کوئی گنجائش نہیں ہوگی۔ کچھ سمجھے یا بس خواہ مخواہ مجھے گھور رہے ہو۔؟

میری باتیں سن کر وہ لرز گیا اور بے اختیار لڑکے کے منہ سے نکلا۔ میں نے تو کئی بار اپنی ماں سے کہا ہے کہ تم کیوں اس کو ستاتے ہو اور کیوں چیزیں نہ لانے کا طعنہ دیتے ہو لیکن ہماری امی کا مزاج بھی بہت ٹیڑھا ہے۔

شاباش۔ میں نے اس کو شاباش دیتے ہوئے کہا۔ تمہارے اندر ابھی ضمیر زندہ ہے اور تم صاحب ایمان بھی ہو، تب ہی تو آخرت کا ہولناک منظر سن کر ایک دم پسیج گئے۔ اب تم بس یہ بتادو کہ تم اس لڑکی کو رکھنا چاہتے ہو یا میں طلاق کرادوں۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم نے اس کا حق مہر ادا کردیا اور اس کا جہیز لوٹا دیا تو پھر کوئی جھگڑا نہیں ہوگا۔

میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہو کہ میں اس لڑکی کو طلاق دینا نہیں چاہتا اور میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ ساس اور بہو کے جھگڑے میں زیادہ غلطی میری ماں کی ہے اور جب میری ماں اول فول بکتی ہے تو میری دو بہنیں بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگتی ہے۔ لیکن اب میں نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میری ماں بہنیں باز نہ آئیں تو میں ان کے حقوق تو ادا کرتا رہوں گا البتہ اپنی بیوی کو لے کر کسی کرائے کے مکان میں چلا جاؤں گا۔

لڑکے کا جواب سن کر میں نے کہا ابھی تم باہر جاکر کسی کو کچھ نہیں بتانا۔ ذرا میں لڑکی سے بات کرلوں اس کے بعد میں نے تنہائی میں لڑکی سے بات کی۔ لڑکی سوفی صد بہت بھولی تھی اور کسی طرح کا چھل فریب اس میں نہیں تھا۔ شروع میں تو وہ روتی رہی اور اس کا مسلسل روئے جانا اس بات کی علامت تھا کہ وہ مظلوم ہے اور اس کو ستایا جارہا ہے، اس کو روتا دیکھ کر میں نے کہا۔

تم میری بہن کی طرح ہو۔ میں ایک سگے بھائی کی طرح تمہارا ساتھ دوں گا لیکن تم سے بات کرنے کے لئے مجھے صرف دس منٹ ملے ہیں اگر تم روتی رہیں اور تم نے کوئی بات نہ کی تو مشکل پیدا ہوجائے گی۔ وقت ختم ہوجائے گا اور میں اس بات سے لاعلم رہوں گا کہ تم پر سسرال میں گزرتی کیا ہے۔

تم یہ بتاؤ کہ تمہارا شوہر کیسا ہے۔؟ ''میں نے پوچھا۔''

یہ بہت اچھے ہیں ان میں کوئی عیب بھی نہیں ہے میرا خیال بھی رکھتے ہیں لیکن ذرا کچے کانوں کے ہیں ان کی ماں اور بہن جو کچھ بھی انہیں چڑھادیتی ہیں یہ ایک دم بغیر سوچے سمجھے چڑھائے میں آجاتے ہیں۔

میں ایک بات پوچھوں۔ جھوٹ مت بولنا۔

پوچھئے۔ میں ہر بات کا جواب سچ دوں گی۔ انشاء اللہ جھوٹ نہیں بولوں گی۔

کیا تمہارا شوہر تمہیں مارتا بھی ہے۔

اس بات کو چھوڑیئے۔ کچھ اور پوچھئے۔

مجھے ایک خاص وجہ سے یہ بات پوچھنی ہے، مجھے بتاؤ کہ کیا یہ تم پر ہاتھ بھی اٹھاتا ہے۔

اپنے شوہر کے کسی عیب سے پردہ ہٹانے میں میری آخرت کی بربادی ہے اگر آپ یہ بات مجھ سے نہ پوچھیں تو اچھا رہے گا۔

دیکھو جواب تو مجھے مل گیا اگر وہ تمہیں نہ مارتا تو تم ایک دم انکار کردیتیں۔ تمہارا یہ کہنا کہ تم اپنے شوہر کے کسی بھی عیب سے پردہ ہٹانا نہیں چاہتیں اس بات کی چغلی کھاتا ہے کہ وہ تمہیں زدوکوب کرتا ہے لیکن میں کسی وجہ سے تمہارے منہ سے کچھ تفصیل سننا چاہتا ہوں اور یاد رکھو کہ میں اس کے اشتہار نہیں بنواؤں گا تم دونوں کے درمیان صلح کرانے کیلئے اس بات کا جواب میرے لئے امپورٹنٹ ہے۔

لڑکی نے کہا۔ شروع میں ایک آدھ بار ان کا ہاتھ اٹھا تو مجھے حیرت ہوئی کیونکہ میرے خاندان میں عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھائے جاتے۔ اور ان کا بھی حال یہ ہوا کہ ایک چانٹا مارنے کے بعد یہ کئی دن تک شرمندہ رہے اور مجھ سے معافی مانگتے رہے لیکن اب اکثر ہاتھ اٹھادیتے ہیں اور اب شرمندگی کا تو سوال ہی نہیں ہے لیکن مجھے ان کے ہاتھ اٹھانے پر کوئی دکھ نہیں ہے۔

دکھ اس بات کا ہے کہ یہ سب کے سامنے طمانچہ رسید کردیتے ہیں اس سے میری تذلیل ہوتی ہے۔

تمہاری ساس کا رول کیا ہے۔؟

شروع شروع میں بہت اچھا تھا مجھے دلہن کہہ کر پکارتی تھیں۔ اب نام لیتی ہیں اور نام بھی بگاڑ کر لیتی ہیں۔ اور ان کا لب ولہجہ اب کڑواہی ہوتا ہے دوسری تکلیف دہ بات یہ ہے کہ میرے شوہر جب مجھ سے اچھی طرح بات کرتے ہیں یا میرے لئے کوئی چیز لاتے ہیں تو میری ساس کا منہ چڑھ جاتا ہے اور یہ کئی کئی دن میرے شوہر سے بات نہیں کرتیں۔ اور مجھ پر صبح شام طنز کرتی رہتی ہیں اس سے بہت کڑھن سی ہوتی ہے۔

تمہارے دیور کتنے ہیں۔؟

ایک ہی ہیں وہ بھی شروع میں بہت ہی اچھے تھے۔ بھابھی جان، بھابھی جان کہتے کہتے ان کی زبان خشک ہوتی تھی اور اب حال یہ ہے کہ ہفتوں مجھ سے بات نہیں کرتے۔

تمہارے خسر کا حال کیا ہے۔؟

وہ تو تھالی کا بینگن ہیں کبھی تو ایسے ہوجاتے ہیں جیسے ان سے زیادہ ہوشمند اور آخرت پرست کوئی نہیں اور کبھی میری ساس کے اشاروں پر اس ناچتے ہیں جیسے کوئی چابی کا گڈا، چابی بھرنے کے بعد ناچتا ہے لیکن ان کی زبان زیادہ گندی نہیں ہے بکواس تو صرف میری ساس اور میری بڑی نند کرتی ہیں۔

تمہاری نندیں کتنی ہیں۔؟

دو ہیں۔ ایک شادی شدہ ہے لیکن ان دنوں گھر ہی بیٹھی ہے اور اپنی سسرال والوں سے جھگڑا کرکے آئی ہے اور ایک کنواری ہے۔ جو نند شادی شدہ ہے وہ مستقل ایک فتنہ ہے۔ وہی زیادہ اپنے بھائی کو چڑھاتی ہے۔

اچھا میرا آخری سوال یہ ہے کہ اب تم کیا چاہتی ہو۔؟ نباہ کرنا چاہتی ہو یا خلع لینا چاہتی ہو۔

توبہ توبہ۔ بھائی جان، طلاق اور خلع کا تو میں تصور بھی نہیں کرسکتی۔ میرے تو ماں باپ بھی بہت غریب ہیں۔ اور میری تو ابھی تین بہنیں کنواری ہیں اگر میں بھی اپنے گھر واپس آگئی تو میرے غریب ماں باپ کو بہت دکھ ہوگا۔ میرے باپ تو ویسے بھی دل کے مریض ہیں۔ وہ تو محفل میں بھی موجود نہیں۔ اندر ہی کمرے میں چپ چاپ سہمے سہمے پڑے ہیں۔ یہ لڑائی تو میرے چچا اور ان کے بیٹے اور میرے ماموں لڑ رہے ہیں۔ میرا تو بھائی بھی ابھی بہت چھوٹا ہے۔ میں طلاق کا تصور بھی نہیں کرسکتی۔

تو پھر کیا ہوگا۔؟

میں اپنی قسمت پر صبر کروں گی۔ جوتے کھاتی رہوں گی۔ کبھی تو میرے شوہر کی آنکھیں کھلیں گی اور کبھی تو میری ساس اور نندوں کو رحم آئے گا۔

اگر ہم ان لوگوں پر مقدمہ دائر کردیں گے تو یہ ایک دم سدھر جائیں گے۔

نا بھائی جان نا۔ پہلی تو بات یہ ہے کہ یہ مقدمہ بازی کر کے میں ان لوگوں کو ذلیل کرنا نہیں چاہتی۔ دوسرے یہ کہ مقدمہ بازی میں بھی میرے اپنے گھرانے کی رسوائی ہے۔ اگر یہ لوگ کچھ بھی شرط نہ مانیں تو میں تب بھی ان کے گھر جانے کو تیار ہوں آپ تو میرے رشتے داروں کو سمجھادیں کہ وہ مجھے بھیج دیں۔ انہوں نے ہی مجھے روک رکھا ہے۔

چلو۔ میں اب جاکر سب پنچوں کے سامنے بات کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں پھر مجلس میں آگیا۔ میں پوری طرح یہ سمجھ گیا تھا کہ غلطی نہ لڑکے کی ہے اور نہ لڑکی کی۔ یہ دونوں ایک دوسرے سے محبت بھی کرتے ہیں اور ایک دوسرے کی خاطر قربانی بھی دیتے ہیں، غلطیاں ہیں بیچ کے لوگوں کی جو اپنے اپنے لڑائی کے ارمان نکال رہے ہیں اور خود کو تیس مار خاں ثابت کرنے کے لئے ان دونوں کے مستقبل سے کھیل رہے ہیں مجھے یہ بھی اندازہ ہوگیا تھا کہ نسبتاً قصوروار لڑکے والے ہی ہیں اور خصوصیت کے ساتھ اس لڑائی کا اصل کردار لڑکی کی ساس ادا کررہی ہے۔ اسی نے اچھی بھلی زندگیوں کو جہنم بنا کر رکھ دیا ہے۔

میں نے برسر محفل اپنی تقریر شروع کی۔ اور میں نے کہنا شروع کیا۔

بھائیو! میں لڑکا اور لڑکی سے بات کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ یہ دونوں میاں بیوی بہت اچھے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے سے سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ اس بارے میں ذرا سی تفصیل آپ کے سامنے رکھوں گا لیکن پہلے میں مسلم سماج کی کچھ جاہلانہ اور منافقانہ باتوں کی طرف کچھ اشارہ کردوں تاکہ یہ واضح ہوجائے کہ ہماری ازدواجی زندگیاں کیوں برباد ہورہی ہیں وہ اسلام جو میاں بیوی کی محبت کو اس دنیا کی سب سے زیادہ اہم محبت قرار دیتا ہے۔ اور وہ اسلام جو تمام مذاہب سے زیادہ میاں بیوی کے تعلق پر زور دیتا ہے اس کے ماننے والے اس تعلق کو جہنم کیوں بنارہے ہیں۔ اس کی ایک نہیں متعدد وجوہات ہیں۔ دراصل ہوتا یہ ہے کہ لڑکے والوں کی طرف سے جب بات آتی ہے تو وہ اپنے لڑکے کے بارے میں زیادہ تر جھوٹ بولتے ہیں اگر اس کی کمائی دو ہزار روپے ماہانہ کی ہو تو ۱۰ ہزار ماہانہ کی بتاتے ہیں۔ اگر وہ سعودی عرب میں کسی کھیت میں کھرپا چلاتا ہو تو اس کو باغبان ثابت کرتے ہیں اگر وہ پرائمری میں پانچ مرتبہ فیل ہوگیا ہو تو اس کو بی اے فائنل بتاتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹوں سے زندگی کے اہم ترین رشتے کی شروعات ہوتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ خود کو نواب ثابت کرتے ہوئے لڑکے والے بالعموم یہ سفید جھوٹ بھی بولتے ہیں کہ ہمیں صرف لڑکی چاہئے جہیز کے نام پر ایک کتر بھی نہیں چاہتے۔ لڑکی جن کپڑوں میں ہو بس وہی پہن کر آجائے۔ لیکن شادی کے بعد وہی حرکتیں شروع ہوجاتی ہیں کہ تو اپنے گھر سے لے کر ہی کیا آئی تھی۔ تیرے ماں باپ نے دیا ہی کیا تھا۔ یہ حرکتیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ لالچ تو دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے لیکن خود کو اچھا ثابت کرنے کے لئے جھوٹ بولتے ہیں اور جہیز کی مخالفت کرتے ہیں۔ یہی باتیں آگے چل کر فتنہ وفساد کی وجہ بنتی ہیں۔ ساسوں کا حال یہ ہے کہ پورے معاشرے کے چکر لگا کر خوبصورت سی دلہن تلاش کرتی ہیں پھر اسی دلہن سے اس طرح کی رقابتیں شروع کردیتی ہیں جیسے یہ ساس نہیں بلکہ سوتن ہوں۔ اگر میاں بیوی اپنے تنہائی کے کمرے میں ہنس بول رہے ہوتے تو ساس کے پیٹ میں مروڑ شروع ہوجاتا ہے۔

اب میں آپ کو یہ خوش خبری سناتا ہوں کہ لڑکا اور لڑکی دونوں ہی ایک دوسرے کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لئے بلاشرط تیار ہیں۔ اور آپ نے ارسطو کا یہ قول سنا ہوگا کہ میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی! مجھے یہ اندازہ ہوا ہے کہ لڑکی اپنی فطرت اور طبیعت کے اعتبار سے بہت اچھی ہے اور اس نے اپنے شوہر کی کوئی برائی نہیں کی اور اپنی سسرال والوں کے بارے میں ایسے الفاظ استعمال نہیں کئے جو قابل گرفت ہوں۔ ادھر لڑکے نے بھی کوئی خاص خرابی لڑکی میں نہیں بتائی۔ اور جہاں تک معمولی درجے کی نوک جھونک کا معاملہ ہے وہ بھی گھروں میں ہوتی ہے اور وہ تو زندگی کا ایک حصہ ہے۔ اب میری رائے یہ ہے کہ اگر آپ لڑکے اور لڑکی کو الگ کرلیں تو آپ کا احسان ہوگا۔ میں نے لڑکے والوں سے مخاطب ہوکر کہا۔

یہ سنتے ہی لڑکے والوں کی صف میں چیں چیں شروع ہوگئی لیکن میں نے دیکھا کہ لڑکا خاموش تھا۔ اسی دوران لڑکے کے بھائی نے کہا۔ بھائی صاحب! آپ کی کیا رائے ہے۔؟ کیا ہم کو یہ تجویز پسند ہے۔؟

دیکھو بھائی، اگرچہ میرے لئے یہ بات بہت دکھ کی ہے کہ میں اپنے ماں باپ کو چھوڑ کر الگ تھلگ رہنے کا فیصلہ کروں لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ اگر ایک ساتھ رہنے میں زندگی جہنم بن رہی ہو تو پھر میں کیا کروں۔ اگر مجھے آپ لوگ یہ گارنٹی دیں کہ دوسری بیوی کے ساتھ ایسا نہیں ہوگا تو میں اس کو طلاق دے کر دوسری شادی کرلوں گا، لیکن دوسری شادی کے بعد ان جھگڑوں کا اندیشہ تو رہے گا ہی۔ اور الگ رہنے کا مطلب یہ کہاں ہوتا ہے کہ میں نے ماں باپ کو چھوڑ دیا۔ مجھ سے جو بن پڑے گا وہ میں الگ رہ کر بھی کروں گا۔

ابھی لڑکے کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ لڑکی کے باپ نے برسر مجلس آکر کہا کہ میری بیٹی اس کے لئے تیار نہیں ہے اس کا کہنا ہے کہ میں کسی کو اس کے ماں باپ سے الگ نہیں کرانا چاہتی لیکن اگر ایسا ہی ہوجائے کہ ہمارا ہانڈی چولہا الگ ہوجائے اور ایسا ہنسی خوشی ہوجائے تو مجھے خوشی ہوگی ورنہ میں تو میری بیٹی تو یہ چاہتی ہے کہ اس کے ساتھ بھید بھاؤ ٹھیک رہے۔ خواہ سب ایک ساتھ رہیں۔

لڑکی کے باپ کی بات سن کر میں بولا۔

لڑکی کی اتنی بڑی قربانی کے بعد اب کیا باقی رہ گیا ہے۔ اگر ساس بھی یہ قربانی دیدے کہ وہ ہانڈی چولہا الگ کرنے کی اجازت دیدے تو میرے نزدیک قربانی دونوں طرف سے ہوجائے گی اور ٹوٹتے رشتے پھر جڑ جائیں گے۔

اسی وقت لڑکے نے کہا۔ میں انشاء اللہ اپنی والدہ کو اس بات کے لئے راضی کرلوں گا۔

کچھ چودھری قسم کے لوگ جو خود کو عقل کل سمجھ رہے تھے انہوں نے پھر لن ترانیاں شروع کرنے کی کوشش کی۔ مجھے غصہ تو آ گیا۔ اور میں بولا تم لوگ باز نہیں آؤ گے۔ تم جیسے ہی مسلمانوں نے آج ہندوستان میں فرقہ پرستوں کی زبان کھلوائی ہے آج جو اسلامی قانون کا مذاق اڑایا جارہا ہے اسکے ذمہ دار تم ہو۔ اسلام کا قانون انتہائی پاکیزہ ہے خصوصاً میاں بیوی کے معاملے میں اس نے جو دستور بنایا ہے وہ دنیا بھر کے مذاہب کے قوانین سے اچھا ہے لیکن مسلمانوں نے خود ہی اس دستور کے پرخچے اڑا رکھے ہیں اسی لئے حکومتیں مسلم پرسنل لاء میں تبدیلی کی باتیں کرتی ہے۔ غلطیاں مسلمان کرتے ہیں اور سزا اسلامی قانون کو بھگتنی پڑتی ہے۔

ایک دم لڑکے نے جھلا کر کہا۔ ابھی میں فیصلہ کرچکا ہوں کہ مجھے الگ رہنا ہے۔ میں دوسروں کی خاطر اپنی زندگی کیوں برباد کروں۔

لڑکے کے اس فیصلے کے بعد سب چغادریوں کے چہرے اتر گئے۔ ایک صاحب نے جو دیکھنے میں ولایتی گدھے محسوس ہو رہے تھے پھر بولنے کی کوشش کی۔ میں نے انہیں دیکھ کر کہا۔

محترم مشورے دینا بہت آسان ہے۔ لیکن اچھی زندگی گزار کر دکھانا بہت مشکل ہے۔ میرا اپنا اندازہ یہ ہے کہ جو لوگ یہاں مفت کے مشورے پکڑا رہے ہیں ان کی اپنی ازدواجی زندگی بھی ابتری کا شکار ہوگی۔

بالآخر یہ فیصلہ ہوگیا کہ لڑکا اپنا کچن الگ چلائے گا۔ اور وہ والدین کو ماہانہ کچھ دے گا۔ سبھی لوگ راضی ہوگئے اور اگلے دن لڑکی نے سسرال جانے کا وعدہ کرلیا۔

سچ تو یہ ہے کہ کسی بھی گھر میں اگر شوہر ٹھیک ہو تو پھر دوسروں کے بھڑکانے سے گھر نہیں بگڑتے لیکن اپنا ہی کھوٹا کمزور ہو تو پھر اسی طرح کی صورتیں پیدا ہوتی ہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ میں اور صوفی زلزال جس مقصد کے لئے گئے اس میں کامیابی ملی اور جب میں کامیاب ہوکر گھر واپس آیا تو بانو نے ہنس کر کہا۔

کیا کر آئے۔؟

بیگم تمہیں مجھ سے کیا امید ہے۔؟

میں تو آپ سے اچھی امید رکھتی ہوں اگر آپ سنجیدگی سے کوئی قدم اٹھاتے ہیں تو ہمیشہ کامیاب ہوتے ہیں لیکن بس ڈر یہ لگتا ہے کہ آپ اچانک غیر سنجیدہ نہ ہوجائیں۔

تم جانتی ہو بیگم! اب میں نے حج کرلیا ہے اور اب میرا حال یہ ہے کہ میں اتنا سنجیدہ ہوگیا ہوں کہ مجھے اپنی تندرستی کے لئے خطرہ ہوگیا ہے اور بیگم یاد رکھو اگر میں اس سے بھی زیادہ سنجیدہ ہوگیا تو تم میری عین موجودگی میں بیوہ ہوجاؤ گی۔

لاحول ولاقوۃ۔ کبھی ٹھیک سے دو گھڑی بات نہیں کرسکتے۔ چلو مبارک ہو کہ آپ کامیاب لوٹے۔ اور اب میرے محترم شوہر! ہماری ازدواجی زندگی کو بھی خوشگوار بنانے کی فکر کریں۔

وہ مشکل ہے کیونکہ جب بھی میں خوشگوار بنانے کی جرأت کرتا ہوں تو تم بکھر جاتی ہو اور مجھے اس طرح گھور کر دیکھتی ہو جیسے میں شوہر کم اور اٹھائی گیرہ زیادہ ہوں۔ لیکن بیگم! ایک بات یاد رکھنا جیسا کیسا بھی سہی بحیثیت شوہر کے ایک لاجواب انسان ہوں۔ اور ابھی تک مجھے عورتیں لالچ کی نظروں سے دیکھتی ہیں اگر یقین نہ آئے تو ایک آدھ نکاح کر کے دکھاؤں۔

میری بات سنی ان سنی کرتے ہوئے بانو کچن میں چلی گئی اور میں سوچنے لگا کہ اللہ نے ان عورتوں کو آخر کس مٹی سے بنایا ہے۔؟ (یار زندہ صحبت باقی)

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۳

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

بادشاہ نے انسانوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ کہ تم نے جواب جانوروں کا سن لیا، جواب الجواب کے طور پر اگر تمہیں کچھ کہنا ہے تو بیان کرو۔ انہوں نے کہا ابھی بہت سی دلیلیں باقی ہیں کہ ان سے دعویٰ ہمارا ثابت ہو جاتا ہے بعض دلیلیں ان میں سے یہ ہیں کہ ہم جانوروں کو مول لیتے ہیں، فروخت کرتے ہیں، کھلاتے ہیں پلاتے ہیں، لباس پہناتے ہیں، ان کے آرام کا خیال رکھتے ہیں ان کو موسموں کی شدتوں سے محفوظ رکھتے ہیں، ان کی غلطیوں سے چشم پوشی کرتے ہیں ان کو درندوں کی مضرتوں سے بچاتے ہیں اگر وہ بیمار ہو جاتے ہیں تو شفقت سے انہیں دوا دیتے ہیں، یہ حسن سلوک برائے شفقت و محبت ہوا کرتا ہے اور اچھے مالکوں کا یہی دستور ہوتا ہے کہ وہ اپنے غلاموں کے ساتھ ہر حال میں محبت اور شفقت کا برتاؤ کرتے ہیں۔

بادشاہ نے یہ جواب سن کر جانوروں سے فرمایا، کہ اب تم کیا کہتے ہو؟

ایک حیوان نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ انسان جانوروں کی تجارت کرتے ہیں لیکن ایک جانور ہی کی کیا تخصیص انسانوں میں خود انسانوں کی تجارت بھی ہوتی ہے اور انسان کو خریدتا اور بیچتا ہے۔ دراصل ان انسانوں کو غلام بنانے کی عادت پڑی ہوئی ہے اور یہ لوگ جسے بھی مجبور اور کمزور دیکھتے ہیں خواہ وہ جانور ہوں یا انسان اسی کو اپنا غلام بنا لیتے ہیں لیکن جس کو اپنے سے طاقت ور اور مضبوط تصور کرتے ہیں اس طرح ڈرتے ہیں جس طرح ہمارے یہاں چوہا بلی سے گھبراتا ہے۔ یہ اس ہی کو اپنا غلام بناتے ہیں جو ان سے کمزور ہوتا ہے اور یہ اس کی کمزوری کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں، اور اپنی انسانیت پر اتراتے ہیں۔ سارے انسان ایک جیسے نہیں ہیں انسانوں میں بعض لوگ قابل بھی ہوتے ہیں بعض رحم دل بھی ہوتے ہیں، لیکن ان میں کی اکثریت ناقابل اور ظالم ہوتی ہے اور ان کا ظلم و ستم زمانہ بھر میں مشہور ہے اور یہ بات بھی مسلم ہے کہ جو انسان قابل ہوتا ہے اور اس میں بڑائی ہوتی ہے وہ بھی ہمیشہ قابل اور بڑا نہیں رہتا بلکہ زمانہ کی گردش اور حالات کی الٹ پھیر اسے کچھ سے کچھ بنا دیتی ہے ان میں کے بہتر لوگ کمتر اور کمتر لوگ بہتر ہو جاتے ہیں اور تقریباً یہی بات اللہ تعالیٰ نے بھی فرمائی ہے۔

وَتِلْکَ الْاَیَّامُ نُدَاوِلُهَا بَیْنَ النَّاسِ ۔ یعنی ہم زمانہ کو لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔

اور اے بادشاہ! یہ جو انسانوں نے کہا ہے کہ ہم جانوروں کو کھلاتے پلاتے ہیں اور حسن سلوک کرتے ہیں تو یہ محبت و شفقت کی وجہ سے نہیں بلکہ اس خوف سے ہے کہ ہم ہلاک ہوں تو ان کا مالی نقصان ہوتا ہے کیونکہ یہ ہمیں خرید کر لاتے ہیں اور ہماری موت سے ان کو خسارے کا سامنا کرنا پڑتا ہے اس لئے ہمیں موت سے بچانے کے لئے یہ ہمیں پیٹ بھر کھانا تر ساتر سا کر کھلاتے ہیں ہم ان کا بوجھ اٹھاتے ہیں ہم میں سے بعض جانوروں پر یہ انسان سواریاں کرتے ہیں اور ہم میں سے بعض جانوروں سے یہ مختلف انداز کی خدمتیں لیتے ہیں۔ اس لئے ہماری ہلاکت ان کے لئے نقصان کا باعث بنتی ہے۔ اس گفتگو کے بعد کئی جانوروں نے بادشاہ سے انسانوں کی شکایت کی اور اپنی اپنی زبان میں ان کے ظلم و ستم کا تذکرہ کیا۔

گدھے نے کہا کہ ہم جس گھڑی ان انسانوں کے قبضے میں ہوتے ہیں ہماری پیٹھ پر پتھر، لوہا، لکڑی اور بہت سا بوجھ لاد دیتے ہیں۔ ہم کس محنت و مشقت سے چلتے ہیں ان کے ہاتھوں میں چھڑیاں اور کوڑے رہتے ہیں، چوتڑوں پر ہمارے مارتے ہیں۔ اس وقت کی کیفیت اگر آپ ہماری دیکھیں تو آپ کو بھی صدمہ ہو۔ بادشاہ! ذرا غور کریں کہ یہ شفقت و محبت ہے یا ظلم و ستم؟

بیل نے کہا۔ جس وقت ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں یہ لوگ ہمیں ہلوں میں جوتتے ہیں ہمارے منہ میں چھینکا باندھ دیتے ہیں، آنکھیں بند کر دیتے ہیں ان کے ہاتھ میں لکڑی ہوتی ہے اگر ہم ذرا بھی چلتے چلتے رکتے ہیں تو یہ فوراً ہمارے چوتڑوں پر مارتے ہیں، ہم بلبلا اٹھتے ہیں لیکن انہیں ذرا بھی رحم نہیں آتا۔

اس کے بعد دنبہ نے کہا۔ ہم جس گھڑی ان کی قید میں ہوتے ہیں کیا کیا مصیبتیں اٹھاتے ہیں بس مت پوچھو۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے بچوں کو دودھ پلانے کی غرض سے ہمارے بچوں کو ہم سے جدا کر دیتے ہیں۔ ہمارے بچے بھوک کی شدت کی وجہ سے جب ہمارے تھنوں سے لپٹتے ہیں تو یہ لوگ اس کو گھسیٹ لیتے ہیں اور ہمارے تھنوں پر کپڑے کی تھیلیاں چڑھا دیتے ہیں تا کہ وہ دودھ نہ پی سکیں اور یہی نہیں بلکہ ہمارے چھوٹے چھوٹے بچوں کو ان کی ماؤں سے جدا کر دیتے ہیں اور انہیں مذبح خانے میں لے جاتے ہیں ان کے ہاتھ پاؤں باندھ دیتے ہیں اور بھوکا پیاسا انہیں زمین پر لٹا کر ذبح کر دیتے ہیں۔ صبح کا وقت رحمت خداوندی کا وقت ہوتا ہے اس وقت ٹھنڈی ٹھنڈی

ہوائیں چلتی ہیں اور ہر طرف ایک طرح کا سکون اور عافیت ہوتی ہے اور یہ انسان اس مبارک وقت ہماری گردنوں پر چھری چلاتے ہیں اور بہت ہی بے دردی کے ساتھ ہمارا خون بہادیتے ہیں۔ ذبح کرنے کے بعد یہ انسان کھال کھینچتے ہیں، کھوپڑیوں کو توڑ دیتے ہیں جگر اور دل کے ٹکڑے ٹکڑے کردیتے ہیں اور پھر قصائی کی دکانوں میں لے جاکر چھریوں سے کاٹتے ہیں اور ہمارے بچوں کے گوشت کی بوٹیاں بناتے ہیں۔ لوگ یہ بوٹیاں خرید کر لے جاتے ہیں اور ہمارے بچوں کا گوشت سیخوں میں پروکر دہکتے ہوئے انگاروں پر رکھ دیتے ہیں، یہ مظالم روزانہ دیکھنے میں آتے ہیں، ہم صبر کرتے ہیں اس لئے کہ اگر فریاد کریں تو کس سے کریں۔؟

اس کے بعد اونٹ نے کہا۔ جس وقت ہم ان کے ہاتھوں میں قید ہوتے ہیں ہمارا حال یہ ہوتا ہے کہ رسیاں ہمارے ناک نتھنوں میں پڑی ہوتی ہیں۔ ہم پر بوجھ لدا ہوتا ہے اگر چلتے چلتے ہمارے قدم ایک لحہ کے لئے رک جاتے ہیں تو ان کا ہنٹر ہماری کمر پر پڑتا ہے اور ہمیں چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے اور ہماری آنکھوں میں اندھیرا چھاجاتا ہے اور اگر چلتے چلتے ہمارے قدم ذرا تیز ہوجاتے ہیں تو یہ اس رسی کو کھینچتے ہیں جو ہمارے نتھنوں میں پڑی ہوتی ہے اس سے ہمارا دم گھٹ جاتا ہے اور ایک منٹ کے لئے ہمیں موت نظر آنے لگتی ہے۔ ان کے ظلم وستم کا حال یہ ہے کہ ہماری کمر پر بوجھ لاد کر ہمیں ٹیلوں اور پہاڑوں پر بھی لے جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہماری پیٹھیں کجاوں سے لگ جاتی ہیں اور ہماری زندگی بار بار ہچکولے کھاتی ہے۔ ہمارے پاؤں کے تلوے پتھریلی زمین پر چل کر زخمی ہوجاتے ہیں اور بھوکے پیاسے جہاں ان کا دل چاہتا ہے ہمیں ہنکاتے ہیں اور ہم چونکہ ان کی عقل اور ان کے شر کے سامنے مجبور و بے بس ہیں اس لئے مجبوراً ان کی فرمانبرداری کرتے ہیں اور ان کے اشاروں پر ناچتے ہیں۔

ہاتھی نے کہا۔ جس وقت ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں ہمارے گلے میں رسیاں اور پیروں میں بیڑیاں ہوتی ہیں اور ان کے ہاتھوں میں لوہے کے ڈنڈے ہوتے ہیں یہ ہمارے دائیں بائیں وار کرتے ہیں اور ہمیں تڑپاتے ہیں۔ ہمارا اتنا بڑا وجود ان کے ظلم وستم کو برداشت کرتا ہے اور اس خدا سے شکایت کرتا ہے جس نے ہمیں اتنا بڑا وجود بخش کر ان انسانوں کا محتاج اور غلام بنایا۔

گھوڑے نے کہا۔ جس گھڑی ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں یہ ہمارے منہ میں لگام ڈال دیتے ہیں، کمر پر زین کستے دیتے ہیں اور جنگوں میں ہمیں زرہ بکتر بند پہن کر دوڑاتے ہیں، ہم بھوکے پیاسے ہوتے ہیں اور ہماری آنکھیں اور ہمارے چہرے گردوغبار سے اٹے ہوتے ہیں۔ ان کی حفاظت کے لئے ہم تلواریں، تیر، نیزے اپنے سینوں پر کھاتے ہیں اور خون کے دریا پار کرتے ہیں۔

خچر نے کہا۔ جس گھڑی ہم ان کی قید میں ہوتے ہیں عجیب طرح کی مصیبتیں اٹھاتے ہیں، پاؤں میں رسیاں منہ میں لگامیں ہوتی ہیں اور ہماری گردن اور رانوں پر تڑاتڑ مارتے ہیں اور جو منہ میں آتا ہے بکتے ہیں۔ یہ فحش باتیں کہنے سے بھی نہیں چوکتے، کہ تیری ماں کی، اور تیری دھی کی۔ ہم ان کی گندی گندی گالیاں برداشت کرتے ہیں ان کی سختیاں اور فحش کلامی کو سہتے ہیں یہ ہمیں اتنی بھی مہلت نہیں دیتے کہ ہم اپنی ماداؤں کے پاس جاکر اپنے نفس کی آگ بجھاسکیں اور اپنی تھکن اتار سکیں۔ اگر ہم دوران سفر ذرا بھی رکتے ہیں تو یہ ہمارے چوتڑوں پر سانٹا رسید کرتے ہیں۔ ہمیں اپنی نانی یاد آجاتی ہے اور ہماری ساری مستی خاک میں مل جاتی ہے۔ اے بادشاہ! اگر آپ ان کے یہ سارے کرتوت اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو خود آپ کو دکھ ہو اور خود آپ آنسو بہانے پر مجبور ہو جائیں۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن کے احکامات پر عمل نہیں کرتے حالانکہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔

وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ۔ یعنی اگر تم مغفرت چاہتے ہو دوسروں کی خطاؤں سے درگزر کرو۔ اور ایک جگہ قرآن حکیم میں یہ فرمایا گیا ہے۔ قُلْ لِلَّذِينَ آمَنُوا يَغْفِرُوا لِلَّذِينَ لَا يَرْجُونَ أَيَّامَ اللَّهِ۔ یعنی حکم کروائے محمد کہ وہ کافروں کی غلطیوں سے بھی درگزر کریں۔ اور ایک جگہ اللہ نے یہ فرمایا ہے۔ وَمَا مِنْ دَابَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ۔ یعنی چرند درند پرند چلتے پھرتے ہیں اور ہواؤں میں اڑتے ہیں ان کا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا تمہارا اور ایک کیا ہی عمدہ بات ارشاد فرمائی گئی ہے لِتَسْتَوُوا عَلَىٰ ظُهُورِهِ ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ إِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ وَتَقُولُوا سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ ط وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ ○ یعنی جس گھڑی اونٹوں پر سوار ہو اپنے خدا کی نعمتوں کو یاد کرو اور کہو کہ پاک ہے وہ اللہ جس نے اس جانور کو تمہارے تابع کیا۔ ہم اس پر اس کے فضل کے بغیر قادر نہیں ہوسکتے۔ اور ہم سب خدا کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

جس گھڑی خچر اپنی گفتگو سے فارغ ہوا تو اونٹ نے سور سے کہا کہ تیری برادری والوں نے جو مظالم انسانوں کے ہاتھوں سہے ہیں تو بھی انہیں بادشاہ سے بیان کر شاید کہ بادشاہ تیری ہی باتوں سے متاثر ہوکر فیصلہ ہمارے حق میں کردے اور ہمارے ساتھیوں کو انسانی قید سے نجات حاصل ہوجائے کیونکہ تو بھی چرندوں میں سے ہے۔

ایک جن نے کہا کہ تم غلط کہتے ہو، سور چرندوں میں سے نہیں ہے بلکہ درندوں میں سے ہے اس لئے کہ یہ مردار کھاتا ہے۔

دوسرے جن نے کہا۔ نہیں تمہاری سوچ غلط ہے۔ یہ اونٹ کی رائے کے مطابق چرندوں ہی میں سے ہے کیونکہ یہ کھر رکھتا ہے اور گھاس بھی کھالیتا ہے۔ تیسرے جن نے کہا یہ چرند و درند اور بہائم سے مرکب ہے جس طرح

شترگائے مرکب ہے۔ بیل اونٹ اور چیتے سے اور اسی لئے شترمرغ کی شکل طائر اور اونٹ دونوں سے ملتی ہے۔

سور نے اونٹ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا کہ میں کچھ نہیں جانتا کہ میں کیا کہوں اور کس کا شکوہ کروں۔ میرے بارے میں لوگ بڑا شدید اختلاف رکھتے ہیں اور میری ذات سب کے لئے وجہ نزع بنی ہوئی ہے۔ مسلمان ہماری صورتوں کو مکروہ سمجھتے ہوئے ہمیں ملعون مانتے ہیں اور ہمارے گوشت کو حرام سمجھتے ہیں۔ صرف یہی نہیں یہ ہمارے تصور سے بھی گھن کرتے ہیں اور ہمارا نام لینے سے بھی کتراتے ہیں۔ روم کے رہنے والے ہمارے گوشت کو بہت رغبت سے کھاتے ہیں اور متبرک خیال کرتے ہیں اور ہماری قربانی بھی کرتے ہیں اور یہودی ہم سے بغض وعداوت رکھتے ہیں۔ بے وجہ ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور صبح شام ہم پر لعنت بھیجتے ہیں اسی لئے انہیں عیسائیوں اور رومیوں سے دشمنی ہے۔ ارمنی لوگ ہمیں بیل بکری مانتے ہیں اور ہمارے گوشت کو فربہی، چکنائی اور چربی کی وجہ سے کثرت توالد کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ یونانی طبیب ہماری چربی کو دواؤں میں استعمال کرتے ہیں بعض سفلی عمل کرنے والے جادوگر ہمارے گوشت کو بھینٹ چڑھاتے ہیں اور اپنے گندے عمل کے لئے ہمارے گوشت کو ایک نعمت تصور کرتے ہیں۔ ہمارے گوشت اور شراب کی بھینٹ سے سفلی عمل میں جان پڑتی ہے۔ بعض چرواہے ہمیں اپنے گھروں کے پاس اصطبل میں رکھتے ہیں کیونکہ ہماری موجودگی کی وجہ سے گھوڑے مختلف بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ جادوگر اور منتر کرنے والے ہماری کھالوں پر جنتر لکھتے ہیں اور گندے اور ناپاک عمل میں ہماری سوکھی ہوئی ہڈیوں سے دھونی دیتے ہیں۔ موچی ہماری کھالوں کو مختلف کاموں میں لاتے ہیں ہم حیران ہیں کہ کس سے شکوہ کریں اور کس کا شکریہ ادا کریں۔ جب سور خاموش ہوگیا تو گدھے نے خرگوش کی طرف دیکھا یہ اونٹ کے پاس کھڑا تھا۔ گدھے نے کہا تو بھی کچھ بیان کر تو گھتوں کی طرح چپ چاپ کیوں کھڑا ہے تیری برادری بھی تو انسانوں کے مظالم سے محفوظ نہیں ہے ممکن ہے کہ تیری بات سن کر بادشاہ کو رحم آجائے کیونکہ تو بہت معصوم صورت ہے اور تیرے چہرے پر ایک طرح کا بھولپن ہے اگر بادشاہ تیری باتوں سے متاثر ہوگیا تو ہم سب کا بیڑہ پار ہوجائیگا اور ہمیں انسانوں کے مظالم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔ خرگوش نے کہا کہ ہم ان سے دور رہتے ہیں، جنگلوں میں گزر بسر کرتے ہیں اور ہمارے کچھ بھائی بند جو ذرا شوقین مزاج ہوتے ہیں وہ بستیوں میں آجاتے ہیں تو انہیں اپنی رہائش کے لئے زمینوں میں سرنگیں بنانی پڑتی ہیں تاکہ یہ انسانی گرفت سے محفوظ رہ سکیں۔ لیکن کتوں اور شکاری جانوروں سے انہیں حیرانی اور پریشانی ہوتی ہے انسان، کتوں اور شکاری جانوروں کو ہماری برادری والوں کو پکڑنے کے لئے استعمال کرتے ہیں اور جانوروں کے ذریعہ جانوروں کی توہین کرتے ہیں ایک ہم نہیں، یہ انسان ہرن، نیل گائے، وغیرہ جیسے جانوروں کی پکڑ دھکڑ شکاری جانوروں کے ذریعہ کرتے ہیں اور جانوروں کے ذریعہ جانوروں کو گرفتار کرکے خوب مزے اڑاتے ہیں اس کے بعد وہی حرکت شروع ہوجاتی ہے۔ ہماری برادری کو ذبح کرتے ہیں ان کے گوشت کی تکا بوٹی کرکے سیخوں میں پروتے ہیں، خوب بھون بھون کر کھاتے ہیں اور عیش کرتے ہیں، یہ انسان ہماری برادری والوں کی کھالوں کے جوتے بنواتے ہیں۔ خرگوش نے کہا، میں معذرت چاہتا ہوں کہ میں نے اپنی زبان سے بعض جانوروں کی برائی بیان کی ہے۔ لیکن مجھے اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ کتے اور شکاری جانور انسانوں کی ملازمت کرتے ہیں اور حق نمک خواری ادا کرنے کی غرض سے ازراہ مجبوری ہمارا شکار کرتے ہیں اور ہمارا بچا کچا گوشت بھی کھالیتے ہیں۔ ہم جانوروں کی برائی کرکے خوش نہیں ہیں کیونکہ ہم ان جانوروں کی مجبوری کو سمجھتے ہیں جو انسانوں کے یہاں ملازمت کررہے ہیں اور بوجہ مجبوری ان کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ گھوڑے بہائم میں سے نہیں ہیں وہ ہمارا گوشت بھی نہیں کھاتے لیکن ہمارا شکار کرنے میں وہ بھی انسانوں کی مدد کرتے ہیں اور بے تحاشہ ہمارے پیچھے بھاگتے ہیں۔ کتوں کی مدد کرنا تو سمجھ میں آتا ہے کیونکہ انہیں ہمارا بچا کچا گوشت مال غنیمت کی طرح مل جاتا ہے اور وہ بھی اپنا گوشت خوری کا شوق پورا کرلیتے ہیں لیکن یہ گھوڑے کیوں انسانوں کی مدد کرتے ہیں جب کہ انہیں ہمارے گوشت سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ ہمارا خیال یہ ہے کہ گھوڑے ہم سے حسد رکھتے ہیں یا پھر یہ حماقت میں مبتلا ہیں یا پھر نرے جاہل ہیں۔

گھوڑے کی تعریف میں

آدمی نے جب یہ باتیں خرگوش کی زبانی سنیں تو کہا۔ بس چپ رہ خواہ مخواہ کی بکواس کررہا ہے اور خود کو عقل مند سمجھ رہا ہے۔ یاد رکھ کہ یہ گھوڑا تم جانوروں میں سب سے زیادہ شریف اور سب سے زیادہ وفادار ہے اور اسی لئے ہم اس کی قدر کرتے ہیں۔ ہم نے گھوڑوں میں جو سنجیدگی، جو وفاداری اور جو فرمانبرداری دیکھی ہے وہ دوسرے جانوروں میں موجود نہیں ہے۔ اور اسی لئے ہم اس کی قدر کرتے ہیں اور باقاعدہ ان کے لئے اصطبل بنواتے ہیں تاکہ دھوپ اور بارش سے یہ محفوظ رہ سکیں۔

بادشاہ نے آدمی سے پوچھا کہ گھوڑے میں کیا اچھائی ہے۔؟ وفادار تو کتا بھی ہے۔ وہ بھی تو اپنے مالک کو دیکھ کر دم ہلاتا ہے اور رات بھر جاگ کر انسانوں کی چوکیداری کرتا ہے تو پھر تم صرف گھوڑے کی تعریف کیوں کررہے ہو۔

آدمی نے کہا کہ گھوڑے میں تین خصلتیں ہیں اور خوبیاں تو بے شمار ہیں اس کی صورت اچھی ہوتی ہے۔ اس کے بدن میں بے ڈھنگا پن نہیں ہے اس کا ہر عضو مناسب اور معتدل ہے اس کا ڈیل ڈول خوشنما ہے اس کے حواس درست

رنگ صاف، شعور میں پختگی، دوڑ میں چستی کردار میں وفاداری، ہر حکم کی تعمیل کرنے والا جو بھی اس پر سوار ہوا اس کا مطیع دائیں بائیں آگے پیچھے جدھر بھی چاہا اس کو چلاؤ ذرا بھی اس کو حکم کی تعمیل میں تأمل نہیں ہوتا۔ باادب اتنا ہے کہ جب تک اس پر کوئی سوار ہو اس وقت تک پیشاب اور لید نہیں کرتا۔ شریف اس قدر کہ جب بھی اپنے مالک کو دیکھتا ہے تو خاموشی کے ساتھ صرف اپنی آنکھوں سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے۔ گدھے کی طرح ڈھینچوں ڈھینچوں کر کے پوری دنیا کو سر پر نہیں اٹھالیتا۔ اگر اس کی دم کیچڑ یا پانی میں بھیگ جائے تو بالکل نہیں ہلاتا۔ اس واسطے کہ کہیں سوار پر کوئی چھینٹ نہ پڑ جائے اس پر جتنا چاہے سامان لاددو اور کتنا ہی طاقت ور سوار اس پر بیٹھ جائے انتہائی صبر وتحمل کے ساتھ بوجھ برداشت کرتا ہے اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ اس کے مالک کی دوسرے گھوڑے کے ساتھ ریس ہو رہی ہے تو آگے نکلنے کی فکر میں اپنی ساری طاقت لگا دیتا ہے، دوران جنگ زخم اپنے سینے پر کھاتا ہے لیکن مالک کو کوئی تکلیف پہنچنے نہیں دیتا، اتنی ساری خوبیاں کسی اور جانور میں نظر نہیں آتیں۔ لیکن ان تمام خوبیوں کے ساتھ ایک عیب بہت بڑا ہے کہ یہ سب خوبیاں اس کے سامنے دب جاتی ہیں۔

بادشاہ نے پوچھا کہ وہ عیب کیا ہے۔؟

آدمی نے جواب دیا کہ گھوڑے کو عقل بالکل نہیں ہے۔ یہ سراسر احمق اور بے وقوف ہوتا ہے۔ دوست اور دشمن کی پہچان نہیں رکھتا اگر یہ دشمن کی ران کے نیچے بھی آجائے تو اسی کا تابع ہو جاتا ہے جس کے یہاں پیدا ہوتا ہے اور تمام عمر پرورش پاتا ہے، لڑائی میں اسی کے اشارے پر چلتا اور دوڑتا ہے لیکن یہ سب کچھ فراموش کر کے اسی کا ہو جاتا ہے جو اس پر سوار ہو جائے۔ اور لگام اسکے ہاتھ میں آجائے۔ یہ خصلت اسی میں تلوار کی سی ہے۔ تلوار دوست اور دشمن میں امتیاز نہیں کرتی جس طرح تلوار اپنے مخالفین کو کاٹتی ہے اسی طرح اپنے بنانے والے کو بھی کاٹ دیتی ہے۔

اسی وقت ایک خرگوش نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہی خصلت انسانوں میں بھی ہے۔ انسان اپنے ماں باپ، اپنے بھائی، بہن کو اپنے احباب واقارب کے ساتھ دشمنی کرتے ہیں اور کیا کیا مکر وفریب وقوع میں لاتے ہیں۔ یہ انسان اسی کے خلاف ہو جاتے ہیں جس نے انہیں پال پوس کے بڑا کیا ہو۔ کتنے ہی انسان شادی کے بعد اپنی جورو کے غلام ہو جاتے ہیں اور اس ماں کو فراموش کر دیتے ہیں جس نے ہزار طرح کی تکلیف اٹھا کر انہیں پالا تھا۔ یہ انسان جس ماں کا دودھ پیتے ہیں اسی کا خون بھی پی لیتے ہیں جس باپ کے نطفے سے یہ پیدا ہوتے ہیں ایک دن اسی کو آنکھیں دکھاتے ہیں۔ اسی طرح یہ جس جانور کا دودھ پیتے ہیں اسی کو ایک دن ذبح کر دیتے ہیں اس کی کھال اور اس کی ہڈیاں فروخت کر دیتے ہیں اور اس کا گوشت مزے لے کر کھاتے ہیں۔ انتہائی بے مروتی کی بات یہ ہے کہ جو فائدے جانوروں سے اٹھاتے ہیں انہیں یکسر بھلا دیتے ہیں۔

جس وقت خرگوش آدمی اور گھوڑے کی مذمت سے فارغ ہوا تو گدھے نے اس سے کہا کہ بس اتنی مذمت نہیں کرنی چاہئے کوئی اس دنیا میں ایسا ہے جو عیب دار نہ ہو۔ آدمی ہو یا جانور ہر ایک میں کوئی نہ کوئی عیب ضرور ہوتا ہے۔ بے عیب تو صرف خدا کی ذات ہے۔ جن انسانوں میں بے شمار خصوصیات ہوتی ہیں ان ہی میں بعض عیوب ایسے بھی ہوتے ہیں کہ جنہیں دیکھ کر شیطان کو بھی شرم آجاتی ہے اسی طرح کسی جانور میں خواہ کتنی بھی خصوصیات کیوں نہ ہوں اس میں بھی کوئی نہ کوئی برائی ضرور موجود ہوگی۔ اللہ نے چاند اور سورج کو کیا نور بخشا کہ ساری دنیا ان کے انوار سے منور ہوتی ہے لیکن اللہ نے چاند کو داغدار بنایا اور سورج کو غم گہن سے محفوظ نہ رکھا۔ اور اس میں اس قدر گرمی اور تپش رکھی جو خود اس کے لئے بھی باعث ضرر ہے اور اسی طرح اللہ نے ہر مخلوق کو خواہ وہ جاندار ہو یا بے جان خوبیوں اور خامیوں سے سرفراز رکھا۔ کسی بھی شئے کو مجموعہ کمالات نہیں بنایا بلکہ اس میں کچھ نہ کچھ خامیاں ضرور پیدا کر دیں۔

جب گدھا چپ ہو گیا تو بیل نے کہا۔ جس کو اللہ تعالیٰ نے ایسی نعمتیں عطا کر رکھی ہوں جو دوسروں کو عطا نہیں کیں تو اس کو لازم ہے کہ وہ شکر ادا کرے اپنی زبان سے بھی اور اپنے عمل سے بھی۔ یعنی اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے استعمال کرے اور انہیں لوگوں سے چھپانے کا جرم نہ کرے۔ دیکھ لیجئے اللہ نے سورج کو روشنی بخشی وہ اپنی روشنی سے پوری دنیا کو فیضیاب کرتا ہے اور ایسے ہی چاند ستارے بھی ساری دنیا کو اپنے نور سے مستفیض کرتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے وہ کسی پر احسان نہیں رکھتے بلکہ وہ اپنا فرض سمجھ کر ساری دنیا میں اپنا نور پھیلاتے ہیں۔ انسانوں کو بھی چاہئے کہ اللہ نے انہیں کچھ نعمتیں عطا کر دی ہیں تو وہ اللہ کے شکر گزار بنیں اور اللہ کی عطا کردہ نعمتوں سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں۔

جس وقت بیل یہ سب کچھ کہہ چکا تو تمام جانور اچانک دھاڑیں مار مار کر رونے لگے اور کہنے لگے۔ بادشاہ سلامت! ہم پر رحم کیجئے اور ان انسانوں کی قید وبند سے ہمیں نجات دلائیں اس وقت بادشاہ کے دربار میں بہت سے مفتی اور حکیم موجود تھے اور یہ سب جنات میں سے تھے۔

بادشاہ نے ان کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

حیوانوں اور انسانوں نے مظالم کی داستانیں بیان کی ہیں وہ تم سے سن لیں۔؟

سب نے عرض کیا کہ جی ہم نے سب سن لیا ہے اور ہم دن رات یہ دیکھتے ہیں کہ یہ انسان ہر کمزور کو دباتے ہیں اور ہر ضعیف کو تختہ مشق بناتے ہیں۔ ان انسانوں کے مظالم سے پریشان ہو کر بہت سے جنات بھی جنگل وبیابان میں جا چھپے اور انسانوں کے ظلم وستم سے بگڑ کر آبادیوں میں آنا جانا بالکل ترک

کر چکے ہیں حضور والا! یہ شکایت عام ہے کہ انسان اپنی بداعمالیوں اور بداخلاقیوں سے خدا کی دوسری مخلوقات کو مسلسل پریشان کر رہے ہیں بعض جنات نے بیابانوں میں پناہ لے لی ہے۔ لیکن وہ وہاں بھی انسانوں کے ظلم وستم سے محفوظ نہیں ہیں اور اس پر طرہ یہ ہے کہ جب ان کی بیوی یا ان کا کوئی بچہ بیمار ہو جاتا ہے تو یہ ہم پر ہی یہ الزام لگاتے ہیں اور یہ کہتے پھرتے ہیں کہ ان پر آسیب چڑھ گیا ہے اور ان پر جنات کا اثر ہو گیا ہے پھر یہ عاملوں کو بلوا کر خوب جھاڑ پھونک کرواتے ہیں۔ جنات نے انہیں کبھی نہیں ستایا۔ کبھی یہ ثابت نہیں ہوا کہ کسی جن نے کسی انسان کو زخمی کر دیا ہو یا کسی کے کپڑے چھین لئے ہوں یا کسی کا مال چرا لیا ہو یا کسی کے گھر میں پاڑدی ہو یا کسی کی جیب کاٹ لی ہو یا کسی کی آستین پھاڑ لی ہو یا کسی کی دکان کا قفل توڑا ہو۔ البتہ یہ انسان الٹا جنات کو ستاتے ہیں اور انہیں خون کے آنسو رلاتے ہیں۔ ہم انسانوں سے محفوظ رہنے کے لئے کنوؤں میں اپنے مکانات بناتے ہیں یہ انسان کنوئیں تک نہیں چھوڑتے اور کنوؤں کو پاٹ کر اس پر بھی اپنی جائیداد تعمیر کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے عاملوں کو بلا کر ہم سے اپنے مکانات خالی کرانا چاہتے ہیں اور مکانوں کی بندشیں کرواتے ہیں جس سے ہمیں تکلیف ہوتی ہے۔ انہوں نے کنوؤں کو نہیں چھوڑا، قبرستانوں کو نہیں چھوڑا، درختوں کو نہیں چھوڑا، ویرانوں کو نہیں چھوڑا۔ آخر ہم کہاں جائیں، کہاں اپنے گھر بنائیں، ہم جہاں بھی اپنے مکان بناتے ہیں یہ انہیں مسمار کر کے وہاں اپنے مکان تعمیر کر لیتے ہیں۔ پھر اپنے عاملوں سے ہمیں اجاڑنے کی کوشش کرتے ہیں، چوری، ڈکیتی، لوٹ مار دوسروں کی جائیدادوں پر قبضے یہ سب انسانوں کی خصلتیں ہیں۔ یہ آپس میں ہی ایک دوسرے کے مکانات تھیالیتے ہیں پھر مقدمہ بازیاں کرتے ہیں اللہ کا فضل ہے کہ ہم جنات اس طرح کی نازیبا حرکتوں سے محفوظ ہیں۔ ان کے اندر ایک خرابی یہ بھی ہے کہ عملیات کے ذریعہ ہم جنات کو تابع کرنے کی کوشش کرتے ہیں پھر تابع کر کے ہم سے غلط کام کرواتے ہیں کسی کا قفل کراتے ہیں کسی کی الماری میں سے دولت نکلواتے ہیں کسی کو دوسرے انداز سے نقصان پہنچاتے ہیں۔ ہمیں مجبوراً ان کی ہاں میں ہاں ملانی پڑتی ہے۔ یہ انسان نہ صرف یہ کہ جانوروں کو اپنا غلام بناتے ہیں بلکہ جنات کو بھی اپنا غلام بنانے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔

جن جب خاموش ہو گیا تو منادی ہوئی اب شام ہو گئی ہے اب محفل برخواست ہوتی ہے اب تم رخصت ہو جاؤ۔ کل صبح کو پھر حاضر دربار ہونا، تا کہ آگے کی کارروائی کی جا سکے۔ یہ منادی سن کر سب لوگ رخصت ہو گئے۔

(باقی آئندہ)

کل امر مرھون باوقا تھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اس پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۵ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے ئیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ٦۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، بہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ٦ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۸ء

اچھے برے کام منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اپریل	قمروشمس	تسدیس	۵۷-۱۷
۳/اپریل	قمروزحل	مقابلہ	۴۶-۶
۴/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۵۷-۱۳
۵/اپریل	قمروعطارد	قران	۲۴-۹
۶/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۵۰-۱۵
۷/اپریل	قمروزحل	تثلیث	۲۶-۱۰
۸/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۱۷-۱۶
۹/اپریل	قمروزہرہ	تسدیس	۶-۱۳
۱۰/اپریل	شمس ومشتری	تربیع	۴۰-۱۹
۱۰/اپریل	عطارد ومریخ	تربیع	۴۲-۲۲
۱۱/اپریل	قمروزہرہ	تربیع	۲۱-۱۹
۱۲/اپریل	قمرومشتری	مقابلہ	۳۵-۲۰
۱۳/اپریل	عطارد ومشتری	تربیع	۱۸-۲۳
۱۴/اپریل	قمروزہرہ	تثلیث	۶-۵
۱۵/اپریل	قمروعطارد	تثلیث	۴۳-۷
۱۶/اپریل	شمس وعطارد	قران	۵۳-۱۲
۱۷/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۲۹-۱۱
۱۸/اپریل	عطارد وزحل	تثلیث	۴۰-۲۳
۱۹/اپریل	قمرومریخ	تربیع	۴۲-۱۷
۲۰/اپریل	قمروشمس	مقابلہ	۵۵-۱۵
۲۱/اپریل	شمس وزحل	تثلیث	۳۴-۱۸
۲۲/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۱۷-۱۰
۲۳/اپریل	زہرہ ومریخ	تربیع	۳۷-۲۳
۲۴/اپریل	زہرہ ومشتری	تربیع	۵-۷
۲۴/اپریل	مریخ ومشتری	مقابلہ	۵۲-۱۸
۲۵/اپریل	قمروزحل	تثلیث	۴۵-۱۸
۲۶/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۲۷-۳
۲۷/اپریل	قمرومریخ	مقابلہ	۵-۱۴
۲۸/اپریل	عطارد ومشتری	تثلیث	۱۱-۱۹
۳۰/اپریل	عطارد ومریخ	تسدیس	۵-۳

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم مئی	قمروشمس	تسدیس	۳۶-۷
۲ مئی	زہرہ وزحل	تثلیث	۵-۳
۴ مئی	عطارد وزحل	تربیع	۲۱-۱
۵ مئی	قمروشمس	قران	۴۸-۱۷
۶ مئی	قمرومریخ	تسدیس	۵۱-۱۳
۷ مئی	قمروعطارد	قران	۱-۳
۸ مئی	قمروزحل	تسدیس	۱۸-۱۹
۹ مئی	قمروزہرہ	تسدیس	۵۵-۹
۱۰ مئی	قمرومشتری	مقابلہ	۳۶-۵
۱۱ مئی	قمروعطارد	تسدیس	۳۶-۱۶
۱۲ مئی	شمس ومشتری	تثلیث	۵۸-۲۲
۱۳ مئی	قمروزحل	قران	۳۵-۳
۱۴ مئی	قمروعطارد	تربیع	۵۰-۴
۱۴ مئی	قمرومشتری	تثلیث	۲۶-۱۸
۱۵ مئی	قمرومریخ	تسدیس	۶-۱۵
۱۶ مئی	قمروعطارد	تثلیث	۴۲-۱۹
۱۷ مئی	قمروزحل	تسدیس	۱۳۰۰
۱۸ مئی	قمرومریخ	تربیع	۱۸-۵
۱۹ مئی	قمرومشتری	تسدیس	۵-۱۷
۲۰ مئی	قمروشمس	مقابلہ	۴۱-۷
۲۲ مئی	شمس وزحل	تثلیث	۵۵-۲۳
۲۴ مئی	قمرومشتری	قران	۳۲-۱۷
۲۵ مئی	قمروشمس	تثلیث	۳۴-۱۸
۲۶ مئی	زہرہ وزحل	تربیع	۴۰-۲۲
۲۷ مئی	قمروزحل	مقابلہ	۱۴-۲۳
۲۸ مئی	قمروشمس	تربیع	۲۵-۸
۲۹ مئی	قمرومشتری	تسدیس	۵۱-۱۰
۳۰ مئی	قمروزہرہ	تسدیس	۴۲-۱۲
۳۰ مئی	قمرومریخ	تثلیث	۵۹-۲۰
۳۱ مئی	قمرومشتری	تربیع	۳-۱۴

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جون	قمروزحل	تثلیث	۴۲-۷
۲ جون	قمرومشتری	تثلیث	۱۱-۱۴
۳ جون	قمروزحل	تربیع	۳۱-۷
۴ جون	قمروعطارد	قران	۳۵-۴
۵ جون	قمروزحل	تسدیس	۵۵-۶
۶ جون	زہرہ ومریخ	تسدیس	۴۵-۱۳
۷ جون	شمس وعطارد	قران	۵۶-۲۰
۸ جون	عطارد ومریخ	تسدیس	۵۸-۲۳
۹ جون	شمس وزہرہ	قران	۴۹-۹
۱۰ جون	قمرومشتری	تثلیث	۵۴-۲۱
۱۲ جون	قمروعطارد	تثلیث	۱۹-۷ذ
۱۳ جون	قمروزہرہ	تثلیث	۷-۱۴
۱۴ جون	قمروزحل	تسدیس	۴۴-۸
۱۵ جون	قمرومریخ	تربیع	۴۳-۱۹
۱۶ جون	قمروزحل	تربیع	۳۶-۲۱
۱۷ جون	قمروعطارد	مقابلہ	۲۳-۱۷
۱۸ جون	قمروشمس	مقابلہ	۰۰-۲۳
۱۹ جون	قمروزحل	تثلیث	۲۷-۱۰
۲۰ جون	قمرومشتری	قران	۵۲-۱۸
۲۱ جون	زہرہ وزحل	تسدیس	۴۴-۱۴
۲۲ جون	قمرعطارد	تثلیث	۱-۱۷
۲۳ جون	قمرومریخ	مقابلہ	۴۵-۱۵
۲۴ جون	قمروشمس	تثلیث	۳۱-۶
۲۵ جون	شمس وزحل	تسدیس	۳۰-۱۰
۲۶ جون	قمروشمس	تربیع	۳۹-۱۷
۲۷ جون	قمروعطارد	تسدیس	۸-۱۱
۲۸ جون	قمروزحل	تثلیث	۳۲-۱۹
۲۹ جون	قمرومشتری	تثلیث	۱۷-۱۹
۳۰ جون	قمرومریخ	تربیع	۱۱-۱۴
۳۰ جون	قمروزحل	تربیع	۴۳-۲۰

فہرست نظرات

عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۷/اپریل	قمروزحل	۱۰_۲۶
۸/اپریل	قمرومشتری	۱۶_۱۷
۱۴/اپریل	قمروزہرہ	۵_۶
۱۵/اپریل	قمروعطارد	۷_۴۳
۱۷/اپریل	قمرومشتری	۱۱_۲۹
۱۸/اپریل	عطاردوزحل	۲۳_۴۰
۲۵/اپریل	قمروزحل	۱۸_۴۵
۲۶/اپریل	قمروشمس	۳_۲۷
۲۸/اپریل	عطاردومشتری	۱۹_۱۱
۲/مئی	زہرہ وزحل	۳_۵
۱۲/مئی	شمس ومشتری	۲۲_۵۸
۱۶/مئی	قمروعطارد	۱۹_۴۲
۲۲/مئی	قمرومشتری	۲۳_۵۵
۲۵/مئی	قمروشمس	۱۸_۳۴
۳۰/مئی	قمرومریخ	۲۰_۵۹
یکم/جون	قمروزحل	۷_۴۲
۲/جون	قمرومشتری	۱۴_۱۱
۱۰/جون	قمرومشتری	۲۱_۵۴
۱۲/جون	قمروزہرہ	۱۴_۷
۱۹/جون	قمروزحل	۱۰_۲۷
۲۴/جون	قمروشمس	۶_۳۱
۲۸/جون	قمروزحل	۱۹_۳۲
۲۹/جون	قمرومشتری	۱۹_۱۷

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
یکم/اپریل	قمروشمس	۱۷_۵۷
۴/اپریل	قمرومشتری	۱۳_۵۷
۱۹/اپریل	قمروزہرہ	۱۳_۶
۲۲/اپریل	قمرومشتری	۱۰_۱۷
۳۰/اپریل	عطاردومریخ	۳_۵
یکم/مئی	قمروشمس	۷_۳۶
۶/مئی	قمرومریخ	۱۳_۵۱
۹/مئی	قمروزہرہ	۹_۵۵
۱۱/مئی	قمروعطارد	۱۶_۳۶
۱۵/مئی	قمرومریخ	۱۵_۶
۱۷/مئی	قمروزحل	۰۰_۱۳
۱۹/مئی	قمرومشتری	۱۷_۵
۲۹/مئی	قمرومشتری	۱۰_۵۱
۳۰/مئی	قمروزہرہ	۱۲_۴۲
۵/جون	قمروزحل	۱۳_۴۵
۸/جون	عطاردومریخ	۲۳_۵۸
۱۴/جون	قمروزحل	۸_۴۴
۲۱/جون	زہرہ وزحل	۱۴_۴۴
۲۵/جون	شمس وزحل	۱۰_۳۰

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۰/اپریل	شمس ومشتری	۱۹_۴۰
۱۰/اپریل	عطاردومریخ	۲۲_۴۲
۱۱/اپریل	قمروزہرہ	۱۹_۲۱
۱۳/اپریل	عطاردومشتری	۲۳_۱۸
۱۹/اپریل	قمرومریخ	۱۷_۴۲
۲۳/اپریل	زہرہ ومریخ	۲۳_۲۷
۲۴/اپریل	زہرہ ومشتری	۷_۵
۴/مئی	عطاردوزحل	۱_۲۱
۱۴/مئی	قمروعطارد	۴_۵۰
۱۸/مئی	قمرومریخ	۵_۱۸
۲۶/مئی	زہرہ وزحل	۲۲_۴۰
۲۸/مئی	قمروشمس	۸_۲۵
۳۱/مئی	قمرومشتری	۱۴_۳
۳/جون	قمروزحل	۷_۳۱
۱۵/جون	قمرومریخ	۱۹_۴۳
۱۶/جون	قمروزحل	۲۱_۳۶
۲۶/جون	قمروشمس	۱۷_۴۹
۳۰/جون	قمرومریخ	۱۲_۱۱
۳۰/جون	قمروزحل	۲۰_۴۳

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۵/اپریل	قمروعطارد	۹_۲۳
۱۶/اپریل	شمس وعطارد	۱۲_۵۳
۷/مئی	قمروعطارد	۳_۱
۱۳/مئی	قمروزحل	۳_۳۵
۲۴/مئی	قمرومشتری	۱۷_۳۲
۴/جون	قمروعطارد	۴_۳۵
۷/جون	شمس وعطارد	۲۰_۵۶
۲۰/جون	قمرومشتری	۱۸_۵۲

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۳/اپریل	قمروزحل	۶_۴۶
۱۲/اپریل	قمرومشتری	۲۰_۳۵
۲۰/اپریل	قمروشمس	۱۵_۵۵
۲۴/اپریل	مریخ ومشتری	۱۸_۵۲
۲۷/اپریل	قمرومریخ	۱۴_۵
۱۰/مئی	قمرومشتری	۵_۳۶
۲۰/مئی	قمروشمس	۷_۴۱
۲۷/مئی	قمروزحل	۲۳_۱۴
۱۷/جون	قمروعطارد	۱۷_۲۳
۱۸/جون	قمروشمس	۲۳_۰۰
۲۳/جون	قمرومریخ	۱۵_۴۵

☆☆☆☆☆☆

شرف قمر

۱۷/اپریل بروز جمعرات ۱۰ بج کر ۳ منٹ سے ۱۷/اپریل ۱۱ بج کر ۳۹ منٹ تک۔ ۱۴/مئی بروز اتوار ۲۰ بج کر ۴ منٹ سے ۱۴/مئی رات ۲ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ یکم/جون بروز اتوار صبح ۷ بج کر ۵ منٹ سے یکم/جون ۸ بج کر ۴۰ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔

یہ اوقات مثبت کام کے لئے مؤثر ترین مانے جاتے ہیں۔ عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

ہبوط قمر

۲۰/اپریل بروز اتوار شام ۶ بج کر ۳۰ منٹ سے ۲۰/اپریل رات ۸ بج کر ۲۸ منٹ تک ۱۸ مئی رات ۱۲ بج کر ۳۰ منٹ سے ۱۸/مئی رات ۲ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ ۱۴/جون بروز ہفتہ صبح ۷ بج کر ۷ منٹ سے ۱۴/جون ۸ بج کر ۲۴ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔

یہ اوقات منفی کام کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۲۰/اپریل بروز اتوار دن ۲ بج کر ۳۱ منٹ سے ۲۳/اپریل بروز منگل دوپہر ۲ بج کر ۳۸ منٹ تک۔ ۱۷/مئی رات ۸ بج کر ۳۰ منٹ سے ۲۰/مئی ۸ بج کر ۵۰ منٹ تک۔ ۱۴/جون بروز ہفتہ دن ۲ بج کر ۲۴ منٹ سے ۱۶/جون بروز پیر دن ۲ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ قمر برج عقرب میں رہے گا ان اوقات میں نفرت وعداوت کے کام کرنے چاہئیں۔

تحویل آفتاب

۱۹/اپریل رات ۱۰ بج کر ۲۱ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۰/مئی/رات ۱۰/بج کر ۳۰ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱/جون رات ۵ بج کر ۲۹ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں اپنی ضروریات اور اپنی خواہشات اپنے رب کے حضور میں رکھیں۔

اوج زہرہ

۱۱/جون بروز بدھ ۶ بج کر ۳۹ منٹ سے ۱۲/جون ۲ بج کر ۱۶ منٹ کو زہرہ اوج میں ہوگا۔ شرف زہرہ کا وقت اگر چوک گیا ہو تو اوج زہرہ کے وقت سے فائدہ اٹھائیں۔

ہبوط مریخ

۴/مئی بروز اتوار ۱۰ بج کر ۳۴ منٹ سے ۴/مئی ۷ بج کر ۳۲ منٹ تک مریخ ہبوط میں رہے گا۔ جنگ وجدال کے کاموں کے لئے یہ وقت مؤثر ترین مانا گیا ہے۔

تربیع زہرہ ومشتری

اس نحس وقت کی ابتدا ۲۳/اپریل صبح ۱۰ بج کر ۴۸ منٹ۔ مکمل نظر ۲۴/اپریل صبح ۷ بج کر ۶ منٹ پر ختم۔ ۲۵/اپریل رات ۳ بج کر ۲۱ منٹ۔

ناجائز محبت کے خاتمہ کے لئے اس نقش سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ نقش سورۂ مائدہ کا ہے۔ اس کو لکھ کر کسی بھی دن بوقت زوال قبرستان میں دفن کریں۔

۷۸۶

۷۰۷۱۲	۵۶۵۶۹۸	۲۱۲۱۳۶
۳۵۳۵۶۰	فلاں ابن فلاں علی بغض فلاں ابن فلاں	۴۹۴۹۸۶
۴۲۴۲۷۴	۲۸۲۸۴۸	۱۴۱۴۲۴

تربیع عطارد ومریخ

اس نحس وقت کی شروعات ۱۰/اپریل صبح ۶ بج کر ۵۴ منٹ۔ تکمیل نظر رات ۱۰ بج کر ۴۴ منٹ پر اختتام ۱۱/اپریل دوپہر ۲ بج کر ۳۶ منٹ۔

نفاق پھیلانے اور فتنہ وفساد پھیلانے کے لئے اس نقش سے فائدہ اٹھائیں۔ یہ سورۂ فیل کا نقش ہے اور اس کا استعمال وہاں کرنا چاہئے جہاں فاسق وفاجر قسم کے لوگ متحد ہو کر اہل ایمان اور مظلوم لوگوں کو پریشان کررہے ہوں۔

۷۸۶

۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

مقابلہ مریخ ومشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۲۲/اپریل دوپہر ۲ بج کر ۲۴ منٹ۔ مکمل نظر ۲۴/اپریل شام ۶ بج کر ۵۴ منٹ۔ اختتام ۲۶/اپریل رات ۱۰ بج کر ۱۱ منٹ۔

حاسدین، بدخواہ اور دشمنوں پر عذاب مسلط کرنے کے لئے سورۂ فیل کا نقش استعمال میں لائیں۔ اس نقش کو لکھ کر کسی ویرانے میں دفن کریں۔

۷۸۶

۴۸۸	۳۹۰۷	۱۴۶۴
۲۴۴۰	یہاں مقصد لکھیں	۳۴۱۹
۲۹۳۱	۱۹۵۲	۹۷۶

تربیع عطارد و مشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۱۳؍اپریل صبح ۱۱ بج کر ۱۱ منٹ۔ تکمیل نظر ۱۳؍اپریل رات گیارہ بج کر ۱۹ منٹ۔ اختتام ۱۴؍اپریل رات ۱۰ بج کر ۲ منٹ پر۔
اس وقت بھی سورۂ فیل کا مذکورہ نقش استعمال میں لائیں۔

تثلیث زہرہ وزحل

اس سعد وقت کی شروعات یکم؍مئی صبح ۸ بج کر ۲۴ منٹ۔ تکمیل نظر ۲؍مئی رات ۳ بج کر ۱۵ منٹ۔ اختتام ۲؍مئی ۱۱ بج کر ۱۹ منٹ۔ اس وقت ترقی، خوشحالی، کاروبار کی بلندی اور زراعت میں اضافے کے لئے سورۂ یٰسین کا مندرجہ ذیل نقش لکھ کر درخت پر لٹکائیں۔

۷۸۶

۱۸۴۵۰	۱۴۷۶۱۰	۵۵۳۵۰
۹۲۲۵۰	یہاں مقصد لکھیں	۱۲۸۱۶۰
۱۱۰۷۱۰	۷۳۸۰۰	۳۶۹۰۰

تثلیث شمس وقمر

یہ سعد وقت ۱۲؍مئی ۲۰۰۸ء کو رات ۱۰ بج کر ۵۸ منٹ پر پڑ رہی ہے۔ اس وقت افلاس کو دور کرنے اور تونگری حاصل کرنے کے لئے یہ نقش بنا کر استعمال کریں انشاء اللہ غربت وافلاس سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷۹۲۱	۸۷۹۳۴	۸۷۹۳۱	۸۷۹۲۸
۸۷۹۳۲	۸۷۹۲۷	۸۷۹۲۲	۸۷۹۳۳
۸۷۹۲۶	۸۷۹۲۹	۸۷۹۳۶	۸۷۹۲۳
۸۷۹۳۵	۸۷۹۲۴	۸۷۹۲۵	۸۷۹۳۰

تثلیث قمر ومشتری

یہ سعد وقت ۲۹؍جون کو رات ۸ بج کر ۱۷ منٹ پر پڑ رہا ہے۔ برائے کامیابی رزق اور برائے ترقی دکان مندرجہ ذیل ۴ نقش لکھ کر دکان کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔ انشاء اللہ دکان خوب چلے گی۔

۷۸۶

۵۶۲	۵۵۵	۵۶۰
۵۵۷	۵۵۹	۵۶۱
۵۵۸	۵۶۳	۵۵۶

قران، شمس وعطارد

یہ سعد وقت ۷؍جون ۲۰۰۸ء کو رات ۸ بج کر ۵۶ منٹ پر پڑ رہا ہے۔ یہ وقت محبت کرنے کے لئے خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس وقت برائے محبت یہ نقش لکھ کر طالب کے دائیں بازو پر باندھیں۔

۷۸۶

القیت	القیت	القیت	القیت
علیک	علیک	علیک	علیک
محبۃ	محبۃ	محبۃ	محبۃ
منی	منی	منی	منی

فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

نقش لکھنے کے بعد اس آیت کو سو مرتبہ پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں۔ انشاء اللہ اس نقش کی وجہ سے طالب ومطلوب کے درمیان حیرتناک محبت پیدا ہوگی۔ اور مطلوب طالب کے بغیر بے قرار رہے گا۔

****

انمول باتیں

☆ اگر تم خوش رہنا چاہتے ہو تو دوسروں کو پہلے خوش رکھو۔

☆ انسان کو ایک پیڑ کی مانند زندگی گزارنی چاہئے جو خود تو دھوپ کی تیزی برداشت کرتا ہے، مگر اپنے نیچے سایہ رکھتا ہے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا
خبرنامہ

دہشت گردی کی جڑیں اسرائیل کی بربریت میں پیوست
دنیا میں امن کی بحالی کے لئے پہلے فلسطین کا مسئلہ حل کرنا ہوگا(مولانا ارشد مدنی)

دیوبند ۲۷رفروری (ایس این بی) دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات اور حال ہی میں منعقد ہوئی دہشت گردی مخالف کل ہند کانفرنس کے کنوینز مولانا سید ارشد مدنی نے آج اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اس کانفرنس کے حوصلہ افزاء نتائج سامنے آرہے ہیں۔انہوں نے میڈیا کے رول کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ دارالعلوم کی بات دور دور تک پہنچانے میں میڈیا کا بڑا رول رہا ہے، اگر اسی طرح میڈیا مثبت رویہ اختیار کرے تو دہشت گردی کے خلاف ہماری تحریک بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ اس تحریک میں ہر مکتب فکر کے ذمہ داروں کو آگے آنا چاہئے۔اس لئے کہ یہ صرف کسی ایک ادارہ یا صرف مدارس کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک ملی مسئلہ ہے۔انہوں نے کہا کہ ملی مسائل میں ہمیں تمام اختلافات فراموش کر کے اقدامات کرنے چاہئیں۔

مولانا ارشد مدنی نے کہا کہ اب ہم نے فیصلہ کیا ہے کہ جلد ہی لکھنؤ، آندھرا پردیش، مہاراشٹر اور مدھیہ پردیش وغیرہ میں اس عنوان پر کانفرنس کریں گے جس میں تمام مکتب فکر کے علماء کے ساتھ ساتھ ہندو مذہبی پیشواؤں کو بھی دعوت دیں گے۔ہم یہ جنگ اشتراکی قوت کے ساتھ لڑیں گے۔مولانا سید ارشد مدنی نے آج وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ ہر قسم کی دہشت گردی کی مخالفت ہمارا نصب العین ہے، وہ دہشت گردی چاہے کسی تحریک کے نام پر ہو، انفرادی یا کسی سیاسی سازش کا نتیجہ ہو، انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے ملک کے ساتھ ساتھ اپنے مدارس و مکاتب کی بھی حفاظت کرنی ہے، جس طرح مدارس اور دین دار طبقہ کو دہشت گردی کے الزامات میں پھنسایا جاتا ہے ہم اس کے خلاف پہلے لڑائی لڑیں گے۔

مولانا سید ارشد مدنی نے کہا کہ اسلامی دہشت گردی پوری قوم کے لئے ایک گالی ہے، یہ ہمارے مذہب کو بدنام کرنے کی صیہونی سازش ہے، سچ تو یہ ہے کہ دہشت گردی کا مذہب سے کوئی رشتہ نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کی تمام جڑیں اسرائیل کی بربریت میں پیوست ہیں اور امریکہ اس مسئلہ کو حل نہیں کرنا چاہتا کیونکہ یہودی لابی امریکہ پر غالب ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر دنیا کی بڑی طاقتیں دنیا سے دہشت گردی کی جڑیں مٹانا چاہتی ہیں تو ان کو پہلے فلسطین کا مسئلہ حل کرنا ہوگا۔

مولانا سید ارشد مدنی نے آخر میں کہا کہ دیگر مسالک کے افراد دیوبند کی کانفرنس میں کسی مجبوری یا جھجک کی وجہ سے شرکت نہیں کر سکے۔ہمیں اس کا گلہ نہیں ہے ان لوگوں نے اپنے پیغامات کے ذریعہ شانہ بشانہ ہمارے ساتھ رہنے کا یقین دلایا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد لکھنؤ میں منعقد ہونے جارہی دہشت گردی مخالف کانفرنس میں وہ سب لوگ شرکت کریں گے۔

اسلامی دہشت گردی عالمی طاقتوں کا فریب

دیوبند (۲۴) فروری (عارف عثمانی) کل ہند تنظیم علمائے ہند کے صدر حضرت مولانا انظر شاہ کشمیری صاحب نے آج جاری ایک بیان میں کہا کہ اسلامی دہشت گردی کا کوئی وجود دنیا میں نہیں ہے، یہ عالمی طاقتوں اور بطور خاص سپر پاور امریکہ کا فریب ہے۔۱۱-۹ سے پہلے کہیں ''القاعدہ'' کا وجود نہیں تھا۔اپنے مقاصد کی تکمیل کے لئے ''القاعدہ'' کا فرضی ڈھانچہ کھڑا کیا گیا اور آہستہ آہستہ اس کا دائرہ مدارس اسلامیہ اور اسلام تک وسیع کر دیا گیا۔دارالعلوم دیوبند میں ہونے والی

دہشت گردی کے موضوع پر کانفرنس کے سلسلے میں مولانا نے کہا کہ دیوبند کی تاریخ رہی ہے کہ اس نے نازک اور حساس مواقع پر قائدانہ کردار ادا کیا ہے۔ مولانا نے کہا یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مدارس اسلامیہ پرامن، سلامتی و آشتی کے مرکز ہیں، یہ یورپ یا امریکہ کی یونیورسٹیاں نہیں ہیں جہاں آئے دن اسٹین گن اور ریوالوروں سے یونیورسٹی کے طلباء آپس میں ہی خوں ریزی برپا کرتے ہیں۔ مولانا انظر شاہ کشمیری نے کہا کہ آج دنیا میں اقتصادی و معاشی دہشت گردی، مذہبی و تہذیبی دہشت گردی، اخلاقی، سماجی دہشت گردی کا ذمہ دار امریکہ ہے۔ بدقسمتی سے ہمارے ملک میں بھی اسے درآمد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایسا کرنے والے ملک کے بہی خواہ نہیں ہوسکتے۔ مدارس اسلامیہ اور ان سے وابستہ افراد ملک کی سب سے بڑی اقلیت اس ملک کی وفادار اور ذمہ دار شہری ہیں۔

مولانا انظر شاہ کشمیری نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ خود مدارس کی طرف سے دہشت گردی کے الزام کی تردید کرے تاکہ ملک میں یکجہتی، بھائی چارہ اور امن وامان کی فضا قائم رہے۔

دہشت گردی اور اسلام دو متضاد نظریئے ہیں (صفدر خاں)

نئی دہلی، ۲۷؍فروری (صحافت بیورو) علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کے صدر نیز انڈین اسلامک کلچر سینٹر کے ڈائریکٹر صفدر خاں نے اپنے ایک بیان میں از ہر ہند دارالعلوم دیوبند کی سرزمین پر مولانا مرغوب الرحمٰن ودار العلوم انتظامیہ کی جانب سے منعقد کی گئی۔ دہشت گردی مخالف کانفرنس پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اسلام اور دہشت گردی ایک دوسرے کے بالکل متضاد و برعکس دو نظریئے ہیں انہوں نے بعض لوگوں کی جانب سے کہے جانے والے جملے "کہ اسلام دہشت گردی نہیں سکھاتا" پر سخت لہجہ اختیار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کے ساتھ دہشت گردی کو اسی ایک سطری جملے میں آخر جوڑا ہی کیوں جاتا ہے؟ انہوں نے زور دے کر کہا کہ میں بالکل سیدھی اور صاف بات کہنے کا قائل ہوں اس لئے میں مکرر یہ کہہ رہا ہوں کہ اسلام اور دہشت گردی بالکل دو متضاد چیزیں ہیں۔ ایک کے ساتھ دوسرے کو ایک لمحے کے لئے بھی جوڑ کے نہیں دیکھا جاسکتا۔ صدر خاں نے کہا کہ آج ہمارا ملک ہر طرف سے دہشت گردوں کی چپیٹ میں ہے کہیں تامل ٹائیگرس ہیں تو کہیں الفا واد کا زور اور کہیں نکسل واد کا جنم ان سب کو کسی مذہب یا فرقے سے کیوں نہیں جوڑا جاتا۔ صفدر خاں نے اپنے موقف کی مزید تشریح کرتے ہوئے کہا کہ کلام الٰہی اور احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں جس طرح مسلمانوں کے حقوق سے ایک مسلم کو روشناس کرایا گیا ہے تو اسی طرح اس کو پڑوسیوں کے حقوق، مسافروں کے حقوق، دوستوں کے حقوق، اہل محلہ کے حقوق، چرند و پرند کے حقوق، حد یہ ہے کہ پیڑ پودوں کے حقوق سے بھی آگاہ کرایا گیا ہے پھر اسلام اور دہشت گردی کو ایک ساتھ جوڑ کر کیسے دیکھا جاسکتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ میرا یہ تجزیہ ہے کہ جو لوگ اسلام اور مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں وہ اسلام کے لفظ سے بھی ناواقف ہیں کیونکہ اسلام کا اصل مادہ س۔ ل۔ م ہے۔ جس کے معنی سلامتی اور امن و آشتی کے ہیں تو پھر اسلام کیسے کسی بے گناہ انسان کا خون بہانے کی اجازت دے سکتا ہے اس موقع پر انہوں نے مسلمانوں کو اپنا مفید مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ ہمارے مسلم بھائیوں کو پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت اختیار کرکے پوری دنیا کے لوگوں کو اسلامی حقانیت کا پیغام دینے کی ضرورت ہے۔

دیوبند میں دہشت گردی مخالف کانفرنس پر خوشی

نئی دہلی، ۲۷؍فروری (پریس ریلیز) شمال مشرقی دہلی جعفرآباد کی سرگرم سوسائٹی شمع ایجوکیشنل اینڈ پولی ٹیکنک سوسائٹی (رجسٹرڈ) کے دفتر میں قاری یوسف انصاری کی صدارت میں ایک مخصوص میٹنگ منعقد ہوئی میں سوسائٹی کے صدر حاجی شاہد چنگیزی نے دارالعلوم دیوبند میں دہشت گردی کے خلاف ہوئی کانفرنس کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ دیوبند میں پیش ہوئیں قراردادوں کو پورے ملک میں عمل میں لانا ممکن ہوگا۔ سوسائٹی کے جنرل سکریٹری ڈاکٹر فہیم بیگ نے کہا کہ یہ بالکل سچ ہے کہ مذہب اسلام امن کا دوسرا نام ہے بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلوص اور محبت کے پیغام سے ہی اسلام پوری دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور دنیا میں امن قائم کرنے میں اہم کردار نبھارہا ہے۔ سوسائٹی کے رکن ڈاکٹر ارشاد نے کہا کہ مدرسوں میں دہشت گردی کے خلاف تعلیم دی جاتی ہے نہ کہ انہیں اکسایا جاتا ہے حکومت کو چاہئے کہ [illegible] رسوں کو دہشت گردی کی آڑ [illegible] بنانے والی سیاسی پارٹیوں اور غیر سرکاری تنظیموں پر بھی روک لگائی جائے۔ میٹنگ میں موجود جمیل ملک، اقبال احمد، محمد عاطف، اکرام، صادق علی، ودیگر اراکین نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے دہشت گردی کی پرزور مذمت کی۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

RNP/SHN/139
2006-08
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیو بند
مئی ۲۰۰۸ء
MAY 2008
شوگر کیوں؟ اورنجات کیسے؟
دل کی بند رگوں کو کھولنے کا ایک حیرتناک فارمولہ
بائی پاس سے بچیں
دانش عامری
Rs.25/=

کیا اور کہاں

اداریہ

کچھ روحانی تحریک کے بارے میں

بقلم خاص

۲ماہ سے آپ طلسماتی دنیا میں روحانی تحریک کا اعلان دیکھ رہے ہیں، یہ تحریک اشاعت اسلام اور پیغام محبت کے لئے شروع کی گئی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس تحریک کو فروغ حاصل ہو۔ آج کے پر آشوب حالات میں جب دنیا میں نفرتیں پھیلائی جارہی ہیں اور اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کیا جارہا ہے اس طرح کی تحریک کو مضبوط کرنا ہم سب کا فرض ہے۔

دہشت گردی کے خلاف، اور مسلمانوں اور دینی مدرسوں پر دہشت گردی کے الزامات کو رفع کرنے کے لئے دارالعلوم دیوبند نے جو قدم اٹھایا ہے وہ قابل ستائش ہے۔ لیکن یہ فرض صرف دارالعلوم دیوبند ہی کا نہیں ہے بلکہ ہم سب کا فرض ہے کہ ہم اپنے عمل سے یہ ثابت کریں کہ مسلمان اور علماء نہ دہشت گرد ہیں اور نہ دہشت گردی کو پسند کرتے ہیں۔

ہم جانتے ہیں کہ ہمارا اصل دشمن امریکہ ہے اور امریکہ دہشت گردی کی آڑ میں خود دہشت گردی پھیلا رہا ہے اور مختلف انداز سے اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کر رہا ہے اس وقت مسلک کے اختلاف سے بالاتر ہو کر ہمیں اتحاد واتفاق کے ساتھ ان دشمنوں کا مقابلہ کرنا چاہئے جو دنیا بھر میں ہمارے خلاف سازشیں کر رہے ہیں۔

ہم نے اسلام کی تبلیغ کو ایک خاص انداز سے دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایک مخصوص انداز سے اپنا اور دنیا بھر کے مسلمانوں کا دفاع کرنے کے لئے ہاشمی روحانی تحریک کی داغ بیل ڈالی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اصلاح معاشرہ کے جذبے کے ساتھ ہم اس تحریک کو مضبوط کریں اور بلاتفریق ومذہب وملت اس تحریک کو آگے بڑھائیں۔ ہمیں اللہ کے سب بندوں سے محبت کرنی چاہئے اور ہمیں اس ملک میں رہنے والے ہندوؤں سے بھی محبت کرنی چاہئے اور انہیں اسلام کی گہرائیوں سے آگاہ کرنا چاہئے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اپنے اندر سدھار پیدا کرنا چاہئے۔ ہماری خرابیاں اور برائیاں دیکھ کر نہ صرف اہل دنیا مسلمانوں سے بدظن ہوتے ہیں بلکہ وہ دین اسلام سے بھی بدگمان ہوجاتے ہیں۔ ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ ہاشمی روحانی تحریک کو مضبوط کرنے میں اور اسے پھیلانے میں ہمارا ساتھ دیں۔

اس وقت ہمیں جن پیچیدہ مسائل سے گزرنا پڑ رہا ہے ان سے نجات کے لئے ضروری ہے کہ ہم محبت کے پیغام کو عام کریں اور سیاست سے نہیں بلکہ محبت سے اس دنیا کو فتح کرنے کا بیڑہ اٹھائیں۔ اگر ہماری نیت درست ہوگی اور اگر ہم اپنے دین کی تبلیغ کرنے میں مخلص ہوں گے تو انشاء اللہ ایک دن ہماری تحریک ساری دنیا میں پھیلے گی اور ایک دن ساری دنیا ہمارے مذہب کو 'واحد اچھا مذہب' ماننے پر مجبور ہوگی۔

مختلف پھولوں

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دنیا کی سمجھ دیدیتا ہے اور میں صرف بانٹنے والا ہوں دیتا تو صرف اللہ ہی ہے۔

● میرے خلاف جھوٹ نہ بولو، جو جھوٹ بولے گا وہ آگ میں داخل ہوگا۔

● تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور دوسروں کو سکھائے۔

جب ایسا زمانہ آئے کہ تمہیں طالبان علم ملیں تو انہیں خوش آمدید کہو اور تعلیم دو۔

● جو علم کے راستے پر چلتا ہے اللہ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کردیتا ہے۔

● حکمت کی بات مومن کا گم شدہ مال ہے وہ جہاں کہیں اسے پاتا ہے اپنالیتا ہے۔

علم کا شوق

حضرت امام غزالیؒ ایک بستی میں پہنچے جہاں انہوں نے دو دن قیام کیا تیسرے دن صبح سویرے اپنے شاگرد سے کہا۔ "اپنا سامان فوراً باندھ لو۔" شاگرد نے کہا یہاں آنے کے لئے آپ نے طویل سفر کی مشقت اٹھائی ہے اب آپ یہاں سے کیوں جانا چاہتے ہیں۔؟

امام غزالیؒ نے فرمایا۔ "میں اس بستی میں دو دن سے مقیم ہوں اور کوئی علم کا طالب میرے پاس نہیں آیا۔ جس بستی میں علم کا شوق نہ ہو وہاں عذاب الٰہی نازل ہوکر رہتا ہے۔ لہٰذا جلدی کرو ہم یہاں سے نکل جائیں۔

کام کی باتیں

● یادرکھو! غیر لالچ کے پیار صرف ماں کا پیار ہے۔

● یادرکھو یہ بہت بڑی غلطی ہوتی ہے کہ کسی کو کوئی راز کی بات بتاکر یہ کہنا کہ کسی اور کو نہ بتانا۔

● یادرکھو دل اداس ہو تو گونجتی شہنائیاں بھی انسان کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرسکتیں۔

● یادرکھو وہ انسان عظیم ہے جو دل میں غم چھپائے زندگی مسکرا کر گزار دیتا ہے۔

● یادرکھو تین چیزوں کو کبھی چھوٹا نہ سمجھو، فرض، مرض، قرض۔

● یادرکھو اگر دوست کو آزمانا ضروری ہو تو مصیبت اور غصے میں آزماؤ۔

● یادرکھو لالچی لوگوں کا نظریہ ہوتا ہے نہ باپ بڑا نہ بھیا، سب سے بڑا روپیہ۔

● یادرکھو اتنے میٹھے بھی نہ بنو کہ لوگ تمہیں کھاجائیں، اتنے کڑوے بھی نہ بنو کہ لوگ تھوکنے لگیں۔

● یادرکھو اگر تندرست رہنا چاہتے ہو تو صرف جینے کے لئے کھاؤ نہ کہ کھانے کے لئے جیو۔

● قلت عقل کا اندازہ کثرت کلام سے ہوتا ہے۔

● کسی سوال کا جواب معلوم نہ ہو تو لاعلمی کا اظہار کرنا نصف علم ہے۔

● جب دو آدمی کسی مسئلے پر بغیر بحث کے متفق ہوجائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ وہ دونوں بے وقوف ہیں۔

حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ

● جو عالم غیب میں ہے سب کچھ خدا جانتا ہے۔

● موت کو بھولنے والا کبھی کامیاب زندگی نہیں گزار سکتا۔

● اپنے آپ کو غلط فہمیوں کا شکار نہ کرو، کیونکہ اس سے زندگی اجیرن

ہوگی۔

● امیروں کی محفل سے بچ اور اپنی مستی میں مگن رہو۔

● بندہ کو اپنے خدائے ذوالجلال سے اتنا قریب و تعلق ضرور ہونا چاہئے کہ بندہ جو بھی درخواست کرے خدا کی بارگاہ میں قبول ہو جائے ورنہ پھر درویش کہلوانے کے لائق نہیں۔

● دنیا میں ہر شے فانی ہے تو جس سے پیار کرتا ہے وہ بھی فانی ہے پس فانی سے پیار کرنا سیکھ۔

● ہمیشہ سچ کا ساتھ دو، سچ تمہارا ساتھ دے گا۔

● عدل وانصاف برقرار رکھنا مومن کی شان ہے کیونکہ خدا بھی عدل و انصاف کو روا رکھتا ہے۔

خوشبو

● خوشبو جب قرآن پاک سے نکلتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت اور قرب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب دھرتی سے نکلتی ہے تو وطن عظیم کی شان بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب گلاب سے نکلتی ہے تو دلکش جھونکا بن کر محبوب بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب دلوں سے نکلتی ہے تو محبت کا مدھر احساس اور جذبات کے اظہار کا حقیقی رنگ بن جاتی ہے۔

● خوشبو جب دماغ سے نکلتی ہے تو لافانی تخلیق بن کر بکھر جاتی ہے۔

● خوشبو جب روح سے پھوٹتی ہے تو پاکیزگی کا ایک لطیف جھونکا بن جاتی ہے۔

بڑے لوگ بڑی باتیں

● کوئی شخص تمہاری پیٹھ پر سواری نہیں کرسکتا، جب تک کہ وہ جھکی ہوئی نہ ہو۔ (مارٹن لوتھر کنگ)

● آپ یہ انتظار نہ کریں کہ دوسرے لوگ آپ کی مدد کریں گے، آپ کو اپنی مدد آپ کرنے کا فن سیکھنا چاہئے اور خود اپنے طریقہ پر کام کرنا چاہئے۔ (ٹرسٹن جونز)

● کامیابی کے سفر میں شکست، مایوسی، محنت اور ہر قسم کے دکھ کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ (ڈاکٹر سی وی رمنا)

● انسان کے دو بڑے دشمن، نفرت اور خوف ہیں۔ (سر ونسٹن چرچل)

● زندگی کا سامنا کرنے کا سب سے ناقص طریقہ یہ ہے کہ حقارت کے ساتھ اس کا سامنا کیا جائے۔ (تھیوڈور روز ویلٹ)

● جنگوں کی ابتدا چونکہ ذہن سے ہوتی ہے اس لئے لوگوں کے ذہن میں قیام امن کا مورچہ بنایا جائے۔ (برنارڈ شا)

● بڑا آدمی وہ ہے جو ہر آدمی کے اندر بڑائی کا احساس پیدا کرے۔ (جی کے چسٹرٹن)

● آپ ہر جگہ اپنے دوست پاسکتے ہیں مگر آپ ہر جگہ اپنے دشمن نہیں پاسکتے، دشمن آپ کو خود بنانے پڑیں گے۔ (شیکسپیئر)

● رات کے وقت دو آدمی باہر دیکھتے ہیں، ایک شخص کیچڑ کو دیکھتا ہے اور دوسرا شخص ستارہ کو۔ (فریڈرک لینگ برج)

● میں تم سے کہتا ہوں کہ تم منٹوں کی حفاظت کرو کیونکہ گھنٹے اپنے آپ حفاظت کرلیں گے۔ (لارڈ فیلڈ)

باتوں سے خوشبو آئے

● کتابوں کو زمین پر نہیں گرنے دیا کرو کیونکہ کتابیں انسان کو آسمان پر لے جاتی ہیں۔

●اس شمع کی مانند روشن رہو، جو جب جلتی ہے تو یہ نہیں دیکھتی کہ میں بڑے محل میں جل رہی ہوں یا کسی غریب خانے میں، وہ تو دونوں کو برابر اپنی روشنی سے روشن رکھتی ہے۔

●انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

رہنما باتیں

●اگر خدا پر توکل کروگے تو تمہارا بال بھی بیکا نہیں ہوگا، اپنا آپ ڈھیلا چھوڑ دوگے تو پانی خود تمہاری حفاظت کرے گا، تم سطح پر تیرنے لگو گے۔

●جوگ کا پہلا قدم تب اٹھے گا جب غصے کو ختم کرے گا، غرور تکبر راکھ بنا کر حکومت داؤ پر لگادے گا، یہ رنگ اتار پھینک، پھر جوگ کی سوچنا۔

●انسان دو پاؤں کا جانور ہے، اس کا ایک قدم تدبیر سے اٹھتا ہے اور دوسرے قدم کو اس کی قسمت اٹھاتی ہے۔

●جو آدمی خود اصلاح یافتہ نہیں وہ دوسروں کو کیا تعلیم دے گا جسے خود پر اعتماد نہیں وہ دوسروں میں یقین کیسے پیدا کرسکتا ہے۔

●زندگی کا مقصد ذمہ داری ہے اور سب سے بڑی ذمہ داری اللہ کے ہاتھ میں ہاتھ دینا ہے۔

●اپنے آپ کو شہرت، دولت اور ناموری کی حضوری میں دے کر اس کے غلام نہ بن جانا، کیونکہ کسی نہ کسی دن تم کو اپنی زندگی میں ایک ایسا آدمی ضرور ملے گا جو ان چیزوں میں سے کسی کی بھی پرواہ نہیں کرتا ہوگا، اس وقت تمہیں پتہ چلے گا کہ تم کتنے غریب اور مفلس ہو، خالی اور بے کار ہو۔

●رزق حلال کمایا جائے تو کبھی کبھی تسبیح پھیرنے کی ضرورت بھی نہیں رہتی۔

سنئے

●اگر وقت اور حالات ہمیشہ آپ کے حق میں رہیں تو آپ زندگی سے کچھ نہیں سیکھ سکتے۔

●چند کاغذ کے ٹکڑوں سے آپ سب کچھ خرید سکتے ہیں لیکن مخلص دوست اور پرسکون زندگی نہیں۔

●نظر آنے والی حقیقت ہمیشہ آدھا سچ ہوتی ہے۔

اقوال حضرت امام جعفر صادقؓ

●جو کوئی خالق تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔

●اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچو تاکہ عابد ہو اور جو کچھ قسمت میں ہو گیا اس پر راضی ہو۔

●فاجر سے محبت مت رکھ تجھ پر فسق و فجور غالب آجائے گا، مشاورت ایسے لوگوں سے کر جو اطاعت خدا خوب کرتے ہوں۔

●توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل۔

● گناہ پر اصرار انسان کی ہلاکت کا موجب ہے۔

●دوسروں کے مال کا لالچ نہ کرنا بھی داخل سخاوت ہے۔

●دل کی آنکھ عبادت سے کھلتی ہے، اس کی رسائی لامکاں تک ہے اور کائنات کا کوئی راز اس سے پنہاں نہیں۔

●انسان کے پاس ایک ایسی قوت بھی ہے جو مستقبل میں جھانک سکتی ہے، یہ اس وقت بیدار ہوتی ہے جب حواس خمسہ سو رہے ہوں اور دماغ مشاہدات کی مداخلت سے آزاد ہو۔

● تغیر اساس کائنات ہے۔ پانی کہیں سحاب بن رہا ہے کہیں موتی اور کہیں آنسو، نور ظلمت میں بدل رہا ہے اور ظلمت نور میں۔

●انسان اعمال میں آزاد ہے تو لیکن اس کی آزادی لامحدود نہیں اس لئے کہ اس کے اختیار میں کچھ شائبہ جبر بھی ہے۔

●جو اللہ تعالیٰ سے انس رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

دوستی

●دوستی اختیار کرو مگر اپنی آبرو کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔

●دوست اس کو سمجھو، جو تنہائی میں تیرے عیب تجھ پر ظاہر کرے اور تیرے پیچھے لوگوں میں تیری تعریف کرے۔

●اچھا دوست صندل کی لکڑی کی مانند ہوتا ہے جسے جو کلہاڑی بھی کاٹتی ہے وہ اس کو خوشبودار کردیتی ہے۔

●جو اپنے دوست کو برے کاموں سے باز نہیں کرسکتا، وہ دوستی کے قابل نہیں۔

مہکتی کلیاں

● پھولوں کی تمنا ہو تو کانٹوں کی چبھن سے مت گھبراؤ۔

● غم پر اتنے آنسو نہ بہاؤ کہ خوشی پر دو آنسو بھی نہ گرسکیں۔

●سونے کو آگ پرکھتی ہے، اور انسان کو مصائب زمانہ۔

● جو باتیں تم لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے، ان کے پیچھے بھی مت کرو۔
● آنکھیں اپنے آپ پر یقین کرتی ہیں اور کان دوسرے لوگوں پر۔

سنہری باتیں

● سچی لگن کو کانٹوں کی پرواہ نہیں ہوتی۔
● دعائیں مانگنا تو سب کو آتا ہے وفائیں دینا کسی کو نہیں آتا۔
● اچھے دوست کو بار بار نہ آزماؤ کیونکہ ہو سکتا ہے وہ کبھی آزمائش میں پورا نہ اترے اور آپ کا اعتماد جاتا رہے۔
● تکبر علم کا اور غصہ عقل کا دشمن ہے۔
● ہنر انسان کا سب سے بڑا دوست ہے۔
● عقل مند وہ ہے جو ہر کام میں میانہ روی اختیار کرے۔
● شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔
● ادب بہترین کمال اور صدقہ بہترین عبادت ہے۔

مہکتی کلیاں

● خواہش وہ شیرینی ہے جو چکھنے والے کو ہلاک کر دیتی ہے۔ (اقلیدس)
● تحریک ایک خاموش زبان ہے اور قلم ہاتھ کی آواز۔ (سقراط)
● وقت اس دنیا کی روح ہے۔ (فیثاغورث)

حکیم اقلیدس

● جو عالم ہو اور اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ ایسا بیمار ہے جس کے پاس دوا تو موجود ہے مگر علاج نہیں کرتا۔
● دانا وہ ہے جو گردش ایام سے تنگ دل نہ ہو۔
● لوگوں کو تین باتوں سے رنج پہنچتا ہے۔ بیش از قسمت مانگتے ہیں، پیش از وقت چاہتے ہیں اور دوسروں کے مال کو اپنا بنانا چاہتے ہیں۔
● دو بھائیوں میں منافرت پیدا نہ کر ان میں کبھی نہ کبھی صلح ہو جائے گی مگر تجھے ہمیشہ برائی حاصل ہوگی۔
● جب تمہیں علم ہو گیا کہ تمہاری روزی دوسرے لوگوں کی روزی سے الگ ہے تو پھر یہ پریشانی اور بے صبری کیوں۔
● دنیا عالم اسباب ہے، یہاں پر ہر فعل سے پہلے سب کا ہونا قدرت کی حکمت ہے۔

● کونسی سرشت میں دانائی کی نسبت حماقت زیادہ بھری ہوئی ہے، اس کو دور کر کے اصلی انسانیت کا درجہ حاصل کر۔
● علم بہت ہیں اور عمر کم، تو وہ سیکھ جس سے سب علم آجائیں۔
● اللہ کی بہترین نعمت ایک مخلص دوست ہے۔

حیا

● حیا کی بہت سی علامات ہیں۔ منجملہ بات کرنے سے پہلے اس کا وزن کرنا ہے تا کہ ایسا کلمہ منہ سے نہ نکل جائے جس پر خجالت اٹھانی پڑے۔ ایسے کام کرنے سے پرہیز کرو، جس پر عذر خواہی کی نوبت آئے ایسی حالت میں مبتلا ہونے سے بچنا جس میں شرمندگی واقع ہو اور آنکھ، زبان، کان، پیٹ اور دیگر اعضاء کی نوبت آئے ایسی حالت میں مبتلا ہونے سے بچنا جس میں شرمندگی واقع ہو اور آنکھ زبان، کان پیٹ اور دیگر اعضاء کی حفاظت کرنا تا کہ بے پروائی سے رسوائی نہ ہو۔ (حضرت معروف کرخی رحمۃ اللہ عنہ)

شان کریمی

منصور بن عماد کو کسی نے خواب میں دیکھا اور دریافت کیا کہ تم پر کیا گزری۔؟

انہوں نے جواب دیا۔ ''اللہ تعالیٰ نے مجھے سامنے کھڑا کر کے فرمایا! اے منصور تو جانتا ہے کہ میں نے تجھے کیوں بخشا ہے۔؟''

میں نے عرض کیا۔ ''یارب مجھے خبر نہیں۔''

پھر خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ''ایک دن تو بیٹھا ہوا بہت سے آدمیوں کو وعظ اور نصیحت کر رہا تھا اور یہ باتیں سنا کر رلا رہا تھا۔ میرے ان بندوں میں سے ایک بندہ میرے خوف سے ایسا رویا جو پہلے کبھی نہ رویا تھا۔ میں نے اسے بخش دیا اور اس کی وجہ سے تجھ کو اور تمام مجلس کو بخش دیا۔''

مہکتی حقیقتیں

● لوگ الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا الفاظ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، اصل میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ دماغ کتنی دیر ایک جگہ ٹھہر سکتا ہے۔ (آرتو)
● لکھنا طریق علاج کی ایک صورت ہے بعض اوقات مجھے حیرت ہوتی ہے کہ وہ لوگ جو لکھتے نہیں، شعر نہیں کہتے، مصوری نہیں کرتے اس پاگل پن سے جنون اور ہیبت ناک خوف سے جو انسانی صورت میں موجود ہے فرار کی راہ کس طرح نکالتے ہیں۔؟

خوش رہنا بھی ایک عادت ہے، یہ عادت ڈالئے۔ (البرٹ ہوبارٹ)

●صبر نہایت عمدہ قدروں میں سے ایک ہے، صبر ہمیں امید سے نوازتا ہے۔ (جان ڈیوی)

●نام میں کیا رکھا ہے گلاب کو کسی بھی نام سے پکاریں اس کے لطف اور رنگینی میں کوئی فرق نہیں آتا۔ (شیکسپیئر)

کلام دلنشیں

●مخلوق کی خوشنودی کے لئے اپنے رب کو ناراض مت کرو۔

●اپنی تعریف زیادہ کرنا ہلاکت کا باعث ہے۔

●نفس سے بڑھ کر دنیا میں بدلگام جانور کوئی نہیں۔

●انسان کے لئے راحت اسی میں ہے کہ اپنی زبان کو روکے رکھے۔

●نیکی پر غرور کرنا نیکی کو ضائع کر دیتا ہے۔

منتخب اشعار

کہاں کے عشق ومحبت کدھر کے ہجر وصال
ابھی تو لوگ ترستے ہیں زندگی کے لئے

●

موسم کے ساتھ جسم کے کپڑے بدل گئے
حالات وتجربات نے چہرہ بدل دیا

●

اپنا چہرہ کوئی کتنا بھی چھپائے لیکن
وقت ہر شخص کو آئینہ دکھا دیتا ہے

●

اس قوم کی تقدیر میں منزل تو ہے لیکن
افسوس کوئی قافلہ سالار نہیں ہے

●

میں اس کے پر بھی کترنے کے فن سے واقف ہوں
کہ جس پرندے کو اڑنا سکھا دیا میں نے

●

آداب کہا جائے کسے کتنے ادب سے
یہ فن مجھے برسوں کی ریاضت سے ملا ہے

●

انا کے پیڑ سے نیچے اگر اتر جاتا
وجود اس کا اندھیرے میں بھی سنور جاتا

فکر ونظر

●ظاہری حسن کو مت دیکھو بلکہ اندر کے انسان کو پرکھو۔

●کسی کو حقیر نہ جانو کیونکہ تراشنے سے قبل ہیرا بھی ایک عام سا پتھر ہوتا ہے۔

●اصلاحی تنقید کا برا مت مناؤ اور نہ ہی اس اصولی موقف کی حمایت کرو جو اصول صرف اور صرف تمہارا اپنایا ہوا ہو۔

●خوابوں کے سمندر میں ہچکولے لینے والے دنیا کی دوڑ میں بہت پیچھے رہ جاتے ہیں۔

●جب تمہارا ضمیر سوگیا تو پہرے دار کی صدائیں بھی اسے نہیں جگا سکتیں۔

●انسان بڑی عمر یا لمبے قد سے بڑا نہیں ہوتا بلکہ اس کے اوصاف اس کو بڑا بناتے ہیں۔

●جو خدا پر توکل کرتا ہے خدا اسے اس کی سوچوں سے بھی بڑھ کر دیتا ہے۔

●سمجھوتوں کے ذریعہ شہرت ودولت حاصل کرنا کمزور لوگوں کا کام ہے۔

●اللہ سے اتنی امید رکھو کہ تمہیں اس سے زیادہ کسی اور سے امید نہ رہے۔

●مسکراہٹ ایک ایسا پردہ ہے جسکے پیچھے ہر قسم کے راز پنہاں ہیں۔

●محبت سے انسان میں درد کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

قابل غور

●وفائیں بنجر زمین کی طرح اور محبتیں وشت کی طرح ہیں۔

●زندگی کے بانجھ پن نے ہم سب کی سوچوں کو پتھر کی طرح کر دیا ہے۔

●شک ایسا کانٹا ہے جس کا زخم دل پر لگتا ہے۔

●کسی کو بھولنے کی کوشش کرنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے ہم اپنے ہی ہاتھوں کی لکھی تحریر کاٹ رہے ہوں۔

●محبت کرنے والا پہلی جماعت کے اس بچے کی طرح ہوتا ہے جو یہ سمجھ بیٹھتا ہے کہ اسے استاد کے ہر سوال کا جواب آتا ہے۔

●زندگی اس وقت تک حقیقت لگتی ہے جب تک کوئی ہم سے بچھڑتا نہیں ہے۔ ●جھوٹے ساتھ سے سچی جدائی اچھی ہے۔ کم از کم یہ محبت کو زندہ تو رکھتی ہے۔ ●بیوقوفوں کی نگری میں عقل مند پرایا ہوتا ہے۔

●●●●●●

قسط نمبر: ۱۱۱

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ تحریم

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ تحریم قرآن حکیم کی ٦٦ ویں سورۃ ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس آیت کی زکوٰۃ ادا کرکے پھر روزانہ سو مرتبہ اس آیت کا ورد رکھے تو وہ جہاں بھی چلا جائے گا وہاں اس کو عزت بھی ملے گی اور مقبولیت بھی۔ اس آیت کی برکت سے انشاء اللہ تسخیر خلائق کی دولت حاصل ہوگی اور ہمیشہ سرخروئی اور سربلندی سے وہ بہرہ ور رہے گا اس آیت کا نقش بھی تسخیر خلائق کے معاملے میں بے حد مؤثر ثابت ہوتا ہے اس نقش کو نوچندی جمعرات کو بنا کر گیارہ سو مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اس نقش پر دم کردیں پھر اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں انشاء اللہ ساری مخلوق مسخر ہوگی۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلٰہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ج وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَعْدَ ذٰلِکَ ظَھِیْرٌ ○

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے شروع کریں اور روزانہ اکیاسی ہزار نو سو تیرہ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ روزہ رکھیں اور لگاتار ۹ دن میں اس تعداد کو پورا کریں۔ اس سے تین دن پہلے اس درود کی زکوٰۃ تین دن میں ادا کریں اور تین دنوں میں بحالت صوم ۴۱ ہزار کی تعداد پوری کریں پھر آیت کریمہ کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت اسی درود شریف کو اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مذکورہ آیت کو روزانہ سو مرتبہ پڑھیں اور اول و آخر یہی درود شریف تین تین مرتبہ پڑھیں۔ انشاء اللہ زبردست تسخیر خلائق کی دولت عطا ہوگی۔

نقش اس آیت کا یہ ہے۔

۷۸٦

۷۴۴	۷۴۷	۷۵۰	۷۳٦
۷۴۹	۷۳۷	۷۴۳	۷۴۸
۷۳۸	۷۵۲	۷۴۵	۷۴۲
۷۴٦	۷۴۱	۷۳۹	۷۵۱

درود شریف یہ ہے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی خَاتَمِ الْمُرْسَلِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَسِیْلَۃِ الْعَاصِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

جو شخص کسی بھی طرح کی نشہ بازی کا شکار ہو، شراب پیتا ہو، افیون کھاتا ہو یا چرس کا عادی ہو، وہ تین روزے رکھے اور روزانہ سات ہزار مرتبہ اس آیت کو پڑھے۔ انشاء اللہ تمام بری عادتوں سے اور تمام مکروہات سے نجات ملے گی۔ نیز نشے کی عادت بھی اللہ کے فضل و کرم سے چھوٹ جائے گی۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ یَوْمَ لَا یُخْزِی اللّٰہُ النَّبِیَّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ ج نُوْرُھُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَبِاَیْمَانِھِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْلَنَا ج اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ○

● اگر کسی عورت کا شوہر ظالم ہو اور وہ عورت اس کے ظلم و ستم سے پریشان ہو تو اس عورت کو چاہئے کہ اس آیت کو تین ہزار مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد ۲۱ دن تک دن تک پڑھے۔ انشاء اللہ اس کو اپنے شوہر کے ظلم و ستم سے نجات مل جائے گی۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَکَ بَیْتًا فِی الْجَنَّۃِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِہٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ○

● جو عورت روزانہ سورۂ تحریم کی تلاوت کرے گی اس کا شوہر اس کا تابع رہے گا۔

سورۂ تحریم کا نقش ادائیگی قرض میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں بنا کر اپنے گلے میں ڈالیں یا دائیں بازو پر باندھیں انشاء اللہ قرض ادا ہونے کی سبیل پیدا ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۱۲۳۰۷	۱۲۳۱۱	۱۲۳۱۴	۱۲۳۰۰
۱۲۳۱۳	۱۲۳۰۱	۱۲۳۰٦	۱۲۳۱۲
۱۲۳۰۲	۱۲۳۱٦	۱۲۳۰۹	۱۲۳۰۵
۱۲۳۱۰	۱۲۳۰۴	۱۲۳۰۳	۱۲۳۱۵

(باقی آئندہ)

****

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۰

سیدنا شکور صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اسم گرامی سیدنا شکورؐ بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں بہت زیادہ قدر دان اور بہت زیادہ شکر گزار۔ چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رب کے حد سے زیادہ شکر گزار اور اس کی عطا کردہ نعمتوں کے حد سے زیادہ قدر دان تھے اس لئے آپ کو شکور بھی کہا جاتا ہے۔

یہ اسم گرامی بھی مشترک ہے یعنی یہ صفاتی نام رب العالمین کا بھی ہے اور رسول برحق کا بھی۔ اس نام کے اعداد ۵۲۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو اللہ اور اس کے رسولؐ کی رضامندی حاصل ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد زیادہ سے زیادہ کرے۔ اس کے ورد کی کثرت سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی توفیق ہوگی اور اللہ اس کے رسول کی رضامندی بھی حاصل ہوگی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ اپنے رب کا شکر گزار بندہ بن جائے تو اس کو چاہئے ہر فرض نماز کے بعد سو مرتبہ اس اسم گرامی کا ورد کیا کرے۔

● اگر کوئی شخص کسی ذہنی دباؤ کا شکار ہو تو اس کو چاہئے نماز مغرب کے بعد تین سو مرتبہ اس نام کا ورد کیا کرے۔

● اگر کوئی مستجاب الدعوات ہونے کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد اس اسم مبارک کا ورد ۵۱ مرتبہ اور نماز جمعہ کے بعد ۱۰۰ مرتبہ کیا کرے۔

● اس اسم مبارک کا نقش فرمانبرداری، اطاعت اور شکر گزاری کی صلاحیت پیدا کرتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انسان کے اندر باطنی طاقت پیدا ہوتی ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م، یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۱	۱۳۳	۱۳۷	۱۲۴
۱۳۶	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۵
۱۲۶	۱۳۹	۱۳۲	۱۲۹
۱۳۳	۱۲۸	۱۲۷	۱۳۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۶	۱۷۱	۱۷۹
۱۷۸	۱۷۵	۱۷۳
۱۷۲	۱۸۰	۱۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۷	۱۳۲	۱۳۰	۱۳۷
۱۳۸	۱۲۹	۱۳۵	۱۲۴
۱۳۳	۱۲۶	۱۳۶	۱۳۱
۱۲۸	۱۳۹	۱۲۵	۱۳۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۸	۱۷۶
۱۸۰	۱۷۵	۱۷۱
۱۷۴	۱۷۳	۱۷۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۲۴	۱۳۱	۱۳۴
۱۳۰	۱۳۵	۱۳۶	۱۲۵
۱۳۲	۱۲۹	۱۲۶	۱۳۹
۱۲۷	۱۳۸	۱۳۳	۱۲۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۶	۱۷۸	۱۷۲
۱۷۱	۱۷۵	۱۸۰
۱۷۹	۱۷۳	۱۷۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اور اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۳	۱۲۸	۱۲۷	۱۳۸
۱۲۶	۱۳۹	۱۳۲	۱۲۹
۱۳۶	۱۲۵	۱۳۰	۱۳۵
۱۳۱	۱۳۴	۱۳۷	۱۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۴	۱۸۰	۱۷۲
۱۷۳	۱۷۵	۱۷۱
۱۷۹	۱۷۱	۱۷۶

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۵۲۶ مرتبہ "سیدنا شکور صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردیں تو اس کی تاثیر دوگنی ہوجائے۔

سیدنا رشید صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام سیدنا رشید بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں ہدایت یافتہ، سیدھا راستہ دکھانے والا۔ آپ چونکہ ہادی برحق ہیں اس لئے آپ کو رشید کہا جاتا ہے اور آپ چونکہ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ بھی ہیں اس لئے آپ کو رشید کہا جاتا ہے۔ اس نام کے اعداد ۵۱۴ ہیں۔

- بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے اس کے رزق میں خیر و برکت ہو اور اس کا کاروبار خوب ترقی کرے اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد ۱۱۱ مرتبہ اس نام کا ورد رکھے۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے روزی میں فراخی پیدا ہوگی۔
- اگر کوئی ایسی مشکل پیش آجائے کہ کسی طرح اس کا حل سمجھ میں نہ آئے تو نماز مغرب کے بعد قبلہ رو بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ اس کا حل سمجھ میں آجائے گا۔
- جو شخص یہ چاہے کہ اس کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا ہو اور وہ گناہوں سے باز آکر نیکیوں کی طرف راغب ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ ہر نماز کے بعد پچاس مرتبہ اس نام کا ورد کرے انشاء اللہ برے کاموں سے نفرت ہوجائے گی اور دل نیک کاموں کی طرف آہستہ آہستہ مائل ہوجائے گا۔
- اس اسم مبارک کا نقش گناہوں سے بچنے، نیکیوں کی طرف راغب ہونے، رزق کی کشادگی اور کاروبار کی وسعت کے لئے نیز اللہ اور رسول کی اطاعت اور ماں باپ کی اطاعت کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۶۷	۱۷۵
۱۷۴	۱۷۱	۱۶۹
۱۶۸	۱۷۶	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۴	۱۲۹	۱۲۷	۱۳۴
۱۳۵	۱۲۶	۱۳۲	۱۲۱
۱۳۰	۱۲۳	۱۳۳	۱۲۸
۱۲۵	۱۳۶	۱۲۲	۱۳۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۶۸	۱۷۴	۱۷۲
۱۷۶	۱۷۱	۱۶۷
۱۷۰	۱۶۹	۱۷۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۴	۱۲۱	۱۲۸	۱۳۱
۱۲۷	۱۳۲	۱۳۳	۱۲۲
۱۲۹	۱۲۶	۱۲۳	۱۳۶
۱۲۴	۱۳۵	۱۳۰	۱۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۲	۱۷۴	۱۶۸
۱۶۷	۱۷۱	۱۷۶
۱۷۵	۱۶۹	۱۷۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، ل، ع، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۰	۱۲۵	۱۲۴	۱۳۵
۱۲۳	۱۳۶	۱۲۹	۱۲۶
۱۳۳	۱۲۲	۱۲۷	۱۳۲
۱۲۸	۱۳۱	۱۳۴	۱۲۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷۰	۱۷۶	۱۶۸
۱۶۹	۱۷۱	۱۷۴
۱۷۵	۱۶۷	۱۷۲

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ۵۱۴ مرتبہ "سیدنا رشید صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان پر دم کردیں تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دوگنی ہوجائے۔ مردوں کو تعویذ دائیں بازو پر اور عورتوں کو بائیں بازو پر باندھنے کی تاکید کریں۔ ان تعویذوں کو پہلی بار باندھتے وقت پاک صاف اور باوضو ہونا شرط ہے اس کے بعد کوئی پرہیز نہیں۔ (باقی آئندہ)

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ

..................کا مکتوب گرامی..................

۱۷ جولائی ۱۹۸۳ء کو جہان فانی سے رخصت ہو کر میں اس دنیا میں منتقل ہو گیا تھا جو کبھی فنا نہیں ہوگی۔ اور جہاں پہنچنے کے بعد انسان بھی کبھی فنا نہیں ہوتا۔ دین اسلام نے یہی تاثر اپنے متبعین کو دیا ہے کہ مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ جو کچھ بھی تمہارے پاس ہے وہ سب فنا ہونے والا ہے اور جو کچھ بھی اللہ کے پاس ہے وہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے۔ دنیا کے جھگڑے قضیے، تنازعے اور اختلافات سب ایک دن ختم ہو جاتے ہیں اور اگر ختم نہیں ہوتے تو پھر باہم دست وگریبان ہونے والے انسان اپنے اپنے اختلافات جہان فانی میں چھوڑ کر عالم بقا میں منتقل ہو جاتے ہیں وہ تنہا نہیں آتے ان کا نامۂ اعمال ان کے ساتھ ہوتا ہے اور اس نامۂ اعمال کو جس میں ان کی نیکیاں اور ان کی خطائیں چھوٹی بڑی سب درج ہوتی ہیں سیل کر دیا جاتا ہے اور یہ سیل اسی وقت توڑی جائے گی جب حشر برپا ہوگا اور دنیا میں پیدا ہونے والے تمام انسان داور محشر خالق کائنات رب العالمین کے روبرو حاضر ہوں گے۔ اور اپنی زندگی بھر کے کارناموں کا حساب کتاب پیش کریں گے۔

مقدمے دنیا کی عدالتوں میں بھی چلتے ہیں جہاں وکیل ہوتا ہے اور یہ وکیل اپنے مؤکل کی طرف سے قانونی بحث کرتا ہے اور مختلف ہتھکنڈوں سے اور مختلف دلیلوں سے جو صحیح بھی ہوتی ہیں اور من گھڑت بھی، اپنے مؤکل کو سزا سے بچانے کی کوشش کرتا ہے۔ دنیا کی عدالتوں میں جو گواہ پیش کیے جاتے ہیں وہ سچے بھی ہوتے ہیں اور پیسے دے کر خریدے ہوئے بھی۔ خریدے ہوئے گواہ جھوٹی گواہی پیش کر کے اپنے ممدوح کو جو ملزم کی حیثیت سے عدالت کے کٹہرے میں کھڑا ہوتا ہے، بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور قرآن کی قسم کھانے کے بعد بھی جھوٹ بولتے ہیں اور کبھی کبھی جھوٹ بول کر کامیاب بھی ہو جاتے ہیں اور جج کو چکمہ دے کر مقدمے کا رخ اپنے ممدوح کی طرف موڑ دیتے ہیں۔ دنیا کی عدالت میں اگر انسان مقدمہ ہار جائے تو پھر اپیل کرنے کی گنجائش ہوتی ہے انسان مقامی عدالت میں مقدمہ ہار کر ہائی کورٹ میں اپیل کر سکتا ہے اور اگر وہاں بھی وہ مقدمہ ہار جائے تو پھر سپریم کورٹ میں اپیل کرنے کی گنجائش رہتی ہے لیکن میرے بھائیوں میرے دوستوں۔ آخرت کی عدالت عجیب عدالت ہوگی یہاں دنیا کی عدالتوں کو پیدا کرنے والا خود ایک منصف کی حیثیت سے بنفس نفیس موجود ہوگا اور ہر انسان کی زندگی اور اس کی بندگی کا حساب لے گا اور کسی بھی چھوٹی سے چھوٹی خطا کو اور کسی بھی چھوٹی سی چھوٹی نیکی کو وہ نظر انداز نہیں کرے گا۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ۝ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝ کا مطلب یہی ہے کہ انسان نے اس دنیا میں اگر ذرہ برابر بھی کوئی نیکی کی ہوگی تو حشر کے میدان میں وہ اس کو بھی دیکھے گا اور اگر اس نے ذرے کے برابر بھی کوئی گناہ کیا ہوگا تو وہ میدان حشر میں اپنی آنکھوں سے اس کو بھی دیکھ لے گا اس کی چھوٹی بڑی تمام خطائیں ایک ایک کر کے اس کے سامنے لائی جائیں گی اور اس کا وہ نامۂ اعمال جو روز کے روز کراماً کاتبین مرتب کرتے تھے اس کے ہاتھ میں تھما دیا جائے گا۔ اس نامۂ اعمال میں ایک ایک برائی اور ایک ایک نیکی نوٹ ہوگی۔ اس نامۂ اعمال کو دیکھنے کے بعد بندے کی زبان سے بے اختیار یہ الفاظ نکلیں گے۔ مَالِ هٰذَا الْكِتٰبِ لَا يُغَادِرُ صَغِيْرَةً وَّلَا كَبِيْرَةً اِلَّآ اَحْصٰهَا۔ یہ کیسی حیرتناک کتاب ہے کہ جس میں چھوٹی اور بڑی ساری برائیوں کا احاطہ کر لیا گیا ہے۔ کوئی ایک خطا بھی تو ایسی نہیں ہے جو اس میں درج نہ ہو۔

اس نامۂ اعمال کو دیکھنے کے بعد سب کے ہوش اڑ جائیں گے اور سب کو پسینے چھوٹ جائیں گے۔ دنیا بھر کے انسان داور محشر کے روبرو کھڑے ہوں گے۔ جن لوگوں کے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا وہ کسی قدر مطمئن ہوں گے اور جن کے بائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال ہوگا ان کی حالت خراب ہوگی اور ان کے بدن پر خوف کے مارے لرزہ اور کپکپی طاری ہوگی۔ عجیب نفسانفسی کا عالم ہوگا۔ زندگی بھر کے مسائل پر مقدمے چلیں گے اور ہر شخص اپنا مقدمہ خود لڑے گا اور ہر شخص اس رب العالمین کے سامنے کھڑا ہوگا جس سے کوئی بات پوشیدہ نہیں ہے جو دلوں کے خیالات اور نیت سے بھی پوری طرح واقف ہوگا۔ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ۔ بے شک اللہ سینے میں پنپنے والے خیالات بھی آگاہ ہوتا ہے۔

آخرت کی عدالت میں نہ کوئی وکیل ہوگا نہ جھوٹی دلیل ہوگی اور اگر مقدمہ کا فیصلہ بندے کے خلاف پڑ گیا تو کسی اپیل کی بھی گنجائش نہیں ہوگی،

عجیب عدالت ہوگی نہ وکیل، نہ دلیل، نہ اپیل۔ اگرچہ شافع محشر رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم حق تعالیٰ کی مرضی سے اپنی امت کی شفاعت کریں گے لیکن شفاعت بھی بالعموم ان لوگوں کی ہوگی جنہوں نے دوسروں کو نہ ستایا ہو اور جنہوں نے دوسروں کا حق نہ مارا ہو۔

آمدم برسر مقصد ۱۹۶۶ء سے لے کر ۱۹۸۲ء تک دارالعلوم دیوبند میں میرے خاندان کی خدمات کا سلسلہ برابر چلتا رہا اور مجھ ناچیز نے بھی اپنے جدامجد اور اپنے والد کی طرح دارالعلوم دیوبند کو اپنے لہو سے سینچا لیکن مجھ پر طرح طرح کے الزامات لگائے گئے۔ بھیانک قسم کے بہتان اٹھائے گئے اور مجھ پر ۲۰ ہزار روپے کے غبن کا مقدمہ بھی چلایا گیا۔ میرے بارے میں یہ کہا گیا کہ میں اپنے نااہل بیٹے کو دارالعلوم دیوبند کا مہتمم بنانا چاہتا ہوں اور دارالعلوم دیوبند ایک قومی ادارہ ہے یہ تمام مسلمانوں کی امانت ہے اس میں ورثہ جاری نہیں ہوسکتا اس لئے میرا بیٹا سالم اس مدرسے کا مہتمم نہیں بن سکتا۔ میرا اللہ گواہ ہے کہ میں نے کبھی یہ کوشش نہیں کی کہ میرا بیٹا میرے بعد ازراہ وراثت دارالعلوم دیوبند کا اہتمام سنبھالے یہ خواہ مخواہ کا الزام تھا جو میرے اپنوں کی طرف سے مجھ پر لگایا گیا تھا۔ دارالعلوم دیوبند میرا اوڑھنا بچھونا تھا اور دارالعلوم دیوبند کے لئے میں نے اپنی بساط کے مطابق عمر بھر جدوجہد کی لیکن عمر کے آخر میں محض اقتدار چھیننے کے لئے جو طعنہ زنی کی گئی اور میرے خاندان کو بدنام کرنے کی ایک مہم چلائی گئی۔ میں نے حتی الامکان صبر کیا اور میں نے دارالعلوم دیوبند کی خاطر اپنی زبان کو بند کرلیا اور تمام معاملات کو اس خدا کے سپرد کردیا جو ایک دن ذرہ ذرہ کا اور پائی پائی کا حساب لے گا۔ میں تو دارالعلوم دیوبند کے مقابلے میں دوسرا دارالعلوم قائم کرنے کے بھی حق میں نہیں تھا لیکن کچھ چاہنے والوں نے خواہی نخواہی وقف دارالعلوم دیوبند کی بنیاد ڈال دی لیکن میں اس صدمہ کو برداشت نہ کرسکا اور میں اللہ کی دعوت پر عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف منتقل ہوگیا اور اب میں اس گھڑی کا منتظر ہوں جب میرا مقدمہ بارگاہ خداوندی میں پیش ہوگا اور رب ذوالجلال خود مقدمہ کی سماعت کریں گے۔ میں اپنے رب کے ہر فیصلے پر راضی برضا کل بھی تھا اور آنے والے کل میں بھی رہوں گا۔ میں ڈرتا ہوں کہ جن لوگوں نے مجھ پر الزامات لگائے تھے وہ دنیا ہی میں آپسی انتشار کا شکار نہ ہوجائیں اور وہ خود ایک قومی ادارے کو اپنی جائیداد سمجھ کر اس میں وراثت نہ جاری کرنے لگیں اور مجھے اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ مادر علمی سیاسی چالبازیوں کا شکار نہ ہوجائے۔ اس دارالعلوم میں افتراق وانتشار کی ایک نئی داستان مرتب نہ ہو کیونکہ میں نے حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنی ہے کہ دوسروں پر الزامات لگاتا ہے جب تک وہ خود ان الزامات کا شکار نہیں ہوجاتا اسے موت نہیں آتی۔ کچھ لوگ دارالعلوم دیوبند کے موجودہ مہتمم کے خلاف خطوط لکھ رہے ہیں میں اس روش کو پسند نہیں کرتا میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم سب کے لئے عافیت اس میں ہے کہ ہم اپنے تمام معاملات اس خدا کے سپرد کردیں جس کی پکڑ بہت سخت ہے اور وہ جب پکڑ کرنے پر آتا ہے تو پھر اس کی پکڑ سے بچ جانا ممکن نہیں ہے۔

میرے دوستو! دارالعلوم دیوبند نہ میری جائیداد تھا نہ موجودہ انتظامیہ کی جائیداد ہے۔ یہ ادارہ وقف الی اللہ ہے اور یہ آپ سب کی مشترکہ امانت ہے اس کی حفاظت کریں ورنہ خطرہ اس بات کا ہے کہ یہ عظیم الشان ادارہ آپس کی چپقلش کی وجہ سے اور طرح طرح کے گناہوں کی وجہ سے تباہ نہ ہوجائے۔ اپنے شیخ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے دور میں ناچیز نے ایک خواب دیکھا تھا کہ احاطہ مولسری میں علماء دیوبند ایک دوسرے کی گردنیں کاٹ رہے ہیں اور ہر طرف خون بہہ رہا ہے اور خوب قتل وغارت گری ہورہی ہے۔ جس وقت دارالعلوم دیوبند میں فتنہ پھیلا اور ایک فریق نے زور زبردستی سے اس پر قبضہ کرنے کی ٹھان لی اور حکومت وقت سے بھی اس فریق نے امداد حاصل کرلی اس وقت اس بات کا خطرہ درپیش ہوگیا کہ یہ جھگڑا جو انتظامیہ اور دوسرے فریق کے درمیان چل رہا ہے اتنا نہ بڑھ جائے کہ نوبت ایک دوسرے کی گردنیں مارنے پر آجائے اور میرے اس خواب کی تعبیر پوری نہ ہوجائے جو میں نے برسہا برس پہلے دیکھا تھا اور جس کی تعبیر حکیم الامت نے یہ دی تھی کہ دارالعلوم دیوبند میں جب سیاست داخل ہوجائے گی اس وقت خون خرابہ ہوگا اور لوگ اقتدار کی خاطر ایک دوسرے کو قتل کرنے سے بھی نہیں چوکیں گے لیکن جب ۲۲ر مارچ ۱۹۸۲ء کی شب میں دارالعلوم دیوبند پر بزور طاقت قبضہ کرلیا گیا اور کسی ایک انسان کا بھی خون نہیں بہا تو میں مطمئن ہوگیا اور میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا کہ اس خواب کی تعبیر سے میں محفوظ رہا لیکن اندیشہ اس بات کا ہے کہ اس خواب کی تعبیر ایک دن ضرور پوری ہوگی۔ اللہ مادر علمی کی حفاظت فرمائے آمین۔

میں اپنے تمام چاہنے والوں سے یہی گزارش کروں گا کہ جن لوگوں نے مجھے ستایا تھا اور جن لوگوں نے میرے خاندان پر الزامات لگائے تھے وہ اللہ کی سزا سے نہیں بچ سکتے اس لئے ہمیں اپنے تمام معاملات اس اللہ پر چھوڑ دینے چاہئیں جو بہتر انتقام لینے والا ہے اور جس کی پکڑ بہت سخت ہے۔ انسان چالاکی سے دنیا کے عذاب سے تو بچ سکتا ہے لیکن حساب آخرت اور عتاب الٰہی سے کسی کا بھی بچنا ممکن نہیں ہے۔ انسانوں کا بھی عجیب حال ہے یہ کانٹے بوتے ہیں اور پھول کاٹنے کی فکر میں رہتے ہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جب ہم نفرت بوئیں گے تو ایک نفرت ہی ہم کاٹیں گے۔ کاش انسانوں نے یہ بات سمجھ لی ہوتی کہ یہ دنیا گول ہے اور جو برائی جہاں سے چلتی ہے ایک دن وہیں لوٹ کر ضرور آتی ہے۔

(خدا حافظ)

محمد طیب خادم قدیم دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے۔سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

اجازت عمل کا مسئلہ

سوال از: عبدالواحد وانی ــــــــــــــ سوپور

جن طلسماتی دنیا کے علوم سے میں پچھلے سات سال سے مستفیض ہورہا ہوں وہ آپ کے رسالہ کی دین ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے۔میری عرض ہے،میرے آخری خط کا جواب دسمبر۲۰۰۴ء میں بغیر رہنما کے روحانی سفر کے عنوان سے آپ نے دیا تھا۔تنگ دستی دور کرنے کے لئے کچھ وظائف دیئے تھے سال بھر تک اللہ نے یقیناً برکت نازل فرمائی مگر پھر بڑے بیٹے ارشد احدوانی بنت رفیقہ بیگم کی نادان حرکتوں سے دکان بیچنی پڑی اور نقصان بھی کافی اٹھانا پڑا۔حیران رہتے ہیں کہ ہم ایسے شریف لڑکا ہونے کے باوجود اس کی وجہ سے اکثر ہی ایسا دیکھا ہے یا اکثر نقصان ہوتا رہا جس کا یوم پیدائش ۱۹۸۱ء، ٹائم ۱۲۰۴۰۔اس سلسلے میں پچھلے تین سالوں سے خط لکھ رہا ہوں مگر جواب نہیں ملا۔اب ارشد کو پٹواری کی ٹریننگ کے لئے منتخب کرایا ہوں ابھی دسمبر ۲۰۰۷ء میں ۹ ماہ کا کورس ہے،ٹریننگ کے بعد نوکری ملنا ممکن کم اور مشکل زیادہ ہے۔اپنی دعاؤں سے نوازیں۔

اپریل ۲۰۰۷ء میں ہم اپنے نئے مکان میں منتقل ہوگئے اللہ اللہ اس کے بعد یہ نقصانات اور زبردست قسم کی پریشانیاں جھیلنی پڑی۔مجبوری کی حالت میں آخر طالب علم ہونے کے باوجود خود جھاڑ پھونک کرکے اللہ سے مدد لے کر کسی حد تک افاقہ ہوا۔اب حاصل گفتگو یہ بات ہے کہ میں رسالہ طلسماتی دنیا کے ذریعہ آپ کا ایک طالب علم ہوں اور مکمل عامل بننے کا ابھی کوئی ارادہ نہیں،ہاں خود کو ان علوم سے آراستہ کرنا چاہتا ہوں جو کہ اب ہر رسالے میں 80% جانے پہچانے معلوم ہوتے ہیں۔الحمدللہ ہمارے علوم میں اضافہ ہوتا ہے اور دیگر لوگوں کو بھی کتاب کا پتہ بتا کر ضلع بارہمولہ،ضلع کپواڑہ،ضلع سرینگر میں کوئی باضابطہ عامل ہونے کا خاص وجہ اس رسالہ اور ان علوم کی بے خبری کو ہی ذمہ دار بتاتا ہوں۔غرض یہ کہ اپنے دیرینہ طالب علموں کے لئے چند ایسی ریاضتوں کا اجازت کے ساتھ خط کے جواب میں وضاحت کے ساتھ لکھیں جن کو ہم ادا کرکے کم سے کم ان رشتہ داروں اور احبابوں کی جھاڑ پھونک ہی کرسکے جو ہمیں دن رنگ اس رسالہ سے وابستہ دیکھ کر سوالی بنتے ہیں اور ہمارے انکار کرنے یعنی ہمیں اجازت نہیں ہے،ناراض ہوجاتے ہیں۔ان سات سالوں سے پہلے حروف تہجی اور بسم اللہ شریف کی زکوۃ دینے کے باوجود میں اپنے آپ کو آپ کی اجازت اور دعا کا ہی پابند سمجھتا ہوں مہربانی کرکے جواب میں عنایت فرمادیں۔ میں عبدالاحد وانی ایک بنک میں ڈرائیور ہوں اِدھر اُدھر گھومنا ظاہر ہے جب تک نہ مجھے اپنے ۱۰۰ کلومیٹر کے ایریئے میں کوئی عامل کامل نہ ملے جو کہ میری اب تک نظر میں قطعاً کوئی بھی نہیں ہے۔تب تک تو میں طالب علم ہی ٹھیک ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں رہبر جو ہو اس کے ساتھ واسطہ اور خدمت دونوں بہت ضروری ہیں ہاں اگر آپ کا کوئی شاگرد موجود مطلوب علاقہ میں ہو تو پتہ بتا کر مشکور فرمادیں۔

بہت نقصانات کی وجہ سے تنگ دستی کے ساتھ جنگ چل رہی ہے مگر پھر بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کوئی دعا وظیفہ دے کر نوازیں انشاء اللہ آپ کی دعاؤں، وظیفوں کی بدولت برکتیں نازل ہوتی ہیں۔میرے پاس گنتی نہیں ہے کہ میں نے کتنے خط لکھے جواب تو ۴ سالوں سے کبھی نہیں ملا۔حالانکہ فون پر بھی آپ کے ساتھ بات ہوئی تھی آپ سے دوران گفتگو ایک ٹی وی فنکار کا بھی ذکر ہوا تھا اب کافی عرصہ بھی ہوگیا اس لئے میں آپ سے پھر ایک بار گزارش کرتا ہوں کہ جواب ہر سوال کا دے کر مشکور فرمائیں۔

جواب

اولاد کی تربیت کرنا بہت مشکل کام ہے اور موجودہ دور میں تو یہ مشکل اور بھی سوا ہوگئی ہے کیونکہ یار دوستوں کا ماحول بالعموم خراب ہوتا ہے اور ان خراب یار دوستوں کی صحبت میں رہ کر بچوں پر جو رنگ چڑھتا ہے وہ صرف تباہی لاتا ہے۔ ایسے حالات میں ماں باپ کو بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

آپ نے اپنے صاحب زادے کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے وہ افسوسناک ہے آپ کو ان حالات سے گزرتے ہوئے جتنی بھی تکلیف پہنچی ہو کم ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جن لوگوں کے اولاد نہیں ہوتی انہیں صرف ایک ہی غم ہوتا ہے کہ وہ بے اولاد ہیں اور اولاد والے ہی جانتے ہیں کہ انہیں کتنے غم ہوتے ہیں اور کتنے مسائل اولاد ان کے لئے پیدا کرتی ہے۔

خیر یہ بات یاد رکھیں کہ نوشتہ تقدیر تو پورا ہو کر ہی رہتا ہے اگر تقدیر میں غم اور مسائل لکھ دیئے گئے ہوں تو کون ان سے محفوظ رہ سکتا ہے اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لانا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ اب تک جو کچھ بھی ہوا اس کو آپ نوشتہ تقدیر سمجھیں اور صبر کریں البتہ آئندہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اپنے صاحب زادے کو کسی نہ کسی کام سے مصروف کردیں۔ جب وہ مصروف ہوجائے گا تو بری صحبت سے بھی نجات مل جائے گی اور اس کا دماغ بھی یکسو ہوجائے گا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ وہ لوگ اس دنیا میں زیادہ بگڑ جاتے ہیں جنہیں کوئی مشغولیت نہیں ہوتی خالی دماغ میں بھی تو شیطان آسانی سے اپنا تسلط جمالیتا ہے۔ جو لوگ خاص ہوتے ہیں فارغ البال ہوتے ہیں وہ ہی ادھر اُدھر بھٹکتے ہیں اور ان کے یار دوست ان کے بھٹکنے کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ اپنے صاحب زادے کو مصروف کردیں اور اس کو کسی بھی وقت خالی نہ رہنے دیں۔ ایسا کرتے ہوئے آپ کسی طرح کی سختی بھی نہ کریں بلکہ آپ دور اندیشی اور حکمت عملی سے کام لیتے ہوئے اس کو مشغول کریں اس طرح کہ وہ سمجھ بھی نہ سکے کہ آپ کا اپنا ارادہ کیا ہے اور آپ کس منصوبہ کی وجہ سے اسے کام میں پھنسا رہے ہیں۔ جہاں تک عمل کی اجازت کا معاملہ ہے تو اس کے لئے آپ ہماری کشکول عملیات خریدلیں اور اپنے دو فوٹو پاسپورٹ سائز ہمیں بھجوادیں ہم آپ کو کشکول عملیات کی اجازت دیدیں گے۔ مطلقاً تمام عملیات کی اجازت بغیر اس لائن میں باقاعدہ کچھ نہ کچھ سیکھ کر مناسب نہیں ہے کشکول عملیات میں بھی تقریباً تمام امراض واثرات کا علاج موجود ہے اس کی اجازت سے بھی آپ بے شمار مسائل کا حل کرسکیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ یہ بھی کریں کہ روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنے کا معمول بنائیں اور نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد "یاسلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کریں طلسماتی دنیا کا مطالعہ برابر کرتے رہیں یہ آپ کو معلومات بھی فراہم کرے گا اور ذہنی آسودگی بھی۔

حسبنا اللہ کی زکوٰۃ

سوال از: صدیق ــــــــ بھوپال

حضرت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

التجا ہے یہ حقیر حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کی زکوٰۃ نکالنا چاہتا ہے اس کا مکمل طریقہ کیا ہے، پڑھنے کی تعداد کیا ہے، وقت کیا ہے، پرہیز کیا ہے۔ براہ کرم مفصل طریقہ عطا فرمادیں۔ اس کا جواب طلسماتی دنیا کے اندر شائع کریں تاکہ سبھی قارئین اس کا فائدہ اٹھاسکیں۔

جواب

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کی زکوٰۃ کے متعدد طریقے بزرگوں سے منقول ہیں۔ ان میں سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ ۴۵۰ مرتبہ اس کو بعد نماز عشاء پڑھیں اور بہ نیت زکوٰۃ اس کو روزانہ پڑھتے رہیں۔ ۲۸۰ دنوں تک بلاناغہ پڑھیں انشاء اللہ اس کی زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ روزانہ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کریں پرہیز کچھ نہیں ہے البتہ زبان سے متعلق جو گناہ ہوں جیسے گالی، بکواس، جھوٹ، غیبت، تہمت لایعنی باتیں وغیرہ ان سے دور رہیں اور خالی اوقات میں لاتعداد مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھتے رہیں۔ یہ عمل ایک بہت بڑی دولت ہے اگر بذریعہ زکوٰۃ کسی کے قبضے میں آجائے تو اس کی خوش نصیبی کا کیا ٹھکانہ۔ اس عمل کا آخری چلہ جب کریں تو بہتر ہے پرہیز جمالی کی پابندی کریں یعنی ساتویں چلے میں جو اس عمل کا آخری چلہ ہوگا اور اس چلے میں اس بات کا امکان ہوگا کہ اس عمل کا مؤکل عامل کے روبرو آجائے اور اطاعت کرنے کا وعدہ بھی کرے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو اس عمل کی زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق دے اور آپ کو مکمل کامیابی سے سرفراز کرے۔ (آمین)

شوگر کے لئے نقش

سوال از: منصور علی ــــــــ نظام آباد

عرض یہ ہے کہ ذیابیطس (شوگر) کا پرانا مریض ہوں آپ نے ہمارے طلسماتی دنیا دسمبر ۲۰۰۶ء کے شمارے صفحہ نمبر: ۶۷ میں روحانی فارمولہ شائع کرکے مجھ جیسے ہزاروں شوگر کے مریضوں پر احسان عظیم کیا۔ انشاء اللہ اس کا اجر عظیم آپ کو دوجہاں سے ملے گا۔

مثالی نقش کے مطابق اپنے نام مع والدہ سے بنایا اعداد اس طرح ہیں۔

نام منور علی بن غوثیہ بیگم۔ ۴۰۶+۱۵۹۳=۱۹۹۹۔ اعداد خاص ۵۲۵۷۔

۷۲۵۶-۳۰=۷۲۲۶÷۴=۱۸۰۶ (کسر ۲ ہے)۔ لیکن خانہ (۳) میں

ایک کا اضافہ کرنے پر جملہ میزان ہر طرف سے ایک جیسا نہیں آیا۔ جب کہ خانہ (۵) میں ایک کا اضافہ کرنے پر جملہ میزان ہر طرف سے برابر برابر ہے۔ لیکن آپ کے نوٹ کے مطابق کسر (۲) ہو تو خانہ (۳) میں اور کسر (۳) ہو تو خانہ (۵) میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

برائے کرم میرے نام مع والدہ کے مطابق نقش شائع کر کے شوگر کے مرض سے جلد چھٹکارا پانے میں مدد کیجئے دعا گو رہوں گا انشاء اللہ۔

جواب

اس وقت دسمبر ۲۰۰۷ء کا شمارہ ہمارے پاس نہیں ہے اور اس شمارے میں جو تفصیل دی گئی ہوگی وہ ذہن میں محفوظ نہیں ہے لیکن آپ نے جو تفصیل پیش کی ہے اس کے پیش نظر نقش اس طرح بنے گا اور خانہ نمبر ۹ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش دیکھئے۔

۷۸۶

۱۸۰۶	۱۸۲۰	۱۸۱۷	۱۸۱۳	۷۲۵۶
۱۸۱۸	۱۸۱۲	۱۸۰۷	۱۸۱۹	۷۲۵۶
۱۸۱۱	۱۸۱۵	۱۸۲۲	۱۸۰۸	۷۲۵۶
۱۸۲۱	۱۸۰۹	۱۸۱۰	۱۸۱۶	۷۲۵۶
۷۲۵۶	۷۲۵۶	۷۲۵۶	۷۲۵۶	

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۷۲۵۶ آ رہی ہے۔ ایک بات یاد رکھیں کہ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۳ میں، اگر ۲ باقی رہے تو خانہ ۹ میں، اور اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۵ میں ایک عدد کا اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی اپنی سوچ

سوال از: محمد ظفر ــــــــــ حیدرآباد

پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو اپنے علم الغیب سے اتنا کچھ عطا کیا ہے۔ تمام تعریفیں اسی ذات کے لئے ہیں جس نے آپ کو تعریف کے اس قابل بنایا کہ آپ کی تعریف کرتے اور دعائیں دیتے لوگوں کی زبانیں نہیں تھکتی۔ قبلہ صاحب میں اس بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں میں خود بھی ایک ناواقف، حقیر اور گنہ گار انسان ہوں ہاں اس اعتراف سے گریز کر کے جھوٹ کا مرتکب نہیں ہونگا کہ میں نے یہ خط "تھوڑا" طویل لکھ کر آپ کو زحمت دی ہے۔ اس تکلیف کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اور ساتھ میں، میں ایک درخواست بھی کرتا ہوں کہ آپ اس خط میں جتنا مناسب سمجھیں اپنے قیمتی رسالے میں شائع کریں اور باقی آپ کو بلاشبہ اس بات کا حق ہے کہ جتنا چاہے حذف کر لیں میرے لئے سب سے ضروری آپ کا جواب ہے۔

میں طلسماتی دنیا کا پچھلے تین سالوں سے مطالعہ کر رہا ہوں اور پچھلے ایک سال سے اس کی تبلیغ کر رہا ہوں اور الحمد للہ اس کا نتیجہ کافی اچھا رہا ہے۔ میں نے پہلے اپنے رشتے داروں اور دوستوں میں اس کی تبلیغ شروع کی اور اللہ کے کرم سے سب ہی طلسماتی دنیا کا مطالعہ کر رہے ہیں اور اب میں ان سب سے ہٹ کر دوسرے لوگوں میں اس کی تبلیغ کر رہا ہوں لیکن یہاں پر تھوڑی پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے کیونکہ کچھ لوگ مجھے اس کام سے روک رہے ہیں وہ کہتے ہیں کہ دیوبند کی کتابیں مت پڑھو یہ وہابیوں کی ہیں وغیرہ۔ مجھ سے جہاں تک ہوتا ہے میں انہیں سمجھاتا ہوں کہ یہ رسالہ دین حق کے بارے میں بتاتا ہے اور یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا اور نہ ہی یہ وہابیوں کا ہے مگر نتیجہ صفر۔ مجبوراً انہیں چھوڑ کر میں دوسری طرف متوجہ ہوتا ہوں اور دوسرے صاحب عقل لوگ اسے تسلیم کر کے اس کا مطالعہ شروع کرتے ہیں۔ اللہ اس رسالے کو نظر بد اور دیگر فسادات سے اپنی پناہ میں رکھے۔ دعا کریں کہ میری کوشش کامیاب ہو (آمین)

میرا سب سے بڑا مسئلہ میری نوکری ہے بات دراصل یہ ہے کہ میں جہاں نوکری جاتا ہوں وہاں اللہ کے کرم سے نوکری مل تو جاتی ہے مگر قائم نہیں رہتی۔ کبھی حاکموں کی طرف سے اور زیادہ تر میری سستی اور کاہلی کی وجہ سے یا پھر اللہ کے شکر سے تنخواہ کم ملتی ہے۔ کئی کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ اگر میرا نام اور پیدائش کے اعداد میں ٹکراؤ ہے تو حل نکال کر جواب دیں بڑی مہربانی ہوگی۔

میرا نام محمد ظفر ہے۔ والدہ کا نام رابعہ بیگم ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۷ء-۱۰-۲۷ ہے۔ دن منگل اور وقت ظہر سے عصر کے درمیان۔ مجھے میری ذاتی معلومات حاصل کرنی ہے، میرا مفرد عدد اور مرکب عدد کونسا ہے، میرا لکی عدد، نقصان دہ عدد، مبارک تاریخیں، غیر مبارک تاریخیں، اہم دن، رنگ اور راس آنے والے پتھر کونسے ہیں، مصائب و آلام سے نجات دلانے والے صدقات، میرا اسم اعظم اور موزوں تسبیحات کونسے ہیں۔

آپ کا بہت بڑا مشکور و ممنون رہوں گا اگر کوئی جائز "دست غیب" اور "حصول دولت" کا وظیفہ عنایت کریں، دوسری معلومات آپ سے فون پر لے سکتا ہوں۔ میں ایک گنہ گار بندہ ہوں، میرے خیالات پراگندہ ہیں دل و دماغ میں بے انتہا شیطانی اور نفسانی وساوس بھرے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے کراماً کاتبین میں سے گناہوں کے فرشتے کی کتاب روزانہ بھری جاتی ہے نماز تو پڑھتا ہوں لیکن گناہ بھی ہوتے ہیں، بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

اسی طرح میرا بھی حال رہا تو مجھے خوف ہے کہ میری ان بار بار کی

غلطیوں سے میرے دل پر مہر نہ لگ جائے اور کہیں دنیا کی ہر چیز سے قیمتی میرا ایمان نہ چلا جائے اس کے لئے کچھ وظائف دیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ جس طرح حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں اور جس طرح سے آپ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں اس کے بدلے اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے والدین کو جنت کے تمام درجوں میں افضل ترین درجہ عطا کرے۔ (آمین)

دل کی گہرائیوں سے آپ سے التجا کرتا ہوں کہ خط میں کوئی غلطی آئے تو معافی اور نہ آئے تو جلد جواب کا طالب رہوں گا۔ قریبی شمارے میں جواب شائع کریں۔ اور نام اگر مخفی رکھیں تو آپ کا احسان مند رہوں گا۔

کیا کہہ رہی ہیں سوچئے ذرا دل کی دھڑکنیں
میرا نہیں تو دل کا کہا مان جایئے

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا اور ہماری روحانی تحریک کے لئے جس حسن ظن کا اظہار کیا ہے اور اپنے قلم سے ہمارے لئے اور ہمارے رسالے کے لئے جو تعریفی کلمات کاغذ پر بکھیرے ہیں اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور ساتھ ساتھ اس رب کے بھی شکر گزار ہیں جس نے ایک اہم خدمت کرنے کی توفیق بخشی اور اپنے بندوں کے دلوں میں ہماری اور ہماری تحریروں کی قدر پیدا کی، حق تو یہ ہے کہ اگر اللہ ہی مہربان ہو تو ساری دنیا مہربانی کا معاملہ کرتی ہے اور اگر وہ ہی مہربان نہ ہو تو انسان جدھر جاتا ہے اُدھر اس کو ٹھیکروں اور ٹھوکروں کے سوا کچھ ہاتھ نہیں لگتا۔ اس لحاظ سے سب سے زیادہ شکر کا حق دار وہی رب دوجہاں ہے جو اچھے کام کی توفیق بھی بخشتا ہے اچھے کام پر استقامت بھی عطا کرتا ہے اور اچھے کاموں کی قدر دانی بھی اس کی ایک عطا ہے۔

ہم جانتے ہیں اور مانتے ہیں کہ طلسماتی دنیا بے عیب رسالہ نہیں ہے۔ اس میں بہت سی غلطیاں بھی ہو جاتی ہیں اور ہمارے مضامین میں ایسی خطائیں بھی ہم سرزد ہو جاتی ہیں کہ پورے رسالے کے مزے کو کرکرا کر دیتی ہیں۔ پڑھنے والوں کو کوفت ہوتی ہے اور کبھی کبھی انجانے میں ان غلطیوں سے عوام کا نقصان بھی ہو جاتا ہے لیکن ہمیں جب بھی یہ اطلاع ملتی ہے کہ فلاں مضمون میں ہم سے فلاں کوتاہی سرزد ہو گئی ہے تو ہم نے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے میں کبھی تامل نہیں کیا ہے لیکن ہم پر کسی کا یہ الزام کہ یہ رسالہ کسی خاص مسلک کی مخالفت کر رہا ہے اور یہ رسالہ محض دیوبندیت کا ترجمان ہے محض ایک الزام ہے اور اس پر صبر کے سوا کچھ نہیں کیا جا سکتا۔

بے شک اور لاریب ہمارا تعلق دیوبند سے اور مسلک دیوبند سے وابستہ ہے اور ہم مسلک دیوبند کو ایک برحق مسلک سمجھتے ہیں لیکن ہم نے طلسماتی دنیا میں ہمیشہ ایسے مضامین چھاپنے سے احتراز کیا ہے جن سے کسی خاص مسلک کی ہجو ہوتی ہو اور جن سے کسی شخصیت کی توہین عمل میں آتی ہو۔ ہماری سوچ و فکر یہ ہے کہ اس دنیا میں کوئی بھی انسان جو کچھ بھی کرتا ہے اس کا وہ خود ذمہ دار ہے۔ اور اس کی جزا یا سزا اسی کو ملے گی نہ کہ دوسروں کو۔ قرآن حکیم میں ایسے مواقعات کے لئے جب دو مختلف سوچ رکھنے والے ایک دوسرے سے الجھیں اور بحث ومباحثہ کریں، صاف صاف یہ فرمایا ہے کہ **لنا اعمالنا ولکم اعمالکم۔** ہمارے لئے ہمارے اعمال ہیں اور تمہارے لئے تمہارے اعمال۔ اگر غلطی پر ہم ہوں گے اس کی سزا ہم ہی بھگتیں گے اور غلطی پر سامنے والا ہو گا تو اس کی سزا وہ بھگتے گا۔ جب ہمیں اپنے کئے کی سزا یا جزا مالک دوجہاں کے دربار سے ملنی والی ہے تو پھر ایک دوسرے کی پگڑیاں اچھالنا اور ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کے لئے مناظروں اور مباحثوں کی مجلس منعقد کرنا چہ معنیٰ دارد۔؟

اور اسی کے ساتھ ساتھ ہماری سوچ و فکر یہ بھی ہے کہ موجودہ پرآشوب دور میں ہم مسلمانوں کو مسلک کے اختلافات سے بالاتر ہو کر ان دشمنوں سے مقابلہ کرنا چاہئے جو ہماری بنیادوں کے دشمن ہیں اور جو دین اسلام کو پوری دنیا میں شکست دینے کی سازشیں کر رہے ہیں۔ آج کے دور میں یہود و نصاریٰ ملحدین اور مشرکین سے مقابلہ آرائی کے بجائے ایک دوسرے کے خلاف محاذ آرائی کرنا جہالت بھی ہے اور بے وقوفی بھی۔

ہماری مشکل تو یہ ہے کہ بعض دیوبندی حضرات کو ہم سے یہ شکایت ہے کہ ہم بریلوی حضرات کے بارے میں نرم گوشہ رکھتے ہیں اور اکثر بریلوی حضرات کی سوچ یہ ہے کہ ہم ان کی بنیادوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں، گویا کہ

زاہد تنگ نظر نے مجھے کافر بنادیا
اور کافر یہ سمجھتا ہے کہ مسلماں ہوں میں

لیکن ان تمام الزامات سے بالاتر ہو کر اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں اور ہم طلسماتی دنیا کے ذریعہ گمراہی اور ضلالت کے اندھیروں سے برابر مقابلہ کر رہے ہیں اور جب تک زندہ رہیں گے انشاء اللہ مقابلہ کرتے رہیں گے ہمارا کام اندھیروں میں چراغ جلانا ہے اور ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں گے، کوئی ہماری تعریف کرے یا برائی ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے پرواہ ہے تو صرف اس بات کی کہ ہمارا رب ہم سے ناراض نہ ہو۔ اگر وہ ناراض ہے تو ساری دنیا کی تعریفیں بھی بے سود ہیں اور اگر وہ راضی ہے تو تمام مخالفتیں بھی ہمارے نزدیک ہیچ ہیں خواہ وہ بریلویوں کی طرف سے ہو رہی ہوں یا دیوبندیوں کی طرف سے۔

آپ سے ہماری گزارش یہ ہے کہ آپ بھی لوگوں سے نہ بحثیں نہ الجھیں کیونکہ جس انسان نے مخالفت کے لئے اپنی کمر کس لی ہے اس کو مطمئن کرنا کسی

کے بس کا کام نہیں ہے ایسے لوگوں سے بحث کر کے اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں بلکہ اپنے قیمتی وقت کا صحیح استعمال کرتے ہوئے کسی اور کی منڈیر پر چراغ جلائیں اور کسی اور کو تاریکی سے بچانے کی جدو جہد کریں۔ ان لوگوں سے الجھنا جن کی تقدیر میں روشنی سے فائدہ حاصل کرنا نہیں لکھا ہے۔ وقت کو ضائع کرنا ہے اور اس حق کی توہین ہے جو ان کے سامنے پیش کیا جارہا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ حق کبھی نہیں ہارتا، ہارتا وہ ہے جو حق کو ٹھکرا دیتا ہے اس لئے آپ کی کوشش اس حالت میں بھی کامیاب ہیں جب کوئی آپ کی بات کو ٹھکرا دے۔ ایسی صورت میں میں آپ زیادہ ثواب کے حق دار بن جاتے ہیں ایک ثواب تو آپ کو اس لئے ملتا ہے کہ آپ نے حق کسی کے سامنے پیش کردیا اور دوہرا ثواب آپ کو اس لئے ملتا ہے کہ آپ کی بات ٹھکرا دینے کے نتیجے میں آپ کا جو دل ٹوٹتا ہے وہ اللہ کے نزدیک زیادہ قابل توجہ ہے اور ایسے شکستہ دلوں کو اجر اور زیادہ ملتا ہے۔ ان پر رحمت خداوندی اور زیادہ برستی ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ جن حضرات کے نام کا مفرد عدد ۳ ہوتا ہے وہ فطرتاً آزادی پسند ہوتے ہیں، بے جا پابندیاں انہیں اچھی نہیں لگتیں اور خواہ مخواہ کی رکاوٹوں کو وہ ہرگز ہرگز پسند نہیں کرتے وہ اپنی زندگی اپنی مکمل آزادی کے ساتھ گزارنا چاہتے ہیں اور کسی بھی شخص کی آنا کانی کو وہ برداشت نہیں کرتے۔ ایسے لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، سنجیدگی اور متانت سے انہیں لگاؤ ہوتا ہے۔ چھچھورپن اور بھونڈے مذاق کو یہ پسند نہیں کرتے اگرچہ یہ خود ظریف الطبع ہوتے ہیں، ہنسی مذاق بھی کرتے ہیں لیکن تمسخر اور بھونڈے مذاق سے مجتنب رہتے ہیں۔ یہ لوگ امید پرست ہوتے ہیں بار باران کی امیدوں پر پانی پھرتا ہے لیکن انہیں پھر کوئی نہ کوئی امید رہتی ہے اور امیدوں کے سہارے یہ اپنا سفر آسانی سے تہہ کر لیتے ہیں۔ یہ لوگ کاروبار میں ہوشیار ہوتے ہیں اگر ان کے پاس رقم کا انتظام نہیں ہوتا تو یہ دوسروں کے سرمائے سے بھی اپنا کاروبار چلا لیتے ہیں اور کامیابی کے ساتھ اپنا بزنس آگے بڑھاتے ہیں اور ٹھوس بنیادوں پر اچھے اقدامات کرتے ہیں۔ یہ لوگ عموماً لوگوں میں مقبول ہوتے ہیں اور اہل دنیا عام طور پر ان کی طرف مائل رہتے ہیں اور انہیں سلامی دیتے ہیں۔ ان لوگوں میں ضابطوں کی پابندی کا احساس ہوتا ہے اور یہ لوگ اصولوں کے ساتھ ناانصافی کرنے کے قائل نہیں ہوتے۔

آپ کا مفرد عدد ۳ ہے اس لئے عمومی طور پر یہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بھی ہوں گی اور آپ بھی اپنا ایک خاص مزاج رکھتے ہوں گے لیکن آپ میں کسی نہ کسی درجہ میں آرام پرستی بھی ہے اور آپ انتقام لینے کا جذبہ بھی رکھتے ہیں۔ حالات اگر آپ کا ساتھ نہ دیں تو آپ کو بے راہ روی سے روکنا بہت مشکل ہے کیونکہ آپ کا مزاج سیمابی ہے۔ اور آپ کوئی بھی غلط فیصلہ ایک دم کر سکتے ہیں اور کسی بھی حد تک جاسکتے ہیں۔

آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں اور آپ کے لئے ۴ اور ۸ غیر مبارک اعداد ہیں۔ ان اعداد کے لوگوں سے اور اشیاء سے دور رہنے کی کوشش کریں۔

آپ کا برج دلو ہے۔ جسے ہندی میں کنبھ کہتے ہیں۔ آپ کا ستارہ زحل ہے۔ یہ آپ کے برج سے گہرا تعلق رکھتا ہے، آپ کی پیدائش کا ستارہ جو آپ کی قسمت کا ستارہ ہے، شمس ہے اور شمس و زحل میں گہرا اختلاف ہے۔ اس لئے آپ کی زندگی میں بار بار مشکلات اور رکاوٹیں کھڑی ہوتی ہوں گی۔ اور آپ کو بار بار ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا ہوگا۔

آپ کے نام کے مفرد عدد اور آپ کی تاریخ پیدائش کے مفرد عدد میں بھی زبردست ٹکراؤ ہے، آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے اور ۳ اور ۸ ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ روزانہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد اپنے اسم اعظم ''یَا لَطِیْفُ'' کا ورد ۱۲۹ بار کیا کریں ورنہ آپ کو اعداد کے ٹکراؤ سے نجات نہیں ملے گی۔ ۲، ۱۷، ۲۳ آپ کی غیر مبارک تاریخیں ہیں۔ آپ اپنے اہم کام مبارک تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں اور غیر مبارک تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ آپ کا مبارک رنگ نیلا اور سفید ہیں۔ یاقوت پتھر آپ کو اللہ کے حکم سے راس آسکتا ہے۔ ۴ رتی کا پتھر لے کر اس کو ۷ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر اتوار کے دن پہلی ساعت میں پہن لیں۔

جمعرات، جمعہ، ہفتہ آپ کے لئے اہم دن ہیں، سال میں ایک سوا کلو کی جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں اور رجب کا چاند دیکھ کر کچھ نہ کچھ خیرات کرنے کا معمول بنالیں۔ تاکہ نحوستوں اور آفتوں سے آپ کو نجات مل جائے۔

ہم دست غیب کا مشورہ نہیں دیں گے البتہ حصول دولت کیلئے روزانہ تین سو مرتبہ ''یَا مُغْنِیُ'' پڑھا کریں۔

آپ نے شیطان کے سجدہ نہ کرنے کی بات بھی تحریر کی ہے۔ بے شک وہ ایک سجدہ نہ کر کے راندۂ درگاہ ہوگیا تھا اور بے شمار مسلمان روزانہ نماز کو ترک کر کے نہ جانے کتنے سجدے گنوار ہے ہیں لیکن مسلمانوں کی اس حرکت اور شیطان والی حرکت میں بہت فرق ہے۔ جو مسلمان نماز نہیں پڑھتے بیشک وہ سجدوں سے محروم ہیں لیکن کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے جو سجدے کا زبان سے انکار کرتا ہو۔ شیطان نے زبان سے انکار کیا تھا اسلئے اس کا گناہ ناقابل معافی ہے جب کہ بے نمازیوں کا گناہ جو محض عمل سے تعلق رکھتا ہے وہ قابل معافی ہے۔ البتہ جو مسلمان نماز کو بے فائدہ سمجھتے ہوں یا نمازیوں کا مذاق اڑاتے ہیں وہ شیطان کے برابر کی سزا کے مستحق ہوجاتے ہیں اللہ ہم سب کی حفاظت کرے اور آپ کا یہ سمجھنا کہ شیطان ایک سجدے کا انکار کر کے ذلیل ہوگیا تھا اور ہم اگر

لاکھوں سجدے بھی کرلیں تو کیا ہے۔ محترم! اللہ کے یہاں سجدے نہیں گنے جاتے، خلوص کو تولا جاتا ہے، نیت کو پرکھا جاتا ہے۔ بے شک کبھی کبھی ہزار سجدے بھی اللہ کی رضامندی حاصل نہیں کرپاتے اور کبھی کبھی ایک سجدہ بھی نیا کو پارلگادیتا ہے اور اللہ کی رضا محض ایک سجدے سے بھی حاصل ہوجاتی ہے۔ بندے کو اپنے اخلاص کی طرف دھیان دینا چاہئے۔ کمیت سے زیادہ کیفیت ہی وزن دار ہوتی ہے۔ اس لئے صوفیاء کرام عبادت کی زیادتی پر دھیان دینے کے بجائے عبادت کو پرخلوص کرنے پر محنت کرتے تھے اور ان کی ایک رکعت ہم جیسے مسلمانوں کی ایک ہزار رکعات سے زیادہ افضل تھی۔

آپ نے اپنا نام مخفی رکھنے کی بھی فرمائش کی ہے لیکن ہم نام چھپانے کو ضروری نہیں سمجھتے۔ ذاتی معلومات حاصل کرنے والوں کو اس طرح کی فرمائش نہیں کرنی چاہئے۔

خط کے آخر میں آپ نے جو دعائیں ہمیں اور ہمارے والدین کو دی ہیں ان کے لئے ہم آپ کے ممنون و مشکور ہیں اور ہم بھی ہروقت یہی دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہمارے ماں باپ کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی دعاؤں کے طفیل آج ہم سرخرو ہیں اور ان ہی کی دعاؤں کے صدقہ میں ہم اللہ کے بندوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔

غلط پیروں کا چکر

سوال از: منظور احمد شیخ ــــــــ اسلام آباد

پانچ سال پہلے میں مکان کی چھت پر لباس بدل رہا تھا، لباس بدلتے دل میں خیال آیا کہ میں بے لباس ہوں یہ گناہ ہے۔ خیر میں نے لباس پہن لیا۔ دو تین ماہ کے اندر میرے جائے ستر میں کمزوری، ڈھیلا پن پیدا ہوگیا، دوائی بہت کھائی، پیروں سے علاج کروایا مگر کوئی فرق نہیں حضرت توجہ دیں۔

حضرت بچپن میں خواب میں کسی نے بتایا فلاں مولوی صاحب کے پاس جا۔ مولوی صاحب ہمارے گاؤں سے تین میل دور رہتا ہے، جان پہچان والا آدمی ہے، فاضل دیوبند بھی ہے، مولوی صاحب سے ملاقات کے بعد میں نے اپنا خواب سنایا تو مولوی صاحب نے وظیفہ دیا۔ مولوی صاحب کا نام محمد شفیع وظیفہ یہ ہے رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْٓ اَمْرِیْ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ۔ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔ عشاء کے بعد ۱۱ بار درود اول و آخر۔ میں نے وظیفہ شروع کیا دو مہینے کے بعد اچھے اچھے خواب دیکھے، ایک دن ایک بارعب بزرگ کی زیارت کی مگر میں بزرگ کے سامنے زبان نہ کھول سکا۔ بچہ ہونے کی وجہ سے یا مولوی صاحب کی توجہ نہ تھی۔ خیر مولوی صاحب سے ملاقات ہوئی واقعہ سنایا وہ بھی حیران ہوا پھر پتہ نہیں کیا ہوا خواب دیکھنے بند ہوگئے مجھے اس بارے میں کچھ علم نہیں تھا کہ کیا ہورہا ہے ان دنوں میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا۔ خیر دس سال مولوی صاحب کے ساتھ رہا۔ لیکن بچہ کا بچہ ہی رہا۔ اس وظیفے کے بعد مولوی صاحب نے کچھ نہیں بتایا۔

ایک دن میرے دوست کے گھر میں پیر صاحب آگئے، پیر صاحب گانا باجا ساتھ رکھتا تھا پتہ نہیں پیر صاحب نے کیا کیا مجھے خواب دیکھنے بند ہوگئے۔ پندرہ سال ہوئے آج تک میں کوئی خواب نہ دیکھا۔ پھر میں نے پیر کی تلاش میں ہر جگہ کی خاک چھانی مگر مجھے وہ نظر نہ آیا جس کی تلاش میں سرگرداں رہتا ہوں۔ مجھے پھر پیر نے دھوکہ دیا، دینے کے بجائے مجھ ہی سے چھین کے لے گئے پیروں کے بھیس میں میرا واسطہ لٹیروں سے پڑا۔ حضرت بہت بار میں بہت رویا میرا رونا سننے والا بند کمرے میں خدا کے سوا کوئی نہ تھا۔

ایک پیر صاحب سے میں نے کہا کہ میں عاشق رسولؐ بننا چاہتا ہوں پھر کیا ہوا چند مہینوں کے اندر میرے دل سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رہی سہی محبت بھی جاتی رہی۔ پہلے میں نماز، قرآن کی تلاوت کرتا تھا، دل پر اثر ہوتا تھا مگر آج پڑھنے کے باوجود میرا دل خالی ہے، سر میں بوجھ و تکلیف کی سی کیفیت رہتی ہے۔ حضرت بچپن میں ایک ہزار درود شریف پانچ سو بار قل ہو اللہ ایک سو بار سورۂ فلق وناس صبح کا معمول ہوتا تھا مگر آج صبح سے شام تک پچھتاوے کے سوا کچھ بھی نہیں رہا کچھ پڑھتا ہوں تو تکلیف ہوتی ہے چھوڑتا ہوں تو ٹھیک حضرت میرا خیال تھا کہ آپ کو صرف اپنی بیماری بتادوں مگر میں لکھتا چلا گیا، حضرت یہ قلم کی سیاہی نہیں ہے یہ میرے دل کے دریچوں کی آواز ہے شاید اس صدا کا سننے والا ابھی پیدا نہیں ہوا۔ حضرت بچپن سے ہی طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں بہت بار آپ کو خط لکھا لیکن جب خدا ہی روٹھ جائے تو پھر دنیا کا ہر شخص نفرت ہی کرتا ہے۔

خیر حضرت آپ وہ واحد شخص ہیں جو اپنا علم نیک و بد میں بانٹتے ہیں۔ حضرت میں ہاتھ جوڑ کر آپ سے التماس کرتا ہوں کہ میری طرف بھی اپنی توجہ فرمائیں جتنا روپیہ پیسہ مانگیں گے دوں گا۔ مگر مجھ پر یہ بندشیں کھول دیں۔ ظالم پیروں، لٹیروں نے مجھے جن ہتھکڑیوں میں جکڑ رکھا ہے ان کو توڑ دیں تاکہ میں بھی آزادانہ پرواز کرسکوں۔ بس اب واحد سہارا آپ کا ہی ہے آپ مجھے اس دنیا میں ظلم وجبر جو مجھ پر ہوا ہے آزاد کرے اللہ آپ کو میدان حشر میں آزاد فرمائیں گے۔

حضرت میں اس آیت کریمہ کا دوبارہ ورد کرنا چاہتا ہوں۔ حضرت بس آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے میری عمر ۳۰ سال ہے۔ ۲۰ سال بے بسی، بیماری دکھ درد میں کٹی جب سے ہوش سنبھالا سختی ہی سختی نظر آئی خیر یہ اللہ کی مرضی۔ حضرت میری مثال اس پرندے کی سی ہے جس کے پر کاٹ کر پنجرے میں بند

کر دیا گیا ہو، حضرت میں آپ کو آپ کے استادوں، ماں کا واسطہ دیتا ہوں میری مدد فرمائیں۔ لکھنا اور چاہتا تھا مگر آپ شاید ہی پسند فرمائیں جواب کا منتظر۔

جواب

آج کل رہبروں کے روپ میں رہزن لوگ ہوتے ہیں جو کبھی کبھی انسان کا سارا اثاثہ ہی لوٹ کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے آج کل رہزنوں سے زیادہ رہبروں سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو پہلے جو صاحب ملے تھے جن کا نام آپ نے شفیع بتایا ہے اور جو دارالعلوم دیوبند کے فاضل بھی ہیں انہوں نے آپ کی رہنمائی صحیح کی اور جو ورد آپ کو بتایا تھا وہ بھی درست تھا چنانچہ اس ورد سے آپ کو فائدہ بھی ہوا اور آپ کو بشارتیں بھی ہوئیں اس کے بعد شفیع صاحب نے آپ کو کچھ نہیں بتایا۔ غالباً وہ ابھی آپ کو اس کا اہل نہیں سمجھتے تھے یا پھر غالباً وہ اس سے زیادہ رہنمائی کرنے کے خود قابل نہیں تھے۔ انسان اگر قابل نہ ہوں تو یہ جرم نہیں ہے جرم یہ ہے کہ انسان کچھ ہنر نہ جانتا ہو اور پھر بھی لوگوں کی الٹی سیدھی رہنمائی کرتا پھرے اس طرح کی غلط رہنمائی سے راہبر بھٹک جاتا ہے اور اپنی منزل سے دور ہو جاتا ہے۔ شفیع قاسمی صاحب نے آپ کو مزید کچھ نہ بتا کر آپ پر احسان کیا تھا اور خود اپنے ساتھ بھی انصاف کیا تھا لیکن بعد میں آپ کی ملاقات جس پیر سے ہوئی وہ کچھ نہ کچھ بساط تو رکھتا تھا لیکن وہ صحیح انسان نہیں تھا۔ ایسے لوگ شیطانی اثرات کا سہارا لے کر لوگوں کے ایمان عقیدے اور عمل کے اثاثے کو لوٹ کر لے جاتے ہیں اور اچھے خاصے انسان کو قلاش کر کے چھوڑ دیتے ہیں۔ اللہ کا آپ پر کرم تھا کہ آپ کا ایمان اور عقیدہ محفوظ رہا اگر اس ڈھونگی سے آپ کی دوسری ملاقات ہو جاتی تو شاید ایمان اور عقیدہ بھی خطرہ میں پڑ جاتا۔ اور آپ ہم سے رجوع ہونے کے قابل بھی نہ رہتے۔ اب آپ یہ کریں کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سو مرتبہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کریں اور نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے بعد سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کی کھوئی ہوئی دولت واپس کرے اور آپ کو بشارتوں سے نوازے۔ آپ کے حسن عمل میں اضافہ کرے اور آپ کو زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی سرفراز کرے۔ (آمین)

ذاتی معلومات

سوال از: محمد ایوب ـــــــــــــ ممبئی

امید کرتا ہوں کہ آپ خوش اور صحیح سلامت ہوں گے اللہ آپ کو خوش ہی رکھے اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے (آمین)

میرا نام محمد ایوب محمد یوسف ہے والدہ کا نام صفیہ بی ہے۔ میری پیدائش تاریخ ۱۹۶۳۔۷۔۷ بروز جمعہ ہے۔ مولانا صاحب میں آپ کے طلسماتی دنیا رسالے کا ہر ماہ مطالعہ کرتا ہوں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ میرے نام کے حساب سے میرا اسم اعظم کیا ہے۔ مفرد عدد، میرا برج و راشی کونسی ہے۔ میرے نام کے حساب سے میں پریشان ہوں، میں کپڑے کی تجارت کرتا ہوں مگر کوئی کامیابی نہیں مل رہی ہے، نماز بھی پابندی سے پڑھتا ہوں، میری تمنا ہے کہ روزی میں اور جو میرا کچا مکان ہے پکا ہو جائے اور ایسا عمل بتائیں جس سے روزی میں برکت ہو اور میری تمنا ہے کہ حج نصیب ہو۔

مولانا میری گردن میں بھی بہت درد ہوتا ہے جس سے میں بہت پریشان ہوں لہٰذا آپ سے میری پرخلوص گزارش ہے کہ آپ مجھے ایسا عمل بتائیں جس سے میری روزی میں خوب برکت ہو اور یہ بھی بتائیں کہ کونسا دن لکی ہے، کونسا عدد، کون کونسی تاریخ، کونسا رنگ آئندہ رسالے میں ضرور تحریر فرمائیں آپ کی بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

غالباً آپ کا نام محمد ایوب ہوگا اور محمد یوسف آپ کے والد کا نام ہوگا۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ آپ کا برج سرطان ہے اور آپ کا ستارہ قمر ہے، آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، ۱۷ ہیں۔

یہ بات قابل وضاحت ہے آپ کے نام کے عدد کی وجہ سے ۱۲ تاریخ آپ کے لئے مبارک ہے اور آپ کے برج کی وجہ سے ۱۲ تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے۔ اس لئے ۱۲ تاریخ میں اپنا کوئی اہم کام انجام دینے کی کوشش نہ کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

تجارت کسی بھی طرح کی ہو آپ کو انشاء اللہ راس آئے گی اور بطور خاص گھریلو ضروریات کی تجارت اور پرانی چیزوں کی خرید و فروخت آپ کو زیادہ فائدہ پہنچائے گی۔ آپ کا اسم اعظم "یا لطیف" ہے روزانہ عشاء کے بعد ۱۲۹ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

روزی میں خیر و برکت کے لئے اور زندگی کے تمام مسائل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ آپ کے لئے اتوار پیر منگل خصوصیت رکھتے ہیں۔ سفید، سبز اور نیلا رنگ آپ کو انشاء اللہ راس آئے گا اور پتھروں میں عقیق، موتی اور سنگ ستارہ آپ کو بفضل رب العالمین فائدہ پہنچائیں گے۔

گردن کے درد کے لئے کسی اچھے حکیم کو دکھائیں اور زیتون کا تیل رات کو سوتے وقت لگایا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ روزانہ نہار منہ ایک گلاس

پانی پر سات مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کر کے پیا کریں۔ انشاء اللہ تمام امراض سے نجات ملے گی۔ اور گردن کی تکلیف میں بھی افاقہ ہوگا۔

علم نجوم پر دلائل کی طلب

سوال از: کے عبدالباری ——————— وانمباڑی

عزت مآب، عالی جاہ، بحر عملیاتی فنون حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیو بند۔ مدیر طلسماتی دنیا دیو بند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مزاج اقدس۔ طویل عرصہ سے روحانی ڈاک میں غیر حاضری کے بعد آج پھر آپ سے استفادہ حاصل کرنے کی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں امید کہ مجھ ناچیز کے لئے میرے عملیاتی سوالات کا جواب دے کر میری حوصلہ افزائی کے ساتھ قارئین طلسماتی دنیا کو بھی فیضیابی کا موقعہ عنایت کریں گے۔ دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ رہتی دنیا تک آپ کا صدا بہار عملیاتی خزانے سے بھر پور طلسماتی دنیا قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

عملیاتی فنون کے مدرسہ سے بے دخل حضرات اور اس فن کو بہ آسانی فیضیاب ہونے والوں کی سرپرستی سے بھی محروم اشخاص، ستاروں کی گردش، ستاروں کے اثرات کے منکر ہیں۔ از راہ کرم قرآن وحدیث کی روشنی میں قوانین نجوم کی وضاحت عنایت کریں۔

جواب

ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جس نے قرآن حکیم کو غور سے نہ پڑھا ہو۔ قرآن حکیم میں متعدد مقامات پر ستاروں کا اور ان کے اثرات کا ذکر واضح انداز میں ہے اور ستاروں کی رجعت اور استقامات کا تذکرہ بھی قرآن حکیم میں موجود ہے اس کے باوجود کسی کا ستارہ گردش اور اثرات کا انکار کرنا نا علمی اور کم سمجھی کی بات ہے۔

اس دنیا میں ہزاروں چیزیں ایسی ہیں جن کے بارے میں محدود رکھنے والے علماء کو اشکال ہوتا ہے اور وہ اپنی عافیت ان چیزوں کا انکار کر دینے ہی میں سمجھتے ہیں۔ حالانکہ یہ صرف حقائق سے راہ فرار ہے۔ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس دنیا کی ہر چیز کا خالق رب العالمین ہے۔ اس نے اس دنیا میں جہاں اچھی چیزیں پیدا کی ہیں وہیں اس نے بری چیزیں بھی پیدا کی ہیں۔ تریاق کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور زہر کا خالق بھی اللہ تعالیٰ ہے لیکن تریاق ہو یا زہر کوئی بھی چیز اللہ کی مرضی اور اذن کے بغیر اپنا اثر نہیں دکھاتی۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ دوائیں انسانوں کو بیماروں سے نجات دلانے کے لئے کھلائی جاتی ہیں لیکن دوائیں کھا کر بعض مریض مر بھی جاتے ہیں وہاں ڈاکٹر لوگ یہ کہتے نظر آتے ہیں کہ دواؤں نے ریکشن کر دیا تھا۔ حالانکہ قرین عقیدہ بات یہ ہے کہ دوا مریض کے حلق میں اترتے ہی اپنے رب سے یہ پوچھتی ہے کہ میں اس مریض کو فائدہ پہنچاؤں یا نقصان۔؟ اور جو فیصلہ اللہ کا ہوتا ہے دوا اسی فیصلے کی پابند ہوتی ہو کر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اسی طرح ستاروں کی گردش اور ان کے اثرات کا معاملہ ہے ستارے جو چال بھی چلتے ہیں وہ اللہ کی مرضی سے چلتے ہیں اور ستاروں کی رفتار چاند اور ستاروں کی رفتار کی طرح طے شدہ ہے۔ جس طرح چاند اور ستارے نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے طلوع اور غروب ہوتے ہیں اسی طرح دیگر سیاروں کا حال بھی یہی ہے کہ وہ نظام قدرت کو تقویت پہنچانے کے لئے کبھی سیدھی چال سے چلتے ہیں اور کبھی الٹی چال سے۔ ان کی رفتار کا کوئی حصہ اللہ کی مرضی کے خلاف نہیں ہوتا۔ ستارے اس دنیا کے نظام پر اور انسانوں کی تقدیر پر اگر اثر انداز ہوتے ہیں تو محض اللہ کی رضا کی خاطر۔ ان کی یہ مجال نہیں ہے کہ وہ اپنی مرضی سے اپنی چال متعین کرسکیں اور اللہ کی مرضی کے بغیر کبھی جنبش بھی کرسکیں۔

علم نجوم میں ستاروں کی رجعت واستقامت کا جو ذکر ہے وہ قرآن حکیم سے ماخوذ ہے قرآن حکیم بھی ستاروں کی چالوں کا ذکر کرتے ہوئے یہ فرماتا ہے فَلاَ اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ الْجَوَارِ الْکُنَّس۔ یعنی میں قسم کھاتا ہوں پیچھے ہٹ جانے والوں اور سیدھے چلنے والوں کی۔ مراد یہاں وہ ستارے میں جو کبھی سیدھا چلتا ہے اور کبھی الٹا۔ جب وہ سیدھا چلتے ہیں تو اسی چال کو استقامت کہا جاتا ہے اور جب وہ الٹا چلتے ہیں تو اس چال کو حالت رجعت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس آیت کی تفسیر بیان کرنے کے لئے علامہ شبیر عثمانیؒ تفسیر عثمانی میں یوں فرماتے ہیں۔

”کئی سیاروں مثلاً زحل مشتری، مریخ اور عطارد کی چال اس ڈھب سے ہے کہ کبھی مغرب سے مشرق کو چلیں یہ سیدھی راہ ہوئے اور کبھی ٹھٹھک کر الٹے پھریں۔“

اس آیت سے تو ستاروں کی رجعت واستقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے لیکن جہاں تک ستاروں کی گردش کا تعلق ہے تو چاند اور سورج مسلسل روزانہ گردش میں نظر آتے ہیں۔ اگر ان کی ہر وقت کی الٹ پھیر دیکھ کر بھی کوئی ستاروں کی گردش اور حرکت کو نہیں مانتا تو اس کو سمجھانا بے سود ہے کیونکہ جو کھلی دلیل کو جھٹلا سکتا ہے وہ کس دلیل سے مطمئن ہوگا۔

بے شک علم نجوم کے تمام اجزاء کو شریعت تسلیم نہیں کرتی اور ایک علم نجوم ہی کیا اس دنیا میں بے شمار علوم ایسے ہیں، جن کی ایک حد مقرر ہے اور جب وہ ان حدود سے گزر جاتے ہیں تو شریعت ان کی تائید نہیں کرتی۔ علم نجوم کا وہ حصہ جس کا سہارا لے کر نجومی حضرات غیب کی باتوں کا اندازہ کرتے ہیں اور راز فطرت

تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں ناجائز ہے اور اس سے احتراز ضروری ہے لیکن ستاروں کی گردش کو نہ ماننا اور ان کی چلت پھرت اور ان رجعت واستقامت کا انکار کرنا حقائق سے روگردانی کرنے کے مترادف ہے۔

مذکورہ آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کشف الاسرار کے حوالے سے رقم طراز ہیں کہ اس سے مراد خمسۂ متحیرہ یعنی زحل، مشتری، مریخ، زہرہ اور عطارد ہیں۔ اس آیت سے ستاروں کا راجع ہونا مستقیم ہونا اور خراب ہونا مراد ہے۔ اس آیت کے علاوہ اور بھی دیگر قرآنی آیات سے ستاروں کی گردش کا اشارہ ملتا ہے اور یہی گردش باذن اللہ انسانوں کی تقدیر پراثر انداز ہوتی ہے۔ چاند جب پوری تاریخوں کا ہوتا ہے تو سمندر میں طوفان اٹھتے ہیں اور چاند کی تکمیل سمندر پراثر انداز ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کے مزاج میں چاند کی تاریخوں کے اعتبار سے اتار چڑھاؤ آتا ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن کا انکار ممکن نہیں ہے لیکن اس دنیا میں ایک طبقہ وہ بھی ہے جو جو کنوئیں کا مینڈک بنا ہوا ہے وہ کسی بات کی گہرائی میں جانے کا نہ اہل ہے نہ اس کی ضرورت سمجھتا ہے اور ایسے لوگوں سے سر مارنا اور انہیں مطمئن کرنے کی کوشش کرنا شاید فعل عبث ہے۔

غلطی کتابت کی

سوال از: (ایضاً)

طلسماتی دنیا مارچ ۲۰۰۸ء کے صفحہ نمبر ۵۲ میں "سربلندی اور سرخروئی کے نقش میں خانہ نمبر ۱۱ اور ۱۵ میں اعداد کی غلطی ہے درست کریں اور اسی صفحہ میں اس نقش کے نیچے والے نقش کے خانہ نمبر ۱۴ میں بھی ۱۲۵۱۰۰ غلطی سے شائع ہوا ہے۔ اسی ماہ کے صفحہ نمبر ۶۰ میں حب کے لئے آیت کریمہ کا نقش بھی شاید غلط ہے یا اسی طرح کا نقش درست ہے۔

جواب

اس نقش میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے تین خانوں میں اعداد غلط چھپ گئے ہیں۔ ہم آپ سے اور تمام قارئین سے معافی چاہتے ہیں۔ جو قارئین سوجھ بوجھ رکھتے ہیں وہ تو ان غلطیوں کی خود ہی اصلاح کر لیتے ہیں لیکن جو نقش نویسی کے فن سے واقف نہیں ہیں انہیں اس طرح کے نقوش سے نقصان ہوسکتا ہے کیونکہ وہ تو اس کو جوں کے توں نقل کریں گے اور اس نقش کو غلطیوں سمیت اپنائیں گے جو غلط ہوگا لیکن الحمدللہ قارئین طلسماتی دنیا کی اکثریت اس طرح کی غلطیوں کا اسی طرح اندازہ کر لیتی ہے جس طرح آپ نے کر لیا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷۷۶	۱۵۷۸۹	۱۵۷۸۶	۱۵۷۸۳
۱۵۷۸۷	۱۵۷۸۲	۱۵۷۷۷	۱۵۷۸۸
۱۵۷۸۱	۱۵۷۸۴	۱۵۷۹۱	۱۵۷۷۸
۱۵۷۹۰	۱۵۷۷۹	۱۵۷۸۰	۱۵۷۸۵

دوسرے نقش کے ۱۴ ویں خانہ میں بھی کتابت کی غلطی سے ۱۲۶۰۰۰ کے بجائے ۱۲۵۱۰۰ شائع ہوگیا ہے، جس کی وجہ سے نقش غلط ہوگیا ہے۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اس کی بھی تصحیح کرلیں اور نقش کے ۱۴ ویں خانہ میں ۱۲۵۱۰۰ کاٹ کر ۱۲۶۰۰۰ لکھ دیں تاکہ نقش صحیح ہوجائے۔

حب کے لئے جو نقش مارچ کے شمارے میں صفحہ نمبر ۶۰ پر دیا گیا ہے اس میں بھی غلطی موجود ہے لیکن یہ غلطی بھی فنی نہیں ہے بلکہ کتابت کی ہے۔ اور تصحیح میں یہ غلطیاں چوک گئی ہیں اس لئے نقش غلط چھپ گئے ہیں۔ یہ نقش اس طرح درست ہوگا۔

۷۸۶

لاالٰہ الا انت	سبحنک	انیٓ کنت	من الظّٰلمین
۵۳۲	۱۱۵۱	۵۵۱	۱۳۰
۱۱۵۰	۵۲۹	۱۳۳	۵۵۲
۱۳۲	۵۵۳	۱۱۴۹	۵۳۰

اس طرح کی غلطیوں پر ہم شرمندہ ہیں اور قارئین سے اور آپ سے معافی چاہتے ہیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ وہ طلسماتی دنیا کو اس طرح کی غلطیوں سے پاک صاف کردے تاکہ قارئین زحمت سے بچ جائیں۔

لڑکیوں کی شادی کا مسئلہ

سوال از: (ایضاً)

ویسے تو آپ شادی کے لئے ہزاروں عمل اپنے فنون کے تجربے سے شائع کر چکے ہیں پھر بھی دور حاضر میں لڑکی والے دہیز جوڑے کی رقم کا بوجھ نہ اٹھانے والوں کے لئے ایک ایسا عمل عنایت کریں کہ بارگاہ خداوندی ان مجبور اور مستحق لڑکیوں کے لئے صالح جوڑے عطا کرے اور یہ لوگ جو کسی عامل کی رہبری سے بھی حاضر ہوں ان کے لئے کارآمد آپ کا نقش عمل سونے پہ سہاگہ ثابت ہوجائے۔

جواب

جو لڑکیاں روزانہ گیارہ سو مرتبہ "یَامُغْنِیُ" پڑھنے کا معمول رکھتی ہیں ان

کے لئے ایسے رشتے فراہم ہوجاتے ہیں جو ہر اعتبار سے موزوں ہوتے ہیں۔ ان رشتوں میں کسی طرح کا لالچ اور طلب نہیں ہوتی۔ ہمارے مسلم سماج میں جہیز وغیرہ کی لعنت دن بدن بڑھتی جارہی ہے اور بعض علاقوں میں گھوڑے جوڑے جیسی لعنتوں نے مسلمانوں کی حیثیت عرفی کو خاک میں ملادیا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس طرح کی رسومات کے بارے میں علماء اور صلحاء بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کی مصداق بن کر رہ گئے ہیں۔ اگر تمام علماء نے متحد اور متفق ہوکر اس طرح کی رسومات کے خلاف جہاد کیا ہوتا ہے تو یہ رسمیں مسلم معاشرے سے ختم ہوجاتیں۔ نماز کی اہمیت پر علماء نے تقریریں کی تو آج مسجدیں نمازیوں سے بھری نظر آتی ہیں اگر جاہلانہ رسومات کے خلاف کوئی بیڑہ اٹھایا ہوتا تو اس کا فائدہ بھی سامنے آتا۔ گھوڑے جوڑے کی لعنت نے یا بے حساب جہیز وغیرہ کی رسومات نے نہ صرف مسلمانوں کو بدنام کردیا ہے بلکہ اسلام کو بھی بے دست و پا بنادیا ہے۔ روحانی اعمال کے ساتھ ساتھ ان رسومات کے خلاف آواز اٹھنی چاہئے اور یہ کام ان علماء کو کرنا چاہئے جو جمعہ وغیرہ کے خطبے میں مسلمانوں کی رہبری کرنے کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

حسن ظن پیدا کریں

سوال از: سید صبور الغنی ــــــــــــــ آمبور

شہر مدراس کا دورہ اللہ کے فضل و کرم سے عافیت سے گزرا ہوگا۔ اللہ سے دعا گو ہوں کہ اللہ آپ کی عمر درازی کرے، صحت و عافیت بخشے، آمین۔ اور آپ ہمیشہ رہتی زندگی تک خلوص دل سے ہر اللہ کے بندے کی خدمت کرتے رہیں۔ ویسے مجھے عاملوں اماموں سے طبیعت اکتا گئی ہے۔ کیونکہ میری نظر سے آج تک کسی میں خدمت کرنے کا جذبہ اور خلوص دل نہیں پایا۔ ہر ایک علم رکھنے والا شخص اپنے آپ کو تمام سے افضل سمجھ رہا ہے۔ اگر اپنی گردن کو جھکاتا ہے اور اپنے علم کو خرچ کرتا ہے تو وہ صرف دولت والوں کی نگری میں۔ خدا ایسے عالموں اور عاملوں کو نیک ہدایت دے، آمین۔

ہمارے شہر میں کئی عامل ہیں مگر صرف ان کا مقصد لوگوں سے پیسہ لینا اور انہیں بے وقوف بنانا انہیں پریشان کرنا، اور اپنی طاقت کو، علم کو ظاہر کرنا، پھر نمازی نظر آتے ہیں، مجھے تو غصہ آتا ہے ایسے عاملوں پر کہ انہیں خدا کے قہر کا بھی ڈر نہیں۔ عالم جو لوگوں کو نصیحت والی باتیں خطبوں میں دیتے ہیں وہی لوگ آرام و آسائش امیروں سے رغبت، غریب لاچار انسانوں سے کافی اپنے آپ کو دور رکھنا چاہتے ہیں۔ علم سے ایک اللہ کے مجبور بندے کی خدمت کرنا، اس کی دعا لینا، اس کی تکلیف کو دور کرنا عیب سمجھتے ہیں۔ پیسوں والوں کی کھنک سے آؤ بھگت میں کوئی کمی نہیں، کاروں میں گھومنا، سلام کا جواب نہ دینا۔ یہ سب ایک دینی عالموں میں پائی جارہی ہے، کوئی اس دنیا میں خلوص والا بندہ نظر نہیں آیا، نہ کہ ولی۔ آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ آپ غریبوں سے خوب ملیں اور ان کی جو بھی تکلیف ہے دور کریں کیونکہ آپ کو اللہ نے علم سے نوازا ہے، بہت گھٹن محسوس ہوتی ہے ان عالموں اور عاملوں کے چال چلن کو دیکھ کر۔ کیا ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی تعلیم دی تھی انسانوں کو۔ خیر میرا خط طویل ہوجائے گا۔ آپ اس خط کو ردی کی ٹوکری میں ڈال نہ دیں۔ اب آپ سے میرے دل کے حالات سنارہا ہوں امید کہ آپ میری خلوص دل سے ایک بندے کی خدمت سمجھ کر میری مدد کریں گے۔

میں طلسماتی دنیا کا ایک سال سے خریدار ہوں، آپ سے زائچہ اپنے لئے بنوایا تھا اور اس کو جتن سے رکھا ہوں۔

میرا نام سید صبور الغنی ہے۔ میری عمر ۴۰ سال ہے، مجھے دو اولاد ہیں اللہ کے فضل و کرم سے ایک بیٹا، جس کی عمر ۴ سال ہے اور ایک بیٹی جس کی عمر ڈیڑھ سال ہے۔ میں ایک سرکاری اسکول میں اردو استاد ہوں اللہ کا فضل و احسان ہے، اچھی تنخواہ پارہا ہوں، گھر میں ایک بہن ہے، جن کی شادی ہونا باقی ہے، اچھے رشتے آتے ہیں مگر کوئی رشتہ جڑ نہیں سکا، کچھ نہ کچھ مشکلیں ہوتی ہیں اور میرے بیٹے کی صحت ٹھیک نہیں رہتی ہے، بہت ڈرتا ہے، جس کا نام جابر حسین ہے، اکثر بچوں کو صحت برابر نہیں رہتی ہے، جس سے میں پریشان ہوجاتا ہوں، گھر میں اثرات ہیں یا نہیں مجھے معلوم نہیں۔ روزانہ ہر نماز کے بعد یعنی عشاء میں قرآن شریف پڑھ کر سوتا ہوں اور بچے پر بھی پھونک مارتا ہوں، دل میں وسوسے ستاتے ہیں، پیسوں میں برکت نہیں رہتی ہے۔ سوچتا ہوں ہوں کیوں اللہ نے جنات کو بنایا ہوگا، ان سے اکثر پریشان رہتا ہے انسان۔ اگر علاج کرنا چاہیں تو یہ عاملوں کا حال۔ میں نماز پڑھتا ہوں پابندی سے اس کی بارگاہ ایزدی میں مانگتا ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ گھر کی خیر و برکت کے لئے بہن کا رشتہ جوڑنے کے لئے اور بچے کی صحت کے لئے اس کی عمر درازی کے لئے دعا کریں اور مجھے کوئی عمل بتائیں تاکہ آپ کے قرآنی علم سے میں سرفراز ہوسکوں سوچا کے مدراس آؤں مگر معاشی حالات ساتھ نہیں تھے۔ میرے شہر سے مدراس ۷۰ اکلومیٹر کی دوری پر واقع ہے۔ میں محلہ کی جس مسجد میں نماز کو جاتا ہوں اس مسجد میں آپ کے مدراس آنے کی خوشخبری اشتہار کے ذریعہ دیا گیا تھا پھر سوچا کہ آپ کو اپنے گھر بلاؤں تاکہ آپ سے فیض یاب ہوسکوں۔ مگر اس غریب انسان کے گھر کو آپ آئیں گے کیا؟ یہ سوچ کر خاموش رہ گیا۔ اب تو عامل حضرات، عالم حضرات کاروں میں سفر کرنا، جہاں ٹھہرتے ہوں وہاں لوازمات رہن سہن کا آرام ہونا ضروری ہوگیا ہے۔ ان کے وقار میں کمی کو سب سے بڑی ذلت سمجھتے ہیں ایسے میں ہم اس مہمان نوازی کے لائق نہیں۔

خیر آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے اس خط سے آپ کے دل کو ٹھیس پہنچی ہو تو دل کی گہرائیوں سے اور اللہ کے واسطہ دے کر کہتا ہوں

معاف کردیں۔ دل کی باتیں آپ سے کہہ دیا ہوں۔ یہ مجھے خود پتہ نہیں۔ ایک چاندی کی انگوٹھی پانچ گرام میں نیلم پتھر جڑوا کر پہنا ہوں دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے بازو والی انگلی میں۔ کیا یہ صحیح طریقہ ہے بتائیں عین نوازش

میرے ان حالات کو آپ مدنظر رکھتے ہوئے مجھے ان پریشانیوں دور ہونے کیلئے عمل لکھیں۔ آپ کا یہ احسان ہمیشہ میرے سر رہے گا۔ میر بیٹے کی صحت کے لئے اور اس کے دل کا ڈر دور ہونے کے لئے بھی آپ وظیفہ دیں مجھے امید ہے کہ آپ میری ضرور درخواست کو قبول کرتے ہوئے جوابی لفافہ سے سرفراز فرمائیں گے اور طلسماتی دنیا میں خط شائع کریں گے۔

جواب

آپ نے اس خط میں عالموں اور عاملوں کے رویہ کی شکایت کی ہے کہ وہ صرف مال داروں کو فوقیت دیتے ہیں، کاروں میں گھومتے پھرتے ہیں، دعوتیں اڑاتے ہیں اور غریبوں کے سلام کا جواب تک نہیں دیتے۔ ہوسکتا ہے کہ ایسا ہی ہو لیکن ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ اس دنیا میں جب کسی کے پاس اچانک دولت آجاتی ہے وہ عامل ہو یا عالم وہ جاہل ہو یا گریجویٹ۔ اگر وہ صاحب اتقا نہیں ہے تو اس کو کچھ نہ کچھ گھمنڈ تو ہو ہی جاتا ہے اور ہمارے اپنے تجربہ میں یہ بات ہے کہ دنیادار قسم کے لوگ زیادہ تکبر اور تعلّی میں مبتلا ہوتے ہیں۔ رہے اس طرح کے عاملین جو صرف نام کے عاملین ہیں اور جو ہرا پیلا لباس پہن کر دنیا کو محض اپنے حلیے سے دھوکہ دے رہے ہیں جنہیں روحانیت کی ہوا تک نہیں لگی لیکن جو کچھ چمتکار دکھا کر اللہ کے بندوں کا بے وقوف بنا رہے ہیں ان کے اندر تو اور بھی بہت سی خرابیاں ہیں آپ کن کن خرابیوں کا ذکر کریں گے اور کن کن غلطیوں کا شمار کریں گے۔ لیکن عالی جناب ہمارا کہنا یہ ہے کہ اس دنیا میں اچھے برے سب طرح کے لوگ موجود ہیں اگر اس دنیا میں برے عاملین کی بہتات ہے تو اس دنیا میں اچھے عاملوں کی بھی کوئی کمی نہیں ہے۔ بس ذرا محنت کرنے کی اور دل کی لگن کے ساتھ تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ آپ کو اپنے علاقہ میں بھی اور اپنے اردگرد بھی اچھے عامل مل جاتے اگر آپ دل کی تڑپ کے ساتھ کچھ جستجو بھی کرتے۔ آپ نے چند فریبی اور مکار قسم کے عاملوں کو دیکھ کر ایک بدگمانی اپنے دل میں جمالی اور اس کا نقصان فوراً آپ کو ہی ہوا۔ ایک نقصان تو یہ ہوا کہ آپ جب بدظن ہوگئے تو آپ کی دوڑ دھوپ متاثر ہوگئی اور صحیح عاملوں کی آپ کھوج نہ کرسکے۔ دوسرا نقصان آپ کا یہ ہوا کہ جب آپ صحیح طرح کے عامل سے نہیں مل سکے تو آپ کی پریشانیاں اور آپ کے مسائل ختم نہ ہوسکے۔ ہم مدراس رہے آس پاس کے علاقوں کے لوگ اپنے مسائل کے لئے پہنچتے رہے اور اللہ کی عطا کردہ صلاحیتوں سے فیضیاب ہوتے رہے لیکن آپ مدراس بھی نہ آسکے۔ اگر کوئی مجبوری تھی تو آپ کسی بھی طرح قرض لے کر آجاتے وہ قرض تو ہم اپنے کسی بھی معتقد سے ادا کرادیتے یا ہم اپنے ادارے کی طرف سے آپ کی مدد کردیتے لیکن آپ اپنے قدم تو اٹھاتے۔ خیر جو اللہ کو منظور تھا وہ ہوگیا اب آپ اس طرح کریں جس طرح ہم آپ کو مشورہ دیں تاکہ آپ کو آسانی اور راحتیں آفتوں سے نجات مل جائے۔

آپ نماز کے تو پابند ہوں گے ہی اس لئے آپ کو نماز کی تاکید کرنے کے بجائے ہر نماز کے بعد کا وظیفہ بتا رہے ہیں تاکہ ان کی پابندی کرکے آپ دین و دنیا کی راحتیں اپنے دامن میں سمیٹ سکیں۔

نماز فجر کے بعد آپ "یَاسَلَامُ یَاحَفِیْظُ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کریں، نماز ظہر کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں، عصر کی نماز کے بعد "یَادَافِعُ یَامَانِعُ" سو مرتبہ پڑھیں۔ مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰهُمَّ اَكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ ۴۱ مرتبہ پڑھا کریں۔ عشاء کی نماز کے بعد روزانہ چالیس مرتبہ سورۃ نصر اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ جمعہ کے دن ۴۱ مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

ان وظائف کی پابندی سے آپ کے بھی مسائل آہستہ آہستہ حل ہوجائیں گے ان وظائف کو ایمان ویقین کے ساتھ پڑھیں اور ہر حالت میں اور ہر صورت میں اپنے رب پر بھروسہ رکھیں جو یقیناً سب سے بڑا اور جس کے دست قدرت میں اس کائنات کا نظام ہے۔ اگر وہ مہربان ہوجائے تو تقدیر مہربان ہوجاتی ہے اور ساری دنیا مہربانی کا معاملہ کرنے لگتی ہے اس لئے اس کو راضی رکھنا ہر مسلمان کا بنیادی فرض ہے۔

دوسرا مشورہ ہمارا یہ ہے کہ اپنی سوچ کو منفی نہ بنائیں، اس کو مثبت رکھیں اور بھی سے حسن ظن رکھیں خواہ مخواہ کی بدظنی اور بدگمانی سے اپنی حفاظت کریں کیونکہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ منفی سوچ سے حسد اور بغض جنم لیتے ہیں اور ایک مسلمان کے لئے ان بیماریوں کا لاحق ہوجانا بہت بڑے خطرے کی بات ہے۔ اس دنیا میں نہ غربت بری ہے نہ مال داری، دونوں ہی چیزیں اللہ کی عطا ہیں۔ برا وہ انسان ہے جس میں برائی آجائے، بہت سے مال دار بھی بہت اچھے ہوتے ہیں اور بہت سے غریب لوگ بھی بہت برے ہوتے ہیں۔ اچھا وہ ہے جس میں خوبیاں ہوں وہ مالدار ہو یا غریب اور برا وہ ہے جس میں برائیاں ہوں وہ مالدار ہو یا غریب۔ ایسی سوچ بنالیا جب کوئی اپنا درد ہمیں اپنا سمجھ کر سناتا ہے تو اچھا لگتا ہے اور اللہ کا شکر ادا کرنے کو دل چاہتا ہے کہ اس نے ہزار خرابیوں کے باوجود اپنے بندوں کے دل میں ہماری قدر پیدا کی۔ آپ جب بھی چاہیں اپنی تکالیف بیان کرسکتے ہیں ہماری تحریک کا مقصد دوسروں کی خدمت کرنا ہے اگر ہم لوگوں کے کرب اور درد سے اکتانے لگیں گے تو پھر ہماری تحریک کا تو

مقصد ہی فوت ہو جائے گا۔

آپ نے نیلم کی انگوٹھی اگر شہادت کی انگلی میں پہنی ہوتی اچھا تھا۔ اپنے صاحب زادے کو تاکید کردیں کہ وہ صبح شام 'یَا سَلامُ' پڑھا کریں انشاء اللہ اس کو جسمانی اور روحانی صحت عطا ہوگی۔

حروف اور ستاروں سے متعلق

سوال از: محمد شارق انصاری ——— کانپور

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ ہم کو آپ کے علاج سے بہت فائدہ ہوا اور ہم نے آپ کی روحانی قوتوں کا اپنی آنکھوں سے مشاہدہ بھی کیا ایسے پیچیدہ حالات ہماری زندگی میں کبھی نہیں آئے تھے۔ جن حالات سے ہم گزر رہے تھے وہ دل کو دہلا دینے والے تھے۔ آپ کی دعاؤں سے رفتہ رفتہ سب ٹھیک ہوتا جارہا ہے، شکر ہے اس مالک دوجہاں کا جس نے آپ کا وسیلہ پیدا فرمایا کسی بھی وسیلہ کے بغیر انسان اپنے مقاصد میں کامیابی اور کامرانی حاصل نہیں کرسکتا۔

چند ضروری سوالات پیش خدمت ہیں امید ہے کہ آپ حضور والا غور فرما کر جواب سے مستفیض فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے۔

نمبر ایک: تحفۃ العالمین میں جو اسم الٰہی حرف اول سے لکھے گئے ہیں ان کا برج، ستارہ، منزل، وموکل وغیرہ کا استخراج کیا گیا ہے یہ بات ہماری بہت کوشش کے باوجود بھی سمجھ میں نہیں آرہی ہے کہ یہ کس قواعد سے استخراج کئے گئے ہیں۔ مثلاً تحفۃ العالمین کے صفحہ نمبر ۵۹ پر حرف اول سے الف کا برج حمل ستارہ زحل اور منزل شرطین اور حرف الف کو جلالی بتایا گیا ہے، ایک بات تو یہ ہے۔ دوسری بات حرف دال کا برج ثور ستارہ شمس منزل: بران اور حرف دال کو جلالی بتایا گیا ہے لیکن ہماری سمجھ میں یہ بات نہیں آرہی ہے کہ جب حرف الف کا برج حمل اور ستارہ زحل ہے! اور منزل شرطین ہے جو حرف الف سے متعلق ہے اور حرف الف ستارہ زحل سے بھی متعلق ہے۔ پھر حرف دال جو خاکی ہے جو ستارہ زحل سے منسوب ہے یہ برج ثور، سنبلہ، جدی سے متعلق ہیں لیکن ستارہ شمس دیا ہوا جو آتشی ہے۔

نمبر دو: مثلاً حرف ع جو خاکی ہے ستارہ شمس سے متعلق ہے اس کے تین برج ثور، سنبلہ، جدی جو خاکی بروج ہیں۔ حروف سے متعلق اگر بروج معلوم کریں تو حرف ع سے متعلق برج حمل اور ستارہ مریخ ہے۔ اگر حروف سے متعلق برج لیا جائے اور برج سے متعلق ستارہ۔ مثلاً حرف الف برج حمل ستارہ مریخ، حرف برج ستارہ یہ سب آتشی ہیں۔

نمبر تین: حرف ک سے ستارہ شمس اور برج عقرب دیا ہوا ہے۔ برائے مہربانی اس کی تشریح فرما کر استخراج کے قواعد بتادیں کرم نوازش ہوگی۔

نمبر چار: ہر ستارہ اپنی منزل میں قیام کرتا ہے اسی لئے وہ اس منزل سے متعلق کیا گیا ہے جو بھی قواعد حروف سے متعلق ہوں جس سے برج ستارہ موکل اور منزل کا استخراج کیا جاتا ہے۔ برائے مہربانی ان سب کی تشریح فرمادیں عین نوازش ہوگی، شکریہ۔ جواب کا منتظر ہوں کسی بھی نزدیکی رسالے میں جواب شائع فرمادیں تاکہ قارئین بھی استفادہ کرلیں عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کے اشکالات بجا نہیں ہیں کیونکہ آپ نے تحفۃ العالمین میں جو تفصیل دیکھی ہے اور جس کو آپ نے اپنے اس خط میں نقل کیا ہے وہ علم الحروف سے تعلق رکھتی ہیں۔ علم الحروف، علم النجوم اور علم الاعداد تینوں الگ الگ علوم ہیں اور ان کے ماہرین نے اپنی اپنی رائے کا اظہار کیا ہے۔ مثلاً علم الاعداد میں ایک عدد کا تعلق ستارہ شمس سے ہے اور ستارہ شمس اسد برج سے تعلق رکھتا ہے اور جن حضرات کا برج اسد ہو علم النجوم کے اعتبار سے ان کا مبارک حرف م ہوتا ہے اور علم الحروف کے ماہرین نے لکھا ہے کہ حرف م کا برج تو اسد ہی ہے البتہ ستارہ عطارد ہے۔ گویا کہ علم الحروف میں ایک عدد کے بارے میں تفصیل ان تفصیلات سے جداگانہ ہے جو ماہرین علم نجوم اور ماہرین علم الاعداد نے پیش کی ہیں۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ یہ تمام تفاصیل جو تحفۃ العالمین میں پیش کی گئی ہیں یہ زیادہ سماعی ہیں، قیاسی یا فنی نہیں ہیں اس لئے ان کے استخراج کا کوئی طریقہ نہیں ہے بلکہ جیسا بڑوں سے سنا ہے ایسا ہی نقل کردیا گیا ہے۔ آپ کسی بھی موضوع پر غور و فکر کرتے ہوئے یا کسی بھی موضوع سے استفادہ کرتے وقت یہ ذہن میں رکھیں کہ آپ کس علم سے متعلق تحقیق کر رہے ہیں یا کس علم سے استفادہ کرنا چاہتے ہیں اگر آپ کے پیش نظر علم الحروف ہے تو پھر تمام معاملات میں وہ بات ستارے کی ہو، اعداد کی ہو یا برج کی ہو۔ آپ کو علم الحروف کے ماہرین کی بات ماننی چاہئے اور جب آپ علم نجوم پر ریسرچ کر رہے ہوں یا علم نجوم سے مستفیض ہونا چاہتے ہوں تو پھر علم نجوم کے ماہرین نے جن خیالات اور جن رجحانات کا اظہار کیا ہے ان کی بات کو تسلیم کرنا چاہئے۔ جب آپ ان تینوں علوم کو گڈمڈ کریں گے تو پھر ذہن میں اشکالات جنم لیں گے کیونکہ ان علوم کے ماہرین کی سوچ و فکر میں تضاد ہے اور وہ تضاد پر اس طالب علم کو الجھاتا ہے جس کا مطالعہ بہت زیادہ گہرانہ ہو۔ سرسری مطالعہ کرنے والوں کے لئے اس طرح کے تضاد بدگمانی اور اضطراب کا باعث بن جاتے ہیں لیکن جب کوئی طالب علم بہت گہرائی کے ساتھ کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے قلب و ذہن پر یہ بات منکشف ہوجاتی ہے کہ ہر لائن والوں کی سوچ و فکر ایک دوسرے سے مختلف ہے اور ہر لائن کے ماہرین نے اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر اپنی اپنی تفصیل پیش کی

ہے۔اس طرح کے اختلافات ہر جگہ ہوتے ہیں۔مثلاً ڈاکٹر کسی بھی مرض میں کوئی پرہیز نہیں بتاتے اور حکیم حضرات دوا کے ساتھ ساتھ پرہیز کو ضروری قرار دیتے ہیں۔اگر ہم ڈاکٹر سے علاج کرا رہے ہوں تو ہمیں ڈاکٹر کی ماننی چاہئے اور اگر ہم کسی حکیم کے زیر علاج ہوں تو ہمیں حکیم کی بات کو تسلیم کرنا چاہئے۔ اگر ہم ڈاکٹر کا علاج کرتے وقت حکیم کی باتوں پر دھیان دیں گے تو ذہن میں خلجان پیدا ہوگا اور کسی بھی بارے میں خلجان بدگمانی اور وساوس کو پیدا کرتا ہے۔

علم الحروف سے متعلق جو تفصیل ہم نے تحفۃ العالمین میں پیش کی ہیں وہ ہمارے ذہن کی اختراع نہیں ہے بلکہ وہ تفصیل وہی ہے جو برسہا برس سے علم الحروف کے ماہرین نقل کررہے ہیں۔پوری احتیاط کے ساتھ اسی تفصیل کو ہم نے نقل کیا ہے۔کچھ باتوں میں ہمیں بھی اشکال تھا لیکن ہم نے کسی بھی لائن کی تفصیل کو نقل کرتے وقت اپنی سوچ وفکر کو اہمیت نہیں دی ہے بلکہ جیسا ہم نے پڑھا اور سنا اسی کو جوں کے توں نقل کردیا ہے لیکن یہ بات الحمد للہ ہم پر دوران مطالعہ منکشف ہوگئی تھی کہ ہر ہر علم کی الگ الگ سوچ وفکر ہے اور یہ سوچ وفکر اپنے اپنے تجربات کی بنیاد پر ہے۔ہمیں ہر علم کے ماہرین کی سوچ وفکر کا احترام کرنا چاہئے اور کوئی بھی کام کرتے وقت یہ دھیان رکھنا چاہئے کہ ہم علم الاعداد کے ذریعہ کام کررہے ہیں یا علم الحروف کے ذریعہ اور جس وقت ہم علم الحروف کو کسی مسئلے کی بنیاد بنا رہے ہوں تو اس وقت ہمیں صرف علم الحروف کے ماہرین کی بات بغیر چون وچرا کے ماننی چاہئے اسی میں عافیت ہے اور اسی میں اپنے بڑوں کی پیروی ہے۔

آسیبی اثرات سے پریشانی

سوال از: شاذیہ فرحین ـــــــ نظام آباد

بعد سلام کے عرض تحریر یہ ہے کہ میں نے اپنی بیماری کے علاج کے لئے آپ کو خط لکھا تھا۔میرا خط ماہنامہ طلسماتی دنیا کے اگست ۲۰۰۴ء کے شمارے میں شائع ہوا میں آپ کے بتائے ہوئے علاج پر عمل کرکے بیماری کو دفع کرنے میں کامیاب ہوئی اور میرا مرض پورا ختم ہوگیا اور میری شادی بھی ہوگئی اور ایک بیٹا بھی ہے پر میرے جسم پر وہ دھبے پھر سے آرہے ہیں جو اودے کالے رنگ کے ہوتے ہیں جو خو بخود آتے اور کچھ دن کے بعد جاتے ہیں۔دھبے کے حصے پر درد بھی رہتا ہے یہ دھبے میری بہنوں اور والدہ کو بھی آتے ہیں اس علاج کے لئے کچھ عمل بتائیں، میری شادی کے وقت میں نے وہ گلے کا تعویذ نکالا تھا کیونکہ سسرال والے اعتراض کریں گے یہ سوچ کر۔پر اب وہ تعویذ کھو گیا ہے آپ میرے علاج کیلئے کوئی تعویذ دیں اور میری اور میرے لڑکے کی حفاظت کیلئے (آسیبی، شیطانی اثرات) کوئی تعویذ دیں جس کو میں ہر حالت میں یعنی حالت جماع، حالت حیض میں استعمال کرسکوں میری والدہ کے لئے بھی کوئی علاج بتائیں وہ کمزور ہوگئی ہے بات بات پر غصہ، چڑچڑاپن آتا ہے، طبیعت میں سستی رہتی ہے اور میرے سسرال والوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے بھی کوئی عمل بتائیں۔دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ کی بے لوث خدمات کو بے حد قبول کریں۔ان خدمات کا نعم البدل عطا کریں۔اللہ آپ کی عمر اقبال میں برکت عطا کریں۔تاحیات صحت عطا کرے آپ کا سایہ ہم پر قائم رہے۔کسی قریبی شمارے میں شائع کریں میں جواب کے انتظار میں ہوں۔

والدہ کا چہرہ ہمیشہ بیمار سا لگتا ہے، کھنچا کھنچا سا رہتا ہے اس کے لئے بھی کچھ بتائیں۔

جواب

اگر آپ اس تعویذ کی حفاظت کرتیں جو ہم نے آپ کو بھجوایا تھا تو آپ کی مذکورہ بیماری لوٹ کر نہ آتی لیکن آپ نے سسرال والوں کے ڈر سے اس تعویذ کو نکال دیا اور پھر وہ تعویذ کھو گیا اس لئے آپ کو پھر جسمانی بیماری کا دکھ اٹھانا پڑا اور یہ بیماری جس کا آپ نے ذکر کیا ہے اور جو آپ کے لئے الجھن اور پریشانی کا باعث بنی ہوئی ہے یہ آسیبی اثرات کی وجہ سے ہے اس لئے اس کا علاج ڈاکٹروں اور حکیموں کی دواؤں سے نہیں ہو پائے گا اس کو روحانی علاج کا سہارا لے کر ہی دفع کیا جاسکتا ہے۔اگرچہ اس دنیا میں تمام بیماریاں اسی وقت رفع ہوتی ہیں جب اللہ چاہے اللہ کی مرضی کے بغیر کسی بھی بیماری سے نجات ممکن نہیں ہے۔لیکن بیماریوں کے دفع کرنے کے لئے جو اسباب اختیار کئے جاتے ہیں وہ مختلف ہوتے ہیں بعض بیماریاں صرف ڈاکٹروں کے علاج سے ہی رفع ہوتی ہیں، بعض بیماریاں اس وقت ختم ہوتی ہیں جب حکیموں کا علاج کیا جائے اور یونانی دواؤں کا استعمال کیا جائے اور بعض بیماریاں اللہ کے حکم سے اسی وقت رفع ہوتی ہیں جب روحانی علاج کو فوقیت دی جائے۔ہمارے خیال سے آپ کا مرض بھی اسی وقت ختم ہوسکتا ہے جب آپ روحانی علاج پر دھیان دیں۔

ہم نے آپ کیلئے اور آپ کے بیٹے کے لئے تعویذ بھجوائے ہیں لیکن روزانہ ۱۳۱ مرتبہ ''یا سلام'' پڑھ کر آپ صبح نہار منہ بھی پئیں اور رات کو سوتے وقت بھی۔اسی کے ساتھ ساتھ معوذتین یعنی قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہر فرض نماز کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں۔انشاء اللہ اس آسان سے عمل کی برکت سے آپ کو بیماری سے نجات ملے گی اور آپ بہت جلد صحت مند ہوجائیں گی اور وہ کالے دھبے بھی ختم ہوجائیں گے جن کو دیکھ کر آپ اپنی طبیعت میں اضطراب محسوس کررہی ہیں۔

ایک تعویذ ہم نے آپ کی والدہ کے لئے بھی بھجوایا ہے اور سب تعویذ کالے رنگ کپڑے میں پیک ہوکر گلے میں ڈالے جائیں گے اور ان تعویذوں

کا کوئی پرہیز نہیں ہے ان کو ہر حالت میں پہنا جا سکتا ہے البتہ جس وقت ان کو گلے میں ڈالنے کی شروعات کریں اس وقت پوری طرح پاک صاف ہونا ضروری ہے۔ غسل کے وقت تعویذ کو اتار لینا چاہئے تاکہ بار بار پانی میں بھیگنے کی وجہ سے تعویذ خراب نہ ہو جائے۔

سسرال والوں کی شرارت سے محفوظ رہنے کے لئے بعد نماز مغرب "یادافع یا مانع" پڑھا کریں اور عصر کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ "یا لطیف" پڑھنے کا معمول بنائیں۔ ان دونوں وظیفوں کی برکت سے آپ سسرال والوں کی شرارتوں سے محفوظ رہیں گی اور ان کے دلوں میں آپ کے لئے محبت اور نرم گوشے پیدا ہو جائیں گے۔

اپنے خط میں آپ نے ہماری روحانی تحریک اور طلسماتی دنیا کا اعتراف کرتے ہوئے جن تعریفی کلمات اور دعاؤں سے نوازا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے بندوں کی بے لوث خدمت کرنے کی توفیق عطا کرے۔ اور ہم خدمت کرتے کرتے مر جائیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر کہ خدمت کرد او مخدوم شد۔ یعنی جو خدمت کرتا ہے ایک دن وہ اس قابل بن جاتا ہے کہ لوگ اس کی خدمت کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن ہمیں اس بات کی آرزو نہیں ہے کہ اگر آج ہم خدمت کر رہے ہیں تو آنے والے کل میں اللہ کے بندے ہماری خدمت کریں۔ ہماری آرزو تو یہ ہے کہ ہم اللہ کے بندوں کی خدمت جو ٹوٹی پھوٹی برائے نام ہی کر رہے ہیں اس کو اللہ قبول کرے اور اس کے بدلے میں وہ ہمیں اپنی رضا سے سرفراز کرے۔ وہ راضی ہو جائے وہ ہمارے کھوٹے عمل کو قبول کرے اس سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کیا ہے۔ دعا کریں کہ بارگاہ خداوندی میں ہماری خدمات شرف قبولیت حاصل کریں اور ہمیں اللہ کی رضا کا سارٹیفکٹ مل جائے۔ اس سے زیادہ نہ ہماری کوئی چاہت ہے نہ آرزو۔

جسمانی مرض سے مایوسی

سوال از: اسرار اعظم ______ ممبئی

میں ایک ایسے مرض میں مبتلا ہوں جس کا بیان کرنا بھی کچھ اچھا نہیں لگتا لیکن انسان کی مجبوری کیا نہ کروادے۔ میں دھات کے مرض میں مبتلا ہوں یہ بیماری ہمارے پاس ۱۹۹۶ء سے ہے۔ تقریباً بارہ سال ہو گئے اب تو مجھ پر کئی سالوں سے نامردی کا اثر آ گیا میں پاک صاف بھی نہیں رہ پاتا ہوں نہانے کے ایک گھنٹہ بعد ناپاک ہو جاتا ہوں اس لئے میں نماز بھی نہیں پڑھ پاتا ہوں ورنہ نماز پڑھ کر اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگتا کہ میں نے کونسا ایسا گناہ کر دیا جو آپ نے ہمیں لاعلاج بیماری سے نوازا۔ لاعلاج اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ ہم نے اس کا علاج بہت کروایا مگر افسوس کامیابی نہیں ملی اور مرض بڑھتا ہی گیا ہم نے کیا کیا نہیں کیا۔ کہاں کہاں سر ٹیکا لیکن ہر جگہ سے ناامیدی۔ اب میں بالکل تھک چکا ہوں۔ ٹوٹ سا گیا ہوں۔ میری عمر بھی اب کافی زیادہ ہو چکی ہے لگ بھگ ۳۵ سال۔ میرے گھر والے مجھ سے شادی کے لئے کہتے ہیں تو میں ان لوگوں کی باتوں کو نظر انداز کر دیتا ہوں دنیا مجھ پر ہنستی ہے لیکن میں خاموش رہتا ہوں مجھے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آتا ہے۔ آپ کی کتاب طلسماتی دنیا ہمیشہ پڑھتا رہتا ہوں مجھے اس کتاب کے ذریعہ ایک امید کی کرن نظر آرہی ہے اب آپ کی بارگاہ میں اس خط کے ذریعہ دستک دے رہا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے لئے بھی آپ کوئی نہ کوئی راستہ بتائیں گے مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ کو یہ بیماری قبض سے لگی ہے اس بیماری سے نجات پانے کے لئے آپ قبض کا علاج کریں اور پابندی سے منقیٰ کے دو دانے دودھ میں پکا کر سوتے وقت لیا کریں اور دن میں دو بار سونف کھائیں کم سے کم دس گرام سونف روزانہ کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو قبض سے نجات ملے گی۔ قبض سے نجات مل جائے گی تو مذکورہ بیماری بھی آپ کی آدھی سے زیادہ ٹھیک ہو جائے گی اس کے بعد اس کا علاج کسی حکیم کی دوا کے ذریعہ کریں گے تو انشاء اللہ تیزی کے ساتھ آپ تندرست ہو جائیں گے اور آپ کی مردانہ قوت بحال ہو جائے گی۔

مردانہ کمزوری دور کرنے کے لئے روزانہ "یا قوی" ۱۱۶ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ کسی بھی مرض کے بارے میں ہم اللہ کو الزام نہیں دے سکتے اور نہ ہی یہ سوچنا چاہئے کہ یہ مرض کسی گناہ کی سزا ہے ہاں یہ بات طے ہے کہ بیماری کوئی بھی ہو وہ اکثر وبیشتر انسان کی اپنی غلطی یا کوتاہی سے انسان کو لاحق ہوتی ہے اور بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ مرض کی ابتدا میں انسان مرض کو دفع کرنے کی فکر نہیں کرتا اور شکوہ پال لیتا ہے۔ پھر بڑھتے بڑھتے جب مرض انسان کے جسم میں اپنا گھر بنا لیتا ہے تب اس کو دفع کرنے کی فکر شروع ہوتی ہے۔ اگر شروع میں علاج اور پرہیز کی طرف دھیان دے لیا جائے تو آسانی سے مرض سے نجات مل جاتی ہے لیکن جب مرض کی جڑیں مضبوط ہو جاتی ہیں تو پھر اس سے نجات حاصل کرنے کی میں دیر لگتی ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں ابھی بھی کچھ نہیں بگڑا ہے اور پوری ذمہ داری سے اگر آپ اپنا علاج کرائیں گے تو انشاء اللہ آپ روبہ صحت ہوں گے۔

جنت کی قیمت سے مراد

سوال از: محمد مرتضیٰ ______ لکھنؤ

میں طلسماتی دنیا کا ماہ اپریل ۲۰۰۷ء سے ابھی تک مطالعہ کر رہا ہوں، بہت اچھی معلومات فراہم کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اس خدمت کا اجر عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ دیگر احوال یہ ہے کہ بعنوان مخزن العجائب صفحہ نمبر ۴۵

شمارہ جون ۲۰۰۷ء میں کثرت ثواب کے پانچ عمل کے بارے میں تحریر فرمایا ہے ۔اس شمارے میں سلسلہ نمبر۳ میں جنت کی قیمت ادا کر کے سویا کرو اس کے بارے میں تحریر نہیں فرمایا کہ اس کی قیمت کیا ہے اور اس کے عوض کیا پڑھنا چاہئے؟ برائے مہربانی اس کی بابت تحریر فرمائیں اس کو کسی طلسماتی دنیا کے شمارے میں شائع کردیں تاکہ مجھ جیسے اور لوگوں کو بھی اس کا فائدہ مل سکے۔

میں جناب عالی سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ میری لڑکی جس کا نام عائشہ طلعت ہے اور جو کہ ۹ر جولائی ۱۹۸۰ء کو بوقت ساڑھے دس بجے شب پیدا ہوئی ہے۔ اس کے رشتہ میں رکاوٹیں آرہی ہیں۔ لوگ دیکھ کر جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے ہیں لہٰذا آپ برائے مہربانی اس کے متعلق تحریر فرمائیں کہ کیا وجہ ہے اور اس کا عقد کب تک ہو سکے گا۔ اور وہ کیا پڑھیں اور اس کا عدد کیا ہے اور کونسا پتھر پہنے۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ رجال الغیب کے کیا معنیٰ ہیں یہ کیا ہوتا ہے۔؟ امید کرتا ہوں کہ جناب عالی میرے سوالات کے جوابات دیں۔ میں اپنے خط میں لفافہ روانہ کر دیا ہوں اس میں دے کر مجھے مشکور ہونے کا موقع عطا فرمائیں گے۔

جواب

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی طرف ہمارے بڑوں نے کئی اقوال اس بارے میں نقل کئے ہیں۔ ایک قول ان میں سے یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مُفۡلِحُوۡن تک، آیت الکرسی هُوَ الۡعَظِیۡم تک سورۂ بقرہ کا آخری رکوع اور چاروں قل پڑھ کر سوئے گا وہ جنت کی قیمت ادا کر کے سوئے گا۔ اس موقعہ پر ایک ضروری بات گوش گزار کر دینا ضروری ہے وہ یہ کہ اس طرح کے اقوال جو ہمارے بزرگوں سے، صحابہؓ سے یارسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہیں وہ محض ترغیب دینے کے لئے ہیں تاکہ فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ مسلمان اس طرح کے اعمال کا حریص ہوجائے اور اپنے دامن میں جنت کی نعمتیں سمیٹنے کے لئے ان کو انجام دینے پر دل کی خوشی کے ساتھ مجبور سا ہوجائے۔ اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ کوئی مسلمان ایک وقت کی نماز نہ پڑھتا ہو، رمضان کے روزوں کی اسے توفیق نہ ہوتی ہو اور وہ اس طرح کے اعمال انجام دے کر جنت کی خریداری کی تمنا کرنے لگے اور اس طرح کے اعمال انجام دے کر اس خوش فہمی کا شکار ہوجائے کہ بس اب میں نے جنت کا پے منٹ کر دیا ہے۔ اس لئے جنت میری جیب میں آگئی۔ البتہ اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ فرائض کی ادائیگی اور حقوق العباد کا اہتمام کرنے کے بعد اپنے بزرگوں کی تلقین و تعلیم کی وجہ سے اس طرح کے اعمال بھی انجام دیں گے وہ بے شک جنت کے حق دار ہوں گے۔ قیمت کی ادائیگی کا لفظ اس لئے بھی استعمال کیا گیا ہے کہ ہر ہر انسان ذہنی طور پر "تاجر" ہوتا ہے وہ کسی بھی بارے میں خرید و فروخت کی زبان کو آسانی سے سمجھ لیتا ہے اس لئے یہاں حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے جنت کی قیمت ادا کرنے کی بات کی کیونکہ لوگ جانتے ہیں کہ کسی بھی اراضی یا کسی بھی جائیداد کا پے منٹ کر دینے کے بعد وہ اراضی اور وہ جائیداد اپنی ملک ہوجاتی ہے اور پھر اس کی طرف کوئی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھ سکتا۔ انسان کی اسی ذہنیت کو سامنے رکھتے ہوئے حق تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا ہے۔ اِنَّ اللّٰہَ اشۡتَرٰی مِنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ اَنۡفُسَہُمۡ وَ اَمۡوَالَہُمۡ بِاَنَّ لَہُمُ الۡجَنَّۃَ ۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے خرید لیا ہے مسلمانوں سے ان کی جانوں کو اور ان کے اموال کو اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ گویا کہ مسلمان اپنے اعمال کو قیمت مان کر جنت کو خریدتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جنت کو قیمت مان کر مسلمانوں کے جان و مال کا سودا کرتا ہے۔ دراصل اس طرح کا انداز انسانوں کی ذہنیت سامنے رکھ کر محض ترغیب و ترہیب کے لئے ہوتا ہے۔ ورنہ وہ جنت جو سیکڑوں میل میں کو پھیلی ہوئی ہے اس کی قیمت کون چکا سکتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ مانگنے والے کا دامن چھوٹا ہو سکتا ہے لیکن دینے والے کا ظرف اس کا مزاج اور اس کی عادت بہت وسیع ہے۔ وہ ان لوگوں کو بھی عطا کرتا ہے جو کسی بھی عطا کے قابل نہیں ہوتے اس لئے کیا بعید ہے کہ وہ کسی چھوٹے سے عمل کی بنا پر اپنے کسی بندے کو نواز دے اور بہت معمولی داموں میں جنت عطا کر دے۔

اپنی بیٹی کی شادی کیلئے آپ روزانہ تین تسبیح "یَامُعۡطِیۡ" کی پڑھا کریں۔ انشاء اللہ رکاوٹیں ختم ہوں گی اور تین ماہ کے اندر رشتہ طے ہوجائے گا۔ یہ عمل لڑکی خود بھی کر سکتی ہے۔ رجال الغیب سے مراد وہ فرشتے ہیں جو اللہ کے حکم سے اس کے بندوں کی مدد کرتے ہیں یہ مدد وہ خود بھی کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی بندہ اپنے کسی عمل کی وجہ سے ان سے کسی مدد کا مطالبہ کرتا ہے تو بھی وہ مدد کے لئے حاضر ہوجاتے ہیں۔ بعض بزرگوں کو رجال الغیب کا دیدار بھی ہوجاتا ہے لیکن عام طور پر اس زمانہ میں ان کی مدد غائبانہ ہوتی ہے یعنی وہ مدد تو کرتے ہیں لیکن دکھائی نہیں دیتے اور اصل چیز مدد ہے۔ دیکھنا فرشتوں کا اصل چیز نہیں ہے وہ تو محض دل کو خوش کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے اور بندے کے کسی عمل کی برکت کی وجہ سے مدد کرتے ہیں اور نیا پار لگاتے ہیں۔ ہم اپنے اللہ کو نہیں دیکھ سکتے لیکن ہمیں یقین ہے کہ اللہ ہے اور وہ اللہ ہماری سنتا ہے ہم اسے نہیں دیکھ پاتے لیکن وہ ہمیں دیکھتا ہے اور ہماری مدد کرتا ہے ہمیں نوازتا ہے اور ہمارا بیڑہ پار کرتا ہے۔ اسی طرح اللہ کے فرستادہ فرشتے ہمیں نظر نہیں آتے لیکن وہ ہمیں دیکھتے ہیں اور اللہ کی مرضی سے ہماری دستگیری کرتے ہیں اور ہمیں آفات سے محفوظ رکھتے ہیں۔ اور یہ سب کچھ اللہ کے حکم پر ہوتا ہے۔

●●●●●●●●●●●

حروف صوامت

حروف صوامت کا چوتھا کلمہ عصر ہے۔ یہ کلمہ تین حروف پر مشتمل ہے۔
ع، ص، ر۔

اس کلمہ کے اعداد ابجد قمری کے حساب سے	۳۶۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد شمسی کے حساب سے	۱۵۰ ہیں
اس کلمہ کے اعداد ابجد ملفوظی کے حساب سے	۵۲۶ ہیں
اس کلمہ کے اعداد عربی	۱۲۸۳ ہیں
اس کلمہ سے متعلق منازل قمری کے اعداد	۲۴۲۳ ہیں
آیت کریمہ کے اعداد	۸۶۴ ہیں
اب سب کا مجموعہ	۵۶۵۶

اس کلمہ کا تعلق چاند کی منازل زبانا، قلب اور نعائم سے ہے۔ اگر اس کلمہ کی زکوٰۃ ادا کرنی ہو تو اس کلمہ کو ۵۴۴۳ مرتبہ چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں۔ اور جب کسی کے لئے نقش بنانا ہو تو طالب ومطلوب کے نام کے اعداد مع والدہ مذکورہ تعداد میں شامل کر کے نقش تیار کریں۔ محبت کے نقوش منسوبی چال سے لکھیں اور نفرت وعداوت کے نقوش مقلوبی چال سے لکھیں۔

اس کلمہ کی عزیمت یہ ہے۔

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَيْكُمْ يَالُوْمَائِيْلُ يَامَائِيْلُ يَا اهْجَمَائِيْلُ يَاصَائِيْلُ يَااَمُوَاكِيْلُ يَازَائِيْلُ وَاَجِبْ فشيوش عيوش فلايوش ميوش فيوش ريوش بحق يَاعَلِيْمُ يَاصَبُوْرُ يَارَبُّ۔

اس عزیمت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس عزیمت کو ۲۴۲۳ مرتبہ چاند کی مذکورہ منازل میں پڑھیں۔ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

منازل قمر، زبانا، قلب اور نعائم بالترتیب چاند کی پندرہویں، سترہویں اور انیسویں منزلیں ہیں۔

مثال۔ برائے محبت۔

(طالب) شمیم احمد ابن زرینہ	۷۱۵
(مطلوب) آصفہ بنت صالحہ	۳۱۰
برائے محبت	۶۶۴
سابقہ ٹوٹل	۵۶۵۶
	۷۱۴۵
حسب قاعدہ وضع کئے	۱۲

۳)۷۱۳۳(۲۳۷۷
۶
۱۱
۹
۲۳
۲۱
۲۳
۲۱
۲

حاصل تقسیم ۲۳۷۷ آیا، ۲ باقی رہے۔ نقش میں کسر ہے اور چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۸۳	۲۳۷۷	۲۳۸۵
۲۳۸۴	۲۳۸۲	۲۳۷۹
۲۳۷۸	۲۳۸۶	۲۳۸۱

دیکھئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۷۱۴۵ آئے گا۔ اس نقش کو طالب شمیم احمد ہرے کپڑے میں آصفہ کی محبت حاصل کرنے کے لئے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور چاند کی مذکورہ منازل میں ۷۱۴۵ مرتبہ کلمہ عصر کا ورد کرے۔ انشاء اللہ آصفہ کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔

اگر کسی عورت ومرد میں ناجائز تعلقات ہوں اور ان کو ختم کرنا مقصود ہو تو اس کی مثال یہ ہے۔

مثال برائے عداوت

اسرار ابن جنت	۹۱۵
نجمہ بنت سلمہ	۲۲۳
برائے عداوت	۶۹۵
سابقہ ٹوٹل	۵۶۵۶
قانون	۷۴۸۹

حسب وضع کئے

۱۲
۳)۷۴۷۷(۲۴۹۲
۶
۱۴
۱۲
۲۷
۲۷
×۷
۶
۱

حاصل تقسیم ۲۴۹۲ آیا اور ایک باقی رہا، نقش میں کسر ہے۔ ساتویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش مقلوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۴۸۹

۲۴۹۷	۲۴۹۲	۲۵۰۰
۲۴۹۹	۲۴۹۶	۲۴۹۴
۲۴۹۳	۲۵۰۱	۲۴۹۵

دیکھئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۷۴۸۹ آئے گا۔ اس نقش کو لکھ کر کسی قبرستان میں دفن کرے اور چاند کی مذکورہ منازل میں کلمہ عصر ۷۴۸۹ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اسرار اور نجمہ کا ناجائز تعلق ختم ہوجائے گا۔

یہ بات یاد رکھیں کہ محبت کے عمل کرتے وقت سبز لباس پہنیں اور پاک صاف جگہ پر بیٹھ کر خوشبو لیتے ہوئے نقش لکھیں اور درود شریف پڑھ کر باوضو قبلہ رو بیٹھیں۔ چڑھتے چاند اور چڑھتے سورج میں عمل کریں۔ اور عداوت کے لئے سیاہ لباس ناپاک اور میلا کچیلا پہنیں دھنئے کی دھونی لیں بغیر وضو کے قبلہ کی طرف پشت کرکے بیٹھیں اور درود شریف نہ پڑھیں۔ گرتے چاند اور گرتے سورج میں کریں اور نقش لکھتے وقت موڈ خراب رکھیں۔ انشاء اللہ مقصد میں جلد کامیابی ملے گی۔

(باقی آئندہ)

برج سرطان کا عرصہ حکومت	۲۱رجون تا۲۲رجولائی
برج سرطان کا منسوبی کوکب	قمر
برج سرطان کے منسوبی حروف	ح،ہ
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۸،۶،۲ ،۴
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	موتی، ہیرا، مرجان
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت دن	پیر، منگل، جمعہ
برج سرطان والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	سفید، بسنتی، پیلا

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

سال ۲۰۰۸ء آپ کے لئے ایک اچھی بات یہ لا رہا ہے کہ آپ ساڑھ ستی سے آزاد ہوجائیں گے۔ آپ جن مالی مشکلات کا شکار ہو رہے تھے اس سے اب آپ کو چھٹکارا مل جائے گا، آپ کے اپنے گردونواح کے لوگوں سے تعلقات میں مسائل پیدا ہوں گے، چھوٹے بہن بھائی اور رشتہ دار بھی آپ کے لئے کچھ خاص اچھے نہ ثابت ہوں گے، اگر آپ اعلیٰ تعلیم حاصل کررہے ہیں تو اس میں آپ کو مشکلات پیش آئیں گی، آپ کے خلاف سازش کرنے والے لوگ بھی اس عرصہ میں باز نہ آئیں گے، آپ کو اپنی ایسی خواہشات پوری کرنے کا موقع ملے گا جو آپ عرصہ دراز سے پورا نہ کر پا رہے تھے، لوگوں سے تعلقات میں آسانی بھی رہے گی، اور ان سے تعلقات میں مضبوطی بھی پیدا ہوگی مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ ضرورت سے زائد توقعات وابستہ کرنے کی صورت میں مسائل پیش آئیں گے، بچوں سے متعلقہ معاملات میں آپ کو آسانی رہے گی، اولاد کے حوالے سے جن مسائل کا شکار تھے ان سے بھی آپ کو چھٹکارا مل جائے گا۔ اگر یہ بات کہی جائے کہ ایک دفعہ آپ کو پھر سے نئی زندگی مل جائیگی۔ آپ اپنے تمام رُکے ہوئے کام اس عرصہ میں کر پائیں گے، اپنے سے رتبہ میں بڑے لوگوں کے ساتھ ضرورت سے زائد توقعات وابستہ کرنے کی صورت میں آپ اپنے آپ کو مسائل میں گھرا پائیں گے، کاروباری معاملات کو سوچ سمجھ کر طے کریں، بلاسوچے سمجھے کسی بھی کام میں ہاتھ ڈالنا مناسب فعل نہ رہے گا، جن لوگوں کی شادی ابھی تک نہ ہوئی تھی ان کو اس سال میں شادی کرنے کا موقع مل جائے گا، ساتھی اچھا ملے گا، لیکن یہاں پھر وہی بات کہ زائد الضرورت توقعات نقصان پہنچائیں گی۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی وروحانی راہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی آمدنی میں بہتری کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوائیں۔ اپریل میں ہونے والا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی خانگی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنی کاروباری زندگی اور بچوں کے معاملات میں بہتری کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست کا شرف عطارد اور نومبر کا اوج عطارد آپ کو یہ مواقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنے تعلیمی مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔ آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ طلسماتی دنیا سے رجوع کرسکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات بڑھے رہیں گے، آپ کے خلاف سازش کرنے والے لوگ بھی اس عرصہ میں پورا زور لگائیں گے، کام کے حوالے سے آپ کو آسانیاں ملیں گی، ساتھ کام کرنے والے لوگ آپ سے اچھے انداز میں پیش آئیں گے اور آپ کی بات کو سنیں گے، آپ کے تعلقات ایسے لوگوں سے قائم ہوں گے جو کہ معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھتے ہوں گے، آپ کو ان کے ساتھ تعلقات میں "انا" سے بچنا پڑے گا، شادی شدہ لوگوں کی ازدواجی زندگی کچھ زیادہ مثالی نہ ہوگی، کیونکہ شریک حیات اپنے آپ کو کچھ نہ کچھ سمجھے گا اور چاہے گا کہ آپ اس کو پوری اہمیت دیں، آپ کا دماغ زیادہ تر ایسی اسکیمیں سوچے گا کہ آپ کس طرح دوسروں سے اپنے لئے مالی مدد یا مال حاصل کرسکیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آپ کی کارکردگی کیسی رہتی ہے۔

سعد تاریخیں	۲۔۱۱۔۲۴۔۲۹	نحس تاریخیں	۷۔۱۳۔۲۶

ماہ فروری

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات بڑھے رہیں گے، زیادہ تر اخراجات ایسی جگہوں پر ہوں گے جہاں اگر خرچہ نہ کیا جائے تو ناک کٹتی ہے، آپ کسی ویران جگہ پر اکیلے نہ جائیں آپ کو نقصان پہنچ سکتا ہے، کام کے معاملے میں جو

آسانیاں آپ کو مل رہی تھیں، وہ اب ختم ہوجائیں گی، لوگوں سے تعلقات اچھے رہیں گے، آپ ان تعلقات کو خوشگوار تو کہہ سکتے ہیں مگر ان سے زائد الضرورت توقعات وابستہ کرنا ٹھیک نہ رہے گا، آپ کا دماغ ایسی ترکیبیں سوچنے لگا ہوگا کہ آپ کس طرح دوسروں سے مال اینٹھیں، آپ دوسروں سے ایسی اسکیموں پر تبادلہ خیال کریں گے کہ جس میں آپ دوسروں کو ان کا فائدہ بتائیں گے مگر حقیقت میں فائدہ آپ کا ہی ہوگا، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ نے دوسرے کو اس کا حق نہ دیا تو پھر آپ کیلئے بھی مسائل کھڑے ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۷-۱۲-۲۰-۲۵	نحس تاریخیں	۳-۱۰-۲۳

ماہ مارچ

اس عرصہ میں آپ کے اخراجات جو کہ بہت زیادہ تیز رفتاری سے ہو رہے تھے اس میں کافی کمی آجائے گی، اس عرصہ میں آپ کافی سے زیادہ جوش میں رہیں گے اور اپنے ذمہ لگے کاموں کو جلد از جلد پورا کرنے کی کوشش کریں گے، زیادہ جلدی کی وجہ سے آپ دوسروں سے الجھیں گے بھی، اس وجہ سے دوسروں سے لڑائی بھی رہے گی، آپ اپنی اعلیٰ تعلیم ، مذہبی اور قانونی معاملات کو بھی توجہ دیں گے کیونکہ وہ آپ کے لئے اہم ہوں گے، لوگوں سے روپیہ حاصل کرنا آپ کے لئے کچھ مشکل نہ ہوگا، آسان روپیہ کمانے کے لالچ میں جلد بازی بہت نقصان پہنچائے گی، آپ کے لئے یہ بات مناسب رہے گی کہ آپ جاری کاموں کو ہی پورا کریں کیونکہ آنے والا وقت آپ کے کئے کاموں کے حوالے سے اچھی یا بری خبر لے کر آئے گا۔

سعد تاریخیں	۶-۱۱-۱۹-۲۴	نحس تاریخیں	۱-۸-۲۲-۳۰

ماہ اپریل

اس عرصہ میں بھی آپ کی طبیعت کی جلد بازی کم نہ ہوگی، کھیل کود میں دھیان سے کام لیں کیونکہ دوران کھیل آپ کو چوٹ لگ سکتی ہے، آپ کو اپنے دنیاوی معاملات دھیان سے طے کرنا پڑیں گے کیونکہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ آپ کو اپنے کئے ہوئے کاموں کا اچھا پھل مل جائے، کوئی پوزیشن بھی اچھے پھل کی طرف اشارہ کررہی ہے لیکن اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اس کے لئے آپ کو اپنے سے رتبہ میں بڑے لوگوں کو تحائف بھی دینے ہوں گے اور اپنے آپ کو عقل مند بھی ثابت کرنا پڑے گا، تب جاکر گاڑی پوری طرح سے پٹری پر آجائے گی، آپ دوسروں کو اپنی کامیابی سے آگاہ کریں گے اور ان سے اس بارے میں تبادلہ خیال کریں گے، آپ کے دوست احباب آپ کی دنیاوی ترقی میں آپ کے لئے مددومعاون ثابت ہوں گے۔

سعد تاریخیں	۳-۸-۱۷-۲۲	نحس تاریخیں	۶-۱۹-۲۷

ماہ مئی

اس ماہ میں آپ مال ودولت کے حصول میں پڑے رہیں گے، اس کے لئے آپ کو محنت کرنا پڑی تو آپ اس سے بھی نہ چوکیں گے لین دین کے معاملات میں آپ کے دوسروں کے ساتھ تنازعات پیدا ہوں گے، آسان ذرائع سے روپیہ کمانے کا موقعہ ملے گا، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کو فیصلہ جلد لینا پڑے گا، دیر سے فیصلہ لینے کی صورت میں آپ کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے، آپ کے لئے زیادہ اہم آپ کی خواہشات اور آپ کے قریبی دوست ہوں گے، ان کا پیار اور ان کی توجہ آپ کو ملے گی، اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ ان سے متعلقہ معاملات میں ان سے آگاہی حاصل کریں اس سے ہی آپ کے کام بنیں گے، آپ زیادہ تر اپنے اخراجات اور ایسے مسائل جو عام طور پر سامنے نہ ہوتے ہیں کے بارے میں سوچتے رہیں گے، اخراجات کم کرنے کی اسکیمیں تو بنائیں گے مگر وہ آنے والے وقت میں فیل ہوجائیں گی۔

سعد تاریخیں	۲-۶-۱۵-۲۰-۳۰	نحس تاریخیں	۴-۱۸-۲۱

ماہ جون

اس عرصہ میں آپ جس رفتار سے روپیہ کمارہے ہوں گے اسی رفتار سے آپ اڑا بھی رہے ہوں گے، اخراجات ضروریات کے علاوہ عزت بچانے یا بڑھانے کے لئے کئے جائیں گے، آپ اگر کاروباری دنیا سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو اپنے کاروبار سے خوب آمدنی ہوگی، ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر کام کرنا فائدہ مند ہوگا کہ جو آپ کے برابر کے ہوں، مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ روپیہ فضول خرچ نہ ہو، ورنہ بعد میں آپ کو پریشانی ہوگی، اس ماہ کے آخری عشرے میں آپ اپنی ذات پر توجہ دینا شروع کریں گے، ظاہری خوبصورتی کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے نئے زمانے کے فیشن کے مطابق کپڑے وغیرہ سلوائیں گے کچھ آرام پسندی بھی طبیعت میں آجائے گی، اپنے خفیہ دشمنوں سے خبردار رہیں وہ اس وقت طاقت میں ہیں لہٰذا کسی سے بھی بلاضرورت جھگڑا مول نہ لیں۔

سعد تاریخیں	۴-۱۳-۱۸-۲۸	نحس تاریخیں	۱-۱۵-۲۳-۳۰

ماہ جولائی

اس عرصہ میں آپ کی لکھنے پڑھنے کی رفتار بہتر ہوجائے گی، بہت سے ایسے معاملات جو عرصہ سے حل طلب تھے اب آپ کو ان کے حل مل جائیں گے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ پر وہ لوگ حملہ کرسکتے ہیں جو آپ کے خفیہ دشمن ہیں، لہٰذا ایسی صورتحال میں آپ کے لئے یہ مناسب رہے گا کہ آپ عقل و ہوش کے دامن کو تھام کر آگے بڑھتے رہیں، روپیہ کمانے میں جن مشکلات کا

آپ سامنا کر رہے تھے وہ بھی ختم ہوجائیں گی اور اگر یہ کہا جائے کہ آپ کو آسانی سے روپیہ مل جائے گا تو یہ بات کچھ غلط نہ ہوگی، یہ بونس کمیٹی اور لاٹری کسی صورت میں بھی ہوسکتی ہے، آپ اپنے روزمرہ کے نظریات کے حوالے سے کافی سخت مزاجی کا مظاہرہ کریں گے، یوں جو لوگ آپ کے قریب ہوں گے ان سے بھی آپ جھگڑا مول لیں گے۔

سعد تاریخیں	۲_۱۱_۱۷_۲۰	نحس تاریخیں	۱۴_۲۳_۲۹

ماہ اگست

اس عرصہ میں آپ کو مختلف ذرائع سے آمدنی ہوگی، آپ زیادہ تر روپیہ اپنی وجہ سے کمائیں گے، آس پاس کے لوگوں کے ساتھ اختلافات تو آپ کے رہیں گے مگر ان کی شدت میں کمی آجائے گی، آپ کبھی دوسروں کی بات سن لیں گے، آپ کی سوچ تفصیلی انداز تو لئے ہوتی ہے اب اس میں شدت پسندی بھی آجائے گی، تو اس کو کریلا اور دوسرا نیم چڑھا کی مثال سے تشبیہ دی جاسکتی ہے، آپ کو اپنے گردونواح کے علاقوں میں بہت سفر کرنا پڑے گا، لیکن اس سفر سے آپ کو فائدہ ہی ہوگا نقصان نہ ہوگا، اس ماہ میں آپ کا ٹیلی فون کا بل زیادہ آئیگا اگر آپ مشترکہ خاندانی نظام کے تحت چل رہے ہیں تو آپ کے اخراجات اس ماہ میں کافی سے زیادہ بڑھ جائیں گے۔

سعد تاریخیں	۹_۱۴_۲۴_۲۸	نحس تاریخیں	۱۲_۱۹_۲۶

ماہ ستمبر

اس ماہ میں آپ کی زیادہ تر توجہ اپنے گھریلو امور کی طرف رہے گی، آپ کے گھر کا ماحول ایک کھچڑی جیسا ہوگا، کچھ لوگ نرم مزاجی سے پیش آرہے ہونگے کچھ لوگ محبت سے اور کچھ لوگ چال بازیاں کرتے ہوئے نظر آئیں گے آپ کے لئے یہ بات زیادہ مناسب رہے گی کہ آپ تیل دیکھیں اور تیل کی دھار دیکھیں، گھر میں کام کرتے ہوئے احتیاط برتیں کیونکہ چوٹ وغیرہ لگ سکتی ہے، آبائی جائیداد کے مسائل بھی کھڑے ہوں گے اور آپ کو ان سے نبرد آزما ہونا پڑے گا، اس عرصہ میں اگر گھر یا ذاتی سواری کے خرید وفروخت کے حوالے سے فیصلہ کرنا ہوگا تو خوب سمجھ کر کیجئے گا، کیونکہ بعد میں آپ کو ہی مسئلہ پڑتا ہے، غیر شادی شدہ لوگوں کی اس عرصہ میں شادی ہونے کے امکانات ہیں۔

سعد تاریخیں	۷_۱۲_۲۱_۲۶	نحس تاریخیں	۱۰_۱۷_۲۴

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں بھی آپ گھریلو امور میں اپنا سر کھپائیں گے، آپ لاکھ بچنا چاہیں مگر یہ معاملات آپ کو چین سے نہ بیٹھنے دیں گے، گھر میں حاکمیت کی دوڑ شروع ہوجائے گی، آپ کے لئے یہ زیادہ مناسب رہے گا کہ آپ اپنی جگہ کو پہچانیں ورنہ دوسری صورت میں معاملات خراب بھی ہوسکتے ہیں، کھیل کود اور تفریح کی طرف بھی آپ دھیان کریں گے، زیادہ تر ایسے کھیل آپ کو پسند آئینگے کہ جن میں دماغ سے زیادہ جسم کو استعمال کرنا پڑے، بچوں کے حوالے سے مسائل آپ کو تنگ کریں گے، آپ ان پر سختی ضرور کریں مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ عقل اور ہوش کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑیں ورنہ آپ کے لئے مشکل پیدا ہوجائے گی۔

سعد تاریخیں	۶_۱۱_۲۰_۲۵	نحس تاریخیں	۹_۱۶_۲۳

ماہ نومبر

اس ماہ آپ کا دماغ تفریح کی طرف لگا رہے گا، اگر آپ کی اولاد ہے تو آپ کو اس کی طرف سے پریشانی ہوگی، آپ ان کے بارے میں سوچتے رہیں گے اور کوئی نہ کوئی حل ڈھونڈ نکالیں گے، اس ماہ آپ کی ذمہ داریاں بڑھ جائیں گی، لوگوں سے آپکے تعلقات بہتر رہیں گے اور آپ تعلقات سے فائدہ اٹھائیں گے۔

سعد تاریخیں	۴_۹_۱۸_۲۳	نحس تاریخیں	۷_۱۳_۲۰

ماہ دسمبر

اس ماہ میں بھی آپ اپنے کام کو زیادتی سے نہ بچائیں مگر اس میں اچھی بات یہ ہے کہ آپ تو سکون اور آرام کے ساتھ کام کریں۔ اس ماہ آپ کے کام اہم ہوں گے، آپ کے مالی حالات بھی بہتر رہیں گے آپ سے اچھے لوگوں کی ملاقات ہوگی۔

سعد تاریخیں	۳_۸_۱۷_۲۱	نحس تاریخیں	۶_۱۲_۱۹

ناکامی، کامیابی کا زینہ

مغربی مفکر ڈاکٹر نپولین ہل نے اپنی ایک کتاب میں لکھا ہے۔

"لوگ ناکامی سے خوف کھاتے ہیں، نفرت کرتے ہیں، ناکامی سے بچنے کے لئے ہزار جتن کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہر ناکامی اپنے دامن میں کامیابی کے پھول لے کر آتی ہے، اس لئے انسان کو کامیابی یا ناکامی کی فکر کئے بغیر آگے بڑھتے چلے جانا چاہئے، ہر ناکامی کامیابی کا زینہ بنتی ہے۔

آپ اس سلسلے میں ایک بڑی غلط فہمی کا شکار ہوتے ہیں۔ آپ کو وقتی شکست اور ناکامی کے فرق کو سمجھنا چاہئے۔

مولود پر بارہ برجوں کے اثرات

از قلم مولانا محمد اوّل شاہ

قسط نمبر:۱

افلاک میں لاتعداد اجرام فلکی متحرک ہیں ان کا شمار صحرائے اعظم کے ریگ زاروں اور انسان کے سر کے بالوں سے بہت زیادہ ہے۔ افلاک کی حدود آج تک کوئی مقرر نہیں کرسکا۔ اس کا علم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ارض وسماء کو ہے۔ وسعت افلاک میں کچھ اجرام فلکی آلات رصدیہ کی مدد کے بغیر نظر آجاتے ہیں اور اکثر ایسے ہیں جن کو آلات رصدیہ کی مدد سے دیکھا جاسکتا ہے۔ ان کے سوا کثیر اجرام فلکیہ ایسے ہیں جن کے متعلق صرف قیاس آرائی ہوسکتی ہے۔ یہ اجرام آلات رصدیہ کی مدد کے بغیر اور آلات رصدیہ کی مدد سے نظر آنے والے اجرام کی شمار سے بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔

انسانی دل ودماغ پر چمکتے ستاروں کی روشنی ہمہ وقت اثر انداز ہوتی رہتی ہے مدرسہ الٰہیات کے بانی سامی النسل کے فرزند جلیل سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے سورج چاند ستاروں کی روشنی اور ان کے فیض کی تابانی سے حجت قائم کی اور خدا کی وحدانیت پر دلیل قائم کرکے مقام علت پر فائز ہوئے آپ کی قوم بنو آسود ہی علم نجوم کے بانی تھے کیونکہ ارض نینوا کے اطراف میں ہی عرفات وہ مقام ہے جہاں حضرت آدم اور حوا علیہ السلام کی دنیا پر اترنے کے بعد ملاقات ہوئی۔ نینوا میں آتش نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام پر گلزار ہوئی اور اسی سرزمین میں توحید کے علم بردار انبیاء علیہ السلام کی کثرت سے آمد ہوئی اور اسی سرزمین پر اسلام کے علمبردار ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کرام ومرسلین کی کشتی شہید اعظم سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست سے کنارے لگی۔ اسلام کو سربلندی حاصل ہوگئی۔ اسی جگہ ابلیس کے چیلوں نے جیسے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ روشن کی تھی ویسے ہی اس کے چیلوں یزید ابن زیاد، شمر، عمرو بن سعد ملعونین کے کفر والحاد کی آتش اسلام سوز کو روشن کیا اور امام حسینؓ نے اپنے جد اعلیٰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت کو جاری رکھتے ہوئے میدان کربلا میں اسلام کا گلزار اپنے احباب واہل بیت کے خون سے سینچا اور سنت ابراہیمی کو زندہ کردیا۔ یہ گلشن ابد تک یونہی لہلہاتا رہے گا۔

اسی ارض نینوا یا کاندیہ کے مفکرین نے علم نجوم کے اصول سے پہلے وضع کیے افلاک کی وسعتوں میں چمکنے والے اجرام کو مختلف اقسام میں تقسیم کیا اور ان کے درمیانی قرب وبعد سے آسمان پر پیدا ہونے والی اشکال کو مختلف ناموں سے موسوم کیا مگر یہ نام دور دراز کے ممالک میں پہنچ کر اپنی لفظی حیثیت قائم نہ رکھ سکے مگر ان کی معنوی حیثیت آج بھی ہر زبان وملک میں ایک جیسی موجود ہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل کے نقشہ سے ظاہر ہے۔ عربی حمل، ثور، جوزا، سرطان اسد، سنبلہ، میزان، عقرب، قوس، جدی، دلو، حوت۔

سنسکرت، میکھ، برکھ، کرک، سنگھ، کنیا، تلا، برچھک، دھن، مکر، کنبھ، مین۔

معانی

مینڈھا، بیل، جڑواں، کیکڑا، شیر، کنواری، ترازو، بچھو، کمان، سمندری بکری، جھجر، مچھلیاں۔

نظام شمسی ان تمام اشکال کو محیط ہے۔ جن کو عربی میں بروج سنسکرت میں راشین لاطینی میں سائنز کہتے ہیں۔ ان سب کے معانی ایک ہی ہیں۔ یہ اشکال اجرام فلکیہ کے جھرمٹ میں بطور نشانات ہیں جن کو برائے تفہیم حسابات علم نجوم افلاک میں قائم کیا گیا ہے۔ تو ان حاوی ومحیط بروج کے اثرات نظام شمسی کے تمام موجودات پر ہمہ گیر ہوتے ہیں لہٰذا نسل آدم نظام شمسی کے ایک جزو ضعیف کرہ ارض پر آباد ہے۔ اس پر بھی ان بروج کے اثرات اور طلسمی کیفیات ان ساکنان ارض پر بھی طاری ہوتے ہیں ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(۱) برج حمل

سورج برج حمل میں سنہ عیسوی کے مطابق ۲۱ر مارچ سے ۲۰ر اپریل تک گردش کرتا ہے تو اس برج کے زیر اثر پیدا ہونے والے افراد باکمال اداکار، بہترین قسم کے موقع کار، معمار، ماہرین علوم فنون لطیفہ، کامیاب سیاسی، فنی مہارت سے فطری اصولوں کے مطابق امراض جسمانی کا علاج کرتے ہیں۔ خود سیاح اور سیاحوں کے گارڈین کے فرائض بہت خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے ہیں۔

یہ بہترین بیمہ ایجنٹ بن جاتے ہیں اور آزاد جرنلزم میں بھی کامیاب رہتے ہیں۔ ناول نویس بھی ہوسکتے ہیں اس برج میں پیدا ہونے والے قوت ارادی کے حامل ہوتے ہیں۔

(۲) برج ثور

شمس برج ثور میں ۲۱؍اپریل سے ۲۳؍مئی تک گردش کرتا ہے اور قمر، عطارد، مریخ، زہرہ کے متعلق اس برج کے ذیل ذکر ہو چکا ہے۔ باقی مشتری، زحل یورے نس، نیپ چون کی گزشتہ پینتیس سالہ تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۴؍جون ۱۹۲۸ء تا ۱۱؍جون ۱۹۲۹ء ۱۸؍مئی ۱۹۴۰ء تا ۲۷؍مئی ۱۹۴۱ء۔

زحل: ایک مئی ۱۹۵۲ء تا ۱۰؍مئی ۱۹۵۳ء۔

یورے نس: ۲۰؍مارچ ۱۹۳۵ء تا ۱۵؍مئی ۱۹۴۳ء۔

نیپ چون: اس ۳۵ سالہ دور میں برج میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: مائل بہ فرازی درمیانہ قد، جسم بھاری بھر کم مقوی الاعضاء پیشانی کشادہ، فراخ ذہن، باریک ہونٹ، پُر گوشت رخسار، جبڑا مضبوط، آنکھ بڑی پُر کشش بال سیاہ گھنے، ناک لمبی چونچ دار، بال اگر سیاہی کے ساتھ گھنگھریالے ہیں تو ناک اونچی اور بڑی ہوگی۔

مزاج: برج ثور میں پیدا ہونے والا مستقل مزاج باعمل ہوگا، ہر کام خود اعتمادی سے کرے گا کام کو مکمل کر کے چھوڑ دے گا، ان کی قوت ارادی قوی ہوتی ہے، یہ ہوشیاری کے ساتھ انتہائی محتاط بھی ہوتے ہیں، زندگی کے اہم معاملات میں وقت کثیر اپنی پوزیشن مستحکم کرنے میں گزارتے ہیں، اور اپنے مخالفین کو دبا کر رکھتے ہیں، ان میں ایک کمزوری ہے یہ ان لوگوں سے لڑ جاتے ہیں جو اینٹ کا جواب پتھر سے دیتے ہیں، یہ اپنے دشمن کے متعلق غلط اندازے لگاتے ہیں، اس کو حقیر سمجھتے ہیں۔ برج ثور والے کو شکست دینے کے لئے پہلے دوست بن کر ان کی تعمیر میں ان کی قوت مدافعت کو ختم کرتے رہو تا کہ وہ تم پر جھپٹ نہ سکے اور اس کی سادگی سے بھی محتاط رہو ورنہ دھوکا کھاجاؤ گے۔

صحت: اس برج کے دوران پیدا ہونے والوں کا جسم قوی مضبوط ہوگا مگر گردن حلقوم نازک ہوں گے، انہی امراض میں گرفتار ہوں گے اکثر گلے کی خرابی کا شکار ہوں گے، خناق، کنپیڑا، خنازیر جیسے امراض برج ثور سے منسوب ہیں۔ ان کو اختلاج قلب، ذیابیطس، درد گردہ بھی ہو سکتے ہیں۔ سستی اور کندگی ان کو موت کے مرادف ہے، کام کاج کرتے رہنے میں ان کی صحت کا راز ہے ان کو کام کاج دوا کی مثل ہے۔

کاروبار: اس برج والے مستقل مزاج ہوتے ہیں، یہ خزانچی، مالی گماشتوں، محاسبوں، محصول اکٹھا کرنے کا کام خوش اسلوبی سے کرتے ہیں۔

اپنی مستقل مزاجی، صحت جسمانی کی وجہ سے کارخانوں میں مشین مینی، فورمینی، کاغذ سازی، کھانڈ سازی، یا سفید رنگ کے کیمیاوی مفردات کے تیار کرنے والی صنعتوں میں یہ بڑے کامیاب رہتے ہیں۔

(۳) برج جوزا

سورج ہر سال اس برج میں ۲۴؍مئی سے ۲۴؍جون تک گردش کرتا ہے، قمر، عطارد، زہرہ، مریخ کے متعلق برج حمل میں تفصیل سے بیان کیا ہوا ہے۔

پچھلے پینتیس سال کی تقویم میں مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون درج ذیل ہیں۔

مشتری: ۱۲؍جون ۱۹۲۹ء تا ۲۶؍جون ۱۹۳۰ء، ۲۸؍مئی ۱۹۴۱ء تا ۱۱؍جون ۱۹۴۲ء، ۱۱؍مئی ۱۹۵۳ء تا ۲۲؍مئی ۱۹۵۴ء۔

زحل: ۱۰؍مئی ۱۹۴۲ء تا ۲۱؍جون ۱۹۴۴ء۔

یورے نس: ۱۶؍مئی ۱۹۴۲ء تا ۱۱؍مئی ۱۹۴۹ء۔

نیپ چون: ۳۵ سالہ دور میں برج جوزا میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: قد لمبا، جسم دبلا، پتلا، چہرہ لمبا، عموماً رنگ گندمی، اگر رنگ زیادہ سیاہی مائل ہوگا تو آنکھیں انتہائی خوبصورت ہوں گی، اگر پیدائش برج جوزا کے اول عشرہ میں ہوگی تو بال بھورے ہوں گے ورنہ سیاہ ہوں گے، ہاتھ بازو لمبے ہوں گے، یہ گفتار اور حرکات وسکنات میں انتہائی پھرتیلا ہوگا۔

مزاج: اس برج کے دوران پیدا ہونے والے دورُخی پالیسی رکھتے ہیں، انتہائی ذہین چست و چالاک نکتہ داں، عقل رسا اور گرم جوش ہوں گے، خوش مزاج دل پسند عادات کے حامل ہوتے ہیں، فطرت متضاد ہوتی ہے، کبھی ان کو سرد مہر یا سادہ لوح سمجھنے پر لوگ مجبور ہونے لگتے ہیں۔

اس برج میں پیدا ہونے والے انتہائی چال باز ہوتے ہیں کہ ان کے اقدامات کو سمجھنا مشکل ترین ہوتا ہے ان کے مدمقابل ظاہری حرکات سے دھوکہ کھا جاتے ہیں مگر ہوشیار کے سامنے ان کی چالیں بےکار ہوجاتی ہیں تو ان کو اپنے ہوشیار مدمقابل کے سامنے انتہائی سادگی سے بڑھ کر سادہ ہونا پڑتا ہے ان کی شکست اکثر جنگ وجدل میں اپنے غلط انداز فکر کی وجہ سے ہوتی ہے اپنے دشمن کی طاقت کا صحیح اندازہ نہیں کر سکتے۔ اس برج میں پیدا ہونے والے کو اگر شکست دینی ہے تو اس کو نفسیاتی طور پر شکست دو اور اس کی خفیہ حرکات پر نظر رکھو اس کا اعتماد کسی وقت بھی نہ کرو، اس کے خلاف بسرعت انتہائی شدید کارروائی کرو، ان کی چالوں کا اگر آپ نے صحیح سدباب کر دیا تو وہ ہمیشہ کے لئے نیست ونابود ہوجائیں گے۔

صحت: اس برج میں پیدا ہونے والوں کے اعصاب کمزور ہوتے ہیں، صحت بہت اچھی نہیں ہوتی، یہ لوگ ذہنی کوفت، کام کی کثرت یا صدمہ سے فوراً متاثر ہوجاتے ہیں، یک لخت صحت کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، جسم انسانی کے تمام اعصابی امراض کا تعلق اس برج سے منسوب ہے۔

کاروبار: دلالی، نیلامی، رپورٹر، جرنلسٹ بیرسٹر، کتب فروش، کلرک، کاتب، ان کے سوا تحریر وتقریر کے فن میں بہترین کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

(۴) برج سرطان

سورج برج سرطان میں ۲۳؍جون سے ۲۲؍جولائی تک گردش کرتا ہے سیارگان صغیر چاند، عطارد، زہرہ، مریخ کو چھوڑ کر مشتری، زحل یورے نس، نیپ چون کی ۳۵ سالہ تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۲۷؍جون ۱۹۳۰ء تا ۱۶؍جولائی ۱۹۳۱ء، ۱۲؍جون ۱۹۴۲ء تا ۳۰؍جون ۱۹۴۳ء، ۲۲؍مئی ۱۹۵۴ء تا ۱۲؍جون ۱۹۵۹ء۔

زحل: ۲۲؍جون ۱۹۴۴ء تا ۱۳؍اگست ۱۹۴۶ء۔

یورے نس: ۱۲؍مئی ۱۹۴۹ء تا ۸؍جون ۱۹۵۶ء۔

نیپ چون: یہ ۳۵ سالہ دور میں برج سرطان میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: قد درمیانہ مائل بہ پستی، جسم پر گوشت اور گداز، جسم کے اوپر کا حصہ زیریں حصہ سے بڑا، چہرہ گول، پیشانی کشادہ، رنگ زیتونی، آنکھیں شربتی، بال بھورے، ناک اکثر چھوٹی ہوگی۔

مزاج: جذباتی، تخیل کی دنیا میں رہنے والے، انتہائی حساس، فطرتاً رومان پسند عاشق مزاج، متلون مزاج، تخیل بوقلمونی مضطرب، یہ انتہائی خطرناک دشمن ثابت ہوتے ہیں، عجیب وغریب دماغ کے مالک ہوتے ہیں، مطالعہ ان کا تمام مسائل کے اصول فروغ کو حاوی ہوتا ہے، یہ لوگ کام آہستہ کرتے ہیں، مگر مداومت سے کرتے ہیں، یہ بظاہر مطمئن ہوں گے مگر جنگ میں مقابلہ کرتے وقت ہر پہلو پر مکمل نظر رکھتے ہیں، دشمن کی کمزوری کو نظر انداز نہیں کرتے، ان کا طریقہ جنگ بااصول باترتیب میکانکی ہوتا ہے، شطرنج کے ماہر ہوتے ہیں، ان کی شکست کی وجہ خراب موڈ یا شرمیلا پن ہوتا ہے، ایسی کیفیت اس وقت ہوتی ہے کہ کھیل کے درمیان کسی غیر متوقع چال کا سامنا ہوجائے، سرطان کے دور میں پیدا ہونے والوں کو شکست دینے کا طریقہ یہ ہے کہ غیر روایتی سلوک کروان میں خود اعتمادی اور فرضی حفاظت کا احساس پیدا کرو، ان کو اپنی قابلیت پر قصیدہ خوانی کی ترغیب دو پھر ان پر اس انداز سے حملہ کرو جس کی انہیں امید نہ ہو تو یہ فوراً چت ہوجائیں گے۔

صحت: برج سرطان والوں کو سینہ، پھیپھڑوں، نمونیہ، تپ دق، ضیق النفس، جیسے امراض لاحق ہوتے ہیں، نفخ امراض معدہ قبض وغیرہ بھی ہوسکتے ہیں۔

کاروبار: ان کیلئے سب سے بہترین کام بحری ملازمت ہے۔ عورتوں کے لئے ہوٹل، ریسٹورنٹ کا کام انتہائی بہتر ہے۔ ان کو سیال چیزوں کا کام انتہائی منافع بخش رہتا ہے، کپڑے کی دھلائی: لانڈری کا بزنس بھی مفید ہے سیکنڈ ہینڈ چیزوں کی خرید وفروخت بھی فائدہ مند ہے۔

⚬ ⚬ ⚬

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر: ۴

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عددِ زندگی (۴)

خــویــال: زندگی کو ٹھوس بنیادوں پر استوار کرنا، خودی نظمی کو تعمیری طریقے سے استوار کرنا۔

کلیدی خصوصیات: عملی طور پر حقیقت پسند، صحیح العقیدہ، محنت کرنے کے عادی، دیانت دار،

خلیلی: تنگ نظر، خودرائے، انانیت، بحث ومباحثہ کا مرض۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا عدد ۴ ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ محنتی ہوتے ہیں اور وہ دوڑ دھوپ سے بالکل نہیں گھبراتے، یہ لوگ پابندیوں کو بھی برداشت کر لیتے ہیں محض اس لئے تاکہ زندگی میں یہ کچھ سیکھ سکیں اور دوسروں کے تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں، یہ لوگ سنجیدہ ہوتے ہیں، بالغ نظر ہوتے ہیں یہ ہر کام کو منظم طریقے سے اور منصوبہ بندی کے ساتھ کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، یہ لوگ گھنٹوں سر جھکائے کام میں مصروف رہتے ہیں اور یہ لوگ کام کرتے رہنے میں کوئی تھکن محسوس نہیں کرتے، ان لوگوں کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ اکثر اپنے کام کو اپنے ہاتھوں سے انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں، یہ دوسروں سے مدد لینے کو پسند نہیں کرتے۔

جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہوتا ہے وہ حد سے زیادہ مخلص، اور ایماندار ہوتے ہیں لیکن ان لوگوں میں ایک طرح کی انانیت ہوتی ہے اور یہ لوگ اکثر و بیشتر انتہا پسند بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ کاہلی سے دور ہوتے ہیں اور ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا ان کو ہرگز ہرگز پسند نہیں ہوتا، انہیں کام کرنے کا جنون ہوتا ہے انہیں آرام سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی، ان کی ابتدائی زندگی مشکلات میں گزرتی ہے لیکن پھر رفتہ رفتہ ان کی زندگی سکون و راحت سے بہرہ ور ہو جاتی ہے ان میں اچھی گفتگو کی صلاحیت ہوتی ہے لیکن اچھی گفتگو کے ساتھ ساتھ ان میں بحث کرنے کا مرض بھی ہوتا ہے یہ لوگ کسی بھی موضوع پر جم کر بحث کر سکتے ہیں۔ ۴ کا مفرد مرکب عدد ۱۳، ۲۲، اور ۳۱ سے بنتا ہے۔ ان تینوں صورتوں میں ان کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی تاریخ پیدائش میں ۴ کا مفرد عدد تین طریقوں سے برآمد ہو رہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۹ / مارچ ۲۰۰۷ء۔

۱۹
۳
۲۰۰۷ء　　۱۳=۴
۲۰۲۹

(۲) تاریخ پیدائش ۱۱ / فروری ۱۹۹۸ء۔

۱۱
۲
۱۹۹۸　　۲۲=۴
۲۰۱۱

(۳) تاریخ پیدائش یکم / فروری ۱۹۹۹ء=۱+۲+۱+۹+۹+۹=۳۱=۴

اگر ۴ کا عدد ۱۳ سے بنا ہے تو اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ نمبر اپنے اثرات کے اعتبار سے اچھا بھی ہو سکتا ہے اور برا بھی اس کا انحصار اس پر ہے کہ یہ عدد کس شخصیت کا عدد ہے۔ یہ نمبر تبدیلی کا بھی عدد ہے یہ ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو کر اپنے اندر بدلاؤ لاتا ہے۔ اس عدد سے فائدہ اٹھانے کا طریقہ یہ ہے کہ زندگی دوسروں کی خدمت کے لئے گزاری جائے۔ یہ نمبر متبرک بھی سمجھا جاتا ہے اور یہ نمبر تباہی اور آفت کا بھی نمبر ہے۔ یہ عدد فوٹو گرافی، موسیقی اور تفریحات پر بھی حکمرانی کرتا ہے۔ اگر یہ عدد کسی کی تاریخ پیدائش کا عدد ہو تو اس شخص کو خاص طور سے ۶ اور ۸ عدد والے عدد سے دور رہنا چاہئے۔

اگر ۴ کا عدد ۲۲ سے بنا ہو تو خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ ایک غیر موافق عدد ہے جو نا قابل اعتبار دوستوں، دوسروں سے دھوکہ پانے اور غلط فیصلوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جن کی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۲۲ ہوتا ہے وہ بہت جلد ٹینشن اور ڈپریشن کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بہت جلد افسردہ ہو جاتے ہیں چنانچہ ۲۲ عدد رکھنے والے حضرات کو ہر طرح کے برے ماحول سے بچنا چاہئے۔ اور ان تمام لوگوں سے بچنا چاہئے جن کا مفرد عدد ۶ اور ۸ ہو۔

اگر ۴ کا عدد ۳۱ سے بنا ہے تو یہ بھی ایک غیر موافق عدد ہے، یہ قانون سے انحراف ہونے کی علامت ہے اور یہ تباہی اور ہلاکت کی طرف بھی اشارہ

کرتا ہے۔ ۳۱ عدد کے لوگ بنیادی طور پر اچھی خصوصیات کے حامل ہو سکتے ہیں لیکن یہ تنہائی پسند ہوتے ہیں اور اپنے منفرد مزاج کی وجہ سے اپنے بہت سے دشمن پیدا کر لیتے ہیں۔ جو ان کی مخالفت پر کمربستہ رہتے ہیں۔ اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۳۱ ہے تو جب بھی آپ کسی معاہدے پر دستخط کریں ایسی تاریخ کا انتخاب کریں جس کا مفرد عدد ۶ اور ۸ نہ ہو۔ ورنہ معاہدہ آپ کے خلاف پڑ سکتا ہے۔

آیئے اب ان تینوں تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ یہ تاریخیں کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

پہلی تاریخ پیدائش ۱۹ر مارچ ۲۰۰۷ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنے گی۔

۳		۹
۲		
۱		۷

اس چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص اپنے خیالات کا کسی محفل میں بیٹھ کر اچھے طریقے سے اظہار کر سکتا ہے البتہ یہ شخص اپنے گھر میں رہ کر اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے۔ جس سے بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص فہم و ادراک کی دولت سے بہرہ ور ہے لیکن یہ شخص اپنی سوچ و فکر کے تحت ہی کام کرتا ہے۔ دوسروں کے اکسانے یا ترغیب دلانے سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے پرجوش بھی ہے۔ اور لوگوں پر اپنے حسن گفتگو کی بنا پر اثر انداز بھی رہتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ لوگوں میں مقبول بھی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ اس شخص میں صبر و ضبط کی کمی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی بے وفائی کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ہرجائی پن موجود ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کوئی بھی راستہ بدل سکتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو معاملات میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ کی غیر موجودگی کی علامت یہ ہے کہ یہ شخص پسند نہیں کرتا کہ اس کو کچھ پڑھایا جائے یا سکھایا جائے یہ جو کچھ کرتا ہے اپنی مرضی سے کرتا ہے۔ یہ شخص اپنی من مانیوں کی وجہ سے تلخ تجربات سے گزرے گا اور ہمیشہ جسمانی مشقت کا شکار رہے گا البتہ اس کی روحانیت کچھ سوا رہے گی۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو تنظیم کی ضرورت ہے۔ اس شخص میں سب کے ساتھ کام نہ کرنے کا رجحان پایا جاتا ہے، کاہل واقع ہوا ہے اور پیسے اور حساب و کتاب کے معاملے میں لاپرواہی برتتا ہے۔ مادّی کاموں سے گریز کرتا ہے اس لئے اکثر جمع شدہ سرمایہ بھی برباد کر دیتا ہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت پرست انسان ہے اور یہ شخص محنت، محبت اور خلوص پر ایمان رکھتا ہے یہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنے دل میں ایک سچی خوشی محسوس کرتا ہے اور ہر ایک کے لئے ایثار کرنا اس کے لئے آسان ہوتا ہے۔ اس تاریخ پیدائش میں ۱، ۲، ۳ پہلی لائن کی مکمل لکھ دیں جو اچھی سوچ و فکر اور مکمل منصوبہ بندی کی طرف اشارہ کرتی ہیں یہ شخص صاف ستھرے ذہن کا مالک ہے اور سب کے ساتھ گھل مل کر کام کرتا ہے۔

اس تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھیں تو صورت یہ بنے گی۔

		۹۹
۲		۸
۱۱۱		

اس تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد تین بار آیا ہے۔ ۸ ایک بار موجود ہے اور ۹ کی تکرار ہے۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کاہلی میں مبتلا ہے۔ اور ذمہ داریوں سے گریز کرتا ہے۔

ایک کا تین بار آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد زبردست محنت اور مشقت کے ساتھ اپنے کام میں لگا رہتا ہے۔ اس کو اپنے آرام کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اگر یہ لوگ وقتاً فوقتاً اپنے آرام کا خیال نہیں کریں گے تو صحت یکسانیت کا شکار ہو سکتی ہے اور ان کی تندرستی متاثر ہو سکتی ہے۔ کام کی لگن ایک اچھی چیز ہے لیکن انسان کو اپنی صحت اور تندرستی کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ تاکہ زیادہ دنوں تک اس کے اعضاء کام کرنے کے لائق رہ سکیں۔

۹ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں کام کرنے کا جوش ہے اس میں صلاحیت اور استعداد بھی ہے۔ یہ شخص دکھی انسانوں کی مدد کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے لیکن اس شخص کو یہ تحقیق ضرور کر لینی چاہئے کہ جس کی مدد کی

جاری ہے وہ مدد کا مستحق ہے بھی یا نہیں۔

تیسری تاریخ پیدائش یکم رفروری ۱۹۹۹ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کو اگر ہم بنیادی چارٹ میں رکھیں گے تو صورت یہ بنے گی۔

		۹۹۹
۲		
۱		

اس تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ہے۔ اور ۹ کا عدد تین بار آیا ہے۔

اس چارٹ میں ایک کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ہر موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار اچھے طریقے سے کرسکتا ہے یہ ہر قسم کے حالات کو متوازن طریقے سے کنٹرول کرسکتا ہے۔ بزنس کو تکمیل تک اور پبلک کو تفریح پہنچانے میں یہ شخص اہم رول ادا کرسکتا ہے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنی صلاحیتوں کا اظہار کرنے میں ہچکچاتا ہے اور حساب و کتاب کے معاملات میں بھی کمزور واقع ہوا ہے۔

۹ عدد کا تین مرتبہ آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد ذہنی صلاحیتوں اور مخفی قوتوں سے مالا مال ہے۔ صاحب عدد ہر طرح کی بے انصافی کا مخالف ہے اور عدل وانصاف کے لئے کوئی بھی اقدام کرسکتا ہے لیکن یہ لوگوں کو پہچاننے میں ہمیشہ غلطی کرتا ہے اور لوگ اس کا استحصال کرتے ہیں۔ صاحب عدد کو چوکنا رہنا چاہئے اور ہر کس وناکس پر آنکھیں بند کرکے بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔

اس تاریخ پیدائش میں درمیان کے تینوں خانے خالی ہیں جو صاحب عدد کی شخصیت میں جھول اور کمزوری کو ثابت کرتے ہیں، صاحب عدد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے اور اپنے جھول کا خود اندازہ کرکے اس سے نجات حاصل کرے۔ (باقی آئندہ)

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

طهورا سوئیٹس

اسپیشل مٹھائیاں

افلاطون ★ نان خطائیاں ★ ڈرائی فروٹ برفی
ملائی مینگو برفی ★ قلاقند ★ بادامی حلوہ ★ گلاب جامن
دودھی حلوہ ★ گاجر حلوہ ★ کاجو کتلی ★ ملائی زعفرانی پیڑہ

مستورات کے لئے خاص بتیسہ لڈو۔

و دیگر ہمہ اقسام کی مٹھائیاں دستیاب ہیں۔

بلاسس روڈ، ناگپاڑہ، ممبئی۔ ۴۰۰۰۰۸ ☎ ۲۳۰۹۱۳۱۸ - ۲۳۰۸۴۷۷۴

GRAPHTECH

خواب میں جواب پانے کے لئے

دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ بعد نماز عشاء سونے سے پہلے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورہ فاتحہ ۴۱ مرتبہ اور درود شریف ۴۱ مرتبہ پڑھے۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد "یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ" ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ پھر بائیں ہاتھ سے اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر مندرجہ ذیل نقش لکھے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے دائیں گال کے نیچے رکھ کر دائیں کروٹ پر سو جائے اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھے۔ اس عمل کو اگر پہلی دوسری رات میں جواب نہ ملے تو تیسری رات میں بھی کرے انشاء اللہ تیسری رات میں جواب ضرور ملے گا۔

یاجبرائیل	۷۸۶	یامیکائیل
	بسم اللہ الرحمن الرحیم	
یااسرافیل		یاعزرائیل

محبت کی تسبیح

آیت کریمہ لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ایک کاغذ پر لکھیں اور اس آیت سے پہلے یہ لکھیں۔ الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں بحق آیت کریمہ۔

پھر اتنا موم لیں کہ اس کے سو دانے بن سکیں اس موم میں ذرا سی شکل یا بورا ملالیں اس کے بعد اس کاغذ کو جس پر آیت لکھی تھی اور موم اور شکر کو خوب کسی برتن میں کوٹ لیں تا کہ سب چیزیں ایک ہو جائیں پھر اس کے سو دانے بنالیں پھر اس تسبیح پر روزانہ سو بار مذکورہ آیت شریفہ پڑھیں اور نیت طالب مطلوب کی محبت کی رکھیں۔ انشاء اللہ مطلوب کے دل میں بے قراری پیدا ہوگی اور طالب سے محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل کو جائز مقصد میں کریں اور عمل میں کامیابی کے بعد اس تسبیح کو طالب کے گھر میں دبا دیں۔

اسم یابدوح کے ذریعہ تسخیر و دولت

جمعرات کو بعد نماز فجر مندرجہ ذیل ۱۱ نقوش پر نظر ڈالیں اس کے بعد جس نقش پر خصوصی نظر پڑ جائے اس کو اسی وقت لکھنا شروع کرے اور کل ۲۰ عدد لکھے۔ اسی شام عصر کے بعد اس نقش کو ۱۹ عدد آٹے میں گولی بنا کر تالاب یا نہر میں ڈال دے اور ایک نقش جو سب سے آخیر میں لکھا جائے الگ اٹھا کر رکھ دے۔ اگر اس نقش کو اگلے دن تک وقتاً فوقتاً دیکھتا رہے تو بہتر ہے۔

اگلے دن اس سے اگلی ترتیب والا نقش بھی بیس کی تعداد میں لکھے ۱۹ آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالے اور آخری نقش کو اگلے دن تک دیکھتا رہے تو بہتر ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ آج جس نقش کو بیس کی تعداد میں لکھنا ہے آج ہی شام کو عصر کے بعد اس کی ۱۹ گولیاں بنا کر پانی میں ڈالنی ہیں اس کے بعد اس نقش کو اگلی صبح تک بار بار دیکھنا ہے اور اگلی صبح کے بعد اسی کو اٹھا کر کسی محفوظ جگہ رکھ دینا ہے اس طرح روزانہ نقش جمع ہوتے رہیں گے۔

آخری دن کا آخری نقش سب سے زیادہ قیمتی ہوگا۔ اس نقش کو جس کو بھی برائے دولت اور برائے تسخیر عامل دے گا فوراً اثر ہوگا اور اسی نقش کو عامل اپنے بازو پر باندھ لے۔ جب تک نقش بندھا رہے گا تسخیر دولت زبردست طریقہ سے عطا ہوگی۔

یہ عمل ۴۴ دن کا ہے، روزانہ نقش لکھنے کے بعد ڈھائی ہزار مرتبہ "یاجبرائیل بحق یابدوح" پڑھتا رہے اول و آخیر ۱۱، ۱۱ مرتبہ درود شریف۔

یہ بات واضح رہے کہ نظر انتخاب جس نقش پر پڑے گی پہلے دن اسی نقش کو لکھنا ہے۔ اس کے بعد بالترتیب نقوش لکھنے ہیں۔ مثلاً پہلے دن ۸ نمبر نقش کو لکھا تو اگلے دن ۹ پھر ۱۰ پھر ۱۱، اس کے بعد نقش نمبر ۱ لکھا جائے گا۔ یہ بات بھی یاد رہے کہ ۴۴ دنوں میں ہر نقش ۴ مرتبہ عمل میں آئے گا اور ہر نقش کی مجموعی تعداد ۸۰ ہو جائے گی۔ روزانہ جو نقوش الگ رکھے جائیں بعد میں عامل ان کو اپنے گھر میں دبا دے اور آخری نقش کو اپنے بازو پر باندھ لے یا گلے میں ڈال لے اور یہی نقش ضرورت مندوں کو لکھ کر دیتا رہے۔

وہ گیارہ نقش یہ ہیں۔

نقش نمبر(۱)

۷۸۶
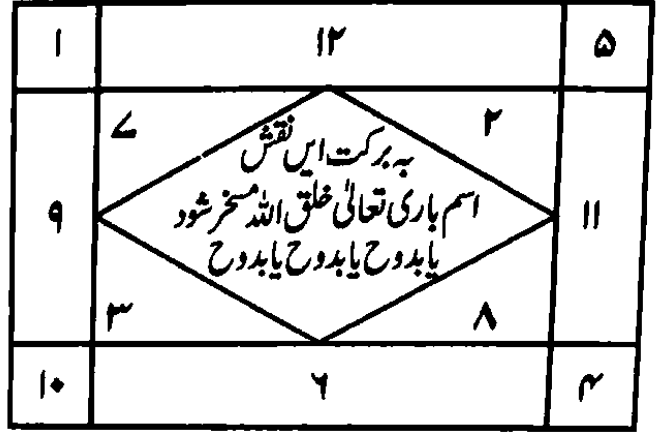
نقش نمبر(۲)

۷۸۶
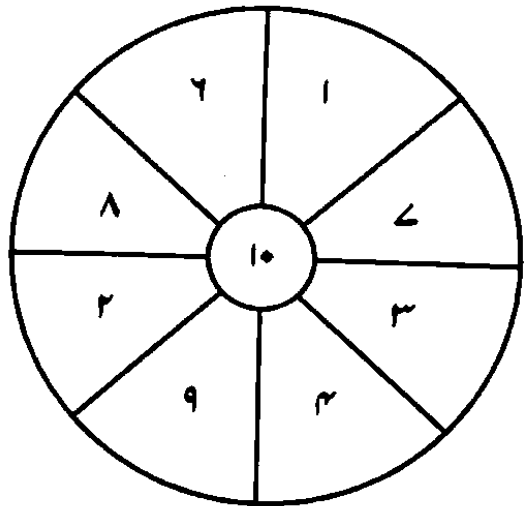
نقش نمبر(۳)

۷۸۶

نقش نمبر(۴)

۷۸۶

		۱		
	۸		۳	
۶		۱۰		۴
	۷		۲	
		۹		
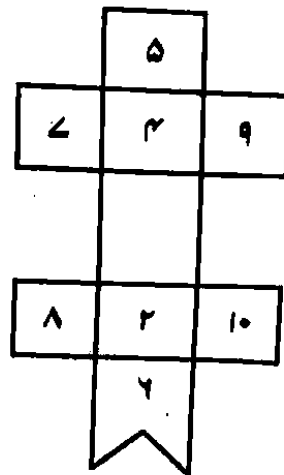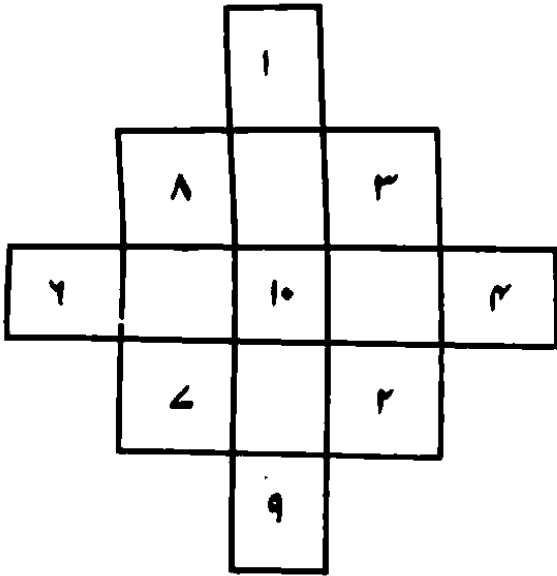
نقش نمبر(۵)

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

اجب یاجرائیل بجق یابدوح

نقش نمبر(۶)

۷۸۶
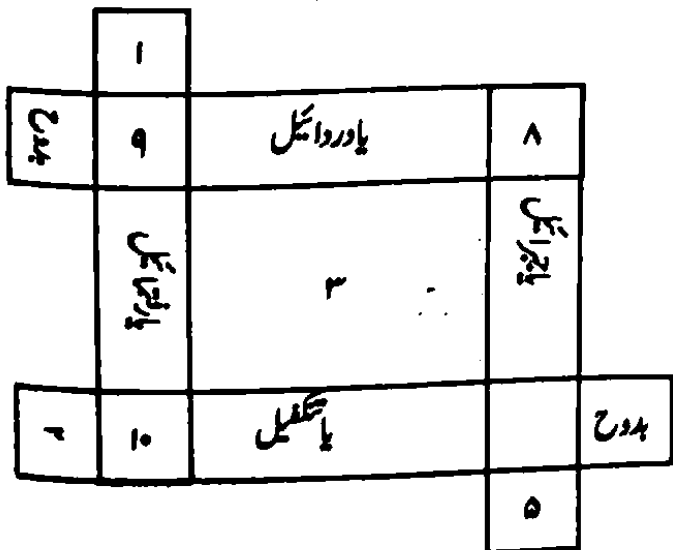
نقش نمبر(۷)

۷۸۶

نقش نمبر(۸)

۷۸۶

	۱	
۸		۳
۴	۱۰	۶
۷		۲
	۹	

نقش نمبر(۹)

۷۸۶

	۲	
جرائیل		دردائیل
۶	۱۰	۴
رفتمائیل		تنکفیل
	۸	

نقش نمبر(۱۰)

۷۸۶
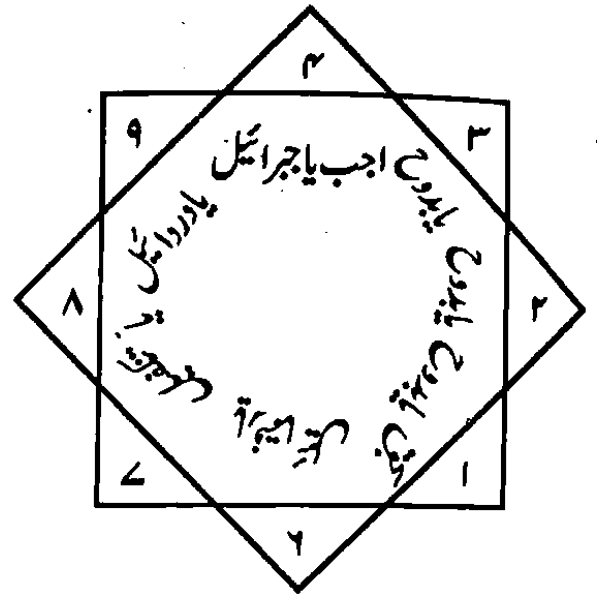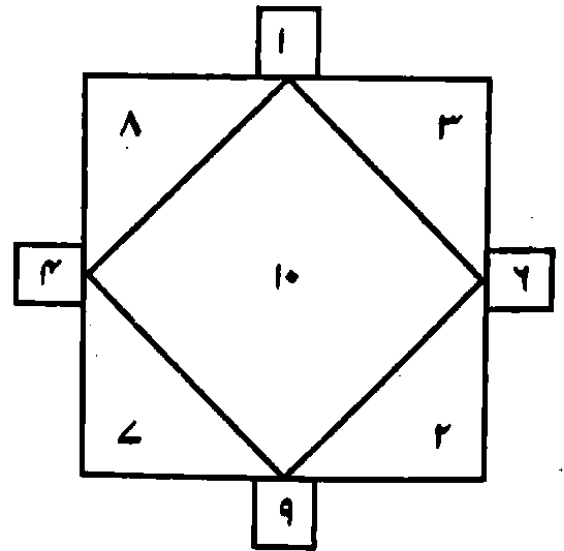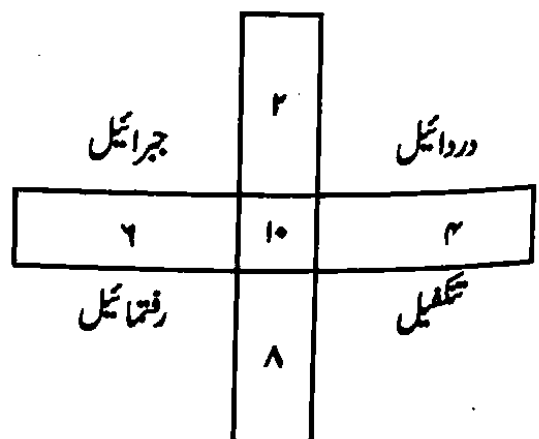
۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

بحق یابدوح

نقش نمبر(۱۱)

۷۸۶

یادردائیل یابدوح

یاجرائیل	۱۱	۷	۲
	۶	۴	۱۰
	۳	۹	۸

یارفتمائیل

یاتنکفیل

برائے حمل

اگر میاں بیوی اولاد کی دولت سے محروم ہوں تو مندرجہ ذیل نقش عددی بھی لکھیں اور عربی بھی۔ عددی نقش عورت کے گلے میں ڈالیں۔ ایام سے فراغت کے بعد اور عربی نقش ۷ عدد لکھ کر ۷ دن تک روزانہ ایک نقش عورت دودھ میں گھول کر پئے۔

اور اس کا شوہر چھوارے پر "یا مصور" ۳۳۶ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے کھالے۔ شوہر بھی اسی طرح ۷ دن تک کھائے، انشاء اللہ حمل قرار پائے گا اور صالح اولاد عطا ہوگی۔

نقش عربی یہ ہے۔

۷۸۶

مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور

اس نقش میں م، وص کے منہ کھلے رہیں گے۔

نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۵	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

خواب میں ڈرنا

جولوگ سوتے ہوئے خواب میں ڈرتے ہوں وہ یہ کلمات لکھ کر گلے میں ڈالیں یا اپنے تکیہ میں سی لیں۔ انشاء اللہ ڈر سے نجات ملے گی۔

۷۸۶۔ ططططططالہی الہی الہی الہی تقصیر تقصیر قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس قدوس

مفرور کی واپسی کے لئے

اگر کوئی شخص گھر سے فرار ہو اور تلاش بسیار کے بعد یہ معلوم نہ ہو کہ وہ کہاں ہے اور اس کو واپس بلانا ضروری ہو تو ایک دائرہ زمین یا ریت پر یا کاغذ پر اس طرح بنائے جیسے ذیل میں بنا ہوا ہے۔ پھر ایک گوبر کا کیڑا پکڑ کر لائے۔ اگر مرد کے لئے عمل کرے تو گوبر کا کیڑا نر ہو، اگر عورت کے لئے عمل کرے تو کیڑا مادہ ہو، اگر کیڑے میں نر اور مادہ کی تحقیق کرنا ممکن نہ ہو تو کیسے بھی کیڑے کو پکڑ کر دھاگے سے باندھیں اور درمیان دائرہ ایک سوئی گاڑدیں اور دھاگہ کو اس سوئی میں باندھ دیں، جیسے ہی کیڑا دائرہ کے اطراف میں چلے گا مفقود بے قرار ہوگا اور اللہ تعالیٰ واپسی کا کوئی سبب پیدا کردیں گے۔ دائرہ اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

اِنَّهٗ عَلٰی رَجْعِهٖ لَقَادِر

ارجعوا فلاں ابن فلاں

الی ہذا المکان

بھاگے ہوئے کی واپسی کے لئے

اگر کوئی گھر سے فرار ہوگیا تو اس کو واپس بلانے کے لئے ایک تالہ لیں پھر سورہ یٰسین پڑھیں اور جب مبین تک پہنچے تو بھاگے ہوئے کا نام مع والدہ لیں اور تالہ پر دم کرکے تالہ لگادیں پھر سورہ یٰسین پوری کرکے اس کو پانی میں پھینک دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد بھاگا ہوا واپس آجائے گا۔

شوہر کی زبان درازی کے لئے

اگر کسی عورت کا شوہر زبان دراز ہو اور عورت اس کی زبان درازی اور بدکلامی سے پریشان ہو تو اس کو چاہئے کہ اس نقش کو لکھ کر کسی کچی جگہ میں دبائے اور روزانہ اس پر ۱۳ مرتبہ جوتے مارے۔ انشاء اللہ اس کو کرنے سے شوہر کی بدکلامی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

اجہوزط

۸	۳۴۶	۳۴۹	۱
۳۴۸	۲	۷	۳۴۷
۳	۳۵۱	۳۴۴	۶
۳۴۵	۵	۴	۳۵۰

درد پیٹ

اگر کسی کے پیٹ میں درد ہو تو سات مرتبہ یہ آیت لکھ کر نمک پر دم کرکے چٹائے وَاللّٰہُ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُطُوْنِ اُمَّھٰتِکُمْ اور اگر گیارہ مرتبہ مندرجہ ذیل آیت پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں تو بھی درد پیٹ سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

بھوک کی کمی

اگر کسی کو بھوک کم لگتی ہو تو ۱۴ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر کسی بھی طرح کی کھانے کی چیز پر دم کرکے مریض کو کھلائے۔ انشاء اللہ مرض سے نجات ملے گی اور بھوک لگنے لگے گی۔ آیت یہ ہے۔ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ۔

پیشاب کی زیادتی

اگر کسی کو پیشاب زیادہ آتا ہو تو اس کو چاہئے سات مرتبہ یہ آیت کاغذ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پئے۔ آیت یہ ہے

بِأَرْضِ ابْلَعِي مَائَكِ وَ يٰسَمَاءُ أَقْلِعِي وَ غِيضَ الْمَاءُ وَ قُضِيَ الْأَمْرُ۔

خارش

سورۂ قدر سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے صبح شام پلائے۔
انشاءاللہ خارش سے نجات مل جائے گی۔

جزام

سو مرتبہ آیت کریمہ پڑھ کر مریض پر سات یوم تک دم کریں۔
آیت یہ ہے۔ وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّہٗ۔

برص

برص کے مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایام بیض کے روزے رکھے اور افطار کے وقت ۱۰۰ مرتبہ ''یا مجید'' پڑھ کر دعا کرے۔

برے خواب

اگر کسی کو برے خواب آتے ہوں تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں۔ انشاءاللہ برے خوابوں سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۶۰	۲۵۷	۲۵۴
۲۵۸	۲۵۳	۲۴۷	۲۵۹
۲۵۲	۲۵۵	۲۶۲	۲۴۸
۲۶۱	۲۴۹	۲۵۱	۲۵۶

پنجاہ قاف کا نقش

پنجاہ قاف کا نقش دشمنوں پر ہیبت اور رعب قائم کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو منگل کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔
انشاءاللہ دشمنوں پر رعب قائم ہوگا اور بدخواہوں پر ہیبت طاری ہوگی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳۰۵	۱۵۳۲۹	۱۵۳۱۶	۱۵۳۱۳
۱۵۳۱۷	۱۵۳۱۲	۱۵۳۰۶	۱۵۳۱۸
۱۵۳۱۱	۱۵۳۱۴	۱۵۳۲۱	۱۵۳۰۷
۱۵۳۲۰	۱۵۳۰۸	۱۵۳۱۰	۱۵۳۱۵

عشق کو رفع کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی کے ناجائز عشق میں مبتلا ہو اور اس عشق کو ختم کرانا مقصود ہو تو اعدادِ رنج مرنج میں محبوب کا نام اس میں جمع کردیں اور آبی چال سے ایک نقش بنا کر کسی نہر یا تالاب کے کنارے دبادیں اور اعدادِ رنج مرنج میں محبوب کے اعداد جمع کرکے جو تعداد آئے اس کے مطابق روزانہ اسماءِ گنج پڑھیں۔ سات دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ انشاءاللہ سات دن میں عشق رفع ہوگا۔
اعدادِ رنج مرنج ۵۴۶ ہیں اور اسماء گنج یہ ہیں۔ یااللہ یارحمٰن یارحیم یاحی یاقیوم۔

حیرتناک عمل

جو شخص حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۹۹ روز تک روزانہ تین ہزار مرتبہ پڑھے تو تمام اشیا مسخر ہوجائیں گی اور ہر شخص عزت وتکریم کرنے پر مجبور ہوگا۔ اس عمل کا عامل اگر کسی کی طرف قہر سے دیکھے گا تو وہ ہلاک ہوجائے گا اور کسی پر محبت کی نظر ڈالے گا تو اس کو ترقی نصیب ہوگی۔

زبان بند کرنے کا طلسم

بہ نیت زبان بندی اس نقش کو لکھ کر اپنی ٹوپی میں رکھیں اور تصور کریں ان لوگوں کا جن کی زبان بندی کرنے کی نیت ہو۔ انشاءاللہ سب کی زبان بند ہوجائے گی، کوئی ایک حرف بھی زبان سے نہیں نکالے گا۔
نقش یہ ہے۔

۱۱ ۸ ۱۱۱ ۹۸ ۱۱۱ ۱۰ طا۱ط ۲ ۱۱ ۸ ح

ح ۱۱س ص ط ع ک م

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

علم النقوش

ساتویں قسط

حسن الہاشمی

نقش مسبع (۷×۷) یہ نقش سیارہ مریخ سے منسوب ہے اس کے کل خانہ ۴۹ ہوتے ہیں اور ہر طرف سات خانہ ہوتے ہیں اس کے اعداد طبعی ۱۷۵ ہوتے ہیں۔ نقش مسبع بنانے کے لئے اعداد طبعی میں سے ۱۶۸ وضع کرکے باقی کو ۷ سے تقسیم کرتے ہیں۔ تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۴۳ میں، اگر ۲ باقی رہیں تو خانہ ۳۶ میں، اگر ۳ باقی رہیں تو خانہ ۲۹ میں، اگر ۴ باقی رہیں تو خانہ ۲۲ میں، اگر ۵ باقی رہیں تو خانہ ۱۵ میں، اور اگر ۶ باقی رہیں تو خانہ ۸ میں ایک کا اضافہ کرنا چاہئے۔

نقش مسبع کی ۱۴ چالیں اس فن کے ماہرین سے منقول ہیں۔ ان چالوں کو ذہن نشین کرلیں تاکہ بوقت ضرورت ان سے کام لیا جاسکے۔

وہ ۱۴ چالیں یہ ہیں۔

چال نمبر ایک

۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۱	۴۹	۱
۲۶	۳۴	۴۲	۴۳	۲	۱۰	۱۸
۳۶	۴۴	۳	۱۱	۱۹	۲۷	۳۵
۴	۱۲	۲۰	۲۸	۲۹	۳۷	۴۵
۲۱	۲۲	۳۰	۳۸	۴۶	۵	۱۳
۳۱	۳۹	۴۷	۶	۱۴	۱۵	۲۳
۴۸	۷	۸	۱۶	۲۴	۳۲	۴۰

چال نمبر:۲

۳۲	۳۸	۴۴	۱	۱۴	۲۰	۲۶
۴۰	۴۶	۳	۹	۱۵	۲۸	۳۴
۴۸	۵	۱۱	۱۷	۲۳	۲۹	۴۲
۷	۱۳	۱۹	۲۵	۳۱	۳۷	۴۳
۸	۲۱	۲۷	۳۳	۳۹	۴۵	۲
۱۶	۲۲	۳۵	۴۱	۴۷	۴	۱۰
۲۴	۳۰	۳۶	۴۹	۶	۱۲	۱۸

چال نمبر:۳

۲۲	۴۷	۱۶	۴۱	۱۰	۳۵	۴
۵	۲۳	۴۸	۱۷	۴۲	۱۱	۲۹
۳۰	۶	۲۴	۴۹	۱۸	۳۶	۱۲
۱۳	۳۱	۷	۲۵	۴۳	۱۹	۲۷
۳۸	۱۴	۳۲	۱	۲۶	۴۴	۲۰
۲۱	۳۹	۸	۳۳	۲	۲۷	۴۵
۴۶	۱۵	۴۰	۹	۳۴	۳	۲۸

چال نمبر:۴

۴۸	۱۱	۴۳	۳۳	۱۶	۶	۳۸
۲۹	۱۹	۲	۴۱	۲۴	۱۴	۴۶
۳۷	۲۷	۱۰	۴۹	۳۲	۱۵	۵
۴۵	۳۵	۱۸	۱	۴۰	۲۳	۱۳
۴	۳۶	۲۶	۹	۴۸	۳۱	۲۱
۱۲	۴۴	۳۴	۱۷	۷	۳۹	۲۲
۲۰	۳	۴۲	۲۵	۸	۴۷	۳۰

چال نمبر:۵

۳	۳۸	۴	۴۲	۴۳	۴۴	۱
۹	۱۵	۳۰	۳۳	۳۴	۱۳	۴۱
۴۸	۱۸	۲۶	۲۱	۲۸	۳۲	۲
۱۰	۳۶	۲۷	۲۵	۲۳	۱۴	۴۰
۴۵	۱۹	۲۲	۲۹	۲۴	۳۱	۵
۱۱	۳۷	۲۰	۱۷	۱۶	۳۵	۳۹
۴۹	۱۲	۴۶	۸	۷	۶	۴۷

چال نمبر:۶

۲۷	۴۰	۴	۱۷	۳۰	۴۳	۱۴
۱۱	۲۴	۳۷	۱	۲۱	۳۴	۴۷
۴۴	۸	۲۸	۴۱	۵	۱۸	۳۱
۳۵	۴۸	۱۲	۳۵	۳۸	۲	۱۵
۱۹	۳۲	۴۵	۹	۲۲	۴۲	۶
۳	۱۶	۲۹	۴۹	۱۳	۲۶	۳۹
۳۶	۷	۲۰	۳۳	۴۶	۱۰	۲۳

چال نمبر:۷

۳۸	۴	۳۹	۵	۴۱	۸	۴۰
۱۲	۴۶	۱۱	۴۵	۹	۱۰	۴۲
۳۰	۳۴	۳۳	۱۵	۱۳	۷	۴۳
۲۰	۱۶	۱۷	۳۷	۳۵	۴۸	۲
۲۴	۲۳	۲۸	۳۶	۱۴	۴۷	۳
۲۹	۲۵	۲۱	۱۹	۳۱	۶	۴۴
۲۲	۲۷	۲۶	۱۸	۳۲	۴۹	۱

چال نمبر:۸

۲۸	۱۹	۱۰	۱	۴۸	۳۹	۳۰
۲۹	۲۷	۱۸	۹	۷	۴۷	۳۸
۳۷	۳۵	۲۶	۱۷	۸	۶	۴۶
۴۵	۳۶	۳۴	۲۵	۱۶	۱۴	۵
۴	۴۴	۴۲	۳۳	۲۴	۱۵	۱۳
۱۲	۳	۴۳	۴۱	۳۲	۲۳	۲۱
۲۰	۱۱	۲	۴۹	۴۰	۳۱	۲۲

چال نمبر:۹

۲۸	۴۳	۸	۴۱	۱۰	۳۹	۶
۱	۲۷	۳۴	۱۷	۳۲	۱۵	۴۹
۴۸	۱۲	۲۶	۲۹	۲۰	۳۸	۲
۳	۳۷	۱۹	۲۵	۳۱	۱۳	۴۷
۴۶	۱۴	۳۰	۲۱	۲۴	۳۶	۴
۵	۳۵	۱۶	۳۳	۱۸	۲۳	۴۵
۴۴	۷	۴۲	۹	۴۰	۱۱	۲۲

چال نمبر:۱۰

۴۵	۳۷	۲۹	۲۸	۲۰	۱۲	۴
۲۵	۲۷	۱۹	۱۱	۳	۴۴	۳۶
۱۸	۱۰	۲	۴۳	۴۲	۳۴	۲۶
۱	۴۹	۴۱	۳۳	۲۵	۱۷	۹
۴۰	۳۲	۲۴	۱۶	۸	۷	۴۸
۲۳	۱۵	۱۴	۶	۴۷	۳۹	۳۱
۱۳	۵	۴۶	۳۸	۳۰	۲۲	۲۱

چال نمبر:۱۱

۲۱	۳۱	۴۸	۹	۲۶	۳۶	۴
۲۲	۳۹	۷	۱۷	۳۴	۴۴	۱۲
۳۰	۴۷	۸	۲۵	۴۲	۳	۲۰
۳۸	۶	۱۶	۳۳	۴۳	۱۱	۲۸
۴۶	۱۴	۲۴	۴۱	۲	۱۹	۲۹
۵	۱۵	۳۲	۴۹	۱۰	۲۷	۳۷
۱۳	۲۳	۴۰	۱	۱۸	۳۵	۴۵

چال نمبر:۱۲

۴۰	۲۳	۱۳	۴۵	۳۵	۱۸	۱
۳۲	۱۵	۵	۳۷	۲۷	۱۰	۴۹
۲۴	۱۴	۴۷	۲۹	۱۹	۲	۴۱
۱۶	۶	۳۸	۲۸	۱۱	۴۳	۳۳
۸	۴۷	۳۰	۲۰	۳	۴۲	۲۵
۷	۳۹	۲۲	۱۲	۴۴	۳۴	۱۷
۴۸	۳۱	۲۱	۴	۳۶	۲۶	۹

چال نمبر:۱۳

۶	۴۱	۳۹	۴۳	۳	۱	۴۲
۴۸	۱۶	۳۱	۳۳	۱۳	۳۲	۲
۴۶	۲۶	۲۴	۲۳	۲۸	۱۴	۴
۴۵	۳۵	۲۹	۲۵	۲۱	۱۵	۵
۱۲	۳۰	۲۲	۲۷	۲۶	۲۰	۳۸
۱۰	۱۸	۱۹	۱۷	۳۷	۳۴	۴۰
۸	۹	۱۱	۷	۴۷	۴۹	۴۴

چال نمبر:۱۴

۴۷	۳۸	۴۰	۴۳	۴	۲	۱
۱۱	۳۵	۳۰	۳۳	۱۴	۱۳	۳۹
۹	۱۹	۲۸	۲۱	۲۶	۳۱	۴۱
۸	۱۸	۲۳	۲۵	۲۷	۳۲	۴۲
۶	۱۶	۲۴	۲۹	۲۲	۳۴	۴۴
۴۵	۳۷	۲۰	۱۶	۳۶	۱۵	۵
۴۹	۱۲	۱۰	۷	۴۷	۴۸	۳

نقش مسبع کی دو مثالیں

اسم الٰہی یا غنی کے اعداد ۱۰۶۰ ہیں۔ اس اسم الٰہی کا نقش مسبع اس طرح بنے گا۔ حسب قانون ۱۰۶۰ میں سے ۱۶۸ گھٹا کرے سے تقسیم کریں۔

۱۰۶۰
۱۶۸
۷)۸۹۲(۱۲۷
۷
۱۹
۱۴
۵۲
۴۹
۳

۷ سے تقسیم کرنے کے بعد حاصل تقسیم ۱۲۷ آیا۔ اور ۳ باقی رہے۔ نقش ۱۲۷ سے شروع ہوگا۔ اور چونکہ نقش میں کسر آرہی ہے اس لئے ۲۹ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۰۶۰	۱۳۵	۱۴۳	۱۵۱	۱۶۰	۱۶۸	۱۷۶	۱۲۷
۱۰۶۰	۱۵۲	۱۶۱	۱۶۹	۱۷۰	۱۲۸	۱۳۶	۱۴۴
۱۰۶۰	۱۶۳	۱۷۱	۱۲۹	۱۳۷	۱۴۵	۱۵۳	۱۶۲
۱۰۶۰	۱۳۰	۱۳۸	۱۴۶	۱۵۴	۱۵۶	۱۶۴	۱۷۲
۱۰۶۰	۱۴۷	۱۴۸	۱۵۷	۱۶۵	۱۷۳	۱۳۱	۱۳۹
۱۰۶۰	۱۵۸	۱۶۶	۱۷۴	۱۳۲	۱۴۰	۱۴۱	۱۴۹
۱۰۶۰	۱۷۵	۱۳۳	۱۳۴	۱۴۲	۱۵۰	۱۵۹	۱۶۷
	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰	۱۰۶۰

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۰۶۰ آرہی ہے جو نقش صحیح ہونیکی علامت ہے۔

دوسری مثال۔ اسم الٰہی "یا مقدم" کے اعداد ۱۸۴ ہیں۔ حسب قاعدہ ۱۸۴ میں سے ۱۶۸ گھٹا کرے سے تقسیم کیا۔

۱۸۴
۱۶۸
۷)۱۶(۲
۱۴
۲

حاصل تقسیم ۲ آیا اور ۲ باقی رہے۔ نقش میں کسر واقع ہوگئی اس لئے ۲ سے نقش شروع ہوگا اور خانہ نمبر ۲۲ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۸۴	۱۰	۱۸	۲۶	۳۴	۴۳	۵۱	۲
۱۸۴	۲۷	۳۵	۴۴	۴۵	۳	۱۱	۱۹
۱۸۴	۳۸	۴۶	۴	۱۲	۲۰	۲۸	۳۶
۱۸۴	۵	۱۳	۲۱	۲۹	۳۰	۳۹	۴۷
۱۸۴	۲۲	۲۳	۳۱	۴۰	۴۸	۶	۱۴
۱۸۴	۳۲	۴۱	۴۹	۷	۱۵	۱۶	۲۴
۱۸۴	۵۰	۸	۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۲
۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴	۱۸۴

قسط نمبر: ۳۴

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

برائے حصول علم

اگر کوئی طالب علم حصول علم میں کامیابی یا ترقی چاہتا ہو تو اس کو علم جفر کا یہ طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔

سب سے پہلے اپنے نام کے اعداد نکالے اور اس میں اپنے نام کے حرف اول کے اعداد مزید اس میں جمع کرلے اس کے بعد اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکال کر اس میں جمع کرلے پھر آیت کریمہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کے اعداد اس میں جمع کرلے اس آیت کے اعداد ۱۴۱۴ ہیں۔ ان کل اعداد کو دس گنا کر کے حسب قاعدہ نقش تیار کرے اور اپنے عنصر کے اعتبار سے اس کی رفتار رکھے۔ نقش کے چاروں طرف مذکورہ آیت کے حروف کو الگ الگ رکھ کر ان کو ترفع کریں پھر ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں۔ اس کے بعد اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لے یا اپنے گلے میں ڈال لے اور مذکورہ آیت کا ورد روزانہ ۱۴۱۴ مرتبہ کرتا رہے۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ علم میں اضافہ ہوگا۔ امتحان میں کامیابی ملے گی اور ذہن کشادہ ہو جائے گا۔

مثال اس تفصیل کی یہ ہے۔

نام طالب	اعداد
اعجاز احمد	۱۳۵
والدہ، انیسہ بیگم	۱۹۸
ٹوٹل	۳۳۳
دس گنا	۳۳۳۰
قانون کے وضع کئے	۳۰

۴) ۳۳۰۰ (۸۲۵
۳۲
۱۰
۸
۲۰
۲۰
×

عنصر اعجاز احمد کا آبی ہے۔ اس لئے نقش آبی چال سے تیار ہوگا۔ اس طرح۔

۷۸۶

۸۳۸	۸۲۵	۸۳۲	۸۳۵
۸۳۱	۸۳۶	۸۳۷	۸۲۶
۸۳۳	۸۳۰	۸۲۷	۸۴۰
۸۲۸	۸۳۹	۸۳۴	۸۲۹

آیت کریمہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کو الگ الگ حروف میں لکھیں۔

ر ب ز د ن ی ع ل م ا

ان کو ترفع کیا۔ مندرجہ ذیل طریقے سے

اصل حالت: ر ب ز د ن ی ع ل م ا

حالت رفعت: غ غ ک ع ث ق ذ ش ت ی

ترفع کے بعد ان حروف کو نقش کے چاروں طرف لکھا جائے گا۔ آبی حروف کا رنگ نیلا ہوتا ہے اس لئے اس نقش کو نیلے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے طالب کے بازو پر باندھیں گے یا گلے میں ڈالیں گے۔

نقش گلے میں ڈالنے کے لئے بعد طالب روزانہ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا ۱۴۱۴ مرتبہ روزانہ پڑھے گا۔ انشاء اللہ علم حاصل کرنے میں کامیابی ملے گی۔ ذہن کھل جائے گا۔ امتحان میں کامیابی اور ترقی ہوگی۔ اس نقش کو عروج ماہ میں تیار کرنا چاہئے۔

مزید تفصیل کیلئے راقم الحروف کی تصنیف تحفۃ العالمین پیش نظر رکھیں۔

شوگر (ذیابیطس) کا علاج

شوگر کیا ہے؟

اگر لوگوں سے پوچھا جائے کہ ذیابیطس کیا ہے تو کہیں گے شوگر کا بڑھنا یا جواب ملے گا کہ یہ زیادہ میٹھا کھانے سے ہوتا ہے۔ یعنی اکثر لوگ یہ جانتے ہیں کہ اس بیماری میں شوگر کا عمل دخل ہے لیکن یہ علم نہیں ہے کہ شوگر کا کردار کیا ہے۔

ذیابیطس وہ بیماری ہے جو ہارمون انسولین کی کمی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہارمون خون میں موجود شکر کو توانائی میں تبدیل کر کے جسمانی خلیات کو فراہم کرتا ہے۔ انسولین قدرتی طور پر لبلبے کے اندر موجود Langerhana کے گروپ میں شامل Beta خلیات تیار کرتے ہیں۔ انسولین خون میں گلوکوز کی سطح کو کم کرتا ہے۔ لیکن اگر کسی خرابی کی بنا پر اس کی پیداوار میں کمی ہو جائے یا اس کے عمل میں رکاوٹ پڑ جائے تو خون میں گلوکوز کی مقدار غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے جسے Hyperglyeaemia کہتے ہیں اور ایسی صورت میں شکر پیشاب کے راستے خارج ہونے لگتی ہے۔ ذیابیطس کی تین خاص علامتیں یہ ہیں بہت زیادہ پیشاب آنا، بہت زیادہ پیاس لگنا اور وزن میں کمی، جس کی بظاہر کوئی وجہ محسوس نہ ہوتی ہو۔

سادہ سی بات یہ ہے کہ ذیابیطس وہ عارضہ ہے جس کے نتیجے میں جسم خون کے گلوکوز یا شوگر کی سطح کو کنٹرول اور ریگولیٹ کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے نتیجہ یہ کہ مریض کے خون میں شوگر کی سطح بہت بڑھ جاتی ہے یعنی گلوکوز کی سطح جب ایسا ہوتا ہے تو خرابی صحت کی متعدد علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔

صحت مند افراد میں شوگر یا گلوکوز کی سطح کو لبلبے سے پیدا ہونے والا ہارمون انسولین کنٹرول کرتا ہے۔ لہٰذہ جسم کے وسط میں پایا جاتا ہے اور انسولین زندگی کے لئے ضروری ہے۔ یہ ہمارے خلیات تک گلوکوز کی فراہمی کو ریگولیٹ کرتا ہے۔ گلوکوز خلیات اور جسم کے لئے ایندھن کا کام کرتا ہے لیکن ذیابیطس کے مریضوں میں مندرجہ ذیل تین میں سے کوئی ایک خرابی ہو سکتی ہے۔

(۱) جسم میں پیدا ہونے والی انسولین پوری طرح اپنا کام نہ کر سکے۔

(۲) انسولین کی مقدار ناکافی ہو اور وہ بلڈ شوگر سے پوری نہ نمٹ سکے۔

(۳) انسولین بننا ہی بند ہو جائے۔

ذیابیطس کی دو اقسام ہوتی ہیں، ٹائپ ون میں جسم انسولین بنانا بند کر دیتا ہے۔ یہ نوجوانوں کو عموماً لاحق ہوتی ہے، ٹائپ ٹو میں انسولین پیدا تو ہوتی ہے لیکن مقدار اور معیار بہت کم اور خراب ہوتا ہے اس سے ادھیڑ عمر، معمر اور فربہ افراد متاثر ہوتے ہیں۔

خون میں جب گلوکوز کی مقدار بہت بڑھ جاتی ہے تو جسم کا فطری ردعمل یہ ہوتا ہے کہ اسے پیشاب کے راستے خارج کرنے کی کوشش کی جائے۔ چنانچہ ذیابیطس کی اہم علامات میں سے ایک یہ ہے کہ عام حالات کے مقابلہ میں پیشاب کی حاجت بہت بڑھ جاتی ہے۔

دونوں اقسام کی ذیابیطس صحت کے لئے سنگین خطرہ ہیں کیونکہ اگر انہیں ٹریٹمنٹ نہ ملے تو نابیناپن، امراض قلب، گردوں کا ناکارہ پن، فالج، اعصاب کی ٹوٹ پھوٹ اور موت بھی واقع ہو سکتی ہے۔ اچھی بات یہ ہے کہ جلد اور بروقت تشخیص کے بعد ٹریٹمنٹ کے بعد ٹریٹمنٹ یعنی بلڈ شوگر کنٹرول کرنے سے پیچیدگیوں کے خطرات ٹالے جا سکتے ہیں۔

اگرچہ ذیابیطس کے درست اسباب کا علم نہیں، لیکن بہت سے دیگر عوارض کی طرح اس کا تعلق بعض ماحولیاتی وجینیاتی مسائل کے اختلاط سے ہے۔

ذیابیطس کے مریضوں کی تعداد تو بڑھتی جا رہی ہے لیکن افسوس ناک بات یہ ہے کہ اس کے بیشتر مریضوں کو بھی علم نہیں کہ وہ اس میں مبتلا ہیں چنانچہ مریضوں کی یہ بڑی تعداد سب سے زیادہ خطرات کا سامنا کرتی ہے۔

ذیابیطس کے عارضے کا پسندیدہ شکار مرد ہوتے ہیں ان میں عورتوں سے ڈیڑھ گنا زیادہ رجحان ہوتا ہے۔ دیکھا یہ گیا ہے کہ ٹائپ ٹو میں مبتلا ۸۰ فیصد افراد فربہ ہیں چنانچہ جتنا وزن بڑھے گا اتنی ہی جسمانی نقل وحرکت کم ہوتی جائے گی اور ذیابیطس کا خطرہ بڑھ جائے گا۔ جن افراد کے پیٹ اور کمر کے گرد زیادہ چربی ہوگی ان کے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔

اگر کسی شخص کے رشتے داروں میں ذیابیطس کا کوئی مریض ہے تو جتنا زیادہ قریبی رشتہ دار ہوگا اتنے ہی زیادہ بیماری کے پھیلنے کے امکانات بھی بڑھ

جائیں گے۔ ٹائپ ون کے صرف دس فیصد مریضوں میں اس عارضے کی فیملی ہسٹری پائی جاتی ہے۔ لیکن ٹائپ ٹو کے ایک تہائی مریضوں کے قریبی رشتے داروں میں سے کوئی اس میں مبتلا ہوتا ہے۔

عمر کے ساتھ ذیابیطس کے خطرات بڑھتے جاتے ہیں، ٹائپ ٹو کے لئے ۵۰ سے ۷۵ برس کی عمر سب سے زیادہ نازک ہوتی ہے کیونکہ اس عرصے میں یہ لاحق ہوسکتی ہے اگرچہ اس ذیابیطس کا حملہ ۴۰ برس کی عمر کے بعد ہوتا ہے لیکن ایشیائی وافریقی کیریبین باشندے کم عمری میں اس سے متاثر ہوسکتے ہیں۔

ٹائپ ٹو شوگر

اسے ٹریٹمنٹ دینے کے کئی طریقے ہیں، انحصار اس بات پر ہے کہ تشخیص سے قبل اس نے کتنی شدت اختیار کرلی تھی اور جسمانی نظام میں کیا خرابیاں پیدا کردی تھیں۔

صحت بخش خوراک، جس میں شکر کم تازہ پھل اور سبزیاں زیادہ ہوں، باقاعدگی کے ساتھ ورزش اور وزن میں کمی یکجا ہوجائیں تو خون میں گلوکوز کی سطح قابل قبول حدتک آجاتی ہے تاہم اکثر مریضوں کو ان سب کے ساتھ ٹیبلیٹ یا انسولین کے انجکشن یا پھر دونوں لینا ہوتے ہیں۔

ٹیبلیٹس کو Oral Hypoglecemic Agent یا او ایچ اے کہا جاتا ہے اور یہ جسم میں یا تو زیادہ انسولین پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں، جسم جو انسولین پیدا کرتا ہے اس کے استعمال کو بہتر بناتی ہیں یا پھر اس رفتار کو سست کردیتی ہیں جس سے جسم خوراک سے شکر جذب کرتا ہے۔

ذیابیطس کسی بھی ٹائپ کی ہو مریضوں میں بلڈ پریشر اور کولسٹرول بڑھنے کا خطرہ بھی ہوتا ہے چنانچہ ان مسائل پر توجہ دینا ضروری ہوجاتا ہے۔ یعنی ذیابیطس لاحق ہو تو محض اس کا علاج نہیں ہوتا بلکہ ''پورے'' مریض کا علاج ہوتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو باقاعدگی سے چیک اپ معمول بنالینا چاہئے تاکہ یہ دیکھا جاتا رہے کہ ٹریٹمنٹ اطمینان بخش ہے اور پیچیدگیاں پیدا نہیں ہورہیں۔

ذیابیطس کے ٹریٹمنٹ کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض روزمرہ زندگی نارمل انداز سے گزارتا ہے، یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ٹریٹمنٹ کے ذریعہ مکمل نارمل زندگی گزاری جاسکتی ہے۔ سر اسٹیو رڈ گریو کی مثال ہمارے سامنے ہے جنہیں ٹائپ ون شوگر لاحق تھی لیکن اس کے باوجود انہوں نے پانچ اولمپک گولڈ میڈل حاصل کئے۔ ایسی ہی اور درجنوں مثالیں موجود ہیں لیکن اس مقصد کے لئے مریض میں مضبوط قوت ارادی کا ہونا بھی ضروری ہے۔ مریض چاہے تو تشخیص ہو یا پرانا، سب کی صحت بحال رکھنے میں درج ذیل پانچ عادات مددگار ہیں۔

(۱) صحت بخش خوراک اپنائی جائے، اس ضمن میں خیال رکھنا چاہئے کہ ذیابیطس کا ہر مریض دوسرے سے مختلف ہوتا ہے، لہٰذا کوئی ایک مخصوص ڈائٹ سب کے لئے موزوں نہیں ہوسکتی، البتہ اچھی خوراک کے بنیادی اصولوں کا اطلاق سب پر ہوتا ہے۔ سب سے پہلے تو خوراک سے شکر کو نکال باہر کیجئے (مٹھاس کو نہیں) پراسیس شکر اور نمک سے بھرپور خوراک کی جگہ پھلوں کی مٹھاس (جو آپ کے لئے موزوں ہوں) اور تازہ سبزیوں پر گزارہ کیجئے۔

یہ بات یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارا میٹابولزم (خوراک ہضم کرنے اور جزو بدن بنانے کا نظام) ہر دس برس بعد تین فیصد سست ہوجاتا ہے، چنانچہ جسم جو کیلوریز حاصل کرتا ہے اس پر کنٹرول کرنا ضروری ہوجاتا ہے، اکثر مردوں کو علم ہوتا ہے کہ ۵۰ سے ۶۵ برس کی عمر کے دوران ان کی حس ذائقہ میں تبدیلی ہوگئی ہے، چنانچہ وہ محسوس کرتے ہیں کہ ذائقے کے لئے زیادہ نمک اور میٹھا ضروری ہوچکا ہے لیکن اس کا صحت مند طریقہ یہ ہے کہ قدرتی مصالحے وغیرہ کی مقدار بڑھادی جائے، گویا جتنی فطری خوراک ہوگی اتنا ہی بہتر ہوگا۔

سادہ سے اقدامات بڑے انقلابی نتائج دیتے ہیں، فطری خوراک لیں، چھوٹی چھوٹی مقدار میں کھائیں تاکہ خون میں شکر کی سطح مستحکم رہے۔ کیفین سے گریز کریں کیونکہ یہ ریفائن شکر اور الکحل کی طرح جسم کو اہم غذائی اجزاء مثلاً وٹامن بی سے محروم کرتی ہے۔

(۱) پراسیس خوراک کم سے کم استعمال کریں۔

(۲) غیر منظم ڈائٹنگ سے لازماً گریز کریں، کیونکہ اس کے نتیجے میں آئندہ برسوں کے دوران وزن بڑھے گا۔

(۳) ہر روز پانی کے کم از کم ۸ گلاس ضرور پئیں۔

(۴) ہر روز خوراک کا بڑا حصہ تازہ پھلوں اور سبزیوں پر مشتمل ہونا چاہئے۔

(۵) روٹی، چاول، بھوسی والا دلیہ ضرور کھائیں۔

(۶) چکنائی، تیل اور مٹھاس کا استعمال کم سے کم کریں۔

(۷) کیلشیم سپلیمنٹس اور ملٹی وٹامن ضرور لیں تاکہ خوراک میں کسی جزو کی کمی کا مسئلہ نہ پیدا ہو۔

بعض مریض وزن میں کمی کو ایک بہت بڑی جنگ کے طور پر دیکھتے ہیں، کیونکہ صحت کے دیگر مسائل انہیں ورزش سے روک دیتے ہیں، اکثر مریض ایسے دیکھے گئے ہیں جن کا وزن کم ہونے کے بجائے بڑھ جاتا ہے دراصل ہم میں سے اکثر افراد یہ حساب نہیں رکھتے کہ ہم نے کتنا کھالیا ہے بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایک فوڈ ڈائری بنائی جائے، ایک یا دو ہفتوں تک تمام کھایا پیا اس میں ایمانداری سے درج کیا جائے۔ یہاں "Key Word" ایمانداری ہے، اگر

آپ بددیانتی کا مظاہرہ کریں گے تو اس کا شکار ہونے والے پہلے فرد آپ خود ہوں گے، ہر اس چیز کا ریکارڈ رکھئے جو آپ کھاتے اور پیتے ہیں۔

جب آپ اس ڈائری کو چیک کریں گے تو حیرت ہوگی کہ آپ کتنا زیادہ یا کتنا غلط کھا رہے ہیں۔

اکثر مریض ڈاکٹر سے کہتے ہیں کہ سگریٹ نوشی ان کی آخری لذت ہے لہٰذا وہ اسے نہیں چھوڑ سکتے، بدقسمتی سے ذیابیطس کا سگریٹ سے وہی تعلق ہے جو ماچس کا پٹرول سے ہے، کیونکہ ذیابیطس کے مریضوں میں اس عادت کے نتیجے میں دل کی بیماری ڈرامائی تیزی سے پروان چڑھتی ہے۔

ذیابیطس کے مریض خود کو جس قدر رفٹ رکھیں گے اتنا ہی زیادہ بیماری کو آسانی کے ساتھ کنٹرول کرسکیں گے، یہ کام سہولت سے ممکن ہے، ہر روز ۳۰ منٹ پیدل چلیں، ایک تازہ ترین امریکی تحقیق سے علم ہوا ہے کہ جو لوگ روز ۳۰ منٹ تیز قدمی کرتے ہیں چاہے وہ کسی بھی عمر کے ہوں اور کتنا ہی وزن ہو ان میں ذیابیطس کا خطرہ بہت کم رہ جاتا ہے۔ اس تحقیق کے پیش نظر امریکی سرجن جنرل نے سفارش کی ہے کہ کسی بھی صنف سے تعلق رکھنے والے بالغ افراد کو روزانہ ۳۰ منٹ تک جسمانی مشقت کرنا چاہئے۔

ذیابیطس کا ٹریٹمنٹ باقاعدگی اور تسلسل سے جاری رکھنا ناگزیر ہوتا ہے اگر آپ کی ذیابیطس صرف خوراک سے کنٹرول کی جارہی ہو یا ٹیبلیٹس، ورزش اور انسولین سے اور آپ کتنا ہی بہتر اور صحت مند محسوس کر رہے ہوں کبھی خود کو دھوکہ نہ دیں اور ٹریٹمنٹ بند نہ کریں۔ ذیابیطس پر آپ کا کنٹرول جتنا سخت ہوگا اتنے ہی زیادہ دور رس فوائد حاصل ہوں گے۔ مثلاً آپ بڑھاپے کیلئے بینک میں جو رقم جمع کراتے ہیں اس کا فائدہ اس وقت حاصل ہوگا جب آپ اسے بڑھاپے تک جمع رہنے دیں گے اگر درمیان میں نکالتے رہیں گے تو بڑھاپے تک کچھ نہیں بچے گا، ذیابیطس پر اچھے کنٹرول کا فائدہ بھی آپ کو عمر بڑھنے کے ساتھ حاصل ہوتا رہے گا۔

جس شخص کو ذیابیطس لاحق ہو اسے سال میں کم از کم ایک مرتبہ مکمل اور بھرپور چیک اپ ضرور کرانا چاہئے تاکہ کسی خرابی یا پیچیدگی کو بروقت پکڑا جاسکے مثلاً آنکھوں یا پیروں میں ہونے والی کوئی بیماری بروقت پکڑلی جائے تو بینائی کیا زندگی بھی بچائی جاسکتی ہے۔ علامات ظاہر ہونے پر بیماری پکڑی جاتی ہے تو کافی تاخیر ہوچکی ہوتی ہے اس چیک اپ میں بلڈ شوگر کی سطح، کولسٹرول، گردوں اور جگر کے افعال کا ٹیسٹ خون کا عمومی ٹیسٹ (بلڈ کاؤنٹ) اور یہ جانچنے کا ٹیسٹ کہ ذیابیطس کتنے مؤثر طریقے سے کنٹرول ہو رہی ہے (اسے Hbaic کہتے ہیں) بلڈ پریشر کا معائنہ پیشاب میں پروٹین کا اخراج جانچنے کا ٹیسٹ (اس صورتحال کو البومینوریا کہتے ہیں) پیروں، پنجوں وغیرہ کا معائنہ (تاکہ یہ دیکھا جائے کہ اعصاب میں ٹوٹ پھوٹ تو نہیں ہوئی اور دوران خون اطمینان بخش ہے) یہ تمام ٹیسٹ سال میں کم از کم ایک مرتبہ ضروری ہیں۔

توجہ طلب نکات

ذیابیطس کا مرض دنیا بھر میں بڑھتا جارہا ہے۔ یہ بذات خود ایک تکلیف دہ مرض ہونے کے علاوہ دیگر عوارض مثلاً امراض قلب، نامردی، گردوں کا ناکارہ پن، بینائی سے محرومی اور فالج کا سبب بھی بنتا ہے، وزن میں بہت اضافہ ذیابیطس کا خطرہ بڑھا دیتا ہے۔ ٹائپ ٹو ذیابیطس کا خطرہ عمر کے ساتھ بڑھتا ہے، ذیابیطس کی تشخیص جس قدر جلد ہو اس پر کنٹرول جتنا اچھا ہو پیچیدگیوں اور سنگین عوارض کے خطرات اسی قدر کم ہوجاتے ہیں۔

شوگر سے بچنے کے آسان طریقے

ذیابیطس کی سب سے عام قسم "ٹائپ ٹو" بڑی تیزی سے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے اور جن کو اپنی صحت عزیز ہے وہ اس افتاد سے راستے تلاش کررہے ہیں۔ حقیقت بھی یہ ہے کہ ٹائپ ٹو ذیابیطس سے بچنے میں پرہیز اور احتیاط کا کلیدی کردار ہے۔ امریکن ڈایابیٹیز ایسوسی ایشن کے مطابق اس وقت امریکہ میں دو کروڑ ۱۰ لاکھ افراد ذیابیطس میں مبتلا ہیں جب کہ پوری دنیا میں شوگر کے مریضوں کی تعداد ۲۳ کروڑ سے اوپر ہے اور اس میں ہر گزرنے والے دن کے ساتھ اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یقیناً آپ اس صورتحال سے خائف ہوں گے لیکن اس کی ضرورت نہیں اس لئے کہ آپ اپنے طرز زندگی میں چند اہم تبدیلیاں لاکر ذیابیطس کے خوف سے بڑی حد تک نجات پاسکتے ہیں۔ یہ بھی نہ سوچیں کہ بہت دیر ہوچکی ہے۔ منزل کی طرف بڑھنے کے لئے پہلا قدم اٹھانا ہی پڑتا ہے۔ ماہرین نے ذیابیطس سے بچاؤ کے جو آسان راستے بتائے ہیں ان پر چلنے کی تیاریاں شروع کیجئے۔

(۱) موٹاپے سے بچیں

اگر آپ کا وزن ضرورت سے زیادہ ہے تو ذیابیطس سے، بچاؤ اسی صورت میں ممکن ہے جب آپ اسے کنٹرول کریں۔ یقین جانئے کہ آپ کے جسم کے وزن میں کم ہونے والا ہر پونڈ آپ کی صحت کو بہتر بنائے گا۔ اس سلسلے میں کئے گئے ایک جائزے میں ثابت ہوچکا ہے کہ بالغ وزنی افراد جنہوں نے اپنے کل جسمانی وزن کا ۵ سے ۱۰ فیصد کم کرلیا تھا اور وہ باقاعدگی سے ورزش کرنے لگے تھے، تین سال کے عرصے میں ان میں ذیابیطس کا امکان ۵۸ فیصد تک کم ہوچکا تھا۔ اپنے وزن کو صحت مند حدود میں رکھنے کے لئے آپ اپنے کھانے پینے اور ورزش کے معمولات میں مستقل بنیادوں پر تبدیلیاں لائیں اور اس عمل میں

گھر کے دیگر افراد کو بھی شریک کریں۔ اگر ان تبدیلیوں سے روگردانی کا کوئی خیال دل میں جاگزیں ہو تو خود کو سمجھائیں کہ وزن کم کرنے کے فائدے کتنے ہیں۔ مثلاً اس سے دل صحت مند ہو جاتا ہے جسم کو زیادہ توانائی مل رہی ہے اور چستی اور مستعدی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(۲) مصنوعی خوبصورتی والی غذاؤں سے بچیں

ہم میں سے بہت سے افراد دوسروں کی دیکھا دیکھی ایسی غذائیں استعمال کرنے لگتے ہیں جن سے صرف وقتی فائدہ ہوتا ہے مثلاً کم کاربوہائیڈ یا زیادہ پروٹین والی غذاؤں سے ابتدا میں تو آپ کو اپنا وزن گھٹتا محسوس ہوگا لیکن طویل عرصے تک استعمال کی صورت میں آپ کے وزن کو قابو میں رکھنا ان کے بس میں نہیں ہوگا۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ کسی مخصوص غذائی گروپ کے استعمال کو بند یا بہت محدود کرنے سے ہوسکتا ہے آپ کا جسم غذائیت سے بھرپور ان اجزاء سے محروم ہو رہا ہو جن کی اسے ضرورت ہے اور اس کے اثرات بعد میں امراض کی صورت میں سامنے آئیں۔ بجائے اس کے کہ آپ کچھ مخصوص غذائیں استعمال کریں اور کچھ ترک کردیں، آپ کو مختلف النوع غذاؤں پر توجہ دینی چاہئے اور ان کو مناسب مقدار میں استعمال کرنا چاہئے۔ ایسی صحت بخش غذائیں استعمال کریں جن میں چکنائی اور حرارے کم ہوں۔ ان میں پھلوں اور سبزیوں کا معتد بہ حصہ ہونا چاہئے۔

(۳) ریشہ دار غذاؤں کو اہمیت دیں

غذا کا کھردرا ثقیل حصہ یعنی اس کا چھلکا بھوسی یا ریشہ صحت کو بہتر رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ آپ کے خون میں شکر کی سطح کو کنٹرول میں رکھ کر آپ کو ذیابیطس سے بھی بچاتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ امراض قلب سے بچاؤ میں بھی مدد دیتا ہے۔ ریشہ دار غذاؤں کے استعمال سے آپ کو وزن کم کرنے میں بھی مدد ملتی ہے۔ کیونکہ ان کے کھانے سے پیٹ بھرا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کوشش کریں کہ روزانہ ایسی غذا کھائیں جس میں ۲۵ سے ۵۰ گرام ریشے موجود ہوں۔ جن غذاؤں میں ریشے زیادہ ہوتے ہیں ان میں پھل، سبزیاں، پھلیاں سالم اناج، گری دار میوے اور بیج شامل ہیں۔

(۴) چھلکا اور بھوسی سمیت اناج استعمال کریں

ذیابیطس سے بچاؤ میں بھوسی سمیت اناج کا استعمال بہت کام آتا ہے۔ آپ جو بھی اناج استعمال کریں اس کی آدھی مقدار ایسی ہونی چاہئے جس سے چھلکا یا ریشہ الگ کیا گیا ہو۔ اگر آپ برسوں سے سفید آٹا یا میدہ استعمال کررہے ہوں تو لال آٹا یا بھوسی ملے آٹے کی طرف تبدیلی سے آپ کو زیادہ پریشانی لاحق نہیں ہوگی بلکہ یہ آسان محسوس ہوگا۔ سالم اناج سے بنی بہت سی غذائی اشیاء استعمال کے لئے فوری تیار حالت میں بھی مل جاتی ہیں۔ مثلاً براؤن بریڈ یا پاستا اور دلیہ وغیرہ۔ ان چیزوں کو خریدنے سے پہلے پیکٹ یا ڈبے پر اجزائے ترکیبی میں Whole کا لفظ ضرور تلاش کریں۔ ایسے آئٹمز منتخب کریں جن میں فی سرونگ کم از کم تین گرام فائبر (ریشے) موجود ہوں۔

(۵) جسمانی ایکٹی وٹیز (سرگرمیوں) میں حصہ لیں۔

جسمانی سرگرمیاں مثلاً بھاگ روڈ، جاگنگ، تیراکی دیر تک اور دور تک پیدل چلنا۔ یہ سب ایسی ورزشیں ہیں جن سے آپ کو اپنا وزن کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اگر وزن کم نہ بھی ہو تو بھی یہی بہت ہے کہ آپ ذہنی اور جسمانی لحاظ سے متحرک رہ کر خود کو بہت سے عوارض سے محفوظ رکھتے ہیں۔ ان جسمانی سرگرمیوں سے آپ کا بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے اور انسولین سے آپ کی حساسیت کو بڑھاوا ملتا ہے۔ جس سے خون میں شکر کی سطح معمول کی حد میں رہتی ہے اگر آپ کا ڈاکٹر اجازت دے تو روزانہ کم از کم ۳۰ منٹ کی جسمانی سرگرمی کو اپنا معمول بنالیں۔ روز دور تک پیدل جائیں، بائیسکل چلائیں، تیراکی کریں، اگر آپ بہت دیر تک مسلسل ان سرگرمیوں میں حصہ نہ لے سکیں تو دن میں تھوڑے تھوڑے وقفے کے دوران انہیں انجام دیں۔ بجائے لفٹ استعمال کرنے کے سیڑھیاں طے کرنا اور جس عمارت میں آپ کو جانا ہے وہاں سے کچھ فاصلے پر گاڑی پارک کرنا بھی اس مقصد کے حصول میں مددگار ہوسکتا ہے۔

طبی ماہرین یہ سفارش کرتے ہیں کہ جو لوگ ۴۵ سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں انہیں بلڈ گلوکوز کو ٹیسٹ ضرور کرانا چاہئے لیکن اگر آپ کا وزن زیادہ ہے یا ٹائپ ٹو ذیابیطس میں مبتلا ہونے کی علامتیں آپ میں زیادہ پائی جاتی ہیں مثلاً آپ کے طرز زندگی میں زیادہ بھاگ دوڑ شامل نہیں ہے یا آپ کے خاندان میں پہلے سے کوئی ذیابیطس میں مبتلا ہے تو آپ کو ۴۵ سال سے پہلے ہی یہ ٹیسٹ کروالینا چاہئے۔

شوگر کے مستقل علاج کی دریافت

امریکہ اور جاپان نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ایک نئے جینیاتی طریقہ علاج سے ذیابیطس کے علاج میں قدرتی طریقے سے شوگر کی مقدار میں توازن برقرار رکھا جاسکے گا۔ یہ نیا جینیاتی طریقہ ذیابیطس کے بڑھتے ہوئے مسئلے پر قابو پانے میں مددگار ثابت ہوگا۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں۔

انسولین وہ ہارمون ہے۔ جو جسم میں شوگر کو کنٹرول کرتا ہے اس کے بغیر نظام دوران خون میں شوگر کی مقدار متوازن نہیں رہ پاتی، اور دل، گردے، ٹانگوں اور آنکھوں کے امراض لاحق ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے اگر ذیابیطس کا بروقت علاج نہ کرایا جائے تو دل کا دورہ اور نسیان جیسی بیماریاں لاحق ہوجاتی

ہیں۔ جو بہت خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔ ذیابیطس کے متاثرین انسولین کے ٹیکوں یا خوراک پر کنٹرول کے ذریعہ مرض پر قابو پاسکتے ہیں تاہم یہ طریقہ علاج دوررس نتائج برآمد کرنے سے قاصر ہے۔ جینیاتی طریقہ علاج اس مرض پر قابو پانے کے لئے امید کی ایک کرن ثابت ہوسکتا ہے۔

شوگر ہونے کی علامات

علاج نہ ہونے کی صورت میں خوش قسمتی سے کچھ ایسی مشترکہ علامات ظاہر ہوتی ہیں جنہیں ذہن نشین کرلیا جائے تو بیماری کا سراغ مل سکتا ہے۔

(۱) تھکن، سستی، کمزوری، اضمحلال۔

(۲) پیاس کا بڑھنا بعض اوقات پیاس کی شدت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ چاہے جتنا بھی مشروب پیا جائے پیاس نہیں جاتی۔

(۳) پیشاب کی بار بار حاجت اور رات کو اس مقصد کے لئے سوتے سے کئی مرتبہ بیدار ہونا۔

(۴) جلد پر بار بار انفیکشن ہونا، دانے اور نشانات ابھرنا۔

(۵) بصارت کا دھندلا پن یا فوکس کرنے میں مشکل۔

(۶) کھجلی اور خارش خصوصاً تولیدی اعضاء کے آس پاس زیادہ۔

(۷) وزن کم ہونا (خصوصاً ٹائپ ون میں یہ عام ہے) بھوک بڑھنے کے باوجود وزن کم ہوسکتا ہے۔

شوگر کا علاج

عصر حاضر میں شوگر کے علاج کے سلسلے میں عالمی پیمانے پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے اور مختلف النوع میڈیکل ریسرچ کے ذریعہ طریقہ علاج میں نت نئی ڈیولپمنٹس ہورہی ہیں تاہم جیسا کہ پچھلے صفحات پر بیان کیا گیا ہے کہ احتیاط پرہیز اور جسمانی ورزش کے ذریعہ مرض کو کنٹرول میں رکھا جاسکتا ہے۔ لہٰذا اسی تناظر میں، میں بھی اپنے مریضوں کو دوطرح سے ٹریٹمنٹ دیتا ہوں۔ (۱) سوچ سمجھ کر خوراک کا تعین اور ورزش (۲) دوائیں یعنی ٹیبلیٹس اور انسولین وغیرہ کا مناسب مقدار میں استعمال، لیکن ٹریٹمنٹ کوئی بھی ہو، یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہر مریض کا انفرادی جائزہ لیا جائے اور یہ کہ ٹریٹمنٹ زندگی بھر جاری رکھا جائے۔

زندگی بھر ٹریٹمنٹ جاری رکھنا لازمی ہے کیونکہ اکثر مریض سمجھتے ہیں کہ ایک مرتبہ شوگر کی سطح کم ہوگئی تو سب کچھ ٹھیک ہوگیا، اب ٹریٹمنٹ کی ضرورت نہیں ہے۔ بدقسمتی سے ایسا ہوتا نہیں ہے۔ ذیابیطس سے نجات کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ یعنی اس کا علاج کوئی نہیں، صرف مستقل ٹریٹمنٹ ہی شوگر کو کنٹرول کرتا ہے۔

ذیابیطس وقت کے ساتھ بڑھنے والا عارضہ ہے یعنی صورتحال رفتہ رفتہ خراب ہوتی ہے چنانچہ ٹریٹمنٹ کا مقصد یہ ہے کہ صورتحال کو خراب ہونے سے روکا جائے۔ یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ جس قدر جلد ٹریٹمنٹ شروع ہوگا پیچیدگیوں کا خطرہ اتنا ہی کم ہوگا۔

ٹائپ ون کے مریضوں کو ہر روز انسولین لینا ہوتی ہے اور اس پر مفاہمت نہیں ہوسکتی۔ معدے میں موجود تیزابی مادے اسے ضائع کردیتے ہیں لہٰذا فی الوقت یہ صرف انجکشن ہی سے لی جاسکتی ہے، گولی کے ذریعہ نہیں۔

یہ بات ثابت ہے کہ بلڈ شوگر کے ساتھ بلڈ پریشر کنٹرول بھی ضروری ہے، چنانچہ ذیابیطس کے مریضوں کو ان دونوں کو کنٹرول کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ڈایابیٹیز میلیٹس، ذیابیطس شکری، مدھومیہ۔

پیشاب میں شکر آنا

تعریف مرض: اس مرض میں شکر آمیز پیشاب بکثرت آتا ہے اور جسم لاغر و کمزور ہوجاتا ہے۔

وجوہات: جرمنی کے مشہور ڈاکٹر کونہم نے اپنے وسیع تجربات سے ثابت کردیا ہے کہ لبلبے کی اندرونی رطوبت (ہارمون) ناقص پیدا ہونے سے یا کسی اہم عضلات تک نہ پہنچنے سے عضلات میں شکر کا تغذیہ نہیں ہوتا بلکہ گردوں کی راہ سے پیشاب خارج ہوجاتا ہے نیز کسی حیوان کے جسم سے لبلبے کو نکال دیا جائے تو اس کو فوراً شکر آنے لگتی ہے، اس مرض کے اسباب میں یہ خاص دلیل ہے علاوہ ازیں زیادہ شراب پینے، نشاستہ دار چیزوں کے زیادہ استعمال کرنے، ملاپ کی زیادتی، زیادہ دماغی محنت، حرام مغز کے امراض، لبلبے کا چھوٹا ہوجانا، نمونیہ، میعادی بخار، موسی بخار (ملیریا) بواسیر، انتڑیوں کے امراض، گردہ کے عوارضات بعض میڈیکل لکھاریوں نے ان ہی اسباب کے پیش نظر اس مرض کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کی ہیں۔

(۱) ذیابیطس معدی۔ یہ مرض زیادہ شکر خوری اور آنتوں کے نقائص سے پیدا ہوتا ہے۔

(۲) ذیابیطس کبدی۔ یہ مرض جگر کی خرابی، زیادہ خوراک و زیادہ شراب پینے سے پیدا ہوجاتا ہے۔

(۳) ذیابیطس عصبی۔ یہ مرض زیادہ دماغی محنت، زیادہ جنسی ملاپ کرنے سے وریڑھ پر چوٹ لگنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔

(۴) ذیابیطس عصبی و کبدی۔ یہ عارضہ جگر و اعصاب کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔

(۵) ذیابیطس نقراسی۔ یہ مرض لبلبے کے نقص یعنی چھوٹا ہوجانے سے

پیدا ہوتا ہے اس میں مریض بالکل کمزور ہوجاتا ہے بعض دفعہ عورتوں میں بچہ دانی کے امراض اور ہسٹریا بھی اس کا خاص سبب ہوتے ہیں۔

علامات

پیشاب شکر والا آتا ہے، زیادہ پیاس لگتی ہے، منہ خشک اور جسم بالکل کمزور ہوجاتا ہے، مردوں میں مردمی قوت ختم ہوجاتی ہے اور عورتوں میں ایام کا آنا بند ہوجاتا ہے۔ جسم پر پھوڑے نکلنے شروع ہوجاتے ہیں۔ مریض جہاں پیشاب کرتا ہے، وہاں فوراً ہی کیڑے مکوڑے جمع ہوجاتے ہیں، پیشاب میں گھاس کی بو آتی ہے، شکر کی مقدار دو ڈھائی فیصدی سے لے کر دس اور بارہ فیصدی تک ہوتی ہے اور پیشاب کا وزن ۲۵۔ا سے ۷۰۔ا تک ہوجاتا ہے، جلد کھردری رہتی ہے، پھوڑے و کاربنکل Carbuncle نکلتے ہیں مریض زیادہ خوراک کھاتا ہے، مریض کے منہ سے بھی شکر کی بو آتی ہے۔ اس مرض کی تشخیص کے لئے تین خاص علامات یہ ہیں۔

(۱) پیشاب میں شکر آنا (۲) پیاس و بھوک زیادہ لگنا (۳) جسم کا لاغر و کمزور ہوتے جانا۔

اس مرض میں اگر توجہ سے علاج کیا جائے تو جلد آرام آجاتا ہے ورنہ آنکھوں میں موتیابند ہوجاتا ہے اور بعض دفعہ نظر ختم ہوجاتی ہے۔ بعض دفعہ دست، شدید کمزوری یا قومائے ذیابیطس سے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اس سلسلے میں اگر گردوں میں ورم ہوجائے، پیشاب میں البیومن آنے لگے یا مریض کو تپ دق یا نمونیہ ہوجائے تو شدید نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

قومائے شکر

ذیابیطس کے نوجوان مریضوں اور قبض میں مبتلا اشخاص کو قومائے ذیابیطس کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ پہلے پیشاب کم آتا ہے اور شکر کم خارج ہوتی ہے، نبض سریع اور کمزور ہوتی ہے، بدن میں سر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے، قومائے ذیابیطس کے علاج میں یہ نکتہ یاد رکھنا چاہئے کہ اگر مریض کے منہ سے شکر کی بو آرہی ہے اور خون میں شکر کی زیادتی ہے تو اس کو خون سے اعضاء کی طرف جذب اور تبدیل کرنے کیلئے انسولین کا استعمال نہایت مفید ہے اگر خون میں شکر کم ہے تو منہ کے راستے شکر یا وریدی پچکاری کے ذریعہ انگوری شکر (گلوکو) کا استعمال کیا جائے۔ شدید قومائے ذیابیطس Diabetice Coma میں مریض کی زندگی اور موت سے جنگ ہوتی ہے جس میں خون کی شکر پر انسولین کی مناسب مقدار سے قابو پالینا نہایت ضروری ہے لیکن خون میں شکر کی مقدار کا اندازہ بار بار کئے بغیر انسولین کی زیادہ مقدار جاری رکھنے سے نامعلوم طور پر قومائے ذیابیطس تبدیل ہوکر ہائپوگلائی سیمیا Hypoglecemic ہوجانے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے مریض کا بااحتیاط علاج ضروری ہے۔

یونانی علاج

مرض کے اصل اسباب معلوم کرکے اس کے مطابق علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں، گڑمار بوٹی طب یونانی میں ذیابیطس شکری کی خاص دوا ہے، اس سلسلے میں گڑمار بوٹی چار تولہ، مغز جامن چار تولہ سفوف بنا کر رکھیں اور تین ماشہ کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ پانی لیں یا مغز بنولہ ایک تولہ آدھ سیر پانی میں بھگوئیں صبح جوش دیں، آدھا پاؤ رہنے پر چھان کر ٹھنڈا کرکے پلائیں یا گڑمار بوٹی کا سفوف ایک تولہ کھلا کر چھاچھ دس تولہ اوپر سے پلائیں یا جامن کے پتوں کا جوشاندہ صبح دوپہر اور شام نمک ملا کر پلائیں۔ مندرجہ ذیل تجربات ذیابیطس شکری کے لئے خاص طور پر مفید ہیں۔

نسخہ نمبر ۱: گڑمار بوٹی دو تولہ، سونٹھ ایک تولہ، مغز جامن ایک تولہ باریک پیس کر سفوف بنائیں، خوراک تین ماشہ ہمراہ دودھ استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۲: افیون ایک تولہ، کشتہ فولاد جامن والا دو تولہ، کشتہ بیضہ مرغ دو تولہ، خستہ جامن دس تولہ تمام ادویات کا سفوف بنائیں، خوراک آدھا ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان دیں، ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۳: گٹھلی جامن ایک تولہ، افیون دو رتی خوب ملالیں۔ خوراک ڈیڑھ ماشہ صبح و شام ہمراہ پانی دیں۔

نسخہ نمبر ۴: کشتہ بیضہ مرغ، کشتہ فولاد جامن والا، کشتہ مرجان جواہر والا آدھی آدھی رتی دن میں دوبار ہمراہ بالائی دیں، مجرب ہے۔

نسخہ نمبر ۵: بیضہ مرغ دس عدد، لیموں کا رس آدھ سیر، برانڈی ایک پاؤ، تینوں اجزاء کو ایک شیشے کے برتن میں ڈال دیں موسم گرما میں سات دن کے اندر اور موسم سرما میں پندرہ دن کے اندر انڈے حل ہوجائیں گے۔ بس تیار ہے خوراک ایک چمچہ صبح اور ایک چمچہ شام بعد از غذا دیں، ایک ماہ کے استعمال سے آرام آجاتا ہے۔

نسخہ نمبر ۶: گلوئے خشک ایک ماشہ کی مقدار میں صبح و شام ہمراہ پانی دیں۔

نسخہ نمبر ۷: افیون ایک حصہ، کشتہ فولاد دو حصہ، خستہ جامن ۴ حصہ سفوف بنائیں، خوراک آدھے سے ایک ماشہ ہمراہ عرق گاؤزبان استعمال کرائیں۔

نسخہ نمبر ۸: آم کی گٹھلی کا مغز اور گٹھلی جامن مساوی سفوف بنائیں، خوراک ۴ ماشہ ہمراہ آب تازہ دیں، ذیابیطس، جریان، بواسیر خونی اور خونی دستوں کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۹: گڑ مار بوٹی تین ماشہ، گلو دو ماشہ، سونٹھ چار رتی، ست سلاجیت دو رتی، کشتہ فولاد ایک رتی، مغز خستہ جامن دو ماشہ، سب کو ملا کر سفوف بنائیں، دو خوراکیں بنائیں اور ایک خوراک دودھ کے ہمراہ بغیر میٹھا ملائے استعمال کریں، ذیابیطس کے لئے خاص چیز ہے۔

نسخہ نمبر ۱۰: جامن کی گٹھلی بارہ تولہ، اکیس مرتبہ شیرہ گڑمار بوٹی میں تر و خشک کریں اور سفوف بنالیں، کشتہ فولاد ڈیڑھ ماشہ (جو کیکر کی پھلیوں میں بنایا گیا ہو) شامل کرکے تیس خوراک بنالیں، صبح و شام ہمراہ پانی ایک خوراک دیں ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

نسخہ نمبر ۱۱: آبنوس ۳ گرام، کشتہ ابرک نصف گرام، حرمل ۵ گرام، اسلنتین ۴ گرام، اقاقیا ایک گرام نمک باجرہ ایک گرام، شیر برگد حسب ضرورت۔ سوائے کشتہ و شیر برگد کے تمام دوائیں خوب سفوف کرلیں پھر کشتہ ملالیں اور حسب ضرورت شیر برگد ملالیں تاکہ گولی بندھنے کے لائق ہوجائے تو چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی تازہ پانی سے لیں۔

نسخہ نمبر ۱۲: برگ قسب ۲ گرام، بیج بند ۵ گرام، بیل گری ایک گرام، نمک جڑ پیپل نصف گرام، آب جامن ۲۰۰ گرام، سمندر سوکھ ۵ گرام، حرمل ۵ گرام، کشتہ فولاد، قسم اعلیٰ نصف گرام۔ سوائے آب جامن اور کشتہ فولاد کے تمام دوائیں خوب سفوف کریں پھر کشتہ ملا کر آب جامن ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب پانی ختم ہوجائے اور دوا گولی بندھنے کی پوزیشن میں ہو تو حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی سرکہ جامن ملے پانی سے یا سادہ پانی سے استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱۳: آب لوکاٹ ۲۵۰ ایل ایم، سلاجیت آفتابی ۳ گرام، کشتہ فولاد جامن والا ایک گرام، تج ۵ گرام، حرمل ۵ گرام، گڑمار بوٹی ۶ گرام، جدوار نصف گرام، دار ہلد ایک گرام۔ سوائے آب لوکاٹ، کشتہ کے تمام دوائیں خوب پیس لیں پھر کشتہ ملا کر تھوڑا پانی میں ملاتے جائیں اور دوا کھرل کرتے جائیں جب پانی ختم ہو اور دوا گولی بندھنے کے قابل رہے تو حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام تازہ پانی سے ایک ایک گولی لیں۔

نسخہ نمبر ۱۴: دم الاخوین ۴ گرام، کشتہ فولاد جامن والا ایک گرام، حرمل ۴ گرام، نمک دب ایک گرام، آب دھماسہ ۲۰۰ گرام، گوند پلاس ۲ گرام، کشتہ سنگ نصف گرام کرنجوا ۲ گرام، گڑمار بوٹی ۳ گرام، زیرہ گلاب ۲ گرام، نمک مٹی ۲ گرام، موچرس ۵ گرام کشتہ الماس ۴۔ اگرام۔

آب دھماسہ اور کشتہ جات کے علاوہ تمام دوائیں خوب پیس لیں۔ بعد ازاں کشتہ جات ملا کر آب دھماسہ سے تھوڑا تھوڑا پانی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں، پانی ختم ہونے پر جب دوائیں قدرے گولی بندھنے کے لائق ہوں تو حب مثل فلفل سیاہ بنالیں۔

صبح، شام ایک ایک گولی لیموں ملے پانی یا آب تازہ سے استعمال کریں۔

جب مندرجہ بالا نسخہ جات ۱۱ تا ۱۴ سے شوگر کنٹرول ہوجائے تو درج ذیل نسخہ جات میں ۲، ۳ منتخب کرکے استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱۵: چرائتہ ۵ گرام، مغز چلغوزہ ایک گرام، چوب چینی ۲ گرام، چھوارہ ۲ عدد، خوب کلاں ۲ گرام، دارچینی ایک گرام، روغن بلسان ایک گرام، آب کریلا ۲۰۰ گرام۔ تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر آب کریلا کی مدد سے کھرل کرتے جائیں، معمولی گوند کیکر ڈالیں اور حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد ایک گولی دودھ پتی یا قہوہ کے ساتھ۔

نسخہ نمبر ۱۶: نمک بدھارا ۳ گرام، نمک برہم ڈنڈی ۲ گرام، برہمی بوٹی ۵ گرام، پنیر مایہ بکرا ایک گرام، تج ۵ گرام، تخم حیات ایک گرام، جاوتری ۲ گرام، حرمل ۵ گرام، جند بیدستر ایک گرام، زعفران نصف گرام، گوند کیکر ایک گرام۔ تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر ۲ پہر کھرل کریں پھر پانی کی مدد سے حب نخودی بنالیں صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی کریم نکلے دودھ کے ساتھ یا تازہ پانی سے لیں۔

نسخہ نمبر ۱۷: کشتۂ شاخ مرجان ۲ گرام، ناریل دریائی ایک گرام، نمک ہڑجوڑ ۲ گرام، کمیلہ نصف گرام، کلونجی ۳ گرام، مغز بنولہ ۴ گرام، عناب ۵ عدد، عشبہ ۲ گرام، بدار یک کند ایک گرام، سال پرنی نصف گرام، ست سلاجیت ایک گرام، ریگ ماہی نصف گرام، آب نیم ۳۰۰ گرام۔ سوائے کشتہ اور آب نیم کے تمام دوائیں خوب کوٹ پیس لیں بعد ازاں کشتہ ملا کر آب نیم کی مدد سے کھرل کرتے رہیں اور حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام کھانے کے بعد ایک ایک گولی پانی کے ساتھ لیں، کریم نکلا دودھ استعمال کریں۔

نسخہ نمبر ۱۸: کشتہ شنگرف برنگ سفید ایک گرام، عنبر ایک گرام، غاریقون ۲ گرام، عود صلیب، ۲ گرام، کچلہ مدبر ۲ گرام، نمک کریر ایک گرام، حرمل ۴ گرام، سفوف کریلا ۵ گرام، کشمش ۱۰ گرام۔ سوائے کشتہ کے تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر ایک پہر کھرل کریں، پھر کشتہ ملا کر نصف پہر کھرل کریں اور حب نخودی (چنے کے برابر گولیاں) بنالیں۔ صبح شام کھانے کے بعد ایک ایک گولی آب لوکاٹ سے دیں۔

نسخہ نمبر ۱۹: کندرہ ۵ گرام، یخنی کبوتر جنگلی ۳۰۰ گرام، لعاب گھیکوار ۳ گرام، لونگ ۲ گرام، آب سیب میں ہفت مرتبہ تر و خشک کردہ، مال کنگنی نصف گرام، منقی ۱۰ گرام۔ تمام دوائیں سوائے لعاب گھیکوار کے کوٹ پیس کر ۲ پہر کھرل کریں، پھر لعاب گھیکوار کی مدد سے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ صبح، شام ایک ایک گولی سبز قہوہ سے۔

مرض شوگر رفع ہوجانے کے بعد جسم میں طاقت بھی پیدا ہوجائے تو ذیل کے نسخہ جات میں سے کوئی ۲،۳ نسخہ جات منتخب کرلیں۔

نسخہ نمبر ۲۰: آب بکائن ۱۰۰ گرام، گل بھنگرہ سیاہ نصف گرام، موچرس ۵۰ گرام، برگ جنگلی پودینہ ایک گرام، نمک تیز پات نصف گرام، خولنجان ۳ گرام، درمنہ ترکی ۳ گرام، تخم میتھی ۵ گرام۔ سوائے آب بکائن کے بقیہ ادویہ خوب پیس لیں اور تھوڑا تھوڑا آب بکائن ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں اور جب پانی ختم ہوجائے تو قوام گولی بندھنے کے لائق ہو تو حب نخودی بنالیں۔

صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ۔

نسخہ نمبر ۲۱: تخم میتھی ۴ گرام، دارچینی ۲ گرام، مرزنجوش ۳ گرام، بالچھڑ ۳ گرام، درمنہ ترکی ۵ گرام، قسط شیریں ۳ گرام، چرائتہ ۴ گرام، ناگرموتھا ۲ گرام، فلفل سیاہ ۳ گرام، فلفل دراز ۲ گرام، تگر ایک گرام، عودبلسان ۲ گرام، الائچی کلاں ۳ گرام، مصطگی رومی ۵ گرام، چینی ۴۵ گرام، شہد خالص ۲۵۰ گرا، عرق گلاب ۶۰ گرام۔ عرق گلاب اور زعفران کے علاوہ بھی دوائیں باریک کرلیں اور ازاں شہد اور چینی کے قوام میں خوب ملادیں بعد میں زعفران کو عرق گلاب میں کھرل کرکے شامل کریں جوارش کشمیر (اکسیری) تیار ہے۔ صبح شام ایک ایک چائے کا چمچہ کھانے کے بعد لیں۔

نسخہ نمبر ۲۲: یہ نسخہ خصوصاً شوگر اور شوگر کی وجہ سے مردانہ قوت میں کمی، گردوں کی کمزوری، معدہ کی کمزوری کے لئے معمول مطلب ہے۔ استعمال کیا جاسکتا ہے۔

رائی ۲ گرام، زعفران نصف گرام، تخم سرسوں ایک گرام، کشتۂ طلا ۴/۱ گرام، عقرقرحا ۵ گرام، کباب چینی ۳ گرام، یخنی چڑا خانگی ۲۰۰ گرام، مصطگی ۲ گرام، موچرس ۴ گرام۔ کشتہ کے علاوہ سب دوائیں خوب کوٹ پیس کر ایک پہر کھرل کریں پھر کشتہ ملاکر نصف پہر کھرل کریں بعد میں تھوڑی تھوڑی یخنی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب یخنی ختم ہوجائے اور قوام گولی بندھنے کی پوزیشن میں آجائے تو کالی مرچ کے جتنی گولیاں بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی دودھ کے ساتھ لیں۔

نسخہ نمبر ۲۳: یخنی بٹیر ۲۵۰ گرام، اجوائن دیسی ۳ گرام، تخم بکائن ۲ عدد، موچرس ۴ گرام، ست پودینہ ۴/۱ گرام، نمک تیز پات ایک گرام، حب الطلم ۲ گرام، خولنجان ۳ گرام، آب کریلا میں سات مرتبہ تر و خشک کردہ۔

خولنجان پہلے تیار کرلیں اور پھر سوائے یخنی کے تمام دوائیں سفوف کرنے کے بعد ۳ پہر کھرل کریں بعد ازاں تھوڑی تھوڑی یخنی ڈالتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب قوام یخنی ختم ہوجائے تو حب نخودی بنالیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی پانی یا دودھ کے ساتھ لیں۔

نسخہ نمبر ۲۴: برگ سداب ۴ گرام، عقرقرحا ۲ گرام، عودبلسان ایک گرام، تخم میتھی ۲ گرام، مرزنجوش ۵ گرام، کباب چینی ۲ گرام، نرکچور ۲ گرام، کندر نصف گرام، مصطگی ایک گرام، کرفس پہاڑی ۲ گرام، نمک لکرونده ایک گرام، سنڈھ ایک گرام۔ تمام دوائیں خوب پیس کر بعد ازاں تین پہر کھرل کریں اور شہد خالص کی مدد سے حب نخودی تیار کرلیں۔ صبح، دوپہر، شام ایک ایک گولی کریم نکلے دودھ کے ساتھ دیں۔

نسخہ نمبر ۲۵: میتھی ۵ گرام، درمنہ ترکی ۵ گرام، مرزنجوش ۵ گرام، زعفران نصف گرام، جرجیر ایک گرام، گل بھنگرہ سیاہ ایک گرام۔ تمام دوائیں خوب کوٹ پیس کر ۲ پہر کھرل کریں اور پھر شہد خالص کی مدد سے حب نخودی بنالیں۔ ۲،۲ گولیاں صبح، دوپہر، شام دودھ کے ساتھ یا مناسب بدرقہ سے استعمال کریں۔

رُبِ جامن

جامن پکے ہوئے سیاہ رنگ کے لے کر کسی مٹی کے برتن میں صاف ہاتھوں سے مَل کر موٹے کپڑے سے چھان لیں، اگر ایک سیر رس ہو تو جوش دیں اور چوتھائی رہنے پر ایک پاؤ چینی شامل کریں اور گاڑھا قوام بنالیں۔ خوراک چھ ماشہ سے ایک تولہ ہمراہ عرق سونف دیں، ذیابیطس شکری اور دستوں کو روکنے کے لئے مفید ہے۔

قرص کافور

ذیابیطس وگردہ مثانہ کے امراض میں بہت مفید ہے۔ بیج کاہو پانچ تولہ بیج خرفہ پونے چار تولہ، طباشیر، ست ملیٹھی ہر ایک اڑھائی تولہ، پھول گلاب، دھنیا خشک ہر ایک سوا تولہ، اقاقیہ، صندل سفید، گل ارمنی، پھول انار ہر ایک چھ ماشہ، کافور سات رتی، عرق گلاب کے ساتھ قرص (گولیاں) بنائیں، خوراک تین ماشہ ہمراہ پانی کھلائیں۔

شوگر کا ہومیو پیتھک علاج

یورینیم نائٹریکم (یورنیم نائٹریٹ) اس مرض کی اعلیٰ دوا ہے۔ مشہور ڈاکٹر ہوگس اور ڈاکٹر ہل اس دوائی کے بے حد مداح ہیں۔ اس کے استعمال سے پیشاب کم ہوکر شکر بھی گھٹ جاتی ہے علاوہ ازیں فاسفورس ایسڈ (عصبی ذیابیطس) کیلئے اور برائی ونیا (ذیابیطس کبدی کے لئے) بہترین ہومیو پیتھک ادویات ہیں۔

شوگر کا ہندوستانی علاج (آیورویدک)

بسنت کسماکر رس ایک رتی ہمراہ بالائی دیں یا موصلی پاک ایک سے دو تولہ ہمراہ دودھ دیں یا کشتہ فولاد ایک رتی ہمراہ بالائی یا کشتہ پوست بیضہ مرغ ایک رتی ہمراہ مکھن دیں۔

ذیابیطس شکری کا جڑی بوٹیوں سے علاج

(۱) چھ ماشہ برگد (بوہڑ) کے چھلکے دس تولہ پانی میں جوش دے کر پلائیں ذیابیطس شکری کے لئے مفید ہے۔

(۲) برہمی بوٹی کو دودھ میں بھگودیں اور نچوڑ کر خشک کر کے گھی میں بھون لیں۔ برہمی بریاں تین تولہ، مغز بادام چھ تولہ، مغز چار دو تولہ، دھنیا چھ ماشہ الائچی خورد چھ ماشہ، طباشیر چھ ماشہ، موصلی سفید چھ ماشہ، مصری پانچ تولہ سب کو کوٹ پیس کر رکھیں۔ ہمراہ دودھ تازہ تین ماشہ سفوف کھلائیں، یہ ذیابیطس و دماغی کمزوری کے لئے مفید ہے۔

(۳) سنکھاہولی بوٹی کی جڑ چھ ماشہ، جڑ سنبھالو ڈیڑھ ماشہ جوش دے کر صبح و شام پلائیں۔

(۴) لعاب گھیکوار بوٹی چھ ماشہ، ست گلو ایک ماشہ ملا کر صبح و شام کھلائیں ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

(۵) جامن کے خشک بیجوں کا سفوف ۵ سے ۱۵ گرین تک روزانہ تین بار کھلانا یا چھ بار پانچ پانچ گرین کی مقدار میں استعمال کرنا بہت مفید ثابت ہوا ہے۔ اس سے آٹھ سے دس پونڈ پیشاب کم ہوجاتا ہے اور ۴۲، ۱۰ کے تناسب سے شکر میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔

(۷) ایک پاؤ پانی میں ایک تولہ پھول جامن پیس کر نمک ملا کر پلانا ذیابیطس کے لئے مفید ہے۔

(۸) گڑمار بوٹی کے پانچ اجزاء یا صرف پتے سفوف تین ماشہ، سفوف سونٹھ ڈیڑھ ماشہ، سفوف خستہ جامن ڈیڑھ ماشہ، دو خوراک بنالیں، ایک پڑیا صبح و شام پانی یا دودھ (بغیر میٹھا ملائے) کے ساتھ دیں۔ ذیابیطس کیلئے مفید ہے۔

(۹) جامن کی گٹھلی ۳۰ گرام، سفوف بنا کر تین تین ماشہ پانی کے ساتھ دن میں دوبار دیں۔ (۱۰) بنولے کی گری دو ماشہ، پانی ۲۵ گرام میں جوش دے کر چھان کر دن میں دوبار دیں۔

قدرتی علاج

کریلا بہترین علاج ہے۔ اس سلسلے میں پختہ کریلے کا چھلکا اتار کر سائے میں سکھا کر سفوف بنالیں اور چار ماشہ کی مقدار میں ہمراہ پانی دیں یا چھ ماشہ کریلا سبز کا رس یا کچا کریلا کھانا مفید ہے۔ آگ پر پکا کر کھانے سے اس کا اثر ضائع ہوجاتا ہے۔ "کریلے" ذیابیطس کیلئے نہایت کامیاب قدرتی علاج ہے۔ قارئین کو اس سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے، انار کا استعمال بھی بعض اوقات حیرت انگیز فائدہ پہنچاتا ہے۔ سردیوں میں میتھی کا استعمال بھی مفید ہے۔

غذا و پرہیز: انڈے کا استعمال مفید ہے اگر انڈے نہ کھا سکیں تو اس کی جگہ بادام استعمال کریں۔ شکر کا استعمال بالکل بند کردیں۔ دودھ، مکھن اور دیگر مقوی غذائیں دیں، پنیر، بالائی، دہی، مکھن، گھی، مچھلی کا تیل، سیب، ناشپاتی، آڑو، جامن، فالسہ، لسوڑہ، ہر قسم کے ساگ، کریلا، آلو مع چھلکا، دودھ دے سکتے ہیں، زیادہ کمزوری ہو تو بکرے کے خصیئے، گردے اور لبلبے گھی میں بھون کر کھلانا مفید ہے۔ دہی کا پانی یا ناریل کا پانی بھی مفید ہے۔ شکر قند، گنا، کھجور، انگور، مٹھائیاں وغیرہ بالکل نہ دیں۔

(نوٹ) ذیابیطس شکری کے مریض کو ہوائی سفر یا پہاڑی سفر سے پرہیز ضروری ہے علاوہ ازیں کسی قسم کا آپریشن کرانا بھی مضر ہے۔

پالی یوریا، شوگر سادہ، بہو، انسپیڈس موتر، ڈایابٹیز

تعریف مرض: اس مرض میں ہلکے رنگ کا پیشاب زیادہ آتا ہے لیکن اس میں شکر یا البیومن نہیں ہوتی۔

وجوہات: ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق پچوٹری گلینڈ کے نقص سے یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔ دلی صدمہ، فکر، خراب غذا، زہریلے زخم، دماغی ورم، بھوکے رہنا، زیادہ شراب نوشی وغیرہ سے بھی یہ عارضہ ہوتا ہے۔ یہ مرض بچوں اور نوجوانوں کو بکثرت ہوتا ہے۔

علامت: اس مرض میں ہلکے رنگ کا پیشاب بکثرت آتا ہے لیکن اس میں شکر یا البیومن نہیں ہوتی، گردوں میں غیر طبعی حرارت کی وجہ سے ان کی قوت جاذبہ معمولی سے زیادہ پانی کو جذب کرتی ہے اور چونکہ گردوں کی محدود وسعت اس کثرت مائیت کو برداشت نہیں کرسکتی۔ اس لئے متواتر پیشاب آتا ہے۔ ذیابیطس سادہ میں پیاس کا ہونا ضروری نہیں جب کہ ذیابیطس شکری میں پیاس کا لگنا ضروری ہے۔ ذیابیطس شکری و ذیابیطس سادہ کی تشخیص کیلئے پیشاب کی میڈیکل جانچ ضروری ہے۔

یونانی علاج: کشتہ فولاد آدھی رتی، کشتہ زمرد آدھی رتی، ہمراہ اسپغول دانہ دن میں دوبار دیں یا معجون خبث الحدید دو ماشہ صبح و شام دیں۔

شوگر کا ہندوستانی علاج (آیورویدک)

سلاجیت شدھ ایک رتی سے دو رتی صبح و شام ہمراہ دودھ گائے نیم گرم دیں۔

شوگر کا ہومیو پیتھک علاج

بائیوڈونا (Bio Donna) نیٹرم میور، مرکیورس Mercurius زیادتی پیشاب کے لئے بہترین ادویات ہیں۔

غذا وپرہیز: زود ہضم اغذیہ دیں، پیشاب آور غذائیں بند کردیں۔

شکر میں کمی، بائیوگلالی سیمیا رکت (خون)

تعریف مرض: انسولین کی زائد مقدار کا انجکشن کرنے سے خون میں شکر کی مقدار کافی حد تک کم ہوجاتی ہے۔

وجوہات: جب ذیابیطس کے مریض کو خون میں شکر کی مقدار بہت زیادہ لمبے عرصے تک متواتر جاری رہی ہو تو اس شکر کی زیادتی کو ایک دم کم کرنے سے شکر کی کمی کی بری علامات ظاہر ہوجاتی ہیں۔

علامات: غشی، آنکھوں کے سامنے اندھیرا آنا، بھوک لگنا، ٹھنڈا پسینہ آنا، بعض اوقات مریض پاگل ہوجاتا ہے۔ یعنی چیختا چلاتا اور ہنستا ہے۔

علاج: بطور حفظ ماتقدم انسولین کے انجکشن لینے والے ذیابیطس کے مریضوں کو بائیوگلالی سیمیا کی بری علامات اچھی طرح سمجھا دینا ضروری ہیں اور ان کو ہر وقت مصری یا کھانڈ کی ڈلیاں اپنی جیب میں رکھنی ضروری ہیں، مرض کی معمولی حالت میں بری علامات محسوس ہوتے ہی مریض کھانڈ کی دو ڈلیاں یا دو چھوٹے چمچے گھول کر پئے اگر آرام نہ آئے تو گلوکوز دس گرام استعمال کیا جائے اگر فوری کھانڈ یا گلوکوز نہ مل سکے تو سنگترے کا رس، بسکٹ یا روٹی کھلائی جائے، اگر مرض شدید ہو اور مریض کچھ نہ کھا سکے تو اڈرینا گھول ایک میں ایک ہزار نصف سی سی سے ایک سی سی کا جلدی انجکشن کیا جائے یہ انجکشن خون کی شکر کو بڑھا دیتا ہے۔ جب مریض ہوش میں آجائے تو اسے شکر یا گلوکوز کا فوری استعمال کرایا جائے۔ بعض دفعہ مریض کے تندرست ہونے اور انسولین نہ لینے کی حالت میں بھی اس مرض کی خفیف علامات دیکھنے میں آئی ہیں۔ خاص طور پر خالی معدہ سخت ورزش یا مشقت کرنے یا خالی معدہ ملاپ کرنے سے بھی یہ عارضہ ہوجاتا ہے۔

غذا وپرہیز: انسولین کا استعمال جب تک خون میں شکر کم ہو بند کردیا جائے۔ شکر، گلوکوز، سنگترہ، میٹھا وغیرہ میٹھے پھلوں کا رس دیا جائے تاکہ جسم سے شکر کی کمی دور ہوجائے۔

شکر کی کمی پھلوں سے پوری کریں: جو لوگ مرض ذیابیطس میں گرفتار ہوں ان کو پھل بکثرت کھانے چاہئیں، خاص طور پر جب خون میں شکر کی کمی ہو اور مرض انتہا تک پہنچ گیا ہو تو میٹھے پھل جیسے کھجور اور انجیر کا استعمال کیا جائے۔

کمزوری گردہ میں بھی پھل اور میوہ جات بہت ہی مفید ہیں، آم کو قدرت نے گردہ کی شکل وصورت میں پیدا کیا ہے اور یہ خاص طور پر گردہ کی طاقت اور خون میں شکر کی کمی کو دور کرنے کا مجرب علاج ہے۔ اس سلسلے میں خون میں شکر کی کمی کے لئے انگور وچیکو کا استعمال بھی از حد مفید ہے۔ چونکہ پھلوں میں نمکیات پائے جاتے ہیں اس لئے ان میں ادراری یعنی پیشاب کھول کر لانے کی خاصیت ہے جس سے گردوں کے ناقص اور ردی فضلات خارج ہوجاتے ہیں۔ اس مطلب کے لئے موسمی، نارنگی، لیموں، سنگترہ نہایت مفید ہیں۔ چنانچہ ان پھلوں کا رس گردوں سے نہ صرف فضلہ ہی خارج کرتا ہے بلکہ اس سے گردوں کا فعل بھی تیز ہوجاتا ہے۔ علاوہ ازیں مثانے کی بڑھی ہوئی گرمی بھی زائل ہوجاتی ہے اور صحت طبعی توازن پر آجاتی ہے۔

شوگر اور امراض قلب پر دارچینی اور لونگ کے صحت بخش اثرات

ذیابیطس اور دل کی بیماریوں سے بچاؤ کی بہت سی ترکیبیں آپ کے بہت قریب باورچی خانے کے کیبنٹ میں چھپی ہیں جن سے شاید آپ اچھی طرح آگاہ نہیں۔ مغربی دنیا میں گزشتہ دنوں دارچینی اور لونگ پر جو تازہ ترین تحقیقات کی گئی ہیں ان سے معلوم ہوا ہے کہ یہ مصالحہ جات انسولین کی کارکردگی بڑھانے کے علاوہ کولسٹرول کی سطح بھی گھٹا دیتی ہیں۔ سان فرانسسکو میں ایکسپیریمینٹل بائیولوجی کے ایک اجلاس کو بتایا گیا کہ نئی ریسرچ میں اس سابقہ تحقیق کو مزید تقویت ملی ہے کہ ایک چوتھائی چائے کے چمچے کی مقدار دارچینی کا عرق اگر دن میں دوبار استعمال کیا جائے تو اس سے جسم میں انسولین جیسی کارکردگی بڑھ جاتی ہے جب کہ ٹرائی گلیسرائڈ، کولسٹرول اور گلوکوز کی سطح بھی ۱۰ سے ۳۰ فیصد گھٹ سکتی ہے اور ٹائپ ٹو ذیابیطس کا خطرہ ٹل سکتا ہے۔ نئی تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اتنی ہی مقدار میں دارچینی کے استعمال سے سوزشی کیفیات مثلاً جوڑوں کے ورم ودرد میں خاصا افاقہ ہوسکتا ہے۔ دوسرے جائزے میں بتایا گیا ہے کہ روزانہ چند گرام لونگ کے استعمال سے بھی مذکورہ امراض میں شفایابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ لونگ پر کی گئی تحقیق میں ۳۶ مردوں اور عورتوں کو شامل کیا گیا تھا جن میں ذیابیطس کی دوسری قسم کی تشخیص ہوچکی تھی۔ مریضوں کے تین گروپوں میں تیس روز تک کیپسول کی صورت میں ایک گرام، دوگرام اور تین گرام لونگ استعمال کروائی گئی جب کہ چوتھے گروپ کو کوئی لونگ نہیں کھلائی گئی تحقیق کے آخر میں یہ نتیجہ سامنے آیا کہ استعمال شدہ لونگ کی مقدار تخصیص کے بغیر وہ تمام افراد جنہوں نے لونگ استعمال کی ان میں گلوکوز، ٹرائی گلیسرائڈ اور ایل ڈی ایل (خراب کولسٹرول) کی سطح کم ہوگئی تھی جب کہ خون میں اچھے

کولسٹرول ایچ ڈی ایل کی سطح پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔ اس کے برعکس جن لوگوں کو لونگ نہیں دیا گیا تھا ان کی حالت جوں کی توں تھی۔

اسی کے ساتھ ایک امریکی ماہر طب رچرڈ اینڈرسن نے کہا ہے کہ دار چینی اور لونگ کے فوائد اپنی جگہ پر لیکن جس طرح ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہو سکتی ہے اسی طرح اگر لوگ اپنے ہر کھانے میں ان مصالحہ جات کو استعمال کرنا شروع کر دیں تو بجائے فائدہ کے انہیں نقصان ہو سکتا ہے۔ مثال کے طور پر سفوف کی شکل میں اگر کوئی دار چینی استعمال کرتا ہے تو تھوک سے آلودہ ہونے کے بعد اس کی افادیت ختم ہو جاتی ہے اور چونکہ یہ پانی میں حل پذیر نہیں ہوتا اس لئے جسم میں اس مصالحے کی غیر ضروری مقدار بڑھ سکتی ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا کہ دار چینی کو کافی کے ساتھ ملا کر پینا یا گرم پانی میں دار چینی کے ڈنٹھل کو جوش دے کر اسے بطور جوشاندہ استعمال کرنا زیادہ مفید ہوگا۔ علاوہ ازیں اسٹورز میں دار چینی کے پانی میں حل پذیر محلول کیپسول کی صورت میں دستیاب ہیں جنہیں استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خون میں شکر کی کمی کا علاج "جامن"

اس بیماری کے علاج کے لئے بہترین پھل صرف جامن ہے۔ اسے کچا کھائیں یا سرکہ میں ڈال کر ہر دو صورت میں یہ فائدہ دیتا ہے اس کے علاوہ یہ نسخہ استعمال کریں، جامن کی گٹھلیاں خشک کر کے پیس لیں تا کہ سفوف بن جائے پھر ایک چمچ صبح و شام پانی کے ساتھ اس سفوف کو کھا لیا کریں چند روز میں پیشاب کی زیادتی ختم ہو جائے گی اور خون میں شکر بھی انشاء اللہ نارمل ہو جائیگی۔

دانتوں کی صفائی سے شوگر کا علاج

دانتوں کی صفائی نہ صرف دانتوں اور منہ کے لئے مفید ہے بلکہ یہ شوگر کے مرض سے بھی بچاتی ہے۔ ریسرچ کے مطابق مسوڑھوں کی بیماری، شوگر، موٹاپے یا ایچ فیکٹر بھی اس کا بڑا سبب ہیں۔ امریکہ میں اس وقت ایک کروڑ ۶۰ لاکھ افراد شوگر کے مرض میں مبتلا ہیں جن میں سے ۹۰ فیصد کو یہ بیماری طرز زندگی کے باعث لاحق ہوئی ہے۔ بلڈ شوگر کو اینٹی بائیوٹک کی صرف ایک خوراک سے کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ تحقیق کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ شوگر کے علاج میں استعمال ہونے والی ادویات اور اینٹی بائیوٹک ماؤتھ واش کی اثر انگیزی ایک سی ہے۔

کریلے سے شوگر کا علاج

قدرت نے کریلے کے اندر کئی بیماریوں کا شافی علاج رکھا ہے۔ اس میں ایک ذیابیطس بھی ہے جو کہ آج کل ایک عام مرض کی صورت میں ہمارے سامنے ہے۔ کریلے کا ایک اہم فائدہ لبلبے کی اصلاح کرنا ہے۔ کریلے کی سب سے اہم خصوصیت یہ ہے کہ یہ شوگر کو کم کرتا ہے اور ذیابیطس کے مرض کے لئے فائدہ مند ثابت ہوتا ہے۔

دراصل شوگر کی وجہ سے معدہ کا فعل صحیح نہیں رہتا اور انسولین بننا کم ہو جاتا ہے اور پیشاب سے شوگر کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور پھر دن بھر پیشاب بار بار آتا ہے۔ لہٰذا کریلا اس مرض کیلئے ایک بہترین اور مؤثر علاج ہے۔ لبلبے کی اصلاح کے لئے اس سے بہتر کوئی اور سبزی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شوگر کے مریضوں کو کریلے زیادہ سے زیادہ استعمال کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے۔ اس مقصد کے لئے شوگر کے مریضوں کو چاہئے کہ کریلوں کو مختلف طریقوں سے استعمال کرنے کے علاوہ خاص طور پر دوائی کے طور پر بھی استعمال کریں اور اس کے لئے کریلوں کو سائے میں سکھا کر خشک کر لیں اور پھر ان کا سفوف بنا کر روزانہ دو گرام ہمراہ ایک گلاس دودھ کھا لیں۔ اس کا ذائقہ کڑوا تو ہوگا مگر یہ شوگر میں یقینی کمی کا باعث ہوگا۔

پیدل چلنے سے شوگر پر کنٹرول

ایک اور ڈاکٹر اسپنر جو ذیابیطس کے امراض کا علاج کرتے تھے انہوں نے اپنے ایسے مریضوں کو جو شوگر اور دل کے امراض میں مبتلا تھے، پیدل چلنے کی ہدایت کی۔ اس کی ایک مریض سینڈرا میریا کو زیادہ جگہ میسر نہ تھی تو ڈاکٹر نے اسے اپنے کمرے میں جو بارہ بائی چودہ کا تھا روز تیز تیز چل کر دس چکر لگانے کی ہدایت کی۔ سینڈرا نے بیان کیا کہ اس عمل کو کرنے سے نہ صرف اس کی بیماری میں افاقہ ہوا بلکہ معمولات زندگی انجام دینے میں وہ خوشی بھی محسوس کرنے لگی اس کا خیال تھا کہ زندگی کے چیلنجز کا سامنا کرنے کے لئے دل و دماغ کا چاق و چوبند ہونا لازمی ہے اور پیدل چلنے سے یہ سب آسان ہو جاتا ہے۔

شوگر تین دن میں کنٹرول

اگر کسی ایسی جگہ پر ذیابیطس کے مریض کی تکلیف بڑھ جائے جہاں ڈاکٹر نہ ہو تو فوراً جامن کے پتے چار عدد صبح اور چار عدد شام کو کھلائیں۔ ایسا تین دن تک کریں۔ انشاء اللہ شوگر ضرور کنٹرول ہو جائے گی۔ جامن کے درخت ہمارے ملک میں ہر جگہ پائے جاتے ہیں اور ان کے پتوں کے لئے کسی بھی شخص یا پرچون کی دکان سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں کہ بیمار کی مدد کرنا انسانی فرض ہے۔

فالسے کے درخت کے چھلکے سے علاج

جامن ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہترین ہے۔ ایک مجرب

طریقہ ہم آپ کے اور دوسرے بہت سے لوگوں کے فائدے کے لئے بیان کر رہے ہیں۔ فالسے کے درخت کا چھلکا ۵ گرام لیں اور مصری ۳۶ گرام، چھلکے کو مٹی کے پیالے میں رات بھر بھگو دیں، صبح کو مل کر چھان کر مصری ڈال کر مریض کو پلائیں۔ چار پانچ روز متواتر ایسی خوراک پلائیں۔ مرض میں آرام ہو جائے گا۔

شوگر کے مریض کے لئے مشورہ

ذیابیطس میں یورین کا رنگ سفید ہوتا ہے اور گردوں کی خرابی کی وجہ سے جسم میں سے انسولین کی زیادہ مقدار خارج ہو جاتی ہے جس سے شوگر کا مرض پیدا ہوتا ہے اور ذیابیطس کے مریضوں کو چاہئے کہ وہ اپنا یورین ہر تین ماہ بعد مائیکر والبومن کا ٹیسٹ کرواتے رہیں کہ زیادہ خرابی پیدا نہ ہو سکے۔ شوگر کنٹرول میں رکھیں وزن کو زیادہ بڑھنے نہ دیں چہل قدمی کریں۔ ذیابیطس کا مرض بڑھنے سے گردوں پر زیادہ اثر پڑتا ہے اور گردے خراب ہونے کا زیادہ امکان ہوتا ہے۔

کڑی پتہ سے شوگر کا علاج

تین ماہ تک روزانہ صبح دس عدد تازہ کڑی پتے کھانا، مبینہ طور پر موروثی اسباب کی بنا پر لاحق ہونے والی ذیابیطس سے تحفظ دیتا ہے۔ موٹاپے کی وجہ سے ہونے والی ذیابیطس کا بھی یہ شافی علاج ہے کیونکہ کڑی پتوں میں وزن گھٹانے والے اجزاء پائے جاتے ہیں۔ جوں ہی وزن کم ہوتا ہے شوگر کے مریض کے پیشاب میں شوگر آنا بند ہو جاتی ہے۔

کلونجی سے شوگر کا علاج

کلونجی کو لیموں اور کریلے کے رس میں بھگو کر دھوپ میں سکھا لیں اور باریک پیس لیں۔ شوگر کے مریض کو روزانہ ایک چمچ پانی کے ساتھ کھلائیں۔ حیرت انگیز نتائج نکلیں گے انشاء اللہ۔

شوگر کے گردوں پر اثرات کے اسباب

گردوں پر ضرر رساں اثرات کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں ان کا پتہ چلانا ہو تو معمول کے مطابق پیشاب اور خون کے ٹیسٹوں کے ذریعہ بہ آسانی علم ہو سکتا ہے ذیابیطس مرکز میں اگر کوئی مریض یہ ٹیسٹ کروانا چاہے تو زیادہ بہتر نتائج تجزیہ سامنے آسکتا ہے۔ پیشاب میں زیادہ گلوکوز کا اخراج انفیکشن کے خطرات کو بڑھا دیتا ہے جو مثانے سے گردوں تک پھیل جاتا ہے۔ گردوں کی اس بیماری کو Phelonephritis کہتے ہیں۔ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ دائمی

گردوں کے انفیکشن کا علامات کے ذریعہ دریافت کرنا مشکل ہوتا ہے اس کا روٹین ٹیسٹوں گے بعد ہی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

جن لوگوں کا مرض ایک عرصے تک بے قابو رہا ہو ان کی خون کی نالیوں پر (جو گردوں کو خون کی سپلائی کرتی ہیں) ضرر رساں اثرات مرتب ہوتے ہیں بالکل اسی طرح آنکھوں کے ریٹینا کی جانب جانے والی چھوٹی خون کی نالیاں بھی متاثر ہوتی ہیں۔ جسم کے ان دونوں متاثرہ حصوں میں گڑبڑ کا پتہ صرف روٹین کے ٹیسٹوں کے ذریعہ چلایا جا سکتا ہے تاہم ان کی علامات ظاہر نہیں ہوتیں۔ آج کل بہت سے ذیابیطس کے مراکز میں خصوصی ٹیسٹوں کے ذریعہ مائیکر والبوبن نوریا Microalbuminuria کا پتہ چلایا جاتا ہے۔ اس سے مائیکر واسیوک پروٹین کی تعداد کا پیشاب میں پتہ چلایا جاتا ہے۔ یہ ٹیسٹ عام طور پر ذیابیطس کے مراکز ہی میں کیا جاتا ہے۔ اس لئے گردوں میں نقصان کا فوری طور پر پتہ چلالیا جاتا ہے اس لئے گردوں میں نقصان زیادہ شدید ہو اور البومن یعنی خاص قسم کی پروٹین پیشاب کے ذریعہ ضائع ہو جائے تو انسانی جسم میں ایک خاص قسم کا سیال مواد جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں ٹخنوں کے ارد گرد سوجن ہو جاتی ہے اسے انگریزی میں Ohdema کہتے ہیں جن لوگوں میں یہ مرض زیادہ عرصہ تک رہے انکے گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں جسے عام طور پر Kidney failure کہتے ہیں۔ اس صورت حال کی اس وقت تشخیص ہوتی ہے جب خون کے ٹیسٹ باقاعدگی سے کئے جاتے ہیں ورنہ علامات تو جسم کے اندر بہت پہلے سے موجود ہوتی ہیں۔

کیا بیکار گردوں کی Dialysis اور منتقلی ضروری ہے؟

جن مریضوں کے گردے کام کرنا چھوڑ دیں کیا ان کے لئے Dialysis اور گردوں کی منتقلی ضروری ہو جاتی ہے۔؟

جی ہاں جن بدقسمت لوگوں کے گردے کام کرنا چھوڑ دیں ان کے لئے یہ دو علاج ضروری ہو جاتے ہیں کہ جیسا کہ اکثر لوگ جانتے ہیں کہ Dialysis یعنی مستقل طور پر پیشاب کے نظام کو مخصوص تھراپی کے ذریعہ منتقل کرنا یہ سسٹم دو بنیادی قسموں کے ہوتے ہیں، ایک پرانے قسم کا Dialysis Haemo- کا سسٹم اپنایا جاتا ہے۔ جس میں خصوصی مشین کے ذریعہ ہفتے میں دو مرتبہ خون کی صفائی کا کام کیا جاتا ہے۔ دوسرا جدید طریقہ کار ہے اس Dialysis کو Capds کہتے ہیں۔ اس طریقہ علاج کو انگریزی میں Chronic Ambulafory Peritoneal Dialysis کہتے ہیں۔ اس نظام کے ذریعہ روزانہ کی بنیاد پر سیال مواد کو صاف کیا جاتا ہے جن لوگوں کو ذیابیطس کا مرض ہوتا ہے ان کے لئے یہ طریقہ علاج زیادہ بہتر ثابت ہوا ہے۔ یہ پرانے طریقے کے علاج سے زیادہ ارزاں اور سادہ ہے۔

جہاں تک ٹرانسپلانٹ یعنی گردوں کی منتقلی کا سوال ہے وہ مذکورہ طریقے کی آخری منزل ہے یہ علاج بھی ایک مرحلے پر ناگریز ہوجاتا ہے تاہم اس میں مسئلہ یہ درپیش ہے کہ درست گردوں کی فراہمی اکثر ممکن نہیں ہوتی۔ گردوں کے حاصل کرنے کے آج کل دو ذرائع ہیں ایک تو ان لوگوں کے گردے حاصل کئے جاتے ہیں جو زندگی میں اپنے گردوں کے عطئے کا اعلان کردیتے ہیں اور پھر کسی حادثاتی موت سے ذرا پہلے نکال لئے جاتے ہیں، دوسرا ذریعہ یہ ہے کہ لوگ اپنے دو گردوں میں سے ایک گردہ عطیہ یا معقول رقم کے عوض دیدیتے ہیں۔ تیسری دنیا میں دوسرا ذریعہ اس لئے مقبول ہے کہ لوگ غربت کی وجہ سے چند ہزار روپوں کی خاطر ایک گردہ نکلوانے پر آمادہ ہوجاتے ہیں ایسا بھی ہوتا ہے کہ کوئی انسان دوست یا قریبی رشتے دار بھی عطیہ دیدیتا ہے۔ ایک نارمل انسان (صحت کے لحاظ سے) ایک گردے کے ساتھ اچھی زندگی گزار سکتا ہے بشرطیکہ اس کا واحد گردہ کسی نقصان سے دوچار نہ ہوجائے۔ عطیہ دینے والے کا گردہ بھی آپریشن کے ذریعہ نکالا جاتا ہے جس کے نتیجے میں اسے بھی زندگی بھر گردے کی ناکامی کا خطرہ لاحق رہتا ہے کیونکہ اس کا ایک ہی گردہ ہوتا ہے۔

پیشاب کے ٹیسٹ میں "البومن" پایا جائے تو؟

کچھ دن ہوئے میرا پیشاب ٹیسٹ ہوا اس میں البومن پایا گیا ہے اب مجھے کیا کرنا ہوگا۔؟

پہلی مرتبہ پیشاب میں اگر البومن یا پروٹین ظاہر ہوئی ہو تو تشویش اور فکرمندی سے بہتر ہے کہ آپ پیشاب دوبارہ چیک کروائیں تاکہ یہ بات یقینی ہوجائے کہ آپ کے پیشاب میں البومن کی مقدار مستقل آرہی ہے یا ایک بار ظاہر ہوکر دوبارہ اس کا ظہور نہیں ہوا مزید تسلی کے لئے پیشاب کے کئی ٹیسٹ کرالینے چاہئیں اگر پیشاب میں البومن کا اخراج تواتر سے ہورہا ہے تو اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کے گردوں میں یا بلیڈر میں انفیکشن ہوچکا ہے اور اس کے نتیجے میں کسی وقت بھی گردوں کی ناکامی کا سامنا ہوسکتا ہے یا گردے کا نقصان ابتدائی مرحلے میں ہے جسے Nephroathy کہتے ہیں۔ پیشاب میں البومن کے ظاہر ہونے کے ذیابیطس کے مرض کے علاوہ بھی کئی اسباب ہوسکتے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کو ذیابیطس کا مرض نہیں ہے انہیں بھی اپنا پیشاب کروانا چاہئے لیکن ذیابیطس کے مریضوں کے لئے تو اس کا روٹین چیک اپ اور ڈاکٹر سے مشورہ لینا بہت ضروری ہے۔

"مائیکروالبومن نوریا" کیا ہے؟

مائیکروالبومن نوریا ذیابیطس مرض کے گردوں پر وہ اثرات ہیں جو اس بیماری کے اولین دور میں ظاہر ہوتے ہیں اور یہ ظہور پیشاب میں مخصوص پروٹین کے اخراج سے دریافت ہوتا ہے اگر پیشاب میں پروٹین مسلسل ظاہر ہوتی ہے تو "مائیکروالبومن نوریا" کا مرض لاحق ہونا یقینی ہے، نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ ذیابیطس کی وجہ سے گردوں میں نقصان کا عمل شروع ہوجاتا ہے اگر ایسا ہوجائے تو پہلی احتیاط یہ کرنی چاہئے کہ مریض اپنے گلوکوز کو متوازن رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرے۔ اس سلسلے میں ایک حیرت انگیز تجزیہ کیا گیا ہے کہ مریض کے بلڈ پریشر کو بڑھادیا جاتا ہے اس طرح مرض کو کسی حد تک کنٹرول کرلیا جاتا ہے تاہم اس کے ردعمل میں شدید خطرہ بھی لاحق رہتا ہے بہرحال اس تھراپی کو آخری حربے کے طور پر دنیا بھر میں استعمال میں لایا جاتا ہے۔

خون اور پیشاب کے ٹیسٹ خوراک کے تناظر میں

ذیابیطس کے مریض کو جب یہ بتایا جاتا ہے کہ وہ کھانے پینے سے پرہیز رکھے تو اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہوتا ہے کہ وہ کھانا پینا چھوڑ دے یا اس کی مقدار کو بہت قلیل کردے۔ یہ مریض کو متنبہ کرنے کا طریقہ ہوتا ہے اور اس کا مقصد کھانے کو توازن میں رکھنا ہوتا ہے جیسا کہ گزشتہ صفحات میں بتایا جاچکا ہے کہ کاربوہائیڈریٹ جسمانی توانائی کے لئے ضروری ہے چنانچہ انسے ایندھن کے طور استعمال کرتے ہوئے اس کی مقدار مناسب رکھنا چاہئے مریض کاربوہائیڈریٹ توازن کی صورت میں لے رہا ہے یا نہیں اس کی پرکھ یورین ٹیسٹ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ بہت زیادہ مقدار میں اگر کاربوہائیڈریٹ لئے جائیں تو خون میں گلوکوز کی شرح بڑھ جاتی ہے۔ اس لئے ذیابیطس کے مریض کے لئے خاص طور پر علاج کے ابتدائی دور میں روزمرہ ذیابیطس کنٹرول میں پیشاب کا ٹیسٹ زندگی کے معمول کا حصہ بن جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ساتھ ڈاکٹر کے مشورے پر خون کا ٹیسٹ بھی ضروری ہے اگر آپ کے پاس خون میں گلوکوز کے معائنے کی مشین ہو تو آپ کے مرض کو کنٹرول میں رکھنا زیادہ آسان ہوجاتا ہے۔ مرض کے ابتدائی مراحل میں دن میں چار پانچ بار پیشاب اور خون کا ٹیسٹ بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ انسانی جسم کے میٹابولزم میں مدوجزر کے بارے میں مناسب آگاہی حاصل ہوتی رہے۔ پیشاب کا ٹیسٹ سب سے پہلے رات کو سوتے وقت کیا جاتا ہے جس کے لئے مریض کو آدھا گھنٹہ پہلے پیشاب کرلینا چاہئے، صبح سویرے اور دوپہر کو تازہ پیشاب کا ٹیسٹ کیا جاتا ہے۔ صبح سوکر اٹھنے اور رات کو سونے سے پہلے ٹیسٹ کے لئے دوسری دفعہ کا پیشاب اس لئے کیا جاتا ہے کہ رات اور دن بھر میں مثانے میں جو پیشاب جمع ہوتا رہے گا اس میں خوراک لینے کی وجہ سے گلوکوز شکر کی مقدار سب سے زیادہ ہوگی کیونکہ ایسا گھنٹوں پیشاب اکٹھا ہونے کے باعث ہوتا ہے اگر آپ کسی وقت بھی اپنے یورین میں گلوکوز کی سطح معلوم کرنا چاہتے ہیں تو ایک بار یورین کے اخراج کے آدھا گھنٹہ بعد کے پیشاب کا ٹیسٹ لیں ٹیسٹ بہت آسان ہے اس کے لئے زیادہ مقدار میں پیشاب کی ضرورت نہیں ہوتی۔ تھوڑا سا یورین لے کر اس میں

اسٹرپ ڈبولیس اور نکال لیں یا پھر پیشاب کے اخراج کے وقت اس اسٹرپ کو بھگولیں، اسٹرپ کی رنگت کی تبدیلی کا معائنہ کریں اسٹرپ رنگوں کے نتیجے میں تین قسم کا ردعمل سامنے آسکتا ہے وہ عمل درج ذیل ہے۔

(i) اسٹرپ پر رنگ میں کوئی تبدیلی نہ ہو...... نتیجہ...... شکر نہیں ہے۔

(ii) اسٹرپ کا رنگ ہلکا نیلا ہوجائے...... نتیجہ...... تھوڑی مقدار میں شکر ہے۔

(iii) اسٹرپ کا رنگ گہرا نیلا ہوجائے...... نتیجہ زیادہ مقدار میں شکر ہے۔

خون ٹیسٹ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ اگر آپ خاص طور پر انسولین لے رہے ہوں اور آپ کے پاس خون ٹیسٹ کی مشین بھی موجود ہے تو پھر ہفتے میں (ابتدائی مراحل کے وقت) دوتین مرتبہ خصوصاً صبح تین بجے اٹھ کر خون کا ٹیسٹ لیں یہ وقت بہت اہم ہے اگر اس وقت خون میں گلوکوز کم ہے تو آپ کو ہائپو سے بچنے کے لئے رات سوتے وقت فاضل اسنیک لینا ہوگا تا کہ صبح تک آپ کے خون میں گلوکوز کی سطح نارمل رہ سکے یا یہ بھی ہوسکتا ہے کہ سونے سے پہلے انسولین کی تعداد میں کمی کردی جائے اگر صبح ۳ بجے کے ٹیسٹ میں گلوکوز کی سطح زیادہ ہے تو رات کے کھانے میں کاربوہائیڈریٹ کی کمی کردی جائے یا پھر انسولین کی تعداد کو بڑھا دیا جائے۔

پیشاب کی جانچ گولیوں سے بھی کی جاتی ہے۔ ٹیسٹ ٹیوب میں پیشاب کی جانچ چھ قطرے لے کر اس میں دس قطرے پانی ملائیں اور اس میں بیئر (شراب کی معمولی قسم) اور انڈے کے اجزاء ڈال کر جانچ کرلیں اس کام کے لئے درج ذیل اشیاء کی ضرورت ہوتی ہے۔

(i) ٹیسٹ ٹیوب۔

(ii) ڈراپر۔

(iii) گولیاں۔

(iv) علاوہ ازیں تھوڑی مقدار میں بیئر اور انڈے کے اجزاء (یہ چیزیں ڈاکٹر کے مشورے اور ہدایت پر لیں) اس ٹیسٹ کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے پیشاب میں گلوکوز کی درست مقدار کا علم ہوسکتا ہے گولیوں سے جب وہ پیشاب میں حل ہوجاتی ہیں اور پیشاب کا رنگ بدل جاتا ہے تو درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں۔

(i) رنگ نیلا ہوجائے...... نتیجہ...... شکر یا گلوکوز کا فقدان۔

(ii) رنگ ہرا نیلا ہوجائے...... نتیجہ...... شکر کی معمولی مقدار کا پایا جانا۔

(iii) بھورا رنگ ہوجائے...... نتیجہ...... شکر کی مقدار کا زیادہ ہونا لیکن زیادہ خطرے کے نشان سے کم۔

(iv) رنگ نارنجی ہوجائے...... نتیجہ...... شکر کی مقدار کا بہت زیادہ ہوجانا۔

ذیابیطس کے مریضوں کو چاہئے کہ اپنے خون اور پیشاب کے معائنوں کے نتائج کو چارٹ کی شکل میں اس طرح ترتیب سے لکھیں۔

(i) شکر کا فقدان...... "O"

(ii) معمولی شکر...... "TR"

(iii) بھورا رنگ...... "x"

(iv) نارنگی رنگ...... "xx"

اس چارٹ کو دیکھ کر ڈاکٹر آسانی سے یہ فیصلہ کرسکتا ہے۔

(i) خوراک کی مقدار کتنی رکھی جائے۔

(ii) گولیوں کی مقدار کتنی رکھی جائے۔

(iii) یا انسولین کی مقدار کی کیا صورت ہونی چاہئے۔

(iv) اوقات طعام اور علاج کا تعین کس طرح کیا جائے۔

چارٹ کی شکل بھی ترتیب دی جائے تو آپ کی دلچسپی کا اظہار نمایاں ہو۔ مثلاً درج بالا ترتیب کے مطابق چارٹ تشکیل دینے سے ڈاکٹر کو مرض کا تجزیہ اور علاج کا تعین کرنے میں آسانی ہوسکے۔

ذیابیطس کے کنٹرول کا مقصد ہے کہ مرض کو کنٹرول میں رکھ کر مریض کو زیادہ سے زیادہ صحت مند حالت میں رکھا جائے لہٰذا اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ خود بھی پیشاب اور خون کا ٹیسٹ سیکھ لیں اس سے آپ اچھی طرح زندگی گزارنے کا ڈھنگ سیکھ لیں گے۔

شوگر کی ایک نسل ''ہائپو'' بھی ہے

فطری تقاضہ پورا کرنا بھی جسمانی سرگرمیوں میں شامل ہوتا ہے اور اس میں بھی ایندھن خرچ ہوتا ہے اس لئے انسولین لینے والے مریض کے خون میں خصوصاً گلوکوز کی سطح کم ہوسکتی ہے اس سے ہائپو کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ایسا ہوجائے تو گھبرانے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ انسولین کی مقدار اور روزمرہ خوراک ایڈجسٹمنٹ اسکے تدارک میں مددگار ہے۔ فوری طور پر فطری تقاضے کے بعد یا پھر اس سے پہلے شوگر لی جائے اور ساتھ ہی زیادہ اثر رکھنے والی کاربوہائیڈریٹ ملی خوراک اپنے معالج کے مشورے سے استعمال کریں۔

شوگر کے باعث جلدی بیماریاں

ذیابیطس کے مریض جلدی امراض کا شکار بھی ہوسکتے ہیں۔ جلد میں کسی قسم کا انفیکشن ہوسکتا ہے۔ اردگرد ماحول گندہ ہو تو ماحول سے متعلق انفیکشن ہوسکتا ہے۔ دیکھنے کی بات یہ ہے کہ جن مریضوں کے خون میں گلوکوز کی شرح زیادہ ہوتی ہے انہیں میٹھا پسینہ آتا ہے اس لئے جسم کے کھلے حصے پر انفیکشن کا

زیادہ امکان رہتا ہے۔ اسی طرح پیشاب میں عام طور پر زیادہ شکری عناصر ہوتے ہیں اس لئے ان کے تولیدی حصوں کے گرد فنگس انفیکشن ہوسکتا ہے۔ اس کو مونیلیا انفیکشن کہتے ہیں۔ یہ انفیکشن ذیابیطس سے متاثرہ عورتوں کو زیادہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ان کے نازک حصوں میں خارش اور سوزش ہوجاتی ہے اور جگہ سرخ ہوجاتی ہے اسی طرح ذیابیطس کے مرد مریضوں کو بھی نازک حصوں کی جلد پر خارش اور سوزش کا عارضہ ہوجاتا ہے۔ کھلاڑیوں کے پاؤں کی انگلیوں کے درمیان میں انفیکشن ہوسکتا ہے۔ انگلیوں کے نیچے یا ناخنوں میں فنگس انفیکشن ہوسکتا ہے اس کا باقاعدہ اور ضروری علاج کرانا چاہئے۔ ذیابیطس کے مریضوں کو چاہئے کہ وہ اپنے جسم کو خوب اچھی طرح صاف رکھیں کیونکہ انہیں ٹیکے بھی خود لگانے پڑتے ہیں۔ جلد کو تندرست رکھنے کے لئے ایک دو بار روزانہ غسل کرنا ضروری ہے۔

خون میں شکر کی کمی خطرناک ہوسکتی ہے

تمام انسانوں کے خون میں گلوکوز قدرتی طور پر موجود ہوتا ہے۔ جب ہم کھانا کھاتے ہیں تو یہ بھی معدے میں ہضم ہوکر ہمارے خون میں گلوکوز کی شکل میں شامل ہوجاتا ہے، جہاں سے وہ جسم کے مختلف حصوں کو توانائی فراہم کرتا ہے۔ ذیابیطس ایک ایسا مرض ہے جس میں خون میں گلوکوز کی مقدار بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اس سلسلے میں ڈاکٹر مختلف ادویہ اور انجکشن تجویز کرتے ہیں۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ خون میں شوگر کی کمی ہوجاتی ہے اور مریض پر غنودگی طاری ہوجاتی ہے۔ یا وہ بہت کمزوری محسوس کرنے لگتا ہے، خصوصاً ایسے مریضوں میں جو انسولین کا استعمال کرتے ہیں۔

جب مریض انسولین کا استعمال کرتے ہیں تو بارہا خون میں گلوکوز کی کمی واقع ہوسکتی ہے۔ بالخصوص جب مریض انسولین لگانے کے بعد کھانا صحیح طریقے سے نہ کھائیں یا پھر مطلق کھانا نہ کھائیں۔ بعض اوقات بہت زیادہ ورزش کرنے سے بھی ایسا ہوسکتا ہے۔ جو افراد ادویہ کا زیادہ استعمال کرتے ہیں ان میں بھی خون میں گلوکوز کی کمی واقع ہوسکتی ہے مگر ایسا شاذ و نادر ہی ہوتا ہے، لہٰذا جب بھی ذیابیطس کے مریضوں کو درج ذیل علامات کا سامنا ہو تو اپنے ڈاکٹر سے ضرور رجوع کریں۔

خون میں گلوکوز کی کمی کی ابتدائی علامات میں بھوک لگنا، سر کا ہلکا پن، گھبراہٹ، کمزوری، دل کی دھڑکن کا تیز ہونا اور پریشانی شامل ہیں۔

اگر مریض محسوس کرے کہ خون میں گلوکوز کی کمی واقع ہوگئی ہے تو فوراً اپنا شوگر ٹیسٹ کروائے۔ اگر شوگر لیول 130mg/dl سے کم ہو تو فوری طور پر ایک جوس کا گلاس یا سوفٹ ڈرنک یا دو چائے کے چمچ چینی یا شہد یا پھر چار، چھ کینڈیز کا استعمال کرے اور اگر گھر میں سہولت موجود ہو تو دس سے پندرہ منٹ کے بعد دوبارہ ٹیسٹ کرلے اور اگر پھر بھی کم رہے تو پھر سے کسی میٹھے مشروب یا چینی کا استعمال کرے اور ساتھ میں ڈبل روٹی کے سلائس یا روٹی کا استعمال ضرور کرے۔

اگر مریض کے پاس شوگر ٹیسٹ کرنے کی سہولت موجود ہو تو وہ ان ہدایات پر عمل کرسکتا ہے۔ بصورت دیگر ڈاکٹر سے رجوع کرنا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ ہر ذیابیطس کے مریض کو خصوصاً جو انسولین کا استعمال کرتے ہیں ہمیشہ اپنے ساتھ کوئی میٹھی چیز (ٹافی وغیرہ) رکھنی چاہئے کیونکہ کبھی بھی مریض کو اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے پھر دن بھر میں متعدد بار تھوڑی تھوڑی غذا بھی استعمال کرنی چاہئے اور سونے سے پہلے ایک بار کھانا ضرور کھالینا چاہئے۔ یہ تمام ہدایات ڈاکٹر کے مشورے کا نعم البدل نہیں ہوسکتیں لہٰذا معالج سے مشورہ ضروری ہے۔

اگر کسی شخص پر کسی کے نحس اثرات مرتب ہورہے ہوں تو دعا دفع نحوست کا کواکب کے علاوہ اپنے ستارہ کے متعلقہ دیں اور مندرجہ ذیل اشیاء کو حسب توفیق خرید کر کپڑے میں باندھ کر کسی محتاج کو دیں آبادی سے باہر رکھ آئیں۔

﴿شمس﴾

صندول رخ۔ قند سیاہ، گندم، تانبا، جانور سرخ (رنگ)، دال نخود مسود، کپڑا طلائی رنگ۔ یہ صدقہ بروز اتوار بوقت طلوع آفتاب دینا چاہئے۔

﴿قمر﴾

نقرہ، دہی، برنج کافور، چورن سفید، روپیہ، کپڑا رنگ سفید، جانور سفید، یہ صدقہ بروز پیر بوقت شام دیں۔

﴿مریخ﴾

دال مسور، مونگ، گندم، قند، سیاہ، تانبا، پارچہ سرخ، جانور سرخ رنگ، یہ صدقہ بروز منگل بوقت دو گھڑی چڑھے ادا کریں۔

﴿عطارد﴾

برتن کانسی، روغن زرد، لونگ، ہاتھی دانت، گل کیز، جانور سفید، کپڑا سبز، یہ صدقہ برزبدھ بوقت پانچ گھڑی دن چڑھے دینا چاہئے۔

﴿مشتری شکر﴾

زرد چوب، دال نخود، کپڑا زرد چلائی، نمک، عقیق زرد، جانور زرد رنگ، یہ صدقہ بروز جمعرات بوقت شام دیں۔

﴿زہرہ﴾

مادہ جانور، نقرہ، برنج، کپڑا اسفید و سرخ، روغنِ زرد، کافور، یہ صدقہ بروز جمعہ بوقت طلوع دن دینا چاہئے۔

﴿زحل﴾ روغن سیاہ، ماش سیاہ، لوہا، کپڑا سیار، جانور سیاہ، نمک سیاہ، گل کانسی، یہ صدقہ بروز ہفتہ بوقت دوپہر ادا کریں۔

﴿☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆﴾

بھیانک قبرستان

جلیس مراد اورنگ آبادی

میں تقریباً ۴ سالوں کے بعد سعودی عرب سے اپنے وطن واپس ہوا تھا اس دوران میرے کئی رشتے دار اللہ کو پیارے ہو گئے تھے۔ ان رشتے داروں میں میرے ایک سگے ماموں بھی تھے، یہ ماموں میری والدہ سے عمر میں بڑے تھے۔ ان کا نام نثار تھا، نثار ماموں کو ہم "ماموں جان" کہا کرتے تھے۔ ماموں جان کے معاشی حالات بہت زیادہ اچھے نہیں تھے، ان کی آمدنی محدود تھی اور وہ کثیر العیال ہونے کی وجہ سے اکثر پریشان رہا کرتے تھے لیکن اپنے حسن واخلاق کی وجہ سے وہ خاندان بھر میں اپنا ممتاز مقام رکھتے تھے۔ میری والدہ ان سے بہت محبت کرتی تھیں اور وہ خود بھی میری والدہ پر اپنی جان چھڑکتے تھے۔ میری غیر موجودگی میں ان کی وفات بھی ہوگئی جو میرے لئے سوہان روح بنی ہوئی تھی میں نے سعودی عرب کے دوران قیام جب ان کے گزر جانے کی خبر سنی تو نہ پوچھئے کہ میرے دل ودماغ پر کیا گزری۔ کئی دن تک تو میں نے کھانا بھی نہیں کھایا میری راتوں کی نیند اڑ گئی لیکن کسی کے گزر جانے پر کون مرتا ہے اور کون کب تک بھوکا پیاسا رہ سکتا ہے۔ آخر کو صبر آہی جاتا ہے۔ تین چار بار رو دھو کر مجھے بھی صبر آ گیا۔ اور شاید ان کے بچوں کو بھی۔ رہ رہ کر بار بار یہ بات ذہن میں آتی تھی کہ ماموں جان کتنے اچھے تھے، کتنے با اخلاق تھے اور سب سے کتنی محبت کرتے تھے ہماری امی پر ان کا جنازہ دیکھ کر کیا گزری ہوگی کاش آخری سفر پر روانہ ہوتے وقت میں ان کے پاس ہوتا کاش مجھے ان کے جنازے کو کاندھا دینے کی سعادت حاصل ہوتی کاش.........اس طرح کی نہ جانے کتنی باتیں مجھے پریشان کرتی تھیں اور میں نے فیصلہ کر رکھا تھا کہ وطن پہنچتے ہی سب سے پہلے میں ماموں جان کی قبر پر جاؤں گا اور ماموں جان کی موت کے تقریباً پندرہ مہینے کے بعد جب میں اپنے وطن واپس ہوا تو گھر پہنچتے پہنچتے مجھے رات کے ۹ بج گئے۔ میں نے آتے ہی غسل کیا اور کرتا پاجامہ پہن کر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ میں نیت کے مطابق سب سے پہلے ماموں جان کی قبر پر فاتحہ پڑھوں گا اس کے بعد میں آپ سب لوگوں سے بات چیت کروں گا۔ والدہ نے بھی میرا یہ والہانہ انداز دیکھ کر کہا جاؤ پہلے تم اپنے ماموں کی قبر پر چلے جاؤ۔ جب واپس آؤ گے تو تب ہی بات چیت ہوگی۔ قبرستان جاتے وقت میرا چھوٹا بھائی میرے ساتھ گیا تاکہ ماموں جان کی قبر کی نشاندہی کر سکے۔ لیکن میں نے اس سے کہہ دیا تھا کہ تم قبر تک چھوڑ کر واپس آ جانا میں ایک گھنٹے تک وہاں کچھ پڑھوں گا اور تنہائی میں اپنے ماموں جان کو ایصال ثواب کروں گا، میرا بھائی

راضی ہو گیا تھا اور اس نے مجھے قبر تک لے جا کر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہو گیا۔ یہ قبرستان جس میں میرے ماموں جان کی قبر تھی بالکل سنسان علاقہ میں تھا۔ اس قبرستان سے کچھ فاصلے پر تکیہ کا فقیر رہا کرتا تھا۔ قبرستان کا کوئی گیٹ وغیرہ نہیں تھا کوئی بھی شخص کسی بھی وقت آ جا سکتا تھا۔ میں نے ماموں جان کی قبر پر کھڑے ہو کر پہلے فاتحہ پڑھی اس کے بعد میں ان کی قبر کے قریب بیٹھ گیا اور میں نے سورۂ یٰسین کی تلاوت شروع کی۔ دوران تلاوت میں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی تھیں۔ لیکن چند منٹ کے بعد مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی شخص میرے آس پاس موجود ہے۔ مجھے کسی کے چلنے کی آواز بھی آئی۔ میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کوئی میری پشت پر کھڑا ہے۔ مجھے صاف صاف کسی کے سانس لینے کی آواز آئی۔ میں نے آہستہ سے پلٹ کر دیکھا تو میرے پاس تو کوئی نہیں تھا البتہ پیچھے دس گز کے فاصلے پر کچھ لوگ سفید لباس میں کھڑے تھے مجھے ایسا لگا کہ جیسے یہ لوگ احرام میں تھے یا پھر کفن میں ملبوس تھے۔ میں سہم کر رہ گیا اور بے اختیار کھڑا ہو گیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ اسی طرح کے لوگ چاروں طرف آ کر کھڑے ہو گئے تھے، یہ کون لوگ تھے میں کچھ نہیں سمجھ سکا۔ یہ جنات تھے یا پھر یہ مردے تھے جو اپنی اپنی قبر سے نکل آئے تھے خدا ہی جانے مجھے پسینے چھوٹ گئے لیکن میرے پاؤں اتنے بھاری ہو گئے کہ میں انہیں اٹھانے پر قادر نہ ہو سکا۔ اُف میرے خدا اب میں کیا کروں۔ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا چھا گیا، میرا دم گھٹنے لگا اور میرے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی میں نے ہمت کر کے اپنے قدم اٹھائے لیکن توبہ میں تو ایک قدم بھی نہیں اٹھا سکا۔ اس وقت مجھے اپنی موت سامنے کھڑی نظر آئی۔ جتنی بھی دعائیں مجھے یاد تھیں میں نے پڑھنی شروع کر دیں۔ لیکن گھبراہٹ کی وجہ سے میں دعائیں بھی صحیح طریقے سے نہ پڑھ سکا، الٹا سیدھا نہ جانے کیا کیا پڑھا اسی لمحہ مجھے ایسا لگا کہ چاروں طرف کھڑے ہوئے لوگ آہستہ آہستہ میری طرف بڑھ رہے ہیں۔ اب میں کہاں جاؤں کیا ماموں جان کی قبر کھود کر اس میں سما جاؤں یا زمین کو پھاڑ کر اس میں گھس جاؤں آخر کیا کروں کس طرح اپنی جان بچاؤں مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا کہ مجھے اس قبرستان میں رات کو نہیں آنا چاہئے تھا۔ مجھے یاد آیا کہ اس قبرستان کے بارے میں میں نے نہ جانے کیسے کیسے واقعات سن رکھے تھے یہ بھی سنا تھا کہ یہاں کوئی کنواں ہے جس میں بھوتوں کی ایک پوری بستی آباد ہے۔ یہ بھی سنا تھا کہ یہاں کوئی درخت

ہے جس کے نیچے روزانہ رات کو بارہ بجے جنات کی میٹنگ ہوتی ہے۔ یہ بھی سن رکھا تھا کہ جو بھی کوئی رات کو اس قبرستان میں آتا ہے وہ واپس نہیں جاتا۔ حد تو یہ ہے کہ اس قبرستان میں رات کو مردے دفنانے پر پابندی تھی کیونکہ اس طرح کے بھی اکادکا واقعات پیش آچکے تھے کہ جنازے کے ساتھ کچھ بچے بھی آئے تھے جن میں سے دو بچے غائب ہوگئے تھے پھر وہ کبھی نہیں ملے۔ ایک مرتبہ یہ بھی ہوا تھا کہ کوئی ایک شخص جو اسی قبرستان میں کسی جنازہ کے ساتھ آیا تھا وہ واپس نہیں ہوسکا اور اگلے دن وہ کسی سڑے ہوئے نالے میں بے ہوش پڑا ہوا ملا۔ ایک بار اسی قبرستان میں کوئی ۹ گز کا انسان کھڑا ہوا ملا تھا اور اس نے اتنی زور سے قہقہہ لگایا تھا کہ اس کو دیکھنے والے کئی لوگ بے ہوش ہوگئے تھے یہ سارے واقعات ایک ایک کر کے مجھے یاد آنے لگے اور جوں جوں ان واقعات کی فلم میرے پردۂ ذہن پر چلنے لگی میرے اوسان خطا ہونے لگے اور مجھے ایسا محسوس ہونے لگا کہ شاید میں زمین میں دھنستا چلا جارہا ہوں یا جیسے کوئی مجھے رسی باندھ کر کنوئیں میں اتارنے کی کوشش کررہا ہے۔ مشکل یہ تھی کہ میں آیت الکرسی وغیرہ بھی نہیں پڑھ پارہا تھا۔ میری زبان بری طرح لڑکھڑا رہی تھی اور میں کوئی بھی دعا صحیح طریقے سے پڑھنے پر قادر نہیں تھا۔ کاش میں نے اپنے بھائی کو واپس نہیں کیا ہوتا کم سے کم ایک سے دو تو ہوتے۔ اب میں کیا کروں کس طرح اپنی جان بچاؤں، کس طرح اس قبرستان سے نکلوں۔ چاروں طرف کفن میں ملبوس میری طرف بڑھ رہے تھے اور وہ اب میرے بہت قریب آچکے تھے اور مجھے یقین ہو چلا تھا کہ چند منٹ کے بعد یہ لوگ مجھے ماردیں گے یا میرے دل کی حرکت خود بخود بند ہوجائے گی اور میں ماموں جان کی قبر کے قریب ہی دم توڑ دوں گا۔ ہر طرف موت کا سا سناٹا تھا لیکن ہوا کچھ تیز چل رہی تھی اور ہوا کی سائیں سائیں کی آواز نے اور بھی اس رات کے منظر کو خوفناک اور ڈراؤنا بنادیا تھا۔ اسی لمحہ مجھے ایسا لگا کہ جیسے کسی نے میرے مونڈھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا ہے، میری چیخ نکل گئی اور میری چیخ سن کر کئی زہریلے قہقہے فضا میں بکھر کر رہ گئے۔

آپ لوگ کون ہیں؟ میں نے مری ہوئی آواز میں پوچھا۔

اس سوال کے جواب میں بھی صرف چند زہریلے قہقہے فضا میں بکھر گئے لیکن میری بات کا جواب کسی نے نہیں دیا۔ چند منٹ کے بعد ایک خوفناک قسم کا انسان جو اگرچہ سفید کفن ہی میں ملبوس تھا لیکن اس کا رنگ بالکل سیاہ فام تھا اور اس کے دانتوں کا رنگ بالکل زرد تھا۔ وہ بالکل میرے قریب آکر کھڑا ہوگیا اور مجھے گھور کر دیکھنے لگا ــــــ اُف میرے خدا ــــــ کیا بتاؤں اس وقت مجھ پر کیا گزری۔ میں یہ آپ بیتی بیان کرتے وقت جھوٹ بولنا نہیں چاہتا۔ ہوا یہ کہ میرا پیشاب نکل گیا۔ اور فرط وحشت کی وجہ سے میرا کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ میں نے اس شخص کو جواب دینے کی کوشش کی لیکن میری زبان نہ اٹھ سکی اور الفاظ میرا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے۔ اس سیاہ فام نے میری طرف اپنا ہاتھ بڑھایا۔ شاید وہ مجھ سے ہاتھ ملانا چاہتا تھا لیکن میں اپنا ہاتھ بڑھانے کی ہمت نہ کرسکا۔ مجھے خوف تھا اس بات کا کہ کہیں یہ میرا ہاتھ نہ پکڑ لے۔ اس لئے میں نے اپنا ہاتھ نہیں بڑھایا اور میں چپ چاپ سہما ہوا کھڑا رہا اور دل ہی دل میں جلتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو پڑھتا رہا۔ اس کے بعد میں نے اپنی کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ میرے سامنے کی چار قبریں اچانک پھٹ گئیں اور اس میں سے دسیوں مردیں برآمد ہوئے۔ ایک ایک قبر میں سے کئی کئی مردے اٹھ کھڑے ہوئے مجھے قیامت کا دن آگیا۔ میں نے سنا تھا کہ ایک ایک قبر میں سے ستر ستر مردے اٹھیں گے تو کیا آج قیامت کا دن ہے۔ اے میرے اللہ میں کہاں پھنس گیا کیا آج میری قیامت آگئی ہے کیا میں اسی قبرستان میں اپنی جان دے دوں گا۔ کیسے کیسے الٹے سیدھے خیالات میں، میں الجھ کر رہ گیا تھا۔ چند لمحوں کے بعد میرا جسم تپنے لگا۔ جیسے میں کسی آگ کی بھٹی میں گر گیا ہوں، آگ کی تپش مجھ سے برداشت نہیں ہورہی تھی۔ میرے جوتوں میں آگ سی بھڑک رہی تھی اور اس سے میرا دماغ اس طرح کھول رہا تھا جیسے چائے پکنے سے پہلے پانی کھولتا ہے۔ واقعتاً یہ قبرستان تو بہت خطرناک قبرستان ہے اس میں تو نہ جانے کیسی کیسی مخلوقات آباد ہیں۔ اسی دوران ایک عجیب قسم کا بچہ میرے سامنے آیا اور اس نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ اُف توبہ! اس کا ہاتھ تو آگ کا بنا ہوا تھا وہ شاید کسی جن کا بیٹا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا کہ میں ان سب کا شکار تھا اور اپنا شکار دیکھ کر یہ سب خوش تھے اور مختلف طریقوں سے میرا مذاق بنا رہے تھے۔ میں پسینے میں شرابور ہوچکا تھا۔ میں سمجھ گیا تھا کہ زندگی کی سب سے بڑی بھول میں نے کی ہے اور اب میں زندہ بچ کر نہیں جاؤں گا۔ میں نے ایک لمحہ کے لئے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور جب دوبارہ آنکھیں کھولیں تو ایک سفید کفن پوش میرے بالکل قریب تھا اس کو دیکھ کر میرے ہوش اڑ گئے اور میں بے ہوش ہوگیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے مکان میں تھا دراصل جب رات ۲ بجے تک میں واپس نہیں ہوا تو میرے چھوٹے بھائی کے ساتھ میرے احباب میری تلاش میں آئے تو میں انہیں یہاں بے ہوش پڑا ہوا ملا۔ ہوش میں آنے کے بعد میں نے آپ بیتی اپنے گھر والوں کو سنائی انہوں نے بتایا کہ اس قبرستان میں جنات اور بھوتوں کی ایک دنیا آباد ہے اور اس قبرستان میں راتوں کو آنا جانا منع ہے۔ اللہ نے خیر کردی کہ تم بچ گئے۔ آج تم صدقے کے طور پر ایک ایک کرتا اور کھانا غریبوں میں تقسیم کراؤ۔ وہ میں نے کرادیا۔ اس واقعہ کو ایک ماہ سے زیادہ گزر گیا ہے لیکن میرے ہوش ابھی تک پوری طرح ٹھکانہ نہیں ہیں اور میں اب بھی یہ سوچتا رہتا ہوں کہ قبرستان میں وہ جنات تھے یا قبروں سے نکلے ہوئے مردے۔

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۴

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

بادشاہ کا وزیر سے مشورہ کرنا

مجلس برخواست ہونے کے بعد بادشاہ نے وزیر کو تنہائی میں بلایا اور ازراہ مشورہ یہ پوچھا کہ اب تمہاری رائے کیا ہے؟ اور فیصلہ کس کے حق میں کرنا چاہئے۔؟ وزیر بہت ہوشیار تھا اس نے کہا حضور والا، میری رائے یہ ہے کہ اس مقدمہ میں جلد بازی سے کام نہ لیا جائے اور تنہا اپنی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کیا جائے کہ اس میں فتنہ وفساد کا اندیشہ ہے میرا خیال یہ ہے کہ آپ جنات میں سے قاضیوں، مفتیوں اور حکیموں کو بلا کر ان سے مشورہ طلب کریں خاص خاص لوگوں کے مشورے سے بات منقح ہوجائے گی اور یہ واضح ہوجائیگا کہ حق کس طرف ہے ویسے بھی عقل مندی کا تقاضہ یہ ہے کہ اس طرح کے امور میں آپ خوب مشورہ کئے بغیر کسی کے حق میں کوئی فیصلہ نہ دیں۔ مقدمہ کے فیصلہ میں دیر ہوجانا خراب بات نہیں، خراب بات یہ ہوگی کہ عجلت میں کسی کے ساتھ ناانصافی نہ ہوجائے۔ بادشاہ نے وزیر کی رائے سے اتفاق کیا اور تمام اہل فنون کو جمع کرنے کا آرڈر جاری کیا۔ چنانچہ قاضی آل برجیس، مفتی آل ناہید دانشمندانہ کوہ قاف اولاد گروہ، لقمان اولاد، گروہ ہامان، صاحبان عزیمت آل بہرام وغیرہ حسب حکم سلطان دربار سلطانی میں حاضر ہوئے۔

بادشاہ نے ان سب سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ انسان وحیوان ہمارے دربار میں اپنا اپنا مقدمہ لے کر آئے ہیں، انسان کہتے ہیں کہ حیوان ان کے غلام ہیں لیکن ان کی اطاعت سے روگردانی کرتے ہیں اور حیوان کہتے ہیں کہ انسان ان پر ظلم وتعدی کرتے ہیں ایسی صورت حال میں ہمیں کیا کرنا چاہئے۔؟ ہم چاہتے ہیں کہ کسی فریق کے ساتھ بھی ناانصافی نہ ہو۔

ایک عالم جو آل ناہید سے تعلق رکھتا تھا کھڑے ہوکر بولا۔ میرے نزدیک یہ ہونا چاہئے کہ یہ سب جانور اپنا احوال اور ظلم وستم تمام کی تفصیلات لکھ کر علماء جنات سے فتویٰ لیں اور اگر کوئی صورت ان کی آزادی کی نکلتی ہوگی تو پھر انہیں انسانوں کے چنگل سے آزادی دلا دی جائے گی ورنہ انسانوں پر اس بات کا زور ڈالا جائے گا کہ وہ ان کے ساتھ ظلم کا معاملہ نہ کریں بلکہ احسان سے کام لیں اور اگر انسانوں نے علمائے جنات کی رائے اور فتویٰ پر عمل نہ کیا اور حیوان گھبرا کر بھاگ کھڑے ہوئے تو ان کو قصوروار نہیں کہا جائے گا۔

بادشاہ نے یہ سن کر سب سے پوچھا کہ اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے۔؟

اکثر حاضرین نے جواب دیا کہ مناسب یہی ہے کہ علماء اور فقہاء سے فتویٰ لے لیا جائے اور پھر اسی پر عمل ہو، مگر صاحبان عزیمت میں سے ایک مفتی نے یہ کہا کہ اگر انسان ان کو آزاد کرنے پر راضی ہوگئے تو ان جانوروں کی قیمت کون ادا کرے گا۔؟ ایک حاضر نے کہا۔ بادشاہ سلامت ادا کریں گے۔

صاحب عزیمت بولا، بادشاہ کے اوپر یہ بوجھ خواہ مخواہ کا ہوگا اور اگر یہ رقم بیت المال سے ادا کی جائے گی تو بیت المال کے ساتھ ناانصافی ہوگی کیونکہ بیت المال کی رقم غریب جنات کے لئے جمع ہوتی ہے اور پھر بہت سے انسان کسی قیمت پر جانوروں کو فروخت نہیں کریں گے اس لئے کہ انہیں ان پر سواری کرنے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔

بادشاہ نے کہا۔ پھر اس بارے میں تمہاری رائے کیا ہے۔؟ اس نے جواب دیا میری رائے یہ ہے کہ بادشاہ تمام حیوانوں کو حکم یہ دیدیں کہ وہ راتوں رات قید میں سے نکل کر اس ملک سے اور انسانوں کی دسترس سے باہر نکل جائیں جس طرح ہرن ریچھ اور بہت سے وحشی جانور بستیوں سے دور چلے گئے ہیں صبح کو جب انسان اٹھیں گے اور دیکھیں گے کہ تمام جانور غائب ہوگئے ہیں تو پھر وہ کس پر اپنا سامان لادیں گے اور کس پر سوار ہوں گے اور سامان اپنے کاندھوں پر رکھ کر جانوروں کی جستجو کرنا ان کے لئے محال ہوگا، مجبوراً یہ لوگ صبر کرلیں گے اور اس طرح جانوروں کو آزادی نصیب ہوجائے گی۔ بادشاہ نے اس بات کو پسند کیا لیکن حاضرین سے اس بات کی تائید کرانے کی غرض سے پوچھا۔

کیا تم سب کو اس بات سے اتفاق ہے۔؟

ایک حکیم جو لقمان کی اولاد میں سے تھا اس نے عرض کیا کہ یہ بات اچھی نہیں ہے بلکہ یہ بات بالکل خلاف عقل ہے اور اس پر عمل کرنا محال ہے اس لئے کہ اکثر حیوانات قید میں بند ہیں اور قید خانوں کے دروازوں پر پہرہ دار

بیٹھے ہوئے ہیں پھر یہ راہِ فرار کیسے اختیار کر سکتے ہیں۔؟

صاحب عزیمت نے کہا کہ بادشاہ ایک رات تمام جنات کو یہ آرڈر دیدے کہ وہ قید خانوں کے دروازوں اور حیوانات کے پاؤں میں پڑی ہوئی بیڑیاں کھول دیں اور سب چوکیداروں کو گرفتار کرلیں اور اس وقت تک نہ چھوڑیں جب تک تمام جانور انسانوں کی دسترس سے بہت دور نہ نکل جائیں اس میں بادشاہ کو ثواب عظیم حاصل ہوگا اور جانور بھی عمر بھر دعا دیں گے اور یہ مشورہ میں جانوروں پر ترس کھا کر دے رہا ہوں اگر بادشاہ ازراہ رحم اس کام کا ارادہ کرے گا تو اللہ کی طرف سے بھی مدد ہوگی اور یہ کام آسان ہوجائے گا اور خدا کی دی ہوئی بادشاہت کا یہی شکر ہے کہ مظلوموں کی مدد کی جائے اور قیدیوں کو قید سے نجات دلادی جائے ۔ میں نے سنا ہے بعض پیغمبروں پر نازل کی ہوئی کتابوں میں یہ بات لکھی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بادشاہو! ہم نے روئے زمین پر اقتدار اس لئے نہیں بخشا کہ تم مال جمع کرلو اور ہر وقت اسی کی حرص وہوس میں مبتلا رہو بلکہ تمہیں مظلوموں کی فریاد سنی چاہئے میں بھی مظلوموں کی فریاد سنتا ہوں اور فوراً ان کی مدد کرتا ہوں اگر چہ وہ کافر ہوں۔

بادشاہ نے حاضرین سے پوچھا کہ اب تم اس سلسلے میں کیا کہتے ہو؟ سب نے اس رائے کو پسند کیا اور کہا یہی مناسب ہے۔ آپ اس پر عمل کرنے کا آرڈر جاری کریں، مگر ایک کیوانی حکیم اس بات پر راضی نہ ہوا۔ بادشاہ کی تعریف اور بڑائی بیان کرنے کے بعد کہنے لگا حضور! یہ کام بہت مشکل ہے، یہ کام کسی طور پر نہیں ہوسکتا اس میں خدشے اور خطرے ایک نہیں بہت سے ہیں کہ وہ پھر کسی طرح اصلاح پذیر نہیں ہوسکتے۔

بادشاہ نے کہا تجھے اس میں کس چیز کا خوف ہے تفصیل سے بیان کر تا کہ میں بھی غور کرسکوں۔

حکیم نے عرض کیا۔ کہ حضرت جس نے یہ حیوانوں کو آزاد کرنے کی ترکیب بتائی وہ غلط بتائی ۔ کیوں کہ جس وقت صبح کو اٹھ کر انسان حیوانوں کو موجود نہیں پائیں گے اور انہیں یہ اطلاع ملے گی کہ تمام جانور فرار ہوگئے ہیں تو انہیں یہ یقین ہوجائے گا کہ یہ کام کوئی انسان نہیں کرسکتا اور کسی جانور کی تدبیر سے بھی ممکن نہیں ہے بلکہ یہ مکروفریب جنات نے کیا ہے اور انسان جنات سے بدظن ہوجائیں گے اور جب انسانوں کو یہ پتہ چلے گا کہ آنجناب بھی اس سازش میں برابر کے شریک رہے ہیں تو ان کو اور بھی تکلیف پہنچے گی۔ اور وہ آپ کے بھی مخالف ہوجائیں گے حالانکہ اس وقت تک وہ آپ کو ایک انصاف پسند بادشاہ سمجھتے ہیں اور اسی لئے آپ کی عدالت میں اپنا مقدمہ لے کر آئے ہیں۔

بادشاہ نے یہ سن کر کہا۔ بلاشبہ انسانوں کو یہی گمان ہوگا کہ یہ کام ہم لوگوں نے کیا ہے۔

حکیم نے مزید عرض کیا۔ حضور والا جس وقت جانور انسانوں کی قید سے نکل جائیں گے اور انسانوں کو پہنچنے والے فائدوں میں خلل پیدا ہوگا تو انہیں نہایت تکلیف پہنچے گی تو یہ لوگ فرط غضب میں جنات کے دشمن ہوجائیں گے اور یہ لوگ جنات کے پہلے ہی سے دشمن ہیں لیکن پھر ان کی عداوت ودشمنی میں اور اضافہ ہوجائے گا۔ حکیموں نے فرمایا کہ دانش مند وہ ہے جو کہ دشمنوں میں صلح کرادے اور ایسا طریقہ اختیار کرے کہ فریقین صلح کرانیوالے سے راضی رہیں یہ سن کر حاضرین میں سے ایک جن نے کہا یہ بالکل سچ کہتا ہے۔ لیکن ایک دوسرا جن، کھڑے ہوکر بولا۔ ہم انسانوں کی دشمنی سے کیوں ڈریں، یہ ہمارا کیا بگاڑ سکتے ہیں، ہم آگ سے پیدا ہوئے ہیں اور اللہ نے ہمیں انسانوں کی آنکھوں سے غائب ہونے اور آسمان پر اڑنے کی صلاحیت بھی دی ہے جب کہ انسان مٹی سے بنایا گیا ہے اور اس میں یہ صلاحیت موجود نہیں ہے جو ہم میں ہے پھر کس چیز کا خوف ہے۔؟

کیوانی حکیم نے جواب دیا، افسوس کہ تو کچھ نہیں سمجھتا انسان اگرچہ خاکی ہے لیکن اس کی روح فلکی ہے اور نور خداوندی سے پُر ہوتی ہے اور اسی وجہ سے یہ ہم پر فضیلت رکھتا ہے۔ انسانوں کی جماعت بہت سے مکروحیلے بھی جانتی ہے اور اس طرح کے عملیات سے واقف ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ بن سکتے ہیں۔ گزشتہ زمانہ میں انسانوں اور جنوں میں بہت سے معرکے ہوئے ہیں کہ ان کے سننے سے عبرت آتی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کرو کہ ان واقعات کی حقیقت کیا ہے تاکہ صورت حال سے میں بھی خبردار ہوں۔

حکیم نے کہا کہ انسانوں اور جنوں میں طبعی عداوت موجود ہے اور یہ عداوت ابتداہی سے چلی آرہی ہے اور اس کا بیان نہایت طویل ہے۔

بادشاہ نے کہا۔ اختصار کے ساتھ کچھ تو بیان کرو۔ تاکہ میری معلومات میں اضافہ ہو اور کوئی بات اگر قابل عبرت ہو تو میں اس سے عبرت حاصل کرسکوں۔

حکیم نے بادشاہ کی فرمائش پر بیان کرنا شروع کیا۔ کہ جب تک اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا نہیں کیا تھا تمام زمین پر جنات رہا کرتے تھے۔ جنگل و آبادی اور دریا و درخت بھی چیزیں ان کے بس میں تھیں۔ نبوت وشریعت اور دین وہدایت جیسی گرانقدر نعمتیں بھی انہیں میسر تھیں ۔ پھر رفتہ رفتہ یہ ہوا کہ جنات نافرمانی کرنے لگے اور اللہ کے احکامات سے روگردانی کرنے لگے اور نہایت سرکش ہوگئے۔ انتہا یہ ہے کہ اللہ کے بھیجے ہوئے پیغمبر کا خون کرنے سے بھی نہ چوکے غرضیکہ روئے زمین پر ایک فساد برپا ہوگیا ان کی حرکتیں دیکھ کر

زمین کی دوسری مخلوقات بھی پریشان ہوگئی اور انہوں نے اللہ سے فریاد کی۔ کچھ عرصے کے بعد اللہ نے فرشتوں کی ایک جماعت زمین پر بھیجی انہوں نے آکر جنوں کو ختم کردیا اور بہت سوں کو قید واسیر بھی کیا۔ اب روئے زمین پر آزادی کے ساتھ فرشتے رہتے تھے اور کچھ جنات تھے لیکن وہ قید میں تھے ان قیدیوں میں سے ایک عزازیل نامی جن تھا جو بعد میں ابلیس لعین کے نام سے مشہور ہوا اور لعنت اس پر اس لئے نازل ہوئی کہ اس نے آدم علیہ السلام وحوا کو فریب میں مبتلا کرکے ان سے اللہ کی نافرمانی کرائی اس وقت عزازیل کی عمر بہت کم تھی اس نے فرشتوں میں پرورش پائی اسی لئے اس نے فرشتوں کے سے طور طریقے اختیار کرلئے۔ فرشتوں کی صحبت نے اسے عابد اور عالم بنادیا جب وہ بڑا ہوا تو اپنے علم وعبادت کی وجہ سے پوری قوم کا سردار بنادیا گیا۔ سب اس کا احترام کرتے اور اس کے احکامات کی تعمیل کرتے۔ عزازیل علم وعبادت میں فائق ہونے کی وجہ سے دن بدن ترقیاں کرتا رہا اور فرشتے بھی اس کا احترام کرتے رہے۔ پھر یہ ہوا کہ ایک دن اللہ تعالیٰ نے تمام موجود مخلوق سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً من غیرکم وارفعکم السماء۔ یعنی خلیفہ زمین کا میں اس کو کروں گا جو تم میں سے نہیں ہے اور تمہیں آسمان پر بلالوں گا۔

فرشتوں نے جو ایک مدت سے یہاں رہتے تھے یہاں کی جدائی کے سبب اللہ سے عرض کیا۔

اَتَجْعَلُ فِیْهَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْهَا وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ۔ یعنی کیا آپ پیدا کریں گے اس زمین پر اس کو جو اس زمین پر فساد برپا کرے گا اور خون بہائے گا۔ اور ہمارا حال یہ ہے کہ ہم ہر وقت آپ کی پاکیزگی بیان کرتے ہیں آپ کا تقدس کرتے ہیں اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے ہیں۔ اللہ نے فرمایا۔ اِنِّیْ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ۔ یعنی جس فائدہ کو ہم جانتے ہیں اسے تم نہیں جانتے۔

اور قسم ہے مجھے خود اپنی کہ آدم اور اس کی اولاد کی پیدائش کے بعد کسی فرشتے اور جن کو زمین پر کھلے عام رہنے کی یہ اجازت نہیں دوں گا۔ اس کے بعد جب اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس وقت تمام فرشتوں سے فرمایا کہ آدم کو سجدہ کرو، سب نے اللہ کے حکم کی تعمیل کی مگر عزازیل نے سجدہ کرنے سے انکار کردیا۔ اپنی جہالت اور حسد کے باعث۔ اور اس نے اس وقت یہ دلیل دی۔

اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ۔ میں بہتر ہوں آدم سے مجھے آگ سے پیدا کیا گیا اور آدم کو مٹی سے۔

اس کی یہ دلیل کام نہ آسکی اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے لعین اور راندۂ درگاہ قرار پایا۔

اس کے بعد اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آدم کو جنت میں داخل کردیں کچھ عرصہ کے بعد آدم کی دلجوئی کے لئے اللہ نے حوا کو پیدا کیا اور پھر آدم سے مخاطب ہوکر اللہ نے فرمایا۔

وَیٰۤاٰدَمُ اسْکُنْ اَنْتَ وَزَوْجُکَ الْجَنَّۃَ وَکُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَیْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَۃَ فَتَکُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ۔

حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ اے آدم تم اپنی بیوی سمیت اس بہشت میں رہو اور جو تمہارا دل چاہے خوشی سے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس مت جانا اگر اس درخت کے قریب جاؤ گے گنہ گار ہوں گے۔

یہ جنت انتہائی خوبصورت باغ تھا جو یاقوت کے پہاڑوں پر بنایا گیا تھا وہاں کا موسم انتہائی خوشگوار تھا، باغ کے نیچے نہریں بہتی تھیں درخت ہرے بھرے تھے اور طرح طرح کے پھلوں اور پھولوں سے مالا مال تھے وہاں خوبصورت قسم کے پرندے بھی تھے جنہیں دیکھ کر جی خوش ہوتا تھا۔ آدم اور حوا خوشی خوشی وہاں رہنے لگے یہ دونوں نہروں کے کنارے کنارے سیر کرتے اقسام اقسام کے میوے کھاتے اور نہروں سے پانی پیتے بغیر محنت کے یہ سب کچھ میسر تھا، جوتنا، کھیتی کرنا، پیسنا، پکانا، کاتنا کپڑا بننا دھونا، اس طرح کی محنت سے بالکل آزاد تھے جتنے درخت اور حیوان وہاں موجود تھے سب کے نام اللہ نے آدم کو بتادیئے اور فرشتوں سے پوچھا تو چونکہ فرشتے ان کے ناموں سے واقف نہ تھے اس لئے جواب نہ دے سکے اور جس وقت آدم سے پوچھا تو انہوں نے فرفر سب کے نام بتادیئے اور ان کے فوائد اور نقصانات پر بھی کلام کیا۔ فرشتوں نے جب یہ حال دیکھا تو آدم کے تابع ہوگئے اور آدم کا احترام کرنے پر مجبور ہوگئے۔ جب عزازیل نے حضرت آدم کی عزت اور توقیر ہوتی دیکھی تو اس کے حسد میں اور بھی اضافہ ہوگیا اور پھر اسے اس بات کی فکر ہوئی کہ کسی طرح آدم کو ذلیل اور رسوا کرنا چاہئے۔ چنانچہ وہ ایک دن ناصح بن کر آدم کے پاس پہنچا کہ اللہ نے جو بزرگی اور فضیلت تمہیں عطا کی ہے وہ کسی اور کو عطا نہیں کی اگر تم اس درخت کا پھل کھالو تو تمہارے علم وفضل میں مزید اضافہ ہوا اور پھر تم ہمیشہ اس جنت میں مقیم رہو کبھی موت نہ آئے گی اور تمہارے ایام انتہائی آرام وراحت سے گزرتے رہیں گے جب آدم کو اس کی بات کا یقین نہ ہوا تو اس نے قسم کھا کر یہ کہا۔ اِنِّیْ لَکُمَا لَمِنَ النّٰصِحِیْنَ یعنی میں تو تمہیں نصیحت کررہا ہوں میرا اس میں کوئی فائدہ یا نقصان نہیں۔

آدم اس کے فریب میں آگئے اور انہوں نے اس درخت کا پھل کھالیا اسی وقت ان کے بدن پر جو بہشتی لباس تھا اتر گیا۔ درختوں کے پتوں سے انہوں نے اپنا جسم چھپالیا۔ سورج کی گرمی سے ان کا جسم کالا پڑ گیا غرضیکہ انہیں کافی

رسوائی کا سامنا کرنا پڑا اس وقت فرشتوں کو یہ حکم ہوا کہ آدمؑ اور اس کی بیوی کو جنت سے نکال کر روئے زمین پر ڈال دو۔ فرشتوں نے حکم کی تعمیل کی انہیں ایسی جگہ لے جا کر چھوڑ دیا کہ جہاں نہ پھل تھے نہ پانی تھا نہ اور کوئی آسائش کا سامان تھا۔ مختصر یہ کہ ایک طویل مدت تک آدمؑ وحوا نے رنج والم کے دن گزارے اور اپنی حرکت پر بہت شرمندہ رہے اور اللہ سے توبہ بھی کرتے رہے۔ ایک دن اللہ نے ان کی توبہ قبول کرلی اور ان کی غلطی کو معاف کردیا اور ایک فرشتے کو ان کے پاس بھیجا اس نے انہیں زمین کھودنا، ہل جوتنا، بونا، کاٹنا، پیسنا، خمیر کرنا، روٹی پکانا، کپڑا بننا، سینا، لباس تیار کرنا وغیرہ اس قسم کے کام سکھا دیئے اور پھر یہ ہوا کہ ان دونوں کے اولادیں پیدا ہونے لگیں اور دن بدن ان کے قبیلے میں اضافہ ہوتا چلا گیا بعد میں ان لوگوں نے اپنے مکانات بھی تعمیر کر لئے ان کی اولادوں میں بھی بیاہ شادی کا سلسلہ شروع ہوگیا اور بیٹوں کے ساتھ آدمؑ وحوا کے پوتے اور نوا سے بھی ہونے لگے کافی مدت تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ آدمؑ نے اپنی اولاد کو جنت سے نکلنے کی ساری داستان سنا رکھی تھی۔ آدمؑ کی اولاد جنوں کی دشمن ہوگئی اور جنوں سے نفرت کرنے لگی کہ جن کے ایک فرد نے ان کے ماں باپ کو بہکا کر جنت سے نکلوا دیا تھا پھر یہ ہوا کہ آدمؑ کے دو بیٹے ہابیل اور قابیل ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوئے اور قابیل نے جب ناکامی کا سامنا کیا تو اس نے اپنے بھائی ہابیل کو قتل کردیا۔ اب پھر آدمؑ کی اولاد کو یہ بدگمانی ہوئی کہ اس میں جنوں کا ہاتھ ہے اور عزازیل ہی کی سازش سے یہ سب کچھ ہوا ہے اب ان کی عداوت اور بھی بڑھ گئی اور یہ لوگ جنات کو دفع کرنے کی تدبیریں سوچنے لگے۔ جادو، منتر، تعویذ گنڈے وغیرہ انہوں نے ایسے ایسے علوم اور عمل ایجاد کرلئے کہ جنوں کو تکلیف پہنچے کافی عرصہ تک یہ سلسلہ چلتا رہا۔ جنات انسانوں کے دشمن تھے اور انسان جنات کے درپے رہتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے ادریس علیہ السلام کو پیغمبر بنا کر بھیجا تو انہوں نے انسانوں اور جنوں میں صلح کرادی اور سب کو ہدایت کی راہ دکھائی چنانچہ ان کی عداوت تعلقات میں بدل گئی اور یہ ایک دوسرے کو فائدہ بھی پہنچانے لگے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ تک انسانوں اور جنوں میں بنی رہی اور دونوں ایک دوسرے کا لحاظ کرتے رہے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آتش نمرود میں ڈالا گیا تو پھر آدمیوں کو یہ بدگمانی ہوگئی کہ اس میں جنوں کا ہاتھ ہے اور پھر جب حضرت یوسف علیہ السلام کو ان کے بھائیوں نے کنوئیں میں ڈالا تب بھی آدمیوں کو یہ بدگمانی ہوئی کہ اس میں جنوں کی سازش ہے ان دونوں میں پھر دشمنی پیدا ہوگئی لیکن جب حضرت موسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے آدمیوں اور جنوں میں پھر مصالحت کرادی۔ ان کا اختلاف پھر ختم ہوگیا جب سلیمان علیہ السلام اس دنیا میں آئے اور انہیں اللہ نے ہفت اقلیم کا بادشاہ بنایا اور روئے زمین کے تمام بادشاہوں پر آپ کو غلبہ عطا کیا سارے جن اور انس انکے تابع ہوئے۔ تب

جنوں نے از راہ فخر آدمیوں سے کہا کہ سلیمان علیہ السلام کو یہ سلطنت ہماری مدد سے ہاتھ لگی ہے۔ اگر جنات مدد نہ کرتے تو ان کی بادشاہت بھی محدود ہوتی دوسرے بادشاہوں کی طرح جن اسی طرح آدمیوں کو وہم میں ڈالتے رہے، اپنی غیب دانی اور اپنی بڑائی بیان کرتے رہے۔ جب سلیمان علیہ السلام نے وفات پائی اور جنوں کو ان کی وفات پر حیرانی ہوئی تب آدمیوں کو یہ یقین ہوگیا کہ یہ لوگ غیب داں نہیں ہیں اگر غیب داں ہوتے تو سلیمان علیہ السلام کی وفات پر حیرت کیوں کرتے۔؟ اور بلقیس کی خبر جس وقت ہدہد کی زبانی سلیمان علیہ السلام کو پہنچی اور انہوں نے تمام حاضرین سے کہا کہ کون ایسا ہے جو بلقیس کا تخت فوراً اٹھالائے تو اس پر ایک جن نے جس کا نام اصطوس تھا کہا کہ میں حضور والا بلقیس کا تخت اٹھالاؤں گا اور اتنی دیر میں کہ آپ اپنے مکان سے اٹھنے نہیں پائیں گے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ اس سے بھی جلدی لایا جائے تو ایک جن جس کا نام آصف برخیا تھا کھڑے ہوکر کہا حضور میں پلک جھپکتے ہی لے آؤں گا۔ چنانچہ اسی لمحہ بلقیس کا تخت حاضر کردیا۔ سلیمان علیہ السلام تخت دیکھتے ہی حیرت میں رہ گئے اور سجدہ میں گر گئے کہ اللہ نے انہیں ایسے طاقت ور لوگوں پر حکومت عطا کی۔ اس وقت جنوں کو بھی یہ اندازہ ہوگیا کہ ہماری تمام تر قوت وصلاحیت کے باوجود انسانوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے۔ اور ہم انسانوں کے محکوم ہیں۔ فوراً انہیں احساس کمتری ہوا اور وہ گردن جھکا کر سلیمان علیہ السلام کے دربار میں سے نکلنے لگے۔ آدمیوں کی ایک جماعت تالیاں بجاتی ہوئی اور ان کی تذلیل کرتی ہوئی ان کے پیچھے دوڑی۔ چنانچہ جنات بھاگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بغاوت کا اعلان کردیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ان کے پکڑنے کے لئے آدمیوں کا لشکر روانہ کیا اور بہت سے عمل جنوں کو گرفتار کرنے کے لئے آدمیوں کو سکھلا دیئے۔ چنانچہ آدمیوں نے عملیات کے ذریعہ بہت سے جنوں کو جلایا۔ بہت سوں کو شیشوں میں بند کرلیا اور بہت جنوں کو اپنا مطیع بنالیا، باقاعدہ سلیمان علیہ السلام نے جنوں کو تابع کرنے کی ایک کتاب بھی تصنیف کی جو ان کی وفات کے بعد ظاہر ہوئی اور آدمیوں نے اس کتاب میں لکھے ہوئے عملیات کا بہت فائدہ اٹھایا پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دنیا میں تشریف لائے تو انہوں نے تمام جن وانس کو دین کی دعوت دی اور یہ طریقہ بھی بتایا کہ آسمان پر جاکر کس طرح فرشتوں کا قرب حاصل کیا جاسکتا ہے اور بعض جن حضرت عیسیٰ کے دین میں آکر بہت پرہیزگار ہوئے اور آسمان تک جانے لگے۔ ہمیشہ آسمان کی خبریں کر کاہنوں سے بیان کرتے تھے جب اللہ تعالیٰ نے پیغمبر آخر الزماں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا تو ان کا آسمان پر جانا موقوف ہوگیا اس وقت یہ جن کہتے اَشَرٌّ اُرِیۡدَ بِمَنۡ فِی الۡاَرۡضِ اَمۡ اَرَادَ بِهِمۡ رَبُّهُمۡ رَشَدًا۔ نہیں معلوم دنیا کے رہنے والوں کے واسطے یہ برا ہوا یا خدا ان کو ہدایت کرنا چاہتا ہے اور بعض جن دین

اسلام قبول کر کے مسلمان ہوئے۔ چنانچہ ان کے اور مسلمانوں کے درمیان آج تک صلح چلی آرہی ہے اتنا کہہ کر کیوانی حکیم نے کہا حضور والا اب میری ناقص رائے یہ ہے کہ انسانوں سے چھیڑ چھاڑ اور دشمنی ٹھیک نہیں یہ دشمنی پتھر کی ایک آگ ثابت ہوگی جو اگر ظاہر ہوگئی تو ایک ایک عالم کو جلا کر بھسم کردے گی، خدا پناہ میں رکھے یہ آدمی جب بھی ہماری دشمنی پر اترے ہیں تو انہوں نے ہمیں بہت ذلیل ورسوا کیا ہے اور ہماری گردنیں مروڑی ہیں۔ سب نے یہ تفصیلات سن کر گردن جھکا دی اور متفکر ہوگئے۔

اب بادشاہ نے حکیم سے پوچھا۔ تیرے نزدیک کیا بہتر ہے اور کیا ہونا چاہئے؟ ہمارے یہاں کچھ فریادی آئے ہیں اور انہوں نے ہم سے انصاف طلب کیا ہے آخر ان کے جھگڑے کو کس طرح حل کرنا چاہئے۔؟ اور کس طرح راضی کر کے انہیں اپنے ملک سے رخصت کرنا چاہئے۔

حکیم نے کہا کہ اس کے بارے میں عجلت سے کام نہ لیں بلکہ دربار عام میں بیٹھ کر فریقین کے دلائل سنیں، پھر جس کے دلائل مضبوط دیکھیں اس کے حق میں فیصلہ کردیں۔

صاحب العزیمت نے کہا انسان نہایت فصیح و بلیغ ہیں اور حیوان بالکل ہی گونگے ہیں ان کے مقابلہ میں کیا زبان ہلا سکتے ہیں اگر یہ انسانوں کی چرب زبانی سے ہار گئے تو کیا ان بے چاروں کو انسانوں کے حوالے کردیا جائے گا کہ یہ تمام عمر تکلیفوں میں مبتلا رہیں اور عذاب جھیلتے رہیں۔

حکیم نے کہا کہ یہ صبر سے کام لیں زمانہ ہمیشہ ایک سا نہیں رہتا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی خاص طور پر کوئی مدد کرے اور انہیں انسانوں پر غلبہ عطا کردے، جس طرح بنی اسرائیل کو فرعون کے عذاب سے نجات بخشی آل داؤد کو بخت نصر کے ظلم سے خلاصی عطا کی۔ آل حمیر کو آل تبع کے عذاب سے رہائی بخشی آل ساسان اور آل عدنان کو آل یونان اور آل داؤد شیر کے ظلم سے نجات دی۔ زمانہ کسی پر یکساں نہیں گزرتا۔ دن بدلتے ہیں حالات بدلتے ہیں حکومتیں بدلتی ہیں اور یہی نظام قدرت ہے۔

خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے عموماً فالنامے ہوتے ہیں لیکن یہ فالنامہ نہیں بلکہ ایک حسابی قاعدہ ہے جسے بارہا آزمایا گیا ہے اور ہمیشہ درست پایا ہے۔

خواب دیکھنے والے کے نام کے اعداد مندرجہ ذیل اسے نکال کر اس میں دن کے عدد بھی جوڑ لیں۔ جب خواب دیکھا ہو ان سب کو جمع کر کے استطاق کرو اور اس کی تفصیل ذیل سے معلوم کرو۔

1۔ خواب مبارک ہے اس کی تعبیر بہت جلد کسی نفع کی صورت میں ظاہر ہوگی۔

2۔ سائل کو کاروبار میں عنقریب معقول فائدہ ہوگا۔

3۔ جاہ مرتب میں ترقی ہوگی۔ کوئی دلی مقصد ہاتھ آئے گا۔

4۔ عزت و مرتبہ بڑھے۔ دو شخص سے احتیاط کی ضرورت ہے۔

5۔ سفر کرنا پڑے۔

6۔ خواب اچھا نہیں، کچھ خیرات کرنے کی ضرورت ہے۔

7۔ کسی سے جھگڑے ہو۔

8۔ تعبیر مبارک ہے کوئی خوشی کا کام دیکھے۔

9۔ توقعات میں ناکامی ہوگی۔ بہت ممکن ہے کہ عزیزوں سے لڑائی جھگڑا ہو جائے، مگر انجام تمہاری فتح ہے۔

مثال:۔

احمد نے بدھ کے دن خواب دیکھا۔10 بجے۔ اس نے تعبیر دیکھی۔ اس سے بحث نہیں کہ ایسی خواب یاد رہا یا نہیں۔ تعبیر ہر حالت میں درست ہوگی۔ اب احمد کے عدد لیں۔ ا، ح، م، د، ۱۔ بدھ کے عدد پانچ۔ کل عدد 22 ہوئے۔ آپ ان کا استطاق کریں۔ یعنی انہیں پھر جوڑ لیں۔ 2+2=4 ہوا۔ یہی عدد جواب کے لئے مطلوب ہے۔ استطاق میں عدد 9 سے زیادہ نہیں ہوتا۔

دونوں کے اعداد:۔

اتوار کا ایک، سوموار کے ساتھ، منگل کے نو، بدھ کے پانچ، جمعرات کے تین، جمعہ کے چھ، ہفتہ کے سات اور اگر جواب بارہ (12) بجے دن کے بعد دیکھیں تو دونوں کے نمبر یہ ہیں۔

اتوار کے چار، سوموار کے تین، منگل کے پانچ، بدھ کے نو، جمعرات کے چھ، ہفتہ کا ایک۔

نام کے اعداد لینے کی ابجد:۔

ا	ب	ج	د	ہ	و	ز
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
۸	۹	۱	۲	۳	۴	۵
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش
۶	۷	۸	۹	۱	۲	۳
ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱

نوٹ:۔

1۔ تعبیر خواب کے لئے ہمیشہ ایک ہی بار جواب حاصل کیا جاتا ہے۔ بار بار خواب کی تعبیر دیکھنے میں تاخیر اور خرابی کا احتمال ہے۔

2۔ تعبیر میں خاب دیکھنے والے کا نام معہ والدہ لینا چاہئے، ہم نے اختصار کے لئے مثال میں صرف نام استعمال کیا ہے۔

3۔ نام ہمیشہ وہ لو جو اب استعمال کر رہا ہے اور جو اس کا مشہور نام ہے۔ پیدائشی خواہ کوئی ہو، نام موجودہ ہو۔

کیا اب بھی تم عقل کا استعمال نہیں کروگے؟

﴿ہم﴾ دیکھتے ہیں گذشتہ چند صدیوں سے دنیائے انسانیت سائنس اور ٹکنالوجی کے میدان میں بے پناہ ترقیوں کے ثمرات سے خوب استفادہ کررہی ہے۔ ان ترقیوں کے درمیان دنیا نے یہ منظر بھی دیکھا کہ دنیا کی بعض قومیں اُبھر رہی ہیں اور بعض قوموں کی سیادت وقیادت اور عظمت ورفعت کا سورج ڈوب رہا ہے۔ زیادہ وقت نہیں گزرا جب دنیا کے اسٹیج پر کچھ تہذیبیں ابھریں اور کچھ کا زوال شروع ہوا۔ تحقیقی نظر رکھنے والے ایک انصاف پسند اور ایک آزاد انسان کے ذہن میں یہ سوالات ابھرتے رہتے ہیں کہ آخر دنیا کا خالق اور مالک کن وجود کی بنا پر کسی قوم کو اٹھاتا ہے اور کسی قوم کو پیوندِ خاک کردیتا ہے۔! ظاہر ہے کہ اس کا کوئی کام مصلحت سے خالی نہیں ہوسکتا۔ اس دست بستہ راز کی عقدہ کشائی اُس وقت ہوتی ہے، جب کوئی صاحب فکر انسان قرآن حکیم کے اس پیغام پر سنجیدگی سے غور وفکر کرنے لگتا ہے۔

''انسانو! بیشک ہم نے نازل کی ہے تمہاری طرف ایک ایسی کتاب جس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے کیا اب بھی تم عقل کا استعمال نہیں کروگے؟ (سورۃ الانبیا:10)

اس آیت کا آخری حصہ پڑھ کر ایک صاحب فکر انسان دفعتاً چونک جاتا ہے کہ عقل کے استعمال پر خالق کائنات نے کس قدر زور دیا ہے۔! دنیا کی کسی اور کتاب میں عقل کے استعمال کی ایسی کسی ترغیب کی نظیر نہیں ملتی۔ کبھی کبھی میں خود بھی سوچتا رہ جاتا ہوں کہ آخر کیا بات ہے کہ جس کتاب پر میں ایمان رکھتا ہوں، انسانی عقل کو دعوت دینے والی یہ ایسی تمام آیتوں کی تلاوت کرتا ہوں ان سے اب تک کیسے لابلد رہا؟ کہیں ایسا تو نہیں جس طرح کا برتاؤ میں نے اس کتاب مقدس کے ساتھ اب تک روا رکھا، شاید اُسی کے یہ نتائج ہوں کہ آج تک میں نے عقل کا استعمال کیا نہ دنیا کو کچھ دینے کے قابل بنا۔

عقل کے استعمال پر غور وفکر کا سلسلہ چلا ہے تو قرآن کا یہ مضمون یاد آتا ہے جسے بطور یاد دہانی یہاں درج کرنا ناگزیر ہے۔

''نازل کی اللہ نے آسمان کی بلندیوں سے بارش، سو بہہ نکلے ندی نالے اپنی اپنی مقدار میں اور اٹھالایا بہاؤ جھاگ یا کچرا پھولا ہوا اور معدنیات سے زیورات اور قیمتی کارآمد اشیا بنانے کے لیے جب آگ میں تپایا جائے تو اُس میں بھی اسی طرح جھاگ ابھرتا ہے۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ حق اور باطل کو۔ تو جو جھاگ یا کچرا ہوتا ہے وہ چلا جاتا ہے سوکھ کر اور جو نفع بخش ہوتا ہے انسانوں کے لیے ٹھہراؤ دیتا ہے اسے اللہ زمین میں۔ اس طرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں۔

بڑی آسانی سے سمجھ میں آنے والی یہ بات ہے کہ اللہ دنیا میں ان لوگوں ہی کو دوام اور بقا عطا کرتا ہے جو انسانیت کے لیے نفع بخش ہوں۔ تھوڑی سی ذہنی مشقت کے بعد یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ دنیا کو دینے کے لیے گو کہ میرے پاس بظاہر کچھ نہیں رہ گیا ہے مگر ایک چیز بہرحال ایسی ہے جو صرف میرے ہی پاس ہے اور دنیا کی قومیں اپنی تمام ترقیوں کے باوجود اس گراں قدر نعمت سے محروم ہیں اور وہ ہے کتاب اللہ اور وحی الٰہی کی نعمت جو آیات قرآن مجید کی شکل میں آج بھی پوری حفاظت کے ساتھ زندہ وتابندہ ہماری تحویل میں ہے۔ شاید ہم صفحۂ ہستی سے اسی لیے نہیں مٹ رہے ہیں کہ اتفاقاً ایک امانت ایسی ہے جو ہمارے پاس رہ گئی ہے جسے دنیا

کے اُن انسانوں تک ہمیں پہنچاتا ہے جو اس سے محروم رہ گئے ہیں۔

''پہاڑوں نے جسے ڈھونے سے معذوری جتائی تھی ابھی تک سر پہ اپنے بوجھ وہ ڈھویا کہاں ہوں میں''

لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ جو نعمت ہمارے پاس موجود ہے، اُس کے فہم وادراک کے لیے عقل ہی کی ضرورت تھی جسے شاید ہم نے استعمال نہیں کیا۔ یہی مجرمانہ کوتاہی تھی جو دنیا کی موجودہ بے راہ روی کی ذمہ دار بن گئی۔ اب تو کم از کم ہمیں عقل کے موجودہ تعطل کو توڑنا چاہیے تاکہ ہم اُس منطقی نتیجے پر پہنچ سکیں جہاں کتاب اللہ ہمیں پہنچانا چاہتی ہے۔ زیر نظر مضمون اسی مقصد کے تحت لکھا گیا ہے کہ ہم اللہ اپنی عقل کے استعمال کی اہمیت کو پہچانیں کہ فی الواقع ہمیں اپنی عقل کو ایسے کس کے لیے اور کیوں استعمال کرنا ہے۔ خصوصاً آیات قرآنی کے مطالعے کے دوران عقل کا استعمال ناگزیر ہے۔ مذکورہ آیتِ شریفہ میں رب تعالیٰ نے انسانوں سے فرمایا کہ ہم نے ایسی کتاب نازل کی جس میں تمہارا تذکرہ موجود ہے۔ پھر انسانوں کو دعوت دی کہ وہ اپنی عقل اور ذہانت کا استعمال کریں۔

یہ کہنا کہ اس کتاب برحق میں تمہارا تذکرہ موجود ہے دراصل اشارہ ہے اس حقیقت کی طرف کہ جس دور میں بھی کتاب نازل کی گئی اُس کا موضوع صرف ''انسان'' اور ''اُس کی ہدایت'' رہا ہے۔ رب تعالیٰ کی مخاطبت بھی ایک انسان ہی سے رہی ہے اور اسی کے ذکر سے مالک کائنات نے اپنی اس کتاب کو معمور فرمایا۔ رب کائنات کا انسانوں سے یہ کہنا کہ میری کتاب میں تمہارا تذکرہ موجود ہے ایک ایسا بیان ہے کہ انسانوں کو چونک جانا چاہیے۔ اس لیے اپنے تذکرے کی طرف متوجہ ہونا انسانی فطرت کا خاصہ ہے۔ فرض کیجیے کہ کوئی دوڑتے ہوئے آئے اور ہمیں یہ اطلاع دے کہ آج کے اخبار میں آپ کے بارے میں کوئی خبر شائع ہوئی ہے یا پھر خود اخبار کا مدیر یہ اطلاع دے کہ ہمارے اخبار میں آپ کا تذکرہ موجود ہے تو ہم تصور کی آنکھ سے اپنی اُس کیفیت کو دیکھ سکتے ہیں جو اس خبر کے ردِعمل میں ہم پر طاری ہو سکتی ہے۔ ہم بے چین ہو اٹھیں گے کہ دیکھیں آخر ہمارے بارے میں کیا لکھا گیا ہے۔! اب یہی

بات کتابِ ہدایت میں ہو تو نہ جانے کیوں اسی نوعیت کی بے چینی ہم میں پیدا نہیں ہوتی کہ معلوم کریں کہ ہمارے خالق نے اپنی کتاب میں ہمارا کیا تذکرہ فرمایا ہے۔

اگر ایسی بے چینی کسی انسان میں پیدا ہوتی تو دیکھتا کہ اُس کی اپنی زندگی کی حقیقت کیا ہے کس مقصد حیات کو اُسے اپنانا ہے اور اُس کے اپنے انجام کے بارے میں کیا خبر ہے جو پیشگی طور پر اُسے دی جا رہی ہے۔ پھر اس کے مابعد یہ سوال کہ جب تمہارا ذکر اس میں موجود ہے تو پھر تم عقل کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟ اگر نعمت عقل کا تم استعمال کرتے تو تم دیکھتے کہ قرآن شریف کی نورانی روشنی تمہاری شخصیت کے ایک ایک پہلو کو منور کرتی جا رہی ہے۔ تم پر یہ عقدہ کھلتا کہ تم اس زمین کے مستقل باشندے نہیں ہو بلکہ تم کہیں سے آئے ہو اور ایک دن اس مقام عارضی سے جسے تم کرۂ ارض کہتے ہو چھوڑ کر نقل مکانی کرنی ہے۔ تمہارا یہ کوچ نکلے بعد دیگر اور فرداً ہوگا۔ گویا تم میں سے ہر انسان اپنی پیدائش کے ساتھ اپنی واپسی کا ٹکٹ (Return Ticket) اپنے ساتھ لایا ہے، جس میں اس کی واپسی کی تاریخ، روانگی کا وقت اور مقام درج ہے۔ قطع نظر اس سے کہ وہ نہیں جانتا کہ کب، کہاں اور کس وقت وہ یہاں سے کوچ کرے گا گویا اُس کے اندراجات پر ایک پٹی چپکی ہوئی ہے جسے وقت آنے پر اسکریچ کر دیا جائے گا۔ اس حقیقت کو قرآن کریم میں یوں بیان کیا گیا ہے۔ ''وہی دیتا ہے اور اُسی کی طرف تمہیں لوٹ کر جانا ہے۔''

اس آیت میں بھی انسان ہی موضوعِ تذکرہ ہے۔ زمین پر ہر انسان کو یہ آزادی اختیار حاصل ہے کہ اُس کا من چاہے تو وہ قدرت کے قانون کی پابندی کرے اور نہ چاہے تو من چاہی زندگی گزارے لیکن اُس پر یہ حقیقت واضح رہنی چاہیے کہ بہرحال ایک مقررہ مدت کے بعد اسے لازماً اپنے مالک کی بارگاہ میں جواب دہی کرنی ہے۔ وفاشعاری اُس سے یہ مطالبہ کرتی ہے کہ اس آزادیٔ اختیار کا بے جا استعمال نہ ہو۔ قانون اور قاعدے کے تحت زندگی گزرنی چاہیے۔ اس لیے کہ تسلیم و رضا کا تقاضہ یہی ہے کہ جس نے زندگی دی اُسی کے قانون کی اتباع انسان کا فریضہ بن

جائے اور اسی کا یہ استحقاق بھی ہو کہ موت کی راہ سے وہ اپنی مخلوق کو جس لمحہ واپس طلب کرنا چاہے، کرے۔

عقل سے جب بھی پوچھا جائے گا کہ کس کا قانون زمین پر جاری و ساری ہو تو یہی جواب ملے گا جس نے اس دنیا کو پیدا کیا بس اُسی ہستی کا قانون چلنا چاہیے۔ عقل خود یہ دلیل فراہم کرے گی کہ چونکہ کائنات کی ساری قوتیں اُسی کے نظام اور اُسی کے احکام کی بجا آوری میں مصروف ہیں جو ساری کائنات کے جملہ اسباب و متاع کا مالک ہے اور جس کے قبضہ قدرت میں سارے انسانوں کی جان ہے۔ جو مالک ہے حیات کا بھی اور موت کا بھی۔ پھر یہی عقل اس ضرورت کا احساس دلائے گی کہ خالق کے قانون کو دیکھا جائے اسے پڑھا جائے اور سمجھا جائے اس پر غور و فکر کیا جائے اور اس پر عمل کی راہیں تلاش کی جائیں۔ رہی بات عملی مظاہرے کے لیے کسی نمونے کی تو آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ اور مثالی کردار ہمارے سامنے ہے۔ ارشادِ ربانی ہے "بیشک تمہارے لیے زندگی کے ہر پہلو میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک مثالی کردار اور اسوۂ حسنہ موجود ہے" نیز نبی کریمؐ کے تعلق سے ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے اور ارشاد فرمایا "بلاشبہ آپؐ اخلاق کے عظیم معیار پر (متمکن) ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ، اُن کا کردار و گفتار، ان کی نشست و برخاست، ان کی خاموشی و گفتگو، اُن کی ذات و صفات، اُن کی معاشی و کاروباری زندگی، اُن کی ذاتی و اجتماعی زندگی، غرض کہ اُن کی شخصیت کے ہر پہلو کا معروضی مطالعہ (Objective Study) کیا جائے تو یہ معلوم کرنے میں دیر نہیں لگے گی کہ اخلاق و عمل، کردار و گفتار کے کسی بھی معیار پر آپ کی ذاتِ اقدس ایک مینارۂ نور کی طرح ہے۔ ایک ایسی بلند قامت شخصیت کہ جسے چشمِ فلک نے کرۂ ارض پر کبھی نہیں دیکھا۔ بیک وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ایک بہترین مقرر، ایک عظیم فلسفی و قانون ساز، ایک بلند حوصلہ فوجی کمانڈر، ایک بہترین منتظم، ایک مشفق والد، ایک مثالی شوہر، ایک عظیم عوامی رہنما، ایک عظیم سیاسی منتظم وغیرہ کا مجموعہ نظر آتی ہے۔ دل و دماغ کو فتح کرنے والی ایک ایسی شخصیت جو عقل کے دروازوں کو مسلسل وا کرتی چلی جاتی ہے۔ خیالاتِ خام اور فرسودگیوں کی قاطع بن کر اُبھرتی دکھائی دیتی ہے۔ انسانیت کو توہمات پر مبنی نظریات سے نجات دلاتی نظر آتی ہے۔ جس نے تصویروں اور بتوں کے آگے سر جھکانے کی رسم کو بیخ و بن سے اُکھاڑ دیا، اُس کا لازمی تقاضہ یہی تھا کہ وہ بالآخر ایک سدا، بہار ایمان سلطنت کے بانی کی طرح دنیا کی اکثریت کے دل و دماغ پر حکومت کرے۔ انسانوں کی معلوم تاریخ ایسی مثال پیش کرنے سے قطعی طور پر قاصر نظر آتی ہے۔

کردار کی ان ساری جہتوں میں ایک قدر مشترک یہ نظر آتی ہے کہ یہ ایک پیکرِ رحمت کا کردار ہے جس کی رحمت انسانوں پر چھائی ہوئی ہے۔ اس مرحلے پر ہمیں جائزہ لے کر دیکھنا چاہیے کہ اپنے نبی کی طرح کن کی اتباع کا ہم دعویٰ کرتے نہیں تھکتے کیا ہم بھی ساری انسانیت کے لیے رحمت بنے ہوئے ہیں؟ یا دنیا ہمارے وجود کو ایک زحمت سمجھنے لگی ہے؟ قرآن میں رب تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ "ہم نے آپ کو سارے جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔"

اسی طرح اخلاق کے اعلیٰ معیار کو قائم کرنے والے رول کی پیروی اور اسوۂ حسنہ کی اتباع کے لیے اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا کہ "اور اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔ یہ ہماری خوش بختی ہے کہ ہمارے پاس رب العالمین کی کتاب اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی شکل میں منبعہائے ہدایت موجود ہیں۔ ایک طرف زندگی گزارنے کا ایک پورا پیکیج ہے تو دوسری طرف اس کا Practical Application بھی موجود ہے۔ اگر ہم اپنی زندگی کے ہر پہلو پر ہدایت کے اس پیکیج کو منطبق کریں گے تو بلاشبہ ہماری عقل و شعور کے لیے ہر زمانے میں فکر و نظر کے نئے نئے اسباق ملتے چلے جائیں گے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

آج صبح ہی سے میں بوریت کا شکار تھا، سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کروں میزائل بن کر کسی زمین کی تہہ میں اتر جاؤں یا کنکوا بن کر آسمان پر اڑنے لگوں۔ کچھ بھی تو سمجھ میں نہیں آرہا تھا اور طبیعت میں ایک طرح کی جھنجھلاہٹ اس لئے تھی کہ بانو صبح ہی سے گن گنا رہی تھی۔ کافی دیر تک تو میں نے ایک معیاری شوہر کی طرح برداشت کیا لیکن جب صبر وضبط کی کمان ٹوٹ گئی تو مجھے پوچھنا پڑا بانو آخر کیا ہوا، آج تو تم نماز فجر کے بعد سے مسلسل گن گا رہی ہو، خیریت تو ہے۔؟

تو کیا اس وقت گن گنایا جاتا ہے جب خیریت نہ ہو۔؟" بانو نے بحث کرنے کے انداز میں کہا۔"

نہیں میرا مطلب یہ ہے کہ کہیں تمہیں کسی سے عشق تو نہیں ہوگیا۔

میری بات سن کر اس نے ایک قہقہہ لگایا پھر بولی۔ مجھے عشق کسی سے اس عمر میں۔؟

عشق کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی۔ میں نے منطقی انداز میں کہا۔ یہ تو ایک بیماری ہے اور بیماری میں انسان کسی بھی وقت مبتلا ہوسکتا ہے۔

لیکن میں شادہ شدہ ہوں اور سات بچوں کی اماں ہوں۔ مجھ سے کون گدھا عشق کرے گا۔

بیگم، یہ ماڈرن زمانہ ہے اس زمانہ میں شادی شدہ لوگ بھی اور کئی کئی بچوں کے ماں باپ بھی کھلم کھلا اور دن دہاڑے عشق لڑا رہے ہیں۔ وہ زمانے لد گئے جب عشق لڑانے کا حق صرف کنواروں کو ہوا کرتا تھا۔

لیکن میں بدنصیب شروع ہی سے ایک انسان کے چکر میں رہی اور وہ بھی پوری طرح میرا نہ ہو پایا۔

کیا مطلب۔؟

کیا مجھے اس بات کا مطلب بھی سمجھانا پڑے گا۔" بانو کی نگاہوں میں شوخیاں تیر رہی تھیں۔" وہ کہنے لگی، حضور! مجھے تو صرف آپ ہی سے عشق ہے۔ اور انشاء اللہ زندگی کی آخری سانس تک میں آپ ہی کو چاہتی رہوں گی لیکن آپ کا حال تو یہ ہے کہ اگر اس وقت بھی کہیں اوفر مل جائے تو آپ تو لگ جائیں گے لائن سے۔

بیگم، الزام لگا رہی ہو، تم جانتی ہو کہ کئی سال پہلے جو میں نے توبہ کی تھی وہ اپنی جگہ آج تک اٹل ہے۔ اور اب تو میں نے حج بھی کرلیا ہے۔ اب عشق وشق کے چکر میں الجھ کر میں اپنا حج خراب نہیں کرسکتا۔

شکریہ۔ اللہ آپ کی توبہ کو اسی طرح اٹل رکھے اور آپ سدا صرف میرے بن کر رہیں۔

لیکن بیگم۔" میں بولا" آپ کیوں گن گنا رہی ہیں۔ میں نے تو اپنے بڑوں سے واللہ یہی سنا ہے کہ جب عورت کو اچانک کسی سے عشق ہوجاتا ہے تو وہ گنگنانے لگتی ہے اور بیگم اگر برا نہ مانو تو آج ایک بات پوچھ ہی لوں۔

کیا بات۔؟

ڈرتا ہوں کہ کہیں تم ناراض نہ ہوجاؤ اور میرا دسترخوان نہ سکڑ جائے۔

کیا مطلب۔ بانو کی آنکھوں میں تجسس تھا۔

تم جب ناراض ہوجاتی ہو تو پھر مسور کی دال پکاتی ہو یا بیگن کا بھرتا اور یہ سالن تو میں اگر جیل میں بھی چلا جاؤں تو برداشت نہیں کرسکتا لیکن تمہاری ناراضگی کے دوران اس طرح کے سالن میں نے بہ ہوش وحواس برداشت کئے ہیں۔

بات کیا پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔ میں ناراض نہیں ہوں گی۔

بیگم آج کل تم حسن الہاشمی صاحب کی بہت تعریفیں کررہی ہو۔ مجھے شک کی بو آتی ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ اتنی گندی بات سوچتے ہوئے وہ ہمارے محسن ہیں ان کی وجہ سے آج ہمارا چولہا جل رہا ہے اگر وہ احسان نہ کرتے تو آپ تو آج تک سڑکوں پر مٹر گشت کررہے ہوتے۔ کتنا بُرا دور گزارا ہے ہم نے۔ بھول گئے ان کی نیکی ہے کہ انہوں نے آپ کو ملازمت دی اور مسلسل کچھ نہ کچھ احسانات کرتے رہتے ہیں۔

بیگم، یہ تمام باتیں درست ہیں لیکن کسی عورت کا کسی مرد کی زیادہ تعریف کرنا کھلتا ہے۔

کیوں کھلتا ہے۔ تعریف بزرگوں کی بھی ہوتی ہے اور تعریف اپنے بڑوں کی بھی۔ تعریف کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ عورت کسی سے عشق کر رہی ہے۔

لیکن بیگم زیادہ تعریف سے نکاح میں خرابی پیدا ہوسکتی ہے، یہ نکاح تو ایک کچا دھاگا ہوتا ہے یہ دو لفظوں سے قائم ہو جاتا ہے اور ایک لفظ سے ٹوٹ جاتا ہے اس بے چارے کی بساط ہی کیا ہے۔

آخر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔؟ بانو تو رونے ہی لگی۔

میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ حسن الہاشمی صاحب کی زیادہ تعریف مت کیا کرو۔ جب بھی تم ان کی زیادہ تعریف کرتی ہو میرے پیروں سے زمین کھسکنے لگتی ہے اور مجھے دن میں تارے نظر آنے لگتے ہیں۔

آپ کا تو دماغ خراب ہے۔ ہر ایک کو اپنے ہی جیسا سمجھتے ہو۔

ابھی نوک جھونک برقرار تھی کہ باہر کنڈی بجی اور مجھے بادل نخواستہ باہر جانا پڑا۔ دروازے پر پہنچا تو دیکھا ایک پرانے دوست تشریف لائے تھے، صوفی تاشقند، انہیں دیکھ کر جی خوش ہو گیا انہیں بیٹھک میں بٹھا کر میں نے بانو سے کہا کہ اگر دل پر کوئی بوجھ نہ ہو تو دو پیالی چائے بنا کر بیٹھک میں بھجوا دینا، عرصہ دراز کے بعد صوفی تاشقند تشریف لائے ہیں۔

چلئے میں چائے بنا کر بھجواتی ہوں۔

اور دیکھو بانو میری بات کا برا مت ماننا، تم تو جانتی ہو کہ میں ایک کھلنڈر قسم کا انسان ہوں اور مجھ جیسے انسان پر کوئی قانون لاگو نہیں ہوسکتا۔ تم جیسی کیسی ہو میری زندگی ہو میں تم پر بھروسہ کرتا ہوں، تم روز گنگنا سکتی ہو مجھے کوئی خطرہ نہیں ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم اتنی خشک ہو جتنا کہ نہیں ہونا چاہئے تھا اور تم جیسی عورتوں کی شکل دیکھ کر تو عشق بھی گھبرا جاتا ہے اور کسی اور کے گھر میں جا کر اپنا منہ چھپا لیتا ہے میں ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ کہہ گیا اور یہ اس لئے ضروری تھا تا کہ بانو چائے ڈھنگ کی بنا کر بھیج دے اگر میں اس کا موڈ ٹھیک نہ کرتا تو وہ چائے کے نام قہوہ بنا کر بھیج دیتی اور اسے پی کر ہم دونوں کے چودہ طبق روشن ہو جاتے۔

میں نے بیٹھک میں جا کر صوفے پر بیٹھتے ہی کہا۔ بہت دنوں کے بعد آنا ہوا۔ کہاں غائب تھے۔؟

بس کیا بتاؤں فرضی صاحب۔ زندگی کی ذمہ داریاں، پیروں میں بیڑی کی طرح کی پڑی ہوئی ہیں۔ ہر وقت نون تیل ادرک کے چکر میں لگا رہتا ہوں۔

اب بچے کتنے ہو گئے۔؟ میں نے پوچھا۔

دو گزر گئے لیکن پھر بھی اچھے خاصے ہیں۔

پھر بھی تعداد کتنی ہے۔؟

ہوں گے کوئی ایک درجن کے قریب۔

اتنے بچے کیسے پیدا ہو گئے۔؟

فرضی صاحب میرا بچہ تو ایک خوشی بن کر گھر میں آتا ہے اس کے بعد سب بچے حادثوں کی طرح رونما ہوتے ہیں اور ہم مسلمانوں کو تو حادثات برداشت کرنے کی عادت سی پڑ گئی ہے۔

بیوی کی صحت۔؟

ارے کیا کہتے ہو مجھ سے کہیں زیادہ اچھی ہے، پتہ نہیں اسے اللہ میاں نے کس مٹی سے بنایا ہے، آج بھی اس کا حسن سلامت ہے۔ اسے دیکھ کر لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ میری دوسری بیوی ہے۔

یار تم بھی تو جوان ہی لگتے ہو۔

کیوں مذاق اڑا رہے ہو، تم تو جانتے ہی ہو میری داڑھی بفضل خضاب کالی ہے ورنہ میرا تو ایک ایک بال سفید ہو چکا ہے اور اب تو آنکھوں کے اردگرد حلقے سے پڑ گئے ہیں۔ ٹانگوں میں بھی دم نہیں ہے چلتے ہوئے سانس پھولنے لگا ہے۔

ان باتوں سے کیا ہوتا ہے، انسان کا دل جوان ہو تو نہ سفید بال اس کو بوڑھا کرتے ہیں نہ آنکھوں کے حلقے، اگر اس کا دل ہی مردہ ہو گیا ہو تو وہ تو عین جوانی میں قابل رحم ہو جاتا ہے۔

اس دوران چائے آ گئی، چائے پیتے ہوئے میں نے پوچھا۔ آپ کی تشریف آوری کا کیا مقصد ہے۔ میرے لائق کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔

فرضی صاحب ایک مسئلہ ہے۔ سوچتا ہوں کہ آپ ہی سے اس کا حل نکلواؤں۔

بولو بھئی بولو۔ میں تو پیدا ہی اس لئے ہوا ہوں کہ لوگوں کے مسائل حل کروں۔ ورنہ اس دنیا میں آ کر میں کیا کرتا۔ عجیب سی بات ہے۔؟ سمجھ میں نہیں آتا کس طرح بیان کروں۔

ہمت کرو۔ میں تمہارا اپنا ہوں اگر مجھ سے بھی شرم کرو گے تو اللہ میاں کو بھی برا لگے گا۔ میں تمہارا بچپن کا دوست ہوں کہہ دو جو کہنا ہے اور بتا دو جو بتانا ہے۔

بات دراصل یہ ہے کہ میرا لڑکا ایک غیر مسلم لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہے اور کہتا ہے کہ اسی سے شادی کرے گا۔ ورنہ کسی مینار سے گر کے مرجائے گا۔

لڑکی کیا کہتی ہے۔؟

وہ بھی یہی کہتی ہے کہ میں عقیل سے شادی کروں گی۔

تم لڑکی سے ملے ہو۔

ہاں، کئی بار ملا ہوں اور کئی بار اس کو سمجھایا بھی ہے لیکن وہ تو عقیل کی دیوانی ہے اور کہتی ہے کہ اگر یہ شادی نہیں ہوئی تو وہ کہیں ڈوب کے مرجائے گی۔

تم نے یہ نہیں کہا کہ کسی مسلمان کی شادی ہندو لڑکی سے نہیں ہوسکتی۔

وہ تو مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے۔

اور اس کے ماں باپ؟

ان کو ابھی تک کچھ خبر نہیں ہے۔

تمہاری زوجہ کیا کہتی ہیں کیا وہ اس شادی کے لئے تیار ہیں۔

میری زوجہ کی بات چھوڑیئے وہ تو اب اللہ کی راہ میں لگ گئی ہیں انہیں اب ان دنیاداری کی باتوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ وہ تو حد سے زیادہ نیک ہوگئی ہے۔ چوبیس گھنٹے بس تسبیح پڑھتی رہتی ہے۔ میرے بھی قریب نہیں آتی ہے کہتی ہے بس بہت ہوگیا اب اللہ کا حق ادا کرنے دو۔

میں کچھ سمجھا نہیں۔؟

دراصل چند سالوں سے وہ تبلیغ میں لگی ہوئی ہیں۔ روزانہ کہیں نہ کہیں اجتماع ہوتا ہے اور اس بارے میں ان کی ذمہ داری سب سے زیادہ ہے۔ وہ تقریر بھی بہت اچھی کرتی ہیں۔ اس پاس کے دیہاتوں میں جاتی رہتی ہیں، سنسان جگہوں پر بھی وہ اسلام پھیلانے کی کوشش کررہی ہیں۔ ابھی بارہ وفات کے جلسے میں انہوں نے تقریر کرکے اپنا سکہ جمادیا۔

اوہو۔ یاد آیا۔ امر اجالا میں ایک فوٹو چھپا تھا جس میں تمام خواتین بے نقاب تھیں۔ اور تقریریں سیرت پر ہورہی تھیں اور میں نے سنا تھا کہ اس جلسے کا لطف عورتوں سے زیادہ مردوں نے اٹھایا۔ کیونکہ مرد تو بے چارے ان عورتوں کی خاطر ہروقت اپنا تن من دھن لٹانے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ صوفی تاشقند صاحب! کیا عورتوں کا اس طرح تقریر کرنا جس میں ان کی آواز اسپیکر کا سہارا لے کر کہیں سے کہیں تک پہنچ جائے اور عورتوں کا اس طرح فوٹو اتروا کر اخباروں میں چھپوانا کیا جائز ہے۔؟

اجی، آج کل تو سب چل رہا ہے۔

میں بھی جانتا ہوں کہ سب چل رہا ہے لیکن اگر ہم سب یہ کہہ کر مطمئن ہوجائیں گے کہ سب چل رہا ہے کہ تو ایک دن تباہی مچ جائے گی۔ دیکھئے جو جلسہ صرف خواتین کا ہو اس میں مردوں کا آنا ہی غلط ہے اور خواتین کا اس طرح تقریر کرنا کہ سڑکوں پر چلنے پھرنے والے مرد بھی ان کی آوازوں سے لطف اندوز ہورہے ہوں قطعاً ناجائز ہے۔ اور آپ خوش ہورہے ہو کہ میری بیوی اللہ کی راہ میں لگ گئی ہے۔ غور کرنا کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ کسی شیطان کی راہ میں لگ گئی ہو کیونکہ عورتوں کا اس طرح گھروں سے نکل کر پھرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔ کیا آپ نے یہ حدیث نہیں سنی کہ جب عورت گھر سے نکلتی ہے تو اس کے ساتھ دو شیطان بھی گھر سے نکلتے ہیں جو اس کو بھٹکانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس طرح کی حدیثیں مجھے بھی یاد تھیں۔ ایک دن ایسا ہوا کہ میری بیوی کی سہیلی بھی آئی ہوئی تھی وہ بھی دعوت کے کام سے جڑ گئی ہے اور وہ بھی سنا ہے کہ بہت نیک ہوگئی ہے۔ میں نے موقع غنیمت جان کر دونوں سے کہا کہ دیکھو حدیث میں یہ آتا ہے کہ عورتوں کا گھر سے نکلنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ ایک دم وہ چہک کر بولی۔ دیکھو ابوالخیال بھائی میرے سامنے حدیث کا رعب مت جمانا، میرا لڑکا جمن سارا دن حدیث میں بڑا رہتا ہے۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ میں نے استفسار کیا۔

میرا لڑکا ایک پریس میں کام کرتا ہے اس میں روزانہ ہزاروں لاکھوں حدیثیں چھپتی ہیں اس لئے حدیث کا رعاب مجھ پہ مت ڈالو۔

میں نے کہا سلمہ بہن! جس دین کی تم تبلیغ کررہی ہو اس دین نے اپنے ماننے والوں کو کچھ تاکید کی ہے اگر ہم اس تاکید کو نظرانداز کردیں گے تو پھر دین کی تبلیغ ہی بے معنی ہوکر رہ جائے گی۔

سلمہ بولی۔ دین کی تبلیغ کرنے والے اگر مخلص ہوں تو پھر بے پردگی نقصان نہیں پہنچاتی۔

صوفی تاشقند! آپ کہنا کیا چاہتے ہیں۔؟

میں یہ عرض کررہا ہوں کہ اسلام میں کچھ نہ کچھ گنجائش تو ضرور ہے ورنہ بڑے گھرانوں کی عورتیں اس طرح بے پردہ نہ نکلا کرتیں۔ اور محترم میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اسلام نے اس طرح عورتوں کو تبلیغ کرنے کی اجازت نہیں دی کہ ان کی آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پورے محلے میں گونج جائے اور سڑکوں پر گشت کرنے والے مرد ان کی آوازوں سے مستفیض ہوں۔

لیکن آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بڑے بڑے گھرانوں کی خواتین اس جلسے میں موجود تھیں اور سب کے چہرے کھلے ہوئے تھے، اگرچہ برقعہ سب کے جسم پر تھا۔ دراصل فرضی صاحب، پردہ تو آنکھوں کا ہوتا ہے۔

تم بکواس کرتے ہو، "میں بگڑ گیا" آج سے چودہ سو برس پہلے جو خواتین برقعہ پہنتی تھیں اور اپنے چہرے کو پوری طرح بند رکھتی تھیں کیا وہ نادان تھیں۔ یہ فلسفہ کہ پردہ تو آنکھوں کا ہوتا ہے ایک شیطانی فلسفہ ہے۔ اور اگر چلو مان لو کہ پردہ آنکھوں کا ہی ہوتا ہے تو پھر آنکھوں پر پٹیاں باندھ کر نکلنا چاہئے جب کہ آنکھیں تو چہرے سے بھی زیادہ آج کل چاق و چوبند رہتی ہیں۔ جو عورتیں بازاروں میں گشت کررہی ہیں اور جن کے بارے میں یہ اندازہ کرنا مشکل

ہے کہ یہ دین دار ہیں یا دنیادار اگر وہ مردوں سے باتیں بناتی پھریں اور اپنے چہروں کو کھلا رکھیں تو اتنے افسوس کی بات نہیں جتنے افسوس کی بات یہ ہے کہ جو خواتین سیرت کے جلسے کر رہی ہیں وہ نہ صرف یہ کہ اپنے چہروں کو کھلا رکھ رہی ہیں بلکہ اسی حالت میں فوٹو بھی اتروا رہی ہیں اور لاؤڈ اسپیکر پر تقریریں کر رہی ہیں اور ان کی آواز نامحرم مردوں کے کانوں میں رس گھول رہی ہے۔ خدا کے لئے تم اپنی بیوی کو سمجھاؤ کہ وہ اس طرح کی دین داری سے دور ہو جائے جس میں عورت صرف نام کی دین دار ہوتی ہے اور شیطان کے اشاروں پر ناچتی ہے۔

نہیں، فرضی صاحب نہیں۔ میں اپنی بیوی سے بدگمانی نہیں کر سکتا وہ ہر وقت تسبیح پڑھتی رہتی ہے اور وہ تو جب بھی گھر سے نکلتی ہے خوب پیک ہو کر نکلتی ہے اس نے تو اب پیروں میں موزے اور ہاتھوں میں دستانے بھی پہننے شروع کر دیئے ہیں۔ وہ تو اب مجھ سے بھی ایک طرح کا پردہ سا کرنے لگی ہے۔

کیا مطلب۔؟

مطلب یہ ہے بالکل ہی وہ تو رابعہ بصری بن گئی ہے۔ اب تو اس کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ ہی نہیں ہوتی، کہتی ہے قبر کا اندھیرا اور دوزخ کی آگ میری آنکھوں میں گھوم رہی ہے میں کس طرح ہنسوں۔

اور وہ وظیفہ زوجیت۔؟

اجی توبہ، وہ اب تو اپنے جسم کو ہاتھ بھی نہیں لگانے دیتی۔ کہتی ہے کہ اب ان باتوں کو بھول جاؤ اور مجھے آخرت کی تیاری کرنے دو۔ یقین کرو فرضی بھائی وہ بہت نیک ہو گئی ہے اس کے نزدیک میاں بیوی کا تنہائیوں کا ملاپ بھی اب مکروہ تحریمی کے برابر ہے۔ ظالم کئی کئی ہفتے مسکراتی بھی نہیں کہتی ہے کہ کیسے مسکراؤں، دائیں طرف قبر اور بائیں طرف جہنم۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہمارے وہ اکابرین جو سچ مچ کے ولی تھے ان کو اس طرح کی نیکیوں کی خبر نہیں تھی وہ بے چارے تو ہنستے بھی تھے اور اپنے بیوی بچوں کی ذمہ داریاں بھی ادا کرتے تھے انہوں نے اپنی بیوی سے خلوت کو کبھی مکروہ تحریمی نہیں سمجھا بلکہ انہوں نے اس فعل کو سنت رسول سمجھ کر ادا کیا، یہ آج کل کے نیک لوگ متقی ہیں یا دہی خدا ہی جانے۔ ان آج کل کے نیک لوگوں کا عالم تو یہ ہے کہ ایک وقت کی نماز نہیں چھوڑتے اور غیبت کرنا بھی نہیں چھوڑتے، جھوٹ بولنا بھی نہیں چھوڑتے اور اگر کسی کا مکان قبضا لیں تو وہ بھی نہیں چھوڑتے خدا ہی جانے کہ آج کل کا تقویٰ کس طرح کا ہے اور اگر آپ برا نہ مانیں تو میں بتاؤں کہ یہ تقویٰ کس طرح کا ہے۔ میں نے اپنے لب ولہجے میں قوت استدلال پیدا کرتے ہوئے کہا۔

کس قسم کا ہے۔" وہ مرے ہوئے انداز سے بولے۔"

میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھوتھو۔ جی ہاں آج کل کے تقوے کا بس یہی معیار ہے جو چیز اپنے نفس کو بھلی لگے اس کو اختیار کر لیا جو چیز اپنے نفس پر شاق گزرے اس کو چھوڑ دیا۔ آج کل کے نیک لوگ قرآن وحدیث کے پابند نہیں ہیں بلکہ اپنے نفس کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور آج کل کی یہ نیک عورتیں بس اللہ کی پناہ، ان کی نیکیاں بس تسبیح گھمانے کی حد تک ہیں۔

جی ہاں فرضی صاحب، میں اپنی بیوی کی ایک خاص بات بتاؤں کہ اگر وہ غلطی سے کسی کی غیبت کر دیتی ہے تو فوراً وضو کر کے تین تسبیحیں استغفار کی پڑھتی ہے۔ اسی طرح اگر وہ ٹی وی پر کوئی ڈرامہ دیکھ لیتی ہے تب بھی غسل کر کے کچھ نہ کچھ پڑھ کر اللہ میاں کو راضی کرتی ہے۔ جب سے وہ نیک ہوئی ہے تب سے اس میں بہت ساری تبدیلیاں آ گئی ہیں۔ آج کل تبلیغ کے لئے آس پاس کے دیہات کے وہ چکر لگا رہی ہے اور گھر سے بہت معمولی سا میک اپ کر کے نکلتی ہے، کہتی ہے کہ کراماً کاتبین سے ڈر لگتا ہے۔

کسی بھی گاؤں میں اکیلے جاتے وقت کراماً کاتبین سے زیادہ مردوں سے ڈرنا چاہئے۔ "میں نے کہا" اور ان مردوں کا کیا بھروسہ کہاں کس کو چھیڑ دیں۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ خواجہ دلدل کی بیوی کو جب وہ حج کا سفر کر کے لوٹ رہی تھیں ان کے سگے داماد کے سوتیلے ماموں کے کسی لگے سگے نے ایئر پورٹ پر ہی چھیڑ دیا تھا جب کہ وہ اس وقت پوری حجن بنی ہوئی تھیں۔

بھئی ان مردوں کا تو پہلے بھی بھروسہ نہیں تھا۔ "صوفی جی بولے"۔ لیکن اب تو قرب قیامت ہے، اب تو عورتیں تک مردوں کو چھیڑ رہی ہیں۔ ابھی دو ہفتے پہلے کے اخبار میں یہ خبر چھپی تھی کہ دن دہاڑے ایک عورت نے جو سر سے پیر تک شریف لگ رہی تھی، چھیڑ دیا، وہ تو خیر ہوئی کہ اس وقت کچھ لوگ وہاں موجود تھے ورنہ اس شخص کی آبرو خطرے میں پڑ گئی تھی۔ اس کے کچھ دوستوں نے بروقت مصلحانہ کردار ادا کیا اور اسے سمجھایا کہ برا مت مانو آج کل تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے لیکن ذرا بن سنور کر گھر سے نہ نکلا کرو۔ اب نیا زمانہ ہے عورتیں بھی اپنے قلب وجگر کا پورا پورا استعمال کر رہی ہیں۔ کیا معلوم کہاں چھیڑ خوانی ہو جائے اس لئے بہتر ہے کہ مردوں کو خواہ مخواہ بازاروں میں سرگشت نہیں کرنا چاہئے۔

ارے صوفی جی، اخبار والے تو پوری خبر نہیں چھاپتے ورنہ نہ جانے کیا سے کیا ہوا ہوگا ویسے بھی عورتوں کے معاملے میں اخبار والے ذرا نرم ہوتے ہیں اگر کسی مرد نے کسی عورت کو چھیڑا ہوتا تو اخبار والے نمک مرچ لگا کر خبر چھاپتے۔ خیر چھوڑو ان باتوں کو تم یہ بتاؤ کہ اپنے لڑکے کے بارے میں اب تم نے کیا سوچا ہے۔؟

ابوالخیال فرضی صاحب! میرا تو دماغ کام نہیں کر رہا ہے اسلئے تمہارے پاس آیا ہوں۔

صوفی تاشقند صاحب! آج کل جو ریڈی میٹ قسم کے عشق چل رہے ہیں میں ان کا قائل ہی نہیں ہوں یہ عشق اکثر و بیشتر صبح کو شروع ہوتے ہیں اور شام کو ان کی وفات واقع ہو جاتی ہے۔ رہی خودکشی کی دھمکیاں ان کی بھی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ مرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔

لیکن فرضی صاحب .... آپ کی بات کاٹ کر کہتا ہوں، میرا بیٹا عقیل یہ کہتا ہے کہ اگر ابا آپ نے کوشش نہیں کی تو اس کی شادی پھر کسی ہندو ہی سے ہوگی جب کہ وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے۔

یار تاشقند صاحب کیسی باتیں کرتے ہو، ایمانداری سے بتاؤ تمہارا بیٹا کیا پانچوں وقت نماز پڑھتا ہے۔؟

نماز تو پڑھتا ہے لیکن بس گنڈے وار۔ ہاں ایک آدھ بار دعوت کے کام میں جڑا ہے اب بھی کبھی کبھی تین دن کی جماعت میں چلا جاتا ہے۔

رمضان کے روزے رکھتا ہے۔

پورے نہیں۔

قرآن پڑھتا ہے۔

صرف رمضان میں۔

رشتے داروں سے اس کے تعلقات کیسے ہیں۔؟

ٹھیک سے نہیں ہیں۔

ماں باپ کی اطاعت کرتا ہے۔

تم تو جانتے ہی ہو کہ قیامت بالکل آ گئی ہے، اب کون اپنے ماں باپ کی اطاعت کر رہا ہے۔

تو میرے بھائی جو شخص پوری طرح مسلمان نہیں ہے وہ کیا کسی کو مسلمان بنائے گا اور اسے حق کیا ہے کسی کو مسلمان کرنے کا جب وہ خود ہی اسلامی تعلیم سے نابلد ہے۔

میں کیا کروں؟ ''صوفی تاشقند کے لب و لہجہ میں بہت بے بسی تھی۔''

تم سختی سے منع کرو۔ اور یقین کرو نہ چھت سے گرے گی نہ تمہارا بیٹا قطب مینار سے کودے گا۔

یار ایسا کرو تم ہی آج شام کو گھر آ جاؤ، شاید وہ تمہاری بات مان لے۔

اگر وزیر داخلہ نے اجازت دیدی تو ضرور حاضر ہوں گا۔ تم چلو میں بانو سے بات کرتا ہوں۔

صوفی تاشقند کے جانے کے بعد میں نے بانو کے پاس آ کر کہا۔

بیگم! صوفی تاشقند کے گلے میں ہڈی پھنس گئی ہے اگر تم اجازت دو تو میں شام کو ان کے گھر جا کر نکال دوں۔

جب وہ آئے تھے تو اس وقت کیوں نہیں نکالی۔

دراصل ان کے لڑکے کی موجودگی میں نکالوں گا۔

ہوا کیا۔؟

کیا ہوتا وہی ہوا جو اس موبائل کے دور میں گھر گھر میں ہو رہا ہے۔ اس بے چارے کو کسی ہندو لڑکی سے عشق ہو گیا اور عشق بھی وہی جس میں انسان مرنے کی دھمکیاں دیتا ہے اور گھر والوں کو بلیک کرنے کی اسکیمیں بناتا ہے۔ اُدھر لڑکی بھی کوئی من چلی قسم کی ہے وہ بھی چھت پر سے چھلانگ لگانے کی باتیں کر رہی ہے۔

تو آپ کیا کریں گے وہاں جا کر۔؟

میں انہیں سمجھانے کی کوشش کروں گا۔ ورنہ پھر ایسی کسی چھت کی نشاندہی کر دوں گا جہاں سے وہ دونوں ایک ساتھ کود پڑیں تاکہ دوبار مجلس تعزیت منعقد نہ کرنی پڑے۔

لعنت بھیجو، مرنے دو سروں کو۔

بیگم، لعنت نہیں بھیج سکتا تم جانتی ہو کہ میری پیدائش کا مقصد تو اسی طرح کے مسائل کو حل کرنا ہے۔ اگر میں بھی ایسے مسئلوں پر لعنت بھیج دوں گا تو کل کو اللہ میاں کو کیا منہ دکھاؤں گا۔

تو پھر چلے جاؤ مجھ سے کیا پوچھتے ہو۔

ویری گڈ۔ واقعی تم بہت ہی ونڈر فل قسم کی بیوی ہو۔ میں مرنے کے بعد تم ہی سے شادی کرنے کی کوشش کروں گا۔

آپ جانتے ہیں کہ مجھے یہ چاپلوسی اچھی نہیں لگتی۔'' بانو نے ناگواری کا اظہار کیا۔''

میں چاپلوسی نہیں کر رہا ہوں۔ یقین کرو بیگم میں تمہاری تعریف اسی وقت کرتا ہوں جب روح کا تقاضہ ہوتا ہے اور جب کسی بات پر میرے پھیپھڑے تک پھڑک اٹھتے ہیں۔ شاید تم مجھے جھوٹا سمجھتی ہو میں تمہارے سر کی قسم کھا کر کہتا ہوں تم واقعی ونڈر قسم کی زوجہ ہو اور میں تمہارے بغیر نہ زندہ رہ سکتا ہوں اور نہ مر سکتا ہوں۔ کئی بار میں نے مرنے کا پروگرام بنایا لیکن جب کسی طرح مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم ابھی نہیں مرو گی تو میں نے بھی مرنے کا پروگرام ملتوی کر دیا۔ اب تم میرا یقین کرو گی کہ میں سوفی صد سچ بول رہا ہوں۔

بانو حسب عادت ہونٹوں کے بجائے ناک سے مسکرائی اور بولی۔

بس باتیں ہی بنا سکتے ہو اور کچھ نہیں کر سکتے۔ چلے جانا شام کو، آپ کی تو عمر ہی ان کاموں میں کٹ رہی ہے۔

کسی بھی طرح سہی، بیوی سے اجازت مل ہی گئی اور شام کو میں صوفی

تاشقند کے گھر پہنچ گیا۔ اتفاق سے اس وقت ان کی زوجہ شگفتہ بانو بھی موجود تھیں اور ہاتھ میں اس طرح تسبیح لئے بیٹھی تھیں جیسے کسی جنازہ پہ بیٹھی ہوں۔

میں نے صوفی تاشقند سے پوچھا کہ صاحب زادے کہاں ہیں۔؟

انہوں نے کہا، اپنے کمرے میں ہے۔ جب سے اسے عشق ہوا ہے ہر وقت کمرے میں پڑا رہتا ہے۔

بلاؤ اس کو، میرا لہجہ ایسا تھا جیسے کسی تھانیدار کا ہو۔

ان کی بیگم شگفتہ جو اس وقت برقعے میں تھی۔ عقیل کو بلا کر لائی۔

عقیل میاں کے چہرے پر پورے بارہ بج رہے تھے۔ آنکھیں خشک تھیں، ہونٹوں پر پپڑیاں جمی ہوئی تھیں لگ رہا تھا کہ فی الحال سچ مچ کے عشق میں مبتلا ہیں اور روح سر سے پیر تک درد محبت میں دھنسی ہوئی ہے۔

کہو برخوردار! میں نے پوچھا کہ کیا سوچا ہے تم نے۔؟

عقیل نے کوئی جواب نہیں دیا، وہ کسی بیمار مرغے کی طرح گردن لٹکا کر بیٹھ گیا۔

میں شگفتہ کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔ کیوں بھابھی جان آپ کی کیا رائے ہے۔؟

بھائی جان میں تو اب اس دنیاداری کے جھمیلوں میں الجھنا نہیں چاہتی۔ یہ باپ بیٹے دونوں مل کر جو بھی فیصلہ کریں کرلیں مجھے تو ذکر سے ہی فرصت نہیں ہے۔

شگفتہ نے مجھ پر رعب جمانے کی کوشش کی، شاید اس کو اندازہ نہیں تھا کہ میں کیا ہوں۔ میں تو آج تک فدائے قوم مولانا جلتو جلال تو کے رعب میں نہ آسکا۔ جن کے بارے میں میری نادان قوم کا خیال یہ ہے کہ یہ پانچوں وقت کی نماز مدینہ منورہ میں جا کر براہ راست ادا کرتے ہیں اور روزانہ عصر کے بعد حضرت جبرائیل علیہ السلام اور حضرت میکائیل علیہ السلام ان سے مصافحہ کرنے آتے ہیں۔ میں نے تو ان سے جب ملاقات کی تو وہ مجھے اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے میں کسی گمراہ قوم کا گمراہ ترین فرد ہوں۔ میرے ایک دوست جو مولانا جلتو جلال تو کے اندھے معتقد تھے اور اس وقت وہ میرے ساتھ تھے کہنے لگے، کیا غلطی کر رہے ہو فرضی صاحب۔ سر کے بل چل کر حضرت کے قدموں تک پہنچو اور اپنا سر ان کے قدموں میں رکھ دو۔ اگلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

میں نے بڑی بے نیازی سے کہا تھا۔ ابھی چند دن پہلے اسی طرح کی ایک نیکی سے میرے سارے گناہ معاف ہو گئے ہیں، جب گناہ بچے ہی نہیں تو اب میں کیا کروں۔؟ گناہ معاف کرانے کے لئے کہاں سے لاؤں۔

غلطی کر رہے ہو، حضرت تمہیں گھور رہے ہیں اگر ان کو جلال آ گیا تو تمہاری آنے والی نسلیں تک بھسم ہو جائیں گی، ان کا جلال قہر خداوندی سے کچھ کم نہیں ہے۔

اپنے دوست کے اتنے اصرار پر میں نے اپنا ہاتھ مصافحہ کیلئے حضرت کی طرف با دل نخواستہ بڑھا دیا تھا۔ وہ یقیناً پہنچے ہوئے تھے فوراً سمجھ گئے میں بہت مکار قسم کا انسان ہوں اور ان کی رگ رگ سے واقف ہو گیا ہوں۔

انہوں نے برجستہ فرمایا، عقل تمہارے چہرے سے ٹپک رہی ہے جاؤ ہمیشہ آباد رہو گے۔

میرے دوست کہنے لگے یار کمال ہے جو ایک ہی منٹ میں رکوع اور سجدے سب کچھ کر لیتے ہیں اس طرح تو انہوں نے ان کی بھی کبھی تعریف نہیں کی ہے۔ اور تمہارے بارے میں اس قدر خوش گمانی۔

تم بچے ہو عقل کے کچے ہو، تم نہیں سمجھو گے ان نکتوں کو۔ میں سوچنے لگا کہ صوفی تاشقند کی یہ زوجہ شگفتہ خانم جس پر ابھی چند دنوں پہلے ہی نیکی کا دورہ پڑا ہے کیا سمجھے گی میری گہرائیوں کو۔ میں نے مسکا لگانے کیلئے کہا۔ بھابھی جان اگرچہ اس وقت میں آپ کا چہرہ اندر سے نہیں دیکھ رہا ہوں لیکن برقعہ کا نقاب بتا رہا ہے کہ نور آپ کے چہرے پر موسلا دھار بارش کی طرح برس رہا ہے۔ تم تو نیکی میں رابعہ بصری سے بھی کچھ آگے ہی نکل گئی ہو۔ اللہ تمہارے تقوے کو سلامت رکھے اور ہم جیسے دنیاداروں کو عبرت حاصل کرنے کی توفیق دے۔

ذرہ نوازی ہے فرضی بھائی، بندی تو اب دنیاداری سے بہت دور نکل گئی ہے اسی لئے تو میں عرض کر رہی تھی کہ میں اس بارے میں کچھ نہیں کہتی جو یہ باپ جو یہ باپ بیٹے کرنا چاہیں کرلیں۔ مجھے تو تسبیح وتہلیل سے ہی فرصت نہیں ملتی۔

بھابھی جان! آپ صوفی تاشقند کو نہیں سمجھاتیں کہ یہ بھی اس راہ میں تمہاری طرح بہت آگے نکل جائیں یہ تو ابھی اس دوڑ میں تم سے بہت پیچھے ہیں میں نے سنا ہے کہ آپ تو آج کل دیہات در دیہات کا دورہ کر رہی ہیں اور اس طرح تبلیغ کرتی پھر رہی ہو کہ تمہاری بھاگ دوڑ پر تو دیگر فرشتے تک رشک کر رہے ہیں۔

ہاں فرضی بھائی، گاؤں میں میرا ایک مقام بن چکا ہے۔ عورتوں سے زیادہ مرد میری نیکیوں سے مانوس ہو رہے ہیں۔

باپ رے۔ ان مردوں سے ذرا بچ کر رہنا۔

ویسے تو میں بہت بچتی ہوں لیکن بعض مردوں نے مجھ سے بیعت ہونے کی فرمائش کی تھی یہاں مجھے حیرت ہوتی تھی کہ اللہ نے اتنی جلدی مجھے اتنا بڑا مقام عطا کر دیا۔ ایک مرد جو تازہ تازہ میرے معتقد ہوئے ہیں وہ تو میرا ہاتھ بھی چومنا چاہتے تھے لیکن میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ شریعت میں جائز نہیں ہے۔

میں صوفی تاشقند کو لے کر مردانے میں چلا گیا اور میں نے کہا۔

صوفی صاحب! اب بھی عقل کے ناخن لے لو۔ جب بیوی اس طرح اس تقوے کی نذر ہو جائے گی جب اپنی آنکھیں کھولو گے کیا۔ تم نے سنا نہیں مردوں نے بیعت ہونے کی فرمائشیں شروع کر دیں ہیں اور ہاں یہ تمہاری بیوی گھر میں برقعہ کیوں پہن رہی تھی۔

فرضی صاحب! جب سے اس پر نیکی کا دورہ پڑا ہے تب سے یہ گھر میں ۲۴ گھنٹے برقعے ہی میں رہتی ہے یہ تو رات کو بھی برقعہ اوڑھ کر سوتی ہے۔ اس کا کہنا یہ ہے کہ رات کو میں اکثر خواب دیکھتی ہوں، خدانخواستہ کوئی نامحرم خواب میں نہ آجائے اس لئے برقعہ رات کو بھی پہن لینا چاہئے۔

چلو خواب کی بات چھوڑو۔ لیکن یہ گھر میں برقعہ کس کے لئے پہنتی ہے، گھر میں تو صرف تم ہی مرد ہو ایک لے دے کے تمہارا بیٹا عقیل ہے اور کون ہے جس سے یہ پردہ کر رہی ہے۔

اس کا کہنا یہ ہے کہ جنات وغیرہ بھی گھر میں ہوتے ہیں ہم انہیں نہیں دیکھ رہے لیکن وہ تو ہمیں دیکھتے ہیں اس لئے ان سے پردہ کرنا چاہئے۔

استغفر اللہ۔ اور وہ جو سیرت کے جلسے میں عورتیں اپنے چوکٹے کھولے بیٹھی تھیں وہ کیا تھا، جنات سے تو پردہ اور انسانوں سے پردہ نہیں۔ پھر سیرت کے جلسے میں فوٹو اتروانا اور بالکل نہ شرمانا تقوے کی کونسی قسم ہے۔ میں کہتا ہوں کہ ابھی بھی سنبھل جاؤ ورنہ تمہاری بیوی ہاتھ سے نکل جائے گی۔

میری بیوی کو دیکھو کسی اجتماع میں نہیں جاتی لیکن ان عورتوں سے زیادہ نیک ہے۔ اگر تمہاری بیوی نے سچ مچ کسی مرد کو بیعت کر لیا تو روتے پھرو گے۔

یار، اس کی باتیں میری سمجھ میں بھی نہیں آتیں۔ چلو میں کچھ کروں گا لیکن پہلے میرے بیٹے کا تو مسئلہ حل کرو۔ مختصر یہ کہ چند دنوں کی کوشش کے بعد بیٹے کے کچھ کچھ میری بات سمجھ میں آئی تھی کہ اچانک یہ سنا کہ وہ لڑکی جس کا نام انورادھا تھا کسی ہندو لڑکے کے ساتھ فرار ہوگئی اور بے چارے عقیل کا اسلام پھیلانے کا جذبہ ادھورا رہ گیا۔ اُدھر صوفی تاشقند نے گھر میں اچانک مارشل لاء لگا دیا اور شگفتہ کی نقل و حرکت پر پہرے لگا دیئے۔

ایک دن اس نے بانو سے فون پر کہا کہ میں اچھی خاصی دعوت کے کام سے جڑ گئی تھی اور گاؤں در گاؤں میرے طوفانی دورے چل رہے تھے کہ ایک دن تمہارے شوہر میرے گھر آئے اور انہوں نے اس طرح میرے شوہر کے کان بھرے کہ بس توبہ ہی بھلی۔ میرے شوہر نے کبھی مجھ پر پابندی نہیں لگائی تھی جس دن سے ابوالخیال فرضی نے ان کے کان بھرے انہوں نے مردانگی کا اظہار شروع کر دیا اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ آج میں تبلیغ دین کرنے سے محروم ہوں۔

بانو ایک دن مجھ سے کہنے لگی۔ ہیں آپ بہت برے۔ آپ کو کیا لینا تھا۔

بیگم! صوفی تاشقند پچھلے جنم سے میرے یار غار ہیں، ان کی بیوی ہاتھوں سے نکلی جا رہی تھی اگر میں نہ روکتا تو قیامت آجاتی۔

آخر تم مرد عورتوں کو اتنا کچا کیوں سمجھتے ہو، میں جانتی ہوں شگفتہ پڑھی لکھی عورت ہے۔ وہ خود عقل رکھتی ہے۔

بیگم، عورتوں کی عقلیں مستند نہیں ہوتیں۔ تم خود ہی بتاؤ کہ اگر کوئی مرد تم سے بیعت ہونے کی خواہش کرے تو تم کیا کرو گی۔؟

میں تو اس کی داڑھی نوچ لوں گی۔

اور اگر اس کے داڑھی بھی نہ ہو تو؟

تو میں اس کو کچا چبا لوں گی۔

یہ بھی شریعت میں جائز نہیں ہے، مرد کا گوشت تو بھون کر بھی کھانا جائز نہیں ہے۔ کچا کھانا تو بالکل ہی حرام ہے

دیکھو بیگم! شگفتہ بے شک دل کی اور نیت کی بری نہیں ہے لیکن برا ہو شیطان لعین کا یہ عورتوں کو تبلیغ اور جلسوں میں پھنسا کر ان کی ایسی کی تیسی کر رہا ہے عورتوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اپنے گھر کو اپنے شوہر کو اور اپنے بچوں کو سنبھالیں اس سے بڑی نیکی اور کیا ہے۔ دیہات در دیہات گھومنا، سیرت کے جلسوں میں اپنی آواز نامحرم مردوں کو سنوانا، فوٹو اتروا کر انہیں اخبار میں چھپوانا نیکی نہیں ہے۔ نیکی کے نام پر فریب خوردگی ہے شکر کرو کہ میں نے اپنے دوست کی بیوی کی حفاظت کر لی ورنہ وہ کہیں تبلیغ میں لمبی نکل جاتی اور صوفی تاشقند جنگل میں ڈھول پیٹتے پھرتے اور میں ان کی یہ حالت دیکھ کر نہ جانے کتنی بار خودکشی کر لیتا۔ (یار زندہ صحبت باقی)

قسط نمبر: ۸۴

حرم کعبہ میں بیٹھے بیٹھے اور تفکرات میں ڈوبے ہوئے یوناف نے ایک دم چونکتے ہوئے پکارا۔ "ابلیکا! ابلیکا!"

جواب میں ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا۔ "اے میرے حبیب کیا ہوا"؟

یوناف نے خوشی اور اطمینان میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔ "اے میری عزیزہ! میں نے اس عزازیل کی گرفت میں آنے والی برزخ کی دونوں بدروحوں اس کے ساتھیوں عارب، بیوسا اور نبیطہ سے اس نازک صورت حال سے نمٹنے کا ایک بہترین حل سوچ لیا ہے تم تیار رہنا میں ابھی اور اسی وقت حرم کعبہ سے شوطار محل کی طرف کوچ کروں گا اور اس محل کے اندر میں اپنے ان دشمنوں سے ایسا نمٹوں گا کہ ان کی حالت عاد و ثمود جیسی درس آمیز اور عبرت خیز بنا کر رکھ دوں گا۔"

ابلیکا نے خوشی برساتی ہوئی آواز میں پوچھا۔ "اے میرے حبیب! کیا تم یہ نہ بتاؤ گے کہ ان لوگوں کے خلاف تم کیا طریقہ کار اپنانے والے ہو۔؟"

یوناف نے گہری مسکراہٹ میں کہا۔ "مطمئن رہو شوطار کے محل میں تم خود ہی دیکھ اور جان لوگی کہ میں ان بدکاروں کے خلاف کیسے حرکت میں آتا ہوں۔" یوناف ذرا رُکا پھر ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے وہ دوبارہ کہہ رہا تھا۔ 'اے ابلیکا، ہمارا خدا ہمارا رب ہم پر مہربان ہے جو اس نے یوں اپنے گھر میں ان بدی کی قوتوں سے پناہ دی میں اپنے خداوند کا ممنون ہوں کہ وہ اپنے بندوں کی عاجزی اور آنسوؤں میں ڈوبی ہوئی پکار کو ضرور سنتا ہے۔ خداوند کے اس گھر میں مجھے سکون کے ساتھ سوچنے کا موقع ملا تھا سو میں نے ان سے نمٹنے کا طریقہ حاصل کرلیا ہے اب تم تیار رہو کہ میں یہاں حرم کعبہ سے شوطار کے محل کی طرف کوچ کروں گا۔ ظاہر ہے کہ میرے یہاں سے نکلنے پر عزازیل بھی اپنے ان حواریوں کے ساتھ میرا تعاقب کرتے ہوئے شوطار کے محل کی طرف جائے گا اور پھر تم دیکھنا کہ میں ان سے کس ہولناک انداز میں نمٹتا ہوں۔"

ساتھ ہی یوناف حرم کعبہ سے نکل کھڑا ہوا۔ عزازیل اور اس کے حواریوں نے بھی اسے وہاں سے نکلتے دیکھ لیا تھا۔ اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے جب یوناف حرم کعبہ سے دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل کی طرف روانہ ہوگیا تو عزازیل بھی اپنے حواریوں کے ساتھ اس کے تعاقب میں لگ گیا تھا۔

یوناف طوفانی انداز میں شوطار محل کی طرف بڑھا۔ محل میں داخل ہوتے ہوئے وہ دریا کے کنارے سے مچھلیاں پکڑنے والے ایک نوجوان مچھیرے کو بھی کسی شاہین کی طرح اچکتا ہوا شوطار کے محل کے اندر لے گیا تھا فی الفور وہ اپنی خواب گاہ میں داخل ہوا اور شیطان اور اس کے حواریوں کو روکنے کے لئے اس نے اپنی خواب گاہ کے اندرونی حصے میں حصار کھینچ دیا تھا۔ پھر اس نے مچھیرے کو اٹھائے اٹھائے ایک درمیانی دروازہ کھولا اور خواب گاہ کے ساتھ والے کمرے کے اندر ایک اور حصار کھینچ دیا اور دونوں کمروں کے بیچ کا دروازہ کھول دیا۔ اتنی دیر میں عزازیل بھی وہاں پہنچ گیا اور اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ یوناف کی خواب گاہ کے دروازے پر آن رُکا تھا اس لئے یوناف کے حصار کے باعث وہ آگے بڑھتے بڑھتے رُک گئے تھے۔ مچھیرے نے جونہی عزازیل اور ساتھیوں کو دیکھا بے ہوش ہو کر فرش پر گر گیا۔

یوناف نے دیکھا کہ عزازیل نے اس کے حصار کو توڑنے کا عمل شروع کردیا تھا۔ یوناف آگے بڑھا ہاتھ میں پکڑی ہوئی تلوار پر اس نے پھر اپنا کوئی لاہوتی عمل کیا اور دروازے کے سامنے اس نے کئی اور حصار ڈال دیئے تا کہ عزازیل کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اندر آنے میں کچھ دیر لگے اور اسے کمرے کے اندر کام کرنے کا موقع مل جائے۔ دروازے کے سامنے سے ایک دم پیچھے ہٹ کر یوناف اس دیوار کی طرف آیا جو دروازے کی اوٹ میں تھی اور جسے عزازیل اور اس کے ساتھی دیکھ نہ سکتے تھے۔ یوناف نے لمحوں کے اندر اس دیوار کو طلسمی دیوار میں تبدیل کردیا تھا پھر اس نے ابلیکا کو مخاطب کیا۔

"اے ابلیکا ساتھ والے کمرے میں کوئلے پڑے ہیں، وہاں سے ایک کوئلہ لے کر تم اس دیوار پر اُن بدروحوں کی شکلیں بناؤ جنہیں عزازیل نے اپنی گرفت میں کیا ہے ساتھ ہی ساتھ عزازیل کی تصویر بھی ان بدروحوں کے ساتھ بنا دو پھر دیکھو میں کیسے ان سے نمٹتا ہوں!"

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں ابلیکا نے کہا۔ "اے میرے حبیب! تمہاری سوچیں اور تمہارا طریقہ کار بہت عمدہ ہے کیا میں ان بدروحوں اور عزازیل

کے علاوہ اس طلسمی دیوار پر عارب، بیوسا اور عبیطہ کی تصویریں نہ بنادوں تا کہ جب تم چاہو تو ان کو بھی کرب اور اذیت میں مبتلا کر سکو۔"

یوناف نے کہا۔ "ابلیکا تم ان سب کی تصویریں طلسمی دیوار پر بناؤ اتنی دیر تک میں عزازیل اور اس کے حواریوں کو دروازے سے دور رکھنے کی کوشش کرتا ہوں۔"

ابلیکا یوناف کی گردن پر لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہوگئی جب کہ یوناف دروازے پر آیا اس نے دیکھا کہ عزازیل اپنی سری قوتوں کو استعمال کرتا ہوا ایک حصار کے بعد دوسرے حصار کو توڑ رہا تھا اس پر یوناف نے اس کی طرف دیکھا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے طنزاً کہا۔

"اے ملعون اے میرے رب کی بارگاہ سے دھتکارے ہوئے بدی اور گناہ کے گماشتے! اس خواب گاہ میں داخل ہونا دیکھ میں کیسا کٹھن اور مشکل بناتا ہوں تھوڑی ہی دیر بعد میں تیرے ساتھ جو کھیل کھیلنے والا ہوں اسے تو زندگی بھر یاد رکھے گا۔ اے عزازیل جس طرح پانی نشیب کی طرف جاتا ہے ایسے ہی تو گناہوں اور بدی کے نشیب میں اترتا ہے لیکن دیکھ شوطار کے اس محل میں آج میں تجھے کیسی سزا اور اذیت دیتا ہوں۔"

یوناف نے اپنی تلوار کو حرکت میں لا کر دروازے کے سامنے کھینچے ہوئے حصاروں میں اور زیادہ اضافہ کرنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر تک یوناف دروازے کے سامنے کھڑا رہا اپنی تلوار اس نے عزازیل کی طرف تان رکھی اس دوران عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا تھا۔ یوناف کبھی کبھی طلسمی دیوار کی طرف بھی دیکھ لیتا تھا جس پر بڑی تیزی کے ساتھ ابلیکا تصویریں بناتی جارہی تھی۔ یوناف نے جب دیکھا کہ ابلیکا نے تصویریں مکمل کر دی ہیں تو وہ دروازے سے ہٹ کر دیوار کے پاس آیا۔

ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیا اور پوچھا۔ "اے میرے حبیب! میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ تو اس بے چارے نوجوان مچھیرے کو کیوں لے آیا ہے۔ یہ تو عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑا ہے۔"

اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اس نوجوان مچھیرے کو میں بے فائدہ ادھر لے کر نہیں آیا بلکہ میں اس سے بہت کام لوں گا تو دیکھتی رہ کہ یہ کس طرح میرا معاون اور مددگار ثابت ہوتا ہے۔"

یوناف تیزی کے ساتھ ساتھ والے کمرے کی طرف گیا اور وہاں سے وہ چار چھڑیاں اٹھا کر لے آیا پھر وہ مچھیرے کو ہوش میں لایا تو وہ بدک کر اٹھ کھڑا ہوا اور منت کرنے کے انداز میں اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اے آقا! میں جانتا ہوں کہ مصر کی ملکہ نے آپ کو خونخوار ممی کا خاتمہ کرنے پہ مقرر کیا تھا اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ کوئی مافوق البشریت انسان ہیں لیکن میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ مجھے یہاں سے نکالئے آپ مجھے یہاں کیوں اٹھا لائے ہیں یہ جو غیر انسانی آتشی ہیولے جو آپ کے دروازے پر کھڑے ہیں یہ کون ہیں میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ مجھے ان کی خوراک نہ بنائیے۔"

یوناف نے پیار سے اس مچھیرے کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

"اے میرے عزیز تم فکرمند نہ ہو میں تم سے نیکی کا ایک کام لوں گا دروازے پر تم یہ جو آتشی ہیولے دیکھتے ہو یہ وہی لوگ ہیں جو ذوسر کے اہرام سے ممی کو حرکت میں لاتے ہیں میں انہی قوتوں کے خلاف تمہارا تعاون حاصل کرنے کے لئے تمہیں اپنے ساتھ لایا ہوں۔"

اس نوجوان مچھیرے نے یوناف کے سامنے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

"اے آقا میں تو ایک لاچار اور بے بس سا انسان ہوں ایسی ہولناک قوتوں کے مقابلے میں آپ کی کیا مدد کر سکتا ہوں میرا گمان ہے کہ میں ان قوتوں کے سامنے اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھوں گا۔"

یوناف نے اس مچھیرے کو مخاطب کرتے ہوئے انتہائی نرمی سے کہا۔

جب تک میں تمہارے پاس اس کمرے کے اندر موجود ہوں ان قوتوں میں سے کوئی بھی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتی تم ان کے خلاف میری بہترین مدد بھی کر سکتے ہو اور وہ یوں کہ یہ دو چھڑیاں سنبھالو اور سامنے کی دیوار پر بائیں طرف جو دو تصویریں بنی ہیں ان کے پیٹ کی جگہ ان چھڑیوں کے ذریعہ خوب اذیت پہنچاؤ پھر تم دیکھنا کہ تمہارے ان تصویروں کو اذیت پہنچانے سے باہر کھڑی ان آتشی قوتوں میں سے دو پر کیسی مصیبت اور عذاب گزرتا ہے۔"

یوناف کی گفتگو سے نوجوان مچھیرے کو کچھ ڈھارس ہوئی اس نے دونوں چھڑیاں سنبھال لیں اور طلسمی دیوار پر جن دونوں تصویروں کی طرف یوناف نے اشارہ کیا تھا ان تصویروں کے پیٹ کے مقام پر اذیتیں دینی شروع کر دیں یہ تصویریں ان دونوں بدروحوں کی تھیں جنہیں شیطان نے اپنی گرفت میں کر لیا تھا۔ جونہی مچھیرے نے ان تصویروں کو اذیت دینے کی ابتدا کی اسی وقت دونوں بدروحیں بری طرح چلا اٹھیں اور عزازیل کو چھوڑ کر وہاں سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔

یوناف دروازے کے قریب کھڑا یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا جونہی وہ دونوں بدروحیں وہاں سے بھاگیں ان کی چیخ اور پکار سن کر عزازیل ان کی طرف لپکا اور اپنے کسی عمل کے ذریعہ ان دونوں بدروحوں کو روکنا چاہا لیکن یوناف نے دوسری دونوں چھڑیاں اٹھا لیں اور طلسمی دیوار کی طرف بڑھا۔ ایک چھڑی اس نے طلسمی دیوار پر بنی ہوئی عزازیل کی تصویر کے پیٹ میں خوب زور زور سے گھمانی شروع کر دی جب کہ دوسری چھڑی وہ باری باری عارب، بیوسا، اور عبیطہ کی بنی ہوئی

تصویروں پر گاڑنے لگا۔ اس عمل سے عزازیل خود بھی اذیت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ لہٰذا وہ ان دونوں بدروحوں کو روک نہ سکا اور وہ بدروحیں جانے کن منزلوں کی طرف روپوش ہو گئیں۔

عزازیل، عارب، بیوسا اور عبیطہ بھی جان گئے تھے کہ یوناف نے انہیں طلسمی دیوار کے عمل میں مبتلا کر کے رکھ دیا ہے۔ لہٰذا وہ فوراً اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور اپنی ہیئت بدلتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔ عزازیل کے دوسرے ساتھی بھی وہاں سے چلے گئے تھے۔

ابلیکا نے فوراً یوناف کی گردن پر لمس دیا اور بولی۔ ''اے یوناف! قسم اس خداوند کی جس نے حرم کعبہ میں ہم دونوں کو پناہ دی۔ تم نے عزازیل اور اس کے حواریوں کے خلاف کیا خوب کھیل کھیلا ہے۔ سب سے اچھی بات یہ کہ جن دو بدروحوں پر عزازیل کی گرفت تھی اب وہ اس کی گرفت میں نہیں رہیں۔ میں تمہیں مبارک باد دیتی ہوں کہ عزازیل کے اس ہولناک کھیل کے مقابلے میں آخر کار کامیابی ہماری ہی ہوئی ہے۔'' ابلیکا ذرا رکی پھر اپنی گفتگو کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے دوبارہ بولی۔ ''اے یوناف! اب ہمیں وقت ضائع نہیں کرنا چاہئے بلکہ فوراً زوسر کے اہرام کا رخ کرنا چاہئے۔ یہ ممی پر قابو پانے کا بہترین موقع ہے اس لئے کہ عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ مغرب کی طرف بھاگ گیا ہے۔ لہٰذا ہمیں اس ممی کو ناکارہ بنا دینا چاہئے اگر ہم نے دیر کر دی تو مجھے خدشہ ہے کہ عزازیل اس ممی کی حفاظت کا کوئی انتظام نہ کر لے۔ ممی پر اس وقت بھی عزازیل کے چند کارکن ہیں جو اسے حرکت میں لاتے ہیں اس کے علاوہ اس ممی کے پیٹ میں عزازیل نے وہ طلسم بھی ڈال رکھا ہے جو زوسر بادشاہ کے مشیر اور ساحر امحوتپ نے ان اہراموں کے اندر ڈالا تھا۔ ہمیں ممی کو ناکارہ کرنے کے لئے دو چیزوں سے نمٹنا ہوگا۔ اول یہ کہ شیطانی کارکنوں کو اس ممی سے دور کرنا ہوگا اور یہ بہت آسان کام ہے جو میں چند ہی لمحوں کے اندر کر کے رکھ دوں گی اس لئے میں خود ان شیطانی گماشتوں پر حملہ آور ہوں گی اور تم دیکھنا میں کیا حشر کر کے زوسر کے اہرام سے انہیں نکالتی ہوں تمہارا یہ کام ہوگا کہ عزازیل نے اس ممی کے پیٹ میں جو امحوتپ کا سحر ڈال رکھا ہے تم اس سحر کو ضائع کر دینا اس لئے کہ اگر ہم صرف شیطانی کارکنوں کو ہی وہاں سے مار بھگائیں اور اس طلسم کو ضائع نہ کریں تو اس کی مدد سے بھی ممی انتہائی ہولناک اور مافوق البشریت کام کر کے خوف و ہراس، تباہی و بربادی اور خوں ریزی کا باعث بن سکتی ہے۔''

ابلیکا کے خاموش ہونے پر یوناف نے خوش طبعی سے کہا۔ ''تم ٹھیک کہتی ہو ہمیں ابھی اور اسی وقت زوسر کے اہرام میں اس ممی سے نمٹ لینا چاہئے لیکن مجھے چند لمحوں کی مہلت چاہئے تاکہ میں اس نوجوان مچھیرے کو فارغ کر دوں اس لئے کہ یہ میرے بہت کام آیا ہے اس نے اس طلسمی دیوار پر چھڑی سے اذیتیں دے کر بدروحوں کو مار بھگایا ہے۔''

یوناف اس نوجوان مچھیرے کی طرف متوجہ ہوا اور اسے مخاطب کرنے کے کہا۔ ''اے میرے عزیز! میں تیرا ممنون ہوں کہ تو نے بدی کی روحوں کو مارنے میں میرا ساتھ دیا ہے دیکھ تو نے اس دیوار پر بنی ہوئی تصویروں کو چھڑیوں سے جو اذیتیں دی ہیں اس کے نتیجے میں آتشی بگولے کیسی چیخ و پکار کرتے ہوئے یہاں سے بھاگ چکے ہیں میں تجھے جس کام کے لئے لایا تھا وہ کام اب ہو چکا ہے میں تم سے معذرت خواہ ہوں کہ تمہاری مرضی کے خلاف تمہیں دریائے نیل کے کنارے سے اچک لایا۔''

یوناف نے اپنی کمر کے ساتھ لٹکتی ہوئی ایک چرمی تھیلی سے چند سکے نکالے اور اس نوجوان مچھیرے کا ہاتھ پکڑ کر اس نے وہ سکے اس کی ہتھیلی پر رکھ دیئے اور کہا۔ ''اے میرے عزیز! اب تم جاؤ اور جس طرح پہلے تم دریائے نیل کے کنارے کام کر رہے تھے پھر وہاں اپنا کام شروع کر دو۔ یہ سکے تمہاری اس زحمت کی اجرت ہیں جو تم نے یہاں میری اس خواب گاہ میں اٹھائی۔''

مچھیرے نے ممنونیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اے آقا! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے یہ سکے دیئے اب میں سمجھ گیا ہوں کہ دریائے نیل کے کنارے سے اٹھا کر آپ مجھے یہاں کیوں لائے تھے۔ قسم رع دیوتا کی اگر ایسی بدی کی قوتوں کے خلاف اس طرح کی مدد کی پھر کبھی میری ضرورت محسوس کریں تو میں ہمیشہ آپ کی خدمت کرتے ہوئے فخر محسوس کروں گا۔ اے میرے آقا! کیا میں آپ سے یہ پوچھ سکتا ہوں کہ ممی کا خاتمہ ہو چکا ہے جو زوسر کے اہرام سے نکل کر تباہی و بربادی کا باعث بنتی ہے۔''

یوناف نے شفقت اور پیار سے مچھیرے کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''اب تم جا کر اپنے کام میں لگ جاؤ اور یہی سمجھو کہ اس ممی کا خاتمہ ہو چکا ہے اس لئے کہ اب وہ ممی کبھی لوگوں کی تباہی اور بربادی کا باعث نہ بن سکے گی۔''

مچھیرا یوناف کو جھک کر تعظیم دیتا ہوا خواب گاہ سے نکلنے ہی لگا تھا کہ یوناف نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''ذرا رکو۔''

مچھیرا یوناف کی پکار پر رک گیا۔ یوناف نے آگے بڑھ کر دروازے کے حصار کو ختم کر دیا پھر وہ مچھیرا خواب گاہ سے نکل گیا جب کہ یوناف بھی وہاں سے زوسر کے اہرام کی طرف چلا گیا تھا۔

جب وہ اہرام کے دروازے پر پہنچا تو ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیتے ہوئے کہا۔ ''تم تھوڑی دیر یہاں رکو اور پھر دیکھو میں شیطان کے ان گماشتوں کا کیا حشر کرتی ہوں جو اس ممی پر مسلط ہیں۔''

ابلیکا کے کہنے پر یوناف وہاں رک گیا جب کہ ابلیکا اس کی گردن پر لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہو گئی، چند ہی ثانیوں بعد یوناف چونک اٹھا جب اسے کمرے کے اندر سے سسکیاں اور آہوں جیسی آوازیں سنائی دیں اس نے یہ بھی

محسوس کیا کہ یہ آہوں اور سسکیوں کی آوازیں زوسر کے اہرام سے باہر نکلتی چلی گئی تھیں۔

ابلیکا نے پھر اس کی گردن پر لس دیا۔" اے یوناف! اس وقت وہ خونخوار ممی عزازیل کی قوتوں سے پاک ہے میں بدی کے ان گماشتوں کو زوسر کے اہرام سے بھگا چکی ہوں۔ اب تم آگے بڑھو اور اس ممی پر اپنے کام کی تکمیل کرو۔"

یوناف نے سب سے پہلے دروازے کے قریب سے تھوڑی سی مٹی اپنی مٹھی میں لی اور اس خونخوار ممی کے پاس آ گیا اس نے اس مٹھی جس میں مٹی لے رکھی تھی وہی ہاتھ ممی کے منہ پر رکھا اور کسی عمل کی ابتدا کر دی تھی تھوڑی دیر بعد اس نے اپنا ہاتھ وہاں سے ہٹا لیا اور ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے ابلیکا اکھوتپ کا پھیلایا ہوا طلسم اب اس ممی سے نکل کر میری مٹھی میں ہے اور میں ارادہ کر چکا ہوں کہ اس سحر کو دریائے نیل میں پھینک کر ضائع کر دوں گا۔"

ابلیکا نے اپنی مسکراتی ہوئی آواز میں کہا۔" اے یوناف! اس معاملے میں پوری طرح اتفاق کرتی ہوں ممی سے شیطانی قوتیں ہٹ جانے اور اکھوتپ کے ڈالے ہوئے طلسم کے زائل ہو جانے کے بعد یہ ممی لوگوں کے لئے بے ضرر ہو کر رہ گئی ہے، آؤ اب یہاں سے کوچ کریں۔"

یوناف وہاں سے نکلا پہلے وہ دریائے نیل کے کنارے آیا اور وہ مٹی جس کے اندر اس نے سحر منتقل کیا تھا، دریائے نیل میں بہادی اس کے بعد وہ مصر کی ملکہ دلوکہ کے محل کا رخ کر رہا تھا۔

****

دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل سے بھاگنے کے بعد عزازیل، عارب، بیوسا اور ہبیطہ دریائے نیل کے بائیں کنارے سے ذرا دور ہٹ کر ایک سنسان جگہ جا رکے اور دوبارہ اپنی ہیئت کو بدلتے ہوئے نمودار ہوئے۔ سب سے پہلے عارب نے انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے آقا! آخر یوناف طلسمی دیوار کا عمل ہمارے خلاف استعمال کرتے ہوئے اس کشمکش میں کامیاب ہو گیا۔ کاش ہم آج اسے دکھ اور اذیت پہنچانے میں کامیاب ہو جاتے لیکن الثاوہ ہمیں ایک عذاب میں مبتلا کرنے پر قادر ہو گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یوناف نے ہمیں یہ زندگی کی بدترین شکست اور سزا دی ہے۔ مجھے اس کی کامیابی کا انتہائی دکھ اور صدمہ ہے۔ کاش ہم اسے اور اس کی ساتھی ابلیکا کو اپنے سامنے مجبور اور بے بس کر سکتے۔ کاش ہم ان دونوں کو ایسے عذاب اور کرب میں ڈالنے پر قادر ہو جاتے کہ انہیں احساس ہوتا کہ ہم کسی بھی قوت میں ان دونوں سے کم تر نہیں ہیں۔"

عزازیل نے عارب کو سمجھاتے ہوئے کہا۔" یوناف کی ہم پر فوقیت اور اس کا ہم پر قابو پالینا کوئی دائمی کیفیت نہیں یہ ایک وقتی چڑھاؤ ہے اس کی بنا پر وہ ہم پر غالب رہا لیکن یاد رکھو اب اس پر میں اپنے ایک ساتھی کو وارد کروں گا جس کے متعلق مجھے امید ہے کہ وہ ضرور یوناف پر قابو پالے گا بلکہ ہر جگہ ہر وقت اس پر اپنی فوقیت ظاہر کرنے پر قادر رہے گا۔"

عارب نے امید بھری نگاہوں سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا " آپ کا وہ ساتھی کون ہے جو اس یوناف پر قابو پانے کی قوت اور طاقت رکھتا ہے۔"؟

عزازیل بولا۔" میرے اس ساتھی کا نام قبقب ہے اور اس قبقب میں اوروں کی نسبت انتہائی طاقت ہے دوسرا یہ کہ اپنے اعضاء اور جسم وحلیہ اور چہرہ بدلنے میں اپنی مثال نہیں رکھتا۔ اپنے اس فن سے کام لینا وہ خوب جانتا ہے۔ یہ بدی پھیلانے میں بھی بڑی مہارت اور قوت رکھتا ہے وہ اس طرح کہ جس کسی کو اس نے بدی میں مبتلا کرنا ہو یا جس کسی کو اس نے اپنا شکار بنانا ہو وہ اس کے سامنے انتہائی خوب صورت عورت کی شکل میں آتا ہے اسے بہلا پھسلا کر اپنے ساتھ لے جاتا ہے پھر ایک دم اس کے سامنے انتہائی طاقت ور انسانی صورت میں آتا ہے اور اس پر اپنی طاقت وقوت کے بل بوتے پر غلبہ پاتا ہے۔ وہ انسانی خون پینے کا عادی بھی ہے یوں جان لو کہ اس کی خوراک ہی انسانی خون ہے جب بھی وہ کسی سے مقابلہ کرتا ہے تو اس کی قوت کم ہو جاتی ہے اپنی اس قوت کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اسے کم از کم چالیس دن کا وقفہ اور مہلت درکار ہوتی ہے۔ اس مہلت میں اسے بالکل فارغ رہ کر آرام کرنا چاہئے۔ اس طرح وہ دوبارہ اپنی قوت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اسی قبقب کی جنس سے اس کی ساتھی لڑکی بھی ہے اس لڑکی کا نام خوفہ ہے یہ بھی قبقب کی طرح طاقت ور اور بھر پور قوت رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے چہرے کی تبدیلی اور ناسوت کی کیفیت قبقب جیسی مہارت رکھتی ہے۔ میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں اسی قبقب کو یوناف پر وارد کروں گا مجھے امید ہے کہ یہ قبقب نہ صرف یوناف کو مار مار کر دوہرا کر دے گا بلکہ ہماری اپنی شکست کا بدلہ لینے کے ساتھ ساتھ آئندہ کے لئے یوناف کو نیکی کے فروغ کا کام کرنے سے روک کر رکھ دے گا۔"

عزازیل کے خاموش ہونے پر عارب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔" کیا آپ قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ کو یہاں طلب نہ کریں تا کہ ان دونوں کو دیکھنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی اندازہ کر سکیں کہ واقعی قبقب اس قابل ہے کہ وہ یوناف پر قابض ہو جائے بلکہ میں تو آپ سے یہ بھی کہوں گا کہ دریائے نیل کے سامنے کے ان شرقی ویرانوں کے اندر آپ مجھے اور قبقب کو ٹکرائیں۔ ہم دونوں کا مقابلہ کرائیں اگر قبقب قوت اور طاقت میں مجھے زیر کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر میں آپ کو امید دلاتا ہوں کہ شاید وہ یوناف کو بھی اپنے سامنے

زیر کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔"

عزازیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔"میں تمہاری اس تجویز سے اتفاق کرتا ہوں میں قبقب اور اس کی لڑکی خوفہ کو طلب کرتا ہوں۔"

عزازیل نے اپنے ساتھی واسم کی طرف دیکھا اور اسے قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ کو وہاں بلانے کا حکم دیا۔ عزازیل کے اس حکم پر واسم وہاں سے غائب ہو گیا اور تھوڑی دیر بعد واسم قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ کو لے کر واپس آ گیا۔ عزازیل نے سب سے پہلے عارب، بیوسا اور نبیطہ کا ان دونوں سے تعارف کرایا۔

خوفہ شام کے نارنجی بادلوں رنگوں اور ملگجی بہاروں کے امتزاج جیسی حسین تھی اس کی رگوں میں ایک نشاط اور آنکھوں میں کشش بھری ہوئی تھی۔ ایسا لگتا تھا کہ اس کا جسم رازہائے بستہ کی چھاؤں اور روح کی خودلذتی سے بھرا ہوا ہو۔ دوسری طرف چناروں جیسا تناور درخت اور جسمانی لحاظ سے کوہ پیکر قبقب انہیں ایسا لگا جیسے وہ اپنی آنکھوں میں برق کی تاب اور جسم میں سمندر جیسی ہیجان آفرینی رکھتا ہو۔ وہ ان تینوں کو خوفناکیوں سے بھرا دل اور فاسد تمدن کے سیلاب جیسا پرقوت اور طاقت ور لگا تھا۔ دریائے نیل کے مشرقی ویرانوں کے اندر قبقب کو وہ اپنے سامنے زمین کے سفاک عناصر، کالی آندھیوں کے طوفان اور سحر زدہ شہر کی طرح محسوس کر رہے تھے۔

عزازیل نے قبقب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے میرے عزیز! میں تجھے ایک انتہائی طاقت ور انسان پر وارد کرنا چاہتا ہوں اس کا نام یوناف ہے اور ممفس شہر کے شمال میں دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں رہتا ہے لیکن اس شخص پر وارد ہونے سے پہلے میں چاہتا ہوں کہ تمہارا مقابلہ عارب عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ بیوسا، نبیطہ اور خوفہ سے ہو تاکہ تمہاری طاقت وقوت کا ہم سب اندازہ لگا سکیں اگر تم عارب کو اپنے سامنے زیر کرنے میں کامیاب ہو گئے تب یہ امید کی جا سکتی ہے کہ تم یوناف کو اپنے سامنے زیر کر لو گے۔" عزازیل نے اپنے دیگر ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے میرے ساتھیو تم ایک طرف ہٹ کر کھڑے ہو جاؤ تاکہ عارب اور قبقب کو ایک دوسرے کے سامنے ٹکرانے والا اپنی قوت کا اندازہ کرنے کا موقع میسر ہو۔"

عزازیل اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ بیوسا اور نبیطہ بھی ایک طرف ہٹ کر کھڑی ہو گئیں جب کہ مقابلہ کرنے کیلئے قبقب اور عارب ایک دوسرے کے سامنے آئے قریب آتے ہی اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے میں پیوست کرتے ہوئے عارب نے قبقب کے پیٹ میں ایک زوردار ضرب لگائی عارب امید رکھتا تھا کہ اس کی اس ضرب سے قبقب پر لرزش طاری ہو جائے گی اور وہ زمین پر گر جائے گا لیکن ایسا نہ ہوا اس کی ضرب نے قبقب کو اذیت میں ضرور مبتلا کیا لیکن وہ ذرا اپنے جسم کو خم کرتا ہوا ضرب کو برداشت کر گیا۔ جواب میں قبقب نے جب ایسی ہی ضرب عارب کے پیٹ پر لگائی تو عارب ہوا کے اندر اچھلتا ہوا اور بل کھاتا پشت کی جانب گر گیا۔ گرے ہوئے عارب پر قبقب نے چھلانگ لگا دی اور پھر لمحوں کے اندر اس نے اسے اپنے دونوں ہاتھوں کو فضا میں بلند کر دیا۔ قبقب زوردار انداز میں عارب کو زمین پر پٹخ دینا چاہتا تھا کہ عزازیل نے اپنا ہاتھ کھڑا کر کے اسے روک دیا۔

"اے قبقب اسے زمین پر نہ پٹخنا تم نے صرف چند ہی ثانیوں کے اندر عارب پر اپنی طاقت ور قوت ثابت کر دی ہے پس تم عارب کو اپنے سامنے آرام سے ڈال دو اور سنو جس مقصد کیلئے میں نے تمہارا انتخاب کیا ہے، مجھے امید ہے کہ تم اس مقصد میں ضرور کامیاب ہو گے۔"

قبقب نے عارب کو زمین پر رکھتے ہوئے کہا۔"اے آقا! اگر میں اس مقصد میں کامیاب نہ بھی ہوا تب بھی میں ہمیشہ کے لئے اس کے ساتھ دشمنی رکھ لوں گا اس لئے کہ وہ اپنی گزرتی ہوئی عمر کے ساتھ طاقت میں ڈھلتا جائے گا اور میں ویسے کا ویسا ہی رہوں گا۔ یوں اس کی زندگی کے کسی نہ کسی لمحے میں تو اسے زیر کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا ویسے مجھے امید ہے کہ وہ شخص اگر عارب سے بھی زیادہ طاقتور ہوا تب بھی میں اسے اپنے سامنے ان تنکوں جیسا بنا کر رکھ دوں گا جو تیز آندھیوں اور ہواؤں کے اندر بے بسی کی حالت میں اڑتے پھرتے ہیں۔"

عزازیل نے قبقب کو مطلع کرنے کے انداز میں کہا۔"اے قبقب جیسا تعارف میں نے تم سے عارب، بیوسا اور نبیطہ کا کرایا ہے ویسا ہی تعارف یوناف کا بھی ہے۔ جس طرح ان کے ناسوت پر لاہوت کا عمل ہے۔ ایسے ہی اس کے ناسوت پر بھی لاہوت کا عمل ہے تم اس گمان میں نہ رہنا کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ وہ تمہارے ساتھ کمزور ہوتا جائے گا نہیں ہرگز نہیں وہ آدم کے وقت سے ہے اور جیسا وہ اس وقت تازہ دم اور جوان تھا ایسا وہ اب بھی ہے اور اپنی موت تک ویسا ہی رہے گا کوشش کرنا کہ اسے اپنے پہلے ہی مقابلے میں زیر کر لو اور مار مار کر اس کی پسلیاں اور اعضاء توڑ کر رکھ دینا اگر تم ایسا کرنے میں کامیاب ہو گئے تو تمہارا معرکہ میری خوشی اور اطمینان کا باعث ہو گا اور سنو اس مقابلے میں خوفہ کو شامل نہ کرنا میں یہ پسند کروں گا کہ تم اکیلے ہی یوناف کا مقابلہ کرو۔ جاؤ دریائے نیل کے کنارے ممفس شہر کے شمال میں شوطار محل کا رخ کرو یوناف نام کا جوان تمہیں وہاں ملے گا۔"

قبقب نے کہا۔"اے آقا! آپ بے فکر رہئے میں اکیلا ہی یوناف کو اپنے سامنے زیر کر لوں گا اب مجھے اجازت دیں کہ میں یوناف کا رخ کروں۔"

****

اخوتپ کے سحر کو دریائے نیل کے اندر زائل کرنے کے بعد یوناف نے مسر کی ملکہ دلوکہ کے محل کا رخ کیا تھا۔ محل کے اندر داخل ہونے کے بعد ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا ہوگا کہ محل کا ایک محافظ بھاگتا ہوا اس کی طرف آیا۔

"مالک! آپ کو ملکہ نے طلب کیا ہے اس وقت وہ اپنے ذاتی کمرے میں آپ کی منتظر ہیں۔"

یوناف نے حیرت سے پوچھا "ملکہ کو کیسے خبر ہوئی کہ میں اس کے محل میں داخل ہوا ہوں۔"

محافظ نے مسکراتے ہوئے کہا "ابھی تھوڑی ہی دیر پہلے ملکہ اپنے دارالانصاف سے فارغ ہوئی ہیں اور سارے معاملات سے نمٹنے کے بعد جس وقت وہ اپنے ذاتی کمرے کی طرف جارہی تھیں اس وقت آپ محل میں داخل ہوئے تھے۔ لہٰذا ملکہ نے آپ کو محل میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ اسی بنا پر انہوں نے مجھے بھیجا ہے کہ میں آپ کی رہنمائی کرتا ہوا آپ کو ان کے ذاتی کمرے میں لے چلوں۔"

یوناف مطمئن ہو گیا اور اس محافظ کے ساتھ ہولیا جس وقت ملکہ دلوکہ کے ذاتی کمرے میں داخل ہوا ملکہ نے اپنی نشست سے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور اسے اپنے قریب بٹھاتے ہوئے پوچھا "تم نے زوسر کے اہرام والی ممی کا کیا کیا؟ یقین جانو میں کیا دن کیا رات، اسی ممی کے متعلق سوچتی رہتی ہوں مجھے ایک طرح سے یہ وہم اور گمان ہو گیا ہے کہ دوسرے لوگوں کی طرح ایک روز یہ ممی مجھ پر بھی حملہ آور ہو کر میرا خاتمہ کردے گی۔"

ملکہ دلوکہ خاموش ہوئی تو یوناف مسکرادیا۔ "اے مصر کی عظیم ملکہ! آپ ہر قسم کے وہم و گمان اور فکر و غم سے بے نیاز ہو جائیں اس لئے کہ اس ممی پر جو شیطانی قوتیں چھائی ہوئی تھیں انہیں میں نے مار بھگایا ہے اس لئے کہ وہی شیطانی قوتیں ممی کو حرکت میں لاتی تھیں اور اس سے خون ریزی اور تباہی و بربادی کے کام کرواتی تھیں اس کے علاوہ ان شیطانی قوتوں کے سربراہ نے یعنی ابلیس نے اخوتپ کے اس طلسم کو جو اس نے زوسر کے اہرام میں ڈال رکھا تھا۔ اپنے قبضے میں کرلیا تھا اور پھر اس طلسم کو بھی اس نے ممی کے جسم میں داخل کردیا تھا اس طرح ان شیطانی قوتوں اور اخوتپ کے طلسم کے باعث وہ ممی خونخوار ہو کر رہ گئی تھی۔ آپ کے اطمینان کے لئے میں یہ کہوں گا کہ اس ممی سے شیطانی قوتوں کو مار بھگانے کے ساتھ ساتھ میں نے اس ممی سے اخوتپ کے سحر کو نکال کر دریائے نیل کے اندر ضائع کردیا ہے۔ پس اے ملکہ! اب وہ ممی دوسری ممیوں کی طرح ایک عام سی چیز ہے اور کسی کو اس سے کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اب زوسر کے اہرام میں اخوتپ کا طلسم بھی نہیں ہے جو چاہے ان اہرام کے اندر آجا سکتا ہے۔ وہاں اب کسی کے لئے کوئی خطرہ اور اندیشہ نہیں ہے۔"

○○○

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

قلم فخر کرتا ہے

محترمی سلام مسنون

مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ ایڈیٹر طلسماتی دنیا دیوبند۔

خدمت عالیہ میں عرض یہ ہے کہ میں فون پر گفتگو کرنے کے بعد آپ کو یہ عریضہ لکھ رہا ہوں، میرے پڑوس میں ہماری بہن رہتی ہے انہیں آج سے تقریباً ایک ماہ قبل ایک لڑکی تولد ہوئی تادم تحریر وہ خود سے اپنے آپ دودھ نہیں پی رہی ہے۔ ناک سے ایک نلی لگادی گئی اسی سے دودھ پہنچایا جارہا ہے۔ سارے افراد خاندان پریشان ہیں۔ علاج کرانے پر معلوم ہوا کہ لڑکی کا دماغ کام نہیں کررہا ہے۔ لڑکی کا نام اقراء ہے۔ والد کا نام بلال احمد ہے۔ والدہ کا نام فہمینہ ہے۔

روحانی علاج کے سلسلے میں وہ میرے سے رجوع ہوئے میری نظر آپ پر ہی پڑی میں نے آپ کا پتہ دیا لیکن وہ الٹا مجھے ہی یہ کام سپرد کردیئے کہ میں ہی آپ سے ربط پیدا کروں جو بھی خرچ ہوگا وہ دیں گے علاج تو کرایا جارہا ہے۔ اب آپ سے گزارش ہے روحانی علاج فرمائیں، دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں طلسماتی دنیا کا گزشتہ تین سالوں سے خریدار ہوں آپ کی تحریروں کا بڑا مداح ہوں آپ کی تحریریں پڑھ کر محسوس ہوا کہ اب بھی ہمارے درمیان ایسے صاحب قلم لوگ ہیں جن پر خود قلم فخر کرتا ہے۔ آپ بے جھجک حق کی تبلیغ کرتے ہیں، عمدہ لکھتے ہیں، بروقت لکھتے ہیں، روحانی دنیا کی لائن سے آپ کی جو خدمات ہیں وہ لائق ستائش ہیں اور اللہ نے آپ کو عامر عثمانیؒ و ماہر القادری کے جیسا قلم عطا کیا۔ ان دونوں کے قلم میں جو بے باکی تھی وہی آپکے قلم میں بھی نظر آتی ہے۔

فقط والسلام

(مولانا امتیاز احمد مفتاحی) مدرس مدرسہ روضۃ العلوم زل

کوزے میں سمندر

محترم المقام قابل احترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔

دیگر احوال یہ ہے کہ ہم اللہ سے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک طلسماتی دنیا کو تاقیامت جاری رکھے۔ بے شک یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ ہمارے بزرگ استاد صاحب حضرت محبوب صاحب سوداگر امیر جماعت تبلیغ ضلع دھارواڑ نے بھی اس رسالہ کو بہت پسند کیا اور مطالعہ میں رکھتے ہیں اور اس کو پڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

سارے نمبرات کا جواب نہیں اور اعمال ناسوتی، سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت اور تحفۃ العالمین کا تو جواب ہی نہیں گویا کہ طلسماتی دنیا کی مثال ایک کوزہ کی ہے جس میں لامحدود سمندر کو بھر دیا گیا ہو۔

ہماری آپ سے گزارش ہے کہ اس رسالہ کو فتنہ وفساد سے دور رکھیں واقعی یہ کام لوہے کے چنے کے چبانے کے برابر ہے۔ حاسدین ورخنہ انداز لوگ ہر زمانے میں رہے ہیں اور آج بھی ہیں کسی کی باتوں پر برا مانے بغیر آپ اپنا سفر اخلاص کے ساتھ جاری رکھیں۔ اللہ پاک قبول فرمائے آمین۔

فقط والسلام

حکیم مولوی محمد طیب توگلی

عالم دینیات، فاضل ادب، فاضل دینیات دیوبند (کرناٹک)

درود نمبر ایک شاہکار

محترم مدیر واہل کار طلسماتی دنیا دیوبند۔

تسلیم!

بڑی شدت سے انتظار تھا کہ طلسماتی دنیا دیوبند کا خاص نمبر ۲۰۰۸ء درود سلام نمبر ملے۔ جو ۴ فروری ۲۰۰۸ء کو موصول ہوا۔ درود سلام کا گلدستہ یہ ایک شاہکار ہے جس میں ہر طرح کے درود سلام کے پھول موجود ہیں۔ آج تک کتاب میں انہیں ایک جگہ پیش نہیں کیا گیا۔ کئی درود شریف میرے وظائف میں ہے کچھ حاصل ہوئے۔ گجراتی ''علمائے عمل'' جام نگر ماہنامہ سے حاصل ہوئے۔ لیکن مجھے عربی میں کرنا تھا جس کی تجدید ''درود سلام'' خاص نمبر ۲۰۰۸ء

سے ہوئی ہے۔ یہ شاہکار رہتی دنیا تک رہے گا۔ اس کا سہرا آپ کے سر رہے گا جو مستفیض ہوں گے تو ثواب کے حق دار آپ بھی ہوں گے۔ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی نہایت خوشی محسوس کر رہے ہوں گے جسے میں غائبانہ طور پر محسوس کر رہا ہوں۔ میرا دل بار بار پڑھ کر محظوظ ہو رہا ہے۔ میری طرف سے دلی مبارک باد قبول کریں۔

خدا آپ کو جنت الفردوس میں اس شاہکار کے بدلے خاص مقام عطا فرمائے۔ آمین۔

فقط والسلام

دلاور حسین

سابق ریلوے گارڈ نندوبار

رسالوں کا سرتاج

محترم جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

ہماری طرف سے طلسماتی دنیا سے جڑے سبھی بھائیوں کو سلام۔

امید کرتے ہیں کہ آپ سبھی لوگ خیریت سے ہوں گے۔ میں آپ کے رسالے کا چار سال سے مطالعہ کر رہا ہوں، سچ تو یہ ہے کہ آج ہمارا طلسماتی دنیا سبھی رسالوں کا سرتاج بنا ہوا ہے۔ اتنی اچھی کتاب کو شائع کرنے کے لئے آپ سبھی کو ہماری طرف سے مبارکباد۔

فقط والسلام

محفوظ احمد سیفی۔ بھوپال

بہت دور حدِ پرواز سے

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب عالیجناب فیض مآب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ آپ کا شکریہ کن الفاظ میں اور کس طرح ادا کروں۔ دماغ خزانہ لغت اپنی تہی دستی پر نادم ہے، تو قلم اپنی ناتوانی کا شاکی۔

اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے تمام نیک مقصدوں میں کامیابی عطا فرمائے۔ اور آپ اسی طرح ترقی کی اعلیٰ منزلیں طے کرتے چلے جائیں۔ بقول شاعر۔

میں کہاں رکتا ہوں عرش وفرش کی آواز سے
مجھ کو جانا ہے بہت اونچا حد پرواز سے

فقط والسلام یوسف (راجستھانی)

یہ خط بھی معذرت کے ساتھ

محترم حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند ماہ پہلے بھی آپ کے رسالہ طلسماتی دنیا میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے تھے اور اس کے الفاظ استعمال کئے جانے کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرایا تھا آپ نے اس کے بعد کے رسالے میں معذرت بھی پیش کی۔

آپ پر کام کا بوجھ اتنا زیادہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کی طرف توجہ نہیں دے پاتے اور آپ کے عملہ میں بھی کسی قدر لاپرواہی وغیر ذمہ داری اور علم کا فقدان نظر آتا ہے۔ جنوری فروری ۲۰۰۸ء کے رسالے کے سرورق پر یہ شعر طبع ہوا ہے۔

سلام اس پر جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں

یہ مصرعہ تصحیح طلب ہے کیونکہ گالیاں سنی جاتی ہیں نا کہ کھائی جاتی ہیں وہ بھی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم گالیاں کھا کر۔

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

آپ سے پھر ایک بار درخواست ہے کہ ایسے گستاخانہ الفاظ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے یا صحابہ کرام، اولیاء کرام کے تعلق سے شائع فرماتے وقت بڑی احتیاط سے کام لیں۔

فقط والسلام

سید غلام محی الدین (حیدرآباد)

پریشانی انسان کا راہبر

محترم المقام قابل احترام حضرت جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب معظم ومکرم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ امید قوی ہے، حضرت والا بخیر ہوں گے۔ عرض ہے کہ آج تاریخ ۸؍فروری ۲۰۰۸ء بروز جمعہ کو درود وسلام نمبر منظر عام پر آگیا اور نظر پڑتے ہی ہاتھ میں لے لیا۔ یہ کتاب جنوری فروری ایک نئے خزانہ طلسماتی دنیا اور پریشان انسان کا راہبر بن کر بازار میں آگیا۔ جو انسان عقل وشعور رکھتا ہوگا اس کتاب کے ذریعہ دنیا کو مٹھی میں کرلے گا اس درود شریف کے ذریعہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر محبوبیت اور مقبولیت حاصل کرے گا اور اپنے ایمان کو چمکا لے گا گھر کو اجالا رکھے گا۔ لوگوں میں سرخرو کہلائے گا یعنی جو چاہے گا ہوگا، مگر محنت کے بعد۔ کتاب پڑھنے کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت کافی محنت کر کے

ان درود کی ذالی قارئین کی خدمت میں پیش کرر ہے ہیں۔ہم سب کی دعائیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس درود سلام کو قبول فرمائیں آمین۔اور طلسماتی دنیا کا مشن پوری دنیا میں عام ہوجائے آمین۔

حضرت میں کل بتاریخ احقر ۹ ۱۴۲۹ھ فروری سے آپ کا بتایا ہوا عمل شروع کروں گا۔دعا کی درخواست ہے۔

فقط والسلام۔عبدالرحمٰن (حیدرآباد)

روحانی خزانے

محترم المقام قابل احترام حضرت جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب مخدوم ومکرم ومعظم عالی مقام۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ امید قوی ہے حضور والا بخیر ہوں گے،آپ کی دعاؤں کی برکت سے میں بھی بخیر ہوں گے۔ رمضان المبارک بابرکت مہینہ ہم آپ سے رخصت ہوگیا پھر بھی مبارک ہو۔

عرض ہے کہ چند کتابیں یہاں سے دستیاب ہوئی تھیں جس میں ایک انمول خزانہ سے بکھرا ہوا خزانہ کشکول عملیات جس میں تقریباً تین سو اٹھارہ دعائیں، بیماری اور روزی اور دنیا کے تمام ضرورت کا فارمولا ایک ہی کتاب میں موجود ہے۔جس سے اللہ کے لاکھوں بندے مستفیض ہوں گے۔اور ان کے دل سے دعائیں نکلیں گی اور یہ دعا اور اعمال کی کتاب الف سے ی تک مکمل نظر آتی ہے۔

کشکول عملیات ایک ایسی کتاب ہے جس میں ایک ایک سورۃ کی فضیلت کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔اس کتاب میں الف سے گ تک جس میں گھر سے لے کر باہر تک زندگی کے ہر امور پر کام آنے والے فارمولے موجود ہیں، بیکار انسان کے لئے روزی اور نوکری وملازمت کرنے والے کے لئے، اونچے عہدہ، کاروبار کرنے کے لئے، ترقی اور عرضی وسمائی ومہلک بیماری سے بچنے کے طریقے درج ہیں سورۂ تین کا عمل تمام عملوں سے افضل جس کو آپ حضرات نے وقت پر شائع کیا اور مبارک ماہ رمضان المبارک میں یہ کتاب نظر کے سامنے آئی۔

حضرت سورۂ کا عمل جو ہر آیات کو سو بار پڑھنا ہے ۲۷ رمضان المبارک تک مکمل کرلیا ہوں اور منزل پہ ہی عمل کر کے ایک صاحب کو دیا ہوں اللہ کا کرم ہے ان کو کافی فائدہ ہے۔اگر پوری طرح سے استعمال کریں تو مکمل فائدہ ہوگا۔ حضرت یہ سب خزانہ پوشیدہ ایک راز ہے جس کو آپ عام انسانوں کے فائدہ کے لئے ایک کتاب کی شکل میں پیش کیا۔آپ کا بہت بڑا احسان ہوا اور میں تمام اللہ کے بندے جو اس کتاب سے فائدہ اٹھائے گا شکر گزار ہوگا اور میں بھی احسان مند رہوں گا۔یہاں ہیں وہ حضرات جو بڑے بڑے علم کے خزانے رکھتے ہیں، بڑے بڑے دارالعلوم سے ڈگری حاصل کی لیکن قوم کی خدمت تو دور کی بات ہے اگر ایک مسئلہ پوچھئے تو کتراتے ہیں پھر یہ کتاب اور دعا کے تو بہت دور ہے یہ متبرک کتاب میں دس عدد لے کر لوگوں میں تقسیم کردیا اور دس منزل کی کتابیں تمام لوگ پڑھنے کے بعد تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور دل سے دعائیں نکلی۔اب میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کے روحانی مشن کو خوب پھیلائے اور ہر کتاب اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبول ومقبول ہوجائے اور ہر انسان کے ہاتھ میں طلسماتی دنیا اور یہ متبرک کتاب موجود ہو آمین۔

فقط والسلام۔عبدالرحمٰن۔حیدرآباد

امت پر احسان عظیم

محترم المقام قابل صد احترام جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خدا کرے کہ مزاج عالی بخیر وعافیت ہوں۔

عرض بخدمت اقدس اینکہ بندہ بخیر وعافیت ہے اور حضرت والا کی دین ودنیا کی سرخروئی کے لئے بندہ خدا کی بارگاہ میں دعا گو ہے۔خداوند عالم سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ تا قیامت تک پوری امت محمدیہ پر باقی رکھے۔آمین

آپ کی شان میں کچھ کہنا گویا آفتاب کو دیا دکھانے کی مانند ہے آپ نے جو طلسماتی دنیا نکال کر اس امت پر احسان عظیم فرمایا ہے اللہ آپ کو اس کا بہترین بدل عطا فرمائیں اور آخرت میں نجات کا ذریعہ بنائے۔(آمین)

فقط والسلام۔محمد یوسف۔احمد نگر

صحیح معنوں میں تبلیغ

حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب قبلہ وکعبہ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کے طلسماتی نمبرات کا مطالعہ کیا تو آپ کی بزرگی بلکہ خلق کی خدمت کی تڑپ دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔یہ آپ اپنے لئے نہیں بلکہ خلق کے لئے زندگی گزار رہے ہیں اس کا اجر آپ کو یہاں بھی ملے گا اور حشر میں بھی اللہ تعالیٰ اعلیٰ مقام عطا فرمائے گا۔آپ صحیح معنوں میں دین اسلام کی تبلیغ کا کام کرر ہے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کے اس کام کو قبول فرمائے۔(آمین)

فقط والسلام۔میر ساجد علی۔عادل آباد

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

دہشت گردی کے خلاف دارالعلوم دیو بند کی پہل قابل تحسین

بی جے پی کی کسان ریلی میں راجناتھ سنگھ کا اعتراف

بی جے کے قومی صدر راجناتھ نے دہشت گردی کے خلاف دارالعلوم دیو بند کے اجلاس کو لائق تحسین پہل قرار دیا اور کہا کہ بی جے پی دارالعلوم دیو بند کے اس قدم کا خیر مقدم کرتی ہے۔ ضلع کے صدر مقام سے 32 کلومیٹر دور نانوتہ میں بی جے پی کی کسان مہا ریلی کو خطاب کرتے ہوئے اپنی نصف گھنٹہ کی تقریر میں راجناتھ سنگھ نے ملک کی آزادی میں مسلمانوں کی حصہ داری کا بھی اعتراف کیا اور کہا کہ سبھاش چندر بوس کے ساتھ ساتھ شہید اشفاق خاں کی قربانی کو بھی بھلایا نہیں جاسکتا۔ انھوں نے مبینہ دہشت گرد افضل گرو کی پھانسی میں ہو رہی تاخیر اور رام سیتو کے مسئلہ پر کانگریس اور مرکزی سرکار پر شدید نکتہ چینی کی۔ کاشتکاروں کے مسائل کا ذکر کرتے ہوئے راجناتھ سنگھ نے کھاد کی قیمتوں میں اضافہ بجلی کی قلت اور گنا کاشتکاروں کے بقایا جات کا حوالہ دیا اور مرکزی سرکار کے ساتھ ساتھ مایاوتی سرکار کو بھی تنقید کا نشانا بنایا۔ انہوں نے یوپی میں لاقانونیت اور سنگین جرائم کے اضافہ پر تشویش ظاہر کی۔ بی جے پی کے ریاستی صدر رماپتی ترپاٹھی نے بھی اپنے مختصر خطاب میں مایاوتی سرکار پر شدید نکتہ چینی کی۔ اس موقع پر سہارنپور کے ممبر اسمبلی رام لکھن راگھوپال نے بھی خطاب کیا۔ بھیڑ کے لحاظ سے بی جے پی کی آج کی ریلی کو کامیاب مانا جارہا ہے اور اس کو آئندہ پارلیمانی انتخابات کے تناظر میں دیکھا جارہا ہے۔

اب سیل فون منزل کا پتہ بتائیں گے

کیا آپ بھی اکثر نئے شہروں میں جاکر گم ہوجانے کے ڈر کی وجہ سے باہر نکلتے گھبراتے ہیں؟ اگر ایسی بات ہے تو گھبرایئے مت کیونکہ اب آپ کو آپ کا سیل فون راستے بتائے گا۔ پیش ہیں کم ہونے والے افراد کو راستہ دکھانے والے ایسے ہی دو فون: ایجکس پی 527۔ ایجکس اب اسمارٹ فون کی دنیا میں بھی اپنی شناخت چھوڑنے کو بے قرار ہے، ونڈوز موبائل سے لیس اس فون میں ایک آٹو فکس کیمرہ بھی ہے لیکن اس کی سب سے بڑی خوبی اس کا جی پی ایس نیویلیشن ہے۔ اس فون میں جی پی ایس کچر ایپلی کیشن ہے جس کی مدد سے آپ اپنی پوزیشن کے بارے میں آسانی سے جان سکتے ہیں ساتھ ہی اس کے لوکیشن کوریئر پروگرام کی مدد سے آپ کہاں ہیں اس کی جانکاری اپنے کسی دوست تک بھیج سکتے ہیں اس کے علاوہ اس کے ٹریول لاک پروگرام آپ کو اپنی منزل تک پہونچنے کے لئے بہترین راستہ بتاتا ہے۔ اس کی ایک اور خوبی یہ بھی ہے کہ اگر آپ چل یا دوڑ رہے ہیں تو بھی آپ کی آواز دوسرے شخص تک صاف صاف آئے گی، اس میں ایک بڑی خامی ہے اس کی جوائے اسٹک اس کی قیمت 17900 روپے رکھی گئی ہے۔

برطانیہ میں اسلام کا تیزی سے فروغ

ایک حالیہ تحقیق سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ برطانوی ثقافت میں اسلام کا اثر تیزی سے بڑھ رہا ہے اور عبادت کے لئے مساجد جانے والے مسلمانوں کی تعداد چرچ جانے والے رومن کیتھولک لوگوں کی تعداد سے 10 سال میں زیادہ ہوجائے گی۔ تحقیق میں مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد پر خدشات کا اظہار کرتے ہوئے چرچ پر زور دیا گیا ہے کہ وہ اس تاریخی تنزل کو روکنے کی کوشش کریں۔ تخمینہ کے مطابق اگر یہ رجحان برقرار رہا تو کیتھولک کی سنڈے سروس کیلئے جانے والوں کی تعداد 2020 میں 6 لاکھ 79 ہزار ہوجائے گی اور پیش گوئی کی گئی ہے کہ اس وقت نماز جمعہ ادا کرنے والے مسلمانوں کی واسط تعداد 6 لاکھ 83 ہزار ہوجائے گی۔ تحقیق میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر چرچ نے اقدامات نہیں کئے تو سنڈے سروس کے مقابلے جمعہ کی نماز ادا کرنے والے مسلمانوں کی تعداد اس صدی کے وسط میں کئی گنا ہوجائے گی۔ یہ تحقیق ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب برطانوی معاشرہ میں مسلمانوں کے بارے میں تناؤ پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

.I.66796/92
P/SHN/139
26-08

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیو بند
جون ۲۰۰۸ء
JUN 2008

دولت مند بننے کا راز

موکل تابع کرنے کا آسان طریقہ

تسخیر خلائق کا ایک نادر فارمولہ

بند مکان کی قیامتیں۔ اُف توبہ

دانش عامری

Rs.25/=

کیا اور کہاں

جمعیۃ العلماء کا بحران تقریباً ختم ہو چکا ہے اور آہستہ آہستہ حق حق دار کی جھولی میں سمٹتا جا رہا ہے۔ مولانا محمود مدنی کا قد اونچا کرنے کے لئے گزشتہ رائے شماری کے درمیان جو دھاندلی بازی ہوئی ہے وہ انتہائی افسوسناک ہے اور وہ پوری ملت کو شرمندہ کرنے کے لئے کافی ہے۔ جو لوگ جمعیۃ العلماء کا سہرا صرف مولانا اسعد مدنیؒ کے سر پر باندھنا چاہتے ہیں وہ بھی عدل وانصاف کا خون کرنے میں مصروف ہیں۔ کیونکہ جمعیۃ العلماء کی معتبر تاریخ مولانا اسعد مدنی سے شروع نہیں ہوتی بلکہ اس کی شروعات حضرت شاہ ولی اللہؒ، حضرت مفتی کفایت اللہؒ اور حضرت مولانا حفظ الرحمٰنؒ جیسے اکابرین سے شروع ہوتی ہے۔ بے شک مولانا اسعد مدنیؒ نے بھی کچھ کارنامے انجام دیئے تھے ان کے کارناموں کی قدر کرنی چاہئے اور ان کارناموں کی وجہ سے انہیں خراج تحسین بھی پیش کرنا چاہئے لیکن یہ عقیدہ بنالینا کہ جمعیۃ العلماء جیسی جماعت کی عظمت صرف ایک فرد اور صرف ایک خاندان ہی سے وابستہ ہے محض خام خیالی ہے اور ایک طرح کی بدعقیدگی بھی ہے۔

مولانا اسعد مدنیؒ کی وفات کے بعد، مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی کے جو بیانات مختلف موضوعات پر سامنے آئے ہیں ان بیانات سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ جمعیۃ العلماء کی قیادت کا حق صرف اور صرف مولانا ارشد مدنی کو پہنچتا ہے نہ کہ محمود مدنی کو۔ مولانا ارشد مدنی کو قیادت کا مستحق ہم ان کی اہلیت اور صلاحیت کی بنا پر سمجھتے ہیں محض اس لئے نہیں کہ وہ بھی مدنی خاندان کے ایک فرد ہیں اور محض اس لئے نہیں کہ وہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین مدنیؒ کے صاحب زادے ہیں

مولانا ارشد مدنی اپنے مزاج کی کرختگی کی وجہ سے خاصے مشہور ہیں لیکن انہوں نے مولانا اسعد مدنیؒ کے دور میں اور اس کے بعد کے حالات میں جس صبر وضبط کا مظاہرہ کیا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حد تو یہ ہے کہ انہوں نے دوران بیانات کوئی ایسا بیان کسی اخبار کو نہیں دیا جس سے محمود مدنی کی تضحیک وتذلیل ہوتی ہو البتہ انہوں نے جو بھی اقدامات کئے وہ جمعیۃ العلماء کو بچانے کے لئے کئے تھے کیونکہ انہیں اس بات کا اندازہ ہو گیا تھا کہ اگر جمعیۃ العلماء بچکانہ فیصلوں کی نذر ہو گئی تو اس کا وجود ہی ختم ہو جائے گا۔ مولانا محمود مدنی کو الٹے سیدھے فیصلوں سے کچھ مراعات تو حاصل ہو جاتیں کوئی کرسی بھی عطا ہو جاتی لیکن ملت کے مسائل خاک میں مل جاتے اور جمعیۃ العلماء کا انتقال ہو جاتا وہ بے گور وکفن دفن ہو جاتی۔ اس لئے مولانا ارشد مدنی کو میدان میں آنا پڑا جو وقت کا اہم تقاضہ تھا۔

مولانا ارشد مدنی اور مولانا محمود مدنی کی صلح صفائی کرانے میں مختلف لوگوں نے مختلف کردار نبھائے ان میں سب سے زیادہ کمزور کردار مولانا مرغوب کا رہا۔ انہوں نے صبح کو کچھ اور شام کو کچھ کہہ کر نہ صرف جمعیۃ العلماء کی عظمت کو نقصان پہنچایا، نہ صرف عہدۂ امیر الہند کے تانے بکھیرے بلکہ انہوں نے دار العلوم دیوبند کی عظمت کو بھی پامال کیا۔ مولانا مرغوب الرحمٰن کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے آج دار العلوم دیوبند میں ایک طرح کی ذہنی تقسیم ہو گئی ہے۔ اساتذہ بھی دو حصوں میں بٹ گئے ہیں، طلباء میں بھی چند درجن ایک الگ تھلگ سوچ رکھتے ہیں اور مجلس شوریٰ میں بھی تقسیم شروع ہو گئی ہے اور یہ صرف مولانا مرغوب الرحمٰن کے کمزور کردار کی بنا پر ہوا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ انہیں ثالث بنانا ایک تاریخی غلطی تھی۔ وہ پہلے ہی دن سے محمود مدنی کے طرف دار تھے اور انہوں نے بہت پہلے مسجد رشید میں محمود مدنی کو اعتکاف کرنے کی چھوٹ دیدی تھی اور مولانا ارشد مدنی کو اعتکاف کرنے کی اجازت نہیں دی تھی یہی ایک بات ان کی جانب داری کو ثابت کرتی تھی پھر بھی انہیں ثالث بنا کر ان کی آزمائش کی گئی تھی جس میں وہ پورے نہیں اترے۔ مولانا مرغوب الرحمٰن اگر چاہتے تو مولانا ارشد مدنی بااختیار صدر بن جاتے اور مولانا محمود مدنی ناظم عمومی لیکن ان کے کمزور کردار نے چچا بھتیجے کے اختلاف کو بھی بڑھاوا دیا اور محمود مدنی یہ بازی ہار گئے۔ مولانا محمود مدنی میں اگر کچھ بھی عظمت ہے تو انہیں اپنی شکست کو تسلیم کر لینا چاہئے اسی میں عافیت بھی ہے اور اسی میں ان کے خاندان کا وقار بھی۔ ہارنے کے بعد ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرنا شخصیت کے کھوکھلے پن کو ثابت کرتا ہے۔

دار العلوم دیوبند میں دہشت گردی کے خلاف جو کانفرنس منعقد ہوئی تھی وہ کامیاب تھی اور اس کانفرنس نے اسلام مخالف لوگوں کی نیندیں اڑادی تھیں۔ جمعیۃ العلماء کا یہ اختلاف ایک سوچی سمجھی اسکیم ہے اللہ تعالیٰ مولانا ارشد مدنی کو سلامت رکھے ان کی مجاہدانہ اقدام نے علماء اور دار العلوم دیوبند کی آبرو رکھ لی ورنہ خطرہ اس بات کا تھا کہ جمعیۃ العلماء اور دار العلوم دیوبند بچوں کا کھلونا بن کر رہ جاتے۔ جو لوگ ''بغض علی'' کی بنا پر مولانا ارشد مدنی کی مخالفت کرنے میں اپنا سر دھن رہے ہیں وہ ایک دن پچھتائیں گے اور ایک دن انہیں مخالفت کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔ جو لوگ محمود مدنی کی ہمنوائی کر رہے ہیں وہ محمود مدنی کے بھی حامی نہیں ہیں بلکہ وہ مولانا ارشد مدنی سے بغض رکھتے ہیں اور اس بغض نے انہیں منافق بننے پر مجبور کر رکھا ہے۔ کاش صحیح لوگوں کی صحیح کوششوں سے کوئی ایسا فیصلہ ہو جاتا کہ بااختیار صدر تو مولانا ارشد مدنی ہی رہتے اور محمود مدنی کو سکریٹری کے عہدے پر برقرار رکھا جاتا۔ لیکن ایسا تب ہی ممکن تھا جب محمود مدنی جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرتے اور منافقین کی شرانگیزیوں سے خود کو بچا لیتے۔ موجودہ صورت حال یہ ہے کہ ہار جیت کے بعد جنگ برقرار ہے اور چچا بھتیجے کے درمیان ایک آہنی دیوار کھنچ گئی ہے جو یقیناً افسوسناک ہے اور جس کے نتائج بھی افسوسناک ہی ہوں گے۔

تقریباً چھ ماہ تک جگر اور گردوں کی بیماری میں مبتلا ہو کر دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور ناظم تعلیمات مولانا انظر شاہ کشمیری ۲۶ اپریل ۲۰۰۸ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہو گئے۔

وہ دیگر ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ اپنی صحت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ نماز فجر کے بعد ان کا چہل قدمی کرنا منجملہ فرائض تھا۔ میری ان سے اکثر ملاقات صبح کو چہل قدمی کے دوران ہی ہوا کرتی تھی۔ اگر چہ وہ اپنی عمر کے ۸۲ سال پورے کر چکے تھے ان کی چلت اور پھرت اور ان کی پھرتی اور مستعدی کو دیکھ کر کوئی یہ اندازہ نہیں لگا سکتا تھا کہ وہ ۸۰ سال سے زیادہ کے ہو چکے ہیں موت کو تو کوئی نہ کوئی بہانہ چاہئے۔ چند ماہ قبل مولانا انظر شاہ صاحب اچانک بیمار ہو گئے اور پھر یہی بیماری ان کے لئے مرض وفات بن گئی اور بالآخر ان کا انتقال ہو گیا۔

مولانا انظر شاہ کی تقریر کرنے کا اپنا ایک انداز تھا جو دوسرے مقررین سے بالکل مختلف تھا وہ جب تقریر کرتے تھے تو سارا مجمع مبہوت سا ہو کر رہ جاتا تھا۔ ان کی شعلہ بیانی ضرب المثل تھی۔ ایک طویل مدت تک جمعیۃ العلماء سے وابستہ رہنے کے بعد وہ ۱۹۸۰ء میں اس وقت جمعیۃ العلماء اور مولانا اسعد مدنیؒ سے الگ ہو گئے جب جشن صد سالہ کے بعد دارالعلوم دیوبند کا قضیہ شروع ہو گیا۔ مولانا انظر شاہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کے ہمنوا تھے اور عمر کے آخر تک ان ہی کے ہمنوا رہے۔ حالات کے تقاضے کی وجہ سے دیوبند میں دارالعلوم دیوبند وقف کی بنیاد ڈالی گئی۔ اس دارالعلوم وقف کو پروان چڑھانے میں مولانا انظر شاہ نے جو محنت کی تھی اس کو فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے اس سلسلے میں غیر ملکی سفر بھی کئے اور قطرہ قطرہ جمع کر کے ایک دریا بنایا اور تنکا تنکا اکٹھا کر کے اس آشیانہ کی تعمیر کی جسے اہل دیوبند اور اہل دنیا دارالعلوم وقف کے نام سے جانتے ہیں۔

حضرت مولانا انظر شاہ کا ختم بخاری بھی ایک اہمیت رکھتا تھا۔ شب برات میں وہ بخاری ختم کراتے تھے اور اس موقعہ پر دور دور سے ہزاروں شائقین ان کا درس سننے کے لئے آتے تھے پھر دعا کا اہتمام ہوتا تھا اور عوام وخواص رقت اور آہ وزاری کے ساتھ اپنی خواہشات وضروریات اپنے رب کے حضور رکھتے تھے۔ اس درس اور اس دعا کا ایک عجیب سماع ہوتا تھا۔ شاہ صاحب کی خطیبانہ صلاحیتوں کا اعتراف ان کے دشمن بھی کرتے تھے۔ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ کی طرح شاہ صاحب بھی ایک آئیڈیل بنے اور سیکڑوں لوگ ان کی انداز تقریر کی نقل کرتے ہیں۔ حضرت مولانا انظر شاہؒ کی عالمانہ صلاحیتوں کا اعتراف کرنے کے لئے ہندوستان کے سابق صدر ابوالکلام صاحب نے انہیں ایک ایوارڈ بھی دیا تھا۔ اس ایوارڈ سے دیوبند کی عظمت میں اضافہ ہوا تھا لیکن ہمارے نزدیک دیوبند کی علمی خدمات اور حضرت شاہ صاحبؒ کی علمی صلاحیتیں اس ایوارڈ سے کہیں زیادہ قابل تعظیم ہیں۔

مولانا انظر شاہ علم کی خدمت کے ساتھ ساتھ عوامی خدمات میں بھی عمر بھر مصروف رہے اور انہوں نے مختلف سیاسی جماعتوں میں بھی شمولیت کی وقتی طور پر وہ بھارتیہ جنتا پارٹی میں شامل ہو گئے تھے لیکن عمر کے آخر تک وہ اس کانگریس کی ہمنوائی کرتے رہے جس کانگریس نے مسلمانوں کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا تھا۔ غالباً وہ اپنی دانست میں یہ سمجھتے تھے کہ کانگریس ہی دوسری جماعتوں کے بہ مقابلہ مسلمانوں کے لئے بہتر ہے۔ لیکن ان کی یہ سوچ ہمارے نزدیک درست نہیں تھی۔ کانگریس نے مسلمانوں کے ساتھ ہمیشہ وہی سلوک کیا ہے جو آستین کے سانپ کیا کرتے ہیں۔ کانگریس کی پالیسیاں مسلمانوں کیلئے ہمیشہ میٹھا زہر ثابت ہوئیں اور آج بھی کانگریس کی سوچ وفکر وہی ہے جو ماضی میں تھی۔ ہمارے اکثر رہنماؤں نے کانگریس کو سمجھنے میں غلطی کی۔ اور یہ غلطی حضرت شاہ صاحب سے بھی ہوئی۔

آج شاہ صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں اس لئے ہمیں ان کے محاسن کو پیش نظر رکھنا چاہئے اور ان کی بشری کمزوریوں کو نظر انداز کر کے ان کی مغفرت کی دعائیں کرنی چاہئیں ان کی بے شمار علمی اور عوامی خدمات کی وجہ سے ان کا مقام اپنے ہم عصروں میں بہت بلند تھا اور مجموعی طور پر وہ ایک قابل تعریف انسان تھے اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے تمام پس ماندگان کو جن میں ان کے صاحبزادے مولانا احمد خضر شاہ ان کی بیٹیاں ان کے دامادوں کے ساتھ ساتھ ان کے ہزاروں شاگرد اور معتقدین بھی شامل ہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ رب العالمین دیوبند کو ان کا نعم البدل عطا کرے۔ اور تا قیامت آسماں ان کی قبر پر شبنم افشانی کرے۔ (آمین)

●●●●●●

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''جو آدمی اللہ کے راستے میں (جہاد کے لئے) خرچ بھیج دے اور خود اپنے گھر ٹھہرا رہے تو اسے درہم کے بدلے سات سو درہم کا ثواب ملے گا اور جو اللہ کے راستے میں غزوہ کے لئے جائے اور اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرے تو اس کو ہر درہم کے بدلے سات لاکھ درہم کا ثواب ملے گا۔'' پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی۔

ترجمہ: اور اللہ بڑھاتا ہے جس کے واسطے چاہے۔

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

● مومن وہ ہے جو آخرت کے لئے اچھے اعمال جمع کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑائے۔

● اللہ بہترین بدلہ دینے والا ہے۔

● ضرورت مند کی جائز حاجت پوری کرنا ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر ہے۔

● جو لوگ تمہارے دوست بننا چاہیں ان کے دوست بنو، عادل کہلاؤ گے۔

● تمہاری عمر برابر گھٹتی جارہی ہے۔

● بہادر وہ ہے جو مصیبت کے وقت کام آئے۔

● وہ شخص سب سے بہترین زندگی بسر کرتا ہے جو اپنی ضروریات کے لئے کسی غیر پر بھروسہ نہ کرے۔

● کرم کے معنی ہیں مانگنے سے پہلے دینا اور موقع دوقت پر احسان وسلوک کرنا۔

● دانائیوں میں بہترین دانائی تقویٰ اور کمزوریوں میں بڑی کمزوری بد اخلاقی اور بد اعمالی ہے۔

عظیم لوگوں کی عظیم باتیں

● ضمیر ہمارے اندر کی آواز ہے جو ہمیں متنبہ کرتا ہے کہ خدا ہمیں دیکھ رہا ہے۔ (میکلن)

● اگر مزدور نہ ہوتے سرمایہ دار بھی جنم نہ لے سکتا کیونکہ سرمایہ دار کی دولت مزدور کی محنت کا نتیجہ ہے۔ (ابرامام)

● عظیم شخص کبھی یہ نہیں کہتا کہ میں عظیم ہوں۔ ہیرا کب منہ سے بولتا ہے کہ میں ہیرا ہوں۔ (شیلے)

● دوست کو اپنے معاملات سے اتنا ہی آگاہ کرو کہ اگر دشمن ہوجائے تو تمہیں نقصان نہ پہنچا سکے۔ (ہربرٹ سپنسر)

● میں انگاروں پر چلا اور گرم ریت کو میں نے پامال کیا مگر میں نے غصے سے جب کہ وہ مجھ پر قابو پالے کوئی آگ زیادہ گرم نہیں دیکھی۔ (بزرجمہر)

● صورت بغیر سیرت کے بالکل ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ ہوں اور خوشبو بالکل نہ ہو۔ (ارسطو)

● زوال کو بھی کمال کا زینہ بنایا جاسکتا ہے۔ (ہٹلر)

نایاب موتی

● انتظار طویل ہوجائے تو محبتیں بے یقین ہوجاتی ہیں لیکن اظہار کا پانی محبت کو پھر سے شاداب کر ڈالتا ہے اور جس محبت کو اظہار کا پانی میسر نہ ہو وہ محبت اپنا وجود کھو دیتی ہے اس پودے کی طرح جو پانی نہ ملنے پہ بہت جلد سوکھ جاتا ہے۔

● ماضی کی یاد انسان کے وجود کو جالے کی طرح ڈھانپ لیتی ہے اور پھر وہ کچھ بولنے کا خیال بھی بھول جاتا ہے۔

● جذبات واحساسات بھی دریا کی طرح اپنا راستہ خود ہی بنا لیتے ہیں

لیکن اس کنارے کی طرف جس پر بند نہ باندھا گیا ہو۔

● کہانی میں نام اور تاریخ کے سوا سب کچھ سچ ہوتا ہے اور تاریخ میں نام اور تاریخ کے سوا کچھ بھی سچ نہیں ہوتا۔

● غریبی دو قسم کی ہوتی ہے ایک مایوس اور ایک پرامید، مایوس غریب کفر کے قریب ہوتا ہے اور پرامید غریب غربت کی بدولت اللہ کے حبیب کے قریب ہوتا ہے۔

شمع فروزاں

● اگر دکھوں کا دریا عبور کرنا چاہتے ہو تو آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ سیکھو۔

● ہم جتنا مطالعہ کریں اتنا ہی ہمیں ہماری لاعلمی کا پتہ چلتا ہے۔

● تقدیر بہت کم تدبیر کا ساتھ دیتی ہے۔

● بعض لوگ شکست تسلیم کر لیتے ہیں، فتح حاصل کرنے کے لئے۔

● دولت حاصل ہونے سے آدمی اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور دولت نہ ہونے سے لوگ اس کو بھول جاتے ہیں۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● عقل مند وہ ہے جو جاہل کی بے ہودگی کو خاموشی سے ختم کر دے۔
(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

● بزدلی دراصل یہ ہے کہ آپ حق کے لئے آواز نہ اٹھائیں۔
(حضرت امام حسینؓ)

● انسان کا سب سے بڑا بوجھ غصہ ہے۔ (حضرت امام مالکؒ)

● اپنے حواس پر حکومت کرو تا کہ تم انسانی عظمت پر فائز ہو سکو۔
(افلاطون)

● اپنے آپ کو پرکھنے کے بغیر زندگی بسر کرنا بے معنیٰ سی بات ہے۔
(سقراط)

● تمہاری عقل ہی تمہاری استاد ہے۔ (شیکسپیئر)

● کوئی خوبی انصاف سے زیادہ عظیم نہیں۔ (جوزف ایڈیسن)

● صورت بغیر سیرت ایک ایسا پھول ہے جس میں کانٹے زیادہ اور خوشبو بالکل نہ ہو۔ (ارسطو)

● مجھے دشمنوں سے اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا دوستوں سے پہنچا ہے۔
(خلیل جبران)

● تجسس ذہین لوگوں کی مستقل خصوصیت ہے۔ (سموئیل جانسن)

اقوال

● بخیل اللہ سے دور، جنت سے دور، انسان سے دور ہے اور جہنم کے قریب ہے۔ (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

● رزق بندے کو اس طرح تلاش کرتا ہے جس طرح موت انسان کو تلاش کرتی ہے۔ (درس حدیث)

● دین خزانہ ہے اور علم اس کا راستہ۔ (حضرت علیؓ)

● جس شخص نے بری خواہش سے کسی عورت پر نگاہ ڈالی سمجھو اس نے اپنے دل میں زنا کیا۔ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام)

● جس قوم میں بے حیائی پھیل گئی اللہ ان پر عذاب نازل کرے گا۔
(حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ)

مہکتی کلیاں

● اگر تم غلطی پر ہو تو فوراً اور جرأت کے ساتھ اپنی غلطی مان لو۔

●جب تک کسی سے بات چیت نہ کرلو۔اسے حقیر نہ جانو۔

●حال کے بدحال ہونے کے باوجود مستقبل کے خوشحال ہونے کی امید ترک نہ کرو۔

●آرزوئیں جب استعداد سے بڑھ جائیں تو حسرتیں شروع ہوجاتی ہیں۔

●جب کوئی ذہین ہستی اس دنیا میں آتی ہے تو تم اس کو اس نشانی سے پہچان سکتے ہو کہ تمام کند ذہن اپنا ایک گروہ بنا کر اس کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔

●ظاہر اور باطن کا تعلق کردار تخلیق کرتا ہے۔

●جب جذباتیت کا غلبہ ہو تو فیصلہ کسی اور وقت کے لئے چھوڑ دیں۔

●ایک سرد نگاہ لفظوں اور جذبوں کو اندر تک منجمد کر دیتی ہے۔

●آپ کا دائرہ کار کتنا ہی مختصر یا وسیع کیوں نہ ہو، آپ کے ماحول کا ایک بھی لفظ آپ کے دھیان اور مشاہدے سے باہر نہیں ہونا چاہئے۔

●ہمیں بعد میں معلوم ہوتا ہے کہ بدگو بدی سے روکنے میں لوگوں کے مابین ہم خود کتنے بدنام ہو چکے ہیں۔

سنہرے اقوال

●دنیا کی محبت اندھیرا ہے، جس کا چراغ تقویٰ ہے۔

●دنیا میں نیک کام کر کے مرجانا آب حیات پینے سے بہتر ہے۔

●غریب وہ ہے، جس کا کوئی دوست نہیں۔

خوشبو میرے لفظوں کی

●پلٹ کر دیکھنے والا اگر پتھر ہو جاتا ہے تو پلٹ کر نہ دیکھنے والا پتھر دل۔

●لفظوں میں بڑی طاقت ہوا کرتی ہے، زنجیر بن کر جکڑ لیں تو دل کو غلام بننے اور روح کو تاوان بھرنے سے کوئی روک نہیں سکتا۔

●بہت سے درست لکھے گئے الفاظ میں ایک غلط لفظ کیا حیثیت رکھتا ہے اسے کاٹ دیا جاتا ہے یا مٹا دیا جاتا ہے، رکھ لیا جائے تو تحریر بدنما لگنے لگتی ہے، ایک غلط نقطہ بھی رحمت کو زحمت بنا دیا کرتا ہے۔

●بعض لوگ اتنے اہم ہوتے ہیں کہ ان کے ہونے سے ہم زندہ ہوتے ہیں اور ان کے نہ ہونے سے ہم مرجاتے ہیں، اور زندہ ہو کے مردہ دل کے ساتھ جینا کتنا مشکل ہے، یہ وہی جانتا ہے جو اس طرح کی زندگی بسر کرتا ہے۔

●لوگ کتنے جی دار ہوتے ہیں دلوں سے کھیل جاتے ہیں محض ہنسی ہنسی میں۔

●یہ محبت بھی کن کی محتاط ہے یہ کن کہنے سے دلوں میں بستی ہے اور اسی سے اجڑتی ہے، یہ لمحوں کے فیصلے نہیں ہوتے، یہ تو شاید ہماری پیدائش سے کہیں پہلے آسماں پہ طے ہو جاتے ہیں مگر یہ محبت بقدر ظرف ہر کسی کے حصے میں آتی ہے۔

●بعض اوقات جس شخص کو ہم دل کی گہرائیوں سے مانگ رہے ہوتے ہیں وہ بھی کسی کے لئے ریاضت کر رہا ہوتا ہے مگر وہ کسی ہم نہیں ہوتے۔

وقت

●مجبوری دیمک کی طرح ہماری زندگی کو چاٹ لیتی ہے، گھن کی طرح کھا جاتی ہے۔ ہم سب کچھ بننا چاہتے ہیں مگر کچھ بنتے بنتے ہم آخر کار بے وقوف بن کر رہ جاتے ہیں۔

●ہم وقت کو بچاتے ہیں، اسے بچاتے بچاتے ایک دن ایسا آتا ہے کہ فرشتہ ہمارے کان میں کہتا ہے کہ ختم ہوگیا.........وقت ختم ہوگیا......... کیسے ختم ہوگیا؟ جب یہ راز منکشف ہوتا ہے تو وہ ہنستا ہے، مسافر کا سفر ختم نہیں ہوتا اور وقت ختم ہو جاتا ہے۔

زندگی

●پانچ حرفی یہ لفظ اپنے اندر خوشیاں اور غم سمیٹے ہوئے ہے۔ بہت سے لکھنے والے زندگی کے بارے میں بہت کچھ لکھتے ہیں مگر یہ وہی جانتے ہیں کہنا اور لکھنا کس قدر آسان ہے۔ ان لفظوں پر قدم رکھ کر چلنا کس قدر مشکل ہے ایک کانٹے دار راستہ ہے اور دامن بچا کر چلنا ہے۔

●بہت سے لوگوں کی زندگی سہل ہوتی ہے کیونکہ وہ حساس نہیں ہوتے اور زندگی کو جوں کا توں گزارنے کے عادی ہوتے ہیں، کسی کے جذبات ان کے بارے میں کیسے ہیں انہیں پرواہ نہیں ہوتی۔ حساس لوگ مارے جاتے ہیں جو دوسروں کے درد کو اپنے سینے میں محسوس کرتے ہیں اور اس درد کو لفظوں میں ڈھال کر بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ نہیں وہ سچائی ہوتی ہے جو ان کے اندر کہیں چھپی ہوتی ہے۔ زندگی کے راستے میں کانٹے وہ پلکوں سے چن لینا چاہتے ہیں دوسرے کے آنسو ان کے دل پر گرتے ہیں۔ یہ سب دکھ سمیٹنے کے لئے کسی دوسرے کا اس کا اپنا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ وہ انسان کو انسان سمجھتے ہیں اور انسانیت کی معراج پانے کو جان بھی دینے سے دریغ نہیں کرتے اور اللہ پاک بھی فرماتا ہے حقوق اللہ سے زیادہ حقوق العباد ضروری ہیں۔

نکتہ دانش

●اپنے زخم انہیں مت دکھاؤ جن کے پاس مرہم نہ ہو۔

● اپنی ہار پر مت رو کیونکہ تمہاری ہار پر کسی اور کی جیت ہے۔

● بعض لوگوں کی زندگی میں اگر غم بڑھ جائے تو قہقہوں میں شدت آجاتی ہے۔ کبھی شعوری طور پر کبھی لاشعوری طور پر۔

● زندگی میں خوشی دینے والے لوگ تو یاد رہتے ہیں مگر دکھ دینے والے ان سے زیادہ ہماری یادداشت پر نقش ہوجاتے ہیں۔

مشاہدات

یادیں: انسان کی بہترین دوست ہیں جنہیں دنیا کی کوئی بھی طاقت جدا نہیں کرسکتی۔

زندگی: مانگا ہوا تحفہ ہے جسے واپس کرنا اذیت ناک خیال ہے۔

پیار: وہ جذبہ ہے جس کی پاکیزگی پر پوری دنیا قربان کی جاسکتی ہے۔

چاند: رات کا وہ خاموش مسافر ہے جو خود تو اندھیروں پر سفر کرتا ہے مگر دوسروں کے قدم قدم پر نور بکھیرتا ہے۔

آنسو: یہ کڑوے گھونٹ امیدوں کے سہارے پینے پڑتے ہیں۔

انتظار: بے قراری کا دوسرا نام ہے اور انتظار کی لذت سے وہی لوگ آشنا ہوتے ہیں جو شب الم سے لے کر طلوع سحر تک اس میں جلتے ہیں۔

امید: ایک ایسی ٹھنڈی اور سکون بخش وادی ہے جو اپنے پرسکون دامن میں انسان کو پناہ دے کر اسے مایوسی کے اتھاہ سمندر میں ڈوبنے سے بچاتی ہے۔

ماں

● ماں کے قدموں تلے جنت ہے۔ (حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

● ماں کی اصل خوبصورتی اسکی محبت ہے اور میری ماں دنیا کی خوبصورت ماں ہے۔ (محمد علی جوہر)

● ماں کے بغیر گھر ایک قبرستان ہے۔ (برنارڈ شا)

● ماں کی آغوش انسان کی پہلی درسگاہ ہے۔ (ارسطو)

● ماں زندگی کی تاریک راہوں میں روشنی کا مینار ہے۔ (آرچ بولڈ)

● ماں کو مصیبت کے وقت جب بھی یاد کرتا ہوں تو مجھے سکون ملتا ہے۔ (شیلے)

● ماں سے بڑھ کر کوئی استاد نہیں۔ (افلاطون)

● ماں کی دعا میری کامیابی کا راز ہے۔ (ہٹلر)

● ماں میری دنیا کی عظیم ترین ہستی ہے۔ (ظہیر الدین بابر)

● ماں کی محبت پھول سے زیادہ تر و تازہ اور لطیف ہے۔ (جارج واشنگٹن)

● ماں کو گالی دینا سب سے بڑا گناہ ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

بین الاقوامی کہاوتیں

● ایک اندھا دوسرے اندھے کی قیادت کرے گا تو دونوں غار میں گریں گے۔

● جو اپنوں کے ساتھ وفا نہیں کرتا، عقل مندوں کے نزدیک وہ دوستی کے قابل نہیں۔

● جسے خدا ذلیل کرنا چاہتے ہیں وہ دولت کی تلاش میں لگ جاتا ہے۔

● قوانین قدرت سے انحراف کرنے والا سزا سے کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔

● محبت کے معاملے میں ہم سب یکساں طور پر بے وقوف ہیں۔

● سورج غروب ہوجانے کا غم نہ کرو، ورنہ ستاروں کو بھی کھودو گے۔

● بعض لوگ اچھا بننے کے لئے اتنی کوشش نہیں کرتے جتنی کہ اچھا نظر آنے کے لئے کرتے ہیں۔

● راستوں کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنے والے منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔

قوس وقزح

● وفا کا سبق اس پھول سے سیکھو جو مسلنے والے کے ہاتھ میں خوشبو بساتا ہے۔

● وقت انسان کو وہ سبق سکھاتا ہے جو استاد بھی نہیں سکھا سکتا۔

● نیک دوست وہ ہے جو اپنے دوست سے اچھا گمان رکھے۔

● ہر کسی پر اعتبار کرنا مصیبت کا باعث بنتا ہے۔

● جب تک نہ مانگا جائے، مشورہ نہ دو۔ اس لئے کہ عقل مند کو اس کی ضرورت نہیں اور بے وقوف اس پر عمل نہیں کرتے۔

● اپنی تعریف زیادہ کرنا بے وقوفی کی علامت ہے۔

رہنمائی

● مسکراہٹ انسان کو خوش اخلاق بناتی ہے۔

● بدترین آدمی وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو تنگ کرے۔

● آدمی کی قابلیت اس کی زبان کے نیچے پوشیدہ ہوتی ہے۔

● ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنے والی آنکھیں بہت کم ہوتی ہیں۔

اچھے لوگ

حضرت بہلولؒ قبرستان میں رہتے تھے۔
ایک دن حضرت سری سقطیؒ نے ان سے پوچھا۔
''برادر! آپ شہر میں کیوں نہیں رہتے۔''
بہلولؒ بولے۔
''میں اچھے لوگوں میں رہتا ہوں، ان کے قریب بیٹھتا ہوں تو مجھے کوئی تکلیف نہیں پہنچاتے اور ان سے دور بیٹھتا ہوں تو میری غیبت نہیں کرتے۔''

منتخب اشعار

اپنے پہلو میں پڑا ڈھونڈ رہا ہوں خود کو
میرے اس کرب کو کس آنکھ سے دیکھا جائے

●

وہ چلا جائے گا زخموں کی تجارت کر کے
مدتوں شہر میں اس شخص کا چرچا ہوگا

●

میں کس امید پہ پانے کی آرزو کرتا
نہ میرے سامنے امروز تھا نہ فردا تھا

●

بھوک بچوں کی بھوک ہے شاید
مامتا ماں کی روپڑی ہوگی

●

کیوں چونک کے دیکھا ہے مجھے تم نے ٹھہر کر
میں قبر پہ لکھا ہوا کتبہ تو نہیں ہوں

حاسد مثل اس شخص کے ہے جو اپنے دشمن کو مارنے کے لئے پتھر پھینکے اور پتھر دشمن کو لگنے کی بجائے اس کی اپنی ہی آنکھ پر لگے اور آنکھ پھوٹ جائے۔ اس سے اس شخص کو اور غصہ آئے اور پھر وہ زور سے پتھر مارے اور وہ اسی طرح اس کی دوسری آنکھ پھوڑ دے۔ پھر پتھر مارے اور اس کا سر توڑ ڈالے۔ اسی طرح دشمن کی طرف پتھر پھینک پھینک کر آپ مجروح ہو اور دشمن صحیح سالم رہے اور مخالف دیکھ دیکھ کر ہنسیں۔

(حضرت امام غزالیؒ)

مشعل راہ

● اتنے غلط انسان نہیں جتنے غلط رویے ہوتے ہیں۔
● علم وہ ہے جو تمہیں عمل پر مجبور کردے۔
● پوشیدہ طور سے دیا ہوا صدقہ خدا کے غضب کو بجھاتا ہے۔
● بردباری زینت ہے اور وفا پرہیز گاری۔
● زندگی کے آدھے غم انسان دوسروں سے غلط توقعات وابستہ کر کے خریدتا ہے۔
● لوگوں سے کٹ کر زندہ تو بے شک رہا جا سکتا ہے مگر خوش نہیں۔
● انسان کا لباس اور سوسائٹی اسکے اخلاق و کردار کا پہلا سرٹیفکٹ ہے۔
● شریف آدمی کی نشانی یہ ہے کہ وہ ان لوگوں کی بھی عزت کرتا ہے جن سے اسے کسی فائدہ کی امید نہیں ہوتی۔

ستم ظریفی

دوستوں کی محفل میں کاتبوں کی ستم ظریفی کا ذکر ہو رہا تھا، ایک صاحب نے کہا ''میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی شادی کے کارڈ چھپانے کے لئے دیئے اس میں کاتب صاحب نے ''شادی کی تقریب'' کی جگہ تحریر فرمایا ''شادی کی تخریب'' یہ سن کر ایک اور صاحب نے پہلو بدلا اور بولے ''صاحب! ایسی ہی تخریبی کارروائی کاتب صاحب میرے ساتھ بھی فرما چکے ہیں۔ ان دنوں میں علی گڑھ میگزین کا ایڈیٹر تھا، میگزین کچھ لیٹ ہو گیا تھا اس لئے ہر روز دوستوں کے خطوط آتے جن میں تاخیر کی وجہ دریافت کی جاتی۔ فرداً فرداً سب کو جواب دینا بہت مشکل کام تھا اس لئے میں نے سوچا کچھ کارڈ چھپوالوں جو ایسے خطوط کے جواب میں بھیج دیئے جائیں۔ میں نے اس کے لئے ایک مضمون تیار کیا جس کا آخری جملہ یہ تھا۔ ''زحمت کے لئے معذرت خواہ ہوں میگزین ماہ رواں کی بیس تاریخ تک سپرد ڈاک کردیا جائے گا۔'' کی جگہ تحریر فرمایا ''سپرد خاک کردیا جائے گا۔'' اور مجھے ان کی غلطی کا علم اس وقت ہوا جب کہ سیکڑوں خطوط سپرد ڈاک کئے جا چکے تھے۔

نوشتۂ تقدیر

دوسروں کے غم میں شریک ہونا کمال نہیں ہے۔ کمال یہ ہے کہ ہم دوسروں کی خوشیوں کو برداشت کریں اور ان میں دل سے شریک رہیں!

✱✱✱✱✱✱✱

قسط نمبر:۱۱۲

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ ملک

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ ملک قرآن حکیم کی ۶۷ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کی عمر میں برکت ہو، روزی فراخ ہو اور اس کو نیک اعمال کی توفیق بھی نصیب ہو تو اس کو چاہئے کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد پانچ سو مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ○ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر ۔ انشاء اللہ اس کو کامیابی ملے گی عمر میں خیر و برکت ہوگی، رزق میں کشادگی پیدا ہوگی اور نیک کاموں کی توفیق عطا ہوگی۔

اگر کوئی یہ چاہتا ہو کہ وہ صاحب کشف ہو جائے اس پر الہام کی بارشیں ہونے لگیں اور اس کو خوابوں میں اچھی اچھی بشارتیں نصیب ہوں تو اس کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو روزانہ کوئی ایک وقت مقرر کر کے تین ہزار مرتبہ پڑھے اور ایک سو بیس دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ وہ صاحب کشف ہو جائے گا اور اس پر الہام کی بارشیں ہونے لگیں گی آیت یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ○ وَاَسِرُّوْا قَوْلَکُمْ اَوِجْھَرُوْا بِہٖ ط اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْر ط اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ط وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْر۔

● اگر اسی آیت کو عشاء کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر سو جائیں تو استخارے میں مدد ملتی ہے اور خواب میں غیب سے صحیح بات کا اشارہ مل جاتا ہے۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ وہ سفر سے خیر و عافیت کے ساتھ اور اپنے مقصد میں کامیابی کے ساتھ واپس آئے تو اس کو چاہئے کہ سفر پر جاتے وقت اس آیت کو ایک مرتبہ پڑھ کر اپنا قدم گھر سے نکالے۔ انشاء اللہ بامراد ہو کر خیر و عافیت کے ساتھ وہ سفر سے لوٹے گا۔ آیت یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ○ ھُوَ الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلاً فَامْشُوْا فِیْ مَنَاکِبِھَا وَکُلُوْا مِنْ رِّزْقِہٖ ط وَاِلَیْہِ النُّشُوْر ○

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ رات کو سوتے وقت سورۂ ملک کو ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ اکابرین کا معمول تھا کہ وہ سورۂ ملک کی تلاوت کے بعد ہی سوتے تھے۔ جو شخص عذاب قبر سے بچنا چاہے اس کو چاہئے کہ سونے سے پہلے اس سورۃ کی تلاوت روزانہ پابندی کے ساتھ کرے۔

● اگر کوئی اس سورۃ کی تلاوت کرنے کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کر کے دوران زچگی عورت کو پلائے تو عورت تمام آفات و امراض سے محفوظ رہتی ہے۔

● اگر کسی کے لڑکا نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز تہجد کی ۲ رکعت میں سورۂ تبارک الذی پڑھے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد نصف پھر دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد باقی نصف سورۃ کی تلاوت کرے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک کرے۔ عمل عورت کے حاملہ ہونے کے بعد کرے انشاء اللہ فرزند صالح پیدا ہوگا۔

سورۂ ملک کا نقش امن و امان اور سلامتی و عافیت کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۸۹۱	۲۴۹۰۴	۲۴۹۰۱	۲۴۸۹۸
۲۴۹۰۲	۲۴۸۹۷	۲۴۸۹۲	۲۴۹۰۳
۲۴۸۹۶	۲۴۸۹۹	۲۴۹۰۶	۲۴۸۹۳
۲۴۹۰۵	۲۴۸۹۴	۲۴۸۹۵	۲۴۹۰۰

(باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عَظمت وافادیَت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر:۳۱

سیدنا اول صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا اول بھی ہے۔ بعض روایات سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس کائنات میں سب سے پہلے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا گیا اس لئے آپ کو "اول" یعنی سب سے پہلا بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اسم گرامی بھی مشترک ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ وہ یہ کہ رب العالمین تو ازل سے ہیں اور خود بخود ہیں وہ کسی کے توسل کے بغیر بھی ازل میں موجود تھے اور ابد تک رہیں گے جب کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دنیائے انسانیت میں سب سے پہلے حق تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا ہے۔ آپ کی خلقت میں رب العالمین کا توسل موجود ہے لیکن اس اعتبار سے آپ اول کہلانے کے حق دار ہیں کہ آپ کو اس کائنات میں سب سے پہلے رب العالمین نے پیدا فرمایا تھا۔ اور ایک خاص وقت میں آپ اس دنیا میں مبعوث ہوئے۔ اس نام کے اعداد ۳۷ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص اولاد نرینہ سے محروم ہو اور چاہتا ہو کہ حق تعالیٰ اس کو فرزند عطا کریں تو اس کو اور اس کی بیوی کو چاہئے کہ حمل کے استقرار کے بعد لگاتار چار ماہ تک "یا اول" ۴۰ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں۔ انشاء اللہ اس نام کی برکت سے لڑکا پیدا ہوگا۔

● اگر کسی کو کوئی لمبا اور طویل سفر درپیش ہو تو اس کو چاہئے کہ اس سفر سے پہلے اس نام کا ورد ایک ہزار مرتبہ کرے اور خیر و عافیت کے ساتھ واپسی کی دعا کرے۔ انشاء اللہ سفر میں کامیابی بھی ملے گی اور خیر و عافیت کے ساتھ واپس ہوگا۔ دوران سفر کسی بھی طرح کی کوئی دشواری اور رکاوٹ پیدا نہیں ہوگی۔

● اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اہل دنیا اس پر مہربان ہو جائیں اور چشم خلائق میں وہ مکرم اور معزز ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ایک سو بیس دن تک نماز فجر کے بعد ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ اس اسم کی برکت سے اس کو زبردست عزت، احترام اور محبت حاصل ہوگی اور جو بھی دیکھے گا وہ اکرام واحترام کرنے پر مجبور ہوگا۔

● اس اسم مبارک کا نقش اولاد نرینہ، حصول عزت اور سفر میں کامیابی اور سفر سے بعافیت واپسی کے لئے بہت مفید اور مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ط، ہ، م، ف، ش، یا ذ ہو۔ ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۲	۱۵	۱
۱۴	۲	۸	۱۳
۳	۱۷	۱۰	۷
۱۱	۶	۴	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳	۸	۱۶
۱۵	۱۲	۱۰
۹	۱۷	۱۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۱۰	۸	۱۵
۱۶	۷	۱۳	۱
۱۱	۳	۱۴	۹
۶	۱۷	۲	۱۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۹	۱۵	۱۳
۱۷	۱۲	۸
۱۱	۱۰	۱۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۱	۹	۱۲
۸	۱۳	۱۴	۲
۱۰	۷	۳	۱۷
۴	۱۶	۱۱	۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۵	۹
۸	۱۲	۱۷
۱۶	۱۰	۱۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، خ یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۶	۴	۱۶
۳	۱۷	۱۰	۷
۱۴	۲	۸	۱۳
۹	۱۲	۱۵	۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۷	۹
۱۰	۱۲	۱۵
۱۶	۸	۱۳

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "سیدنا اول صلی اللہ علیہ وسلم" ۳۷ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہو جائے گی۔

سیدنا امین صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا امین بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں امانت دار، چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ امانت دار اور دیانت دار انسان تھے۔ اس لئے آپ کو "امین" کہا جاتا تھا۔ حد تو یہ ہے کہ آپ کے دشمن اور بدخواہ بھی آپ کی امانت داری کے قائل تھے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۱۰۱ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ فجر اور عشاء کی نماز کے لئے وضو کرنے کے بعد ۱۴۱ مرتبہ "سیدنا امین صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھنے کا معمول بنائے گا تو وہ کبھی رسوا اور بدنام نہیں ہوگا۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ عزت واکرام حاصل کرنے کے لئے اور چشم خلائق میں مقبول ہونے کیلئے اس اسم مبارک کو ہر فرض نماز کے بعد ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اس اسم مبارک کا نقش ذلت ورسوائی سے محفوظ رہنے کے لئے اور لوگوں کے طعنے اور الزامات سے بچنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے نیز اس اسم مبارک کا نقش عزت وتکریم حاصل کرنے کے لئے اور پرسکون زندگی گزارنے کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ش، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵	۲۸	۳۱	۱۷
۳۰	۱۸	۲۴	۲۹
۱۹	۳۳	۲۶	۲۳
۲۷	۲۲	۲۰	۳۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵	۲۹	۳۷
۳۶	۳۴	۳۱
۳۰	۳۸	۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے ۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۲۶	۲۴	۳۱
۳۲	۲۳	۲۹	۱۷
۲۷	۱۹	۳۰	۲۵
۲۲	۳۳	۱۸	۲۸

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۶	۳۵
۳۸	۳۴	۲۹
۳۳	۳۱	۳۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱	۱۷	۲۵	۲۸
۲۴	۲۹	۳۰	۱۸
۲۶	۲۳	۱۹	۳۳
۲۰	۳۲	۲۷	۲۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵	۳۶	۳۰
۲۹	۳۴	۳۸
۳۷	۳۱	۳۳

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے ۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷	۲۲	۲۰	۳۲
۱۹	۳۳	۲۶	۲۳
۳۰	۱۸	۲۴	۲۹
۲۵	۲۸	۳۱	۱۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پہنے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰	۳۸	۳۳
۳۶	۳۴	۳۱
۳۵	۲۹	۳۷

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر ایک سو ایک مرتبہ "سیدنا امین صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان نقوش پر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔

(باقی آئندہ)

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔(ایڈیٹر)

عملیات سے دلچسپی مگر.........

سوال از: شیخ محمد یوسف ہارون ——— کلیان

میں بفضل رب تعالیٰ خیریت سے رہ کر آپ کی وکارکنان طلسماتی دنیا کی خیریت وعافیت کے لئے بارگاہ خداوندی میں دعا گو ہوں۔اللہ رب العزت آپ تمام لوگوں کو صحت عطا فرمائے اور آپ لوگوں کی خاموش تبلیغ کو قبول فرماتے ہوئے طلسماتی دنیا کو شہرت ومقبولیت عطا فرمائے۔آمین۔

یہ خط نہ چاہتے ہوئے بھی طویل ہونے کا اندیشہ ہے اس کے لئے معذرت چاہتا ہوں۔ایک سلسلے میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت آن پڑی۔ امید ہے جناب عالی اپنی مصروفیت میں سے کچھ وقفہ کرکے ناچیز کی رہنمائی کرکے ممنون کریں۔

میرا پورا نام شیخ محمد یوسف نور محمد۔والدہ کا نام آمنہ بیگم۔تاریخ پیدائش ۱۹۶۱-۴-۵ ہے۔خاکسار کا طلسماتی دنیا سے پرانا رابطہ ہے۔میں خط لکھتے وقت اپنا نام شیخ محمد یوسف ہارون کلیان لکھتا ہوں۔ہارون خادم کے پیرومرشد کا نام ہے۔میں موضع رام پور سے سلطانی سبحانی سلسلے سے مرید ہوں۔ناچیز کو بریلی شریف سے اقبال احمد نوری صاحب سے تعویذ لکھنے کی اجازت حاصل ہوئی ہے۔اور میری نااہلی کی وجہ سے وہ تحریری اجازت نامہ گم ہوگیا۔یہ سن ۱۹۹۳ء کی بات ہے۔میں تفصیلات کو نظرانداز کرتے ہوئے وہ واقعہ بیان کرتا ہوں جس کے لئے آپ جناب کی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی۔

میں یہ خط آپ کو جیل سے لکھ رہا ہوں۔میری بیوی نے نکاح کے بعد جو کہ مئی ۱۹۹۹ء میں ہوا تھا پہلے ہی سال میں ایک لڑکی پیدا ہوئی اور اس کے سات مہینے کے بعد عدالت میں دعویٰ کرکے خرچ کا مطالبہ کردیا اور یہ کیس چھ سال تک چلتا رہا۔آخرکار عدالت نے خرچ منظور کرتے ہوئے مجھے رقم کی ادائیگی کا حکم سنایا۔عین وقت پر میں اتنی رقم نہ ادا کرپانے کی صورت میں مجھے ایک سال کی قید ہوئی۔۲۴/اکتوبر ۲۰۰۷ء سے میں جیل میں ہوں۔جیل میں میرے وظائف اور تلاوت جاری رہی اسی دوران میں نے سو دن کا سورۂ جن کا عمل کیا جو کہ رہائی کے لئے تھا اور خدا کا کرم اس طرح ہوا کہ سو دن بعد مجھے جیل سے باہر کام پر جانے کی اجازت حاصل ہوئی اب میں سارا دن جیل سے باہر رہتا ہوں شام کو سونے کے لئے جیل میں جانا پڑتا ہے۔اس کے بعد میں نے جنات کو مسخر کرنے کے لئے دوبارہ سورۂ جن کا عمل شروع کیا جو کہ بحالت مجبوری چار ناغے الگ الگ دن میں ہوئے ان کی تکمیل کے ساتھ ۲۰/اپریل کو مکمل ہوگا۔یہ تمام باتیں میں اختصار سے کام لیتے ہوئے بیان کرتا ہوں تاکہ خط طوالت سے محفوظ رہے۔میں نے مئی ۲۰۰۵ء میں دوبارہ نکاح کیا۔اللہ کے فضل سے دوسری بیوی شاہین بنت یونس شیخ میرے ساتھ رہتی ہے۔

اب وہ واقعہ سنیں جو اسی مہینے میرے ساتھ پیش آیا اور جیل میں پیسے نہ ہونے کی وجہ سے خط لکھنے میں دیری ہوئی۔

میں نے غالباً ۴ یا ۵ مئی کی رات کو خواب دیکھا کہ میرے والد (جن کا انتقال ۱۹۹۶ء میں ہوا اور انہوں نے جنات کے بادشاہ کی حاضرات کا عمل حاصل کیا تھا اور وہ حاضرات کے ساتھ ساتھ دعا تعویذ بھی کیا کرتے تھے) مجھ سے کہہ رہے ہیں کہ تمہارے چاچا نے مؤکل کا عمل کیا تھا مگر مؤکل حاضر نہیں ہوا۔(یہاں یہ بیان کرنا ضروری ہوگا کہ میرے چچا اللہ کے فضل سے حاجی ہیں اور وہ دعا تعویذ اور عملیات سے دور ہیں) اس لئے تم خود عمل کرو اور میں عمل کرنے کے لئے ضروری لوازمات اکٹھا کرنے نکلتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ میں ننگے پاؤں ہوں اور وہیں راستے پر چپل کی دکان دیکھ کر پلاسٹک کی چپل

خریدتا ہوں اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے اور میں اٹھ کر بیٹھتا ہوں تو جیل کی گھنٹی رات کے تین بجنے کا اعلان کرتی ہے۔ خواب ٹوٹ چکا تھا نہ والد نے بیان کیا کہ عمل میں کیا پڑھنا ہے اور نہ ہی میں نے پوچھا۔ صبح مجھے پتہ چلا کہ وہ دن اماوس کا ہے اور میری سالگرہ بھی ہے۔ میں نے چار دن کافی غور و خوض کے بعد نوچندی جمعرات سے الٹی بسم اللہ شریف کا عمل شروع کیا۔ یہ عمل میں نے طلسماتی دنیا میں پڑھا تھا مگر چونکہ مؤکل حاصل کرنے کی میری کوئی خواہش نہ ہونے کی وجہ سے کبھی غور سے نہیں پڑھا۔ اور جیل میں رات کو ۳۰۔۹ کے بعد سو جانے کا حکم ہونے کی وجہ سے دن میں کام پر ورد کرنا شروع کیا۔ تعداد مقرر نہیں کی اور یہ ورد رات کو سونے کے وقت تک جیسا وقت میسر ہوتا جاری رہا۔

اب ۱۴راپریل کی رات میں نے خواب دیکھا کہ میں طلسماتی دنیا کا شمارہ پڑھ رہا ہوں اس میں ایک عمل اسم ذات کا لکھا ہے اور میں درمیان میں ایک لائن پڑھ رہا ہوں کہ یارحیم کا ذکر ذاکر کو لطف عطا کرتا ہے۔ اتنے میں دیکھتا ہوں کہ میری داہنی طرف کوئی باریش شخص بیٹھا ہے مجھے ایسا بتایا جاتا ہے کہ یہ مولانا حسن الہاشمی صاحب ہیں۔ یہاں میں واضح کردوں کہ آنجناب سے میری کبھی ملاقات نہیں ہوئی حالانکہ حضرت کا ممبئی ہر سال آنا ہوتا ہے۔ مگر خاکسار نے کبھی ملاقات کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور میں آپ سے بیان کرتا ہوں کہ یہ دوسری قسط ہے۔ اس سے پہلے کا شمارہ مجھے حاصل نہ ہوسکا اگر وہ ملتا تو پتہ چلتا کہ اس سلسلے کی ابتدا کس اسم ذات سے ہوئی۔ آپ جناب خاموشی سے میری بات سنتے ہیں اور کوئی جواب نہیں دیتے۔ آپ داہنی جانب ہونے کی وجہ سے چہرہ صحیح طور پر نہیں دیکھ پاتا ہوں، آپ جناب دوزانو ہوکر بیٹھے ہیں اور میں اپنی عادت کے مطابق آلتی پالتی مار کر بیٹھا ہوں۔ مجھے پیروں میں تکلیف ہونے کی وجہ سے نماز کے سوا میں کبھی دوزانو ہوکر نہیں بیٹھتا ہوں۔ حضرت کے دوزانو بیٹھنے کے باوجود میں قد کا اندازہ کرتا ہوں کہ تقریباً پانچ فٹ کا قد ہے اور لنگی پہنے ہیں۔ ریش مبارک میں کہیں کہیں سیاہی جھلک رہی ہے۔ کیا میں سمجھوں کہ یہ آپ ہی ہیں اور مجھے یاد کرنے کا سبب کیا ہے۔ اگر ضروری سمجھتے ہیں تو مجھے ضرور مطلع فرمائیں۔ اور یہ آپ کی مرضی کی بات ہے مجھے اس سے زیادہ ضروری وہ بات ہے جو میں بیان کررہا ہوں۔

جناب عالی۔ عملیات میں آپ دور حاضر کے روشن چراغ ہیں۔ آپ کی موجودگی ہی عمل کی کامیابی کی دلیل ہے۔ مگر عملیات میں ہر عمل کے لئے ایک قاعدہ اور قانون ہے۔ اور اسی سبب سے میں خوش فہمی میں مبتلا ہونے کے بجائے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میری درخواست پر غور فرمائیں۔

سب سے پہلے میں باادب آپ سے اجازت طلب کرتا ہوں۔ یہ نظر عنایت سعادت اور برکت کیلئے ہو آپ کی دعاؤں کے طفیل سے خاکسار کو کامیابی عطا ہو انشاء اللہ۔ دوسری بات زکوٰۃ کی، وظیفہ کیا جائے یا ورد کیا جائے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی تفصیل عنایت فرمائیں انشاء اللہ ناچیز کی کوشش ہوگی کہ عمل صحیح طریقہ سے کیا جائے۔ جیل میں پرہیز جلالی ہوتا ہے صرف صبح دودھ کی چائے کے علاوہ۔ اس لئے پرہیز کوئی مشکل نہیں ہے ویسے بھی خادم پہلے سے ہی ترک حیوانات کا عادی ہے۔ آپ جانتے ہیں دور حاضر میں یارحیم کا عمل کرنا اور اس سے بڑھ کر اس اسم کے مطابق اپنی عادات کو بنانا کتنا مشکل ہے اس میں اگر حضرت کی نظر عنایت اور خصوصی دعائیں شامل ہو جائیں تو میری کشتی کو کنارہ مل جائے۔

بقول ہم کہاں کے دانا ہیں کس ہنر میں یکتا ہیں

حضرت میری آپ سے التجا ہے کہ آپ تفصیل سے عمل بیان کریں جوابی لفافہ ہمراہ موجود ہے۔ اس کے علاوہ آپ جناب جو مناسب سمجھتے ہیں۔ عنایت کریں۔ فی الحال یارحیم کا ورد جاری ہے اور میں تقریباً ۱۵رجون تک جیل سے رہا ہو جاؤں گا انشاء اللہ العظیم۔ میں نے اس خط میں میرے پورے حالات بیان نہیں کئے صرف جو ضروری باتیں تھیں مختصراً انہی کو بیان کیا ہے۔ ورنہ یہ خط چار صفحوں پر مشتمل ہوتا۔ ویسے بھی آنجناب سے کیا چھپا ہے۔ جو بیان کیا جائے۔ آپ خود بھی جان جائیں گے جہاں آپ کی اتنی نظر عنایت ہے اس کے ساتھ کچھ عطا کرکے ممنون کریں۔ عین نوازش ہوگی۔

انشاء اللہ بقیہ اگلے خط میں۔

جواب

آپ نے اپنے خط کی ابتدائی سطور میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کے لئے جن تعریفی کلمات کو کاغذ پر بکھیرا ہے اس کے لئے میں قدردانی کا اظہار کرتا ہوں اور اس رب کا شکرگزار ہوں جس نے مجھے یہ روحانی کام کرنے کی توفیق بخشی اور جس نے اپنے بندوں کے دلوں میں اس روحانی تحریک کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ بے شک اس کی بخشی ہوئی توفیق سے انسان اس دنیا میں کسی اچھے کام کے لئے اقدام کرتا ہے اور اسی کی عطا کردہ توفیق سے انسان اچھے کاموں کی قدر بھی کرتا ہے اور تعریف و تحسین بھی۔

آپ کو اقبال نوری صاحب نے تعویذ گنڈوں کی اجازت دیدی تھی لیکن آپ نے اس تحریر کو ضائع کردیا یہ ایک طرح کی غیر ذمہ داری تھی۔ یہ تحریر آپ کے لئے سند کا درجہ رکھتی تھی آپ کو اس تحریر کی حفاظت کرنی چاہئے تھی۔ لیکن آپ اس کی حفاظت نہ کرسکے۔ اس سے اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی طبیعت میں ایک طرح کا لاابالی پن موجود ہے۔ اور یہ لاابالی پن روحانی عملیات کی لائن میں خطرے کی گھنٹی ہے جو کسی بھی وقت بج سکتی ہے۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو ہم آپ سے یہ عرض کریں گے جو انسان اپنے استاد کی بخشی ہوئی سند کی حفاظت نہ کرسکا وہ کسی مؤکل یا ہمزاد بشرطیکہ وہ تابع ہوجائے حفاظت

کیسے کرسکتا ہے۔ جب کہ کسی بھی تحریر اور دستاویز کی حفاظت کرنا آسان ہے لیکن مؤکل، ہمزاد اور جن کی حفاظت کرنا اور عمر بھر اس کے ذریعہ طے شدہ معاہدہ کے مطابق خدمت لینا بہت مشکل ہے۔

اپنی بیوی سے متعلق آپ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ ممکن ہے کہ حرف بحرف درست ہو لیکن یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ وہ رقم کیوں ادا نہ کرسکے جس کا فیصلہ عدالت نے سنایا تھا وہ رقم تو آپ کو ماہانہ ادا کرنی تھی یکمشت نہیں۔ غالباً ماہانہ جو خرچ آپ پر لاگو کیا گیا ہوگا وہ آپ اپنی غیر ذمہ داری کی وجہ سے ماہ بر ماہ ادا نہ کرسکے۔ اور اس طرح عدالت کی حکم عدولی کرکے آپ کو قید و مشقت کی سزا بھگتنی پڑی۔ بیوی کی تاناشاہی اپنی جگہ۔ بیوی کی زیادتیوں کی وجہ سے چلئے آپ مظلوم ہیں لیکن آپ کی بیان کردہ تفصیل سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کے مزاج میں غیر ذمہ داری ہے جو آپ کو ہچکولے کھلاتی ہے اور آپ کو آفت و مصیبت کا شکار کرتی ہے۔

آپ نے جو خواب بیان کئے ہیں ان کی تعبیر یہ ہے۔ پہلے خواب کا اصل مرکز پلاسٹک جوتے خریدنا ہے۔ اس خواب سے آپ کی دوسری شادی کی طرف اشارہ ہے۔ جو ہو چکی ہے۔ آپ نے سنا ہوگا کہ خواب و تعبیر کی دنیا ہر حقیقت سے مختلف ہے۔ بعض خواب اچھے ہوتے ہیں اور ان کی تعبیر بھیانک ہوتی ہے۔ اور بعض خواب بھیانک ہوتے ہیں اور ان کی تعبیر اچھی ہوتی ہے اسی طرح یہ بھی ہوتا ہے کہ بعض مرتبہ خواب انسان بعد میں دیکھتا ہے اور اس کی تعبیر اس کو پہلے ہی مل جاتی ہے۔ اگرچہ ایسا خال خال ہوتا ہے لیکن ایسا بھی ہوتا ہے اور آپ کے خواب کی تعبیر یہی ہے کہ آپ کی دوسری شادی ہوگی اور وہ ہو چکی ہے۔ خواب میں یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ اس کے تمام اجزا ایک دوسرے سے مربوط ہوں کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کئی خواب ایک ہی خواب میں نظر آتے ہیں اور ان کی تعبیریں مختلف ہوتی ہیں۔ کسی جزو کی تعبیر کچھ ہوتی ہے اور کسی جزو کی تعبیر کچھ۔ آپ کا پہلا خواب مختلف اجزاء پر مشتمل ہے۔ اس خواب کے ایک جزو میں یہ اشارہ ہے کہ مؤکل کا عمل کچھ ذمہ داریاں چاہتا ہے اور ہر کس و ناکس مؤکل تابع کرنے کا اہل نہیں ہوتا۔ چچا باپ کے قائم مقام ہوتا ہے اس چچا کا نام لے کر آپ کے والد نے اس بات کی نصیحت کی ہے کہ کچھ لوگ مؤکل تابع کرنے میں ناکام ہو جاتے ہیں اور اس کی وجہ ان کی نااہلیت اور غیر ذمہ داری ہوتی ہے۔ چچا سے وہی چچا مراد نہیں ہیں بلکہ ہر وہ شخص جو اس لائن میں آپ سے پہلے آیا ہو اور اپنی نااہلیت اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے ناکام ہو گیا ہو۔ چچا سگا ہو یا سوتیلا یا عمر میں کوئی بھی بڑا شخص جسے کوئی بھی چھوٹا شخص انکل یا چچا کہہ کر آواز دے۔ بہرحال چچا دنیا میں بھتیجے سے پہلے آتا ہے۔ اس حساب سے وہ اس دنیا میں پہلے قدم رکھتا ہے۔ آپ کے خواب میں اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ جو لوگ اس لائن میں تم سے پہلے آئے ہیں وہ اپنی نااہلیت اور غیر ذمہ داری کی وجہ سے ناکام ہوگئے ہیں۔ اس لئے اگر تم اس لائن میں قدم رکھنے کا ارادہ کررہے ہو تو پوری ذمہ داری کے ساتھ قدم رکھنا۔ ورنہ تم بھی تم سے پہلے اقدام کرنیوالوں کی طرح ناکام رہوگے۔

یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اماوس (تحت الشعاع) کے زمانہ کے خواب معتبر نہیں ہوتے اور جو خواب معتبر نہیں ہوتے ان خوابوں کی تعبیر بھی کچھ نہیں ہوتی لیکن اگر آپ کے خواب کی کوئی تعبیر ہے تو وہ وہی ہے جو ہم نے بیان کی۔

آپ نے اس خواب کے چند دنوں کے بعد نوچندی جمعرات سے الٹی بسم اللہ کا عمل شروع کردیا۔ آپکے بیان کے مطابق یہ عمل آپ نے طلسماتی دنیا میں پڑھا تھا۔ اس عمل کو بھی آپ نے غیر ذمہ داری کے ساتھ پڑھا اور پھر غیر ذمہ داری کے ساتھ شروع کردیا۔ الٹی بسم اللہ کا عمل نوچندی جمعرات سے شروع نہیں کرنا چاہئے۔ دیگر یہ کہ جب آپ اس مبارک لائن میں قدم رکھ رہے ہیں تو آپ کو مؤکل تابع کرنے کے لئے کوئی مثبت عمل تلاش کرنا چاہئے تھا الٹی بسم اللہ کا عمل منفی عمل ہے اور منفی عمل عروج ماہ میں نہیں کیا جاتا۔ اگر آپ کو کوئی عمل کرنا ہی تھا تو سیدھی بسم اللہ کا کرتے۔ اس میں کامیابی کے امکانات زیادہ تھے۔ الٹی بسم اللہ کے عمل کو اس فن کی تکمیل کی غرض سے ہم نے چھاپ تو دیا تھا لیکن ہم نے اس کو کبھی بہتر نہیں سمجھا۔ کیونکہ اس میں رجعت کا اندیشہ بھی رہتا ہے اور اس طریقے کو اکابرین نے پسند نہیں کیا ہے لیکن اندازہ یہ بھی ہوتا ہے کہ آپ نے اس عمل کو پوری ذمہ داری سے نہیں کیا۔ آپ نے اس عمل کی کوئی تعداد بھی مقرر نہیں کی۔

آپ نے دوسرے خواب میں یہ دیکھا تھا کہ آپ طلسماتی دنیا پڑھ رہے ہیں اور اس میں اسم ذات کا کوئی عمل تحریر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ آپ نے اس میں یارحیم کے ذکر کے بارے میں بھی پڑھا ہے۔ خواب ہی میں آپ کو کوئی شخص بھی نظر آتا ہے۔ جس کے بارے میں آپ کو بتایا جاتا ہے کہ یہ حسن الہاشمی ہیں، وغیرہ۔

اس خواب سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی یہ رہنمائی ہو رہی ہے کہ آپ عملیات کے میدان میں جو بھی قدم اٹھائیں وہ ذمہ داری کے ساتھ اٹھائیں۔ اور جس طلسماتی دنیا کا مطالعہ آپ کررہے ہیں اور جس کو مرتب حسن الہاشمی کررہا ہے اس رسالے میں چھاپے گئے فارمولوں کو سنجیدگی اور گہرائی کے ساتھ پڑھ کر پھر کوئی ٹھوس طریقہ اختیار کریں۔ چونکہ آپ رسالہ طلسماتی دنیا سے مانوس ہیں اور اس رسالے سے اور اس کے مرتب کرنے والے سے عقیدت رکھتے ہیں اسی لئے اس رسالے اور اس کے ایڈیٹر کے ذریعہ آپ کو ہدایت دی گئی تاکہ آپ آسانی سے بات کو سمجھ سکیں۔ یوں تو اس دنیا میں ہزاروں عاملین ایسے ہیں جو ہم سے زیادہ علم رکھتے ہیں اور ہم سے زیادہ

شہرت یافتہ بھی ہیں لیکن آپ کو خواب میں ہمارا دیدار کرایا گیا کیوں کہ آپ ہم سے مانوس ہیں اور انسان جس سے مانوس ہوتا ہے اس کی بات کو مان بھی لیتا ہے اور اس کے طریقہ کو اپنا بھی لیتا ہے۔

آپ نے ہمارے بارے میں جن گرانقدر الفاظ کا اظہار کیا ہے وہ قابل قدر ہے لیکن ہم صرف اپنی تعریف سے خوش ہونے والے نہیں ہیں اور اپنی تعریف آپ کی زبان سے سن کر بھی ہم اس فریضے کو ادا کرنے میں کوئی کوتاہی کرنے والے نہیں ہیں جس فریضے کو رہنمائی کہتے ہیں۔ آپ کسی بھی عمل کو کرنے میں اگر کوئی کوتاہی کریں گے تو ہم اس کوتاہی کو کوتاہی ہی قرار دیں گے۔ ہم آپ کی ہاں میں ہاں ملا کر آپ کو صراط مستقیم سے بھٹکانے کی غلطی نہیں کر سکتے۔

آپ کا خط طویل تھا لیکن اس کا ایک ایک حرف ہم نے غور سے پڑھا۔ آپ کے خط کا مجموعی جواب یہ ہے کہ آپ جب تک قید کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں تب تک آپ صرف عبادت اور ذکر خداوندی میں خود کو مشغول رکھیں۔ اور اپنی خطاؤں کی معافی طلب کرتے رہیں۔ ایک بیوی کے ساتھ آپ کا نباہ نہ ہوسکا اور نوبت سزا تک پہنچ گئی۔ اب اس بات کی کوشش کریں کہ دوسری بیوی کے ساتھ آپ کا معاملہ قابل رشک ہو۔ آپ دوسری بیوی کے لئے ایک مثالی شوہر بن جائیں اور یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ محبوب رب العالمین کے نزدیک سب سے زیادہ اچھا مسلمان وہ ہے جو اپنی بیوی بچوں سے محبت کرتا ہو۔ وسط جون تک آپ کی رہائی ہوجائے گی اس کے بعد آپ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو ادا کرنے کے ساتھ ساتھ روحانی عملیات کے میدان میں پوری سنجیدگی اور ذمہ داری کے ساتھ قدم رکھیں۔ اگر آپ نے بنیادی ریاضتوں سے خود کو نہ گزارا ہو تو پھر سب سے پہلے بنیادی ریاضتوں کی طرف دھیان دیں کوئی بھی عمارت اس وقت تک مضبوط اور پائیدار نہیں ہوسکتی جب تک اس کی بنیادیں ٹھوس اور مستحکم نہ ہوں۔ جو لوگ اس دنیا میں اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوں وہ سب ایک دن اپنی بغل میں قاعدہ بغدادی لے کر مکتب کے چکر کاٹتے ہیں۔ کچی پہلی میں داخلہ لئے بغیر بی اے میں داخلے کی خواہش وہی لوگ کر سکتے ہیں جنہیں عقل نہ ہو۔ اور جو دنیا کے نظام کو کچھ بھی اہمیت نہ دیتے ہوں۔ لیکن جب آپ کو اقبال نوری صاحب نے عملیات کی اجازت دیدی تھی تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے کچھ نہ کچھ بنیادی ریاضتیں کر رکھی ہوں گی تاہم اگر آپ کو ہم سے رہنمائی مطلوب ہے تو آپ کو الف ب سے یہ سفر شروع کرنا ہوگا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو جلد از جلد رہائی نصیب کرے اور آپ کی آئندہ زندگی معیاری انداز میں گزرے۔ آپ اپنی گھریلو ذمہ داریاں ادا کرتے ہوئے روحانی عملیات کا حق ادا کریں اور اس لائن میں صحیح طریقہ سے علم حاصل کرنے کے بعد اللہ کے بندوں کی خدمت انجام دے سکیں۔ ہماری کسی بات سے کوئی رنج پہنچے تو ہمیں معاف کریں۔ اللہ گواہ ہے کہ ہم نے آپ کو جو بھی نصیحت کی ہے وہ آپ کی بھلائی اور خیر خواہی کے لئے کی ہے۔ اور ہماری خواہش ہے کہ آپ حسب قاعدہ اپنا روحانی سفر شروع کرکے اپنی منزل تک پہنچیں۔

زندگی کی ابتلائیں

سوال از: عبدالمقیت خاں ــــــــــــ ممبئی

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا تقریباً آٹھ سال سے پڑھ رہا ہوں۔ طلسماتی دنیا کا درود وسلام نمبر اپنے اوراق میں ہزاروں رنگینیاں سمیٹے جلوہ افروز ہوا۔ مطالعہ کرنے کے بعد ذہنی فرحت محسوس ہوئی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا نے شہرت اور بلندی کی جو معراج حاصل کی ہے وہ آپ کی سچی لگن اور عوام کی بے لوث خدمت کا نتیجہ ہے۔ اگر اس رسالے کی تعریف الفاظ کے ذریعہ کی جائے تو یہ آفتاب کو شمع دکھانے کے مصداق ہے۔ اس رسالے کی خوبیاں صرف محسوس کی جاسکتی ہیں۔ الفاظ کے سانچے میں ڈھالنا ناممکن ہے۔ اس رسالے کو دیکھ کر آپ کی مدبرانہ صلاحیت اور عزائم کی بلندی کا اندازہ ہوتا ہے آپ کی اور اس رسالے کی تعریف کے لئے لاکھوں الفاظ بھی کم ہے۔ اس لئے آپ کے قیمتی وقت اور قیمتی اوراق کو ضائع نہ کرتے ہوئے اصل موضوع پر آتا ہوں۔

محترم عالی جناب میں سول انجینئر ہوں، تقریباً ۲۰ سال سے اس لائن سے جڑا ہوا ہوں۔ شروع میں میں نے ٹریننگ کے لئے چھ سال آرکیٹیک کے پاس سروس کی۔ نہایت قلیل تنخواہ پر۔ اس کے بعد میں ۱۹۹۴ء سے اپنا خود کا کاروبار بذریعہ بلڈنگ کے ٹھیکیداری لینے سے شروع کی۔ دو سال تک تو الحمد للہ خوب کاروبار چلا چاروں طرف سے روپیوں پیسوں کی ریل پیل رہی اور خوشحال زندگی کے خواب دیکھنے لگا۔ دو سال کے بعد آہستہ آہستہ کاروبار میں رکاوٹیں آنی شروع ہوئیں۔ پیسے اور مزدور ہونے کے باوجود دو مہینے کا کام چھ چھ مہینے میں ہونے لگا بعد میں پیسوں کی بھی تکلیف ہونے لگی اور مزدور بھی بدظن ہوکر کام چھوڑنے لگے۔ شروع میں میں نے اس کو تجارت کا نفع ونقصان سمجھ کر چھوڑ دیا۔ لیکن ہر کام میں ایسا ہونے لگا تو میں نے کسی عامل وغیرہ سے رجوع نہیں کیا بلکہ تجارت بند کرکے دوبارہ نوکری کرنے لگا۔ معقول تنخواہ نہ ہونے کی وجہ سے ضرورت زندگی تشنہ رہنے لگی۔ اور شادی کی ضرورت بھی محسوس ہونے لگی جس کی وجہ سے دوبارہ میں نے بلڈنگ کے کنٹریکٹ لینا شروع کیا۔ اچھا کاروبار چلنے لگا تو میں نے فوراً شادی کرلی۔ شادی کے بعد دوبارہ کام میں اس قدر نقصان اٹھایا کہ بیوی کے زیورات بیچ کر اس کی تلافی کرنی پڑی۔ جب سے آج تک نقصان ہی اٹھا رہا ہوں، نوکری بھی زیادہ دنوں تک نہیں ٹکتی ہے۔ اور تجارت میں بھی نقصان ہوتا رہتا ہے اب تو پائی پائی کو محتاج اور کنگال ہوچکا ہوں۔ مقامی عامل سے رجوع ہوا انہوں نے جلانے والے تعویذ دیئے

تھے جس کا طریقہ یہ تھا کہ سنیچر، پیر اور جمعرات کے دن عشاء کے بعد سر سے لے کر پیر تک تین مرتبہ تعویذ اتار کر اور ہر مرتبہ ۱۳ مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَظِیْم پڑھ کر جلاتا تھا سو وہ عمل میں نے کیا۔ الحمدللہ دو تین مہینے تک اس کا اثر رہا پھر دوبارہ حالات اسی طرح ہو گئے۔ میں آگے بات نہ بڑھاتے ہوئے صرف اتنا ہی کہوں گا کہ نقصان، تکلیف اور پریشانی اس کا مفہوم آپ جیسے دوراندیش ہستی کو سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے آپ میری پریشانی کو سمجھ کر میرے لئے جو مناسب سمجھیں علاج تجویز کریں۔ حالانکہ بہت بڑی زندگی کو میں نے مختصر الفاظ میں بیان کیا ہے ورنہ ۲۰ سالہ تکلیف کو بیان کرنے کے لئے بہت وقت بھی لگے گا اور اوراق بھی ضائع ہوں گے۔

الحمدللہ نماز روزے پابندی سے ادا کرتا ہوں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا میں جو عمل جس کو آپ عام اجازت کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر قضائے حاجات کی نمازیں روزی روزگار میں ترقی کے وظیفے، قرض ادا ہونے والے عمل پابندی سے کرتا ہوں جس کی وجہ سے روحانی سکون تو ملتا ہے لیکن کاروباری طور سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا ہے۔

جواب

آپ کو تعویذ بھجوا دیئے گئے ہیں، موصول ہو گئے ہوں گے انشاء اللہ تعویذات سے بھی آپ کو فائدہ پہنچے گا اور اللہ کی رحمتیں آپ کی زندگی پر سایہ فگن ہوں گی۔ خط کا جواب طلسماتی دنیا کے ذریعہ دیا جا رہا ہے اس کو بغور پڑھیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ بات ہمیشہ ذہن نشین رکھیں کہ جس طرح اس دنیا میں موسم بدلتے رہتے ہیں کبھی گرمی ہوتی ہے کبھی سردی، کبھی خشکی کا دور آتا ہے اور کبھی برسات کا۔ چمن میں خزاں بھی آتی ہے اور بہار بھی۔ اسی طرح انسان کی تقدیر کے موسم بھی ہمیشہ ایک جیسے نہیں رہتے۔ موسم تقدیر بھی عام موسموں کی طرح بدلتا رہتا ہے۔ انسان کو کبھی خوشی ملتی ہے کبھی غم۔ گھروں سے باراتیں بھی نکلتی ہیں اور جنازے بھی۔ گھروں میں خوشی کا ماحول بھی ہوتا ہے اور ماتم کا بھی۔ اس دنیا میں کسی بھی چیز کو دوام میسر نہیں ہے۔ خوشی آتی ہے تو وہ بھی گزر جاتی ہے اور غم ۔۔۔ وہ بھی ایک دن ختم ہو جاتا ہے۔ صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے، رات آتی ہے اور اندھیروں کا ہر طرف تسلط ہو جاتا ہے لیکن پھر رات گزر جاتی ہے اور نور سحر بھی اس کائنات پر اپنے رنگ بکھیر دیتا ہے۔ تاریکی چھٹ جاتی ہے اور دن کا اجالا ہر طرف پھیل جاتا ہے۔ یہ زندگی ایک سے حالات میں نہیں گزرتی بلکہ ہر پل اس کو مختلف کیفیات سے دوچار ہونا پڑتا ہے ان حقائق کے بعد آپ کو اپنے حالات سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے مانا کہ حالات بہت برے ہیں لیکن ان حالات کو بھی ایک دن گزر جانا ہے اور اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کے تحت مشکلوں کے بعد آسانیوں کا دور آئے گا اور آپ کی دشواریاں اور الجھنیں ختم ہو جائیں گی کیونکہ اس دنیا میں ہر ایک چیز وہ خوشی ہو یا غم وہ عیش ہو یا ماتم ختم ہونے کے لئے ہے۔

آپ جو کچھ پڑھ رہے ہیں وہ پڑھتے رہیں لیکن ہر ہفتے تین راتوں تک یہ نماز ضرور پڑھیں۔ یہ نماز نصف رات کے بعد پڑھی جائے گی۔ بدھ کی شب میں جمعرات کی شب میں اور جمعہ کی شب میں یہ نماز پڑھی جائے گی۔ یاد رکھیں کہ منگل کا دن گزار کر جو رات آئے گی وہ رات بدھ کی شب کہلائے گی۔ بدھ گزر کر جو رات آئے گی وہ جمعرات کی شب کہلائے گی اور جمعرات گزر کر جو رات آئے گی وہ جمعہ کی شب کہلائے گی۔ نماز عام طریقہ سے پڑھی جائے لیکن اس کی پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد آیت کریمہ لَآ اِلٰـہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ سو مرتبہ پڑھیں۔ دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد رب اِنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ سو مرتبہ پڑھیں۔ تیسری رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ سو مرتبہ پڑھیں اور چوتھی رکعت میں نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ سو مرتبہ پڑھ کر نماز میں قاعدہ پورا کریں۔ نماز سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے ہو جائیں تین قدم آگے کی طرف بڑھیں۔ تقریباً سجدے کی جگہ تک پہنچ جائیں اور کھڑے ہو کر ہی سو مرتبہ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ پڑھیں۔ اس کے بعد پھر الٹے ہی پیچھے کی طرف جائیں اور پھر سجدے میں چلے جائیں اور چند منٹ تک بغیر تعداد کے ''یَاسَمِیْعُ یَامُجِیْبُ'' پڑھتے رہیں اور اپنے مسائل کا تصور کریں۔ نیز اس وقت خود پر رقت طاری کرنے کی کوشش کریں۔ یہ عمل بزرگوں کی عطا ہے اور یہ عمل تجربہ میں ہمیشہ مؤثر ثابت ہوا ہے جن پریشان حال لوگوں نے اس عمل کو ذریعہ بنایا ہے وہ ہمیشہ مشکلات سے نکل گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعائیں قبول کر کے ان کو کلفتوں کے بدلے میں راحتیں عطا کی ہیں اور ان کے غم خوشیوں میں بدل گئے ہیں۔

اس عمل کو لگاتار تین مہینے تک جاری رکھیں اور ہر ہفتے تین ہی راتوں میں یہ نماز پڑھا کریں۔ انشاء اللہ آپ کو مصائب سے اور مسائل سے نجات مل جائے گی۔

یہ بات بھی ذہن نشین رکھیں کہ اپنے دل کا تردد اور تذبذب بھی دعا کی قبولیت میں آڑے آتا ہے اپنے اللہ سے جب بھی دعا کریں اور جب بھی کسی عمل کو ذریعہ نجات بنائیں تو یقین کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ یقین ہی انسان کے سفینے کو کنارے تک پہنچاتا ہے اور اگر یقین نہ ہو تو انسان کی کشتی کسی بھی طوفان کا شکار ہو جاتی ہے۔ ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو ایمان ویقین کے ساتھ اس عمل کی توفیق بخشے اور اس عمل کے ذریعہ آپ کو غموں اور دکھوں سے نجات عطا کرے۔ (آمین)

ہماری غلطی

سوال از: سید اسمٰعیل ——— منچریال

مربع پُر کرنے کے لئے اللہ کے اسم ذات کے اعداد ۶۶ ہیں اور ان میں سے ۳۰ گھٹائے تو ۳۶ باقی رہے انہیں ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۳۶(۹
۳۶
x

خارج قسمت ۹ آیا۔ آتشی چال کے اعتبار سے ۹ کو پہلے خانہ میں رکھ کر ایک ایک کے اضافہ کے ساتھ نقش مکمل ہوا۔

اللہ کا نقش۔

۷۸۶

۹	۲۲	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۰	۲۱
۱۴	۱۷	۲۴	۱۱
۲۳	۱۲	۱۳	۱۸

یہ طریقے کافی سمجھ میں آ چکے ہیں۔

نقش بھرنے میں ہر طرف سے ۶۶ کی میزان آرہی ہے لیکن گزشتہ ماہنامہ اپریل ۲۰۰۸ء رسالہ طلسماتی دنیا صفحہ ۴۴ میں جو کرشمہ جفر یعنی کسی شخص کو اپنی محبت میں گرفتار کرنے کا جو مربع کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

اس میں کل اعداد ۱۱۶۳
حروف شفع کے اعداد جمع کئے ۲۸۱۲
ٹوٹل ۳۹۷۵
قانون کے وضع کئے ۳۰
حاصل کو چار سے تقسیم کیا۔

۴)۳۹۴۵(۹۸۶

اسم ذات اللہ کے اعداد مربع کے نقش میں ٹوٹل میزان ۶۶ کی ہے لیکن یہاں کل اعداد ۳۹۷۵۔ ۳۰ وضع کئے۔ ۹۸۶)۳۹۴۵(۴ تو خارج قسمت ۹۸۶ کو پہلے خانہ میں نہیں رکھا جائے گا اور کل اعداد ۳۹۷۵ مربع کے نقش بھرے جائیں گے یا نہیں۔

آتشی چال مربع کا نقش۔ ۳۹۷۵ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۴	۵	۱۰
۶	۹	۱۶	۳
۱۲	۷	۲	۱۳
۱	۱۴	۱۱	۸

اور اس نقش میں پہلے خانہ میں ۱۵ ہے اور ہر طرف سے میزان ۳۴ ہے۔
کسی اسم یا آیت کریمہ کے اعداد نکال کر ٹوٹل اعداد نقش میں بھرے جائیںگے یا نہیں۔

حضرت ان نقش کا حل ان کی تشریح کسی قریبی شمارے میں دیں تو عین نوازش ہوگی۔ خط و کتابت میں کچھ غلطی ہو تو معاف فرمائیں۔

جواب

اپریل ۲۰۰۸ء کے شمارے میں کرشمات جفر کے کالم میں جو مثالی نقش دیا ہے۔ اس میں غلطی ہوگئی ہے۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۸۶	۱۰۰۰	۹۹۶	۹۹۳
۹۹۷	۹۹۲	۹۸۷	۹۹۹
۹۹۱	۹۹۴	۱۰۰۲	۹۸۸
۱۰۰۱	۹۸۹	۹۹۰	۹۹۵

دیکھ لیجئے اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۳۹۷۵ آرہا ہے۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ اگر طلسماتی دنیا کے دیئے ہوئے نقش میں کوئی غلطی محسوس ہو رہی ہو تو اس کو ہماری یا ہمارے کاتبوں کی غلطی سمجھیں اور اس نقش کو اصولی طور پر خود درست کرلیں اکثر یہ ہوتا ہے کہ جلد بازی میں کچھ غلطیاں ہوجاتی ہیں لیکن فنی طور پر ہمارے دیئے ہوئے نقوش درست ہوتے ہیں اس لئے ہر نقش کو اصول وضوابط کے مطابق خود درست کرلیا کریں۔

کرشمات جفر کے اس مثالی نقش میں جو آپ نے بیان کیا ہے وہ طبعی چال سے بنا ہوا نقش ہے اور وہ خاکی چال سے بھرا گیا ہے۔ خدا ہی جانے اتنی بڑی غلطی کیسے سرزد ہوگئی۔ اس طرح کی غلطیوں سے عام قارئین کو کوفت ہوتی ہے جو ہمارے لئے بھی باعث اذیت ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے رسالے کو اس طرح کی اغلاط سے نجات دے تا کہ اس کی افادیت متاثر نہ ہونے پائے۔ آپ نے اس غلطی کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہم آپ

کے شکر گزار ہیں اور آپ سے اور سبھی قارئین سے ہم گزارش کرتے ہیں کہ وہ کوئی غلطی طلسماتی دنیا میں دیکھیں تو فوراً مطلع کر دیں تا کہ ہمیں اس کی اصلاح کا موقعہ مل سکے۔

خواہ مخواہ کی پریشانی

سوال از: ندیم ——— گجرات

عامل کے لئے پریشانی یہ ہوتی ہے کہ آنے والے مریض کو تشخیص کے بعد جو سمجھ میں آیا ہے وہ بتائے یا نہیں۔؟ اگر بتایا جائے جادو ہے تو وہ رشتہ داروں پر شک کرنے لگتا ہے۔ اور بہت سی مرتبہ وہ رشتہ داروں کو بتا دیتے ہیں ہم فلاں عامل کے پاس گئے تھے جادو بتایا تھا۔ تم ہمارے دشمن ہو تو آپ نے ہی کیا ہے تو لڑائی سیدھی عامل کے گھر آ جاتی ہے۔ ایسی صورت میں عامل کیا کریں۔؟ اگر بتایا جائے جن ہے، تو مریض تو خوف زدہ رہنے لگتا ہے بعض مرتبہ تشخیص کے بعد جن زدہ جیسی حرکت کرنے لگ جاتا ہے تو مریض کے رشتے دار کہتے ہیں عامل نے اور زیادہ پریشان کر دیا ایسی صورت میں عامل کیا کریں کہ مریض بھی مطمئن ہو کیونکہ مریض کو کچھ تو بتانا پڑے گا۔

جواب

اگر کوئی مریض سحر کے اثرات کا شکار ہے تو عامل کو چاہئے کہ وہ مریض اور اس کے تیمارداروں کو بتادے اور اگر وہ عامل کی تشخیص سے مطمئن ہوں تو عامل ایمانداری سے سحر اتارنے کا علاج بھی کر دے۔ عام سی بات ہے کہ جب کسی شخص کو یہ بتایا جاتا ہے کہ اس پر جادو کرایا گیا ہے تو وہ چھٹتے ہی یہ پوچھتے ہیں کہ جادو کس نے کرایا ہے اور جادو کرانے والا اپنا ہے یا غیر۔؟ اس طرح کے سوالوں کے جواب دینے کا عامل پابند نہیں ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ اپنے مریض کو جادو سے نجات دلانے کی ہر ممکن کوشش کرے اور غیر ضروری سوالوں کے جواب دے کر معاشرے میں فتنہ کاری کو جنم نہ دے۔ ہم بھی علاج کرتے ہیں اور تقریباً ۴۲ سالوں سے اس لائن میں خدمت خلق کر رہے ہیں۔ ہم سے بھی لوگ اس طرح کے سوالات کرتے ہیں لیکن ہم انہیں کسی بھی طرح سمجھاتے ہیں اور انہیں مطمئن کرتے ہیں۔ دراصل آج کے عامل حضرات نہ نفسیات سے واقف ہوتے ہیں اور نہ حکمت عملی سے اور صحیح بات تو یہ ہے کہ وہ روحانی فن کی گہرائی سے بھی نابلد ہوتے ہیں۔ اس لئے وہ بوکھلا جاتے ہیں اور کچے پکے جواب دے کر اپنی جان بچاتے ہیں جو ان کے لئے نئی نئی مصیبتیں کھڑی کرتے ہیں۔ کسی بھی ڈاکٹر سے علاج کراتے وقت کوئی مریض ڈاکٹر سے یہ نہیں پوچھتا کہ ہمیں مرض کیوں لگا۔ اور اگر کوئی پوچھتا بھی ہے تو ڈاکٹر اس کا جواب نہیں دیتے وہ آئندہ کے لئے تو پرہیز بتاتے ہیں لیکن ماضی کی بدپرہیزیوں پر کوئی تبصرہ نہیں کرتے۔ عامل حضرات خود بے وجہ کی باتیں کر کے خود کو مبتلائے مصیبت کرتے ہیں۔ اگر عامل مریض کی یہ ذہن سازی کریں کہ تمہیں علاج سے اور اپنی صحت سے مطلب ہونا چاہئے اور ہم ایمانداری سے آپ کا علاج کریں گے اور آئندہ کے لئے بھی یہ بتا دیں گے کہ اگر آپ فلاں فلاں وظیفہ پر عمل کرتے رہے تو کوئی آپ پر دوبارہ سحر نہیں کرا سکتا تو مریض مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور وہ کسی کا نام پوچھنے کی ضد نہیں کرتا۔ اگر دیکھا جائے تو عاملین خود اپنی لن ترانیوں کی وجہ سے اپنے لئے مسائل کھڑے کرتے ہیں اس میں عوام سے زیادہ عاملین کا قصور ہے اگر وہ محتاط انداز میں بات چیت کریں گے تو کوئی فتنہ کھڑا نہیں ہوگا۔ اور روحانی عملیات کا مسلمہ اصول ہے کہ اگر عامل کسی بھی طرح یہ اندازہ کرلے کہ جادو کرانے والا کون ہے۔ تب بھی اس کو نام نہیں کھولنا چاہئے نہ کوئی ایسا اشارہ کرنے چاہئیں جس سے مریض کے رشتے داروں پر شک جاتا ہو کیونکہ اس طرح کی باتوں سے معاشرے میں فتنہ پھیلتا ہے۔ بے شک اس کی ذمہ داری ان عاملوں پر جاتی ہے۔ جو خود کو عملیات کا چودھری ثابت کرنے کیلئے کچھ سچ کچھ جھوٹ بول کر مریض کو اور اسکے تیمارداروں کو اپنے رشتے داروں سے اختلاف کی دعوت دیتے ہیں۔

خواہ مخواہ کی بیر بندی

سوال از: ولی ——— گجرات

ہمارے یہاں ایک عامل صاحب ہیں اچھی طرح خدمت کرتے ہیں کم معاوضہ پر لوگوں کے کام کر دیتے ہیں۔ ایک مولوی اسی محلہ کا اس کا حاسد ہے وہ فتویٰ دریافت کر کے بدنام کرتا ہے۔ مثلاً عامل کے گھر گاڑی لے کر لوگ آتے ہیں اور کئی گاڑیاں ایک وقت میں جمع ہو جاتے ہیں۔ جس سے محلے کے لوگوں کو آنے جانے میں تکلیف ہوتی ہوگی۔ تکلیف دینا حرام ہے اس لئے یہ کام بند کر دینا چاہئے تا کہ تکلیف نہ ہو۔ عامل کے پاس غیر مسلم عورتیں بغیر پردہ کے اور میک اپ کر کے آتی ہیں جس سے فتنے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے یہ کام بند کر دینا چاہئے۔

عامل کے پاس مرد عورتیں سب آتے ہیں سب ایک جگہ بیٹھتے ہیں جس سے بدنظری ہو جاتی ہے اس لئے یہ کام بند کر دینا شرعاً ضروری ہے۔ عامل کو لوگ خوب ہدیہ دیتے ہیں جس سے وہ بہت جلد مال دار ہو جاتے ہیں بہت جلد موبائل فون گاڑی لے آتے ہیں۔ سماج میں اس سے برا اثر پڑتا ہے۔

جواب

محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ لَا تَحَاسَبُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ۔ او کما قال۔ یعنی ایک دوسرے سے حسد نہ کرو نہ آپس میں ایک دوسرے سے بغض رکھو اور بھائیوں جیسی زندگی گزارو۔ دین اسلام نے بغض اور حسد کو روحانی امراض میں کینسر کا درجہ دیا ہے

کہ جس طرح کوئی انسان کینسر میں مبتلا ہو کر پھر رو بہ صحت نہیں ہوتا اسی طرح جو لوگ بغض وحسد کا شکار ہو جاتے ہیں وہ ہمیشہ روحانی تندرستی سے محروم رہتے ہیں۔ حاسدوں کی صورت حال یہ ہوتی ہے کہ وہ خود حسد کی آگ میں آٹھوں پہر جلتے رہتے ہیں اور اس دنیا میں تو یہی سزا ان کے لئے کافی ہوتی ہے اور آخرت کی سزا جو دنیا کی سزا سے کہیں زیادہ عبرتناک ہوگی وہ الگ رہی۔ حاسدوں کی بخشش بھی نہیں ہوتی کیونکہ معنوی طور پر حسد ایک اعتبار سے شرک کے برابر ہوتا ہے۔ مشرک کا گناہ تو یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ کی ذات میں دوسروں کو شریک کرتا ہے اس لئے وہ راندۂ درگاہ ہو جاتا ہے اور نا قابل مغفرت قرار پاتا ہے کیونکہ دین اسلام کی بنیادی تعلیم یہ ہے کہ ہم صرف رب العالمین کو اپنا رب سمجھیں بلکہ ان کے سوا کسی اور کو نہ معبود سمجھیں اور نہ مستعان۔ جو لوگ سجدہ تو صرف رب العالمین کے لئے کرتے ہیں لیکن دامن ان کا ہر جگہ پھیل جاتا ہے اور استعانت وہ کسی بھی بت کسی مزار اور کسی بھی شخصیت سے طلب کر لیتے ہیں وہ بھی وحدانیت کے خلاف روش اختیار کرتے ہیں اس لئے ان کو بھی از راہ شریعت تنبیہ کی جاتی ہے۔ کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا شرک ہے۔ حاسدوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ اگرچہ یہ رب العالمین کو اپنا رب مانتے ہیں اور اس کی بارگاہ میں اپنا سر بھی جھکاتے ہیں لیکن یہ رب العالمین کی تقسیم پر جو انہوں نے اپنی مرضی سے اپنی حکمت عملی کی بنا پر کی ہے راضی نہیں ہوتے اور یہ بھی ایک طرح کی حکم عدولی ہے۔ شیطان مشرک نہیں تھا اس نے رب العالمین کے سوا کسی کو سجدہ نہیں کیا تھا وہ راندۂ درگاہ ہوا تکبر اور حسد کی بنیاد پر ہوا۔ اس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا کہ یہ انسان جس کی تخلیق ابھی ہوئی ہے اس کا مرتبہ مجھ سے بڑا کیسے ہو گیا میں اتنے عرصہ سے اللہ کی عبادت کر رہا ہوں تو میں کچھ نہیں اور یہ آدمؑ جو آج پیدا کیا گیا ہے اس کا مقام اتنا بلند ہے کہ فرشتوں کے ساتھ مجھے بھی حکم دیا جا رہا ہے کہ میں بھی اس کو سجدہ کروں۔ شیطان نے حسد کیا اور تکبر بھی کیا کیونکہ وہ اس زعم میں مبتلا تھا کہ فرشتوں کی فرمائش پر وہ زمین سے پہلے آسمان اور پھر رفتہ رفتہ ساتویں آسمان پر اٹھا لیا گیا تھا یہ بات اس کو گوارہ نہ ہوئی کہ اس کو اللہ نے نار سے بنایا ہے اور آدمؑ کو اللہ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ آگ کا درجہ مٹی سے فائق ہے تو پھر آگ کیوں مٹی کے آگے سرنگوں ہو اس دنیا میں جو لوگ تکبر میں مبتلا ہیں یا جنہیں حسد جیسی بیماریاں لگی ہوئی ہیں در حقیقت وہ شیطان کی اتباع کر رہے ہیں اس لئے ان کی مغفرت کا امکان نہیں ہے۔ یوں رب العالمین بروز محشر، قادر مطلق بھی ہوں گے اور مختار کل بھی وہ کسی کافر اور مشرک کو بھی بخش دیں تو کسی کو لب کشائی کرنے کی کیا مجال ہے۔! کسی عامل کی عزت افزائی دیکھ کر یا اس کے گھر کے ارد گرد مخلوق مجمع دیکھ کر یا گاڑیوں کی تعداد دیکھ کر جو مخالفت کی جا رہی ہے وہ محض از راہ حسد ہے۔ اور جو مفتی حضرات بغیر سوچے سمجھے ایسے عاملین کے خلاف فتویٰ دے رہے ہیں وہ نادانی اور کم علمی کا شکار ہیں۔ محتاط قسم کے مفتی حضرات ایسی غلطی نہیں کر سکتے کہ صورت حال کو سمجھے بغیر بند کمرے میں بیٹھ کر قلم چلا دیں اور حاسدوں کی کمر تھپتھپانے کی غلطی کریں۔

جب کسی کا گھر تعمیر ہوتا ہے کہ تو آس پاس کے لوگوں کو کچھ تکلیف ہوتی ہے کیونکہ تعمیر کے وقت میں ایسا ہوتا ہے کہ نئی تعمیر کے سامنے اینٹیں بھی پڑی ہوتی ہیں، سریہ بھی پڑا ہوتا ہے، ریت اور سیمنٹ بھی موجود ہوتا ہے اور کچرا وغیرہ بھی نظر آتا ہے۔ شریف لوگ اس کو وقتی زحمت سمجھ کر برداشت کرتے ہیں لیکن جو لوگ مکان بنانے والے سے حسد کرتے ہیں ان کے لئے مشکل ہو جاتی ہے ان کے رگ وپے میں ایک طرح کے شعلے بھڑکتے رہتے ہیں اور جب ان سے برداشت نہیں ہوتا اور ان بھڑکتے ہوئے شعلوں سے ان کا دماغ بھی کھولنے لگتا ہے تو پھر وہ تنقید وتنقیص بھی شروع کر دیتے ہیں کہ مکان بنانا اپنی جگہ آس پاس کے لوگوں کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس کیچڑ سے نمازیوں کے کپڑے خراب ہو رہے ہیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ اونچا مکان بنانے کی مخالفت کی ہے اتنے پختہ مکانات بنانے سے غریبوں کی دل شکنی ہوتی ہے وغیرہ۔ یہ تمام باتیں حسد اور بغض کا پیش خیمہ ہوتی ہیں اور یہ باتیں خود حاسد کے دل ودماغ کو کوڑے کا ڈرام بنا کر رکھ دیتی ہیں۔ جوں جوں کسی کی ترقی ہوتی ہے یا جوں جوں کسی مکان کی دیواریں اونچی ہوتی ہیں حاسدوں کے دل ودماغ حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اور ان کی زبانیں غیبتوں اور تہمتوں کی کیچڑ میں لت پت ہو جاتی ہیں۔

جو لوگ حسد اور بغض میں مبتلا ہو کر مسلم اور نیک عاملوں کی مخالفت پر کمر بستہ ہیں ان سے کہہ دیجئے کہ اس وقت سے ڈرو جب مسلمانوں میں ڈھنگ کے عامل نہیں رہیں گے اور مسلمان عورتیں غیر مسلمین کے پاس جا کر اپنے عقیدے بھی برباد کریں گی اور اپنا پیسہ بھی۔ غیر مسلمین ہی کیا مسلمانوں ہی میں جو لوگ سفلی عملیات میں مبتلا ہیں اور اللہ کو مستعان سمجھنے کے بجائے شیطان لعین کو اپنا مستعان سمجھ کر مشرکانہ قسم کے کام اپنے مریضوں سے کرا رہے ہیں اور اس طرح بھی مسلمانوں کے عقائد خراب ہو رہے ہیں ان سے لاکھ درجہ بہتر ہیں وہ عاملین جو ہدیہ لے کر مریضوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ آپ نے بھی معاوضہ کا لفظ استعمال کیا ہے جو روحانی عملیات کی اور روحانی عاملین کی توہین ہے۔ روحانی عملیات نہ بیچے جاتے ہیں اور نہ خریدے جاتے ہیں اور نہ ہی ان کی کوئی قیمت ادا کر سکتا ہے۔ کیونکہ روحانی عملیات ایک طرح کی تحریری دعا ہے اور دعائیں بیچی نہیں جاتیں۔ مریض لوگ عامل کی جو خدمت اپنی خوشی سے کرتے ہیں اس کو ہدیہ کہتے ہیں یہ پے منٹ نہیں ہوتا نہ اس کو معاوضہ کہہ سکتے ہیں یہ تو ایک طرح کا نذرانہ ہے جو عامل کو وقت خرچ ہونے کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔ یہ روحانی عمل کی قیمت نہیں ہے۔ اس لئے محتاط ترین لوگ عامل

سے یہ کہتے ہیں کہ حضرت! کیا پیش کروں۔ یہ نہیں کہتے کہ حضرت آپ کا بل کتنے کا ہوا۔ آئندہ آپ بھی اس بارے میں احتیاط کو ملحوظ رکھیں۔ اور معاوضے جیسے الفاظ استعمال کرنے سے احتیاط برتیں۔

عورتیں صرف عاملوں کے یہاں نہیں آتیں بلکہ عورتیں ڈاکٹروں کے کلینک پر جاتی ہیں حکیموں کے مطب میں جاتی ہیں اور اسٹیشنوں پر اور بس اڈوں پر بھی موجود ہوتی ہیں اور سبھی جگہ بدنظری کا احتمال رہتا ہے اگر بدنظری سے بچنے کی اتنی ہی فکر ہے تو ڈاکٹروں کے کلینک بھی بند کرادینے چاہئیں اور حکیموں کے مطب بھی اور اسٹیشنوں اور بس اڈوں کے خلاف بھی واویلا کرنا چاہئے کیونکہ ان جگہوں پر زیادہ بدنظری اور چھیڑ چھاڑ کا امکان ہوتا ہے۔

آپ نے اپنے خط کے آخر میں جو لکھا ہے کہ مذکورہ صاحب کا اصل غم یہ ہے کہ یہ عامل لوگ خوب ہدیہ وصول کرتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے مال دار بن جاتے ہیں ان کے پاس موبائل بھی ہوتے ہیں اور موٹر کاریں بھی۔ بس اصل غم یہی ہے جو انہیں کھائے جارہا ہے۔ کسی نے سچ کہا تھا کہ اس دنیا میں لوگ اپنے دکھ سے پریشان نہیں ہیں بلکہ دوسروں کے سکھ سے انہیں پریشانی ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو سمجھ عطا کرے اور یہ لوگ اس بغض وحسد سے نجات حاصل کریں جو اللہ کی عطا کردہ نعمتوں کو برداشت نہیں کرتا اور جو بندہ بغض میں مبتلا ہوکر لوگوں کی ترقی سے جلتا ہو وہ آہستہ آہستہ ایمان اور اسلام سے دور ہوجاتا ہے اور اسے اس کا اندازہ بھی نہیں ہوتا۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اس دنیا میں اگر کوئی مال دار ہوتا ہے، صاحب اقتدار ہوتا ہے، صاحب عزت ہوتا ہے تو اسی وقت ہوتا ہے جب ان کا رب چاہے رب کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں نہ بارشیں برستی ہیں نہ چمن میں پھول کھلتے ہیں نہ چہروں پر بشاشت آتی ہے۔ جب یہ طے ہے اس دنیا میں جو کچھ بھی ہوتا ہے اللہ کے حکم اور مرضی سے ہوتا ہے پھر کسی کی ترقی سے جلنا کسی کی عزت سے پریشان ہونا کسی کی مقبولیت سے چیں بہ چیں ہونا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو نہ وحدانیت سے واقف ہوں اور نہ اللہ کے اختیارات کے قائل ہوں۔ اللہ سے دعا کریں کہ وہ ہم سب کو بغض وحسد سے محفوظ رکھے۔ یہ بغض وحسد اچھے خاصے انسان کا حلیہ خراب کردیتے ہیں اور ان سے روح کی شبیہ بھی خراب ہوجاتی ہے نیز ایمان کا بھی بیڑہ غرق ہوجاتا ہے اور اس طرح ہوتا ہے کہ حاسد کو خبر بھی نہیں ہوتی وہ تو ایک ایسی آگ میں جھلستا رہتا ہے جو اسے کچھ بھی سوچنے اور سمجھنے کا موقعہ ہی نہیں دیتی۔

عطاءِ خداوندی

سوال از: محمود خاں ـــــــــ مرادآباد

بعد آداب کے گزارش یہ ہے کہ میرے دوست مرزا صاحب نے آج کی کتاب طلسماتی دنیا مجھے پڑھنے کو دی۔ جسے پڑھ کر دل کو بہت سکون ہوا اللہ پاک آپ کو آپ کے بچوں کو آپ کے ملنے والوں کو ہمیشہ خوش آباد رکھے۔ آمین

بھائی میری اردو بہت کمزور ہے۔ اس لئے آپ مجھے معاف کردینا۔

میرا خط لکھنے کا جو ذریعہ ہے کہ میں بہت پریشان حال ہوں، ریل گاڑی کے ایک حادثے میں میری دونوں ٹانگیں گھٹنوں سے اوپر سے کٹ گئی ہے اس بات کو ۳۰ سال ہوگئے ہیں جس کی وجہ سے میں پاک صاف نہیں رہ پاتا کیونکہ پاخانہ جانے میں دونوں ہاتھوں کے بل جانا پڑتا ہے اور ہاتھوں کے ذریعہ ہی آنا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پاک نہیں رہ پاتا۔ دوسرے پیشاب جب جاتا ہوں تو استنجا نہیں کرسکتا ہوں کیونکہ پانی دونوں پیروں کے نیچے پانی چلا جاتا ہے اس وجہ سے بھی پاک صاف نہیں رہ پاتا میں صرف جمعہ کے دن ہی نہا کر نماز پڑھ لیتا ہوں۔ روز میں نہا نہیں سکتا کیونکہ مجھے زکام کی شکایت رہتی ہے میں پلنگ پر بیٹھا ہی رہتا ہوں میرے دو لڑکے ہیں۔ ایک لڑکی ہے جس کی شادی میں نے کردی ہے۔ شادی کرنے میں میرے اوپر قرض بھی ہوگیا ہے جس کا اترنے کا کوئی حل نہیں مل رہا ہے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس مجبوری میں پاک نہ رہنے کی صورت میں کیا ہاتھ منہ دھوکر کوئی سورۃ پڑھ سکتا ہوں یا نہیں اگر میں کوئی سورۃ پڑھ سکتا ہوں تو آپ اس کو بتانے کی مہربانی کریں جو میں ہر وقت پڑھتا رہوں اور میری پریشانی ختم ہوجائیں۔ امید ہے کہ آپ میری مجبوری کو جان کر کوئی چھوٹا سا عمل بتانے کی مہربانی کریں گے اور اگر ہوسکے تو کسی قریبی شمارے میں اس کو جگہ دیدیں مہربانی ہوگی۔

ایک بات یہ ہے کہ میں صبح اور شام کو ہاتھ منہ دھوکر درود شریف پڑھ کر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا رہتا ہوں میں یہ غلط تو نہیں کررہا ہوں کیونکہ پاک تو رہتا نہیں ہوں۔ اس بارے میں بھی میری رہنمائی کریں کیوں کہ پاک نہ رہنے کی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکتا ہوں۔ امید ہے کہ میرے حال پر نظر ڈال کر کوئی اچھا حل نکال دیں۔ پروردگار آپ کی عمر دراز کرے آپ قوم کی خدمت کرتے رہیں۔ اللہ پاک آپ کو آپ کے بچوں کو ہمیشہ خوش رکھے، آپ کے ماہنامے کو خوب ترقی دے (آمین)

جواب

زندگی کے ہزاروں روپ ہوتے ہیں اور زندگی کا ایک روپ یہ بھی ہے جو آپ کو عطا ہوا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو جس انداز کی زندگی ملی ہے وہ ایک ادھوری سی زندگی ہے لیکن اس ادھوری زندگی میں بھی آپ اپنے رب کو یاد کررہے ہیں اور اپنے انداز سے اس کا ذکر بھی کررہے ہیں اور اس کی عبادت سے بھی لطف اندوز ہورہے ہیں۔ رہے فقہی مسائل تو ان کی بھی اپنی ایک حقیقت ہے اور جائز و ناجائز کا بھی ایک مقام ہے۔ لیکن شریعت ہی نے ہمیں

یہ بتایا ہے کہ جو لوگ کسی عذر کی بنا پر مکلف نہیں ہوتے ان سے آخرت میں کوئی باز پرس بھی نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ بھی آخرت کے حساب و کتاب سے بری ہیں۔ لیکن جس حد تک سہولت کے ساتھ آپ اللہ کی عبادت کر سکتے ہیں کر رہے ہیں یقین کریں کہ ہمارا آپ کا رب غفور رحیم ہے وہ ہماری اور آپ کی قلبی اور جسمانی کیفیت کو سمجھتا ہے اس نے حالت سفر میں عبادت میں محض اس لئے تخفیف کردی ہے کہ حالت سفر انسان کو کچھ نہ کچھ تھکان اور کچھ نہ کچھ تعب ہوتا ہے وہ کسی بھی معذور اور اپاہج انسان کو پوری عبادت اور مکمل ارکان کے ساتھ ادا کرنے پر کیونکر مجبور کرسکتا ہے۔

اگر آپ عبادت کیلئے مکمل طہارت کا اہتمام نہ کرسکیں تب بھی کوئی حرج نہیں لیکن جس حد تک آسانی کے ساتھ طہارت اور نفاست کا اہتمام کرسکیں کرلیا کریں اور زبانی ذکر سے بھی غافل نہ ہوں۔ صبح شام "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھتے رہیں۔ اگر بہ آسانی تلاوت قرآن کرسکتے ہوں تو وہ بھی روزانہ وقت کی پابندی کے ساتھ کرتے رہیں روزانہ درود شریف پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اور رات کو سوتے وقت "یا ستار یا غفار" ایک تسبیح پڑھ لیا کریں انشاء اللہ آپ اپنے رب کو اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی رحیم و کریم پائیں گے اور آپ کی چھوٹی چھوٹی نیکیوں کی بڑی بڑی جزا رب العالمین آپ کو عطا کریں گے۔

ناخلف شوہر کی کہانی

سوال از: نفیسہ مصطفیٰ پٹھان ـــــــــــــ ممبئی

یہ بندی ناچیز معرفت ساجد اللہ طلسماتی دنیا کی ۲۰۰۱ء سے خریدار ہے اور ہر ماہ بڑی بے چینی سے اس کا انتظار رہتا ہے۔ کیونکہ آج کے اس پریشان اور الجھنوں بھرے اور تاریک کن زمانے میں آپ کا طلسماتی دنیا سورج کی کرنوں کی طرح روشنی کو پھیلانے کا کام کر رہا ہے۔ وہ بھی دین وحدیث اور قرآن کی روشنی سے لوگوں کے مسائل کا حل کرنا اور نا امید کو امید کن بنانا اور ہم گنہ گار اور مایوس کن لوگوں کو راہ مستقیم پر چلنے کی ہدایت کرنا اور بندوں کو اپنے رب کریم کی طرف رجوع کرنا اور رب سے محبت کرنا اور ساتھ ہی ساتھ لوگوں کے مسائل کا علاج بتا کر اچھی طرح سے سمجھانا ان لوگوں کے سوالوں کا اور الجھنوں کا جواب دینا وہ بھی اپنا قیمتی وقت صرف کر کے اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کرنا یہ کوئی آسان بات نہیں۔ اللہ آپ کو اس کا اجر عظیم دے۔ میری دعا ہے کہ اس رسالے کو اللہ بے شمار ترقی عطا فرمائے اور آپ کی کاوشوں اور کوششوں میں کامیابی اور کامرانی عطا فرمائے اور آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی روحانی طاقت میں بھی بے شمار قوت عطا فرمائے۔ یہی میری اللہ رب العزت سے دعا ہے۔ (آمین)

آپ کے اس رسالے سے صرف ہمیں اپنی پریشانیوں کا حل ہی نہیں ملتا بلکہ مذہب اسلام کو اور بہتر سے بہتر طریقے سے جاننے کا موقعہ ملا۔ اللہ آپ کو دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی دے اور ہمیں آپ کے اس علم سے فائدہ اٹھانے کی توفیق اور ہدایت دے۔

میرا نام نفیسہ مصطفیٰ پٹھان ہے۔ والد کا نام مصطفیٰ پٹھان ہے۔ والدہ کا نام عائشہ پٹھان ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۳ء-۵-۲۱ ہے۔

مولانا صاحب آج میں پہلی بار اپنی پوری زندگی میں کسی کو خط لکھ کر اپنا حال سنا رہی ہوں آج پہلی بار اور وہ بھی آپ جیسے بزرگ وار، عالم دار، اور نہایت عظیم ترین انسان اور ماہر عالم کو کیونکہ میں جانتی ہوں کہ میری صحیح رہنمائی آپ جیسے عالم سے ہی ہوسکتی ہے۔ مولانا صاحب آج میں حد سے زیادہ پریشان ہوں کیونکہ میں سمجھ نہیں پا رہی ہوں کہ میرے ساتھ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے اس کا کیا حل ہے مجھے کیا کرنا چاہئے اور کیا نہیں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ عبادت اور ریاضت، وظیفوں سے بہت کام لیا اور اس میں کامیابی بھی ملتی ہے لیکن جیسے ہی ان میں کوتی یا کمی ہوتی ہے مصائب بڑھ جاتے ہیں، پریشانی آگھیرتی ہے۔ مولانا صاحب میرے لئے یہ اتنا آسان نہیں ہے کہ ہر چیز کے لئے الگ الگ وظیفہ کروں کیونکہ مجھے روزگار و معاش کے لئے جدوجہد کرنی پڑتی ہے۔ اس لئے آپ سے یہ التجا ہے کہ آپ مجھے مختصر سے وقت میں جو میرے ستارے کی رو سے ہوں جس پر عمل پیرا ہو کر میں کامیاب ہوجاؤں۔

مولانا صاحب میری زندگی میں بہت سی پریشانیاں ہیں جو آپ کو مختصری بتاتی چلوں کہ میں والد کے ہوتے ہوئے بھی یتیم کی طرح زندگی گزار رہی ہوں۔

مولانا صاحب بتائیے کہ مذہب اسلام میں حدیث کی رو سے اس والد (باپ) کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے جس نے اپنی بیٹی کو اور بیوی کو اکیلا چھوڑ دیا اور خود دو بیٹیوں کو اپنے ساتھ لے گیا اور دوسری شادی بھی کرلی۔ ۱۶ سال تک اپنی اس بیٹی کی کوئی خیر خبر نہ پوچھی ایسے والد کے ساتھ کیسا سلوک کرنا چاہئے۔ شکر ہے خدا کا اس نے مجھے ماں کا سایہ دیا جو ہر دھوپ میں مجھے ٹھنڈک دیتا رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ آپ جیسے انسان بڑے عالم، اور نیک انسان جو اس دنیا میں موجود ہے جو ہم جیسے کمزور انسانوں کی مدد کرنے میں ہمارا پورا پورا ساتھ دیں گے۔ (انشاء اللہ)

مولانا صاحب آپ سے ایک التجا ہے کہ آپ استخارہ کر کے دیکھئے کہ ہم پر (مجھ پر اور میری امی) پر کوئی سحر، آسیب، یا سفلی عمل تو نہیں کیا گیا ہے یا یہ میرا وہم ہے۔ امید تو یہ ہے کہ یہ وہم نہیں ہوگا کیونکہ ہر اچھی چیز ہونے کے باوجود نہ کوئی نوکری ہے اور نہ اب تک تعلیم پوری ہو پائی ہے۔ ہر کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہیں۔ ہمارے یہاں سفلی عامل ہیں جس کے ساتھ کئی بار ممی کی نوک جھونک ہوئی ہیں اور لوگوں کی جلن حسد کا کئی بار اظہار ہوچکا ہے۔ لیکن ان سب

باتوں پر کبھی دھیان نہیں دیا تھا۔ پر حالت ایسی ہیں کہ یہ سب سوچنے پر مجبور ہوں کہ میری مشکلات انہیں سے جڑی ہے۔

مولانا صاحب برائے کرم میرا لکی عدد، میرا استارہ، میرے لئے وظیفے اور کچھ تعویذات روانہ کرے جس سے اپنی پریشانیوں کا حل کرسکوں۔ اب ہمت ٹوٹتی ہوئی نظر آرہی ہے ہرجگہ کامیابی دیکھ کر نوکری کے لئے نہ سن کر کبھی کبھی لگتا ہے کہ میں کوئی منحوس تاریخ میں تو پیدا نہیں ہوئی۔ برائے کرم میری تاریخ پیدائش پر نظر دوڑا کرا تنا بتایئے کہ میں منحوس تو نہیں کیونکہ یہ الفاظ بھی میرے اپنوں کے دیئے ہوئے ہیں۔ میرا لکی عدد، مجھے راس آنے والے پتھر، اور میرا اسم اعظم کی بھی معلومات دیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

مولانا صاحب میں اپنی زندگی میں کچھ بننا چاہتی تھی اپنی ماں کا مضبوط سہارا بننا چاہتی تھی لیکن نہ اپنے لئے کچھ کرپائی اور نہ اپنی ماں کے لئے اب تک کچھ کرپائی ہوں۔ میں کچھ کر بھی کرسکتی ہوں یا نہیں یہ سوچ سوچ کر پریشان ہوں ہر بار نا کامیابی، مایوسی ہی ملتی ہے۔ مولانا صاحب خط طویل ہوگیا ہے جس کے لئے میں معافی چاہتی ہوں اپنی اس پوری زندگی میں پہلی بار کسی کو خط لکھ رہی ہوں وہ بھی آپ جیسی عظیم ہستی کو۔ بے شک غلطی تو ضرور ہوئی ہوگی اس خط میں جس کے لئے میں معافی چاہتی ہوں۔ برائے کرم اس خط کا ضرور جواب دیں اور اپنی رہنمائی سے مجھے سرفراز کریں۔ بہ ذریعہ ڈاک جواب ارسال کریں یا رسالہ میں شائع کریں میں آپ کی ممنون و مشکور رہوں گی۔

مولانا صاحب مجھے خاص کر دشمنوں سے حفاظت، لوگوں کی جلن حسد سے حفاظت، تعلیم میں ترقی اور اچھی نوکری کے لئے خاص وظیفوں سے نوازیں بہت بہت مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ نے ماہنامہ طلسماتی دنیا کی عوامی خدمات کو محسوس کرتے ہوئے جن دعائیہ اور تعریفی کلمات کا مظاہرہ کیا ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکرگزار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ ہمیں مزید خدمت کی توفیق بخشے اور ہمارے رسالے کو ہر طرح کی غلطیوں اور کوتاہیوں سے منزہ کردے تاکہ دوران خدمت اس کے بندوں کو کسی طرح کی کوفت بھی نہ ہو اور وہ ہماری کسی غلطی کی وجہ سے بھٹکنے سے بھی محفوظ رہیں۔ ہم خود کو خوش نصیب سمجھتے ہیں کہ ان کے بندے اور بندیاں ہمیں کسی قابل سمجھ کر اپنے دکھ سناتے ہیں اور ہم سے فریاد چاہتے ہیں۔ دینے والی ذات تو حق تعالیٰ ہی کی ہے لیکن ہمیں بزرگوں سے روحانی عملیات کا جو اثاثہ عطا ہوا ہے اسے تقسیم کرنے میں ہم کسی طرح کی کوتاہی نہیں برتتے۔ جن فارمولوں کو از راہ مصلحت چھپالینا چاہیے ہم نے ان فارمولوں کو بھی تنگ نظری اور بخل سے کنارہ کشی کرتے ہوئے اللہ کے بندوں پر واضح کردیا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی اپنے رب کی بخشی ہوئی توفیق کی بنا پر ہم روحانی عملیات کے تمام فارمولوں کو محض خدمت کی غرض سے اللہ کے بندوں میں تقسیم کرتے رہیں گے۔ جب اللہ کا کوئی بندہ یا کوئی بندی اپنا دکھ ہمیں سناتے ہیں تو ہم اپنے دل میں ایک طرح کا کرب اور ایک طرح کی ٹیس محسوس کرتے ہیں اور جس طرح کوئی انسان اپنی چوٹ اور اپنے زخم کی وجہ سے تڑپ اٹھتا ہے اور اس سے نجات چاہنے کے لئے بے قرار ہوجاتا ہے اسی طرح ہم دوسروں کی تکلیف اور اذیت سے بے قرار ہوجاتے ہیں اور اس کو تکلیف اور اذیت سے نجات دلانے کے لئے بے تاب ہوجاتے ہیں اور جو کچھ بھی جانتے ہیں اس کا سہارا لے کر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ رب العالمین کا کرم ہے کہ اکثر اس کے بندے ہمارے بتائے ہوئے فارمولوں سے ٹھیک ہوجاتے ہیں اور انہیں سکون قلب اور تسکین روح عطا ہوجاتی ہے۔ ہماری یہ روحانی تحریک اللہ کی عطا کردہ ایک توفیق کی بنا پر ہے۔ ورنہ اس خود غرض دنیا میں کون کس کے لئے تڑپتا ہے اور کون کس کے لئے اپنے وقت کی قربانی دیتا ہے۔ ہم بھی اسی خود غرض دنیا کی مخلوق ہیں اگر اللہ نے توفیق عطا نہ کی ہوتی تو ہم بھی کسی کے کام نہ آتے اور ہم بھی کسی کے آنسو پونچھنے کی نیکی کے مرتکب نہ ہوتے لیکن کرم ہے ان کا کہ انہوں نے ہمیں دکھی انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق بخشی اور اس ٹوٹی ہوئی خدمت کی قدر اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا کی۔ آج دنیا بھر سے اس کے بندوں اور بندیوں کے خطوط ہمارے نام آتے ہیں اور ہمیں کسی کے کام کرنے کی توفیق بھی عطا ہوتی ہے اور لوگ ہماری خدمات کی قدر بھی کرتے ہیں۔ اس دور مفاد پرستی میں کسی کے کام آنا ایک طرح کی نعمت ہے اللہ سے دعا ہے کہ وہ اس نعمت سے ہمیں اور ہمارے ادارے کو ہمیشہ سرشار رکھے۔ اور اپنے بندوں کے دلوں میں اسی طرح کی ہماری قدر پیدا کرے تاکہ ہماری حوصلہ افزائی ہوتی رہے اور ہم خدمت خلق کے لئے ہمیشہ حسب حال مستعد رہیں۔

آپ نے اپنے باپ کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کو پڑھ کر بہت دکھ ہوا۔ جو لوگ اس طرح اپنی بیوی کو چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی اولاد کی بھی پرواہ نہیں کرتے وہ اسلام اور انسانیت کے نقطہ نظر سے اچھے لوگ نہیں ہوتے۔ ایسے لوگ انسانیت کا بھی قتل کرتے ہیں اور دین اسلام کی تعلیمات کو بھی پامال کرنے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آپ کے باپ نے صرف آپ کے ساتھ زیادتی نہیں کی بلکہ اس عورت کے ساتھ بھی ظلم کیا ہے جس کو اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے نام پر اپنے لئے حلال کیا تھا۔ نکاح کے بعد کسی بھی مرد کا کسی بھی عورت کو اس طرح بیچ منجھدار کے چھوڑ دینا بہت بڑا ظلم ہے۔ اور اس طرح کا ظلم کرنے والا انسان اللہ کی نظروں میں بہت بڑا گنہ گار ہے۔ ظلم تو ظلم ہے لیکن شرک کے بعد اس دنیا میں سب سے بڑا ظالم وہ ہے جو اپنے بیوی بچوں پر ظلم کرے۔ وہ انسان کتنا بڑا پاپی ہے جو اپنے ساتھ اپنے بیٹوں کو تو لے جائے

اورا پنی بیٹی اور اپنی بیوی کو بے سہارا چھوڑ کر کسی دوسری عورت سے نکاح کر لے اگر اس کے دل میں ذرہ برابر بھی رحم اور انسانیت ہوتی تو وہ اپنے بیٹوں ہی کو اپنی بیوی کے پاس چھوڑ دیتا محض اس لئے کہ وہ دونوں اس کا سہارا بن جاتے اس دنیا میں شوہر کے بعد بیٹے ہی عورت کا سہارا بن سکتے ہیں لیکن تمہارے باپ نے سنگ دلی کا ثبوت دیا اور حالات کے جہنم میں دھکیلتے ہوئے تم پر اور تمہاری ماں پر اسے ذرا بھی رحم نہ آیا۔ ایسے لوگ جو اس طرح کے ظالمانہ کردار کا اظہار کرتے ہیں وہ دنیا و آخرت کی سزاؤں سے محفوظ نہیں رہ سکتے۔ ایک دن وہ خود کسی نہ کسی جہنم کا ایندھن بن جاتے ہیں۔

تم اور تمہاری والدہ کسی سحر یا آسیب کا شکار نہیں ہو بلکہ تم دونوں ہی حالات کا شکار ہو۔ البتہ کسی نہ کسی درجے میں تم حسد اور بغض کا شکار بھی ہو۔ تم نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ تمہارے باپ نے تمہاری والدہ کو طلاق دیدی ہے یا نہیں۔ اگر طلاق نہیں دی ہے تو یہ اور بھی بڑا ظلم ہے۔ اس نے خود تو دوسری شادی کر لی لیکن تمہاری ماں کو بیچ میں لٹکا دیا کہ وہ کسی اور کے ساتھ نکاح بھی نہیں کرسکتی۔

دوسری شادی کرنا بھی پہلی بیوی کے ہوتے ہوئے کوئی گناہ نہیں ہے اگر دوسری شادی کرنے والا مسلمان دونوں بیویوں کے ساتھ عدل اور انصاف کر سکے۔ لیکن مسلم معاشرے میں عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ دوسری شادی کر کے لوگ پہلی بیوی کو نظر انداز کر دیتے ہیں بلکہ اس کی تذلیل وتوہین کرتے ہیں جو بہت بڑا گناہ ہے۔ اگر کسی بنا پر تمہارے باپ کو دوسرا نکاح کرنے کی خواہش تھی تو اس کو چاہئے تھا کہ وہ دوسرا نکاح کرنے کے بعد بھی تمہارا اور تمہاری ماں کا نان نفقہ ادا کرتا اور لین دین کے معاملات میں دونوں بیویوں کے ساتھ برابری کا سلوک کرتا لیکن اس نے نہ صرف یہ کہ تمہاری والدہ کا خرچ روک دیا بلکہ جاتے جاتے اس کے بچوں کو بھی لے گیا جو ایک عورت کے لئے بہت بڑا سانحہ ہے۔ میں تمہیں اور تمہاری والدہ کو صبر وضبط کی تلقین کرتا ہوں یقین کرلیں کہ اس دنیا میں جو لوگ صبر کرتے ہیں اللہ کی مدد ان کے لئے ضرور آتی ہے ممکن ہے کہ یہ مدد کچھ دیر میں آئے لیکن یہ مدد ایک دن ضرور آئے گی۔ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے تم دونوں سے ہماری گزارش ہے کہ نماز کی پابندی رکھیں کیونکہ نماز بھی ذریعہ نجات بنتی ہے۔ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ نماز اور صبر کے ذریعہ اللہ کی مدد حاصل کرو اور بے شک اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ تمہارا نام نفیسہ ہے۔ تمہارے نام کا مفرد عدد ۲ ہے۔ تمہاری تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۲ ہے۔ تمہارے لئے ہر انگریزی مہینے کی ۲، ۱۱، ۲۰، ۲۹ تاریخیں اہم ہیں۔ اپنی زندگی کے اہم کاموں کو ان ہی تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ تمہارا لکی عدد ۴ ہے۔ تمہارا اسم اعظم "یا واسع" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ اس اسم الٰہی کو پڑھنے کا معمول بنائیں

انشاء اللہ اس کی برکت سے زندگی میں سکون ہوگا۔ حالات بہتر ہوں گے اور آمدنی میں وسعت پیدا ہوگی۔ تمہارا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے۔ تمہارے لئے اہم عرصہ ۲۲ رمئی سے ۲۱ رجون کے درمیان کا ہے۔ اس عرصے میں تم جو بھی کام کروگی اس میں کامیابی کے امکانات روشن رہیں گے تمہارے لئے غیر مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸، ۳۰ ہیں۔ ان تاریخوں میں اہم کام کرنے سے گریز کریں۔ ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ تمہارے لئے مبارک حروف ک اور ق ہیں۔ ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز اور ہر جگہ تمہارے لئے مفید ثابت ہوگی۔ تمہیں اللہ کے فضل سے پکھراج، ہیرا، یاقوت اور موتی راس آئیں گے ان نگینوں میں سے کسی بھی نگینہ کو ۴ گرام سونے کی انگوٹھی بنوا کر استعمال کریں۔ تمہارے لئے غیر مبارک عدد ۵ ہے۔ یہ تمہارا دشمن عدد ہے۔ ۵ عدد کی چیزوں سے اجتناب کریں۔ یہ سب علمی اندازے ہیں اور یہ اندازے تجربات کی کسوٹی پر پورے اترتے ہیں لیکن ان کو عقیدہ کا جز نہیں سمجھنا چاہئے۔ اس دنیا میں تمام تر اندازوں کے بعد بھی وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے تاہم اسباب وعلل کی اس دنیا میں اسباب کو اور تجربات کو پیش نظر رکھ کر زندگی گزارنا اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہے۔

تم ان تفصیلات کی روشنی میں اپنا سفر زندگی جاری رکھو۔ انشاء اللہ تم اچھی زندگی گزار سکوگی۔ جنوری فروری جولائی کے مہینے میں خاص طور سے اپنی تندرستی کا خیال رکھو۔ تمہارے لئے بدھ جمعرات اور جمعہ کا دن مبارک ہے۔ پیر کا دن تمہارے لئے غیر مبارک ہے۔ ستاروں کے لئے وہ لڑکے تمہارے لئے مناسب ہوں گے جن کی تاریخ پیدائش ۲۱ رجنوری سے ۲۰ رمارچ ۲۲ رمئی سے ۲۳ رجولائی اور ۲۴ رنومبر سے ۲۳ ردسمبر کے درمیان ہو۔

امید ہے کہ تم ہماری رہنمائی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کروگی اور اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ان اسباب کو اختیار کروگی جو تمہارے لئے مفید ہیں اور ان عوارض کو ترک کردوگی جو تمہارے لئے وجہ پریشانی بن سکتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین تمہارے باپ کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ تمہارے ساتھ اور تمہاری ماں کے ساتھ انصاف کرے اور دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین تمہارے مستقبل کو تابناک کرے اور تمہیں دین ودنیا کی راحتوں سے سرفراز کرے۔ (آمین)

قبض وبسط کی کیفیتیں

سوال از: فضیل احمد ـــــــــــــــــــ

بندہ بفضلہ خیریت سے رہ کر آنحضور کی خیر وعافیت وسلامتی دنیا و آخرت میں سربلندی کا خواہاں ہے۔ خط لکھنے میں تاخیر ہوئی اس کے لئے معذرت خواہ ہے۔ امید کہ دامن عفو میں جگہ عنایت فرمائیں۔

دیگر احوال اینکہ ناچیز سے معلوم نہیں کسے کیا پرخاش ہے کہ ہر ایک معاملے میں دین و دنیاوی جسمانی وروحانی ہر طرح درپے آزار ہے، ابھرنے کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا، منصوبہ بند خفیہ تدبیروں کے ذریعہ ذلیل ورسوا کرنے کا کوئی پہلو چھوڑا نہیں نہیں جاتا یوں محسوس ہورہا ہے جیسے ساری عمر ضائع ہوگئی قوت فہم وادارک قوت ارادی جیسے سلب ہوگئی ہو۔ بائیں آنکھ میں غیرارادی طور پر جو حرکت ہوتی ہے وہ الگ رسوائی کا سبب بنی ہے قریب دو ہفتے سے یوں لگتا ہے جیسے کوئی قلب بستہ کردیا ہو، کبھی عمل سلب ہونے کا گمان عملیات میں بھی رخنہ اندازی کا سلسلہ الگ جاری ہے۔ خدائے ذوالجلال ایسے عناصر سے ہمیشہ کے لئے نجات عطا فرمائے آمین۔

حضرت پھر بھی اللہ رب العزت کا بڑا فضل واحسان ہے اور آپ کی دعاوتوجہ کا اثر ہے کہ پہلے کے مقابلے میں کافی سکون ہے بندہ مزید دعاؤں کا خواستگار ہے۔ اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم سے جملہ مصائب وآلام سے نجات عطا فرمائے آمین۔ اور رہائش ورشتہ کا معاملہ بھی اپنے لطف وکرم سے حل فرما کر فلاح دارین نصیب فرمائے آمین۔

مریضوں کی آمد بھی ہوتی ہے مگر کم پھر بھی اللہ پاک کا شکر واحسان ہے مکان کا کرایہ وذاتی خرچ وغیرہ میں تنگی نہیں ہے البتہ سال بھر ہونے کو آئے والدین کی خدمت میں کچھ رقم نہ بھیج سکا اس کے لئے شرمندہ ہے۔ کیا کرے حالت ہی ساز گار نہیں ہوتے ہیں۔ ناچیز پھر بھی خداوندی عالم کا شکر گزار ہے وہ جس حال میں رکھے صبر وشکر لازم ہے۔ بندہ عاجز کی کیا مجال اس کی مشیت میں دم مار سکے وہ جب چاہے کسی ظالم کو مسلط کردے کہ وہ دینی ودنیاوی، ذہنی قلبی، روحانی، جسمانی ہر طرح پامال کرکے پھر سرعام بہتان والزام دے کر ذلیل ورسوا کرے اور پھر وہ شخص محض تماشائی بن کر رہ جائے اور جب وہ چاہے اسے فرش سے اٹھا کر عرش کے بالا خانوں میں متمکن کرکے عزت وسرفرازی کا تاج پہنا کر ہزاروں نعمتوں سے مالا مال کردے۔ رحمتوں برکتوں کے اس پر دہانے کھول دے کہ علاوہ اپنے مولیٰ کا کسی کا محتاج نہ رہے اس کی مشیت کو کون روک سکتا ہے۔

حضرت یہ ناکارہ بہت ہی کند ذہن اور بے حس ہے اس سے کوئی لغزش ہوگئی یا آنجناب کی شان میں کوئی گستاخی ہوگئی ہو خدارا معاف فرمائیں عین نوازش ہوگی۔ ناکارہ بہت منت سے عرض کرتا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ رحمٰن ورحیم اپنی کامل اطاعت قربت ومعرفت، محبت وعظمت پیارے آقا کی عظمت ومحبت قربت وشفاعت نصیب فرمائے آمین۔

حضور والا کے حکم کے مطابق دو عدد تصویر پاسپورٹ سائز اور ساتھ ہی ممبری فیس مبلغ دس روپے پیش خدمت ہے امید کہ قبول فرمائیں گے۔ اور جواب سے محروم نہیں فرمائیں گے۔

جواب

روحانی عملیات کی لائن تصوف اور تزکیہ نفس سے جڑی ہوئی لائن ہے اس لائن میں عامل کے دل ودماغ کی کیفیت ایک جیسی نہیں رہتی۔ جس طرح تصوف کی لائن میں کبھی بسط کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور جب بسط کی کیفیت طاری ہوتی ہے تو طبیعت عبادت وریاضت کی طرف مائل ہوتی ہے اور گھنٹوں عبادت کرنے کے بعد بھی بندے کے اعضاء تھکنے کا نام نہیں لیتے۔ عجیب طرح کا انشراح طبیعت پر غالب رہتا ہے عبادت اور ریاضت خشوع اور خضوع کی نعمتوں سے بھی سرفراز رہتی ہے۔ بندہ اپنے رب کا دیدار اپنی باطنی آنکھوں سے کرتا ہے اور اسی کو بصیرت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے برعکس ایک کیفیت قبض کی ہوتی ہے اور یہ کیفیت جب بندے پر طاری ہوتی ہے تو فرائض وواجبات کے ماسوا کسی عبادت کی طرف طبیعت کا میلان نہیں ہوتا روح پر عجیب طرح کی گھٹن طاری ہوتی ہے اور بندہ بندگی کی عظمتوں اور رفعتوں سے مطلقاً محروم ہوکر رہ جاتا ہے۔ جو لوگ عشق مجازی کی راہوں سے گزر چکے ہیں وہ ان کیفیات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں کیونکہ عشق مجازی میں بھی یہی ہوتا ہے کہ کبھی تو دل کا رجحان ہر پل محبوب کی طرف رہتا ہے اور کبھی گھنٹوں محبوب کی یاد تک نہیں آتی۔ قبض کی کیفیت محبت کے منافی نہیں ہوتی۔ محبت تو جوں توں ہوتی ہے لیکن انوار محبت قبض کی حالت میں دل اور روح پر وارد نہیں ہوتے اسی طرح کی کیفیتوں سے وہ عامل بھی گزرتا ہے جو سچ مچ کا عامل ہوتا ہے اور جو علوی عملیات کی محنت میں مصروف ہوتا ہے۔ ہمارے کئی شاگردوں نے کئی بار اس طرح کی کیفیتوں کا ذکر کیا ہے اور ہم نے ان کو اسی طرح سمجھایا ہے جس طرح آج ہم آپ کو سمجھا رہے ہیں۔

ایک بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ قبض وبسط کی دونوں کیفیتیں محبت خداوندی کا ایک مظہر ہوتی ہیں۔ اور دونوں کیفیتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب کیفیت عشق ومحبت میں مبتلا ہے۔ اور عنایات خداوندی کا محتاج ہے۔ رہی دشمنوں کی سازشوں اور حرکتوں کی بات تو اس دنیا میں کوئی بھی انسان خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، دشمنوں کی شرارتوں اور خباثتوں سے محفوظ نہیں ہے۔ ہماری اور آپ کی تو بساط ہی کیا ہے جب دنیا والوں نے محسن انسانیت محبوب رب العالمین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی نہیں چھوڑا انہیں بھی رنج دیئے ان کو بھی تکلیفیں پہنچائیں ان کے راستوں میں بھی کانٹے بچھائے تو پھر دوسروں کی اوقات ہی کیا ہے۔ ہمارا اسلام تو یہ کہتا ہے کہ بندوں کی زندگی ان حالات میں زیادہ واضح ہوتی ہے جب وہ منفی حالات کا شکار ہوتے ہیں اور جب انہیں مشکل ترین حالات سے گزرنا پڑتا ہے۔ مچھلی پانی کے بہاؤ کے خلاف تیرتی ہے اور یہی اس کا کمال ہے کیونکہ پانی کے بہاؤ کی سمت تو تنکے بھی تیر جاتے ہیں اسی طرح اللہ کے جو بندے

مخالفتوں اور مزاحمتوں کے دوران اپنا سفر جاری رکھتے ہیں وہی محترم اور معظم مانے جاتے ہیں اور موافق۔ اور ہم نوا قسم کے حالات میں تو بچے بھی دوڑ لگا لیتے ہیں۔ ہم اپنے تمام شاگردوں سے یہ حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ سخت ترین آندھیوں میں اور بدترین قسم کے طوفانوں میں اپنا راستہ خود نکال لیں گے اور تقدیر کی کوئی آزمائش انہیں ان کے ارادوں اور عزائم سے روگردانی کرنے پر مجبور نہیں کرسکتی۔

ہم نے بھی سخت ترین حالات میں اپنا سفر جاری رکھا ہے اور مشکل ترین راہوں میں اللہ کے فضل سے ہمارے قدم متزلزل نہیں ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم آپ سے بھی یہ امید رکھتے ہیں کہ آپ نہ دشمنوں کی دشمنی سے گھبرائیں گے اور نہ حاسدوں کے حسد سے کمزور پڑیں گے۔ دشمنوں کی دشمنی، حاسدوں کا حسد؟ بدخواہوں کی بدخواہی، مخالفین کی مخالفت اور عیار لوگوں کی عیاری اور مکاری زندگی کا ایک حصہ ہیں۔ کسی بھی مسلمان کو ان سے دل برداشتہ نہیں ہونا چاہئے۔ اور نہ ہی اس کے حوصلوں اور ولولوں میں کوئی کمی آنی چاہئے کیونکہ عام موسموں کی طرح تقدیر کے موسم بھی بدلتے ہیں اور جس طرح ایک چمن میں کبھی خزاں آتی ہے اور کبھی بہار اس طرح ہر انسان کی زندگی کبھی خوشیوں سے دوچار ہوتی ہے اور کبھی غموں سے۔ کبھی اس کے لئے راہوں میں پھول بچھائے جاتے ہیں اور کبھی کانٹے۔ یہ سب اس زندگی میں چلتا رہتا ہے لیکن اللہ کے وہ بندے جن کے عزائم پختہ ہوں جن کے ارادے فولادی ہوں جن میں کسی کام کرنے کی دھن اور لگن ہو انہیں کوئی بھی طوفان کوئی بھی مخالفت اور کوئی بھی سازش اقدام کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی وہ ہمیشہ اپنی منزل کی طرف رواں دواں رہتے ہیں۔ بلکہ ان کا ہر پڑاؤ بجائے خود ایک منزل ہوتا ہے۔

آپ کا یہ سمجھنا کہ آپ کی روحانی صلاحیتیں سلب ہوگئی ہیں ایک غلط سوچ ہے اور یہ سوچ اس یقین کو مضمحل کرسکتی ہے جو روحانی عملیات کی اساس ہے۔ یقین اور قوت ارادی ہی کسی عامل کو اپنے مقصد میں ثابت قدم رکھ سکتے ہیں اور یقین اور قوت ارادی سے نصف مراحل تہہ ہوجاتے ہیں۔ باقی نصف فن کا معراج اور اللہ کے فضل سے تہہ ہوتے ہیں ہم آپ سے بتاکید یہ عرض کرتے ہیں کہ اس طرح کی سوچ وفکر سے اپنا پیچھا چھڑائیں ورنہ یہ سوچ وفکر آپ کو احساس کمتری کی اس دلدل تک بھی لے جاسکتی ہے جس میں دھنس کر انسان کسی کام کا نہیں رہتا۔

ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی شاگرد کا اپنے استاد سے روحانی تعلق اور اس کا والہانہ رجوع اس بات کی علامت ہوتا ہے کہ اس نے خوان علم وفن سے جو خوشہ چینی کی ہے وہ بارگاہ خداوندی میں مقبول ہے اگر وہ مقبول نہ ہوتی تو استاد سے عقیدت اور محبت بھی کم ہوجاتی ہے۔ ایک عرض یہ ہے کہ آپ پر جب اس طرح کی کیفیت طاری ہو جس کا مفہوم آپ سمجھ نہیں پارہے ہیں اس وقت حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل کا ورد کریں اور زیادہ سے زیادہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجیں۔

دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو برکت دے

اور آپ ہر صورت میں اور ہر حالت میں اپنے ر رہیں اور شکر گزار بھی۔ دعا کرتا ہوں کہ رب العالمین آپ کے اندر خدمت خلق کی مزید صلاحیتیں پیدا کرے اور آپ کو دونوں جہاں کی راحتوں اور لذتوں سے سرفراز کرے۔ (آمین)

دماغی مرض

سوال از: شیخ ذکی الدین ——— اورنگ آباد

میرا نام شیخ ذکی الدین عرفیت پرویز ہے۔ تاریخ پیدائش ۳ر جولائی ۱۹۷۳ء ہے۔ والدہ کا نام مہر النساء بیگم ہے۔ میں پچھلے ۱۵ سالوں سے پاگلوں کی طرح جی رہا ہوں۔ تین سال پہلے دماغی توازن بگڑ گیا تھا۔ ایک مہینہ مینٹل ہاسپٹل میں ایڈمٹ رہا۔ ماہر نفسیات، سکریٹرسٹ کا کہنا ہے کہ مجھے سسزوفیمیا ہوگیا ہے میں نارمل، نیچرل، کلیور اور پریکٹیکل مسلم بننا چاہتا ہوں اور (سزنوفیمیا) سے نجات کے لئے کیا کیا جائے یہی جاننا ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرے نام کا مجموعی عدد کتنا ہے اور انفرادی عدد کتنا ہے اور تاریخ پیدائش کا بھی اور میرے لئے کونسا اسماء حسنیٰ صحیح ہوگا دریافت کرکے بتائیے۔ میری والدہ کی پینشن کا آدھا حصہ میری دوائیوں میں جاتا ہے تو برائے مہربانی میرے علاج پر تھوڑا غور فرمائیے کیونکہ میں اس نیم پاگل زندگی سے نجات چاہتا ہوں۔

جواب

روزانہ ایک کاغذ پر۔ اب ج د ہ و ز ح ط ی ایک طشتری پر ۹ بار لکھیں یعنی ان حروف کو ایک سطر میں لکھیں اسی طرح ۹ سطروں میں لکھیں۔ گلاب و زعفران سے لکھیں پھر تازہ پانی سے ان کو دھوکر پی لیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک اس عمل کو کریں انشاء اللہ آپ تندرست ہوجائیں گے اور آپ کو مذکورہ بیماری سے نجات مل جائے گی۔ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے۔ آپ روزانہ "یاعلیم" ۱۵۰ مرتبہ صبح شام پڑھا کریں نماز کی پابندی رکھیں اور ہر نماز کے بعد لاحول ولاقوۃ الا باللہ العظیم تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیا کریں انشاء اللہ بہت جلد رو بہ صحت ہوں گے۔

سفلی عمل کی کاٹ کا مسئلہ

سوال از: بابو بھائی ——— بریلی

میں بہت دنوں سے جادو کی زد میں ہوں اور میں نے بہت کوشش کی لیکن ابھی تک میں اس وبال کو نمٹانے میں کامیاب نہیں ہوسکا ہوں کسی مہربان

نے مجھ پر اور میرے کاروبار پر ایسا غلیظ گندہ جادو کردیا ہے کہ میں دو دو دانہ کو ویران ہوگیا ہوں لاکھ کوشش کرنے پر بھی بندش نہیں کھل رہی ہے کچھ لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ یہ بھنگی نے کیا ہے اور خنجیر کی بھینٹ دے کر یہ کام کیا ہے اور یہ بہت گندہ ہے اسے کوئی بھنگی ہی کاٹ سکتا ہے کیا یہ سچ ہے کیا ہمارے پاس اس گندگی سے نمٹنے کا کوئی طریقہ ہے جو بہت پر اثر ہو اور یہ وبال ختم ہو جائے میں بہت زیادہ پریشان ہوں گیا ہوں گھر میں ہر وقت انتشار رہتا ہے۔ کاروبار بالکل ختم ہوگیا ہے حد یہ ہے کہ جو یار دوست تھے انہوں نے بھی کنارا کرلیا ہے سنا کرتے تھے کہ تاریکی میں سایہ بھی ساتھ چھوڑ دیتا ہے بالکل ایسا ہی میرے ساتھ ہو رہا ہے یہ بھنگی لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے کئے ہوئے کو کوئی ملا مولوی یا کوئی فقیر بھی نہیں کاٹ کرسکتا ہے یہ ہم ہی کاٹ سکتے ہیں کیا بالکل سچ ہے یا ہمارے بڑوں نے کوئی چیز چھوڑی ہے جس سے ہم کو اس وبا سے نجات مل جائے۔ اللہ کے واسطے میرے اوپر مہربانی کرکے کوئی ایسی مضبوط اور بے بدل چیز بتادیں جس سے میرے اوپر کی تمام بندشیں کھل جائیں اور جو کچھ بھی کیا کرایا ہے وہ سب پلٹ جائے اور آئندہ کوئی کچھ کرے تو وہ بھی اس پر پلٹ جائے۔ امید کرتا ہوں کہ آپ مجھ غریب پر کرم فرمائی کریں گے بڑی مہربانی ہوگی میں لفافہ میں لفافہ رکھ کر بھیج رہا ہوں بڑی مہربانی اسی لفافہ میں لکھ کر روانہ کردیں۔ میں جانتا ہوں کہ آپ کا وقت بہت قیمتی ہے لیکن اللہ کے واسطے مجھ پر مہربانی کیجئے اور اپنے قیمتی وقت میں سے تھوڑا وقت مجھ غریب پر صرف کردیں اگر کوئی غلطی ہوگئی ہو تو معاف فرمائیں میرے تھوڑے لکھے کو بہت سمجھنا۔ اگر پورا حال لکھوں تو بہت طویل ہوجائے گا۔

جواب

ایک سے زائد مرتبہ ہم اس بات کا جواب دے چکے ہیں کہ سفلی عمل کی کاٹ بھی علوی عمل ہی سے ہوتی ہے۔ یہ بات غلط مشہور ہوگئی کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عامل ہی کرسکتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ عمل دو طرح کے ہوتے ہیں ایک علوی اور ایک سفلی۔ علوی عمل میں رحمٰن سے مدد طلب کی جاتی ہے اور سفلی عمل میں شیطان سے مدد طلب کی جاتی ہے۔ شیطان سفلی عمل کرنے والے عاملین کی مدد ان ہی کاموں میں کرتا ہے جو منفی ہوں اور جو کسی کو نقصان پہنچانے کے لئے کئے جارہے ہوں جیسے شادی کی بندش کردینا، کسی عورت کی کوکھ بند کردینا کاروبار کی بندش کردینا، ترقی کی بندش کردینا وغیرہ۔ اور علوی عمل میں رحمٰن سے مدد طلب کی جاتی ہے اور رحمٰن ان امور میں اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے جو مثبت ہوں۔ مثلاً کسی کو اولاد عطا کرنا، کسی کو ملازمت دلوانا کسی کے کاروبار میں وسعت پیدا کرنا کسی کی شادی کرانا وغیرہ۔ یوں بھی سفلی عمل ایک طرح کی گندگی ہے۔ اور ایک طرح کی ظلمت ہے اور اس دنیا میں گندگی کو گندگی کا سہارا لے کر ختم نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح اگر کسی جگہ تاریکی پھیلی ہوئی ہو تو اس تاریکی کو دور کرنے کے لئے تاریکی اور اندھیرے کی مدد لینا حماقت ہی ہوگا۔ اندھیرے کو دور کرنے کے لئے چراغ جلانا ہوگا۔ اندھیرے کو دور کرنے کے لئے اندھیرے پھیلانا عقلاً نادرست ہی ہوگا۔

جو لوگ دوسروں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں وہ سفلی عاملین کی مدد لیتے ہیں اور وہ لوگوں کو نقصان پہنچانے میں کامیاب بھی ہوجاتے ہیں لیکن یہ سمجھ لینا کہ سفلی عمل کی کاٹ گندے لوگ ہی کرسکتے ہیں محض خام خیالی ہے اور ایک غلط پروپیگنڈہ ہے اور یہ پروپیگنڈہ اس لئے کیا جاتا ہے تاکہ سفلی کام کرنے والوں کا کاروبار چلے اور لوگ اللہ کا در چھوڑ کر شیطان کے در پر اپنا سر جھکائیں۔ بے شک آپ سحر سفلی کا شکار ہیں لیکن اس سے نجات دور بیٹھ کر نہیں ہوسکتی۔ یا تو آپ اپنے علاقہ کے کسی معتبر عامل سے اپنا علاج کرائیں اور ایسا عامل تلاش کریں جو آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ کے ذریعہ علاج کرتا ہو ورنہ پھر کسی بھی بدھ کو آپ دیوبند تشریف لے آئیں۔ ہم آپ سے یہ وعدہ نہیں کرتے ہیں کہ آپ پر جو عمل کردیا ہے اس کو ہم آپ کے بدخواہوں کی طرف پلٹ دیں گے ہاں آپ سے یہ وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کو سحر سفلی کے اثرات سے نجات دلانے کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں گے اور انشاء اللہ آپ کو سفلی اثرات سے نجات نصیب ہوجائے گی۔

اس دنیا میں کام اسی وقت بنتے ہیں جب رب العالمین کی مدد بندے کو میسر آجائے ہم کوشش کریں گے کہ ہمارا رب آپ کی مدد کرے اور آپ کو ان اثرات سے نجات عطا کردے جو آپ کے لئے وجہ مصیبت بنے ہوئے ہیں۔ جب تک آپ نہ آسکیں اس وقت تک ہر فرض نماز کے بعد معوذتین تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرتے رہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے اور آپ سحر سے نجات پانے کے لئے صرف اللہ سے مدد کے طالب ہوں، گندے لوگوں کے پاس جانے سے اگر کچھ مل بھی جائے اور عقائد کا قتل ہوجائے تو ایسے ملنے سے نہ ملنا بہتر ہے۔

روحانی ڈاک

کے کالم میں اپنا سوال و جواب چھپوانے کے لئے اس بات کا لحاظ رکھیں کہ خط طویل نہ ہو اور صاف ستھرے انداز میں لکھا گیا ہو۔ مشکل ترین سوالوں کو خاص طور پر اہمیت دی جاتی ہے۔

(منیجر)

ضروری اعلان

اعلانیہ نمبر ایک

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کردیں۔ ہاشمی روحانی مرکز ایک ڈائرکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔
(منیجر)

نمبر شمار	نام	علاقہ	T.N0
۱	مولانا فیصل الغنی	مدراس	T.N0-37/2
۲	مولانا عمیر مدنی	میسور	T.N0-30/2
۳	مولانا زبیر	ویل وشارم	T.N0-92/3
۴	مختار الرحمٰن راہی	جے پور	T.N0-2/99
۵	بابا ضیاء الدین	ممبئی	T.N0-3/99
۶	مولانا فضیل	ممبئی	T.N0-187/7
۷	ڈاکٹر خطیب	ممبئی	T.N0-103/3
۸	علی شان	گنگوہ	T.N0-408/7
۹	ضیاء الرحمٰن	امراوتی	T.N0-409/7
۱۰	ظفر کمال	بلرام پور	T.N0-346/7
۱۱	احمد علی قاسمی	حیدرآباد	T.N0-24/3
۱۲	محمد عارف حسین	اکولہ	T.N0-157/4
۱۳	محمد جاوید حسین	اکولہ	T.N0-158/4
۱۴	محمد عاشق الٰہی	ضلع ارول بہار	T.N0-360/6
۱۵	شمس الحق	ممبئی	T.N0-355/6
۱۶	شہزاد احمد قدوائی	ناگپور	T.N0-384/7
۱۷	اشفاق احمد	کلکتہ	T.N0-383/7
۱۸	انور علی عثمان غنی	بلساڑ	T.N0-17/2
۱۹	محمد عامر	الٰہ آباد	T.N0-347/7
۲۰	محمد توگی	ضلع دھارواڑ	T.N0-402/7
۲۱	کاشف امام	نئی دہلی	T.N0-175/4
۲۲	محمد شرف الدین	ممبئی	T.N0-313/6
۲۳	صغیر احمد	بارہ بنکی	T.N0-378/7
۲۴	عبدالرحمٰن	حیدرآباد	T.N0-422/8
۲۵	عبدالمجید انصاری	ممبئی	T.N0-350/6
۲۶	بلال احمد	ممبئی	T.N0-358/6

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

تمام شاگردوں کو جو زیر تربیت ہیں ان کو مندرجہ ذیل تفصیل بھجوانی ہے۔ تفصیل پوسٹ کارڈ پر بھجوائیں تو بہتر ہے۔

نام ________ ولدیت ________

ٹی نمبر ________ مکمل پتہ ________

فون یا موبائل نمبر۔ فون نمبر لکھیں تو کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں چھاپ دیئے جائیں گے تا کہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے۔

(منیجر)

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی دیوبند ضلع سہارن پور (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

قسط نمبر:۳۴

کرشماتِ جفرْ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

روزگار کے حصول کے لئے

روزگار میں استقامت کے لے روزی میں خیر وبرکت کے لئے مندرجہ ذیل طریقہ تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔اس طریقے کو نوچندی اتوار کو سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر اپنائیں۔نقش کو پہلے سے تیار کرلیں اور اتوار کے دن اس کو نقل کرلیں۔انشاء اللہ حیرت انگیز فائدے محسوس کریں گے۔روزی کے بند دروازے کھل جائیں گے۔اور چلتے ہوئے کاروبار میں زبردست اضافہ ہوگا۔طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے آیت کریمہ وَاللّٰهُ خَيْرُ الرَّازِقِيْن کے اعداد کو ملفوظی کریں اوران کے اعداد برآمد کریں۔پھر طالب کے اعداد کو مع والدہ ملفوظی کریں اوران کے بھی اعداد کو برآمد کریں۔پھر آیت کریمہ کے حروف الگ الگ لکھ کر ایک سطر بنائیں اور طالب اور والدہ کے نام کے حروف الگ لکھ کر دوسری سطر بنائیں پھر ان دونوں سطروں کو باہم امتزاج دیں اور ایک سطر بنالیں اس کے بعد مکرر حروف حذف کردیں۔باقی حروف کو عنصر کے اعتبار سے الگ الگ کرلیں۔حروف میں جو نحس حروف ہیں ان کو بھی حذف کردیں بقیہ حروف کو عنصر کے اعتبار سے نقش کے چاروں طرف لکھ دیں جو نقش تیار ہے اس نقش کو آتشی چال سے اتوار کے دن نقل کرلیں اور اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں۔انشاء اللہ روزی میں زبردست اضافہ ہوگا۔اور اگر روزگار نہیں ہوگا تو اس کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔

مثال۔

نام طالب نسیم احمد۔

نام والدہ شریفہ بیگم۔

آیت کے ملفوظی حروف مع اعداد یہ ہیں۔

حروف	اعداد	حروف	اعداد
واؤ	۱۳	الف	۱۱۱
الف	۱۱۱	لام	۷۱
لام	۷۱	را	۲۰۱
لام	۷۱	الف	۱۱۱
ہا	۶	زا	۸
خا	۶۰۱	قاف	۱۸۱
یا	۱۱	یا	۱۱
را	۲۰۱	نون	۱۱۰
	۱۰۸۵		۸۰۴
			۱۰۸۵
			۱۸۸۹

آیت کے ملفوظی اعداد ۱۸۸۹ ہوئے۔اب طالب کے اعداد مع والدہ ملفوظی نکالیں۔

حروف	اعداد	حروف	اعداد
نون	۱۱۰	شین	۳۶۰
سین	۱۲۰	را	۲۰۱
یا	۱۱	یا	۱۱
میم	۹۰	فا	۸۱
الف	۱۱۱	ہا	۳
حا	۹	یا	۱۱
میم	۹۰	گاف	۱۰۱
دال	۳۵	میم	۹۰
	۵۷۶		۸۵۸
			۵۷۶
			۱۴۳۴

طالب کے ملفوظی اعداد مع والدہ ۱۴۳۴ ہوئے ان کو جمع کیا آیت کے اعداد میں۔ ۱۸۸۹+۱۴۳۴=۳۳۲۳۔ اس میں سے ۳۰ قانون کے وضع کرکے ۴ سے تقسیم کردیں۔

```
  ۳۳۲۳
    ۳۰
۴)۳۲۹۳(۸۲۳
  ۳۲
  ×۹
   ۸
  ۱۳
  ۱۳
  ۱۲
   ۱
```

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا نقش میں کسر آگئی اس لئے ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ اور نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۲۳	۸۳۷	۸۳۳	۸۳۰
۸۳۴	۸۲۹	۸۲۴	۸۳۶
۸۲۸	۸۳۱	۸۳۹	۸۲۵
۸۳۸	۸۲۶	۸۲۷	۸۳۲

آیت کریمہ کے حروف کو الگ الگ لکھ کر ایک سطر بنائیں۔

وال ل ہ خ ی ر ال ر از ق ی ن

طالب اور والدہ کے حروف کو الگ الگ لکھ کر دوسری سطر بنائیں۔

ن س ی م اح م ر ش ری ف ہ ب ی گ م

ان دونوں کو باہم امتزاج دے کر ایک سطر بنائیں۔ امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ ایک حرف اوپر کی سطر میں سے لیں اور ایک دوسری سطر میں سے

ون اس ل ی ل م واخ ح ی م رواش ل رای اف زہ ق ب ی ی ن گ م۔ ان حروف میں سے جو مکرر ہیں ان کو حذف کر کے ایک نئی سطر بنائیں۔

ون اس ل ی م ہ خ ح ر ش ف ز ق ب گ۔

ان حروف کی عنصر کے اعتبار سے تقسیم اس طرح ہوگی۔

آتشی۔ الف، م، ہ، ش، ف۔

بادی۔ و، ن، ی، ب۔

آبی۔ س، ز، ق، گ۔

خاکی۔ ل، خ، ح، ر، د۔

ان حروف میں سے نحس حروف وضع ہوں گے، نحس حروف کی تفصیل یہ ہے۔

آتشی۔ ف، ش، ذ۔

بادی۔ ب، ن، ض۔

آبی۔ ج، ز، ظ۔

خاکی۔ ر، خ، غ۔

نحس حروف وضع ہونے کے بعد سطر یہ بنے گی۔

الف، م، ہ، و، ی، س، ق، گ، ل، ح، د۔

ان حروف کو نقش کے چاروں طرف اس طرح لکھیں گے۔

آتشی حروف کو نقش کے اوپر، بادی حروف کو نقش کے دائیں طرف، آبی حروف کو نقش کے بائیں طرف، خاکی حروف کو نقش کے نیچے۔ یہ نقش انشاء اللہ روزگار کیلئے تیر بہدف ثابت ہوگا اور حیرت انگیز فوائد اس کے ظاہر ہوں گے۔

چارٹ حروف صوامت مع اعداد مع منازل قمری

نمبر شمار	حرف	عدد	برج	ستارہ	نمبر منزل مع نام
۱	ا	۱	حمل	مریخ	(۱) شرطین
۲	د	۴	ثور	زہرہ	(۴) دبران
۳	ہ	۵	ثور	زہرہ	(۵) ہقعہ
۴	و	۶	جوزا	عطارد	(۶) ہنعہ
۵	ح	۸	سرطان	قمر	(۸) نثرہ
۶	ط	۹	سرطان	قمر	(۹) طرفہ
۷	ک	۲۰	اسد	شمس	(۱۱) زبرہ
۸	ل	۳۰	اسد	شمس	(۱۲) صرفہ
۹	م	۴۰	سنبلہ	عطارد	(۱۳) عوا
۱۰	س	۶۰	میزان	زہرہ	(۱۵) غفرہ
۱۱	ع	۷۰	میزان	زہرہ	(۱۶) زبانا
۱۲	ص	۹۰	عقرب	مریخ	(۱۸) قلب
۱۳	ر	۲۰۰	قوس	مشتری	(۲۰) نعائم

جو لوگ حروف صوامت کے عامل بننے کے خواہش مند ہیں وہ اس چارٹ کو ذہن نشین کرلیں۔ اس کو ذہن نشین کرنے سے حروف صوامت کی زکوٰۃ ادا کرنے میں آسانی رہے گی۔

حروف صوامت کی زکوٰۃ کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ حروف صوامت کے حروف کو ان کی منزل قمر میں لکھ کر ان کی زکوٰۃ ادا کی جاسکتی ہے اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے ان حروف کے مؤکلین عامل سے مانوس ہوجائیں گے اور اس کی غائبانہ مدد شروع کردیں گے۔

یہاں اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ حروف صوامت میں چاروں عناصر کے حروف موجود ہیں۔ آتشی بھی بادی بھی آبی بھی اور خاکی بھی۔

ان حروف کی الگ الگ تفصیل اس طرح ہے۔

آتشی حروف: حروف صوامت میں آتشی حروف یہ ہیں۔ ا، ہ، ط، م۔ ان کے الگ الگ اعداد یہ ہیں۔

الف	۱
ہ	۵
ط	۹
م	۴۰
	۵۵

ان سب کے اعداد کا مجموعہ ۵۵ ہوتا ہے، ان چاروں حروف کے ملفوظی اعداد یہ ہیں۔

الف	۱۱۱
ہا	۶
طا	۱۰
میم	۹۰
	۲۱۷

ان کے عربی اعداد یہ ہیں۔

ا	۱۳
ہ	۷۰۵
ط	۵۳۵
م	۳۳۳

ان تینوں اعداد کا مجموعہ یہ ہے۔ ۵۵+۲۱۷+۱۵۸۶=۱۸۵۸۔ جب اس مجموعی تعداد کا مفرد نکالیں گے تو ۴ بنیں گا۔ گویا کہ حروف صوامت میں جو آتشی حروف ہیں وہ بھی چار ہیں اوران کے مجموعی اعداد کا مفرد عدد بھی چار ہی ہے۔ ان حروف سے مناسبت رکھنے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔

اللہ، ہادی، طائر، مالک۔ ان کے اعداد بالترتیب یہ ہیں۔

اللہ	۶۶
ہادی	۲۰
طائر	۲۱۱
مالک	۹۱
	۳۸۸

اس تعداد کو مذکورہ تعداد میں جمع کریں تو صورت یہ بنتی ہے۔

۱۸۵۹+۳۸۸=۲۲۴۶۔

۲۲۴۶ میں سے قانون کے ۱۲ گھٹا کر ۳ سے تقسیم کردیں۔

۲۲۴۶
۱۲
۳)۲۲۳۴(۷۴۴
۲۱
۱۳
۱۲
۱۴
۱۲
۲

تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے نقش میں کسر آئے گی، اور چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۲۴۶	۷۵۰	۷۴۴	۷۵۲
۲۲۴۶	۷۵۱	۷۴۹	۷۴۶
۲۲۴۶	۷۴۵	۷۵۳	۷۴۸
	۲۲۴۶	۲۲۴۶	۲۲۴۶

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۲۲۴۶ آرہی ہے۔ یہ نقش ہر طرح کے کار خیر میں دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً حصول روزگار، حصول ترقی، مقدمہ میں کامیابی حصول محبت وغیرہ مقصد جو بھی ہو نقش کے نیچے تحریر کردیں انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

اسی نقش کو مقلوبی چال سے پر کریں تو نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۲۴۶	۷۵۲	۷۴۴	۷۵۰
۲۲۴۶	۷۴۶	۷۴۹	۷۵۱
۲۲۴۶	۷۴۸	۷۵۳	۷۴۵
	۲۲۴۶	۲۲۴۶	۲۲۴۶

اس صورت میں بھی ہر طرف سے میزان ۲۲۴۶ ہی آئے گی۔

یہ نقش کار شر میں مفید ثابت ہوگا، مثلاً کسی کو عہدے سے گرانے کے لئے کسی کی زبان بندی کے لئے کسی کو مالی نقصان پہنچانے کے لئے وغیرہ۔ جو بھی مقصد ہو ناموں کی وضاحت کے ساتھ نقش کے نیچے لکھ دیں بحکم ربی بہت جلد نتائج سامنے آئیں گے۔

حروف آتشی کے ذریعہ جو نقش تیار کریں اس کو آتشی عنصر کے اعتبار سے ہی استعمال میں لائیں یعنی ان نقوش کو لکھنے کے بعد ان کو اگر جلادیں گے تو فائدہ بہت جلد ہوگا اور حیرتناک اثرات ظاہر ہوں گے۔

ان حروف میں طالب ومطلوب کے ناموں کے اعداد بھی شامل کئے جاسکتے ہیں لیکن ان کے اعداد ملفوظی نکال کر ان اعداد میں جمع کرنا چاہئے۔ مثلاً سلیم اور نجمہ کے لئے نقش بنانا ہے تو ان کے ملفوظی اعداد نکال کر جمع کریں۔ سلیم کے ملفوظی اعداد ۲۹۲ اور نجمہ کے ملفوظی اعداد بھی ۲۹۲ ہی ہیں۔ ان اعداد میں ۲۲۴۶ جمع کرکے حسب قاعدہ نقش بنانا چاہئے۔

یہ بات بطور تمثیل بیان کی گئی ہے اگر فی الحقیقت کسی خاص شخص کے لئے نقش بنانا ہو تو صرف اس کے نہیں اس کی ماں کے اعداد بھی ملفوظی بنا کر شامل کرنے ہوں گے۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہے کہ طالب کا عنصر اگر آتشی ہو تو اس کے لئے آتشی حروف سے مدد لینی چاہئے اور طالب ومطلوب میں طالب کے عنصر کو ملحوظ رکھنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

علم الاعداد

عددِ زندگی

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

قسط نمبر: ۵

عددِ زندگی (۵)

خوبیاں: آزادی کے لئے کوشاں، مضبوط بنیادوں پر غلامی سے چھٹکارہ پانے کا جذبہ، تبادلۂ خیالات کرنے کی صلاحیت، تبدیلی پیدا کرنے کا ہنر۔

کلیدی خصوصیات: گفت وشنید میں یکتا، جدوجہد کی صلاحیت، ترقی پذیر، تفریحات کا شوق، بہتر انداز میں حالات کا تجزیہ کرنے والا۔

خامیاں: متلون مزاج، جلد بازی، شک اور دوسروں پر بے اعتمادی۔

جن حضرات کا عدد۵ ہوتا ہے وہ خودمختاری کی زندگی گزارتے ہیں اور انہیں یہ بات ہرگز ہرگز برداشت نہیں ہوتی کہ کوئی ان کی آزادی میں خلل ڈالے۔ اگر کوئی ان کی آزادی میں خلل اندازی کرتا ہے تو ان کی طرف سے فوراً ردعمل ظاہر ہوتا ہے اور وہ تڑپ اٹھتے ہیں۔ ۵عدد کے لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے اور وہ وفا اور محبت کے معاملے میں کسی ایک جگہ قائم رہنے کے بھی قائل نہیں ہوتے۔ ان کی زندگی میں کسی بھی وقت کوئی بھی تبدیلی اور انقلاب آجاتا ہے اس لئے لوگ ان کو ہرجائی مانتے ہیں ۵عدد والوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ منفی ماحول میں زیادہ بہتر طریقہ سے کام کرلیتے ہیں، ان کا مزاج یہ ہوتا ہے کہ یہ مخالفتوں اور یورشوں کے درمیان کام کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

سیلزمین کی حیثیت سے یہ کامیاب ترین ثابت ہوتے ہیں، ان کا ذہن بہت تیز ہوتا ہے اور یہ بات چیت سے لوگوں کا دل موہ لیتے ہیں، دوسروں کے بارے میں تجسس کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے۔ یہ لوگوں کو پرکھنے میں غلطی نہیں کرتے، ۵عدد کے لوگ کامیابی کے لئے ہروقت کوشاں رہتے ہیں اور ناکامی انہیں ہرگز گوارہ نہیں ہوتی، ان میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے اور یہ دوسروں سے مدد مانگنے میں اپنی توہین محسوس کرتے ہیں، ۵عدد والے لوگوں میں تعیش پسندی ہوتی ہے اور یہ لوگ بہت جلد بے راہ روی کا شکار ہوجاتے ہیں۔

۵ کا مفرد عدد ۱۴ سے بنتا ہے اور ۲۳ سے بھی۔ دونوں صورتوں میں ان کے اثرات مختلف ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی تاریخیں پیدائش میں ۵ کا مفرد عدد دو طریقوں سے برآمد ہورہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۱ر مارچ ۱۹۱۷ء۔

۱۱
۳
۱۹۱۷
۱۹۳۱　　۵=۱۴

(۲) ۱۲ر فروری ۱۹۹۸ء۔

۱۲
۲
۱۹۹۸
۲۰۱۲　　۵=۲۳

اگر پانچ کا عدد ۱۴ سے بنتا ہے تو اس کی خصوصیات یہ ہوں گی۔

یہ کاروبار دولت اور لاٹری کے ٹکٹ میں کامیابی کا عدد ہے، یہ عدد دوسروں کے ساتھ حکمرانی پر دلالت کرتا ہے، یہ عدد کاروباری دوڑ میں آگے نکل جانے کا عدد ہے۔ ہر طرح کی خرید وفروخت میں یہ عدد خاص طور پر حامل عدد کی مدد کرتا ہے اور نقصان سے بچاتا ہے۔ ۵عدد والے لوگوں کو پراپرٹی کے کام میں فائدہ ہوتا ہے لیکن تجربات یہ بتاتے ہیں کہ ۵عدد والوں کو کوئی بھی پراپرٹی ۵ سال سے زیادہ نہیں رکھنی چاہئے ورنہ اس میں نقصان ہوتا ہے۔ ۵ کا عدد آگ ہوا اور پانی سے خطرات محسوس کرتا ہے اس لئے حامل عدد کو ان چیزوں سے احتیاط رکھنی چاہئے۔ اگر پانچ کا عدد ۲۳ سے برآمد ہو تو خوش نصیبی کی علامت ہے، یہ عدد حامل عدد کو دولت، عزت اور مقبولیت سے سرفراز کرتا ہے لیکن یہ عدد کسی کی ماتحتی کو گوارہ نہیں کرتا یہ آزادانہ طور پر کام کرنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، بنکوں میں کام کرنے والے، مقرر حضرات، سرکاری ملازمین، مصنفین اور تاجر اگر اس عدد کے حامل ہوں تو ان کو بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ آیئے اب ان تاریخوں کو تاریخ پیدائش کے بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں۔ اور اندازہ کریں کہ یہ تاریخیں کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

پہلی تاریخ پیدائش ۱۱ر مارچ ۱۹۱۷ء ہے اگر اس کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنے گی۔

۷۸۶

۳		۹
۱۱۱۱		۷

اس چارٹ میں ایک چار مرتبہ آیا ہے جو حد سے زیادہ کامیابی کی علامت ہے، یہ تاریخ پیدائش یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ پیدائش کامیاب ترین زندگی گزارے گا لیکن کھانے پینے کے معاملے میں وہ معتدل نہیں رہے گا، یا تو کم خوری کا مریض ہوگا یا بسیار خوری کا۔ اس چارٹ میں ۲ کا عدد مفقود ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ شخص دوسروں کے جذبات واحساسات کی کوئی پرواہ نہیں کرتا جب کہ دوسروں کے جذبات واحساسات کی پرواہ کرنا اور مناسب تعاون دوسروں کو دینا کامیاب زندگی کی علامت ہے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد ایک دلچسپ انسان ہے، پرجوش ہے اور لوگوں پر اپنی گفتگو سے اثر انداز رہتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور اس کو مقبولیت کی دولت حاصل ہے۔

۴ کی عدم موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اکثر اپنے کاموں سے غافل ہو جاتا ہے اور اس میں مستقل مزاجی کی کمی ہے۔

۵ کی عدم موجودگی کاہلی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

۶ کی عدم موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو کام کاج سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ حالانکہ گھر کے کاموں سے دلچسپی رکھنا حسن انسانیت کی دلیل ہے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا مزاج فلسفیانہ ہے لیکن وہ انصاف کا دلدادہ ہے، یہ شخص اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کو کچھ سکھایا یا بتایا جائے، یہ جسمانی مشقت سے گھبرانے والا انسان نہیں ہے اور حالات کے ساتھ بروقت سمجھوتہ بھی کر لیتا ہے۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا کام منظم نہیں ہے اور صاحب عدد پیسے کے معاملے میں بہت لاپرواہ انسان ہے، صاحب عدد کو چاہئے کہ وہ مادی کاموں کی طرف دھیان دے اور فضول خرچی سے دور رہے۔

۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت پرست انسان ہے اور یہ محنت، محبت اور خلوص پر ایمان رکھتا ہے یہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کر کے اپنے دل میں ایک سچی خوشی محسوس کرتا ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش ۱۲ر فروری ۱۹۹۸ء ہے۔ اس تاریخ پیدائش کو اگر بنیادی چارٹ میں رکھیں تو صورت یہ بنتی ہے۔

۷۸۶

		۹۹
۲۲		۸
۱۱		

اس چارٹ میں ایک کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد موقعہ محل کے اعتبار سے اقدام کرتا ہے اور متوازن طریقہ سے ہر عمل کی شروعات کرتا ہے۔

۲ کا تکرار یہ ثابت کرتا ہے کہ صاحب عدد کا شعور و ادارک بڑھا ہوا ہے لیکن ان کو بہت زیادہ حساس نہیں ہونا چاہئے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنے خیالات کے اظہار میں خواہ مخواہ کا خوف محسوس کرتا ہے اور اقدامات کرنے میں اسے ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔

۷ کی غیر موجودگی خود اعتمادی کی کمی کو ظاہر کرتی ہے۔ صاحب عدد کو تنہائی کا خوف بھی ہے، ضرورت اس بات کی ہے کہ خود اعتمادی کو بحال کریں اس سے تنہائی کا خوف بھی جاتا رہے گا۔

۸ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد دوسروں کو پرکھنے میں ماہر ہے۔ اور کام کو منظم طریقے سے کرنے کی اچھی صلاحیت رکھتا ہے۔

۹ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو ذہنی سرگرمی کے ساتھ ساتھ ورزش سے بھی لگاؤ ہے وہ دکھی لوگوں کی مدد کرتا ہے لیکن اس بارے میں وہ فریب بھی کھاتا ہے اور لوگ اس کو آسانی سے دھوکہ دیتے ہیں۔

اس طرح کا چارٹ تیار کر کے ہر انسان اپنی خوبیوں اور خامیوں کا اندازہ کر سکتا ہے۔ یہ علوم اس لئے ایجاد کئے گئے ہیں تاکہ ہم اپنی خامیوں کا اندازہ کر کے ان سے نجات حاصل کر سکیں اور اپنی خوبیوں کا ادراک کر کے ان میں اضافہ کر سکیں۔ دور اندیش ہیں وہ لوگ جو علم الاعداد کے ذریعہ اپنی خامیوں اور خوبیوں کا اندازہ کر کے قابل اعتبار زندگی گزارتے ہیں اور معاشرے میں اپنا نام پیدا کرتے ہیں۔

علم الاعداد ایک طرح کا آئینہ ہے اور یہ آئینہ ہماری شخصیت کے خدوخال کو نمایاں کرتا ہے۔ یہ علم ایک نعمت ہے اور اس دنیا کی ہر نعمت اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اس کی قدر کرنی چاہئے اور ہر چیز کی صحیح قدردانی یہ ہے کہ ہم اس سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے رب کے شکر گزار بنیں۔

(باقی آئندہ)

برج اسد کا عرصہ حکومت ۲۳ر جولائی تا ۲۳ر اگست
برج اسد کا منسوبی کوکب شمس
برج اسد کا منسوبی حروف م
برج اسد سرطان والوں کیلئے خوش قسمت اعداد، ۹، ۶، ۵، ۱
برج اسد والوں کیلئے خوش قسمت پتھر۔ یاقوت، مرجان
برج اسد والوں کیلئے خوش قسمت دن۔ اتوار، منگل، بدھ
برج اسد والوں کیلئے خوش قسمت رنگ۔ سنہرا، سبز، سرخ

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

آپ ساڑھ ستی کے آخری حصہ میں سے گزر رہے ہیں اس وقت میں آپ کو اپنے مال کو بڑے دھیان سے استعمال کرنا چاہئے۔ کیونکہ اول تو مال کمانا آسان نہ ہوگا اور اگر کما لیا تو بچانا مشکل رہے گا لین دین کے مسائل کا شکار رہیں گے۔ ایک بات ذہن میں رکھ لیں کہ آپ کو کام کرنا پڑے گا۔ یہ کام کرنے کی ہی صورت میں آمدنی کا سبب بنے گا۔ لہٰذا اپنی ذمہ داریوں کو اچھے طریقے سے نبھائیں۔ آسان ذرائع سے آمدنی کمانے کے خیال کو اگر کچھ عرصہ کے لئے دل میں سے نکال دیں تو یہ آپ کے لئے بہت بہتر رہے گا۔ کیونکہ اس ذریعہ سے آپ کو آمدنی تو ہوگی نہیں البتہ نقصان ہوجانے کا امکان بہرحال موجود ہے۔ اس سال میں آپ کو صحت کے کسی بڑے مسئلہ کا سامنا نہ کرنا پڑے گا اگر کوئی بیماری آئی بھی تو زیادہ عرصہ نہ ٹھہرے گی۔ اس حوالے سے یہ بات بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ زیادہ لاپرواہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کا کاروبار اس سال میں اچھے طریقہ سے چلے گا۔ ایک تو آپ کو اپنے ساتھ کام کرنے والوں کا تعاون حاصل رہے گا اور دوسرا آپ خود بھی اس پر توجہ دیں گے کہ آپ کا کاروبار کس طرح پھلے پھولے۔ رشتہ دار چاہے وہ اپنے ہوں یا سسرالی ہوں ان کی طرف سے نہ تو زیادہ امید لگائیں اور نہ ہی توقعات وابستہ کریں کیونکہ آپ کو حسب منشاء جواب نہ ملے گا۔ جس کی وجہ سے آپ پریشان ہوں گے۔ آپ کی لڑائی اگر دوسروں سے ہوئی تو وہ روپے پیسے کے معاملے پر ہوگی۔ اس کے لئے آپ کو محنت کرنا پڑے گی اگر آپ نے محنت کی اور صبر سے کام لیا تو اس بات میں کوئی شک نہیں کہ آپ کو آپ کی محنت کا پھل مل جائے گا۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی وروحانی راہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنی ذاتی نشوونما کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوائیں۔ اپریل کا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنے کاروبار میں بہتری کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ اپنی اعلیٰ تعلیم اور خانگی مسائل کے حل کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست کا شرف عطارد اور نومبر کا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی آمدنی کے مسائل اور خواہشات کے پورا کرنے کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کے بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ طلسماتی دنیا کے ساتھ رجوع کرسکتے ہیں۔

ماہ جنوری

آپ اپنی خواہشات کو لے کر بڑے سرگرم ہوئے ہوں گے، اس سلسلے میں اگر آپ کو روحانی مدد بھی لینا پڑی تو آپ اس سے بھی نہ چوکیں گے، خاندان والوں کا آپ پر بڑا بوجھ رہے گا کہ آپ اپنی خواہشات کو جلد از جلد پورا کریں، آپ کی لڑائی آپ کے دوستوں کے ساتھ رہے گی، آپ سیر وتفریح کرنا پسند کریں گے، بچوں کے ساتھ وقت بھی آپ سکون اور آرام کے ساتھ گزاریں گے، آپ کو اس ماہ میں کام کے حوالے سے اہم ذمہ داریاں سونپی جائیں گی، اگر آپ ان کو پورے دھیان کے ساتھ کرپائے تو اس حوالے سے آپ کو سراہا جائے گا، ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ کام کے حوالے سے تبادلہ خیال رہے گا اگر آپ شادی شدہ ہیں تو شریک حیات کے ساتھ مختلف اور اہم امور پر تبادلہ خیال رہے گا، غیر شادی شدہ ہونے کی صورت میں آپ کی شادی کے حوالے سے گفتگو رہے گی۔

سعد تاریخیں	۳۔۱۳۔۱۸۔۲۷	نحس تاریخیں	۱۶۔۲۲۔۳۰

ماہ فروری

اس ماہ میں بھی اپنی خواہشات کو لے کر کافی سے زیادہ جوش وخروش کا مظاہرہ کریں گے، اس حوالے سے آپ کی آپ کے دوستوں کے ساتھ بھی تلخ

کلامی ہوسکتی ہے، اگر آپ کا کوئی دوست بیرون ملک میں رہتا ہے تو اس ماہ میں آپ کے اس کے ساتھ تعلقات بہت پر جوش قسم کے رہیں گے، اپنے کاموں کو لے کر آپ لاپرواہی کا مظاہرہ کریں گے۔ اس لاپرواہی کی وجہ سے بہت سے کام خراب ہوجائیں گے، اس کے علاوہ کام سے فرار بھی حاصل کرسکتے ہیں، میل ملاپ میں ایسے لوگ آئیں گے کہ جو معاشرے میں اہم مقام رکھتے ہوں گے، آپ اپنے سے زیادہ ان کی فکر کریں گے، دوسرے لوگوں کے ساتھ رابطے میں رہنا آپ پسند کریں گے، آپ کسی مشترکہ کام کو شروع کرنے کے حوالے سے بھی سوچیں گے، شادی شدہ زندگی میں آپ کو ایک وقار محسوس ہوگا۔

سعد تاریخیں	۲_۱۲_۱۶_۲۶	نحس تاریخیں	۱۴_۲۱_۲۹

ماہ مارچ

اس ماہ میں آپ کے اخراجات بڑھ جائیں گے، یہ اخراجات گھر والوں پر ہوں گے، آپ چاہ کر بھی ان اخراجات سے منہ نہ موڑ سکیں گے، آپ کے خفیہ دشمن آپ کے خلاف پوری طرح حرکت میں ہوں گے، آپ کسی ویران جگہ پر اس عرصہ میں اکیلے نہ جائیں، حادثہ ہونے کا امکان ہے، لوگوں سے تعلق، رابطہ اور پیار بڑھے گا، شریک کار الفت اور محبت سے پیش آئیں گے، اس لحاظ سے آپ اپنے کئی کام کروا پائیں گے، شادی شدہ لوگوں کے لئے اس عرصہ میں خوشی کا سامان لکھ دیا گیا ہے، غیر شادی شدہ لوگوں کی شادی کی بات چلے گی، اگر منگنی نہ ہوئی تو منگنی ہوجائے گی اور اگر شادی نہ ہوئی تو شادی ہوجائے گی، وراثتی جائیداد کے مسائل سے واسطہ پڑے گا، آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے موقف پر قائم رہیں۔

سعد تاریخیں	۳_۱۲_۱۶_۲۷	نحس تاریخیں	۱۴_۲۱_۳۰

ماہ اپریل

اس عرصہ میں بھی آپ کے اخراجات بڑھے رہیں گے، آپ کے خلاف سازشیں عروج پر ہوں گی، آمدنی کم اور اخراجات زیادہ ہونے کی وجہ سے آپ مالی دباؤ کا شکار ہوجائیں گے، جو پیار اور محبت آپ کو دوسروں سے مل رہا تھا وہ اب اس طرح نہ رہے گا، وراثتی معاملات کی طرف سے آپ کی توجہ ہٹ جائے گی، اس وقت میں آپ اپنے مذہبی اور قانونی معاملات کو طے کریں گے، اگر اعلیٰ تعلیم کے حصول کا مسئلہ ہو تو آپ اس طرف بھی توجہ دیں گے، بیرون ملک دوستوں سے خط وکتابت رہے گی، آپ اس عرصہ میں اس کی کوشش میں لگے رہیں گے کہ آپ کس طرح اپنے ٹوٹے ہوئے تعلیمی سفر کو جوڑتے ہوئے آگے بڑھیں گے اپنے کیریئر اور روزگار کے حوالے سے بھی آپ سوچتے نظر آئیں گے۔

سعد تاریخیں	۱_۱۰_۱۵_۲۶	نحس تاریخیں	۱۲_۲۰_۲۸

ماہ مئی

اس ماہ کے پہلے عشرے میں اخراجات اور انجانے مسائل آپ کو گھیرے رہیں گے مگر اس عرصے کے بعد وہ ختم ہوجائیں گے، آپ ذاتی طور پر متحرک ہوجائیں گے اور چاہیں گے کہ آپ کے ذمہ جو کام لگے اس کو وقت سے پہلے پورا کرلیں، طبیعت پر اگر سستی اور کاہلی چھائی ہوئی تھی تو اب وہ ختم ہوجائے گی، آپ اپنے روزگار کو لے کر بہت زیادہ سنجیدہ ہوجائیں گے، آپ اس بات پر توجہ دیں گے کہ آپ کا روزگار، کاروبار اور کس طرح بہتر انداز میں چل سکتا ہے، افسران بالا سے تعاون حاصل کرنے کے لئے آپ کو خوشامد کا راستہ اختیار کرنا پڑے گا، وہ آپ سے خوش ہوکر آپ کے کام کردیں گے، آپ اس عرصہ میں ان سے اپنی جائز خواہشات آسانی سے منوا سکیں گے، آپ کو اپنے کاروبار اور کیریئر سے محبت ہوجائے گی۔

سعد تاریخیں	۱_۱۰_۱۴_۲۵،۳۰	نحس تاریخیں	۱۲_۲۰_۲۸

ماہ جون

اس ماہ کو آپ کے لئے ایک بہترین ماہ کہا جاسکتا ہے، اس عرصہ میں آپ کی خواہشات آسانی سے پوری ہوں گی، خاص طور پر ایسی خواہشات جو رتبہ میں بڑے لوگوں کے ساتھ ہوں گی وہ پوری ہوں گی، آپ اپنے دوستوں کے ساتھ بھی اچھا وقت گزاریں گے، پرانے دوستوں کے ساتھ خط وکتابت رہے گی اور اس کی وجہ سے پرانے رابطے بحال ہوں گے، ذاتی حیثیت میں آپ ضرورت سے زیادہ متحرک رہیں گے، اس متحرک پن میں ہونے کی وجہ سے آپ اپنے آپ کو بھی نقصان پہنچا سکتے ہیں، آمدنی پر پڑا رہنے والا دباؤ آپ کو مالی لحاظ سے مضبوط نہ ہونے دے گا۔ سو اس بات پر بھی اپنی نظر رکھیں۔

سعد تاریخیں	۸_۱۳_۲۴_۲۹	نحس تاریخیں	۱۰_۱۸_۲۶

ماہ جولائی

اس ماہ میں جہاں آپ کو آمدنی تیزی کے ساتھ ہو رہی ہوگی وہاں اخراجات بھی اسی تیز رفتاری کے ساتھ ہو رہے ہوں گے، یعنی ایک طرف سے روپے آرہے ہوں گے اور دوسری طرف سے جارہے ہوں گے، اس بات کو دیکھتے ہوئے آپ کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ اپنے ان دونوں معاملات پر نظر رکھیں، اخراجات آپ ضروریات سے زیادہ تعیشات پر اور ناک بچانے کے لئے کریں گے، آپ کے خفیہ دشمن بھی اس عرصہ میں طاقت پکڑے ہوئے ہوں گے اور آپ کے لئے ان سے پیچھا چھڑانا آسان نہ رہے گا، آپ تنہائی اور

اکیلے میں اپنے آپ کو طاقت ور اور نڈر محسوس کریں گے اگر آپ کو شکار کا شوق ہے تو اس عرصہ میں ذرا دھیان سے اپنے شوق کو پورا کریں کیونکہ حادثہ وغیرہ ہوسکتا ہے سو اس طرف سے محتاط رہیں۔

سعد تاریخیں	۷_۱۳_۲۵_۲۸	نحس تاریخیں	۱۰_۱۸_۲۵

ماہ اگست

اس ماہ میں آپ ذاتی حیثیت میں طاقت پکڑے ہوئے ہوں گے، آپ کی شخصیت کا سحر دوسرے لوگوں پر بھی رہے گا، آپ جو بات کریں گے، اس کا اثر دوسرے لیں گے اور آپ کی بات ماننے پر مجبور ہوجائیں گے، آپ لوگوں کے ساتھ رابطہ میں رہیں گے ذہن میں مختلف اسکیمیں آئیں گی کہ جن پر عمل درآمد کرکے آپ اپنے آپ کو بہتر بناسکیں گے، ذاتی شخصیت کے ظاہری رنگ کو بھی بہتر کرنے کی کوشش کریں گے، آمدنی کا حصول آسانی سے ہوگا، اس کے علاوہ اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ جو آسان آمدنی کمانے کے مواقع آپ کو اس ماہ ملیں گے ان سے خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے مگر اپنے آپ کو آسان آمدنی کا عادی نہ بنائیں کیونکہ بعد میں ایسے مواقع نہ ملیں گے، اس عرصہ میں آپ کے کھانے پینے کی عادت بگڑ جائے گی، آپ جلد بازی میں زیادہ بھی کھاجائیں گے، لہٰذا احتیاط سے کام لیں۔

سعد تاریخیں	۶_۱۱_۲۱_۲۶	نحس تاریخیں	۹_۱۷_۲۴

ماہ ستمبر

اس مہینے میں آپ کا اپنا دھیان بھی روپیہ کمانے کی طرف رہے گا، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کو مال و دولت محنت کرنے کے بعد ملے گی لہٰذا محنت سے گھبرائیں نہیں، اس عرصہ میں آپ اپنے اردگرد کے ماحول پر زیادہ توجہ دیں گے، اس کی وجہ سے آپ اپنے اردگرد کے ماحول پر کڑی نگاہ ڈالیں گے جس کی وجہ سے لوگوں سے آپ کے تعلقات خراب ہوں گے، اگر آپ لکھنے پڑھنے کا کام کرتے ہیں تو اس عرصہ میں آپ کام کی زیادتی کا شکار رہیں گے، لوگوں سے رابطے بحال بھی ہوں گے اور بڑھیں گے بھی، اردگرد کے شہروں میں آپ کام اور تفریح دونوں حوالوں سے سفر کریں گے، آپ کو ملنے والی اطلاعات اچھی بھی ہوں گی اور بری بھی، گھر کے ماحول کی وجہ سے چھوٹے بہن بھائی متاثر ہوں گے اور ان کی آپ کے ساتھ نہ بنے گی، اس پہلو کی طرف سے صرف نظر نہ کریں۔

سعد تاریخیں	۵_۱۰_۲۰_۲۴	نحس تاریخیں	۷_۱۵_۲۲

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں آپ اپنی باتوں کو اور اپنے رابطوں کو بہت اہمیت دیں گے، اس کی وجہ سے بہت سارے ایسے رابطے بھی بحال ہوں گے جو پہلے ختم ہوچکے تھے، اہم امور سرانجام دینے کے لئے آپ کو اندرون ملک جانا پڑے گا، اس جانے میں آپ کو فائدہ ہوگا، اب یہ آپ پر منحصر ہے کہ آپ کس طرح فائدہ اٹھاتے ہیں، آپ کے گھر کا ماحول کچھ خاص بہتر منظر نہ پیش کررہا ہوگا، آپ کو مختلف قسم کے ہنگامی حالات کا سامنا کرنا پڑے گا کہ جن سے نمٹنا بہت ضروری ہوگا، ایک طرف جہاں آپ کے سامنے مسائل ہوں گے وہاں پر کچھ راحتیں ہوں گی، اس کی وجہ آپ کے والد اور چھوٹے بہن بھائی ہوں گے، آپ اگر ذاتی سواری استعمال کرتے ہیں تو اس کے استعمال میں احتیاط کریں، نقصان پہنچنے کا خدشہ ہے، گھر میں احتیاط سے کام کریں بھی اور کرائیں بھی۔

سعد تاریخیں	۴_۱۰_۱۹_۲۴	نحس تاریخیں	۷_۱۵_۲۱

ماہ نومبر

اس ماہ کے پہلے نصف حصہ میں آپ کو گھر کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا مگر ان مسائل سے نمٹنے کے لئے آپ کا ذہن بیدار ہوگا، آپ اپنے معاملات کے حل کے لئے مختلف اسکیمیں سوچیں گے، آپ کی خواہشات کے پورا ہونے کا دارومدار بہت حد تک خاندان والوں پر ہوگا، گھر کے اہم امور جن سے آپ نظریں بچارہے تھے وہ اب آپ کے سامنے ایسے آکھڑے ہوں گے کہ آپ کو ان سے نظریں بچانا مشکل ہوجائے گا، آپ ذاتی طور پر بھی گھر اور خاندان کے معاملات ومسائل کے حل کے لئے کوشش کریں گے، اس کے علاوہ آپ کا دھیان کام پر کم اور تفریح پر زیادہ ہوگا، بچوں کی صحت میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کریں گے، کام کے حوالے سے لاپرواہی آگے چل کر نقصان دہ ثابت ہوگی، افسران بالا آپ کے کام سے خوش ہوکر آپ کو سرٹیفکٹ یا نقد انعام کی صورت میں دیں گے۔

سعد تاریخیں	۳_۸_۱۷_۲۲	نحس تاریخیں	۶_۱۳_۲۰

ماہ دسمبر

اس ماہ میں آپ اپنے آرام اور سکون کو باقی چیزوں پر فوقیت دیں گے، بچوں کے معاملات بھی اہم ہوجائیں گے، بچوں کو سنبھالنے کے لئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ نے ان کو حکم چلاکر بات منوانے کی کوشش کی تو یہ کوشش ناکام ہوجائے گی، آپ کے لئے یہ بہتر ہوگا کہ آپ ان کو آرام سے بات سمجھادیں۔ آپ کا دماغ تفریح اور کام دو حصوں میں بٹا رہے گا، کچھ عرصہ دھیان تفریح کے کاموں کی طرف لگا رہے گا اور اس کے بعد دھیان کام کی طرف چلا جائے گا، آپ اگر جسمانی کھیل کود کے شوقین ہیں تو آپ کی ٹیم اس عرصہ میں بہتر رہے گی، دوران تفریح آپ کی دوسروں کے ساتھ لڑائی رہے گی،

اس وجہ سے اپنے آپ اور اپنی طاقتوں کو سنبھال کر رکھیں، شریک کار اور شریک حیات کے ساتھ معاملات خوشگوار رہیں گے، ازدواجی زندگی میں بھی ماحول خوشگوار رہے گا،

سعد تاریخیں	۳_۸_۱۷_۲۲	نحس تاریخیں	۶_۱۲_۱۹

خواتین

یہ سال جہاں آپ کو مالی مشکلات کا شکار بنائے گا وہاں آپ کو اولاد کے حوالے سے مسائل پیدا ہوں گے، یہ حالات دونوں حالتوں یعنی پیدا شدہ بچے اور ہونے والے بچوں دونوں کے حوالے سے ہیں، جائیداد اور وراثتی امور کے معاملات بھی زیر بحث رہیں گے، نئی شادی یا غیر شادی شدہ لڑکیوں کو جہیز کے حوالے سے تنگ کیا جائے گا، اس سال میں آپ کی صحت اچھی رہے گی، مگر آپ صحت کی طرف سے لاپرواہی برتیں گی، بیرون ملک سفر، اعلیٰ تعلیمی معاملات اور قانونی معاملات بھی آپ کی لاپرواہی کی نظر ہو سکتے ہیں، اپنی خواہشات کے دیر سے پورا ہونے کی بات کو زیادہ مت اچھالیں کیونکہ لوگوں کی نظروں میں آجائیں گی، اس کے علاوہ اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ اس سال بھی ساڑھ ستی سے آزاد نہ ہوں گی، لہٰذا اپنے کسی بھی معاملے کو غیر اہم نہ سمجھیں، خاص طور پر مالی معاملات کو تو کسی طور پر غیر سنجیدگی سے نہ لیں۔

مولود پر بارہ برجوں کے اثرات

از قلم مولانا محمد اوّل شاہ

قسط نمبر: ۲

(۵) برج اسد

سورج اس برج میں ۲۳؍جولائی سے ۲۱؍اگست تک گردش کرتا ہے، دوسرے اجرام کبیر میں سے مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون کی ۳۵ سال کی تقویم مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں۔

مشتری: ۱۷؍جولائی ۱۹۳۱ء تا ۱۰؍اگست ۱۹۳۲ء۔ یکم؍جولائی ۱۹۴۳ء تا ۲۷؍جولائی ۱۹۴۴ء۔ ۱۳؍جون ۱۹۵۵ء تا ۹؍جولائی ۱۹۵۶ء۔

زحل: ۱۴؍اگست ۱۹۴۶ء تا ۲۰؍ستمبر ۱۹۴۸ء۔

یورے نس: اس ۳۵ سال کے اندر برج اسد میں داخل نہیں ہوا۔

نیپ چون: ۲۰؍جولائی ۱۹۱۵ء تا ۲۳؍جولائی ۱۹۲۵ء۔

حلیہ: لمبا قد، جثہ عظیم جسم گٹھیلا، بچپن میں کمزور دبلا پتلا، نازک چھریرا، کمر پتلی، بال بھورے گھونگھریالے، رنگ گندمی مائل بسفیدی، چہرہ گول چوڑا، آنکھ شربتی، نظر تیز، ناک اونچی، برج اسد والے کی اصل شناخت اونچی رعب دار ناک ہی ہے۔

مزاج: متکبر گرم جوش، ان کے ذہن بڑی بڑی تمنا کی آماجگاہ ہوتے ہیں اپنے معاملات کی اصلاح پر قادر اور عزت کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ بڑی سے بڑی قوت کا مقابلہ جواں مردی سے کرتے ہیں۔ پیچھے ہٹنے یا فرار کا ارادہ کبھی بھی نہیں کرتے۔ ان کا دل بادشاہوں جیسا ہوتا ہے اگر چہ وہ بادشاہ نہ بھی ہوں غنی دل کے مالک ہوتے ہیں، انتہائی وفادار ہوتے ہیں کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتے وہ آنکھیں بند کر کے اعتبار کے قابل با اعتماد ہوتے ہیں، اس برج میں پیدا ہونے والے مال چابک دستی سے قابو کر لیتے ہیں، انتہائی خود اعتماد ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنی زندگی کے ادوار میں کامیابی کے حصول کی بجائے دیانت داری فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں یہ انتہائی مقابلہ کرنے والے زبردست حریف خود اعتماد اور بے حد فراخدل ہوتے ہیں ان کی ناکامی اپنے متعلق خوش فہمی اور مبالغہ میں مضمر ہے، ان کے دشمن ان کو بے دست و پا اور غیر محفوظ و مجبور اتفاقاً ہی کر سکتے ہیں، ان کو کبھی کمتر یا کمزور نہیں سمجھنا چاہئے۔ یہ انتہائی خطرناک اور ہوشیار ہوتے ہیں اگر ان کو اپنے کسی غلط فیصلے سے نقصان اٹھانا پڑ جائے تو یہ اس نقصان کو جلد پورا کر لیتے ہیں۔

صحت: اس برج کا تعلق انسان کے دل اور کمر سے ہے۔ کسی جھگڑے میں ناکامی یا افراط کی صورت میں ان کے لئے سم قاتل ہے، اس سے ان کے دل کو شدید صدمہ ہوتا ہے جو ناقابل تلافی ہوتا ہے، ان کو اختلاج قلب، پسلیوں کا درد، ذات الجنب نمونیہ، بخار الشفن، صدمہ وغیرہ جیسے امراض لاحق ہو سکتے ہیں۔

کاروبار: بڑے بڑے اداروں کے منتظم فلم کمپنیوں کے پروڈکشن منیجر، با کمال اداکار، فنون لطیفہ کے ہر شعبہ میں کمال حاصل کر سکتے ہیں۔

(۶) برج سنبلہ

سورج اس برج میں ۲۲؍اگست سے ۲۱؍ستمبر کے درمیان گردش کرتا ہے دوسرے سیارگان مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون کے گزشتہ ۳۵ سال کی تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۱۱؍اگست ۱۹۳۲ء تا ۹؍ستمبر ۱۹۳۳ء۔ ۲۸؍جولائی ۱۹۴۴ء تا ۲۶؍اگست ۱۹۴۵ء۔

زحل: ۲۱؍ستمبر ۱۹۴۸ء تا ۲۱؍نومبر ۱۹۵۰ء۔

یورے نس: یہ ۳۵ سال کے اندر اس برج میں داخل نہیں ہوا۔

نیپ چون: ۲۴؍جولائی ۱۹۲۹ء تا ۱۴؍اگست ۱۹۴۳ء۔

حلیہ: قد درمیانہ، جسم چھریرا، گندمی رنگ، بال سیاہی مائل، سیاہ آنکھ، چہرہ بیضوی، پیشانی مدور گول، ناک عجیب الخلقت چوڑی، نتھنے چوڑے پھولے ہوئے۔

مزاج: انتہائی معاملہ فہم باریک بین ہیں۔ کاروباری خاموشی سے کام کرنے والے، بظاہر گرم جوش حقیقت میں سرد مہر، زندگی کے ہر پہلو میں انانیت پسند انفرادیت نما ہر بڑے چھوٹے کام میں یکساں طور پر خطرناک کسی میدان میں اترنے سے پہلے اس کے ہر پہلو کا بغور مطالعہ کر کے اس پر عمل کرتے ہیں ان کی ہر چال بہت گہری ہوتی ہے۔ جس کے پیچھے ذہن اور دماغ سرگرم عمل ہوتا ہے۔

اس برج میں پیدا ہونے والوں کے اندر ایک کمزوری وخامی یہ ہوتی ہے کہ بہت زیادہ شرمیلے ہوتے ہیں یہ بعض موقع پر اپنی ذہانت اور افتاد طبع سے خود ہی ڈرنے لگتے ہیں اور اپنی کامیابی کو ناکامی میں بدل لیتے ہیں ایسا اس وقت ہوتا ہے جب ان کے مقابل کوئی ذہین فطین دشمن ہو اور دشمن ان پر وار کررہا ہو تو وہ بوکھلا جاتے ہیں اور فرار کی راہ تلاش کرتے ہیں، مقابلہ سے گریز کرتے ہیں، انفرادی صلاحیت کا برسرعام مظاہرہ نہیں کرسکتے۔ بلکہ اس موقع سے فرار ہوجاتے ہیں ان کو شکست دینے کے لئے ایسا طریقہ اختیار کرو کہ وہ شک وشبہ میں مبتلا رہیں، کبھی ان کو جتادو اس حد تک کہ وہ اپنی جیت پر فخر کرنے لگیں تو ان پر حملہ کرو فتح ونصرت وکامیابی آپ کی ہی ہوگی اور وہ بری طرح ناکام ہوں گے۔

صحت: اس برج سے جسم کے ان اعضاء کا تعلق ہے، فم معدہ، آنتیں، جگر، تلی، انہیں اعضاء کے امراض ان کو لاحق ہوتے ہیں جیسے استسقاء، تلی کا بڑھ جانا (ورم طحال) پیچش، جگر کے امراض، بدہضمی، آنتوں کی دق، یہ امراض برج سنبلہ سے منسوب ہیں۔ ان لوگوں کو کھانے پینے میں بہت احتیاط کرنی چاہئے اسی میں صحت کی ضمانت ہے۔ ان کو ذہنی کوفت بہت جلد متاثر کرتی ہے ان کو الکحل ملے ہوئے مشروبات وشراب وغیرہ جو دل، دماغ، جگر پر اثر انداز ہوتے ہیں وہ ان کے لئے زہر قاتل ہے۔ ان اشیاء سے پرہیز صحت کا ضامن ہے۔

کاروبار: ان کے واسطے بہترین کام غلہ کا ہے یا ادویات (کیمسٹ) کا یہ بہترین حکیم ڈاکٹر بن سکتے ہیں یا مدیر، نقاد، مولف وغیرہ بھی ہوسکتے ہیں۔

(۷) برج میزان

سورج اس برج میں ۲۲ر ستمبر سے ۲۳ر اکتوبر کے درمیان گردش کرتا ہے اور دوسرے اجرام فلکیہ مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون کی گزشتہ تقویم ۳۵ سال کی مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۲۵ر ستمبر ۱۹۲۱ تا ۲۶ر اکتوبر ۱۹۲۲ء۔ ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۳ء تا ۱۰ر ستمبر ۱۹۳۴۔ ۲۸ر اگست ۱۹۴۵ تا ۲۶ر ستمبر ۱۹۴۶ء۔

زحل: ۷ر اکتوبر ۱۹۱۲ء تا ۱۹ر دسمبر ۱۹۲۳ء۔ ۲۲ر نومبر ۱۹۵۰ تا ۲۳ر اکتوبر ۱۹۵۳ء۔

یورے نس: یہ اس ۳۵ سال کے اندر اس برج میں داخل نہیں ہوا۔

نیپ چون: ۴ر اگست ۱۹۴۳ تا ۴ر اگست ۱۹۵۷ء۔

حلیہ: قد لمبا دبلا نازک بدن، چہرہ گول، رنگ سرخ وسفید، بال چمک دار لمبے نرم سیاہ، مطلع کے نصف دوم میں نصف اول میں بھورے ہوں گے، آنکھ کبودرنگ مگر کبھی آنکھ شربتی رنگ کی ہوگی، مگر آنکھ سے جذبات امنڈتے نظر آتے ہیں۔

مزاج: اس برج میں پیدا ہونے والے پاکیزہ صفات ان کے ہر فعل سے نفاست کا اظہار ہوتا ہے، جذباتی۔ بہت جلد جذبات سے مغلوب ہوجاتے ہیں، آرام پسند، حسن اور نزاکت اور باقاعدہ زندگی سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں ان کا دل متوازن ہوتا ہے، ہر چیز کو تنقید کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں اپنے حکم میں کسی کی رورعایت نہیں کرتے، خوش اخلاق متوازن، دقیقہ شناس ہونے کے ساتھ ساتھ حالات کے ساتھ مکمل طور پر ہم آہنگ رہتے ہیں ان کا ہر قدم نپا تلا اٹھتا ہے ان کی ہر تحریک مکمل طور پر کامیاب ہوتی ہے یہ اپنے دشمن کے متوقع حملوں کا صحیح اندازہ بروقت کرلیتے ہیں اور اس کا مناسب توڑ کرنے میں خطرناک انداز اختیار کرتے ہیں اور ان پر غالب ہوتے ہیں مگر اس برج میں پیدا ہونے والے اکثر اوقات غیر جانب دار رہتے ہیں تو ان کے مخالف بھی بہت کم ہوتے ہیں یہ رفیق دوست بھی اعلیٰ درجہ کے ثابت ہوتے ہیں معاملہ فہم، مفاہمت پسند اور اشتراک کو ترجیح واولیت دیتے ہیں، یہ لوگ مغلوب الغضب نہیں ہوتے سنجیدہ معاملہ فہم ہوتے ہیں مگر کسی کو تسخیر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے۔

اس برج میں پیدا ہونے والوں پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے ان کی اسکیموں کو جلد از جلد توڑ دو اگر ان کو ذرا سی مہلت بھی مل گئی تو ایسی چال چلیں گے کہ مخالفوں کو بھی ان کا ہم خیال ہونا پڑے گا، اس کی مثال ترکی کے اتاترک مصطفیٰ کمال کے حالات زندگی پڑھ کر ملتے ہیں ان کا برج بھی میزان تھا ترکیا کا برج بھی میزان ہے ان کی اسی خوبی نے اتحادیوں کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کردیا تھا۔

صحت: برج میزان سے انسانی جسم کا زیر ناف حصہ عضو تناسل ہے۔ کھانے پینے کی کثرت وافراط سے معدہ پر بوجھ پڑتا ہے اور اس کا اثر عضو مخصوص گردہ وتبخیر معدہ، دائمی قبض، درد قولنج، ہرنیاں وغیرہ پر کثرت سے ہوتا ہے اس کا بہترین علاج شیخ الرئیس بوعلی سینا نے سکون اور خوشگوار ماحول تجویز کیا ہے۔

کاروبار: ان کے لئے سب سے بہتر پیشہ وکالت ہے، موسیقی اور فنون لطیفہ میں بھی کامیاب ہوسکتے ہیں، یہ بہترین منتظم سکریٹری بھی بن سکتے ہیں، عطر سازی، کپڑے کی مل اسٹیشنری بھی فائدہ مند ہے۔

(۸) برج عقرب

سورج اس برج میں ۲۳ر اکتوبر سے ۲۲ر نومبر کے درمیان گردش کرتا ہے۔ مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون کی گزشتہ ۳۵ سالہ تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۲ تا ۲۴ر نومبر ۱۹۲۳ء۔ ۱۱ر اکتوبر ۱۹۳۴ تا ۹ر نومبر ۱۹۳۵ء۔ ۲۷ر ستمبر ۱۹۴۶ تا ۲۵ر نومبر ۱۹۴۷ء۔

زحل: ۲۰ر دسمبر ۱۹۲۳ تا ۲ر دسمبر ۱۹۲۶ء۔ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۵۳ تا ۱۱

اکتوبر ۱۹۵۶ء۔

یوریے نس: نیپ چون اس ۳۵ سالہ دور میں برج عقرب میں داخل نہیں ہوئے۔

حلیہ: قد درمیانہ، جسم مضبوط موٹا مائل بہ فرازی، بال گھنے سخت موٹے کثیر ہوتے ہیں اس کی پیدائش کے وقت سورج برج اسد میں ہو تو بال کم ہونگے مگر بھورے ملائم۔ گھونگھریالے ہوں گے، ماتھا ابھرا ہوا ہوگا، آنکھ خوبصورت بڑی ہوگی، چہرہ گول چوڑا، ناک بڑی عقاب کی چونچ کی طرح ہوتی ہے۔

مزاج: ارادے کے پختہ، اپنے ہر عمل کو راز میں رکھتے ہیں، انتہائی نقاد اور باخبر، معاملہ فہم مردم شناس اور پرکشش ہوتے ہیں، اپنا طلسمی اثر دوسروں پر ڈالنے کے ماہر۔

یہ کہنا بیجانہ ہوگا کہ دنیا کی عظیم قوتیں رحمانی ہوتی ہوں یا شیطانی اکثر اسی برج عقرب سے متعلق ہوتی ہیں۔ یہ وار حملہ سختی سے کرتے ہیں، یہ دلیر کھلاڑی ہوتے ہیں، میدان جنگ میں جم کر مقابلہ کرتے ہیں اور آخر گھڑی تک لڑتے ہیں، یہ لوگ تیز فہم نہیں ہوتے، ہر کام کے لئے نئی تدابیر اختیار نہیں کر سکتے یہ ان کی بہت بڑی کمزوری ہوتی ہے اگر ان کو مورچہ بندی کا موقع مل جائے تو ان کو اس جگہ سے ہٹانا ناممکن ہوتا ہے، یہ انتہائی لڑاکا غضب ناک سنگین قسم کے ہوتے ہیں اور بے انتہا جابر و ظالم اور دشمن ہوتے ہیں، میدان جنگ میں شجاعت اور بہادری کا ثبوت دیتے ہیں، بعض حضرات اسی بہادری کی وجہ سے ان کو پسند کرتے ہیں۔ ان کو زیر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ان پر سامنے سے حملہ کر کے ان کی قلعہ بندی توڑ دی جائے کہ ان کو سر چھپانے کا موقع نہ مل سکے اور ان کے جذبہ انتقام کو شدت سے کچل دیا جائے۔ یہی جذبہ ان کے اندر روح رواں ہوتا ہے، جب تک یہ جذبہ ان میں زندہ رہے گا تو برسرپیکار رہیں گے اسی جذبہ کو کچلنا بہت ضروری ہے۔

صحت: اس برج سے انسان کے جسم سے عضو تناسل، مقعد کو خاص نسبت ہوتی ہے، اکثر صحت بھی اچھی نہیں ہوتی ہے، ان میں قوت مدافعت بہت زیادہ ہوتی ہے، یہ جوہر ان کی فطرت میں بدرجہ اتم ہوتا ہے ان کو یہ امراض ہو سکتے ہیں، آتشک، سوزاک، بھگندر، کوڑھ خون میں خرابی، زہرباد، سرخ باد وغیرہ۔ ان کا بہترین علاج خوراک معتدل، میل جول میں میانہ روی اعتدال اور صاف ستھرے لباس کا اکثر استعمال۔

کاروبار: فوج یا پولیس کی ملازمت، ڈاکٹر، سرجن، انجینئر بھی بن سکتے ہیں، گوشت کی تجارت منافع بخش رہے گی، لوہا، پیتل، تانبا یا کوئی سی بھی دھات ہو فائدہ مند رہے گی، یہ لوگ مخفی علوم کے بھی ماہر، روحانی معالج، کیمیاگر، حیرت انگیز ایجادوں کے ماہر، اعلیٰ درجہ کے سراغ رساں بھی ہو سکتے ہیں، وہ بہترین سیاست داں بھی ہو سکتے ہیں اپنی مستقل مزاجی کی بدولت اعلیٰ سے اعلیٰ عہدے پر متمکن ہو سکتے ہیں۔

⚙ ⚙ ⚙

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہر یدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

انیسویں قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

تسخیر حکام اور فراخی رزق کے لئے

تسخیر حکام اور فراخی رزق کے لئے مندرجہ ذیل نقش بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے لیکن یہ نقش اسی وقت اپنا اثر دکھاتا ہے جب عامل نے اس کی زکوٰۃ ادا کر رکھی ہو۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ اس نقش کو سوالاکھ مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ نقش کی تعداد کتنے ہی دنوں میں پوری ہو لیکن اس بات کا لحاظ رکھیں کہ ہر روز کی تعداد برابر رہے۔ گولیاں بنا کر روز کے روز بھی پانی میں ڈال سکتے ہیں اور ہر ہفتہ عشرہ میں بھی۔ پہلے دن سب سے پہلے جو نقش لکھا جائے گا اس پر ''اللہ الصمد'' لکھیں اور اس کو الگ رکھ دیں اس کو پانی میں نہ ڈالیں۔ آخری دن سب سے آخر میں جو نقش لکھا جائے گا اس کے اوپر بھی ''اللہ الصمد'' لکھیں پھر ان دونوں نقش کو پہلے دن والے اور آخری دن والے نقش کو ایک ہی گولی میں رکھ کر دریا میں ڈالیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد عامل اس نقش کو بغرض تسخیر حکام یا برائے فراخی رزق کسی کو بھی دے گا فوراً اس کا اثر ظاہر ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶			
۱	۱۸۰	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۷۹
۶	۹	۱۸۲	۳
۱۸۱	۴	۵	۱۰

حل المشکلات کے لئے

انسان کسی بھی مشکل کا شکار ہو اس کو مشکلات سے نجات کے لئے اسم ذات کا یہ نقش دیا جا سکتا ہے۔ یہ نقش فوراً اپنا اثر دکھاتا ہے اور انسان کو مصیبت اور مشکل سے نجات دلاتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اس نقش کی زکوٰۃ ادا کی جائے۔

طریقہ زکوٰۃ یہ ہے کہ نوچندی بدھ سے زکوٰۃ کی شروعات کرے۔

پہلے دن ایک نقش لکھے، دوسرے دن دو، تیسرے دن تین، چوتھے دن چار اسی طرح روزانہ ایک کی تعداد بڑھاتا رہے یہاں تک کہ ۶۶ تک تعداد پہنچ جائے۔ ۶۶ کے بعد روزانہ ایک کم کرتا رہے یعنی ۶۶ کے بعد ۶۵ اور ۶۵ کے بعد ۶۴ اسی طرح آخر میں ایک لکھ کر زکوٰۃ ختم کر دے۔ گولیاں ہر ہفتے پانی میں ڈالے اور ایک ساتھ سب گولیاں بھی پانی میں ڈال سکتا ہے۔ بہتر ہے کہ تعداد گھٹنے اور بڑھنے والی گولیاں ایک ساتھ پانی میں ڈالے۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی، اس کے بعد یہ نقش عامل جس کو بھی دے گا فوراً فائدہ ہوگا۔ نقش اسم ذات کا یہ ہے۔ خاکی چال سے لکھا جائے گا۔

۱۹	۲۶	۲۱
۲۴	۲۲	۲۰
۲۳	۱۸	۲۵

ایک نایاب نقش

یہ نقش حفاظت کے لئے ہے کسی جگہ جھگڑا ہو رہا ہو اور کھلی قتل و غارت گری ہو رہی ہو اور یہ نقش بازو یا گلے میں موجود ہو تو انسان محفوظ رہے گا اور اس پر کسی کی حملہ کرنے کی ہمت نہیں ہو سکے گی۔

۷۸۶			
۱۶۵۶۱۱	۱۶۵۶۲۵	۱۶۵۶۲۱	۱۶۵۶۱۸
۱۶۵۶۲۲	۱۶۵۶۱۷	۱۶۵۶۱۲	۱۶۵۶۲۳
۱۶۵۶۱۶	۱۶۵۶۱۹	۱۶۵۶۲۷	۱۶۵۶۱۳
۱۶۵۶۲۶	۱۶۵۶۱۴	۱۶۵۶۱۵	۱۶۵۶۲۰

برائے محبت

میاں بیوی ایک دوسرے کی محبت حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں جس کے لئے یہ نقش لکھا جائے اس کا نام نقش کے نیچے لکھیں۔ انشاء اللہ زبردست اثر ہوگا اور شریک حیات محبت کرنے پر مجبور ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳۵	۳۴۰	۳۲۷
۳۳۶	۳۳۴	۳۳۲
۳۳۱	۳۳۸	۳۳۳

روحوں سے ملاقات کرنے کا عمل

اگر کسی مرحوم سے ملاقات کرنی ہو تو گوشۂ تنہائی میں آئینے کے روبرو بیٹھ کر پانچ سو مرتبہ یہ پڑھے اَللّٰهُمَّ خَبِّرْ فِی فَجْوٰنَا جس مرحوم کی روح سے بات کرنی ہو اس کا تصور رکھے اور عمل کے بعد کسی سے بات کئے بغیر سوجائے۔ انشاء اللہ حالتِ غنودگی میں روح سے ملاقات ہوجائے گی۔

حمل ٹھہرانے کے لئے

مندرجہ ذیل نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں اور عورت کے قد کے برابر چودہ کالے رنگ کے ڈورے لیں اور ان پر دس گرہ لگائیں، ہر گرہ پر ایک بار سورۂ فاتحہ اور سات بار سورۂ اخلاص پڑھ کر دم کر کے گرہ دیں۔ اس کے بعد یہ ڈورہ عورت کی کمر پر بندھوادیں۔ انشاء اللہ حمل ٹھہر جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۴۱۵۱	۱
۴۱۵۰	۲	۷	۱۲
۳	۴۱۵۳	۹	۶
۱۰	۵	۴	۴۱۵۲

رونے والے بچوں کے لئے

جو بچے دن رات روتے ہوں ان کے گلے میں یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے ڈال دیں۔

۷۸۶

ح	ی	ط	م
ط	م	ح	ی
م	ط	ی	ح
ی	ح	م	ط

تقدیر چمکا دینے والا وظیفہ

جو شخص غربت اور مفلسی سے نجات پانے کے لئے سورۂ مزمل کی یہ آیت رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا بعد نماز عشاء ۱۲۱ مرتبہ پڑھے تو جنات کا بادشاہ بحکم خدا پڑھنے والے کی مدد کرے گا اور غیب سے دولت حاصل ہوگی۔

دنیا کو مسخر کرنے کا عمل

چالیس دن تک باوضو "یاجبرئیل بحق یاوہاب تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ چلہ پورا ہوتے ہی دنیا مسخر ہوجائے گی اگر مال کثیر بھی ہاتھ لگے گا، چالیس دن کے بعد روزانہ چودہ مرتبہ پڑھتے رہیں۔ چالیس دن تک ہر طرح کا گوشت، انڈا، مچھلی نیز بدبودار چیزوں سے بچیں۔

کسی بھی بیماری سے نجات کے لئے

ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرلیں۔ انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر کیسی بھی بیماری ہوگی اس سے نجات ملے گی۔ اگر کوئی مرض شدید ہو تو سات مرتبہ لاحول ولاقوۃ ایک گلاس پانی پر دم کر کے صبح شام پیتے رہیں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بیماری ختم ہوجائے گی اور تندرستی بحال ہوگی۔

رزق میں کشادگی اور برکت کے لئے

۱۵ اسماءِ الٰہی کا روزانہ ورد رکھیں، اسماء یہ ہیں۔ یارزاق، یاوھاب، یافتاح، یاغنی، یامغنی مغرب کی نماز کے بعد سو مرتبہ ان کا ورد کریں۔ ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل عشاء کی نماز کے بعد پڑھیں اور تین سو تیرہ مرتبہ یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ يَارَزَّاقُ مِنْ حَيْثُ لَا اَحْتَسِبُ اَللّٰهُمَّ يَاوَهَّابُ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ يَافَتَّاحُ اِفْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ الْغِنَاءِ اَللّٰهُمَّ يَامُغْنِىُ اَغْنِنِىْ بِخَيْرِكَ وَ بَرِّكَ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ. اس نقش کو اپنے پاس رکھیں۔

۷۸۶

۶۰۱	۶۰۷	۶۱۴	۶۲۰	۵۹۵
۶۱۵	۶۱۶	۵۹۶	۶۰۲	۶۰۸
۵۹۷	۶۰۳	۶۹	۶۱۱	۶۱۷
۶۰۵	۶۱۲	۶۱۸	۵۹۸	۶۰۴
۶۱۹	۵۹۹	۶۰۰	۶۰۶	۶۱۳

عجیب وغریب اور بے شمار خواص وفوائد والی آیت

قرآن حکیم کی ایک آیت کو خاص اہمیت حاصل ہے اور وہ آیت یہ ہے سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ یہ آیت سورۂ یٰسین کا دل ہے اور سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ اس آیت کے خواص بے شمار ہیں۔ اس آیت کا نقش تین طریقے سے لکھا جاتا ہے۔ نقش مظہر نقش مضمر اور نقش ذوالکتابت تینوں ہی نقش بے حد مفید اور موثر ثابت ہوتے ہیں۔

نقش مضمر یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

نقش مظہر یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	قولاً	من رب	رحیم
رحیم	من رب	قولاً	سلام
قولاً	سلام	رحیم	من رب
من رب	رحیم	سلام	قولاً

نقش ذوالکتابت یہ ہے۔

۷۸۶

سلام	قولاً	من رب	رحیم
۲۹۳	۲۵۷	۱۳۲	۱۳۶
۲۵۶	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۵۵	۲۹۱

اس نقش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ تینوں طرح کے نقش ایک ایک بار لکھیں اور ان پر سلام قولاً من رب رحیم ۸۱۸ مرتبہ پڑھ کر دم کر دیں۔ ۲۴ گھنٹے تعویذ اپنے [illegible]۔ اگلے دن دوسرے تعویذ اسی طرح لکھیں اور گزشتہ دن والے [illegible] تعویذوں کو آٹے میں گولیاں بنا کر آب رواں میں ڈال دیں۔ چالیس دن تک اسی طرح کریں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔

سلامٌ قولاً من رب رحیم۔ سرخ روئی اور تسخیر حکام کے واسطے ٹوپی یا عمامہ میں رکھنا چاہئے۔

خلاصی قید کے لئے گلے میں لٹکایا جائے۔

دردزہ کے وقت بائیں ران پر باندھا جائے۔

بچوں کی حفاظت کے لئے گلے میں ڈالیں۔

مال ومتاع کی حفاظت کے لئے مال میں رکھیں۔

فتوحات اور رزق کی برکت کے لئے دائیں بازو پر باندھیں۔

محبت اور تسخیر خلائق کے لئے بھی دائیں بازو پر باندھیں۔

عامل کو چاہئے کہ چالیس دن تک زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد تینوں طرح کے نقش بنا کر ایک ہی جگہ انہیں پیک کر کے اپنے پاس رکھیں اور روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرے اور جب سلام قولاً من رب رحیم پر پہونچے تو سات مرتبہ اس آیت کی تکرار کرے۔

کثیر فوائد والی لوح

آیت کریمہ قُلِ اللّٰھُمَّ مَالِکَ الْمُلْکِ،تا بِغَیْرِ حِسَابٍ کے اعداد ۱۶۸۸۴ ہیں۔ اس آیت کا نقش اس طرح بنائیں۔

۷۸۶

۴۲۱۳	۴۲۲۷	۴۲۲۴	۴۲۲۰
۴۲۲۵	۴۲۱۹	۴۲۱۴	۴۲۲۶
۴۲۱۸	۴۲۲۲	۴۲۲۹	۴۲۱۵
۴۲۲۸	۴۲۱۶	۴۲۱۷	۴۲۲۳

نوچندی اتوار سے اس نقش کی زکوٰۃ ادا کرے۔ پہلے دن اس نقش کو تیار کر کے اپنے سامنے رکھے۔ نماز فجر کے بعد ذکر میں مشغول رہے اور اکتالیس مرتبہ درود شریف پڑھے، سورج نکلنے کے بعد مشرق کی طرف اپنا رخ کرے اور آیت مذکورہ ۴۲۳ مرتبہ پڑھے، اس کے بعد چار رکعت نماز نفل ادا کرے اس طرح کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ شمس، دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ واللیل، تیسری رکعت میں سورۂ

فاتحہ کے بعد سورۂ والضحیٰ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم نشرح پڑھے۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جاکر مذکورہ آیت کو نو مرتبہ پڑھے اور اپنے عمل کی کامیابی کی دعا کرے۔اس طرح لگاتار چالیس دن تک کرے۔انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی،اس کے بعد یہ لوح جس کو بھی لکھ کردے گا زبردست فائدہ ہوگا۔عامل کو چاہئے کہ چالیس دن کے بعد مذکورہ آیت روزانہ نمازِ فجر کے بعد نو مرتبہ پڑھ لیا کرے۔

۱۷　　۷۸۶　　۹۱

۱۸۰	۱۸۵	۱۷۸
۱۷۹	۱۸۱	۱۸۳
۱۸۴	۱۷۷	۱۸۲

یہاں دشمنوں کے نام لکھ دیں

۵۱ مرتبہ جو آیات پڑھنی ہیں وہ یہ ہیں هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ، صُمٌّ بُكْمٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ۔ واضح رہے کہ اماوس چاند کی ۲۷، ۲۸، ۲۹ کو ہوتی ہے۔

حاجات اور فتوحات کے لئے

مندرجہ ذیل نقش نوچندی جمعرات کو نمازِ فجر کے بعد لکھ کر روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھ کر اس پر دم کرتے رہیں۔لگاتار ۴۰ دن تک۔۴۱ ویں دن اس کو بازو پر باندھ لیں۔انشاء اللہ زبردست فتوحات ہوں گی اور تمام جائز خواہشات پوری ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۲	۱۱۵	۱۱۸	۱۰۵
۱۱۷	۱۰۶	۱۱۱	۱۱۶
۱۰۷	۱۲۰	۱۱۳	۱۱۰
۱۱۴	۱۰۹	۱۰۸	۱۱۹

چوری وغیرہ سے حفاظت کے لئے

چوری وغیرہ سے حفاظت کے لئے اس نقش کو لکھ کر اپنے گھر میں آویزاں کریں۔انشاء اللہ چوری نہیں ہوگی، نیز اثرات سے بھی حفاظت رہے گی۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۰	۸۹۳	۸۹۷	۸۸۳
۸۹۶	۸۸۴	۸۸۹	۸۹۴
۸۸۵	۹۰۰	۸۹۱	۸۸۸
۸۹۲	۸۸۷	۸۸۶	۸۹۹

کسی کو اپنی طرف راغب کرنے کا عمل

اگر کسی کو اپنی طرف راغب کرنا ہو تو نصف رات کے بعد چھ رکعت نماز نفل دو دو سلام کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھے۔نماز سے فارغ ہونے کے بعد نوسو پچاس مرتبہ یہ آیت پڑھے اور اپنے محبوب کا تصور کرے۔اس عمل کو لگاتار تین راتوں تک عروج ماہ میں کرے۔آیات پڑھنے کے اول و آخیر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔محبوب بے قرار ہوگا اور از خود ملاقات کی کوشش کرے گا۔لیکن اس طرح کے عملیات جائز صورتوں میں کرنے چاہئیں۔خوامخواہ کسی کو پریشان کرنا درست نہیں ہے۔

آیت یہ ہے بسم الله الرحمن الرحیم یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حباً لله . لو انفقت مافی الارض جمیعاً ما الفت بین قلوبهم ولکن الله الف بینهم انه عزیز حکیم و القیت علیکم محبة منی ولتصنع علی عینی.

ان آیات کو نوسو پچاس مرتبہ پڑھنے کے بعد ۴۵۰ مرتبہ پھر حسبنا اللہ ونعم الوکیل پڑھیں۔انشاء اللہ یہ عمل تیر کی طرح کام کرے گا۔

برائے کشائش رزق

رزق میں وسعت پیدا کرنے کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار سے شروع کرکے روزانہ نو نقش لکھ کر آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالیں۔لگاتار آٹھ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔آخری دن دس نقش لکھیں، آخری دن آخری نقش کو دائیں بازو پر باندھ لیں۔اس عمل کے بعد روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یاباسط" ۷۲ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔انشاء اللہ رزق کی فراوانی ہوگی اور روزی میں حیرتناک طریقہ سے اضافہ ہوگا۔نقش یہ ہے۔

۱۸	۴۸	۶
۱۲	۲۴	۳۶
۴۲	یاباسط	۳۰

ایک مجرب عملِ محبت

حدیث پاک میں ہے کہ ایک فرشتہ خاص حضور کی خدمت میں حاضر ہوا جو اس سے قبل کبھی اس دنیا میں نہیں آیا تھا اور سورہ بقرہ کی آخری آیات ربنا لا تواخذنا تا آخر سورۃ تک حضور کے سپرد کی اور عرض کیا کہ یہ وہ نعمت ہے کہ جو اس سے قبل کسی پیغمبر کو نہیں دی گئی۔ علمائے عاملین نے ان آیات مبارکہ کو کیمیا فرمایا ہے۔ اس کے عامل کے لئے ہر پتھر سونے کا اور ہر ریت کا ذرہ موتی بن جاتا ہے۔ آپ دل میں وسوسہ اور خطرہ پیدا نہ کریں۔ خدا کے مقدس کلام پر کامل اعتقاد رکھیں۔ کوئی چیز اس عمل کے اثر کو روک نہیں سکتی۔ ترکیب یہ ہے کہ نماز فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان اس عمل کو کریں۔ یعنی دو رکعت سنت فجر کی پڑھ کر یہ عمل کریں۔ بعد عمل فرض پڑھیں۔ ترکیب یہ ہے کہ بسم اللہ شریف پڑھ کر سورہ الحمد شریف پڑھیں۔ جب سورۃ ختم کریں تو آمین کہہ کر ربنا لاتواخذنا شروع کردیں۔ آخر سورۃ تک یہ ایک مرتبہ ہوا۔ اسی طرح چالیس مرتبہ پڑھیں۔ اگر کوئی محنت کرنے والا ہے تو اس عمل کو کرے، خود ہی معلوم ہوجائے گا کہ عملیات میں کیا اثر ہے اور خدا کے جلال والے کلام مقدس میں کیا حسنات و برکات ہیں؟ اگر کوئی خاص مقصد آپ کا ہو تو آپ اس خاص مقصد کے واسطے بھی پڑھ سکتے ہیں۔

عملِ محبت

سورۂ لایلاف قریش پارہ ۳۰ ر اکیس مرتبہ مع بسم اللہ پڑھ کر اور کسی خوشبودار پھول پر پھونک کر مطلوب کو وہ پھول سنگھائیں تو انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب کے دل میں جذبات محبت پیدا ہوں گے۔ حلال جگہ پر کام لیں۔

حب کا مجرب چٹکلہ

یہ حب اور تسخیر کا مجرب اور بے خطا چٹکلہ ہے۔ بلی، کتا، گائے، بیل، گھوڑا اور کوئی جانور چرند پرند ہو یا کوئی آدمی، اس عمل سے محبت کرنے لگ جاتا ہے۔ آزمائش کرو اسے بے اثر نہ پاؤ گے۔ روٹی کا ٹکڑا یا اور کوئی شے اسی قسم کی ہو کہ منہ میں رکھ کر چباؤ تاکہ لعاب دہن کا حصہ بن جائے اور خوب تر ہوجائے۔ اب یہ چبائی ہوئی شے محبوب کو کھلادو۔ چار پانچ مرتبہ کھلانے سے یا زیادہ مرتبہ کھلانے سے اس کے دل میں محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ جانور بھی مطیع اور فرماں بردار بن جاتا ہے اور انسان کے دل میں بھی محبت پیدا ہوجاتی ہے۔ یہ آزمودہ عمل ہے۔

محبت کا مجرب نقش

ذیل میں دو نقوش ہیں ان میں سے نمبر ایک نقش لکھ کر اپنے پاس مناسب جگہ پر رکھیں اور دوسرا نقش مطلوب کو چائے، پانی یا شربت میں گھول کر پلادیں۔ نقش صاف ہوجائے تو کاغذ پھینک دیں۔ جو عبارت نقش کے نیچے تحریر ہے وہ بھی لکھیں۔ نقش اول کے نیچے طالب اپنا نام لکھے اور نقش دوم کے نیچے مطلوب کا نام لکھے۔ جائز جگہ پر کام لیں۔ اگر ایسی جگہ ہے کہ آپ کوئی چیز پلا نہیں سکتے تو اس عمل کو نہ کریں۔

۷۸۶

۱۵	۲۱	۲۷	۱
۲۵	۳	۱۳	۲۳
۵	۳۱	۱۷	۱۱
۱۹	۹	۷	۲۹

نام طالب یحبونھم کحب اللہ

۷۸۶

۱۵	۲۱	۲۷	۱
۲۵	۳	۱۳	۲۳
۵	۳۱	۱۷	۱۱
۱۹	۹	۷	۲۹

نام مطلوب اللھم سخر کما سخر الحدیدۃ لداؤد علیہ السلام

عمل برائے حب

میاں بیوی، عزیز و اقارب، دوست و احباب غرض کہ جن دو ذاتوں میں کسی وجہ سے عداوت پیدا ہوجائے اور باہمی رنج و ملال

ہوجائے تو یہ عمل بہت ہی سریع الاثر ثابت ہوا ہے۔

کسی خوشبودار پھول والے یا میوہ والے درخت کی ایسی لکڑی کاٹو جس میں دوشاخیں ہوں۔ عروج ماہ میں جمعرات کے دن سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ تک اس شاخ کو درخت سے کاٹو۔ بعد ازاں زعفران یا ہلدی پیس کر اور اس کی روشنائی بنا کر یہ نقوش لکھو۔ قلم لوہے کا نہ ہو، کسی لکڑی کا قلم بنالو۔

نقش اول

۱۸	۱۱	۱۶
۱۳	۱۵	۱۷
۱۴	۱۹	۱۲

نقش دوم

۸	۱	۶
۳	۵	۷
۴	۹	۲

نقش اول کے نیچے نام طالب مع والدہ کے تحریر کرو۔ نقش دوم کے نیچے نام مطلوب مع والدہ تحریر کرو۔ اگر والدہ کا نام معلوم نہ ہو تو صرف مطلوب کا نام تحریر کرو۔ اب قبلہ رو کھڑے ہو کر اس دوشاخہ لکڑی کو اپنے سامنے رکھو، دائیں طرف کی شاخ پر نقش اول باندھو (جس پر نام طالب لکھا ہے) اور بائیں طرف کی شاخ پر نقش دوم باندھو (جس پر نام مطلوب لکھا ہے) اور دونوں شاخوں کے درمیان سرخ دھاگہ باندھو۔ اگر ریشم کا دھاگہ ہو تو بہتر ہے ورنہ سرخ رنگ کا دھاگہ کافی ہے۔ اب اس شاخ کو زمین میں اس طرح گاڑو کہ بندھے ہوئے نقوش زمین سے کسی قدر اوپر رہیں یعنی زمین میں دفن نہ ہوں اور پھر ایک گلاس پانی لے کر اور پھر اس پر تین مرتبہ سورہ اخلاص یعنی قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کی جڑ میں ڈال دو۔ صرف لکڑی کاٹنے کا وقت مقرر ہے۔ باقی تعویذ لکھنے اور باندھنے کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ اس طرح روزانہ ایک گلاس پانی پر تین مرتبہ قل شریف پڑھ کر اس لکڑی کی جڑ میں ڈال دیا کرو۔ بحکم اللہ سات، چودہ یا اکیس دن میں مصالحت ہوگی۔ مجرب ہے۔

حب کا خاص عمل

اگر دو شخصوں کے درمیان کشیدگی اور رنج ہے تو نیا چاند دیکھنے کے بعد جو پہلا اتوار آئے تو سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ تک پاکیزہ ہو کر سفال آب نارسیدہ (یعنی مٹی کے برتن کا ایک ٹکڑا جس کو ابھی پانی نہ لگا ہو) پر لکھو اور چولہے میں اس قدر گاڑ دو کہ وہ گرم رہے۔ مگر آگ کا زیادہ اثر یعنی گرمی اسے زیادہ نہ پہنچے۔ دوسرے دن کل والے نقش کو نکال کر اس ٹھیکری کو علیحدہ زمین میں دفن کردو اور دوسرا نقش دوسری ٹھیکری پر لکھ کر چولہے میں دفن کردو۔ اس طرح آٹھ دن برابر یہ عمل کرو۔ بحکم اللہ دونوں میں محبت ہوجائے گی۔ چاہے کتنی ہی دشمنی ہو۔ مجرب ہے۔ پہلے دن اتوار کے دن عمل شروع کرو اور سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ پہلے تک یہ نقش لکھ کر چولہے میں دفن کردو۔ دوسرے دن سے کوئی وقت کی قید نہیں۔ دن بھر میں کسی وقت دوسرے ٹھیکرے پر لکھ کر چولہے میں دفن کردیا کرو اور کل والے نقش کو زمین میں دفن کردیا کرو۔ یہ خاص عمل ہے، جائز جگہ پر اس سے کام لو۔

بحق جبرائیل ۷۸۶ بحق میکائیل

۸	۵	۱۲	۱۵
۳	۱۴	۱۶	۴
بحق یا ودود	اسم مطلوب	۴	۱۰
۶	۱۱	اسم طالب	۱

بحق اسرافیل بحق عزرائیل

محبت کا بے خطا ٹوٹکہ

ایسے بادام کی تلاش میں رہو جس میں دو مغز ہوں، ایسے بادام نکل آتے ہیں جس میں دو مغز ہوتے ہیں۔ ان دو مغزوں کو احتیاط سے رکھو۔ نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ کے اعداد الگ نکال کر رکھو۔ جس وقت نیا چاند دیکھو تو ایک مغز پر طالب کے اعداد اور ایک مغز پر مطلوب کے اعداد لکھو (جو پہلے سے مع والدہ کے آپ نے نکال رکھے ہیں) زعفران سے لکھو۔ قلم لوہے کا نہ ہو۔ اب دونوں مغزوں پر گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ یٰسین پڑھو، یٰسین شریف میں سات جگہ لفظ مبین آیا ہے۔ جب لفظ مبین پر پہنچو تو کہو الٰہی بحرمت یٰسین و بحرمت مبین فلاں بن فلاں کو فلاں بن فلاں کی طرف پھیر دے۔ جب گیارہ گیارہ مرتبہ سورہ یٰسین پڑھ چکو تو دونوں مغزوں کو اس طرح ملادو کہ جس طرح بادام میں تھے۔ ریشمی دھاگے سے باندھ کر کسی میوہ دار درخت پر باندھ دو۔ درخت خواہ گھر میں یا باغ میں ہو۔ بادام باندھنے کے بعد اس درخت کے نیچے کھڑے ہو کر ایک مرتبہ سورہ یٰسین شریف اسی طرح پڑھو کہ جس طرح باداموں پر پڑھی تھی۔ بس عمل ختم ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ سات دن میں وہ شخص محبت کرنے

لگے گا۔ بادام پر اعداد اس وقت لکھو جب چاند غروب نہ ہوا ہو۔ اگر چاند غروب ہوگیا تو پھر عمل بے کار ہوجائے گا۔

عمل خاص و مجرب

اگر کوئی شخص بھاگ گیا یا گم ہوگیا ہو تو یہ طریقہ بہت مجرب ہے۔ ترکیب غور سے سمجھئے اور وقت پر تجربہ کیجئے۔ ق، س یہ حرف ہیں اور ان سے عمل تیار کیا جائے گا۔ جو بھاگ گیا یا گم ہوگیا ہے اس کا نام جدا جدا حرفوں میں لکھو۔ اب نام کا پہلا حرف لے کر اسے لکھو اور دائیں بائیں دونوں حروف لکھ دو (ق، س) مثلاً کسی گم شدہ یا بھاگے ہوئے کا نام زید ہے تو اسے جدا جدا حرفوں میں لکھا (ز، ی، د) اب نام کا پہلا حرف لکھ کر دونوں طرف وہ حرف لکھ دو (ق، س)۔ زید کی مثال یہ ہوئی (س، ز، ق، س، ی، ق، س، د، ق) اب تینوں حرفوں کو ملالو، سزق، سیق، سدق اب یہ تعویذ تیار ہوگیا ہے۔ اس تعویذ کو ۵۷ کاغذ کے پرزوں پر لکھو۔ ان میں سے بارہ تعویذ تو گولیاں بنا کر اور آٹے میں لپیٹ کر دریا میں ڈال دو اور باقی کو پیاز کے اندر رکھ کر یا کسی اور پھل میں رکھ کر چولہے میں اس طرح دبادو کہ گرم رہے۔ بحکم اللہ تین دن میں وہ شخص راضی ہوجائے گا۔

محبت کا عجیب نقش

نوچندی سنیچر کو ذیل کا نقش مطلوب کے بدن کے کپڑے پر انار کے درخت کی شاخ کی قلم بنا کر لکھے اور یہ نقش اپنے ہاتھ پر باندھ کر مطلوب سے بات چیت کرے۔ وہ محبت کرے گا۔ نقش یہ ہے۔

ء دلو محبت علم طے غ نام طالب نام مطلوب

تسخیر

دنیا میں بے شمار تسخیر اور حب کے متلاشی ہیں مگر تسخیر عنقا ہے۔ یہ عام شئے نہیں، اگر تسخیر عام ہوتی تو دنیا نابود ہوجاتی، میں آپ کو مسخر کرتا اور آپ مجھے مسخر کرتے۔ بس دنیا ختم ہوجاتی، عملیات محبت ہیں اور ضرور ہیں اور بحکم اللہ کامیابی بھی ہوتی ہے۔ ذیل کا عمل مجرب ہے۔ اگر آپ کسی جگہ پر جائز طریقے سے شادی کے خواہاں ہیں اور رنجش کی وجہ سے شادی نہیں ہوتی تو آپ یہ کام کریں کہ نر (بکرے) کی پوری آنت بازار سے خرید کر لائیں۔ اس آنت کو خوب پاک صاف کرکے اور پانی کو خشک کرکے اس پر عطر ملیں۔ اب نماز صبح سے دو گھنٹے قبل اٹھیں، غسل کریں، پاک کپڑے پہن کر اس میں عطر بھی لگائیں اور فجر کی سنتیں پڑھیں، ایک آبخورہ یا مٹی کا کوئی چھوٹا سا برتن لے کر بجائے رسی کے وہ آنت باندھیں۔ برتن مستعمل نہ ہو، بالکل نیا ہو جس کو پانی نہ لگا ہو، گھر سے باہر کسی کنوئیں پر جائیں۔ پہلے پانچ عدد بتاشے چھوٹے، دو لونگیں کلاہ اور ایک پان ثابت (جس کی نوک اور جڑ دونوں ہوں) کو کنوئیں میں ڈال دیں اور بعد ازاں اس کنوئیں سے پانی بھریں۔ اگر کوئی بلائے تو مطلق جواب نہ دیں، چاہے وہ عزیز اور دوست ہی کیوں نہ ہو اور نہ پیچھے مڑ کر دیکھیں، اگر کسی کو جواب دیا یا پیچھے مڑ کر دیکھا تو نقصان ہے۔ اب گھر میں فجر کے فرض ادا کریں اور پھر سات مرتبہ صرف اللہ الصمد پڑھ کر اس پانی پر دم کریں۔ اول و آخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھتے وقت مطلوب کا تصور رہے۔ اب اس پانی کو دوسرے برتن میں حفاظت سے رکھیں۔ دوسرے دن پھر یہی عمل کریں۔ آنت اور وہ برتن پہلا ہی کافی ہے۔ ہاں پان وغیرہ دوسری بار بھی ڈالنا ہوگا۔ آج کے پانی کو بھی عمل پڑھ کر کل والے پانی میں ملادیں۔ عمل ختم ہوا، اس پانی کے تین حصے کرلیں۔ ایک حصہ مطلوب کو پلادیں، اگر پلا نہیں سکتے تو اس پانی میں ملادیں کہ جس میں مطلوب اور اس کے گھر والے سب آدمی پانی پیتے ہیں یا کم از کم اس کنوئیں میں ڈال دیں جس کنوئیں سے اس گھر میں پانی جاتا ہے۔ دوسرا حصہ جس طرح ممکن ہو مطلوب پر چھڑک دیں یا کسی سے چھڑکوادیں۔ تیسرا حصہ مطلوب کے مکان کے چاروں طرف چھڑکوادیں۔ اللہ چاہے تو اس شادی کی رکاوٹیں دور ہوجائیں گی۔ جو صاحب نماز نہیں پڑھتے وہ بغیر نماز کے یہ عمل کریں مگر شرط یہ ہے کہ پانی لانا اس پر عمل کرنا طلوع آفتاب سے قبل ہوجائے۔ اگر آفتاب نکل آیا تو عمل جاتا رہے گا۔ غسل ہر روز کرنا، لباس کی تبدیلی اور عطر ہر روز لگانے کی ضرورت نہیں۔ جو صاحب اس عمل کی تکمیل کرسکتے ہیں کریں اور جو نہ کرسکتے ہوں نہ کریں۔ اگر پانی کا وہ حصہ زیادہ ہو کہ جو مطلوب پر چھڑکنا ہو تو اس کے لئے ایک حصہ کم لیں۔ یعنی دو حصے زیادہ لیں کنوئیں میں ڈالنے والا حصہ اور مکان پر چھڑکنے والا حصہ زیادہ کریں اور مطلوب پر چھڑکنے کا مختصر کریں۔

تسخیر

تسخیر اور محبت کا عمل کیا ہے۔ اگر سالہا سال کی محنت اور مشقت کے بعد بھی کوئی تسخیر کا عمل ہاتھ آجائے تو سمجھ لو کہ ہمیں ایک نعمت مفت مل گئی ہے۔ یہ عمل ایک بزرگ سے پہنچا ہوا میرے سینے میں تھا۔ جس کو آج درج کرتا ہوں مگر اس بات پر مجھے یقین ہے کہ یہ عمل بیکار اور بے اثر نہ ہوگا۔

قرآن پاک کے اکیسویں پارے میں سورہ روم ہے۔ اس کے دوسرے رکوع میں ہے جو وَمِنْ اٰیٰتِہٖ ان خلقکم سے شروع ہوکر یتفکرون پر ختم ہوتی ہے۔ یہ آیت پاک محبت اور تسخیر کے واسطے اکسیر

ہے۔ جائز اور قانون شریعت کے مطابق اس سے کام لو، اللہ کے حکم سے کامیاب ہوگے۔ اگر کوئی عزیز، کوئی دوست، کوئی افسر تم سے ناراض ہے تو اس کا نام لکھ کر اپنے سامنے رکھو اور دل کو مطلوب کی طرف رجوع کر کے اس کے نام پر آنکھیں جما کر صدق دل سے یہ آیت پڑھو۔ ہر مرتبہ آیت ختم کر کے اس نام پر پھونکتے جاؤ۔ اول درود شریف پڑھو۔ سات، چودہ یا اکیس دن اس کی میعاد ہے۔ بحکم اللہ اس دوران میں وہ شخص تم سے رجوع کرے گا اور اس کے دل میں تمہاری محبت پیدا ہوگی۔ یہ عمل تنہائی میں بعد نماز عشاء روزانہ کیا کرو۔ درمیان میں ناغہ نہ کرو۔ کسی قسم کا پرہیز نہیں ہے، قرآن پاک میں دیکھ کر صحیح آیت لکھو۔ روزانہ ستر مرتبہ پڑھو۔ کم یا زیادہ نہ ہو۔ باوضو ہو کر پڑھا کرو، منہ قبلہ کی طرف ہو، اس عمل کو کرو۔ اللہ کے حکم سے سات، چودہ یا اکیس دن میں مطلب حاصل ہوگا۔

ایک خاص عمل

اگر آپ گردش سیارگان کے ستائے ہوئے ہیں، آپ کی قسمت چکر کھا رہی ہے۔ دنیا کی تکلیفیں آپ کو پریشان کر رہی ہیں، مصائب اور نوائب نے آپ کو گھیر لیا ہے تو پہلے اس بات پر ایمان لاؤ کہ سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں ہے جو پریشانیوں کو دور کرے اور اس کے پاک کلام سے امداد چاہو۔ قرآن پاک میں ہے کہ آس اور وسیلہ لاؤ سب سے بڑا وسیلہ اس کے کلام پاک کا ہے۔ اگر آپ اس طرح پڑھنا شروع کریں۔ کاف، ھا یا عین صاد، کفایتنا حا میم، عین، سین، قاف حمایتنا، یہ عمل چاند دیکھنے پر اسی رات کو شروع کریں۔ نماز عشاء کے بعد صبح کی نماز تک اس عمل کا وقت ہے۔ اس کے درمیان میں کوئی وقت مقرر کریں۔ پہلے یہ معلوم کریں کہ ابتداء میں ایک گھنٹہ سے زیادہ اس عمل میں صرف ہوگا، جب آپ کی زبان پر چڑھ جائے گا تو پھر کم وقت لگے گا۔ یہ عمل روزانہ چار سو بہتر مرتبہ پڑھنا ہوگا اول و آخر درود شریف تین مرتبہ، سر برہنہ یعنی ننگا ہو اور کھڑے ہو کر پڑھنا ہوگا، اس عمل میں بیٹھنے کی اجازت نہیں ہے۔ آسمان کے نیچے کھڑے ہو کر پڑھیں۔ سر پر چھت وغیرہ نہ ہو۔ اگر اتفاق سے کسی روز دوران عمل بارش ہونے لگے تو مجبوراً چھتری لگا سکتے ہیں۔ عمل ختم کرنے کے بعد خشوع و خضوع سے اپنے مقصد کے واسطے دعا کریں۔ اکیس دن کا عمل ہے۔ اللہ چاہے تو کامیابی ہوگی۔ یہ عمل مجبوری کے وقت اور بڑے مقصد کے واسطے کریں۔ معمولی مقصد کے لئے نہ کریں۔

ایک عجیب عمل

نماز اشراق مشہور ہے اور احادیث مبارکہ میں اس نماز کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ حضور علیہ السلام اکثر یہ نماز پڑھتے تھے، صبح کی نماز پڑھ کر جو شخص مسجد یا مصلی پر بیٹھا رہے اور طلوع آفتاب ہو جائے تو دو رکعت نماز نفل اشراق پڑھے تو اس کو ثواب ملتا ہے۔ آفتاب کی سعادت کو شریعت نے بھی تسلیم کیا ہے۔ ایک حدیث شریف میں ہے

طَلَعَتِ الشَّمْسُ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَفَالَنَا یَوْمَنَا اسی سے واضح ہے کہ طلوع آفتاب کے بعد قبولیت دعا کا وقت ہے اور طلوع شمس کی ساعت نہایت سریع الاثر ہے چوں کہ یہ مسئلہ نجوم نہیں ہے۔ لہٰذا اس میں کوئی دن تاریخ مقرر نہیں کر سکتا، صرف طلوع شمس کی ساعت سے بحث ہے

ترکیب یہ ہے کہ جس وقت آفتاب نکلنا شروع ہو تو آپ مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ اور گیارہ سو گیارہ مرتبہ اسم اعظم "یامغنی" پڑھو۔ اول آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھو۔ یہ تعداد زیادہ سے زیادہ بائیس منٹ میں ختم ہو جائے گی۔ اس دوران میں آفتاب بھی اس قدر بلند ہو جائے گا کہ نماز اشراق کا وقت آ جائے گا۔ اب اگر مناسب ہو تو دو رکعت نماز نفل اشراق کے بھی پڑھ لو مگر اس عمل اور نماز اشراق سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ عمل ترقی دولت کے واسطے ہے اور نفل ثواب آخرت کے واسطے ہیں۔ کم سے کم پندرہ دن تو اس عمل کو کرو پھر دیکھو کہ خزانہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اگر آپ کو فائدہ معلوم ہو تو اس اسم اعظم کو پڑھتے رہو۔ جس قدر پڑھو گے ترقی ہوتی جائے گی۔ عمل اس وقت شروع کرو جب مشرق میں آفتاب طلوع ہو رہا ہو۔ یعنی ابھی آفتاب کا کنارہ دکھائی دیا ہو۔ اگر کسی دن آفتاب کا کنارہ طلوع کر ظاہر ہونے لگا تب بھی عمل کا وقت ہے۔ طلوع ہونے کے قبل سے لے کر آفتاب کے بالکل نکل آنے تک اس عمل کا وقت ہے۔ اگر آفتاب طلوع ہو کر کسی قدر بلند ہو گیا تو پھر وقت نہیں۔ ہمیشہ باوضو ہو کر عمل کریں۔

تعویذ حب

مطلوب کی طبع کیسی ہی بگڑی ہی کیوں نہ ہو مگر جوں ہی اس تعویذ کو گرمی پہنچے گی تو فوراً بے قرار ہوگا۔ ترکیب یہ ہے کہ اس تعویذ کو کاغذ عروج ماہ میں ساعت مشتری میں جمعرات کے دن لکھیں اور کاغذ پر عطر اور شہد مل کر پاک اور نئی روئی میں بتی بنا کر نئے چراغ میں رکھ لیں اور اس میں تل کا تیل ڈال کر چراغ روشن کریں۔ چراغ کا منہ خانہ مطلوب کی طرف ہو۔ جب تک چراغ روشن ہو وہیں بیٹھے رہیں اور یا ودود کا لاتعداد ورد کرتے ہیں۔ اسی طرح سات دن کرنے سے مطلوب بے قرار ہوگا۔ تعویذ یہ ہے۔

نوٹ : فلاں بن فلاں کی جگہ نام طالب معہ والدہ اور علی حب کے نام کے آگے نام مطلوب معہ والدہ تحریر فرمائے۔

۱۶۱ ۱۸ ۱۸ ء ۱۱ ۸

ک ۱۱ ۹ ع ۱۸ ۱۱

۱۱۱ ۱۹ اء ۱۹۱ء ۱۱۱ ھ ۱

۱۱ ۲۱ لاء ء ۹۱ ء ۱۱۸ ۱

ھ ۹۱ لاء ھ ۲ و ا

۱۸ ۱۱ ع ۱۱ عہ ۱۰ ۸۸

۴۵ الساعتہ

فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

نام طالب نام مطلوب

تسخیر کامل

یہ عمل ان عملیات میں سے ہے جس کو اسرار سینہ کہا جاتا ہے۔ آپ قدر کریں یا نہ کریں، عمل کریں یا نہ کریں، اثر کا بھی کوئی دعویٰ نہیں کیا جاتا۔ دعویٰ خدائے حق تو زیبا ہے، اس کو با اثر بنانا اور بے اثر کر دینا بھی اسی کے ماتحت ہے۔ صرف اسی قدر عرض کیا جاسکتا ہے کہ یہ عمل بڑی محنت سے حاصل کیا گیا تھا۔ جب ضرورت کے وقت کیا تو اللہ تعالیٰ نے اثر خاص عطا فرمایا۔ آپ بھی اگر اس عمل کو کریں گے تو بحکم اللہ کامیاب ہوں گے۔ یہ عمل عروج ماہ میں شروع کریں۔ کوئی خاص دن مقرر نہیں ہے اور کوئی پرہیز اس میں نہیں ہے۔ البتہ حرام سے، جھوٹ سے اور گالی سے اپنی زبان کو پاک رکھیں۔ ایک بڑی شرط اس میں یہ ہے کہ جس قدر کھانا آپ عمل شروع کرنے سے قبل کھاتے تھے، عمل کرنے کے دن سے اس خوراک کا چوتھا حصہ خیرات کر دیا کریں اور تین حصہ آپ کھالیا کریں۔ اب کسی جگہ دعوت ہے یا کھانا بکثرت ہے تو اس حصہ کے عوض کی قیمت خیرات کر دیں۔ لیکن آپ اسی قدر کھائیں جس سے ابھی اشتہا باقی رہے۔ پان، حقہ، سگریٹ، چائے اور مٹھائی وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہے۔ صرف کھانے کے متعلق احتیاط ہے کہ آپ اپنے گھر میں اپنی خوراک علیحدہ لے لیا کریں۔ تین حصہ آپ کھایئے اور ایک حصہ خیرات کر دیجئے۔ اگر ایسا موقع ہے کہ آپ اپنی خوراک علیحدہ نہیں کر سکتے تو اندازے سے حصہ چہارم کی قیمت کسی فقیر کو دے دیں۔ یہ عمل چالیس دن کا ہے مگر چالیس دن بھی پورے نہیں ہوتے اور درمیان ہی میں کامیابی ہو جاتی ہے۔ جب کامیابی ہو جائے تو عمل بند کر دیں۔ عمل تنہائی میں اور رات کے کسی حصہ میں پڑھا کریں۔ کوئی عزیز ناراض ہے، دوست خفا ہے، افسر غصہ میں ہے یا کسی کے دل میں اپنی جائز محبت پیدا کرنا چاہتے ہیں تو یہ عمل کریں۔ روزانہ ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اعتقاد اور خلوص سے کریں۔ آپ کو انشاء اللہ تعالیٰ ناکامی نہ ہوگی۔

عمل یہ ہے: اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف **اللھم سخر قلب فلاں بن فلاں** (نام مطلوب معہ والدہ) **کما سخرت الحدید لداؤد علیہ السلام اللھم سخر قلب فلاں بن فلاں کما سخر البحر لموسیٰ اللھم سخر قلب فلاں بن فلاں کما سخرت القمر الحمد صلی اللہ علیہ وسلم یاودود، یاودود یاودود** فلاں بن فلاں کی ہر جگہ ہر مرتبہ مطلوب کا نام معہ والدہ کے لیں۔ اگر مجبوری سے مطلوب کی والدہ کا نام معلوم نہ ہو سکے تو صرف مطلوب کا نام لیں۔

عمل خاص

حب و تسخیر کے عمل میں جو موکل کام کرتے ہیں وہ بہت نرم دل ہوتے ہیں۔ ان میں صلح، صفائی اور محبت کا عنصر ہوتا ہے، اس لئے ان عملیات کا اثر دیر میں ہوتا ہے۔ برخلاف بغض و عداوت کے موکل ناری ہوتے ہیں اور بہت جلد مائل ہو جاتے ہیں۔ جن دو ذاتوں کا ناجائز طریقہ پر میل ملاپ ہو یا ان کے ملاپ سے آپ کو نقصان پہنچتا ہو تو یہ عمل سیف قاطع ہے۔ تین دن میں اس کا پورا اثر ہوتا ہے۔ جس شخص کا انتقال سنیچر یا منگل کے دن ہوا ہو تو بعد دفن کے قبر پر جاؤ۔ ایک موم بتی اور ماچس اپنے ساتھ لے جاؤ۔ سورج ڈھلنے کے بعد سے سورج نکلنے تک اس کا وقت ہے۔ اس موم بتی کو نصف قبر میں گاڑ دو اور نصف اوپر رہنے دو۔ اب اس کو جلا دو اور تم مشرق کی طرف بیٹھ کر یہ عمل پڑھنا شروع کرو

یامفرق، کما فرقت بین النور و الظلمۃ.

عمل پڑھنے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ہے۔ برابر پڑھتے رہو یہاں تک کہ نصف بتی جل جائے، اب اسے بجھا کر بقایا نصف بتی اپنے ساتھ لے آؤ۔ یہ اس عمل کی زکوٰۃ ہے۔ نصف موم بتی اپنے پاس احتیاط سے رکھو۔ یہ نصف سیف قاطع ہے جس سے ہر شے دو ٹکڑے ہو سکتی ہے۔ جن دو شخصوں کا میل ملاپ ہو تو دونوں کے ناموں کے حرف جدا جدا کر کے ایک کاغذ پر لکھو۔ پہلے نقش رحل بناؤ اور اس نقش کے گرداگرد دونوں ناموں کے حرف لکھ دو اور یہ کاغذ اس موم بتی پر لپیٹ کر دھاگے سے باندھ دو اور موم بتی کو جلا دو اور اوپر والا عمل ۳۳ مرتبہ پڑھو۔

مگر فرق کے بعد ناموں کا اضافہ کرنا ہوگا اور اب عمل اس طرح پڑھنا ہوگا **یا مفرق فرق بین فلاں فلاں** ان دونوں کے نام لو **کما فرقت بین النور و الظلمۃ و باؤ بغضب علی غضب** ۳۳ بار پڑھ کر بتی بجھا دو۔ اسی طرح تین دن عمل کرو۔ یہ آدھی بتی تین ماہ تک کام دے گی۔ جب ضرورت ہو، اس سے کام لو۔

عمل حب

کوئی شخص آپ سے ناراض ہے اور اس کی ناراضگی آپ کو شاق ہے یا اس کی ناراضگی سے آپ کو نقصان پہنچ رہا ہے تو اس عمل سے اللہ چاہے تو وہ آپ سے راضی ہو جائے گا اور آپ کی طرف توجہ کرے گا۔ یہ تعویذ عروج ماہ میں جمعرات کے دن سورج طلوع ہونے سے ایک گھنٹہ تک ایک کاغذ پر لکھیں اور اس کی بتی بنا کر نئی روئی اوپر سے لپیٹیں۔ اب اس بتی کو شہد میں تر کر کے ذرا سا عطر بھی ملالیں اور نئے چراغ میں رکھ کر اس چراغ کو قدرے تلی (تلی) کا تیل ڈال کر اس بتی کو روشن کر دیں۔ بتی کا منہ خانہ مطلوب کی طرف ہو۔ جب تک بتی روشن ہو آپ وہاں بیٹھے ہوئے لاتعداد مرتبہ اسم اعظم یا ودود پڑھتے رہیں۔ یہاں تک کہ وہ تمام بتی ختم ہو جائے۔ اسی طرح سات دن تک یہ عمل کریں اور روزانہ ساعت مشتری میں کیا کریں۔ اس کا حساب یہ ہے کہ پہلے دن سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹہ تک مشتری کی ساعت ہے۔ جمعہ کے دن چار گھنٹے کے بعد پانچواں گھنٹہ مشتری کی ساعت کا ہے۔ سنیچر کے دن نواں گھنٹہ، اتوار کے دن چھٹا گھنٹہ۔ یہ واضح رہے کہ عمل ایک گھنٹے کے اندر شروع کر دیں۔ ختم چاہے کسی وقت ہو، تلی کا تیل زیادہ تعداد میں نہ ڈالیں۔ اس قدر کافی ہے کہ بتی تر ہو جائے۔ اس عمل کو جائز جگہ پر کریں۔ اس کو قاعدے سے کریں گے اور صحیح لکھیں گے تو بے اثر نہ ہوگا۔

۶۱ ۱۸ ۱۸ ۱۱ ۸

ک ۱۱ ۹ ع ۸ ۱۱

۱۱۱ ۱۹ ۱ء ۱۹۱ء ۱۱۱ ھ ۱

۱۱ ۲۱ ۱۱ لاء ء ۹۱ء ۱۱۸ عہ ۱۱

ھ ۹۱ لاء ھ ۲ و ۱

۱۸ ۱۱ ء ۱۱ عہ ۸۱ ۸

۴۵ الساعتہ

فلاں بن فلاں علی حب فلاں بن فلاں

نام طالب	نام مطلوب

نقش حب سورۂ اخلاص

حب دوستی تسخیر کے لئے سورہ اخلاص کا نقش چار طرح پر کیا جاتا ہے۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ ایک نقش معہ عزیمت لکھ کر انار کے درخت کی بلند شاخوں پر لٹکائیں۔ جب نقش ہوا سے ملے گا تو مطلوب بے قرار ہوگا۔ دوسرا یہ کہ ایک نقش معہ عزیمت لکھ کر صحرا میں دفن کر دیں۔ تیسرے یہ کہ ایک نقش مع عزیمت لکھ کر دریا میں بہادیں۔ چوتھے یہ کہ ایک نقش کو معہ عزیمت لکھ کر فلیتہ بنا کر چراغ کا منہ مطلوب کے گھر کی طرف کر کے ۲۱ روز تک بلاناغہ روشن کریں۔ جب تک بتی جلتی رہے، محبوب محبت میں بیقرار رہے۔ نام اعداد مطلوبہ اور اعداد سورہ اخلاص کے وقت مقرر پر مقرر جگہ میں عزیمت کو ہر روز پڑھتے ہیں۔ اس عمل کو عروج ماہ میں اول جمعرات کو کریں۔ تعویذ لکھتے وقت منہ میں قدرے مصری رکھیں۔ لعاب دہن اس کا زمین پر نہ ڈالیں ہلکہ نگلا کریں۔ نقش کے لکھتے وقت کسی آدمی سے گفتگو نہ کریں۔ اگر ضرورت ہو کہ مرد عورت کی تسخیر کرے تو تعویذ کے نیچے پہلے عورت کا نام اور بعد میں مرد کا نام لکھیں۔ اگر عورت مرد سے محبت رکھے تو نام مرد کا عورت سے پہلے لکھیں۔ یہ طریقہ تمام تعویذوں میں جاری رکھیں جو دریا میں ڈالتے ہیں یا جلاتے ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ محبت کا تعویذ دائیں ران پر رکھ کر لکھا جائے۔ نقش زعفران سے لکھنا چاہئے۔ نقش لکھتے وقت اور عزیمت پڑھتے وقت مطلوب کا تصور رکھیں۔

ترتیب عمل کی اس طرح کریں کہ رات کو چار نقوش لکھیں۔ ایک اگلے دن درخت پر لٹکانے کے لئے رکھ دیں۔ ایک صحرا میں دفن کرنے کے لئے اور ایک دریا میں بہانے کے لئے اور ایک بتی بنالیں۔ اس کو شہد یا روغن چنبیلی میں ڈال کر جلائیں اور سامنے بیٹھ کر تصور مطلوب سے عزیمت پڑھیں۔ اسی طرح ہر رات کریں۔ ۲۱ دن میں مطلوب ہر طرح سے حاضر ہوگا۔ پُر تاثیر عمل ہے۔ عزیمت یہ ہے۔

اجب یاجبرائیل بحق قل هو اللّٰه احد اجب یامیکائیل بحق اللّٰه الصمد اجب یااسرافیل بحق لم یلد ولم یولد اجب یاعزرائیل بحق ولم یکن لهٗ کفواً احد

اجب یا جبرائیل بحق قل هو اللّٰه احد

اجب یامیکائیل بحق اللّٰه الصمد

۷۸۶

قل	هو	اللّٰه	احد
اللّٰه	الصمد	لم	یلد
ولم	یو	لد	ولم
یکن	له	کفواً	احد

اجب یاجبرائیل بحق قل هو اللّٰه احد

اجب یامیکائیل بحق اللّٰه الصمد

عمل حب

اس نقش کو مرغی کے انڈے پر لکھ کر مطلوب کے مکان میں دفن کردیں اور نقش کے نیچے نام مطلوب مع والدہ اور نام طالب مع والدہ تحریر کریں۔ یہ نقش انڈے پر ہی لکھیں۔ کسی خاص قلم ودوات کی ضرورت نہیں ہے۔ عروج ماہ میں یعنی چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۳ تاریخ تک کسی دن یہ نقش لکھیں۔ جمعرات یا جمعہ زیادہ افضل ہے۔ طلوع آفتاب سے ایک گھنٹہ تک کرلیا جائے لیکن مطلوب کے مکان پر دفن کرنے کا مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے۔ ہر شخص مطلوب کے مکان تک نہیں پہنچ سکتا۔ لہٰذا اگر مطلوب کے مکان تک پہنچانا ناممکن ہو تو پھر اس انڈے کو جنگل میں پاک زمین میں گڑھا کھود کر دفن کردیں۔ یہ نقش بے کار نہیں جاتا، ضرور مطلوب کے دل میں جذبات محبت پیدا ہوتے ہیں۔

۷۸۶

لاالا ۹۱	۹/م	۹۶۸	یااللہ
ل ۹۶۸	۹/۲	۹۶۸	یااللہ
لا ۹۷	۹/۸	۲۶۸	یااللہ

کبریت احمر

یہ عمل محبت وتسخیر کے لئے کبریت احمر ہے۔ اللہ چاہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے بشرطیکہ حرام نہ ہو۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ بروز جمعہ کو سورج نکلنے سے ایک گھنٹہ تک اس عمل کا وقت ہے۔ ترکیب یہ ہے کہ اکتالیس عدد فلفل سیاہ، کالی مرچ، لے کر ہر دانہ پر اکتالیس مرتبہ یہ عمل پڑھ کر آگ میں ڈالتے جائیں۔

یاودود بحق اللہ الصمد سخر سخر قلب فلاں بن فلانیۃ فلاں بن فلانیہ کی جگہ نام مطلوب معہ والدہ کے لیں۔ اکتالیس دانے اور ہر دانے پر اکتالیس مرتبہ یہ عمل پڑھیں۔ اسی طرح تین دن کریں یعنی جمعہ، سنیچر، اتوار لیکن سورج نکلنے کا وقت پہلے ہی دن ہے۔ دوسرے دن جب فرصت ملے تو اس عمل کو کریں۔ باقی دو دن میں کسی خاص وقت کی پابندی نہیں ہے۔ اللہ چاہے تو تین دن میں مطلوب بے قرار ہوگا۔

حب کے لئے نادر چٹکلہ

باہمی جائز محبت کے لئے ذیل کا عمل نہایت مجرب ہے اور کئی مرتبہ کا آزمایا ہوا ہے۔ انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔ یقیناً کامیاب ہوں گے۔ ۴۱ دانے سرسوں کے احتیاط سے گن کر ایک کاغذ پر رکھ لیں اور پھر اکتالیس مرتبہ ذیل کی آیت شریف پڑھ کر اس سرسوں پر دم کریں اور سرسوں مطلوب کے گھر میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ میں کامیابی ہوگی مگر اصل میعاد ۴۱ دن کی ہے۔

سرسوں روز پڑھی جائے گی اور روزانہ ڈالی جائے گی مگر یہ یاد رکھیں کہ جائز محبت میں کامیابی ہوگی یعنی میاں بیوی میں ناچاقی ہے، بھائی بھائی میں رنجش ہے یا آپس میں کوئی جھگڑا غرضیکہ ہر جائز کام میں اس کو کریں۔

آیت شریفہ یہ ہے **یامعشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموت والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطان** یہ عمل عروج ماہ میں شروع کریں۔

عمل حب

یہ چٹکلہ ہے مگر بعض اوقات بڑے بڑے عملیات سے زیادہ کام دے جاتا ہے اور بے اثر ہوتا ہی نہیں ہے۔ کچھ نہ کچھ اثر ضرور ہوتا ہے۔ اگر کوئی عزیز آپ کا ناراض ہے یا میاں بیوی میں ناراضگی ہے یا کوئی افسر ناراض ہو تو اس عمل کو کریں۔ انشاء اللہ باہمی محبت پیدا ہوگی۔ ناجائز اور حرام کام کے واسطے ہرگز نہ کریں۔ ترکیب یہ ہے کہ سورج طلوع ہونے سے قبل پاک صاف ہوکر یہ عمل روزانہ چالیس مرتبہ پڑھیں۔ صرف چار دن کا عمل ہے۔ انشاء اللہ صرف چار دن میں وہ ناراض شخص راضی ہوجائے گا اور اس کے دل میں عامل کی محبت ہوگی۔ اگر پہلے چار دن میں خاص اثر نہ ہو تو ایک دن ناغہ کرے پھر چار یوم کریں۔

بحرمت جبرائیل و میکائیل و اسرافیل وعزرائیل و توریت موسیٰ وانجیل عیسیٰ و قرآن محمد ﷺ قلب فلاں فلاں (نام مطلوب) الی.

محبت کا عجیب نقش

اگر کوئی آپ سے ناراض ہے، آپ راضی کرتے ہیں اور وہ راضی نہیں ہوتا تو یہ نقش روزانہ بیس عدد لکھا کریں اور درمیان کے خانہ میں جو برابر بنایا جائے یہ آیت پاک لکھا کریں۔

ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ اللہ کے حکم سے ۲۰ دن میں وہ راضی ہی نہیں بلکہ آپ کا عاشق بن جائے گا۔ نقش اسی طرح لکھیں اور درمیان کے خانے میں آیت شریف اور اس شخص کا نام لکھیں گے۔ نقوش زمین میں دفن کردیا کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۱۶۰	۲۰
۱۰۰	ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ نام مطلوب	۱۴۰
۱۲۰	۸۰	۴۰

محبت کی بجلی

ارباب صنائر پر بھی نہیں ہے کہ ابجد ۲۸ حروف سین م کے ہیں، زوج الزوج، زوج الفرد اور فرد الفرد۔ زوج الزوج ان کو کہتے ہیں کہ جو ٹکڑے کرنے میں آخر تک زوج ہی رہتے ہیں۔ زوج الفرد اسے کہتے ہیں کہ ابتدا میں تو زوج ہو مگر ٹکڑے کرنے میں فرد ہو جائے۔ جیسے ۲۰، اس کا نصف ۱۰ اس کا نصف پانچ۔ فرد الفرد اسے کہتے ہیں کہ جو ابتداء ہی سے فرد ہو جیسے ۹۔ یہاں علمائے عملیات کے دو گروہ ہیں۔ ایک گروہ کا قول ہے کہ جنس کو جنس سے محبت ہے یعنی چار کو چار سے اور تین کو تین سے اور اپنے غیر جنس سے عداوت ہے یعنی تین کو چار سے۔ دوسرے کی تحقیق یہ ہے کہ حروف زوج الزوج میں فطرتاً محبت ہے اور میں اسی قول کو زیادہ معتبر مانتا ہوں اور تجربے سے اس کو بہت با اثر پایا۔ اب معلوم ہو کہ حروف زوج الزوج صرف تین ہیں ب، د، ح اور اس وقت ان ہی کا بیان کرتا ہوں۔ باقی اقسام پھر بیان کروں گا۔ ان تینوں حرفوں کے اعداد چودہ ہیں۔ حروف اپنے بطن میں روح محبت پوشیدہ کئے ہوئے ہیں۔ ان حروف میں ایک مقناطیسی قوت ہے اور جذبہ قلب کا خاص اثر ہے۔ یہ تین حروف خزانہ محبت کی کنجیاں ہیں۔ جائز محبت کے واسطے اس سے کام لیں۔ آپ کا کوئی عزیز ناراض ہے، کوئی دوست غصہ میں ہے یا میاں بیوی میں ناچاقی ہے تو حکم اللہ اس عمل سے بہت فائدہ ہوگا۔ محبت عنقا ہے مگر ناممکن نہیں۔ اس زمانے میں ناممکن اس لئے کہا جاتا ہے کہ لوگ محنت کرنے سے جی چراتے ہیں اور عام طریق پر ایسا عمل چاہتے ہیں کہ کوئی محنت نہ کرنا پڑے اور دو تین دن میں خاص اثر ہو جائے۔ ہاں ایسا بھی ممکن ہے مگر جب عامل بن جائیں۔ ترکیب یہ ہے کہ زعفران کی سیاہی بنائیں اور قلم کسی لکڑی کا بنائیں۔ لوہے کا قلم نہ ہو اور روزانہ ایک سو پانچ نقش لکھ کر اور اس کی گولیاں بنا کر آٹے میں لپیٹ کر ایسے پانی میں ڈال دیں جس میں مچھلیاں ہوں۔ اگر ایسا پانی قریب نہیں ہے تو زمین میں دفن کر دیا کریں۔ روزانہ لکھے ہوئے نقوش روزانہ ہی پانی میں ڈالنے یا دفن کرنے کی کوئی تاریخ یا دن مقرر نہیں ہے۔ روزانہ لکھنے کے واسطے کسی خاص وقت کی قید نہیں ہے۔ دن رات میں کسی وقت لکھ لیا کریں مگر ناغہ نہ ہو۔ اگر ناغہ ہوگا تو پھر سرے سے لکھنے ہوں گے۔ چودہ دن تک روزانہ ایک سو پانچ ۱۰۵ نقش لکھنے ہیں۔ یہ عمل اس کی زکوٰۃ ہے جو صاحب زکوٰۃ ادا کرلیں گے وہ اس نقش کے عامل ہوں گے۔ اب جو شخص ناراض ہو تو اُس کے لئے ایک نقش لکھ کر نقش کے نیچے اس کا نام معہ والدہ کے لکھ کر کسی وزنی چیز سے دبا دیں۔ جیسے بھاری پتھر یا لوہے کی کوئی بھاری شے ہے۔ اللہ چاہے تو تین دن میں وہ شخص راضی ہو جائے گا اور محبت کرے گا۔ یہ عمل محبت کے واسطے اکسیر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۱۴	۲۱
۲۰	۱۸	۱۶
۱۵	۲۲	۱۷

حب کے مجرب وظائف

دل کبوتر ہو رہا ہے گھیر پڑا ئیلین کا
میرا سجن میل دے صدقہ محی الدین کا
یا کریم وکرم کر یا رحیم ورحم کر
سخت دل کو نرم کر یا غوث اعظم دستگیر

ترکیب

بعد نماز شام کے چلتے پانی پر حوض پر بیٹھ کر پہلے اپنے معشوق کی شکل کو اپنے سامنے حاضر کرے اور پچاس دفعہ درود شریف پڑھ کر دو سو پچیس مرتبہ یہ وظائف پڑھے اور بعد میں پچاس دفعہ درود شریف پڑھے۔ چالیس دن تک یہ وظائف پڑھے۔ کام تو اکیس دن میں ہو جائے گا مگر میعاد چالیس دن کی ہے۔ چاند کی پہلی جمعرات کو شروع کرے تو آزمودہ ہے۔ پرہیز پیاز، لہسن اور گوشت کا ہے۔

حب کے مجرب وظائف

کاؤ دھواں کاؤ کماواں دل رکھ مثل پہاڑاں
اچڑے دیکھ ندائی خبر رکھ لیندیاں یاراں
نگہ گیتی لیندیاں یاراں او ٹھی سر پہراں
نائی آئی تیراں بھرپور آئی پا کی گئی پتتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمد رسول الله اللہ ایک ہے اور محمد برحق۔ بعد نماز عشاء

کے اکیلی جگہ جہاں کوئی نہ جائے بیٹھ کر اپنے معشوق کی شکل حاضر کرے۔

پُر تاثیر عمل حب

یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبالله

اس آیت شریفہ کو چاند کی پہلی جمعرات کے بعد نماز شام پانچ سو دفعہ ہر روز اکتالیس دن تک اول اور آخر درود شریف پچاس دفعہ پڑھے یا تین بجے صبح کو اٹھ کر شروع کرے اور صبح کی نماز سے پیشتر ختم کرے۔ بہت مجرب اور آزمودہ ہے۔ پرہیز گوشت، پیاز، لہسن وغیرہ کا ہے۔

محبت کے واسطے

درود شریف ۱۰۰ بار یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حباً لله اکتالیس بار درود شریف ۱۰۰ بار۔

ترکیب : مٹھائی پر دم کر کے مطلوب کو کھلا دیں۔ مطلوب طالب کے پاس جلدی چلا آئے گا۔

مطیع دشمن

درود شریف ۱۰۰ بار، کلمہ شریف ۱۰۰ بار، قل ھو اللہ ۱۰۰ بار، درود شریف ۱۰۰ بار، کلمہ شریف ۱۰۰ بار۔

ترکیب : کسی چیز پر دم کر کے کھلا دیں یا مطلوب کے سامنے جا کر پھونک دیں۔ دشمن مطیع ہو جائے گا۔

عمل حب

شب جمعہ میں آدھی رات کو تین بار یہ آیت پڑھیں **فان تولوا فقل حسبی الله لااله الا هو توکلت وهو رب العرش العظیم** اور اس کے بعد **اللهم ان الرب حسبی فلاں بن فلانت و فلانه بنت فلانیه اعطف قلبه او تلها علی و ذوالله او ذللها الی** اور بجائے فلاں بنت فلانت نام اس شخص کا اور اس کی ماں کا نام لیں، جس کی محبت اور چاہت منظور ہو اور فلاں بنت فلانت اس لئے ہے کہ اگر وہ عورت ہو تو اس کی ماں کا نام لیں۔ پس وہ شخص اس پر مہربان ہو جائے گا اور نام معلوم نہ ہو تو ابن حوا یا بنت حوا کہہ دیں۔

عمل حب

اللہ اکبر پانچ سو بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دس بار آیت الکرسی، سورہ اخلاص اور معوذتین اور یہ دعا ایک کاغذ پر لکھیں۔ **اللهم اعطف قلب فلاں بن فلانته اور فلانه بنت فلانته** اور اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں۔ مطلب حاصل ہو، پہلے فلاں بن فلانتہ کی جگہ نام مطلوب کا اور دوسری جگہ نام طالب کا لکھے۔

عمل حب

ایک حلوے کے ٹکڑے پر لفظ ”بدوح“ لکھ کر جسے کھلا دیں وہ شخص اس کو بہت چاہنے لگے اور اس سے محبت کرے اور اگر بدوح ایک چھری پر لکھ کر کوئی چیز اس چھری سے کاٹ کر کسی کو کھلا دیں تو وہ اس سے بہت محبت کرنے لگے۔

دفع بغض

آیت شریفہ **و نزعنا ما فی صدورهم من تاهما کنتم تعلمون** تک ایک حلوے کے ٹکڑے پر سوکھی قلم سے لکھ کر انہیں کھلا دیں۔ بحکم اللہ تعالیٰ صلح ہو۔

باہم محبت کے بیان میں

دو شخصوں میں الفت ہونے کے لئے یہ عمل کریں۔ پہلے طالب کا نام پھر لفظ محبت پھر مطلوب کے نام کی تکسیر سیسے کی تختی پر شنبہ کے دن نقش کریں اور مطلوب کے مکان میں دفن کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلب حاصل ہو۔ بھیڑیئے اور بکری میں باہم محبت میں ہونے کے لئے کتاب الواح الجواہر میں لکھا ہے کہ ان دونوں کے ناموں کو اس طرح تکسیر کرے۔ ذ ی ب م ح ب ت غ ن م اور اس کو مربع عشاری میں بطریق تکسیر سیسے کی تختی میں شنبہ کے دن کھودے اور بکریوں کے بندھنے کی جگہ دفن کردے۔ بھیڑیئے اور بکری میں محبت ہو۔

ذ	ی	ب	م	ح	ب	ت	ع	ن	م
ی	ب	پ	ح	ب	ت	ع	ن	م	ذ
ب	م	ح	ب	ت	ع	ن	م	ذ	ی
م	ح	ب	ت	غ	ن	م	ذ	ی	ب
ح	ب	ت	غ	ن	م	ذ	ی	ب	م
ب	ت	غ	ن	م	ذ	ی	ب	م	ح
ت	غ	ن	م	ذ	ی	ب	م	ح	ب
غ	ن	م	ذ	ی	پ	م	ح	ت	غ
ن	م	ذ	ی	ب	م	ج	پ	ت	غ
م	ذ	ی	ب	م	ح	ب	ت	غ	ن

مجرب اور آزمودہ

عامل کو لازم ہے کہ اس آیت کی تسبیح پڑھے اور اول آخر ۱۱ بار درود شریف پڑھے اور اول روز سوموار کو شروع کرے۔ منہ طرف شمال کو لے کر مسجد شریف سے باہر پڑھے اور گیارہ شب پڑھے۔ بعد تکسیر کے ساتھ نقش لکھ کر نام مطلوب و طالب کا نیچے بھار کے دبادے۔ تب فوراً آٹھ پہر کے اندر اندر مطلوب حاضر ہو جائے۔ دعا یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم یحبونھم یاجبرائیل جراك لحب اللہ یامیکائل مارك والذی امنوا اسرافیل اثرك اسد حبیب اللہ یاجبرائیل فلاں بن فلاں کو حاضر کر حاضر کر۔

عملیات حب

اگر کسی کو محبت میں مبتلا کرنا منظور ہو تو اس اسم کو قند یا مصری پر ایک بار پڑھ کر دم کرے اور کھلادے۔ محبوب فریفتہ ہو۔ عمل یہ ہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم. یاحی یاقیوم یارحمن یارحیم برحمتك یاارحم الراحمین** دیگر اس اسم کو پانچ سو مرتبہ سرمہ پر پڑھ کر دم کرے اور آنکھوں میں لگا کر مطلوب کے سامنے جائے۔ محبت جانی ہو جائے۔ اسم یہ ہے۔

صمد مذغیر شی کمثلہ یاصمد

دیگر

واسطے محبت کے اس آیت کو پانی یا شیرینی پر پڑھ کر دم کرکے اور مطلوب کو کھلادیں، فرماں بردار ہو جائے۔ آیت یہ ہے **بسم اللہ الرحمن الرحیم ولو ان قرآنا سیرت به الجبال او قطعت به الارض او کلم به الموتیٰ بل للہ الامر جمیعا**

دیگر

واسطے محبت کے اس نقش کو ظروف چینی میں مشک اور زعفران سے لکھ کر مطلوب کو پلادیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۰۰۹	۰۰۶	۰۰۷	۸
۷	۰۰۳	۰۰۶	۰۰۸	۳
۲	۰۰۵	۰۰۱۰	۰۰۳	۰۱

دیگر

واسطے محبت کے اس نقش کو لکھ کر کسی کھانے کی چیز میں مطلوب کو ملا کر کھلا دیں۔ محبت زیادہ ہو جائے گی۔ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۷	۱۲	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

دیگر

شروع چاند میں بعد نماز صبح پیر یا جمعہ کے دن نقش کو لکھ کر بازو پر باندھے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ح	۶	دم	۱	۲	ط	۱	۲
م	دح	۱۶	ی	ح	ب	ی	۱

عورت فریفتہ کرنا

جس عورت کو اپنے اوپر فریفتہ کرنا منظور ہو اس کی اور اس کی ماں اور اپنا اور اپنی ماں کے نام کا اعداد نکال لیں۔ جس قدر تعداد اعداد کی ہو اسکے موافق شروع چاند میں جمعہ کی شب میں چار بجے شب کے اٹھ کر غسل کر کے نماز پڑھیں اس کے بعد یہ آیت پڑھیں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم زین للناس حب الشھوت من النساء والبنین اس کے علاوہ اس تعویذ کو لکھ کر آگ میں جلادیں۔ مطلوب بے قرار ہو کر آجائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۱۹۱۱۱ ۱۹ ۱۱ ء ۱ ۱۱ ی

الحب فلاں بن فلاں

محبت میں بیقرار کرنا

اس تعویذ کو لکھ کر درخت انار شیریں یا امرود میں باندھ دیں۔ مطلوب بے قرار ہو کر آئے گا۔

۱۵۱الاالالہلہلہلہ

علم النقوش

آٹھویں قسط

حسن الہاشمی

نقش مثمن، یہ نقش سیارہ مشتری سے منسوب ہے۔ یہ نقش زوج الزوج ہے اور محبت کے معاملے میں عجیب وغریب تاثیر رکھتا ہے۔ اس کے کل خانے ۶۴ ہیں۔ اس کے ہر طرف سے آٹھ خانے ہوتے ہیں اس کے اعدادِ طبعی ۲۶۰ ہوتے ہیں۔ نقش پر کرنے کے لئے کل اعداد میں سے ۲۵۲ وضع کر کے ۸ سے تقسیم کرنی ہوگی۔ خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر حسب ترتیب پورا کرنا ہوگا۔ اگر نقش میں کسر آئے تو مندرجہ ذیل خانوں میں اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو خانہ ۵۷ میں میں ایک کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد دو باقی رہیں تو خانہ ۴۹ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد تین باقی رہیں تو خانہ ۴۱ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد چار باقی رہیں تو خانہ ۳۳ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد پانچ باقی رہیں تو خانہ ۲۵ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد چھ باقی رہیں تو خانہ ۱۷ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

اگر تقسیم کے بعد سات باقی رہیں تو خانہ ۹ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

نقش مثمن کی آتشی چال یہ ہے۔ اس چال سے اگر نقش بھرا جائے تو محبت وتسخیر کے معاملے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ عجیب وغریب قسم کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں اور مہینوں کا کام ہفتوں میں ہفتوں کا گھنٹوں میں ہوجاتا ہے۔ اور محبت وتسخیر کے معاملات میں یہ نقش کرامت کی طرح کام کرتا ہے۔ اگر اس نقش کو مشتری اور زہرہ کی تثلیث میں کریں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے۔ چال آتشی۔

۸	۵۸	۵۹	۵	۴	۶۲	۶۳	۱
۴۹	۱۵	۱۴	۵۲	۵۳	۱۱	۱۰	۵۶
۴۱	۲۳	۲۲	۴۴	۴۵	۱۹	۱۸	۴۸
۳۲	۳۴	۳۵	۲۹	۲۸	۳۸	۳۹	[illegible]
۴۰	۲۶	۲۷	۳۷	۳۶	۳۰	۳۱	۳۳
۱۷	۴۷	۴۶	۲۰	۲۱	۴۳	۴۲	۲۴
۹	۵۵	۵۴	۱۲	۱۳	۵۱	۵۰	۱۶
۶۴	۲	۳	۶۱	۶۰	۶	۷	۵۷

نقش مثمن کی بادی چال یہ ہے۔ یہ نقش جدائی کو وصل اور رفاقت میں تبدیل کر دیتا ہے۔ غم کو خوشی میں اور یاس کو آس میں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس نقش کو شرف قمر میں لکھنا چاہئے۔

چال بادی۔

۶۴	۹	۱۷	۴۰	۳۲	۴۱	۴۹	۸
۲	۵۵	۴۷	۲۶	۳۴	۲۳	۱۵	۵۸
۳	۵۴	۴۶	۲۷	۳۵	۲۲	۱۴	۵۹
۶۱	۱۲	۲۰	۳۷	۲۹	۴۴	۵۲	۵
۶۰	۱۳	۲۱	۳۶	۲۸	۴۵	۵۳	۴
۶	۵۱	۴۳	۳۰	۳۸	۱۹	۱۱	۶۲
۷	۵۰	۴۲	۳۱	۳۹	۱۸	۱۰	۶۳
۵۷	۱۶	۲۴	۳۳	۲۵	۴۸	۵۶	۱

نقش مثمن کی آبی چال۔ یہ چال قرض کی ادائیگی ترقی رزق میں عجیب تاثیر رکھتی ہے۔ اگر اس نقش کو زہرہ اور قمر کی تثلیث میں لکھیں تو انشاء اللہ ایک دم اثر ظاہر ہوگا۔ چال آبی۔

۱	۵۶	۴۸	۲۵	۳۳	۲۴	۱۶	۵۷
۶۳	۱۰	۱۸	۳۹	۳۱	۴۲	۵۰	۷
۶۲	۱۱	۱۹	۳۸	۳۰	۴۳	۵۱	۶
۴	۵۳	۴۵	۲۸	۳۶	۲۱	۱۳	۶۰
۵	۵۲	۴۴	۲۹	۳۷	۲۰	۱۲	۶۱
۵۹	۱۴	۲۲	۳۵	۲۷	۴۶	۵۴	۳
۵۸	۱۵	۲۳	۳۴	۲۶	۴۷	۵۵	۲
۸	۴۹	۴۱	۳۲	۴۰	۱۷	۹	۶۴

نقش دشمن کی خاکی چال۔ یہ نقش قید سے نجات حاصل کرنے کے لئے غربت اور تنگ دستی دور کرنے کے لئے اور خیر و برکت کے لئے مفید اور مجرب ہے اس نقش کو شرف قمر کے اوقات میں تیار کرنا چاہئے۔

چال خاکی۔

۵۷	۷	۶	۶۰	۶۱	۳	۲	۶۴
۱۶	۵۰	۵۱	۱۳	۱۲	۵۴	۵۵	۹
۲۴	۴۲	۴۳	۲۱	۲۰	۴۶	۴۷	۱۷
۳۳	۳۱	۳۰	۳۶	۳۷	۲۷	۲۶	۴۰
۲۵	۳۹	۳۸	۲۸	۲۹	۳۵	۳۴	۳۲
۴۸	۱۸	۱۹	۴۵	۴۴	۲۲	۲۳	۴۱
۵۶	۱۰	۱۱	۵۳	۵۲	۱۴	۱۵	۴۹
۱	۶۳	۶۲	۴	۵	۵۹	۵۸	۸

چند مثالیں۔

کل اعداد ۱۴۹۶۵

وضع کئے ۲۵۲

۸)۱۴۷۱۳(۱۸۳۹
۸
۶۷
۶۴
۳۱
۲۴
۷۳
۷۲
۱

نقش میں کسر آرہی ہے۔ خانہ نمبر ۵۷ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۱۸۴۶	۱۸۹۷	۱۸۹۸	۱۸۴۳	۱۸۴۲	۱۹۰۱	۱۹۰۲	۱۸۳۹
۱۸۸۷	۱۸۵۳	۱۸۵۲	۱۸۹۰	۱۸۹۱	۱۸۴۹	۱۸۴۸	۱۸۹۴
۱۸۷۹	۱۸۶۱	۱۸۶۰	۱۸۸۲	۱۸۸۳	۱۸۵۷	۱۸۵۶	۱۸۸۶
۱۸۷۰	۱۸۷۲	۱۸۷۳	۱۸۶۷	۱۸۶۶	۱۸۷۶	۱۸۷۷	۱۸۶۳
۱۸۷۸	۱۸۶۴	۱۸۶۵	۱۸۷۵	۱۸۷۴	۱۸۶۸	۱۸۶۹	۱۸۷۱
۱۸۵۵	۱۸۸۵	۱۸۸۴	۱۸۵۸	۱۸۵۹	۱۸۸۱	۱۸۸۰	۱۸۶۲
۱۸۴۷	۱۸۹۳	۱۸۹۲	۱۸۵۰	۱۸۵۱	۱۸۸۹	۱۸۸۸	۱۸۵۴
۱۹۰۳	۱۸۴۰	۱۸۴۱	۱۹۰۰	۱۸۹۹	۱۸۴۴	۱۸۴۵	۱۸۹۶
۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵	۱۴۹۶۵

دیکھئے اس نقش میں اوپر سے نیچے ہر سطر میں ٹوٹل ۱۴۹۶۵ آرہا ہے۔

دوسری مثال۔

کل اعداد ۹۱۱۸

وضع کئے ۲۵۲

۸)۸۸۶۶(۱۱۰۸
۸
۰۸
۸
۰۶۶
۶۴
۲

اس نقش میں بھی کسر آرہی ہے۔ خانہ ۴۹ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۱۱۱۵	۱۱۶۶	۱۱۶۷	۱۱۱۲	۱۱۱۱	۱۱۷۰	۱۱۷۱	۱۱۰۸
۱۱۵۷	۱۱۲۲	۱۱۲۱	۱۱۶۰	۱۱۶۱	۱۱۱۸	۱۱۱۷	۱۱۶۴
۱۱۳۸	۱۱۳۰	۱۱۲۹	۱۱۵۱	۱۱۵۴	۱۱۲۶	۱۱۲۵	۱۱۵۵
۱۱۳۹	۱۱۴۱	۱۱۴۲	۱۱۳۶	۱۱۳۵	۱۱۴۵	۱۱۴۶	۱۱۳۲
۱۱۴۷	۱۱۳۳	۱۱۳۴	۱۱۴۴	۱۱۴۳	۱۱۳۷	۱۱۳۸	۱۱۴۰
۱۱۲۴	۱۱۵۴	۱۱۵۳	۱۱۲۷	۱۱۲۸	۱۱۵۰	۱۱۴۹	۱۱۳۱
۱۱۱۶	۱۱۶۳	۱۱۶۲	۱۱۷۹	۱۱۲۰	۱۱۵۹	۱۱۵۸	۱۱۲۳
۱۱۷۲	۱۱۰۹	۱۱۱۰	۱۱۶۹	۱۱۶۸	۱۱۱۳	۱۱۱۴	۱۱۶۵
۹۱۱۸	۹۱۱۸	۹۱۱۸	۹۱۱۸	۹۱۱۸	۹۱۱۸	۹۱۱۸	۹۱۱۸

تیسری مثال۔

کل اعداد ۶۱۶۸

وضع کئے ۲۵۲

۸)۵۹۱۶(۷۳۹
۵۶
۳۱
۲۴
۷۶
۷۲
۴

نقش میں کسر آرہی ہے۔ تقسیم کے بعد ۴ باقی رہے اس لئے خانہ ۳۳ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷۴۶	۷۹۷	۷۹۸	۷۴۳	۷۴۲	۸۰۱	۸۰۲	۷۳۹
۷۸۸	۷۵۳	۷۵۲	۷۹۱	۷۹۲	۷۴۹	۷۴۸	۷۹۵
۷۸۰	۷۶۱	۷۶۰	۷۸۳	۷۸۴	۷۵۷	۷۵۶	۷۸۷
۷۷۰	۷۷۳	۷۷۴	۷۶۷	۷۶۶	۷۷۷	۷۷۸	۷۶۳
۷۷۹	۷۶۴	۷۶۵	۷۷۶	۷۷۵	۷۶۸	۷۶۹	۷۷۲
۷۵۵	۷۸۶	۷۵۸	۷۵۸	۷۵۹	۷۸۲	۷۸۱	۷۶۲
۷۴۷	۷۹۴	۷۹۳	۷۵۰	۷۵۱	۷۹۰	۷۸۹	۷۵۴
۸۰۳	۷۴۰	۷۴۱	۸۰۰	۷۹۹	۷۴۴	۷۴۵	۷۹۶
۶۱۶۸	۶۱۶۸	۶۱۶۸	۶۱۶۸	۶۱۶۸	۶۱۶۸	۶۱۶۸	۶۱۶۸

دیکھئے ہر لائن کی میزان ۶۱۶۸ ہے۔

۸+۸ کی خوبی یہ ہے کہ یہ نقش کتنا بھی گھٹادیں جفت ہی رہتا ہے۔ مثلاً ۶۴ کا نصف کریں گے تو ۳۲ بنے گا ۳۲ کا نصف کریں گے تو ۱۶ بنے گا۔ ۱۶ کا نصف کریں گے تو ۸ بنے گا۔ ۸ کا نصف کریں گے تو ۴ بنے گا۔ ۴ کا نصف کریں گے تو ۲ رہے گا۔ اسی وجہ سے مربع کے بعد نقش مثمن محبت اور تسخیر کے معاملے میں زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس ایک نقش میں مربع کے ۴ نقش بھی بنائے جاسکتے ہیں۔

مثلاً رزق کے لئے اگر نقش بنانا ہو تو اس کو قوی تر کرنے کے لئے چار ایسے اسماء الٰہی کا نقش بنایا جاسکتا ہے جو رزق سے متعلق ہوں۔

مثلاً رزق، وسعت خیر و برکت اور فتوحات سے متعلق ۴ اسماء الٰہی یہ ہیں۔

رزاق، اعداد ۳۰۸

واسع، اعداد ۱۳۷

باسط، اعداد ۷۲

مغنی، اعداد ۱۰۶۰

ان کے نقوش بنانے کے لئے کارروائی اس طرح کریں گے۔

۳۰۸
۳۰
۴)۲۷۸(۶۹
۲۴
۳۸
۳۶
۲

۷۲
۳۰
۴)۴۲(۱۰
۴
x
۲

۱۳۷
۳۰
۴)۱۰۷(۲۶
۸
۲۷
۲۴
۳

۱۰۶۰
۳۰
۴)۱۰۳۰(۲۵۷
۸
۲۳
۲۰
۳۰
۲۸
۲

نقش اس طرح بنے گا۔

یارزاق

۳۴	۳۷	۴۰	۲۶	۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۳۹	۴۲	۳۳	۲۸	۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۲۸	۲۷	۳۵	۳۲	۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۳۶	۳۱	۲۹	۴۱	۷۹	۷۳	۷۲	۸۴
۲۶۴	۲۶۸	۲۷۱	۲۵۷	۱۷	۲۱	۲۴	۱۰
۲۷۰	۲۵۸	۲۶۳	۲۶۹	۲۳	۱۱	۱۶	۲۲
۲۵۹	۲۷۳	۲۶۶	۲۶۲	۱۲	۲۶	۱۹	۱۵
۲۶۷	۲۶۱	۲۶۰	۲۷۲	۲۰	۱۴	۱۳	۲۵

یا مغنی — یا باسط

یاواسع

(باقی آئندہ)

مشورہ: جیولری کی دکان میں ایک نوجوان نے ہیرے کی قیمتی انگوٹھی منتخب کی پھر جیولر سے فرمائش کی ''اس پر باریک الفاظ میں کندہ کرادیں'' الیاس کی طرف سے......نیلم کے لئے۔''

جیولر نے ادھر اُدھر دیکھا پھر نیچی آواز میں ہمدردانہ لہجے میں بولا۔ ''اگر برا نہ مناؤ تو ایک مشورہ دوں۔ انگوٹھی پر تم صرف یہ الفاظ کندہ کرالو ''الیاس کی طرف سے..........''

علم الاعداد ایک آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت حالات زندگی، شخصیات، کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جاسکتی ہے، ہر شخص کو چاہئے کہ وہ اگر خوش وخرم زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو، اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ضرور ہو، گھریلو پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جاسکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جاسکتا ہے جو تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی مرد یا عورت اپنی تاریخ پیدائش کے اعداد مفرد کریں اور پھر اپنا عدد معلوم کریں۔ مثلاً ایک شخص ۷/جنوری ۱۹۶۴ء میں پیدا ہوا ہے تو اس کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ہوگا۔

۲+۸=۱۷+۱+۱+۹+۶+۴=۲+۸

اگر کسی کو تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالے۔ سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں۔

ابجد قمری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹
ا	ب	ج	د	ہ	و	م	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثلاً محمد اقبال

م ح م د

۲=۴+۴+۸+۴

ا ق ب ا ل

۱=۱۰=۲+۸=۳+۱+۲+۱+۱

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد ایک ہے۔ ایک عدد کے نیچے دی گئی منسوبات سے فائدہ اٹھائیں۔

منسوبات عدد ۱>

موافق نگینہ: عقیق، لاجورد۔

موافق دھات: سونا، موافق رنگ: سفید، سنہرا۔

منسوبی حروف: ای، ق، غ۔

موافق دن: جمعہ، موافق پھول: سفید گلاب، یاسمین۔

موافق سبزی: آلو، مٹر، پھل: شریفہ۔

ذائقہ: تلخ وشیریں، حس: سونگھنے کی۔

سمت: مشرق۔

متعلقہ ممالک: ایلسلواڈور، سری نام۔

متعلقہ شہر: میامی، ٹورنٹو۔

موافق دوائی: میگنیشیا فاس، کالی سلف۔

موافق سورتیں: سورۂ اعراف، سورۂ والتین، سورۂ لہب۔

اسماء الحسنٰی: اول، جلیل، مہیمن۔

اسماء النبی: معاد، شفیع، کلیم۔

عطر: زعفران، صندل، خس، کیوڑا۔

موافق سال: ۱۹۹۰ء، ۱۹۹۹ء، ۲۰۰۸ء، ۲۰۱۷ء۔

منسوبات عدد ۲>

موافق نگینہ: فیروزہ، مروارید۔

موافق دھات: پلاٹینم، موافق رنگ: زرد۔

منسوبی حروف: ب، ک، ر، موافق دن: بدھ۔

موافق پھول: سورج مکھی، ذائقہ: کڑوا۔

سمت: شمال مغرب۔
متعلقہ ممالک: برطانیہ، پرتگال، فرانس۔
متعلقہ شہر: آک لینڈ، بوسٹن، برمنگھم۔
موافق دوائی: نیٹرم میور، فیرم فاس۔
موافق سورتیں: سورۂ مریم، سورۂ ملک، سورۂ اخلاص۔
اسماءالحسنٰی: علی، ضار، مقسط۔
اسماءالنبی: محمد، مامون، امین۔
عطر: صنوبر، نرگس۔
موافق سال: ۱۹۹۱ء، ۲۰۰۰ء، ۲۰۰۹ء، ۲۰۱۸ء۔

منسوبات عدد ۳ >

موافق نگینہ: لہسنیا، کہربا۔
موافق دھات: سونا، موافق رنگ: ہلکا نیلا۔
منسوبی حروف: ج، ل، ش، موافق دن: جمعرات۔
موافق پھول: سنبل، کنول۔
موافق پھل: چیکو، خوبانی، مالٹا۔
ذائقہ: شیریں، حس: سونگھنے کی۔
سمت: شمال مشرق۔
متعلقہ ممالک: امریکہ، آسٹریلیا، ٹونگو۔
متعلقہ شہر: شکاگو، لاس اینجلس، آکسفورڈ۔
موافق دوائی: کلیریا سلف۔
موافق سورتیں: سورۂ اعلیٰ، سورۂ زلزال، سورۂ منافقون۔
موافق اسماءالحسنٰی: اللہ وکیل، غفار۔
اسماءالنبی: ذاکر، طیب، فاتح۔
عطر: زعفران، صندل، خس۔
موافق سال: ۱۹۹۲ء، ۲۰۰۱ء، ۲۰۱۰ء، ۲۰۱۹ء۔

منسوبات عدد ۴ >

موافق نگینہ: نیلم، یاقوت۔
موافق دھات: سکہ۔ موافق رنگ: زرد، پیازی۔
منسوبی حروف: د، م، ت۔ موافق دن: ہفتہ۔
موافق پھول: گیندا۔ موافق پھل: جامن، شہتوت۔
ذائقہ: کڑوا۔ حس: احساسات حیوانی۔
سمت: شمال، شمال مغرب۔
متعلقہ: ممالک: اٹلی، ایکواڈور، آئرلینڈ۔
متعلقہ شہر: بلفاسٹ، ڈیوس برگ، ہٹاچی۔
موافق دوائی: کالی میور، سلیشیا۔
موافق سورتیں: سورۂ تغابن، سورۂ حشر، سورۂ شمس۔
موافق اسماءالحسنٰی: شہید، بر، شکور۔
اسماءالنبی: حبیب، خلیل، عزیز۔
عطر: گلاب۔
موافق سال: ۱۹۹۳ء، ۲۰۰۲ء، ۲۰۱۱ء، ۲۰۲۰ء۔

منسوبات عدد ۵ >

موافق نگینہ: کارکینک، مشرقی زبرجد۔
موافق دھات: چاندی۔ موافق رنگ: جامنی، سرخ۔
منسوبی حروف: ہ، ن، ث، موافق دن: اتوار۔
موافق پھل: آم، بیر، فالسہ، کینو۔
ذائقہ: شیریں۔ حس: چکھنے کی۔
سمت: شمال مشرق۔
متعلقہ ممالک: اسپین، انگولا، برازیل، بوٹسوانا۔
متعلقہ شہر: گلاسکو، ہالی ووڈ، جیکب آباد۔
موافق دوائی: نیٹرم فاس۔
موافق سورتیں: سورۂ طٰہٰ، سورۂ مائدہ، سورۂ بنی اسرائیل۔
موافق اسماءالحسنٰی: حکم، عدل، متین۔
اسماءالنبی: احید، مجتبیٰ، حاشر۔
عطر: سرو، بنفشہ، حنا۔
موافق سال: ۱۹۹۴ء، ۲۰۰۳ء۔ ۲۰۱۲ء، ۲۰۲۱ء۔

منسوبات عدد ۶ >

موافق نگینہ: مرجان، موتی۔
موافق دھات: لوہا۔ موافق رنگ: سبز قرمزی۔

موافق حروف: و، س، خ۔ موافق دن: بدھ۔
موافق پھول: نرگس۔ موافق پھل: سنگترہ۔
ذائقہ: ملاجلا۔ حس: چکھنے کی۔
سمت: شمال، شمال مغرب۔
متعلقہ ممالک: تھائی لینڈ، کینیڈا، میکسیکو۔
متعلقہ شہر: بارسلونا، مانٹریال، جوہانسبرگ۔
موافق دوائی: کلکیر یا فلور۔
موافق سورتیں: سورۂ جاثیہ، سورۂ ہود، سورۂ کوثر۔
اسماء الحسنٰی: باری، باعث، رقیب۔
اسماء النبی: حجۃ، قائم، عادل، عطر: صوبر نرگس۔
موافق سال: ۱۹۹۵ء، ۲۰۰۴ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۲۲ء۔

منسوبات عدد ۷ >

موافق نگینہ: حجر الدم، سنگ دودھیا۔
موافق دھات: چاندی۔ موافق رنگ: سیاہ۔
منسوبی حروف: ز، ع، ذ۔ موافق دن: جمعرات۔
موافق پھل: سنبل، کنول۔
ذائقہ: شیریں، آمیز، تیزابی۔
حس: چکھنے کی۔ سمت: جنوب، جنوب مغرب۔
متعلقہ ممالک: فلپائن، فجی، سویڈن، نیپال۔
متعلقہ شہر: برسٹل کنساس سٹی، بالٹی مور۔
موافق دوائی: کلکیر یا فاس۔
موافق سورتیں: سورۂ نازعات، سورۂ ذاریات، سورۂ قمر۔
اسماء الٰہی: حلیم، غنی، کبیر۔
اسماء النبی: یٰسین، مکی، رؤف۔ عطر: موتیا، عنبر۔
موافق سال: ۱۹۹۶ء، ۲۰۰۵ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۲۳ء۔

منسوبات عدد ۸ >

موافق نگینہ: زمرد، پلک۔
موافق دھات: تانبہ۔ موافق دن: ہفتہ۔
موافق رنگ: ارغوانی، پیلا۔
منسوبی حروف: ح، ف، ش، ض۔ موافق پھول: گلاب۔
موافق پھل: امرود، لیچی، ناشپاتی۔
حس: چکھنے کا ذائقہ: نمکین۔
سمت: جنوب مشرق۔
متعلقہ ممالک: ارجنٹائن، چین، سنگاپور۔
متعلقہ شہر: اٹلانٹا، باٹا، برلن۔
موافق دوائی: کلکیر یا فلور۔
موافق سورتیں: سورۂ حدید، سورۂ صف، سورۂ ضحیٰ۔
اسماء الٰہی: قادر، مانع، حسیب، اسماء النبی: احمد، منصور، حامد۔
عطر: گلاب۔
موافق سال: ۱۹۸۸ء، ۱۹۹۷ء، ۲۰۰۶ء، ۲۰۱۵ء۔

منسوبات عدد ۹ >

موافق نگینہ: ہیرا، زبرجد۔
موافق دھات: سونا۔
موافق دن: منگل۔
موافق رنگ: گلابی۔
منسوبی حروف: ط، ص ظ۔
موافق پھول: یاسمین۔
موافق پھل: انار، اناس، آلوچہ۔
حس: حیوانیہ۔ ذائقہ: تیز۔
سمت: مغرب۔ متعلقہ ممالک: پیراگوئے، سینیگال، کیوبا۔
متعلقہ شہر: کیپ ٹاؤن، ایڈن برگ، فرنکفرٹ۔
موافق دوائی: نیٹرم فاس۔
موافق سورتیں: سورۂ انعام، سورۂ انفال، سوۂ الم نشرح۔
اسماء الٰہی: کریم، قہار، ملک۔
اسماء النبی: ماح، مزمل، آخر۔ عطر: مشک۔
موافق سال: ۱۹۸۹ء، ۱۹۹۸ء، ۲۰۰۷ء، ۲۰۱۶ء۔

رجعت سیارگان ہر شخص کو کس طرح متأثر کرتی ہیں

آپ کا سیارہ جب رجعت کرتا ہے تو وہ حالات میں تبدیلی، غم و فکرمندی، نفرتوں اور نقصانات کا باعث ہوتا ہے۔ جب آپ کا سیارہ استقامت کرتا ہے تب بھی حالات میں تبدیلی واقع ہوتی ہے جو راحت اور کامرانی لاتا ہے۔

(۱) رجعت عطارد

حالت رجعت میں گھریلو جھگڑے، رشتے داروں سے ناچاقی جھگڑے تحریری امور میں غلطیاں، مقدمے بازی اور بدنامی کا باعث ہوتا ہے۔

(۲) رجعت زہرہ

محبت میں ناکامی، بڑی بے ہنگم عیاشی پن، زمین اور جائیداد کے سلسلے میں رشتے داروں سے جھگڑے کراتا ہے۔

(۳) رجعت مریخ

کاروبار میں نقصان، دشمنوں سے خطرہ، مہم جوئی، لڑائی جھگڑوں کو بڑھاتا ہے، حکام اعلیٰ سے بدظنی اور شہرت و عزت خطرے میں پڑ جاتی ہے۔

(۴) رجعت مشتری

کاروبار اور زمین داری میں نقصان، گھریلو ناچاقی، اولاد کی طرف سے پریشانی مقدمہ بازی اور ناجائز ذریعوں سے روپیہ ملتا ہے۔ اگر یہ ایک ہی درجہ کے اندر رجعت اور استقامت کرے تو ناجائز ذرائع میں بہت منافع ہوتا ہے۔ جتنی مرتبہ کوئی سیارہ ایک درجہ پر حرکت کرے گا اتنا ہی زیادہ سعد یا نحس ہوتا ہے۔ رجعت مشتری عام کاروبار میں نقصان اور رکاوٹ کا باعث ہوتی ہے۔

(۵) رجعت زحل

کم حیثیت کے لوگوں سے نقصان پہنچتا ہے، زمین یا مکان کی خرید و فروخت، ٹھیکہ داری اور طویل میعاد، شراکتی کاروبار میں روپیہ لگانا نقصان دہ ثابت ہوتا ہے، رکاوٹ اور التوا کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بیماری بڑھ جاتی ہے جب اس کا گزر ایک درجہ پر ہوتا ہے تو بہت خراب اثر ڈالتا ہے، تیسرا گزر بہت منحوس ثابت ہوتا ہے۔

(۶) رجعت یورانس

یہ بہت نحس نہیں ہوتا مقبولیت میں کمی ہر قسم کے حالات میں تبدیلی لاتا ہے۔ حالات اچھے ہوں تو برے اور برے ہوں تو اچھے کرتا ہے، راز افشاء کرنا اور غیر متوقع واقعات لاتا ہے۔

(۷) رجعت نپ چون

تمام سیاروں سے زیادہ نحس ثابت ہوتا ہے۔ یہ قدیم طریقہ علم سے قمر سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اس کی رجعت قمر کی قوت میں کمی کر دیتی ہے۔ روحانی قوتوں کا خاتمہ کرتا ہے، فریب، دغابازی، پراگندگی اور افراتفری جیسے واقعات کا سامنا کراتا ہے۔ جب یہ کسی پیدائشی زائچے میں رجعت میں ہو تو اسے بری قوتوں کا مالک بنا دیتا ہے۔

(۸) رجعت پلوٹو

یہ کھچاؤ کی کیفیت پیدا کرتا ہے۔ ایسی مجبوریوں کا سامنا کراتا ہے جو نقصان کا باعث ہوتی ہیں۔ ہر امور میں مشکلات، فریب، دغابازی اور مکاری لاتا ہے، غداروں اور جاسوسوں کے چنگل میں پھنساتا ہے۔

یہ تفصیل برائے معلومات دی گئی ہے جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ کس سیارے کی رجعت کس برج والے کو تکلیف پہنچائے گی۔ اس سے تحفظ کے لئے رجعت کا نقش بنا کر اپنے پاس رکھنے سے رجعت کی نحوست سے محفوظ رہیں گے۔ یہ نقش بفضل خدا ہر طرح کی نحوست سے بچا سکتا ہے

۷۸۶

۱۹۸	۲۱۲	۲۰۹	۲۰۵
۲۱۰	۲۰۴	۱۹۹	۲۱۱
۲۰۳	۲۰۷	۲۱۴	۲۰۰
۲۱۳	۲۰۱	۲۰۲	۲۰۸

بیماریوں کے لئے مجرب تعویذات

درد شقیقہ

اگر کوئی سر درد یا درد شقیقہ میں مبتلا ہوتو اس نقش کو ایک عدد کالی روشنائی سے چینی کی پلیٹ پر لکھے اور اس میں زیتون کا تیل ڈال دے۔ دوسرے نقش کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے اپنے گلے یا بازو پر باندھے پھر اس تیل کی مالش اپنے سر پر روزانہ صبح نہار منہ کیا کرے۔ اگر کوئی واضح فرق محسوس نہ ہوتو ایک عدد نقش لکھ کر اسے پانی میں ڈال کر اس کا پانی پیئے۔ اللہ کے حکم سے سر درد اور درد شقیقہ کا جڑ سے خاتمہ ہوگا۔

یٰسٓ

والقران	الحکیم
الحکیم	والقران
والقران	الحکیم

یٰسٓ

ٹی بی اور مہلک امراض کا خاتمہ

ٹی بی اور مہلک قسم کے تمام امراض کے خاتمے کے لئے اس نقش کو گلے میں باندھا جائے اور دوسرے کو گلاب کے عرق میں ڈال کر پیا جائے۔

صٓ

والقران	ذی	الذکر
الذکر	والقران	ذی
ذی	الذکر	والقران
والقران	ذی	الذکر

صٓ

نظر بد کا خاتمہ

اگر کوئی بچہ یا بڑا ہمیشہ بدنظری کا شکار رہتا ہوتو اس نقش کو نوچندی اتوار کو عصر اور مغرب کے درمیان سفید کاغذ پر زعفران سے لکھے اور مریض کے گلے میں پاک کالے چمڑے میں محفوظ کروا کر باندھے۔ اگر گائے بھینسوں کو نظر بد ہوتو اسی نقش کو کالی روشنائی سے سفید کاغذ پر لکھے اور شیشے کے فریم میں جانوروں کے رہنے والی جگہ پر درمیان میں لٹکا دے۔ بدنظری کا مکمل خاتمہ ہو جائے گا۔

الٓمٓصٓ

کٓتٰب انزل	الیک	فلا یکن فی	صدرک حرج
الیک فلا	یکن فی	صدرک حرج	منہ لقدر
یکن فی	صدرک حرج	منہ لقدر	بہ وذکریٰ
صدرک حرج	منہ لقدر	بہ وذکریٰ	للمؤمنین

الٓمٓصٓ

ناجائز ضد کا خاتمہ

اگر کوئی بچہ یا بڑا ہر کام میں ناجائز بضد ہو جاتا ہو اور کسی کی بھی صحیح بات کا اس پر اثر نہ ہوتا ہوتو دو عدد نقش سفید کاغذ پر زعفران سے لکھے۔ ایک کو متعلقہ بچے یا بڑے کے گلے میں باندھے اور دوسرے کو کسی میٹھی شئے میں ڈال کر پلائے۔

الٓرا

تلک	آیٰت الکتٰب
الکتٰب	الحکیم

الٓرا

دل کی بیماریاں

اگر کسی کے دل کے والو بند ہو جائیں یا دل سے متعلقہ کوئی بھی بیماری ہوتو اس نقش کو زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھے اور اسے گلاب کے عرق سے دھوکر پی جائے پھر اپنی انگلی پر تھوڑا سا شہد لگائے اور اسی آیت کو ایک سو کی تعداد

میں پڑھ کر اپنی انگلی پر لگے شہد پر دم کرے اور اسے کھائے پھر اس نقش کو دوبارہ زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے اپنے دل کے مقام پر باندھے۔

الـــــــــــــــــــــــرا

آیت الکتٰب	تلک
وقرآن	الکتٰب
مبین	وقرآن

الـــــــــــــــــــــــرا

رعشہ ختم

بلغم اور رعشے کے مکمل خاتمے کے لئے اس نقش کو زعفران سے لکھ کر اپنے گلے میں باندھے اور اس آیت کو نمک پر دم کر کے صبح نہار منہ ایک چٹکی کھائے۔

کـــھـــیـــعـــص

رحمت ربک	ذکر
ربک عبدہ	رحمت
زکریا	عبدہ

کـــھـــیـــعـــص

ہیضہ

اگر کسی کو ہیضے کا عارضہ لاحق ہو جائے اور کسی بھی دوا سے افاقہ نہ ہو رہا ہو تو اس نقش کو بوقت صبح سورج طلوع ہونے کے وقت زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے اسی وقت گلاب کے عرق کی بوتل میں ڈال دے اور اس عرق کو صبح نہار منہ استعمال کرنے کے بعد دن کے کئی حصوں میں اس کا استعمال کرے اور ایک عدد نقش کو اپنے گلے میں باندھے۔ اللہ کے حکم سے ہیضے کا خاتمہ ہوگا۔

صٓ

من اللہ	الکتٰب	تنزیل
العزیز	من اللہ	الکتٰب
العلیم	العزیز	من اللہ

صٓ

بواسیر خونی وبادی

اس نقش کو زعفران سے مغرب اور عشاء کے درمیان سفید کاغذ پر لکھے اور گلے میں باندھے اور دوسرے نقش کو بالترتیب اگلے دن لکھ کر اسے پانی میں ڈال کر اس کا پانی پیئے۔ اللہ نے چاہا تو بواسیر کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا اور آئندہ کے لئے بھی اس مرض سے محفوظ رہے گا۔

حـــــــــــــــــم

آیت الکتٰب	تلک
الحکیم	الکتٰب

حـــــــــــــــــم

مرض سوکھا کا خاتمہ

یہ ایسا بے مثال قسم کا عمل ہے کہ جس کی بدولت اگر بچہ یا بڑا سوکھے پن کا شکار ہوا ہو تو اللہ کے حکم سے ایک ہی مرتبہ کے علاج سے بالکل صحت منداور تندرست ہو جائے گا۔ انشاء اللہ اب اگر کوئی بھی مریض ہو تو اس کو یا اس کے گھر والوں کو حکم دیا جائے کہ ایک عدد لٹھے کا سات گز کپڑا سفید رنگ کا لیا جائے اور عمل کرنے سے پہلے مریض کو تازہ غسل کروا کر اس لٹھے سے اس کا سارا جسم ڈھانپا جائے اور خود صاحب عمل (بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ) پڑھتا جائے اگر اس کو مریض کے نام کے اعداد کے مطابق پڑھ کر دم کیا جائے تو بہتر ہے ورنہ اتنا پڑھے جس سے مریض کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ بعد دم کرنے کے اس کپڑے کو اتار کر مریض کو غسل کروایا جائے اور جس پانی سے غسل کروایا جائے وہ سات نلکوں کا پانی ہو یعنی مختلف مقامات سے سات علیحدہ علیحدہ جگہوں سے پانی لایا جائے اور اس پانی میں اس نقش کو ڈال دیا جائے لیکن اس بات کی ضرور احتیاط کی جائے کہ اس پانی کی بے ادبی کسی بھی صورت میں نہ ہو اور جس پانی سے غسل دیا جائے۔ اسے پودوں میں ڈال دیا جائے۔ پھر ایک عدد یہی نقش مریض کے گلے میں زعفران سے لکھ کر پہنایا جائے۔ اللہ کے حکم سے سارا سوکھا پن اس پودے اور اس کپڑے میں چلا جائے گا۔ کپڑے کو چلتے پانی میں بہا دیا جائے۔

تلی وجسمانی دردوں کا علاج

اس نقش کو کسی بزرگ یا شہید کے مزار پر جا کر سفید کاغذ پر زعفران سے لکھے اور اسے سرسوں کے تیل میں ڈال کر اس تیل کی مالش ہفتے میں ایک دن اپنے پورے جسم پر کرے۔ کم از کم تین گھنٹے اس تیل کو اپنے جسم پر لگا رہنے دیں پھر غسل کرے۔ ایک ہفتہ اس عمل کو کر لینے کے بعد پھر اس نقش کو زعفران سے لکھے۔ نیچے اپنی بیماریوں کے نام اور ان کے خاتمہ کا مختصر سا مقصد لکھے اور گلے میں باندھے۔

حــــم عسق

الذین من	الیک والی	یوحی	کذلک
قبلک	الذین من	الیک والی	یوحی
اللہ العزی	قبلک	الذین من	الیک والی
الحکیم	اللہ العزیز	قبلک	الذین

حــــم عسق

خارش وپھنسیوں کا علاج

اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر کالی روشنائی سے لکھے اور اس میں زیتون کا تیل ڈال کر متاثرہ حصے پر اس تیل کی مالش کیا کرے اور اس نقش کو گلے میں باندھے۔

حم　　حم

المبین	والکتٰب
والکتٰب	المبین
المبین	والکتٰب

حم　　حم

استقرار حمل

اس عمل کی بدولت اللہ رب العزت نیک نیت رکھنے والوں اور عوام کو خوش رکھنے والوں کو ضرور اس نعمت سے نوازتا ہے سب سے پہلے عورت اپنے حیض ونفاس والے دنوں سے پاک ہو اور (بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ۝ الٓمٓرٰ تلک اٰیٰتُ الکتٰب وَالَّذِیْٓ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ الْحَقُّ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یُؤْمِنُوْنَ) کو (۴۰۹۴) مرتبہ دن کے کسی بھی ایک حصے میں پڑھے اور پانی پر دم کر کے آدھا خود پیئے اور آدھا اپنے شوہر کو پلائے یا اگر شوہر اس عمل کو کرے تو آدھا پانی اپنی عورت کو پلائے۔ اس عمل کو سات دنوں تک کیا جائے گا اور اسے مصری کے شربت کے ساتھ دھو کر پیئے اور نوچندی جمعرات والے دن اس نقش کو باندھیں۔

اس بات کو یاد رکھیں کہ جو نقش میاں اپنے گلے میں باندھے اس کے نیچے اپنی بیوی کا نام مع والدہ لکھے اور جو نقش بیوی پہنے اس کے نیچے اپنے شوہر کا نام مع والدہ لکھے۔ اللہ کے حکم سے حمل قائم ہوگا اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کی بارش برسائے گا۔

الــــم　الــــم

تلک ایٰت الکتٰب الذی انزل الیک من ربک الحق ولکن اکثر الناس لایعلمُوْن

الــــم　الــــم

ہسٹریا

یہ ایسا مرض ہوتا ہے جس سے عورت کو دورے پڑتے ہیں اور ایسی عجیب حالت ہو جاتی ہے کہ اس کا زندہ رہنا محال ہو جاتا ہے۔ اس مرض کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کرنے کے لئے روزانہ صبح نہار منہ اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر صندل کے شربت کے ساتھ گھول کر پلایا جائے اور ایک عدد کو زعفران سے لکھ کر گلے یا الٹے بازو پر باندھا جائے۔ اگر کوئی خاص افاقہ نہ ہو تو اسی نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر نیچے نام مریض مع والدہ لکھ کر اسے مٹی کی ہانڈی میں ڈال دے اور اس میں دریا سے صاف پانی بھر کر لائے اور اس ہانڈی کے پانی کو استعمال کیا جائے۔ مرض کا جڑ سے خاتمہ ہو جائے گا۔ اس عمل کو شروع کرنے کے بعد پیپل کے سوکھے پتے کافی مقدار میں لائیں اور روزانہ سات پتوں پر (بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ۝ الٓرٰ تلک اٰیٰتُ الکتٰبِ المُبِیْن) کو (۱۶۷۹) مرتبہ دم کر کے اور ایک سفید رنگ کی چادر اپنے پورے جسم پر لپیٹ کر اور اپنے پہلے کپڑے اتار کر ان کو زیتون کے کوئلے دہکا کر رکھ کر اس کی دھونی اپنے پورے جسم کو دے اور پھر گلے یا بازو پر باندھنے والے نقش کو باندھے۔ اللہ کے حکم سے مرض کا جڑ سے خاتمہ ہوگا۔ عمل کی میعاد کم از کم گیارہ دن ہے۔

نزلہ وزکام ومختلف امور زندگی

اگر کسی کو بہت پرانا نزلہ وزکام ہو جس سے گلے میں کیرا بھی گرتا ہو تو اس نقش کو صبح نہار منہ چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اسی وقت گلاب کے عرق کے ساتھ دھو کر پئے اور اس عمل کو رات کو بعد نماز عشاء بھی کرے اور ایک عدد نقش کو اپنے گلے میں زعفران سے لکھ کر باندھے اللہ کے حکم سے پرانا نزلہ ختم ہوگا۔ چہرے کے امراض مثلاً چہرے کے دانوں کا کثرت سے نکلنا یا دانے نکلنے کے بعد پڑنے والے نشانات کا برقرار رہنا یا چہرے پر چیچک کے نشانات کا پایا جانا ان سب کے خاتمے کے لئے اس نقش کو مٹی کے کورے ٹھیکرے پر کالی روشنائی سے لکھا جائے اور اس پر سرسوں کا تیل ڈالا جائے اور فوراً سادہ روئی لے کر جتنا تیل اس روئی پر لگ سکے لگایا جائے اور اسے اپنے چہرے کے متاثرہ حصے پر مل کر آگ پر جلائے اور اس کی دھونی اپنے چہرے کو دے، چہرے کے امراض ختم ہوں گے۔

جسمانی امراض کا خاتمہ

اس عمل ونقش کو ہر قسم کی جسمانی بیماری کے خاتمے اور شفائے کاملہ حاصل کرنے کے لئے کیا جا سکتا ہے اور اللہ رب العزت اس پاک عمل ونقش کی بدولت ضرور شفا دیتا ہے۔ اب اگر کسی کو درد قولنج ہو تو اس نقش کو روزانہ پانچ دنوں تک چینی کی پلیٹ پر زعفران سے لکھ کر صبح نہار منہ گلاب کے عرق سے دھو کر پئے اور ایک کو اپنے گلے میں باندھے۔ اللہ کے حکم سے درد قولنج کا خاتمہ ہوگا۔ درد گردہ کے لئے اس نقش کو زعفران سے سفید کاغذ پر لکھے اور اسے اپنے گردے کے مقام پر چپکنے والی ٹیپ کے ساتھ لگائے۔ والِ قلب اور دل کے تمام امراض کے لئے اس نقش کو سات دنوں تک سیب کے چھلکے پر کالی روشنائی سے لکھے اور اس چھلکے کو صبح نہار منہ کھائے اور اس نقش کو پئے اور دوسرے کو اپنے دل کے مقام پر باندھے۔ اللہ شفاء دے گا۔ درد ناف کے لئے اس نقش کو سرسوں کے تیل میں ڈال کر اس تیل کی مالش اپنے پیٹ پر کرے اور روئی کو اسی تیل میں بھگو کر ناف کے مقام پر رکھے۔ اللہ کے حکم سے ناف کا عارضہ ختم ہوگا بعد اس مرض کے خاتمے کے اس نقش کو سبز ریشمی کپڑے پر کالی روشنائی سے لکھے اور اسے ناف کے مقام پر باندھے یا لمبی ڈوری سے اس نقش کو ناف کے مقام پر رکھے۔

درد پسلی

اس عمل کو درد پسلی اور بچوں کے پسلی چلنے کے خاتمے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔ کالا ریشمی کپڑا آدھ گز لے کر اس پر اس نقش کو سنہری روشنائی سے لکھے اور اسے بچے کی کمر پر لپیٹے اور اس نقش کو مٹی کے کسی پیالے پر لکھ کر اس پیالے میں گلاب کا عرق ڈال کر صبح وشام اس عرق کو پلایا جائے۔ اللہ کے حکم سے پسلی چلنی بند ہوگی اور پسلیوں کا عارضہ ختم ہوگا اور اگر کسی کو کمر میں درد رہتا ہو تو بھی اس عمل کو ایسے ہی کیا جائے لیکن اس کے ساتھ اس بات کو ضرور یاد رکھئے کہ کپڑے پر لکھے گئے نقش کی بے ادبی کسی بھی صورت میں نہ کی جائے ورنہ اللہ کے عذاب کے ساتھ ساتھ شفاء قطعی نہیں ہوگی۔ حتی الامکان یہی کوشش کی جائے کہ اس کی حفاظت کی جائے تاکہ اللہ تعالیٰ کامل صحت سے نوازے جسم میں مختلف قسم کی دردیں یا کسی بھی مخصوص درد کے خاتمے کے لئے اس نقش کو سبز ریشمی کپڑے پر سنہری روشنائی سے لکھے اور اسے اپنے بدن کے گرد لپیٹے اور دوسرے کو اپنے بدن سے علیحدہ کیا جائے اور تازہ وضو کر کے پھر اس کپڑے کو باندھا جائے۔ اللہ کے حکم سے جسمانی بیرونی واندرونی بیماریوں کا خاتمہ ہوگا۔ جوڑوں کے درد کے خاتمے کے لئے اس نقش کو سرسوں کے تیل میں ڈال کر اس تیل کی مالش کرے۔

بلڈ پریشر وشوگر

بلڈ پریشر وشوگر کے خاتمے کے لئے اس نقش کو سفید چھوٹے سے کاغذ پر زعفران سے لکھے اور اس کے نیچے مختصر سا مقصد اور اپنا نام مع والدہ لکھ کر لہسن کا ایک جوا لے کر اس کو کاٹے اور اس کے اندر اس نقش کو رکھ کر اسے صبح نہار منہ

نگل جائے۔ اس عمل کو سات دنوں تک کر کے خود اس کے اثرات دیکھ لے۔ اگر کوئی افاقہ نہ ہو تو لہسن والے عمل کو مسلسل کرتے ہوئے اس کے ساتھ مٹی کے پیالے کے اندر اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھے اور ہر وقت اس کا پانی استعمال کرے۔ اللہ کے حکم سے لو بلڈ پریشر ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کا بیک وقت خاتمہ ہوگا۔ اگر کسی کے جسم میں خون کی کمی ہو گئی ہو تو وہ اس نقش کو مٹی کے کورے ٹھیکرے پر کالی روشنائی سے لکھے اور اس ٹھیکرے کو مٹی کی کنالی کے درمیان میں رکھ کر اس کے گرد اپنا نام مع والدہ لکھے اور اسے پانی سے خوب بھر دے اور ہر وقت اس میں سے پانی پیا کرے اور اگر ہو سکے تو ایک عدد نقش کو زعفران سے لکھ کر اسے اپنے گلے میں بھی باندھے۔ اللہ کے حکم سے خون کی کمی پوری ہوگی اور اس سے دیگر امراض کا بھی خاتمہ ہوگا۔ خون سے زہر صاف کرنے اور اسے صحیح کرنے کے لئے اوپر والے عمل کو دہرایا جائے اللہ شفاء دے گا۔

الـ ـم الـ ـم

احسب الناس ان
یترکوا ان یقولوا اٰمنا
وھم لایفتنون

الـ ـم الـ ـم
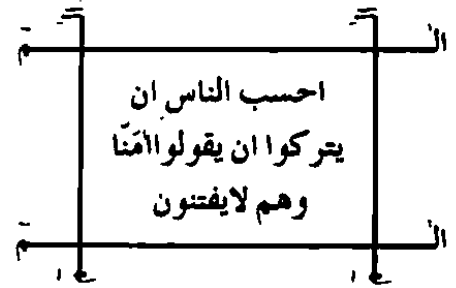
اولاد عطا ہو

جو کوئی یہ چاہے کہ اس کے ہاں نیک اور صالح اولاد فرزند کی ولادت ہو اور وہ صاحب اولاد ہو جائے تو ہر نماز کے بعد بارگاہ الٰہی میں گیارہ مرتبہ دعا مانگے۔ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ٥ (الصّٰفّت:۱۰۰)

ترجمہ: پروردگار مجھے صالح اولاد عطا فرما۔

دیگر: وَيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا٥ (نوح:۱۲)

کسی کے ہاں اولاد نرینہ نہیں ہو تو حمل ٹھہرتے ہی ۹ مہینے تک ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھے۔

دیگر: لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَاۗءُ الذُّكُوْرَ٥ (الشوریٰ:۴۹)

جس شخص کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو تو مذکورہ بالا دعا ۱۳۳ مرتبہ پانی پر دم کر کے فجر کی نماز کے بعد دونوں میاں بیوی پئیں۔

یا مبدی کا عمل

جس شخص کی عورت بانجھ ہو، حمل قرار نہ پاتا ہو وہ ایک سیب کو چھیل کر سات مرتبہ یا مبدیٔ سیب پر لکھ کر تین روز تک نہار منہ بیوی کو کھلائے۔ انشاء اللہ اول ہی مہینے میں حمل رہے گا اور اگر اول ماہ میں حمل نہ ہوا تو دوسرے مہینے میں ایسا کرے۔ پھر تیسرے مہینے میں ایسا ہی کرے۔ انشاء اللہ اس ماہ میں ضرور حمل رہے گا اگر سیب نہ ملیں تو مرغی کا انڈا پانی میں جوش دے کر چھلکا اتار کر سفیدی پر لکھا جائے۔

اس بیماری کے لئے جس نے طبیبوں کو عاجز کر دیا ہو۔ جو شخص کسی طرح کے مرض میں مبتلا ہو اور طبیب یا ڈاکٹر علاج کرتے کرتے عاجز آ گئے ہوں یعنی کسی طرح آرام نہ ہوتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس عبارت کو چینی کی طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر نہار منہ مریض کو اکیس روز یا چالیس روز مسلسل مشتری یا زہرہ کی یا جس ساعت میں چاہے لکھے انشاء اللہ تعالیٰ مریض کو شفاء ہوگی۔ مشہور عمل ہے اور مجرب ہے اور وہ عبارت یہ ہے۔ یَا حَیُّ حین فی دیمومة ملكه وبقائه یاحی۔

آیات شفاء برائے جملہ امراض

یہ قرآن پاک کی وہ آیتیں ہیں جن کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے ایسے مریض کو کہ جس کو اپنے مرض کے متعلق پریشانی ہو اور اس کے مرض کا پتہ نہ چلتا ہو یا علاج کراتے کراتے مایوس ہو چکا ہو۔ ان آیات مبارکہ کو چینی کی پاک طشتری پر لکھ کر دھو کر پلائے۔ خدا کے فضل و کرم سے بالکل تندرست و توانا ہو جائے گا اور جملہ امراض اس کے دور ہو جائیں گے۔ وہ آیات مبارکہ یہ ہیں۔

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحيم ط وَيَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَشِفَاۗءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ط فِيْهِ شِفَاۗءٌ لِّلنَّاسِ ط مَا هُوَ شِفَاۗءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ط وَاِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِيْنِ ط قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَاۗءٌ۔

برائے نامردی

(یعنی جماع پر قادر نہ ہونے کا علاج)

ترکیب: جو شخص جماع پر قادر نہ ہوتا ہو خواہ اس کو کسی نے باندھ دیا ہو یا نامرد ہو تو اس کو چاہئے کہ تین روز تک بالترتیب اس عبارت کو کاغذ کے ٹکڑوں پر لکھے اور اس کو دھو کر کاغذ کو نگل لے اور اوپر سے دھویا ہوا پانی پی لے یا چینی کی طشتری پر گلاب اور زعفران سے لکھ کر نہار منہ چاٹ لے انشاء اللہ عورت پر قادر ہوگا۔ پہلے روز یہ لکھے۔

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحيم ط كٓهٰيٰعٓصٓ یاحی یاقیوم وصلی

اللّٰہ تعالیٰ علیٰ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ اَجْمَعِیْن الٰھی بحرمة محمد وعلی وفاطمہ والحسن والحسین ان تعافینی من العنته وتقدرنی علی الجماع الحلیلة وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ محمّد واٰلہٖ اجمعین ط

دوسرے روز یہ لکھے۔

حمعسق یاصمد یافرد یاذ والجلال والاکرام لاالٰہ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْن ان تعا فینی من العنته وتقدر نی علی الجماع وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد واٰلہٖ اجمعین۔

تیسرے روز یہ لکھے۔ کٓھٰیٰعٓصٓ یاحی یاقیوم یااحد یافرد ان تعافینی من العنته وتقدرنی علی الجماع وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ محمد واٰلہٖ اجمعین ۔

اس عبارت کو بدھ جمعرات یا جمعہ کو لکھے لیکن مشتری کی ساعت میں لکھنا چاہئے ۔بدھ کے روز سورج نکلنے کے بعد سے چوتھا گھنٹہ اور جمعرات کو سورج نکلنے کے بعد سے پہلا گھنٹہ اور جمعہ کو سورج نکلنے سے پانچواں گھنٹہ نہایت مجرب ہے۔

برائے یرقان جس کو پیلیا کہتے ہیں

ترکیب: جس شخص کو یرقان کی شکایت ہوتو اس کو چاہئے کہ نیم کی ایک ٹہنی لے کر اس کی تمام سینکیں الگ توڑ کر مع پتوں کے ایک جگہ کرلیا جائے اور سینکوں سے مریض کی آنکھوں کو جھاڑتا جائے ۔یعنی سینکیں برابر رہیں ۔اول تین مرتبہ درود شریف پھر سورۂ لایلاف قریش بسم اللہ پانچ مرتبہ پڑھ کردم کرے ۔مریض آنکھوں کو کھلا رکھے اور نوبار پڑھ کردم کرے اور آخر میں تین مرتبہ درود شریف پڑھ لے ۔اس عمل کو سات روز مسلسل کرے ۔انشاءاللہ تعالیٰ مریض شفایاب ہوگا۔

اللہ اللہ اللہ

۱۰۰۵	۱۰۱۰	۱۰۰۳
۱۰۰۴	۱۰۰۲	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۲۰۰۱	۱۰۰۷

اللہ اللہ اللہ (دائیں) — اللہ اللہ اللہ (بائیں)

۱۴۴۱۴۴۱۴۴

کسی کو مطیع کرنا ہو

ترکیب: جو شخص کسی دوسرے شخص کو اپنا مطیع کرنا چاہتا ہو یا اپنے مخالفین کو اپنا موافق بنانے کی خواہش ہوتو اس تعویذ کو لکھ کر موم جامہ کر کے مرد اپنے داہنے بازو پر اور عورت اپنے بائیں بازو پر باندھے ۔انشاءاللہ تعالیٰ تمام مخالفین تابع فرمان بن جائیں گے ۔کوئی مخالفت کسی سے نہ رہے گی مجرب ہے نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱	۳۴	۳۸	۲۴
۳۷	۲۵	۳۰	۳۵
۲۶	۴۰	۳۲	۲۹
۳۳	۲۸	۲۷	۳۹

دل کی گھبراہٹ کے لئے

ترکیب: جو شخص اختلاج قلب یا دل کی دھڑکن کا مریض ہوتو اس تعویذ کو لکھ کر گلے میں اس طرح ڈالے کہ تعویذ دل تک آجائے ۔یعنی دل پر پڑا رہے۔دراصل سینہ کے گڑھے یعنی کوڑی پر پڑا رہے۔وہ آیت یہ ہے۔

بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ط لااِلٰہ الاَّ اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ الذِینَ اٰمنُوْا وتطمَئِنّ قلُوْ بھم بذکراللّٰہ الاَ بِذِ کرِاللّٰہ تطْمَئِنُّ القُلُوْب۔

۸۰	۱۰	۲۰
۰۳	۰۵	۷۰
یااللہ	یااللہ	بحق یااللہ
دفع شود	دل	ہول

دل کی گھبراہٹ کے لئے

ترکیب: جس کا دل گھبراتا ہو یا دل میں دھڑکن زیادہ ہو اس کے لئے اس عبارت کو تین طشتریوں پر لکھ کر دن میں تین مرتبہ صبح دوپہر شام مریض کو پلائے۔

دوسری ترکیب یہ ہے کہ تانبے کی تختی بنوا کر اس پر یہ عبارت کھدوا کر گلے میں ڈالے خواہ اس میں کنڈے لگوا کر ڈوراڈال کر گلے میں ڈالے یا بطور تعویذ کے کپڑے میں سی کر گلے میں ڈالے اس طرح کہ دل پر پڑا رہے۔

وہ عبارت یہ ہے۔ناعلیا مظھر العجائب تجده عونا لک فی النوائب من کل ھم وغم سینجلی بعظمتک یا اللّٰہ یا اللّٰہ یا اللّٰہ بنبوتک یامحمد یامحمد یامحمد بولایتک یاعلی یاعلی یاعلی ھو الشافی ھوا لکافی ھوالمعافی۔

●●●

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۵

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

انسانوں کے باہمی مشورے کے بیان میں

اِدھر بادشاہ اپنے مشیروں سے مشورہ کرنے میں مشغول تھا۔ اُدھر انسان بھی اہل الرائے سے صلاح لے رہے تھے کہ بادشاہ کا دل جیتنے کے لئے کیا طریقہ اختیار کرنا چاہئے۔ تقریباً ستر آدمی انسانوں کی اس مجلس مشاورت میں شریک تھے، گفتگو کی ابتدا ایک شخص نے کی اس نے کھڑے ہوکر کہا، ہمارے اور ہمارے غلاموں کے درمیان جو بات چیت ہوئی وہ تم سب نے سنی لیکن فقیہ کا فیصلہ ابھی تک نہیں ہوسکا۔ بادشاہ نے اب تک کسی فریق کے حق میں اپنا فیصلہ نہیں کیا ہے البتہ یہ بات طے ہے کہ بادشاہ خود پریشان ہے اور صحیح فیصلہ پر اس کے لئے پہنچنا دشوار ہورہا ہے۔ ایک شخص نے کھڑے ہوکر کہا، غالبًا بادشاہ کل اپنے وزیروں کو جمع کر کے کوئی آخری مشورہ کرے گا۔ کسی نے کہا کہ وزیروں کی بجائے وہ حکیموں اور عالموں کو جمع کرے گا اس لئے وہی کوئی بہتر صورت نکال سکتے ہیں۔ مگر یہ اندازہ نہیں ہے کہ حکماء اور علماء ہمارے بارے میں کیا خیال رکھتے ہیں البتہ یہ ہمیں یقین ہے کہ خود بادشاہ ہمارے بارے میں اچھی رائے رکھتا ہے۔ ایک نے کہا ہمیں وزیر کی طرف سے خطرہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے خلاف رائے دے، دوسرے نے کہا کہ واقعتاً یہ ممکن ہے لیکن اس سے نمٹنے کی صورت یہ ہے کہ وزیر کو کچھ تحفے تحائف دے کر اپنی طرف کرلیا جائے اور اس کی رائے ہموار کرلی جائے۔ دوسرے شخص نے کہا کہ مجھے وزیر سے اور مفتی کی طرف سے خطرہ ہے کہ وہ اپنی رائے ہمارے غلاموں کے حق میں دے گا اس لئے کہ وہ پہلے ہی سے ہمارے خلاف بول رہا ہے، دوسرے نے کہا اسے بھی کچھ لے دے کر اپنا بنالیا جائے۔ رشوت لینے کے بعد وہ کچھ بھی حیلے بہانے کرنے کے لئے آمادہ ہوجائے گا۔

ایک صاحب نے کہا کہ صاحب العزیمت مرد عاقل اور دین دار کسی کی طرف داری نہیں کریں گے۔ بادشاہ ان سے بھی مشورہ کرے گا اور ان کی رائے کو اہمیت دے گا اور انہیں رشوت کے ذریعہ اپنا بنایا جاسکتا ہے حاضرین نے اس بات کی تائید کی لیکن اسی وقت ایک شخص کھڑے ہوکر کہنے لگا۔ بادشاہ جب حکیموں سے مشورے کرے گا تو بات اور الجھ جائے گی اس لئے کہ حکیم لوگ کسی ایک فیصلہ پر کبھی متفق نہیں ہوسکتے ہر حکیم اپنی عقل سے سوچے گا اس لئے اختلاف خود بخود پیدا ہوجائے گا۔ ایک شخص نے کہا کہ اغلب گمان یہ ہے کہ بادشاہ فیصلہ کی باگ ڈور قاضیوں اور مفتیوں کے ہاتھ میں دیدے گا، دوسرے نے کہا کہ مفتیوں کا فتویٰ ان باتوں سے باہر نہیں ہوگا، یا تو حکم کردیں گے کہ حیوانوں کو آزاد کریں یا کہیں گے کہ ان سے زیادہ خدمت نہ لیں بلکہ خدمت میں تخفیف کریں اور احسان کا معاملہ کریں شروع میں یہی تین صورتیں ممکن ہیں۔

ایک شخص بولا بالفرض مان لو کہ یہ وزیر ہماری مخالفت کرے گا اور ہمارے غلاموں کی صفائی کرے گا تو وہ خود آخر کہے گا کیا؟ ہمارے مقابلہ میں ہمارے غلاموں میں خوبی ہی کیا ہے؟ دوسرے نے کہا وہ یہ کہے گا کہ ان حیوانوں نے ہمارے ملک میں آکر پناہ لی ہے اور یہ کمزور بھی ہیں، عموماً کمزور ہی مظلوم ہوا کرتا ہے۔ لہٰذا بادشاہ پر لازم ہے کہ کمزور اور مظلوموں کا ساتھ دے اور یہی خدا کا بھی مطالبہ ہے۔ بادشاہوں کو ظل اللہ کا خطاب خواہ مخواہ تھوڑی عطا کیا گیا ہے ظل اللہ تو اسی لئے کہلاتے ہیں کہ یہ لوگ طاقتوروں کے مقابلے میں کمزوروں کا ساتھ دیتے ہیں اور مظلومین کی مدد کرتے ہیں چنانچہ خدا کا مطالبہ بھی ہوتا ہے کہ جب ہم نے تمہیں دوسروں پر غلبہ اور اقتدار عطا کیا ہے تو ہماری کمزور مخلوق کی مدد کریں۔ ورنہ قیامت کے دن تم سے باز پرس ہوگی۔

ایک نے کہا کہ زیادہ قرین قیاس بات یہ ہے کہ بادشاہ قاضیوں اور مفتیوں کی بات مان لے اور مفتی و قاضی شریعت کی روشنی میں وہ ہی تین باتیں پیش کریں گے جن کا ذکر ابھی ہمارے ایک بھائی نے کیا تھا۔ بادشاہ ان تینوں صورتوں میں سے ایک صورت منتخب کر کے فیصلہ دے سکتا ہے۔ ایسی صورت میں تم کیا کروگے۔؟

اس نے کہا کہ اگر قاضی یہ فیصلہ کرے کہ حیوانوں کو چھوڑ دو تو تم کیا کہوگے۔؟

ایک نے جواب دیا کہ ہم یہی کہیں گے کہ ہم ان کے مالک اور موروثی ہیں اور یہ ہمارے آباؤ اجداد کے وقت سے ہماری غلامی میں چلے آرہے ہیں ان کے بارے میں مکمل اختیار ہے چاہے ہم انہیں آزاد کریں اور چاہے انہیں قیدی بنائے رکھیں۔

ایک شخص نے کھڑے ہوکر بولا کہ اگر قاضی نے یہ کہا کہ بات شریعت سے ثابت کرو کہ یہ تمہارے غلام موروثی ہیں تو ہمارے پاس اس کو ثابت کرنے

کے شرعی دلائل کیا ہیں۔؟

ایک آدمی بولا۔ ہم دلائل کے بجائے اپنے دوستوں اور بھائیوں کی گواہی اور شہادت پیش کریں گے۔

کوئی بولا اگر قاضی نے یہ کہا کہ آدمیوں کی گواہی آدمیوں کے حق میں قابل اعتبار نہیں تو؟ پھر قاضی یہ سوال بھی اٹھا سکتا ہے کہ تمہارے آباؤ اجداد نے ان جانوروں کو کہاں سے خریدا۔؟ بیعنامہ وغیرہ کی کوئی نقل تمہارے پاس ہے؟ یا یوں ہی گرفتار کرلیا۔؟ اگر یوں ہی گرفتار کرلیا تھا تو یہ ظلم پرانا ہے جو تمہارے آباؤ اجداد سے چلا آرہا ہے اور اب اسے ختم ہونا چاہئے۔

یہ بات سننے کے بعد سب خاموش ہوگئے، کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، کچھ دیر تک خاموشی رہی پھر ایک اعرابی نے کھڑے ہوکر کہا ہم یہ کہیں گے کہ بیعنامہ کی نقل ہمارے پاس موجود تھی لیکن وہ ایک طوفان میں غرق ہوگئی۔

کسی نے کہا، ٹھیک ہے لیکن اگر قاضی نے کہا کہ تم اس بات کی قسم کھاؤ تو کیا ہوگا۔؟ ایک شخص بولا تو ہم یہ عرض کریں گے کہ قسم مدعی پر نہیں مدعا علیہ پر ہوا کرتی ہے اسی لئے ہم قسم نہیں کھائیں گے۔

ایک شخص بولا اگر قاضی حیوانوں سے مطالبہ کرے اور وہ قسم کھا کر کہہ دیں کہ ہم انسانوں کے موروثی غلام نہیں ہیں تو پھر کیا تدبیر کی جائے گی۔؟

دوسرے نے جواب دیا کہ ہم کہیں گے کہ حیوانوں نے جھوٹی قسم کھائی ہے ہمارے پاس بہت سے دلائل ہیں کہ جو ہمارے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں ایک شخص نے کہا کہ اگر قاضی حکم کرے کہ انہیں ہم بیچ دیں اور ان کی قیمت وصول کرلیں تو اس وقت کیا ہوگا۔؟ آبادی کے رہنے والوں میں کسی نے کہا کہ ہم انہیں بیچ دیں گے اور قیمت لے لیں گے۔ اس میں ہمارا فائدہ ہے لیکن جنگل اور ویرانے کے باشندوں میں سے کسی نے کہا یہ نہیں ہوسکتا اگر ہم نے انہیں فروخت کردیا تو ہم شدید نقصان سے دوچار ہوجائیں گے۔ ہماری رائے یہ ہے کہ انہیں بیچنے کا تو خیال بھی دل میں نہ لانا چاہئے۔ جن حضرات کی رائے یہ تھی کہ انہیں فروخت کردیا جائے ان میں سے کوئی بولا کہ جانوروں کو بیچ ڈالنے میں ہمارا کیا نقصان ہے۔؟ جنگل کے باشندوں میں سے کسی نے جواب دیا کہ انہیں بیچ کر ہم سخت تکلیف اٹھائیں گے، دودھ پینا، گوشت کھانا ان کی کھال استعمال کرنا ان کو سواری وغیرہ کے کام میں لانا یہ سب فائدے ضائع ہوجائیں گے اور پھر ایسی زندگی سے تو موت ہی بہتر ہے اور تکلیف صرف ہمیں نہیں بلکہ آبادی کے رہنے والوں کو بھی ہوگی وہ ان حیوانوں سے بہت فائدے اٹھاتے ہیں، ہمارے خیال میں ہرگز ان کو فروخت کرنے کا تصور نہ لانا اگر احسان کا معاملہ کرنا چاہو تو کوئی مضائقہ نہیں اس لئے کہ یہ بھی خدا کی مخلوق ہیں ان کے ساتھ نرمی یا احسان کروگے تو خدا بھی خوش ہوگا اور بعید نہیں کہ یہ خود کو پھر بخوشی تمہارے ہی سپرد کردیں۔ یہ تو اللہ کا احسان ہے کہ اس نے تمہیں برتری دی اور انہیں تمہارا محکوم بنایا لیکن دل تو یہ بھی رکھتے ہیں اگر ہم ان کو احساناً آزاد کردیں تو فروخت کرنے کے مقابلے میں بہتر رہے گا، خدا بھی راضی رہے گا اور یہ حیوان بھی ہماری شرافت اور بڑائی کے قائل ہوجائیں گے۔

حیوانوں کے باہمی مشورے کے بیان میں

بادشاہ جس وقت مجلس سے اٹھا اور سب رخصت ہوکر اپنے اپنے مکانوں میں گئے تو بہائم میں جمع ہوکر آپس میں صلاح و مشورہ کرنے لگے ایک نے کہا کہ آج جو مناظرہ ہمارے اور ہمارے دشمنوں کے درمیان ہوا وہ تم نے سن لیا لیکن یاد رکھو کہ قضیہ ابھی تک حل نہیں ہوا اور تم سب کی کیا رائے ہے۔؟

ایک نے کہا کہ ہم صبح کو بادشاہ کے سامنے خوب گڑگڑا کر روئیں گے اور ان کے ظلم کا شکوہ کریں گے، شاید بادشاہ کے دل میں رحم آجائے اور وہ ہمیں قید سے رہائی دلا دے۔ آج وہ کچھ ہم پر مہربان نظر آرہا ہے۔

ایک دوسرے حیوان نے کہا۔ لیکن بادشاہ کو یہ لازم ہے کہ جو بھی فیصلہ کرے دلائل اور براہین کی روشنی میں کرے اور یہ بات ہم سب کو یاد رکھنی چاہئے کہ دلائل پیش کرنا اور اپنے دعویٰ کو برحق ثابت کرنا قوت بیان کے بغیر ممکن نہیں ہے، انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ فصاحت اور قوت بیان میں ہم سے کہیں زیادہ بڑھے ہوئے ہیں ہمیں اس بات کا خطرہ ہے کہ کہیں ان کی چرب زبانی سے ہم دلیل و حجت میں نہ ہار جائیں اور وہ زبان زوری کی بنیاد پر غالب نہ آجائیں۔

آخر تم سب کے نزدیک ان کی زبان زوری سے بچنے کی کیا تدبیر ہے ہمیں خوب غور و فکر کرنا چاہئے اور جب ہم سب مل کر غور و فکر کریں گے تو انشاء اللہ کوئی نہ کوئی تدبیر ذہن میں آجائے گی۔

ایک حیوان نے کہا، میری رائے یہ ہے کہ قاصدوں کو سب حیوانوں کے پاس بھیج کر صورت حال ظاہر کریں اور انہیں کہلا بھیجیں کہ اپنے وکیلوں اور خطیبوں کو ہمارے پاس روانہ کردیں وہ سب مل کر ہماری مدد کریں گے، کیونکہ حیوانوں کی ہر جنس میں کچھ نہ کچھ صلاحیتیں ایسی ہوتی ہیں جو دوسری جنس میں نہیں ہوتیں جب سب حیوانوں میں سے ایک ایک حیوان ہماری مدد کے لئے آجائے گا تو ہمارا پالا مضبوط ہوجائے گا اور ممکن ہے کہ ہم انسانوں پر غالب آجائیں اور ہماری نجات کی صورت پیدا ہوجائے اور اللہ سے دعا کرو کہ وہ ہماری مدد کرے وہ جس کی مدد کرتا ہے کامیابی اسی کو ملتی ہے وہ چاہے تو سب کچھ ہوسکتا ہے۔ سب حاضرین نے اس رائے سے اتفاق کیا چنانچہ چھ قاصد جو نہایت معتبر تھے مختلف سمتوں میں بھیجنے کے لئے تجویز کئے گئے ان میں سے ایک درندوں کے لئے دوسرا پرندوں کے واسطے، تیسرا شکاری جانوروں کے لئے، چوتھا حشرات الارض کے واسطے، پانچواں اور چھٹا دریائی جانوروں کے لئے مقرر کیا گیا پھر ان کو مختلف سمتوں میں روانہ کردیا گیا تاکہ یہ تمام حیوانوں سے مل کر صورت حال بیان کریں اور خطیبوں اور وکیلوں کو بلا کر ان سے مدد حاصل کریں۔

(باقی آئندہ)

دنیا کی ترقیاں دیکھ کر ایک دن گدھوں کے دل میں بھی یہ خواہش انگڑائی لینے لگی کہ وہ بھی کچھ ترقی کریں اور کسی بھی طرح اپنا اسٹیٹ اونچا کریں اس خواہش کے دل میں پیدا ہوتے ہی چند گدھوں نے ایک کانفرنس منعقد کی اور اس میں باشعور قسم کے گدھوں کو مدعو کیا۔ ایک گدھا جو اگر چہ سب سے زیادہ بے وقوف تھا لیکن عمر میں وہ سب سے زیادہ بڑا تھا۔ از راہ مصلحت اس گدھے کو اس کانفرنس کا صدر بنادیا گیا۔ کانفرنس کی کارروائی بڑے جوش وخروش کے ساتھ شروع ہوئی۔ سب سے پہلے ایک گدھے نے ایک جانب کھڑے ہوکر یہ کہا کہ جب سے یہ دنیا بنی ہے انسان کہیں سے کہیں پہنچ گیا ہے۔ وہ ہماری طرح اسی زمین پر چلتا پھرتا تھا اب چاند تک کی خبریں لا رہا ہے۔ اور ہم ان انسانوں کی خدمت کرتے کرتے نڈھال ہوگئے ہیں لیکن کل بھی گدھے تھے اور آج بھی گدھے کے گدھے ہی ہیں۔ اور اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ ہم میں سے کسی نے ترقی کرنے کی خواہش تک نہیں کی ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ ہمارا مستقبل تابناک ہو اور ہمیں انسانوں کی چیرہ دستیوں سے نجات ملے تو پھر ہمیں متحد ہوکر آگے بڑھنا ہوگا۔ اور ہمیں یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ہم جان رکھتے ہیں اور مالک نے ہمارے اندر بھی ہزاروں طرح کی صلاحیتیں پیدا کی ہیں۔ لیکن افسوس کہ ان انسانوں نے ہم سے صرف بوجھ ڈھونے کا کام لیا ہے اور ہمیں صرف گدھا ہی سمجھا ہے اور ہر انسان ہم سے مستفیض ہونے کے باوجود ہمیں حقارت سے دیکھتا ہے۔

سب گدھوں نے اس گدھے کی گفتگو سن کر تائید کی۔ صدر صاحب جو کم سنتے تھے اور جنہیں نظر بھی کم ہی آتا تھا اپنی گردن ہلا ہلا کر تائید کرتے رہے۔ حالانکہ وہ کچھ بھی نہیں سن رہے تھے اور ان میں کسی بات کو سمجھنے کی صلاحیت بھی نہیں تھی۔ لیکن وہ اپنی گردن ہلا ہلا کر گدھوں کو متاثر کر رہے تھے اور ان کی تحریک میں برابر کے شریک دکھائی دے رہے تھے۔ پہلے گدھے کی بات ختم ہونے کے بعد دوسرے گدھے نے ڈائس پر آکر کہا۔ کہ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنی اولادوں سے خفا ہوکر جب کہ وہ نا اہلیت کا ثبوت دے رہے ہوں اس طرح کی باتیں کرتے ہیں کہ دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اس طرح کی مثالوں سے ہماری زبردست تذلیل ہوتی ہے اور ہم ایک طرح کی احساس کمتری کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بھلا بتایئے ہم دھوبیوں کے ساتھ صبح ہی صبح گھاٹ پر جاتے ہیں دھوبی آرام سے چلتا ہے اور ہم انسانوں کے گندے سندے کپڑے اپنی ناتواں کمر پر لاد کر گھاٹ تک پہنچتے ہیں۔ سارا دن دھوپ میں کھڑے رہتے ہیں جب لنچ کا ٹائم ہوتا ہے تو دھوبی حضرات باقاعدہ کھانا کھاتے ہیں اور مزے لیتے ہیں اور ہمیں یوں ہی چھوڑ دیا جاتا ہے کہ خود رو گھاس پھوس کھاؤ اور دن پورا کرو۔ جب شام ہوجاتی ہے تو پھر ہماری کمر پر بوجھ لاد دیا جاتا ہے اور ہم انسانوں کے کپڑوں کا بوجھ اٹھائے دھوبی کے گھر آجاتے ہیں شام کو روکھی سوکھی خوراک ہمیں نصیب ہوجاتی ہے اور اگلی صبح پھر وہی گندے سندے کپڑوں کا بوجھ اور وہی دھوبی کی ڈانٹ ڈپٹ۔ یہ کوئی زندگی ہے اور اس پر ایسے فقرے کسنا کہ دھوبی کا گدھا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ کہاں کا انصاف ہے یہ تو اللہ کی پیدا کردہ ایک مخلوق کی کھلی توہین ہے اور اس کے خلاف ہمیں متحد ہوکر کچھ کرنا ہوگا ورنہ ہم عمر بھر گدھے کے گدھے ہی رہیں گے اور یہ انسان دن رات ہم سے خدمت لینے کے بعد بھی یوں ہی ہماری توہین کرتے رہیں گے۔

لیکن میرے بھائیوں۔ ایک باشعور گدھے نے اپنی جگہ کھڑے ہوکر کہا ہم انسانوں کے زرخرید غلام ہیں جب تک ہم اپنی ایک نسل ایسی پیدا نہیں کرینگے جو خود مختار ہو اور ان انسانوں کی محتاج نہ ہو۔ تب تک ہمیں لب کشائی کرنے کا حق ہی کیا ہے۔؟ ہمیں چاہیئے کہ ہم اپنی ایک نسل ایسی تیار کریں جو ان انسانوں کی محتاج نہ ہو۔

لیکن یہ کیسے ممکن ہے۔" ایک گدھا بولا" ہمارا حال تو یہ ہے کہ ہماری مادائیں ہم سے الگ رکھی جاتی ہیں کیونکہ ہماری افزائش نسل سے انسانوں کو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس لئے ہمیں اپنی ماداؤں کے قریب نہیں جانے دیا جاتا۔ کتوں کو دیکھئے کہ وہ صرف چوکیداری کرتے ہیں لیکن اپنی مرضی سے اپنی اولاد پیدا کرتے ہیں اور ایک ایک وقت میں ایک ایک کتیا کے کئی کئی بچے پیدا

ہوجاتے ہیں کوئی بھی ان پر روک ٹوک کرنے والا نہیں ہے۔ اور اب تو انسانوں نے بھی یہ روش اختیار کرلی ہے کہ ایک ایک وقت میں ایک ایک عورت کے کئی کئی بچے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ایک ہم ہیں ہمیں اپنی مادائوں کے ساتھ خلوت کرنے تک کی اجازت نہیں ہے اسی لئے ہماری نسلیں محدود ہیں۔ کسی بھی بڑے شہر پر نظر ڈال کر دیکھ لیجئے جہاں ہزاروں انسان ہوں گے وہاں گدھوں کی تعداد برائے نام ہوگی۔

لیکن اپنی نسل کو بڑھانے کا طریقہ کیا ہوگا۔؟ ''ایک گدھا بولا۔''

بہت عالمانہ قسم کا سوال ہے۔ اس کا جواب میں آج کی مجلس میں نہیں دے پاؤں گا۔ اس سوال کے جواب کے لئے مجھے کچھ سوچنے کا موقع دیں۔

ایک اور گدھا بولا کہ ہماری تو مشکل تو یہ ہے کہ ہم کسی گدھی سے ناجائز قسم کے تعلقات بھی نہیں رکھ سکتے کیونکہ جب رات کو ہم اِدھر اُدھر مٹر گشت کرتے ہیں تو ان انسانوں کے بچے ہماری درگت بناتے ہیں کوئی ہماری پیٹھ پر سوار ہوجاتا ہے، کوئی ہماری دم پکڑ کر کھینچتا ہے، کوئی ہماری دم سے کوئی ٹوٹا ہوا کنستر باندھ دیتا ہے۔ جب ہم چلتے ہیں تو اس کنستر میں سے عجیب عجیب آوازیں آتی ہیں۔ ہمیں وحشت ہوتی ہے اور پھر انسانوں کے بچے ہماری ہنسی اڑاتے ہیں، راتوں کو مٹر گشت کرتے وقت ہی موقع ہوتا ہے کہ ہم کسی گدھی سے اظہار عشق کریں اور کوئی بات بن جائے لیکن انسانوں کے بچے ہماری درگت اس طرح بناتے ہیں کہ عشق وشق سب خاک میں مل جاتا ہے اور اس کے بعد ہم اتنے تھک جاتے ہیں کہ کسی گدھی کی طرف دیکھنے کو بھی طبیعت مائل نہیں ہوتی۔

ایک گدھا ڈائس پر آکر بولا۔ اور یہ انسان جو خود کو اشرف المخلوقات سمجھنے کے گھمنڈ میں مبتلا ہیں ان کا حال یہ ہے کہ اپنے ارمان نکالنے کے لئے خفیہ نکاح بھی کرلیتے ہیں اپنی بیوی سے چوری چھپے۔ اور اس طرح بھی دو چار بچے بے ارادہ پیدا کرلیتے ہیں لیکن ہماری نسل دن بدن گھٹ رہی ہے۔ اگر ہم نے غور وفکر نہ کیا اور افزائش نسل کی کوئی تحریک نہیں چلائی تو ہماری تعداد اور بھی گھٹ جائے گی۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی نسل کو بڑھانے کا کوئی پلان مرتب کریں۔ آخر کب تک ہم انسانوں کے ظلم وستم کا شکار رہیں گے۔ ہم بھی اللہ کی مخلوق ہیں اور ہمارے بھی کچھ جذبات ہیں۔ ہم کیوں مشق ستم بنیں۔

ایک گدھے نے کسی قدر اکڑ کے ساتھ کہا کہ یہ انسان خود کو کس بنا پر اشرف المخلوقات سمجھتے ہیں ان سے لاکھ درجے اچھے تو ہم ہیں۔ ہم انسانوں کی خدمت کرتے ہیں۔ انسانوں کا بوجھ اپنے اوپر لادتے ہیں۔ اور چند کلو گھاس کھا کر انسان کی وفاداری کا دم بھرتے ہیں۔ پیغمبر آخر الزماں نے فرمایا تھا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو انسانوں کو فائدہ پہنچائے اس حساب سے ہم بہتر ہیں۔ کیونکہ انسانوں کی بھلائی کی خاطر اپنی کمر کو زخمی کرلیتے ہیں اور ہماری ساری زندگی انسانوں کی خدمت میں گزر رہی ہے۔ اس گدھے نے منطقی انداز میں حاضرین سے پوچھا۔ اے بھائیو کیا آپ نے کبھی کسی گدھے کو کسی دوسرے گدھے پر سوار ہوتے دیکھا ہے۔؟

سب گدھوں نے کہا نہیں۔

لیکن انسانوں کو دیکھو کہ یہ خود رکشہ میں بیٹھے رہتے ہیں اور رکشے والا جو خود بھی انسان ہوتا ہے ان کو کھینچتا ہے اس طرح ایک انسان دوسرے انسان پر سوار رہتا ہے۔ اس طرح یہ انسان، انسان پر بھی ظلم کرتا ہے۔

تم سچ بول رہے ہو۔ ایک گدھے نے تائیدی انداز میں کہا۔ پھر وہ بولا۔ گدھا کسی گدھے کے لات نہیں مارتا جب کہ انسان آپس میں ایک دوسرے کے دولتیاں مارتے ہیں اور ایک دوسرے کا خون پینے کی فکر میں لگے رہتے ہیں۔ ہم نے اپنی آنکھوں سے ایسے بھی انسان دیکھے ہیں کہ جن کی ٹانگیں صحیح سلامت نہیں ہیں لیکن وہ دوسروں کے معاملات میں پھر بھی اپنی ٹانگ اڑانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور انہیں ایسا کرتے ہوئے ذرا بھی شرم نہیں آتی۔

ایک گدھا جو دیکھنے میں پڑھا لکھا معلوم ہوتا تھا اپنی جگہ کھڑے ہوکر بولا۔ ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ اگر ان کا بیٹا کوئی کارنامہ انجام دیتا ہے تو اس کو اپنا صاحب زادہ بتاتے ہیں اور فخریہ انداز میں اس کا تعارف دوسروں سے کراتے ہیں اور اگر اس سے کوئی حماقت سرزد ہوجاتی ہے تو اس پر جانوروں کی طرح چیختے ہیں اور اس کو گدھے کا بچہ کہتے ہیں جب کہ اس کی حماقتوں میں ہمارا کچھ بھی ہاتھ نہیں ہوتا لیکن یہ اس پر غصہ اتارتے ہوئے اس کو ہمارا بچہ بتاتے ہیں اور اس کو بار بار گدھے کی اولاد کہہ کہہ کر ہماری توہین کرتے ہیں۔ کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب ان کو اپنے کسی ماتحت کا بولنا اور شور مچانا اچھا نہیں لگتا تو اُس سے کہتے ہیں او نا ہنجار! گدھے کی طرح کیوں ہنہنا رہا ہے۔ بھلا یہ کوئی تک۔ غلطی ان کے اپنے کریں اور برائی ہمیں ملے۔ گالیاں ہم پہ پڑیں۔

ایک گدھے نے اپنی جہالت کا اعتراف کرتے ہوئے کہا۔ کہ میں نرا جاہل ہوں لیکن میں نے سنا ہے کہ قرآن میں ان کے عالموں کو بھی ہم گدھوں سے تشبیہ دی گئی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ گدھا پن ان انسانوں کے اندر بھی موجود ہے۔ کسی بھائی کو اگر اس کی تفصیل معلوم ہو تو اس کو اس محفل میں اس کی وضاحت کرنی چاہئے۔

ایک گدھے نے سینہ پھلا کر کہا۔ میں جانتا ہوں کہ اس کائنات کے مالک نے ان عالموں کے بارے میں جو علم تو رکھتے ہیں لیکن اس پر عمل نہیں کرتے یہ فرمایا ہے کہ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا۔ ان عالموں کی مثال اس گدھے کی سی ہے جس پر بوجھ لاد رکھا ہے اور اسی مثال کو انسان بھی اپنے الفاظ میں دہراتے ہیں کہ جو پڑھ لکھ کر بھی جہالت کی باتیں کرتے ہیں ان کو کہا

جاتا ہے کہ ان کی مثال ان گدھوں کی سی ہے جن پر کتابیں لادی ہوں۔ مالک کی بات تو سر اور آنکھوں پر لیکن یہ انسانوں کا کتنا بڑا ظلم ہے کہ وہ بے عمل عالموں کو بھی ہم گدھوں سے تشبیہ دیتے ہیں۔ کتابیں تو اونٹ اور ہاتھیوں پر لادی جاسکتی ہیں ہم گدھوں ہی سے تشبیہ دینا کیا ضروری ہے۔ لیکن یہ انسانوں کا ہماری قوم سے للہی بغض ہے جو وہ وقتاً فوقتاً نکالتے رہتے ہیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ہم کوئی جماعت تشکیل دیں اور ہم بھی صدر اور سکریٹری کے عہدے ایک دوسرے کو تقسیم کریں۔ انسان کتنی بھی حماقتوں اور جہالتوں کا مظاہرہ کرلے وہ پھر بھی انسان بنا پھرتا ہے۔ اور ہم کتنی بھی خدمت خلق کرلیں اور کتنی بھی سمجھداری کی باتیں کرلیں ہم گدھے کے گدھے ہی رہتے ہیں۔ آخر کیوں۔؟

ایک گدھا بولا۔ ہماری کونسی برائی ایسی ہے جو ان انسانوں میں موجود نہیں ہے۔ بے شک ہم سے حماقتیں سرزد ہو جاتی ہیں تو کیا ان انسانوں سے حماقتیں سرزد نہیں ہوتیں۔ بعض انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ ان کی صبح حماقتوں سے شروع ہوتی ہے اور ان کی شام بھی حماقتوں ہی پر ختم ہو جاتی ہے۔ لیکن وہ اچھا لباس پہن کر خود کو اشرف المخلوقات سمجھتے ہیں اور اچھی پوشاک پہن کر اتراتے پھرتے ہیں۔ بے شک ہمیں ہمارے مالک نے پوشاک سے محروم رکھا ، ننگا رہنا ہماری مجبوری ہے لیکن ان انسانوں کی اکثریت کا حال تو اب یہ ہے کہ ایسا لباس پہننے لگے ہیں کہ جنہیں پہن کر بھی یہ ننگے ہی نظر آتے ہیں ان کی عورتیں اف تو یہ اب ایسے کپڑے پہننے لگی ہیں کہ کپڑے پہن کر بھی ان کا سب کچھ نظر آتا ہے ہم گدھوں کو بھی شرم آجاتی ہے لیکن انہیں شرم نہیں آتی۔ ہم چلتے پھرتے جب کسی بھی کھیت میں منہ مارتے ہیں تو ہم پر تنقید کی جاتی ہے لیکن ان انسانوں کا عالم یہ ہے کہ یہ کوئی بھی بہن اور کسی کی بھی بیٹی پر ہاتھ صاف کر جاتے ہیں انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔ ہم جس کا کھاتے ہیں اس کی تو عزت کرتے ہیں ان انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ یہ جس پلیٹ میں کھاتے ہیں اسی میں سوراخ کردیتے ہیں اور جس دسترخوان پر مزے لیتے ہیں اسی کو پھاڑ کر کوڑے میں ڈال دیتے ہیں۔ کیا اسی کو انسانیت کہتے ہیں۔

بھائیو! ہم کھڑے ہو کر موتتے ہیں تو یہ اس کو ہمارا جانور پن بتاتے ہیں اور جب یہ خود کھڑے ہو کر دھار مارتے ہیں تو اس کو یہ تہذیب کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ہم کھڑے کھڑے کھاتے ہیں تو یہ ہمارا گدھا پن ہوتا ہے لیکن جب بیاہ شادیوں میں یہ انسان خود کھڑے ہو کر کھاتے ہیں اور فقیروں کی طرح پلیٹیں لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ان کے مہذب ہونے کی علامت سمجھی جاتی ہے ہم کسی ریت پر لوٹنے لگیں تو ہمارا مذاق بنتا ہے اور جب سمندر اور دریاؤں کے کنارے میں یہ لوگ نیم برہنہ ہو کر اپنی عورتوں کے ساتھ ریت پر لیٹے رہتے ہیں تو یہ اس کو پکنک گردانتے ہیں۔ یہ انسان کتنے ظالم ہیں، خود کریں تو تہذیب اور اگر وہی کام ہم کریں تو ہمارا گدھا پن۔ واہ بھئی واہ پٹ بھی اپنی اور چت بھی اپنی۔

ایک گدھا جو شاید کسی دوسرے شہر سے اس میلنگ میں شریک ہونے کے لئے آیا تھا اس نے دکھ اور افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے کچھ بھائیوں کو جب ان انسانوں نے ہماری بیویوں سے دور رکھا تو مجبوراً ہماری بیویوں کے تعلقات کچھ گھوڑوں سے ہو گئے اور نادانستہ طور پر ان کے کچھ بچے بھی پیدا ہو گئے لیکن انسانوں نے ان کو ہماری برادری سے الگ کردیا اور ان کو خچر کا نام دے دیا۔ کیوں بھئی ان انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اعلیٰ ذات کی عورت سے نکاح کر کے بچے پیدا کریں یا ادنیٰ ذات کی عورت سے نکاح کر کے اولاد جنیں وہ سب انسانوں میں شامل سمجھی جاتی ہے لیکن اگر ہماری ماداؤں نے گھوڑوں سے تعلقات پیدا کر کے کچھ بچے پیدا کر لئے تو انہوں نے ان کو ہماری قوم سے الگ کردیا اور اس کے بعد خچروں کی ایک نسل خود پیدا کرلی۔ آخر ہم ان کے کتنے ستم گنوائیں۔ بھائیو اب وقت آگیا ہے کہ ہم خود اپنے پیروں پر کھڑے ہو جائیں اور خود اپنی عظمت کو پہچانیں۔ کیا آپ نے یہ حدیث نہیں سنی کہ دنیا کے سب سے زیادہ سچے انسان محبوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ فرمایا تھا کہ کوئی نبی روئے زمین پر ایسا نہیں گزرا جس نے چاہے ایک بار سہی گدھے پر سواری نہ کی ہو۔ اندازہ کیجئے ہم گدھوں کی عظمت کا کہ اللہ کے نبی ہم پر سوار ہوئے لیکن آج کا انسان اور آج کا عالم دین ہم پر سوار ہونا ایک طرح کی بیوقوفی سمجھتا ہے۔ کیوں کیا وہ خدا کے نبی سے بڑا ہے۔؟

بھائیو! ایک تجربہ کار گدھے نے کہا۔ میں بھی اس بات کا قائل ہوں کہ انسانوں نے قدم قدم پر ہماری توہین کی ہے اور ہمارے سیدھے پن کا مذاق بنایا ہے اور اپنے دل سے ایسی ایسی مثالیں گھڑی ہیں کہ جن کو سن کر ہمیں سردی میں پسینہ آجاتا ہے۔ آپ غور کریں کہ سینگ شیروں کے سر پر نہیں ہوتے، ریچھ اور چیتے کے سر پر بھی نہیں ہوتے لیکن یہ انسان جب کسی بے وقوف کو بیوقوف ثابت کرتے ہیں تو یہ فرماتے ہیں کہ کیا گدھے کے سر پر سینگ ہوتے ہیں۔؟ کسی بھی بری بات کو سن کر انسان کہتا ہے کہ یہ بات ہے کہ یا گدھے کی لات۔ بھلا بتائیے بات کا لات سے کیا جوڑ ہے لیکن انسانوں کا حال یہ ہے اپنے دل کو خوش کرنے کے لئے ہماری دل شکنی کرتے ہیں۔ ذرا سوچئے۔ بری مثالوں کی نسبت صرف ہماری قوم کی طرف کرنا کتنا بڑا ستم ہے۔ اچھی مثالوں کے لئے یہ دوسرے جانوروں کو یاد رکھتے ہیں اور بری مثالوں کے لئے صرف ہماری قوم کو۔ دیکھو بھائیو! گھاس تو گھوڑے بھی کھاتے ہیں اور گدھے بھی۔ لیکن انسان دوسرے انسانوں کو سمجھانے کے لئے یہ کہتے ہیں کہ گھوڑا گھاس سے یاری کرے گا تو کھائے گا کیا۔ ایسی جگہ کیا انسان یہ نہیں کہہ سکتے کہ گدھے گھاس سے دوستی کریں گے تو کھائیں گے کیا۔ نہیں ہرگز نہیں یہ صرف ہم گدھوں کو بری مثالوں میں یاد رکھتے ہیں اور اچھی مثالوں میں انہیں ہمارا خیال

تک نہیں آتا۔ ان کے بچے کوئی بھی بہادری کا کام کریں یا کوئی قابل تعریف کارنامہ انجام دیں تو کہتے ہیں۔ او میرے شیر، او میرے چندا، او میرے لعل، اور جیسے ہی ان سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو یہ آنکھیں لال پیلی کر کے کہتے ہیں او گدھے!

غلطی بیٹا کر رہا ہے اور انہیں یاد ہماری آتی ہے اس طرح کی باتوں سے اور اس طرح کی مثالوں سے ہمیں اس وقت تک نجات نہیں مل سکتی جب تک ہم اپنے اندر خوبیاں پیدا نہ کریں اور جانوروں نے کیسے کیسے کارنامہ انجام دیئے۔ طوطوں نے قرآن حفظ کر لیا، مینا نے گیت گائے، بکرے سرکس میں تاروں پر چلے، بندروں نے مداری کے اشاروں پر رقص کیا، ریچھ نے ٹھمکے لگائے، ہاتھی نے فلموں میں کام کیا، کتوں نے جاسوسی کی، بلی اپنے کارناموں کی وجہ سے شیر کی خالہ بن گئی اور ہم گدھے کے گدھے ہی رہے کیونکہ ہمارے اندر آگے بڑھنے کا جذبہ نہیں ہے۔ ہم کھڑے ہمیشہ اونگھتے ہی رہتے ہیں اور جو ہمیشہ اونگھتا ہے وہ کچھ نہیں بن سکتا وہ صرف اپنی برادری اور اپنی قوم کو بدنام کرتا ہے۔

ایک گدھے نے جو نسلی تعصب میں مبتلا نہیں تھا، کھڑے ہو کر کہا، ہمیں کچھ بننے کے لئے اور آئندہ اپنی کانفرنس کو کامیاب کرنے کے لئے کسی انسان سے مشورہ کرنا پڑے گا۔

یہ سن کر ایک گدھے کو ہنسی چھوٹ پڑی۔ اس نے اپنی ہنسی پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

ابھی تو سب انسانوں سے پیچھا چھڑانے کی باتیں کر رہے تھے اور ابھی پھر انسان سے مشورہ کرنے کی بات زبان پر آ گئی سب انسان برے نہیں ہوتے "ایک گدھا بولا" کچھ انسان اچھے بھی ہوتے ہیں۔

مثلاً؟

مثلاً ابوالخیال فرضی، ہم ان سے مشورہ کر لیں وہ ہمیں صحیح مشورہ دینگے۔

کیوں، کیا انہیں گدھوں سے انسیت ہے؟

کیا وہ دیکھنے میں گدھے لگتے ہیں۔؟

کیا گدھوں سے ان کی رشتہ داری ہے۔؟

کیا کسی گدھی سے انہیں عشق ہوا ہے۔؟

گدھوں کی زبان میں کئی طرح کے سوال ابھرنے لگے۔

تجویز پیش کرنے والے گدھے نے کہا کہ ابوالخیال فرضی بے شک انسان ہیں لیکن وہ انسانوں کے گدھے پن کو بہت اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اور انہیں جماعتیں قائم کرنے کا تجربہ بھی ہے۔ ہم وقتی طور پر ان کو اپنا رہنما بنا لیں گے

اس کے بعد ویسا کریں گے جو ترقی یافتہ انسان اپنے رہنماؤں کے ساتھ کرتے ہیں کہ کیا تمہیں کربلا کا واقعہ یاد نہیں ان انسانوں نے محسن انسانیت کے نواسے ہی کا قتل کر دیا تھا۔ ہم بھی اس ابوالخیال فرضی کو کہیں سنگوا دیں گے ایک بار اپنا الو سیدھا کر لیں۔

میری رائے یہ ہے کہ پہلی بار صدر محترم بولے کہ ہم ابھی کسی انسان سے رابطہ نہیں کرتے پہلے ہم خود ہی کچھ بننے کی کوشش کرتے ہیں ہم بہرے، اندھے، گونگے اور لنگڑے لولے نہیں ہیں کہ ہم ان انسانوں کا سہارا لیں جو دن دہاڑے اپنے بھائیوں کا قتل کرتا ہے۔ اور موقعہ پاتے ہی اپنے محسن پر وار کر دیتا ہے۔ ہم مل جل کر کوئی تنظیم خود قائم کریں گے۔ اس تنظیم کے عہدے اپنی مرضی سے اپنی قوم کے لوگوں کو تقسیم کریں گے پھر ترقی کے میدان میں گھوڑوں کی دوڑ لگانے کی کوشش کریں گے۔

ایک نیم تعلیم یافتہ گدھے نے کہا۔ ہماری تنظیم کا نام ہوگا، تنظیم الحمار۔ اور اس تنظیم کا ممبر وہی بن سکتا ہے جو مادرزاد گدھا ہو۔ اور عقل کے اعتبار سے نابالغ ہو۔ جو بات بات پر لات مارتا ہو اس کو ہم گدھوں کی تنظیم کا سکریٹری بنائیں گے جو خواہ مخواہ بھی ڈھینچوں ڈھینچوں کرتا ہو اس کو نائب سکریٹری کا عہدہ دیں گے اور جو ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مظاہرہ کرے گا وہ ہماری تنظیم الحمار کا صدر ہوگا۔

بس یہی تو گدھا پن ہے۔ ایک نوجوان گدھے نے کھڑے ہو کر کہا۔ تمہاری رفتار اگر اسی طرح بے ڈھنگی رہی تو تم انسانوں کا تو کیا ان انسانوں کا مقابلہ بھی نہیں کر سکتے جو اگر چہ انسان ہی ہیں لیکن تم گدھوں سے بڑھ کر گدھے ہو۔

بھائیوں، ہماری مشکل یہ ہے کہ ہم کنوئیں کے مینڈکوں کی طرح صرف دھوبیوں کے گھروں میں رہے ہیں۔ معیاری قسم کے انسانوں نے ہمیں اپنے گھروں میں گھسنے نہیں دیا۔ ان انسانوں سے اگر نجات پانی ہے تو کسی طرح گھس پیٹ کر کے ان انسانوں کے گھروں کا جائزہ لینا ہوگا جو اچھے خاصے گدھے ہیں لیکن اپنی قوم کے چودھری بنے ہوئے ہیں۔ سیدھے پن سے کام نہیں چلے گا۔ ہمیں انسانوں کی طرح منافق بھی بننا پڑے گا اور کاذب بھی۔ انسان، انسان ہوتے ہوئے کبھی بلی کی طرح معصوم بن جاتا ہے کبھی لومڑی کی طرح چالاک، کبھی یہ بگلا بھگت بن کر بیٹھ جاتا ہے اور لوگ اس کو پیر سمجھ کر اس کے مرید بننے لگتے ہیں اور کبھی یہ پھاڑ کھانے والا درندہ بن جاتا ہے۔ اس کے گھر کی زندگی کچھ ہوتی ہے اور باہر کی زندگی کچھ اور۔ یہ ہماری طرح نرا بیوقوف نہیں ہے کہ ہم دھوبی کے گھر میں گدھے ہی ہوتے ہیں اور جب ہم گھاٹ پر ہوتے ہیں تب بھی ہمارا گدھا پن واضح ہوتا ہے۔ جب تک ہم انسانوں

کی طرح موقعہ پرست نہیں ہوں گے تب تک ہمیں اپنے مقصد میں کامیابی نہیں ملے گی۔ ہماری بدنصیبی یہ ہے کہ ہم اپنے گدھے پن پر قناعت کر کے بیٹھ گئے ہیں جب کہ انسان، انسان ہوتے ہوئے کچھ بن جاتا ہے اور اسی لئے وہ اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہے۔ ہمیں آستین کا سانپ بھی بننا پڑے گا تا کہ ہم موقعہ ملنے پر اپنے بھائی کو بھی ڈس سکیں۔ ہمیں وقت پڑنے پر گرگٹ بھی بننا پڑے گا تا کہ ہم رنگ بدل کر اپنی اصلیت چھپا سکیں۔ ہمیں بے وفائی کے لئے طوطے سے سبق لینا ہوگا۔ کیونکہ انسان موقعہ محل کے اعتبار سے طوطا چشمی کا بھی مظاہرہ کرتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم الو کی طرح آنکھیں مونددے بیٹھے رہیں اور موقعہ ملتے ہی کسی باز کی طرح حملہ آور ہو جائیں۔ انسانوں میں بچھو والی خصلت بھی پائی جاتی ہے۔ بچھو کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ موقعہ ملتے ہی ڈنک مار دیتا ہے یہی حال اکثر انسانوں کا بھی ہے کہ انہیں کوئی کتنا بھی پیار کرے وہ موقعہ ملتے ہی ڈس لیتے ہیں اور بچھو کی طرح ڈنک مار کر اتراتے ہیں۔

بھائیو ہمیں کچھ کرنے سے پہلے انسانوں سے سبق لینا ہوگا۔ یاد رکھیں کہ یہ انسان، گیدڑ کی ڈرپوک بھی ہے۔ لومڑی کی طرح چالاک بھی ہے، طوطے کی طرح بے وفا بھی ہے، گدھ کی طرح مطلب پرست بھی ہے، بچھو کی طرح حاسد بھی ہے، سانپ کی طرح زہریلا بھی ہے، بندر کی طرح منافق بھی ہے، شیر کی طرح بے رحم بھی ہے، ہاتھی کی طرح بدمست بھی ہے، اونٹ کی طرح بے لگام بھی ہے، کتے کی طرح حریص بھی ہے، بلی کی طرح مکار بھی ہے، اور ہم گدھوں کی طرح بے وقوف بھی ہے۔

بے وقوف کیوں ہے۔؟" کسی گدھے نے دوران تقریر پوچھا۔"

بے وقوف اس لئے ہے کہ یہ عمر بھر اپنے حق میں کانٹے بوتا ہے اور پھول کاٹنے کی تمنا کرتا ہے۔ بھائیو کیا اس شخص کو بے وقوف نہیں کہیں گے جس نے اپنے کھیت میں جوار بوئی ہو اور جو گیہوں کاٹنے کا آرزومند ہو۔ انسانوں کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ یہ دوسروں کی بیٹیوں کو بری نظر سے دیکھتے ہیں اور اپنی بیٹیوں کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں۔ یہ دوسرے کے گھروں میں آگ لگاتے ہیں اور اپنے گھر کو چمن بنانا چاہتے ہیں تو کیا یہ بے وقوفی نہیں ہے۔ جس انسان نے قدم قدم پر دوسروں کا دل دکھایا ہو وہ اس بات کی آرزو بھی کیوں کرتا ہے کہ لوگ اس کا دل رکھیں اور اس کی عزت کریں۔ میرے نزدیک انسان ہماری طرح بے وقوف ہے۔ ہم تو گدھے ہو کر گدھے ہیں اور وہ انسان ہو کر بھی گدھا ہے اور دو ٹانگوں کا ہو کر چوپایہ محسوس ہوتا ہے۔

تم سچ کہہ رہے ہو، تقریر کرنے والے گدھے نے تائید کی اور اپنے کان ہلا کر خراج تحسین پیش کیا۔

اس کے بعد ایک گدھے نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم اپنے امیر قوم کو "حمار الہند" کا خطاب دیں گے۔ اور ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں گے کہ ہم گدھے ہیں تو کیا ہوا۔ ہم دل والے ہیں اور انسانوں کی طرح تنظیمیں بنا سکتے ہیں اور گدھے ہو کر بھی انسانوں کی طرح اپنا نام بڑھا سکتے ہیں جب ہزاروں انسان، انسان ہو کر بھی گدھے بن جاتے ہیں اور ہم گدھے ہو کر بھی وہ عزت کیوں نہیں حاصل کر سکتے جو اصلاً انسان ہی کا حق ہے لیکن انسان انسانیت سے گر کر اس عزت کو گنوا دیتا ہے اور وہ جانوروں سے بھی زیادہ بدتر بن جاتا ہے۔ لیکن بھائیوں میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ہمیں منافق بننے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کاذب، نہ ہمیں آستین کا سانپ بننا ہے اور نہ ہی گرگٹ۔ اگر ہم ایسا کرینگے تو ہم میں اور انسان میں کیا فرق باقی رہ جائے گا۔ انسان اگر اپنی انسانیت سے گر گیا ہے تو وہ جانے لیکن ہم اپنی حیثیت عرفی کا قتل نہیں کرینگے اور اگر ہم اتنے خود غرض اتنے مفاد پرست اور اتنے خونخوار ہو جائیں گے جتنا کہ انسان ہے تو پھر ہم گدھے ہی اچھے ہیں اس ترقی سے کیا فائدہ جو ہمیں مالک کی نظروں سے گرا دے۔

ہر طرف سے زندہ باد، گدھوں کی یونین زندہ باد۔ گدھوں کا گدھا پن رخشندہ باد۔ "حمار الہند" پائندہ باد کے نعرے بلند ہوئے۔

میں نے بھی دل کھول کر نعرے لگائے۔ اور یہ نعرے اتنے فلک شگاف تھے کہ ان کے شور وغل کی وجہ سے میری آنکھ کھل گئی۔ اور مجھے افسوس ہوا کہ میں تو اپنے ہی کمرے میں پڑا ہوا ہوں۔

بانو جو میرے قریب لیٹی ہوئی تھی گھبرا کر اٹھ گئی کہ سوتے ہوئے زندہ باد زندہ باد کیوں بول رہے تھے۔

بیگم، غلط ہو گیا۔ میں کئی گھنٹوں سے گدھوں کی کانفرنس میں بہ نفس نفیس شریک تھا۔ لیکن گدھوں کو خبر نہیں تھی کہ میں بھی ان کی محفل کا روح رواں بنا ہوا ہوں۔ ورنہ وہ مجھے گیٹ آؤٹ کر دیتے۔

یعنی آپ سوتے ہوئے بھی گدھوں میں دلچسپی لیتے ہیں۔ چشم بددور۔

کیا مطلب۔؟ بیگم تم ہوش میں بھی ہو۔

میرا مطلب یہ ہے کہ جیتے جاگتے تو آپ کے تعلقات ایسے ہی لوگوں سے ہیں جو دیکھنے میں تو انسان لگتے ہیں لیکن حقیقت میں اچھے خاصے گدھے ہیں لیکن آج معلوم ہوا کہ سونے کے بعد بھی آپ کی نشست و برخواست گدھوں ہی کے ساتھ ہوتی ہے۔ کبھی انسانوں کے ساتھ بھی کوئی میٹنگ کر لیا کرو انسانوں نے آپ کا کیا بگاڑا ہے۔؟

بیگم، زیادتی کر رہی ہو اور تذلیل خاوند کی مرتکب ہو رہی ہو۔ تمہیں کیا خبر اس ملت کے گدھوں نے کیسی کیسی ہوش مندی کی باتیں اپنی کانفرنس میں کی ہیں۔ مجھے تو گدھوں پر رشک آرہا تھا اور دل چاہ رہا تھا.........

کہ کاش میں بھی گدھا ہوتا۔ بانو نے طنزاً کہا۔

بیگم۔ اللہ سے ڈرو۔ اس اللہ سے جس نے مجھے تمہارا مجازی خدا بنایا ہے کچھ بھی بول دیتی ہو، جانتی ہو کہ ہمارا نکاح کچے دھاگے سے بنا ہوا ہے اگر ٹوٹ گیا تو عمر بھر پچھتاؤ گی۔ مجھ جیسا شوہر تمہیں سورج ہاتھ میں لے کر ڈھونڈنے سے بھی دستیاب نہیں ہوگا۔ کسی بھی سوپر بازار میں جا کر دیکھ لینا۔

چلو چھوڑو۔ بانو نے معذرت کے سے انداز میں کہا۔ اچھا یہ بتاؤ کہ گدھوں کی کانفرنس میں آپ نے کیا دیکھا؟

بیگم۔ بڑی زبردست قسم کی کانفرنس تھی۔ ہر طرح کے گدھے اس میں موجود تھے۔

کیا گدھے بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں؟ میں نے تو یہ سنا تھا کہ گدھا انڈیا کا ہو یا امریکہ کا، گدھا تو بس گدھا ہی ہوتا ہے۔

میرا مطلب ہے کہ عقل مند بھی بے وقوف بھی جاہل بھی پڑھے لکھے بھی بوڑھے بھی، جوان بھی۔ کچھ گدھے جرمن سے بھی آئے تھے اور کچھ گدھوں کو امریکہ سے بلایا گیا تھا۔ ان گدھوں نے اپنے اپنے بیانات میں انسان کی فطرت کا جو کچا چٹھا کھول کے رکھا ہے اس سے ہمیں اپنی اوقات کا اندازہ ہو گیا ہے کہ کہنے کو تو ہم اشرف المخلوقات ہیں لیکن ہمارے اندر کتنا جانور پن موجود ہے۔ مختلف عادتیں ہم نے مختلف جانوروں سے مستعار لے رکھی ہیں۔ بیگم سچ تو یہ ہے ہم انسانوں سے وہ گدھے اچھے ہیں جو کم سے کم اپنے مالک کے وفادار ہیں ہمارا حال تو یہ ہے کہ ذرا سی بھی خوبی ہمارے اندر پیدا ہو جائے تو پھر دیکھو ہماری اینٹھ۔ ہمارے پاؤں زمین ہی پر نہیں رہتے۔ بیگم دعا کرو کہ پھر کسی رات خواب میں گدھوں کی دوسری کانفرنس میں شرکت کا موقعہ ملے اور گدھوں کی باتیں سن کر اندازہ ہو سکے کہ ہم انسان کتنے پانی میں ہیں اور ہم میں سے کون حماقتوں جہالتوں کے دریاؤں میں کتنا ڈوبا ہوا ہے۔

(یار زندہ صحبت باقی)

⌘⌘
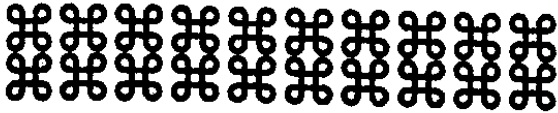
جنت یا جہنم

ایک شاعر صاحب کو خدا کے حضور پیش کیا گیا۔ خدا نے ان سے پوچھا۔ "تم جنت میں رہنا پسند کرو گے یا جہنم میں......"؟

شاعر نے بے تکلفی سے جواب دیا۔ "جہاں سامعین کی تعداد زیادہ ہوگی۔"

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۰۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۰۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ۔ اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہوچکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قِران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم جولائی	قمر وعطارد	قران	۷-۱۹
۲ جولائی	قمر وزحل	تسدہس	۴۸-۲۰
۳ جولائی	قمر وشمس	قران	۴۸-۷
۳ جولائی	زہرہ ومشتری	مقابلہ	۴۷-۱۰
۶ جولائی	قمر وعطارد	تسدیس	۵۰-۴
۷ جولائی	قمر وشمس	تسدیس	۵۴-۲۰
۸ جولائی	قمر وعطارد	تربیع	۲۸-۱۶
۹ جولائی	شمس ومشتری	مقابلہ	۱۹-۱۳
۱۰ جولائی	مریخ وزحل	قران	۴۱-۲۳
۱۱ جولائی	قمر ومریخ	تسدیس	۵۷-۲۰
۱۲ جولائی	قمر ومشتری	تسدیس	۱۱-۱۹
۱۳ جولائی	قمر وزہرہ	تثلیث	۴۶-۲۳
۱۴ جولائی	عطارد وزحل	تسدیس	۵-۱۴
۱۵ جولائی	قمر ونیپچون	تسدیس	۳-۲۱
۱۶ جولائی	عطارد ومریخ	تسدیس	۳۹-۲
۱۷ جولائی	قمر ومشتری	قران	۳۰-۱۸
۱۸ جولائی	قمر وشمس	مقابلہ	۲۸-۱۳
۱۹ جولائی	قمر وزہرہ	مقابلہ	۴۲-۱۲
۲۰ جولائی	عطارد ومشتری	مقابلہ	۲۳-۱
۲۱ جولائی	قمر وزحل	مقابلہ	۵۴-۱۸
۲۲ جولائی	قمر ومریخ	مقابلہ	۲۹-۵
۲۴ جولائی	قمر ومشتری	تربیع	۳۵-۱۷
۲۵ جولائی	قمر وعطارد	تربیع	۴۰-۱۴
۲۶ جولائی	قمر ومشتری	تثلیث	۵۰-۲۰
۲۷ جولائی	مریخ ومشتری	تثلیث	۳۲-۳
۲۸ جولائی	قمر وشمس	تسدیس	۱۴-۶
۲۹ جولائی	قمر وزہرہ	تسدیس	۱۹-۶
۳۰ جولائی	شمس وعطارد	قران	۳۴-۱
۳۰ جولائی	قمر ومشتری	مقابلہ	۵۸-۲۲
۳۱ جولائی	قمر ومریخ	تسدیس	۴۲-۳

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اگست	قمر وعطارد	قران	۲۲-۲۱
۲رگست	قمر وزہرہ	قران	۴۸-۱۸
۳/اگست	قمر وزحل	قران	۲۸-۱۶
۴/اگست	قمر ومریخ	قران	۴۴-۱۴
۶/اگست	قمر وشمس	تثلیث	۲۰-۱۰
۷/اگست	قمر وعطارد	تسدیس	۷-۴
۸/اگست	قمر ومشتری	تسدیس	۵۸-۱۵
۹/اگست	قمر ومریخ	تسدیس	۳۱-۲۰
۱۰/اگست	قمر وزہرہ	تربیع	۱۹-۱۵
۱۱/اگست	قمر وشمس	تثلیث	۳۵-۱۹
۱۲/اگست	قمر ومریخ	تربیع	۵۳-۷
۱۳/اگست	قمر وعطارد	تثلیث	۲۰-۱
۱۴/اگست	قمر ومریخ	تثلیث	۳۷-۲۲
۱۶/اگست	عطارد وزحل	قران	۲۹-۱
۱۷/اگست	زہرہ ومشتری	تثلیث	۴۵-۵
۱۸/اگست	عطارد ومشتری	تثلیث	۵۲-۶
۱۹/اگست	قمر ومریخ	مقابلہ	۵۱-۱۹
۲۰/اگست	قمر ومشتری	تربیع	۴۴-۱۸
۲۱/اگست	عطارد وزہرہ	قران	۱۶-۲۱
۲۲/اگست	قمر ومشتری	تثلیث	۲۱-۲۲
۲۳/اگست	قمر وزہرہ	تثلیث	۱-۱۲
۲۴/اگست	قمر وشمس	تربیع	۱۹-۵
۲۵/اگست	قمر وعطارد	تربیع	۳۳-۲۱
۲۶/اگست	قمر ومریخ	تربیع	۱۲-۱۳
۲۷/اگست	قمر ومشتری	مقابلہ	۱۶-۳
۲۸/اگست	قمر وعطارد	تسدیس	۴۳-۵
۲۸/اگست	قمر ومریخ	تسدیس	۱۴-۱۸
۳۱/اگست	قمر وشمس	قران	۲۸-۱
۳۱/اگست	قمر وزحل	قران	۵۱-۷
۳۱/اگست	قمر ومشتری	تثلیث	۱-۱۰

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم ستمبر	قمر وزہرہ	قران	۵۴-۲۱
۲ ستمبر	قمر ومشتری	تربیع	۲۹-۱۶
۴ ستمبر	شمس وزحل	قران	۲۹-۷
۵ ستمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۵۹-۱
۷ ستمبر	قمر وزہرہ	تسدیس	۴-۷
۸ ستمبر	عطارد ومشتری	تربیع	۴۰-۱۰
۱۰ ستمبر	زہرہ ومشتری	تربیع	۴۲-۱
۱۲ ستمبر	زہرہ ومریخ	قران	۳۵-۷
۱۲ ستمبر	قمر وعطارد	تثلیث	۱۴-۲۱
۱۴ ستمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۲۵-۲۰
۱۵ ستمبر	عطارد وزہرہ	قران	۶-۷
۱۷ ستمبر	قمر وعطارد	مقابلہ	۲۴-۱۴
۱۹ ستمبر	قمر ومشتری	تثلیث	۴۹-۳
۲۰ ستمبر	قمر وشمس	تثلیث	۲۰-۴
۲۱ ستمبر	قمر ومریخ	تثلیث	۵-۲۱
۲۲ ستمبر	قمر وشمس	تربیع	۳۴-۱۰
۲۳ ستمبر	عطارد ومریخ	قران	۱۵-۱۶
۲۴ ستمبر	قمر وزہرہ	تربیع	۲۰-۱۵
۲۶ ستمبر	قمر ومریخ	تسدیس	۴۹-۲۹
۲۷ ستمبر	قمر وزحل	قران	۵۹-۲۱
۲۷ ستمبر	قمر ومشتری	تثلیث	۵۲-۱۸
۲۷ ستمبر	قمر وزہرہ	تسدیس	۱۴-۱
۲۸ ستمبر	عطارد ونیپچون	تثلیث	۵۲-۱۷
۲۹ ستمبر	قمر وشمس	قران	۴۳-۱۳
۲۹ ستمبر	قمر ومشتری	تسدیس	۲۰-۱۷
۲۹ ستمبر	قمر وعطارد	تربیع	۴۰-۲۲
۳۰ ستمبر	قمر ومشتری	تربیع	۱۴-۲-۲
۳۰ ستمبر	قمر وعطارد	قران	۰۰۱۶
۳۰ ستمبر	قمر ونیپچون	تثلیث	۱۲-۱۸
۳۰ ستمبر	قمر وزہرہ	تسدیس	۱۹-۱۹

فہرست نظرات

عاملین کی سہولت کے لئے

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۳/جولائی	قمروزہرہ	۴۶_۲۳
۲۶/جولائی	قمرومشتری	۵۰_۲۰
۲۷/جولائی	قمرومشتری	۳۳_۳
۶/اگست	قمروشمس	۲۰_۱۰
۱۳/اگست	قمروعطارد	۲۰_۱
۱۴/اگست	قمرومریخ	۳۷_۲۲
۱۷/اگست	زہرہ ومشتری	۴۵_۵
۱۸/اگست	عطاردومشتری	۵۲_۶
۲۲/اگست	قمرومشتری	۲۱_۲۲
۲۳/اگست	قمروزہرہ	۱_۱۲
۳۱/اگست	قمرومشتری	۱_۱۰
۱۲/ستمبر	قمروعطارد	۱۴_۲۱
۱۹/ستمبر	قمرومشتری	۲۰_۴
۲۱/ستمبر	قمرومریخ	۵_۲۱
۲۱/ستمبر	قمرومشتری	۵۲_۱۸
۳۰/ستمبر	قمرونیپ چون	۱۲_۱۸

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۶/جولائی	قمروعطارد	۵۰_۴
۷/جولائی	قمروشمس	۵۴_۲۰
۱۱/جولائی	قمرومریخ	۵۷_۲۰
۱۲/جولائی	قمرومشتری	۱۱_۱۹
۱۴/جولائی	عطاردوزحل	۵_۱۴
۱۵/جولائی	قمرونیپ چون	۳_۲۱
۱۶/جولائی	عطاردومریخ	۳۹_۲
۲۸/جولائی	قمروشمس	۱۴_۶
۲۹/جولائی	قمروزہرہ	۱۹_۶
۳۱/جولائی	قمرومریخ	۴۳_۳
۷/اگست	قمروعطارد	۷_۴
۸/اگست	قمرومشتری	۵۸_۱۵
۲۸/اگست	قمروعطارد	۴۳_۵
۲۸/اگست	قمرومریخ	۱۴_۱۸
۵/ستمبر	قمرومشتری	۵۹_۱
۷/ستمبر	قمروزہرہ	۴_۷
۱۴/ستمبر	قمرومشتری	۲۵_۲۰
۲۶/ستمبر	قمرومریخ	۴۹_۲۹
۲۷/ستمبر	قمروزہرہ	۱۴_۱
۲۹/ستمبر	قمرومشتری	۲۰_۱۷
۳۰/ستمبر	قمروزہرہ	۱۹_۱۹

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۸/جولائی	قمروعطارد	۲۸_۱۲
۲۴/جولائی	قمرومشتری	۳۵_۱۷
۲۵/جولائی	قمروعطارد	۴۰_۱۴
۱۰/اگست	قمروزہرہ	۱۹_۱۵
۲۰/اگست	قمرومشتری	۴۴_۱۸
۲۴/اگست	قمروشمس	۱۹_۵
۲۵/اگست	قمروعطارد	۳۳_۲۱
۲/ستمبر	قمرومشتری	۲۹_۱۲
۸/ستمبر	عطاردومشتری	۴۰_۱۰
۱۰/ستمبر	زہرہ ومشتری	۴۲_۱
۲۲/ستمبر	قمروشمس	۳۴_۱۰
۲۴/ستمبر	قمروزہرہ	۲۰_۱۵
۲۹/ستمبر	قمروعطارد	۴۰_۲۲
۳۰/ستمبر	قمرومشتری	۱۴_۲۲

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۳/جولائی	زہرہ ومشتری	۴۷_۱۰
۹/جولائی	شمس ومشتری	۱۹_۱۳
۱۸/جولائی	قمروشمس	۲۸_۱۳
۱۹/جولائی	قمروزہرہ	۴۲_۱۲
۲۰/جولائی	عطاردومشتری	۲۳_۱
۲۱/جولائی	قمروزحل	۵۴_۱۸
۲۲/جولائی	قمرومریخ	۲۹_۵
۳۰/جولائی	قمرومشتری	۵۸_۲۲
۱۹/اگست	قمرومریخ	۵۱_۱۹
۲۷/اگست	قمرومشتری	۱۶_۳
۱۷/ستمبر	قمروعطارد	۳۳_۱۴

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
کیم/جولائی	قمروعطارد	۱۹_۷
۳/جولائی	قمروشمس	۴۸_۷
۱۰/جولائی	مریخ وزحل	۴۱_۲۳
۱۷/جولائی	قمرومشتری	۳۰_۱۸
۳۰/جولائی	شمس وعطارد	۵۸_۲۲
کیم/اگست	قمروعطارد	۲۲_۲۱
۲/اگست	قمروزہرہ	۴۸_۱۸
۳/اگست	قمروزحل	۲۸_۱۶
۴/اگست	قمرومریخ	۴۳_۱۴
۱۶/اگست	عطاردوزحل	۲۹_۱
۲۱/اگست	عطاردوزہرہ	۱۶_۲۱
۳۱/اگست	قمروشمس	۲۸_۱
۳۱/اگست	قمروزحل	۵۱_۷
کیم/ستمبر	قمروزہرہ	۵۴_۲۱
۴/ستمبر	شمس وزحل	۲۹_۷
۱۲/ستمبر	قمروعطارد	۱۴_۲۱
۲۳/ستمبر	عطاردومریخ	۱۵_۱۶
۲۷/ستمبر	قمروزحل	۵۹_۲۱
۲۹/ستمبر	قمروشمس	۴۳_۱۳
۳۰/ستمبر	قمروعطارد	۰۰_۱۶

شرف قمر

۲۵ر جولائی، قمر رات ۱۰ بج کر ۱۲ منٹ سے ۲۵ر جولائی رات گیارہ بج کر ۵۴ منٹ تک ۔۲۲ر اگست رات ۳ بج کر ۳۲ منٹ سے ۲۲ر اگست صبح ۵ بج کر ۲۸ منٹ تک۔

۱۸ر ستمبر صبح ۹ بج کر ۵۰ منٹ سے ۱۸ر ستمبر ۱۱ بج کر ۳۰ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے مؤثر ہیں۔ عاملین ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں۔

قمر در عقرب

۱۱ر جولائی صبح ۹ بج کر ۶ منٹ سے ۱۳ر جولائی رات ۹ بج کر ۲۱ منٹ تک ۷ر اگست دن ۴ بج کر ۵۷ منٹ سے ۱۰ر اگست صبح ۴ بج کر ۴۱ منٹ تک۔ ۴ر ستمبر دن ایک بج کر ۳۳ منٹ سے ۶ر ستمبر دن ۱۲ بج کر ۴۲ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منفی کام کرنے چاہئیں، جلد نتائج برآمد ہوتے ہیں۔

منزل شرطین

۲۳ر جولائی بروز بدھ دن ایک بج کر ۵۳ منٹ پر۔

۱۹ر اگست بروز منگل شام ۷ بج کر ۴۱ منٹ پر۔

۱۶ر ستمبر بروز منگل رات ۳ بج کر ۱۰ منٹ پر۔ چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہرا موقعہ۔

تحویل آفتاب

۲۲ر جولائی، شام چار بج کر ۲۴ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا ۲۲ر اگست رات ۱۱ بج کر ۳۲ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۲ر ستمبر رات ۹ بج کر ۱۴ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں۔ ان اوقات میں اپنی حاجتیں اپنے رب کے حضور میں رکھیں انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔ اور تمام جائز حاجتیں پوری ہوں گی۔

اوج شمس

۱۱ر جولائی رات ۳ بج کر ۵۰ منٹ سے ۱۲ر جولائی صبح پانچ بجے تک آفتاب حالت اوج میں رہے گا۔ جو لوگ شرف شمس کے اوقات کا فائدہ نہ اٹھا سکے ہوں وہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں۔

شرف عطارد

۱۸ر اگست شام ۵ بج کر ۵۵ منٹ سے ۱۹ر اگست صبح ۸ بج کر ۵۳ منٹ تک عطارد کو شرف حاصل ہوگا۔ ان اوقات میں تعلیم، امتحان کی کامیابی وغیرہ کے لئے عمل کرنے چاہئیں۔

رجعت استقامت

مشتری، استقامت، ۸ر ستمبر صبح ۹ بج کر ۴۳ منٹ۔

عطارد۔ رجعت، ۲۴ر ستمبر دوپہر ۱۲ بج کر ۴۱ منٹ۔

ہبوط مشتری

۲۹ر جولائی سہ پہر ۴ بج کر ۲۸ منٹ سے ۱۸ر اگست دوپہر ایک بج کر ۳ منٹ تک۔

ہبوط زہرہ

۲۷ر اگست دوپہر ایک بج کر ۵۷ منٹ سے ۲۸ر اگست صبح ۹ بج کر ۳۰ منٹ تک۔

شرف قمر میں روزگار کا نقش

شرف قمر کے اوقات میں برائے ترقی اور برائے روزگار یہ نقش بنا کر اپنے پاس رکھیں۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا اور حیرتناک طریقے سے کاروبار میں وسعت پیدا ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۹۰	۴۵۸۴۶	۵۷۳۰
۴۰۱۱۶	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۲۸۶۵۰
۱۱۴۶۰	۲۲۹۲۰	۳۴۳۸۶

اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کریں شرف قمر کے اوقات اسی صفحے پر کھولے گئے ہیں۔ ان کو دیکھ کر صحیح وقت میں اس نقش کو تیار کریں۔

تثلیث زہرہ ومشتری

زہرہ اور مشتری کو سعدین کہتے ہیں۔ زہرہ عورت سے متعلق ہے۔ اور عیش وعشرت سے متعلق ہے۔ مشتری اور اکی ارفع قوتوں سے متعلق ہے۔ جب ان کا قران واقع ہوتا ہے تو ارضی پہنائیوں میں ایسی رعایت پیدا ہوتی ہے۔ جس کو اگر مادہ مناسب مہیا ہوجائے۔ تو وہ سعادت جبل وقلب یعنی تسخیر قلب کا کام دیتی ہے۔ ۷ اراگست کو ۵ بج کر ۴۵ منٹ پر زہرہ ومشتری کی تثلیث ہوگی۔ عاملین کے نزدیک ایک ایسا مؤثر وقت ہے جو ایک سال کے انتظار کے بعد بنتا ہے۔ دوستوں کو ملانے کے لئے مؤثر ہے۔ (خواہ واقف ہوں یا ناواقف) دوناراض دلوں کو ملانے، محبوب کو تسخیر کرنے، میاں بیوی کی ناراضگی کو دور کرنے، افسران کو تسخیر کرنے، دشمن کو دوست بنانے، روٹھے ہوئے کو منانے اور گئے ہوئے کو بلانے کے لئے یہ تثلیث سریع التاثیر ہے۔ اس وقت جو بھی عمل کیا جائے گا تو فردیا خلقت کسی مخفی طاقت کے زیراثر خود بخود کھنچی چلی آئے گی۔ لیڈر، حکام، حکماء، طبیب، ڈاکٹر، معلم اس وقت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ وہ لوگ جو محبوب کو تسخیر کرنا چاہیں، کہ قید وبند کو توڑ کر کھنچی چلی آئے یا ناراض میاں بیوی میں سے کوئی فرد واپس آکر قدموں پر گرے تو اس وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ البتہ جائز صورتوں کو مدنظر رکھیں، ورنہ مؤکلات کا عمل ہے۔ اس کی ناراضگی اچھا اثر دے گی۔ چونکہ ہر شخص عملیات کے فہم کو نہیں پہنچتا اس لئے میں اس جفری طریقہ کو وضاحت سے بیان کرتا ہوں جس میں چلے کی ضرورت نہیں۔ سب کو عام اجازت ہے تیاری تنہا جگہ ہو جہاں لوبان وصندل کی خوشبو میں روشن کریں۔

(۱) اگر کسی عورت یا آدمی کی تسخیر مطلوب ہو، تو آیت یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ کے اعداد لیں۔

اس کے اعداد ۱۴۹۳ ہیں۔

(۲) اگر تسخیر خلق مطلوب ہے تو لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَاعَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ کے اعداد لیں۔

اس کے اعداد ۲۸۹۸ ہیں۔

(۳) اول نام طالب مع والدہ اور نام مطلوب مع والدہ کے اعداد نکالو اور آیت یُحِبُّوْنَهُمْ کے اعداد اس میں شامل کرو۔ اب کل مجموعہ سے ۴۱ عدد تفریق کرو۔ جو عدد باقی بچے ان کے حرف بنا کر آگے کلمہ ایل لگادیں۔ یہ مؤکل ہوگا۔

(۴) اگر تسخیر خلق مطلوب ہے تو اپنا نام مع والدہ لے کر اس میں آیت لقد جاءکم کے اعداد شامل کریں۔ کل سے ۴۱ عدد تفریق کرکے حروف بنا کر آگے کلمہ ایل لگالیں۔ یہ مؤکل ہوگا۔

(۵) اب مؤکل حاصل کرنے کے بعد تکسیر سطور کرنی ہے۔ ایک سطر لکھو پہلے نام مع والدہ پھر آیت بعد میں نام مطلوب مع والدہ اب نئی سطر میں علیحدہ علیحدہ حروف میں یہ سطر لکھو اور اس کی تکسیر جفری کرو۔ تکسیر جفری کا مطلب ہے۔ ایک حروف بائیں سے ایک دائیں سے لے کر ایک نئی سطر تیار کی جائے۔ پھر اس سطر پر ہی عمل دہرایا جائے۔ بلکہ ہر نئی آنے والی سطر پر یہ بائیں دائیں سے حروف لینے کا عمل دہرایا جائے۔ حتیٰ کہ سطر اول آخر میں ظاہر ہوجائے۔ اسے تکسیر جفری کہتے ہیں۔ مثلاً میں علی محمد کی تکسیر کرتا ہوں۔ مثالی تکسیر

ع	ل	ی	م	ح	م	د	سطر اول
د	ع	م	ل	ح	ی	م	
م	د	ی	ع	ح	م	ل	
ل	م	م	د	ح	ی	ع	زمام
ع	ل	ی	م	ح	م	د	سطر آخر

جب سطر اول پھر آخر میں ظاہر ہوجائے تو تکسیر مکمل ہوگئی۔ اس میں سطر آخر چونکہ مکرر ہے۔ اس کو نہ لیں۔ باقی تکسیر میں سے پہلوئے راست کے حروف اور پہلوئے چپ کے حروف علیحدہ علیحدہ لکھو۔ اگر حروف جفت ہوں تو چار چار یا دو دو ملالو۔ اگر طاق ہوں تو تین تین یا پانچ پانچ ملا کر آگے یوش لگادو۔ یہ اس عمل کا اعوان ہوگا۔ اسے اعوان العمل کہتے ہیں۔

(۷) اب تمام تکسیر کے اعداد نکالو۔ جو سطر زمام تک ہوں، سطر اول کے اعداد کو کل سطر تکسیر سے ضرب دیدو گے تو کل تکسیر کے عدد معلوم ہوجائیں گے۔ ان اعداد کو مخمس میں پر کرنا ہوگا۔ نقش مخمس پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد سے ۶۰ عدد تفریق کرکے ۵ پر تقسیم کرو اور جو حاصل قسمت آئے اسے خانہ اول میں رکھ کر ایک ایک کرکے اضافہ سے بمطابق چال پر کرتے جاؤ۔ اگر تقسیم کرنے کے بعد ایک باقی بچے تو خانہ ۲۱ میں ایک کا اضافہ کرو۔ باقی ۳ ہو تو خانہ ۱۱ میں ایک کا اضافہ کرو اگر باقی ۲ ہو تو خانہ ۱۶ میں ایک کا اضافہ کرو۔ باقی ۴ ہوں تو خانہ ۶ میں ایک کا اضافہ کرو۔ نقش پر ہوجائے گا۔

چال کا نقش

۱۱	۲۴	۷	۲۰	۳
۴	۱۲	۲۵	۸	۱۶
۱۷	۵	۱۳	۲۱	۹
۱۰	۱۸	۱	۱۴	۲۲
۲۲	۶	۱۹	۲	۱۵

نقش پر ہوجانے کے امتحان کا طریقہ یہ ہے کہ چاروں طرف سے میزان وہ آئے گی جس کو نقش میں پر کرنا ہے۔ کسی ایک طرف سے بھی میزان غلط ہوئی تو نقش درست نہ ہوگا۔

(۸) تمام تکسیر کے اعداد جس کا نقش پر کیا گیا ہے ان میں سے ۳۱۹ عدد خارج کر کے باقی اعداد کے حروف بنا کر آگے کلمہ طیش لگائیں۔ یہ جنات العمل پیدا ہو جائے گا۔

(۹) نقش مخمس کے جانب چپ طالب کی تصویر فرضی بنا کر او پر موکل کا نام لکھو۔ جانب راست مطلوب کی تصویر بنا کر او پر جنات العمل کا نام لکھ دو۔ یہ دونوں تصویریں فرضی ہوں گی۔ اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کو پیوست دکھاؤ تا کہ محبت میں شدت پیدا ہو سکے۔

قسط نمبر: ۸۳

ملکہ دلوکہ نے خوش ہوکر یوناف کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے کہا۔ ''میرے عزیز! تم نے مصر کے لئے وہ کام کیا ہے جسے کوئی بھی میرا مشیر یا ساحر نہ کر سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس ممی کی خوں خواری لحہ لحہ میرے جسم کو تحلیل کرتی جارہی تھی اب اس ممی کے خاتمے پر میں خوش اور مطمئن ہوں اور میں سمجھتی ہوں کہ اب مجھے مصر جیسے وسیع تر ملک پر حکومت کرنے کا حق حاصل ہے۔ میں تم سے یہ کہوں گی کہ تم ممی کو اپنے سامنے زیر کرنے کے صلے میں مانگو کیا مانگتے ہو میں وعدہ کرتی ہوں کہ میں تمہاری ہر مانگ کا احترام کروں گی اور تمہاری ہر خواہش کو پورا کرنے کا عہد کرتی ہوں۔''

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ''مصر کی عظیم ملکہ! میں آپ سے کچھ بھی نہیں مانگتا۔ ہاں میں آپ سے ایک التجا ضرور کرتا ہوں۔ کہ مصری حکومت کی ان تختیوں میں جن پر ضروری احکامات لکھے جاتے ہیں یہ بھی اندراج کردیا جائے کہ ممفس شہر کے شمال میں شوطار نام کا جو محل ہے وہ ہمیشہ کے لئے یوناف کی ملکیت میں دیا جاتا ہے تاکہ آپ کے بعد آنے والے دور میں جب دوسرے لوگ مصر پر حکومت کریں تو میں شوطار کے اس محل پر اپنا حق اور اپنی ملکیت جتا سکوں۔

ملکہ دلوکہ نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔ میں جانتی تھی تم مجھ سے کچھ نہ مانگو اس لئے کہ فوق البشریت حیثیت رکھتے ہوئے تم اپنی ضرورت اور خواہش کی ہر چیز حاصل کرسکتے ہو۔ بہر حال مطمئن رہو کہ مصر کی مٹی اور لکڑی کی ان لوحوں میں جن پر سرکاری احکامات لکھے جاتے ہیں آج ہی اس تحریر کا اضافہ کردیا جائیگا اور ایک عہد کے طور پر یہ لکھا جائے گا کہ ممفس شہر کے شمال میں شوطار نام کا محل ہمیشہ کے لئے یوناف کی ملکیت میں دیا جاتا ہے اور کسی کو یہ حق حاصل نہ ہوگا کہ اس محل کو یوناف سے واپس لے سکے یا اس پر قبضہ کرسکے۔ اگر کوئی ایسا کرے بھی تو یوناف اسے واپس لینے کا دعویدار اور حق دار ہوگا۔''

یوناف اٹھ کھڑا ہوا۔ ''اے ملکہ میں آپ کا شکر گزار ہوں، اب مجھے اجازت دیجئے میں جاؤں گا۔''

ملکہ دلوکہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی اور یوں یوناف ملکہ دلوکہ سے اجازت لینے کے بعد اس کے کمرے سے باہر نکل گیا۔

ملکہ کے ذاتی کمرے سے نکل کر جب یوناف محل کے صحن میں آیا تو ایک دم ایک طرف سے ریشمی لبادے میں لپٹی ہوئی ایک لڑکی اس کی طرف آئی اور اس کے سامنے آکر اپنا ریشمی لبادہ ہٹا دیا۔

یوناف نے دیکھا کہ وہ لڑکی حسین تنہائیوں کے گیت جیسی پر سکون اور خشک چاندنی کی نرم پھوار جیسی پر کشش تھی۔ اس کے بدن سے عنبری خوشبوئیں اٹھ کر ماحول کو خوشبو اور نکہت میں لہلہاتی جارہی تھیں۔ اس لڑکی کے سلگتے رخساروں اور تروتازہ ہونٹوں کے اندر ایک پیغام تھا۔ اس کی موٹی موٹی گہری آنکھوں سے اس سے شہد جیسا رس برستا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ لڑکی کو چند ثانئے دیکھنے کے بعد یوناف اس سے پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ لڑکی نے بولنے میں پہل کرتے ہوئے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے مصر کے بے مثل نوجوان! میں جانتی ہوں کہ آپ کا نام یوناف ہے اور یہ کہ زوسر کے اہرام کے اندر آپ نے ہی اس خونخوار ممی کو زیر کیا ہے۔ ملکہ دلوکہ کے ذاتی کمرے میں ہونے والی گفتگو بھی میں سن چکی ہوں کہ اس نے دریائے نیل کے کنارے شوطار نام کا محل ہمیشہ کے لئے آپ کے نام لکھنے کا عہد کیا ہے۔ اس عہد کو مصر کی سرکاری تختیوں پر بھی لکھ دیا جائے گا۔ یہ باتیں مجھے اس لئے معلوم ہوئیں کہ میں ملکہ دلوکہ کی ایک عزیزہ ہوں اور اس کے ذاتی کمرے سے باہر کھڑے ہوکر میں آپ اور اس کے درمیان ہونے والی ساری گفتگو سن چکی ہوں۔ میرا نام رفسہ ہے اور میں آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ اگر میں ملکہ دلوکہ کی عزیزہ ہونے کے ناتے سے ایک خواہش کا اظہار کروں تو کیا آپ اسے پورا کریں گے۔؟''

یوناف نے رفسہ کو حوصلہ دلایا۔ ''اے خاتون! تم بلا جھجک کہو، کیا کہنا چاہتی ہو، جو تمہاری خواہش ہے اگر وہ میرے بس میں ہوئی تو میں اسے ضرور پورا کروں گا۔''

رفسہ خوش ہوگئی۔ ''اے مصر کے شیر دل جوان! میں چاہتی ہوں کہ آپ ابھی مجھے اپنے ساتھ زوسر کے اہرام میں لے چلیں تاکہ اس ممی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر خود بھی یقین کرلوں اور اوروں کو بھی اس کا یقین دلا سکوں کہ واقعی زوسر کے اہرام کی ممی اب بے خطر اور ناکارہ ہوچکی ہے۔''

یوناف کچھ کہنا چاہتا تھا کہ رفسہ پھر بڑی جلدی سے دوبارہ بول پڑی۔
''شاید آپ مجھ سے یہ کہیں گے کہ میں تم اکیلی لڑکی کو کیسے اور کیونکر زوسر کے اہرام تک لے چلوں، لیکن میں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ آپ کے ساتھ زوسر کے اہرام تک جانے کے لئے میں اپنے گھر والوں سے باقاعدہ اجازت لے کر آئی ہوں۔ اس کے علاوہ میں آپ پر اس قدر بھروسہ اور اعتماد کرتی ہوں کہ آپ کے ساتھ تنہائی میں دنیا کے آخری کونے تک بھی محفوظ اور مامون طریقے سے سفر کرسکتی ہوں۔ اس لئے مجھے امید ہے کہ آپ میری اس خواہش کا احترام کریں گے اور میری اس مانگ پر انکار نہیں کریں گے۔''

یوناف بے چارہ کچھ بھی نہ کہہ سکا اس لئے کہ رفسہ نے اپنی گفتگو سے انکار کرنے کے سارے ہی راستے بند کردیئے تھے۔ لہٰذا یوناف نے مجبور ہوکر کہا۔''اے خاتون! اگر ایسا ہے تو آؤ میرے ساتھ میں ابھی اور اسی وقت تمہیں زوسر کے اہرام میں لئے چلتا ہوں وہاں اپنی آنکھوں سے اس ممی کو دیکھ کر تم یقین کرلوگی کہ اب وہ بے ضرر ہوچکی ہے۔'' رفسہ نے فوراً اپنے آپ کو ریشمی لبادے میں ڈھانپتے ہوئے کہا۔''میں آپ کی شکر گزار ہوں، تو پھر چلئے۔''

****

رفسہ کے ساتھ یوناف سقارہ کے میدانوں کو عبور کرنے کے بعد زوسر کے اہرام میں داخل ہوا اور اس ممی کے پاس آ کھڑا ہوا جسے عزازیل نے خونخوار بنایا تھا۔

''رفسہ یہ ہے وہ ممی جو گزشتہ دنوں مصر کے اندر خونخوار اور بربادی برپا کرتی رہی ہے لیکن یہ اب ان اہرام کے اندر پڑی ہوئی دوسری ممیوں کی طرح بے خطر اور بے حرکت ہے۔''

حسین رفسہ نے زوسر کے اہرام میں داخل ہونے کے بعد چہرے سے اپنا ریشمی لبادہ ہٹادیا تھا وہ چند لمحوں تک غور سے ممی کی طرف دیکھتی رہی پھر اس نے اپنی گھنٹیوں جیسی پرکشش آواز میں کہا۔''اے یوناف! میں سمجھتی ہوں تمہارا کہنا درست ہی ہے اس لئے کہ ممی اب مجھے بے حس و حرکت سی لگتی ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر یہ واقعی ہی بے ضرر اور بے خطر ہوچکی ہے۔''

یوناف نے غور سے رفسہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔''اب جب کہ تم یقین کرچکی ہو کہ یہ ماضی کی خونخوار ممی اب اپنے حال میں بے ضرور ہے تو آؤ پھر واپس چلیں تاکہ میں تمہیں شاہی محل تک چھوڑتا چلوں۔''

رفسہ نے یوناف کے قریب ہوکر انتہائی پرکشش آواز میں کہا۔''شاید پھر کبھی زوسر کے ان اہرام میں آنا نصیب نہ ہو اس لئے میں چاہتی ہوں کہ آپ کی معیت میں میں اہرام کے سارے اندرونی حصوں کو دیکھ لوں اور یہاں رکھی ہوئی ساری ممیوں کا جائزہ لے لوں تاکہ مجھے مصر کے قدیم بادشاہ زوسر کی عظمت اور اس کی سربلندی کا احساس ہوسکے۔''

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔''ضرور تم ان اہرام کا اندرونی جائزہ لے لو لیکن جلدی کرو تاکہ پھر ہم واپس جاسکیں۔''

رفسہ زوسر کے ان اہرام اور ان کے اندر رکھی ہوئی ممیوں اور دوسری اشیاء کا جائزہ لینے لگی۔ اہرام کے اندر کافی آگے جانے کے بعد ایک تاریک اور اندھیرے گوشے میں رفسہ کی طرف دیکھتے ہوئے یوناف چونک پڑا اور غضبناک حالت میں اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔''کون ہو تم۔؟''

رفسہ کی جگہ اب یوناف کے سامنے ایک انتہائی ہیبت ناک قدآور کوہ پیکر، توانا اور کڑیل جوان کھڑا تھا۔ اس جوان نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔''اے یوناف! میں اپنے مقدر پر خوش ہوں کہ میری امیدیں برآئیں۔ سن رکھو! میرا نام رفسہ نہیں، قبقب ہے اور میں عزازیل کے سب سے زیادہ طاقتور اور بدترین ساتھیوں میں ہوں، میں اور میری ساتھی ایک لڑکی جس کا نام خوفہ ہے۔ ہم چہرہ رنگ اور اعضاء و جوارح کے علاوہ جسمانی ساخت بدلنے میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔ تم نے عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو ترغیب دے کر اس ممی کو ناکارہ ضرور کردیا ہے لیکن اے یوناف! قبقب کی قہرانیت سے بچنا آسان نہیں ہے۔ دیکھ میں ایک فرضی لڑکی رفسہ کے روپ میں مصر کے شاہی محل میں تجھے ملا۔ اور یہاں تمہیں زوسر کے اہرام میں لانے میں کامیاب ہوچکا ہوں۔ اب یہیں میں عزازیل کے حکم کے مطابق تمہیں مار مار کر تمہاری ہڈی توڑ دوں گا اور تمہیں زندگی بھر کے لئے ناکارہ اور نامراد بنا کر رکھ دوں گا۔''

قبقب کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف نے انتہائی غضب ناک انداز میں کہا۔''اے ابلیس کے گماشتے! تیرے اور عزازیل جیسے ان گنت باؤلے ماضی میں مجھ پر بھونکتے رہے ہیں لیکن میں نے اپنے رب کی مدد اور اعانت سے ان سب کو مار بھگایا ہے پس! مجھے یقین ہے کہ میں زوسر کے ان اہرام کے اندر تیرے جیسے سرکش کی سرکشی تیرے جیسے ظالم کے ظلم اور تیرے جیسے طاقت ور کی طاقت کو اپنے سامنے زیر کرکے رکھ دوں گا۔'' اس گفتگو کے جواب میں قبقب نے ایک نعرۂ وحشت بلند کیا۔ پھر وہ بے کل لہروں، انگاروں کی بھٹی اور شعلوں کے ساگر کی طرح آگے بڑھا اور برق کی لپکتی خونی زبان کی سی تیزی کے ساتھ وہ حرکت میں آیا اور یوناف کے جبڑے کے نیچے اس نے ایسا گھونسا رسید کیا کہ یوناف بل کھاتا اور فضا میں اچھلتا ہوا انتہائی بے بسی کے عالم میں اہرام کی ایک سنگی دیوار کے ساتھ جاٹکرایا۔

قبقب آگے بڑھ کر یوناف کے قریب آ کھڑا ہوا۔ اور اپنی آنکھوں سے انگارے برساتے ہوئے بولا۔''اے یوناف! میں نے تمہیں بتایا نہ تھا کہ میں اپنی ذات میں ایک منفرد شیطان ہوں، سن رکھ! میری رگوں میں، بجلیاں میرے

خون میں طوفانوں کا جوش اور میری آواز میں گرج مہیب جیسی صدائیں ہوتی ہیں، پھر بھلا تو کیونکر اور کیسے میرے سامنے ٹھہر سکے گا۔" لپکتے ہوئے شعلوں کی طرح قبقب نے پھر اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور یوناف کو گریبان سے پکڑتے ہوئے ایک جھٹکے کے ساتھ اوپر اٹھایا اور پیشانی پر اس نے دو ایسی سخت ضربیں لگائیں کہ یوناف کی پیشانی سے خون بہ نکلا اور اپنے سر کو لہراتا ہوا ذرا پیچھے ہٹ گیا۔

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیتے ہوئے پوچھا۔"اے میرے حبیب! یہ عزازیل کے سب سے زیادہ خوفناک اور طاقت ور ساتھیوں میں سے ہے۔ اگر تم کہو تو میں اس کے خلاف حرکت میں آؤں اور دونوں اس پر قابو پانے کی سعی کریں۔ اس نے گھونسے مار کر جو تمہاری پیشانی سے خون نکالا ہے تو قسم خداوند واحد کی یہ منظر میرے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اس لئے کہ میں تمہارے ساتھ اپنی رفاقت کے دوران پہلی بار تمہیں بے بس اور خونی حالت میں دیکھ رہی ہوں۔"

ابلیکا کی گفتگو کے جواب میں یوناف نے اپنی پیشانی سے بہنے والے خون کو صاف کرتے ہوئے کہا۔ اے ابلیکا! یوں لگتا ہے جیسے مجھے زندگی میں پہلی بار اپنے جیسے کسی طاقت ور اور سرکش انسان سے پالا پڑا ہے۔ تو دیکھتی رہ یہ جو ابلیس کا گماشتہ بھر بھر کراٹھتے بگولوں کی طرح مجھ پر حملہ آور ہو رہا ہے مجھے امید ہے کہ میں اسے روح کی وحشت اور قبرستان کی ویرانیوں کا شکار بنا کر رکھ دوں گا۔"

یوناف اس سے آگے کچھ نہ کہہ سکا۔ اس لئے کہ قبقب نے پھر آگے بڑھ کر اس زور سے اپنے پاؤں کی ضرب یوناف کے پیٹ میں لگائی کہ وہ ہوا میں اچھلتا ہوا پھر زمین پر گر گیا تھا لیکن اس بار وہ جلد ہی اٹھ کھڑا ہوا۔ اپنی پیشانی سے بہنے والی خونی دھار کو اس نے اپنے لباس سے صاف کیا اور پیچ وتاب کھاتی ہوئی آواز میں اس نے کہا۔

"اے ابلیس کے گماشتے تم نے مجھ پر حملہ کرنے میں پہل کر کے وقتی طور پر اپنے لئے کچھ فوائد ضرور حاصل کئے ہیں اسی لئے تو مجھے اپنے سامنے زیر اور خستہ سا دیکھ رہا ہے لیکن یاد رکھ میں یوں آسانی کے ساتھ تیرے سامنے جھکنے والا نہیں۔"

یوناف اچانک حرکت میں آیا اپنے دائیں ہاتھ کی ایسی زوردار اور بھرپور ضرب اس نے قبقب کے پیٹ میں لگائی کہ وہ ایک طرح سے سسکتا ہوا پشت کی جانب جا گرا۔ جست لگا کر یوناف آگے بڑھا اور جس طرح قبقب نے اسے گریبان سے پکڑ کر اوپر اٹھایا تھا۔ ایسے ہی یوناف نے بھی اسے اس کے گریبان سے اوپر اٹھاتے ہوئے اس کی گردن پیشانی اور کندھوں پر ایسی ضربیں لگائیں کہ قبقب بلبلا اٹھا اور یوناف کی طرح اس کی پیشانی سے خون بہنے لگا۔ قبقب بوکھلا کر پیچھے ہٹ گیا۔ یوناف نے دوبارہ آگے بڑھتے ہوئے قبقب پر ضرب لگانا چاہی تو قبقب سیدھا کھڑا ہو گیا اور یوناف کی گردن پر ایک زوردار گھونسا دے مارا۔ یوناف جم کر اپنی جگہ پر کھڑا ہوا اور ویسا ہی گھونسا اس نے قبقب کی گردن پر دے مارا۔ یوں وہ بڑی تیزی سے ایک دوسرے کو پیٹنے اور ضربیں لگانے لگے تھے۔ کافی دیر تک دونوں نے ایک دوسرے کو مار مار کر شکستہ اور دم بخود سا کر کے رکھ دیا۔

تھکاوٹ محسوس کرتے اور جھومتے ہوئے قبقب نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"کیا تو محسوس نہیں کرتا کہ میں نے تجھے کیا خوب سبق دیا ہے۔ اب میں جاتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اب وقتاً فوقتاً میری اور تمہاری ملاقات ہوتی رہے گی اور ایک روز ایسا وقت آئے گا جب میں تجھے اپنے سامنے واضح اور مکمل طور پر زیر اور بے بس کر کے رکھ دوں گا۔"

یوناف نے طنزیہ انداز میں کہا۔"اے قبقب! میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ آج تک میرا سامنا تم جیسے طاقت ور ترین انسان سے نہیں پڑا۔ لیکن کیا تم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ میں نے تمہیں مار مار کر دم بخود اور درماندہ کر کے رکھ دیا ہے اور یہ بھی کہ اب تم میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی حالت میں نہیں رہے۔ اور درماندگی محسوس کرنے لگے ہو۔ گو میری اپنی بھی یہی حالت ہے، میں بھی درماندگی محسوس کرتا ہوں لیکن تم تو مجھے اپنے سامنے زیر کرنے اور میری ہڈیاں توڑ کر مجھے بے کار اور مفلوج بنا دینے کا ارادہ لے کر آئے تھے۔ کیا تم تسلیم نہیں کرتے کہ میں نے تمہارے ارادوں کو ناکام بنا کر رکھ دیا ہے۔ آئندہ بھی اگر جب کبھی میرا اور تمہارا سامنا ہوا میں تم پر اس سے بھی بہتر اور کڑی ضربیں لگاؤں گا اور ثابت کروں گا کہ مجھ پر قابو پانا اگر ناممکن نہیں تو مشکل ترین ضرور ہے یوناف کی ضرب برداشت کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔"

قبقب نے یوناف کی گفتگو کا کوئی جواب نہ دیا اور زدسر کے اہرام سے نکلتا ہوا غائب ہو گیا۔

ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور بولی۔"اے یوناف زندگی میں پہلی بار اس انداز میں کسی کے ساتھ تمہارا مقابلہ دیکھا ہے۔ قسم خداوند کی کہ اس مقابلے کے دوران میں یوں محسوس کر رہی تھی جیسے کسی ویران اور تاریک غار کے اندر دو درندوں کو ایک دوسرے پر چھوڑ دیا گیا ہو۔ مجھے اس بات کا دکھ بھی ہے اور وہ یہ میرے حبیب کہ اس صورت میں ہمارے دشمنوں میں سے ایک اور کا اضافہ ہو گیا ہے۔ اس کی گفتگو سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ آئندہ بھی اسی طرح تمہارے ساتھ ٹکراتا رہے گا۔"

یوناف نے کہا۔ تم غمگین اور مغموم نہ ہو یہ جب بھی میرے سامنے آیا

جس صورت میں اور جس حالت میں بھی آیا میں اس کی حالت اگر اس سے بدتر نہیں تو ایسی ضرور کر دیا کروں گا۔ اگر میں چاہتا تو اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اسے لخت لخت کر کے رکھ دیتا لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے اپنی طبعی قوت میں ہی اس سے مقابلہ کیا ہے اور آئندہ بھی اس کے ساتھ ایسا ہی کرتا رہوں گا تا کہ اس پر یہ بات عیاں ہو جائے کہ اگر وہ بھی اپنی طبعی قوت میں میرے سامنے آئے تو اتنی سکت نہیں رکھتا کہ مجھ پر قابو پا سکے۔"

ابلیکا خاموش رہی جب کہ یوناف زوسر کے اہرام سے نکل کر دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل کی جانب روانہ ہو گیا۔

****

یروشلم کے بادشاہ ادونی صدق کو جب یہ خبر پہنچی کہ بنی اسرائیل نے یریکو کے بعد عی شہر کو بھی زیر کر لیا ہے اور یہ کہ اس کے بعد جبعون کی سلطنت نے بھی بنی اسرائیل کے ساتھ صلح کر لی ہے تو وہ بڑا فکر مند ہوا۔ اس لئے کہ جبعون کی سلطنت اس علاقے میں سب سے زیادہ پر قوت سمجھی جاتی تھی اور جبعون کے لشکریوں کو سب سے زیادہ جنگجو، سورما اور جنگ کا تجربہ کار سمجھا جاتا تھا۔ یروشلم کے بادشاہ ادونی صدق کو امید تھی کہ جب تک اس کے سامنے موجود ہے اس وقت تک بنی اسرائیل یروشلم تک نہیں پہنچ سکتے لیکن جب اس نے سنا کہ جبعون والوں نے اور وہ بنی اسرائیل کے اندر رہنے اور بسنے لگے تب اسے بڑی مایوسی اور پریشانی ہوئی۔ اس لئے کہ اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ جبعون کے بعد بنی اسرائیل اب ادھر کا رخ کریں گے اور تباہی و بربادی کی حالت جو انہوں نے یریکو اور عی میں پھیلائی ہے اسی قسم کی قوت اور بربادی کا مظاہرہ یروشلم شہر میں بھی کریں گے۔"

ان حالات و حادثات کے پیش نظر بادشاہ نے فیصلہ کیا کہ وہ اپنے اطراف کے دیگر بادشاہوں کے ساتھ مل کر ایک بہت بڑا لشکر تیار کرے گا جس کی مدد سے وہ پہلے جبعون کی سلطنت کو تباہ و برباد کرے گا تا کہ انہیں بنی اسرائیل کے ساتھ صلح کرنے کی سزا دی جا سکے اور اس کے بعد ادونی صدق کا ارادہ تھا کہ اس متحدہ لشکر کو لے کر بنی اسرائیل پر چڑھائی کی جائے اور نہ صرف بنی اسرائیل کی اس پیش قدمی اور یلغار کو روک دیا جائے بلکہ انہیں فلسطین کی سرزمین سے نکال کر باہر کیا جائے۔

اس مقصد کے لئے اس نے اپنے ہمسائے ممالک سے رابطہ قائم کیا اور اپنے قاصد اس نے جدون کے بادشاہ ہوہام، یرموت کے بادشاہ پیرام لکس کے بادشاہ یافیع اور علجون کے بادشاہ دبیر کی طرف روانہ کئے۔ اپنے ان قاصدوں کے ہاتھ ادونی صدق نے ان چاروں بادشاہوں کو یہ کہلا بھیجا کہ بنی اسرائیل اپنے سردار یوشع بن نون کی سرکردگی میں خون کے ہولناک سیلاب کی طرح آگے بڑھتے چلے آ رہے ہیں اور انہوں نے نہ صرف یریکو اور عی شہر تک ساری سرزمین پر قبضہ کر لیا ہے بلکہ جبعون کی سلطنت نے بھی ان کے آگے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ اور یوں وہ وقت دور نہیں جب بنی اسرائیل کے ہاتھوں ہم سب کی تباہی و بربادی آ پہنچے گی۔ لہٰذا میں تمہیں دعوت دیتا ہوں کہ اگر اپنی بادشاہت کو تم لوگ قائم و دائم رکھنا چاہتے ہو تو اپنا لشکر لے کر یروشلم پہنچ جاؤ یہاں سے ہم ایک متحدہ لشکر کی صورت میں پہلے جبعون پر حملہ کر کے انہیں بنی اسرائیل سے صلح کرنے کی سزا دیں گے اس کے بعد بنی اسرائیل پر حملہ آور ہوں گے اور انہیں اپنی ان سرزمینوں سے نکال باہر کریں گے۔

جب ادونی صدق کا پیغام چاروں بادشاہوں کو پہنچا تو انہوں نے ادونی صدق کے خیالات اور خدشات سے اتفاق کیا، جو وقت ادونی صدق نے مقرر کیا تھا اسی دن چاروں بادشاہ اپنے اپنے لشکر کے ساتھ یروشلم پہنچ گئے۔

ادونی صدق نے بھی اپنے لشکر کو تیار کیا اس طرح یہ پانچوں بادشاہ ایک زبردست متحدہ لشکر کے ساتھ جب جبعون کی سلطنت کی طرف بڑھے۔ سب نے اتفاق رائے سے متحدہ لشکر کا سالار اعظم ادونی صدق کو بنایا تھا۔

دوسری طرف جب جبعون کو خبر ہوئی کہ یروشلم کا بادشاہ ادونی صدق اپنے چار ہمسایہ بادشاہوں کے ایک مضبوط اور جرار لشکر تیار کرنے کے بعد اس کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس نے اپنے دونوں مشیروں رائیل اور عبدون کو یوشع بن نون کی طرف روانہ کیا اور ان پانچوں کے مقابلے میں ان سے مدد چاہی۔

ایک روز رات کے وقت رائیل اور عبدون یوشع بن نون کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں ادونی صدق کے ساتھ چار بادشاہوں کے اتحاد کی اطلاع کی۔ انہوں نے یوشع بن نون سے درخواست کی کہ اس موقع پر ان کی مدد کی جائے۔

جبعون والوں کی اس پکار پر یوشع بن نون نے لبیک کہا اور اسی رات اپنے لشکر کے ساتھ انہوں نے جبعون کی طرف کوچ کیا جس روز ادونی صدق اور اس کے چار ساتھی بادشاہوں نے پڑاؤ کیا۔ اسی روز یوشع بن نون نے اس متحدہ لشکر پر حملہ کر دیا جو اتنا اچانک اور زوردار تھا کہ ادونی صدق اپنے ساتھی بادشاہوں کے ساتھ پورا زور لگانے کے باوجود بھی اس ہولناک حملے کو نہ روک سکا اور اپنے لشکر کے ساتھ بھاگ کھڑا ہوا۔

ادونی صدق کا خیال تھا کہ وہ میدان جنگ سے یوں بھاگنے کے بعد نہ صرف اپنے لشکر بلکہ خود اپنی ذات اور اپنے ساتھیوں کو بھی تباہی اور بربادی سے بچائے گا۔ لہٰذا اس نے فرار ہونے کا انتہائی دشوار گزار راستہ اختیار کیا یعنی وہ جبعون سے بھاگتا ہوا عزلقاہ اور مقیدہ کے راستے واپس لوٹا لیکن اس راستے کی دشوار گزاری کی پرواہ نہ کرتے ہوئے یوشع بن نون نے اس کا تعاقب کیا اور بیت خوروں چڑھائی کے پاس انہوں نے اس لشکر کو گھیر کر اس کا قتل عام شروع

کر دیا یوں اس متحدہ لشکر میں سے بہت کم لوگوں کو اپنی جانیں بچا کر فرار ہونے کا موقعہ ملا۔ دشمن کے اس متحدہ لشکر کو تباہ و برباد کرنے کے بعد یوشع بن نون نے ان وادیوں کے اندر اپنے لشکر کے ساتھ پڑاؤ کر لیا۔

وہ بھی اپنے لشکر کے ساتھ ان میدانوں میں پڑاؤ کئے ہوئے تھے کہ ان کا ایک لشکری یہ خبر لے کر آیا کہ متحدہ لشکر کے پانچوں بادشاہ مقیدہ کے کوہستانی سلسلہ کی ایک غار میں جا کر چھپ گئے ہیں۔ اس پر یوشع بن نون نے اپنے آدمی مقیدہ نام کی غار کی طرف روانہ کئے اور پانچوں بادشاہوں کو زندہ گرفتار کر لیا گیا اور جب یہ پانچوں بادشاہ یوشع بن نون کے سامنے پیش کئے گئے تو یوشع بن نون نے ان پانچوں کی گردنیں مارنے کا حکم دیدیا۔ چنانچہ ان پانچوں کی گردنیں کاٹنے کے بعد شام تک انہیں باندھ کر درختوں کے ساتھ لٹکا دیا گیا اور پھر یوشع بن نون ہی کے حکم پر ان کی لاشوں کو اسی مقیدہ نام کی غار میں ڈالنے کے بعد غار کا منہ بڑے بڑے پتھروں سے بند کر دیا گیا۔

پانچوں بادشاہوں کے خاتمے کے بعد یوشع بن نون پھر اپنے لشکر کے ساتھ حرکت میں آئے اور بڑی جرأت اور بے جگری کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہوئے وہ معمولی جنگوں کے بعد ان پانچوں بادشاہوں کے مرکزی شہروں پر بھی قابض ہو گئے۔

اس طرح یوشع بن نون نے اپنی عسکری قوت کو استعمال کرتے ہوئے ارض کنعان کے وسطی حصوں پر قبضہ کر لیا تھا جب کہ شمال اور جنوب کے حصوں پر ابھی قبضہ کرنا باقی تھا اور ان حصوں پر بھی بڑے بڑے طاقت ور بادشاہ حکومت کر رہے تھے۔

****

زوسر کے اہرام میں یوناف کے ساتھ مقابلہ کرنے کے بعد عزازیل کا ساتھی قبقب دریائے نیل کے ان شرقی ویرانوں میں نمودار ہوا تھا۔ جہاں سے عزازیل نے اسے یوناف کی طرف روانہ کیا تھا۔ عزازیل ابھی تک قبقب کی ساتھی لڑکی خوفہ اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہیں کھڑا ہوا تھا۔ قبقب جب نمودار ہوا تو اس کی ساتھی لڑکی اس کی پیشانی سے بہتے خون کو دیکھ کر پریشان ہو گئی۔ اس موقعے پر وہ کچھ پوچھنا ہی چاہتی تھی کہ عزازیل نے فکر مندی سے قبقب کی طرف دیکھا اور گویا ہوا۔

''اے قبقب! زوسر کے ان اہرام کے اندر تیرا مقابلہ یوناف کے ساتھ کیسا رہا۔؟''

قبقب پریشان ہو گیا اور عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے آقا! وہ یوناف نام کا جوان ایسا نہیں ہے جیسا ہم نے اس کے متعلق اندازہ لگایا ہے قسم آپ کی ذات کی! وہ انتہا درجے طاقت ور اور پر قوت انسان ہے میں نے اپنی طرف سے انتہائی کوشش کی کہ اسے اپنے سامنے زیر کروں۔ اسے خوب ماروں اور اس کی ہڈیاں توڑ کر رکھ دوں پر میں ایسا کرنے میں بری طرح ناکام ہوا ہوں۔ میں حقیقت اور سچائی کو چھپانا نہیں چاہتا اور واضح طور پر کہتا ہوں کہ میں یوناف کو اپنے سامنے زیر کرنے میں ناکام رہا ہوں یا اس بات کو آپ یوں سمجھ لیں کہ نہ میں یوناف کو اور نہ ہی یوناف مجھے زیر کر سکا۔ وہ بے پناہ قوتوں کا مالک ایسا جوان ہے جس کی ضرب یقیناً اسے ہلا کر رکھ دیتی ہے جس پر پڑتی ہے۔''

قبقب کے اس جواب پر عارب نے بولتے ہوئے کہا۔ ''اگر تم یوناف کو زیر کرنے میں ناکام رہے ہو تو یقیناً وہ تمہارے خلاف اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لایا ہوگا اور وہ اگر ایسا نہ کرتا تو میرا خیال ہے کہ تم لمحوں کے اندر اس پر غالب آنے میں کامیاب ہو جاتے۔''

قبقب نے فوراً عارب کے ان خیالات کی نفی کرتے ہوئے کہا۔ ''نہیں! ایسا ہرگز نہیں ہوا۔ یوناف نے میرے خلاف اپنی سری قوتوں کو استعمال نہیں کیا اگر وہ ایسا کرتا تو میں جواب میں اپنی ویسی ہی سری قوتوں کو استعمال کرتا۔ میں تم سب کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم دونوں نے اپنی طبعی طاقت میں ایک دوسرے سے مقابلہ کیا لیکن یوناف پر قابو پانا اتنا آسان اور سہل نہیں ہے جتنا ہم نے خیال کر رکھا ہے۔ یا بہرحال اب میری اور یوناف کی دشمنی پکی ہو گئی ہے۔ اور میں موقع بہ موقع اس پر وار د ہوتا رہوں گا اور اپنی طرف سے انتہائی کوشش کرتا رہوں گا کہ اسے اپنے سامنے کسی روز اپنی طبعی قوتوں کو استعمال کرتے ہوئے اس پر غلبہ حاصل کر لوں۔ مجھے امید ہے کہ کسی نہ کسی دن میں ایسا کرنے میں ضرور کامیاب ہو جاؤں گا۔

قبقب کے خاموش ہونے پر اس کی ساتھی لڑکی خوفہ نے کہا۔ ''اے میرے حبیب! تم نے اس انداز میں یوناف کی تعریف کر کے میرے اندر ایک تحریک پیدا کر دی ہے۔ پس میں اب یہ خواہش کرنے لگی ہوں کہ اس جوان کو دیکھوں جسے قبقب بھی اپنے سامنے زیر نہیں کر سکا۔''

قبقب اور اس کی ساتھی لڑکی خوفہ چونکہ دونوں ہی یوناف کی تعریف میں رطب اللسان ہو گئے تھے لہٰذا عارب نے یہ پسند نہیں کیا کہ سب کے سامنے اس انداز میں یوناف کی تعریف کی جائے۔ چنانچہ اس نے ساتھیوں کو اس گفتگو سے نکالنے کے لئے فوراً بات کا رخ بدلتے ہوئے عزازیل سے پوچھا۔ ''اے آقا! جب آپ نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو اس کے بعد آپ کی زندگی میں کوئی ایسا لمحہ بھی آیا جب آپ کو اپنی غلطی کا احساس ہوا ہو اور آپ نے تائب ہونے کے نظریئے سے اپنے رب کی طرف رجوع کرنے کی کوشش کی ہو۔؟''

عزازیل نے غور سے اسے دیکھا پھر اس کی گردن جھک گئی اس کے بعد اس نے انتہائی دکھ اور تاسف میں ڈوبی ہوئی آواز میں کہا۔" ہاں میرے عزیزو! ایک بار اپنے رب کے خلاف اس بغاوت اور سرکشی کا دکھ اور افسوس ضرور ہوا تھا اور میں نے تائب ہونے کی غرض سے اپنے رب کی طرف رجوع بھی کیا تھا جن دنوں میں نے تائب ہونے کا ارادہ کیا۔ ان دنوں اللہ کے پیغمبر موسیٰ علیہ السلام زندہ تھے۔ میں نے ارادہ کیا کہ اللہ کے اس پیغمبر کے ذریعہ اپنے رب کے حضور معافی کا طلب گار ہوں، پس میں اس مقصد کے لئے موسیٰ علیہ السلام کی طرف گیا۔ اس وقت وہ اپنے چند عزیزوں اور سرداروں کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ جب میں ان کے سامنے آیا تو میرے سر پر کلادار ٹوپی تھی اور اس ٹوپی کے اندر طرح طرح کے رنگ تھے۔ موسیٰ کے پاس جا کر میں نے وہ ٹوپی اتار کر اپنے سامنے رکھ لی اور موسیٰ سے سلام کہا۔ اور موسیٰ نے میرے سلام کا جواب دیا اور پوچھا تم کون ہو؟" میں نے جواب میں کہا۔ اے موسیٰ! میں ابلیس ہوں، اس پر موسیٰ غضب ناک ہوئے اور بولے۔ اے ابلیس! خدا تجھے زندہ نہ رکھے تو کیوں آیا ہے اس پر میں نے کہا۔ میں آپ کو سلام کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں کیوں کہ آپ کا مرتبہ اور منزلت خداوند کے نزدیک بہت زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ مجھے آپ سے ایک ضروری کام بھی ہے۔ سب سے پہلے موسیٰ نے مجھ سے یہ پوچھا کہ وہ کیا چیز تھی تو نے جو اپنے سر پر پہن رکھی تھی اور میرے پاس آکر تو نے اپنے سر سے اتار کر اپنی گود میں رکھ لی اس کے اندر میں نے دیکھا کہ طرح طرح کے رنگ تھے۔ میں نے کہا۔ اے موسیٰ انہی رنگوں میں سے اولاد آدمؑ کے دلوں کو لبھاتا ہوں اور ان کے گناہوں کو خوب چمکا کر اور پرکشش بنا کر ان کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ موسیٰ نے پھر پوچھا۔ بھلا یہ تو بتا کہ وہ کونسا کام ہے جس کے مرتکب ہونے سے تو انسان پر غالب آجاتا ہے۔ میں نے جواب دیا۔ جب آدمی اپنی ذات کو بہتر سمجھتا ہے اپنے عمل کو بہت کچھ خیال کرنے لگتا ہے اور اپنے گناہوں کو بھول جاتا ہے۔ تب میں بڑی آسانی سے اس پر حاوی ہو جاتا ہوں۔ موسیٰ جب خاموش ہوئے، تب میں نے اصل موضوع پر آتے ہوئے کہا۔ اے موسیٰ آج میں آپ سے کچھ مانگنے آیا ہوں اور مانگنے سے قبل میں آپ کو تین عمدہ اور بہترین نصیحتیں بھی کرتا ہوں تا کہ آپ کا مجھ پر کوئی احسان نہ رہے کیونکہ اگر میں آپ سے کوئی چیز مانگ رہا ہوں تو مجھے یہ بھی احساس ہوگا کہ اس چیز کے صلے میں میں نے بھی کچھ دیا ہے پس جو تین چیزیں اور عمدہ باتیں ہیں آپ کو دینا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہیں کہ اول کسی غیر محرم کے ساتھ تنہائی میں نہ بیٹھنا کیونکہ جب کوئی شخص غیر محرم کے ساتھ خلوت میں ہوتا ہے تو اس کے ساتھ میں بذات خود ہوتا ہوں۔ میرے ساتھی نہیں ہوتے یہاں تک کہ میں خلوت میں بیٹھنے والے کو اس عورت کے ساتھ فتنے میں ڈال کر رکھ دیتا ہوں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپنے خداوند سے جو عہد کرو اسے پورا کیا کرو کیونکہ جب کوئی خداوند سے عہد کرتا ہے تو ایسے شخص کا ہمراہی میں خود ہو جاتا ہوں یہاں تک کہ میں اس شخص اور اس عہد کے درمیان حائل ہونے کی کوشش کرتا ہوں جو اس نے اپنے رب کے ساتھ باندھا ہوتا ہے اور اے موسیٰ تیسری نصیحت یہ ہے کہ جو صدقہ نکالا کرو اسے جاری کر دیا کرو کیونکہ جب کوئی صدقہ نکالتا ہے اور اسے جاری نہیں کرتا تو میں اس صدقہ اور اس کے پورا کرنے والے کے بیچ میں حائل ہو جاتا ہوں اور یہ کام میں بذات خود کرتا ہوں اپنے ساتھ والوں سے نہیں لیتا۔ جب میں اپنی تینوں باتیں کہہ چکا تب موسیٰ نے مجھے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے عزازیل! اب تم وہ بات کہو جو تم مجھ سے کہنا چاہتے ہو۔ اس پر میں نے موسیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے موسیٰ خداوند نے تجھے رسالت سے برگزیدہ کیا ہے اور خداوند تم سے ہمکلام ہوتا ہے۔ میں بھی اسی خداوند کی مخلوق میں سے ہوں اور مجھ سے ایک گناہ سرزد ہو چکا ہے۔ اب میں توبہ کرنا چاہتا ہوں۔ آپ چونکہ خداوند سے ہمکلام ہوتے ہیں لہٰذا آپ خداوند سے میری سفارش کریں کہ وہ میری توجہ حاصل کریں۔ موسیٰ نے میرے ساتھ وعدہ کیا کہ وہ خداوند کے حضور ضرور میری سفارش کریں گے چنانچہ وہ خداوند سے ہمکلام ہونے کے لئے وہاں سے اٹھ کر چلے گئے جب کہ میں وہیں بیٹھ کر ان کا انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد جب موسیٰ لوٹ کر آئے، تب میں نے پوچھا۔ اے موسیٰ کیا تو نے خداوند کے حضور میری سفارش کی، اس پر موسیٰ نے کہا۔ میں نے رب کے حضور تیرے لئے التجا کی تھی اور تیرے لئے مجھے اپنے خداوند سے یہ حکم ملا ہے کہ عزازیل اگر تو آدم علیہ السلام کی قبر کو ہی سجدہ کر دے تو تیری توبہ قبول ہوگی۔ لیکن میری بدبختی کہ غصے اور تعصب نے آن دبوچا۔ میں نے انکار کر دیا اور غصے سے مغلوب ہو کر میں نے یہ کہہ دیا کہ جب میں نے آدم علیہ السلام کو ان کی زندگی میں سجدہ نہ کیا تو اب ان کے مرنے کے بعد میں انہیں کیونکر سجدہ کروں گا۔ سوائے میرے عزیزو! یہ ہے وہ واقعہ کہ میں نے اپنی غلطی پر تائب ہونے کا فیصلہ کیا لیکن میری بدبختی کہ غصے اور تعصب کی وجہ سے میں اس موقع سے فائدہ نہ اٹھا سکا اور میں میں نے آدم علیہ السلام کی قبر کو بھی سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اب تم دیکھتے ہو کہ میں اپنی اسی پہلی حالت میں تمہارے اندر موجود ہوں۔"

غذاؤں میں چربی اور لحمیات کی زیادتی کی وجہ سے اکثر لوگوں کی دل کی رگیں اور نسیں بند ہو رہی ہیں جس سے ہارٹ اٹیک اور دل کی دوسری بیماریاں پیدا ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اللہ نے جن لوگوں کو وسعت عطا کی ہے وہ مہنگے علاج کے ذریعہ اور ناگزیر حالات میں بائی پاس کرا کر خود کو محفوظ کر لیتے ہیں لیکن اللہ کے جو بندے محدود آمدنی رکھتے ہیں وہ مہنگے علاج نہیں کرا پاتے اور بائی پاس کرانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے لئے ایک فقیری فارمولہ محض ثواب آخرت کے لئے اور اللہ کے بندوں کی خدمت کے لئے پیش کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ تمام قارئین اس فارمولے سے فائدہ اٹھائیں گے اور اس فارمولے کے موجد کو اور ادارہ طلسماتی دنیا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے۔

فارمولہ یہ ہے۔

(۱) ڈھائی سو گرام لہسن کا عرق۔

(۲) ڈھائی سو گرام ادرک کا عرق۔

(۳) ڈھائی سو گرام لیموں کا عرق۔

(۴) ڈھائی سو گرام سیب کا سرکہ۔

ان سب چیزوں کو دھیمی آنچ پر آدھے گھنٹے تک پکائیں۔ اس کے بعد تقریباً ڈیڑھ سو گرام اس میں خالص شہد اور سو گرام پسی ہوئی خالص ہلدی ملالیں اور روزانہ ایک چمچہ چائے والا نہار منہ استعمال کریں لگاتار تین ماہ تک۔ اس کے بعد چیک اپ کرائیں۔ انشاء اللہ تمام بند رگیں کھل جائیں گی اور دل کی بیماریوں سے نجات ملے گی۔

اب تک متعدد مریضوں پر یہ فارمولہ آمایا گیا ہے اور حیرتناک فائدے سامنے آئے ہیں۔ حق یہ ہے کہ رب العالمین بے شک اپنے بندوں پر شفیق اور مہربان ہے اور اس نے اپنے غریب بندوں کو فائدہ پہنچانے والی سیکڑوں چیزیں پیدا کی ہیں ان تک ہماری یا ہمارے فہم کی اگر رسائی نہیں ہے تو اس میں ہم قصوروار ہیں۔ اللہ کی رحمت تو اپنے سب بندوں کے لئے یکساں رول ادا کرتی ہے اور وہ اپنے سب بندوں کو اپنی رحمتوں اور نعمتوں کا حق دار سمجھتی ہے۔

طلسماتی دنیا اس طرح کے فقیری فارمولے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتا رہے گا تا کہ لوگ ان سے فائدہ اٹھا کر اپنے رب کے شکر گزار بنیں اور ہمیں بھی دعاؤں سے نوازیں۔

انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

اپنا پیغام محبت ہے جہاں تک پہنچے

ایک غیر سیاسی تنظیم

مقاصد

* خدمتِ خلق * تبلیغ دین * پیامِ محبت * پیغام انسانیت * اصلاحِ معاشرہ

* اگر آپ چاہیں تو آپ بھی اس تحریک کے ممبر بن سکتے ہیں۔

* ممبری فیس صرف دس روپے اور ایک عدد فوٹو پاسپورٹ سائز، دس روپے کی مالیت کا ممبری کارڈ آپ کو روانہ کیا جائے گا۔ دس روپے اور فوٹو رجسٹری ڈاک سے روانہ کریں یا ہمارے نمائندے کو دیں۔

* اگر آپ خدمتِ خلق، تبلیغ دین، محبت و انسانیت اور اصلاح و تطہیر میں دلچسپی رکھتے ہوں تو "روحانی تحریک" کے ممبر بنیں اور نفرت، وحشت سے بھری اس دنیا کو ہمارے ساتھ مل کر محبت اور بھائی چارے کا پیغام دیں۔ آیئے اُن لوگوں کی راہوں میں پھول بچھا کر ان کے دل جیتیں جو مسلسل ہم پر پتھر اچھال رہے ہیں۔

* ہر ممبر کی ذمہ داری ہوگی کہ وہ روزانہ کسی ایک انسان کی کچھ نہ کچھ مدد کرے یا کسی نہ کسی شخص کو کوئی نہ کوئی نصیحت کرے۔

نوٹ: خط و کتابت کرتے وقت اپنا مکمل کیپٹل انگلش میں اور اپنا فون نمبر ضرور لکھیں۔

اعلان عام

مرکزی دفتر انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک

محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور یوپی

بجنور میں تعلیمی کانفرنس منعقد کی جائے گی

قومی اقلیتی تعلیمی کمیشن کے ضلع کوآرڈینیٹر کی صحافیوں سے گفتگو

قومی اقلیتی تعلیمی اتر پردیش کے ضلع کوآرڈینیٹر اور کل ہند مذاہب ایکتا پریشد کے قومی صدر مفتی شمعون قاسمی نے کہا کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو آپسی اتحاد اور تعلیم پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ تبھی ہم اپنے کھوئے ہوئے وقار کو حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ تعلیمی بیداری کے لئے ضلع میں ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں ضلع کے تمام دانشور علمائے کرام شرکت کریں گے۔ اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے مفتی شمعون قاسمی نے کہا کہ آج قوم بلاوجہ کے جھگڑوں میں مبتلا ہے جس کی وجہ سے معاشرہ میں تمام برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ تمام سیاسی جماعتیں مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہوئے اپنا الوسیدھا کر رہی ہیں جب کہ آج ضرورت ہے تعلیمی بیداری لانے کی۔ انہوں نے کہا کہ اپنے بچوں خصوصاً لڑکیوں کی تعلیم کے لیے بھوکے پیٹ بھی اگر سونا پڑے تو اس سے مایوس نہ ہوں، کیونکہ تعلیم ہی بچوں کے مستقبل کے لیے سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے۔ انہوں نے سرکاری پرائمری اسکولوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ہر گاؤں ہر محلے میں سرکاری تعلیمی ادارے موجود ہیں لیکن ان کی حالت اتنی تشویشناک ہے کہ کہیں طلبا نہیں ہیں تو کہیں اساتذہ نہیں ہیں۔ ہمیں اس جانب بھی اپنی ذمہ داری محسوس کرنی چاہئے۔ جہاں طلبا کی کمی ہے وہاں پر طلبا کو تعلیم کے لیے بھیجیں اور جہاں تعلیمی اداروں میں اساتذہ نہیں ہیں اس کی شکایت تعلیمی افسران سے کر کے اساتذہ کی تقرری کرائیں۔ انہوں نے بتایا کہ ضلع بجنور میں مزید تعلیمی بیداری لانے کے لیے بہت جلد ایک کانفرنس منعقد کی جائے گی جس میں اقلیتی تعلیمی کمیشن کے چیئرمین ایس ایم ایس صدیقی کو مدعو کیا جائے گا۔

'گھر بچاؤ' کنبہ بچاؤ' پروگرام کی ابتدا جلد

میاں بیوی کے درمیان رشتہ ازدواج کا تحفظ اصل مقصد (گرجاویاس)

گزشتہ سال 'چلو گاؤں کی اور' کے عنوان سے مہم چلانے کے بعد اس اسل مئی میں قومی کمیشن برائے خواتین 'گھر بچاؤ' کنبہ بچاؤ' کے عنوان سے ایک پروگرام کا آغاز کرے گا جس کا مقصد میاں بیوی کے جھگڑے نمٹانا اور گھریلو تشدد کے معاملات کا نمٹارہ کرنا ہے۔ قومی کمیشن برائے خواتین کی چیئر پرسن گرجاویاس نے آج اپنی دوسری میعاد کے لئے چارج سنبھالنے کے بعد ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ مصالحت اور تصفیہ کی خاطر گھریلو تشدد اور میاں بیوی کے دیگر جھگڑوں کے معاملات اس مہم کے دوران لئے جائیں تاکہ میاں بیوی کے بیچ رشتہ ازدواج کا تحفظ ہو سکے۔ بیداری، پولس کو حساس بنانا، سول سوسائٹی کا رول اور صلاح مشورہ اہم شعبے ہوں گے۔ انہوں نے بتایا کہ اس مہم کے سلسلے میں دہلی پولس کے اشتراک سے قومی راجدھانی میں ایک پائلٹ پروجیکٹ شروع کیا گیا ہے۔ ریاستی حکومتوں کو بھی اس سے مطلع کیا جائے گا۔ ڈاکٹر ویاس نے بتایا کہ عورتوں پر مظالم کے سب سے زیادہ واقعات اتر پردیش میں ہوا کرتے ہیں۔

اعمال صالحہ زندگی میں شامل کرنے کی ضرورت

مقامی کھتولہ چوک پر کمیٹی اجلاس عام کی جانب سے جشن میلاد النبی ﷺ کے موقع پر ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا جس کی صدارت مولانا مجرار احمد قاسمی نے کی۔ بطور خصوصی مہمان مفتی عبدالسبیع دہلی شامل ہوئے۔ نظامت مولانا محمد راشد قاسمی نے کی۔ جلسہ کو خطاب کرتے ہوئے مفتی عبدالسبیع نے کہا کہ 12 ربیع الاول ہر مسلمان کے لئے ایک اہم دن ہے اس دن اللہ نے مسلمانوں کو اس عظیم نعمت سے نوازا جس نے اللہ کی مخلوق کو اللہ کا پیغام دیا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں چاہیے کہ اس دن اللہ کی عبادت اور اعمال صالحہ کو زندگی میں شامل کرنے کا عہد کریں۔ اس موقع پر مولانا مفتی محمد حسن، مولانا مفتی محمد راشد، مولانا مفتی اسعد اللہ، مولانا عبدالغفار، مولانا محمد ناصر اور مولانا سعد اللہ وغیرہ خاص طور سے موجود تھے۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

.66796/92
SHN/139
6-08
ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
دیو بند
جولائی ۲۰۰۸ء
JUL2008
دین و دنیا کی معلومات حاصل کرنے کیلئے پابندی سے
ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ کریں

کیا اور کہاں

مسلمانوں کو اپنے کردار درست کرنے چاہئیں

بقلم خاص

عبادت وریاضت کے معاملے میں مسلمانوں کی اکثریت نماز روزے کی پابندی کررہی ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے مسجدیں نمازیوں سے ہری بھری نظر آرہی ہیں، تبلیغی جماعت کی کوششوں کے بعد مسلمانوں میں نماز پڑھنے کا رجحان پیدا ہوا ہے لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ حقوق العباد اور اسلامی احکامات کی دیگر ذمہ داریاں مسلمان پوری طرح ادا نہیں کررہے ہیں مثلاً معاملات کی دنیا میں حد سے زیادہ اتھل پتھل ہے اور عمومیت کے ساتھ یہ سمجھا جانے لگا ہے کہ مسلمانوں کے معاملات خراب ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی عہد اور کسی وعدے کی پاسداری نہیں کرتے۔ مشہورِ عام ہے یہ بات کہ مسلمان اگر کسی سے قرض لے لیتے ہیں تو پھر اس کی ادائیگی کی فکر انہیں نہیں ہوتی۔ کسی سے معاملہ کرلیتے ہیں تو اس کی تکمیل کی فکر نہیں کرتے۔ کسی سے کوئی وعدہ کرلیتے ہیں تو اس کو پورا کرنے کی فکر انہیں نہیں ہوتی۔

سماجی زندگی میں سب سے اہم اور سب سے زیادہ پاکیزہ معاہدہ نکاح ہے۔ نکاح کے ذریعہ نہ صرف یہ کہ دو فریق ایک دوسرے کے ساتھ ایک رشتے میں بندھتے ہیں بلکہ دو خاندان اور دو برادریاں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہوجاتی ہیں۔

نکاح سے پہلے جب یہ دونوں خاندان منگنی کے مراحل سے گذر رہے ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے بلند بانگ وعدے کرتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ قابل تعریف زندگی گذارنے کی پلاننگ کرتے ہیں اور ہر فریق خود کو شریف اور عظیم ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی حال ان دو فریقوں کا بھی ہوتا ہے جو ایک دوسرے کے شریک حیات بنتے ہیں اور جنہیں ایک دوسرے کا دَم ساز اور ایک دوسرے کا لباس بن کر زندگی گذارنی ہوتی ہے لیکن شادی کے کچھ ہی دنوں کے بعد دونوں کے درمیان عجیب طرح کی تلخیاں اور ناگواریاں پیدا ہوجاتی ہیں۔ نکاح جو ایک مقدس ترین ناطہ ہے اس کے تانے بانے بکھر کر رہ جاتے ہیں۔ میاں بیوی ایک دوسرے سے شاکی ہوجاتے ہیں، ان دونوں کو اپنے اپنے حقوق کا احساس رہتا ہے لیکن یہ دونوں ہی اپنے اپنے فرائض سے غافل ہوجاتے ہیں۔ مسلم گھرانوں کا عمومی حال یہ ہے کہ ساس اور بہو کے جھگڑوں سے ایک کہرام مچا ہوا ہے۔ وہ ساسیں جو اچھی اور خوبصورت بہو کی تلاش میں اپنی جوتیاں گھستی ہیں اور شادی کے پہلے دن ایک اچھی ساس بننے کی دعویدار ہوتی ہیں وہ اپنی بہو کے لئے ایک ''سوتن'' سی بن کر رہ جاتی ہیں اور ان کا کام اپنے بیٹے کے کان بھرنا ہوتا ہے۔ صبح شام جب اپنی بیوی کی برائیاں کوئی سنتا ہے تو اس کے قدم بھی ڈگ مگا جاتے ہیں اور وہ بھی اپنی بیوی سے بدگمان ہوکر لاٹھی اور بیلچے سنبھال لیتا ہے۔ ساس کا طرزِ عمل جب بہو کے ساتھ اچھا نہیں ہوتا تو نندیں بھی اپنا منفی کردار ادا کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتیں، ساس ستم ڈھاتے ڈھاتے جب تھک جاتی ہے تو نندیں شروع ہوجاتی ہیں اور وہ اپنی بھاوج کے بخیے ادھیڑنے کی ذمہ داریاں پوری کرنے لگتی ہیں۔ حضرتِ شوہر اپنی عقل رکھتے ہوئے اپنے گھر والوں کے اشاروں پر ناچتے ہیں اور اس بیوی کی بے چارگی کا احساس نہیں کرتے جو ایجاب وقبول کے ذریعہ ان کے رحم وکرم پر ان کے گھر اپنا گھر چھوڑ کر آئی ہے۔ بعض گھروں میں بہو کا کردار بھی غیر معیاری ہوتا ہے۔ وہ آناً فاناً پورے گھر پر حکومت کرنے کے خواب دیکھنے لگتی ہے اور شوہر کو اپنی ذاتی پراپرٹی سمجھ کر اس کو الگ تھلگ زندگی گذارنے پر مجبور کرتی ہے۔ اس طرح کی بہو یہ بھول جاتی ہے کہ اس کے شوہر کے ماں باپ بھی ہیں جنہوں نے سو طرح کے دکھ اٹھا کر بیٹے کو کسی قابل بنایا ہے اور وہ بہنیں بھی ہیں جن کے ارمان اور جن کی ضرورتیں اپنے بھائی سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں۔ غرضیکہ وہ مقدس رشتہ جو اس دنیا کا سب سے اہم اور مضبوط رشتہ ہوتا ہے برے کردار کی وجہ سے اس کے پرخچے اڑ جاتے ہیں اور شادی اچھا خاصا ماتم بن جاتی ہے اور گھر جہنم کدہ بن کر رہ جاتا ہے۔

اسکے علاوہ دیگر معاملات اور معاہدات میں بھی مسلمانوں کا کردار رفتہ رفتہ خراب ہوتا جارہا ہے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ دیگر اقوام مسلمانوں سے معاملات کرتے ہوئے ہچکچانے لگی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے طہارت کو پسند کیا ہے لیکن مسلم محلوں اور مسلم بستیوں کا حال یہ ہے کہ وہ صرف گندگی سے پہچانی جاتی ہیں، اخلاقی خرابیوں کے ساتھ ساتھ مسلمانوں میں گندگی اور زناکاری بھی بڑھتی جارہی ہے اور اس لئے یہ قوم جو دیگر قوموں کی رہنمائی کے لئے پیدا ہوئی تھی خود ہی بھٹک رہی ہے اور بھٹکی ہوئی قوم کسی کی کیا رہنمائی کرسکتی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ ہماری عبادتیں اور ہماری ریاضتیں بھی ہمارے اندر سدھار پیدا نہیں کررہی ہیں۔ جبکہ عبادت انسان کے اندر انسانیت کا جوہر پیدا کرتی ہے اور نماز انسان کو برائیوں سے روکتی ہے۔ آج ہر طرف مسلمانوں پر طعنہ کشی ہورہی ہے، ہر طرف اُن پر انگلیاں اٹھ رہی ہیں، بدنامی اور رسوائی حد سے بڑھ چکی ہے، اگر اب بھی ہماری آنکھیں نہ کھلیں اور اگر اب بھی ہم نے اپنی گھریلو اور اپنی پبلک زندگیوں میں سدھار پیدا نہ کیا تو شاید ہمارا حشر اس سے بھی زیادہ خراب ہوگا جتنا اب ہے اور ہم دنیا کی نظروں میں اس سے بھی زیادہ گر جائیں گے جتنے اب گرے ہوئے ہیں۔

مختلف پھولوں

مہکتی کرنیں

● دین کی اصل عقل، عقل کی اصل علم اور علم کی اصل صبر ہے۔

● اگر دنیا میں صرف کامیابی ہوتی تو دنیا سطحی اور بے حس انسانوں کا قبرستان بن جاتی۔

● سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی اور تاثیر شہد سے زیادہ میٹھی ہوتی ہے۔

● دوسروں کے احساسات اور جذبات کا احترام کرو، یہی وہ مقام ہے جہاں انسانیت کی تکمیل ہوتی ہے۔

● وہ سچائی جسے ثبوت کی ضرورت ہو وہ صرف آدھا سچ ہے۔

● خیالات کی جنگ میں کتابیں ہتھیاروں کا کام کرتی ہیں۔

● راستہ جب پتھریلا ہو، سورج کی تمازت تیز ہو، ہر قدم پر چڑھائی ہو تو مسافت مشکل سے طے ہوتی ہے۔

● پوری انسانیت سے پیار کرنا بہت آسان ہے۔ لیکن صرف ایک ہمسائے سے پیار کرنا بہت مشکل ہے۔

● جو ٹل جائے وہ مقدر نہیں، اندیشہ ہے، جو بدل جائے وہ صرف امکان ہے۔ جو اٹل ہو وہی امر الٰہی ہے وہی نصیب ہے۔

● زندگی بذات خود جینے کے قابل نہیں ہے اسے جینے کے قابل بنانا پڑتا ہے۔

● روح کی گہرائی سے نکلی ہوئی بات روح کی گہرائی تک ضرور جائے گی۔

زاویہ نگاہ

● ہم دولت سے ہم نشین حاصل کر سکتے ہیں دوست نہیں۔ (بقراط)

● اپنے نفس کو فتح کرنا سب سے بڑی فتح ہے۔ (افلاطون)

● میں اپنے دوستوں میں حسن کو تلاش کرتا ہوں، واقف کاروں میں اچھا کردار اور دشمنوں میں دماغ۔ (آسکر وائلڈ)

● جو قوم اپنی مرضی سے مطیع ہو جاتی ہے وہ اپنی سیرت کی جڑوں کو خود ہی کمزور کر دیتی ہے۔ (ہٹلر)

● ایسی نیکی کرو، جس سے زیادہ سے زیادہ لوگوں کو فیض پہنچے۔ (ہنری ڈیوڈ تھورو)

● جو شخص اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں رکھتا وہ معراج انسانی سے گرا ہوا ہے۔

● جہاں دولت نہیں ہوتی وہاں محبت عظیم دولت ہے۔ (رسکن)

● جن کے اخلاق اچھے اور لگن سچی ہو، انہیں آگے بڑھنے کے لئے کسی سفارش کی ضرورت نہیں ہوتی۔

حاصل مطالعہ

● پاؤں گیلے کئے بغیر سمندر تو پار کیا جا سکتا ہے مگر آنسو بہائے بغیر زندگی نہیں گزاری جا سکتی۔

● اگر تم راستہ جانتے ہو تو جو گمراہ ہیں وہ تمہاری ذمہ داری بن چکے ہیں۔

● اگر وعدے کم کئے جائیں تو ان کے پورا ہونے کا امکان بھی رہتا ہے۔

● زندگی ایسا کھیل ہے جس میں آپ جیت نہیں سکتے برابر نہیں ہو سکتے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہم نہیں کھیلے۔

● سچ میں یہی تو خرابی ہے کہ وہ کسی کا بھرم نہیں رکھتا۔

● صبر، زندگی کے مقاصد کے دروازے کھولتا ہے کیونکہ اس کے سوا اس دروازے کی کوئی چابی نہیں۔

● برابری کا سفر اچھا ہوتا ہے یہ نہ ہو کہ ایک دوسرے سے پیچھے رہ
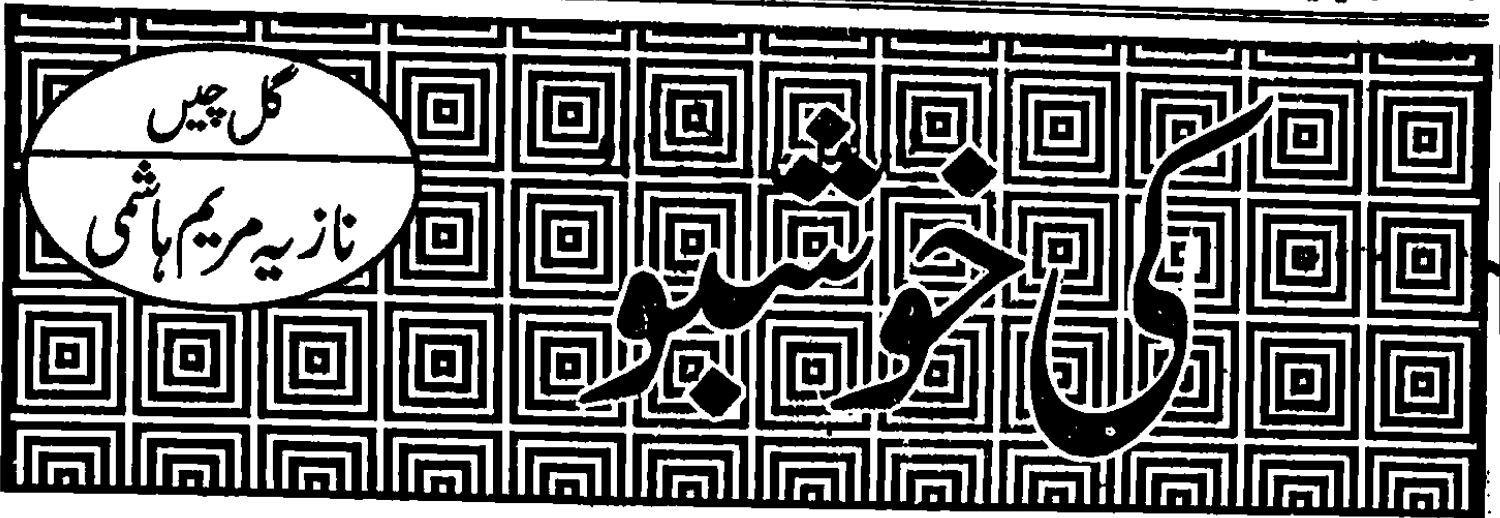
جائیں یا آگے نکل جائیں اور پھر تلاش کے لئے راستے ادھیڑنے پڑیں۔

● عزیز چیزوں کے بندھن سے جو شخص آزاد ہے اسے غم ہے نہ خوف کیونکہ عزیز چیزوں سے ہی غم پیدا ہوتا ہے اور عزیز چیزوں سے ہی خوف۔

سات باتیں

حضرت جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنے عقیدت مندوں کو نصیحت فرمار ہے تھے۔ سات باتیں ایسی ہیں جو کسی بھی انسان کو رسوا کرسکتی ہیں عقیدت مندوں نے پوچھا۔ "وہ کون کونسی ہیں۔"؟

حضرت سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

(۱) کسی دعوت میں بن بلائے پہنچ جانا۔

(۲) کسی مجلس میں اپنی حیثیت اور مرتبے سے بالاتر جگہ پر بیٹھنا۔

(۳) مہمان بن کر میزبان پر حکم چلانا۔

(۴) ان لوگوں کو خطاب کرنا جو سننے کے لئے تیار نہ ہوں۔

(۵) دوسروں کی باتوں میں دخل دینا۔

(۶) بد چلن سے دوستی کرنا۔

(۷) سنگ دل اور حریص دولت مند سے مدد کا طالب کرنا۔

تین چیزیں

● تین چیزوں کو حاصل کرو۔

علم، اخلاق، شرافت۔

● تین چیزوں پر ایمان رکھو۔

توحید، رسالت، قیامت۔

● تین چیزوں کو پاک رکھو۔

جسم ملباس، خیالات۔

● تین چیزوں کو یاد رکھو۔

موت، احسان، نصیحت۔

● تین چیزوں کے لئے لڑو۔

حق، مظلوم، ملک۔

● تین چیزوں کا احترام کرو۔

والدین، استاد، قانون۔

● تین چیزوں کے لئے ہر وقت تیار رہو۔

موت، زوال، غم۔

سنہرے حروف

● محبت بے سبب نہیں ہوتی، کبھی اس کا سبب انسان کی کوئی خواہش ہوتی ہے کبھی کسی پر ترس کھا کر محبت کی جاتی ہے اور کبھی انسان محبت کی طلب میں محبت کرتا ہے۔

● اپنے دل کے دروازے ہمیشہ کھلے رکھو کیونکہ بعض خوشیاں دستک دینے کی قائل نہیں ہوتیں۔

● ایک مکمل اور خوشگوار زندگی کا انحصار اس بات پر ہے کہ تمہارا ساتھی اپنی یادوں اور دعاؤں میں تمہیں کتنا قریب رکھتا ہے۔

اقوال حضرت علی کرم اللہ وجہہ

● بادشاہ پر بھی والدین اور استاد کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا لازم ہے۔

● خوف الٰہی گناہوں سے دور رہنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

● ناامیدی روح کی موت ہے۔

●اگر مسلسل گناہوں کے باوجود اللہ کی نعمتوں کا نزول ہے تو ہوشیار ہو جاؤ۔

مہکتی کلیاں

●زبان کو اتنا شیریں رکھو کہ تم پتھر کو بھی موم بنا سکو۔

●اعتبار کی مالا کو کبھی ٹوٹنے نہ دو۔ اس انمول مالا کے موتی بکھر جائیں تو تلاش کے باوجود ملتے نہیں۔

●خوابوں کی دنیا کتنی ہی حسین کیوں نہ ہو سچائی پر مبنی نہیں ہوتی۔ ہمارے خیالات اور سوچیں ایک دوسرے سے اتنے ہی مختلف ہیں جتنے ہمارے چہرے۔ اس لئے دوسروں سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہئے کہ جو کچھ ہم سوچ رہے ہوں دوسروں کی سوچ بھی ویسی ہی ہو۔

●اللہ تعالیٰ خوشحالی بخشے تو اپنی آرزوؤں کو بھی وسیع نہ کرتے جاؤ دلی سکون خواہشات کے پورا ہونے میں نہیں بلکہ خواہشات کے روکنے میں ہے۔

●انسانی شخصیت کا سب سے مضبوط حوالہ اس کا کردار اور عمل ہے۔

●خوش کلامی ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

سنہری باتیں

●محنت سے کام کرو تو خوشی اور خوشحالی عطا کی جائے گی۔

●مسلمان وہ ہے جس نے خالق کی خاطر مخلوق سے پیار کیا۔

●سچ ذریعہ نجات ہے اور جھوٹ تباہ کر ڈالتا ہے۔

●مومن کا اتنا علم کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، زبان ہی دشمن کو دوست اور دوست کو دشمن بنا دیتی ہے۔

●برے دوستوں سے بچوں کیونکہ وہ تمہارا تعارف بن جاتے ہیں۔

●قرض غلامی ہے اور اس کا ادا کرنا آزادی ہے۔

●روزہ ہزار بیماریوں کا علاج ہے۔

●جو کچھ کھویا ہے اس کو بھول جاؤ تاکہ جو کچھ باقی ہے اس کو حاصل کر سکو۔

●خوش قسمتی ہر آدمی کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھتی ہے کیا سمجھداری گھر کے اندر موجود ہے۔

●بعض اوقات جرم کو معاف کرنا مجرم کو زیادہ خطرناک بنا دیتا ہے۔

اچھی باتیں

●جو لوگ اپنی ذات کے باہر رہتے ہیں دوسرے لوگوں کے مقابل ان کا دماغ مضبوط ہوتا ہے لیکن جو لوگ اپنی ذات کے اندر رہتے ہیں وہ ہر لمحہ اس ہر ہر لفظ پر زخمی ہوتے ہیں۔

●نفرت آگ کی مانند ہوتی ہے جو جلاتے ہوئے آنکھیں بند کر لیتی ہے۔

●آپ کی زندگی کی تصویر آپ خود نہیں بناتے بلکہ آپ کا اخلاق آپ کی محبتیں بناتی ہیں۔

●انسان خود غرض اس وقت ہوتا ہے جب زمانے کی ٹھوکریں اسے اپنے خول میں سمٹنے پر مجبور کر دیں۔

●ذلت اور زوال میں انسان مادیت کے لئے اپنی سب سے پاکیزہ چیز کی بھی قیمت لگا دیتا ہے۔

●محبتیں اشتہار نہیں......اعتبار اور اظہار مانگتی ہیں۔

●اخلاق ایک ایسی چیز ہے جس سے آپ حالات بگاڑ بھی سکتے ہیں اور سنوار بھی سکتے ہیں

●اخلاق کے ذریعہ دشمن بھی دوست بن جاتا ہے۔

●اچھا اخلاق رکھنے والا جنت میں جائے گا کیونکہ خوش خلقی عبادت ہے۔

●برا اخلاق رکھنے والا درحقیقت اپنا ہی برا کرتا ہے۔

●اخلاق ایک ایسا پھول ہے جو کبھی نہیں مرجھاتا۔

●اخلاق کے ذریعہ انسان محبت ونفرت حاصل کر سکتا ہے۔

●اخلاق سے لوگ انسان کے گرویدہ ہو سکتے ہیں۔

●اچھا اخلاق ایک نعمت ہے کیونکہ یہ آپ کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

●اچھے اخلاق سے محبت بڑھتی ہے۔

جواہر پارے

●اس دوست کا گلہ کر رہے ہو جو دھوکا دے گیا۔ گلہ اپنی عقل کا کرو بے وقوف! کہ دھوکا دینے والے کو اپنا دوست سمجھتے رہے۔

●بحث میں کسی کو لاجواب کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ کوئی ایسی بات کہہ دو کہ جس کا بحث سے کوئی تعلق نہ ہو۔

●زبان میں ہڈی نہیں ہوتی مگر یہ آپ کی کھوپڑی تڑوا سکتی ہے۔

●اگر دولت مندوں میں انصاف اور مفلسوں میں قناعت ہوتی تو دنیا سے گدائی کی رسم اٹھ جاتی۔

●"دل کا فیصلہ" ایک ایسی عظیم الشان طاقت ہے جس کو سمندر کی قہار موجیں، پہاڑوں کی سنگلاخ چٹانیں، زمین کے زبردست زلزلے اور فوجوں

کے حملے بھی نہیں توڑ سکتے۔

● آدمی کی بساط ہی کیا ہے۔؟ ایک حباب جو پھوٹ گیا، ایک پرندہ جواڑ گیا، سانس کا ایک سلسلہ جو ٹوٹ گیا۔

● ڈوبتے سورج پرآہ وزاری اور واویلا مت کرو ورنہ تم ستاروں کو بھی کھودو گے۔

● انسانی عظمت اور مسرت کیلئے شخصی آزادی سب سے زیادہ ضروری ہے۔

● اپنے لئے ستائش ضرور ڈھونڈئیے یہ آپ کی شخصیت کی بقا کے لئے بہت ضروری ہے۔

● محبتیں چھینی یا وصولی نہیں جاتیں، رویوں سے کشید کی جاتی ہیں۔

آب حیات

● اے عزیز! تو نے غور کیا سجدہ کسے کہتے ہیں؟ یہ فعل محبوب سے قربت کا سبب ہے، جب تک اس دیوار کی گردن اونچی ہے یہ سر جھکانے نہیں دیتی، لہٰذا اس تن خاکی سے نجات پانا ضروری ہے تبھی آب حیات حاصل ہوسکتا ہے۔

● اے فرزند! اس جوانی کو غنیمت شمار کر، سر جھکا اور اپنے جسم کی دیوار پر چنی ہوئی اینٹیں اکھیڑ ڈال۔ اس سے پیشتر کہ تو بڑھاپے کی سرحدوں میں داخل ہو اور تیری گردن بٹی ہوئی رسی میں باندھی جائے۔ بری عادتوں کی جڑیں مضبوط نہ ہونے دے، ایسا نہ ہو کہ تیرے دست وبازو میں پھر انہیں اکھیڑنے کی طاقت ہی جواب دے جائے۔

علم، دولت اور عزت

● علم، دولت اور عزت کچھ عرصہ ساتھ رہنے کے بعد جدا ہوجائے تو ان میں سے ایک نے کہا کہ ہم اپنا اپنا پتہ دیتے ہیں تا کہ اگر کسی سے ملنے کو دل چاہے تو مل لیں۔ سب سے پہلے علم بولا۔''اگر مجھ سے ملنا چاہو تو فہم وفراست ودانش ورلوگوں کی مجلس میں تلاش کر لینا۔''

● دولت بولی''اگر مجھ سے ملنا ہو تو بادشاہوں کے دربار میں ڈھونڈ لینا۔''

● عزت ان دونوں کی باتیں غور سے سن رہی تھی۔ اس کی خاموشی دیکھ کر دونوں بولے۔''ارے عزت! تو بھی کچھ بتا۔'' تو عزت نے بڑے آرام سے جواب دیا۔''اگر میں ایک مرتبہ چلی جاؤں تو لوٹ کر نہیں آتی۔''

غلط ہے

● اس خیال میں رہنا کہ ہمیشہ تندرست اور خوب صورت رہوں گا۔

● اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار دفعہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

● ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

● اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

● اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیئے کا امیدوار رہنا۔

● آزمائے ہوئے کو آزمانا اور ہر ایک شیریں زبان کو دوست سمجھ لینا۔

● دوسروں کی موت دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے بری سمجھنا۔

● ادائیگی قرض کے متعلق دل فریب ذرائع آمدنی کا تصور باندھ کر غیر ضروری اخراجات کے لئے بے دھڑک قرض لینا۔

بیٹی رحمت ہے

● بیٹی، بیٹے سے زیادہ اچھی ہوتی ہے کیونکہ بیٹا تو''ساس کا بیٹا'' ہوتا ہے۔(گوئٹے)

● بیٹی باپ کی عزت، مسرت اور طاقت کا مظہر ہوتی ہے۔(واٹلی)

● بیٹی کی پیدائش پر غمگین ہونے والا سخت بے وقوف ہوتا ہے اور بیٹے کی پیدائش پر غمگین ہونے والا بہت عقل مند، کیونکہ بیٹا کسی بھی لمحے دھوکہ دے سکتا ہے جب کہ بیٹی وفا کو اپنا شعار سمجھتی ہے۔(ملٹن)

● بیٹی قدرت کا بیش بہا عطیہ ہوتی ہے۔(برنس)

● بیٹی کو بوجھ مت تصور کرو کیونکہ بڑھاپے میں تم بھی اس پر بوجھ بن سکتے ہو۔(لنکن)

● نیند کی حالت میں بیٹی کو ہنستے ہوئے دیکھ کر باپ کے چہرے پر جو مسرت دوڑ جاتی ہے اس کا بیان نہ تو ادیب کا قلم کرسکتا ہے نہ مقرر کے الفاظ اور نہ ہی مصور کا برش کرسکتا ہے۔

● ایک بیٹی دس بیٹوں کے وجود کے برابر ہوتی ہے۔ (دوکس)

● جو میری بیٹی کو پیار کرتا ہے وہ میرا منہ میٹھا کرتا ہے۔(لورل)

لفظ لفظ موتی

● دکھ جب پردے میں ہوتا تب تک دکھ ہی رہتا ہے اور جب بے نقاب ہوجاتا ہے تو اس کا دوسرا نام سکھ ہوجاتا ہے۔

● دکھ جتنا گہرا آپ کے وجود میں اترتا ہے اتنا ہی زیادہ آپ کے اندر خوشی ناپنے کی جگہ بناتا ہے۔

● جس وقت اپنے آپ کو خوش دیکھو، اس وقت غور کرنا آپ کے خوش ہونے اور خوشی پیدا کرنے کی جگہ بھی وہی ہے جہاں سے کچھ عرصہ پہلے درد

اٹھاتھا۔

انمول موتی

● کسی کو گری ہوئی نظر سے نہ دیکھو ممکن ہے خدا کو وہ تجھ سے زیادہ عزیز ہو۔

● سونے کو آگ پرکھتی ہے اور انسان کو زمانہ۔

● بے شک دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد جو فیصلہ کرو وہ اٹل ہو۔

● گزرے وقت پر افسوس کاہلی کی نشانی ہے۔

● کسی سے نیکی کرتے وقت بدلہ کی امید مت رکھو۔ کیونکہ نیکی کا بدلہ انسان نہیں خدا دیتا ہے۔

● ستارے آسمانوں کی زینت ہیں اور تعلیم یافتہ انسان زمین کا زیور۔

● اگر دنیا کی عزت مال سے ہے تو آخرت کی عزت اعمال سے ہے۔

● شرک کے بعد بڑا گناہ والدین کی نافرمانی ہے۔

● اللہ کی دوستی اس شخص کے دل میں نہیں جس کو خلق پر شفقت نہیں۔

● دشمن سے زیادہ خطرناک وہ ہے جو دوست بن کر دھوکہ دے۔

● الفاظ کے پیچھے مت بھاگو بلکہ خیالات تلاش کرو۔

والدہ کی ناراضگی کا وبال

حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان جان کنی کی حالت میں ہے اس کو کلمہ پڑھنے کے لئے کہا جاتا ہے لیکن وہ کلمہ نہیں پڑھ پارہا ہے اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بتاؤ کیا وہ نمازی بھی ہے۔؟ کہا، جی ہاں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند صحابہؓ کے ساتھ اس نوجوان کے گھر تشریف لے گئے اور اس کو کلمہ پڑھنے کے لئے کہا۔ اس نے کہا مجھ سے کلمہ نہیں پڑھا جارہا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وجہ دریافت فرمائی تو معلوم ہوا کہ وہ اپنی والدہ کا نافرمان ہے اس لئے کلمہ نہیں پڑھا جارہا۔ آپ صلی اللہ علی وسلم نے دریافت کیا کہ اس کی والدہ زندہ ہیں۔؟ صحابہؓ نے عرض کیا جی ہاں! پھر آپ نے اس کی والدہ کو بلوایا وہ آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا یہ تمہارا بیٹا ہے۔؟ کہا، جی ہاں۔

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ بتاؤ کہ اگر یہاں آگ بھڑک رہی ہو اور تم سے کہا جائے کہ تم اپنے بیٹے کی سفارش کرو تو ٹھیک ورنہ اس کو آگ میں جلادیں گے۔ تو کیا تم اس وقت اس کی سفارش کروگی یا نہیں۔؟ اس پر ماں نے کہا۔ ایسی حالت میں تو ضرور سفارش کروں گی۔ اور یوں اس کے بیٹے کی زبان پر کلمہ جاری ہوگیا۔

منتخب اشعار

بڑے غرور سے پتھر سے مارکر مجھ کو
بڑے خلوص سے پوچھا کہیں لگا تو نہیں

●

پاتے ہیں کچھ گلاب چٹانوں میں پرورش
آتی ہے پتھروں سے بھی خوشبو کبھی کبھی

●

بلبلاتے رہے رہ رہ کے جو بھوکے بچے
سوچئے کیسے انہیں ماں نے سلایا ہوگا

●

ترک تعلقات کو مدت گزرگئی
لیکن کسی کی یاد سے رشتہ ہے آج بھی

●

کوئی غریب سے کب ہم کلام ہوتا ہے
یہاں تو دوستوں زرکو سلام ہوتا ہے

زندگی کیا ہے؟

● زندگی ایک حادثہ ہے جس میں کئی گاڑیاں آتی ہیں اور زندگی سے ٹکراکر چلی جاتی ہیں۔

● زندگی ایک ڈرامہ ہے جس میں انسان اپنا کردار ادا کرتا ہے اور اپنے اچھے کردار ادا کرکے انعام لے جاتا ہے۔

● زندگی ایک قیمتی تحفہ ہے اس لئے یہ بہترین تحفہ کسی کو قیمتی لمحات میں دینا چاہئے۔

● زندگی ایک ایسی قیمتی چیز ہے جو قیمتی ہونے کے باوجود کبھی بیچی نہیں جاسکتی اور نہ ہی خریدی جاسکتی ہے۔

● زندگی ایک خوبصورتی ہے اس لئے اس کی قدر کرنی چاہئے۔

● زندگی کچھ پانے اور کھونے کا نام ہے۔

● زندگی مسکراہٹوں کا نام ہے۔

● زندگی دکھ سہنے اور خوشی لٹانے کا نام ہے۔

قسط نمبر: ۱۱۳

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۃ القلم

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ قلم قرآن حکیم کی ۶۸ ویں سورۃ ہے۔

● اگر کسی دشمن کی تباہی مقصود ہو اور دشمن ایسا ہو کہ شرعاً اس کے لئے بددعا کرنا جائز ہو۔ یعنی دشمن ایسا ہو جو سب کو اذیت دیتا ہو اور فاسق وفاجر ہو تو اس کے لئے ان آیات کا ختم کریں۔

طریقہ یہ ہے کہ تین دن تک زوال کے وقت سے شروع کریں۔ تازہ غسل کریں اور دو نفلیں ادا کر کے ان آیات کو کھڑے ہو کر سات سو مرتبہ پڑھیں (اول وآخر درود شریف نہ پڑھیں) ختم عمل کے بعد یہ تصور کریں کہ دشمن آپ کے سامنے کھڑا ہے۔ پھر آپ اس کی طرف پھونک دیں۔ اس کے بعد بیٹھ جائیں اور اللہ سے دعا کریں کہ جو شخص آپ کو مسلسل اذیت دے رہا ہے اور خون کے آنسو رلا رہا ہے اس کو تباہ کر دو۔ کچھ ہی دن گزریں گے کہ دشمن مختلف قسم کی آفات کا شکار ہو جائے گا۔ واضح رہے کہ ناحق کسی کے خلاف یہ عمل نہ کریں ورنہ پھر آپ کو ہی نقصان ہوگا۔ آیات یہ ہیں۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○فَلَا تُطِعِ الْمُکَذِّبِیْنَ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَیُدْهِنُوْنَ ○ وَلَا تُطِعْ کُلَّ حَلَّافٍ مَّهِیْنٍ ○ هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِیْمٍ ○ مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ ○ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِکَ زَنِیْمٍ ○ اَنْ کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ○ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ ○ سَنَسِمُهٗ عَلَی الْخُرْطُوْمِ ○

اس عمل کو روزانہ زوال کے وقت شروع کریں اگر عمل کے دوران میلے کچیلے کپڑے پہن لیں تو بہتر ہے۔

● نظر بد سے محفوظ رہنے کے لئے تین مرتبہ ان آیات کا پڑھنا مفید ثابت ہوتا ہے کیسی بھی نظر بد ہو فوراً زائل ہو جاتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ مریض کو سامنے بٹھا کر یا لٹا کر ان آیات کو تین مرتبہ پڑھیں اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس پر پھونک دیں۔ ان شاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا ان ہی آیات کو اگر لال مرچوں پر پڑھ کر دم کر کے مریض پر سے سات مرتبہ اتار کر جلا دیں تب بھی نظر اتر جاتی ہے۔ ہر ایک مرچ پر اس آیت کو سات سات مرتبہ پڑھیں۔

آیت یہ ہے۔ بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم ○ وَاِنْ یَّکَادُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ○ وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ○

اس آیت کو اگر ۱۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں تب بھی مریض کو فائدہ ہوتا ہے اور ہر قسم کی نظر بد سے نجات مل جاتی ہے۔ اس آیت کو صبح شام پڑھ کر اپنے اوپر دم کرے تو نظر بد سے اور ٹوک سے محفوظ رہے۔

اس آیت کو صبح شام پڑھنے سے گھر کی نحوستیں اور اثرات دور ہوتے ہیں۔

اس آیت کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد اس آیت کو ایک ہزار پینتالیس مرتبہ ایک سو بیس دن تک بہ نیت زکوٰۃ پڑھیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوگی پھر اس آیت کے ذریعہ جو بھی عمل کیا جائے گا وہ کامیاب رہے گا۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دو محبت کرنے والے میاں بیوی کی محبت کو نظر لگ جاتی ہے اور وہ خواہ مخواہ ایک دوسرے کے مخالف ہو جاتے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر بحث ہوتی ہے پھر ایک دوسرے کے خلاف نفرت کے جذبات ابھرتے ہیں، بدکلامی اور طنز وتحقیر کی وجہ سے اس نفرت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے سے الگ ہو جانے کی باتیں سوچنے لگتے ہیں۔ کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ان دونوں پر کسی نے جادو کرا دیا ہے کچھ اور طرح کے اثرات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ وہ دونوں نظر بد اور ٹوک کا شکار ہوتے ہیں۔ جب دو محبت کرنے والے میاں بیوی ایک دوسرے کی بے مثال چاہت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کی نظر بد ان کی محبت کے پرخچے اڑا دیتی ہے۔ نظر بد سے کچھ بھی ممکن ہے اس لئے نظر بد کے علاج کے لئے مذکورہ آیت کو عمل میں لائیں اور ہر طرح کی نظر بد سے نجات پائیں۔ جو لوگ نظر بد کا شکار ہوں ان کے لئے اس آیت کا نقش بھی تیر کی طرح کام کرتا ہے اور چند ہی دنوں میں نظر بد سے نجات مل جاتی ہے۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور کالے ہی کپڑے میں پیک کر کے مریض کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ کیسی بھی نظر ہوگی اتر جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۲

سیدنا باطن صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا باطن ہے۔ یہ نام بھی اسماء حسنیٰ سے مشترک ہے۔ حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام بھی باطن ہے اس کے اعداد ۶۲ ہیں۔

● اگر کوئی شخص کسی پوشیدہ راز سے واقف ہونے کا خواہش مند ہو تو اس اسم کا ورد نصف رات کے بعد تین ہزار مرتبہ کرے اور اس عمل کو لگا تار سات راتوں تک کرے۔ انشاء اللہ اس پر پوشیدہ راز ظاہر ہو جائے گا۔

● اگر کسی شخص کی کسی علاقہ میں بے جا مخالفت ہوتی ہو اور وہ چاہتا ہو کہ اس مخالفت سے اس کو نجات مل جائے تو عشاء کی نماز کے بعد اس اسم مبارک کو ایک ہزار مرتبہ اندھیرے میں بیٹھ کر پڑھے۔ چند ہی دنوں میں اس کو مخالفت سے نجات مل جائے گی۔

● اس اسم مبارک کا نقش لوگوں کی مخالفت اور حسد سے بچنے کے لئے نیز باطنی قوت کو بڑھانے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیں اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۱۸	۲۱	۸
۲۰	۹	۱۴	۱۹
۱۰	۲۳	۱۶	۱۳
۱۷	۱۲	۱۱	۲۲

مذکورہ حضرات کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۲	۱۶	۲۴
۲۳	۲۱	۱۸
۱۷	۲۵	۲۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱	۱۶	۱۴	۲۱
۲۲	۱۳	۱۹	۸
۱۷	۱۰	۲۰	۱۵
۱۲	۲۳	۹	۱۸

مذکورہ حضرات کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۳	۲۲
۲۵	۲۱	۱۶
۲۰	۱۸	۲۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸	۱۵	۸	۲۱
۹	۲۰	۱۹	۱۴
۲۳	۱۰	۱۳	۱۶
۱۲	۱۷	۲۲	۱۱

مذکورہ حضرات کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۳	۲۲
۲۵	۲۱	۱۶
۲۰	۱۸	۲۴

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ، یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۱۱	۱۲	۱۷
۱۳	۱۶	۲۳	۱۰
۱۹	۱۴	۹	۲۰
۸	۲۱	۱۸	۱۵

مذکورہ حضرات کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۵	۲۰
۲۳	۲۱	۱۸
۲۲	۱۶	[illegible]

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "سیدنا باطن صلی اللہ علیہ وسلم" ۶۲ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان کی قوت وتاثیر دگنی ہو جائے۔

سیدنا مجیب صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا مجیب بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں قبول فرمانے والا۔ چونکہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی ہر بات کو قبول کر لیا کرتے تھے اور بروز محشر شفاعت کی درخواست بھی قبول فرمائیں گے اس لئے آپ کو مجیب کہا جاتا ہے۔ یہ اسم مبارک بھی مشترک ہے۔ یعنی یہی اسم مبارک رب العالمین کا بھی ہے اور یہی صفاتی نام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۵۵ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص نماز فجر کے بعد ۹۹ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھنے کا معمول بنائے تو لوگوں کی نظروں میں اس کا وقار بنے اور لوگ اس سے محبت کرنے پر مجبور ہوں۔

● اگر کوئی شخص آتشک یا جذام کے مرض میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے کہ چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخ کو روزہ رکھے اور اس اسم مبارک کو ۵۵۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لے اور اس پانی سے افطار کرے۔ تین دن تک ایسا ہی کرے انشاء اللہ مذکورہ امراض سے نجات مل جائے گی۔

● اگر کسی کا بخار نہ ٹوٹ رہا ہو تو ۵۵ مرتبہ اس اسم مبارک کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلا دیں انشاء اللہ بخار اتر جائے گا۔

● اس اسم مبارک کا نقش مقبولیت کے لئے، موذی امراض سے نجات کے لئے اور دعاؤں کی قبولیت کے لئے نیز روحانیت پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، ف، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کر لے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳	۱۶	۲۰	۶
۱۹	۷	۱۲	۱۷
۸	۲۲	۱۴	۱۱
۱۵	۱۰	۹	۲۱

مذکورہ حضرات کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹	۱۴	۲۲
۲۱	۱۸	۱۶
۱۵	۲۳	۱۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ث یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹	۱۴	۱۲	۲۰
۲۱	۱۱	۱۷	۶
۱۵	۸	۱۹	۱۳
۱۰	۲۲	۷	۱۶

مذکورہ حضرات کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۵	۲۱	۱۹
۲۳	۱۸	۱۴
۱۷	۱۶	۲۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کر لے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰	۶	۱۳	۱۶
۱۲	۱۷	۱۹	۷
۱۴	۱۱	۸	۲۲
۹	۲۱	۱۵	۱۰

مذکورہ حضرات کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۹	۲۱	۱۵
۱۴	۱۸	۲۳
۲۲	۱۶	۱۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کر لے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۱۰	۹	۲۱
۸	۲۲	۱۴	۱۱
۱۹	۷	۱۲	۱۷
۱۳	۱۶	۲۰	۶

مذکورہ حضرات کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۱۷	۲۳	۱۵
۱۶	۱۸	۲۱
۲۲	۱۴	۱۹

ان نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ۵۵ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان کی قوت وتاثیر میں زبردست اضافہ ہو جائے۔یہ نقوش موم جامہ کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کرنے چاہئیں۔

(باقی آئندہ)

****

ایک منہ والا رد راکش

پہچان

رد راکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رد راکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رد راکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رد راکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رد راکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رد راکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رد راکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا رد راکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ اچانک کی موت کا ڈر نہیں ہوتا، ایک منہ والا رد راکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ ہریدوار میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رد راکش گول ہونا ضروری ہے جو کہ نیپال میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور قسمت والوں کو ہی ملتا ہے۔ ایک منہ والا رد راکش گلے میں رکھنے سے گلّا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

ذوق عملیات

سوال از: محمد عبدالرشید ــــــــــ عادل آباد

عرض اقدس عالیہ میں یہ ہے کہ میں ضلع عادل آباد آندھرا پردیش کے تعلقہ نرمل میں رہتا ہوں۔ الحمدللہ میں تلاوت کلام پاک معہ تجوید پڑھتا ہوں اور اردو میڈیم سے بی اے کیا ہوں میرے والد محترم عالیجناب محمد عبدالحفیظ صاحب کا قلب پر حملہ کے باعث انتقال ہو چکا ہے وہ بہت ساری فلاحی ورفاعی تنظیموں سے وابستہ تھے فلاحی و تعلیمی بہبودی کام کے لئے اسی مناسبت سے میں بھی چند دنوں سے فلاحی کاموں میں حصہ لے رہا ہوں۔ میری عمر ۲۸ سال ہے اور میرے اہل خانہ میں تمام میرے سے چھوٹے بھائی بہنیں ہیں دو بہنوں کی شادی ہوئی اس طرح روز مرہ زندگی میں کچھ نہ کچھ تکلیف طبیعتوں کا خراب ہونے کا سلسلہ بڑھتا جارہا ہے۔ اس طرح کے اس علاقہ میں عاملین ہیں جن کے پاس کچھ وقت کے لئے عمل کروایا گیا لیکن وقت ضرور ہی طبیعت بحال رہتی ہے اور بعد از حسب معمول پر آتی ہے۔ اس طرح محلہ میں بعض پر جن کے اثرات ہیں تو کسی پر آسیب جادو کا بھاری اثر ہے وہ معالجین اپنی زندگی سے ہاتھ دھونے کے قریب ہیں اسی اثناء میں مجھے حیدرآباد کے سفر میں چارمینار سے مجھے اور ''طلسماتی دنیا'' کا ماہ اپریل کا پرچہ ملا اور اس ان معاملات بڑھانے کے لئے اور مجھے ایک خدمت خلق اور بے وجہ لوگوں پر جادو آسیب کے ذریعہ ستانے والوں کے خلاف ہتھیار ملنے کی خوشی کو لے کر میں سما ہی نہ گیا تھا کہ اس میں تحریر تھا کہ یہ عملیات صرف عامل حضرات سے ہی کرا سکتے ہیں اور اگر کوئی کرنے کی کوشش کرتا ہے تو وہ نیم حکیم خطرہ جان کے مماثل قرار دیا۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا کہ خدمت خلق کے لئے میں خود ہی عامل بن کر عمل کرنے کی ٹھانی ہے۔ گستاخی معاف اگر میرے قابل اگر یہ عملیات کرنا ہے تو آپ کی شاگردی میں رہ کر عملیات سیکھ سکتا ہوں۔

جواب

خدمت خلق کی نیت کسی بھی علم کو حاصل کرنے کا ارادہ کرنا ایک نیکی ہے آج کی دنیا میں عملیات کی لائن میں ایک سے ایک بڑا جاہل اور فاسق بیٹھا ہوا ہے۔ اور یہ لوگ اللہ کے بندوں کی جیبیں بھی کاٹ رہے ہیں اور ان کے عقائد بھی خراب کررہے ہیں گھر میں جنات اور گھر گھر میں جادو ٹونا ہونے کی وجہ سے اب اس بات کی ضرورت محسوس ہورہی ہے کہ اللہ کے بندوں کا دماغ صحیح کرنے کے لئے یا کم سے کم اپنی اور اپنے گھر والوں کی مدافعت کے لئے روحانی عملیات کا علم حاصل کریں۔ اگر آپ کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا ہے تو یہ ایک قابل قدر جذبہ ہے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی بھرپور رہنمائی کریں گے لیکن عملیات کی شروعات کے لئے آپ کو خشک قسم کی ریاضتوں سے گزرنا پڑے گا۔ پھر زینہ بہ زینہ ہی آپ اس لائن کی آخری منزل تک پہنچ سکتے ہیں۔

باقاعدہ شاگرد بننے کے لئے آپ پانچ سو روپے کا منی آرڈر کریں اپنے تین فوٹو بھجوائیں۔ اپنا، والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھ کر روانہ کریں اگر گھر میں فون یا موبائل ہو تو اس کا نمبر بھی لکھیں اور اپنا مکمل پتہ لکھیں۔ شروع میں آپ کو ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا اس کے بعد رفتہ رفتہ آپ کی رہنمائی کی جائے گی۔

آپ نے اندازہ کرلیا ہوگا کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا صرف ایک رسالہ نہیں ہے بلکہ یہ ایک چراغ ہے جو گمراہی اور جہالت کے اندھیروں کو دور کرنے کے لئے حق کی روشنی پھیلا رہا ہے۔ یہ چراغ دیوبند میں روشن کیا گیا تھا اللہ کا فضل وکرم ہے آج اس کی روشنی سارے عالم میں پھیل چکی ہے اور اللہ کے لاکھوں بندے اس کی ضیاء پاشی سے مستفیض ہورہے ہیں۔ اس رسالے کو اپنے احباب

تک پہنچانا آپ کی دینی اور اخلاقی ذمہ داری ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ طلسماتی دنیا کو پابندی کے ساتھ خود بھی پڑھتے رہیں گے اور اس رسالے کو اپنے احباب و متعلقین تک پہنچانے کی ذمہ داری بھی ادا کریں گے۔ ہم دعا کریں گے کہ حق تعالیٰ آپ کو جملہ مقاصد حسنہ میں کامیابیوں سے ہمکنار کرے۔ (آمین)

اے مسلم قوم! ترے حالات پر رونا آیا

سوال از: محمد عمر عالم ——— بردوان (مغربی بنگال)

میری چھ بچیاں ہیں جن میں سے بڑی لڑکی نسرین بانو ہے جس کی شادی بڑی تگ ودو اور جدوجہد کے تحت کی تھی لیکن اس کے سسرال والوں نے ہم لوگوں کے ساتھ مکروفریب اور جعلسازی کے ساتھ یہ کہہ کر شادی کی تھی کہ لڑکا یہیں اسی گاؤں میں اپنے رشتے داروں کے ساتھ اپنی بیوی میری لڑکی کے ساتھ رہے گا۔ لیکن شادی کے بعد میری بچی کو اس گاؤں سے بہت دور دیہات میں لے گیا جہاں بجلی وغیرہ نہیں ہے۔ رات میں بالکل گھپ اندھیرا رہتا ہے۔ رات کا اندھیرا اور سناٹا ایسا خوف پیدا کرتا ہے کہ بیان سے باہر۔ بہرکیف وہاں اس بچی کے ساتھ بڑی زیادتی اور نازیبا وناشائستہ سلوک کا مظاہرہ کیا اور ہروقت چھوڑ دینے اور طلاق دینے کی دھمکی اور پلان بناتا رہا۔ وہاں یہ بچی تقریباً چار پانچ ماہ رہی۔ ایک روز ہم لوگ وہاں سے آرزو منت کر کے اپنی بچی کو لے آئے کہ دوچار دس دنوں کے بعد آپ لوگ لے آیئے گا لیکن وہ لوگ بالکل خاموشی رچائے بیٹھے ہیں۔ ہم لوگوں نے بہت خبر بھیجی کہ آ کر میری بچی کو لے جاؤ۔ لیکن ان لوگوں کا جواب بار بار یہی آیا کہ تمہاری لڑکی کو چھوڑ دیں گے نہیں رکھیں گے اپنا حساب کتاب کرلو یہاں تک کہ مقدمہ دائر کردیا۔ ہم لوگوں نے سوچا کہ شاید سدھر جائے اور لڑکی کو لے جائے لیکن آج تقریباً تین سال کا عرصہ گزر گیا، ناکامی ہی ناکامی ہے۔

اب اصل بات یہ ہے کہ میری لڑکی نسرین بانو کی کیفیت یہ ہے کہ عجیب طرح کی حرکتیں کرتی ہے اس کے دل ودماغ میں گھن، نفرت کا سکہ ایسا جما ہوا ہے کہ بیت الخلا سے آنے کے بعد کم از کم تین چار گھنٹے صابن مٹی سے ہاتھ دھوتی ہے پھر صابن سے منہ اور ہاتھ دھوتی ہے۔ پھر پانی سے تمام کپڑوں کو پونچھتی ہے پھر بالوں کو پانی سے پونچھتی ہے یعنی کہ بالکل بھیگ جاتی ہے۔ اس کے بعد دوپٹہ کو خوب جھاڑتی ہے پھر تمام ہاتھ پاؤں اور منہ کو پونچھتی ہے اگر اس دوران کوئی بھی گھر کا فرد آ گیا یا پار ہو گیا، یا ٹنکی پر ہاتھ پاؤں دھونے چلا گیا تو اس سے خوب جھگڑا تکرار کرے گی کہ تم بیت الخلا سے آ گئے، تم استنجا سے آ گئے یہ جگہ خراب کردی یہ ناپاک ہو گیا، ہم کھا رہے ہیں یا ناشتہ کر رہے ہیں تو تم کیوں میرے نزدیک آ گئے۔ پھر وہ سامنے رکھا ہوا پانی پھینک دے گی اور پیالہ گلاس اور پلیٹ کو بہت بار دھوئے گی اور پینے کے پانی کو خوب دیر تک دیکھے پھینک دے گی پھر نکالے گی یہ عمل بہت بار کرتی ہے کہ اس میں گرد ہے گندہ ہے۔ یا کیا اس پانی میں پڑ گیا ہے۔ جس کی حرکت سے گھر کے بھی بچے بہت پریشان حال ہیں افسردہ خاطر اور پژمردہ خاطر اور بے چین ہیں سب کا کھانا پینا حرام ہو جاتا ہے کیونکہ سب سے اس کی فطرت برداشت نہیں ہوتی لڑکی کا سسر بہت ہی گھٹیا قسم کا انسان ہے اس بچی کے ساتھ کیا کرتوت کیا ہے اور ہمارے دشمنان بھی اس بچی کو نا سمجھ سمجھ کر دشمنی سے ایسی چیز کھلا ہے کہ دونوں جگہوں کی کرتوتوں سے اس کا دماغ وذہن کو پراگندہ و چڑچڑا کر ہے۔ جیسے کوئی پاگل ہو۔ عالم علماء اور ڈاکٹروں سے ہم باز نہیں آئے سب کر کے تھک ہار گئے ہیں۔ بہت روتے ہیں اللہ تعالیٰ سے بہت اور بہت دعائیں کرتے ہیں لیکن یہ مسئلہ حل نہیں ہو پایا۔ پانچ بچیوں کی شادی بھلا ہم ریٹائرڈ آدمی کیسے کریں گے۔؟

آپ کا پتہ آسنسول کا رہنے والا جناب انوراد یب سے ملا کہ تم مولانا حسن الہاشمی صاحب سے اپنی روداد بیان کرو۔ وہ کچھ نہ کچھ ضرور بتائیں گے لہٰذا آپ سے التماس خاص ہے کہ میری بچی کے لئے اپنی بیش قیمتی رائے سے نوازیں اور اپنے عمل سے اس بچی کے متعلق مسئلہ کا حل تلاش کریں۔ بے حد ممنون ومشکور وشکر گزار رہوں گا۔

کوئی کہتے ہیں اس لڑکی پر آسیبی حرکت ہے کوئی کہتے ہیں شیخ صاحب حاوی ہے۔ کوئی کچھ کوئی کچھ۔ حقیقتاً ہے کیا۔؟ براہ کرم آپ اپنے عمل وتجاویز اور غوروغوض سے کام لیں اور ہمیں سکون وتسلی بخش جواب دیں۔ اپنی بیش قیمتی رائے سے مرحمت فرمائیں۔

جواب

ازدواجی زندگیوں کی ناکامیاں یہ ثابت کرتی ہیں کہ مسلمان جہالت اور عذاب آخرت سے بے خوفی کی دلدل میں پاؤں سے سر تک دھنسے ہوئے ہیں۔ مسلم معاشرے میں نماز روزے کی چہل پہل بہت نظر آتی ہے لیکن حقوق العباد کے معاملات میں مسلمان، مسلمان ہی نہیں محسوس ہوتا۔ بیاہ شادی کے لئے رشتے جوڑتے وقت بڑے بڑے دعوے کرتے ہیں اور دونوں ہی فریق ایک دوسرے کو شریف محسوس ہوتے ہیں لیکن شادی ہوتے ہی بناوٹی شرافت کافور کی طرح اڑ جاتی ہے۔ اور دونوں کی اصلیت ایک دوسرے پر ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ وہاں ہوتا ہے جہاں رشتے جھوٹ کی بنیادوں پر قائم ہوتے ہیں۔ جن رشتوں کی بنیاد حقیقت اور صداقت پر رکھی جاتی ہے وہاں اتنی جلد خرابیاں اور بداخلاقیاں سر نہیں ابھارتیں۔

آپ نے جو کچھ بیان کیا اس میں فریق ثانی کی کذب بیانی تھی اور آپ

اس کذب بیانی کے جھانسے میں آگئے تھے۔ دین اسلام نے ازدواجی زندگی گزارنے کا جو پاکیزہ فلسفہ مسلمانوں کے لئے مدوّن کیا ہے وہ ایک بے مثال فلسفہ ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد دونوں ہی کو ایک دوسرے کی ضرورت اور ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔ اور یہ اس لئے فرمایا ہے تاکہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ضرورت کو محسوس کریں اور ایک دوسرے کی عزت نفس کا بھی خیال رکھیں۔ ازدواجی زندگی سے متعلق اسلام نے جو تعلیم مسلمانوں کو دی ہے وہ ایک انوکھی قسم ہے۔ اگر مسلمان اس کا مطالعہ کرے اور پھر اس پر عمل کرنے کی اسے توفیق مل جائے تو اس کا گھر اس دنیا میں جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ لیکن افسوسناک بات تو یہ ہے کہ مسلم گھرانوں میں صرف نماز صرف روزے اور صرف قرآن حکیم کی تلاوت باقی رہ گئی ہے۔ باقی سبھی کچھ مسلم گھرانوں سے رخصت ہوگیا ہے اور اسی وجہ سے مسلم گھرانوں میں نہ قدیم روایات باقی رہیں اور نہ ہی بڑوں جیسا عدل وانصاف۔ اصحاب رسولؐ کی زندگیوں کا مطالعہ کیجئے۔ وہ سب نماز روزے کے بھی پابند تھے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں بھی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔ دیگر عبادت وریاضت سے بھی وہ غافل نہیں تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ حقوق العباد پر بھی پورا پورا دھیان دیتے تھے۔ ہر صحابی صرف نمازی اور روزے دار نہیں تھا بلکہ وہ ایک اچھا باپ بھی تھا، ایک اچھا بیٹا بھی تھا، ایک اچھا بھائی ایک اچھا شوہر، ایک اچھا داماد اور ایک اچھا پڑوسی بھی تھا۔ آج کل کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ حلئے سے متقی نظر آتے ہیں۔ اور مسجدوں میں چکر لگانے تک کے معاملے میں مسلمان محسوس ہوتے ہیں لیکن جب ان سے کسی بھی طرح کے معاملات کئے جاتے ہیں تو ان معاملات میں وہ کھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ انسان کی زندگی میں سب سے اہم معاملہ نکاح کا معاملہ ہے۔ کسی لڑکی سے نکاح کرنے کے بعد اس لڑکی کے حقوق ادا نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ انسان قرآن وحدیث کی تعلیمات سے بے خبر ہے یا پھر وہ اس تعلیمات کی پرواہ نہیں کرتا۔

آج مسلم گھرانوں کا حال یہ ہے کہ وہاں نہ انصاف ہے نہ عدل ہے، نہ مساوات ہے اور نہ باہمی حقوق کی ادائیگی ہے۔ کسی گھرانے میں وراثت کے معاملے میں دھاندلی بازی ہورہی ہے، کسی گھر میں بہو پر ظلم ہورہا ہے کسی گھر میں ساس پر زیادتیاں کی جارہی ہیں اور کسی گھر میں بیوی کو مارا پیٹا جارہا ہے۔ عجیب طرح کی افراتفری مسلم سماج کے اندر پھیلی ہوئی ہے۔ غیر اقوام مسلمانوں کی ان خرابیوں کو دیکھ کر اسلام سے بدظن ہوتے ہیں اور مسلم پرسنل لاء کے خلاف آوازیں کستے ہیں۔ حالانکہ اس میں نہ اسلام کا قصور ہے اور نہ اسلام کے شخصی قانون کا۔ قصور اگر ہے تو صرف مسلمانوں کا ہے اور اس کی بنیادی وجہ جہالت ہے جو لوگ اسلامی تعلیمات سے واقف ہیں وہ برائیوں میں اس درجہ ڈوبے ہوئے نہیں ہیں۔

آپ کی بیٹی کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ افسوسناک ہے۔ لڑکی کے سسرال والوں نے جھوٹ بول کر آپ کو ورغلایا اور شادی کے بعد جب ان کا جھوٹ کھلا تو کف افسوس ملنے کے سوا آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ سسرال والوں کی زیادتی اپنی جگہ لیکن جب شوہر بھی جاہل اور احتساب آخرت سے بے پرواہ ہو تو مزید تکلیف پہنچتی ہے جاہل شوہروں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے وہ بات بات پر اپنی بیوی کو طلاق کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اور اس کو مارتے بھی ہیں جو ایک طرح کا جانور پن ہے۔ اور اسی طرح کی حیوانیت کی وجہ سے ہندوستان میں ایسے ایسے قانون بن چکے ہیں جو براہ راست اسلامی قانون سے ٹکرار ہے ہیں اور اس قانون سازی کی وجہ مسلمانوں کی جہالت اور چیرہ دستی ہے۔ چنانچہ سننے میں آیا ہے کہ اب ایسا قانون بن گیا ہے کہ کوئی طلاق اس وقت تک معتبر نہیں ہوگی جب تک شوہر بیوی کو لکھ کر نہ دے۔

اب یہ ہوگا کہ شوہر اپنی بیوی کو طلاق دیدے گا اور شرعاً طلاق پڑجائے گی لیکن مروجہ قانون اس طلاق کو طلاق تسلیم نہیں کرے گا۔ نتیجتاً میاں بیوی آپس میں کوئی سمجھوتہ کرلیں گے اور زندگی بھر از راہ شریعت ایک دوسرے کے ساتھ حرام کاری کریں گے اور حرام کے بچے پیدا کریں گے کیونکہ جب شرعاً طلاق پڑجائے گی تو دنیا کے کسی قانون کی وجہ سے میاں بیوی کا رشتہ باقی نہیں رہ سکتا۔ مسلمان اندازہ کریں کہ ان کی جہالتوں اور ان کی چیرہ دستیوں کی بنا پر دین اسلام کو کیسے کیسے صدمات برداشت کرنے پڑرہے ہیں۔

ستم بالائے ستم یہ کہ لڑکیوں پر جادوٹونے بھی کرائے جاتے ہیں اور ان کو اس قابل بھی نہیں چھوڑتے کہ وہ اپنے مائیکہ میں سکون کی زندگی گزار سکیں۔ کسی کو جیتے جی مارنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس پر سفلی عمل کرا کر اس کی زندگی تباہ کردو۔ جادو کرنا جادو کرانا جادو کرنے کرانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا شرعاً حرام ہے جو لوگ کسی لڑکی پر جادو کررہے ہیں یا جادو کرنے میں کسی کی مدد کررہے ہیں وہ سب اللہ کے مجرم ہیں اور انہیں آخرت میں بڑے سے بڑی سزا ملے گی۔ آپ کو اپنی لڑکی کا علاج کسی معتبر عامل سے کرانا چاہئے اور ضد بازیوں کے چکر میں پڑ کر اپنی بیٹی کی زندگی خراب نہیں کرنی چاہئے۔ اور اگر لڑکی کی سسرال والے کسی صحیح بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر سیدھا انہیں دنیا کے قانون کے حوالے کردیں جو لوگ اللہ اور اس کے رسولؐ کی نہیں مانتے ان کا علاج ہی یہ ہے ان کو کسی سخت ترین قانون کے حوالے کردیا جائے۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنی بیٹی کا علاج کسی معتبر عامل سے کرائیں اور علاج اپنے گھر میں رکھ کر کرائیں۔ سسرال میں اس کا علاج نہیں ہوپائے گا۔ ہماری تشخیص یہ ہے کہ اس لڑکی پر بذریعہ سحر کوئی چیز مسلط کی گئی ہے۔ یہ تشخیص غلط بھی ہوسکتی ہے کیونکہ مریض بھی ہمارے سامنے نہیں ہے اور اس کا فوٹو اور کپڑا بھی ہماری نظروں سے نہیں گزرا اس لئے ہم خود اپنی تشخیص پر بھروسہ نہیں

اس کذب بیانی کے جھانسے میں آ گئے تھے۔ دین اسلام نے ازدواجی زندگی گزارنے کا جو پاکیزہ فلسفہ مسلمانوں کے لئے مدوّن کیا ہے وہ ایک بے مثال فلسفہ ہے۔ اسلام نے عورت اور مرد دونوں ہی کو ایک دوسرے کی ضرورت اور ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔ اور یہ اس لئے فرمایا ہے تاکہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ضرورت کو محسوس کریں اور ایک دوسرے کی عزت نفس کا بھی خیال رکھیں۔ ازدواجی زندگی سے متعلق اسلام نے جو تعلیم مسلمانوں کو دی ہے وہ ایک انوکھی قسم ہے۔ اگر مسلمان اس کا مطالعہ کرے اور پھر اس پر عمل کرنے کی اسے توفیق مل جائے تو اس کا گھر اس دنیا میں جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔ لیکن افسوسناک بات تو یہ ہے کہ مسلم گھرانوں میں صرف نماز صرف روزے اور صرف قرآن حکیم کی تلاوت باقی رہ گئی ہے۔ باقی سبھی کچھ مسلم گھرانوں سے رخصت ہو گیا ہے اور اسی وجہ سے مسلم گھرانوں میں نہ قدیم روایات باقی رہیں اور نہ ہی بڑوں جیسا عدل وانصاف۔ اصحاب رسول کی زندگیوں کا مطالعہ کیجئے۔ وہ سب نماز روزے کے بھی پابند تھے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی میں بھی کوتاہی نہیں کرتے تھے۔ دیگر عبادت وریاضت سے بھی وہ غافل نہیں تھے اور اس کے ساتھ ساتھ وہ حقوق العباد پر بھی پورا پورا دھیان دیتے تھے۔ ہر صحابی صرف نمازی اور روزے دار نہیں تھا بلکہ وہ ایک اچھا باپ بھی تھا، ایک اچھا بیٹا بھی تھا، ایک اچھا بھائی ایک اچھا شوہر، ایک اچھا داماد اور ایک اچھا پڑوسی بھی تھا۔ آج کل کے مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ حلیے سے متقی نظر آتے ہیں۔ اور مسجدوں میں چکر لگانے تک کے معاملے میں مسلمان محسوس ہوتے ہیں لیکن جب ان سے کسی بھی طرح کے معاملات کئے جاتے ہیں تو ان معاملات میں وہ کھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ انسان کی زندگی میں سب سے اہم معاملہ نکاح کا معاملہ ہے۔ کسی لڑکی سے نکاح کرنے کے بعد اس لڑکی کے حقوق ادا نہ کرنا اس بات کی علامت ہے کہ انسان قرآن وحدیث کی تعلیمات سے بے خبر ہے یا پھر وہ اس تعلیمات کی پرواہ نہیں کرتا۔

آج مسلم گھرانوں کا حال یہ ہے کہ وہاں نہ انصاف ہے نہ عدل ہے، نہ مساوات ہے اور نہ باہمی حقوق کی ادائیگی ہے۔ کسی گھرانے میں وراثت کے معاملے میں دھاندلی بازی ہو رہی ہے، کسی گھر میں بہو پر ظلم ہو رہا ہے کسی گھر میں ساس پر زیادتیاں کی جا رہی ہیں اور کسی گھر میں بیوی کو مارا پیٹا جا رہا ہے۔ عجیب طرح کی افراتفری مسلم سماج کے اندر پھیلی ہوئی ہے۔ غیر اقوام مسلمانوں کی ان خرابیوں کو دیکھ کر اسلام سے بدظن ہوتے ہیں اور مسلم پرسنل لاء کے خلاف آوازیں کستے ہیں۔ حالانکہ اس میں نہ اسلام کا قصور ہے اور نہ اسلام کے شخصی قانون کا۔ قصور اگر ہے تو صرف مسلمانوں کا ہے اور اس کی بنیادی وجہ جہالت ہے جو لوگ اسلامی تعلیمات سے واقف ہیں وہ برائیوں میں اس درجہ ڈوبے ہوئے نہیں ہیں۔

آپ کی بیٹی کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ افسوسناک ہے۔ لڑکی کے سسرال والوں نے جھوٹ بول کر آپ کو ورغلایا اور شادی کے بعد جب ان کا جھوٹ کھلا تو کف افسوس ملنے کے سوا آپ کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔ سسرال والوں کی زیادتی اپنی جگہ لیکن جب شوہر بھی جاہل اور احتساب آخرت سے بے پرواہ ہو تو مزید تکلیف پہنچتی ہے جاہل شوہروں کا یہی وطیرہ ہوتا ہے وہ بات بات پر اپنی بیوی کو طلاق کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ اور اس کو مارتے بھی ہیں جو ایک طرح کا جانورپن ہے۔ اور اسی طرح کی حیوانیت کی وجہ سے ہندوستان میں ایسے ایسے قانون بن چکے ہیں جو براہ راست اسلامی قانون سے ٹکراتے ہیں اور اس قانون سازی کی وجہ مسلمانوں کی جہالت اور چیرہ دستی ہے۔ چنانچہ سننے میں آیا ہے کہ اب ایسا قانون بن گیا ہے کہ کوئی طلاق اس وقت تک معتبر نہیں ہوگی جب تک شوہر بیوی کو لکھ کر نہ دے۔

اب یہ ہوگا کہ شوہر اپنی بیوی کو طلاق دیدے گا اور شرعاً طلاق پڑ جائے گی لیکن مروجہ قانون اس طلاق کو طلاق تسلیم نہیں کرے گا۔ نتیجتاً میاں بیوی آپس میں کوئی سمجھوتہ کرلیں گے اور زندگی بھر ازراہ شریعت ایک دوسرے کے ساتھ حرام کاری کریں گے اور حرام کے بچے پیدا کریں گے کیونکہ جب شرعاً طلاق پڑ جائے گی تو دنیا کے کسی قانون کی وجہ سے میاں بیوی کا رشتہ باقی نہیں رہ سکتا۔ مسلمان اندازہ کریں کہ ان کی جہالتوں اور ان کی چیرہ دستیوں کی بنا پر دین اسلام کو کیسے کیسے صدمات برداشت کرنے پڑ رہے ہیں۔

ستم بالائے ستم یہ کہ لڑکیوں پر جادوٹونے بھی کرائے جاتے ہیں اور ان کو اس قابل بھی نہیں چھوڑتے کہ وہ اپنے مائیکہ میں سکون کی زندگی گزار سکیں۔ کسی کو جیتے جی مارنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اس پر سفلی عمل کرا کر اس کی زندگی تباہ کردو۔ جادو کرنا جادو کرانا جادو کرنے کرانے میں ایک دوسرے کی مدد کرنا شرعاً حرام ہے جو لوگ کسی لڑکی پر جادو کر رہے ہیں یا جادو کرنے میں کسی کی مدد کر رہے ہیں وہ سب اللہ کے مجرم ہیں اور انہیں آخرت میں بڑے سے بڑی سزا ملے گی۔ آپ کو اپنی لڑکی کا علاج کسی معتبر عامل سے کرانا چاہئے اور ضد بازیوں کے چکر میں پڑ کر اپنی بیٹی کی زندگی خراب نہیں کرنی چاہئے۔ اور اگر لڑکی کی سسرال والے کسی صحیح بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوں تو پھر سیدھا انہیں دنیا کے قانون کے حوالے کردیں جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی نہیں مانتے ان کا علاج ہی یہ ہے ان کو کسی سخت ترین قانون کے حوالے کر دیا جائے۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اپنی بیٹی کا علاج کسی معتبر عامل سے کرائیں اور علاج اپنے گھر میں رکھ کر کرائیں۔ سسرال میں اس کا علاج نہیں ہو پائے گا۔ ہماری تشخیص یہ ہے کہ اس لڑکی پر بذریعہ سحر کوئی چیز مسلط کی گئی ہے۔ یہ تشخیص غلط بھی ہو سکتی ہے کیونکہ مریض بھی ہمارے سامنے نہیں ہے اور اس کا فوٹو اور کپڑا بھی ہماری نظروں سے نہیں گزرا اس لئے ہم خود اپنی تشخیص پر بھروسہ نہیں

کر سکتے لیکن جو اندازہ تھا وہ ہم نے آپ کو بتا دیا۔ بے شک آپ کئی بیٹیوں کے باپ ہیں اور بیٹیوں کے غم اور دکھ بہت ہوتے ہیں لیکن ان کو سسرال میں لاوارث بنا کر بھی نہیں چھوڑا جاتا۔ اگر آپ کی بیٹی سسرال والوں کے ظلم وستم سہتی رہے تو پھر آپ کو ہی کوئی قدم اٹھانا پڑے گا۔ اور سب سے پہلا کام یہ ہے کہ آپ اس کا علاج کرائیں۔ اور اس کی صحت کی طرف توجہ دیں۔

اگر ممکن ہو تو اس کا فوٹو بھجوادیں اور اس کی تفصیل لکھ دیں۔ نام والدہ اور عمر جوابی لفافہ بھی ساتھ رکھیں۔ انشاء اللہ ہم اس کا علاج روانہ کردیں گے۔ شوہر کا نام اور اس کی والدہ کا نام بھی لکھ دیں تاکہ محبت کا تعویذ بھی ہم بھجوا سکیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کی بیٹی کو صحت دے، اثرات سے نجات عطا کرے اور سسرال والوں کی نظروں میں اس کی قدر پیدا کرے۔ (آمین)

سفلی عاملوں کی عیاریاں

سوال از: امتیاز احمد شیخ ______ (تھانہ)

میری بچی جس کی عمر ۲۲ سال ہے۔ ۲۸ رجنوری ۲۰۰۶ء کو صبح ۱۰ بجے سے ۱۱ بجے کے درمیان گھر سے غائب ہوگئی ہے۔ جاتے وقت پڑوسی کو گھر کی چابی دی ہے اور یہ کہہ کر گئی ہے کہ میں اپنی سہیلی روبینہ کے گھر جا رہی ہوں کافی دیر تک انتظار کرنے کے بعد جب وہ واپس گھر نہیں آئی تو ہم نے تلاش شروع کردی۔ بچی کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ روبینہ جو میری بچی کی سہیلی تھی اس سے پوچھنے پر روبینہ نے انکار کیا، کہا کہ مجھ کو کچھ نہیں معلوم ہے۔ ہم حواس باختہ اِدھر اُدھر تلاش کرنے لگے چوتھے روز روبینہ کے ذریعہ ایک امجد نام کے آدمی کا فون آیا کہ تمہاری لڑکی 'جویریہ' میرے بھائی عبدالمقتدر کے ساتھ ہے۔ وہ بہت کمینہ ہے اس نے کئی شادیاں کی ہیں۔ وغیرہ وغیرہ۔ میرے اوسان خطا ہوگئے مجھے کچھ علم نہیں، یہ سب کچھ کیسے ہوگیا۔ میری لڑکی جویریہ ایک گھریلو لڑکی ہے بارہویں پاس کرنے کے بعد اس کو ہم نے گھر پر بٹھا دیا تھا اور اس کی شادی کی تیاری جاری تھیں اس دوران میرا روڈ کے "سینٹ جارج اسکول" میں وہ بحیثیت ٹیچر تقریباً چھ ماہ تک خدمت انجام دے چکی تھی۔ جہاں اس کی ملاقات روبینہ سے ہوئی۔ جو اسی اسکول میں ٹیچر تھی۔ کہتے ہیں کہ عشق اور مشک چھپائے نہیں چھپتا" ہمیں یہاں کسی بو باس کا احساس تک بھی نہیں ہوا۔ بچی کے گھر سے جانے کے بعد ہمیں اس بات کی فکر ہوئی کہ یہ سب کچھ کیسے ہوگیا کہ ہم کو کچھ معلوم نہ ہوا۔ میں اور میری اہلیہ پروین دونوں بالکل مفلوج معذور اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہوگئے۔ پریشانی کے عالم میں محترم قاری ولی اللہ صاحب (نور مسجد) سے میں نے ملاقات کیا۔ ان کو مختصر سی تفصیل بتائی انہوں نے ایک تعویذ دیا، اس تعویذ کو جیسے ہی ہم نے دبایا ہم ہوش وحواس میں آئے۔ جسم جو مفلوج ہوگیا تھا اب قدرے بہتر ہوا چلنے پھرنے کی طاقت پیدا ہوئی۔ اس نقطہ پر جب ہم نے غور کیا کہ آخر اتنی صفائی سے میری بچی کو گھر سے کوئی کیسے نکال لے گیا۔؟ اب ہم نے باقاعدہ سارے معاملے کی تہہ تک جانے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ عبدالمقتدر پہلے "حسینی بلڈنگ" (مسافرخانہ) بوری محلہ میں رہتا تھا جہاں پر اس نے کئی شادیاں کی تھیں جن کے نام حسب ذیل ہیں۔

(۱) شمشاد دل...... جو مدرسہ امدادیہ کے ایک مولانا کی لڑکی ہے۔

(۲) عارفہ...... جو مالیگاؤں کی ہے۔

(۳) فردوس...... جو نوپاڑہ باندرہ سے ہے۔

(۴) زریں...... میرا روڈ۔

اور اب پانچویں "جویریہ" میرا روڈ جو میری بیٹی ہے۔ میں نے ان سب لڑکیوں کا پتہ نکالا ان کے گھر والوں سے ملا سب لڑکیوں کے والدین ایک ہی طرح کی کہانی بتا رہے ہیں کہ لڑکی اچانک ان کے گھروں سے غائب ہوگئی۔ ان لڑکیوں سے جب میں نے ان کے ساتھ گزرے واقعہ کے بارے میں پوچھا تو لڑکیوں کا یہ کہنا ہے کہ "ہم کو کچھ نہیں معلوم ہم نے ایسا کیوں کیا؟ عبدالمقتدر نے جو کچھ کہا ہم وہی کیا کرتی تھیں۔" انٹرنیٹ پر وہ ایک نیک دیندار مسلمان بتا کر خود کو پیش کرتا تھا۔ دینی وعلمی باتیں کرتا تھا۔ ہم اس کو بے ضرر انسان سمجھ رہے تھے۔ ہم اس کے ساتھ کیسے ہولئے یہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا ہے۔ یہ لڑکیاں اور ان کے والدین عبدالمقتدر سے بے حد خوف زدہ ہیں۔ مقتدر کے خلاف کوئی قانونی کارروائی کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں ان لڑکیوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مقتدر قرآن کی آیات کو "الٹا" پڑھتا ہے۔ حد درجہ چالاک مکار، جھوٹا اور عیاش آدمی ہے جس کی تصدیق اس کے گھر کے لوگ پڑوسی اور دیگر افراد بھی کرتے ہیں۔ ساری معلومات جمع کرنے کے بعد جو باتیں سامنے آئی ہیں وہ یہ کہ عبدالمقتدر "جادو ٹونے کا ماہر ہے" اس کے قبضے میں شیاطین ہیں۔ لڑکیوں پر وہ اپنی بہن تبسم، ماں فریدہ اور لڑکی کی سہیلیوں کے ذریعہ جادو کی ہوئی اشیاء کھلاتا ہے، ڈرگس کا بھی استعمال سہیلیوں کے ذریعہ کرواتا ہے۔ جادو ٹونے کے ذریعہ گھر کے افراد میں اختلاف پیدا کرواتا ہے۔ لڑکی گھر کی باغی ہوجاتی ہے۔ مقتدر کو اپنا نجات دہندہ تصور کرنے لگتی ہے وہ جو کہتا ہے وہی کرتی ہے اور پھر ایک دن اس کے پیچھے ہولیتی ہے میری بچی کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے۔

مالیگاؤں کی لڑکی عارفہ جو کم وبیش چار سال مقتدر کے ساتھ گزاری ہے اس کا کہنا ہے کہ اتنے دنوں میں وہ بیسوں لڑکیوں کو میرے سامنے لایا ہے اور ان کو کہاں غائب کیا اللہ جانتا ہے۔ عبدالمقتدر کے قبضے میں کچھ شیطانی قوت ایسی ہے جس کی وجہ سے وہ بہت ہی پر اعتماد رہتا ہے کہ اس کا کچھ نہیں ہوگا۔؟ وہ

خود عامل ہے۔

برائے کرام ایسا عمل کرنے کی زحمت کریں کہ جس سے اس کی شیطانی قوت کا خاتمہ ہو جائے اور میری بچی آزاد ہو کر گھر لوٹ آئے۔

میری معلومات میں یہ بھی ہے کہ شہر کی کچھ سماجی وسیاسی ہستیاں جو ملت کے ٹھیکیدار بنے بیٹھے ہیں اس کی پشت پناہی کر رہے ہیں چونکہ لڑکیاں ۱۸ سال سے زیادہ عمر کی ہیں، بالغ ہوتی ہیں اس لئے پولیس بھی کوئی ایکشن لینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ عبدالمقتدر ان لڑکیوں پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑتا ہے۔ یہ لڑکیاں بے بسی سے سب کچھ سہنے پر مجبور ہیں۔ سماج لڑکی پر اور لڑکی کے گھر والوں پر تھوکتا ہے کہتا ہے آوارہ تھی! بھاگ گئی! پورے گھر کا سماجی بائیکاٹ شروع ہو جاتا ہے، اپنے بھی غیر ہو جاتے ہیں۔ میں بھی ایسا ہی ایک مظلوم لڑکی کا مظلوم باپ ہوں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ بارگاہ خداوندی میں میری بچی کی عبدالمقتدر کی قید سے رہائی کی دعا کریں۔ اجتماعی دعا کے اہتمام کی درخواست ہے۔

ظالم، جابر، سفاک، تانترک، مرتد عبدالمقتدر جس کی ماں کا نام فریدہ، باپ کا حسنین ہے جس کا کوئی پتہ ٹھکانا نہیں ہے کو اللہ عبرتناک سزا دے۔ ان سازشین کو بھی جو مقتدر کے ناپاک ارادوں کی تکمیل میں معاون و مددگار اور اس سازش میں شریک کار رہے ہیں اللہ ان کو بھی عبرتناک سزا دے۔

اب تک میری بچی کا کوئی پتہ نہیں چل سکا ہے تلاش کا سلسلہ جاری ہے تمام تر کوششوں کے باوجود کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو رہا ہے چونکہ بیس ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لہٰذا اب پولیس بھی اپنی تحقیق کا دائرہ وسیع کر رہی ہے۔ عبدالمقتدر کے پرانے ریکارڈ کی تفصیل بھی کم وبیش ہمارے پاس آچکی ہے جس سے اس گروہ کو اس بات کا اندیشہ لاحق ہے کہ ان کے سارے حقائق اتنے گھناؤنے ہیں کہ وہ قانون کی زد سے بچ نہیں سکتے۔ اگر میری بچی میرے پاس آجاتی ہے تو سارے حقائق جو اس کی زبان سے ادا ہوں گے مجرمین کے لئے پروانہ موت ثابت ہوں گے۔ ایسی صورت حال میں میں انتہائی طور پر فکر مند ہوں کہ میری بچی کو یا تو ضائع کر دیا جائے گا یا پاگل بنا کر چھوڑ دیا جائے گا۔ تاکہ سارے ثبوت اس کے ساتھ دفن ہو جائیں اور مجرمین بچ جائیں۔ صورت حال کی سنگینی کو مدنظر رکھتے ہوئے دوبارہ میں پھر آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ آپ اللہ کے حضور میں خصوصی دعاؤں کا اہتمام کریں تاکہ مزید زندگیاں برباد ہونے سے بچ جائیں اور کسی کا گھر نہ اجڑے۔ مجرمین کو سزا ملے اور میری بچی میرے گھر بحفاظت لوٹ آئے۔

کسی اچھے عامل سے متعارف کرانے کی زحمت کریں۔ تاکہ بچی کے اوپر جادو ٹونے کے اثرات کو زائل کیا جاسکے۔ اب تک جن عاملین سے ہماری بات ہوئی ان کا کہنا ہے کہ آپ کی بچی کافی پریشانی میں ہے۔ مقتدر کے ساتھ کئی افراد کا ایک گروہ ہے۔ جس میں تانترک بھی شامل ہیں جو لڑکیاں سپلائی کرتے ہیں۔ بچی کو اتنا کچھ کھلا پلا دیا گیا ہے کہ اس کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا ہے اس کا دماغ ماؤف ہو گیا ہے اور وہ بے بس ہو کر رہ گئی ہے اس پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں ہمارے عاملین جب اس پر اپنا عمل کرتے ہیں تو تھوڑے ہی دن میں پیچھے ہٹ جاتے ہیں کہتے ہیں کہ اس پر تو بہت ہی خطرناک عمل کیا گیا ہے۔ انہیں اپنی جان خطرے میں نظر آتی ہے، خاموش ہو جاتے ہیں۔ کیا سفلی کی کاٹ کرنے والے صحیح العقیدہ عاملین سے اب دنیا خالی ہو چکی ہے۔؟ کیا سفلی عمل کی کاٹ کرنے والے سفلی عامل سے عمل کروانا میرے لئے جائز ہے۔؟ برائے کرم مشورہ دیجئے۔

جواب

آپ نے اپنے خط میں جو اندوہناک داستان لکھی ہے وہ کسی بھی غیرت مند مسلمان کو خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی ہے۔ اس ملت میں کیسے کیسے شیطان پیدا ہو گئے ہیں۔ ان انسانی شیطانوں کو دیکھ کر جو اصلی شیطان ہے وہ بھی شرمندہ ہو جاتا ہوگا۔ اور اس آدمیت پر لعنت بھیجتا ہوگا جس کی وجہ سے اسے راندۂ درگاہ کیا گیا تھا۔ زنا تو بہرصورت حرام ہے لیکن زنا کے لئے اس طرح کے ہتھکنڈے کرنا جو قطعاً ظلم وستم سے تعلق رکھتے ہیں آخری حد تک افسوسناک ہیں۔ جو عاملین شیاطین کی مدد لے کر اس طرح لوگوں کی آبرو سے کھیل رہے ہیں وہ ایک دن جہنم کا ایندھن بنیں گے اور اس دنیا میں بھی اللہ کے عذاب سے خود کو نہیں بچا سکیں گے۔

کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے بے شمار فائدے ہیں اس کے ذریعہ دین اسلام کی اشاعت بھی ہو رہی ہے اور لوگ ایک دوسرے کو پاکیزہ پیغامات بھی اس ذریعہ سے دے رہے ہیں لیکن انٹرنیٹ کے ذریعہ اس دنیا میں خرافات بھی پھیل رہی ہیں ناجائز قسم کی دوستیاں اور محبتیں بھی اس انٹرنیٹ ہی کا دین ہیں اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ جن کے گھروں میں انٹرنیٹ ہے وہ اپنی اولادوں کا جائزہ لیتے رہیں اور اپنی اولاد پر گرفت مضبوط رکھیں۔ شیطان ازل سے انسانیت کا دشمن ہے اور اس کا عہد ہے کہ وہ انسانوں کو اللہ کا فرمانبردار بندہ نہیں بننے دے گا۔ وہ دائیں بائیں سے آگے پیچھے سے ہر سمت سے اور ہر طریقے سے انسانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرے گا۔ خرابیاں صرف جہالت سے نہیں آتیں۔ خرابیاں تعلیم سے بھی آرہی ہیں اگر تعلیم کے ساتھ تربیت نہ ہو تو دنیاوی تعلیم جہالت سے بھی زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ شاید تعلیمی اداروں کی خرافات کے پیش نظر کسی شاعر نے برسہا برس پہلے کہا تھا۔

افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

کالجوں میں جو کچھ ہو جاتا ہے وہ کچھ تو جہالت کے گہوارہ میں بھی نہیں ہوتا۔ اس دور بے راہ روی میں پڑھے لکھے بچے جس قدر ماں باپ کے نافرمان ہو رہے ہیں اور جس قدر گمراہی کا چلن اختیار کئے ہوئے ہیں وہ سبھی پر عیاں بیاں ہے۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ بچوں کی صلاحیتوں میں اور معلومات میں ضرور اضافہ کرنا چاہئے لیکن ان پر نظر بھی رکھنی چاہئے انہیں بے لگام چھوڑ کر غافل ہو جانا صرف اپنے ہی حق میں نہیں بلکہ ان بچوں کے حق میں بھی مضر ہیں جو بیچارے معصوم ہوتے ہیں اور کوئی بھی عیار و مکار انسان انہیں گمراہ کر سکتا ہے۔
موسم جب خراب ہوتا ہے تو وہی لوگ موسم کی ستم ظریفی سے محفوظ رہتے ہیں جو اپنے گھروں میں بیٹھے ہوں یا جو اپنے گھروں سے احتیاط کے ساتھ نکلتے ہوں آج کی دنیا کا موسم اخلاقی طور پر بہت خراب ہو گیا ہے۔ مذموم قسم کی ہواؤں نے اپنے ماحول کو کیچڑ زدہ کر دیا ہے اس خراب موسم کی تکلیف دہ اثرات سے وہی لوگ محفوظ رہ سکتے ہیں جنہیں بجائے خود اپنی حفاظت کی فکر ہو۔ اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کے بچے بھی اس اذیت ناک موسم کی شدت سے محفوظ رہیں انٹرنیٹ وہ آلہ ہے جس کے ذریعہ سیکڑوں معصوم اور فرشتہ صفت بچے ناجائز قسم کے عشق کا شکار ہو جاتے ہیں۔ انٹرنیٹ کے ذریعہ تصویریں بھی ایک دوسرے کو بھیج دی جاتی ہیں اور مکار قسم کے لوگ ان تصویروں کا ناجائز استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ ماں باپ کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو انٹرنیٹ پر بٹھانے سے پہلے ان قباحتوں سے آگاہ کر دیں جو موجودہ معاشرے کی دین ہیں اور جن قباحتوں نے بے حیائی اور بے غیرتی کو عام در عام کر کے رکھ دیا ہے۔

آپ نے اپنی بیٹی کی جو افسوسناک تفصیل بیان کی ہے اس سے یہ اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کا تعلق عبدالمقتدر سے انٹرنیٹ کے ذریعہ ہوا ہو۔ لیکن ہم نے آپ کے خط کا جواب دینے کے لئے ان خرابیوں کی طرف اشارہ اس لئے کیا ہے کہ تا کہ ماں باپ غافل نہ رہیں اور اپنے بچوں کو کسی لائق بنانے کے لئے ان ذریعوں سے چوکنا رہیں جو ان کی آبرو اور ان کی غیرت کا قتل عام بھی کر سکتے ہیں۔ ٹیلی فون اور انٹرنیٹ کے ذریعہ جو محبتیں ہو رہی ہیں وہ قطعاً ناقابل اعتبار ہیں اور یہ محبتیں لڑکوں اور لڑکیوں کو خون کے آنسو رلا رہی ہیں۔ معصوم بچوں کی آنکھیں اس وقت کھلتی ہیں جب وہ دل کھول کر حماقتیں کر چکے ہوتے ہیں اور جب ان کے دونوں ہاتھ کٹ جاتے ہیں اور ماں باپ کو اس وقت پتہ چلتا ہے جب پانی سر سے اونچا ہو جاتا ہے اس کے بعد نہ ان کی نصیحتیں کارگر ہوتی ہیں اور نہ ان کی غصہ غصائی۔ دور اندیشی یہ ہے کہ ماں باپ جس طرح سردی اور گرمی کے موسم سے اپنے بچوں کی حفاظت کرتے ہیں اسی طرح وہ اس خراب موسم سے بھی اپنے بچوں کی حفاظت کریں جو دنیا میں بے غیرتی کی گھٹائیں لاتا ہے اور بے حیائی کی بارشیں برساتا ہے۔

آپ کی بیٹی تعلیم کے نام پر ایک تعلیمی ادارے کے ذریعہ راہ راست سے بھٹکی اور ایک غلط انسان کے ہاتھوں کا کھلونا بنی۔ آپ کی تحریر سے یہ بات ثابت ہے کہ ایک مکار اور عیار انسان نے سفلی جادو کے ذریعہ اور کوئی چیز کھلا پلا کر آپ کی بیٹی کو اور دوسرے ماں باپ کی بیٹیوں کو گمراہ کیا ہے لیکن یہ اسی وقت ہوا جب لڑکیوں نے اس شخص کا قرب حاصل کیا اور یہ لڑکیاں اس انسان کے قریب نہ پھٹکتیں تو وہ انسان اپنی عیاریوں اور عیاشیوں میں کامیاب نہ ہوتا۔

اسکول میں تعلیم دلانا اور اسکول میں ٹیچروں کی ملازمت کرنا غلط نہیں ہے غلط یہ ہے کہ ماں باپ اور سرپرست لوگ آنکھیں بند کر کے بیٹھ جائیں اور اپنے بچوں کو بالخصوص لڑکیوں کا جائزہ نہ لیں۔

آپ کی بیٹی کے ساتھ جو ظلم ہوا ہے وہ انتہائی قابل افسوس اور قابل مذمت ہے اللہ آپ کی صاحب آزادی کو اس عیار و مکار انسان کے چنگل سے آزادی عطا کرے۔ اس انسان کو اس کے کئے کی سزا دے اور آپ کو اور ان ماں باپ کو صبر کی توفیق دے جن کی معصوم بچیاں اس کے چنگل میں پھنسی ہوئی ہیں۔

آپ کو اپنی بچی کی آزادی کے لئے قرآنی عمل کرنے والے عاملین سے رجوع کرنا چاہئے۔ سفلی عاملین کے چکر میں نہ رہیں۔ سفلی عاملین برے کاموں میں تو اکثر کامیاب ہو جاتے ہیں کیونکہ انہیں شیاطین کی مدد مل جاتی ہے لیکن اچھے کاموں میں وہ اکثر ناکام رہتے ہیں۔ یہ تصور کہ سفلی عمل میں سفلی عمل ہی کے ذریعہ کاٹ کی جا سکتی ہے صرف ایک دھوکہ ہے۔ اس دھوکہ سے نجات حاصل کیجئے اور اپنی بیٹی کی آزادی کے لئے نیک لوگوں سے دعائیں کرائیں اور قرآنی عمل کرنے والے عاملین سے اپنا رابطہ قائم کیجئے۔

جب تک آپ کسی عامل سے رابطہ قائم کریں اس وقت تک آپ روزانہ گیارہ مرتبہ سورہ یٰسین پڑھ کر اپنی بیٹی کی واپسی کی دعا کیجئے اور یہ دعا بھی کیجئے کہ اس پر جو بھی جادو ٹونا کرایا گیا ہے اس کا اثر زائل ہو جائے اور اس کی آنکھوں پر بندھی ہوئی پٹی کھل جائے۔ سورہ یٰسین قرآن کا دل ہے اور سحر کے اثرات باطل کرنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اگر ایمان و یقین کے ساتھ آپ اس کی تلاوت روزانہ گیارہ مرتبہ کریں گے پھر دعا کریں تو انشاء اللہ اس کا اثر ظاہر ہوگا۔ اس عمل کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک کریں۔ اور اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔

آپ نے ان ماں باپ کا بھی ذکر کیا ہے جو عبدالمقتدر سے خوف زدہ ہیں اور اس لئے اس کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کرتے۔ عبدالمقتدر کتنا بھی بڑا جادوگر اور تانترک ہو وہ اللہ سے اور اللہ کی قدرت سے بڑا نہیں ہو سکتا جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہ کسی بھی عیار و مکار انسان سے نہیں ڈرتے لیکن آج کل کے مسلمانوں کے ایمان خود کمزور ہیں ان کا یقین مضمحل ہے اور

ان کی اپنی غلطیاں بھی ہیں جو انہیں کوئی اقدام نہیں کرنے دیتیں۔ اور یہ بھی ایک افسوسناک حقیقت ہے کہ آج کل کے مسلمانوں کی غیرت ختم ہوگئی ہے اس لئے ان کو ایسی باتوں پر وہ تکلیف نہیں ہوتی جو ہونی چاہئے۔

آپ نے جو کچھ بیان کیا ہے اگر وہ حرف بہ حرف درست ہے تو بھی لڑکیوں کے ماں باپ کو متحد ہو کر اللہ کے بھروسے پر کوئی اقدام کرنا چاہئے۔ کوئی بھی اقدام جب درست ہوتا ہے تو اللہ کی مدد آتی ہے۔ اگر اس طرح کے عیار ومکار لوگوں سے خوف زدہ ہو کر لوگ کسی بھی طرح کی کارروائی کرنے سے اجتناب کریں گے تو عیاری اور مکاری کی یہ آگ گھر گھر میں لگ جائے گی اور پورا معاشرہ ہی جھلس کر رہ جائے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ عبدالمقتدر جیسے لوگوں کی اصلاح کرے اور سب کی بیٹیوں کی آبرو اور عزت کی حفاظت فرمائے۔ اور اگر عبدالمقتدر جیسے لوگوں کی اصلاح ممکن نہ ہو تو آپ جیسے والدین کو صحیح اقدام کرنے کی توفیق اور جرأت بخشے تاکہ برائی کے ساتھ سمجھوتہ کرنے والی روش سے آپ اور دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ (آمین ثم آمین)

اپنوں کے بخشے ہوئے غم

سوال از: (نام مخفی)

میں آپ کے رسالے کی پرانی قاری ہوں، چند لفظوں میں آپ کے رسالے کی تعریف کرنا گویا کوزے میں سمندر بند کرنا ہے۔ الختصر ایسا رسالہ شاید ہی کہیں چھپتا ہو۔

ہاشمی صاحب! میں نے آپ کو ایک تفصیلی خط لکھا تھا اور آپ نے جواب بھی دیا ہو مگر میری بدنصیبی کہ تقریباً ۶ مہینے سے "طلسماتی دنیا" ہمارے گاؤں نظام آباد آیا ہی نہیں میرے خیال سے میرا جواب اسی میں تھا یا ہوگا۔ اب تک انتظار کے بعد اور دگرگوں حالات سے مجبور ہو کر ایک بار پھر میں آپ کو زحمت دے رہی ہوں۔ خدارا نظرانداز نہ کریں اور میری رہنمائی کریں، جزاک اللہ۔

ہاشمی صاحب چونکہ میرا خط بہت لمبا جائے گا اس لئے میں نے کہیں تفصیل سے اور کہیں شارٹ کٹ میں لکھا ہے۔ میری درخواست ہے کہ آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔

(۱) میں بی ایس سی نرسنگ گھر ڈائر میں ہوں حیدرآباد سے گھر میں میرا آخری نمبر ہے۔

(۲) مجھے پندرہ سال کی عمر سے لگتا تھا کہ کوئی نادیدہ ہستی میرے ساتھ ہے ہر جگہ۔ پتہ نہیں یہ میرا واہمہ ہے یا پھر حقیقت۔

(۳) میں بیک وقت زندہ دل، انتہائی غصیلی، ہٹ دھرم، نرم دل، کچے کان، ایثار پسند، صبر والی ہوں۔ یہ میرا اور میرے اطراف رہنے والوں کا تجزیہ ہے۔

(۴) میری صحت انٹر فرسٹ ائیر سے خراب ہے۔ انگریزی اور تعویذی علاج سے بھی کچھ فرق نہیں پڑا۔

(۵) میرے تیسرے اور چھوٹے بھائی دونوں بہت شدت پسند اسلامی ہیں۔ ایک حادثے میں (جب میں B.S.C-NSG فرسٹ ائیر میں تھی) ان دونوں نے مجھ پر کئی الزامات، کئی بہتان لگائے اور میں بہت حساس ہوں میں نے یہ تذلیل برداشت نہ کی اور اپنے آپ سے نفرت کرتے چلی گئی یہاں تک کہ مرنے کے بارے میں بھی سوچا مگر شکر اس رحمٰن کا اس نے مجھے سہارا دیا۔ میرے ماں باپ بھی مجھ سے بدظن رہے۔ میری دو سہیلیوں نے میرا ساتھ دیا اور خدا نے مجھے صبر کرنا سکھایا۔

(۶) وہ حادثہ اگست ۶۔۲۰۰۶ء کو رونما ہوا۔ میں جیتی جاگتی لاش بن گئی تھی پھر نومبر ۲۰۰۶ء میں یک لخت تمام توازن بگڑ گیا پہلے خون کی کمی ہوئی، چہرے پہ نہایت سیاہ بدنما دھبے نمودار ہوئے پھر ہاتھوں اور پیروں پر، ہاضمی نظام، عصبی نظام مکمل تباہ ہوگیا۔

(۷) میں ایک سائنس اسٹوڈنٹ ہوں مجھے معلوم ہوتا گیا کہ میری کونسی کونسی حالت سے کیا کیا تباہ ہوتا چلا گیا۔

(۸) ایک سال تک میں نے اپنے بھائیوں سے اور اپنے آپ سے جی بھر کے نفرت کی پھر میں نے خود ہی سب کو معاف کر دیا۔ فطری طور پر میرے باپ، بھائی لوگ بہت اچھے ہیں مگر انتہائی شکی اور شدت پسند ہیں۔

(۹) مگر سب کچھ ہونے کے بعد اب تک میری صحت نہیں ہوئی، کیا کچھ نہیں ہوگیا مجھے۔ اپنی تذلیل میں بھول نہیں سکی۔

(۱۰) خوبصورت چہرہ، بدصورت ہوگیا، ایک حسین لڑکی کی جگہ اب ایک سوکھی مریل سی لڑکی ہے، جس کے سر پر بال نہیں مسکراہٹ نہیں، خوفزدہ......

(۱۱) ذہین تھی میں بہت اب مگر بھولنے کی بیماری لگ گئی۔ کالج میں سب میرا مذاق اڑانے لگے۔ سوچا تھا بہت پڑھ لکھ کے کیریئر بناؤں گی، اپنے ماں باپ کا نام روشن کروں گی مگر ہائے.......... میرے خواب ٹوٹ گئے۔ ہاشمی صاحب ٹوٹ گئے۔ میں کس کو الزام دوں، بھائیوں کو، ماں باپ کو، میری خوبصورتی کو اللہ کو یا پھر بدنصیب تقدیر کو۔

ہاشمی صاحب!!! اس کاغذ پر آپ کو میرے آنسوؤں کے نشان بھی نہیں ملیں گے کیونکہ خرابی صحت کی بنا پر میری آنسوؤں کی تھیلی بھی سوکھ گئی ہے۔

(۱۲) میں شاعری کرتی تھی، اخبار میں چھوٹے موٹے آرٹیکلس لکھا کرتی تھی مگر اب میرے دماغ کو گرہن لگ گیا، سوچتی کچھ ہوں منہ سے نکلتا

کچھ اور۔ مہینے گزر جاتے ہیں بغیر نیند کے، سو کے اٹھوں تو ایسا لگتا ہے جیسے منوں بوجھ پڑا ہے جسم پر سُن سا ہو جاتا ہے نہ پلٹ سکتی ہوں نہ پکار سکتی ہوں، دس، پندرہ منٹ کے بعد یہ کیفیت زائل ہو جاتی ہے۔

(۱۳) ذہن پاکیزہ نہ رہا۔ پراگندہ ہو گیا ہے، میری سوچوں پہ مجھے خود شرم آتی ہے۔

(۱۴) اگر مجھے اپنے آپ سے اور زندگی سے پیار نہ ہوتا تو اب تک اس دنیا میں نہیں رہتی۔

(۱۵) میرے والدین گو مذہبی، پیار کرنے والے ہیں مگر ہمارے اوپر اعتماد نہیں ہے۔ شکی مزاج ہیں کیسا پڑھتے ہیں، کالج کو آنا کچھ بھی نہیں بس فیس دیدیتے ہیں۔

(۱۶) بے ڈول اور بکھری ہوئی شخصیت بن گئی ہوں۔ ہر کوئی مجھے نام بدلنے کو کہہ رہی ہیں۔ مجھے ستاروں، برجوں یعنی علم نجوم سے واقفیت ہے۔ اور اس کے بارے میں علم بھی رکھتی ہوں۔

(۱۷) میں کامیاب بننا چاہتی ہوں، اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا چاہتی ہوں، پراعتماد، خوبصورت، سیرت بنانا چاہتی ہوں، نجانے زندگی میں ابھی اور کتنے پہاڑ کھڑے ہیں ان سے مقابلہ کرنے کے لئے ہمت بھی تو چاہئے۔

ہاشمی صاحب! میں نے آپ کو شروع سے آخر تک سب کچھ لکھ دیا ہے میں چاہوں گی کہ آپ ایک نظر کرم ڈال کر میرے مسئلے حل کر دیں اللہ کے وسیلے سے۔ آخر میں ایک درخواست۔

(نوٹ) نام، پتہ نہ چھاپا جائے اور میری سمجھ میں آئے جیسا جواب عنایت فرمائیں تو لاکھ لاکھ احسان و کرم ہوگا۔ خدا آپ کو صلہ رحمی کا نیک صلہ دے گا آمین ثم آمین۔ مجھے امید ہے کہ آپ ایک رہنما کی حیثیت سے مجھ جیسے بکھرے ہوئے کی رہبری کریں گے دعاؤں میں اس حقیر کو بھی یاد رکھیں۔

جواب

آپ کی آپ بیتی سن کر افسوس ہوا۔ اس سے پہلے آپ کے ایک خط کا جواب میں بذریعہ ڈاک دے چکا ہوں جو شاید آپ تک نہیں پہنچ سکا۔ اس خط کا جواب آپ کی فرمائش کے مطابق آپ کا نام حذف کر کے دیا جا رہا ہے۔
آپ نے اپنے تین نام لکھے ہیں۔ ان میں سے ایک نام ف سے شروع ہوتا ہے اس کے اعداد ۹ بنتے ہیں۔

۹ عدد کی لڑکیاں تعلیم کے معاملے میں انتہا پسند ہوتی ہیں اور وہ بذریعہ تعلیم اپنا نام روشن کرنا چاہتی ہیں ان میں زبردست ذہانت اور فراست ہوتی ہے اور ان میں غور و فکر کرنے کی اعلیٰ صلاحیتیں بھی ہوتی ہیں ان میں اپنے ماتحتوں پر کنٹرول کرنے کی اہلیت ہوتی ہے اور یہ کسی بھی نظام کو بہتر طریقے سے چلانے کا ہنر جانتی ہیں۔ ۹ عدد کی لڑکیاں حساس ہوتی ہیں اور ان کا دل معمولی معمولی باتوں پر ٹوٹ جاتا ہے یہ محبت پرست ہوتی ہیں اور یہ کسی کی ادنیٰ سی بے رخی بھی برداشت نہیں کرتیں۔

دوسرا نام خ سے شروع ہوتا ہے اس کا مفرد عدد ایک بنتا ہے۔

ایک عدد کی لڑکیاں مستحکم مزاج کی ہوتی ہیں ان میں غیرت اور ایک طرح کی انا ہوتی ہے یہ لڑکیاں جلدی سے کسی سے ناراض نہیں ہوتیں لیکن اگر ناراض ہو جاتی ہیں تو پھر مشکل ہی سے ان کا دل صاف ہوتا ہے ان کا اپنا ایک مخصوص مزاج ہوتا ہے اور ان میں ایک طرح کی ضد اور ہٹ دھرمی ہوتی ہے۔ ایک عدد کی لڑکیاں کسی کی پابندی برداشت نہیں کرتیں ان میں ایک طرح کی آزادی اور ایک طرح کی خودداری ہوتی ہے اگرچہ یہ شوہر پرست ہوتی ہیں لیکن شوہر کی بے جا پابندیوں کی یہ قائل نہیں ہوتیں۔ ایک عدد کی لڑکیاں ایماندار اور انصاف پسند ہوتی ہیں ناانصافی ان سے براداشت نہیں ہوتی یہ رازدار بنائی جا سکتی ہیں۔ کیونکہ یہ پیٹ کی پکی ہوتی ہیں ان میں حکومت کرنے کی صلاحیت ہوتی ہے۔

تیسرا نام ن سے شروع ہوتا ہے اس کا مفرد عدد ۷ ہے۔

۷ عدد کی لڑکیاں ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لیتی ہیں یہ مائیکہ پرست ہوتی ہیں لیکن یہ سسرال والوں سے بھی نباہ کر لیتی ہیں۔ ان میں تعلیم کے ساتھ ساتھ سینے اور کاڑھنے پرونے کا بھی رجحان ہوتا ہے۔ ان میں رقابت کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ شکی مزاج ہوتی ہیں انہیں غصہ جلد آ جاتا ہے لیکن جلد ہی ان کا دل صاف بھی ہو جاتا ہے۔ ۷ عدد کی عورتیں رازدار بنانے کے قابل نہیں ہوتیں یہ اپنا اور کسی کا راز محفوظ نہیں رکھ سکتیں ان کا دل معمولی معمولی باتوں پر بدگمان ہو جاتا ہے۔

۷ عدد کی لڑکیاں خواب و خیال کی دنیا میں مگن رہتی ہیں۔ یہ عشق پرست ہوتی ہیں اور انہیں عشق و محبت کے موضوع سے دلچسپی ہوتی ہے۔ ان میں باتیں بنانے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ ۷ عدد کی لڑکیوں میں کھانا پکانے کی اہلیت ہوتی ہے اور انہیں رسوئی کے کاموں سے دلچسپی ہوتی ہے یہ دل جیتنے کے فن سے واقف ہوتی ہیں۔ لیکن ان میں ایک طرح کی مایوسی اور احساس کمتری ہوتی ہے جو انہیں بروقت اقدامات سے روکتی ہے۔

آپ کا برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ آپ کو وہ نام زیادہ راس آتے ہیں جن کے شروع میں م ہوتا ہے۔ جیسے ممتاز، مہوش، مہ جبیں وغیرہ۔ آپ کے تینوں ناموں کی مجموعی خصوصیات یہ ہیں۔ چونکہ تینوں نام الگ الگ اہمیت کے حامل ہیں اس لئے خصوصیات بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ کسی بھی عورت یا مرد کے جب نام مختلف ہوتے ہیں تو اس کی شخصیت چوں چوں کا مربہ

بن کر رہ جاتی ہے اور اس کی فطرت اور شخصیت میں مطلوبہ استحکام اور استقلال پیدا نہیں ہو پاتا اس لئے اکابرین کی رائے یہ تھی کہ نام ایک ہی ہونا چاہئے مشکل یہ ہے کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ بنتا ہے جو آپ کے دوناموں سے ٹکراتا ہے اس طرح آپ کی شخصیت ایک نہیں چار اعداد کے زیر تحت ہو جاتی ہے۔ ۶ کے عدد کی خصوصیات بالکل الگ ہیں اور وہ بھی آپکی شخصیت پر اثر انداز ہو رہی ہیں۔ اگر م سے شروع ہونے والے ناموں کا مفرد عدد ۶ بنتا ہے تو وہ نام آپ کو بہت زیادہ راس آتے۔ اور آپ کی زندگی میں جو ہلچل مچی ہوئی ہے یہ نہ ہوتی۔ آپ کی تاریخ پیدائش کا بنیادی چارٹ یہ ہے۔

	۶	۹
		۸۸
۱۱		

آپ کی تاریخ پیدائش کے بنیادی چارٹ میں ایک کی تکرار ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر اظہار خیال کی زبردست صلاحیت ہے اور آپ اپنا مدعا بہتر سے بہتر انداز میں بیان کر سکتی ہیں۔ آپ کے اندر خود اعتمادی ہے اور اس خود اعتمادی کی بدولت آپ اپنی زندگی میں کوئی بھی کارنامہ انجام دے سکتی ہیں۔

آپ کے بنیادی چارٹ میں ۲، ۳، ۴، ۵ اور ۷ بالکل مفقود ہیں جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو سمجھنے میں غلطی کرتی ہیں اور احساس کی زیادتی آپ کو ایک طرح کی خود غرضی میں مبتلا رکھتی ہے۔ آپ خواہ مخواہ کے خوف میں بہت جلد مبتلا ہو جاتی ہیں اور اپنے سوچ وفکر کے دائروں میں منجمد ہو کر رہ جاتی ہیں۔ آپ سے روزمرہ کے کاموں میں کوتاہی ہو جاتی ہے اور آپ اپنے ساتھ بھی انصاف نہیں کر پاتیں۔ آپ کی شخصیت بسا اوقات خواہ مخواہ بھی بکھر جاتی ہے اور آپ خود کو سمیٹنے کی کوشش بھی نہیں کرتیں۔ کیونکہ خصوصی حالات میں آپ کی سوچ وفکر بالکل ہی منفی بن کر رہ جاتی ہے۔ خصوصی حالات میں آپ اس قدر جذباتی ہو جاتی ہیں کہ آپ کو یہ بھی احساس نہیں ہوتا کہ آپ خود اپنا بھی قتل کر رہی ہیں۔ احساس غم آپ کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے اور آپ خود اپنے لئے سوہان روح بن کر رہ جاتی ہیں۔ اکثر آپ احساس کمتری کا شکار ہو کر رہ جاتی ہیں اور ایک خوف ہر وقت آپ کے دامن گیر رہتا ہے، یہ خوف آپ کی شخصیت کو ابھرنے نہیں دیتا اور آپ نہ صرف دوسروں سے بلکہ اپنے آپ سے بھی بدگمان ہو جاتی ہیں۔ اس دوران آپ اپنی صحت سے بھی غفلت برتتی ہیں اور خود بھی اپنی تندرستی کا گلا گھونٹ دیتی ہیں۔ آپ کے بنیادی چارٹ میں ۶ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ امن پسند ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ آپ کا گھر پرسکون رہے۔ آرٹ اور اپنے خاندانی کلچر سے آپ کو دلچسپی ہے لیکن دوسروں کی دخل اندازی سے آپ کو وحشت ہوتی ہے اور آپ دخل اندازی سے ایک دم چراغ پا ہو جاتی ہیں۔ آپ حالات کا مقابلہ نہیں کر پاتیں۔ اور ذرا ذرا سی باتوں پر کسی شیشے کی طرح چٹخ کر اور بکھر کر رہ جاتی ہیں بروقت آپ سے ضبط نہیں ہو پاتا اور صبر وضبط کی کمی آپ کو بہت پریشان کرتی ہے۔ اور آپ اپنا ہی گلا گھونٹنے کی فکر میں لگ جاتی ہیں جو ایک طرح کی بزدلی ہے اور راہ حقیقت سے فرار کے مترادف ہے۔

آپ کے بنیادی چارٹ میں ۸ کی تکرار ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کی صلاحیتیں پرکھنے میں ماہر ہیں اور آپ دوسروں پر اپنا رعب قائم کرنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہیں لیکن جب دوسرے لوگ آپ کی فطرت کے خلاف چلتے ہیں تو آپ سے برداشت نہیں ہوتا اور آپ اپنے ہی اندر گھٹ کر رہ جاتی ہیں۔ آپ کے اندر زبردست روحانی توانائی ہے لیکن یہ توانائی اکثر وبیشتر ضائع ہو جاتی ہے۔

آپ کے بنیادی چارٹ میں ۹ ایک مرتبہ آیا ہے۔ جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ زبردست حساس ہیں اور آپ کی حسیت آپ کو خون کے آنسو رلاتی ہے۔ آپ کسی بھی طرح کا الزام اور کسی بھی طرح کی انگشت نمائی برداشت نہیں کر سکتیں۔ آپ ہر غم برداشت کر سکتی ہیں لیکن بے عزتی اور اپنی تذلیل وتوہین برداشت نہیں کر سکتیں۔ جو آپ پر کسی بھی طرح کا الزام تراشی کرتا ہے آپ اس کو معاف نہیں کر سکتیں آپ حساس ہونے کی وجہ سے خونی رشتوں سے بھی بغاوت کر دیتی ہیں اور تعلقات کو ایک دم منقطع کر لیتی ہیں۔

ہم نے آپ کی شخصیت کا خاکہ علم الاعداد، علم نجوم، علم الحروف اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے پیش کر دیا ہے اب آپ یہ دیکھیں کہ جھول کہاں کہاں ہے اور آپ کس کس خامی کی اصلاح کر سکتی ہیں۔ جہاں تک خوبیوں کا معاملہ ہے تو ان میں بھی اضافہ کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ شخصیت کے حسن میں چار چاند لگ سکیں۔ مجموعی اعتبار سے آپ کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے اور آپ کے گھر والوں نے آپ کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ اگر گھر سے باہر کے لوگ کوئی الزام لگاتے ہیں تو اس کو برداشت کرنا آسان ہوتا ہے لیکن جب گھر کے اندر لوگ بالخصوص، بہن بھائی اگر خواہ مخواہ انگشت نمائی کرتے ہیں اور تہمت والزام کی سنگ باری کرتے ہیں تو بہت دکھ ہوتا ہے اور یہ وہ زخم ہوتا ہے کہ جو کبھی نہیں بھر پاتا۔

اب ہمارا مشورہ یہ ہے کہ تم اپنی تندرستی پر دھیان دو اور احساس کمتری کی دلدل سے نکلنے کی کوشش کرو اپنے ساتھ احسان کرو اور یاد رکھو کہ جو اپنے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا وہ دنیا میں کسی کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتا اور اپنے ساتھ انصاف یہ ہے کہ اپنی جسمانی اور روحانی صحت پر توجہ دو۔ دوا اور غذا کے ساتھ

ساتھ کچھ وظائف کی پابندی کرو۔ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یا سلام" ۱۳۱ مرتبہ پڑھا کرو۔ عصر کی نماز کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے اپنے چہرے پر مل لیا کرو۔ ان دونوں عمل کی پابندی سے آپ کا ذہن پرسکون رہے گا۔ اور چہرے پر نکھار آئے گا۔ ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵ مرتبہ پڑھا کرو۔ اس وظیفے کی پابندی سے اندرونی اور بیرونی ہر طرح کی مخالفت سے تمہیں نجات ملے گی اور حاسدوں کے حسد سے بھی انشاء اللہ چھٹکارا نصیب ہوگا۔ مغرب کی نماز کے بعد "یَا سَمِیْعُ یَا مُجِیْبُ" کی ایک تسبیح پڑھ لیا کریں۔ اس تسبیح کی برکت سے انشاء اللہ زندگی کی پیچیدہ راہوں میں رب العالمین کی غیبی مدد آپ کا ساتھ دے گی اور آپ کے اندر زندگی کو سنوارنے کا احساس پیدا کرے گی نیز آپ کی دعائیں قبولیت کا شرف حاصل کریں گی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ دوسروں کی زیادتیاں اپنی جگہ لیکن انسان کو اپنی کوتاہیوں سے نجات حاصل کرنے کی فکر اولین طور پر کرنی چاہئے اور جو انسان اپنی ناکامیوں کا ذمہ دار دوسروں کو مانتا ہے اس کو اپنی کوتاہیاں دور کرنے کی فکر نہیں ہوتی۔ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ خود کو سدھار لیں اور خود کو بہتر سے بہتر بنالیں اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ جب آپ خود کو بہتر بنالیں گی اور صبر وضبط اور فکر وعمل کے سانچے میں خود کو ڈھال لیں گی تو آپ کی شخصیت کا حسن گلاب کی طرح کھل اٹھے گا اور اس کی مہک آپ کے وہ گھر والے بھی محسوس کریں گے جو آپ کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔ اور خواہ مخواہ آپ پر الزام تراشی کرتے ہیں۔

اوپری اثرات سے نجات

سوال از: سید خلیق الرحمٰن ——— کانپور

میری بیٹی عائشہ رحمان والدہ طلعت ملک رحمانی اور سید خلیق الرحمٰن ساکن محلہ بیکن گنج کانپور ۱۵ اگست ۲۰۰۷ء کو اپنے اسکول فنکشن میں شرکت کے لئے گئی تھی وہاں سے جھٹ واپس آئی تو اس کے چہرے اور آنکھیں چڑھی ہوئی تھیں اور بات بات پر غصہ کرتی۔ ہم لوگوں کے کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ کیا کریں اس بیچ ہمارے گھر پر مولانا ریاض احمد صاحب تشریف لائے جو کہ نکھو شاہ کی مسجد جو کہ عربی مدرسہ چلاتے ہیں وہاں مدرس ہیں اور ہم لوگوں سے ان کے اچھے تعلقات ہیں ان سے رجوع کیا تو معلوم ہوا کہ آسیبی اثر ہو گیا ہے یا تاگن میں آگئی ہیں لہٰذا انہوں نے اس کی بندش کی لیکن حالات اور بگڑ گئے یہاں تک کہ تھوڑی تھوڑی دیر میں بے ہوش ہونے لگی اور آسیب اس کو پریشان کرنے لگا یہاں تک کہ اس کا گلا دبانے لگا جب ہوش میں آئی تو بتائی کہ اندر ہی اندر بہت مارا اس طرح چار پانچ روز گزر گئے۔ ادھر مولانا کے اسکول میں چھٹیاں ہو گئیں اور وہ اپنے گھر ہردوئی چلے گئے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا لیکن چلتے وقت مولانا اپنا موبائل نمبر دے گئے تھے ان سے رجوع کیا گیا تو وہ دوسرے دن گھر پر آگئے اور پھر پھونک جھاڑ شروع کی ایک بوتل میں پانی پڑھ کر دیا کہ اس کو برابر پلاتی رہیں گلے میں ایک تعویذ کی اور ۲۰۰ گرام کالے ماش مٹی کی ہانڈی میں کچھ تعویذیں ڈال کر پانچ گھنٹے آگ پر جلایا گیا تو سورج غروب ہونے سے پہلے اس کو گنگا میں پھینک دیا گیا۔ یہ کام چھ دن چلا اب اس کو قدرے آرام ہے کہیں بھی اس کی کیفیت حسب ذیل ہو جاتی ہے۔

(۱) چار چار پانچ پانچ گھنٹے متواتر سوتی رہتی ہے پھر سر میں کافی درد بتاتی ہے۔ (۲) جب اس پر اثر ہوتا ہے تو اس کا پیٹ کافی پھول جاتا ہے یٰسین شریف پڑھ کر پھونکنے پر سفید پھول جاتا ہے کانوں پر اذان سے سینے اور پیٹ سے نکل کر اس کی شرمگاہ میں پناہ لے لیتی ہے۔

(۳) قرآن پاک جب اس وقت اس کو دیا جاتا ہے تو اس کو فوراً ہٹوا دیتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس کے کرنٹ لگ گیا ہو۔

(۴) حرم شریف کا نقشہ اس وقت جب اس کے سامنے رکھا تو وہ اس کو ہاتھ نہیں لگاتی۔

(۵) نماز اور قرآن پاک پڑھنے میں بہت الجھن پیدا کرتی ہے۔ ہر وقت اپنے بڑے و چھوٹے بھائیوں سے لڑتی رہتی ہے وہ لوگ خیال کر کے اس سے اس وقت ان سب حالات کی بنا پر پورا گھر پریشان ہے بندہ آپ سے استدعا کرتا ہے آپ کچھ ایسا عمل کریں کہ یا تو وہ بالکل ٹھیک ہو جائے یا آپ ہم کو کوئی ایسا وقت دیں کہ اس کو لے کر دیوبند آجائیں یا آپ اپنا موبائل نمبر دیں جس سے آسانی سے رجوع کیا جا سکے عین نوازش ہوگی۔

جواب کا منتظر رہوں گا جواب کے لئے ایک لفافہ بھی روانہ کر رہا ہوں جس پر ناچیز کا پتہ درج ہے۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اس کام کے بڑے ماہر ہیں اور اللہ نے آپ کو عمل میں بڑی کامیابی رکھی ہے کیونکہ اللہ کا کلام بحمد للہ مفید اور اثر پذیر ہے لیکن یہ سب کے بس کی بات نہیں ہے کلام اللہ تو صحیح پڑھتے ہیں لیکن اللہ نے ان ہی لوگوں کے کلام میں اثر رکھا ہے ان میں سے آپ بھی ایک ہیں۔

جواب

عائشہ رحمٰن پر جنات کے اثرات ہیں۔ جنات کو دفع کرنے کے لئے آپ سورۂ بقرہ کی روزانہ گھر میں تلاوت کرائیں اور روزانہ ہی تلاوت کے بعد ایک بوتل پانی پر دم کر لیا کریں پھر یہ پانی دن میں تین مرتبہ اس کو پلا دیا کریں۔ ایک بوتل ایک دن میں ختم کر لینی ہے اسی میں کا کچھ پانی اسکے بستر پر چھڑکوا دیا کریں۔ پانی بستر پر مغرب کے بعد ہی چھڑکوا دیں اور پھر اس بستر پر عائشہ رحمٰن

کے سوا کوئی نہ بیٹھے۔ سرسوں کے تیل پر سورۂ ناس اس طرح پڑھیں کہ س نہ پڑھیں۔ مثلاً قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّا ـــ مَلِکِ النَّا ـــ اِلٰہِ النَّا ـــ آخر تک اسی طرح ۱۱ مرتبہ پڑھیں۔ پھر سرسوں کے تیل پر دم کر کے رکھ لیں اور روزانہ صبح ۸ بجے سے دس بجے کے درمیان تیل اسکے ہاتھ پیروں کے بیسوں ناخنوں پر لگائیں اور اس کی پیشانی پر بھی مل دیں۔ ایک گھنٹے کے بعد تولئے سے خشک کردیں یا عائشہ کو غسل کرادیں اور یہ تعویذ کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈال دیں۔ یہ تعویذ کسی عامل سے لکھوادیں ورنہ چال کے اعتبار سے خود ہی لکھ دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۷۰۰۲	۲۳۷۴۰۰۵	۲۳۷۰۰۸	۲۳۶۹۹۴
۲۳۷۰۰۷	۲۳۶۹۹۵	۲۳۷۰۰۱	۲۳۷۰۰۶
۲۳۶۹۹۶	۲۳۷۰۱۰	۲۳۷۰۰۳	۲۳۷۰۰۰
۲۳۷۰۰۴	۲۳۶۹۹۹	۲۳۶۹۹۷	۲۳۷۰۰۹

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر خدانخواستہ ایک مہینے میں اثرات سے نجات نہ ملے تو کسی عامل کو دکھالیں ورنہ کسی بھی بدھ کو دیوبند آجائیں آنے سے ایک دو دن پہلے فون ضرور کرلیں۔

فون نمبر: 01336-223377

ذاتی معلومات

سوال ۱: محمد ظفر ـــــــــ حیدرآباد

اللہ کی ذات سے قوی امید ہے مزاج گرامی ٹھیک ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو قوم کی بے لوث خدمت کے صلے میں جنت الفردوس میں افضل درجہ عطا کرے۔ (آمین)

میں یہ خط دوسری مرتبہ روحانی ڈاک میں روانہ کررہا ہوں۔ حضرت جی میرے دو سوال ہیں۔ مجھے میری ذاتی معلومات حاصل کرنی تھی۔

میرا نام محمد ظفر ہے مگر کان میں اذان دینے کے وقت صرف کچھ مرتبہ ''عبدالغفور'' پکارا گیا۔ اس کے بعد ہر جگہ اسکول اور تمام جگہوں پر محمد ظفر سے جانا جاتا ہوں۔ میری حقیقی تاریخ پیدائش ۱۹۸۷ء۔۱۔۲۷ ہے۔ اور اسکول میں ۱۹۸۵ء۔۷۔۵ ہے۔ جو ''غلط'' ہے۔ والدہ کا نام رابعہ بیگم ہے۔ وقت پیدائش ظہر سے عصر کے درمیان ہے۔ میرا مفرد عدد و مرکب عدد کونسا ہے۔ میرے لکی اور نقصان دہ عدد کونسے ہیں، مبارک وغیر مبارک تاریخیں، اہم دن، مصائب و آلام سے نجات کے لئے صدقات، راس آنے والے پتھر اور رنگ، موزوں تسبیحات اور اسم اعظم بتائیں۔

میری دوسری پریشانی یہ ہے کہ میں جہاں بھی نوکری کے لئے جاتا ہوں وہاں نوکری مل تو جاتی ہے مگر قائم نہیں رہتی کبھی کام ختم ہوجاتا ہے کبھی وہ نکال دیتے ہیں یا پھر کبھی میرا دل اس نوکری پر سے اٹھ جاتا ہے میرے کئی کام ہوتے ہوتے رہ جاتے ہیں اگر ہوئے بھی تو جلد ختم ہوجاتے ہیں۔

کیا میرے اعداد میں ٹکراؤ ہے۔؟ اگر ہے تو حل نکال کر جواب دیں۔

پچھلے تین سالوں سے طلسماتی دنیا کا مطالعہ کررہا ہوں اور اس کی تبلیغ بھی کررہا ہوں۔ ایک اہم بات آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا میں دیگر مسائل کے لئے آپ سے فون پر ربط کرسکتا ہوں مہربانی کر کے جواب دیں۔

بڑی امید کے ساتھ یہ دوسرا خط روانہ کررہا ہوں مہربانی کر کے اگلے شمارے میں جواب دیں گے تو بڑی مہربانی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے والدین کو جنت الفردوس کی ہر نعمت سے نوازے آمین۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔

جواب

آپ نے ہمیں جنت الفردوس کی دعا دی ہے یہ دعا انتقال کے بعد دی جاتی ہے زندگی میں ہر مسلمان کے لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق دے۔ ہمارے لئے بھی آپ یہی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں عبادات و ریاضت کی اور حقوق العباد کی توفیق عطا کرے اور ہمیشہ اپنی مرضیات پر چلنے کا ذوق بخشے۔ البتہ آپ نے ہمارے مرحوم والدین کے لئے جنت الفردوس کی دعا کی ہے اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں اور ہم ہر وقت خود یہی دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین ہمارے والدین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے ان کی دی ہوئی تربیت سے اور اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق سے ہم خدمت خلق کرنے کے قابل ہوئے ہیں۔

آپ کا اصل نام محمد ظفر ہی ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے جب کہ آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے۔ ۳ اور ۸ میں زبردست ٹکراؤ ہے اسی

لئے آپ کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں گے اگر آپ کا نام عبدالغفور ہی ہوتا تو بہتر تھا۔ آپ کی مبارک تاریخیں نام کے اعتبار سے ۳، ۱۲، ۲۱، اور ۳۰ ہیں اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے ۷، ۱۶، ۲۵ ہیں۔

آپ کا لکی عدد ۷ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یالطیف" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ پڑھا کریں۔ آپ کا برج دلو اور ستارہ زحل ہے۔ آپ کے لئے مبارک رنگ سبز اور نیلا ہے۔ آپ کو اللہ کے فضل و کرم سے یاقوت راس آئے گا۔ ۷ گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں۔ ہر سال ۲۱ رجنوری سے ۱۹ رفروری کے دوران سوا کلو مکئی جنگلی کبوتروں کو ڈالا کریں۔ روزانہ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ ۱۲۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس وظیفے کی برکت سے اعداد کے ٹکراؤ کا اثر ختم ہوجائے گا۔ ورنہ پھر اپنا نام تبدیل کرلیں اور ایسا نام رکھیں جس کا عدد ۳ اور ۶ نہ ہو۔

ایک بھیانک آپ بیتی

سوال از: (نام ندارد)

ہماری ملاقات حیدرآباد میں دارالسلام کے علاقے میں جہاں آپ مہمان خانہ میں تشریف فرما تھے۔ میرا نام محمد ذوالقرنین ہے میں آپ کا بہت ہی بڑا فین ہوں اور آپ سے آپ کی تحفہ دی ہوئی کتاب پر آپ کے دستخط لے چکا ہوں۔

عرض گزارش یہ ہے کہ میں آپ کے رسالے طلسماتی دنیا میں ایک پرانا واقعہ جو کہ ایک خوفناک منظر ہے تحریر کررہا ہوں اور مجھے اپنے خدا پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ اپنے چاہنے والوں کی داستان کو اپنے رسالے میں ضرور شائع کرینگے لہٰذا خداتعالیٰ سے ہمیشہ دعا کرتا ہوں کہ آپ اسی طرح ہم غریبوں کی ہمدردی و رہنمائی کرتے رہیں اور عالیجاہ میرا یہ واقعہ اپنے اگلے شمارے میں چھاپنے کی درخواست کرتا ہوں۔

جب میں اپنے وطن بھیمگل سے جماعت دہم دوسرے درجے سے کامیاب کرچکا تب اعلیٰ تعلیم کے لئے دوسرے شہر نرمل جو میری بہن کا سسرال ہے وہاں پہنچا میرے ساتھ اپنے وطن کی وہ تمام یادیں ساتھ تھیں۔ جو میں نے جماعت پہلی میں کی تھی۔ میں انٹرمیڈیٹ کے لئے گورنمنٹ کالج آف نرمل میں داخلہ لیا۔ سال اول کا تقریباً حصہ جان پہچان میں ہی گزر گیا لیکن میں جس لڑکی کو سال اول میں جماعت اول سے ہی چاہتا تھا اسے جماعت دوم میں بھی اظہار کرنے پر افسوس ہورہا تھا اس بات کا غم ہمیشہ میرے ذہن میں منڈلاتا رہا اور میں نے انٹر کا پہلا سال اچھے نشانات سے کامیاب کرچکا تھا ساتھ ہی ساتھ دوسرے سال میں داخلہ لے چکا تھا۔ میرے ہم جماعت مجھ سے جلنے لگے۔ پھر آخری دنوں میں ہم ایک دوست کے محلے میں ایک گھر جو بھیانک حوادث سے بھرپور تھا اس میں ہم لوگ پڑھائی کرنے لگے۔ اور نماز [...] عادت بھی ڈال لی تھی آخرکار امتحانات اچھی طرح گزر گئے اور ہم سب الگ ہونے سے پہلے ایک شاندار دعوت کی۔ خوب موج مستی کئے۔ [...] گھر واپس ہوئے۔ چند دن بعد ہمیں اردو اکیڈمی میں کمپیوٹر سیکھنے کا موقع ہوا۔ دو مہینے بعد کا اعلامیہ جاری ہوا۔ ہم سب تیاری میں ہی تھے کہ میرے دوست نے مجھے مشورہ دیا کہ تم چالیس روز جماعت میں گھوم کر آؤ اور بہت سارا علم بھی ہوجائے گا اسی مشورے سے میں اپنے گھر بھیمگل آیا اور والدین سے جھگڑا کرکے جماعت میں روانہ ہوگیا۔ ہم نے ایک گاؤں پہنچتے ہی نماز عشاء ادا کی اور مشورہ ہوا کہ نماز تہجد کے لئے کون مناسب [...] تب میں نے آواز دی کہ میں مناسب رہوں گا لیکن مجھ کو روک دیا گیا [...] رات اندھیرے میں میں نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے دیکھا تب بہت ڈر رہا۔ اس شخص سے ڈرتے ہوئے وقت دریافت کیا تب اس نے کہا رات کے بارہ بج رہے ہیں اور میں نے اسے چپ چاپ سوجانے کو کہا میں بھی نیند کی آغوش میں کھوگیا اچانک وہ شخص مجھے ڈرانے لگا مجھے تو اس بات کا علم ہی نہیں تھا کہ وہ ایک پاک جن تھا۔ وہ دوسرے دن میرے جسم میں [...] اور وہاں کے تمام جماعت والوں نے میرا علاج کیا۔ تیسرے روز میں نرمل [...] اور وہاں بھی ایک واقعہ گزر چکا تھا۔ میرے بہن کا دیور گلے کو پھانسی لگا کر موت کے گھاٹ اتر گیا۔ اور وہ بھی میرے پیچھے پڑ گیا ہاں یہ بات ضرور ہے کہ اس سے میری کوئی دشمنی نہیں تھی پھر بھی وہ مجھے آج تک ستاتا ہے اور ہر گرما کے دنوں میں میرے پیچھے لگا رہتا ہے۔ خیر وہاں ایک عجیب و غریب منظر بن گیا آسمان میں بجلیاں چمک رہی تھیں۔ اندھیرا بڑھتا جارہا تھا اور کرنٹ بھی عام ہورہا تھا یہ تو مولانا ہاشمی صاحب کی کتاب کا اثر ہے۔ کہ میں جلد ہی ٹھیک ہوا ورنہ میں ساری عمر یونہی بیماریوں میں مبتلا رہتا۔ اس واقعہ کو یاد کرنے سے میری آنکھوں سے اشک بہہ جاتے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ آپ کا میرا یہ واقعہ اور اس کا جواب ضرور اگلے شمارے میں شائع کریں گے۔

جواب

اس دنیا میں جس طرح انسان بستے ہیں اسی طرح جنات بھی کھربوں کی تعداد میں رہتے ہیں وہ اکثر انسانوں کی بستی میں آکر انسانوں کو پریشان بھی کرتے ہیں۔ جنات کو اللہ کی طرف سے یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ ہوا بن کر انسان کے رگ و پے میں گھس جاتے ہیں اور پھر انسان کی روح پر اثرانداز ہوکر لوگوں سے کلام بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جن زدہ انسان اس طرح بولتا ہے جس طرح بجائے خود جن بول رہا ہو اور جب انسان اپنے ہوش و حواس میں آتا ہے تو اس کو یہ یاد نہیں آتا کہ اس نے کس سے الٹی سیدھی باتیں کی ہیں کیونکہ وہ باتیں دراصل جن ہی کرتا ہے لیکن چونکہ وہ کسی پر اثرانداز

ہوتا ہے اس لئے سب کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ اثر زدہ انسان ہی بول رہا ہے۔ اس لئے ہمارے بڑوں نے ہمیشہ یہ تاکید کی ہے کہ وقت بے وقت ہر جگہ نہیں جانا چاہئے اور ہر فرض نماز کے بعد قرآن حکیم کی آخری دونوں سورتوں کا ورد کرنا چاہئے۔ اور کم سے کم ایک مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کر لینا چاہئے۔ کسی بھی مسلمان کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں کوئی بھی آفت آئے اس سے نجات قرآن کے ذریعہ ہی مل سکتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی مسلمان کسی جن یا ہوائے بد کا شکار ہو جائے تو آیت الکرسی کے ذریعہ اس کو دفع کرنا چاہئے۔ آیت الکرسی پڑھنے سے بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرنا چاہئے یا آیت الکرسی پڑھ کر پانی پر دم کر کے پی لینا چاہئے۔

دوران تعلیم آپ نے کسی لڑکی سے اظہار عشق نہیں کیا تو اچھا ہی ہوا اگر آپ ایسا کر دیتے اور وہ بھی راضی ہو جاتی تو آپ عشق میں مبتلا ہو کر اپنی تعلیم سے بھی غافل ہو جاتے اور اپنی تربیت سے بھی۔ اللہ نے آپ کو برے اثرات سے نجات دیدی اس کا شکر ادا کریں۔ اور ہمیشہ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ قرآن حکیم کی دونوں سورتوں کا ورد کرتے رہیں اور گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے اوپر دم کر لیا کریں۔ انشاء اللہ آئندہ اثرات سے محفوظ رہیں گے۔ خالی اوقات میں ہماری کتابوں کا مطالعہ بھی جاری رکھیں لیکن اپنی تعلیم سے غافل نہ ہوں کورس کی کتابوں پر محنت ہر مطالعہ سے زیادہ ضروری ہے۔

خوابوں کی تعبیر

سوال از: محمود محی الدین ـــــــ حیدر آباد

ایک خواب میری والدہ نے دیکھا مجھے امید ہے انشاء اللہ آپ تعبیر بتلا کر سکون قلب دیں گے۔

خواب: میرا نام محمود محی الدین ہے وطن حیدر آباد دکن عمر ۳۴ سال ۲ر مئی ۱۹۷۴ء کو میری پیدائش ہوئی۔ میری ولادت کی ہی رات والدہ نے خواب دیکھا جب کہ میں والدہ کے بغل میں پلنگ پر سو رہا تھا۔ چار شخص اونچے اونچے کالے جبے میں ملبوس چاروں پلنگ کے چار کونوں کو پکڑ کر آسمان کی طرف لے جا رہے ہیں۔

دوسرا خواب: میں نے ایک خواب ۱۹۹۴ء میں دیکھا۔

میں عمرہ کے لئے گیا۔ مسجد نبویؐ میں نماز ظہر کے بعد آرام کے لئے لیٹا اور آنکھ لگ گئی۔ مسجد نبوی ... ایک کرسی ہے جس پر ایک شخص بیٹھے ہوئے تھے اور اس کرسی کے اردگرد کافی مجمع تھا یہ مجمع کرسی کی طرف اشارہ کر کے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا تھا میں اور ایک شخص ہم دونوں اس مجمع سے کچھ دور کھڑے ہوئے تھے اور مجھے کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص کا چہرہ نظر نہیں آرہا تھا مگر کرسی پر کوئی شخص بیٹھے ہوئے ہیں نظر آرہا تھا۔ میرے ساتھ جو شخص تھے میں نے ان سے کہا کوئی اللہ کے ولی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہیں جا کر دعا کی درخواست کریں گے میں اور وہ شخص کرسی کی طرف آگے بڑھے اور میں نے کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص سے مصافحہ کیا اور دعا کی درخواست کی کرسی پر بیٹھے ہوئے شخص نے اپنے کرسی کے داہنے ہاتھ کی اپنی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا تم ایک دن اس کرسی پر بیٹھو گے۔

جواب

آپ کے دونوں خوابوں سے آپ کی وفات کی طرف اشارہ ہے اور آپ کی وفات اسی ماہ ہوگی جس ماہ میں آپ پیدا ہوئے۔ ممکن ہے کہ دن وہی ہو جو آپ کی پیدائش کا دن ہے۔ خواب میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مرنے سے پہلے آپ کو حج اور عمرے کی سعادت نصیب ہوگی۔ دونوں خوابوں کی ملی جلی تعبیر یہ ہے اگرچہ یہ خواب پرانے ہیں لیکن واضح رہے کہ خواب کی تعبیر ۴۰ سال تک بھی سامنے آسکتی ہے۔ (واللہ اعلم)

خوابوں کی تعبیر

سوال از: ثنا ـــــــ کرناٹک

میری والدہ کا نام فاطمہ ہے۔ میرا نام ثناء ہے۔ میں طلسماتی دنیا کی ایک قاری ہوں اور اس کا مطالعہ بڑی پابندی سے کرتی ہوں میں اپنے دو خوابوں کو لے کر بہت پریشان ہوں ایک تو اچھا ہے اور دوسرا بھیانک ہے۔ آپ کو اس امید کے ساتھ یہ چٹھی ارسال کر رہی ہوں کہ آپ مجھے میرے خوابوں کی تعبیر دیں۔ آپ سے ایک گزارش کرنی ہے کہ مہربانی کر کے میرا اور میری ریاست کا اور والدہ کا نام مخفی رکھیں۔

خواب یہ ہیں۔ ۲۰۰۸ء-۴-۲۳ بدھ کی رات تقریباً شاید ۳۰-۳ یا ۴۵-۴ کا وقت تھا۔ کل جمعرات کو ہماری کالج میں سالانہ جلسہ تھا اور میں تھوڑے انعامات کے بعد گھر جانے کے لئے اٹھ جاتی ہوں اور بس اسٹاپ پر جاتے وقت قدم ڈگمگاتے ہیں کہ واپس جلسے میں بیٹھ جاؤں لیکن پھر واپس بس اسٹاپ پر آکر بس کے انتظار میں نظریں اِدھر اُدھر دوڑاتی ہوں اتنے میں میرے سامنے ایک اڑتا ہوا لکڑی کا جالی دار تختہ آتا ہے اس کے اوپر ایک آدمی بیٹھا ہوا ہے۔ ڈراونی شکل۔ سفید کالے، پیلے دانت، کالے رنگ کے کپڑے زیب تن کیا ہوا ہے اور میرے ہی سامنے اڑ رہا ہے مجھے دیکھ کر ہی مسکرا رہا ہے۔ اس تختہ کے نیچے سے خون گر رہا ہے یہ آدمی کہاں جاتا ہے معلوم نہیں اور اس کے فوراً بعد ایک اور لنگڑا آدمی آتا ہے اس کے دائیں کندھے سے خون کی دھار نکلی ہوئی ہے اور ہاتھ پر رگوں کی سی شکل میں چھائی ہوئی ہے اور کندھے سے خون برابر نکل رہا ہے جو انگلیوں کے پوروں تک آکر رک جاتا ہے نیچے نہیں گرتا۔ اس کے

چہرے سے وحشت ٹپک رہی ہے۔ اور یہ آدمی بھی صرف میرے ہی سامنے ٹہل رہا ہے۔ اور مجھے دیکھ کر مسکرا رہا ہے اس نے بھی کالے رنگ کا کوٹ زیب تن کیا ہوا ہے۔ اور وہ مجھے دیکھ کر ابرو اُچکا کر ہنس رہا ہے۔

اس کے بعد جب میری آنکھ کھلی تو اذان فجر ہونے کے لئے صرف پانچ یا ۱۰ منٹ کا وقفہ باقی تھا۔ یہ دیکھ کر میں گھبرا گئی جناب میں آپ کو بتاتی چلوں کہ میں صوم وصلوٰۃ کی پابند ہوں اور روزانہ تلاوت قرآن شریف بھی کرتی ہوں۔

میرا دوسرا خواب کچھ اس طرح ہے معاف کیجئے مجھے تاریخ دن اور وقت یاد نہیں۔ ہاں سال ۲۰۰۷ء تھا۔

ہمارا ایک کرانی شاپ ہے اور باہر ایک لکڑی کا بڑا سا تختہ ہے۔ میں کیا دیکھتی ہوں کہ میں اس تختہ پر بڑے ہی ادب سے بیٹھ کر نعت پڑھ رہی ہوں میں اس وقت سفید رنگ کا لباس زیب تن کئے ہوئے ہوں اور میرے چہرے کا بھی رنگ اتنا گورا دکھائی دے رہا ہے کہ میں خود کو پہچان نہیں پا رہی ہوں اور مجھ سے نعت کی فرمائش کرنے والا ایک اردو میگزین ''حجاب'' کا سیلز مین ہے اور وہ کاؤنٹر پر کھڑے ہو کر میری نعت میں مسحور ہو گیا ہے۔ میں نعت کے بول بھی اچھی طرح سمجھ رہی ہوں۔ نعت کچھ اس طرح ہے۔

تو شمع رسالت ہے آقا، عالم تیرا پروانہ

اس کے بعد میں جاگ گئی۔ میں نے اس خواب کی تعبیر ایک اللہ والے بزرگ سے پوچھی تو انہوں نے صرف یہ جواب دیا کہ تمہارا خواب اچھا ہے پوری تعبیر نہیں دی۔ اس لئے آپ کو تکلیف دے رہی ہوں۔

معاف کیجئے میرا خط ذرا لمبا ہو گیا مہربانی کر کے ان کی تعبیر تفصیل سے دیں اور نام کو شائع نہ کریں۔

جواب

آپ کا پہلا خواب ٹھیک نہیں ہے اس کی تعبیر بھی غلط ہے۔ اندیشہ اس بات کا ہے کہ زندگی میں کوئی قدم آپ کا غلط اٹھے گا۔ اور غلط لوگ اس کا فائدہ اٹھائیں گے ایسے لوگ جو معاشرے میں معیوب سمجھے جاتے ہیں اور قتل وغارت گری اور لوگوں کی عزت وآبرو سے کھیلنا جن کا مشغلہ ہوتا ہے وہ لوگ آپ کی کسی بھول کا فائدہ اٹھائیں گے۔ اس خواب کی بری تعبیر سے بچنے کے لئے کچھ صدقہ کریں اور کم سے کم ۱۵ دن تک۔ سو مرتبہ روزانہ استغفار پڑھیں۔

دوسرا خواب صحیح ہے اس کی تعبیر بھی اچھی ہے۔ آپ پردہ نشینی کے سلسلے میں کوئی اہم کارنامہ انجام دیں گی اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی جزو کی اشاعت آپ کے توسط سے ہوگی اور انشاء اللہ آپ کو حج بھی نصیب ہوگا۔

(واللہ اعلم)

گھریلو الجھنیں

سوال از: نشاط ——— تھانہ (مہاراشٹر)

الحمد للہ آپ کے علاج ودعاؤں سے ہمارے گھر میں امن وسکون خیر وعافیت ہو گئی ہے رزلٹ کافی اچھا ہے۔ ہمارے کیس اور علاج نے لوگوں کے دلوں میں آپ کی اور آپ کے رسالے کی قدر وقیمت بڑھا دی ہے۔ سب کے سر جھک گئے ندامت سے شک یقین میں تبدیل ہو گیا۔ اب سونے پر سہاگہ اس وقت ہو جائے گا جب کہ میرا مسئلہ ہو جائے۔ حضور میرے حال پر رحم کیجئے اللہ آپ پر رحم اور زیادہ کرے گا۔

میرے ایام پہلے سے بھی کم صرف آدھا دن ہوتا ہے ورم اور بڑھ گیا ہے جلد کی خرابی کے سبب انگلیاں اور جسم ٹیڑھا ہے، سیاہ دھبے موٹے ریشے کمر میں کافی درد رہتا ہے۔ میرے بال بے انتہا جھڑتے ہیں دو تین جگہ بالکل چکنے ہو گئے ہیں جب کنگھا کرتی ہوں تو دو تین روز بند رہتے ہیں پھر جھڑنے لگتے ہیں۔ حضرت میرے ایام اور ورم اور جلد اور بال کے لئے ضرور کوئی دعا تعویذ ارسال فرمائیں۔ اگر رشتے کا تعویذ بہتر سمجھیں وہ بھی ارسال فرمائیں۔ مجھ پر احسان اور شفقت فرمائیں بے حد ممنون اور مشکور ہوں گی شکریہ۔

جواب

اگر چہ تمہارے لئے تعویذ روانہ کر چکا تھا لیکن جب تمہارا خط ملا تو جواب دے رہا ہوں۔ تم روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کیا کرو کہ ہر مبین پر ۱۳۶ مرتبہ ''یَاسَلَامُ'' پڑھا کرو۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے بیماریوں سے بھی نجات ملے گی اور انشاء اللہ شادی بھی ہو جائے گی۔

سورۂ یٰسین کے اول وآخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھا کرو۔ اپنے اندر خود اعتمادی بھی پیدا کرو اور احساس کمتری سے نجات حاصل کرنے کے لئے صبح شام درود شریف کی ایک تسبیح پڑھ لیا کرو۔ رات کو دستک کے بغیر مت سویا کرو۔ دستک کا طریقہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ آیت الکرسی اور ایک ایک مرتبہ چاروں قل پڑھ کر تین مرتبہ تالی بجایا کرو انشاء اللہ پورے گھر کی حفاظت رہے گی۔

بے باپ کے بچوں کا مسئلہ

سوال از: نور جہاں ——— ہندو پور

ہمارے شوہر کا انتقال ہو کر ۹ سال ہو گیا ہے میرے ایک لڑکی دو لڑکے ہیں بچے بہت ستاتے ہیں۔ دو لڑکے مدرسہ میں پڑھتے ہیں بہت ستاتے ہیں۔ میری امید ہے کہ اچھی طرح سے پڑھے لکھے گھر کے آس پر دشمن ہیں۔ آپ ایسا تعویذ بھیجیں کہ جس سے دشمن دور ہو جائیں۔ میری عمر ۴۰ سال ہے۔ مولانا

آپ کے طلسماتی دنیا میں جواب تلاش کروں گی دعا کرتی ہوں کہ۔

تم سلامت رہو ہزار برس

جواب

آپ روزانہ جب بچے سو جایا کریں تو سورۂ یٰسین پڑھ کر ان کے دونوں کانوں میں دم کردیں صرف ایک مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھیں اور دونوں بچوں کے کانوں میں دم کردیا کریں۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے دونوں بچوں میں سدھار پیدا ہوگا اوران میں تعلیم کا ذوق بھی پیدا ہوگا۔

دشمنوں کی حفاظت کے لئے صبح شام "یَا سَلَامُ یَا حَفِیظُ "سو مرتبہ پڑھا کریں۔ جمعہ کے دن تین سو مرتبہ آیت کریمہ اور سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنائیں۔ میں دعا گو ہوں کہ رب العالمین تمہیں صبر وضبط کی توفیق بخشے تمہارے تمام مسائل حل کرے اور تمہارے بچوں کو تمہارا فرمانبردار بنائے باپ کے مرنے کے بعد بچوں کا مسئلہ بڑا نازک ہوجاتا ہے تمہیں ہر وقت ان کی نگرانی کرنی ہوگی تاکہ یہ گمراہ ہونے سے محفوظ رہیں۔

چہل کاف کے عمل

سوال از: مختار احمد ________ (کشمیر)

میں کشمیر سے مختار احمد پڑھے لکھ رہا ہوں مجھے آپ سے چہل کاف کے بارے میں کچھ جانکاری چاہئے۔ میں نے آپ کو فون بھی کیا تھا آپ نے بولا خط لکھو ہم جواب دیں گے۔

عمل حاضرات بذریعہ چہل کاف اس کے بارے میں ہمیں جانکاری دیدیجئے۔

پرہیز جمالی: اس کا مطلب کیا ہے کن کن چیزوں سے پرہیز کرنا لازمی ہے آپ نے لکھا ہے یہ عمل اس ماہ میں کرے جس میں قمر در عقرب نہ آئے وہ کونسا ماہ ہے۔ ہمیں بتائیے اور آپ نے لکھا ہے پہلے ہمیں اجازت لے لیجئے ہم آپ سے اجازت چاہتے ہیں۔ اگر آپ ہمیں اس مقصد میں کامیابی دلا دیں گے تو ہم آپ کے عمر بھر احسان مند رہیں گے۔ اللہ آپ کی عمر لمبی کرے کیونکہ ہمیں آپ کی بہت ضرورت ہے (آمین)

جواب

چہل کاف کی زکوٰۃ کے دو طریقے دیئے جارہے ہیں جو آپ کو آسان لگے اس پر عمل کریں۔

طریقہ زکوٰۃ نمبر ایک: عمل کرنے سے پہلے تین روزے رکھنے چاہئیں پھر پرہیز ترک جمالی وجلالی کریں۔ پھر ایک مکان اچھا صاف ستھرا مہیا کریں۔ جس میں دوسرے آدمی کا گزر نہ ہو۔ دونوں زانو ہوکر بیٹھیں، آنکھیں کھلی رکھیں۔ ۱۴۱۱مرتبہ چہل کاف پڑھیں چالیس رات پڑھائی کریں۔ ہر رات ۱۴۱۱مرتبہ پڑھنا ہوگا اس دوران مؤکل حاضر ہوتے رہینگے۔ نہایت خوفناک صورت بنائیں گے مگر آپ بالکل خوف نہ کھائیں۔ جب مؤکل دیکھیں گے کہ کوئی خوف نہیں کرتا تو نرمی اختیار کریں گے۔ جب مؤکل سلام کرے تو اس کو اشارے سے جواب دیں پھر جب مؤکل کا سردار کہے کہ تیرا کیا مقصد ہے تو آپ اپنا مطلب بیان کردیں کہ میں آپ سے دوستی چاہتا ہوں آپ سے کام لینا چاہتا ہوں۔ جب مؤکل قبول کرے تو اس سے نشانی لے لیں اگر نشانی نہ دیں تو آپ اس کو ہرگز نہ جانے دیں۔ چہل کاف کا ورد شروع کردیں وہ نہ جاسکے گا۔ اگر وہ کوئی جائز بات کہے تو آپ قبول کرلیں۔ ایک بات یاد رکھیں کہ مؤکل سے وظیفہ ختم کرکے بات چیت کریں۔ جب تک وظیفہ ختم نہ ہو بات ہرگز نہ کریں۔ وظیفہ کے دوران اگر مؤکل بلائے تو اشارہ سے جواب دیں اور اس کو اشارے سے خاموش کردیں۔ جس وقت وظیفہ پڑھ لیں تو پھر اس سے بات چیت کریں اور عہد معاہدہ کرکے اس کو رخصت کردیں۔ جب کام لینا ہو تو بلالیا کریں۔ یاد رہے کہ حصار ضروری ہے۔

طریقہ زکوٰۃ نمبر دو: اول دریا کے کنارے ایسی جگہ تلاش کریں جو آبادی سے دور ہو آسمان کے زیر سایہ پڑھنا ہوگا، کسی چھت والے مکان میں یہ عمل نہیں کرسکتے۔ بارش وغیرہ کیلئے پلاسٹک کی چادر بنوالیں۔ جب بارش آجائے وہ اوپر ڈال لیں اور عمل جاری رکھیں۔ حصار از حد ضروری ہے۔ پرہیز جلالی وجمالی کریں۔ عمل شروع کرنے سے پہلے تین روزے رکھیں ناغہ بالکل نہ ہو ورنہ عمل دوبارہ شروع کرنا ہوگا۔ ۱۱۱۱مرتبہ روزانہ ورد کریں۔ ۴۱ دن عمل کریں۔ دوران عمل مؤکلات حاضر ہوں گے خوف بالکل نہ کھائیں۔ جب ان کا سردار حاضر ہو اس سے بات چیت کریں۔ جب وہ بلائے تو وظیفہ کے دوران مت بولیں وظیفہ ختم کرکے پھر اس سے بات چیت کریں۔ وہ کہے گا کہ مقصد کیا ہے۔؟ آپ کہیں کہ میں آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں اور آپ میرے پاس رہیں۔ میں آپ سے کام لوں گا۔ جب وہ قبول کرے تو عہد معاہدہ کرکے اس سے نشانی طلب کریں اگر نشانی دے تو رخصت کریں ورنہ زور زور سے چہل کاف کا ورد کریں وہ نہ جاسکے گا پس نشانی کے مطابق عمل کرکے اس کو بلائیں وہ آکر کام کردیں گے جو حکم کروگے تعمیل کریں گے۔

طریقہ زکوٰۃ نمبر تین: کسی پاک وصاف مکان میں تنہا چالیس روز قیام کریں۔ نماز کی پابندی کریں بلاناغہ صبح سویرے غسل کریں اور لباس سفید پاک وصاف زیب تن کریں۔ دل پسند خوشبو استعمال کریں۔ ہر وقت باوضو رہیں اور زمین پر سویا کریں۔ بغیر ضرورت بات چیت نہ کریں۔ جھوٹ سے قطعی پرہیز ضروری ہے۔ اعتقاد اور یقین پختہ رکھیں۔ بدبودار اشیاء مثلاً لہسن، پیاز وغیرہ ہرگز استعمال نہ کریں مکمل پرہیز جلالی اور جمالی اختیار کریں

بقیہ صفحہ: ۶۷ پر

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر۲

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (منیجر)

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
۲۷	ایوب پاشا	کولار، کرناٹک	T. No. 463/8
۲۸	محمد شمس الدین	ممبئی	T. No. 417/7
۲۹	محمد شارق انصاری	کانپور یوپی	T. No. 480/8
۳۰	ریاض احمد	وارانسی، یوپی	T. No. 434/8
۳۱	محمد مطیب احمد	میسور، کرناٹک	T. No. 474/8
۳۲	خواجہ منیر الدین احمد رضوانی	حیدرآباد	T. No. 471/8
۳۳	مجاہد علی	گلبرگہ، کرناٹک	T. No. 476/08
۳۴	ڈاکٹر ایم سمیع اللہ شیخ	بنگلور، کرناٹک	T. No. 473/08
۳۵	محمد یوسف فضل حق	بردوان، بنگال	T. No. 475/08
۳۶	جلال احمد قاسمی	موتیہاری، چمپارن	T. No. 477/08
۳۷	معین الدین احمد خان	جھانسی یوپی	T. No. 470/08
۳۸	عبدالرحمٰن	سیکر، راجستھان	T. No. 469/08
۳۹	شیخ ممتاز علی	ورنگل، اے پی	T. No. 468/08
۴۰	عبدالغفار قادری	پالی، راجستھان	T. No. 466/08
۴۱	محمد ہارون رشید	حیدرآباد، اے پی	T. No. 465/08
۴۲	محمد عتیق محی الدین	نل گنڈہ، اے پی	T. No. 467/08
۴۳	محمد ابراہیم	کیرول، کرناٹک	T. No. 472/08
۴۴	ڈاکٹر محمد سمیع فارقی	خورجہ، یوپی	T. No. 400/1/7
۴۵	سلیم احمد	لکھنؤ، یوپی	T. No. 299/5
۴۶	عزیز الدین افسر	حیدرآباد، اے پی	T. No. 320/7
۴۷	ذاکر خان پٹھان	دھولیہ، مہاراشٹر	T. No. 452/8
۴۸	سید مرتضٰی قاضی	باگل کوٹ، کرناٹک	T. No. 423/8
۴۹	تحسینہ پروین	دبئی	T. No. 464/8
۵۰	مشاہد الزماں خاں	بھوپال، ایم پی	T. No. 84/3
۵۱	حاجی محمد یونس	لدھیانہ، پنجاب	T. No. 431/8
۵۲	دردانہ	نئی دہلی	T. No. 214/5
۵۳	رفیع الدین میرج	سانگلی، مہاراشٹر	T. No. 0/98
۵۴	حافظ محمد غوث	حیدرآباد، اے پی	T. No. 320/6
۵۵	حافظ محمد محبوب	رائچور، کرناٹک	T. No. 322/6
۵۶	محمد یحیٰی	عادل آباد، اے پی	T. No. 329/6
۵۷	محمد کلیم صدیقی	گولکنڈہ، اے پی	T. No. 328/6
۵۸	محمد حفیظ الحق	حیدرآباد، اے پی	T. No. 323/6

تمام شاگردوں کو مندرجہ ذیل تفصیل بھجوانی ہے۔ تفصیل لفافہ میں رکھ کر بھی بھجوا سکتے ہیں لیکن اگر پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھجوا دیں تو بہتر ہوگا۔

نام ____________ ولدیت ____________

ٹی نمبر ____________ مکمل پتہ ____________ فون یا موبائل نمبر ____________

فون نمبر لکھیں تو ایس ٹی ڈی کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

حروف صوامت

بادی حروف: حروف صوامت میں بادی حروف یہ ہیں۔ ص، اور و۔ ان دونوں حروف کے اعداد قمری یہ ہیں۔

ص	۹۰
و	۶
میزان	۹۶

ان دونوں حروف کے ملفوظی اعداد یہ ہیں۔

صاد	۹۵
واؤ	۱۳
میزان	۱۰۸

ان دونوں حروف کے عربی اعداد یہ ہیں۔

ص	۵۹۰
و	۴۶۵
	۱۰۵۵

ان تینوں کا مجموعی ٹوٹل یہ ہے۔

۹۶
۱۰۸
۱۰۵۵
۱۲۵۹

ان کا مفرد عدد ۸ ہے۔

ان دونوں حروف سے مناسبت رکھنے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔

صبور	۲۹۸
وہاب	۱۴
	۳۱۲

ان اعداد کو مذکورہ اعداد میں جمع کریں تو صورت یہ بنے گی۔

۱۲۵۹+۳۱۲= ۱۵۷۱

ان اعداد میں سے حسب قاعدہ ۱۲ وضع کریں اور باقی کو ۳ سے تقسیم کردیں۔

۱۵۷۱
۱۲
۳)۱۵۵۹(۵۱۹
۱۵
×
۵
۳
۲۹
۲۷
۲

نقش میں کسر آئے گی۔ چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۷۱	۵۲۵	۵۱۹	۵۲۷
۱۵۷۱	۵۲۶	۵۲۴	۵۲۱
۱۵۷۱	۵۲۰	۵۲۸	۵۲۳
	۱۵۷۱	۱۵۷۱	۱۵۷۱

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۵۷۱ آرہی ہے۔ یہ نقش ہر طرح کے کار خیر میں دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً حصول روزگار، حصول ترقی، مقدمہ میں کامیابی، حصول محبت وغیرہ جو بھی مقصد ہو اس کو نقش کے نیچے لکھ دیں۔ انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

اس نقش کو مقلوبی چال سے پر کریں گے تو نقش اس طرح بنے گا۔

حروف صوامت

بادی حروف: حروف صوامت میں بادی حروف یہ ہیں۔ ص، و۔ ان دونوں حروف کے اعداد قمری یہ ہیں۔

ص	۹۰
و	۶
میزان	۹۶

ان دونوں حروف کے ملفوظی اعداد یہ ہیں۔

صاد	۹۵
واؤ	۱۳
میزان	۱۰۸

ان دونوں حروف کے عربی اعداد یہ ہیں۔

ص	۵۹۰
و	۴۶۵
	۱۰۵۵

ان تینوں کا مجموعی ٹوٹل یہ ہے۔

۹۶
۱۰۸
۱۰۵۵
۱۲۵۹

ان کا مفرد عدد ۸ ہے۔

ان دونوں حروف سے مناسبت رکھنے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔

صبور	۲۹۸
وہاب	۱۴
	۳۱۲

ان اعداد کو مذکورہ اعداد میں جمع کریں تو صورت یہ بنے گی۔

۱۲۵۹+۳۱۲= ۱۵۷۱

ان اعداد میں سے حسب قاعدہ ۱۲ وضع کریں اور باقی کو ۳ سے تقسیم کر دیں۔

۱۵۷۱
۱۲
۳)۱۵۵۹(۵۱۹
۱۵
×
۵
۳
۲۹
۲۷
۲

نقش میں کسر آئے گی۔ چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔
نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۲۷	۵۱۹	۵۲۵	۱۵۷۱
۵۲۱	۵۲۴	۵۲۶	۱۵۷۱
۵۲۳	۵۲۸	۵۲۰	۱۵۷۱
۱۵۷۱	۱۵۷۱	۱۵۷۱	

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۵۷۱ آرہی ہے۔ یہ نقش ہر طرح کے کار خیر میں دیا جا سکتا ہے۔ مثلاً حصول روزگار، حصول ترقی، مقدمہ میں کامیابی، حصول محبت وغیرہ جو بھی مقصد ہو اس کو نقش کے نیچے لکھ دیں۔ انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔

اس نقش کو مقلوبی چال سے پر کریں گے تو نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۵۷۱	۵۲۷	۵۱۹	۵۲۵
۱۵۷۱	۵۲۱	۵۲۴	۵۲۶
۱۵۷۱	۵۲۳	۵۲۸	۵۲۰
	۱۵۷۱	۱۵۷۱	۱۵۷۱

اس صورت میں بھی میزان ہر طرف سے ۱۵۷۱ آئے گی۔

یہ نقش کارِ شر میں مفید ثابت ہوگا۔ مثلاً کسی کو عہدے سے گرانے کے لئے کسی کی زبان بندی کے لئے کسی کو مالی نقصان پہنچانے کے لئے کسی کی بندش کرنے کے لئے وغیرہ جو بھی مقصد ہو نقش کے نیچے لکھ دیں۔ باذن اللہ مطلوبہ نتائج برآمد ہوں گے۔

لیکن یہاں ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ منفی کام شرعی حدود میں کرنے چاہئیں۔ منفی کام بالعموم ان لوگوں کے خلاف کرنے چاہئیں جو ظالم وجابر ہوں فاسق وفاجر ہوں اور جن کا ظلم وستم اور جن کا فسق وفجور روز روشن کی طرح واضح ہو۔ خواہ مخواہ کسی کے لئے ایسے عملیات کرنا جو نقصان دہ ہوں غلط ہے اور اس کا خمیازہ دنیا وآخرت میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔

بادی حروف کے ذریعہ جو نقش تیار کئے جائیں ان کو بادی عنصر کے اعتبار ہی سے استعمال کرنا چاہئے۔ یعنی ان نقوش کو لکھنے کے بعد ان کو کسی درخت پر لٹکا دیں گے تو نتائج جلد برآمد ہوں گے۔ ان حروف کے اعداد میں طالب ومطلوب کے اعداد بھی شامل کرنے چاہئیں اور طالب ومطلوب کے اعداد ملفوظی شامل کرنے چاہئیں۔ مثلاً اگر ہمیں وکیل ابن سلمہ اور صابرہ بنت زاہدہ کے لئے نقش بنانا ہے اور نقش برائے عداوت بنانا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہوگا۔

اعداد ملفوظی، وکیل، سلمہ　　۴۸۳

اعداد ملفوظی، صابرہ بنت زاہدہ　　۵۸۲

ان دونوں کا ٹوٹل ہوا　　۱۰۶۵=۵۸۲+۴۸۳

ان میں جمع کریں گے۔ مذکورہ اعداد　　۱۰۶۵+۱۵۷۱=۲۵۸۲

ان اعداد میں سے ۱۲ وضع کرکے پھر نقش بنائیں گے۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ حروف صوامت سے کام لیتے وقت طالب کے نام کے حروف اول کو ذہن میں رکھیں اگر طالب کا حرف اول بادی ہے تو بادی حروف سے مدد لیں اور طالب کا حرف اول آتشی ہے تو آتشی حروف سے مدد لیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ طالب ومطلوب میں طالب کے عنصر کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

آتشی حروف سے کام لیتے وقت عامل کو اپنا رخ جانب مشرق کرنا چاہئے اور اس کی نشست اس طرح ہو جس کو یک زانو کہا جاتا ہے۔ [illegible] حروف سے کام لیتے وقت عامل کو اپنا رخ جانب مغرب کرنا چاہئے اور [illegible] ہو کر نقش لکھنا چاہئے۔

اس دنیا میں نتائج اللہ کے حکم اور اس کی مرضی سے ظاہر ہوتے ہیں [illegible] اسباب وعلل کی اس دنیا میں ہر طرح کے سبب کو اختیار کرنا ہر بندے کی ذمہ [illegible] ہے۔ عملیات میں اس طرح کے امور اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں اور [illegible] ان اسباب کا احترام کرنا چاہئے۔ زعفران، عرق گلاب، محبت کے لئے [illegible] درخت کا قلم، نفرت کے لئے کیکر اور بیری کے درخت کا قلم، بخورات [illegible] اسباب میں داخل ہیں اور تمام محتاط عاملین نے ان کو ملحوظ رکھ کر اللہ کے بندوں [illegible] خدمت کی ہے۔ اعمال خیر میں منسوبی چال اور اعمال شر میں مقلوبی چال [illegible] طرح کا سبب ہے اور اس سبب کو ہرگز ہرگز نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔

(باقی آئندہ)

حسن الہاشمی

نویں قسط

بہ سلسلہ نقش مثمن

گزشتہ شمارے میں نقش مثمن بنانے کا قاعدہ اور اس کی کچھ مثالیں پیش کی تھیں۔ اس شمارے میں نقش مثمن کی رائج چالوں کو نقل کرتے ہیں تا کہ قارئین وقتاً فوقتاً ان سے استفادہ کرسکیں۔

چال نمبر:۱

۳۲	۳۵	۴۶	۱۷	۱۶	۵۱	۶۲	۱
۶۱	۲	۱۵	۵۲	۴۵	۱۸	۳۱	۳۶
۱۹	۴۸	۳۳	۳۰	۳	۶۴	۴۹	۱۴
۵۰	۱۳	۴	۶۳	۳۴	۲۹	۲۰	۴۷
۵	۵۸	۵۵	۱۲	۲۱	۴۳	۳۹	۲۸
۴۰	۲۷	۲۲	۴۱	۵۶	۱۱	۶	۵۷
۱۰	۵۳	۶۰	۷	۲۶	۳۷	۴۴	۲۳
۴۳	۲۴	۲۵	۳۸	۵۹	۸	۹	۵۴

چال نمبر:۲

۳۲	۳۱	۴۳	۴۴	۵۳	۵۴	۲	۱
۳۰	۲۹	۴۱	۴۲	۵۵	۵۶	۴	۳
۴۹	۵۰	۶	۵	۲۸	۲۷	۴۷	۴۸
۵۱	۵۲	۸	۷	۲۶	۲۵	۴۵	۴۶
۱۰	۹	۶۱	۶۲	۳۵	۳۶	۲۴	۲۳
۱۲	۱۱	۶۳	۶۴	۳۳	۳۴	۲۲	۲۱
۳۹	۴۰	۲۰	۱۹	۱۴	۱۳	۵۷	۵۸
۳۷	۳۸	۱۸	۱۷	۱۶	۱۵	۵۹	۶۰

چال نمبر:۳

۱۶	۵۱	۵۴	۹	۸	۵۹	۶۲	۱
۵۳	۱۰	۱۵	۵۲	۶۱	۲	۷	۶۰
۱۱	۵۶	۴۹	۱۴	۳	۶۴	۵۷	۶
۵۰	۱۳	۱۲	۵۵	۵۸	۵	۴	۶۳
۳۲	۳۵	۳۸	۲۵	۲۴	۴۳	۴۶	۱۷
۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۴۵	۱۸	۲۳	۴۴
۴۷	۴۰	[illegible]	۳۰	۱۹	۴۸	۴۱	۲۲
۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۴۲	۲۱	۲۰	۴۷

چال نمبر:۴

۸	۵۸	۵۹	۵	۴	۶۲	۶۳	۱
۴۹	۱۵	۱۴	۵۲	۵۳	۱۱	۱۰	۵۶
۴۱	۲۳	۲۲	۴۴	۴۵	۱۹	۱۸	۴۸
۳۲	۳۴	۳۵	۲۹	۲۸	۳۸	۳۹	۲۵
۴۰	۲۶	۲۷	۳۷	۳۶	۳۰	۳۱	۳۳
۱۷	۴۷	۴۶	۲۰	۲۱	۴۳	۴۲	۲۴
۹	۵۵	۵۴	۱۲	۱۳	۵۱	۵۰	۱۶
۶۴	۲	۳	۶۱	۶۰	۶	۷	۵۷

چال نمبر:۵

۸	۵۸	۵۹	۵	۴	۶۲	۶۳	۱
۹	۲۰	۴۴	۱۹	۴۸	۴۹	۱۵	۵۶
۱۰	۱۸	۳۲	۳۵	۳۸	۲۵	۴۷	۵۵
۵۴	۴۳	۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۲۲	۱۱
۱۲	۲۳	۲۷	۴۰	۳۳	۳۰	۴۲	۵۳
۵۲	۴۱	۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۲۴	۱۳
۵۱	۵۰	۲۱	۴۶	۱۷	۱۶	۴۵	۱۴
۶۴	۷	۶	۶۰	۶۱	۳	۲	۵۷

چال نمبر:۶

۲۴	۴۳	۵۸	۵	۲۰	۴۷	۶۲	۱
۵۷	۶	۲۳	۴۴	۶۱	۲	۱۹	۴۸
۷	۶۰	۴۱	۲۲	۳	۶۴	۴۵	۱۸
۴۲	۲۱	۸	۵۹	۴۶	۱۷	۴	۶۳
۳۲	۳۵	۵۰	۱۳	۲۸	۳۹	۵۴	۹
۴۹	۱۴	۳۱	۳۶	۵۳	۱۰	۲۷	۴۰
۱۵	۵۲	۳۳	۳۰	۱۱	۵۶	۳۷	۲۶
۳۴	۲۹	۱۶	۵۱	۳۸	۲۵	۱۲	۵۵

چال نمبر:۷

۳	۱۴	۵۲	۶۱	۶۴	۱۱	۵۳	۲
۵	۱۸	۴۸	۴۶	۴۴	۲۳	۱۵	۶۰
۵۹	۱۶	۳۲	۳۵	۴۸	۲۵	۴۹	۶
۵۸	۲۳	۳۷	۲۶	۳۱	۳۶	۴۲	۷
۸	۴۳	۲۷	۴۹	۲۳	۳۰	۲۲	۵۷
۹	۴۵	۳۴	۲۹	۲۸	۳۹	۲۰	۵۶
۵۵	۵۰	۱۷	۱۹	۲۱	۴۱	۴۷	۱۰
۶۳	۵۱	۱۳	۴۰	۱	۵۴	۱۲	۶۲

چال نمبر:۸

۲۵	۱۲	۵۵	۳۸	۲۱	۸	۵۹	۴۲
۵۶	۳۷	۲۶	۱۱	۶۰	۴۱	۲۲	۷
۱۰	۲۷	۴۰	۵۳	۶	۲۳	۴۴	۵۷
۳۹	۵۴	۹	۲۸	۴۳	۵۸	۵	۲۴
۲۹	۱۶	۵۱	۳۴	۱۷	۴	۶۳	۴۶
۵۲	۳۳	۳۰	۱۵	۶۴	۴۵	۱۸	۳
۱۴	۳۱	۳۶	۴۹	۲	۱۹	۴۸	۶۱
۳۵	۵۰	۱۳	۳۲	۴۷	۶۲	۱	۲۰

چال نمبر:۹

۵۲	۴۵	۳۰	۳	۵۰	۴۷	۳۲	۱
۲۹	۴	۵۱	۴۶	۳۱	۲	۴۹	۳۸
۴۱	۵۶	۷	۲۶	۴۳	۵۴	۵	۲۸
۸	۲۵	۴۲	۵۵	۶	۲۷	۴۴	۵۳
۶۰	۳۷	۲۲	۱۱	۵۸	۳۹	۲۴	۹
۲۱	۱۲	۵۹	۳۸	۲۳	۱۰	۵۷	۴۰
۳۳	۶۴	۱۵	۱۸	۳۵	۶۲	۱۳	۲۰
۱۶	۱۷	۳۴	۶۳	۱۴	۱۹	۳۶	۶۱

چال نمبر:۱۰

۸	۷	۵۹	۶۰	۶۱	۶۲	۲	۱
۱۶	۱۵	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴	۱۰	۹
۴۱	۴۲	۲۲	۲۱	۲۰	۱۹	۴۷	۴۸
۳۳	۳۴	۳۰	۲۹	۲۸	۲۷	۳۹	۴۰
۲۵	۲۶	۳۸	۳۷	۳۶	۳۵	۳۱	۳۲
۱۷	۱۸	۴۶	۴۵	۴۴	۴۳	۲۳	۲۴
۵۶	۵۵	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۵۰	۴۹
۶۴	۶۳	۳۰	۴	۵	۶	۵۸	۵۷

چال نمبر:۱۱

۱۷	۱۹	۴۵	۵۳	۶۰	۳۶	۸	۳۲
۴۶	۵۴	۱۵	۲۳	۲۶	۲	۵۹	۳۵
۵۸	۳۴	۲۷	۳	۱۴	۲۲	۴۷	۵۵
۲۸	۴	۴۰	۶۴	۴۹	۴۱	۱۳	۲۱
۵	۲۹	۵۷	۳۳	۴۸	۵۶	۲۰	۱۲
۳۹	۶۳	۶	۳۰	۱۹	۱۱	۵۰	۴۲
۵۱	۴۳	۱۸	۱۰	۷	۳۱	۳۸	۶۲
۱۶	۲۴	۵۲	۴۴	۳۷	۶۱	۲۵	۱

چال نمبر:۱۲

۱	۵۱	۴۳	۲۵	۲۴	۳۸	۶۲	۱۶
۵۲	۲۶	۲	۴۴	۳۷	۱۵	۲۳	۶۱
۲۲	۴۰	۶۴	۱۴	۳	۴۹	۴۱	۲۷
۶۳	۲۱	۱۳	۳۹	۴۲	۴	۲۸	۵۰
۳۴	۱۲	۲۰	۵۸	۵۵	۲۹	۵	۴۷
۱۱	۵۷	۳۳	۱۹	۳۰	۴۸	۵۶	۶
۴۵	۷	۳۱	۵۳	۶۰	۱۸	۱۰	۳۶
۳۲	۴۶	۵۴	۸	۹	۵۹	۳۵	۱۷

بزرگوں سے نقش مثمن کی خصوصیات بے شمار منقول ہیں۔ ان سب کا ذکر کرنا طوالت چاہتا ہے ان میں سے کچھ خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں۔

● مقبولیت عام کے لئے اگر نقش مثمن نقش شرف مشتری کے اوقات میں لکھیں تو وکلاء، جج، ارباب قلم اور پروفیسر حضرات کیلئے تیر بہدف ثابت ہو۔

● تاجر حضرات کے لئے یہ نقش حد سے زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ جس وقت قمر کا قران مشتری سے ہو اس وقت نقش تیار کرنا ہے۔ نقش دکان میں لٹکا دیں انشاء اللہ گراہکوں کا ہجوم رہے گا۔

● اگر اس نقش کو طبعی چال سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں تو دوران سفر اور دوران کام تھکن کا احساس نہ ہو۔

● خانہ اول میں ۲۲۱ رکھ کر نقش پر کریں اور اس نقش کو دو عدد لکھیں ایک عدد نقش اس جانور کے گلے میں ڈالیں جو بیمار ہو اور ایک نقش آٹے میں گولی بنا کر اس جانور کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ جانور کو بیماری سے نجات ملے گی۔

● اسی نقش کو مفقود الخبر انسان کے لئے استعمال میں لائیں اور نقش کے نیچے اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھ کر نقش کو کسی پھل دار درخت پر لٹکا دیں اور نقش کو اس وقت لکھیں جب قمر برج میزان یا برج جوزا میں ہو انشاء اللہ غائب حاضر ہو جائے گا یا اس کی اطلاع مل جائے گی۔

● اگر نقش مثمن کو ۹ سے شروع کر کے مکمل کریں پھر اس نقش کو مجنوں یا پاگل انسان کے گلے میں ڈالیں تو اس کو جنون، دیوانگی اور پاگل پن سے نجات حاصل ہو جائے۔

● برج مشتری کی تربیع یا تثلیث کے وقت طبعی چال سے نقش

مثمن کو لکھیں اگر روٹی پر لکھ لیں تو بہتر ہے ورنہ کاغذ پر لکھ کر تازہ روٹی کے ساتھ شاہین، باز، یا شکرے کو کھلا دیں اور اس نقش کے نیچے مریض اور اس کی ماں کا نام لکھ دیں تو انشاء اللہ کیسا بھی مرض ہوگا اس سے نجات مل جائے گی۔

خصوصی طور پر تین نقش مزید نقل کئے جاتے ہیں تا کہ شائقین ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ یہ نقش افسران اور حکماء میں مقبولیت کے لئے بھی دولت مند بننے کے لئے بھی۔ اس نقش کو شرف مشتری یا شرف شمس کے اوقات میں پُر کریں تو افضل ہے ورنہ کسی بھی ساعت سعید میں بنائیں۔ اس نقش کو اپنے پاس رکھنے سے زبردست مقبولیت حاصل ہوگی اور چند ماہ کے اندر اندر دولت کثیر حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

اس نقش کی چال نمبر:۶ کے مطابق پُر کرنا ہے۔

ل	۴۵۸	۷۷	۷۴	۳۴	۴۵۴	۸۱	ع
۷۸	۷۳	۳۱	۴۵۷	۸۲	۶۹	۳۵	۴۵۳
۷۲	۷۵	۴۶۰	۳۲	۶۸	۷۹	۴۵۶	۳۶
۴۵۹	۳۳	۷۱	۷۶	۴۵۵	۳۷	۶۷	۸۰
۳۸	۴۵۰	۸۵	۶۶	۴۲	۴۴۶	۸۹	۶۲
۸۶	۶۵	۳۹	۴۴۹	۹۰	۶۱	۴۳	۴۴۵
۶۴	۸۳	۴۵۲	۴۰	۶۰	۸۷	۴۴۸	۴۴
۴۵۱	۴۱	۶۳	۸۴	۴۴۷	۴۵	۵۹	۸۸

اس نقش میں ہر طرف سے میزان ۱۲۷۸ آئے گی۔

دوسرا نقش مال دولت کے حصول کے لئے ہے۔ اس نقش کو اگر سونے کی لوح پر کندہ کریں تو افضل ہے ورنہ سنہرے کاغذ پر لکھ لیں۔

اس نقش کو زہرہ و مشتری کے قران کے وقت شرف زہرہ کے وقت شرف شمس کے وقت یا پھر شرف قمر کے وقت لکھیں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے مال و دولت کثیر تعداد میں ملے گا اور ہر طرف سے رزق کے دروازے کھل جائیں گے۔

نقش یہ ہے اور یہ نقش چال نمبر:۱ کے مطابق ہے۔

نقش اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

کافی	غنی	مغنی	فتاح	رزاق	کریم	وہاب	ذوالطول
۱۵	۷۸۱	۳۰۹	۳۶۹	۱۱۰۱	۴۸۸	۱۱۲	۱۰۵۹
۴۸۷	۱۰۹۸	۱۰۶۲	۱۱۳	۷۸۰	۱۲	۲۷۲	۳۱۰
۲۷۱	۳۱۱	۷۷۹	۱۳	۱۰۶۱	۱۱۴	۴۸۶	۱۰۹۹
۷۷۸	۱۸	۲۶۶	۳۱۲	۴۸۵	۱۱۰۴	۱۰۵۶	۱۱۵
۱۰۵	۱۱۶	۴۸۴	۱۱۰۵	۲۶۵	۳۱۳	۷۷۷	۱۹
۳۱۴	۲۶۸	۱۶	۷۷۶	۱۱۷	۱۰۵۸	۱۱۰۲	۴۸۳
۱۱۰۳	۴۸۲	۱۱۸	۱۰۵۷	۱۷	۷۷۵	۳۱۵	۲۶۷

اس نقش میں ہر طرف سے میزان ۴۲۳۴ ہوگی۔

تیسرا نقش ان حضرات کی شادی کے لئے جن کی شادی میں کسی نے روک لگا رکھی ہو یا کسی اثرات اور سحر کی وجہ سے شادی نہ ہو پا رہی ہو۔ اس نقش کو اگر ہرن کی جھلی پر لکھیں تو افضل ہے ورنہ گلاب و زعفران سے سفید کاغذ پر لکھیں عروج ماہ میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ اگر مرد کے لئے نقش لکھیں تو مرد کے دائیں بازو پر بندھوائیں اور اگر عورت کے لئے نقش لکھیں تو اس کے بائیں بازو پر بندھوائیں۔ یہ نقش بارہا کے تجربہ میں آچکا ہے اور اللہ کے فضل سے ہمیشہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔ نقش کے نیچے طالب اور اس کی والدہ کا نام لکھ دینا چاہئے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۹۸۷۸	۴۹۹۴۱	۴۹۹۴۰	۴۹۸۸۱	۴۹۸۸۲	۴۹۹۳۷	۴۹۹۳۶	۴۹۸۸۵
۴۹۹۳۴	۴۹۸۸۸	۴۹۸۸۹	۴۹۹۳۱	۴۹۹۳۰	۴۹۸۹۲	۴۹۸۹۳	۴۹۹۲۷
۴۹۹۲۶	۴۹۸۹۶	۴۹۸۹۷	۴۹۹۲۳	۴۹۹۲۲	۴۹۹۰۰	۴۹۹۰۱	۴۹۹۱۹
۴۹۹۰۳	۴۹۹۱۷	۴۹۹۱۶	۴۹۹۰۶	۴۹۹۰۷	۴۹۹۱۳	۴۹۹۱۲	۴۹۹۱۰
۴۹۹۱۱	۴۹۹۰۹	۴۹۹۰۸	۴۹۹۱۴	۴۹۹۱۵	۴۹۹۰۵	۴۹۹۰۴	۴۹۹۱۸
۴۹۹۰۲	۴۹۹۲۰	۴۹۹۲۱	۴۹۸۹۹	۴۹۸۹۸	۴۹۹۲۴	۴۹۹۲۵	۴۹۸۹۵
۴۹۸۹۴	۴۹۹۲۸	۴۹۹۲۹	۴۹۸۹۱	۴۹۸۹۰	۴۹۹۳۲	۴۹۹۳۳	۴۹۸۸۷
۴۹۹۳۵	۴۹۹۸۴	۴۹۸۸۳	۴۹۹۳۸	۴۹۹۳۹	۴۹۹۸۰	۴۹۹۷۹	۴۹۹۴۲

اس نقش کا ٹوٹل ہر سطر میں ۳۹۹۲۸۳ آئے گا۔

(باقی آئندہ)

مولود پر بارہ برجوں کے اثرات

از قلم مولانا محمد اوّل شاہ

آخری قسط

(۹) برج قوس

سورج اس برج میں ۲۲رنومبر سے ۲۰ردسمبر تک گردش کرتا ہے۔ دوسرے اجرام مشتری، زحل، یورے نے نیپ چون کی گزشتہ ۳۵ سال کی تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۲۵رنومبر ۱۹۲۳ء تا ۱۷ردسمبر ۱۹۲۴ء۔ ۹رنومبر ۱۹۳۵ء تا ۲ردسمبر ۱۹۳۶ء۔ ۱۰راکتوبر ۱۹۴۷ء تا ۱۶رنومبر ۱۹۴۸ء۔

زحل: ۲ردسمبر ۱۹۲۶ء تا ۱۴رمارچ ۱۹۲۹ء۔

یورے نس۔ نیپ چون: ۳۵ سالہ دور کے اندر اس برج میں داخل نہیں ہوئے۔

حلیہ: قد لمبا، جسم چھریرا، چہرہ خوبصورت بیضوی، پرکشش آنکھیں، رنگ گندمی کھلتا ہوا۔ بال بھورے گھونگریالے، دو دانت سامنے اوپر کے بڑے، آنکھوں کا رنگ ارزقی یا شربتی، پیشانی بلند اور کشادہ۔

مزاج: خوش مزاج وفادار، شریف الطبع، آزاد منش، چست چالاک، روشن ضمیر فیاض اور سخی ہوتے ہیں، ان کی طبیعت کا میلان کھیل کی طرف ہوتا ہے مگر شکست کے خوف کی وجہ سے زبردست مقابلہ کرتے ہیں باشعور بلند خیال حساس ہوتے ہیں، دشمن کے حملے کا فوراً اثر قبول کر لیتے ہیں، مگر پیچھے نہیں ہٹتے، ہمت اور حوصلے سے مقابلہ کرتے ہیں، ان کو نیچا دکھانے کی صرف یہ ترکیب ہے کہ ان پر شدید حملہ کرو کہ یہ ختم ہو جائیں اگر ختم نہ کر سکو تو ٹھہر ٹھہر کر متواتر حملہ کرتے رہو یہاں تک کہ تم کو فتح نصیب ہو جائے۔

صحت: برج قوس سے انسان کے ان اعضاء کا تعلق ہے۔ دونوں رانیں اور کولہے۔ اس برج کے لوگ صحت مند ہوتے ہیں مگر ان کو ذہنی کوفت رہتی ہے، کام کی کثرت اعصاب پر اثر انداز ہوتی ہے ان کو تشنج، عرق النساء، فالج، جیسے امراض لاحق ہو سکتے ہیں، ان کی صحت کا راز ورزش، تازہ ہوا اور سیر و سیاحت میں ہے۔

کاروبار: ان کے لئے بہترین کام فوج کی ملازمت یا نظم و نسق، انجیری، سیاست، قضاۃ، پروفیسری، وکالت کے پیشے میں ہے۔ تجارت یہ لوگ نہیں کر سکتے اگر کریں گے تو فیل ہو جاتے ہیں مگر گھوڑوں کی تجارت اور جلد سازی منافع بخش ہوتی ہے۔

(۱۰) برج جدی

سورج اس برج میں ۲۱ردسمبر سے ۱۹رجنوری تک گردش کرتا ہے۔ گزشتہ ۳۵ سال کی تقویم مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون کی مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۱۸ردسمبر ۱۹۲۴ء تا ۵رجنوری ۱۹۲۶ء۔ ۳۰رستمبر ۱۹۳۶ء تا ۲۰ردسمبر ۱۹۳۷ء۔ ۷رنومبر ۱۹۴۸ء تا ۳۰رنومبر ۱۹۴۹ء۔

زحل: ۱۵رمارچ ۱۹۲۹ء تا ۲۳رفروری ۱۹۳۲ء۔

یورے نس: نیپ چون: یہ دونوں اس ۳۵ سال کے اندر برج جدی میں داخل نہیں ہوئے۔

حلیہ: قد درمیانہ، جسم دبلا پتلا، ہڈی چوڑی جسم میں خشکی ہوگی، چہرہ لمبا، رخسار کی ہڈی ابھری ہوئی ٹھوڑی ناک لمبی، سینہ تنگ کمزور، گھٹنے ٹیڑھے۔

مزاج: اس برج میں پیدا ہونیوالے خوبصورت اور باعمل انتہائی قوت برداشت کے مالک ہوتے ہیں، غضب کے ذہین، بہترین سیاست داں دور اندیش اور خلوت پسند ہوتے ہیں، اپنے مقاصد کے حصول میں ہمہ وقت کوشاں اور محتاط اچھے برے کی جلد تمیز کر لیتے ہیں، دشمن کو اکسا کر اپنا مقصد حاصل کر لیتے ہیں، اکثر خاموش صلح خواہ انتہائی سنجیدہ ہوتے ہیں ان کی کمزوری یہ ہے کہ جب ان کو اپنی شکست کا یقین ہو جائے تو ان غیر معقول گری ہوئی حرکات سرزد ہوتی ہیں۔ اس برج میں پیدا ہونے والوں کو زیر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ان کے سامنے بے وقوف بن کر ان سے نفرت کا اظہار کرو اور ان کے خطرناک ارادوں کو بالکل خاطر میں نہیں لائیں ان سے بالکل نہ ڈریں تو وہ خود تم سے ڈر کر تمہارے قدموں میں آن گریں گے۔

صحت: اس برج کا تعلق گھٹنے سے ہے جسم صحت مند ہوگا مگر امراض کو جلد قبول کر لیتا ہے، اکثر خواتین کو ہوتا ہے ان میں گھٹنوں کی خارش اور وجع المفاصل جیسے امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔

کاروبار: ہر قسم کی تجارت وملازمت میں کامیاب رہتے ہیں۔

(۱۱) برج دلو

سورج اس برج میں ۲۰ رجنوری سے ۱۸ رفروری تک گردش کرتا ہے اور دوسرے سیاروں کی تقویم مندرجہ ذیل ہے۔ مشتری، زحل، یورے نس، نیپچون۔

مشتری: ۶ رجنوری ۱۹۲۶ء تا ۱۷ رجنوری ۱۹۲۷ء۔ ۱۲ ردسمبر ۱۹۳۷ء تا ۳۰ ردسمبر ۱۹۳۸ء۔ یکم ردسمبر ۱۹۴۹ء تا ۳۰ ردسمبر ۱۹۵۰ء۔

زحل: ۲۴ رفروری ۱۹۳۲ء تا ۲۳ رفروری ۱۹۳۵ء۔

یورے نس، نیپ چون: گزشتہ ۳۵ سال کے اندر اس برج میں داخل نہیں ہوئے۔

حلیہ: قد درمیانہ، جسم مضبوط، گٹھیلا، رنگ گندمی کھلتا ہوا، بال سیاہی مائل بھورے، چہرہ بیضوی، آنکھ ارزق یا شربتی، پرکشش۔

مزاج: اس برج میں پیدا ہونے والے مستقل مزاج، پختہ کار، نفاست پسند اور فنون لطیفہ سے دلی لگاؤ رکھتے ہیں، ذہین فطین وفادار کریم الطبع ہوتے ہیں، انتہائی قوت ارادی کے مالک بڑے بڑے منصوبوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے دن رات کوشش کرتے ہیں قدیم روایات کے باغی جدت پسند اور رجعت پسندی کو انسانی کمزوری اور گناہ عظیم جانتے ہیں، انتہائی شریف النفس اس حد تک واقع ہوتے ہیں کہ وہ جنگ وجدل کے مقام سے غائب ہو جاتے ہیں یہ ان کی سب سے بڑی کمزوری ہے اگر خدانخواستہ ان کو لڑنا ہی پڑ جائے تو انتہائی جم کر لڑتے ہیں کہ ان کو مغلوب کرنا دشوار بلکہ ناممکن ہوتا ہے، ان کو زیر کرنے کے لئے یہ طریقہ ہے کہ ان کو آزاد چھوڑ دو کہ وہ بے وقوفی کی باتیں کھل کر کر سکیں اور ان پر یہ ظاہر نہ ہونے دو کہ تم ان کی ان بے وقوفیوں کو جانتے ہو ان پر اچانک حملہ کر دو ان کو سنبھلنے کا موقعہ بھی نہ دو تم کامیاب ہو گے اگر وہ سنبھل گئے تو زیر کرنا مشکل ہو جائے گا۔

صحت: اس برج میں انسان کے ٹخنوں کا اور ٹانگوں کا تعلق ہے اور دوران خون کی خرابی سے پیدا ہونے والے امراض بھی ان کو لاحق ہو جاتے ہیں اس کا بہترین علاج کھلی ہوا فطرت کی تروتازگی اور پرامن زندگی بسر کرنا ہے۔

کاروبار: ریلوے، ڈاک خانہ، تارگھر، برقی کارخانہ جات، موسیقی، ماہر فلکیات جدید وقدیم اور جدید ادب کی شاعری کا تعلق بھی اس برج سے ہے

(۱۲) برج حوت

سورج اس برج میں ۱۹ رفروری سے ۲۰ رمارچ تک گردش کرتا ہے۔ نظام شمسی کے دوسرے سیارے مشتری، زحل، یورے نس، نیپ چون کی گزشتہ ۳۵ سالہ تقویم مندرجہ ذیل ہے۔

مشتری: ۸ رجنوری ۱۹۱۷ء تا ۵ رجون ۱۹۲۷ء۔ ۳۱ ردسمبر ۱۹۳۸ء تا ۱۲ ر مئی ۱۹۳۹ء۔ ۳۱ ردسمبر ۱۹۵۰ء تا ۲۰ راپریل ۱۹۵۱ء۔

زحل: ۱۴ رفروری ۱۹۳۵ء تا ۲۵ راپریل ۱۹۳۷ء۔

یورے نس: ۲۲ رجنوری ۱۹۲۰ء تا ۳۱ رمارچ ۱۹۲۷ء۔

نیپ چون: گزشتہ ۳۵ سال کے اندر اس برج میں داخل نہیں ہوا۔

حلیہ: قد درمیانہ، جسم پر گوشت، گول مٹول سڈول اعضاء، رنگ زیتونی، چہرہ چوڑا، بال بھورے، آنکھ خواب ناک، پاؤں کی ساخت میں ضرور کوئی غیر معمولی امر واقع ہوگا۔

مزاج: فطرتاً جذباتی مگر بے صبرے نہیں ہوں گے، شریف الطبع، سخی ہر ایک کی دلجوئی کرنے والے، انتہائی حساس دوسرے کے خیالات کا خاکہ بہت جلدی حاصل کر لیتے ہیں، اگر ان کا کسی سے اختلاف ہو تو پرامن طریقے سے حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں مگر اپنی تیاری سے غافل نہیں رہتے، ان کو مغلوب کرنے کا یہ طریقہ ہے کہ ان کے سامنے سے پسپا ہو جاؤ اور ان کو تعاقب کا موقع دو، جب تعاقب میں وہ وقفہ کریں اور واپس جانے لگیں تو پلٹ کر ان پر حملہ کر دو اور حملہ انتہائی شدت سے کر کے ان کی قوت کو منتشر کر کے مغلوب کر دو۔

صحت: اس برج میں پیدا ہونے والوں کے پاؤں میں کوئی نہ کوئی نقص ضرور ہوتا ہے وہ کجی ہو یا ورم یا کسی چوٹ کی وجہ سے متاثر ہو پاؤں کی وجہ سے جسم کو جو عوارض لاحق ہو سکتے ہیں ان امراض کا تعلق بھی اس برج سے ہے۔

کاروبار: ان کیلئے بہترین کام محکموں کی افسری سکریٹری کے عہدے یا بہترین ادیب وناشران کتب، لائبریری، نرس، بحریہ میں ملازمت، باورچی گیری ہوٹل کا کاروبار بھی منفعت بخش ہوتا ہے۔

برج سنبلہ کا عرصہ حکومت	۲۴؍اگست تا ۲۲؍ستمبر
برج سنبلہ کا منسوبی کوکب	عطارد
برج سنبلہ کے منسوبی حروف	پ، غ

برج سنبلہ والوں کیلئے خوش قسمت اعداد، ۶، ۵، ۴

برج سنبلہ والوں کیلئے خوش قسمت پتھر۔ پنا، پکھراج، ہیرا

برج سنبلہ والوں کیلئے خوش قسمت دن۔ بدھ، جمعرات، جمعہ

برج سنبلہ والوں کیلئے خوش قسمت رنگ۔ سبز، پیلا، سفید

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

سال ۲۰۰۸ء آپ کے لئے خوشیاں کم اور مسائل زیادہ لے کر آرہا ہے۔ پہلے جو مسائل آپ کو سامنے آئے بغیر تنگی کا شکار کر رہے تھے اب وہ سامنے آنا شروع ہوجائیں گے۔ آپ ذاتی حیثیت میں اپنے آپ کو مسائل میں گھرا ہوا محسوس کریں گے۔ جلد مایوسی کا شکار ہوجایا کریں گے۔ اس صورتحال کی وجہ سے آپ کا کاروبار، روزگار بھی متاثر ہوگا۔ اگر آپ نوکری کر رہے ہیں تو آپ کے ساتھ کام کرنے والے آپ کی پریشانی کا باعث بنیں گے۔ اس کے علاوہ اگر آپ اپنا کاروبار چلارہے ہیں تو آپ کے لئے کام کرنے والے لوگ ہی آپ کے ساتھ وفاداری نہ کر رہے ہوں گے وہ کام کم اور پریشانیاں زیادہ پیدا کریں گے۔ اس حوالے سے اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ آپ کا لاپرواہ رویہ بھی ان کو یہ سب کچھ کرنے پر مجبور کرے گا۔ خاندانی اور ازدواجی مسائل بھی آپ کو تنگ کریں گے۔ اس لحاظ سے اگر یہ بات کی جائے تو غلط نہ ہوگی کہ آپ اپنے آپ کو چاروں طرف سے مشکل میں گھرا ہوا پائیں گے۔ ان تمام حالات میں آپ اپنے دوستوں کو اپنے ساتھ کھڑا ہوا پائیں گے۔ روحانی طاقت اور روحانی مدد بھی آپ کے ساتھ شامل حال رہے گی۔ اگر آپ اپنے آپ کو مضبوط رکھ پائے تو پھر آپ کو پریشانیاں زیادہ تنگ نہ کریں گی۔ آپ کو بچوں کے حوالے سے خوشیاں دیکھنے کو ملیں گی اگر آپ اب تک اولاد کی خوشیوں سے محروم تھے تو اب اس سال تیں اللہ آپ کے آنگن میں پھول کھلائے گا۔ لہٰذا اس کے دربار سے مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کو تفریحات میں لطف آئیگا آپ کی تخلیقی صلاحیتیں بھی ابھر کر سامنے آئیں گی۔ آپ ان تخلیقی صلاحیتوں کے بل پر بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کریں گے۔ اس سال آپ کو لاٹری وغیرہ ملنے کا بھی امکان ہے۔ اس مد میں ضرورت سے زیادہ رقم خرچ کرنا ٹھیک نہ رہے گا۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی و روحانی راہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقعہ دے رہا ہے کہ آپ اپنے اخراجات کو کم کرنے کے زمرے میں لوح شرف، اوج شمس بنوائیں۔ اپریل کا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ آمدنی میں بہتری کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنے خفیہ دشمنوں سے حفاظت کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست کا شرف عطارد اور نومبر کا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی شخصیت کی بہتری اور کاروبار میں اضافے کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ "ہاشمی روحانی مرکز" سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس عرصہ میں آپ کے گھر کا ماحول بہت خوشگوار رہے گا۔ آپ گھر میں جا کر سکون محسوس کریں گے۔ اس عرصہ میں آپ اپنی سواری اور گھر دونوں کو خوبصورت بنانے کی کوشش کریں گے۔ آپ کے لئے آپ کے بچے اور تفریح بہت اہم ہوجائیں گے۔ بچوں کے مزاج میں اناپسندی دیکھنے کو ملے گی۔ ان کو پیار اور منطق سے بات سمجھائیں گے تو آپ کو اچھے نتائج ملیں گے۔ آپ کے ساتھ کام کرنے والے لوگ اپنی گفتگو میں کام کے حوالے سے بہت سی باتیں کر پائیں گے۔ آپ سے رتبے میں بڑے اور آپ کے افسران آپ کے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اس وجہ سے آپ کو اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرنا پڑیگا آپ کو زیادہ محنت کرنا پڑے گی تب جا کر ہی آپ اپنے ہدف کو پورا کر پائینگے۔ کام کو مکمل کرنے کے حوالے سے اچھی اسکیمیں دماغ میں آئیں گی۔

سعد تاریخیں	۲۹،۱۹،۱۴،۴	نحس تاریخیں	۲۴،۱۷،۱

ماہ فروری

اس ماہ میں بھی آپ کو دنیاوی مقام میں بہتری کے حصول کے لئے

بہت محنت کرنا پڑے گی۔ضرورت سے زائد توانائیاں خرچ کرنے کی صورت میں آپ کو منزل مقصود ملے گی۔اس سب میں اس بات کو اپنے ذہن سے نہ نکالیں کہ آپ کے بڑے حقیقت میں آپ کے بڑے ہیں تو لہٰذا آپ کو ان کا بڑا بننے اور ان پر رعب جھاڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔آپ کو اہم کام سونپے جائیں گے ان اہم ذمہ داریوں کو پورا کرنے ہی سے آپ کی عزت میں اضافہ ہوگا ساتھ کام کرنے والے لوگوں سے اچھے مراسم رہیں گے۔اگر آپ کی زیادہ بات چیت نہ ہوتی ہوگی تو وہ اب اس عرصہ میں ہوجائے گی۔کاموں کو سرانجام دینے کے حوالے سے بہت سی اسکیمیں دماغ میں آئیں گی شروع کے عرصہ میں آپ کو تفریح سے لگاؤ رہے گا مگر آخری حصہ میں آپ کو اپنے کام سے بھی لگاؤ پیدا ہوجائے گا۔

سعد تاریخیں	۲،۱۱،۱۵،۲۴	نحس تاریخیں	۱۳،۱۹،۲۶

ماہ مارچ

اس ماہ کے شروع کے نصف حصہ میں آپ اپنے کام کو زور بازو کے بجائے عقل کی لاٹھی سے مکمل کریں گے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ آپ کے تعلقات اچھے رہیں گے۔ان اچھے تعلقات کی وجہ سے آپ کا کام بھی بہتر انداز میں مکمل ہوسکے گا۔آپ صحت کی طرف سے لاپرواہی برتیں گے کہ جس کی وجہ سے بیماری کچھ بڑھ سکتی ہے آپ کو ملنے والے لوگ معاشرے کے شرفاء میں سے ہوں گے۔ان سے رابطہ اور تعلق بن جانے پر آپ خود کو بھی بہتر اور برتر سمجھنا شروع کردیں گے۔آپ کو دوسروں پر اور اپنے شریک حیات پر اخراجات کرنے پڑیں گے۔آپ اپنی خواہشات اور اپنے دوستوں کو لے کر بہت پرجوش ہوجائیں گے اپنی سوچ کے آگے دوسروں کی ایک نہ چلنے دیں گے اس وجہ سے دوسروں کے ساتھ اور خاص طور پر اپنے دوستوں کے ساتھ کچھ معاملات پر بگاڑ بھی پیدا کرلیں گے۔

سعد تاریخیں	۱۰،۱۵،۲۵،۳۱	نحس تاریخیں	۱۲،۲۰،۲۸

ماہ اپریل

اس ماہ میں آپ اپنے آپ کو کچھ مسائل میں گھرا پائیں گے۔آپ کو ان مسائل سے چھٹکارا حاصل کرنے میں دقت ہوگی۔اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے حوالے سے آپ کا پرجوش رویہ بدستور پچھلے ماہ جیسا ہی رہے گا۔آپ کی آپ کے بڑے بہن بھائیوں کے ساتھ کسی نہ کسی بات پر تلخی ہوسکتی ہے۔آپ اپنے وراثتی معاملات اور ٹیکس کے مسائل کو لے کر کافی پریشان ہوں گے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کو اس حوالے سے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں کیونکہ آپ کے کام آسانی سے ہوجائیں گے اگر آپ کو دوسروں سے ادھار یا قرض وغیرہ لینا ہے تو اس کے لئے بھی یہ عرصہ کافی بہتر رہے گا۔مسائل تو سامنے آئیں گے مگر آپ کو کسی نہ کسی طرح ان کا حل بھی مل جائے گا۔

سعد تاریخیں	۱۰،۱۵،۲۷	نحس تاریخیں	۱۲،۲۱،۳۰

ماہ مئی

اس ماہ سے آپ کے اخراجات بڑھنا شروع ہوجائیں گے۔اخراجات کے بڑھنے کی کچھ وجوہات تو آپ کی سمجھ میں نہ آئیں گی مگر کچھ سمجھ میں آجائیں گی آپ کے چھوٹے بہن بھائی اور آپ کے سفر ہی ان اخراجات کو بڑھانے کا باعث ہوں گے۔آپ کو مذہبی قانونی اور اعلیٰ تعلیم کے معاملات سے بہت لگاؤ پیدا ہوجائے گا اگر کسی وجہ سے آپ کا تعلیمی سلسلہ جاری نہ رہ سکا ہوگا تو اب آپ اس حوالے سے کچھ کام کریں گے اور کسی نہ کسی طرح ٹوٹا ہوا سلسلہ دوبارہ جوڑنے کی کوشش کریں گے۔اس حوالے سے آپ کسی بھی کوشش سے باز نہ آئیں گے۔بیرون ملک سفر کے معاملات کو بھی آپ سنجیدگی سے لیں گے اور کسی نہ کسی ملک کے لئے رخت سفر بھی باندھیں گے۔آپ کے بڑے آپ سے بہتر دماغی فیصلوں کی امید کرتے ہیں لہٰذا آپ بھی ان کی توقعات پر پورا اتریں ورنہ آپ کے لئے مسائل پیدا ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۲،۱۶،۲۷،۳۱	نحس تاریخیں	۱۱،۲۲،۲۹

ماہ جون

اس ماہ میں بھی آپ کے اخراجات بڑھتے رہیں گے۔آپ جتنی کوشش کریں گے کہ ان کو روک لیں مگر آپ اس میں کامیاب نہ ہوپائیں گے۔آپ کے خفیہ دشمن آپ کے خلاف ہوں گے اور کسی نہ کسی طرح آپ کو تنگ کرنے کا سبب بنیں گے اس عرصہ میں کوشش کریں کہ آپ کسی بھی طرح غلط کاموں میں ملوث نہ ہوں۔کیونکہ آپ کو جلد اور زیادہ نقصان پہنچے گا۔آپ اپنے روزگار، کیریئر کو لے کر کافی سے زیادہ پُخی ہوجائیں گے۔آپ دوسروں سے اپنے آپ کو برتر سمجھنا شروع کردیں گے لوگوں سے تعلق اور رابطے بڑھیں گے ان رابطوں کے بڑھنے سے آپ کے کام ہوجائیں گے۔افسران بالا کو آپ خالی تحفے تحائف دے کر خوش نہ کرپائیں گے بلکہ آپ کو ان کو کچھ ایسی اسکیمیں بنا کر دینا ہوں گی۔جس سے کاروبار بہتر انداز میں آگے بڑھایا جاسکے۔

سعد تاریخیں	۸،۱۲،۲۲،۲۷	نحس تاریخیں	۱۰،۱۷،۲۵

ماہ جولائی

اخراجات جو پچھلے عرصہ میں بڑھے ہوئے تھے اب آپ کو تنگ نہ کرینگے

آپ ذاتی حیثیت میں سرگرم اور پرجوش ہوجائیں گے۔آپ کی طبیعت میں مین میخ نکالنے کی بہت عادت ہے جواب اس عرصہ میں بڑھ جائے گی۔آپ دوسروں کے معاملات میں بہت زیادہ دخل دیں گے، اس وجہ سے آپ کے دوسروں کے ساتھ تعلقات بھی خراب ہوں گے۔آپ کی خواہشات بہت آسانی سے پوری ہورہی ہوں گی اور مختلف الانواع قسم کی خواہشیں پوری ہوں گی ان خواہشات میں سے کچھ تو آپ اپنی جیب سے پوری کریں گے اور کچھ کے لئے آپ کو اپنے بڑوں کی طرف سے سپورٹ مل جائے گی آپ کے لئے آپ کے ساتھی بہت اہم ہوجائیں گے اور آپ ان کی طرف بھرپور توجہ دیں گے۔غیرضروری قسم کے اخراجات بھی ہونا شروع ہوجائیں گے ان سے بچنے کی کوشش کریں۔

سعد تاریخیں	۶،۱۱،۲۲،۲۸	نحس تاریخیں	۸،۱۷،۲۵

ماہ اگست

اس عرصہ میں آپ تیزی اور آرام پسندی دونوں کا ہی اظہار کریں گے۔ کبھی پرجوش اور کبھی سہل پسند نظر آئیں گے۔اردگرد کے لوگوں کی وجہ سے آپ کے روپیہ میں سختی آئے گی اور آپ تلخ ہوجائیں گے مگر جب آپ کو آسانی سے روپیہ کا حصول ہوگا تو آپ کی تلخی نرمی میں بدل جائے گی لوگوں کو آپ کے دوروپ دیکھنے کو ملیں گے آپ کے اخراجات اب ایسی جگہوں پر ہوں گے کہ جن سے آپ کئی نہ کترا پائیں گے آپ کو اپنی عزت بچانے کی وجہ سے بھی اخراجات کرنا پڑیں گے۔آپ لوگوں کے ساتھ رابطہ رکھیں گے اور گفتگو بھی کریں گے۔اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ ہی صرف اس دنیا میں کام کرنے یا بات کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں دوسروں کو بھی بات کرنا آتی ہے۔ آپ کوشش کریں کہ لوگ آپ سے بدظن نہ ہوں حالانکہ آپ ایسا ہونے کی نوبت نہ آنے دیں گے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۳،۲۳،۲۸	نحس تاریخیں	۱۰،۱۸،۲۵

ماہ ستمبر

اس عرصہ میں آپ کے لئے آپ کو اپنی ذات اہم ہوجائے گی۔اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ اپنے آپ کو نہ تو عقل کل سمجھیں اور نہ ہی مالک کل۔یہ علیحدہ بات ہے کہ آپ ہماری باتوں پر توجہ نہ دیں۔آپ کی توانائیاں اس بات پر خرچ ہورہی ہوں گی کہ آپ کس طرح زیادہ سے زیادہ روپے کما سکیں۔آپ پیار سے، عقل کے استعمال سے اور ڈنڈے کے زور پر غرضیکہ ہرطرح سے مال کمانے اور دوسروں سے روپیہ کمانے کے بارے میں سوچیں گے جس تیزی سے آپ روپیہ کمائیں گے اسی تیزی کے ساتھ خرچ بھی کرڈالیں گے آپ کے کھانے پینے کی عادتیں بھی اس عرصہ میں خراب ہوجائیں گی۔آپ بے وقت بھی کھائیں گے اور زیادہ بھی کھاجائیں گے اس وجہ سے آپ کی طبیعت بھی خراب ہوسکتی ہے لہٰذا اس سلسلے میں احتیاط برتیں۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۱،۲۶	نحس تاریخیں	۱۰،۱۷،۲۴

ماہ اکتوبر

اس عرصہ میں آپ مال خوب کمائیں گے مگر جو طوفان بدتمیزی آپ پچھلے ماہ مچارہے تھے وہ اس ماہ میں دیکھنے کو نہ ملے گی۔آپ کوشش کریں گے کہ کس طرح آپ بہتر اور باوقار انداز میں روپیہ کمائیں اس کے علاوہ آپ اپنے دماغ کی بھی پوری ڈیوٹی اس طرف لگادیں گے کہ وہ آپ کو روپیہ کمانے کی نت نئی اسکیمیں بناکر دے۔آپ عقل کے استعمال سے بھی خوب روپیہ کمائینگے مگر اخراجات آپ کی آمدنی کو کھانے کیلئے بیٹھے ہوں گے اور اس کو کھاجائینگے اردگرد کے ماحول پر آپ زبردستی اثرانداز ہونے کی کوشش کریں گے اس وجہ سے آپ کے دوسروں کے ساتھ اختلافات پیدا ہوں گے۔آپ کو ڈرائیونگ کے دوران خاص طور پر احتیاط کرنا چاہئے خاص کر کہ جب آپ تفریح کے موڈ میں کہیں جارہے ہوں۔اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ لاپرواہی خطرہ جان بن سکتی ہے۔

سعد تاریخیں	۵،۱۸،۲۲	نحس تاریخیں	۷،۱۴،۲۰

ماہ نومبر

روپیہ کمانے کا جو بھوت گزشتہ کچھ عرصہ سے چھایا ہوا تھا وہ آپ کے سر سے اتر جائے گا اور نارمل روٹین کے ساتھ معاملات چلنا شروع ہوجائیں گے اردگرد کے لوگوں کے ساتھ آپ کے روابط ملے جلے رہیں گے کچھ کے ساتھ اور کچھ کے ساتھ بہتر رہیں گے لیکن اس وقت آپ اپنی ذہانت کے جوہر نہیں دکھاسکتے مگر اب آپ اپنی ذہانت کے جوہر دکھائیں گے اگر آپ کے لوگوں کے ساتھ روابط منقطع تھے تو اب وہ بحال ہوجائیں گے۔آپ کے گھر کا ماحول معتدل رہے گا آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ آپ کو اپنے گھر کے معتدل حالات ہی کو باقی رکھنا ہے آپ کا کوئی بھی ایسا اقدام جو گھر میں اشتعال پیدا کرے ہرگز مناسب نہیں ہوگا۔ضروری نہیں کہ ہر سچ کو برملا بول دیا جائے یا کسی برائی کی جڑیں فوراً اکھاڑ دی جائیں از راہ مصلحت وقتی صبر کرلینا دوراندیشی کی علامت ہے۔

سعد تاریخیں	۲،۸،۱۷،۲۲	نحس تاریخیں	۵،۱۲،۱۹

ماہ دسمبر

اس ماہ آپ کی توجہ گھریلو معاملات کی طرف رہے گی گھر کا ماحول کافی سخت اور تناؤ بھرا ہوگا۔ آپ کے لئے یہ بات آسان نہیں ہوگی کہ آپ اس ماحول کے تناؤ سے محفوظ رہ سکیں شر پسند عناصر آپ کے ساتھ رہیں گے اور آپ کے لئے وبال جان بنیں رہیں گے گھر کی مرمت یا نئے گھر کی خرید وفروخت کے لئے مناسب حالات نہیں ہیں اگر آپ نے کوئی گھر خرید لیا تو اس کی مرمت کے اخراجات زیادہ ہوجائیں گے گھر کا ماحول ابتر ہوگا لیکن ارباب خانہ ایک دوسرے سے بات چیت جاری رکھیں گے کام کے حوالے سے آپ کو آسانیاں ملیں گی اگر آپ اپنی صحت کی بحالی کے لئے کسی علاج کی طرف رجوع کریں گے تو اس میں آپ کو کامیابی ملے گی۔ آپ کے دشمن آپ پر بیٹھا وار کریں گے اس میں ان کے ساتھ کچھ اجنبی لوگ بھی شامل ہوں گے آپ کو ان سب سے چوکنا رہنا ہے اور محتاط انداز کی زندگی گزارنی ہے۔

سعد تاریخیں	۲۳،۱۸،۹،۳	نحس تاریخیں	۲۰،۱۳،۶

خواتین

آپ کے لئے یہ سال اولاد اور بچوں کے حوالہ سے خوش حالی کا مظہر ہے البتہ آپ کے سر پر کچھ پریشانیاں اور مسائل مسلط رہیں گے بہت سے مسائل جو سامنے نہیں تھے وہ سامنے آکر آپ کو تنگ کریں گے۔ آپ کے لئے یہ ہدایت ہے کہ آپ کسی بھی معاملے میں جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں آپ کو کسی بھی معاملے میں کامیابی دیر سے ملے گی۔ ذاتی حیثیت سے آپ کاموں کو لیکر جلدی مایوسی کا شکار ہوجائیں گی لیکن آپ کو مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ آپ کے مسائل قدرے تاخیر کے ساتھ ضرور حل ہوں گے اور آپ کو اپنے مقاصد میں ضرور کامیابی ملے گی۔ آپ کو حالات کا مقابلہ ڈٹ کر کرنا چاہئے اور ہر حالت میں اور ہر مصیبت میں اللہ کی مدد کی امید رکھنی چاہئے اگر آپ شادی شدہ ہیں اور اگر آپ ابھی تک بے اولاد ہیں تو امید کی جاسکتی ہے کہ اس سال آپ کو اولاد کی نعمت عطا ہوگی یا اس کے آثار پیدا ہوں گے اس بارے میں بھی دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ آپ اس سال اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں اس سال کوئی ایسی بیماری بھی آپ کو لاحق ہوسکتی ہے جو آپ کے لئے پریشانی کا باعث بنے۔ اپنے گھر کے ماحول کو خوش گوار رکھنے کے لئے کسی بھی قربانی سے نہ ہچکچائیں کیونکہ آنے والا کل آپ کیلئے خوشیوں کا پیغام لا رہا ہے وقتی تکالیف کو برداشت کریں اور سب کے ساتھ سمجھوتہ کر کے چلیں۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

علم الاعداد

قسط نمبر:۶

عددِ زندگی

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عددِ زندگی (۶)

خوبیاں: ذمہ داری کو نبھانا، اپنی کارکردگی سے لطف اندوز ہونا، ہر کام کو لگن کے ساتھ کرنا۔

کلیدی خصوصیات: کاموں سے ہم آہنگی، مزاج میں توازن، ذمہ داری کا احساس، انصاف پسند۔

خامیاں: اپنی ذات میں گم، احساس کمتری، خوداعتمادی کی کمی، بزدلی۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا عدد ۶ بنتا ہے وہ لوگ متوازن زندگی کو پسند کرتے ہیں، یہ لوگ ہم آہنگی کی تلاش میں رہتے ہیں اور خوشگوار اور خوبصورت ماحول کے قدردان ہوتے ہیں۔ ۶ عدد والوں کی خصوصیت یہ ہوتی ہے کہ یہ لوگ اشتراک کو اہمیت دیتے ہیں اور مشترکہ کاموں میں دلچسپی لیتے ہیں اور اپنے شریک کار لوگوں کی عزت کرتے ہیں، انہیں کام کا موقعہ دیتے ہیں اور ان کی کارکردگی کی قدر کرتے ہیں، یہ ٹیم میں نمایاں کردار ادا کرتے ہیں اور ان کی حیثیت اپنی کارکردگی کی بناپر سرخیل کی رہتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ ناانصافی کو پسند نہیں کرتے، یہ وفادار ہوتے ہیں اور انہیں وفاداری ہر حال میں عزیز ہوتی ہے۔ جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا عدد ۶ ہوتا ہے ان کو اپنے گھر سے جذباتی لگاؤ ہوتا ہے وہ کسی بھی لائن میں کتنی بھی شہرت حاصل کرلیں لیکن وہ اپنی گھریلو زندگی سے کبھی غافل نہیں ہوتے۔ کبھی کبھی ۶ عدد کے لوگ منفی کردار بھی ادا کرتے ہیں اور دوسروں کے معاملات میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑاتے ہیں اور تنقید، تنقیص کی راہ اختیار کرتے ہیں جس سے خود ان کا کردار مجروح ہوتا ہے، بے شمار خوبیوں کے باوجود یہ لوگ زبردست قسم کی احساس کمتری کا بھی شکار ہوجاتے ہیں اور خود اعتمادی کی کمی کی وجہ سے بزدلی کا راستہ بھی اختیار کرلیتے ہیں، یہ لوگ دوستی نبھاتے ہیں لیکن ناانصافی کو برداشت نہیں کرپاتے اور دوستوں کی بے رخی بھی [illegible] بہت کھلتی ہے، یہ لوگ اگرچہ رسم ورواج کے پابند ہوتے ہیں لیکن ان کی زندگی میں ایک طرح کی سادگی ہوتی ہے۔

۶ کا مفرد عدد ۱۵ اور ۲۴ سے بنتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں ان کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی تاریخ پیدائش میں ۶ کا مفرد عدد دو طریقوں سے برآمد ہورہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۲۱ر مارچ ۲۰۰۷ء۔

```
  ۲۱
   ۳
۲۰۰۷
----
۲۰۳۱      ۲۰۳۱=۲۴=۶
```

(۲) تاریخ پیدائش ۱۰ر اکتوبر ۱۹۳۰ء۔

```
  ۱۰
  ۱۰
۱۹۳۰
----
۱۹۵۰      ۱۵=۶
```

اگر ۶ کا مفرد عدد ۱۵ سے بنتا ہے تو صاحب عدد کے لئے خوش بختی کی علامت ہے۔ اس عدد کا حامل دولت کمانے میں ماہر ہوگا لیکن یہ شخص خرچ کرنے میں محتاط ہوگا۔ فضول خرچی سے اسے نفرت ہوگی، اس کی احتیاط کنجوسی کی حد تک ہوگی، اس شخص کی خواہش عام طور پر یہ ہوگی کہ لوگ اس پر اپنا دھن لٹائیں۔ یہ عدد اپنے اندر ایک طرح کی جاذبیت رکھتا ہے۔ اس عدد والے سے لوگ وابستہ رہنے میں خوشی محسوس کریں گے۔ اگر ۶ کا عدد ۲۴ سے بنا ہے تو اگرچہ اس عدد میں قوت مکمل نہیں ہوگی لیکن پھر بھی یہ عدد اپنے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت رکھے گا اور لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے میں کامیاب رہے گا مختلف قسم کے لوگ اور بڑے بڑے اداروں کے منتظمین کا عدد اگر ۶ ہوگا اور وہ ۲۴، ۶ سے بنا ہوگا تو ایسے حضرات کامیاب زندگی گزاریں گے اور دنیا پر اثر انداز رہیں گے۔ آیئے اب ان دونوں تاریخوں کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ کونسی تاریخ پیدائش کس بات کی طرف اشارہ کررہی ہے۔

بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۹	۶	۳
۸	۵	۲
۷	۴	۱

پہلی تاریخ پیدائش ۲۱ر مارچ ۲۰۰۷ء ہے اس کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنے گی۔

۳		
۲۲		
۱		۷

اس چارٹ میں ایک کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ یہ شخص اپنے خیالات کا کسی بھی محفل میں بیٹھ کر اچھی طرح اظہار کرسکتا ہے البتہ یہ شخص اپنے گھر میں اپنی ذات میں سمٹا ہوا رہتا ہے جس سے مختلف قسم کی بدگمانیاں جنم لیتی ہیں۔ اس چارٹ میں ۲ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا ادراک اور شعور تو بہت بڑھا ہوا ہے لیکن یہ لوگ اپنے وجود پر ہمیشہ توجہ نہیں دیتے۔ ان کو چاہئے کہ یہ زیادہ حساس نہ رہیں اور زندگی میں ایک طرح کا توازن پیدا کریں کیونکہ حد سے زیادہ ذکی الحس ہونے سے اپنا نقصان ہوتا ہے۔ بے حسی بری چیز ہے لیکن حد سے زیادہ حساس ہونا بھی قابل تعریف نہیں ہے۔

اس چارٹ میں ۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد بہت دلچسپ انسان ہے، پرجوش بھی ہے اور لوگوں پر اپنے حسن گفتگو سے اثر انداز بھی رہتا ہے، اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ اپنے ہم عصروں میں مقبول بھی ہے۔

اس چارٹ میں ۴ کی غیر موجودگی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ اس شخص میں صبر وضبط کی کمی ہے۔ یہ شخص بہت معمولی باتوں پر چھلک سکتا ہے۔

اس چارٹ میں ۵ کی غیر موجودگی بے وفائی کو ظاہر کرتی ہے یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ایک طرح کا ہرجائی پن ہے اور یہ شخص کسی بھی وقت کسی سے بھی کنارہ کشی اختیار کرسکتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو معاملات میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

اس چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد روحانیت میں دلچسپی رکھتا ہے اور یہ کسی معاملے میں کسی کی رہنمائی کا محتاج نہیں ہے۔ ۷ کی موجودگی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محنت ومشقت کا عادی ہے اور ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلینے کی اس میں صلاحیت موجود ہے۔

اس چارٹ میں ۸ کی غیر موجودگی غیر منظم ہونے کو ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد خرچ کے معاملے میں قطعاً غیر منظم ہے اور لاپرواہی کا شکار ہے۔

۹ کی غیر موجودگی بے عملی کو ثابت کرتی ہے۔ یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب عدد کاہلی اور سستی کا شکار ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھیں گے تو صورت یہ

۳		۹
۱۱۱		

اس چارٹ میں ایک کا عدد ۳ مرتبہ آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد زبردست صلاحیتوں کا مالک ہے اور اس کے اندر اپنی بات کو پیش کرنے کی زبردست اہلیت موجود ہے۔ یہ قلم اور زبان کے ذریعے دنیا پر چھا سکتا ہے۔ یہ بہت ہی باتونی قسم کا انسان ہے لیکن اس کی فطرت میں ایک طرح کی انا اور ضد بھی موجود ہے۔

اس چارٹ میں ۲ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد دوسروں کے جذبات واحساسات کی پرواہ نہیں کرتا۔

اس چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنی ذات پر کچھ بھی انحصار نہیں کرتا۔ اسے تنہائی سے خوف ہوتا ہے اور اس کو اپنی ذات پر اعتبار نہیں ہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں آگے بڑھنے کی صلاحیت موجود ہے اور یہ انسان ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا قائل نہیں ہے۔

کوئی بھی انسان اپنی تاریخ پیدائش کو اس بنیادی چارٹ میں رکھ کر اپنی شخصیت کی چھان بین کرسکتا ہے اس سے اپنی خوبیاں اور خامیاں واضح ہوسکتی ہیں اور یہ چارٹ ہمارے اندر احتیاط پیدا کرنے کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)

پھل

ایک خاتون اپنے کتے کے ساتھ پھلوں کی خریداری میں مصروف تھی اس دوران ان کا کتا کچھ پھلوں کو چاٹنے لگا جب یہ عمل اس نے بار بار کیا تو دکاندار سے رہا نہ گیا اور اس نے نرمی سے عورت کی توجہ اس کے کتے کی طرف دلائی۔

عورت نے کتے سے کہا۔ ”ٹومی! بند کرو یہ حرکت تمہیں اتنا بھی خیال نہیں کہ یہ پھل دھلے ہوئے نہیں ہیں۔

کئی بار ایسا بھی ہوتا ہے جب آپ کو یہ سوچنا پڑتا ہے کہ آج کا دن اور تاریخ مجھے راس نہیں آتی۔ یہ بات بڑی حد تک درست بھی ہوتی ہے بعض دن انسانوں کے مبارک اور بعض دن بعض انسانوں کے لئے غیر مبارک ثابت ہوتے ہیں مبارک دنوں میں کام بنتے چلے جاتے ہیں اور غیر مبارک دنوں میں کام بنے بنائے بھی بگڑ جاتے ہیں۔ علم الاعداد کی پکڑ صرف شخصیتوں تک محدود نہیں ہے بلکہ غیر جاندار چیزوں پر بھی اس علم کی پکڑ ہے۔ مثلاً بعض انسانوں کو بعض جانوروں کا پالنا مفید ثابت ہوتا ہے جب کہ ان ہی جانوروں کی پرورش دیگر انسانوں کے لئے نقصان کا باعث ثابت ہوتا ہے اسی طرح کوئی دن اور کوئی تاریخ اور کوئی مہینہ کسی شخص کے لئے لکی ہوتا ہے اور وہی دن وہی تاریخ اور وہی مہینہ دوسروں کے لئے غیر مبارک ثابت ہوتا ہے۔ اسباب وعلل کی اس دنیا میں جہاں ہم دوسرے اسباب کا لحاظ رکھ کر زندگی گزارتے ہیں وہیں ہمیں ان چیزوں کا خیال بھی رکھنا چاہئے اور اپنے اہم کاموں کے لئے دن تاریخ اور مہینہ کا انتخاب کرنے کے لئے مندرجہ ذیل تفصیل کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہے تو آپ کے لئے اتوار کا دن مبارک ہے اور آپ کے لئے مبارک مہینہ مارچ، اپریل، جولائی اور اگست ہیں ان مہینوں میں اپنے اہم کاموں کو انجام دیں اور ان مہینوں کی یکم، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ تاریخوں کو فوقیت دیں تو اور بھی بہتر ہے۔ دسمبر، جنوری، جون، اور جولائی کے مہینوں میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے تو پیر کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ آپ کے لئے مبارک مہینے اپریل، مئی، جون اور جولائی ہیں۔ اپنے اہم کاموں کے لئے ان مہینوں کو اہمیت دیں اگر ان مہینوں کی ۲، ۱۱، ۲۰، اور ۲۹ تاریخوں کو آپ فوقیت دیں گے تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔ نومبر، دسمبر، میں بطور خاص اپنی صحت کا خیال رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہے تو جمعرات کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ اور آپ کے لئے مبارک مہینے نومبر اور دسمبر ہیں۔ ان مہینوں میں اپنے اہم کام انجام دیں اگر ان مہینوں کی ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ تاریخوں کو فوقیت دیں گے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ مئی، اکتوبر اور نومبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۴ ہے تو اتوار کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ جنوری، فروری، جولائی اور اگست آپ کے لئے مبارک مہینے ہیں ان مہینوں میں اپنے اہم کام انجام دیں۔ اہم کاموں کے لئے اگر ان مہینوں کی ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ تاریخوں کو فوقیت دیں گے تو بہتر ہوگا۔ جون، جولائی، دسمبر اور جنوری میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہے تو بدھ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے آپ کے لئے مبارک مہینے مئی، جون، اگست، اور ستمبر ہیں ان مہینوں میں اپنے اہم کام انجام دیں۔ اگر اپنے اہم کام انجام دینے کے لئے آپ ۵، ۱۴، اور ۲۳ تاریخوں کو اہمیت دیں تو بہتر ہے۔ جنوری، فروری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہے تو آپ کے لئے مبارک دن جمعہ ہے۔ اپریل، مئی، ستمبر اور اکتوبر آپ کے لئے مبارک مہینے ہیں اپنے اہم کاموں کو ان مہینوں میں انجام دیں اور اپنے اہم کاموں کو انجام دینے کے لئے اگر آپ ۶، ۱۵، یا ۲۴ تاریخوں کا خیال رکھیں تو بہتر ہے۔ فروری، مارچ، اگست اور ستمبر میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہے تو آپ کا مبارک دن پیر ہے۔ فروری مارچ، جون، اور جولائی آپ کے لئے مبارک مہینے ہیں۔ ان مہینوں میں اپنے اہم کام انجام دیں اگر اپنے اہم کام انجام دیتے وقت آپ ان مہینوں کی ۷، ۱۶، اور ۲۵ تاریخوں کو فوقیت دیں تو بہتر ہے۔ جنوری، فروری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۸ ہے تو آپ کا مبارک دن ہفتہ ہے۔ دسمبر، جنوری، ستمبر اور اکتوبر آپ کے لئے مبارک مہینے ہیں ان مہینوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں۔ اگر آپ اپنے اہم کاموں کو

انجام دینے کے لئے ان مہینوں کی ۸، ۱۷، اور ۲۶ تاریخوں کو فوقیت دیں تو بہتر ہے۔ مئی، جون، نومبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔

● اگر آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہے تو منگل کا دن آپ کے لئے مبارک ہے۔ مارچ، اپریل، دسمبر اور جنوری آپ کے لئے مبارک ہیں۔ ان مہینوں میں اپنے اہم کام انجام دیں اگر اپنے اہم کاموں کو انجام دینے کے لئے آپ ان مہینوں کی ۹، ۱۸، اور ۲۷ تاریخوں کو فوقیت دیں تو بہتر ہے۔ فروری، مارچ، اگست، اور ستمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جو مہینے مبارک ہوتے ہیں ان ہی مہینوں میں انسان بیمار پڑ جاتا ہے اس لئے اگر مبارک اور غیر مبارک مہینوں میں تکرار ہو رہی ہو تو کسی اچنبھے کا شکار نہ ہوں۔

اہم کاموں سے مراد یہ ہے۔ کسی مکتب میں داخلے کی شروعات (ہر ماں باپ کی ذمہ داری ہے) ملازمت، کاروبار کی شروعات، کسی دفتر یا دکان یا فیکٹری کا افتتاح، منگنی، شادی بھی اہم کاموں میں داخل ہے نیز غیر ملکی سفر یا اپنے ہی ملک میں کوئی کاروبار سفر وغیرہ۔

یہ بات بھی ہمیشہ یاد رکھیں کہ علم الاعداد کے ذریعہ جو نشاندہی کی جاتی ہے اس کو صدفی صد درست نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ کی مرضی ہر حال میں فوقیت رکھتی ہے۔ اس دنیا میں تمام تر اسباب کا لحاظ رکھنے کے باوجود ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے لیکن چونکہ تمام اسباب اور تمام علوم اللہ ہی کے پیدا کردہ ہیں اس لئے ان اسباب اور علوم سے استفادہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے بلکہ اسباب اور علوم سے فائدہ اٹھانا ہر انسان کا فرض ہے۔ کیونکہ اسباب اور علوم کی جو بھی اہمیت ہے وہ خداوند تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے اور یہ تمام چیزیں اللہ نے اپنے بندوں کی خدمت و ضرورت کے لئے پیدا کی ہیں۔ توحید پرستی کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے کہ ہم اللہ کے پیدا کردہ اسباب اور علوم کی مخالفت کریں یا ان کو غیر ضروری سمجھیں۔ ہاں ان چیزوں کو جزوِ عقیدہ بنانا غلط ہے۔ ہم بار بار یہ وضاحت اس لئے کرتے ہیں کہ لوگ بدعقیدگی سے بھی دور رہیں اور اللہ کی پیدا کردہ نعمتوں سے استفادہ بھی کرتے رہیں۔ آئندہ بھی کچھ حقائق سے انشاء اللہ ہم پردے ہٹائیں گے۔

راہ عمل : کسی بے سہارا کے سر پر شفقت کا ہاتھ پھیرنا صدقہ ہے۔

● عقلمند تب تک نہیں بولتا جب تک اس سے کچھ پوچھا نہ جائے۔
● جو چاہتا ہے کہ اسے سکھ کی زندگی میسر ہو تو اس سے فرض نماز نہ چھوٹے۔
● کسی غریب مہمان کے لئے قرض لے کر بھی تکلف کرو۔

اللہ تعالیٰ تمام کاموں میں کفیل

جو شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے تمام کاموں میں کفیل ہو اور وہ اللہ کے حکم سے تمام مخلوقات کے شر سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے اور عمر بھر اس معمول کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ حیرت ناک نتائج اس کے سامنے آئیں گے اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی خاص حفاظت میں رہے گا۔

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر نعمتوں کا نزول موسلا دھار بارش کی طرح ہو اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی پناہ میں رہے تو اس کو چاہئے کہ مذکورہ عمل پڑھتے وقت ہر سیکڑے پر چھ مرتبہ یہ آیت پڑھے فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْءٌ اور ایک مرتبہ یہ آیت پڑھے وَاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ

چاند کی چودھویں شب میں بعد نماز عشاء غسل کرے اور دو نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھے دونوں رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد ایک ایک مرتبہ یہ آیت پڑھے۔

فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ

نماز سے فارغ ہونے کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ پھر یہ نقش بنائے اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھ کر اس پر دم کرتا رہے۔

انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے اس قدر عزت و مقبولیت ملے گی کہ دیکھنے والے بھی حیران ہوں گے، عزت و مقبولیت کے ساتھ مال و دولت بھی کثیر تعداد میں ملے گی اور افسران اور حکام بھی سر جھکانے پر اور چاپلوسی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل
س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح
ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	س	ح
ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب
ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن
ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا
ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا
ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل
ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل
و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ
ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و
ع	م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن
م	ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع
ا	ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م
ل	و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا
و	ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل
ک	ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و
ی	ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک
ل	ح	س	ب	ن	ا	ا	ل	ل	ہ	و	ن	ع	م	ا	ل	و	ک	ی

روحوں سے ملاقات کرنے کا لاجواب عمل

جو شخص اس بات کا ارادہ رکھتا ہو کہ اس کی ملاقات روحوں سے ہو اور وہ جس شخص کی روح کو طلب کرنا چاہے وہ حاضر ہو کر اس سے ہم کلام ہو تو اس کو چاہئے کہ بعد نماز عشاء چالیس دن تک ۳۱۲۵ مرتبہ سلامٌ قولاً من رب رحیم بہ نیت زکوٰۃ پڑھے۔ چالیس دن میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی۔ اس کے بعد سات دن کے عمل کے لئے بیٹھے اور سات دنوں میں پرہیز جلالی اور جمالی کرے۔ طریقہ عمل یہ ہے کہ پہلی شب میں جو اتوار کی شب ہوگی اور سنیچر گذرنے کے بعد آئے گی اس میں عشاء کی نماز کے بعد یہ نقش تیار کرے اور اس پر ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللہ ونعم الوکیل اور ۱۱۸ مرتبہ سلامٌ قولاً من رب رحیم پڑھ کر دم کرے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

کھیعص حمعسق

سلام قولاً من رب رحیم

قل ھو الرحمن آمنا بہ و علیہ توکلنا

حسبنا	الله	ونعم	الوکیل
الوکیل	ونعم	الله	حسبنا
الله	حسبنا	الوکیل	ونعم
ونعم	الوکیل	حسبنا	الله

پہلی ہی شب میں نقش تیار کرنے کے بعد اور اس پر حسبنا اللہ ونعم الوکیل ۴۵۰ مرتبہ اور سلام قولاً من رب رحیم ۱۱۸ مرتبہ پڑھ کر دم کرنے کے بعد نقش اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ اب باقاعدہ عمل شروع کردے اور حسبنا اللہ ونعم الوکیل چار ہزار پانچ سو مرتبہ، سلام قولاً من رب رحیم ایک ہزار آٹھ سو مرتبہ پڑھے۔ اول و آخیر ۲۱ مرتبہ درود شریف پڑھے اس دوران غذا صرف جو کی روٹی ہو، انجیر اور منقہ بھی کھا سکتا ہے۔ غذا میں اس کے سوا کچھ نہ لے اور پرہیز جلالی اور جمالی دونوں کرے۔ عمل شبِ اتوار سے شروع کر کے شبِ سنیچر تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ اس کے بعد اپنی آنکھوں سے وہ سب کچھ دیکھے گا جو نہ دیکھا ہوگا اور نہ پڑھا ہوگا، روحوں سے ملاقات ہوگی اور جس کی روح کو طلب کرنا چاہے گا باذن اللہ وہ حاضر ہوگی اور ہم کلام ہوگی۔

روزانہ اس عمل سے پہلے حصار کرنا بھی ضروری ہے۔ حصار کے لئے سورۂ فاتحہ ایک بار، آیت الکرسی تین بار، چاروں قل ایک بار، حسبنا اللہ ونعم الوکیل ایک بار، سلام قولاً من رب رحیم ایک بار اور قُلْ ھُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِہٖ وَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْنَا ایک بار پڑھے اور حسب قاعدہ حصار کرلے۔

ہر شب تازہ غسل کے بعد عمل شروع کرے۔ یہ عمل بزرگوں کی عطا ہے اس کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور قدر بھی۔

عجیب وغریب مشاہدات کا عمل

آیت کریمہ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ تا رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کا نقش بنا کر اس پر اسی آیت کو ۷۰ مرتبہ پڑھ کر دم کردیں اور اس کو تکیہ میں رکھ کر سوجائیں۔ خواب میں جو کچھ بھی دیکھیں اس کو بیان نہ کریں۔ چالیس راتوں تک ایسا کرتے رہیں اور ہر رات نیا نقش تیار کر کے تکیہ کے نیچے رکھیں۔ ۴۰ راتوں کے بعد چالیس نقوش کی چالیس گولیاں آٹے کی بنا کر کسی دریا میں بہادیں اور ۴۱ ویں شب ایک نقش لکھ کر اپنے بازو پر باندھ لیں اور عمل کی تاثیر قائم رکھنے کے لئے روزانہ ستر مرتبہ مذکورہ آیت کو پڑھتے رہیں۔ عجیب وغریب مشاہدات ہوں گے اور اس آیت کے ذریعہ استخارہ کرنے میں بھرپور کامیابی ملے گی۔ استخارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعت نماز بہ نیت استخارہ پڑھ کر مذکورہ آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر سوجائیں اور اپنے مقصد کو ذہن میں رکھیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی شب میں واضح طور پر جواب آئے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۸۷	۱۷۰۱	۱۶۹۸	۱۶۹۴
۱۶۹۹	۱۶۹۳	۱۶۸۸	۱۷۰۰
۱۶۹۲	۱۶۹۶	۱۷۰۳	۱۶۸۹
۱۷۰۲	۱۶۹۰	۱۶۹۱	۱۶۹۷

رزق کی فراوانی کے لئے

آیت کریمہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ کو بہ نیت زکوٰۃ ۳۱۲۵ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ چالیس دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی، اس کے بعد اس آیت کے نقش کو جب کسی کو بھی برائے فراوانی رزق دیں گے زبردست اثر ہوگا، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد روزانہ "یالطیف" ۱۲۹ مرتبہ، یاقوی ۱۱۶ مرتبہ، یاعزیز ۹۴ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔

نقش یہ ہے

۷۸۶

یااللہ

یالطیف یاقوی

۳۱۴	۳۲۸	۳۲۴	۳۲۱
۳۲۵	۳۲۰	۳۱۵	۳۲۷
۳۱۹	۳۲۲	۳۳۰	۳۱۶
۳۲۹	۳۱۷	۳۱۸	۳۲۳

یاعزیز

چوری سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا گھر چوری اور ڈکیتی سے محفوظ رہے تو

نقش کو لکھ کر اس پر مندرجہ ذیل کلمات ۳ مرتبہ پڑھ کر دم کر دے اور اس نقش کو گھر میں لٹکا دے۔ انشاء اللہ گھر چھوری سے اور آسیبی اثرات سے محفوظ رہے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۹۰	۸۹۴	۸۹۷	۸۸۳
۸۹۶	۸۸۴	۸۸۹	۸۹۵
۸۸۵	۸۹۹	۸۹۲	۸۸۸
۸۹۳	۸۸۷	۸۸۶	۸۹۸

کلمات یہ ہیں الٰھی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر وعلی اللہ قصد السبیل و منھا جائر احفظ عن الحرق والغرق والسرق و جمیع الآفات برحمتك و فضلك یاارحم الراحمین.

یہ کلمات اصحاب کہف کے ناموں پر مشتمل ہیں اور ان میں زبردست اختلاف ہے لیکن ہماری اپنی تحقیق کے مطابق جو نام درست تھے وہ ہم نے نقل کردئے ہیں۔ ان کلمات کے ذریعہ آسیبی اثرات کو دور کرنا اکابرین کی سنت رہی ہے مگر یقین کے ساتھ ان کلمات کے ذریعہ عمل کیا جائے تو کامیابی یقیناً ملتی ہے۔

ایک نایاب نقش

جو شخص اس نقش کو موم جامہ کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھے تو اس کو کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی اگر وہ دشمنوں کی راہ گذر سے بھی گذر جائے گا تو دشمن کو نظر نہیں آئے گا۔ اس کے علاوہ یہ نقش جملہ مقاصد حسنہ میں کامیابی سے ہمکنار کراتا ہے اور ہر مصیبت کے موقعہ پر بفضل خدا ایک ڈھال بن جاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۵۶۱۸	۱۶۵۶۲۱	۱۶۵۶۲۵	۱۶۵۶۱۱
۱۶۵۶۲۴	۱۶۵۶۱۲	۱۶۵۶۱۷	۱۶۵۶۲۲
۱۶۵۶۱۳	۱۶۵۶۲۷	۱۶۵۶۱۹	۱۶۵۶۱۶
۱۶۵۶۲۰	۱۶۵۶۱۵	۱۶۵۶۱۴	۱۶۵۶۲۶

برائے ملازمت

اگر کسی جگہ کے لئے امیدواروں کی کافی درخواستیں اور سفارشیں کسی دفتر میں پہنچ چکی ہوں اور وہاں ملازمت ملنی مشکل نظر آرہی ہو تو تین روز تک مندرجہ ذیل آیت کو سات ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ انشاء اللہ درخواست مقصود ہوگی اور حیرتناک طریقہ پر کامیابی ملے گی۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ آیت یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نَرْفَعُ دَرَجَاتٍ مَّنْ نَّشَاءُ وَ فَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ.

برائے حل مشکلات تسخیر حکام وفراخی رزق

"اللہ الصمد" کا نقش تمام مشکلات میں کام آتا ہے۔ تسخیر حکام میں بھی تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور رزق کی فراوانی میں بھی بے مثال اثر ظاہر کرتا ہے۔ اگر کوئی عامل صرف اللہ الصمد کے نقش کا ہی عامل بن جائے تو اس کو پھر کسی عمل کی احتیاج نہیں رہتی۔ اس نقش کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ سوا لاکھ مرتبہ لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ تعداد سوا لاکھ کی کتنے ہی دنوں میں پوری کی جاسکتی ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ روزانہ کے لکھنے کی تعداد برابر رہے۔ کم زیادہ نہ ہو۔ طالب کو چاہئے کہ ایک چارٹ بنالے اور اپنی سہولت کے مطابق روزانہ کی تعداد مقرر کر کے زکوٰۃ کی شروعات کرے۔ پہلے دن جتنے بھی نقش لکھے جائیں، ان میں سے پہلے والے نقش پر "اللہ الصمد" لکھا جائے گا اور جن نقوش پر ا"اللہ الصمد" لکھا ہوگا ان سب کو سب سے آخری دن آٹے میں گولی بنا کر ڈالیں۔ اس کے بعد عمر بھر روزانہ ایک نقش لکھتے رہیں اور کسی کو دیتے رہیں۔ روزانہ نیا شرط نہیں ہے۔ ایک نقش کم سے کم لکھنا ضروری ہے۔ کسی کو لکھ کر کسی بھی دن دے سکتے ہیں۔ جس مقصد کے لئے نقش لکھیں، نقش کے نیچے وہ مقصد کھول دیں۔ مثلاً برائے فلاں بن فلاں برائے محبت یا برائے روزگار یا برائے تسخیر حکام وغیرہ۔ حیرتناک نقش ہے۔ بہت کم خطا کرتا ہے۔ عاملین کو چاہئے کہ اس سے ضرور استفادہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ الصمد

۸	۱۱	۱۸۰	۱
۱۷۹	۲	۷	۱۲
۳	۱۸۲	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۸۱

نیند نہ آنے کی شکایت

اگر کسی کو نیند نہ آنے کا مرض ہو تو اس کو چاہئے کہ رات کو بستر پر لیٹ کر سو مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ بَعْدَ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا انشاء اللہ فوراً نیند آجائے گی۔ نیند کی گولیاں کھا کر اپنے دل کو کمزور کرنے سے بہتر ہے کہ اس آیت کو

معمول میں رکھیں۔

دشمن کو دفع کرنے کے لئے

اگر اپنے علاقہ سے کسی ایسے دشمن کو دفع کرنا مقصود ہو جو فاسق و فاجر ہو اور دوسروں کے لئے وجہ مصیبت بنا ہوا ہو تو یہ عمل کرنا چاہئے۔ اس عمل کو زوال ماہ سے شروع کر کے اماوس تک جاری رکھیں۔ عشاء کی نماز کے بعد روزانہ دو نفلیں پڑھیں۔ چالیس مرتبہ وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا۔ انشاء اللہ دشمن وہ علاقہ چھوڑنے پر مجبور ہوگا۔ یہ دو نفلیں ایسے کپڑوں میں پڑھیں جو پاک تو ہوں لیکن میلے کچیلے ہوں۔

پیغام نکاح کے لئے

جن لڑکوں یا لڑکیوں کے پیغام نہ آتے ہوں ان کے لئے یہ عمل تیر بہدف ہے۔ اس کی ۱۲۹ دن تک جاری رکھیں۔ لڑکیاں درمیان میں ناغہ ہو جانے کی وجہ سے بعد میں اپنی تعداد پوری کریں۔ عمل شروع کرنے کی تاریخ نوٹ کر کے عمل جاری رکھیں اور کوشش کریں کہ تعداد دنوں کی ۱۲۹ سے کم یا زیادہ نہ ہو۔ لڑکے ۱۲۹ دن تک لگاتار پڑھیں۔ عمل یہ ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ "یالطیف" پڑھیں اور اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ انشاء اللہ اسی دوران پیغام موصول ہونے شروع ہو جائیں گے۔

استخارہ کا آسان اور موثر طریقہ

استخارہ کے لئے یہ عمل آسان ہے اور موثر ترین بھی ہے۔ اس عمل میں پہلی ہی رات خواب میں نشان دہی ہو جاتی ہے۔ اگر خدانخواستہ پہلی رات میں کامیابی نہ ہو تو پھر سنت یہ ہے کہ مزید دو راتوں میں استخارہ کر لیا جائے۔

طریقہ یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد دو رکعت بہ نیت استخارہ پڑھ کر بستر پر لیٹ جائے اور تین مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد دس مرتبہ سورہ فاتحہ پڑھے۔ گیارہ مرتبہ سورہ اخلاص پھر تین بار درود شریف پڑھ لے اور اپنے مقصد کا تصور کرتے ہوئے داہنی کروٹ پر لیٹ جائے۔ انشاء اللہ خواب میں واضح طور پر جواب ملے گا۔ اگر جواب تو مل جائے لیکن مطلب سمجھ میں نہ آئے تو کسی معتبر عالم سے رجوع کرے اور یقین رکھے کہ یہ اشارہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔

اولاد کے لئے

جو میاں بیوی اولاد کی نعمت سے محروم ہوں ان کے لئے یہ عمل پیش ہے اور یہ عمل بزرگوں کی ایک خاص عطا ہے۔ یہ عمل بہت کم خطا کرتا ہے۔

اس عمل کو اگر یقین کے ساتھ کریں گے تو انشاء اللہ کبھی مایوسی کا منہ دیکھنا نہیں پڑے گا۔ عمل یہ ہے کہ چاند کی پہلی تاریخ سے نو تاریخ تک روزانہ یہ عمل کرنا ہے کہ نماز فجر کے بعد ایک سیب اپنے سامنے رکھ کر اس پر نو مرتبہ "حُمَّ الْاَمْرُ وَ جَاءَ النَّصْرُ" پڑھیں اس کے بعد اس سیب کو اٹھا کر رکھ دیں۔ رات کو دونوں میاں بیوی ہم بستری سے پہلے آدھا آدھا سیب دونوں کھالیں۔ ان نو دنوں میں کم سے کم دو مرتبہ ہم بستری ضروری ہے۔ نو دن کے اس عمل کے بعد اللہ کی رحمت کا انتظار کریں۔ عام طور پر پہلے ہی مہینہ میں حمل ٹھہر جاتا ہے ورنہ دوسرے، تیسرے مہینے میں ٹھہرتا ہے۔ اگر پہلے مہینے میں نہ ٹھہرے تو دوسرے مہینے میں پھر اس عمل کو دوہرائیں۔ اس کے بعد حمل نہ ہونے کی صورت میں تیسرے مہینے بھی اس عمل کو دوہرالیں۔ تین مہینے کے بعد یہ عمل کرنا چھوڑ دیں۔ انشاء اللہ اولاد ہو جائے گی۔ یہ عمل ہزاروں بار تجربہ میں آچکا ہے۔ جو لوگ اولاد سے محروم ہیں وہ اس عمل کو اختیار کریں اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

تسخیر خلائق کا ایک نادر فارمولہ

تسخیر حکام اور تسخیر خلائق کے لئے مندرجہ ذیل نقش کو چاندی کی لوح پر اس وقت کندہ کریں جب قمر حالت شرف میں ہو۔ نقش کندہ کرنے سے پہلے ۹۴ مرتبہ "یاعزیز" پڑھ کر اس لوح پر دم کرلیں۔ اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر نقش کندہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ز	ی	ز	ع
۲۳	۲۶	۲۹	۱۶
۲۸	۱۷	۲۲	۲۷
۱۸	۳۱	۲۴	۲۱
۲۵	۲۰	۱۹	۳۰

نقش تیار کرنے کے بعد ۹۴ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر اس پر دم کریں۔ دعا یہ ہے "یَاعَزِیْزُ عَزِّزْنِیْ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ"۔ اس کے بعد اس لوح کو تعویذ بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں یا اپنے گلے میں ڈال لیں یا چاندی کی ڈبیا میں رکھ کر استعمال میں لائیں۔ مغرب کی نماز کے بعد مذکورہ دعا کو ۹۴ مرتبہ ہمیشہ پڑھتے رہیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ حکام و افسران مسخر ہوں گے اور تمام مخلوقات بھی مسخر ہوگی۔ تسخیر خلائق کا یہ حیرت ناک فارمولہ ہے اور قدردان لوگوں کے لئے ایک قیمتی عطا ہے۔

یہ نقش محبت کے لئے اکسیر ومجرب ہے

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

الحب یاجبرائیل بحق آدم وحوّا فلاں بنت فلاں را مبتلا گردد بحق یابدّوح یابدّوح یابدّوح

یہ نقش واسطے حب مجرب ہے

ترکیب: اس نقش کولکھ کروزنی پتھر کے نیچے دبائے انشاءاللہ تعالیٰ محبوب بے قرار ہوکر حاضر ہوگا۔

۷۸۶

۹۵۱	۹۶۵	۹۶۲	۹۵۹
۹۶۳	۹۵۸	۹۵۲	۹۶۴
۹۵۷	۹۶۰	۹۶۷	۹۵۳
۹۶۶	۹۵۴	۹۵۶	۹۶۱

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں۔ بحرمت این نقش بے قرار شود زود بیاید زود بیاید زود بیاید

عمل حب

سِلْ یَارَسُوْلُ اَجِیْراً سُوْلُ بِحَقِّ اِشْرَاهِیاً مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ بِاَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔

ترکیب: اس کو صرف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پان پر مطلوب کو کھلائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مطلوب کا دل مطیع وفرمانبردار ہوجائے گا۔ مجرب وآزمودہ ہے۔

بفضلہٖ تعالیٰ۔

عمل محبت

ترکیب: اول وآخر دس مرتبہ درود شریف پڑھے اور درمیان اس کے اسم یابدوح کو بیس تسبیح یعنی دوہزار مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کرکے مطلوب کو کھلائے۔ انشاءاللہ تعالیٰ مطلوب تابعدار ہوجائے گا۔

یہ عمل آزمودہ اور مجرب ہے۔

نقش محبت

اس نقش کو لکھ کر جسے پلائے گا وہ محبت کرے گا۔ ایک روز چھوڑ کر پلایا جائے گا روز پلانے سے تاثیر باطل ہوجائے گی۔

۷۸۶

۱۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

یَابَدُّ وْحُ تَبَدُّ وْحُبَ مِنَ الْبُدُّ وْحِ فِی الْبُدُّ وْحِ بُدُّ وْحِکَ یَابُدُّ وْحُ فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

نقش محبت میاں بیوی

یہ نقش لکھے اور طالب اپنے بازو پر باندھے وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۸	۴۴۱	۴۴۶
۴۴۳	۴۴۵	۴۴۷
۴۴۴	۴۴۹	۴۴۲

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

عمل حب

جوشخص اس نقش کو پگڑی یا ٹوپی میں موم جامہ کرکے اور عطر معطر کرکے

اپنے پاس رکھے گا وہ عدالت یا اپنے آقا کے پاس جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب لوگ اس کے مطیع ہوں گے۔ وہ نقش یہ ہے۔

ھو الحیّ ۷۸۶ القیّوم

۱۶	۲۹	۲۶	۲۳
۲۷	۲۲	۱۷	۲۸
۲۱	۲۴	۳۱	۱۸
۳۰	۱۹	۲۰	۲۵

یَاعَزِیْزُ بِعِزَّتِکَ یَاعَزِیْزُ یَاعَزِیْزُ

عمل حب میاں بیوی

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے اس آیت شریفہ کو سات سو سات دفعہ سات دن تک پڑھنا پھر جس کو اپنا کرنا مقصود ہو اسے پانی یا کسی اور چیز پر دم کر کے کھلانا پلانا نہایت مجرب اور مفید ہے۔ آیت شریفہ یہ ہے۔

وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً۔ (سورۂ روم: ۳۰۔ آیت، ۲۱)

اعتقاد اور خلوص نیت شرط ہے۔ عمل نہایت مجرب ہے۔

حب کے لئے

ترکیب: اس نقش کو محبت کے لئے طالب و مطلوب کو لکھ کر پلائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ محبوب تابع فرمان ہو جائے گا مجرب ہے۔

۷۸۶

یَاحَلِیْمُ یَاحَلِیْمُ یَاکَرِیْمُ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

۱۱۶	۱۲۹	۱۲۶	۱۲۳
۱۲۷	۱۲۲	۱۱۷	۱۲۸
۱۲۱	۱۲۴	۱۳۱	۱۱۸
۱۳۰	۱۱۹	۱۲۰	۱۲۵

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً یَا قَدِیْمَ الْاِحْسَانِ

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

حب کے لئے

حٰمٓ عٓسٓقٓ ...... ۷۸ مرتبہ پڑھے۔

ترکیب: نماز عشاء سے فراغت پا کر اس کو شروع کرے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر آخر میں طالب نام لے کر پکارے۔

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

تین دفعہ پکارے تصور کے ساتھ، انشاء اللہ تعالیٰ اپنے کام میں کامیاب ہو جائے گا۔ اس عمل کو بھی عروج ماہ نوچندی جمعرات سے شروع کیا جائے۔ مجرب ہے۔

محبت حاکم کے لئے

ترکیب: جب کوئی حاکم کے غصہ سے ڈرتا ہو اور حاکم اس پر بے جا ظلم کرتا ہو تو اس نقش کو لکھ کر ٹوپی یا پگڑی میں رکھے اور حاکم کے سامنے جائے۔ خدا کے فضل و کرم سے وہ شخص کامیاب ہوگا۔

مجرب ہے۔

۷۸۶

۶۶۱	۶۵۴	۶۵۹
۶۵۶	۶۵۸	۶۶۰
۶۵۷	۶۶۲	۶۵۵

محبت حاکم کے لئے

ترکیب: جب کوئی حاکم کے غصہ سے ڈرتا ہو اور حاکم اس پر بے جا ظلم کرتا ہو تو ان آیات پاک کو لکھ کر ٹوپی یا پگڑی میں رکھے اور حاکم کے سامنے جائے۔ خدا کے فضل و کرم سے وہ شخص کامیاب ہوگا مجرب ہے۔

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ط اِنَّهٗ مِنْ سُلَیْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَیَّ وَاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ط

(سورۂ نمل ۲۷ آیت۔ ۳۰ سے ۳۱)

عمل حب

ترکیب: فَسَیَکْفِیْکَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط

(سورۂ بقرہ ۲ آیت۔ ۱۳۷)

عروج ماہ میں شروع کرے، عشاء کی نماز کے بعد ۱۱۰ مرتبہ پڑھے اور پڑھنے کے وقت مطلوب کا تصور رکھے اور شیرینی پر دم کر کے مطلوب کو کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب تابع ہو جائے گا۔ یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔

عمل حب

عداوت ختم کرنے کے لئے: اگر عداوت کو لوٹانا منظور ہو تو اس مبارک آیت کو لکھ کر اور دھو کر پلائیں آپس میں دشمنی جاتی رہے گی اور ایک دوسرے میں ہمدردی ہوجائے گی۔ آیت یہ ہے۔

اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّ اَجْرٍ کَرِیْمٍ ط (سورۂ یٰسین ۳۶ آیت ۔۱۱)

حب کے لئے

ترکیب: اگر میاں بیوی یا دو بھائیوں یا دو آدمیوں میں باہم اتفاق ومحبت نہ ہو تو ان آیات کو چینی کی رکابی پر لکھیں اور اس رکابی میں شہد ڈال کر ملیں پھر شہد کو کسی کھانے کی چیز میں ملا کر کھلائیں، فضل الٰہی سے آپس میں اتفاق ہوجائے گا۔ نیز آیات کے شروع میں بسم اللّٰہ کے عدد بھی لکھیں یعنی اس طرح۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ۔ (سورۂ بقرہ ۲ آیت ۔۶)

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں۔

اَللّٰهُمَّ اَحْفَظْنِیْ اَلْحَمْدُ وَلَدَهٗ حَیَاتٌ شَهِدَ الْمَوَدَّةَ سَلُوْتِیْ هُمْ اَلْاَخُوْنَ اِحْفَظْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنَ۔

عمل محبت اتفاق واتحاد

ترکیب: اگر کسی گروہ میں لڑائی جھگڑا ہو یا سخت جنگ رہتی ہو تو یہ آیت شریف پڑھ کر اس گروہ کی طرف دم کریں اور اگر دم نہ کر سکیں تو کاغذ پر لکھ کر پانی میں گھول کر سب کو پلائیں اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر شخص جس کنوئیں سے پانی پیتا ہو اس کنوئیں میں دھو کر ڈال دیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ سب کے اندر خلوص ومحبت پیدا ہوگا۔ آیت یہ ہے۔ وَجَآءَ مِنْ اَقْصَی الْمَدِیْنَةِ رَجُلٌ یَّسْعٰی قَالَ یٰقَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِیْنَ اتَّبِعُوْا مَنْ لَّا یَسْئَلُکُمْ اَجْرًا وَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ۔ (سورۂ یٰسین ۳۶ آیت ۔۲۰ سے ۲۱)

عمل حب

ترکیب: یہ نقش معظم مطلوب کو بے قرار کرنے کے لئے مجرب ہے اس کو باوضو لکھ کر کسی کوزۂ گلی (مٹی کی چھوٹی سی کلیا) میں رکھ کر اور تھوڑی سی شکر ڈال کر اس کو آگ میں دفن کریں۔ جوں جوں آگ کی گرمی اسے پہنچے گی مطلوب بے قرار ہوگا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷۳	۳۷۶	۳۷۹	۳۶۵
۳۷۸	۳۶۶	۳۷۲	۳۷۷
۳۶۷	۳۸۱	۳۷۴	۳۷۱
۳۷۵	۳۷۰	۳۶۸	۳۸۰

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں نقش آیت معظم

ترکیب: اگر کوئی شخص کسی ظالم امیر کے سامنے جانا چاہے تو اس آیت معظم وَتَمَّتْ کَلِمَةُ رَبِّکَ وَعْدَهٗ ط لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ط (سورۂ انعام ۶ آیت ۔۱۱۶) کو لکھ کر اور مثل تعویذ کے موم جامہ میں لپیٹ کر زبان کے نیچے رکھ لیں اور اس کے پاس جا کر گفتگو کرے، بے شک وہ امیر اس پر مہربان ہوجائے گا۔

عمل حب

نیز اس آیت شریف کے عدد نکال کر ہم نے نقش مربع پُر کردیا ہے۔ اس نقش کے نیچے مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اور طالب اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھے اور اس نقش کو پانی میں گھول کر پلائے۔ مطیع ہوجائے گا اور اگر نقش مذکور کو لکھ کر بازو پر باندھیں تو ہر دل عزیز رہیں گے۔ وہ نقش معظم یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲۶	۷۲۹	۷۳۲	۷۱۹
۷۳۱	۷۲۰	۷۲۵	۷۳۰
۷۲۱	۷۳۴	۷۲۷	۷۲۴
۷۲۸	۷۲۳	۷۲۲	۷۳۳

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

عمل حب

یہ نقش معظم ان ہی آیتوں کا ہے۔ محبت اور وجاہت کے لئے مجرب اور آزمودہ ہے اس کو مشک اور زعفران سے لکھ کر گلے یا سیدھے بازو پر باندھے

۷۸۶

۵۷۰۵	۵۷۰۹	۵۷۱۲	۵۶۹۸
۵۷۱۱	۵۶۹۹	۵۷۰۴	۵۷۱۰
۵۷۰۰	۵۷۱۴	۵۷۰۷	۵۷۰۳
۵۷۰۸	۵۷۰۲	۵۷۰۱	۵۷۱۳

عمل حب

ترکیب: عروج ماہ نوچندی جمعرات کو زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ سے لے کر حُسْنُ الْمَاٰبِ ط (سورۃ آل عمران) تک پڑھ کر مطلوب کو کسی چیز پر دم کرکے کھلائے تعداد ۳۰۴۳ بار اول آخر اکیس اکیس یا گیارہ گیارہ بار درود شریف صرف ایک یوم کا ہے اور مجرب ہے۔ حرام کے لئے نہ پڑھے ورنہ نقصان ہوگا۔

عمل حب المجرب

ترکیب: اَلَمْ تَرَ كَيْفَ بستم خواب وخور فلاں بن فلاں فَعَلَ رَبُّكَ سے لے کر كَيْدَهُمْ خواب خور فلاں فلاں سے فِيْ تَضْلِيْلٍ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ سے لیکر آخر تک پھر کہے بستم خواب وخور فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں (ترکیب) تعداد ۴۱ مرتبہ پڑھ کر شکر سفید پر دم کرے۔ اس عمل کو صرف سات یوم کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ معشوق فوراً حیران وپریشان ہوکر حاضر ہو، شکر سفید لیکر اس کی سات پڑیاں بنائے۔ ایک پڑیا روزانہ پڑھ کر چیونٹیوں کو ڈالی جائے۔

عمل حب المجرب

ترکیب: ایک سوایک عدد سیاہ مرچ لے کر ہر دانے پر ایک بار پڑھے روزانہ اس عمل کی میعاد کل (۲۱) یوم کی ہے۔ اول گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھے۔ مجرب ہے۔ کومتیس بیٹھی کو بیٹھ ندلیس، سوتی کو سوتے ندلیس مجھ بن فلاں بن فلاں کو آرام ندلیس۔ یاحَبِيْبُ یاحَبِيْبُ یاحَبِيْبُ۔

عمل حب

محبت میں یقینی کامیابی کیلئے یہ نقش اور عمل بھی نہایت مجرب اور فائدہ مند ہے۔

اگر بروز پیر اس نقش کو چاندی پر کندہ کرواکر اور اس کے گرد اس کے موکل کا نام بھی لکھوا کر پہنیں اور اس کے علاوہ مضروب کے موافق اس کا ذکر بھی پڑھیں تو انشاء اللہ تعالیٰ العزیز الحکیم بندہ مخلوق میں پسند کیا جائے گا اور جس سے محبت کرنا چاہے وہ اس کو مثبت جواب دے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

ال	م	ل	ک
۳۱	۱۹	۳۲	۳۹
۱۸	۲۸	۴۲	۳۳
۴۱	۳۴	۱۷	۲۹

اس کے موکل کا نام ہیہائیل ہے اور اس کے اعداد مضروب ۱۲۱ ہیں اگر کسی افسر اعلیٰ یا حاکم وقت کے سامنے زیر لب پڑھا جائے تو وہ لازمی قدر ومنزلت کرے گا اور اگر خلوت میں پڑھے تو اس کا موکل حاضر ہوکر اس کا ہر جائز کام کرے گا۔ دعوت یاذکر درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ مُحْيِ الْاَرْوَاحِ وَالنُّفُوْسِ مَالِكُ الرِّقَابِ وَمُسَبِّبُ الْاَسْبَابِ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ وَمُقَرِّبُ الْبَعِيْدُ وَمُجِيْبُ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّيْنَ لَا اَنْتَ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ ذَلَّتْ لَكَ رِقَابُ الْمُلُوْكِ وَصَارَ كُلُّ مَلِكٍ لَكَ عَبْدًا مَمْلُوْكًا ط اَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ اَنْ تُمَلِّكَنِيْ نَاصِيَتِيْ وَتَكْشِفَ لِيْ عَنْ حَقَائِقِ عَالَمِ الْجَبَرُوْتِ لِاُحْظٰى بِالْاَسْرَارِ الرَّبَّانِيَّةِ وَالْاٰيَاتِ الْمَلَكُوْتِيَّةِ وَاَسُوْدُ بِاِشْرَاقِيْ عَلٰى اَبْنَآءِ جِنْسِيْ وَمَلِّكْنِيْ اَللّٰهُمَّ نَاصِيَةَ عَوَالِمِ اسْمِكَ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ تَعَزَّزْتَ بِهٖ وَلَا يُسَمّٰى بِهٖ غَيْرُكَ يَامَلِكُ يَاقُدُّوْسُ يَا مَلِكَ الْمُلْكِ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ اَجِبْ اَيُّهَا السَّيِّدُ الْجَلِيْلُ هٰذَا الْاِسْمَ الْجَلِيْلَ وَاَمِدَّنِيْ بِرُوْحٍ مِنْ رُوْحَانِيَّتِكَ يَخْدِمُنِيْ فِيْ حَوَائِجِيْ۔

معاشرہ میں رتبہ اور وقار بڑھ جائے

اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ اس کا رتبہ اور وقار معاشرہ میں بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ اس نقش معظم کو چاندی یا سونے پر کندہ کرواکر اپنے پاس رکھے اس کا رتبہ بڑھ جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

ال	ع ل	ی	م
۱۱	۳۹	۳۲	۹۹
۳۸	۸	۱۰۲	۳۳
۱۰۱	۳۴	۳۷	۹

اسی کے ساتھ اس دعوت یاذکر کو بھی اپنے معمولات میں شامل کرلیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ الْعَلِيْمُ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَعَالِمُ دَقَائِقِ الْاَسْرَارِ وَالْخَفِيَّاتِ الْمُحْصِيْ لِكُلِّ ذَرَّةٍ وَتَفْصِيْلَ الْمُؤْتَلِفَاتِ بِمَا قَدَّرْتَ وَرَتَّبْتَ فِي الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ مِنْ

الْمَوْجُودَاتِ اَسْئَلُکَ بِاِحَاطَةِ عِلْمِکَ وَتَفْصِیْلِ شَکْلِ قِدَمِکَ وَنُفُوْذِ قُدْرَتِکَ وَبِخَطَابِکَ بِاَنْوَارِ حِکْمَتِکَ اَنْ تَخْرِق فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ الْحِجَابَ لِاَ طَّلِعَ عَلٰی مَاتَحْتَ ذَرَّةٍ مِّنْ ذَرَّاتِ الْوُجُوْدِ فَاَبْتَهِجَ بِسِرِّ الْقَدَمِ وَتَزُوْلَ عَنِّیْ الْعَدَمَ یَا اللّٰهُ یَاحَکِیْمُ اَسْئَلُکَ بِسِرِّ قُوَّتِکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ عَبْدِکَ عَیْنَا ئِیْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَیَکُوْنُ عَوْنًا لِّیْ فِیْمَا اُرِیْدُ یَا اللّٰهُ یَا عَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ۔

جو شخص بھی اس ذکر کو بروز جمعۃ المبارک طلوع آفتاب کے وقت سے لے کر نماز جمعہ تک پڑھتا رہے اور نقش کے گرد مؤکل کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے مراتب کو بھی بلند فرمائے گا اور اس کا حافظہ بھی درست و تیز فرمائے گا۔

عمل محبت والفت

اگر کسی کی یہ خواہش ہے وہ جس کے ساتھ محبت کرتا ہے تو وہ بھی اس کے ساتھ محبت اور الفت کے ساتھ پیش آئے تو اسے چاہئے کہ درج ذیل نقش کو کسی برتن پر زعفران وگلاب سے لکھ کر پلائے وہ اس کے ساتھ محبت سے پیش آئے گا اس کے علاوہ اس اسم کو بھی ہر وقت پڑھتا رہے اس اسم کو بے حساب پڑھنے سے اس اسم کا مؤکل حاضر ہو جاتا ہے۔ اس مؤکل سے ہر جائز کام کرواسکتا ہے اگر اس اسم کو کند ذہن شخص چاندی کی انگوٹھی پر کندہ کروا کر پہنے تو اس کو ذہانت نصیب ہوگی۔

نقش یہ ہے۔ اسم یہ ہے۔ الرَّقِیْبُ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۸۶

ال	ر	ق	ی ب
۱۰۱	۱۱	۳۲	۱۹۹
۱۰	۹۸	۲۰۲	۳۳
۲۰۱	۳۴	۹	۹۹

اس کے ساتھ یہ دعوت یا ذکر بھی روزانہ بعد از نماز فجر تیار کرے اور اول وآخر درود شریف بھی پڑھے۔

بسم اللّٰه الرَّحمٰن الرَّحیم ط اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الرَّقِیْبُ الْمُرَاقِبُ لِاَعْیَانِ تَفَاصِیْلِ الْاِمْتِدَادِ فِی الْمَوْجُوْدَاتِ وَتَفَاصِیْلِهَا یَا اللهُ الْعِبَادَ اَنْتَ الْمُلَازِمُ بِدَوَامِ النَّظْرِ لِهَا فَلَاتَغْفُلُ لَمْحَةً مِّنَ اللَّمْحَاتِ وَاَنْتَ الْحَافِظُ لِنَظَامِهَا عَلٰی اَکْمَلِ الْحَالَاتِ فِی التَّحْلِیْلِ وَالتَّاکِیْبِ وَالْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ اَسْئَلُکَ بِسَرَائِرِ عِلْمِ غَیْبِکَ الْقَدِیْمِ عَلٰی نَظَامِ مُرَادِکَ الْعَالِمُ بِمَا اَجْرَاهُ قَلَمَکَ فِیْ لَوْحِ التَّفْصِیْلِ وَالتَّعْظِیْمِ اَسْئَلُکَ اَنْ تُنَوِّرَ ظَاهِرِیْ وَبَاطِنِیْ بِنُوْرٍ مِّنْ عِنْدِکَ وَاَنْ تُلْهِمَنِیْ اَنْ اَتَخَلَّقَ بِمُرَاقِبَةٍ لَمُحَاتِیْ وَلَحْظَاتِیْ بِمَا تَتَّخِذُنِیْ بِهٖ لَکَ حَبِیْبًا وَّلِمَا تَرْضَاءُ عَنِّیْ مُجِیْبًا اَللّٰهُمَّ اَنِلْنِیْ مِنْکَ حُسْنَ الْمُلَاحِظَاتِ بِدَوَامِ التَّوْفِیْقِ وَکَمَالِ الْمُلَاحَظَةِ مِنَ الْاَمْرَاضِ فِی الْقَلْبِ وَالْجَسَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ یَا اللّٰه یَارَقِیْبُ۔

محبت زوجین کے لئے مجرب نقش

اگر خدانخواستہ میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا ہوتا ہو اور گھر کا سکون برباد ہو چکا ہو تو چاہئے کہ سورۂ جمعہ کا درج ذیل نقش معظم تیار کر کے خاوند اپنے پاس حفاظت سے رکھے۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم ضرور سلوک واتفاق قائم ہوگا۔

نقش معظم یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۵۳۷۳	۱۵۳۸۷	۱۵۳۸۴	۱۵۳۸۱
۱۵۳۸۵	۱۵۳۸۰	۱۵۳۷۴	۱۵۳۸۶
۱۵۳۷۹	۱۵۳۸۲	۱۵۳۸۹	۱۵۳۷۵
۱۵۳۸۸	۱۵۳۷۶	۱۵۳۷۸	۱۵۳۸۳

خاوند کی بدکلامی رک جائے

اگر کسی خاتون کا خاوند اس سے اکثر اوقات بدکلامی کرتا ہو، لڑائی جھگڑا کرتا ہو اور اس سے صحیح طرح بات نہ کرتا ہو تو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے اس خاتون کو چاہئے کہ پیر کے روز درج بالا نقش معظم کو تیار کر کے صحرا میں دفن کرے۔

نقش نہایت ہی مجرب اور مفید ہے۔

مطلوب مطیع ہو جائے

اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہو کہ وہ اپنے محبوب کو اپنا مطیع بنالے تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور مفید ہے۔

درج ذیل نقش کو اگر اپنے بازو پر باندھ کر محبوب کے پاس جائے تو یقیناً وہ اس کی طرف مائل ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یحبونہم	کحب	اللہ	والذین
کحب	اللہ	والذین	آمنوا
اللہ	والذین	آمنوا	اشد حبا للہ
والذین	آمنوا	اشد حبا للہ	للہ

محبوب کو بے قرار کرنے کے لئے

اگر کوئی چاہے کہ اس کا سنگ دل محبوب اس کی محبت میں بے قرار ہوجائے تو طالب کو چاہئے کہ درج ذیل نقش کو حسب قاعدہ تیار کر کے ایک درخت کی مضبوط شاخ کے ساتھ لٹکادے۔ یہ نقش مشک وزعفران سے اور کسی پاک قلم سے تحریر کرے جب ہوا سے یہ نقش ہلے گا تو مطلوب بے قرار ہوگا۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۴۳	۲۵۶	۲۵۳	۲۵۰
۲۵۴	۲۴۹	۲۴۴	۲۵۵
۲۴۸	۲۵۱	۲۵۸	۲۴۵
۲۵۷	۲۴۶	۲۴۷	۲۵۲

محبت زوجین کے لئے مجرب نقش

خدانخواستہ اگر میاں بیوی میں ناچاقی ہوجائے تو چاہئے کہ بیوی اس نقش کو دومرتبہ عرق گلاب، مشک اور زعفران سے تحریر کرے اس کے بعد ایک تو اپنے شوہر کو پانی میں گھول کر پلائے اور دوسرا نقش اپنے بازو کے ساتھ باندھ لے۔ نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

نقش حب

اگر مطلوب کو مطیع یا اپنی طرف راغب کرنا ہوتو اس کے لئے ذیل کا عمل بے حد فائدہ مند اور مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے اسے چاہئے کہ مطلوب کا پہنا ہوا کپڑا لے کر اس پر مشک وزعفران سے درج ذیل دونوں نقوش تحریر کرلے ایک نقش کو آگ میں جلادے اور دوسرے نقش کو جہاں مطلوب کی آمد ورفت ہو دفن کردے۔

نقش نمبر:۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۷۰	۲	۸
۴	۷	۹
۶	۱۱	۳

نقش نمبر:۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

ہر شخص محبت کے ساتھ پیش آئے

جوشخص یہ چاہے کہ مخلوق خدا اس کی عزت بے حساب کرے اور وہ جہاں جائے اس کی عزت وتوقیر ہو تو اس کو چاہئے کہ درج ذیل عمل دس مرتبہ پڑھے اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پرمل لے۔ انشاء اللہ العزیز الحکیم اس کی ہر جگہ عزت وتکریم ہوگی۔

عمل یہ ہے۔ اَلَّا تَعْلُوْا عَلَيَّ وَاْتُوْنِيْ مُسْلِمِيْنَ۔

(سورۂ نمل ۲۷ آیت۔۳۱)

يَاخَيْرَ الْمَقْصُوْدِيْنَ يَاخَيْرَ الْمَطْلُوْبِيْنَ يَاخَيْرَ الْمَحْبُوْبِيْنَ يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ۔

(سورۂ بقرہ ۲ آیت۔۱۶۵)

لوگوں میں تکریم حاصل ہو

اگر یہ خواہش ہو کہ عام لوگ اس کے ساتھ پیار ومحبت کے ساتھ پیش آئیں تو چاہئے کہ درج ذیل دعا بعد از نماز فجر پانچ سو مرتبہ اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔

یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ يَا بَدِيْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَيْرِ يَا بَدِيْعُ۔

عمل حب مجرب

حُب کے واسطے یہ عمل نہایت مجرب ہے۔ طریقہ اس کا کچھ یوں ہے کہ عمدہ خوشبو کے سات عدد تازہ پھول لے کر ہر پھول پر سات مرتبہ درج ذیل آیت مبارکہ پڑھ کر تین مرتبہ پھونک مارے۔ جب تمام پھولوں پر دم کر چکے تو اپنا اور مطلوب کا نام مع والدہ کے لے کر تمام پھولوں پر دم کرے اب انہی پھولوں میں سے ایک پھول جس سے محبت کرتا ہے اس کو پکڑا دے جیسے ہی وہ پھول سونگھے اس کا مطیع ہو جائے۔

وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ وَاَلْقَيْنَا عَلٰى كُرْسِيِّهٖ جَسَدًا ثُمَّ اَنَابَ۔

(سورہ صٓ ۳۸ آیت ۔۳۴)

محبت کے لئے مختصر مگر زبردست عمل

اگر کسی کو اپنی طرف راغب کرنا مقصود ہو درج ذیل عمل کسی بھی شیرینی پر ستر مرتبہ دم کر کے مطلوب کو کھلا دے۔ جس کو کھلائے گا وہ اس کی محبت میں بے قرار ہو جائے بصرف صدق دل اور توجہ کامل شرط ہے۔

عمل یہ ہے۔ یَا طَهَمُوْنَا۔

تعویذ الحب

ذیل کے نقش مبارک کو چھیاسٹھ یوم تک روزانہ ساعت مشتری یا قمر میں زعفران وگلاب ومشک سے لکھے اور گولیاں آٹے میں بنا کر روزانہ دریا میں بہا دے۔ انشاءاللہ تعالیٰ العزیز محبت بے حد زیادہ اور بے پناہ ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سلام	قولا	من رب	رحیم
رب رحیم	من رب	قولا	سلام
قول	سلام	رحیم	من رب
من رب	رب رحیم	سلام	قولا

عمل خاص الخاص محبت

بسم اللہ الرَّحمٰن الرَّحیم. ھادی الرَّحمٰن کام کرے سبحٰن الرحیم، عالم کو مسخر اور مستقیم، موہنی چپ، موہنی روپ موہنی ہوئی دین اسلام عمر بن الخطاب علی نبی کا شمشیر بردار پیر دستگیر میرا کام کر کے لاؤ بِحقِّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

عمل مذکور کو ایک سو ایک بار صبح کی نماز کے بعد شروع چاند کی جمعرات کے دن پڑھا جائے اول وآخر تین تین بار درود شریف دو لونگ لے کر اس پر دم کریں اور روزانہ انہی دونوں لونگوں پر اکیس دن تک عمل مذکورہ کو پڑھ کر پھونکتے رہیں۔ اکیسویں دن نادرین کی روئی میں دونوں لونگوں کو لپیٹ کر بتی بنا کر روغن صندل میں کاجل تیار کریں کاجل تیار ہونے تک بے تعداد عمل پڑھنا ہوگا جب کاجل بن جائے تو تھوڑا سا صندل کا تیل ملا کر ڈبیہ میں رکھ لیں وقت ضرورت خود تھوڑا سا لگالیں ماتھے پر اور مطلوب کے کپڑوں میں اگر لگا سکتے ہیں تو لگالیں اول وآخر روز فاتحہ صاحب عمل کی یعنی حضرت پیران پیر دستگیر وصحابہ کرام جن کے اسماء گرامی ہیں کھیر پکا کر دیں۔ اگر رات کو کھیر پکا کر صبح فاتحہ دیں تو مناسب ہے بعد میں کاجل پر دم کریں۔

پرہیز: گوشت، انڈہ، مچھلی، پیاز، لہسن نہ کھائیں۔ دوران عمل میں تمام بدبودار چیزوں سے بچیں۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

یہ ہمارے کاروبار کا مختصر سا ٹور تھا۔ ہم لوگ چرم کا کاروبار کرتے تھے اور اسی سلسلے میں ہمیں کانپور کا سفر کرنا پڑا، ارادہ یہ بھی تھا کہ پندرہ دن کانپور میں رہنے کے بعد نینی تال جائیں گے تا کہ چند دنوں کے لئے تفریح کر کے اپنی روح اور قلب کو سکون فراہم کر سکیں۔ میرے علاوہ میرے دو پارٹنر اور ایک دوست شریک سفر تھے۔ میرا نام تو آپ جانتے ہی ہیں اکرم فردوسی ہے، میرے دو کاروباری پارٹنر ایک جاوید اختر اور ایک سلیم دُرّانی تھے۔ ایک ہمارا دوست بھی ہمارے ساتھ تھا اس کا نام صفدر خاں ہے۔ چوں کہ کانپور میں ہمیں تقریباً ۱۵ دن قیام کرنا تھا اس لئے باقاعدہ ایک مکان ہم نے کرائے پر لے لیا، اس مکان کا کرایہ تین ہزار روپے طے ہوا۔ اگر چہ ہمیں پندرہ دن قیام کرنا تھا لیکن مکان مالک نے ایک ماہ کا کرایہ ہم سے ایڈوانس وصول کر لیا، ہمیں رہائش کی ضرورت تھی اور ہوٹل کا کرایہ زیادہ تھا اس لئے ہم نے اس مکان کو ترجیح دی، بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ یہ مکان ایک طویل عرصہ سے بند ہے اور پھر ہمیں خود یہ اندازہ ہوا کہ یہ مکان چوں کہ جنات کی رہائش گاہ ہے اس لئے کوئی اس میں رہنا پسند نہیں کرتا۔ مکان کیا اچھی خاصی ایک حویلی تھی۔ اس کے آثار یہ بتاتے تھے کہ کسی دور میں یہ حویلی نوابوں کی رہی ہوگی۔ پھر اس میں تالہ کیوں پڑ گیا اور اس میں جنات کس طرح آ بسے، اس کی کوئی تحقیق ہمیں نہیں ہو سکی۔ مالک مکان جو مسلمان تھا اس نے کرایہ وصول کرنے کے بعد پورے مکان کی تفصیل ہمیں سمجھائی اور اس کے بعد وہ یہ کہہ کر چلا گیا کہ میں پندرہ دن سے پہلے ہی واپس آ جاؤں گا۔ مجھے کوئی سفر در پیش ہے۔ آپ لوگ اطمینان سے مکان میں رہیں۔ اس مکان میں کل نو کمرے تھے، مالک مکان نے چار کمروں اپنا تالہ ڈال رکھا تھا، باقی پانچ کمرے خالی تھے اور ان میں کوئی قفل نہیں تھا۔ اس مکان میں تین کمرے پندرہ بائی پندرہ فٹ کے تھے اور ایک بڑا ہال تھا، اس کے بعد ایک بڑا صحن بھی تھا، مکانیت اوپر بھی تھی لیکن چوں کہ زینے میں تالا تھا اس لئے ہمیں اندازہ نہیں ہو سکا کہ اوپر کتنے کمرے ہیں۔ یہ مکان ہمارے قبضے میں جب آیا وہ دن اتوار کا دن تھا اور اس وقت صبح کے گیارہ بجے تھے۔ مکان میں پانی وغیرہ کی کوئی پریشانی نہیں تھی، مکان میں صفائی کا بھی اہتمام تھا، اس صفائی سے یہ اندازہ ہوتا تھا کہ مالک مکان کی مکان میں آمد و رفت ہے اور وہ صفائی ستھرائی کا خیال رکھتا ہے۔ اس دن ہم تھکے ہوئے تھے، ہم نے ایک کمرے میں اپنا سامان رکھ دیا اور ہم سب ہال کمرے میں لیٹ گئے۔ اور لیٹتے ہی نیند آ گئی۔ جس وقت ہماری آنکھ کھلی اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے۔ میرے پارٹنروں نے مشورہ دیا کہ نہا دھو کر ذرا بازار چلیں۔ اندازہ کریں کہ یہاں سے ہوٹل کتنے فاصلے پر ہے اور آس پاس کیا کیا بکتا ہے تا کہ جب کسی چیز کی ضرورت پڑتے تو ہمیں پریشانی نہ ہو۔ یہ مکان کی آبادی سے کچھ فاصلے پر تھا۔ اکا دکا کچے پکے مکان آس پاس تھے، ایک دو چھوٹی دوکانیں بھی تھیں لیکن ان دوکانوں میں بیڑی، سگریٹ اور چھوٹی موٹی ضروریات کی چیز بکتی تھی۔ ہوٹل اس مکان سے دو تین کلومیٹر کے فاصلے پر واقع تھے۔ البتہ ڈھنگ کی دوکانیں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر تھیں جہاں بھی ضرورت چیزیں ملتی تھیں۔ دوران سفر ہمیشہ چائے کا چسکہ بہت پریشان کرتا ہے، چائے کی ہم سب کو عادت تھی، سوچا کہ ایک تھرمس خرید لیں گے اور چائے ہوٹل سے لے لیا کریں گے تا کہ اسے کئی بار پی سکیں۔ فروٹ وغیرہ کے لئے ایک چھری اور کچھ پلیٹیں اور گلاس اور تھرمس وغیرہ خریدنے کے بعد ہم نے دونوں وقت کا کھانا مغرب کے فوراً بعد کھا لیا اور اس کے بعد مکان میں واپس آ گئے۔ رات دس بجے تک مختلف موضوعات پر باتیں ہوتی رہیں۔ ان باتوں میں کاروبار کا موضوع بھی تھا اور دوستانہ گفتگو بھی۔ سوچا تھا کہ کل سے مارکیٹ میں گھومیں گے اور چرم کے بیوپاریوں سے مل کر بزنس کی سیٹنگ کریں گے۔ اگر چہ کانپور میں کئی لوگوں سے ہمارا لین دین تھا، لیکن ان سے ملاقات پہلی بار ہو رہی تھی اور کچھ نئے لوگوں سے بھی ملنے کی پلاننگ تھی، رات دس بجے تک ہنسی مذاق بھی ہوتا رہا اور بات چیت بھی چلتی رہی۔ اس کے بعد ہم نے ہال ہی میں سونے کا پروگرام بنایا، سونے سے پہلے عموماً سب لوگ باتھ روم جاتے ہیں چنانچہ میں اور صفدر دونوں حاجت سے فارغ ہونے کے لئے باتھ روم چلے گئے، باتھ روم تو تین تھے لیکن تیسرا باتھ روم کچھ صاف نہیں تھا اس لئے ہم دونوں باتھ روم گئے، میں جس باتھ روم میں گیا وہ مین گیٹ سے متصل تھا اور صفدر جس باتھ روم میں گئے وہ زینے کے برابر میں تھا۔ میں تو چند منٹ کے بعد ٹھیک ٹھاک آ گیا لیکن صفدر جب لوٹا اس وقت اس کی کیفیت بہت بری تھی اس کے بدن پر کپکپی تھی اور اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی، اس کو اس طرح ہراساں اور پریشان دیکھ کر میں نے بے اختیار پوچھا۔

خیریت تو ہے کیا ہوا؟

اس نے اپنے ماتھے کا پسینہ پوچھتے ہوئے کہا۔ باتھ روم میں تو زلزلہ آرہا تھا۔ باتھ روم تو ہنڈولے کی طرح ہچکولے کھا رہا تھا۔ کیا آپ لوگوں نے بھی زلزلے کا جھٹکا محسوس کیا ہے؟

نہیں بالکل نہیں۔ ہم تینوں کے منہ سے ایک ساتھ نکلا۔

تو پھر وہ سب کیا تھا؟

وہ تمہارا وہم تھا۔ بہت بہادر بنتے ہونا۔ آج تمہاری بہادری کا امتحان ہوگیا۔ یہ کہتے ہوئے سلیم درانی اسی باتھ روم کی طرف گئے اور بولے میں دیکھتا ہوں کیا ہے؟

دس منٹ بڑی بے تابی کے ساتھ ہم سلیم کا انتظار کرتے رہے اور دس منٹ کے بعد جب سلیم باتھ روم سے واپس آیا تو اس کی حالت صفدر سے بھی زیادہ خراب تھی۔ اس کے کپڑوں پر خون بھی تھا، میں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے اس سے پوچھا: تم بھی وحشت زدہ سے لگ رہے ہو؟ یہ تمہیں کیا ہوا؟

یار اس باتھ روم میں تو بھوت ہیں۔

بھوت! پاگل ہوگئے ہو؟

اللہ کی قسم مجھے ایسا لگ رہا تھا جیسے برفیلی ہوائیں چل رہی ہوں۔ سلیم نے کہا: اور یقین کرو کہ مجھے ایسا بھی محسوس ہوا جیسے کوئی میرے گلے میں اپنے ہاتھ ڈالنے کی کوشش کر رہا ہو۔

تم دونوں پاگل ہوگئے ہو کیا؟ کیا ایسا بھی ہوتا ہے؟ جاوید نے جھلا کر کہا۔

لیکن جاوید۔ میں بولا سلیم کے کپڑوں پر یہ خون کے دھبے کیسے ہیں؟

ارے موت دیا ہوگا کسی چمگادڑ نے۔

یار تمہیں مذاق سوجھ رہی ہے۔ سلیم نے کہا: میرا تو دم گھٹا جا رہا ہے اور اگر تم اس کو وہم سمجھ رہے ہو تو تم جاؤ نا اسی باتھ روم میں۔ جاؤ جلدی۔ ہم بھی دیکھیں گے تم کتنے پانی میں ہو؟

یہ سن کر جاوید اختر اٹھے اور اسی باتھ روم میں چلے گئے اور جاتے ہوئے ازراہِ مذاق کہنے لگے کہ آدھے گھنٹہ ہوجائے تو برائے مہربانی باتھ روم کے کواڑ توڑ دینا اور میری لاش کو ذرا احتیاط سے نکالنا۔ ایک دم مت گھسیٹنا۔

جاوید چلے گئے تو ہم آنکھیں پھاڑ کر ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پندرہ منٹ تک جب جاوید اختر واپس نہیں آئے تو ہمیں تشویش ہوئی۔ مزید پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد ہم نے باتھ روم کا دروازہ کھٹکھٹانے کا ارادہ کیا لیکن اسی وقت جاوید باتھ روم سے نکلے اور لڑکھڑاتے قدموں سے ہمارے پاس آئے، ان سے بولا نہیں جا رہا تھا۔ انہوں نے اشارے سے پانی مانگا۔ میں نے پانی دیتے ہوئے کہا: تم نے کیا دیکھا ہے؟

بھوت! سو فیصد بھوت! بھاگ لو یہاں سے۔

اماں یار سنبھالو خود کو۔ کیسی بچوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔

اکرم میاں۔ تم بھی تجربہ کرلو تاکہ یہ نہ کہہ سکو کہ ہم سب وہم کر رہے ہیں۔

میں اس کو وہم نہیں کہہ رہا ہوں: میں بولا میں نے اپنی نانی سے بھوتوں کے بہت قصے سنے ہیں اور انہوں نے مجھے کافی حد تک یہ بات سمجھا رکھی ہے کہ جس طرح اس دنیا میں دوسری بہت سی مخلوقات ہیں اسی طرح اس دنیا میں جن اور بھوت بھی رہتے ہیں۔ میں بھوتوں کا انکار نہیں کر رہا ہوں اور میں اس کو وہم بھی نہیں بتا رہا ہوں۔ جو تم تینوں پر گذری ہے لیکن میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر اس طرح ہم نے اپنے اوسان خطا کر لئے تو پھر رات گذارنی بھی اس مکان میں مشکل ہوجائے گی اور دیکھو جہاں تک اُس باتھ روم کا معاملہ ہے تو نہیں جائیں اس میں۔ میں دوسرے باتھ روم میں گیا تھا وہاں کچھ بھی نہیں ہے۔ ہم ایک ایک کرکے اسی میں جائیں گے اور اسی میں اپنی حاجتوں سے فارغ ہوں گے۔

میری بات سے سب نے اتفاق کیا لیکن جاوید اختر اس دوسرے باتھ روم میں جانے سے بھی ڈر رہے تھے لیکن ہمت کرکے پھر وہ اس باتھ روم میں چلے گئے اور جب دس منٹ کے بعد واپس آئے تو وہ بالکل ٹھیک تھے اور کافی مطمئن تھے۔

اس کے بعد سلیم اور صفدر بھی اس باتھ روم میں گئے اور ساتھ خیریت کے واپس آگئے، ہمیں یہ یقین ہوگیا کہ اس باتھ روم میں کچھ چکر ہے جو کہ زینے کے برابر میں تھا لیکن پھر بھی ہم چاروں کی ہال کمرے میں سونے کی ہمت نہیں ہوئی۔ ہم چاروں اسی کمرے میں چلے گئے جہاں ہمارا سامان رکھا ہوا تھا۔ اگرچہ کمرے میں سب ٹھیک ٹھاک تھا لیکن کسی کو بھی نیند نہیں آرہی تھی، عجیب طرح کی وحشت ہم چاروں پر سوار تھی۔ تقریباً ایک بجے ہمیں محسوس ہوا کہ جیسے باہر ہال کمرے میں کوئی چل رہا ہے۔ سب سے پہلے تو مجھے ہی محسوس ہوا۔ مجھے پریشان دیکھ کر صفدر خان نے پوچھا: کیا بات ہے؟ تم کچھ پریشان لگ رہے ہو؟

مجھے ایسا لگ رہا ہے کہ جیسے باہر کوئی چل رہا ہے۔

اب تمہیں کیا ہوا؟ ابھی تو تم تقریر جھاڑ رہے تھے۔ اب خواہ مخواہ خود ڈر ہمیں ڈرا رہے ہو۔

کچھ نہیں ہے سو جاؤ اور خدا کے لئے ہمیں بھی سونے دو۔

اسی وقت ایسا لگا جیسے کوئی باہر کودا ہو۔

ہم ڈر کر سب ایک دوسرے کے قریب ہوگئے اور ہم نے لائٹ آن کردی لیکن ہم میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ باہر جا کر دیکھ سکے۔ پھر میں نے ہی کہا: یارو! آیت الکرسی پڑھو اور کسی بھی طرح رات گذار لو، صبح کو یہاں سے رفوچکر ہو لیں گے۔

اور ہمارے تین ہزار؟

ارے لعنت بھیجو تین ہزار روپے پر۔ جان ہے تو جہان ہے۔ تین ہزار کی فکر کرو گے تو کل رات پتہ نہیں کیا ہوگا۔

ابھی میرا جملہ بھی پورا نہیں ہوا تھا کہ ایک سیاہ رنگ کا کتا ہمیں ہال کمرے میں نظر آیا۔ اسے دیکھ کر ہم سب کو حیرت ہوئی، صفدر خان نے کہا۔

اس گھر میں کتے کا کیا مطلب ہے؟ یہ کہاں سے آیا؟

چُپ چُپ! میں نے کانپتے ہوئے لہجہ میں کہا۔ شاید میرے چہرے پر گھبراہٹ کی آندھیاں چل رہی تھیں۔ میرے ساتھیوں نے میری پریشانی اور حیرانی محسوس کرتے ہوئے پوچھا: تمہیں کیا ہوا؟ کیوں اتنے پریشان ہو؟ کتا ہی تو ہے۔ کوئی شیر تو نہیں ہے۔

یہ کتا نہیں ہے۔

کتا نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

دیکھو غور سے دیکھو۔ اس کا سایہ نہیں ہے اور میں نے سنا ہے کہ جنات کا سایہ نہیں ہوتا۔

باپ رے۔ صفدر خاں کے منہ سے نکلا ''آج تو مر گئے'' اب کیا ہوگا؟

کسی کو آیت الکرسی یاد ہے: میں نے پوچھا۔

مجھے کچھ کچھ یاد ہے: جاوید اختر نے کہا۔

جو کچھ یاد ہے دل ہی دل میں اسے پڑھو۔ میں بولا: اور مجھے اچھی طرح یاد ہے میں بھی پڑھ رہا ہوں۔ میں نے اپنے بڑوں سے سنا ہے کہ جنات آیت الکرسی پڑھنے سے بھاگ جاتے ہیں اور ہاں ایک بات بتاؤ اذان تو سب کو یاد ہوگی۔

یاد ہے۔ جاوید اختر اور سلیم بولے۔

تمہیں؟ میں نے صفدر کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

یار! مجھے پوری طرح یاد نہیں ہے۔

کس طرح کے مسلمان ہو یار۔ اذان بھی یاد نہیں ہے۔ خیر جاوید تم ایسا کرو کہ کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذان دو۔

اس سے کیا ہوگا۔ جاوید اختر نے کہا۔

جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ یہ وقت بحث کا نہیں ہے۔ میں نے پڑھا ہے کہ اذان سے بھی جنات بھاگ جاتے ہیں۔

جاوید نے کھڑے ہو کر کہا: میں کمرے میں اذان پڑھ دیتا ہوں۔

کمرے میں نہیں۔ ذرا آگے بڑھ کر کمرے کے گیٹ پر پڑھ دو۔ ڈرو نہیں جیسا میں کہہ رہا ہوں۔ ایسا کرو میں اپنے ساتھیوں کو سمجھا رہا تھا کہ ڈرو نہیں لیکن سچ تو یہ ہے کہ میں بھی ڈر رہا تھا اور میری بھی پھونک سرک رہی تھی۔ میرے اصرار پر جاوید کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر اذان دینے کا ارادہ ہی کر رہے تھے کہ اُس کالے کتے نے جو ہال کمرے میں کھڑا تھا، آنکھیں نکال کر جاوید کی طرف دیکھا۔ جاوید ڈر گیا اور ہم سب بھی سہم کر رہ گئے۔ کالے کتے نے اس طرح دیکھا جیسے وہ حملے کی تیاری کر رہا ہو۔ یہ دیکھ کر جاوید لرز گیا اور اس کی ہمت ہی نہیں ہوئی کہ وہ اذان پڑھ سکے۔

سلیم درانی بولے: یار اکرم میرا پیشاب نکل جائے گا۔

یار خود کو سنبھالو۔ اس طرح بے قابو ہو جاؤ گے تو سوائے مرنے کے کوئی چارہ نہیں رہے گا۔

یار اتنے بڑے گھر میں ہم لوگ تنہا ہیں۔ چیخنے چلانے سے بھی کچھ نہیں ہوگا۔ اس رات کی تنہائی میں کون ہماری آواز سنے گا؟

ایسا کرتے ہیں: ''میں نے کہا''۔

آہستہ آہستہ اپنا اپنا سامان تو سمیٹ لیں، موقعہ ملے گا تو بھاگ لیں گے۔ کیا خیال ہے؟

صفدر بولے۔ بالکل صحیح ہے۔

اس کے بعد ہم سب نے اپنا اپنا سامان سمیٹنا شروع کیا۔ لیکن اسی دوران ایک بلی کالے ہی رنگ کی بالکل کمرے کے دروازے پر آ کر کھڑی ہوگئی۔ اسے دیکھ کر سلیم نے کانپتی ہوئی آواز میں زور زور سے پڑھنا شروع کیا: ''جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو۔ جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو''۔

میں نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی۔ بلی کمرے کے دروازے پر کھڑی رہی وہ کمرے میں داخل نہیں ہوئی، اس کے بعد کتا بھی کمرے کی طرف بڑھا، کتا اس قدر وحشت ناک تھا کہ اس کو دیکھ کر ہمیں وحشت ہو رہی تھی اور بار بار یہ خیال آتا تھا کہ اگر اس نے ہم پر حملہ کر دیا تو ہم پر کیا گزرے گی، کچھ دیر تک ہم چاروں مبہوت رہے اور جو بھی جس کو یاد آتا رہا وہ پڑھتا رہا۔ چند منٹ کے بعد بلی واپس ہو کر کتے کے پاس پہنچ گئی اور اس کے بعد دیکھتے ہی دیکھتے وہ دونوں ہماری نظروں سے غائب ہوگئے، ان کے غائب ہونے سے یہ بات سو فیصد ثابت ہوگئی کہ وہ جانور نہیں ہیں بلکہ جنات میں سے ہیں۔ ہم چاروں کی حالت خراب تھی اور ہمیں یہ یقین ہوگیا تھا کہ آج کی رات ہم پر قیامت ٹوٹے گی۔ آہستہ آہستہ ہم نے اپنا اپنا سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔ ہوش و حواس تو ہمارے خراب ہو ہی چکے تھے لیکن اس وقت تو ہمارے پیروں تلے کی زمین نکل گئی جب ہم نے کسی کے ہنسنے کی آواز صاف صاف سنی حالاں کہ یہ گھر ایک کنوئیں کی طرح تھا۔ باہر سے کسی کے بولنے کی یا ہنسنے کی آواز نہیں آسکتی تھی۔ آواز کسی عورت کی تھی، ابھی ہم اس بارے میں غور ہی کر رہے تھے کہ صفدر خان نے کہا۔ باہر کمرے کا جو کیواڑ ہے اس کو دیکھو۔ ہماری تینوں کی نظریں اس طرف اٹھ گئیں۔ ہم نے دیکھا کہ کیواڑ پر خون میں انسان کے پنجے کا نشان تھا جب کہ اس سے پہلے وہاں کوئی نشان نہیں تھا۔

یار یہ سب کیا ہے؟ یہ مکان تو جنات کی رہائش گاہ ہے۔
جو کچھ بھی ہے۔ یہاں سے بھاگنے کا راستہ سوچو۔
رات میں نکلنا بھی تو مشکل ہے۔
میں نے کہا۔
کیوں کہ اگر ہم یہاں سے نکلنے کی کوشش کریں گے تو جنات آسانی سے ہمیں کہاں جانے دیں گے۔
تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔
سلیم درانی نے میری بات کی تائید کی۔''
مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ مالک مکان کو اس مکان کی حقیقت پوری طرح معلوم تھی، انہوں نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ بس اب تو اللہ ہی ہمارا مالک ہے۔
اس دوران کسی کے ہنسنے کی آواز پھر آئی اور ایسا بھی محسوس ہوا کہ جیسے کوئی عورت گھونگھرو باندھے گھر میں چل رہی ہے۔
سامنے والے کمرے میں خونی پنجوں کے نشان بڑھتے بڑھتے چار تک پہنچ گئے اور ہم نے محسوس کیا کہ گھر میں عجیب طرح کی بدبو پھیلتی جارہی ہے۔
اب کیا ہوگا؟
ہم اس مکان سے نکلنے میں کس طرح کامیاب ہوں گے؟ ہم چاروں کی سوچ یہی تھی۔ صفدر بولے ایک بار یہاں سے نکلنے کی کوشش تو کریں۔ چلو میں اپنا سامان لے کر دروازے کی طرف جاتا ہوں، اگر میں نکلنے میں کامیاب ہوگیا تو تم لوگ بھی فوراً ہی یہاں سے نکل جانا۔
ہم نے صفدر کی بات سے اتفاق کیا اور صفدر اپنا بیگ لے کر دروازے کی طرف گئے لیکن وہ تو حیران و پریشان ہو کر واپس آگئے۔ انہوں نے واپس آتا دیکھ کر ہم نے کہا:
کیوں بھئی کیا ہوا؟
یارو۔ دروازہ باہر سے بند ہے۔
یہ کیسے ممکن ہے؟
میرا یقین نہ آئے تو تم جاکر دیکھ لو۔
اس کے بعد دروازے کی طرف بڑھ ہی رہا تھا کہ میرے چہرے سے ایک بہت بڑا چمگادڑ ٹکرایا۔ یہ چیل کے برابر تھا، میں گھبرا گیا اور اسی وقت لائٹ بھاگ گئی۔
اُف اب کیا ہوگا؟
سلیم بیڑی پینے کی عادی تھے اور ان کی جیب میں لائٹر تھا، انہوں نے لائٹر نکال کر جلایا، کمرے میں کچھ روشنی تو ہوگئی لیکن ایک عجیب طرح کی وحشت ناک خاموشی کمرے میں بکھری ہوئی تھی، ہم سب کو ایسا لگ رہا تھا جیسے ہم اپنی اپنی قبروں میں پہنچ گئے ہیں۔
اُف! وہ وحشت ناک سناٹا۔ آج بھی اس کا خیال آجاتا ہے تو میرے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔
لائٹ بھاگنے کو بھی ہم جنات کی کارستانی سمجھ رہے تھے اور اس وقت ہمیں یقین ہوگیا کہ یہ حرکت جنات ہی کی حرکت ہے، جب تھوڑی دیر کے بعد لائٹ آگئی اور اس کے بعد ایک ایک منٹ کے بعد آتی بھی رہی اور بھاگتی بھی رہی۔ اس لائٹ کے جل بجھ ہونے نے ہمارے اوسان اور بھی خطا کردئے اور ہم آنکھیں پھاڑے بلب اور ٹیوب کی طرف دیکھ رہے تھے جو ایک منٹ کے لئے جل جاتے تھے اور پھر بجھ جاتے تھے۔
اس ہم لائٹ کی اس آنکھ مچولی پر غور کر رہے تھے کہ ہمیں ایسا لگا کہ کہ جیسے کوئی چیز ہمارے جسم میں سرسرا رہی ہے، جب اس سرسراہٹ کو میں نے محسوس کیا تو میں بے انتہا بول پڑا۔
یار صفدر دیکھنا میری کمر پر کوئی چیز چل رہی ہے۔ شاید میری قمیص میں چھپکلی گھس گئی ہے۔
یار! مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے۔ صفدر نے اپنے دونوں مونڈھوں کو اچکا کر کہا۔
سلیم درانی بولے۔ شاید میری کمر میں بھی کوئی چیز ہے۔ کیوں کہ میری کمر میں گدگدی سی محسوس ہو رہی ہے۔
جاوید اختر نے ہم تینوں کی طرف اس طرح دیکھا جیسے ہمیں وہم ہو رہا ہے۔ لیکن دو منٹ کے بعد وہ چیخا۔ مر گیا!
اُف! میرے اللہ!
ہم تینوں نے سٹپٹا کر اس کی کمر کی طرف دیکھا اور تینوں ہی کانپ کر رہ گئے۔
جاوید نے ہماری گھبراہٹ اور پریشانی محسوس کرتے ہوئے پوچھا۔
میری کمر پر کیا ہے؟
میں نے کہا: جاوید! اللہ خیر کرے۔ تمہاری کمر پر ایسا ہی خونی پنجے کا نشان ہے جیسا سامنے دیواروں پر نظر آرہا ہے۔
باپ رے باپ۔ جاوید کا چہرہ فق ہوگیا اور اس نے رحم طلب نظروں سے میری طرف دیکھا۔
میں نے اس کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔
تم گھبراؤ نہیں۔ تمہارا کچھ نہیں بگڑے گا اور اگر موت مقدر ہے بھی ہم چاروں ایک ساتھ مریں گے۔
ابھی میں اپنی بات پوری بھی نہیں کر پایا تھا کہ صفدر خاں نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ ہال کمرے میں ایک بوسیدہ سی چھتری ٹنگ رہی تھی۔ اُس میں خود بخود آگ لگ گئی اور چھتری کے جلنے سے ایسی چکرائند پھیل گئی جیسے کوئی مردہ جل رہا ہو۔

(باقی آئندہ)

ہر شخص یہ جاننے کا خواہاں ہوگا کہ قسمت کے اعتبار سے 2008ء اس کے لیے کیالائے گا؟ آیئے اس راز پر سے پردہ اُٹھائیں۔

سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں مثلاً محمد اقبال۔

م ح م د ا ق ب ا ل

1-10=2+8=312114484

سال 2008=1 کا مفرد عدد 1 حاصل ہوا محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد "1" حاصل ہوا دونوں کو جمع کیا اور حاصل عدد 1۔

محمد اقبال کا 2008ء کا عدد 2 حاصل ہوا اس کے مطابق مندرجہ ذیل عدد کے سامنے درج حالات پڑھ لیں۔

آپ اپنے نام کے عدد کے مطابق آپ اپنی قسمت کا حاصل معلوم کریں۔

﴿عدد۔1﴾ اگر آپ تبدیلیوں کے خواہاں ہیں تو یہ سال آپ کے لیے مبارک ثابت ہوگا۔ رہائشی یا معاشی جو بھی تبدیلی آپ چاہیں بصد شوق بروئے کار لائیں۔ فائدہ مند ثابت ہوں گی۔ سفر کرنے کا موقع بھی آپ کو ملے گا جو مادی لحاظ سے کامیاب ثابت ہوگا تعلیمی کامیابی نصیب ہوگی۔

جو لوگ ادویات کا کاروبار کرتے ہیں وہ لوگ کافی مالی فائدہ حاصل کریں گے اور معاشی حالات بہتر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ ماہ جون و جولائی خوش بختی لائیں گے۔

ماہ جون تا ستمبر کے ایام نکاح و شادی کے لیے مبارک ثابت ہوں گے پُرانے دوستوں سے دوبارہ روابط قائم ہوں گے اور ان کی اعانت سے بعض اہم اُمور کی انجام دہی ہوگی۔ دریں سال صحت کا خیال رکھیں۔ نظام ہضم میں نقص پڑنے کا اندیشہ ہوگا۔ ماہ مارچ تا مئی اوزار آگ اور بجلی کے استعمال کے وقت محتاط رہیں۔ حادثے کا خطرہ ہوگا۔

﴿عدد۔2﴾ اگر آپ کا عدد دو ہے تو یہ سال آپ کو تکمیل خواہشات دے گا مالی حالات میں بہتری پیدا ہوگی آپ اپنی فنی و انتظامی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں۔ انشاء اللہ معاشی ترقی نصیب ہوگی۔ رفاہی کاموں میں حصہ لینے کا موقع ہے۔

اگر آپ زندگی کے کسی شعبہ میں بھی تبدیلی کی ضرورت محسوس کریں تو بعد شوق زیر عمل لائیں وہ آپ کے حق میں بہتر ثابت ہوگی دریں سال معاشی ترقی و توسیع کے لیے کی گئی کوششیں کامیابی سے ہمکنار ہوں گی۔ موسم بہار کے آغاز سے مادی فوائد کے حصول کی راہیں ہموار ہوں گی۔

اس سال آپ اپنی خوراک کا معیار و مقدار حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق مقرر کریں۔ خاص طور پر موسم گرما میں بے اعتدالی و بدپرہیزی سے قطعی گریز کریں ورنہ طویل و پیچیدہ بیماری میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

نکاح و بیاہ کے لیے سال رواں کے ابتدائی ماہ سعید ثابت ہوں گے خاص طور پر ماہ جنوری۔ بعض حالتوں میں شادی اچانک اور غیر متوقع طور پر ہوگی ازدواجی حالات بہتر ہوں گے۔

سفر مادی اعتبار سے کامیاب ثابت ہوگا جب موقع ملے بصد شوق کریں اس سال تعلیمی سلسلہ میں قدرے رکاوٹیں پیش آئیں گی جن کو سعی و کوشش سے دور کیا جا سکے گا۔

﴿عدد۔3﴾ اس سال آپ کو کئی سنہری مواقع ملیں گے لیکن آپ ان سے صرف اسی صورت میں مستفید ہو سکیں گے۔ جب آپ ہر موقع کو فوری طور پر ہاتھ میں لینے کی کوشش کریں گے۔ ورنہ موقع ہاتھ سے نکل جاتے پر کف افسوس ملنا پڑے گا۔ یہ موقع معاشی ترقی سفر، دولت کے حصول کے ہوں گے۔

فنون لطیفہ قدیم اشیاء کی خرید و فروخت اور زیبائش و آرائش سے متعلقہ اصحاب کافی مالی فائدہ حاصل کریں گے معاشی لحاظ سے ماہ اپریل تا اگست کا عرصہ بہترین ثابت ہوگا۔

سارا سال نکاح و شادی کے لیے مبارک ہے شادی شدہ حضرات کو گھریلو الجھنوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا اور حالات سازگار رہیں گے۔ تعمیر مکان یا جائیداد کی خرید کے واضح امکانات موجود ہیں۔

تبدیلی جائے رہائش یا کاروبار کی ضرورت اگر محسوس کریں تو اسے

بروئے کارلانے میں کوئی ہرج نہیں لیکن وہ زیادہ سودمند ثابت نہ ہوگی۔ سفر پہلی یا تیسری سہ ماہی میں موزوں رہے گا تعلیمی اُمور میں کامیابی نصیب ہوگی۔ صحت کے لحاظ سے موسم سرما احتیاط ہوگا بلغمی یا ریاحی امراض میں مبتلا ہونے کا اندیشہ رہے گا صحت کی سخت حفاظت لازم ہوگی۔

﴿عدد۔4﴾ وہ اصحاب جو ادب اور فنون لطیفہ سے تعلق رکھتے ہیں یا سیاست سے وہ اس سال ترقی کی منزل کو پائیں گے دولت اور عزت وشہرت قدم چومے گی۔ رفاہی کاموں میں حصہ لینے سے قدر منزلت بڑھے گی۔

یہ سال مالی فوائد تو دے گا لیکن اخراجات میں کچھ اضافہ بھی دے گا اگر آپ نے آمدنی وخرچ میں توازن قائم نہ رکھا تو مالی دقتیں پیش آئیں گی آمدنی کے لحاظ سے دوسری وتیسری سہ ماہی بہتر ثابت ہوں گی۔

اس سال متعدد سفر پیش آئیں گے کاروباری غرض کے تحت بھی اور دیگر مقاصد کے تحت بھی۔ یہ سفر وسیلہ ظفر ہوں گے یہ سفر میل ملاقات بھی دیں گے یہ سال تعلیمی شعبوں میں کامیابی دے گا۔

ماہ اپریل تا ستمبر شادی ونکاح کے لیے سعد اوقات ہیں بعض حضرات کی شادی محبت کا نتیجہ ہوگی ازدواجی حالات گزشتہ سالوں کی نسبت بہتر رہیں گے وراثتی مسائل حل ہوں گے رہائشی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔

﴿عدد۔5﴾ اگر آپ کا عدد 5 ہے تو یہ سال کاروباری ملازمتی اور تعلیمی بہتری دے گا۔ آپ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کارلا کر ترقی کی منزل سے ہمکنار ہوسکیں گے۔ شراکتی کاروبار میں حصہ لینے والے حضرات خصوصی مالی فوائد حاصل کریں گے۔

اس سال آپ کو مختلف تبدیلیوں سے واسطہ پڑے گا۔ اگر تبدیلیاں کسی ٹھوس منصوبہ کے تحت زیرعمل لائی گئیں تو فائدہ مند ثابت ہوں گی ورنہ نقصان دہ رہیں گی۔ سفر کے لیے موزوں اوقات ماہ مارچ تا اگست ہیں حصول مقاصد کا باعث ہوں گے میل ملاپ کا ذریعہ بھی بنیں گے۔

حلقہ احباب میں تھوڑے مگر مخلص اشخاص شامل ہوں گے جن کے تعاون سے بعض اہم مسائل طے کیے جائیں گے۔ اس سال گھریلو حالات بہتر رہیں گے نکاح وشادی خوش کن ماحول میں ہوں گے۔ وراثتی اُمور میں قدرے رخنہ اندازیوں کا احتمال ہوگا جن کے ازالہ کے لیے قانونی استمداد کی ضرورت ہوگی۔

موسم خزاں میں صحت کی ہرممکن حفاظت کریں، غفلت وبے پرواہی اور بدپرہیزی کی صورت میں شدید علالت کا شکار ہونا پڑے گا۔

﴿عدد۔6﴾ اگرچہ گزشتہ سال آپ اپنی محنت کا صحیح معاوضہ حاصل نہ کرسکے تھے لیکن اس سال آپ محرومیوں کا شکار نہ ہوں گے آپ اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کارلا کر توقع سے زائد صلہ پائیں گے معاشی لحاظ سے بہترین اوقات ماہ فروری تا مئی اور ستمبر تا نومبر ہوں گے۔

شادی ونکاح غیر متوقع اور اچانک ہوں گے لیکن بہتر ازدواجی زندگی کی بنیاد بنیں گے شادی شدہ حضرات کی ازدواجی زندگی بھی سکون بخش ہوگی سماجی تعلقات بڑھیں گے رہائشی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔

ماہ مئی وجون اور ستمبر واکتوبر معاشی یا رہائشی تبدیلیاں دے سکتے ہیں جو سودمند ثابت ہوگی۔ ان اوقات میں معاشی اغراض کے تحت کئے جانے والے سفر حصول مقاصد کا باعث ہوں گے۔ لیکن دوران سفر صحت کی حفاظت لازم ہوگی۔ ہرممکن حفاظت کریں۔

اس سال تعلیمی سلسلہ کی کئی کوششیں کامیاب ثابت ہوں گی ادب و شاعری اور فنون لطیفہ سے متعلق اصحاب خصوصی مادی فوائد حاصل کریں گے سائنسی شعبہ سے متعلقہ افراد بھی ترقی پائیں گے۔

﴿عدد۔7﴾ اگر آپ کا عدد 7 ہے تو یہ سال بغیر محنت کئے آپ کو ترقی کے مواقع شاذ ہی دے گا۔ پہلے دو ماہ مایوسی وناامیدی کی نظر ہوجائیں گے ماہ مارچ سے حالات بہتری کی طرف مائل ہوں گے اور محنت وکوشش کا نتیجہ مادی فائدہ کی صورت میں ملے گا۔

سال رواں کی پہلی سہ ماہی کے بعد ازدواجی اُلجھنیں دور ہوں گی اہم اُمور کی انجام دہی ہوگی وراثتی معاملات طے کرلئے جائیں گے نکاح وشادی خوش کن ماحول میں ہوگی عزیزوں سے مراسم بہتر ہوں گے بعض حضرات کو رہائشی تبدیلیاں پیش آئیں گی۔ ماہ جون وستمبر بہتر اوقات ہوں گے۔

ماہ مئی وجون اور ستمبر واکتوبر میں ترقی وتوسیع کے مواقع ملیں گے ان اوقات میں کئے جانے والے سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوں گے تعلیمی شعبے میں کامیابی ہوگی اس سال لاٹری وغیرہ سے نقصان کا اندیشہ ہوگا۔

صحت کی حفاظت آپکے حق میں بہتر ثابت ہوگی۔ بے اعتدالی وبدپرہیزی سے طویل وپیچیدہ بیماری کا شکار ہونے کا اندیشہ ہوگا۔

﴿عدد۔8﴾ اگر آپ کا عدد 8 ہے تو یہ سال آپ کیلئے گزشتہ سالوں کی نسبت مادی لحاظ سے بہتر ثابت ہوگا۔ آپ معاشی طور پر ترقی کریں گے ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو بروئے کارلانے سے دولت اور عزت وشہرت حاصل ہوگی۔ ماہ اپریل تا ستمبر بہترین اوقات ثابت ہوں گے۔

ازدواجی زندگی میں بھی بہتری پیدا ہوگی گھریلو اور بطریق احسن انجام پذیر ہوں گے۔ بیاہ نکاح کی رسوم کی ادائیگی بخیر وخوبی ہوگی بعض حضرات اپنی پسند کی شادی کریں گے رہائشی سہولتوں میں اضافہ ہوگا۔

سال رواں میں غیر ملکی سفر کا موقع ملے تو بصد شوق کریں نیا ماحول اور نیا

ذریعہ معاش آپ کو راس آئیں گے اس سال تعلیمی کامیابی بھی نصیب ہوگی بعض تبدیلیاں ''قسمت میں تبدیلی'' ثابت ہوں گی۔ صحت بہتر رہے گی ذاتی اثرورسوخ میں اضافہ ہوگا۔ عزت وشہرت بڑھے گی۔

عدد۔9 یہ سال زندگی کے ہر شعبہ میں ترقی مندانہ رجحان دے گا معاشی اسکیموں کو بروئے کارلانے سے مادی بہتری پیدا ہوگی۔ معاشی لحاظ سے ماہ اپریل تا اکتوبر سعید اوقات ہوں گے۔ عزت وشہرت فزوں تر ہوگی۔ گھریلو امور کی حسب منشا انجام دہی سے سکون واطمینان نصیب ہوگا تعمیر مکان یا جائداد کی خرید کا غالب امکان ہے۔ رہائشی تبدیلی بھی ممکن ہے غیر شادی شدہ حضرات حسب منشا ازدواجی زندگی کی تکمیل میں کامیاب ہوں گے دوسری و چوتھی سہ ماہی خوش کن واقعات لائیں گے۔

سفر بھی پیش آئیں گے۔ یہ سفر مادی لحاظ سے بہترین ثابت ہوں گے بعض معاشی تبدیلیوں سے دوچار ہوں گے جو سودمند ثابت ہوں گی۔ حلقہ احباب واعزا میں اضافہ ہوگا تعلیمی شعبہ میں قدرے رخنہ اندازیوں کے بعد راستی پیدا ہوگی۔ سماجی مصروفیتیں بڑھیں گی۔

دوستوں سے مفاد ملے گا لیکن ''آزمودہ آزمودن جہل است'' کے مصداق غیر مخلص دوستوں پر اعتماد ہرگز نہ کریں ورنہ دھوکہ دہی کا شکار ہوں گے صحت بہتر رہے گی۔

ذاتی مکان کا حصول

ساری زندگی کرائے کے مکان میں رہ کر ذاتی مکان کے خواب دیکھنے والوں کے لئے ہمارے اس عمل کا کوئی بدل ممکن نہیں۔ اس کا عوض صرف یہ ہے کہ اس عمل سے فائدہ حاصل کرنے والے ڈاکٹر ابوعلی ارسلان کے حق میں دعائے خیر وحفاظت فرمایا کریں۔

عمل یہ ہے۔ اپنے مسئلے کے شافی حل کی نیت سے روزانہ بعد نماز فجر یا عشاء اپنے نام کے اعداد کو باہم ضرب دے کر حاصل ہونے والے اعداد کے مطابق یہ ورد کریں۔

يَا مَالِكَ الْمُلْكِ يَا مَالِكَ الْأَرْضِ وَالسَّمٰوٰتِ يَا مَالِكَ الْعَرْشِ وَالْفَرْشِ يَا مَالِكَ الْمَوْجُوْدِ وَالْعَدَمِ۔

جب تک آپ کو اپنی رہائش گاہ عطا نہ ہوجائے صبر ورضا کے ساتھ یہ عمل جاری رکھیں۔ انشاء اللہ آپ کی دعا قبول ہوگی اور بہت جلد آپ اپنے گھر میں جارہیں گے۔

بقیہ روحانی ڈاک.........

ہر روز بقدر حیثیت کچھ خیرات کیا کریں اور چند پرندے بطور صدقہ آزاد چھوڑ دیں آغاز عمل نوچندی جمعرات سے کریں۔ بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز نفل ادا کریں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف اور ایک ہزار بار چہل کاف پڑھیں اور صدق دل سے دعا مانگیں اور زمین پر سو جائیں۔ خواب یا جاگتے میں کچھ نظر آئے تو مائے استاد کامل عامل کے کسی سے بیان نہ کریں۔ وقت کی پابندی کریں۔ جگہ تبدیل نہ ہو ناغہ نہ ہو۔ ناغہ کی صورت میں عمل دوبارہ شروع کرنا ہوگا۔ ۴۰ دن عمل کریں۔ جب مؤکل حاضر ہوں تو سابقہ طریقہ سے عہد معاہدہ کریں۔ یہ زکوۃ پوری ہوگی۔ اب صبح وشام ۱۴۱ رتبہ ہمیشہ وظیفہ پڑھا کریں۔

طریقہ چہل کاف خاص راز سینہ: ایک ہی رات میں ایک ہی نشست میں ۱۱۱۱ بار پڑھیں جس حالت میں بیٹھیں اس میں حرکت بالکل نہ ہو ورنہ عمل باطل ہوجائے گا۔ ضروری ہے کہ ضرورت حاجت سے مکمل فارغ ہوکر بیٹھیں۔ خارش یا تھکاوٹ بھی ہو تو حرکت بالکل منع ہے۔ اس زکوۃ کے ادا ہونے سے انشاء اللہ العزیز سب امور پورے ہوتے رہیں گے اور اس کے بھی پندرہ مؤکل تابع ہوجاتے ہیں لیکن وہ ظاہر نہیں ہوتے۔ باقی غائبانہ امداد کرتے رہتے ہیں دوبارہ یاد رکھیں کہ جس نشست میں بیٹھ کر عمل شروع کیا جائے اسی حالت میں عمل مکمل ہونا چاہئے۔

قمر در عقرب ہر ماہ میں تین دن کے لئے ہوتا ہے۔ اس کے لئے کلنڈر دیکھیں جن دنوں میں قمر در عقرب ہو ان دنوں میں عمل کی شروعات نہ کریں۔ پرہیز جمالی کا مطلب یہ ہے کہ تمام بدبودار چیزوں سے بچیں جیسے کچا لہسن، پیاز وغیرہ اور بیڑی سگریٹ اور حقہ وغیرہ۔ ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن عمل کو سوچ سمجھ کر کریں۔ چہل کاف کسی معتبر کتاب سے یاد کرلیں۔

مالی تنگ دستی و بیروزگاری سے نجات

جو لوگ مالی تنگ دستی کا شکار ہیں۔ جائیداد، خاندانی، گھریلو، کاروباری جھگڑے اور بیروزگاری جن کی جان نہیں چھوڑتے۔ ان کے لئے یہ عمل بہت مفید ہے۔ روزانہ نماز فجر کے بعد اپنے مسئلے کے حل کی نیت سے ۲۶ مرتبہ سورۂ کوثر اور ۹۲ مرتبہ درود مستغاف پڑھ کر دعا کریں اور پانی پر دم کرکے پی لیں۔ ساتھ ہی ہاتھوں پر پھونک کر سارے جسم پر پھیر لیں۔ جنہیں یہ عمل کرنے میں دشواری ہو وہ جوابی لفافہ اور مجوزہ ہدیہ بھیج کر ہاشمی روحانی مرکز سے منگوالیں اور اس کے ساتھ بتائے گئے طریقے سے اسے استعمال کریں۔ انشاء اللہ مبینہ مسائل سے نجات مل جائے گی۔

اتوار

نام رکھنا، نیا کھانا، مکتب کرانا، ہر علم سیکھنے کی ابتدا کرنا، زمین جوتنا، نئی پوشاک پہننا جو سرخ ہو، دنیوی ضروریات کے لئے سلاطین، امراء، وزرا اور افسران سے ملاقات کرنا مبارک ہے لیکن مغرب کا سفر اختیار کرنا اور گھوڑے کی خریداری کرنا نحس ہے۔

پیر

نام رکھنا، غسل کرنا، زمین جوتنا، مکان کی بنیاد رکھنا، مکان تبدیل کرنا، خرید وفروخت مال اور چوپایہ، حجامت کرانا اور سواری کیلئے مبارک ہے۔ فسادخون کے لئے دوا تیار کرنا اور استعمال کرنا بہت مفید ہے لیکن سفر مشرق بد ہے اور خرید خر، ناقص ہے۔

منگل

غسل صحت، نیا کھانا، صرف سُرخ کپڑا نیا پہننا، مکان تبدیل کرنا، خرید وفروخت چوپایہ اور سفر کرنا مبارک ہے لیکن شمال کا سفر اختیار کرنا اور گائے بھینس خریدنا نحس ہے۔

بدھ

نام رکھنا، نیا کھانا، نیا پہننا، نئی تعلیم، زمین جوتنا بنیاد مکان کی رکھنا، مکان تبدیل کرنا، حجامت بنوانا، خرید وفروخت چوپایہ، سواری، ملاقات امراء، ناخن تراشنا، مسہل لینا مناسب ہے لیکن سفر شمال اور خرید گائے کے لئے بد ہے۔

جمعرات

نام رکھنا، نیا کھانا، نیا کپڑا پہننا، مکتب کرنا، زمین جوتنا، مکان کی بنیاد ڈالنا، مکان تبدیل کرنا، سر منڈوانا نیک ہے۔ لیکن سفر جنوب فصد کرانا، آپریشن کرنا، مسہل لینا اور بڑے قد کے چوپائے خریدنا نحس ہے۔

جمعہ

نام رکھنا، نئی پوشاک، مکتب کرانا، کوئی علم سیکھنا، نیا کھنا، کھیت بونا، بنیاد و مکان کی رکھنا، مکان تبدیل کرنا، لباس تبدیل کرنا، حجامت کرانا، ملازمت امراء سواری وسفر اور خرید وفروخت چوپایہ کے واسطے مبارک و نیک ہے لیکن اوّل روز سفر کرنا منحوس ہوتا ہے۔ ضرورت پر زوال کے بعد اختیار کرنا چاہئے۔ بیع اور شرح کے لئے سعد ہے۔ مغرب اختیار کرنا اور بھیڑ بکری خریدنا نحس ہے۔

ہفتہ

غسل صحت کرنا، مکان کی بنیاد رکھنا، مکان تبدیل کرنا، خرید وفروخت، چوپایہ، مکلا والانا، نیا کھانا، گھوڑے کی سواری کرنا، بچوں کی تعلیم شروع کرنا مبارک ہے۔ جو شخص ہمیشہ اس دن ناخن کٹوائے اس کے دانت اور آنکھ میں درد کبھی نہ ہو۔ اس دن سفر مشرق اور خرید اونٹ کے لئے بد ہے۔

☆☆

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے اقوال

☆ عاقل پہلے قلب سے پوچھتا ہے پھر منہ سے 'بات' کہتا ہے۔

☆ جہل اللہ کے نزدیک مخلوق بمنزلہ ''عیال'' کے ہے۔

☆ جسے کوئی ''ایذ'' پہنچے اس میں کوئی خوبی نہیں۔

☆ حسن اخلاق نصف ''ایمان'' ہے۔

☆ مومن جس قدر بوڑھا ہوتا ہے اتنا ہی اس لکا ایمان' طاقتور ہوتا ہے۔

☆ ''ایمان'' اصل اور اعمال فرع ہیں۔

☆ تیری ''بات'' بتادے گی کہ تیرے دل میں کیا ہے؟

☆ جب انسان پر ''شر'' غالب ہو وہ شیطان ہے۔

☆ وہ رزق کی فراخی جس پر ''شکر'' ...

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر:٦

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

پہلے قاصد کے احوال کے بیان میں

پہلے قاصد نے جس وقت درندوں کے بادشاہ ابوالحارث یعنی شیر کے پاس جاکر کہا کہ آدمیوں اور حیوانوں میں جنوں کے بادشاہ کے سامنے مناظرہ ہورہا ہے اور حیوانوں نے اپنے قاصدوں کو تمام حیوانوں کی طرف روانہ کیا ہے تاکہ ان کی مدد حاصل کریں چنانچہ میں آپ کی خدمت میں آیا ہوں۔ ایک سردار اپنی فوج میں سے میرے ساتھ کردیجئے کہ وہاں چل کر وہ ہمارا ساتھ دے اور انسانوں سے مناظرہ کرے۔

بادشاہ نے قاصد سے پوچھا۔ یہ انسان دعوے کیا کررہے ہیں۔ قاصد نے کہا وہ کہتے ہیں کہ تمام حیوان ہمارے غلام ہیں اور ہم ان کے مالک ہیں۔ شیر نے پوچھا کہ انسان کس چیز پر فخر کرتے ہیں، اگر زورِ قوت، شجاعت، دلیری حملہ کرنا، کودنا، پھاندنا، چیرنا، پھاڑنا، لڑنا بھڑنا ان میں سے کسی چیز پر فخر کرتے ہیں تو میں اپنے نمائندے روانہ کروں گا وہ وہاں جاکر صرف ایک حملہ میں ان کو چھٹی کا دودھ یاد دلادیں گے، قاصد نے کہا، بعض انسان ان چیزوں پر بھی فخر کرتے ہیں اس کے ساتھ وہ بہت سی صنعتیں حیلہ ومکر بھی ایجاد کئے ہوئے ہیں جن کا سہارا لے کر وہ جانوروں کو قبضہ میں کرلیتے ہیں علاوہ ازیں برچھی، نیزہ، چھرے، تیر کمان، اور تیغ وتلوار جیسے ہتھیار بنانا جانتے ہیں اور ایسی ڈھالیں بھی تیار کرلیتے ہیں کہ اگر کوئی درندہ ان پر حملہ کرے تو انہیں نقصان نہ پہنچے ان کے علاوہ خندقیں کھود لیتے ہیں، جال اور پھندے بناتے ہیں، گہرے گہرے گڑھے کھودتے ہیں اور جب کوئی جانور غلطی سے اس میں گر پڑتا ہے تو اس کو پکڑ لیتے ہیں لیکن جنوں کے بادشاہ کے سامنے ان چیزوں کا کوئی ذکر نہیں ہوتا ہے بلکہ وہ فصاحت وبلاغت اور قوت لسان اور دلیل وحجت کے بیان کرنے کے سلیقے کی ضرورت پڑے گی جو انسانوں کی چرب زبانی کا جواب دے سکیں۔

شیر نے سنا تو تھوڑی دیر کے لئے وہ متفکر ہوا پھر اس نے حکم جاری کیا کہ فوج کے تمام درندے حاضر ہوں چنانچہ کچھ دیر کے بعد حسب تعمیل حکم قسم قسم کے جانور مثلاً بندر، لنگور، لومڑی وغیرہ گوشت کھانے والے اور حملہ کرنے والے جانور بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوگئے۔ شیر نے جو قاصد کی زبانی سنا تھا ان سے بیان کیا اور پوچھا کہ تم میں سے کون ایسا ہے کہ وہاں جاکر مناظرہ میں شرکت کرے اور حیوانوں کی مدد کرسکے اور دلیل وحجت سے انسانوں پر غالب آسکے۔ میں اسے بڑا انعام دوں گا اور بزرگی بھی عطا کردوں گا، درندے یہ سن کر ایک لمحہ کے لئے اس فکر میں ڈوب گئے کہ حاضرین میں کوئی اس کام کے لائق ہے بھی یا نہیں، چیتا جو وزیر تھا۔ اس نے شیر سے عرض کیا کہ آپ ہمارے سردار ہیں اور ہم سب آپ کے تابع ہیں۔ میری رائے ہے کہ آپ سب سے مشورہ کرکے جو مناسب سمجھیں حکم دیں۔ اور ہم سب کے لئے ضروری ہے کہ آپ کے ہر حکم کی تعمیل کریں۔ اس لئے آپ کے ہر حکم کی تعمیل کرنا ہم سب کے لئے نہایت ضروری ہے پھر ہم الگ الگ خصلتوں کے حامل ہیں، بادشاہ کی خصلتیں کچھ اور ہیں۔ ہمیں ان کا بھی لحاظ رکھنا چاہئے۔

شیر نے چیتے سے پوچھا وہ کونسی خصلتیں ہیں جن کی طرف تو اشارہ کررہا ہے ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کر۔

چیتے نے کہا کہ بادشاہ کو چاہئے کہ عادل، بہادر اور دانش مند ہو ہر ایک معاملے میں غور وفکر کرنے کا وہ عادی ہو رعیت پر اس طرح مہربان ہو جس طرح اولاد پر ماں باپ شفیق ہوا کرتے ہیں اس میں رعایا کی خیر خواہی اور خبر گیری کا جذبہ ہو اور ہر وقت امور رعیت میں مشغول رہتا ہو اور رعیت کے لئے لازم ہے کہ بہر صورت بادشاہ کی اطاعت وخدمت گاری میں لگی رہے اور جس ہنر یا صنعت سے واقف ہو بادشاہ کو بتادے اور اپنے عیب وہنر بادشاہ سے چھپانے کی کوشش نہ کرے اور اپنی تمام ضروریات بادشاہ سے بیان کرے اور خدمت کا حق بجالانے کے بعد ہر معاملے میں بادشاہ سے مدد طلب کرے اور پھر بادشاہ جتنی رعایت کرے رعیت کو چاہئے کہ بے چون وچرا اس پر قانع اور شکر گزار رہے شیر نے کہا کہ تو سچ کہتا ہے اور اب تو ہی بتا کہ موجودہ مقدمہ میں کیا کرنا چاہئے۔؟

چیتے نے کہا کہ اے بادشاہ سلامت، خدا کرے آپ کا اقبال ہمیشہ بلند رہے، اگر وہاں قوت وشجاعت اور ہراس پھیلانے کا کام کرنا ہو تو اس کے لئے میں حاضر ہوں آپ مجھے اجازت دیں میں وہاں پہنچ کر بخوبی اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرسکتا ہوں۔

بادشاہ نے کہا ان کاموں میں سے اور ان صلاحیتوں میں سے جو تجھ میں موجود ہیں کسی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

لنگور نے کہا کہ اگر وہاں کودنے پھاندنے اور گرفت کا کام ہو تو اس کے لئے میں حاضر ہوں۔

بھیڑیئے نے کہا اگر وہاں حملہ کرنے، لوٹنے اور غارت گری مچانے کا کام ہو تو اس کو میں بخوبی انجام دے سکتا ہوں۔

لومڑی نے کہا کہ اگر وہاں حیلہ اور مکر کا کام ہو تو اس کے واسطے میں موجود ہوں۔

نیولے نے کہا کہ اگر وہاں ڈھونڈنے اور چوری کرنے اور چھپ جانے کا کام ہو تو اس کا میں کفیل ہوں۔

بندر نے کہا، اگر وہاں ناچنے کودنے نقل کرنے کا کام ہو تو اس کا میں ذمہ دار ہوں۔

بلی نے کہا اگر وہاں خوشامد اور چاپلوسی کا کام ہو تو اس کے لئے ناچیز حاضر ہے۔

کتے نے کہا اگر وہاں نگہبانی بھونکنے اور دم ہلانے کا کام ہو تو اس کے واسطے میں ہوں۔

چوہے نے کہا اگر وہاں کترنے اور نقصان پہنچانے کا کام ہو تو اس کے لئے میں موجود ہوں۔

شیر نے کہا کہ ان کاموں میں سے وہاں کسی کام کی ضرورت نہیں پڑے گی اس کے بعد چیتے کی طرف متوجہ ہو کر کہا اور اس نے یہ خصلتیں جو حیوانوں نے بیان کیں آدمیوں کے بادشاہوں اور امیروں کی فوج کے واسطے درکار ہو سکتی ہیں کیونکہ ظاہر میں ان کی صورتیں فرشتوں جیسی ہیں لیکن ان کی سیرتیں بہائم اور درندوں سے ملتی جلتی ہیں لیکن ان میں جو خدا سے ڈرنے والے یا علم دین کے اسرار سے واقف ہیں ان کا مرتبہ واقعتاً فرشتوں سے بھی بلند ہے اور وہ حقیقتاً قابل احترام ہیں اور ہم خود ان کا اکرام کرتے ہیں۔ اس وقت ہمیں کچھ انسانوں سے بحث و مباحثہ کرنا ہے اور ان کے ایک غلط دعوے کو جھٹلانا ہے اس کے لئے قوت لسان کی ضرورت پڑے گی اور یہ طے ہے کہ انسانوں میں شیطانی عادتیں کافی مقدار میں پیدا ہو گئی ہیں وہ مکر و فریب سے اور جعلسازی سے بھی ہم پر غالب آنے کی کوشش کریں گے لیکن میری رائے یہ ہے کہ ہمارا نمائندہ مکر و فریب اور جعلسازی جیسے ہتھکنڈوں سے پاک وصاف ہو اور کسی بھی معاملے میں حق سے پھرنے والا نہ ہو اور مجھے حاضرین میں کوئی بھی ایسا نظر نہیں آتا جسے میں اپنا نمائندہ بنا کر روانہ کر سکوں۔

نمائندے کے بیان میں

چیتے نے شیر سے پوچھا وہ کونسی خصلتیں ہیں کہ جو نمائندے میں ہونی چاہئیں انہیں بیان کیجئے۔

بادشاہ نے کہا کہ نمائندہ کو چاہئے کہ وہ عاقل ہو، دوراندیش ہو اور خوش بیان ہو جس بات کو سنے یاد رکھے راز دل کسی سے نہ کہے۔ امانت و دیانت کے حق کو بہر حال پورا پورا ادا کرے۔ زیادہ بولتا نہ ہو، اور اگر زیادہ بولنے کی ضرورت پڑے تو بھی اس کی کوئی بات ضرورت سے زائد نہ ہو اپنی طرف سے فضول بکواس نہ کرے بلکہ اس کو جتنا حکم دیا جائے اتنا ہی کلام کرے اور ہر بات کے آگے پیچھے اس شخص کی عزت وعظمت کو پیش نظر رکھے جس کا وہ نمائندہ ہے اسے اگر دشمن دولت واقتدار دے کر خریدنا چاہیں تو اسے خریدنے سے عاجز و مجبور ہوں وہ پہاڑ کی طرح مضبوط اور اٹل ہو۔ علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ وہ جو کچھ سنے فوراً اپنے حاکم کو مطلع کرے اور اپنے ضروری کام سے فارغ ہو کر جلد از جلد اپنے وطن لوٹے اور تمام صورت حال جو پیش آئی ہو اپنے حاکم کے سامنے لفظ بہ لفظ بیان کرے نہ اس میں اضافہ کرے اور نہ کمی کرے جس میں یہ خصوصیات موجود ہوں وہی بادشاہ کا نمائندہ بن سکتا ہے۔

اس کے بعد شیر نے چیتے سے کہا، اب تو بتا کہ تیرے نزدیک کون ان حاضرین میں ایسا ہے جو ان خصوصیات کا حامل ہے اور میرا نمائندہ بننے کی لیاقت رکھتا ہے۔

چیتے نے کہا کہ تو پھر اس کام کے واسطے کلیلہ دمنہ کے بھائی سے کوئی بہتر نہیں ہو سکتا وہی اس ذمہ داری کو نبھا سکتا ہے۔

اب شیر گیدڑ کی طرف مخاطب ہو کر بولا، چیتے نے تمام حاضرین پر مجھے فوقیت دی ہے اور مجھے اس قابل بتایا ہے کہ تو میرا نمائندہ بن کر انسانوں سے گفتگو کرے تو اس بارے میں کیا کہتا ہے۔

گیدڑ نے جواب دیا، چیتے نے جو کچھ کہا سچ اور حق کہا خدا اس کی مرادیں پوری کرے اور بہتر جزا دے۔

شیر نے کہا کہ تو وہاں بے دھڑک جا۔ اور اپنے ابنائے جنس کی طرف سے مناظرہ کر اور جس وقت وہاں سے واپس ہوگا ہم تجھے انعام واکرام سے سرفراز کریں گے۔

گیدڑ نے کہا کہ میں بادشاہ کے تابع ہوں جو حکم دیں گے بجالاؤں گا لیکن وہاں ابنائے جنس میرے دشمن بہت ہیں۔ ان کی دشمنی سے بچنے کی کیا تدبیر کروں۔؟

بادشاہ نے پوچھا وہ کون ہیں۔؟

گیدڑ نے جواب دیا کتے میرے ساتھ عداوت رکھتے ہیں اور بادشاہ کو معلوم ہی ہے کہ کتے انسانوں سے بہت مانوس ہو چکے ہیں اور درندوں کو پکڑنے کے لئے انسانوں کی مدد کرتے ہیں۔ شیر نے پوچھا اس کی کیا وجہ؟

کہ وہ انسانوں سے اتنے مانوس ہوگئے ہیں اور ابنائے جنس سے غداری کر کے غیر جنسوں کی طرف داری کرتے ہیں۔ گیدڑ چپ رہا اور تمام حاضرین بھی خاموش رہے کچھ دیر بعد ریچھ بولا۔ جی حضور بات یہ ہے کہ کتوں کی طبیعتیں انسانوں کی طبیعتوں سے ملتی جلتی ہیں اور خصائل وطبائع کے اتفاق کی وجہ سے ہی کتے انسانوں کے قریب رہتے ہیں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ انہیں وہاں لذیذ غذائیں کھانے کو ملتی ہیں اور طبیعتوں میں ان کی انسانوں کی طرح حرص ولالچ بہت زیادہ ہے اسلئے یہ انسانوں کے غلام بنے ہوئے ہیں۔ دوسرے درندوں سے کتے اس لئے بھی دور رہتے ہیں کہ یہ گوشت کھاتے ہیں، کچا پکا حلال وحرام، زود خشک، نمکین بے نمک اچھا برا جیسا پاتے ہیں، کھاتے جاتے ہیں اس کے سوا ساگ ترکاری، روٹی، دال، دودھ دہی، کھٹا، میٹھا گھی، تیل، شہد، حلوا، ستو، دلیا، کھچڑی وغیرہ جو بھی انسان کھاتے ہیں کتے بھی سب ہڑپ کر جاتے ہیں اور درندے ان چیزوں کو نہیں کھاتے بلکہ ان کے ناموں سے واقف بھی نہیں، اب کتے درندوں کے قرب سے اکتاتے ہیں کیونکہ انہیں یہاں رہ کر طرح طرح کی لذتیں نصیب نہیں ہوسکتیں۔ کتوں کے حرص اور بخل کا حال یہ ہے کہ وہ کسی جانور کو بستی میں گھسنے نہیں دیتے کہ وہ کہیں سے کچھ حاصل نہ کرلیں اگر کبھی ناگہانی کوئی لومڑی یا گیدڑ کسی رات کو کسی گاؤں میں چلا جاتا ہے کہ وہاں سے مرغی، کبوتر، یا چوہا یا کسی انسان کے گھر کے سامنے روٹی وغیرہ پڑی ہوئی مل جائے اور وہ اٹھالائے اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالے لیکن گاؤں میں گھستے ہی کتے اتنی شدت کے ساتھ بھونکتے ہیں کہ الاماں والحفیظ اور اگر گیدڑ اور لومڑی کتوں کے بھونکنے کی پرواہ نہیں کرتے تو گاؤں کے تمام کتے مل کر ایسا حملہ کرتے ہیں کہ پھر بھاگنے ہی میں خیر نظر آتی ہے۔ کتے اپنی خصلت بد کی وجہ سے ذلت بھی خوب اٹھاتے ہیں اگر کسی مرد یا عورت یا لڑکے کے ہاتھ میں روٹی کا کوئی ٹکڑا یا گوشت کی بوٹی یا کھانے کی کوئی اور چیز انہیں نظر آجاتی ہے تو طمع سے دم ہلانی شروع کردیتے ہیں اور اگر روٹی وغیرہ ان کے آگے ڈال دے تو اتنی تیزی اور پھرتی سے اٹھاتے ہیں کہ جیسے طوفان آتا ہے۔ اس خوف کی وجہ سے کہ کہیں دوسرا کوئی نہ اٹھالے۔ ان کم بختوں میں خودداری اور غیرت بالکل نہیں ہے اور بالکل یہی حال انسانوں کا بھی ہے ان کی بھی حرص وطمع اسی طرح بڑھی ہوئی ہے وہ بھی جس کا کھاتے ہیں اس کا گاتے ہیں اور وہ بھی اپنے اپنے مفادات کے اسیر ہیں اسی لئے کتے اپنے ابنائے جنس کو چھوڑ کر ان سے جا ملے ہیں اور درندوں کا شکار کرتے ہیں انسانوں کی مدد کرتے ہیں۔

شیر نے پوچھا کتوں کے سوا کوئی اور جانور بھی ہے جو انسانوں سے محبت اور موافقت رکھتا ہو۔

ریچھ نے جواب دیا، بلی بھی انسانوں سے انتہائی مانوس ہے۔ شیر نے پوچھا اس کی انسیت کا کیا سبب ہے۔؟

ریچھ بولا، اس کی انسیت کا سبب یہی ہے کہ اس کی طبیعت بھی انسانوں سے ملتی جلتی ہے بلی کو بھی طرح طرح کے کھانوں کی طمع رہتی ہے جیسے انسانوں کو رہتی ہے۔ انسان روزانہ قسم قسم کے کھانے پکاتے ہیں۔ کسی دن دال کھاتے ہیں، کسی دن ترکاری، کسی دن گوشت، کسی دن نمکین، کسی دن میٹھا، اللہ کی کسی ایک نعمت پر انہیں قناعت نہیں، انہیں زبان کے چٹخاروں سے مطلب ہے اور بالکل یہی حال بلی کا بھی ہے یہ بھی انسانوں کی طرح کھانوں کی حریص ہے۔

شیر نے پوچھا، انسانوں کے نزدیک رہنے کا مقام کیا ہے۔؟

ریچھ نے جواب دیا، بلی بہ اعتبار مقام کتوں سے بہتر رہتی ہے کتے تو گھر سے باہر ہی رہتے ہیں اگر کوئی انسان انہیں اپنے گھر میں لے بھی جاتا ہے تو گھر کے صحن تک بس، جب کہ بلی انسانوں کے بستروں میں سوتی ہے ان کے دسترخوان پر بیٹھتی ہے اور انسان اس سے لپٹ چپٹ بھی کرتے ہیں لیکن بلی کا حال یہ ہے پھر بھی موقعہ پاتے ہی اپنے مالک کا دودھ پی جاتی ہے جس طرح انسان موقعہ پاتے ہی اپنے ہی محسن کے ڈنک ماردیتا ہے اور اسے نقصان پہنچاتا ہے بالکل یہی حال اس کمبخت بلی کا بھی ہے ان ہی کے گھر میں رہتی ہے ان ہی کا کھاتی ہے اور جب وہ غافل ہوجاتے ہیں تو ان کے نعمت خانوں میں گھس کر انہیں نقصان پہنچاتی ہے۔ دراصل یہ بری عادتیں اس نے انسانوں کی صحبت ہی میں رہ کر سیکھی ہیں بلکہ بلی چونکہ ابنائے جنس چوہوں کی دشمن ہے اس لئے کتے بلی کے دشمن ہیں اور یہ اللہ کی طرف سے اس کی سزا ہے اور کتے بلی دونوں آپس میں عداوت اور بغض رکھتے ہیں کتے کو اگر بلی نظر آتی ہے تو سرپٹ اس کے پیچھے بھاگتا ہے اور اگر وہ ہاتھ آجاتی ہے تو اس کی تکا بوٹی کردیتا ہے اور بلی بھی جس وقت کتے کو دیکھتی ہے مارے غصے کے دانت چباتی ہے اور اپنا ہی منہ نوچتی ہے لیکن وہ کتوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی اس لئے اس کا غصہ خود ہی ٹھنڈا ہوجاتا ہے۔

شیر نے پوچھا، بلی کے سوا کوئی اور جانور بھی انسانوں سے مانوس ہے۔؟

ریچھ نے کہا، چوہے بھی ان کے گھروں اور دکانوں میں جاتے ہیں مگر ان کو آدمیوں سے انسیت نہیں ہے بلکہ وحشت اور خوف ہے جب انسان کے آنے کی آہٹ ہوتی ہے چوہا دم دبا کر بھاگ جاتا ہے۔

بادشاہ نے پوچھا چوہوں کا انسانوں کے گھروں اور دکانوں میں گھسے رہنے کا کیا سبب ہے۔؟

ریچھ نے کہا یہ بھی عمدہ عمدہ غذاؤں کے لالچی ہیں اور یہ غذائیں انہیں صحراؤں میں نصیب نہیں ہوتیں اس لئے یہ انسانوں کے گھروں میں ہی اپنے بل بنالیتے ہیں اور جب انسان رات کو سو جاتے ہیں تو یہ اپنے بلوں سے نکلتے ہیں اور ان کے باورچی خانوں میں گھس کر خوب نقصان پہنچاتے ہیں انسانوں

کا بھی یہی حال ہے جب ان کے بھائی سوجاتے ہیں تو بعض انسان رات کی تاریکی میں اپنے گھر سے نکلتے ہیں اور اپنے بھائیوں کے گھروں میں گھس جاتے ہیں اور چوریاں کرتے ہیں اور انہیں نقصان پہنچاتے ہیں۔ چوہوں نے یہ بری عادت انسانوں ہی میں رہ کر سیکھی ہے۔

شیر نے پوچھا کوئی اور جانور بھی انسانوں میں جاتا ہے۔؟

ریچھ نے کہا اپنی مرضی سے کوئی اور جانور وہاں نہیں جاتا لیکن انسان خود ہی بندروں اور چیتوں کو پکڑ کر لے جاتے ہیں لیکن یہ جانور وہاں جانے سے خوش نہیں ہوتے اور یہی وجہ ہے کہ انسان بندروں کو باندھ کر اور چیتوں کو پنجروں میں بند کر کے رکھتے ہیں کہ مبادا بھاگ نہ جائیں۔

شیر نے پوچھا بلی اور کتے کس وقت سے انسانوں سے مانوس ہیں کیا تم اس کی تاریخ پر روشنی ڈالو گے۔؟

ریچھ بولا جی حضور! جس وقت بنی قابیل بنی ہابیل پر غالب آئے، بادشاہ بولا، یہ واضح کرو کہ بنی قابیل اور بنی ہابیل کون تھے۔؟ ریچھ نے کہا، ہابیل اور قابیل آدمؑ کے دو بیٹے تھے۔ یہ دونوں ایک ہی لڑکی کے عشق میں گرفتار تھے اور دونوں اسی سے شادی کرنے کی آرزو رکھتے تھے۔ ہابیل اس لڑکی سے شادی کرنے کا حق دار تھا لیکن قابیل نے ہابیل کو راستے سے ہٹانے کے لئے اس کا قتل کر دیا اور اس طرح آدم کی اولاد دو حصوں میں بٹ گئی۔ ایک طبقہ بنی ہابیل کہلایا اور دوسرا طبقہ بنی قابیل۔ بنی ہابیل نے بنی قابیل سے ہابیل کا قصاص طلب کیا اور ان پر چڑھائی کی لیکن خون خرابے کے بعد بنی قابیل ہی بنی ہابیل پر غالب آگئے اور انہوں نے بنی ہابیل کو شکست دے کر تمام مال لوٹ لیا۔ اور مویشی بیل، اونٹ، گدھے، خچر سب لوٹ مار کر بہت مال دار ہوگئے آپس میں خوب دعوتیں کیں طرح طرح کے کھانے پکوائے، حیوانوں کو ذبح کر کے ان کے سری پائے وغیرہ خوب اڑائے گئے اور جو کھانا بچ گیا وہ گاؤں کے کناروں پر پھنکوا دیا گیا۔ کتوں اور بلیوں نے ان کھانوں کو کھایا اور پہلی بار یہ لذت اٹھائی اور اسی وقت انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ طرح طرح کی لذتیں اٹھانے کے لئے انسانوں ہی میں رہنا ہے اور درندوں سے یعنی اپنے ابنائے جنس سے دور بھاگنا ہے بس اسی وقت سے یہ دونوں انسانوں سے مانوس ہیں۔

شیر نے جب یہ تفصیل سنی تو افسوس کے ساتھ بولا لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم، انا للہ وانا الیہ راجعون اور کئی بار اس نے بالسکرار یہ کلمات دہرائے۔ ریچھ نے شیر سے پوچھا بلی اور کتوں نے جو اپنے ابنائے جنس سے مفارقت کی کیا آپ کو اس کا افسوس ہے۔ شیر نے کہا مجھے اس کا کچھ افسوس نہیں مگر اس بات کا رنج ہے کہ حکیموں نے فرمایا ہے کہ بادشاہوں کے لئے اور ان کے انتظام کے حق میں اس سے زیادہ خطرہ اور فتنے کی اور کوئی چیز نہیں کہ انہی کی فوج کا کوئی فرد دشمنوں سے جاملے۔ اس لئے کہ یہ لوگ جا کر دشمنوں کو تمام اوقات غفلت اور نیک و بد کی تفصیلات بتادیں گے اور وہ راز جو دشمنوں پر کبھی ظاہر نہیں ہوسکتے یہ ظاہر کر دیں گے جس کی وجہ سے سلطنت کو نقصان عظیم ہوگا۔ خدا ان کتوں اور بلیوں میں کبھی برکت نہ دے۔

ریچھ نے کہا، حضور والا آپ مطمئن رہیں جو کچھ آپ چاہ رہے ہیں خدا نے ایسا ہی کیا ہے اور ان کی نسلوں سے خیر و برکت اٹھالی ہے اور یہ خیر و برکت بکریوں کو دیدی ہے۔

شیر نے کہا اس کی بھی وضاحت کر۔

ریچھ بولا، ایک کتیا سے بہت سے کتے صحبت کرتے ہیں اور کتیا ایک مرتبہ میں آٹھ آٹھ اور دس دس بچے جنتی ہے۔ مگر کبھی کسی بستی یا جنگل میں کتوں کا ریوڑ نہیں دیکھا ہے حالانکہ انہیں کوئی ذبح بھی نہیں کرتا اور بکریاں باوجود اس کے کہ تمام سال میں ایک یا دو بچے جنتی ہے اور ہمیشہ ذبح ہوتی ہیں پھر بھی گلے کے گلے جنگلوں اور بستیوں میں نظر آتے ہیں کہ شمار نہیں ہوسکتا اور اس کا ظاہری سبب یہ ہے کہ کتے اور بلی طرح طرح کی غذائیں کھا کر طرح طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔ یہ ان پر خدا کا عذاب ہے کیونکہ یہ اپنے ابنائے جنس سے غداری کر کے غیر جنسوں میں جا گھسے ہیں اسی لئے خدا نے ان کی نسلوں سے خیر و برکت ہمیشہ کے لئے اٹھالی ہے۔

اس کے بعد شیر نے گیدڑ سے کہا، اب تو رخصت ہو اور جنات کے بادشاہ کے روبرو جا کر بے دھڑک بحث و مباحثہ کر جب تو لوٹے گا میں تجھے انعام و اکرام سے نوازوں گا۔

آج صبح ہی سے بانو کا موڈ بہت خوشگوار تھا بات بات پر چہک رہی تھی اور چہرے پر بھی خوشی کے گل بوٹے کھلے ہوئے تھے۔ دراصل بات یہ ہے کہ ایک طویل عرصہ کے بعد ہاشمی صاحب نے ہماری دعوت منظور کرلی تھی اور وہ اپنی اہلیہ سمیت دوپہر کے کھانے پر تشریف لا رہے تھے۔ بانو ہاشمی صاحب سے ایک خاص عقیدت رکھتی ہے اور ان کو اپنا اور میرا محسن سمجھتی ہے اور ان کے خلاف ایک بات بھی سننا پسند نہیں کرتی۔ ہاشمی صاحب بہت نخرے کرتے ہیں۔ وہ بڑے تو ہیں نہیں لیکن دنیا والے انہیں بڑا سمجھتے ہیں اس لئے ان کا دماغ خراب ہوگیا ہے وہ جلدی سے کسی کی دعوت قبول نہیں کرتے۔ پچھلے کئی سالوں سے بانو بار بار انہیں مدعو کررہی تھی لیکن ان کا ایک ہی جواب تھا کہ بانو میں بہت مصروف ہوں۔ بانو مجھے کام بہت ہیں میں انشاء اللہ کوشش کروں گا۔ انشاء اللہ میں خود ہی حاضر ہوجاؤں گا۔ انشاء اللہ تمہارے گھر میں کھانا ضرور کھاؤں گا۔ مولویوں کی اس انشاء اللہ نے امت کو بہت پریشان کیا ہے۔ اس انشاء اللہ کی آڑ میں جتنی وعدہ خلافی یہ مولوی حضرات کرتے ہیں اس کا عشر عشیر بھی دنیادار نہیں کرتے۔ اس بار تو میں نے جھلاکر کہہ دیا تھا یہ آپ انشاء اللہ انشاء اللہ کی کیا رٹ لگاتے ہیں آخر ساری ذمہ داری آپ اللہ میاں ہی پر کیوں ڈال دیتے ہیں۔ اللہ تو چاہے گا ہی آخر آپ بھی تو چاہیں جب تک آپ ارادہ نہیں کریں گے اللہ میاں آپ کو ہماری دعوت قبول کرنے کی توفیق کیوں دیں گے۔ میری یہ بات دل سے نکلی تھی اس لئے سیدھی ان کے دل تک گئی۔ اور انہوں نے ہماری دعوت قبول کرلی۔

اور آج ان کے آنے کا دن تھا اس لئے بانو صبح سے ہی اس طرح خوش بخوش تھی جتنا خوش بخوش میں شادی کے پہلے دن تھا۔ شادی کا پہلا دن بھی عجیب ہوتا ہے ہر مرد اس طرح خوش ہوتا ہے جیسے اب کوئی غم اس کی زندگی میں نہیں آئے گا جب کہ غم اگلے ہی دن سے قطار در قطار گھر کے باہر کھڑے ہوجاتے ہیں اور ایک ایک کرکے بغیر بلائے گھر میں آتے رہتے ہیں۔ ویسے کے دن سے ہی ہر مرد نون تیل ادرک کے چکر میں لگ جاتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ شادی کا دن ایسا دن ہے کہ عورت اس دن کے بعد اپنے بارے میں سوچنا بند کردیتی ہے اور مرد اسی دن سے اپنے بارے میں سوچنا شروع کردیتا ہے میرے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا شادی کے دن کو میں دائمی خوشی سمجھ رہا تھا لیکن شادی کے اگلے ہی دن سے میری بیوی نے میرا نامۂ اعمال مرتب کرنا شروع کردیا اور خواہ مخواہ بھی مجھے یہ احساس ہونے لگا کہ کراماً کاتبین میرے ساتھ موجود ہیں۔ اُف بیوی کی پوچھ تاچھ۔ کہاں گئے تھے؟ کیوں گئے تھے؟ اتنی دیر میں کیوں آئے۔؟ یہ چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں۔؟ یہ کپڑوں پر گرد کہاں سے آئی۔؟ آخر چپ کیوں ہو؟ کس کے خیال میں گم ہو؟ یقین کریں کہ اس طرح کے سوالات نے بار بار یہ احساس دلایا کہ اب آزادی ختم ہوچکی ہے ایجاب وقبول کے نام پر اب غلامی کا طوق گلے میں ڈل چکا ہے۔ وہ زمانے لد گئے جب دن میں ہم کنکوے اُڑاتے تھے اور رات کو سنہرے خواب دیکھا کرتے تھے۔ شادی کے بعد تو پل پل کا حساب بیوی کو دینا پڑتا ہے۔ وہ تو کہئے کہ بفضل جھوٹ ہم اپنا دامن بچالیتے ہیں ورنہ بیوی کی سزاؤں سے بچنا اتنا آسان نہیں ہے۔ رشک آتا ہے ان مردوں پر جو صبح شام اپنی بیویوں پر کسی تھانے دار کی طرح چیختے ہیں اور ذرا نہیں ڈرتے۔ مجھ جیسے شریف لوگوں کا حال تو یہ ہے کہ دعویٰ تو یہی ہوتا ہے کہ ہم جورو کے غلام نہیں ہیں اور ہمیں اللہ نے مجازی خدا بنایا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بیوی کی شکل دیکھتے ہی رومال تر ہوجاتی ہے اور بہادری کی ایکٹنگ تک کرنہیں پاتے۔ شادی سے پہلے میرا حال یہ تھا کہ جہاں چاہا دل پھینک دیا۔ اس دل کے بارے میں کسی کو کوئی سوال کرنے کی جرأت نہیں تھی۔ دل ہمارا تھا اور اس پر ہمارا مکمل اختیار تھا اور شادی کے بعد عالم یہ ہوگیا کہ ساری مردانگی نہ جانے کہاں ہجرت کرگئی اور دل بھی بکری کا دل ہوکر رہ گیا۔ دوستوں میں بیٹھ کر تو میں اب تک بلند بانگ دعوے کرتا ہوں لیکن آپ سے کیا پردہ۔ حقیقت یہ ہے کہ بیوی کا خیال آتے ہی دل کے طوطے اڑ جاتے ہیں۔ خیر آج خوشی کا دن ہے ہاشمی صاحب تشریف لا رہے ہیں آج یہ الٹی سیدھی باتیں کرکے کیوں اپنا ذائقہ کڑوا کریں۔ میرے سب قارئین میرے

دوست ہیں اور دوستوں سے دوستوں کی طرح ہی باتیں کرنے میں لطف آتا ہے اس لئے از راہ دوستی عرض ہے کہ مجھے ہاشمی صاحب کے آنے کی اتنی خوشی نہیں تھی، خوشی تو یہ تھی کہ آج بانو کھانے پکانے کی تمام صلاحیتیں کھپا دے گی اور طفیل میں میری بھی پانچوں انگلیاں تر ہو جائیں گی اور اس بات کی بھی امید تھی کہ وہ میری تنخواہ بڑھا دیں گے کیونکہ میں کئی بار ان سے درخواست کر چکا ہوں اور ہر بار انہوں نے یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ مناسب موقعہ آنے دو میں بغیر کہے بڑھا دوں گا۔ میں سوچ رہا تھا کہ اس سے زیادہ مناسب موقعہ کیا ہوگا کہ دسترخوان کے ایک طرف میں ہوں گا اور دوسری طرف وہ۔

بانو کو گنگناتا دیکھ کر میں نے کہا۔ بیگم بہت خوش نظر آرہی ہو۔

کیا خوشی کی بات نہیں ہے۔ بھائی صاحب کی تشریف آوری کیا ہمارے لئے خوشیوں کا پیغام نہیں ہے۔ کیا آپ کو خوشی نہیں ہے۔؟

خوشی تو مجھے بھی ہے لیکن تم زیادہ ہی خوش نظر آرہی ہو اور تمہیں خوش دیکھ کر مجھے خوشی ہورہی ہے۔ لیکن میں یہ چاہ رہا تھا کہ اس مبارک موقعہ پر اگر میں اپنے ایک دو دوستوں کو بھی مدعو کر لیتا تو بہتر ہوتا۔ کئی عقل مند قسم کے دوست ہمارے دسترخوان سے مستفیض ہونے کے لئے بیتاب ہیں۔

اسی طرح کی باتوں سے میرا موڈ خراب ہوتا ہے میں نے کب تمہارے دوستوں کو برداشت نہیں کیا ہے، تمہارے ایک ایک درجن دوستوں کی دعوت ایک وقت میں کی ہے جب کہ ان کی خوراک ماشاء اللہ ہاتھیوں سے کم نہیں ہے میں روٹیاں پکاتے پکاتے تھک گئی ہوں لیکن کیا کبھی میں نے دعوت کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ کی۔ کئی کئی ڈشیں تیار کی ہیں لیکن آج بھائی صاحب آرہے ہیں اگر کوئی بھی آپ کے یار دوستوں کی دعوت ہوگی تو آپ کو ان کے ساتھ کھانا پڑے گا۔ اور میں چاہتی ہوں کہ آپ بھائی صاحب اور بھائی جان کے ساتھ اندر گھر میں کھانا کھائیں۔ یار دوستوں کا کیا یہ تو آتے ہی رہتے ہیں پھر کسی دن انہیں بلا لیں گے لیکن بھائی صاحب تو روز روز نہیں آئیں گے۔

چلو۔ مجھے تمہاری باتوں سے اتفاق ہے۔ لیکن بیگم! آج میں تمہارے بھائی صاحب سے کھل کر گفتگو کروں گا۔

کس موضوع پر۔؟

کسی بھی موضوع پر۔ عشق کا موضوع تو وہ برداشت ہی نہیں کرتے۔ جب کہ یہ موضوع وہ موضوع ہے کہ جس میں نوے سال کے بوڑھے لوگ بھی دلچسپی لیتے ہیں۔ کئی بار میں نے عشق کی بات چیت ایسی محفل میں کی جہاں صرف سفید داڑھی والے لوگ موجود تھے۔ یقین کرو انہیں اس گرما گرم موضوع میں وہ مزہ آیا کہ ان کی داڑھیاں تک پسینے میں تر بتر ہو گئیں۔ ایک بزرگوار تو یہ تک فرمانے لگے کہ اس طرح کی باتیں مت کرو۔ اس طرح کی باتیں سن کر دوبارہ بالغ ہونے کو دل چاہتا ہے۔ دوسری شادی کے موضوع سے بھی تمہارے بھائی صاحب کو گھن آتا ہے جب کہ دوسری شادی کوئی گناہ نہیں ہے۔ بلکہ ہماری شریعت تو ایک ساتھ چار بیویاں رکھنے کی اجازت دیتی ہے لیکن تمہارے بھائی صاحب اس موضوع سے اس طرح بدکتے ہیں جیسے کوئی ان کی شادی کی سازش کر رہا ہو۔ اچھا بیگم تم خود سوچو ایک بیوی ایک شخص کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے اسے ناراض ہو کر اپنے مائیکہ بھی جانا پڑتا ہے اس کو خواہ مخواہ ہی سہی بیمار بھی ہونا ہوتا ہے اور پھر دوسری وجوہات ایسی ہوسکتی ہیں جن کی بنا پر وہ اپنے اس شوہر سے بات چیت نہیں کر سکتی جو اس پر تصرف کا قانونی حق رکھتا ہے تو پھر بتاؤ کہ ایک شادی سے کسی ہونہار مرد کا کیا بھلا ہوسکتا ہے۔؟ شریف مردوں میں اگر قناعت کی عادت نہ ہوتی وہ دوسری شادی کی لائن لگا دیتے۔ لیکن............

سنئے۔ "بانو نے میری بات کاٹ کر کہا" آج کل کے مرد دو بیویوں کے ساتھ انصاف نہیں کر سکتے اسلئے انہیں دوسری شادی کا مشورہ دینا گناہ ہے۔

آج کل کے مرد تو ایک بیوی کے ساتھ بھی انصاف نہیں کرتے تو کیا وہ شادیاں کرنا ہی چھوڑ دیں جو مرد ایک بیوی کے ساتھ بھی انصاف نہیں کرتے انہیں شادی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ "بانو کے لہجے میں غصہ تھا"

بیگم! تم مردوں کی آہیں سمیٹ رہی ہو۔ مرد برے سہی لیکن اتنے بھی برے نہیں کہ تم ان سے شادی کا حق ہی چھین لو۔ بتاؤ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ شادی کرو تو بیوی کے ساتھ انصاف بھی کرو۔ دراصل عورتوں نے اپنی شریعت خود گھڑ لی ہے۔ اس لئے وہ انصاف انصاف کی رٹ لگاتی ہیں۔

آپ تو بلاوجہ کی بحث کرتے ہیں کیا اسلام نے مردوں کو اس بات کا پابند نہیں کیا ہے کہ جیسا خود کھاؤ ویسا ہی اپنی بیوی کو کھلاؤ اور جیسا خود پہنو ویسا ہی اپنی بیویوں کو پہناؤ۔ کیا روٹی کپڑے اور مکان کا بندوبست کرنا اور بیوی کی عزت نفس کا خیال کرنا مرد کے لئے ضروری نہیں ہے۔ مردوں کا حال یہ ہے کہ ان سے مہر کی معمولی رقم بھی ادا نہیں ہوتی۔ شادی کے پچاس سال کے بعد بھی جو مرد مرتا ہے اس کے ذمہ بیوی کا مہر باقی ہوتا ہے۔ کیا مہر ایک طرح کا قرض نہیں ہے۔ مرد کی خودداری یہ بات کیسے گوارہ کرتی ہے کہ وہ عمر بھر اپنی بیوی کا مقروض رہے۔

بیگم! مردوں کے ساتھ ظلم یہ ہوتا ہے کہ ان کے مہر زیادہ سے زیادہ باندھ دیئے جاتے ہیں جب کہ نکاح تو کھجور کی گٹھلی میں بھی ہوسکتا ہے پھر جب مہر زیادہ ہوتا ہے تو وہ بے چارے شوہروں سے ادا نہیں ہوتا۔ انہیں عمر بھر اپنی بیوی کے سامنے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔

آپ غلط بول رہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ زیادہ تر شادیاں مہر فاطمی

کے بہ عوض ہوتی ہیں اور مہر فاطمی ۱۵۲ تولہ چاندی کی قیمت کا نام ہے۔ جو فی زمانہ ۳۰ ہزار روپے سے زیادہ نہیں ہوتی کوئی بھی مرد اپنی شادی میں برائے دکھاوا لاکھوں روپے خرچ کردیتا ہے اور یہ خرچ ایک دودن میں ہوجاتا ہے لیکن مہر کی وہ رقم لاکھوں میں نہیں ہزاروں میں ہوتی ہے جو مرد سے ادا نہیں ہوتی۔ جب بھی مہر کا ذکر ہوتا ہے تو مرد کا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا سانس نیچے ہی رہ جاتا ہے اور زیادہ مہر کی بات تو چھوڑیں میاں کلن کے بیٹے گلفام علی کا مہر صرف پانچ سو روپے بندھا تھا۔ لیکن اس سے وہ بھی ادا نہ ہوسکا اور شادی کے دس پندرہ سال کے بعد جب اچانک ان کا انتقال ہوا تو اس کے جنازے پر کھڑے ہوکر اس کی بیوی کو مہر کی رقم معاف کرنی پڑی۔

ایک مہر، شرع محمدی بھی تو ہوتا ہے۔ ''میں نے کہا۔'' جو صرف ایک سو پچیس روپے ہوتا ہے۔ عورتیں اس مہر پر قناعت کیوں نہیں کرتیں۔ مہر فاطمی باندھنے ہی کی کیا ضرورت ہے۔

شرع محمدی کی اصطلاح بنائی ہوئی اصطلاح ہے اس طرح کے کسی مہر کا ذکر شریعت میں نہیں ہے۔ اور مردوں نے مہر فاطمی بندھوا کر کونسا عورتوں پر احسان کیا ہے مرد صرف مہر فاطمی میں لٹک کر کیوں رہ گئے جو مہر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام سلمہ سے نکاح کے وقت باندھا تھا جو لاکھوں میں بیٹھتا ہے اس کا ذکر کیوں نہیں کرتے۔ صحیح بات تو یہ ہے کہ مردوں نے عورتوں کو دین کی صحیح معلومات سے محروم رکھا ہے ورنہ عورتیں اتنی گئی گزری نہیں ہیں۔ مردوں کو عورتوں پر صرف ایک درجہ ہی فوقیت حاصل ہے لیکن مردوں کا حال یہ ہے کہ وہ عورتوں کو بہت کمتر سمجھتے ہیں اور انہیں ذلیل وخوار کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑتے۔

میرے بارے میں کیا رائے ہے۔؟

میں آپ کے بارے میں اچھی رائے رکھتی ہوں ایک شوہر کی حیثیت سے آپ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں لیکن عموماً مردوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی بیویوں کی عزت نہیں کرتے انہیں حقیر سمجھتے ہیں انہیں اس طرح جھاڑ پلاتے ہیں جیسے وہ ان کی بیوی نہیں کوئی ایری غیری ہو۔ ایسے مردوں کو دوسری شادی کی باتیں کرنے کا کیا حق ہے جو ایک عورت کے ساتھ بھی انصاف نہیں کرسکتے عورت پیار کی طلب گار ہوتی ہے مردوں سے یہ بھی نہیں ہوتا۔ مردوں کا حال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی بیوی کو حقیر سمجھتے ہیں اور دوسروں کی بیویوں میں دلچسپی رکھتے ہیں دوسری عورتوں کی سنئوں تعریفیں کریں گے اور مزے لیں گے اور اگر بیوی کسی مرد کی تعریف میں دولفظ بھی اپنی زبان سے نکال دے تو اس پر شک کرنے لگیں گے کس قدر بدتمیزی کی بات ہے لیکن اس بدتمیزی کی دلدل میں تمام مرد گلے گلے تک دھنسے ہوئے ہیں۔

چلو اس موضوع کو بھی چھوڑ دتو پھر آج کا موضوع کیا رہے گا۔ میرے خیال میں جمعیۃ العلماء کے جھگڑے کو لے لیں۔ یہ موضوع بھی آج کل کا ایک زندہ موضوع ہے تمام اخبار والے اس موضوع کا پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں ایک ہی اخبار میں چچا جان کی بھی تعریف چھپتی ہے اور میاں بھتیجے کی بھی۔

بیگم! یہ اخبار والے بھی بہت ہوشیار ہوتے ہیں یہ دونوں کی تعریفیں اس لئے کررہے ہیں کہ نہ جانے اونٹ کس کروٹ بیٹھ جائے۔ اس لئے دونوں کی کمر تھپتھپاتے رہو جو بھی جیتے گا اسی کیمپ میں چلے جائیں گے۔ خیر اخبار والوں کو چھوڑو۔ انہیں تو اپنا اخبار بیچنا ہے اس لئے وہ اگر دونوں کو خوش کرکے چل رہے ہوں تو اتنی حیرت کی بات نہیں جتنی حیرت اس پر ہوتی ہے کہ تمام خدا ترس لوگ بھی اس کے منہ پر اِس اور اُس کے منہ پر اس کی تعریف کررہے ہیں اور یہ بات سمجھ میں ہی نہیں آتی کہ حق پر کون ہے۔؟ کیونکہ بڑے بڑے علماء دونوں کی کمر تھپتھپارہے ہیں اور دونوں ہی کی غیبتیں بھی کررہے ہیں۔ جمعیۃ العلماء کے دفتر میں دونوں طرح کے علماء بیٹھے رہتے ہیں اور خوب چائے پانی چل رہا ہے۔ مجھے اِن لوگوں پر بہت رشک آتا ہے جو ایک جگہ علماء کے نام پر اور ایک جگہ بغض علی کے نام پر دعوتیں اڑا رہے ہیں۔

چھوڑو اس موضوں کو۔ ''بانو نے کہا۔'' آج دعوت کے دوران اب کوئی ایسا موضوع چننا کہ میں بھی آپ کی قائل ہوجاؤں اور بھائی صاحب بھی۔ ورنہ پھر خاموش رہنا اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔ اور یاد رکھنا کہ کوئی بھی ایسی بات زبان سے مت نکالنا کہ بھائی صاحب کو تکلیف ہو۔ تمہیں میری جان کی قسم۔

بانو نے اتنی بڑی قسم دے کر مجھے اس بات پر مجبور سا کردیا کہ میں حقیقتاً شریف بنا رہوں۔ اور گفتگو بھی اس انداز سے کروں کہ جیسے مادر زاد شریف ہوں۔ میں نے بھی فیصلہ کردیا کہ بانو کو خوش کرنے کے لئے شرافت کی انتہا کردوں گا اور ہاشمی صاحب سے بھی اپنی شرافت کا لوہا منوالوں گا۔ یاعلی مدد۔ یہ کہہ کر میں اٹھا اور گھر کا سودا لانے کے لئے بازار کی طرف روانہ ہوگیا اور سوچنے لگا کہ میری بیوی کتنی حق پرست ہے۔ کاش یہ اتنی حق پرست نہ ہوتی تو زندگی گزارنے کا مزہ ہی دوسرا ہوتا۔ خیر صبر کے سوا اب کوئی چارہ بھی تو نہیں۔

وعدے کے مطابق دوپہر کے کھانے پر ہاشمی صاحب اپنی اہلیہ کو لے کر غریب خانہ پر تشریف لے آئے اور ان کی اہلیہ کو دیکھ کر بانو نے سلام کیا اور پھر یہ شعر پڑھا۔

وہ آئے ہمارے گھر میں خدا کی قدرت
کبھی ہم ان کو اور کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

بانو۔ شکریہ تمہارا کہ تم نے ہمیں یاد کیا .... ہاشمی صاحب

بولے اور وہ اسی طرح کی باتوں سے لوگوں کو ہمیشہ ذبح کرتے ہیں۔

بھائی صاحب کیوں شرمندہ کررہے ہیں، سچ تو یہ ہے کہ دنیا آپ کے پیچھے ہے میں تو ایک ادنیٰ سی کنیز ہوں میں تو آپ کی شکرگزار ہوں کہ آپ نے ہماری دعوت کو قبولیت بخشی اور ہمارے گھر تشریف لاکر ہمارے گھر کی اہمیت بڑھادی۔

اس کے بعد بانو نے ہاشمی صاحب کی اہلیہ کی طرف مخاطب ہوکر کہا۔ بھابی جان، بچوں کو بھی لے آتیں۔

بچوں سے کہا بھی تھا "انہوں نے بتایا" بس بچے تو اپنی مرضی کے مالک ہوتے ہیں پھر آج کل ان پر کرکٹ سوار ہے ان کی رائے یہ ہوئی کہ بچوں کی موجودگی میں سکون سے باتیں نہیں ہوتیں۔ اس لئے بس اکیلے ہی چلو۔

اس رسمی سی بات چیت کے بعد ہاشمی صاحب نے میری طرف دیکھ کر کہا برخوردار آج کل تمہارے مشاغل کیا ہیں۔؟ آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ بت کدہ میں اذان دے رہا ہوں۔ چیخ چیخ کر کہہ رہا ہوں حی علی الفلاح۔ لیکن قوم سنتی ہی نہیں اور اگر سنتی بھی ہے تو ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتی ہے۔

کوئی بات نہیں۔ ہاشمی صاحب نے مطمئن لہجہ میں کہا۔ "تمہاری ذمہ داری اذان دینا ہے۔" اور لوگوں کو کامیابی کی طرف بلانا ہے۔ تمہاری بات ان کے دلوں میں اتر جائے یہ تمہاری ذمہ داری نہیں ہے۔ تم تو اپنا کام کئے جاؤ ایک دن وہ ضرور آئے گا جب اللہ کے بندے تمہاری اذان پر لبیک کہیں گے اور پھر معاشرے کی اصلاح کے لئے جماعت بندی ہوگی۔

اس وقت بھی مجھے بار بار یہ اعلان کرنا پڑے گا کہ صفیں درست کرلو اور کاندھے سے کاندھا ملالو کیونکہ اس قوم کا حال تو یہ ہے کہ یہ مسجدوں میں بھی سیدھی نہیں ہو پاتی۔

وہ بھی سب ہوجائے گا۔ جو اذان کی آواز سن کر جماعت کے لئے آجائے گا۔ اسے صف درست کرنے میں دیر نہیں لگے گی۔ اصل بات یہ ہے کہ انسان اپنی ذمہ داری کو بحسن وبخوبی نبھاتا رہے لوگوں پر اس کا کیا اثر ہورہا ہے اس چکر میں ہی نہ پڑے تو بہتر ہے۔

بھائی صاحب! جب لوگ بات نہیں مانتے تو دل ٹوٹتا ہے میں نے اس قوم کو آئینہ دکھانے کی مختلف انداز سے کوشش کی لیکن یہ تو آئینے سے دور بھاگتی ہے اور غلطی سے آئینہ دیکھ لیتا ہے تو وہ اپنے چہرے کے خدوخال دیکھ کر یہ گمان کرتا ہے کہ میں شاید اس کو ٹوٹے ہوئے آئینے دکھا رہا ہوں جس کی وجہ سے ان کے چہرے کے خدوخال بگڑے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ سنا تھا کہ لوگ آئینہ پر تاؤ کھاتے ہیں۔ بھائی صاحب میں نے صبح شام یہی دیکھا ہے کہ لوگ اپنے چہرے کی اصطلاح کے بجائے آئینہ پر ہی برس پڑتے ہیں یا مجھ پر کوئی فتویٰ داغ دیتے ہیں۔ ایک صاحب فرمارہے تھے کہ اس دور میں سچ بولنا ہی سب سے بڑا پاپ ہے۔

میں نے پوچھا وہ کیوں۔؟

بولے کہ سچ سے فتنہ پھیلتا ہے اور فتنہ کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا ہے کہ وہ قتل وغارت گری سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔

یہ بات تو درست ہے کہ بعض موقعوں پر سچ ازراہ مصلحت نہیں بولنا چاہئے لیکن جھوٹ کی تو کہیں بھی اجازت نہیں ہے۔" ہاشمی صاحب کے لہجے میں وقار تھا۔"

میرے خیال میں جھوٹ کی بھی اجازت ہے میں نے عالمانہ انداز سے عرض کیا۔ بیوی کو خوش کرنے کے لئے اس کی جھوٹی تعریف، یا دو مسلمانوں کی صلح کرانے کے لئے جھوٹ بولنا عین مصلحت کے مطابق ہے۔ کیوں کیا میں غلط کہہ رہا ہوں۔

تم بالکل صحیح کہہ رہے ہو۔ مولانا کی اہلیہ بولیں۔ صلح کرانے کے لئے اور بیوی کو خوش رکھنے کے لئے جھوٹ بولنے میں کوئی حرج نہیں۔ لیکن تم یہ بتاؤ کہ تم بانو کو خوش کرنے کے لئے کتنی بار جھوٹ بولتے ہو ان کے لہجے میں شوخی تھی۔

میں تو بانو کو خوش کرنے کے لئے صبح سے شام تک جھوٹ بولتا ہوں لیکن پھر بھی یہ پوری طرح خوش نہیں ہوتی۔

کیوں دلہن۔ انہوں نے بانو کی طرف دیکھا تم فرضی میاں سے خوش نہیں ہوتیں۔

آپ کس کی باتوں میں آرہی ہیں۔ آپ ان کی اول فول پر دھیان نہ دیں۔

یہ اول فول ہے۔ تم میری سچائی کو اول فول بتاتی ہو۔ یہی تو ایک سچ ہے جسے میں خدا کو حاضر ناظر جان کر بول سکتا ہوں۔

کیا مطلب۔؟ ہاشمی صاحب نے حیرت سے پوچھا۔

یعنی یہ کہ میں صبح سے شام تک انہیں خوش کرنے کے لئے جھوٹ بولتا ہوں اور ایسی ویسی باتیں اپنے ذہن سے گھڑتا ہوں کہ جنہیں لکھتے وقت کراماً کاتبین بھی ہنستے ہوں گے۔

کراماً کاتبین ہنسیں یا نہیں مجھے تو تمہاری حماقتوں پر ہمیشہ ہنسی آتی ہے۔ "ہاشمی صاحب نے فرمایا۔" اور کئی بار تو میں یہ سوچتا ہوں کہ اللہ میاں نے تمہیں کس مٹی سے بنایا ہے۔

کیوں۔؟ میری تحقیق کے بارے میں آپ کو شبہات کیوں ہیں۔؟ کیا میں ابن آدم نہیں ہوں۔؟

بے شک تم ابن آدم ہی ہو۔

لیکن تمہاری فطرت عجیب طرح کی ہے۔تم ہر حال میں ہشاش بشاش نظر آتے ہو اور ہر قسم کے حالات میں قہقہے لگالیتے ہو اس لئے مجھے تم پر حیرانی ہوتی ہے اور میں سوچتا ہوں کہ تم ابن آدم ہو کر بھی ابنائے آدم سے بالکل نرالے ہو۔

ذرّہ نوازی ہے حضور! آج پہلی بار اپنے بارے میں یہ شفیق لہجہ دیکھ کر میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید میرے مرنے کے دن قریب ہیں۔یا پھر قیامت آنیوالی ہے آپ کی زبان سے اپنی تعریف سن کر مجھے خوشی کے ساتھ حیرت بھی ہو رہی ہے۔کیسی باتیں کرتے ہو۔'' بانو نے ٹانگ اڑائی۔'' بھول گئے جب آپ کی اذان بت کدہ دھڑا دھڑ فروخت ہوئی تھی تو بھائی صاحب نے آپ کو انعام بھی دیا تھا اور آپ کی تعریف بھی کی تھی۔بھول گئے۔؟

نہیں بھولا نہیں۔لیکن یہ بھی یاد ہے کہ بھائی صاحب نے فرمایا تھا کہ تمہارے عاشقانہ مضامین پڑھ کر کئی بوڑھوں نے عشق کے میدان میں چھلانگ لگادی۔اور کئی بوڑھوں نے مرنے کا پروگرام ملتوی کر دیا۔

ہاشمی صاحب مسکرائے پھر بولے۔چلو اگر میں تمہیں عشق و محبت کے موضوع پر لکھنے کی اجازت دیدوں تو تم کیا کرو گے۔؟

یقین کریں حضرت! اس بار میں ایسے مضامین لکھوں گا کہ وہ علماء جو بالکل خشک واقع ہوئے ہیں وہ بھی عشق کی گنگا میں غسل کریں نہ کریں لیکن اپنے پڑوسن کی دیوار سے تیمم تو کر ہی لیں گے۔

مولانا نے مسکرا کر کہا۔علماء پر چھینٹیں کیوں کستے ہو۔دنیاداروں کے بارے میں کیوں نہیں بولتے۔اس لئے نہیں بولتا وہ تو پہلے ہی سے ایک ایک وقت میں کئی کئی عشق لڑا رہے ہیں لیکن علماء کا طبقہ اس لذت عشق سے محروم ہے۔شاید ہے کہ میری ترغیب و تلقین سے اس طبقے میں کچھ ترنگ آئے۔

مولانا ہاشمی نے میری بات کاٹ کر کہا۔الحمدللہ اذان بت کدہ کا زلٹ اچھا رہا۔میں امید کرتا ہوں کہ اذان بت کدہ کے دوسرے حصے کی مانگ بھی جلد شروع ہوگی لیکن تم سے میرا کہنا یہ ہے کہ معاشرے کی ان خرابیوں پر انگلی رکھو جو پوری ملت اسلامیہ کے لئے باعث رسوائی بنی ہوئی ہیں۔

بھائی صاحب۔'' بانو نے کہا۔'' میں بھی ان سے یہی کہتی ہوں کہ سماج میں جو بداخلاقیاں بکھری ہوئی ہیں ان پر لکھو۔حسن و عشق تو بہت گھساپٹا موضوع ہے۔

اس دوران کھانا اتر چکا تھا اور ہم سب کھانا تناول کرتے ہوئے بات چیت کر رہے تھے۔مولانا ہاشمی نے فرمایا اللہ نے تمہارے اندر طنز و مزاح کی صلاحیت رکھی ہے تم کسی بھی موضوع پر لکھ لیتے ہو تو پھر ان خرابیوں کے لئے اپنا قلم کیوں نہیں اٹھاتے جو آندھی اور طوفان کی طرح مسلمانوں میں پھیل رہی ہیں۔

مثلاً۔؟ میرا مطلب یہ ہے کسی ایک برائی کے بارے میں بتائیں۔

بانو نے کہا۔مسلمانوں میں قرض کی لعنت بڑھتی جارہی ہے، دوسری برائی یہ ہے کہ قرض لے کر واپس کرنے کا نام نہیں لیتے۔مطالبہ کرو تو تعلقات ختم ہوجاتے ہیں۔آپ اس طرح کے موضوع پر لکھیں اور اپنے مزاج کے مطابق لکھیں۔

پھر تو مسلمانوں کی اکثریت میری مخالف ہوجائے گی اور میرا ناطقہ بند کردے گی۔

کیوں۔؟ یوں کہ جب میں قرض کے بارے میں لکھوں گا اور حقائق سے پردے اٹھاؤں گا تو اس وقت اندازہ ہوگا کہ قرض لینے کا مرض مسلمان میں زیادہ ہے اور قرض لے کر قرض واپس نہ کرنے کی خوبیوں سے بھی قوم دوچار ہے۔میں ان کے بارے میں جب قلم اٹھاؤں گا تو میرے مخالف ہوجائینگے۔

تم یہ بتاؤ۔'' مولانا ہاشمی بولے۔'' اس خرابی سے تو تم واقف ہو کہ لوگ قرض لے رہے ہیں اور ادائیگی کی فکر نہیں۔

سو فی صد واقف ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ ہماری قوم کے جیالے جس وقت کسی سے قرض لینے جاتے ہیں کتنے شریف اور دیانت دار نظر آتے ہیں۔شرافت اور وعدہ نبھانے کے ایسے ایسے دعوے کرتے ہیں کہ قرض دینے والا دل کھول کر قرض دیدیتا ہے۔اس کے بعد ماہ و سال گزرتے رہتے ہیں پہلی قسط موصول ہونے کا نام نہیں لیتی۔بالآخر قرض دینے والا مقروض کے گھر آتا ہے۔

اول تو قرض لینے والا پہلی مرتبہ اپنے گھر دستیاب نہیں ہوتا۔اور اگر ملاقات ہوجاتی ہے تو آنکھیں پھاڑ کر یہ کہتا ہے آپ کون ہیں آپ کو کہیں دیکھا ہے۔

آپ نے مجھے بہت اچھی طرح دیکھا ہے اور میں نے آپ کو ۲۵ ہزار قرض بھی دیا ہے۔اتنی جلدی بھول گئے۔

بھولا نہیں۔بھولنے کی کوشش کررہا ہوں۔

کیا مطلب۔کیا یہ بات بھلا دوگے کہ تم میرے مقروض ہو۔

نہیں بھئی نہیں۔میرا مطلب تو یہ ہے قرض لیتے وقت میری جو حالت تھی اسے بھلانے کی کوشش کررہا ہوں رہی تمہارے قرض کی بات اس کو تو میں نے قرض حسنہ کی نیت سے لیا تھا۔اس کا ادا کرنا نہ کرنا میری نیت پر منحصر ہے۔تم کیوں پریشان ہورہے ہو عالی جناب۔!

اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری ملت کے لوگ قرض لیتے وقت قرض حسنہ کی نیت رکھتے ہیں اور قرض حسنہ کا مطلب یہ لیتے ہیں کہ جب قرض خواہ قرض مانگے تو ہنسنا۔یعنی ہنسنا مت سمجھو قرض کا وبال ختم ہوا۔

ہاشمی صاحب مسکراتے ہوئے بولے۔تمہیں یاد ہوگا محسن انسانیت محمد

صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو برس پہلے فرمایا تھا کہ القرض مقراض المحبت۔ قرض محبت کی قینچی ہے۔ اور آج یہی دیکھنے میں آرہا ہے کہ اس قرض کی وجہ سے اچھے تعلقات اور رشتے پامال ہورہے ہیں۔

محترم! پہلے زمانہ میں قرض لینے والے کی نیندیں اڑ جاتی تھیں انہیں ادائیگی کی فکر ہوتی تھی اور آج کے دور میں قرض دینے والے کی نیندیں حرام ہوجاتی ہیں انہیں وصولیابی کی فکر ہوتی ہے۔

تم سچ کہہ رہے ہو لیکن یہ امت قرض سے بچے گی کیسے۔؟ کیا ایسی کوئی ترکیب نہیں ہے کہ اس کو قرض سے بچایا جاسکے۔'' ہاشمی صاحب کھانا کھانے کے دوران مجھ سے گفتگو میں دلچسپی لے رہے تھے۔''

میں نے عرض کیا۔ حضور! قرض کی نوبت جب آتی ہے جب انسان اپنے پاؤں پھیلاتے وقت اپنی چادر کا خیال نہ کرے اور دوسروں کی حرص کرتے وقت یہ بھول جائے کہ اللہ نے انہیں زیادہ نعمتوں سے نواز رکھا ہے۔ جب کم حیثیت کے لوگ زیادہ حیثیت کے لوگوں کی نقل اور حرص کرتے ہیں تب قرض کی نوبت آتی ہے اور قرض کی ابتدا اس جھوٹ سے شروع ہوتی ہے جو قطعاً حرام ہے۔

مطلب۔؟'' بیگم ہاشمی صاحب نے پوچھا۔''

محترمہ! مطلب یہ ہے کہ قرض لینے والا جو پریشانیاں کسی کے سامنے رکھتا ہے اس میں مبالغہ ہوتا ہے۔ مثلاً اگر کوئی غریب آدمی اپنی بیٹی کی شادی کے لئے کسی سے قرض مانگے گا تو اس کو یہ یقین دلانے کی کوشش کرے گا کہ گھر میں کچھ بھی نہیں ہے۔ اور میں اپنی بیٹی کو ایک جوڑا دینے کی پوزیشن میں بھی نہیں ہوں۔ اور عام طور پر یہ جھوٹ ہوتا ہے۔ قرض دینے والا بھی جھوٹ سے اپنی مدد کی شروعات کرتا ہے وہ بہت سی ایسی پریشانیاں قرض خواہ کے سامنے رکھتا ہے کہ جو فی البدیہہ اشعار کی طرح ہاتھ کے ہاتھ بنائی ہوئی ہوتی ہیں۔ مثلاً کل ہی میں نے انکم ٹیکس ادا کیا ہے اور کل مجھے بینک کا قرض ادا کرنا ہے اور بیوی کا چیک اپ بھی کرانا ہے وغیرہ۔ اس طرح قرض کی ابتدا دونوں طرف کے جھوٹ سے شروع ہوتی ہے۔ قرض لینے والا وعدہ کرتا ہے کہ بس شادی نمٹتے ہی میں آپ کا قرض ادا کردوں گا آپ کو ایک بار بھی یاددہانی کی نوبت نہیں آئے گی لیکن جب اسے قرض مل جاتا ہے تو پھر اس کو ایک بار بھی ادائیگی کی فکر نہیں ہوتی کیونکہ اگر کسی شخص کو قرض کی ادائیگی کی فکر ہوتی ہے تو اللہ اس کی مدد ضرور کرتا ہے اور جب اس کو فکر نہیں ہوتی تو اللہ کی مدد سے وہ محروم رہتا ہے۔

تقریر بھی بہت اچھی کرلیتے ہو۔؟ ہاشمی صاحب نے میرا حوصلہ بڑھایا۔ اس کے بعد بولے۔ بیاہ شادیوں میں بیجا خرافات، جہیز میں دکھاوا، تقریبات میں الٹی سیدھی رسومات نے ہی اس امت کا بیڑہ غرق کیا ہے اور بظاہر سدھار کی کوئی صورت نظر نہیں آتی کیونکہ جو لوگ رہنمائی کرنے والے تھے وہ بھی ان خرافات کی دلدل میں دھنس چکے ہیں۔

حضرت! اور بھی بہت سی خرابیاں ہیں جو امت کا طرۂ امتیاز بن چکی ہیں جہالت، بے حیائی، بے غیرتی، طوطا چشمی، احسان فراموشی، ریاونمود، خوف آخرت سے بے خوفی، حق تلفی، وغیرہ جیسی ہزاروں خرابیاں آج ہمارے اندر پیدا ہوچکی ہیں اور اسی لئے ہم اللہ کی رحمتوں سے محروم ہیں۔ جہالت کا حال یہ ہے کہ پڑھ لکھ کر بھی ہم جہالتوں کا مظاہرہ کررہے ہیں۔ چھچھورپن، بھونڈے مذاق ایک دوسرے کا تمسخر جیسی حرکتیں، جاہلوں کا نشان امتیاز تھیں اور آج یہ سب خصوصیات پڑھے لکھے لوگوں کی علامت بن چکی ہیں۔ صاف ستھرے کپڑے پہن کر لوگ اس طرح محفلوں میں آتے ہیں جیسے ان سے بڑا ہیرو کوئی دوسرا نہیں لیکن جب بات کرتے ہیں تو ایک ایک لفظ سے جہالت اور حماقت کی بو آتی ہے۔ بے حیائی کا عالم یہ ہے کہ عورتوں نے مردوں والا لباس اختیار کرلیا ہے اور مردوں نے عورتوں کا لباس دفعتاً کسی کی طرف محفل میں نگاہ اٹھتی ہے تو پتہ ہی نہیں چلتا کہ عورت ہے یا مرد۔ آج کل کی محفلوں میں مردوزن کا امتیاز کرنے کے لئے پورے جسم کی ریسرچ کرنی پڑتی ہے۔ میں بہ نفس نفیس ایک محفل میں کھڑا تھا۔ میں نے دیکھا کہ ایک صاحب مائک پر غزل سنا رہے تھے میں نے اپنے برابر والے شخص سے کہا اس لڑکے کی کتنی اچھی آواز ہے۔ ان صاحب نے کہا۔ آنکھیں کھول کر دیکھو وہ لڑکا نہیں لڑکی ہے۔ میں نے جب غور وفکر سے کام لیا تو مجھ پر واضح ہوگیا کہ واقعی یہ تو لڑکی ہی ہے۔ لیکن مردوں والا لباس پہن کر لڑکا محسوس ہورہی ہے۔ میں نے برابر والے سے معذرت چاہی اور پوچھا کہ اس لڑکی سے آپ کا کیا رشتہ ہے۔؟ ان صاحب نے جواب دیا کہ میری بیٹی ہے۔ میں نے مبارکباد دی آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو اس لڑکی کے باپ بننے کا شرف حاصل ہے وہ صاحب جھلا اٹھے۔ پھر بولے آپ پھر سمجھنے میں غلطی کررہے ہیں میں اس لڑکی کا باپ نہیں ماں ہوں۔

ہاشمی صاحب اتنی زور سے ہنسے کہ زندگی میں پہلی بار مجھے یہ اندازہ ہوا کہ ان میں ہنسنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔ ورنہ عام طور پر وہ کسی مانے ہوئے بخیل کی طرح برائے نام مسکرانے ہی میں قناعت کرتے ہیں۔ ان کی بیگم لوٹ پوٹ ہوگئیں اور بانو کنکھیوں سے اس طرح خراج عقیدت پیش کررہی تھیں جیسے ان کے بھائی صاحب کو ہنسا کر میں نے سات اقلیم اس کی جھولی میں ڈالدی ہوں۔

اور ہاشمی صاحب بے غیرتی اور طوطا چشمی کا حال یہ ہے کہ جو انسان زندگی بھر ہم پر احسان کرتا ہے ہم ذراسی بات پر اسکو برسر محفل ذلیل وخوار کردیتے ہیں۔ اللہ کے رسولؐ نے تو یہ کہا تھا کہ جو انسان لوگوں کا شکرگزار نہیں ہوسکتا وہ اللہ کا بھی شکرگزار نہیں ہوسکتا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ انسانوں کے احسانات کو کوئی اہمیت ہی نہیں دیتے اور بعض لوگ تو کسی کا احسان لینے کے بعد

اس کو بے وقوف سمجھتے ہیں اور اپنے دوستوں سے کہتے ہیں پھر بنا دیا۔

ریا کاری کا عالم یہ ہے کہ ایک مرتبہ نیکی کرنے کے بعد اس کا ذکر دس بار کریں گے۔ اور نیکی بھی اگر ایک گز کی کریں گے تو اس کو سو گز کی بتائیں گے۔ خوف آخرت سے بے خوفی اس قدر بڑھی ہوئی ہے کہ جیسے ہمیں مرنا ہی نہیں ہے اور جیسے ہمیں کسی بات کا جواب ہی نہیں دینا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ ہم اس دور کے لوگ اللہ کے گھر میں بھی اللہ سے ڈرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ چنانچہ مسجدوں سے جوتے چوری ہو جاتے ہیں۔ مسجد کی چٹائیاں صاف ہو جاتی ہیں مسجد کی گھڑیاں چرالی جاتی ہیں۔ اور مسجدوں میں نہ جانے کیا کیا خرافات کر گزرتے ہیں جو اللہ اور اس کی پکڑ سے بے خوف ہونے کی علامتیں ہیں۔ حق تلفی کا حال یہ ہے کہ اللہ نے قرآن میں وراثت کا جو قانون بنایا ہے اس کو بالکل بے حیثیت سمجھتے ہیں اور ترکہ کا ذکر کرتے ہی آگ بگولہ ہو جاتے ہیں۔

ہاشمی صاحب میں نے پکے نمازیوں کو بھی اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں کا حق مارتے ہوئے دیکھا ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ہماری عبادت از راہ عادت ہے۔ اگر یہ از راہ عبادت ہوتی تو ہم پورے کے پورے سدھر جاتے۔ اور ہر ہر معاملے میں اللہ سے ڈرتے۔

تم سچ بول رہے ہو۔" ہاشمی صاحب نے کہا۔" مجھے خوشی ہے کہ تمہارے اندر برائیوں کو سمجھنے کی صلاحیت ہے۔ اور آج مجھے اس بات کا اندازہ ہوا کہ اگر تم اپنے کھلنڈرے پن سے باز آ جاؤ تو تم اچھا بول سکتے ہو اور اچھا لکھ سکتے ہو۔

ہاشمی صاحب بہت مصروف انسان ہیں۔ وہ کھانا کھاتے ہی اپنی بیگم سمیت چلے گئے لیکن پہلی بار میں نے محسوس کیا کہ وہ بہت خوش تھے انہوں نے میری حوصلہ افزائی بھی کی۔ بانو کو پانچ ہزار روپے بھی دیئے اور میری تنخواہ میں ایک ہزار کا اضافہ بھی کیا۔ ان کے جانے کے بعد بانو نے کہا۔

دیکھی بھائی صاحب کی فیاضی اور محبت۔

بانو یقین نہیں آتا۔ جو انسان اتنا خشک ہو وہ آج اتنا تر کیوں نظر آ رہا تھا ہم دونوں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہے ہیں۔

پھر وہی۔ ناقدری اور ناشکری۔

دیکھو بیگم! غصہ مت کرو۔ تم بھی میری حوصلہ افزائی کرو۔ اور ایک وعدہ کرو کہ آئندہ اتوار کو میرے دوستوں کو اچھے اچھے پکوان کھلاؤ گی۔ میرے کئی دوست عمر کے آخری مرحلے سے گزر رہے ہیں اگر مر گئے تو قیامت تک ایک بوجھ میرے تمہارے کاندھوں پر ہوگا۔ وہ ہنس دی۔ تو میں نے سوچا چلو ہنسی تو پھنسی۔ (یار زندہ صحبت باقی)

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ضروری اعلان

۹ ر اگست ۲۰۰۸ء سے ۲۸ ر اگست ۲۰۰۸ء تک

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ

مولانا حسن الہاشمی

اپنے رفقاء سمیت حیدرآباد میں رہیں گے۔ ملاقات کے شائقین حضرات اس فون پر رابطہ کریں اور اگلے شمارے میں مولانا کی جائے قیام کی تفصیل پڑھیں۔

فون نمبر : 09897648829

(منیجر)

قرآن کے ذریعہ بیماریوں سے شفاء اور پریشانی کا حل

کاروبار میں ترقی کے لئے : (یَامُسْتَطِیْعُ) کو اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ (۱۳۰۰) مرتبہ روزانہ بلاناغہ پڑھے (صبح کی نماز کے بعد پڑھنا افضل ہے) بے شک مقصد ضرور پورا ہوگا۔

جائز حاجات کے لئے : سورۂ الم نشرح ۱۷ دن پڑھیں، ہر روز ۱۷ مرتبہ اول و آخر تین تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ نماز فجر کے بعد

رزق و قرض کی ادائیگی: (اَلْکَرِیْمُ وَالْوَھَّابُ وَ ذُوالطَّوْلِ) (۱۱۲۸) مرتبہ بعد نماز عشاء یا بعد نماز فجر روزانہ بلاناغہ پڑھیں۔ مجرب ہے۔

طلب رزق، ادائیگی قرض اور مشکلات کے حل کے لئے : سورۂ العادیات کو (۱۱۰) مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ آزمودہ ہے۔

مال و روزی میں اضافہ کے لئے : (سورۂ الھُمَزَہ) کو نماز نافلہ میں کثرت سے پڑھے مال میں بے حد اضافہ ہوگا۔

اولاد ہونے کے لئے : وہ عورت جو حاملہ نہ ہوتی ہو جب حیض سے پاک ہو تو پھر غسل کرے اور اس آیت مبارکہ کو کسی کاغذ پر زعفران سے لکھوا کر پانی میں گھول کر رات کو سوتے وقت پی لے اور شوہر سے رجوع کرے۔ انشاء اللہ اولاد ضرور ہوگی۔

(فَلَمَّا تَغَشّٰھَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِیْفًا فَمَرَّتْ بِہٖ فَلَمَّآ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ رَبَّھُمَا لَئِنْ اٰتَیْتَنَا صَالِحًا لَّنَکُوْنَنَّ مِنَ الشّٰکِرِیْنَ) (سورہ الاعراف ۱۸۹)

یرقان کے لئے : (سورۂ سبا) کو کاغذ پر لکھ کر اسے پانی میں گھول کر وہ مریض کو پلادیں اور اس پانی سے مریض کا منہ بھی دھلوادیں۔ انشاء اللہ شفاء ہوگی۔

بواسیر کے لئے : سورۂ یٰسین کو اصلی شہد سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔ انشاء اللہ اس مرض سے نجات ہوگی۔

اسہال کے لئے : (سورۂ عم) کو کسی برتن پر لکھ کر اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔ انشاء اللہ جلد شفا ہوگی۔

پیٹ کے درد کے لئے : آیت الکرسی کو کسی ظرف پر لکھ کر (زعفران اور مشک سے) اسے پانی سے دھو کر مریض کو پلادیں۔ انشاء اللہ ایک گھنٹے کے اندر درد ختم ہوگا۔

برائے رفعت و عزت : اس نقش کو چاندی یا سونے کی تختی پر کندہ کرکے انگشتری بنالی جائے یا لوح کو داہنے بازو پر پہنا جائے تو بلند مراتب حاصل ہوں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ا	ل	م	ص
ص	م	ل	ا
ل	ا	ص	م
م	ص	ا	ل

بواسیر کے لئے نقش : چاندی کی تختی پر یہ نقش لکھ کر گلے یا بازو میں پہن لیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۱	۱۹۸
۱۹۷	۱۹۵	۱۹۳
۱۹۲	۱۹۹	۱۹۴

نقش میاں بیوی میں محبت کے لئے : یہ نقش نیک ساعت میں زعفران سے لکھ کر اس کے نیچے مطلوب اور اس کی ماں کا نام لکھیں، تعویذ کی پشت پر یُحِبُّوْنَھُمْ کَحُبِّ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ تحریر کریں، یہ تعویذ بیوی کے بازو پر باندھ دیں۔ محبت بے مثال ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۴	۶	۸
۸	۶	۴	۲
۴	۲	۸	۶
۶	۸	۲	۴

قسط نمبر: ۸۴

عزازیل خاموش ہوا تب خونخوار قبقب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "میرے آقا! چونکہ میں یوناف کے ساتھ اپنی دشمنی نبھانے کا عہد کر چکا ہوں اس لئے میں مناسب مواقع پر مختلف حیلے بہانے کے ذریعہ اس پر حملہ آور ہوتا رہوں گا۔ میری کوشش ہوگی کہ میں کسی نہ کسی طرح سے اسے اپنے سامنے زیر کرلوں۔ اس سے یوں مار کھانے اور مقابلے میں برابر رہنے کے بعد میرے اندر شکست دینے کی ایک آگ لگ گئی ہے۔ جب تک میں اسے اپنے سامنے زیر نہیں کروں گا مجھے سکون اور اطمینان حاصل نہ ہوگا۔" اس سے پہلے کہ عزازیل کوئی جواب دیتا عارب نے اسے مخاطب کیا۔ "آقا! آپ محسوس نہیں کرتے کہ قبقب کا نام ادا کرتے وقت دشواری اور تنگی پیش آتی ہے کیا ایسا ممکن نہیں ہے کہ محبت کے اظہار کے طور پر ہم آج کے بعد اسے صرف قب کہہ کر پکارا کریں گے۔"

سارے کھل کر ہنس دیئے۔ قبقب اور خوفہ بھی مسکرا رہے تھے۔ اس پر عزازیل نے خوفہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "یہ معاملہ میں خوفہ پر چھوڑتا ہوں وہی کوئی ایسا نام تجویز کرے جو آسانی سے ادا کیا جا سکے۔"

خوفہ نے فوراً کہہ دیا۔ "اگر یہ بات مجھ پر ہی چھوڑتے ہیں تو میں یہ کہوں گی کہ قبقب کو آج کے بعد صرف قب کہہ کر مخاطب کیا جائے۔ اس لئے کہ یہ نام ادائیگی میں آسان ہونے کے علاوہ زبان پر بھی فوراً چڑھ جاتا ہے۔"

عزازیل نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب کیا۔ "تو پھر سن رکھو! آج کے بعد قبقب کو صرف قب کہہ کر پکارا جائے گا تم دیکھتے ہو کہ یہ نام ادا کرنے میں بڑا آسان ہے۔"

قب نے عزازیل کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "آقا! میں اب خوفہ کے ساتھ جاتا ہوں اور چند دن کا وقفہ ڈال کر پھر یوناف پر ضرب لگانے کی کوشش کروں گا۔"

عزازیل نے جب اجازت دیدی تو قب اور خوفہ غائب ہو گئے جب کہ عزازیل نے تینوں بہن بھائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "فی الحال تم ممفس شہر میں ہی قیام رکھو اور اسی عمارت کے اندر ٹھہرے رہو جہاں تم ساحرہ تردرہ کے ساتھ قیام کئے ہوئے تھے۔ میں عنقریب تمہاری طرف آؤں گا۔ اور پھر کوئی اگلا لائحہ عمل تیار کریں گے۔"

عزازیل اپنے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے غائب ہو گیا جب کہ عارب، بیوسا اور نبیطہ نے دریائے نیل کو پار کرنے کے بعد ممفس شہر کا رخ کیا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

یوشع بن نون کی ان لگاتار فتوحات کی خبریں جب شمالی زمینوں کے بادشاہ یابین کو پہنچیں تو وہ اپنے مرکزی شہر حضور میں بڑا فکر مند ہوا۔ اسے خطرہ لاحق ہو گیا کہ جس طرح بنی اسرائیل اس سے پہلے بہت سے شہروں اور حکومتوں کو اپنے سامنے زیر کر چکے ہیں ایسے اسے بھی تباہ و برباد کر کے رکھ دیں گے۔ لہٰذا اس نے پیش بندی کے طور پر اپنے اطراف کی حکومتوں سے اتحاد کر کے بنی اسرائیل کی پیش قدمی کو روکنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس مقصد کے لئے اس نے سمرون اور اکشاف کے بادشاہوں کو اپنے ساتھ ملا لیا۔ یہ سب فلسطین کی شمالی اور لبنان کی سرزمینوں کے اندر حکومت کرتے تھے۔ یابین نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ بنی اسرائیل کا قلع قمع کرنے کے لئے اس نے اموریوں، حتیوں، یبوسیوں اور کوہستان حرمون کے نیچے مصفاہ کی وادیوں میں رہنے والے فریزیوں کو بھی بنی اسرائیل کے خلاف جنگ کرنے کی دعوت دی۔ سارے بادشاہوں نے یابین کے اس مشورہ سے مکمل طور پر اتفاق کیا۔ سب نے مل کر ایک متحدہ لشکر تیار کیا۔

یوشع بن نون کو جب شمال کے ان حکمرانوں کے اتحاد اور لشکر کے جھیل میروم کے کنارے خیمہ زن ہونے کی خبر ہوئی تو انہوں نے توقف اور تذبذب سے کام نہ لیا بلکہ اپنے لشکر کے ساتھ طوفانی انداز میں وہ جھیل میروم کی طرف بڑھے اور متحدہ لشکر پر ایسا جان لیوا اور خوفناک حملہ کیا کہ اس جنگ میں بنی اسرائیل نے دشمن کے گھوڑوں کی کونچیں تک کاٹ دیں اور رتھوں کو جلا کر رکھ دیا۔ اس طرح یابین اور اس کے سارے ساتھی حکمرانوں کو شکست ہوئی اور یوشع بن نون نے برق رفتاری سے آگے بڑھتے ہوئے ان کے سارے ملکوں اور شہروں پر قبضہ کر لیا اس طرح کوہ خلق اور سعیرہ سے لے کر بعل جدہ بلکہ وادیٔ لبنان میں کوہستان حرمون کی نشیب والی وادیوں تک بنی اسرائیل قابض ہو گئے تھے اور صرف چند جنوبی علاقوں کے علاوہ پورے فلسطین کو انہوں نے اپنے تسلط میں لے لیا۔

شمال کی ان سرزمینوں کو فتح کرنے کے بعد یوشع بن نون اپنے لشکر کے ساتھ فلسطین کے جنوبی حصوں کی طرف متوجہ ہوئے اور کوہستانِ حرمون کی طرف سے حملہ آور ہوتے ہوئے آگے بڑھے اور برق رفتاری کے ساتھ راستے میں آنے والی ہر قوت کو پے درپے شکست دیتے ہوئے جدون دبیز اور عناب کے شہروں پر قبضہ کرلیا۔ پھر یہاں سے بھی وہ آگے بڑھتے ہوئے فلسطین کے انتہائی جنوب میں غزہ اور اشدود نام کے شہروں کو بھی فتح کر کے ان پر اپنا تسلط قائم کرنے میں کامیاب ہوگئے۔ پس جیسا خداوند نے موسیٰ کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ارض فلسطین بنی اسرائیل کو عطا کروں گا۔ سو یوشع بن نون کے ہاتھوں خداوند کا یہ عہد پورا ہوا اور یوشع بن نون نے سارے فلسطین کو فتح کرنے کے بعد اسے ایک میراث کی حیثیت سے بنی اسرائیل میں تقسیم کردیا اور یوں فلسطین کے اندر بنی اسرائیل کی جنگوں کا خاتمہ ہوا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

یوشع بن نون نے اپنی مستقل رہائش کے طور پر کوہستان جنس میں ایک مکان بنالیا اور اسی میں رہنے لگے۔ ایک روز وہ اپنے اسی مکان سے باہر دیوار کے ساتھ بچھائی ہوئی چٹائی پر دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے کہ یوناف ان کے پاس آیا۔ اسے دیکھتے ہی یوشع بن نون اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑے پرجوش انداز میں انہوں نے یوناف کو گلے لگایا پھر اسے اپنے پہلو میں بٹھاتے ہوئے بڑی بے تابی سے پوچھا۔

''اے میرے عزیز! تو اچانک میرے لشکر سے نکل کر کدھر چلا گیا تو نے مجھے اپنی روانگی کی کوئی اطلاع بھی نہ دی اور رات کے وقت ہی کوچ کرگیا دوسرے روز جب میں تیرے خیمے میں گیا تو وہ خالی تھا اس پر میں بڑا متفکر ہوا اپنے ساتھیوں کو تمہاری تلاش میں اِدھر اُدھر دوڑایا لیکن تم کہیں بھی نہ ملے اس پر میں نے بنی اسرائیل کے سارے سرداروں کو تاکید کی وہ یوناف کو تلاش کریں لیکن تم کہیں نہ ملے۔ تم کن سرزمینوں کی طرف چلے گئے تھے اور ایسی کونسی اہم ضرورت تھی جس کے تحت تم مجھے بتائے بغیر ہی کوچ کر گئے۔''

یوناف مسکرایا ''سیدی! میں آپ سے اجازت لئے بغیر کوچ کرگیا تھا جس کے لئے نادم ہوں لیکن وہ لمحے ہی ایسے تھے کہ مجھے کوچ کرنا پڑا۔''

اس کے بعد یوناف نے مصر کی سرزمین کے اندر عزازیل کے ممی کے خونخوار بناکر ممفس شہر کے اطراف میں تباہی پھیلانے دو خونخوار روحوں کو اپنے قبضہ میں کرنے کے واقعات تفصیل سے سناڈالے۔ یوشع بن نون کو اس نے یہ بھی بتادیا کہ کس طرح عزازیل نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر اسے اذیت اور کرب میں مبتلا کرنے کی کوشش کی تھی۔ کس طرح اس نے حرم کعبہ میں پناہ لی اور کس طرح وہاں سے نکلنے کے بعد دریائے نیل کے کنارے شوطار کے محل میں عزازیل اور اس کے ساتھیوں کو شکست دینے میں ممی کی ساری قوتوں کو زائل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اس کے بعد یوناف نے زوسر کے اہرام کے اندر عزازیل کے ساتھی قب کے ساتھ ہولناک لڑائی کی ساری داستان بھی سناڈالی۔

یوناف کے سارے حالات و واقعات سننے کے بعد تھوڑی دیر یوشع بن نون توصیفی انداز میں اس کی طرف دیکھتے رہے پھر انہوں نے یوناف کے شانے پر پیار اور شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔ ''اے میرے عزیز! تو واقعی ایک حیرت انگیز انسان ہے۔ تو یہ جو بدی کے گماشتوں کے خلاف نیکی اور خیر کے کام کرتا ہے تو میرا رب تجھے تمہارے ان اعلیٰ اعمال کی جو تم بدی کے خلاف کامیابی سے استعمال کرتے ہو ضرور جزا دے گا۔''

یوشع بن نون چند ثانیوں تک خاموش رہے پھر دوبارہ یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے وہ کہہ رہے تھے۔ ''تمہاری غیر موجودگی میں ساری ارض فلسطین پر میں نے قبضہ کر کے اسے بنی اسرائیل کے اندر ایک میراث کی طرح تقسیم کردیا ہے۔ تاکہ وہ خداوند کے عہد کے مطابق اس سرزمین میں پرسکون اور خوش حال زندگی بسر کریں۔ ہاں بنی اسرائیل کا سارا لشکر ابھی تک میرے پاس مقیم رہتا ہے اور اب میں اس سے ایک بہت بڑا کام لینے والا ہوں۔''

اس پر یوناف نے چونک کر پوچھا۔ ''آپ اس لشکر سے کون سا کام لینے کا ارادہ کرچکے ہیں۔''؟

یوشع بن نون نے کہا۔ ''مشرق کے ایک شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ہے اسلئے میں اپنے لشکر کے کوچ کی تیاریاں بھی مکمل کرچکا ہوں۔ یہ بنی اسرائیل کا ایک خبردار لشکر ہوگا۔ اس لشکر کا سالار میں نے ایک شخص حنون کو مقرر کیا ہے۔ حنون موسیٰ کے سالے قینی کا بیٹا ہے وہ انتہائی شجاع اور دلیر شخص ہے وہ اب ڈھلتی عمر کو پہنچ چکا ہے لیکن اس کا جنگجویانہ رویہ ویسے کا ویسا ہی ہے۔ حنون کی بیوی فوت ہوچکی ہے اور اس کی اولاد میں اس کی صرف ایک بیٹی ہی ہے۔ جس کا نام سلوم ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ سلوم بنی اسرائیل کے اندر سب سے زیادہ حسین اور خوبصورت ہے۔ کل ہی یہ لشکر اس شہر کی طرف روانہ ہوگا جس پر میں حملہ آور ہونے کا عزم کرچکا ہوں۔ حنون کی بیٹی سلوم بھی اس لشکر میں اپنے باپ کے ساتھ شامل ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ بنی اسرائیل کا یہ لشکر بڑی آسانی سے اس شہر کو فتح کرے گا۔ یہ پہلا موقع ہے کہ میں بنی اسرائیل کے لشکر میں شامل نہ ہوں گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں اب بوڑھا ہوچکا ہوں۔ میری عمر ایک سو دس سال کے قریب ہوگئی ہے اور میں اپنے آپ کو لاغر محسوس کرتا ہوں کہ اب میں مزید جنگوں میں حصہ نہیں لے سکتا۔ لہٰذا اب میں نے اپنی جگہ حنون کو بنی اسرائیل کے لشکر کا سالار مقرر کردیا ہے۔''

یوناف نے پوچھا۔ ''آپ نے ابھی تک یہ تو بتایا ہی نہیں کہ آپ اپنے

لشکر کو کس شہر پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کر رہے ہیں۔؟"

یوشع بن نون نے غور سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ میں ارض حجاز میں یثرب پر حملہ آور ہونے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ اس شہر کو بنی اسرائیل کے کھجوروں کا شہر بھی پکارتے ہیں۔ اس شہر پر عربوں کے ایک قبیلے عمالیق کی حکومت ہے۔ ان عمالیقوں میں سے ایک شخص کہ جس کا نام ارقم بن ارقم ہے اس شہر کا بادشاہ ہے۔ میری یہ خواہش ہے کہ اس شہر کو فتح کر کے اسرائیل کی سلطنت میں شامل کر لوں۔ میں نے اپنے لشکر کو یہ بھی حکم دیا کہ جب اس شہر کو فتح کر لیا جائے تو اس کے سارے رہنے والوں کو تہہ تیغ کر دیا جائے۔"

یوناف نے کہا۔"کیا میں بھی اس لشکر کے ساتھ یثرب کی طرف روانہ ہو سکوں گا تاکہ میں دیکھوں کہ بنی اسرائیل کا لشکر کیسے اس شہر کو فتح کرتا ہے۔ میں یہ بھی جائزہ لوں کہ اس شہر کو کھجوروں کا شہر جو کہا جاتا ہے اس میں کیسے اور کس قدر کھجوروں کے باغات ہیں۔"

یوناف کی اس خواہش پر یوشع بن نون نے کہا۔ تمہارے آنے کے بعد اپنے دل ہی دل میں میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میری زندگی کے اس آخری دنوں میں تم میرے ساتھ رہو گے تاکہ مجھے میری لاچارگی اور لاغرپن کا احساس نہ ہو لیکن اب جب کہ تم لشکر کے ساتھ جانے کی خواہش کا اظہار کر چکے ہو تو سنو میں سردار حتون کو تمہارے متعلق ہدایت جاری کر دوں گا لہٰذا کل تم اس لشکر کے ساتھ روانہ ہو جانا۔ لشکر کے اندر تمہاری حیثیت ایک صاحب قدر شخصیت کی ہوگی۔"

یوشع بن نون کہتے کہتے رک گیا۔ کیونکہ ایک نوجوان ان کے ساتھ آ کھڑا ہوا اور انہیں مخاطب کر کے کہا۔"سیدی! دوپہر کا کھانا تیار ہے آپ مہمان کے ساتھ اندر جا کر کھانا کھالیں۔"

یوشع بن نون اٹھ کھڑے ہوئے یوناف کا انہوں نے ہاتھ تھام لیا اور پھر اسے اپنے گھر کے اندرونی حصے کی طرف لے گئے۔

بنی اسرائیل کے لشکر نے جس کا سالار حتون تھا دوسرے روز یثرب کی طرف پیش قدمی کرنے کے لئے ارض فلسطین سے کوچ کیا اور یوناف بھی لشکر میں شامل ہو گیا تھا۔ یثرب کے عمالیقی بادشاہ ارقم بن راقم کو بھی اس کے ساتھیوں کے ذریعہ سے یہ اطلاع مل گئی کہ بنی اسرائیل کا ایک جرار لشکر یثرب پر حملہ آور ہونے کے لئے برق رفتاری سے پیش قدمی کر رہا ہے چنانچہ اس نے پیش قدمی کے طور پر شہر کے اطراف میں مختلف مقامات پر اپنے مسلح دستے مقرر کر دیئے۔ ایک دستہ ارقم بن راقم نے مدینہ کے شمال میں سلع پر مقرر کیا۔ یہ دستہ اس کوہستان کے اوپر گھات میں بیٹھنے کے بعد دور تک نگاہ رکھتا تھا۔ اس دستے کے سوار کوہستان سلع کے اور جبل احد کے درمیان چکر بھی لگاتے رہتے تھے تاکہ شمال کی طرف سے دشمن پر کڑی نگاہ رکھی جا سکے۔ اس طرح کچھ دستے یثرب کے جنوب میں جبل عیر پر بھی مقرر کیئے گئے ان کے ذمے یہ کام لگایا گیا کہ وہ جنوب کی طرف کڑی نگاہ رکھیں۔ اور جونہی دشمن انہیں نظر آئے۔ ارقم بن راقم کو فوراً اطلاع کر دیں۔ اس کے علاوہ یثرب کے مغرب میں کوہستان عیر سے لے کر جبل احد تک لادے کی چٹانوں کے اوپر بھی محافظ دستے مقرر کر دیئے گئے۔ انہیں یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ وادی عقیق کو نگاہ میں رکھیں اور اس طرف سے اگر دشمن یثرب پر حملہ آور ہونے کی کوشش کریں تو ان پر تیز اور طوفانی تیراندازی کر کے رک جانے پر مجبور کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ ارقم بن راقم نے یثرب کے مشرق میں لادے کی چٹانوں پر بھی اپنے کچھ مسلح دستے دشمن پر نگاہ رکھنے کے لئے بٹھا دیئے۔

یہ سارے انتظام کرنے کے بعد ارقم بن راقم اپنے لشکر کے ایک بڑے حصے کے ساتھ جبل احد اور کوہستان سلع کے درمیان وسیع میدانوں کے اندر خیمہ زن ہو گیا۔ اسے پختہ امید تھی کہ بنی اسرائیل کا لشکر کوہستان احد اور لادے کی چٹانوں کے بیچ سے گزر کر ہی یثرب پر حملہ آور ہوگا۔ ارقم بن راقم کے سارے اندازے درست ثابت ہوئے کہ دوسرے ہی روز بنی اسرائیل کا لشکر لادے کی چٹانوں اور جبل احد کے درمیانی حصے میں خیمہ زن ہو گیا۔

ارقم بن راقم نے پہلے بھی کوشش کی کہ کسی نہ کسی طرح یہ جنگ ٹل جائے اور بنی اسرائیل کے ساتھ صلح کرنے کی گفتگو کرنے کے لئے اپنے جواں سال بیٹے اخیم کا انتخاب کیا۔ اخیم ایسا نوجوان تھا جس کے متعلق ارض حجاز والوں کا دعویٰ تھا کہ ارض حجاز میں اس وقت اخیم سے بڑھ کر کوئی بھی خوبصورت اور پرکشش نوجوان نہیں تھا۔ اخیم سے یہ کام لینے کے لئے ارقم بن راقم نے اسے لشکر کے اندر اپنے خیمہ میں طلب کر لیا اور اسے اپنے پہلو میں بٹھاتے ہوئے بڑی شفقت آمیز آواز میں کہا۔"اے میرے فرزند! میں نے ایک کام کے لئے تیرا انتخاب کیا ہے اور مجھے امید ہے کہ تو یقیناً اس کام پر پورا ترے گا۔"

اخیم نے اپنے باپ کے سامنے گردن کو خم کرتے ہوئے کہا۔"آپ کہیئے! کس کام کے لئے آپ میرا انتخاب کر چکے ہیں۔ قسم خداوند کی، یہ میرے لئے ایک بہت بڑی سعادت ہوگی۔"

ارقم بن راقم نے اپنے بیٹے کے کندھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔" تو جانتا ہے کہ بنی اسرائیل ہم پر حملہ آور ہونے کے لئے کوہستان احد کے آس پاس خیمہ زن ہو چکے تھے۔ میں چاہتا ہوں کہ کسی نہ کسی طرح یہ لڑائی ٹل جائے اور بنی اسرائیل ہم سے کچھ صلح کی شرائط طے کر کے اپنے لشکر کے ساتھ واپس چلے جائیں۔ بنی اسرائیل کے ساتھ صلح کی گفتگو کرنے کے لئے میں نے تیرا انتخاب کیا ہے۔ اب تو مجھے یہ بتا کہ تو اپنے ساتھ اس کام کے لئے کس کس کو لے جانا پسند کرے گا!"

اخیم نے بڑی خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"میں سمجھتا ہوں کہ ایک بہترین اور انتہائی مناسب کام کے لئے آپ نے میرا انتخاب کیا ہے۔اس کام کے لئے میں ابھی اور اسی وقت بنی اسرائیل کے لشکر کی طرف روانہ ہوتا ہوں۔ رہا آپ کا یہ سوال کہ میں کس کس کو اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتا ہوں تو میں کسی کو بھی اپنے ساتھ لے جانا پسند نہیں کروں گا۔ بلکہ اکیلا ہی بنی اسرائیل کی طرف جاؤں گا۔ مجھے امید ہے کہ میں ان کے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔"

اخیم اٹھ کھڑا ہوا اور ارقم بن راقم کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ اب مجھے یہاں سے روانہ ہونے کی اجازت دیجئے۔"

ارقم بن راقم اپنے بیٹے کا ہاتھ تھامے اپنے خیمے سے باہر آیا۔ پھر اس کے دیکھتے ہی دیکھتے اخیم اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور مہمیز لگاتے ہوئے اپنے گھوڑے کو بنی اسرائیل کے لشکر کی طرف سرپٹ دوڑا دیا۔

یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کا بیٹا اخیم جب بنی اسرائیل کے لشکر کے پاس گیا تو چند محافظوں نے اسے روکا۔ اخیم نے فوراً اپنے گھوڑے کی باگیں کھینچ لیں اور ان محافظوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"میں تمہارے لشکر کے سالار سے ملنا چاہتا ہوں۔ کیا تم میں سے کوئی اس کے خیمے تک میری رہنمائی کرے گا۔"

ایک محافظ نے اخیم کے قریب ہوتے ہوئے پوچھا۔"اے اجنبی پہلے تم یہ کہو کہ تم کون ہو تمہارا کیا نام ہے اور کس سلسلے میں تم ہمارے سالار سے ملنا چاہتے ہو۔؟"

اخیم نے کہا۔"میں یثرب کے سالار ارقم بن راقم کا بیٹا ہوں۔ میرا نام اخیم ہے اور میں تمہارے سالار سے اس لئے ملنا چاہتا ہوں کہ اس سے مل کر صلح کی شرائط طے کرسکوں تاکہ یہ جنگ ٹل جائے۔ میرا باپ ایک امن پسند انسان ہے اور اس کی اولین کوشش ہے کہ اگر کسی بھی طور پر یہ جنگ ٹل سکتی ہے تو ٹل جائے۔"

اسرائیلی نے کسی قدر مؤدب ہوتے ہوئے کہا۔"آپ میرے ساتھ آئیں میں آپ کو اپنے سالار کے خیمے تک لے جاتا ہوں۔"

اسرائیلی اخیم کے ساتھ ہولیا۔ جب کہ دوسرے اسرائیلیوں میں سے ایک نے اپنے دیگر ساتھیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے میرے بھائیو! تم نے یثرب کے بادشاہ کے بیٹے کو دیکھا جس نے اپنا نام اخیم بتایا ہے۔ قسم موسیٰؑ اور ہارونؑ کے رب کی میں نے اپنی زندگی میں ایسا حسین اور خوب صورت نوجوان کبھی نہیں دیکھا۔"

دوسرے اسرائیلی نے تائید کرتے ہوئے کہا۔"تم یقیناً درست کہتے ہو۔"

اخیم نے ان کی اس گفتگو کی طرف کوئی دھیان نہ دیا اور وہ حنون کے خیمے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

اسرائیلی نے خیمے سے باہر کھڑے ہوکر اپنے سالار کا نام لے کر پکارا اس کی پکار پر بنی اسرائیل کے سالار حنون کی حسین اور خوبصورت بیٹی سلوم بھاگتی ہوئی آئی جونہی اس کی نگاہ اخیم پر پڑی وہ اسے دیکھ کر ایسی متاثر ہوئی کہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔

اسرائیلی جان گیا کہ سلوم اخیم کے حسن پرکشش سے متاثر ہوکر رہ گئی ہے اس نے دخل اندازی کی اور سلوم کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔"میری بہن کیا تم بتا سکو گی کہ لشکر کے سالار اور تمہارے باپ حنون اس وقت کہاں ہیں۔؟ یہ نوجوان جو اس وقت تمہارے سامنے کھڑا ہے یہ تمہارے باپ سے صلح کی گفتگو کرنا چاہتا ہے اس نوجوان کا نام اخیم ہے اور یہ یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کا بیٹا ہے۔"

سلوم نے چونکتے ہوئے اس اسرائیلی کی طرف دیکھا اور کہا۔"میرے باپ ابھی ابھی خیمے سے نکل کر اپنے لشکر کے مغربی حصوں کا جائزہ لینے گئے ہیں میرے بھائی تو جا اور میرے باپ کو بلا کر لا اور اس کو بتا کہ کس طرح یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کا بیٹا اخیم آیا ہے۔ اور صلح کی گفتگو کرنا چاہتا ہے۔ اتنی دیر تک میں معزز مہمان کو اپنے خیمے میں بٹھاتی ہوں اور اس کی ضیافت کا سامان کرتی ہوں۔"

سلوم کی اس گفتگو پر وہ اسرائیلی لشکر کے مغربی حصے کی طرف چلا گیا تاکہ لشکر کے سالار حنون کو بلا کر لائے۔

حسین سلوم نے اپنے سامنے اپنے گھوڑے پر بیٹھے ہوئے پرکشش اخیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"آپ اجنبی کی طرح کیوں اپنے گھوڑے پر بیٹھے ہوئے ہیں آپ نیچے اتر کر خیمے میں آئیں ہمارا یہ خیمہ آپ ہی کا خیمہ ہے اس لئے کہ آپ یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کے بیٹے ہیں۔ لہٰذا ہمارے لئے آپ ایک معزز اور قابل احترام مہمان ہیں۔"

اخیم اپنے گھوڑے سے اتر پڑا۔ سلوم نے دیکھا کہ پرکشش اور خوبصورت ہونے کے ساتھ وہ قد کاٹھ میں بھی خوب تھا اور اس کی جسمانی ساخت بھی اپنے اندر بے پناہ جذبہ رکھتی تھی۔ سلوم بھاگ کر آگے بڑھی اور اخیم کے گھوڑے کی باگ اس سے لیتے ہوئے انتہائی نرم اور میٹھی آواز میں بولی۔"لائیے میں آپ کا گھوڑا خود باندھتی ہوں۔"

سلوم نے اس سے گھوڑے کی باگ لی اور تھوڑا سا آگے لے جا کر اس نے گھوڑے کو اپنے خیمے کے کھونٹے کے ساتھ باندھ دیا پھر وہ اخیم کی طرف متوجہ ہوئی۔"آپ میرے ساتھ خیمے میں آیئے۔"

اخیم چپ چاپ سلوم کے ساتھ ہولیا۔ خیمے کے اندر لے جا کر سلوم نے

اخیم کو ایک صاف ستھری اور عمدہ نشست پر بٹھایا پہلے اس نے اسے تازہ دودھ کا ایک گلاس پیش کیا جو اخیم نے لے کر پی لیا پھر چھوٹے سے طشت میں خشک پھل لے آئی۔

اخیم نے پہلی بار سلوم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ آپ نے مجھے دودھ پیش کیا سو میں نے پی لیا پھر ان پھلوں کی کیا ضرورت تھی اس لئے کہ میں نہ تو دور دراز سے آیا ہوں اور نہ ہی میں بھوک محسوس کرتا ہوں۔ دودھ میں نے اس لئے پی لیا کہ ہم عربوں کے اندر یہ رسم ہے کہ جو مہمان کسی کی تواضع قبول نہیں کرتا تو اس سے میزبان یہی سمجھتا ہے کہ آنے والا مہمان اپنے دل میں اس کے لئے دشمنی رکھتا ہے۔"

سلوم نے کہا۔"تو میں ان پھلوں سے آپ کی میزبانی کر رہی ہوں اور آپ پھلوں کو ٹھکرا رہے ہیں تو کیا میں یہ سمجھوں کہ آپ ہمارے لئے اپنے دل میں دشمنی اور کدورت رکھتے ہیں۔"

اخیم نے فوراً کہا"نہیں ایسی کوئی بات نہیں تاہم آپ کا یہ شک رفع کرنے کے لئے میں ان پھلوں میں سے کچھ کھا لیتا ہوں۔" اخیم کے اس فیصلے پر سلوم خوش ہوگئی۔ جب کہ اخیم خشک پھلوں میں سے کچھ لے کر کھانے لگا۔ تھوڑی دیر تک سلوم خشک پھل کھاتے ہوئے اخیم کو میٹھی نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر اس نے پوچھا۔"اگر میرے باپ کے ساتھ آپ کی یہ صلح کی گفتگو ناکام ہوجائے تو پھر آپ کا کیا ردعمل ہوگا۔"؟

اخیم نے ہاتھ ان خشک پھلوں سے کھینچتے ہوئے کہا۔ میں اپنی بھرپور کوشش کروں گا کہ صلح کی یہ گفتگو کامیاب ہوجائے اور اس کے لئے ہمیں کچھ شرائط بھی ماننا پڑیں تو ہم انہیں مان لیں گے ہاں اگر یہ گفتگو ناکام رہی تو پھر میں یثرب لوٹ جاؤں گا اور ہمارے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ کار نہ ہوگا کہ ہم بنی اسرائیل کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کریں جو ہماری خواہش کے خلاف ہوگا۔"

سلوم نے اپنی دلی خواہش اور آرزو کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"صلح کی اس گفتگو کے ناکام ہونے کی صورت میں کیا ایسا ممکن نہیں کہ آپ واپس اپنے شہر یثرب کی طرف نہ جائیں اور ہمیشہ کے لئے ہمارے اندر رہ جائیں۔"

اخیم نے غور سے سلوم کی طرف دیکھتے ہوئے پریشانی کے سے عالم میں پوچھا۔"ایسا کیونکر ممکن ہے کہ صلح کی ناکامی کے بعد واپس جانے کی بجائے میں مستقل طور پر تم لوگوں کے اندر رہنا شروع کر دوں۔؟"

اس پر سلوم نے ایک پریشان نگاہ اخیم پر ڈالی اور کہا۔"میں نے جو یہ پیش کش کی ہے تو اس کی بھی ایک وجہ ہے۔" اخیم نے فوراً پوچھ لیا۔"اے حنون کی بیٹی پہلے وہ وجہ بتاؤ پھر میں اپنا فیصلہ دوں گا۔"

سلوم نے کہنا شروع کیا۔"اے ارقم بن راقم کے جمیل وشکیل بیٹے میرے باپ کو اپنی زندگی میں پہلی بار اسرائیلی لشکر کا سالار اعلیٰ مقرر کیا گیا ہے ورنہ اس سے پہلے کی ساری جنگوں میں ہمارے سردار اعلیٰ یوشع بن نون اسرائیلی لشکر کے سالار رہا کرتے تھے چونکہ اب یوشع بن نون تقریباً ایک سو دس سال کے ہو کر بوڑھے ہو چکے اور وہ سرگرمی کے ساتھ جنگوں میں حصہ لینے کے قابل نہیں رہے لہٰذا میرے باپ حنون کو اسرائیلی لشکر کا سالار بنایا گیا ہے لیکن اے اخیم اس لشکر کی ارض فلسطین سے روانگی کے وقت ہمارے سردار اعلیٰ یوشع بن نون نے میرے باپ اور سارے لشکریوں کو حکم دیا تھا کہ یثرب پر فتح پانے کے بعد وہاں کے ہر فرد کو قتل کر دیا جائے۔ پس اے اخیم صلح کی ناکامی کے بعد اگر تم یثرب واپس چلے گئے تو دوسرے لوگوں کی طرح تم اسرائیلیوں کے ہاتھوں مارے جاؤ گے اور تمہاری موت کا مجھے بے انتہا دکھ اور غم ہوگا اس لئے کہ میں نے اپنی زندگی میں آج تک تم جیسا جمیل اور پرکشش شخصیت کا جوان نہیں دیکھا اور میں نہیں چاہتی کہ اس جنگ میں تم کام آؤ لہٰذا میں نے ایک خواہش کا اظہار کیا ہے کہ صلح کی گفتگو کی ناکامی کی صورت میں تم یہیں مستقل طور پر ہمارے پاس رہائش کر لینا اور میں تمہیں یقین دلاتی ہوں کہ میرے باپ حنون کے بعد تم سب سے زیادہ قابل احترام سمجھے جاؤ گے۔؟"

اس پر اخیم نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔"یہ کیسے اور کیوں کر ممکن ہے کہ یثرب کے لوگ مر رہے ہوں اور میں یہاں بیکار پڑا رہوں۔ اے بنت حنون اگر صلح کی یہ گفتگو ناکام رہی تو مجھے اپنے باپ کے پاس جانا ہوگا اور یہاں زندہ رہنے کی بجائے میں یثرب کی حفاظت کرتے ہوئے مرجانے کو ترجیح دوں گا۔"

اخیم کے ان خیالات کے جواب میں سلوم کچھ کہنا چاہتی تھی کہ اس کا باپ اور اسرائیل کا سالار حنون خیمے میں داخل ہوا۔ سلم فوراً اپنی جگہ کھڑی ہوگئی اور اخیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے باپ حنون اور لشکر کے سالار اعلیٰ ہیں۔"

اخیم بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ حنون نے آگے بڑھ کر اخیم سے پرجوش مصافحہ کیا اور ان دونوں کو ان کی نشستوں پر بٹھاتے ہوئے خود بھی وہاں بیٹھ گیا اور اخیم کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"جو اسرائیلی سپاہی مجھے بلانے گیا تھا اس نے مجھے تمہارے متعلق تفصیل سے بتادیا ہے۔ اے ارقم بن راقم کے بیٹے اخیم! میں اپنے خیمے میں تجھے خوش آمدید کہتا ہوں۔ قسم موسیٰ وہارونؑ کے رب کی جو اسرائیلی سپاہی مجھے بلانے گیا تھا اس نے جو میرے سامنے تمہاری مردانہ وجاہت کی تعریف کی تھی میں تمہیں دیکھتے ہوئے اس تعریف سے بڑھ کر پا رہا ہوں پس اے حسین ومعزز مہمان کہو تم ہم سے صلح کی کیسی گفتگو کرنے آئے ہو۔"

اس پر اخیم نے کہا۔"اے بنی اسرائیل کے سالار میں اور میرا باپ ارقم

بن راقم یہ چاہتے ہیں کہ کسی نہ کسی صورت میں یہ جنگ ٹل جائے اور انسانیت کا خون نہ بہے اور اے بنی اسرائیل کے سالار اس صلح کے لئے اگر آپ کی طرف سے ہمیں کچھ نرم شرائط بھی پیش کی گئیں تب بھی ہم قبول کر لیں گے اور ہم پر کوئی خراج بھی لگایا گیا تو ہم وہ بھی دینے پر رضامند ہو جائیں گے۔"

اس پر حنون نے گہری نگاہوں سے اخیم کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ ''اور اگر صلح کی یہ گفتگو ناکام ہو جائے تو کیا تم لوگ ہمارے سامنے یثرب کا دفاع کر سکو گے۔''؟

اخیم نے بڑی جرأت کا اور عزم کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔''ہم اپنی مقدور بھر کوشش کریں گے کہ ہم یثرب کو اس حملے سے محفوظ رکھ سکیں اور ایسا کرنے کے لئے اگر ہمیں اپنی جانوں کے نذرانے بھی پیش کرنے پڑے تب بھی ہم دریغ نہ کریں گے۔"

اخیم کی اس گفتگو سے حنون کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی اس نے اخیم کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔''اے اخیم تم اپنی جسمانی ساخت سے تو ایک تنومند نوجوان لگتے ہو لیکن اگر تمہارے اس حسین و جمیل چہرے کو دیکھا جائے تو یوں لگتا ہے کہ جیسے تم ایک انتہائی نازک اندام نوجوان ہو اور میں یہ سوچ رہا ہوں کہ تمہارے باپ نے کیونکر تمہیں اکیلا ہی ہمارے ساتھ صلح کی گفتگو کرنے کے لئے بھیج دیا ہے کیا اسے خدشہ نہ ہوا کہ بنی اسرائیل میں کوئی تمہیں اپنا دشمن سمجھ کر تمہاری گردن کاٹ سکتا ہے۔؟ اس نے تمہارے ساتھ محافظوں کو بھی کیوں نہ روانہ کیا۔''؟

اخیم جرأت مندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے بولا۔''اے بنی اسرائیل کے سالار! میرا باپ تو میرے ساتھ میری حفاظت کے لئے کچھ نوجوان بھیجنا چاہتا تھا لیکن میں خود ہی اکیلا آیا ہوں، رہی تمہاری بات کہ میں اپنے چہرے سے نازک اندام لگتا ہوں تو اے حنون تم جانتے ہو کہ عربوں کے متعلق یہ مشہور ہے کہ یہ صحراؤں میں رہنے والا پیدائشی طور پر تیغ زن ہوتا ہے پس اے حنون میں بھی ان ہی تیغ زنوں میں سے ایک ہوں جو اپنی حفاظت کا سامان کرنا خوب جانتے ہیں۔"

حنون نے عیارانہ انداز میں کچھ سوچا پھر اخیم سے اس نے کہا۔''اے میرے معزز مہمان! کیا ایسا ممکن نہیں کہ پہلے ہم تمہاری تیغ زنی کا اندازہ کر لیں اس کے بعد صلح کی گفتگو کی ابتدا ہو اس لئے کہ تمہاری تیغ زنی کا اندازہ لگانے کے بعد کم از کم میں ضرور یہ جان سکوں گا کہ یثرب کے عمالیقی کیسے اور کب تک ہمارا مقابلہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا اسی کے مطابق تمہارے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے کی کوشش کروں گا۔ پس اے اخیم میں نے اپنے دل سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میں بنی اسرائیل کے کسی نوجوان کے ساتھ تمہارا تیغ زنی کا مقابلہ کراؤں گا۔ کہو کیا تم اس مقابلے کے لئے تیار ہو۔؟"

****

حقوق العباد

حکیم محمد سعید شہید

انسانوں کی فلاح و بہبود اور ان کی خوش حالی اور ان کے امن و سکون کے لئے لازم اور ضروری ہے کہ وہ مل جل کر رہیں۔ آپس میں بھائی چارہ قائم کریں اور ایک دوسرے سے محبت کریں اور باہمی احترام کی فضا پیدا کریں۔ اشتراک وتعاون باہمی کی اس فطری ضرورت نے قوم و قبیلے اور گروہوں کو جنم دیا یعنی معاشرہ وجود میں آیا اور اس کی تاسیس حقوق و فرائض کی ادائیگی کی بنیادوں پر ہوئی۔ یہ بات خوبخود ناگزیر ہوگئی کہ عام انسانوں کے احساس و جذبات اور ان کی ضرورتوں یعنی ان کے حقوق کا دوسرے انسان پر ادا کرنا لازم ہے۔ اس احساس ذمہ داری کے بغیر نہ کوئی معاشرہ وجود میں آسکتا ہے اور نہ یہ ترقی کی منزلیں طے کرسکتا ہے۔

قرآن کریم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ تعلیم دی ہے اور واضح کر دیا ہے کہ یہ کائنات اور کائنات کی تمام چیزیں جو اردگرد موجود ہیں وہ ان کی خدمت اور منفعت کے لئے ہی پیدا کی گئی ہیں اور ان کا خالق اللہ ہے۔ (البقرہ:۲۹)

قدرتی طور پر یہ زمین اور اس میں جو کچھ موجود ہے وہ اللہ تعالیٰ کے تمام بندوں کے استفادے کیلئے ہے۔ اس لئے تمام انسانوں پر کہ جو اس کرۂ ارض پر آباد ہیں۔ یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی نعمتوں سے خود بھی فائدہ اٹھائیں اور دوسرے انسانوں کو بھی فائدہ پہنچائیں۔ دوسرے انسانوں کے مفاد کا ان کے حصے کا اور ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا ہی حقوق العباد کی ادائیگی ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے جب کسی انسان کو دولت عطا فرمائی تو اس کا تقاضہ ہے کہ جن کو یہ چیز نہیں ملی ہے ان کو اس میں سے دیا جائے۔ اس لئے کہ یہ ان کا حق ہے اور اس کا شمار حقوق العباد میں ہوتا ہے۔

اسی طرح جب کسی کو اللہ تعالیٰ نے زمین کا کوئی حصہ عنایت کیا اور اس نے اس میں کچھ بویا اور اللہ کی رحمت کاملہ سے ہری بھری کھیتی تیار ہوئی تو اس کا فرض ہے کہ پیداوار کو خود نہ کھائے بلکہ اس کا حق ادا کرے اور اس میں سے ان کو بھی کچھ دے جن کو یہ نعمت نہیں ملی ہے۔

اسلام نے حقوق کے بیان کو ایسی وسعت دی ہے کہ بندوں کے حقوق کے علاوہ دوسری مخلوقات کے جو حقوق عائد ہوتے ہیں ان کی بھی وضاحت کے ساتھ نشاندہی کی ہے یعنی بندوں کا تو ایک دوسرے پر جو حق ہے وہ صاف ہے لیکن ان کے علاوہ حیوانات، نباتات اور جمادات کے حقوق بھی ان پر عائد ہوتے ہیں۔

ایک بار سرور کائنات فخر موجودات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص صرف اس لئے بخشا گیا کہ اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر اس کی جان بچائی تھی۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے بارے میں جس نے بلی کو رکھا تھا اور اسے کھانے کو نہ دیتی تھی فرمایا کہ اپنی بے رحمی کی وجہ سے اسے عذاب دیا جائے گا۔ مدعا یہ تھا کہ مسلمان یہ سمجھ لیں کہ انسانوں کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ ساتھ تمام دوسری مخلوقات کے حقوق بھی ادا کرنے چاہئیں۔

حقوق کی ادائیگی کے سلسلے میں اسلام پہلا اور آخری دین ہے۔ جس نے انسانوں کے مختلف رشتوں کے فطری تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے ان کی اولیت متعین کردی ہے۔ حقوق العباد کی ادائیگی کا یہ طریقہ کہ والدین اور اعزا محروم رہیں لیکن دوسرے مستفید ہوں، اسلام کی نظر میں مستحسن نہیں ہے۔ اسلام اس قسم کے غیر انسانی اور غیر فطری سلوک کا قائل نہیں ہے۔ اسلام حقوق کی ادائیگی میں نسبی اور خاندانی قربت کو ترجیح دیتا ہے۔ تمام بندوں کے حقوق ادا کئے ہیں اور اس ترتیب اور درجہ بندی کے ساتھ جو اسلام نے مقرر کردی ہے اگر کوئی شخص والدین کے حقوق ادا نہ کرے، قرابت داروں کے ساتھ احسان نہ کرے، یتیموں، مسکینوں اور پڑوسیوں کا خیال نہ کرے، مسافروں کی امداد نہ کرے، غلاموں کو آزادی دلانے اور مصیبت زدہ مسلمانوں کو ذلت و رسوائی اور غلامانہ ماحول سے نکالنے کی کوشش نہ کرے تو دوسروں پر احسان و کرم کی جتنی بھی بارش کرے، حقوق العباد کے اسلامی شریعت کے مطابق ادا نہ کرنے کا مجرم ضرور قرار پائے گا اور اس کی مثال بارش کے اس پانی کی سی ہوگی جو پہاڑ اور بنجر زمین پر برسے اور پیداوار والی زمین قحط سالی کا شکار رہے۔

حقوق العباد کو اسلام میں جو اہمیت دی گئی ہے اس کا کوئی تصور اس سے قبل کسی شریعت یا معاشرے میں نہ تھا۔ اسلامی شریعت میں اس حکم کا خلاصہ یہ ہے۔

''درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو''

اگر کوئی محتاج ہو تو اس کی احتیاج دور کرنا، اگر کوئی بیمار ہے تو اس کی عیادت کرنا، بیواؤں کی سرپرستی، یتیموں کی پرورش، مجبور و معذور افراد کی دست گیری، غیر پڑھے لکھے لوگوں کے لئے تعلیم کا انتظام ایسے معاملات اسلامی

شریعت میں بہترین عبادت کا درجہ رکھتے ہیں اسلامی شریعت میں تاکید کی گئی ہے کہ کوئی پڑوسی بھوکا نہ رہے۔ اگر خود پیٹ بھر کر کھالیا اور پڑوسی بھوکا رہ گیا تو وہ کھانا ناجائز ہوگیا۔

انسان کے حقوق ادا کرنا اور ہر لحاظ سے انسانوں کا احترام کرنا اور ان کی عزت قائم کرنا اسلامی تعلیمات کے ذیل میں آتا ہے جو انسان حقوق العباد کی ادائیگی کے مرتبے پر فائز ہوتے ہیں ان کا شمار باب سربلند میں ہوتا ہے۔ یہ وہ انسان ہوتے ہیں کہ جو اپنے آرام و آسائش کو چھوڑتے ہیں اور بہ کمال ایثار دوسروں کے کام آتے ہیں۔ ایسے ایثار پیشہ اور محب انسان و انسانیت لوگوں کو اسلام بلند مقام عطا کرتا ہے اور ان کی رفعت و عظمت کا ذمہ دار ہوتا ہے اگر ہم کو اپنے ماحول میں اور اپنے معاشرے میں غربت و جہالت ملتی ہے اور معاشرے میں ہم دیکھتے ہیں کہ ضرورت مند اور یتیم و محتاج موجود ہیں اگر ہماری نگاہیں بداخلاقیوں کو دیکھ رہی ہیں اور اگر ہمارا دل یہ گواہی دیتا ہے کہ معاشرے میں فسق و فجور موجود ہے اور کوئی معذور ہے تو جبھی کا شکار ہے تو باور کرنا چاہئے کہ ہم نے اپنے معاشرے اور سوسائٹی کو قالب اسلام میں ڈھالنے میں کوتاہی کی ہے اور ہمارا دین ایسے حالات میں ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ ہم تعلیمات اسلامی سے روشنی حاصل کریں اور اپنے ماحول اور معاشرے کو تمام گندگیوں اور غیر اخلاقی غلاظتوں سے پاک کرنے کا عزم کریں۔

قرآن حکیم میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ فرمایا گیا کہ لوگ دریافت کرتے ہیں کہ آمدنی کا کتنا حصہ دوسروں پر خرچ کریں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرما دیجئے کہ جو کچھ بچ رہے سب دوسروں کو دیدیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دولت لٹا کر خود بھی ''سائل و محروم'' کے زمرے میں شامل ہو جاؤ بلکہ مقصد یہ ہے کہ اپنے آپ کو احتیاج میں ڈالے بغیر اپنی آمدنی کا جتنا حصہ دوسروں پر صرف کر سکتے ہو کرو۔ لطف یہ کہ اسلام یہ نہیں کہتا کہ تم احسان کر رہے ہو بلکہ وہ اصرار کرتا ہے کہ بندوں کا حق ادا کرنا بندوں پر فرض ہے۔ اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و پیروی کا عملی طریقہ ہے۔

معذوری کی متعدد اقسام ہیں۔ ذہنی معذوری، جسمانی معذوری، نابینائی بے بضاعتی، یہ سب معذوریاں ہیں۔ ہمارے معاشرے میں ایسے افراد موجود ہیں جو حوادث زمانہ کی وجہ سے معذوروں میں شمار ہوتے ہیں تو ایسے افراد معاشرے کے خوش حال صنعت کار و تاجر وغیرہ کی توجہ چاہتے ہیں۔ تقاضائے حقوق العباد یہ ہے کہ تمام معذور افراد کا ہاتھ تھاما جائے اور ان کی باعزت زندگی کا سامان کیا جائے۔

لڑکا ہو یا لڑکی

ایک فرانسیسی ڈاکٹر کا دعویٰ ہے کہ مخصوص غذاؤں کے استعمال سے خواتین اپنی خواہش کے مطابق لڑکا یا لڑکی پیدا کرسکتی ہیں۔

ایک دلچسپ تحقیقی مضمون جس کا مطالعہ ضروری ہے۔

ماں ایک لڑکے کو جنم دے گی یا لڑکی کو اس کا انحصار قوانین قدرت پر ہے۔ مگر ایک فرانسیسی نژاد اور ڈاکٹر فرانکن پاپا نے دعویٰ کیا ہے کہ اس بات کا ۸۰ فیصد امکان ہے کہ آپ متوقعہ جنس پیدا کرسکتی ہیں بشرطیکہ بچے کی پیدائش سے پہلے ایک خاص خوراک ایک خاص مدت تک کھائیں۔ اس نے اپنے دعوے کی بنیاد پر ۱۵۵ خواتین پر تجربہ کیا جس میں سے ۱۲۳ خواتین نے کامیابی سے اپنی پسند کی جنس کو پیدا کیا۔ اس کے بعد ڈاکٹر پاپا نے ایک فرانسیسی جرنلسٹ لابرونامی کے ساتھ مل کر اس موضوع پر ایک کتاب لکھی۔ اس کتاب میں مستقبل کی ماؤں کے لئے ایک غذائی چارٹ دیا جس پر عمل کرنے کے بعد وہ متوقعہ جنس کا بے بی پیدا کرسکتی ہیں۔ اس کتاب کے مطابق اگر غذائی چارٹ پر سختی سے عمل کیا جائے تو ۸۰ فیصد کامیابی کے امکانات ہیں۔

ڈاکٹر پاپا نے کہا ہے کہ جسم میں چار معدنیاتی نمک سوڈیم، پوٹاشیم، کیلشیم اور میگنیشیم ماں کے رحم میں نر یا مادہ کا تعین کرتے ہیں۔ نر پیدا کرنے کے لئے مستقبل کی ماں کو حاملہ ہونے سے ۱۰ ہفتے پہلے صرف سوڈیم اور پوٹاشیم رکھنے والی غذائیں کھانا چاہئیں۔ اس کا مطلب ہے نمک کی اس قدر مقدار جس قدر ممکن ہوسکے اور مادہ جنس پیدا کرنے کے لئے صرف کیلشیم میگنیشیم رکھنے والی غذائیں یعنی دودھ کا کثرت سے استعمال کرنا چاہئے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ حمل سے ۱۰ ہفتے پہلے صرف ان غذاؤں کا کھانا بہت سہل نہیں۔ خاص طور پر ان خواتین کے لئے جن کا بلڈ پریشر ہائی رہتا ہو ان کے لئے نمک والی غذائیں کھانا (نر کے لئے) کافی دقت طلب ہے اور دوسری طرف صرف کیلشیم پیدا کرنے والی غذاؤں پر قولنج، ریاحی درد، پیٹ درد کے امراض میں مبتلا مائیں انحصار نہیں کرسکتیں۔ تاہم یہ صرف اس طور پر ممکن ہے کہ آپ اپنے ڈاکٹر پر انحصار کریں اور متذکرہ غذاؤں میں توازن رکھیں اور درست طریقہ پر کھائیں اور جو کچھ بھی کھایا جائے اس کے لئے اپنے ڈاکٹر سے مشورہ کریں اور اسے روزانہ کھانے کے چارٹ کے بارے میں مطلع کریں۔

متذکرہ خوراک کے چارٹ کو شروع کرنے سے پہلے باقاعدہ منصوبہ بندی کریں، اسے حاملہ ہونے سے ۱۰ ہفتے پہلے شروع کریں۔ اس دوران ہر طرح سے مانع حمل ذریعے استعمال کریں۔ سوائے گولیوں کے کیوں کہ تمام قسم کی ادویات الٹ اثر کرسکتی ہیں اور اگر آپ اس دوران بیمار ہو کر ادویات کا استعمال کریں تو تندرست ہونے کے بعد دوبارہ ۱۰ ہفتے کا ''خوراک'' کا کورس دوہرائیں۔ لڑکے کی پیدائش کے لئے جو خوراک آپ استعمال کرسکتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

نمک (جس حد تک ممکن ہو) چائے، کافی، فروٹ، جوس، لیمن، کوکا کولا، سوڈا وغیرہ۔ نمکین روٹی، نمکین چاول، تازہ گوشت، مچھلی کی تمام اقسام، تمام قسم کے سوپ، مکھن، نمکین، ایک ہفتہ میں دو بار انڈے، سوجی کارن فلیک، تمام سبزیاں، بسکٹ اور پیسٹری اگر دودھ کے بغیر بنے ہوں، چینی، جام، شہد، جیلی، کھجور، انجیر، کیلا، کینو، خوبانی، زیتون، کشمش، تیل کھانے کے۔

اشیاء جو منع ہیں: دودھ کی بنی ہوئی تمام اشیاء، دہی، پنیر، چاکلیٹ، کچی بند گوبھی، پھول گوبھی، کوکو، سرسوں، سبزی کا سلاد، ساگ، پالک، بادام وغیرہ۔

لڑکی پیدا کرنے کے لئے جو اشیاء کھانے کی اجازت ہے۔ دودھ تقریباً ڈیڑھ پینٹ روزانہ، دہی، نرم پنیر، پڈنگ، گوشت، مچھلی، انڈے، سادہ نمک، کریم، روٹی نمک کے بغیر، اور Yeast کے بغیر، چاول پھیکے، کارن فلور، گاجر، ٹماٹر پکا کر، آلو، شلغم، پیاز، مٹر، کھیرا، سلاد، جام دن میں ایک بار، چینی، شہد، مونگ پھلی، آلو بخارا، اناناس، رس بھری ڈبے کی اور خشک میوہ جات، سیب، ناشپاتی، کھانے کے تیل۔

جو اشیاء منع ہیں: نمک کی تمام اقسام، چائے، کافی، چاکلیٹ، کوکا کولا، سوڈا وغیرہ، ڈبہ کا یا تازہ جوس، اچار، ڈبے کی مچھلی، مشروم، سویابین، خشک مٹر، لوبیا، کچے ٹماٹر، سوڈا بائی کارب سے بنی اشیاء، مٹھائی خشک اور سوکھی سبزیاں، مکئی کے دانے، پنیر ڈبے کا، تمام ایسی اشیاء جو ڈبے کی ہوں یا پہلے سے خشک کی گئی ہوں یا جمی ہوئی ہوں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبر نامہ

انٹرنیٹ مفید یا زہرِ ہلاہل

نوجوان طبقہ کی ذہنیت متاثر کرنے میں نیٹ کا اہم کردار

انٹرنیٹ نے تمام ممالک کی سرحدوں کو عبور کر کے دنیا کے عالم کو قریب تر کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ انٹرنیٹ ذرائع ابلاغ میں خبر رسال کے طور پر خواص وعوام کو لمحوں میں خبریں دستیاب کرا رہا ہے۔ کم وقت میں بہترین خدمات دینے کے لئے ہی انٹرنیٹ کو بڑی بڑی کمپنیاں سرکاری شعبے، تعلیمی ادارے اور دیگر ایجنسیاں اختیار کر رہی ہیں۔ انٹرنیٹ کی بدولت آج ڈاک شعبہ پچھڑتا نظر آ رہا ہے۔

اتنی زیادہ سہولتیں مہیا کرانے والا یہ نیٹ سسٹم بھلا فحش پروگرام اور مجرمانہ حرکات کیسے پیچھے رہ سکتا تھا۔ شہر میں جگہ جگہ سائبر کیفے ہوئے ہیں۔ جہاں پر کھلے عام نیٹ سسٹم پر فحش تصاویر دکھائی جا رہی ہیں۔ پہلے پکچر ہالوں سے ہندی فلمیں غائب ہوئیں۔ ان کی جگہ فحش فلمیں دکھائی جانے لگیں، اب پڑھا لکھا نوجوان طبقہ سائبر کیفے کی طرف راغب ہو رہا ہے۔ انٹرنیٹ کا فحش اور مجرمانہ پروگرام نوجوان طبقہ کو اپنا عادی بنا رہا ہے۔ یہ نیٹ سسٹم جہاں کاروباری معاملات میں کارگار ثابت ہو رہا ہے وہیں سماج کے لئے نقصان وہ بھی ثابت ہو رہا ہے۔ آج کل والدین اپنے بچوں کا ذہن کمپیوٹر کی جانب راغب کرا رہے ہیں۔ لیکن بچے والدین کی مرضی کے خلاف انٹرنیٹ کے فوائد کی طرف کم فحش حرکات پر زیادہ توجہ دے رہے ہیں۔ انٹرنیٹ پر سیکڑوں سائٹیں ایسی موجود ہیں۔ جن پر فحش تصاویر کے علاوہ کچھ بھی نہیں دکھایا جاتا۔ یہ سائٹیں نوجوان طبقہ کو آہستہ آہستہ اپنی آغوش میں لے لیتی ہیں۔ اس طرح ایک طالب علم تعلیم سے بھٹک کر فحش یا مجرمانہ حرکات کی طرف بڑھ جاتا ہے۔

اطلاعات، تعلیم اور تفریحی پروگراموں کا بہترین ذریعہ سمجھا جانے والا یہ نیٹ سسٹم آج کل پانی پت شہر لاتعداد سائبر کیفوں پر موجود ہے۔ جہاں 10 روپے فی گھنٹہ دے کر فحش تصاویر کے ساتھ خوب امیوزمنٹ کیا جاتا ہے۔ اس برائی کی جانب نہ تو سرکاری توجہ دے رہی ہے اور نہ ہی سماج میں کوئی ہلچل ہے۔ شہر کے تمام سائبر کیفوں پر ہاؤس فل چل رہا ہے۔

عدالت نے مانا ارشد مدنی ہی جمعیۃ علماء کے صدر ہیں

جمعیۃ علماء کے صدر مولانا ارشد مدنی نے دہلی ہائیکورٹ میں دعویٰ دائر کیا تھا جس میں یہ درخواست گزاری کی گئی تھی کہ جمعیۃ علماء ہند کا باغی گروپ اپنے آپ کو صدر، جنرل سکریٹری اور ممبران مجلس عاملہ بتا رہا ہے۔ اس کو جمعیتی اور تنظیمی امور میں مداخلت سے روکا جائے۔ دعویٰ کی اپیل سننے کے بعد دہلی ہائیکوٹ نے مولانا ارشد مدنی کو صدر مانتے ہوئے 11 اپریل 2008 کو احکامات دے دیئے تھے اور یہ بھی کہا تھا کہ فریق ثانی ملازم اور دیگر افراد مولانا سید ارشد مدنی کے کام کاج میں کسی قسم کی مداخلت نہ کریں۔ اس آرڈر کے خلاف عدالت کو گمراہ کرنے کی غرض سے باغی گروپ نے ہائیکورٹ میں درخواست دی تھی۔ ان کے درخواست سننے کے بعد عدالت نے مقدمہ کی تاریخ 21 مئی 2008 لگاتے ہوئے اس آرڈر کے پیرا 9 کو معطل یعنی مسترد نہیں کیا تھا اور یہ ہدایت بھی دی تھی کہ مولانا سید ارشد مدنی ان کے جوابات داخل کریں۔ مولانا سید ارشد مدنی نے ان کے ساری درخواستوں کا جواب جملہ بجملہ اپنے وکیل مسٹر دنیش گرگ کی معرفت داخل کیا۔ سماعت کے واسطے ساری درخواستیں 21 مئی 2008 کو دہلی ہائیکورٹ میں پیش ہوئیں۔ مولانا سید ارشد مدنی کی طرف سے سینئر ایڈوکیٹ سلمان خورشید، دنیش کمار گرگ، امتیاز احمد و دیگر وکلاء حضرات پیش ہوئے اور عدالت نے دونوں فریقین کو سننے کے بعد اپیل تفصیلی آرڈر سنایا۔ جس کے تحت عدالت نے اپنے پچھلے آرڈر کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔ واضح رہے کہ جو حکم مذکور 30 اپریل 2008 کو آرڈر سناتے وقت عدالت نے موجود صورتحال کو اپنی جگہ رکھتے ہوئے بحیثیت صدر مولانا سید ارشد مدنی کو جمعیۃ علماء ہند کا صدر مانا ہے اور ان کی جملہ سات درخواستوں کو بھی قبول کر لیا ہے اور فریق ثانی یعنی باغی گروپ کو نوٹس جاری کر دیئے ہیں۔

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر۔۔۔

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر۔۔۔

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
اگست ۲۰۰۸ء
دیوبند
AUG 2008
بند مکان کے ہوش رُبا واقعات
تسخیر و مقبولیت حاصل کرنے کا روحانی گُر
عزّت و ذلّت کا کامیاب فارمولہ
Rs.20/=

کیا اور کہاں

اداریہ بقلم خاص

ممکن ہے تیرے دل میں اتر جائے مری بات

ایک زمانہ تھا جب علماء دین ہاتھ میں گھڑی باندھنے کو ناجائز کہا کرتے تھے اور صرف اُس گھڑی کے استعمال کی اجازت دیا کرتے تھے جو جیب میں رکھی جاتی تھی۔ علماء دین ہاتھ والی گھڑی کو کڑے کے مصداق سمجھتے تھے اور ان کے نزدیک کڑے کا پہننا مردوں کے لئے ناجائز تھا۔

آلہ مکبر الصوت یعنی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال اذان وغیرہ کے لئے علماء کے نزدیک ناجائز تھا علماء کا کہنا تھا کہ یہ ایک مصنوعی طریقہ ہے اور شریعت اس کی اجازت نہیں دیتی۔ چنانچہ آج سے پچاس برس پہلے کسی بھی مسجد میں اذان کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔ دیوبند کی جامع مسجد کے دونوں میناروں پر دو مؤذن کھڑے ہوکر اذان دیا کرتے تھے۔ یہ دیوبند کی جامع مسجد کا حال تھا۔ باقی دیگر مساجد میں بھی لاؤڈ اسپیکر کا استعمال نہیں ہوتا تھا۔ دیوبند میں سب سے پہلے دارالعلوم کی مسجد ہی میں اذان کے لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہوا۔

آج سے پچاس برس پہلے ہر قسم کے فوٹو کی زبردست مخالفت تھی لیکن ملک کی تقسیم کے بعد جب پاسپورٹ کی ضرورت درپیش ہوئی اور پاسپورٹ کے لئے فوٹو کا اتروانا ناگزیر ہوا اس وقت علماء نے برائے پاسپورٹ فوٹو کھنچوانے کی اجازت دیدی رفتہ رفتہ شناختی کارڈ کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلے کے لئے اور دیگر ضروریات کے لئے فوٹو اتروانا جائز ہوگیا اور علماء نے اس کی مخالفت بند کردی۔ آج اخبارات میں علماء کے فوٹو عام طور پر دیکھے جاسکتے ہیں۔

آج سے ۹۰ برس پہلے انگریزی پڑھنے کو حرام قرار دیا جاتا تھا اور اسی وجہ سے سرسید کی زبردست مخالفت بھی ہوئی پھر رفتہ رفتہ انگریزی کی مخالفت بند کردی گئی اور برائے نام ہی سہی لیکن اس کی تعلیم دارالعلوم جیسے مدارس میں بھی دی جانے لگی اور آج علماء کی اولادیں اس علی گڑھ یونیورسٹی میں زیر تعلیم ہیں جس کی مخالفت کسی دور میں پوری شدت کے ساتھ کی گئی تھی۔ اسی طرح بینک کی ملازمت کو ناجائز بتایا جاتا تھا اور بینکوں کے ساتھ کسی بھی طرح کے تعاون کو خلاف شریعت قرار دیا جاتا تھا چنانچہ محتاط ترین علماء بینکوں میں کھاتے کھولنے کے مخالف تھے اور آج کی صورت حال یہ ہے کہ اکثر دینی مدارس کے اکاؤنٹ بینکوں میں کھلے ہوئے ہیں اور بینک کے سودی قرضوں کے بارے میں بھی علماء نے نرم پالیسی کو اختیار کرلیا ہے اس کے علاوہ انشورنس اور فکس ڈپوزٹ کے بارے میں بھی علماء کی شدت پہلی جیسی نہیں رہی ہے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء آج بھی ''فن عملیات'' کے سلسلے میں لکیر کے فقیر بنے ہوئے ہیں اور آج بھی وہ عملیات کے فن کے بارے میں غیر ضروری مخالفت کو اہمیت دیتے ہیں اور اس فن کو تقوے اور پرہیز گاری کے خلاف سمجھتے ہیں۔

آج سے ساٹھ برس پہلے علماء کا ایک طبقہ ڈاکٹروں سے علاج کرانے کے خلاف تھا کیونکہ ڈاکٹری دواؤں میں الکوحل کا استعمال ہوتا تھا جو منشیات کی ایک قسم ہے اور شریعت میں جس چیز کا کل حرام ہے اس کا جز و بھی حرام ہے اس تصور کے پیش نظر علماء دین ایلوپیتھک علاج کو ممنوع سمجھتے تھے اور یونانی علاج پر زور دیا کرتے تھے پھر رفتہ رفتہ ایلوپیتھک کو عروج ہوا اور دینی مدارس کے نگرانی میں طبیہ کالج کھلنے لگے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہمارے علماء نے یونانی علاج کو نظر انداز کرکے ڈاکٹری علاج کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری سمجھ لیا۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ اکثر مساجد کے امام اور مؤذن تعویذ گنڈے کرتے ہیں اور ان میں کی اکثریت دینی مدارس سے فارغ ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود فن عملیات کی مخالفت کسی نہ کسی صورت میں جوں کی توں برقرار ہے۔ جب کہ اس دنیا کے حالات یہ بتارہے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کی جو دین اسلام کے سب سے بڑے حریف ہیں وہ اس فن عملیات میں پہلے سے زیادہ دلچسپی لینے لگے ہیں چنانچہ صدام کی کھوج جادوگروں کے ذریعہ ہوئی۔ اور عراق کی جنگ میں جو سائنسی طریقے پر لڑی گئی اس میں بھی جادوگروں سے مدد حاصل کی گئی۔ اگر اپنے دفاع کے لئے ہم نے عملیات کے فن کو فروغ نہیں دیا تو ایک دن ہمیں اس طرح پچھتانا پڑے گا جس طرح ہم دوسرے امور میں پچھتا رہے ہیں۔ عملیات کا وہ حصہ شرعاً ناجائز ہے اس سے احتیاط برتنے کے ہم بھی قائل ہیں لیکن عملیات کا وہ دائرہ جو توحید وسنت سے متصادم نہیں ہوتا اس کی بھی ہنسی اڑانا ان ہی علماء کا کام ہوسکتا ہے جو علوم شریعت کی گہرائی سے نابلد ہیں اور عاقبت نااندیش بھی ہیں۔ ایک وقت وہ بھی آئے گا جب علماء پچھلی باتوں کی طرح اس فن کی مخالفت بھی بند کردیں گے لیکن اس وقت تک بہت دیر ہوچکی ہوگی۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

مختلف پھولوں

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

● دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے۔

● تم کسی کو برے کام سے روکو تو یہ بھی صدقہ ہے۔

● جس نے راستے سے ایک تکلیف دہ چیز ہٹادی اس کے لئے ایک نیکی لکھی گئی۔

ارشادات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صالحین دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھالئے جائیں گے صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس طرح بیکار ہوں گے جیسے جو اور کھجور کا چھلکا اور ان سے اللہ تعالیٰ کو کوئی تعلق نہ ہوگا۔

● مجھے یہ پسند تھا کہ میں بندہ مومن کے سینے کا ایک بال ہوتا۔

● پرہیز کرو، پرہیز نفع دیتا ہے، عمل کرو عمل قبول کیا جاتا ہے۔

● قلب پر اکثر آفتیں آنکھ کے راستے آتی ہیں۔

● اے لوگو! خوف الٰہی سے تم میں سے جو رو سکے وہ روئے کہ وہ دن آنے والا ہے کہ تم رلائے جاؤ گے۔

● جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

● برے لوگوں کی ہمنشینی سے تنہائی بہتر ہے۔

● اخلاق یہ ہے کہ اعمال کا عوض نہ چاہے۔

● انسان ضعیف ہے تعجب ہے کہ وہ کیونکر خدائے طاقت ور کی نافرمانی کرتا ہے۔

● اشخاص کو حق سے پہچانو حق کو اشخاص سے نہیں۔

ارشادات حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ

● تمہاری عمر برابر کم ہوتی جارہی ہے جو کچھ تمہارے ہاتھ میں ہے اس سے کسی کی مدد کر جاؤ۔

● تکبر سے دین اور ایمان جاتا ہے چنانچہ شیطان تکبر کی وجہ سے ہی مردود اور ملعون ہوا۔

● اچھے اخلاق دس ہیں زبان کی سچائی، پڑوسی کی حفاظت، سائل کو دینا، مہمان نوازی، باطل سے جنگ کے وقت حملہ میں شدت، صلہ رحمی، حقوق العباد احسان کا بدلہ، شرم اور حیاء۔

● حسن ایک آگ ہے جو انسان کو جلاتی ہے اور دوسروں کو عداوت پر ابھارتی ہے۔

● حرص سے آدمی مصیبتوں میں پھنس جاتا ہے۔

● عادل کہلانا چاہتے ہو تو جو شخص تمہارا دوست بننا چاہے اس کے دوست بن جاؤ۔

● میں خود کو بالکل اللہ تعالیٰ پر چھوڑتا ہوں۔ میں کسی ایسی بات کی تمنا ہی نہیں کرتا جو اس حالت کے خلاف ہو جو اللہ تعالیٰ میرے لئے اختیار کرتا ہو۔

● مومن وہ ہے جو زاد آخرت مہیا کرے اور کافر وہ ہے جو دنیا کے مزے اڑانے میں مشغول ہے۔

● میں ایسی جگہ جارہا ہوں جہاں اب سے پہلے کبھی نہیں گیا تھا اور میں ایسی مخلوق کو دیکھ رہا ہوں جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

واقعی بات دل کو لگتی ہے

● گلے شکوے کہاں نہیں ہوتے، بس انہیں آپ انا کا مسئلہ مت بنائیں

● مشکلات انسان کو مجبور تو کر سکتی ہیں لیکن کمزور نہیں۔

● بچوں کا ذہن صاف سلیٹ ہوتا ہے پہلے عمر کے پانچ سالوں میں آپ تربیت کے نام پر جو اس میں تحریر کرو گے باقی کی تمام عمر وہ بچہ وہی پڑھتا، کرتا اور بولتا رہے گا۔

● خوشیاں چننے کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہوتی، خوشیاں عمر کے حساب سے نہیں ملتیں۔ بس آپ کو خوشیاں حاصل کرنے کا ڈھنگ آنا چاہئے۔

● جس ادارے کو سرکاری سرپرستی حاصل ہو اس ادارے کو کہیں اور سے نقصان پہنچنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

● کسی پر تنقید کرنا بری بات ہے مگر کسی کے سامنے اپنی تعریف تو بہت ہی بری بات ہے۔

● صرف دعاؤں سے کچھ نہیں ہوتا جب تک بندہ عمل سے کام نہ لے۔

سنہری باتیں

● بچوں کی اصلاح مکتب میں ہے اور عورت کی گھر میں۔ (امام غزالیؒ)

● دنیا کی سب سے بڑی غریبی بے عقلی ہے۔ (حضرت علیؓ)

● زبان بند رکھنا سب سے بڑی عبادت ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

● برے آدمی سے نیکی کرنا ایسا ہے جیسے نیک آدمی سے برائی کردی جائے۔ (سعدیؒ)

نیکی اور بدی کے درمیان اتنی باریک لکیر ہوتی ہے کہ نظر نہیں آتی۔

(حضرت امام غزالیؒ)

کچھ باتیں اچھے لوگوں کی

● دیانتدارانہ محنت ومشقت، سربلندی واعزاز کا زینہ ہے۔ (کلیولینڈ)

● ایسی شناسائی جو فوراً ہو جائے پچھتاوے کا باعث بنتی ہے۔

● غم کا بہترین علاج مصروفیت ہے۔ (بائرن)

● بادشاہ ہو یا معمولی آدمی جسے گھر میں سکون حاصل ہو وہ خوش قسمت ترین شخص ہے۔ (گوئٹے)

● اگر لگن ہو تو ذرائع مل جاتے ہیں اور اگر نہ ملیں تو آدمی خود پیدا کر لیتا ہے۔ (چین ننگ)

● اپنے خیالات کو اپنی جیل نہ بناؤ۔ (خلیل جبران)

● خدا ہمارے مقدر میں پتھریلے راستے لکھتا ہے تو ہمیں مضبوط جوتے بھی بخشتا ہے۔ (کیٹرے بون)

شمع فروزاں

● علم ایسا بادل ہے جو ہمیشہ رحمت برساتا ہے۔

● کسی کا دل نہ دکھاؤ کیونکہ دلوں میں اللہ اور اس کا رسولؐ رہتا ہے۔

● انسان کا کتاب سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں۔

● جس کے دل میں انسانی ہمدردی ہے وہ انسان کبھی تنہا نہیں ہوتا۔

● بڑے کام کرو بڑے وعدے نہ کرو۔

● اپنا راز کسی کو نہ بتاؤ ورنہ پچھتاؤ گے۔

● غریب وہ ہے جس کا کوئی دوست نہیں۔

● کسی کے آنسوؤں کو زمین پر گرنے سے پہلے اپنے دامن میں جذب کر لو یہی انسانیت کی معراج ہے۔

● دنیا میں سب سے بہترین وہ شخص ہے جو دوسروں پر رحم کرے۔

● دنیا میں سب سے زیادہ طاقتور وہ شخص ہے جو اپنے غصے پر قابو پائے۔

● جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے۔

● توبہ برائیوں کو کھا جاتی ہے۔

اقوال زرّیں

● دنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت۔

● زبان سے اچھی بات کے سوا کچھ نہ کہو۔

● بدترین شخص وہ ہے جس کے ڈر سے لوگ اس کی عزت کریں۔

● نیکی اسکے نصیب میں آئی جس نے اپنی خواہشات کو چھوڑا، اور محروم وہی ہے جس نے دنیا کے مقابلے میں آخرت سے منہ موڑا۔

● دشمن کو مہربانی اور احسان سے جیتو اور دوست کو نیک سلوک سے۔

● اچھی عادت، اچھا برتاؤ اللہ تعالیٰ کے غصے کو دور کرتا ہے۔

● استاد کی عزت کرو کیونکہ وہ یہ ہستی ہے جو تمہیں اندھیرے سے نکال کر روشنی کی راہ دکھاتی ہے۔

● سب سے بہتر کام وہ ہے جو علم کے ساتھ وابستہ ہو۔

● ہر اچھا کام پہلے ناممکن ہوتا ہے۔

مہکتی کلیاں

● سال وہ کچھ سکھاتے ہیں جن سے دن واقف نہیں ہوتے۔

● کبھی بھی انسان سے ملو تو اتنے پرخلوص انداز سے ملو کہ تمہاری یاد مدتوں اس کے دل میں نقش ہو کر رہ جائے۔

● دکھ انسان کے مرنے سے نہیں ہوتا کہ یہ ایک اٹل حقیقت ہے دکھ تو اپنائیت اور محبت کے ان رشتوں کے ٹوٹ جانے کا ہوتا ہے جو اچانک ٹوٹ جاتے ہیں۔

● ہم جن رواجوں کو اپنے لئے قائم کر لیتے ہیں، فتنے اکثر انہی سے کھڑے ہوتے ہیں۔

● آدمی عزت اور اس سے زیادہ خلوص کا آرزومند ہوتا ہے اور یہ دونوں نعمتیں جب دولت کے بغیر ملنے لگیں تو یہ اصل دولت ہے۔

چٹختے حروف

● زندگی میں کبھی کبھی ایک ایسا مقام بھی آجاتا ہے کہ جو چیز ہماری زندگی کے لئے سب سے اہم ہو وہی ایک ناقابل برداشت بوجھ بن جاتی ہے۔

● ہر چیز صرف ایک حد تک کی جا سکتی ہے اور انتہا تو یہ ہے کہ رونے کی بھی حد مقرر ہے۔ اس کے بعد آنکھیں خشک، بنجر اور ویران ہو جاتی ہیں ہر جذبے، ہر حدت، ہر مسرت، ہر ولولے اور ہر چمک سے عاری و بے نیاز بس ایک لق و دق صحرا باقی ہے۔

● جذبے جب بے طرح لوٹے یا لٹائے جائیں تو ان کی سطح کے پیندے سے جا لگتی ہے اور پھر سوکھ کر محض بے اعتنائیوں سے نشان باقی رہ جاتے ہیں۔

● کبھی کبھی دیوانوں کی باتیں بھی سن لینی چاہئیں شاید کبھی دیوانگی میں ہی کام آجائیں۔

● دل و دماغ کے نہاں خانوں میں چھپی محبت کسی حادثے یا ہجر کی منتظر ہوتی ہے باہر آنے اور اپنے ظہور کے لئے

● ڈوبتے سورج اور ڈھلتی شاموں سے اتنی محبت اچھی نہیں ہے شاید کبھی یہ تمہارے اندر اتر جائیں۔

اچھی باتیں

● ہم اندھیرے سے ڈرنے والے بچے کو بہ آسانی درگزر کر سکتے ہیں لیکن زندگی کا المیہ یہ ہے کہ لوگ روشنی سے ڈرتے ہیں۔ (اسمل کروتکی)

● تمام چیزوں کا حل، نمکین پانی میں مضمر ہے، آنسو، پسینہ، یا سمندر۔

(آئزک ڈنی سن)

● اپنی خوشی کے لئے دوسروں کی مسرت کو خاک میں نہ ملا۔

(برٹرینڈ رسل)

● مجھے بتاؤ کہ تمہارے دوست کون ہیں میں بتاؤں گا کہ تم کون ہو۔

(سروانٹس)

● لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں، قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

● انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکا ہوا پنڈولم ہے۔

(بائرن)

سنہرے اقوال

● انسانوں سے زیادہ باوفا تو گدھا ہوتا ہے جو مالک سے مار تو کھاتا ہے پر ساتھ نہیں چھوڑتا۔

● احسان گزار ہونا کتے سے سیکھو جو روٹی کے ایک ٹکڑے کے بدلے سارا دن دم ہلاتا رہتا ہے۔

● خود انحصاری شیر سے سیکھو جو بھوکا مر جاتا ہے پر کسی کا کیا ہوا شکار

نہیں کھاتا۔

● اتنا کھاؤ جتنا ہضم کرسکو اور اتنا پڑھو جتنا جذب کرسکو۔

نو پارکنگ

● مت جاؤ جہاں برائیاں جنم لیتی ہیں۔
● مت ملو ان سے جو صرف مطلب کے وقت ملتے ہیں۔
● مت چلو ان لوگوں کے ساتھ جو راستے میں دغا دیتے ہیں۔
● مت کھیلو ایسا کھیل جس میں رسوائیاں ہوں۔
● مت چنو ایسے پھول جو زندگی کو برباد کرتے ہیں۔
● مت سنو ایسی باتیں جو زندگی کو منتشر کردیں۔

بڑوں نے فرمایا

● ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور گھر کی زکوٰۃ مہمان خانہ ہے۔ (علی ہجویریؒ)
● برے آدمی اچھی باتوں میں بھی برائی ڈھونڈتے ہیں جس طرح مکھی سارے جسم کو چھوڑ کر زخم پر آبیٹھتی ہے۔ (افلاطون)
● کردار وہ مالا ہے اگر اس کا ایک موتی بھی ٹوٹ جائے تو ساری مالا بکھر جاتی ہے۔ (افلاطون)
● میں صرف ایک چیز جانتا ہوں اور وہ یہ کہ میں کچھ نہیں جانتا۔ (بقراط)

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ امام ابو حنیفہؒ سے دریافت فرمایا کہ عقل مند کون ہے۔؟

امام ابو حنیفہؒ نے عرض کیا۔ ''جو شخص نیک اور بد میں تمیز کرسکے۔''

امام جعفر صادقؒ نے کہا۔ ''چوپائے بھی تمیز کرسکتے ہیں وہ اپنے دشمن اور خیر خواہ کو پہچانتے ہیں۔''

تب امام ابو حنیفہ نے سوال کیا کہ آپ کے نزدیک عقل مند کون ہے۔؟

امام جعفر صادقؒ نے ارشاد فرمایا کہ جو نیکی اور بدی میں تمیز کرسکے اور زیادہ اچھی نیکی اختیار کرے اور بہ شرط ضرورت کم بدی کو ترجیح دے۔

حضرت عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں۔ جب کوئی بندہ گناہ کرنے کے وقت اپنے دروازوں کو بند کرتا ہے، پردے ڈال دیتا ہے اور مخلوق سے چھپ کر خلوت میں خالق کی نافرمانی کرتا ہے تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے ابن آدم! تو نے اپنی طرف سے دیکھنے والوں میں سب سے زیادہ مجھ ہی کو کمتر سمجھا کہ سب سے پردہ کرنا تو ضروری سمجھتا ہے اور مجھ سے مخلوق کے برابر بھی شرم نہیں آتی۔

محبت

جو لوگ کسی سے محبت نہیں کرتے وہ اس زندگی کی حقیقی خوشی سے محروم ہیں۔ کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ محبت کا دوسرا نام زندگی ہے اور زندگی کا دوسرا نام محبت ہے۔

خوشی کیا ہے

● ماں کی دعا..... خوشی ہے۔
● جگنو کا چمکنا..... خوشی ہے۔
● کسی کے کام آنا..... خوشی ہے۔
● بارش کا برسنا..... خوشی ہے۔
● حلال رزق کی جستجو کرنا..... خوشی ہے۔
● پرندوں کا چہچہانا..... خوشی ہے۔
● بطخ کو پانی میں تیرتے دیکھنا..... خوشی ہے۔
● لہلہاتے کھیتوں کو دیکھنا..... خوشی ہے۔
● کسی کو مسکراتے دیکھنا..... خوشی ہے۔
● رات میں ستاروں کا ٹمٹمانا اور چاند کا چمکنا..... خوشی ہے۔
● لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا..... خوشی ہے۔

سرائے

حضرت ابراہیم بن ادھم بلخ کے سلطان اور عظیم المرتبت حکمراں تھے۔ ایک مرتبہ آپ محو خواب تھے کہ چھت پر کسی کے چلنے کی آہٹ محسوس ہوئی تو آواز دے کر پوچھا۔

''چھت پر کون ہے۔؟''

جواب ملا۔ ''میں آپ کا ایک شناسا ہوں اور اونٹ کی تلاش میں چھت پر آیا ہوں۔؟''

آپ نے فرمایا۔ ''چھت پر اونٹ کس طرح آسکتا ہے۔؟

جواب ملا۔ ''آپ کو تخت و تاج میں خدا کس طرح مل سکتا ہے۔''

یہ سن کر آپ ہیبت زدہ ہوگئے۔ دوسرے دن جس وقت دربار لگا ہوا تھا تو ایک بہت ہی ذی حشم شخص دربار میں آپہنچا۔ حاضرین پر کچھ ایسا رعب طاری

ہوا کہ کسی میں کچھ پوچھنے کی سکت نہ رہی۔ وہ شخص تیزی سے تخت شاہی کے نزدیک پہنچ کر ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ جب ابراہیم بن ادھم نے سوال کیا۔

''تم کون ہو اور کس کی تلاش میں آئے ہو۔؟''

اس نے کہا۔''میں قیام کرنے آیا تھا مگر یہ تو کوئی سرائے معلوم ہوتی ہے۔''

آپ نے فرمایا۔''برادرم یہ سرائے نہیں بلکہ شاہی محل ہے۔''

اس نے سوال کیا۔''آپ سے پہلے یہاں کون رہتا تھا۔''؟

آپؒ نے اپنے آباؤ اجداد کا نام لیا کہ وہ یہاں قیام پذیر تھے۔ پھر اس نے کہا۔

''آپ کے بعد یہاں کون رہے گا۔؟''

آپؒ نے فرمایا۔''میری اولادیں۔''

اس پر اس نے کہا۔''ذرا غور فرمائیں جس جگہ اتنے لوگ آکر چلے گئے تو وہ جگہ سرائے نہیں تو اور کیا ہے۔''

آپؒ پر اس کا بہت اثر ہوا۔ تخت و تاج چھوڑ کر گریہ وزاری کرتے صحرا بہ صحرا پھرتے نیشاپور کے قریب ایک غار میں نو سال تک محو عبادت رہے۔ ہر جمعہ کو لکڑیاں جمع کر کے فروخت کرتے جو کچھ ملتا آدھا راہ مولیٰ میں دیدیتے اور باقی روٹی خرید کر نماز جمعہ ادا کرتے اور پھر ہفتہ بھر کے لئے غار میں چلے جاتے۔

منتخب اشعار

خوشی کی آنکھ میں آنسو کی بھی جگہ رکھنا
برے زمانے کبھی پوچھ کر نہیں آتے

●

نہ عزت سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ہوتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

●

کس کی ہمت ہے جو دیکھے تیری مسجد کی طرف
شرط اتنی ہے مرے یار نمازی بن جا

●

جس کی آنکھوں میں شرارت تھی وہ محبوبہ تھی
یہ جو مجبور سی عورت ہے یہ گھر والی ہے

ستم ظریفی

دوستوں کی محفل میں کاتبوں کی ستم ظریفی کا ذکر ہو رہا تھا۔ ایک صاحب نے کہا۔''میں نے اپنے چھوٹے بھائی کی شادی کے کارڈ چھپوانے کے لئے دیئے۔ اس میں کاتب صاحب نے ''شادی کی تقریب'' کی جگہ تحریر فرمایا ''شادی کی تخریب'' یہ سن کر ایک اور صاحب نے پہلو بدلا اور بولے۔ ''صاحب! ایسی ہی ایک تخریبی کارروائی کاتب صاحب میرے ساتھ بھی فرما چکے ہیں۔ ان دنوں میں علیگڑھ میگزین کا ایڈیٹر تھا۔ میگزین کچھ لیٹ ہو گیا تھا اس لئے ہر روز دوستوں کے خطوط آتے جن میں تاخیر کی وجہ دریافت کی جاتی۔ فرداً فرداً سب کو جواب دینا بہت مشکل کام تھا اس لئے میں نے سوچا کچھ کارڈ چھپوالوں جو ایسے خطوط کے جواب میں بھیج دیئے جائیں۔ میں نے اس کے لئے ایک مضمون تیار کیا جس کا آخری جملہ یہ تھا۔''زحمت کے لئے معذرت خواہ ہوں میگزین ماہ رواں کی بیس تاریخ تک سپرد ڈاک کر دیا جائیگا۔'' کی جگہ تحریر فرمایا۔''سپرد خاک کر دیا جائے گا۔'' اور مجھے ان کی غلطی کا علم اس وقت ہوا جب کہ سیکڑوں خطوط سپرد ڈاک کئے جا چکے تھے۔''

بے چارگی

باہر کچھ گرنے کی آواز سن کر ایک کسان جلدی سے گھر سے باہر نکلا۔ اس نے دیکھا سڑک کے کنارے گھاس کا ایک بڑا سا گٹھر پڑا ہے اور بارہ تیرہ برس کا لڑکا قریب کھڑا رو رہا ہے۔

''پریشانی کی کوئی بات نہیں بیٹا۔'' کسان نے اسے تسلی دی۔''آؤ میرے ساتھ کھانا کھاؤ، ٹھنڈا پانی پیو پھر آکر گٹھر اٹھالیں گے۔''

لڑکا کسان کے ساتھ اندر آ گیا۔ پانی، چائے اور کھانے سے تواضع کے دوران لڑکا بار بار کہہ رہا تھا۔''آج ابا غصے سے پاگل ہو جائیں گے، بہت ماریں گے مجھے۔''

کسان نے پوچھا۔''ابا کیوں ماریں گے؟ کسی کے ہاں کھانا کھانا بری بات تو نہیں۔''

اس لئے کہ وہ باہر گٹھر کے نیچے دبے ہوئے ہیں۔

مہکتی کلیاں

● پھولوں کی تمنا ہو تو کانٹوں کی چبھن سے مت گھبراؤ۔
● غم پر اتنے آنسو نہ بہاؤ کہ خوشی پر دو آنسو بھی نہ گر سکیں۔
● سونے کو آگ پرکھتی ہے اور انسان کو مصائب زمانہ۔
● جو باتیں تم لوگوں کے سامنے نہیں کر سکتے۔ ان کے پیچھے بھی مت کرو۔
● آنکھیں اپنے آپ پر یقین کرتی ہیں اور کان دوسرے لوگوں پر۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

قسط نمبر: ۱۱۴

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ حاقہ

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ حاقہ قرآن حکیم کی ۶۹ ویں سورت ہے۔

● اگر سورۂ حاقہ کی اس آیت کو کسی تانبے کے پترے پر کندہ کر کے جہاز میں رکھ لیں تو جہاز پانی میں غرق ہونے سے محفوظ رہے گا۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰن ٥ اِنَّا لَمَّا طَغَی الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِی الْجَارِیَه ط لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِیَهَا اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ ٥

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے اندر سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو اور وہ بدعات وخرافات سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ سورۂ حاقہ کی آیت نمبر ۴۰ کا سو مرتبہ ورد کیا کرے۔ اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰن ٥ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِیْمٍ ٥

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کو خواہش ہو کہ اس کے اندر تقوے اور پرہیزگاری کی صلاحیتیں پیدا ہو جائیں تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد سورۂ حاقہ کی آیت نمبر ۴۸ کا ورد ۲۱ مرتبہ کرے۔ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰن ٥ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ ٥

● اپنے اندر قوت یقین پیدا کرنے کے لئے سورۂ حاقہ کی آیت نمبر ۵۱ کا صبح شام سو مرتبہ ورد کرنا چاہئے۔ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰن ٥ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْیَقِیْنِ ٥

● باطن میں نور اور پاکیزگی پیدا کرنے کیلئے اس آیت کی تین تسبیحیں روزانہ پابندی سے پڑھنی چاہئیں۔ آیت یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحْمٰن ٥ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِیْمِ ٥

● اسی آیت کا نقش باندھنے سے باطن میں طہارت اور نجابت پیدا ہوتی ہے۔ اور انسان کو اپنے اعمال درست کرنے کی توفیق عطا ہوتی ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸۱	۳۸۴	۳۸۷	۳۷۴
۳۸۶	۳۷۵	۳۸۰	۳۸۵
۳۷۶	۳۸۹	۳۸۲	۳۷۹
۳۷۳	۳۷۸	۳۷۷	۳۸۸

اسی آیت کا نقش مثلث اگر ۴۰ دن تک روزانہ کسی کو چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پلا دیں تو اس میں تقوئی اور پرہیزگاری پیدا ہو جائے تمام گناہوں سے بچنے کی توفیق ہو اور اس کا رجحان اعمال حسنہ کی طرف ہو جائے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۱۰	۵۰۴	۵۱۲
۵۱۱	۵۰۹	۵۰۶
۵۰۵	۵۱۳	۵۰۸

● اس سورۃ کو اگر متواتر تین دن تک پڑھ کر مسان زدہ والے بچے پر دم کر دیں تو اس کو تندرستی عطا ہو اور مسان سے نجات مل جائے۔

● اگر کوئی بچہ ضد کرتا ہو اور بات بات پر روتا ہو تو اس کے گلے میں سورۂ حاقہ کا نقش ڈال دینا چاہئے۔ اس نقش کی برکت سے اس کی ضد اور رونا انشاءاللہ ختم ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴۲۹	۲۰۴۳۲	۲۰۴۳۶	۲۰۴۲۲
۲۰۴۳۵	۲۰۴۲۳	۲۰۴۲۸	۲۰۴۳۳
۲۰۴۲۴	۲۰۴۳۸	۲۰۴۳۰	۲۰۴۲۷
۲۰۴۳۱	۲۰۴۲۶	۲۰۴۲۵	۲۰۴۳۷

(باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۳۳

سیدنا حسیب صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا حسیب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں حسب ونسب والے چونکہ آپ کا تعلق اس خاندان سے تھا جو عرب میں سب سے زیادہ معزز اور مکرم مانا جاتا تھا اس لئے آپ کو "حسیب" بھی کہا جاتا ہے۔ اس نام کے اعداد ۸۰ ہیں۔

● اس اسم مبارک کے ورد سے بہت سی پریشانیاں دور ہوجاتی ہیں اگر کسی دشمن سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو نماز فجر اور نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد روزانہ بکثرت اس اسم مبارک کا ورد کریں۔ انشاء اللہ دشمن اپنی چالوں میں ناکام ہوجائے گا۔ اور ہر طرح کی ریشہ دوانیوں سے نجات حاصل ہوجائے گی۔

● اگر کسی شخص پر کسی چیز کا خوف سوار ہوگیا ہو جس کی وجہ سے وہ ہر وقت پریشان رہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد ستائیس مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کرے اور اس عمل کو ۲۷ دن تک جاری رکھے انشاء اللہ ہر طرح کے خوف سے نجات ملے گی۔

● اگر کسی شخص کا دل کمزور ہو اور معمولی معمولی چیزوں سے لرز جاتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کو نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد روزانہ اسی مرتبہ پڑھا کرے۔ انشاء اللہ اس ذکر کی برکت سے اس کا دل قوی ہوجائے گا اور بزدلی سے چھٹکارا ملے گا۔

اس اسم مبارک کا نقش ہر طرح کے خوف اور ہر طرح کے اندیشوں اور بزدلی سے نجات حاصل کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن مصرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، ش، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۹	۲۳	۲۶	۱۲
۲۵	۱۳	۱۸	۲۴
۱۴	۲۸	۲۱	۱۷
۲۲	۱۶	۱۵	۲۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۸	۲۲	۳۰
۲۹	۲۷	۲۴
۲۳	۳۱	۲۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت، یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۵	۲۱	۱۸	۲۶
۲۷	۱۷	۲۴	۱۲
۲۲	۱۴	۲۵	۱۹
۱۶	۲۸	۱۳	۲۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۳	۲۹	۲۸
۳۱	۲۷	۲۲
۲۶	۲۴	۳۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶	۱۲	۱۹	۲۳
۱۸	۲۴	۲۵	۱۳
۲۱	۱۷	۱۴	۲۸
۱۵	۲۷	۲۲	۱۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۸	۲۹	۲۳
۲۲	۲۷	۳۱
۳۰	۲۴	۲۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اگر اس نقش کو لکھتے وقت عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲	۱۶	۱۵	۲۷
۱۴	۲۸	۲۱	۱۷
۲۵	۱۳	۱۸	۲۴
۱۹	۲۳	۲۶	۱۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۶	۳۱	۲۳
۲۴	۲۷	۲۹
۳۰	۲۲	۲۸

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۸۰ مرتبہ "سیدنا حبیب صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی قوت وتاثیر دگنی ہوجائے۔

سیدنا مصدق صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا مصدق بھی ہے۔ اس نام کے معانی ہیں تصدیق کرنے والے۔ کیونکہ سب سے پہلے آپ نے ہی حق کی وحدانیت والوہیت کی تصدیق کی تھی اس لئے آپ کو مصدق کہا جاتا ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۳۴ ہیں۔

● اگر کوئی شخص کسی حاکم اور افسر کی نظروں میں سرخروئی حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس اسم مبارک کا ورد روزانہ اکیس مرتبہ نماز فجر اور نماز مغرب کے بعد کرے اور اس عمل کو ۲۱ روز تک جاری رکھے اس کے بعد حاکم کے روبرو جائے انشاءاللہ وہ مہربانی سے پیش آئے گا اور عزت کرے گا۔

● اس اسم مبارک کے ذکر سے وحدانیت کے اعتراف میں پختگی ہوتی ہے۔ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کو شرک کے جراثیم سے محفوظ رکھے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ۲۳۴ مرتبہ اس اسم مبارک کا ذکر عشاء کے بعد ہمیشہ کرے۔

● اس اسم مبارک کا نقش شرک اور گمراہی کی آلودگی سے محفوظ رکھنے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے اور باطن کے اندر صفائی اور طہارت پیدا کرتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، م، ف یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۸	۶۱	۶۴	۵۱
۶۳	۵۲	۵۷	۶۲
۵۳	۶۶	۵۹	۵۶
۶۰	۵۵	۵۴	۶۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹	۷۴	۸۱
۸۰	۷۸	۷۶
۷۵	۸۲	۷۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۴	۵۹	۵۷	۶۴
۶۵	۵۶	۶۲	۵۱
۶۰	۵۳	۶۳	۵۸
۵۵	۶۶	۵۲	۶۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۵	۸۰	۷۹
۸۲	۷۸	۷۴
۷۷	۷۶	۸۱

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث، یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴	۵۱	۵۸	۶۱
۵۷	۶۲	۶۳	۵۲
۵۹	۵۶	۵۳	۶۶
۵۴	۶۵	۶۰	۵۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۹	۸۰	۷۵
۷۴	۷۸	۸۲
۸۱	۷۶	۷۷

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰	۵۵	۵۴	۶۵
۵۳	۶۶	۵۹	۵۶
۶۳	۵۲	۵۷	۶۲
۵۸	۶۱	۶۴	۵۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۷	۸۲	۷۵
۷۶	۷۸	۸۰
۸۱	۷۴	۷۹

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ان پر "سیدنا مصدق صلی اللہ علیہ وسلم" ۲۲۴ مرتبہ پڑھ کر دم کردے تو ان کی قوت وتاثیر دگنی ہو جائے۔

(باقی آئندہ)

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر ۳

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہوچکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہوجانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (منیجر)

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
۵۹	محمد جمیل احمد	حیدرآباد، اے پی	T. No. 321/6
۶۰	سید مظہر علی	حیدرآباد، اے پی	T. No. 324/6
۶۱	محمد عبدالقدوس غوری	حیدرآباد، اے پی	T. No. 330/6
۶۲	سید اظہر قادری	حیدرآباد، اے پی	T. No. 331/6
۶۳	خواجہ معین الدین	حیدرآباد، اے پی	T. No. 326/6
۶۴	حافظ روشن علی خاں	ضلع کٹک، اڑیسہ	T. No. 223/5
۶۵	عبدالوحید	محبوب نگر اے پی	T. No. 416/7
۶۶	وجاہت حسین فاروقی	جودھپور، راجستھان	T. No. 442/8
۶۷	حافظ غلام جمال الدین عرف جمیل	محبوب نگر، اے پی	T. No. 449/8
۶۸	سید شہنشاہ	لاتور	T. No. 410/7
۶۹	محمد افضل عابدی	مئوناتھ بھنجن یوپی	T. No. 376/7
۷۰	شہزاد احمد	ناگپور، ایم پی	T. No. 384/7
۷۱	سرفراز	مین پوری، ایم پی	T. No. 294/5
۷۲	محمد ابراہیم	باگل کوٹ، کرناٹک	T. No. 472/8
۷۳	ایوب بیگ	بیجاپور، کرناٹک	T. No. 457/8
۷۴	اسلم خان عابد	حیدرآباد، اے پی	T. No. 20/3
۷۵	رانا نوید الحسن	الہ آباد، یوپی	T. No. 454/8
۷۶	یوسف خان	کنواریا، راجستھان	T. No. 448/8
۷۷	محمد جمیل انصاری	کریلی، الہ آباد، یوپی	T. No. 437/8
۷۸	محمد ابوظفر	حیدرآباد، اے پی	T. No. 325/6
۷۹	محمد صابر	حیدرآباد، اے پی	T. No. 327/6
۸۰	شمس الحق	ممبئی	T. No. 355/6
۸۱	محمد اشفاق احمد	کلکتہ، ویسٹ بنگال	T. No. 383/6
۸۲	حافظ سلیم خان	جاج پور، اڑیسہ	T. No. 489/8
۸۳	شیخ یٰسین	جلگاؤں، مہاراشٹر	T. No. 488/8
۸۴	شیخ نجات اللہ شریف	کرنول اے پی	T. No. 490/8
۸۵	عبدالقیوم	ممبئی مہاراشٹر	T. No. 491/8
۸۶	عبدالستار	جودھپور، راجستھان	T. No. 495/8
۸۷	محمد ذاکر حسین	شاہباد، راجستھان	T. No. 497/8
۸۸	محمد ایوب، محمد یوسف	ممبئی، مہاراشٹر	T. No. 498/8
۸۹	عبدالرحمٰن	حیدرآباد، اے پی	T. No. 422/8
۹۰	ابراہیم حفیظ	یارک شائر، یوکے	T. No. 487/8

تمام شاگردوں کو مندرجہ ذیل تفصیل بھجوانی ہے۔ تفصیل لفافہ میں رکھ کر بھی بھجوا سکتے ہیں لیکن اگر پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھجوادیں تو بہتر ہوگا۔ جن شاگردوں کا ٹی نمبر جاری نہیں ہوا تھا وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوادیں۔

نام ______ ولدیت ______ ٹی نمبر ______ مکمل پتہ ______ فون رموبائل نمبر ______

فون نمبر لکھیں تو ایس ٹی ڈی کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہوجائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کردیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہوجائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

آسیبی اثرات کی اٹھک پٹخ

سوال از: نور جہاں ـــــــــ بھوپال

میری آٹھ سال کی عمر سے ہی مجھ پر آسیبی اثرات ہیں۔ خواب میں ڈرنا، چکر آنا اور پیٹ میں درد بہت ہی شدید رہتا تھا۔ خواب میں کوئی میرا گلا دباتا ہے اور کبھی بھی بے ہوش ہوکر گرجاتی تھی۔ بہت علاج کیا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ ہمارے گھر میں سبھی لوگ خواب میں دب جاتے تھے۔ میرے ایک سگے بھائی ہیں محمد رفیق خاں گھر میں وہ عمل پڑھتے ہیں ان کے کمرے میں کھانا وغیرہ دینے میں ہی جایا کرتی تھی اور کوئی بھی ان کے کمرے میں نہیں جاتا تھا۔ سبھی لوگ ان سے ڈرتے تھے یہاں تک کہ والد اور والدہ کو بھی ڈراتے ہیں گھر کے سب ہی لوگوں کو پریشان کیا اور گھر سے نکال دیا۔ میری شادی کرنے کو منع کرتے تھے لیکن میرے والد صاحب نے میری شادی کردی۔ میری عمر تقریباً ۱۲۔۱۵ سال کے لگ بھگ تھی۔ شادی کے دوسرے دن میری اور زیادہ طبیعت بگڑ گئی۔ ایسا لگا جیسے میرے جسم میں کوئی داخل ہوگیا اور کلیجہ باہر کو آنے لگا اور بہت زیادہ ڈر لگتا تھا یہاں تک کہ میں بے ہوش ہوجاتی اور بہت رونا آتا اور میرے شوہر سے نفرت ہوگئی، بہت غصہ آتا دل چاہتا کہ یا تو خود مرجاؤں یا ان کو ماردوں گھر میں ایسا لگتا کہ یہاں سے چلی جاؤں۔ حالات بگڑتے گئے یہاں تک کہ چھ مہینے کے بعد میری طلاق ہوگئی۔ قرآن پاک پڑھتی رہتی تو سکون ملتا بس دل چاہتا کہ قرآن پاک پڑھتے ہی رہوں میں اپنے والد کے گھر آگئی پھر وہی بھائی مجھے بلانے لگے مجھے اپنی خدمت میں رکھنا چاہتے کسی طرح میں سمجھ نہیں پائی دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہوں وہ اس میں رکاوٹ پیدا کرتے ہیں اور میری طبیعت بگڑ جاتی ہے۔ علاج کرتے کرتے پریشان ہوگئی انہوں نے مجھے اکیلے کمرے میں بلایا تو مجھے شک ہوا تو میں نے اپنے آپ کو بچانے کے لئے گھر چھوڑ دیا اور الگ رہنے لگی تو وہ مجھے تلاش کرتے ہوئے آگئے غرض یہ ہے مجھے چین وسکون سے رہنے نہیں دیتے اور مجھے خواب میں کوئی آدمی غلط کرنے کی کوشش کرتا ہے اور میرے اوپر بہت وزن ہوجاتا ہے اور میرے ہاتھ پیروں میں جان نہیں رہتی شکل میرے بھائی رفیق کی نظر آتی ہے۔ ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے لڑکی پیدا ہوئی اور میرا بھائی اس کو اٹھا کرلے گیا اور میں روتی رہ گئی اور روتے ہوئے میری آنکھ کھل گئی۔ زندگی سے پریشان ہوگئی ہوں اور کئی حالات سے دوچار ہوچکی ہوں اور کئی عامل سے علاج کروایا لیکن کہیں سے فائدہ نہیں ملا۔ عامل خود منع کردیتے ہیں علاج کرنے سے۔

ایک حافظ رئیس امام صاحب نے بتایا کہ شیخ سدو کے اثرات ہیں اس کا کوئی علاج نہیں، والد کا انتقال ہوگیا ہے میرا اب کوئی سرپرست نہیں ہے۔ میرے ہمراہ والدہ ہیں ان کی آنکھوں کی بینائی جاچکی ہے۔ کرائے کے مکان میں گزر بسر کررہی ہوں ایک جگہ کہیں چین سے رہنے نہیں دیتے گھر بدل بدل کر تنگ آچکی ہوں جس گھر میں جاتے ہیں ایک یا دو ماہ رہ پاتے ہیں۔ وہی پریشانی ہوجاتی ہے۔ خواب گندے گندے دکھنے لگتے ہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہر طریقے سے پریشان کیا جاتا ہے۔ اب میری عمر ۲۴ سال کی ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتی ہوں۔ منزل برابر پڑھتی ہوں، غرض یہ کہ پڑھنے میں کسی قسم کی کوئی کسر باقی نہیں رکھی سلائی وکڑھائی کرکے اپنا گزارہ کرتی ہوں۔ میری والدہ بھی کافی ضعیف ہوچکی ہے۔ جب میری طبیعت بگڑتی ہے تو میں صدقہ کردیتی ہوں ہر دو چار روز میں صدقہ کرنا پڑتا ہے۔ آخر میں میں نے محمد منصور قریشی صاحب کو دیکھا۔ مئی ۲۰۰۷ء سے میرا علاج انہوں نے شروع کیا وہاں سے مجھے کافی آرام ملا جو عمل انہوں

نے مجھے پڑھنے کو بتائے وہ میں نے پورے کئے اور ابھی تک برابر پڑھتی ہوں چھری سے کاٹنے والا عمل کیا لگاتار سات دن تک برابر کیا تو مجھے آرام ملا اس کے بعد چالیس دن تک پلیٹیں لکھ کر پلائیں اور پھر پڑھیں کل ۱۶۰ پلیٹیں آسیب کے گنڈے گلے میں ڈالے، فلیتے تقریباً ۴۰ سے زیادہ سرسوں کے تیل میں اور کچھ چمیلی کے تیل میں جلائے۔ غرض ہر قسم کے علاج کے بعد آخر عامل صاحب سے علاج سے آرام ہو گیا تھا اس کے بعد عامل صاحب جماعت میں ایک چلے کا کہہ کر چلے گئے لیکن انہوں نے ایک چلے کے بجائے چار ماہ پورے کرنے میں لگ گئے۔ اسی دوران ہولی کی رات آئی، اچانک آندھی چلی اور ایک خوفناک آواز آئی جب علاج کرنے والے بھوپال میں نہیں تھے اس کے بعد سے آج تک میری طبیعت خراب ہے۔ خواب میں سانپ نظر آتے ہیں۔ بلی، کتے، بھینس اور گوشت دکھتا ہے جس دن یہ خواب دکھتا ہے میں فوراً صدقہ دیتی ہوں۔ گندے کپڑے بھی دکھتے ہیں۔ رات کو بارہ بجے طبیعت خراب ہوتی اور کوئی مجھے لے جانے کو مجبور کرتا ہے، کہتا ہے یہ میری ہے میں پڑھنے لگتی ہوں میری زبان سے کلمہ نکلنے لگتا ہے اور میں بہت ہی طاقت سے پڑھنے لگتی ہوں تو نیند کھل جاتی ہے اور ایسا لگتا ہے کہ گھر سے باہر بھاگوں اور بہت غصہ آتا ہے میں چاہتی ہوں کسی نیک انسان سے نکاح کے لئے بھی راستہ نکلے۔ برائے مہربانی ایسا عمل کریں جو خرچ وغیرہ آئے گا وہ میں کرنے کو تیار ہوں۔ برائے مہربانی پڑھنے کو بتا دیں اور علاج میرا مکمل کر دیں عین نوازش ہوگی۔

اس وقت میں سورۂ یٰسین شریف سورۂ فلق سورۂ ناس برسوں سے پڑھتی ہوں ایک سال سے سورۂ طٰہٰ، سورۂ عبس اور ۴۰ دن تک سورۂ فلق، سورۂ ناس پڑھ رہی ہوں۔

(نوٹ) ایک سال تک خون کے ٹکڑے آتے رہے ہیں، کالے رنگ کے ماہواری کے علاوہ ۲۰۰۷ء سے پیڑو میں کاٹ اور چمک ہو رہی ہے۔

جواب

آپ شروع ہی سے آسیبی اثرات کا شکار ہیں اور یہی آسیبی اثرات آپ کے اور آپ کے شوہر کے تعلقات میں رکاوٹیں کھڑی کرتے رہے۔ آپ کا علاج جس وقت ہونا چاہئے تھا اس وقت نہیں ہوا۔ آپ کے بھائی جو روحانی عملیات میں اپنے ذاتی تجربے کر رہے تھے اور کسی عمل خاص میں مشغول تھے انہوں نے بھی آپ کے علاج کی طرف دھیان نہیں دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ اثرات آہستہ آہستہ مضبوطی پکڑتے چلے گئے اور اب اتنے پختہ ہو گئے کہ بہت جلدی سے پوری طرح ان سے چھٹکارا مل جانا آسان نہیں ہے۔ تاہم ہر انسان کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اس طرح کے اثرات کا شکار ہو جانے پر اپنا علاج کرنا چاہئے اور اپنی تندرستی کی بحالی کے لئے ہر ممکن جدوجہد کرنی چاہئے اور مرض کتنا بھی سنگین اور اذیت ناک کیوں نہ ہو اس کا علاج اللہ کے بھروسے پر جاری رکھنا چاہئے اور یہ یقین کرنا چاہئے کہ اس دنیا میں ہر مرض کی دوا اور آفت کا تدارک رب العالمین نے پیدا کیا ہے۔ مایوسی کفر ہے، کسی بھی صاحب ایمان کو کسی بھی طرح کے حالات میں امید کا دامن اپنے ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے۔ اگرچہ وقت کافی ضائع ہوا ہے اور اثرات آپ کے جسم میں اپنا ڈیرہ جما کر بیٹھ گئے ہیں لیکن علاج اب بھی ممکن ہے اور آسیبی اثرات سے نجات حاصل کرنا اب بھی دشوار نہیں ہے۔ شرط یہ ہے کہ آپ علاج فوراً شروع کریں اور پوری مستعدی کے ساتھ اسے جاری رکھیں۔

روزانہ نماز اشراق کے بعد آپ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں اور ہر مبین پر قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس سات سات مرتبہ پڑھیں۔ اور ایک جگ پانی پر دم کرتی رہیں۔ ساتوں مبین پر اسی طرح پانی پر دم کرتی رہیں۔ سورۂ یٰسین کے ختم کے بعد ۱۱ مرتبہ پھر درود شریف پڑھیں اور ایک بار پھر پانی پر دم کر دیں۔ یہ پانی پانچوں وقت کی نماز کے پڑھنے کے بعد نصف گلاس کے برابر پیتی رہیں یعنی ظہر کے بعد عصر کے بعد مغرب کے بعد عشاء کے بعد اگلے دن نماز فجر کے بعد۔ اس کے بعد اشراق کی نماز پڑھ کر پھر اسی طرح سورۂ یٰسین پڑھ کر پانی پر دم کریں۔ اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک جاری رکھیں۔ درمیان اگر ناغہ ہو جائے تو ۴۰ دن کی تکرار اس کے بعد پوری کریں۔

اس عمل کو شروع کرنے سے پہلے یہ نقش خود تیار کر کے اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

۵۸۸۵۱	۵۸۸۳۷	۵۸۸۴۵	۵۸۸۴۸
۵۸۸۴۳	۵۸۸۴۹	۵۸۸۵۰	۵۸۸۳۸
۵۸۸۴۶	۵۸۸۴۳	۵۸۸۳۹	۵۸۸۵۳
۵۸۸۴۰	۵۸۸۵۲	۵۸۸۴۷	۵۸۸۴۲

اس نقش کو باوضو ہو کر لکھیں کالی روشنائی سے سفید کاغذ پر لکھیں اور موم جامہ کرنے کے بعد اس کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔ اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

مندرجہ ذیل نقش کو طشتری پر لکھ کر تازہ پانی سے دھوکر اس پانی کو روزانہ عصر اور مغرب کے درمیان پیا کریں۔ دن میں کسی بھی وقت ایک بار سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتی رہیں اور گلے کا نقش گلے سے نہ نکالیں۔ ۴۰ دن کے بعد پرہیز ختم ہوجائے گا۔ نقش مستقل گلے میں رکھیں۔ اس علاج میں آپ کسی عامل کی محتاج نہیں ہیں آپ خود اپنا علاج کریں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھیں انشاء اللہ آپ کو ان اثرات کے دکھ سے نجات مل جائے گی۔ چالیس دن کے بعد آپ روزانہ تین سو مرتبہ "یا مغنی" شادی کی نیت سے پڑھیں۔ اس وظیفے کو اس وقت تک جاری رکھیں جب تک مناسب شادی کے پیغام آپ کو موصول نہ ہوجائیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اس وظیفے کو شروع کرنیکے بعد تین ماہ کے اندر اندر آپ کی شادی کسی معقول جگہ طے ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۸۳۳۴	۷۸۳۳۹	۷۸۳۳۸
۷۸۳۴۱	۷۸۳۳۷	۷۸۳۳۳
۷۸۳۳۶	۷۸۳۳۵	۷۸۳۴۰

سحر بذریعہ جنات

سوال از: (ایضاً)

نام ظفر علی ابن غیور جہاں والد سید فاروق علی ان پر تقریباً آٹھ نو سال سے سحر و جادو تھا اور ان کے ناک سے چھینکنے پر خون آتا تھا اور کمر میں درد رہتا تھا ان کا علاج کیا سحر اور جادو ختم ہوگیا اور خون بھی بند ہوگیا اب کمر کا درد ہے وہ عرق النساء کا درد تھا اس کو جھاڑ دیا ان کی نسبت (رشتہ) جن صاحب کے گھر سے تھا اس لڑکی کا نام رونق جہاں بنت حنیفہ بی والد عبدالحمید ہے۔ ظفر علی کا کہنا ہے کہ خواب میں دیکھتا ہوں کہ کوئی عورت ان کا گلہ دبا رہی ہے۔ اس لڑکی کی شادی بھی ہوچکی ہے اور وہ اس وقت صاحب اولاد ہے لیکن ان کا کہنا ہے کہ مجھ پر ابھی جادو باقی ہے اس لئے آپ کی طرف علاج مشورہ کرنا ضروری ہے۔

جواب

ظفر علی اب بھی سحر کی لپیٹ میں ہیں اگر چہ اب ان کو کوئی خطرہ درپیش نہیں ہے لیکن جب تک سحر کے اثرات پوری طرح باطل نہیں ہوجائیں گے ان کی زندگی میں رکاوٹیں کھڑی ہوتی رہیں گی اور صحت بھی متاثر رہے گی۔ ان کو چاہئے کہ روزانہ دو سو مرتبہ سَلاَمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍ رَّحِیْم کا ورد رکھیں۔ اور وظیفے کے ختم پر ایک گلاس پانی پر دم کرکے پی لیا کریں۔ اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں۔

نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں۔

۷۸۶

۱۹۷	۲۱۰	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۸	۲۰۳	۱۹۸	۲۰۹
۲۰۲	۲۰۵	۲۱۲	۱۹۹
۲۱۱	۲۰۰	۲۰۱	۲۰۶

اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کرکے گھر میں لٹکا دیں۔ دونوں نقش باوضو نماز فجر کے بعد لکھیں۔ اگر اتوار کے دن پہلی ساعت میں (سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے کے اندر اندر) لکھیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۷۸۴۵۷	۷۸۴۶۳	۷۸۴۶۱
۷۸۴۶۵	۷۸۴۶۰	۷۸۴۵۶
۷۸۴۵۹	۷۸۴۵۸	۷۸۴۶۴

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ نقش کو بہ اعتبار چال مرتب نہیں کریں گے تو ان کی تاثیر بہت کم ہوجائے گی اور ان نقوش سے خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوگا۔ اس لئے جو بھی نقش لکھیں اس کو اس کی چال کے اعتبار سے لکھیں۔ علاج ۴۰ دن کا ہے ان چالیس دنوں میں انڈا، مچھلی اور ہر طرح کے گوشت کا پرہیز رکھیں۔ سیاہ لباس نہ پہنیں اور ان چالیس دنوں میں کسی ایسے گھر میں نہ جائیں جہاں کسی کی موت ہوگئی ہو یا کسی عورت کا بچہ پیدا ہوا ہو۔ صبح شام چالیس مرتبہ معوذتین کا ورد رکھیں اور رات کو سوتے وقت حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ انشاء اللہ چالیس دن کے اس علاج سے آپ کو آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ ۴۰ دن کے بعد رات والے وظیفے کو جاری رکھیں۔

۷۸۶

سلام قولا من رب رحیم			
۱۳۱	۱۳۷	۲۹۲	۲۸۹
۲۹۳	۲۸۸	۱۳۲	۱۳۶
۲۸۷	۲۹۰	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۲۸۶	۲۹۱

ان دونوں نقوش کی رفتار یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۴	۱۱	۸
۱۲	۷	۲	۱۳
۶	۹	۱۶	۳
۱۵	۴	۵	۱۰

سحر اتارنے کا یہ مؤثر ترین طریقہ ہے اور اس طریقے کی اجازت ہر اس شخص کو دی جاتی ہے جو سحر کا شکار ہو۔ سَلَامٌ قَوْلاً مِنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کا ورد اگر ۶۰ دن تک جاری رکھیں تو بہتر ہے۔ دوران علاج مچھلی نہ کھائیں اور میت والے مکان میں نہ جائیں اگر جانا ضروری ہو تو گلے کا تعویذ اتار دیں اور واپس آنے کے بعد غسل کر کے تعویذ گلے میں ڈالیں۔

گھریلو زندگی کے نشیب و فراز

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

گزارش خدمت یہ ہے کہ میں آپ کی خدمت اقدس میں اب تک تین خط لکھ چکی ہوں اللہ کے فضل و کرم سے ہر خط کا جواب طلسماتی دنیا کے سنہرے اوراق میں پاتی ہوں اور اب بھی خط لکھ رہی ہوں مجھے امید ہے کہ آپ اس خط کا جواب بھی ضرور دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سے استدعا ہے کہ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ تمام عوام کی ضروریات کو پورا فرمائے اور اللہ تعالیٰ اس کا صلہ ضرور آپ کو دے گا۔

مولانا صاحب آپ کو میں اس سے پہلے ایک خط لکھی تھی جو میرے شوہر اور ان کے بھائی کی شرکت کے بارے میں جس میں دونوں کے کاروباری معاملات میں دونوں علیحدہ ہونے کے بارے میں لکھی تھی آپ اس خط کو اکتوبر کے شمارے میں چھپوائے تھے اور آپ ایک ورد دیئے تھے یا مانع یا دافع اول و آخر تین مرتبہ درود شریف کے ساتھ دو سو مرتبہ پڑھنے کو دیئے تھے۔ بعد نماز مغرب میں پڑھنے کو میرے جیٹھ جو میرے شوہر کے بھائی ہیں تھوڑے دن ان کے ساتھ کام کو نہیں آئے اتنے میں میرے ابا کا انتقال ہو گیا اس کے تین مہینوں کے بعد میری بچی جس کا نام بشریٰ صدف ہے اس کو جسم پر سفید داغ شروع ہوا ڈاکٹر کو بتائے تو ڈاکٹر سیم ہے بولا ایسے علاج چلتا گیا اور اب حیدرآباد میں بتا رہے ہیں مولانا صاحب جب تک بچی کو دوا دیتے ہیں وہ دھبے تھوڑے دن مٹ جاتے ہیں اور دوا بند ہوتے ہی پھر شروع ہوتے ہیں ڈیڑھ سال ہو گیا ہم لوگ جڑی بوٹیوں کی نہیں کھلا رہے ہیں بلکہ سرکاری گولیاں کھلا رہے ہیں میں اس بارے میں پریشان ہوں مجھے ایک ہی بچی ہے۔ ڈاکٹر کہتا ہے کہ دھبے سے بیماری کم ہو گی۔ ڈیڑھ سال سے دھبے مٹتے ہیں اور پھر شروع ہوتے ہیں۔ اس بیماری کی وجہ سے میں آیات الحرس روزانہ پڑھ رہی ہوں اور دھبوں پر پھونکتی ہوں۔ کہتے ہیں کہ ناجائز طریقے سے کوئی بھی عمل کرے تو کوڑھ اور جذام کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں جب کہ میں ناجائز طریقے پر ہرگز نہیں کیا بلکہ میرے شوہر کی پریشانیاں ایک فریق پریشانی اٹھائے اور دوسرا ان سے بڑھ کر من مانیاں کرے اور بھرپور فائدہ اٹھاتا رہے اور میرے شوہر قرضوں سے لد جائے اور وہ بے تحاشہ استعمال کرے اور میرے شوہر دکھ رنج کی وجہ سے سگریٹ نوشی کرے اور منشیات کے عادی بنے اور خود بھائی کے واسطے گھر چھوڑ کر خود دوسروں کے گھروں میں رہے اور جب بھی میرے جیٹھ کی بولی کو سن کر انجان رہے۔ مولانا صاحب میں اصل بات کہنے جا رہی ہوں۔

جب سے بچی کو دھبے آئے ہیں میں نے وہ ورد بند کر دیا ہے اور ان کے بھائی کاروبار میں شریک بھی ہیں اور کاروبار ایسے ہی چل رہا ہے۔ میرے شوہر منشیات چھوڑتے ہی نہیں آپ یہ دیکھیں کہ کیا اسی وجہ سے یہ دھبے بچی کو ہوئے ہیں اگر اسی ورد کی وجہ سے ہوئے تو کوئی ایسا وظیفہ دیں جو میں اللہ سے معافی مانگوں اور اللہ سے رضا کے لئے بھی کونسے اسمائے حسنیٰ کا ورد کرنا وہ بھی کہیں اور بچی بشریٰ صدف کا پیدائشی تاریخ ۲۰۰۴ء۔۱۰۔۲۰ ہے۔ آپ اس سے پہلے کتاب میں لکھے تھے کہ ۹ عدد والوں کو جلدی بیماریاں لاحق ہوتی ہیں یا نہیں تو پیدائشی عدد کی وجہ سے بچی کو ایسا ہوا ہے۔ پیدائش کے لحاظ سے آپ بچی کا نام لکھ کر اس کا ستارہ برج نگینہ اور اس کے لئے وظیفہ بھی لکھیں تاکہ چھوٹی ہے بچی میں پڑھنے سے اس کو فائدہ ہو اور آپ سے ضروری التماس ہے کہ میری بچی کو اگر برص کی بیماری ہو تو دھبے مٹنے کے لئے وظیفہ اور ساتھ ہی بیماری بھی کم ہونے کے لئے وظیفہ دیں میرے شوہر قرضوں سے بہت پریشان ہیں قرضے دور ہونے اور ان کا بھائی الگ کاروبار کر لینے کے لئے ان کے دل میں خود پیدا ہو۔ ایسا وظیفہ یا دافع یا مانع پڑھ سکتی ہوں کہ نہیں اس کا جواب بھی دیں آپ اگر تعویذ وغیرہ دیں تو یہ بھی لکھیں کہ وہ تعویذ ہم بنا سکتے ہیں کہ عامل سے ہی بنوانا چاہئے کیونکہ میں تعویذ لکھنے کے بارے میں نہیں جانتی ہوں آپ اس سے پہلے لکھے تھے کہ عائشہ بیگم بشیر احمد کے لئے آٹھ آٹھ دونوں کا عدد بنتا ہے اور آٹھ کا عدد آٹھ کے لئے خرابیاں پیدا کرتا ہے۔ بے شک ہم دونوں میں ازدواجی پیچیدگیاں ہیں اس کے لئے بھی کوئی ورد دیں جو میں پڑھ سکوں۔ میرے شوہر دین کے بارے میں بہت غافل ہیں کیا میں ان میں سدھار آنے کے واسطے کونسا وظیفہ پڑھ سکتی ہوں اور دم کر سکتی ہوں۔

آپ اس خط کا جواب ضرور دیں کیونکہ میری زندگی اسی بیماریوں اور پیچیدگیوں میں گزر رہی ہے تاکہ ہمارے مسائل حل ہو جائیں۔ اللہ آپ کو ضرور جزا دے گا۔

جواب

جب کسی مسلمان کے بارے میں یہ سننے کوملتا ہے کہ اس کو نشہ کرنے کی عادت ہے تو بہت دکھ ہوتا ہے۔ شراب نوشی دین اسلام میں قطعاً حرام ہے۔ شراب نوشی کی بے شمار وعیدیں ہیں اوران میں سے ایک وعید یہ بھی ہے کہ شراب پینے والے کومرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا جواس بات کی علامت ہے کہ خاتمہ بالخیر نہیں ہوا۔ مسلمانوں کے مسلمانوں پر جوحقوق ہیں ان میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ جب کوئی مسلمان دنیا سے رخصت ہوتا ہے تو اس کے جنازے کو کاندھا دیں اور اس کے جنازے کے ساتھ قبرستان تک جائیں۔ ہر کبیرہ گناہ اس وقت معاف ہوتا ہے کہ جب گناہ کرنے والا اپنے گناہ کی اللہ سے توبہ کرے اور آئندہ اس گناہ کے قریب نہ پھٹکنے کا وعدہ کرے لیکن ایک حدیث میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کو چالیس قدم تک کاندھا دیتا ہے تو اس کے چالیس بڑے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں لیکن حدیث میں یہ تنبیہ بھی موجود ہے کہ جو شخص شراب پینے کا عادی ہواس کے جنازے کو کاندھا نہیں دینا چاہئے۔

افسوس اور تشویش کی بات ہے کہ آج مسلمانوں میں شراب نوشی کی عادت بڑھتی جارہی ہے اور بیشتر مسلمان اس بارے میں خوف آخرت سے بے نیاز ہوتے جارہے ہیں اوراس بارے میں علماء دین کی بھی کچھ ڈھیل ہے کہ وہ عامۃ المسلمین کو شراب نوشی کی قباحتوں کے بارے میں کچھ نہیں بتاتے اس لئے بھی انہیں شراب چڑھاتے ہوئے کوئی خوف خدا نہیں ہوتا۔

اللہ سے ڈرنے والی کسی بھی عورت کے لئے باعث تشویش ہے یہ بات کہ اس کا شوہر منشیات میں مبتلا ہواور اس کا انجام زندگی خطرے میں ہو۔ شراب نوشی کی عادت آسانی سے نہیں چھٹتی تاہم شراب چھڑانے کے دو فارمولے ایسے ہیں جو تجربے میں آچکے ہیں اور بیشتر لوگوں کو ان فارمولوں کی بدولت شراب نوشی سے نجات مل گئی ہے ان میں سے ایک فارمولہ تو ایک طرح کا ٹوٹکہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جب کوئی مسلمان گزرجائے اوراس کو کفن پہنانے سے پہلے غسل کرایا جائے تو جس صابن سے مردے کو غسل دیا جائے اس صابن سے دوچار مرتبہ شرابی کو بھی غسل کرادیا جائے تو اس عمل کی وجہ سے وہ شراب چھوڑدیتا ہے اس کے علاوہ ایک روحانی فارمولہ یہ ہے کہ جب شرابی رات کو سوجائے تو سورۂ لیسین پڑھ کر اس کے دونوں کانوں میں دم کردیں اور اس عمل کو ایک ہفتے میں ایک بار کرتے ہوئے تین چار مہینوں تک جاری رکھیں۔ اس عمل کی برکت سے بھی شراب نوشی کی عادت چھوٹ جاتی ہے۔ ان دونوں فارمولوں پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ وقتاً فوقتاً اپنے شوہر کو سمجھاتی بھی رہیں اور انہیں بتاتی رہیں کہ شراب کی قباحتیں کیا ہیں اور شراب پینے سے ہمارا رب کس قدر ناراض ہوتا ہے اور ہمیں آخرت میں کس قدر سزائیں بھگتنی پڑیں گی۔ اس کی سزا ہی کتنی خطرناک ہے کہ شراب پینے والے کو کلمہ نصیب نہیں ہوتا اوراس کا انجام خراب ہوجاتا ہے۔ اللہ سب مسلمانوں کی حفاظت فرمائے۔

آپ اور آپ کے شوہر کے لئے وظیفہ یہ ہے کہ آپ دونوں عشاء کی نماز کے بعد ۶۲ مرتبہ "یاحمید" پڑھا کریں۔ اس وظیفے کی پابندی سے وہ انتشار و اضطراب انشاء اللہ ختم ہوجائے گا جو آپ کے درمیان وقتاً فوقتاً پیدا ہوجاتا ہوگا۔ اس اسم الٰہی کا نقش بھی اگر آپ دونوں اپنے گلے میں ڈال لیں تو انشاء اللہ فائدہ ہوگا اور خواہ مخواہ کے اختلافات سے آپ کو نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵	۱۸	۲۱	۸
۲۰	۹	۱۴	۱۹
۱۰	۲۳	۱۶	۱۳
۱۷	۱۲	۱۱	۲۲

بحق یاحمید

اس نقش کو خانہ اول سے شروع کرکے بالترتیب اعداد لکھتی چلی جائیں۔ نقش خود بخود صحیح طور پر بھر جائے گا۔ یہ نقش اپنے شوہر کے تکیہ میں سلوالیں اور خود اپنا نقش اپنے گلے میں ڈالیں۔ آپ کی بیٹی کا نام بشریٰ صدف ہے اس کی تاریخ پیدائش ۲۰ را کتوبر ۲۰۰۴ء ہے۔ بشریٰ صدف کا مفرد عدد ۲ بنتا ہے جب کہ تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہے۔ اگرچہ ۹ اور ۲ عدد میں کوئی ٹکراؤ نہیں ہے لیکن یہ دونوں اعداد ایک دوسرے سے کوئی خاص مناسبت نہیں رکھتے۔ آپ کو اپنی بیٹی کا نام ایسا رکھنا چاہئے تھا جس کا مفرد عدد ایک، ۴، یا ۹ بنتا ہو وہ نام اس کو راس آتا۔ مثلاً ایک عدد کے نام یہ ہیں۔ تحریم، سکینہ، طالبہ، عفت، فرزانہ، نسرین، یسریٰ ۴ عدد کے نام یہ ہیں۔ ریحانہ، عرشی، عندلیپ، فرحت، ماریہ، وسیمہ، ۹ عدد کے نام یہ ہیں۔ بصیرت، شافیہ، فرح، فوزیہ، اطیبہ، عمرہ ان میں کا ہر ایک نام اور ہر وہ نام جس کا مفرد عدد ایک ۴، یا ۹ ہو آپ کی بیٹی کے لئے مفید اور مبارک ثابت ہوتا۔

آپ کی بیٹی کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ آپ کی بیٹی کو اللہ کے فضل سے الماس، پنا اور اوپل راس آئیں گے۔ سفید، سبز اور نارنگی رنگ اس کے لئے انشاء اللہ مبارک ثابت ہوگا۔

آپ کی بیٹی کی تاریخ پیدائش کا بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۲۲		
۱	۴	

جب ہم اس تاریخ پیدائش کا جائزہ لیتے ہیں تو ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اس میں ایک کا عدد ایک مرتبہ آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ یہ لڑکی غیرت، شرم اور خودداری نیز سادگی سے بہرہ ور رہے گی اور یہ جلدی کسی کے سامنے جھکنا گوارہ نہیں کرے گی اور یہ اپنے خیالات کا بہتر انداز میں اظہار کرنے کی اہلیت رکھتی ہے۔

۲ عدد دو مرتبہ آرہا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد کا ادراک وشعور تو بہت بڑھا ہوا ہے لیکن یہ ہمیشہ اپنے وجود پر توجہ نہیں دے سکے گی ان کو چاہئے کہ یہ زیادہ حساس نہ بنیں اور اپنی زندگی میں ایک طرح کا توازن رکھیں کیونکہ حد سے زیادہ حساس ہونے سے اپنا ہی نقصان ہوتا ہے۔ بے حسی بری چیز ہے لیکن حد سے زیادہ حساس ہونا بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی بیٹی میں تخیل پرستی کا فقدان ہے۔ یہ حد سے زیادہ حقیقت پسند ہے اور اس کے اندر ایک طرح کا خوف رہتا ہے جو مختلف اوقات میں دشواریاں پیدا کرسکتا ہے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی بیٹی مضبوط قوت ارادی کی مالک ہے اور اس کے اندر ہنر مندی کی صلاحیتیں کوٹ کوٹ کر بھری ہیں اگر آپ اس کو صنعت اور دستکاری کی لائن میں ڈالیں گی تو آپ کی بیٹی بہت بہتر انداز میں آگے بڑھ سکے گی۔

اس چارٹ میں ۵، ۶، ۷، ۸، ۹ مفقود ہیں۔ جن کا ملا جلا مطلب یہ ہے کہ آپ کی صاحب زادی میں گھریلو کاموں میں دلچسپی کم ہوگی اسے تنہائی میں ایک طرح کا خوف دامن گیر رہے گا۔ ایک طرح کی کاہلی اس میں موجود رہے گی اور روپے پیسے کے معاملے میں یہ خاصی بے نیازسی رہے گی۔ بہت سی خوبیوں کے باوجود قوت عمل کا فقدان رہے گا۔

جو کچھ ہم نے تاریخی پیدائش کے چارٹ کے حوالے سے بیان کی ہیں یہ سب خصوصیات عمر کے ساتھ آپ کی صاحب زادی میں پیدا ہوں گی۔ نام بدل جانے کی صورت میں کچھ نمایاں تبدیلیاں پیدا ہوسکتی ہیں البتہ تاریخی پیدائش کا چارٹ تو یہی رہے گا۔ نام اگر تبدیل کریں تو صرف ایک ہی جزو کا نام رکھیں۔ مرکب نام رکھنے سے گریز کریں ممکن ہو تو یہ نقش اپنی صاحبزادی کے گلے میں ڈالدیں۔

نقش اگلے صفحے پر ہے۔

۷۸۶

یاحفیظ	یاحفیظ
یاحفیظ	
یاحفیظ	یاحفیظ

خط نظروں سے نہیں گزرا

سوال از: سید مظہر الحق ـــــــــــ رانچی

ایک عدد لفافہ بمعہ جوابی لفافہ ارسال کرچکا ہوں، دریافت طلب بہت سی باتیں تھیں جن میں بہ سلسلہ لوح عمل دست غیب حضرت خاتون جنت بھی تھا جواب سے تادم تحریر محروم ہوں اس کے اسباب تو کئی ہوسکتے ہیں لیکن سب سے زیادہ تشویش اس بات کی ہے کہ میرا مذکورہ مراسلہ آپ کو نہ مل کر محکمہ ڈاک کی غفلت کا شکار ہوگیا ہو۔ اب بہرحال وہی باتیں دوبارہ تحریر نہیں کرسکتا کہ ان باتوں کو مزید ایک بار پھر رقم کرنا بڑا مشقت طلب ہے اور اس قدر بدخط اور سست رقم ہوگیا ہوں کہ دوبارہ لکھنے کا یارا نہیں۔

بہرحال درخواست ہے کہ اگر عریضہ موصول ہوچکا ہو تو جواب جلد عنایت فرمائیں۔

جواب

جس خط کا حوالہ آپ نے اپنے خط میں دیا ہے وہ خط ہماری نظروں سے نہیں گزرا اگر دوبارہ خط لکھنے کی زحمت کریں تو انشاء اللہ اس کا جواب ہم ضرور دیں گے اگر آپ چاہیں تو بذریعہ فیکس بھی اپنا خط روانہ کرسکتے ہیں۔

فیکس نمبر یہ ہے: ۰۱۳۳۶ـ۲۲۲۷۱۸

ہم آپ کے خط کا انتظار کریں گے اور خط ملتے ہی بذریعہ ڈاک آپ کے خط کا جواب روانہ کریں گے خط میں اپنا پتہ صاف صاف لکھ دیں اگر اردو اور انگریزی دونوں ہی زبان میں لکھ دیں تو بہتر ہوگا۔

جناتؒ کے اثرات کا غم

سوال از: ابوالقاسم قاسمی ـــــــــــ جسوئی نگر

آپ کے پاس جناتی اثرات سے پریشان ہوکر آپ کے پاس علاج کی غرض سے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا ۲۰۰۸ء۔۳۔۲۷ میں الحمدللہ آپ کی کافی شہرت سنی۔ یہ حقیر بھی اس قوی امید سے حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ خداوند کریم حضرت کے طفیل میں اس حقیر کو بھی شفاء کاملہ مرحمت فرمائے۔

اس مرض سے بہت ہی زیادہ مایوس ہو چکا ہوں تقریباً ۱۴ سال سے احقر اس مرض سے پریشان ہے تین چار عاملوں سے علاج بھی کرایا غالباً ڈیڑھ سال ایک عامل کے پاس وقت بھی لگایا اس غرض سے خداوند کریم اس مرض سے نجات مرحمت فرمائیں لیکن مایوسی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملا۔ حضرت میں بہت مفلس آدمی ہوں، مفلسی کا یہ عالم ہے کہ احقر کے چار بچہ ہیں ساتھ بہن بھائی سے والد کی کوئی خاص آمد کا ذریعہ نہیں اس حقیر کو اٹھارہ سو روپیہ ملتے ہیں اور اس پر زور مدار ہے۔

حضرت یہ حقیر چاہتا ہے کہ آپ کی شاگردی کی نسبت مل جائے لیکن مفلس حالت کو مدنظر رکھتے ہوئے کچھ نہیں کہہ سکتا، قاصر ہوں اور میں اپنے بزرگوں کے سامنے لب کشائی کرنا بزرگوں کی شایان شان کے خلاف سمجھتا ہوں اس لئے اس حقیر سے آپ سے مرض کی تفصیل سے بات کرنے سے گریز کیا آپ نے دلاسا دیا تھا کہ بیٹے میں (۱) تعویذ دے رہا ہوں اور پانی انشاء اللہ ٹھیک ہو جاؤ گے لیکن حضرت مرض اور بھی زیادہ بڑھ گیا ہے شام ۴ بجے سے گھبراہٹ اور بخار اس قدر بڑھ جاتا ہے اور وحشت اس قدر غالب ہوتی ہے کہ میں زندگی سے زیادہ موت کو ترجیح دیتا ہوں اور میرے لئے جہنم بن جاتی ہے کچھ عاملوں کے مشورہ سے کچھ وظیفہ بھی کئے لیکن مایوسی کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملا جس وقت بھی آنکھ لگتی ہے تو کوئی اس قدر زور سے دباتا ہے جسم سے جان نکلنے کے قریب ہو جاتی ہے کمر میں چیونٹی سی چل جاتی ہے۔ آپ کچھ وظیفہ عنایت فرمادیں تاکہ جلد جلد اس مرض سے نجات ہو سکے۔

جواب

آج کل جنات کے اثرات کی وجہ سے اللہ کے بے شمار بندے مختلف پریشانیوں کا شکار ہیں۔ جنات کے اثرات طرح طرح کی بیماریوں کی طرح عام سے ہو کر رہ گئے ہیں۔ ان اثرات کی بے شمار وجوہات ہیں اور ان میں بہت سی وجوہات انسانوں کی اپنی کوتاہیوں کی بنا پر ہیں اگر نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ صبح شام کے وظائف جاری رہیں تو ان اثرات سے کافی حد تک محفوظ رہا جا سکتا ہے فی زمانہ اکثر عمارتیں ان مقامات پر تعمیر کردی جاتی ہیں جو پہلے سے اثرات کا شکار ہوں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہاں رہائش یا آمد ورفت کی وجہ سے انسانوں پر آسیب کے اثرات ہو جاتے ہیں اور انسانوں کا ناک میں دم ہوتا ہے دوسری کوتاہی عموماً انسانوں میں یہ بھی ہوتی ہے کہ اس طرح کے اثرات کا شکار ہونے کے بعد یا تو روحانی علاج پر بروقت دھیان نہیں دیتے یا جم کر علاج نہیں کراتے۔ علاج میں کوتاہی اور لاپرواہی برتنے کی وجہ سے یہ اثرات ختم تو کیا ہوتے اور بھی پختہ ہو جاتے ہیں۔ آپ کے ساتھ بھی یہی ہوا ہے اگرچہ آپ نے علاج کی طرف اپنے قدم ضرور بڑھائے ہیں لیکن کسی وجہ سے پورا فائدہ نہ ہونے کی وجہ سے آپ نے علاج میں حسب منشاء دلچسپی نہیں لی ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ ٹی، بی اور کینسر جیسے موذی امراض میں انسان مہینوں ڈاکٹری علاج کرتا ہے اور علاج کرتے نہیں تھکتا اسی طرح جنات اور سحر کے اثرات میں بھی انسان کو چاہئے کہ طویل ترین علاج سے ہرگز ہرگز نہ گھبرائیے اور جب تک اثرات سے پوری طرح نجات نہ مل جائے اپنا علاج جاری رکھے۔

آپ اگر ہم سے رابطہ کرنے میں کوئی دشواری محسوس کریں تو پھر اس عمل کی پابندی رکھیں۔ روزانہ سورۂ یٰسین کی تلاوت اس طرح کریں کہ ہر مبین پر سورۂ فاتحہ، چاروں قل، اور سورۂ قریش ایک ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ سورۂ یٰسین کے اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اپنے سامنے ایک جگ میں پانی رکھ لیں اور ہر مبین پر مذکورہ سورتیں پڑھنے کے بعد دم کردیا کریں پھر اس پانی کو دن میں پانچ چھ مرتبہ پیا کریں روزانہ اسی طرح پانی تیار کریں کہ پیتے رہیں۔ اس عمل کی برکت سے آپ کو اثرات سے نجات مل جائے گی جو تعویذ ہم نے آپ کو دیا تھا اس کو مستقل پہنے رہیں۔

شاگرد بننے کی کوئی خاص شرائط نہیں ہیں۔ آپ کو صرف پانچ سو روپے ہاشمی روحانی مرکز کے نام بھجوانے ہیں اپنے تین فوٹو پاسپورٹ سائز والے بھجوانے ہیں اور اپنا نام والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش لکھنی ہے اگر تاریخ پیدائش یاد نہ ہو تو اپنی عمر واضح کرنی ہے کہ کتنی ہے اگر کسی وجہ سے آپ پانچ سو روپے نہیں بھجوا سکتے تو جتنے بھی آسانی سے بھجوا سکتے ہوں اتنے پیسے بھجوادیں۔ انشاء اللہ آپ کو شاگرد بنالیا جائے گا اور جو ممکنہ کارروائی اس سلسلہ میں کرنی ہوگی وہ کردی جائے گی۔

اس بارے میں ہمارا مقصد پیسے کمانا نہیں ہے بلکہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ لوگ زیادہ سے زیادہ روحانی عملیات کا علم حاصل کریں اور پھر اپنی اور اللہ کے دوسرے بندوں کی روحانی خدمت کے اہل بن سکیں۔

مفتیوں کی غیر ذمہ داریاں

سوال از: ولی ———— گجرات

میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور آخری آیت پڑھی جاتی ہے وہ سراً پڑھی جائے یا جہراً؟ دار العلوم دیوبند سے فتویٰ حاصل کیا تھا اس میں سراً ہی پڑھی جائے گی ایسا جواب ملا ہے۔ اور جو حوالے دیئے ہیں وہ اصل مسئلے سے تعلق نہیں رکھتے ہیں وہ اجتماعی قرآن خوانی کے متعلق ہے اتنے معیاری ادارہ سے اس طرح کا جواب پڑھ کر تعجب ہوا اور افسوس بھی!

جواب

میت کو قبر میں دفن کرنے کے بعد میت کے سرہانے اور پیروں کی طرف

کھڑے ہوکر دو شخص جو سورۂ بقرہ کی ابتدائی اور انتہائی آیات پڑھتے ہیں انہیں سرا ہی پڑھنا ہی چاہئے ۔ دارالعلوم دیو بند کی مفتیوں کی طرف سے اگر یہی جواب ملا ہے تو یہ بالکل درست ہے۔ رہی یہ بات کہ مفتی حضرات نے اس بات کو صحیح ثابت کرنے کے لئے جو حوالہ نقل کئے ہیں وہ غیر ضروری ہوں یا موضوع سے متعلق نہ ہوں۔ دینی مدارس کے حضرات مفتی سوالوں کے جو بھی جواب دیتے ہیں ان میں محسوس ہونے والا ابہام ہوتا ہے یا پھر غیر ضروری حوالے ہوتے ہیں جن سے سائل ہرگز مطمئن نہیں ہوپاتا۔

مفتی حضرات کو چاہئے کہ وہ سائل کی تشفی کرنے کے لئے سائل کی زبان ہی میں جواب دینے کی کوشش کریں ۔علم کے دریا نہ بہائیں اور ان کتابوں کے حوالہ بھی نہ دیں جن سے سائل واقف ہی نہیں ہے۔

دینی مدارس میں جو حضرات افتاء کی ذمہ داریاں پوری کررہے ہیں انہیں صحافت میں بھی مہارت ہونی چاہئے تب ہی وہ سوالوں کا تشفی بخش جواب دے سکتے ہیں۔ جواب اس طرح دینا جیسے انسان پیچھا چھڑانے کی کوشش کررہا ہو ایک غلط طرز عمل ہے اور اس غلط طرز عمل کی وجہ سے عوام الناس کو دینی مدارس سے بڑی شکایات ہیں لیکن ان شکایات کی تلافی کی طرف کسی بھی مدرسے کے اہتمام کی کوئی توجہ نہیں ہے۔

کشف کی باتیں

سوال از: محمد فیض اللہ خاں پٹھان ــــــــــ احمد پور

میں گزشتہ چند سالوں سے سورۂ یٰسین کا ورد فجر کی اذان و جماعت کے درمیان کرتا ہوں اس طرح دو چلے اللہ کے فضل و کرم سے پورے کئے اور بعد میں نماز فجر کے بعد ایک چلہ پورا کیا۔ اس ذکر کے کرنے میں وقت اور جگہ کا خاص خیال رکھا گیا۔ جس کے بعد مجھے چند باتوں کا کشف ہونے لگا۔ یہ سلسلہ جاری رہا۔ کوئی مخلوق نیند کی حالت میں نظر آتی تھی۔ یا کبھی جاگتے میں آئندہ ہونے والے واقعات بتاتے۔ یہاں تک کے حالت نیند میں اکثر نماز کے لئے جگاتے۔ کوتاہی ہوجاتی تو تنبیہ کرتے تھے اور قبر کی یاد دلا کر ڈراتے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔ پہلے پہلے جو کشف ہوتا تھا اس کی بہ نسبت آج نصف کیفیت ہے۔ ذکر آج بھی جاری ہے۔ پہلے جیسا کشف کیوں نہیں ہوتا۔ جانکاری کے لئے بعض اہل علم حضرات سے تحقیق کیا تو انہوں نے اللہ کی نیک پاک مخلوق کی طرف اشارہ کیا۔ بعض حضرات نے خاموشی اختیار کی اور بعضوں نے مذاق اڑایا۔

دوسری خواہش یہ کہ میں آقائے مدنی صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرنا چاہتا ہوں لیکن ابھی یہ خواہش پوری نہیں ہوئی برائے کرم رہنمائی فرمایئے گا۔ نفس پر قابو پانے کے لئے کوئی مؤثر عمل بتایئے گا۔

جواب

کشف کی باتیں عوام میں بیان نہیں کرنی چاہئیں کیونکہ کشف ایک الٰہی نعمت ہے جو قدرت خداوندی کا ایک خاص راز ہے۔ اس کو اگر عوام الناس میں بیان کیا جائے گا تو پھر یہی ہوگا کہ کچھ لوگ یقین کریں گے اور کچھ لوگ یقین نہیں کریں گے اور کچھ لوگ اس کشف کا مذاق بھی اڑائیں گے اس لئے احتیاط برتنی چاہئے اور کشف سے حاصل شدہ باتوں کا ذکر ہر کس و ناکس سے نہیں کرنا چاہئے۔

یہ بات بھی تجربات سے ثابت ہے کہ کشف کا ذکر عوام الناس سے کرنے لگیں تو پھر کشف ہونا بند ہوجاتا ہے یا اس میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ آپ نے بھی بیان کیا ہے کہ اب آپ کو کشف پہلے کے مقابلہ میں نصف کے برابر ہے۔ اگر آپ اس کو صیغۂ راز میں رکھتے تو یہ سلسلہ حسب سابق جاری رہتا اور آپ کی رہنمائی ہوتی رہتی۔ لیکن آپ نے جب کشف کو طشت ازبام کرنا شروع کیا تو اس نعمت سے آپ کسی نہ کسی درجہ میں محروم ہوگئے۔ آئندہ احتیاط برتیں اور اپنے قلب پر وارد ہونے والی باتوں کو جو القائے خداوندی ہے عوام میں بیان نہ کریں اور بیان کریں بھی تو احتیاط سے ان کا ذکر کریں۔ صاف طور سے اس کو کشف یا کرامت ثابت نہ کریں۔

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کے لئے روزانہ سورۂ کوثر سو مرتبہ پڑھا کریں اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ سوتے وقت ہمیشہ باوضو رہیں۔ اور اپنا بستر پاک صاف رکھیں اور بستر اور تکیہ پر عطر لگائیں۔ اگر آپ اپنے کمرے میں سونے کی عادت ڈالیں گے تو جہاں مکمل تنہائی ہو اور کمرے میں کوئی غیر شرعی چیز موجود نہ ہو مثلاً ٹی وی یا ایسی تصاویر جو فحش ہوں یا کوئی اور ایسی چیز جو شریعت میں بالکل حرام ہو وغیرہ۔

سورۂ کوثر کا جو عمل بتایا گیا ہے اس کو سونے سے پہلے کریں اور اس عمل کے بعد کسی سے بات نہ کریں۔ انشاء اللہ بہت جلد آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

شاگرد بننے کی خواہش

سوال از: محمد منصور قریشی ــــــــــ بھوپال

بیس بائیس سال پہلے میری ملاقات ایک کنبے کے فرد سے ہوئی۔ جناب دین بندو دوبے جو سرکاری ملازم تھے۔ کل سات افراد پر مشتمل یہ کنبہ تھا۔ تین چار سال کے عرصہ میں تبلیغ پر یہ چھ نفر میاں بیوی تین لڑکیاں، ایک لڑکا ایمان میں داخل ہوگئے میں بھی ان دنوں ایک دفتر میں کام کرتا تھا۔ میری یہ

عادت ہے کہ ہرایک کے غم وخوشی کے معاملے میں شریک ہوتا ہوں اس عادت کو لے کر یہ پریشانی تو تھی کہ میری خالہ کی لڑکی جو شادی کے بعد شوہر کی لاپرواہی کی وجہ سے حد درجہ پریشانی میں تھیں ان کے آٹھ بچے ہیں۔ میں اس معاملے میں پڑ گیا آخر انجام یہ ہوا کہ خالہ زاد بہن کے آٹھ بچوں کے ساتھ مجھے نکاح کرنا پڑا۔ شوہر نے ایک دوسری عورت کر رکھی تھی اور دوسرا معاملہ یہ ہوا کہ دین بندو دوبے کا کنبے کا مسلمان ہونا شہر میں آگ کی طرح جہاں پھیل گئی اس کے بعد میرے اوپر ان کے رشتہ داروں نے ہر طرف سے حملے شروع ہوگئے تمام ہندو سنگھٹن اور دیگر لوگ۔ عرض مختصر یہ نتیجہ نکلا کہ مجھ پر سحر کے اثرات میں گرفتار رہا اس دوران تین لڑکیوں میں سے ایک لڑکی میرے نکاح میں ہے جس کا نام صائمہ ہے ان کی والدہ، والد بھائی اور بہنوں کی مرضی سے نکاح مجھ سے کردیا۔ اسی دوران میری طبیعت زیادہ خراب ہوتی رہی بھوپال کے عالموں کو دکھایا کوئی مکمل علاج نہیں ہوا اور نہ ہی کوئی فائدہ ہوا۔ تھوڑا گیا وہاں مجھے فائدہ ہوا پھر میں چار ماہ کی جماعت میں نکل کر چلا گیا اس وقت چھوٹی بیوی کے ایک لڑکا تولد ہوا جس کا نام محمد احمد ہے جو اس وقت حافظ کے بعد عالم کا کورس کررہا ہے جس کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی ہے دعا فرمائیں۔ جماعت میں برابر اور آج تک کام کرتا رہا ہوں اور کررہا ہوں اللہ تعالیٰ کے حکم سے حال ہی میں چار ماہ لگا کر لوٹا ہوں۔ امیر جماعت اللہ نے ہمیشہ بنایا ہے۔ حضرت جی اور مولانا انعام الحسن صاحب امیر جماعت سے بیعت ہوئے اور کئی کتابوں کے ذریعہ اور جو کچھ ان دنوں عالموں نے بتایا پڑھتا رہا۔ اب آگے آپ جو فرمائیں وہ شرک وبدعت سے محفوظ ہوتے ہوئے کام ہو۔

کیا اب بھی لوگ مجھ پر سحر کررہے ہیں؟ گزشتہ ہولی پر میں جماعت میں نوح ہریانہ کے علاقے میں کام کررہا تھا۔ ایک زبردست مجھ پر ہوائی حملہ ہوا اللہ نے اپنی قدرت سے اور پڑھنے کی برکت سے بچالیا ہے اب آپ اپنا فارم اور اجازت نامہ اور شاگرد بنانے کا قبول فرمائیں تو عنایت ہوگی۔ جو حکم فرمائیں آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے گا اور میں اس وقت جو عمل کررہا ہوں وہ تقریباً آٹھ دس سالوں سے کررہا ہوں وہ اس طرح سے ہے صبح میں سورۂ یٰسین منزل اور بعد مغرب سورۂ رحمٰن، سورۂ واقعہ، سورۂ حدید، سورۂ ملک، سورۂ جن، سورۂ مزمل اور قرآن شریف کا سلسلہ وار پڑھتا رہتا ہوں۔

ایک بار بازار سے گزر رہا تھا تو آپ کے رسالے پر نظر پڑی میں نے رک کر دیکھا اور خرید لیا۔ اس وقت سے اب تک میرے پاس آپ کی تصانیف میں میرے پاس علم الاعداد، اعداد کا جادو، کشکول عملیات، کرشمہ اعداد، تحفۃ العاملین، جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے، بچوں کے نام رکھنے کا فن، سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت، منزل کی عظمت وافادیت، آیات رزق، آیات حفاظت، آیات شفاء، علم الحروف، اعداد بولتے ہیں اس کے علاوہ طلسماتی دنیا میں سے اعمال شرنمبر، عملیات محبت نمبر، شیطان نمبر، جادوٹونا نمبر، عملیات سحر وغیرہ سب میرے پاس ہیں۔

جواب

آپ کے خط کو ہم نے حرف بہ حرف پوری توجہ کے ساتھ پڑھا اور ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ آپ کچی طبیعت کے مالک ہیں اور عورتوں کے معاملے میں آپ خود کو سنبھال نہیں پاتے آپ کی زندگی میں دو معاملے درپیش ہوئے ایک خالہ کی ازدواجی زندگی کا معاملہ اور دوسرے کسی خاندان کے اسلام قبول کرنے کا معاملہ۔ ان دونوں ہی معاملوں میں آپ اس حد تک پہنچ گئے کہ آپ کو نکاح کرنا پڑا۔ آپ کا خط پڑھ کر یہ اندازہ تو ہوجاتا ہے کہ آپ اللہ سے ڈرتے ہیں اسی لئے آپ بدکاریوں سے دور رہے لیکن کسی بھی معاملے کو طے کرتے ہوئے نوبت نکاح تک پہنچ جائے اس بات کو واشگاف کرتا ہے کہ آپ ان حدود کو پار کرجاتے ہیں جو شریعت نے تمام مردوں اور عورتوں کے لئے متعین کی ہیں۔ ان حدود کے پامال ہوجانے کی وجہ سے آپ کو ایک ایسی عورت سے بھی نکاح کرنا پڑا جو ۸ بچوں کی ماں تھی اور ایسی لڑکی سے بھی نکاح کرنا پڑا جو عمر میں کم تھی اس سے یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ آپ جذبات کے سیل رواں میں بہہ جاتے ہیں اور کچھ اس طرح کی حرکتیں خواہی نخواہی آپ سے سرزد ہوجاتی ہیں جس کی وجہ سے آپ نکاح کی ڈور میں بندھ جاتے ہیں۔ ان دو معاملوں کے بعد شاید آپ کسی ایسے معاملے میں نہیں الجھے جو عورتوں سے تعلق رکھتا ہو۔ ورنہ پھر آپ کو کسی نہ کسی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا اور ممکن ہے کہ آپ کی زندگی میں تیسرے نکاح کی نوبت آجاتی۔

آپ کے خط سے یہ بھی اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہ دونوں حادثے آپ کی زندگی میں بہت پہلے پیش آئے تھے اس کے بعد آپ باقاعدہ تبلیغی جماعت سے وابستہ ہوگئے اور دعوت کے کام سے جڑ گئے اس لئے یہ تو یقین ہے اب آپ کی زندگی میں ایک طرح کا ٹھہراؤ آگیا ہوگا اور بار بار اللہ کے راستے میں نکلنے کی وجہ سے آپ کی طبیعت پوری طرح سنجیدہ ہوگئی ہوگی۔ تاہم جب آپ روحانی عملیات کی لائن سے خود کو جوڑنا چاہتے ہیں تو ایک بار اپنی طبیعت کا جائزہ لے لیں کیونکہ اس لائن سے جڑنے کے بعد بار بار آپ کا سابقہ عورتوں سے پڑے گا اور زیادہ تر عورتیں ایسی ہی آپ کے پاس آئیں گی جو آپ کی خالہ کی طرح غم شوہر میں مبتلا ہوں گی کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کے ساتھ ہمدردی کرتے کرتے آپ پھر ڈانواں ڈول ہوجائیں اور خوف خدا کی وجہ سے آپ کو پھر کسی نکاح کی داغ بیل ڈالنی پڑے۔

روحانی عملیات کے دوران عاملوں کا واسطہ زیادہ تر عورتوں ہی سے پڑتا ہے اور زیادہ تر عورتیں اسی طرح کے دکھڑے لے کر آتی ہیں کہ ان کا شوہر ان

کے ساتھ انصاف نہیں کرتا ان کی ساس ان کے ساتھ ظلم کرتی ہے، ان کی نندیں ان کے خلاف محاذ آرائی کرتی ہیں اور جٹھانی اور دیورانی ان کا ناک میں دم رکھتی ہیں۔ ان غم زدہ عورتوں کی آپ بیتی سن کر اکثر عاملین بہک جاتے ہیں اور ان کے ساتھ ہمدردی کرتے کرتے ان حدود کو پار کر جاتے ہیں جو دین اسلام نے قائم کئے ہیں۔ عاملین سے الٹی سیدھی حرکتیں بھی ہو جاتی ہیں جن کی وجہ سے روحانی عملیات داغ دار ہو جاتی ہے۔ اس لئے ہر عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس لائن میں قدم رکھنے سے پہلے اپنے نفس کی تربیت کرلے اور اپنی طبیعت اور اپنے رجحانات کا اور اپنی کمزوریوں کا پوری طرح جائزہ لے لے۔ اور جہاں بھی کچھ نشیب ہو اور جہاں بھی پانی مرنے کا خطرہ ہو اس گڑھے کو پہلے ہی بھردے تاکہ بعد میں کسی آفت یا کسی پریشانی کا سامنا کرنے نہ پڑے۔

اگر آپ اس لائن میں محض اپنا دفاع کرنے کے لئے داخل ہو رہے ہیں تو کوئی بات نہیں لیکن اگر آپ اس لائن میں اس لئے قدم رکھ رہے ہیں کہ تاکہ آپ اللہ کے بندوں کی خدمت کرسکیں تو پھر آپ کو اپنے دل ودماغ میں وسعت اور کشادگی پیدا کرنی پڑے گی۔ اکثر دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ جو لوگ کسی جماعت سے وابستہ ہو جاتے ہیں ان کی سوچ وفکر کچھ سکڑ جاتی ہے اور وسعت وکشادگی سے ان کا دامن خالی ہو جاتا ہے ایسے لوگ صرف اپنی جماعت کو اس کی کارکردگی کو اور اسی کے افراد کو برحق سمجھتے ہیں اور دوسروں کا کوئی بھی کارنامہ اور کوئی بھی حیثیت ان کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔

''خدمت خلق'' کی لائن میں اس طرح کا مزاج اور اس طرح کی سوچ وفکر جو کسی محدود دائرے تک سمٹی ہوئی ہو معیوب سمجھی جاتی ہے۔ جب آپ خدمت خلق کے میدان میں آئیں گے تو آپ کے پاس اللہ کے بھی بندے حاضر ہوں گے اور لوگ آپ کو کنواں سمجھ کر اپنی پیاس بجھانے کی فکر کریں گے۔ آنے والوں میں مسلمان بھی ہوں گے، ہندو بھی ہوں گے، سکھ اور عیسائی بھی ہوں گے۔ اپنے مسلک کے بھی ہوں گے اور وہ لوگ بھی جن کا مسلک ہمارے مسلک سے قطعاً مختلف ہوگا ایسی صورت میں سب کے ساتھ ہمدردی کرنا اسی وقت ممکن ہوگا جب آپکے قلب وذہن میں وسعت ہوگی اور آپ دریا دلی سے بہرہ ور ہوں گے۔ کسی بھی عامل کو اپنے مسلک اور اپنے خاص نقطۂ نظر سے اِدھر اُدھر نہیں ہونا چاہئے لیکن اس کے اندر یہ صلاحیت ضرور ہونی چاہئے کہ وہ دوسروں کے مسلک اور مذہب کو برداشت کرسکے تب وہ خدمت خلق کے معاملات میں سرخرو ہو سکتا ہے۔ آپ جس کام میں لگے ہوئے ہیں وہ بے شک ایک عظیم کام ہے۔ لیکن اسی عظیم کام میں لگے ہوئے کئی لوگ ہم نے ایسے بھی دیکھے ہیں جو دوسری جماعت کے اہم کارناموں اور اہم ترین افراد کو کوئی اہمیت نہیں دیتے۔ اس لئے ہمیں اس بات کا خدشہ ہوا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خدمت خلق کی بے مثال لائن سے جڑ کر بھی آپ ان ہی افراد کی طرح لکیر کے فقیر نہ

بنے رہیں جو اپنی بچکانہ روش کی وجہ سے ایک عظیم جماعت کے عظیم کام کو بدنام کر کے رکھ دیتے ہیں اگر آپ کے اندر وسعت قلبی ہو، صبر وضبط ہو، قوت برداشت ہو، دوسروں کی خاطر ایثار کرنے کا جذبہ ہو اور بلاتفریق مذہب وملت لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرنے کا حوصلہ ہو تو پھر آپ اس لائن میں آیئے اور خدمت خلق کے مزے لوٹئے جو بجائے خود ایک عبادت ہے ورنہ پھر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ جس کام میں لگے ہوئے ہیں وہ کام بھی اگر حد اعتدال کے ساتھ ہو تو آپ کی نیا پار کرا دینے کے لئے کافی ہے کیوں آپ عملیات کی لائن میں آنے کی خواہش کر رہے ہیں۔

طلسماتی دنیا کی تحریک الحمدللہ شرک وبدعت سے محفوظ ہے۔ ہم اپنے شاگردوں کا اور مریضوں کا شروع ہی سے یہ ذہن بناتے ہیں کہ ہر حال میں اور ہر صورت میں دینے والی ذات رب العالمین کی ہے وہی ہمارا رب ہے وہی ہمارا خالق ومالک ہے اور وہی ہمارا ناصر ومستعان ہے۔

آپ کا یہ جملہ آپ جو حکم کریں گے آپ کی خدمت میں پیش کردیا جائے گا ایک غیر محتاط سا جملہ ہے۔ اور اس جملہ سے دنیاداری کی بو آتی ہے۔ اس میں ایک احکامانہ سا بھی انداز ہے جو اس بات کی چغلی کھاتا ہے کہ ایک طویل عرصہ تک دعوت کے کام میں جڑے رہنے کے باوجود آپ کے اندر یہ صلاحیت پیدا نہ ہو سکی کہ اپنی بات جب کہ وہ طالب علم کی حیثیت سے کہی جارہی ہو کس طرح کہی جاتی ہے۔ اور کس استاد کے سامنے بات کرنے کا انداز کیا ہوتا ہے۔ دعوت کے کام سے جڑے ہوئے لوگوں میں یہ صلاحیت بنیادی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ اپنی بات حکمت عملی کے ساتھ زبان سے نکالیں اور اس طرح اپنا مدعا بیان کریں کہ جو کسی بھی سامع کو گراں نہ گزرے اور کسی بھی سننے والے کی تضحیک نہ ہو۔ جب کہ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اکثر جماعتوں کے امیر بنا کر بھیجے جاتے ہیں۔ امیروں کی ذمہ داریاں کچھ زیادہ ہی ہوتی ہیں اور امیروں کے وطیروں اور طریقوں سے یہ اندازہ لگایا جاتا ہے کہ قافلہ کس قسم کا ہے۔ اور اس کی بساط کیا ہے۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ جو لوگ کسی امیر کی پیشوائی میں چل رہے ہوں ان کی بھی یہ ذمہ داری ہے کہ پہلے تولیں پھر بولیں اور جو پیشوا اور مقتدا بنے ہوئے ہیں ان کی ذمہ داریاں اس سے بھی کچھ سوا ہیں اور جب ہم اپنے بڑوں کا ذکر کرکے اپنی شخصیت میں چار چاند لگانے کے خواہش مند ہوں تو پھر ہمیں ایسی کوئی بات اپنی زبان سے نہیں نکالنی چاہئے جو ہلکی یا بے وزن ہو۔ حضرت جی اور حضرت مولانا انعام الحسنؒ کے اسماء گرامی بہت عظیم تر ہیں ان سے بیعت ہونے والے کا ہر ہر لفظ کھرا ہونا چاہئے ان کی گفتگو میں کسی بھی طرح کا کھوٹ بھی برداشت نہیں ہوسکتا۔

آپ نے اپنے صاحب زادے کا نام محمد احمد رکھا ہے جو خلاف ادب ہے۔ یہ دونوں نام سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام ہیں۔ ان دونوں ناموں

میں سے کسی ایک نام کو اگر برکتہً اپنے نام کے ساتھ لگایا جائے تو اچھا ہے لیکن دونوں ناموں کو کسی ایک شخص کے لئے استعمال کرنا ادب کے خلاف ہے اور بالعموم یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو اس ادب کا خیال نہیں رکھتے ان کی زندگی میں بے شمار نشیب وفراز آتے ہیں اور انہیں ہراساں رکھتے ہیں اس لئے یہ ہے کہ ہم اپنے بچوں کے نام کے ساتھ یا تو اسم محمد لگائیں یا اسم احمد۔ دونوں نام رکھنے سے گریز کریں۔ یہ باتیں اگرچہ صرف احتیاط کے درجہ میں آتی ہیں جائز وناجائز کے درجہ میں نہیں۔ لیکن وہ حضرت جو دعوت کے عظیم الشان کام سے وابستہ ہوں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر احتیاط کو پیش نظر رکھیں۔ اگر اس تلخ گفتگو کے بعد بھی آپ ہمارے شاگرد بننا گوارہ کریں تو پانچ سو روپے منی آرڈر سے بھجوادیں۔ اپنے تین فوٹو پاسپورٹ سائز بھجوادیں۔ اپنا نام والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش اور عمر بھی لکھیں اور اپنا پورا پتہ صاف صاف لکھیں۔ آپ جو کچھ وظائف پڑھ رہے ہوں ان کو پڑھتے رہیں لیکن ہم جن ریاضتوں کی رہنمائی کریں گے ان کا جاری رکھنا ضروری ہوگی۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کی طبیعت میں مومنانہ استحکام پیدا کرے آپ کی تبلیغ واصلاح کو قبولیت شرف سے نوازے۔ اور آپ کو خدمت خلق کا بھی اہل بنائے۔ (آمین)

عمل ناجائز کی تحقیق

سوال از: (ایضاً)

ایک سال پہلے کی بات ہے کہ میں اپنے کمرے میں بیٹھ کر عمل پڑھ رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہوں کہ سامنے زمینوں پر سے ایک میرے جماعتی بستی کے خاص جو تعلقات میں ساتھ رہتے ہیں ان کی شکل کے ایک سفید پوش بزرگ نے مجھے سلام کیا اور آگے کے زمینوں پر جا کر غائب ہوگئے۔ جب کہ مرے کمرے کو سحر کی وجہ سے ایک عامل نے کیل رکھا ہے۔ اور آج کل اتنا پڑھنے کے بعد خواب اس طرح آتے ہیں کہ میرا کوئی راستہ روک رہا ہے کہیں سے بھی نکلنے نہیں دیا جارہا ہے اور گندی جگہیں ہیں۔ ایک بات پہلے بھی عرض کر چکا۔ ہولی والی بات۔

میری سسرال والوں کے علاوہ ایک مریضہ نور جہاں بنت حشمت جی کا کیس آپ کے پاس آیا وہ اس کے بھائی محمد رفیق ولد محمد احمد خاں اپنی بہن کا نکاح نہیں ہونے دیتا نہ خود کرتا اور جو نور جہاں کی مدد کرتا ہے اس کے وہ پیچھے پڑجاتا ہے نہ جانے کس قسم کا عمل کرتا ہے آپ دیکھ کر بتائیں۔

جواب

بیداری کی حالت میں کسی بزرگ کا نظر آجانا کوئی اندیشے والی بات نہیں ہے اس طرح عمومی طور پر نظر نہ آنے والی مخلوق اس دنیا میں اللہ کے حکم سے گشت کرتی رہتی ہے اور ایسی مخلوقات کو جو اللہ کے حکم سے اس دنیا کے کسی بھی حصے کا گشت کررہی ہو کسی عامل کی کیل نہیں روک سکتی، بندشیں جنات وغیرہ کی کی جاتی ہیں فرشتوں کی نہیں۔ رہی ان خوابوں کی بات جو آپ کو اب بھی نظر آجاتے ہیں وہ آپ کے اثرات میں مبتلا ہونے کی علامت ہوسکتے ہیں۔ اور اس کا باقاعدہ علاج ضروری ہے۔ آپ نے جس رفیق کا ذکر کیا ہے وہ غالباً غلط قسم کا انسان ہے جو اپنی بہن کا نکاح نہ ہونے دیتا ہو اور اپنے کسی ناجائز عمل کی آڑ لے کر اس کے نکاح میں رکاوٹیں ڈالتا ہو۔ اس کی نیت خراب لگتی ہے یہ اندازہ کرنا کہ وہ کونسا عمل کرتا ہے ایک لاحاصل کام ہے۔ جس طرح علم کے سمندر کا کوئی کنارہ نہیں اسی طرح جہالت اور خباثت کے صحرا کی بھی کوئی حد نہیں اس طرح ناجائز عمل کی تحقیق میں ہم اپنی عمر عزیز کیوں برباد کریں۔ ہاں ہمیں اس طرح کے لوگوں کی ہدایت کی دعائیں کرنی چاہئیں اور ان مظلوم بہنوں کی شادیوں کی دعا بھی کرنی چاہئیں جو اس طرح کے بھائیوں کی جاہلانہ رکاوٹوں کا شکار ہوں۔

مختلف باتیں

سوال از: حکیم ڈاکٹر محمد عبدالمبین رضا قادری چشتی ـــــــ بلرامپور

میرا نام محمد عبدالمبین رضا قادری۔ تاریخ پیدائش ۳۰ر ستمبر ۱۹۶۲ء والد کا نام محمد عبداللہ رضا قادری۔ والدہ کا نام سنت بیگم، بیوی کا نام تسلیم النساء، صاحبزادے کا نام محمد عبدالمصطفیٰ رضا قادری ہے۔

میرا ستارہ کونسا ہے، مفرد عدد کیا ہے، اسم اعظم کیا ہے، کونسا پتھر، نگینہ مفید رہے گا۔ میرے لئے کونسا وظیفہ بہتر ہوگا، کونسی تاریخ اور کونسا دن بہتر ہوگا کونسا رنگ کا کپڑا لباس بہتر ہوگا۔؟

آسیب حاضر کرنے کا تیر بہدف نقش کا فارمولہ (طریقہ) نیز اعمال شر نمبر جنوری فروری ۲۰۰۷ء میں اعمال بندش کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے اور کس کتاب سے ماخوذ ہے۔؟ چوری گئے ہوئے مال کی واپسی ملنے کا مجرب نقش وعمل کیا ہے۔ نیز لوح نصرت بنانے کا طریقہ کسی نزدیکی شمارہ میں شائع فرمادیں نیز نقش زحل کیا ہے اور اصحاب کہف کا توشہ کیا ہے اگلے شمارے میں شائع فرمادیں۔

درگاہ شریف ایک ٹرسٹ ہے قبل متولی فروخت کر بیعنامہ کردیا تھا اس وجہ سے ایک کمیٹی بنا کر رجسٹریشن کرایا اور داخل خارج درگاہ کے نام سربراہ متولی محمد عبدالمبین رضا قادری درج کرایا۔ ۲۰۰۰ء سے آج تک مقدمہ عدالت میں زیر سماعت ہے فیصلہ ہونے پر نہیں آتا۔ کوئی مجرب آمودہ نقش یا وظیفہ کی اجازت عطا فرمادیں نیز فوجداری میں جھوٹا پھنسایا گیا ہے۔ اس میں بری ہونے کے

لئے نقوش یا وظیفہ سے نوازیں۔ درگاہ کے متعلق مقدمہ ہائی کورٹ لکھنؤ اور تحصیل دار تلسی پور کے یہاں زیر سماعت ہے۔ مخالف منصور علی ابن مرسلین زوجہ یسین علی وشمشاد علی ابن رضیہ بیگم عرف اچھی بیگم وستگر یاسی ابن حسینی ومخالف گواہان محمد رفیق ابن فاطمہ زوجہ رمضان ورام سیوک ابن رام پھل وغیرہ ہیں۔ ان دشمنوں کو زیر کرنے اور آپس میں جھگڑا فساد کے لئے کوئی نقش یا وظیفہ عمل بتلانے کی زحمت فرماویں۔ قریبی شمارے میں شائع فرمادیں۔ نیز ماہنامہ میں پرانی کتابوں کے عاملوں کا تیر بہدف نقش وظیفہ ودعا شائع فرمادیں۔ عین نوازش کرم ہوگا۔

جواب

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ ہے۔ آپ کا برج میزان اور ستارہ زہرہ ہے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ غیر مبارک تاریخیں ۲۳ اور ۲۸ ہیں۔ آپ کا اسم اعظم "یا عزیز" ہے ۹۴ مرتبہ عشاء کی نماز کے بعد اس کا ورد کریں۔ آپ کو بفضل خدا الماس، پنا اور اوپل راس آئے گا۔ سبز، نارنگی اور سفید رنگ آپ کے لئے مبارک ہیں۔ آپ کو خاص طور پر سفید رنگ کا لباس راس آئے گا۔ اگر آپ سبز رنگ کی پگڑی، سبز رنگ کا رومال اور سبز رنگ کی تسبیح وغیرہ استعمال میں رکھیں تو بہتر ہے۔

آسیب کی حاضری کے لئے طلسماتی دنیا کے جنات نمبر کا مطالعہ کریں۔ اس میں کئی فارمولے دیئے گئے ہیں اکثر عاملین نے ان سے استفادہ کیا ہے آپ بھی ان کو اپنے تجربات میں لیں اور فائدہ اٹھائیں۔ اعمال شر نمبر میں بیشتر اعمال میں زکوٰۃ کے طریقے بتادیئے گئے ہیں البتہ اگر نقوش کی زکوٰۃ طبعی طور پر عامل نے ادا کر رکھی ہو تو پھر دیگر نقوش کی زکوٰۃ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

لوح نصرت ہاشمی روحانی مرکز کی خاص عطا ہے۔ اس لئے اس کے بنانے کا طریقہ شائع نہیں کیا جاسکتا۔ البتہ نقش زحل کا طریقہ ۲ بار نقل کیا جاچکا ہے ۲۰۰۱ء کا فائل دیکھ لیں۔ کسی بھی طویل ترین طریقے کو بار بار شائع کرنا دوسرے قارئین کے لئے کوفت کا باعث ہوتا ہے۔ توشۂ اصحاب کہف یہ ہے۔ ایک پاؤ آٹے کی روٹی ۳ بوٹیاں بکرے کے گوشت کی روٹی پر ۱۰۰ گرام اصلی روغن زیتون چھڑک دیں۔ اکابرین سے اور بھی توشے منقول ہیں لیکن ہم نے اسی کو مؤثر پایا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ تمام اشیاء رزق حلال سے ہوں۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے آیت کریمہ کا ورد رکھیں اور مقدمہ کی تاریخ سے پہلے اگر مختلف حضرات مل کر سوا لاکھ مرتبہ پڑھ لیں تو بہتر ہے۔ پڑھنے والوں کی تعداد طاق ہونی چاہئیں یعنی ۷، ۹، ۱۱، ۱۵، ۲۱، ۴۱ سے زیادہ نہ ہو اور ۷ سے کم نہ ہوں۔ اور بہتر ہے کہ سب پڑھنے والے برابر تعداد میں پڑھیں۔ کم زیادہ نہ پڑھیں۔ پڑھنے سے پہلے حساب بنالیں اور اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

اعمال شر نمبر میں اس طرح کے متعدد نقوش شائع کئے گئے ہیں۔ جن سے ناجائز تعلقات کو ختم کیا جاسکتا ہے اور اسی طرح ان حضرات میں انتشار اور افتراق پیدا کیا جاسکتا ہے جو متحد ہوکر معصوم لوگوں پر ظلم وستم ڈھاتے ہوں۔ اعمال شر نمبر کا مطالعہ گہرائی کے ساتھ کریں۔ ہم ان اعمال کی جائز ضرورتوں میں اجازت دیتے ہیں۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اکثر قدیم بزرگوں کے مجربات شائع کئے جاتے رہے ہیں اور انشاء اللہ آئندہ بھی اہم نقوش سے پردے ہٹائے جائیں گے۔ آپ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں۔ انشاء اللہ ایک سے بڑھ کر علمی خزانہ آپ کی نظروں سے گزرے گا۔

قرض کا دباؤ

سوال از: الطاف ـــــــــ اننت ناگ

میں طلسماتی دنیا قریب ۱۰ سال سے پڑھتا ہوں۔ سال ۲۰۰۱ء میں مجھے ایک حادثہ ہوا جس نے میری زندگی کو برباد کر کے رکھ دیا اور اس وقت تک اسی بربادی سے دوچار ہوں۔ تقریباً سات بار آپریشن کرنا پڑا جس وجہ سے میں قرض کے نیچے دب گیا ہوں۔ اب میں نے کاروبار کرنا شروع کیا مگر قرض میں اور اضافہ ہوگیا۔ کیونکہ دکان چلتی نہیں ہے میں کئی مشکلات میں بیک وقت پڑ گیا ہوں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں مجھے ان مشکلات میں نکلنے کا کوئی راستہ بتائیے۔ خدا کے واسطے میری مدد کیجئے میرے لئے کوئی وظیفہ بتائیں جس سے زندگی کے تمام مشکلات دور ہوجائے (خدا آپ کو جزائے خیر دے۔) جناب عرض کرتا ہوں میرے لئے ایک کتاب روانہ کرنا کتاب کا نام ہے۔ کرشمۂ اعداد۔ اور یہ بھی بتائیں کاروبار اور دکان کے لئے مجھے کونسا برتھ اسٹون راس آئے گا اور اس کی قیمت کتنی ہوگی۔

الطاف ماں کا نام سارا۔ باپ کا نام علی۔

خدا کیلئے اس خط کو ردی کی ٹوکری میں نہ ڈالنا خدا آپکو سلامت رکھے۔

جواب

مغرب کی نماز کے بعد اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِکَ عَنْ حَرَامِکَ وَاَغْنِنِیْ بِفَضْلِکَ عَمَّنْ سِوَاکَ ۔ ۲۱ مرتبہ پڑھیں اور پڑھتے وقت سر کے بالوں میں یا داڑھی میں کنگھا کرتے رہیں۔ انشاء اللہ چند ماہ میں قرض ادا ہوجائے گا۔ ظہر کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل پڑھنے کا معمول بنائیں۔ اس وظیفے کی برکت سے زندگی میں خیر وبرکت ہوگی اور قلبی سکون بھی میسر رہے گا اور ایک طرح کی ہمت اور قوت جسم کے اندر پیدا ہوگی دعا ہے کہ اللہ آپ کا ناصر ومددگار رہے۔

❀❀❀❀❀❀

آبی حروف: حروف صوامت کے آبی حروف یہ ہیں۔ک اور س اور ان دونوں حروف کے اعداد قمری یہ ہیں۔

ک ۲۰
س ۶۰
۸۰

ان دونوں حروف کے ملفوظی اعداد یہ ہیں۔

کاف ۱۰۱
سین ۱۲۰
۲۲۱

ان دونوں حروف کے عربی اعداد یہ ہیں۔

ک ۵۲۰
س ۶۳۰
۱۱۵۰

ان تینوں کا مجموعہ ٹوٹل یہ ہے۔

۸۰
۲۲۱
۱۱۵۰
۱۴۵۱

ان کا مفرد عدد ۲ ہے۔

ان دونوں حروف سے مناسبت رکھنے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔

یا کریم ۲۷۰
یا سمیع ۱۸۰
دونوں کا ٹوٹل ۴۵۰

ان دونوں اسماء الٰہی کے اعداد مذکورہ اعداد میں جمع کریں تو ٹوٹل یہ آئے گا۔

۱۴۵۱×۴۵۰= ۱۹۰۱

اس مجموعی میزان میں سے حسب قانون ۱۲ وضع کرکے ۳ سے تقسیم کریں۔

۱۹۰۱
۱۲
۳)۱۸۸۹(۶۲۹
۱۸
×۸
۶
۲۹
۲۷
۲

نقش میں کسر آئے گی، چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔
نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۶۳۷	۶۲۹	۶۳۵	۱۹۰۱
۶۳۱	۶۳۴	۶۳۶	۱۹۰۱
۶۳۳	۶۳۸	۶۳۰	۱۹۰۱
۱۹۰۱	۱۹۰۱	۱۹۰۱	

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۱۹۰۱ آرہی ہے۔

یہ نقش ہر طرح کے کار خیر میں دیا جاسکتا ہے۔مثلاً حصول روزگار، حصول ملازمت، حصول ترقی، مقدمہ میں کامیابی، محبت میں کامیابی سفر وغیرہ میں کامیابی۔ جو بھی مقصد ہو نقش کے نیچے لکھ دیں۔

یہ نقش ان حضرات وخواتین کو استعمال کرنا چاہئے جن کا عنصر آبی ہو۔
اسی نقش کو مقلوبی چال سے پر کریں تو نقش اس طرح بنے گا۔
نقش اگلے صفحے پر ملاحظہ کریں۔

۷۸۶

۱۹۰۱	۶۳۷	۶۲۹	۶۳۵
۱۹۰۱	۶۳۱	۶۳۳	۶۳۶
۱۹۰۱	۶۳۳	۶۳۸	۶۳۰
	۱۹۰۱	۱۹۰۱	۱۹۰۱

دیکھئے اس طرح بھی ہر طرف سے میزان برابر آرہی ہے۔

یہ نقش کارِ شر میں مفید ثابت ہوگا کسی کو عہدے سے گرانے کے لئے کسی کی زبان بندی کے لئے، کسی کو مالی نقصان پہنچانے کے لئے، کسی کی بندش کرنے کے لئے وغیرہ جو بھی مقصد ہو نقش کے نیچے لکھ دیں۔ انشاء اللہ بہت جلد مطلوبہ نتائج برآمد ہوں گے۔ لیکن یہاں ہم سب کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ منفی کام شرعی حدود میں ہی کرنے چاہئیں اور منفی کام ان لوگوں کے خلاف کرنے چاہئیں جو ظالم و جابر اور فاسق و فاجر ہوں اور جن کا ظلم و ستم اور فسق و فجور دو اور دو چار کی طرح واضح ہو۔ خواہ مخواہ کسی کے لئے ایسے اعمال کرنا یا معمولی سی رنجش کی وجہ سے کسی کو اس طرح پریشان کرنا انسانیت اور عبدیت کے خلاف ہے اور اس کا خمیازہ عامل کو دنیا و آخرت میں بھگتنا پڑسکتا ہے۔

آبی حروف کے ذریعہ جو نقش تیار کئے جائیں ان کو آبی عنصر کے اعتبار ہی سے استعمال کرنا چاہئے۔ یعنی ان نقوش کو لکھنے کے بعد آٹے میں گولی بنا کر دریا میں ڈالنا چاہئے۔ انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

نقش بناتے وقت ان اعداد میں طالب و مطلوب کے اعداد ملفوظی بھی شامل کرنے چاہئیں۔ مثلاً اگر ہمیں نسیم ابن صالحہ کے لئے محبت کا نقش بنانا ہے اور مطلوب کا نام انوری بنت اکبری ہے تو اس کا طریقہ یہ ہوگا اور یہ نقش منسوبی چال سے پُر ہوگا۔

اعداد ملفوظی، اعداد نسیم، صالحہ	۶۲۰
اعداد مطلوب ملفوظی، انوری، اکبری	۶۶۹
مذکورہ اعداد	۱۹۰۱
	۳۱۹۵

ان اعداد میں سے ۱۲ وضع کر کے ۳ سے تقسیم کریں گے اور نقش چونکہ محبت کے لئے ہے اس لئے س نقش کو منسوبی چال سے پُر کریں گے اگر نقش برائے نفرت ہو یعنی نسیم ابن صالح اور انوری بنت اکبری کے درمیان پھوٹ ڈالنے کے لئے ہو تو پھر اس نقش کو مقلوبی چال سے پُر کیا جائے گا۔

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ حروف صوامت سے کام لیتے وقت طالب کے نام کے حرف اول کو ملحوظ رکھیں اگر طالب کا حرف اول آبی ہے تو آبی حروف سے مدد لیں اور اگر طالب کا حرف اول آتشی ہے تو آتشی حروف صوامت سے مدد لیں۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ طالب و مطلوب کے نام میں طالب کے عنصر ہی کو پیش نظر رکھنا ہے۔

آبی حروف سے کام لیتے وقت عامل کو چاہئے کہ اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک زانو اٹھا کر اور ایک زانو بچھا کر نقش لکھے۔

اس دنیا میں نتائج اللہ کے حکم سے ظاہر ہوتے ہیں لیکن اسباب و علل کی اس دنیا میں ہر طرح کے سبب کو اختیار کرنا ہر بندے کی ذمہ داری ہے۔ عملیات میں اس طرح کے امور اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں اور عامل کو چاہئے کہ ان کو ملحوظ رکھے۔

مشک، زعفران، عرق وگلاب وغیرہ کا استعمال محبت اور ترقی کے نقوش میں ہوتا ہے اور ایسے امور میں قلم انار کی لکڑی کا ہو تو بہتر ہے۔ نصرت کے لئے کالی روشنائی کافی ہے اور اگر اس میں ہینگ ڈال لیں تو بہتر ہے۔ ایسے امور کے لئے بیری یا کیکر کے درخت کی لکڑی کا قلم لینا چاہئے۔ یہ سب چیزیں اسباب میں داخل ہیں اعمال خیر میں منسوبی چال اور اعمال شر میں مقلوبی چال بھی سبب میں داخل ہے۔ ان تمام اسباب سے نظریں نہیں چرانی چاہئیں۔ البتہ یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اسباب کو اختیار کرنیکے بعد بھی مقصد میں کامیابی جب ملے گی جب اللہ کی مرضی ہو۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

علم الاعداد

عددِ زندگی

قسط نمبر: ۷

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عددزندگی ۷

خوبیاں: اپنی کوشش اور اپنی جدوجہد سے کچھ حاصل کرنا، اور اپنے ہی تجربات کو اہمیت دینا، موقعہ بہ موقعہ اپنے علم اور دانائی کا استعمال کرنا۔

کلیدی خصوصیات: روحانیت اور پرہیزگاری، گہری سوچ، پراسرار طبیعت، بندگی کی تکمیل۔

خامیاں: بدگمانی، جلد بازی، کسی کے مشورے کو قبول نہ کرنا۔

جن حضرات کا مفرد عدد ۷ ہوتا ہے وہ الگ تھلگ زندگی گزارنے کے عادی ہوتے ہیں، سنجیدہ ہوتے ہیں، تنہائی پسند ہوتے ہیں اور خاموش طبع بھی ہوتے ہیں، اشتراک ان کے مزاج کے برعکس ہے یہ اکیلے ہی خوبی کے ساتھ کام کرتے ہیں اور اگر کسی کے ساتھ اشتراک کرتے ہیں تو ہمیشہ نقصان میں رہتے ہیں۔

۷ عدد کے لوگ کسی کی بھی حکمرانی کو گوارہ نہیں کرتے، یہ خود مختاری کی زندگی گزارنے کے قائل ہوتے ہیں لیکن چونکہ کسی کا مشورہ قبول نہیں کرتے اس لئے اکثر ناکام ہوجاتے ہیں اور جلد بازی کی وجہ سے ان کے منصوبے پایۂ تکمیل کو نہیں پہنچ پاتے۔ ۷ عدد کے لوگ رنگین خواب دیکھنے کے عادی ہوتے ہیں یہ خیالات میں گم رہنے والے ہوتے ہیں، اگرچہ یہ لوگ تنہائی پسند ہوتے ہیں لیکن یہ سماجی زندگی میں بھی نمایاں کردار ادا کرنے کے اہل ہوتے ہیں لیکن ان کی سوچ وفکر فلسفیانہ ہوتی ہے اس لئے اکثر وبیشتر یہ پبلک لائف میں ناکام ہوجاتے ہیں، یہ لوگوں کو سمجھ نہیں پاتے یا پھر لوگ ان کو سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں ۷ عدد کے لوگ جسمانی مشقت کے کام نہیں کرپاتے، یہ حقائق سے نمٹنے کے بجائے خیالی پلاؤ پکاتے رہتے ہیں مگر ان کی سوچ وفکر گہری ہوتی ہے لیکن جلد بازی کی وجہ سے اور کسی کی بات نہ ماننے کی وجہ سے یہ اکثر ناکام ہوجاتے ہیں اور ان کے عزائم کی تکمیل نہیں ہوپاتی۔

۷ عدد کے لوگ رازدار بنانے کے قابل نہیں ہوتے یہ اپنا راز محفوظ نہیں رکھ پاتے۔ ۷ عدد کے لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں اور حد سے زیادہ بدگمان بھی ہوتے ہیں اور کبھی کبھی بدگمانی کی وجہ سے یہ اچھے دوستوں سے محروم ہوجاتے ہیں۔

۷ کا مفرد عدد ۱۶ سے بھی بنتا ہے اور ۲۵ سے بھی بنتا ہے دونوں صورتوں میں ان کے اثرات ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل کی تاریخوں میں ۷ کا عدد ۲ طریقوں سے برآمد ہورہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۱۳/ مارچ ۱۹۱۷ء۔

۱۳
۳
۱۹۱۷ ۱۶=۷
۱۹۳۳

(۲) ۱۴/ فروری ۱۹۹۸ء

۱۴
۲
۱۹۹۸ ۲۵=۷
۲۰۱۴

اگر ۷ کا مفرد عدد ۱۶ سے بنا ہے تو اس کی خصوصیات یہ ہیں۔

یہ عدد ذمہ داری کو ثابت کرتا ہے۔ جس کا عدد یہ ہوگا وہ کسی بھی وقت کسی سے بھی بغاوت کرسکتا ہے۔ یہ عدد خطرات میں گھرا رہتا ہے۔ بے اطمینانی اور ذہنی پریشانی اس کی فطرت کا جزو ہے۔ جن لوگوں کا مفرد عدد مرکب عدد ۱۶ سے بنا ہوان کو کامیاب زندگی گزارنے کے لئے کسی ساحلی علاقہ میں رہنا چاہئے اور انہیں نشے والی چیزوں سے بچنا چاہئے۔ جن لوگوں کا مرکب عدد ۱۶ ہوتا ہے وہ لوگ ہمیشہ ذہنی کشمکش کا شکار رہتے ہیں اور ان کی سوچ وفکر میں استحکام نہیں ہوتا، ان کا مزاج سیمابی ہوتا ہے جس میں ہمیشہ اتار چڑھاؤ رہتا ہے۔

۷ کا مفرد عدد اگر مرکب عدد ۲۵ سے بنا ہو تو یہ ایک موافق عدد ہے اور یہ کامیابی کو ظاہر کرتا ہے جو لوگ اس عدد کے تحت ہوتے ہیں وہ کامیاب زندگی گزارتے ہیں اور انہیں ہر شعبے میں کامیابی ملتی ہے، بالخصوص روحانیت اور علم فلکیات اور تصنیف وتالیف میں یہ لوگ واضح طور پر کامیابی حاصل کرلیتے ہیں۔ آیئے اب ان تاریخوں کو تاریخ پیدائش کے بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں

اور اندازہ کریں کہ یہ تاریخیں کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔

بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۳	۶	۹
۲	۵	۸
۱	۴	۷

پہلی تاریخ پیدائش ۱۳ رمارچ ۱۹۱۷ء ہے۔ اگر اس کو بنیادی چارٹ میں رکھیں گے تو صورت یہ بنے گی۔

۳۳		۹
۱۱۱		۷

اس چارٹ میں ایک کا عدد ۳ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب تاریخ اظہار کی زبردست قوت اپنے اندر رکھتا ہے۔ یہ تاریخ پیدائش یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ حد سے زیادہ فعال اور متحرک انسان ثابت ہوگا یہ شخص بہت باتونی بھی ہوگا اور یہ دوسروں کو متاثر کرنے کے فن سے بھی بہرہ ور ہوگا یہ خوش حال زندگی گزارے گا لیکن اس کی طبیعت میں ایک طرح کی ضد رہے گی۔

اس چارٹ میں ۲ کا عدد موجود نہیں ہے جو اس بات کو واضح کرتا ہے کہ یہ شخص دوسروں کے جذبات واحساسات کی پرواہ نہیں کرتا جب کہ دوسروں کے جذبات واحساسات کی فکر کرنا کامیاب زندگی کی ایک واضح ترین علامت ہے۔

۳ کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ صاحب تاریخ تصورات میں گم رہنے والا انسان ہے اور خوابوں اور خیالوں کی دنیا میں مست رہتا ہے۔ اس کے اندر قوت عمل کی کمی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔ ۵ کی غیر موجودگی سستی اور کاہلی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ۶ کی غیر موجودگی صاحب عدد کو کام کاج سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور بالخصوص گھر کے کاموں سے وہ وہ بہت دور رہتا ہے جب کہ گھر کے کاموں میں دلچسپی رکھنا اچھا انسان ہونے کی علامت ہے اور حسن انسانیت کی دلیل ہے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا مزاج فلسفیانہ ہے لیکن وہ عدل وانصاف کو پسند کرتا ہے۔ یہ شخص اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ اس کو کچھ بتایا جائے یا سکھایا جائے یہ جسمانی مشقت سے گھبرانے والا انسان نہیں ہے اور یہ انسان ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرلینے کی صلاحیت بھی رکھتا ہے۔

۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا کوئی بھی کام منظم نہیں ہوتا یہ انسان بہت ہی لاپرواہ انسان ہے اس کو چاہئے کہ اپنے اندر ذمہ داری پیدا کرے اور فضول خرچی سے دور رہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محبت پرست انسان ہے یہ محنت، محبت اور خلوص پر ایمان رکھتا ہے یہ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرکے اپنے دل میں ایک سچی خوشی محسوس کرتا ہے اس کو خدمت خلق میں حد سے زیادہ دلچسپی ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش ۴ رفروری ۱۹۹۸ء ہے۔

اس تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنی۔

		۹۹
۲		۸
۱	۴	

ایک عدد کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ اپنے خیالات کا اظہار اچھے طریقے سے کرسکتا ہے لیکن اس میں یہ کمی ہے کہ وہ محفلوں میں تو اپنے خیالات کا اظہار بروقت کرتا ہے البتہ گھریلو زندگی میں وہ برملا اظہار نہیں کرپاتا اور کوئی بھی پیش قدمی کرنے سے ہچکچاتا ہے۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ قوت ادارک سے مالا مال ہے، فطرتاً حساس ہے اور اپنے کام کو اپنے آرام کا خیال رکھتے ہوئے جاری رکھتا ہے۔ ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ اظہار وبیان کی صلاحیتوں سے محروم ہے اور حساب وکتاب کی کمزوری کا شکار ہے۔

۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب تاریخ قوت ادارک سے بہرہ ور ہے اس کے اندر قوت ارادی بھی ہے، وفاداری بھی ہے قابل اعتماد بھی ہے اور ہنرمند بھی ہے، دوسروں کے دلوں کو جیتنے کے فن سے بھی واقف ہے۔

۵ کی غیر موجودگی کاہلی اور سستی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ ۶ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد کو گھر کے کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ۸ کی موجودگی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ صاحب عدد دوسروں کو پہچاننے کی صلاحیت رکھتا ہے، صفائی پسند ہے، کسی بھی کام کو شروع کرنا اس کے لئے آسان ہے کسی بھی معاملے میں اقدام کرنا اس کے لئے مشکل نہیں ہے۔ ۹ کی تکرار جذباتیت کو ثابت کرتی ہے، یہ تکرار یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد دوسروں کی مدد کرنے میں اکثر خود کو بھول جاتا ہے۔ دوسروں کے ساتھ ہمدردی کرنا انسانیت کی دلیل ہے لیکن خود پر رحم نہ کھانا بھی کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ صاحب عدد کو چاہئے کہ وہ اپنے جذبات پر کنٹرول رکھے اور محبت کے معاملے میں فریب کھانے سے خود کو محفوظ رکھے۔

****

قسط نمبر: ۳۵

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

کسی کو عہدہ دلوانے اور کسی کو عہدے سے محروم کرنے کے لئے یہ عمل مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ اس عمل کو اس وقت کرنا چاہئے کہ جب قمر حالت شرف میں ہو۔ واضح رہے کہ قمر کو ہر ماہ مقام شرف حاصل ہوتا ہے۔

طریقہ اس کا یہ ہے کہ آیت کریمہ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآء کے حروف الگ الگ لکھیں پھر ان کے الگ الگ اعداد برآمد کریں اس طرح۔

و ت ع ز م ن ت ش ا ا و ت ذ ل م ن ت ش ا ا

ان میں سے ظلماتی حروف الگ کرلیں اور نورانی حروف الگ۔

نورانی حروف۔ ع م ن ا ا ل م ن ا ا

ظلماتی حروف۔ و ت ز ت ش و ت ذ ت ش

اعداد۔ نورانی حروف	۲۸۴
اعداد۔ ظلمانی حروف	۲۹۱۹

جس شخص کو عہدہ دلانا مقصد ہے اس کے نام اور والدہ کے نام کے اعداد میں نورانی حروف کے اعداد شامل کئے جائیں گے اور جس شخص کو عہدے سے گرانا مقصد ہے اس کے نام اور والدہ کے نام کے اعداد میں ظلمانی حروف کے اعداد شامل کئے جائیں گے۔ نورانی حروف کے کل اعداد کے حروف بنا کر آئیل لگا کر مؤکل بنایا جائے گا اور طالب کے نقش کے نیچے لکھا جائے گا۔

ظلمانی حروف کے اعداد کے حروف بنا کر آئیل لگا کر مؤکل بنایا جائے گا اور اس کو مطلوب کے نقش کے نیچے لکھا جائے گا۔ دونوں نقش طالب و مطلوب کے عنصر کے اعتبار سے بنیں گے۔ طالب والا نقش طالب کے دائیں بازو پر بندھے گا اور مطلوب والا نقش کسی کانٹے دار درخت پر لٹکے گا یا درخت کی جڑ میں دبے گا۔ انشاء اللہ یہ دونوں نقش اپنے اپنے مقصد میں مؤثر ثابت ہوں گے۔

مثال۔ الیکشن کے موقعہ پر دو شخص ایک دوسرے کے بالمقابل ہیں۔

نسیم احمد ابن مریم بی۔

جاوید اختر ابن سلمہ بیگم۔

ان میں ہمارا آدمی نسیم احمد ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ وہ الیکشن جیتے۔ اب کارروائی اس طرح ہوگی۔

اعداد نسیم احمد، مریم بی۔	۵۱۵
اعداد حروف نورانی	۲۸۴
	۷۹۹
قانون کے وضع کئے	۳۰

۴)۷۶۹(۱۹۲
۴
۳۶
۳۶
×۹
۸
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا گویا کہ نقش میں کسر آئے گی اور ۱۳ ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نسیم احمد کا عنصر معلوم کرنے کے لئے والدہ کے اعداد وضع کر کے صرف نسیم احمد کے اعداد نکالے جائیں گے جو یہ ہیں۔ ۲۱۳ ان اعداد کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۲۱۳(۵۳
۲۰
۱۳
۱۲
۱

ایک باقی رہا۔ معلوم ہوا کہ نسیم احمد کا عنصر آگ ہے۔ اس لئے نقش آتشی چال سے بھرا جائے گا۔ اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہتے تو بادی چال سے نقش بھرتے اگر ۳ باقی رہتے تو آبی چال سے نقش بھرتے اور اگر صفر بچتا تو خاکی چال سے نقش بھرتے۔

مؤکل بنانے کے لئے حروف نورانی کے اعداد کے حروف نکالے۔ ۲۸۴ دف ر، آئیل بڑھایا، مؤکل بنا۔ دفرائیل۔

نقش برائے نسیم احمد ابن مریم بی اس طرح بنے گا۔ نقش کے اوپر اور دائیں بائیں آیت شریفہ لکھی جائے گی

۷۸۶

وتُعِزُّ

من					تشآء
	۶۰	۶۳	۶۷	۵۳
	۶۶	۵۴	۵۹	۶۴
	۵۵	۶۹	۶۱	۵۸
	۶۲	۵۷	۵۶	۶۸

بحق دفرائیل

برائے کامیابی الیکشن

نسیم احمد کے حریف ۔ جاوید اختر ابن سلمہ بیگم کے لئے کارروائی اس طرح ہوگی۔

اعداد جاوید اختر بیگم۔ ۱۴۳۲

اعداد حروف ظلمانی ۲۹۱۹

۴۳۵۱

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۴۳۲۱(۱۰۸۰

۴

×

۳۲

۳۲

×۱

تقسیم کے بعد یہاں بھی ایک باقی رہا۔ نقش میں کسر آئی اس لئے ۱۳ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ جاوید اختر کا عنصر معلوم کرنے کے لئے جاوید اختر کے اعداد ۱۲۲۵ کو ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۱۲۲۵(۳۰۶

۱۲

×

۲۵

۲۴

۱

ایک باقی رہا اس لئے نقش آتشی چال سے بھرا جائے گا۔

حروف ظلمانی کے اعداد کے حروف بنائے۔ ۲۹۱۹

ط ی ظ غ غ۔ مؤکل بنا۔ طیظ غغائیل

نقش اس طرح بنے گا۔

نقش کے تین طرف آیت شریفہ لکھی جائے گی۔

۷۸۶

وتُذِلُّ

من					تشآء
	۱۰۸۷	۱۰۹۰	۱۰۹۴	۱۰۸۰
	۱۰۹۳	۱۰۸۱	۱۰۸۶	۱۰۹۱
	۱۰۸۲	۱۰۹۶	۱۰۸۸	۱۰۸۵
	۱۰۸۹	۱۰۸۴	۱۰۸۳	۱۰۹۵

بحق طیظ غغائیل

برائے ناکامی الیکشن

کسی کو ہرانے یا جتانے کا یہ ایک طریقہ ہے۔ اسی طرح اس طریقے کے ذریعہ کسی کو عہدہ دلانے اور کسی کو عہدہ سے محروم کرنے کے لئے بھی عمل کئے جاسکتے ہیں لیکن عامل کو ایسے عمل کرتے وقت حق اور ناحق کو پیش نظر رکھنا چاہئے محض رقم کے لالچ میں کسی حق دار کو حق سے محروم کرنے کی حرکت نہیں کرنی چاہئے البتہ جس کو حق دار سمجھیں اس کے لئے اس طرح کی کوشش اللہ کے بھروسے پر کرنا بہتر ہے۔

****

علم النقوش

دسویں قسط

حسن الہاشمی

۹×۹

یہ نقش فردالفرد کہلاتا ہے اور یہ نقش ستارہ زحل سے منسوب ہے۔ اس کے کل اعدادِ طبعی ۳۶۹ ہیں۔ اعداد طرحی ۳۶۰ ہیں۔ کل اعداد میں سے ۳۶۰ وضع کر کے ۹ سے تقسیم کرتے ہیں۔ تقسیم کے بعد جو خارج قسمت ہو اس کو خانہ اول میں رکھ کر نقش پر کرتے ہیں۔

تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۷۳ میں ایک عدد کا اضافہ کرینگے اگر ۲ باقی رہیں تو خانہ ۶۴ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے۔ اگر ۳ باقی رہیں تو خانہ ۵۵ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے اگر ۴ باقی رہیں تو خانہ ۴۶ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے اگر ۵ باقی رہیں تو خانہ ۳۷ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے۔ اگر ۶ باقی رہیں تو خانہ ۲۸ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے اگر ۷ باقی رہیں تو خانہ ۱۹ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے اگر ۸ باقی رہیں تو خانہ ۱۰ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے۔

نقش مثمن ۹×۹ کی ۴ معتبر چالیں نقل کی جارہی ہیں طلباء ان چالوں کو ذہن میں رکھیں اور بوقت ضرورت ان سے کام لیں۔

چال نمبر ایک

۷۶	۳۹	۸	۲۲	۲۶	۳۵	۴۹	۱۲	۶۲
۳۶	۲۳	۶۴	۶۳	۵۰	۱۰	۹	۷۷	۳۷
۱۱	۶۱	۵۱	۳۸	۷	۷۸	۶۵	۳۴	۲۴
۴۰	۳	۸۰	۶۷	۳۰	۲۶	۱۳	۵۷	۵۳
۲۷	۶۸	۲۸	۵۴	۱۴	۵۵	۸۱	۴۱	۱
۵۶	۵۲	۱۵	۲	۷۹	۵۸	۲۹	۲۵	۶۹
۴	۷۵	۲۴	۳۱	۲۱	۴۵	۵۸	۴۸	۱۷
۷۲	۳۲	۹	۱۸	۵۹	۲۰	۴۵	۵	۷۳
۴۷	۱۶	۶۰	۷۴	۴۳	۶	۲۰	۷۰	۳۳

چال نمبر دو

۵۰	۱۸	۵۸	۲۶	۶۶	۳۴	۷۴	۴۲	۱
۴۰	۸	۴۸	۱۶	۵۶	۲۴	۶۴	۳۲	۸۱
۳۰	۷۹	۳۸	۶	۴۶	۱۴	۶۳	۲۲	۷۱
۲۰	۶۹	۲۸	۷۷	۴۵	۴	۵۳	۱۲	۶۱
۱۰	۵۹	۲۷	۶۷	۳۵	۷۵	۴۳	۲	۵۱
۹	۴۹	۱۷	۵۷	۲۵	۶۵	۳۳	۷۳	۴۱
۸۰	۳۹	۷	۴۷	۱۵	۵۵	۲۳	۷۲	۳۱
۷۰	۲۹	۷۸	۳۷	۵	۵۴	۱۳	۶۲	۲۱
۶۰	۱۹	۶۸	۳۶	۷۶	۴۴	۳	۵۲	۱۱

چال نمبر تین

۵۰	۵۸	۶۶	۷۴	۱	۱۸	۲۶	۳۴	۴۲
۶۰	۶۸	۷۶	۳	۱۱	۱۹	۳۶	۴۴	۵۲
۷۰	۷۸	۵	۱۳	۲۱	۲۹	۳۷	۵۴	۶۲
۸۰	۷	۱۵	۲۳	۳۱	۳۹	۴۷	۵۵	۷۲
۹	۱۷	۲۵	۳۳	۴۱	۴۹	۵۷	۶۵	۷۳
۱۰	۲۷	۳۵	۴۳	۵۱	۵۹	۶۷	۷۵	۲
۲۰	۲۸	۴۵	۵۳	۶۱	۶۹	۷۷	۴	۱۲
۳۰	۳۸	۴۶	۶۳	۷۱	۷۹	۶	۱۴	۲۲
۴۰	۴۸	۵۶	۶۴	۸۱	۸	۱۶	۲۴	۳۲

چال نمبر چار

۷۱	۶۴	۶۹	۸	۱	۶	۵۳	۴۶	۵۱
۶۶	۶۸	۷۰	۳	۵	۷	۴۸	۵۰	۵۲
۶۷	۷۲	۶۵	۴	۹	۲	۴۹	۵۴	۴۷
۲۶	۱۹	۲۴	۴۴	۳۷	۴۲	۶۲	۵۵	۶۰
۲۱	۲۳	۲۵	۳۹	۴۱	۴۳	۵۷	۵۹	۶۱
۲۲	۲۷	۲۰	۴۰	۴۵	۳۸	۵۸	۶۳	۵۶
۳۵	۲۸	۳۳	۸۰	۷۳	۷۸	۱۷	۱۰	۱۵
۳۰	۳۲	۳۴	۷۵	۷۷	۷۹	۱۲	۱۴	۱۶
۳۱	۳۶	۲۹	۷۶	۸۱	۷۴	۱۳	۱۸	۱۱

مثال۔ اگر ہمیں ۹ اسمائے الٰہی کا نقش بنانا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہے۔

اسمائے الٰہی	اسمائے الٰہی کے اعداد
اللہ	۶۶
رحمٰن	۲۹۸
رحیم	۲۵۸
واسع	۱۳۷
لطیف	۱۲۹
سلام	۱۳۱
نافع	۲۰۱
رزاق	۳۰۸
فتاح	۴۸۹
	۲۰۱۷
وضع ہوں گے	۳۶۰
	۱۶۵۷

نقش چال ۲ کے اعتبار سے اس طرح بنے گا۔
تقسیم ہوگی ۹ سے۔

۹)۱۶۵۷(۱۸۴
۹
۷۵
۷۲
۳۷
۳۶
۱

ایک باقی رہا نقش میں کسر ہے اسلئے خانہ ۷۳ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۰۱	۲۴۰	۲۰۹	۲۴۸	۲۱۷	۲۵۷	۲۲۵	۱۸۴
۲۲۳	۱۹۱	۲۳۰	۱۹۹	۲۳۸	۲۰۷	۲۴۶	۲۱۵	۲۶۴
۲۱۳	۲۶۲	۲۲۱	۱۸۹	۲۲۹	۱۹۷	۲۳۵	۲۰۵	۲۵۳
۲۰۳	۲۵۱	۲۱۱	۲۹۰	۲۲۸	۱۸۷	۲۳۵	۱۹۵	۲۴۴
۱۹۳	۲۴۱	۲۱۰	۲۴۹	۲۱۸	۲۵۸	۲۲۶	۱۸۵	۲۴۳
۱۹۲	۲۳۱	۲۰۰	۲۳۹	۲۰۸	۲۴۷	۲۱۶	۲۵۶	۲۴۴
۲۹۴	۲۲۲	۱۹۰	۲۳۰	۱۹۸	۲۳۷	۲۰۶	۲۵۴	۲۱۴
۲۵۲	۲۱۲	۲۶۱	۲۲۰	۱۸۸	۲۳۶	۱۹۶	۲۴۴	۲۰۴
۲۴۲	۲۰۲	۲۵۰	۲۱۹	۲۵۹	۲۲۷	۱۸۶	۲۳۳	۱۹۴

(باقی آئندہ)

برج میزان کا عرصہ حکومت	۲۳ر ستمبر تا ۲۳ر اکتوبر
برج میزان کا منسوبی کوکب	زہرہ
برج میزان کے منسوبی حروف	ت، ر، ط
برج میزان والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۹، ۶، ۴، ۱
برج میزان والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	ہیرا، موتی
برج میزان والوں کیلئے خوش قسمت دن	جمعہ، اتوار، منگل
برج میزان والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	پیلا، نارنجی، گندمی

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

آپ ساڑھ ستی کا شکار ہو چکے ہیں۔ لہٰذا آپ کو محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ اس سال میں آپ کے اخراجات بلاوجہ بڑھ جائیں گے۔ کوئی نہ کوئی مسئلہ یا پریشانی آپ کو گھیرے رہے گی۔ آپ کے گھر والے اور دوست آپ کے لئے مسائل پیدا کریں گے اگر آپ نے ان پر بھروسہ کیا تو آپ نقصان اٹھائیں گے اگر آپ کام کرتے ہیں تو آپ کو اپنے کام میں مختلف قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ساتھ کام کرنے والے ساتھ کم اور مخالفت زیادہ کریں گے۔ اگر آپ مالک ہیں تو آپ کے لئے کام کرنے والے لوگ آپ کے لئے نفع بخش ثابت نہ ہوں گے۔ اس لحاظ سے اگر آپ ان کی طرف سے ذرا چوکے تو وہ آپکو نقصان پہنچائیں گے۔ آپکے تعلقات اپنے سسرالی رشتے داروں کے ساتھ خراب رہیں گے۔ وہ آپ کے رویئے کو غلط انداز میں لیں گے جس کی وجہ سے آپس کی تلخیاں بڑھیں گی۔ آپ اپنے کام کے حوالے سے لاپرواہی کا شکار ہوں گے۔ آپ کے افسران آپ سے زیادہ توقع کریں گے اور جب آپ ان کی توقعات پر پورا نہ اتریں گے تو یہ بات لازم ہے کہ آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔ زمین جائیداد کے معاملات میں آپ کو کامیابی ہوگی اگر آپ اپنا گھر خریدنے کی کوشش یا سواری کا حصول چاہ رہے تھے تو وہ اب آپ کو اس عرصہ میں مل جائے گی۔ آپ کے چھوٹے بہن بھائی آپ کے گھریلو معاملات میں مداخلت کریں گے کہ جس کو آپ پسند نہ کریں گے اگر آپ کے تعلقات اپنے گھر والوں کے ساتھ ٹھیک نہ تھے تو اب وہ بہتر ہو جائیں گے والدہ کا رویہ آپ کے ساتھ مثبت ہو جائے گا۔ اس سال میں آپ کو آمدنی تو ہوگی مگر اخراجات اس سے زیادہ ہوں گے یوں آپ مالی لحاظ سے اپنے آپ کو تنگی کا شکار پائیں گے۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی وروحانی رہنمائی

اپریل کا شرف شمس اور جولائی کا اوج شمس آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے کہ آپ خوشیوں کے حصول کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوائیں۔ اپریل کا شرف زہرہ اور جون کا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی شخصیت کی نشوونما کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کررہا ہے آپ اپنی آمدنی میں بہتری کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست کا شرف عطارد اور نومبر کا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی اعلیٰ تعلیم کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ "طلسماتی دنیا" سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس ماہ میں آپ کے تعلقات اپنے اردگرد کے لوگوں سے ٹھیک ٹھاک رہیں گے اگر پہلے کوئی لڑائی جھگڑا تھا تو اب وہ ختم ہو جائے گا، برج قوس کے لوگوں کے ساتھ آپ کی خوب بنے گی، آپ کی توجہ اپنے گھریلو امور کی طرف رہے گی، آپ اپنے گھریلو معاملات نمٹانے کے چکر میں لگے رہیں گے اگر آپ گھر بدلنا چاہ رہے تھے تو اس کے لئے یہ موزوں وقت ہے آپ اس عرصہ میں ایسی تفریح کرنا پسند کریں گے کہ جس میں جسم سے زیادہ دماغ کا استعمال ہو، آپ کے دوست آپ کے خلاف چالیں بھی چلیں گے، اس بات کا بھرپور امکان ہے کہ آپ دوسروں کا سننے اس بات پر لڑ پڑیں گے کہ وہ مذہب کو اس طرح کیوں نہیں مانتے کہ جس طرح آپ مان رہے ہیں، اپنے قانونی معاملات آرام اور سکون کے ساتھ سلجھائیں تاکہ آپ کم سے کم مسائل کا شکار ہوں۔

سعد تاریخیں	۱۰۔۱۵۔۲۴۔۳۰	نحس تاریخیں	۱۳۔۲۰۔۲۷

ماہ فروری

اس ماہ میں آپ کے گھر کا ماحول کافی پرسکون رہے گا والدہ کے ساتھ

آپ کی بحث بڑھ جائے گی اس کے علاوہ آپ زیادہ تر وقت گھر پر گزارنا پسند کرینگے اپنے ایسے دوستوں سے اپنے آپ کو دور رکھیں کہ جن کا نام ''پ'' اور ''غ'' سے شروع ہوتا ہو کیونکہ وہ آپ کے لئے مذاق ہی مذاق میں ایسی مشکل کھڑی کردیں گے کہ آپ کے لئے ایک مسئلہ کھڑا ہوجائے گا اور آپ اس کو آسانی کے ساتھ ٹھیک بھی نہ کرسکیں گے، لہٰذا اس عرصہ میں جب آپ اپنے دوستوں سے ملیں یا ان کے حوالے سے کوئی کام کریں تو احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑیں، یہ الگ بات ہے کہ آپ کی زیادہ توجہ بھی ان کی طرف رہے گی اور آپ ایسا محسوس کریں گے کہ آپ کے دوستوں اور ملنے جلنے والوں کی وجہ سے آپ کی خواہشات پوری ہوں گی۔ قانونی اور مذہبی معاملات کی وجہ سے کھڑے ہونے والے مسائل آپ کو ایسے ہی تنگ کریں گے۔

سعد تاریخیں	۹۔۱۴۔۲۴۔۲۹	نحس تاریخیں	۱۲۔۱۹۔۲۶

ماہ مارچ

اس عرصہ میں آپ کی توجہ دو طرف رہے گی۔ ایک تو آپ تفریح کا دامن نہ چھوڑیں گے مگر دوسری طرف کام بھی آپ کے پیچھے پڑا رہے گا، آپ کے لئے یہ بات کچھ مشکل رہے گی کہ آپ کس طرح دونوں کے درمیان توازن قائم رکھیں۔ اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ آپ کو اہم ذمہ داریاں ملیں ہوں گی، اور ان کی وجہ سے ہی آپ کی عزت میں اضافہ ہوگا، جہاں تک بات خواہشات کے پورا ہونے کی ہے تو وہ بھی اسی دوران میں کام کرتے ہوئے پوری ہوں گی آپ کی توانائیاں اپنے کاروبار، روزگار آگے بڑھانے میں لگ رہی ہوں گی آپ کے افسران آپ سے کام کا مطالبہ کریں گے اور جلدی کام مانگیں گے اس وجہ سے آپ کی ان کے ساتھ تو تو میں میں بھی ہوجائے گی، اس ضمن میں اس بات کو یاد رکھیں کہ رتبے میں بڑے کے ساتھ لڑائی کبھی فائدہ نہیں پہنچاتی ہے۔

سعد تاریخیں	۱۰۔۱۵۔۲۵۔۳۱	نحس تاریخیں	۱۲۔۲۰۔۲۸

ماہ اپریل

اس عرصہ میں کام کا دباؤ آپ کم ہوجائے گا کہ جس کا آپ شکار پچھلے ایک مہینے سے تھے آپ سے ملنے ایسے لوگ آئیں گے کہ جو معاشرے کے باعزت افراد ہوں گے، اس بات کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ سازشی لوگ بھی آپ کے مخالفین میں شامل ہوں گے، لوگوں کے ساتھ معاملہ داری کرنے کے حوالے سے آپ کو بھی عقل کا استعمال کرنا پڑے گا ورنہ آپ ان سے پیچھے رہ جائیں گے، صنف نازک بھی آپ کے رابطہ میں آئیں گی، غرضیکہ خوب ملنا ملانا رہے گا، آپ دنیا والوں سے اس عرصہ میں کٹ کر نہیں بیٹھ سکیں گے، روزگار کے حوالے سے سختی آپ کے ساتھ رہے گی، آپ کے ساتھ کام کے حوالے سے کوئی نرمی نہ برتی جائے گی، اگر آپ وقت پر کام پورا نہ کرپائے تو آپ کے خلاف ایکشن بھی پورا پورا لیا جائے گا۔

سعد تاریخیں	۹۔۱۴۔۲۵۔۳۰	نحس تاریخیں	۱۱۔۱۹۔۲۷

ماہ مئی

اس عرصہ میں آپ کے ٹیکس اور وراثت کے معاملات آپ کے لئے اہم ہوجائیں گے اگر آپ ان سے کنی کترا رہے تھے تو اب آپ کنی نہ کترا پائینگے لیکن زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان معاملات کا حل آپ کے لئے آسانی کے ساتھ نکل آئے گا، اس کے علاوہ اہم قانونی اور مذہبی معاملات بھی آپ کے لئے اہم رہیں گے اس سلسلے میں آپ لوگوں سے رابطہ بھی کریں گے اور خط وکتابت بھی کریں گے، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ دوسروں کے ساتھ خاص طور پر اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کے ساتھ معاملہ داری کرتے ہوئے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ ان کو چکمہ نہ دے پائیں گے بلکہ ان سے چکمہ کھا جائیں گے لہٰذا اس سلسلہ میں محتاط رہیں، اجنبی لوگوں کے ساتھ کسی قسم کے لین دین میں نہ جائیں کیونکہ آپ کو فائدہ کم اور ان کو زیادہ ہوتا نظر آتا ہے۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۴۔۲۵۔۳۰	نحس تاریخیں	۱۱۔۱۹۔۲۸

ماہ جون

اس عرصہ میں آپ کے لئے آپ کے مذہبی اور قانونی معاملات اہم ہوجائیں گے، آپ ان شعبوں سے متعلقہ کاموں کو زیادہ اہمیت دیں گے اعلیٰ تعلیم اور بیرون ملک سفر کے حوالے سے آپ کی خواہشات بڑھ جائیں گی اس کے علاوہ آپ کی یہ خواہشات پوری بھی ہوجائیں گی آپ کو ان کاموں کو کرنے میں اس ماہ کے پہلے نصف میں آسانی رہے گی اور اس کے بعد یہ آسانی کسی اور حوالے سے آپ کی مدد کرے گی، آپ کے افسران بالا بھی آپ سے خوش رہیں گے اور جس سختی اور تلخی کا آپ کو پچھلے عرصہ میں سامنا تھا وہ اب ختم ہوجائیگی آپ کو بہت آسان مواقع ملیں گے کہ آپ اپنا معیار زندگی بلند کرسکیں ان مواقع پر اپنے آپ کو تیار رکھیں تا کہ آپ ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرسکیں، اس عرصہ میں آپ کی جائیداد میں بھی اضافہ ہوگا۔

سعد تاریخیں	۸۔۱۳۔۲۴۔۲۹	نحس تاریخیں	۱۰۔۱۹۔۲۷

ماہ جولائی

اس عرصہ میں آپ کے لئے اپنے روزگار کے حوالے سے کی گئی کوششیں رنگ لائیں گی اور دوسرا آپ کی زندگی میں اب یہ بات اہم ہوجائیگی

کہ آپ کس طرح زیادہ سے زیادہ بہتر حالات اور پوزیشن اپنے آپ کو دلوا سکیں اس کے لئے آپ کو عقل، طاقت اور پیار ہر ایک سے مدد لینا پڑے گی، اس عرصہ میں سازہ ستی کا دباؤ آپ کو کچھ زیادہ محسوس ہوگا کیونکہ آپ کے اخراجات ایک دم بڑھ جائیں گے، آپ کو چاہتے یا نہ چاہتے ہر دو صورت میں یہ اخراجات کرنے پڑیں گے، ان اخراجات اور مسائل کی زیادہ بڑی وجہ آپ سے ملنے والے لوگ ہوں گے آپ کو اپنا مال و دولت اچھی طرح سے سنبھال کر رکھنا پڑے گا ورنہ آپ کنگال بھی ہو سکتے ہیں، لہٰذا اس حوالے سے اپنے ذہن کو تیار رکھیں۔

سعد تاریخیں	۸۔۱۳۔۲۴۔۲۹	نحس تاریخیں	۱۱۔۱۹۔۲۶

ماہ اگست

اس ماہ میں آپ دوہری کیفیت کا شکار رہیں گے جہاں آپ کی خواہشات پوری ہو رہی ہوں گی وہاں آپ کے اخراجات اور مسائل بھی بڑھ جائیں گے، آپ اپنی خواہشات کے حوالے سے کافی سے زیادہ انا پرستی کا شکار ہو جائیں گے، اگر آپ کے حساب اور معیار کے مطابق خواہشات پوری نہ ہوئیں تو آپ بھی غصہ دکھائیں گے آپ کے بڑے، بہن بھائی آپ کے بہت کام آئیں گے، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ بڑے کو بڑا مان کر چلیں تب ہی جا کر آپ کا کام ہوگا، اگر آپ اس بات کو نہ سمجھ پائے تو آپ کے مسائل میں اضافہ ہوگا، اخراجات آپ اپنی ذات پر بھی کریں گے اور اپنے آپ کو مشکلات سے دور کرنے کے لئے بھی کریں گے اپنے آپ کو دوسروں سے تعاون پر آمادہ کریں تب جا کر آپ کے کام ہوں گے۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۳۔۲۳۔۲۸	نحس تاریخیں	۱۰۔۱۸۔۲۵

ماہ ستمبر

آپ اس عرصہ میں کافی حد تک مسائل اور اخراجات کی زیادتی سے چھٹکارا حاصل کر لیں گے، کچھ ایسے اخراجات بھی آپ کو کرنے پڑیں گے اول تو وہ ضروری نوعیت کے ہوں گے اور دوسرا ان کے کرنے سے آپ کی خواہشات پوری ہوں گی، آپ کے بڑے اور عزیز لوگ آپ کے لئے مسائل پیدا کریں گے آپ کے لئے یہ مناسب رہے گا کہ آپ ان سے نہ بگاڑیں ورنہ آپ کے لئے مسائل زیادہ ہو جائیں گے، ذاتی حوالے سے آپ مختلف اقسام کے مزاجی رویوں کا مظاہرہ بھی کریں گے اول تو آپ سکون سے نہ بیٹھیں گے اور حرکت میں رہیں گے مگر اس حرکت میں بھی آپ اپنے لئے کوئی نہ کوئی آرام کا پہلو نکال لیں گے، عقل و دانش کا آپ استعمال تو کریں گے مگر زیادہ تر یہ استعمال منفی نوعیت کا ہوگا، آپ اپنی ذہانت اور گفتگو کے فن سے بھی دوسروں سے اپنے بہت سے کام نکلوا لیں گے۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۲۔۲۲۔۲۷	نحس تاریخیں	۱۰۔۱۷۔۲۴

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں آپ کے لئے آسانیاں ہی آسانیاں لکھ دی گئیں ہیں، اول تو آپ کی اپنی ذات اب آپ کے لئے کافی اہم ہو جائے گی اس کی وجہ سے آپ بہت فائدہ بھی اٹھائیں گے، آپ کی کہی ہوئی بات کو دوسرے ضرور سنیں گے، اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ دوسروں پر حاکم نہیں لگے ہوئے ہیں لہٰذا دوسروں پر اتنا رعب جھاڑیں کہ جتنا وہ برداشت کر سکیں، آپ کا دھیان اور آپ کی توانائیاں اس بات پر خرچ ہوں گی کہ آپ کس طرح روپیہ کما سکیں گے اس کے لئے آپ سختی اور نرمی دونوں سے کام لیں گے، روپیہ آپ کو ملے گا مگر آپ اس کو خرچ کرنے میں بھی دیر نہ لگائیں گے، آپ دوسروں پر اپنی اہمیت زیادہ جتائیں گے اور اس بات کا خیال رکھیں گے کہ آپ کو لوگ کس طرح جانیں گے اگر لوگ نہ جانیں گے تو آپ ان سے اپنا آپ منوائیں گے۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۲۔۲۲۔۲۷	نحس تاریخیں	۱۰۔۱۷۔۲۴

ماہ نومبر

اس مہینے میں زیادہ تر آپ کا دھیان اس طرف رہے گا کہ آپ کس طرح زیادہ سے زیادہ دولت کما سکتے ہیں اس لئے آپ طاقت اور اختیار دونوں کا استعمال کریں گے آپ کے خلاف سازش کرنے والے لوگ حتی الامکان اس بات کی کوشش کریں گے کہ آپ اپنے مقاصد میں کامیاب نہ ہوں لیکن آپ کی جدوجہد رنگ لائے گی اور آپ کو ایسے مقاصد میں تھوڑی سی رکاوٹوں کے بعد بھرپور کامیابی ملے گی، صاحب حیثیت لوگ آپ کی مدد کریں گے۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۱۔۲۰۔۲۶	نحس تاریخیں	۹۔۱۶۔۲۳

ماہ دسمبر

آپ اس ماہ اپنے اردگرد کے لوگوں کے لئے مسائل پیدا کریں گے اگرچہ آپ نظریاتی طور پر اتنے سخت نہیں ہیں لیکن آپ اس دوران اپنے ذاتی خیالات کا پرچار اس انداز سے کریں گے کہ لوگ تنگ ہو جائیں گے لیکن وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکیں گے لیکن وہ لوگ جن کے نام کا پہلا حرف ''ف'' ہوگا وہ آپ سے ضرور زبان چلائیں گے آپ کے گھر کا ماحول درمیانی درجے کا رہے گا، آپ گھر میں زیادہ بات چیت بھی نہیں کریں گے، آپ اس دوران اپنے گھر کے اندر تبدیلی کے بارے میں بھی غور و فکر کریں گے۔

سعد تاریخیں	۷۔۱۱۔۲۰۔۲۶	نحس تاریخیں	۹۔۱۶۔۲۳

❀❀❀

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے کسی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

آسیب زدہ اور مسحور میں فرق؟

از قلم غلام سرور شباب

آسیب زدہ اور مسحور میں فرق یہ ہوتا ہے کہ آسیب زدہ پر جن شیاطین اور ارواح خبیثہ خود مسلط ہوجاتی ہیں مگر مسحور عامل یا جادوگر اپنے جادو، عمل و الفاظ کلمات اور تعویذات کے ذریعے مسلط کردیتا ہے یا لوگ اپنے دشمنان پر عامل یا جادوگروں سے ایسا کروادیتے ہیں۔

جادو کا اثر کیسے ہوتا ہے؟

جادو کے منتروں میں جنات اور ارواحِ خبیثہ اور شیاطین کی تعریف ہوتی ہے۔ جادوگران کو کارساز بنا کر کام کے لئے کہتے ہیں۔ ان سے مدد طلب کرتے ہیں تو جنات شیاطین اور خبیث ارواح خوش ہوکر جادوگروں کی مرضی کے مطابق کام کرتی ہیں۔ بعض جادو ایسے ہوتے ہیں جن میں جادوگر ارواح ارضیہ سے مدد طلب کرتے ہیں اور ان کو خوش کرنے کے لئے مختلف قسم کے بخور روشن کرتے ہیں۔ سیاہ مرغے اور بکرے ان ارواح کو بھینٹ دیتے ہیں۔ تب ارواح ارضیہ مثلاً ہنومان، راون، لکشمی دیوی، کالی دیوی، پاروتی، گورکھ جتی وغیرہ جادوگروں کی خواہش کے مطابق کام کرتی ہیں۔

جادو اور جنات وشیاطین کا تعلق

سحر جادو کا تعلق جنات شیاطین اور ارواح خبیثہ سے ہے۔ جادو کرنے والا دوسروں پر جادو کے ذریعہ اس طرح کے شیطان و جنات مسلط کردیتا ہے جس سے اس کے دشمنان کو جسمانی بیماریاں لگ جاتی ہیں اور خبیث روحیں جانوروں کو ماردیتی ہیں۔ کاروبار تباہ ہوجاتا ہے یا گھر میں لڑائی جھگڑا، نااتفاقی اور بے برکتی ہوجاتی ہے۔ چھوٹے بچے ڈرنے لگتے ہیں اور عورتوں کے بچے پیدا ہوتے ہی مرجاتے ہیں۔

سحری اثرات کی کیفیات

سحر جادو سے پیدا شدہ صورتیں درج ذیل ہیں۔

۱- سحر جادو کی ایک قسم یہ ہے کہ میاں بیوی پیار محبت سے رہتے ہوں لیکن ایک مرد اپنی بیوی سے برگشتہ ہوجائے، اس مقصد کے لئے جادو کا عمل مرد کے لئے کیا ہوتا ہے۔

۲- عورت اپنے خاوند کو بغض کی نظر سے دیکھنے لگتی ہے۔ سحر جادو سے پہلے اپنے شوہر کی عاشق زار ہوتی ہے۔ اس صورت میں سحر کا عمل عورت پر کیا اثر ہوتا ہے۔

۳- یا عورت اپنے میاں کو حیوان سے زیادہ حقیر اور مبغوض سمجھنے لگتی ہے اور اس کی نظر جس وقت بھی شوہر پر پڑتی ہے تو وہ اس کو عجیب بھیانک شکل وصورت کا نظر آتا ہے۔

۴- عورت کو بیاہ، شادی سے جادو کے ذریعہ روک دیا جاتا ہے۔ لوگ اس کے پاس نکاح کا پیغام لے کر آتے ہیں، مگر انکار سن کر مایوسی کے عالم میں واپس ہوجاتے ہیں۔

۵- کنواری لڑکیوں کا پیغام آنا ہی بند ہوجاتا ہے۔ کہیں سے رشتہ نہیں آتا۔

۶- مرد اپنے گھر والوں، بیوی بچوں سے بغض کرنے لگتا ہے۔

۷- ایک قسم کا سحر بکریوں کے لئے کیا جاتا ہے۔ بکریوں کے بچے مرنے لگتے ہیں۔ جادو کا عمل راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے تو جس بکری کی الکھن میں وہ عمل آجاتا ہے اس کے بچے مرجاتے ہیں۔

۸- ایک قسم کا جادو بکری یا دودھ دینے والے جانوروں کے لئے کیا جاتا ہے یہ عمل براہ راست ان جانوروں کے رحم پر اثر انداز ہوتا ہے۔ بچہ ادھ کچرا اساقط ہوجاتا ہے۔

۹- ایک قسم کا جادو چوپایوں کے لئے مخصوص ہے۔ اس عمل سے چوپایوں کے جوڑوں میں ایک خاص قسم کی تکلیف پیدا ہوجاتی ہے۔

۱۰- ایک قسم کا جادو گائے کے لئے کیا جاتا ہے کہ وہ کسی شخص کو اپنے تھنوں کو ہاتھ نہیں لگانے دیتی اور تھنوں سے بجائے دودھ کے خون آتا ہے۔

۱۱- ایک عمل انسان کی اولاد مارنے کے لئے کیا جاتا ہے۔ اس عمل کے بعد انسان کی اولاد مرنا شروع ہوجاتی ہے۔

۱۲- ایک جادو کی قسم انسان کے شیر خوار اور چھوٹے بچوں کے لئے ہے۔ اس عمل کے موکل وشیاطین بچے کو بحیرۂ قلزم کا پانی پلادیتے ہیں۔ وہ

پانی پیتے ہی بیمار ہوجاتے ہیں یا مرجاتے ہیں۔

۱۳- طالع برج سنبلہ میں منگل یا جمعہ کے دن عورت کا پتلا بنا کر راستہ میں ڈال دیا جاتا ہے۔ یہ پتلا جس عورت کے الجھن میں آجاتا ہے اس کے پیٹ سے لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں، لڑکا پیدا نہیں ہوتا۔ اس عمل کے مؤکل مغرب اقصیٰ کی ایک بوٹی جو دریا کے کنارے پیدا ہوتی ہے عورت کو کھلا دیتے ہیں۔ اس بوٹی کی تاثیر یہ ہے کہ نراولاد کی پیدائش بند ہوجاتی ہے۔

۱۴- مرد کو اپنی بیوی کی طرف سے باندھ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنی حقیقی طاقت سے محروم ہوجاتا ہے۔

۱۵- نئی نویلی دلہن پر بھی جادو کیا جاتا ہے۔ دلہن اپنے شوہر کو بری اور غصہ کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس قسم کے سحر زدہ جوڑے میں ہمیشہ لاتعلقی اور ناچاقی رہتی ہے۔

۱۶- ایک قسم کا سحر عورتوں کے لئے مخصوص ہے کہ وہ اپنے شوہر کو برا سمجھنے لگتی ہے۔

۱۷- مرد کے مفاصل یعنی جوڑوں میں اچانک تکلیف پیدا ہوجاتی ہے۔

۱۸- ایک قسم کا جادو ایسا ہے کہ عورت کے سر اور پیٹ میں پانی پیدا ہوجاتا ہے۔

۱۹- ایک قسم جادو کی ایسی ہے کہ عورت کی شکل وصورت تبدیل ہوجاتی ہے۔ ایسے اعمال میں جادوگر پرندہ الو کے اجزاء سے مسان تیار کر کے استعمال میں لاتے ہیں۔

۲۰- عورت کے اولاد کی پیدائش بند ہوجاتی ہے۔ ماہواری آتی رہتی ہے مگر استقرار حمل نہیں ہوتا۔

۲۱- ایک قسم کا جادو ایسا ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسان کا مال مویشی وغیرہ سب تلف ہوجاتا ہے۔

۲۲- میاں بیوی اور پورے گھر میں تفریق اور عداوت پیدا ہوجاتی ہے۔

۲۳- گھر والوں میں محبت اور خلوص نہیں رہتا، ایک دوسرے کو برا اور دشمن سمجھنے لگتے ہیں۔

۲۴- مرد یا عورت کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ وہ کسی علاج سے صحت یاب نہیں ہوتے۔ ادویات اثر نہیں کرتیں۔

۲۵- مرد اپنے عہدہ اور مرتبہ سے تنزل پر آجاتا ہے۔ افسران ناراض رہنے لگتے ہیں۔

۲۶- مرد کے پاس کوئی مال ودولت نہیں رہتا۔ خالی ہاتھ ہوجاتا ہے۔

۲۷- ایک قسم کا جادو عورتوں کے لئے ایسا ہے کہ وہ کسی شوہر کے یہاں جم کر نہیں رہتیں۔ طلاق لیتی رہتی ہیں اور لوگوں سے نکاح کرتی رہتی ہیں۔

۲۸- مرد کو جلاوطن کردیا جاتا ہے۔

۲۹- جو عورت صاحب حسن وجمال ہوتی ہے سحر جادو کے ذریعہ اس کا حسن وجمال مسخ ہوجاتا ہے اور وہ لوگوں کی نظروں سے گرجاتی ہے۔

۳۰- بچے اور بوڑھے خواب میں ڈرنے لگتے ہیں۔

۳۱- بعض اوقات گھر میں بند الماریوں کے اندر رکھے ہوئے کپڑوں پر خون کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

۳۲- اور کئی گھروں میں جادو کے ذریعے آگ لگ جاتی ہے اور کافی نقصان ہوتا ہے۔

۳۳- بعض اوقات گھر میں نامعلوم طور پر گوشت، ہڈیاں اور خون کے چھینٹے گرتے ہیں۔

۳۴- گھر کے تمام افراد کے ذہن میں ایک انجانا سا خوف پیدا ہوجاتا ہے۔

۳۵- بعض دفعہ جادو کے ذریعے کنواری لڑکیوں کے سر کے بال کٹ جاتے ہیں۔

۳۶- بکسوں میں بند کپڑوں کا تار تار ہوجانا وغیرہ سب جادو کے کرشمے ہیں۔

۲۷- گھر میں مختلف چیزوں کا چوری ہوجانا۔ زیورات، نقدی وغیرہ۔

۳۸- گھر میں کنکر اور پتھروں کی بارش ہونا وغیرہ۔

تشخیص کے طریق

علاج سے پہلے تشخیص ضروری ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسے ایسے مریضوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے جن پر جنات مسلط ہوتے ہیں۔ جنات سے مریض کو نجات دلوانا بھی اتنا آسان نہیں ہے جتنا کہ یار لوگوں نے سمجھ رکھا ہے۔ ایسے جنات عامل اور اس کے خاندان کو ضرر پہنچانے سے باز نہیں آتے، ذرا سی غفلت ہونے پر عامل کو سخت نقصان پہنچاتے ہیں۔ بعض احباب جسمانی امراض کے مریضوں کو طرح طرح کی دھونیاں دے کر پریشان کردیتے ہیں حالاں کہ ان پر نہ تو جنات مسلط ہوتے ہیں نہ ہی کوئی آسیب کا اثر ہوتا ہے۔ مثلاً عورتوں بالخصوص زیادہ عرصہ تک کنواری بیٹھی

رہنے والی لڑکیوں کو ایک مرض اکثر ہوجاتا ہے جس میں ایسی لڑکیاں مبتلا ہوتی ہیں جن کی شادی کافی عمر گزرنے کے بعد ہوتی ہے۔ ایسی مریض عورتوں کی اگر شادی کردی جائے تو خود بخود درست ہوجاتی ہیں۔ ایسی مریض عورتوں پر جناتی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ کبھی خوب ہنسنے لگتی ہیں کبھی ہنستے ہنستے رونے لگتی ہیں اور کبھی اکیلے میں گفتگو کرنے لگتی ہیں اور دورے کی شکل میں فضول گفتگو کرتی ہیں اپنے کپڑے پھاڑتی ہیں، بالوں کو نوچتی ہیں اور پھر بے ہوش ہوکر گر پڑتی ہیں۔ اس مرض کا نام ہسٹریا ہے۔ مردوں عورتوں کے جملہ امراض کے علاج کے لئے ملاحظہ ہو راقم کی طبی کتاب "بیاض غناب" بعض عورتوں کو حیض کی رکاوٹ کی وجہ سے بھی دورے پڑتے ہیں جسے جنات کا اثر سمجھا جاتا ہے اور لیکوریا کی پرانی مریضہ کو احباب کہتے ہیں کہ کالے علم کے تعویذات کا اثر ہے اور سادہ لوح عوام سے پیسے بٹورتے ہیں۔ سیلان الرحم (لیکوریا) حیض کی بندش، کمی بیشی اور باؤ گولہ میں مریضہ کو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے کسی نظر نہ آنے والی چیز نے آکر اس کا گلہ دبا دیا ہے اور اس حالت میں مریضہ کو حقیقتاً ایسا معلوم ہوتا ہے اور مریضہ بولنے سے قاصر ہوتی ہے۔ مردوں میں کئی ایسے مرد جو ایک عرصہ تک بدعات کا شکار رہتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے مرد چلتے چلتے گر پڑتے ہیں۔ ایسے مردوں، جوان لڑکوں کو چکر آتے ہیں۔ اکیلے میں ڈر اور خوف محسوس ہوتا ہے۔ رات کو کبھی کبھی اپنے ہی سایہ سے ڈر جاتے ہیں اور کبھی کبھی رات کو سوتے میں خواب میں ڈرتے ہیں۔ ایسی علامات آسیب زدہ کی بھی ہوتی ہیں۔ آسیب، جنات اور شیاطین کے شر سے بچنے کے لئے ملاحظہ ہو راقم کی کتاب "آسیبی قوتوں سے نجات"۔

مندرجہ بالا سطور لکھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ سب سے پہلے تشخیص کرلی جائے کہ آیا مریض کو مرض جسمانی ہے یا روحانی۔ اس پر آسیب مسلط ہے یا تعویذات کا اثر ہے یا اسے بدنی مرض ہے یا سحر جادو کا اثر ہے۔

تشخیص مرض

اگر مرض کے متعلق معلوم کرنا مقصود ہو کہ مرض روحانی ہے یا جسمانی، سحر جادو ہے یا جنات کا آسیب ہے تو درخت نیم کے برگ چار عدد لے کر ہر ایک برگ پر ذیل کی آیت تین تین بار پڑھ کر دم کریں اور مریض یا مریضہ کو کھلادیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم لَا یُجَلِّیْهَا لِوَقْتِهَا اِلَّا هُوَ

(الف) اگر ذائقہ کڑوا ہو تو مرض بدنی یعنی جسمانی ہے۔

(ب) اگر ذائقہ نمکین ہو تو علامت سحر، جادو اور تعویذات کی ہے۔

(ج) اگر ذائقہ میٹھا ہوجائے تو پھر آسیب کا اثر ہے۔

۲-دیگر طریقہ : ذیل کا نقش چار الگ الگ کاغذ کے ٹکڑوں پر زعفران سے تحریر کریں۔ پہلے ایک دوپٹہ کو ناپ لیں (اگر مریض عورت ہو) اور اس کے چاروں کونوں پر یہ چاروں نقش باندھ دیں اور یہ دوپٹہ رات کو سونے سے کچھ دیر قبل مریضہ کے سر پر باندھ دیں۔ صبح کو دوپٹہ کھول کر پیمائش کریں۔ اگر مریض مرد ہو تو اس کے سر پر باندھنے والے مانو (کپڑے) کے چاروں کونوں پر تعویذ باندھیں۔

الف- اگر دوپٹہ سابقہ ماپ سے کم ہوجائے تو آسیب کا اثر ہے۔

ب- اگر زیادہ ہوجائے تو سحر جادو ہے۔

ج- اگر برابر رہے تو مرض بدنی یعنی جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۱۱۹ — ۱ع۰

۳-دریافت بیماری : اس نقش کو کوری ٹھیکری پر تحریر کرکے رات کو آگ میں ڈال دیں۔ صبح کو نکال کر دیکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۳۴۱۱۱۲ع۴ع۹ع۵۱۸۳۱۱

۲۴۱۱۶۳ف۹۱۵۱۸۳۱۱

ا- اگر حروف سیاہ ہی رہیں تو مرض جسمانی ہے۔

ب- اگر حروف غائب ہوجائیں تو مریض پر جنات وشیاطین کا اثر ہے۔

ج- اگر حروف سرخ ہوجائیں تو مریض پر سحر جادو ہے۔

د- اگر حروف سفید ہوجائیں تو مریض کو نظر لگی ہے۔

۴-تشخیص کا بے نظیر طریقہ : اس عمل سے اس وقت کام لیا جائے جب کسی مریض کی تشخیص مختلف طریق سے بھی نہ ہوسکے یا ایسے مریض جو علاج کرواکر تھک چکے ہوں۔ مرض کا پتہ نہ چلتا ہو ادویات بے اثر ہوچکی ہوں یا علاج کروانے سے مرض میں اضافہ ہوتا ہو اور یہ مثال صادق ہوچکی ہو۔

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

اکثر ایسا سحر جادو اور کالے علم کے تعویذات اور عمل کے ذریعے ہوتا ہے مرض کا پتہ نہیں چلتا۔ ایسے مریضوں سے ڈاکٹر اور حکماء عاجز ہوتے ہیں۔ ذیل کے عمل کو آزمائیں اور راقم السطور کو دعائے خیر میں یاد رکھیں۔ عمل یوں ہے کہ:

اول سورۂ یٰسین شریف یا مبین پوری ایک بار پڑھیں پھر سورہ رحمٰن

پوری ایک بار پڑھیں۔ پھر سورہ مزمل ایک بار پوری پڑھیں، دوسری بار دوسرے رکوع سے شروع کر کے آخر تک پڑھیں اور یہ تین بار پڑھیں۔ تمام سورتیں معہ بسم اللہ پڑھیں اور اول و آخر درود شریف طاق بار ضرور پڑھیں۔

ایک شیشے کی صاف بوتل میں مساجد سے حاصل کردہ پانی ڈال لیں در اس پر مذکورہ بالا عمل پڑھ کر دم کریں۔ مریض کو صبح وشام ایک ایک گھونٹ پینے کی ہدایت کریں۔ انشاء اللہ ایک ہفتہ نہ گزرے گا کہ مرض ظاہر ہو جائے گا۔

۵-طریقہ دریافت مرض، آسیب، جادو : ایک کوری ٹھیکری پر ذیل کا نقش تحریر کریں۔ بعدہٗ مریض، مریضہ کے سر سے سات بار اتار کر آگ میں ڈال دیں تاکہ ٹھیکری خوب گرم ہو کر سرخ ہو جائے، ٹھنڈا ہونے پر غور سے دیکھیں۔

ا-اگر حروف سفید ہو جائیں تو سحر جادو ہے اور تعویذات کا اثر ہے۔

ب-اگر حروف سرخ ہو جائیں تو چڑیل، دیوی اور جنات وغیرہ کا اثر ہے۔

ج-اگر غائب ہو جائیں تو آسیب پریوں کی جملہ اقسام سے ہے۔

د-اور اگر حروف سیاہ ہی باقی رہیں تو بدان میں مرض جسمانی ہے۔

نقش یہ ہے۔

۱۱۳۱۸۱۵ غ ۹ ح ۴ غ ۲۱۱۱۴۳

۶-طریقہ تشخیص عجیبہ : اس طریقہ کو مجھے چند بار قریب المرگ مریضوں پہ آزمانے کا موقع ملا ہے۔ اس طریقہ سے مجھے تشخیص کرنے میں ہر بار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ عمل ایک طرح کا استخارہ ہے۔ اگر مریض کا حال معلوم کرنا ہو کہ اچھا ہوگا یا نہیں۔ بیماری بڑھ جائے گی یا جلدی صحت یابی حاصل ہوگی۔ ذیل کے اسماء طلسمات کو ایک انڈے پر تحریر کریں اور رات کے وقت مریض کے سر کے پاس وہ مرغی کا انڈا خفیہ رکھ دیں۔ صبح کے وقت نکال کر اسے ابال کر دیکھیں۔

ا-اگر انڈے کا رنگ سیاہ یا سرخ ہوگا تو سمجھیں کہ بیماری طویل ہوگی اور مریض مرجائے گا۔

ب-اگر رنگ نہ بدلے تو انشاء اللہ مریض اچھا ہو جائے گا۔ طلسماتی اسماء یہ ہیں۔

۷-تشخیص مرض بذریعہ سیارگان : یہ طریقہ میرے روزانہ کے معمولات میں سے ہے۔ میرا یہ صدری راز تھا جو کہ پہلی بار اس کتاب میں درج کر رہا ہوں۔ دنیائے تشخیص میں اس سے آسان اور سو فیصد درست عمل آپ کو نہ مل سکے گا۔

تشخیص کے اس طریقہ کو بچوں کا کھیل نہ بنائیں۔ اس سے صرف ایسے وقت مدد لی جائے جبکہ مرض یہ ہے جسم کے مختلف حصے متاثر ہوں یا متعدد امراض جسم کے اندر پائے جائیں، کبھی کچھ ہو گیا، کبھی کچھ یا طبیب اور ڈاکٹروں کی تشخیص کسی مرض کی نشان دہی نہ کرے یا مدت تک ادویہ کا علاج کرنے پر بھی شفاء حاصل نہ ہوئی ہو تب اس طریقہ سے تشخیص کر کے علاج کی طرف توجہ دیں۔

طریقہ یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس ایسا مریض آئے جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے تب دیکھیں کہ کس سیارہ کی ساعت چل رہی ہے۔ پس ہر سیارے کے آگے نتیجہ درج ہے۔ اس طرح آپ کو مریض کے مرض کا بآسانی پتہ چل جائے گا۔

۱-**شمس** : مریض کے بدن میں گرمی اور خشکی اعتدال سے زیادہ ہے۔ مرض کا سبب یہی ہے۔

۲-**قمر** : اسے دو نظر کی بیماری یعنی جن وانس کی نظر بد کا اثر ہے۔

۳-**عطارد** : تعویذات کا اثر ہے، مریض ذہنی طور پر مفلوج ہے، گھر میں یا باہر سحر جادو دفن ہے۔

۴-**زہرہ** : مرض عشق میں مبتلا ہے۔

۵-**مریخ** : مریض پر جنات کا آسیب ہے۔ مرض بدن کے اندر سرایت کر چکا ہے۔ نیند کے اندر ڈرتا ہے۔

۶-**مشتری** : غذا کے غلط استعمال سے مرض لاحق ہوا ہے اور مرض جسمانی ہے۔

۷-**زحل** : مریض پر سحر جادو کا اثر عظیم ہے۔

تشخیص وعلاج

اگر آپ معلوم کرنا چاہیں کہ فلاں مریض کو نظر بد لگی ہے یا اس پر جنات وآسیب کا اثر ہے یا کوئی مرض ہے تو ذیل کے طریقہ سے معلوم کریں۔

طریقہ : مریض کے جوتے اتروا کر اس کے دائیں پاؤں کو پاکیزہ، صاف مٹی یا راکھ پر لگوائیں تاکہ پاؤں کا نقش مٹی یا راکھ پر بن جائے۔ اب اس نقش پا کی خوب پیمائش کر کے لکھ لیں۔ اس کے بعد سورہ ہمزہ شریف مع بسم اللہ تین بار پڑھیں۔ ہر بار آخر میں یہ کلمات تین تین بار

پڑھیں۔

اَقْسَمْتُ عَلَيْكَ يَا مَيْمُوْنَ يَا بَا نُوْحٍ اَنْ تَنْزِلَ عَلٰى هٰذَا الْاَثَرِ وَ تَبَيِّنَ مَا بِصَاحِبِهِ مِنَ الْمَرَضِ اِنْ كَانَ مِنَ الْجِنِّ اَوْ مِنَ الْاِنْسِ اَوْ غَيْرِهِمْ فَاِنْ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَطَوِّلْهُ وَاِنْ كَانَ مِنَ الْاِنْسِ فَقَصِّرْهُ وَ اِنْ كَانَ مِنَ اللّٰهِ فَاَبْقِهِ عَلٰى حَالِهِ بِحَقِّ هٰذِهِ السُّوْرَةِ الشَّرِيْفَةِ الْوَحَا ۳ بار، السَّاعَة ۳ بار، مریض کے پاؤں کے نشان پر دم کریں۔ اب دو بار پیمائش کریں۔ پس اگر:

ا۔ نقش پا چھوٹا ہوجائے تو اثر جنات، آسیب پری وغیرہ کا ہے۔

ب۔ نقش پا بڑا ہوجائے تو وہ گزند انسان سے ہے۔

ج۔ نقش پا بدستور رہے یعنی پہلی پیمائش کے مطابق ہی رہے تو اس سے معلوم ہوگا کہ وہ صدمہ مرض منجانب اللہ ہے۔

پہلی صورت میں یعنی اگر نقش پا چھوٹا ہوگیا ہے تو اس کے لئے

ا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَ اِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا وَ جَعَلْنَا عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اَكِنَّةً اَنْ يَّفْقَهُوْهُ وَ فِيْ اٰذَانِهِمْ وَقْرًا. وَ اِذَا ذَكَرْتَ رَبَّكَ بِالْقُرْاٰنِ وَحْدَهٗ وَلَّوْا عَلٰى اَدْبَارِهِمْ نُفُوْرًا (بنی سرائیل)

اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ وَ اَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ (المؤمنون: ۱۱۵)

يٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ فَبِاَيِّ اٰلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ. يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ. (الرحمٰن ۳۳-۳۵)

ان تمام آیات مبارکہ کو سفید کاغذ پر زعفران سے تحریر کر کے تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ تعویذ کو چمڑے وغیرہ میں بند نہ کیا جائے بلکہ اسے معطر کر کے چاندی یا کسی بھی دھات کی تختی میں بند کیا جائے۔ انشاء اللہ مریض تندرست ہوجائے گا۔

ب۔ اگر نقش پا دراز ہوجائے تو اس کے لئے پوری سورۃ تکویر بطور تعویذ حسب سابق تحریر کر کے مریض کے گلے میں ڈالنے کے لئے دیں۔

ج۔ اگر نقش پا بدستور ہے تو اس کے لئے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ

آخر سورۃ تحریر کر کے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالنے کے لئے دیں۔ یہ سورہ حشر، پارہ ۲۸ کی آخری چار آیات ہیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔

☆☆☆

درختوں کے ذریعہ شخصیت شناسی

عدیلہ بابر رضوی

برطانوی دست شناس الزبتھ ولسن کو علم قیافہ (شخصیت شناسی) میں بھی کمال حاصل ہے ان کی تحقیق کے مطابق مختلف تاریخوں میں پیدا ہونے والے افراد میں مخصوص درختوں جیسی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ الزبتھ ولسن نے قدیم علم سے استفادہ کرتے ہوئے شخصیت شناسی کے لئے ایک ایسا جدول مرتب کیا جس کی مدد سے کوئی بھی قاری اپنی تاریخ پیدائش کے اعتبار سے خود سے منسوب درخت سے واقف ہوسکتا ہے اور اسی نسبت سے اپنی شخصیت کی مثبت و منفی خصوصیات سے واقفیت ہوسکتی ہے۔ الزبتھ ولسن کا مشورہ ہے کہ جب آپ اپنی شخصیت سے منسوب درخت معلوم کرلیں تو بہتر ہے کہ آنگن میں وہی درخت لگالیں اور اس کی مناسب دیکھ بھال کرتے رہیں۔ الزبتھ ولسن کا کہنا ہے کہ ایسا کرنے اور درخت کی قربت سے آپ کی شخصیت کو جلا ملے گی اور آپ کی خصوصیات نکھرتی چلی جائیں گی۔

درخت اور ان کی خصوصیات

سیب:(Apple) اہم خصوصیات : محبت کرنیوالا۔

آپ کی شخصیت جاذب اور متاثر کن ہے آپ کے گرد مقناطیسیت کا ہالہ دوسروں کو آپ کی طرف متوجہ کرنے پر مجبور کرتا ہے، مہم جوئی، ہرجائی پن اور حساسیت آپ کی صفات ہیں۔ آپ کے نزدیک چاہے یا چاہے جانے کے بغیر زندگی فضول ہے، آپ کی زندگی کا ایندھن محبت ہے، آپ آج کی دنیا میں رہنا پسند کرتے ہیں، تخیلاتی مزاج کے علاوہ لاپرواہی بھی آپ کی عادات میں سے ایک ہے آپ سائنسی رجحان بھی رکھتے ہیں۔

صنوبر، چیڑ (Fir)

اہم خصوصیات : پراسراریت۔

آپ کی ضد اور موڈی طبیعت کی وجہ سے آپ اپنی راہیں عموماً خود طے کرنا پسند کرتے ہیں اس کے باوجود آپ خوش خلق اور ہمدرد ہیں آپ کی پسند اور ذوق بہت اعلیٰ ہے اور آپ حسن کے درمیان گھرے رہنا چاہتے ہیں، آپ کی جبلی وجاہت اور توقیر کی وجہ سے لوگ آپ سے حسد کرنے لگتے ہیں، آپ باصلاحیت، مضبوط قوت ارادی کے مالک ہیں اس کے باوجود کہ آپ کے حاسدوں اور دشمنوں کی تعداد زیادہ ہے تاہم آپ کے دوستوں کی تعداد بھی کم نہیں۔

دیودار (Elm) اہم خصوصیات : عظیم المرتبت۔

آپ کی شخصیت اعلیٰ مرتبت، خوش مزاج، رحم دل اور سخی ہے آپ قناعت پسند ہیں اور آپ کی خواہشات اور مطالبات بہت محدود ہیں لیکن آپ غلطی معاف کرنے کے قائل نہیں ہیں۔ آپ ایک وفادار، ایماندار اور مخلص دوست ثابت ہوسکتے ہیں لیکن تعلقات میں حاکمیت کا اظہار آپ کی جبلت میں شامل ہے۔ بسا اوقات آپ اپنے مخالفین کی تعداد میں اضافہ کرسکتے ہیں، جب آپ من مانی کے ذریعہ دوسروں پر اپنی رائے مسلط کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سرو، شمشاد (Sypress)

اہم خصوصیات : وفاشعاری۔

آپ کی شخصیت رجائیت پسند اور امید پرستانہ ہے، کج بحثی اور دخل درمعقولات آپ کی منفی خصوصیات ہیں۔ اچھے اور برے حالات میں آپ امید کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے۔ آپ کے لئے ضروری ہے کہ مناسب دولت حاصل کریں اور دوسروں کو دیئے ہوئے تحائف کی سند بھی محفوظ رکھیں، دولت کی کمی اور دوسروں کی احسان فراموشی کی وجہ سے اس بات کا پوشیدہ احتمال ہے کہ آپ زود رنج اور غصہ ور ہوکر دوسروں کے احساسات اور جذبات کو پامال کرنے لگیں، آپ جذبہ محبت اور شوق سے سرشار ہیں اور بہت محبت کرنے والے ہیں لیکن آپ کو مطمئن کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں۔

سفیدہ، درخت تبریزی (Poplar)

اہم خصوصیات : متلون مزاج۔

آپ بہترین منتظم ہیں، فنکارانہ صلاحیتیں اور فلسفیانہ رجحان رکھتے ہیں آپ میں تصویر کے دونوں رخ دیکھنے کی صلاحیت ہے جو آپ کی متلون مزاجی کو مہمیز کرتی ہے، آپ میں تنہا پسندی کا رجحان بھی بدرجہ اتم موجود ہے، آپ کو دھوکہ دیا جائے تو آپ بدترین دشمن ثابت ہوسکتے ہیں، آپ حد درجہ قابل اعتبار اور مخلص ہیں اور اپنی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے پورا کرتے ہیں جب کہ کسی بھی معاہدے کی پاسداری کی پابندی بھی کرتے ہیں۔

دیار، صنوبر (Sedar)

اہم خصوصیات : بلند حوصلہ، خود اعتمادی۔

آپ کی خوبصورتی بسا اوقات آپ کے چہرے بشرے سے ظاہر نہیں ہوتی لیکن آپ اندرونی طور پر بہت خوبصورت ہیں آپ بلند حوصلہ اور خود اعتماد ہیں لیکن آپ عدم اعتمادی رکھنے والوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں، آپ میں حالات سے نمٹنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے اور آپ اپنی منزل کا یقین خود کرنے کے عادی ہیں، آپ جفاکش اور رجائیت پسند ہیں آپ سچی محبت کے لئے بہت دیر تک انتظار کر سکتے ہیں اور وقت کے کھیل کو سمجھنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

اننا س (Pine) اهم خصو صیات :انفرادیت۔

آپ صرف موافق دوستوں کے ساتھ اور ایسے ہی ماحول میں رہنا پسند کرتے ہیں، آپ چست چالاک اور صحت مند ہیں آپ عملی اور قابل اعتماد بھی ہیں، آپ کی بے تکلفی اور بے ساختگی دوسروں کو اپنی طرف متوجہ اور مائل کر دیتی ہے اور آپ بہترین ساتھی بھی ثابت ہوتے ہیں۔ آپ اعلیٰ ذوق اور اقدار کے مالک ہیں لیکن اعلیٰ صفات دیکھ کر آپ بہت جلد محبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، آپ کا جذبہ محبت بہت جلد بھڑک اٹھتا ہے اور یہ جوش بہت جلد ٹھنڈا بھی ہو جاتا ہے اور آپ کی عدم دلچسپی ظاہر ہونے لگتی ہے، اس خصوصیات کی وجہ سے محبت کے معاملات میں آپ کو بہت سی ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔

بید مجنو ں (Weeping Willow)

اهم خصو صیات :افسردہ مزاجی۔

آپ خوبصورت ہو سکتے ہیں لیکن آپ کی پرملول طبیعت آپ کی شخصیت کو دوسروں کے سامنے معمہ بنائے رکھتی ہے۔ واضح طور پر آپ کی شخصیت وجدان سے بھرپور ہے اور آپ سفر اور حسن کے دلدادہ ہیں آپ خوابوں کی دنیا میں رہنے والے اور کچھ سنکی، متلون مزاج اور بے چین طبیعت رکھتے ہیں اس کے باوجود آپ مخلص اور قابل اعتماد ہیں، آپ کو اپنی محبت کے حصول میں بہت سی ناکامیاں دیکھنا پڑیں گی تاوقتیکہ آپ کو ایسا جیون ساتھی نہ مل جائے جو آپ کو سہارا دے سکے جس کے آپ متلاشی ہیں۔

لیمو ں (Lime) اهم خصو صیات :ضدی۔

ضدی ہونے کے باوجود آپ جلد پسیج جانے والے اور نرم مزاج بھی ہیں اور اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ آپ بہت باصلاحیت ہیں لیکن اپنی ہٹ دھرمی کی وجہ سے اپنے خوابوں کو شرمندہ تعبیر ہونے سے خود ہی روکے رکھتے ہیں، آپ وفا شعار ہیں لیکن آپ حسد کا شکار بھی ہو سکتے ہیں اور اپنی محبت کو آسانی سے ترک کرنے والے نہیں ہیں تاہم اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ قدرت نے جو کچھ آپ کو دیا ہے یہی آپ کا حصہ تھا اور آپ اسے قبول بھی کر لیتے ہیں۔

شاہ بلوط (Oak) اهم خصو صیات :طاقت۔

آپ جرأت مند، مضبوط، کٹھور، سنگدل، خودمختار اور سمجھدار ہیں اور تقریباً خصوصیات شاہ بلوط کی ہیں جس کی جڑیں بہت گہری اور مضبوط ہوتی ہیں جب آپ فیصلہ کر کے ڈٹ جاتے ہیں تو پسپا نہیں ہوتے۔ جب آپ کو کسی چیز کی اشد ضرورت ہوتی ہے تو آپ اسے حاصل کر کے رہتے ہیں آپ کی عمدہ صحت آپ کا ہر محاذ پر ساتھ دیتی ہے اور آپ اپنے مقاصد میں کامیاب رہتے ہیں، آپ حقیقت پسند ہے ہر وہ چیز حاصل کر لیتے ہیں جس کی آپ کو خواہش ہے۔

فندق بندق (Hazelnut)

اهم خصو صیات : غیر معمولی۔

آپ کی پسندیدہ شخصیت اور شہرت یافتہ ہے۔ آپ بھرپور تأثر دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں، معاشرتی مقاصد میں عموماً آپ کلیدی حیثیت رکھتے ہیں تاہم آپ ایک موڈی اور حاسد عاشق ہو سکتے ہیں لیکن جب ذمہ داری قبول کرتے ہیں تو آپ درگزر سے بھی کام لیتے ہیں اور اپنے آپ کو محبت میں مخلص اور وفا شعار ثابت کر دیتے اور جب چاہتے ہیں افہام و تفہیم سے بھی کام لیتے ہیں۔ سمجھ بوجھ کا مظاہرہ کرنے کے ساتھ بعض اوقات جب آپ شیطانیت پر اتر آتے ہیں تو مد مقابل کو متزلزل کرنے کے لئے آپ کے چند الفاظ ہی کافی ہوتے ہیں۔

سماک کوهی (Rowan)

اهم خصو صیات :حساسیت۔

آپ جاذب نظر، خوش اخلاق اور ہنس مکھ ہیں۔ بہت سی اعلیٰ صفات کے باوجود آپ میں خود پرستانہ جذبات نہیں پائے جاتے اس کے برعکس آپ جب بھی انکسار سے کام لیتے ہیں تو آپ کی شخصیت کی مقناطیسیت میں اضافہ ہو جاتا ہے، آپ فنکارانہ رجحان رکھتے ہیں اور بہترین جمالیاتی ذوق کے حامل ہیں، اچھے لوگوں کی صحبت اور زندگی سے پیار آپ کی فطرت کا ایک حصہ ہے۔ آپ خودمختار ہونے کے باوجود بسا اوقات دوسروں پر انحصار کرتے ہیں تاہم محبت کے مقابلے میں آپ جذبات کی گرم جوشی کے اظہار کے موقعہ پر اپنی زندگی کو الجھنوں میں گھسیٹ لیتے ہیں، محبت میں ایک دفعہ چوٹ کھانے کے بعد آپ اس کی کسک کو بھی نہیں بھولتے، دشمن کو معاف کرنا بھی آپ کی فطرت میں شامل نہیں۔

میپل جنس آج یاجنس افرا (Maple)

اهم خصو صیات :خودمختاری

آپ عملی انسان ہونے کے ساتھ ساتھ تخیلاتی دنیا میں بھی پاؤں پسارے رہتے ہیں آپ کی شخصیت غیر معمولی ہے اور بہترین حافظے کے ساتھ

آپ عمدہ ذہن کے بھی مالک ہیں، آپ مستقل مزاج، متکبر اور نئے تجربات کی خواہش رکھتے ہیں، ان صفات کے باوجود آپ میں جھجک اور شرم کا عنصر ضرورت سے زیادہ ہے، بسا اوقات آپ بوکھلاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں، آپ میں کچھ ایسی خامیاں بھی ہیں جس کی وجہ سے آپ کی ازدواجی زندگی میں پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں، آپ کے غرور اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے آپ پر کوئی رائے مسلط کرنا ممکن نہیں۔

اخروٹ (Walnut)

اہم خصوصیات: ولولہ انگیزی۔

آپ کی شخصیت خودخیز اور غیر معمولی ہے، آپ ہمہ جہت شخصیت کے مالک ہیں، ان خصوصیات کی موجودگی میں کوئی بھی اندازہ نہیں لگا سکتا کہ آپ کا اگلا قدم کیا ہوگا، اپنے مقاصد کے حصول میں آپ کا رویہ جارحانہ اور بے رحمانہ ہوسکتا ہے اس کے باوجود آپ وسیع النظر اور عالی مرتبت بھی ہیں آپ اپنے موقف پر ڈٹے رہنے کے عادی ہیں اسلئے آپ ایک مشکل رفیق ثابت ہو سکتے ہیں، آپ کی شخصیت قابل ستائش ہے لیکن آپ کو بہت کم پسند کیا جاتا ہے۔

جوز شاہ بلوط (Chestnut)

اہم خصوصیات: وفاشعاری۔

آپ انتہائی جاذب نظر ہو سکتے ہیں، آپ پیدائشی سیاست کار ہیں اور آپ کی خوداعتمادی آپ کی کامیابیوں کی ضمانت بنی رہتی ہے جس سے آپ اپنے مخالفین کو قائل کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں، آپ زندگی میں ایک بار محبت کے قائل ہیں اس لئے محبت کے چناؤ میں کم ہی غلطی کر سکتے ہیں لیکن درست رفیق کی تلاش میں آپ بہت وقت گنوا چکے ہوتے ہیں نیز آپ کی حسن انصاف بہت تیز ہے اور آپ انصاف کرنے میں بہت کم غلطی کرتے ہیں۔

دیودار یا زیتونی قبیلہ (Ash)

اہم خصوصیات: بلند نظری۔

آپ کی شخصیت غیر معمولی طور پر پسندیدہ ہے اور بہت پر جوش اور زندہ دل بھی، تاہم آپ تنقید برداشت نہیں کرتے اور بعض اوقات اسے اپنی انا کا مسئلہ بنا لیتے ہیں، آپ بلند حوصلہ اور ذہین ہیں اور مستقبل کے خطرات سے نمٹنے کی صلاحیت رکھتے ہیں ساتھ ہی آپ قابل اعتماد اور وفادار عاشق بھی ثابت ہو سکتے ہیں، ان خصوصیات کے باوجود آپ کو اپنے احساسات اور جذبات پر حد درجہ کنٹرول ہے اور بسا اوقات آپ دل کے بجائے دماغ سے فیصلہ کرتے ہیں، آپ معاہدوں کی پاسداری کے قائل ہیں اور رفیق حیات سے وفادار رہتے ہیں۔

ممرز. آلوش (Hornbeam)

اہم خصوصیات: عالی ذوق۔ آپ کو قدرت نے عمدہ حسن عطا کیا ہے اور اپنے حسن کی نگہداشت بھی عمدگی سے کرتے ہیں، آپ انا پرست ہیں اور بعض اوقات اپنے آپ کو ناقابل اعتماد ثابت کر بیٹھتے ہیں تاہم آپ متوازن زندگی گزارتے ہیں آپ کو نہایت جذباتی رفیق کی تلاش رہتی ہے لیکن کبھی کبھی آپ اپنے آپ سے بھی مطمئن نہیں ہوتے اس لئے اپنی ازدواجی زندگی میں الجھنوں کا شکار رہتے ہیں، آپ کی قوت متخیلہ بہت تیز ہے اور محبت کے جوش میں آپ ایسے خیالی محبوب کو تلاش کرنے لگتے ہیں جس کی صفات غیر معمولی ہوں، خیال پرستی آپ کے دکھوں میں اضافے کا سبب بنتی ہے۔

انجیر (Fig)

اہم خصوصیات: حساسیت۔

آپ عمدہ فہم وادراک کے مالک ہیں اور خودمختاری پر یقین رکھتے ہیں آپ خواہشات سے لبریز ہو سکتے ہیں لیکن اپنے آپ کو متنازعہ شخصیت بنانا پسند نہیں کرتے، آپ کو جانوروں سے بھی محبت ہے اور آپ کو زندگی سے بھی پیار ہے، آپ کے نزدیک آپ کا خاندان سب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے آپ کی ہردلعزیزی کی وجہ سے آپ کو "سماجی تتلی" کہنا مناسب ہوگا، آپ کی حس مزاح بہت عمدہ ہے اور آپ پر تعیش زندگی گزارنا پسند کرتے ہیں، آپ زندگی سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت رکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے ساتھیوں کو بھی خوش رکھنے کا ہنر جانتے ہیں۔

شیتل، پدماک، سندر (Birch)

اہم خصوصیات: تلقینی، الہامی۔

آپ پر جوش، خوش اطوار، خوش وضع، منکسر المزاج اور یاروں کے یار ہیں ساتھ ہی اعتدال پسند بھی، آپ فحاشی سے سخت نفرت کرتے ہیں اور کسی بھی جذبے یا شئے میں زیادتی پسند نہیں کرتے، آپ کو قدرتی مناظر اور قدرتی حسن بہت متاثر کرتا ہے، لیکن آپ میں جذبوں اور اُمنگوں کی کمی ہے اور آپ الہامی مزاج رکھتے ہیں، آپکی قوت متخیلہ بھی بہت تیز ہے اور آپ زندگی سے لطف اندوز ہونے کے گر بھی جانتے ہیں۔

زیتون (Olive)

اہم خصوصیات: حاکمیت۔

زیتون کی طرح آپ سورج کی حرارت سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور جذبات کی گرمی میں گھرے رہنے کی شدید خواہش رکھتے ہیں، آپ ٹوٹ کر محبت کرنے والے شخص ہیں، آپ زندگی کے تمام معاملات میں جارحیت اور تشدد کو سخت ناپسند کرتے ہیں اور رحم دل بھی ہیں، آپ دانشور لوگوں میں اٹھنے بیٹھنے اور عمدہ کتابیں پڑھنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں اور بھرپور زندگی گزارتے ہیں۔

❄❄❄❄❄❄❄❄❄❄

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تصانیف

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے، جو بطور خاص امت محمدیؐ کو عطا کی گئی ہے۔ بسم اللہ کے اہم راز اور خواص کیا ہیں۔ یہ جاننے کے لئے اِس کتاب کو پڑھیں۔
ہدیہ -/30 روپے (علاہ محصول ڈاک)

آیۃ الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی قرآن حکیم کی ایک جلیل القدر آیت ہے۔ اِس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے اکابرین نے دسیوں طریقے لکھے ہیں۔ اِن طریقوں کو آسان زبان میں اس کتاب کو جمع کیا گیا ہے۔
ہدیہ -/20 روپے (علاہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۂ فاتحہ ایک عظیم الشان دولت ہے۔ یہ تمام امراض کا علاج اور ذریعۂ شفابخش ہے۔ اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں، اس عظیم سورۃ سے روحانی فائدے حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔
ہدیہ -/45 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت

سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ اس سورۃ کے ذریعہ بے شمار مسائل حل کئے جاسکتے ہیں اور بے شمار مصائب سے چھٹکارہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اس سورۃ سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ بہت دل نشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ (ہدیہ -/25 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کشکول عملیات

طلبا اور عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ، سینکڑوں امراض کا روحانی علاج۔ (ہدیہ -/80 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنی شخصیت کا اندازہ آپ کیسے کرسکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الاعداد

علمِ اعداد کے موضوع پر ایک آسان کتاب جو قدرتِ خداوندی اور انعاماتِ خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔
(ہدیہ -/70 روپے علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ اہم سوالات کے جوابات کس طرح حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمۂ اعداد کا مطالعہ کریں۔
(ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسان کی شخصیت اور ان کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور انسان خامیوں کی چغلی کھاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے محاسن و معائب پر مطلع ہونا چاہیں تو اس کتاب کو مطالعے میں رکھیں۔
(ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد کا جادو

علم اعداد، علم سائنس کی طرح ایک متاثر کن علم ہے۔ اس علم کے ذریعہ کس طرح اُلجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا جاسکتا ہے؟ یہ کتاب مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے پیش کرتی ہے۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جس کو ہندوپاک کے ہزاروں عاملین خراج تحسین پیش کیا۔ (ہدیہ -/100 روپے علاوہ محصول ڈاک)

آیات مجموعۂ قرآنی

آیاتِ رزق، آیاتِ شفاء، آیاتِ حفاظت، آیاتِ لطیف اور منزل کی عظمت و افادیت پر مشتمل ہر گھر میں رکھنے والی کتاب۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا" نام ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں؟ اور کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر میں رکھیں، اپنے بچوں، اپنے پوتے، پوتیوں اور نواسے، نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کے لئے اس کتاب کو گھر میں رکھیں۔
(ہدیہ -/40 روپے علاوہ محصول ڈاک)

پتھروں کی خصوصیات

پتھر اور نگینے بھی حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ اس نعمت سے کس طرح استفادہ کیا جاسکتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (ہدیہ -/ روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمالِ حزب البحر (اضافہ شدہ)

حیرت ناک عملیات کا ذخیرہ۔ (ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمالِ ناسوتی

صوفیوں اور درویشوں کے مخصوص اعمال۔
(ہدیہ -/20 روپے علاوہ محصول ڈاک)

جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے

ایک معلوماتی کتاب۔ (ہدیہ -/45 روپے علاوہ محصول ڈاک)

اپنے آرڈر کے ساتھ پیشگی رقم ضرور بھیجیں تاکہ بروقت آرڈر کی تعمیل ہوسکے۔

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

نامردی دور کرنے کا بہترین طریقہ

وہ حضرات جن کے اندر رجولیت یا قوت امساک کی کمی ہے ان کو چاہئے کہ اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد نکال کر ان میں ۱۶۳۱ کا اضافہ کردیں۔ حاصل جمع کو ۲۸ سے تقسیم کریں۔ حاصل تقسیم کے حروف بنا لیں اور ان کے آگے لفظ طیش بڑھادیں اور اس کلمہ کو لوہے کی انگوٹھی میں کندہ اُس وقت کرائیں جب مریخ شرف یا اوج میں ہو پھر اس عمل کو لو چندری منگل کو پہلی ساعت میں کندہ کرالیں۔ انشاء اللہ انگوٹھی پہننے کے کچھ دنوں بعد بدن میں چستی پیدا ہوگی اور مردہ رگوں میں جان پڑ جائے گی جوش پیدا ہوگا اور شباب کا لطف آئے گا، چوں کہ یہ عمل کچھ انوکھا سا ہے اس لئے قارئین کی آسانی کے لئے ایک مثال کے ذریعہ سمجھاتے ہیں۔

مثلاً نسیم احمد ابن عارفہ کے لئے انگوٹھی بنانی ہے تو اس طرح عمل تیار کریں گے۔

اعداد نسیم احمد	۲۱۳
اعداد عارفہ بی	۳۶۸
اضافہ	۱۶۳۱
ٹوٹل	۲۲۱۲
تقسیم ۲۸ پر	۲۸) ۲۲۱۲ (۷۹

۲۲۱۲
۱۹۶
———
۲۵۲
۲۵۲
———
x

۷۹ کے حروف یہ بنے۔ ط۔ع۔
ان کے آگے کلمہ طیش لگایا یہ بنا طعطیش نسیم احمد کلمہ طعطیش۔
لوہے کی انگوٹھی پر کندہ کراکر پہنیں گے تو انشاء اللہ ان کی مردانگی بحال ہوجائے گی اور مردانہ کمزوریوں سے نجات مل جائے گی۔

خون کی کمی اور جسمانی کمزوری

اگر کوئی صاحب خون کی کمی محسوس کرتے ہوں اور ان کے جسم میں کمزوری پیدا ہوگئی ہو تو ان کو چاہئے کہ اپنے نام اور والدہ کے نام کے اعداد نکال کر حرف ''غ'' اور اس کے موکل لوخائیل کے اعداد اس میں شامل کرکے ایک نقش مربع آتشی چال سے تیار کریں اور اس کے نیچے موکل کا نام لکھ، س۔ اس نقش کو سرخ روشنائی سے لکھیں اور کالے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ خون بننا شروع ہوگا اور جسمانی کمزوریوں سے نجات ملے گی۔

اس نقش کو بھی ایک مثال کے ذریعہ سمجھیں۔

مثلاً جاوید اختر ابن سلمہ بیگم کے لئے نقش بنانا ہے تو عمل اس طرح کریں گے۔

اعداد جاوید اختر	۱۲۲۵
اعداد سلمہ بیگم	۲۰۷
اعداد حرف غ	۱۰۰۰
اعداد لوخائیل	۶۷۸
ٹوٹل :	۳۱۱۰

۳۰

قانون کے وضع کئے ۴) ۳۰۸۰ (۷۷۰

۲۸
———
۲۸
۲۸
———
x

نقش آتشی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷۷۰	۷۸۳	۷۸۰	۷۷۷
۷۸۱	۷۷۶	۷۷۱	۷۸۲
۷۷۵	۷۷۸	۷۸۵	۷۷۲
۷۸۴	۷۷۳	۷۷۴	۷۷۹

چال آتشی یہ ہے۔

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر ۴ سے تقسیم کے بعد بچے (باقی قسمت) ایک بچتا تو خانہ نمبر ۱۳ میں ایک عدد کا اضافہ کرتے، اگر ۲ باقی رہتے تو خانہ نمبر ۹ میں ایک عدد کا اضافہ ہوتا اور اگر ۳ باقی رہتے تو خانہ نمبر ۵ میں ایک عدد کا اضافہ ہوتا۔

برائے تفریق وعداوت

اگر دو فریق میں ناجائز تعلقات ہوں اور ان کو ختم کرنا مقصود ہو تو مندرجہ ذیل نقش سنیچر کے دن ساعتِ مریخ میں لکھ کر اس کے نیچے دونوں کے نام لکھ دیں اور آیت کریمہ کے درمیان نام لکھیں اور اس کو کسی پرانی قبر میں دبا دیں۔ انشاء اللہ ناجائز تعلق ختم ہوگا اور دونوں کے درمیان تفریق ہو جائے گی۔

اس نقش کو زرد کاغذ پر کالی روشنائی سے لکھیں اور لکھتے وقت نیم کی پتی منہ میں رکھیں اور اسی پتی کو بھی تعویذ کے ساتھ قبر میں دبا دیں۔ نقش کے خانوں میں چال بھی کھول دی گئی ہے اس کا دھیان رکھیں۔

۷۸۶

۷ یاقاہر	۱۲ انتقامہ	۱۱ لایطاق	۱۰ انت الذی
۶ انتقامہ	۱۵ لایطاق	۱۶ انت الذی	۹ الشدید
۵ لایطاق	۱۴ انت الذی	۱۳ الشدید	۸ ذوالبطش
۴ انت الذی	۳ الشدید	۲ ذوالبطش	۱ یاقاہر

كَلَّآ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ وَ قِيْلَ مَنْ رَاقٍ وَ ظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ بَيْنَ فلاں بن فلاں ابن فلاں و فلاں ابن فلاں بحق وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَمَا فَرَّقْتَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَ بَيْنَ آدم اِبليس وَ بَيْنَ محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نقشِ عجیب

اگر کوئی شخص فرار ہو گیا تو اس نقش کو لکھ کر اس کے نیچے مفرور کا نام مع والدہ لکھ کسی پتھر کے نیچے دبا دیں۔ انشاء اللہ وہ شخص واپس آجائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴	۷	۱	۸	۴	۷	۱
۶	۲	۷	۵	۶	۲	۷	۵
۳	۹	۲	۶	۳	۶	۲	۶
۳	۵	۴	۸	۳	۵	۴	۸
۷	۴	۷	۱	۸	۴	۷	۱
۶	۲	۷	۵	۶	۲	۷	۵
۳	۹	۲	۶	۳	۹	۲	۶
۳	۵	۴	۸	۳	۵	۴	۸

عملِ قفل

اگر سورۂ یٰسین مِنَ الْمُکْرَمِیْنَ تک سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آخیر ایک بار بھاگے ہوئے کا نام مع والدہ لے کر تالہ کو بند کر کے کسی دریا میں پھینک دیں تو بھاگا ہوا پریشان ہو کر واپس آجائے گا۔

عملِ وَالْعٰدِیَات

سورہ عادیات لکھ کر اگر اُس لڑکے کے گلے میں ڈال دیں جو بار بار گھر سے یا مدرسے سے بھاگتا ہو تو انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے وہ پھر کبھی نہیں بھاگے گا۔

ناف کو صحیح جگہ پر لانے کے لئے

اگر کسی کی ناف ٹل گئی ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر ناف کی جگہ پر باندھ لیں۔

انشاء اللہ چند منٹوں کے بعد ہی ناف صحیح جگہ پر آجائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۵۷۹	۵۸۲	۱
۵۸۱	۲	۷	۵۸۰
۳	۵۸۴	۵۷۷	۶
۵۱۸	۵	۴	۵۸۳

دنیا مہربان ہوگی

نوچندی جمعرات کو بعد نماز فجر ”یالطیف“ لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے، یہاں تک کہ اشراق کا وقت ہوجائے۔ اشراق کی نفلیں ادا کرنے کے بعد ”یالطیف“ ۱۲۹ مرتبہ اس طرح پڑھے کہ اول آخر تین تین مرتبہ درود شریف پڑھے، پھر یہ نقش تیار کرے، نقش کو گلاب و زعفران سے لکھے۔

۷۸۶

ف	ی	ط	ل
ل	ط	ی	ف
ی	ف	ل	ط
ط	ل	ف	ی

نقش لکھنے کے بعد نقش کی طرف دیکھتے ہوئے ۱۲۹ مرتبہ ”یالطیف“ ”یاطاطائیل“ پڑھے اس کے بعد ۱۱ مرتبہ یہ کلمات پڑھ کر نقش پر دم کردے اور نقش کو سیدھے بازو پر باندھ لے۔ انشاء اللہ دنیا مہربان ہوگی۔ جو کلمات ۱۱ مرتبہ پڑھے جائیں گے وہ یہ ہیں یالطیف اُلْطِفِیْ بِکَ طَفِکَ یَالطیف.

برائے حفاظت

جس شخص کے گلے میں یہ نقش ہوگا اس پر آسیب، جادو اور دشمنی کا کوئی وار اثر نہیں کرے گا، اس نقش کو جمعہ کی نماز کے بعد بنائیں۔

۷۸۶

۱۶۵۱۸	۱۶۵۲۱	۱۶۵۲۹	۱۶۵۱۱
۱۶۵۲۴	۱۶۵۱۲	۱۶۵۱۷	۱۶۵۲۲
۱۶۵۱۳	۱۶۵۲۷	۱۶۵۱۹	۱۶۵۱۶
۱۶۵۲۰	۱۶۵۱۵	۱۶۵۱۴	۱۶۵۲۶

نقش اجل

یہ نقش تسخیر خلائق کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ لیکن اس نقش سے فائدہ اٹھانے کے لئے اس کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے۔ زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے اس نقش کو روزانہ ۳۴ عدد لکھیں اور گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ لگاتار ۴۰ دن تک اس عمل کو جاری رکھیں۔ روزانہ تالاب میں ڈالنا ضروری نہیں ہیں۔ ساتوے دن یا دسوے دن بھی گولیاں بنا کر ڈال سکتے ہیں، زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد یہ نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں پھر دیکھئے کہ کس طرح مخلوق چاروں طرف سے کھنچی چلی آتی ہے۔ ڈاکٹروں، حکیموں، عاملوں وغیرہ کے لئے یہ نقش زیادہ کارآمد ہوتا ہے۔

اگر زکوٰۃ کے بعد کسی کو دینا ہو تو ۵ ہی عدد لکھ کر دیں اور ہرے کپڑے میں لپیٹ کر باندھنے کی تاکید کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

<table>
<tr><td>۸</td><td>۱۱</td><td colspan="2">۱۴</td><td>۱</td></tr>
<tr><td>۱۳</td><td>۲</td><td rowspan="2">[illegible]</td><td>۷</td><td>۱۲</td></tr>
<tr><td rowspan="2">۳</td><td>یاجبرائیل</td><td>یاعزرائیل</td><td rowspan="2">۶</td></tr>
<tr><td>۱۶</td><td>یامیکائیل</td><td>۹</td></tr>
<tr><td>۱۰</td><td>۱۵</td><td colspan="2">۴</td><td>۱۵</td></tr>
</table>

قوتِ ذہن اور امتحان میں کامیابی کے لئے

جو بچے کند ذہن ہوں یا جن بچوں کو تعلیم کا ذوق نہ ہو یا جو بچے امتحان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے کے خواہش مند ہوں ان سب کے لئے یہ نقش انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے گلے میں ڈالیں۔

اگر اس نقش کو امتحان سے چالیس دن پہلے روزانہ ایک نقش طشتری پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، ذہن کی گرہ کھل جائے اور دماغ روشن ہوجائے گا، خصوصیت کے ساتھ اُن بچوں کو یہ پانی پلایا جائے جن کی قوتِ حافظہ کمزور ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۱۵	۱۶۲۹	۱۶۲۶	۱۶۲۲
۱۶۲۷	۱۶۲۱	۱۶۱۶	۱۶۲۸
۱۶۲۰	۱۶۲۴	۱۶۳۱	۱۶۱۷
۱۶۳۰	۱۶۱۸	۱۶۱۹	۱۶۲۵

تسخیرِ خلائق کے لئے

نوچندی اتوار سے یہ عمل شروع کریں، روزانہ ایک نقش لکھ کر اپنے سامنے رکھ لیں اور آیت کریمہ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ ۲۱۱۵ مرتبہ پڑھیں۔ روزانہ نیا نقش لکھ کر اپنے سامنے رکھیں پھر ۴۱ ویں دن ۴۰ نقش آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں اور آخری نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں۔ ۴۱ ویں دن میں انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہو جائے گی اور مخلوق کا ہر وقت ہجوم رہے گا۔ زکوٰۃ کی ادائیگی کے بعد مذکورہ آیت کو مغرب کی نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۳	۲۲۷	۲۲۴	۲۲۱
۲۲۵	۲۲۰	۲۱۴	۲۲۶
۲۱۹	۲۲۲	۲۲۹	۲۱۵
۲۲۸	۲۱۶	۲۱۸	۲۲۳

رزق میں کشادگی کے لئے

اگر کسی شخص کی یہ خواہش ہے کہ اس کا رزق اس کی ضرورتوں کے مطابق بڑھ جائے تو اس عمل کو اختیار کرے۔ سب سے پہلے دو نقش تیار کرے۔ دونوں نقش مخمس ہوں گے، ایک نقش میں یہ چار پانچ اسماء الٰہی لکھے جائیں اور دوسرا نقش ہندسوں پر مشتمل ہوگا۔ دونوں کی چال ایک ہی ہوگی۔ وہ پانچ اسماء الٰہی یہ ہیں۔ ''یارزاق، یاوھاب، یافتاح، یاغنی، یامغنی''، نقش لکھنے سے پہلے حَسْبُنَا اللّٰهُ تین سو تیرہ مرتبہ پڑھیں۔ اس کے بعد نقش لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

یارزاق	یاوہاب	یافتاح	یاغنی	یامغنی
یاوہاب	یافتاح	یاغنی	یامغنی	یارزاق
یافتاح	یاغنی	یامغنی	یارزاق	یاوہاب
یاغنی	یامغنی	یارزاق	یاوہاب	یافتاح
یامغنی	یارزاق	یاوہاب	یافتاح	یاغنی

دوسرا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۹۵	۶۲۰	۶۱۴	۶۰۷	۶۰۱
۶۰۸	۶۰۲	۵۹۶	۶۱۶	۶۱۵
۶۱۷	۶۱۱	۶۰۹	۶۰۳	۵۹۷
۶۰۴	۵۹۸	۶۱۸	۶۱۲	۶۰۵
۶۱۳	۶۰۶	۶۰۰	۵۹۹	۶۱۹

اس نقش کی چال یہ ہے

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

دونوں نقش لکھنے کے بعد ۱۱ مرتبہ یہ دعا پڑھ کر دونوں نقش پر دم کریں اور دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے سیدھے بازو پر باندھ لیں۔ انشاء اللہ رزق میں زبردست اضافہ ہوگا۔

دعا یہ ہے

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِىْ يَارَزَّاقُ مِنْ لَا اَحْتَسِبُ اَللّٰهُمَّ يَاوَهَّابُ هَبْ لِىْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ يَافَتَّاحُ اِفْتَحْ لِىْ اَبْوَابَ الْغِنَاءِ اَللّٰهُمَّ يَاغَنِىُّ اَغْنِنِىْ اَللّٰهُمَّ يَامُغْنِىْ اَغْنِنِىْ بِخَيْرِكَ وَبَرِكَ اِلَيْكَ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ قَدِيْرٌ.

☆☆☆

وظائف واوراد کی دنیا، دُعائیں اور اُنکی تاثیر

دُعا ضرورت بشر ہے، دُعا ربطِ خالق ومخلوق کا بہترین ذریعہ ہے، دُعا دُکھی دلوں کا سہارا ہے، دُعا بقائے کائنات کا سبب ہے، دُعا مومن کی سپر ہے، دُعا انبیاء کا اسلحہ ہے، دُعا نیزوں سے زیادہ اثر کرتی ہے، دُعا شیوۂ انبیاء ہے، دُعا وسیلہ آئمہؑ ہے، دُعا زادِ اولیاء ہے، دُعا حکم ربّ ہے، دُعا تمنائے عابد ہی نہیں خواہش معبود بھی ہے، دُعا بلا ٹالتی ہے، دُعا قضاء ٹالتی ہے، دُعا سے تقدیر بدل جاتی ہیں، زنجیریں کٹ جاتی ہیں، دُعا بے سہاروں کا سہارا ہے، دُعا درِ خالق پر دستک کا نام ہے۔ دُعا عربی لفظ ہے جس کا معنی پکارنا ہے، قرآن وحدیث میں دُعا کی بڑی تاکید وارد ہوئی ہے یاد رکھیں دُعا میں طہارت کی شرط بھی ہٹادی جاتی ہے۔ تاہم طہارت سے دُعائیں جلد شرف قبولیت پاتی ہیں۔

ہمارے ہاں دُعاؤں سے تقدیروں کی زنجیریں توڑنے کی توقع تو کی جاتی ہے۔ مگر دُعا کے تقاضوں کو پورا کرنے کا قطعاً خیال نہیں رکھا جاتا۔ یاد رکھیں دُعا کیلئے سب سے اہم اَمر جسمانی اور روحانی طہارت ہے۔ حرام خوری سے دُعائیں عرش الٰہی سے نہیں ٹکراتی ہیں۔ حرام خوری سے مراد صرف حرام گوشت ہی نہیں بلکہ رشوت، بدعنوانی، غصب حقوق، قرض خوری، مال یتیم کا ہڑپ کرنا، زبردستی کسی سے خدمت کرانا وغیرہ سب ہیں۔ جب قرآن مجید کا کھلا اعلان ہے کہ مجھے پکارو میں جواب دیتا ہوں تو کیسے ممکن ہے کہ ہم پکاریں اور جواب نہ ملے؟ اللہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا ہے۔ اللہ کی روش بھی نہیں بدلتی ہے۔ دُعا کرتے وقت شرعی حدود وقیود کا بھی لحاظ و پاس رہے جیسے بعض لوگ فعل حرام کے اسباب کی دُعا کریں گے تو تھوڑی پوری ہوگی۔ میں اس کالم میں اپنے ذاتی تجربات و مشاہدات پر مشتمل وظائف واوراد اور دُعائیں نقل کر رہا ہوں تا کہ قارئین کو فائدہ ہو۔

شفائے مریض

(۱)۔ ایک نشت میں چند لوگ باوضو ہو کر سورۂ نمل کی آیت نمبر 62 کا پہلا اقتباس 12 ہزار مرتبہ تلاوت کریں تو مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ قبلہ رُخ ہو کر تلاوت کی جائے۔ اس آیت مبارکہ سے ہزاروں لوگ شفایاب ہوئے ہیں۔ لاعلاج امراض کو بھی فائدہ ہوا ہے۔

(۲) باوضو ہو کر 70 مرتبہ سورۂ فاتحہ کی تلاوت کر کے شفائے مریض کی دُعا قبول ہوتی ہے۔ میں نے اس عمل سے ان لوگوں کو بخیریت دیکھا ہے جن کو ہسپتالوں سے جواب مل چکا تھا اور ان کیلئے قبریں خرید لی گئی تھیں۔ ہمارے پیارے نبیؐ نے فاتحہ کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔

(۳) دُعائے مشلول: یہ دُعا امام علیؑ کا ہدیہ ہے ایسے شخص کیلئے جسکا ہاتھ شل ہو گیا تھا صرف ایک مرتبہ پڑھنے سے اُسے شفا نصیب ہوئی۔

2۔ رزق کی فراوانی

(۱) سورہ واقعہ، حدیث شریف ہے کہ نماز عشاء کے بعد سونے سے پہلے سورہ واقعہ تلاوت کرنے والا محتاج نہیں ہوتا۔ ہفتہ کے دن اگر تلاوت شروع کی جائے اور جمعہ کے دن 5 مرتبہ باقی دنوں میں سریع طور پر رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ یہ تعلیم ہمارے پیارے نبیؐ نے اپنے صحابی حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کو دی تھی جو انہوں نے اپنی اولاد کو تعلیم دی۔

(۲)۔ علامہ محمد یار شاہ نے مجھے بتایا کہ روزانہ ہزار مرتبہ دُرود شریف فجر کے بعد تلاوت کرنے سے رزق کے بند دروازے کھل جاتے ہیں۔

(۳)۔روزانہ تلاوت قرآن، تہجد کی پابندی، روزانہ پانچ نمازوں کی وقت پر ادائیگی، استغفار کبیر روزانہ 400 مرتبہ وقت سحر پڑھنے سے۔ صلہ رحمی، خوش اخلاقی، زکوٰۃ کی ادائیگی، احسانِ والدین، احترام اہل علم اور تعتیبات ونوافل کی ادائیگی بالخصوص فجر کے بعد سینے پر ہاتھ کر 70 مرتبہ یا فتاح پڑھنے سے وافر رزق ملتا ہے۔

3۔ردِّ سحر یعنی جادو کا توڑ

آج کل جادو شیطانی عمل ہو چکا ہے۔ مشرکین کی ایک فعال جماعت اہل ایمان سے مال بٹور کر شیطانی عمل کر رہی ہے۔ یاد رہے جادو کرنے والا کرانے والا دونوں جہنمی ہیں۔ بعض مرد اور عورتیں دوسروں کے گھر اُجاڑنے کی بدترین چالیں چلتے ہیں۔ قرآن مجید میں جادو کے بارے میں ریمارکس موجود ہیں۔ یہ شیطانی چال ہے۔ جو لوگ نماز روزہ کے پابند ہوں شریعت کی حدود و قیود کو نہیں پھلانگتے۔ قرآن کی روزانہ تلاوت کرتے ہیں اُن پر جادو کے اثرات نہیں ہوتے۔ جن پر جادو کے اثرات محسوس ہو رہے ہوں وہ یہ عمل کریں۔

(۱)معوذتین: سورۂ فلق و ناس لکھ کر اپنے پاس رکھیں اور اُن کی تلاوت کریں۔

(۲)۔حرزابی دجانہ تکیے کے نیچے رکھیں۔

(۳)۔ردِ سحر کی دُعائیں پڑھی جائیں۔ جو کتب دُعا میں منقول ہیں۔

4۔روحانی امراض کا علاج

بعض لوگوں کو روحانی بیماریاں لگ جاتی ہیں جیسے جھوٹ بولنا، مکاری، غیبت، چغلی، خود پسندی، تکبر، حسد، بدگمانی۔ مغلظات کا اظہار، نیند کا نہ آنا، نیند ڈراؤنے خواب آنا۔ ایسے لوگوں کو روزانہ سورۂ یٰسین، آیت الکرسی اور روزانہ 50 آیات کہیں سے بھی تلاوت کرنی چاہئے۔ ایسے لوگ ہسپتال میں عیادت مریض کریں اور قبرستان میں فاتحہ خوانی کریں۔ نیک لوگوں کی نشست میں بیٹھیں۔ آج کل روحانی بیماریاں کچھ زیادہ ہوگئی ہیں۔ ایسے لوگوں کو چاہئے علماء دین سے رابطہ رکھیں۔ معلمین اخلاق کے دروس میں شرکت کریں۔

5۔مشکل ترین کاموں میں سریع الاثر اعمال

بہت سارے قارئین عمر بھر ناکامیوں میں پھرتے رہتے ہیں۔ ایسے لگتا ہے کہ سونے میں ہاتھ ڈالتے ہیں تو مٹی ہو جاتا ہے۔ انھیں ایسے وظیفے کی ضرورت ہے کہ مٹی میں ہاتھ ڈالیں تو سونا ہو جائے۔ آیئے میں اُنکی خدمت میں چند وظائف پیش کر رہا ہوں۔ (۱)۔فجر کے بعد مندرجہ ذیل آیات 11 مرتبہ پڑھنے سے رُکا کام بن جاتا ہے۔ علامہ علی خان نے اپنی کتاب الکلم الطیب میں انہی کو اسم اعظم لکھا ہے۔ اوّل و آخر دُرود شریف کی تلاوت فرمائیں۔ سورۂ بقرہ آیت نمبر 255'256'257، سورۂ تغابن آیت نمبر 13۔ (۲) آیت کریمہ، سورۂ انبیاء آیت نمبر 87 کا چالیس روز تک روزانہ 1000 مرتبہ کا وِرد سریع الاثر ہے۔ یہ وہ عمل ہے جو مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونسؑ نے کیا تھا۔ انھیں چالیسویں روز نجات مل گئی تھی۔

(۳)۔(یَـا ذَالْجَلَالِ وَالْاِکْـرَامْ) ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے سے رُکے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ یہ تعداد کئی دنوں میں ہو سکتی ہے۔ باوضو پڑھنا ہے۔ چند لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۴)۔سلام نواب کر بلا جو تقریباً 90 منٹ کا عمل ہے یہ عجیب اثرات کا متحمل ہے مگر اس میں شرائط کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔

(۵) دُعائے جوشن کبیر: یہ ایسا اسم اعظم ہے کہ اللہ نے بذریعہ حضرات جبرائیل حضورؐ تک پہنچایا تھا کہ آئندہ آپ گرمی کے موسم میں زرہ نہ پہنے یہی دُعا زرہ کا کام دے گی۔

6۔انبیاء اور ائمہ کی دُعائیں

انبیاء کرام اور ائمۃ المسلمینؒ کی دُعائیں جو کتب میں مرقوم ہیں۔ ہر مشکل کے حل کیلئے بے حد مؤثر ہیں۔ یہ تمام دُعائیں آدھا گھنٹہ میں مکمل کی جاسکتی ہیں اور اکسیر اعظم ہیں۔ جیسے ایک نبی کو کہا جاتا ہے اے میرے نبیؑ تو نے میرے ثواب لکھنے والے فرشتوں کو تھکا دیا۔ نبی کریمؐ نے ہمیں ہفتہ بھر سال بھر، ہر مہینے کی دُعاؤں سے نوازا ہے۔ ان دُعاؤں سے روحانی ارتقاء بھی حاصل ہوتا ہے اور حاجتیں بھی برآتی ہیں ان دریاؤں سے دریا راستہ دیتے ہیں، تقدیر بدل جاتی ہے، موت ٹل جاتی ہے۔

قرآن مجید میں جتنے کلمات ربنا یا ربّ سے شروع ہیں وہ بہت سریع الاثر ہیں اگر چہ سابقہ کتب میں بھی دُعائیں کم نہ تھیں مگر جو دُعائیں قرآن میں ہیں وہ بے حد عجیب الاثر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دُعاؤں کو قبول فرمائے۔

7۔اوقات دُعا

اگر چہ دُعا کیلئے کوئی وقت مقرر نہیں، تاہم بعض اوقات ایسے ہیں جب دُعائیں مسترد نہیں ہوتیں جیسے سحر جمعہ، یہ وقت، وقت دُعا ہے، جمعرات، جمعہ کے 24 گھنٹے جمعرات کی مغرب سے لیکر جمعہ کی مغرب تک یہ 24 گھنٹے خاص استجابت دُعا کے گھنٹے ہیں۔ روزہ دار افطار کے وقت دُعا کرتا ہے تو رَد نہیں ہوتی۔ اوقات نماز میں دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ بارش برس رہی ہو تو دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ صدقہ، خیرات دیتے وقت دُعا رَد نہیں ہوتی۔ خانۂ کعبہ پر جب پہلی نظر پڑے، تو دُعا رَد نہیں ہوتی۔ میرا مشاہدہ ہے جو تین دُعائیں کی ہیں قبول ہوتی ہیں۔ نوافل کے بعد دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔ خدمت والدین کے وقت دُعا جلد قبول ہوتی ہے۔ خدمت اولاد کے وقت بھی دُعاؤں کی قبولیت کا زیادہ امکان ہے۔

8۔قبولیت دُعا کے گر

اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کے ساتھ مانگنا چاہیے۔ ہر دُعا سے پہلے آخر دُرود بھیجیں، صدقہ دیں، تفرع زاری سے مانگیں۔ زیادہ مانگیں کم نہ مانگیں، خیر مانگیں شر نہ مانگیں، قبولیت میں دیر ہو تو رابطہ نہ چھوڑیں۔ اللہ سے کسی قسم کا شکوہ نہ کریں۔ اس کی تعریف کر کے مانگیں۔ مندرجہ ذیل مشاہدات نقل کر رہا ہوں۔

(۱) چلتے پھرتے بسم اللہ پڑھنے سے رکاوٹیں دُور ہو گئیں۔

(۲) محافل گناہ سے پناہ کیلئے استعاذہ اور حوقلہ پڑھنے سے اللہ نے محفوظ رکھا۔

(۳) جتنی مرتبہ بسم اللہ قرآن میں آئی یعنی 114 مرتبہ اگر تلاوت کی ہے تو فوراً کام بن گیا۔

(۴) ہر نماز کے بعد صرف 4 مرتبہ سورۂ فلق پڑھی تو کام بن گیا۔

(۵) 100 مرتبہ کسی بھی کام کیلئے سورۂ اخلاص پڑھی تو کام بن گیا۔

(۶) کسی بے گناہ قیدی کیلئے اگر 1000 مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھی تو قید سے رہائی مل گئی۔

(۷) نظر بد کیلئے سورۂ ن والقلم کی آخری دو آیات لکھ کر دیں تو شفاء یابی ہو گئی۔

(۸)۔ حدیث سلسلۃ الذہب لکھ کر دی تو اللہ نے اولاد عطا فرمادی۔

(۹) اسم اعظم کا پانی دَم کر کے دیا تو دل کے مریضوں، کینسر والوں کو شفا مل گئی۔

(۱۰) بسم اللہ کے عدد 786 کے مطابق اگر بسم اللہ پڑھی تو فوراً کام بن گیا۔

(۱۱) صرف ایک دفعہ بسم اللہ پڑھنے سے جن نکل گیا۔

(۱۲) دو رکعت نماز حجت پڑھی جس میں (اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ) 100 مرتبہ پڑھی تو فوراً کام بن گیا۔

(۱۳) قرآن ہاتھ میں پکڑ کر دُعا کی تو قبول ہو گئی۔

(۱۴) درس قرآن کے بعد دُعا کی تو فوراً قبول ہو گئی۔

﴿نوٹ﴾

صاحب قلم نے دُعائیں اور آیات قرآن نقل نہیں کیں صرف ان کی طرف اشارہ کیا ہے۔ قارئین تھوڑی سی محنت کریں گے یا مقامی طور پر کسی عالم یا عامل سے رجوع کریں گے تو انہیں دعاؤں اور آیات کی معلومات فراہم ہو جائیں گی دعائیں اتنی قیمتی ہیں۔

غذا کے کیمیائی مادے

حیاتین

اپنی بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج غذا سے کریں

یہ مادے کم وبیش ہر غذا کے اندر ہوتے ہیں۔ انگریزی میں اسے وٹامن کہتے ہیں۔ زمانہ قدیم میں غذائی علم کے ماہرین یہ جانتے تھے کہ غذا میں کچھ ایسے مادے ہوتے ہیں جو جسم کے مختلف اعضاء پر مختلف قسم کا اثر ڈالتے ہیں اور جو جسمانی نشو ونما کے لئے بہت ضروری ہیں لیکن وہ سمجھا نہیں سکتے تھے۔ ۱۹۱۴ء میں سب سے پہلی مرتبہ ڈاکٹر فنک نے جو علم غذا کا ماہر مانا جاتا تھا ان مادوں کو وٹامن کا نام دے کر کسی حد تک سمجھا۔ نے کی کوشش کی گویا تحقیقات کی ابتدا ہوگئی۔

یہ وٹامن دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) چکنائی میں حل ہونے والے جیسے وٹامن اے، ڈی، ای، کے۔

(۲) پانی میں حل ہونے والے جیسے بی کمپلیکس کے زمرے میں آنے والے تمام وٹامن اور وٹامن سی۔

وٹامن اے

یہ گہرے سبز رنگ کی پتی والی سبزیوں، لال آلو اور گاجر میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ حیوانات کے جگر، دودھ اور مکھن میں پایا جاتا ہے

اگر غذا میں اس وٹامن کی کمی ہو تو بصارت میں دھندلا پن ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑے کمزور ہو جاتے ہیں۔ نزلی عوارض اور کھانسی کی شکایت رہنے لگتی ہے۔ دانتوں کی نشو ونما نہیں ہوتی۔ جلد میں خشکی اور کھردرا پن ہو جاتا ہے۔ جس سے خارش ہونے لگتی ہے اور مہاسے، کیل، جھائیاں بھی نکل آتی ہیں۔ یہ وٹامن ذیل کی غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔ کلیجی، گردے، انڈے، دودھ، بالائی، پنیر، گھی، بعض مچھلیوں کے جگر کے تیل میں، ہری پیاز، سرسوں کا ساگ، شلجم کے پتے، پالک، گاجر، شکر قندی، لال آلو، ٹماٹر، حلوا، کدو، خوبانی اور آڑو۔

وٹامن کمپلیکس کے زمرہ میں آنے والی حیاتین کی تعداد بارہ ہے۔

وٹامن بی (۱)

اس وٹامن کا اثر ذہنی اضمحلال اور اعصاب پر اچھا ہوتا ہے۔ اس کی کمی سے جسم میں یہ علامات پیدا ہوتی ہیں۔ بھوک کی کمی، قبض، چڑچڑا پن، طبیعت کی گراوٹ، بے خوابی شروع میں ہوتی ہے اس کے بعد ذہنی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں۔ آنتیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ پیشاب کم آتا ہے۔ پیشاب کرتے وقت خفیف سی سوزش بھی ہوتی ہے۔ عصبی کمزوری واقع ہوتی ہے۔ اٹھتے بیٹھتے کسی چیز کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اگر جسم میں کمی بڑھتی جائے گی تو رعشہ اور فالج جیسی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں۔ آنکھوں کے عضلات مفلوج ہو کر بینائی چلی جاتی ہے۔ کمزوری کے سبب دل کی حرکت بند ہو سکتی ہے۔ پالک، آلو، پھول گوبھی، بند گوبھی، سلاد، لوبیا، مٹر، سیم کی پھلیاں، کرسن، اسٹابری، شلغم، چقندر، ٹماٹر، اناجوں کے چھلکے، سالم آٹے کی روٹی، بغیر مشین کے صاف کئے ہوئے چاول، سیب، گرائپ فروٹ، آڑو، سنگترہ، مالٹا، انناس، سرخ مرچ، مونگ پھلی، مونگ پھلی کا تیل، بنولہ کی گری، شکر قندی، بالائی سے نکالا ہوا دودھ، پنیر، انڈے کی زردی، جگر، گردے، دماغ، چوزہ اور مچھلی۔

وٹامن بی (۲)

اس کو وٹامن جی بھی کہتے ہیں۔ اگر جسم میں کمی ہو تو باچھیں پکنے لگتی ہیں۔ زبان سوج کر موٹی ہو جاتی ہے اور درد کرتی ہے اور ہونٹ پھٹ جاتے ہیں، یا تڑخ جاتے ہیں، منہ اور ناک کی جلد کھردری ہو کر سرخ چھلکے سے پیدا ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں آجاتی ہیں، ان میں خارش ہو جاتی ہے، ان میں لال لال ڈورے پڑ جاتے ہیں اور پلکوں کے بال بھی جھڑنے شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔

گوشت، انڈا، دودھ، خمیر، کلیجی، یخنی، گردے، مونگ پھلی، سالم گیہوں، گاجر کے پتے، شلغم کے پتے، ہری پیاز، پالک اور سرسوں کا ساگ، نباتات میں جڑوں کی نسبت پتوں میں اس کی مقدار وافر ہوتی ہے۔

وٹامن بی (۳)

اگر جسم میں اس کی کمی ہو تو جسم میں ایسی کمزوری ہو جاتی ہے جس سے بدن سوکھ جاتا ہے، گال اندر پچک جاتے ہیں، زبان خشک ہو جاتی ہے، اس پر خراشیں پڑ جاتی ہیں۔ جلد سوکھی سوکھی رہتی ہے اور جگہ جگہ سے تڑخ جاتی ہے اور چہرہ اور ہونٹوں پر سرخی نہیں آتی بلکہ ان کا رنگ نیلا پڑ جاتا ہے، بھوک نہیں لگتی۔ حافظہ کمزور ہو جاتا ہے، ہر وقت تھکاوٹ رہتی ہے۔ ہزیان کے دورے پڑتے ہیں۔ مالیخولیا کی علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مریض وہمی سا ہو جاتا ہے۔ وزن میں کمی ہو جاتی ہے اور جنسی خواہش پیدا نہیں ہوتی، بار بار متلی، قے اور دست ہوتے ہیں۔ یہ تمام علامتیں مرض پلاگرا کی ہوتی ہیں۔ خون کا دباؤ کبھی کم ہوتا ہے کبھی زیادہ ہو جاتا ہے۔ کسی وقت فالج یا لقوہ کا حملہ بھی ہو سکتا ہے۔ یہ وٹامن بھی تھری (نیکوٹینک ایسڈ) ذیل کی غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔ تازہ گوشت، بغیر چھنے ہوئے آٹے، پستہ کے علاوہ سوکھی مچھلی، جھینگے، خشک خمیر۔

وٹامن بی (۴)

اس کا فعل معدہ میں جا کر ہوتا ہے۔ غذا کو جزو بدن بناتا ہے۔ عضلات کو طاقت دیتا ہے۔ اس لئے غذا کے ساتھ استعمال کرتے ہیں اس کی کمی کی وجہ سے پہلے عضلات ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھر بتدریج وزن گھٹنے لگتا ہے۔ یہ عموماً فاقہ کشی یا پوری غذائیت نہ ملنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔

یہ وٹامن کم و بیش ہر غذا میں پایا جاتا ہے مگر تازہ گوشت، انڈے اور گندم میں اس کی مقدار کافی پائی جاتی ہے۔

وٹامن بی (۵)

اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے نظام عصبی پر اثر پڑتا ہے اور کلاہ گردہ متاثر ہوگا ہے جس کی وجہ سے جگر باقاعدگی سے کام نہیں کرتا ہاضمے کی نالی پر اثر پڑتا ہے۔ سینہ کے امراض اور کھانسی ہو جاتی ہے۔ آلات تنفس پر ایک قسم کا دباؤ پڑتا ہے اس وٹامن کی کمی کی خاص علامت قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا اور پاؤں کے تلوے جلنا۔

اسے پنٹوتھینک ایسڈ بھی کہتے ہیں یہ مندرجہ ذیل غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔ خمیر، بکرے کی ران کا گوشت، کلیجی، دل، گردہ، بھیجا، انڈے کی زردی، سالم اناج مثلاً گیہوں، جو، مونگ پھلی، سویابین، خشک مٹر، گریاں اور مغز، بھوسی، کھنب اور ہرے پتوں والی تمام تازی سبزیاں

وٹامن بی (۶)

اس کا استعمال مرض پلاگرا میں وٹامن بی تھری کے ساتھ دینے سے اچھے نتائج نکلتے ہیں۔ جسم میں اس کی کمی کی وجہ سے طبیعت میں گراوٹ اکتاہٹ، چڑچڑاپن اور بے خوابی کی شکایت ہو جاتی ہے، متلی ہونے لگتی ہے اور قے آنے لگتی ہے۔ عورتوں کو ایام حمل میں قے کے ساتھ درد شقیقہ بھی ہو جاتا ہے اس لئے حمل کے زمانہ میں اس کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ رعشہ اور کمزوری کی شکایت بھی ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے مریض چلنے میں دقت محسوس کرتا ہے۔ خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے اور جلد کی رنگت پیلی پڑ جاتی ہے۔

یہ مندرجہ ذیل غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔ سالم اناج خصوصاً اس کے چھلکے، خمیر، انڈے کی زردی، پھلیاں، دالیں، سبزیاں، گوشت، کلیجی اور مچھلی۔

وٹامن بی (۷)

جسم میں اس کی کمی کی وجہ سے جلد کی رنگ زرد ہو جاتی ہے، خون کے سرخ ذرات بے حد کم ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ملیریا کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رہتی۔ مریض بے ہمت اور سست ہو جاتا ہے۔ جلد میں سوزش ہو جاتی ہے اور بدن میں درد رہتا ہے اس وٹامن کو دوسرے وٹامن کے ساتھ رسولی اور سرطانی گلٹی کو بڑھنے سے روکنے کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

ہیلی بٹ، مچھلی، گائے کا گوشت، مرغی کا گوشت، انڈے، پنیر، گائے کا دودھ، آلو، مکئی، لوبیا، مٹر، پالک، ٹماٹر، شلغم، چقندر، ساگودانہ، پھلوں کے چھلکے مونگ اور ہر قسم کی گھاس میں یہ وٹامن پایا جاتا ہے۔

وٹامن بی (٨)

جسم میں اس وٹامن کی کمی سے زبان سوج جاتی ہے۔ منہ آجاتا ہے، چھالے پڑجاتے ہیں، دست آنے لگتے ہیں، بدن لاغر ہوجاتا ہے، سنگرہنی کی بیماری ہوجاتی ہے۔ خون کی کمی ہوجاتی ہے۔ بھوک کم ہوجاتی ہے، کھانے پینے کو طبیعت نہیں کرتی۔ اگر کچھ کھایا جائے تو فوراً دست شروع ہوجاتے ہیں۔ چھوٹے بچوں میں اس کی کمی ہوجائے تو نشوونما رک جاتی ہے۔ خون کی کمی کے ساتھ سفید خلیات بھی کم ہوجاتے ہیں۔ یہ بیماریاں یا علامات مرض پلاگرا اور حمل کے دوران بھی رونما ہوتی ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔

تمام ہرے پتوں والی تازی سبزیاں، پالک کے سبز پتوں میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس کے علاوہ تازہ سبز گھاس، کلیجی، گردے اور خمیر۔

وٹامن بی (٩)

فارمولے کے لحاظ سے گلوکوز کے مشابہ ہے۔ مگر خواص اس کے الگ ہیں۔ اس کی کمی کی وجہ سے بالوں کو غذائیت نہیں پہنچتی، جس کی وجہ سے بال جھڑنا شروع ہوجاتے ہیں۔ گنجہ پن پیدا ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ پلکوں کے بال بھی جھڑجاتے ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔

خمیر، کلیجی، گوشت، پھلوں اور سبزیوں کے خشک پتوں میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن بی (١٠)

اس کی کمی کی وجہ سے جگر اور گردوں کا فعل بگڑ جاتا ہے۔ جس کی کمی کی وجہ سے جسم کے خون کے سفید خلئے کمزور پڑ جاتے ہیں۔ جسم میں چربی یا چکنائی کی تقسیم کا فعل خراب ہوجاتا ہے۔ چربی زیادہ تر جگر پر چڑھ جاتی ہے اور جگر سخت ہوجاتا ہے تو اس کے فعل میں بھی خلل پڑ جاتا ہے، نیا خون بننا بند ہوجاتا ہے، کمزوری دن بدن بڑھنے لگتی ہے۔ جگر اور معدہ پر ورم آجاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے جس کی وجہ سے نبض کی رفتار تیز ہوجاتی ہے۔

بچوں کی نشوونما کے لئے یہ وٹامن بہت ضروری ہے۔ اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے زچہ کی چھاتیوں میں دودھ پیدا نہیں ہوتا۔ یہ مندرجہ ذیل غذاؤں میں پایا جاتا ہے۔

تمام اناجوں اور سبزیوں میں ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جو، گیہوں، انڈے کی زردی، چھوٹی مچھلی، گردے اور کلیجی کی یخنی، اجوائن، پیاز، پالک، بند گوبھی، گاجر اور مٹر۔

وٹامن بی (١١)

اس کا کیمیائی نام Para-Amino Benzoic Acid ہے۔ یہ ایک قسم کا ترشہ ہے۔ جسم میں سورج کی شعاعوں یعنی دھوپ کو برداشت کرنے کی قوت اسی وٹامن کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جسم میں اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے بالوں کی رنگت بدل جاتی ہے اور جلدی سفید ہوجاتے ہیں۔ گرمی برداشت نہیں ہوتی جسم کے جس حصہ میں دھوپ لگے۔ وہ حصہ سیاہ پڑ جاتا ہے جسے دھوپ کا جلا کہتے ہیں۔ تپ محرقہ میں ہذیانی کیفیت ہوجاتی ہے۔ جن غذاؤں میں حیاتین ب١١ پایا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

کلیجی کے عرق اور خمیر میں اس کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ انڈے، دودھ، سبزیوں اور اناجوں میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن بی (١٢)

اس کا کیمیائی نام Cyano Cobalamin ہے۔ جسم میں اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے خون کے سرخ خلیات پر اس کا اثر پڑتا ہے اور مہلک قسم کی کمی خون کی شکایت ہوجاتی ہے۔ جسے Pernious Anaemia کہتے ہیں۔ ہڈیوں کا گودا صحیح حالت میں نہیں رہتا بلکہ اس میں بھی کمی واقع ہونے لگتی ہے۔ معدہ اور آنتوں کے فعل پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے جس کی وجہ سے کھانا ہضم نہیں ہوتا اور بھوک مرجاتی ہے۔ پھر آہستہ آہستہ اس قدر ضعف پیدا ہوجاتا ہے کہ اس کا اثر تمام اعصاب اور دماغ پر پڑتا ہے۔ جن غذاؤں میں حیاتین بی١٢ پایا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ ہڈیوں کے گودے، کلیجی، گردہ اور گوشت کی یخنی یا عرق میں (جسم میں چکنائی نہ ہو) زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ دودھ اور سویابین میں بھی پایا جاتا ہے۔

نوٹ : وٹامن بی صرف ١٢ ہوتے ہیں۔ یہ غذا کے علاوہ بھی ادویہ کے طور پر بازار سے مل جاتے ہیں۔ جس چیز کے وٹامن کی

ضرورت ہو۔ وہ خرید کر استعمال کریں۔

وٹامن سی

اس کا کیمیائی نام Ascorbic Acid ہے۔ غذاؤں میں یہ وٹامن زیادہ عرصہ تک اپنی اصلی حالت میں نہیں رہتا ہے۔ اچار یا مربہ بنا کر جو غذائیں رکھی جاتی ہیں یا جن پھلوں کو بند ڈبوں میں رکھا جاتا ہے یا خشک کر کے رکھا جاتا ہے۔ اس میں یہ وٹامن موجود نہیں ہوتا۔ کافی دیر تک جوش دینے یا زیادہ پکانے سے یہ وٹامن ضائع ہوجاتا ہے۔

جسم میں متعدی امراض کا مقابلہ کرنے کی طاقت اسی وٹامن کی وجہ سے ہوتی ہے کیوں کہ اسی کی وجہ سے خون میں تریاقی مرکبات تیار ہوتے ہیں۔ جو جراثیمی سمیت کو ختم کر دیتے ہیں۔ بیماری کے ایام میں اور عورتوں کو حمل کے دوران اور بچے کو دودھ پلانے کے زمانہ میں اس وٹامن کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔

جسم میں اس وٹامن کی کمی ہوجائے تو قوت مدافعت کم ہوجاتی ہے اور مرض اسقربوط Scurvy ہوجاتا ہے۔ اس میں منہ آجاتا ہے۔ مسوڑھے سوج جاتے ہیں اور ہلنے لگتے ہیں۔ اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے زخموں کو جلد آرام نہیں آتا۔ بلکہ زخم خراب ہو کر ان میں پیپ پڑ جاتی ہے۔ کھانسی، نزلہ، زکام، انفلوائزا، نمونیہ، وجع المفاصل (جوڑوں میں درد) اور بالوں کی جڑوں میں خارش کی شکایت ہوجاتی ہے۔ اگر ہڈی ٹوٹ جائے تو مشکل سے جڑتی ہے۔ کسی بھی جگہ سے یعنی ناک، منہ، حلق یا پھیپھڑوں سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ عورتوں میں ماہواری زیادہ اور دیر تک آنے لگتی ہے۔ معمولی چوٹ یا دباؤ سے باریک رگوں سے خون بہہ کر زیر جلد جم جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے نیلگوں نشان پڑ جاتے ہیں اور بعض وقت خون کا دباؤ بھی بڑھ جاتا ہے۔

جن غذاؤں میں حیاتین سی پایا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

یہ وٹامن آملہ میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ لیموں، چکوترہ، نارنگی، سنگترہ، انناس، آڑو، اسٹابری، پپیتا، امرود، آلوچہ، آلو بخارا، آم، املی، ان ، انجیر، کرم کلہ، آلو، کچالو، کچنال، کدو، کریلا، ککوڑے، مٹر، مولی، ٹماٹر، پھول گوبھی، بند گوبھی، شلغم، سلاد، میتھی، پالک، بتھوا کا ساگ، بھنڈی توری، لوبیا، ٹنڈے، چقندر، خرفہ کا ساگ، حلوا، کدو، سویا، چولائی کا ساگ، سبز تازہ چنے (ہولے) تازہ سویابین اور تازہ کلیجی۔

نوٹ : یہ وٹامن صرف تازہ پھلوں اور تازہ اور ہری سبزیوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ خشک چنے، ارہر، ماش، مسور، موٹھ اور مونگ وغیرہ میں یہ وٹامن نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر ان اناجوں کو پانی میں بھگودیں یہاں تک کہ پھول کر پھوٹ آئیں تو ان میں یہ وٹامن قدرتی طور پر پیدا ہوجاتا ہے۔

وٹامن پی

اس کا کیمیائی نام Hesperidin ہے۔ جو وٹامن سی کا علیحدہ طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ان کو بعض اوقات اس سے اسقربوط (اسکروی) یا جریان خون کے مرض کو فائدہ نہیں ہوتا۔ ایسے اشخاص کو ساتھ ساتھ وٹامن پی بھی دینا پڑتا ہے تب ان کو فائدہ پہنچتا ہے۔ یہ وٹامن ان تمام غذاؤں میں موجود ہوتا ہے جن میں وٹامن سی ہوتا ہے۔ اس لئے دوبارہ بیان نہیں کی جارہیں۔ صرف یہ بات خیال میں رکھیں کہ آنولہ میں وٹامن پی لیموں کی نسبت تین گنا زیادہ ہوتا ہے۔ اپنے فعل اور اثر کے اعتبار سے دونوں وٹامن برابر ہیں۔ صرف بناوٹ کے لحاظ سے ان کا کیمیائی فارمولا الگ ہے۔

وٹامن ڈی

اس کا کیمیائی نام Coleiferdu Ergosterol-Viosterol ہے۔ اپنے فعل کے اعتبار سے اس کو مانع کساح یعنی سوکھا مسان کہتے ہیں۔

یعنی Anti-Rechitic Vitamin کہتے ہیں کیوں کہ اس کا اثر خاص طور پر دانتوں، ہڈیوں پر ہوتا ہے۔ یہ بچوں کی نشوونما کے لئے بہت ضروری حیاتین ہے۔

جسم میں اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے سوکھے کا مرض ہوجاتا ہے۔ ہڈیاں نرم ہوجاتی ہیں۔ اسی نرمی کی وجہ سے مڑ بھی جاتی ہیں۔ دانت بھی اچھی طرح نشوونما نہیں پاسکتے۔ ایک قطار میں نہیں رہتے بلکہ آگے پیچھے مڑ جاتے ہیں۔ اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے جسم میں کیلشیم اور فاسفورس کی مناسب مقدار جذب نہیں ہوتی بلکہ پیشاب کی راہ ان کا اخراج ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح ہڈیاں اتنی کمزور ہوجاتی ہیں کہ خود بخود بھی ٹوٹنے لگتی ہیں۔ جس شخص میں وٹامن ڈی کم ہو اور اس کی کوئی ہڈی اگر کسی حادثہ کی وجہ سے ٹوٹ جائے تو پھر اس کا جڑنا مشکل ہوجاتا ہے۔ تمام جوڑوں میں ہڈیوں کے سرے موٹے موٹے ہوجاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل غذاؤں میں یہ وٹامن پایا جاتا ہے۔
یہ قدرتی طور پر ہمارے جسم میں سورج کی شعاؤں سے پیدا ہوتا ہے۔ یعنی کھلی جلد پر دھوپ پڑنے سے یہ وٹامن قدرتی طریقہ سے ہمارے جسم میں پیدا ہوجاتا ہے اور مصنوعی طریقہ سے الٹرا وائیلٹ شعاعوں کو جسم پر ڈال کر حاصل کیا جاتا ہے۔ سرسوں وغیرہ کے تیل کو اگر تین چار گھنٹے کھلی دھوپ میں رکھ دیا جائے تو اس میں وٹامن ڈی کے اجزا پیدا ہوجاتے ہیں۔ باقی غذاؤں میں دودھ، بالائی، مکھن، گھی، بادام، ناریل، انڈے کی زردی، کاڈ مچھلی کے جگر کا تیل، ہیلی بٹ مچھلی کے جگر کا تیل اور شارک مچھلی کے تیل میں اس کی خاص مقدار ہوتی ہے۔
نوٹ : (۱) تیز آگ پر جب غذائیں جل کر سیاہی مائل ہوجائیں تو ان میں یہ وٹامن بھی جل جاتا ہے۔
(۲) پتھری کے مریضوں کو اگر پیشاب میں البیومن خارج ہوتی ہو تو ان کے لئے یہ وٹامن نقصان دہ ہے کیوں کہ اس وٹامن کی زیادتی بھی پتھری بننے کا سبب ہوسکتی ہے۔ جبڑے بھی جکڑ جاتے ہیں۔

وٹامن ای

اس کو ویٹ جرم آئل Wheat germ Oil بھی کہتے ہیں۔ اس کا کیمیائی نام Toco Pherol ہے اور اپنے فعل کے اعتبار سے یہ مانع بانجھ پن کہلاتا ہے۔ کھار، تیزابیت، حرارت اور روشنی کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا سب میں قائم رہتا ہے، یعنی اس کے اثرات ضائع نہیں ہوتے۔
جسم میں اس کی کمی ہوجائے تو مردوں اور عورتوں دونوں میں بانجھ پن پیدا ہوجاتا ہے۔ مردوں کے مادہ منویہ میں تولیدی کیڑے پیدا نہیں ہوتے اور عورتوں کے بیضہ دانیوں میں بیضہ پیدا نہیں ہوتا۔ حرکت کرنے والے عضلات میں کمزوری آجاتی ہے۔ حمل کے دوران اس کی کمی واقع ہوجائے تو رحم میں جنین کی نشوونما رک جاتی ہے اور بچہ اندر سوکھ جاتا ہے۔ عورتوں میں بار بار اسقاط بھی اسی وٹامن کی کمی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ دیگر اس کی کمی سے انسان جلد بوڑھا ہوجاتا ہے اور ذیابیطس کی شکایت ہوجاتی ہے۔ دل کے عضلات بھی کمزور پڑ جاتے ہیں۔ بعض کتابوں میں قوت جماع کی کمزوری کو اس وٹامن کی کمی کا سبب بیان کیا گیا ہے۔ مگر تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ قوت جماع، خواہش اور نامکمل استادگی پر اس وٹامن کی کمی کا اثر نہیں پڑتا۔ اس کی کمی ہوتے ہوئے فریقین، حق زوجیت اچھی طرح ادا کرتے ہیں۔ مگر قوت تولید اور افزائش نسل کی طاقت نہیں ہوتی اس لئے اس کو بانجھ توڑ اور اولاد افزا حیاتین کہتے ہیں۔ مگر علاج مدت طلب ہے۔
جن غذاؤں میں وٹامن ای پایا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں۔
اس وٹامن کا زیادہ زرخیز چھلکا اتری ہوئی گندم کے تیل میں اور مادہ مچھلی کے انڈوں کی تھیلی، بھوسی کی روٹی اور انڈے کی زردی کے روغن میں ہوتا ہے۔ دوسرے نمبر پر یہ جگر، دودھ، مکھن، بادام، پستہ، مونگ پھلی، گاجر، سلاد اور بند گوبھی میں ہوتا ہے اور تیسرے نمبر پر یہ آلو، بنولے، پالک، لوبیا، چقندر، سویابین، اخروٹ، تل، چلغوزہ، خوبانی، ناریل، روغنی السی اور پودوں کی نرم شاخوں میں پایا جاتا ہے۔

وٹامن کے

اس کے کیمیائی نام بہت سے ہیں۔ فعل کے اعتبار سے جالیس دم (خون انجماد کرنے والی) حیاتین بھی کہتے ہیں۔ سورج کی روشنی اور کھار سے اس وٹامن کے اثرات زائل ہوجاتے ہیں مگر حرارت کا اس پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔
جسم میں اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے خون میں جمنے یا منجمد ہونے کی قوت کم ہوجاتی ہے۔ جس کی وجہ سے جریان یا خون کی شکایت ہوجاتی ہے۔ ناک، منہ، حلق یا آنتوں سے خون آنے لگتا ہے، معمولی خراش، زخم، آنے پر شدت سے خون بہنے لگتا ہے۔ جلد کی باریک رگوں سے بعض اوقات جریان خون ہوکر زیر جلد آجاتا ہے اور جلد پر نیلگوں یا سیاہی مائل دھبے پڑ جاتے ہیں۔ بار بار خونی اسہال کی شکایت ہوجاتی ہے۔ آنتوں میں غذا کے ذریعہ جو خون بنتا ہے اسے آنتیں جذب کرتی ہیں اور یہ جگر میں پہنچتا ہے۔ مگر اس وٹامن کی کمی کی وجہ سے آنتوں سے خون جذب ہونے کی بجائے اور خارج ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں خون کی کمی واقع ہوجاتی ہے اور یرقان سدوی اور مرض کینسر کی شکایت ہوجاتی ہے۔ عورتوں کو ماہواری اور زچگی کے وقت اس کا اخراج زیادہ ہوتا ہے۔ نیز انگلیوں کی سوجن بھی اس حیاتین کی کمی کی ایک علامت ہے۔
مندرجہ ذیل غذاؤں میں وٹامن ''کے'' پایا جاتا ہے۔
یہ وٹامن تمام سبز پتوں والی سبزیوں، بند گوبھی کے پتوں، پالک کے پتوں، گاجر کی چوٹی، ٹماٹر اور روغن سویابین میں پایا جاتا ہے۔ ☆

حضرت میاں میرؒ

پروفیسر خالد پرویز

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اپنی حیات مستعار کی سات بہاریں دیکھی تھیں کہ آپ کے والد ماجد حضرت قاضی سائیں اللہ دتہ دار فنا کو چھوڑ کر دار بقا کی جانب تشریف لے گئے۔ یوں آپ انتہائی صغر سنی ہی میں یتیمی کے تلخ تجربے سے دوچار ہوئے مگر آپ اوائل عمر ہی سے صبر وشکر کی نعمت سے مالا مال تھے۔ اس لئے آپ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اسے رب قادر وقدیر کی مرضی ومنشاء سمجھ کر قبول کیا۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی تعلیم وتربیت کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ ماجدہ کے کاندھوں پر آن پڑی تھی جسے انہوں نے کامل مہارت اور کمال ذہانت کے ساتھ نبھایا۔ انہوں نے نہ صرف خود اپنے ہونہار فرزند کی تعلیم وتربیت پر توجہ دی بلکہ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کے لئے اس وقت کے جید اور مستند علماء کرام کا آپ کو شاگرد کیا جن سے آپ نے مروجہ اسلامی علوم کی تعلیم حاصل کی۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی طبیعت میں ایک عجیب سا اضطراب پیدا ہونا شروع ہوا تو آپ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت لے کر سیہون شریف کی پہاڑیوں میں تشریف لے جاتے اور کوئی مناسب گوشہ تنہائی تلاش کرکے وہاں چادر بچھا کر بیٹھ جاتے اور ذکر وفکر میں مشغول ومستغرق ہو جاتے۔ یہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھی اور اس سے آپ کی طبیعت کی اضطرابی کیفیت کو بھی سکون وقرار ملتا تھا۔

ایک دن حضرت **شیخ محمد میاں میرؒ** نے اپنی والدہ ماجدہ سے کہا۔

”والدہ محترمہ! مجھے جو سکون ذہن اور قرار قلب ان پہاڑیوں کی تنہائیوں میں ذکر وفکر سے ملتا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ جی چاہتا ہے شب وروز کا لمحہ لمحہ وہیں گزاروں مگر آپ کی اس ہدایت پر بھی عمل کرنا سعادت سمجھتا ہوں کہ شام ہونے سے پہلے گھر لوٹ آؤں۔“

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی والدہ ماجدہ نے فرمایا۔ ”بیٹا! جیتے رہو، رب ستار وغفار تمہیں سلوک ومعرفت کی اعلیٰ وارفع منازل سے آشنا فرمائے۔ بات دراصل یہ ہے کہ پانی ہی میں مچھلی کی زندگی ہے اور جہاں آب ودانہ ہو پرندے کو وہیں اطمینان وسکون ملتا ہے۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اپنی والدہ ماجدہ کی رمز بھری بات کو فوری سمجھ لیا اور عرض کی۔ ”امی جان! مچھلی اور پرندے کو شکاری کے جال کا بھی تو خطرہ ہوتا ہے۔“

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی والدہ ماجدہ نے کہا۔ ”بیٹا اگر جال سے تمہاری مراد شیطانی وسوسے اور شکاری سے مراد شیطان لعین ہے تو وہ روز اول سے اللہ کے نیک بندوں کا دشمن رہا ہے لیکن جن پرندوں کے پروں میں طاقت پرواز اور ارادوں میں قوت اعجاز ہوتی ہے انہیں شکاری شکار کرنے کی بجائے خود شکار ہو جاتا ہے مگر یہ بتاؤ کیا تم شیطان لعین سے خوفزدہ ہو۔؟“

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اپنی والدہ محترمہ کو جواب دیا۔ ”امی جان! کیا آپ اپنے بیٹے سے ایسی توقع رکھ سکتی ہیں۔؟ میں ابلیس مردود سے بالکل خوفزدہ نہیں بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ وہ کبھی میرے سامنے آئے اور اس کی درگت بناؤں۔ شیطان ملعون سے دوبدو مقابلہ میں امی جان! اللہ کی قسم! بہت مزہ آئے گا۔ کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ وہ میرے سامنے آئے اور میں اس پر لعنت بھیجوں۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی والدہ ماجدہ نے اپنے ہونہار اور نیک سیرت بیٹے کی جرأت واستقامت پر خوشی محسوس کرتے ہوئے فرمایا۔

”جان من! رب کریم سے دعا کرتے رہو، انشاء اللہ تمہاری یہ خواہش ضرور پوری ہوگی۔“

اور پھر ایک عرصہ تک حضرت شیخ محمد میاں میرؒ سیہون شریف کی پہاڑیوں میں عبادت وریاضت اور ذکر وفکر کے لئے جاتے رہے۔ اس دوران آپ کے ذہن میں جو سوالات ابھرتے آپ ان کے جوابات سوچتے رہتے۔ اگر کسی نتیجے پر نہ پہنچ پاتے تو اپنی والدہ ماجدہ سے مشورہ کرتے ورنہ اپنے اساتذہ کرام کے پاس چلے جاتے اور اپنے مسائل کا حل حاصل کر لیتے۔ اور وہ دن بھی جلد ہی آ گیا۔ اب حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اپنی والدہ ماجدہ سے بصد ادب واحترام عرض کیا کہ ”میری پیاری امی جان! یہاں جو کچھ میں نے سیکھنا تھا وہ سیکھ لیا۔ اب آپ مجھے از راہ صد لطف وکرم اجازت مرحمت فرمائیں تو حصول علم کے لئے سفر اختیار کروں۔ سفر وسیلہ ظفر ہوتا ہے اور رب تعالیٰ جل شانہ کا بھی یہی حکم

ہے کہ زمین میں گھومو پھرو اور علم ومشاہدہ کی دولت حاصل کرو۔ چونکہ ابھی مجھے کافی کچھ حاصل کرنا ہے اس لئے میرا یہاں سے جانا اور مختلف مقامات سے علم حاصل کرنا ضروری ہے۔" والدہ ماجدہ خود یہی چاہتی تھیں کہ اس کا بیٹا زیادہ سے زیادہ علم حاصل کر کے بڑا آدمی بن جائے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ہونہار فرزند حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کو سفر کی بصد فرحت ومسرت اجازت دیتے ہوئے رب حکیم وکریم سے دعا کی کہ "یا باری تعالیٰ! تو حکیم وعلیم اور بصیر ہے میرے بیٹے کو علم وعمل کی دولت سے مالا مال کر دے اس کا نام رہتی دنیا تک بلند وبالا فرما اسے اپنے پیارے اور منتخب بندوں میں فرمالے۔" حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کے اپنے گھر کو خیر باد کہتے وقت ایک مصلی، ایک لوٹا، ایک عصا ایک چادر اور مٹی کا ایک پیالہ کے سوا اور کچھ ساز وسامان ہمراہ نہ تھا۔ والدہ ماجدہ کی تربیت بھی یہی تھی کہ رب رازق ورزاق ہی کی ذات روزانہ کا رزق عطا کرنے والی ہے۔ آنے والے کل کے لئے فکر مند نہیں ہونا چاہئے بلکہ اس ذات پر توکل وبھروسہ کرنا چاہئے جو پتھر میں موجود کیڑے کو بھی رزق پہنچاتا ہے اور حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے بھی دوران سفر ایسے صبر وتوکل کا مظاہرہ کیا کہ جو مثالی تھا۔ آپ نے پنچھی پکھیروں کی مثال اپنے سامنے رکھی۔ جب رب تعالیٰ جل شانہ کی ذات پاک انہیں کسی روز بھوکا نہیں رکھتی اور روزانہ کا رزق بہم کرتی ہے تو پھر انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ وہ کیوں آنے والے کل کی فکر کرے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ شام ہوتے ہی لوٹا اوندھا کر کے اس کا پانی گرا دیتے اور زبان سے یہی جملہ ادا کرتے۔ جس رب رزاق نے آج رزق دیا کل بھی وہی دے گا اور ضرور دیگا۔ اس لئے ضرورت سے زیادہ پانی ذخیرہ کرنے کی کیا ضرورت ہے۔!!"

آپ کو بھوک لگتی تو یا تو کوئی پھل دار درخت راستے میں آجاتا اور آپ اس کے گرے ہوئے پھلوں میں سے ایک پھل اٹھا کر تناول فرما لیتے یا پھر کسی درخت کے پتوں ہی کو چبا لیتے تا کہ جسم وروح کا سلسلہ برقرار رہے۔ رات ہوتی تو کسی درخت کے نیچے بیٹھ جاتے اور ذکر وفکر میں مشغول رہتے۔

اکثر اوقات چادر بچھا کر نوافل ادا کرتے رہتے اور رات کا مختصر سا حصہ سوتے ہوئے گزارتے مگر جب بیدار ہوتے تو سبحان اللہ اور الحمد للہ کلمات زبان پر جاری ہوتے۔ بعض اوقات آپ رحمۃ اللہ علیہ یہی سوچتے کہ کاش رب کائنات نے نیند نہ ہی بنائی ہوتی کس قدر اچھا ہوتا۔ شب وروز کا لمحہ لمحہ عبادت وریاضت میں گزرتا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ذہن گواہی دیتا کہ نیند سے لطف اندوز بھی رب رحمٰن ورحیم کی نعمت بھی ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہے۔ اس لئے اس نیت سے سوتا کہ یہ سنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہے ایک عبادت ہوئی اور یہی غور وفکر کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو عادت بچپن ہی سے رب تعالیٰ جل شانہ نے آپ کو ودیعت کی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں سوالات پیدا ہوتے رہتے اور رب کریم کی نوازش سے اس کے جوابات بھی آپ رحمۃ اللہ کے ذہن میں ایسے اترتے جیسے کوئی الہامی کیفیت ہو۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ رحمۃ اللہ علیہ کئی روز تک سفر میں رہتے اور یہ سفر مسلسل بھی تھا اور کٹھن بھی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ انتہائی صبر واستقامت کے ساتھ آگے بڑھتے رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دل میں یہی تہیہ کیا ہوا تھا کہ رب تعالیٰ جل شانہ کو جہاں منظور ہوگا وہیں قیام ہوگا۔ رب علیم وخبیر بہتر جانتا ہے کہ میری منزل کہاں ہے۔ وہ جہاں اور جس کے پاس پہنچادے گا وہی میرے حق میں بہتر وافضل ہوگا اور پھر دوران سفر ایک بار حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے دور سے دیکھا کہ ایک باریش بزرگ ان کی طرف آرہا ہے۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی سی تسبیح ہے۔ لمبا سا چوغہ پہنا ہوا ہے جب کہ ہاتھ میں ایک لمبی سی لاٹھی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی نظر میں اسے دیکھا تو وہیں رک گئے۔ وہ بزرگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قریب آیا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کہا۔

"میاں! اس ویرانے میں زندہ سلامت ہو کہ جہاں نہ آدم نہ آدم زاد اور نہ خوراک ورہائش کا بندوبست ہے بلکہ لحہ لحہ خونخوار جنگلی جانوروں کا خدشہ وخطرہ ہے۔ یہ صرف اور صرف تمہارے زہد، اور تقویٰ اور عبادت ہی کی وجہ سے ہے۔ اتنی کم عمری میں اس قدر عبادت وریاضت نے تمہیں بچایا ہوا ہے۔" حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اس بزرگ سے پوچھا۔ "آپ اپنا تعارف تو کرائیے کہ آپ کون ہیں۔؟" بزرگ نے کہا: میں رب تعالیٰ کی طرف سے مقرر کیا گیا ہوں کہ لوگوں کو سیدھی راہ دکھاؤ۔ ان کی رہنمائی کروں لیکن جہاں تک تمہارا تعلق ہے تو تم اپنی عبادت کے بل بوتے پر بہت کچھ حاصل کر چکے ہو۔ تمہیں سیدھی راہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم تو بخشے ہوئے ہو، تم اتنی کم عمری میں اتنی عبادت اور ریاضت کر چکے ہو کہ باقی عمر کوئی عبادت نہ بھی کرو تو کوئی بات نہیں۔ جنت تو تمہیں مل چکی ہے اور یہ سب کچھ تمہارے اچھے اعمال کی وجہ سے ہی ہوا ہے۔"

بزرگ نے جیسے ہی یہ الفاظ ادا کئے۔ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اسی لمحے اس بزرگ کو پہچان لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے تند وتیز لہجے میں کہا۔

"میں تمہیں بڑی اچھی طرح پہچان گیا ہوں۔ میں ایک عرصہ سے تم سے مل کر دو دو ہاتھ کرنے کا آرزومند تھا۔ خوب جان لو کہ بخشنے والی صرف اللہ کریم وعظیم کی ذات وپاک ہے۔ رب رحمٰن ورحیم کی رحمت شامل نہ ہو تو بڑی سے بڑی عبادت بھی کسی کام کی نہیں اور یہ کہ زندگی کے آخری لمحے تک عبادت کی ضرورت نہیں۔ تم لوگوں کو راہ راست نہیں دکھاتے بلکہ گمراہ کرتے ہو اور خود بھی گمراہ ہو، تم شیطان مردود اور ابلیس لعین ہو۔ میں صرف اتنا کہوں گا کہ لاحول

ولاقوۃ۔"

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے جیسے ہی لاحول ولاقوۃ پڑھا تو شیطان لعین چیختا چلاتا ہوا بھاگ کھڑا ہوا اور دور جا کر کہنے لگا۔ "اتنے کم عمر بچے نے میری مت ماردی ہے۔ چلو پھر کبھی اور داؤ آزماؤں گا۔"

حضرت شیخ محمد میاں میر رحمۃ اللہ علیہ نے بہ آواز بلند کہا۔ ابلیس مردود! تو بدبخت کوئی بھی داؤ آزمالے میں کبھی بھی تیرے ہاتھ نہ آؤں گا اور تو اسی طرح روتا پیٹتا ہوا اور روز محشر دوزخ کا ایندھن بنے گا۔ یہ رب جبار وقہار کا وعدہ ہے اور میں دوسرے افراد کو بھی تیرے شر سے بچانے کی ہر ممکن کوشش وکاوش کرتا رہوں گا خدا کی تجھ پر بے حدوحساب لعنت۔!!"

حضرت شیخ محمد میاں میر رحمۃ اللہ علیہ کا ابلیس لعین کے ساتھ یہ مکالمہ بہت زوردار رہا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ آرزو تھی کہ موقع ملے تو ابلیس مردود کو مزہ چکھائیں۔

حضرت شیخ محمد میاں میر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا سفر جاری وساری رکھا۔ دوران سفر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ایک عجیب مگر دلچسپ ویادگار واقعہ پیش آیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راستے میں دیکھا کہ پہاڑ کے دامن میں ایک تنور نما گڑھا ہے جس کے اوپر پتھر پڑا ہے۔ آپؒ نے اس گڑھے کو تنور اس لئے خیال کیا کیونکہ وہ موسم سخت سردی کا تھا مگر وہاں سے حرارت خارج ہورہی تھی۔ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اس پتھر کو ہاتھ لگایا تو وہ پتھر بھی گرم تھا تاہم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس پتھر کو ہٹایا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک اور پتھر اس گڑھے کے عین بیچوں بیچ پڑا ہے۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہ روٹیاں لگانے والا تنور نہیں بلکہ یہ کسی فرد کے بیٹھنے اور ٹھہرنے کی جگہ ہے جو اس قدر سخت سردی میں گڑھے کے اندر آگ جلا کر درمیان میں رکھے پتھر پر بیٹھتا ہے۔

حضرت شیخ محمد میاں میر رحمۃ اللہ علیہ نے اس بارے میں کافی غور کیا۔ آخر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن وقلب نے یہی فیصلہ کیا کہ یہ کسی بزرگ اور ولی اللہ کی جائے رہائش ہی ہوسکتی ہے جو سردی کے اس ٹھٹھرتے موسم میں اس گڑھے میں بیٹھ کر عبادت وریاضت کرتے ہوں گے اور اب کہیں تشریف لے گئے ہوں گے۔ کسی بزرگ کی قیام گاہ کا خیال کر کے حضرت شیخ محمد میاں میرؒ اس تنور نما گڑھے کے پاس قدرے دور بیٹھ گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سخت سردی کے موسم میں وہاں بیٹھے عبادت وریاضت اور غور وفکر میں مشغول ومستغرق رہے تاہم آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مصمم ارادہ کرلیا تھا کہ اس بزرگ سے ضرور مل کر جائیں گے۔ اور ان سے فیض حاصل کرنے کے بعد مزید سفر جاری رکھیں گے اسی عالم میں بیٹھے ہوئے تین روز گزر گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تینوں ایام بغیر کچھ کھائے پیئے روزہ رکھتے رہے مگر صبر کا دامن تھامے رکھا۔ بالآخر چوتھے روز وہاں حضرت شیخ خضر سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے آتے ہی کہا۔

"محمد میر! تم یہاں کیسے۔؟"

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے کہا۔ "آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کی خواہش لے کر تین روز سے یہاں منتظر ہوں۔ آپ واقعی ولی اللہ ہیں کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے میرا نام لے کر پکارا ہے۔ حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اور میری یہ پہلی ملاقات ہے اور یہ کہ میں خود ابھی تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہیں جانتا۔"

حضرت شیخ خضر سیوستانی رحمۃ اللہ علیہ بہت بڑے ولی اللہ تھے۔ آپؒ سیوستان کے قریب ایک پہاڑ میں مقیم تھے۔ ہمہ وقت عبادت الٰہی میں مشغول ومصروف رہتے تھے۔ شب وروز پہاڑیوں کے درمیان گھومتے پھرتے رہتے تھے۔ سردی اور گرمی میں ان کا ایک ہی لباس ہوتا تھا۔ ایک لمبا چوغہ زیب تن کئے رکھتے تھے۔ پہاڑی جنگلی درختوں کے پھل اور پتے کھا کر گزارا کرتے تھے جب سردی کا سخت موسم آتا تو گڑھا کھود کر اس کے عین درمیان میں پتھر رکھ لیتے اور اس کے اردگرد جنگلی لکڑیوں سے آگ جلا کر اسے گرم کرلیتے۔ پھر اس پتھر پر بیٹھ کر یاد الٰہی میں مصروف ہوجاتے۔ سردی کی راتیں اس تنور نما گڑھے میں گزارتے۔

داراشکوہ نے اپنی مشہور ومعروف تاریخی کتاب "سکینۃ الاولیاء" میں حضرت شیخ سیوستانیؒ کے بارے میں بیان کیا ہے کہ "ایک دفعہ سیوستان کا حاکم حضرت خضر سیوستانیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؒ اس وقت عالم مراقبہ میں تھے۔ حاکم سیوستان آپؒ کے قریب جا کر کھڑا ہوگیا تاکہ جب آپؒ مراقبہ سے فارغ ہوں تو آپ کی خدمت میں کچھ عرض کرسکے۔ حضرت شیخ سیوستانیؒ اس وقت کھلے جنگل میں دھوپ میں بیٹھے تھے۔ حاکم سیوستان کے آپؒ آگے کھڑے ہونے سے اس کا سایہ آپؒ پر پڑا تو آپؒ پر دھوپ آنا بند ہوگئی۔ تھوڑی دیر بعد جب حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ مراقبہ سے فارغ ہوئے تو آپؒ نے حاکم سیوستان سے پوچھا۔

"تم کون ہو اور کس لئے یہاں آئے ہو۔؟"

حاکم سیوستان نے کہا۔ "میں آپ جیسے عظیم بزرگ اور ولی اللہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ اگر میرے لائق آپ کوئی خدمت بتائیں گے تو مجھے از حد خوشی ہوگی۔"

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔ "میرا ایسا کوئی کام نہیں جو تم کرسکو کارساز تو صرف اور صرف رب قادر وقدیر کی ذات پاک ہے۔ تم کون ہوتے ہو کسی کا کوئی کام کرنے والے۔"؟

حاکم سیوستان نے کہا۔ ''اگر آپ مجھے خدمت کا موقع دیں گے تو میری یہ خوش بختی وخوش نصیبی ہوگی۔ میں ایک بار آپ سے التجا ودرخواست کرتا ہوں کہ مجھے کوئی نہ کوئی کام ضرور بتائیں۔'' حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔

''اگر تم بضد ہو تو پھر سنو تمہارا پہلا کام یہ ہے کہ تم نے اپنا جو سایہ مجھ پر ڈال کر مجھے دھوپ جیسی نعمت سے محروم کر رکھا ہے اس سائے کو دور کرو۔ دوسرا کام یہ ہے کہ تم جہاں سے آئے ہو واپس چلے جاؤ بس یہی دو کام تمہارے ذمہ ہیں۔ انہیں فوراً کرو۔

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ کی اس بات پر حاکم سیوستان وہاں سے چل دیا مگر جاتے جاتے پھر بھی مڑ مڑ کر کہتا جاتا تھا۔ ''حضرت جیؒ! مجھے آپ کی دعاؤں کی سخت ضرورت ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

دنیاوی شان وشوکت، دولت وثروت، حکومت وسلطنت اور بادشاہوں وحکمرانوں سے بے نیاز والا تعلق حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ کی شخصیت اس قدر سحر انگیز وکشش آمیز تھی کہ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ ان کی طرف کھنچے چلے گئے۔ آپؒ کے قلب وذہن نے شہادت وضمانت دی کہ ایسے ہی مرد مومن کی آپ کو تلاش تھی۔

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے حضرت شیخ محمد میاں میرؒ سے کہا۔ ''تم ہمارا نام تک نہیں جانتے۔ ہم سے واقفیت تک نہیں رکھتے مگر پھر بھی ہمارا انتظار کیا۔ آخر کیا وجہ تھی۔؟''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے عرض کی۔

''یا حضرتؒ! میرا من یہی کہتا تھا کہ یہ ضرور کسی مرد قلندر کی قیامگاہ ہے قصہ مختصر میں تو یہی کہوں گا کہ رب رحمٰن ورحیم کی مرضی ومنشاء یہی تھی کہ میں آپؒ سے ملاقات کروں کیونکہ میں اپنے گھر سے اپنی والدہ ماجدہ کی دعائیں لے کر نکلا ہوں صرف اور صرف مردان قلندر کی تلاش میں نکلا ہوں جن سے میں فیض پا سکوں۔ سلوک ومعرفت کی منازل طے کر سکوں۔ عبادت الٰہی کا طریقہ وسلیقہ سیکھ سکوں۔ ذکر وفکر کا قرینہ جان سکوں۔ عاجزی وانکساری کا نمونہ بن سکوں اور بارگاہ ایزدی میں قبولیت وعبودیت کا زینہ پا سکوں۔''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔

''نام میں کیا رکھا ہے! فانی انسان کو کام سے غرض وغایت رکھنی چاہئے تم ہم سے ہمارا نام معلوم کر کے کیا کرو گے البتہ جہاں تک کام کا تعلق ہے تمہارا ذوق وشوق تمہاری گفتگو وجستجو اور تمہارے احساسات وجذبات کی ہم قدر کرتے ہیں۔ ہمارے پاس جو کچھ ہے رب قادر وقدیر نے چاہا تو تمہارے دامن میں ڈال دیں گے۔ تم اپنی کوشش وکاوش کی حدت وحرارت میں کمی نہ آنے دینا اور ہم کسی قسم کے بخل سے کام نہیں لیں گے کیونکہ بخیل نہ رب تعالیٰ کو پسند ہے نہ رب تعالیٰ کے محبوب کو پسند ہے اور نہ ہی رب تعالیٰ کے بندوں کو پسند ہے۔!!''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے عرض کیا۔

''یا حضرتؒ! مجھے بیعت کیجئے، اپنے حلقہ ارادت میں شامل کیجئے اور اسی لمحے سے مجھے اپنی شاگردی میں لے لیجئے۔ میں آپ کو کبھی بھی مایوس نہیں کروں گا اور آپؒ کی توقعات پر پورا اترنے کی پوری پوری کوشش کروں گا۔ ہاں آپ بارگاہ خداوندی میں میری اصلاح وفلاح کے لئے دعا ضرور کیجئے گا کہ وہ مجھے بندگی کا قرینہ عنایت فرما دے۔''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کو برضا ورغبت اپنے حلقہ ارادت میں شامل فرما لیا۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ ان کی بیعت سے فیض یاب ہوئے اور قلیل عرصہ میں مرشد کامل حضرت شیخ خضر سیوستانی سے بہت کچھ حاصل کر لیا کیونکہ جہاں حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی طلب میں حدت تھی وہاں حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ کی عطا میں شدت تھی یوں سالوں میں طے ہونے والی منازل مہینوں میں پایہ تکمیل کو پہنچیں۔

اور پھر ایک دن حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے اپنے مرید باصفات حضرت شیخ محمد میاں میرؒ سے مخاطب ہو کر رازدارانہ لہجے میں پوچھا۔

''جان من! یہ بتاؤ کہ اگر دریا میں پانی اس کی وسعت سے زیادہ ہو جائے تو کیا کرنا چاہئے۔؟''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے انتہائی انکساری کے ساتھ جواب دیا۔

''یا حضرتؒ! دریا کی گزرگاہ کو گہرا کر دیا جائے تو زائد پانی اس میں سما سکتا ہے۔''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔

''اگر ایسا کرنا ممکن نہ رہے تو پھر کیا کریں گے۔؟''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے عرض کی۔

''مرشد جیؒ! دریا کی روانی کو متبادل راستہ فراہم کرنا پڑے گا تاکہ سیلاب کا زائد پانی دوسری خشک زمینوں کو سیراب کرے اور خلق خدا کا فائدہ ہو۔''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔

''محمد میرؒ! تم نے بالکل صحیح اور درست جواب دیا۔ تمہارا دامن مراد بھر چکا ہے۔ اب تمہیں کسی ایسی سرزمین کا رخ کرنا چاہئے جہاں کے لوگوں کی تم اصلاح وفلاح کر سکو۔ ان کے دکھ درد بانٹ سکو۔ ان کے غموں کا مداوا کر سکو۔ ان کو دین اسلام کی روشنی سے منور ومطہر کر سکو۔''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے دست بستہ عرض کی۔

''یا حضرت! میری رہنمائی ورہبری فرمایئے کہ میں کہاں جاکر دین اسلام کی اشاعت وتبلیغ کا متبرک ومنزہ فریضہ سرانجام دوں۔ آپ جہاں کا اور جس شہر وعلاقہ کا حکم ہوگا میں فوری طور پر وہیں چلا جاؤں گا مگر ایک بات عرض کروں گا کہ آپ سے جدا ہونے کو جی قطعاً نہیں چاہتا لیکن چونکہ یہ آپ کا حکم ہے اور رب کریم ورحیم کی خوشنودی بھی اسی میں ہوتی ہے کہ اس کے دین کو دنیا کے کونے کونے میں پہنچایا جائے اس لئے میری خدمات حاضر ہیں۔ میں صرف آپ کے اشارے کا منتظر ہوں۔''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔

''تم اس بارے میں مکمل آزاد وخود مختار ہو۔ جہاں جانا چاہو جاسکتے ہو۔ اپنے دل کی آواز سنو۔ اپنے دماغ کی بات مانو اور اللہ تبارک وتعالیٰ کا نام لے کر نکل پڑو۔''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے انتہائی عاجزی کے ساتھ درخواست کی۔

''یا حضرت! آپ نے اس قدر رہبری ورہنمائی کی ہے۔ یہ آخری رہنمائی بھی آپ ہی کردیجئے۔ اس میں میری خوشی وخوشنودی ہے اور مجھے امید واثق ہے کہ آپؒ جس طرف کا بھی اشارہ فرمائیں گے وہ میرے حق میں بہت بہتر ہوگا۔''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ نے فرمایا۔

''بہتر تو یہی تھا کہ تم خود فیصلہ کرتے مگر چونکہ تمہاری خوشی اسی میں ہے تو پھر تمہاری خاطر ہم تم سے یہی کہیں گے کہ لاہور شہر پہنچ جاؤ وہیں ڈیرہ جماؤ اور خلق خدا کی خدمت کرو۔ رب تعالیٰ تمہارا حامی وناصر ہو۔!''

حضرت شیخ خضر سیوستانیؒ کی حسب ہدایت حضرت شیخ محمد میاں میرؒ لاہور پہنچے۔ سیرت نگاروں اور مورخین کے مطابق اس وقت حضرت شیخ محمد میاں میر کی عمر ۲۵ سال کے لگ بھگ تھی۔

لاہور پہنچنے پر آپ نے مردان حق کی تلاش کی تو بتانے والوں نے بتایا کہ یہاں کے مستند اور جید عالم دین حضرت مولانا سعد اللہ ہیں۔ چنانچہ کسی توقف کے بغیر حضرت شیخ محمد میاں میرؒ ان کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ان کی شاگردی اختیار کرلی ان سے آپ نے بہت ہی قلیل عرصہ میں علم معقول ومنقول کے علاوہ دوسرے علوم بھی حاصل کرلئے اور ان میں درجہ کمال تک پہنچ گئے۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے حضرت مولانا سعد اللہ کے شاگرد وعزیز مولانا نعمت اللہ سے بھی تحصیل علوم فرمائی۔ یوں آپ نے سلوک ومعرفت میں اعلیٰ وارفع منازل طے کرلیں۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے لاہور میں دوران قیام یہاں کے باغات اور سبزہ زاروں کو اپنی عبادت وریاضت کے لئے بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔ آپ نے یہاں کے جنگلات میں بھی قیام کیا اور عبادت وریاضت میں مشغول ومستغرق رہے۔ اکثر اوقات آپؒ کے ارادت مند بھی آپؒ کے ہمرکاب ہوتے اور وہ اس جنگل یا باغ میں مختلف مقامات پر پھیل جاتے اور ذکر وفکر میں مشغول ومصروف رہتے۔ تاہم جب نماز کا وقت ہوتا تو سب افراد ایک جگہ اکٹھے ہوجاتے اور نماز ادا کرتے جس کی امامت حضرت شیخ محمد میاں میرؒ فرماتے بعض اوقات نماز کے بعد حضرت شیخ محمد میاں میرؒ وعظ ونصیحت اور تبلیغ وتدریس بھی فرماتے جب کہ اکثر مواقع پر آپ ان سوالات کے جوابات دیتے جو آپ سے آپ کے ارادت مند کرتے۔ آپؒ کے ارادت مندوں کی یہ عادت تھی کہ وہ مختلف دینی مسائل پر آپس میں بحث کرتے اور پھر جس مسئلہ پر متفق نہ ہوپاتے تو اسے آپؒ کے سامنے پیش کرتے چنانچہ آپؒ مستند ومعتبر حوالوں اور ٹھوس دلائل وحقائق سے ان کی تسلی وتشفی فرماتے۔

باغات وجنگلات اور پہاڑوں پر ویرانوں میں جاکر عبادت کرنا بھی سنت رسول رحمت ہے۔ سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیشتر دفعہ ایسے ہی مقامات کو عبادت وریاضت کے لئے پسند فرماتے تھے۔ چنانچہ حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا تھا جب کہ اکثر اولیاء اللہ کا بھی یہی طریقہ رہا ہے۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کا معمول تھا کہ رات کو حجرے کا دروازہ بند کرکے بیدار رہتے اور تنہا ہوکر رب کائنات کی عبادت وبندگی فرماتے۔ آپؒ کی کوشش ہوتی تھی کہ زیادہ سے زیادہ وقت تنہائی میں گزاریں تاکہ آپؒ کو عبادت وریاضت کے لئے زیادہ سے زیادہ وقت میسر آسکے۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کو ایک دفعہ پتہ چلا کہ لاہور شہر کے مضافات میں ایک ویران مکان ہے جو بالکل خالی رہتا ہے اور کوئی ذی روح اس میں نہیں رہتا۔ آپؒ نے رخت سفر باندھا اور اس مکان پر جاپہنچے۔ آپ مسلسل دو ہفتے اس مکان میں مصروف عبادت رہے مگر آپ کو عبادت میں وہ دلی سکون اور ذہنی قرار نہ ملا جو پہلے میسر آتا تھا۔ آپ حیران تھے کہ آخر اس کی کیا وجہ ہے۔؟

آپؒ کے ذہن میں مختلف قسم کے خیالات اور وجوہات آرہی تھیں مگر آپ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ پارہے تھے۔ اس مقصد کی خاطر آپ اس مکان سے باہر آئے تاکہ اگر کوئی شخص وہاں ادھر اُدھر کہیں رہتا ہو تو اس سے دریافت کرکے کوئی منطقی نتیجہ اخذ کریں۔

اس مکان کے نزدیک ایک تھوڑے ہی فاصلے پر ایک کنواں تھا۔ اس کنویں کے پاس ایک سقہ رہتا تھا۔ آپؒ نے اس سقہ سے ملاقات کی اور باتوں

ہی باتوں میں اس مکان کے بارے میں پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس مکان میں چند روز قبل ایک برات ٹھہری تھی۔ یہ برات کہیں باہر سے لاہور شہر کی طرف آرہی تھی۔ وہ لوگ کو ایک رات ناچ گانا اور فضولیات میں مشغول رہے۔ پھر صبح ہوتے ہی یہاں سے چلے گئے۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کو تب یہ بات سمجھ میں آئی کہ اس مکان میں غیر اخلاقی حرکات کی وجہ سے نحوست پھیل گئی ہے۔ جس کا منطقی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ انہیں عبادت و ریاضت میں وہ لذت نہیں ملی جو پہلے انہیں ملا کرتی تھی چنانچہ آپؒ نے اس مکان کو اسی لمحے خیر باد کہا اور کسی اور جگہ چلے گئے۔

کچھ عرصہ بعد حضرت شیخ محمد میاں میرؒ پھر سے لاہور شہر میں رہنے لگے تو رفتہ رفتہ آپؒ کی شرافت و بزرگی کا شہرہ لوگوں میں ہونے لگا۔ آہستہ آہستہ ہی سہی مگر خوشبو چہار جانب پھیلنے لگی تو لوگوں نے آپؒ کے پاس آنا جانا شروع کر دیا۔ آپؒ کو لوگوں سے اس لئے علیحدگی پسند تھی کیونکہ آپؒ کہتے تھے کہ ''مجھ جیسے گنہ گار و خطا کار انسان کو خواہ مخواہ لوگ بڑھا چڑھا لیں گے اور مجھے عابد و زاہد مشہور کر دیں گے جب کہ یہ بات میرے مزاج اور طبیعت کے خلاف ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ رب تعالیٰ جل شانہ مجھے اسی بات کی سزا دیں کہ میں نے رب تعالیٰ کی بندگی سے ناجائز مفاد اٹھایا اور شہرت حاصل کی حالانکہ اعمال کا زائچہ رب تعالیٰ کے پاس ہے اور وہی بہتر جانتا ہے کہ کون پرہیز گار اور متقی ہے پھر یہ کہ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ میری بندگی رب تعالیٰ کے ہاں منظوری کا مقام و مرتبہ بھی حاصل کر سکی ہے یا نہیں۔ لوگ تو ظاہر کو دیکھتے ہیں جب کہ باطن کا مکمل اختیار بھی اسی کے پاس ہے کہ کسی کی عبادت کو شرف قبولیت بخشے یا اس کے منہ پر مار دے۔''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے دیکھا کہ لوگوں کی آمد و رفت شروع ہو گئی ہے اور لوگوں میں ان کی عبادت و ریاضت کا چرچا ہونے لگا ہے۔ تو آپؒ نے لاہور کو خیر باد کہا اور سرہند شریف تشریف لے گئے۔ وہاں کی آب و ہوا اور ماحول آپ کو موافق نہ آیا اور بیک وقت آپؒ کئی بیماریوں کا شکار ہو گئے۔ وہاں آپؒ بمشکل ایک سال تک رہے اور جب صحت مند ہوئے تو دوبارہ لاہور آ گئے سرہند شریف میں بھی آپؒ نے اپنے آپ کو پوشیدہ و خفیہ رکھا۔ اس طرح وہاں کے لوگوں کو یہ علم نہ ہوا کہ آپؒ سرہند شریف میں ہیں جب کہ لاہور والے بھی آپ کو ڈھونڈتے رہے مگر ان کو علم نہ ہو سکا کہ آپ کہاں ہیں!! اب آپؒ لاہور پہنچے تو مستقل رہائش کے ارادہ سے پہنچے۔ کیونکہ آپؒ کو غیبی اشارہ مل چکا تھا کہ لاہور میں رہیں اور عوام الناس کی اصلاح و فلاح اور رفاہ کریں چنانچہ آپؒ نے لاہور میں عبادت و ریاضت کے ساتھ ساتھ رشد و ہدایت اور نیکی و بھلائی کا سلسلہ بھی جاری و ساری رکھا اور تمام عمر لوگوں کی خدمت میں صرف کر دی۔ آپؒ اکثر کہا کرتے تھے۔

''حاجت مندوں کی حاجت روائی بہت بڑی عبادت ہے۔ اس سے رب تعالیٰ جل شانہ خوش ہوتے ہیں اور حاجت پوری کرنے والے کے درجات بلند فرماتے ہیں۔''

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی ایک عادت جو کہ انہیں دوسرے اولیاء کرام سے ممتاز و منفرد کرتی ہے وہ یہ ہے کہ آپؒ بہت کم لوگوں کو مرید کرتے تھے۔ آپؒ کے مریدین کی تعداد بہت کم تھی۔ اگرچہ آپؒ کے پاس روزانہ لوگ اس نیت سے حاضری دیتے تھے کہ انہیں آپؒ اپنے حلقہ ارادت میں شامل فرمالیں مگر آپؒ کسی نہ کسی طرح انہیں قائل و مائل کر کے انہیں مریدی میں لینے سے معذرت کر لیتے تھے۔

دراصل ہر لمحہ آپؒ کو یہی فکر دامن گیر رہتی تھی کہ آپؒ انتہائی گنہ گار و خطا کار ہیں اور کہیں یہ پیری مریدی اس بات کی علامت نہ بن جائے کہ آپ اپنے آپ کو دوسروں سے برتر، بہتر اور زاہد و عابد سمجھتے ہیں۔ انتہائی مجبوری کے عالم میں کسی کو مرید کرتے تھے تو اس سے بھی یہی عہد لیتے تھے کہ وہ کسی کو اس بارے میں نہ بتائے۔

حضرت شیخ محمد میاں میرؒ کی حیات مستعار فقر و فاقہ سے مزین و منور تھی آپ کئی کئی روز تک فاقہ کرتے تھے مگر کسی کو خبر نہیں ہونے دیتے تھے کہ آپؒ نے کچھ کھایا پیا یا نہیں۔ توکل کی دولت بے بہا کے مالک تھے۔ آپؒ سمجھتے تھے کہ جب رب رازق و رزاق چاہے گا تو اپنے خزانہ غیب سے رزق دیدے گا اور جب رب تعالیٰ جل شانہ میرے حق میں یہی بہتر سمجھے گا کہ میں فقر و فاقہ سے رہوں تو پھر مجھے دنیا کی کوئی طاقت کھانا نہیں کھلا سکتی اور اکثر یہی ہوتا تھا کہ دست غیب سے آپؒ کے لئے رزق کا اہتمام و انتظام ہو جاتا تھا جس سے آپؒ کے توکل و تیقن میں مزید اضافہ ہوتا تھا اور وہ مضبوط سے مضبوط تر ہوتا تھا۔

ایک دفعہ آپؒ کے حقیقی بھائی آپؒ کی ملاقات کے لئے لاہور آئے۔ اس وقت آپؒ کے پاس ان کو پیش کرنے کے لئے کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی بلکہ آپؒ خود تین یوم سے فاقہ میں تھے۔

ان لمحات میں آپؒ کا کوئی ارادت مند بھی وہاں آپؒ کے پاس موجود نہیں تھا جو صورت حال کی نزاکت و ضرورت کو بھانپ کر کوئی چیز لا کر آپؒ کے بھائی کو پیش کرتا۔

ایسی صورت حال میں حضرت شیخ محمد میاں میرؒ نے اپنے بھائی سے کہا۔

''آپ تشریف رکھیں اور میرا انتظار کریں میں ابھی بازار سے آپ کے لئے کھانا لے کر آتا ہوں۔''

اپنے بھائی کو اپنے گھر بٹھا کر آپ قریبی باغ میں تشریف لے گئے وہاں وضو کیا اور دو نفل نماز حاجت ادا کر کے رب کریم و رحیم سے عرض کی۔

''یارب رازق ورزاق! تو ہی رزق دینے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی کسی کو کچھ نہیں دے سکتا۔ میرے گھر کی تمام صورت حال تیرے سامنے ہے۔ میرا بھائی کھانے کے انتظار میں بیٹھا ہے اور میں یہاں تیری بارگاہ میں درخواست پذیر ہوں۔ میری عزت تیرے ہاتھ میں ہے۔ آج تک تو نے مجھے مایوس نہیں کیا تو پھر آج میں کیسے ناامید جاؤں گا۔''

ابھی آپؒ نے دعا ختم ہی کی تھی کہ آپؒ نے دیکھا کہ آپؒ کا بھائی آپ کو ڈھونڈتا ہوا آپؒ کی طرف آرہا ہے۔ آپؒ نے اپنے بھائی سے پوچھا۔ ''کیا بات ہے۔؟ کیا بھوک زیادہ لگی ہے جو مجھے تلاش کرتے ہوئے یہاں پہنچ گئے ہو۔؟''

آپ کے بھائی نے کہا۔

''میں آپؒ کو اس لئے بلانے اور ڈھونڈنے آیا ہوں کہ ایک آدمی کھانا اور نقدی لے کر آپؒ کے حجرہ میں آیا ہوا ہے اور آپؒ کا انتظار کر رہا ہے وہ آپ کو بلا رہا ہے۔''

آپؒ جب اس شخص کے پاس پہنچے تو اس نے کھانے کا ایک بہت بڑا خوان اور نقدی کی ایک تھیلی آپ کی خدمت میں پیش کی اور کہا۔

''رب رحمٰن ورحیم کا پیغام ہے کہ آپ کو جب بھی کوئی حاجت پیش آئے تو اس طرح طلب فرمائیں۔ رب قادر وقدیر آپ کی حاجت پوری فرما دیں گے اور دنیا کے سامنے کبھی آپؒ کو شرمندہ نہیں ہونے دیں گے۔'' اس کے بعد وہ شخص چلا گیا اور پھر آپؒ نے اپنے بھائی کے ساتھ مل کر کھانا تناول فرمایا اور رب تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

●●●●●●

زندگی کی دوڑ میں

تذبذب کے عادی افراد دوسری باتوں میں خواہ کتنے ہی مضبوط اور مستحکم کیوں نہ ہوں، مگر زندگی کی دوڑ میں مصمم ارادے اور پختہ فیصلہ کرنے والے افراد ان سے آگے بڑھ جاتے ہیں۔ یاد رکھئے کہ زندگی ایک رواں دواں قافلہ ہے اگر آپ نے اپنے پاؤں میں تذبذب کی زنجیریں ڈال لی ہیں تو آپ قافلہ سے پیچھے رہ جائیں گے اور کوئی آپ کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر نہیں لے جائے گا۔ سوچ بچار میں وقت ضائع نہ کیجئے جو کچھ کرنا ہے کر ڈالئے، ہزاروں افراد جو زندگی میں ناکام رہتے ہیں ان میں بعض اپنے تذبذب اور قوت فیصلہ کی کمی کے مارے ہوتے ہیں۔

استخارۂ قرآنی

یہاں ایک استخارۂ قرآن مجید درج کرتا ہوں جو بارہا تجربہ شدہ ہے۔ باطہارت اور باوضو اور رُو بہ قبلہ استخارہ کی نیت سے سورۃ الحمد تین دفعہ اور سورۃ توحید ایک دفعہ اور سورۃ انعام کی آیۂ مبارکہ وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ۔ ایک دفعہ پڑھے۔ پھر قرآن شریف کو کھولے اور دائیں صفحہ کی ساتویں سطر کے پہلے لفظ کا پہلا حرف تہجی دیکھے اور حروف ذیل سے اپنا مطلب تلاش کرے۔

ا۔ خیر اور صواب کی دلیل ہے۔

ب۔ نیکی کی وجہ سے راحت ملے گی اور کسی صاحبِ دولت سے فائدہ حاصل ہوگا۔

ت۔ گناہوں سے توبہ کرو اور صدقہ دو تاکہ آفات کا دفیعہ ہو۔

ث۔ سعادتِ دارین کی دلیل ہے۔

ج۔ سعی بلیغ کے باعث کامیابی حاصل ہوگی۔

ح۔ رشتہ داروں سے فائدہ حاصل ہوگا۔ اور تکلیف دور ہوجائیگی۔

خ۔ مُصیبت کا اندیشہ ہے۔ خدا کی طرف رجوع کرو اور گناہوں کو ترک کردو۔

د۔ کامیابی اور عزت کی دلیل ہے۔

ذ۔ دشمن شرمندہ ہوگا اور تم کو غم و اندوہ سے نجات حاصل ہوگی۔

ر۔ حصولِ مُراد ہوگی۔ عمر اور دولت بڑھے گی۔

ز۔ تکالیف کا سامنا ہے اپنی کوشش اور خدا کی خوشنودی سے ردّ بلا ہوگی۔

س۔ دونوں جہانوں کی خوشی حاصل ہوگی۔ دل کے مطابق حصُول مقصد ہوگا۔

ش۔ دشمن برسر فساد ہے۔ عبادت کرو اور صدقہ دو۔

ص۔ استقلال کی وجہ سے حصول مراد ہوگی۔

ض۔ کامیابی اور عزت کی نشانی ہے۔

ط۔ پرہیزگاری اور عزت کی نشانی ہے۔

ظ۔ ازالۂ مُصائب ہوگا۔

ع۔ تحصیل مراد ہوگی۔

غ۔ حصول کامیابی کے لئے خیرات اور صدقہ دو۔

ف۔ دولت اور کامیابی کا حصول ہوگا۔

ق۔ مقبولیت قول اور کامگاری کا ذریعہ ہے۔

ک۔ تکلیف اور پریشانی سے مقابلہ ہے۔ خدا کی طرف رجوع کرو۔

ل۔ دفیعہ غم و ہم ہوجائے گا۔

م۔ ذلت اور رنج درپیش ہیں۔ مردانہ وار مقابلہ کرو اور خدا کی طرف رجوع کرو۔

ن۔ کافی دُکھ اُٹھاچکے ہو۔ ابرِ رحمت کا نزول ہوگا۔

و۔ کارسازِ حقیقی پر کارسازی کا بھروسہ رکھو۔

ہ۔ دشمن شرمندہ ہوگا۔ سردردی اور تفکرات سے خلاصی ہوگی۔

ی۔ ابتداء میں تکلیف مگر آخرکار راحت حاصل ہوگی۔

﴿نوٹ﴾

استخارہ کا صحیح وقت

۸۔ جمعہ۔ ساعت استخارہ صبح سے طلوع آفتاب تک اور چاشت سے عصر تک اور مغرب سے عشا تک ہے۔

شنبہ۔ ساعتِ استخارہ صبح سے چاشت تک اور زوال سے عصر تک ہے۔

یکشنبہ۔ ساعت استخارہ صبح سے ظہر تک اور عصر سے مغرب تک ہے۔

دوشنبہ۔ ساعت استخارہ صبح سے طلوع آفتاب تک اور چاشت سے ظہر تک اور عصر سے عشا تک ہے۔

چھتری جلنے سے جو بدبو آرہی تھی اس سے پورے گھر میں ایک تعفن سا پھیل گیا تھا۔ مکان میں ہر طرف ایک روح فرسا قسم کا سناٹا تھا۔ ایک وحشتناک قسم کی خاموشی، ہم چاروں بھی خاموش تھے اور ایک دوسرے کو سوالیہ نظروں سے گھورے جارہے تھے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں اور کس طرح اس مکان سے باہر نکلیں۔ سلیم درانی نے خاموشی کا قفل کرتے ہوئے کہا۔

اس طرح ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے سے بات نہیں بنے گی ہمیں یہاں سے نکلنے کی کوئی تدبیر سوچنی چاہئے۔ تم ٹھیک کہتے ہو۔ "صفدر خاں بولے۔" مگر یار یہاں سے نکلیں کیسے۔؟

چلو ایک بار پھر دروازہ دیکھتے ہیں کیا معلوم ہم پر رحم کھا کر کھول دیا ہو۔ میں نے کہا۔

اکرم! جاوید اختر نے کہا۔ چلو میں اور تم پہلے چل کر دیکھ لیں اگر قسمت نے ساتھ دیا تو اس گھر سے نکل لیں گے۔

ہم دونوں دروازے کی طرف چلے۔ لیکن اسی وقت ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکہ بالکل ایسا تھا جیسے کسی مکان کے اچانک منہدم ہونے سے ہوتا ہے ہم آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہر طرف دیکھتے رہے لیکن اس مکان میں تو کوئی چھت یا دیوار ہمیں گری ہوئی نظر نہیں آئی۔ البتہ جب ہم غور کررہے تھے تو اس وقت ہمیں یہ محسوس ہوا کہ جیسے مکان ہچکولے کھارہا ہے۔ ہم سب کو زلزلے کی سی کیفیت کا احساس ہوا۔ جاوید نے کہا۔ شاید زلزلہ آرہا ہے۔

لگ تو مجھے بھی رہا ہے لیکن کریں بھی کیا۔ بہت ہی برے پھنسے۔ چلو دروازہ دیکھیں ہوسکتا ہے کھل گیا ہو۔ یہ کہہ کر میں نے قدم دروازے کی طرف بڑھادیئے ابھی میں مشکل سے چار قدم ہی چلا ہوں گا کہ جاوید اختر چیخا۔ اکرم مجھے بچاؤ۔

تمہیں کیا ہوا۔ میں نے پلٹ کر دیکھا۔

جاوید اختر نے کہا۔ یار دیکھو میرے دونوں پاؤں زمین سے چپک گئے ہیں یہ اٹھ ہی نہیں رہے ہیں۔ جاوید اختر کی چیخ سن کر سلیم اور صفدر بھی ہمارے پاس آگئے۔ بڑی حیرت کی بات تھی جاوید اختر کے دونوں پاؤں زمین سے اس طرح چپکے ہوئے تھے جیسے فیوی کول کے ذریعہ چپکادیئے گئے ہیں۔ ہم تینوں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے گھسیٹا لیکن وہ تو بہت بری طرح زمین سے چپکا ہوا تھا۔

اب کیا ہوگا۔؟

جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ "میں بولا۔" بس کوئی بھی ہمت مت ہارنا۔ کیونکہ اگر ہمت ہاریں گے تو پھر بھیانک موت مریں گے۔

مرنا تو برحق ہے۔ سلیم نے کہا۔ لیکن یار یہ بھی کوئی موت ہے۔ اتنی بے بسی! اس سے تو بہتر ہوتا کہ ہم کسی روڈ پر کتے کی موت مرجاتے۔ دنیا ہماری لاشوں پر کچھ آنسو تو بہالیتی۔ یہاں پر اگر مرگئے تو کوئی تماشہ دیکھنے والا بھی نہیں ہوگا اور لاشیں ہماری سڑ جائیں گی کیونکہ مالک مکان تو کم بخت پندرہ دن کے بعد ہی آئے گا۔

ابھی سلیم کی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ جاوید اختر کے پاؤں زمین سے خود بخود الگ ہوگئے۔ جاوید ایک دم مجھے لپٹ گیا پھر اس نے کہا جلدی کرو سب دروازے کی طرف چلتے ہیں۔ کیا بعید ہے اسی طرح دروازہ بھی خود بخود کھل جائے۔ اگر ایسا ہوگیا تو یار ایک مہینے تک پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نماز پڑھیں گے۔

ہم چاروں دروازے کی طرف گئے۔ لیکن دروازہ باہر سے بند تھا جس وقت ہم دونوں کھولنے کی کوشش کررہے تھے اس وقت ہمیں ایسا لگا جیسے دروازے کے دوسری طرف کوئی موجود ہے میں نے ہمت کرکے پوچھا۔ باہر کون ہے۔؟ بھائی صاحب اپنا نام بولو۔ اگر انسان ہو تو ہماری مدد کرو۔

میری بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ البتہ اسی وقت ہمیں ایسا لگا کہ جیسے کوئی عورت پازیب پہنے گھر میں چل رہی ہے۔ ہم نے غور کیا۔ پازیب کے کھنکنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

اب کیا کریں۔ صفدر نے پوچھا۔

جو کچھ یاد ہے پڑھتے رہو اور چلو اپنے سامان کے پاس چلو۔

اور جب ہم اپنے سامان کے پاس پہنچے تو ہمارے پاؤں تلے کی زمین نکل گئی ہمارے سامان کے پاس ایک اژدہا پڑا ہوا تھا۔ اژدہا تقریباً ۲ گز لمبا تھا اور تقریباً دو فٹ موٹا تھا اس کا رنگ بھورا تھا اور اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں وہ وحشتناک نظروں سے ہمیں گھور رہا تھا۔

ابھی ہم چاروں اس اژدہے کی طرف دیکھ ہی رہے تھے کہ ہمیں یہ لگا کہ جیسے کوئی ہمارے پیچھے موجود ہے۔ کسی کے سانس لینے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔ میں نے کانپتی ہوئی آواز سے کہا۔

بھئی کون ہوتم۔ تم ہمیں پریشان کیوں کر رہے ہو۔ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔

میری بات کا کوئی جواب نہیں آیا۔ البتہ ہم نے دیکھا کہ اژدہا آہستہ آہستہ چلنے لگا وہ اب بالکل ہمارے سامان کے قریب ہوگیا۔ اژدہا بہت خوفناک تھا لیکن اس سے زیادہ ہمیں ڈراس بات سے لگ رہا تھا کہ کوئی ہمارے پیچھے ہے اور بالکل ہمارے قریب ہے ہم اس کے سانس لینے کی آواز سن رہے تھے لیکن ہمیں نظر کچھ بھی نہیں آرہا تھا۔

اور اسی وقت سلیم کی چیخ نکل گئی اسکی زبان سے بے اختیار نکلا۔ باپ رے۔

کیا ہوا۔؟

سلیم کچھ نہیں بولا۔ لیکن اس کے چہرے سے وحشت ٹپک رہی تھی اور اس کے بدن پر کپکپی طاری تھی۔

یار تمہیں کیا ہوا۔ کچھ تو بولو۔ میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا۔

سلیم نے گھبرائی ہوئی آواز میں کہا۔

اکرم! میرے مونڈھے پر کسی نے ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور شاید یہ ہاتھ تو آگ کا بنا ہوا ہے۔ یار میرا مونڈھا جل رہا ہے۔

کون ہو بھئی۔؟ سامنے آکر بات کرو۔ تمہیں سلیمان علیہ السلام کی قسم۔ میں بے سوچے سمجھے بولے چلا جا رہا تھا۔ اگر تم اپنی حرکتوں سے باز نہیں آؤ گے تو میں ایک عمل کے ذریعہ تمہیں جلا دوں گا۔ اسی وقت کسی نے ایک وحشتناک قہقہہ لگایا اور ہم نے دیکھا کہ اژدہا بھی دانت نکال کر ہنس رہا تھا۔

یار میں تو پہلی بار یہ دیکھ رہا ہوں۔ صفدر بولا۔ کیا اژدہے کے بھی دانت ہوتے ہیں۔

چھوڑو ان باتوں کو، دعا کرو دعا۔ کلمہ تو پڑھ لو اگر مر گئے تو خاتمہ ایمان پر ہو جائے گا۔

سلیم نے کہا۔ میں نے اس کی تائید کی کہ اس وقت صرف دعا ہی ہمیں بچا سکتی ہے ورنہ بظاہر ہم جنات کے نرغے میں ہیں۔ اور ہم میں سے کوئی بھی عامل نہیں ہے اس لئے ہمارا بچنا بہت مشکل ہے۔

یار ایسی باتیں نہ کرو، صفدر بولا۔ میرا تو دم گھٹ رہا ہے تم لوگ بار بار موت کی باتیں کیوں کر رہے ہو۔ مرنا ہوگا تو مر ہی جائیں گے لیکن ایسی باتیں مت کرو اس سے ڈر لگتا ہے مجھے تو میری امی یاد آرہی ہیں وہ کہا کرتی تھیں کہ آیت الکرسی یاد کرلو، کام آئے گی لیکن ہم نے ان کی بات کبھی نہیں مانی آج ہمیں اندازہ ہو رہا ہے کہ اپنے بڑوں کی بات نہ مان کر انسان پر کیا کیا قیامتیں گزر جاتی ہیں۔

اکرم!! اکرم! وہ سامنے دیکھو۔ سلیم نے سامنے کی طرف اشارہ کیا۔ میں نے دیکھا کہ سیاہ رنگ کا سانپ دیوار پر چڑھ رہا تھا۔

یار اکرم۔ صفدر خاں بولے۔ میرے پیچھے کوئی عورت کھڑی ہے۔

پاگل ہوگئے ہو، میں چیخا، یار ایک طرف تو ہمیں دکھائی دے رہا ہے اور ایک طرف تم سب وہم کی باتیں کر رہے ہو اس طرح کیسے رات کٹے گی لیکن اچانک میری آواز میرے حلق میں ہی گھٹ کر رہ گئی اور جب میں بولتے بولتے ایک دم چپ ہوگیا تو صفدر نے پوچھا۔

اکرم کیا ہوا۔؟ تمہارے چہرے پر گھبراہٹ کی آندھیاں کیوں چل رہی ہیں۔ تمہیں کیا نظر آرہا ہے۔؟

دوست! کیا تم بھی کسی وہم میں مبتلا ہوگئے ہو، یار کچھ تو بولو۔

میں نے ہمت کر کے کہا۔ میری کمر پر کسی کا ہاتھ ہے اور یہ ہاتھ لوہے کا ہے۔

سلیم میری بات سن کر ایک دم ہنس پڑا۔ اس نے ہنستے ہوئے کہا، شاید ہم سب وہم کا شکار ہو چکے ہیں۔ اور وہم کا علاج حکیم لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔

سلیم نے جیسے ہی اپنی بات پوری کی ایک زناٹے دار طمانچہ اس کے چہرے پر لگا۔ وہ تو بلبلا کر رہ گیا اور اسی وقت ہم سب کو یہ اندازہ ہوگیا کہ ہم میں سے کوئی بھی وہم میں مبتلا نہیں ہے۔ بلکہ سچ مچ ہمارے اردگرد جنات اکٹھے ہوگئے ہیں اور ان میں کچھ عورتیں بھی شامل ہیں۔ سلیم کی تو جیسے بولتی ہی بند ہوگئی وہ اپنے گال کو سہلاتا رہا اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے ہم سب کو گھورتا رہا۔

میں نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔ گھبراؤ نہیں، انشاء اللہ ہمیں اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

اس وقت بولنے سے زیادہ یہ ہے کہ سب دل ہی دل میں جو بھی کچھ یاد ہو پڑھتے رہو اور اپنی اپنی عقل سے کوئی تدبیر سوچو۔ اسی وقت ہماری نظریں سامنے دیوار کی طرف اٹھیں وہ کالے سانپوں سے بھر چکی تھی۔ سیکڑوں ناگ اس دیوار پر چمٹے ہوئے تھے اور اژدہا بھی ایک نہیں تھا بلکہ دو اژدہے اور بھی ہمارے سامان کے پاس آگئے تھے۔

م م میں مرجاؤں گا جاوید اختر کانپ رہا تھا اور میں نے دیکھا اس کا پیشاب نکل گیا تھا۔

جاوید! کیا بات ہے۔؟

ک کوئی مجھے لپٹ رہا ہے۔ مجھے بچاؤ، اکرم میرے بھائی۔

میں نے اپنا ہاتھ جاوید کی طرف بڑھایا تو کسی نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ لاکھ کوشش کے باوجود میں اپنا ہاتھ چھڑانے میں کامیاب نہ ہوسکا۔ اور اسی وقت سلیم اور صفدر بھی کانپنے لگے شاید انہیں بھی کوئی پکڑنے کی کوشش کررہا تھا۔ سلیم تو رونے ہی لگا۔ میں اگرچہ کسی کے قبضہ میں تھا لیکن میں نے ہمت کرکے کہا۔ دوستوں یہ وقت گھبرانے کا نہیں ہے۔ کچھ بھی ہو۔ ہمت کرو اور اپنے ہوش وحواس کو درست رکھو ورنہ ہم سب بھیانک موت مریں گے۔ اسی وقت میری گدی کسی نے بھینچ لی اور ایک ہاتھ سے کسی نے میرے بال پکڑ لئے میں نے آیت الکرسی پڑھنی شروع کی ابھی آیت الکرسی پوری نہیں ہوئی تھی کہ مجھے ایسا لگا کہ جیسے میں آزاد ہوگیا ہوں۔ میں نے اپنے ہاتھ ہلاکر کہا۔ اب وہ میرے اختیار میں تھے اور میری گدی اور بال چھوڑ دیئے گئے تھے۔ میرے اندر ایک طرح کی ہمت آگئی اور میں سمجھ گیا کہ آیت الکرسی کے ذریعہ ہمیں نجات مل جائے گی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا بالکل مت گھبرائیں اب میں تم سب کو بچالوں گا۔ لیکن اسی وقت کسی نے میرے اتنی زوردار رپٹ مارا کہ میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا اور میں زمین پر گرتے گرتے بچا۔ جیسے ہی میں سنبھلا اسی وقت مجھے ایک دھکا سا لگا اور ہم سب ہی کھانسنے لگے اور ہمارا دم گھٹنے لگا دراصل مکان کے اندر دھواں پھیلنا شروع ہوا۔ اسی وقت ہم نے اِدھر اُدھر بھاگنے کی کوشش کی لیکن نتیجہ صفر۔ کیونکہ دھواں پورے ہی مکان میں پھیل چکا تھا ہمیں دھسکے لگنے شروع ہوئے اور ہماری آنکھیں بند ہونے لگیں دھواں ہماری ناکوں میں گھسنے لگا۔ عجیب طرح کی دہشتوں کا ہم شکار تھے۔ اسی وقت مجھے خیال آیا کہ میں آیت الکرسی پڑھ کر دستک دیدوں شاید اس سے ہمیں جنات کی ان حرکتوں سے نجات ملے۔ چنانچہ میں نے جلدی جلدی آیت الکرسی پڑھ کر تین تالیاں بجائیں اور اللہ کے فضل وکرم سے آہستہ آہستہ دھواں غائب ہونے لگا۔ تقریباً ۱۵ منٹ کے بعد دھواں بالکل ہی ختم ہوگیا ہم نے اللہ کا شکر ادا کیا۔ میرے تینوں ساتھی کہنے لگے یار تم ایک طرف کھڑے ہوکر بار بار اسی طرح پڑھ پڑھ کر تالیاں بجاتے رہو۔ شاید اسی طرح ہمیں ان حرکتوں سے پوری طرح نجات مل جائے۔

اور میرا تو ایک مشورہ ہے۔ صفدر خاں بولے۔

وہ کیا؟

میرا مشورہ یہ ہے کہ ہم سب اپنا اپنا سامان اٹھا کر دروازے کے پاس پہنچ جائیں اور دروازے کے قریب جاکر تم کوئی عمل پڑھ کر دروازے پر پھونکنا ہوسکتا ہے کہ اس عمل کی وجہ سے دروازہ کھل جائے۔

تمہارا مشورہ اہم ہے۔ میں نے کہا۔ جلد اپنا اپنا سامان اٹھاتے ہیں۔

لیکن وہ اژدہے!؟

چلو ان پر بھی کچھ پڑھ کر پھونک دیں گے۔

اور ہم چاروں اپنے سامنے کی طرف گئے لیکن سامان کے قریب پہنچ کر ہمارے ہوش اڑ گئے ہمارے بیگوں اور اٹیچیوں پر بے شمار بچھو چپٹے ہوئے تھے ہم میں سے کسی کی بھی ہمت نہیں ہوئی کہ ہم اپنے سامان کی طرف ہاتھ بڑھا سکیں میں نے آیت الکرسی پڑھ کر دستک دی لیکن کچھ نہیں ہوا میں نے پھر آیت الکرسی پڑھ کر زور سے اپنے سامان کی طرف پھونکا لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ اور اسی وقت اژدہے ہماری طرف بڑھنے لگے۔ یہ دیکھ کر ہماری جان ہی نکل گئی۔ ہم بھاگ کر صحن کی طرف آگئے لیکن تینوں اژدہے ہماری طرف آرہے تھے اور تینوں کی آنکھوں سے انگارے برس رہے تھے۔ میں بار بار آیت الکرسی پڑھ رہا تھا لیکن اس بار آیت الکرسی پڑھنے کا کوئی فائدہ محسوس نہیں ہورہا تھا۔

صفدر خاں بولے۔ اکرم! اب ہماری موت ہم سے بہت قریب ہوگئی دیکھو ذرا اوپر کی طرف بھی دیکھو۔

میں نے اوپر دیکھا تو چیل سے بھی بڑے چمگادڑ دسیوں کی تعداد میں ہمارے اوپر منڈلا رہے تھے اور ہر طرف سے قہقہوں کی آوازیں آرہی تھیں جیسے جنات ہماری بےبسی کا مذاق اڑا رہے ہوں۔ بظاہر ہم سب بےخوفی کا مظاہرہ کررہے تھے لیکن درحقیقت ہم چاروں ہی اندر سے ٹوٹ چکے تھے اور حد سے زیادہ خوف زدہ تھے۔ اس مکان سے بھاگنے کا کوئی راستہ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا تھا اور ہر آن ایک نئی مصیبت ہمارے سامنے آرہی تھی۔ اپنے ساتھیوں میں ایک میں ہی واحد ایسا شخص تھا جسے آیت الکرسی اور قرآن حکیم کی مختلف سورتیں اور دعائیں یاد تھیں اور ان کی برکت سے ہماری حفاظت بھی ہورہی تھی۔ میرے باقی ساتھیوں کا حال برا تھا انہیں نہ آیت الکرسی یاد تھی اور نہ دوسری دعائیں۔ اذان کے کلمات بھی وہ صحیح طور پر ادا نہیں کرسکتے تھے جو ایک طرح کی بدنصیبی تھی۔ ابھی ہم سوچ ہی رہے تھے کہ کس طرح اس مکان سے رفوچکر ہوں کہ اچانک ایک ایسا جانور ہمارے سامنے آکر کھڑا ہوگیا کہ جو دیکھنے میں پرندہ بھی محسوس ہوتا تھا اور درندہ بھی۔ اس نے ہمیں اس طرح گھورا جیسے وہ کوئی فیصلہ کن معاملہ کرنے کے لئے نمودار ہوا ہے بظاہر وہ ایک چھوٹا سا جانور تھا لیکن ہمیں اندازہ تھا کہ اس کی طاقت ہماری سوچ وفکر سے کہیں زیادہ تھی ہم چاروں مل کر بھی اس کا مقابلہ نہیں کرسکتے تھے۔ اس دوران ہمارے سامنے پڑے ہوئے اژدہے خود ہی غائب ہوگئے تھے اور اس طرح کم سے کم ایک خطرہ ٹل گیا تھا اور اس وقت ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب اس جانور نے جو ہم سے چند گز کے فاصلے پر کھڑا تھا، انسانی زبان میں بولنا شروع کیا۔ اس نے کہا۔

میں اس مکان کے اصلی مالک کی طرف سے نمائندہ بن کر آیا ہوں۔

اس مکان کا اصلی مالک کون ہے۔؟ میں نے پوچھا۔

اس مکان کا اصلی مالک یغوث ہے جو فسطالیس کا بیٹا ہے۔

کیا یغوث جنات میں سے ہے۔ "میں نے سوال کیا۔"

جی ہاں۔ وہ جنات میں سے ہے۔ وہ جنات میں ایک اچھا مقام رکھتا ہے اور وہ عامل بھی ہے۔

کیا جنات میں عامل بھی ہوتے ہیں۔

کیوں نہیں۔ جنات میں ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جو جادو کرنے اور کرانے کے سیکڑوں طریقوں سے واقف ہوتے ہیں۔ اور جب وہ ضد پر آجاتے ہیں تو انسانوں کے پچاسوں جادوگر بھی مل کر ان کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

ہمارا قصور کیا ہے۔؟

تمہارا قصور یہ ہے کہ تم نے اس مکان میں قیام کرنے سے پہلے کسی سے رائے مشورہ نہیں کیا۔

ہم اس شہر میں اجنبی ہیں اور ہمیں وقتی قیام کے لئے ایک ٹھکانہ درکار تھا ہمارے ساتھ تو اس مکان کے مالک نے دھوکہ کیا ہے اس نے ہمیں کچھ بھی نہیں بتایا۔

تمہاری دوسری غلطی یہ ہے۔ ''اس جانور نے کہا'' کہ تم نے ہم جنات سے مقابلہ آرائی کا وطیرہ اختیار کیا۔ تم عمل پڑھ پڑھ کر اپنا دفاع بھی کر رہے ہو اور ہم پر حملہ بھی۔

لیکن ہم نے تو ایسا کچھ بھی نہیں کیا۔ ''صفدر خاں نے کہا۔''

تم لوگوں نے آیت الکرسی پڑھی اور قرآن کی یہ وہ آیت ہے جو ہم جنات کو موم بتی کی طرح پگھلا دیتی ہے۔ یہ آیت ہماری طاقت کو موم بنا کر رکھ دیتی ہے اور تم نے اذان دینے کی کوشش کی۔ ہم سے اذان کے کلمات بھی برداشت نہیں ہوتے۔ وہ تو خیر یہ ہوئی کہ تم سب بے عمل ہو۔ صرف نام کے مسلمان ہو۔ اگر تم سب باعمل ہوتے اور کام کے مسلمان ہوتے تو ہمارے لئے سو مشکلات کھڑی ہو جاتیں اور ہم سب بے موت مر جاتے۔

اب ہم کیا کریں۔؟

تم سب کو یغوث کے پاس جا کر معافی مانگنی ہوگی۔

یغوث ہمیں کہاں ملے گا۔؟

سمندر کی تہہ میں۔ وہاں صرف اندھیرا ہوگا۔

باپ رے۔ سلیم نے گھبرا کر کہا۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہماری طرف سے معافی مانگ لو اور معاملے کو رفع دفع کر دو ہم بھول کر بھی اس مکان کی طرف دوبارہ نہیں آئیں گے۔

نہیں۔ تمہاری جان اس طرح نہیں چھٹے گی یغوث نے تم سب کو طلب کیا ہے۔ (آخری قسط اگلے شمارے میں پڑھیں)

****

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۷

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

دوسرے قاصد کے بیان میں

دوسرے قاصد نے جس گھڑی جاکر پرندوں کے بادشاہ شاہ مرغ سے تمام صورت حال بیان کی تو شاہ مرغ نے یہ حکم جاری کیا کہ تمام پرندے حاضر ہوں چنانچہ تمام پرندے شاہ مرغ کے دربار میں حاضر ہوگئے۔ ان کی تعداد ایک ہزار سے زائد تھی۔

شاہ مرغ نے پرندوں سے کہا کہ انسان دعویٰ کرتے ہیں کہ سب حیوانات ہمارے غلام ہیں اور ہم ان کے مالک ہیں جب کہ حیوانات نے اس دعویٰ کی تردید کی ہے اور اب اس سلسلہ میں ایک مباحثہ حیوانوں اور انسانوں کے درمیان شاہ جنات کے دربار میں ہونے والا ہے جس میں حیوان یہ ثابت کرینگے کہ انسانوں کا دعویٰ غلط ہے اور بے بنیاد ہے۔ یہ کہہ کر شاہ مرغ اپنے وزیر طاؤس کی طرف متوجہ ہوا اس نے وزیر سے پوچھا۔ پرندوں میں کون زیادہ فصیح وبلیغ گفتگو کرسکتا ہے کہ اسے ہم جنات کے دربار میں روانہ کریں کہ وہ انسانوں سے جاکر بے خوف بحث ومباحثہ کرسکے۔

طاؤس نے کہا۔ یہاں تمام پرندے موجود ہیں آپ جسے مناسب سمجھیں وہاں بھیج دیں۔

شاہ مرغ نے کہا، مجھے سب کا نام بتادیں کہ میں انہیں پہچانوں، طاؤس نے کہا حضور ایک ہزار سے زائد پرندے یہاں حاضر ہیں سب کے نام گنوانا بہت مشکل ہے۔

شاہ مرغ نے کہا۔ مشہور پرندوں کے نام بولو۔

طاؤس نے کہا۔ ہدہد، مرغ، کبوتر، تیتر، بلبل، کبک، سرخاب، ابابیل، کوا، کلنگ، سنگ خوارہ، چڑیا، فاختہ، قمری، حمولا بطخ، مرغابی، ہزارداستان، مینا، شترمرغ وغیرہ یہ سب اس وقت آپ کے دربار میں حاضر ہیں۔

شاہ مرغ نے کہا ایک ایک کو میرے سامنے لاکہ میں قریب سے دیکھ لوں اور ہر ایک کی خصوصیات وصلاحیت کے بارے میں واقفیت حاصل کروں کہ کون کس کام کے لائق ہے۔

طاؤس نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔ یہ ہدہد ہے حضرت سلیمان علیہ السلام کے دور میں ان ہی کی نسل کا ایک فرد جاسوسی کے عہدے پر فائز رہا ہے۔ دیکھئے ایسا لگتا ہے جیسے رنگ برنگے لباس میں بیٹھا ہوا ہو بولنے کے وقت اس طرح جھکتا ہے کہ گویا رکوع اور سجدے میں تسبیح پڑھ رہا ہو۔ انداز گفتگو اس کا ایسا ہے کہ جیسے نیکی کا حکم کررہا ہو اور برائی سے روک رہا ہو۔ اسی کے بھائی نے سلیمان ابن داؤد علیہ السلام کو شہر سبا اور بلقیس کی خبر پہنچائی اور یہ کہا کہ میں نے جو عجائب وغرائب وہاں دیکھے ہیں وہ آپ نے کہیں نہیں دیکھے ہوں گے۔ چنانچہ میں آج شہر سبا سے خاص طور پر آپ کے واسطے ایک خبر لایا ہوں اس میں ذرہ برابر بھی جھوٹ شامل نہیں وہاں ایک حسینہ ہے۔ جس کے حسن وجمال اور جاہ وحشم کو بیان کرنے کے لئے زبان قاصر ہے۔ شہر سبا کی سلطنت اسی کے اختیار میں ہے اور ایک تخت جو سونے کا بنا ہوا ہے اور اس کے پاؤں میں ہیرے جواہرات جڑے ہوئے ہیں وہ اسی پر بیٹھی رہتی ہے اس کے دربار میں دنیا کی تمام نعمتیں موجود ہیں۔ کسی چیز کی کمی نہیں مگر وہ اور اس کی قوم کے لوگ سخت گمراہ ہیں۔ خدا کو نہیں مانتے، سورج کی پوجا کرتے ہیں۔ شیطان نے انہیں پوری طرح اپنے جال میں پھنسا رکھا ہے، ضلالت کو عین عبادت سمجھتے ہیں، خالق کریم کو چھوڑ کر آفتاب کو سجدہ کرتے ہیں اور کھلم کھلا شرک جلی میں مبتلا ہیں۔ ہدہد کی اس اطلاع کے بعد سلیمان علیہ السلام نے ایک جن سے ملکۂ سبا کا تخت اپنے دربار میں اٹھوالیا اور اس وقت انہیں اندازہ ہوا کہ ہدہد نے جو کچھ کہا تھا وہ لفظ بہ لفظ درست ہے۔ اس کے بعد طاؤس نے مرغ کا تعارف کراتے ہوئے کہا یہ مرغ ہے جو اذان دیتا ہے اس کی اذان سن کر سوئے ہوئے لوگ جاگ جاتے ہیں اس کے سر پر ایک تاج ہے جو اس کی عظمت کی علامت ہے۔ یہ طبیعت کے اعتبار سے انتہائی غیور اور سخی ہے یہ ہمیشہ تکبیر وتہلیل میں رہتا ہے۔ یہ ذکر خفی بھی کرتا ہے اور ذکر جلی بھی۔ یہ نماز کے اوقات میں اذان دے کر انسانوں کو یہ یاد دلاتا ہے کہ اب خالق اکبر کی بارگاہ میں سربسجود ہونے کا وقت آگیا ہے یہ اپنی زبان میں اذان دیتے ہوئے کہتا ہے کہ اے غافلو! اٹھو اور اللہ کو یاد کرنے کی تیاری کرو۔ دوزخ سے ڈرو جنت کے طلب گار بنو اور پروردگار کا بذریعہ عبادت شکر ادا کرو جس نے تمہیں ہر طرح کی نعمتیں عطا کررکھی ہیں اور یاد رکھو کہ ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ جب تم سب کچھ چھوڑ کر زمین کے اندر چھپادیئے جاؤ گے اور پھر مٹی ہی تمہارا اوڑھنا بچھونا ہوگا۔ اس وقت سے پہلے اٹھو اور اللہ کی

بارگاہ میں جھک جاؤ اور اسی سے راضی کرلو تا کہ قبر کا تاریک گوشہ تمہارے لئے جنت کا محل بن جائے۔

اس کے بعد طاؤس نے کبوتر کا تعارف کراتے ہوئے کہا کہ یہ ہے کبوتر جو عرصہ دراز تک انسانوں کا پیغام رساں رہا ہے۔ خوشی اور غمی کے خطوط دور دراز پہنچانے کی خدمت ہزاروں برس تک انجام دیتا رہا ہے جب یہ بلندی پر اڑتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے افسوس ہے کہ اپنے گھر اور دوستوں کی جدائی کا اور مجھے شوق ہے واپس اپنے گھر لوٹنے کا اور پھر اپنے دوستوں سے ملاقات کرنے کا۔ اے اللہ میری مدد کر کہ میں ہنسی خوشی واپس آؤں اور باز وغیرہ کے حملوں سے محفوظ رہوں۔ کبوتر اپنی معصوم زبان میں تاثر دیتا ہے کہ دنیا کا کوئی سفر خطرے سے خالی نہیں گھر سے رخصت ہوتے وقت یہ سوچنا چاہئے کہ ممکن ہے کہ اب ہم لوٹ کر واپس نہ آسکیں اور اپنے متعلقین سے ملاقات نہ کرسکیں۔ کبوتر کی معصومیت تمام پرندوں میں مسلم ہے اور اس کی وفاداری بھی مشہور ومعروف ہے اس کے بعد طاؤس نے تیتر کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اور حضور یہ تیتر ہے، ندا کرنے والا، یہ دیکھو جو ٹیلے پر کھڑا ہوا ہے اس کا چہرہ کثرت ذکر خداوندی سے پرنور ہے یہ ندا دیتے ہوئے غافلوں کو یاد دلاتا ہے اور بشارت دیتا ہے اور اس کے بعد یہ کہتا ہے کہ شکر کرو اللہ کی نعمتوں کا کہ نعمت زیادہ ہو اور خدا پر بدگمانی نہ کرو اور اکثر مناجات میں یہ دعا خدا سے مانگتا ہے یا اللہ پناہ میں رکھ مجھے شکاری جانوروں اور آدمیوں کی بدی سے اور طبیب جو مختلف بیماریوں میں میرے گوشت کو باعث شفا بتاتے ہیں۔ اس سے بھی مجھے محفوظ رکھ کہ اس میں بھی میری جان کا خطرہ ہے۔ جب میں ہر روز صبح کے وقت خصوصیت کے ساتھ ندا لگاتا ہوں سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے اور میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنے انداز میں اب نصیحت قبول کرنا نہ کرنا دوسروں کے اختیار میں ہے۔ یا اللہ کی توفیق پر منحصر ہے۔

طاؤس نے کہا اور یہ ہے، کبک، یہ باغات میں پھولوں میں رہنے سہنے کا عادی ہے اور بہت ہی خوبصورت اور خوش آواز ہے۔ یہ عموماً نغمہ سرائی میں مشغول رہتا ہے اور اپنی زبان میں یہ وعظ بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اے عمر ضائع کرنے والے باغ میں درختوں کے لگانے والے شہر میں گھروں کے بنانے والے بلندی پر اڑنے کی، خواہش کرنے والے زمانہ کی سختی سے کیوں غافل ہے۔ محتاط رہ، عقل پکڑ اور کسی پل بھی اپنے خالق کو نہ بھول، یاد کر اس مکان کو جب یہ عیش اور راحت چھوڑ کر قبر کی گہرائی میں تنہا پڑا ہوا ہوگا اور وہاں سانپ بچھو اور کیڑے مکوڑے تیرے ساتھ ہوں گے۔ دنیا ہی میں باغ نہ اُگا۔ آخرت کے لئے بھی کچھ پھول بو۔ اور اسی وطن کو آباد نہ کر بلکہ اس وطن کی بھی کچھ فکر کر۔ جو تیرا دائمی وطن ہے اور جہاں جانے کے بعد پھر کہیں کوچ کرنا ممکن نہیں ہے۔

طاؤس نے کہا اور یہ ہے بلبل اس کی آواز پر اہل دنیا مرمٹتے ہیں اور یہ اپنی میٹھی آواز میں ساری دنیا کو حق پرستی کا پیغام دیتی ہے اور کہتی ہے کہ یہ حسن آواز جس پر تم مرمٹتے ہو یہ اس خدا کی بنائی ہوئی ہے جو اپنی قدرت میں یکتا اور بے مثال ہے جس کا کوئی ثانی نہیں۔ ہم پلہ نہیں، وہی خالق ہے وہی مالک ہے وہی رب ہے اور وہی عبادت کے لائق ہے۔

اس کے طاؤس نے سرخاب کا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اے سردار محترم یہ ہے سرخاب جس طرح انسانوں میں خطیب منبر پر چڑھتا ہے اسی طرح یہ بھی دوپہر کے وقت ہوا میں بلند ہوکر زراعت کے انباروں پر جاکر انواع واقسام کے نغمے خوش آوازی کے ساتھ گاتا ہے اور اپنے خطبوں میں یہ کہتا ہے کہ کہاں ہیں وہ ارباب تجارت اور اہل زراعت کہ ایک دانہ بونے میں اور پھر خدا کے فضل سے ایک دانہ کے ہزار دانے بنانے میں لگے ہیں لیکن اس خدا کی پکڑ سے غافل ہیں جس کا غصہ بھی اس کی رحمت کی طرح اٹل ہے جو کھیتوں کو پروان چڑھاتا ہے وہ انہیں تباہ و برباد کردینے کی قدرت بھی رکھتا ہے۔ اے مال وزر اور گندم وجو کے بڑھانے والے خدا کے بندوں کا حق نکالو، احسان کرو، سخاوت کا ثبوت دو، بخل اور تنگ نظری سے بچو، غریبوں سے کنارہ کشی اختیار مت کرو۔ آج کا بویا کل کام آئے گا یہ دنیا آخرت کی کھیتی ہے، جو نیکی بوئے گا نیکی کاٹے گا اور جو بدی بوئے گا بدی کاٹے گا۔

طاؤس نے کہا اور یہ ابابیل ہے یہ بظاہر چھوٹا سا جانور ہے لیکن بہت صاحب ہمت پرندہ ہے یہی ہے وہ پرندہ جس کے ایک غول نے ابرہہ کا مقابلہ کیا اور بیت اللہ کی حفاظت کی۔ یہ اپنی آواز میں کہتا ہے کہ دنیا میں ایک کمزور ہستی اللہ کی نصرت اور مدد سے طاقتور ہستیوں پر غالب آسکتی ہے لہٰذا دنیا کے طاقت ور لوگو! اللہ کی قدرت سے خوف کھاؤ، عروج وزوال سب اس کی بارگاہ کے غلام ہیں وہ جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے۔

اس کے بعد طاؤس نے کوے کی طرف اشارہ کیا اور کہا محترم یہ ہے کوا۔ یعنی اخبار غیب کا ظاہر کرنے والے یہ پرندوں میں سب سے زیادہ دوراندیش اور چالاک ہے یہ دور دراز کے سفر کرتا رہتا ہے اور انسانوں کی فطرت سے صرف یہی ایک پرندہ ہے جو واقف ہے اور زمانہ کے گرم وسرد کو پہچانتا ہے اور اپنی زبان میں کہتا ہے کہ خدا کی یاد سے غفلت برتنے والوں اس دن کا خوف کھاؤ جس دن کوئی کسی کی طرف سے فدیہ نہ دے سکے گا۔ عادل اکبر خداوند تعالیٰ جب فیصلہ کریں گے تو کسی کی مجال نہ ہوگی، دم مارنے اور لب کشائی کرنے کی۔ میں کالا ہوں لیکن ان لوگوں کے دل مجھ سے زیادہ کالے ہوجاتے ہیں جو خدا کی یاد سے غافل ہوں۔ اگر اہل دنیا دل کی سیاہی اور روح کا میل صاف کرنا چاہتے ہیں تو ذکر خداوندی میں مشغول رہیں یہی وہ ذریعہ ہے کہ جو آدمی کے لئے باعث نجات ثابت ہوگا۔

طاؤس نے کہا یہ کلنگ ہے یہ بھی اپنے انداز میں تبلیغ دین کرتا ہے اور یہ سنگخوارہ ہے یہ بھی خشکی میں رہتا ہے اور اسے باغیوں سے زیادہ ویرانے سے محبت ہے یہ اپنی زبان میں کہتا ہے کہ ہر باغ ایک دن ویرانے میں بدل جاتا ہے۔ ہر بہار کے بعد خزاں آتی ہے ہر ترقی کے بعد زوال کا دور شروع ہوتا ہے۔ ہر بلندی کے آگے ایک پستی ہے صرف ایک ذات ایسی ہے جس کی عظمت کو کوئی چیلنج نہیں کرسکتا وہ ازل سے عظیم الشان ہے اور ابد تک عظیم الشان رہے گی۔ اور وہ ہے خدائے برتر کی ذات گرامی۔ اے لوگو اس ذات عظیم کے آگے جھک جاؤ اور اپنی خودی کو پہچانو تا کہ خدا کو پہچاننے میں آسانی ہو۔

اے بادشاہ! یہ سنگ خوارہ اپنی زبان میں یہ بھی کہتا ہے کہ زمین و آسمان کا خالق اللہ ہے۔ وہی بادلوں کا خالق ہے وہی ہواؤں کا خالق ہے اور اسی کے حکم سے مانسون سمندروں کی گہرائی سے اٹھتے ہیں اور بادل بن کر برستے ہیں سبحان اللہ کیا ہی مہربان ہے وہ خالق کونین جو بارشیں برسا کر کھیتوں کو ہرا کر دیتا ہے اور پیاسی زمین کو سیراب کر کے اپنی عنایتوں کا کھلا ثبوت دیتا ہے اور یہ ہے ہزار داستان، طاؤس نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کی حمد کرنے کا طریقہ بالکل نرالا ہے اس کی آواز تمام پرندوں کی آواز سے الگ تھلگ ہے یہ اپنی سریلی آواز میں کہتا ہے کہ اے ظالمون اللہ نے تمہاری آنکھیں پیدا کیں، سننے کے لئے کان بنائے، بولنے کے لئے زبان دی کام کرنے کے لئے اور چلنے پھرنے کے لئے ہاتھ پاؤں دیئے۔ تم اپنے رب کی کیا کیا نعمتیں جھٹلاؤ گے۔ یاد رکھو ہر ظاہری اور باطنی نعمت کا بنانے والا وہی ہے۔ وہی لازوال قوتوں کا مالک ہے۔ بے مثال شان و شوکت کا علمبردار اس کی بادشاہت کو زوال نہیں وہ آغازِ کائنات سے عظیم ہے اور انجام کائنات تک عظیم رہے گا۔ اس کی عظمت کا اعتراف کرو اپنی مجبوری اور عاجزی کو سمجھو اور اس کے سامنے جھک جاؤ یہی اس کی نعمتوں کا شکر ہے۔ بہر کیف طاؤس نے اسی طرح باقی پرندوں کا تعارف کرایا اور پھر گردن جھکا کر کھڑا ہو گیا۔

شاہ مرغ نے طاؤس سے کہا۔ ان میں کون تیرے نزدیک صاحب لیاقت ہے کہ اسے مناظرہ کے لئے انسانوں کے پاس بھیجا جائے۔

طاؤس نے کہا میرے نزدیک تو یہ سب فصیح و بلیغ گفتگو کر سکتے ہیں۔ یہ سبھی شاعروں کی طرح خوش آواز اور خوش خیال ہیں لیکن ہزار داستان کی فصاحت و بلاغت سب سے بڑھی ہوئی ہے۔ شاہ مرغ نے ہزار داستان سے مخ ب ہو کر کہا تو جا۔ اور شاہ جنات کے دربار میں پہنچ کر انسانوں سے بحث کر اور سرخروئی سے تو واپس آ۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کئی دن سے طبیعت میں گھٹن تھی اور روح کے بالا خانوں میں سناٹے، خاموشیوں سے اس طرح گلے مل رہے تھے جیسے کسی جنازے کو رخصت کرنے کے بعد اہل خانہ ایک دوسرے کو تسلیاں دینے کے لئے آنسو بہا رہے ہوں۔ یقین کریں کہ روح کی اندھی گلیوں میں جب سناٹے بکھر جاتے ہیں اور بلب فیوز ہوجانے کی وجہ سے جب احساسات کے گلیاروں میں ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا ہوتا ہے تو طبیعت کو بڑی کڑھن ہوتی ہے اور ایسے عالم میں بادل نخواستہ سر کے بل کھڑے ہوکر شاعری کرنے کو دل چاہتا ہے لیکن میں تو ان دنوں مجبور محض ہوں نہ سر کے بل کھڑا ہوسکتا ہوں اور نہ شعر کہنے کی اصلاحیت ہے اس لئے اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنا ہی سر کھجا کر دل کو بہلانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک میری نظر اخبار کی ایک خبر پر پڑی۔ اور اس خبر کو پڑھتے ہی میری روح کی تاریک وادیوں میں قمقمے روشن ہوگئے اور خاموشیوں نے خود بخود گنگنانا شروع کردیا۔ خبر ایسی تھی کہ اگر کسی قبرستان کے مردے بھی پڑھ لیتے تو ایک دوسرے کو مبارکباد دینے کے لئے اپنی اپنی قبروں سے باہر نکل پڑتے۔ لیکن اچھا ہوا کہ میڈیا والوں نے اس بارے میں مردوں کو بے خبر رکھا ورنہ قبرستانوں میں بھی ایک جشن کا سماں ہوتا اور ہماری ایماندار پولیس کو قبرستانوں میں چوکسی کرنی پڑتی۔ مردے رشوت بھی نہیں دے سکتے اس لئے خاکی وردی والوں کو اور بھی پریشانیوں کا سامنا کرنا اور ان کی اپنی حیثیت عرفی کا قتل ہوکر رہ جاتا۔ اور بے چاروں کو ڈیوٹی پھر بھی ادا کرنی پڑتی۔ کیا سمجھے؟ کچھ نہیں سمجھے تو چلئے اچھا ہے جو لوگ میری باتیں سمجھ رہے ہیں وہ کونسے مطمئن ہیں اگر آپ میری باتیں نہیں سمجھ رہے ہیں تو آپ کے اطمینان پر کونسی آفت آجائے گی۔ یہی کیا کم احسان ہے کہ آپ سمجھیں یا نہ سمجھیں لیکن اذان بت کدہ پڑھتے تو ہیں۔ میری بیوی کو سوفی صد میری بیوی ہوکر بھی اذان بت کدہ پڑھنے کی توفیق نہیں ہوتی ایک بار میں نے باوضو ہوکر اس سے شکایت کی تو اس نے کہا۔ دنیا اذان بت کدہ پڑھتی ہے اور میں آپ کو پڑھتی ہوں آپ کی شخصیت کے سارے زیر زبر مجھے از بر ہوگئے ہیں۔ آپ کے ہر پیش اور ہر جزم سے میں واقف ہوں۔

ماشاء اللہ۔ بیگم پھر تو میرے چہرے پر بنے ہوئے نون غنہ کا مفہوم بھی تم سمجھ لیتی ہوں گی۔ کیوں نہیں میں آپ کی طوئے ظوئے اور صواد ضواد سے بھی واقف ہوں اور اس بات سے بھی واقف ہوں کہ آپ سے بڑا گھنا اس کائنات میں ابھی تک تو موجود نہیں ہے۔ باقی اللہ بہت بڑا ہے وہ اگر چاہے تو آپ جیسے فنکار اس دنیا میں درجنوں پیدا کرسکتا ہے۔ بانو کی یہ بات سن کر میرا دماغ کھولنے لگا تھا لیکن میں نے اس کو اس لئے معاف کردیا تھا کہ خدا حاضر و ناظر ہے اور غلطیاں مجھ سے بھی ہوجاتی ہیں اگر بانو کوئی غلطی کر رہی ہے تو مجھے معاف کردینا چاہئے۔ دراصل میں اپنے خدا سے اچھے اور نستعلیق شوہر ہونے کی سند لینا چاہتا تھا اور وہ مجھے مل گئی، کیسے۔ یہ ایک راز کی بات ہے جو بعد میں کبھی بتاؤں گا فی الحال یہ سن لیں کہ یہ مزیدار خبر سنانے کے لئے جب میں خواجہ دلدل سرفرازی کے گھر پہنچا تو وہ اپنی بیوی سے برسرپیکار ہونے کا شرف حاصل کر رہے تھے گھر میں فرقہ وارانہ فساد ہو رہا تھا۔ لڑکے ماں کے فیور میں تھے اور لڑکیاں خواجہ جی کی تعریف میں رطب اللسان تھیں۔ پورے گھر میں کہرام مچا ہوا تھا لیکن میرے پہنچنے سے یہ حادثہ ہوا کہ لڑائی ختم ہوگئی اور ان کے بچوں نے ایک دم وہ ایکٹنگ کی۔ اُف میرے اللہ۔ مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے روئے زمین پر اس سے زیادہ پرسکون گھرانہ کوئی ہے ہی نہیں۔ میں نے علیک سلیک کے بعد خواجہ دلدل سے پوچھا کیوں چیخ رہے تھے۔؟ دوسرے محلے کے آخری مکان تک تمہاری آواز جارہی تھی۔ خواجہ صاحب لڑنے کے بھی کچھ آداب ہوا کرتے ہیں، دوران لڑائی اس قدر شور مچانا کہ سامعین خو کو نامرد سمجھنے لگیں اور شریفوں کی روحیں دن دہاڑے دم توڑنے لگیں، آداب جنگ کے خلاف ہے۔

فرضی میاں تم سے کیا پردہ۔ خواجہ نے وضاحت کی یہ جو ہماری بیوی ہے ہم پر ذرا بھی رحم نہیں کھاتی۔ ایک دم برسنے لگتی ہے اور اتنا برستی ہے کہ پورے گھر میں کیچڑ ہوجاتی ہے اور اس وقت میں جہاں بھی پیر رکھتا ہوں وہاں پھسلن ہی پھسلن ہوتی ہے۔ چلتا ہوں تو لازماً پھسلتا ہوں اور منہ کے بل گرتا ہوں۔

چھوڑو مردانہ وار صبر کرو۔ اسی میں مردانگی کی خیر ہے۔ میں ایک مزیدار خبر سنانے کے لئے آیا ہوں۔ سنو گے تو غم بیوی کو بھول جاؤ گے اور تمہارے احساسات کی غم زدہ نگری میں جھنجھنے بجنے لگیں گے۔ روح ٹھمکے لگائے گی اور تم خوشی سے پاگل ہو جاؤ گے۔

کیسی خبر؟ یار جلدی بیان کرو۔ خواجہ دلدل بیتاب سے ہو گئے۔ خبر ایسی ہے کہ سنتے ہی تمہارے چودہ طبق روشن ہو جائیں گے اور تمہاری روح تمہارے جسم کی سرزمین پر کیبرے ڈانس شروع کر دے گی۔ جانتے ہو کہ کیبرے ڈانس کسے کہتے ہیں۔ یہ وہ ڈانس ہوتا ہے کہ جسے دیکھ کر مادر زادولیوں کے بھی پاؤں ڈگمگا جاتے ہیں اس ڈانس میں لباس پہننا از راہ شریعت عشاق ممنوع ہے اور یہ پورا ڈانس آنکھیں کھول کر دیکھنا پڑتا ہے۔ اس ڈانس کو دیکھ کر انسان کی روح تک پسینے میں شرابور ہو جاتی ہے اور ضمیر کسی صحرا میں قلابازیاں کھانے لگتا ہے۔ لیکن خدارا تم ابھی اپنی روح کو آپے سے باہر مت ہونے دینا۔

یار۔ وہ خبر تو سناؤ۔ ''انہوں نے مجھ سے بے تابی کا اظہار کیا۔''

میں نے جیب سے اخبار نکال کر ان کے سامنے رکھتے ہوئے کہا۔ دیکھو کتنی روح افزا قسم کی خبر ہے۔ پڑھو اور مستی لو اور اندازہ کرو کہ ہمارا خدا ہم پر کس قدر مہربان ہے اور ہم مردوں کے لئے کیسے کیسے راستے نکال رہا ہے۔ یہ خبر بجائے خود ایک معجزہ ہے جو ہم مردوں کے لئے اخبار والے کی زبان سے سرزد ہوا ہے۔ خبر کا عنوان تھا۔

''عرب خواتین کو بے روزگار شوہروں کی تلاش''

سبحان اللہ۔ خواجہ دلدل کی زبان سے بے اختیار نکلا۔ جب عنوان اتنا دلکش ہے تو پوری خبر کتنی دل آویز ہوگی۔

خواجہ جی سنئے میں اس خبر کا ایک ایک پیراگراف آپ کو پوری تشریحات کے ساتھ سناؤں گا تاکہ آپ سمجھنے میں غلطی نہ کریں۔

''جدہ ۱۶ رجون (یو این آئی) ناکام شادیوں اور بے روزگاری کے مسائل کو غیر روایتی طریقے سے بھی حل کیا جا سکتا ہے جس کی نظیر ان مطلقہ عورتوں نے پیش کی ہے جنہوں نے ایسے خاوند کی تلاش شروع کر دی ہے جو بے روزگار ہوں۔''

دیکھا آپ نے ''میں بولا'' کس قدر عجیب بات ہے کہ پہلے شادی کے لئے ایسے لوگوں کی تلاش ہوا کرتی تھی جو برسر روزگار ہوں۔ اور اسی لئے اکثر ہونہار قسم کے مرد بھی بے چارے شادی سے محروم رہ جاتے تھے۔ صوفی التمش کے صاحب زادے کو دیکھئے کتنا کھاتا پیتا نوجوان ہے۔ ایک وقت میں دو درجن روٹیاں کھا جانا اس کے بائیں ہاتھ کا کام ہے۔ دیکھنے میں مکمل پہلوان نظر آتا ہے۔ اندھے بھی اسے ٹٹول کر بے اختیار یہی کہتے ہیں کہ مرد ہو تو ایسا۔ لیکن بے چارہ بے روزگار ہے اس لئے آج تک اس کے سر پر سہرا نہیں بندھ سکا

خواجہ صاحب! ایسے مردوں کی قسمت بن جائے گی اور وہ تمام لڑکے جو اپنی برادریوں میں کچھ نہ کرنے کی وجہ سے خاصے بدنام ہو کر رہ گئے تھے ان کے وارے کے نیارے ہو جائیں گے اور انہیں اپنی بے روزگاری پر فخر ہونے لگے گا۔

اور فرضی میاں۔ اب تو یہ بھی ہوگا کہ جو لوگ کسی روزگار سے جڑے ہوئے ہیں وہ احساس کمتری کا شکار ہو جائیں گے کیونکہ عرب خواتین کی مشفقانہ نظریں تو ان ہی مردوں کے لئے اٹھیں گی جو روزگار سے محروم ہیں۔

بے شک۔ ''میں نے تائید کی'' اور آپ سے کیا پردہ جب سے یہ خبر میں نے پڑھی ہے میں ہی احساس کمتری کا شکار ہو کر رہ گیا ہوں۔ ایک سکینڈ میں کئی کئی بار یہ خیال آرہا ہے کہ کاش میں بھی بے روزگار ہوتا تو کسی عرب خاتون کی نظر کرم میرے وجود کی طرف بھی اٹھ جاتی۔

فرضی میاں۔ اس خبر میں ایک بات کھٹک رہی ہے یہ اقدام ان عورتوں کی طرف سے ہو رہا ہے جو مطلقہ ہوں، کاش اس طرح کے اقدامات کنواری لڑکیوں کی طرف سے ہوتے تو اور بھی چار چاند لگ جاتے۔

خواجہ صاحب۔ ذرا آپ اپنی اور میری عمر شریف کا بھی خیال رکھیں۔ ''میں کہا'' کیا ہم جیسے لوگ اس قابل ہیں کہ کنواری لڑکیوں کا تصور بھی کر سکیں اور مطلقہ عورتیں بھی تو اللہ میاں کی بنائی ہوئی ہیں۔ ان کو نظر انداز کرنا بھی خداداد نعمتوں کی توہین ہے۔

چلئے تو پھر ٹھیک ہے۔ سر تسلیم خم ہے جو مزاج یار میں آئے۔ خواجہ صاحب نے اس طرح رضامندی کا اظہار کیا جیسے میں کسی ڈش میں کوئی عرب خاتون انہیں پیش کرنے جا رہا ہوں وہ اپنے سارے غم بھول چکے تھے اور خبر کا پہلا پیراگراف سنتے ہی ان کی روح وجد کرنے لگی تھی۔ ان کی داڑھی کا ہر بال خوشی کے مارے کھل اٹھا تھا وہ اگلا پیراگراف سننے کے لئے بے قرار تھے اس لئے میں نے انہیں اگلا پیراگراف سنانا شروع کیا۔

''بے روزگار مردوں سے نکاح کی باقاعدہ شکل میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی ہے۔ عورتوں نے صرف یہ حق محفوظ رکھا ہے کہ وہ کسی بھی مرحلے میں ایسے شوہروں سے طلاق حاصل کر سکتی ہیں''۔

فرضی میاں۔ میں کچھ سمجھا نہیں۔

بزرگوار! اس پیراگراف کا مطلب یہ ہے کہ نکاح اسی طرح ہوگا جس طرح عام طور پر ہوا کرتا ہے۔ نکاح مرد ہی پڑھائے گا اور دو گواہ بھی مردوں ہی کی صورت میں موجود رہیں گے، ولی اور سرپرست کی پیش کش بھی عورت ہی کی طرف سے ہوگی ایسا نہیں ہوگا کہ بے چارہ مرد کسی ولی اور سرپرست کا انتظام کرتا

پھرے۔ قبول بھی مرد ہی کرے گا جب کہ بظاہر مرد کو عورت قبول کررہی ہوگی لیکن زبانی طور پر مرد ہی کو کہنا پڑے گا کہ میں نے قبول کی۔ دلہن حسب معمول عورت ہی بنے گی ایسا نہیں ہوگا کہ عورت سہرا باندھ کر آجائے اور مرد اپنی مردانہ حیثیت گھٹ جانے کی وجہ سے کسی دوپٹے کے پلو میں اپنا منہ چھپانے کی کوشش کرے البتہ اس نکاح میں یہ ضرور ہوگا کہ عورت جب چاہے گی مرد سے طلاق حاصل کرلے گی۔

لیکن یار یہ تو ظلم ہوگا۔'' خواجہ صاحب بکری کی طرح منمنائے۔''

لیکن ایسا تب ہوگا جب مرد کسی نادانی کا مظاہرہ کرے گا۔

کونسی نادانی۔؟

دراصل اس نکاح کی بنیاد مرد کی بے روزگاری ہے اگر کوئی مرد شادی کے بعد کوئی روزگار تلاش کرنے کی غلطی کرے گا تو عورت کو طلاق لینے کا حق حاصل ہوگا۔

کیا کوئی مرد اس طرح کی نادانی کا مرتکب ہوسکتا ہے۔'' خواجہ صاحب بولے'' میرے خیال سے تو ایسی بھیانک غلطی کسی بے وقوف سے بے وقوف مرد سے بھی ممکن نہیں ہے۔

میں بھی یہی کہتا ہوں مرد مجبوری میں روزگار کی تلاش کرتے ہیں جب بے روزگاری ہی ترقی کا زینہ بنے گی تو پھر روزگار کی جستجو کون گدھا کرے گا۔

لیکن فرضی بھائی۔ اس پیراگراف سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح طلاق کی دھمکیاں، ہم مرد لوگ دیا کرتے ہیں اسی طرح عورتیں بھی اپنے شوہروں کو طلاق کی دھمکیاں دیا کریں گی۔

بے شک۔ جب عورتیں مردوں کا پورا خرچ اٹھائیں گی تو انہیں دھمکیاں دینے کا حق بھی حاصل ہوگا۔ اور وہی ضرورت پڑنے پر ہاتھ اٹھانے کی بھی مجاز ہوں گی۔

میں نے اگلا پیراگراف پڑھ کر سنایا۔

''بظاہر سننے میں مذاق لگے گا لیکن واقعہ ہے کہ ایسی شادی سے پہلے جس میں ہونے والی بیوی ملکہ کے بجائے مالکہ ہوتی ہے اور شوہر با تنخواہ نوکر ہوتا ہے۔ ماہانہ تنخواہ کی بات پہلے سے طے ہوجاتی ہے اس طرح زن وشوہر کے انفرادی مسائل حل ہوجاتے ہیں۔''

کیا مطلب ہوا۔؟ خواجہ صاحب نے مجھ سے وضاحت طلب کی۔

مطلب یہ کہ بیوی جو از راہ نکاح اپنے شوہر کے دل ودماغ پر حکومت کرنے کی مجاز ہوتی ہے اور جو اپنے گھر میں ملکہ کی حیثیت رکھتی ہے وہ موجودہ نکاح میں اپنے شوہر کے جسم پر پوری طرح حکمراں ہوگی اور وہ اپنے گھر کی تن تنہا پروپرائٹر ہوگی۔ حضرت شوہر ایک تنخواہ دار نوکر ہوں گے۔ انہیں اپنی کارکردگی کی طے شدہ تنخواہ ہر ماہ مل جایا کرے گی۔ شوہر کو گھر کے تمام کام کرنے ہوں گے ضرورت پڑنے پر جھاڑو پونچھا بھی کرنا پڑے گا۔ بیوی کے دفتر چلے جانے کے بعد بچوں کو پالنا انہیں وقت پر شیشی سے دودھ پلانا ان کا گوموت دھونا وغیرہ بھی ان کی ذمہ داریوں میں شامل ہوگا۔ زن وشوہر کے مسائل میں بھی عورت بااختیار ہوگی۔ حضرت شوہر کو عورت کے موڈ کا خیال رکھنا پڑے گا۔ نکاح کے بعد عورت مجازی خدا ہوگی اور مرد کی حیثیت مجازی طور پر ایک بندے کی ہوگی اور بندہ اگر بندگی کے فرائض انجام نہ دے تو مجازی خدا کو حق ہوگا کہ اسے اپنی زندگی سے خارج کرکے دوسرے بندے کو دعوت بندگی دے۔ عورتیں اپنے شوہروں کو جیب خرچ بھی دیں گی اور انہیں مختلف پارکوں میں لے کر بھی جائیں گی جہاں انہیں دوران پارٹی بچوں کی دیکھ ریکھ کرنی ہوگی۔

تمہارے خیال میں یہ سب کچھ ٹھیک ہوگا۔'' خواجہ صاحب نے پوچھا۔''

ان باتوں میں کیا خرابی ہے۔ مرد لوگ کم سے کم غم روزگار سے بے نیاز ہوں گے انہیں صرف لے دے کے ایک ہی غم تو ہوگا اور وہ ہوگا بندگی بجالانے کا غم روزگار کی تلاش، تنخواہ بڑھنے کی فکر، ترقی نہ ہونے کا غم، قرض لینے اور پھر ادا کرنے کے دکھ۔ کتنے غموں اور کتنے دکھوں سے مردوں کو نجات مل جائے گی بقول شاعر۔

وہ ایک غم کہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار دکھڑوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

میں تو یہ سمجھتا ہوں خواجہ صاحب۔ ایسی شادیاں پوری طرح کامیاب رہیں گی چند چیزوں کی الٹ پھیر تو ہوگی لیکن مردوں کو قلبی سکون میسر ہوجائیگا۔

چند چیزوں کی الٹ پھیر۔؟ خواجہ نے مجھے استفہامیہ نظروں سے گھورا۔

صرف چند باتوں کی الٹ پھیر۔ مروجہ شادیوں میں مرد بااختیار ہوتا تھا اب عورتیں بااختیار ہوں گی۔ مروجہ شادیوں میں چھیڑ چھاڑ مرد کرتے تھے اور بے چاری عورتیں صرف تانک جھانک پر قناعت کیا کرتی تھیں اب یہ ہوگا کہ عورتیں چھیڑ چھاڑ کرکے مزے لوٹیں گی اور مرد تانک جھانک کرکے اپنا دل بہلائیں گے۔ آئندہ شاپنگ عورتیں کریں گی اور مرد بچوں کو کھلائیں گے۔ پہلے شادیوں کے دعوت نامے اس طرح موصول ہوا کرتے تھے۔ فلاں صاحب مع اہلیہ اور آئندہ دعوت نامے اس طرح موصول ہوں گے فلانی صاحبہ مع شوہر نامراد۔ پہلے مرد وعورت اس فلسفے کے پابند تھے۔ الرجال قوامون علی النساء۔ آئندہ اس فلسفے کے تحت ہوں گے۔ النساء قوامون علی الرجال۔ اس تھوڑی سی الٹ پھیر سے کیا فرق پڑتا ہے۔ باقی تو وہ سب کچھ ہوگا جو ازدواجی زندگی کو

راحتیں فراہم کرتا ہے۔ آج تو مرد جورو کے غلام ہونے کے طعنے سنتے ہیں ہوسکتا ہے کہ کل ان کی بیویوں کو سننا پڑے گا کہ فلانی عورت تو اپنے ناکروا شوہر کی کنیز ہے وہ الٹ پھیر ہوگی تو اس طرح کی باتیں لطف دیں گی اور مردوں کو کم سے کم اپنے گھر کی چار دیواری میں سر اٹھا کر چلنے کا موقعہ ملے گا۔

اس کے بعد میں نے اگلا پیراگراف پڑھ کر انہیں سنایا۔

"عرب نیوز کے مطابق مطلقہ رغدا نے جس نے حال ہی میں ایسی شادی کی ہے۔ کہا اس شادی نے اس کے مسئلے کو مناسب طور پر حل کر دیا ہے اس نے کہا۔ کہ پہلی ناکام اور تلخ تجربہ والی شادی کے بعد طے کر لیا تھا کہ اب وہ شادی نہیں کرے گی لیکن ایک دن اس کی ایک سہیلی نے اسے مشورہ دیا کہ وہ کسی بے روزگار آدمی سے شادی کر لے۔

رغدا نے بتایا کہ پہلے تو اس کو یہ بات مذاق لگی لیکن جب کچھ مثالیں سامنے آئیں تو اس کو ایسا لگا کہ اس میں دوہرہ فائدہ ہے۔ یعنی بے روزگار سے شادی کرنے میں اس کو ایک قانونی سرپرست بھی مل جائے گا اور وہ حاکم کے بجائے محکوم ہوگا اور اس کو ہر بات کی اجازت دینے پر مجبور ہوگا۔

اور رغدا نے بے روزگار مرد سے شادی کر لی۔ اب اس کی زندگی بے جا پابندیوں سے آزاد ہے۔ اس کا شوہر اس پر کوئی پابندی نہیں لگاتا۔ رغدا اپنی مرضی سے کہیں بھی آتی جاتی ہے اس کا شوہر اس کے ہر ارادے کے سامنے اپنا سر جھکاتا ہے۔"

اس پیراگراف سے صاف ظاہر ہے کہ عرب خواتین کو ایسے مردوں کی ضرورت ہے جو روزگار کے اعتبار سے نکمے ہوں لیکن جن میں اپنی کوتاہیوں کی وجہ سے ہر بات میں "جی جی" کرنے کی صلاحیت ہو۔ جو اپنی بیوی کو بالکل بے لگام چھوڑ دیں اور ایسے مرد وہی ہوسکتے ہیں جن میں پیسہ کمانے کی بالکل اہلیت نہ ہو۔ یہ لوگ ایک خاص قسم کے معیاری شوہر بن سکتے ہیں۔ عرب خواتین کا یہ تجربہ پوری طرح کامیاب ہے اور انہوں نے اپنی خاص صلاحیتوں کی بنا پر ایسے شوہروں تک رسائی حاصل کر لی ہے جو "ہاں جی" کے تابع ہوں۔ اور کسی بارے میں روک ٹوک کرنے کی ان میں جسارت نہ ہو۔ ایسے مرد ہمارے ملک میں اچھے خاصے دستیاب ہو جائیں گے۔ کتنی عجیب بات ہے کہ پہلے زمانہ میں لوگ سعودی عرب اس لئے جایا کرتے تھے کہ انہیں وہاں روزگار ملے گا اور آئندہ سعودی عرب کا سفر لوگ اس لئے کریں گے کہ ان کی بے روزگاری سلامت رہے گی اور اسی بے روزگاری کی برکت سے انہیں بیوی بھی فراہم ہو جائے گی۔ سچ تو یہ ہے کہ خواجہ صاحب جب سے میں نے یہ خبر پڑھی ہے مجھے اپنے برسر روزگار ہونے پر افسوس ہو رہا ہے اور میرا دل چاہتا ہے کہ میں اپنی ملازمت کو طلاق دے کر کسی عرب خاتون سے نکاح کر لوں۔

دل تو میرا بھی یہی چاہتا ہے۔" خواجہ صاحب نے کہا" لیکن عرب خواتین کا بنایا ہوا یہ قانون کہ وہ جب چاہیں گی طلاق حاصل کر لیں گی ولولوں میں کمزوری پیدا کرتا ہے اگر عرب بیوی نے تیسرے ہی دن ہم سے استعفیٰ طلب کر لیا تو ہم تو اس گدھے کی مانند ہو جائیں گے جو گھر کا ہوتا ہے اور نہ ہی گھاٹ کا۔ دوسرے ہمارے بھی پیروں میں روزگار کی بیڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔

فرضی بھائی سچ جانئے کہ جب سے تمہاری زبانی یہ خبر سنی ہے روزگار کھلنے لگا ہے وہ لوگ کتنے خوش نصیب ہیں جو بے روزگار ہیں وہ تو کھٹ سے میدان نکاح میں کود جائیں گے اور پہلی ہی بال سے اپنی اننگ شروع کر دیں گے۔

روزگار سے خلاصی حاصل کرنا تو بڑی بات نہیں۔" میں بولا۔" لیکن عرب خواتین نے طلاق لینے کا جو قانون ایجاد کیا ہے یہ خوددار قسم کے مردوں کے سر میں درد کرے گا۔ مجھے بھی یہ قانون غیر ضروری سا لگ رہا ہے اس قانون کے ہوتے ہوئے ہماری انا کا کسی بھی وقت قتل عام ہوسکتا ہے کیونکہ خواتین بہت جذباتی ہوتی ہیں وہ تو کسی بھی وقت ہمارا کان مروڑ دیں گی اور کسی بھی وقت ہمیں گیٹ آؤٹ کر دیں گی۔ طلاق کے بعد کسی بدھو کی طرح جب گھر لوٹ کر آئیں گے تو پہلی بیوی بھی گھاس نہیں ڈالے گی اور ہوسکتا ہے کہ وہ اور اس کے بچے ہم پر پتھراؤ شروع کر دیں۔ اس وقت ہماری کیفیت یہ ہوگی۔
نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

چلو جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ تم اگلا پیراگراف تو سناؤ۔

میں نے اگلا پیراگراف پڑھنا شروع کیا۔ لکھا تھا۔

"ایک شخص نے جس کا نام ماجد تھا اور اپنی کم آمدنی کی وجہ سے جس نے ایک عورت سے نکاح کر کے اس عورت کے گھر کی نوکری قبول کر لی تھی۔ یہ بیان دیا کہ وہ پہلے ٹیکسی ڈرائیور تھا ایک دن اس کی ٹیکسی میں ایک مطلقہ عورت سوار ہوگئی اور اسے ایسے شخص کی تلاش تھی جو بنام نکاح اس کی غلامی قبول کر لے چنانچہ ماجد نے یہ سودا منظور کر لیا اور اس عورت سے نکاح کر کے اس کے گھر میں بہ حیثیت نوکر کے رہنے لگا۔ ماجد کا بیان تھا کہ پہلے اس کو ٹیکسی چلانے کی وجہ سے ایک مہینے میں دو ہزار ریال ملتے تھے اور اب اس کی بیوی اس کو چھ ہزار ریال جیب خرچ دیتی ہے۔ ماجد نے مزید کہا کہ اس کی بیوی نے اس سے کہہ دیا ہے کہ اگر وہ اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہے تو وہ اس کی مدد کرے گی۔ ماجد نے بتایا اس کی بیوی اس سے ۱۴ سال بڑی ہے اس نے یہ بھی

وعدہ کیا ہے کہ کچھ سال کے بعد وہ اس کی شادی کسی جوان لڑکی سے کرادے گی۔"

ماشاء اللہ۔ یہ پیراگراف سب سے زیادہ شاندار ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عرب خواتین اپنے شوہروں کو اس طرح پالیں گی جس طرح ہندوستانی مائیں اپنی اولاد کو پرورش کرتی ہیں۔ میں تو یہ پیراگراف پڑھ کر پوری طرح مطمئن ہوگیا ہوں۔" خواجہ صاحب خوشی سے پھولے نہیں سمارہے تھے۔"

عرب خواتین کی ایمانداری کی بات ہے کہ وہ اپنے شوہروں کے لئے ایسے جذبات بھی رکھتی ہیں کہ ضرورت پڑنے پر ان کی شادی نوجوان لڑکیوں سے کرادیں۔ یہ فارمولہ ہم ہندوستانی شوہروں کو کہاں نصیب ہے۔ ہماری بیویاں تو ہمیں آخری سانس تک خود ہی رگڑنا چاہتی ہیں۔ انہیں زندگی میں ایک بار بھی یہ خیال نہیں آتا کہ وہ ہمارا نکاح کسی دوسری عورت سے کرادیں یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی شوہر بے چارے کبھی کبھار زنا سے مستفیض ہوجاتے ہیں لیکن دوسرے نکاح سے محروم ہی رہتے ہیں۔

یہ پیراگراف مجھے بھی بہت اچھا لگا۔" میں نے بھی مہر لگائی۔" اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عرب خواتین شوہروں کے ساتھ وہ سلوک کریں گی جو سلوک ایک ماں اپنے بچوں کے ساتھ کرتی ہے۔ شوہروں کو اعلیٰ تعلیم دلانے کی بات کرنا ایک خوش آئند بات ہے اس طرح ہم مردوں کی جہالت بھی دور ہوگی اور ہمیں بڑے بڑے ڈگری کالجوں میں پڑھنے کا موقعہ ملے گا۔ کتنا اچھا لگے گا جب ہم شوہر اسکول کا یونیفارم پہن کر اسکول جائیں گے اور ہماری بیویاں ہماری فیس ادا کریں گی اور شام کو ہماری لاری کا انتظام کریں گی۔ بھئی کچھ بھی ہو میں تو اس طرح کا نکاح کم سے کم ایک عدد ضرور کروں گا مجھے شروع ہی سے ایسی عورتیں پسند ہیں جو چاہے عمر میں بڑی ہوں لیکن جو شوہر کے سر پر دست شفقت رکھنے کی صلاحیتیں رکھتی ہوں۔ مجازی خدا بن کر کچھ نہیں ہاتھ لگتا۔ معتبر قسم کی غلامی کا اگر موقعہ مل جائے گا تو زندگی میں بہار ہی آجائیں گی۔ اور اگر دیکھا جائے تو آج بھی ہم شوہر لوگ غلام گیری ہی کرتے ہیں۔ باتوں کی حد تک ہی تو ہم بہادر ہوتے ہیں ورنہ ہماری حالت یہ ہے کہ بیوی اگر گھور کر دیکھ لیتی ہے تو ایک سکینڈ میں پیشاب دو بار خطا ہوتا ہے۔

خواجہ صاحب کتنی اچھی بات ہے کہ عرب بیویاں اپنے شوہروں سے یہ وعدہ تک کررہی ہیں کہ بعد میں وہ کسی جوان لڑکی سے اس کی شادی کرادیں گی ایسی عورتیں ہمارے ہندوستان میں دستیاب نہیں ہیں۔ یہاں کی بیویوں کا تو حال یہ ہے کہ مرنے کے بعد بھی ہمارے ہی گلے میں لٹکے رہنے کے خواب دیکھتی ہیں۔ میری بیوی بانو بار بار مجھ سے یہ کہتی ہے کہ اگر میں مرگئی تو آپ دوسری شادی مت کرنا پھر ہم دونوں جنت میں بھی ایک ساتھ رہیں گے۔ بھلا بتاؤ بیوی کے مرنے کے بعد بھی شوہروں کے ارمان پورے ہونے کا امکان نہیں ہوتا جب ہم کسی عرب خاتون سے نکاح کرلیں گے تو ہمیں اس دقیانوسی سوچ سے نجات ملے گی وہ تو اپنی ہی زندگی میں ہمارا نکاح کسی نوجوان لڑکی سے کرادے گی اس طرح کسی بھی شوہر کو عمر کے کسی بھی مرحلے میں کوئی مایوسی نہیں ہوگی۔ خواجہ صاحب میں نے تو فیصلہ کرلیا ہے کہ میں اذان بت کدہ کی ملازمت سے چھٹکارہ حاصل کرکے بے روزگار ہوجاؤں گا اور ایک درخواست سعودی عرب ایمبیسی میں چلتی کردوں گا کیا خبر قسمت کام کرجائے۔ تم دعا کرنا اور میں کسی عرب خاتون سے نکاح کے بعد تمہارے لئے دعا کروں گا۔

فرضی بھائی نہیں۔ بعد کی بات تو بعد کی ہی ہوتی ہے ہم دونوں ایک ساتھ اس دریائے نکاح میں چھلانگ لگائیں گے اور ایک ساتھ سر سے پیر تک ڈوبنے کی کوشش کریں گے میں بھی اپنی ملازمت سے آج ہی سے استعفیٰ دے کر باقاعدہ بے روزگار ہوجاؤں گا مجھے اپنی اس بیوی سے بھی نجات ملے گی جو صبح شام مجھ پر اپنا حکم چلاتی ہے اور میں مجازی خدا ہوکر بھی ہروقت اس کے آگے نیت باندھ کر کھڑا رہتا ہوں۔

آخری پیراگراف میں یہ لکھا تھا کہ ایم نامی ایک عورت نے ایسے ہی ایک مرد سے خفیہ نکاح کرلیا تھا اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ ساتھ گھر والوں کا بھی خرچ برداشت کرتی تھی اور شوہر کی کارکردگی صرف یہ تھی کہ وہ ہر حال میں اپنی بیوی کا حکم بجالائے اور کسی بھی بارے میں کوئی روک ٹوک نہ کرے۔ ایم نامی عورت نے بتایا تھا کہ اس کی زندگی بہت اچھی طرح گزر رہی ہے اور اس کا شوہر اس کے ہر حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ اس کے گھر کو صاف ستھرا رکھتا ہے، بچوں کی دیکھ بھال کرتا ہے، کچن کی ذمہ داریاں ادا کرنے کے ساتھ ساتھ جھاڑو پونچھے سے بھی غفلت نہیں برتتا اور سب سے بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ وہ اگر کسی کے ساتھ بھی کہیں جاتی ہے تو اس کے شوہر کو کوئی اعتراض نہیں ہوتا۔ ایم نامی عورت نے بتایا کہ بے روزگاری کے ذریعہ حاصل شدہ شوہر عورتوں کے لئے ایک نعمت عظمیٰ ثابت ہورہے ہیں اور ان شوہروں کے دامن سے بیویوں کو من چاہا سکون میسر آرہا ہے۔

اس آخری پیراگراف کو پڑھنے کے بعد میں نے خواجہ صاحب کو دیکھا جو پیراگراف سن کر مدہوش سے ہوگئے تھے۔ میں نے پوچھا۔ اب فرمایئے خواجہ صاحب کیا ارادہ ہے۔؟

ہجرت کرنی پڑے گی، انہوں نے برملا ارشاد فرمایا۔ ہجرت کا ثواب بھی ملے گا اور ایک معیاری قسم کی بیوی بھی ہاتھ لگ جائے گی۔

تو حضرت! سب سے پہلے بے روزگاری کا سارٹیفکٹ حاصل کرو۔

وہ کیسے حاصل ہوگا۔

غالباً ایس ڈی ایم وغیرہ سے لکھوانا پڑے گا کہ آپ بے روزگار ہیں،

پیسے پیسے کو محتاج ہیں اسی لئے کسی عرب خاتون کے دوپٹے سے بندھنا چاہتے ہیں اور اگر ایس ڈی ایم نے بے روزگاری کی تصدیق نہیں کی تو..........

تو پھر صبر کرنا اور اسی بیوی پر قناعت کرنا جو صبح شام غدر سن ستاون برپا کرتی ہے اور تمہارے لئے تمہارے گھر کو جہنم کا نمونہ بناتی ہے۔

یار کچھ تو رحم کرو۔تم بھی اگر ساتھ نہیں دو گے تو کون دے گا۔

میں کیا کروں۔

تم کسی بھی طرح بے روزگاری کی سند کہیں سے دلوادو۔ میں تمہارا احسان کبھی نہیں بھولوں گا۔فرضی بھائی میں اب عرب خاتون کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

غلامی کرلوگے۔؟

یار غلامی تو اب بھی کرتے ہیں۔صبح اٹھتے ہی گھر میں جھاڑو لگاتے ہیں، بچوں کے منہ ہاتھ دھلاتے ہیں، بیوی کے کپڑوں پر پریس کرتے ہیں۔بیوی کی جھڑکیں برداشت کرتے ہیں اور بیڑی کے لئے بیوی سے دس بار روزانہ بھیک مانگتے ہیں۔ہم تو آج بھی غلام کے غلام ہی ہیں اس کے باوجود گھر میں ہماری کوئی قدر نہیں ہے۔ابھی تھوڑی دیر پہلے ہماری بیوی چیخ چیخ کر کہہ رہی تھی کہ تم نکمے ہو۔میری قسمت پھوٹ گئی تم سے شادی کر کے۔

بس زیادہ آپ بیتی مت سناؤ، میں رو پڑوں گا۔میرا دل بھی بیوی کی جھڑکیاں سن سن کر بہت کمزور ہوگیا ہے میں کوشش کروں گا کہ کسی بھی طرح تمہیں بے روزگار ثابت کر کے تمہیں شوہر بننے کے قابل بنادوں گا لیکن تم میرے لئے بھی دعا کرنا کہ مجھے بھی بے روزگاری کی سعادت حاصل ہوجائے اور میں بھی کسی عرب خاتون کا اہل بن سکوں۔ میں اگرچہ اپنی بیوی کا اتنا مخالف نہیں لیکن سوچتا ہوں کہ اگر اتنی آسانی سے کوئی نکاح ہوجائے تو برا کیا ہے۔ کچھ دن عرب میں مزے کریں گے پھر خلع لے کر واپس آجائیں گے۔ہماری عرب بیویاں جب ہمارے گھر والوں کا خرچ بھجواتی رہیں گی تو ہمیں واپسی پر کسی طرح کی کوئی ندامت نہیں ہوگی۔ہم عرب میں غلام گیری کر کے بھی اپنے وطن میں سرخرو رہیں گے اور لوگ یہ سمجھیں گے کہ ہم سعودی عرب میں کوئی اچھی سروس کر کے اپنے گھر لوٹے ہیں۔

گڈ آئیڈیا۔اللہ تمہیں کامیاب کرے اور تمہارے طفیل میں میری نیا بھی سعودی عرب کے اس پار لگادے جہاں خدا کی پیدا کردہ کوئی عرب خاتون ازل سے میری منتظر ہے۔

خواجہ صاحب جذباتی ہوگئے اور مغل اعظم کی طرح رونے لگے مجبوراً مجھے بھی رونا پڑا اور اب ہم دونوں بے روزگاری کے لئے بھاگ دوڑ کر رہے ہیں دیکھئے کب کامیابی ملے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

****

قسط نمبر: ۸۵

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اخیم فوراً اپنا ہاتھ اپنی تلوار کے دستے پر لے جاتا ہوا بولا۔ "ہاں میں ہر وقت اور ہر جگہ تیغ زنی کے اس مقابلے کے لئے تیار ہوں۔"

اس پر حنون اپنی جگہ سے اٹھتا ہوا بولا۔ "تو پھر تھوڑی دیر کے لئے میرے خیمے میں بیٹھو اور میں اپنے خیمے سے باہر تیغ زنی کے اس مقابلے کا انتظام کرتا ہوں۔"

اپنے خیمے سے نکل کر حنون نے بنی اسرائیل کے چند معزز سرداروں کو جمع کیا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے میرے عزیزو! یثرب پر حملہ آور ہونے کا بہترین موقع ہاتھ لگا ہے اور وہ اس طرح کہ یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کا بیٹا کہ جس کا نام اخیم ہے وہ اس وقت میرے خیمے میں بیٹھا ہوا ہے اور وہ اپنے باپ اور یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کی طرف سے ہمارے ساتھ صلح کی شرائط طے کرنے آیا ہے تا کہ یہ جنگ کسی نہ کسی طور ٹل جائے۔ اے میرے عزیزو! میں نے بہانہ سازی سے کام لے کر اس اخیم کا تیغ زنی کا ایک مقابلہ رکھ دیا ہے اور یہ مقابلہ میرے خیمے سے باہر ہوگا اور مقابلہ کا مقصد اخیم کو یہاں اپنے لشکر میں روکے رکھنا ہے اور اس دوران ہم یثرب پر حملہ آور ہو کر وہاں کے رہنے والوں کو تہہ تیغ کر کے رکھ دیں گے۔ حنون کہتے کہتے تھوڑی دیر رکا پھر اپنے سرداروں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔ "اے میرے ہر دل عزیز سردارو! جب تک ارقم بن راقم کا بیٹا اخیم یہاں ہمارے لشکر کے اندر موجود ہے اس وقت تک اہل یثرب یہی سمجھتے رہیں گے کہ صلح کی گفتگو ہو رہی ہے لہٰذا وہ ہماری طرف سے کچھ زیادہ چوکس نہ رہیں گے پس ہمیں اسی وقت سے فائدہ اٹھانا ہے اور اے میرے سردارو! میں ارقم بن راقم کے بیٹے اخیم کو یہاں مصروف رکھتا ہوں تم ابھی اور اسی وقت اپنے لشکر کے ساتھ یثرب پر حملہ آور ہو جاؤ اور سنو تھوڑی دیر قبل اس شہر کا مکمل طور پر جائزہ لے چکا ہوں۔ اپنے لشکر کو پانچ حصوں میں تقسیم کر دو۔ ایک حصہ آگے بڑھ کر جبل احد اور مغربی لاوے کی چٹانوں کے بیچ سے گزرتا ہوا یثرب پر حملہ آور ہو جائے۔ دوسرا لشکر لاوے کی غربی چٹانوں کے اوپر سے گزر کر حملہ آور ہو تیسرا لشکر یثرب کے جنوب میں جبل عیر اور لاوے کی غربی چٹانوں کے بیچ میں جو درہ ہے اس سے گزر کر حملہ آور ہو چوتھا جبل عیر اور لاوے کے مشرقی چٹانوں کے درمیان میں جو درّہ ہے اس سے گزر کر حملہ آور ہو اور لشکر کا پانچواں اور آخری حصہ یثرب کی مشرقی لاوے کی چٹانوں کو عبور کر کے یثرب پر حملہ آور ہو جائے اور اے میرے عزیزو! اگر تم نے ایسا کیا تو مجھے امید ہے کہ تمہارے سامنے یثرب لمحوں کے اندر ریزہ ریزہ ہو کر رہ جائے گا اور پھر تم یوشع بن نون کے حکم کے مطابق وہاں کی کی ساری آبادی کو تہہ تیغ کر کے رکھ دینا۔"

حنون جب خاموش ہوا تو ایک اسرائیلی سردار نے اٹھ کر کہا۔ "اے سالار! ہم تیری دانش مندی کی تعریف کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں یثرب کو آسانی کے ساتھ اپنے سامنے زیر کرنے کے لئے ہمیں اس سے بہتر کوئی اور موقع نہ ملے گا پس اے سالار تم یثرب کے بادشاہ کے بیٹے کو یہاں تیغ زنی کے مقابلے میں مصروف رکھو اور اتنی دیر تک ہم تمہاری تجویز کے مطابق یثرب پر حملہ آور ہو کر اسے اپنے سامنے زیر کر کے رکھ دیں گے۔"

اپنے سردار کی اس گفتگو پر حنون نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "تو پھر جاؤ لشکر کو پانچ مناسب حصوں میں تقسیم کرنے کے بعد یثرب پر حملہ آور ہو جاؤ اور میں ارقم بن راقم کے بیٹے کو یہاں مصروف رکھنے کے لئے تیغ زنی کے مقابلے کا انتظام کرتا ہوں۔"

اس کے ساتھ ہی وہ اسرائیلی سردار اٹھ کر چلے گئے جب کہ حنون نے ایک ماہر اسرائیلی تیغ زن کو ساتھ لیا اور اپنے خیمے کی طرف چل پڑا تھا۔

اپنے خیمے کے قریب آ کر حنون نے اسرائیلی سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ چند لوگوں کو اس خیمے کے باہر جمع کریں کہ وہ ایک اجنبی مہمان کے ساتھ ایک اسرائیلی تیغ زنی کے مقابلے کا لطف اٹھا سکیں۔ اس کے بعد حنون اپنے خیمے میں داخل ہوا اور اخیم کے سامنے بیٹھتے ہوئے اس نے کہا۔

"اے میرے عزیز! میں نے تمہارے مقابلے کا انتظام کر دیا ہے جس نوجوان سے تمہارا تیغ زنی کا مقابلہ ہوگا وہ بھی اس وقت میرے خیمے کے باہر کھڑا ہے۔ اور ابھی میرے کچھ جوان اس مقابلے کا انتظام کرنے کے بعد مجھے اطلاع کر دیں گے اس کے بعد اس مقابلے کی ابتدا ہوگی۔"

حنون کہتے کہتے رک گیا کیونکہ اس کے خیمے میں یوناف داخل ہوا تھا اسے دیکھتے ہی حنون اٹھ کھڑا ہوا تھا بڑی عزت اور احترام کے ساتھ اس نے

یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے میرے عزیز و آپ بڑے مناسب وقت پر آئے ہیں۔''

''اس لئے کہ......'' یوناف نے فوراً حنون کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ ''اے حنون میں نے سنا ہے کہ تمہارے اس خیمے کے باہر تیغ زنی کا کوئی مقابلہ ہو رہا ہے۔ میں تو وہ مقابلہ ہی دیکھنے آیا ہوں لیکن پہلے میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ یہ تیغ زنی کا مقابلہ کس کس کے مابین ہو رہا ہے۔؟''

حنون نے اخیم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ایک تو یہ نوجوان ہے اس کا نام اخیم ہے۔ اور یہ عمالیق عرب ہے اور دوسرا جوان جس کے ساتھ تیغ زنی کا مقابلہ ہوگا وہ اس وقت میرے خیمے سے باہر کھڑا ہے۔'' اس پر یوناف نے کہا۔ ''اگر ایسا ہے تو آؤ پھر تمہارے خیمے سے باہر نکل کر خود اس مقابلے کا انتظام و انصرام کریں اور لوگوں کو جمع کریں تاکہ وہ اس مقابلے سے لطف اندوز ہو سکیں۔''

یوناف کے کہنے پر حنون، اخیم اور سلوم خیمے سے نکل کر باہر آ کھڑے ہوئے تھے جب کہ ان کے سامنے مقابلہ دیکھنے کے لئے لوگ بڑی تیزی سے جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور ان لوگوں میں زیادہ تر وہ اسرائیلی عورتیں اور بچے تھے جو لشکر میں شامل تھے۔

حنون کے طے شدہ لائحہ عمل کے مطابق بنی اسرائیل کا لشکر پانچ حصوں میں تقسیم ہو کر حرکت میں آیا۔ بڑی رازداری سے وہ شہر کے اطراف میں اپنی اپنی جگہوں میں پھیل گیا تھا۔ جہاں سے انہیں حملہ آور ہونا تھا اور پھر ذرا فاصلے پر جا کر بنی اسرائیل کے ان پانچوں حصوں نے پانچ مختلف اطراف سے یثرب شہر پر حملہ کر دیا۔

یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم نے اپنی پوری قوت اور دانش مندی کے ساتھ شہر کا دفاع کیا لیکن اس کے مقابلے میں حملہ آور ہونے والے اسرائیلیوں کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ یثرب کی ساری آبادی کو بھی ان کے سامنے لا کھڑا کیا جاتا تب بھی اسرائیلی زیادہ تھے لہٰذا یہ حملہ آور اسرائیلی لمحوں کے اندر اپنے سامنے آنے والے ارقم بن راقم کے لشکر کو شکست دینے کے بعد یثرب میں داخل ہو گئے اور وہاں شہر کے اندر انہوں نے قتل عام شروع کر دیا۔ اسرائیلی اپنے سامنے آنے والے ہر مرد، عورت اور بچے کو ذبح کرنے لگے تھے یوں یثرب شہر کے اندر خون بہنے لگا تھا۔

ایک طرف اسرائیلی لشکر کے ہاتھوں یثرب میں عمالیقیوں کا قتل عام ہو رہا تھا جب کہ دوسری طرف بنی اسرائیل کا سپہ سالار حنون اپنے پڑاؤ کے اندر ایک دوسرے کھیل کی ابتدا کر چکا تھا جب وہ یوناف اخیم اور سلوم کے ساتھ اپنے خیمے سے باہر آیا تو اس نے دیکھا کہ اب اس خیمے کے سامنے تیغ زنی کا مقابلہ دیکھنے کے لئے کافی لوگ جمع ہو گئے تھے۔ لہٰذا جس اسرائیلی کو اس نے اخیم کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لئے تیار کیا تھا اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے میرے عزیز! یہ جو میری بائیں جانب جوان کھڑا ہے اس کا نام اخیم ہے اور یہ یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کا بیٹا ہے۔ لہٰذا تم دونوں اب میدان میں اترو اور مقابلے کی ابتدا کرو تاکہ بنی اسرائیل کے یہ لوگ جو یہاں جمع ہو چکے ہیں وہ تمہارے اس مقابلے سے محظوظ ہو سکیں اور سلوم میرے عزیز! اس مقابلے کے دوران کوئی بھی دوسرے کو زخمی کرنے کی کوشش نہ کرے گا اس مقابلے کا مدعا صرف یہی ہے کہ یہ دیکھا جائے کہ اخیم نام کا یہ نوجوان کیسا تیغ زن ہے۔ پس اے میرے عزیز و تم میدان میں اترو اور مقابلے کی ابتدا کرو اور تمہارے اس مقابلے کا منصف میں یوناف کو مقرر کرتا ہوں۔''

اخیم اور اس سے مقابلہ کرنے والے اسرائیلی نے اپنی اپنی تلواریں بے نیام کیں اور دونوں میدان میں اترے تو اسرائیلی نے عیاری سے کام لیا اور میدان میں اترتے ہی اس نے اخیم پر حملہ کرنے میں پہل کر دی شاید اس طرح وہ اخیم پر بوکھلاہٹ اور بدحواسی طاری کر کے اسے اپنے سامنے جھکنے پر مجبور کر دینا چاہتا تھا لیکن اس کے مقابلے میں اخیم انتہائی چاق و چوبند اور مستعد ثابت ہوا۔ اس نے اسرائیلی کے وار کو اپنی تلوار پر روکتے ہوئے جوابی حملہ کر دیا اور پھر وہ لگاتار پے در پے اسرائیلی پر وار کرنے لگا تھا۔

اخیم اس اسرائیلی پر ایک بپھرے ہوئے سانڈ کی طرح حملہ آور ہوا تھا اور اس کے مقابلے میں اب وہ اسرائیلی اپنے آپ کو یوں محسوس کر رہا تھا جیسے وہ قدرت کے احتساب فکر کے کسی قاتل اور موت کی کھلی آغوش کا شکار ہو گیا ہو۔ تھوڑی دیر تک دونوں جم کر لڑتے رہے۔ اسرائیلی اس مقابلے کی رفتار سست رکھنا چاہتا تھا لیکن اس کے مقابلے میں اخیم نے انتہائی تیزی اور برق رفتاری سے حملے شروع کر دیئے تھے شاید وہ اس اسرائیلی کو تھکا کر اپنے سامنے زیر کرنا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ایسا ہی ہوا اس لئے کہ اس نے اسرائیلی کے حملوں میں سستی اور تھکاوٹ کے آثار نمایاں طور پر دیکھ لئے تھے جب کہ وہ اسرائیلی یہ بھی دیکھ رہا تھا کہ اخیم ویسا ہی تازہ دم ہے اور یہ کہ وہ اس وقت یوں لگ رہا تھا جیسے اس کی رگوں میں بجلیاں، دل میں تڑپ اور سینے میں انگارے بھر دیئے ہوں اور وہ اپنی فتح کو یقینی بنانے کے لئے صرصر کے جوش اور بگولوں کے خروش کی طرح بلندی و پستی کو زیر کر دینا چاہتا ہو۔

اس اسرائیلی میں اب تھکاوٹ کے آثار اور زیادہ نمایاں ہونے لگے تھے اس لئے کہ اب اخیم اسے میدان میں چاروں طرف اپنے آگے آگے چکر دینے لگا تھا اس اسرائیلی میں تھکاوٹ کے آثار دیکھتے ہوئے اخیم چڑھی ندی کے طوفان اور برق کی ہولناکی کی طرح حملہ آور ہونے لگا تھا۔ اس سے اس کے بازوؤں کی قوت ہاتھوں کی صفائی اور ولولوں کی بے باکی میں ایک طوفان اٹھ

کھڑا ہوا تھا اور اچانک آگے بڑھ کر اس نے اپنی کوندے لپکاتی تلوار ایسے انداز میں اس اسرائیلی کی تلوار پر دے ماری کہ اسرائیلی کی تلوار درمیان سے کٹ کر دو ٹکڑے ہوگئی اور اسرائیلی اپنی تلوار کا کٹا ہوا دستہ ہاتھ میں لئے حیران و پریشان ہو کر رہ گیا اس موقع پر اردگرد کھڑے لوگوں کی پرواہ کئے بغیر لشکر کے سپہ سالار حنون کی بیٹی سلوم بھاگ کر اخیم کے پاس آئی اس لمحے اس کے مہتاب چہرے پر رنگوں کی صدائیں اور چاہتوں کی خوشبوئیں رقص کر رہی تھیں اور اس کی خاموش نگاہوں میں تعظیم کا ایک طوفان تھا اخیم کے قریب آکر سلوم نے اپنے لہجے کی بھرپور کھنک اور پرکشش نقرئی آواز میں کہا۔ "اے اخیم! میں آپ کو آپ کی اس فتح کی مبارک باد دیتی ہوں۔"

جواب میں اخیم نے ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ میں کہا۔ "اے بنت حنون میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم مجھے ایک اسرائیلی کو ہرانے پر مبارک باد دے رہی ہو۔ اے بنت حنون میں سمجھتا ہوں کہ یہ تمہارا میرے ساتھ خلوص اور اعتماد ہے جس کی بنا پر تم ایسا کر رہی ہو۔"

اس موقع پر حسین سلوم اخیم سے کچھ کہنا چاہتی تھی کہ ایک اسرائیلی جوان یثرب شہر کی طرف سے اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑاتا ہوا آیا۔ حنون کے پاس آکر وہ نیچے اترا اور کمال خوشی اور سرشاری سے اس نے اپنے سالار حنون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے بنی اسرائیل کے سالار میں آپ کو یہ خوش خبری دینے آیا ہوں کہ یثرب شہر فتح ہو چکا ہے اور اس کی ساری آبادی کو ہم نے تہہ تیغ کر کے رکھ دیا ہے۔"

یہ خوش خبری سن کر حنون کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تھی جب کہ یوناف کچھ حیرت زدہ تھا کہ کس طرح بالا ہی بالا حنون نے یثرب شہر پر حملہ کر کے اسے اپنے سامنے زیر کر لیا ہے اس موقع پر یوناف حنون سے کچھ پوچھنا چاہتا تھا لیکن حنون نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اے میرے عزیز! آؤ یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کے بیٹے اخیم کو یہ مقابلہ جیتنے پر مبارک باد دیں۔"

یوناف کچھ کہے بغیر حنون کے ساتھ اخیم کی طرف بڑھ گیا تھا۔

اخیم کے پاس آکر یوناف نے اس کے شانے پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا کہ اے یثرب شہر کے عظیم نوجوان! میں اس اسرائیلی کے مقابلے میں تمہاری فتح مندی کی تمہیں مبارک باد دیتا ہوں۔ یوناف کے بعد حنون نے بھی اخیم کو مبارک باد دی اور جواب میں اخیم نے ان دونوں کا شکریہ بھی ادا کیا پھر اس نے حنون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے بنی اسرائیل کے سالار اب جب کہ میں تمہاری خواہش کے مطابق یہ مقابلہ جیت چکا ہوں تو کیا اب تم میرے ساتھ صلح کی شرائط پر گفتگو کرنا پسند کرو گے۔؟"

حنون نے فوراً بات کو دوسرے رخ پر لے جاتے ہوئے کہا۔ اے ابن راقم! کیسی شرائط اور کیسی صلح کی گفتگو۔ سن رکھو کیا اس شہر کے متعلق بھی کبھی صلح کی شرائط طے ہوئی ہیں جس کو حملہ آور پہلے ہی فتح کر چکے ہوں۔"

اخیم نے چونک کر پوچھا۔ "اے حنون میں سمجھا نہیں تم کیا کہنا چاہتے ہو کھل کر کہو تا کہ میں جانوں تمہارے کیا ارادے ہیں۔؟"

حنون نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اے اخیم، یثرب کو ہم فتح کرنے کے بعد اس کی ساری آبادی کو موت کے گھاٹ اتار چکے ہیں لہٰذا اب یثرب کے متعلق صلح کی گفتگو کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔؟"

اس پر راقم بن راقم کے بیٹے اخیم نے اپنی تلوار فوراً نیام میں کر لی اور حیرت زدہ سی آواز میں حنون کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "یہ تم کیسی عجیب اور ناممکن سی گفتگو کر رہے ہو۔؟ یثرب شہر کب اور کیسے فتح ہو گیا اور کس وقت اس کی ساری آبادی کو تہہ تیغ کر دیا گیا۔؟"

اس پر حنون نے کہا۔ "اے اخیم تمہارے میرے خیمے کی طرف آنے کے ساتھ ہی ہم نے یثرب شہر پر یلغار کر دی تھی اور شہر کو فتح کر کے ہم نے اس کی ساری آبادی کا صفایا کر دیا ہے۔" اس سے آگے اخیم نے کچھ بھی نہ پوچھا اور وہ حنون کے خیمے سے باہر بندھے ہوئے گھوڑے کی طرف بھاگ کھڑا ہوا۔ جلدی جلدی اس نے اپنا گھوڑا کھولا ایک زقند کے ساتھ اس پر سوار ہوا اور یثرب شہر کی طرف اس نے اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑا دیا تھا۔ حنون، یوناف اور سلوم بھی بھاگتے ہوئے خیمے کی طرف گئے اور خیمے کے دائیں طرف کھڑے گھوڑوں میں سے انہوں نے اپنے لئے ایک ایک گھوڑا لیا اور پھر وہ ان گھوڑوں پر سوار ہو کر اخیم کے پیچھے لگ گئے۔

اپنے گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا ہوا اخیم جب یثرب شہر کے قریب گیا تو اس نے دیکھا واقعی شہر کے اطراف میں اسرائیلی لشکر گھوم پھر رہے تھے۔ احتیاطاً اپنے گھوڑے کو دوڑاتا ہوا وہ کوہستان سلع پر چڑھ گیا اور وہاں رک کر اس نے دیکھا کہ بنی اسرائیل نے شہر فتح کر لیا تھا اس نے یہ بھی دیکھا کہ شہر کی حالت بے رونق بستیوں اور خاک بسر گلستانوں جیسی ہو رہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے تک آباد یثرب اب ایسے لگ رہا تھا جیسے قحط کے ڈھیر کھلیانوں میں اور نشیمن کے قریب۔ بجلیاں رکھ دی گئی ہوں اور اس موقع پر اخیم کی گردن دکھ اور غم سے جھک گئی اور اس کی حالت اندھے کنوئیں کے اسیر جیسی اداس اور ویران ہو کر رہ گئی تھی پھر اخیم نے گھوڑے پر بیٹھے ہی بیٹھے آہستہ آہستہ اپنا سر اوپر اٹھایا اور دار پر چڑھ کر پکارنے والے کی طرح اس نے اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہوئے دکھ اور غم میں کہا۔ "آہ یثرب! میرے عزیز شہر تجھے فاسد تمدن کے سیلاب اور خزاں کے اداس طوفانوں نے روندتے ہوئے پھول اور جاڑوں کی افسردہ پیلاہٹوں میں تبدیل کر کے رکھ دیا ہے۔ آہ ان اسرائیلی حملہ آوروں نے تجھے تیرے مکینوں

سے محروم کر کے رکھ دیا ہے۔ اے میرے آباء کی عظمت کے امین۔ کاش میں تیری حفاظت کرسکتا اب جب کہ میرا باپ اور یثرب کا ہر فرد مارا جاچکا ہے تو پھر میں زندہ رہ کر کیا کروں گا۔ اے یثرب تو دیکھ میں تیرے غم، تیرے ماتم میں کس طرح شرکت کرتا ہوں۔ اے یثرب تو گواہ رہنا تیرے غم، تیرے دکھ میں شامل ہونے کے لئے میں اپنے گھوڑے سمیت اس کوہستان سلع سے نیچے کود جانے کا عزم کر چکا ہوں۔"

کوہستان سلع سے نیچے کودنے کے لئے جونہی اخیم نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگاتے ہوئے آگے بڑھایا تو کسی نے فوراً ہی اسے اس کے گھوڑے سے اچک کر اپنے گھوڑے پر بٹھالیا۔ اس موقعے پر اخیم نے دیکھا یوناف نے اسے اس کے گھوڑے پر بٹھالیا تھا جب کہ حنون اور اس کی بیٹی سلوم دونوں اپنے گھوڑوں پر سوار یوناف کے پیچھے رکے ہوئے تھے۔ یوناف اخیم سمیت اپنے گھوڑے سے نیچے کودا اور پھر انتہائی شفقت آمیز لہجے میں اس نے اخیم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے میرے عزیز! میں جانتا ہوں یثرب کی اس تباہی و بربادی کا تجھے کس قدر دکھ اور صدمہ ہوا ہوگا لیکن تو اپنے آپ کو سنبھال اور خودکشی کا ارادہ ترک کر کے ایک نئی زندگی بسر کرنے کا عزم کر۔ اے اخیم میں اور حنون نے راستہ میں سلوم سے صلاح مشورہ کرنے کے بعد ایک فیصلہ کیا ہے اور فیصلہ یہ ہے کہ ہم تمہاری شادی سلوم کے ساتھ کردینگے اور یوں تم بنی اسرائیل کے اندر ایک معزز اور عزیز ترین ہستی کی حیثیت سے گزر بسر کرسکو گے۔ مجھے امید ہے کہ تم ہمارے اس فیصلے کو رد نہ کرو گے اس لئے کہ فیصلے میں ہی تمہاری بہتری اور بقا ہے اور یاد رکھو اگر تم نے ہماری بات نہ مانی تو بنی اسرائیل کے لشکری تمہارا بھی سر قلم کردیں گے لیکن سلوم کے ساتھ شادی کرنے کے بعد تم ان کے لئے محترم اور قابل عزت بن کر رہ جاؤ گے۔"

یوناف کی اس گفتگو کا اخیم نے کوئی جواب نہ دیا وہ گردن جھکائے خاموش کھڑا رہا تب یوناف نے اندازہ کرلیا کہ وہ اس کی پیش کش پر رضامند ہے اس لئے اخیم کے ساتھ وہ دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہوا اور حنون اور سلوم کے ساتھ وہ بنی اسرائیل کے پڑاؤ کی طرف روانہ ہوگیا جب کہ اخیم کا خالی گھوڑا بھی ان کے پیچھے جارہا تھا۔

یثرب کی فتح اور اس کے اندر قتل عام کے بعد بنی اسرائیل کے لشکر نے چند دن تک وہاں پڑاؤ کئے رکھا اسی دوران اس نے اپنی بیٹی سلوم کی شادی ارقم بن راقم کے بیٹے اخیم کے ساتھ کردی تھی اس کے علاوہ حنون نے چند قاصد فلسطین کی طرف بھی روانہ کردیئے تھے تاکہ وہ وہاں جاکر یوشع بن نون اور اسرائیل کے دیگر سرداروں کو یثرب کی فتح اور اس کے اندر قتل عام کی خوش خبری سنائیں۔ اس جبل احد اور لادے کی چٹانوں کے درمیانی حصے میں چند روز قیام کرنے کے بعد بنی اسرائیل کا لشکر بھی فلسطین کی طرف کوچ کر گیا تھا۔

اتفاق ایسا ہوا کہ بنی اسرائیل کے اس لشکر کے فلسطین پہنچنے سے قبل ہی یوشع بن نون ایک سو دس سال کے ہوکر فوت ہوگئے اور انہیں کوہستان حصین کے پاس دفن کردیا گیا۔ جب بنی اسرائیل کا یہ لشکر حجاز اور فلسطین کی سرحد پر پہنچا تو بنی اسرائیل کے سارے بڑے بڑے سرداروں اور روسا نے اپنے اس لشکر کا استقبال کیا پھر بنی اسرائیل کے یہ سارے سردار لشکر کے سپہ سالار حنون کے پاس جمع ہوئے اور ایک سردار نے حنون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے حنون ہمیں بے انتہا خوشی ہوئی کہ تم نے عمالیقیوں کے شہر یثرب کو فتح کیا اور وہاں کی آبادی کو تہہ تیغ کردیا لیکن اے حنون ہمیں یہ بھی خبر تمہارے بھیجے ہوئے قاصدوں سے ملی ہے کہ تم نے یثرب کے بادشاہ ارقم بن راقم کے بیٹے کو جس کا نام اخیم ہے قتل نہیں کیا۔ اسے زندہ رکھا ہے اور اپنی بیٹی سلوم کی شادی بھی اس سے کردی ہے تو اے حنون کیا یہ درست ہے کہ تم نے اخیم نام کے نوجوان کو قتل کرنے کی بجائے اپنا داماد بنالیا ہے۔؟"

اس اسرائیلی سردار کے استفسار پر حنون نے کہا۔"اے میرے عزیزو تم نے ٹھیک ہی سنا ہے اور یہ بھی سن رکھو کہ اخیم ایک انتہائی خوب صورت نوجوان ہونے کے ساتھ ساتھ بلا کا جرأت مند اور انتہا درجے کا شجاع نوجوان ہے۔ اس پر مزید یہ کہ میری سلوم اسے پسند کرنے لگی تھی اس وجہ سے اخیم کو قتل کرنے کی بجائے میں نے اپنی بیٹی سلوم کو اس سے بیاہ دیا ہے۔ اب وہ بنی اسرائیل کے اندر ایک قابل احترام نوجوان کی حیثیت سے رہ رہا ہے اور یہی نہیں بلکہ میرے لشکر کے سارے نوجوان ہی میرے بعد اسے لشکر کا نائب سالار تسلیم کرچکے ہیں۔ لہٰذا اے بنی اسرائیل کے سردارو! میرے لشکریوں کی طرح تمہیں بھی میرے اس فیصلے کو تسلیم کرلینا چاہئے اور اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے کہ اخیم کو کیوں قتل نہیں کیا گیا اور اب جب کہ وہ میری بیٹی کا شوہر ہے تو وہ ہمارے لئے اور زیادہ قابل احترام ہے۔"

حنون کی اس گفتگو پر ایک اور اسرائیلی نے انتہائی غصے اور غضب کی حالت میں کہا۔"اے حنون! ایسا ہرگز اور کبھی نہیں ہوسکتا۔ یوشع بن نون نے ہم سب کی موجودگی میں تم لوگوں کو حکم دیا تھا کہ یثرب کو فتح کرنے کے بعد وہاں کے سارے باشندوں کو قتل کردیا جائے لیکن تم نے ارقم بن راقم کے بیٹے کو چھوڑ کر یوشع بن نون کے احکامات کی خلاف ورزی کی ہے۔ پس ایسی خلاف ورزی کرنے والا ہمارے خیال میں باغی اور سرکش ہے۔ لہٰذا ہم تمہیں تمہارے لشکر سمیت یوشع بن نون کے خلاف بغاوت اور سرکشی کرنے والا گردانتے ہیں اس لئے ہم سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ حنون تم اپنے لشکر کے ساتھ اب ارض فلسطین میں داخل نہیں ہوسکتے اس لئے کہ اس سرزمین میں یوشع بن نون کے باغیوں اور سرکشیوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے اور اے حنون اگر تم نے ہمارا کہا نہ مانتے ہوئے زبردستی ارض فلسطین میں داخل ہونے کی کوشش کی تو یاد رکھو

سب قبائل کے اسرائیلی سردار تمہارے خلاف حرکت میں آئیں گے اور جس طرح تم لوگوں نے یثرب کے لوگوں کا قتل عام کیا ہے بالکل اسی طرح ہم تم سب کا قتل عام کر کے رکھ دیں گے لہٰذا تم سب کے لئے بہتر یہی ہے کہ یہاں سے چلے جاؤ اور جہاں چاہتے ہو جا کر آباد ہو جاؤ۔ آج کے بعد تمہارے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور ہمارے اور تمہارے درمیان اسرائیلی کی حیثیت سے سارے رشتے بھی منقطع ہو گئے ہیں۔ جاؤ اور جدھر جس کا دل چاہے رخ کر لو۔"

اس گفتگو کے بعد حنون کے لشکر میں سے ایک بوڑھا اسرائیلی آگے آیا اور اس نے بنی اسرائیل کے سرداروں کو مخاطب کر کے کہا۔"اے بنی اسرائیل کے سردارو! ہم نے اخیم کو زندہ چھوڑ کر اور سلوم کی شادی اس سے کر کے کوئی غلطی نہیں کی۔ وہ ایک نیک دل نوجوان ہے اس کا شمار بنی اسرائیل کے سرکردہ نوجوانوں میں کیا جاتا ہے۔ ہمیں فلسطین کے اندر داخل ہونے سے روکنے کا فیصلہ کر کے تم لوگوں نے اپنی حماقت اور بے وقوفی کا ثبوت دیا ہے لیکن ہم تمہارے خلاف جنگ کر کے بنی اسرائیل کے اندر فساد اور لڑائی کا باعث نہیں بننا چاہئے سو تمہاری خواہش کے مطابق ہم یہیں سے لوٹ جائیں گے اور مجھے امید ہے کہ ہم تم لوگوں کی نسبت بہتر زندگی بسر کریں گے اس لئے کہ ہمارے لشکر میں لشکریوں کی عورتیں اور بچے بھی ان کے ساتھ ہیں سو وہ جہاں چاہیں پرسکون زندگی بسر کر کے اپنی نسل کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔" وہ بوڑھا چند ثانیوں تک خاموش رہنے کے بعد حنون کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"اے حنون بنی اسرائیل کے ان سرداروں کے فیصلے پر تم پریشان اور فکر مند نہ ہو، کیا تمہیں یاد نہیں کہ خداوند نے موسیٰ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ میں ان کے لئے ان کے بھائیوں میں سے تجھ سا نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو میں اسے کہوں گا وہ سب ان سے کہے گا اور ایسا ہوگا کہ جو میری باتوں کو نہیں میرا نام لے کر کہے گا نہ سنے گا تو اس کا حساب اس سے لوں گا اور اے حنون! خداوند نے موسیٰ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیر سے ان پر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے داہنے ہاتھ میں ایک آتشی شہرت ان کے لئے تھی پس اے حنون یہ فاران جس کی طرف خداوند نے اشارہ کیا ہے یہ وہی حجاز والی سرزمین کے اندر والا فاران ہے۔ اور اسی فاران کے آس پاس کی سرزمینوں میں سے یہ آنے والا پیغمبر آئے گا۔ پس اے حنون واپس چلیں اور اسی حجاز کی سرزمین میں آباد ہو کر اس آنے والے پیغمبر کا انتظار کریں اور جب اس کا ظہور ہو تو اس پر ایمان لا کر اور اس کی قوت میں اضافہ کر کے خداوند کے ان احکامات کا اتباع کریں جو اس کے ذریعہ سے ہمیں ملیں گے اور اے حنون تم یہ بھی جانتے ہو اور بنی اسرائیل کے اندر بھی سب لوگوں میں قصے اور کہانیوں کی صورت میں یہ کہا جاتا ہے کہ آنے والا پیغمبر کھجوروں والا شہر یثرب کا شہری تو ہے اور ہم اب بھی اسے کھجوروں والا شہر کہتے ہیں لہٰذا آؤ یثرب کی طرف لوٹ چلیں اور اس شہر میں آباد ہو کر اس پیغمبر کا، اس نبی کا، اس رسول کا انتظار کریں جس کی خداوند نے موسیٰ کو بشارت دی تھی اور اے حنون جیسا کہ تمہیں خبر ہے کہ اہل یثرب کو ہم قتل کر چکے ہیں اور یثرب کا شہر خالی پڑا ہے لہٰذا اس وقت شہر میں جا کر آباد ہونا اور آنے والے نبی کا انتظار کرنا ہمارے لئے ایک خوش قسمتی اور سعادت کا کام ہوگا۔" بوڑھے کے خاموش ہونے پر اخیم لشکر سے نکل کر حنون کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اس کی بیوی اور حنون کی بیٹی سلوم بھی اس کے ساتھ تھی اس موقعے پر اخیم نے حنون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے بنی اسرائیل کے سالار اگر تمہیں اس بات کا دکھ اور غم ہے کہ تمہیں فلسطین میں داخل نہیں ہونے دیا جا رہا تو میں اپنے آپ کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ تم مجھے قتل کر دو اور اپنے اس لشکر کے ساتھ ارض فلسطین میں داخل ہو جاؤ کیونکہ میرے قتل کے بعد بنی اسرائیل کے یہ سردار تمہاری راہ میں رکاوٹ نہ بنیں گے اور ارض فلسطین میں داخل ہونے دیں گے اور اگر تم مجھے قتل نہیں کرنا چاہتے تو پھر آؤ اس لشکر کے مرد اور عورتیں تمام ارض حجاز کی طرف لوٹ چلیں اور وہاں تم یثرب شہر میں آباد ہو جاؤ اور قسم مجھے اس خداوند کی جو زمینوں اور آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور جس نے ابراہیمؑ کے بیٹے اسمٰعیل کو پیغمبر بنا کر ارض حجاز کی فلاح و بہبود کیلئے روانہ کیا میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ تم یثرب کے اندر خوب پھلو پھولو گے اس لئے کہ وہاں پھلوں کی کثرت ہے اور اطراف میں زمین قابل کاشت ہے لہٰذا ہم لوگ محنت کر کے وہاں اپنے لئے اناج اور پھل پیدا کر سکتے ہیں۔"

اخیم کے ان الفاظ پر حنون نے اپنی جھکی ہوئی گردن سیدھی کی۔ ایک گہری نگاہ باری باری اس نے اخیم اور اپنی بیٹی سلوم پر ڈالی۔ اس نے دیکھا اخیم کی گفتگو پر سلوم اس کے سامنے مغموم اور پریشان کھڑی تھی تب حنون کی چھاتی تن گئی اور اخیم کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔"اے اخیم اب تم میرے بیٹے ہو اور میں اپنے بیٹے کو کیسے قتل کر سکتا ہوں۔ اے اخیم میں تمہاری خاطر بنی اسرائیلیوں اور اس کی سرزمین پر لات مارتا ہوں اور میں واپس یثرب میں آباد ہونے کے لئے تیار ہوں اور اس شہر میں رہ کر اس آنے والے پیغمبر کا انتظار کروں گا جس کی خبر خداوند نے موسیٰ کو دی تھی اور اس پیغمبر کی برکت سے ہم اس سرزمین کے فلاح و ہدایت اور نجات پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔"

حنون کی یہ گفتگو سن کر اب حسین سلوم کے چہرے پر خوشیاں ہی خوشیاں اور مسکراہٹیں ہی مسکراہٹیں بکھر گئی تھیں وہ اور زیادہ آگے بڑھ کر اخیم کے پہلو میں کھڑی ہو گئی۔ حنون چند ثانیوں تک خاموش رہنے کے بعد اس بار بنی اسرائیل کے سرداروں کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔"اے بنی اسرائیل کے سردارو! جاؤ لوٹ جاؤ تمہیں خوش کرنے کے لئے اور فلسطین میں داخل ہونے کے لئے

میں انیم کو قتل کرنے سے انکار کرتا ہوں میں اپنے لشکر کے ساتھ واپس جا رہا ہوں اور یثرب شہر میں جا کر آباد ہو جاؤں گا وہ شہر اس وقت خالی پڑا ہے اور مجھے امید ہے کہ تمہاری نسبت ہم وہاں زیادہ بہتر اور پرسکون زندگی بسر کریں گے۔ اے بنی اسرائیل کے سردارو! جاؤ لوٹ جاؤ کہ ہم بھی یہاں سے یثرب شہر کی طرف کوچ کرنے والے ہیں۔“

بنی اسرائیل کے سردار واپس چلے گئے جب کہ حتون نے بھی اپنے لشکر کو واپس جانے کا حکم دیدیا تھا اس طرح حتون اپنے لشکر کے ساتھ دوبارہ کوہستان احد اور جبل سلع کی طرف آیا اور وہ اپنے لشکر کے مرد اور عورتوں کے ساتھ مستقل طور پر یثرب شہر میں آباد ہو گیا۔

یوناف بھی حتون کے ساتھ یثرب شہر میں آ گیا تھا اور وہ حتون کے ہاں ہی رہنے لگا تھا۔ یثرب میں رہتے ہوئے یوناف کو ابھی چند روز ہی ہوئے تھے کہ صبح ہی صبح ایک روز ابلیکا نے اس کی گردن پر لمس دیتے ہوئے پوچھا۔ ”اے یوناف! اس یثرب شہر میں کب تک رہنے کا ارادہ ہے۔؟“

یوناف نے اس پر کہا۔ ”اے ابلیکا تم کیا چاہتی ہو۔؟ کیا ہمیں یثرب میں نہیں رہنا چاہئے؟ کیا تم کسی ٹھکانے کا چناؤ کر چکی ہو جس کی طرف ہمیں کوچ کرنا چاہئے۔؟“

ابلیکا نے کہا۔ ”تم درست کہتے ہو یوناف میں نے ایک اور سمت کا انتخاب کر لیا ہے اور اب ہمیں اسی سمت کوچ کرنا چاہئے۔ اے یوناف ہمیں مشرق کی سرزمین سے نکلے ہوئے ایک عرصہ ہو چکا ہے آؤ یثرب سے کوچ کریں اور ایک بار پھر مشرقی سرزمین کا رخ کریں وہاں اپنی پرانی یادوں کو تازہ کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی جائزہ لیں کہ اب ہمارے حالات کیسے ہیں اور کس طرح کے ہیں۔“

ابلیکا کی اس گفتگو پر یوناف کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی اور اس نے اسی مسکراہٹ میں ابلیکا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ”اے ابلیکا تم درست کہتی ہو۔ آؤ یثرب سے مشرق کی سرزمین کی طرف کوچ کریں۔“ اس کے ساتھ ہی یوناف اپنی لاہوتی قوتوں کو استعمال کرتا ہوا یثرب سے کوچ کر گیا۔

****

جھوٹ کی نہیں سچ کی راہ زیادہ آسان

مظفرنگر ۴ رجولائی (صحافت بیورو) امام وخطیب مسجد کیمپ وصدر تنظیم علماء ضلع مظفرنگر مولانا زین الدین نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ سچ تمام کام بنادیتا ہے چنانچہ اس طرح کے واقعات ہمارے اسلاف میں گزرے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایران کا ایک شہزادہ جو مسلمانوں کے ساتھ بہت زیادہ جنگ کرتا تھا اور مسلمانوں کو نقصان پہنچاتا تھا وہ ایک مرتبہ گرفتار ہوکر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے کھڑا تھا۔ آپ نے شہزادہ سے پوچھا کہ تمہاری کوئی ضرورت ہے اور خواہش ہے۔؟ کیونکہ عام طور پر یہ حد جاری کی جاتی ہے اس سے پوچھا جاتا تھا۔ اس نے کہا کہ مجھے پانی پینے کی تمنا ہورہی ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس کو پانی کا پیالہ دیدو، چنانچہ پانی کا پیالہ جب اس کو دیا گیا تو وہ شہزادہ پی نہیں رہا تھا ہاتھ کانپ رہے تھے آپؓ نے فرمایا کہ تو پانی کیوں نہیں پیتا وہ کہنے لگا کہ مجھے اس جلاد کی تلوار کا خوف ہے کہ کہیں میں پانی پینے لگوں اور یہ تلوار کا وار کرکے میری گردن اڑادے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تم مطمئن رہو کہ جب تک پانی نہیں پی لوگے تمہیں قتل نہیں کیا جائے گا۔ اس شہزادے نے چالاکی یہ کی اس نے پانی کا پیالہ زمین پر گرادیا پانی زمین میں جذب ہوگیا وہ کہنے لگا کہ اے مسلمانوں کے امیر المومنین اپنے وعدہ پر پکے رہئے کیونکہ میں نے پانی نہیں پیا اس لئے آپ مجھے قتل نہیں کرسکتے۔ اب حضرت عمرؓ کے سامنے یہ ایسا موقع تھا کہ ایک طرف تو اتنا بڑا دشمن اسلام کھڑا تھا اور دوسری طرف زبان کا قول ہے۔ عقل کہتی ہے کہ تم اس کی بات کو نہ سنو اور اس کی گردن اڑادو کیونکہ یہ اسلام کو نقصان پہنچانے والا بندہ ہے۔ حضرت عمرؓ کی سچی سچی زندگی تھی۔ آپ نے فرمایا کہ تم نے ٹھیک کہا کہ میں نے قول دیدیا تھا۔ لہٰذا چونکہ وہ پانی تم نے نہیں پیا ہم تمہیں قتل کرسکتے۔ اس لئے میں قتل کا حکم واپس لیتا ہوں جب آپؓ نے قتل کا حکم واپس لے لیا تو مسلمان بڑے حیران ہوئے کہ یہ شہزادہ چالاکی کی وجہ سے پھر بچ نکالیکن حیرانی اس بات پر ہوتی ہے کہ جب اس کو معافی کا حکم نامہ سنایا تو وہ کہنے لگا امیر المومنین میں نے یہ حرکت اس لئے کی تھی کہ اگر جلاد کو دیکھ کر میں کلمہ پڑھ لیتا تو دنیا کہتی کہ شہزادہ تھا موت کے ڈر کی وجہ سے مسلمان ہوگیا۔ میں نے ایک حیلہ اختیار کیا جس سے کہ اب میری جان بچ گئی۔ آپ مجھے قتل نہیں کرسکتے اب میں آزاد ہوں اپنے دل سے کہتا ہوں کہ جس دین کے اندر اتنا سچ کا احترام ہے میں بھی اسی دین کو قبول کرتا ہوں چنانچہ وہ شہزادہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت عمرؓ کئی معاملوں میں اس کے ساتھ مشورہ کرتے تھے وہ اسلام کا دشمن اسلام کا جرنیل بن کر زندگی گزارنے والا بن گیا۔ اس واقعہ سے ہمیں یہ معلوم ہوا کہ عقل کہتی ہے کہ جھوٹ بولنا آسان راستہ ہے جان چھوٹ جائے گی ہرگز نہیں، ہم سچ بولیں گے سچ ہمیشہ آسان راستہ ہوتا ہے اور سچ کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے بیان میں کئی سو لوگوں نے شرکت کی۔

کردار کی تعمیر میں بھی نمایاں رول ادا کریں تعلیمی ادارے

کھتولی، ۷ رجولائی (اشرف علی) تعلیم کا مقصد صرف یہی نہیں ہونا چاہئے کہ انسان پر زیور تعلیم سے ہی آراستہ ہو بلکہ تعلیمی اداروں کا فرض ہے کہ وہ وقت، حالات اور ضرورت کے پیش نظر تعلیم دینے کے ساتھ طلباء کے کردار کی تعمیر میں بھی نمایاں رول ادا کریں اور یہ ان کا نصب العین بھی ہونا چاہئے۔ ان خیالات کا اظہار عالم شہرت یافتہ و ماہر علم و دانش ومفکر اسلام مولانا کلیم نے دارالعلوم رحمانیہ کھتولی میں ایک دعائیہ جلسہ کے دوران کیا۔ انہوں نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مدرسین جو علم کے داعی ہیں اور طلباء کے مستقبل کو روز روشن کرنے کیلئے خود کو وقف کئے ہوئے ہیں ان کے ساتھ اپنے اہل خانہ جیسا برتاؤ کرنا چاہئے انہوں نے کہا کہ اگر غلطی کسی مدرس سے ہوجائے تو اسے درگزر کرنا چاہئے۔ انہوں نے مثال دے کر کہا کہ اگر کسی خاندان کے افراد سے دودھ ابل جائے یا کسی اہل خانہ سے پانی پلاتے وقت گلاس ہاتھ سے چھوٹ کر گر جائے تو اسے کسی طرح گھر سے تو نکالا نہیں جاسکتا اسی طرح مدرسین سے کوئی غلطی ہوجائے تو ایسے معاملہ کو درگزر کرنے سے چوک نہیں کرنی چاہئے۔ مولانا کلیم نے طلباء کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ طلباء محبان رسولؐ ہیں ان کو حق پرستی، کردار کی بلندی، امن، محبت، مساوات اور عدم تشدد کے سانچے میں ڈھالا جائے اور انسانی قدر کو تحفظ بخشنے کی تلقین کی جائے۔ آپ نے آیات قرآنی ''ان تنصر الله ینصر کم ویثبت اقدامکم'' پر تفصیل سے روشنی ڈالی اس موقع پر دارالعلوم رحمانیہ کے مہتمم قاری احسان نے مدرسہ کی رپورٹ پیش کی اور طلباء کے پرائمری نصاب کو جاری کرنے کی اجازت طلب کی جس پر آنحضرت نے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم کو بھی یقینی بنایا جائے تاکہ طلباء کسی بھی حالت میں دوسرے کالجوں سے پیچھے نہ رہ سکیں۔ جلسہ کے اختتام پر حضرت نے دعا فرمائی۔

2006-08
ماہنامہ
طلسماتی دنیا
دیوبند
SEP.OCT.2008
سید احمد بخاری کی اپیل کا خیر مقدم
پریوں کی تسخیر
ام الصبیان کیا ہے؟
Rs.20/=

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ 8 سو روپے پاکستانی
غیر ممالک سے
سالانہ زرتعاون 12 سو روپے انڈین
لائف ممبری ہندوستان میں
7 ہزار روپے
لائف ممبری پاکستان میں
15 ہزار روپے انڈین
لائف ممبری غیر ممالک سے
25 ہزار روپے انڈین

سالانہ زرتعاون روپے سادہ ڈاک سے
۲۲۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

پبلشنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون (01336)223377
فیکس (01336) 224748

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دولت ہے اس سے کسی کل یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے۔ اس رسالے میں جو کوریز ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کی ملکیت ہیں اس کے کل یا جزو کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے، خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ
(عمرالہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
محلہ ابوالمعالی دیوبند
فون : 223377

"TILISMATI DUNYA"

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر حسن احمد صدیقی نے شعیب آفسیٹ پریس دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Hasan Ahmed Siddiqui ... Offset Press ...
Hashmi Roohani Markaz Abul Mali Deoband U.P.

کیا اور کہاں

دہشت گردی اور بم دھماکوں کی آڑ میں مسلمانوں کی بے تحاشہ گرفتاریوں سے ملک میں جو سنگین صورت حال پیدا ہوئی ہے وہ دردمند لوگوں کے لئے باعث تشویش ہے۔ ارباب انتظام تعصب میں مبتلا ہیں اور محض شبہات کی بنیاد پر مسلم نوجوانوں کو ہراساں کرنے کی ایک مہم چل رہی ہے۔ بے شک یہ صورت حال پوری ملت کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے۔ اور یہ صورت حال اس بات کی متقاضی ہے کہ ہم آپسی فروعی اختلافات کو نظر انداز کرکے متحد ہونے کی کوشش کریں اور ان حالات کا مقابلہ کریں جو ایک خاص قسم کی سیاست کا حصہ ہے اور یہ خاص سیاست فرقہ پرستوں کی ضرورت بنتی جارہی ہے۔ سید احمد بخاری نے ان حالات کا جائزہ لینے کے بعد مسلمانوں کے تمام طبقات سے یہ اپیل کی ہے کہ وہ متحد ہو جائیں تاکہ حالات مزید سنگین نہ ہونے پائیں اور مسلم نوجوانوں کا مزید استحصال نہ ہو۔

سید احمد بخاری کی یہ تجویز اور یہ اپیل قابل قدر ہے اور ملک میں اس کی پذیرائی ہونی چاہئے۔ اور مسلمانوں کو فروعی اختلافات سے وقتی طور پر ہی سہی بے نیاز ہو کر ایک متحدہ فارم پر آجانا چاہئے۔ اگر ایسا نہیں ہوتا اور مسلمان ایک دوسرے کا درد محسوس نہیں کرتے اور مسلم نوجوانوں کی توہین و تذلیل کی پرواہ نہیں کرتے جو ارباب قانون کے ہاتھوں شہر در شہر کی جارہی ہے جس سے پوری ملت کو رسوائی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے تو مسلمانوں کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ آنے والا کل مسلمانوں کے لئے انتہائی آشوبناک ہوگا اور ملت کا شیرازہ پوری طرح بکھر جائے گا۔ ہم مسلمان پورے عالم میں مظلوم اور مقہور ہوتے ہوئے ظالم اور دہشت گرد قرار پائیں گے اور نہ صرف مسلمان بلکہ دین اسلام کے بارے میں بھی دنیا کی سوچ و فکر اور زیادہ گندی ہو جائے گی۔ اپنی اپنی جماعت کی ڈفلی بجانے والے لوگ اگر اب بھی نہیں جاگے تو بحران سے ہوتے ہوئے لوگوں کو دیکھنا تقریباً ناممکن ہو جائے گا۔ وقت کا تقاضہ ہے کہ ملت کی واحد نمائندگی جیسے نعروں سے ہوش میں آجائیں اور ہر اس جماعت، ہر اس ادارے اور ہر اس شخص کی تائید کریں جو ملت اسلامیہ کی وحدت کا خواہش مند ہو اور جو سب کو متحد ہونے کی دعوت دے رہا ہو۔

سید احمد بخاری سے ہماری درخواست ہے کہ وہ صرف تجویز پیش کرکے اپنے عافیت کدے میں نہ چلے جائیں کیونکہ اس سے پہلے بھی ان کی جامع مسجد سے یہ بیان کا اعلان ہوا تھا اور آدم سینا کو مرحوم ہوئے اب طویل عرصہ گزر گیا ہے لیکن اس کی حریف شیو سینا پورے آب و تاب کے ساتھ ہنوز زندہ ہے۔ اور اس کا پھیلاؤ دن بدن بڑھتا ہی جارہا ہے۔

سید احمد بخاری کی یہ تجویز بے شک اپنے اندر اخلاص رکھتی ہے لیکن اخلاص عمل کے بغیر برگ و بار پیدا نہیں کرتا۔ اندیشہ تو اس بات کا بھی ہے کہ سید امام بخاری کی اس تجویز اور اپیل کے بعد فرقہ پرست ہندو متحد نہ ہو جائیں کیونکہ اس ملک میں کئی بار یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی بھی رہنما کے مخلصانہ بیان کا مسلمانوں پر کوئی اثر نہیں ہوا البتہ فرقہ پرستوں نے اپنی صفیں ہموار کرلیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو سید امام بخاری کی یہ تجویز ملت کو بہت مہنگی پڑے گی اور ماضی کی طرح مسلمانوں کو فرقہ پرستوں کے ستائے ہوئے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے۔

ملت کے تمام طبقات سے ہماری درخواست ہے کہ وہ اپنے ساتھ ان ہندوؤں کو بھی لے کر چلیں جو فرقہ پرستی سے کوسوں دور ہیں اور جن کی سوچ و فکر اعلیٰ ہے۔ ملک میں امن و امان کی کوئی بھی تحریک اس وقت تک معانی خیز نہیں ہو سکتی جب تک اس میں اچھی سوچ و فکر رکھنے والے ہندو شامل نہ ہوں۔ مسلمانوں کا احتجاج اسی وقت رنگ لا سکتا ہے جب ہمارے احتجاج کو مسلم جماعتوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھائیوں کی تائید حاصل ہو۔ اس لئے متحد ہونے کی اپیل ان ہندو بھائیوں سے بھی کرنی چاہئے جو صاف ستھرا ذہن رکھتے ہیں اور جو موقعہ بہ موقعہ مسلمانوں کا ساتھ بھی دیتے رہتے ہیں۔ ان کو نظر انداز کرکے ہم اپنے مقصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہو سکتے۔

●●●●●●●●

مختلف پھولوں

اقوال حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

● جب زبان اصلاح پذیر ہو جاتی ہے قلب بھی صالح ہو جاتا ہے۔

● حقیر سے حقیر پیشہ اختیار کرنا ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔

● گناہ کسی نہ کسی صورت سے دل کو بے چین رکھتا ہے۔

● ایسی بات مت کہو جو مخاطب کی سمجھ سے باہر ہو۔

● خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔

● اگر تو گناہ پر آمادہ ہے تو کوئی ایسا مقام تلاش کر جہاں خدا نہ دیکھتا ہو۔

● عافیت کے نو حصے لوگوں سے الگ رہنے میں اور ایک حصہ چپ رہنے میں ہے۔

● تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر کو برحق جانتا ہے پھر بھی جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔

بڑے لوگوں کی بڑی باتیں

● نہ گرنا خوبی نہیں بلکہ گر کر سنبھل جانا خوبی ہے۔

● اس دوست کا گلہ کر رہے ہو جو تمہیں دھوکہ دے گیا بلکہ اپنی عقل کا کرو جو دھوکہ دینے والے کو دوست کہتے ہو۔

● رستے جو کہیں نہیں جاتے پرامن ہوتے ہیں۔

● محبت سب سے کرو مگر دوستی ہر ایک سے نہ کرو۔

● دل پر مصیبتیں آنکھوں کی وجہ سے ہوتی ہیں۔

● جو شخص اپنے خلوص کی قسمیں کھائے اس پر کبھی اعتبار نہ کرو۔

● گالی کا جواب گالی سے نہ دو کیونکہ کبوتر کوے کی بولی نہیں بول سکتا۔

● کس قدر اندھا اور ظالم ہے وہ شخص جو اپنی جیب سے دوسروں کے دل خریدتا ہے۔

● محبت بوری نظر سے دیکھنے والے ضروری نہیں تمہارے خیر خواہ ہوں۔ محبت نہ ملے تو انسان جی لیتا ہے لیکن جسے محبت سمجھتا ہو وہ شخص آپ کے دل کو توڑ دے تو انسان ایسا ٹوٹتا ہے کہ پھر ریزے بھی نہیں ملتے۔

روشنی

● اس کے لئے تباہی ہے جس کی عزت اس کے ڈر سے کی جائے۔

● بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو۔

● انسان جب بوڑھا ہو جاتا ہے تو دو چیزیں جوان ہو جاتی ہیں ایک حرص اور دوسری زیادہ زندگی کی محبت۔

● رات کا کھانا ترک کرنے سے بڑھاپا جلد آ جاتا ہے۔

● کھانا ٹھنڈا کر کے کھایا کرو کیونکہ گرم کھانے میں برکت نہیں رہتی۔

اچھی باتیں

● اگر اللہ پر بھروسہ ہو تو پھر کسی سے بھی ڈرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

● اگر ماں کی دعائیں ساتھ ہوں تو پھر کسی اور کی دعا کی ضرورت نہیں ہوتی۔

● اپنے اللہ اور رسول کو راضی رکھنے کے لئے اسوۂ حسنہ پر عمل کرو۔

● والدین کا کہا مانو کیونکہ وہ ہمیشہ نیک کام کے لئے کہتے ہیں۔

● جو انسان جھکتا نہیں وہ ٹوٹ جاتا ہے۔

● جھوٹ سے گریز کرو۔ تمام گناہ چھوٹ جائیں گے۔

● روزہ رکھو اس سے غریبوں کے حالات کا احساس ہوتا ہے۔

مہکتی کلیاں

● صبر اختیار کرو، صبر ایسی سواری ہے جو کبھی ٹھوکر نہیں کھاتی۔

● شیریں زبان بے شمار دشمنوں سے بچاتی ہے۔

● دولت کی حفاظت انسان کرتا ہے جب کہ انسان کی حفاظت علم کرتا ہے۔

الف اللہ

اللہ کا نام اعلیٰ طریقہ پر لیا جائے یا ادنیٰ طور پر اپنا اثر ضرور رکھتا ہے۔ دنیا میں بعض اشیاء ایسی ہیں کہ ان کا نام لینے سے ہی منہ میں پانی بھر آتا ہے پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ کا نام لیا جائے اور دل میں اثر نہ ہو؟ خواہ خالی نام میں بھی برکت ہے۔ خواہ پوری توجہ سے لیا جائے یا کم توجہ سے۔

اقوال زریں

● علم ایک ایسی روشنی ہے جو جہالت میں چمکتی ہے۔

● ہر ایک شے کا راستہ ہے جنت کا راستہ علم ہے۔

● علم ایک ایسا ہتھیار ہے جو ہر برائی کو مار دیتا ہے۔

● علم سے محبت کرنا اللہ سے محبت کرنا ہے۔

● علم انسان کو دنیا میں عزت اور سرفرازی عطا کرتا ہے۔

● جس کے پاس علم کی دولت ہے، دنیا کا خوش نصیب انسان ہے۔

جھوٹ سے گریز

ایک بادشاہ شکار کرنے نکلا اور ایک ہرن کے تعاقب میں بہت دور نکل گیا۔ ہرن تیر کھا کر گھنے جنگل میں غائب ہو گیا۔ بادشاہ اپنی ضد کی وجہ سے چاہتا تھا کہ تیر خوردہ زخمی ہرن کا شکار ضرور کرے۔ وہاں پر ایک خدا رسیدہ درویش درخت کے سائے میں مصروف عبادت تھا۔

بادشاہ اپنا گھوڑا لے کر اس کے پاس پہنچا اور گھوڑے سے اتر کر درویش کے پاس گیا اور پوچھا کیا کوئی ہرن ادھر آیا ہے۔؟

درویش نے سوچا اگر ہرن کا پتہ دوں تو ہرن کی جان جاتی ہے اور اگر یہ کہوں کہ میں نے ہرن کو نہیں دیکھا تو خواہ مخواہ جھوٹ بولنا پڑے گا۔

درویش نے کچھ سوچ کر کہا کہ بادشاہ! دیکھنا آنکھ کا کام ہے لیکن وہ بول نہیں سکتی، بولنا زبان کا کام ہے لیکن وہ دیکھ نہیں سکتی، آنکھوں نے ہرن کو دیکھا ہے لیکن وہ کیسے بتا سکتی ہیں، بتانا تو زبان کا کام ہے مگر زبان نے دیکھا نہیں، لہٰذا وہ کیسے بتائے بادشاہ درویش کا جواب سن کر لاجواب ہو گیا اور آئندہ شکار کھیلنے سے توبہ کر لی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اقوال

● موت ایک بے خبر ساتھی ہے۔

● گناہوں پر نادم ہونا ان کو مٹا دیتا ہے اور نیکیوں پر مغرور ہونا ان کو برباد کر دیتا ہے۔

● سخاوت کے ساتھ احسان رکھنا نہایت کمینگی ہے۔

● ہوشیاری اس کا نام ہے کہ انسان اپنے تجربے کو محفوظ رکھے اور اس کے مطابق کام کرے۔

● سچائی میں اگرچہ خوف ہے مگر باعث نجات ہے اور جھوٹ میں گو اطمینان ہے مگر موجب ہلاکت ہے۔

● شریف کی پہچان یہ ہے کہ جب کوئی سختی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب اس سے کوئی نرمی کرے تو نرم ہو جاتا ہے اور کمینے سے جب کوئی نرمی کرے تو سختی سے پیش آتا ہے اور جب کوئی سختی کرے تو ڈھیلا ہو جاتا ہے۔

● علماء اس لئے غریب و بے کس ہیں کہ جاہل لوگ زیادہ ہیں جو ان کی قدر نہیں سمجھتے۔

● اقرار جرم مجرموں کے لئے بہت اچھا سفارشی ہے۔

● عقل مند اگر خاموش رہے تو قدرت الٰہی میں فکر کرتا ہے اور جب

نگاہ سے کر دیکھے تو عبرت حاصل کرتا ہے۔

● بے قراری کچھ تقدیر الٰہی کو نہیں بدلتی لیکن اجر و ثواب کو ضائع کر دیتی ہے۔

● حرص سے کچھ روزی نہیں بڑھتی بلکہ آدمی کی قدر گھٹ جاتی ہے۔

● حرام کاموں سے نفس کو روکنا صبر کی دوسری قسم ہے۔

● برا آدمی کسی کے ساتھ نیک گمان نہیں رکھتا کیونکہ وہ ہر ایک کو اپنے جیسا خیال کرتا ہے۔

● جو شخص کسی کے عیب کی تلاش میں رہتا ہے اسے کوئی نہ کوئی عیب مل ہی جاتا ہے۔

● معافی انتہائی اچھا انتقام ہے۔

قلم

● سب سے پہلے قلم کا استعمال مصریوں نے ۲۵۰۰ قبل مسیح میں کیا۔ یہ قلم خالی سرکنڈوں سے بنایا گیا اور اس کی سیاہی لے ہوئے دھوئیں اور پانی کو ملا کر تیار کی گئی تھی۔

● پر والے قلم کا استعمال ۵۰۰ قبل مسیح میں کیا گیا۔

● پہلی سکے والی پنسل کا استعمال ۱۵۶۵ء میں ہوا۔

● فاؤنٹین پین ایک امریکی باشندے واٹرمین نے ۱۸۸۴ء میں ایجاد کیا۔

● بال پوائنٹ ہنگری کے باشندے سلاؤ بیرو نے ۱۹۳۸ء میں ایجاد کیا۔

اقوال زریں

● اپنے زخم ان کو مت دکھایئے جن کے پاس مرہم نہ ہو آپ کے خواہ مخواہ زخم مزید تکلیف دہ ہو جائیں گے۔

● کیا صدیوں کی مسافت کو ایک لمحے میں طے کیا جا سکتا ہے؟ جی ہاں اس وقت جب کسی کو آپ سے تم کہہ کر پکارا جائے۔

● عقل مند ہمیشہ غم و فکر میں مبتلا رہتا ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

● جب بندے کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور اس کے اعمال میں کوئی ایسی چیز باقی نہیں رہتی جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو سکے تو اللہ تعالیٰ اسے غم و الم میں مبتلا کر دیتا ہے تاکہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو سکے۔

● جب کوئی شخص کسی یتیم کے سر پر شفقت و محبت سے ہاتھ پھیرتا ہے تو بچے کے سر کے جتنے بال اس شخص کی ہتھیلی اور انگلیوں کے نیچے سے گزرتے ہیں اللہ اسی تعداد میں نیکیاں اس شخص کے اعمال نامہ میں شمار کرتا ہے۔

● انسان ہمیشہ اپنے دوستوں اور دولت کی وجہ سے اپنے کل سے بچھڑ جاتا ہے۔

● تقدیر ایک ایسا روشن ستارہ ہے جو کبھی افق زندگی کے بیابانِ اول میں ڈوب جاتا ہے اور کبھی اتفاقات زمانہ کے باعث منور لشکر بن جاتا ہے۔

● محبت کے لئے دل ایک ایسا شاداب قطعہ ہے جہاں فکر کے کانٹے نہیں اگ سکتے۔

روشن ہے ہر بات

● دوستوں کے ساتھ انکساری کے ساتھ، دشمنوں کے ساتھ ہوشیاری کے ساتھ اور تمام لوگوں سے کشادہ روی سے ملو۔ (حضرت علیؓ)

● اس چھوٹی سی دنیا میں نفرتوں سے بچو اس لئے کہ زندگی کم بلکہ بہت کم ہے۔ (سقراط)

● تمام لوگ مساوی طور پر مغرور واقع ہوئے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ اظہار غرور کے طریقے الگ الگ ہیں۔ (لارڈ شن)

● خوشی کے پھولوں سے اتنا پیار مت کرو کہ ان کی پنکھڑیوں سے غم کا عرق نکلنے لگے۔ (ارسطو)

دوستی

● انسان کے کردار کو اس کے دوستوں سے پہچانا جاتا ہے۔

● بہترین دوست وہی ہے جو تجھے تیرے عیوب سے آگاہ کرتا ہے۔

● انسان جتنا زیادہ اچھا ہوگا اس کے اتنے ہی زیادہ دوست ہوں گے۔

● بہترین دوست وہ ہے جو اپنے دوست کی تعریف دوسروں کے سامنے کرے اور اکیلے میں نصیحت کرے۔

یہی سکھاتی ہے زندگی

● تعمیری کام کرنے سے تین برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ بے رحمت، غربت اور گناہ۔

● محسن سود کی طرح ہوتی ہے ادائیگی نہ ہو تو بے حساب بڑھتی اور ہو جاتی ہے۔ جب تک کوئی بھلا آدمی اسے بھلے طریقے سے بے باق نہ کر دے۔

● عظیم دانشور اسکولوں میں پیدا نہیں ہوتے بیدہ لوگ ہوتے ہیں جو اسکولوں میں پڑھائے جانے والی باتوں کے خلاف بغاوت کرتے ہیں۔

● فائدہ ایسا گاڑھا شیرا ہوتا ہے کہ ہر انسان ہی مکھی کی طرح آسانی

سے اس میں جا پھنستا ہے۔

● زندگی تپتے صحرا کی مانند ہے جہاں سے پاؤں کو ریت کی تپش سے بچا بچا کے چلنا پڑتا ہے۔

● ہماری آنکھیں ہمارے دل سے باتیں کرتی ہیں اور جب دل درد کے بوجھ کو سہہ نہیں پاتا تو وہ اس بوجھ کو آنکھوں کے ذریعہ آنسو بنا کر ہماری آنکھ سے بہا دیتا ہے اور ہمارے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا ہے۔

حسن کلام

حجاج بن یوسف کے سامنے ایک خارجی کو لایا گیا۔ حجاج نے فوراً اس کی گردن مار دینے کا حکم دے دیا۔ سپاہی جب اسے کھینچ کر لے جانے لگے تو خارجی نے کہا۔

"میری درخواست ہے کہ مجھے آج کے بجائے کل قتل کر دیا جائے۔"

حجاج نے خارجی کی التجا سن کر کہا۔

"جب قتل تیرا مقدر بن چکا ہے تو پھر ایک دن کی تاخیر سے کیا فائدہ۔؟"

خارجی نے جواب دیا۔

"امیر فطری طور پر رحم دل ہیں، یہ ایک اتفاق کی بات ہے کہ امیر کے رحم پر قہر غالب آگیا ہے مجھے یقین ہو کہ رات گزرتے ہی امیر کا فطری جذبہ لوٹ آئے گا۔ آئینے پر گرد و غبار زیادہ دیر تک نہیں ٹھہر سکتا۔"

خارجی کا جواب سن کر حجاج سنانے میں آگیا اور پھر یہ کہہ کر خارجی کو آزاد کر دیا کہ تیرے حسن کلام نے تجھے بچا لیا۔

احساس عمل

● اندیشہ آنے والے زمانے سے ہوتا ہے اگر حال پر نگاہ رکھی جائے تو مستقبل کے اندیشے کم ہو جاتے ہیں۔

● سانس کا سفر ختم ہو جاتا ہے لیکن آس کا سفر باقی رہتا ہے۔ یہی تو وہ سفر ہے جو انسان کو متحرک رکھتا ہے اور متحرک ہونا زندگی کی علامت ہے یہ علامت رگوں میں خون کی طرح دوڑتی رہے تو انسان مایوس نہیں ہوتا چاہے سانس کا سفر ختم ہی کیوں نہ ہو جائے۔

● گزرا ہوا وقت گزرتا ہی تو نہیں ہے بلکہ وہ یاد بن کر بار بار گزرتا ہے۔

● جس شخص کو صداقت اور نیکی کا سفر کرنے کی خواہش ہو وہ جان لے کہ یہ سفر منظوری کا اعلان ہے جس کو منظور نہیں کیا جاتا اس کو یہ شوق ہی نہیں ملتا۔

● جو دعا مانگو دل سے مانگو۔ بے شک خلوص دل سے مانگی جانے والی دعا قبول ہوتی ہے۔

● دعا ہر کسی کو دو۔ بد دعا کسی کو نہ دو۔

● نماز قائم رکھو۔ خیالات صاف رہیں گے۔

قول فیصل

اسلام کسی ایسے اقتدار کو جائز تسلیم نہیں کرتا جو شخصی ہو یا چند گروہ دار اور حاکموں کی بیوروکریسی ہو۔ وہ آزادی اور جمہوریت کا ایک مکمل نظام ہے جو نوع انسانی کو اس کی چھنی ہوئی آزادی واپس دلانے کے لئے آیا تھا۔ یہ آزادی بادشاہوں، اجنبی حکومتوں، خود غرض مذہبی پیشواؤں اور سوسائٹی کی طاقت ور جماعتوں نے غصب کر رکھی تھی۔ وہ سمجھتے تھے کہ حق طاقت اور قبضہ ہے۔ لیکن اسلام نے ظاہر ہوتے ہی اعلان کیا کہ حق طاقت نہیں ہے بلکہ خود حق ہے اور خدا کے سوا کسی انسان کو یہ حق نہیں کہ بندگان خدا کو اپنا محکوم اور غلام بنائے۔ اس نے امتیاز اور بالا دستی کے تمام قومی نسلی مراتب یک قلم مٹا دیے اور بتلایا کہ سب انسان درجے میں برابر ہیں اور سب کے حقوق مساوی ہیں۔ نسل، قومیت، رنگ، معیار فضیلت نہیں ہے بلکہ صرف عمل ہے اور سب سے بڑا وہی ہے جس کے کام سب سے اچھے ہوں۔

اللہ کی محبت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک عورت کی بچی کھو گئی وہ اسے سارے قافلے میں ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ آخر اس کی بچی مل گئی اس نے بچی کو سینے سے لگا لیا وہ بار بار بچی کا منہ چومتی اور پیار کرتی۔ ہر آدمی اس کی حالت سے متاثر ہو رہا تھا۔ اس وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: "کیا خیال ہے یہ عورت اپنی بچی کو آگ میں پھینک سکتی ہے۔؟" سب نے عرض کیا۔ "نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ ایسا نہیں کر سکتی، کیونکہ اسے اپنی بچی سے بہت پیار ہے۔"

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کو بھی اپنے بندوں سے اسی طرح محبت ہے اور وہ ہرگز نہیں چاہتا کہ اس کے بندے دوزخ میں جلیں۔"

لہریں

● دکھا ہوا دل بھرے گلاس کی طرح معمولی سی ٹھیس پر چھلک پڑتا ہے۔

● نام اور کردار کو اس حد تک مضبوط کرو کہ لوگ آپ کی شرافت اور نیکی کی مثال دیں۔

● وہ ذلیل ہوا جس نے بڑھاپے میں والدین کی خدمت نہ کی۔

● [illegible] ہے تو وہ قیامت تک عبادت کرے اور

[illegible]

● جس شخص کے دل میں ذرہ برابر بھی غرور ہوگا وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

● روزہ دار کو اگر بھی جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہ چھوڑے تو خدا کو اس کی ضرورت نہیں کہ انسان اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔

● بدبخت وہ ہے جو خود تو مرجائے مگر اس کا گناہ زندہ رہے۔

● کم کھانا صحت ہے، کم بولنا حکمت ہے اور کم سونا عبادت ہے۔

● عورت کی محبت انسان کی سب سے بڑی فتح اور نفرت سب سے بڑی شکست ہے۔

منتخب اشعار

ریت پر لکھی ہوئی انگلی کی اک تحریر ہوں
آندھیوں کے بعد پھر سادہ ورق ہو جاؤں گا

●

ورق ورق بکھرے پڑے ہیں [illegible]
تری کتاب ہے جیسے [illegible] ہے

●

کبھی برسات میں شاداب بیلیں سوکھ جاتی ہیں
ہرے پیڑوں کے گرنے کا کوئی موسم نہیں ہوتا

●

نہ کوئی چیز نہ سایہ نہ آنکھوں کا گماں
یہ جستجو کا سفر اک عذاب جیسا ہے

●

امید کا سایہ ہے نہ رستہ ہے نہ منزل
ہم کتنے اکیلے ہیں محبت کے سفر میں

●

بے رنگ رضا آج یہ دنیا ہے مگر
ایک دن تھک کے محبت کا سہارا لے گی

●

خواب دل سے بھنور میں اگر بلائے مجھے
قسم خدا کی کناروں سے لوٹ آؤں گا

وزن

آپ اپنی بیٹی کی شادی جلد سے جلد مجھ سے کر دیں میں آپ کی بیٹی کے وزن کے برابر سونا دوں گا۔

تو پھر میں سنجیدگی سے سوچ رہا ہوں۔

آپ کیا سوچ رہے ہیں۔؟

یہی کہ میں جلد سے جلد اپنی بیٹی کا وزن کس طرح بڑھاؤں۔

ناکامی

بیوی نے شوہر سے کہا۔ اگر ایک دن میں دو شادی ایک ساتھ ہوں تو ایک ناکام ہوتی ہے اور ایک کامیاب۔

شوہر نے کہا۔ بے شک۔ جس دن میری شادی ہوئی تھی اسی دن تمہاری بھی ہوئی تھی۔ تمہاری شادی کامیاب رہی اور میری شادی ناکام۔

مہکتی حقیقتیں

● کہانی میں نام اور تاریخ کے سوا سب کچھ سچ ہوتا ہے اور تاریخ میں نام اور تاریخ کے سوا کچھ بھی سچ نہیں ہوتا۔ (پریم چند)

● لوگ الفاظ استعمال کرتے ہیں لیکن ان کا الفاظ سے کوئی تعلق نہیں ہوتا عمل میں دیکھا یہ جاتا ہے کہ دماغ کتنی دیر ایک جگہ ٹھہر سکتا ہے۔ (آرزو)

● انسان کو فقر کی ضرورت ہے ویسی ہی جیسی غذا اور گہری نیند کی۔

(آزاد)

ہم سنائیں دل کی بات

● تجربات کا لوگوں کا، حادثات کا پتہ نہیں ہے وہی تجربہ جو ایک شخص کو کندن بناتا ہے۔ کسی دوسرے کو چکنا چور کرتا ہے۔

● اس دنیا میں شاید آدمی اسی کا رشتہ دار ہوتا ہے، جس کو وہ یاد کرتا رہے، کرتا چلا جائے۔

● نہ تو آدمی آنسوؤں کا بوجھ اٹھا سکے نہ بادل پانی کا، چیزیں خریدنے میں کتنی لذت ہوتی ہے چاہے وہ پرانی ہوں۔

● منزلوں کو پالینا کتنی بڑی قیامت ہے۔ سب کچھ بے معنی ہو جاتا ہے۔ خود منزل بھی۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖

قسط نمبر: ۱۱۵

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ معارج

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ معارج قرآن حکیم کی ۷۰ ویں سورۃ ہے۔ اس سورۃ کو اگر روزانہ بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھ لیں تو ہر طرح کی وبا سے حفاظت رہے۔ اگر اس سورۃ کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ کر شہد پر دم کر کے شہد تقریباً ایک چمچ کھالیں تو فالج اور لقوے سے محفوظ رہیں۔

● بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ شہد کی شیشی پر تین مرتبہ سورۂ معارج کی تلاوت کر کے دم کر کے رکھ لیں۔ روزانہ نہار منہ اگر ایک چمچ کھاتے رہیں تو لقوے فالج اور اسی طرح کی دیگر بیماریوں سے حفاظت رہے۔

● اگر اس سورۃ کو اشراق کی چار نفلوں میں روزانہ پڑھیں تو دل کی تمام بیماریوں سے حفاظت رہے یعنی ہر ایک رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد تھوڑا تھوڑا پڑھ کر چار رکعات میں پوری سورۃ پڑھ لیں۔ امراض دل سے محفوظ رہنے کا بے نظیر فارمولہ ہے۔

● اگر کسی جگہ ٹڈیاں بہت آتی ہوں تو وہاں اس سورۃ کی شروع کی یہ آیات سَأَلَ سَائِلٌ بِعَذَابٍ وَاقِعٍ ۞ تا وَجَمَعَ فَأَوْعَىٰ ۞ کم سے کم نو درختوں پر یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ درختوں پر لکھ کر لگا دیں ان شاء اللہ تین دن کے اندر اندر ٹڈیاں ختم ہو جائیں گی۔

● دشمن کو برباد کرنے کے لئے اس سورۃ کی یہ آیت فَلَا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ إِنَّا لَقَادِرُونَ عَلَىٰ أَنْ نُبَدِّلَ خَيْرًا مِنْهُمْ وَمَا نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۞ رات کو ۱۲ بجے کھڑے ہو کر سات سو مرتبہ پڑھیں اول و آخر درود شریف نہ پڑھیں۔

اس عمل کو بہت ہی زیادہ ظالم و فاسق دشمن کے لئے کرنا چاہئے۔ اگر کسی ایسے دشمن کے لئے یہ عمل کریں گے جو ظالم یا فاسق و فاجر نہ ہو تو رجعت کا اندیشہ رہے گا۔

● کسی شخص کو عہدے سے گرانے کے لئے یا ذلیل و خوار کرنے کے لئے مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ ۳۱۳ مرتبہ ۱۳ دن تک بوقت زوال پڑھنا ہے۔ یہ عمل ٹھیک زوال کے وقت پڑھنا شروع کریں۔ خواہ پڑھتے وقت پھر زوال کا وقت گزر جائے لیکن زوال کے وقت شروع کر دیں۔ بے وضو پڑھیں اور پڑھتے وقت کالا لباس جو صاف ستھرا ہو پہن لیں۔ پڑھتے وقت قبلے کی طرف پیٹھ کر لیں۔

اس عمل کی بھی اجازت صرف اس شخص کے لئے ہے جو فاجر و فاسق ہو اور شریف اور اچھے لوگوں کو پریشان کرتا ہو معمولی دشمنی کی خاطر صحیح لوگوں کو پریشان کرنا شرعاً جائز نہیں ہے۔

آیت یہ ہے۔ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۞ اس آیت کے اول و آخر درود شریف نہ پڑھیں۔

● سورۂ معارج کا نقش شیطانی وساوس گندے خیالات اور غیر شرعی امور سے بچنے کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں ان شاء اللہ وساوس سے نجات ملے گی اور گناہوں سے پوری طرح حفاظت رہے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۳۸۱	۱۸۳۸۴	۱۸۳۸۷	۱۸۳۷۴
۱۸۳۸۶	۱۸۳۷۳	۱۸۳۸۰	۱۸۳۸۵
۱۸۳۷۵	۱۸۳۸۹	۱۸۳۸۲	۱۸۳۷۹
۱۸۳۸۳	۱۸۳۷۸	۱۸۳۷۶	۱۸۳۸۸

نقش کا اصل فائدہ جب ہوتا ہے جب اس کو صحیح چال کے ساتھ لکھا جائے اگر ایسے ہی نقل کریں گے تو اس کی افادیت ختم ہو جائے گی۔ سورۂ معارج کا یہ نقش آتشی چال سے لکھا ہوا ہے اور آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

نقش میں کسر ہے اس لئے پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہے۔

(باقی آئندہ)

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر:۳۳

سیدنا حجازی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا حجازی بھی ہے۔ چونکہ آپ عرب میں مبعوث ہوئے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجازی کہتے ہیں۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۲۹ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کا مرتبہ بلند ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ اس اسم مبارک کا ورد بعد نماز مغرب روزانہ ۲۹ مرتبہ کیا کرے۔ انشاء اللہ چند ماہ میں اس کو رفعت اور بلندی حاصل ہوگی۔

سیدنا ظاہر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا ظاہر بھی ہے۔ اس کے معنی ہیں غلبہ پانے والا۔ چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بدخواہوں پر اور اسلام کے مخالفین پر غلبہ عطا کیا تھا اس لئے آپ کو "ظاہر" کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۱۱۰۶ ہیں۔

یہ اسم مبارک بھی اسماء حسنیٰ سے مشترک ہے۔ اس اسم مبارک کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔

● جو یہ چاہتا ہو کہ اس کی آنکھوں کے نور میں اضافہ ہو اس کو چاہئے کہ روزانہ نماز اشراق کے بعد پانچ سو مرتبہ اس کا ورد کرے۔

● اگر کوئی شخص پریشانی میں مبتلا ہو اور اس کو اس پریشانی سے نکل آنے کا کوئی حل سمجھ میں نہ آتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر کے بعد اس اسم مبارک کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور بارگاہ خداوندی میں دعا کرے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں وہ بڑی سے بڑی پریشانی سے نجات پالے گا۔

● اس اسم مبارک کا نقش بصارت وبصیرت کو بڑھانے میں اور مشکلات اور آفتوں سے نجات دلانے میں تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ف، م، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور باوضو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۷۹	۲۸۲	۲۶۹
۲۸۱	۲۷۰	۲۷۵	۲۸۰
۲۷۱	۲۸۴	۲۷۷	۲۷۴
۲۷۸	۲۷۳	۲۷۲	۲۸۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۷۰	۳۶۴	۳۷۲
۳۷۱	۳۶۹	۳۶۶
۳۶۵	۳۷۳	۳۶۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور باوضو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۲	۲۷۷	۲۷۵	۲۸۲
۲۸۳	۲۷۴	۲۸۰	۲۶۹
۲۷۸	۲۷۱	۲۸۱	۲۷۶
۲۷۳	۲۸۴	۲۷۰	۲۷۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۵	۲۷۱	۲۷۰
۲۷۳	۳۶۹	۳۶۴
۳۶۸	۳۶۶	۲۷۲

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸۴	۳۶۹	۲۷۹	۲۷۹
۲۷۵	۲۸۰	۲۸۱	۲۷۰
۲۷۷	۲۷۳	۲۷۱	۲۸۴
۲۷۸	۲۸۳	۲۷۸	۲۷۳

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۰	۲۷۱	۳۶۵
۳۶۴	۳۶۹	۲۷۳
۲۷۲	۳۶۶	۳۶۸

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷۸	۲۷۳	۲۷۲	۲۸۳
۲۷۱	۲۸۴	۲۷۷	۲۷۴
۲۸۱	۲۷۰	۲۷۵	۲۸۰
۲۷۶	۲۷۹	۲۸۲	۲۶۹

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۶۷	۲۷۲	۳۶۵
۳۶۶	۳۶۸	۲۷۰
۲۷۱	۳۶۴	۳۶۹

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۱۰۶ مرتبہ "سیدنا طاہر صلی اللہ علیہ وسلم" پڑھ کر دم کردے تو ان نقوش کی تاثیر کئی گنا بڑھ جائے۔

سیدنا قریشی صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا قریشی بھی ہے۔ آپ کا یہ نام آپ کے خاندان کی نسبت کی وجہ سے ہے۔ اس اسم مبارک کے اعداد ۶۲۰ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی عزت کا خواہش مند ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ بعد نماز مغرب سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے۔ انشاء اللہ اس کی عزت و رفعت میں زبردست اضافہ ہوگا۔

● اگر کوئی شخص اپنے خاندان میں اپنی انفرادیت اور مقبولیت کی آرزو رکھتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کیا کرے۔ انشاء اللہ تمام خاندان والے اس کو عزت کی نگاہوں سے دیکھنے لگیں گے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کے ورد سے باطن کی صفائی اور خیالات میں پاکیزگی پیدا ہوتی ہے۔

● اس اسم مبارک کا نقش عزت و رفعت کے حصول کے لئے اور باطن کی طہارت اور پاکیزگی پیدا کرنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، م، ف، ش یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۳	۱۵۸	۱۶۱	۱۴۷
۱۶۰	۱۴۸	۱۵۳	۱۵۹
۱۴۹	۱۶۳	۱۵۶	۱۵۲
۱۵۷	۱۵۱	۱۵۰	۱۶۲

مذکورہ حضرات و خواتین کو پہننے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۲	۲۱۰
۲۰۹	۲۰۷	۲۰۴
۲۰۳	۲۱۱	۲۰۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۱۵۰	۱۵۶	۱۵۳	۱۶۱
۱۶۲	۱۵۲	۱۵۹	۱۴۷
۱۵۷	۱۴۹	۱۶۰	۱۵۴
۱۵۱	۱۶۳	۱۴۸	۱۵۸

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۳	۲۰۹	۲۰۸
۲۱۱	۲۰۷	۲۰۲
۲۰۶	۲۰۴	۲۱۰

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۱	۱۴۷	۱۵۴	۱۵۸
۱۵۳	۱۵۹	۱۶۰	۱۴۸
۱۵۶	۱۵۲	۱۴۹	۱۶۳
۱۵۰	۱۶۲	۱۵۷	۱۵۱

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۸	۲۰۹	۲۰۳
۲۰۲	۲۰۷	۲۱۱
۲۱۰	۲۰۴	۲۰۶

جن حضرات و خواتین کے نام کا پہلا حرف ر، ح، د، ل، ع، غ یا خ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۷	۱۵۱	۱۵۰	۱۶۲
۱۴۹	۱۶۳	۱۵۶	۱۵۲
۱۶۰	۱۴۸	۱۵۳	۱۵۹
۱۵۴	۱۵۸	۱۶۱	۱۴۷

مذکورہ حضرات و خواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۰۶	۲۱۱	۲۰۳
۲۰۴	۲۰۷	۲۰۹
۲۱۰	۲۰۲	۲۰۸

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "سیدنا قریشی صلی اللہ علیہ وسلم" ۶۲۰ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کر دے تو ان نقوش کی تاثیر انشاء اللہ دوگنی ہو جائے۔ عامل کو چاہئے کہ ان نقوش کو ساعت سعید میں باوضو لکھے اور نقوش لکھتے وقت بخور روشن کرے۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے یا انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خدا دھری خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہوتا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا رودراکش گلے میں یا رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں ہے۔ (ایڈیٹر)

گھریلو دکھ

سوال از: واجدہ ——— حیدرآباد

خود اپنا حال کیا لکھوں میری سمجھ میں نہیں آتا ہے برسوں سے ہم جہاں تھے آج بھی وہیں ہیں میری بہن نے علاج کے سلسلے میں کئی جگہ رجوع کیا پھر ایک عامل صاحب نے بھی دس ہزار لے کر علاج کیا۔ ہم مجبور تھے۔ سو یقین کر کے وہ بھی کروا دیا۔ اب پتہ نہیں وہ علاج مکمل طور پر کامیاب ہوا یا نہیں۔ آپ نے بھی بتایا تھا کہ جنات رکاوٹ ڈال رہے ہیں شادی کے معاملے میں تو آپ بتائیں کہ کیا ان کی حالت پہلا جیسی ہے۔ یا پھر سارے اثرات زائل ہو چکے ہیں اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے تو برائے مہربانی قفل پر حرف "ش" والا عمل کر کے دیں جو آپ کے حرف تہجی پر لکھی گئی کتاب میں بتایا گیا ہے۔ رشتے کی رکاوٹ دور کرنے کا عمل ہے۔ ممنون ہوں گی۔

میری بہن کو یہ شکایت بھی ہے کہ ہمیشہ ان کا دل گھبراتا ہے۔ لہٰذا وہ کسی بھی کام میں دل نہیں لگا پاتی ہیں کہتی ہیں کہ اگر بیکار رہوں تو ہول ہوتی ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو گھر میں رہنے کو جی نہیں چاہتا دل چاہتا ہے کہ کہیں چلی جاؤں اس کیفیت کے ساتھ وہ برسوں گزار رہی ہیں۔ کوئی علاج تجویز کریں تو نوازش ہوگی۔ ہم اس موڑ پر کھڑے ہیں کہ ساری امیدیں ٹوٹ چکی ہیں۔

جواب

حسب فرمائش آپ کا عمل پڑھ کر آپ کی بہن کو دیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ کارآمد ثابت ہوگا اور مطلوبہ مقصد میں جلد ہی رب العالمین کامیابی عطا کرے۔ ایمان و یقین کے اعتبار سے ایک مضبوط اور پختہ قسم کی لڑکی ہو لیکن اس مرتبہ تمہاری بہن کے خط سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کی ہوا اکھڑ چکی ہے جو خطوط ہے اور اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ حالات کی افراتفری نے اور گھریلو الجھنوں نے تمہارے عقائد کو متزلزل کر دیا ہے اور یہ اچھا نہیں ہے۔ حالات کیسے بھی ہوں اور تقدیر کا موسم کتنا بھی شدید اور شدید تر کیوں نہ ہو کسی بھی صاحب ایمان مرد اور عورت کو اللہ کی رحمتوں سے ناامید نہیں ہونا چاہئے دن اور رات آنے جانے کے لئے ہوتے ہیں۔ یہ تو ممکن ہے کہ کبھی کے دن بڑے ہوں اور کبھی کی راتیں لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی رات ایسی زندگی میں آئے کہ پھر کبھی صبح نہ ہو۔ ہر رات کی صبح ہوتی ہے اور ہر دن کی شام ہوتی ہے جب دن آتا ہے اور گزر جاتا ہے اور رات بھی آتی ہے تو وہ بھی گزر جاتی ہے۔ موسم سرما کی راتیں شدید بھی ہوتی ہیں اور طویل بھی لیکن وہ گزر ہی جاتی ہیں اسی طرح زندگی میں کبھی کبھی سیاہ رات کی طرح اندھیرا چھا جاتا ہے اور موسم کی یہ سختی انسان کو الجھا کر رکھ دیتی ہے لیکن جو لوگ ایمان اور یقین کی دولت سے بہرہ ور ہوں وہ کسی بھی صورت میں اور کسی بھی حالات میں اس خدا سے مایوس نہیں ہوتے جس کے گھر دیر تو ہوتی ہے لیکن اندھیرا کبھی نہیں ہوتا۔

مجھے تم جیسی لڑکی سے اس طرح کی باتوں کی امید نہیں ہوتی۔ ایسی باتیں تو وہ لوگ کرتے ہیں جن کے عقیدے کچے ہوتے ہیں اور جن کی سوچ و فکر بچکانہ ہوتی ہے تمہیں چاہئے کہ تم اپنی بہن کو سہارا دو لیکن یہ سہارا تم جب ہی دے سکتی ہو جب تم خود مستحکم ہو۔ اگر تم خود ہی میدان عقائد میں ڈانوا ڈول ہو جاؤ گی تو اپنی بہن کو سہارا کیسے دے سکو گی۔ اپنی بہن کو اس بات کی تاکید کر دو کہ وہ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل ۵۰۰ مرتبہ پڑھا کرے اور اس یقین کے ساتھ اس وظیفے کو جاری رکھے کہ اللہ سے بہتر مددگار کوئی دوسرا نہیں اور اس سے بہتر کوئی نہیں ہے۔

تمہیں نقش کے اور اس وظیفے کی برکت سے طبیعت میں استحکام پیدا

ہوگا اور طبیعت باغ و بہار رہے گی۔

سفلی جادو کی مار

سوال از: لیاقت علی خاں شنکیاری ——————— (پاکستان)

جناب عالی آپ کی کتاب جادو ٹونا نمبر میں نے پڑھی مجھے لگا کہ اللہ کے فضل سے آپ میری رہنمائی فرمائیں گے میرے ساتھ بھی جادو یا موکل، یا جنات کے اثرات ہیں اور بہت شدت کے ساتھ ہیں عرصہ ۱۰ سے ۱۲ سال ہو گئے لاکھوں جتن کئے اگر میں تحریر کروں تو صفحے کم پڑ جائیں گے اور قلم کی سیاہی ختم ہو جائے گی۔ بہت قاری حضرات اور عالم اور ایسے بہت جو کچھ جانتے ہیں وہ بے بس ہو گئے مگر میں وہی کا وہی رہ گیا ہوں اور کسی قسم کا افاقہ نہیں ہوا البتہ آیت الکرسی کا ورد میں روزانہ کرتا ہوں۔ چاروں قل یعنی سورۂ فلق سورۃ الناس کا ورد اور درود شریف اور جو بھی دعائیں مجھے یاد ہیں جو تعویذ میں لکھتا ہوں یا کوئی تعویذ کوئی لکھ کر دیتا ہے اس کا اثر دو یا تین دن سے زیادہ نہیں رہتا۔ اور مایوس ہو جاتا ہوں۔ میرے دونوں کانوں میں آبشار یا پھر تنور کے شعلے کی طرح آوازیں آتی ہیں۔ اور وجود اندر سے بہت گرم ہوتا ہے۔ پیٹ اکثر خراب رہتا ہے گردن اور سینہ بند ہوتا ہے جس سے سانس لینے میں دشواری ہوتی ہے۔ کوئی دوائی اثر نہیں کرتی نیند ٹھیک نہیں آتی۔ کوئی بھی دوائی اثر نہیں کرتی۔ برے برے خواب آتے ہیں یعنی اگر نیند آ بھی جائے تو برے برے خواب آتے ہیں کاروبار میں بہت خلل یعنی کاروبار پر بھی بہت اثر پڑتا ہے۔

نماز میں نہیں پڑھ سکتا اگر ایک یا دو رکعت نماز پڑھ لوں بڑی تکلیف کے ساتھ تو تیسرے وقت کی نماز ادا نہیں کر سکتا۔ نماز سے سانس میں تکلیف شروع ہو جاتی ہے اور میں ہر قسم کی مصیبت میں گھرا ہوا ہوں آپ سے ملنے کا بہت اشتیاق ہے مگر آپ میری پہنچ سے بہت دور ہیں اور غربت اجازت بھی نہیں دیتی کہ آپ سے مل سکوں۔ لہٰذا آپ مہربانی کریں اپنا ٹیلی فون نمبر، موبائل نمبر ارسال کریں تاکہ آپ کے ساتھ باتیں کر سکوں۔

میرا ٹیلی فون نمبر ۰۹۹۷۵۲۳۰۲۳ (دن کو میں یہاں ہوتا ہوں)

موبائل نمبر ۰۳۳۳۵۰۲۸۲۲۸ میں بن سکتا ہوں۔

جناب میں بہت پریشان ہوں اور اللہ پاک سے اور آپ سے تعاون کا طلب گار ہوں اور میں آپ کو دعائیں اور ممنون ہوں گا اور اللہ سے اور آپ سے مدد کا طلب گار ہوں میری پریشانی کا مجھے حل بتائیں جیسے بھی ممکن ہو کریں ڈاک کا خرچ میں برداشت کر لوں گا جو کچھ لکھنا بھیجنا ہو بھیج دیں۔ اور میں نے عامل بننے کی بڑی کوشش کی ہے لیکن اگر آپ کوئی وظیفہ اپنی اجازت سے دیں تو بھی میں کر لوں گا۔ اور چلے یعنی میں نے عامل بننے کی بہت کوشش کی ہے تاکہ مجھے اس تکلیف سے نجات مل سکے مگر ڈر لگتا ہے کہیں غلطی نہ ہو جائے مزید تکلیف میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔ لاکھوں جتن کئے مگر مجھ پر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ آپ کے جواب کا شدت سے انتظار کروں گا اور آپ سے دعاؤں کا طالب رہوں گا۔

میں اپنی تکلیف ایک دفعہ پھر دہرانا چاہتا ہوں تاکہ آپ کو کچھ آسانی ہو۔ وجود بالکل بند ہے جیسا خون منجمد ہو چکا ہو، بخار کی کیفیت رہتی وجود آگ کے شعلے کی طرح ہے۔ اندر سے بہت گرمائش ہے دو کان دھڑ رہتے ہیں اور ایک کان یعنی دائیں کان یعنی لفٹ کان میں بہت شور ہے دن تنگ ہوتا ہے دماغ بھی صحیح طریقے سے کام نہیں کرتا اور کھانا کھا میں بہت ڈر لگتا ہے جیسے کسی نے اس میں کوئی چیز ملائی ہو۔ وہم کا مریض ہو ہوں، وجود درد کرتا ہے، بے خوابی بھی غرض ہر شیطانی تکلیف ہے۔ میں آپ کا جواب تفصیلاً انتظار میں رہوں گا۔ میں آپ کے جواب کا بہت شدت سے انتظار کروں گا، اللہ آپ کو جزائے خیر دیں۔ اور میرے مسئلے کا حل کرنے کی توفیق دیں۔ آمین ثم آمین یا رب العالمین۔

جواب

آپ سحر سفلی کا شکار ہیں اور اس سحر سے نجات پانے کے لئے ہم جادو ٹونا نمبر میں سیکڑوں فارمولے شائع کئے ہیں۔ آپ ان میں سے فارمولے پر یکسوئی کے ساتھ عمل کرتے تو آپ کو سفلی سحر سے نجات مل جاتی خیر ایک روحانی فارمولا آپ کے لئے ہم نقل کرتے ہیں اس فارمولے کی خیر و برکت سے انشاء اللہ آپ کو سفلی سحر سے نجات مل جائے گی۔ اور آپ جن جن عوارضات کی طرف اشارہ کیا ہے ان سب سے آپ انشاء اللہ نجات پالیں گے۔

سب سے پہلے آپ آتشی چال سے ۳ تعویذ لکھیں یہ تعویذ سورۂ سورۂ ناس اور سورۂ فاتحہ اور پورے قرآن کے ہیں

سورۂ فاتحہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۵	۲۳۶۸	۲۳۷۱	۲۳۵۷
۳۷۰	۲۳۵۸	۲۳۶۴	۲۳۶۹
۳۵۹	۲۳۷۳	۲۳۶۶	۲۳۶۳
۳۶۷	۲۳۶۲	۲۳۶۰	۲۳۷۲

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں

سورۃ تغابن کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱۹۱	۲۰۷۱	۲۰۰۰	۲۰۰
۲۱۷۴	۲۱۹۲	۲۰۹۷	۲۰۷۴
۲۱۹۳	۲۱۷۷	۲۱۹۹	۲۱۹۹
۲۱۷۰	۲۱۹۵	۲۱۹۴	۲۱۷۲

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔
سورۃ ناس کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۲۴	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۹
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۳	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۳	۱۳۲۰	۱۳۱۶	۱۳۳۱

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے بائیں بازو پر باندھیں۔
اور اس نقش کو اپنے گھر میں لگائیں یہ بھی کالے رنگ کے کپڑے میں پیک ہو
یہ پورے قرآن کا نقش ہے۔

۷۸۶

۲۰۷۸۹۴۲	۲۰۷۸۹۰۵	۲۰۷۸۹۴۹	۲۰۷۸۹۵۳
۲۰۷۸۹۴۷	۲۰۷۸۹۵۵	۲۰۷۸۹۴۱	۲۰۷۸۹۰۲
۲۰۷۸۹۵۲	۲۰۷۸۹۴۰	۲۰۷۸۹۴۳	۲۰۷۸۹۶۰
۲۰۷۸۹۴۳	۲۰۷۸۹۵۹	۲۰۷۸۹۵۷	۲۰۷۸۹۴۹

اس کے بعد دن میں تین بار پینے کے لئے ایک پانی آپ کو تیار کرنا ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ کسی جھرنے پر ایک تلوار لے کر چلے جائیں اور ساتھ میں ایک بڑے منہ کا برتن بھی رکھیں۔ پانی اوپر سے نیچے کی طرف بہہ رہا ہوگا آپ اس پانی کو تلوار سے کاٹ کر برتن میں لے لیں۔ اس کے بعد اس پانی پر ۷ مرتبہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کر دیں پھر کوئی نئی چھری لیں جو پوری لوہے کی ہو۔ اس چھری پر ۷ مرتبہ سورۃ فلق پڑھ کر دم کر دیں اور پانی سامنے سے اپنی طرف ایک لکیر کھینچ دیں اس طرح۔ |

اس کے بعد ۷ مرتبہ سورۃ ناس پڑھ کر دم کر دیں اور اس چھری سے پانی میں ایک لکیر کھینچ دیں اس طرح۔ ———

یہ پانی کم از کم ۲۱ دن تک پینا ہے۔ صبح ناشتہ سے پہلے، شام کو عصر اور مغرب کے درمیان اور رات کو سوتے وقت اس پانی کو پیئیں۔ اگر اس پانی میں اور پانی ملانا ہو تو جھرنے والے پانی کو تلوار سے کاٹ کر لائیں اور اس میں اضافہ کر دیں۔ سادہ پانی اس میں نہ ڈالیں۔

۲۱ دن پورے ہو جانے پر نصف رات کو دریا کے کنارے پر غسل کر لیں انشاء اللہ سحر سفلی سے ہمیشہ کے لئے نجات مل جائے گی۔

تین مطالبے

سوال از: محمد شفیق ——— بھوپال

میرے مکان میں کرایہ دار ہیں اس مکان کو میں فروخت کرنا چاہتا ہوں فروخت نہیں ہو رہا ہے۔ میری دو لڑکیاں ہیں جن کی شادی کے پیغام نہیں آرہے ہیں۔ ایسا کوئی وظیفہ بتائیں تاکہ میرے یہ تینوں کام ہو جائیں اس کا جواب رسالہ میں دیں۔

جواب

آج کل مکان پر قبضہ کرنا ایک فیشن بن گیا ہے اچھے خاصے دین دار لوگ بھی دوسروں کے مکان پر قبضہ کر لیتے ہیں اور ذرا بھی نہیں ڈرتے۔ آپ کے ساتھ بھی غالباً اسی طرح کی صورت حال پیش آتی ہے کہ آپ نے کسی کو اپنا مکان کرائے پر دیا تھا اور اب وہ اس کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ ہماری آپ سے گزارش ہے کہ آپ کرائے دار کو مہلت دیں اور لڑائی جھگڑے اور مقدمہ بازی والا کوئی طریقہ اختیار نہ کریں۔ کیونکہ ان طریقوں پر عمل کرنے سے ضد بازی پیدا ہوتی ہے اور غلطی کرنے والا اور زیادہ جری ہو جاتا ہے۔ سورۃ یٰسین کی آیت
وَجَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِمْ سَدًّا وَمِنْ خَلْفِهِمْ فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ
روزانہ ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ کرائے دار کے دل میں ڈال دے کہ وہ آپ کا مکان خالی کر دے۔ اگر کرائے دار اتنی رقم کا مطالبہ کرے کہ جس کا ادا کرنا آپ کے لئے دشوار نہ ہو تو فتنے سے بچنے کے لئے اور اپنی جائیداد پر اپنا قبضہ حاصل کرنے کے لئے آپ یہ رقم ادا کر دیں۔ کسی جھگڑے میں پڑنے اور کسی مقدمہ میں پھنسنے سے بہتر ہے کہ آپ کچھ لے دے کر اپنا مکان خالی کرالیں اگر آپ مکان کو فروخت کرنا چاہتے ہیں تو کرائے دار کو فوقیت دیں اور دوسرے کے مقابلے میں اس کو کم قیمت پر اپنا مکان فروخت کر دیں اس میں عافیت بھی ہے اور اس طرح کا امکان بھی اور مسلمان اسی کو کہتے ہیں جو عافیت پسند ہو اور

رہتے ہیں ان کے پاس سانس گزرنے کا جذبہ رکھتا ہو۔

جب تک آپ کے مکان پر کرایہ دار قابض ہے تب تک آپ کو اس مکان کا کوئی خریدار بھی نہیں ملتا اور اگر کوئی خریدے تو کم قیمت میں خریدے گا اس سے بہتر ہے کہ آپ کرایہ دار ہی کو اپنا مکان کم قیمت میں فروخت کر دیں۔ اور لڑائی جھگڑے سے اجتناب کریں۔

اپنی بیٹیوں کی شادی کے لئے ہر جمعہ کو سورۂ یوسف اور ہر جمعہ کو سورۂ احزاب بعد نماز عصر پڑھیں اور ان کی شادی کی دعا کریں۔ انشاء اللہ تین ماہ کے اندر اندر دونوں کے مناسب پیغام موصول ہونگے۔ سورۂ یوسف ۱۲ ویں پارے میں ہے۔ اور سورۂ احزاب ۲۱ ویں پارے میں۔

ھذا من فضل ربی

سوال از: محمد صادق ———— گجرات

حضرت! روحانی ڈاک میں بھوپال کے تبلیغی جماعت کے بھائی کا جو جواب آپ نے دیا میں آپ کی بے باکی کو سلام کرتا ہوں۔ خط پڑھ کر جس دکھتی رگ پر انگلی رکھی وہ آپ جیسے ماہر ہی کا کام ہو سکتا ہے۔ موجودہ دور میں عاملین کا تعلق زیادہ تر کسی ہی طبقوں سے ہوتا ہے آپ نے اپنے تبلیغی جماعت کے مبلغین کو جو نصیحت کی ہے وہ قابل ستائش ہے۔ اور بلا تفریق مذہب و مسلک خدمت خلق کی بات بہت ہی پسند آئی۔ آپ ایسی ہی حق گوئی اس طرح کے جرأت کے ساتھ پند و نصائح فرماتے رہیں۔

جواب

یہ ہم پر ہمارے رب کا فضل ہے کہ اس نے ہمیشہ ہمیں سچ بولنے کی جرأت عطا کی ہے۔ ہم نے کسی بھی معاملے میں صحیح بات کہتے ہوئے کبھی اس بات کی پرواہ نہیں کی ہے کہ لوگ کیا سوچیں گے اور کیا کہیں گے۔ چنانچہ بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ ہمارے سچ بولنے سے اپنے ہی خیمے کے بہت سے لوگ خفا ہو جاتے ہیں اور ان کے چہروں پر شکایتوں کی شکنیں بکھر جاتی ہیں اور جہاں تک غیروں کا اور بیگانوں کا معاملہ ہے تو وہ تو ویسے بھی عموماً ناراض ہی رہتے ہیں اور ان کی زبان پر ہمیشہ طلسماتی دنیا کی مخالفت رقص کرتی رہتی ہے۔ لیکن رب العالمین کا فضل بیکراں ہے کہ ہم نے کبھی لوگوں کی خفگی اور ناراضگی کی پرواہ نہیں کی اور ہمیشہ وہی بات اپنے قلم سے خارج کی جس کو اپنے علم و فہم کے اعتبار سے حق جانا۔ حق پرستی اور صداقت نوازی کا نتیجہ ہے۔

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ ملاء مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

تبلیغی جماعت ایک اچھی جماعت ہے اس جماعت نے لوگوں کے عقیدے درست کرانے اور لوگوں کو نمازی بنانے میں جو محنت اور مشقت کی ہے وہ بھی بر ملا بیان ہے۔ ہم بھی اس کی دینی اور اصلاحی خدمات کی قدر کرتے ہیں اور کھلے دل سے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ اس زمانہ میں مسجد میں جو نمازیوں سے کچا کچ بھری نظر آتی ہیں وہ تبلیغی جماعت کی محنت کا صلہ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ دکھے دل کے ساتھ ہمیں یہ بھی اعتراف کرنا ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت بھی دوسری جماعتوں کی طرح افراط و تفریط سے محفوظ نہیں ہے ایک درجے کا تشدد اس میں بھی پیدا ہو گیا ہے جو قطعاً اس جماعت کے شایان شان نہیں ہے۔ اور اسی تشدد کی وجہ سے اس جماعت کے اکثر کارکنان علماء کے خلاف دینی مدارس کے خلاف اور دوسرے خدام خلق کے خلاف ہمہ وقت کمر بستہ رہتے ہیں اور یہ باتیں کسی بھی داعی کو سخت نقصان پہنچاتی ہیں اور اس کے کاز کو بدنام کرتی ہیں۔ داعی کے لئے ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی خدمات کا کھلے دل سے اعتراف کرتے ہوئے اپنا مشن جاری رکھے اور ایسی صورت نہ پیدا ہونے دے کہ لوگ توحش کا شکار ہو کر دعوت کی مخالفت شروع کر دیں اگر خدانخواستہ کہیں ایسا ہوگا تو اس کی ذمہ داری لوگوں پر نہیں اس داعی پر ہوگی جو دعوت کے جوش میں دین کا ہوش کھو بیٹھتا ہے اس کے ساتھ ساتھ ہماری درخواست یہ بھی ہے کہ چند خامیوں کی وجہ سے کسی اچھی جماعت کے درپے ہو جانا غلطی ہے۔ تبلیغی جماعت میں خامیاں ضرور ہیں لیکن اس کی محنت اور اس کی خوبیاں بہت ہیں تقاضی ہے کہ ہم کف لسان کریں اور اس کو نشانہ بنانے کی غلطی نہ کریں۔ حسن ہو تبلیغی جماعت کے کارکنان کو نرم دلی کے ساتھ سمجھائیں اور انہیں دعوت کے صحیح اصولوں سے آگاہ کریں۔ ہم یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جن حضرات کو علماء دین کی صحبت میسر ہے وہ دعوت کا کام کرتے ہوئے خود کو افراط و تفریط سے بھی بچاتے ہیں اور کوئی ایسا طرز اختیار نہیں کرتے جس کی وجہ سے دعوت کا کام متاثر ہو اور لوگ زبان درازی پر مجبور ہوں۔ سب افراد ایک جیسے نہیں ہیں تبلیغی جماعت میں بعض افراد ایسے بھی ہیں کہ جن کے تقدس، تقوے اور صلاحیت پر بھی رشک آتا ہے۔ ہاں کچھ لوگ جو قطعاً خام حال کی حیثیت رکھتے ہیں اور جو تربیت سے بالکل محروم ہیں وہ ایک طرح کے غرے میں مبتلا ہو کر آپے سے باہر ہو جاتے ہیں اور یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ کو نہ غرہ پسند ہے نہ ہٹ دھرمی اور نہ تشدد۔ پھر بھی ہم آپ سے یہ درخواست کرینگے کہ اس جماعت کو تنقید کا نشانہ نہ بنائیں اور اس کی غلطیوں کی اصلاح کی فکر کریں اور اس کی اصلاحی خدمات کی دل سے قدر کریں۔ اور جہاں تک نام نہاد عاملین کا معاملہ ہے تو وہ انتہائی تکلیف دہ اور شرمناک بنا ہوا ہے۔ اس لائن میں ایسے ایسے لوگ دندنا رہے ہیں جنہیں نہ نقش بھرنے کی تمیز ہے اور نہ کوئی عمل پڑھنے کی اہلیت۔ ان کے اخلاق بھی درست نہیں ہیں اور ان کا کردار بھی

[illegible] ہاتھوں سے لوٹ رہے ہیں۔ ہر طرف مفلوک ہے لیکن یہ لوگ خلق خدا کو دونوں [illegible] ہیں۔ [illegible] صرف جیسے [illegible] بھی شرب [illegible] [illegible] وہ روحانی ڈائجسٹ کی روحانی تحریک چل رہی ہے جب سے لوگوں میں روحانی علمیت کی شدھ بدھ پیدا ہو رہی ہے اور لوگ حق اور ناحق کو پہچاننے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو لوگ دیانت داری سے اس لائن میں آرہے ہیں انہیں ہم مختلف انداز سے سمجھا رہے ہیں اور انہیں بتا رہے ہیں کہ انسان کس طرح گمراہی کا شکار ہوتا ہے اور کس طرح بے کرداری کے بھنور میں پھنستا ہے۔ لیکن سچ تو یہ ہے کہ طلسماتی دنیا ایک چھوٹا سا چراغ ہے اور گمراہی اور بے کرداری کے اندھیرے ہر طرف بکھرے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ جہالت اور بے حیائی کی آندھیاں بھی پوری زور و شور کے ساتھ چل رہی ہیں ایسے پر آشوب حالات میں ایک چھوٹا سا چراغ کتنی روشنی پھیلا سکتا ہے اور کب تک ٹمٹما سکتا ہے۔

دعا کریں کہ اللہ اس چراغ کو بجھنے سے محفوظ رکھے تاکہ یہ اسی طرح جہالت و گمراہی کے اندھیروں کو دور کرنے کی خدمت انجام دیتا رہے۔

یہ بات تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ادارہ طلسماتی دنیا اور ہاشمی روحانی مرکز خدمت خلق میں مصروف ہیں اور خدمت خلق کرنے والے لوگ اور ادارے مذہب و مسلک کی جانب داریوں کا شکار نہیں ہوتے۔ اللہ کے سب بندے خواہ وہ کسی بھی مذہب اور کسی بھی مسلک سے تعلق رکھتے ہوں ہماری خدمت اور ہمدردی کے مستحق ہیں۔ ایک حال کو ایک ڈاکٹر اور حکیم کا فریضہ انجام دینا چاہیے۔ اور کوئی بھی ڈاکٹر اور حکیم کسی کا بھی علاج کرتے ہوئے یہ نہیں سوچتا کہ اس کا مسلک کیا ہے اور کس برادری سے تعلق رکھتا ہے۔

افسوس ہوتا ہے کہ مسلمان دل جیتنے کے فن سے محروم ہوگئے۔ آج کے مسلمان دین کی خاطر ایک دوسرے سے لڑ تو سکتے ہیں لیکن دین کی خاطر ایک دوسرے سے بے لوث محبت نہیں کرسکتے۔ دعا کریں کہ اللہ ہم سب کو ایک دوسرے کی چاہ نصیب کرے اور ہم مسلک کی لڑائیوں سے پوری طرح محفوظ ہوجائیں۔ اسی میں ہماری اور ہمارے مذہب کی بھلائی ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ ہم اسی طرح جرأت کے ساتھ نصیحتیں کرتے رہیں انشاء اللہ ہم اسی طرح سچائی کے ساتھ اپنا کام کرتے رہیں گے۔ ہمارا کام اندھیروں میں چراغ جلانا ہے اور ہماری دعا ہے کہ ہم اندھیروں میں چراغ جلاتے جلاتے مرجائیں۔

رہنمائے حج کی فرمائش

سوال از: مولانا حکیم محمد طیب توگلی ———— دھاڑوار

خدمت خلق میں مصروف ہوں گے اللہ قبول فرمائے اور مزید ترقی عطا فرمائے آمین۔ آپ کی خدمت قابل قدر ہے۔ آپ اپنے گھر سے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بہت ساری کتابیں موجود ہیں لیکن آپ سے لکھنے کا انداز بہت سادہ ہے جو ایک آدمی اس کو سمجھ سکتا ہے۔ حضرت والا کسی بات کو مختصر کر کے اپنے انداز میں سمجھاتے ہیں کہ معمولی پڑھنے والا بھی اس کو سمجھ لیتا ہے جس کی مثال تحفۃ العاملین بچوں کے نام رکھنے کا فن، مشکول عملیات اور دیگر تصانیف میں ملتی ہے لہٰذا حضرت والا سے گزارش ہے کہ ایک کتاب "راہنمائے حج" عازمین کرام کی رہبری کے لئے تصنیف فرمائیں۔ اس ناچیز کا یہ مشورہ ہے کہ امید کہ قبول فرمائیں گے۔

جواب

ہمارا موضوع ایک الگ تھلگ موضوع ہے۔ اور ہماری کوشش یہ ہے کہ ہم اپنے موضوع خاص کا صحیح معنوں میں حق ادا کرسکیں اور یہی سبب ہے کہ ہم روحانی ڈاک میں ان سوالوں کو نظرانداز کردیتے ہیں جو خالص فقہی نوعیت کے ہوتے ہیں کیونکہ فقہی سوالات کے جوابات دینی مدارس سے برابر دیے جارہے ہیں اور بعض دینی رسالے بھی اس خدمت میں مصروف ہیں۔ تاہم خاص حالات کے پیش نظر بعض فقہی سوالوں کے جوابات بھی طلسماتی دنیا میں چھپتے رہتے ہیں۔ آپ نے [illegible] موضوع پر قلم اٹھانے کا مشورہ دیا ہے تو یہ ایک خاص [illegible] خیال میں اس موضوع کا حق بے شمار علماء دین ادا کررہے ہیں۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں کہ آپ نے ہمیں اس قابل سمجھا اور ہم اس رب کے بھی شکر گزار ہیں کہ جس نے ہمیں لکھنے کی صلاحیت بخشی۔ آج اسی صلاحیت کے ذریعہ ہم اس کے بندوں کو سمجھانے اور انہیں سدھارنے کی خدمت انجام دینے میں مصروف ہیں۔

آپ کے مشورے کو ہم اہمیت دیتے ہیں اور کوشش کریں گے کہ اپنے ادارے سے کوئی ایسا کتابچہ حاجیوں کے لئے مرتب کروائیں جو ان کے لئے مستقل رہنمائی کا کام انجام دیتا رہے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اس کتابچے کو ہم برائے خدمت خلق چھاپیں گے اور اسے ہمیشہ مفت تقسیم کریں گے۔ دعا کریں کہ اللہ بے پناہ مصروفیات کے ہجوم میں ہمیں اس کتابچے کو مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مہرباں کیسے کیسے

سوال از: صفیہ بیگم ———— [illegible]

میرا نام: صفیہ بیگم، عمر ۳۶ سال۔ تاریخ پیدائش ۱۹۷۴ء-۹-۱۹

[illegible] بے کہ ہمارے محلے کے ایک شخص (۲۵۰۰۰) [illegible] کر میں نے انہیں [illegible] اپنے اصول میں اچھی پوسٹ کی ملازمت [illegible] روپے تنخواہ پر سروس شروع کر دی۔ [illegible] اور میرے بار بار کہنے پر بھی کہ اب [illegible] اور آخری وقت میں ۱۰۰۰۰ ایک [illegible] گئے۔ آٹھ سال اس طرح مکمل ہو گئے بڑی محنت لگن سے [illegible] اسکول چلایا اب جب کہ اسکول کو پہلی کلاس سے پانچویں کلاس تک [illegible] گورنمنٹ منظور ہو چکا میں نے اتفاقاً ہماری ساس کی طبیعت خراب رہنے سے [illegible] انہوں نے دوسرے میری جگہ پر رکھا اور اب کہتے ہیں کہ یا تو دو سال نرمی میں سروس کرو پھر دیکھا جائے گا۔ آٹھ سال تک ہم سے بڑی محنت لی گئی اور اب فری میں کرنے کو کہہ رہے ہیں کوئی وظیفہ تعویذ یا کوئی عمل بتا کر رہنمائی فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں رحم ڈال کر ہمیں [illegible] جائے ورنہ ابھی سے [illegible] جگہ ملنی چاہئے۔ ہماری مالی معاشی حالت بڑی مشکل میں ہے جلد دعا فرمائیں۔

جواب

اس طرح آنکھیں بند کر کے رقم کسی کے حوالے نہیں کرنی چاہئے اور اگر کسی وجہ سے رقم دینی ضروری ہو تو کسی ذمہ دار آدمی کی موجودگی میں دے کر رقم دینی چاہئے اور پوری گارنٹی لینی چاہئے۔ اب صرف اللہ کے فضل و کرم سے آپ کی رقم یا ملازمت آپ کو مل سکتی ہے اس کے لئے آپ خود اپنے لئے دعا کریں کہ اس معاملے میں اللہ آپ کی مدد کرے اور اس شخص کے دل میں آپ کی ہمدردیاں پیدا کرے۔ آپ روزانہ ۲۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھ کر بھی دعا کریں۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں۔ اگر آپ اس عمل کو مغرب کی نماز کے بعد کریں تو بہتر ہے۔ میں بھی دعا کرتا ہوں رب العالمین اس شخص کے دل میں آپ کے لئے ہمدردی پیدا کرے آپ کی ملازمت کے سلسلے میں دل سے آپ کا تعاون کرے۔ ورنہ آپ کی رقم آپ کو لوٹا دے۔

یہ دور بھی عجیب دور ہے لوگ ہمدردی کی آڑ میں اپنا مفاد پورا کر لیتے ہیں اور دوسرے کی کشتی کو منجدھار میں چھوڑ دیتے ہیں اس دور میں کوئی بھی معاملہ کرنے سے پہلے پوری طرح چوکنا رہنا چاہئے۔ خواہ مخواہ کسی پر بداعتمادی کرنا ٹھیک نہیں ہے لیکن خواہ مخواہ کسی پر بھروسہ کر لینا بھی ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ آپ کو [illegible] آپ کو اس مصیبت سے نجات عطا کرے۔ (آمین)

ذاتی الجھنیں

سوال از عبداللطیف ———— سوائے مادھوپور

میں آپ کے طلسماتی دنیا کا قاری ہوں۔ طلسماتی دنیا سے مجھے بے حد محبت بھی ہے اللہ رب العزت سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے تاکہ آپ اس رسالہ کے ذریعے سے جو مخلوق کی خدمت کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ دو جہاں میں اس کا بدلہ عطا کرے اور آپ کو سرخرو کرے۔

ضروری بات یہ ہے کہ ۱۹۹۰ء سے کسی نے میرے اوپر سفلی عمل کر دیا ہے جس سے میں بہت پریشان رہتا ہوں سارے گھر کے لوگ پریشان ہیں بیٹھے بیٹھے ہی اچانک جھگڑے ہونے لگتے ہیں۔ ہماری اہلیہ سے بالکل نہیں بنتی ہے ذرا سی بات پر جھگڑنے لگتی ہے۔ بچوں سے بھی نہیں بنتی ہے دو چار دن تو ہم سب لوگ خوب اچھی طرح رہتے ہیں مگر اچانک ایسا ہو جاتا ہے کہ جس کا کوئی اندازہ نہیں کر سکتے میں اپنا ذاتی معاملہ لکھ رہا ہوں۔

نام عبداللطیف ولد یعقوب خاں۔

بیوی کا نام خاتون بنت گھوری۔

[illegible]

میری عمر ۶۵ سال کی ہے مہربانی کر کے میرا مفرد عدد اور مرکب عدد اور میرا کونسا عدد ہے اور میرے لئے نقصان دہ عدد کونسا ہے۔ اور میرا اسم اعظم کیا ہے بتانے کی مہربانی کریں اور مجھے مصائب سے نجات دلانے والی تسبیحات اور کونسی تاریخ اور کونسا دن میرے لئے مبارک اور اہم ہے اور کونسی موجودہ تسبیحات کارگر ہو سکتے ہیں۔

میرے روزمرہ کے معمولات فجر کے بعد سورۂ یٰسین شریف چاروں قل تین مرتبہ جمعہ کو چلا رہے ہیں اور ان کو وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَات وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَات اور میرے والدین اور میرے تمام عزیز و اقارب تمام صحابہ اور صحابیہ تمام انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام اولیاء کرام کو اس کا ثواب بخش دیتا ہوں اس کے علاوہ ۱۰۱ مرتبہ یا مُغْنِیْ اور سورہ مزمل شریف تین مرتبہ کا بھی عمل ہے۔ خدا کے فضل سے مالی حالت تو اچھی ہے لیکن مصائب ایک سے بڑھ کر ایک پریشان کرتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے دل رنج و ملال سے بھرا رہتا ہے اور سکون نہیں مل پاتا۔

میں ایک بہت پریشان ضرورت مند ہوں آپ سے گزارش ہے کہ جلد ہی میری طرف متوجہ ہو کر مسائل کے حل کے لئے آپ کی طرف سے کامیاب تجویز سے اس ناچیز کو آپ کی اطلاعات کا شرف حاصل فرمائیں بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

سفلی اثرات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ کو کسی معتبر عامل سے اپنا علاج کرانا چاہئے تھا۔ کوئی بھی مرض ہو وہ جسمانی ہو یا روحانی بروقت اس کا علاج کرالینا چاہئے۔ شکوہ ویاروں سے فائدہ نہیں ہے۔ جو لوگ علاج کے سلسلے میں لاپرواہی کرتے ہیں انہیں بہت پچھتانا پڑتا ہے۔ جب کہ آپ یہ بھی سمجھ رہے ہیں کہ آپ کے گھر میں ہونے والی آئے دن کی لڑائی اس سفلی کرتوت کا نتیجہ ہے۔ پھر بھی علاج سے غفلت برتنا کیا معنی رکھتا ہے۔؟

یاد رکھیں کہ میاں بیوی کے جھگڑوں سے گھر کی خیر وبرکت ختم ہوجاتی ہے اور بچوں پر اس کا بہت برا اثر پڑتا ہے وہ بھی محبت کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں۔ جس گھر کے بڑے باہم برسرپیکار رہتے ہوں اس گھر کے بچوں کو آپسی دھینگا مشتی سے کون روک سکتا ہے۔ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ آپ کے بچے آپسی لڑائی سے محفوظ رہیں تو اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنے اختلافات کو ختم کردیں ہوش مندی سے کام لیں گے تو باہمی اختلافات خود بخود ختم ہوجائیں گے۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ جب آپ کو یہ یقین ہے کہ آپ پر سفلی عمل کرایا گیا ہے تو آپ اپنے ازدواجی تعلقات کو برا انگیخت کیوں ہونے دیتے ہیں کیا آپ ان لوگوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں جنہوں نے آپ کی ازدواجی زندگی کو پامال کرنے کی ٹھان رکھی ہے۔ یہ معلوم ہوجانے کے بعد کہ دشمن آپ کے گھر میں جنگ کرانا چاہتا ہے جنگ کرنا ایک طرح کی نادانی ہے اور آپ برابر اس نادانی کے مرتکب ہورہے ہیں۔ اس بات کی کوشش آپ دونوں میاں بیوی کریں کہ آپ کے درمیان ناچاقی نہ پیدا ہونے پائے۔ بے وجہ کی لڑائی سے بچنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اگر ایک فریق کو غصہ آئے تو دوسرا فریق برداشت کرے اور غصے کے جواب میں غصہ کرنے کی غلطی نہ کرے تالی ہمیشہ دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے لڑائی بھی جب ہی ہوتی ہے جب دونوں فریق ایک دوسرے سے ٹکرانے کی غلطی کریں۔ اگر آپ طیش میں آکر زبان چلائیں اور وہ ازراہ مصلحت خاموش رہے تو لڑائی نہیں ہوگی بس ایسا ہونا چاہئے کہ آپ غصے میں ہوں تو آپ کی بیوی برداشت کرے اور کبھی ایسا ہونا چاہئے کہ آپ کی بیوی اگر غصے سے زبان چلارہی تو آپ چپ رہیں۔ انشاء اللہ اس طرح کے سمجھوتے سے آپ خانہ جنگی سے محفوظ ہوجائیں گے۔ اور اس کا اچھا اثر آپ کے بچوں پر بھی پڑے گا۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۱ ہے۔ مرکب عدد ۱۱ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۲۲۷ ہیں۔ آپ کا کلی عدد ۸ ہے۔ ۸ اور ۹ عدد آپ کے ساتھ بہتر تعاون کریں گے لیکن ۵ کا عدد آپ کا دشمن عدد ہے۔ اس عدد سے اور اس عدد کی چیزوں سے حتی الامکان احتراز کریں۔

آپ کا اسم اعظم "یا واسع" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔ مصاحب سے کھولنے کے لئے حضرت شمس اللہ وضعی طریقہ کا روزانہ ... مرتبہ ... اور ایک وقت مقرر کرلیں۔ آپ کے لئے ان کا ان ... مبارک ثابت ہوگا۔ آپ جو وظائف پڑھتے ہیں انہیں جاری رکھیں ... قرآن حکیم سے بہتر وظائف کے بعد مہد نامہ کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ وظائف کے ساتھ ساتھ لوگوں کی مدد کرنا بھی اپنے معمولات میں شامل کرلیں۔ خدمت خلق اور صلہ رحمی سے عمر میں بھی خیر وبرکت ہوتی ہے اور اپنے بگڑے ہوئے کام بھی بن جاتے ہیں۔ وظیفے کا فائدہ اس وقت ہوتا ہے جب پڑھنے والا اس وظیفے کے معانی اور مزاج کے اعتبار سے اپنی زندگی گزارنے کی کوشش کرے۔ مثلاً آپ کا اسم اعظم "یا واسع" ہے واسع حق تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہے۔ اس اسم الٰہی کے ورد سے آپ کو فائدہ اسی وقت پہنچے گا جب آپ اپنے مزاج میں اور اپنے دل ودماغ میں وسعت پیدا کرلیں آپ صرف اپنے دوستوں اور اقرباء پر مہربان نہ ہوں بلکہ آپ کا دامن آپ کے دشمن کے لئے بھی وسیع ہو۔ جس طرح رب العالمین اس دنیا میں کافروں اور نافرمانوں کو بھی رزق سے نوازتا ہے اور اس دنیا کی حد تک ان کی دعائیں بھی سنتا ہے اور انہیں بھی دنیا کی لذتوں اور نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے اسی طرح "یا واسع" پڑھنے والے کے مزاج میں اور سوچ وفکر میں وسعت ہونی چاہئے۔ ہم تنگ نظر ہوں تنگ دل ہوں ہماری سوچ وفکر سکڑی ہوئی ہو لیکن ہم دن رات "یا واسع" پڑھتے رہیں تو اس پڑھنے کا ہمیں کیا فائدہ ہوسکتا ہے۔؟ آپ کوئی سا بھی وظیفہ پڑھیں اس وظیفے کے معانی اور مزاج کے اعتبار سے اپنی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں پھر دیکھیں کہ اسم الٰہی کی برکتیں کس قدر رہوتی ہیں اور اس کے ورد سے کتنی رحمتیں برستی ہیں۔ آج کل وظائف کے اچھے نتائج اسی لئے نہیں نکل پاتے کہ زبان پر تو اسم الٰہی ہوتا ہے اور دل ودماغ میں کوڑا ابھرا رہتا ہے اور صرف زبان چلانے سے بندہ اللہ کی رحمتوں کا مستحق نہیں بن سکتا۔

اولاد نہیں ہوتی

سوال از: جمیلہ ——————— دانم

میں ایک قاری ہوں تو نہیں لیکن آپ کے بارے میں سن کر آپ سے رابطہ کررہی ہوں۔ امید ہے کہ آپ میرے سوالوں کے جواب دے کر مدد فرمائیں گے۔

میری پریشانی یہ ہے کہ مجھے اولاد نہیں ہے۔ پہلے ایک بچہ شادی کے تیسرے برس میں ہوا تھا لیکن ڈھائی برس کی عمر میں اچانک انتقال ہوگیا وہ لڑکا اچانک بخار آکر بیمار ہوا اور رخصت دنیا ہوگیا۔ اس کے بعد نہ حمل رہا اور نہ ہی

کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ علاج معالجہ کرایا۔ ڈاکٹروں سے لیکن کوئی فرق نہیں پایا۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ سب کچھ نارمل ہے۔ میں یہ جاننا چاہتی ہوں کہ کیا مجھ پر کوئی بندش ہوئی ہے۔ یا کوئی جادو وغیرہ تو نہیں کیا گیا۔ شادی کو میری بیس سال ہو گئے ہیں لیکن خدا سے امید ہے کہ اولاد ضرور ہوگی۔ میری شادی چودہ برس کی عمر میں ہوئی ہے۔

میرا نام جمیلہ بی بی ہے، میری ماں کا نام زبیدہ بی ہے میرے شوہر کا نام شیخ عیسیٰ ہے اور ان کی ماں کا نام خیرون بی (خیر النساء) ہے۔ آپ مہربانی کرکے میرے سوالوں کا جواب اور کوئی وظیفہ یا عمل ستمبر یا دسمبر کے مہینے میں شائع ہونے طلسماتی دنیا میں شائع کریں۔ میرے پڑوسی آپ کے قاری ہیں انہیں کی رہنمائی میں یہ خط لکھ رہی ہوں جواب بھی میں انہیں کے ذریعہ حاصل کروں گی آپ سے التجا ہے کہ آپ میرے غم کو سمجھ کر ایک دکھیا بہن سمجھ کر آپ میری مدد کریں گے۔

جواب

آپ کو مسان کی شکایت ہے۔ مسان ایک طرح کے اثرات کا نام ہے۔ جو عورت کے رحم میں ہوا کرتے ہیں۔ بعض عورتوں کو لڑکوں کا مسان ہوتا ہے۔ ان کے جب بھی لڑکا ہوتا ہے مر جاتا ہے یا حمل ہی ساقط ہو جاتا ہے جبکہ بعض عورتوں کو لڑکیوں کا مسان ہوتا ہے ان کے جب بھی لڑکی پیدا ہوتی ہے مر جاتی ہے یا حمل ساقط ہو جاتا ہے اور بعض عورتوں کو مطلقاً مسانی ہوتا ہے ان کے لڑکا ہو یا لڑکی فوت ہو جاتی ہے یا پھر حمل گر جاتا ہے۔ اس بیماری کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے۔ اس کا علاج صرف تعویذوں کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ تجربات یہ بھی بتاتے ہیں کہ سات بچے ضائع ہو جانے کے بعد آٹھواں بچہ بغیر علاج کے بھی بچ جاتا ہے۔ لیکن سات بچے ضائع ہونے میں عورت نصف لگتی ہے اس لئے اس بیماری کا علاج بروقت کر لینا چاہئے۔

بہتر تو یہ ہے کہ آپ مقامی طور پر کسی عامل سے رابطہ کریں۔ اور باقاعدہ اپنا علاج کرائیں لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ایک بار یہ فارمولہ آزما کر دیکھیں۔ جس وقت حمل ٹھہر جائے اس وقت دو سو گرام اجوائن پر سورہ والشمس (سپارہ: ۳۰) ۴۰ مرتبہ پڑھ کر دم کر لیں اور روزانہ یہ اجوائن تقریباً ایک چمچ چائے والا خالی پیٹ لیتی رہیں اگر ساری کھانی مشکل ہو تو دودھ یا دہی میں ڈال کر کھا لیں۔ اجوائن وضع حمل تک استعمال کرنی ہے انشاءاللہ بچہ صحیح سلامت پیدا ہوگا اور زندہ رہے گا۔

حمل کے لئے یہ عمل کریں ایک انار منگائیں اور اس کے چار حصے اس طرح کریں کہ وہ آپس میں جڑے رہیں اس کے بعد ایک پاؤ بھنے ہوئے چنے سامنے رکھ کر سورہ یٰسین پڑھیں اور ہر مبین پر پہنچ کر انار پر دم کرتی رہیں۔ ساتھ ساتھ چنوں پر بھی دم کریں۔ لیکن یہ دھیان رہے کہ ہر مبین پر دم کرنے کے بعد شروع سے سورہ یٰسین پڑھنی ہے۔ مثلاً پہلی بار سورہ یٰسین شروع کرتے پہلے مبین پر جب پہنچیں تو انار پر دم کر دیں اور پھر شروع سے سورہ یٰسین پڑھیں۔ دوسری بار جب دوسرے مبین پر پہنچیں تو پھر انار پر دم کرکے پھر شروع سے سورہ یٰسین پڑھیں۔ اسی طرح ساتوں مبین تک پڑھتی رہیں آخر میں سورہ یٰسین شروع سے آخیر تک پڑھیں اور پھر انار اور چنوں پر دم کر دیں۔ یہ عمل ختم ہونے پر رات کو شوہر کے ساتھ خلوت کریں اور انار کی دو قاشیں الگ کرکے ایک آپ کھا لیں اور ایک شوہر کو کھلا دیں۔ صبح کو غسل سے فارغ ہونے کے بعد باقی دو قاشیں بھی ایک آپ کھا لیں اور دوسری شوہر کو کھلا دیں۔ چنے مسکین بچوں میں تقسیم کر دیں۔ انشاءاللہ تین ماہ کے اندر اندر حمل ٹھہر جائے گا۔ حمل ٹھہرنے کے بعد اجوائن والا عمل کریں۔ اللہ نے چاہا تو بچہ صحیح پیدا ہوگا اور زندہ رہے گا۔

چند باتیں

سوال از: حلیمہ خاتون ——— چمپارن

چند سالوں سے "طلسماتی دنیا" کا مطالعہ کر رہی ہوں مگر روحانی ڈاک میں پہلی مرتبہ پیش قدمی کر رہی ہوں۔ خدا کا لاکھ لاکھ احسان ہے تقریباً چودہ پندرہ سالوں سے نماز کی پابندی اور صبح شام تلاوت قرآن حکیم جاری ہے۔ اس عرصہ میں گاؤں کے سو سے زائد لڑکے لڑکیوں کو جن میں اکثریت لڑکیوں کی ہے قرآن شریف، بہشتی زیور، گلستاں، بوستاں اور چھوٹی چھوٹی دینی کتابیں پڑھا چکی ہوں یہ سب گھر کی چہار دیواری کے اندر صبح شام پڑھا کے ہوا ہے۔ گھر پر صبح شام پڑھانے کا سلسلہ آج بھی جاری ہے مگر آج تک میں نے کسی بھی شاگرد سے کسی بھی طریقے سے ایک بھی پیسہ نہ لیا اور نہ آگے چل کر لینے کا ارادہ ہے۔ ادھر چند سالوں سے آنگن باڑی میں معلمہ کی حیثیت سے کام کر رہی ہوں۔

"طلسماتی دنیا" سے کسی بھی عمل کو آج تک نہ کیا مگر ہاں وظائف وغیرہ گردان لیتی ہوں۔ میری کم عقل یہی کہتی ہے کہ "طلسماتی دنیا" نکال کر امت مسلمہ کے لئے ایک نمایاں کام انجام دے رہے ہیں اللہ آپ کے اس نیک کام کو قبول کرے۔ (آمین)

(۱) ۱۸اگست جمعرات کی رات دو بجے رات کو ایک خواب دیکھا تعبیر مطلوب ہے۔

آسمان میں ایک لاش جو کہ کفن میں لپٹی ہوئی ہے تیر رہی ہے، گاؤں کے سارے لوگوں کی نظر اس لاش کو دیکھ رہی ہے۔ گاؤں کا ایک آدمی جس کو میں نہیں پہچانتی اڑ کر آسمان کی طرف جاتا ہے اور لاش کو اتار کر زمین پر لے آتا ہے۔ میت کا ہاتھ پیر کوڑھ کے مریض کی طرح لگ رہا ہے، گاؤں کا کوئی بھی باسی اس لاش کو نہیں پہچان سکے۔ اتنے میں میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

(۲) میری پوتی اور سب سے چھوٹی لڑکی کی رخصتی عید کے بعد ہے یعنی پہلی مرتبہ سسرال جائے گی کوئی عمل بتلائیں کہ وہ سسرال میں سب کی نظروں میں عزیز رہے۔

(۳) کیا کوئی عورت قاضی کی حیثیت سے نکاح پڑھا سکتی ہے۔

جواب

آپ جو خدمت کررہی ہیں وہ قابل قدر ہے۔ بنیادی تعلیم انسان کی زندگی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ جو لوگ اس ریڑھ کی ہڈی کو مضبوط کرتے ہیں وہ دین و دنیا کے اجر کے مستحق ہوتے ہیں۔ آپ اس خدمت کو جاری رکھیں انشاء اللہ آپ دین و دنیا میں سرخرو رہیں گی۔

طلسماتی دنیا کے وظائف کو کرنے میں کسی اجازت کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر باقاعدہ کوئی ایسا عمل کریں جو موکل یا خاص روحانیت سے تعلق رکھتا ہو تو اجازت ضرور لے لیں تاکہ صحیح طور پر آپ کی رہنمائی کی جاسکے۔ جو لوگ اجازت یا کسی کی سرپرستی کے بغیر کوئی اہم عمل کرتے ہیں وہ اکثر ناکام ہوجاتے ہیں۔

آپ کے خواب کی تعبیر یہ ہے کہ گاؤں والے کسی آفت کا شکار ہوں گے اور آپ کے کسی عمل کے ذریعہ گاؤں والوں کو اس آفت سے نجات مل جائے گی (واللہ اعلم)

آپ اپنی بیٹی کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ روزانہ مغرب کے بعد ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے چہرے پر مل لیا کرے اور اس عمل کو سسرال میں بھی جاری رکھے۔ انشاءاللہ اس عمل کی برکت سے آپ کی بیٹی کو مقبولیت اور محبوبیت ملے گی اور وہ سب کی نظروں میں سرخرو رہے گی۔

عورت قاضی کی طرح نکاح نہیں پڑھا سکتی اگر کسی جگہ کوئی بھی نکاح پڑھانے کا اہل نہ ہو تو دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہوسکتا ہے لیکن اس وقت دونوں طرف کے سرپرست حضرات موجود ہیں اور باقاعدہ مہروں کا ذکر بھی ہوجائے۔ خطبہ وغیرہ سنت کی حیثیت رکھتا ہے باقی نکاح میں اصل چیز دو بالغ اور باشرع گواہوں کی موجودگی ہے۔ عورت سے نکاح پڑھوانے میں فتنے کا احتمال ہے بعض ائمہ کے نزدیک عورت کی امامت بھی مشکوک ہے۔ کسی بھی نماز کی کرنا ایک وقتی فعل ہے جب یہ مشکوک ہے تو نکاح پڑھانا کیسے مشکوک نہیں ہوگا جو عمر بھر کے لئے ہوتا ہے۔ عورت کسی مردہ عورت کو غسل کراسکتی ہے لیکن نماز جنازہ نہیں پڑھا سکتی۔ نماز جنازہ عورت کی بھی مرد ہی پڑھائے گا اسی طرح نماز باجماعت میں عورت کسی مرد امام کی مقتدی بن سکتی ہے لیکن وہ امامت کے فرائض انجام نہیں دے سکتی۔

ذاتی تکالیف

سوال: [illegible] ——— [illegible]

میں آپ کو اپنا مسئلہ [illegible] ہوں [illegible] بہت [illegible] آتا ہے [illegible] جاتی ہوں [illegible] ہاتھ پاؤں لرزتے ہیں۔ [illegible] آپ کوئی وظیفہ بتائیں [illegible] کا ازالہ ہوسکے۔

جواب

آپ ذہنی پریشانی میں مبتلا ہیں اور حد سے زیادہ سوچنے کی عادت پڑی ہوئی ہے اس لئے آپ ایک ایسی کشمکش کا شکار ہوگئی ہیں کہ جس کا کوئی علاج نہ ڈاکٹروں کے پاس ہے اور نہ ہی عاملوں کے پاس۔ سب سے پہلے آپ ہر وقت کی سوچ فکر سے نجات حاصل کریں اور کسی بھی بات کی گہرائی میں جانے سے گریز کریں نیز لوگوں کے بارے میں بھی زیادہ گہرائی کے ساتھ نہ سوچا کریں کیونکہ کسی کے بارے میں زیادہ گہرائی کے ساتھ سوچنے کا نتیجہ بدگمانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔ کسی شاعر نے کہا تھا۔

بدگمانی کے بری دلدل میں پھنس جائے گا تو
ہر کسی کی ذات کی گہرائی میں جھانکا نہ کر

ہر انسان کے اندر خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی۔ لیکن جب ہم کسی پر تنقید کی نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں خامیاں ہی خامیاں نظر آتی ہیں۔ اور جب ہم کسی بھی شخصیت کا جائزہ محبت اور اپنائیت کی نظروں سے لیتے ہیں تو ہمیں اس میں صرف خوبیاں اور اچھائیاں ہی دکھائی دیتی ہیں۔ موٹی سی بات ہے کہ اگر ہم نیلے رنگ کی عینک آنکھوں پر چڑھا کر چیزوں کو دیکھیں گے تو تمام چیزیں نیلی ہی دکھائی دیں گی۔ اسی طرح اگر ہم اپنی نظروں پر محبت کی پٹی باندھ کر کسی کا جائزہ لیں گے تو اس میں صرف خوبیاں محسوس ہوں گی اور اگر عداوت کی پٹی باندھ کر ہم کسی کو دیکھیں گے تو ہمیں اس میں صرف خرابیاں ہی دکھائی دیں گی۔ اس لئے بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ کسی بھی شخص کو بدگمانی کی نظروں

سے نہیں دینا چاہئے۔ اس طرح ان کی اچھائیاں بھی ختم ہو جاتی ہیں اور ہم بدگمانی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ آپ کی فطرت میں غصہ ہے۔ طبیعت میں ایک طرح کی جھنجھلاہٹ ہے اور آپ کو جب غصہ آجاتا ہے تو خود پر قابو بھی نہیں رہتا۔ آپ کے لئے ایک عمل یہ ہے کہ آپ ہر وقت باوضو رہنے کی کوشش کریں اور صبح شام "یا سلام یا حق" [illegible] مرتبہ پڑھا کریں۔ اس ورد کی برکت سے ان شاء اللہ آپ کے دل و دماغ کنٹرول میں رہیں گے اور غصہ بھی کچھ کم آئے گا۔ روزانہ اگر آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت ایک مرتبہ کریں تو گھر کے اثرات اور نحوستیں ختم ہو جائیں گی اور سستی اور کاہلی سے بھی نجات ملے گی۔ سورۂ بقرہ کی تلاوت صبح ٨ بجے سے ١٢ بجے کے درمیان اگر کریں تو بہتر ہے۔ کم سے کم اس سلسلے کو ٤٠ دن تک جاری رکھیں۔ ان شاء اللہ بیماریوں سے حفاظت رہے گی اور سستی اور کاہلی سے بھی چھٹکارا حاصل ہوگا۔

آپکے نام کا مفرد عدد ٤ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یا علیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ١٨٨ مرتبہ اس کا ورد کیا کریں۔

گھر میں رزق کی فراوانی اور خیر و برکت کے لئے کوئی ایک وقت مقرر کر کے، روزانہ مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَاءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ۔ اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

درود شریف یہ ہے: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

آپ کو بفضل رب العالمین راس آنے والے پتھروں کے نام یہ ہیں۔ مونگا، نیلا، گارنیٹ، موتی۔ ان میں سے کسی بھی پتھر کا انتخاب کر لیں۔ پتھر کا وزن چار رتی سے کم نہ ہو۔ سونے کی تین گرام انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں اور پہننے سے پہلے ١٢ مرتبہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ پڑھ کر انگوٹھی پر دم کر لیں۔ جو وظیفہ پڑھیں مکمل یقین کے ساتھ پڑھیں اور پتھر وغیرہ کا استعمال اس یقین اور عقیدہ کے ساتھ کریں کہ اس دنیا میں کوئی چیز لغو اور بیکار پیدا نہیں کی گئی ہے ہر چیز کے پیدا کرنے کا کوئی نہ کوئی مقصد ضرور ہے اور ہمارے رب نے ہر چیز کو ہمارے فائدے اور خدمت کے لئے پیدا کیا ہے اور ہر چیز میں خواہ وہ دوا ہو خواہ وظیفہ، خواہ نگینہ اس میں جو بھی اثر ہوتا ہے وہ باذن اللہ ہے اس لئے کسی بھی چیز سے استفادہ کرنے کے لئے اپنے رب کا شکر ادا کریں۔

یہ نام نہاد داعی

سوال از: محمد جنید شاہ ———— مظفر نگر

احقر کا نام جنید احمد، والد کا نام محمد اسرار۔ والدہ کا نام رقیہ بیگم۔ تاریخ پیدائش ٢ فروری ١٩٨٩ء بروز جمعرات ہے۔

احقر اللہ کے فضل و کرم سے حافظ ہے۔ میں نے فارسی اور اول عربی تک پڑھائی کی۔ اس کے بعد پڑھائی میں من نہیں لگا۔ پھر ادھر ادھر کام کیا اور اب دہلی میں حضرت مولانا کلیم صدیقی صاحب کے جلس میں مہمانوں کی خدمت کرتا ہوں۔ [illegible] طلسماتی دنیا کا مطالعہ شوق سے کرتا ہے اور [illegible] دینی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن حضرت سے یہ بات کا مشاہدہ کیا ہے کہ اکثر علماء حضرات طلسماتی دنیا سے خائف نظر آتے ہیں۔ ابھی کچھ روز پہلے کی بات ہے کہ ایک صاحب مولانا کلیم صاحب سے ملاقات کے لئے آئے ہوئے تھے جو ماشاء اللہ کافی پڑھے لکھے ہیں اور دعوت ہی کا کام کرتے ہیں وہ حضرت سے ملنے کے بعد رات میں میرے پاس ہی ٹھہرے انہوں نے میرے پاس طلسماتی دنیا دیکھا جو کہ جولائی کا شمارہ تھا رسالہ دیکھ کر کہنے لگے کیا بکواس رسالہ پڑھتے ہو ایسے رسالے پڑھنے سے نقصان ہوتا ہے دنیا کا بھی اور آخرت کا تو لازمی ہے۔ تھوڑا سا سانس لینے کے لئے رکے پھر دوبارہ شروع ہو گئے اس کے ایڈیٹر مسلمانوں کو شرک و بدعت میں پھنساتے ہیں لوگوں کو خدا سے ہٹا کر جنوں اور موکلوں سے کام نکلوانے کے گر سکھاتے ہیں اور نہ جانے کیا کیا کہا۔ میں نے ان مولانا سے کہا کہ آپ کو میرے سامنے تقریر کرنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اگر آپ کے نزدیک ان کا عقیدہ غلط اور قابل اعتراض ہے تو آپ کو چاہئے کہ آپ دیوبند تشریف لیجائیں اور ان کو جا کر اپنے اعتراضات بتائیں وہ کہنے لگے کہ میں تمہیں کہہ رہا ہوں کیا ایسے لوگوں کے رسالے کیوں پڑھتے ہو۔ میں نے کہا کہ وہ ایسے ویسے نہیں عالم دین ہیں۔ پھر کافی دیر تک بحث کے بعد میں نے ان سے کہا کہ آپ عالم ہیں اور میں تو حافظ ہوں میں آپ کو کیسے مطمئن کر سکتا ہوں لیکن دو مہینے کے بعد آپ کی اچھی طرح سے غلط فہمیاں دور کر دوں گا ان شاء اللہ تو میرے عزیز میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ ان کی غلط فہمی دور فرمائیں کرم ہوگا۔ دوسری بات از راہ مہربانی یہ بتلا دیجئے کہ میرا مفرد عدد اور راشی کیا ہے۔ میرا ستارہ اور اسم اعظم کیا ہے۔ مجھے دوستی کرنے کے لئے یہ بتلایئے کہ جو میرے دشمن ہوں گے ان کا پہلا حرف نام کا کیا اور کونسے حروف کے نام والے مجھے راس آئیں گے کونسا پتھر اور نگینہ راس آئے گا۔ میرے لئے مبارک اور نحس دن اور تاریخیں کیا ہیں اور کچھ دن سے میں نے اپنے نام کے آگے شاہ لگایا تو اس سے کوئی نقصان تو نہیں ہوگا۔ اور حضور والا میرے اندر خود اعتمادی نہیں ہے میں چار لوگوں کے سامنے اپنی بات نہیں کہہ سکتا میں اگر کسی سے نظر ملانا چاہوں تو میری نگاہ فوراً جھک جاتی ہے اس کیلئے کوئی کامیاب عمل تعویذ یا وظیفہ مرحمت فرمادیں اور احقر آپ کی شاگردی اختیار کرنا چاہتا ہے اس کے لئے کیا کرنا ہوگا۔ براہ کرم رہنمائی فرمائیں۔

(نوٹ) مارچ کے مہینے میں ایک بچہ پیدا ہوا تھا ہمارے یہاں ہم نے

پر کوئی قدغن نہیں لگا سکتے ہاں اگر وہ کوئی الزام لگا رہے ہیں یا اس رسالے پر کوئی تہمت زنی کر رہے ہیں تو اس کا جواب انہیں آخرت میں دینا پڑے گا اگر طلسماتی دنیا بدعتوں کو یا شرک کو فروغ دے رہا ہے تو اس کی سزا وہ یقیناً بھگتے گا لیکن اگر محض الزام ہے تو اس الزام کی سزا اس شخص کو بھگتنی پڑے گی جو تقوے کے زعم میں آکر اپنی انانیت کی زبان چلا رہا ہے۔

حیرت کی بات ہے ایسے عقل و شعور سے نابلد لوگ بھی مولانا کلیم صدیقی کے کیمپ میں آدھمکے۔ کہتے ہیں جب کہ مولانا کلیم صدیقی صاحب باشعور بھی ہیں، وسیع الفکر بھی ہیں اور صاحب تدین بھی ہیں۔ مولانا کلیم صاحب اپنا آرگن ارمغان پابندی کے ساتھ طلسماتی دنیا کے تبادلے میں بھیجتے ہیں اور طلسماتی دنیا کی کارکردگی کو سراہتے ہیں ان کے علاوہ سیکڑوں ایسے لوگ جو حقیقۃً اللہ سے ڈرتے ہیں اور صحیح معنوں میں اسلام کی تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں وہ طلسماتی دنیا کی خدمات کو اہمیت دیتے ہیں۔ چھٹ بھیوں کی مخالفت بے جا سے کچھ نہیں ہوتا۔ گلی میں گلی ڈنڈا کھیلنے والے اور نابالغ بچے کسی بڑی شخصیت کا تمسخر کرنے لگیں تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے اس سے صرف یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تمسخر کرنے والے بچے ایسے گھروں میں پرورش پا رہے ہیں جہاں تربیت کا فقدان ہے۔

ان داعی صاحبان سے ہماری طرف سے یہ گزارش کر دیں کہ وہ پہلے خود اسلام قبول کرلیں اور اپنی تربیت کریں اس کے بعد داعی بنیں ورنہ ان کی یہ تنگ نظری اور یہ تنگ دامانی اسلام کو نقصان پہنچائے گی اس طرح کے داعیوں سے وہ شکرآچاریہ لاکھ درجے بہتر ہیں جو ہندو ہو کر بھی وسعت نظری کی باتیں کرتے ہیں اور تمام مسلمانوں کو محبت کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

آپ کا یہ فرمانا کہ اکثر علماء طلسماتی دنیا سے خائف نظر آتے ہیں غلط ہے۔ علماء کی اکثریت طلسماتی دنیا کا مطالعہ شوق و ذوق کے ساتھ کرتی ہے اور اس کی دینی اور اصلاحی اور روحانی خدمات کو سراہتی ہے صرف وہ علماء اس رسالے سے خوف زدہ رہتے ہیں جن کا ظاہر کچھ ہے اور باطن کچھ۔ یہ طلسماتی دنیا کی صداقت پرستی سے گھبراتے ہیں انہیں اس بات کا خوف رہتا ہے کہ اگر اس نے ہمارے ایکسرے کی رپورٹ قوم کے سامنے رکھ دی تو ہمارا کیا بنے گا اس طرح کے لوگ ان حسینوں کی طرح ہیں جو بناوٹی حسن کی دولت لئے پھرتے ہیں اور آئینوں کے خلاف ان کا مشن جاری رہتا ہے۔ یاد رکھئے آئینے پر تاؤ وہی کھائے گا جس کے چہرے کے خدوخال بگڑے ہوئے ہوں گے۔ جس انسان کی صورت میں کوئی بدنما داغ نہیں ہوگا وہ کسی آئینے کے خلاف غل غپاڑہ کیوں مچائے گا۔

آپ نے فرمایا ہے کہ ہم ان کی غلط فہمی دور کر دیں۔ حضور! اس شخص کی غلط فہمی کون دور کر سکتا ہے جو حسد اور بغض و عناد میں مبتلا ہو۔ اچھا ہوا کہ آپ نے ان کے نام کو برقعہ پہنائے رکھا اگر آپ ان کے نام کو ظاہر کر دیتے تو ہم ان کی اصلیت آپ کو بتا دیتے۔ اور آپ کو خود ہی اندازہ ہو جاتا کہ ایسے لوگوں کی غلط فہمی دور ہو سکتی ہے اور نہ ان کی اصلاح ممکن ہے۔

ہماری تحریر پڑھنے کے بعد بھی اگر انہیں حیا ہے تو انہیں ہم سے رجوع کرنا چاہئے۔ لیکن وہ ہم سے رجوع نہیں کریں گے کیونکہ ان کی مخالفت برائے مخالفت ہے۔ اور اس کو للّہی بغض کہتے ہیں اور یہ للّہی بغض جہالت کے بطن سے پیدا ہوتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جن لوگوں کو پرچون کی دکان کھولنی چاہئے تھی وہ دعوت کے کام سے جڑ گئے ہیں۔ آہ! اس اسلام کا کیا بنے گا جس کی تبلیغ وہ لوگ کر رہے ہیں کہ جن میں نہ وسعت نظر ہے جن کے سر میں نہ بالغ عقل ہے اور جن کے دامن میں نہ صبر ہے۔ دعوت ایک اہم ذمہ داری ہے۔ دعوت کے فریضے کو انجام دینے والا گنہگار مسلمان کو نہیں کافر اور مشرک کو بھی برداشت کرتا ہے۔ تب ہی وہ شخص کہلاتا ہے جن لوگوں سے مسلمان ہی برداشت نہیں ہو رہے ہیں وہ دعوت کے اہل نہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ ایسے لوگوں کی اصلاح کر دے انہیں دعوت کے کام سے ہٹا دے تاکہ اسلام جیسا عظیم الشان مذہب جو دشمن کو بھی گلے سے لگانے کی تلقین کرتا ہے بدنام ہونے سے بچ جائے۔

آپ کا مفرد عدد ۶ ہے آپ کا اسم اعظم "یا علیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لیں۔ روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل بھی ۲۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ اس وظیفے کی برکت سے آپ کے اندر ایک طرح کا اعتماد پیدا ہوگا اور آپ لوگوں سے دوٹوک بات کر سکیں گے۔ آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کام ان تاریخوں میں انجام دیں اور اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

آپ کے باقی سوالوں کا جواب اس لئے نہیں دیا جا سکتا کہ آپ نے نہ تو اپنی تاریخ پیدائش لکھی اور نہ ہی اپنی والدہ کا نام لکھا۔ شاگردی اختیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ پانچ سو روپیہ منی آرڈر کریں اپنے تین فوٹو پاسپورٹ سائز روانہ کریں اور اپنا نام والدین کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش اور اپنا مکمل پتہ لکھیں۔

محمد احمد نام بظاہر مبارک ہے لیکن یہ دونوں نام سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی نام ہیں۔ ادب کا تقاضہ ہے کہ یہ دونوں نام نہ رکھیں۔ صرف برکت کے لئے کوئی ایک نام اپنے نام کے ساتھ لگانا چاہئے۔ جو بچے ۲۱ مارچ سے پہلے پیدا ہوتے ہیں ان کے نام کا حرف اول ج، د ہو تو بہتر ہے۔ برکت آپ احمد لگا سکتے ہیں اور جو بچے ۲۱ مارچ کے بعد ۳۱ مارچ تک پیدا ہوئے ہوں ان کے نام کی شروعات الف، ل، ع، ی سے ہو تو بہتر ہے ان کے نام

...ے آگے پیچھے احمد اور محمد آپ برکت لگا سکتے ہیں۔

نام والدین کی طرف سے اپنی اولاد کے لئے پہلا تحفہ ہے۔ اس لئے یہ تحفہ جتنا بھی خوبصورت دلنشیں اور معانی خیز ہو اتنا ہی اچھا ہے۔

نام کی خوبی یہ ہے کہ وہ مختصر ہو اس کے معانی اچھے ہوں۔ وہ بزرگوں کے ناموں سے ملتا جلتا ہو اور اس کے اعداد تاریخ پیدائش کے اعداد سے ہم آہنگ ہوں۔ بعض اسم اپنے مسماۃ کو عمر بھر پریشان رکھتے ہیں اس لئے نام سوچ سمجھ کر اور کسی صاحب علم سے مشورہ کرنے کے بعد ہی رکھنا چاہئے اور اگر غلطی سے غلط رکھ دیا گیا ہو تو اس کو بدل دینا چاہئے۔ حضرت ابو بکرؓ کا نام ایام جاہلیت میں عبدالکعبہ تھا۔ ایمان لانے کے بعد سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا نام بدل دیا۔ حالانکہ اس وقت حضرت ابو بکرؓ کی عمر ۴۰ سال سے زائد تھی۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ نام عمر کے کسی بھی حصے میں بدلا جاسکتا ہے۔ آخر میں گزارش ہے کہ ان داعی کے بارے میں جو طلسماتی دنیا کی مخالفت کررہے تھے انہوں نے جو کچھ لکھا یا ازل نخواستہ لکھا۔ اور ان کے اس نفس کو جو بجھوزتے کے لئے تھا شیطان لعین سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ کاش وہ اپنی آنکھیں کھولیں اور طلسماتی دنیا کا مطالعہ باقاعدگی کے ساتھ کریں اگر وہ کوئی ایسا اعتراض کریں گے صحیح ہو تو ہم انہیں اپنا خیر خواہ سمجھیں گے اور اپنی اصلاح کی فکر کریں گے لیکن بلا وجہ خواہ مخواہ کی مخالفت کسی کی بھی کرنا کم سے کم کسی داعی کے شایان شان نہیں ہے ایک طرح کا ظلم ہے اور ظلم کرنا اللہ کو پسند نہیں۔

علم نجوم کی مخالفت

سوال از: ولی ——— گجرات

علم نجوم کی افادیت کے بارے میں طلسماتی دنیا میں پڑھتا رہتا ہوں لیکن ایک دن حیات الحیوان میں پڑھا۔ علم نجوم کی ممانعت تین وجہ سے کی گئی ہے۔ پہلی وجہ اس سے لوگوں کے عقائد خراب ہوتے ہیں وہ ستاروں کو موثر حقیقی سمجھنے لگتے ہیں کیونکہ کمزور ایمان رکھنے والوں کی نظر وسائل سے آگے نہیں جاتی۔ دوسری وجہ یہ لکھی ہے علم نجوم سے پیشین گوئی محض تخمینے اور اندازے پر مبنی ہیں یہ علم نہ قطعی ہے نہ ظنی۔

تیسری وجہ اس سے کوئی دینی دنیوی فائدہ نہیں ہے۔ یہ غیر ضروری علم ہے عمر جیسی قیمتی چیز کو ایسے کام میں صرف کرنا جس کا کوئی فائدہ نہ ہو کہاں کی عقلمندی ہے؟

جواب

اسلام نے علم نجوم کی مخالفت محض نہیں کی ہے۔ بلکہ اس علم کو حد بندی کے ساتھ جائز قرار دیا ہے۔ علم نجوم کی ایک حد ایسی بھی ہے کہ اس کے بعد محض علم غیب کی باتیں شروع ہوجاتی ہیں اور وہ قابل اعتبار نہیں ہیں۔ علم نجوم اگر مطلقاً حرام اور ناجائز ہوتا تو قرآن حکیم میں شمس و قمر و نجوم کا ذکر تفصیل کے ساتھ نہ ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے ان کی قسم کھا کر کوئی بات بیان نہیں کی ہوتی۔ آپ نے حیات الحیوان کی عبارت ادھوری نقل کی ہے۔ صاحب کتاب نے علم نجوم کی حرمت کی وجہ بیان کرنے سے پہلے بھی کچھ کہا ہے آپ نے اس کو نقل نہیں کیا۔ جب کہ آپ کی نقل کردہ عبارت خود یہ ثابت کرتی ہے کہ حیات الحیوان کے مصنف علم نجوم کے جواز کے قائل ہیں البتہ انہوں نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ اس کی ممانعت ان بنیادوں پر کی گئی ہے جن کی وجہ سے عوام گمراہی کا شکار ہوتے ہیں جہاں تک علم نجوم کے ظنی ہونے کا سوال ہے تو اس دنیا کا ہر علم ظنی ہی ہے قطعی نہیں ہے قطعی علم صرف وحی کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے۔ وحی کے علاوہ اس دنیا میں جتنے بھی علوم ہیں وہ سب ظنی اور تحقیق پر مشتمل ہیں۔ حکیم کسی مریض کی نبض دیکھنے کے بعد جسم کے اندر کے جو احوال بیان کرتا ہے وہ بھی ظنی ہی ہوتے ہیں لیکن لوگ اس پر یقین رکھتے ہیں۔ ڈاکٹر کا تھرمامیٹر اور بلڈ پریشر کی مشین جو نشاندہی کرتی ہے اس کو بھی قطعی نہیں کہا جاسکتا وہ بھی محض ایک اندازہ ہے لیکن دنیا اس پر بھی یقین رکھتی ہے اسی طرح علم نجوم کے ذریعہ بھی جو معلومات فراہم ہوتی ہیں ان پر آنکھیں بند کرکے یقین نہیں کیا جاسکتا وہ بھی ایک اندازہ ہی ہے لیکن جب دنیا کے دوسرے وسائل اور دوسرے ذرائع سے جو معلومات حاصل کی جاتی ہیں جب علم ان پر یقین رکھتے ہیں اور ان کو اہمیت دیتے ہیں تو اسی طرح کی اہمیت علم نجوم کے ذریعہ حاصل ہونے والی معلومات کو کیوں نہیں دی جاسکتی۔ شراب کا کل حرام ہے از روئے حدیث کی رو سے جس چیز کا کل حرام ہوتا ہے اس کا جزو بھی حرام ہی ہوتا ہے۔ انگریزی دواؤں میں الکوحل کی شمولیت ایک واضح چیز ہے لیکن دنیا بھر کے تمام علماء اور فقہاء انگریزی دواؤں کی حلت کے قائل ہیں۔ اسی طرح اگر بعض امور میں جزوی طور پر علم نجوم کو تسلیم کرلیا جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔؟ جبکہ مطلقاً اسلام نے اس کو حرام نہیں کیا ہے اس کی ممانعت کی کچھ وجوہات بیان کی ہیں اگر ان وجوہات کو پیش نظر رکھ کر علم نجوم سے استفادہ کیا جائے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

ٹی وی اور ریڈیو پر آنے والے وقت میں موسم کا جو اندازہ کیا جاتا ہے وہ بھی ایسا ہی علم ہے جس کو شریعت ناجائز قرار دیتی ہے لیکن موسم کے اس اندازے کو تمام علماء اور تمام عقلاء تسلیم کرتے ہیں۔ درا صل کبھی پر کبھی بارنے کا نام تقویٰ نہیں ہے۔ ہمیں ان تمام چیزوں سے بچنا چاہئے جو مطلقاً حرام ہیں لیکن شریعت نے جن چیزوں میں لچک رکھی ہے ان چیزوں سے استفادہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ اکابرین نے تقوے اور فتوے میں فرق رکھا تھا لیکن موجودہ زمانہ کے علماء اس فرق کو نظر انداز کرکے بات کرتے ہیں اور اس سے بے شمار بے چینیاں پیدا ہوتی ہیں جو بہر اعتبار نقصان دہ ہیں۔

علم الاعداد

قسط نمبر: ٨

عددِ زندگی

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

عددِ زندگی (٨)

خوبیاں: مقاصد طے کرنا، پھر ان مقاصد پر عزم کرنا۔

کلیدی خصوصیات: خود مختاری کے لئے زبردست جدوجہد کرنا، آہنی ارادوں کے ساتھ اپنے مقصد کا تعین کرنا اور پیچھے مڑ کر نہ دیکھنا، بے پناہ ہمت، مستقل مزاج انسان، دولت کا حامل ہونا۔

خامیاں: مادہ پرستی، لالچی، بے رحمی، تشدد۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا عدد ٨ بنتا ہے۔ وہ حد سے زیادہ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں وہ اپنا کوئی مقصد متعین کرنے کے بعد اپنا سفر حیات شروع کرتے ہیں اور انتھک جدوجہد کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچنے کی آرزو رکھتے ہیں، یہ لوگ ہر وقت متحرک رہتے ہیں، ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا ان حضرات کا شیوہ نہیں ہوتا۔ یہ لوگ اپنے ارادوں کو ہمیشہ عملی جامہ پہناتے ہیں اور سخت کی روٹیاں توڑنے کے قائل نہیں ہوتے۔

٨ کا عدد ایک خود مختاری اور بھرپور طاقت کا عدد ہے یہ ایسے انتہا پسند لوگوں کا عدد ہے جو کسی بھی طرح اپنی منزل مقصود تک پہنچ ہی جاتے ہیں اور ان کے بڑھتے قدم کو آندھی اور طوفان بھی روک نہیں پاتے، ان کا سفر حیات ہر حال میں اور ہر صورت میں جاری رہتا ہے۔ ٨ کا عدد اگرچہ بہت محنت چاہتا ہے اور اپنے حال کو چین سے نہیں بیٹھنے دیتا لیکن ٨ کے عدد میں ایک خوبی یہ ہے کہ اس کو عموماً اپنے مقصد میں کامیابی ملتی ہے اور خود مختاری اور بلندی اس عدد کی قسمت ہے۔

٨ عدد کے لوگ سخت دشواری کے بعد ہی سہی ایک نہ ایک دن اپنی منزل پالیتے ہیں۔ ٨ عدد کے لوگ کامیابی نہ ملنے پر تشدد پر اتر آتے ہیں ان میں ایک طرح کی ضد ہوتی ہے اور وہ ملی نہیں اکثر ہوا بھی کرتی ہے لیکن انہیں کسی رسوائی اور بدنامی کی پرواہ نہیں ہوتی۔ ٨ عدد کے لوگوں میں مادہ پرستی بہت ہوتی ہے اور مادہ پرستی کی وجہ سے یہ اکثر روحانیت سے بہت دور ہو جاتے ہیں اور بے رحمی کا مظاہرہ بھی کرنے لگتے ہیں۔

٨ کا عدد ١٧ اور ٢٦ سے بنتا ہے۔ ان دونوں صورتوں میں اس کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی تاریخ پیدائش میں ٨ کا مفرد عدد الگ طریقوں سے برآمد ہوا ہے۔

(١) تاریخ پیدائش ٢٣/ مارچ ٢٠٠٧ء

٢٣
٣
٢٠٠٧ ٨=٢٦=٢٠٣٣
٢٠٣٣

(٢) تاریخ پیدائش یکم جنوری ١٩٠٥ء

١
١
١٩٠٥ ٨=١٧=١٩٠٧
١٩٠٧

اگر ٨ کا مفرد عدد ١٧ سے بنتا ہے تو یہ عدد خوشیوں اور کامرانیوں کا عدد ہے جس شخص کی تاریخ پیدائش کا یہ عدد ہوگا اس کی ابتدائی زندگی جدوجہد میں گزرے گی اس کے بعد اس کی خوشیوں اور راحتوں کا دور شروع ہوگا۔ اس عدد کے لوگ خوش اخلاق اور خوش مزاج ہوتے ہیں۔ اور اگر تھوڑی سی بھی جدوجہد کریں تو بہت نامور اور مقبول بھی ہو سکتے ہیں۔ اس عدد کے لوگوں کو پبلک کے کام بہت راس آتے ہیں اور یہ لوگ سیاست میں بھی بہت نام کما سکتے ہیں اس عدد کے لوگوں کو حکمرانی کرنے کا حق ملتا ہے۔

اگر ٨ کا عدد ٢٦ سے بنا ہو تو یہ ایک غیر موافق عدد ہے۔ ایسے لوگوں کو شرکت کے کاموں سے گریز کرنا چاہئے انہیں شرکت راس نہیں آتی اگرچہ ایسے لوگوں کو سیاست میں ناموری حاصل ہو سکتی ہے لیکن ان کے اپنے ساتھیوں سے انہیں ہر وقت خطرہ لگا رہتا ہے۔ اس عدد کے لوگوں کو بہت محتاط زندگی گزارنی چاہئے کیونکہ ان کے بدخواہ اور حاسدان کے اپنے گھرانہ یا خاندان میں ہوتے ہیں۔

آیئے اب ان دونوں تاریخوں کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں۔

بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۹	۶	۳
۸	۵	۲
۷	۴	۱

پہلی تاریخ پیدائش ۲۳ مارچ ۲۰۰۷ء ہے۔ اس کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنے گی۔

		۳۳
		۲۲
۷		

اس چارٹ میں ایک کی عدم موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد قوت ارادی سے محروم ہے اس کو اپنے اندر حوصلہ پیدا کرنا ہوگا ورنہ یہ شخص احساس کمتری کا شکار ہو جائے گا۔

۲ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا ادراک اور شعور بہت بڑھا ہوا ہے لیکن یہ لوگ اپنے وجود سے ہمیشہ غافل رہتے ہیں ان کو چاہئے کہ زیادہ حساس نہ بنیں یوں ہی زندگی میں اعتدال رکھیں سب کی نئے طریقے کو اپنا کر حاصل کرنی چاہئے لیکن زیادہ حساس ہونا کوئی اچھی چیز نہیں ہے اس سے انسان اپنی خوشیوں کو خواہ مخواہ پامال کرتا ہے۔

۳ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ انسان تخیل پسند ہے اس کو خواب دیکھنے کی بھی عادت ہے اور اس کو خوش خیالی کی دولت بھی میسر ہے۔

۴ کی غیر موجودگی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ اس میں صبر و ضبط کی کمی ہے یہ شخص بہت معمولی باتوں پر بھڑک سکتا ہے۔

۵ کی غیر موجودگی بے وفائی کو ثابت کرتی ہے اور یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں ایک طرح کا ہرجائی پن موجود ہے۔ یہ شخص کسی سے کسی بھی وقت کنارہ کشی کر سکتا ہے۔

۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو معاملات میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔

اس چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد روحانیت میں دلچسپی رکھتا ہے اور کسی بھی معاملے میں کسی رہنمائی کا محتاج نہیں ہے۔ ۷ کی موجودگی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محنت و مشقت کا عادی ہے اور ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کر لینے کی صلاحیت اس کے اندر موجود ہے۔

اس چارٹ میں ۸ کی غیر موجودگی غیر منظم ہونے کو ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد طرح طرح کے معاملات میں اطمینان کیے بغیر الجھا رہتا ہے۔

۹ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کاہلی اور سستی کا شکار ہے اور کاموں میں ٹال مٹول کرتا ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش ۱۱ جنوری ۱۹۵۰ء ہے۔ اس کو بنیادی چارٹ میں رکھیں گے تو صورت یہ بنے گی۔

۹		
	۵	
		۱۱۱

اس چارٹ میں ایک کا ۳ بار آنا اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد میں اظہار و بیان کی زبردست صلاحیتیں ہیں۔ یہ شخص بہت باتونی ہوگا اور اپنی لچھے دار باتوں پر دنیا کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ شخص خود سر حالانکہ ضدی بھی بہت ہوگا یہ جس کام کا ارادہ کرے گا اس کو کر کے ہی چھوڑے گا کامیابیاں اس کے قدم چومیں گی۔

۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد طاقت اور عزم کا مالک ہے مشکل حالات میں بھی گھبراتا نہیں ہے، یہ کام آزادی کے ساتھ کرنا پسند کرتا ہے۔

۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنے کام کو انجام دینے کی بخوبی صلاحیت رکھتا ہے اور جو کام کو مستقل مزاجی کے ساتھ انجام دیتا ہے۔ کوئی بھی انسان اپنی تاریخ پیدائش کو اس بنیادی چارٹ میں رکھ کر اپنی شخصیت کی چھان بین کر سکتا ہے۔ اس چارٹ سے خوبیاں اور خامیاں واضح ہوتی ہیں اور یہ چارٹ ہمارے اندر احتیاط پیدا کرنے کا ایک ذریعہ بن سکتا ہے۔

ہر انسان میں کچھ نہ کچھ خوبیاں ہوتی ہیں اور کچھ خامیاں۔ دور اندیش ہوتے ہیں جو اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں۔ علم انسان کے لئے نجات بھی بنتا ہے اور وسیلۂ کمال بھی۔

(باقی آئندہ)

●●●●●●●●●●●

پھلوں کے داغ دور کرنا: تازہ داغ ہو تو فوراً دھولیں اتر جائے گا۔ اگر دیر ہو گئی ہو تو پھر آپ داغ پر لیموں کا رس رگڑیں پھر صابن سے دھوئیں۔ کچھ خواتین ٹماٹر کا رس کاٹ کر رگڑتی ہیں، کہنا اس سے داغ اتر جاتا ہے۔

حروف صوامت

حق تعالیٰ کی عطا کردہ ایک دولت بیکراں

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۳

خاکی حروف۔ حروف صوامت کے خاکی حروف یہ ہیں۔

د، ت، ل، ع، ر۔ ان حروف کے اعداد قمری یہ ہیں۔

اعداد قمری یہ ہیں۔

د	۴
ت	۸
ل	۳۰
ع	۷۰
ر	۲۰۰
	۳۱۲

ان حروف کے اعداد ملفوظی یہ ہیں۔

دال	۱۳۵
ٹا	۹
لام	۷۱
عین	۱۳۰
را	۲۰۱
	۵۳۶

ان حروف کے ابجدی اعداد یہ ہیں۔

د	۲۷۱
ت	۲۰۶
ل	۱۰۹۱
ع	۱۹۲
ر	۵۰۳
	۲۶۶۹

ان تینوں کا مجموعی میزان یہ ہے۔

۳۱۲
۵۳۶
۲۶۶۹
۳۵۱۷

ان پانچوں حروف سے مناسبت رکھنے والے اسمائے الٰہی یہ ہیں۔

یا دیان	۶۵
یا حسیب	۸۰
یا لطیف	۱۲۹
یا عظیم	۱۰۲۰
یا رحیم	۲۵۸
	۱۵۵۲

ان اعداد کو مذکورہ اعداد میں اگر جمع کریں تو صورت یہ ہے گی۔

۵۰۷۹=۱۵۵۲+۳۵۱۷

ان اعداد میں سے حسب قاعدہ ۱۲ منفی کریں اور باقی کو ۳ سے تقسیم کر دیں

۵۰۷۹
۱۲
۳)۵۰۶۷(۱۶۸۹
۳
۲۰
۱۸
۲۶
۲۴
۲۷
۲۷
×

نقش منسوبی چال سے اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۹۹۳	۱۹۸۹	۱۹۹۶	
۱۹۹۳	۱۹۸۹	۱۹۹۶	۵۰۷۹
۱۹۹۵	۱۹۹۳	۱۹۹۱	۵۰۷۹
۱۹۹۰	۱۹۹۷	۱۹۹۲	۵۰۷۹
۵۰۷۹	۵۰۷۹	۵۰۷۹	

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۵۰۷۹ آرہی ہے۔ یہ نقش ہر طرح کے کار خیر میں دیا جاسکتا ہے۔ مثلاً حصول روزگار، حصول ترقی، مقدمہ میں کامیابی، حصول محبت وغیرہ، جو بھی مقصد ہو اس کو نقش کے نیچے لکھ دیں۔ انشاء اللہ بھرپور کامیابی ملے گی۔ اس نقش کو تناوبی چال سے اگر پُر کریں گے تو نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۹۹۶	۱۹۸۹	۱۹۹۳	
۱۹۹۶	۱۹۸۹	۱۹۹۳	۵۰۷۹
۱۹۹۱	۱۹۹۳	۱۹۹۵	۵۰۷۹
۱۹۹۲	۱۹۹۷	۱۹۹۰	۵۰۷۹
۵۰۷۹	۵۰۷۹	۵۰۷۹	

اس صورت میں بھی میزان ہر طرف سے ۵۰۷۹ آئے گی۔

یہ نقش کار شر میں مفید ثابت ہوگا۔ مثلاً کسی کو عہدے سے گرانے کے لئے کسی کی زبان بندی کے لئے، کسی کو مالی نقصان پہنچانے کے لئے، کسی کی بندش کرنے کے لئے وغیرہ، جو بھی مقصد ہو نقش کے نیچے لکھ دیں۔ باذن اللہ مطلوبہ نتائج برآمد ہوں گے۔ لیکن منفی کام ہمیشہ شرعی حدود میں کرنے چاہئیں۔ منفی کام بالعموم ان لوگوں کے خلاف ہونے چاہئیں۔ جو ظالم یا فاسق و فاجر ہوں اور جن کا ظلم و ستم اور فسق و فجور روز روشن کی طرح واضح ہو۔ خواہ مخواہ کسی کو نقصان پہنچانا ظلم ہے۔ اور اس کا خمیازہ دنیا و آخرت میں بھگتنا پڑ سکتا ہے۔

خاکی حروف کے ذریعہ جو نقش تیار کئے جائیں ان کو خاکی عنصر کے اعتبار ہی سے استعمال کرنا چاہئے۔ یعنی ان نقوش کو لکھنے کے بعد زمین میں دبا دیں تو نتائج جلد برآمد ہوں گے۔ ان نقوش کے اعداد میں طالب و مطلوب کے اعداد بھی شامل کرنے چاہئیں۔ مثلاً اگر ہمیں علیم ابن وحیدہ اور نجمہ بنت سلمہ کے لئے برائے محبت نقش بنانا ہو تو اس کی کارروائی اس طرح کریں گے۔

اعداد ملفوظی علیم ابن وحیدہ	۳۷۴
اعداد ملفوظی نجمہ بنت سلمہ	۵۴۲
	۹۱۶

ان میں جمع کریں گے مذکورہ اعداد۔

۵۹۹۵ = ۵۰۷۹ + ۹۱۶

نقش بنانے کے لئے قانون کے مطابق ۱۲ وضع کرکے ۳ سے تقسیم کیا۔

۵۹۹۵
۱۲
۳)۵۹۸۳(۱۹۹۴
۳
۲۹
۲۷
۲۸
۲۷
۱۳
۱۲
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا۔ نقش میں کسر آئے گی اور ساتویں خانے میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۱۹	۱۹۱۳	۱۹۲۲
۱۹۲۱	۱۹۱۸	۱۹۱۴
۱۹۱۵	۱۹۲۳	۱۹۱۶

الحب بجمیعت سلمہ الی حب علیم ابن وحیدہ

یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ حروف صوامت سے کام لیتے وقت طالب کے نام کے حرف اول کو ذہن میں رکھیں۔ اگر طالب کا حرف اول خاکی ہو تو خاکی حروف سے مدد لیں اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ طالب و مطلوب طالب کے عنصر کو پیش نظر رکھیں۔

خاکی حروف سے کام لیتے ہوئے عامل کو اپنا رخ جانب مغرب کرنا چاہئے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھنا چاہئے۔

اس دنیا میں نتائج اللہ کے حکم اور مرضی سے برآمد ہوتے ہیں۔ اسباب و علل کی دنیا میں بندے کو اسباب اختیار کرنے چاہئیں۔ عملیات اس طرح کے اعداد اسباب کی حیثیت رکھتے ہیں اور عامل کو چاہئے کہ اسباب کا احترام کرے۔ زعفران و گلاب محبت کے نقش لکھنے کے لئے استعمال کریں اور قلم انار کی لکڑی کا بنائیں۔ نفرت کے تعویذ بنانے کے لئے کالی روشنائی کا استعمال کریں اور اس میں ہینگ ڈالیں اور قلم بیری یا کیکر کے درخت کا بنائیں۔ اعمال خیر میں منسوبی چال اور اعمال شر میں مقلوبی چال بھی ایک طرح کا سبب ہے اور عامل کو چاہئے کہ اس سبب کو نظر انداز نہ کرے۔ (باقی آئندہ)

علم النقوش

قسط نمبر: ۱۱

حسن الہاشمی

۹×۹ کی چال نمبر ۴ کی خوبی یہ ہے کہ اس میں مثلث کے ۹ نقش بن جاتے ہیں۔ بظاہر ایک نقش ہوتا ہے لیکن اس ایک نقش میں مثلث کے ۹ نقش مدغم ہوتے ہیں۔ اور یہ نقش اپنے اندر زبردست تاثیر رکھتا ہے۔

۹×۹ کی چال ۴ یہ ہے۔

۵۱	۴۶	۵۳	۶	۱	۸	۶۹	۶۴	۷۱	۳۶۹
۵۲	۵۰	۴۸	۷	۵	۳	۷۰	۶۸	۶۶	۳۶۹
۴۷	۵۴	۴۹	۲	۹	۴	۶۵	۷۲	۶۷	۳۶۹
۶۰	۵۵	۶۲	۴۲	۳۷	۴۴	۲۴	۱۹	۲۶	۳۶۹
۶۱	۵۹	۵۷	۴۳	۴۱	۳۹	۲۵	۲۳	۲۱	۳۶۹
۵۶	۶۳	۵۸	۳۸	۴۵	۴۰	۲۰	۲۷	۲۲	۳۶۹
۱۵	۱۰	۱۷	۷۸	۷۳	۸۰	۳۳	۲۸	۳۵	۳۶۹
۱۶	۱۴	۱۲	۷۹	۷۷	۷۵	۳۴	۳۲	۳۰	۳۶۹
۱۱	۱۸	۱۳	۷۴	۸۱	۷۶	۲۹	۳۶	۳۱	۳۶۹
۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹	۳۶۹

غور کیجئے اس ایک نقش میں ۹ مثلث اس طرح پیوست ہیں۔ اس نقش کا ٹوٹل ہر طرف سے ۳۶۹ آ رہا ہے۔

۵۱	۴۶	۵۳
۵۲	۵۰	۴۸
۴۷	۵۴	۴۹

۶۹	۶۴	۷۱	۳۶۹
۷۰	۶۸	۶۶	
۶۵	۷۲	۶۷	

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

۶۰	۵۵	۶۲	۳۶۹
۶۱	۵۹	۵۷	
۵۶	۶۳	۵۸	

۴۲	۳۷	۴۴
۴۳	۴۱	۳۹
۳۸	۴۵	۴۰

۱۵	۱۰	۱۷	۳۶۹
۱۶	۱۴	۱۲	
۱۱	۱۸	۱۳	

۲۴	۱۹	۲۶
۲۵	۲۳	۲۱
۲۰	۲۷	۲۲

۷۸	۷۳	۸۰	۳۶۹
۷۹	۷۷	۷۵	
۷۴	۸۱	۷۶	

۳۶۹ ۳۶۹

۳۳	۲۸	۳۵
۳۴	۳۲	۳۰
۲۹	۳۶	۳۱

دیکھئے اس طرح بھی ہر طرف کی میزان ۳۶۹ ہی ہے۔ اگر آپ ۹ مثلث کا ایک نقش اس طرح بنائیں کہ جس کے پہلے خانہ میں اسم الٰہی واضح ہو تو اگرچہ فن کے اعتبار سے وہ نقش درست نہیں ہوگا لیکن تاثیر کے اعتبار سے وہ نقش اپنے اندر زبردست قوت رکھے گا اور اس کی تاثیر بہت جلد ظاہر ہوگی۔ مثلاً اگر ہم ۹ اسمائے الٰہی کا ۹×۹ کا نقش بنائیں تو اس میں ۹ مثلث مدغم ہوں گی اور نقش اس طرح بنے گا۔

۱۳۴	سلام	۱۳۶	۵۹	اللہ	۶۱	۳۰۱	رزاق	۳۰۳
۱۳۹	۱۳۷	۱۳۵	۶۴	۶۲	۶۰	۳۰۶	۳۰۴	۳۰۲
۱۳۸	۱۴۳	۱۴۰	۶۳	۵۸	۶۵	۳۰۵	۳۰۰	۳۰۷
۱۹۴	ناصح	۱۹۲	۱۲۲	لطیف	۱۲۳	۲۵۱	رحیم	۲۵۳
۱۹۹	۱۹۷	۱۹۵	۱۲۷	۱۲۵	۱۲۴	۲۵۶	۲۵۴	۲۵۲
۱۹۸	۱۹۳	۲۰۰	۱۲۶	۱۲۱	۱۲۸	۲۵۵	۲۵۰	۲۵۷
۱۹۱	رحمٰن	۲۹۳	۲۸۲	فتاح	۲۸۴	۱۴۰	واسع	۱۴۲
۲۹۶	۲۹۴	۲۹۲	۲۸۷	۲۸۵	۲۸۳	۱۴۵	۱۴۳	۱۴۱
۲۹۵	۲۹۰	۲۹۷	۲۸۶	۲۸۱	۲۸۸	۱۴۴	۱۳۹	۱۴۶

اگر ہم ان ۹ مثلثات کو الگ الگ بنائیں گے تو ان کی صورت یہ ہوگی۔

۱۲۶	سلام	۱۲۴
۱۲۵	۱۲۷	۱۲۹
۱۳۰	۱۲۳	۱۲۸

۱۲۴	لطیف	۱۲۲
۱۲۳	۱۲۵	۱۲۷
۱۲۸	۱۲۱	۱۲۶

۶۱	اللہ	۵۹
۶۰	۶۲	۶۴
۶۵	۵۸	۶۳

۲۵۳	رحیم	۲۵۱
۲۵۲	۲۵۴	۲۵۶
۲۵۷	۲۵۰	۲۵۵

۳۰۳	رزاق	۳۰۱
۳۰۲	۳۰۴	۳۰۶
۳۰۷	۳۰۰	۳۰۵

۲۹۳	رحمن	۲۹۱
۲۹۲	۲۹۴	۲۹۶
۲۹۷	۲۹۰	۲۹۵

۱۹۶	نافع	۱۹۴
۱۹۵	۱۹۷	۱۹۹
۲۰۰	۱۹۳	۱۹۸

۴۸۴	فتاح	۴۸۲
۴۸۳	۴۸۵	۴۸۷
۴۸۸	۴۸۱	۴۸۶

۱۳۲	واسع	۱۳۰
۱۳۱	۱۳۳	۱۳۵
۱۳۶	۱۲۹	۱۳۴

یہ تمام نقوش جو مثلث کے جس خانہ کی چال سے بنیں گے اور اگر ان کو ۹×۹ میں پیوست کیا جائے گا تو ایک نقش بنے گا لیکن وہ ۹ مثلثوں پر مشتمل ہوگا اور اس کی تاثیر زبردست ہوگی۔

نقش مجمع کی یہ چال محبت قسم کے امور میں زیادہ معتبر مانی گئی ہے۔ اس نقش میں اگر ہم اللہ کے وہ اسماء صفاتی پیوست کریں جو جلالی ہوں یا جن کے ذریعہ تفریق وغیرہ کے کام لئے جاتے ہوں تو زیادہ بہتر ہے۔

یہ نقش ایک ہی مرتبہ ۹ حاجتوں کے لئے بنایا جا سکتا ہے اور یہ نقش ایک ہی وقت میں ۹ افراد کے لئے بھی بنا سکتے ہیں۔ مثلاً وہ ۹ افراد جن کا ہم تنزل چاہتے ہوں ان کے نام کے اعداد مع والدہ کے جمع کریں پھر ان میں ۹ متعلقہ اسماء الٰہی کے اعداد بھی شامل کریں جیسے "یا مذل، یا قہار، یا جبار وغیرہ۔ اس کے بعد نقش مجمع چال ۲ کے اعتبار سے پُر کر کے کسی قبرستان میں دبا دیں تو ۹ افراد کا تنزل ایک ساتھ ہوگا۔ یہ نقش صرف ایک فرد نہیں بلکہ ایک جماعت کے لئے کارگر ثابت ہو سکتا ہے۔ اس نقش میں اسماء الٰہی کے بجائے ۹ افراد کے نام بھی

جبرائیل علیہ السلام کی مشقت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ جبرائیل سے پوچھا: "اے جبرائیل! کبھی تجھے آسمان سے بڑی سرعت اور جلدی سے اترنا پڑا؟"

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چار مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ مجھے انتہائی بڑی سرعت سے زمین پر اترنا پڑا۔" جبرائیل نے جواب دیا۔

"کس کس موقع پر؟" حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جبرائیل نے عرض کیا۔ "ایک تو جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو میں اس وقت عرش الٰہی کے پاس تھا۔ مجھے حکم ہوا کہ خلیل علیہ السلام کے آگ میں پہنچنے سے پہلے ہی خلیل علیہ السلام کے پاس پہنچ جاؤ۔ چنانچہ میں بڑی سرعت سے خلیل علیہ السلام کے پاس پہنچا۔"

"دوسری بار جب اسماعیل علیہ السلام کی گردن اطہر پر چھری رکھی گئی تو مجھے حکم ہوا کہ چھری چلنے سے پہلے زمین پر پہنچوں، چنانچہ میں نے چھری چلنے سے پہلے زمین پر قدم رکھا اور چھری کو نہ چلنے دیا۔" "تیسری بار جب یوسف علیہ السلام کو بھائیوں نے کنوئیں میں گرایا تو مجھے حکم ہوا کہ کنوئیں کی تہہ تک پہنچنے سے پہلے زمین پر پہنچوں اور کنوئیں سے پتھر نکال کر حضرت یوسف علیہ السلام کو اس پر بٹھا دوں چنانچہ میں نے ویسے ہی کیا۔" "چوتھی بار یا رسول اللہ علیہ السلام! جب کافروں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دندان مبارک شہید کئے تو مجھے حکم ہوا کہ میں فوراً زمین پر پہنچ جاؤں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دانت مبارک سے گرنے والا خون زمین پر گرنے سے قبل اپنے ہاتھ پر لے لوں۔" یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ نے مجھ سے فرمایا۔ "جبرائیل! میرے محبوب کا یہ خون اگر زمین پر گر گیا تو قیامت تک نہ کوئی سبزہ اگے گا اور نہ درخت۔" "میں بڑی سرعت سے زمین پر پہنچا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خون مبارک اپنے ہاتھوں میں سمیٹ لیا۔"

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

قسط نمبر: ۳۶

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

...ت حاصل کرنے کا ایک عجیب و غریب طریقہ

اس طریقہ پر عمل کرنے کے لئے سب سے پہلے آیت کریمہ یُحِبُّهُم ...فضلہ کے اعداد نکالیں۔ اس آیت کے اعداد ابجد قمری سے ۲۱۸۶ ...اس کے بعد طالب کے نام اور اس کی والدہ کے نام کے اعداد برآمد کریں ...اعداد کو آیت کریمہ کے اعداد میں شامل کر کے طالب کے عنصر کے ...سے ایک نقش حسب قاعدہ تیار کرلیں۔ اور اس نقش کو نوچندی اتوار کو ...ت شمس میں تیار کریں۔

اس کے بعد آیت کریمہ اور طالب مع والدہ کے حروف جدا جدا لکھ کر ان ...عناصر کے اعتبار سے الگ کرلیں۔ پھر تمام حروف کے چار نقش چال ...عنصر کے اعتبار سے لکھ کر عناصر کے اعتبار سے ان کو استعمال کریں اور وہ نقش ...ار کو بنایا تھا اس کو گلے میں ڈال لیں۔ انشاء اللہ چند ہی دنوں میں بے حد ...کی ریل پیل ہوگی اور آمدنی کے ذرائع بڑھ جائیں گے۔ اس ساری ...عمل کو ایک مثال سے سمجھیں۔

ہمارا طالب خلیق احمد ابن میمونہ ہے۔

اس کے اعداد برآمد کئے۔ ابجد قمری سے اعداد برآمد ہوئے۔ ۹۴۶ ان کو ...کریمہ کے اعداد میں شامل کیا۔ ۳۱۳۲=۹۴۶+۲۱۸۶۔ قانون کے ۳۰ ...کر۴ سے تقسیم کیا۔

۳۱۳۲

۳۰

۴)۳۱۰۲(۷۷۵

۲۸

۳۰

۲۸

۲۲

۲۰

۲

تقسیم کے بعد باقی ۲ رہا نقش میں کسر آئے گی اور نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ خلیق احمد کا عنصر برآمد کرنے کے بعد صرف خلیق احمد کے اعداد کو (اس میں ماں کے اعداد شامل نہیں ہوں گے) ۴ سے تقسیم کیا۔

۴)۷۹۳(۱۹۸

۴

۳۹

۳۶

۳۳

۳۲

۱

۴ سے تقسیم کیا تو ایک باقی رہا۔ ایک باقی رہنے کا مطلب یہ ہے کہ خلیق احمد کا عنصر آتشی ہے اس لئے نقش آتشی چال سے بنے گا۔

۷۸۶

۷۷۵	۷۸۹	۷۸۶	۷۸۲
۷۸۷	۷۸۱	۷۷۶	۷۸۸
۷۸۰	۷۸۳	۷۹۱	۷۷۷
۷۹۰	۷۷۸	۷۷۹	۷۸۵

دوسری کارروائی یہ ہے کہ آیت کریمہ کے حروف الگ لکھیں۔ اس طرح
ی ح ب ہ م ی ح ب و ن ہ ا ل ل ہ م ن ف ض ل ہ۔

طالب مع والدہ حروف الگ الگ لکھیں۔

خ ل ی ق ا ح م د م ی م و ن ہ

اب ان حروف کو عناصر کے اعتبار سے تقسیم کریں۔

آتشی حروف۔۔ ہ م ا ہ م ف ہ ا م م م ہ

بادی حروف۔ ی ن ی ن ض ی ی ن و

آبی حروف۔ ق

خاکی حروف۔ ح ل ل ل ح ل ح د

آتشی حروف کل ۱۲ ہیں اور ان کے اعداد ہیں۔ ۳۰۱

بادی حروف کل ۹ ہیں اور ان کے اعداد ہیں۔ ۱۰۲۹

آبی حروف کل ایک ہے اور اس کے اعداد ہیں۔ ۱۰۰

خاکی حروف کل ۸ ہیں اور ان کے اعداد ہیں۔ ۱۷۳۲

آتشی حروف کا نقش آتشی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا۔ اور اس نقش کو طالب اپنے ہاتھوں سے آگ میں جلائے گا۔ نقش میں کسر ہے اس لئے پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۷۵	۷۸	۸۱	۹۷
۸۰	۲۶	۷۳	۷۹
۹۹	۸۳	۷۶	۷۳
۷۷	۷۲	۷۰	۸۲

بادی حروف کا نقش بادی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا اور اس نقش کو ہرے کپڑے میں بند کر کے کسی پھل دار درخت پر لٹکا دے گا۔

[illegible]

۲۵۶	۲۵۷	۲۵۵	۲۶۴
۲۶۳	۲۵۴	۲۶۰	۲۳۹
۲۵۸	۲۵۱	۲۶۱	۲۵۹
۲۵۳	۲۶۳	۲۵۰	۲۵۹

آبی حروف کا نقش آبی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا اور آٹے میں گولی بنا کر طالب اپنے ہاتھوں سے کسی نہر یا دریا میں ڈالے گا۔ اس نقش میں کسر ہے نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۲۴	۲۸	۳۲	۱۷
۳۰	۱۸	۲۳	۲۹
۱۹	۳۳	۲۶	۲۲
۲۷	۳۱	۲۰	۳۲

خاکی حروف کا نقش خاکی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا اور اس نقش کو طالب اپنے ہاتھوں سے کسی اونچی زمین میں دبائے گا۔ اس میں بھی کسر ہے۔ نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۴۳۵	۴۲۹	۴۲۸	۴۳۰
۴۲۶	۴۳۱	۴۳۳	۴۳۰
۴۳۸	۴۲۶	۴۳۱	۴۳۷
۴۳۲	۴۳۶	۴۳۹	۴۲۵

اس فارمولہ کے ذریعہ کوئی بھی شخص دولت مند بن سکتا ہے۔ شرط یہ ہے کہ اس فارمولہ پر صحیح وقت میں صحیح طریقہ سے عمل کر کے اپنے رب کے فضل کی دعا مانگے۔ یہ تو صرف ایک طریقہ ہے اور ہر طریقہ کے کامیاب ہونے میں فضل رب کا محتاج ہے۔ (باقی آئندہ)

چند مجرب اعمال

رد گریختہ

● دعائے ذیل کو ہر روز نماز پنجگانہ کے بعد پڑھنے سے بھاگا ہوا شخص گھر میں واپس آ جائے گا۔

یا من لا یخفی علیہ مکتوم ولا یشذ عنہ معلوم ولا یعالجہ سمع ولا بطء ولہ رفیع از ذ ر بقدرتک علی ما فی قبضتک من اہل المخبوات۔

رد گریختہ

● دعائے ذیل کو ہر روز نماز پنجگانہ کے بعد چند بار پڑھے۔ اللّٰھم یا ذی الصلۃ ورد الصف لہ اسئلک بعزتک وسلطانک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان ترد علی ضالتی فانھا من عطائک وفضلک ورزقک۔

رد گریختہ

● دعائے ذیل کو رد گریختہ کے لئے پڑھا کرے۔ اور نیز اس کو ایک کاغذ پر لکھے اور اس کے گرد آیت الکرسی لکھے۔ پھر اس کاغذ کو اس مکان میں دفن کر دے جہاں گریختہ رہتا تھا۔ اور اس کے اوپر کچھ بوجھ رکھ دے۔

اللّٰھم السماء لک والارض لک وما بینھما لک فاجعل ما بینھما اضیق علی فلان من جلد جمل حتی تردہ علی وتظفرنی بہ۔

رد گریختہ

● ایک چوکور کاغذ پر الشہید الحق لکھے اور اس کاغذ کے درمیانی حصہ میں گریختہ کا نام لکھے۔ پھر آدھی رات کو زیر آسمان انہی دونوں اسموں کو ستر بار پڑھے۔

رد گریختہ

● دعائے ذیل کو ہر روز نماز پنجگانہ کے بعد چند بار پڑھا کرے۔

اللّٰھم لا الٰہ الا انت لک السموٰت والارض وما بینھما فاجعل الارض علی کذا اضیق من جلد جمل حتی تمکننی منہ انک علی کل شیء قدیر۔

بندش خون حیض

● آیات ذیل کو اس عورت کی ران پر لکھے جس کو خون جاری ہو تو خون بند ہو جائے گا۔ ان الذی فرض علیک القراٰن لرادک الی معاد لکل نبا مستقر لکل نبا مستقر لکل نبا مستقر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔ اور اگر کلام ذیل کو تین پارچہ کاغذ پر لکھے اور عورت کے دامن کی اگلی طرف ایک تعویذ اور اس کے دامن کی پچھلی طرف دوسرا تعویذ باندھ دے۔ اور تیسرا تعویذ عورت کی ناف کے مقابل باندھے خون تھم جائے گا۔

وما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل انقلبتم باادم با لف لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم ھج ھج لج لج الج الج لمحطاس مے حطاس ھی۔

اطلاع دفینہ

● سورۂ شعراء کو آیت ذیل کے ساتھ کاغذ پر لکھے اور سفید مرغ کی گردن میں باندھ دے۔ اس مرغ کے سر پر دو تاج ہوں پھر اس کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں کوئی دفینہ ہونے کا شک ہو۔ دفینہ سے مراد خزانہ یا مدفون شدہ تعویذات ہیں۔

واذ قتلتم نفسا فادّٰرءتم فیھا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون فقلنا اضربوہ ببعضھا کذٰلک یحی اللّٰہ الموتٰی ویریکم اٰیٰتہ لعلکم تعقلون۔

اطلاع دفینہ

● سورۂ شعراء لکھے اور سفید مرغ کی گردن میں باندھ کر اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو۔

اطلاع دفینہ

● کلام ذیل کو ایک کاغذ پر لکھے جب کہ چاند زائد النور ہو اور کاغذ کو کنواری لڑکی کے بارچہ تار میں لپیٹے پھر اس کاغذ کو بطور تعویذ لپیٹ کر سوزن

سے مرغی کے پر میں سی دے۔ اس مرغ کے سر پر دو تاج ہوں پھر اس مرغ کو اس مکان میں چھوڑ دیں جہاں دفینہ کا گمان ہو بروز یکشنبہ بوقت زوال اس عمل کو سرانجام دے۔

وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ۔

اطلاع دفینہ

● حرف ز کو آٹھ سو مرتبہ سفید مرغ کے کان میں پڑھے اور اس کو اس مکان میں چھوڑ دے جہاں دفینہ کا احتمال ہو۔

اطلاع دفینہ

● حرف ک کو اسی صورت پر بیس دفعہ لکھے جب کہ چاند زائد النور ہو اور پھر اس لکھے ہوئے کاغذ کو سفید داغ دار مرغ کی گردن میں باندھ دے اور اس کو اس مکان میں چھوڑ دے جہاں دفینہ کا احتمال ہو۔

اطلاع دفینہ

● سورۂ نساء کی آیت ذیل کو نئے ظروف میں لکھے اور آب باراں سے دھوئے اور اس پانی کو اس مکان میں چھڑکے جہاں دفینے کا گمان ہو۔ خواب میں اطلاع ہو جائے گی۔

اطلاع دفینہ

● سورۂ عبس کو اس مقام پر پڑھے جہاں دفینہ کا گمان ہو۔ خواب میں اطلاع ہو جائے گی۔

استخارہ در خواب

● پہلوئے راست کے بل سوئے اور سونے سے پہلے ایک ایک دفعہ والشمس اور واللیل اور کافرون اور توحید اور فلق اور ناس پڑھے۔ پھر ایک دفعہ یہ پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ اَرِنِيْ فِيْ مَنَامِيْ یہاں اپنی حاجت بیان کرے۔ وَاجْعَلْ لِّيْ مِنْ اَمْرِيْ فَرَجًا وَّ مَخْرَجًا ایک ہفتہ تک یہ عمل کرے اس عمل سے اس کو کوئی شخص خواب میں نظر آئے گا جو اس کو اس کا علاج بتا دے گا۔ جس میں وہ متردد ہے۔

استخارہ در خواب

ایک ایک دفعہ والشمس اور واللیل اور کافرون اور توحید اور فلق اور ناس پڑھے۔ بعد ازاں توحید پھر یک صد دفعہ پڑھے اور یک صد دفعہ صلوات پڑھے

پھر پہلوئے راست پر باوضو سو جائے۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک کسی امام یا مرحوم مومن کو خواب میں دیکھنے کے لئے کیا جا سکتا ہے۔

استخارہ در خواب

● غسل کرکے پاکیزہ لباس سے پاکیزہ فرش پر پہلو اور سونے سے پہلے پندرہ دفعہ سورۂ الم نشرح اور پندرہ مرتبہ سورۂ والضحیٰ پڑھ کر مانگے۔ عالم بستر خواب پر تنہا سوئے۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک کرے۔

استخارہ در خواب

● شب چہارشنبہ کو کلمات ذیل کو باوضو اپنی ہتھیلی پر لکھ کر سو جائے۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک کرے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ بسم اللّٰہ اشهت كلت بهت بهت

استخارہ در خواب

● کلمات ذیل کو اپنے کف راست پر لکھ کر سو جائے۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک کرے۔ بسم اللّٰہ سمت هت بهت لهت۔

استخارہ در خواب

● کلمات ذیل کو اپنی کف دست پر لکھ کر سو جائے۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک کرے۔ بسم اللّٰہ بهت هت نهت لهت لهم مے مے مے

وھے ص م ھ ۷ ااا ااا ززہ سہ ودو سیں

ااا سم ھ ااا ودو

۹ ع ل ھ ااا م ك

لماہ

استخارہ در خواب

● سات روز سے روزے رکھے اور ہر رات نماز عشاء کے بعد سورۂ ملک کو سات مرتبہ پڑھے بعد ازاں چار رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں سات مرتبہ الحمد اور سات مرتبہ سورۂ ملک پڑھے۔ لیکن شب ہفتم میں سورۂ ملک کو چودہ مرتبہ پڑھے

استخارہ در خواب

● بوقت خواب چند دفعہ یانوُرُ یاناسطُ یاظاہرُ پڑھے۔

استخارہ در خواب

● آیت ذیل کو پارچہ کتان پر لکھے اور بوقت خواب سرہانے کے نیچے رکھے اور نیز اسی آیت کو چند بار پڑھ کر دعا مانگا کرے۔

استخارہ در خواب

● یاہادیُ یا خبیرُ یا مُبِیْنُ کو بوقت خواب پڑھے۔ اور ہر ایک کو چند مرتبہ پڑھنے کے بعد ایک مرتبہ یہ پڑھا کرے۔ اِھْدِنِیْ یَا ھَادِیْ خَبِّرْ لِیْ یَا خَبِیْرُ بَیِّنْ لِیْ یَا مُبِیْنُ۔

● ● ● ● ● ● ● ●

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ ان کے منہ اور ہاتھ آثار وضو سے چمکتے ہوں گے تو جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔ (بخاری و مسلم)

مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرے کے گناہ نکلے یہاں تک کہ پلکوں کے نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ہاتھوں کے ناخنوں سے نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کانوں سے نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس کے علاوہ۔ (مالک و نسائی)

جو شخص ایک ایک بار وضو کرے تو یہ ضروری بات ہے اور جو دو دو بار کرے اس کو دوگنا ثواب ہے اور جو تین تین بار دھوئے تو یہ میرا اور اگلے نبیوں کا وضو ہے۔ (امام احمد)

جو شخص سخت سردی میں وضو کرے اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔ (طبرانی)

جو شخص وضو پر وضو کرے اس کے لئے دس نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ترمذی)

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر۳

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھپ جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (مدیر)

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
۹۱	قاضی محمد سیف الدین	حیدرآباد	T. No /265/5
۹۲	محمد رفیق	احمد نگر، مہاراشٹر	T No. /503/8
۹۳	محمد سردار شاد	مدراس	T No 502/8
۹۴	ڈاکٹر سراج الدین	پلکھوا، غازی آباد	T No 2/2
۹۵	محمد اسرائیل	گڑیہ، جھارکھنڈ	T No 462/8
۹۶	محمد صلاح الدین ایوبی	دربھنگہ، بہار	T No /121/7
۹۷	محمد خورشید احمد نجار	نوگام، کشمیر	T No. 3/7/7
۹۸	فضل الرحمٰن خاں	ممبئی، مہاراشٹر	T. No 469/8
۹۹	مولانا محمد عبداللہ مظاہری	نوادہ، بہار	T. No. 505/8
۱۰۰	محمد رفیق عالم قاسمی	گڑیہ، جھارکھنڈ	T No 486/8
۱۰۱	مرزا اسد اللہ بیگ	نظام آباد	T No 504/8
۱۰۲	محمد اسلم تیلی	سہارنپور	T. No 494/8
۱۰۳	بشریٰ بتول	محبوب نگر	T No 246/5/1
۱۰۴	احمد اللہ خاں	حیدرآباد	T. No 133/4
۱۰۵	شاہد حسین	بجنور	T No 401/7
۱۰۶	غلام محمد ڈار	سرینگر، کشمیر	T. No 300/7
۱۰۷	عبداللہ حامد	محبوب نگر	T No 246/5/2
۱۰۸	حافظ لیاقت علی	بیکانیر، راجستھان	T. No. 01/0/2001
۱۰۹	ہلال احمد قریشی	اننت ناگ، کشمیر	T. No 501/8
۱۱۰	خالد محمود	لندن	T. No 499/8
۱۱۱	قمر الحسن خان	لکھنؤ، یوپی	T No 264/6
۱۱۲	قاری اسلم	دھمدھیڑہ، مظفر نگر	T. No. 00/97
۱۱۳	محمد عمران انصاری	بلرامپور، یوپی	T. No./307/06
۱۱۴	عنبر فاطمہ	بنگلور	T No. 457/08
۱۱۵	محمد [illegible] اختر	لدھیانہ، پنجاب	T. No. 296/6
۱۱۶	نگار سیدہ	ممبئی، مہاراشٹر	T. No. 412/7
۱۱۷	زبیر احمد	ملکاپور، مہاراشٹر	T. No. 425/8
۱۱۸	شاہین بیگم	اورنگ آباد، مہاراشٹر	T. No. 281/5
۱۱۹	محمد جاوید قادری	بشیر گنج، بیڑ	T No. 440/8
۱۲۰	حافظ محمد زکریا	جھنجھنو، راجستھان	T. No 456/8
۱۲۱	ثناء اللہ قاسمی	جونپور، یوپی	T. No 441/8
۱۲۲	سید کلیم اللہ	بنگلور، کرناٹک	T. No. 445/8

باقی ماندہ تمام شاگردوں کو مندرجہ ذیل تفصیل بھجوانی ہے۔ تفصیل لفافہ میں رکھ کر بھی بھجوا سکتے ہیں لیکن اگر پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھجوا دیں تو بہتر ہوگا۔ جن شاگردوں کا ٹی نمبر جاری نہیں ہوا تھا وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوا دیں۔

نام ________ ولدیت ________ ٹی نمبر ________ مکمل پتہ ________ فون رموبائل نمبر ________

فون نمبر لکھیں تو ایس ٹی ڈی کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

تابعہ یعنی ام الصبیان کا علاج

یہاں ہم وہ گفتگو بھی نقل کرتے ہیں جو موذیہ (ام الصبیان) اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے مابین ہوئی۔ یاد رہے کہ ام الصبیان وہ بلا ہے جو گھروں کو گرا دیتی ہے، بستیوں کو برباد کر دیتی ہے، رزق کی خیر و برکت اڑا دیتی ہے، شرارتوں اور مصیبتوں کو بڑھا دیتی ہے۔ حضرت جبرئیل سے روایت ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو تمام سرکش جنوں اور شیطانوں کو قید کرنے کا حکم ہوا تو زمین و آسمان کے تمام لشکر حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے مگر ام الصبیان نہیں آئی۔ لشکر نے سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا کہ یا سیدنا! کیا آپ نے ام الصبیان کو امان دے دی ہے حالانکہ آپ کی امت میں جو بھی تکلیف و مصیبت ہے تو زیادہ تر اسی کی پھیلائی ہوئی ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسی وقت حکم دیا کہ ام الصبیان کو فوراً حاضر کرو۔ وہ فی الفور زنجیروں میں جکڑے ہوئے اور گلے میں طوق ڈالے ہوئے حاضر ہو گئی۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کو دیکھا تو آپ بے اختیار سجدے میں گر گئے اور اپنے رب کا شکر ادا کرنے لگے۔ اس کے بعد وہ ام الصبیان سے مخاطب ہوئے اور کہنے لگے اے ملعونہ! میں نے تجھ سے زیادہ کسی کو ہیبت ناک اور خطرناک نہیں دیکھا بتلا تیرا نام کیا ہے؟ اور تو کیا کرتی ہے؟

ام الصبیان نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو گھور کر دیکھا۔ وہ بری طرح بلبلائی، وہ اپنے پاؤں پٹختی رہی اور جواب دینے سے کتراتی رہی۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے فرمایا۔ اے سلیمان! اس ملعونہ کو آگ سے جلا دو اور اس کی راکھ کو آگ میں اڑا دو۔ تب وہ ملعونہ بولی یا سیدی تجھ کو خدا کی قسم ہے مجھ کو آگ کا عذاب نہ دیجیے، آگ سے عذاب دینا خدا کا خاصہ ہے۔ اس عذاب میں تخفیف کیجیے، میں آپ کو اپنا نام و کام بتاتی ہوں۔ جب وہ بولی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تجھے سخت عذاب دوں گا، کیوں کہ تو نے اپنی شرارتوں اور خباثتوں سے ساری دنیا کو پریشان کر رکھا ہے۔ اس کے بعد ام الصبیان نے کہا اے سیدی! بے شک میں ام الصبیان ہوں اور یہی میرا نام ہے۔ میں گھروں کو ویرانہ بنا دیتی ہوں، قبروں کو آباد کرتی ہوں، بچوں کو خاص طور پر ہلاک کرتی ہوں، جہاں سے گزرتی ہوں ان کی صحت کو تباہ کرتی ہوں، لوگوں کو فقر و فاقہ کی طرف لے جاتی ہوں، عورتوں کی گودیں خالی کر دیتی ہوں، میں ہر قسم کی بیماریاں پھیلانے کی صلاحیت رکھتی ہوں، کھیتیوں کو مسمار کر دیتی ہوں۔ سلیمان علیہ السلام نے کہا اے ملعونہ! تو عورتوں اور بچوں کو کس طرح ہلاک کرتی ہے اور پانی اور کھیتی کو کس طرح ختم کرتی ہے؟ کہا اس نے اے نبی اللہ! میں مرد اور عورتوں کو اندر سے کھوکھلا کر دیتی ہوں، بچوں کی ہڈیاں چوس لیتی ہوں، ان کا گوشت کھا جاتی ہوں، ان کی ماؤں کی گود خالی کر دیتی ہوں اور ان عورتوں اور بچوں کا انتخاب کرتی ہوں جن کی آنکھیں سیاہ ہوں اور ان کو چنتی ہوں جن کا چہرہ سرخ ہو پھر میں ان کا خون چوستی ہوں اور ان کی رنگت کو زرد کر دیتی ہوں۔ یہ سننے کے بعد حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ اے ملعونہ! اتنی ساری شرارتوں اور خباثتوں کے بعد تو مجھ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ میں تجھے عذاب نہ دوں، میں تجھے [illegible] جیتے جی قید کروں گا اور تجھ پر تانبہ اور قلعی چڑھاؤں گا تجھے سخت عذاب دوں گا جس کا تو تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اس نے کہا مجھے سخت عذاب نہ دیجیے، میرے بارہ نام ہیں اور میرے پاس ایک خاتم ہے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے ڈرتے ہیں۔ میں آپ کو ایک عہد لکھاتی ہوں جس کے پاس یہ عہد ہوگا میں اس پر اپنا تصرف کرنے پر قادر نہیں ہو سکوں گی جو شخص اس عہد کو اپنے پاس رکھے گا وہ ہر بلا سے محفوظ رہے گا اور کوئی بھی آفت اس کے قریب تک نہ پھٹکے گی اور اس عہد کو حاملہ عورت اپنی کمر میں لٹکائے گی تو حمل محفوظ رہے گا اور وضع حمل کے بعد اگر عورت اپنے بچے کے گلے میں لٹکا دے گی تو بچہ محفوظ رہے گا، جب تک وہ تعویذ اس کے گلے میں رہے گا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا او ملعونہ! وہ عہد اور وہ تعویذ بیان کر۔ اور یہ قسم بھی کھا کر تو اس شخص کے قریب نہیں جائے گی جس کے پاس یہ تعویذ رہے گا۔

اسی دوران حضرت میکائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے بھی پوچھا کہ تو کون ہے؟ اس نے پھر وہی سب کچھ بیان کیا جو حضرت سلیمان علیہ السلام سے بیان کیا تھا۔ حضرت میکائیل علیہ السلام نے بھی وہی کہا جو حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا تھا کہ تو وعدہ کر کہ جس کے پاس یہ میثاق اور یہ تعویذ ہوگا تو اس کے قریب نہیں پھٹکے گی۔ اس نے قسم

کھائی اور کہا یا سیدی! مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کی حکومت کون و مکان پر ہے کہ میں اس شخص پر ظلم نہیں کروں گی جس کے پاس یہ عہد ہوگا، اس کے مکان کے قریب نہیں پھٹکوں گی نہ دن میں اور نہ رات میں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ تو اس سے بھی بڑی قسم کھا کر بتا کہ تو اس شخص کے قریب نہیں آئے گی جس کے پاس یہ عہد ہوگا۔ اس نے کہا کہ میں قسم کھاتی ہوں اس رب کی جس نے اس دنیا کو پیدا کیا اور قسم کھاتی ہوں اس کے مقرب فرشتوں کی کہ میں اس شخص کے پاس نہیں جاؤں گی جس کے پاس یہ میثاق ہوگا، میں اس کے اور اس کے گھر کے قریب بھی نہیں پھٹکوں گی اور جو شخص اس عہد کو اپنے پاس رکھے گا میں اس کے جسم کے تمام اعضاء سے اس کے دل سے، اس کے بالوں سے اور اس کی رگ رگ سے نکل جاؤں گی بالکل اس طرح جس طرح بال آٹے میں سے نکالا جاتا ہے پھر میکائیل علیہ السلام نے کہا حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ عزیمت سنائی۔

عزمتُ ايّها التابعة باسم اللّٰه المشرقي والبناية المطارق و مالك الملك و بحق نوره العظيم وهو الرحمن الرحيم و بحق الذى لا الٰه الا هو الحي القيوم و اعزم عليك بالجنة والنار والعزيز الغفار العظيم القهار خالق الليل والنهار و اعزم عليك بالصنام والارض بكلمات اللّٰه التامات الهياش و بابراهيم خليل اللّٰه و بكلامه و بعيسى روح اللّٰه و بموسىٰ كليم اللّٰه و توراة و بمحمد صلى اللّٰه عليه وسلم و شفاعته خير الانبياء و خاتم الرحمن الذى خطر اللّٰه من بخير القدرة القدوس القدوس و اعزم عليك بكلامه اللّٰه الطاهر المكنونة المخزونة و بالهيبة اغثاني ولو لوا و بانيل واعزم عمليات بنور اللّٰه و بمصابيح النور الذى يقول ما سمعت ولا هربت ولا نكت و ضربت و اللّٰه يُرسَلُ عليكما شواظٌ مِّن نارٍ وَّ نحاسٌ فلا تنتصران و بحق لا الٰه الا اللّٰه هو الذي لكم ام على اللّٰه تفترون لا الٰه الا اللّٰه هو سبحانهٗ عما يشركون الٰهٗ ربكم اللّٰه الذى خلق السمٰوٰت محسنين تك فان امنوا بمثل ما امنتم به فقد اهتدوا و للعلم تک و بعد عن جاهل كتابى هذا بسدر و عقار دائم جند لهم فى السماء والارض امين بلسانه و سلطان سلطانه و بخاتم سليمان ابن داؤد عليه السلام الذى من اللّٰه به عليه و بخاتم جبرائيل و ميكائيل و اسرافيل و عزرائيل و محمد اجمعين و بحق هذه الاسماء

✿ ن ع ≡ ااا ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿ ✿

سلیمان علیہ السلام کی قسم ہے یہ ہے باسم اللّٰه و باللّٰه و من اللّٰه و لا الٰه الا اللّٰه و لا غالب الا اللّٰه ولا حول ولا قوة الا باللّٰه العلي العظيم اقسمت عليكم يا معشر الارواح المعلومات و اصحاب الصلاح والموماح المعمورات و ركاب الرياح والمشرقين الشيخ من السماء الى الارض و اصحاب البرق و اصحاب النور و السمت عليكم باسماء العظام والكلمات اكرام و بحق الاسماء المقلاق فى اعناقكم ولما عقابكم و هى بمطر باسل طوطانيل القيط هطاهودى جلجيش واهم حرحانيل ايتها الارواح الروحانية اصحاب السماء و اصحاب الشمالية والمحفة النارية انزلوا الصنمانكم و كبار كبه الى الارض الارض تظللكم ولا نساء نقلحم محق او كاحض اصابت ال شداء ضد الكتاب بسم اللّٰه الذى و ضد على الملائكة و هم يحربون ولا يا كلون ولا يشربون و عن ذكر اللّٰه لا يفترون و بخاتم رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم الذى على آثارهم و جعلنا من بين ايديهم سدًا و من خلفهم سدًا و ما شاء رب من التماثيل فانا لزات القرآن تغوراً تک و ننزل من القرآن الا خسارا تک۔

اس کے بعد اس طلونا خ ۱۲ نام بتائے جو یہ ہیں۔ طراس ۱، طرطوس ۲، یقوس ۳، لیوفرد ۴، معروس ۵، قروس ۷، جعدوس ۸، سرقوس ۹، ویس ۱۰، طموس ۱۱، ام اصفیان ۱۲، طمروس۔

خاتم یہ ہے۔

وز	✿ غ	اااع	✿ ث	۲ش	اااق	ن ✿
✿ خ	ااااع	✿ ث	وف	۲ش	ااا ح	✿ ف
ااااع	✿ ث	۲ش	اااق	✿ ف	وز	✿ غ
✿ ث	۲ش	ااا ج	✿ ز	وز	✿ خ	اااع
۲ش	ااا ح	✿ ف	وز	✿ غ	اااع	✿ ث
اااا ج	✿ ف	وز	✿ غ	ااااع	✿ ث	۲ش
✿ ن	وز	ااااع	ث	✿	۲ش	ااا ج

طلسم یہ ہے

ح ح ح ح ۹۱۷۱۹۱۸۱۱۱۱ے۹ ۹ و ح

۱۵ ۱۸ ۱۱ ے۱۱

۵ س س س ۱۱۱ ۵۵ سہ سہ سہ با ۞ ۴م الاول س لا

ل او ا ے

۱۲۲۹ ح و و ط و ا ح و ے ۱۱۱ ے ۱۸۱۵۵۴

ا ے ا ے و و کل و ا ہ

۱۱۱ ح ے ے و ۸۸ و ۱۶۱۵۵ ط لا و ح ۞

ے۹ ح ۞ ے والوان کے ساتھ طیاطیل بھی لکھیں۔

ووبہ جن طلطھطل لسطھطل نھطھطل نھد طھطل

فور طور طیل جسطیطس للھطھطل

عہد سلیمان علیہ السلام کے بیان میں

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے تھے ایک بوڑھی جنیہ حاضر ہوئی جس کے دانت ہاتھی کے مانند تھے اور اس کے بال کھجور کے ریشوں کی طرح تھے، اس کے منہ اور ناک سے نتھنوں سے دھواں نکلتا تھا، اس کی آواز گرجنے والے بادلوں کی سی تھی، اس کی آنکھیں بجلی کی طرح چمکتی تھیں، وہ بہت بدشکل اور بہت بڑی آواز والی تھی۔ جب حضرت سلیمان علیہ السلام نے اس کی طرف دیکھا ہیبت کے مارے سجدے میں گر گئے پھر سر اٹھایا اور اس سے مخاطب ہوئے اور کہا اے بدصورت، بھونڈی شکل والی میں نے تجھ سے زیادہ بدشکل کوئی نہیں دیکھا تو بتا کون ہے؟ اور کیا کرتی ہے؟ اس نے کہا میرا نام ہمت بنت ہمت ہے اور میری کنیت ام الصبیان ہے۔ میں زمین و آسمان کے درمیان ہوا میں رہتی ہوں، سلیمان علیہ السلام نے کہا ملعونہ تو کن پر مسلط کی جاتی ہے۔ اس نے کہا بڑے مرد اور بڑی عورتوں پر ان لوگوں پر جو آیات قرآنی سے محروم ہوں اور جن کے پاس خاتم نہ ہو، اس نے کہا یا نبی اللہ! میں عورتوں کے ہر بال میں سرایت کر جاتی ہوں اور ان کی رگوں میں خون بن کر تحلیل ہو جاتی ہوں، تین ہزار رنگ بدلتی ہوں اور گدھے کے مانند رینکتی ہوں، اونٹ کی طرح کراہتی ہوں اور کتے کی طرح بھونکتی ہوں اور سانپ کی طرح سیٹی مارتی ہوں اور چیتے کی طرح غراتی ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تجھے زنجیروں میں باندھ کر تجھ کو سمندر کی گہرائیوں میں قید کر دوں گا اور ذلت و رسوائی کے ساتھ تجھے سزا دوں گا۔ اس نے کہا یا نبی اللہ! مجھے آپ معاف کر دیجئے اور مجھ سے عہد و میثاق لے لیجئے میں اس کو بتاؤں گی جس کے پاس یہ اسماء ہوں گے، میں کبھی اس کے قریب نہیں جاؤں گی۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا تیرا نام کیا ہے؟ انہوں نے کہا الھمت بنت الھمت اور میری کنیت ام الصبیان اور میرے دس نام یہ ہیں۔

(۱) للوس (۲) سطروش (۳) صیلوش (۴) زرتوش (۵) مروش (۶) ایاتوش (۷) الحطوش (۸) توش (۱۰) مقرقوش (۱۰) حام ہلام

اس نے مزید کہا میں لوگوں کا گوشت کھاتی ہوں، خون پیتی ہوں، پس آپ مجھ سے عہد و میثاق لے لیں کہ میں اس کے جان و مال کو نقصان نہیں پہنچاؤں گی جس کے پاس تیری کتاب ہوگی، حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا تیرا عہد و میثاق کیا ہے؟

اس نے کہ میں ے عہد دیتی ہوں۔

(۱) عہد اول بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم بحق الذی لہ التھلیل والتکبیر و التعظیم والتحمید النور وابنھا صادق الوعد فقال لنا ابرھتہ.

جس کے پاس یہ اسماء ہوں گے میں اس کے قریب نہیں بھٹکوں گی۔

(۲) عہد ثانی بحق الذی تجلی تجل جعلہ دکًا و خر موسٰی صعقا من نورٍ و نظر فتدکر جلالہ.

(۳) عہد ثالث البلطلو بحق الذی امسک السمٰوٰت بغیر عمد الملک القدوس الحی المیت باعث النفوس.

میں ان کلمات سے دور ہو جاؤں گی۔

(۴) عہد رابع البلبنۃ وحق الطور بکتاب مسطور و بحر مسجور و حق خالق النور و باعث من فی القبور.

جو ان کلمات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا اس سے دور بھاگوں گی

(۵) عہد خامس البلبنۃ و حق من ھو الذی من ھو نور فوق نور النور الذی یظھر من نور و حق الرحمن الملک الدیان المھیمن العزیز الجبار الذی ھو فی کل مکان.

جن کے پاس یہ کلمات ہوں گے میں ان کے بھی قریب نہیں جاؤں گی۔

(۶) عہد سادس البلمۃ و حق الذی رفع السماء الطباق بغیر عمد و لا بخلاق و اکبر ائمۃ النفاق و بسم الرزق الخلاق ذالک رب السموٰت و رب العرش۔

جو ان کلمات کو اپنے پاس رکھے گا میری رسائی اس تک نہیں ہوگی۔

(۷) عہد سابع بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم و بحق الذی لا

الله الاھو عالم السر وما اخفی و حل کرسیک و عز الملک
نوقلك و غالبك ملکت مه الجن والانس والطیر الصافات
والریح العاصفات.

جن کے پاس یہ کلمات ہوں گے میں اُن کے قریب تک نہیں جاؤں گی۔

بچوں کی ام الصبیان کا علاج

اگر کسی بچے کو ام الصبیان کا اثر ہوجائے تو ان کلمات کو پڑھ کر اس کے دونوں کانوں پر دم کردیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ایھا الملل بالذی رفع اذریس مکانا علیا و بالذی قال السموٰت والارض ائتیا طوعا او کرھا قالتا اتینا طائعین للہ رب العالمین فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ مندرجہ ذیل کلمات پڑھ کر کسی تیل پر دم کرلیں اور اس تیل کی مالش بچے کے پورے جسم پر کریں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم لو انزلنا ھذا القرآن علی جبل لرأیتہ خاشعا متصدعا من خشیۃ اللہ و قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فآمنا بہ ولن نشرک بربنا احدا وانہ تعالی جد ربنا ما اتخذ صاحبۃ ولا ولدا وانہ کان یقول سفیھنا علی اللہ شططا۔

جس بچے کو نیند نہ آتی ہو

اگر کسی بچے کو نیند نہ آتی ہو تو ہرن کے چمڑے پر مندرجہ ذیل کلمات لکھیں اور لکھتے وقت عود اور مصطگی سے دھونی دیں اور پھر ان کلمات کو بچے کے تکیہ کے نیچے رکھ دیں۔ انشاء اللہ بے خبر سوئے گا۔

کلمات یہ ہیں بھلص۔ السطعا معط لعط لطمس جعل

☆ اگر اس عزیمت کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیں تب بھی نیند خوب آئے گی۔

ک ۵۲۶ حل ال رخ ۱۱۱۸۸ ال ۲۵ ع ال احد

☆ مندرجہ ذیل کلمات اگر لکھ کر بچے کے گلے میں ڈال دیں تو بچہ گہری نیند سوئے گا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہ یتوفی الانفس حین موتھا و التی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی ان فی ذلک لآیت لقوم یتفکرون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

جو مٹی کھاتے ہوں

جو مٹی کھاتے ہوں ان کو مندرجہ ذیل کلمات گیہوں کی روٹی پر لکھ کر کھلادیں۔ انشاء اللہ مٹی کھانا چھوڑ دیں گے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم فاصبر صبرا جمیلا واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغدوۃ والعشی یریدون وجھہ، یاایھا الذین امنوا اصبروا وصابروا ورابطوا واتقوا اللہ لعلکم تفلحون۔

جو بچہ بستر پر پیشاب کرتا ہو

جو بچے بستر پر پیشاب کرنے کے عادی ہوں ان کے گلے میں مرغ کی کلغی (تاج) لٹکا دیں۔ انشاء اللہ یہ عادت چھوٹ جائے گی۔

قوت حافظہ بڑھانے کے لئے

جن بچوں کی قوت حافظہ کم ہو تو اس کو بڑھانے کے لئے اور بچوں کے اندر ذہانت پیدا کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کلمات طشتری پر گلاب و زعفران سے لکھ کر ۲۱ دن تک نہار منہ پلائیں۔ تازہ پانی سے دھو کر پلائیں، لکھتے وقت زبر زیر لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم رب اشرح لی صدری و یسرلی امری واحلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی علم الانسان مالم یعلم. سنقرئک فلا تنسی

☆ ۱۱۱م ☆ ۱۱۱۱ ☆

رحیمٌ شکورٌ ثابتٌ ظھیراً بشیرٌ ولیٌّ

بچوں کی نظر اتارنے کے لئے

اگر بچوں کو نظر لگ جائے تو سات لال مرچ لیں اور ہر ایک مرچ پر سات مرتبہ سلام قولا من رب رحیم پڑھ کر دم کرکے بچے پر سات مرتبہ اتار کر جلادیں۔ انشاء اللہ نظر اتر جائے گی۔ بچے کے گلے میں یہ تعویذ ڈالیں۔

یاممیت		یاممیت
	یاممیت	
یاممیت		یاممیت

عجیب وغریب عمل

اگر کوئی شخص دوران سفر کسی دشمن یا راہزن کا خوف محسوس کرتا ہے یا دل کو اس بات کا ڈر ہے کہ کوئی قاتل یا لٹیرا اس پر حملہ آور ہوگا تو اس کو چاہئے ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ستر مرتبہ سورۂ فاتحہ پڑھے، ستر مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے، ستر مرتبہ سورۂ قریش پڑھے، اس کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر "یااللہ، یا حفیظ، یا حفیظ، حفیظ" پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے اور یہ اسماء الٰہی لاتعداد مرتبہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ دشمن اور راہزنوں سے محفوظ رہے گا۔

دشمن سے محفوظ رہنے کے لئے

جنگل کی طرف جائیں اور وہاں سے چار پتھر جو کنکری کی شکل میں ہوں اٹھائیں، پہلی کنکری پر تین مرتبہ حسبی اللّٰہ من کلّ شیٍ پڑھ کر دم کریں اور اپنے دائیں طرف پھینک دیں۔ دوسری کنکری پر تین مرتبہ اللّٰہ یغلب علی کلّ شیٍ پڑھ کر اپنے بائیں طرف پھینک دیں، تیسری کنکری پر لا یقف لا یری اللّٰہ شیٍ تین مرتبہ پڑھ کر دم کرکے اپنے سامنے پھینک دیں اور چوتھی کنکری پر لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم تین مرتبہ پڑھ کر دم کرکے اپنے پیچھے پھینک دیں۔

دشمن کو بھگانے کے لئے

ریت پر کھڑے ہوکر ۱۳ مرتبہ یہ آیات پڑھیں پھر اپنے دونوں پیروں کے نیچے کی ریت اٹھا کر دشمن کے گھر کے سامنے اس ریت کو ڈال دیں۔ انشاء اللہ دشمن وہاں سے بھاگ جائے گا۔ آیات یہ ہیں قل کونوا حجارۃ۔ و اوجس فی نفسہ خیفۃ موسیٰ و جعلنا من بین ایدیھم سدًا و من خلفھم سدًا۔ و جعلنا فی اعناقھم اغلالا فھم لا یبصرون۔

چوری دریافت کرنے کا عمل

لوہے کی چار میخیں لیں۔ اس میخ کے ایک طرف کھیعص دوسری طرف یس والقرآن الحکیم تیسری طرف ص والقرآن اور چوتھی طرف ق والقرآن المجید لکھ کر زمین میں گاڑ دیں اور مشتبہ لوگوں کو حکم دیں کہ وہ ان چاروں میخوں کے چاروں طرف حلقہ بنا کر بیٹھ جائیں اور ان میخوں پر ضرب ۸ مرتبہ لگائیں۔ ایک مرتبہ سورۂ ملک پڑھ کر چاروں میخوں پر ایک بار ضرب لگائیں۔ اس طرح ۸ مرتبہ کریں۔ اس کے بعد مشتبہ لوگوں کو کھڑا ہونے کا حکم دیں۔ جو شخص چور ہوگا وہ اس وقت کھڑا نہیں ہوگا جب تک یہ چاروں کیلیں زمین سے نہ نکال دی جائیں۔

چور نوالہ نہیں نگل سکے گا

تھوڑا سا آٹا جو کالے گراس کو اس طرح گوندیں کہ اس میں نمک نہ ملائیں پھر اس کی روٹی پکا کر اس کا نوالہ بنالیں اور مندرجہ ذیل آیات ایک ایک مرتبہ پڑھ کر ہر نوالہ پر دم کردیں اور تمام مشتبہ لوگوں کو ایک لقمہ کھلائیں جو چور ہوگا وہ اس نوالے کو نہیں نگل سکے گا۔ آیات یہ ہیں بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم قال معاذ اللّٰہ ان ناخذ الا من وجدنا متاعنا عندہ انا اذا لظٰلمون۔ ان اللّٰہ لا یخفی علیہ شیٌ فی الارض ولا فی السماء۔ و اذ قتلتم نفسا فادّٰرءتم فیھا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔ والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا نکالا من اللّٰہ۔ ان لدینا انکالا و جحیما و طعاما ذا غصۃ و عذابا الیما۔ حتیٰ اذا بلغت الحلقوم۔

چور کو خواب میں دیکھنا

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ چور کو خواب میں دیکھ لے تو ان ہندسوں کو باوضو ہوکر اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر لکھ کر سوجائے اور اپنے دائیں ہاتھ کو اپنے بائیں رخسار کے نیچے رکھ لے انشاء اللہ خواب میں چور نظر آجائے گا

[illegible]

چور کی گولی پانی میں تیر جائے گی

مشتبہ افراد میں سے ہر ایک کا نام الگ کاغذ پر لکھیں اور ہر ایک نام کے ساتھ یہ آیات بھی لکھیں۔ بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ھٰذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون و اذ قتلتم نفسا فادّٰرءتم فیھا واللّٰہ مخرج ما کنتم تکتمون۔

ان کاغذ کے پرزوں کو الگ الگ آٹے میں گولی بنا کر پانی کے طشت میں چھوڑ دیں۔ چور کی گولی تیرے گی باقی سب ڈوب جائیں گی۔

چور کا پتہ چلانے کے لئے

نیلے رنگ کا ڈورا لے کر اس پر ۹ گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر سورۂ کافرون ۹ مرتبہ پڑھ کر دم کرکے گرہ لگائیں پھر اس ڈورے کو اس جگہ دبادیں جہاں سے چوری ہوئی ہے۔ انشاء اللہ چور پکڑا جائے گا۔

انڈے کا عمل

مرغی کے انڈے پر سورۂ ملک خبیر تک لکھیں پھر اس کو روشن

زعفران سے ورق پر لکھ کر کسی نابالغ بچے کے ہاتھ میں دے دیں اور اس سے کہہ دیں کہ دائرے کی طرف دیکھتا رہے۔ اس وقت سورۂ یسین کی تلاوت کریں۔ اس دوران اس لڑکے کو تاکید کریں کہ وہ دائرے کی طرف دیکھتا رہے۔ لڑکے کو دائرے پر چور، چوری کرتا ہوا دکھائی دے گا۔ انشاء اللہ

چور کا پیٹ پھول جائے گا

ایک مٹکے پر آیت الکرسی لکھیں اور سات نبیوں کے نام لکھیں۔ نوح، ہود، صالح، ابراہیم، عیسیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ پھر ایک ایک نبی کے ساتھ ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھیں اور مٹکے کا منہ کھول کر ایک پھونک ماردیں۔ جب اس طرح سات پھونکیں ماریں تو مٹکے کا منہ بند کر کے اس کو لٹکا دیں۔ ہر مرتبہ پھونک مارنے سے پہلے ایک مرتبہ یہ دعا بھی پڑھیں۔ اللھم انی اسئلک ما نفخت ھذا النبی ان تنفخ بطن سارق کانفخت ھذہ القربۃ جو بھی چور ہوگا ایک دو دن کے اندر اندر اس کا پیٹ پھول جائے گا اور جب تک مٹکے کی ہوا نہ نکالیں گے اس کا پیٹ پھولا رہے گا اور اس کو شدید تکلیف ہوگی۔

کتے کے کاٹنے کا علاج

اگر کسی کو کتے نے کاٹ لیا ہو تو یہ کلمات لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں۔

بزیق ۱۲ اندہ زندہ شارا الف جارا رنج و دوج

کتے کے کاٹنے کا دوسرا علاج

خاتم غزالی کو جو کے آٹے کی گولی بنا کر اس پر لکھیں۔ بشرطیکہ یہ آٹا کسی نابالغ لڑکی نے پیسا ہو۔ پھر سات روز تک یہ دوائی اس شخص کو کھلائیں جس کے کتے نے کاٹا ہو۔ روزانہ ایک روٹی کسی بھی طرح کھلائیں۔ خاتم غزالی یہ ہے۔ اس کو خاک کی چول سے لکھیں اور اس کے نیچے قرآن حکیم کی دو آیت بھی لکھیں۔

۷۸۶

ب	ط	د
ز	ہ	ج
و	ا	ح

ولما ذھب عن ابراھیم الروع وجاتہ البشری

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل

کتے کو چپ رکھنے کے بیان میں

اگر کوئی چاہے کہ کوئی بھی کتا اس کو دیکھ کر نہ بھونکے تو مندرجہ ذیل

اسماء لکھ کر اپنے پاس رکھے اس کو دیکھ کر کوئی کتا نہیں بھونکے گا۔

قسملیخا۔ طوس طوسا جانوسا ابطاقس کفشطیوس من ذو انواس و لھم قطمیر جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، عزرائیل لا تعرلنا نورویا روشن بطش۔

ان اسماء کو پیر کے دن سورج نکلنے سے پہلے لکھنا چاہئے۔ اگر اصحاب کہف کسی اور طریقے سے بھی لکھے جائیں گے تو کارگر ثابت ہوں گے۔ اصحاب کہف کے کئی طریقے بزرگوں سے منقول ہیں اور ہر طریقہ معتبر ہے۔ جس طریقے پر اپنا دل ٹھکے اس طریقے کو اختیار کرے۔

صاحب کشف بننے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ صاحب کشف بن جائے اور اس پر انوار الٰہی کی بارشیں ہونے لگیں نیز انہیں ان امور کی اطلاع منجانب اللہ ہونے لگے جو آنکھوں سے دکھائی نہیں دیتے بلکہ انسان کے قلب پر وارد ہوتے ہیں تو اس کو چاہئے کہ چالیس دن تک اس آیت کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم اس آیت کے بعد ان اسماء الٰہی کو بھی ایک ہزار مرتبہ پڑھے یا عالم یا علیم یا علام الغیوب اول آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ چالیس دن پورے کرنے کے بعد اکتالیسویں دن اسی عمل کو کرنے کے بعد ایک ہزار مرتبہ یہ اسماء الٰہی بھی پڑھے۔ ذوالجلال والاکرام القدوس السلام المؤمن المہیمن انشاء اللہ چلے کے دوران یا چلے کے بعد انوار الٰہی کا نزول شروع ہوگا۔

آئندہ کل کی خبریں معلوم کرنا

اگر کوئی شخص راستہ بھٹک جائے تو لاتعداد مرتبہ پڑھے یا ھادی یا خبیر انشاء اللہ چند منٹ کے بعد صحیح راستہ کی رہنمائی ہوگی۔ جو شخص روزانہ تین سو مرتبہ "یا خبیر" کا ورد کرے گا اس کو کچھ دنوں کے بعد آنے والی کل کی بشارتیں ہونے لگیں گی اور اس پر پیش آنے والی باتوں کا ظہور ہوگا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اس ورد کے ساتھ ساتھ اس نقش کو چاندی پر کندہ کرا کر اپنے بازو پر باندھ لیں تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

خ	ب	ی	ر
ر	ی	ب	خ
ب	خ	ر	ی
ی	ر	خ	ب

برج قوس کا عرصہ حکومت ۲۳ نومبر تا ۲۱ دسمبر
برج قوس کا منسوبی کوکب مشتری
برج قوس کے منسوبی حروف ف
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت اعداد ۱، ۳، ۵، ۱۰
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت پتھر۔ پکھراج، ہیرا، مروارید
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت دن۔ بدھ، جمعرات، اتوار۔
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت رنگ۔ پیلا، ہلکا زرد۔

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

آپ لوگوں کو زیادہ فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ سازہ ستی آپ سے دور ہے۔ اس سال میں جن معاملات کے حوالے سے آپ کے سامنے مسائل آئیں گے ان کے بارے میں بیان کیا جائے گا۔ آپ کی خواہشات دیر سے پوری ہوا کریں گی۔ آپ اس حوالے سے جتنی جلدی کرنے کی کوشش کریں گے اتنا ہی دیر ہوتی چلی جائے گی۔ اس دیر میں آپ کے ارد گرد کے لوگوں اور خاندان والوں کا ہاتھ ہوگا۔ اس کے علاوہ آپ کو بچوں کے مسائل سے واسطہ پڑے گا۔ بچوں کے معاملات بھی آپ کے حسب خواہش اور حسب منشاء پورے نہ ہوں گے جن لوگوں کو اولاد کے حوالے سے مسائل ہیں وہ ابھی کچھ عرصہ تک ان مسائل سے باہر نہ آپائیں گے۔ روپے پیسے کمانے کے معاملات پر بھی کالے اندھیرے چھا جائیں گے اور یوں آپ حسب منشاء روپیہ نہ کما سکیں گے اور ادھار کے معاملات بھی آپ کو تنگ کریں گے۔ یوں دیکھا جائے تو آپ اپنے آپ کو چاروں طرف سے مسائل میں گھرا ہوا پائیں گے۔ اس بات کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے لئے کوئی آسانی نہیں ہے۔ آپ کے تعلقات اپنے ارد گرد کے لوگوں سے بہتر ہو جائیں گے۔ آپ کو اچھی خبریں بھی اس سال میں ملیں گی۔ چھوٹے بہن بھائیوں کے ساتھ آپ کے تعلقات بہتر ہو جائیں گے قریب کے علاقوں میں سفر کرنے کی نوبت آئے گی اور آپ کو ان اطراف میں سفر کرنے سے فائدہ حاصل ہوگا۔ آپ کے تعلقات اپنے شریک کار و شریک حیات کے ساتھ بھی بہتر رہیں گے۔ اپنے کاموں کے حوالے سے آپ آسانی کا لطف اٹھائیں گے مگر ضرورت سے زیادہ لاپرواہ رویہ اختیار نہ کریں اس وجہ سے آپ کے کام بگڑ بھی سکتے ہیں بیرون ملک سفر کے حوالے سے خطرات ہیں اور اپنے کاغذات پورے رکھنے کی کوشش کریں تاکہ آپ کو کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہ کرنے پڑے۔ یہ سال آپ کیلئے ذاتی حوالے سے کافی زیادہ آسانیاں لے کر آئے گا۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی وروحانی راہنمائی

اپریل میں ہونے والا شرف شمس اور جولائی میں ہونے والا اوج شمس آپ کے لئے یہ موقع لے کر آ رہا ہے کہ آپ اپنے کاروبار اور معاشرتی ترقی کو حاصل کرنے کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوا سکتے ہیں۔ اپریل میں ہونے والا شرف زہرہ اور جون میں ہونے والا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنے انجانے دشمنوں سے بچنے اور ازدواجی زندگی کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنی مالی کمزوریوں کے حوالے سے اور اپنے مسائل کے حوالے سے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست میں ہونے والا شرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی خواہشات کے بہتر انداز میں پورا ہونے کیلئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ "طلسماتی دنیا" دیوبند سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس ماہ میں آپ کو روپیہ کمانے میں آسانی رہے گی آپ آسان ذرائع سے روپیہ کمانے کو ترجیح دیں گے مگر اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ جیسے جیسے آپ روپیہ کماتے چلے جائیں گے ویسے ہی ان کے خرچے کا بندوبست بھی ہوتا جائے گا۔ آپ کے لئے زیادہ اہم یہ بات رہے گی کہ آپ کے ارد گرد کے لوگ آپ کی بات مانتے ہیں یا نہیں۔؟ آپ دوسروں پر اس بات کا زور ڈالیں گے کہ آپ کی بات مانی جائے۔ اس میں زیادہ بڑا مسئلہ آپ کی انا پیدا کرے گی آپ کے گھر میں مسائل کو لے کر بات چیت تو رہے گی مگر آپ کوئی ٹھوس حل نہ نکال پائیں گے۔ آپ کو ادھار کے معاملات میں مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا اس حوالے سے لوگوں کے ساتھ آپ کی گرمی سردی ہو جائے گی۔

کر سب تیرے آپ ... ہو جائے گی۔ آپ کی خواہشات تیزی سے پوری ہوں گی۔ اس حوالے سے آپ کو خوب توانائیاں خرچ کرنا پڑیں گی۔ ایسے دوست جو مصیبت میں آپ کے کام آتے ہیں ان سے بھی آپ بگاڑ پیدا کرلیں گے آپ کی جن کے ساتھ لڑائیاں بھی ہوں گی۔

سعد تاریخیں	۲۵،۲۱،۱۱،۶	نحس تاریخیں	۲۹،۲۲،۸،۲

ماہ اگست

آپ کے لئے آپ کا کاروبار اور روزگار کافی سے زیادہ اہم ہو جائے گا آپ کے افسران اور رتبے میں بڑے لوگ آپ کے لئے بہت مددگار ثابت ہوں گے اگر آپ ان کی مرضی کے مطابق کام کر پائے تو پھر آپ کو آگے جانے سے کوئی نہیں روک سکے گا۔ آپ کو ان کو تحفے اور تحائف بھی دینا پڑیں گے تب جا کر ہی آپ کا کام ہوگا۔ اس حوالے سے اگر آپ ایک اچھی منصوبہ بندی کر پائے تو آپ کو کامیابی ملے گی آپ کی خواہشات کا گراف کافی سے زیادہ بلند رہے گا۔ آپ چاہیں گے کہ ادھر آپ کے منہ سے بات نکلے اور دوسری طرف وہ پوری بھی ہو جائے۔ بہت ساری تو پوری بھی ہو جائیں گی مگر کافی زیادہ رہ بھی جائیں گی۔ اس سلسلے میں آپ بہت سختی سے کام لیں گے۔

سعد تاریخیں	۳۰،۲۱،۱۲،۷،۲	نحس تاریخیں	۲۶،۱۹،۵

ماہ ستمبر

آپ اپنی خواہشات کو بہت اہم گردانیں گے اس سلسلے میں آپ کے افسران، والد اور رتبے میں بڑے لوگ بہت زیادہ کام آئیں گے۔ آپ کو ان کے ساتھ بنا کر رکھنا پڑے گی۔ اس ماہ میں آپ کے اخراجات اور مسائل بھی بڑھ جائیں گے۔ آپ سامان تعیش پر کافی سے زیادہ اخراجات کریں گے ان اخراجات کو کروانے میں زیادہ اہم ہاتھ آپ کے شریک کاروں اور شریک زندگی کا ہوگا۔ اگر آپ کی شادی نہ ہوئی ہے تو آپ کے اخراجات اسی مد میں ہوں گے آپ خود بھی اپنی ذات کے لئے مسائل پیدا کریں گے۔ آپ کے لئے کام کرنے والے اور آپ کے ساتھ کام کرنے والے دونوں ہی آپ کے لئے مسائل کھڑے کریں گے۔ لہٰذا اس سلسلے میں احتیاط سے کام لیں۔

سعد تاریخیں	۲۶،۱۸،۱۳،۳	نحس تاریخیں	۳۱،۲۲،۱۹،۱

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں اخراجات کی زیادتی میں کمی آئے گی مگر ابھی ایک ایسی مد ہے جہاں پر آپ کو اخراجات کرنا پڑیں گے وہ مد ہے آپ کا معاشرے میں عزت وقار۔ آپ کے افسران اور رتبے میں بڑے لوگ آپ کے لئے مسائل پیدا کریں گے۔ آپ کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ آپ ان سے لڑائی نہ مول لیں کیونکہ آپ کو فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہوگا۔ ذاتی طور پر آپ بہت پرسکون ہوں گے اور اپنی ذات پر بھی توجہ دیں گے۔ اپنی آرائش کے حوالے سے بھی آپ پورا بندوبست کریں گے۔ ذاتی حوالے سے آپ کافی سرگرم رہیں گے۔ مزاج کی گرمی بہت سارے معاملات میں آپ کے لئے مسائل پیدا کرے گی اس پر قابو پانے کی کوشش کریں۔

سعد تاریخیں	۲۸،۲۳،۱۵،۱۱،۱	نحس تاریخیں	۲۶،۱۹،۳

ماہ نومبر

اس ماہ تیزی کے ساتھ عقل مندی کا مظاہرہ بھی کریں گے۔ آپ کے دماغ میں اپنی خواہشات پوری کرنے کے حوالے سے کافی اسکیمیں آئیں گی اس سلسلے میں آپ لوگوں سے رابطہ بھی کریں گے اور خط و کتابت بھی کریں گے آپ اپنی ذات کو دوسروں سے اہم سمجھیں گے اس طرح آپ کو دوسرے لوگ اپنے سے پیچھے نظر آئیں گے پیسہ کمانے کی لائن سے آپ کو آسانیاں ملیں گی لیکن خرچ بھی کھڑے رہیں گے۔ اس ماہ جھگڑے بھی ہو سکتے ہیں آپ دوسروں پر اپنا رعب زیادہ جمائیں گے آپ کے بہن بھائی آپ کے کام آئیں گے۔

سعد تاریخیں	۲۷،۲۰،۱۴،۴	نحس تاریخیں	۲۳،۱۲،۹

ماہ دسمبر

اس ماہ سرگرمیاں کچھ کم رہیں گی آپ کو ایک طرح کا سکون حاصل رہے گا روپیہ کمانے کی لگن میں آپ دوسروں کے مسائل بھی اپنے گلے میں ڈال لیں گے آپ کے گھر کا ماحول اس ماہ بہت بہتر رہے گا۔ آپ گھر کی آرائش کی طرف بھی توجہ دیں گے آپ کے بڑوں کا مزاج بھی خوشگوار رہے گا مجموعی حیثیت سے یہ ماہ ٹھیک گزرے گا اور آپ حد اعتدال پر رہیں گے۔

سعد تاریخیں	۲۳،۱۷،۹،۳	نحس تاریخیں	۱۹،۱۳،۷

خواتین

آپ کے لئے یہ سال متوسط درجے کا رہے گا اس سال آپ کی خواہشات پہلے سال کی طرح پوری نہیں ہوں گی اگر آپ صاحب اولاد ہیں تو پھر تو آپ کے لئے بہتر ہے اور اگر آپ صاحب اولاد نہیں ہیں تو آپ کے لئے مسائل کھڑے ہو سکتے ہیں اگر آپ کو لاٹری وغیرہ کا شوق ہے تو اس شوق کو ختم کردیں ورنہ نقصان زیادہ ہو جائے گا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تصانیف

بسم اللہ کی عظمت و افادیت

بسم اللہ ایک عظیم دولت ہے جو بطور خاص امت محمدی کو عطا کی گئی ہے۔ بسم اللہ کے اسرار اور خواص کیا ہیں۔ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو پڑھیں۔

ہدیہ-/30روپے علاوہ محصول ڈاک)

آیت الکرسی کی عظمت و افادیت

آیت الکرسی قرآن حکیم کی ایک بیش قیمت آیت ہے۔ اس آیت سے فائدے حاصل کرنے کے لئے اکابرین نے دسیوں طریقے لکھے ہیں۔ ان طریقوں کو آسان زبان میں اس کتاب میں پیش کیا گیا ہے۔

ہدیہ-/20روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت

سورۂ فاتحہ ایک عظیم الشان دولت ہے۔ یہ تمام امراض کا علاج اور ذریعۂ شفا بھی ہے۔ اسی لئے اس سورۃ کو سورۂ شافیہ بھی کہتے ہیں۔ اس عظیم سورۃ سے روحانی فائدے حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔

ہدیہ-/45روپے (علاوہ محصول ڈاک)

سورۂ یسین کی عظمت و افادیت

سورۂ یسین قرآن حکیم کا دل ہے۔ اس سورۃ کے ذریعہ بے شمار مسائل حل کئے جا سکتے ہیں اور بے شمار مصائب سے چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس سورۃ سے فائدہ حاصل کرنے کے طریقے کو بہت دلنشیں انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ (ہدیہ-/25روپے علاوہ محصول ڈاک)

کشکول عملیات

طلباء اور عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ۔ سینکڑوں امراض کا روحانی علاج۔ (ہدیہ-/80روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الحروف

حروف کی اپنی ذاتی قوت کیا ہے؟ اپنے نام کے پہلے حرف سے اپنی شخصیت کا اندازہ آپ کیسے کر سکتے ہیں؟ اس کا اندازہ کرنے کے لئے یہ کتاب پڑھیں۔ (ہدیہ-/45روپے علاوہ محصول ڈاک)

علم الاعداد

علم اعداد کے موضوع پر ایک آسان کتاب جو قدرت خداوندی اور انعامات خداوندی کی نشان دہی کرتی ہے۔

(ہدیہ-/70روپے علاوہ محصول ڈاک)

کرشمۂ اعداد

اعداد کی قوت کیا ہے؟ اور اعداد کے ذریعہ اہم سوالات کے جوابات کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ یہ جاننے کے لئے کرشمہ اعداد کا مطالعہ کریں۔
(ہدیہ-/45روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد بولتے ہیں

اعداد کی اپنی ایک زبان ہے اور یہ اپنی زبان میں انسان کی شخصیت اور اس کی خصوصیات کو ظاہر کرتے ہیں اور انسان خامیوں کی چغلی کھاتے ہیں۔ اگر آپ اپنے محاسن و معائب پر مطلع ہونا چاہتے ہیں تو اس کتاب کو مطالعے میں رکھیں۔
(ہدیہ-/100روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعداد کا جادو

علم اعداد علم سائنس کی طرح ایک متاثر کن علم ہے۔ اس علم کے ذریعہ کس طرح الجھی ہوئی گتھیوں کو سلجھایا جا سکتا ہے؟ یہ کتاب مختلف مسائل کو حل کرنے کے لئے پیش کرتی ہے۔ (ہدیہ-/45روپے علاوہ محصول ڈاک)

تحفۃ العاملین

فن عملیات کے موضوع پر ایک عظیم الشان کتاب جس کو ہند و پاک کے ہزاروں عاملین خراج تحسین پیش کیا۔ (ہدیہ-/100روپے علاوہ محصول ڈاک)

آیات مجموعۂ قرآنی

آیات رزق، آیات شفاء، آیات حفاظت، آیات لطیف اور منزل کی عظمت و افادیت پر مشتمل ہر گھر میں رکھنے والی کتاب۔

(ہدیہ-/20روپے علاوہ محصول ڈاک)

بچوں کے نام رکھنے کا فن

اپنے بچوں کے لئے ماں باپ کی طرف سے سب سے پہلا تحفہ "اچھا" نام ہے۔ اچھا نام کسے کہتے ہیں؟ اور کیسے رکھا جاتا ہے؟ یہ جاننے کے لئے اس کتاب کو اپنے گھر میں رکھیں، اپنے بچوں، اپنے پوتے، پوتیوں اور نواسے نواسیوں کے اچھے نام رکھنے کے لئے اس کتاب کو گھر میں رکھیں۔

(ہدیہ-/40روپے علاوہ محصول ڈاک)

پتھروں کی خصوصیات

پتھر اور نگینے بھی حق تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہیں۔ اس نعمت سے کس طرح استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ معلومات حاصل کرنے کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کریں۔ (ہدیہ-/ روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال حزب البحر (اضافہ شدہ)

حیرت ناک عملیات کا ذخیرہ۔ (ہدیہ-/20روپے علاوہ محصول ڈاک)

اعمال ناسوتی

صوفیوں اور درویشوں کے مخصوص اعمال۔

(ہدیہ-/20روپے علاوہ محصول ڈاک)

جانوروں کے طبی اور روحانی فائدے

ایک معلوماتی کتاب۔ (ہدیہ-/45روپے علاوہ محصول ڈاک)

مکتبہ روحانی دنیا محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

تسخیر پریاں کے عملیات

از علامہ رستمی زاہد

متقدمین عملیات و روحانیات نے تسخیرات کے باب میں تسخیر پریاں کے سلسلے میں عملیات کا ذکر نہایت شرح وبسط کے ساتھ کیا ہے۔ تسخیر پریاں کے عملیات کو طلسمات کی دنیا میں بڑی اہمیت حاصل ہے کیونکہ ان عملیات کو عجائبات کے مشاہدہ کے ساتھ بالعموم تفنن طبع کے لئے بھی عمل میں لایا جاتا ہے طلسمات کے باب میں تسخیر پریاں کے عملیات کا ایک عظیم ذخیرہ ملتا ہے جس کے حقائق کا علم رکھنا ارباب علم وفن کے لئے نہایت ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اسی رعایت سے ذیل میں تسخیر پریاں کے متعلقہ عملیات کو قلم بند کیا جاتا ہے۔ صاحبان ذوق وشوق ان عملیات کو اپنے تجربات میں لا کر ان کے گوناگوں خواص وفوائد سے متمتع ہو سکتے ہیں۔

(۱) پریوں کے جہان میں

صاحب مدارج البروج امام جلداقی کی تحقیقات کے مطابق اللہ تعالیٰ کے متقدمین ومتاخرین کا اس بات پر اتفاق ثابت ہے کہ حاضرات وروحانیات اور جنات وموکلات کی طرح پریوں کی بھی ایک علیحدہ نوع کی مخفی مخلوق کا ایک جہاں موجود ہے۔ یہ حسین وجمیل مخلوق ہر قسم کی پابندیوں سے آزاد اور زبردست قوتوں کی مالک ہے۔ جلداقی تحریر کرتا ہے کہ حکمائے فن سے منقول ہے کہ حضرت انسان چونکہ اشرف المخلوقات ہے اس اعتبار سے اگر وہ خدائے قدوس کی اس مخفی مخلوق سے رابطہ وتعلق پیدا کرنا چاہے تو عملیات وریاضت کے ذریعہ ایسا کر سکتا ہے۔ تسخیر پریاں کے سلسلہ میں عملیات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے جلداقی رقم طراز ہے کہ علمائے فن نے تسخیر پریاں کے عملیات کو بھی اعمال، کبر وصغر وطرح کے عملیات کے طور پر تحریر کیا ہے۔

اس وقت ہم اس سلسلے کے جن چند ایک اعمال کو سپرد قلم کرنا چاہتے ہیں وہ علمائے فن کے نزدیک مجرب المجرب بیان کئے گئے ہیں۔ ان اعمال کے متعلق معتبر کتب طلسمات میں مسطور ومذکور ملتا ہے کہ علمائے فن ان عملیات کو صدیوں سے میزان عمل وتجربہ پر پرکھنے کے بعد ان کی صداقت وحقانیت پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔

تسخیر پریاں کے متعلق اس وقت (پریوں کے جہان میں) کے عنوان سے جو پہلا عمل تحریر کیا جا رہا ہے اس کے ضمن میں امام جلداقی مدارج البروج میں لکھتا ہے کہ یہ عمل اس سلسلے کے ایسے سریع التاثیر عملیات میں سے ایک ہے جس کا عامل پریاں جیسی جمیل وجمیل روحانیات کی دنیا کا مشاہدہ بھی کر سکتا ہے اور اس مخفی مخلوق سے تعلق پیدا کر کے اپنے مطلوبہ امور کیلئے ہر طرح کی معلومات اور امداد بھی حاصل کر سکتا ہے۔

جلداقی کہتا ہے کہ یہ نادر ونایاب عمل روحانی میرا ذاتی طور پر آزمودہ اور انتہائی کامیاب ہے خطا امور حدود درجہ کا آسان ترین عمل ہے چنانچہ ترکیب عمل کے متعلق تحریر کرتا ہے کہ جو عامل تسخیر پریاں کے لئے پریاں کی دنیا کے عجائبات کا مشاہدہ کرنا چاہتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ شریعت مطہرہ کے مطابق اپنے آپ کو عبادت الہیہ کا پابند بنائے رزق حلال کمائے، زبان پر قابو رکھے فسق وفجور سے بچے ترک حیوانات کرے۔ جب ان بنیادی اصولوں پر کاربند ہو جائے تو پھر اس عمل کے بجالانے کا اہتمام کرے اور اگر اپنے طور پر یہ محسوس کرے کہ میں ان امور کی رعایت نہیں کر سکتا تو پھر تسخیر کے عملیات کی چلہ کشی کرنے تک تصور تک بھی ذہن میں نہ لائے۔

متذکرہ الصدر لوازمات پورا ہونے کے بعد اس عمل کی ایک دوسری اہم شرط کے مطابق عامل اس عمل کے لئے خلوت کی کسی ایک ایسی جگہ کا انتظام کرے جو آبادی سے اس قدر دور ہو کہ جہاں لوگوں کی آمد ورفت وغیرہ ممکن نہ ہو سکے۔ جب تمام انتظامات مکمل ہو جائیں تو اس کے بعد عروج ماہ میں قمر زائد النور کے دنوں سے عمل کا آغاز کرے۔ عمل کے لئے رات کے وقت کسی بھی قسم کا کوئی خوشبودار روغن سلگائے اور اپنے مقصد کا خیال رکھتے ہوئے پختہ عزم ویقین کے ساتھ ذیل کے کلمات عمل کو اپنے عمل کی نشست گاہ پر بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ اس عمل کے چلے کے دوران روزے رکھے۔ غذا کے طور پر جو کی روٹی اور روغن زیتون کا استعمال کرتا رہے۔

عبارت عمل ملاحظہ فرمائیں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَيُّهَا الْمُلُوْكُ الْكَامِلُوْنَ عَلٰى نَائِبِ مُلُوْكِ الْجِنِّ وَالرُّوْحَانِيُّوْنَ اَنْ تَقْبَلُوْا سَرِيْعًا وَافْعَلُوْا مَا تُؤْمَرُوْنَ مِنَ الْاُمُوْرِ الْكَائِنَةِ عَلٰى عَالِمِ الْغَيْبِ بِحَقِّ عَبْدِ الْكَوْكَبِ وَمُهَيْمِنٍ فِيْ زَلْزَلْتِنِيْ ذَاتِ الْحُسْنِ وَالْجَمَالِ يَا اَيُّهَا هُوْنَشِيْ قِشَابِ طَوْبَقَشِيْ قَلْبَانِيْ وَكَيْلُوْنَ زَاقَاتِ قَلْعَتِيْنَا فِيْ طَلْطَوْفِشِيْ اَجِيْبُوْا وَتَعَوَّلِيْ يَا اَيُّهَا الرُّؤَسَاءُ الْعَامِلُوْنَ بِاَزْلَعِيْ بِقَشِيْ طَلْطَوْطِيْ هَلَكَوْ فَائِبْ بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْكَرِيْمَةِ الْقَرِيْبَةِ

جلداقی لکھتا ہے کہ چاند کے آخری روز عامل طہارت و غسل کر کے اس کا مقررہ تعداد کے مطابق پڑھے گا جس سے پریوں کی ایک جماعت اس کے سامنے حاضر ہو گی۔ عامل کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ ان سے کچھ طلب نہ کرے بلکہ انتہائی انہماک اور توجہ کے ساتھ اپنے عمل کے پڑھنے میں مشغول رہے۔ پھر جب وہ عمل مکمل کر چکے تو ان کی طرف متوجہ ہو اور ان میں سے کسی کے ساتھ بات کرنے میں گفتگو کرے۔ پریوں کی اس جماعت میں سے ان کی تابعدار پری آگے بڑھ کر عامل کی خدمت میں یہ عرض کرے گی کہ ہماری خواہش ہے کہ آپ ان کے ساتھ پریوں کے جہان کی سیر کے لئے چلیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ان کے جواب میں فوراً یہ کہے کہ اے مخلوق خدا میرا تمہیں تسخیر کرنے کا مقصد بھی تو یہی ہے کہ میں تمہاری دنیا کی سیر کروں اور وہاں کے عجائبات و غرائبات کو ملاحظہ کروں۔

امام جلداقی فرماتے ہیں کہ اس وقت عامل کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اپنے حواس پر قابو رکھے۔ کسی قسم کی بھی جلد بازی سے کام نہ لے اور پریوں کے ہمراہ ان کی دنیا کی سیر کے لئے نکلنے سے قبل ان کی ملکہ سے اس کے ہمیشہ کیلئے تابعدار و فرمانبردار رہنے کا عہد و پیمان لے۔ جب باقاعدہ معاہدہ جات کو طے کر لیا جائے تو پھر عامل اپنی منشاء و مرضی کے مطابق جو حکم کرے گا پریاں فوراً اس کا حکم بجالائیں گی۔

جلداقی کے بقول تمام پریاں ایک غول کی شکل میں عامل کو چاروں طرف سے اپنے حصار میں لے کر نہایت وقار و متانت کے ساتھ ایک قطار میں کھڑی ہو جائیں گی اور عامل کے سامنے اپنی صدائے خوش الحان کے ساتھ محبت و پیار کے ایسے دلربا اور دل پذیر نغمے گائیں گی کہ جس سے ایک عجیب اور پر لطف سا سماں پیدا ہو جائے گا اور اس طرح پریوں کی یہ جماعت گاتے اور رقص کرتے ہوئے چشم زدن میں عامل کو اپنے ساتھ ایک تخت یاقوتی پر سوار کر کے اپنی خوبصورت دنیا میں لے جائیں گی عامل کو اس کی خواہش کے مطابق وہ جہاں بھی جانا چاہے گا اسے وہاں لے جائیں گی اور جب تک وہ ان کے پاس مہمان رہنا پسند کرے گا وہ بڑی تواضع اور انکساری کے ساتھ اس کی مہمان نوازی کرتی رہیں گی۔

پریوں کے جہان کی سیر و سیاحت کے بعد جب کبھی عامل اپنی دنیا کی طرف واپس پلٹ جانے کا قصد کرے گا تو اس وقت پرستان کی ملکہ کی طرف سے وہاں کی دنیا کے عجیب و غریب اور بیش قیمت نوادرات کو تحفہ کے طور پر عامل کے حضور پیش کیا جائے گا اور اس طرح نہایت شان و شوکت کے ساتھ عامل کو واپس بھیج دیا جائے گا۔

جلداقی لکھتا ہے کہ پریوں کی تسخیر کے اس عمل کا عامل دیوتاؤں کی مانند قوت و طاقت رکھتا ہے۔ لوگوں کو فیض روحانی بخش سکتا ہے۔ امراض کہنہ کو بھی پل بھر میں دور کر سکتا ہے۔ وہ زمین کے مخفی خزائن و دفائن کو دیکھنے پر قادر ہو جاتا ہے۔ سلاطین و خواتین وقت اس کی تعظیم بجالاتے ہیں۔ وہ اپنی زیر اثر پریوں کی مدد سے جس شخص کو چاہے ہزاروں کوس کی مسافت سے بلا سکنے کی قوت کا مالک بن جاتا ہے۔ تمام علوم اس پر منکشف ہو جاتے ہیں وہ ہر قسم کی مخفی مخلوق سے گفتگو کرنے اور ان کی گفتگو سمجھنے کی قابلیت حاصل کر لیتا ہے۔

صاحب مدرج البروج کے بیان کردہ حقائق کے مطابق اس عمل کا عامل نہ صرف خود ہی اس مخفی مخلوق کا مشاہدہ کر سکتا ہے بلکہ ہر شخص کو اس کا مشاہدہ کرا سکتا ہے۔ مدرج البروج میں تحریر کیا گیا ہے کہ علمائے مخفیات کا اس امر پر اتفاق پایا جاتا ہے کہ جملہ نوع کی روحانیات میں سے پریاں ہی ایک ایسی مخلوق ہے جو غیر معمولی طور پر اپنے عامل سے دل و جان کے ساتھ محبت کرتی ہے اور کسی بھی حالت میں عامل کے نقصان کا کوئی قصد نہیں کرتی بلکہ عامل کو پیش آنے والی مشکلات سے قبل از وقت خبردار کرتی رہتی ہے۔ عامل کی صحت و بیماری، جوانی و بڑھاپا ہر حالت میں اس کا ساتھ دیتی ہے۔ عامل کے ساتھ کئے گئے اپنے معاہدہ جات سے کبھی بھی روگردانی نہیں کرتی اور عامل کے طلب کرنے پر فوراً حاضر ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں تسخیر پریاں کا عامل جب بھی چاہے اپنے زیر عمل پریاں کو آزاد کر سکتا ہے۔

صاحب مدرج البروج تسخیر پریاں کے اس عمل کے متعلق احتیاط و انتہا کے طور پر تجویز کرتا ہے کہ اس عمل کے عامل کے لئے زندگی بھر ترک حیوانات کی اور اپنی نفسانی خواہشات پر قابو رکھنا عمل کو قابو میں رکھنے کے لئے لازمی قرار دیا گیا ہے۔ اگر عامل کبھی غلطی سے بھی حیوانی غذا کا استعمال کر بیٹھے گا یا خواہشات نفسانی سے مغلوب ہو کر کسی عورت سے قربت کرے گا تو فی الفور اس کا عمل باطل ہو جائے گا۔ یاد رہے کہ غلطی کرنے کی صورت میں عمل کے باطل ہونے کے باوجود پریاں عامل کا کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں کرتیں نہ ہی عامل کو کسی قسم کی کسی رجعت سے واسطہ پڑتا ہے البتہ یہ ضرور ہے کہ پریاں جیسی حسین ترین اور ہمدرد و مددگار روحانیات کو ضائع کر دینے کے بعد عامل اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھتا ہے اور ایسے پریشان کن حالات کا شکار ہو جاتا ہے کہ جس سے چھٹکارا حاصل کر لینا اس کے بس میں نہیں رہتا۔

اس عمل کے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ اگر عامل اس عمل کو ایک دفعہ ضائع کر دے گا تو پھر کبھی بھی دوبارہ اس عمل کی تسخیر نہیں کر سکے گا۔ گویا یہ ایک ایسا عمل ہے جسے عامل زندگی میں صرف ایک بار ہی بجالا سکتا ہے۔ دوسری مرتبہ کسی بھی صورت میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس عمل کی اسی خصوصیت کے پیش نظر عامل کے لئے ضروری ہو جاتا ہے کہ وہ عمل کی متعلقہ شرائط کا ہر قیمت پر پابند رہے اور بھول کر بھی کسی کوتاہی سے کام نہ لے تاکہ زندگی بھر عمل

وندے مستفید ہوسکے۔ مدارج البروج کے علاوہ اس عمل کا ذکر طلسمات کے موضوع پر لکھی جانے والی تقریباً تمام کتب میں بڑی تفصیل کے ساتھ ملتا ہے۔ مشہور مسلم حکیم جیوانی، فتیان بن انوش اور سلار لوس جیسے مشاہیر علماء نے ان بھی اس عمل کو مجرب المجرب بیان کرتے ہیں۔

(۲) تسخیر پریان کے لئے

تسخیر پریاں کے حقائق کا عامل یہ عمل بھی صاحب مدارالبروج کا بیان کردہ ایک مجرب المجرب عمل ہے۔ کتاب مدارج البروج میں اس عمل کی ترکیب کے متعلق تحریر کیا گیا ہے کہ اس عمل کے عامل کے لئے ضروری ہے کہ وہ سب سے پہلے سات یوم تک ترک حیوانات کر کے روزے رکھے اور عروج ماہ میں نوچندی جمعرات سے عمل کو شروع کر کے عمل کی چودہ یوم کی مدت تسخیر تک صبح طلوع آفتاب کے وقت اور شام غروب آفتاب کے وقت کسی تنہا اور محفوظ مقام پر کھڑے ہو کر عمل کے کلمات کو تین تین سو مرتبہ کر کے پڑھے۔ آخری دن جب عامل اس عمل کو تین سو مرتبہ کی مقررہ تعداد کے مطابق پڑھ کر ختم کرلے گا اور عمل کے چودہ دن کا چلہ پایۂ تکمیل تک پہنچ جائے گا تو عامل عمل کے حصار سے باہر بھی نکلنے نہیں پائے گا کہ حیرت انگیز طور پر ایک خوفناک اژدہا غیب سے نمودار ہوگا اور عامل کے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے گلے میں لپٹ جائے گا۔

امام جلداقی لکھتے ہیں کہ اس سے کسی قسم کا کوئی خوف نہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ اژدہا حقیقت میں ایک جن ہوتا ہے جو اس عمل کے عامل کو محض خوف دلانے اور پریشان کرنے پر مقرر ہے۔ عامل خاموشی اور سکون کے ساتھ حصار کے دائرہ ہی میں موجود رہے اور اس سانپ کی طرف کوئی توجہ نہ دے کیونکہ تھوڑی ہی دیر کے بعد یہ اژدہا جس طرح ظاہر ہوتا ہے اسی طریقے سے ہی خود بخود غائب ہوجاتا ہے۔ اس اژدہا کے جاتے ہی چار نہایت ہی خوبصورت عورتیں پرتکلف لباس اور زیورات سے آراستہ و پیراستہ عامل کے سامنے حاضر ہو کر تابعداری کا اظہار کرتی ہیں۔

جلداقی رقم طراز ہے کہ یہ عورتیں اس قدر حسین و جمیل ہوتی ہیں کہ اگر کوئی فرشتہ بھی ان کے حسن کو ایک نظر دیکھ لے تو اس کی ملکوتی قوتیں سلب ہو کر رہ جائیں اس لئے عامل کو چاہئے کہ وہ صبر و ضبط سے کام لے ورنہ عمل کے خراب ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ چنانچہ عامل خاموش انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ جب وہ عورتیں دوسری مرتبہ عامل کے حضور سلام کر کے دوبارہ تابعداری کا اقرار کریں تو بھی عامل خاموش رہے اس کے وہ چاروں عورتیں یک زبان ہو کر تیسری مرتبہ عامل کی خدمت میں عرض کریں گی کہ اے ہمارے آقا ہم چاروں پریاں ہیں جو آپ کے عمل کا نتیجہ ہیں۔ محنت کا ثمر ہیں۔ ہماری طرف توجہ فرمایئے ہم آپ کے جیتے جی آپ کی تابعداری میں رہیں گی اور آپ کے ہر حکم کو بجا لائیں گی اور آپ کی ہر خواہش کا احترام کریں گی۔

اس وقت عامل کو چاہئے کہ وہ ان چاروں پریوں کے ساتھ اپنے معاہدہ کی شرائط کو طے کرے جس کے بعد وہ عامل کے معاہدہ کی پابند رہیں گی اور عامل ان کی شرائط کا پابند رہے گا۔

عبارت عمل یہ ہے۔ عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا مَلَائِكَةَ الْجَلَالِ وَالْجَمَالِ يَا أَيُّهَا الْمَلِكُ هَزُونُ وَالْمَلِكُ هَزُونُ بِنُ الْقُرَةِ الْجِنِّ قَرِيبًا بَزَّا هَا اُحْضُرُوْا يَا بَنَاتَ الْجِنِّ لِهَا اقْرَاهَا بِحَقِّ قَرْجَمِيْزْكَا وَجَمْزَطَيُوْمَا هُوْمَا نُوْمَا اَجِيْبُوْا دَهْرِيلِ يَا بَسَاةَ الْقَوْمِ مِنَ الْجِنَّةِ تَهَابَرُوْنَ تَهَابَرُوْنَ هَيْرَنْهَا نَيْرَ يَا بِحَقِّ الْجِنَّا فِي بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ وَبِحَقِّ هَا جَدَا وَمَشْهُوْدِي اَوْفُوْا بِالْعَهْدِ عَلَيْكُمْ تَعْجِيلًا۔

(۳) برائے تسخیر پریاں

امام جلداقی مدارج البروج میں شامل السحر سے تسخیر پریاں کا ایک عمل نقل کرتے ہوئے اس کی تفصیل میں تحریر کرتے ہیں کہ جو شخص پریوں کو اپنے قابو میں لانا چاہتا ہو تو اس کے لئے آبادی سے دور تنہائی کے کسی پرسکون مکان میں چلا جائے اور وہاں تین روز تک قیام کرے۔ عمل کے لئے رات کے آخری حصہ میں غسل کرے اور پاکیزہ لباس پہن کر ذیل کے کلمات عمل کو پانچ سو بار روزانہ پڑھے۔ عمل کے تیسرے روز تمام پریاں حاضر ہوں گی۔

کلمات یہ ہیں:

عَزَمْتُ عَلَيْكُمْ يَا تُوْمَلَشَاتَ تَعْزِيْهَا هُوْمَا قَابَ هَا يَوْفَا مَا نُوْفَا مَكَّ نُوْفَا يَا تُوْفَنَةَ يَا شَمُوْنَةَ وَيَا زَوْبَلَةَ اَجِيْبُوْنِيْ سَرِيْعًا هَيَا اَفْقَا هَيَا اَفْقَا هَيَا اَفْقَا۔

امام موصوف لکھتے ہیں کہ اس عمل کے تابع پریاں عامل کے سامنے حاضر ہونے کے بعد سلام و آداب بجالاتی ہیں اور ان میں سے ہر ایک پری عامل کے ساتھ نکاح کی درخواست کرتی ہے۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ان میں سے جس کے ساتھ بھی پسند کرے فوراً نکاح کرے لیکن ایسا کرنے سے قبل ان تینوں کو اس بات پر رضامند کرے کہ وہ ان میں سے جس ایک کے ساتھ عقد کرے گا باقی وہ اس کے ساتھ کسی قسم کا کوئی حسد و بغض نہیں کریں گی بلکہ وہ اس کو سردار سمجھتے ہوئے ہمیشہ کے لئے اس کی تابعداری میں رہیں گی جب عامل ان سے یہ عہد و پیمان کرلے تو پھر جس کے ساتھ چاہے شریعت کے مطابق باقاعدہ شادی کرلے۔

امام جلداقی کے مطابق اس عمل کے عامل کے لئے تسخیر کے متعلق عملیات کی شرائط کے علاوہ ایک شرط یہ بھی رکھی گئی ہے کہ وہ پری جیسی مخفی قوت

سے شادی کرنے کے بعد زندگی بھر کسی دوسری عورت سے شادی نہیں کر سکتا اور وہ اگر ایسا کرے گا تو نتیجے کے طور پر اس کی جان جاتی رہے گی۔

(۴) پریوں کی تسخیر کے لئے

امام جلداقی مدارج البروج میں تحریر کرتے ہیں کہ تسخیر پریاں کے اس عمل کا دارومدار ذیل کے دخنے پر ہے۔ دخنہ کی ترکیب یہ ہے کہ جب عطارد و آفتاب سے نظر تثلیث بنائے تو اس وقت عنبر اشہب، عود، مسک، زنجبار، لاجورد، مشک خالص اور جدوار یا بیل کی چربی۔ ان تمام اجزاء کو ہم وزن لے کر جدا جدا پیس کر باہم ملالیں پھر اس مرکب کو تانبے یا چاندی کے برتن میں ڈال کر محفوظ رکھ لیں۔ ضرورت کے وقت اس مواد کو آبنوس کی لکڑی کی آگ پر سلگائیں۔ پریوں کی ایک جماعت حاضر ہو کر حاجت روائی کرے گی۔ عامل کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اس عمل کے بجالانے سے قبل ایک ہفتہ تک روزے رکھے اور ترک حیوانات کرے۔ مدارج البروج میں تحریر ہے کہ یہ عمل اگرچہ وقتی ضرورت کے لئے کیا جاتا ہے تاہم اس عمل کے زیر اثر پریاں عامل کی ہر قسم کی امداد کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔ یہ پریاں عامل کی حاجت روائی کے بعد خود بخود آزاد ہو جاتی ہیں۔ اس طرح عمل کی بجاآوری کے بعد عامل کے لئے بھی ترک حیوانات وغیرہ کی کسی بھی پابندی کا پابند بنے رہنا ضروری نہیں رہ جاتا۔ نہایت مجرب عمل ہے۔

(۵) پریان کا مشاہدہ

کتاب مدارج البروج تسخیر پریاں کے باب میں جن اعمال کا ذکر ملتا ہے ان میں سے ذیل کا عمل جسے پریاں کے مشاہدہ کے عمل کے نام سے تحریر کیا گیا ہے نہایت معتبر و مجرب عمل کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ترکیب عمل کے ضمن میں مندرج ہے کہ عامل ذیل کے طلسمات کو قمر زائد النور کے دنوں میں استقامت مشتری کے وقت ہرن کی جھلی پر مشک و زعفران سے لکھے۔ بعد ازاں اس جھلی کو جلا کر خاکستر کرکے باریک پیس کر محفوظ رکھے جس وقت اس کا جل کو بطور سرمہ آنکھ میں لگائیں گے پریاں اور پرستان کا مشاہدہ ہوگا۔

طلسمات یہ ہیں۔

نفو ضر فیرو حبطو رهنا هي ماه ماجلا يشا بطونا كينا اعلاطا طرطوش مهلت ماما اسطلباع عوطا طح ها عبوا منا بنات هما فانئ۔

جلداقی تحریر کرتا ہے کہ یہ حیرت انگیز طلسماتی کاجل میرا تیار کردہ مجرب المجرب ہے جس کے ذریعے میں متعدد بار پریوں کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ راقم الحروف کی طرف سے بھی یہ عرض کر دینا قارئین اقانون طلسمات کی دلچسپی کا سبب بنے گا کہ میں بھی ذاتی طور پر اس کاجل کو تیار کرکے بذات خود پریاں جیسی حسین ترین مخلوق کا مشاہدہ کر چکا ہوں۔ میرے علاوہ بہت سے دوسرے صاحبان ذوق وشوق بھی اس کاجل کو آزما کر حیرت انگیز عجائبات کا معائنہ کر چکے ہیں۔

میرے نزدیک یہ ایک ایسا طلسم ہے کہ جو تسخیر کے چلہ کشی پر مشتمل عملیات سے بھی بڑھ کر عجیب وغریب حقائق کا حامل ہے اس لئے یہ حقیر ارباب عرفان کی خدمت میں یہ پرزور اپیل کرے گا کہ وہ تسخیر پریاں کے سلسلے کے کسی بھی عمل پر عمل پیرا ہونے سے قبل مشاہدہ پریاں کے اس طلسم کو ایک بار ضرور تیار کرکے خدا کی اس مخفی مخلوق کو خود اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کر لیں اور ایسا کرنے کے بعد پھر جب وہ اس سلسلے کے کسی بھی عمل کو بجالانا چاہیں گے تو ان کے لئے بہت سی آسانیاں پیدا ہو جائیں گی اور وہ پختہ عزم و یقین کے ساتھ عمل کی تسخیر کرکے اپنے مقاصد میں کامیاب و کامران ہو سکیں گے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

علم الاعداد ایک آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت زندگی، خصوصیات، کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جا سکتی ہے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش و خرم زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ہو۔ ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جا سکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جا سکتا ہے تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور مفرد عدد کے مطابق اگر کوئی ورد کیا جائے تو ہر قسم کی جائز مراد کے لیے کیا جائے تو کامیابی یقیناً قدم چومے گی اس کے ساتھ نقش اسم اعظم کی وضاحت کر رہا ہوں اگر آپ پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق اسم الٰہی معلوم کریں۔

1	2	3	4	5	6	7	8	9
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط
ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ
غ								

مثلاً محمد اقبال

م ح م د

2=20=4+4=8+4

ا ق ب ا ل

1=10=2+8=3+1+2+1+1

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد 1 ہے اس طرح اللہ تعالیٰ کا وہ اسم معلوم کرنا چاہیے جس کا مفرد عدد 1 ہو ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے 99 نام مشہور ہیں میں یہاں 1 عدد سے لے کر 9 تک کے مفرد عدد سے منسوب اسمائے باری تعالیٰ درج کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق کسی بھی اسم باری تعالیٰ کا ورد کر سکیں۔

"1" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا اوّلُ (37) یا جَلِیلُ (73) یا رَحمٰنُ (812) یا رَشِیدُ (514) یا مُجِیبُ (55) یا مُقِیتُ (550) یا مُؤمِنُ (136) یا مُهَیمِنُ (145) یا وَاحِدُ (19) یا وَلِیُّ (46)

"2" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا حَقُّ (731) یا خَبِیرُ (281) یا ذُوالجَلَالِ وَالاِکرَام (497) یا رَزَّاقُ (308) یا سَتَّارُ (1001) یا عَلِیُّ (110) یا مُبدِیُٔ (56) یا مُتَعَالِی (551) یا مُغنِیُ (1100) یا مُقتَدِرُ (209) یا مُنتَقِمُ (200) یا رَافِعُ (137) یا وَالِیُ (47) یا وَدُودُ (20) یا هَادِیُ (20)

"3" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا اَللّٰهُ (66) یا عَظِیمُ (1020) یا غَفُورُ (156) یا غَفَّارُ (1281) یا فَتَّاحُ (489) یا قَابِضُ (903) یا قَیُّومُ (156) یا مَجِیدُ (57) یا مُصَوِّرُ (336) یا لَطِیفُ (129) یا مُعطِیُ (129) یا مَانِعُ (210) یا وَکِیلُ (66)

"4" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا اَحَدُ (13) یا بَرُّ (202) یا تَوَّابُ (409) یا شَکُورُ (526) یا شَهِیدُ (319) یا عَزِیزُ (94) یا مَالِکَ المُلکِ (211) یا مُحصِیُ (148) یا مُحیِیُ (58) یا مُقَدِّمُ (184) یا مُمِیتُ (490) یا نُورُ (256)

"5" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا سلطیؐ (113) یا سمیعُ (86) یا مصورُ (302) یا حکمُ (08) یا خالصُ (1481) یا سلامُ (131) یا عدلُ (104) یا مبینُ (500) یا مذلُ (770) یا متکبرُ (662) یا واجدُ (14) یا وارثُ (707) یا وہابُ (14)

"6" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا باریُ (213) یا باعثُ (573) یا جامعُ (114) یا حکیمُ (78) یا رحیمُ (258) یا رقیبُ (312) یا علیمُ (150) یا عظیمُ (1050) یا مقتدرُ (744)

"7" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا خبیرُ (88) یا رؤفُ (286) یا غنیُ (1060) یا کبیرُ (232) یا مجیدُ (124)

"8" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا باطنُ (62) یا جبارُ (206) یا حسیبُ (80) یا حمیدُ (62) یا رافعُ (251) یا صمدُ (134) یا ظاہرُ (1106) یا غفورُ (1286) یا قادرُ (305) یا قدوسُ (170) یا قویُ (116) یا مانعُ (161)

"9" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا اجرُ (801) یا باسطُ (72) یا حقُ (108) یا حفیظُ (998) یا حیُ (18) یا سمیعُ (180) یا صبورُ (298) یا قہارُ (306) یا کریمُ (270) یا ماجدُ (45) یا معزُ (117) یا منتقمُ (630) یا مالکُ (90) یا مؤخرُ (846)

اس طرح مندرجہ بالا دیے گئے اسماء الحسنیٰ میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد "1" کی مناسبت سے جدول نمبر 1 کے مطابق اللہ تعالیٰ کے "9" نام درج ہیں اس میں اسم یا اوّل (37) مرتبہ اوّل و آخر 21-21 مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں نماز فجر مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لیے دعا کریں اور تاحیات پڑھتے رہیں ساتھ میں پنج وقت نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں ہر اعداد سے منسوب افراد اپنے نام کے مطابق اسم الٰہی نکال کر اس کا ورد کر سکتے ہیں۔

اپنا اسم ہادی عالم معلوم کیجیے

علم الاعداد آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت حالات زندگی، شخصیات، کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جاسکتی ہے۔ ہر شخص خواہش رکھتا ہے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش و خرم زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اس کے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہو اگر ہم اپنا تخمین سے ہم آہنگ ضرور ہو کر پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جاسکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جاسکتا ہے تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جاسکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی مرد یا عورت اسم الٰہی کا ورد کرے تو سونے پر سہاگہ والی بات ہو جائے گی ہر روز اگر نام کے عدد کے مطابق ورد کیا جائے تو ہر قسم کی آفات و بلیات سے نجات حاصل ہو جائے گی اور ہر قسم کی جائز مراد کے لیے دعا کی جائے تو کامیابی یقینی قدم چومے گی اس کے ساتھ ساتھ نقش اسم ہادی عالم کی لوح بنوا کر اپنے پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق اسم الٰہی معلوم کریں۔

9	8	7	6	5	4	3	2	1
ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
ص	ف	ع	س	ن	م	ل	ک	ی
ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ش	ر	ق
								غ

محمد اقبال

م ح م د

2=20=4+4+8+4

ا ق ب ا ل

1=10=2+8=3+1+2+1+1

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد 1 ہے اس طرح ہادی عالم کا وہ اسم معلوم کرنا چاہیے جس کا مفرد عدد 1 ہو ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے 99 نام مشہور ہیں میں یہاں 1 عدد سے لے کر 9 تک کے مفرد عدد سے منسوب اسمائے نبیؐ درج کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق کسی بھی اسم ہادی عالم کا ورد کر سکیں۔

"1" عدد سے منسوب اسما الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا علیمُ (82) یا اوّلُ (37) یا رشیدُ (514) یا سابقُ (163) یا شفیعُ (460) یا کبیرُ (100) یا مبلغُ (1072) یا مرتضیٰ (1450) یا مومنُ (136) یا نعمُ

"2" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا محیضُ (101) یا اولی (47) یا جبار (29) یا عرب (308) یا سند (74) یا صاحب (101) یا صالح (173) یا متوسط (515) یا محمد (92) یا مظہر (254) یا طٰہٰ (56)

"3" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا الہی (30) یا حم (48) یا فاتح (75) یا سراج (264) یا شفیع (381) یا طیب (21) یا عربی (282) یا فتح (489) یا فاتح (489) یا قاسم (201) یا مطیع (129) یا مبین (102) یا منیر (300)

"4" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا حبیب (22) یا حلیل (670) یا شکور (526) یا شہید (319) یا عزیز (94) یا ماحی (49) یا مصطفی (229) یا مقتصد (634) یا مہدی (49)

"5" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا بار (203) یا جواد (14) یا حاشر (509) یا طٰہٰ (14) یا مخلص (455) یا معلی (104) یا مہدی (59) یا نور (256) یا واعظ (977) یا ہاشمی (356)

"6" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا نقی (51) یا برہان (258) یا تہامی (456) یا حجۃ (411) یا حکیم (78) یا خاتم (1041) یا رحیم (258) یا صادق (195) یا طس (69) یا عادل (105) یا عالم (141) یا غنی (1060) یا قریب (312) یا منتظر (744) یا مضری (1050) یا منفی (600) یا نذیر (960)

"7" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا امیر (241) یا رؤف (286) یا قائم (151) یا مکی (70) یا ناطق (160) یا نزاری (268) یا یٰس (70)

"8" عدد سے منسوب اسماء الحسنیٰ معہ اعداد قمری

یا احمد (53) یا باطن (62) یا بشیر (512) یا حافظ (989) یا حامد (53) یا حسیب (80) یا رسول (296) یا قریشی (620) یا محمود (98) یا مختار (1841) یا منصور (386) یا ناصر (341) یا نبی (62)

"9" عدد سے منسوب اسماء النبیؐ معہ اعداد قمری

یا اجیر (801) یا حق (108) یا خطیب (612) یا مزمل (117) یا مکرم (288) یا منجل (108) یا مبلغ (234)

اس طرح مندرجہ بالا دیے گئے اسماء النبیؐ میں محمد اقبال کے نام کے مفرد عدد "1" کی مناسبت سے جدول نمبر 1 کے مطابق رسول ﷺ کے "10" نام درج ہیں ان میں اسم یا اوّل (37) مرتبہ اوّل و آخر 10-10 مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں نماز فجر مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لیے دعا کریں اور تا حیات پڑھتے رہیں ساتھ میں پنج وقت نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں ہر عدد سے منسوب افراد اپنے نام کے مطابق اسم النبیؐ نکال کر اس کا ورد کر سکتے ہیں۔

اپنا اسم غوث اعظم معلوم کیجئے

علم الاعداد آسان اور معتبر علم ہے اس سے ہر شخص کی چاہے وہ مرد ہو یا عورت حالات زندگی، شخصیات، کیفیات اور کردار پر بہترین روشنی ڈالی جا سکتی ہے ہر شخص کو چاہیے کہ وہ اگر ہمیشہ خوش و خرم زندگی گزارنا چاہتا ہے تو اسکے نام کا عدد اور تاریخ پیدائش کا عدد ایک ہی ہو اگر ایسا ہونا ممکن نہ ہو تو کم از کم موافق ضرور ہو مگر پریشانیوں سے نجات کا ایک حل یہ بھی ہے کہ تاریخ پیدائش کا عدد تو نہیں بدلا جا سکتا مگر نام بدلنے سے نام کا عدد بدلا جا سکتا ہے جو تاریخ پیدائش کے مطابق رکھ کر ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے اور نام کے عدد کے مطابق اگر کوئی مرد یا عورت اسم غوث اعظم کا ورد کرے تو سونے پر سہاگہ والی بات ہو جائے گی ہر وظیفہ اگر نام کے عدد کے مطابق ورد کیا جائے تو ہر قسم کی آفات و بلیات سے نجات حاصل ہو جائے گی اور ہر قسم کی جائز مراد کے لیے دعا کی جائے تو کامیابی یقیناً قدم چومے گی اس کے ساتھ ساتھ نقش اسم غوث اعظم کی لوح بنوا کر اپنے پاس رکھیں تو کبھی ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑے گا سب سے پہلے آپ علم الاعداد کی روشنی میں اپنے نام کے اعداد ابجد قمری سے نکالیں اور اس کے مطابق اسم غوث اعظم معلوم کریں۔

ابجد قمری

9	8	7	6	5	4	3	2	1
ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا
ص	ف	ع	س	ن	م	ل	ک	ی
ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ش	ر	ق
								غ

مثلاً محمد اقبال

م ح م د

2=20=4+4+4

ا ق ب ا ل

1=10=2+8=3+1+2+1+1

پتہ چلا کہ محمد اقبال کے نام کا مفرد عدد 1 ہے اس طرح غوث اعظم کا وہ اسم معلوم کرنا چاہیے جس کا مفرد عدد 1 ہو ہر شخص کو یہ بات معلوم ہے کہ غوث اعظم کے 99 نام مشہور ہیں میں یہاں 1 عدد سے لے کر 9 تک کے مفرد عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم درج کر رہا ہوں تاکہ آپ اپنے نام کے مفرد عدد کے مطابق کسی بھی اسم غوث اعظم کا ورد کر سکیں۔

"1" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا امامُ (82) یا حنبلیُّ (100) یا زاہدُ (505) یا زینۃُ (514) یا زکیُّ (37) یا کحیلُ (91) یا مُجیبُ (55) یا شرفادُ (325) یا مؤمنُ (136) یا مُہیمنُ (145) یا ولیُّ (46)

"2" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا حسنیُّ (128) یا دلیلُ (74) یا سالکُ (191) یا سیّدُ (74) یا خلقیُّ (461) یا صاحبُ (101) یا ظریفُ (191) یا لائقُ (182) یا مظہرُ (254) یا منعمُ (200) یا نجیبُ (65)

"3" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا بارزُ (210) یا بازغُ (273) یا حسینیُّ (138) یا فاکرُ (921) یا سراجُ (264) یا صالحُ (129) یا عظیمُ (1020) یا غوثُ (1506) یا طیبُ (21) یا قطبُ (111) یا عابدُ (48) یا مبینُ (102) یا محققُ (552) یا مطیعُ (129) یا مکرمُ (300) یا ناصرُ (381) یا منعُ (93) یا منیرُ (300)

"4" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا خاضعُ (1471) یا خلیلُ (670) یا فرغُ (274) یا زاہدُ (13) یا حامدُ (310) یا غیبُ (85)

"5" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا معبرُ (302) یا جوادُ (14) یا ساجدُ (68) یا خاشعُ (941) یا شریفُ (590) یا عابدُ (77) یا ناصحُ (149) یا واجدُ (14) یا وارثُ (707) یا راضعُ (815)

"6" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا مرشدُ (258) یا حاکمُ (69) یا حصینُ (690) یا راسخُ (861) یا سلطانُ (150) یا صادقُ (195) یا صابرُ (132) یا عادلُ (105) یا عالمُ (141) یا لائقُ (132) یا مصباحُ (141) یا ملاذُ (771) یا مؤیدُ (60) یا واسعُ (105)

"7" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا جلیُّ (43) یا فاتحُ (142) یا لا غوثُ (1537) یا مطیبُ (61) یا معاذُ (115) یا مفتاحُ (529) یا نقیُّ (160)

"8" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا ناطقُ (82) یا تاجُ (404) یا خلیفۃُ (989) یا حبیبُ (62) یا خاشعُ (971) یا زاہدُ (17) یا شاکرُ (521) یا ظاہرُ (215) یا ظاہرُ (1106) یا فائزُ (305) یا مؤمنُ (170) یا ناصرُ (341)

"9" عدد سے منسوب اسمائے غوث اعظم مع اعداد قمری

یا ثاقبُ (603) یا رافعُ (351) یا سعیدُ (144) یا صفیُّ (180) یا کریمُ (270) یا لاقطبُ (144) یا مقربُ (942) یا نجیبُ (162) یا ھو الغوثُ (1548) یا ھو القطبُ (153)

اس طرح مندرجہ بالا دیے گئے اسماء غوث اعظم میں محمد اقبال کے نام کے مفرد "1" کی مناسبت سے جدول نمبر 1 کے مطابق غوث اعظم کے "9" نام درج ہیں اسد میں اسم یا امام (82) مرتبہ اول و آخر 15 سے 15 مرتبہ درود شریف کے ساتھ پڑھیں نماز فجر مغرب یا عشاء میں سے کسی بھی نماز کے بعد ہر روز پڑھ کر اپنی جائز حاجت کے لیے دعا کریں اور تاحیات پڑھتے رہیں ساتھ میں پنج وقتہ نماز کی پابندی ضرور کریں اور قرآن مجید کی تلاوت بھی ہر روز کریں ہر اعداد سے منسوب افراد اپنے نام کے مطابق اسم غوث اعظم نکال کر اس کا ورد کر سکتے ہیں۔

حقیقت نگاری : ایک مصور نے تصویر بنائی اور کہا کہ یہ حقیقت نگاری کا بہترین نمونہ ہے۔ پوچھا گیا کہ آپ نے اس میں کیا دکھایا ہے۔؟

مصور نے بتایا "اس میں بہت سے سرکاری ملازموں کو کام کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔؟"

دیکھنے والے نے کہا "مگر اس میں تو کوئی کام نہیں کر رہا"

مصور نے کہا "جناب ابھی تو حقیقت نگاری ہے۔"

آخری قسط

بند مکان کی قیامتیں

اکرم فردوسی

یعفوث کا نام سن کر ہم سب کو کپکپی سی آ گئی۔ اور بھیانک موت کے بھیانک مناظر ہماری نظروں کے سامنے پھرنے لگے۔ ہم سب کے چہروں پر موت کی سی زردی صاف طور پر محسوس ہو رہی تھی۔ حلق خشک ہو گئے تھے اور بات کرنے کی ہمت کسی میں بھی نہ تھی لیکن میں نے اپنے ہوش و حواس پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

ہم یعفوث سے ملنے نہیں جائیں گے اگر یعفوث یہاں آ جاتا ہے تو ہم اس سے ملاقات کر لیں گے۔

یعفوث اپنے علاقہ کا سردار ہے۔" ایک جانور بولا۔ "وہ کیوں تم سے ملنے آئے گا۔

ہم بھی تو زندہ لوگ ہیں۔" میری آواز میں اب کچھ دم آ گیا تھا۔ "یعفوث یہاں نہیں آئے گا تو ہم بھی اس سے ملنے نہیں جائیں گے اور یہی موت تو آنی ہی ہے تو ہم اسی مکان میں مرنا پسند کریں گے۔

ہم سمندر کی تہہ میں کیوں جائیں۔

اسی وقت ایک زنانے دار طمانچہ میرے چہرے پر پڑا۔ میرا چہرہ گھوم گیا اور میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا۔

خواہ مخواہ زبان چلاتے ہو۔" جانور نے کہا۔ "تمہارا اور یعفوث کا بہت جلد وہ تمہیں مچھر کی طرح مسل دے گا۔ تم ضد مت کرو اور ہمارے ساتھ چلو۔ ہم یعفوث سے تمہاری سفارش کریں گے اور وہ تمہیں معاف کر دے گا۔

لیکن ہم اس کے لئے تیار نہیں ہیں۔" میں بولا۔ "اگر مرنا ہی ہے تو ہم اس مکان میں مرنا پسند کریں گے۔

یکایک مکان میں اندھیرا چھا گیا۔ لائٹ بجھ گئی۔ اور لائٹ بجھتے ہی ایک عجیب طرح کا تعفن مکان میں پھیل گیا۔ اس تعفن اور بدبو سے ہمارے دماغ پھٹنے لگے۔ مکان میں اتنا بھیانک اندھیرا تھا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ منصور نے کانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

ارے بھائیو چلو یار یعفوث کے پاس ہی چلو۔ کم سے کم اس مصیبت سے نجات مل جائے گی۔

تم کیا دیکھتے ہو۔" میں چیخا۔ "اگر ہم یعفوث کے پاس چلے جائیں گے تو ہماری لاشوں کا بھی پتہ نہیں چلے گا۔ اور اس مکان میں" منصور نے کہا۔ "ہماری لاشیں سڑتی رہیں گی۔

ٹٹولتے ٹٹولتے ہم چاروں ایک دوسرے کے بالکل قریب آ گئے تھے اور ہم نے ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔ ایک عجیب طرح کی وحشت ہم پر سوار تھی۔ اندھیرا مکان میں جوں کے توں تھا اور تعفن آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا تھا۔ عجیب طرح کی چکر بندی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ہزاروں مردے ایک ساتھ جلا دیئے ہوں۔ کچھ دیر تک بالکل سناٹا رہا۔ ہم چاروں بھی بالکل خاموش تھے کہ اچانک فضا میں ایک بھیانک قہقہے کی آواز گونجی۔

"تم ابھی بھی بچ سکتے ہو۔ تم ہماری بات مان لو اور یعفوث کے پاس چلو۔ ورنہ تم اس مکان میں اس طرح مرو گے کہ کوئی تمہاری لاشوں پر رونے والا بھی نہیں ہوگا اور جب ہم یعفوث کے دربار میں مریں گے تو تب ہماری لاشوں پر کون آنسو بہائے گا۔" میں نے کہا۔

بے شک تم ہر طرح ایک مصیبت کے جال میں پھنس گئے ہو۔ مرنا تمہارا مقدر ہے تم یہاں مرو یا سمندر کی گہرائی میں مرو۔ موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا۔

تم غلط کہتے ہو۔ میں نے پر زور آواز میں کہا۔ "اگر ہماری موت نہیں ہے تو ہمیں کوئی نہیں مار سکتا اور اگر اللہ ہماری مدد کرے تو ایک ہزار یعفوث بھی ہمیں موت کے گھاٹ نہیں اتار سکتے۔

ایک دم ایک زہریلی قسم کا قہقہہ فضا میں گونجا۔ کوئی چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا کہ کہاں ہے تمہارا اللہ اور وہ تمہاری مدد کو کب آئے گا۔

اور اسی وقت میرے اندر ایک عجیب طرح کی ہمت پیدا ہو گئی۔ اور میں نے بے اختیار اذان دینی شروع کر دی۔ اذان شروع ہوتے ہی اندھیرا خود بخود غائب ہو گیا اور مکان میں روشنی نمودار ہو گئی۔ میں نے دیکھا کہ ہمارے سامنے کچھ کالے رنگ کے گدھے کھڑے ہوئے تھے اور وہ ہمیں اس طرح گھور رہے تھے جیسے ہمیں نگلنے کا پروگرام بنا رہے ہوں۔ میں اذان دیتا رہا۔

میری اس جرأت کو دیکھ کر میرے ساتھیوں میں بھی ایک عجیب طرح

کی ہمت پیدا ہوگئی اور وہ بھی ہاتھ اٹھا کر اپنے اس خدا سے دعائیں مانگنے لگے جو اپنے بندوں کو کسی بھی حالت میں فراموش نہیں کرتا۔ اذان پوری ہوتے ہی یہ گھر سے غائب ہو گئے اور تعفن بھی بہت کم رہ گیا۔ اب ہمارے پاس نہ کوئی جانور تھا اور نہ مکان میں اندھیرا تھا اور بدبو بس برائے نام تھی۔ ہم چاروں کو قدرے اطمینان ہوا اور ہم چاروں اپنے سامان کے پاس بیٹھ گئے اور پھر ایک ایک کرکے چاروں اسی جگہ لیٹ گئے۔ ہم چاروں کافی تھک چکے تھے۔ چند منٹ کے بعد ہماری آنکھ لگ گئی۔ ایک اندازے کے مطابق ہم نصف گھنٹے تک سوتے رہے اس کے بعد سب سے پہلے میری آنکھ کھلی۔ مجھے ایسا لگا جیسے کوئی میرا گلا گھونٹ رہا ہے۔ میری آنکھ تو کھل گئی تھی لیکن میری آواز نہیں نکل رہی تھی کسی کے آہنی ہاتھ میری گردن پر تھے۔ میں اپنے ساتھیوں کو آواز دینے کی کوشش کرتا رہا لیکن میں ناکام رہا کیونکہ میری آواز میرے حلق میں گھٹ کر رہ گئی مجھے یقین ہو گیا کہ میرا دم نکل جائے گا۔ میں نے ہمت کرکے مسعود کے اپنی ٹانگ ماری اور وہ گھبرا کر اٹھ کر بیٹھ گیا اس نے مجھے بے بسی کے عالم میں دیکھا اور پھر اس نے سلیم اور جاوید اختر کو بھی اٹھایا۔ وہ مجھے گھورے جارہے تھے لیکن وہ میری مدد کرنے سے قاصر تھے ان کو کوئی دعا بھی یاد نہیں تھی۔ سلیم کی زبان پر یہ وظیفہ جاری تھا "جھتو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو" سلیم اور جاوید اختر بس دعائیں مانگ رہے تھے۔ ہوائیاں سبھی کے چہروں پر اڑ رہی تھیں یقین سب کو یہی تھا کہ ہم میں سے کوئی بھی نہیں بچ سکے گا۔ بس اب تو فکر اس بات کی تھی کہ ہماری موت بھیانک قسم کی نہ ہو۔

نظر نہ آنے والے ہاتھوں کی گرفت بہت مضبوط تھی۔ میرا سانس گھٹنے لگا تھا اور ہمت کرکے میں نے رندھی ہوئی آواز میں کہا۔ بزدل! ظلم سے باز آجا۔

پھر فضا میں ایک قہقہہ گونجا۔ "میں بزدل بنا رہا تھا۔

اگر تو بہادر ہے تو سامنے آ۔ میں تیری تکا بوٹی کر دوں گا۔

میرا یہ جملہ سن کر اس نے میرے گلے پر سے اپنے ہاتھ اٹھائے۔ آہستہ آہستہ میرے حواس بحال ہوئے اور اس وقت ایک آواز مکان میں گونجی۔ اب جو لڑائی ہوگی وہ آمنے سامنے کی ہوگی۔ ہماری طرف سے کوئی ایک سامنے آئے گا اور تم چاروں مل کر اس کا مقابلہ کرنا۔ ہماری طرف سے جو بھی سامنے آئے گا وہ تمہیں نظر آئے گا۔ چند منٹ کی تمہیں مہلت دی جاتی ہے تاکہ تم تیاری کر لو اس کے بعد جنگ شروع ہو جائے گی ایک ایک کرکے تم چاروں ختم ہو جاؤ گے اور تمہیں بکواس کرنے کی اور یہاں گھس آنے کی سزا مل جائے گی۔

اب کیا ہوگا۔" سلیم نے پریشان ہو کر پوچھا۔

اب ہم اپنی موت کی طرف بڑھیں گے۔" میں نے جواب دیا۔"

یار ہم انسان ہیں۔" جاوید اختر بولا۔ "جنات سے ہمارا کیا مقابلہ تمہیں

اس طرح بہت تکلیف دی جا رہی تھی میں بے حد کمزور ہو گیا تھا اور میرا گلا گھونٹا رہا تھا مجھے شدید تکلیف ہو رہی تھی۔ آخر میں جلد ہی دم توڑ دوں گا۔ تو وہ مجھے مار ڈالے گا۔

مریں گے تو ہم سب ہی۔

ضرور مریں گے اور ہم سب اس دنیا میں مرنے ہی کے لئے آئے ہیں لیکن انشاءاللہ بزدلی کی موت نہیں مریں گے۔ میرے دوستوں مجھے معلوم ایک بات یاد آگئی ہے وہ یہ کہ میری امی نے مجھے ایک بزرگ کا تعویذ دیا تھا کہ بیٹا اس کو اپنے گلے میں ڈال لینا یہ تعویذ تمہیں ہر طرح کی مصیبت اور ہر طرح کے اثرات سے بچائے گا۔

کہاں ہے وہ تعویذ۔" مسعود اور سلیم دونوں کے منہ سے ایک ساتھ یہ جملہ نکلا۔"

میں نکالتا ہوں، وہ میری پیٹی میں ہے۔

میں نے جلدی جلدی اپنی پیٹی کھولی اور اللہ کے فضل و کرم سے وہ تعویذ میں نے نکال لیا۔

تم فوراً اس کو گلے میں ڈال لو۔ کم سے کم تم تو محفوظ رہو گے۔" مسعود نے کہا۔"

کاش ہم کو بھی تو دعائیں بہت یاد ہیں۔" سلیم بولا" یہ دعا پڑھتا رہے گا تو ہمارے بھی بچنے کی امید ہو جائے گی ہائے ہم کتنے بدنصیب ہیں ہمیں قرآن کی کوئی آیت تک یاد نہیں ہے۔

میرے تینوں ساتھی اپنی اپنی جہالت پر افسوس کر رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسلمان کتنا بھی پڑھ لے اگر وہ قرآن حکیم پڑھا ہوا نہیں ہے تو وہ اچھا خاصا جاہل ہی ہے اور اس کو اپنی جہالت کا اندازہ جب ہوتا ہے جب وہ کسی مصیبت کا شکار ہو جائے۔ میرے تینوں ساتھی جنات اور بھوتوں پر یقین ہی نہیں کرتے تھے جب کہ جنات کا ذکر قرآن تک میں موجود ہے لیکن آج جنات کی کرتب بازیاں جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں تو وہ یہ مانے پر مجبور ہو گئے کہ اس دنیا میں انسانوں کی طرح جنات بھی رہتے ہیں اور انسان کو پریشان بھی کرتے ہیں اب انہیں اس بات کا احساس ہو رہا تھا کہ انہوں نے قرآن حکیم نہ پڑھا ہے اور نہ کوئی دعا یاد کی ہے اور اسی لئے آج وہ معمولی سا مقابلہ کرنے کے بھی اہل نہیں تھے اور میں اندھوں میں کسی کانے کی طرح حاکم بنا ہوا تھا۔ اگرچہ مجھے بھی بہت کچھ کا علم نہیں تھا البتہ چاروں قل، آیت الکرسی اور کچھ قرآنی دعائیں مجھے یاد تھیں۔ اذان کے کلمات بھی مجھے ازبر تھے اور ان ہی دعاؤں کی برکت سے میں تھوڑا بہت مقابلہ اس وقت جنات کا کر رہا تھا لیکن پچھتاوا مجھے بھی ہو رہا تھا کہ کاش میں نے بہت کچھ یاد کر رکھا ہوتا تو آج مقابلہ کرنے میں مزا آتا۔

چند منٹ کے بعد ایک ریچھ ظاہر ہوا یہ دام ریچھوں سے کچھ بڑا تھا وہ ہمارے سامنے گھاس پر ٹانگیں رکھ کر بیٹھ گیا۔ کچھ دیر کی خاموشی کے بعد میں نے پوچھا۔

کون ہو تم۔؟

میں تم پر حملہ کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔

وہ تو ہمیں معلوم ہے لیکن تم ہو کون۔؟ کیا تم کوئی جن ہو۔

میں ایک چھوٹا سا جن ہوں بڑے بڑے جنات میرے بعد ظاہر ہوں گے۔

تم کیا چاہتے ہو۔؟

ابھی تمہیں اندازہ ہو جائے گا کہ ہم کیا چاہتے ہیں۔ تم یہ بتاؤ کہ تم میں سے سب سے پہلے کون مرنا پسند کرے گا۔

ہم میں سے کوئی نہیں مرے گا۔" میں نے کہا۔ "مرو گے تم۔ ہمیں ہمارا خدا بچائے گا وہ خدا جو اس دنیا میں سب سے بڑا ہے اور جو جنات کا بھی خالق ہے۔ تم سب سے زیادہ زبان چلا رہے ہو تم سب سے پہلے مرو گے۔ تم نے بھوت کا جلال نہیں دیکھا۔

اگر تمہیں خود پر اور بھوت پر اتنا فخر ہے تو تم اپنی اصلی صورت میں سامنے آؤ۔ یوں ریچھ بن کر کیوں اترا رہے ہو۔ نہ جانے میرے اندر ہمت کہاں سے آگئی تھی میں بے خوف ہو کر بات کر رہا تھا۔ میرے تینوں ساتھی سہمے ہوئے تھے لیکن میرے اندر تو جیسے ایمان کا کرنٹ دوڑ رہا تھا۔ میری یہ بات سن کر ریچھ نے انگڑائی لی وہ کھڑا ہو گیا۔ پھر بولا۔ لے تو میری اصلی صورت دیکھ اس کے بعد اُف میرے خدا۔ آج بھی ان لمحات کے تصور سے میری جان میں کپکپی ہو جاتی ہے وہ دیکھتے ہی دیکھتے انسان بن گیا۔ وہ تو بالکل کالا بھجنگ انسان بن کر آہستہ آہستہ بڑھنے لگا اس کے سر پر تو سینگ بھی تھے اور وہ بڑھتے بڑھتے تقریباً ۹ گز کا ہو گیا۔ اس کے ہاتھ کے پنجے بالکل کالے تھے اور لوہے کے سے لگ رہے تھے اس کے ناخن بہت نوکیلے تھے اور تلوار کی طرح تیز دھار والے تھے اس کے پیروں کے پنجے اتنے بھیانک تھے کہ میں کانپ اب تصور کرتا ہوں تو رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اس کے دانت بالکل زرد رنگ کے تھے اور اس کی زبان بھینسوں کی طرح بہت موٹی اور لمبی تھی اس کی آنکھیں شعلے برسا رہی تھیں اور اس کے بال کھڑے تھے جو اس کی بھیانک صورت کو اور زیادہ بھیانک بنا رہے تھے۔ اس کی اصلی صورت دیکھ کر مجھے اندازہ ہو گیا کہ بھوت کیسے ہوتے ہیں، میرا ساتھی منور خود کو بہت بہادر سمجھتا ہے اس کی حالت اس وقت ایسی تھی کہ کاٹو تو جسم میں لہو نہیں۔ میری آنکھ میں کھڑا وہ کانپ رہا تھا اگر چہ اس کی اصلی صورت دیکھ کر مجھے اپنی نانی اماں یاد آ رہی تھیں لیکن میں نے بہادری

کی ایکٹنگ کرتے ہوئے کہا۔ میں تم سے اور تمہارے بھوت سے نہیں ڈرتا۔ میں تمہارا قیمہ بنا دوں گا۔ میں تجھے ایک منٹ میں ختم کر دوں گا۔ سب سے پہلے میں تیرا خاتمہ کروں گا تو بہت چڑ چڑ کر رہا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنے خطرناک ہاتھ میری طرف بڑھائے لیکن اس کے ہاتھ مجھ تک نہیں پہنچ سکے شاید یہ بزرگ کے تعویذ کا کمال تھا۔ میں سمجھ گیا کہ میرے جسم کا اب حصار ہو چکا ہے اور کوئی بھی جن اب میرے جسم تک نہیں پہنچ سکے گا، جن بھی سمجھ گیا، پھر بولا۔ تیرے گلے میں جو تعویذ پڑا ہے اس کو نکال۔ پھر میں تیرا سرمہ بناؤں گا۔

میں اس کو نہیں نکالوں گا۔

تو پھر بہادر نہیں ہے۔

اس نے ایک بار پھر اپنا بھیانک ہاتھ میری طرف بڑھایا لیکن وہ مجھ پر وار کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ میری اسی کا دیا ہوا تعویذ ایک بہت بڑی ڈھال ہے اور اس ڈھال کے ہوتے ہوئے جنات کا کوئی حملہ کارگر نہیں ہو سکتا۔ میرے ساتھی اس تعویذ پر رشک کر رہے تھے اور سوچ رہے تھے کہ کاش ہمارے گلوں میں بھی ایسا کوئی تعویذ ہوتا ہم بھی جنات سے بحث کرنے کا لطف اٹھاتے۔

دوسری مرتبہ ناکام ہونے کے بعد اچانک وہ غائب ہو گیا اس کے بعد ایک زہریلی قسم کی عورت جو سیاہ فام ہونے کے ساتھ بہت موٹی بھی تھی۔ زمین سے نمودار ہوئی اور آتے ہی اس نے ناچنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنے کپڑے اتارے اور وہ بالکل برہنہ ہو گئی۔ وہ کم بخت بار بار اپنا ہاتھ اپنی شرمگاہ میں دیتی تھی پھر ہاتھ نکال کر چاٹتی تھی اس منظر سے ہمیں گھن آ رہا تھا اور عجیب طرح کی وحشت ہمارے چہروں پر بکھر گئی تھی۔ تقریباً تین چار مرتبہ ایسا کرنے کے بعد وہ بولی اب میں تم پر حملہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھ میں تیرے گلے سے اس تعویذ کو کیسے نکالتی ہوں یہ کہہ کر اس نے آسمان کی طرف ایک جست لگائی اور پھر بہت تیزی سے میری طرف لپکی لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکی۔ میرے جسم سے تقریباً نصف گز تک وہ آگئی اور پھر چاروں خانے چت زمین پر گر گئی اس کے بعد اس نے انتقام بھری نظروں سے مجھے گھورا اور سڑے ہوئے لہجے میں بولی۔ تعویذ نکال۔ پھر اپنا تماشہ دیکھ۔

یہ تعویذ تو اب کبھی نہیں نکلے گا اور اب میں تجھ پر حملہ کروں گا۔ دیکھ اب تیرا حشر کیا ہوتا ہے۔ یہ کہہ کر میں نے اللہ اکبر کی ایک صدا بلند کی اور اللہ کی بخشی ہوئی طاقت اور ہمت کا سہارا لے کر میں اس پر حملہ آور ہو گیا۔ میں نے اپنا ایک ہاتھ تعویذ پر رکھا اور دوسرے ہاتھ سے میں نے اس ڈائن کے بال پکڑ لئے وہ ایک دم چیخی لیکن اس کم بخت نے میرے منہ پر تھوک دیا۔ اس وقت مجھے ایک

ترکیب سوجھی میں نے ایک گلاس پانی لے کر اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کیا اور میں نے پانی اس کی طرف اچھال دیا اس پانی کا چھلنا تھا وہ تو چیخ پڑی۔ اور بے تحاشہ رونے لگی اور بے اختیاری ہو کر یہ کہنے لگی مجھے معاف کردے۔ میرے جسم کو مت جلا میں اب کبھی تجھے نہیں ستاؤں گی۔ میں نے اس کی ایک نہ سنی میں نے پھر ایک گلاس پانی پر دم کیا وہ بلبلا اٹھی اور ایک دم غائب ہوگئی۔ میں سمجھ گیا کہ میرے گلے میں تعویذ ایک ڈھال کا کام کر رہا تھا اور باقی جو کچھ مجھے یاد تھا اس کو میں بے خوف ہو کر ہتھیار کی طرح استعمال کر رہا تھا۔ میرے ساتھی اگرچہ سہمے ہوئے تھے لیکن انہیں قدرے اطمینان ہوگیا تھا اور مجھے قابل رشک نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ حالانکہ سچ تو یہ تھا میں کچھ بھی نہیں جانتا تھا۔ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق۔ میرے اندر ایک طرح کی ہمت پیدا ہوگئی تھی اور بزدلوں کی طرح جان دینے کے بجائے میں یہ سوچنے لگا تھا کہ جب مرنا ہی ہے تو کوئی کارنامہ انجام دے کر مریں۔ چوہوں کی طرح مرنے سے کیا فائدہ۔ چند لمحے بالکل خاموشی رہی اس کے بعد بہت ساری آوازیں ہمارے کانوں میں گونجیں۔ ایک ساتھ کئی لوگ بول رہے تھے۔ اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ دیکھو تمہارے ایک ساتھی کے کپڑے جل رہے ہیں۔ میں نے گھبرا کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا حقیقۃً منصور کے کپڑوں میں آگ لگ رہی تھی اور وہ جلدی جلدی کپڑے اتارنے کی فکر میں تھا وہ تو خود بھی جلنے والا تھا مجھے خیال آیا کہ جو پانی میں نے اس ڈائن پر ڈالنے کے لئے بچا رکھا تھا میں نے اس پانی کو منصور پر ڈال دیا۔ پانی ڈالتے ہی آگ بجھ گئی۔ دراصل وہ آگ تو جنات کی لگائی ہوئی تھی اس لئے وہ قرآنی عمل کے ساتھ نہیں باقی رہ سکی۔ لیکن آگ بجھنے کے بعد منصور کے چہرے پر فکر و تشویش کی آندھیاں چلنے لگیں اور سلیم اور جاوید بھی ششدر سے ہو کر رہ گئے ان کا سارا بھروسہ مجھ پر تھا لیکن وہ یہ بھی سمجھ رہے تھے کہ میں ایک ہوں اور جنات بہت سارے ہیں بظاہر ان کا مقابلہ کرنا ناممکن تھا لیکن میں نے تو اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہوئے یہ سوچ لیا تھا کہ مرنا تو ہے ہی کیوں نہ مردوں کی طرح مریں۔ ڈر ڈر کر کیوں جان دیں۔ میرے دماغ میں لڑائی کے عجیب عجیب منصوبے خود بخود آرہے تھے۔ مجھے یہ خیال آیا کہ سامنے جو لاٹھی رکھی ہوئی ہے میں اس پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کردوں پھر جو بھی ہیں اس پر یہ لاٹھی چلادوں چنانچہ میں نے اس لاٹھی کو اٹھا کر اس پر سات مرتبہ آیت الکرسی اور تین مرتبہ چاروں قل پڑھ کر دم کر دیا۔ اور میں نے اس طرف لاٹھی گھمادی جدھر سے خوفناک قسم کی آوازیں آرہی تھیں۔ میرا فارمولہ کامیاب رہا لاٹھی گھومتے ہی رونے دھونے کی آوازیں آنے لگیں ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ میری لاٹھی سب کے سروں پر پڑ رہی ہے۔ چند منٹ کی کارروائی کے بعد پھر مکان میں سناٹا چھا گیا لیکن کچھ دیر کے بعد مکان میں آگ برسنے لگی۔ ہم نے پانی پر آیت الکرسی پڑھ کر پانی آگ کے شعلوں پر برسایا آگ برسنی تو بند ہوگئی لیکن اس دوران سلیم کو کسی جن نے دبوچ لیا تھا اور یہ بھی کہا کہ اگر تو کچھ پڑھے گا تو ہم اس کا گلا گھونٹ دیں گے۔ جاوید اختر اور منصور مجھے انگلی سے یہ اشارہ کرنے لگے کہ تم کچھ مت پڑھنا۔ میں عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گیا۔ مجھے یہ ڈر پیدا ہو گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنی کامیابی کے زعم میں آکر دوسرا جن میرے دو ساتھیوں کو نہ دبوچ لے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے ساتھیوں کے مشورے یا انکار کی پرواہ نہیں کی اور پانی پر دم کر کے میں نے سلیم کی طرف اچھال دیا۔ اللہ کے فضل و کرم سے سلیم کو چھٹکارا نصیب ہوگیا اور اس وقت ایک خوفناک قسم کی آواز آئی۔ کم بختوں یغوث آرہا ہے وہ تمہیں جلا کر بھسم کردے گا۔ اس آواز کے ساتھ ساتھ ایک عجیب طرح کی بو پورے مکان میں پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک بار پھر زلزلہ کی سی کیفیت محسوس ہوئی۔ یغوث کا نام سن کر میرے تینوں ساتھیوں کے حواس باختہ ہو گئے تھے اور سچ تو یہ ہے کہ میں خود بھی سراسیمہ ہو گیا تھا اور مجھے یہ لگ رہا تھا کہ اب ہم ان جنات کا نوالہ بن جائیں گے لیکن واہ رے خدا تیری قدرت تو فی الحقیقت دنیا کی ہر چیز سے بڑا ہے اور تیری طاقت دنیا کی ہر طاقت سے کہیں زیادہ ہے۔

یغوث کسی بھی طرح ہمارے سامنے نہیں آیا۔ البتہ وہ غائبانہ طور پر ہمیں ستاتا رہا۔ ایک بار ہم چاروں کے جسم میں کھجلی شروع ہوگئی۔ ہم کھجاتے کھجاتے پریشان ہوگئے۔ اسی وقت یہ بھی ہوا کہ جیسے کوئی چیز ہمارے کانوں میں گھس رہی ہوگی بار ہا ایسا محسوس ہوا کہ جیسے کسی نے ہمارے منہ پر گھونسوں پر مکوں سے بھر پور طور پر رکھ دیا ہے کئی بار ہمارے طمانچے اور گھونسے بھی لگے اور ایک بار تو یہ بھی محسوس ہوا کہ جیسے ہم کسی برف کے کھیت میں کھڑے ہیں۔ ہم چاروں کو زبردست جاڑا محسوس ہوا۔ یہ لمحات انتہائی خطرناک تھے۔ ہمیں سردی چڑھ رہی تھی اور ہمارے پاس اوڑھنے کو کچھ نہیں تھا۔ شدید کڑاکے کی سردیوں میں جس طرح ہاتھ پاؤں کانپنے لگتے ہیں۔ خدا خدا کر کے اس عذاب سے بھی نجات ملی۔ اس روداد کے آخری لمحات انتہائی دہشت ناک تھے۔ ہوا یہ تھا کہ یغوث کا کوئی خاص نمائندہ گوریلے کی شکل میں نمودار ہوا اور اس نے ایک ہاتھ سے منصور کو اور ایک ہاتھ سے جاوید اختر کو اٹھالیا بالکل اسی طرح جس طرح کوئی ربڑ کے گڈے کو اٹھالیتا ہے۔ اس وقت سلیم کی حالت بہت خراب ہوگئی تھی اسے یقین ہوگیا تھا کہ اب منصور اور اختر نہیں بچیں گے اور اس کے بعد ہمارا نمبر آئے گا۔ لیکن آیت الکرسی کی طاقت دیکھئے جب میں نے ایک گلاس پانی پر دم کر کے وہ پانی گوریلے کی طرف اچھالا تو اس کے ہاتھوں کی طاقت بھی ختم ہوگئی اور اس کے ہاتھوں سے منصور اور اختر جھٹ سے زمین پر گر گئے۔ آیت الکرسی کے پانی کی برکت سے گوریلے کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا اور وہ مجھ سے معافی مانگنے لگا لیکن اس وقت ایک تلوار فضاؤں میں لہرانے لگی۔ تلوار کسی کے ہاتھ میں تھی وہ خود بخود ہم پر حملہ کر رہی تھی اور ہمیں اندیشہ ہوگیا تھا کہ اس تلوار سے ہماری

ردائیں برکت ہو گئی تھی۔ میرے ذہن میں پھر ایک ترکیب آئی اور میں نے
سے مرتبہ آیت الکرسی پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کر کے زور سے تالی
ہوئی اس عمل کی برکت سے شور غائب ہوگیا اور مکان میں پھر ایک بار موت کا
سناٹا چھا گیا۔ چند منٹ کی خاموشی کے بعد صفدر نے کہا۔

یار تم تو اچھے خاصے عامل بن گئے۔

میں خود حیران ہوں۔" میں نے کہا۔" نہ جانے میرے اندر کس طرح
ہمت پیدا ہوگئی ہے اور ایک دو وظیفوں کی تکرار سے میں کس طرح ان جنات کا
مقابلہ کر رہا ہوں۔

وظیفوں کے علاوہ ایک بات اور بھی ہے۔" سلیم بولا۔" یار تمہارے اندر
ایک طرح کا یقین ہے تم اپنے اللہ پر پورا بھروسہ رکھتے ہو اور یہ یقین اور یہ
بھروسہ تمہارے اندر مومنانہ قسم کی جرأت پیدا کرتا ہے۔

یہ تو تم سچ کہہ رہے ہو۔ یقین تو میرا پہلے سے مستحکم ہے لیکن آج کی
رات اس یقین میں اور بھی مضبوطی آگئی ہے مجھے یہ اندازہ ہوگیا ہے کہ اگر ہمارا رب
ہماری مدد کر رہا ہے اور یقیناً کر رہا ہے تو دنیا بھر کے جنات مل کر بھی ہمیں کوئی
معمولی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ میرے خیال میں ہم سب مسلمانوں کا فرض
اور دانشمندی یہی ہے کہ ہم ہر طرح کے حالات میں صرف اور صرف اپنے اللہ
پر بھروسہ رکھیں اور اس پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر مصیبت کا مقابلہ کریں۔

جاوید بولا یار اکرم! میں تو جنات کا قائل ہی نہیں تھا۔ بلکہ میں ان لوگوں
کا مذاق اڑاتا تھا جو جنات پر یقین رکھتے تھے میں اس طرح کی باتوں کو صرف
وہم سے تعبیر کرتا تھا لیکن آج کی یہ حرکتیں اپنی آنکھوں سے دیکھ کر مجھے یقین
آگیا کہ جنات کا ایک وجود ہے۔ جو مسلمان اللہ کے نازل کردہ قرآن پر یقین
رکھتے ہیں وہ جنات کے وجود کا انکار کیسے کرسکتے ہیں۔ قرآن حکیم میں ایک
پوری سورۃ جنوں سے متعلق ہے اور اس کا نام بھی سورۂ جن ہے۔

یار ہم مسلمانوں کو قرآن پوری گہرائی کے ساتھ پڑھنا چاہئے۔" صفدر
نے کہا۔" اور ہمیں کچھ وظیفے بھی یاد کرنے چاہئیں۔ ہماری بدنصیبی ہے کہ ہمیں
آیت الکرسی تک یاد نہیں ہے۔ یہ آیت الکرسی کتنا بڑا ہتھیار ہے۔ بے شک
میں نے تائید کی۔" آیت الکرسی ہر مسلمان کو یاد ہونی چاہئے یہ آیت الکرسی
صرف جنات ہی سے نہیں بلکہ ہر آفت سے مسلمان کو بچاتی ہے۔ زندگی کے
ہر موڑ پر مسلمان کی حفاظت کرتی ہے۔ ابھی ہم اسی طرح کی باتوں میں کھوئے
ہوئے تھے کہ مکان میں وہی بڑے بڑے چمگادڑ اڑنا شروع ہوئے اور زمین پر
طرح طرح کے کیڑے کوڑے چلنے لگے۔ کیڑے کوڑوں کی تعداد دیکھتے
ہی دیکھتے اتنی ہوگئی کہ پیر رکھنے کی جگہ باقی نہیں رہی۔ چمگادڑوں کی تعداد بھی حد
سے زیادہ ہوگئی۔ پھر یہ چمگادڑ بار بار ہم چاروں کے بالکل قریب آکر جانے
لگے۔

اب کیا ہوگا۔؟ صفدر نے پریشانی کا اظہار کیا۔
پھر اللہ ہماری مدد کرے گا اپنے اپنے ہوش پر قابو رکھو۔
اور وہ دیکھو۔ ...... ؟ سلیم نے سامان کی طرف اشارہ کیا۔

ہمارا سامان باقاعدہ اس طرح ہل رہا تھا جیسے اس کے اندر کوئی چیز موجود
ہو۔ چند لمحوں کے لئے تو میرے ہوش ہی اڑ گئے تھے لیکن پھر میں نے اپنے
ہوش و حواس پر قابو پانے ہی آیت الکرسی پڑھنی شروع کی اور پھر اپنی لاٹھی پر دم
کر کے اس لاٹھی کو گھمانا شروع کیا۔ لاٹھی جس چمگادڑ پر پڑ جاتی تھی وہ زمین
پر گرتا ہوا غائب ہو جاتا تھا۔ اس طرح میں نے سیکڑوں چمگادڑ مار دیے۔ میں
نے اپنے ساتھیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ اگر یہ کیڑے تمہارے پیروں سے بھی
لپٹ جائیں تو تم پرواہ مت کرو تم جلدی سے پانی کی ایک بالٹی بھر کر لاؤ۔

صفدر میری بات سن کر باتھ روم کی طرف بھاگا۔
لیکن ہم انتظار کرتے ہی رہ گئے وہ واپس نہیں آیا۔
پھر میں نے سلیم سے کہا کہ جاؤ تم پانی لاؤ اور دیکھو صفدر کیا کر رہا ہے۔
سلیم گیا تو سلیم بھی واپس نہیں آیا۔

جاوید اختر اور میں ایک ساتھ باتھ روم میں گئے تو ہم نے دیکھا کہ وہ
دونوں باتھ روم میں بے ہوش پڑے ہیں ابھی غور کر رہا تھا کہ یہ دونوں کس طرح
بے ہوش ہوئے کہ جاوید اختر کے منہ سے ایک چیخ نکلی اور اس کے بعد اس کا پورا
جسم کانپنے لگا۔ اس کے منہ سے اس طرح کے الفاظ نکلنے لگے۔

اکرم بچاؤ۔ اکرم بچاؤ۔

میں نے باتھ روم میں داخل ہو کر پانی خود بھر لیا مجھے یقین تھا کہ میرے
گلے میں تعویذ ہے میرا کچھ نہیں بگڑے گا۔ چنانچہ میرے ساتھ کوئی ورگھٹنا پیش
نہیں آئی اور بالٹی بھر کے میں نے اس پر آیت الکرسی چاروں قل اور جو کچھ بھی
یاد تھا پڑھ کر پھونک دیا۔ سب سے پہلے میں نے اپنے دونوں ساتھیوں پر یہ پانی
چھڑکا۔ تھوڑی بہت حرکت کے بعد وہ فوراً ہوش میں آگئے اس کے بعد میں نے
جاوید اختر کے چہرے پر بھی اس پانی کی چھینٹیں ماردیں ان کے حواس بھی پوری
طرح صحیح ہوگئے۔ اب ہم نے یہ ارادہ کیا کہ اس پانی کو ان کیڑوں پر چھڑکیں جو
جو زمین میں بکھرے ہوئے ہیں کیا کہیں ہماری حیرت کی انتہا نہیں رہی جب ہم
نے دیکھا اب زمین پر رینگنے والے کیڑے کوڑے اور فضاؤں میں اڑنے
والے چمگادڑ خود بخود غائب ہوگئے۔ ہم پھر اپنے سامان کے پاس آگئے۔
یکایک ایک کمزور سی قسم کی آواز ہمارے کانوں سے ٹکرائی۔ شاید یہ کسی جن کی
آواز تھی وہ کہہ رہا تھا۔

طنزیہ مضمون

اذان بت کدہ

ابوالخیال فرضی

جیسا کہ میں آپ کو بتا چکا ہوں کہ ہاشمی صاحب کی دعوت کے بعد میری بیگم میرے احباب کی دعوت کے لئے بخوشی تیار ہوگئی تھیں اور میں نے پروگرام یہ بنالیا تھا کہ اپنے چیدہ چیدہ دوستوں کو بطور خاص مدعو کروں گا۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میرے دوستوں کی فہرست بہت لمبی ہے۔ دیوبند کا ہر شریف آدمی تقریباً میرا دوست ہے۔ کسی گلی کا کوئی کونہ ایسا نہیں ہے جہاں میرے احباب آباد نہ ہوں۔ لیکن میں نے بہت کانٹ چھانٹ کرکے اپنے ایسے پندرہ دوستوں کو دعوت پر بلایا تھا جنہیں دیکھے بغیر بھی خدا یاد آجاتا ہے۔ ان پندرہ دوستوں میں کچھ نئے تھے اور کچھ پرانے۔ پرانے دوستوں کی دعوت میں کئی بار کرچکا تھا اس لئے سوچا کہ اس بار کچھ نئے دوستوں کو بلاؤں۔ آخر کو ان کا بھی حق ہے اگر یہ بغیر دعوت کے مرگئے تو کیا بعید ہے کہ حشر کے دن میرا دامن ہی نہ پکڑلیں۔ ان دوستوں کا کیا بھروسہ یہ تو ذرا دوستی کہیں بھی بدنام کرسکتے ہیں آپ یقین کریں کہ میں اپنے دشمنوں سے کبھی نہیں ڈرا ہاں دوستوں سے خواب میں بھی ڈرتا ہوں۔ ان دوستوں کی ذراسی ناراضگی سے بھی خوف خدا طلق تک آجاتا ہے۔ چنانچہ ابھی تک مجھے وہ حادثہ یاد ہے کہ میرے ایک دوست جن کا دوسرا نکاح چوری چھپے ہورہا تھا اور دو گواہوں میں سے ایک عدد گواہ میں بھی تھا۔ دوران گواہی میں نے یہ پوچھ لیا کہ یہ نکاح دوسرا ہے یا تیسرا۔ بس اتنے سے شریفانہ سوال پر قیامت آگئی اور میرے دوست نے جن کا اسم گرامی صوفی الفناء والبقاء تھا آپے سے باہر ہوگئے انہوں نے مجھے اس طرح گھور کے دیکھا جیسے میں نے انہیں کوئی مروجہ گالی دے دی ہو۔ فرضی! تمہیں شرم نہیں آتی تم سنجیدہ مجلسوں میں بھی غیر سنجیدہ باتیں کرتے ہو۔ دیکھ رہے ہو کہ یہ مجلس نکاح ہے اس مجلس میں فرشتے صف بہ صف کھڑے رہتے ہیں اور تم اس مبارک مجلس میں بھی بے ہودہ سوال کررہے ہو۔ کیا یہ اس طرح کی پوچھ تاچھ کا موقعہ ہے۔ اور کیا تم سی بی آئی انسپکٹر ہو؟

یار تم تو برا مان گئے۔ "میں نے ناگواری کا اظہار کیا۔" اس نکاح کے رجسٹر میں ایک کالم ایسا ہے جس میں یہ سوال خود بخود درج ہے کہ نکاح پہلا ہے یا دوسرا یا تیسرا۔؟ بس اس سوال پر نظر پڑی تو میں نے بھی پوچھ لیا ورنہ مجھے کیا تم کوئی سا بھی نکاح کرو۔ تم ایک درجن نکاح بھی کرلو تو میری صحت پر کیا اثر پڑتا ہے کہنے کو تو میں نے یہ سب کچھ کہہ دیا لیکن صوفی الفناء والبقاء کا غیض دیکھ کر میری روح تک فنا ہوگئی اور مجھے دن میں تارے نظر آنے لگے۔

چلو چھوڑو۔ تم دل سے گواہی نہیں دو گے تو میرا تو نکاح بھی گڑبڑ ہوجائیگا انہوں نے اپنے لہجے میں شگفتگی پیدا کرتے ہوئے کہا۔ دیکھو بھائی تمہاری پرچیہ ہے اگر تم بھی ہوا دو گے تو میں تو جڑ سمیت گر پڑوں گا اور میری شخصیت کے پرخچے اڑ جائیں گے۔

دیکھئے کتنا عجیب و غریب حادثہ تھا ایک تو نکاح چوری سے ہورہا تھا اوپر سے ہم لوگ مولانا کے شانہ بشانہ گواہی کے لئے حاضر ہوئے تھے اوپر سے ہم پر صلواتیں پڑ رہی تھیں یقین کریں اس دن تو میرا موڈ ہی خراب ہوگیا تھا اور شیطان لعین نے تو مجھے یہاں تک بہکا دیا تھا کہ میں صوفی الفناء والبقاء کے پچھاڑ دوں اور اس خاتون مشرق سے خود اپنا ہی نکاح پڑھا دوں۔ پھر میرے دوست کو پتہ چلتا کہ مستند گواہوں پر تاؤ کھانے کا عذاب کیا ہوتا ہے اس طرح کے حادثات زندگی میں کئی بار ہوئے جب دوستوں کی طرف سے غلط سلط باتیں سننے کو ملیں اور دوستوں نے دشمنوں کی طرح آنکھیں دکھائیں۔ ایک بار ایسا ہوا کہ میری شیروانی جگہ جگہ سے چوہوں نے کاٹ دی تھی اور مجھے ایک شادی میں جانا تھا اس وقت میں نے اپنے ایک چہیتے دوست سے جس کا نام صوفی عمارت علی تھا۔ برائے شادی شیروانی اُدھار لے لی اور پہن کر میں شادی میں شریک ہوگیا۔ وہ شیروانی خاصی بڑی تھی وہ اس بات کی چغلی کھارہی تھی کہ شیروانی مانگی ہوئی ہے۔ میں جب اس کو پہن کر آئینہ کے سامنے کھڑا ہوا تو آئینہ بھی میرا مذاق اڑانے لگا۔ مجھے آئینے پر تاؤ آنے ہی والا تھا کہ بانو ایک عجیب سی ہنسی ہنستے ہوئے میرا دیدار کرنے لگی۔ میں بانو کی طنزیہ ہنسی دیکھ کر تاقابل برداشت ہوگیا اور میں نے شوہرانہ انداز سے پوچھا اس طرح کیوں ہنس رہی ہو کیا یہ شیروانی پہن کر میں تمہارا مجازی خدا نہ رہا۔؟

اس شیروانی سے بہتر ہے کہ آپ زنانہ برقعہ پہن کر شادی میں شرکت کرلیں کم سے کم زنانہ پن اپنا تو لگے گا۔

کیسی باتیں کرتی ہو بیگم۔ اس دوست کے ایثار کو دیکھو جو قیمتی شیروانی کے شادی میں جا رہا ہے اور اس نے یہ شیروانی مجھے دلا دی ہے۔ آخر اس میں خرابی کیا ہے۔؟

خرابی یہ ہے کہ یہ شیروانی کم اور ٹینٹ زیادہ لگ رہی ہے اتنی اصلی شیروانی پہن کر جب گھر سے نکلو گے تو لوگ یہ سمجھ جائیں گے کہ کسی کی اٹھا کے لائے ہو کیونکہ اس شیروانی میں آپ جیسے دو سما سکتے ہیں۔

بہت غلط انداز ہے تمہارا۔ تم اپنی سہیلی کے غرارے پہن کر اپنی بہن کا برقعہ اوڑھ کر اپنی اماں کی شلوار پہن کر محفلوں میں چلی جاتی ہو تو کوئی نہیں اور اگر آج ہم نے اپنے دوست کے خلوص کو اپنے جسم سے لگا لیا ہے تو تمہارے پیٹ میں مروڑ اٹھ رہا ہے اور تم مجھ سے مناظرے کر رہی ہو۔

چھوڑو میرا کیا جاتا ہے۔ لوگ آپ کا ہی مذاق اڑائیں گے محفل میں آپ ہی تنہا ہو گے۔

میں بھی ضد کا پکا تھا ضابطے کا شوہر تھا!! میں نے بھی فیصلہ کر لیا کہ چاہے ساری دنیا میرا مذاق اڑائے لیکن جب شادی میں شرکت کروں گا تو اسی شیروانی میں کروں گا لیکن شامت اعمال ہوا یہ کہ میرے دوست تو نرے احمق نکلے انہوں نے تو محفل میں مجھے بدنام کر کے رکھ دیا۔ ہوا یہ کہ جب ہم بس میں سوار ہوئے تو انہوں نے مجھ سے بآواز بلند کہا۔ اس شیروانی کے بارے میں یہ مت بتانا کہ یہ میری ہے۔ جب وہ یہ بات کہہ رہے تھے تو اتنی زور سے کہہ رہے تھے کہ دنیا بھر کے بہروں نے بھی یہ بات سن لی تھی۔ اب میں انھیں کیا کہتا صبر کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔ کچھ دیر کے بعد ان سے کسی نے پوچھا کہ ابوالخیال فرضی کون ہیں۔ ان کو دیکھنے کا اشتیاق ہے انہوں نے بڑے ہی تپاک انداز میں میرا تعارف کرایا اور کہا کہ یہ ہیں وہ ابوالخیال فرضی جو الٹا سیدھا لکھ کر آسمانوں تک میں بدنام ہو گئے ہیں۔ مگر بہت اچھے لگ رہے ہیں میری شیروانی ان پر سج رہی ہے۔

میرا خون کھول گیا۔ میں نے عمارت علی سے کہا۔ یار یہ بتانے کی کیا ضرورت تھی کہ یہ شیروانی تمہاری ہے۔ شیروانی کیا وبال جان ہو گئی۔

یار نہیں بتاؤں گا زبان سے نکل گیا تھا۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں بتایا اب آگے کو میری توبہ۔

تھوڑی دیر کے بعد ایک صاحب نے پھر پوچھا کہ وہ شیروانی والے تو ابوالخیال فرضی ہیں نا۔ عمارت علی بولے۔ بے شک وہ ابوالخیال فرضی ہیں لیکن وہ جو شیروانی پہنے ہوئے ہیں وہ میری نہیں ہے۔ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم مجھے لپٹا دیا۔ ابوالخیال شیروانی کے بارے میں تشریح کرنے کی ضرورت کیا ہے لہذا سنئے اس شیروانی کے بارے میں کچھ مت بتاؤ لیکن کہاں کچھ دیر کے بعد وہ پھر کسی سے میرا تعارف کراتے ہوئے کہہ رہے تھے کہ ابوالخیال فرضی تو وہ ہیں لیکن شیروانی کے بارے میں اگر تم پوچھو گے بھی تو میں کچھ نہیں بتاؤں گا یقین کریں میں نے شیروانی اٹھا کر ان کے سر پر دے ماری تھی اور کہتے ہوئے کہا تھا یار تو تمہاری شیروانی اتنی بڑی تھی کہ اللہ معاف کرے ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے میں نے شامیانہ پہن رکھا ہو۔ لو یہ تمہارا بار اور اس کے بارے میں یہ بتانا کہ یہ شیروانی میری نہیں تمہاری ہے۔ باز آیا ایسی امداد سے۔ آئندہ تمہارا مانگ کر ہرگز استعمال نہیں کروں گا۔ یقین کرو میرے پیارے قارئین شیروانی اتارتے ہی ایسا لگا جیسے روح اور جسم دونوں کا منوں بوجھ اتر گیا ہو کئی بچے شریف لوگوں نے بروقت مجھ سے یہ فرمایا۔ اب بھی تو اچھے لگ رہے ہو۔ وہ شیروانی پہن کر تو تم جہنم کے داروغہ لگ رہے تھے سالے دوستوں کی خاطر کیسے حادثے ہوتے ہیں۔ لیکن میں بھی بہت ہی قسم کا انسان ہوں میں نے بھی یہ سوچ رکھا ہے کہ دوستوں کی طرف سے کچھ ملے یا دکھ لیکن میں ان کا ہاتھ نہیں چھوڑوں گا اور میں تو اس بات کا قائل ہوں۔

دوست کیسے بھی سہی ان سے ہے دنیا میں بہار

ورنہ ایسا کم ہے بھری دنیا میں رکھا کیا ہے

اگرچہ میری بیوی میرے دوستوں سے خوش نہیں ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ میرے دوست کسی کرات کے مکین ہیں ان میں نہ شعور ہے نہ احساس ذمہ داری میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ مجھے ان کے شعور اور احساس ذمہ داری سے کیا لینا ہے وہ مجھے چاہتے ہیں اور ایک تخلیقی انسان سمجھتے ہیں یہی کیا کم ہے۔

لا بعد! میں عرض کر رہا تھا کہ اس بار میں نے چیدہ چیدہ دوستوں کو مدعو کیا تھا ان میں سے پانچ دوست پرانے تھے باقی بالکل نئے تھے۔ نئے کی تشریح کیا کروں۔ غیر استعمال شدہ بھی نہیں کہہ سکتا بس یہ سمجھ لیجئے کہ پہلی بار میرے غریب خانہ پر تشریف لا رہے تھے۔

پرانے دوستوں سے آپ بخوبی واقف ہیں ان کے تعارف کی ضرورت نہیں ہے ان میں سے ایک صوفی قالوبلی تھے۔ صوفی مسکین تھے صوفی شہوت تھے، مولوی الاجار تھے اور مولانا گل بکاؤلی تھے یہ سب ملت اسلامیہ کے فرزندان توحید ہیں ان پر جتنا بھی فخر کیا جائے کم ہے ان میں کا ہر شخص باضابطہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ ان میں سے ایک ایک شخص کے تقوے کی قسم کھائی جا سکتی ہے۔ صوفی قالوبلی کے تقوے کا عالم یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی سے بھی گوشہ کرتے ہیں۔ ان کا فرمانا یہ ہے کہ جب سے میں نے یہ حدیث پڑھی ہے کہ النساء حبالة الشيطان۔ عورتیں شیطانوں کے پھندے ہیں تب سے

جس کی بیوی اپنی من مانی نہیں کرتی اس میں شوہروں کا یا قصور ہے۔ آج ہم لوگوں کے تقوے میں ان کی بیویوں کو معیار بنا نہیں تو پھر ہم سے کم ہندوستان میں کوئی متقی باقی نہیں رہے گا۔ چند بھی نہیں ہیں تو مولوی قرار قرم کی عظمت کا قائل ہوں میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے اداؤں کی نقلیں پڑھتے دیکھا ہے اگر وہ بزرگ نہ ہوتے تو انہیں نقلیں پڑھنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب وہ عبادت کر رہے ہوں لوگ انہیں دیکھیں لیکن یہ بات ریاکاری سے تو تعلق نہیں رکھتی یہ تو ایک اچھا مشورہ ہے اور اچھے مشورہ پر کیا پابندی ہے! اشتی ذوالجلال بھی میرے حلقہ احباب میں شامل ہیں ان کی تو صورت ہی سے شرافت ٹپکتی ہے ان کو دیکھنے والا یہ کہے بغیر نہیں رہتا کہ بھئی انسان ہو تو ان جیسا۔ اگر چہ وہ داڑھی خشخشی رکھتے ہیں لیکن خشخشی داڑھی میں بھی ان کا جلال موسلادھار بارش کی طرح برستا ہے بہت کم بولتے ہیں۔ ایک ہفتے میں دو چار بار ہی زبان کھولتے ہوں گے۔

صوفی نور چشم آگرے کی پیداوار ہیں ان دنوں دیوبند میں رہتے ہیں ان کا تعلق سنی جماعت سے ہے ہری پگڑی باندھتے ہیں۔ تعویذ گنڈے آبائی پیشہ ہے خاندانی عامل ہیں، بہت کم رشتوں پر روحانی علاج کرتے ہیں سنا ہے کہ پولیس والے تک ان کے معتقد ہیں جب کہ پولیس والے کسی کے معتقد نہیں ہوتے۔ ان کے سر صرف اپنے افسروں کے سامنے جھکتے ہیں۔

مرزا امروہ بخت، سرکاری ملازم ہیں لیکن جب سے دعوت کے کام میں جڑے ہیں تب سے اپنی ڈیوٹی میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتے۔ چلوں پر چلے دیے چلے جا رہے ہیں گھر والے ان کی اس تنگی سے پریشان ہیں لیکن ان پر دعوت اس درجہ سوار ہو چکی ہے کہ انہیں نہ بیوی کی پروا ہے اور نہ بچوں کی۔ ان کا کہنا ہے کہ بیوی بچے سب اسی دنیا میں رہ جائیں گے انسان اپنے اعمال کے ساتھ رخصت ہوگا ان کے سمجھانے کا انداز اتنا پیارا ہے کہ ایک دفعہ تو میں بھی چلّے کی نیت کر چکا تھا اور مجھے معلوم ہوا کہ نیت پر بھی ثواب مل جاتا ہے تو پھر میں نے نیت ہی پر قناعت کر لی۔ اب جب بھی کبھی تشکیل ہوتی ہے نیت ضرور کر لیتا ہوں چلّے میں جانے کی توفیق ہو یا نہ ہو۔ کس قدر دور اندیشی کی بات ہے۔ چلّہ نہیں دے رہے ہیں اور ثواب لوٹ رہے ہیں۔

صوفی خیال حسین اجمیری۔ بہت ہی عجیب و غریب قسم کے انسان ہیں سر تا پا تصوف محسوس ہوتے ہیں۔ دونوں ہاتھوں میں تسبیح رہتی ہے۔ ایک بار میں نے پوچھ لیا تھا کہ حضرت! آپ کے ہاتھ دو ہیں لیکن زبان تو ایک ہی ہے پھر آپ دونوں تسبیحوں کے دانوں کو گھماتے ہوئے ایک زبان سے ایک وقت میں دو وظیفے کیسے پڑھ لیتے ہیں۔ بولے تم تصوف کی باریکیاں نہیں سمجھو گے۔ میں ایک ذکر زبان سے کرتا ہوں اور ایک دل سے میری دھڑکنیں اپنے انداز سے ذکر کرتی ہیں۔ میں سمجھا نہیں، میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا، میں کہہ چکا ہوں انہوں نے کہا تھا کہ تم نہیں سمجھو گے کیوں کہ تم ابھی میدان میں بھی نہیں چلے اور ہم اس میدان میں آج کل تصوف سے وزارت ہیں۔ میں اس قدر مدلل گفتگو پر چپ ہو گیا اور اتنی بات تو میں بھی سمجھ گیا کہ تصوف کی لائن وہ لائن ہے کہ اس میں جسم اور روح دونوں بیک وقت مصروف رہتے ہیں اور میں نے تو یہ محسوس کیا ہے کہ صوفی خیال حسین کی داڑھی کا ہر بال بھی ذکر کرتا ہے کیوں کہ ان کی داڑھی مسلسل حرکت کرتی رہتی ہے جو ذکر کرنے کی علامت ہے۔

صوفی من ذوالفذی بھی پہنچے صوفی ہیں ان کے تقدس کا ذکر قبرستانوں تک میں ہوتا ہے۔ ایک معتبر قسم کے انسان فرما رہے تھے کہ اکثر قبرستان کے مردے اس بات کی خواہش رکھتے ہیں کہ صوفی من ذوالفذی ان کے قبرستانوں میں دفن ہوں۔ صوفی من ذوالفذی دائمی کنوارے ہیں انہوں نے تقوے کی زیادتی کی وجہ سے شادی تک نہیں کی ان کا سوچنا ہے کہ شادی پرہیزگاری میں خلل پیدا کرتی ہے اور خلل کسی بھی طرح کا ہو پرہیزگاری کو تباہ کر دیتا ہے۔ صوفی من ذوالفذی مادرزاد قسم کے ولی ہیں انہوں نے پیدا ہوتے ہی کرامتیں دکھانی شروع کر دی تھیں وہ کئی بار ہوا میں اڑے لیکن اڑتے ہوئے نظر کسی کو نہیں آئے۔ ان کے کمالات کا شمار بہت مشکل ہے ان کے ماں باپ کا کہنا تھا کہ ان کے صاحب زادے پیدائشی ولی ہیں اور کرامتیں تو ان کے گھر کی لونڈیاں ہیں۔

ہمارے ایک بزرگ دوست گل بہار شاعر ہیں ان کی شاعری ان دنوں عروج پر ہے بڑی تابڑ توڑ قسم کی شاعری کیا کرتے ہیں۔ ایک منٹ میں ایک غزل تیار کر لیتے ہیں لیکن سناتے نہیں۔ کہتے ہیں کہ اگر میں اتنی جلدی تیار ہونے والی غزلیں سنانے لگوں گا تو نظر لگ جائے گی اور پھر دماغ میں شعر آنے بند ہو جائیں گے۔ ان کا حال یہ ہے کہ یہ نشستوں میں اس لئے نہیں پڑھتے کہ ان کا معیار بہت بلند ہے اور نشستوں میں غیر معیاری شعرا تشریف لاتے ہیں اس لئے یہ نشستوں میں حاضر تو ہو جاتے ہیں لیکن اپنا کلام پڑھ کر نہیں سناتے اور مشاعروں میں اس لئے نہیں سناتے کہ سامعین جب ان کا کلام سمجھیں گے ہی نہیں تو وہ داد کیا دیں گے ان کا دعویٰ ہے کہ آل انڈیا مشاعروں میں بازاری قسم کے شعرا گلے بازی کرتے ہیں۔ زیادہ تر شعرا دوسروں سے غزلیں لکھوا کر لاتے ہیں اور اپنے گلے کی وجہ سے مقبول ہیں ان کو مشاعروں میں بلایا بھی نہیں جاتا ان کا کہنا ہے کہ اب شعرا ان سے حسد رکھتے ہیں اور اگر میں بن بلائے چلا جاؤں اور خود مختاری کے ساتھ مائک سنبھال کر شروع ہو جاؤں تو یہ میری خودداری کے خلاف ہے میں نے ان سے کہا تو پھر اپنا مجموعہ کلام کیوں نہیں چھپاتے۔ انہوں نے جواب دیا کہ کون خریدے گا لوگوں کو بازاری قسم کی شاعری پسند ہے میرے اشعار بہت معیاری ہیں اور معیاری اشعار پسند کرنے والے لوگ سب اللہ کو پیارے ہو گئے اس لئے میں اپنا مجموعہ کلام بھی نہیں چھپوانا چاہتا۔ ان کی باتیں سن کر مجھے رحم سا آنے لگتا ہے اور میں یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہوں کہ اس

کائنات میں کیسے کیسے معیاری لوگ ضائع ہو رہے ہیں۔ بھلا بتاؤ ایک منٹ میں دس شعروں کی غزل کہنے والے شاعر کس قدر ناقدری کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایک بار میں نے ان سے کہا کہ گل بہار صاحب! مجھے معیاری کلام بہت پسند ہے۔ تم مجھے اپنی کوئی تازہ غزل سناؤ۔ ایک طویل مدت سے کوئی اچھی غزل نہیں سنی۔ ٹھنڈا سا سانس لے کر بولے۔ اب تو غزل سنانے کے تصور سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ معیاری کلام جب عام طور پر لوگ سمجھ نہیں پاتے تو خاص قسم کے لوگوں کو بھی کچھ سنانے کو دل نہیں چاہتا۔ میں بولا واقعاً کس قدر مجبوری ہے۔ نہ اگلے چین نہ نگلے چین۔ تو گل بہار صاحب آخر آپ زندہ کیسے ہیں میں کچھ نہیں سمجھ پا رہا ہوں پھر بھی جب تم اصرار کر رہے ہو تو ایک معیاری قسم کا شعر جو فی البدیہہ تیار ہوا تھا پیش خدمت کرتا ہوں اور پسند آ جائے تو دعا کا طالب ہوں۔

ارشاد ارشاد۔ اور اس کے بعد انہوں نے اپنا معیاری شعر میرے کانوں میں انڈیل دیا۔

ان سے اظہار محبت کا ارادہ تھا مگر
باپ نے گھور کے دیکھا تو میں گھر لوٹ گیا

سبحان اللہ اس شعر میں تو بڑی ندرت ہے۔ لیکن گل بہار صاحب مجھے اس میں گہرائی نظر نہیں آ رہی۔ عزیزم میں اسی لئے اپنے شعر کسی کو نہیں سناتا انہیں میرے شعروں کی گہرائی کا اندازہ ہی نہیں ہوتا تم اتنے سمجھدار ہو کہ اپنی آنکھوں سے سمندر کی گہرائی ناپ لوگے لیکن میرے شعروں کی گہرائی کا سراغ نہیں لگا سکو گے۔ تم یہ تک نہیں سمجھ سکتے کہ باپ سے میرا باپ مراد ہے یا محبوبہ کا۔ دراصل میں اپنے شعروں میں ایک طرح کا سسپنس چھوڑتا ہوں جو فی زمانہ رائج نہیں ہے۔ اور اس شعر سے تم یہ بھی نہیں پکڑ سکتے کہ میں کس کے گھر سے لوٹ رہا ہوں اپنے یا اپنے محبوب کے۔ یہ وہ تجسس ہے جو اس زمانہ میں ناپید ہے۔ میں نے اپنی کھوپڑی کو جھنجھوڑا تو مجھے ان کی یہ بات ماننی پڑی کہ شعر میں جو گہرائی بلکہ کئی گہرائیاں تھیں ان تک میری عقل کی رسائی نہیں ہو پا رہی تھی مجبوراً میں نے انہیں یہ مشورہ دیا کہ تم اپنے شعر آئندہ کسی کو مت سنانا۔ کسی کے کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا اور لوگ خواہ مخواہ شاعری سے بدظن ہو جائیں گے۔ یہ گل بہار صاحب بھی آج دعوت میں تشریف لا رہے تھے۔ ہر دوست کا تعارف کرانا چاہتا ہوں ان چند دوستوں کے تعارف سے آپ نے یہ تو اندازہ ہی لگایا ہوگا کہ کتنے معیاری اور خداداد قسم کے لوگ میرے حلقۂ احباب میں شامل ہیں۔ باقی دوستوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ ان کے ناموں ہی سے آپ اندازہ کر لیں گے کہ یہ کس قسم کی مخلوقات ہیں اور کس قسم کی شرافتوں سے یہ بہرہ ور ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ ان جیسے لوگ اگر چراغ لے کر بھی ہم ڈھونڈیں گے تو کم سے کم اس دنیا میں تو دستیاب نہیں ہوں گے۔ لیجئے میرے دیگر دوستوں کے نام سنئے۔

منشی آئیں بائیں شائیں۔ عمر ۶۵ سال ہوگی۔ لیکن آج بھی جوان لگتے ہیں اور جوانوں جیسی باتیں کرتے ہیں۔ اصلی نام تو اللہ ہی جانے کیا ہوگا لیکن اب آئیں بائیں شائیں سے مشہور ہیں۔ اور انگریزی میں وہ خود کو اے بی ایس لکھتے ہیں۔

حافظ چھتری خاں۔ خالص پٹھان ہیں۔ ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں دو مرتبہ کسی سے بھی بھڑ جاتے ہیں۔ نہ بھڑنے سے پہلے سوچتے ہیں نہ بعد میں۔ انہیں اس بات پر فخر ہے کہ وہ مزاج کے اعتبار سے بھی پٹھان ہیں ہر ایک کو غصے سے دیکھنا ان کا موٹو کرام ہے۔ دیکھنے میں سندر کالے ہیں اور نہ گول پھر بھی ان کو چھتری خاں کہا جاتا ہے۔ ان کے والدین نے ان کا نام چھتری کیوں رکھا۔ اللہ ہی جانے۔

مولانا صواد ضواد مدنی ان کا پورا نام صابر علی ضرور ہے۔ لیکن یہ صواد ضواد کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ تو مسلم ہیں ان کے دادا دین لال شرما تھے ان ہی کی طرف نسبت کر کے یہ خود کو مدنی لکھتے ہیں۔

صوفی شربت علی، مولوی یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا، منشی میزائل، حافظ دس گلے میاں، خواجہ اگر مگر۔ دیکھا آپ نے یہ ہیں میرے احباب چندے ماہتاب، چندے آفتاب۔ یہ لوگ کتنے بے مثال ہیں ایسے لوگ مرجائیں تو پھر بھول کر بھی پیدا نہیں ہوتے لیکن بانو ان سے مطمئن نہیں ہے یہ ان پر تنقید کر کے اپنی آخرت کو خطرے میں ڈالتی رہتی ہے میں اس کو سمجھاتا ہوں کہ بانو ان کو برداشت کرو۔ اللہ کی قسم اگر یہ لوگ مر گئے تو دوبارہ پیدا نہیں ہوں گے ہمیں ان کی قدر کرنی چاہیے ان میں سے ہر شخص لاجواب ہے اور ہر شخص بے مثال۔ بہر حال یہ سب بے مثال قسم کے لوگ حاضر دسترخوان ہو گئے اور کسی ایک نے بھی حاضر ہونے سے معذرت نہیں کی۔ سب سے پہلے منشی میزائل تشریف لائے تھے اس کے بعد ایک ایک کر کے بھی حاضر ہو گئے۔ بانو نے کھانے کی کئی ڈشیں تیار کی تھیں۔ بریانی، دہی پھلکیاں، گوشت میں بھنڈی، اٹھلو، پھریری اور کی دال اور وغیرہ وغیرہ۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ بانو کھانا بنانے میں ماہر ہے اور اس کا بنایا ہوا کھانا اولیاء اللہ بھی دبا کر کھاتے ہیں۔ میرے دوستوں میں زیادہ تر صالحین ہی ہیں لیکن جب یہ دسترخوان پر بیٹھ جاتے ہیں تو اتنے خشوع اور خضوع سے کھانا کھاتے ہیں کہ انہیں دیکھ دیکھ کر رشک آتا ہے۔ مولانا گل بکاؤلی کی خوراک بہت کم ہے لیکن میرے دسترخوان پر وہ آٹھ دس روٹیاں تو آسانی سے تناول کر لیتے ہیں۔ آج کی دعوت میں انہوں نے پانچویں مرتبہ بریانی اپنی پلیٹ میں اتارتے ہوئے کہا تھا کہ فرضی میاں بریانی کا جواب نہیں۔ برخوردار تمہاری بیگم کھانا پکانے میں اسپیشلسٹ ہے۔ کم بخت پیٹ بھر جاتا ہے لیکن جی نہیں بھرتا۔ پیٹ سے ھل من مزید کی صدائیں آتی ہیں مجبوراً پھر کچھ سنبھالنا پڑتا ہے۔

حضرت۔" میں نے کہا" اُلّو کا ذائقہ تیس اور بھنڈی بھی بہت مزے کی بنی ہوئی ہوتی ہے۔ مولانا گل بکاؤلی بولے بس ایک پلیٹ بریانی اور لے کر پھر بھنڈی اور اُلّو کی طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

آپ بے فکر رہیں۔ تکلف کو اپنے گھر چھوڑ کر آیا ہوں۔

شکریہ شکریہ۔ میں نے خوشی کا اظہار کیا پھر میں صوفی قراقرم کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا۔

صوفی جی آپ کی پلیٹ میں مجھے سناٹا سا نظر آ رہا ہے۔

لیکن یہ سناٹا فرانے کے بعد ہے۔ انہوں نے ہنس کر کہا۔ اس کے بعد انہوں نے اُلّو کی پانچ چھ بوٹیاں اپنی پلیٹ میں اتارتے ہوئے کہا۔ تمہاری بات نہیں کرنے دوں گا۔ پیٹ بھر گیا تھا لیکن تمہارے حکم کی تعمیل میں دو روٹیاں اور کھا لیتا ہوں اللہ مالک ہے۔

منشی بہت خوش خوراک ہیں انہوں نے دس پلیٹیں بریانی کی کھانے کے بعد دس روٹیاں بھنے کیلئے تناول فرمالیں اور یہ کہہ کر اپنا ہاتھ روکا کہ ابھی تو میٹھا بھی کھانا پڑے گا۔

مولوی لوا جاوا اپنی پلیٹ صاف کرتے ہوئے بولے۔ قریشی صاحب ایسا کھانا برسوں میں کھایا ہے اگر توفیق ہو تو ایک بار پھر یاد کر لینا۔

تقریباً سبھی احباب نے دل کھول کر اور آنکھیں بند کر کے کھانا کھایا۔ اس کے بعد سب احباب چائے کے انتظار میں بیٹھے رہے اور گپ شپ چلتی رہی۔ صوفی تاولی نے کہا۔ قریشی صاحب! جمعیۃ العلماء کے جھگڑے کا کیا بنا چچا میاں جیتے یا بھتیجے میاں۔

یار حیرتناک بات ہے۔ گل بہار بولے یہ علماء ہو کر کس طرح بے دردی کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور جھگڑے کی اصل وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

سنا ہے کہ دولت بہت اکٹھی ہو گئی ہے۔ کوئی صاحب کہہ رہے تھے کہ دہلی کے اکاؤنٹ میں دو ہزار کروڑ روپے جمع ہیں اب جو صدر بنے گا وہی اس رقم کو نکال لے گا۔

صوفی لوا جاوا نے کہا۔ مولانا اسعد مدنی کی سمجھداری دیکھئے کہ جمعیۃ العلماء کے مرکزی دفتر کو کسی چھوٹی سی تنظیم کے نام وقف کر رکھا تھا اور اس تنظیم کا مالک انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے بیٹے محمود مدنی کو بنا دیا۔ ورنہ مسجد عبدالنبی پوری کی پوری مولانا ارشد مدنی کی ہو جاتی۔

یہ تو بے ایمانی ہے۔ صوفی نور چشم بولے۔

یہ بے ایمانی نہیں ہے۔ یہ دانش مندی ہے اور اسی کو فارسی میں حکمت عملی کہتے ہیں۔

اس کا مطلب یہ ہوا کہ مولانا اسعد مدنی تو بڑے بابو کہلاتے تھے انہیں خبر تھی کہ ان کا بھائی ان کے بیٹے کے ساتھ اختلاف کرے گا اس لئے انہوں نے حفظ ماتقدم کے طور پر یہ حرکت کی۔ دراصل بڑے بابو جانتے تھے کہ چھوٹے بابو ان کی زندگی میں دبے ہوئے ہیں اور ان کے مرنے کے بعد ضرور ہاتھ پیر نکالیں گے اس لئے انہوں نے پہلے ہی ان کے پر کتر دیئے۔

لیکن ممبر یا قومی سرمائے کا مالک اپنی اولاد کو تو نہیں بنایا جا سکتا۔ منشی ذوالجلال نے کہا۔"

اماں۔ یہ علماء کی لڑائی ہے اور علماء مسائل سے بہت اچھی طرح واقف ہوتے ہیں وہ کچھ بھی کریں وہ خلاف شریعت نہیں ہو سکتا۔

لیکن یہ مولانا مرغوب الرحمٰن کو کیا ہوا۔" صوفی شہتوت نے حیرت کا اظہار کیا۔"

انہیں کچھ نہیں ہوا۔ اس نے چچا بھتیجے کی لڑائی کو بہت خوبصورتی سے آگے بڑھایا اگر وہ ہوا نہ دیتے تو یہ آگ اتنی نہ بھڑکتی۔

لیکن دیکھنے میں تو وہ اللہ میاں کی گائے لگتے ہیں۔

آپ نے نہیں دیکھا کہ ۱۲ ربیع والی کانفرنس میں وہ کسی شخص کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ شاید ان کا ضمیر انہیں ملامت کر رہا ہو۔

کیا لالچ ہیر پھیر سے بچنے کے بعد بھی ضمیر باقی رہ جاتا ہے۔" صوفی سود خور مدنی نے پوچھا۔"

باقی رہے یا نہ رہے لیکن کینسر میں تو ضرور مبتلا ہو جاتا ہے۔ اور آپ دیکھئے گا کہ وہ دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے سامنے ایسی تاویلیں پیش کریں گے کہ وہ بھی انہیں معصوم عن الخطا سمجھنے پر مجبور ہو جائے گی۔ سچ تو یہ ہے کہ خاندان مدنی کا بیڑہ غرق مولانا مرغوب نے ہی کیا ہے بظاہر وہ اپنے بیٹے کے سالے کا ساتھ دیتے رہے لیکن درحقیقت وہ چچا بھتیجے کی قبر بناتے رہے۔

اب کیا ہوگا۔؟

کچھ بھی نہیں ہوگا۔ جب دونوں گروپ لڑ لڑا کر تھک لیں گے تو اپنی اپنی پراپرٹی سنبھال کر بیٹھ جائیں گے اور پھر پیری مریدی شروع کر دیں گے۔ مولانا اسعد مدنی نے ہزاروں طرح کے اختلاف کے باوجود ۱۵ لاکھ مرید بنائے تھے۔ صاحب زادہ گیارہ لاکھ کی تعداد تو پوری کر ہی لیں گے۔ ہندوستان میں بے وقوفوں کی اب بھی کوئی کمی نہیں ہے۔

اور قوم۔؟

قوم کا حافظہ بہت کمزور ہے۔ قوم سب بھول جاتی ہے اور علماء سے رہنما اسی کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

بھائی صاحب آپ کا اس لڑائی کے بارے میں کیا خیال ہے۔؟

صوفی شہوت نے پوچھا۔

صوفی جی میں ایک ادنیٰ سا انسان ہوں۔ حضرت گل بکاؤلی کی موجودگی میں کچھ بولتے ہوئے ڈرتا ہوں لیکن جب آپ نے پوچھا ہے تو عرض کروں گا کہ میرے نزدیک اس لڑائی میں حق مولانا ارشد مدنی کے ساتھ ہے وہ چچا ہیں اور چچا مثل باپ کے ہی ہوتا ہے، وہ صاحب علم بھی ہیں، محمود مدنی کے مقابلے میں ان کا تقویٰ بھی بہت بڑھا ہوا ہے۔ اس لئے بھی ان کو فوقیت ملنی چاہئے تھی۔ لیکن حضرت مولانا اسعد مدنی نے محمود مدنی کو اس درجہ بے لگام کر دیا تھا کہ باپ کی زندگی میں انہوں نے اپنے چھوٹے چچا کو رسوا کیا اور باپ کے مرنے کے بعد اب بڑے چچا کے کپڑے پھاڑ رہے ہیں۔ دراصل امریکہ اور اسرائیل کی پالیسی بھی یہ ہے کہ بڑوں کے گریبانوں پر ہاتھ ڈالو اور اگر سیدھی انگلی سے گھی نہ نکلے تو وہاں چھوڑ دو۔

چند لوگ کہتے ہیں کہ لڑائی ایک طرح کی سزا ہے جو قاری طیب صاحب کو دکھ پہنچانے کے نتیجے میں ہو رہی ہے۔

ممکن ہے لیکن یہ دنیاداری میں مبتلا ہونے کا عذاب بھی ہے۔ جب سے ہمارے علماء کے ہاتھوں میں دولت اور وزارت آگئے ہیں ان کی حیثیت عرفی کا قتل ہو گیا ہے۔ یہ جب تک غریب تھے تب تک حیثیت ان کے ساتھ چپکی تھی۔ اب تو قارون اور ہامان کے آئیڈیل علماء ہیں اور ہر ایک عالم اس فکر میں لگا ہوا ہے کہ اس کی کنجیاں چالیس اونٹوں پر کب لدیں گی۔

میں نے محسوس کیا کہ میرے احباب کی اکثریت مولانا ارشد مدنی کو حق پر مان رہی تھی لیکن کچھ لوگوں نے یہ شکایت بھی کی تھی کہ مولانا ارشد مدنی کے مزاج میں سختی ہے جس کی وجہ سے دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ ان کے خلاف ہیں۔

صوفی شربت علی نے یہ انکشاف کیا تھا کہ محمود مدنی نے دارالعلوم دیوبند کے اساتذہ کو گیس سلنڈر دلائے ہیں اس لئے بھی اساتذہ محمود مدنی کی حمایت کرتے ہیں۔ حالانکہ طلباء کی اکثریت مولانا ارشد مدنی کے ساتھ ہے۔

قاری عثمان صاحب کے بارے میں عام تاثر یہ تھا کہ وہ اپنی ذات سے نیک ہیں لیکن بہت آسانی سے استعمال ہو گئے ہیں اور محمود مدنی انہیں بھی زیادہ دیر تک برداشت نہیں کر سکیں گے۔

احباب کے رخصت ہونے کے بعد جب میں گھر میں آیا تو بانو نے پوچھا۔

کھانا کیسا لگا۔؟

میرے پاس تعریف کے لئے الفاظ نہیں ہیں، میرے ایک ایک دوست نے تعریفوں کے پل باندھ رکھے تھے۔ مولانا گل بکاؤلی جو اس ملت کی ناک ہیں ان کا دعویٰ تھا کہ روئے زمین پر کوئی عورت ایسی نہیں ہے جو ایسا کھانا پکائے۔ انہوں نے کم خوراک ہوتے ہوئے دس چپاتیاں بریانی کی کھانے کے

صوفی شہوت تو اس چکر میں تھے کہ تھوڑا سا قورمہ اپنی جیب میں رکھ لے جائیں دراصل وہ اپنی بیوی کو بتانا چاہتے تھے کہ کھانا اس طرح پکایا جاتا ہے۔

میں سمجھ گئی تھی کہ آپ کے احباب کو کھانا بہت اچھا لگا۔

کیا تم عالم الغیب ہو۔ تم کیسے سمجھ گئی تھیں۔

حضور والا۔ آدھی روٹی کے سوا کچھ بھی تو بچ کر نہیں آیا اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے دوستوں کو کھانا بہت اچھا لگا۔

جب کچھ بھی نہیں بچا تو تم نے کیا کھایا۔؟

میرا پیٹ تو اس تصور سے ہی بھر گیا کہ آپ کو اور آپ کے دوستوں کو کھانا پسند آگیا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر شوہر کو کھانا پسند آجائے تو عورت کی محنت ٹھکانے لگتی ہے اور اسے روحانی خوشی کا احساس ہوتا ہے۔

تم ونڈرفل قسم کی بیوی ہو۔ صوفی ذوالجلال کہہ رہے تھے کہ یار تمہاری بیوی کھانا ایسا بناتی ہے کہ دل چاہتا ہے کہ اس کے ہاتھ چوم لوں۔

آپ نے یہ سن کر کیا کہا۔؟

میں نے کہا کہ اگر شریعت کی پابندی نہ ہوتی میں آپ کی یہ خواہش پوری کر دیتا آپ بھی بڑے بدتمیز ہیں وہ ہاتھ چومتے اور میں چھوا لیتی۔ بس یہی باتیں تو ہیں کہ جن کی وجہ سے مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ آپ کے دوست اچھی تربیت سے محروم ہیں۔ تعریف کرنے کا انداز کچھ اور بھی ہو سکتا ہے، یہ کہنا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہاتھ چوم لوں ایک غیر شرعی بات تو ہے ہی اس سے جہالت کی بو بھی آتی ہے۔ دوسرے آپ کا یہ جواب دینا کہ اگر شرعی مجبوری نہ ہوتی تو یہ کام میں خود کرا دیتا یہ بھی ایک طرح کی جہالت ہے۔ دراصل آپ کے دوستوں کی صحبت نے آپ کو بھی خاصا بگاڑ دیا ہے۔

چھوڑو بیگم۔ یہ ماڈرن دور ہے اس دور میں اس طرح کی باتیں زبان سے نکل ہی جاتی ہیں۔

میں تمہیں ایک خوشخبری سناؤں۔ بھائی صاحب نے مزاح بت کدہ کے لئے ایک خاص موضوع دیا ہے۔

سچ۔ بانو ایک دم خوش ہو گئی اور میں اس موضوع کا حق ادا کر دوں گا۔ بس تم میرا موڈ فریش رکھنا تاکہ غزل مرثیہ بننے سے محفوظ رہے۔ جب تمہارا موڈ خراب ہو جاتا ہے تو میری روح کپڑے اتار کر صحراؤں میں بھٹکنے لگتی ہے اور اس وقت میں بت کدہ میں اذان دینے کے قابل نہیں رہ جاتا۔

آپ بے فکر رہیں میں آپ کا موڈ فریش رکھوں گی اور آپ کو ہر طرح کی ٹینشن سے بچاؤں گی۔

تو پھر یہ سمجھو کہ میں آپ کے ان بھائی صاحب کو بھی قہقہے لگانے پر مجبور کر دوں گا اور ہو سکتا ہے کہ وہ میرا مضمون پڑھ کر قلابازیاں کھانے لگیں گے۔

(باز رندو صحبت باقی)

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۸

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

تیسرے قاصد کے بیان میں

تیسرے قاصد نے جس کھیوں کے سردار یعسوب کے پاس جاکر تمام احوال حیوانوں کا بیان کیا۔ یعسوب تمام حشرات الارض کا بادشاہ تھا، سنتے ہی اس نے حکم کیا کہ تمام حشرات الارض حاضر ہوں، حکم کی تعمیل کے لئے مکھیاں، مچھر، ڈانس، بھنگے، پسو، بھنبھنے، پروانے وغیرہ غرض جتنے بھی چھوٹے جانور جو پروں سے اڑنے والے ہیں اور عموماً ایک سال سے زیادہ زندہ نہیں رہتے حاضر ہوگئے۔ بادشاہ نے جو خبر قاصد کی زبانی سنی تھی سب کے سامنے بیان کی اور پوچھا تم میں کون ایسا ہے جو وہاں جائے اور انسانوں سے حیوانوں کی طرفداری میں مناظرہ کرے۔ کئی جانوروں نے یک آواز پوچھا انسان کیوں حیوانوں پر ظلم کرتے ہیں اور کیوں ہمیں حقیر سمجھتے ہیں۔ قاصد نے کہا۔ وہ اس لئے فخر کرتے ہیں کہ قد و قامت میں وہ ہم سے بڑھے ہوئے ہیں اور عام طور پر وہ حیوانوں پر غالب رہتے ہیں۔ بھڑوں کے سردار نے کہا ہم وہاں جاکر انسانوں سے مناظرہ کریں گے کھیوں کے رئیس نے کہا ہم وہاں جاکر اپنی قوم کی ترجمانی کریں گے۔ مچھروں کے سردار نے کہا ہم وہاں ضرور جائیں گے اور اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گے۔ ٹڈیوں کے سردار نے کہا ہم وہاں جاکر جو کچھ بن سکے گا کریں گے اور غالب رہیں گے۔

بادشاہ غصہ سے بولا یہ کیا بکواس ہے کہ سب بے تامل بولے چلے جارہے ہیں اور سب کے سب وہاں جانے کے لئے تیار ہیں۔ پسو نے کھڑے ہوکر کہا۔ اے بادشاہ بھروسہ ہر حال میں خدا کی ذات پر رہنا چاہئے وہی عزت و ذلت کا مالک ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ ہم اس کی مدد سے انسانوں پر فتح پالیں گے۔ گزرے ہوئے زمانے میں بڑے بڑے ظالم انسان پیدا ہوئے ہیں اور خدا کی مدد سے ہمیشہ ہم نے ان پر فتح پائی ہے۔

بادشاہ نے کہا اس بات کی وضاحت کرو۔

مچھروں کے سردار نے عرض کیا۔ انسانوں میں ایک نمرود بادشاہ گزرا ہے نہایت مغرور اور گمراہ کہ اپنے دبدبے اور جاہ و حشم کے مقابلے میں کسی کو خیال میں نہیں لاتا تھا لیکن ہماری جماعت کے ایک ادنیٰ سے فرد نے اس کا سارا غرور خاک میں ملا دیا اور یہاں تک کہ وہ ہلاک ہوگیا۔

بادشاہ نے کہا تو ٹھیک کہتا ہے۔

بھڑ نے کہا۔ جس وقت کوئی آدمی مسلح ہوکر یعنی ہاتھ میں نیزہ اور تلوار اٹھاکر تیار ہوتا ہے۔ ہم میں سے اگر کوئی بھڑ اس سے لپٹ جاتی ہے اور اس کو کاٹ لیتی ہے اور اپنا سوئی سے بھی زیادہ باریک ڈنک اس کی موٹی کھال میں گھسا دیتی ہے تو اس کی ساری بہادری دھری رہ جاتی ہے اس کا بدن ورم کر جاتا ہے اور وہ بلبلا اٹھتا ہے اور کئی دن تک کسی کام کا نہیں رہ جاتا اس کو اپنے نیزہ اور تلوار کا بھی ہوش نہیں رہ جاتا۔

بادشاہ نے کہا تو سچ کہتا ہے۔

مکھی نے کہا۔ جس وقت انسانوں کا بادشاہ نہایت شان و شوکت کے ساتھ تخت پر بیٹھتا ہے اور اس کے مخافظین انتہائی مستعدی کے ساتھ اس کے ارد گرد کھڑے رہتے ہیں تاکہ کسی طرح کا رنج اور اذیت اس کو نہ پہنچے اس وقت اگر ایک مکھی بلا اجازت کے ذہیر سے نکل کر اس کے جسم پر آبیٹھتی ہے اور اسے پریشان کرتی ہے تو عقل و صلاحیت کے باوجود اس سے کچھ نہیں ہو پاتے اور اپنا غصہ اپنے اوپر ہی اتارتے رہتے ہیں۔ بادشاہ نے کہا تو سچ کہتی ہے مگر حیوانوں کے بادشاہ کے سامنے یہ چیزیں دلیل نہیں بنیں گی وہاں تو فصاحت و بلاغت اور آداب گفتگو کام آئے گی اور بحث و مباحثہ کی اہلیت کام آئے گی۔ تم میں سے کوئی ایسا ہے جو ان باتوں کی قابلیت رکھتا ہو۔ بادشاہ کی یہ بات سن کر سب نے سر جھکا لیا اور سب خاموش ہوگئے تھوڑی دیر کے بعد کھیوں کی جماعت میں سے ایک حکیم نکل کر آیا۔ خدا کی مدد سے میں اس کام کے لئے جاتا ہوں اور حیوانوں کی طرف سے انسانوں سے مناظرہ کروں گا۔

بادشاہ نے اور تمام حاضرین نے کہا۔ الحمد للہ تو جس چیز کے لئے جاتا ہے خدا اس میں تیری مدد کرے اور دشمنوں پر تجھ کو غلبہ عطا کرے۔ اس دعا کے بعد بادشاہ نے کھیوں کے ایک ہونہار فرد کو مناظرہ کے لئے روانہ کیا۔

چوتھے قاصد کے بیان میں

چوتھا قاصد جس وقت شکاری جانوروں کے بادشاہ عنقاء کے پاس گیا اور تفصیل بیان کی تو اس نے بھی تمام جانوروں کو طلب کیا۔ سب حاضر ہوگئے تو اس نے پوری تفصیل ان کے سامنے رکھی اور پوچھا تم میں سے کوئی اس قابل

ہے کہ اس شاہ جنات کے دربار میں انسانوں سے مناظرہ کے لئے بھیجا جاسکے۔
وزیر نے کہا کہ ان میں الو کے سوا کوئی اس بات کی اہلیت نہیں رکھتا۔
بادشاہ نے کہا کہ اس میں کیا خصوصیت ہے کہ یہی اس کام کے لائق ہے اور دوسرے لائق نہیں ہیں۔
وزیر نے جواب دیا۔ اس لئے کہ سب شکاری جانور انسانوں سے ڈرتے ہیں اور دور بھاگتے ہیں اور ان کی بات بھی نہیں سمجھتے اور الو ان کی بستیوں سے قریب رہتا ہے اور ان کے مکانوں میں اپنا ٹھکانہ بنا لیتا ہے جو بوسیدہ ہو گئے ہیں۔ زہد و قناعت اس میں اتنی ہے کہ کسی جانور میں موجود نہیں ہے۔ دن کو روزہ سے رہتا ہے اور رات کو روتا ہے اور خدا کے خوف سے ڈرتا ہے رات کو جاگتا رہتا ہے اور غافلوں کو ہوشیار کرتا رہتا ہے۔ اگلے بادشاہ جو مر گئے ہیں انہیں یاد کر کے از راہ افسوس ان کے حسب حال یہ آیت پڑھتا رہتا ہے۔

كَمْ تَرَكُوا مِنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۞ وَّزُرُوْعٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ۞ وَّنَعْمَةٍ كَانُوْا فِيْهَا فٰكِهِيْنَ ۞ كَذٰلِكَ وَاَوْرَثْنٰهَا قَوْمًا اٰخَرِيْنَ ۞

حاصل اس آیت کا یہ ہے کہ باغ اور چشمے اور مکان اور زراعت اور تمام نعمتیں جن کے سبب اہل دنیا خوش رہتے تھے چھوڑ گئے اور اب ان چیزوں کے مالک دوسرے ہو گئے۔
عقفاء نے الو سے کہا۔ کہ ہمارے وزیر نے جو کچھ تیرے لئے تجویز کیا ہے۔ اس بارے میں تو کیا کہتا ہے۔
الو نے کہا اس نے جو کچھ کہا ہے سچ کہا ہے لیکن میں وہاں جا نہیں سکتا۔ اس واسطے کہ سب انسان مجھ سے دشمنی رکھتے ہیں اور مجھے منحوس سمجھتے ہیں اور مجھ بے گناہ کو خواہ مخواہ قصوروار ٹھہراتے ہیں اور گالیاں بکتے ہیں اگر مجھے مناظرہ کے وقت دیکھیں گے اور زیادہ میری مخالفت کریں گے اور اگر وہ ہاریں گے تو یہ سمجھیں گے کہ میری موجودگی کی وجہ سے یہ نحوست پھیلی لہٰذا میرا وہاں جانا مناسب نہیں۔
الو نے کہا انسان باز اور شاہین کو بہت محبوب رکھتے ہیں انہیں پالتے ہیں اور اپنے ہاتھوں اور کاندھوں پر بٹھا کر خوش ہوتے ہیں۔ بادشاہ اگر ان میں سے کسی کو وہاں بھیجے تو بہتر ہے۔
بادشاہ نے ان کی جماعت کی طرف دیکھ کر فرمایا۔ تم لوگوں کی رائے کیا ہے۔؟
الو نے جو کچھ کہا ہے درست کہا ہے لیکن ہم سے جو تعلق رکھتے ہیں وہ از رہ غرض رکھتے ہیں وہ ہمارا شکار چھین کر کھا جاتے ہیں وہ ہمیں پالتے ہیں اس لئے کہ ہم سے شکار کروائیں اور پھر خود اسے تصرف میں لائیں۔ باز چپ ہو گیا تو عقفاء نے باز سے کہا تو پھر تیرے نزدیک کون اس قابل ہے کہ وہاں اس کو بھیجا جائے۔
عقفاء نے جواب دیا میرا خیال یہ ہے کہ طوطے کو وہاں بھیجا جائے اس لئے کہ انسانوں کے بادشاہ وامیر چھوٹے و بڑے عورت و مرد جاہل و عالم بوڑھے و بچے سبھی طوطے کو عزیز رکھتے ہیں اور اس سے باتیں کرتے ہیں اور جو کچھ یہ کہتا ہے سب متوجہ ہو کر سنتے ہیں۔
بادشاہ نے طوطے کی طرف دیکھ کر کہا۔ تیری رائے اس بارے میں کیا ہے اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں اور وہاں جا کر سب حیوانوں کی طرف سے انسانوں سے مناظرہ کروں گا۔ لیکن میں یہ چاہتا ہوں کہ بادشاہ اور پوری جماعت مل کر میری مدد کریں۔
عقفاء نے کہا تو کیا چاہتا ہے۔
طوطے نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ خدا سے یہ دعا مانگیں کہ میں دشمنوں پر غالب رہوں۔ اور سرخرو ہو کر شاہ جنات کے دربار میں واپس آؤں۔
بادشاہ نے فوراً دعا مانگی اور تمام حاضرین نے آمین کہا۔ دعا سے فراغت کے بعد اپنا سینہ پھلا کر۔
الو نے کہا۔ اے بادشاہ گستاخی معاف اگر دعا قبول نہ ہو تو بے فائدہ بکواس ہے اور دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب آداب اور شرائط کا خیال رکھا جائے۔ دعا مانگنے والے کی نیت صاف ہو اور وہ خلوص دل سے دعا کرے وہ اپنی تمام تر توجہ خدا کی طرف رکھے اور دعا سے پہلے خدا کی کچھ عبادت کرے اور اس کے بندوں کی کچھ مدد کرے کہ خدا اپنی مخلوقات پر کئے گئے احسانات کی قدر کرتا ہے اور دعا میں چاہئے کہ دعا گو جن احوال سے دوچار ہے خدا کے حضور میں رو رو کر بیان کرے اگرچہ خدا عالم الغیب ہے لیکن وہ بے قراروں کی زبانی بے قراری کی باتیں سن کر خوش ہوتا ہے اور پھر ان کی بے قراری دور کرتا ہے۔ دعا انسانوں کی طرح نہ مانگی جائے کہ ان کے ہاتھ دعا کے لئے اٹھے ہوئے ہیں لیکن ان کا دھیان دنیا کے مسائل میں اٹکا ہوا ہوتا ہے۔ اور وہ اللہ کی مخلوقات پر ظلم کرتے ہوئے بھی اللہ کی مدد کے طالب ہوتے ہیں بلکہ ہمیں صدق دل سے دعا کرنی چاہئے۔ توجہ اور دھیان کے ساتھ دعا کرنی چاہئے کہ ہم خدا کی مخلوقات کے کام آنے کی کوشش کرتے رہیں گے اور کبھی کسی کا دل نہیں دکھائیں گے۔
الو کی تقریر سن کر عقفاء نے کہا۔ بے شک تو سچ کہتا ہے دعا مانگنے سے پہلے یہ تمام شرائط ضروری ہیں۔ عقفاء نے الو کی تائید کرنے کے بعد پوری جماعت کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔ تم جانتے ہو کہ آدمیوں نے جو ظلم و ستم حیوانوں پر کئے ہیں وہ انتہائی شرمناک ہیں اور غریب حیوان انسانوں کے ظلم و ستم سے پریشان ہو کر جنگلوں اور پہاڑوں میں جا چھپے ہیں۔ حیوان انسانوں سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ بعض حیوان ایسے ہیں کہ اگر وہ ایک تھپڑ کسی انسان کے رسید کر دیں

تو اسے کئی ہفتوں تک قرار نہ ملے اور وہ کئی مہینوں تک اپنا کال بھلاتا پھرے۔ کئی حیوان ایسے بھی ہیں کہ جن کو جنگلوں نے انسانوں کی بستی میں وحشت پھیلائے لیکن حیوانوں نے کبھی انسانوں کو ستانے کا ارادہ نہیں کیا ہے یہ تو انسان ہی ہے جو ایک مشت خاک ہو کر اور ناپاک پانی کی ایک بوند سے پیدا ہو کر اچھلا اچھلا پھرتا ہے اور اپنے انجام سے بے پرواہ ہے اور اب نوبت یہاں تک آ پہنچی ہے کہ شاہ جنات کے دربار میں ایک مناظرہ ہو رہا ہے جس میں ہم سب کو اپنی مظلومیت اور انسانوں کی شقاوت ثابت کرنی ہے اور یہ بھی بتانا ہے کہ ہم بھی خدا کی مخلوق ہیں اور ہم بھی جذبات اور احساسات رکھتے ہیں اور طاقت صلاحیت اور قابلیت میں ہم کسی درجہ انسانوں سے کم نہیں ہیں۔ یہ مناظرہ حالات کی مجبوری کی وجہ سے ہو رہا ہے۔ ورنہ ہم لڑنے مرنے کے قائل نہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا چند روزہ ہے اگر یہاں کوئی کسی پر غالب آ بھی گیا تو کتنے دن کے لئے؟ ایک دن پھر خاک میں مل جانا ہے۔ ہر ذی روح کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس کا نامہ اعمال برائیوں سے محفوظ رہے۔ بالخصوص ظلم و ستم کی سیاہیوں سے خود کو بچانا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ چیز خدا کو بالکل پسند نہیں اور اس کے بعد عقاب نے طوطے سے کہا۔ تو بے خوف ہو کر سفر کر۔ ہماری مخلصانہ دعائیں تیرے ساتھ ہیں لیکن میں تجھ سے صاف صاف کہنا چاہوں گا کہ ہر قدم پر کہتے ہوئے سچ بولنا وقتی طور پر کسی پر غالب آنے کے لئے جھوٹ اور ناحق بات زبان سے نکالنا دور اندیشی کے خلاف ہے۔ شکست کھا جانا بہتر ہے جھوٹ بولنے کے مقابلے میں۔ انسان یہ کہتے ہیں کہ محبت اور لڑائی میں سب کچھ جائز ہے لیکن میں تجھ سے یہ کہتا ہوں کہ محبت اور لڑائی کے دوران بھی سچائی کے دامن کو نہ چھوڑنا چاہئے۔ وہ فتح جو جھوٹ اور فریب کی مرہون منت ہو اس سے بہتر شکست و پسپائی ہے۔ تو صداقت سے کام لینا اور ہار جیت تو مقدر کی بات ہے۔ بعید نہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے تو ان پر غالب آ جائے۔ اور انہیں تیرے سامنے جھکنا پڑے اور اپنی شکست تسلیم کرنی پڑے۔ (باقی آئندہ)

مولانا حسن الہاشمی کا سفر ممبئی

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ مولانا حسن الہاشمی اپنے رفقاء سمیت ۳؍نومبر ۲۰۰۸ء سے ۳۰؍نومبر ۲۰۰۸ء تک ممبئی میں مقیم رہیں گے۔ جو حضرات کسی بھی طرح کے روحانی مرض کا شکار ہوں جن حضرات کو جادو ٹونے یا کسی طرح کی بندش اور اثرات کی وجہ سے رکاوٹوں کا شکار ہونا پڑتا ہو یا جو لوگ کسی بھی طرح ترقی اور عروج کے خواہش مند ہوں وہ ممبئی میں مولانا سے ملاقات کریں۔

جو لوگ روحانی تحریک کے ممبر بننے کے خواہش مند ہوں یا جو لوگ شاگرد بن کر اپنے اندر روحانی عملیات کی صلاحیتیں پیدا کرنا چاہتے ہوں وہ لوگ بھی اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ملاقات کے خواہش مند حضرات اس فون پر رابطہ قائم کریں 24463593, 24459072

﴿ملاقات کا پتہ﴾

SURTI MUSAFIR KHANA

OPP. ST. BUS DEPOT, NEAR CANARA BANK, NEAR SAHYADRI HOTEL, MUMBAI CENTRAL. MUMBAI

Mob. 09897648829

اعلان کنندہ

ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

انسان اور شیطان کی کشمکش

رستم کا بیٹا سہراب سمنگان میں اپنی ماں تہمینہ کے پاس رہتے ہوئے اب جوان ہوگیا تھا۔ ایک روز سہراب اپنی ماں کے پاس آیا اس وقت اس کی ماں تہمینہ دیوان خانے سے اٹھ کر آئی تھی۔ سہراب اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا "اے میری ماں آج تک تم خود ہی بتاتی رہی ہو کہ ایران کی سرزمین کے اندر میرا باپ سب سے زیادہ طاقت ور انسان ہے اور یہ کہ وہ ایران کے ایک چھوٹے سے علاقے کا حکمراں ہے۔ اے میری ماں جب میرا باپ ایران کے ہر آڑے وقت میں کام آتا ہے ہر حملہ آور سے اس کا دفاع کرتا ہے اور جب بھی کسی دشمن کے خلاف یلغار کرنا ہو تو میرے باپ ہی کو استعمال کیا جاتا ہے تو اے میری ماں تمہاری ان ہی باتوں سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے بلکہ تم یوں کہہ سکتی ہو کہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ایران کا بادشاہ میرے باپ رستم کو ہونا چاہئے اس لئے آج ہی سے میں اپنے باپ کو ایران کا بادشاہ بنانے کے لئے کوششیں شروع کردوں گا۔ اس لئے کہ ترکستان کے بہادروں کا ایک لشکر جرار تیار کروں گا۔ اس لشکر کے ساتھ میں ایک دن ایران پر حملہ آور ہوں گا پھر تم دیکھنا کہ میں ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو ذلت آمیز شکست دینے کے بعد اپنے باپ کو ایران کے تخت پر بٹھا دوں گا۔"

یہ سن کر تہمینہ نے اسے سمجھانے کے انداز میں کہا۔ "اے میرے بیٹے تو ان خیالات کو ترک کردے اس لئے کہ تیرا باپ خود ہی ایران کا بادشاہ بننے کے لئے خواہش مند نہیں ہے اور اگر وہ ایسا چاہتا تو اس نے اپنی زندگی میں ضرور ایران کا بادشاہ بننے کے لئے کوئی نہ کوئی کوشش ضرور کی ہوتی اور جب اس نے کوئی ایسی کوشش ہی نہیں کی تو پھر تو کیوں اسے زبردستی ایران کا بادشاہ بنانے کا عزم کرتا ہے۔"

اس پر سہراب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے میری ماں تم فکرمند نہ ہو میں اپنے باپ کو ایران کا بادشاہ بنانے کے لئے اپنی کوششوں کی ابتدا تو آج ہی سے کروں گا لیکن تم مطمئن رہو کہ میں کسی پر ظاہر ہی نہیں کروں گا کہ میں رستم کا بیٹا سہراب ہوں میں اپنے باپ پر اس وقت یہ راز افشا کروں گا جب میں اسے ایران کے تخت پر بٹھا چکا ہوں گا اور تم جانو میری ماں! میرا باپ مجھے جوانی کی حالت میں دیکھ کر کیسا خوش اور مطمئن ہوگا۔"

سہراب کی اس گفتگو پر تہمینہ خاموش ہو رہی۔

اسی روز سے سہراب نے ایک لشکر تیار کرنے کی کوششیں شروع کردیں تاکہ وہ کسی مناسب وقت پر ایران پر حملہ آور ہو سکے ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کو جب یہ خبر ہوئی کہ سمنگان کے شہر میں سہراب نام کا ایک جوان ہے جو ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے مقامی طور پر ایک لشکر تیار کرنے کی کوشش کررہا ہے تو وہ یہ خبر سن کر بے حد خوش ہوا اور جس روز اس نے یہ خبر سنی اسی روز اس نے ایک قاصد کو سمنگان کی طرف روانہ کیا اور اسے حکم دیا کہ سہراب نام کے اس جوان کو عزت و احترام کے ساتھ اس کے سامنے لاکر پیش کیا جائے۔

پس جس روز افراسیاب کا یہ قاصد سمنگان میں تہمینہ کی حویلی میں داخل ہوا اس روز سہراب کی ماں تہمینہ کی حویلی میں داخل ہوا اس روز سہراب اصطبل میں اپنے گھوڑے کو کھریرا کررہا تھا اس قاصد نے سہراب کی ماں تہمینہ کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔ "اے خاتون! مجھے سہراب نام کے نوجوان سے ملنا ہے اور مجھے خبر ہوئی ہے کہ وہ تمہارا بیٹا ہے اور یہ بھی سن رکھو میں ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کی طرف سے آیا ہوں اور افراسیاب نے مجھے یہ حکم دیا ہے کہ سہراب کو عزت و احترام کے ساتھ اس کے پاس لایا جائے۔"

اصطبل میں سہراب نے بھی قاصد کی یہ گفتگو سن لی تھی وہ تیزی کے ساتھ اصطبل سے نکلا۔ قاصد کے پاس آکر پہلے اس نے اس کے ساتھ مصافحہ کیا پھر انتہائی خوشی اور اطمینان کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔ "اے ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کے عظیم قاصد! سن رکھو کہ میں ضرور تمہارے ساتھ افراسیاب کے پاس جاؤں گا اور تم آؤ دیوان خانے میں بیٹھو کہ میں کھل کر تمہارے ساتھ گفتگو کرسکوں۔"

سہراب کی ماں تہمینہ نے خفگی کا اظہار کرتے ہوئے سہراب کی طرف دیکھا۔ شاید اس بات پر کہ وہ کیوں قاصد کے ساتھ جانے کی حامی بھر رہا ہے لیکن سہراب نے ہاتھ کے اشارے سے اپنی ماں کو خاموش رہنے کو کہا۔ پھر وہ قاصد کو پکڑ کر دیوان خانے میں لے گیا۔ وہاں اس کو بٹھانے کے بعد وہ دوبارہ اپنی ماں کے پاس آیا اس کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے دوسرے کمرے میں لے گیا اور اسے سمجھانے کے انداز میں کہا۔ "اے میری ماں تم فکرمند کیوں ہوتی ہو بلکہ

میں تو کہتا ہوں تمہیں خوشی کا اظہار کرنا چاہئے اس لئے کہ میری دیرینہ آرزو پوری ہونے کا وقت آن پہنچا ہے۔ میں ضرور اس قاصد کے ساتھ توران کے بادشاہ افراسیاب کی طرف جاؤں گا۔ ہوسکتا ہے کہ وہ میرے ارادوں کو کسی نہ کسی طرح جان اور بھانپ گیا ہو اور اسی بنا پر اس نے مجھے اپنے شہر میں طلب کیا ہو اور اگر وہ مجھے کوئی لشکر مہیا کرتا ہے تو یہ میری خوش بختی ہوگی کیونکہ اس لشکر کے ساتھ میں ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو تخت سے اتار کر اپنے باپ رستم کو ایران کا بادشاہ بناؤں گا۔"

اس پر تہمینہ نے خدشات سے بھرپور آواز میں سہراب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "اے میرے بیٹے ایسا کرنے سے ایک قیامت بھی تو بپا ہو سکتی ہے کہ ہوسکتا ہے تمہارے باپ رستم پر یہ ظاہر ہوجائے کہ تم ہی اس کے بیٹے ہو اور ایسا ہوگیا تو وہ ضرور تمہیں اپنے ساتھ کوہستان کی طرف لے جائے گا اور میں یہاں تمہارے انتظار میں گھل گھل کر دم توڑ دوں گی۔"

سہراب نے پیار سے اپنی ماں کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اے میری ماں تم اس وہم کو دل سے نکال دو کہ میرا باپ مجھے پہچان کر اپنے ساتھ سیستان لے جائے گا بلکہ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے باپ پر یہ ظاہر نہ کروں گا کہ میں کون ہوں اور اس کے ساتھ جیسا بھی تعلق کیا ہے اسے اس وقت تک ظاہر کروں گا کہ میں اس کا بیٹا ہوں جب تک میں ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو تخت و تاج سے محروم کر کے اپنے باپ کو ایران کا بادشاہ نہیں بنا دیتا۔ پس اے میری ماں تو مطمئن رہ میرے یہاں سے افراسیاب کے پاس جانے اور وہاں سے کسی لشکر کے ساتھ ایران پر حملہ آور ہونے میں تمہارے لئے کوئی خدشہ یا کوئی غم اور دکھ نہ ہوگا اس لئے کہ میں اپنا آپ اپنے باپ پر اس وقت ظاہر کروں گا جب وہ ایران کا بادشاہ بن جائے گا اور ایسا ہونے کے بعد تم جانتی ہو میری ماں کہ وہ سیستان میں نہیں رہے گا لہٰذا اے میری ماں میں اور تم بھی دونوں رستم کے پاس بلخ میں جائیں گے۔"

سہراب پیار سے اپنی ماں کا کندھا تھپتھپاتا ہوا دیوان خانے کی طرف چلا گیا۔ سہراب نے سب سے پہلے اس قاصد کی تواضع کی پھر وہ اس کے سامنے بیٹھ گیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔ "اے افراسیاب کے قاصد کیا تم مجھے یہ بتا سکو گے کہ ترکستان کے بادشاہ افراسیاب نے کیوں مجھے اپنے پاس طلب کیا ہے؟"

اس پر وہ قاصد نشست پر سیدھا ہو کر بیٹھا پھر سہراب کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے سہراب! افراسیاب کے پاس یہ خبر پہنچی تھی کہ سمنگان کے شہر میں سہراب نام کا ایک نوجوان ایران کے خلاف نفرت اور حقارت کے جذبات رکھتا ہے اور وہ ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو اس کے تخت اور تاج سے محروم کرنا چاہتا ہے تو اس نے سہراب افراسیاب کو تمہاری یہی باتیں پسند آئی ہیں اور اب اس نے تمہیں اس لئے اپنے پاس طلب کیا ہے تاکہ تمہارے لئے کوئی بڑا لشکر تیار کرے اور اس لشکر کا سپہ سالار بنا کر ایران پر حملہ آور ہونے کے لئے روانہ کرے تاکہ تم اپنی خواہش کے مطابق ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو اس کے تخت سے محروم کرسکو۔"

تھوڑی دیر کے لئے سہراب کی گردن جھک گئی اس کے چہرے پر بے پناہ خوشی اور سکون ہی سکون تھا۔ پھر اس نے اپنی گردن سیدھی کی اور پھر کی دیوی ناہید کی قسم کھاتے ہوئے اس نے افراسیاب کے قاصد کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "قسم ناہید کی افراسیاب نے کیا خوب میرے جذبات کا اندازہ لگایا اور کیا خوب اس نے میری خواہشات کی قدر دانی کی ہے۔ اے قاصد سنو میں تمہارے ساتھ افراسیاب کے پاس جانے کے لئے تیار ہوں اور میں لشکر کا سپہ سالار بن کر ایران پر حملہ آور ہونے کی پیشکش کو بھی بخوشی قبول کرلوں گا لیکن تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم کب تک یہاں سے روانہ ہوسکو گے اس لئے میرا خیال ہے کہ تم تھکے ہوئے ہو اور چند دن آرام کرنا چاہو گے۔"

اس پر اس قاصد نے کہا۔ "نہیں ہرگز نہیں میں گزشتہ دن یہاں سمنگان میں داخل ہوا تھا اور میں نے آرام کرنے کی خاطر ایک سرائے میں قیام کرلیا تھا اب میں اور میرا گھوڑا دونوں ہی تازہ دم ہیں لہٰذا جب آپ چاہیں میں آپ کے ساتھ کوچ کرسکوں گا۔" اس پر سہراب نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اگر ایسا ہے تو پھر سنو ہم کل یہاں سے کوچ کریں گے اس لئے کہ افراسیاب کی طرف جانے کے لئے بہرحال مجھے کچھ تیاری بھی کرنا ہوگی۔"

اس پر وہ قاصد اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور سہراب کو مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے سہراب میں اب چاہتا ہوں کہ آج کا دن اور آنے والی رات کو اس سرائے میں ہی قیام کروں گا اور میرا گھوڑا بھی اس وقت وہیں ہے پس تم اپنی تیاری مکمل کرلو کل اسی وقت میں پھر تمہارے پاس آؤں گا اور ہم دونوں یہاں سے افراسیاب کی طرف کوچ کر جائیں گے۔"

سہراب نے اس کی گفتگو سے اتفاق کیا۔ دونوں نے آپس میں مصافحہ کیا اور اس کے بعد قاصد وہاں سے چلا گیا تھا۔ اس طرح دوسرے روز سہراب اپنی ماں سے اجازت حاصل کرنے کے بعد اس قاصد کے ساتھ افراسیاب کی طرف روانہ ہوگیا۔ سہراب جس روز ترکستان کے مرکزی شہر میں داخل ہوا اسی روز اسے ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کے سامنے پیش کردیا گیا۔ افراسیاب نے اس کی بڑی عزت افزائی کی اسے اپنے قریب ایک بلند نشست پر بٹھایا پھر بڑی شفقت سے اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے سہراب مجھے یہ خبر ملی تھی کہ تم ایران پر حملہ آور ہونے کے بڑے خواہش مند ہو اور تمہاری یہ بات

بڑی آرزو ہے کہ تم ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو اس کے تخت و تاج سے محروم کرو۔ میں نے یہ بھی سنا تھا کہ تم نے ایسا کرنے کے لئے سمرقند کے گرد و نواح سے کچھ جوانوں کو اپنے ساتھ ملا کر ایک لشکر بھی تشکیل دینا شروع کر دیا تھا۔ اے سہراب جو کچھ میں نے سنا ہے کیا یہ سچ ہے؟"

اس پر سہراب کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی اپنی نشست پر اس نے پہلو بدلا پھر بولا۔ "اے بادشاہ! آپ نے درست ہی سنا ہے یقیناً یہ میری دلی خواہش ہے کہ میں ایران پر حملہ آور ہوں اور کیکاؤس کو اس کے تخت و تاج سے محروم کروں اس لئے کہ تھوڑے سالوں میں ایران بار بار ترکستان پر حملہ آور ہوا ہے اور میری یہ خواہش ہے کہ میں ایران سے ترکستان پر گزشتہ حملوں کا انتقام لوں۔" اس موقع پر سہراب جان بوجھ کر یہ بات چھپا گیا تھا کہ وہ ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو تخت و تاج سے محروم کر کے اپنے باپ رستم کو ایران کا بادشاہ بنانا چاہتا ہے اور ایسا اس نے اس لئے کیا تھا کہ اس نے اپنی ماں تہمینہ سے وعدہ کر رکھا تھا کہ وہ اس وقت تک کسی پر یہ ظاہر نہ کرے گا کہ وہ رستم کا بیٹا سہراب ہے جب تک وہ ایران پر حملہ آور ہونے کے بعد رستم کو ایران کے تخت و تاج کا وارث نہیں بنا دیتا۔

سہراب کے اس جواب پر افراسیاب کی آنکھوں میں خوشی کی چمک [illegible] چہرے پر امید بھری رونق [illegible] افراسیاب نے پیار اور شفقت سے سہراب کے کندھے پر ہاتھ [illegible] "اے [illegible] تو پھر میں تمہاری اس خواہش کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے اس لئے کہ میں فیصلہ کر چکا ہوں کہ میں تمہیں لشکر کا سپہ سالار بنا کر روانہ کروں تاکہ ایران پر حملہ آور ہو اور ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو تخت سے محروم کر کے ترکستان پر ہونے والی گزشتہ زیادتیوں کا انتقام لو۔ اے سہراب اس لشکر کا تمہیں سپہ سالار بنایا جا رہا ہے اس لشکر کی تشکیل و تیاری میں نے پہلے ہی مکمل کر لی ہے۔ اب یہ فیصلہ میں تم پر چھوڑتا ہوں کہ تم کب یہاں سے ایران کے مرکزی شہر بلخ کی طرف کوچ کرنا پسند کرو گے۔"

افراسیاب کی اس گفتگو پر سہراب کی حالت عجیب سی ہو گئی تھی اور وہ یہ محسوس کر رہا تھا جیسے اس کی ساری خواہشیں سنہری آرزوئیں مجسم ہو کر اس کے سامنے آن کھڑی ہوں۔ تھوڑی دیر تک وہ ان ہی خیالات میں ڈوبا رہا پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور افراسیاب کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے بادشاہ میں ایک ماہ تک یہاں آپ کے پاس قیام کروں گا اور جس لشکر کو میرے ساتھ روانہ ہونا ہے اسے میں اپنے اندازوں اور اپنے طریقوں کے مطابق تربیت دوں گا تاکہ جنگ میں وہ لشکر میرے اشاروں پر کام کر سکے اور میں ایران کے بڑے سے بڑے لشکر کو بھی شکست دینے میں کامیاب ہو سکوں۔"

افراسیاب نے سہراب کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ "اے سہراب! اس معاملے میں تم سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اگر تم ایک ماہ تک اپنے لشکر کو اپنے طریقہ کار کے مطابق تربیت دیتے ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم اپنی خواہش کے مطابق اس لشکر سے کام لے سکو گے۔" اس کے ساتھ ہی افراسیاب اٹھ کھڑا ہوا اور سہراب سے اس نے کہا۔ "اے میرے عزیز! اب تم میرے ساتھ آؤ کہ میں تمہیں بتاؤں کہ شاہی محل کے کس حصے میں تمہارا قیام ہوگا اور کن میدانوں کے اندر تم اپنے لشکر کو تربیت دو گے۔"

سہراب بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر افراسیاب اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنے کمرے سے باہر لے جا رہا تھا۔

اپنے لشکر کو کامل ایک ماہ تک تربیت دینے کے بعد سہراب نے ایران کی طرف کوچ کیا۔ ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو جب خبر ہوئی کہ ایک جرار لشکر ترکستان سے اس کی سرزمین پر حملہ آور ہونے کے لئے کوچ کر چکا ہے تو اس نے دو کام کئے اول یہ کہ اس نے رستم کو سیستان سے طلب کر لیا اور دوسرا کام اس نے یہ کیا کہ ایک جرار لشکر اس نے بھی تیار کیا اور اسے سہراب کا راستہ روکنے اور اس کی سرکوبی کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔ ترکستان اور ایران کے عساکر اپنی سرحدوں پر ایک دوسرے کے خلاف صف آرا ہوئے ایرانیوں کا خیال تھا کہ وہ اس جنگ میں ترکوں کو ایک ہی ہلے میں بھگا دیں گے لیکن جب جنگ شروع ہوئی تو ترکوں نے ایرانیوں کو روند کر رکھ دیا اس لئے کہ سہراب نے [illegible] لشکر کی کمان [illegible] کر رہا تھا۔ ترکوں کے ہاتھوں ایرانیوں کو ذلت آمیز شکست ہوئی اور سہراب کے سامنے سے ایرانی لشکر بھاگ کھڑا ہوا ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو جب اس ایرانی لشکر کی شکست کی اطلاع ملی تو اس نے سہراب کو روکنے کے لئے ایک اور لشکر روانہ کیا لیکن سہراب ایسی غضب ناکی کے ساتھ اس لشکر پر بھی حملہ آور ہوا کہ اسے بھی اس نے شکست ہی اس طرح دی کہ تین چار بار سہراب نے ایرانی لشکر روند ڈالا اور اسے شکست دے کر اپنے سامنے سے بھاگ جانے پر مجبور کر دیا۔ یہاں تک کہ سہراب کا باپ رستم بھی سیستان سے بلخ پہنچ گیا۔ پس ایران کے بادشاہ کیکاؤس نے اپنی ساری عسکری قوت کو جمع کیا ایک بہت بڑا لشکر اس نے تیار کیا اور اس لشکر کا سالار رستم کو بنا کر اس نے سہراب سے جنگ کرنے کے لئے روانہ کر دیا۔

سہراب دور تک یلغار کرتا ہوا ایران کے اندر تک چلا گیا تھا کہ رستم نے اپنے لشکر کے ساتھ اس کی راہ آن روکی پس جنگ کرنے کے لئے دونوں لشکر ایک دوسرے کے سامنے خیمہ زن ہونے کے بعد صف آرا ہوئے۔ جب دونوں لشکر جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گئے تب رستم نے اپنے گھوڑوں پر سوار اور اپنی تلوار فضا میں بلند کی اپنے خیمے سے نمودار ہوا۔ دونوں لشکروں کے وسط میں آ کر اس نے بلند آواز میں سہراب کے لشکر کی طرف منہ کر کے پکارا کہ کیا تم

میں کوئی ایسا ہے جو میرے ساتھ انفرادی جنگ کرے اور یہ دیکھے کہ میری تلوار کی دھار اور اس کی کاٹ کیسی ہولناک ہے؟

اس پر سہراب نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور رستم کی طرف بڑھا اور اس کے سامنے اپنے گھوڑے کو روکتے ہوئے کہا۔ "اے ایران کے لشکری! میں نہیں جانتا تو کون ہے اور تیرے لشکر میں تیری کیا حیثیت ہے پر تو نے میری خواہش کی تکمیل ضرور کی ہے۔ میں چاہتا تھا کہ ایرانی لشکر سے نکل کر مجھے انفرادی جنگ کی کوئی دعوت دے۔ میں تیرے ساتھ ان میدانوں کے اندر جنگ کروں گا اور میں تجھے یقین دلاتا ہوں کہ تجھے چت کر کے واپس چلا جاؤں گا۔"

رستم اور سہراب اس موقع پر اپنے چہرے پر آہنی خودوں کے اندر چھپائے ہوئے تھے لہٰذا وہ دونوں ایک دوسرے کو نہ دیکھ سکتے تھے اور اگر دیکھ بھی لیتے تب بھی وہ باپ بیٹا ایک دوسرے کو پہچان تو نہ سکتے تھے۔ لہٰذا اس نے اسے مخاطب کر کے کہا۔ "اے میرے مقابل! نہ تو نے اسے کیا تو مجھے اپنا حسب نسب نہ بتائے گا اور مجھ سے بھی نہ پوچھے گا کہ میں کون ہوں اور اپنے لشکر کے اندر میں کیا حیثیت رکھتا ہوں۔"

سہراب نے رستم کی اس گفتگو کو نظرانداز کرتے ہوئے کہا "میں حسب و نسب پوچھنے کا قائل نہیں ہوں اور نہ ہی میں اسے جاننے اور بتانے کی ضرورت محسوس کرتا ہوں میں صرف یہ جانتا ہوں کہ میں نے اس میدان میں تمہیں زیر کرنا ہے جو ایرانی لشکر کی تباہی اور بربادی کا باعث بنتا ہے۔"

سہراب کے اس دعوے پر رستم نے کہا۔ "اگر ایسا ہے تو پھر سن رکھو! کہ میں آج تک نہ کسی ظالم سے دبا ہوں، نہ میں کسی متکبر کے سامنے جھکا ہوں، اے میرے سامنے آنے والے اور میرا مقابلہ کرنے والے نوجوان! اپنے دل کے قرطاس پر یہ لکھ رکھو کہ اپنی طویل زندگی میں بڑے بڑے بہادروں اور شہ زوروں پر میں حملہ آور ہوا ہوں اور انہیں عذاب ناک لمحوں میں مبتلا کر کے ان کی رگوں میں خوف کا رقص بھر کے میں نے ان کی حالت شوریدہ سرائی اور اعصاب شکنی جیسی کر کے رکھ دی تھی۔ اے نوجوان! سن رکھ موت و حیات کی اس کشمکش کے دوران میں تیری حالت بھی حیثیت کی چکی میں پستے ذروں، بے کراں ٹھہرے ہوئے سنسان سناٹوں، سلگتی ریت کے صحرا اور وقت کے کالے منحوس سمندر جیسی کر کے رکھ دوں گا اور جب میں تجھے خون میں نہلا کر زمین پر چت کر کے اور تیری چھاتی پر اپنا پاؤں رکھ کر اپنی فتح مندی کا اعلان کر رہا ہوں گا اس وقت تو پچھتا رہا ہوگا کہ تو نے کیوں میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی ٹھانی۔"

جب رستم خاموش ہوا تب سہراب نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے اجنبی! میں نہیں جانتا کہ تو کون ہے اور کیوں میرے ہاتھوں اپنی موت طلب کرنے آ گیا اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ تو سنجیدہ گفتگو سے ادھر ذہنی پر بھی اتر آیا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر میری بھی سن، میں دیکھتا ہوں کہ تیری عمر ڈھلتی جا رہی ہے جب کہ میں تیرے سامنے ایک نوجوان کھڑا ہوں تیری میری حالت ایسے ہی ہے جیسے ایک طرف طلوع ہوتا سورج اور دوسری طرف غروب ہوتا سورج ہو۔ اے اجنبی! تو اپنے صفحۂ دل پر لکھ رکھ کہ میں ان جوانوں میں سے ایک ہوں جو آندھیوں کی شدت اور افق کی لالی کی طرح تمدن پر کمند اور طوفان پر زقند لگاتے ہیں۔ میں یہ بھی جانتا ہوں کہ میرے نیزے کی جگمگاتی انی اور میری خوں فشاں تلوار قہرمانیت برساتی ہوئی حسرتوں کے انبار اور زندگی کی محرومیوں کے ڈھیر لگا دیتی ہے۔ میں نے دکھوں کا آسیب اور غموں کی یلغار بن کر بڑے بڑے سورماؤں کو شرافت نسبی اور وقار و اکرام سے محروم کر دیا۔ اے اجنبی میں وہ جوان ہوں جو اپنی فتح مندی کی خاطر جسموں کو لخت لخت، روحوں کو ریزہ ریزہ اور طاقت و قوت کی تحقیر و تذلیل اور شکست و ریخت کا فن جانتا ہے۔ پس میری طرف مقابلہ کرنے سے قبل یہ سوچ کر میری طرف بڑھنا کہ تیرا مقابلہ ایک درندہ و دشمن وحشی اور وقت کی آندھیوں کے بدترین آشوب سے ہے۔"

رستم نے اپنے سر پر اپنا آہنی خود درست کیا اپنے سامنے اس نے اپنی تلوار لہرائی اور پھر فیصلہ کن انداز میں اس نے کہا۔ "اے اجنبی! آ باتوں اور طنز میں وقت ضائع کرنے کی بجائے مقابلے کا آغاز کریں اور دیکھیں کہ کس کی تلوار کسے زیر کرتی ہے۔ آ دیکھیں زندگی کس کا ساتھ دیتی ہے اور تقدیر کے نگہبان کس کی پیشانی پر فتح مندی کی مہر ثبت کرتے ہیں۔"

سہراب نے اس بار جواب میں کچھ بھی نہ کہا۔ بس اس نے بھی اپنا خود درست کیا۔ اپنی تلوار اپنے سامنے لہرائی پھر وہ دونوں دست اجل کی سفاکی اور زوال و فنا کی درندگی کی طرح ایک دوسرے پر حملہ آور ہو گئے تھے۔

دونوں کافی دیر تک جم کر لڑتے رہے اور دونوں کے اس مقابلے کے دوران رزمگاہ پر گہری خاموشی اور بھیانک سکوت طاری رہا۔ ایسا لگتا تھا ان دونوں نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ایک دوسرے کی آمریت کی رعونت اور اعتماد کو پارہ پارہ کر کے رکھ دیں گے پھر آہستہ آہستہ اس مقابلے کے نتائج سامنے آنے لگے کیونکہ سہراب کی حالت تھکاوٹ اور ماندگی میں ضمیر کے بوجھ ندامت کے احساس اور بوجھ تلے دبی گردن جیسی ہو گئی تھی جب کہ دوسری طرف رستم اس وقت بھی تازہ دم ہی تھا اور وہ تیز خراتی ہوئی موجوں کی طرح حملہ آور ہو رہا تھا۔

رستم نے بھی سہراب کی اس حالت کا اندازہ لگا لیا تھا لہٰذا اس مقابلے کا خاتمہ کرنے کی خاطر ایک بار بلند آواز میں جنگی نعرہ مارا پھر اس نے تقدیر کے انمٹ ہوئے نقوشوں اور وقت کے بپھرے ہوئے تند دھاروں کی طرح ایک خوفناک وار سہراب پر کیا۔ سہراب اپنی تھکن اور پژمردگی کے باعث اس وار کو

رک نہ سکا اور رستم کی تلوار سہراب کے سینے میں سے ہوتی ہوئی پار ہو گئی تھی۔
سہراب کے ہاتھ سے اس کی تلوار اور ڈھال گر گئی اور وہ گھوڑے سے کٹے ہوئے تنے
کی طرح زمین پر گر گیا تھا۔ سہراب کے زمین پر گرتے ہی رستم پریشان اور
حیرت زدہ ہو کر رہ گیا۔ زمین پر گرنے سے سہراب کا بازو ننگا ہو گیا تھا اور رستم
نے دیکھا اس کے بازو پر وہی مہرہ بندھا ہوا تھا جو سمنگان کے شہر سے رخصت
ہوتے وقت اس نے اپنی بیوی تہمینہ کو دیا تھا۔ انتہائی تعجب اور پریشانی میں رستم
آگے بڑھا سہراب کے پاس دو زانو بیٹھ گیا پھر اس نے پوچھا۔ "اے اجنبی نوجوان
کیا اب بھی تو مجھے یہ نہ بتائے گا کہ تو کون ہے تیرا نام کیا ہے؟ اور سب سے
بڑھ کر یہ کہ یہ قیمتی مہرہ جو تیرے بازو پر بندھا ہوا ہے یہ تو نے کہاں اور کس سے
حاصل کیا ہے؟"

سہراب نے اپنے آپ کو سنبھالا غور سے اس نے ایک بار رستم کی طرف
دیکھا پھر اس نے پانی مانگا۔ رستم فوراً اٹھ کر گھوڑے کی طرف بھاگا۔ زین سے
بندھی ہوئی چھاگل اس نے اتاری اور سہارا دے کر اس نے خود سہراب کو پانی
پلایا۔ سہراب نے اپنا منہ صاف کیا پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے زخم سے
بہتے ہوئے خون کو دباتے ہوئے اس نے کہا۔ "اے اجنبی اب میں ضرور تیرے
سوالوں کا جواب دوں گا۔ سن میرا نام سہراب ہے اور میں سمنگان شہر کا رہنے والا
ہوں ترکستان کے بادشاہ نے میری بہادری اور ایران کے بادشاہ کے خلاف
میری نفرت کے چرچے سن کر مجھے اپنے لشکر کا سالار مقرر کر کے اس طرف روانہ
کر دیا۔ تو برا ہوا اس وقت کا جب میں نے اس عہدے کو قبول کیا اور ترکستان
کے اس لشکر کا سالار بن کر ادھر روانہ ہوا۔ آہ! میں اب مر رہا ہوں اور جب
سمنگان شہر میں میری موت کی خبر میری ماں کو ہو گی تو وہ بے چاری اور دکھیاری
زندہ نہ رہ سکے گی کیونکہ وہ تو مجھے اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز رکھتی ہے
اور اے اجنبی یہ جو تو نے مہرے کی بات کی ہے تو یہ مہرہ میری ماں نے میرے
بازو پر باندھا تھا۔"

رستم نے چونک کر پوچھا۔ "اے سہراب تیری ماں کا نام کیا ہے؟"

اس پر سہراب نے اذیت و کرب کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اس کا نام
تہمینہ ہے اور وہ سمنگان شہر کے حکمران کی بیٹی ہے۔"

اس بار رستم نے ٹوٹی آواز اور ڈوبتے ہوئے لہجے میں پوچھا اور اے
سہراب تیرے باپ کا نام کیا ہے؟"

سہراب بڑی مشکل سے بولا۔ "میرے باپ کا نام رستم ہے اور ترکستان
کے لشکر کا سپہ سالار بن کر صرف اس غرض سے اس طرف آیا تھا کہ ایران کے
بادشاہ کو ہٹا کر اپنے باپ رستم کو ایران کے تخت و تاج کا مالک بنا دوں۔"

اس پر رستم سہراب سے لپٹ گیا اور دھاڑیں مار مار کر رونے لگا۔

سہراب نے اپنے زخم کی تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے اور تعجب کی
ملی جلی آواز میں پوچھا۔ "اے اجنبی تو کیوں رو رہا ہے؟ کیوں مجھ سے لپٹ کر
زاری کا اظہار کر رہا ہے۔ میں تو اب چند گھڑیوں کا مہمان ہوں تجھے تو خوش ہونا
چاہئے کہ تو یہ مقابلہ جیت چکا ہے۔ میں تجھ سے مقابلے میں تیرے سامنے چت
اور شکست خوردہ پڑا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ اپنی کامیابی اور فتح مندی
پر خوشیاں منانے کی بجائے تو کیوں مجھ سے لپٹ لپٹ کر رو رہا ہے۔ کیا تو اپنی
اس فتح پر خوش نہیں؟ کیا تو اپنی اس کامیابی پر مطمئن نہیں ہے؟"

رستم نے اپنے آپ کو سنبھالا اور سہراب سے کہا۔ "اے سہراب! یہ مقابلہ
تو جیت میں ہارا ہوں۔ جس طرح پانی رواں رہے تو پانی رہتا ہے ورنہ غلاظت کا بھرا
جوہڑ کہلاتا ہے۔ ایسے ہی انسان کی نسل چلتی رہے تو وہ یاد کیا جاتا ہے ورنہ دہر
کی یہ گردش اسے فراموش کر کے رکھ دیتی ہے۔ اے سہراب! میری حالت بھی
ایک غلاظت بھرے جوہڑ جیسی ہو کر رہ گئی ہے آج اس مقابلے کے میدان میں
بدنصیبی کے سائے میری گھات میں تھے اے سہراب میں تیرا باپ رستم ہوں۔
آہ میں وہی ہوں جسے تو ایران کا تاج و تخت دلانے کی خواہش لے کر آیا تھا۔
اے میرے فرزند! کاش تو نے مجھ سے یہ مقابلہ شروع کرنے سے قبل اپنا نام اور اپنا
حسب نسب ہی بتا دیا ہوتا تو میں آج یہ خونی لمحات اور ویرانیاں دیکھ کر دینے والی
[illegible]"

سہراب اپنے زخم کی تکلیف اور اذیت کو فراموش کرتے ہوئے بری
طرح رستم سے لپٹ گیا اور ایک پیاسا سا تڑپتی آواز میں بولا۔ "اے میرے باپ!
کاش مجھے یہ خبر ہوتی کہ یہ مقابلہ میں اپنے ہی باپ کے ساتھ کر رہا ہوں تو میں
اپنا ہاتھ روک دیتا۔ اے میرے باپ سمنگان شہر سے نکلنے کے بعد آپ نے
میری اور میری ماں کی خبر تک نہ لی حالانکہ میں روزانہ سمنگان شہر سے باہر نکل کر
آپ کا اس امید پر انتظار کیا کرتا تھا کہ شاید کسی روز آپ آ جائیں۔"

رستم نے سہراب کی پیشانی چومی اور کہا۔ "اے میرے فرزند! میری سب
سے بڑی خواہش تھی کہ میرے ہاں بیٹا ہو لیکن جب تیری ماں نے میرے ہی
بھیجے ہوئے ایلچی کے ذریعے مجھے یہ کہلا بھیجا کہ میرے ہاں لڑکی ہوئی ہے
تو میں دل برداشتہ سا ہو گیا اور پھر سمنگان کا کبھی رخ نہ کیا۔"

سہراب بڑی مشکل سے جواب دینے کی خاطر بولا۔ "اے میرے باپ
میری ماں نے اس لئے لڑکی بتایا کہ اسے خوف تھا کہ اس نے یہ بتا دیا کہ بیٹا ہوا
ہے تو آپ اپنے بیٹے کو اپنے ساتھ سیستان لے جائیں گے اور وہ بے چاری
اکیلی سمنگان شہر میں اپنے بیٹے کے انتظار میں گیلی لکڑی کی طرح سلگ سلگ
کر ختم ہو جائے گی۔"

سہراب اپنی لمحہ بہ لمحہ ٹوٹتی آواز کو سنبھالنے کے لئے تھوڑی دیر تک

خاموش رہو، پھر اس نے دھیمی اور کمزور اور دھیمی سی آواز میں کہا۔ پر اب ایسی گفتگو کیونکہ وہ اب تو تمہارے ساحرانہ کام کر چکے ہیں اب تو موت کی دلدل میرے سامنے ہے۔ کوئی خونی بھوکی کی طرح مرگ میری منتظر ہے۔ آہ! اس کی دلدل جیسی حقیقت قریب ہے۔ چند لمحوں بعد میری ساری صدائیں خاموش ہو جائیں گی، موت اور میرے درمیان فاصلے ختم ہو جائیں گے۔ موت خوفناک سیاہ رات اور دراز بادلوں کی طرح مجھ پر چھا جائے گی۔ کاش میری مرگ پر میری ماں کو کوئی تسلی دینے والا ہوتا یا میرا کوئی اور بہن بھائی ہوتا جس کی موجودگی میں وہ میری مرگ کو فراموش کر سکتی۔ ہائے میری ماں کی حالت ہزاروں سنگین ساعتوں اور اندھیروں کے خوابوں جیسی ہو کر رہ جائے گی۔"

رستم نے بے تاب ہو کر سہراب کے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا پھر وہ بری طرح اس سے لپٹ کر آہ وزاری کرنے لگا تھا۔ اچانک رستم نے بے چین ہو کر سہراب کے منہ سے اپنا ہاتھ ہٹا لیا۔ اسے یوں لگا تھا جیسے سہراب کی سانس بند ہوگئی ہو۔ تڑپ کر جب اس نے سہراب کی نبض پر ہاتھ رکھا تو اس کی حالت ذلت و پستی کے نقش جیسی ہو کر رہ گئی تھی۔ اس لئے کہ سہراب دم توڑ چکا تھا۔ آہ وزاری کرتے ہوئے رستم نے سہراب کی لاش کو اپنے دونوں ہاتھوں پر اٹھا کر اپنے گھوڑے پر رکھا پھر اپنے دونوں لشکریوں پر یہ راز کھول دیا کہ سہراب ... جناب اس پر ترکستان کا لشکر جنگ کئے بغیر واپس چلا گیا جب کہ رستم بھی اپنے بیٹے کی لاش لے کر اپنے لشکر کے ساتھ واپس کوچ کر گیا۔ بیٹے کی مرگ کا غم رستم برداشت نہ کر سکا اور کچھ ہی دنوں بعد وہ خود بھی موت سے بغل گیر ہو گیا۔

(باقی آئندہ)

توبہ کی حقیقت

توبہ کے لفظی معنی لوٹنے اور رجوع کرنے کے ہیں اور شرعی اصطلاح میں کسی گناہ سے باز آنے کو توبہ کہتے ہیں اور اس کے صحیح و معتبر ہونے کے تین شرائط ہیں۔ ایک یہ کہ جس گناہ میں فی الحال مبتلا ہے اس کو فوراً ترک کر دے، دوسرے یہ کہ آئندہ اسے ترک کرنے کا پختہ عزم کرے اور کوئی شرعی فریضہ چھوڑا ہوا ہو تو اسے ادا یا قضا کرنے میں لگ جائے اور اگر حقوق العباد سے متعلق ہے تو اس میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر کسی کا مال اپنے اوپر واجب ہے اور وہ شخص زندہ ہے تو یا اسے وہ مال لوٹائے یا اس سے معاف کرائے اور اگر وہ زندہ نہیں ہے اور اس کے ورثہ موجود ہیں تو ان کو لوٹائے اگر ورثہ بھی موجود نہیں ہیں تو بیت المال میں داخل کرائے، بیت المال بھی نہیں ہے تو اس کی طرف سے صدقہ کر دے، اگر کسی کو ناحق ستایا ہے یا برا بھلا کہا ہے یا اس کی غیبت کی ہے تو اسے جس طرح ممکن ہو راضی کر کے اس سے معافی حاصل کرے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

سنہ ۲۰۰۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُر نور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودہ پاک کے بعد کسی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اس پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق و تدقیق ۲۰۰۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو اخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہو سکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے نزدیک اور عملیات میں اہمیت رکھنے والے نظرات کا بیان جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض و عداوت منافی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد و ترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ ل

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ و جدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جا سکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد۔ جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، تکمیل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جا رہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۰۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحے پر نظر ڈالیں

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم اکتوبر	قمر و مریخ	قران	۵۰-۵
۲ اکتوبر	قمر و زہرہ	قران	۲۳-۲
۳ اکتوبر	قمر و مشتری	تسدیس	۳۱-۹
۴ اکتوبر	قمر و شمس	تسدیس	۴۰-۲۰
۴/۵ اکتوبر	زہرہ و مشتری	تسدیس	۵۲-۱۳
۶ اکتوبر	شمس و مشتری	تربیع	۴۳-۲۲
۷ اکتوبر	شمس و عطارد	قران	۲۳-۲
۷ اکتوبر	عطارد و مشتری	تربیع	۱۵-۵
۹ اکتوبر	قمر و مریخ	تربیع	۵۱-۳
۱۰ اکتوبر	قمر و زہرہ	تربیع	۳۹-۱۱
۱۱ اکتوبر	قمر و مریخ	تثلیث	۳-۱۶
۱۲ اکتوبر	قمر و زحل	مقابلہ	۴-۱۳
۱۳ اکتوبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۱۰-۲
۱۶ اکتوبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۴-۷
۱۷ اکتوبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۳-۱۳
۱/۱۸ اکتوبر	قمر و زحل	تربیع	۷-۲۰
۱۹ اکتوبر	قمر و شمس	تثلیث	۵۱-۱۰
۲۰ اکتوبر	قمر و زحل	تسدیس	۳۶-۲۲
۲۱ اکتوبر	قمر و شمس	تربیع	۴۳-۱۷
۲۲ اکتوبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۲۸-۲
۲۳ اکتوبر	قمر و شمس	تسدیس	۴۰-۲
۲۵ اکتوبر	قمر و مریخ	تسدیس	۵۹-۲
۲۶ اکتوبر	عطارد و مشتری	تربیع	۴۳-۱۷
۲۸ اکتوبر	مریخ و مشتری	تسدیس	۵۹-۱
۲۹ اکتوبر	قمر و شمس	قران	۴۳-۳
۳۰ اکتوبر	قمر و مشتری	تسدیس	۲۹-۱
۳۰ اکتوبر	قمر و مریخ	قران	۴۷-۳
۳۰ اکتوبر	قمر و زحل	تسدیس	۱۵-۵
۳۰ اکتوبر	قمر و نیپچون	تربیع	۱۵-۱۱
۳۱ اکتوبر	مریخ و زحل	تسدیس	۲۱-۹

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمر و زحل	تربیع	۴۳-۱۷
۲ نومبر	قمر و عطارد	تسدیس	۲۶-۸
۳ نومبر	زہرہ و زحل	تربیع	۱۱-۱۳
۴ نومبر	قمر و مشتری	قران	۵۲-۳
۵ نومبر	قمر و عطارد	تربیع	۴۶-۲
۶ نومبر	قمر و شمس	تربیع	۳۲-۹
۷ نومبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۴-۳
۸ نومبر	قمر و عطارد	تثلیث	۵۵-۱
۹ نومبر	قمر و زہرہ	تربیع	۱۰-۱۶
۱۰ نومبر	شمس و مشتری	تسدیس	۴۳-۱۳
۱۱ نومبر	شمس و زحل	تسدیس	۵۳-۱۹
۱۲ نومبر	قمر و عطارد	مقابلہ	۴۳-۲۲
۱۳ نومبر	قمر و مریخ	مقابلہ	۳۳-۲۲
۱۵ نومبر	قمر و زحل	تربیع	۱۹-۹
۱۶ نومبر	قمر و زہرہ	مقابلہ	۴-۸
۱۷ نومبر	عطارد و زحل	تسدیس	۵۷-۵
۱۷ نومبر	عطارد و مشتری	تسدیس	۳۰-۲۱
۱۸ نومبر	قمر و مریخ	تثلیث	۴۳-۳
۱۹ نومبر	قمر و عطارد	تربیع	۱۹-۲۰
۲۰ نومبر	قمر و مریخ	تربیع	۴۳-۱۱
۲۱ نومبر	مشتری و زحل	تثلیث	۴۲-۱۷
۲۲ نومبر	قمر و مریخ	تسدیس	۲۷-۲۲
۲۳ نومبر	قمر و زہرہ	تربیع	۶-۱۳
۲۴ نومبر	قمر و مشتری	تربیع	۳۱-۵
۲۵ نومبر	شمس و عطارد	قران	۴۲-۲۲
۲۶ نومبر	قمر و زہرہ	تسدیس	۴۸-۶
۲۷ نومبر	قمر و شمس	قران	۲۳-۲۲
۲۸ نومبر	قمر و عطارد	قران	۰۰-۱
۲۹ نومبر	عطارد و مریخ	قران	۱۹-۹
۳۰ نومبر	زہرہ و زحل	تثلیث	۹-۱۰

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	زہرہ و مشتری	قران	۱۳-۳
یکم دسمبر	قمر و مشتری	قران	۱۸-۲۰
یکم دسمبر	قمر و زہرہ	قران	۱۳-۲۱
۳ دسمبر	قمر و مریخ	تسدیس	۵۱-۱۳
۶ دسمبر	قمر و شمس	تربیع	۵۴-۳
۶ دسمبر	شمس و مریخ	قران	۴۳-۳
۷ دسمبر	عطارد و زحل	تربیع	۴۳-۰۰
۸ دسمبر	قمر و مریخ	تثلیث	۱۹-۱۲
۹ دسمبر	قمر و مشتری	تربیع	۵۲-۱
۱۰ دسمبر	قمر و زحل	تثلیث	۱۲-۲۳
۱۱ دسمبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۴۰-۱۹
۱۲ دسمبر	قمر و زحل	تربیع	۴۳-۲۲
۱۳ دسمبر	شمس و زحل	تربیع	۴۹-۷
۱۴ دسمبر	قمر و زحل	تسدیس	۱۳-۲۲
۱۵ دسمبر	قمر و مشتری	مقابلہ	۵۷-۳
۱۶ دسمبر	مریخ و زحل	تربیع	۱۲-۴
۱۷ دسمبر	قمر و شمس	تثلیث	۱۵-۲
۱۸ دسمبر	قمر و عطارد	تثلیث	۴۰-۵
۱۹ دسمبر	قمر و مشتری	تثلیث	۳۶-۱۲
۲۰ دسمبر	قمر و زہرہ	تثلیث	۳۲-۲۳
۲۱ دسمبر	قمر و مشتری	تربیع	۲۷-۲۲
۲۲ دسمبر	قمر و شمس	تسدیس	۱۹-۶
۲۳ دسمبر	قمر و عطارد	تسدیس	۴۹-۱۳
۲۴ دسمبر	قمر و مشتری	تسدیس	۵۹-۱۰
۲۶ دسمبر	عطارد و زحل	تثلیث	۷-۱۷
۲۷ دسمبر	قمر و شمس	قران	۵۲-۱۷
۲۹ دسمبر	قمر و زحل	تثلیث	۲۳-۱
۲۹ دسمبر	قمر و عطارد	قران	۲۳-۹
۲۹ دسمبر	قمر و مشتری	قران	۳۹-۱۳
۳۱ دسمبر	عطارد و مشتری	قران	۱۱-۱۷

فہرست نظرات اکتوبر نومبر ۲۰۰۸ء

تثلیث

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۱/اکتوبر	قمر و مریخ	۳_۱۲
۱۹/اکتوبر	قمر و شمس	۵۱_۲۰
۸/نومبر	قمر و عطارد	۵۵_۱
۱۸/نومبر	قمر و مریخ	۳۳_۴
۲۱/نومبر	مشتری و زحل	۴۲_۱۷
۳۰/نومبر	زہرہ و زحل	۹_۱۰
۸/دسمبر	قمر و مریخ	۱۹_۱۴
۱۰/دسمبر	قمر و زحل	۱۲_۲۳
۱۱/دسمبر	قمر و زہرہ	۴۰_۱۹
۱۷/دسمبر	قمر و شمس	۱۵_۹
۱۸/دسمبر	قمر و عطارد	۲۰_۵
۱۹/دسمبر	قمر و مشتری	۳۶_۱۲
۲۰/دسمبر	قمر و زہرہ	۳۴_۲۳
۲۶/دسمبر	عطارد و زحل	۷_۱۷
۲۹/دسمبر	قمر و زحل	۲۳_۱

تسدیس

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۲/اکتوبر	قمر و مشتری	۳۱_۹
۳/اکتوبر	قمر و شمس	۲۰_۲۰
۵/اکتوبر	زہرہ و مشتری	۵۴_۱۳
۲۰/اکتوبر	قمر و زحل	۳۶_۲۲
۲۲/اکتوبر	قمر و شمس	۴۰_۲
۲۵/اکتوبر	قمر و مریخ	۵۹_۲
۲۸/اکتوبر	مریخ و مشتری	۵۹_۱
۳۰/اکتوبر	قمر و مشتری	۲۹_۱
۳۰/اکتوبر	قمر و زحل	۱۵_۵
۳۱/اکتوبر	مریخ و زحل	۲۱_۹
۲/نومبر	قمر و عطارد	۲۶_۸
۷/نومبر	قمر و زہرہ	۲_۳
۱۰/نومبر	شمس و مشتری	۴۴_۱۴

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۱/نومبر	شمس و زحل	۵۴_۲۹
۱۷/نومبر	عطارد و زحل	۵۷_۵
۱۷/نومبر	عطارد و مشتری	۳۰_۳۱
۲۲/نومبر	قمر و مریخ	۲۷_۴۲
۲۶/نومبر	قمر و زہرہ	۴۸_۲
۳/دسمبر	قمر و مریخ	۵۱_۱۴
۱۴/دسمبر	قمر و زحل	۱۴_۴۳
۲۲/دسمبر	قمر و شمس	۱۹_۲
۲۳/دسمبر	قمر و عطارد	۲۹_۵۳
۲۳/دسمبر		۵۹_۱۰

قران

تاریخ	سیارے	وقت نظر
یکم/اکتوبر	قمر و مریخ	۵۰_۵
یکم/اکتوبر	قمر و زہرہ	۴۳_۳
۲۹/اکتوبر	قمر و زحل	۴۳_۲
۳۰/اکتوبر	قمر و مریخ	۲۷_۳
۳/نومبر	قمر و مشتری	۵۴_۳
۲۵/نومبر	شمس و عطارد	۴۴_۱۴
۲۷/نومبر	قمر و شمس	۴۳_۱۴
۲۸/نومبر	قمر و عطارد	۰۰_۱
۲۹/نومبر	عطارد و مریخ	۱۹_۹
یکم/دسمبر	زہرہ و مشتری	۱۴_۱۴
یکم/دسمبر	قمر و مشتری	۲۸_۲۰
یکم/دسمبر	قمر و زہرہ	۱۳_۲۱
۶/دسمبر	شمس و مریخ	۴۳_۳
۲۷/دسمبر	قمر و شمس	۵۴_۱۷
۲۹/دسمبر	قمر و عطارد	۴۴_۹
۲۹/دسمبر	قمر و مشتری	۴۹_۱۴
۳۱/دسمبر	عطارد و مشتری	۹_۱۷

تربیع

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۶/اکتوبر	شمس و مشتری	۴۴_۴۳
۱۷/اکتوبر	عطارد و مشتری	۱۵_۵

عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۹/اکتوبر	قمر و مریخ	۵۴_۳
۱۰/اکتوبر	قمر و زہرہ	۳۶_۱۱
۱۸/اکتوبر	قمر و زحل	۷_۲۰
۲۱/اکتوبر	قمر و شمس	۴۳_۱۷
۲۶/اکتوبر	عطارد و مشتری	۴۴_۱۷
۳۰/اکتوبر	قمر و نیپچون	۱۵_۱۱
یکم/نومبر	قمر و زحل	۴۳_۱۷
۳/نومبر	زہرہ و زحل	۱۱_۱۴
۵/نومبر	قمر و عطارد	۳۹_۲
۶/نومبر	قمر و شمس	۴۳_۹
۹/نومبر	قمر و زہرہ	۱۰_۵۱
۱۵/نومبر	قمر و زحل	۱۴_۹
۱۹/نومبر	قمر و عطارد	۱۹_۲۰
۲۰/نومبر	قمر و مریخ	۴۳_۱۱
۶/دسمبر	شمس و مریخ	۳۳_۳
۷/دسمبر	عطارد و زحل	۴۴_۰۰
۹/دسمبر	قمر و مشتری	۵۴_۱
۱۲/دسمبر	قمر و زحل	۴۴_۲۳
۱۳/دسمبر	شمس و زحل	۳۹_۷
۱۶/دسمبر	مریخ و زحل	۴۲_۳
۲۱/دسمبر	قمر و مشتری	۱۷_۲۳

مقابلہ

تاریخ	سیارے	وقت نظر
۱۳/اکتوبر	قمر و زحل	۴_۱۳
۱۴/اکتوبر	قمر و عطارد	۱۰_۲
۱۶/اکتوبر	قمر و مریخ	۲_۷
۱۷/اکتوبر	قمر و زہرہ	۳_۱۳
۱۳/نومبر	قمر و عطارد	۴۳_۲۲
۱۳/نومبر	قمر و مریخ	۴۳_۲۲
۱۵/دسمبر	قمر و مشتری	۵۷_۳

شرف قمر

۱۵ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو چاند شام ۶ بج کر ۲۹ منٹ سے رات ۷ بج کر ۵۷ منٹ تک۔ ۱۲ نومبر ۲۰۰۹ء کو چاند صبح ۳ بج کر ۱۵ منٹ سے صبح ۶ بج کر ۲۹ منٹ تک۔ ۱۰ دسمبر ۲۰۰۹ء کو سہ پہر ۳ بج کر ۲ منٹ سے شام ۵ بج کر ۲۲ منٹ تک۔ حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کام کرنے کے لئے اچھے اور موثر ثابت ہوں گے۔ عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور جائز امور میں لوگوں کی مدد کریں۔

قمر در عقرب

۲۸ اکتوبر بروز منگل شام ۵ بج کر ۱۸ منٹ سے ۳۱ اکتوبر بروز جمعہ صبح ۳ بج کر ۲ منٹ تک۔ ۲۴ نومبر شب منگل رات ۱۱ بج کر ۲۵ منٹ سے ۲۷ نومبر بروز جمعرات صبح ۱۰ بج کر ۵ منٹ تک۔ ۲۲ دسمبر بروز پیر صبح ۵ بج کر ۸ منٹ سے ۲۴ دسمبر بروز بدھ شام ۳ بج کر ۴۲ منٹ تک۔ قمر برج عقرب میں رہے گا ان اوقات میں منفی کام کریں باذن اللہ اثرات جلد ظاہر ہوں گے اور مطلوب نتائج میں کامیابی ملے گی بشرطیکہ منفی کام جائز امور میں کئے جائیں۔

تحویل آفتاب

۲۳ اکتوبر بروز جمعرات کو صبح ۶ بج کر ۲۸ منٹ پر آفتاب برج عقرب میں داخل ہوگا۔ ۲۲ نومبر بروز ہفتہ کو صبح ۳ بج کر ۱۴ منٹ پر آفتاب برج قوس میں داخل ہوگا۔ ۲۱ دسمبر بروز اتوار کو شام ۵ بج کر ۳۲ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی مقبولیت کے اوقات ہیں اپنی جائز خواہشات اور ضروریات اپنے رب کے حضور میں رکھیں۔ انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

نقشہ رجعت و استقامت

عطارد۔ ۲۸ اکتوبر در برج میزان، حالت استقامت۔ رات ایک بج کر ۳۶ منٹ۔ زحل ۳۱ دسمبر در برج سنبلہ حالت رجعت۔ رات ۱۱ بج کر ۳۸ منٹ

داخلہ سیارگان علاوہ قمر

عطارد۔ داخلہ برج عقرب ۳ نومبر رات ۸ بج کر ۲۹ منٹ۔

عطارد۔ داخلہ برج قوس۔ ۲۲ نومبر دوپہر ۱۲ بج کر ۳۸ منٹ۔

عطارد۔ داخلہ برج جدی۔ ۱۲ دسمبر دن ۳ بج کر ۴۲ منٹ۔

زہرہ۔ داخلہ برج قوس۔ ۱۸ اکتوبر رات ۰۰۔۰۰

زہرہ۔ داخلہ برج جدی۔ ۱۲ نومبر رات ۸ بج کر ۳۵ منٹ۔

زہرہ۔ داخلہ برج دلو۔ ۸ دسمبر صبح ۵ بج کر ۶ منٹ۔

مریخ۔ داخلہ برج عقرب۔ ۳۰ اکتوبر صبح ۱۰ بج کر ۳ منٹ۔

مریخ۔ داخلہ برج قوس ۱۲ نومبر دوپہر ایک بج کر ۶ منٹ۔

مریخ۔ داخلہ برج جدی۔ ۲۷ دسمبر دوپہر ایک بجے۔

حالات قمر

قمر کو پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک زائد النور (روشن ایام) کہا جاتا ہے ہر قسم کے اخراجات کرتے وقت ان دنوں میں یہ نیت کی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان دونی اور رات چوگنی ترقی عطا کرے۔

ہر قسم کے نئے کام، نئے کاروبار، نئی ملازمت، جگہ کی تبدیلی، نئے معاہدے، منگنی یا شادی، باغ میں درخت لگانا، کھیتی کی شروعات، نئے کپڑے کی خریداری، نیا لباس پہننے، نئے زیورات خریدنے وغیرہ جیسے کام زائد النور میں کرنے چاہئیں۔ پہلی تاریخ کے چاند کو ہلال اور چودھویں رات کے چاند کو بدر کہا جاتا ہے۔ بیماری کے علاج اور آپریشن وغیرہ کے لئے بھی زائد النور کا انتخاب کرنا چاہئے۔

قمر کی ۱۴ تاریخ سے ۲۸ تاریخ تک کا وقت ناقص النور (تاریک ایام) کہلاتا ہے۔ ان دنوں میں ہر قسم کے معاہدے ختم کرنے، پرانی جگہ کو منہدم کرنے، تعلقات توڑنے وغیرہ کو اہمیت دینی چاہئے۔ درختوں کی کٹائی چھنائی، دانت نکلوانے، بال کٹوانے، طلاق خلع جیسے کاموں کو اسی زمانہ میں انجام دینا چاہئے۔

قمر کی ۲۹ اور ۳۰ تاریخوں کو قران نیرین کہا جاتا ہے۔ اس زمانہ میں ہرگز ہرگز کسی کام کی شروعات نہیں کرنی چاہئے۔

قمر جب برج عقرب میں داخل ہو اس وقت کسی کام کی شروعات، کسی سفر کی شروعات کرنی چاہئے نیز عقیقہ، منگنی، شادی، ولیمہ وغیرہ جیسے کاموں سے بچنا چاہئے۔

اس طرح کی احتیاطیں تدابیر اور اسباب میں داخل ہیں اور ان کو ملحوظ رکھنا ہر صاحب ایمان کے لئے ضروری ہے۔ خدا پر بھروسہ کرتے ہوئے تدبیر اور سبب کو اختیار کرنا مومن کی شان ہے۔

ماهنامه طلسماتی دنیا کا خبرنامه

ملت کے اتحاد کیلئے جذبۂ خدمت پیدا کرنے کی ضرورت

معہد اصغر سہارنپور میں مولانا محمد اسرار الحق قاسمی کی تقریر

شہر سہارنپور سے متصل ناظرہ پورہ میں واقع معہد اصغر میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس کی صدارت مولانا محمد اختر قاسمی نے اور نظامت مولانا محمد اعظم باقی مدرس عربی معہد اصغر نے کی جلسہ کا آغاز قاری محمد انیس کی تلاوت سے ہوا۔ معہد کے ناظم مفتی خورشید انور نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ ملک کے نامور عالم مولانا اسرار الحق قاسمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مسلمان ملت کے اتحاد کے لئے اپنے اندر جذبہ خدمت پیدا کریں موصوف نے اپنے مختصر تقریر میں تعلیم کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ مسلمان اپنے بچوں کی تعلیم کا جائزہ لیں۔ دینی مدارس میں مسلمانوں کے صرف 4 فیصد بچے پڑھتے ہیں جب کہ اسکول اور کالجز میں 48 فیصد پڑھتے ہیں اس طرح 48 فیصد مسلمان بچے و بچیاں تعلیم سے ابھی ناخواندہ ہیں۔ موصوف نے پر جوش انداز میں فرمایا کہ مدارس دینیہ طلباء کے دل پر توحید و رسالت کا سچا اثر ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے وہ کبھی اپنے ایمان کا سودا نہیں کرتے۔ انہوں نے قلت اتحاد کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ اتحاد صرف زبان سے پیدا نہیں ہوگا اس کے لئے جذبہ خدمت پیدا کرنا ہوگا۔ اس سے محبت اور محبت سے اعتماد اور اعتماد سے اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ آج وہ جذبہ ہم سے نکل گیا ہے۔ موصوف نے وہ جلسے میں کہا کہ جب کسی قوم کا اقتدار کسی ملک سے ختم ہوتا ہے تو ان کا مذہب اور کلچر بھی ختم ہو جاتا ہے لیکن ہندوستان کے مسلمان اس سلسلہ میں لائق ستائش ہیں کہ یہاں 700 سالہ اقتدار ختم ہوا مگر اسلام جوں کا توں باقی ہے اور آج بھی مسلمانوں کے دل اسلام سے معمور ہیں جو اسلامی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

تعلیم کے بغیر برائیوں کو ختم نہیں کیا جا سکتا: (حیدر عباس رضا)

دارالقضاء دہرہ دون کے زیر اہتمام موجودہ دور میں اصلاح معاشرہ کے عنوان سے کانفرنس

دہرہ دون دارالقضاء کے قیام کو 3 سال پورے ہونے کے موقع پر دارالقضا کے زیر اہتمام ایک کانفرنس بعنوان "موجودہ دور میں اصلاح معاشرہ" منعقد کی گئی۔ جس میں علاقہ کے تمام علماء نے شرکت کر کے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ کانفرنس کے مہمان خصوصی لوک آیکت اتراکھنڈ سید حیدر عباس رضا نے کہا کہ بغیر اسلامی عصری تعلیم حاصل کئے معاشرے سے برائیوں کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن ہمیں ضابطہ حیات سکھاتا ہے۔ ہمیں قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی چاہئے۔

کانفرنس کی ابتدا مولانا قاسم کی تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ اس کے بعد مدرسہ اظہار العلوم کے ناظم اعلیٰ الطاف حسین نے دارالقضا کی اہمیت اور ضرورت اور اس کے فوائد پر تفصیلی روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ معاشرے میں غیر اسلامی رسم و رواج کا چلن عام ہو گیا ہے۔ ہماری ذمہ داری بنتی ہے کہ عوام کو غلط رسم و رواج سے روکا جائے اور انہیں اسلامی طرز پر زندگی بسر کرنے کی نصیحت دی جائے اور معاشرے کی اصلاح کے لئے منظم طور پر کام کیا جائے۔ اس موقع پر شہر قاضی مولانا محمد احمد قاسمی نے کہا کہ اسلام انسانیت کا پیغام دیتا ہے۔ اسے عام کیا جائے اور معاشرے میں پھیلی برائیوں کے سد باب تلاش کئے جائیں اور ان کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے اس پر غور و فکر کیا جائے۔ تبھی معاشرے کی اصلاح ہو سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام میں شراب، چوری، زنا خوری، جھوٹ اور امانت میں خیانت کے معاملے عام ہو گئے۔

اس موقع پر دارالقضاء کے قاضی نشی سلیم احمد قاسمی نے نکاح اور مہر کے بارے میں معاشرے میں پھیلی غلط رسم و رواجوں کو دور کرنے کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ مہر عورت کا حق ہے۔ اسے ادا کرنا واجب ہے۔ کانفرنس کے کنوینر سید ڈاکٹر انیس فاروق نے استقبالیہ خطبہ میں کہا کہ تعلیم سے دوری ہی معاشرے میں برائیوں کو جنم دیتی ہے۔ اگر دینی و عصری تعلیم حاصل کی جائیں اور طرز اسلام پر زندگی گزاری جائیں تو ان برائیوں سے نجات مل سکتی ہے۔

TILISMATI DUNIYA
(Monthly)
ABULMALI, DEOBAND-247554

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

اِدارہ رُوحانی دُنیا دہلی.....ایک دھوکہ.....ایک فراڈ

یہ ادارہ مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی ذاتی مطبوعات از راہ بے ایمانی چھاپ رہا ہے۔ اس ادارے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی پتہ ہے۔ اس کی مطبوعات علمی اور روحانی اغلاط سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ عام لوگ فریب کھاکر ان مطبوعات کو خرید لیتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں۔ جو لوگ **حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب** کے علمی اور روحانی لٹریچر سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت مولانا کی دعاؤں اور سرپرستی کے طالب ہیں ان کو چاہیے کہ وہ مولانا کی کتابیں خریدتے وقت ان کتابوں پر چھپا ہوا پتہ ضرور پڑھ لیں۔

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تمام تصانیف **مکتبہ روحانی دنیا دیوبند** سے چھاپی گئیں ہیں۔ اور یہ تصانیف تمام شہروں میں دستیاب ہیں مکتبہ روحانی دنیا دیوبند ایک معیاری ادارہ ہے۔ اور اس کی تمام مطبوعات معیاری کتابت وطباعت اور معیاری کاغذ پر چھاپی جاتی ہیں۔ ان کے سرورق بھی معیاری ہوتے ہیں جب کہ غیر معیاری ناشرین محض اپنا پیٹ بھرنے کے لیے غیر معیاری کاغذ غیر معیاری طباعت اور غیر معیاری سرورق کے ساتھ ان کتابوں کو زیادہ کمیشن پر فروخت کرتے ہیں۔ اور تاجر حضرات زیادہ کمیشن کے چکر میں ان کتابوں کو خرید لیتے ہیں اس طرح تاجر حضرات تو کچھ بچا لیتے ہیں اور خریداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے روحانی تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی مطبوعات کو رد کردیں جو چوری سے اور بے ایمانی سے چھاپی جارہی ہیں۔ یقین کریں کہ کسی بھی رائٹر کی کتاب اس کی اجازت کے بغیر چھاپنا اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی کی پکی ہوئی ہانڈی اٹھا کر لے جاؤ اور ہڑپ کرلو۔ جو ناشر اور تاجر کسی کا دل دکھا کر کتابوں کی اشاعت اور تجارت کررہے ہیں وہ اللہ کے یہاں مسئول ہوں گے اور ہمیشہ خیر وبرکت سے محروم رہیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح چوری کی جائے نماز پر نماز نہیں ہوتی اور چوری کی تسبیح پر ذکر کرنا گناہ ہے اسی طرح چوری سے چھاپی گئی کتابوں سے روحانیت حاصل نہیں ہوتی۔ صاحب ایمان اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اتنی سی بات کافی ہے۔ اور جو لوگ نہ ایمان رکھتے ہیں نہ خوف آخرت رکھتے ہیں اور جنہیں شرم بھی نہیں ہوتی ان کو سمجھانا اور نصیحت کرنا فضول ہے۔

یہ ایک درخواست ہے۔ امید ہے کہ ہماری مطبوعات سے استفادہ کرنے والے اس درخواست کو اہمیت دیں گے۔

درخواست کنندہ **مکتبہ رُوحانی دُنیا دیوبند** محلہ ابوالمعالی دیوبند فون نمبر ۰۱۳۳۶_۲۲۳۴۵۵

رَدِّ سحر
رَدِّ جنّات
رَدِّ شیاطین

تسخیر کا نادر فارمولا

دانش عامری

Rs.20/=

کیا اور کہاں

ہمیں خود کو بدلنا ہوگا

اداریہ　　بقلم خاص

غار حرا میں خالق کائنات کی طرف سے وحی نازل ہونے کے بعد جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کو پھیلانا شروع کیا تو شروع میں ان کے خاندان کے کچھ لوگ صاحب ایمان بنے اور ان کے احباب میں سے چند افراد نے اسلام قبول کیا۔ پھر آہستہ آہستہ حق کی روشنی مکہ مکرمہ کی مقدس وادی میں پھیلنی شروع ہوئی ۔ جب اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد چالیس کے قریب ہوگئی تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کھلے عام اس بات کا اعلان کر دیا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا اپنے ہاتھوں سے بنائے ہوئے معبودوں کی عبادت کرتے ہیں وہ شرک میں مبتلا ہیں اور شرک اس دنیا کا سب سے بڑا ظلم ہے۔

اس اعلان کے بعد کفار و مشرکین کی طرف سے دہشت گردی کا سلسلہ شروع ہوا اور مسلمانوں پر عرصۂ حیات تنگ کرنے کی ایک مہم سی چھڑ گئی۔ مسلم نوجوان حارثؓ ابن ابی ہالہ شہید کئے گئے۔ حضرت یاسرؓ کو بھی نہایت بے دردی کے ساتھ قتل کیا گیا، حضرت خبابؓ کو جلتے انگاروں پر لٹا کر اذیت دی گئی، حضرت بلال حبشیؓ پر چلچلاتی دھوپ میں لٹا کر کوڑے برسائے گئے، عورتوں کو بھی نہیں بخشا گیا، حضرت سمیہؓ خواتین میں سب سے پہلے بربریت کا شکار ہوئیں اور شہید ہو گئیں۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ مسلمانوں کو سماجی بائیکاٹ کا شکار ہونا پڑا۔ اور ان کے اپنے سگے بھی ان کے خلاف وحشت پھیلانے لگے۔ بالآخر مسلمان شعب ابی طالب کی گھاٹی میں محصور ہو گئے۔ وہاں انہیں بھوک و پیاس کی شدت برداشت کرنی پڑی۔ تاریخ اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مسلمان ایسی قوم ہے اور اسلام ایسا دین ہے جو سب سے پہلے دہشت گردوں کی دہشت گردی کا شکار ہوا۔

اسلام کی روشنی پھیلنے سے قبل نجد و حجاز میں بربریت اور لاقانونیت کا یہ عالم تھا کہ اگر ایک قبیلے کا آدمی دوسرے قبیلے کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تھا تو اس کا بدلہ سارے قبیلے سے لیا جاتا تھا اور قتل و غارت گری کا سلسلہ برسہا برس تک چلتا رہتا تھا۔ چنانچہ تاریخ یہ بتاتی ہے کہ قبیلہ بنی خزرج اور قبیلہ اوس نامی دو قبیلوں میں سالہا سال تک رقابتیں چلتی رہیں اور برسہا برس تک یہ دونوں قبیلے ایک دوسرے کے متعلقین کو بے دریغ قتل کرتے رہے۔ قتل و غارت گری سے پریشان ہو کر ان دونوں قبیلوں کے امن پسند لوگوں نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مدد فرمائی اور ان دونوں قبیلوں کے اہم لوگوں کو حق کا پیغام دیا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک قدموں کی بدولت اور ان کے روح افزا پیغام کے بہ طفیل ان دونوں قبیلوں کی دشمنی ختم ہوگئی اور اسی کے ساتھ ساتھ یہ لعنت بھی ختم ہوگئی کہ کسی ایک شخص کے قتل کے بدلے میں پورے قبیلے کو قتل کر دیا جائے اور پوری بستی کو اجاڑ دیا جائے۔ رسولؐ برحق نے جو قانون الٰہی دنیا کے سامنے رکھا اس کے تحت کسی بھی شخص کو قتل کرنے والا سزا کا مستحق تھا۔ قاتل کا بھائی قاتل کا باپ یا قاتل کی اولاد سزا کی حقدار نہیں تھی۔ رسولؐ برحق نے جو الٰہی مشورہ دنیا کے سامنے پیش کیا اس میں اس بات کی وضاحت تھی کہ دین قبول کرنے میں کوئی جبر نہیں ہے جو خوشی سے اسلام قبول کرے اور جو قبول نہیں کرتا وہ اس دنیا میں کسی سزا کا مستحق نہیں ہے۔ رسولؐ برحق نے صاف صاف اعلان کر دیا کہ تمہارا دین تمہارے لئے ہے اور ہمارا دین ہمارے لئے، تمہارے اعمال تمہارے لئے ہیں اور ہمارے اعمال ہمارے لئے جو مسلمان کفار و مشرکین کی بربریت کا شکار تھے ان کو رسولؐ برحق نے تسلی دی اور فساد کے جواب میں فساد پھیلانے سے منع کیا اور فرمایا کہ صبر کرو اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔ اسلام کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ مسلمان اس دنیا میں سب سے پہلے دہشت گردی کا شکار ہوا اور سب سے پہلے مسلمانوں نے صبر و ضبط کی بنیاد رکھی۔ مدینے میں اپنے قیام کے دوران رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے اصحاب پر کفار و مشرکین کی طرف حملے شروع ہوئے۔ ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر چھوٹی بڑی ۸۶ جنگیں تھوپی گئیں اسکے باوجود آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو کوئی ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جس پر دہشت گردی کا اطلاق ہوتا ہو۔

رسولؐ برحق نے مسلمانوں کا یہ ذہن بنایا کہ اس دنیا میں کامیابی سے ہمکنار وہ ہوتا ہے کہ جو فتنہ و فساد سے محفوظ رہے اور جو فتنہ و فساد سے محفوظ نہیں ہے وہ صاحب ایمان ہوتے ہوئے بھی خطرے میں ہے۔

جنگ بدر میں مسلمانوں کا مقابلہ کفار و مشرکین کے ایک بڑے لشکر سے ہوا۔ جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی۔ ایک بڑی فوج سے مقابلہ کرنے کے لئے مسلمانوں کے پاس صرف تین گھوڑے تھے۔ ستر اونٹ تھے، آٹھ تلواریں اور صرف ۶ زرہ تھیں۔ پھر بھی مسلمانوں نے اللہ کے بھروسے پر برسر پیکار

آمنے سامنے کی لڑائی لڑی اور اللہ کے بھروسے پر اپنا دفاع کیا۔ کیونکہ مسلمانوں کے مذہب میں چھپ کر حملہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

آج دنیا کے ناواقف لوگ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی الزام تراشی کررہے ہیں جب کہ دنیا کی تاریخ بتاتی ہے کہ صبر وضبط اور محبت واخوت کا جو پیغام ساری دنیا کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ جنگ خیبر میں جب مسلمان خیبر کی گھاٹی کو فتح نہیں کر پارہے تھے تب ایک صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشورہ دیا کہ خیبر سے باہر ایک چشمہ ہے جس سے یہودی پانی بھرتے ہیں اس چشمے پر قبضہ کرنا آسان ہے اگر مسلمان اس چشمے پر قبضہ کرکے یہودیوں پر پانی بند کردیں تو یہ لڑائی ہم ایک دو دن ہی میں جیت جائیں گے اس پر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے ہار جانا منظور ہے لیکن کسی پر ظلم کرنا منظور نہیں۔

اسلام ایک ایسا واحد مذہب ہے جو اپنے دشمنوں کے ساتھ بھی انسانیت کا برتاؤ کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اسلام کی طرف سے یہ واضح حکم موجود ہے کہ جہاد کے دوران بچوں پر ہاتھ مت اٹھاؤ، عورتوں پر زیادتی مت کرو، بوڑھوں اور کمزوروں کو نظر انداز کردو، جو بھاگ رہے ہوں ان کو بھاگنے دو، پیچھے سے ان پر وار مت کرو، جو معافی مانگ لیں ان کو معاف کردو املاک کو تباہ مت کرو، جہاد کے دوران درختوں کو مت کاٹو، دریاؤں اور نہروں کے پانی پر بندش مت باندھو تا کہ دشمن پیاسے نہ مریں۔ جو مذہب دشمنوں کے معاملے میں اتنا فراخ دل ہو وہ کسی اپنے اور بے گناہ شہری کی ہلاکت کو کیسے جائز قرار دیدے گا۔

تاریخ سے یہ بات ثابت ہے کہ اسلام اور مسلمان کا دہشت گردی سے دور پرے کا بھی کوئی واسطہ نہیں ہے، دہشت گردی کا آغاز یہودیوں نے کیا اور جب اسرائیل کی ایمبیسی ہندوستان میں قائم ہوئی اور جب سے اسرائیل کے یہودیوں نے سنگھ پریوار سے ساز باز کی تب سے ہندوستان میں دہشت گردی کو پھلنے پھولنے کا موقعہ ملا۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ ہمارے ملک میں اکثریت ہندوؤں کی ہے اور ہمارے ملک کی سرکاروں کا حال یہ ہے کہ وہ کسی بھی معاملے میں اکثریت کو ناراض کرنا نہیں چاہتیں۔ اس ملک میں وہ لوگ جو پورے ملک کو گجرات بنانے کی باتیں کرتے ہیں وہ اس لئے دہشت گرد نہیں کہلاتے کہ کیونکہ وہ ہندو ہیں اور ان پر ہاتھ ڈالنے کا مطلب یہ سمجھا جاتا ہے کہ سرکار اس مجرم پر ہاتھ ڈال رہی ہے جو اکثریت سے تعلق رکھتا ہے۔ اس گندی سوچ نے اس ملک کا چین ختم کردیا ہے۔ اور اسی سوچ کی وجہ سے ہر چوراہے پر عدل وانصاف کا خون ہوتا دکھائی دیتا ہے۔

ان حالات میں جو یقیناً تشویشناک حالات ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے اندر سدھار پیدا کریں، ہم ان سنتوں کو زندہ کریں جنہیں ہم نے خود پامال کردیا ہے۔ ہم محبت، اخوت، بھائی چارہ، دشمن نوازی، اور صبر وضبط جیسی صفات کو جو ہمارے بڑوں کی صفات تھیں زندہ کریں اور اپنے کردار وعمل کو یہ ثابت کریں کہ ہم دہشت اور قتل وغارت گری کے مخالف ہیں۔ یہ دور بہت نازک دور ہے۔ ہندوؤں کو خوفزدہ کرنے کے لئے بم باری ہورہی ہے تا کہ ان کے ووٹوں کو ایک جگہ سمیٹا جاسکے اور مسلمانوں کے فرضی انکاؤنٹر کئے جارہے ہیں تا کہ انہیں دہشت گرد قرار دے کر ہندوؤں کو ہموار کیا جاسکے۔ ارباب قانون مسلمانوں کو بے دریغ قتل بھی کررہے ہیں ان کو گرفتار بھی کررہے ہیں اور ان پر مقدمہ بھی ٹھوک رہے ہیں۔

ان دنوں ہمارا ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اور مسلمانوں کو جن دقتوں کا اور جن سنگین مسائل کا شکار ہونا پڑ رہا ہے ان سے نجات اللہ کی مدد کے بغیر ممکن نہیں ہے اور اللہ کی مدد جب ہی آئے گی جب ہم اللہ کی مدد کے حق دار ہوجائیں گے۔ بے شک اس ملک پر ہمارا اتنا ہی حق ہے جتنا ہندوؤں کا ہے اور اس ملک کے لئے ہم نے اتنی ہی قربانی دی ہیں جتنی ہندوؤں نے دی ہیں اور ہمارے لئے خوش آئند بات یہ ہے کہ اس ملک کے ہندوؤں کی اکثریت فرقہ پرست نہیں ہے۔ فرقہ پرست ہندوؤں کی تعداد کم ہے یہ الگ بات ہے کہ فرقہ پرستی کو کچھ اس طرح ہوا دی جارہی ہے جس سے مسلمان یہ غلط فہمی کا شکار ہوجاتا ہے کہ ہندوستان کے سارے ہندو ہی فرقہ پرست ہیں۔ ہندوؤں کی وہ اکثریت جو فرقہ پرستی کے آسیب سے محفوظ ہے اس کو اپنے ساتھ لگانے کی ضرورت ہے کیونکہ انسانیت کے نقطہ نظر سے وہ ہمارے بھائی ہیں اور مشکل ترین حالات میں بھائیوں کی مدد حاصل کرنا انسان کی فطرت ہے لیکن ان بھائیوں کی مدد بھی ہمیں اسی وقت حاصل ہوگی جب ہم پر اللہ کا فضل وکرم ہوجائے اور اگر ہمیں اللہ کا فضل وکرم درکار ہے تو ہمیں اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنی ہوگی اس یقین کے ساتھ کہ۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس قوم کو خیال خود اپنی حالت کے بدلنے کا

مسیحی انجمنیں دنیا کے مختلف حصوں میں، کثرت کے ساتھ اپنے اپنے کام میں لگی ہوئی ہیں۔ان کا ایک بڑا کام یہ ہے کہ اپنے مذہب کا پیام یہ باہر والوں تک پہنچانا چاہتی ہیں اور ان کو اپنے اندر شامل کرلینا چاہتی ہیں۔اس قسم کی بیسیوں مسیحی مجلسوں میں سے ایک کا نام "نائل مشن پریس" ہے۔جو مصر اور اس کے قرب وجوار کے تمام اسلامی ملکوں میں موجودہ مسیحی مذہب کا پیام پھیلا رہا ہے۔اس ایک انجمن کے چند کارنامے ملاحظہ ہوں۔

۱۹۱۴ء میں اس کی انجیلی مطبوعات کی تعداد ۱۴۰ تھی، آج ۵۶۰ ہے۔ ۱۹۲۳ء میں اس کے سات کارکنوں نے اس کی ۱۷۸۰۵ کتابیں فروخت کی تھیں۔ ۱۹۲۵ء میں اس کے دس کارکنوں نے اس کی ۳۳۵۴۷ کتابیں فروخت کرڈالیں۔ ۱۹۲۲ء میں اس نے اپنی کل کتابیں ۱۴۰۰۰۰ کی تعداد میں تقسیم کی تھیں۔ ۱۹۲۵ء میں ان کی تعداد بڑھ کر ۳۵۷۰۵۶ تک پہنچ گئی۔

یہ کارگزاری صرف ایک مشن کی تھی اس پر دوسری مسیحی انجمنوں کے کام کو قیاس کرنا چاہئے جو دنیا کے ہر گوشہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔

یہ اس قوم کی سرگرمیوں کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔جس کے پاس کوئی آسمانی پیام اپنی محفوظ صورت میں دنیا کے سامنے پیش کرنے کو موجود نہیں اور پھر جس صورت میں وہ پیام موجود ہے اس کی مخاطب ساری دنیا نہیں، بلکہ وہ پیام ایک خاص زمانہ کے ایک خاص گروہ کے ساتھ مخصوص تھا۔اس کے مقابلہ میں آپ کا طرز عمل اپنی کتاب آسمانی کے ساتھ کیا ہے۔؟اس پیام زبانی کے ساتھ جو بالکل محفوظ وبے آمیز، غیر مشکوک اور خالص صورت میں ساڑھے تیرہ سو سال سے سینوں اور سفینوں، دونوں میں موجود چلا آتا ہے، اس پیام رحمت کے ساتھ، جو کسی خاص زمانہ، کسی خاص ملک کے ساتھ محدود نہیں، بلکہ جس میں وہ نہ ٹلنے والے اصول وہ نہ فنا ہونے والے قاعدے، وہ ہمیشہ برقرار رہنے والے قانون اور وہ ہر جگہ کام دینے والے ضابطے درج کردیئے گئے ہیں جو ہر زمانہ، ہر قوم، ہر ملک کے لئے یکساں حکم رکھتے ہیں۔؟ آپ نے اپنے قرآن کو کتنے بیگانوں تک پہنچایا ہے۔؟ آپ تو اس لئے پیدا کئے گئے تھے کہ اس پیام ربانی کی منادی اللہ کی بنائی ہوئی ساری زمین میں کردیں۔پھر آپ نے اپنے اس فرض کو پوری طرح نہ سہی اس کا کچھ حصہ بھی ادا کیا۔؟

قرآن کا وجود آپ کے لئے تھا اور آپ کی زندگی قرآن کے لئے تھی۔آج ان دونوں میں سے کونسی بات موجود ہے۔؟ آپ نے قرآن پاک کو چھوڑنا شروع کیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ قرآن پاک نے آپ کو چھوڑ دیا۔آج نہ آپ قرآن کے ہیں نہ قرآن آپ کا ہے۔دوسروں تک پہنچانا الگ رہا، پہلے یہ دیکھئے کہ خود آپ کا واسطہ اس سے کہاں تک باقی ہے۔؟ حکومت کا قانون، برادری کا رسم ورواج، دوستوں کی خاطر ومروت، بدنامی کا خوف قرآن مجید کی اہمیت ان سب سے زیادہ نہ سہی کاش اس کے برابر ہی آپ کا دل محسوس کرتا! آپ کی ساری زندگی نہ سہی، کاش اس کے کسی ایک ہی شعبہ پر قرآن حاکم ہوتا!

مختلف پھول

فرمان نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم

- جو لوگوں کا ممنون احسان نہیں ہوتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا۔
- بہترین کام وہ ہے جو اعتدال سے کیا جائے۔
- قوم کا سردار قوم کا خدمت گار ہوتا ہے۔
- اوپر کا ہاتھ نچلے ہاتھ سے بہتر ہے۔
- دولت مندی دل کی دولت مندی ہے۔
- دنیا مومن کے لئے قید خانہ ہے اور کافر کے لئے بہشت۔
- کسی چیز سے بے حد محبت کرنا تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔
- وہ شخص ہلاک نہیں ہوگا جس نے اپنی قدر پہچانی۔

بڑے لوگ بڑی باتیں

زندگی کے جس چاک کو عقل نہیں سی سکتی، محبت اسے بغیر تار اور سوئی کے سی لیتی ہے۔ (علامہ اقبالؒ)

- ہر عمل کھوکھلا ہے جب تک محبت نہ ہو۔ (خلیل جبران)
- خالص اور مکمل غم، خالص اور مکمل خوشی کی طرح ناممکنات میں سے ہے۔ (ٹالسٹائی)
- کچھ چیزیں جلد کھو جانے کے لئے ہی ہوتی ہیں اس لئے چیزوں کو کھونے کا فن سیکھ کر خوش رہنے کا ڈھنگ سیکھیں۔ (الزبتھ بشپ)
- اگر تم چاہو تو اپنے خیالات کو بدل کر زندگی بہتر بنا سکتے ہو۔ (آسکر وائلڈ)
- زندگی کی خوشیاں ہمارے خیالوں پر منحصر ہیں۔ (کنفیوشش)
- وہ محبت یقیناً عظیم ہوتی ہے جو ایک دوسرے کی عزت پر مبنی ہو۔ (جانسن)

سنہری اقوال

- عظیم گناہوں کا کفارہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرنا ہے۔
- بے شک دیر تک سوچو لیکن سوچنے کے بعد جو فیصلہ کرو وہ اٹل ہو۔
- حاکم کا ایک گھڑی کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔
- خواہشات کی یلغار انسان کو کمزور کر دیتی ہے۔
- اگر طلب شدید اور لگن سچی ہو تو منزل قریب سمٹ آتی ہے۔
- یادیں حنا کی مانند ہوتی ہیں جو سوکھ جانے کے بعد ہی رنگ لاتی ہیں۔
- بات الفاظ کی نہیں لہجے کی ہوتی ہے۔
- آئیڈیل بنانے میں ایک منٹ نہیں لگتا اور آئیڈیل بننے میں ڈھیر سارے سال گزر جاتے ہیں۔
- خوش ہونے کے لئے کسی خاص موسم کا انتظار نہیں کرنا پڑتا۔
- خیرات مال میں اضافہ کرتی ہے۔
- جو اپنی ذاتی اصلاح نہیں کر سکتا اس سے دوسروں کی اصلاح ممکن نہیں۔
- دنیا ایک بینک ہے تم کو اس میں سے وہی چیز ملے گی جو تم نے جمع کی ہے۔
- آدمی کو خود اس کی ذات کے سوا دوسری چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

موتی پارہ

- روح کی گہرائی سے نکلی ہوئی بات روح کی گہرائی تک ضرور جائے گی۔
- اگر آرزو ہی غلط ہو تو حسرت آرزو تکمیل آرزو سے بہتر ہے۔
- انسان زندہ ہونے کے باوجود زندگی کو نہیں سمجھ سکتا تو مرے بغیر موت

کو کیسے سمجھ سکتا ہے۔

پھول

● وفا کرنی ہو تو پھولوں سے سیکھ جو شاخ سے جدا ہو کر مرجھا جاتے ہیں۔

● خوش خلقی ایک پھول ہے جس کی خوشبو سے سب لوگ کھنچے چلے آتے ہیں۔

● پھولوں کا گلدستہ تیرے کس کام کا۔؟ میری گلستان سے ایک ورق لے لے پھول تو پانچ سات روز رہے گا اور گلستان ہمیشہ سرسبز و تازہ رہے گا۔

● دھول خود توہین برداشت کرلیتی ہے اور بدلے میں پھولوں کا تحفہ دیتی ہے۔

● خدا بڑی بڑی سلطنتوں سے خفا ہوسکتا ہے۔لیکن چھوٹے پھولوں سے کبھی ناراض نہیں ہوتا۔

● سورج خود بخود پھول کھلا دیتا ہے چندر ما آپ ہی چاندنی کو پھیلا دیتا ہے۔بادل بن مانگے ہی پانی برسا دیتا ہے اسی طرح نیک انسان بغیر کہے ہی خود بخود دوسروں کی بھلائی کے کام کرتا ہے۔

مہکتی کلیاں

● روزگار وقت کا آلہ ہے۔

● جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔

● جس بات کا علم ہو وہی بیان کرو۔!

● دوست کو محبت دو مگر راز نہ دو۔

● سادگی ایمان کی علامت ہے۔

● جو خود کو حقیر جانتا ہو وہ ہی عظیم ہے۔

● آسمان اس کا نہیں ہوتا جس کے پر بڑے ہوں بلکہ اس کا ہوتا ہے جس میں قوت پرواز زیادہ ہو۔

باتوں سے خوشبو آئے

● آندھیاں چاہے کتنی تیز و تند کیوں نہ ہوں انسانی عزائم اور ان کے ارادوں کے آگے ہرگز نہیں ٹھہر سکتیں۔

● ایسی شہرت سے گریز کرو جو کسی کو عزت دے کر ذلت کے اندھے کنویں میں پھینک دے۔

● چھوٹے چھوٹے پتھروں کی ٹھوکروں سے مت گھبراؤ کیونکہ بعض اوقات انسان کو پہاڑ کی چٹانوں سے بھی ٹکرانا پڑتا ہے۔

● تمہیں زندگی کے صدمات کو برداشت کرنے کا حوصلہ رکھنا چاہئے کیونکہ انہی صدموں کی بدولت ہم اپنی کامیابیوں کے متعلق بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں۔

● محنت ایسا باغ ہے جس میں ہر اس پھل کی کاشت ہوتی ہے جس کا درخت ہم نے اپنے ہاتھ سے اس باغ میں لگایا ہے۔

● اتنا اونچا مت اڑو کہ سورج کی گرم شعاعیں تم کو پگھلا دیں اور تم ایک بے جان جسم کی مانند زمین پر آن گرو۔

شمع فروزاں

● اگر لگن میں خلوص اور کچھ پالینے کی تمنا ہو تو پھر ہار انہیں کرتے۔

● پھول شاخوں پر ہی اچھے لگتے ہیں ورنہ قدموں کی دھول بن جاتے ہیں۔

● دوست رشتے دار کی طرح ہے سچا دوست وہی ہے جو مصیبت میں تیرا حق دوستی ادا کرے۔

● جو لوگ زندگی کو ایک مقدس فریضہ سمجھ کر بسر کرتے ہیں وہ کبھی ناکام

نہیں ہوتے۔

● وہ شخص تیرا بھائی نہیں جس کی خاطر مدارات کرنے کی تجھے حاجت نہ ہو۔

● کم بولنا حکمت ہے، کم کھانا صحت، کم سونا عبادت اور عوام سے کم ملنا عافیت ہے۔

● جو کام لوگوں کے سامنے کرنا مناسب نہیں اس کو چھپ کر بھی نہ کیا جائے۔

● بے شک دنیا اور آخرت کی مثال ایسی ہے جیسے کسی شخص کی دو بیویاں کہ جب ایک کو راضی کرتا ہے تو دوسری ناخوش ہو جاتی ہے۔

● بے شک زمین کا پیٹ مردہ اور اس کی پشت بیمار ہے۔ (یعنی پیٹ میں مردے دفن ہیں اور پشت پر جو زندہ ہیں وہ گرفتار مصیبت ہیں)

خوشبو

● غم کی تاریک رات میں صدق دل سے مانگی ہوئی دعا خوشی کی صبح لاسکتی ہے۔

● ناممکنات کبھی بھی ممکنات کا نعم البدل نہیں ہو سکتے۔

● رقابت کا معمولی سا شعلہ محبت کی زرخیز مٹی کو جلا کر ناقابل کاشت بنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

آپ سے کہنا ہے

● خوشحال زندگی گزارنے کے لئے اپنی خواہشات اور ضروریات جتنی کم کرسکتے ہیں کیجئے۔

● منزل تک پہنچنے کے لئے راستوں کی ویرانی اور جلتی دھوپ کا ڈر دل سے نکال دیجئے۔

● دوسروں کو دل آزاری سے بچانے کے لئے گفتگو کرتے وقت ان کے احساسات اور جذبات کا خیال رکھئے۔

● دکھوں کی تلخی کم کرنے کے لئے آنسوؤں کو جذب کرنے کا طریقہ اپنایئے۔

● ہر موڑ پر کامیابی حاصل کرنے کے لئے محنت، عزم اور استقلال کا دامن مضبوطی سے تھامے رکھئے۔

● ہر دلعزیز بننے کے لئے چہرے پر ہمیشہ مسکراہٹ رکھئے۔

● تنہائی سے بچنے کے لئے اپنے دل و دماغ کو نیک خیالات میں مشغول رکھئے۔

● آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے ہر کام کرنے سے پہلے خدا کی رضا اور ضمیر کا اطمینان دیکھ لیجئے۔

انہوں نے کہا

● بہت زیادہ کھا کر بیمار ہونے والوں کی تعداد بھی اتنی ہی ہے جتنی فاقہ کشی سے بیمار ہونے والوں کی۔ (شیکسپیئر)

● کام کرنے کے لئے زیادہ قوت کی ضرورت نہیں البتہ اس امر کا فیصلہ قوت طلب ہے کہ کیا کرنا چاہئے۔ (مینارڈ)

● مشکل ایسا عذر ہے جسے تاریخ بھی تسلیم نہیں کرتی۔ (سیموئل)

● آدمی سے پہلے آدمی کے خصائل شہر میں آتے ہیں۔ (اسمتھ)

زندگی

● زندگی ایک ایسا اسٹیج ہے جہاں انسان پہلی سیڑھی پر ہی ڈگمگا جاتا ہے۔

● زندگی کے دکھ ہی تو انسان کو انسان بناتے ہیں۔

● زندگی ایک شمع کی مانند ہے جو ہوا میں رکھی گئی ہے۔

● زندگی بغیر عمل اور عقل کے حیوانیت ہے۔

● زندگی کا بہترین معلم تجربہ ہے۔

● زندگی کا حق دار وہ ہے جو مصیبتیں اٹھائے۔

● زندگی محبت کی تکمیل کا ایک زینہ ہے۔

● زندگی ایک پھول ہے جو اپنی خوبصورتی کے لئے کانٹوں کا سہارا لیتا ہے۔

● زندگی ایک ایسا ہیرا ہے جسے تراشنا انسان کا کام ہے۔

یدش کہاوتیں

● استاد اور زوجۂ استاد میں جھگڑے کا خمیازہ طلبہ کو بھگتنا پڑتا ہے۔

● اگر آپ پیسے نہیں بچاتے آپ کو روپے نہیں ملیں گے

● اگر اس حماقت کا تعلق مجھ سے نہ ہوتا تو میں بھی ہنس رہا ہوتا۔

● اگر ہم نعمتوں کے لئے خدا کا شکر ادا کرتے رہتے تو ہمیں خرابیوں پر رونے کی فرصت نہ ملتی۔

● امیر آدمی کب بھوکا رہتا ہے؟ جب معالج اسے ہدایت کرے۔

● ایک باپ دس بچوں کی پرورش کرسکتا ہے لیکن دس بچوں کے لئے

ایک باپ کو پالنا مشکل ہے۔

● بچہ بند مٹھی لے کر پیدا ہوتا ہے اور آدمی کھلے ہاتھوں مرتا ہے۔

● بدنصیبی مفلس ہی کا پیچھا کرتی ہے۔

● بیتے ہوئے مصائب کے بارے میں بات کرنا لطف انگیز ہوتا ہے۔

فکرونظر

● بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے لیکن تنہائی سے پریشان ہونے کا اندیشہ ہے اس لئے مسرت بخش اور حکمت افروز کتابوں کا مطالعہ دل کو زندہ اور بیدار رکھنے کے لئے نہایت ضروری ہے۔

● جب انسان لالچ اور ہوس کا شکار ہو جاتا ہے تو خون کے رشتوں اور اپنے بنیادی فرائض سے بھی اس کی دلچسپی ختم ہونے لگتی ہے۔

● قدرت نے ایک زبان کے مقابلے میں دو کان اور دو آنکھیں اس لئے عطا کی ہیں کہ زیادہ بولنے کے بجائے زیادہ سنو اور زیادہ دیکھو۔

● ناپسندیدہ انسان سے پیار کرو اس کا کردار بدل جائے گا۔

انسان کا غم

● آکاش کا دل بھر آتا ہے تو وہ برسات کی صورت میں رو دیتا ہے۔

● پہاڑ جب غموں کے بوجھ سے دبنے لگتے ہیں تو آتش فشاں کے روپ میں اپنے اندر کی آگ اگل دیتے ہیں۔

● دنیا میں ہر جاندار اور بے جان چیز اپنے اندر کے دکھ باہر نکال دیتی ہے مگر انسان کتنا بے بس ہے کہ وہ آکاش نہیں جو برس پڑے، پہاڑ نہیں کہ پھٹ جائے، پھول نہیں کہ مرجھا جائے۔ انسان کے غم اس کے بدن کو گھن کی طرح کھا جاتے ہیں اور بالآخر انسان تمام چیزوں کو شکست دے کر امر ہو جاتا ہے۔

● سب کچھ کھونے کے بعد اگر آپ میں حوصلہ باقی ہے تو سمجھ لیں کہ آپ نے کچھ نہیں کھویا۔

علم

● علم اللہ کی پہچان اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل کرنے کی راہ ہے۔

● علم وحشت میں جی بہلتا ہے، علم والوں کی روشنی ہے۔

● علم دشمنوں پر ہتھیار ہے، علم سفر کا ساتھی ہے، علم جنت کے راستوں کا نشان ہے، علم عزت ہے۔

● علم دولت ہے، علم شان ہے، علم مال ہے۔

● علم شہرت ہے، علم ہیرا ہے، علم پہچان ہے۔

● علم اندھیرے میں چراغ ہے، علم بے راستوں کا راستہ ہے۔

نکتہ ریزیاں

● مرد عموماً بزدل عورتوں کو پسند کرتے ہیں تاکہ ان کی حفاظت کر کے ان کے آقا بن سکیں۔ (برٹرینڈ رسل)

● سوچنا نہایت مشکل کام ہے، یہی وجہ ہے کہ بہت کم لوگ سوچنے کی زحمت گوارا کرتے ہیں۔ (ہنری فورڈ)

● امیروں کا یہ خیال کہ غریب خوش اور بے غم ہوتے ہیں، اتنا ہی احمقانہ ہے جتنا غریبوں کا یہ خیال کہ امیر خوش وخرم ہوتے ہیں۔ (باسٹن پوسٹ)

سبق آموز

● جو شخص نصیحت مان لے وہ بعض اوقات اس شخص سے بھی بڑھا ہوا ہوتا ہے جو نصیحت کرے۔ (وال پینکی)

● محبت مضبوط دلوں کو کمزوری کی مشق کرواتی ہے۔ (افلاطون)

کہنے والوں نے کہا

● جب عمر رفتہ کا غبار جھریوں میں ڈھل جاتا ہے تو یہ معلوم کرنا مشکل ہو جاتا ہے کہ خوشیاں کہاں سجائی گئی ہیں۔ (مارک ٹوئن)

● سب سے آسان کام سگریٹ نوشی ترک کرنا ہے اور میں نے یہ کام ہزاروں مرتبہ کیا ہے۔ (مارک ٹوئن)

● جو شخص ارادے کا پکا ہو وہ دنیا کو اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکتا ہے۔ (گوئٹے)

● ہر آدمی اپنی قسمت کا خود معمار ہے۔ (سالٹ)

● تم مجھے اچھی مائیں دو میں تمہیں اچھا معاشرہ دوں گا۔ (نپولین)

امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ

● علم بغیر عمل کے ایسا ہے کہ جیسے جسم بغیر روح۔ جب تک علم بہ ہمہ وجود عمل سے متفق نہ ہوگا کافی نہ ہوگا اور نہ مخلصانہ۔

● مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ گناہگار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔

● تعلقات دنیا کو کم کرنا یہ ہے کہ آدمی سے ضروری چیزیں لے لے اور غیر ضروری چھوڑ دے۔

● جو علم کو دنیا کمانے کے لئے حاصل کرتا ہے علم اس کے قلب میں جگہ نہیں پاتا۔

● حصول علم کے لئے دلجمعی درکار ہے اور دلجمعی معلومات کے بڑھانے سے نہیں گھٹانے سے حاصل ہوتی ہے۔

اقوال زریں

● ملعون ہے وہ شخص جس کا اعتماد اپنے جیسی مخلوق پر ہے۔
(حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم)

● اعتماد اس پرندے کی طرح ہے جو صبح صادق میں ہی روشنی کے احساس سے چہچہانے لگتا ہے۔ (ٹیگور)

● اپنی قوت پر اعتماد کر کے دشمن سے معترض نہ ہو جانا۔ (سقراط)

● عبادت جو مخلوق کے لئے کی جاتی ہے، زمین میں دھنسا دیتی ہے اور عبادت جو خالق کے لئے کی جاتی ہے آسمان پر پہنچا دیتی ہے۔

● جس کا ظاہر و باطن ایک ہے وہ عالم ہے، جس کا باطن ظاہر سے افضل ہے وہ ولی اللہ ہے اور جس کا ظاہر باطن سے افضل ہے وہ جاہل و مکار ہے۔

● خوش مزاج شخص وہ ہے جو دوسروں کو خوش مزاجی دے۔

● درویشی بادشاہت سے بہتر ہے بشرطیکہ دنیا کا تعلق شامل نہ ہو۔

منتخب اشعار

اپنے کردار کو موسم سے بچائے رکھئے
لوٹ کر پھول میں واپس نہیں آتی خوشبو

●

مجھ کو تاریخ فراموش کرے گی کیسے
میرا کردار محبت ہے زمانہ والو

●

احتیاط گفتگو سے جب وہ خالی ہوگیا
اس نے پھر جو بھی کہا وہ لفظ گالی ہوگیا

●

آیا جو منہ میں کہہ دیا اچھا ہویا برا
لوگوں کی اب زبان پہ تالے نہیں رہے

خوش نصیبی

● خوش نصیب ہے وہ انسان جو دوسروں کے لئے تکلیف اٹھاتا ہے

اور جس کی آنکھیں دوسروں کے لئے نم رہتی ہیں۔ جس کے گھر میں اندھیرا ہوتا ہے لیکن جس کی کوششوں سے دوسروں کے گھروں میں اجالے نکھر جاتے ہیں۔

ارشاد الٰہی

● نماز پڑھا کر اور لوگوں کو اچھے کام کرنے کی نصیحت کیا کر اور برے کاموں سے منع کیا کر اور تجھ پر جیسی پڑے اس کو جھیل، بے شک یہ بڑی ہمت کے کام ہیں۔

● اور سچ کو جھوٹ کے ساتھ مخلوط نہ کرو، اور جان بوجھ کر حق بات کو نہ چھپاؤ حالانکہ تم اس بات کو جانتے ہو۔

● نعمت کا ملنا آزمائش ہے کہ تم شکر کرتے ہو یا ناشکری۔

● ایک دوسرے کے مال کو ناحق خورد برد نہ کرو اور نہ مال کو حاکموں کے پاس رسائی پیدا کرنے کا ذریعہ گردانو کہ لوگوں کے مال سے جو کچھ ہاتھ لگے اس کو جان بوجھ کر ناحق ہضم کر جاؤ۔

● لوگو! ہم نے تم کو پیدا کیا ہے تو تم قیامت میں ہمارے دوبارہ پیدا کرنے کو سچ کیوں نہیں سمجھتے۔؟ ہم نے قرآن کو لوگوں کی نصیحت کے لئے آسان کر دیا تو کوئی ہے کہ نصیحت پکڑے۔

● جو شخص نیک بات کی سفارش کرے قیامت کے دن اس کو بھی حصہ ملے گا اور جو بری بات کی سفارش کرے گا اس کے وبال میں وہ بھی شریک ہوگا اور اللہ تعالیٰ کا ہر چیز پر ضابطہ ہے۔

سنہری باتیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہم پر فرض ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا انداز رحمت سب مخلوق تک پہنچائیں اسلام خود ہی پہنچ جائے گا۔ دنیا کو جب رات کی تاریکی کے بعد روشنی میسر آتی ہے تو اس کی نظریں خود بخود سورج کی طرف اٹھ جاتی ہیں۔ سورج کا دین روشنی ہے اپنے آپ کو منواتا نہیں۔

بے کار ہیں

● وہ دل جس میں درد نہ ہو

● وہ قول جس میں اتفاق نہ ہو۔

● وہ آنکھ جس میں خوف خداوندی کے آنسو نہ ہوں۔

● بے کار ہے وہ ہاتھ جو کسی کی مدد نہ کرے۔

● بے کار ہے اولاد جو فرماں بردار نہ ہو۔

قسط نمبر:۱۱۶

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

سورۂ نوح

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ نوح قرآن حکیم کی ۷۱ ویں سورۃ ہے۔

◉ سورۂ نوح کا عصر کی نماز کے بعد پڑھنا ہر طرح کی آفات سے محفوظ رکھتا ہے اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

◉ دشمن کی تباہی اور بربادی کے لئے سورۂ نوح ۳۱۳ مرتبہ پڑھیں اور ۱۱۳ افراد مل کر پڑھیں۔ اس عمل میں اول وآخر درود شریف نہ پڑھیں لیکن یہ عمل صرف ان لوگوں کے خلاف کیا جاسکتا ہے جن کا فسق وفجور ظاہر ہو اور جو اللہ کے نیک بندوں کو پریشان کرتا ہو اگر یہ عمل نیک لوگوں کے خلاف یا معمولی سی دشمنی کی وجہ سے کسی نمازی کے خلاف کیا گیا تو خود کی ہلاکت کا خطرہ ہوگا۔

◉ سورۂ نوح اگر روزانہ ۴۰ دن تک ۴۰ مرتبہ روزانہ پڑھی جائے اور کسی دشمن کی بربادی کی دعا کی جائے تو وہ دشمن برباد ہو جاتا ہے۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں بھی درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے۔ یہ عمل بھی ظالم اور فاسق لوگوں کے خلاف کرنا چاہئے ورنہ رجعت کا اندیشہ رہے گا۔

◉ اولاد اور مال ودولت میں برکت کے لئے سورۂ نوح کی مندرجہ ذیل آیت کو روزانہ تین سو مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۝ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۝ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ وَقَارًا ۝

◉ اسلام کے دشمن کفار ومشرکین کے لئے جب کہ ان کا ظلم وستم واضح ہو اس آیت کا سوا لاکھ مرتبہ پڑھنا انتہائی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ پڑھنے والوں کی تعداد طاق ہونی چاہئے۔ یعنی ۷، ۹، ۱۱، ۱۳، ۱۵، ۱۷، ۱۹، ۲۱ وغیرہ۔

آیت یہ ہے۔ رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝

سورۂ جمعہ کی مندرجہ ذیل آیت کو اگر جمعہ کے دن پڑھنے کا معمول بنائیں تو اس عمل کی برکت سے دین ودنیا کی بھلائیاں ملتی ہیں۔ اور مردوں کی مغفرت کا ذریعہ بھی بنتا ہے۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝

اس سورۃ کا نقش ہر طرح کی آفت حیرانی اور پریشانی کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۵۷۸	۱۸۵۸۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۷۱
۱۸۵۸۳	۱۸۵۷۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۸۲
۱۸۵۷۳	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۷۶
۱۸۵۸۰	۱۸۵۷۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۸۵

سورۂ نوح دشمنوں کی تباہی کے لئے بھی پڑھی جاتی ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ دشمنوں کی تباہی کے لئے اس طرح کے عمل کرنا اسی وقت جائز ہے جب کسی مفتی سے فتویٰ حاصل کر لیا ہو۔ جو دشمن فاسق وفاجر ہونے کے ساتھ ساتھ ظالم وجابر بھی ہو تو اس کے لئے اس طرح کے عمل کرنے چاہئیں۔ چھوٹی موٹی دشمنی کی وجہ سے کسی تباہی اور ہلاکت کے عمل کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ اور ان میں آخرت کے مواخذہ کا اندیشہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ منفی اعمال صرف اور صرف حد سے زیادہ مجبوری میں جائز ہیں اور بہتر تو یہی ہے اپنے دشمنوں کو اللہ کے حوالے کریں اس یقین کے ساتھ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ اللہ خود بہتر اور زبردست انتقام لینے والا ہے۔

(باقی آئندہ)

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہو۔

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۴۵

سیدنا حق صلی اللہ علیہ وسلم

سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کاایک صفاتی نام سیدنا حق بھی ہے۔اس کے معانی ہیں سچ سراپا سچ۔سرکاردوعالم صلی اللہ علیہ وسلم حق وصداقت کا مجسمہ تھے اس لئے آپ کو''حق'' کہاجاتا ہے۔

یہ اسم مبارک بھی اسماء حسنیٰ سے مشترک ہے اس کے اعداد ۱۰۸ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو بلڈ پریشر کی بیماری ہو اس کو بات بات پر غصہ آجاتا ہو وہ بات بات پر جذباتی ہوجاتا ہو اور لوگوں کے ساتھ بادل نخواستہ بداخلاقی کے ساتھ پیش آجاتا ہو اور اپنی اس عادت کی وجہ سے اس کو بار بار خفت اٹھانی پڑتی ہو تو اس کو چاہئے کہ لگاتار ۲۱ دن تک روزانہ اس اسم مبارک کا ورد ایک ہزار مرتبہ کرے۔انشاء اللہ اس ورد کی برکت سے اس کو بلڈ پریشر سے بھی نجات ملے گی اور اس کو غصہ بھی کم آئے گا۔اس کی عادتیں بدل جائیں گی اور وہ راہ اعتدال پر آجائے گا۔

● اگر کوئی شخص کسی بڑی مصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کی ہتھیلی پر''سیدنا حق صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھے اور اللہ سے دعا کرے انشاء اللہ گیارہ دن یہ عمل کرنے سے ہر طرح کی مصیبت وآفت سے نجات مل جائیگی۔

اس اسم مبارک کا نقش بلڈ پریشر،غصہ اور تشدد سے محفوظ رکھنے کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اور دعا کی قبولیت کے لئے بھی مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف،ہ،ط،م،ف،ش،یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک نو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

١٩	٣٣	٣٠	٢٦
٣١	٢٥	٢٠	٣٢
٢٤	٢٨	٣٥	٢١
٣٤	٢٢	٢٣	٣٩

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

٣٩	٣٢	٣٧
٣٤	٣٦	٣٨
٣٥	٤٠	٣٣

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب،و،ی،ن،ص،ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣٣	٢٥	٢٨	٢٢
١٩	٣١	٢٤	٣٤
٢٦	٣٢	٢١	٢٩
٣٠	٢٠	٣٥	٢٣

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو

لکھتے وقت بھی اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۳	۳۸	۳۷
۴۰	۳۶	۳۲
۳۵	۳۴	۳۹

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۳	۱۹	۲۶	۳۰
۲۵	۳۱	۳۲	۲۰
۲۸	۲۴	۲۱	۳۵
۲۲	۳۴	۲۹	۲۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۷	۳۸	۳۳
۳۲	۳۶	۴۰
۳۹	۳۴	۳۵

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹	۲۳	۲۲	۳۴
۲۱	۳۵	۲۸	۲۴
۳۲	۲۰	۲۵	۳۱
۲۶	۳۰	۳۳	۱۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵	۴۰	۳۳
۳۴	۳۶	۳۸
۳۹	۳۲	۳۷

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا حق صلی اللہ علیہ وسلم ۱۰۸ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی افادیت دگنی ہوجائے۔

سیدنا قویٰ صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا قویٰ بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں زبردست طاقت والا۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر اور باطنی طور پر بہت طاقت ور تھے اس لئے آپ کو "قوی" بھی کہا جاتا ہے۔ یہ اسم مبارک بھی اسماء حسنٰی کے ساتھ مشترک ہے اور اس کے اعداد ۱۱۶ ہیں۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کے بکثرت ورد سے ظاہری اور باطنی جسمانی اور روحانی طاقت پیدا ہوتی ہے اور پڑھنے والا بہر اعتبار قوی اور مضبوط ہوجاتا ہے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کسی کا دل کمزور ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۱۱۶ مرتبہ اس اسم مبارک کا ورد کیا کرے۔

● بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس اسم مبارک کے بکثرت ورد سے پست ہمتی اور بزدلی کی شکایت بھی دور ہوتی ہے اور انسان کے اندر جذبہ، ولولہ اور حوصلہ پیدا ہوجاتا ہے۔ جو لوگ کسی بھی طرح کا خوف اپنے دل میں رکھتے ہوں ان کو چاہئے کہ صبح شام اس کا ورد کریں۔

اس اسم مبارک کا نقش جسمانی اور روحانی قوت پیدا کرنے میں تیر بہدف ہے اور اس اسم مبارک کا نقش کم ہمتی اور بزدلی سے بھی نجات دلاتا ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، ف، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۸	۳۲	۳۵	۲۱
۳۴	۲۲	۲۷	۳۳
۲۳	۳۷	۳۰	۲۶
۳۱	۲۵	۲۴	۳۶

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۰	۳۴	۴۲
۴۱	۳۹	۳۶
۳۵	۴۳	۳۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴	۳۰	۲۷	۳۵
۳۶	۲۶	۳۳	۲۱
۳۱	۲۳	۳۴	۲۸
۲۵	۳۷	۲۲	۳۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۵	۴۱	۴۰
۴۳	۳۹	۳۴
۳۸	۳۶	۴۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ش یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۵	۲۱	۲۸	۳۲
۲۷	۳۳	۳۴	۲۲
۳۰	۲۶	۲۳	۳۷
۲۴	۳۶	۳۱	۲۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۰	۴۱	۳۵
۳۴	۳۹	۴۳
۴۲	۳۶	۳۸

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

۷۸۶

۳۱	۲۵	۲۴	۳۶
۲۳	۳۷	۳۰	۲۶
۳۴	۲۲	۲۷	۳۳
۲۸	۳۲	۳۵	۲۱

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۸	۴۳	۳۵
۳۶	۳۹	۴۱
۴۲	۳۴	۴۰

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل سیدنا قوی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۱۶ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وافادیت دگنی ہوجائے۔ عامل کو چاہئے ان نقوش کو ساعت سعید میں باوضو لکھے اور بخور روشن کرے۔

(باقی آئندہ)

✱✱✱✱✱✱✱✱

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ مولانا حسن الہاشمی اپنے رفقاء سمیت ۶/نومبر ۲۰۰۸ء سے ۴/دسمبر ۲۰۰۸ء تک ممبئی میں مقیم رہیں گے۔ جو حضرات کسی بھی طرح کے روحانی مرض کا شکار ہوں جن حضرات کو جادوٹونے یا کسی طرح کی بندش اور اثرات کی وجہ سے رکاوٹوں کا شکار ہونا پڑتا ہو یا جو لوگ کسی بھی طرح ترقی اور عروج کے خواہش مند ہوں وہ ممبئی میں مولانا سے ملاقات کریں۔

جو لوگ روحانی تحریک کے ممبر بننے کے خواہش مند ہوں یا جو لوگ شاگرد بن کر اپنے اندر روحانی عملیات کی صلاحیتیں پیدا کرنا چاہتے ہوں وہ لوگ بھی اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ملاقات کے خواہش مند حضرات اس فون پر رابطہ قائم کریں 24463593, 24459072

﴿ملاقات کا پتہ﴾

SURTI MUSAFIR KHANA

OPP. ST. BUS DEPOT, NEAR CANARA BANK, NEAR SAHYADRI HOTEL, MUMBAI CENTRAL. MUMBAI

Mob. 09897648829

اعلان کنندہ

ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

جنات کی کارستانیاں

سوال از: ــــــــ حیدر آباد

بعد سلام مسنون کے خدمت میں عرض ہے کہ ہفتہ کے دن ہم آپ کے پاس آئے تھے آپ والدہ کو تشخیص کے بعد ایک تعویذ دیئے اور مہینے کے فلیتے پانچ دیئے ہیں ہر فلیتہ تین دن پینے کے لئے کہے تھے اور ایک تعویذ مٹی کے برتن میں ڈال کر پانی بھر کر چھ ماہ تک گھر کے تمام افراد کے لئے دیئے ہیں کہ سب وہ پانی پئیں۔

اس کے علاوہ گھر کے حالات کے بارے میں بھی بتائے تھے، گھر کی مٹی بھی لے کر آئے تھے تو آپ گھر کے لئے تسبیح لٹکانے کے لئے کہا تھا اور والدہ کو غسل والا فلیتہ دیئے تھے وہ سب ہم نے مکمل کیا۔ تسبیح بھی لٹکا دیئے۔ لیکن حضرت گھر کے حالات اسی دن سے اور زیادہ نازک ہو گئے ہیں آپ کے پاس سے روانہ ہونے کے دو گھنٹہ کے بعد ہی فون آیا کہ ہمارا آٹو پکڑا گیا۔ ہمارا ایک بھائی آٹو چلاتا ہے اس کا آٹو اچانک پکڑ لئے اور آج بھی آٹو پکڑا ہوا ہی ہے۔ قرض داروں نے کہا کہ پندرہ ہزار روپے ادا کر کے لے کر جانا۔ پھر ہم نظام آباد آئے دوسرے دن ہی اسی لڑکے سے محلہ میں جھگڑا ہوا۔ بغیر کسی وجہ کے ایسا جھگڑا ہوا جیسا کہ بہت بڑا واقعہ ہو گیا، سارا محلہ جمع ہو گیا رات کے بارہ بجے تک یہ معاملہ چلتا رہا پھر صبح ہمارا یہی بھائی اٹھ کر گھر سے جو گیا تو آیا ہی نہیں سارا دن ہم پریشان ڈھونڈ کر تھک گئے۔ پھر رات کے نو بجے وہ محلہ میں آیا گھر آنے کے لئے بولے کہتا کہ تم جاؤ گھر وہ ابھی تک بھی گھر نہیں آیا۔ نہ کوئی گھر میں تختی نہ ناراضگی۔ جب بھی ہم کہیں بتاتے ہیں تو گھر پر طرح طرح کے حالات واقعات شروع ہو جاتے ہیں، نئی نئی مصیبتیں کھڑی ہو جاتی ہیں۔ زیادہ تر ذلت ورسوائی کا سامنا کرنا پڑتا ہے یا پھر فقر وفاقہ کی نوبت آجاتی ہے۔ ہم گزشتہ سال بھی آپ کے پاس بتائے تھے۔ اور اس سے پہلے خط سے رابطہ کیا تھا تو آپ ''یاسلام'' ۱۳۱ مرتبہ صبح شام پڑھنے کے لئے کہا تو یہ عمل شروع ہونے کے بعد تین چار دن کے بعد آپ خواب میں نظر آئے بیٹھے ہوئے اور ہماری والدہ جو آپ کے سامنے اب موجود ہے ان کے جسم پر جن حاضر ہو گیا اور آپ کے پاس لے کر آئے تو آپ تشخیص فرما کر کہہ رہے ہیں کہ ان پر جن ہے علاج کرنا پڑے گا۔ اتنا کہتے ہی والدہ اٹھ کر پیشاب خانہ کی طرف چلے گئے وہ جس جگہ پر آپ کے سامنے بیٹھے ہوئے نظر آئے وہ جگہ پوری کالی ہو گئی تھی۔ اتنا خواب دیکھا جب سے بات کھل کر سامنے آئی کہ کوئی نہ کوئی چیز ہے گھر میں جو ہمارے پیچھے ہے۔ میری شادی کی رات میں ہماری بیوی کو بھی کمرہ میں کوئی چیز آکر پکڑ لی وہ کروٹ لینا چاہ رہے تھے مگر وہ اتنی زور سے پکڑے ہوئے تھے کہ کروٹ لینے نہیں دی پھر وہ صبح بتائے مگر ہم اس بات پر غور نہیں کئے۔

پھر ایک بار میں استخارہ کا عمل کیا تھا کہ ہمارے پیچھے کیا ہے وہ عمل یہ تھا یَاخَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ یَارَشِیْدُ اَرْشِدْنِیْ یَاعَلِیْمُ عَلِّمْنِیْ۔ تو تیسرے دن خواب میں بتایا گیا کہ ایک چولہا جو جل رہا ہے اس چولہے سے والدہ کے سر کو آگ لگی وہ فوراً بجھانے پانی کی طرف گئے پانی نہ ملا وہ نالی کے گندے پانی میں سر کو رکھ دیا سر کی آگ بجھ گئی مگر دو پیروں کے درمیان آگ لگ گئی ہے۔

اس خواب سے والدہ کے بیس سال پہلے کا واقعہ یاد آیا کہ وہ ایک لڑکا آسیب زدہ کے انتقال میں محلہ ہی میں گئے تھے اسی رات سے والدہ کے جسم پر وہ آکر رات میں ستاتا تھا۔ وہ ایک بچے کی شکل میں آتا وہ نظر آتا تھا اس کے سر پر روٹی تو شہ ہوتا تھا۔ روزانہ صرف رات آتا تھا والدہ کو اسی شکل میں آتا نظر آتا تھا پھر جسم پر حاضر ہو کر ستاتا تھا کافی دن ہوا پھر ایک مولوی صاحب

دھواں لینے کے فلیتہ دیئے تو اس سے تین دن میں افاقہ ہوا وہ تیں جارہا ہوں کہہ کر خود دروازہ کھول کر چلا گیا۔ اس کے بعد سے آج تک بھی جسم پر نہیں آیا ہمیں شک ہے کہ کہیں وہ چیز ابھی تک تو اندرونی طور پر برباد کر رہی ہو اور وہ کوئی عیاش خور جن ہو۔ اس کے چند سال بعد ہمارے والد صاحب اچانک بیمار ہو گئے اور تین ماہ کے اندر ہی انتقال ہو گیا۔ مرض کچھ نہیں صرف وہ کھانا کھاتے تو حلق میں ہی رک جاتا۔ نیچے نہیں اترتا تھا یہ اچانک شروع ہوا کئی ڈاکٹروں سے تین ماہ تک رجوع ہوئے۔ آخر میں حیدرآباد میں عثمانیہ دواخانہ ڈاکٹروں کی ایک ٹیم حلق میں دوا ڈالتے ہوئے بھی ایکسرا نکالے تو دوا نیچے اترتی تھی پھر وہیں پر کھانا کھاتے تو نیچے نہیں اترتا تھا اچانک ہوا تین ماہ کے اندر ہمارے والد کا انتقال ہو گیا مگر ہمیں سحر کا یقین ہے کہ والدہ صاحب پر سحر کرایا گیا۔ اس وقت ہم بہت چھوٹے تھے والدہ بیڑی بنا کر مزدوری کر کے ہم کو پالا ہے۔ لیکن خاص بات یہ ہے کہ والد صاحب کے انتقال کو بیس سال گزر گئے۔ ہم بیس سال سے تباہی و بربادی کا شکار رہے۔ جادو کا بھی ہمارا گھر شکار ہوا ہے۔ لیکن بیس سال سے جو حالات ہیں کیا وہ جن کی وجہ سے یا سحر کی وجہ سے یہ تو صرف آپ ہی بتا سکتے ہیں۔ آپ کی تشخیص ہی حرف آخر ہے۔

حضرت بیس سال میں ہم ایسے ایسے حالات و واقعات سے گزر گئے جس میں یہاں تحریر نہیں کر سکتا۔ حضرت اب والدہ کی حالت بھی خراب ہوتے جارہی ہے۔ ہمارے لئے والدہ ہی سب کچھ والدہ کے بعد ہم کو تو خاندان کے بعض افراد زندہ کھا جائیں گے۔ اس لئے ہم آپ سے امید لگائے ہوئے ہیں کہ آپ کے پاس ہی ہمارا علاج ہو سکتا ہے۔

اہم بات عرض کرنی یہ ہے کہ آج تک بھی ہمارے گھر میں کسی کے جسم پر کوئی چیز ظاہر نہیں ہو وہ چیز کیا ہے۔ جو گھر میں گھوم رہی ہے معلوم نہیں ہو پا رہا ہے۔ البتہ گزشتہ سال آپ سے رجوع ہونے کے بعد آپ سب کو تعویذ بھی دیئے تھے۔ چھ ماہ کے انتظار کے بعد حالت وہی تھے تو ایک عورت کے پاس بتائے وہ بھی صرف ہمارے بھائی کو بتانے لے کر گئے وہ بہت پریشان کر رہا تھا تو وہ عورت کو دیکھ کر کہا کہ ان کی والدہ پر بھی جادو کیا گیا ان کے والد بھی جادو سے مارے گئے جیسے ہی وہ عورت یہ بتائی ہماری والدہ جو دور بیٹھی ہوئی تھی ان کے جسم پر کوئی چیز حاضر ہو گئی اور منہ بند ہو گیا سانس رک گئی تھی پھر وہ عورت کچھ پڑھ کر حالت معمول پر لائی پھر میں اس عورت کو اصرار کیا کہ وہ پھر حاضر کرے اور تفصیل پوچھے تو وہ ڈر رہی تھی کہ کہیں پھر سانس رک گئی اور کچھ ہو گیا تو۔ میں نے کہا میں ذمہ دار ہوں تو وہ حاضر کی بڑی سختی سے پوچھا تو پانچ گھنٹے بعد بتایا کہ میرا نام مہادیو ہے مجھے ان کے گھر پر برباد کرنے بھیجا گیا میں اس عورت کے شوہر کو مار دیا وہ بتایا کہ لیموں کوڑی وغیرہ جادو کر کے کسی سیندھی کے جھاڑ کے پاس گاڑا گیا وہ گاؤں کا نام بھی بتایا۔ یہ زندگی میں پہلی بار ہوا ہم اور بھی زیادہ فکرمند رہے اب ہم آپ پر چھوڑ رہے ہیں۔ کوئی عمل کا بھی دو۔

نوٹ: کوئی خاص عمل پڑھنے کو دیں جو گھر کے لئے ہو۔ عملیات کی سوجھ بوجھ کسی حد تک ہے۔ حضرت لفظ بہ لفظ پڑھیں تو کرم ہوگا خاص کر آخر کی چند سطریں۔

جواب

آپ کی گزارش کے مطابق آپ کے خط کو ہم نے لفظ بہ لفظ پڑھا۔ آپ کی تحریر سے آپ کے کل حالات کا اندازہ ہوا۔ ہمیں یاد ہے کہ ہم نے آپ کو جو علاج دیا تھا وہ ہماری اپنی دانست کی حد تک درست تھا اور ہمارے گمان کے مطابق اس علاج سے آپ کو فائدہ ہونا چاہئے لیکن آپ کا خط پڑھ کر ہمیں یہ اندازہ ہوا کہ ہمارے علاج سے آپ کو خاطر خواہ فائدہ نہیں ہوا۔ اور آپ کی پریشانیاں جوں کی توں رہیں۔ آپ مالی الجھنوں کا بھی شکار رہے اور جسمانی طور پر بھی آپ صحت یاب نہ ہو سکے آپ کی والدہ اور آپ کے دیگر اہل خانہ بھی کلفتوں میں مبتلا رہے اور انہیں بھی سکون و قرار نصیب نہ ہو سکا۔

یہ سب کچھ جان کر ہمیں دکھ ہوا اور ہمیں یہ معلوم ہو کر رنج پہنچا کہ آپ کے کرب و بلا میں کوئی کمی نہیں ہوئی ہے آپ ابھی تک سحر و آسیب کی لپیٹ میں ہیں اور ابھی تک درد و غم کے انگاروں پر زندگی گزار رہے ہیں۔

جہاں تک علاج کا تعلق ہے تو عامل کا کام علاج کرنا ہے شفا دینا رب العالمین کا کام ہے۔ کوئی بھی معالج خواہ وہ حکیم ہو ڈاکٹر ہو یا عامل ہو وہ گارنٹی سے علاج نہیں کر سکتا اس لئے کہ مریض کو مرض سے نجات محض دواؤں یا تعویذوں سے نہیں ملتی بلکہ مریض کو مرض اور اثرات سے نجات اسی وقت ملتی ہے جب رب العالمین کا فضل ہو۔ جو لوگ گارنٹی سے علاج کرتے ہیں وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور اپنے مریضوں کو بھی گمراہ کرتے ہیں کسی بھی مرض سے اگر نجات نہ ملے تو مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کبھی کبھی یہ ہوتا ہے کہ کسی بھی معاملے میں کوئی ایک فارمولہ کارگر نہیں ہوتا۔ معالج کا علاج کارگر نہ ہونے پر فارمولہ بدلتا ہے اور کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ معالج کو کئی کئی بار فارمولے بدلنے پڑتے ہیں۔ تب کہیں جا کر مریض کو مرض سے نجات ملتی ہے اور اس وقت بھی اللہ عز کے مرض سے دعاؤں اور تعویذوں میں اثر پیدا ہوتا ہے۔ کوئی بھی تعویذ کوئی بھی دوا اور کوئی بھی فارمولہ فی نفسہٖ مؤثر نہیں ہوتا اس میں جو بھی تاثیر پیدا ہوتی ہے وہ اللہ کی مرضی سے پیدا ہوتی ہے۔

ہم نے آپ کو جو کچھ علاج بھی دیا تھا وہ کسی وجہ سے کارگر نہیں ہو سکا لیکن مایوس ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اب ہم جو روحانی فارمولہ آپ کے لئے لکھ رہے ہیں آپ اس کو آزما کر دیکھیں انشاء اللہ یہ فارمولہ کارگر ثابت ہوگا اور آپ کو سحر و آسیب کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

تجربات یہ بتاتے ہیں کہ جنات بھی انسانوں پر سحر کرتے ہیں دراصل ہوتا یہ ہے کہ جب کسی عورت یا مرد پر جن چڑھ جاتا ہے تو عامل کسی بھی عمل سے اس کو اتار دیتا ہے یا اس کو اترنے پر مجبور کر دیتا ہے اس لئے بعض شری قسم کے جنات اپنے دفاع کے لئے اپنا حصار بھی کر لیتے ہیں اور مریض پر سحر بھی کر دیتے ہیں تا کہ اس کو سنبھلنے کا موقعہ نہ ملے۔ آپ نے اکثر سنا ہوگا یا دیکھا ہوگا کہ مریض پر جن حاضر ہو کر بولتا ہے کہ میں عامل کے ہر عمل کو کاٹ دوں گا۔ اور میں مریض کا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ اس طرح کی باتوں سے بھی یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جن اپنی گرفت مضبوط رکھنے کے لئے مریض پر جادو بھی کر دیتا ہے۔

اس طرح کے کیسوں میں عاملین فریب کھا جاتے ہیں وہ آسیبی اثرات کا علاج کرتے ہیں جب کہ مریض سحر زدہ ہوتا ہے اور وہ سحر زدہ ہونے کے ساتھ ساتھ جناتی اثرات کا بھی شکار ہوتا ہے اس لئے عامل کو علاج کرنے میں دشواری پیش آتی ہے۔

سحر وآسیب کے بارے میں یہ بات بھی جان لیجئے کہ جس مریض پر جن اور سحر دونوں کے اثرات ہوں گے وہاں علاج بہت ہی تکنیک سے کیا جاتا ہے کیونکہ جب سحر کا علاج ہوتا ہے تو آسیبی اثرات ابھرتے ہیں اور جب آسیبی اثرات کو کنٹرول میں رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے تو سحر کے اثرات سر اُبھارتے ہیں۔ ایسے مریض جن پر دونوں طرح کے اثرات ہوں بہت مشکل سے کنٹرول میں آتے ہیں۔ اور عاملین کا ناک میں دم کرتے ہیں لیکن اگر عامل ہوش مند اور تجربہ کار ہو تو وہ دونوں طرح کے اثرات کو پیش نظر رکھ کر علاج شروع کرتا ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے بتدریج کامیابی سے ہمکنار ہو جاتا ہے۔

ہمیں افسوس ہے کہ پچھلا علاج مؤثر ثابت نہ ہو سکا۔ اب ہم آپ کے لئے کچھ فارمولے تجویز کرتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ یہ فارمولے مؤثر ثابت ہوں گے اور آپ کو جنات اور سحر سے نجات مل جائے گی۔

مندرجہ ذیل کلمات کو لگاتار ۴۲ دن تک چینی کی پلیٹ پر لکھ کر اس کو تازہ پانی سے دھو کر خود بھی پئیں اور روزانہ اس کا پانی اپنے گھر کے سب افراد کو پلائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ۔ فَتھُنَّ سَمِعْھُوْ سَمْعُوْزْ فَتحَمْھُنَّ حَمْصَعْلَکَ مَلْعًا حَیًّا وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم ۔ اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ اگر لکھتے وقت زیر زبر نہ لگائیں تو کوئی حرج نہیں۔ واضح رہے کہ ۴۰ دن کے دوران ۶ جمعرات پڑیں گی۔

جمعرات کے دن ایک اور طشتری پر دوسرا نقش لکھنا ہے اور اس کو بھی تازہ پانی سے دھو کر پینا ہے۔

وہ نقش یہ ہے۔

جبرائیلؑ		۷۸۶		میکائیلؑ
حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	حضرت علی کرم اللہ وجہہ
	حضرت حسین رضی اللہ عنہ	حضرت حسن رضی اللہ عنہ	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا	
	حضرت اسحاق رضی اللہ عنہ	حضرت عباس رضی اللہ عنہ	حضرت علی اکبر رضی اللہ عنہ	
	حضرت علی اصغر رضی اللہ عنہ	حضرت قاسم رضی اللہ عنہ	زینب رضی اللہ عنہا	
	حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ	حضرت عمر رضی اللہ عنہ	حضرت سکینہ رضی اللہ عنہا	
	حضرت احمد شاہ رحمۃ اللہ	حضرت مجیب شاہ رحمۃ اللہ عنہ	حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ عنہ	
	عزرائیلؑ	حضرت شیخ سلطان رحمۃ اللہ علیہ	اسرافیلؑ	

اس نقش کو ہر جمعرات کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر سب کو پلانا ہے اور یہی نقش ایک کاغذ پر لکھ کر فریم بنا کر گھر میں آویزاں کر دیں یا نقش بنا کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں۔

مندرجہ ذیل نقش گھر کے سب افراد کے گلے میں ڈالیں اور اس کو بھی کالے کپڑے میں پیک کریں۔

اُبْطُلُوْہُ اُبْطُلُوْہُ اُخْرُجُوْہُ اُخْرُجُوْہُ حَلُوْہُ حَلُوْہُ
اِفْتَحُوْہُ اِفْتَحُوْہُ شراھیاً بعزۃ اللہ یَزُوْلُ بقُوَّۃِ اللہ
یَزُوْلُ کُلُّ بَأْسٍ وَبِقُدْرَۃِ اللہ یَنْحَلُّ مَعْقُوْدٍ مَعَ
المِلْسم ۱۰۱۔ ۲۱۱۔ ۱۱۱۔ ۲۱۱

اس کے ساتھ آپ اس بات کا بھی اہتمام کریں کہ ہر جمعہ کو بعد نماز عصر

یا بعد نماز فجر سورۂ یٰسین اس طرح پڑھیں کہ ہر مبین پر سات مرتبہ اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْز۔ سورۂ یٰسین کے اول و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو بھی دوران علاج ۶ جمعوں میں پابندی سے پڑھیں۔ انشاء اللہ سحر و آسیب کے اثرات سے چھٹکارہ نصیب ہوگا اور روزگار کے لئے راہیں کھلیں گی۔

ممکن ہے کہ آپ کے والد کی وفات جادو کی وجہ سے ہوئی ہو لیکن اس بارے میں تجسس کرنے سے اب کچھ حاصل نہیں ہے۔ ہم سب کا عقیدہ ہے کہ موت کا جس طرح سے وقت متعین ہے اسی طرح یہ بھی متعین ہے کہ موت کہاں ہوگی اور کس طرح ہوگی۔ اگر تقدیر میں یہ لکھا ہے کہ موت جادو کے ذریعہ ہوگی تو پھر اس طریقۂ موت سے کون کس کو بچا سکتا ہے۔ ہاں یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ جادو کرنا جادو کرانا اور کسی پر جادو کرنے میں مددگار بننا قطعاً حرام ہے اور کسی کا قتل کرنے کے مترادف ہے اور یہ بات بھی طے شدہ ہے کہ جو شخص جادو کے ذریعہ ہلاک کیا جاتا ہے اس کو مرتبہ شہادت عطا ہوتا ہے کیونکہ وہ منجملہ مقتول ہے اور مقتول اللہ کے نزدیک قابل رحم ہے۔ اگر آپ کے والد کی موت بذریعہ جادو ہوئی تھی تو ان کو شہادت عطا ہوئی وہ اللہ کی خاص رحمتوں کے سائے میں ہوں گے۔ اب یہ سوچ سوچ کر پریشان ہونا کہ ان کو جادو کے ذریعہ مارا گیا ایک فضول سی بات ہے اور یہ بات صبر میں حارج بنتی ہے۔ جو گزر گیا وہ گزر گیا کسی کے گزرنے کے بعد صبر جب ہی آسکتا ہے جب ہم اس کی موت کو اللہ کا حکم سمجھیں اگر ہم خواہ مخواہ کی باتوں میں الجھے رہے تو ہم ہمیشہ صبر سے محروم رہیں گے اور بے صبری اللہ کو پسند نہیں۔ یہ ایک طرح کی نافرمانی ہے اور اس نافرمانی سے بچنا چاہئے اسی میں بھلائی ہے اور اسی میں اجر و ثواب کی امید کی جاسکتی ہے۔

آپ کے گھر میں ہم نے جو تسبیح لٹکائی تھی اس کو لٹکا رہنے دیں انشاء اللہ آہستہ آہستہ وہ اپنا اثر دکھائے گی اور آپ کو مصائب اور کلفتوں سے نجات دلانے میں مددگار ثابت ہوگی۔

اپنے گھر میں نماز اور تلاوت قرآن کی پابندی رکھیں اور اگر ممکن ہو تو ہر منگل کی صبح کو ۲۱ مرتبہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم پڑھ کر پانی پر دم کر کے گھر کے سب کونوں میں چھڑک دیں۔ اس عمل کو بھی دوران علاج ۶ منگلوں میں کریں اور اپنے رب پر بھروسہ رکھیں وہ آپ کو ہر طرح کے اثرات سے نجات دے گا اور اگر اس نے اپنا کرم کر دیا تو دنیا بھر کے جنات اور جادوگر عمل کریں آپ کو کوئی گزند نہیں پہنچا سکتے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو تمام مصائب سے نجات دے اور آپ کے لئے روزگار کی ایسی ایسی راہیں کھول دیں کہ جہاں سے رزق حلال آپ کو حسب ضرورت عطا ہوتا رہے اور آپ کی زبان تنگی معاش کی شکایتوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہو جائے۔

خواہش اچھی انداز غلط

سوال از: محمد طارق راجہ ———— مالیر کوٹلہ

امید کرتے ہیں کہ اللہ کے فضل و کرم سے آپ اور آپ کے گھر والے اور پورا طلسماتی دنیا کا اسٹاف بخیر ہوں گے۔ شمع انجمن دفتر مالیر کوٹلہ کی سرزمین پر آپ کا یہ قابل تعریف رسالہ (طلسماتی دنیا) پڑھا اور اسی وقت دل میں خیال آیا کہ آپ کو خط لکھوں اور اپنی ساری پریشانیاں دل نے چاہا کہ کھول کر بیان کروں میں کبھی اپنی پریشانی کسی کو نہیں بتاتا ہاں اگر کوئی خوشی ہوئی ہے تو سب کو سنا دیتا ہوں۔

میرا نام محمد طارق (راجہ) اور گھر والی کا نام نازیہ پروین ہے۔

میرے پاس دو بڑی لڑکیاں اور ایک چھوٹا لڑکا ہے۔ میری بیوی کی پہلے جس سے شادی ہوئی اس کا ۶ مہینے بعد انتقال ہو گیا تھا اور اس کے بعد میں نے اس سے شادی کر لی پہلا اس کے پاس کوئی بچہ نہیں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا وہ مرداہی تھا اس کے ایک سال بعد میری شادی ہوئی اس کے بعد میری کپڑے کی دکان جو تھی وہ بھی ختم ہو گئی۔ کچھ لوگ ۴-۵ لاکھ روپے لے کر بھاگ گئے۔ میں اگر بتاتا رہوں گا تو بہت لمبا چلا جائے گا۔ نواں سال ہے میری شادی کو اس کے بعد ایک سے ایک پریشانی ہر طرف سے آتی چلی گئی آج بھی اس کا سلسلہ جاری ہے۔ دوسری بیوی کا عقل دماغ تھوڑا موٹا ہے۔ اپنی بیوی کو میں اس کی وجہ نہیں کہتا مگر جو کچھ ہوا میں نے وہ سنایا شادی سے پہلے میرے پاس گاڑی کار، موٹر سائیکل، اسکوٹر وغیرہ سب تھا اگر مجھے عین وقت پر بھی لاکھ دو لاکھ کی ضرورت ہوتی فوراً انتظام ہو جاتا لیکن آج ایسا کچھ نہیں آج کوئی گاڑی بڑی تو کیا سائیکل بھی نہیں۔ S.T.D. چلا رہا ہوں چھوٹی سی ہاں اس سے میں انکار نہیں کرتا کہ یہ سب میرے اپنے ہی اعمال کا نتیجہ ہوگا اس کے لئے میں بہت جگہ گیا مگر اللہ کو شاید ابھی منظور نہیں کہ حالات اچھے ہو جائیں شاید ابھی میرے گناہ دھلے نہیں ابھی امتحان باقی ہے اللہ تعالیٰ قدم جمائے رکھے ایمان پر خاتمہ فرمائے۔ اس سلسلہ میں ہر جگہ گیا ان میں سے ایک جگہ مولانا افتخار الحسن کاندھلہ والے جو کہ اللہ کے نیک بزرگ ہستیوں میں سے ہیں۔ پانچ سال کا وقت گزر گیا ہر سال میں ان سے مصافحہ کر کے آتا ہوں انہوں نے ہر نماز کے بعد دو تسبیح استغفار اور گیارہ تسبیح عشاء کے بعد "یا وہاب" کی بتائی ہیں انہوں نے مجھے ہر بار یہی بتایا باقی اپنی طرف سے سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن، سورۂ مزمل، سورۂ واقعہ اور بہت کچھ کوشش کرتا ہوں زیادہ سے زیادہ کرنے کی۔ مہربانی کر کے اس غریب پر ایک احسان آپ بھی کر دو آپ مجھے تہجد کی نماز اور سورۂ مزمل کا کوئی خاص ورد بتاؤ اور اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں سورۂ مزمل کا عامل بننا چاہتا ہوں اور سورۂ مزمل

کا ایسا عمل بتادیجئے کہ جس میں کوئی خطرہ بھی نہ ہو اور میں عامل بھی بن جاؤں۔ بہت دیر سے دلی تمنا ہے یہ میری اور لوگ بھی میرے سے فیضیاب ہوں۔ لوگوں کی بہت بڑی تعداد میرے پاس آتی جاتی رہے۔ میں اپنا کام بھی کروں اور لوگوں کا کام بھی میرے سے ہوجایا کرے۔ بس سورۂ مزمل کا عمل کوئی ایسا بتائیں کہ عقل حیران ہوجائے اور ساتھ ہی اجازت بھی فرمادینا۔ اس پوری زندگی میں آپ کا احسان نہیں بھولوں گا اور آپ کے پاس عامل بن کر ہی حاضری دوں گا انشاءاللہ۔

طلسماتی دنیا رسالہ جس کی وجہ سے آپ سے رابطہ ہوا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیشہ یہ رسالہ چلتا رہے اور لوگوں کو فیض پہنچاتا رہے۔ کسی قریبی شمارے میں جواب کا بے چینی سے انتظار کروں گا عنایت فرمادینا۔

جواب

آپ نے طلسماتی دنیا کو پسند کیا اور اس کے لئے دعا بھی کی اس کے لئے ہم آپ کے شکر گزار ہیں۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ جو بھی اس رسالے کو پڑھتا ہے وہ اس سے متاثر ہوتا ہے اور پھر اسی کا ہوکر رہ جاتا ہے اگر آپ بھی دیگر حضرات کی طرح اس کا مطالعہ پابندی کے ساتھ کرتے رہیں گے تو آپ کو اندازہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا صرف ایک آرگن نہیں ہے بلکہ یہ ایک چراغ بھی ہے جو گمراہی اور ضلالت کی تاریکیوں کے ساتھ ایک جہاد بھی کررہا ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ پرزور آندھیوں کے مقابلے میں ایک چھوٹے سے چراغ کی اوقات ہی کیا ہے اگر اللہ کا فضل بیکراں شامل حال نہ ہوتا تو یہ چراغ تو کبھی کا گل ہوجاتا۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ اچھے لوگ بھی از راہ مصلحت یا از راہ بزدلی برے لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہیں۔ آج کے دور کی اکثریت کا حال یہ ہے کہ پسند حسین کو کرتے ہیں لیکن ساتھ یزید ہی کا دیتے ہیں۔ سچائی کی تعریفیں کرتے ہیں لیکن سب کا جھکاؤ جھوٹ ہی کی طرف ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اس لئے خاموش رہتے ہیں کہ لب کشائی کرنے سے ان کا کاروبار متاثر ہوتا ہے کچھ لوگ اس لئے تنگ تنگ دیدم دم نہ کشیدم کی سی کیفیت میں رہتے ہیں کہ زبان کھولنے سے ان کے اپنے پرت بھی کھلنے کا اندیشہ رہتا ہے اور کچھ لوگ دوسروں کے دباؤ کی وجہ سے صداقتوں سے اپنا پیچھا چھڑا کر جھوٹ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیتے ہیں لیکن اللہ کا کرم ہے کہ طلسماتی دنیا کسی بھی حالت میں کسی بھی باطل کے ساتھ کسی بھی طرح کا سمجھوتہ نہیں کرتا وہ لوگوں کے چہروں پر بکھری ہوئی سلوٹوں کی پرواہ نہیں کرتا۔ اسے صرف اللہ کی رضا درکار ہے۔ اگر اللہ راضی رہے تو طلسماتی دنیا کو اس بات کا کوئی غم نہیں ہوتا کہ ساری دنیا اس کی مخالفت کررہی ہے اور سارا زمانہ اس پر تنقید کرنے کے فرائض انجام دے رہا ہے۔

ہم نے طلسماتی دنیا نکالتے وقت ہی اس شعر کو حرز جان بنالیا تھا۔

جان ہتھیلی پر رکھ لی
کہنی ہے اب سچی بات

ہم جانتے ہیں کہ باطل کی آندھیوں کے سامنے یہ چراغ زیادہ دنوں تک روشن نہیں رہ سکتا لیکن یہ جب تک روشن رہے گا تب تک یہ باطل کے اندھیروں کا سینہ چیرنے کا فرائض انجام دیتا رہے گا۔ جس دور میں حق اور باطل سچ اور جھوٹ، اخلاص اور نفاق کی تمیز اٹھتی جارہی ہے اس دور میں حق پرستی اور صداقت پسندی کا اظہار کرنا کتنا مشکل ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ سبھی کو ہے لیکن اللہ کی عطا کردہ توفیق سے ہمارا ادارہ پھول کو پھول اور کانٹے کو کانٹا باور کرانے کی خدمت انجام دے رہا ہے۔ ہم زہر کو تریاق اور اندھیرے کو روشنی کہنے کی غلطی نہیں کرسکتے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ سچ بولنے کی وجہ سے سامعین اور قارئین کی اکثریت خفا خفا سی رہتی ہے اور معاشرے کے وہ لوگ جو اپنے پیروں میں بانس باندھ کر بڑے ہوجاتے ہیں ان کی آنکھوں میں تو نفرت کے شعلے بھڑکتے رہتے ہیں اور ان کا بس نہیں چلتا کہ طلسماتی دنیا کو چوراہے پر آگ لگادیں۔ بقول مولانا عامر عثمانی

اب تو وہ جو بھی سزا دے وہ روا ہے یارو
میں نے صیاد کو صیاد کہا ہے یارو

لیکن یہ دنیا بالکل ہی گئی گزری نہیں ہے خال خال ہی سہی لیکن ابھی ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہیں جو کسی بھی آئینے کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے چہرے پر بکھری ہوئی خراشوں کا دیدار کرکے چراغ پا نہیں ہوجاتے اور اینٹ اٹھا کر آئینے پر اچھالنے کی حماقت نہیں کرتے بلکہ اپنی خراشوں کا علاج کرنے کی فکر کرتے ہیں اور اپنے چہرے کو سدھارنے کے لئے آئینے کے تمام مشوروں کو دل وجان سے قبول کرتے ہیں۔ صداقت پسند اور حق پرستی کمیاب سہی لیکن بالکل عنقا اور نایاب نہیں ہے اور طلسماتی دنیا ایسے ہی لوگ پڑھ رہے ہیں جنہیں سچ سے پیار ہے اور وہ حقیقت پسند ہیں۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ اس دنیا میں حق پسندوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ اور طلسماتی دنیا جیسے چراغ روشن رہیں اور ان کی روشنی دھندلی نہ ہونے پائے۔

آپ کے خط سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ جیسے آپ کے ذہن کے کسی گوشہ میں یہ بات کسی نہ کسی درجہ میں پرورش پارہی ہے کہ آپ کی پریشانیاں آپ کی بیوی کی وجہ سے ہیں۔ کیونکہ خاص طور پر آپ نے اس بات کی وضاحت کی ہے کہ موجودہ بیوی سے پہلے آپ کے پاس بھی کچھ تھا کاربھی تھی جائیداد بھی تھی اور مال ومنال بھی تھا لیکن شادی کے بعد آہستہ آہستہ آپ ہر چیز سے محروم ہوتے چلے گئے اور اب آپ کے پاس سائیکل تک نہیں رہی۔ ظاہر ہے کہ اس

طرح کی سوچ آپ کی ازدواجی زندگی کے تانے بانے بکھیر دی گی اور آپ ایک اور غم سے دوچار ہوجائیں گے اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اس طرح کی سوچوں سے خود کو آزاد کرلیں اور بیوی سے اتفاق واتحاد کے ساتھ اپنے دکھوں سے نمٹنے کی کوشش کریں۔

آپ نے اپنی موجودہ پریشانیوں کو اپنے اعمال کا نتیجہ بھی بتایا ہے، یہ سوچ خوش آئند ہے اس دنیا میں جو کچھ بھی انسان کو پیش آتا ہے وہ اس کے اپنے اعمال کا نتیجہ ہی ہوتا ہے اس کی ذمہ داری کسی اور پر نہیں ڈالی جاسکتی۔ قرآن حکیم کہتا ہے کہ وَمَا اَصَابَکُمْ مِنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ۔ تم پر جو بھی مصیبت آئی ہے وہ تمہارے اپنے کرتوتوں کا نتیجہ ہے اور اللہ تعالیٰ اکثر غلطیوں کو تو معاف کردیتے ہیں۔ جو لوگ اپنی پریشانیوں کو اپنی کوتاہیوں کا نتیجہ گردانتے ہیں وہ ان پریشانیوں سے جلد ہی آزاد بھی ہوجاتے ہیں اللہ کی مدد ان کو جلد ہی نصیب ہوجاتی ہے اور جو لوگ اپنی قسمت کو کوستے ہیں یا دوسروں کو اس کا ذمہ دار مانتے ہیں وہ اللہ کی نصرت اور مدد سے محروم رہتے ہیں۔ اس دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کہ انسان جو غلطی لمحوں میں کرتا ہے اس کی سزا اس کو صدیوں تک بھگتنی پڑتی ہے۔ صاحب عقیدہ لوگ اپنے دور مصائب میں اپنے اللہ سے اپنی غلطیوں کی معافی چاہ کر مصیبتوں سے نجات کی دعا کرتے ہیں اور یہی صحیح طریقہ ہے۔ اگر ہم ایسا سمجھ لیں کہ ہماری تو کوئی غلطی نہیں ہے ہماری پریشانیوں کی وجہ ہماری بدنصیبی یا ہمارے بیوی بچوں کی نحوست ہے تو یہ ایک غلط سوچ ہے اور یہ غلط سوچ بھی بجائے خود ایک بہت بڑی غلطی ہے اور اس غلطی کی وجہ سے بھی مزید پریشانیاں انسان کے گھر میں نازل ہوجاتی ہیں۔

آپ کو مولانا افتخار صاحب نے جو کچھ بتایا ہے اس کو جاری رکھیں بیشک وہ ایک بزرگ ہیں اور ان کا مشورہ قابل قدر ہے اس کے ساتھ ساتھ آپ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں۔ ہر جمعہ کو اگر ایک تسبیح درود شریف کی بھی پڑھ لیا کریں تو بہتر ہے۔ اس اضافے سے انشاء اللہ آپ کو فائدہ ہوگا اور آپ کی مالی پریشانیاں دور ہوں گی۔

آپ نے سورۂ مزمل کا عامل بننے کی خواہش کا اظہار کیا ہے اور یہ فرمائش بھی کی ہے کہ ہم آپ کو کوئی ایسا عمل بتادیں جو حیران کن ہو۔ عزیزم حیرت میں ڈالنے والے عمل نہیں ہوتے وہ تو شعبدے ہوتے ہیں اور شعبدوں سے خدمت خلق نہیں ہوتی صرف اپنی جیب گرم ہوتی ہے۔ ہم آپ کو مداری بننے کا مشورہ نہیں دیں گے بلکہ ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ باقاعدہ عامل بنیں اور عامل بن کر اللہ کے بندوں کی خدمت کریں، لوگوں کو متحیر کرنا کوئی کمال نہیں ہے یہ کام تو گلیوں میں پھرنے والے مداریوں کا ہے جو نابالغ بچوں کو اور کم عقل والے لوگوں میں حیرت میں ڈال دیتے ہیں اس سے کسی کو کیا فائدہ۔؟ آپ تو لوگوں کو فائدہ پہنچانے والی خدمت کی داغ بیل ڈالیں اور اپنے اندر خدمت خلق کی صلاحیت پیدا کریں۔ اور اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ کسی معتبر عامل کا دامن پکڑیں اور اس کی رہنمائی میں روحانی عملیات کا طالب علم بنیں۔ اگر آپ نے صبر وضبط کے ساتھ کچھ سال روحانی عملیات سیکھنے میں لگادیئے تو جلد ہی آپ کے اندر وہ صلاحیتیں پیدا ہوجائیں گی جن کی بنا پر آپ اللہ کے پریشان بندوں کی خدمت کرسکیں گے۔ سفر خواہ طویل ہوجائے لیکن منزل تک پہنچنے کے لئے انسان کو ہمیشہ صراط مستقیم کا انتخاب کرنا چاہئے غلط راستے پر چل کر انسان منزل تک نہیں پہنچتا بلکہ رفتہ رفتہ منزل سے دور ہوجاتا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو موجودہ پریشانیوں سے نجات دے اور آپ کو صحیح علم حاصل کرنے کی توفیق اور صلاحیت بخشے تاکہ آنے والے کل میں آپ صحیح معنوں میں خادم بن کر صحیح طریقے سے اللہ کے بندوں کی خدمت کرسکیں۔

احساسِ کمتری کا شکار

سوال از: زبیر احمد خاں ـــــــــــ بارہ مولہ (کشمیر)

مارچ کا رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا پڑھ کر کافی واقفیت حاصل ہوئی کیونکہ میں نے پہلی بار اس کتاب کا مطالعہ کیا۔ صفحہ نمبر ۲۱ پر کافی چیزوں کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے مثلاً آپ کے لئے کونسا پتھر مفید ہے اور بہت سی باتوں کا ذکر ہے۔ مثلاً تسخیر کے ذریعہ دنیا کو اپنی مٹھی میں کیجئے۔

میں دور دراز گاؤں سے تعلق رکھتا ہوں میرے پاس کتاب کا جلد پہنچ جانا بہت مشکل ہے اسی لئے کافی دیر سے آپ کی خدمت میں خط لکھ رہا ہوں کہ آپ میری رہنمائی کریں میں بہت ہی مخلص انسان ہوں اور میرا عقیدہ اہل سنت والجماعت پر ہے۔ میں دارالعلوم دیوبند کی بہت قدر کرتا ہوں کیونکہ یہ ادارہ مسلمانوں کی شان ہے میں اپنی کچھ پریشانیوں کا ذکر خط کے ذریعہ آپ کی خدمت میں لکھ رہا ہوں ویسے تو سب پریشانیوں کا حل کرنے والا اللہ تبارک وتعالیٰ ہے۔ میں عرصہ چار پانچ سال سے کچھ ایسی پریشانی میں ہوں کہ میری سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ مجھے کیا ہوا ہے جونہی نماز کا وقت آتا ہے تو میں کانپنے لگتا ہوں گاڑی میں سفر انتہائی دشوار لگتا ہے۔ پہلی صف میں نماز خاص کر جمعہ کے دن اور رمضان میں بہت ہی مشکل۔ جوں ہی جماعت کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں بس ایسا لگتا ہے کہ ابھی گر جاؤں گا یا الٹی آجائے گی یا کانپنا شروع ہوجاتا ہوں۔ کسی مجلس میں بولنے کی ہمت نہیں کرسکتا ہوں یا کسی وقت امام صاحب مسجد میں موجود نہ ہوں تو امامت کرنے کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ میرے منہ سے کوئی بات نکلتی ہی نہیں، میرے سینے پر اتنا دباؤ ہوتا ہے کہ میں دس آدمیوں میں بیٹھ نہیں سکتا ہوں اور کوئی بھی بات میری زبان سے نکل نہیں سکتی اور بہت ساری باتیں ایسی ہیں یہ سب کچھ چار پانچ سال سے میرے ساتھ ہورہا ہے۔

اس سے پہلے میں بالکل ٹھیک ٹھاک تھا۔ پانچ سال پہلے میں کچھ بیمار ہوا تب سے یہ حال ہے۔

یہاں ایک بزرگ صاحب تھے انہوں نے میرا کچھ علاج کیا تو میں تھوڑا بہت جا کر ٹھیک ہوا یعنی تھوڑا بہت چلنے پھرنے کے قابل ہو گیا۔ میں چھوٹی موٹی دکان کرتا تھا وہاں سے میری دکان میں سے کچھ تعویذ نکلے جنہوں نے مجھے اس پریشانی میں مبتلا کیا۔ میں نے پہلی بھی آپ کی خدمت میں لکھا ہے کہ میں بہت ہی سیدھا سادا انسان ہوں مجھے یہ ٹونے وغیرہ نہیں آتے۔ میں آج بھی اس بزرگ کے پاس جاتا ہوں جنہوں نے میرا تھوڑا بہت علاج کیا۔ وہ دکان تین سال بند رہی آج تین مہینے ہو گئے ہیں دوبارہ کھولے ہوں۔ ہم دو بھائی اور چار بہنیں ہیں۔ دو بہنوں کی شادی اور میری شادی ہوئی ہے میں اپنی بہن اور بھائی میں بڑا ہوں۔ ہم دونوں بھائی چھوٹا موٹا کاروبار کرتے ہیں اس لئے اس کے بارے میں آپ کو لکھ رہے ہیں مجھے کاروبار اور صحت کے لحاظ سے کونسا پتھر مفید رہے گا اور اس کا ہدیہ آپ پوری تفصیل پڑھ کر خود ہی جو جائز ہوگا لکھ کر دینا آپ کے خط کے جواب کا بہت انتظار رہے گا۔

میرا نام زبیر احمد خان اور میرے بھائی کا نام پرویز احمد خان۔ والدہ، فریدہ بیگم عمر ۳۲ سال۔ تاریخ پیدائش ۱۹۷۵ء۔ ۹۰۔ ۲۵

بیوی نگینہ بیگم

عمر ۳۸ سال۔ تاریخ پیدائش ۱۹۷۰ء۔ ۳۔ ۷

جواب

آپ کسی بھی طرح کے اثرات کا شکار نہیں ہیں البتہ آپ زبردست احساس کمتری میں مبتلا ہیں اور یہ احساس کمتری آپ کے لئے بزدلی کی وجہ بنی ہوئی ہے۔ اللہ نے آپ کے اندر بے شمار خوبیاں پیدا کی ہیں۔ آپ فطرتاً وفادار ہیں اور آپ کے اندر ساتھ نبھانے کی صلاحیت ہے۔ اللہ نے آپ کو غور و خوض کا اہل بھی بنایا ہے۔ غور و خوض کے بعد آپ کسی بھی معاملہ کی تہہ تک پہنچ سکتے ہیں آپ کی طبیعت میں سادگی ہے اور عجیب طرح کا بھول پن ہے اگر آپ پوری لگن اور ہمت کے ساتھ کسی بھی بارے میں اقدام کرنے کی ٹھان لیں تو آپ کو کوئی کامیابی سے نہیں روک سکتا۔ احساس کمتری سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ روزانہ "یَا دَافِعُ یَا مَانِعُ" دو سو مرتبہ صبح شام پڑھا کریں۔ انشاء اللہ اس وظیفے کی برکت سے آپ کو احساس کمتری سے نجات مل جائے گی۔ عشاء کی نماز کے بعد ۱۱۶ مرتبہ "یا قوی" پڑھا کریں اس وظیفے کی پابندی سے آپ کے اندر قوت اور ہمت پیدا ہوگی اس کے ساتھ ساتھ آپ ظہر کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل ۴۵۰ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ یہ وظیفہ بھی آپ کے اندر حیرتناک طریقہ سے ہمت اور جرأت پیدا کرے گا اور بڑی بڑی مشکلات اور مصائب سے ٹکرانے کا آپ کے اندر حوصلہ پیدا ہو جائے گا۔

دکان کھولتے اور بند کرتے وقت اگر آپ ایک بار آیت الکرسی پڑھ لیا کریں تو آپ کا کاروبار آہستہ آہستہ مستحکم ہو جائے گا اور گراہکوں کا رجوع بھی ہوگا۔ یہ بات یاد رکھیں کہ وظیفہ کوئی بھی پڑھیں پورے یقین کے ساتھ پڑھیں۔ بے دلی اور بے یقینی کے ساتھ اگر کچھ پڑھیں گے تو آپ کو کچھ نہیں ملے گا وظیفہ تو وظیفہ ہے اگر آپ دعا بھی بے یقینی کے ساتھ کریں گے تو ہرگز قبول نہیں ہوگی۔

دعا کے آداب میں سے سب سے پہلا آداب ہی یہ ہے کہ بندہ اس یقین کے ساتھ دعا کرے کہ اللہ کے سوا کوئی مجھے کچھ بھی عطا کرنے والا نہیں ہے اور اگر میرا رب مجھے کچھ بھی عطا کرنے کا فیصلہ کر لے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے محروم کرنے والی نہیں ہے اس یقین کے ساتھ اگر آپ دعا کریں گے تو انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ اسی طرح اگر آپ کسی وظیفے کو یقین کے ساتھ جاری رکھیں گے تو وہ بھی چونکہ ایک طرح کی دعا ہی ہے اس لئے اس کے اچھے نتائج سے آپ بہرہ ور ہو کر رہیں گے اور اگر آپ ایمان و یقین کے ساتھ وظیفے کو جاری نہیں رکھیں گے تو سوائے مایوسی اور محرومی کے آپ کو کچھ بھی نہیں ملے گا۔

سچ تو یہ ہے کہ دینے والی ذات تو ہمہ وقت دینے کے لئے تیار ہے۔ ہمارے اندر ہی مانگنے کا اور طلب کرنے کا سلیقہ نہیں رہا۔ اور جن لوگوں میں مانگنے کا اور طلب کرنے کا سلیقہ موجود ہے وہ آج بھی پوری طرح فیروزمند نظر آتے ہیں۔ اللہ کی رحمتیں تو ہر وقت موسلا دھار بارش کی طرح اس دنیا میں برستی رہتی ہیں بس ان رحمتوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی ضرورت ہے یہ تب ہی ممکن ہے جب ہمارا دامن ایمان و یقین کے ساتھ پھیلا ہوا ہو۔ اور ہم اپنے مالک کی قدرت کاملہ پر پورا پورا بھروسہ کرتے ہوں اور فی الحقیقت اس کی عظمت اور کبریائی کے قائل ہوں۔

آپ کو بفضل خدا ہیرا، پنا اور اوپل راس آئیں گے ان میں سے جو بھی نگینہ آپ اپنی بساط کے مطابق خرید سکتے ہیں اس کو خرید کر چاندی کی انگوٹھی میں جڑوالیں۔ نگینہ ۱۲ رتی سے کم کا نہ ہو اور چاندی کی انگوٹھی ۷ ماشہ کی ہو۔ ان نگینوں میں آپ کو سب سے زیادہ ہیرا راس آئے گا اور دوسرے نمبر پر پنا لیکن ہیرا بہت مہنگا ہے یہ کم سے کم ۲۰ ہزار روپے کا ملے گا۔ پنا ۴ ہزار کے درمیان دستیاب ہو سکتا ہے ورنہ پھر اوپل پہن لیں یہ آپ کو پانچ سو چھ سو روپے میں مل جائے گا اگر مقامی طور پر آپ نہ خرید سکیں تو اس کا ہدیہ ہاشمی روحانی مرکز کے پتے پر ایڈوانس روانہ کریں تو یہاں سے بھجوا دیا جائے گا۔ طلب کرتے وقت نگینے کی جو بھی قیمت ہوگی وہ مانی جائے گی اس سے کم بھی ہو سکتی ہے اور زیادہ بھی۔

آپ کے بھائی کو پکھراج، پنا، اور نیلم راس آئیں گے یہ تینوں ہی پتھر

قیمتی ہیں۔ان میں کا ہر پتھر کم سے کم ۴ کیرٹ کا ہو اور سات گرام چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں اچھا پکھراج دس ہزار کے قریب کا ہوگا اور نیلم چار سے سات ہزار تک کا مل سکتا ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ کوئی بھی پتھر فی نفسہ مؤثر نہیں ہوتا اس میں جو بھی تاثیر پیدا ہوتی ہے وہ اللہ کے حکم سے ہوتی ہے اور پتھر بھی دوسری نعمتوں کی طرح محض اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک نعمت ہیں جو اپنے بندوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے اللہ نے پیدا کئے ہیں۔آپ اپنے رب کی رحمتوں اور عنایتوں پر بھروسہ کرتے ہوئے ان کا استعمال کریں۔انشاء اللہ باذن اللہ یہ آپکو فائدہ پہنچائیں گے اور آپ کو دنیا میں سرخرو کرنے کا ذریعہ بنیں گے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا مطالعہ جاری رکھیں۔انشاء اللہ اس رسالے کے مطالعہ سے آپ کے ایمان ویقین میں اضافہ ہوگا اور آپ کو اندازہ ہوگا کہ اس کائنات میں کتنی نعمتیں ہمارے رب نے ہماری خدمت وضرورت کے لئے پیدا کی ہیں۔بے شک وہ ہمارا خالق بھی، رازق بھی، مالک بھی، اور ہمارا محافظ بھی ہے ہم اس کی کس کس نعمت کو جھٹلائیں گے۔

وظیفہ صحیح یا غلط

سوال از: اکبر علی وارثی ــــــــــ بھوپال

میں رزق کے لئے ایک وظیفہ ۲۰۰ بار روزانہ پڑھتا ہوں وہ یہ ہے یا رزاق رزق دے واسطہ سیدنا امام حسین کا۔اول آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف اس میں کوئی شرکیہ الفاظ تو نہیں ہیں۔وظیفہ کے الفاظ صحیح ہیں یا غلط ہیں۔اگر وظیفہ غلط ہے تو گزارش ہے کہ رزق کا خاص وظیفہ بتادیں۔طلسماتی دنیا کے روحانی ڈاک کے کالم میں جواب دیں۔

جواب

آپ رزق کے لئے یا رزاق کا جو وظیفہ پڑھ رہے ہیں وہ درست ہے اگرچہ واسطہ سید امام حسین کے الفاظ شرکیہ نہیں ہیں لیکن اس وظیفے کے ساتھ ان کا جوڑ مناسب نہیں ہے کسی خاص دعا کے وقت اگر ہم کسی بھی بزرگ اور کسی بھی عظیم ہستی کا واسطہ دے کر دعا کریں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن کسی وظیفے کے ساتھ کسی بزرگ کا مستقل واسطہ اللہ کو دینا غیر مناسب ہے۔اللہ کا ہر بندے سے گہرا تعلق ہے اور وہ اپنے ہر بندے کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہے وہ کسی بھی بندے کے ساتھ سوتیلے پن کا معاملہ نہیں کرتا تو پھر اس کو واسطہ دے کر پکارنا صحیح نہیں ہے۔دعاؤں میں وسیلہ اور واسطہ درست ہے لیکن وظائف میں یہ ایک غیر ضروری چیز ہے جس سے اگر پرہیز کریں تو بہتر ہے۔یا رزاق کی تعداد روزانہ ۳۰۸ مرتبہ رکھیں اور اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔درود شریف کے بغیر کوئی دعا اور کوئی وظیفہ قبول نہیں ہوتا۔

اس وظیفے کو جاری رکھتے ہوئے اپنا مزاج لوگوں کو کھانا کھلانے اور ان کی بھوک مٹانے کا بنائیں۔اپنی بساط اور استعداد کے مطابق غریبوں کو وقتاً فوقتاً کھانا تقسیم کریں۔پھر آپ دیکھیں کہ اس وظیفے کی برکت سے رزق موسلا دھار بارش کی طرح آپ کے گھر نازل ہوگا۔اسماء حسنیٰ کا کمال یہی ہے کہ بندہ جس اسم الٰہی کا ورد کرے اس کے رنگ میں خود بھی رنگنے کی کوشش کرے تب ہی اسم الٰہی کے ورد کا مزا ہے اور تب ہی مطلوبہ متاع سے بہرہ ور ہوتا ہے۔

عمل کی زکوٰۃ کی اجازت

سوال از: مختار احمد ــــــــــ کشمیر

ایک عرصے سے آپ کا رسالہ پڑھتا آرہا ہوں ان رسالوں کی جتنی بھی تعریفیں کی جائے کم ہے۔میں اللہ سے دعا مانگتا ہوں کہ آپ کا روحانی مرکز دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے اور ساتھ ہی میں اللہ سے آپ کی بھی عمر کی دعا مانگتا ہوں تاکہ ہم بھی آپ کی دعا سے عملوں سے فیض یاب ہوجائیں (آمین)

محترم آپ کے رسالے میں خوش خبری پڑھ کر میں بہت خوش ہوا کہ میں آپ جیسے بہت بڑے عالم کا میں شاگرد بنے جارہا ہوں کیا واقع مجھے اپنا شاگرد بنائیں گے یہ تو خوشی کی ہی بات ہے۔اگر آپ مجھے اپنا شاگرد بنائیں گے تو برائے کرم مجھے آپ کے جواب کا انتظار رہے گا۔

محترم ہاشمی صاحب روحانی عملوں کا میں بہت بڑا شوقین ہوں خاص ہمزاد کا میں نے ایک کتاب میں ہمزاد کا ایک عمل پڑھا عمل بہت پسند آیا۔اور میں ہمزاد کا عاشق بن گیا میں نے ہمزاد کا عمل کرنا شروع کردیا۔یہ عمل دو چلوں کا تھا میں عمل کرتا رہا اور دن بھی نکلتے رہے کچھ دنوں کے بعد میں نے اپنی پشت پر یعنی گردن پر ایک نیلی روشنی دیکھی وہ دن بہ دن تیز ہوتی جارہی تھی میں عمل کرتا رہا کچھ دنوں کے بعد تصویریں آتی تھی ایک دن میں نے اس عمل کے بارے میں اپنے ایک دوست کے سامنے اظہار کیا۔پھر جب بھی اِدھر اُدھر جاتا تھا تو مجھے اپنے ساتھ ساتھ کسی اور کا ہونا بھی محسوس ہوتا،اٹھتے بیٹھتے، جاگتے سوتے کسی کے ہونے کا احساس معلوم ہوتا تھا۔حضرت جب میں عمل کو ختم کرنے کے قریب پہنچا تو میرے دل میں بہت ڈر پیدا ہوا۔ڈر کی وجہ سے میں نے عمل کرنا ہی چھوڑ دیا۔جس کمرے میں یہ عمل کر رہا تھا اب اس کمرے میں نماز مغرب کے بعد بہت ڈر لگتا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے یہاں کوئی بھوت ہے۔پھر میں نے اس کمرے میں آنا جانا ہی چھوڑ دیا۔ایک دو ماہ گزرنے کے بعد میں نے آپ کا درود سلام نمبر پڑھا تو میں نے اس میں ایک وظیفہ دیکھا۔یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ پھر میں نے اس وظیفہ کا پڑھنا شروع کیا۔ہر نماز کے بعد اور اٹھتے بیٹھتے جاگتے سوتے ہر وقت اس وظیفے کو پڑھتا رہا ہوں۔قریب دس بیس دن کے بعد اس کی برکت سے خوف دور ہوگیا۔اب میں

اس کمرے میں کتابیں پڑھتا ہوں، تلاوت کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں اب کوئی خوف نہیں۔ وہ جو نیلی روشنی تھی جو مجھے اپنے پشت پر دکھائی دیتی تھی یہ روشنی ابھی تک میرے ساتھ ہی ہے جب میں مدہم روشن کمرے میں جاتا ہوں تو یہ روشنی نمودار ہوتی ہے۔ حضرت سمجھ میں نہیں آتا کہ ماجرہ کیا ہے مجھے امید ہے کہ آپ اس کے بارے میں مجھے آگاہ کریں گے۔

میرا نام مختار احمد ہے والدہ کا نام حسینہ۔ میرا بروج کونسا ہے اور میرے بروج کا مجھ پر کیا اثرات ہے اور میرا وظیفہ کیا ہے۔ مجھے اپنا پیدائش تاریخ یاد نہیں ہے۔ صرف اتنا یاد ہے ۱۹۷۶ء میں میرا جنم ہوا۔ تاریخ اور ماہ کا مجھے پتہ نہیں جب میں یہ خط تحریر کررہا تھا تو میرا ایک دوست وہاں موجود تھا اس نے مجھ سے کہا کیا صرف اپنا بروج معلوم کرواؤگے میرا نہیں تو براہ کرم اس کا بروج بتائیں۔ اس کا نام ہے منظور احمد والدہ کا نام عنبر ہے اور اس کو اپنا پیدائش تاریخ معلوم نہیں ہے اس کے بروج کا اس پہ کیا اثرات ہے اور اس کا وظیفہ کیا ہے مہربانی کر کے اگلے شمارے میں جواب لکھئے گا۔

ہم دونوں ایک عمل کرنا چاہتے ہیں یہ عمل آپ نے ۲۰۰۸ء روحانی تقویم میں شایع کیا ہے یہ عمل تین دن کا ہے اور تینوں دنوں میں روزے رکھنے ہیں اور پرہیز جمالی وجلالی سب ہے صرف چنے ابال کر کھانے ہیں کیا صرف چنے کھانے ہیں اس کے ساتھ کچھ نہیں کھا سکتے، مثلاً نمک یا چاول وغیرہ پانی کونسا استعمال کریں دریا کا، کوئیں کا نل کا، پمپ کا یا چشمہ کا۔ یہ عمل دعوت آیت قطب ہے۔

حاضرات نمبر میں آپ نے نقش پندرہ کی زکوٰۃ لکھی ہے اس عمل میں روزانہ پندرہ نقش لکھ کر ندی میں ڈالنے ہیں یہ بتائے گا یہ آٹے میں گولیاں بنا کر ڈالنے ہیں یا ایسے ہی۔ حضرت اس میں آپ نے کسی قسم کا پرہیز نہیں لکھا ہے اس میں پرہیز ہے یا نہیں اور یہ کس دن سے شروع کرنا ہے ہمیں اس کی اجازت دید یجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو وہ مقام عطا کرے جس کے آپ حق دار ہیں اور اللہ کرے ہم سب کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ بنائیں۔ (آمین)

حضرت آج تک ہم نے کسی عمل کی زکوٰۃ نہیں ادا کی ہے اب اگر آپ کی اجازت ہو تو ہم ان کی زکوٰۃ ادا کرنا چاہتے ہیں۔

جواب

باقاعدہ شاگرد بننے کے لئے پانچ سو روپے کا منی آرڈر روانہ کریں اپنے ۳ عدد فوٹو پاسپورٹ سائز والے بھجوائیں، اپنا نام والدہ کا نام اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھ کر بھیجیں پھر آپ کو باقاعدہ شاگرد بنالیا جائے گا۔ رہی کسی عمل کی اجازت تو اس کے لئے شاگرد ہونا ضروری نہیں ہے۔ آپ نے جس عمل کی اجازت طلب کی ہے ہماری طرف سے اس کی اجازت ہے لیکن مشورہ یہ ہے کہ جب تک آپ روحانی عملیات کی ابتدائی ریاضتوں سے نہ گزر جائیں اس وقت تک مؤکل یا ہمزاد کا عمل نہ کریں تو بہتر ہے۔

آپ نے خود لکھا ہے کہ جب ہمزاد کے آثار شروع ہوگئے تو آپ ڈر گئے اور آپ پر ایک طرح کا خوف طاری ہوگیا۔ ایک طرف تو بذریعہ عمل ہمزاد کو بلا رہے ہیں اور ایک طرف آپ کا حال یہ ہے کہ آپ اس کی آمد کے تصور سے لرز رہے ہیں۔ دراصل جب کوئی شخص کسی استاد کی نگرانی کے بغیر الل ٹپ کوئی عمل شروع کردیتا ہے تو اس کو اسی طرح کی کیفیتوں سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس لئے دوراندیشی اور سنجیدگی کا تقاضہ یہ ہے کہ مؤکل اور ہمزاد کے عمل بنیادی ریاضتوں کے بعد شروع کریں اور کسی استاد کی نگرانی میں شروع کریں۔ کسی استاد کی پشت پناہی ہوگی تو ڈر خوف باقی نہیں رہے گا۔

عزیزم کسی بھی لائن کا شوق ہونا الگ بات ہے لیکن اس شوق کے کماحقہٗ حق کا ادا کرنا الگ چیز ہے۔ جہاز اڑانے کا شوق کسی کو بھی ہوسکتا ہے لیکن جہاز وہی شخص اڑا سکتا ہے جس نے باقاعدہ پائلٹ بننے کی ٹریننگ حاصل کی ہو۔ اسی طرح ڈاکٹر بننے کا شوق بھی کسی کو بھی ہوسکتا ہے لیکن ڈاکٹر وہی بن سکتا ہے جس نے ڈاکٹر بننے کے لئے کسی طبیہ کالج میں باقاعدہ داخلہ لیا ہے اور چھ سات سال کی مسلسل تعلیم کے بعد اس نے اپنے ذوق کی تکمیل کی ہو۔ اسی طرح عامل بننے کا شوق کسی کو بھی ہوسکتا ہے لیکن عامل وہی بن سکتا ہے جو عملیات کی بنیادی ریاضتوں کو سنجیدگی اور ریاضتوں کے ساتھ ادا کرے اور حسب قاعدہ آہستہ آہستہ اپنی منزل کی طرف چلے۔ کسی بھی سیڑھی کے ذریعہ کسی بھی چھت پر چڑھنے کیلئے سیڑھی کے پہلے ڈنڈے پر پھر دوسرے ڈنڈے پر اور درجہ بہ درجہ آخری ڈنڈے پر قدم رکھا جاتا ہے اگر کوئی شخص پہلی مرتبہ آخری ڈنڈے پر چڑھنے کی کوشش کرے گا تو وہ منہ کے بل گرے گا اور سیڑھی کو بھی گرادے گا۔

عملیات کی لائن میں ہمزاد اور مؤکل کے عمل سے شروعات کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ہم اپنا پہلا کام سیڑھی کے آخری ڈنڈے کی طرف اٹھا رہے ہیں۔ بھلا ہم کیسے کامیاب ہوسکتے ہیں ہم تو اوندھے منہ گر پڑیں گے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ اگر آپ کو مؤکل یا ہمزاد تابع کرنے کا ذوق ہے تو پہلے بنیادی ریاضتوں سے گزریں اور اس کے بعد مؤکل اور ہمزاد تابع کرنے کا ذوق پورا کریں۔

کسی عمل کے لئے جب صرف چنے کھانے کی اجازت ہے تو پھر چاول یا روٹی کے لئے اجازت لینا کہاں کی سمجھداری ہے۔ ہلکا پھلکا نمک کا استعمال ہوسکتا ہے۔ آج کل کنوئیں کہاں ہیں اس لئے پانی ٹنکی کا استعمال کرسکتے ہیں۔

نقش ۱۵ کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں۔ نقش کی زکوٰۃ ادا کرتے وقت کسی پرہیز کی ضرورت نہیں، کسی بھی زکوٰۃ کی ابتدا نوچندی جمعرات سے کریں تو افضل ہے۔ ہماری طرف سے اجازت ہے آپ ۱۵ کے نقش کی زکوٰۃ ادا کرسکتے ہیں۔ آپ کو ۱۵ نقش روزانہ

لکھنے ہوں گے اور لگا تار ۱۵ دن تک لکھنے ہوں گے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر آپ نے پندرہ کے نقش آبی چال سے لکھ کر دریا میں ڈال دیئے تو اس سے آبی نقش کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ خاکی، بادی اور آتشی چال کے نقوش کی زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ بہتر تو یہ ہے کہ آپ چاروں عناصر سے زکوٰۃ ادا کریں اور ہر نقش کو اس کی چال کے اعتبار سے لکھیں۔ پندرہ کا نقش حوا کا نقش کہلاتا ہے اس کی آتشی چال یہ ہے۔

۷۸۶

٦	١	٨
٧	٥	٣
٢	٩	٤

یہ نقش ۱۵ کی تعداد میں روزانہ لکھیں اور لگا تار ۱۵ دنوں تک لکھیں۔ اور روزانہ ان کو آگ میں جلادیں۔ اس نقش کی خاکی چال یہ ہے۔

۷۸۶

٤	٩	٢
٣	٥	٧
٨	١	٦

اس نقش کو بھی روزانہ ۱۵ کی تعداد میں لکھیں اور لگا تار ۱۵ دنوں تک لکھیں اور ان کو روزانہ زمین میں دبادیں۔ اس نقش کی آبی چال یہ ہے۔

۷۸۶

٦	٧	٢
١	٥	٩
٨	٣	٤

اس نقش کو بھی روزانہ ۱۵ کی تعداد میں لکھیں لگا تار ۱۵ دنوں تک لکھیں اور ان کو روزانہ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈال دیں۔

اس نقش کی بادی چال یہ ہے۔

۷۸۶

٢	٧	٦
٩	٥	١
٤	٣	٨

اس نقش کو بھی روزانہ ۱۵ کی تعداد میں لکھیں، ۱۵ دن تک لکھیں اور ان نقوش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے کسی درخت پر لٹکادیں۔ اس طرح نقش حوا کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔ چاروں عناصر کی ایک ساتھ بھی آپ زکوٰۃ ادا کرسکتے ہیں اور اپنی آسانی کے لئے یہ بھی آپ کرسکتے ہیں کہ پہلے آتشی نقوش کی زکوٰۃ ادا کردیں پھر بادی نقوش کی پھر آبی اور خاکی نقوش کی۔ اس طرح ۶۰ دنوں میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور اگر آپ ایک ساتھ چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا کریں گے تو روزانہ وقت تو زیادہ لگے گا لیکن ۱۵ دنوں میں زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے، مرکب عدد ۱۶ ہے اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۹۴ ہیں۔ چونکہ آپ نے اپنی تاریخ پیدائش نہیں لکھی اس لئے برج کا معلوم ہونا مشکل ہے اگر آپ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد "یا حلیم" ۸۸ مرتبہ پڑھا کریں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

آپ کے دوست کے نام کا مفرد عدد بھی ۷ ہے، مرکب عدد ۱۶ ہے اور ان کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۹۴ ہیں ان کا اسم اعظم بھی "یا حلیم" ہے۔ ۸۸ مرتبہ عشاء کے بعد پڑھیں۔ چونکہ ان کی تاریخ پیدائش بھی آپ نے نہیں لکھی اس لئے ان کے برج کا اندازہ بھی نہیں ہوسکتا۔

آپ ہمزاد کے عمل میں کامیابی کے بہت قریب پہنچ گئے تھے اگر آپ خوف وہراس کا شکار نہ ہوجاتے تو جلد ہی آپ کی ملاقات ہمزاد سے ہوجاتی۔ اب ہمارا مشورہ یہ ہے کہ کسی استاد کی نگرانی میں پہلے ابتدائی ریاضتوں سے گزریں اس کے بعد مؤکل یا ہمزاد کا عمل کریں ورنہ آپ پھر ڈر جائیں گے اور ایک بار پھر آپ کا وقت ضائع ہوگا۔

زکوٰۃ سے متعلق چند باتیں

سوال از: احمد اللہ خاں ــــــــــــ حیدرآباد

عالیجناب استاد محترم۔ سلام مسنون!

امید ہے کہ اعلیٰ حضرت بمعہ جملہ خورد کلاں بخیر ہوں گے دیگر کیفیت یوں ہے کہ موصوف کی توجہ ناچیز کے خطوط مورخہ ۵/نومبر ۲۰۰۷ء، ۱۴/۱۲ اکتوبر ۲۰۰۷ء، ۱۰/نومبر ۲۰۰۷ء کی طرف مبذول کرنے کی سعادت چاہتا ہوں کہ شاید موصوف کے علم میں ہوگا کہ ناچیز نے چلہ کشی کے دوران چند ضروری نکات پر موصوف کی تشریح کا خواہاں تھا لیکن جواب سے محروم رہا اب اللہ کے کرم سے یٰسین شریف کا آٹھواں چلہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔ براہ کرم جلد حسب ذیل کے بارے میں ضروری اطلاع دے کر ممنون ومشکور کریں۔

(۱) چاند جب منزل شرطین میں ہو تب سے حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالی جاتی ہے کیا صرف عزیمت ہی ۴۴۴۴ بار پڑھی جائے گی۔ الف کے "ب"

اوراس کے بعد روزانہ ایک حرف کے حساب سے زکوٰۃ ادا کرنا ہے۔ ناغہ کی صورت میں کیا حکم ہے؟ اس طرح حروف تہجی کی زکوٰۃ ۲۸ دن میں تکمیل کو پہنچے گی پرہیز کے بارے میں بھی معلومات مہیا کریں۔

(۲) نقش وتعویذ میں کیا فرق ہے؟ نقوش کی زکوٰۃ کا سارا معاملہ سمجھ میں نہیں آیا چالیس کیا ہوتی ہیں اور کس طرح اور کس بنیاد پر چلی جاتی ہیں۔ نقوش کس بنیاد پر بنائے جاتے ہیں۔ آبی، بادی، خاکی اور آتشی چال کسے کہتے ہیں اور کس طرح مثلث، مربع، مستطیل، مخمس ودائرہ کی زکوٰۃ کیسے نکالی جاتی ہے، کام کی تکمیل پران مثلث، مربعوں وغیرہ کا ڈسپوزل کیسے کیا جاتا ہے۔ چاروں عناصر کے بارے میں تفصیلات کا منتظر رہوں گا وقت اپنی تنگ دامانی کا اظہار کررہا ہے۔ لہٰذا موصوف سے گزارش ہے کہ اپنے شاگرد کی رہنمائی کریں اس سلسلے میں اگر موصوف کی کوئی تصنیف ہوتو روانہ کریں تاکہ چلہ کشی میں سہولت ہو۔ امید کرتا ہوں کہ استاد محترم ناچیز کی مدد کرنے آگے آئیں گے۔ شکریہ۔ ہنگامی بنیاد پر جواب کا منتظر۔

جواب

اللہ کا کرم ہے کہ سورۂ یٰسین کے چلوں سے آپ نے فراغت حاصل کی اس کے بعد کتابچے میں دیے گئے دوسرے چلوں کی طرف دھیان دیں۔ جیسے حصار کی زکوٰۃ، درود شریف کی زکوٰۃ حروف تہجی کی زکوٰۃ وغیرہ۔ سب سے آخر میں نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ کی شروعات اس وقت کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو، چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب ہی وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ چاند کی ۲۸ منزلیں ہیں اور حروف تہجی بھی کل ۲۸ ہیں ہر حرف چاند کی ایک منزل سے منسوب ہے۔ جب چاند منزل شرطین میں ہوتا ہے تو اس دن الف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھنا ہے۔ اگر بغیر مؤکل کے زکوٰۃ ادا کریں تو صرف الف الف پڑھنا کافی ہے لیکن اگر آپ با مؤکل زکوٰۃ ادا کرنے کے موڈ میں ہوں تو پھر اس طرح پڑھیں اَجب یا اسرافیل بحق الف۔

اگلے دن چاند منزل بطین میں ہوگا اور یہ منزل حرف با سے منسوب ہے اس دن آپ ۴۴۴۴ مرتبہ یہ پڑھیں گے اَجِبْ یَا جِبْرَائِیل بِحَقِّ بَا۔

ہر حرف چاند کی ایک منزل سے منسوب ہے اور ہر حرف کا ایک باطنی مؤکل ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اگر کسی ایک دن میں آپ نے ناغہ کردیا تو پھر زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی۔ کیونکہ حروف کی ترتیب چاند کی منزلوں کے مطابق ہے۔ مثلاً تیسرے دن جب چاند منزل ثریا میں ہوگا اور اس منزل سے حرف جیم منسوب ہے اور اس کا مؤکل کلکائیل ہے تو آپ کو یہ پڑھنا ہوگا۔ اجب یا کلکائیل بحق جیم۔ اگر آپ اس دن ناغہ کردیتے ہیں اور جیم کی زکوٰۃ چوتھے دن نکالتے ہیں تو زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کیونکہ چوتھے دن منزل بدل جائے گی اس لئے ضروری ہے کہ ۲۸ دنوں میں آپ کسی دن بھی ناغہ نہ کریں اور اگر خدانخواستہ کسی شدید مجبوری کی وجہ سے ناغہ ہوہی جائے تو پھر اگلے دن اگلے حرف ہی کی زکوٰۃ ادا کریں اور ناغہ والے دن جو بھی حرف ہے اس کو چاند کی اسی تاریخ میں اگلے ماہ ادا کریں۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ یہ زکوٰۃ صرف ایک سال تک مؤثر رہتی ہے۔ اگلے سال پھر اسی طرح زکوٰۃ دینی چاہئے۔ لگاتار تین سالوں تک زکوٰۃ ادا کرنے سے زکوٰۃ کبیر ادا ہوجاتی ہے پھر زکوٰۃ کی ضرورت نہیں۔ حروف کی زکوٰۃ کے دوران کسی پرہیز کی ضرورت نہیں۔

نقش اور تعویذ ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ مثلث اور مربع کے نقوش کی چالیں عناصر کے اعتبار سے ہوتی ہیں اور ان کی زکوٰۃ بھی عناصر کے اعتبار ہی سے ادا کی جاتی ہے۔ ورنہ ادا نہیں ہوتی۔ شاگردی والے کتابچے میں اس بات کی صراحت موجود ہے کہ آبی، خاکی، بادی اور آتشی نقوش کی زکوٰۃ کس طرح اور کتنے دنوں میں ادا ہوتی ہے۔ آپ غور سے اس کتابچے کو پڑھ لیتے تو اس طرح کے سوالوں کی ضرورت نہ پڑتی۔

مثلث اور مربع کے نقوش کی زکوٰۃ آپ ایک ساتھ ادا کرسکتے ہیں لیکن بہتر یہ ہے کہ آپ پہلے مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں اس کے مربع کے نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں۔ مخمس کے نقوش کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد پھر کسی نقش کی زکوٰۃ کی ضرورت نہیں ہے اور افضل یہ ہے کہ مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ بھی اس طرح ادا کریں کہ سب سے پہلے آبی نقش کی زکوٰۃ ادا کریں اس کے بعد بادی نقش کی زکوٰۃ ادا کریں پھر آتشی اور پھر خاکی نقوش کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ہر نقش کی زکوٰۃ ۱۵ دنوں میں ادا ہوجائے گی اور ۶۰ دنوں میں آپ زکوٰۃ کی ادائیگی سے فارغ ہوجائیں گے۔ آپ چاروں نقوش کی زکوٰۃ ایک ساتھ بھی ادا کرسکتے ہیں اس طرح آپ صرف ۱۵ دن میں فارغ ہوجائیں گے لیکن زکوٰۃ کی قوت وتاثیر میں کمی رہے گی۔ اگر آپ چاہتے ہوں کہ زکوٰۃ مؤثر ترین رہے تو ایک مرتبہ میں ایک ہی عنصر کی زکوٰۃ ادا کریں۔ ایک ساتھ چاروں عناصر کی زکوٰۃ ادا نہ کریں۔ مربع نقوش میں بھی اسی بات کو پیش نظر رکھیں آپ چاہیں تو چاروں عناصر سے ایک ساتھ ادا کرسکتے ہیں لیکن افضل یہ ہے کہ ایک مرتبہ میں ایک ہی عنصر کی زکوٰۃ ادا کریں۔ مربع کے نقوش کی زکوٰۃ اگر ایک ایک کرکے ادا کریں گے تو ایک سو چالیس دن میں ادا ہوگی اور انشاء اللہ قوی رہے گی اور اگر آپ ساتھ سب کی زکوٰۃ ادا کریں گے تو ۳۵ دن میں ادا ہوجائے گی لیکن کسی قدر کمزور رہے گی۔

واضح رہے کہ جو نقوش پانی میں ڈالے جائیں گے ان کو الگ الگ آٹے

میں گولیاں بنا کر پانی میں ڈالیں۔ البتہ جو نقوش درختوں پر لٹکائے جائیں گے ان کو ایک ساتھ ایک پوٹلی میں کر کے بھی درخت پر لٹکا سکتے ہیں۔ ہرے کپڑے میں پیک کر کے درخت پر لٹکائیں۔ جو نقوش زمین میں دبائے جائیں گے ان کو کسی کپڑے میں پیک کرنے کی ضرورت نہیں اسی طرح آگ میں جلانے والے نقوش بھی بغیر کپڑے میں جلائے جائیں گے۔

یہ تمام باتیں کتابچے میں مذکور ہیں آپ ایک بار غور وفکر کر کے ساتھ کتابچے کو پڑھیں۔ واضح رہے کہ حق تعالیٰ نے انسان کو چار عناصر سے مرکب کیا ہے۔ مٹی، پانی آگ اور ہوا انسان کے جسم سے میل کچیل نکلتا رہتا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان کے اندر مٹی موجود ہے، انسان کی ناک اور آنکھوں سے کبھی کبھی پانی جاری ہوتا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان کے جسم میں پانی موجود ہے۔ انسان کو کبھی کبھی بخار کی شکایت ہوتی ہے اور کبھی کبھی وہ غصے سے آگ بگولہ بھی ہو جاتا ہے اس کے بدن میں ایک طرح کی حرارت بھی موجود ہے۔ یہ چیزیں اس بات کی علامت ہیں کہ انسان کے جسم میں آگ موجود ہے۔ انسان کی سانس چلتی ہے تو ناک کے ذریعہ ہوا باہر آتی ہے اور یہ اس بات کی علامت ہے کہ انسان کے اندر ہوا موجود ہے۔ ان ہی چاروں عناصر کے پیش نظر ماہرین عملیات نے نقوش کو چار عناصر پر ترتیب دیا ہے۔ مٹی، پانی آگ اور ہوا۔ جو نقش خاکی چال سے مرتب ہوئے ہیں وہ خاکی کہلاتے ہیں، جو آبی چال سے بھرے جاتے ہیں وہ آبی کہلاتے ہیں جو آتشی چال سے بھرے جاتے ہیں ان کو آتشی کہتے ہیں جو بادی چال سے ترتیب دیئے جاتے ہیں وہ بادی کہلاتے ہیں۔ جس انسان میں جو عنصر غالب ہوتا ہے یا نام کے اعتبار سے جس انسان کا جو مزاج ہوتا ہے اس انسان کو اسی عنصر کا نقش فائدہ پہنچاتا ہے۔ مزید جانکاری کے لئے فن کی دوسری کتابوں کا مطالعہ کریں۔

خوبصورت بننے کی خواہش

سوال از: (نام و پتہ ندارد)

ہاشمی صاحب اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور طلسماتی دنیا کو دن دوگنی رات چوگنی ترقی دے آمین۔

ہاشمی صاحب مجھے آپ سے یہ کہنا تھا کہ کچھ ہی مہینوں میں میری شادی ہونے والی ہے۔ ہماری جس لڑکے کے ساتھ شادی ہونے والی ہے ان سے ہماری بات چار مہینے پہلے موبائل پر ہوئی تھی۔ ہم نے ایک دوسرے کو دیکھا نہیں تھا۔ فون پر بات چیت ہوئی دھیرے دھیرے سے ہم میں محبت ہو گئی۔ پھر ایک بار وہ ہمارے شہر میں آئے اور انہوں نے ہمیں دیکھا پھر اپنے گھر والوں کو ہمارے گھر رشتہ لے کر بھیجے ان سے گھر والوں نے ہنسی خوشی ہمیں مانگ لیا اور ہمارے والدین نے بھی اس رشتہ کو خوشی سے قبول کر لیا لیکن وہ بہت زیادہ خوبصورت ہے اور ہم بہت معمولی۔ لیکن ان کی بڑی بہن ان سے کہتی ہے کہ انہوں نے کیسے ہمیں پسند کر لیا وہ کہتے ہیں کہ وہ ہماری باتوں سے امپریس ہوئے ہیں۔ صورت سے نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں ایسا کوئی آسان سا وظیفہ بتادیں جس سے کہ ہمارے چہرے پر ایک کشش پیدا ہو جائے اور ہم میں بھی خوبصورتی نظر آئے اور جو بھی ہمیں دیکھے وہ ہم سے متاثر ہو۔

اور ہمیں زبان درازی کی بہت عادت ہے، کوئی دعا بتادیں جس سے کہ ہم زبان درازی کرنا چھوڑ دیں اور ایک نیک بیوی، نیک بہو ثابت ہوں۔ ہمارے خط کا جواب دیجئے گا۔

جواب

محبت کی شادیاں بہت زیادہ پائیدار نہیں ہوتیں ان شادیوں کا شیشۂ اعتماد بہت جلد تیخ جاتا ہے اور ازدواجی زندگی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے لیکن اس دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو شادی سے پہلے محبت کرتے ہیں اور شادی کے بعد بھی ایک دوسرے سے نباہ کر لیتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ آپ کا شمار ان ہی لوگوں میں ہو جو شادی سے پہلے محبت کرنے کے بعد بھی ہمیشہ ایک دوسرے کو چاہتے اور ہمیشہ ایک دوسرے کی قدر کرتے ہیں۔ بے شک وہ لڑکا قابل مبارکباد ہے جو خود خوبصورت ہو لیکن اپنے سے کم درجہ ناک نقشے والی لڑکی کو پسند کرتا ہو اور اس کی شکل سے زیادہ اس کی شخصیت اور انداز گفتگو پر نچھاور ہو عام طور پر لڑکے خوبصورت اور حسین لڑکیوں کا انتخاب کرتے ہیں جب کہ صورت کا حسن عارضی ہوتا ہے اور بہت جلد اس پر خزاں چھا جاتی ہے لیکن سیرت کا حسن عمر بھر باقی رہتا ہے اور اس سے صرف شوہر ہی نہیں شوہر کے تمام رشتے دار بھی محظوظ اور مستفیض ہوتے ہیں۔ اگر آپ یہ چاہتی ہیں کہ آپ اپنے شوہر کے دل پر اور اس کے رشتے داروں کے قلوب پر ہمیشہ راج کرتی رہیں تو اپنی صورت سے زیادہ اپنی سیرت کو نکھارنے کی کوشش کریں۔ اپنی گفتگو کو دلنشیں بنائیں اور اپنے اندر قربانی اور ایثار کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ صرف شوہر سے پیار نہ کریں بلکہ اس کے تمام رشتے داروں سے بالخصوص اس کے ماں باپ اور اس کے بہن بھائیوں سے محبت کریں اور ہمہ تن ان کی خدمت کے لئے تیار رہیں تاکہ آپ سے ہمدردی کرنے والی ایک ٹیم سسرال میں موجود رہے۔ جو لڑکیاں شادی کے بعد صرف شوہر کو چاہتی ہیں اور اس کے دیگر رشتے داروں کو خاص اہمیت نہیں دیتیں بالآخر وہ سسرال میں ناکام ہو جاتی ہیں اور رفتہ رفتہ ان کی گرفت ڈھیلی پڑ جاتی ہے۔ آپ ایسی غلطی نہ کریں شوہر کو اپنا بنانے کے لئے آپ اس کے اہل خانہ سے پیار کریں اور اس کے ماں باپ کو اپنے ماں باپ سمجھتے ہوئے ان کی خدمت کریں تاکہ نازک لمحات میں آپ کے سسرال والے آپ کی حمایت ونصرت کے لئے مجبور ہو جائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ کے اندر زبان درازی کی عادت ہے اور یہ عادت سب سے زیادہ خطرناک برائی کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیا کے تجربات بتاتے ہیں کہ جو عورتیں زبان چلاتی ہیں وہ جوتوں پٹتی ہیں۔ عورت سکوت حیا اور تسلیم ورضا کا نام ہے جو عورتیں زیادہ بولتی ہیں ان میں ایک طرح کی بے حیائی پیدا ہوجاتی ہے اور جن میں بے حیائی پیدا ہوجاتی ہے وہ آہستہ آہستہ ہٹ دھرم قسم کی بن جاتی ہیں پھر وہ اپنی بات منوانے کی غلط روش اختیار کرلیتی ہیں اور اس طرح لحہ بہ لحہ ان کی شخصیت پامال ہوتی رہتی ہے۔ عورت محبت، خدمت، خاموشی، کم گوئی اور رضامندی کے ذریعہ ہی کسی کے دل پر حکومت کرسکتی ہے۔ زبان درازی، ہٹ دھرمی اور زورزبردستی جیسی چیزیں عورت کے لئے زہر قاتل ہیں۔ یہ عورت کے حسن سیرت کو تباہ کردیتی ہیں ان سے اجتناب کریں۔ آپ یقین کریں کہ عورت کتنی ہی خوبصورت ہو اگر وہ بد اخلاق اور زبان دراز ہے تو بہت جلد وہ سب کی نظروں سے گرجاتی ہے اور اگر عورت معمولی صورت کی ہو لیکن اس کے اخلاق بے مثال ہوں اور اس کے مزاج میں انکساری ہو اور اس کی گفتگو حد اعتدال میں ہو تو وہ خوبصورت نہ ہونے کے باوجود سب کی آنکھوں کا تارا بنی رہتی ہے۔ حسن صورت سے صرف شوہر ہی مستفیض ہوتا ہے اور حسن سیرت سے سارا خاندان استفادہ کرتا ہے۔ رفتہ رفتہ اپنی زبان پر کنٹرول کریں اور "یَا سَلَامُ" ۱۳۱ مرتبہ روزانہ پڑھا کریں۔ اس وظیفے کی برکت سے انشاء اللہ طبیعت میں سدھار پیدا ہوگا۔ ہرفرض نماز کے بعد اگر گیارہ مرتبہ درودشریف پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں پر دم کرکے اپنے ہاتھوں کو اپنے چہرے پر ملنے کا معمول بنائیں گی تو رفتہ رفتہ آپ کا چہرہ بھی پرکشش ہوجائے گا۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو دیندار خاتون بنائے اور آپ اپنی دینداری اور اپنی فطرت صالحہ کے ذریعہ اپنے شوہر اور اس کے گھر والوں کو مسخر کرنے میں کامیاب ہوجائیں۔ دینداری اور حسن سیرت ہی نسخہ کیمیا ہے اور جسے یہ نسخہ نصیب ہوجائے اسے کون شکست دے سکتا ہے۔

ذاتی جانکاری

سوال از: ترنم کوثر ______ بھنڈارہ

ہاشمی صاحب مجھے آپ سے اپنے شوہر اور اپنے بارے میں ذاتی معلومات چاہئے تھی۔ میرے شوہر کا نام محمد شاہد ہے ان کا نک نیم (Nike Name) عقیل ہے۔ ان کی پیدائش تاریخ ۸ راگست ۱۹۸۴ء ہے۔ ان کی والدہ کا نام آمنہ بی ہے۔

میں اپنے شوہر کے نام کا مفرد عدد، مبارک تاریخ، مبارک نمبر، اور مبارک مہینہ جاننا چاہتی ہوں اور ان کے نام کے دشمن عدد جاننا چاہتی ہوں اور ان کا اسم اعظم بھی بتادیجئے اور میرا نام ترنم کوثر ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۴ر مارچ ۱۹۸۵ء ہے۔ میری والدہ کا نام رمیزا بیگم ہے۔ میرے نام کا مفرد عدد، مبارک تاریخ، مبارک مہینہ، مبارک عدد، لکی نمبر بتادیجئے اور ہمارے دونوں کے مفرد عدد میں کوئی ٹکراؤ تو نہیں یہ بھی بتادیجئے اور میرا اسم اعظم بھی بتادیجئے اور ہمیں جیسے کوئی کام یا اور کچھ شروع کرنا ہے تو وہ ہمیں کس مہینے میں کس تاریخ کو کرنا ہمارے حق میں زیادہ بہتر ہوگا۔

اور ہمارے لئے دعا کیجئے گا کہ ہماری شادی شدہ زندگی اچھی ہو۔ اور ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھئے گا۔

جواب

آپ کے شوہر کے نام کا مفرد عدد ۶ ہے۔ ان کے لئے مبارک تاریخیں ۶، ۱۵، ۲۴ ہیں۔ اگر آپ کے شوہر اپنے اہم کام ان تاریخوں میں انجام دیں تو بہتر ہے ان کے لئے اہم عرصہ ۲۲رجولائی سے ۲۳راگست کے درمیان کا ہے۔ دسمبر، جنوری فروری ان کے لئے غیر مبارک ہیں۔ ان مہینوں میں کسی بھی کام کی شروعات سے پرہیز کریں۔ سبزیاں اور پھل انہیں خاص طور سے راس آئیں گی اور وہ افراد اور وہ اشیاء ان کے لئے مبارک ثابت ہوں گی جن کا مفرد عدد ۲، ۴ اور ۸ ہو۔ ان کے دشمن عدد ۳ اور ۶ ہیں۔ یہ دونوں عدد ان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں لیکن قابل تشویش بات یہ ہے کہ آپ کا مفرد عدد ۳ ہے جو محمد شاہد کے مفرد عدد کا دشمن عدد ہے۔ اس لئے اس بات کا اندیشہ ہے کہ آپ دونوں کے درمیان اختلافات نہ پیدا ہوجائیں کیونکہ ۳، اور ۸ اور ۶ اور ۸ ایک ساتھ صحیح سلامت نہیں رہ سکتے۔

آپ کے نام میں ایک مشکل یہ بھی ہے کہ یہ بہر اعتبار ۸ کا دشمن ثابت ہوتا ہے۔ آپ کا مکمل نام ترنم کوثر کا مفرد عدد ۳ ہے اور محمد شاہد کے مفرد عدد ۸ کا دشمن ہے اگر ہم صرف ترنم اور صرف کوثر کے اعداد نکالیں تو ۶ بنتے ہیں اور ۶ بھی ۸ کا دشمن عدد ہے۔ اس لئے بہتر ہے کہ آپ اپنا نام تبدیل کرلیں۔ اگر آپ اپنا ایسا نام رکھ لیں جس کا مفرد عدد ۲ یا ۴ ہو تو بہتر ہے ورنہ پھر ایسا نام رکھیں جس کا مفرد عدد ۳ یا ۶ نہ ہو۔ موجودہ نام میں ازدواجی زندگی میں ہلچل پیدا ہونے کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کے شوہر کا اسم اعظم "یَا حَمِیْدُ" ہے۔ روزانہ عشاء کے بعد ۶۲ مرتبہ اس کا ورد کریں۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۳ ہے۔ اس نام کے لحاظ سے آپ کے لئے مبارک تاریخیں ۳، ۱۲، ۲۱ اور ۳۰ ہیں۔ اور اس نام کے اعتبار سے آپ کا اسم اعظم "یَا لَطِیْفُ" ہے اس کا ورد عشاء کی نماز کے بعد ۱۲۹ مرتبہ کیا کریں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ اس زندگی میں ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا فضل خاص کسی پر ہوجائے تو اسکو زہر بھی نقصان نہیں پہنچاتا اور وہ بڑے سے

بڑے حادثے میں بھی محفوظ رہتا ہے لیکن اسباب کی اس دنیا میں دور اندیش وہ لوگ ہوتے ہیں جو ہر نقصان دہ چیز سے بچیں۔ اس لئے اگر آپ اپنے نام میں مناسب تبدیلی کرلیں تو یہ آپ کے حق میں بہتر ہوگا اور اگر اللہ کا فضل خاص آپ پر ہوجائے تو اعداد کا ٹکراؤ بھی آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ کیونکہ اس دنیا میں ہوتا وہی ہے جو اللہ چاہے۔ اللہ کی مرضی نہ ہو تو چھری کسی انسان کو کاٹ نہیں سکتی اور تریاق کسی انسان کو زندگی نہیں دے سکتا۔ لیکن بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اسباب کا احترام کرنا بھی مومن کی شان ہے اس لئے اسباب کا احترام کرتے ہوئے آپ اپنے نام میں تبدیلی کرلیں اور نام کی تبدیلی کے بعد بھی اس رب پر بھروسہ رکھیں جس کی مرضی کے بغیر اس کائنات میں نہ کچھ ہوا ہے نہ کچھ ہوسکتا ہے۔

خوابوں کا سلسلہ

سوال از: (نام مخفی)

میری پیدائش کی تاریخ مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۸۲ء بروز بدھ بوقت ۲ بجے دوپہر ہے۔ میرے سوالات ہیں۔ سوالوں سے پہلے اپنے ساتھ گزرے ہوئے واقعات لکھ رہا ہوں۔

(۱) مجھے پہلے بھی اور آج بھی لگتا ہے کہ میرے ساتھ ہروقت کوئی طاقت رہتی ہے۔

(۲) آج سے چار سال قبل میں نے خواب دیکھا کہ میں مکہ مدینہ کی زیارت کررہا ہوں اور زیارت کے بعد میں ایک جگہ کھڑا ہوں وہاں سے کچھ دوری پر کچھ لوگ ہیں اور وہاں پر ایک میت بھی ہے۔ وہ میت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ پھر ایک بلند آواز سنائی دیتی ہے اور مجھ سے کہا جاتا ہے آگے بڑھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل کرانے کا شرف آپ کو دیا جاتا ہے۔ میں آگے بڑھتا ہوں اور میری نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ یہ خواب مجھے لگاتار ایک سال تک آتے رہے۔

(۳) ۲۰۰۴ء میں بہت بری طرح سے بیمار پڑا وہ بیماری دو سال تک چلی میرے گھر والوں کے مطابق یہ آسیبی حرکت تھی۔ بیماری کے درمیان بھی میں نے اوپر لکھا خواب کئی بار دیکھا۔

(۴) یہ واقعہ ۱۰ر رجب ۱۴۲۹ھ بروز سوموار دن کے ۱۲ بجے کا ہے۔ اس وقت میں سویا تھا اور خواب میں، میں نے دیکھا کہ اپنی اہلیہ اور خسر کے ساتھ اجمیر میں ہوں اور زیارت کررہا ہوں۔ میری اہلیہ اور سسر نے درگاہ پر فاتحہ پڑھ لی ہے۔ لیکن مجھے فاتحہ کے لئے مٹھائی نہیں مل رہی ہے اس لئے میں پریشان ادھر اُدھر دوڑ رہا ہوں۔ تبھی مجھے ایک بابا نے مجھے میرے نام سے پکارا اور پوچھا کہ تجھے فاتحہ کے لئے شیرینی نہیں مل رہی ہے۔ میں ان کے پاس گیا اور ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں۔؟ انہوں نے جواب دیا کہ جس کے روضہ پر آیا ہے اور اسے ہی نہیں پہچانتا اور اس کے بعد ہاتھ بڑھانے کے لئے بولا اور پھر اس ہاتھ میں خاک رکھ کر بولے مٹھی بند کرلے اور اسے گھر جا کر ہی کھولنا۔ اسی وقت میری نیند ٹوٹ جاتی ہے۔ اور کیا دیکھتا ہوں کہ میرے داہنے ہاتھ میں ماکھولی ہے اور اس کی خوشبو سے سارا گھر معطر ہے۔

(۵) اگلے دن سے لگاتار میں اپنے آپ کو الگ الگ طرح کے مزار کو دیکھ رہا ہوں ساتھ میں اہلیہ بھی ہیں اور جو بھی بابا وہاں پر ہوتے ہیں وہ مجھے ڈانٹ کر یہی کہتے ہیں کہ جا یہاں سے چلا جا۔ تجھے یہاں نہیں وہاں ہونا چاہئے جب میں پوچھتا ہوں کہ کہاں۔؟ تو وہ جواب دیتے ہیں کہ کہاں تجھے پتہ ہے۔

(۶) اس کے بعد سے میں نے نماز پڑھنی شروع کردی نماز پڑھتے وقت مجھے یہی لگتا ہے کہ پوری مجلس میرے ساتھ نماز پڑھ رہی ہے اور خوشبو جو کہ بہت بھینی اور اچھی ہوتی ہے چاروں طرف پھیل جاتی ہے۔ جائے نماز پر پڑھتا ہوں تو اس پر بھی خوشبو اور تسبیح اگر چھوتا ہوں تو اس پر بھی خوشبو سا جاتی ہے۔ بنا جائے نماز کے زمین پر نماز پڑھی تو زمین بھی معطر ہوجاتی ہے۔ میرے داہنے ہاتھ سے جب میں پاک ہوتا ہوں تو بھینی بھینی خوشبو آتی رہتی ہے۔ جس سے کہ میں بہت بے چین ہوجاتا ہوں اس پر میں نے نماز پڑھنا ترک کردی ہے۔

(۷) آج بھی دن میں میں نے خواب دیکھا کہ مجھے کہیں جانے کے لئے کہا جارہا ہے اس کے بعد میں نے دیکھا کہ دو لوگ مجھے ذبح کررہے ہیں۔

میرے سوال یہ ہیں کہ ان خوابوں کی کیا تعبیر ہیں اور مجھے ہی یہ سارے خواب کیوں آتے ہیں جب کہ میں نہ زیادہ پرہیزگار ہوں اور نہ ہی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہوں۔ مجھ میں بھی عملیات کرنے کی خواہش ہے کیا میں کرسکتا ہوں۔؟ جب کہ میں ایک کمپیوٹر انجینئر ہوں۔

کچھ سوالات میری اہلیہ کے ہیں۔ اہلیہ کی تاریخ پیدائش مورخہ ۶ر جون ۱۹۸۰ بروز سنیچر بوقت ظہر وعصر کے بیچ ہے۔

(۱) حسبنا اللہ ونعم الوکیل اس کو پڑھ سکتی ہیں کہ نہیں۔؟

(۲) آپ کے رسالے کے جون ماہ، ورق نمبر ۴۸ پر تقدیر چمکانے والا وظیفہ جو کہ سورۂ مزمل کی آیت ہے۔ اسے پڑھ سکتی (عمل) کرسکتی ہیں کہ نہیں؟

(۳) جو بھی وظیفہ اور عمل رزق کے لئے ہے کیا وہ خود سے لکھ اور عمل کرسکتی ہیں کہ نہیں اور جو نقش اور تعویذ آپ کے رسالے میں ہوتے ہیں وہ خود سے لکھ سکتی ہیں کہ نہیں۔؟

میں جانتا ہوں کہ خط کافی لمبا ہوگیا ہے۔ آپ سے میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اس کا جواب اگلے مہینہ کے شمارے میں شائع کردیں تاکہ میری

بے چینی کم ہو۔

جواب

آپ نے جو خواب دیکھے ہیں وہ سب اچھے خواب ہیں اور ان کی ملی جلی تعبیر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے تبلیغ واصلاح کا کام لے گا اور آپ کو مقبولیت عامہ کی دولت نصیب ہوگی۔ (واللہ اعلم)

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی میت دیکھنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے ان کی امت کی حقیقی صورت دیکھی ہے جو اس وقت مردہ اور بے حس بنی ہوئی ہے۔ جہاں تک نماز روزہ کا معاملہ ہے تو امت اس بارے میں کچھ نہ کچھ مستعد نظر آتی ہے۔ الحمدللہ مسجدیں نمازیوں سے کھچا کھچ بھری رہتی ہیں لیکن جسے کہتے ہیں دین اسلام اور جسے کہتے ہیں تقویٰ اور خوف خداوندی وہ دن بہ دن مفقود ہوتا جارہا ہے اور اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اسلام میں پورے پورے داخل ہوجائیں اور شیطان کی اتباع نہ کریں۔ مردہ امت کو غسل دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ آپ سے اصلاح وتطہیر کا کام لیں گے پھر آپ کی تبلیغ کی خوشبو ہر طرف پھیل جائے گی اور آپ ان بزرگوں کی راہ پر چل پڑیں گے جو ہندوستان میں دین پھیلانے کے لئے گھر گھر میں حق وصداقت کے چراغ روشن کرچکے ہیں اور جن کی پھیلائی روشنی سے آج بھی گھر گھر میں ایمان کا اجالا پھیلا ہوا ہے۔ حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ جیسے بزرگوں کا فیضان ہے کہ ہندوستان میں کروڑوں کی تعداد میں صاحب ایمان موجود ہیں اور انشاء اللہ اسی ہندوستان میں ایک وقت وہ بھی آئے گا جب یہاں کے ہندو جوق درجوق اسلام میں داخل ہوں گے اور اسلام کی شان میں اضافہ کریں گے۔ کیونکہ ہندوستان کے ہندوؤں میں اسلام قبول کرنے کی صلاحیت دوسری اقوام سے زیادہ ہے۔ اگر یہودیوں اور نصرانیوں کی پھیلائی ہوئی نفرت کے جال اپنے منفی اثرات نہ چھوڑتے تو ہندوؤں کی ایک بڑی جماعت حلقہ بگوش اسلام ہوچکی ہوتی لیکن یہودیوں، نصرانیوں اور فرقہ پرستوں کی گندی سیاست کی وجہ سے اسلام اور مسلمان بدنام ہورہے ہیں اور اچھی سوچ رکھنے والے ہندو بھی اسلام کے بارے میں کنفیوژن کا شکار ہوگئے ہیں۔

آپ کے خوابوں سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اسلام کی تبلیغ تو اس ملک میں ہوکر رہے گی اور انشاء اللہ اس میں آپ بھی کوئی اہم رول ادا کریں گے۔

آپ سے گزارش ہے کہ آپ نماز کی پابندی رکھیں اور اللہ سے تبلیغ ودین کی توفیق طلب کرتے رہیں کہ اس کی عطا کردہ توفیق کے بغیر نہ انسان خود عمل کرسکتا ہے اور نہ ہی دوسروں کو کسی اچھے عمل کی طرف متوجہ کرسکتا ہے۔ آپ بیشک آسیبی اثرات کا بھی شکار رہے اور آپ کو اکثر جو یہ محسوس ہوا کہ کوئی آپ کے ساتھ ہے وہ سب اثرات کا چکر تھا لیکن اس وقت آپ اثرات وغیرہ کا شکار نہیں ہیں۔ لیکن آپ کا یہ فرمانا کہ آپ نے نماز ترک کردی ہے ایک غلط خبر ہے۔ اللہ تعالیٰ جس شخص کو اچھے اچھے خوابوں کے ذریعہ خوشخبریاں دے رہا ہو ایسا شخص بھی اگر نماز اور حسن عمل سے غافل ہوجائے تو بہت تکلیف دہ بات ہے۔

آپ روحانی عملیات کرسکتے ہیں لیکن اس کیلئے آپ کو باقاعدہ وقت نکالنا پڑے گا۔ چند سالوں کی محنت اور ریاضت کے بعد آپ اچھے عامل بن کر اللہ کے بندوں کی خدمت کرسکتے ہیں۔

آپ کی اہلیہ رسالے میں دیئے گئے عمل کرسکتی ہیں لیکن صرف اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کے لئے اور اگر وہ اللہ کے دیگر بندوں کی خدمت کرنے کی خواہش مند ہوں تو پھر انہیں بھی باقاعدگی کے ساتھ اس لائن میں قدم رکھنا ہوگا۔ استاد کی رہنمائی کے بغیر انسان جوتا بھی نہیں سی سکتا ہے علم وعمل تو بہت بڑی چیزیں ہیں۔ البتہ رسالے کے جن عملوں کا ذکر آپ کی بیوی نے کیا ہے انہیں کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

خواہ مخواہ کا اعتراض

سوال از: سید غلام محی الدین ——— حیدرآباد

گزشتہ ماہنامہ میں بھی آپ سرورق پر یہ شعر لکھ کر غلطی کئے ہیں گو یہ شعر آپ کا نہیں ہے بلکہ کسی شاعر کا ہے لیکن طبع کرتے وقت آپ کو غور کرنا چاہئے کہ گالی کھائی نہیں جاتی بلکہ سنی جاتی ہے۔ وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کے تعلق سے ایسا شعر استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ اس سے پہلے بھی آپ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ غلطی کئے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں ماضی کا صیغہ استعمال کئے۔ جس کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرایا تھا آپ نے جواباً لکھا کہ غلطی ہوئی ہے۔

اب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل، نہیں ہیں یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتے ہیں۔ پھر آپ اس مرتبہ بھی غلطی کئے ہیں۔ مارچ ۲۰۰۸ء کے پرچہ کے صفحہ ۱۳ اور ۱۴ پر آپ تحریر کئے ہیں کہ۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر حد سے زیادہ مہربانی کرتے تھے

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر حق کا دروازہ کھولا تھا۔

یہ تحریر اس طرح طبع کراتے تو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اظہار ہوتا۔

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر حد سے زیادہ مہربانی کرنے والے ہیں۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت پر حق کا دروازہ کھولے ہیں۔

برائے کرم آئندہ احتیاط برتئے اگر نا چیز سے غلطی ہورہی ہے تو میں آپ سے معافی کا خواستگار ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نصیب

کرے۔ (آمین)

جواب

بے حس بن جانے کے مقابلے میں حساس ہونا اچھی بات ہے لیکن اتنا حساس ہوجانا کہ انسان حساس کم اور وہمی زیادہ محسوس ہو غلط ہے۔ کیونکہ جب کسی انسان کا تقویٰ اور احساس وہم کی شکل اختیار کرلے تو پھر دوسروں کے لئے مشکلات کھڑی ہوتی ہیں اور ان کی صحیح باتوں پر انگلیاں اٹھنے لگتی ہیں۔ آپ نے سنا ہوگا کہ وہم کا علاج حضرت لقمان کے پاس بھی نہیں تھا۔ اور ہم یہ کہتے ہیں کہ اس طرح کی پرہیزگاری جس کے انگ انگ سے وہم کی بو آئے وہ پرہیزگاری نہیں ایک طرح کا مرض ہے اور اس مرض کا علاج کم سے کم اس دنیا میں ممکن نہیں ہے۔

آپ نے طلسماتی دنیا کے سرورق پر جو شعر لکھا گیا تھا اس پر اعتراض اٹھایا ہے۔ غالباً شعر یہ تھا۔

سلام اس پر کہ جس نے گالیاں کھا کر دعائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے زخم کھا کر پھول برسائے

آپ نے اس شعر کو اپنا نشانہ بناتے ہوئے لکھا ہے کہ گالیاں سنی جاتی ہیں کھائی نہیں جاتیں۔ آپ کو اردو زبان کی نزاکتوں اور لطافتوں کا اگر علم ہوتا تو یہ بچکانہ اعتراض ہم پر نہ کرتے۔ آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے ہم عرض کرتے ہیں گالیاں سننے کے مقابلہ میں گالیاں کھانا زیادہ رائج ہے اور اس میں معنویت بھی زیادہ ہے۔ یاد رکھئے کہ بری باتوں کو کان سنتے ہیں اور روح ہضم کرتی ہے اور روح کا معدہ اس چیز کو ہضم کرتا ہے جو چیز صبر وضبط کے ساتھ کھائی جائے۔ ہم بطور مثال ایسے بہت سارے اشعار نقل کرسکتے ہیں جن میں گالیاں کھانے کا کلمہ استعمال ہوا ہے لیکن خواہ مخواہ صفحے سیاہ کرنے سے کیا حاصل۔؟ تاہم مرزا غالب کا ایک شعر ملاحظہ فرمائیں۔

کتنے میٹھے ہیں ترے لب کہ رقیب
گالیاں کھا کے بدمزہ نہ ہوا

فیروز اللغات میں گالی کے باب میں لکھا ہے۔ گالی بکنا گالی دینا، گالی سننا اور گالی کھانا۔ گویا کہ صاحب فیروز اللغات کے نزدیک گالی سننا اور گالی کھانا ایک ہی معانی رکھتا ہے۔ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ جس طرح کا احساس آپ اپنے دامن میں لئے بیٹھے ہیں اس طرح کا احساس تو "زخم" کھانے پر بھی انگلی اٹھا سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ زخم سہے جاتے ہیں کھائے نہیں جاتے۔ گالی کھانے سے جوتے کھانے تک جو انداز بیان ہے اس کی گہرائی میں جائیں آپ کو خود ہی اندازہ ہوجائے گا، محاوروں کی زبان کیا ہوتی ہے اور محاورہ کن الفاظ میں دلچسپ بنتا ہے۔ مکھی پر مکھی مارنے کا نام اردو دانی نہیں ہے اردو کو سمجھنے کے لئے محاوروں کا مطالعہ کیجئے پھر آپ انشاء اللہ خواہ مخواہ کے اعتراض سے خود بخود محفوظ ہوجائیں گے اور آپ کو کسی کے سامنے شرمندگی کا شکار نہیں ہونا پڑے گا۔

آپ کا دوسرا اعتراض بھی بچکانہ ہے۔ لکھنے والے کا ایک انداز بیان ہوتا ہے اور وہ مخصوص قسم کے سیاق وسباق سے وابستہ ہوتا ہے۔ قلم کار کے کسی بھی فقرے کو اس کے سیاق وسباق سے الگ کرکے اگر پڑھیں گے تو خواہ مخواہ اعتراضات ذہن کی وادیوں میں جنگلی بندروں کی طرح اچھلنے لگیں گے اور انسان کی روح کا ذائقہ خراب ہوجائے گا۔

محترم! ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھئے کہ جب بھی کسی صاحب تحریر پر اعتراض کریں تو پہلے اس صاحب تحریر کی ساری تحریروں کا مطالعہ سنجیدگی کے ساتھ کرلیں اس کے نظریات پر کم سے کم سرسری سی نظر ڈال لیں پھر اپنی زبان کھولیں، بے سوچے سمجھے زبان ہلادیں گے تو آپ پر تہمت تراشی کرنے کا الزام آئیگا اور اگر آپ دعویٰ ثابت نہ کرسکے تو اللہ کی نظروں میں خاطی قرار پائیں گے۔

قارئین جانتے ہیں کہ ہم حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل ہیں، امت مسلمہ کے برحق طبقات کی طرح ہم بھی اس بات کے قائل ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضۂ اقدس میں بجسدہ حیات ہیں اور ان ہی کے وجود مسعود کی برکت ہے کہ کائنات میں حق پرستی کے غنچے کھلے ہوئے ہیں لیکن مضمون لکھنے کا ایک انداز ہوتا ہے۔ قلم کار کبھی ایسے جملے لکھتا ہے کہ لفظ "ہے" کے مقابلے میں لفظ تھا ہی بھلا معلوم ہوتا ہے۔ جب کہ اس کے معانی حال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ قلم کار کے انداز بیان پر کوئی نظریہ تھوپ دینا اگر جرم نہیں تو پھر ایک طرح کا بچپنا ضرور ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس دنیا میں سب سے آسان کام اعتراض کرنا ہے۔ اعتراض گلیوں میں گلی ڈنڈا کھیلنے والے نابالغ بچے بھی کرسکتے ہیں۔ جہاں تک اردو کا معاملہ ہے تو ہم یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ آپ کا املا صحیح نہیں ہے لیکن آپ کے اس خط میں املے کی غلطیاں موجود ہیں جو اس بات کی علامت ہیں کہ آپ اردو کی لطافتوں اور گہرائیوں سے واقف ہی نہیں ہیں اگر آپ اردو زبان کے صحیح مضمون سے شناسا ہوتے تو اس طرح کے اعتراضات کرنے سے آپ کو حیا آتی۔

آپ نے آخر میں معافی بھی طلب کرلی ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ اعتراض کرتے وقت آپ کو کنفیوژن تھا۔ چلئے ہم نے معاف کیا اور ہم بھی یہ دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین ہم سب کو عظمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شناسائی نصیب کرے اور ہم سب کو بلاوجہ کے اعتراضات اور الزام تراشیوں سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘ ⌘

علم النقوش

قسط نمبر: ۱۲

حسن الہاشمی

نقش معشر

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے دس خانے ہوتے ہیں اور اس نقش کے کل خانوں کی تعداد سو ہوتی ہے۔ اس نقش کے اعداد طبعی ۵۰۵ اور اعداد طرح ۴۹۵ ہیں۔ جن اعداد کو آپ نقش معشر میں پُر کرنا چاہیں تو ان میں سے ۴۹۵ گھٹا کر باقی کو ۱۰ سے تقسیم کردیں اور خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر حسب چال نقش پر کریں۔

اگر تقسیم کے بعد کسر واقع ہو تو اس تفصیل کو ذہن میں رکھیں۔

اگر تقسیم کے بعد ۹ باقی رہیں تو خانہ ۱۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۸ باقی رہیں تو خانہ ۲۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۷ باقی رہیں تو خانہ ۳۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۶ باقی رہیں تو خانہ ۴۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۵ باقی رہیں تو خانہ ۵۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۴ باقی رہیں تو خانہ ۶۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۳ باقی رہیں تو خانہ ۷۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہیں تو خانہ ۸۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر تقسیم کے بعد ایک باقی رہے تو خانہ ۹۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

بعض حضرات کی رائے یہ ہے کہ کسر کتنی بھی ہو تمام اعداد خانہ ۹۱ میں بڑھا دینے چاہئیں تب بھی نقش درست بن جاتا ہے۔

مثلاً اگر کسر میں ۴ کا عدد ہو تو خانہ ۹ میں ۴ عدد کا اضافہ کردینا چاہئے اگر کسر میں ۹ ہو تو خانہ ۹ میں ۹ کا اضافہ کردینا چاہئے۔ اس طرح بھی نقش صحیح بن جاتا ہے اور ہر طرف سے اس کی میزان برابر آجاتی ہے۔

نقش معشر کی چار چالیں ماہرین سے منقول ہیں۔

چال نمبر ایک یہ ہے۔

۴	۱۰	۱۸	۸۴	۸۵	۱۵	۹۴	۹۶	۹۸	۱
۲	۳۴	۶۹	۷۲	۲۷	۲۶	۷۷	۸۰	۱۹	۹۹
۹۵	۷۱	۲۸	۳۳	۷۰	۷۹	۲۰	۲۵	۷۸	۶
۹۳	۲۹	۷۴	۶۷	۳۲	۲۱	۸۲	۷۵	۲۴	۸
۹	۶۸	۳۱	۳۰	۷۳	۷۶	۲۳	۲۲	۸۱	۹۲
۹۰	۴۲	۶۱	۶۴	۳۵	۵۰	۵۳	۵۶	۴۳	۱۱
۱۲	۶۳	۳۶	۴۱	۶۲	۵۵	۴۴	۴۹	۵۴	۸۹
۱۳	۳۷	۶۶	۵۹	۴۰	۴۵	۵۸	۵۱	۴۸	۸۸
۸۷	۶۰	۳۹	۳۸	۶۵	۵۲	۴۷	۴۶	۵۷	۱۴
۱۰۰	۹۱	۸۳	۱۷	۱۶	۸۶	۷	۵	۳	۹۷

یہ نقش خطرناک بیماریوں سے شفا کے لئے ہے۔ اگر کسی شخص نے زہر کھالیا ہو یا کسی شخص کے کوئی زہریلا مادّہ ہو رہا ہو یا کسی شخص کو بجلی نے پکڑ لیا ہو، اس شخص کیلئے یہ نقش بہت مؤثر ثابت ہوگا اور اس نقش کی برکت سے انشاء اللہ شفا حاصل ہوگی۔ اس نقش کو لکھ کر پھر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں۔ اس نقش کو اگر شمس وقمر کی تثلیث یا تسدیس کے وقت لکھیں تو زیادہ مؤثر ثابت ہوتا ہے۔

چال نمبر: ۲

۴۲	۵۲	۶۲	۳۸	۶۵	۳۷	۶۶	۳۴	۶۸	۴۱
۵۰	۱۶	۸۷	۸۹	۹	۸	۹۵	۹۸	۱	۵۱
۵۸	۸۹	۱۰	۱۵	۸۸	۹۷	۲	۷	۹۶	۴۳
۵۷	۱۱	۹۲	۸۵	۱۴	۳	۱۰۰	۹۳	۶	۴۴
۴۵	۸۶	۱۳	۱۲	۹۱	۹۴	۵	۴	۹۹	۵۶
۴۶	۳۲	۷۱	۷۴	۲۵	۲۴	۷۹	۸۲	۱۷	۵۵
۵۴	۷۳	۲۶	۳۱	۷۲	۸۱	۱۸	۲۳	۸۰	۴۷
۵۳	۲۷	۷۶	۶۹	۳۰	۱۹	۸۴	۷۷	۲۲	۴۸
۳۰	۷۰	۲۹	۲۸	۷۵	۷۸	۲۱	۲۰	۸۳	۶۱
۶۰	۴۹	۳۹	۶۳	۳۶	۶۴	۳۵	۶۷	۳۳	۵۹

یہ نقش پاگل پن، جنون، مالیخولیا، جیسے امراض میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اگر اس نقش کو روٹی پر لکھ کر مریض کو کھلائیں تو زبردست فائدہ ہو۔ اگر یہ کرنا ممکن نہ ہو تو اس نقش کو زعفران سے ایک چینی کی پلیٹ پر لکھیں پھر اس کو پانی سے دھو کر اس پانی میں آٹا گوندھیں اور اس آٹے کی روٹی مریض کو کھلائیں انشاءاللہ اس طرح بھی مریض کو فائدہ ہوگا۔ چال نمبر:۳

۱۰	۸۶	۹۴	۶	۹۶	۴	۹۸	۲	۱۰۰	۹
۱۸	۳۳	۶۹	۷۲	۲۷	۲۶	۷۷	۸۰	۱۹	۸۳
۸۴	۷۱	۲۸	۳۳	۷۰	۷۹	۲۰	۲۵	۷۸	۱۷
۱۶	۲۹	۷۴	۶۷	۳۲	۲۱	۸۲	۷۵	۲۳	۸۵
۸۷	۶۸	۳۱	۳۰	۷۳	۷۶	۲۳	۲۲	۸۱	۱۴
۸۸	۵۰	۵۳	۵۶	۴۳	۴۲	۶۱	۶۴	۳۵	۱۳
۱۲	۵۵	۴۴	۴۹	۵۴	۶۳	۳۶	۴۱	۶۲	۸۹
۹۰	۴۵	۵۸	۵۱	۴۸	۳۷	۶۶	۵۹	۴۰	۱۱
۸	۵۲	۴۷	۴۶	۵۷	۶۰	۳۹	۳۸	۶۵	۹۳
۹۲	۱۵	۷	۹۵	۵	۹۷	۳	۹۹	۱	۹۱

یہ نقش تمام آفات سے خواہ وہ ارضی ہوں یا سماوی حفاظت کا ذریعہ بنتا ہے۔ ہر طرح کی حفاظت اور ہر طرح کی کامیابی اور فتوحات کے لئے اس نقش کو کام میں لانا چاہئے۔ یہ نقش اپنے اندر عظیم تاثیر رکھتا ہے اور اس نقش کی برکت سے بگڑے ہوئے کام بن جاتے ہیں۔ یہ نقش اگر دوران سفر ساتھ رہے تو حادثوں سے حفاظت رہے اور کامیابیاں قدم چومیں۔

۱۰	۹۹	۸	۹۴	۹۵	۶	۹۷	۳	۹۲	۱۰
۸۱	۱۹	۸۸	۱۷	۸۵	۸۶	۱۴	۸۳	۱۲	۲۰
۷۱	۷۲	۲۸	۷۷	۲۶	۲۵	۷۴	۲۳	۲۹	۸۰
۴۰	۶۲	۶۳	۳۳	۶۶	۶۵	۳۷	۳۸	۶۹	۳۱
۶۰	۴۹	۵۳	۵۴	۴۶	۴۵	۴۷	۵۸	۴۲	۵۱
۴۱	۵۹	۴۳	۴۴	۵۶	۵۵	۵۷	۴۸	۵۲	۵۰
۷۰	۳۲	۳۳	۶۷	۳۵	۳۶	۶۴	۶۸	۳۹	۶۱
۲۱	۲۲	۷۸	۲۷	۷۶	۷۵	۲۴	۷۳	۷۹	۳۰
۱۱	۸۹	۱۳	۸۷	۱۵	۱۶	۸۴	۱۸	۸۲	۹۰
۱۰۰	۲	۹۸	۴	۵	۹۶	۷	۹۳	۹	۹۱

یہ نقش مقرروں، خطیبوں، وکیلوں، لیکچرار کے لئے نیز حکام وافسران کے لئے تیر بہدف نقش ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کی برکت سے زبردست قوت گویائی پیدا ہوتی ہے اور انسان کے اندر جرأت و بے باکی کی صلاحیتیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔

اس نقش کو شرف قمر یا شرف شمس کے اوقات میں لکھنا چاہئے۔

نقش معشر کی مثال برائے کامیابی اور فتوحات۔ آیت کریمہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ۔

آیت کریمہ کے اعداد ۱۳۰۳

اعداد طرح وضع کئے ۴۹۵

اس کے بعد ۱۰ سے تقسیم کیا

۱۰)۸۰۸(۸۰

۸۰

۸

تقسیم کے بعد ۸ باقی رہے، نقش میں کسر آئے گی اور ۲۱ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

چال نمبر:۴ کے اعتبار سے نقش اس طرح بنے گا۔

۸۹	۱۷۹	۸۷	۱۷۴	۱۷۵	۸۵	۱۷۷	۸۲	۱۷۲	۸۰
۱۹۲	۹۸	۱۹۸	۹۶	۱۶۵	۱۶۶	۹۳	۱۶۳	۹۱	۹۹
۱۵۱	۱۵۲	۱۰۸	۱۵۷	۱۰۶	۱۰۵	۱۵۴	۱۰۳	۱۰۹	۱۶۰
۱۳۰	۱۴۲	۱۴۳	۱۱۴	۱۴۶	۱۴۵	۱۱۷	۱۱۸	۱۴۹	۱۱۱
۱۴۰	۱۲۹	۱۳۳	۱۳۴	۱۲۶	۱۲۵	۱۲۷	۱۳۸	۱۲۲	۱۳۱
۱۲۱	۱۳۹	۱۲۳	۱۲۴	۱۳۶	۱۳۵	۱۳۷	۱۲۸	۱۳۲	۱۳۰
۱۵۰	۱۱۲	۱۱۳	۱۴۷	۱۱۵	۱۱۶	۱۴۴	۱۴۸	۱۱۹	۱۴۱
۱۰۱	۱۰۲	۱۵۸	۱۰۷	۱۵۶	۱۵۵	۱۰۴	۱۵۳	۱۵۹	۱۱۰
۹۰	۱۶۹	۹۲	۱۶۷	۹۴	۹۵	۱۶۴	۹۷	۱۶۲	۱۷۰
۱۸۰	۸۱	۱۷۸	۸۳	۸۴	۱۷۶	۸۶	۱۷۳	۸۸	۱۷۱
۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳	۱۳۰۳

دیکھئے اس نقش کی ہر سطر کا میزان برابر ہے۔

حروف صوامت

حق تعالیٰ کی عطا کردہ ایک دولت بیکراں

مولانا حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر: ۱۳

حروف صوامت سے وابستہ اسماء حسنیٰ کے نقوش بھی تیر کی طرح کام کرتے ہیں۔ اگرچہ عاملین زیادہ تر بندش کے کاموں میں حروف صوامت کا استعمال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ حروف صوامت کی طاقت ہر طرح کے امور میں کھل کر سامنے آتی ہے۔ عاملین نے ہر طرح کے کاموں میں حروف صوامت کا استعمال مختلف ڈھنگ سے کیا ہے۔ اس باب میں ہم حروف صوامت سے وابستہ اسماء حسنیٰ کے نقوش نقل کرر ہے ہیں اور قارئین کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ اس طریقہ کو ایک خاص فوقیت حاصل ہے۔ آپ اس طریقہ کو اپنے تجربہ میں لائیں۔ انشاءاللہ کبھی مایوسی کا سامنا کرنا نہیں پڑے گا۔

حروف صوامت کا سب سے پہلا حرف الف ہے۔ اس حرف سے اللہ تعالیٰ کے سات صفاتی نام شروع ہوتے ہیں۔

اللہ	۶۶
احد	۱۳
اول	۳۷
آخر	۸۰۱
احکم الحاکمین	۲۲۹
الہ	۳۶
اعلیٰ	۱۱۱
میزان	۱۲۹۳

اس میزان میں الف کے ملفوظی اعداد شامل کرلیں۔ ۱۲۹۳+۱۱۱=۱۴۰۴ مجموعہ ہوا۔ اس میں طالب مع والدہ کے اعداد بھی شامل کرلیں اور نقش مثلث خالی البطن تیار کریں۔ نقش کے درمیان میں اپنا مقصد لکھیں۔

مثال کے طور پر سلیم احمد ابن عارفہ کے نام برائے رزق مثلث خالی البطن بنانا ہے تو اس کا طریقہ یہ ہوگا۔ سب سے پہلے سلیم احمد ابن عارفہ کے اعداد ملفوظی نکالیں گے۔

سلیم احمد، عارفہ۔ اعداد ملفوظی	۹۶۶
ان میں شامل کئے اعداد مذکورہ	۱۴۰۴
رزق کے اعداد کا اضافہ کیا	۳۰۷
اس میزان کو ۱۲ سے تقسیم کریں گے	۱۲)۲۶۷۷(۲۲۳

۲۴
۲۷
۲۴
۳۷
۳۶
۱

۲۲۳ کو پہلے خانہ میں رکھ کر گنا کرتے چلیں گے۔ چونکہ نقش میں کسر ہے اس لئے چھٹے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ کریں گے۔

نقش کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۸	۳
۵	یہاں مقصد لکھیں گے	۷
۶	۴	۲

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۲۳	۱۷۸۵	۶۶۹	۲۶۷۷
۱۱۱۵	برائے رزق	۱۵۶۲	۲۶۷۷
۱۳۳۹	۸۹۲	۴۴۶	۲۶۷۷
۲۶۷۷	۲۶۷۷	۲۶۷۷	

دیکھئے ہر طرف سے میزان ۲۶۷۷ آرہی ہے۔

نقش کسی کے لئے بھی تیار کریں اس کے نام اور والدہ کے نام کے ملفوظی اعداد نکال کر ان میں ۱۴۰۴ کا اضافہ کریں۔ اس کے بعد جس مقصد کے لئے نقش بنارہے ہیں اس کے اعداد ابجد قمری سے نکال کر شامل کردیں کل اعداد کو ۱۲ سے تقسیم کریں جو حاصل تقسیم ہو اس کو خانہ اول میں رکھ کر دگنے کرتے چلے جائیں اگر نقش میں کسر ہو جو تقسیم کے بعد جتنے بھی اعداد بچیں ان کو خانہ ۶ میں بڑھادیں۔ باقی چال حسب سابق چلیں۔ انشاء اللہ نقش صحیح بن جائے گا اور زبردست قوت حاصل ہوگی۔

ایک بات یاد رکھیں حروف صوامت میں سے جن حروف کے اعداد طاق ہیں ان کا مثلث بنانا چاہئے اور اگر مثلث خالی البطن بنائیں تو افضل ہے اور اگر حرف کے اعداد مثبت ہوں تو پھر نقش مربع بنانا چاہئے۔ مربع میں مقصد نقش کے نیچے لکھ دینا چاہئے۔ مذکورہ نقش جس میں حرف صوامت الف سے مدد لی گئی ہے۔ اسی وقت تیار کریں جب چاند منزل شرطین میں ہو تو اس نقش کی طاقت کئی گنا بڑھ جائے گی۔

حروف صوامت میں سے دوسرا حرف ''ح'' ہے اس کے ملفوظی اعداد ۹ ہیں۔ اس حرف سے شروع ہونے والے اسماء الٰہی یہ ہیں۔

حیٌّ ۱۸
حامدٌ ۵۳
حمیدٌ ۶۲
حکمٌ ۶۸
حاکم ۶۹
حکیم ۷۸
حسیب ۸۰
حلیم ۸۸
حق ۱۰۸
حنان ۱۰۹
حافظ ۹۸۹
حفیظ ۹۹۸
۲۷۲۰

ان میں حرف ح کے ملفوظی اعداد جمع کئے۔ ۲۷۲۰+۹=۲۷۲۹ میزان آیا۔ اگر ہمیں طاہر ابن محمودہ کا نقش برائے ترقی بنانا ہے تو کارروائی اس طرح کریں گے۔

طاہرہ، محمودہ کے اعداد ملفوظی = ۵۷۵۔

۵۷۵ میں شامل کئے اعداد مذکورہ ۵۷۵+۲۷۲۹=۳۳۰۴۔ حسب قاعدہ ان میں ۳۰ وضع کرکے ۴ سے تقسیم کیا۔

۳۳۰۴
۳۰
۴)۳۲۷۴(۸۱۸
۳۲
۰۷
۴
۳۴
۳۲
۲

تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے۔ نقش میں کسر آئے گی اور نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۸۱۸	۸۳۲	۸۲۹	۸۲۵
۸۳۰	۸۲۴	۸۱۹	۸۳۱
۸۲۳	۸۲۷	۸۳۴	۸۲۰
۸۳۳	۸۲۱	۸۲۲	۸۲۸

اس نقش کو جس میں حرف 'ح' سے مدد لی گئی ہے اگر اس وقت بنائیں جب چاند منزل نثرہ میں ہو تو اس کی طاقت دگنی ہوجائے گی۔

مربع والے نقوش میں طالب کے عناصر کا خیال رکھیں اور جو طالب کا عنصر ہو اس کے مطابق نقش کی چال متعین کریں۔

حروف صوامت کی طاقت ظاہر و باہر ہے۔ اور ان حروف سے ہر طرح کے کاموں میں مدد لی جاسکتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ عامل تمام شرائط کو ملحوظ رکھے اور نقوش چاند کی منزلوں کے اعتبار سے صحیح وقت میں پُر کرے اور متعینہ بخورات کا بھی اہتمام کرے پھر دیکھیں کس طرح نتائج فی الفور برآمد ہوتے ہیں۔

بیشک اس دنیا میں کوئی بھی کام اسی وقت بنتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو، لیکن اسباب اور تدابیر کا اختیار کرنا بھی توفیق الٰہی پر منحصر ہے اور توفیق الٰہی ان ہی لوگوں کو عطا ہوتی ہے جن کے کام بنانے کی مشیت فیصلہ فرمالے۔ خوش نصیب اور دور اندیش ہیں وہ لوگ جو اپنے کاموں میں اسباب اور تدابیر کو ملحوظ رکھتے ہیں اور پھر اپنے اس رب کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہیں جو کسی کی بھی محنت کو ضائع نہیں ہونے دیتا۔

عاملین کو چاہئے کہ وہ ہر نقش کو صحیح طریقہ سے صحیح وقت پر تیار کرلے اور پھر اللہ کے فضل پر بھروسہ کرے۔ انشاء اللہ حیرتناک نتائج کا وہ خود دیدار کریگا۔

قسط نمبر: ۳۷

کرشماتِ جفر

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

روزگار حاصل کرنے کا ایک عجیب وغریب فارمولہ

اس فارمولہ میں سورۂ اعراف کی آیت وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْأَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيهَا مَعَايِشَ سے مدد لی جاتی ہے۔ اس آیت کے اعداد ۲۱۹۹ ہیں۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ طالب کے اعداد مع والدہ کے نکال کر اس میں مذکورہ آیت کے اعداد شامل کرلیں اور اس میں "برائے حصول روزگار" کے اعداد ۷۸۲ بھی شامل کرلیں۔ حسب قاعدہ نقش آتشی چال سے تیار کریں۔

آیت کے حروف الگ الگ حروف میں لکھیں۔ دوسری سطر میں طالب مع والدہ کے حروف الگ الگ لکھیں۔ تیسری سطر میں برائے روزگار کے حروف بھی الگ لکھیں۔ ان تینوں سطروں کے کل حروف کو عناصر کے اعتبار سے الگ الگ کرکے ان میں سے سعد اور نحس حروف الگ الگ کرکے ہر عنصر کے دو نقش بنائے۔ ایک نقش نحس حروف کا اور ایک نقش سعد حروف کا۔ پھر ان نقوش کو اس طرح استعمال کریں۔

آتشی حروف کا نقش جو سعد حروف سے بنایا گیا ہو اس کو انار یا امرود یا کسی پھل دار درخت کی لکڑی جلا کر اس میں جلادیں۔

آتشی حروف کا نقش جو نحس حروف سے بنایا گیا ہو۔ کیکر، نیم یا بیری کے درخت کی لکڑی جلا کر اس میں جلادیں۔ بادی حروف کا نقش جو سعد حروف سے لکھا گیا ہو اس کو کسی پھل دار درخت پر لٹکادیں۔ بادی حروف کا نقش جو نحس حروف سے لکھا گیا ہو اس کو بیری یا کیکر کے درخت پر لٹکادیں۔ آبی حروف کا نقش جو سعد حروف سے بنایا گیا ہو اس کو بہتے ہوئے پانی میں ڈال دیں۔ آبی حروف کا نقش جو نحس حروف سے لکھا گیا ہو اس کو ٹھہرے ہوئے پانی میں ڈالدیں۔ خاکی حروف کا نقش جو سعد حروف سے بنایا گیا ہو اس کو کسی باغ کی زمین میں دبادیں یا کسی آباد مکان میں دبادیں۔

خاکی حروف کا نقش جو نحس حروف سے بنایا گیا ہو اس کو کسی ویران مکان میں یا پھر کسی قبرستان کی زمین میں دبادیں۔ یہ سب کرنے کے بعد وہ نقش جو آتشی چال سے بنایا گیا تھا اس کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے بازو پر باندھ لیں یا اپنے گلے میں ڈال لیں۔ حیرتناک نتائج برآمد ہوں گے اور بہت جلد روزگار میسر آئے گا انشاء اللہ۔

عناصر کے اعتبار سے حروف کا جدول یہ ہے

عنصر	حروف
آتشی	ا ہ ط م ف ش ذ
بادی	ب و ی ن ص ت ض
خاکی	د ح ل ع ر خ غ
آبی	ج ز ک س ق ث ظ

سعد اور نحس کی تفصیل یہ ہے۔

	سعد		نحس
آتشی سعد	ا ہ م ط	نحس	ف ش ذ
آبی سعد	ک س ق	نحس	ج ز ث ظ
بادی سعد	ی ن ص	نحس	ب و ت ض
خاکی سعد	ح ل ع ر	نحس	د خ غ

اس تفصیل کو اب ایک مثال کے ذریعہ سمجھیں۔

نعیم زبیر ابن شاہدہ کے لئے برائے روزگار نقش بنانا ہے اس کے لئے سب سے پہلے یہ کرنا ہوگا کہ نعیم زبیر ابن شاہدہ کے اعداد نکالیں گے۔

نعیم زبیر	۳۸۹
شاہدہ	۳۱۵
	۷۰۴
اس میں آیت کے اعداد شامل کئے	۲۱۹۹
برائے روزگار کے اعداد بڑھائے	۷۸۲
	۳۶۸۵
قانون کے وضع کئے	۳۰
	۳۶۵۵

۴) ۳۶۵۵ (۹۱۳
۳۶
×۵
۴
۱۵
۱۲
۳

تقسیم کے بعد ۳ باقی رہے، نقش میں کسر ہے۔ پانچویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۹۲۱	۹۲۴	۹۲۷	۹۱۳
۹۲۶	۹۱۴	۹۲۰	۹۲۵
۹۱۵	۹۲۹	۹۲۲	۹۱۹
۹۲۳	۹۱۸	۹۱۶	۹۲۸

اس نقش کو تیار کر کے صحیح وقت میں اپنے پاس رکھیں اور پہلے یہ کارروائی کریں۔ آیت کے حروف اس طرح لکھیں۔

و ل ق د م ک ن ک م ف ی ا ل ا ر ض و ج
ع ل ن ل ک م ف ی ہ ا م ع ا ی ش۔

نعیم زبیر کے حروف مع والدہ۔

ن ع ی م ز ب ی ر ش ا ہ د ہ

برائے روزگار کے حروف۔

ب ر ا ا ے ر و ز گ ا ر

اب ان کو عناصر اور سعد ونحس کے حساب سے الگ الگ کرلیں۔

آتشی۔م م ف ا ا م ف ہ ا م ا ش م ش ا ہ ہ ا ا ا

بادی۔و ن ی ض و ن ی ی ن ی ب ی ب ی و

آبی۔ق ک ک ج ک ز ز گ

خاکی۔ل د ل ر ع ل ل ع ع ر د ر ر ر

سعد ونحس۔

آتشی سعد۔م م ا ا م ہ ا م ا م ا ہ ہ ا ا ا

آبی سعد۔ق ک ک ک ک

بادی سعد۔ن ی ن ی ی ی ن ی ی ی

خاکی سعد۔ل ل ر ع ل ل ع ع ر ر ر ر

آتشی نحس۔ف ف ش ش

آبی نحس۔ج ز ز

بادی نحس۔و ض و ب ب و

خاکی نحس۔د د

آتشی حروف سعد کے کل اعداد ۲۲۳

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۱۹۳(۴۸
۱۶
۳۳
۳۲
۱

تقسیم کے بعد ایک باقی رہا، نقش میں کسر ہے۔ ۱۳ویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۵۵	۵۸	۶۲	۴۸
۶۱	۴۹	۵۴	۵۹
۵۰	۶۴	۵۶	۵۳
۵۷	۵۲	۵۱	۶۳

اس نقش کو نعیم زبیر اپنے ہاتھوں سے انار یا امرود کی لکڑی جلا کر اس میں ڈالیں گے۔

آتشی حروف نحس کے کل اعداد ۷۶۰

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۷۳۰(۱۸۲
۴
۳۳
۳۲
۱۰
۸
۲

نقش میں کسر ہے نقش کے نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۸۹	۱۹۳	۱۹۶	۱۸۲
۱۹۵	۱۸۳	۱۸۸	۱۹۴
۱۸۴	۱۹۸	۱۹۱	۱۸۷
۱۹۲	۱۸۶	۱۸۵	۱۹۷

اس نقش کو بیری یا کیکر کے درخت کی لکڑیاں جلا کر اس میں جلایا جائے گا۔ نعیم زبیر اپنے ہاتھ سے جلائیں گے۔

بادی حروف سعد کے کل اعداد ۲۱۰

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۱۸۰(۴۵
۱۶
۲۰
۲۰
×

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۸	۵۳	۵۱	۵۸
۵۹	۵۰	۵۶	۴۵
۵۴	۴۷	۵۷	۵۲
۴۹	۶۰	۴۶	۵۵

اس نقش کو نعیم زبیرا اپنے ہاتھوں سے ہرے کپڑے میں پیک کرکے کسی پھل دار ہرے بھرے درخت پر لٹکائیں گے۔

حروف بادی نحس کے کل اعداد ۸۲۲ ہیں۔

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۷۹۲(۱۹۸
۴
۳۹
۳۶
۳۲
۳۲

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۰۱	۲۰۶	۲۰۴	۲۱۱
۲۱۲	۲۰۳	۲۰۹	۱۹۸
۲۰۷	۲۰۰	۲۱۰	۲۰۵
۲۰۲	۲۱۳	۱۹۹	۲۰۸

اس نقش کو بیری یا کیکر کے درخت پر لٹکادیں۔

آبی حروف سعد کے کل اعداد ۱۸۰ ہیں۔

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۱۵۰(۳۷
۱۲
۳۰
۲۸
۲

نقش میں کسر ہے نویں خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔

۷۸۶

۵۱	۳۷	۴۴	۴۸
۴۳	۴۹	۵۰	۳۸
۴۶	۴۲	۳۹	۵۳
۴۰	۵۲	۴۷	۴۱

اس نقش کو آٹے میں گولی بنا کر آب جاری میں ڈال دیا جائے گا۔ نعیم زبیرا اپنے ہاتھوں سے ڈالیں گے۔

آبی حروف نحس کے کل اعداد ہیں ۱۷

قانون کے وضع کئے ۱۲

مربع کا نقش نہیں بن سکے گا۔ مثلث کا نقش بنائیں گے۔

۳)۵(۱
۳
۲

تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے نقش میں کسر ہے چوتھے خانہ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۷	۸	۲
۱	۶	۱۰
۹	۳	۵

اس نقش کو آٹے میں گولی بنا کر نعیم زبیرا اپنے ہاتھوں سے ٹھہرے ہوئے پانی میں ڈالیں گے۔

خاکی حروف سعد کے کل اعداد ہیں ۱۳۳۰

قانون کے وضع کئے ۳۰

۴)۱۳۰۰(۳۲۵
۱۲
۱۰
۸
۲۰
۲۰
x

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۳۳۴	۳۴۹	۳۲۸	۳۳۹
۳۲۷	۳۴۰	۳۳۳	۳۳۰
۳۳۷	۳۲۶	۳۳۱	۳۳۶
۳۳۲	۳۳۵	۳۳۸	۳۲۵

اس نقش کو کسی باغ کی زمین میں دبانا ہے۔
خاکی حروف نحس کے کل اعداد ہیں۔ ۸
نقش نہیں بن سکے گا۔ اس لئے ان حروف کو نظر انداز کردیں گے۔ یہ ایک انوکھا فارمولہ ہے اور اس کے ذریعہ روزگار عجیب وغریب طریقہ سے حاصل ہوتا ہے۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

علم الاعداد

عددِ زندگی

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

آخری قسط

عددزندگی ۹

خوبیاں: ہمدردی کرنا، لوگوں کی دستگیری کرنا، علم حاصل کرنیکا ذوق۔

کلیدی خصوصیات: انسانیت نواز، دوستی کا مزاج، رومانٹک فطرت، مقناطیسی کشش۔

خامیاں: متلون مزاج، توجہ کی کمی اپنی عقل کو اپنا امام سمجھنے کی غلطی۔

جن حضرات کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ بنتا ہے وہ مکمل شخصیت کے مالک ہوتے ہیں کیونکہ ۹ کا عدد انتہاءِ کمالات کا عدد ہے اور تمام اعداد اس ایک عدد میں سموئے ہوئے ہیں۔

جن حضرات کا عدد ۹ ہوتا ہے وہ اچھے رہنما بن سکتے ہیں ان میں دوستی کا رجحان ہوتا ہے۔ یہ انسانوں سے ہمدردی کرنے کا جذبہ رکھتے ہیں ان میں انسانیت نوازی ہوتی ہے۔ ۹ عدد والے اچھے رہنما، اچھے قائد اور اچھے لیڈر ثابت ہوتے ہیں۔ محبت کرنا ان کی فطرت ہوتی ہے یہ اپنے اندر مقناطیسی کشش رکھتے ہیں اور عورتیں خصوصیت کے ساتھ ان کی طرف مائل رہتی ہیں۔ یہ کسی کو بھی اپنا بنانے کے فن سے واقف ہوتے ہیں۔ ان کا ادراک بھی کافی بڑھا ہوا ہوتا ہے۔ مدد کرنا ان کی عادت ثانیہ ہوتی ہے انہیں سفر کرنے کا شوق ہوتا ہے۔ یہ لوگ وسیع النظر ہوتے ہیں اور دریا دل بھی ہوتے ہیں۔

۹ عدد کے لوگوں میں یہ کمی ہوتی ہے کہ یہ لوگوں کو پہچان نہیں پاتے اور اکثر لوگ انہیں استعمال کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں یہ کچھ بے صبرے سے ہوتے ہیں اور متلون مزاجی ان کی فطرت کا جزو ہوتی ہے۔ یہ خود کو غیر ضروری طور پر دوسروں پر قربان کردیتے ہیں ان کو اپنے غصے پر کنٹرول رکھنا چاہئے۔

۹ کا مفرد عدد ۱۸ سے بھی بنتا ہے اور ۲۷ سے بھی۔ ان دونوں صورتوں میں ان کے اثرات الگ الگ مرتب ہوتے ہیں۔ دیکھئے ذیل میں دی گئی تاریخوں میں ۹ کا مفرد عدد دو طریقوں سے برآمد ہورہا ہے۔

(۱) تاریخ پیدائش ۲۴ مارچ ۲۰۰۷ء

۲۴
۳
۲۰۰۷
۲۰۳۴ ۹=۲۷=۲۰۳۴

(۲) تاریخ پیدائش ۲ جنوری ۱۹۰۵ء

۲
۱
۱۹۰۵
۱۹۰۸ ۹=۱۸=۱۹=۸

اگر ۹ کا عدد ۲۷ سے بن رہا ہو تو یہ عزت وطاقت کا عدد ہے۔ اور یہ بہت مبارک عدد ہے۔ اس عدد سے تعلق رکھنے والے لوگ بالعموم دانشور ہوتے ہیں ان کی مقبولیت عام ہوتی ہے، یہ لوگ جلد مال دار ہونے کی اسکیمیں مرتب کرتے ہیں لیکن یہ ان کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے ان کو چاہئے کہ یہ خود کو حد اعتدال میں رکھیں۔ یہ لوگ بالعموم کامیاب زندگی گزارتے ہیں۔

اگر ۹ کا عدد ۱۸ سے بن رہا ہو تو یہ جنگ کا نمبر ہے جو کشمکش کو ظاہر کرتا ہے، یہ جنگ خواہ مخواہ کی دشمنی، مسائل کی کثرت، ایکسیڈنٹ، دھماکوں اور شوروغل کا نمبر ہے لیکن یہ نمبر حصول اقتدار، دولت اور عروج کا بھی نمبر ہے۔ اکثر مصنفین، لیکچرار، مقررین اور انتظامیہ سے منسلک لوگوں کا نمبر ۱۸ سے ۹ بنتا ہے۔ یہ شخص وقتی طور پر کوئی جنگ ہار سکتا ہے لیکن یہ شکست تسلیم نہیں کرتا اور یہ ہاری ہوئی جنگ جیت بھی جاتا ہے۔

آیئے اب ان دونوں تاریخوں کو بنیادی چارٹ میں رکھ کر دیکھیں اور اندازہ کریں کہ کونسی تاریخ پیدائش اس طرف اشارہ کررہی ہے۔

بنیادی چارٹ یہ ہے۔

۹	۶	۳
۸	۵	۲
۷	۴	۱

پہلی تاریخ پیدائش کو بنیادی چارٹ میں رکھا تو صورت یہ بنی۔

		۳
		۲۲
۷	۴	

اس چارٹ میں ایک موجود نہ ہونے کی علامت یہ ہے کہ صاحب عدد میں خود مختاری کا حوصلہ نہیں ہے اور اس کی قوت ارادی بھی مستحکم نہیں ہے، اس بات کی ضرورت ہے کہ اس کے اندر حوصلہ اور ولولہ پیدا کیا جائے۔

۲ کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کا ادراک اور شعور بہت بڑھا ہوا ہے لیکن یہ شخص اپنے وجود پر ہمیشہ توجہ نہیں دیتا اس کو چاہئے کہ زندگی میں ایک طرح کا توازن پیدا کرے کیونکہ حد سے زیادہ حساس ہونا بھی اچھی بات نہیں ہے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد بہت دلچسپ انسان ہے، پرجوش بھی ہے اور لوگوں پر اپنی اچھی گفتگو کی وجہ سے اچھا اثر چھوڑتا ہے اس کا چہرہ پرکشش ہے اور یہ اپنے ہم عصروں میں مقبول بھی ہے۔

۴ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد ایک منظم قسم کا انسان ہے اور نظم وضبط کو بنائے رکھتا ہے، صاحب عدد وفادار ہے اور قابل اعتماد ہے، اس میں دستکاری کی صلاحیت ہے یا یہ انسان فنکار ہے کہ اپنے دستی فن کی وجہ سے اپنا رعب قائم کرسکتا ہے اگر اس کی قوت ارادی مضبوط ہو تو اس کے بام عروج تک پہنچنے میں کوئی چیز حارج نہیں ہوسکتی۔

اس چارٹ میں ۵ کی عدم موجودگی بے وفائی کو ظاہر کرتی ہے، ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد گھر کے کاموں میں کوئی دلچسپی نہیں رکھتا۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد روحانیت میں خاصی دلچسپی رکھتا ہے اور یہ کسی معاملے میں کسی کی رہنمائی کا محتاج نہیں ہے۔ ۷ کی موجودگی یہ بھی ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد محنت ومشقت کرنے میں کوئی کمی نہیں چھوڑتا اور ہر طرح کے حالات سے سمجھوتہ کرنے کی اس میں زبردست صلاحیت موجود ہے۔

اس چارٹ میں ۸ کی غیر موجودگی بے عملی کو ظاہر کرتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ صاحب عدد خرچ کے معاملے میں غیر منظم ہے۔ ۹ کی غیر موجدگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کاہل اور سست قسم کا انسان ہے اور کاموں میں ٹال مٹول کرتا ہے۔

دوسری تاریخ پیدائش کو چارٹ میں رکھا تو یہ صورت بنی۔

		۹
۲	۵	
۱۱		

اس چارٹ میں ایک عدد کی تکرار یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں اظہار وبیان کی زبردست صلاحیت موجود ہے اور وہ اپنی بات کو بہت اچھے طریقے سے پیش کرسکتا ہے اور ایک منظم قسم کی زندگی گزارنے کا قائل ہے اس کے ارادے مستحکم ہیں اور اس میں سوچنے سمجھنے کی بھی صلاحیت موجود ہے۔

۲ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں فہم وادراک موجود ہے اور یہ پرسکون زندگی گزارنے کا قائل ہے۔

۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد تخیل پسند تو ہے لیکن کسی قدر کم اس کو مزید تخیل پسند ہونا چاہئے۔

۴ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد اپنے کاموں سے غافل رہتا ہے اور اس کے کام اکثر پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ پاتے۔

۵ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ صاحب عدد میں طاقت ہمت ہے لیکن اس کو پابندیاں بالکل گوارہ نہیں ہوتیں۔ پابندیوں کی موجودگی میں یہ کام نہیں کرپاتا اور اس کی طاقت وہمت جواب دیدیتی ہے۔

۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد کو گھریلو کاموں میں دلچسپی نہیں ہے۔

۷ اور ۸ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد اپنی ذات پر انحصار نہیں کرتا اس کو تنہائی سے خوف ہوتا ہے اور اس میں خود اعتباری کا فقدان ہے یہ غیر منظم زندگی گزار رہا ہے اور ایک طرح کا لاپرواہ انسان ہے۔

۹ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ صاحب عدد میں آگے بڑھنے کی صلاحیت موجود ہے اور یہ ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنے کا قائل نہیں ہے۔

کوئی بھی انسان اپنی تاریخ پیدائش کے بنیادی چارٹ سے اپنی شخصیت کو پرکھ سکتا ہے اور اپنی شخصیت کی خامیاں اور خوبیاں سمجھ سکتا ہے، دوراندیش اور عقل مند ہیں وہ لوگ جو اپنی خوبیوں کا ادراک کرکے ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور فہیم وذکی ہیں وہ لوگ بھی جو اپنی خامیوں کا اندازہ کرکے ان سے نجات حاصل کرنے کی فکر کرتے ہیں۔

(ختم شد)

تینتیسویں قسط

مخزن العجائب

حسن الہاشمی

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ علاج

جو شخص تمام اسماءِ حسنیٰ صبح شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لے وہ شخص دشمنوں کے شر سے محفوظ رہے گا۔

☆ اسماء حسنیٰ کو گیارہ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اس شخص کے چہرے پر چھڑکیں اور پلائیں جو آسیب زدہ ہو تو انشاء اللہ فوراً اس کو فائدہ پہنچے گا اور آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

☆ اگر اسماءِ حسنیٰ کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں تو توبہ کی توفیق نصیب ہوگی اور گناہوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

☆ جس مکان میں چوہے ہوں تو اس مکان میں چار کاغذوں پر اسماءِ حسنیٰ لکھ کر ان کو کسی شکورے میں بند کر کے گھر کے چاروں کونوں میں دبادیں۔ انشاء اللہ چوہے بھاگ جائیں گے۔

☆ اسماء حسنیٰ کا نقش ہر طرح کے مسائل میں تیر کی طرح کام کرتا ہے اور اس کی برکت سے مصائب سے نجات ملتی ہے۔ بگڑے کام بن جاتے ہیں اور انسان کو ترقی، مقبولیت اور عروج نصیب ہوتا ہے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۶۹	۸۸۷۳	۸۸۷۶	۸۸۶۲
۸۸۷۵	۸۸۶۳	۸۸۶۸	۸۸۷۴
۸۸۶۴	۸۸۷۸	۸۸۷۱	۸۸۶۷
۸۸۷۲	۸۸۶۶	۸۸۶۵	۸۸۷۷

غائب کی واپسی کے لئے

سورۂ تین کو اگر دو ہزار مرتبہ پڑھ کر غائب کی واپسی کی دعا کریں تو وہ فوراً واپس آئے گا۔

☆ مفلسی سے نجات پانے کے لئے سورۂ تین کا ورد روزانہ ستر مرتبہ کریں اور اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ انشاء اللہ مفلسی سے نجات ملے گی۔

☆ نیا چاند دیکھ کر سورۂ تین گیارہ مرتبہ پڑھے اور اس کا نقش دیکھے تو پورا مہینہ آرام سے نکلے۔ سورۂ تین کا نقش ہر طرح کی مصیبت میں کام آتا ہے اور انسان کو مصیبت سے نجات دلاتا ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۵۶۱	۲۵۶۴	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۵
۲۵۵۶	۲۵۷۰	۲۵۶۲	۲۵۵۹
۲۵۶۳	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۹

مالدار بننے کے لئے

مال دار بننے کے لئے بسم اللہ کے اس نقش کو ایک ہزار بار روزانہ لکھے اور آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے۔ بفضل خداوندی مال دار ہو جائے نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ اس عمل کو چالیس روز تک جاری رکھنا ہے۔

۷۸۶

۱۹۶	۱۹۹	۲۰۲	۱۸۹
۲۰۱	۱۹۰	۱۹۵	۲۰۰
۱۹۱	۲۰۴	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۹۲	۲۰۳

برائے پیغام نکاح

اگر کسی لڑکی کی نسبت نہ طے ہوتی ہو تو سورۂ طٰہٰ کا نقش نوچندی جمعرات کو لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور وہ لڑکی روزانہ سات روز تک سورۂ طٰہٰ کی تلاوت کرتی رہے۔

انشاء اللہ اسی ماہ اس کا رشتہ طے ہو جائیگا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۸۲۲	۹۹۸۲۵	۹۹۸۲۸	۹۹۸۱۵
۹۹۸۲۷	۹۹۸۱۶	۹۹۸۲۱	۹۹۸۲۶
۹۹۸۱۷	۹۹۸۳۰	۹۹۸۲۳	۹۹۸۲۰
۹۹۸۲۴	۹۹۸۱۹	۹۹۸۱۸	۹۹۸۲۹

سحر وآسیب سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص سحر یا آسیب کا شکار ہو تو مندرجہ ذیل نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں اور یہی نقش لگاتار اکیس روز تک طشتری پر لکھ کر مریض کو پلائیں۔ انشاء اللہ اثرات کسی بھی طرح کے ہوں ان سے نجات مل جائیگی۔

۷۸۶

۲۵۶۱	۲۵۶۴	۲۵۶۸	۲۵۵۴
۲۵۶۷	۲۵۵۵	۲۵۶۰	۲۵۶۵
۲۵۵۶	۲۵۷۰	۲۵۶۲	۲۵۵۹
۲۵۶۳	۲۵۵۸	۲۵۵۷	۲۵۶۹

سحر کو ختم کرنے کے لئے

مندرجہ ذیل طلسم کو مسحور کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ سحر سفلی فوراً باطل ہوجائے گا۔ طلسم یہ ہے۔

|||| ب |||| ت |||| ث |||| ج |||| ح |||| خ |||| د |||| ذ |||| ر |||| ز |||| س |||| ش |||| ص |||| ط |||| ظ |||| ع |||| ض |||| ف |||| ق |||| ک |||| ل |||| ل |||| م |||| ن |||| و |||| ھ |||| ی

سحر وآسیب کے اثرات مٹانے کے لئے

کسی گھر میں اگر آسیب کے اثرات ہوں یا سحر مدفونہ ہو یا اگر کسی گھر کے مختلف افراد آسیب کا شکار ہوں تو ان کے لئے یہ علاج تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ طریقہ علاج یہ ہے کہ مٹی کا ایک بڑا سا چراغ جلائیں اس چراغ کو لگاتار تین دن تک جلانا ہے۔ فتیلہ ایک ہی رہے گا لیکن اس کو تین دن اور تین راتوں تک برابر جلانا ہے۔ چراغ کے سامنے بیٹھ کر ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات کو سورۂ بقرہ کی تلاوت کرنی ہے۔ انشاء اللہ تین دن اور تین رات میں اثرات آسیب اور سحر کے اثرات باطل ہوجائیں گے۔

روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت کے بعد پانی پر دم کرتے رہیں اور گھر کے سب افراد کو یہ پانی پلاتے رہیں۔ انشاء اللہ اس پانی کی برکت سے اثرات ختم ہوجائیں گے۔ فتیلہ اس طرح بنے گا۔

بحق مہتر سلیمان ابن داؤد علیہ السلام
یا لومانیل سلیقون
یابکتانوش

اللہ

فکشفنا عنک غطاءک فبصرک الیوم حدید

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

بحق متهر سليمان ابن داؤد عليه السلام يالومائيل سليقون يابكتانوش ناديا عليا مظهر العجائب تجده عونا لک فی النوائب كل هم و غم سينجلی بنوتک يامحمد و بولايتک يا علی. اليقا مليقا تليقا انت تعليم مافی قلوبهم.

ہر طرح کے جادو کو ختم کرنے کے لئے

جادو سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نقش بھی بہت مفید اور موثر ثابت ہوتا ہے۔ یہ نقش نو عدد لکھیں۔ ایک نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں، ایک نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں، سات نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر اس طرح پئیں کہ ایک نقش بوتل میں ڈال کر اس کا پانی تین دن تک پئیں دن میں تین بار۔ صبح ناشتے کے بعد، دوپہر کھانے کے بعد، رات کو کھانے کے بعد۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاسریع یاقدیم یاقاہر یاقادر علی کلی شئی

✡	آاا	#
آاا	#	✡
#	✡	آاا

یاسریع یاقدیم یاقاہر یاقادر علی کلی شئی

قَالَ مُوسٰی مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرِ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ
اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ
وَ يُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ.

میاں بیوی کے درمیان سحر

اگر جادو کے اثر سے میاں بیوی کے تعلقات میں خرابی آ رہی ہو اور دونوں ایک دوسرے سے بدگمان ہوں اور گھر میں بات بات پر جھگڑتے ہوں تو دونوں اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور ہر جمعرات کو ایک نقش طشتری پر یا پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پئیں۔ لگاتار سات جمعراتوں تک پیا کریں۔ انشاء اللہ سحر کا اثر زائل ہو جائے گا اور دونوں کے تعلقات میں خوشگواری پیدا ہوگی۔ نقش اس طرح بنے گا۔

وَابْطَلَتِ سحر الساحرين و مَكْرَهُمْ
بعزةِ قهار بِه السحر اَبْطَلَت
ل ل ط ھ ط ی ل ل ☆ ف ف رد ✡
م ہ ط ھ ط ی ل م ااا ج ج ب ا، ااا
ق ھ ط ی ط ی ل ق م ش ش ک ورم
ف ط ب ط ی ل ف # ث ث اب ث #
ن ھ ھ ط ط ی ل ن اااا ظ ط ھ ی ر اااا
ج ھ ل ل ط ی ل ج ھے خ خ ب ی رھے
ل خ ھ ط ھ ط ل ، ز ز ک ی ،

عورت کو ہم بستری سے نفرت

جادو کے ذریعہ عورت کو ہم بستری سے نفرت کرا دی جاتی ہے جب جادو کا اثر عورت پر ہو جاتا ہے تو وہ شوہر کے قریب جانے پر کتراتی ہے اور اسے ہم بستری سے وحشت ہوتی ہے۔ اس سحر کو زائل کرنے کے لئے سورۂ تحریم کی مندرجہ ذیل آیت کو چینی کی پلیٹ پر پانچ مرتبہ لکھیں اور پانی سے دھو کر عورت کو پلائیں۔ لگاتار چودہ دن اس عمل کو جاری رکھیں۔

آیت یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ امْرَاَتَ نُوْحٍ وَامْرَاَتَ لُوْطٍ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ. لکھتے وقت زیر زبر لگانے کی ضرورت نہیں اور اس نقش کو لکھ کر شوہر کے گلے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ چودہ دن کے بعد سحر زائل ہو جائے گا اور عورت ہم بستری کے لئے راضی رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

امْرَاَتَ نُوْحٍ وَ	امْرَاَتَ لُوْطٍ	كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ	مِنْ عِبَادِنَا صَالِحَيْنِ
۱۴۱۷	۴۱۶	۷۱۳	۶۸۶
۴۱۵	۱۴۱۴	۶۸۹	۷۱۴
۶۸۸	۷۱۵	۴۱۴	۱۴۱۵

برائے حمل

اگر جادو کے ذریعہ کسی عورت کی کوکھ بند کر دی گئی ہو تو "یا مصور" کے نقش سے اس کا ازالہ کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ نو چندی جمعرات کو گلاب و زعفران سے اسم الٰہی "یا مصور" کے حرف والا عددی نقش لکھیں اور نقش حرفی صرف ایک لکھیں، جب عورت ایام حیض سے فارغ ہو جائے تو ایک نقش عددی عورت کے گلے میں ڈالیں۔ پانچ نقش عددی روزانہ عورت پانی میں گھول کر پیتی رہے۔ لگاتار پانچ دن تک روزانہ پئیں۔ گلاس یا کٹورے میں پینے سے ایک گھنٹے پہلے گھول دیں اور ایک ہی بار میں سارا پانی پی لیں۔ یہ پانی روزانہ خلوت سے پہلے پئیں تو بہتر ہے، اس طرح پانچ دنوں میں نقش کا پانی پی لیں۔ روزانہ پانچ راتوں تک میاں بیوی خلوت کریں اور روزانہ خلوت سے پہلے ایک چھوارے پر ۳۳۶ مرتبہ "یا مصور" پڑھ کر دم کر دیں اور دونوں میاں بیوی اس چھوارے کو آدھا آدھا کھالیں۔ نقش کا پانی اور چھوارا اگر خلوت سے پہلے استعمال کریں تو افضل ہے۔ چھٹے روز نقش حرفی کو عورت کی ناف کے نیچے

باندھ دیں۔ انشاء اللہ حمل قرار پائے گا اور کوکھ بندی سے نجات ملے گی۔

''یا مصور'' کا نقش حرفی یہ ہے۔

۷۸۶

مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور
مصور	مصور	مصور	مصور

''یا مصور'' کا نقش عددی یہ ہے۔

۷۸۶

۸۳	۸۷	۹۰	۷۶
۸۹	۷۷	۸۲	۸۸
۷۸	۹۲	۸۵	۸۱
۸۶	۸۰	۷۹	۹۱

شوہر کی زبان بندی کے لئے

شوہر کی زبان بندی کے لئے یہ نقش تیر بہدف ہے۔ اس نقش کو لکھ کر کسی جگہ دفن کر دیں اور روزانہ اس جگہ پر تیرہ مرتبہ، تیرہ دن تک جوتے مارتے رہیں، انشاء اللہ بدزبان شوہر کی زبان بند ہو جائے گی۔

اس نقش کے اوپر بسم اللہ یا ۷۸۶ نہ لکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۳۴۵	۵	۴	۳۵۰
۳	۳۵۱	۳۴۴	۶
۳۴۸	۲	۷	۳۴۷
۸	۳۴۶	۳۴۹	۱

لوگوں کی زبان بندی کے لئے

لوگوں کی زبان بندی کے لئے اس نقش کو لکھ کر ٹوپی میں رکھیں۔ انشاء اللہ بدخواہوں اور دشمنوں کی زبان بند ہو جائے گی۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۸۱۱ ا ۲ ط ا ط ا ۱۰ ااا ۹۸ ااا ۸ ا اا

ح د ر س ص ط ع ی م

استحاضہ کے خون کے لئے

اگر کسی عورت کو استحاضہ کا مرض ہو اور خون کی کثرت سے صحت تباہ ہو رہی ہو تو اس عورت کے گلے میں یہ تعویذ لال کپڑے میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں خون بند ہو جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۳۲	۷۳۶	۷۳۹	۷۲۵
۷۳۸	۷۲۶	۷۳۱	۷۳۷
۷۲۷	۷۴۱	۷۳۴	۷۳۰
۷۳۵	۷۲۹	۷۲۸	۷۴۰

اللّٰھم ادفع استحاضہ فلاں بنت فلان

اللّٰہ یُمْسِکُ السَّماء ان تقع علی الارض الا باذن اللہ

قوتِ امساک کے لئے

جس شخص میں امساک کی کمی ہو اس کے لئے یہ نقش انتہائی مفید ثابت ہوگا، اس کو بوقت خلوت اپنی کمر میں باندھیں۔

اا اا اا م ااا و ااا طاا عـ ۹۱۱۹ع ااا

۹۱۹ ط اا طاا و لے رام و لالا اا

۱۹ اا ۲۱۵ ۱۱۲ ۹ و اا ۵

ع اا ام اا م ح ا ط ۳ ط و ا ھااا

ع و ا ء

اگر اس نقش کو لال کپڑے میں باندھ دیں تو بہتر ہے۔ کپڑا یا ڈوری کسی بھی رنگ کی ہو البتہ نقش لال کپڑے میں پیک ہونا چاہئے۔ بہت عجیب و غریب نقش، انشاء اللہ تیر کی طرح کام کرے گا۔

❀ ❀

حب وتسخیر کے مجرب اعمال

ملازم حسین

عجیب تصوراتی عمل تسخیر

اگر آپ اپنی مرضی کے مطابق تمام معاملات کا حل چاہتے ہیں تو ایسی صورت میں اس ترکیب کو آزمائیں۔ انشاء اللہ العزیز آپ کا کوئی بھی کام آپ کی مرضی کے خلاف نہ ہوگا۔

عمل مبارک: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

ترکیب: نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء وقت اور جگہ کی پابندی کے ساتھ روزانہ ۵۰۰ مرتبہ اکیس روز تک بلاناغہ پڑھیں۔ عمل کے شروع اور آخر میں درود پاک (کوئی سا) گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

معاملات: اگر شادی بیاہ یا دیگر کسی معاملہ میں طرفین کو راضی کرنا ہو ملازمت حاصل کرنی ہو، مقدمہ جیتنا ہو یا امراء حکماء اور وزراء سے کام کروانا ہو کسی دوست یا مخالف کو مسخر کرنا ہو یا کسی دشمن کو زیر وزبر کرنا ہو، اسے اپنے سامنے بیٹھا ہوا تصور کریں۔ تصور کامل ہو اس کے چہرے اور قلب پر پھونک دیں۔ یہ طریقہ دن اور رات میں جب چاہیں اور جتنی دفعہ چاہیں کریں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس میں ہلچل پیدا ہوگی، گھبراہٹ کے مارے آپ سے جلد از جلد ملاقات کریگا۔ اگر بہت دور ہے یعنی طالب اور مطلوب کے درمیان اسلام آباد جتنا فاصلہ ہے اور دوری کی وجہ سے جلد نہیں آسکتا تو اس کا کوئی خط یا پیغام ضرور آئے گا یا پھر ہر صورت آپ سے ملاقات ضرور کرے گا اور آپ کے حق میں اس طرح مسخر ہوگا کہ اس کا ایک ایک قدم آپ کی مرضی کے مطابق اٹھے گا۔

یہ اتنا سریع الاثر عمل ہے کہ اس کا وار کبھی بھی کسی بھی صورت میں خالی نہ جائے گا۔

خصوصی ہدایات:

(۱) پہلے اس عمل کو مقررہ تعداد کے مطابق اکیس روز تک پڑھنا ہے یہ اس عمل کی زکوٰۃ ہے۔

(۲) اکیس روز تک روزانہ وقت اور جگہ کی پابندی ضروری ہے۔

(۳) دوران عمل بڑے گوشت اور قربت سے پرہیز کریں۔

(۴) خواتین اس عمل کو مخصوص ایام میں ہرگز نہ پڑھیں اگر درمیان میں ناغہ ہو جائے تو ناغہ کے دن بعد میں پورے کرلیں۔

(۵) اگر تصور قائم نہ ہو سکے تو پھر مطلوب کی تصویر سامنے رکھیں۔

برائے حب خاص الخاص

اھیا اشراھیا اذ ونی وصابرونی واھل شیدائی بحق کھیعص وحم عسق وطٰہٰ ویٰسین انی احببت احببت حب الخیر اَنْ ذِکْرِ رَبِّیْ حَتّٰی تَوَارَتْ بِالْحِجَابِ سوختم دل وجان فلاں بنت فلاں در محبت فلاں بن فلاں بحقِ محبت یوسفؑ وزلیخا وبحقِ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

عزیمت: دو ۱۱۷۷۱۴ اعلیٰ العمد العمد العمد العجل العجل العجل الساعۃ الساعۃ الساعۃ الوحا الحوا الحب فلاں بنت فلاں علی حب فلاں بن فلاں۔

ترکیب: اس عزیمت کو ایک کاغذ پر تحریر کریں۔ نام طالب ومطلوب مع والدہ لکھیں۔ اس کاغذ کی بتی بنا کر اوپر سرخ کپڑا لپیٹیں، خوشبودار تیل میں بھگو کر مطلوب کے گھر کی طرف رخ کر کے جلائیں اور پاس بیٹھ کر مندرجہ بالا عمل ۴۱ مرتبہ پڑھیں۔ پڑھتے وقت تصور کامل ہو۔ جیسے ہی بتی جلنا شروع ہو، پڑھائی شروع کردیں اور بتی کے جل کر ختم ہونے سے پہلے پہلے پڑھائی کی مطلوبہ تعداد مکمل کرلیں، بے شک بتی کے لئے کاغذ تھوڑا سا بڑا ہو، تاکہ پڑھائی ختم ہونے تک جلتا رہے اگر پڑھائی پہلے ختم ہو جائے اور بتی باقی ہو تو خاموشی سے بتی ختم ہونے تک پاس بیٹھے رہیں اور مقصد کا تصور رکھیں۔ یہ عمل مسلسل سات یوم تک کریں روزانہ وقت اور جگہ کی پابندی ضروری ہے۔ نوچندی جمعرات یا اتوار سے شروع کریں۔ انشاء اللہ سات روز کے بعد آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

برائے حب مجرب المجرب (غیر علوی)

لونگا لونگا لونگ سپاری لونگا باندھی پورب ساری اک لونگ جوراتی ماتی لونگ دکھاوے چھاتی تیجی لونگ کھڑی کولاوے چوتھی لونگ سستی گل لاوے

لونگ توں لقمان جی چڑھ دیکھاں اوچی ماڑی چھک لوواں اوہدے تن دی ناڑی لا الٰہ الیس الا اللہ ملیس محمد رسول اللہ فلاں بنت فلاں کو میرے بغیر اک گھڑی آرام نہ دیس بحق یابدوح۔

ترکیب: بعد نماز عشاء برہنہ ہوکر پہلے اپنے اردگرد حصار کرلیں اس کے بعد قبلہ کی طرف پشت کرکے بیٹھیں سامنے دہکتے ہوئے کوئلے رکھیں۔ کوئلوں پر خوشبودار بخور ڈالیں۔ سات عدد لونگ لیں ہر لونگ پر تصور کامل مندرجہ بالا عمل ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور آگ میں ڈال دیں۔ اسی طرح سات لونگ دم کرکے جلائیں۔ روزانہ وقت اور جگہ کی پابندی ضروری ہے۔ انشاء اللہ سات یوم کے اندر ہی جانی دشمن بھی غلام بے دام بن جائے گا۔ دوران عمل ہر قسم کے گوشت اور جماع سے پرہیز کریں۔ یہ عمل ناجائز یا بطور آزمائش قطعی نہ کریں ورنہ نقصان کا اندیشہ ہے۔

برائے حب

سب سے پہلے اس نقش کو لکھ لیں۔ نقش کی چال مربع آتشی ہے اس نقش کو لکھنے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے لیکن اگر اس عمل کو نوچندی جمعرات یا شرف قمر کے موقع پر کیا جائے تو یہ بات نفع سے خالی نہ ہوگی۔ اس کے بعد اپنے ہاتھ اور پاؤں کے ناخن اتارلیں، تعویذ اور ناخنوں کو جلالیں اور ان کی راکھ کو محفوظ کرلیں اور یہ راکھ مطلوب کو کسی چیز میں کھلادیں۔

نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

الحب فلاں بنت فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

برائے حب

جبرائیل — میکائیل

اجب یاجبرائیل یادردائیل یارفتمائیل یاتنکائیل سلمغا بحق
یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح
یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح
یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح
یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح یابدوح

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

در بالا دو عدد نقش لکھیں۔ اس کے بعد مرغ کا پوٹا لیں جس کے اندر سے نیلی جلد نہ اتری ہو تعویذ کو اس کے اندر بند کرکے نوعدد سوئیاں یا کانٹے اس کے آر پار گزار دیں۔ پھر اس نقش کو مطلوب کے گھر یا اس کی گزرگاہ میں دفن کردیں۔ دوسرے تعویذ کو پیک کرکے اپنے پاس رکھ لیں۔ یاد رہے یہ نقش صرف کاغذ پر لکھا جائے گا۔ اس میں سوئیاں وغیرہ نہیں ڈالنی ہیں۔

تصوراتی عمل حب

اس عمل کے لئے کوئی خاص دن یا مہینہ مقرر نہیں ہے۔ سورج غروب ہونے سے آدھا گھنٹہ قبل اس عمل کو شروع کریں۔ کمرہ پرسکون ہو، کپڑے آرام دہ ہوں۔ دوزانو ہوکر اطمینان سے بیٹھ جائیں۔ مطلوب کا نام ایک کاغذ پر لکھ کر اپنے سامنے رکھیں اور اس پر نظر جمائیں۔ اگر محبوب کی تصویر آپ کے پاس ہے تو وہ سامنے رکھیں۔ تصویر پر عمل کا اثر بہت جلد اور تیز ہوتا ہے۔ اگر تصویر نہیں ہے پھر نام ہی کافی ہے۔ اگر موقع ایسا ہے کہ نام بھی معلوم نہیں تو صرف مطلوب کا تصور کریں۔ یعنی اس کی صورت کا نقشہ تصور میں رکھیں۔

بعض مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ مطلوب کو دیکھا بھی نہیں ہے تو صرف تصور کریں۔ اطمینان سے دوزانو ہوکر بیٹھ جائیں۔ نام یا تصویر سامنے رکھیں یا صرف تصور رکھیں۔ اب ایک لمبی سانس اندر کھینچیں اور تصور کریں کہ مطلوب میری سانس کے ساتھ کھنچ آیا ہے اور میرے قلب میں چلا گیا ہے۔ اب سانس کو روکیں جس قدر قوت برداشت ہو۔ اب آہستہ آہستہ سانس کو باہر نکالیں۔ ایک دو چھوٹے چھوٹے سانس لے کر پھر ایک لمبی سانس اندر کھینچیں۔ تصور وہی رہے۔ اسی طرح عمل کو جاری رکھیں یہاں تک کہ سورج غروب ہوجائے۔ سورج غروب ہونے پر عمل کو ختم کردیں۔ روزانہ اس عمل کو مقررہ وقت پر کریں ناغہ ہرگز نہ ہونے دیں۔ انشاء اللہ چند ہی روز میں مطلوب آتش محبت میں جل اٹھے گا۔ اس عمل میں کسی طرح کا پرہیز نہیں ہے دوران عمل اپنا منہ مشرق کی طرف رکھیں۔

برائے حب

یاجبرائیل — یامیکائیل

یحبونهم کحب الله والذین امنوا اشد حبا لله

یابدوح یابدوح یابدوح

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

یااسرافیل الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں یاعزرائیل

عروج ماہ نوچندی جمعرات یا اتوار کو ساعت اول میں چار عدد نقش لکھیں۔

(۱) ایک نقش طالب کے گلے میں ڈال دیں۔

(۲) ایک نقش کو کسی وزنی چیز کے نیچے رکھ دیں۔

(۳) ایک نقش کسی پھل دار درخت کے ساتھ لٹکا دیں تا کہ ہوا سے ہلتا رہے۔

(۴) ایک نقش چلتے پانی کے کنارے گیلی جگہ پر دفن کر دیں۔

حب کے لئے اس سے بہتر اور کوئی نقش نہیں ہوسکتا۔ حب کے لئے یہ چلتا جادو ہے۔

برائے حب

حصہ اول	
طالب مع والدہ کے اعداد	۵۱۵
مقناطیس کے اعداد	۲۷۰
رک کے اعداد	۲۲۰
جذب کے اعداد	۷۰۵
میزان	
۸۵۵=۲÷۱۷۱۰	
۸۵۲=۳-۸۵۵	
خانہ ایک تا ۸ پُر کریں	

حصہ دوم	
مطلوب مع والدہ کے اعداد	۱۲۰۰
رفد کے اعداد	۲۸۴
حدید کے اعداد	۲۶
مجذوب کے اعداد	۷۵۱
ودود کے اعداد	۲۰
میزان	۲۲۸۱
۱۱۴۰=۲÷۲۲۸۱	
بقایا ایک بچا کسر خانہ ۱۳ میں آئے گی	
کلیہ ۱۱۴۰-۴=۱۱۳۶	
خانہ ۹ تا ۱۶ تک پُر کریں	

مثالی نقش اس طرح بنے گا۔

جبرائیل

میکائیل

۸۵۹	۱۱۴۲	۱۱۴۶	۸۵۲
۱۱۴۵	۸۵۳	۸۵۸	۱۱۴۳
۸۵۴	۱۱۴۷	۱۱۴۰	۸۵۷
۱۱۴۱	۸۵۶	۸۵۵	۱۱۴۷

نقش تیار کرنے کے بعد اس کے نیچے یہ عزیمت لکھیں۔

اَحرِقُوا قلب (مطلوب مع والدہ) بحقِّ ھٰذہ الاسماءِ وبحقِ یابدوح یابدوح یابدوح اجمَعُوا بین الارواح والروح یامن جمع بین اٰدم وحوّا اجمعوا بین (طالب مع والدہ) بحقِّ ھٰذہ الاسماء

ترکیب: چار نقش عناصر اربع لکھیں۔

(۱) آتشی نقش کو اپنے پاس رکھیں۔

(۲) بادی نقش کو درخت پر لٹکا دیں۔

(۳) آبی نقش کو دریا میں بہا دیں۔

(۴) خاکی نقش کو زمین میں دفن کر دیں۔

برائے حب

ترکیب زکوٰۃ: نوچندی جمعرات سے روزانہ وقت اور جگہ کی پابندی کے ساتھ ۱۰۰ نقش اکیس یوم تک لکھیں۔ (نہ گا نقش لکھیں اضلاع کی ضرورت نہیں) ۱۰۰ نقش کو علیحدہ علیحدہ آٹے میں گولیاں بنا کر دریا یا نہر میں ڈال دیں۔ اکیس یوم کے بعد ۱۰۰ کی بجائے ۱۱۱ نقوش تحریر کریں اور ایک نقش اپنے گلے یا بازو پر باندھ دیں۔ جب تک یہ نقش آپ کے پاس رہے گا۔ حب کی تاثیر جاری رہے گی۔

ترکیب: جن دو افراد کے درمیان محبت (جائز) کرانی ہو، دو عدد نقش تحریر کریں۔ ایک طالب کے بازو پر باندھ دیں۔ دوسرا کسی بھاری پتھر کے نیچے دبا دیں پھر اس کی تاثیر دیکھیں۔ تین تا پانچ یوم میں دشمن بھی دوست ہو جائینگے۔

نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

بحق یا جبرائیل یا بدوح

۹۵۹	۹۶۲	۹۶۵	۹۵۱
۹۶۴	۹۵۲	۹۵۸	۹۶۳
۹۵۳	۹۶۷	۹۶۰	۹۵۷
۹۶۱	۹۵۶	۹۵۴	۹۶۶

بحق یا میکائیل بحق یا ودود

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

بحرمت ایں نقش بے قرار شود زود بیائید زود بیائید

حب کا نایاب نقش

نوچندی جمعرات یا اتوار کو ساعت سعید میں لکھیں۔ مطلوب کے مزاج کے مطابق استعمال کریں۔ انشاء اللہ چند روز میں مطلوب دیوانہ ہوکر آئے گا۔

نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۲۶۶۳	۲۶۵۵	۲۶۶۰
۲۶۵۷	۲۶۵۹	۲۶۶۲
۲۶۵۸	۲۶۶۴	۲۶۵۶

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں

جلد از جلد حاضر کرو بحق ایں نقش العجل العجل الوحا الوحا الساعۃ

برائے حب

ترکیب: نقش لکھ کر کسی وزن کے نیچے رکھیں یا طالب اپنے گلے یا بازو پر باندھے۔ زکوٰۃ کی ترکیب یہ ہے۔ ۲۰ عدد نقوش روزانہ ۲۰ روز تک لکھ کر دریا یا نہر میں ڈال دیں، زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ اس کے بعد نقش کو عمل میں لائیں قدرت کا تماشہ دیکھیں۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۳	۱۲	۵
۱۰	۶	۴
۷	۲	۱۱

برائے حب

دو عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش کسی وزن کے نیچے رکھیں ایک طالب کے بازو پر باندھ دیں۔ زکوٰۃ کی ترکیب یہ ہے۔ نوچندی جمعرات سے ۸۷ نقوش روزانہ گیارہ یوم تک لکھ کر آٹے میں لپیٹ کر دریا یا ندی میں ڈال دیں۔ انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی۔ حب کیلئے مجرب اور آزمودہ نقش ہے۔ نقش مکرم یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۲۵	۳۰
۲۷	۲۹	۳۱
۲۸	۳۳	۲۶

برائے حب

یَامَلِیْکُ یَا مَلِیْسُ۔

یَامَلِیْکُ یَا مَلِیْس

۶۰	۳۳۷۳۶۱۲۱۴	۱۳۳۷۳۶۲۱۱۱	۷۶
۱۳۳۷۳۶۲۱۱۲	۶۶	۶۱	۱۳۳۷۳۶۲۱۱۳
۶۵	۳۳۷۳۶۲۱۰۹	۱۳۳۷۳۶۲۱۱۶۱	۶۲
۱۳۳۷۳۶۲۱۱۵	۶۳	۶۴	۳۳۷۳۶۲۱۱۰

یَامَلِیْکُ یَا مَلِیْس

ترکیب: نوچندی جمعرات کو اکیس عدد نقش لکھیں۔ ایک نقش روزانہ وقت اور جگہ کی پابندی کا لحاظ رکھتے ہوئے مقررہ وقت میں چراغ میں جلائیں۔ نقش کی بتی بنالیں۔ اس کے اوپر مطلوب کا پہنا ہوا کپڑا لپیٹ لیں۔ اگر مطلوب کا کپڑا نہ مل سکے تو روئی لپیٹ لیں۔ چراغ کا رخ مطلوب کے گھر کی طرف ہو۔ جب تعویذ جلنا شروع ہو تو پاس بیٹھ کر یَامَلِیْکُ یَا مَلِیْسُ تصور مطلوب پڑھتے رہیں۔ اسی طرح اس عمل کو اکیس یوم تک بلاناغہ کریں۔ انشاء اللہ اکیس یوم کے اندر اندر مطلوب آپ کے قدموں میں آکر گرے گا۔ یہ عمل ہمارا بارہا کا آزمودہ اور مجرب المجرب ہے۔

برائے حب (تصوراتی عمل)

کہا جاتا ہے کہ عمل سے زیادہ تصور کی قوت ہوتی ہے۔ جب عمل اور تصور دونوں ملتے ہیں تو اس کا نتیجہ فی الفور سامنے آتا ہے۔ جن لوگوں کا تصور کامل ہوگا ان کے لئے کامیابی یقینی بات ہوگی۔

نوچندی جمعرات بعد از نماز عشاء اس عمل کو شروع کرنا ہے۔

عمل یہ ہے۔ یَا لَطِیْفُ یَا وَدُوْدُ۔

طالب و مطلوب مع مادر کے اعداد نکالیں۔ جو تعداد بنے اتنی ہی مرتبہ اس عمل کو پڑھنا ہے۔ عمل کے لئے کمرہ پرسکون ہو۔ روشنی کم ہو اگربتی بھی سلگائیں، منہ بیت مطلوب کی طرف ہو، پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پھر اس عمل کو پڑھنا شروع کریں۔ جب تعداد دس پندرہ تک ہوجائے تو یہ تصور کریں کہ مطلوب اپنے کمرے میں پرسکون نیند سو رہا ہے۔ (زبان نہ رکے) کچھ دیر بعد یہ تصور کریں کہ عمل کا اثر مطلوب پر ہو رہا ہے اور وہ نیند میں بے چین ہوکر کروٹ بدل رہا ہے۔ کچھ دیر کے بعد بے چین ہوکر بیدار ہوجاتا ہے۔ جونہی جاگتا ہے اسے آپ یاد آجاتے ہیں وہ تھوڑی دیر آپ کے متعلق

سوچتا ہے پھر سونے کی کوشش کرتا ہے مگر ناکام رہتا ہے۔ کروٹ بدل بدل کر سونے کی کوشش کرتا ہے۔ پھر بے قرار ہوکر اٹھ بیٹھتا ہے اور آپ کے متعلق سوچتا ہے پھر اپنے آپ سے کہتا ہے کہ کل جاؤں گا، پھر سونے کی کوشش کرتا ہے، مگر پھر اس کے سامنے آپ کی شکل آجاتی ہے پھر اٹھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ غرض اسی طرح تین چار بار تصور کریں پھر آخر میں یہ دیکھیں کہ آخر وہ آپ کی محبت میں بے چین و بے قرار ہوکر ننگے پاؤں اپنے کمرے سے نکل کر باہر آتا ہے۔ (جس ذریعہ سے وہ آسکتا ہے وہ تصور کریں) سائیکل موٹر سائیکل یا پیدل تیز بلکہ پوری رفتار سے وہ بھاگتا ہوا آپ کے گھر کی طرف روانہ ہوتا ہے۔ نہ لوگوں کی پرواہ کرتا ہے نہ ٹریفک کی۔ بس ایک ہی دھن ہے کہ جلد از جلد آپ تک پہنچ جائے۔ اب تمام راستوں سے ہوتا ہوا آپ کے گھر پر آپ کے کمرے میں آجاتا ہے اور اپنا سر آپ کے قدموں میں رکھتا ہے۔ پھر آپ اپنا ہاتھ اس کے سر پر رکھتے ہیں اور وہ خوش ہوکر سیدھ بیٹھ جاتا ہے۔

کچھ دیر بعد آپ ایک تیز دھار چاقو لے کر اس کے دل کے مقام پر شگاف ڈالتے ہیں اور اس کا دل نکال لیتے ہیں اور اسی چاقو سے دل کے دو ٹکڑے کرتے ہیں۔ پھر ان دونوں ٹکڑوں کو پانی سے دھوئیں، دھوتے وقت یہ تصور کریں کہ اس کے دل سے میری نفرت کدورت ختم ہوتی جارہی ہے۔ پھر اپنے سینے میں دل کے مقام پر شگاف کرکے اپنا دل نکال لیں اور اس کو اسی طرح اس کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان رکھ کر اچھے طریقے سے سی دیں پھر اس دل کو مطلوب کے مقام پر فٹ کردیں پھر سینہ سی دیں کچھ دیر بعد پھر سینہ چاک کریں اور دل نکالیں۔ چیریں دھوئیں اپنا دل رکھیں پھر واپس فٹ کردیں۔ پھر سینہ چاک کریں دل نکالیں۔ دو ٹکڑے کریں، دھوئیں اپنا دل درمیان میں رکھیں پھر فٹ کردیں۔

تا اختتام عمل اس کو کریں اس کے گھر سے اپنے گھر تک کا تصور صرف ایک بار اور باقی دل پر جب تک عمل ختم نہ ہوکرتے رہیں۔ آخر میں درود شریف گیارہ بار پڑھ کر عمل کی کامیابی کی دعا کریں اور عمل کے مقام پر سوجائیں۔ انشاء اللہ پہلی ہی رات مطلوب خواہ کتنا ہی سنگ دل ہوگا فوراً بے قرار ہوکر اپنا سر قدموں میں رکھ دے گا ورنہ تین یا سات دن میں تو ہر حال میں مطلب حل ہوجائے گا۔

برائے حب

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۱۰	۹	۱
۶	۲ ۸ / ۷ ۳	۱۴
عہ	۱۱	۵

عزرائیل اسرافیل

ترکیب : بروز جمعرات ساعت اول میں یہ نقش لکھو۔ نیچے فلاں بن فلاں کی جگہ نام لکھیں اور بکری کا سالم دل لیں اور نقش کو دل کے اندر رکھیں۔ اب دیکھیں کہ مطلوب کا کونسا عنصر ہے۔ اس کے مطابق استعمال میں لائیں۔ مثلاً آتشی ہے تو آگ میں، خاکی ہے تو راستے میں، آبی ہے تو پانی کے کنارے میں دفن کریں۔ چند دنوں میں مطلوب حاضر ہوجاتا ہے۔ یہ حب کا بہترین عمل ہے جو کہ ہزاروں اعمال پر بھاری ہے۔

نکتہ : اگر کوئی لڑکی کسی لڑکے سے محبت کرتی ہے تو نقش کو بکرے کے دل میں رکھ کر عمل کریں۔

برائے حب

نوچندی جمعرات کو بعد از نماز فجر ۴۱ عدد سیاہ مرچوں پر تین تین مرتبہ سورۂ زلزال (پارہ ۳۰) پڑھیں۔ ہر مرتبہ پڑھنے کے بعد یہ کہیں۔

الحب فلاں بن فلاں علیٰ حب وعشق والفت فلاں بن فلاں الوحا، الیوم الساعۃ پڑھ کر دم کریں اور آگ میں ڈال دیں۔ اسی طرح اس عمل کو روزانہ وقت مقررہ پر تین روز تک کریں۔ انشاء اللہ تین روز کے اندر اندر مطلوب آپ کے قدموں میں گر کر عاجزی کرے گا یہ عمل ہمارا بارہا کا آزمودہ ہے۔

برائے حب (مخصوص جگہ پر شادی کے لئے)

جو لوگ کسی مخصوص جگہ پر شادی کے خواہاں ہوں لیکن وہاں شادی ہونے کے آثار نظر نہ آرہے ہوں یا لڑکی، لڑکے کے رشتوں کی بندش کردی گئی ہو یا رشتے نہ آتے ہوں یا آکر واپس چلے جاتے ہوں باوجود کوشش کے کسی کی شادی نہ ہورہی ہو تو ایسی صورت میں اس ترکیب کو آزمائیں۔ انشاء اللہ آپ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

نوچندی جمعرات بعد از نماز عشاء باطہارت پاکیزہ جگہ پر خلوت میں عمل کو ۳۱۳ مرتبہ بلا ناغہ پابندی وقت کے ساتھ ۲۱ یوم پڑھیں۔ اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ پہلے دن جہاں عمل کریں آخری دن تک وہ جگہ تبدیل نہ کریں۔ اگربتی بھی سلگالیا کریں دوران عمل بدبودار اشیاء مثلاً کچا پیاز اور لہسن وغیرہ سے پرہیز کریں۔ انشاء اللہ ۲۱ یوم کے بعد نتیجہ آپ کی مرضی کے مطابق نکلے گا۔ دوران عمل مطلوب کا تصور ضروری ہے۔

عمل مبارک یہ ہے۔

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡاَزۡوَاجَ کُلَّهَا مِمَّا تُنۡۢبِتُ الۡاَرۡضُ وَمِنۡ اَنۡفُسِهِمۡ وَمِمَّا لَا یَعۡلَمُوۡنَ○

(سورۂ یٰسین آیت نمبر:۳۵)

(نوٹ) یہ عمل صرف مکمل پاکیزگی کی حالت میں کریں۔

برائے حب

(میاں بیوی کی ناراضگی ختم کرنے کے لئے)

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

نام	۲۶	۲۰	۱۴
۲۲	۱۲	۲	۲۴
۱۰	۱۶	۳۰	۴
۲۸	۶	۸	۱۸

عزرائیل اسرافیل

ترکیب: مرد سے بیوی ناراض ہوتو مرد اپنے بائیں بازو پر باندھے اگر بیوی سے میاں بیوی ناراض ہوتو دائیں بازو پر باندھے۔ نقش کو عروج ماہ مشتری زہرہ یا عطارد کی ساعت میں لکھیں۔

برائے حب

لاالٰہ دانی الا اللہ صمدانی
محمد رسول اللہ حبیب ربانی
اگر نہ ہو تو دہائی یامحی الدین محبوب سبحانی

ترکیب: یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ ۳۱۳ مرتبہ اول وآخر اکیس اکیس مرتبہ درود شریف پڑھیں لیکن عمل کرنے سے قبل دو رکعت نفل نماز پڑھیں اور کسی میٹھی چیز پر نیاز بھی نکال کر بچوں میں تقسیم کردیں۔ ۲۱ روز کا عمل ہے۔ انشاء اللہ اپنے مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

برائے حب

ترکیب: چاولوں پر ۲۱ روز ۱۰۰۰ بار سورۂ اخلاص مع بسم اللہ کے پڑھیں اور رات کو وہ چاول منہ میں رکھ کر سوجائیں۔ جب کسی کو بھی ایک چاول کھلادو گے دیوانہ ہوگا۔ اگر کسی کو دینا ہوتو حب فلاں بن فلاں علیٰ حب فلاں بن فلاں پڑھ کر دیدو انشاء اللہ کامیابی ہوگی۔

برائے حب

یہ تعویذ انتہائی مجرب المجرب ہے۔ پتھر دل والا محبوب بھی موم بن جاتا ہے۔

ترکیب: اس طرح ہے کہ طالب اپنا جسم پاک صاف کرکے نہائے اور نہائے ہوئے پانی سے ایک بوتل پانی کی جمع کرے اور اس تعویذ کو ساعت مشتری یا زہرہ میں لکھ کر اس پانی میں ڈال دیں وہ پانی اپنے محبوب کو پلائیں۔

جبرائیل ۷۸۶ میکائیل

۳۱۶۴۷۰	۳۱۶۴۸۴	۳۱۶۴۸۰	۳۱۶۴۷۷
۳۱۶۴۸۱	۳۱۶۴۷۶	۳۱۶۴۷۱	۳۱۶۴۸۳
۳۱۶۴۷۵	۳۱۶۴۷۸	۳۱۶۴۸۶	۳۱۶۴۷۲
۳۱۶۴۸۵	۳۱۶۴۷۳	۳۱۶۴۷۴	۳۱۶۴۷۹

عزرائیل اسرافیل

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

طلسماتی عجائبات وغرائبات

از: غلام سرور شباب

عمل حجاب القفل

حکیم عرسوس ابوالعمان اپنی مشہور عالم تصنیف کتاب دوسم میں قنیان ابن انوش سے منسوب حجاب القفل کے ذیل کے عمل کو قلم بند کرتے ہوئے اس کی سند جید کے طور پر تحریر کرتے ہیں کہ اس عمل کی افادیت کی تائید وتصدیق جملہ اکابر علمائے فن کی کتب سے بھی ہوتی ہے جس سے اس کا ایک عظیم النفع عمل ثابت ہوجاتا ہے۔ چنانچہ حکیم عرسوس لکھتا ہے کہ قنیان بن انوش کہتا ہے کہ اگر ضرورت کے وقت کسی بند قفل کا کھولنا مطلوب ہوتو اس کے لئے عامل ذیل کے کلمات کو سات بار پڑھے اور قفل کھولنے کی نیت کے ساتھ آنکھیں بند کرکے قفل پر ہاتھ مارے تو اسی لحہ وہ قفل کھل جائے گا۔

عمل حجاب القفل یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ یَارَبِّ مَنْ فَتَحَ السَّمَآءِ بِالْمَطَرِ الْعَزِیْزِ اِفْتَحْ ھٰذَا الْغَلِّ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ یَا رَبِّ اَشْبِیْهُ اشبیهُ وَزَیْدُوْحَ وَیَدُوْحَ وَطَاحُوْلَ وَمَحِیْلَ لَهٗ وَمَکَائِدُ وَسَلَامُ وَمَا یُوْحٰی وَمَحَلُّوْتُ دَامُ اِخْوَارَهٗ جُنُوْدُ ھَا حَا بُوْرَهٗ یُوْهٗ وَلَا بَدِیْحاً وَحَا بَلِیْبِ جَا نُوْنَةً مَرْدُوْدَهٗ نَانُ مَخْ مَخْ طَفِفْ کَھفُ فَعِیْلُ یَا لِیْطًا وَطَا یَا طَیًا کَکُرْ بَرَهٗ اِلَّا مَا تُوَکَّلْتُمْ وَاَجَبْتُمْ اِفْتَحُوْا ھٰذَا الْقُفْلِ وَاِنْ کَانَ مِنَ الْحَدِیْدِ طَیِّرَدَهٗ وَاِنْ کَانَ مِنْ مَقْرِقٍ اَوْنُحَاسٍ اَوعَوْرٍ فَا کْسِرُوْهٗ بِحَقِّ ھٰذِهِ الْاَسْمَآءِ عَنْکُمْ۔

حکیم عرسوس کہتے ہیں کہ قنیان بن انوش حجاب القفل کا ایک دوسرا عمل بیان کرتے ہوئے رقم طراز ہیں کہ علمائے مخفیات کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ماجدہ کا اسم مبارک قفل کھولنے کے لئے نہایت مجرب اور صحیح ہے۔ حکیم تحریر کرتا ہے کہ شدید ضرورت کے وقت ذیل کے کلمات کو جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ مکرمہ کے نام مقدسہ سے عبارت ہیں چند ایک بار پڑھ کر قفل کی لوح پر پھونکیں تو اسی وقت ہی وہ قفل کھل کر عامل کے قدموں میں آگرے گا۔

کلمات یہ ہیں۔ یَارَبِّ ھُلْبَا بِنْتِ رَغْبَا الْمُؤْمِنَةِ الصِّدِّیْقَةِ اُمِّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ وَبِاللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ الْکَبِیْرِ الْمُتَکَبِّرِ الْمُھَیْمِنِ الْعَظِیْمِ الَّذِیْ یَفْتَحُ بِهِ الْاَطْبَاقُ وَاسْتَنَارَتْ بِنُوْرِهِ الْاٰفَاقِ وَفُتِحَتْ بِهِ الْاَقَاسِیُ اَفْتَحْ ھٰذَ الْقُفْلَ اَوْھٰذَا الْغُلِّ۔

راقم الحروف اس جگہ پر اس عمل کے متعلق ایک ضروری وضاحت کے طور پر عرض کردینا چاہتا ہے کہ اگرچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ گرامی کے نام کے بارے میں مختلف اقوال ملتے ہیں تاہم اکثریت کی رائے کے مطابق حجاب القفل کے مذکورہ بالا عمل میں جونام پایا جاتا ہے یہی صحیح ترین اور متواتر اسناد کے ساتھ ثابت ہوا ہے جہاں تک اس نام کی برکت سے قفل وزنجیر کے کشادہ ہوجانے کا تعلق ہے اس سلسلے میں میری ذاتی تحقیق کے مطابق مخفیات وطلسمات کے موضوع پر ملنے والی تقریباً تمام تر کتابوں میں علمائے فن نے اس امر کی تصدیق کی ہے میرے نزدیک اس عمل کی صحت کے لئے حکیم قنیان بن انوش جیسے عظیم المرتبت عالم وعامل طلسمات کا نام ہی کافی ہے جب کہ اس عمل کے ناقل ابوالعمان جیسے برگزیدہ اور کامل واکمل انسان ہیں۔ اس کے علاوہ اس عمل کے متعلق یہ تحریر کرتے ہوئے مجھے انتہائی اطمینان واتفاق حاصل ہوتا ہے کہ میں اس عجیب الاثر عمل کو متعدد مرتبہ آزما کر اس کی قوت تاثیر کا امتحان کرچکا ہوں۔

عمل حجاب النار

کتاب دوسم میں حکیم عرسوس عمل حجاب النار کو بیان کرتے ہوئے اس کی تفصیل میں تحریر کرتا ہے کہ اس عمل کا عامل آگ کو اپنے منہ میں رکھ لے تو اس کا منہ نہ جلے۔ اپنے جسم کے پہنے ہوئے کپڑوں کو آگ میں ڈال دے تو نہ جلیں ہاتھوں کو آگ میں الٹ پلٹ کرے تو ہاتھ نہ جلنے پائیں۔ آگ پر چلے تو پیر نہ جلیں اور اگر عامل روشن تنور میں داخل ہوجائے تو صحیح وسالم باہر نکل آئے۔ حکیم فرماتے ہیں کہ یہ ایک ایسا عمل ہے کہ جس کا عامل اگر آگ کے دریا میں بھی کود جائے تو بھی اس پر آگ کا کوئی اثر نہ ہو۔

عمل حجاب النار ملاحظہ فرمائیں۔ عَزَمْتُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا النَّارُ الْمُوْقَدَۃُ بِالْحَرَارَۃِ وَالْاِحْتِرَاقِ بَرَدَۃٍ لِصَاحِبُ الدَّعْوَۃِ بِالسَّیْرِ الْاَحْوَالِ وَالْاَسْرَارِ بِحَقِّ مَلَآئِکَۃُ النَّارِ بِالْاَسْمَآءِ الْاَخْیَارِ قَرْقَوْ قَمَائِیْلَ قِرْقِیُوْ شَمَائِیْلَ قَرْقُوْھَمَا کِیْلَ قَرْقِیُوْ مَکَا کِیْلَ قَرْ قَعْنَاشِ قَرْقِیُوشِ قَرْقَوْ قِیْوَاشِ اَجِبْ دَعْوَتِیْ یَا عَبْدَ النَّارِ بِحَقِّ حَقِّکَ

الْقِیَوَاشِ یَا قَرْقَا طُوْشِ فَقَدْ قُوْشِ بَرْقَدُوْشِ بَرْدًا وَّسَلاَمًا مَا قِیَا اَھِیًّا اَقِیًّا قَرْقِیَا قَیُوقًا۔

حکیم موصوف اس عمل کے خواص وفوائد کو بڑی شرح وبسط کے ساتھ بیان کرنے کے بعد متعلقہ ترکیب کی تفصیل میں رقم طراز ہیں کہ جب بھی عامل کو آگ میں کود جانیکے عمل کا مظاہرہ کرنا ہوتو وہ خدا کا نام لے کر عمل حجاب النار کو سات مرتبہ پڑھے اور بلاخوف وخطر آگ میں چلا جائے۔ خدا کے فضل وکرم سے آگ کی تپش وحرارت کا اس پر مطلقاً کوئی اثر نہ ہو سکے گا۔

اس عمل کا ذکر ابن عراقی نے بھی اپنے رسائل میں بڑی وضاحت کے ساتھ کیا ہے اس عمل کا ایک حیرت انگیز پہلو یہ بھی ہے کہ اس کے لئے کسی قسم کے چلّہ وغیرہ کی کسی پابندی کا کوئی ذکر نہیں ملتا ہے۔ میں نے کتاب دوسم اور رسائل ابن عراقی میں کسی بھی جگہ پر اس عمل کی تسخیر کے لئے کسی پابندی کے متعلق کچھ بھی نہیں دیکھا ہے البتہ ابن عراقی تحریر کرتا ہے کہ جو شخص اس عمل کا عامل بننا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ مضبوط قوت ارادی کا مالک ہو، نیک عادات اور عمدہ خصائل کا حامل ہو جس دن عمل بجالانے کا ارادہ رکھتا ہو اس دن ترک حیوانات کی پابندی کے ساتھ روزہ رکھے، عمل کے دوران طہارت کا خیال کرے، احکاماتِ شریعہ کا پابند بنے۔ عمل کی صداقت پر ایمان رکھے اور عمل کو عمل کی صداقت کے عملی مظاہرہ کے لئے جب چاہے بجالائے۔

ابن عراقی کہتا ہے کہ اگر عامل اس عمل کو بطور تماشا بجالائے گا تو سخت قسم کا نقصان اٹھائے گا کیونکہ اس طرح عمل کا اثر بھی مکمل طور پر باطل ہو جائے گا اور اس غلطی کے نتیجے میں عامل زندگی بھر کبھی اس عمل کے عجائبات سے کچھ بھی فوائد حاصل نہ کر سکے گا۔

حجاب النار کے اس عمل کو میں نے دو ایک بار خود آزمایا ہے اور حرف بحرف کامیاب وبے خطا پایا ہے۔ اس سلسلے میں یہ بھی تفصیل عرض کردوں گا کہ میں نے ترکیب عمل کے مطابق عمل کا ورد کرتے ہوئے دہکتے ہوئے کوئلوں پر ننگے پاؤں چل کر دیکھا ہے۔ چنانچہ میرے مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ بلاشبہ یہ ایک ایسا کراماتی عمل ہے کہ جس کی طلسماتی تاثیر کے سبب آگ کی تپش وحرارت کا احساس تک بھی نہیں ہونے پاتا۔ آگ کے انگاروں پر چلتے ہوئے مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میں آگ پر نہیں برف پر چل رہا ہوں۔ نہایت عجیب اور پرتاثیر عمل ہے۔

حب وتسخیر کے لئے

مکاشفات حمورابی کا عمل ہے کہ جو عامل ذیل کے کلمات کو ایک چلہ میں ترک حیوانات جلالی وجمالی کی پابندیوں کے ساتھ سوا لاکھ مرتبہ پڑھے تو وہ شخص جس کسی بھی عورت یا مرد سے آنکھ ملائے وہ فوراً ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔

طلسمات فلاطیس کا مصنف اس عمل کو حمورابی سے نقل کرتے ہوئے اس کی مختصر سی تفصیل میں تحریر کرتا ہے کہ عرب ساحر بالعموم اس عمل کو حب وتسخیر کے مقصد کے لئے سرانجام دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسا پراسرار عمل ہے کہ جو بلاشک وشبہ درست ہے۔

کلمات عمل حسب ذیل ہیں۔ یَا سَرْقَا سَرْ یَا قَرْسَا سَرْقَرْسَرْ یَاقَرْقَیَا سَرْ قَرْسَیَا قَرْیَا سَرْ قَیَا قَرْسَیًّا۔

خواب اور خواب بندی کے لئے

حکیم ہرمس کہتا ہے کہ عرب ماہرین مخفیات خیال کرتے ہیں کہ جس دن قمر منزل غفرا میں داخل ہو اس دن سے شروع کر کے چالیس یوم تک تین ہزار مرتبہ ذیل کے اسمائے عمل کا روزانہ جاپ کرنے والا شخص اس عمل کا عامل ہو جاتا ہے۔ ایسا عامل ضرورت کے وقت جس کسی بھی شخص کے سرہانے کھڑے ہو کر اس پر خواب طاری کردینے کے ارادہ کے ساتھ عمل کو تین بار پڑھے اور اس شخص کو پکار کر کہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھول دے لیکن پلک جھپکنے کے اس عرصہ کے دوران اس شخص پر نیند اس طرح سے غالب آجائیگی کہ عامل کیا اگر سارا جہاں بھی اسے پکارے تو وہ ہرگز ہرگز بیدار نہ ہو سکے گا بلکہ خوب سوئے گا اور اطمینان کے ساتھ سوکر اٹھے گا۔

ہرمس لکھتا ہے کہ اگر یہ مطلوب ہو کہ نیند نہ آئے تو خواب بندی کے لئے عامل اس عمل کو تین بار پڑھ کر نیند سے بیدار ہوتے وقت جس شخص کی آنکھوں میں پھونکے اس کی نیند اڑ جائے گی۔ اس عمل کو عموماً عملیات اور چلّہ کشی کے دوران بیدار رہنے کے لئے عمل میں لایا جاتا ہے۔

عمل یہ ہے۔ یَا غَارِیْقُوسَا اَفْطِیْمُوْسَاْ یَا سَلمِیْطُوشَا سُلِیْمُقُوسَا سَبُوسَا سَبُوسَا سَبُوسَا۔

مشکل کشائی کے لئے

حکیم قنیاآن بن انوش اپنے قصائد میں مکاشفات حمورآبی سے نقل کرتا ہے کہ جس شخص پر کوئی ناقابل بیان وبرداشت خوفناک مصیبت نازل ہو، غم والم میں مبتلا ہو یا کسی ظالم وجابر حاکم کے ظلم وشر سے خوف زدہ ہو کسی اچانک مہم کے درپیش ہونے کا خطرہ محسوس کرتا ہو غربت وافلاس کا ستایا ہوا ہو، دشمنوں کے مکروجل کے سبب ذلیل ومغلوب ہو چکا ہو یا کسی پریشان کن لاعلاج مرض کا مریض بن چکا ہو تو ایسا مظلوم ومجبور شخص ان تمام امور کے حل اور جملہ حالات ومشکلات سے چھٹکارا پانے کیلئے مؤکلات کی مخفی مخلوق سے رہنمائی واستمداد حاصل کرسکتا ہے جس کے لئے ذیل کا عمل نہایت مفید ومؤثر بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ترکیب عمل کے مطابق تحریر ہے کہ عامل طلوع فجر سے قبل اٹھ کر غسل

رے اور آبادی سے دور نکل کر کسی صحرائے لق ودق یا ویران مقام پر چلا جائے جہاں پہنچ کر عمل کے لئے ایک صاف اور ہموار جگہ تلاش کرے۔ پہلے اپنا حصار کرلے۔ حصار کے بعد مغرب کی طرف منہ کر کے ذیل کے اسمائے عمل کو ایک سو ایک دفعہ پڑھے۔ حکیم لکھتا ہے کہ عامل اس عمل کو مکمل بھی نہ کر پائے گا کہ جہاتِ اربعہ یعنی مشرق ومغرب اور جنوب وشمال چاروں اطراف سے ایک ایک گھوڑا سوار نمودار ہوگا یہ چاروں گھوڑ سوار جو اس عمل کے مخفی مؤکل ہوتے ہیں عامل کے سامنے حاضر ہو کر اس سے اس کا مقصود دریافت کرتے ہیں۔ عامل کو چاہئے کہ وہ ان سے کچھ خوف نہ کھائے بلکہ جو کچھ کہنا چاہتا ہو پوری تفصیل کے ساتھ کہے ان میں سے جو مؤکل بھی عامل کی طرف سے بیان کردہ پریشانی کے مداوا پر مقرر ہوگا وہ فوراً ہی اس کی دستگیری کرے گا اور عامل کی سخت سے سخت تر مشکلات کے حل کرنے اور شدید سے شدید تر حاجات کی حاجت روائی میں اس کی ہر طرح سے مدد کرے گا۔

اسمائے عمل یہ ہیں۔ یَا شَوْقَا طُوْسًا یَاشَوْقَا عُوْسًا یَا شَوْقَا قُوْسًا یَا شَوْقَا لُوْسًا عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ یَآ یُّھَا الْمُوَکَّلُوْنَ الظَّاھِرُوْنَ اَجِیْبُوْا وَتَوَکَّلُوْا فِیْمَا اَمَرْکُمْ بِحَقِّ الْاَسْمَآءِ عَلَیْکُمْ وَطَاعَتِھَا لَدَیْکُمْ مَافِیْھَا مِنَ الْاَسْرَارِ وَمَنْ تَخَلَّفَ مِنْکُمْ اُحْرِقَ بِالنَّارِ ھَیَا الْعَجَل السَّاعَةِ یَاعَصْحَلْعَیَا نِیْلُ وَیَا ھَمْقَحْیَا نِیْلُ یَا ھَطْمَقْیَا نِیْلُ وَیَاکَفْحَمْقَیَانِیْلُ صَحْوَا کَاسًا مَحْوَا کَاسًا فَحْوَا کَاسًا قَحْوَا کَاسًا یَا خُدَّامُ ھٰذَالْاَسْمَآءِ الْمُبَارِکَةِ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْکُمْ وَاَقْسَمْتُ عَلَیْکُمْ لِصَاحِبِکُمْ صَاحِبُ الْعِزِّ وَالْکَرَامَةِ ھَیَا الْعَجَل یَآ یُّھَا الْعَامِلُوْنَ لِقَضَآءِ حَوَائِجِنَا اَلْوَحَا السَّاعَةِ۔

حکیم رقم طراز ہے کہ تسخیرات کے جملہ قسم کے اعمال میں سے تسخیر مؤکلات برائے حاجات ومشکلات نام کا یہ عمل ایک ایسا لاجواب وبے مثال عمل ہے کہ اس جیسا سریع الاثر اور کامیاب وبے خطا عمل عملیات کی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ تسخیر کے اس مشکل کشا عمل کو علوم خفیہ وروحانیہ کے مسلمہ ومقتدر علماء نے اپنے اپنے معمولات ومجربات میں بڑی تعریف کے ساتھ بیان کیا ہے۔ سلارلوس کا قول ہے کہ یہ عجیب وغریب عمل حکماء کے مخفی واسراری عملیات میں سے ایک عظیم ترین عمل ہے۔ یاد رہے کہ یہ حقیر بھی اس عمل کا تجربہ کر کے اس کے حقائق کو اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکا ہے جب کہ ارباب علم وفن بھی ضرورت کے وقت اس عمل کو خود تجربہ کر کے اس کے عجائبات کا نظارہ کر سکتے ہیں۔

فراخیٔ رزق کے لئے

فراخیٔ رزق کا یہ عمل اس حقیر کا بیسیوں مرتبہ کا آزمودہ ومجرب ہے۔ میرے نزدیک اس عمل کا عامل ترقی رزق وکشادگی روزگار کے سلسلے کے ہر قسم کے عملیات سے بے نیاز ہو جاتا ہے۔ حکیم قنیان بن انوش اپنے قصائد میں اس عمل کی تفصیل میں لکھتا ہے کہ اس اکسیری واسراری عمل کی جس قدر بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ حکیم کہتا ہے کہ فراخیٔ رزق کا یہ عمل علمائے فن کا مانا ہوا عمل ہے اور ایک ایسا عمل ہے کہ جس سے کاروباری حالات کے شاکی خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

صاحبان علم وفن اس عمل کو آزما کر دیکھیں۔ دنوں میں امیر وکبیر ہو جائینگے ترکیب عمل کے مطابق نماز فجر ادا کرنے کے بعد ذیل کے کلمات عمل کو تین سو سات دفعہ تلاوت کر کے پانی پر پھونکیں۔ اس پانی کو سنبھال کر رکھیں اور اپنی دکان یا کاروباری جگہ پر خریداری کے لئے آنے والے لوگوں کو اس پانی کے چند ایک قطرے مشروبات میں شامل کر کے پلائیں جس بھی خریدار یا گاہک کے حلق سے اس پانی کا ایک قطرہ بھی اتر جائے گا وہ خدا کی قدرت سے ایسا تسخیر ہوگا کہ وہیں کا ہو کر رہ جائے گا اور اس نے جو کچھ بھی مال واسباب خریدنا ہوگا اسی جگہ سے خریدے گا یہاں تک کہ وہ مستقبل میں بھی اپنی ضروریات کے لئے ہمیشہ اسی دکان کا ہی رخ کیا کرے گا۔

کلمات عمل یہ ہیں۔ صَمَدُ صَحَامَدُ اَجُوْھَا ھُوَا صَوَا ھَیَا صَمَوَاھَاذَا صَامِدًا اَشْرَاھِیًا۔

برائے حب وتسخیر

صاحب کتاب الآیات لکھتا ہے کہ ذیل کے اسمائے طلسمات کو ایک سو ایک مرتبہ پڑھ کر حب وتسخیر کے ارادہ کے ساتھ بروز یک شنبہ زہرہ کی ساعت میں کسی کہنہ وبوسیدہ قبر سے ایک مٹھی بھر مٹی اٹھا لائیں اس مٹی کو شکر یا مصری کے ہمراہ اپنے مطلوب کو کھلائیں اور عمل کی قوت تسخیر کو ملاحظہ کریں کہ مطلوب اپنے طالب کی محبت میں کس طرح مضطرب وبے قرار ہو جاتا ہے۔

اسمائے طلسمات یوں ہیں۔ وَھُوْدَ وَدُوْدَ حَوْ ھُوْدَ ھَلُوْدَ حُوْدَسْ ھَلُوْدَسْ کَلاَقًا طَالِھًا اَجْنُوْدًا اَھَنُوْدًا مَارِسْ ھَارِسْ اَحُوْسْ اَمُوْسْ السَّاعَةِ السَّاعَةِ۔

برائے تسخیر

کتاب الآیات میں ذیل کے عمل کو تسخیر کے عالم گیر اثرات کا حامل عمل قرار دیتے ہوئے حکیم حورابی کی طرف منسوب کر کے بیان کیا گیا ہے۔ ترکیب عمل کے مطابق عامل ذیل کی عبارت عمل کو انیس بار تلاوت کر کے جس بھی شخص کی تسخیر کے ارادہ کے ساتھ اس کے دل ودماغ کی طرف متوجہ ہوگا تو وہ شخص فوراً ہی عامل کے مطلوب کو اس کی کسی طلب کے بغیر ہی حاضر کر دے گا۔

عبارت عمل درج ذیل ہے۔ شَا قِیَا شَا شَرْ قِیا قَا شَا هَيُوقًا شُوقِيُوشَا هَرْشَا مَا قَرْيَا مَا شَهَا شَوْشَا اَرْهَوْشَا هَطَارِ شَا طَهَارِشَا شَاهِيًا شَوْهِيًّا۔

مارگزیدہ کے لئے

حکیم ارسطو اپنے مجربات میں تحریر کرتا ہے کہ مینڈک کلاں کے سر سے گہرا سیاہی بیضوی شکل کا ایک پتھر نکلتا ہے۔ اس پتھر کی خاصیت یہ ہے کہ سانپ کے کاٹنے والی جگہ پر رکھنے سے یہ پتھر وہاں چپک کر تمام زہر چوس لیتا ہے جس کے بعد از خود ہی علیحدہ ہو جاتا ہے اس کے بعد اس پتھر کو دودھ میں ڈال دیا جائے تو سارا زہر دودھ میں آجاتا ہے۔ ارسطو کہتا ہے کہ اس پتھر کو کشتہ بنا کر محفوظ رکھیں اور ایسا مارگزیدہ جسے ایک دورہ کی شکل میں ہمیشہ سانپ کاٹے۔ اگر وہ اس کشتہ کی راکھ کو صبح کے وقت ایک چٹکی بھر لے کر تین روز تک پانی کے ہمراہ استعمال کرے تو اسے ہمیشہ سانپ کے کاٹنے کی تکلیف سے نجات مل جائے گی۔

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ یہ پتھر بلاشبہ مارگزیدہ کے علاج کے لئے اکسیر بے نظیر ثابت ہوتا ہے۔ میرے نزدیک اس کی جس قدر بھی تعریف وتوصیف کی جائے کم ہے۔ یاد رہے کہ یہ پتھر صرف بڑے اور پرانے مینڈک کے سر سے ہی دستیاب ہوتا ہے۔ یہ کوئی پچاس سال قبل کی بات ہے کہ برما کے علاقہ میں جہاں پانی کے علاوہ خشکی پر بھی بکثرت مینڈک پائے جاتے ہیں۔ ایک مینڈک کے سر سے جراح کی مدد سے یہ پتھر حاصل کیا تھا جو آج بھی میرے پاس محفوظ وموجود ہے اور بہت زمانہ گزر جانے کے باوجود بھی کارآمد ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائے بزرگ وبرتر نے اپنی حکمت کاملہ سے اس پتھر کو صدیوں تک باقی رہنے والی ایک مفید ترین خصوصیت کے ساتھ نواز دیا ہے۔

چشم بد دور

مجربات ارسطو میں مسطور ہے کہ اگر نظر بد کا شکار ہو جانے والا شخص اپنے گلے میں سنگ مریم لٹکائے تو نظر بد کے اثر سے ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ حکیم لکھتا ہے کہ جب بھی اس شخص پر کسی کی نظر بد پڑتی ہے تو یہ پتھر فوراً ہی سیاہ رنگ کا ہو جاتا ہے اور پھر ایک شبانہ روز کے بعد خود بخود اصلی رنگ پر واپس آجاتا ہے قارئین قانون طلسمات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ سنگ مریم گلابی رنگ کا ایک انتہائی نرم پتھر ہے جو ہر جگہ سے دستیاب ہو جاتا ہے۔ یہ حقیر اس پتھر کی متذکرۃ الصدر خصوصیت کا از خود تجربہ کر چکا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین کرام کو اس سے مستفیض ہونے کا موقعہ ملے گا تو اس حقیر کو دعائے خیر سے یاد کریں گے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋

برج قوس کا عرصہ حکومت ۲۳ نومبر تا ۲۱ دسمبر
برج قوس کا منسوبی کوکب مشتری
برج قوس کے منسوبی حروف ف
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت اعداد ۵،۳،۱
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت پتھر۔ پکھراج، پنا، روبی
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت دن۔ بدھ، جمعرات، اتوار
برج قوس والوں کیلئے خوش قسمت رنگ۔ پیلا، ہلکا زرد

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

آپ کے لئے یہ سال بہت اہم ہے آپ کے روزگار کے معاملات بہت اہمیت اختیار کر جائیں گے، آپ کو خوب محنت کرنا پڑے گی تب جا کر ہی آپ کچھ بہتر نتائج کا حصول کر سکیں گے۔ اگر آپ نے اپنے معاملات کے حوالے سے لاپرواہی دکھائی تو پھر اس بات کو ذہن میں رکھ لیں کہ ناکامی آپ کا منہ دیکھ رہی ہے، آپ کے لئے اپنے افسران کو خوش کرنا ایک مسئلہ بن جائے گا وہ آپ سے کارکردگی مانگیں گے اگر آپ اپنے کام اور اپنی محنت سے ان کو خوش کر پائے تو ٹھیک ہے ورنہ ان کا عتاب برداشت کرنے کے لئے اپنے آپ کو تیار رکھیں اگر آپ اپنا ذاتی کاروبار کر رہے ہیں تو آپ کو اس حوالے سے بھی خوب محنت کرنا پڑے گی کیونکہ بزنس آپ سے محنت مانگے گا، روزگار کو زیادہ توجہ دینے کی وجہ سے آپ کی خاندانی اور ازدواجی زندگی بھی متاثر ہوگی۔ دوسری طرف آپ کے لئے کچھ آسانیاں بھی لکھ دی گئیں ہیں آپ کو روپیہ کمانے میں خوب آسانی رہے گی جب بھی مال کمانے کا تہیہ کریں گے تو آپ کو مال آسانی کے ساتھ مل جائے گا۔ اگر آپ کو اس وقت سے پہلے مال کمانے کے حوالے سے کوئی تنگی محسوس ہو رہی تھی تو اب نہ ہوگی، ان باتوں کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ آسان ذرائع جیسے کہ ریس، لاٹری اور پرائز بانڈ وغیرہ پر ضرورت سے زیادہ اعتماد کر بیٹھیں ایسا کرنا غلط ہوگا اور آپ کو نقصان بھی ہو سکتا ہے اگر آپ کسی کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں تو بھی اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ مشترکہ آمدنی کو اپنی ذاتی آمدنی نہیں سمجھنا ہے کیونکہ ایسا کرنے سے بعد میں نقصان ہوگا۔ آپ کو کام کے حوالے سے آسانیاں رہیں گی۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی وروحانی راہنمائی

اپریل میں ہونے والا اشرف شمس اور جولائی میں ہونے والا اوج شمس آپ کے لئے یہ موقع لے کر آ رہا ہے کہ آپ اپنے بیرون ملک معاملات کے حل اور اعلیٰ تعلیم کے معاملات کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنوا سکتے ہیں، اپریل میں ہونے والا اشرف زہرہ اور جون میں ہونے والا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنی خواہشات کے حصول کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنے دشمنوں سے بچنے اور آسان آمدنی کے حصول کے لئے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست میں ہونے والا اشرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی معاشرتی زندگی کی بہتری کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ ادارہ "طلسماتی دنیا" سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس ماہ میں آپ ذاتی حوالے سے اپنے آپ کو خوش باش محسوس کریں گے آپ کا زیادہ تر وقت آرام کرتے ہوئے گزرے گا، آپ کی یہ کوشش رہے گی کہ آپ کو سخت اور بھاگ دوڑ پر مشتمل کام نہ کرنے پڑیں، اپنے آپ کو بہتر اور خوبصورت بنانے کے لئے بھی آپ کوشش کریں گے، روپیہ کمانا آپ کے لئے بہت اہم ہو جائے گا، جب تک آپ کی جیب میں مال ہوگا تو تب تک آپ اپنے آپ کو دوسروں سے کم تر نہ سمجھیں گے، آپ اپنی ذہانت سے اپنے بہت سارے مسائل کی گتھیاں سلجھائیں گے، لوگوں سے رابطے میں رہنا آپ کو پسند آئے گا، شریک کار اور شریک حیات سے معاملہ داری کرتے ہوئے آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، کیونکہ ان کا مزاج گرم ہوگا۔

سعد تاریخیں	۲،۱۲،۱۶،۲۵،۳۰	نحس تاریخیں	۱۴،۲۱،۲۷

ماہ فروری

اس ماہ میں آپ کو روپیہ کمانے میں آسانی رہے گی، آپ زیادہ تر ایسے ذرائع سے آمدنی حاصل کرنے کی کوشش کریں گے کہ جو آسان ہو، آپ کو آپ

کی خواہش کے مطابق ہی روپیہ ملے گا مگر اس کے لئے آپ کو کچھ کام بھی کرنا پڑے گا، بغیر ہاتھ پاؤں ہلائے اگر آپ یہ سوچیں کہ آپ کو روپیہ مل جائے تو ایسا ناممکن نہیں، آپ اس عرصہ میں کافی سے زیادہ سوچ بچار سے کام لیں گے اور ارد گرد کے ماحول پر بھی نظر رکھیں گے، دوسروں کو اپنے خیالات سے آگاہ بھی کریں گے اور ان سے یہ توقع بھی کریں گے کہ وہ آپ کی بات کو مانیں، اس عرصہ میں بھی آپ کے تعلقات آپ کے ملنے جلنے والوں کے ساتھ ٹھیک نہ رہیں گے، لوگ آپ سے سختی سے پیش آئیں گے۔

سعد تاریخیں	۹،۱۳،۲۲،۲۷	نحس تاریخیں	۱۱،۱۷،۲۴

ماہ مارچ

اس عرصہ میں آپ کی ان مسائل سے جان چھوٹ جائے گی کہ جو آپ کو دوسروں کی وجہ سے مل رہے تھے، اب آپ کو مشترکہ آمدنی سے متعلق معاملات کو دیکھنا پڑے گا، آپس کے لین دین میں مسائل کا سامنا ہوگا، اگر آپ قرض وغیرہ لینے کی کوشش کر رہے ہیں تو اس میں آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، معاملات آپ کے لئے اہم ہوجائیں گے، آپ کے لئے یہ ضروری ہوجائیگا کہ آپ ان کی طرف توجہ دیں، گھر میں رہنے والوں کا مزاج بشمول آپ کے حاکمانہ ہوجائے گا، ہر کوئی یہ چاہے گا کہ اس کی بات مانی جائے، اس ماہ کے آخری عشرہ میں حالات کچھ بہتر ہونا شروع ہوجائیں گے۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۰،۲۵	نحس تاریخیں	۹،۱۶،۲۳

ماہ اپریل

اس عرصہ میں آپ کی مصروفیات میں تفریح کرنا بھی شامل ہوجائے گا آپ کام پر تفریح کرنے کو ترجیح دیں گے، دوست احباب کے ساتھ ملنا ملانا رہے گا اور آپ مختلف اقسام کی پارٹیوں میں شرکت بھی کریں گے آپ کے بچوں کے معاملات آپ کے لئے اہم ہوجائیں گے آپ کو اگر ابھی تک اولاد سے محرومی کا سامنا ہے تو اس عرصہ میں آپ کو یہ بات کافی محسوس ہوگی، اللہ کے ہاں دیر ہے اندھیر نہیں، آپ اس کے حضور دعا کریں تو ضرور وہ آپ کی سنے گا آپ اگر عاشق مزاج طبیعت کے مالک ہیں تو آپ کو اپنے اس شوق کو پورا کرنے کے بھی بہت سے مواقع ملیں گے۔

اپنے آپ کو آنے والے وقت کیلئے بھی تھوڑا سا تیار کریں کیونکہ آنے والے وقت میں آپ پر ذمہ داریاں پڑتی ہیں۔

سعد تاریخیں	۴،۸،۱۷،۲۲	نحس تاریخیں	۶،۱۳،۱۹

ماہ مئی

اس ماہ میں آپ کو کام کے حوالے سے اہم ذمہ داریاں ملیں گی کہ جن کو پورا کر کے آپ اپنے عزت ووقار میں اضافہ کر سکتے ہیں، آپ کے ساتھ کام کرنے والوں کے ساتھ آپ کا رویہ بہت بہتر رہے گا، اب ایسی بات بھی نہیں ہے کہ آپ تو اپنا رویہ ٹھیک رکھیں مگر دوسرے آپ کے ساتھ اچھے طریقہ سے پیش نہ آئیں، اس عرصہ میں آپ نے اگر کوئی ملازم رکھا تو اس کا مزاج آسمان سے باتیں کرے گا، اس ماہ کے آخر میں آپ کی لوگوں سے ملاقات رہے گی، لوگ آپ سے پیار کے ساتھ پیش آئیں گے آپ اپنے مذہبی نظریات کو لے کر کافی سخت رویے کا مظاہرہ کریں گے اس وجہ سے آپ کی دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی بھی ہوسکتی ہے، بیرون ملک سفر کے حوالے سے بھی محتاط رویے کی ضرورت رہے گی۔

سعد تاریخیں	۲،۶،۱۴،۱۹،۲۹	نحس تاریخیں	۴،۱۰،۱۷،۳۱

ماہ جون

اس ماہ میں آپ کی سماجی مصروفیات بڑھ جائیں گی، آپ سے ملنے ایسے لوگ آئیں گے جن کا شمار معززین علاقہ میں سے ہوگا، اگر آپ غیر شادی شدہ ہیں تو اس ماہ میں آپ کی شادی کی بات چیت چلے گی اور اس بات کا امکان ہے کہ معاملات کافی حد تک طے پا جائیں گے، شادی شدہ لوگوں کو اپنے شریک حیات کا انا بھرا رویہ برداشت کرنا پڑے گا، اس حوالے سے اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کے سامنے والا طاقت ور ہوگا لہٰذا آپ کو معاملات کو کافی حد تک دیکھ بھال کر چلنا ہوگا، آپ اپنے مذہبی نظریات میں بہت شدت پسند رہیں گے، اس شدت پسندی کی وجہ سے آپ کو مسائل کا سامنا کرنا پڑ جائے گا اگر آپ نے اپنی جائیداد کرایہ پر دے رکھی ہے تو پھر آپ کو کرایہ داروں کی طرف سے تنگی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سعد تاریخیں	۲،۱۰،۱۵،۲۵،۲۹	نحس تاریخیں	۶،۱۳،۲۷

ماہ جولائی

اس ماہ میں آپ کو ایسے معاملات تنگ کریں گے کہ جن کا آپ سے سیدھا تعلق نہ ہوگا بلکہ اس میں آپ کے ساتھ دوسرے بھی شامل ہوں گے، آپ کو اپنے مشترکہ مالی معاملات کی طرف دھیان دینا پڑے گا اگر آپ مالیاتی ادارے سے قرض وغیرہ لینے کے خواہش مند ہیں تو پھر آپ کو اس بات کی خوشی ہونا چاہئے کہ آپ کا معاملہ میرٹ پر طے کیا جائے گا، اگر آپ بیرون ملک سفر کرنا چاہتے ہیں تو اس سے متعلقہ معاملات آسانی سے طے ہوجائیں گے

اگر یہ سفر تفریح پر مبنی ہوا تو آپ خوب مزا اٹھائیں گے اس عرصہ میں آپ کو اپنی توانائیاں کاروبار کے حوالے سے لگانی پڑیں گی، آپ کے افسران اور رتبے میں بڑے لوگ آپ کے ساتھ آسانی کے ساتھ تعاون کرنے پر آمادہ نہ ہوں گے آپ کو ان کی طرف سے گرم ہوا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سعد تاریخیں	۷،۱۲،۲۲،۲۶	نحس تاریخیں	۳،۱۰،۲۴،۳۰

ماہ اگست

اس ماہ میں آپ اپنے آپ کو کافی حد تک مسائل سے آزاد پائیں گے آپ کے معاملات اب خوش اسلوبی کے ساتھ چلنے شروع ہو جائیں گے، اگر آپ مرشد کامل کی تلاش میں تھے تو اب آپ کو وہ مل جائے گا یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ آپ کو اپنی منزل اس حوالے سے مل جائے گی، آپ کے کاروباری معاملات میں نرمی اور گرمی دونوں رہیں گی، آپ کے خفیہ دشمن اور دوست احباب آپ کے لئے مسائل کھڑے کرتے رہیں گے اور آپ کے عزیز اور آپ کے لئے کام کرنے والے آسانیاں پیدا کرتے رہیں گے، آپ کو اپنے افسران سے اپنی بات کہنے کا موقع ملتا رہے گا یوں آپ اپنے بنائے ہوئے پلان ان کو بتا کر ان کی نظروں میں اچھا مقام پا سکتے ہیں۔

سعد تاریخیں	۴،۸،۱۸،۲۲،۳۱	نحس تاریخیں	۶،۲۰،۲۷

ماہ ستمبر

اس ماہ کو اگر آپ کے سارے سال میں سے بہترین ماہ کہا جائے تو یہ بات مبالغہ آمیز نہ ہوگی، آپ کی خواہشات آپ کے حسب منشا پوری ہو رہی ہوں گی، آپ کے تعلقات اپنے عزیزوں اور چاہنے والوں کے ساتھ بہتر رہیں گے، ان میں نرمی اور گرمی دونوں رہیں گی اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ آپ کے خفیہ دشمن کہیں آپ کے لئے مسائل کھڑے نہ کر دیں اس کے لئے وہ آپ کے عزیز اور چاہنے والوں کے درمیان پھوٹ ڈلوا سکتے ہیں، کوشش کریں کہ اس عرصہ میں ہلا گلا کرنے کے علاوہ اپنے آپ کو آنے والے وقت کے لئے تیار رکھیں، اپنے روزگار اور کاروبار کے اوپر بھی توجہ دیں تا کہ وہ بھی بہتر انداز میں پھل پھول سکے، آپ سے رتبہ میں بڑے لوگ اس وقت طاقت پکڑے ہوئے ہوں گے لہٰذا ان کی مان کر چلنا ہی آپ کے لئے بہتر رہے گا۔

سعد تاریخیں	۵،۱۴،۱۹،۲۷	نحس تاریخیں	۲،۱۷،۲۳،۳۰

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں آپ کے اخراجات بڑھ جائیں گے اور آپ کے خفیہ دشمن آپ کے خلاف کارروائیاں تیز کر دیں گے آپ کو اس بات کی کوشش کرنا ہے کہ آپ اکیلے کسی سنسان جگہ پر نہ جائیں تا کہ آپ حادثہ کا شکار ہونے سے بچ جائیں، آپ کے اخراجات اپنی خواہشات کو پورا کرکے لئے بھی ہوں گے، اس کے علاوہ آپ کچھ اخراجات سامان تعیش پر بھی کریں گے، آپ کی خواہشات بہت عزت و آبرو کے ساتھ پوری ہو رہی ہوں گی، ایسے لوگ آپ کے کام آئیں گے کہ جو اپنے حلقہ میں اور معاشرے میں عزت و آبرو رکھتے ہوں گے آپ کو ان کے ساتھ تبادلہ خیال کا بھی موقع ملے گا آپ کا دماغ ایسے لوگوں کے ساتھ مل کر خوب چلے گا۔

سعد تاریخیں	۲،۱۲،۱۶،۲۵،۳۰	نحس تاریخیں	۱۴،۲۰،۲۷

ماہ نومبر

ماہ نومبر میں آپ کے لئے کچھ معاملات سامنے آئیں گے جن کا آپ کو پہلے سے کچھ اندازہ نہیں ہوگا لیکن آپ کو ان سے نمٹنا ہوگا، آپ کے خفیہ دشمن پوری طاقت پر ہوں گے اگر آپ نے ان سے لڑائی لڑی تو آپ کو کافی مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کے خلاف سازشیں ہوں گی، اور آپ کو ذہنی طور پر شکست دینے کی کوشش کی جائے گی، آپ کے سر پر اخراجات بہت رہیں گے۔

سعد تاریخیں	۹،۱۳،۲۱،۲۶	نحس تاریخیں	۱۱،۱۷،۲۴

ماہ دسمبر

آپ اس ماہ سخت گیر رہیں گے اس ماہ لوگ آپ کی بات سنیں گے مانیں گے اور آپ کو اہمیت دیں گے روپے کمانے کے حوالے سے جو آسانی پچھلے ماہ تھی اس ماہ نہیں رہے گی، اگر آپ کو صاحب حیثیت سے کوئی کام ہے تو اس ماہ کر لیں ورنہ پھر موقعہ نہیں رہے گا، اگر آپ کے تعلقات، بہن بھائیوں سے خراب ہیں تو ان کی اب بحالی کا وقت آ گیا ہے۔

سعد تاریخیں	۶،۱۱،۱۹،۲۴	نحس تاریخیں	۹،۱۵،۲۱

خواتین

آپ کے لئے یہ سال کاروباری اعتبار سے مسائل لے کر آ رہا ہے اگر آپ پیسہ کمانا چاہتی ہیں تو آپ کو بہت محنت کرنا پڑے گی، شادی شدہ زندگی میں آپ کو ساس کی طرف سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، آپ کو کسی نہ کسی ذریعہ سے آمدنی کا حصول ہوگا، اپنی طبیعت کی شدت پر قابو پائیں تا کہ آپ کو کم مسائل کا سامنا کرنا پڑے۔

❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊❊

ضروری اعلان

اعلامیہ نمبر ۵

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہوچکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گذارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنارہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہوجانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ (منیجر)

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
۱۲۳	محمد جسیم الدین	حیدرآباد	T. No. 511/8
۱۲۴	نعیم النساء بیگم	گل برگہ	T. No. 512/8
۱۲۵	محمد رضی الدین	حیدرآباد	T. No. 513/8
۱۲۶	سید فراست حسین	حیدرآباد	T. No. 514/8
۱۲۷	محمد معیز الدین	حیدرآباد	T No. 5158
۱۲۸	محمد سمیع الدین	حیدرآباد	T. No. 516/8
۱۲۹	شمیم احمد ایوبی	حیدرآباد	T. No. 517/8
۱۳۰	محمد عبدالکریم	حیدرآباد	T. No. 518/8
۱۳۱	عطیہ ناہید	حیدرآباد	T. No. 519/8
۱۳۲	سید احمد	حیدرآباد	T. No. 520/8
۱۳۳	محمد عبدالرحیم خاں	حیدرآباد	T. No. 521/8
۱۳۴	محمد انور علی	محبوب نگر	T. No. 522/8
۱۳۵	محمد عبدالمجید	حیدرآباد	T. No. 523/8
۱۳۶	غلام محبوب علی	حیدرآباد	T. No. 524/8
۱۳۷	عبدالحفیظ توکلی	حیدرآباد	T. No. 525/8
۱۳۸	محمد جلال الدین	کرنول (اے پی)	T. No. 526/8

نمبر	نام	علاقہ	T. No.
۱۳۹	حافظ محمد عبداللطیف	کرنول (اے پی)	T. No. 527/8
۱۴۰	غلام حسین	حیدرآباد	T. No. 528/8
۱۴۱	حافظ سلیمان منصوری	امراوتی	T. No. 5/28/8
۱۴۲	حافظ فضیل صدیقی	لاتور	T. No. 5/29/8
۱۴۳	عبدالقیوم	بیدر	T. No. 5/01/8
۱۴۴	کے سری نواس	حیدرآباد	T. No. 5/118
۱۴۵	محمد وسیم الدین	حیدرآباد	T. No.5/2/8
۱۴۶	محمد علیم الدین	حیدرآباد	T. No. 5/3/8
۱۴۷	ڈاکٹر وحکیم سمیع اللہ	بنگلور	T. No. 473/8
۱۴۸	گڈو صاحب	باگل کوٹ	T. No. 428//
۱۴۹	غلام محمد	کشمیر	T. No. 535/8
۱۵۰	ہلال احمد ریشی	کشمیر	T. No. 501/8
۱۵۱	جمال احمد قاسمی	چمپارن	T. No. 477/8
۱۵۲	سلیم قریشی	ممبئی	T. No. 509/8
۱۵۳	نذیر احمد	وجے واڑہ	T. No. 221/5
۱۵۴	سیدہ لطیفہ	حیدرآباد	T. No. 575/8

باقی ماندہ تمام شاگردوں کو مندرجہ ذیل تفصیل بھجوانی ہے۔ تفصیل لفافہ میں رکھ کر بھی بھجوا سکتے ہیں لیکن اگر پوسٹ کارڈ پر لکھ کر بھجوادیں تو بہتر ہوگا۔ جن شاگردوں کا ٹی نمبر جاری نہیں ہوا تھا وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوادیں۔

نام ______ ولدیت ______ ٹی نمبر ______ مکمل پتہ ______ فون/موبائل نمبر ______

فون نمبر لکھیں تو ایس ٹی ڈی کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہوجائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کردیئے جائیں گے تاکہ ان کو بھی اطمینان ہوجائے)۔

ہمارا پتہ : ہاشمی روحانی مرکز، محلّہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے عزیمت کی راہ کو اختیار فرمایا

کلیم چغتائی

روٹی پکانے کے لئے خمیر کی ضرورت تھی۔!

صالح کے گھر سے خمیر لیا گیا اور روٹی تیار کرلی گئی۔ جب روٹی پک کر سامنے آئی تو صالح کے والد محترم نے پوچھا۔

''یہ روٹی کیسی ہے۔؟''

بتایا گیا کہ خمیر صالح کے گھر سے آیا۔ اس پر انہوں نے فرمایا۔

''اس نے تو ایک سال تک قاضی کے منصب کو اختیار کیا ہے، اب اس کی روٹی ہمارے حلق سے نہ اتر سکے گی۔''

پوچھا گیا۔''اب ان روٹیوں کا کیا کریں۔''

فرمایا!''جب کوئی سائل آئے اور سوال کرے تو تفصیل سے روٹیوں کے بارے میں اسے بتا دیا جائے کہ خمیر صالح کے گھر کا ہے، آٹا احمد کے گھر کا ہے اور احمد نے ان روٹیوں کو کھانے سے انکار کردیا ہے اگر وہ ان روٹیوں کو لینا پسند کرے تو بہتر ہے اسے دیدینا۔''

چالیس روز تک دروازے پر کوئی سائل نہ آیا، روٹیاں خراب ہوگئیں حتیٰ کہ ان روٹیوں کو دریائے دجلہ میں بہادیا گیا۔

یہ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنہوں نے اپنے بیٹے کے گھر کے خمیر سے تیار شدہ روٹی تک کھانا گوارہ نہ کیا۔ حالانکہ آپؒ کے صاحبزادے صالح نیک متقی شخص تھے۔ لیکن چونکہ اصفہان میں ایک سال تک قاضی رہے تھے اور امام صاحب کے نزدیک اس وقت کی اسلامی حکومت اپنے فرائض پوری طرح انجام نہیں دے رہی تھی اس لئے امام صاحب سرکاری عہدوں پر فائز افراد سے کچھ لینا پسند نہ کرتے تھے۔

آپ کا نام احمد بن محمد بن حنبلؒ اور کنیت ابوعبداللہ ہے۔ آپ عربی النسل ہیں اور آپ کا تعلق قبیلہ شیبان سے ہے جو قبیلہ قریش کی شاخ ہے۔ ربیع الاول ۱۶۴ھ نومبر ۷۸۰ء میں بغداد میں پیدا ہوئے۔ ایک روایت یہ ہے کہ ربیع الثانی ۱۶۴ھ۔ دسمبر۔ ۷۸۰ء میں آپ کے والد مرو سے بغداد منتقل ہوئے اور اس کے چند ماہ بعد آپؒ کی پیدائش عمل میں آئی۔ آپؒ کی والدہ محترمہ صفیہ بنت عبدالملک مرو سے بغداد آئی تھیں۔ ابھی آپؒ صرف تین سال کے تھے کہ سایہ پدری سے محروم ہوگئے۔ آپ کے والد سرخس کے جرنیل تھے۔ والد کے انتقال کے بعد آپؒ کی تربیت کی تمام ذمہ داری والدہ محترمہ پر آپڑی۔

اس دور میں بغداد علم کا مرکز تھا۔ آپؒ خود فرماتے ہیں۔''میں بچہ ہی تھا کہ حفظ قرآن سے فارغ ہوگیا۔ ۱۴ سال کی عمر کو پہنچا تو تحریر و کتابت کی مشق و تحصیل میں منہمک ہوگیا۔''

آپؒ کا دور طالب علم بڑی تنگ دستی میں گزرا حتیٰ کہ حال یہ تھا کہ سوتے وقت سر کے نیچے تکیہ کی جگہ اینٹ رکھ لیا کرتے تھے۔ جب آپؒ نے ۱۷۹ھ میں اپنی عمر کے ۱۶ ویں سال میں قدم رکھا تو علم حدیث کی تحصیل کا آغاز کیا۔ آپؒ فرماتے ہیں''حدیث کا پہلا سبق میں نے امام ابو یوسفؒ سے حاصل کیا۔''

امام ابو یوسفؒ سے تین سال تک فقہ اور حدیث کا علم حاصل کرتے رہے اس دوران امام محمدؒ سے بھی استفادہ کیا اس کے بعد چار سال تک بغداد میں امام ہثیم بن بشیر بن ابو حازمؒ سے علم حاصل کرتے رہے۔ آپ نے حصول علم کے لئے طویل سفر کئے۔ راستے میں زادِ راہ ختم ہوگیا تو محنت مزدوری کی۔ آپ یمن اور شام بھی گئے۔

۱۸۶ھ میں بصرہ اور ۱۸۷ھ میں حجاز تشریف لے گئے۔ اس سفر میں حضرت امام شافعیؒ سے ملاقات ہوئی۔ دوسری بار بغداد میں ملے اور امام شافعیؒ جب تک بغداد میں رہے آپ ان سے جدا نہ ہوئے۔ امام شافعیؒ کو بھی آپ سے بہت محبت تھی اور وہ آپؒ کے تقویٰ کی تعریف کرتے تھے امام احمدؒ نے تحصیل حدیث کے لئے جو سفر کئے ان کے نتیجے میں آپ کو دس لاکھ سے زائد احادیث حفظ ہوگئیں۔ آپؒ کے اساتذہ کی تعداد سو سے زائد ہے۔

چالیس سال کی عمر کو پہنچے تو آپؒ نے بغداد کی جامع مسجد میں باقاعدہ حلقہ درس قائم کیا۔ آپؒ کی مجلس درس عالم کے طور پر نماز عصر کے بعد منعقد ہوتی تھی نہایت باوقار مجلس ہوتی تھی۔ آپؒ کے درس میں سامعین کی تعداد پانچ پانچ ہزار تک ہوتی تھی جن میں پانچ سو تو صرف لکھنے والے ہوتے تھے۔ آپ کے شاگردوں میں امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ترمذیؒ، ابوزرعہ جیسے عظیم المرتبت محدثین شامل ہیں۔

امام صاحب کا عظیم علمی کارنامہ مسند احمدؒ کی تالیف ہے جو تین ہزار

احادیث پر مشتمل ہے۔ آپؒ نے دیگر کئی کتابیں، مثلاً کتاب السنہ تصنیف فرمائی۔ امام شافعیؒ فرماتے ہیں: ''امام احمد آٹھ علوم میں بے نظیر عالم فاضل سمجھے جاتے تھے جن میں قرآن پاک، حدیث، فقہ، لغت شامل ہیں۔'' آپ کے بیان کردہ فقہی مسائل پر مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد عمل پیرا ہے۔

خلیفہ ہارون رشیدان شدت پسند علماء کے خلاف تھے، جو معتزلہ کہلاتے ہیں جن کا عقیدہ یہ تھا کہ قرآن مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید عقلاً معلوم ہو سکتی ہے۔ اس لئے وحی کے بغیر ہی اہل حکمت وعقل، توحید پر ایمان لا سکتے ہیں۔ ہارون کی وفات کے بعد ان کے بیٹے مامون جب ۱۹۸ھ۔ فروری ۸۱۴ء میں مسند خلافت پر بیٹھے۔ مامون معتزلہ سے متاثر تھے۔ چنانچہ معتزلہ ان پر چھا گئے انہوں نے قرآن پاک کے مخلوق ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ یہاں سے امام صاحب کے دور ابتلاء کا آغاز ہوتا ہے جو کم وبیش ۱۴ سال کے طویل عرصہ پر محیط ہے۔

امام صاحب نے محسوس کیا کہ کتاب وسنت کے خلاف ایک عقیدہ کو عام کیا جا رہا ہے اگر مسلمانوں کو درست عقائد کی تعلیم نہ دی گئی تو امت مسلمہ کے بڑے حصہ کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے اور اس طرح صحیح کو غلط سے الگ کر کے پیش نہ کرنے کی ذمہ داری علماء پر عائد ہوگی۔ خلق قرآن کا مسئلہ اٹھانیوالوں کا کہنا یہ تھا کہ قرآن کریم اللہ کی دیگر مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے۔ جب کہ امام صاحبؒ نے واضح کیا کہ قرآن اللہ تعالیٰ کا علم اور اس کی ایک صفت ہے۔ چنانچہ آپؒ خلق قرآن کریم کے غلط عقیدہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ کی یہ جسارت وقت کے حکمرانوں اور ان کے گرد جمع مصاحبین کو سخت ناگوار گزری اس لئے آپؒ پر مصائب ومظالم کا دروازہ کھل گیا۔

مامون کو خبر ملی تو انہوں نے حکم دیا کہ امام احمدؒ اور امام محمد بن نوحؒ کو بیڑیاں پہنا کر عدالت میں حاضر کیا جائے۔ حکم کی تعمیل کی گئی۔ راستہ میں امام محمد بن نوحؒ ''عانہ'' کے مقام پر رب سے جا ملے۔ امام احمدؒ نے ان کی نماز جنازہ ادا کی اور سفر جاری رکھا۔ آپؒ راستہ میں دعا فرما رہے تھے کہ ''اے اللہ میری، مامون سے ملاقات نہ ہو۔ چنانچہ ابھی آپ کا سفر جاری تھا کہ طرطوس کے مقام پر لوگ چیختے چلاتے آپؒ کے پاس آئے کہ مامون فوت ہو گئے ہیں۔

مامون کا انتقال رجب ۲۱۸ھ جولائی ۸۳۳ھ میں ہوا۔ اس کے بعد ابو اسحٰق محمد بن ہارون المعتصم تخت نشیں ہوئے۔ انہوں نے ابن ابی داؤد کو منصب قضاء سونپ دیا۔ جو امام صاحب کے بدترین مخالفین میں سے ایک تھا اس کے حکم سے امام صاحب کو واپس بغداد لے جا کر قید کر دیا گیا اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔ جیل ہی میں آپؒ نے مجلس درس قائم کیا۔ پاؤں میں بیڑیوں کے باوجود نماز کی امامت فرماتے تھے۔ چند دنوں بعد بغداد کا گورنر اسحاق بن ابراہیم جیل میں امامؒ صاحب کے پاس پہنچا اور آپؒ سے دوستانہ انداز میں باتیں شروع کر دیں۔ باتوں باتوں میں اس نے پرانے تعلقات کا واسطہ دیا اور کہنے لگا۔

''کس قدر اچھا ہو کہ آپ امیر المؤمنین معتصم باللہ کی مخالفت ترک کر دیں۔''

امام صاحبؒ نے انکار کر دیا اس پر اسحاق نے پینترا بدل کر دھمکی دی کہ آپؒ کو موت کے گھاٹ اتار دیا جائے گا۔ اس پر بھی امام صاحبؒ مرعوب نہ ہوئے تو اسحاق نے جھلا کر حکم دیا کہ امام صاحبؒ کو مزید بوجھل بیڑیاں پہنا دی جائیں۔ اس پر بھی اس کا غصہ ٹھنڈا نہ ہوا۔ تو حکم دیا کہ جیل سے نکل کر پیدل چلیں۔ امام صاحبؒ نے چلنے کی پوری کوشش کی لیکن ظالموں نے بیڑیاں اس قدر وزنی ڈال دی تھیں کہ پاؤں اٹھانا ممکن نہ تھا۔

صبح امام صاحب کو خلیفہ معتصم کی عدالت میں پابجولاں پیش کیا گیا وہاں امام صاحبؒ کا بدترین مخالف ابن ابی داؤد اور اس کے دیگر ساتھی بھی موجود تھے۔ آپؒ نے طاقت کے اس مظاہرے کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ ابن ابی داؤد اور دیگر مصاحبوں نے خلیفہ کو بھڑکایا کہ یہ شخص ہم کو کافر بنا رہا ہے اور علماء سے کہا کہ خلق قرآن کے مسئلے پر مناظرہ کریں۔

مجلس مناظرہ کے لئے ملک کے کونے کونے سے علماء بلائے گئے۔ مناظرہ تین دن تک جاری رہا۔ امام صاحبؒ نے نہایت مؤثر دلائل دے کر مخالفین کی زبان بند کر دی اور ان کے پاس اِدھر اُدھر کی ہانکنے کے سوائے کوئی راستہ نہ رہا۔ خلیفہ اس صورت حال سے بڑے پریشان ہوئے۔ ایک دن انہوں نے امام صاحبؒ سے کہا۔

''اے احمدؒ! آپؒ کے مسئلے نے مجھے سخت پریشان کر رکھا ہے مجھے رات بھر نیند نہیں آتی۔ اگر مجھ سے پہلے حکمراں نے آپؒ کو گرفتار نہ کیا ہوتا تو میں بھی اس قسم کی جرأت نہ کرتا، میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر آپ کا مسئلہ کسی طور حل ہو جاتا ہے تو میں کبھی کسی کو اس قسم کے مسائل کی وجہ سے گرفتار نہیں کروں گا۔''

مناظرہ کے تیسرے دن خلیفہ کو اس کے مصاحبین نے پٹی پڑھائی، جس پر خلیفہ نے کہا۔ ''اے احمد! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ منصب جلیلہ کے خواہش مند ہیں اگر آپ میری بات مان جائیں تو نہ صرف آپ کا شاہانہ استقبال ہوگا، بلکہ سرکاری ملازمین بھی آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔ آپ کو اچھے منصب پر فائز کیا جائے گا آپ کی عظمت شان کے قصائد کہے جائیں گے اور آپ کی تشہیر کے لئے سرکاری ذرائع اختیار کئے جائیں گے۔''

امام صاحبؒ نے جواب میں فرمایا۔ ''اے امیر المؤمنین! ہمارے سامنے قرآن پاک اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ صحیح احادیث کا ذخیرہ موجود ہے۔ اگر آپ اپنا موقف ان کی روشنی میں واضح کر دیں تو مجھے آپ

کا موقف اختیار کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہوگی۔‘‘

اس واضح اعلان پر امام صاحبؒ کے مخالفین آگ بگولہ ہو گئے، یکے بعد دیگرے سب نے اعتراضات کی بوچھاڑ کردی۔ امام صاحبؒ ان کے اعتراضات کے جوابات دیتے رہے۔ جب مخالفین دلائل دینے سے عاجز آ گئے تو ابن ابی داؤد نے دھمکی دی کہ امیر المؤمنین نے آج قسم کھا کر کہا ہے کہ آپ کو شدید اذیتیں دی جائیں اور کوڑے برسائے جائیں۔ جب آپ کو کوڑے مارنے کی تیاری شروع ہوئی تو آپؒ نے نہایت جرأت کے ساتھ خلیفہ سے کہا۔

’’یاد رکھئے! جس طرح آج میں آپ کی عدالت میں کھڑا ہوں اسی طرح ایک دن آپ کو بھی اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ اے امیر المؤمنین اللہ کے جلال سے بے خوف نہیں ہونا چاہئے۔‘‘

خلیفہ معتصم پر ان کلمات کو سن کر سکتہ طاری ہوگیا۔ ابن ابی داؤد نے فوراً کہا۔ ’’امیر المؤمنین آپ ایک کافر اور گمراہ انسان کی باتوں سے متاثر ہو رہے ہیں۔؟‘‘ امام صاحب نے کہا۔ ’’امیر المؤمنین! آپ میرے قتل کے معاملے میں اللہ سے ڈریں۔ قیامت کے روز کیا جواب دیں گے۔؟‘‘

ایک قیدی ابوالہیثم جو امام صاحبؒ کو کوڑے لگنے کا منظر دیکھ رہا تھا کہتا ہے۔

’’میں نے کبھی اتنی قوت سے کسی کو کوڑے برستے نہیں دیکھے۔ جب امام صاحبؒ کو کوڑے سے زخم لگتا تو جلاد ایک آلے سے زخم کی گہرائی ناپتے کہ کہیں اندر سوراخ تو نہیں، ایک بار کوڑا ان کے کان پر لگا جس سے کان پھٹ گیا۔

کوڑے برس رہے تھے اور اللہ کے اس اولوالعزم اور صابر بندے کی زبان پر قرآن کی یہ آیت جاری تھی۔

(ترجمہ) ’’ہم پر وہی مصیبت آسکتی ہے جو اللہ نے پہلے ہی لکھ دی ہے‘‘

اتنے کوڑے برسائے گئے کہ امام صاحب بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آئے تو پھر وہی سلسلہ شروع ہوا گیا۔ حتیٰ کہ پھر بیہوش ہو گئے۔ خاصی دیر بعد ہوش آیا تو خلیفہ نے کہا۔ ’’اب بھی وقت ہے میری بات تسلیم کرلو۔‘‘ امام صاحب نے انکار کردیا تو تیسری بار کوڑے لگائے گئے۔ یہاں تک کہ امام صاحبؒ پھر بے ہوش ہو گئے اس پر خلیفہ کچھ خوفزدہ ہو گئے انہوں نے کوڑوں کا سلسلہ بند کروادیا اور ابن ابی داؤد کے اصرار کے باوجود امام صاحب کو رہا کرنے کا حکم دیدیا۔

ربیع الاول ۲۲۰ھ میں واثق باللہ تخت نشین ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ امام صاحبؒ نہایت پرعزم ہیں، انہیں زدوکوب کرنا یا ایذائیں دینا مناسب نہیں البتہ انہوں نے اپنے غم وغصہ کو فرو کرنے کے لئے حکم دیا کہ امام صاحب کے پیروکاروں پر ظلم توڑے جائیں چنانچہ محدثین، فقہاء معلمین، حتیٰ کہ مؤذنوں تک کو پکڑ کر ان پر مظالم ڈھائے گئے۔ اکثر لوگ روپوش ہو گئے۔ بہت سے قید کر لئے گئے۔ امام صاحب کو ان کے گھر پر نظر بند کر دیا گیا۔ یہاں تک کہ نماز کے لئے بھی نکلنے کی اجازت نہ تھی۔ واثق کی وفات یعنی ۲۳۲ھ تک آپ کا یہ دور ابتلاء جاری رہا۔

ذی الحجہ ۲۳۲ھ۔ جولائی ۸۴۸ء میں متوکل خلیفہ بنے وہ عقائد کے اعتبار سے مامون، معتصم اور واثق سے مختلف تھے اور قرآن پاک کو مخلوق تسلیم کرنے والوں کو شدید لعن طعن کرتے تھے۔ ان کے دور میں صورت حال بدل گئی لیکن یہ امام صاحب کے لئے آزمائشوں کے ایک نئے دور کا آغاز تھا۔

آپؒ کے قدموں میں مال و دولت ڈھیر کیا جانے لگا۔ اعلیٰ عہدوں کی پیشکش ہونے لگی۔ رہائش کے لئے آرام دہ اور خوشنما محل پیش کئے جانے لگے لیکن مرد درویش صفت نے اس سامان تعیش کی جانب ایک نگاہ غلط انداز بھی نہ ڈالی۔

امام صاحبؒ کے صاحبزادے عبداللہ بیان کرتے ہیں۔ ’’متوکل نے والد محترم کو پیغام بھیجا کہ میں آپ کے دیدار کا متمنی ہوں اور آپ کی دعاؤں کا تبرک چاہتا ہوں آپ قدم رنجہ فرمائیں۔ چنانچہ ہم وہاں پہنچے۔ خلیفہ نے ہماری رہائش کے لئے ایک بہترین محل کا انتخاب کیا۔ امام صاحبؒ محل میں داخل ہوئے تو متوکل نے اپنی والدہ سے کہا۔ ’’امام صاحبؒ کے محل میں داخل ہوتے ہی محل بقعۂ نور بن گیا۔‘‘

امام صاحبؒ نے جس فقہ یعنی فقہ حنبلی کی بنیاد ڈالی وہ آج مسلمانوں کے چار اہم فقہی مسالک میں سے ایک ہے۔ فقہ حنبلی میں زیادہ اہمیت صحابہ کرام کی رائے کو دی گئی ہے۔ امام صاحبؒ صحابہ کرام کی پیروی میں بہت سخت تھے۔ آپؒ کے حکیمانہ فیصلوں اور آراء کو بعد میں آپ کے شاگرد ابوبکر المروزیؒ کے ایک شاگرد ابوبکر الخلال محدث نے کتاب الجامع کی شکل میں مرتب کردیا۔

امام صاحبؒ نے اپنے اصول وعقائد سے متعلق دو بنیادی رسالے تصنیف کئے۔ ان میں سے ایک رسالہ، رسالہ الرد علی الجہمیہ والزنادقہ میں آپؒ نے ایک فرقہ کے پیروکار جہم بن صفوان کے عقائد کی وضاحت اور تردید کی۔ یہ عقائد پورے خراسان میں پھیلے ہوئے تھے۔ دوسرے رسالہ ’’کتاب السنہ‘‘ میں آپ نے بعض دینی مسائل پر نظر ڈالی ہے اور اسلام کے تمام بڑے بڑے اصولوں کے مطابق اپنا موقف صاف صاف بیان کردیا ہے۔ اس کے علاوہ آپؒ نے ایک ’’کتاب الصلوٰۃ‘‘ تحریر کی جس میں نماز، جماعت اور صحت کے ساتھ ادا کرنے کی ضرورت تحریر کی گئی ہے۔ ’’مسند من مسائل احمد بن حنبلؒ امام صاحب کے سیاسی اور مذہبی خیالات کے مطالعہ کے لئے اہم ہے۔ آپ نے

ایک ''کتاب الورع'' بھی تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں ایسے مسائل کے بارے میں آپ کی آراء درج ہیں جن میں انتہائی احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔

فقہائے حنابلہ کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ انہوں نے ہر دور میں اجتہاد کا دروازہ کھلا رکھا تاکہ فقہی مسائل کی ترتیب وتدوین کا عمل جامد ہوکر نہ رہ جائے بلکہ وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق قرآن حدیث کی روشنی میں فقہی مسائل ترتیب دیئے جاتے رہیں۔

علم حدیث کے دائرے میں امام صاحب مستقل مجتہد کہے جاسکتے ہیں۔ امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں۔ ''امام احمد بن حنبلؒ کو اپنے شیوخ سے احادیث واخبار کا جو انبار ملا تھا اس میں سے آپ نے اپنا مسلک خود قائم کیا۔''

انتقال کے وقت جب صاحبزادے نے طبیعت پوچھی تو فرمایا کہ جواب کا وقت نہیں ہے۔ بس دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ایمان پر خاتمہ فرمادے۔ کیونکہ ابلیس لعین مجھ سے کہہ رہا ہے کہ تیرا ایمان سلامت لے جانا میرے لئے باعث ملال ہے۔

۷۷ سال کی عمر میں بیمار پڑ گئے۔ ۹ دن تک بیمار رہے۔ عیادت کرنیوالوں کی بھیڑ کا یہ حال تھا کہ بازار میں خرید وفروخت دشوار ہوگئی۔ ربیع الاول کے مبارک مہینے ہی میں آپ کی پیدائش ہوئی اور جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۲۴۱ھ۔ ۳۱ ر جولائی ۸۵۵ء کو آپؒ نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا۔ آپ کو بغداد کے مقابر الشہداء میں سپرد خاک کیا گیا۔ اور جنازے میں لاکھوں سوگواروں نے شرکت کی۔

میں ناشتہ سے فارغ ہونے کے بعد حسب عادت اخبار کی تلاوت میں مصروف تھا کہ اچانک مولانا حسن الہاشمی آدھمکے، بغیر اطلاع کے ان کا آنا میرے نزدیک قیامت سے کم نہیں ہوتا۔ عام طور پر ان کا شان نزول مجھے کسی بھی بارے میں تنبیہ کرنے کے لئے ہوتا ہے اور وہ میری کان کھنچائی ہمیشہ میری بیوی کی موجودگی میں کرتے ہیں یہ دوراندیشی ہے حکمت عملی ہے یا کوئی سازش ہے میں سمجھ نہیں پاتا۔ میں اور بانو دونوں ہی اخبار سے لپٹے ہوئے تھے کہ وہ کھنکھارتے ہوئے گھر میں داخل ہوئے۔ میں ایمانداری سے سٹپٹا گیا اور بانو بھی ان کے صبح ہی صبح آنے پر حیرت زدہ ہوگئی۔ بانو نے کھڑے ہوکر انہیں سلام کیا اور ان کے لئے کرسی رکھی تاکہ وہ اس پر براجمان ہوجائیں۔ میں ہکا بکا ہوکر انہیں دیکھتا رہا۔ انہوں نے میری طرف مخاطب ہوکر میری حیرت کا قتل کرتے ہوئے کہا۔ برخوردار! اچھے بھلے لوگ بھی تمہاری تحریروں کو دلچسپی سے پڑھ رہے ہیں ایک جانے پہچانے بزرگ نے تو اذان بت کدہ کو وقت کا تقاضہ قرار دیا ہے لیکن .... میں نے ان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔ آپ نے تو ہمیشہ یہ سمجھا ہے کہ میرا لکھنا، لکھنا صرف ہنسنے ہنسانے کے لئے ہے۔ میرے طنز کے پیچھے جو مقصد پوشیدہ ہوتا ہے آپ نے کبھی اس پر غور نہیں کیا۔

غلط سمجھتے ہو۔ میں نے ہمیشہ ہی یہ محسوس کیا ہے کہ تم طنز ومزاح کی آڑ میں جو سبق امت کو دے رہے ہو وہ اپنی جگہ ہے اور اس سے ہماری اپنی کوتاہیوں کا بھید کھلتا ہے اور پھر کچھ نہ کچھ اصلاح کی توفیق بھی ہوجاتی ہے۔ میں تو اس طرح کی تحریروں کا مخالف ہوں جن میں تم صرف عشق ومحبت پر گفتگو کرتے ہو اور کچھ اس طرح کا انداز اختیار کرتے ہو کہ جن لوگوں کی دونوں ٹانگیں قبر میں لٹکی ہوتی ہیں وہ بھی عشق سے مستفیض ہونے کے لئے بیتاب سے ہوجاتے ہیں۔

محترم! عشق انسان کی زندگی کا ایک اٹوٹ حصہ ہے۔ جس انسان کو زندگی میں ایک بار بھی عشق کی توفیق نہیں ہوتی وہ اللہ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت سے محروم رہتا ہے میں عالی جناب یہ عرض کرتا ہوں کہ کم سے کم ایک بار آپ بھی کسی سے عشق کرکے دیکھیں آپ کو خود اندازہ ہوجائے گا کہ دوران عشق میدان احساسات میں روح کس قدر اچھل کود کرتی ہے اور سر کے بل کھڑی ہوکر کتنی بار خدا کا شکر ادا کرتی ہے اور احساسات کی سوفی صد گلیوں میں تاحد نظر قمقمے روشن ہوجاتے ہیں۔

کیسی باتیں کررہے ہو۔ کچھ تو ادب کرو۔" بانو نے ناگواری کا اظہار کیا"

بیگم! یہ بے ادبی نہیں ہے یہ ایک رہنمائی ہے۔ میرا فرض ہے کہ میں جس کا نمک کھا رہا ہوں اس کو صراط مستقیم کی تلقین ضرور کروں۔ اور اگر آپ چاہیں تو میں آپ کی طرف سے عشق بدل بھی کرسکتا ہوں۔

عشق بدل؟ انہوں نے حیرت سے دیکھا پھر بولے۔ یہ عشق بدل کیا ہوتا ہے۔

عالی جناب جب حج بدل ہوسکتا ہے تو عشق بدل کیوں نہیں ہوسکتا۔ جو لوگ بوڑھے ہوجاتے ہیں چلنے پھرنے کی ان میں طاقت نہیں رہتی یا مصروفیات انہیں حج کی سعادت سے محروم رکھتی ہیں یا کوئی اور مجبوری انہیں مکہ ومدینہ کا سفر کرنے نہیں دیتیں تو وہ کسی معتبر مسلمان سے حج بدل کرالیتے ہیں۔ مصارف سب ان کے ہوتے ہیں اور وقت اس کا لگتا ہے اور حج بدل کوئی اور کررہا ہے اس طرح ایک فرض کی ادائیگی ہوجاتی ہے۔ اسی طرح ماہرین محبت نے عشق بدل کی بھی ایک حقیقت کھوج نکالی ہے اور اب دوراندیش قسم کے انسان اس حقیقت کا فائدہ اٹھا رہے ہیں یعنی جو لوگ بڑھاپے کی شدت کی وجہ سے یا اپنی بیوی کے ظلم وستم کی وجہ سے یا دنیا کی رسوائی یا بدنامی کے خوف کی وجہ سے خود عشق نہیں کرسکتے وہ کسی قابل اعتبار انسان کو یہ ذمہ داری سونپ سکتے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

خدا کے لئے چپ ہوجاؤ۔" بانو بولی" کیا بات لے کر بیٹھ گئے۔ آپ کس طرح کے انسان ہو!۔

بانو۔ انہیں بولنے دو، آج میں ان کی کسی بات کا برا نہیں مانوں گا۔ ہاں میں اس وقت اس بات کا اندازہ کررہا ہوں کہ میری گرفت اور پابندیوں کے

باوجود ان کے وجود کی بھول بھلیوں میں ازل سے عاشق بھٹک رہا ہے وہ ابھی تک پوری طرح صحت مند محسوس ہو رہا ہے اسے عرصہ دراز سے کوئی خوراک نصیب نہیں ہے لیکن اس کی چنچلتا میں کوئی فرق پیدا نہیں ہوا۔ یہ عاشق بہت سخت جان ہے۔ شاباش ہے تمہیں ابوالخیال فرضی صاحب کہ تم ان حالات میں بھی جو امت مسلمہ کے لئے ابتر حالات ہیں اس طرح کے موضوعات پر اچھی گفتگو کر لیتے ہو۔ دنیا بھر میں دہشت گردی مچ رہی ہے اور اسلام کے مخالفین اس دہشت گردی کی آڑ لے کر اسلام کو اور مسلمانوں کو بدنام کر رہے ہیں۔ جمعیۃ العلماء میں چچا بھتیجے کی لڑائی نے بھی خاصا ستم ڈھایا ہے۔ امت کا باشعور طبقہ علماء سے اور دینداری سے بدظن ہو رہا ہے اور غیر قوم میں مسلمانوں کا مذاق اڑا رہی ہیں ایسے ناگفتہ بہ حالات میں تم حسن و عشق کی باتیں کر رہے ہو۔ یہ باتیں اگر زندگی کا اہم موضوع ہوں بھی تو بھی انہیں کسی اور وقت کے لئے اٹھا کر رکھو۔ ابھی تم وہ کرو جو میں چاہتا ہوں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں تمہاری اس طرح کی باتیں کئی گھنٹوں تک بیٹھ کر سنوں گا اور اُف تک نہیں کروں گا۔

آپ کیا چاہتے ہیں؟ شاید میں پوری طرح سنجیدہ ہو گیا تھا۔

مولانا نے اپنی جیب سے ایک اخبار نکالتے ہوئے کہا۔ مسلم خواتین کے بورڈ کی طرف سے نکاح نامہ کا ایک موڈل چھپ کر آیا ہے اور اس بارے میں طاہر محمود صاحب نے کچھ تبصرہ بھی کیا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ طلسماتی دنیا کے آنے والے شمارے میں تم بھی اس بارے میں کچھ اظہار خیال کرو۔

ضرور کروں گا، آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ بس اتنی گزارش ہے کہ زندگی میں جب بھی آپ کو توفیق نصیب ہو جائے تو ایک عدد عشق بدل کی اجازت مجھے ضرور دیں میں بہت کم خرچ پر یہ ذمہ داری ادا کروں گا۔ اور اس کا ثواب آپ کی روح کو پہنچا دوں گا۔ جو آپ کے کھاتہ میں پڑا رہے گا اور قیامت تک آپ کے کام آئے گا۔

چلو۔ اس بارے میں پھر کبھی بات ہوگی۔ فی الحال تم قلم کاغذ اٹھاؤ اور اس نکاح نامہ پر اپنا اظہار خیال کرو۔ میں ایک بار پھر تمہاری صلاحیتیں دیکھنا چاہتا ہوں۔

مولانا چلے گئے تو میں نے بانو سے کہا۔ آج تو تمہارے بھائی صاحب بہت اچھے موڈ میں تھے ان کا وقت تو نہیں آ گیا۔ اتنے اچھے تو وہ کبھی نہ تھے۔

کیسی بات زبان سے نکالتے ہو۔ تمہیں ڈر نہیں لگتا۔

ارے بھئی مرنا جینا تو لگا ہی رہتا ہے قیامت کی بوریاں تو یہ بھی نہیں سمیٹیں گے۔

آپ نے بھی تو حد کر دی۔ ان سے عشق بدل کی فرمائش کرنے لگے۔ آخر کیا ہوا آپ کو!۔

میں آدم کا بیٹا ہوں اور سوئے اتفاق سے تمہارا مجازی خدا ہوں۔ میری باتوں کا مذاق مت اڑایا کرو۔ قبر کے اندھیرے سے ڈرو۔ جو عورتیں شوہروں کی باتوں کا مذاق اڑاتی ہیں وہ عذاب قبر کا شکار ہوں گی۔ یہ بات مجھے کئی مولاناؤں نے بتائی ہیں۔

بھائی صاحب بھی کیا سوچتے ہوں گے اتنے بڑے آدمی اور ان سے عشق بدل کی باتیں کر رہے تھے۔

ارے بیگم! اگر بھائی صاحب میرے جھانسے میں آ گئے تو مرنے سے پہلے ایک عشق کا چانس اور مل جائے گا اور وہ عشق کتنا معتبر ہوگا جس میں تمہارے بھائی صاحب کی پشت پناہی شامل ہو۔ اور ہر جہ خرچہ سب میں ہاشمی صاحب سے وصول کر لوں گا۔ کتنا مزہ آئے گا عشق میں کروں گا جیب ان کی ڈھیلی ہوگی اور ثواب دنیا میں دونوں برابر کے حصے دار رہیں گے۔ تم اپنا خون جلاؤ گی اور یہ بھی تو ایک طرح کا پروفٹ ہے۔

اس کے بعد میں نے وہ اخبار کھولا۔ جو ہاشمی صاحب دے گئے تھے اس میں ایک مضمون تھا چائے کی پیالی میں طوفان۔ اور اس مضمون میں اس نکاح نامہ پر تبصرہ کیا گیا تھا جو عورتوں کے بورڈ کی طرف سے پیش کیا گیا ہے اس کی درمیانی سطور یہ تھیں۔

> ”معلوم ہوا ہے کہ نیا نکاح نامہ اردو اور ہندی زبانوں میں جاری کیا گیا ہے اور ہمارے پاس اس کی جو نقل بذریعہ ای میل پہنچی ہے وہ ہندی میں ہے یہ ایک پورا کتابچہ ہے جس کا نام ہے شرعی نکاح نامہ۔“

بات کچھ اس انداز سے سامنے آ رہی ہے جیسے اب تک کے نکاح یا ان کے اندراج غیر شرعی بنیادوں پر ہوا ہو۔ اور اسی لئے اب عورتوں کی طرف نکاح کو شرعی بنانے کی تحریک شروع کی گئی ہو۔ عورتوں نے اپنا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کر کے یہ تو ثابت کر ہی دیا ہے کہ عورتیں مردوں کے بنائے ہوئے اس قانون سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور انہوں نے شریعت کے میدان میں اپنے گھوڑے دوڑانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مردوں کے گھوڑوں کے مقابلے میں عورتوں کے گھوڑے کس رفتار سے دوڑتے ہیں اور انہیں منزل نصیب ہوتی بھی ہے یا نہیں۔

مضمون نگار اگلے پیراگراف میں فرماتے ہیں۔

> ”یعنی اس کی شکل ایک ”ہدایت نامہ“ کی ہے جس کے ساتھ ایک فارم منسلک ہے کتابچہ کے سرورق پر یہ عبارت تحریر ہے ”اللہ کا شکر ہے کہ آج بتاریخ ۱۶ر مارچ ۲۰۰۸ کو شرعی نکاح نامہ منظر عام پر آیا۔ اور یہ بھی ہدایت کی گئی ہے کہ منسلکہ فارم کا

شادیوں کے دفتر میں اندراج کرالیا جائے جس کا مطلب یہی نکلتا ہے کہ ہر شادی میں نکاح نامہ اس فارم کے مطابق تیار ہو اور اسے میرج رجسٹرار کے پاس لے جاکر شادی کو رجسٹر کرالیا جائے۔''

یہ تیور تو حیرتناک ہیں لیکن ان سے اس بات کا اندازہ ہوجاتا ہے کہ زنا کے مقابلے میں نکاح پہلے بھی بہت مشکل تھا اور اب اس نکاح کو اور زیادہ مشکل بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اور جب نکاح اور زیادہ مشکل ہوجائے گا تو زنا اور زیادہ آسان ہوجائے گا۔ نکاح میں جو جھمیلے پہلے سے موجود ہیں انہوں نے نکاح کو دشوار بنا رکھا تھا اور اسی وجہ سے اکثر لڑکے اور لڑکیاں نکاح سے محروم رہتے ہیں۔ نکاح کی مشکلات منگنی کی ابتداء سے شروع ہوجاتی ہیں اور لین دین کے طریقے ایسے رائج ہوگئے ہیں کہ غریب لوگوں کا نکاح کے تصور ہی سے دم نکلنے لگتا ہے۔ کہیں گھوڑے کی لعنت کہیں جہیز اور تلک کے دکھ اور کہیں ذات اور برادری کی اونچ نیچ کے صدمات۔ ان ہی باتوں نے نکاح کو مشکل ترین بنا رکھا تھا اور اب جو قیود ان میں بڑھائے جارہے ہیں اس کے بعد رہی سہی آسانیاں بھی ختم ہوجائیں گی اور نکاح مزید مستحیل ہوکر رہ جائے گا۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

''۱۷ دفعات نکاح کی اہمیت کے لئے قائم کی گئی ہیں اور یہ حصہ دفعہ ۱۷ کی اس عبارت پر ختم ہوتا ہے کہ ''کوئی بھی ایماندار اور دین دار سلجھا ہوا کلمہ گو جو اللہ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ذرا بھی غافل نہیں رہتا وہ کبھی بھی شرعی عہد کو غیر شرعی طریقے سے ختم نہیں کرتا۔''

یہ ۱۷ دفعات جو نکاح کو ظاہر کرتی ہیں تحصیل لاحاصل کا درجہ رکھتی ہیں جب کوئی شخص نکاح کے لئے آمادہ ہوگیا ہے اور دولہا بن کر محفل نکاح میں حاضر ہوگیا ہے پھر اس کو نکاح کی تلقین کرنا اور اس پر نکاح کی افادیت واضح کرنا کیا معنیٰ رکھتا ہے۔ کسی شرعی عہد کو غیر شرعی طریقہ سے ختم کرنے والی بات غالباً اس طلاق کی طرف اشارہ ہے جو دفعتاً دیدی جاتی ہے غصے سے بے قابو ہوکر اچانک طلاق دیدینا اور ایک ہی مجلس میں تین طلاقیں دیدینا ایک جاہلانہ طرز عمل ہے اور یہ احکام شریعت سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بے شک اسلام میں طلاق کے کچھ اصول مقرر ہیں اور طلاق اگر دینی ہی ہو تو ان اصولوں کا لحاظ رکھ کر دینی چاہئے۔ لیکن ایک طلاق ہی کیا اسلام میں تو نکاح کے بھی کچھ اصول مقرر ہیں۔ سنت رسول صرف طلاق ہی میں موجود نہیں ہے بلکہ سنت رسول تو نکاح میں بھی موجود ہے۔ آج کل کے مسلمان جب نکاح کی سنتوں کا لحاظ نہیں رکھتے تو وہ طلاق کے اصولوں کا کیا لحاظ رکھیں گے۔ صاحب مضمون کا یہ فرمانا کہ جو اللہ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا بھی غافل نہیں رہتا وہ کبھی شرعی عہد کو غیر شرعی طریقہ سے ختم نہیں کرتا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ جو مسلمان اللہ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں سے غافل نہیں رہتا وہ نکاح معاملگی کے ساتھ کرتا ہے۔ اس کی شادی میں دکھاوا نہیں ہوتا۔ فضول خرچی نہیں ہوتی۔ غیر شرعی شور وغل نہیں ہوتا اس کے چہرے پر داڑھی ہوتی ہے وہ اپنی بساط کے مطابق اپنا مہر مقرر کرتا ہے وغیرہ۔ لیکن آج کل کی شادیوں میں یہ سب باتیں نظرانداز کردی جاتی ہیں اور نکاح جو ایک شرعی معاہدہ ہے غیر شرعی طریقہ پر شروع ہوتا ہے۔ طلاق غصے میں دی جاتی ہے اور غصہ میں انسان، انسان کم جانور زیادہ ہوجاتا ہے۔ اس وقت اگر اس سے کوئی غیر شرعی حرکت سرزد ہوجائے تو سمجھ میں آتی ہے لیکن نکاح جو اپنے ذاتی اختیارات سے خوشی اور ہوش وحواس کے ساتھ ہورہا ہے اس میں بھی غیر شرعی باتوں کی بہتات اس بات کی علامت ہے کہ نکاح کرنے والے کو نہ احکامات خداوندی کی پرواہ ہے اور نہ سنت رسول کا احساس۔ ایسی صورت میں اس کو طلاق کے شرعی طریقے بتانے کے بجائے نکاح کے شرعی طریقے سمجھانے چاہئیں اور جب نکاح ہی میں شریعت کے تقاضے پورے نہیں ہوں گے تو طلاق میں شریعت کے تقاضے کیسے پورے ہوسکتے ہیں۔؟

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

''اس کے بعد طلاق کا مختصر بیان ہے جس کے شروع میں زوجین کے درمیان نزاع کی صورت میں ثالثی سے متعلق قرآن مجید کی معروف آیت درج ہے اور پھر کہا گیا ہے کہ ''شوہر طلاق دیتے وقت شرعی اصولوں کو پیش نظر رکھے اور دارالقضا یا مقامی علماء کے مشورے کے بغیر طلاق دینے سے اجتناب کرے گا۔''

میں ایک بار پھر یہ عرض کروں گا کہ جب مسلم عوام نکاح کے لئے علماء سے مشورے نہیں کرتے تو وہ طلاق کے لئے علماء سے کیوں مشورے کریں گے آج کل نکاح کی تقریب میں جو بے جا رسومات ہوتی ہیں کیا علماء ان کی اجازت دیتے ہیں اور کیا نکاح میں ہونے والی غیر شرعی حرکتوں سے کوئی بھی ایک مسلمان کسی دارالافتاء سے رجوع کرتا ہے اور اگر اس کو بتادیا جائے کہ فلاں فلاں کام اور فلاں فلاں رسم غیر شرعی ہے تو کیا وہ اس کو چھوڑ دیتا ہے۔؟ جو مسلمان نکاح کی بے جا رسومات کو چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں وہ طلاق کے غیر شرعی طریقے سے کیسے باز آجائیں گے۔ طلاق کی بنیاد نکاح ہوتا ہے جب نکاح ہی میں شریعت کے تقاضوں کو نظرانداز کیا جارہا ہے تو پھر طلاق میں شریعت کے تقاضوں کا احترام کیسے ممکن ہے۔ مسلم تنظیموں کو اور علماء کو چاہئے کہ وہ نکاح اور طلاق کے موضوعات پر تقریر کرتے ہوئے مسلمانوں کو یہ سمجھائیں

کہ نکاح وطلاق میں کیا صحیح ہے اور کیا غلط۔ جب تک مسلمان دینی تعلیمات سے بہرہ ور نہیں ہوگا وہ نکاح وطلاق کے معاملے میں غیر شرعی حرکتیں کرنے سے باز نہیں آئے گا۔ نکاح کی ذمہ داریاں بھی اپنی جگہ اہم ہیں۔ جو لوگ طلاق سے کسی نہ کسی طرح بچ رہے ہیں کیا وہ نکاح کی ذمہ داریوں کو پورا کر رہے ہیں؟ ہزاروں مسلم جوڑے ایسے ہیں جو طلاق سے بچ رہے ہیں لیکن غیر خوش گوار زندگی گزار رہے ہیں کیونکہ وہ دونوں ہی شریعت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے اور ایک دوسرے کے فرائض سے غافل ہیں۔ موڈل نکاح نامہ مردوں کا بنایا ہوا ہو یا عورتوں کا وہ اسلامی تعلیمات سے بہتر نہیں ہوسکتا۔ مسلمانوں نے جب اس بہتر قانون کی قدر نہیں کی ہے اور جب اللہ اور اس کے رسول کے احکامات کی پیروی نہیں کی ہے تو وہ انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کا کیا لحاظ کریں گے۔

مضمون نگار لکھتے ہیں۔

"نیز اگر طلاق دینا ناگزیر ہوجائے تو ایک دفعہ میں ایک طلاق سے زیادہ نہیں دے گا تا کہ دونوں کو سوچنے کا موقعہ مل جائے۔
ایک عالم دین صیغہ طلاق پڑھنے والا ہو اور دو شہادتیں عادلین سننے والے ہوں وہ تصدیق کریں، شاہد عادل سے مراد وہ شخص ہے جو احکام دین کا پابند ہو حرام سے پرہیز کرتا ہو اور گناہِ صغیرہ پر اصرار نہ کرتا ہو۔"

یہ مشورہ تو اچھا ہے کہ اگر طلاق کا دینا ناگزیر ہوجائے تو ایک مرتبہ میں ایک ہی طلاق دی جائے اگر رجوع کرنے کا ارادہ نہ ہو تو ایک طلاق سے بھی جدائی واقع ہوجائے گی اور اگر بعد میں شرمندگی ہو یا پھر دونوں میں کوئی سمجھوتہ ہوجائے تو پھر دوبارہ رجوع کیا جاسکتا ہے لیکن اس کے بعد کی گفتگو قطعاً غیر دانشمندانہ ہے۔ اور خلاف شرع بھی ہے اس میں ایسا مشورہ دیا گیا ہے جو خلاف عقل بھی ہے اور خلاف شرع بھی۔ اگر اس مشورے کو اہمیت دی جانے لگے تو پھر نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ طلاق کے لئے گواہوں کی قید لگانا ایک فضول سی بات ہے۔ پھر گواہ بھی ایسے جو عادل ہوں۔ حرام سے بچتے ہوں، گناہِ صغیرہ پر اصرار نہ کرتے ہوں۔ ایسے گواہ فی زمانہ کہاں سے دستیاب ہوں گے۔؟ پھر طلاق ایک طرح کا قتل ہے۔ اور قتل کرنے سے پہلے قاتل خود گواہ تلاش کرے تو یہ کیسے ممکن ہے۔ طلاق کے لئے اتنی بہت ساری شرطیں بھی شریعت کے تقاضوں کو پامال کرتی ہیں۔ طلاق کے غلط طریقے سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے وہ یہ کہ علماء اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں اور وہ نکاح کی تقریب میں طلاق کے غیر شرعی طریقوں سے اس شخص کو متنبہ کریں جس کا نکاح ہو رہا ہے۔ طلاق کے لئے جب شریعت نے گواہوں کی قید نہیں لگائی ہے تو پھر کوئی بھی دانشمند اگر ایسا فارمولہ پیش کرتا ہے تو وہ احکامات خداوندی کا خود مذاق اڑا رہا ہے اور وہ یہ ثابت کر رہا ہے کہ اس نے شریعت کے ادھورے قانون کو اپنی عقل سے پورا کر دیا ہے۔ جب شریعت بغیر گواہ کے بھی طلاق واقع ہوجانے کی تصدیق کرتی ہے پھر گواہوں کی قید لگانا ایک غیر ضروری بات ہے۔ اس غیر ضروری بات سے بہت بڑا نقصان ہوگا۔ بغیر گواہ کے جب طلاق دی جائے تو ازراہ شریعت تو طلاق پڑ جائے گی لیکن پھر بھی میاں بیوی اس کو طلاق نہ سمجھ کر ایک ساتھ رہتے رہیں گے اور بدکاری میں مبتلا رہیں گے اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ مسلمانوں کی جہالت کی سزا شریعت کو دی جارہی ہے جو ایک احمقانہ بات ہے۔

مزید سنئے "آگے چل کر کہا گیا ہے کہ نیند، نشہ، بیماری کی وجہ سے بے ہوشی اور اس قدر غصہ کہ احساس نہ ہو کہ کیا کہہ رہا ہے کہ ان صورتوں میں طلاق واقع نہیں ہوتی۔"

یہ ایک نئی بات زندگی میں پہلی بار سننے کو ملی۔ اب تک تو یہ سنتے آئے تھے کہ طلاق ایسی چیز ہے جو غصے کی حالت میں، نشے کی حالت میں بھی پڑ جاتی ہے جہاں تک نیند میں یا کسی بیماری کی وجہ سے بے ہوش ہوجانے پر طلاق دینے کی بات ہے تو ایسا اب تک سننے میں نہیں آیا۔ کبھی نہیں سنا کہ کوئی شوہر سو رہا ہے اور سوتے سوتے بیوی کو طلاق دے رہا ہے۔ اسی طرح آج تک یہ بھی نہیں سنا کہ کوئی شخص کسی بیماری کی وجہ سے بے ہوش ہوگیا اور اس نے حالت بے ہوشی میں اپنی بیوی کو طلاق دیدی۔ البتہ غصے کی حالت میں اور نشے کی حالت میں طلاق دینے کے واقعات بے شمار ہیں اور شریعت اس طلاق کو طلاق مانتی ہے جو غصے کی حالت میں یا شراب پی کر نشے کی حالت میں دے دی گئی ہو۔ اگر دیکھا جائے تو وہ شخص دوہری سزا کا مستحق ہے جو حالت غضب میں یا حالت نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے۔ غصہ اور شراب دونوں حرام ہیں۔ جو شخص ان کا مرتکب ہو رہا ہے وہ دو گناہ کر رہا ہے ایک تو طیش میں آکر خوف خداوندی سے غافل ہوگیا اور دوسرے شراب پی کر جب کہ شراب حرام ہے [illegible] اپنی بیوی کو طلاق دے رہا ہے۔ ایسے شخص کو ڈبل سزا دینے کی بجائے اس کے [illegible] گناہ کو گناہ اور اس کی غلطی کو غلطی نہ سمجھنا بجائے خود ایک بھیانک غلطی ہے اور جو [illegible] غلطی قانون شریعت سے براہ راست ٹکراتی ہے۔

ایک طلاق ہی کیا دنیا کا ہر گناہ۔ جب کہ وہ غصے میں ہوا ہو یا نشے کی [illegible] حالت میں ہوا ہو گناہ ہی سمجھا جاتا ہے۔ اور کسی گناہگار کو یہ کہہ کر نہیں چھوڑ دیا جاتا کہ ایسا اس نے حالت غضب میں یا حالت نشہ میں کیا ہے۔

مثلاً اگر کوئی شخص کسی کا قتل کر دے اور قتل کرتے وقت وہ شدید غصے میں اور [illegible] مبتلا ہو تو کیا دنیا کی کوئی عدالت اس قتل کو قتل نہیں مانے گی۔ اسی طرح اگر کوئی [illegible] کسی کی بیٹی کو چھیڑ دے اور ایسا کرتے وقت وہ شراب کے نشے میں دھت ہے [illegible]

ہو تو کیا ارباب قانون یہ کہہ کر نظر انداز کر دیں گے کہ اس نے یہ گناہ چونکہ حالت نشہ میں کیا ہے۔ اس لئے یہ گناہ گناہ نہیں ہے۔

اگر غصے میں دی گئی طلاقوں کو طلاق نہیں مانا جائے گا تو پھر تو ایک نئی مصیبت کھڑی ہو جائے گی مسلمان طلاق پر طلاق دیتے رہیں گے اور عدالتیں انہیں طلاق نہیں مانیں گی جب کہ شرعاً ان کی بیویوں پر طلاق پڑ جائے گا۔ اور پھر ان بیویوں کے ساتھ ازدواجی زندگی گزارنا مستقل حرام کاری کرنے کے مترادف ہوگا۔ حیرت ہے ان دانشوروں پر جو مسلمانوں کی غلطی کی سزائیں اسلامی شریعت کو دے رہے ہیں۔ سزا ان مسلمانوں کو دینی چاہئے جو غصے میں ایک دو تین کر دیتے ہیں، بائیکاٹ ان کا ہونا چاہئے۔ اور اگر مسلمانوں کی غلطیوں کی وجہ سے یوں شریعت کو بولنے کی نوبت آ گئی تو پھر تو پورا اسلام ہی بدل جائے گا اور اس طرح کی تبدیلیاں تو زکوۃ میں بھی، وراثت میں بھی اور دیگر امور میں بھی ممکن ہو جائیں گی۔ ارباب عقل کل تو یہ بھی کہتے نظر آئیں گے کہ لڑکیوں اور لڑکوں کو وراثت میں برابر کا حصہ ملنا چاہئے۔ اور زکوۃ کا نصاب ساڑھے سات تولہ سونے کے بجائے ۲۵ تولہ سونا ہونا چاہئے کیونکہ آج کے دور میں ساڑھے سات تولہ سونا تو غریبوں کے پاس بھی ہے۔ اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عورت کی مظلومیت کے نام پر شریعت پر ظلم کیا جا رہا ہے اور اس کو نام دیا جا رہا ہے حکمت عملی، دور اندیشی کا اور اسلام نوازی کا۔

مزید یہ فرمایا گیا۔

"کون کہہ سکتا ہے کہ عورت کو حق طلاق نہیں، بس لفظ کا فرق ہے۔ مردوں کو اگر حق طلاق ہے تو عورت کو خلع حاصل کرنے کا حق شریعت نے دیا ہے۔"

فرق تو ضرور ہے لیکن عورتیں اگر میدان شریعت میں اسی طرح دندناتی رہیں تو اس فرق کو بھی مٹایا جا سکتا ہے۔ مرد اگر عورت کو طلاق دیتا ہے تو اس کو گواہ اکٹھے کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ بند کمرے کی مکمل تنہائی میں بھی اگر طلاق دے گا تو طلاق پڑ جائے گی۔ لیکن اگر عورت اپنے شوہر سے خلع حاصل کرے گی تو اس کو گواہوں کی موجودگی میں خلع لینا ہوگا لیکن اگر عورتیں اسی طرح حجت کرتی رہیں اور مردوں کی برابری کرنے کا انہیں اسی طرح چانس ملتا رہا تو جو بھی فرق ہوگا اس کو وہ بزور بازو مٹا دیں گے اس کے بعد اگر خوش نصیبی ساتھ دیتی رہی تو وہ قرآن حکیم کی ان آیات کا نیا مطلب اخذ کر لیں گی جن میں مردوں کی بالادستی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب عقل جب اپنا زور دکھانے لگتی ہے تو علم بے چارہ یتیم و مسکین ہو کر رہ جاتا ہے۔ پھر عورتوں کی عقل یہ تو وہ شئے ہے جو عقل مندوں کے بھی کان اسی طرح مروڑتی ہے کہ مرد بے چارے چوں تک نہیں کر پاتے۔

اس مضمون کے آخر میں صاحب مضمون رقم طراز ہیں۔

"ہمارے نزدیک خواتین بورڈ کے نکاح نامہ میں قانونی نقائص تو ہیں مگر اسے "خلاف شریعت کہنا درست نہیں ہے افسوس کہ اس کو نشانہ بناتے ہوئے ٹی وی اور اخبار کے ذریعہ مسلسل اعلان کیا جا رہا ہے کہ فون، ای میل یا غصے وغیرہ میں نادانستہ طور پر دی گئی طلاق یقیناً واقع ہو کر رہے گی۔ جہالت یا قانون سے لاعلمی کے باعث بلانیت دی گئی تین طلاقیں لازماً تین شمار ہوں گی ہمارے گستاخی معاف کی جائے مگر ہماری رائے میں یہ ایک غیر دانش مندانہ فعل ہے۔"

یہ مضمون جن صاحب نے لکھا ہے وہ یقیناً دنیاوی قوانین سے واقف ہیں لیکن اندازہ یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ شریعت کے قانون سے کما حقہ واقف نہیں ہیں تب ہی تو انہوں نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ اس نکاح نامے میں قانونی کمزوریاں تو ہیں لیکن اس کو خلاف شریعت کہنا درست نہیں ہے۔

صاحب مضمون کا یہ فرمانا کہ ٹیلی فون، ای میل کے ذریعہ یا غصے میں دی گئی طلاق۔ طلاق نہیں ہوگی۔ حیرتناک بات ہے کہ اس دنیا میں لاکھوں بلکہ کروڑوں لوگ ٹیلی فون پر کاروبار کر رہے ہیں اور نئی نسل ٹیلی فون اور موبائل پر کھلے عام عشق لڑا رہی ہے۔ ٹیلی فون ایک ایسا آلہ ہے جو قانونی طور پر معتبر مانا گیا ہے مثلاً اگر کوئی صاحب کسی دوسرے صاحب کو فون پر گالی دیں تو وہ گالی ہی مانی جائے گی اور قانون گالی دینے والے کو سزا بھی دے گا۔ گالی دینے والا یہ کہہ کر سزا سے نہیں بچ سکے گا کہ اس نے گالی براہ راست روبرو نہیں دی بلکہ اس نے تو گالی فون پر دی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کسی کو بذریعہ فون یا بذریعہ موبائل قتل کی دھمکی دے تو اس دھمکی کو یہ کہہ کر نظر انداز نہیں کر سکتے کہ یہ تو فون پر دی جا رہی ہے اس لئے اس کا اعتبار نہیں ہے۔ جب فون پر دی گئی گالی، گالی ہی مانی جاتی ہے اور فون پر دی گئی دھمکی پر بھی دھمکی ہی کا اطلاق ہوتا ہے تو فون پر دی گئی طلاق کیوں معتبر نہیں ہوگی جب کہ بیوی اپنے شوہر کی آواز پہچان رہی ہو۔؟

رہی یہ بات کہ جو طلاق غصے میں دی جائے گی تو وہ بھی معتبر نہیں ہوگی تو یہ بات شریعت میں مداخلت کی حیثیت رکھتی ہے۔ زیادہ تر طلاقیں غصے ہی میں دی جاتی ہیں اور ہر غلط کام زیادہ تر غصے ہی میں ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص غصے میں آ کر کسی کا قتل کر دے تو کیا وہ قتل قتل نہیں مانا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے فرط غضب میں اپنے کسی دوست پر گولی چلا دی تو کوئی قانون یہ سمجھ کر اس قاتل کو نظر انداز کر دے گا کہ یہ گولی غصے میں چلائی گئی ہے۔ جب غصے میں کسی کا قتل کر دینے سے قاتل کے قتل کو قتل ہی کہا جاتا ہے تو طلاق کو طلاق کیوں نہیں مانیں گے اور ایسا کب ہوگا کہ حضرتِ شوہر اپنی زوجہ سے یہ فرمائیں گے کہ تم آج اچھے

اچھے کپڑے پہن لینا میں شام کو ڈیوٹی سے واپس آ کر تمہیں طلاق عطا کروں گا۔ طلاق تو جب بھی ہوگی غصے ہی میں ہوگی۔ ورنہ پھر طلاق کی نوبت ہی نہیں آئے گی۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ غصے میں انسان دو جرم کا ارتکاب کرتا ہے ایک غصے کا اور دوسرے طلاق کا۔ غصہ بھی شریعت میں حرام ہے۔ اور طلاق حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ ہے اگر کوئی شخص غصے میں اپنی بیوی کو طلاق دے تو وہ دوہری سزا کا مستحق ہے نہ یہ کہ ہم اس کے جرم کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دیں کہ یہ جرم اس نے غصے میں کیا ہے لہٰذا ہم اس جرم کو جرم ہی نہیں مانتے۔ نادانستہ والی بات بھی غیر عاقلانہ ہے۔ طلاق جب بھی ہوتی ہے دانستہ ہی ہوتی ہے نادانستہ نہیں ہوتی۔ نادانستہ طلاق تو اسے کہتے ہیں کہ کوئی شخص ازراہ جہالت اور ازراہ مذاق بیوی سے یہ کہہ دے کہ تم میری سگی بہن کی طرح ہو۔ یا میں تمہیں اپنی ماں سمجھتا ہوں اس طرح کے الفاظ سے اگر طلاق پڑے گی تو اس کو نادانستہ کہا جاسکتا ہے لیکن طلاق جب بھی لفظ طلاق کے ساتھ دی جائے گی وہ دانستہ ہی ہوگی۔ اس کو نادانستہ کہنا دانش مندی کی توہین ہے۔

ایک قانون یہ بن جائے کہ کسی کا بھی قتل کرتے وقت ایک مرتبہ میں صرف ایک گولی چلا کر کیا جائے اگر وہ نہ مرے تو ایک گھنٹے کے بعد دوسری گولی کا استعمال کریں۔ اگر پھر بھی نہ مرے تو پھر ایک گھنٹے کے بعد تیسری گولی چلائیں لیکن اس قانون کا لحاظ نہ کرتے ہوئے کوئی شخص کسی پر ایک دم تین گولیاں چلا دیتا ہے تو کیا دنیا کا قانون اس کو قتل نہیں مانے گا کیا اس کے قتل کو یہ کہہ کر نظر انداز کر دیں گے کہ اس نے ایک وقت میں تین گولیاں چلائی ہیں اس لئے اس کی صرف ایک ہی گولی شمار ہوگی۔ ایسا شخص جو قانون کی پاسداری نہیں کر رہا ہے وہ دہری سزا کا حق دار ہے۔ قتل کرنے کی بھی اس کو سزا ملنی چاہئے اور ایک وقت میں تین گولیاں چلانے کی بھی سزا اس کو ملنی چاہئے جو لوگ اس کی تین گولیوں کا دفاع کریں گے وہ قانون کے ساتھ ظلم کرنے کے مترادف ہوں گے۔ میرے پیارے قارئین میں تو اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ ہماری عورتیں تو ہیں ہی ناقص العقل اس لئے جو لوگ ان پر ہاتھ رکھ رہے ہیں وہ بے چارے بھی عقل سے پیدل ہی معلوم ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ مسلمانوں کو بدلنے کے بجائے اس شریعت کو بدلنے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں جو خالق اکبر اور رسول برحق کے اقوال پر مشتمل ہے اور خالق اور رسول ہم سے زیادہ بندوں اور بندیوں پر رحم کرنے والے ہیں اور ہم سے زیادہ عقل اور علم والے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس مضمون کو پڑھ کر میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ عورتوں کو مرد ہی گمراہ کر رہے ہیں۔ عورتوں کی غلطیوں کو سراہنا اور ان کی ہاں میں ہاں ملانا ہی سب سے بڑی نادانی ہے اور اس نادانی کے ہوتے ہوئے گویا عورت عقل کے کام کیسے کر سکتی ہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

❁❁❁❁❁❁❁

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۹

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

پانچویں قاصد کے احوال میں

پانچویں قاصد نے جس گھڑی دریائی جانوروں کے روبرو جاکر مناظرے کی خبر سنائی تو اس نے بھی تمام دریائی جانوروں کو طلب کیا۔ چنانچہ مچھلی، مینڈک، کچھوا وغیرہ سب حاضر دربار ہوئے۔ بادشاہ نے جو قاصد کی زبانی سنا تھا ان سے بیان کردیا اور غصہ سے کہا کہ اگر انسان خود کو زیادہ طاقت ور سمجھتے ہیں تو تنہا میں ہی ہزاروں کو کافی ہوں۔ ایک پھنکار ہی میں ان کے دل اڑادوں گا اور ان کی بستیوں میں آگ لگادوں گا۔

قاصد نے یہ سن کر کہا۔ حضرت! انسان طاقت پر فخر نہیں کرتے بلکہ اس بات کے دعوے دار ہیں کہ ہم عقل ودانائی زیادہ رکھتے ہیں اور ہر ایک علم وفن سے واقف ہیں اور بہت سی صنعتیں اور تدبیریں جانتے ہیں۔ عقل وتمیز ہم جیسی کسی میں نہیں۔ بادشاہ نے کہا ان کے علم وصنعت کا مفصل بیان کرو تا کہ ہمیں پتہ چلے کہ وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں یا جھوٹے۔

قاصد نے کہا شاید آپ کو معلوم نہیں ہے کہ انسان بحر قلزم کی گہرائی میں ڈوب کر ہیرے جواہرات نکالتے ہیں۔ حیلے اور مکر سے پہاڑوں کی بلندی پر چڑھ جاتے ہیں اور گدھوں اور عقابوں کو پکڑ کر نیچے لے آتے ہیں اور اسی طرح اپنی عقل ودانائی سے لکڑی کا پل بنا کر بیلوں کے کاندھوں پر رکھ دیتے ہیں اور اسے حکم کی تعمیل پر مجبور کردیتے ہیں۔

اسی طرح کتنے ہی جانوروں کو اپنا غلام بنا کر ان کی پیٹھ پر منوں وزن رکھ کر مشرق سے مغرب اور مغرب سے مشرق لئے پھرتے ہیں اور ایسے طریقے اختیار کرتے ہیں کہ جانور بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے اور ظلم سہتے ہیں اور ان ہی کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ انسان فکر ودانائی سے کشتیاں بنا کر اسباب اس پر چڑھاتے ہیں اور اس بے جان چیز کو دریا کے سینے سے گزار کر دوسرے کنارے پر لگادیتے ہیں۔ انسان پہاڑوں پر چڑھتے ہیں اور وہاں سے طرح طرح کے جواہر لوہا، تانبہ، سونا چاندی وغیرہ زمین کھود کر نکالتے ہیں۔ اگر ایک آدمی کسی نہر یا دریا یا وادی کے کنارے ایک طلسم علم کے زور سے بنادے تو پھر ہزار نہنگ اور اژدہے اس جگہ سے نہیں گزر سکتے یہ ہے انسانوں کی قوت علم وعمل، لیکن یہ جو شاہ جنات کے دربار میں مناظرہ ہو رہا ہے اس میں کوئی طاقت یا طلسم نہیں دکھایا جائے گا بلکہ یہاں قوت زبان اور حجت ودلیل کا مظاہرہ ہوگا۔

بادشاہ نے جب قاصد کی زبانی یہ سب کچھ سنا تو جتنے اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، سب کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ اب تمہارے نزدیک کیا تدبیر ہے۔؟ کون شخص وہاں جا کر انسانوں سے مناظرہ کرے گا؟ کسی نے کوئی جواب نہیں دیا، مگر دلفین جو دریائے شور میں رہتا ہے اور انسانوں سے بہت محبت رکھتا ہے اگر کوئی ڈوبتا ہے تو اس کو نکال کر کنارے پر ڈال دیتا ہے۔ اس نے عرض کیا دریائی جانوروں میں اس کام کے لئے مچھلی مناسب ہے اس واسطے کہ وہ جسم میں بڑی صورت میں اچھی، پاکیزہ رنگ سفید، بدن درست حرکت میں عجلت پسند تیرنے میں ماہر تعداد کے اعتبار سے تمام دریائی جانوروں سے زیادہ اولاد اس کی اتنی کثرت سے ہوتی ہے کہ تمام ندی، نالے، دریا، تالاب اس کے بچوں سے اٹ جاتے ہیں آدمیوں کے نزدیک اس کا مرتبہ بھی بڑا ہے اس واسطے کہ اس نے ایک بار حضرت یونس علیہ السلام کو اپنے پیٹ میں پناہ دی تھی اور پھر بحفاظت ان کو کنارے پر پہنچایا۔ آدمیوں کو یہ بھی اعتقاد ہے کہ تمام زمین اس کی پیٹھ پر قائم ہے۔

بادشاہ نے مچھلی سے پوچھا تو اس بارے میں کیا رائے رکھتی ہے۔ اس نے کہا کہ میں وہاں کسی طرح نہیں جاسکتی اور انسانوں سے مناظرہ بھی نہیں کرسکتی اس واسطے کہ میرے پاؤں نہیں ہیں کہ وہاں تک پہنچوں اور نہ میری زبان ہے کہ ان سے گفتگو کروں۔ پیاس مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اگر میں کچھ دیر پانی سے جدا ہوتی ہوں تو حالت میری خراب ہوجاتی ہے۔ میرے نزدیک اس کام کے لئے کچھوا بہتر ہے کیونکہ وہ پانی سے جدا ہوکر خشکی میں کافی وقت گزار لیتا ہے اس کا بدن بھی مضبوط ہے اور اس کی پیٹھ بھی بہت سخت ہے وہ نہایت بردبار اور رنج وتعصب کو سہہ لینے والا جانور ہے۔ بادشاہ نے کچھوے سے پوچھا کہ تیری اس بارے میں کیا رائے ہے۔؟ اس نے کہا کہ یہ کام مجھ سے بھی نہیں ہوسکے گا کہ چلتے وقت میرے پاؤں بھاری ہوجاتے ہیں میں زیادہ دور کا سفر نہیں کرسکوں گا میں کم گو بھی ہوں۔ زیادہ باتیں بنانا میرے بس سے باہر ہے اس کام کے لئے دلفین ہی بہتر ہے کیونکہ وہ چلنے میں نہایت قوی۔ بولنے میں نہایت زبان دراز ہے۔

بادشاہ نے پھر دلفین سے پوچھا بول اب تیرا کیا خیال ہے اس نے کہا

کہ اس کام کے لئے کیکڑا مناسب ہے اس واسطے کہ پاؤں اس کے بہت سے ہیں، چلنے اور دوڑنے میں پھرتیلا ہے۔ تیز ناخن رکھتا ہے اور دشمن کی اچھی خبر لے سکتا ہے۔ جسم اس کا ایسا ہے جیسے کوئی زرہ پوش ہو۔

بادشاہ نے کیکڑے سے معلوم کیا، کیوں بھئی تمہارا کیا ارادہ ہے۔؟

کیکڑے نے جواب دیا۔ میں وہاں کس طرح جاؤں میرا جسم نہایت بھدا ہے کمر میری کبڑی ہے، صورت میری انتہائی ناموزوں ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ میرا وہاں مذاق اڑے۔ بادشاہ نے کہا پھر وہاں جانے کے لئے کون موزوں ہے۔؟

کیکڑے نے کہا میرے خیال میں نہنگ اس کام کے واسطے نہایت مناسب ہے اس لئے کہ پاؤں اس کے مضبوط ہیں دور دراز کا سفر کر لیتا ہے اور تھکتا بالکل نہیں، زبان اس کی لمبی ہے، دانت خوبصورت ہیں، طبیعت کے اعتبار سے نہایت بردبار ہے اور کسی کام میں جلد بازی کا مظاہرہ نہیں کرتا جو قدم اٹھاتا ہے غور وخوض کے بعد اٹھاتا ہے اس لئے عموماً اپنے مقصد میں کامیاب رہتا ہے۔

بادشاہ نے مگرمچھ سے کہا تیری رائے کیا ہے۔؟ اس نے جواب دیا میں قطعاً اس کام کے لئے مناسب نہیں ہوں اس واسطے کہ مجھے غصہ بہت ہے۔ کودنا پھاندنا اور جس چیز کو پسند کرنا، لے بھاگنا، یہ سب عیب میرے اندر موجود ہیں۔ غرض کہ سراسر غدار اور مکار ہوں۔ قاصد نے یہ سن کر کہا کہ وہاں جانے کے لئے مکر اور غداری کی ضرورت نہیں ہے بلکہ عقل ودانش اور فصاحت وبلاغت درکار ہے۔ مگرمچھ نے کہا اور مجھ میں ان اوصاف میں کوئی وصف موجود نہیں البتہ میرے نزدیک اس کام کے لئے مینڈک بہتر ہے اس واسطے کہ وہ حکیم اور صابر وزاہد ہے۔ رات دن خدا کی تسبیح بیان کرتا ہے اور صبح وشام روزے میں مشغول رہتا ہے۔ آدمیوں کے گھروں میں بھی جاتا ہے۔ بنی اسرائیل کے نزدیک اسکی قدر ومنزلت زیادہ ہے۔ اس واسطے کہ جس وقت نمرود نے خلیل اللہ کو آگ میں ڈالا وہ اپنے منہ میں پانی لے کر آگ میں چھڑکتا تھا کہ آگ بجھ جاوے اور ان کے جسم پر اثر نہ کرے اور دوسری بار جس وقت موسیٰ اور فرعون کا معرکہ ہوا اس وقت اس نے موسیٰ کی مدد کی اور یہ فصیح وبلیغ بھی ہے، باتیں بہت کرتا ہے۔ ہمیشہ تسبیح وتہلیل میں مشغول رہتا ہے اور خشکی وتری دونوں میں پھرتا ہے۔ زمین پر چلنا، دریا میں تیرنا سب کچھ جانتا ہے۔ اعضاء بھی مناسب ہیں، سر گول، منہ اچھا، آنکھیں روشن، ہاتھ پاؤں بڑے چلنے میں تیز، آدمیوں کے گھر میں بےخوف وخطر جاتا ہے۔

بادشاہ نے مینڈک سے کہا۔ تیرے نزدیک کیا بہتر ہے۔؟

مینڈک نے کہا میں بسر وچشم حاضر ہوں اور بادشاہ کا تابع ہوں، جو حکم مجھے ہوگا اس کی تعمیل کروں گا۔ اگر وہاں جانا میرے حق میں تجویز کیا ہے تو مجھ کو بخوشی منظور ہے۔ میں وہاں اپنے ابنائے جنس کی طرف ہو کر انسانوں سے مناظرہ کروں گا لیکن امیدوار ہوں کہ بادشاہ میری مدد کرے اور میری کامیابی کے لئے خداوند تعالیٰ سے دعا مانگے۔ اس لئے کہ بادشاہ کی دعا رعایا کے حق میں فوراً قبول ہوتی ہے۔ بادشاہ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور پوری جماعت نے آمین کہا۔

اس کے بعد مینڈک رخصت ہو کر شاہ جنات کے دربار میں پہنچا۔

قسط نمبر: ۸۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یثرب سے نکلنے کے بعد یوناف اور ابلیکا ایریان[1] کی سرزمین پر نمودار ہوئے وہ ساحل سمندر پر نمودار ہوئے تھے۔ جہاں کچھ کشتیاں کھڑی تھیں۔ ایک بوڑھا کنارے پر بیٹھا ہوا ٹوٹے ہوئے جال کو مرمت کر رہا تھا اور اس کے قریب عقب میں ان گنت مرد عورتیں اور بچے کنارے پر کھڑے کشتیوں کے اندر سے مچھلیاں نکال نکال کر ناریل کی بنی ہوئی چٹانوں پر پھینک رہے تھے۔ یوناف نے دیکھا وہ لوگ ناریل اور گھاس کے ریشے یا کھال کے لباس پہنے ہوئے تھے۔ مرد زیادہ تر لنگوٹ میں تھے جب کہ عورتوں کا لباس ان سے مختلف تھا کچھ کشتیاں سمندر کے اندر تیر رہی تھیں اور ان میں سوار مرد اور عورتیں جال پھینک پھینک کر مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔

یوناف آگے بڑھ کر اس بوڑھے کے پاس آیا اور اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔ ”اے میرے بزرگ! میں ان سرزمینوں کے اندر اجنبی ہوں اگر آپ میری خاطر کچھ وقت نکال سکیں تو میں ان سرزمینوں اور یہاں کے رہنے والے باشندوں سے متعلق معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میرا نام یوناف ہے اور میں مغرب کی سرزمینوں سے اس طرف آیا ہوں۔“

بوڑھے نے جال مرمت کرنا بند کر دیا۔ ایک بار غور سے اس نے یوناف کی طرف دیکھا پھر کہا۔ ”بیٹھو! تم اپنے چہرے سے مجھے کوئی اچھے اور نیک انسان لگتے ہو میرا نام ماترم ہے اور جس سرزمین میں تم کھڑے ہو اس کا نام ایریان ہے۔ اے اجنبی میں نہیں جانتا تم کس غرض سے ان سرزمینوں کی طرف آئے تاہم میں تمہیں ضرور اس سے متعلق تفصیل سے بتاتا ہوں جس سرزمین کے اندر اس وقت تم کھڑے ہو اس کے اطراف واکناف کے دوسرے جزائر میں زیادہ تر کیشی[2] ہنکونی، زنگی، پاپوواتی، مالیشایائی اور جاوی نسل کے لوگ بستے ہیں۔ جہاں کے لوگ قبائلی زندگی بسر کرتے ہیں اور قبیلے کا سردار ہی ان کا حاکم ہوتا ہے اور اس سردار کو پنگولو کہہ کر مخاطب کرتے ہیں۔ ان سرزمینوں کے اندر دو طرح کے لوگ بستے ہیں۔ ایک وہ جو ہماری طرح سمندر یا دریاؤں کے ساحل یا اندرون ملک میں رہتے ہیں اور اپنے لئے باقاعدہ گھر بنا کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا بڑا ذریعہ آمدنی زراعت ہے۔ دوسری قسم کے لوگ وحشی یا نیم وحشی ہیں ایسے لوگ غاروں یا درختوں اور چٹانوں پر گھاس پھونس کی جھونپڑیاں بنا کر رہتے ہیں۔ مرد اور عورت دونوں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کا حق حاصل ہے۔ بچوں کی پرورش کا زیادہ تر ذمے دار باپ کے بجائے ماموں ہوتا ہے۔ یہ وحشی قبائل جنگل کی پیداوار پر گزر بسر کرتے ہیں لیکن ان میں سے اکثر لوگ آدم خور[3] بھی ہیں اور ان لوگوں کے اندر انسانوں کے سر کاٹنے کا طریقہ کار بھی رائج ہے۔ ان لوگوں کا عقیدہ ہے کہ جس شخص کا سر کاٹ لیا جائے اس کی روح سر کاٹنے والے کے تابع اور غلام بن جاتی ہے چنانچہ یہ لوگ اپنے دشمنوں کے سر کاٹ کر محفوظ کر لیتے ہیں تاکہ بہت سی روحیں ان کی غلام بن کر رہیں۔ اس کے علاوہ کٹے ہوئے یہ انسانی سر ان کے معاشرتی مسائل کا ایک حل بھی ہیں کیونکہ جب بھی یہ لوگ اپنے دشمنوں کا سر کاٹتے ہیں اور جن کے سر کاٹے جاتے ہیں ان کے رشتہ دار جب کٹے ہوئے سر طلب کرنے آتے ہیں تو یہ لوگ ان سے معاوضہ لے کر سر واپس کرتے ہیں۔ اس طرح سے یہ کٹے ہوئے سر ان لوگوں کی روزی کا بھی ذریعہ ہیں اس کے علاوہ ان کٹے ہوئے سروں کو عبادت اور جادو کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ یہاں کے لوگ عموماً مردوں کی پرستش کرتے ہیں۔ روح کے بہت زیادہ قائل ہیں اور اچھی بری روح کو خوش کرنے کے لئے مرغ، سور، بھینس اور بعض اوقات آدمی کی بھی قربانی دیتے ہیں۔ اکثر لوگ یہاں دیوتاؤں کو مانتے ہیں اور سب سے بڑا دیوتا آنگرو[4] ہے۔ جس کے مندر اس سرزمین پر تم اکثر دیکھو گے آنگرو دیوتا کا سب سے بڑا مندر مرادک میں ہے۔ یہ سمندر کے کنارے سامنے جو بستیاں دکھائی دے رہی ہیں یہی مرادک شہر ہے اور اس کے مشرق میں سمندر کے کنارے کی چٹانوں کے اوپر آنگرو دیوتا کا سب سے بڑا مندر

---

[1] ایریان ایک بہت بڑا جزیرہ ہے۔ آج کل یہ انڈونیشیا میں شامل ہے اس کا موجودہ نام نیوگینی ہے۔ یہاں کے لوگ نیم وحشی اور کچھ آدم خور بھی تھے۔
(ماخوذ از تاریخ انڈونیشیا از ادارہ ثقافت اسلامیہ)

[2] ماخوذ از تاریخ انڈونیشیا [3] یہ تفصیل افسانوی نہیں بلکہ انڈونیشیا کی باقاعدہ تاریخ سے حاصل کی گئی ہے [4] آنگرو کو ہندو اپنے سب سے بڑے دیوتا برہما کا بیٹا قرار دیتے

[illegible]

ہے۔ ان مندروں کے نگراں اور پجاری زیادہ تر جادوگر ہی ہوتے ہیں اور یہ اپنے منتروں کے ذریعہ یہاں کے لوگوں کا علاج بھی کرتے ہیں یہاں کے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ موت بھی ایک جادو ہے اور بھوت یہ جادو کرتے ہیں۔ بیماری بھی ان کے خیال میں ایک جادو ہے اور یہ بھی بھوتوں کی شرارت ہوتی ہے۔ لہٰذا لوگ اپنی زندگی میں جادو کو بڑی اہمیت دیتے ہیں۔ یہاں کی آب وہوا بہت گرم ہے اور خشک ہے۔ وسطی علاقوں میں بہت بلند کوہستانوں کے سلسلے بھی ہیں جو آتش فشاں ہیں اور اکثر لاوا اگلتے ہیں یہاں کی خاص پیداوار میں گندم، چاول، ساگودانہ، روئی سنکیتا کی چھال، کوکو، ناریل، نیشکر اور مونگ پھلی ہوتی ہے۔ زراعت گلے بانی اور ماہی گیری بھی لوگوں کی بہترین معاش میں ہے یہاں شکار کئے جانے والے جانور بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ پرندوں میں یہاں کا مرغ زرّیں بہت مشہور ہے۔ مرادک کے علاوہ فاک[۱] اور مانو کوڑی بھی یہاں کے بڑے شہر ہیں۔ مرادک بندرگاہ ہے جس سے دوسرے جزائر سے مال آتا جاتا ہے۔"

ماترم چند ثانیوں تک خاموش رہ کر کچھ سوچتا رہا، پھر اس نے تعجب سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اے اجنبی تو نے مجھے اپنا نام تو بتا دیا ہے کہ تیرا نام یوناف ہے۔ پر تو نے ابھی تک یہ نہیں بتایا کہ اس طرف آنے کی تیری غرض وغایت کیا ہے۔"

جواب میں یوناف نے کہا۔ "اے بزرگ ماترم! میں تو بس ایک سیاح ہوں اور اللہ کی وسیع زمین میں گھومتا پھرتا ہوں۔"

ماترم نے پھر پوچھا۔ "یہ اللہ کیا ہے۔"؟

یوناف بولا۔ "اللہ وہ ہستی ہے جس نے ساری مخلوق کو پیدا کیا۔ اس نے انہیں بھی پیدا کیا جنہیں تم لوگ دیوتا تسلیم کر لیتے ہو وہ تو ساری کائنات کا مالک ہے۔"

ماترم نے حیرت وپریشانی کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔ "کیا اللہ دیوتاؤں سے بھی بڑا ہے۔"؟

یوناف سنجیدگی سے بولا۔ "بزرگ ماترم! ساری دنیا کے دیوتا اس کے سامنے ایسے ہی ہیں جیسے ایک مالک کے سامنے اس کے ادنیٰ غلام۔" حیرت سے سرہلاتے ہوئے ماترم نے کہا۔ "یہ آج تم نے ایک عجیب سی بات بتادی ہے جس نے میرے ذہن میں اضطراب اور ہلچل سی پیدا کردی ہے۔"

ماترم کچھ دیر خاموش رہا۔ شاید وہ کچھ سوچتا رہا پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ پوچھنا ہی چاہتا تھا کہ چھوٹی سی ایک کشتی سمندر سے نکل کر کنارے پر اس کے قریب آ گئی اس کشتی میں صرف ایک جوان تھا جو سمندر سے مچھلیاں پکڑ کر لایا تھا۔ جب وہ نوجوان اپنی کشتی کو خشکی پر چڑھا کر ماترم کے قریب آیا۔ تب ماترم نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔ "اے اجنبی سیاح یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کا نام ملاکا ہے اور یہ اپنی کشتی میں مچھلیاں پکڑ کر لایا ہے۔" پھر ماترم نے اپنے بیٹے کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ اے ملاکا یہ اجنبی سیاح ہے اور اس کا نام یوناف ہے یہ یہاں رک کر مجھ سے اس سرزمین کے متعلق تفصیلات معلوم کر رہا تھا۔"

ملاکا نے آگے بڑھ کر یوناف سے مصافحہ کیا پھر وہ اپنے باپ ماترم کے پاس بیٹھ گیا تھا۔ یوناف بھی آگے بڑھ کر ماترم کے سامنے ریت پر بیٹھ گیا پھر اس نے ماترم سے پوچھا۔ "اے بزرگ ماترم! کیا اس مرادک شہر میں بندرگاہ والے علاقے کے قریب قیام کرنے کیلئے مجھے کوئی سرائے مل جائیگی۔"؟

ماترم نے خوفزدہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھا پھر اس نے خدشات سے بھرپور آواز میں کہا۔ "اے یوناف! مرادک شہر کی بندرگاہ کے علاقے میں قیام کرنے کے لئے ایک چھوڑ کئی سرائے ہیں۔ پر ان سراؤں کے اندر زیادہ تر سوداگر قیام کرتے ہیں جن کا تعلق اسی سرزمین سے ہوتا ہے اور وہ کشتیوں کے ذریعہ اپنا مال بھجوانے کے لئے آتے ہیں۔ کبھی یہاں کی سرزمین پر ایسا دور تھا کہ ہندوستان[۲] کے سوداگر خشکی کے راستے یہاں آتے اور یہاں سے گرم مصالحے لے کر جایا کرتے تھے۔ پر اے یوناف مرادک شہر کی ان سراؤں کے اندر تمہارا قیام کرنا خطرے سے خالی نہیں ہے۔ اول یہ کہ تم اکیلے اور تنہا ہو۔ دوئم تمہاری شکل وصورت سے ہی ظاہر ہوجاتا ہے کہ تمہارا تعلق اس سرزمین سے نہیں بلکہ تم اجنبی ہو لہٰذا مجھے خوف ہے کہ تم پر ضرور کوئی ہاتھ ڈالے گا اور تمہیں قتل کر کے تمہارے پاس جو کچھ ہے اسے حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ میں تمہیں پہلے بتا چکا ہوں کہ یہاں کے لوگ زیادہ تر وحشی اور نیم وحشی ہیں اور لوگوں کے سر کاٹنا ان کی خوشی اور اطمینان کا باعث ہے۔ سنو یوناف یہاں رہتے ہوئے دو چیزوں سے پرہیز کرنا ایک یہ کہ کسی سرائے میں قیام نہ کرنا اور دوئم یہ کہ مرادک شہر کے مشرق میں آنگرو دیوتا کے مندر سے ذرا آگے ایک قبرستان ہے۔ اے یوناف رات کے وقت اس قبرستان کی طرف مت جانا ورنہ تم اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھوگے۔ ویسے میں تمہیں خلوص کے ساتھ مشورہ دوں گا کہ تم کسی سرائے میں قیام مت کرو۔ نقصان اٹھاؤ گے جتنے دن تم نے

---

[۱] تاریخوں میں فاک کو فاک فاک اور ماتو کواری کو ڈوارہ بھی لکھا گیا ہے جب کہ مرادک شہر کو مراڈک تحریر کیا گیا ہے [۲] ماہر ارضیات کا خیال ہے کہ قدیم دور میں انڈونیشیا کے جزائر براعظم ایشیا سے ملے ہوئے تھے اس وقت قطبین پر بہت زیادہ برف جمی ہوئی تھی اور سمندر کی سطح موجودہ سطح سے دوسو فٹ کم تھی۔ لہٰذا انڈونیشیا خشکی کے ذریعہ ایشیا سے ملا ہوا تھا۔ بعد میں جب قطبین پر برف پگھل گئی۔ سمندر کی سطح بلند ہوگئی تو خشکی کے یہ راستے سمندر میں ڈوب گئے۔

یہاں قیام کرنا ہے میرا گھر حاضر ہے اس کے اندر تم جب تک چاہو رہو وہاں تمہیں کوئی خطرہ نہ ہوگا۔ ہم گھر کے صرف دو ہی افراد ہیں ایک میں اور ایک یہ میرا بیٹا ملا کا اور ملا کا ایک جزیرے کا نام بھی ہے اور میں تمہیں یہ بھی بتا تا چلوں کہ یہاں کے لوگ اپنے جزیروں سے محبت کے اظہار کے طور پر اپنے بچوں کے نام بھی اپنے جزیروں کے ناموں پر رکھتے ہیں۔''

ماترم جب خاموش ہوا تب یوناف نے اسے مخاطب کر کے پوچھا۔ ''اے بزرگ ماترم! تم مجھے مرادک شہر کے مشرقی قبرستان سے کیوں ڈراتے ہو کیا اس میں کوئی خاص بات ہے۔ اور اگر وہ قبرستان خطرناک ہے تو پھر اس کے اندر لوگ اپنے مرنے والے لوگوں کو کیسے دفن کرتے ہوں گے۔''

اس پر ماترم اور ملا کا دونوں کے چہروں پر خوف کے سائے لہرانے لگے تھے، پھر ماترم نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا۔ اے یوناف! دن کے وقت نہیں بلکہ وہ قبرستان رات کے وقت خطرناک ہے اور اس قبرستان کے اندر سے رات کے وقت ایسی بدروحیں نمودار ہوتی ہیں جو رات کے وقت قبرستان میں داخل ہونے والوں یا قبرستان کے پاس سے جو شاہراہ گزرتی ہے اس پر رات کے وقت سفر کرنے والوں کو وہ بدروحیں پکڑ کر اور ان کا حلقوم کاٹ کر خون پی جاتی ہیں۔''

یوناف نے ماترم کی اس گفتگو میں دلچسپی لیتے ہوئے پوچھا۔ ''اے بزرگ ماترم! کیا تو نے کبھی اپنی آنکھوں سے بھی دیکھا ہے کہ قبرستان کی ان روحوں نے کسی کا حلقوم کاٹ کر اس کا خون پیا ہو۔''؟

اس بار ماترم کی بجائے اس کا بیٹا ملا کا بولا۔ ''اے یوناف اے میرے عزیز! صرف میرے باپ نے ہی نہیں بلکہ میں نے بھی کئی بار ایسے مسافروں کو دیکھا ہے جو رات کے وقت قبرستان سے گزرتے تھے اور ان بدروحوں نے ان کے حلقوم کاٹ کر ان کا خون پی لیا تھا۔ دراصل ان واقعات کے پیچھے ایک بہت بڑی حقیقت پنہاں ہے، جس کی وجہ سے ایسے حالات پیش آتے ہیں۔''

یوناف نے بے تابی سے پوچھا۔ ''اے ملا کا کھل کر کہو تمہارا اشارہ کس حقیقت کی طرف ہے۔''؟

ملا کا نے اس بار ماترم کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے میرے باپ! یہ تفصیل تم ہی سناؤ کیونکہ میری نسبت تم اسے بہتر طور پر بیان کر سکتے ہو۔''

ماترم نے سر جھکا کر کچھ سوچا پھر اس نے غور سے یوناف کی طرف دیکھا اور کہا۔ ''اے یوناف! اس حقیقت سے میں تمہیں آگاہ کرتا ہوں۔ سنو کچھ عرصہ قبل اس قبرستان میں دو میاں بیوی گورکن اپنے بچوں کے ساتھ رہا کرتے تھے انہیں کسی نے قتل کر دیا۔ اب یہاں کے لوگوں کا خیال تھا کہ ان قتل ہو جانیوالوں کی بے قرار روحیں حرکت میں آتی ہیں اور لوگوں کے حلقوم کاٹ کر ان کا خون پی جاتی ہیں۔ کچھ لوگ ان روحوں کے حملوں سے بچ بھی گئے تھے ان کا کہنا ہے کہ دھند کی صورت میں ایک مرد اور ایک جوان عورت نمودار ہو کر لوگوں پر حملہ آور ہوتے ہیں۔ حملہ آور ہونے والے یہ مرد اور عورت مرنے والا گورکن اور اس کی بیوی ہے۔ اے یوناف ان بے چین روحوں کے خونی اور خوفناک واقعات تو اب پورے نوسانتارا کی سرزمین پر پھیل گئے ہیں۔ ان کے مرنے کے بعد مرادک کا کوئی بھی فرد قبرستان میں گورکن کا کام کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوتا تھا آخر یہاں کے لوگوں نے مجبور کر کے مرنے والے گورکن کے بھائی کو اس کام پر آمادہ کیا۔ اس کے بھائی کا نام امبون ہے اور یہ امبون ہی اپنی بیوی سومبا بیٹے خوناک اور بیٹی منیا کے ساتھ قبرستان میں رہتا ہے اور گورکن کا کام کرتا ہے۔''

بوڑھا ماہی گیر ماترم ذرا رکا پھر اس نے اپنا سلسلۂ کلام جاری رکھا۔ ''اے یوناف! اب حالت یہ ہے کہ مرنے والے گورکن اور اس کے اہل خانہ کی بے چین روحیں ہر ایک پر حملہ آور ہوتی ہیں سوائے اپنے بھائی اور اس کے بیوی بچوں کے جو اس وقت گورکن کا کام کرتا ہے۔''

ماترم کے خاموش ہوتے ہی یوناف نے پوچھا۔ ''اور اے محترم بزرگ! یہ موجودہ گورکن رہتا کہاں ہے۔''؟

ماترم نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ ''قبرستان کے کنارے ہی پتھروں کی ایک عمارت بنی ہوئی ہے یہ عمارت کافی بڑی اور قدیم ہے اور اسی عمارت کے اندر موجود گورکن اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہتا ہے۔ چونکہ گورکن کا کام کرنے پر کوئی آمادہ نہ ہوتا تھا لہٰذا دگنے معاوضے پر موجودہ گورکن کو رکھا گیا ہے اور دوسرا فائدہ یہ بھی ہے کہ موجودہ گورکن پر وہ روحیں بھی حملہ آور نہیں ہوتیں جو حلقوم کاٹ کر خون پی جانے کی عادی ہیں۔ اے یوناف یہ ہے وہ وجہ جس کی بنا پر میں نے تمہیں تنبیہ کر دی ہے کہ تم کبھی رات کے وقت اس قبرستان کا رخ نہ کرنا۔''

یوناف چند ثانیوں تک خاموش رہا پھر اس نے ماترم کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''ماترم! یہ بدروحیں جو قبرستان کے اندر رونما ہوتی ہیں۔ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں اور اے بزرگ ماترم اگر میں تم سے یہ کہوں کہ میں قبرستان میں رونما ہونے والی ان بدروحوں پر قابو پا سکتا ہوں تو پھر تمہارا اس سے متعلق کیا خیال ہے۔''

اس پر ماترم نے غور سے یوناف کی طرف دیکھا اور کہا۔ ''اے یوناف میں قطعاً تمہارے اس دعوے کو قبول نہیں کروں گا اس لئے کہ تم جسمانی لحاظ سے طاقت ور اور توانا ضرور لگتے ہو لیکن اس سے کیا ہوتا ہے کوئی انسان کیسا پر قوت کیوں نہ ہو پر وہ بدروحوں کا مقابلہ تو نہیں کر سکتا اور تم مجھے ایک عام سے انسان لگتے ہو جب کہ آنگرو دیوتا کے پجاری جو بہترین ساحر اور طلسم گر بھی ہیں وہ بھی ان بدروحوں پر قابو پانے میں بری طرح ناکام رہے ہیں اور اب آنگرو

دیوتا کے مندر کے سارے پجاری بھی رات کے وقت قبرستان کا رخ کرتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ پس اے یوناف جب ان پجاریوں جیسے بڑے بڑے ساحران بدروحوں پر ہاتھ نہیں ڈال سکے تو پھر تمہارے پاس کون سی ایسی قدرت ہے جس کی بنا پر تم ان بدروحوں پر قابو پالو گے۔“؟

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔”اے بزرگ ماترم گو آنگرو دیوتا کے مندر کے پجاری بہترین ساحر ہوں گے پر میں تو ایسے ساحروں کا بھی استاد ہوں اور سری قوتیں رکھتا ہوں کہ لمحوں کے اندر میں ان بدروحوں کو اپنی گرفت میں کر لینے کی طاقت رکھتا ہوں۔“

اس پر ماترم نے خوفزدہ سے انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اے یوناف یہ بات تم نے مجھ سے تو کہہ دی ہے پر یہاں کے کسی اور آدمی سے ایسی گفتگو نہ کرنا کہ تم بدروحوں پر قابو پا سکتے ہو ورنہ یہ لوگ تمہیں پکڑ کر رات کے وقت قبرستان میں باندھ دیں گے تاکہ فیصلہ ہو جائے کہ تم بدروحوں پر قابو پاتے ہو یا بدروحیں تمہیں چیر پھاڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ایسی صورت میں میں سمجھتا ہوں تم یقیناً اپنی زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گے۔“

یوناف نے ہلکی مسکراہٹ سے کہا۔”اے بزرگ ماترم! اگر یہاں کے لوگ رات کے وقت مجھے اس قبرستان کے اندر باندھ بھی دیں گے تب بھی میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ بدروحیں میرا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی اور اپنے اس دعوے کو ثابت کرنے کے لئے میں یہیں کھڑے کھڑے تمہیں اس کا ایک عملی ثبوت بھی مہیا کرتا ہوں۔اے بزرگ ماترم تم دیکھتے ہو کہ وہ کشتی جس میں تمہارا بیٹا ملاکا سمندر سے مچھلیاں پکڑنے کے بعد لایا ہے وہ اس وقت آدھی پانی میں اور آدھی ریت میں کھڑی ہے اگر میں اپنی سری قوت کو استعمال کروں تو یہ کشتی خود چل کر تمہارے پاس آئے اور اس کے اندر رکھی ہوئی مچھلیاں ساری کی ساری غیر مرئی قوت سے اٹھ کر تم دونوں باپ بیٹے کے سامنے بچھی ہوئی ناریل کے ریشے کی اس چٹائی پر رکھ دے تو پھر کیا تم مانو گے کہ میں اگر روحوں کو قابو نہیں تو ان سے ٹکرانے کی قوت ضرور رکھتا ہوں۔“

اس بار ماترم نے خوف زدہ انداز میں یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔”ہاں اگر تم ایسا کر دکھاؤ تو پھر مجھے کچھ نہ کچھ یقین ہو ہی جائے گا کہ تم اس قبرستان کی روحوں سے ٹکرانے کی ہمت اور استطاعت رکھتے ہو۔“بوڑھا ماترم چند ساعت رکا پھر یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے بولا۔”اے یوناف اگر تم روحوں کو قابو کرنے میں کامیاب ہو جاؤ تو تمہیں خوش خبری سناتا ہوں کہ تم ان سرزمینوں کے خوش قسمت انسان ہو گے کیونکہ یہاں کے پنگولو کی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام سورابا ہے اور یہ سورابا ان سرزمینوں کے اندر ساری ہی لڑکیوں سے زیادہ خوب صورت اور پرکشش ہے۔ پنگولو نے اعلان کر رکھا ہے کہ جو کوئی بھی ان بدروحوں کو قابو کرنے یا بھگانے میں کامیاب ہو جائے گا وہ اپنی حسین اور اکلوتی بیٹی سورابا سے اسے بیاہ دے گا اگر تم ان بدروحوں کو اپنی گرفت میں کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہو تو پھر یاد رکھو پنگولو ضرور اپنی بیٹی سورابا کو تم سے بیاہ دے گا اور ان سرزمینوں کے اندر یہ ایسا اعزاز ہے جو آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوا اس لئے کہ بڑے بڑے ماہر پجاری اور ساحر صرف سورابا کو حاصل کرنے کے لئے ان بدروحوں پر قابو پانے کی کوشش کرتے رہے ہیں لیکن ان میں سے کسی کو بھی آج تک کامیابی نہیں ہوئی۔“

ماترم جب خاموش ہوا تو یوناف نے پوچھا۔”اے بزرگ ماترم! یہ پنگولو کیا چیز ہے۔“؟

ماترم نے مسکراتے ہوئے کہا۔”یہاں کے قبائل کے سرداروں یا شہر کے حاکموں کو ان کے نام سے نہیں پکارا جاتا بلکہ انہیں پنگولو کہہ کر پکارا جاتا ہے اور یہ ایک طرح سے ان کے لئے احترام اور عزت افزائی کا لفظ ہے پس ہمارے شہر مرادک کا جو حکمراں اور قبیلوں کا سردار ہے اسے بھی پنگولو ہی کہہ کر پکارا جاتا ہے جس طرح میرا ایک ہی بیٹا ملاکا ہے ایسے پنگولو کی بھی ایک ہی بیٹی ہے جس کا نام سورابا ہے اور میری طرح پنگولو کی بیوی بھی مر چکی ہے اور اے یوناف سنو۔“بوڑھا ماترم کہتے کہتے اچانک خاموش ہو گیا تھا اس لئے کہ شہر کی طرف سے دو آدمی ان کی طرف آرہے تھے ان میں سے ایک تو ادھیڑ عمر شخص تھا اور دوسری کوئی نوخیز نوعمر لڑکی تھی۔ان کی طرف دیکھتے ہوئے بوڑھے ماترم نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔”اے یوناف! لو دیکھو پنگولو اور اس کی بیٹی سورابا بھی ادھر ہی آرہے ہیں۔تم کشتی کو خشکی پر چڑھانے کے عمل کی ابتدا نہ کرنا انہیں آنے دو اور ان کی موجودگی میں یہ خرق عادت کام دکھانا تاکہ وہ دونوں بھی اندازہ لگا سکیں کہ تم ان بدروحوں پر قابو پانے کی ہمت رکھتے ہو یا نہیں۔“

یوناف پہلے کی طرح بوڑھے ماترم کے سامنے بیٹھا رہا یہاں تک کہ پنگولو اور اس کی بیٹی سورابا وہاں پہنچ گئے۔ یوناف نے غور سے سورابا کی طرف دیکھا وہ سحر کے سیل، گلابی کونپل اور عارض گل جیسی خوب صورت تھی وہ وصل کے سنہری لمحوں، ٹھنڈے گیلے ساحل اور نغموں کے الاپ جیسی پرکشش تھی اور یوناف نے یہ بھی دیکھا وہ حسین اور پرکشش سورابا لبالب بھرے ساغر تلاطم وطغیانی اور پکتے ہوئے لسوڑے جیسی بھرپور تھی۔ پنگولو نے آتے ہی یوناف کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بوڑھے ماترم کو مخاطب کر کے پوچھا۔”اے ماترم یہ اجنبی کون ہے جس کے ساتھ میرے آنے سے پہلے تم محو گفتگو تھے۔“؟

ماترم نے عزت اور احترام بھرے لہجے میں کہا۔”اے پنگولو! آپ دونوں باپ بیٹی بیٹھیں تو میں کچھ عرض کروں۔“

ماترم کے کہنے پر پنگولو اور سورابا اس کے سامنے ناریل کی چٹائی پر بیٹھ

گئے پھر ماترم نے ساری گفتگو پنگولو اور سوراپا سے کہہ دی تھی جو ابھی تک اس کے اور یوناف کے مابین ہوئی تھی اور پنگولو نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر یہ جوان جس کا نام یوناف ہے قبرستان کی بدروحوں پر غالب آجائے تو میں یقیناً اپنی بیٹی سوراپا کو اس سے بیاہ دوں گا۔'' پنگولو ذرا رکا اور اس کے بعد اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ''اے نوجوان! تم نے ماترم کے ساتھ جو یہ بات کہی تھی کہ تم اس کشتی کو خرق عادت انداز میں خشکی پر چڑھا دو گے اور اس کے اندر رکھی ہوئی مچھلیاں اپنے آپ ماترم کے سامنے ڈھیر ہو جائیں گی تو ذرا میری موجودگی میں یہ کام کر دکھاؤ تاکہ میں بھی جان سکوں کہ اس کام کو کیسے کر سکتے ہو اور اس طرح مجھے یہ اندازہ لگانے میں آسانی ہوگی کہ قبرستان کی ان روحوں پر قابو پا سکتے ہو یا نہیں۔؟''

اس پر یوناف فوراً اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور دوسری طرف منہ کر کے اس نے بڑی رازداری سے کہا۔ ''ابلیکا ابلیکا تم کہاں ہو۔''؟

ابلیکا نے فوراً اس کی گردن پر لمس دیتے ہوئے کہا۔ ''میں یہیں ہوں اور ان لوگوں کے ساتھ تمہاری گفتگو سن چکی ہوں کیا تم اس موقع پر یہ کہنا چاہو گے کہ میں اس کشتی کو ان لوگوں کے لئے خشکی پر چڑھاؤں اور اس کے اندر رکھی ساری مچھلیاں ان کے سامنے ناریل کی چٹائی پر ڈھیر کر دوں۔''

اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے مدھم آواز میں کہا۔ ''ہاں ابلیکا تم ٹھیک سمجھی ہو جب میں اپنا ہاتھ فضا میں بلند کروں تو تم فوراً اس کشتی کو خشکی پر چڑھانے کے بعد اس کے اندر رکھی ساری مچھلیاں ان کے سامنے ڈھیر کر دینا اور اے ابلیکا یہ بھی سن رکھو اب ہمارے سامنے ایک مشکل ترین مہم ہے اور ہم دونوں نے مل کر قبرستان کی ان بدروحوں پر بھی قابو پانا ہے جن کا ذکر یہ لوگ کر رہے ہیں۔''

اس پر ابلیکا نے کھنکتی ہوئی آواز میں کہا۔ ''اے میرے حبیب! تم فکر کیوں کرتے ہو میں ہر معاملے تمہارے ساتھ ہوں ہم دونوں مل کر ضرور ان بدروحوں پر قابو پالیں گے۔''

یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ ''پھر میں ان کی طرف پلٹ کر اپنا ہاتھ فضا میں بلند کرتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی تم اپنے کام کی ابتدا کر دینا۔''

ابلیکا یوناف کی گردن پر لمس دیتی ہوئی علیحدہ ہو گئی تھی جب کہ یوناف نے اپنا رخ پنگولو کی طرف کیا پھر اسے مخاطب کرتے ہوئے اس نے کہا۔ ''اے پنگولو میں اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لانے لگا ہوں اب تم دیکھو میں جونہی میں اپنا ہاتھ فضا میں بلند کروں گا یہ کشتی آپ سے آپ خشکی پر چلتی ہوئی تمہارے قریب آ کھڑی ہوگی اور اس میں رکھی ساری مچھلیاں ازخود تمہارے سامنے ڈھیر ہو جائیں گی۔''

پنگولو، سوراپا، ماترم اور ملاکا میں سے کسی نے بھی یوناف کی اس بات کا کوئی جواب نہ دیا تاہم وہ تعجب اور پریشانی کے عالم میں یوناف کی طرف دیکھنے لگے تھے۔ یوناف نے ان کے دیکھتے ہی دیکھتے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں بلند کیا اور اس کے ساتھ ہی آدھی پانی اور آدھی خشکی پر کھڑی کشتی بڑی تیزی سے ریت پر بل کھاتی ہوئی پنگولو، ماترم، سوراپا اور ملاکا کے سامنے آرکی اور پھر اس میں بھری مچھلیاں انتہائی تیزی کے ساتھ آپ سے آپ ناریل کی چٹائی پر ڈھیر ہو گئی تھیں۔ اس کے بعد یوناف نے بلند آواز میں کہا۔ ''اے ابلیکا! میری عزیزہ کشتی کو پھر اس کی اپنی جگہ پر کھڑا کر دو۔''

اس کے ساتھ ہی ابلیکا پھر حرکت میں آئی اور کشتی ریت پر حرکت کرتی ہوئی پھر اپنی پہلی جگہ پر جا کر کھڑی ہو گئی۔ یہ فوق البشریت عمل دیکھنے کے بعد پنگولو چلا اٹھا۔ ''اے یوناف! قسم آنگرو دیوتا کی میرا دل کہتا ہے تم ہی وہ نوجوان ہو جو ان بدروحوں کو اپنے قابو میں کر کے مرادک شہر کو ان کی خوں ریزی اور خونخواری سے نجات دلا سکتا ہے۔ اے یوناف سن رکھو اب تم نہ کسی سرائے میں قیام کرو گے اور نہ ہی ماترم کے گھر میں رہو گے بلکہ تمہارا قیام مستقلاً میری حویلی میں ہوگا اور سنو اس مرادک شہر میں اب تمہاری حیثیت ایسی ہی ہوگی جیسے کسی حاکم کے بیٹے کی ہوتی ہے۔'' ساتھ ہی پنگولو نے یوناف کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ ''آؤ میرے ساتھ چلو۔''

یوناف چپ چاپ پنگولو اور اس کی بیٹی سوراپا کے ساتھ ہو لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد پنگولو اور سوراپا یوناف کو لے کر مرادک شہر میں داخل ہوئے پھر پنگولو نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''اے یوناف یہ میری حویلی ہے اور اب تمہاری رہائش اس کے اندر ہوگی۔'' اس کے بعد پنگولو نے اپنے سارے خادموں کو وہاں جمع کیا اور انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ ''یہ نوجوان جسے تم میرے ساتھ دیکھ رہے ہو اس کا نام یوناف ہے اور آج کے بعد یہ اسی حویلی میں رہے گا اور اس حویلی میں اس کی حیثیت میرے بیٹے کی سی ہوگی تم میں سے ہر کوئی اس کے حکم کا اتباع نہیں کرے گا۔''

جواب میں ان سارے خادموں نے اطاعت کے طور پر اپنی گردنیں جھکا دی تھیں۔

پنگولو نے یوناف کا ہاتھ تھام لیا اور اسے حویلی کے اندرونی حصے کی طرف لے جانے لگا جب کہ حسین سوراپا بھی ان کے ساتھ ہو لی تھی۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

سہراب اور اس کے بعد رستم کی موت نے ایران کے بادشاہ کیکاؤس کو رنج والم میں مبتلا کر دیا تھا لہٰذا چند ہی ماہ بعد وہ فوت ہو گیا اور اس کے بعد اس کا پوتا اور اس کے مرنے والے بیٹے سیاوش کا بیٹا کیخسرو ایران کا بادشاہ بنا کیخسرو

کے باپ سیاؤش کو چونکہ ترکستان کے بادشاہ افراسیاب نے دھوکا دہی سے قتل کرادیا تھا۔ لہٰذا کیخسرو نے ایک دن ارادہ کیا کہ وہ افراسیاب سے اپنے باپ سیاؤش کا بدلہ ضرور لے گا۔ اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اور ترکستان پر لشکر کشی کے لئے کیخسرو نے چار بڑے بڑے لشکر تیار کئے ایک لشکر اس نے اپنے ماتحت رکھا اور دوسرا لشکر ایران کے ایک مشہور اور نامور جرنیل طوس نوذر کی کمانداری میں دیا۔ تیسرے لشکر کا سپہ سالار کیخسرو نے اپنے چچا فریبرز کو بنایا اور چوتھے لشکر کی کمانداری ایران کے مشہور سالار گیو کو دی تھی۔ جب ان چاروں لشکروں کی عسکری تیاریاں مکمل ہوگئیں تب کیخسرو نے ترکستان کی طرف پیش قدمی کا حکم دیا۔ وہ چاہتا تھا کہ ان چاروں افراسیاب اور اس کے لشکر کو گھیر کر ان کا مکمل طور پر صفایا کردیا جائے۔

ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کو جب خبر ہوئی کہ ایران کا بادشاہ کیخسرو چار بڑے بڑے لشکروں کے ساتھ اسے تباہ اور برباد کرنے کے لئے ترکستان کی طرف بڑھ رہا ہے تو اس نے بھی ایک جرار لشکر تیار کیا۔ اس کا سردار اس نے اپنے پرانے اور مخلص جرنیل فیروز کو مقرر کیا۔ یہ وہی فیروز تھا جس نے ترکستان میں کیخسرو کے باپ سیاؤش کی موت کے بعد کیخسرو اور اس کی ماں کی جان بچائی تھی۔ بہر حال جنگ کی ابتدا کرنے کے لئے دونوں لشکروں نے ایک دوسرے کے سامنے پڑاؤ کرلیا تھا۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

تعلیم میں مناسب اور ضروری رہنمائی اہم (سراج قریشی)

نئی دہلی ۱۴ راکتوبر (پریس ریلیز) نوبل ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے صدر سراج الدین قریشی نے کہا ہے کہ وہ تعلیم و تربیت کے ساتھ ساتھ بہترین کونسلنگ کی مہم کو گھر گھر پہنچانے کا عزم رکھتے ہیں۔ وہ آج یہاں انڈیا اسلامک کلچرل سینٹر میں عید ملن کے موقع پر منعقد ایک خصوصی پروگرام میں نوبل ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے تحت مختلف کورسز سے فیض یاب نوجوانوں کو خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف جہاں اچھی تعلیم اور اچھی تربیت ضروری ہے وہیں تعلیم کے دوران مناسب اور ضروری رہنمائی کی بھی اتنی ہی اہمیت ہے۔ یہ خصوصی پروگرام ان نوجوانوں اور طلبہ سے غیر رسمی تبادلہ خیالات کے لئے رکھا گیا تھا جو این ای ایف کے تحت منعقد ہونے والے مختلف تربیتی پروگراموں سے فائدہ اٹھا چکے ہیں۔ واضح رہے کہ ایسے افراد اور نوجوانوں کا نام نوبلائٹس رکھا گیا ہے۔ نوبلائٹس کو خطاب کرتے ہوئے سراج الدین قریشی نے کہا کہ آپ لوگ ہی اس ملک کے بہتر مستقبل کی ضمانت ہیں۔ انہوں نے نوبل ایجوکیشن فاؤنڈیشن کے ذریعہ مستقبل میں چلائے جانے والے منصوبوں اور پروگراموں سے بھی مختصراً آگاہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ نوبل ایجوکیشن فاؤنڈیشن کا عزم ہے کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو ایسی تربیت دی جائے کہ انہیں کاروبار اور ملازمتوں کے بہترین مواقع میسر ہو جائیں۔ انہوں نے نوجوانوں کے سامنے اپنی زندگی کے بعض اہم تجربات بھی بیان کئے اور انہیں کسی بھی حالت میں ہمت اور حوصلہ کا دامن نہ چھوڑنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ کوئی مشکل ایسی نہیں ہے کہ جو آسان نہ ہو جائے۔ اس موقع پر انہوں نے نوبلائٹس کے خیالات بھی سنے۔ بہت سے نوجوانوں نے بعض مفید مشورے بھی دیئے۔ اس موقع پر بعض فلاحی اسکیمیں شروع کرنے کا بھی اعلان کیا گیا۔ سراج الدین قریشی نے نوجوانوں سے یہ بھی اپیل کی کہ وہ تعلیم کے ساتھ ساتھ کاروبار، دست کاری اور محنت کے دوسرے کاموں سے جی نہ چرائیں۔ انہوں نے والدین سے بھی اپیل کی کہ وہ اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لئے بہترین منصوبہ بندی کریں اور بغیر پلاننگ کے کوئی قدم نہ اٹھائیں۔ اس موقع پر فرینڈس فار ایجوکیشن کے صدر فیروز بخت احمد نے بھی نوجوانوں کو خطاب کیا انہوں نے نوجوانوں کی تربیت کے لئے اپنی خدمات کی بھی پیش کش کی۔ نایاب عباسی گرلز ڈگری کالج کے بانی نفیس عباسی نے بھی طلبہ اور نوجوانوں سے تبادلہ خیال کیا۔ انہوں نے سراج الدین قریشی کی خدمات کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ ان کی اس انوکھی مہم میں وہ بھی ہر ممکن تعاون دینے کو تیار ہیں بعد میں معروف کیریئر گائڈ اور سول سروسز کی تیاریوں کے ماہر عتیق الرحمٰن صدیقی نے بھی نوجوانوں سے خطاب کیا اور ان کے سوالات کے جوابات دیئے۔

لکھنؤ کی نماز دوگانہ تاریخی کارنامہ (فاروق مظہر اللہ)

کرت پور ۴ ار اکتوبر (ایس این بی) لکھنؤ کی عیش باغ عیدگاہ پر شیعہ رہنما مولانا کلب صادق نے عید الفطر کی نماز میں شرکت کر کے تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے۔ یہ کہنا ہے جمعیۃ قرائے ہند رجسٹرڈ کے قومی صدر اور شاہی مسجد بھوگل نئی دہلی کے امام وخطیب مولانا قاری فاروق مظہر اللہ کا وہ یہاں اپنی رہائش گاہ محلہ بڈھی میں اخبار نویسوں سے گفتگو کر رہے تھے۔ فاروق مظہر اللہ نے مولانا کلب صادق کے اتحاد اسلام وحوصلہ مندانہ قدم کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ آنے والی نسلیں اس احسان کو کبھی نہیں بھلا سکتی ہیں۔

فاروق مظہر اللہ نے سیاسی مذہبی رہنماؤں سے پرزور اپیل کرتے ہوئے برادران وطن سے مسلمانوں کے اتحاد کو قائم رکھنے کی اپیل کی ہے۔ فاروق مظہر اللہ نے کہا کہ مولانا کلب صادق اور مولانا خالد رشید فرنگی محلی دونوں ہی شخص قابل مبارکباد ہیں اور دونوں کی کوشش مسلمانوں کے لئے بہترین مثالی نمونہ ہے۔
قاری فاروق مظہر اللہ نے ملک کے موجودہ صورت حال پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے اتحاد واتفاق کو ملت کی اہم ضرورت قرار دیا اور کہا کہ ہمارے منتشر ہونے کے سبب ہی ملک میں ہماری وفاداریوں کو مشکوک نظروں سے دیکھا جا رہا ہے۔

❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋❋

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھ بھنجن یوپی انڈیا

.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

ماہنامہ

طلسماتی دُنیا

دیوبند

دسمبر ۲۰۰۸ء DEC.2008

اس شمارے کی روحانی ڈاک پڑھیے

ڈاکٹر ذاکر نائیک کے خلاف فتویٰ
کتنا صحیح کتنا غلط؟

مخزن العجائب کے اہم عملیات
مستند بھی موثر بھی

Rs.20/=

دانش عامری

کیا اور کہاں

ڈاکٹر ذاکر نائک کے خلاف فتویٰ کتنا صحیح اور کتنا غلط۔؟

اداریہ

بقلم خاص

پچھلے دنوں ڈاکٹر ذاکر نائک کے خلاف فتوؤں کا بازار گرم رہا۔ بعض اہم دینی مدارس کے ذمہ داروں نے ڈاکٹر ذاکر نائک کے بعض غیر ذمہ دارانہ باتوں کو ناجائز اور غیر یقینی قرار دیا ان ہی میں ایک بات یہ بھی تھی کہ ایک دن انہوں نے یزید کو رضی اللہ عنہ کہا اور حادثۂ کربلا کو جو حق و باطل کی کشمکش تھی سیاسی جنگ قرار دیا۔ جو محض اقتدار کے لئے لڑی جاتی ہے۔ اگر ڈاکٹر ذاکر نائک نے تاریخ اسلام کا گہرائی کے ساتھ مطالعہ کیا ہوتا تو وہ اتنی گھٹیا بات اپنی زبان سے نہ نکالتے۔ سچ تو یہ ہے کہ اس طرح کی گھٹیا باتیں کر کے انہوں نے لاکھوں مسلمانوں کی دل شکنی کی ہے اور خود اپنا وزن گھٹایا ہے۔ اہل بیت سے محبت کرنے والا کوئی مسلمان اتنی لغو بات اپنی زبان سے خارج نہیں کرسکتا۔

جہاں تک اسلام کی تبلیغ کا معاملہ ہے تو وہ اپنی جگہ اہم اور قابل قدر ہے لیکن اسلام کی تبلیغ کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ جن معاملات میں انسان کی معلومات صفر کے برابر ہوں یا جن باتوں کو سمجھنے کا آدمی اہل نہ ہو اس بارے میں بھی وہ اپنی زبان اپنی دونوں آنکھیں بند کر کے کھولے اور خود کو محقق سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جائے۔ ہم فرض کئے لیتے ہیں کہ آج کل مفتی حضرات فتویٰ پھیلانے میں بہت عجلت سے کام لیتے ہیں لیکن لوگوں کی غیر ذمہ داریوں کا بھی حال یہ ہے کہ وہ خود کو عقل کل سمجھ کر وہ سب کچھ بول جاتے ہیں جن کی انہیں کوئی شدھ بدھ نہیں ہوتی۔ الٹی سیدھی باتوں کے خلاف بھی اگر مفتی حضرات فتویٰ نہیں دیں گے تو وہ خود گنہ گار ہوں گے۔ جو حضرات مفتیوں کے خلاف واویلا کر رہے ہیں وہ اپنی عاقبت نااندیشی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں۔ ساری دنیا سیدنا امام حسینؓ کی مظلومیت کی قائل ہے اور ان کی مظلومیت ہی یہ ثابت کرتی ہے کہ یزید ظالم تھا اور فاسق و فاجر بھی تھا۔ یزید کا احترام محض اس لئے کرنا کہ وہ ایک صحابی کا بیٹا تھا درست نہیں ہے۔ اسلام نے حق و باطل کے معاملے میں آباؤ اجداد کی کارکردگی کو کوئی اہمیت نہیں دی ہے۔ چنانچہ دین اسلام نے ابوجہل کے بیٹے عکرمہ کی اہمیت کو یہ جان کر نظر انداز نہیں کیا وہ دشمن رسول کا بیٹا ہے۔ اسی طرح اسلام نے یزید کی سفاکیت کو یہ سوچ ہلکا نہیں جانا کہ وہ حضرت معاویہؓ کا بیٹا تھا۔ آدمی کسی کا بیٹا ہو اس کے اپنے اعمال سے اس کی جنت اور جہنم تعمیر ہوتی ہے۔ ڈاکٹر ذاکر نائک یزید کو قابل احترام سمجھتے ہیں تو اس کا دوسرا مطلب یہ بھی ہوتا ہے کہ وہ امام حسینؓ کی مظلومیت کے قائل نہیں ہیں اور جو حسینؓ کی مظلومیت کا قائل نہ ہو وہ مسلمانوں کے دلوں میں اپنا مقام کیسے بنا سکتا ہے۔؟ اور خدا کے نزدیک بھی اس کا وزن کتنا ہوتا۔؟ سیلاب خطابت میں کسی تنکۂ بے جان کی طرح بہہ جانا ہوش مندی نہیں ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ ڈاکٹر ذاکر نائک جوش تقریر میں آ کر وہ سب کچھ بول جاتے ہیں جو انہیں نہیں بولنا چاہئے۔ ایک بار انہوں نے گلے میں تعویذ لٹکانے کو بھی حرام قرار دیدیا تھا جب کہ وہ خود ٹائی گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں اور ٹائی کا گلے میں لٹکانا تعویذ لٹکانے سے زیادہ خطرناک ہے۔ اور اس بارے میں تعویذ گنڈوں سے زیادہ باز پرس ہونے کا امکان ہے۔

ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

● جو شخص عیب جوئی کرتا ہے اور لوگوں پر آوازیں کستا ہے اس کے لئے بڑی تباہی ہے۔
● جو کوئی اللہ پر توکل رکھے اللہ اس کے لئے کافی ہوگا۔
● سب سے زیادہ نیکی اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے۔
● امانت سے رزق بڑھتا ہے، خیانت سے افلاس لازم آتا ہے۔
● سادگی ایمان کی علامت ہے۔

ارشادات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

● جواں مردی اور حقیقی سخاوت یہ ہے کہ آدمی دوسروں کی تکلیف اپنے سر لے۔
● سحر خیزی میں پرندوں کا سبقت لے جانا تیرے لئے باعث شرم ہے۔
● جس پر نصیحت اثر نہ کرے اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس کا دل ایمان سے خالی ہے۔
● زندگی کی گردش اگرچہ عجیب امر ہے لیکن اس سے غفلت عجیب تر ہے۔
● کاش میں سبزہ کی طرح ہوتا کہ مجھے چوپائے چر جاتے۔
● گلے اور شکوے سے زبان بند رکھو راحت حاصل ہوگی۔
● مجھے نئے کپڑوں میں دفن نہ کیا جائے، نئے کپڑوں کے زیادہ وہ مستحق ہیں جو زندہ ہیں اور برہنہ ہیں۔
● عدل وانصاف ہر چیز سے خوب ہے۔

اقوال زرّیں

● علم مومن کی میراث ہے، یہ گمشدہ دولت جہاں بھی ملے، لے لو۔
● جاہ وعزت سے بھاگو، عزت تمہارے پیچھے پیچھے پھرے گی۔
● جاہلوں کی محبت سے پرہیز کرو ایسا نہ ہو کہ تجھے بھی اپنے جیسا بنالیں۔
● جھگڑا بڑھنے سے پہلے تم اس سے الگ ہو جاؤ۔
● انسان کی بہترین خصلت علم ہے۔
● جو زیادہ پوچھتا ہے وہ زیادہ سیکھتا ہے۔
● انسان کی حقیقی عظمت کا جائزہ اس کے اعمال سے لیا جاسکتا ہے۔
● تعلیم کا مقصد مثالی انسان کی تکمیل ہے۔
● تمام عبادتوں سے بہتر مظلوموں اور عاجزوں کی فریاد کو پہنچنا ہے۔
● مسلمان کے لئے اس سے بہتر اور کوئی ذریعہ نجات نہیں ہوسکتا کہ وہ صداقت کی خاطر شہید کی موت مرجائے۔
● علم ایسا خزانہ ہے جسے کوئی چرا نہیں سکتا۔
● تعلیم کی اشاعت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہئے۔

سنہری اقوال

● اللہ ان کو دوست رکھتا ہے جو دوسروں پر رحم کرتے ہیں، احسان کرتے ہیں اور ان کی بھلائی چاہتے ہیں۔ (القرآن)
● اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا۔
(الحدیث)
● عقلمند وہ ہے جو دوسروں کی نصیحتیں سنتا ہے۔
(حضرت سلیمان علیہ السلام)
● اگر تم لوگوں کے قصور معاف کرو تو اللہ تمہارے قصور معاف کرے گا۔
(حضرت ادریس علیہ السلام)

● تین چیزیں محبت بڑھانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔

(۱) سلام کرنا۔

(۲) دوسروں کے لئے مجلس میں جگہ خالی کرنا۔

(۳) خاموشی (حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ)

● مخاطب کو بہترین نام سے پکارو۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

● کسی پر احسان کرو تو اس کو چھپاؤ اور اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اس کو ظاہر کرو۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

● نیکی کرنے میں دیر نہ کرو اور بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو۔

(حضرت شفیقؒ)

● دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے اور بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔

روشنی

● تعجب ہے اس پر جو تقدیر کو پہچانتا ہے اور پھر جانے والی چیز کا غم کرتا ہے۔ (حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

سنہری باتیں

● سب کے سامنے کسی کو نصیحت کرنا ایک طرح کی ملامت ہے۔

● خوبصورتی اور بدصورتی کا معیار کردار ہے۔

● علم وہ لباس ہے جو کبھی پرانا نہیں ہوتا۔

● نیکی کی طرف بلانے والا نیکی کرنے والے کے برابر ہے۔

● زبان تلوار نہیں لیکن قتل کر دیتی ہے۔

● ذہانت گفتگو کا نمک ہے۔

● نیکی وہ بیج ہے جس کا درخت سدا بہار رہتا ہے۔

● مسائل جہالت کے ذریعہ طے نہیں ہو سکتے۔

● جب تک کسی شخص سے بات چیت نہ ہوا سے حقیر نہ سمجھو۔

غیر مسلم مفکرین کے اسلام کے بارے میں روشن اقوال

● میں نہایت عاجزی سے اس بات کے اقرار کرنے پر مجبور ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے سچے نبی تھے اور ان پر وحی نازل ہوتی تھی۔

(ڈاکٹر جے: بلیو)

● اسلام تلوار کا نہیں امن کا پیغام ہے۔ (لال رام ورما، بھارت)

● محمد صلی اللہ اپنی ذات اور قوم کے لئے نہیں بلکہ دنیائے ارض کے لئے ابر رحمت تھے۔ تاریخ میں کسی ایسے شخص کی مثال موجود نہیں جس نے احکام خداوندی کو اس عمدہ طریقہ سے انجام دیا ہو۔ (ڈاکٹر ڈی رائٹ)

● موجودہ انسانی مصائب سے نجات ملنے کی واحد صورت یہی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کے حکمراں بنیں۔ (جارج برناڈ شا)

● حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو ہی یہ خوبی ملی ہے کہ اس میں وہ تمام اچھی باتیں موجود ہیں جو دیگر مذاہب میں نہیں پائی جاتیں۔ (ہولڈرسن)

● اسلام کی بنیاد قرآن پر ہے جو تمدن کا جھنڈا اڑاتا ہے جو تعلیم دیتا ہے کہ انسان جو نہ جانتا ہو اس کو سیکھے جو حکم دیتا ہے کہ استقلال، استقامت، عزت نفس نہایت لازمی ہیں اس کی خصوصیات شائستگی اور تمدن کی سب سے بڑی بنیاد ہیں۔ (ڈاکٹر ہٹلر)

سنہرے پھول

● راہ خدا میں ایک صبح اور ایک شام گزارنا پوری دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہے۔

● قیامت برپا ہونے کی شرائط میں یہ بھی ہے کہ شراب کثرت سے پی جائیگی

زنا عام ہوگا۔

● اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس شخص پر نظر کرم نہیں ڈالیں گے جو غرور تکبر سے اپنے زیر جامے شلوار کے پائچے کو زمین پر گھسیٹ کر چلتا ہے۔

● جو شخص پانچ نمازیں ادا کرتا ہے، کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو سکے گا۔

بڑے لوگوں کی باتیں

● خالی پیٹ شیطان کا قید خانہ ہے اور بھرا پیٹ اس کا اکھاڑہ ہے۔
(خواجہ حسن بصریؒ)

● دنیا ایک نجاست ہے جو سونے میں چھپائی گئی ہے۔
(حضرت مجدد الف ثانیؒ)

● موت سے محبت کرو تو زندگی عطا ہو جائے گی۔
(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

● اگر آنکھیں روشن ہیں تو ہر روز روزِ محشر ہے۔ (حضرت عثمان غنیؓ)

قابل غور

● برسوں گزر جاتے ہیں، کڑی سے کڑی ملانے میں مگر زنجیر کو ٹوٹنے میں ایک لمحہ لگتا ہے۔

● نفرت وہ بدبو ہے جو پھیلتی ہوئی محبت کی خوشبو کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے۔

● اپنا تجربہ کرو، تمہارے نزدیک خوبصورتی کیا ہے، حسن سیرت یا حسن صورت، اگر حسن صورت ہے تو تمہاری آنکھوں میں تمہارا دل بستا ہے اور اگر حسن سیرت ہے تو تمہارے دل میں تمہارا ذہن بستا ہے۔

عورت

● جو قومیں عورت کو غلام بنا کر رکھتی ہیں وہ جلد تباہ ہو جاتی ہیں۔

● عورت کو کبھی امتحان میں نہ ڈالو ورنہ تمہیں دکھ ہوگا۔

● عورت گھر کی زینت نہیں گھر کی روح ہے۔

● اپنے عیب معلوم کرنا چاہتے ہو تو اپنی جان پہچان کی عورت سے دریافت کرو۔

● بے جا تعریف سے عورت خوش ہو جاتی ہے مگر جائز تنقید کا بوجھ برداشت نہیں کر سکتی۔

● عورت ایک پھول ہے جو سائے میں اپنی خوشبو پھیلاتی ہے۔

ہٹلر کے خیالات

● عام لوگ کمزور یا تامل کرنے والے شخص کی ذات سے اتنا متاثر نہیں ہوتے جتنا جری اور ذہن کے پکے آدمی کا اثر قبول کرتے ہیں۔

● جو قوم اپنی مرضی سے مطیع ہو جاتی ہے، وہ اپنی سیرت کی جڑوں کو خود ہی کمزور کر لیتی ہے۔

● ایک بزدل آدمی کے ہاتھ میں دس پستول بھی پکڑا دو اور جب اس پر حملہ ہوگا تو وہ ایک گولی بھی نہیں چلا سکے گا لیکن بہادر، بے دست و پا بھی میدان فتح کر لے گا۔

● عوام کو صرف خیالات بیدار نہیں کر سکتے بلکہ تحریک عمل اور پوری قوت سے آگے بڑھنے کا جذبہ بیدار رکھتا ہے۔

● حضرات آپ ہمارا فیصلہ نہیں کر سکتے کیونکہ تاریخ کی ابدی عدالت نے یہ فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ بہادر وقتی طور پر ہار سکتے ہیں لیکن شکست نہیں کھا سکتے، بکھر سکتے ہیں، مٹ نہیں سکتے۔

انسان

● انسان کو بادِ صبا کی طرح ہونا چاہئے کہ ہر کوئی اس کے آنے کا انتظار کرے۔

● کسی کے چہرے پر مت جائیں کیونکہ انسان ایک بند کتاب کی مانند ہے۔

● انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغ دار ہو جائے۔

● انسان کی تمام خوبیوں کا مرکز زبان ہے۔

● انسان کا لباس اور سوسائٹی اسکے اخلاق و کردار کا پہلا سرٹیفکٹ ہے۔

● انسان کی ہر خواہش کا پورا ہونا ضروری نہیں کیونکہ پھول کی کچھ پتیاں بکھر بھی جاتی ہیں۔

● کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

● انسان کی قابلیت اس کی زبان میں پوشیدہ ہے۔

جواہر پارے

● سخت تنقید سے آدمی کا جوش ختم ہو جاتا ہے مگر معمولی سی حوصلہ افزائی بھی جادو کا اثر دکھاتی ہے۔

● کوئی شیشہ انسان کی اتنی حقیقی تصویر پیش نہیں کرتا جتنی کہ اس کی

بات چیت۔

● انسان کا کردار اور دل خوبصورت ہو تو چہرے پر حسن نظر آتا ہے۔

● قسمت ہمارے معاملات کو ہماری آرزوؤں اور تمناؤں سے بہتر طور پر چلاتی ہے۔

● کامیابی کی تین منزلیں ہیں۔ علم، سوچ عمل۔

● تین چیزیں واپس نہیں آتیں، روح جسم سے، بات زبان سے، تیر کمان سے۔

اقوال زرّیں

● بوجھ بننے کی بجائے سہارا بننے کی کوشش کرو۔

● اس خوشی سے ڈرو جو کسی کو دکھ دے کر حاصل ہو۔

● سب سے بڑی غلطی اپنی غلطیوں سے بے خبر ہونا ہے۔

● انسان ہو کر ایسا کوئی کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغ دار ہو جائے۔

● کانٹوں سے بھری ٹہنی کو ایک پھول پر کشش بنا دیتا ہے۔

● دوسروں کی نگاہوں میں آپ کے لئے جو رنگ بھرا ہوتا ہے وہ آپ ہی کا پیدا کردہ ہوتا ہے۔

● زندگی میں سب سے مہنگی چیز عورت اور سب سے زیادہ قیمتی چیز دوستی ہے۔ دوستی گلاب کا پھول ہے جس کے ساتھ کوئی کانٹا نہیں ہوتا۔

● کسی کی خاطر اپنی خوشیاں قربان کر دینا انسانیت کی معراج ہے۔

سیپیاں

● جو خدا سے کئے ہوئے معاہدے کا پاس نہیں کرتا وہ انسان سے کئے ہوئے وعدے کا پاس بھی نہیں کرتا۔

(نا معلوم)

● مذہب کا استعمال روزمرہ روٹی کی طرح ہونا چاہئے نہ کہ کسی خاص موقع پر کیک کی طرح (نا معلوم)

● ہم جس کی شدید خواہش رکھتے ہیں اس پر فوراً اعتقاد کر لیتے ہیں۔

(اوین ینگ)

● بھرپور زندگی اور لمبی عمر کا راز ''پرسکون مزاج اور بہترین کی امید۔

(ایلیٹ، ہارورڈ کے صدر)

تین چیزیں

حضرت فضیل بن عیاض فرماتے ہیں کہ تین چیزوں کی تلاش نہ کرو کیونکہ یہ نہیں مل سکتیں۔

(۱) ایسا عالم جس کا علم میزان میں پورا اترے اگر ایسا عالم تلاش کرو گے تو بے علم رہ جاؤ گے۔

(۲) ایسا عامل مت ڈھونڈو جو مخلص ہو ورنہ بے عمل رہ جاؤ گے۔

(۳) ایسے بھائی کی تلاش نہ کرو جس میں کوئی عیب نہ ہو ورنہ بغیر بھائی کے رہ جاؤ گے۔

● تمہیں چاہئے کہ حقیقت کو سمجھو تو ہمیشہ لیکن ظاہر کرو کبھی کبھی۔

● ایک ہی وقت میں تم سنگ دل بھی ہو اور متبسم بھی۔ یہ کبھی نہیں ہو سکتا۔

علم

● علم ایک ایسا درخت جس کا پھل خراب نہیں ہوتا۔

● علم ایسا سمندر ہے جس کی تہہ سچے موتیوں سے بھری ہوتی ہے۔

● علم امیر کی زینت اور غریب کی دولت ہے۔

دل کا حال

ایک درویش دوسرے درویش سے ملا تو کہنے لگا میں آپ سے اللہ کے لئے محبت کرتا ہوں، دوسرے نے کہا: اگر آپ میرے دل کا وہ اصلی حال جان لیں جو میں جانتا ہوں تو آپ مجھ سے بغض کرنے لگیں گے، پہلے نے کہا: آپ کی اندرونی اصل حالت کا اگر مجھے علم ہو بھی جائے تو جو میں اپنے بارے میں جانتا ہوں وہ آپ کے بغض سے اعراض کرنے کے لئے کافی ہوگا کہ میری حالت بہر حال آپ سے بدتر ہے۔

منتخب اشعار

نہ دنیا سے نہ دولت سے نہ گھر آباد کرنے سے
تسلی دل کو ملتی ہے خدا کو یاد کرنے سے

●

خدا جب تک نہ چاہے آدمی سے کچھ نہیں ہوتا
مجھے معلوم ہے میری خوشی سے کچھ نہیں ہوتا

●

ہر کسی کی آنکھ اٹھتی ہے چمکتی چیز پر
سیم و زر کے شہر میں مفلس کا گھر دیکھے گا کون

●

چند لمحوں کا ہوا کرتا ہے خوابوں کا سفر
آنکھ کھلتی ہے تو صدیوں کی تھکن ہوتی ہے

●

ایک اک لفظ ترے دل کا پتہ دیتا تھا
تیرے خط سے تری تصویر اتاری ہم نے

●

انتقاماً تری تصویر کے ٹکرے کرکے
احتراماً انہیں آنکھوں سے لگایا میں نے

●

میرے دامن میں اگر کچھ نہ رہے گا باقی
اگلی نسلوں کو دعا دیکے چلا جاؤں گا

شوہر کی زندگی

صبح دیر سے سو کر اٹھیں تو منحوس، منہ ہاتھ دھوئے بغیر چائے پی لیں تو اچھوت دفتر دیر سے جانے کا ارادہ کریں تو کام چور نوالہ حاضر، جاڑے کے زمانہ کو اگر غسل کے بغیر ٹالنا چاہیں تو افیونی، شطرنج سے دل بہلائیں تو نحوست کے ذمہ دار باہر گھومنے جائیں تو آوارہ، رات کو دیر سے گھر آئیں تو اعلیٰ درجے کے بدمعاش، پتنگ اڑانے کا ارادہ کریں تو لوفر اور اگر کچھ بھی نہ کریں یعنی خاموش بیٹھ کر او نگھیں یا منہ اٹھائے محض بیٹھے رہیں تو بے وقوف! اب آپ ہی بتایئے کہ یہ زندگی ایک شوہر کی زندگی ہے یا کالے پانی کی سزا پانے والے کسی مجرم کی زندگی؟ مگر جیسی بھی زندگی ہے بہر حال اب تو اسی طرح گزارا کرنا ہے اس لئے کہ بیگم صاحبہ کے ساتھ کوئی ایک دو روز کا نہیں زندگی بھر کا ساتھ ہے اور زندگی ایک بڑی مدت کا نام ہے اس کا تصور کرتے ہوئے بھی اختلاج قلب ہونے لگتا ہے۔

نہلے پہ دہلا

کسی حریص اور بخیل کا ذہین لڑکا کھیل کود میں مصروف تھا کہ پڑوس سے حصے میں کیک موصول ہوا۔ بخیل شخص کسی کام سے باہر جا رہا تھا اس نے کیک کو نعمت خانے میں رکھ دیا اور جاتے ہوئے لڑکے سے کہا۔ "بیٹا یہ پڑوسی ہمارا دشمن ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کیک میں اس نے زہر ملایا ہوگا۔ اب ہماری بہتری اسی میں ہے کہ اس سے دور رہیں۔" بیٹے نے بات کی بات غور سے سنی اور کھیل کود میں مشغول ہو گیا۔

باپ جب واپس آیا تو اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ نعمت خانے میں سے کیک تو غائب ہو چکا ہے اور شیشے کا گلاس ٹوٹا پڑا ہے اور بیٹا اداس بیٹھا ہے۔ کنجوس باپ نے بیٹے کو ڈانٹا اور دریافت کیا۔

"وہ کیک کیا ہوا اور گلاس کس نے توڑا؟" بیٹے نے روتے ہوئے جواب دیا۔

"ابا یہ گلاس میں پانی پینے کے لئے اٹھا رہا تھا کہ ہاتھ سے گر کر ٹوٹ گیا میں ڈرا کہ آپ مجھے ضرور ڈانٹیں گے، میں نے کیک کھا کر جان دینا چاہی لیکن کیک کھائے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں اور اس کا زہر اثر نہیں کر رہا ہے۔"

خوشبو

● خوشبو جب قرآن پاک سے نکلتی ہے تو اللہ تبارک وتعالیٰ سے محبت اور قرب کا ذریعہ بن جاتی ہے۔
● خوشبو جب دھرتی سے نکلتی ہے تو وطن عظیم کی شان بن جاتی ہے۔
● خوشبو جب گلاب سے نکلتی ہے تو دل کش جھونکا بن کر محبوب بن جاتی ہے۔
● خوشبو جب دلوں سے نکلتی ہے تو محبت کا مدھر احساس اور جذبات کے اظہار کا حقیقی رنگ بن جاتی ہے۔
● خوشبو جب دماغ سے نکلتی ہے تو لافانی تخلیق بن کر بکھر جاتی ہے۔
● خوشبو جب روح سے پھوٹتی ہے تو پاکیزگی کا ایک لطیف جھونکا بن جاتی ہے۔

پانچ چیزوں کو غنیمت جانو

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: پانچ چیزوں سے پانچ چیزوں کو غنیمت شمار کرو۔ یعنی:

(۱) بڑھاپے سے پہلے جوانی کو۔
(۲) بیماری سے پہلے صحت کو۔
(۳) مفلسی سے پہلے خوشحالی کو۔
(۴) مشاغل سے پہلے فراغت کو
(۵) موت سے پہلے زندگی کو۔

(ترمذی شریف و مشکوٰۃ شریف)

قسط نمبر: ۱۱۷

علاج بالقرآن

حسن الہاشمی
فاضل دار العلوم دیوبند

سورۂ جن

قرآن حکیم کی موجودہ ترتیب کے اعتبار سے سورۂ جن قرآن حکیم کی ۷۲ویں سورۃ ہے۔ یہ سورۃ بھی قرآن حکیم کی بعض سورتوں کی طرح خاص اہمیت کی حامل ہے۔ اور یہ سورۃ ایک جن کی تقریر سے شروع ہوتی ہے۔

✡ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اس سورۃ کی ابتدائی آیات شَطَطًا تک پڑھ کر آسیب زدہ پر دم کرنے سے آسیبی اثرات ختم ہوجاتے ہیں۔ مریض کے بال پکڑ کر مذکورہ آیت کو سات مرتبہ پڑھ کر دم کرنا چاہئے اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھنا چاہئے۔ انشاء اللہ اثرات سے نجات ملے گی۔

✡ اگر کسی کو مرگی کا مرض ہو تو سورۂ جن پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے اس شخص کو ۴۰ دن تک پلائیں۔ انشاء اللہ مرگی کے مرض سے نجات مل جائیگی۔

✡ اگر کوئی شخص گردے کی تکلیف میں مبتلا ہو تو سورۂ جن کی مندرجہ ذیل آیت کو طشتری پر لکھ کر ۱۱ دن تک پلانے سے گردے کی تکالیف سے نجات ملے گی۔

آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ وَاَنَّ الْمَسَاجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا وَاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُاللّٰهِ يَدْعُوْهُ كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ٥

✡ اگر اس آیت کا نقش بنا کر گلے میں ڈالیں تب بھی گردے کی تکلیفوں سے نجات مل جاتی ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۷	۴۵۰	۴۵۳	۴۴۰
۴۵۲	۴۴۱	۴۴۶	۴۵۱
۴۴۲	۴۵۵	۴۴۸	۴۴۵
۴۴۹	۴۴۴	۴۴۳	۴۵۴

اس نقش کو کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالنا چاہئے۔

✡ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی کفر والحاد میں مبتلا ہو تو اس کو ان گندگیوں سے نجات دلانے کے لئے سورۂ جن کی اس آیت کا ورد کرنا چاہئے۔ اور اگر وہ ورد نہ کر سکے تو پھر اس آیت کو طشتری پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر ۴۰ دن تک پلانا چاہئے۔ انشاء اللہ اس آیت کی برکت سے اس شخص کو کفر والحاد سے نجات مل جائے گی۔ آیت یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا ٥

✡ سورۂ جن کا نقش حصول مراد اور دفع جنات کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ حصول مراد اور حصول کامیابی کے لئے سورۂ جن کا نقش ہرے کپڑے میں پیک کر کے پہننا چاہئے اور دفع جنات اور دفع تکالیف کے لئے اس سورۃ کا نقش کالے رنگ کے کپڑے میں پیک کر کے استعمال کرنا چاہئے۔

اگر جنات کو دفع کرنے کے لئے نقش گلے میں ڈالا گیا ہو تو پھر اس سورۃ کا نقش مثلث پینے کے لئے مریض کو دینا چاہئے اور اس کے ۱۲۱ نقش مریض کو دینے چاہئے اور تاکید کرنی چاہئے کہ ایک نقش پانی میں گھول کر اس کا پانی دن میں ۳ بار صبح دوپہر شام مریض کو پینا چاہئے۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے جنات کے اثرات ختم ہوجاتے ہیں اور مریض روبہ صحت ہوجاتا ہے۔

سورۂ جن کا نقش مربع جو گلے میں ڈالنا چاہئے یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۱۵۸	۱۵۱۶۱	۱۵۱۶۴	۱۵۱۵۰
۱۵۱۶۳	۱۵۱۵۱	۱۵۱۵۷	۱۵۱۶۲
۱۵۱۵۲	۱۵۱۶۶	۱۵۱۵۹	۱۵۱۵۶
۱۵۱۶۰	۱۵۱۵۵	۱۵۱۵۳	۱۵۱۶۵

جنات کے اثرات والے لوگوں کو پینے کے لئے یہ نقش دینا چاہئے۔

۷۸۶

۲۰۲۱۲	۲۰۲۰۷	۲۰۲۱۴
۲۰۲۱۳	۲۰۲۱۱	۲۰۲۰۹
۲۰۲۰۸	۲۰۲۱۵	۲۰۲۱۰

سورۂ جن کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات سے شروع کرے۔ ۴۰ مرتبہ روزانہ ۴۰ دن تک پڑھیں۔ اور پرہیز جلالی کے ساتھ پڑھیں۔ انشاء اللہ اس کے بعد اس کے ہر عمل میں بھرپور کامیابی ملے گی۔

فرض کیجئے، خدانخواستہ آپ کا کوئی عزیز سخت بیمار ہے، آپ اسے ڈاکٹر کو دکھاتے ہیں، ڈاکٹر دیکھ کر اس کی صحت کی جانب سے مایوسی کا اظہار کرتے ہیں، یہ سن کر آپ کے دل پر کیا گزر جاتی ہے! آپ کس قدر پریشان و غمگین ہوتے ہیں اور پھر وہ ساری تدبیریں جو آخری موقع پر کی جاتی ہیں ان کے کرنے پر آپ آمادہ ہو جاتے ہیں! آپ خوب جانتے ہیں کہ ڈاکٹر علم غیب سے واقف نہیں، ڈاکٹر کی تشخیص کو بارہا غلط ہوتے بھی آپ دیکھ چکے ہیں، خود ڈاکٹر کو بھی اپنی رائے کے بالکل یقینی وقطعی ہونے کا دعویٰ نہیں، باوجود ان سب باتوں کے آپ کا دل آپ کے قابو میں نہیں، اور اس عزیز سے جتنا زیادہ تعلق آپ کے دل کو ہے اسی نسبت سے آپ غم وصدمہ بھی زیادہ محسوس کر رہے ہیں، حالانکہ بہت ممکن ہے کہ ڈاکٹر کی رائے بالکل ہی غلط ثابت ہو۔! لیکن ایک اور وقت بھی پیش آنے والا ہے، جس کا پیش آنا ظنی واحتمالی نہیں، قطعی ویقینی ہے۔ آپ کے کسی دوست یا عزیز کو نہیں، بلکہ خود آپ کو اس کی خبر دینے والا کوئی فرد واحد نہیں جس کی دیانت یا جس کی واقفیت میں شک وشبہ کی گنجائش ہو، بلکہ اس کی خبر دینے والی ہر زمانہ اور ہر ملک کے پاکوں اور سچوں کی پوری جماعت کی جماعت رہی ہے اور جس میں کسی قسم کی نزاع یا اختلاف نہیں۔ پھر یہ کیا ہے کہ اس متواتر اور براہ راست اپنی ذات سے متعلق خبر کو سن کر آپ میں کوئی اضطراب واضطرار نہیں پیدا ہوتا اور آپ بدستور کھانے پینے، ہنسنے، بولنے، دوستوں سے ملنے اور تفریح کرنے، مکان بنوانے اور زمینداری کے انتظام کرنے، روپیہ کمانے اور بینک میں جمع کرنے، غرض دنیا کے ہر کام میں اسی طرح لگے ہوئے ہیں! یہ خبر کس وقت سے متعلق ہے۔؟ اس ''وقت'' اُس ''ساعت'' کا ذکر قرآن پاک میں پڑھئے، حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اوراق میں تلاش کیجئے۔ توریت، انجیل، دنیا کی ہر قوم کی مقدس کتابوں میں دیکھئے، دنیا کے ہر پاک نفس، ہر برگزیدہ، ہر راست باز کی زبان سے سنئے اور اس پر بھی تشفی نہ ہو تو برقی روشنی کی جگمگاہٹ سے الگ، تاریکیوں میں آبادیوں کے ہجوم سے الگ، تنہائیوں میں، شہروں کے شور وشغب سے الگ، خاموشیوں میں خود اپنے دل سے دریافت کر لیجئے۔

وہ وقت، آہ وہ وقت جب ہماری یہ دنیوی عزتیں اور سرداریاں، یہ حکومتیں اور وجاہتیں، یہ پر تکلف پوشاکیں اور بیش قیمت سواریاں، یہ کوٹھیاں اور بنگلے، یہ گاڑیاں اور موٹریں، یہ رشوتیں اور سود خواریاں، یہ زمین داریاں اور ریاستیں، یہ اختیارات اور عہدے، یہ جاگیریں اور منصب، یہ تعلیمی ڈگریاں اور پیشہ وارانہ شہرتیں، ان میں سے کوئی ایک شئے ذرہ بھر بھی کام نہ آسکے گی! وہ وقت جب اس جسم کے جس کی پرورش وناز برداری میں آج ہم بے تکلف اپنے غریب عزیزوں اور محتاج ہمسایوں کی حق تلفی کر رہے ہیں، پور پور سے جان کھنچ کھنچ کر نکل رہی ہوگی۔ وہ وقت جب بیوی اور بچے، بھائی اور بہن، دوست اور عزیز، کسی کی بھی، ''دلچسپ پرلطف وشگفتہ'' صحبت ہمیں ہنسا سکنے پر قادر نہ ہو سکے گی، وہ وقت جب یہ جسم سفید چادر میں لپٹا ہوا، ایک کھرّی چارپائی پر پڑا ہوگا۔ وہ وقت جب ہم اپنے جسم نازک سے ایک مکھی تک کو بھی نہ اڑا سکیں گے، وہ وقت جب ہم اپنے عزیزوں اور یگانوں ہی کے ہاتھوں ایک تنگ وتاریک گڑھے میں ڈال دیئے جائیں گے اور ہمارے اوپر سیکڑوں من مٹی ڈال دی جائے گی۔ وہ وقت جب ہمارا یہ جسم، جس کی آرائش وزیبائش کی دھن میں آج اللہ کی طاعت اور مخلوق کی خدمت سب کچھ بھولی ہوئی ہے، گل کر اور سڑ کر ایسا گھناؤنا ہو جائے گا کہ خود ہمارے بیوی اور بچے تک اس سے وحشت کر کر کے بھاگیں گے اس نازک اور مشکل گھڑی کو اس قطعی اور یقینی وقت کو، بھلائے رکھنا کیا یہی ہماری دانش مندی، یہی ہماری زیرکی، یہی ہماری دانائی ہے۔؟

❀❀❀

اسماء رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی

عظمت وافادیت

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

قسط نمبر:۳۶

سیدنا مطیع صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک نام سیدنا مطیع بھی ہے۔اس کے معانی ہیں اطاعت کرنے والا۔چونکہ تمام انسانوں،نبیوں اور رسولوں میں سب سے زیادہ اطاعت کرنے والے رب العالمین کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی تھے اس لئے آپ کو "مطیع" کہاجاتا ہے۔اس اسم مبارک کے اعداد ۱۲۹ ہیں۔

۞ جوشخص یہ چاہے کہ اس کو اطاعت حق کی توفیق نصیب ہو اور وہ آخرت کے عذاب سے محفوظ رہے تو اس کو چاہئے کہ وہ روزانہ اس اسم مبارک کا ورد صبح شام ۱۲۹ مرتبہ کیا کرے۔ انشاء اللہ اس ورد کی برکت سے اس کو حسنات کی توفیق نصیب ہوگی۔اور وہ عذاب الٰہی سے محفوظ رہے گا۔

۞ اس ورد کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ پڑھنے والے کو سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کا اہتمام کرنے کی بھی توفیق نصیب ہو جائے گی۔

۞ اس اسم مبارک کا نقش نافرمانیوں سے محفوظ رہنے میں اور گناہوں سے بچنے میں بہت مفید ہے۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف،ہ،ط،ف،ش،م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲	۳۵	۳۸	۲۴
۳۷	۲۵	۳۱	۳۶
۲۶	۴۰	۳۳	۳۰
۳۴	۲۹	۲۷	۳۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۴	۳۹	۴۶
۴۵	۴۳	۴۱
۴۰	۴۷	۴۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب،و،ی،ن،ص،ت،یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دوزانو ہوکر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۷	۳۳	۳۱	۳۸
۳۹	۳۰	۳۶	۲۴
۳۴	۲۶	۳۷	۳۲
۲۹	۴۰	۲۵	۳۵

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۰	۴۵	۴۴
۴۷	۴۳	۳۹
۴۲	۴۱	۴۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ت یا ظ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۸	۲۴	۳۲	۳۵
۳۱	۳۶	۳۷	۲۵
۳۳	۳۰	۲۶	۴۰
۲۷	۳۹	۳۴	۲۹

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۴	۴۵	۴۰
۳۹	۴۳	۴۷
۴۶	۴۱	۴۲

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، یا غ ہوان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرلے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴	۲۹	۲۷	۳۹
۲۶	۴۰	۳۳	۳۰
۳۷	۲۵	۳۱	۳۶
۳۲	۳۵	۳۸	۲۴

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت بھی اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۴۲	۴۷	۴۰
۴۱	۴۳	۴۵
۴۶	۳۹	۴۴

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل ۱۲۹ مرتبہ "سیدنا مطیع" پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دگنی ہو جائے۔

سیدنا ذاکر صلی اللہ علیہ وسلم

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک صفاتی نام سیدنا ذاکر بھی ہے۔ اس کے معانی ہیں اللہ کا ذکر کرنے والا۔ چونکہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تمام انسانوں میں تمام نبیوں اور رسولوں میں سب سے زیادہ ذکر کرنے والے تھے اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ذاکر کہا جاتا ہے۔

اس اسم مبارک کے اعداد ۹۲۱ ہیں۔

○ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مرض نسیان میں مبتلا ہو اس کا حافظہ کمزور ہو چکا ہو تو اس کو چاہئے کہ باوضو ۹۲۱ مرتبہ بعد نماز عشاء اس اسم مبارک کا ورد کرے۔ انشاء اللہ اس کی برکت سے مذکورہ مرض سے نجات مل جائے گی۔ اس عمل کو ۱۲ دن تک جاری رکھیں۔

○ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اس کو عبادت وریاضت کی توفیق نصیب ہو اور اس کا دل ذکر وفکر کی طرف مائل رہے تو اس کو چاہئے کہ اس مبارک نام کا ورد ہر فرض نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ کیا کرے اور اس عمل کو سو دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے عبادت کی توفیق نصیب ہوگی اور ذکر خداوندی میں دل لگے گا۔

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف الف، ہ، ط، ش، ف، م یا ذ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مشرق کرلے اور ایک زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۰	۲۳۳	۲۳۶	۲۲۲
۲۳۵	۲۲۳	۲۲۹	۲۳۴
۲۲۴	۲۳۸	۲۳۱	۲۲۸
۲۳۲	۲۲۷	۲۲۵	۲۳۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۸	۳۰۳	۳۱۰
۳۰۹	۳۰۷	۳۰۵
۳۰۴	۳۱۱	۳۰۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ب، و، ی، ن، ص، ت یا ض ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب مغرب کرلے اور دو زانو ہو کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۲۵	۲۳۱	۲۲۹	۲۳۶
۲۳۷	۲۲۸	۲۳۴	۲۲۲
۲۳۲	۲۲۴	۲۳۵	۲۳۰
۲۲۷	۲۳۸	۲۲۳	۲۳۳

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۴	۳۰۹	۳۰۸
۳۱۱	۳۰۷	۳۰۳
۳۰۶	۳۰۵	۳۱۰

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ج، ز، ک، س، ق، ث یا ظ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب شمال کرلے اور ایک ٹانگ اٹھا کر اور ایک ٹانگ بچھا کر نقش لکھے تو افضل ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶	۲۲۲	۲۳۰	۲۳۳
۲۲۹	۲۳۴	۲۳۵	۲۲۳
۲۳۱	۲۲۸	۲۲۴	۲۳۸
۲۲۵	۲۳۷	۲۳۲	۲۲۷

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۸	۳۰۹	۳۰۴
۳۰۳	۳۰۷	۳۱۱
۳۱۰	۳۰۵	۳۰۶

جن حضرات وخواتین کے نام کا پہلا حرف ر، د، ح، ل، ع، خ یا غ ہو ان کو گلے میں ڈالنے کے لئے یا بازو پر باندھنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش دیا جائے۔ اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل اپنا رخ جانب جنوب کرے اور آلتی پالتی مار کر نقش لکھے تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۲	۲۲۷	۲۲۵	۲۳۷
۲۲۴	۲۳۸	۲۳۱	۲۲۸
۲۳۵	۲۲۳	۲۲۹	۲۳۴
۲۳۰	۲۳۳	۲۳۶	۲۲۲

مذکورہ حضرات وخواتین کو پینے کے لئے یہ نقش دیا جائے اس نقش کو لکھتے وقت اگر عامل مذکورہ شرائط کا خیال رکھے تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۳۰۶	۳۱۱	۳۰۴
۳۰۵	۳۰۷	۳۰۹
۳۱۰	۳۰۳	۳۰۸

ان تمام نقوش کو لکھنے کے بعد اگر عامل "سیدنا ذاکر صلی اللہ علیہ وسلم" ۹۲۱ مرتبہ پڑھ کر ان پر دم کردے تو ان کی تاثیر وقوت دگنی ہو جائے۔

عامل کو چاہئے کہ وہ اس بات کی تاکید کردے کہ مرد نقش کو دائیں بازو پر باندھیں اور عورتیں بائیں بازو پر باندھیں اور اگر پینے والے نقوش کو پیتے وقت باوضو رہیں تو بہتر ہے۔ (باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے مدیر اعلیٰ مولانا حسن الہاشمی اپنے رفقاء سمیت ۱۵؍دسمبر ۲۰۰۸ء سے ۱۴؍جنوری ۲۰۰۹ء تک ممبئی میں مقیم رہیں گے۔ جو حضرات کسی بھی طرح کے روحانی مرض کا شکار ہوں جن حضرات کو جادوٹونے یا کسی طرح کی بندش اور اثرات کی وجہ سے رکاوٹوں کا شکار ہونا پڑتا ہو یا جو لوگ کسی بھی طرح ترقی اور عروج کے خواہش مند ہوں وہ ممبئی میں مولانا سے ملاقات کریں۔

جو لوگ روحانی تحریک کے ممبر بننے کے خواہش مند ہوں یا جو لوگ شاگرد بن کر اپنے اندر روحانی عملیات کی صلاحیتیں پیدا کرنا چاہتے ہوں وہ لوگ بھی اس سنہری موقع سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

ملاقات کے خواہش مند حضرات اس فون پر رابطہ قائم کریں 24459072, 24463593

«ملاقات کا پتہ»

SURTI MUSAFIR KHANA

OPP. ST. BUS DEPOT, NEAR CANARA BANK, NEAR SAHYADRI HOTEL, MUMBAI CENTRAL. MUMBAI

Mob. 09897648829

اعلان کنندہ

ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

اجازت عمل کا مسئلہ

سوال از: شمیم احمد ــــــــــــــ حیدر آباد

حضرت قبلہ سے ہمیشہ روحانی رابطہ رکھنا چاہتا ہوں ناچیز اپنے محلے کی مسجد میں امامت سے منسلک ہے۔ ۱۶،۱۵ سال سے وظیفہ کے طور پر سورہ یٰسین سورہ مزمل، آیت الکرسی و دیگر وظائف جاری ہے۔ کچھ حاضرات کا عمل بھی ہے اور کامیاب بھی۔ سوائے چند لوگوں کے اور کسی کو معلوم نہیں، جو ہمارے مقامی استاد محترم کے طفیل حاصل ہوا ہے۔ حضرت قبلہ سے ایک درخواست ہے کہ طلسماتی دنیا میں مخزن العجائب اور دیگر خاص عمل دیا جاتا ہے۔ جو حضرت قبلہ کی فراخ دلی کا زندہ ثبوت ہے اگر ساتھ ہی اجازت دیدیں تو بے شمار لوگوں کو اس سے فائدہ ہوگا کیونکہ بہت سے حضرات ایسے ہیں جو بغیر اجازت عمل شروع کردیتے ہیں ایسے کئی لوگ میرے علم میں ہیں اور ناکامی پر افسردہ ہوجاتے ہیں میں بھی کئی عمل اجازت کے بغیر کئے ہیں لیکن ابھی تک آزمایا نہیں۔ اجازت چاہتا ہوں۔

حضرت قبلہ سے ذاتی معلومات کے ذریعہ عرض کرتا ہوں، وضاحت فرمائیں۔ میرا نام شمیم احمد، والدہ کا نام خیر النساء (مرحوم) پیدائش ۱۹۶۹ء ڈیٹ آف برتھ گم ہوجانے سے دن تاریخ، ماہ یاد نہیں ہے۔ عدد ذاتی، صفاتی روحانی، ستارہ، برج، منزل، فائدہ مند پتھر، رنگ، وضاحت کردیں۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ ۴۴۴۴ سے دے چکا ہوں، سبع کواکب کے متعلق اجازت کے ساتھ وضاحت کردیں مہربانی ہوگی اور حصار کھولنے کا طریقہ وضاحت کردیں۔ حضرت قبلہ لکھنا بہت کچھ چاہتا ہوں مگر خط طویل ہوجانے کے خوف سے اپنا ہاتھ یہیں روکتا ہوں اگر تحریر میں کسی طرح کی کوئی غلطی ہو تو عفو درگزر کی امید کرتا ہوں۔ جوابی لفافہ ساتھ ہی بھیج رہا ہوں جواب عنایت سے محروم نہ کریں۔ دنیاوی کام کاج میں کوئی دلچسپی کا ارادہ کرتا ہوں مگر کر نہیں کرپاتا۔ وضاحت کردیں عین کرم ہوگا۔ پہلے درود خواجگان کی اجازت چاہتا ہوں۔ روحانی ڈاک کے قریبی شمارے میں جواب عنایت فرمائیں۔

جواب

کشکول عملیات وغیرہ کے بارے میں یہ عرض ہے کہ جب بھی کوئی ہم سے اجازت مانگتا ہے ہم اس کے بارے میں کسی بھی طرح کی تحقیق و تفتیش کے بغیر اجازت دیدیتے ہیں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ روحانی عملیات کو چھپانے سے بہت نقصان ہوا ہے اگرچہ ہمارے اکابرین کی نیت بالکل صاف تھی انہوں نے یہ سمجھتے ہوئے کہ روحانی عملیات کہیں نااہلوں تک نہ پہنچ جائیں انہیں لوگوں سے مخفی رکھا لیکن اس کا نقصان یہ ہوا کہ روحانی عملیات کا خزانہ اہل لوگوں کی نظروں سے بھی پوشیدہ رہا اور اس کے بعد نااہل لوگ غلط سلط عملیات کا پٹارہ لے کر گلی گلی میں براجمان ہوگئے۔ ہماری یہ سوچ سو فی صد شاید درست نہ ہو لیکن اسی سوچ کی بنا پر ہم طلسماتی دنیا کے ذریعہ روحانی عملیات کے خزانوں کو اللہ کی عطا کردہ فیاضی کے ساتھ پوری دنیا میں پھیلا رہے ہیں اور دوست دشمن سب کو یہ علم تقسیم کررہے ہیں۔ کشکول عملیات میں اجازت طلب کرنے کی شرط محض اس لئے رکھی ہے تاکہ ارباب ذوق ایک فون کرنے یا ایک خط لکھنے کی زحمت تو کریں۔ آپ یقین کریں کہ اجازت کے طلب کرنے پر ہم تو ہر ایک کو اجازت دے رہے ہیں اس یقین کے ساتھ کہ اگر وہ اہل ہوگا تو وہ اپنی محنت سے کامیاب ہوجائے گا اور اجازت سے اس کو ایک طرح کی خیر و برکت حاصل ہوجائے گی اور اگر وہ نااہل ہوگا تو وہ خود ہی ناکام ہوجائے گا۔

اجازت کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہوتا کہ اگر اجازت نہ لی جائے تو

اہل بھی ناکام رہے گا اور اگر اجازت لے لی جائے تو اک نااہل بھی کامیاب ہوجائے گا۔ اجازت حاصل کرنا تو اس بات کی علامت ہے کہ اجازت لینے والا اس سلسلے سے جڑنا چاہتا ہے جو سلسلہ سینہ بہ سینہ چلا آرہا ہے۔ اجازت طلب کرنا عاجزی اور انکساری کو ثابت کرتا ہے اور اس بات کو بھی واضح کرتا ہے کہ اجازت لینے والا محض اپنی عقل اور اپنے ارادوں کا غلام نہیں ہے بلکہ وہ ماہرین اور تجربہ کار لوگوں کو اہمیت دیتا ہے اور خود کو ان کی دعاؤں اور توجہات کا محتاج سمجھتا ہے۔ اسی لئے اجازت میں ایک طرح کی خیر و برکت ہوتی ہے جو اجازت لینے والے کے اقدامات کو مستحکم اور پرنور بناتی ہے۔

یقین کریں جو لوگ بغیر اجازت کے کوئی عمل شروع کردیتے ہیں وہ اکثر ناکام رہتے ہیں کیونکہ اجازت نہ طلب کرنا اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ انسان لاپرواہ ہے یا پھر خود سری کا شکار ہے اور یہ دونوں برائیاں انسان کو کسی بھی راہ میں پنپنے نہیں دیتیں۔

آپ نے اجازت طلب کی ہے تو ہماری طرف سے کشکول عملیات کے تمام عملوں کی آپ کو اجازت ہے۔ اللہ پر بھروسہ رکھتے ہوئے ہر عمل کو اس کے قواعد و شرائط کے ساتھ انجام دیں۔ انشاء اللہ کامیاب رہیں گے اور اگر کبھی ناکام ہوجائیں تو مایوس نہ ہوں۔ کچھ وقفے کے بعد اس عمل کو دوبارہ شروع کریں۔ اگر ہمت نہیں ہاریں گے اور بزرگوں سے نقل کردہ علم کے سرمائے سے بدگمان نہیں ہوں گے تو ہر عمل میں ایک نہ ایک دن آپ کو کامیابی ضرور ملے گی۔ حصار کھولنے اور بند کرنے کے طریقے کو سمجھنے کے لئے تالے کو ذہن میں رکھیں تالا بائیں طرف سے لگتا ہے اور دائیں طرف سے کھلتا ہے۔ اور جو چابی تالہ لگاتی ہے وہی چابی تالے کو کھولتی ہے۔ اسی طرح جو کلمات حصار باندھنے کا ذریعہ بنتے ہیں ان کلمات سے حصار کھلتا ہے صرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آپ نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ آپ ہمارے غلام بننا چاہتے ہیں۔ شاید آپ کی یہ سوچ غلط ہے۔ آپ ہر حال میں اور ہر صورت میں صرف اللہ کے غلام رہیں۔ انسانوں کی غلامی اختیار کرنے سے انسان فلاح کو نہیں پہنچتا۔ البتہ میں آپ کو اپنا شاگرد بنا سکتا ہوں جب کہ ضرورت اس کی بھی نہیں ہے کیونکہ آپ مقامی کسی استاد سے رہنمائی حاصل کررہے ہیں پھر ہماری شاگردی کی کوئی ضرورت نہیں۔ پھر بھی اگر خواہش ہو اور آپ کے استاد کی طرف سے اجازت بھی ہو تو اپنے تین فوٹو بھجوادیں۔ پانچ سو روپے منی آرڈر کریں۔ اپنا نام والدین کے نام، اپنی تاریخ پیدائش یا عمر لکھ دیں۔ اور اپنا پتہ صاف صاف لکھیں۔ اور آپ کا مفرد عدد ۲ ہے، برج جوزا ہے، ستارہ عطارد ہے، لکی عدد ۸ ہے، اسم اعظم "یا واسع" ہے۔ انشاء اللہ آپ کو پکھراج اور یاقوت راس آئیں گے۔ ان پتھروں کو اللہ کے بھروسے پر پہنیں اور چاندی کی انگوٹھی کا وزن ساڑھے ۴ گرام سے زیادہ نہ ہو کیونکہ ساڑھے ۴ گرام ماشے سے زیادہ چاندی پہننا مرد کے لئے جائز نہیں ہے۔

رکاوٹیں

سوال از: (نام و پتہ مخفی)

میں نے پہلے بھی اپنی ذاتی معلومات کے لئے آپ کو خط لکھا تھا اور اب اپنی چند پریشانیوں کے حل کے لئے دوبارہ آپ کو خط لکھ رہی ہوں۔ میں تقریباً دو سال سے بہت پریشان ہوں، میرا کوئی کام نہیں بن رہا ہے۔ جو بھی کروں اس سے مجھے نقصان ہی ہوتا ہے۔ جیسے میں نے نوکری کے تبادلے کی کوشش کی پروہ نہیں ہوا۔ پھر آگے بڑھنے کے لئے کوشش کی مجھے داخلہ نہیں ملا۔ جب کہ میں اس میں داخلہ کی اہلیت کے قابل تھی۔ یعنی ۴۸٪ نشانات پر داخلہ تھا۔ جب کہ میرے نشانات ۵۴٪ تھے۔ دو سال بھی رائیگاں ہوگئے۔ میرا داخلہ نہیں ملا پھر اس سال بھی داخلہ لینے کی کوشش میں ہوں دعا کریں کہ اب کے داخلہ مل جائے اور آگے تعلیم کا عمل جاری رہے۔ میرے ماں باپ نے میری شادی کے ارادے سے ایک رشتہ جو ایک سال سے چل رہا تھا اس کے لئے راضی ہوگئے اور بات چیت بھی ہوگئی مگر رسم ہونے والی تھی کہ ان لوگوں کے بارے میں کچھ معلوم ہونے سے رشتہ ٹوٹ گیا۔ اب دوسرا کوئی مناسب رشتہ نہیں آرہا ہے۔ ہر کام جو بھی اپنے لئے کرنے کا ارادہ کرکے آگے کوشش کرتے ہیں وہ رائیگاں جارہا ہے۔ میری طرف سے گھر میں سب پریشان ہیں میں بہت سے طلسماتی دنیا کے وظائف پڑھ چکی ہوں پر کوئی کام نہیں بن رہا ہے۔ معلوم نہیں ایسا کونسا گناہ مجھ سے ہوگیا۔ جس کی مجھے اتنی سزا مل رہی ہے۔ میں اس امید سے خط لکھ رہی ہوں کہ آپ وظائف بتائیں گے، میری زندگی کے ہر کام بن جائیں۔ اللہ آپ کو صحت کامل عطا فرمائیں اور اس کا نعم البدل عطا کرے۔

(نوٹ) آپ سے گزارش ہے کہ جواب میں نام اور پتہ مخفی رکھیں۔ کسی قریبی شمارے میں جواب شائع کریں میں جواب کی منتظر ہوں۔

جواب

آپ ہر فرض نماز کے بعد ۴۵ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل پڑھنے کا معمول بنالیں اور عشاء کی نماز کے بعد یا فجر کی نماز کے بعد ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں اول و آخر درود شریف بھی اپنی مرضی سے پڑھ لیا کریں۔ اس وظیفے کی شروعات اس نیت سے شروع کریں کہ آپ کا بہتر جگہ پر تبادلہ ہو، آپ کے لئے ترقی کے راستے کھلیں اور آپ کی کسی اچھے انسان سے جو صاحب ایمان بھی ہو اور جس میں اچھا شوہر بننے کی صلاحیت ہو شادی ہوجائے۔ اگر آپ نے اس وظیفے کو پورے یقین کے ساتھ جاری رکھا تو انشاء اللہ تمام رکاوٹیں خود بخود ختم ہوجائیں گی، گردشوں سے آپ کو نجات مل جائے گی۔ حاسدوں کے حسد اور بدخواہوں کی بدخواہی سے اور مخالفین کی مخالفتوں سے آپ کو نجات ملے گی۔

جو زندگی میں پریشانیاں آتی ہیں وہ ضروری نہیں کہ کسی گناہ اور خطا کی سزا ہوں کبھی کبھی اللہ اپنے بندوں کی آزمائش بھی کرتا ہے۔ اللہ سے اچھی امیدیں رکھنی چاہئیں البتہ اس بات کا احساس بھی رکھنا چاہئے کہ یہ رکاوٹیں کسی معصیت کا نتیجہ تو نہیں۔ اللہ سے ڈرنے والے کسی بھی محرومی پر سب سے پہلے اپنی خطاؤں کی طرف نظر ڈالتے ہیں کردہ اور ناکردہ گناہوں کی معافی چاہتے ہیں اس انداز بندگی سے وہ جلد ہی اللہ کی رحمتوں کے سزاوار ہوجاتے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ان رکاوٹوں کی وجہ کچھ بھی ہو جب آپ نماز کی پابندی کے ساتھ ساتھ مذکورہ وظیفے کی پابندی رکھیں گی تو آپ کو ہر طرح کی پریشانیوں سے نجات ملے گی ویسے یہ بات تو یاد رکھنی چاہئے کہ زندگی تو نام دھوپ چھاؤں کا ہی ہے۔ اللہ کی عطا کردہ زندگی ایک چمن کی طرح ہے اور اس چمن کو بہاریں بھی نصیب ہوتی ہیں اور اس کو خزاؤں کے غم بھی برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ رات آتی ہے ہر طرف اندھیرے چھاجاتے ہیں پھر صبح نمودار ہوتی ہے، سورج نکلتا ہے اور اپنی تابانیوں سے سارے عالم کو منور کردیتا ہے۔ پت جھڑ کا زمانہ آتا ہے، درختوں کے پتے اُڑ جاتے ہیں، ہر طرف ویرانی سی بکھر جاتی ہے پھر موسم بہار آتا ہے درخت پھر ہرے بھرے ہوجاتے ہیں ہر طرف ہریالی بکھر جاتی ہے اور ویرانیاں شادابیوں میں بدل جاتی ہیں یہی نظام قدرت ہے، کبھی خوشی کبھی غم، کبھی یُسر کبھی عسر، کبھی کبھی فراوانی، کبھی تنگ دستی، کبھی سکھ کبھی دکھ، کبھی اطمینان، کبھی بے چینی دوام کسی کو بھی نصیب نہیں۔ نہ خوشی کو نہ غم کو، ہر موسم عارضی ہوتا ہے ہر کمال بھی عارضی اور ہر زوال بھی عارضی اور جس طرح دنیا کے موسم بدلتے رہتے ہیں اسی طرح انسانوں کی تقدیر کے موسم بھی بدلتے رہتے ہیں۔ آپ دیکھ لیجئے کہ کل تک جو لوگ شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے وہ آج سڑکوں پر مارے مارے پھر رہے ہیں اور جن کے آباؤ اجداد کو ٹوٹے ہوئے جوتے بھی نصیب نہیں تھے وہ اس دور میں بنگلوں اور فیکٹریوں کے مالک بن گئے ہیں یہ سب تقدیر کے الٹ پھیر ہیں۔ ہمیں اپنے رب سے مصائب ومسائل سے نجات کی دعا مانگنی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے، جس طرح بھیانک رات کا اندھیرا چھٹ جاتا ہے اور اندھیروں ہی کی کوکھ سے سحر نمودار ہوجاتی ہے اسی طرح اللہ ہماری پریشانیوں کو دور کرنے پر بھی قادر ہے۔ دعاؤں اور وظیفوں کا فائدہ اسی وقت پہنچتا ہے جب دعائیں اور وظیفے مکمل یقین کے ساتھ جاری رہیں۔ یقین کا فقدان یا یقین کی کمی دعا اور وظیفے کو بے اثر کرتی ہے کم سے کم بندے کو اس بات کا یقین تو رکھنا ہی چاہئے کہ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ بس یہی ایک یقین اس کی نیا کو پار لگادیتا ہے۔

امید ہے کہ آپ مذکورہ وظیفے کو ایمان ویقین کے ساتھ جاری رکھیں گی تاکہ جلد ہی آپ تمام پریشانیوں سے چھٹکارا پالیں۔

زندگی کے درد وغم

سوال از: جابر احمد خاں ــــــــــ بنگلور

میرا نام جابر احمد خاں میرے والد محترم کا نام عبدالجبار خاں اور میری والدہ کا نام گلزار بیگم ہے۔ میری تاریخ پیدائش ۱۹۸۲ء-۵-۱۲ ہے۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ میرا ستارہ کونسا ہے۔؟ میرا لکی نمبر کیا ہے۔؟ کونسی تاریخیں مبارک ہیں۔؟ اور مجھے کونسے پتھر راس آئیں گے۔؟ میرے لئے اسم اعظم کیا ہے۔؟ جس طرح آپ سب کی مدد کرتے ہیں اسی طرح مجھ جیسے گنہ گار کی بھی مدد کریں میں عمر بھر آپ کا احسان مند رہوں گا۔

ہم تین بھائی اور تین بہنیں ہیں۔ بھائی بہنوں میں سب سے بڑا میں ہی ہوں۔ ہمارے گھر کے حالات اللہ کے فضل وکرم سے بہتر ہیں۔ لیکن میری کوئی خاص اور مستقل کمائی نہیں ہے۔ میں تعلیم میں بھی آگے نہ پڑھ سکا صرف دسویں پاس ہوں۔ میں اپنے گزارے کے لئے بجلی کا کام (Electration) کرتا ہوں اور کرواتا ہوں۔ اس کام میں نہ جانے کیوں نقصان ہو رہا ہے؟ اس نقصان کی وجہ سے میں ہمیشہ پریشان رہتا ہوں اور جس جگہ بھی میں کام لیتا ہوں وہاں پیسہ بہت دیر سے ملتا ہے۔ میری آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ کوئی خاص ذکر دیں تاکہ قرض اور دشمنوں سے محفوظ رہوں۔ اللہ کے فضل وکرم سے نماز اور تلاوت کا تو پابند ہوں میرے اوپر اور بھی ذمہ داریاں بڑھ رہی ہیں، بہنوں کی شادی کرنی ہے اور اپنی بھی شادی نہیں ہوئی ہے۔ ایک اور ضروری سوال ہے وہ میری بہن کے بارے میں۔ میری بہن کا نام اسماء خانم، عمر ۱۹ سال ہے۔ رشتے تو بہت آتے ہیں لیکن کچھ نہ کچھ نقص نکال کر چلے جاتے ہیں حالانکہ میری بہن بہت خوبصورت ہے۔ یہ سلسلہ تقریباً ۲ سال سے چلا آرہا ہے۔ اپنے گھر میں اس بارے میں میرے ماں باپ بہت اور ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔ میرے رشتے داروں کا کہنا ہے کہ اگر میرا رشتہ کہیں ہوجائے تو میری بہن کی شادی ہوجائے گی ورنہ اسی طرح رکاوٹیں آئیں گی اس طرح کی باتوں میں مجھے یقین نہیں ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ میری دو بہنوں کی شادی کے بعد ہی اپنے بارے میں سوچوں گا۔ ویسے تو میں اپنے گھر سے دور شہر بنگلور میں کمرہ کرایہ پر لے کر رہ رہا ہوں میرا گاؤں ضلع تمکور میں پڑتا ہے۔ میں اور آپ کا قیمتی وقت لینا نہیں چاہتا مجھے اور کچھ تفصیل سے لکھنا تھا ڈر ہے کہ کہیں خط طویل نہ ہوجائے۔ آپ سے عاجزانہ گزارش ہے کہ میرے ان سوالوں کا جواب اور میری بہن کے بارے میں بھی آپ اگلے شمارے میں جلد از جلد دیں۔

جواب

بلاشبہ آپ زندگی کی ابتلاؤں کا شکار ہیں اور یہ ابتلائیں یقینی طور پر آپ کے لئے دردِ سر بنی ہوئی ہیں۔ بے شک آپ کی بہنوں کے پیغامات بھی اسی

لئے نہیں آرہے ہیں کہ گردش دوراں آپ کے اور آپ کے اہل خانہ کے خلاف چال چل رہی ہے ایسی صورت حال میں دل ودماغ عجیب طرح کی الجھن کا شکار ہوکر رہ جاتے ہیں اور کوئی بھی انسان اس طرح کے خالات میں جلدی سے کسی صحیح فیصلہ پر نہیں پہنچ پاتا۔ لیکن کسی کا آپ کو یہ مشورہ دینا کہ تم اپنی شادی کرلو تو تمہاری بہنوں کی بھی شادی ہوجائے گی ہمارے نزدیک صحیح مشورہ نہیں ہے۔ بلکہ آپ کی یہ سوچ کہ پہلے بہنوں کی شادی ہوگی پھر آپ شادی کریں گے ایک قابل احترام سوچ ہے اور ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اس سوچ پر قائم رکھے اور پہلے آپ اپنی بہنوں کے فرائض سے سبکدوش ہوجائیں اس کے بعد اپنی شادی کا ارادہ کریں۔ لڑکوں کی شادی کی کوئی عمر بھی نہیں ہوتی اگر وہ برسر روزگار ہوں تو عمر کے کسی بھی دور میں وہ شادی کرسکتے ہیں جب کہ لڑکیوں کی شادی کی ایک عمر ہوتی ہے اگر عمر زیادہ ہوجائے تو شادی کے امکانات روز بروز کم ہونے لگتے ہیں۔ ہوش مند بھائیوں کا خیال یہی ہوتا ہے کہ پہلے اپنی بہنوں کو ان کی منزل تک پہنچادیں اس کے بعد اپنا گھر بسائیں۔

اپنی بہن کو مشورہ دیں کہ وہ بدھ کے دن عصر کے بعد سورۂ احزاب کی تلاوت کیا کرے۔ سورۂ احزاب ۲۱ ویں سپارے میں ہے اس سورۃ کی تلاوت اگر وہ چند مہینوں تک کرتی رہی تو انشاء اللہ اس کی برکت سے اس کا رشتہ طے ہوجائے گا اور انشاء اللہ شادی بھی ہوجائے گی۔

آپ اپنے کاروبار پر یا ملازمت پر زیادہ سے زیادہ دھیان دیں اور پیسہ کمانے کی ذمہ داریاں حتی المقدور ادا کریں۔ تاکہ اپنے اور بہن کے مسائل نیز اپنے دیگر اہل خانہ کے مسائل آسانی سے حل کرسکیں۔ دولت کے پیچھے بھاگتے ہی رہنا اسلام کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہے لیکن اتنا روپیہ کمانا جس سے وہ اپنے ذاتی اور خانگی مسائل حل کرسکے اور دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانے سے باز رہے شاید ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ دوسروں کے آگے اپنا دامن پھیلانا اسلام کے نزدیک فعل معیوب ہے اور دامن اور ہاتھ کسی کے سامنے اسی وقت پھیلتا ہے جب انسان خود کرنے کے معاملہ میں نکما ہو یا پھر اس کی آمدنی اس کے اخراجات کے مقابلہ میں کم سے کم ہو۔ اسی لئے آمدنی کو بڑھانے کے لئے جدوجہد کرنا اور رزق حلال کے لئے دوڑ دھوپ کرنا اسلام کی نظروں میں ایک طرح کی عبادت ہے کیونکہ جب انسان کے پاس پیسہ ہوتا ہے وہ اپنے اہل خانہ کی جائز خواہشوں کو پورا کرنے کا اہل ہوجاتا ہے دوسروں کے آگے اس کا ہاتھ نہیں پھیلتا بلکہ دوسروں کی مدد کرنے کی وہ قابلیت رکھتا ہے۔ چنانچہ سرمایہ دار مسلمانوں کے مال ودولت سے ہزاروں غریبوں کے مسائل بذریعہ زکوٰۃ اور بذریعہ صدقات پورے ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر مسلمان کو ایسا بننا چاہئے کہ وہ زکوٰۃ لینے کا مستحق نہ ہوکر زکوٰۃ ادا کرنے کے قابل ہوتا کہ اس کا ہاتھ اونچا رہے۔ اسلام کی نظروں میں اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ رزق حلال کے لئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں اور خود کو اس قابل بنالیں کہ اپنے مسائل حل کرنے کے ساتھ آپ دوسروں کی مدد بھی کرسکیں۔

آپ کی زندگی بے شک نشیب وفراز کا شکار ہے لیکن اگر آپ اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنی بھاگ دوڑ کو جاری رکھیں گے تو آپ کو تمام الجھنوں سے نجات ملے گی اور آپ کے دردوغم خوشی اور راحت میں بدل جائیں گے۔ ہمارا مذہب ہمیں یہ گر بتاتا ہے کہ مَن جدَّ وَجَدَ۔ جس نے کوشش کی اس نے پایا۔ اللہ کسی کی کوششوں کو رائیگاں نہیں کرتا۔ ایک دن آپ کی کوشش بھی بارآور ہوگی اور آپ کی محنت رنگ لائے گی آپ معاشرے میں سرخرو ہوں گے اور اپنے گھر والوں کی جائز خواہشات پوری کرکے آپ کا سر بلند ہوگا اور آپ اجرو ثواب کے مستحق بھی قرار پائیں گے۔

ہر فرض نماز کے بعد اگر آپ سات مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنالیں تو اس سے آپ کو بہت کامیابی ملے گی اور رزق حلال کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے لیکن ایسا جب ہوگا جب آپ اس ورد کو یقین کے ساتھ جاری رکھیں۔ اور خشوع وخضوع کے ساتھ مذکورہ سورۃ کی تلاوت کرتے رہیں۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۷ ہے۔ آپ کے لئے ہر انگریزی ماہ کی ۷، ۱۶، ۲۵ تاریخیں مبارک ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں۔ ۳ کا عدد آپ کے لئے لکی ہے۔ آپ کا برج ثور ہے اور ستارہ زہرہ ہے اس لئے آپ کے لئے جمعہ خاص طور پر مبارک ہے۔ آپ کو انشاء اللہ مونگا، عقیق اور فیروزہ راس آئیں گے اگر آپ یمنی عقیق کو چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لیں گے تو آپ کی زندگی میں انشاء اللہ خوشگوار انقلاب آئے گا۔

آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔ آپ کے لئے غیر مبارک تاریخیں ۴، ۹، ۲۴ اور ۲۸ ہیں ان تاریخوں میں اپنے کسی اہم کام کی شروعات نہ کریں۔

آپ نے لکھا ہے کہ جس طرح ہم دوسروں کی مدد کررہے ہیں اسی طرح آپ کی ہم علمی رہنمائی کرکے آپ کی مدد کریں گے تو ہمارا احسان ہوگا۔ ایک بات یاد رکھیں کہ ہم جو کام کررہے ہیں اس کو احسان سمجھ کر نہیں کررہے ہیں بلکہ یہ تو ہمارا فرض ہے جس کو اللہ کی بخشی ہوئی توفیق سے ادا کررہے ہیں۔ احسان تو اس اللہ کا ہے کہ جس نے ہمیں اپنے بندوں کی خدمت کرنے کی توفیق عطا کی ہے اگر وہ توفیق عطا نہ کرتا تو ہم کیا اور ہماری بساط کیا۔ دعا گو ہوں کہ رب العالمین آپ کو تمام پریشانیوں سے نجات نصیب کرے اور آپ کو ہمت واستقلال کی دولتوں سے سرفراز رکھے۔ (آمین)

آسیبی اثرات کا شکار

سوال از: محمد شہاب الدین ــــــــــ باغپت

احقر اور احقر کی گھر والی روحانی بیماری میں عرصہ دراز سے مبتلا ہے بسیار علاج کرانے پر بھی پریشانی کا ازالہ نہیں ہو پایا ہے کم وبیش ہو جاتا ہے لیکن جڑ سے ختم نہیں ہو پاتا۔ بیماری کی کیفیات یہ ہیں۔ شروع شروع خواب میں اچک جانا پھر بعد میں بدن یعنی پورے جسم کی طاقت اور آواز کو سلب کر لینا اور جب خواب ہی یں پکڑنے کی ہم کوشش کرتے تو روئی کی مانند ہو جاتا پھر اس کے بعد خواب میں اپنی گھر والی کی ہمشکل میں ہمبستری ہو جانا اور کبھی سانپ اور پانی دیکھنا یا دریا میں تیرنا، نامراد کو دیکھنا اور جنازے کے پیچھے چلنا اور کبھی خواب میں ساتھیوں کی جماعت کے ساتھ پڑھنے کے لئے بیٹھنا اور مشکل سے سوالات کو حل کرنا گروہ کے گروہ کو خواب میں دیکھنا۔ ان تمام باتوں کے ساتھ ہی یہ خون میں بھی نسوں میں چلنا پھرنا کرتا ہے خون میں دوڑنا جیسے مچھلی پانی میں تیرتا ہوا ایسے ہی دوڑتا ہے اور گردن آنکھ اور کمر پر ہر وقت دباؤ رہتا ہے اور یہی اجنبی معاملہ گھر والی کے ساتھ ہوتا ہے۔

آنجناب کا ایک رسالہ ہمارے استاد مولانا جنید کاندھلوی کے پاس تھا جس کا نام طلسماتی دنیا ہے اس میں آپ کا پتہ ملا مولانا نے مشورہ دیا کہ آپ کا مسئلہ مولانا ہاشمی صاحب سے حل ہوگا۔ لہٰذا حضرت والا سے درخواست ہے کہ مرض کی صحیح تشخیص کر کے پریشانی کے ازالہ کی فکر کیجئے اور جو خرچ ہو وہ بتلا دیں اور خط کا جواب مرحمت فرمائیں، پورا خط ملاحظہ فرمائیں۔

جواب

آپ چالیس دن تک سورۂ بقرہ کی تلاوت اپنے گھر میں اس طرح کریں کہ دس دن تک تلاوت کے وقت اپنا منہ مشرق کی طرف کریں، دس دن تک مغرب کی طرف، دس دن تک شمال کی طرف اور دس دن تک جنوب کی طرف کریں۔ تلاوت کے بعد روزانہ ایک جگ پانی پر دم کر لیں اور کھڑے ہو کر تین بار تالیاں بجائیں۔ اس کے بعد روزانہ آدھا پانی گھر میں سب دیواروں پر چھڑک دیں۔ ایک دیوار پر چند قطرے بھی کافی ہیں اور گھر کے کونوں میں بھی چھڑک دیں۔ آدھا پانی دونوں میاں بیوی پی لیں۔ اس طرح اس عمل کو چالیس دن تک جاری رکھیں۔ رات کو سونے سے پہلے سورۂ بقرہ کی ابتدائی آیات مفلحون تک، آیت الکرسی اور آخری آیات آمن الرسول سے تاختم سورۃ ایک ایک بار پڑھ کر دستک دیں۔ یعنی تین بار تالیاں بجائیں۔

سورۂ بقرہ کا نقش خود ہی لکھ کر ایک اپنے گلے میں ڈال لیں اور ایک اپنی زوجہ کے گلے میں ڈلوا دیں۔ اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر لیں۔ اس نقش کا کوئی پرہیز نہیں ہے ایک بار گلے میں ڈال لیں تو پھر نہ اتاریں البتہ اگر غسل کے وقت اتارنا چاہیں تو اتار سکتے ہیں۔

سورۂ بقرہ کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۷۰۷	۲۳۷۱۰	۲۳۷۱۳	۲۳۶۹۹
۲۳۷۱۲	۲۳۷۰۰	۲۳۷۰۶	۲۳۷۱۱
۲۳۷۰۱	۲۳۷۱۵	۲۳۷۰۸	۲۳۷۰۵
۲۳۷۰۹	۲۳۷۰۴	۲۳۷۰۲	۲۳۷۱۴

اس نقش کو اس چال سے پر کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

اگر خدانخواستہ چالیس دن میں آپ کو فائدہ نہ پہنچا تو پھر کسی بھی بدھ کو دیوبند آ کر ہم سے ملیں اور آنے سے پہلے اس فون پر بات کر لیں۔

فون نمبر: 9359882674

دشمنوں کی دشمنی سے دل پراگندہ

سوال از: ام الفہی ــــــــــ رامپور

اللہ آپ کی عمر دراز کرے جو آپ اسی طرح لاکھوں لوگوں کی پریشانیوں کو دور کریں۔ (آمین)

میں نے اس سے پہلے بھی ایک خط جوابی لفافے کے ساتھ بھیجا تھا۔ شاید اب تک نہیں پہنچا۔ میں نے ابھی چھ ماہ سے آپ کا رسالہ پڑھا ہے اور میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے بے حد افسوس ہے کہ مجھے آپ کے اس رسالے کے بارے میں کچھ بھی نہیں پتہ تھا۔ میری زندگی میں بہت پریشانیاں ہیں میں نے ہمیشہ پاکستانی استخارہ میں خط لکھا اور مجھے نہیں پتہ کہ پاکستان کے لوگ آپ کے رسالے میں خط لکھتے ہیں آپ چاہیں تو اتنا لمبا خط مت چھاپیں مگر آپ کا احسان ہوگا جواب ضرور چھاپیں۔

میرے شوہر کے بھائی چاہتے تھے کہ ہم گھر چھوڑ کر بھاگ جائیں۔

اب سے بارہ سال پہلے میرے شوہر کے بھائیوں نے زبردست جھگڑا کیا۔ دروازہ بند کر کے میرے بچوں کو مجھے خوب مارا یہاں تک کہ ان کی بیویوں نے میرے بچوں کے گملے پھینک کر مارے۔ پورا گھر ایک ساتھ مل گیا اور جو جو کر سکتے تھے کرا۔ میرے شوہر کو جب پتہ چلا تو ان کو دل کا دورہ پڑ گیا۔ میرے بچے چھوٹے تھے، میرا کوئی سہارا بھی نہیں تھا یہاں تک بس نہیں انہوں نے میرے بیٹے کے اوپر اتنا زبردست جادو کیا کہ اس کو کسی نہ کسی بات پر غصہ آتا تھا اور وہ خودکشی کی کوشش کرتا تھا۔ ان کی پڑھائی پر بندش کرادی وہ ہر سال فیل ہوئے آخر میرے بچوں کی پڑھائی ختم ہوگئی، میری بیٹیوں کی شادی پر بندش کرائی اور یہ سب میں شک کی بنا پر نہیں کہہ رہی ہوں بلکہ پاکستان سے خط آیا اس میں بتایا اس میں سورۂ بقرہ، چاروں قل کی پوری تسبیح، منزل اور جتنے بھی وظائف لکھ کر آئے میں دس سال سے پڑھ رہی ہوں جب انہوں نے دیکھا کہ جادو کام نہیں کر رہا تو انہوں نے جہاں کہیں میری بیٹیوں کے رشتے طے ہوئے وہاں جا کر اتنا کچھ کیا کہ رشتے ختم ہوگئے، بیٹے نے کاروبار کیا تو اس کے دماغ پر ایسا کروایا کہ دماغ سُن ہوگیا یہاں تک کہلوایا کہ ہم نے مدت والا جادو کرایا ہے تمہارے شوہر اتنی مدت میں ختم ہوجائیں گے۔ میرے شوہر کا دو سال پہلے انتقال ہوگیا میں نے ملاپ کیا مگر اس کے بعد انہوں نے جو حرکت کی میری ہمت نہیں کہ میں لکھ سکوں۔ انہوں نے جس گھر کے لئے یہ سب کچھ کیا آخر ہم وہ گھر چھوڑ رہے ہیں کیونکہ اب میری بیٹیوں کی عزت پر بات آگئی ہے میں نے اتنا لمبا خط اس لئے لکھا ہے کہ آپ کی کتاب میں دیکھ کر سورۃ معارج پڑھی مگر فائدہ نہیں ہوا اب میری برداشت ختم ہوگئی ہے میرا کوئی کام آگے نہیں بڑھتا سب وہی کے وہی ہیں ایسا کچھ پڑھنے کو بتادیں جس سے میرے دشمن برباد ہوجائیں اور جو کم دشمن ہیں ان سے ملاپ ہوجائے یہاں تک کہ میرے اپنے سگے بھائی بھی ان کے ساتھ ہیں انہوں نے پیسے کے بل پر میرے بھائیوں کو یہاں تک کہ رشتے داروں اور محلے والوں کو اپنے ساتھ کرلیا ہے۔

آپ نے اپنے شمارے میں نک کٹوں کی مثال لکھی تھی وہی حال ہے کہ الٹا ہمیں بدنام کر رہے ہیں کہ یہ لوگ اتنے برے ہیں کہ کسی سے نہیں ملتے کچھ ایسا بتادیں جو میرے اپنے سگے بھائی میرے ساتھ ہوجائیں اور رشتے دار بھی اور ان کی اصلیت کھل جائے اللہ برے لوگوں کی رسّی ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے ان کے پاس اس قدر پیسہ ہے اور اتنی بڑی پوسٹ ہے کہ سب ان کے ساتھ ہیں اس لئے میری بیٹیوں کی شادی بھی نہیں ہورہی ہے اور میں نے شادی کے لئے بے حد وظائف پڑھے ہیں۔ شادی کے لئے کچھ اثر دار وظائف بتادیں۔ مہربانی ہوگی دشمن کو برباد کرنے کے لئے مگر میرے گھر پر کوئی مصیبت نہ آئے کیونکہ میری ایک رشتے دار کے ساتھ یہ ہوچکا ہے۔ کوئی ایسا نقش یا پڑھنے کو گھر میں رکھنے کو تعویذ بتادیں جو بڑا جادو بھی اثر نہ کرے۔ اللہ آپ کو اس کا اجر دے۔ (آمین)

آپ سے گزارش ہے کہ اس کا جواب قریبی شمارے میں دیں اور بہت مجبوری میں اجازت مانگ رہی ہوں دشمن کو برباد کرنے کے لئے پڑھنے کو دیں۔

جواب

آپ کے حالات سن کر افسوس ہوا۔ آج کل دنیا میں یہی ہورہا ہے کہ اپنے ہی رشتے دار مخالف اور دشمن بن کر الٹی سیدھی حرکتیں کر رہے ہیں اور سفلی عمل کے ذریعہ ایک دوسرے کو برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ کسی بھی انسان کے لئے بالخصوص مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ کرنی کرتوت کے ذریعہ کسی کی جان یا مال کو برباد کرنے کی داغ بیل ڈالے۔ سفلی عمل حرام ہے۔ اور حرام کاموں کا انجام دوزخ کی آگ ہے۔

آپ کے ساتھ آپ کے رشتے داروں نے جو کچھ بھی کیا ہے وہ افسوسناک بلکہ شرمناک ہے اور آپ کو برباد کر کے انہوں نے اپنی عاقبت کو خطرے میں ڈالا ہے۔ ہمارا اولین مشورہ تو آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ صبر و ضبط سے کام لیں اور اپنا معاملہ اس وحدہٗ لاشریک کے حوالے کردیں جو ہم سے بہتر انتقام لینے والا ہے اور یہ یقین کریں کہ اگر وہ کسی سے انتقام لینے پر آجائے تو اس کو بربادی اور ہلاکت سے کوئی نہیں بچاسکتا اور یہ بھی یقین کریں کہ وہ اپنے مظلوم بندوں کی مدد ضرور کرتا ہے۔ نیک لوگوں کی دعائیں قبول ہونے میں تاخیر بھی ہوجاتی ہے اور مظلوم لوگوں کی آہوں اور کراہوں کا صلہ انہیں بہت جلد مل جاتا ہے لیکن اگر آپ کی یہی ضد ہے کہ آپ خود بھی اپنے دشمنوں کے لئے کوئی منفی کارروائی کریں تو ہم آپ کے لئے یہ عمل نقل کر رہے ہیں۔

اس عمل کا طریقہ یہ ہے کہ کھجور کی ۳۱۳ گٹھلی لیں اور روزانہ ۱۳ گٹھلیوں پر ہر ایک گٹھلی پر ۳۱۳ مرتبہ ''یَا مُنْتَقِمُ'' پڑھ کر دم کردیں۔ جن گٹھلیوں پر دم کردیں ان کو الگ کسی کالے کپڑے میں جمع کرتی رہیں۔ ۲۴ دن میں آپ کا یہ عمل پورا ہوجائے گا۔ جس دن یہ عمل پورا ہوگا آپ ان ۳۱۳ گٹھلیوں کو کسی قبرستان میں دفن کردیں۔ اس عمل کے شروع اور آخر میں کسی بھی دن درود شریف نہ پڑھیں اس عمل کو اگر بے وضو کریں گی تو بہتر رہے گا۔

لیکن ایک بار پھر ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ اگر اپنے دشمن کو معاف کردیں یا پھر اپنا معاملہ خدا کے سپرد کردیں تو زیادہ بہتر ہے۔ کیونکہ جب انسان کسی بھی دشمن سے انتقام لینے کے درپے ہوتا ہے تو اس کو خود بھی سکون قلب حاصل نہیں ہوتا اور اس کی نیندیں خود بھی خراب ہوتی ہیں اور اس کا عبادت میں بھی دل نہیں لگتا ہر وقت ایک ہی فکر ہوتی ہے کہ کس طرح اپنے دشمن کو پچھاڑ دوں اور جب کوئی انسان اپنا معاملہ اپنے اللہ کے سپرد کردیتا ہے تو اس کو ایک طرح کا اطمینان حاصل رہتا ہے اس لئے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ تم دشمن کو معاف کردو اور دشمن کو معاف کردینا ایک نیکی بھی ہے اور ایک

خاموش انتقام بھی ہے۔ ہم سب کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس دنیا میں جس نے کسی کے لئے کانٹے بوئے ہوں گے وہ خود ہی اس فصل کو کاٹے گا۔ دوسروں کے لئے کھائی کھودنے والا جب تک اس کھائی میں خود بھی نہیں گرے گا اس کو موت نہیں آئے گی اپنے دل کو مطمئن اور مضبوط کرنے کے لئے "نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر" روزانہ ۳۳ مرتبہ پڑھتی رہیں۔ اس وظیفے کی برکت سے آپ کی عزت و آبرو محفوظ رہے گی اور آپ سکون قلب کے ساتھ ساتھ نصرت خداوندی سے بہرہ ور رہیں گی۔

خدمت خلق کی آرزو

سوال از: حکیم مظفر ــــــــــــــــ پٹنہ

میرے پاس مؤکلات نمبر ۲۰۰۳ء اور استخارہ نمبر موجود ہے۔ لیکن صرف کتاب موجود ہونے سے کچھ نہیں ہوتا جب تک کہ اس کی رہنمائی کے لئے استاد کی مدد نہ لی جائے۔ لہٰذا ایسا جان پڑتا ہے کہ اس روحانی تحریک کے ذریعہ یہ خلا پُر ہو جائے گا۔ میری اس عملیات کی طرف رغبت اس وقت سے ہے جب میں ۱۹۵۶ء میں دسویں جماعت کا طالب علم تھا۔ اس وقت سے آج تک عملیات کی بہت ساری کتابیں میں نے خریدی۔ لیکن استاد کی رہنمائی نہ مل سکی کئی عامل حضرات سے رجوع بھی کیا لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہ ہو سکا شاید انہیں اس بات کا خدشہ لاحق رہا ہوگا اگر مجھے علم ملا تو ان کی آمدنی میں رکاوٹ نہ ہو جائے کیونکہ میں نے یہ کہہ دیا تھا کہ انسانیت اور لوگوں کی بھلائی کے عوض میں کوئی معاوضہ نہیں لوں گا اور اس کی افادیت لوگوں تک مفت بہم پہنچاؤں گا تاکہ اسلام اور مسلمان کا نام روشن ہوتا رہے یہاں یہ ذکر کرنا ضروری جان پڑتا ہے کہ کئی ایک عامل مریض کو دیکھنے سے پہلے یہ بتا دیتے ہیں کہ میری فیس =/۳۵۰۰،=/۲۰۰۰ یا =/۱۰۰۰ ہے۔ اس بات پر جب مریض تیار ہو جاتا ہے تو وہ اس کے کام میں ہاتھ لگاتے ہیں ایسا کرنے سے پہلے وہ یہ نہیں دیکھتے کہ مریض اتنی رقم کیسے دے سکے گا۔ عامل حضرات اس بات پر تیار نہیں ہوتے ہیں کہ مریض اپنی سوجھ بوجھ سے جو ہدیہ دے رہے ہیں اسے قبول کرلیں جس کی شکایت لوگ بھی کرنے پر آمادہ ہو جاتے ہیں کہ عامل حضرات بہت روپیہ اینٹھتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے معرفت یہ کہلوا دیا ہے کہ "اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب (کے مضامین) کا اخفا کرتے ہیں اور اس کے معاوضہ میں (دنیا کی) متاع قلیل وصول کرتے ہیں ایسے لوگ اور کچھ نہیں اپنے شکم میں آگ کے انگارے بھر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان سے نہ تو قیامت میں کلام کریں گے اور (نہ گناہ معاف کرکے) ان کی صفائی کریں گے اور ان کی سزائیں دردناک ہوگی۔ لہٰذا ماہنامہ طلسماتی دنیا جون ۲۰۰۸ء میں کچھ سوالوں کا مکمل جواب پڑھ کر میرے دل میں بھی یہ جذبہ پیدا ہوا کہ بہت دنوں سے عملیات کی دنیا میں قدم رکھنے کی خواہش پوشیدہ رکھے ہوئے ہوں، کیوں نہیں آپ کی رہنمائی میں پایہ تکمیل تک پہنچاؤں امید کہ آپ مایوس نہ ہونے دیں گے مندرجہ ذیل گزارشات ہدایت کے لئے پیش خدمت ہے۔

(۱) مؤکلات نمبر جنوری، فروری ۲۰۰۳ء کے صفحہ ۶۲، حاضری مؤکل کا ورد کرنا چاہتا ہوں۔ عبارت عمل ہے۔

یَاحَلِیْمُ ذِ الْاٰیَاتِ کُلُّ شَیْءٍ مِّنْ خَلْقٍ اس میں اگر کوئی کمی ہو تو صحیح فرمادیں گے ساتھ ساتھ اس کا سورہ و آیت نمبر کیا ہے۔

(۲) ماہنامہ جنوری فروری ۲۰۰۳ء کے صفحہ ۱۶۵، ۱۶۶ اور ۱۶۷ پر دعائے برہتیہ کا ذکر ہے جو بہت کارآمد نظر آرہا ہے۔ یہ دعائے برہتیہ ہے کیا؟ قلمبند کرنے کی زحمت کریں گے تاکہ اس دعا کو یاد کرکے اس کے فضائل سے مستفید ہوا جا سکے۔

(۳) پرہیز جلالی، جمالی و ترک حیوانات دوران عمل برتنا تو ضروری ہے ہی ان سب سے پرہیز کرتے ہوئے کونسی اشیاء بطور طعام استعمال کرنا ہے؟ اگر روزہ رکھا جائے تو افطار رات کا کھانا و سحری میں کون کونسی اشیاء کھائی جا سکتی ہیں۔ تفصیل کی گزارش ہے۔

(۴) ہر عمل میں درود شریف کا ورد ضروری ہے لہٰذا ناچیز کو ذہن نشین کرائیں کہ قرآنی درود جو سورۂ نمبر ۱۳۸ اور آیت نمبر ۱۸۰ سے ۱۸۲ میں موجود ہے یہ پڑھنا ہے یا پھر غیر قرآنی درود (جس کا کہ کوئی سورہ و آیت نمبر) نہیں دیکھ پڑتا ہے۔ لیکن نمازوں (قعدہ) میں پڑھی جاتی ہے وہ پڑھنا ہے؟

(۵) انٹرنیشنل ہاشمی روحانی تحریک کی ممبری فیس مبلغ دس روپے اور ایک عدد فوٹو منسلک کررہا ہوں امید کہ آپ مجھے ممبری سے نوازیں گے تاکہ اصلاح معاشرہ میں مزید دلچسپی برقرار رہے۔

تعارف: ناچیز غریب کو محمد مظفر انصاری کہتے ہیں، اسکولی تاریخ پیدائش ۱۹۴۳ء۔۰۷۔۰۵ ہے۔ ملازمت سے سال ۲۰۰۱ء میں سبکدوش ہو چکا ہوں عمر تقریباً ۶۶ سال سے زیادہ ہو رہی ہے۔ غریب خانہ منیر شریف جہاں مخدوم حضرت یحییٰ منیری و شاہ دولت صاحب کا مزار مبارک ہے کا رہنے والا ہوں لیکن فی الحال پٹنہ شہر کے ہی ایک محلہ میں قیام پذیر ہوں گزارش کہ وقتاً فوقتاً تاکید و تمہید فرماتے رہیں گے کیونکہ وقت آخری سفر قریب ہوتا جا رہا ہے۔

جواب

آپ کا خدمت خلق کا جذبہ انتہائی مستحسن ہے اور آپ کا یہ خیال کہ میدان روحانی عملیات میں کوئی اقدام کرنے سے پہلے کسی استاد سے رہنمائی

حاصل کرلیں ایک اچھا خیال ہے جو آپ کی مثبت سوچ وفکر کو واضح کرتا ہے۔ بے شک روحانی عملیات کی لائن غلط سلط لوگوں کی نازیبا حرکتوں کی وجہ سے خاصی بدنام ہوچکی ہے۔ اس کی اصل وجہ یہ نہیں کہ عاملین عوام سے پیسے وصول کرتے ہیں بلکہ اس کی اصل وجہ یہ ہے کہ عاملین کچھ نہ جانتے ہوئے لمبے چوڑے دعوے کرکے اللہ کے بندوں کا الّو بنا کر اپنا الّو سیدھا کررہے ہیں۔ جو عامل کچھ جانتا ہے پھر کچھ وصول کرتا ہے تو یہ بات اتنی غلط نہیں ہے جتنی غلط بات یہ ہے کہ انسان الف کے نام بے نہیں جانتا لیکن پھر بھی لوگوں کا مجمع لگالیتا ہے اور لوگ بار بار اپنی جیب کٹوا کر بھی اس کی چوکھٹ پر منڈلاتے رہتے ہیں۔ اگر آپ صحیح طریقے سے کام کرکے کچھ ہدایا بھی وصول کرلیں تو اس میں کوئی گناہ کی بات نہیں ہے گناہ یہ ہے کہ انسان کچھ نہ جانتے ہوئے خود کو عالم عامل باور کرائے اور اللہ کے بندوں کو کھلے عام جھانسہ دے۔

ہدیہ تو لوگوں سے کچھ نہ کچھ لینا چاہئے ورنہ وہ تعویذوں کی ناقدری کرتے ہیں لیکن اگر آپ کو پیسوں کی بالکل بھی ضرورت نہ ہو تو وہ پیسہ جو آپ ہدیہ کے طور پر وصول کریں اللہ کے غریب بندوں میں تقسیم کردیں یا اس رقم کو خیرسگالی کے کاموں میں خرچ کردیں۔ بالکل نہ لینا بے نیازی کو ثابت کرتا ہے اور اس دنیا میں بے نیاز ذات صرف رب العالمین کی ہے۔ کوئی بھی انسان کسی بھی مفاد سے بالاتر ہوکر کچھ نہیں کرسکتا اگر انسان کو صرف یہی غرض ہو کہ لوگ اس کی عزت کریں یا اس کو اپنی نیکیوں کے بدلے میں جنت ملے تو یہ بھی ایک طرح کا مفاد ہے۔ اس لئے بہتر تو یہی ہے کہ ہم اپنی فطرت اور جبلت کے پیش نظر مفادات سے بالکل بے نیاز ہوکر کسی میدان میں نہ اتریں ورنہ ہم اس بے نیازی پر قائم نہیں رہ سکیں گے۔

آپ کی یہ بات تو قابل قدر ہے کہ آپ شاگرد بن کر کچھ حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن آپ کی یہ بات قطعاً غلط ہے کہ آپ اسباق اپنی مرضی سے شروع کرنا چاہتے ہیں اور بجائے استاد سے مشورہ کرنے کے خود ہی اپنے سبق کا تعین کررہے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ کوئی بھی کتاب ہو اگر آپ اسے شروع سے نہیں پڑھیں گے تو کتاب آپ کے سمجھ میں نہیں آئے گی۔ ہر کتاب کو پوری طرح سمجھنے کے لئے اسے پہلے ہی ورق سے پڑھنا چاہئے۔ آپ نے ایسا کوئی اسکول نہیں دیکھا ہوگا جس میں بچے اپنی مرضی سے اسکول میں داخل ہوتے ہوں یعنی کوئی بچہ اپنی مرضی سے دوسری کلاس میں بیٹھ جائے کوئی پانچویں میں اور کوئی پڑھائی کے پہلے ہی دن بی اے میں داخل ہونے کی تمنائیں کرنے لگے روحانی عملیات کی لائن میں ہمزاد اور موکل والی باتیں آخری کلاسوں کی ہیں لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس لائن میں قدم رکھنے والے لوگ سب سے پہلے ان ہی باتوں کا ذکر شروع کردیتے ہیں جو ایک طرح کی بچکانہ حرکت ہوتی ہے۔ اگر آپ کو اس لائن کی مہارت حاصل کرنی ہے تو ان باتوں کو ذہن سے نکال کر پہلے ابتدائی ریاضتوں سے خود کو گزاریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا نام والدین کا نام اپنی عمر لکھنے کے ساتھ ساتھ اپنے تین فوٹو بھی بھجوائیں اور پانچ سو روپے کا منی آرڈر بھی کریں۔ آپ کا نام شاگردوں میں شامل کرکے آپ کو ایک کتابچہ روانہ کردیا جائے گا جب آپ اس کتابچہ کے جملہ مضمرات سے فارغ ہوجائیں گے تب آپ کی آگے رہنمائی کی جائے گی اور آپ کی عمر کا لحاظ رکھتے ہوئے جلد از جلد آپ کو منزل تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی لیکن آپ یقین کریں روحانی عملیات میں ایسی کوئی شارٹ کٹ نہیں ہے کہ پہلی ہی گلی میں قدم رکھتے ہوئے مسافر منزل مقصود تک پہنچ جائے۔

انٹرنیشنل روحانی تحریک لوگوں میں روحانیت پیدا کرنے کے لئے اور اصلاح معاشرہ کے لئے شروع کی گئی ہے۔ عنقریب اس کی باقاعدہ تشکیل کی جائے گی۔ تھوڑا سا انتظار فرمائیں۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کو سلامت رکھے اور آپ اپنی زندگی میں اس تحریک کو پھلتا پھولتا دیکھ لیں۔ (آمین)

وضاحت چاہتے ہیں

سوال از: ظفر کمال ندوی

اللہ کی رحمت کا شامیانہ ہمیشہ آپ پر سایہ فگن رہے اور آپ کی ان کوششوں وکاوشوں کو جو ظلمات جہالت میں بحیثیت مشعل راہ کے ہیں عنداللہ وعندالناس مقبولیت عطا ہو۔ (آمین)

چند سوالوں کے جوابات مطلوب ہیں امید ہے کہ اس مرتبہ جواب سے مطلع فرمائیں گے کیونکہ اس سے قبل دو خط روانہ کرچکا ہوں لیکن جواب ندارد۔

(۱) ستمبر ۲۰۰۴ء کے طلسماتی دنیا صفحہ نمبر:۵۹ پر بوقت قران زہرہ ومشتری دولت مند بننے کے لئے ایک نقش پیش کیا گیا ہے اور نقش بنانے کا طریقہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ نام کے اعداد نقش کے پہلے خانہ میں رکھ کر حسب قاعدہ ایک ایک کے اضافہ کے ساتھ چار خانوں تک پر کریں اس کے بعد نام کے جو بھی اعداد ہوں اس کو یاغنی کے اعداد ۱۰۶۰ میں سے گھٹادیں یہ گھٹانا تو صرف اس صورت میں ممکن ہے جب نام کے اعداد یاغنی کے اعداد سے کم ہوں لیکن صورت حال اگر اس کے برعکس ہو تو کس طریقے پر عمل کرنا ہوگا۔

(۲) اگست ۲۰۰۷ء کے شمارہ میں صفحہ ۷۱، ۷۲ پر سورۂ اخلاص با موکل ولوح تقدیر اکبر کا طریقہ ہدیہ قارئین کیا گیا ہے لوح تقدیر اکبر کے خانہ نمبر ایک کے اعداد ۶۳۴۸ ہیں جب کہ خانہ نمبر دو کے اعداد ۲۳۴۹ ہیں اور خانہ نمبر دو کی رعایت کرکے نقش مکمل کیا گیا ہے۔ نقش کا وفق درج نہ ہونے کی وجہ یہ تمیز کرنا مشکل ہے کہ اصل اعداد خانہ نمبر ایک میں ہے یا پھر خانہ نمبر دو میں۔

(۳) دعائے برہتیہ جو ۲۴ اسمائے الٰہی پر مشتمل ہے اس کے چند کلمات کی وضاحت فرمائیں۔ نموشلخ میم کے ساتھ ہے یا پھر ح کے ساتھ نحوشلخ ہے۔

"انغل کیط" ایک ہی کلمہ ہے یا پھر انقل الگ اور کیط الگ کلمہ ہے اور اس کا صحیح تلفظ کیا ہے۔ انقل میں ن کے بعد ف ہے یا غ اور دوسرا کلمہ لیط ہے یا کیط ہے۔ کیونکہ طلسماتی دنیا اپریل ۲۰۰۶ء کے صفحہ ۷ پر غلام سرور شباب کا ایک مضمون درج ہے۔ جس میں انہوں نے دعائے برہتیہ کے اسماء کی تعداد ۲۸ بیان کی ہے اور اس کو ایک ہی کلمہ شمار کرکے انغلیط درج کیا ہے۔

(۴) ۲۸ر جولائی ۲۰۰۸ء دن بدھ نماز فجر کی ادائیگی کے بعد تھوڑی دیر آرام کرنے کے لئے لیٹتا ہوں کہ اچانک آنکھ لگ جاتی ہے اور کیا دیکھتا ہوں کہ میرے بستر پر بہت سے چاندی کے سکے بکھرے پڑے ہوئے ہیں اور اکثر سکوں پر ہتھیا جوڑی (علامات لکشمی) کندہ ہے جب کہ ایک سکے پر اسم ذات کندہ ہے میں ان سکوں کو جمع کررہا ہوں کہ دفعتاً اسم ذات والا سکہ کھو جاتا ہے میں بہت ہی متفکر ہوکر اسم ذات والے سکے کی تلاش شروع کردیتا ہوں کیونکہ بقیہ سکوں سے مجھے کوئی دلچسپی نہیں رہ جاتی۔ اچانک مجھے وہ سکہ مل جاتا ہے اس کے اوپر کندہ لفظ اللہ کو دیکھ کر میری خوشیوں کی انتہا نہیں رہتی اور عقیدت ومحبت سے میں اسکو چوم لیتا ہوں اس کے بعد میری آنکھ کھل جاتی ہے۔

جواب

شمارہ ستمبر ۲۰۰۴ء کے شمارے میں قران زہرہ ومشتری والا جو نقش دیا گیا تھا اس کے بارے میں عرض ہے کہ اگر ایسا ہو کہ طالب کے نام کے اعداد ۱۰۶۰ سے زیادہ ہوں تو ۱۰۶۰ کو دوگنا کرکے پھر ان میں سے طالب کے نام کے اعداد گھٹا کر نقش کی کارروائی حسب قاعدہ شروع کریں۔ اگر طالب کے اعداد ۲۱۲۰ سے بھی زیادہ ہوں تو ۱۰۶۰ کو تین گنا کرلیں پھر طالب کے نام کے اعداد ان میں گھٹا کر نقش مرتب کریں۔ انشاء اللہ اس طرح کوئی الجھن باقی نہیں رہے گی اور نقش اور زیادہ قوی ہوجائے گا۔

اگست ۲۰۰۷ء کے شمارے میں جو لوح تقدیر نقل کی گئی ہے اس کے خانہ اول میں ۲ کے بجائے ۶ چھپ گیا ہے اور یہ کتابت کی غلطی ہے۔ پہلے خانہ میں ۲۲۴۸ لکھا جائے گا اس کے بعد چال چلی جائے گی۔

دعا برہتیہ کے بارے میں عرض ہے کہ یہ ۲۵ کلمات پر مشتمل ہے۔ اس میں صحیح لفظ نموشلخ ہے۔ آپ نے "انقل کیط" نقل کرکے پوچھا ہے یہ دو لفظ ہیں انقل اور کیط یا پھر ایک لفظ ہے۔ اس بارے میں یہ عرض ہے کہ یہ الگ الگ دو لفظ ہیں اور ان کا صحیح تلفظ اَنْغَلِ اور کَیْطْ ہے۔ انقل اور کیط غلط ہے۔ ہماری اپنی تحقیق یہ ہے کہ دعاء برہتیہ ۲۵ کلمات پر مشتمل ہے۔

آپ کا خواب اچھا ہے اور انشاء اللہ اس کی تعبیر بھی اچھی ہوگی بظاہر خواب یہ بتاتا ہے کہ روحانی عملیات کی لائن میں خدمت خلق کے دوران اس بات کو اپنے ذہن سے وقتی طور پر اوجھل کردیں گے کہ اصل کام کرنے والی ذات باری تعالیٰ کی ذات ہے ان کی مرضی کے بغیر اس دنیا میں نہ کچھ ہوا ہے نہ کچھ ہوسکتا ہے۔ کمال صاحب! میں اس لائن میں تقریباً ۴۵ سالوں سے کام کررہا ہوں اور اللہ کے فضل وکرم سے فن کی باریکیوں سے بھی کچھ نہ کچھ واقفیت رکھتا ہوں۔ نقش کو صحیح ساعت میں لکھنا صحیح چال کے اعتبار سے لکھنا بجائے روشنائی کے زعفران گلاب اور مشک سے لکھنا دوران نقش نویسی رجال الغیب کا لحاظ رکھنا اس کے ساتھ ساتھ دھونی وغیرہ کا اہتمام کرنا یہ تمام باتیں روحانی عملیات میں تقریباً واجب کا درجہ رکھتی ہیں اور ان سے نقش کے اندر زبردست تاثیر پیدا ہوتی ہے لیکن میرا تجربہ یہ بتاتا ہے کہ ان سب چیزوں کا لحاظ رکھنے کے بعد بھی کامیابی تو جب ہی ملتی ہے جب اللہ کی رضا شامل حال ہو اس لئے ہر عامل کو اپنی توجہ اپنے رب کی طرف رکھنی چاہئے اور سب کچھ کرنے کے بعد اپنا دامن ان کے سامنے پھیلانا چاہئے۔ اللہ کا فضل وکرم ہے کہ آپ کے خواب کا آخری حصہ یہ بتا رہا ہے کہ وہ چیز جو آپ سے گم ہوگئی وہ پھر مل گئی جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ زیادہ دنوں تک کسی خاص حالت کا شکار نہیں رہیں گے اور ذرا ادھر اُدھر ہوکر اسی ذات کی طرف پلٹ آئیں گے جو ہمارا آپ کا ملجا وماویٰ ہے۔ ممکن ہے کہ میں خواب کی تعبیر غلط سمجھ رہا ہوں لیکن یہ بات اپنی جگہ صدفیصد درست ہے کہ اس دنیا میں کسی بھی آدمی کو کامیابی اور کامرانی اسی وقت نصیب ہوتی ہے جب اس کا بھروسہ اس وحدہٗ لاشریک پر ہو جس کی مرضی سے ہوائیں چلتی ہیں اور جس کی مرضی سے باغوں میں پھول کھلتے ہیں۔ مجموعی اعتبار سے آپ صحیح چل رہے ہیں۔ اللہ آپ کو ہمیشہ راہ ہدایت پر قائم رکھے (آمین)

یہ نئے دور کے فلسفی

سوال از: اکمل ــــــــ جودھپور

ہمارے علاقہ میں ایک صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ جس طرح احادیث کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں اسی طرح قرآن حکیم کے الفاظ محفوظ نہیں ہیں۔ قرآن حکیم میں جو کچھ بھی محفوظ ہے وہ اللہ تعالیٰ کے الفاظ کا مفہوم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ اللہ کی کوئی زبان نہیں ہے وہ ہر زبان سے واقف ہے ان کا کہنا یہ بھی عربی زبان اور قرآن کی زبان بالکل ایک ہی ہے ان دونوں زبانوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اگر ہم ان کی بات مان لیں تو پھر یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ جو قرآن حکیم ہم پڑھتے ہیں اور سنتے آئے ہیں وہ العیاذ باللہ مشکوک ہے اور اس کے الفاظ سے خیر وبرکت حاصل کرنا درست نہیں ہے۔ کیا ان کا دعویٰ صحیح ہے۔؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال کو صحابہ نے جمع کیا اور اللہ کے کلام کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا اور دونوں ہی صورتوں میں

الفاظ کا بدل جانا یقینی ہے۔ آپ کی اس سلسلہ میں کیا رائے ہے۔ اگر آپ اس سوال کا جواب طلسماتی دنیا میں دیں تو دوسرے لوگ بھی اس سے استفادہ کرسکتے ہیں۔

جواب

چودہ سو سال میں ہزاروں بار امت مسلمہ کو اس طرح کے فلسفیوں کے بخشے ہوئے صدمات کی تکلیف جھیلنی پڑی۔ کسی بھی بارے میں زبان کھولنا بہت آسان ہے، اپنی بے تکی زبان میں نابالغ بچے بھی کچھ نہ کچھ بولتے رہتے ہیں لیکن ان الفاظ پر غور کرنا بھی بے سود ہی ہوتا ہے اسی طرح اس دنیا کے وہ لوگ عقل اور علم کے اعتبار سے جو نابالغ ہوں وہ بھی اپنی ناپختہ عقل کو بروئے کار لاکر اپنی غیر معتبر زبان میں ایسے کلمات زبان سے خارج کرتے رہتے ہیں جن پر غور کرنا بھی شاید نادانی ہے جہاں تک کسی بات کو ثابت کرنے والا معاملہ ہے تو یہ بھی اسی وقت ممکن ہے جب اعتراض کرنے والا یا اسلام میں نئے نئے فتنے جگانے والا خودسر اور ہٹ دھرم نہ ہو۔ اگر وہ خودسر اور ہٹ دھرم ہوگا تو اس کو ان باتوں کا قائل کرنا بھی ناممکن ہوگا جو باتیں دو اور دو چار کی طرح واضح ہیں۔

قرآن حکیم کے کلمات کے بارے میں یہ کہنا کہ ان کی معنویت تو حق ہے البتہ اس کے حروف اور الفاظ معتبر نہیں ہیں انتہائی غلط بات ہے اور اس طرح کی سوچ کی توقع کم سے کم اس شخص سے نہیں کی جاسکتی جس کے کاسۂ سر میں رتی بھر عقل اور جس کے گوشۂ قلب میں خشخاش کے دانے کے برابر ایمان موجود ہو۔ قرآن حکیم ایک ایسی کتاب ہے جس کے ایک ایک حرف جس کے ایک ایک نقطے پر امت کا اتفاق ہے اور اس کی تدوین عہد رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں اس احتیاط کے ساتھ کی گئی ہے کہ اس پر شک کرنا بھی کسی صاحب ایمان اور کسی صاحب خرد کا شیوہ نہیں ہوسکتا۔

حق تعالیٰ نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی لئے امی بنا کر مبعوث کیا تھا کہ اللہ کے کلام کے بارے میں کوئی یہ کہنے کی جسارت نہ کرے کہ یہ کلام خود رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے (العیاذ باللہ) اپنے ذہن سے گھڑ کر پیش کردیا ہے۔ قرآن حکیم کی زبان انتہائی فصیح وبلیغ زبان ہے اور یہ وہ زبان ہے جس کے سامنے عربوں کی فصاحت وبلاغت بھی پانی بھرتی نظر آتی ہے۔ اگر قرآن حکیم کی زبان عربوں کی زبان سے مختلف اور معیاری نہ ہوتی تو قرآن حکیم یہ کہہ کر عربوں کو لاجواب کیوں کردیتا۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○

اور اگر تمہیں اس کلام کے کلام الٰہی ہونے پر شک ہو جو ہم اپنے بندے پر نازل کررہے ہیں تو تم اس کلام جیسی ایک سورۃ لاکر کہیں سے دکھاؤ اور تم اپنے تمام پشت پناہوں کو ماسوا اللہ کے جمع کرلو اور تم اپنی پالیسی میں سچے ہو۔

تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد جب صحابہ کرام نے ان عربوں کو چیلنج کیا جو فصاحت وبلاغت کے بڑے بڑے دعوے کیا کرتے تھے اور جو ساری دنیا کے اہل زبان کو اپنے مقابلہ عجمی یعنی گونگا سمجھتے تھے وہ عاجز آگئے ان کے ادباء اور شعراء نے بہت سی کوششوں کے بعد سورۂ کوثر کے مقابلے میں ایک سورۃ بنا بھی لی تھی جو خود ان کا مذاق اڑانے کے لئے کافی تھی۔ سچ تو یہ ہے کہ قرآن حکیم اگرچہ عربی زبان ہی میں نازل ہوا ہے لیکن قرآن حکیم کی عربی ایک طرح کا معجزہ ہے اس میں جو ندرت جو حلاوت جو سچائی اور جو گہرائی ہے وہ اس عربی زبان میں موجود نہیں ہے جس کی فصاحت وبلاغت کا انکار نہیں کیا جاسکتا۔

عربوں کی بات چھوڑیئے، سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ امی تھے لیکن ان کی اپنی زبان جس قدر نفیس اور شائستہ تھی عربوں کی عام زبان اس کا عشر عشیر بھی نہیں تھی چنانچہ مورخین نے لکھا ہے کہ جب سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کسی سے گفتگو فرماتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہونٹوں سے موتی برس رہے ہوں ان کے ایک ایک لفظ میں جو نور جو خوشبو پنہاں تھی اسکی نظیر کسی بھی عربی ادیب اور شاعر کی زبان میں نظر نہیں آتی۔ لیکن قرآن حکیم کی زبان سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بالکل مختلف ہے قرآن حکیم کا اپنا ایک انداز بیان ہے جو دنیا بھر کی ساری زبانوں سے مختلف اور نرالا ہے یہ کہنا کہ قرآن حکیم کی زبان اور عربوں کی زبان میں کوئی فرق نہیں محض ایک طرح کی چرب زبانی ہے اور یہ چرب زبانی جہالت وناواقفیت کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔

اب رہی قرآن حکیم کی حفاظت کی بات تو جس ذات گرامی نے یہ قرآن نازل کیا تھا اسی نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری لے لی تھی جس کی حفاظت کی ذمہ داری حق تعالیٰ لے لیں اس کا ضائع ہوجانا یا تحریف وتلبیس کا شکار ہوجانا ممکن نہیں ہے۔ حق تعالیٰ نے خود ہی یہ فرمادیا تھا۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ ہم ہی نے یہ قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس قرآن کی حفاظت کریں گے چنانچہ جب قرآن حکیم کی آیات قلب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا کرتی تھیں تو یاد کرنے کی جلدی میں محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی ان آیات کو دہرانے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ کی یہ کیفیت دیکھ کر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○

اے پیغمبر وحی ختم ہونے سے پہلے ہی تم اپنی زبان کو حرکت مت دیا کرو

تا کہ تم اس کو جلدی جلدی یاد کرلو کیونکہ تمہارے قلب میں اس قرآن کا جمع کردینا پھر تمہاری زبان سے اس کو پڑھوا دینا ہماری ذمہ داری ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ہر نبی کو عام انسان کے مقابلے میں چالیس گنی قوت عطا ہوئی تھی اس کی مردانگی، اس کی طاقت اس کی ذہانت اور اس کی قوت حافظہ عام انسان کے مقابلے میں چالیس گنا زیادہ ہوتی ہے اس حقیقت کے باوجود حق تعالیٰ سبحانہٗ بزبان خود یہ فرماتے ہیں کہ اے محمد اس قرآن کو ازبر کرنے کی وجہ سے وحی پوری ہونے سے پہلے ہی اس کو مت دہرایا کرو۔ ہم اس قرآن کو نازل کررہے ہیں ہم اس کو تمہارے دل میں اتار دیں گے اور ہم ہی اس کی پوری طرح حفاظت کریں گے۔ دنیا بھر کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن حکیم ایک ایک حرف ایک ایک زیر وزبر اور ایک ایک نقطے اور تشدید وجزم کے ساتھ دنیا میں محفوظ ہے اور قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اس قرآن کے بارے میں کسی شخص کا یہ شوشہ چھوڑنا کہ اس کے معانی تو محفوظ ہیں اور الفاظ میں ردّ وبدل ہوچکا ہے ایک بہت بڑا فتنہ ہے جس کی سرکوبی ضروری ہے ورنہ اس امت کو ایک نئے فتنے اور ایک نئے غم اختلاف سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اور صرف یہی نہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کو ازبر کرنے کی جدوجہد بذات خود کیا کرتے تھے بلکہ صحابہ کرام بھی وحی کے کلمات کو لکھنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ چنانچہ صحابہ کرام میں کاتبان وحی کی حیثیت سے یہ صحابہ معروف تھے اور ان کا کام یہ تھا جب بھی کوئی وحی نازل ہوتی وہ اس کو کسی پتھر پر، کسی کاغذ پر، درخت کی کسی چھال پر، کسی درخت کی ٹہنی پر فوراً لکھ لیا کرتے تھے۔ اس زمانہ میں کاغذ کی فراوانی نہیں تھی اس لئے مختلف چیزوں پر وحی نقل کرنی پڑتی تھی۔ جو اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم وحی کی کتابت کا فریضہ انجام دیا کرتے تھے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں۔ حضرت زید ابن ثابتؓ، حضرت ابی ابن کلبؓ، حضرت معاذ ابن جبلؓ، حضرت معاویہ ابن ابوسفیانؓ، حضرت ثابت ابن قیسؓ، حضرت زبیر ابن عوامؓ اور حضرت ابان ابن سعیدؓ وغیرہ۔

عہد رسول میں قرآن حکیم کو حفظ کرنے کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ مہاجرین وانصار میں متعدد صحابہ قرآن حکیم کے حافظ تھے۔ مہاجرین میں حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ، حضرت علیؓ، حضرت طلحہؓ، حضرت حذیفہؓ، حضرت سالمؓ، حضرت ابوہریرہؓ، حضرت عبداللہ ابن سائبؓ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ، حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ حافظ قرآن تھے۔ صحابیات میں حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ وغیرہ قرآن حکیم کی حافظ تھیں۔

انصار مدینہ میں حضرت عبادہ ابن صامتؓ حضرت معاذ ابن ابوحلیمہؓ اور عبداللہ ابن عبیدہؓ وغیرہ حافظ قرآن تھے۔ اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ عہد رسول ہی میں لکھنے اور پڑھنے کے حساب سے قرآن حکیم کی حفاظت کرنے کا اہتمام ہوچکا تھا۔

سب سے پہلے باقاعدگی کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن حکیم کو ایک کتابی شکل میں جمع کیا اور صحابہ کرام نے اس مصحفِ ابوبکرؓ کو خاص اہمیت دی۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنیؓ نے انداز بدل کر قرآن کی آیات کو مرتب اور مدوّن کیا۔ تاریخ اسلامی میں مصحف عثمانی کی بھی اپنی ایک حیثیت ہے۔ یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ قرآن حکیم کی منزلیں، اس کے سپارے، اس کے رکوع وغیرہ دور عثمانی میں مرتب ہوئے اور یہ کارروائی محض امت کی آسانی کے لئے کی گئی۔ مصحفِ ابوبکرؓ، مصحف عثمانؓ کی ترتیب وتدوین میں خاصا فرق ہے لیکن کسی ایک روایت سے بھی یہ بات ثابت نہیں ہے کہ ان دونوں مصحفوں میں کوئی بنیادی اختلاف موجود ہے۔

قرآن حکیم کے کل حروف ۳۴۴۴۳۱ (تین لاکھ چوالیس ہزار چار سو اکتیس) ہیں۔ کمپیوٹر کے اس دور میں یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ مصحف صدیق اور مصحفِ عثمان میں ایک حرف کا بھی فرق نہیں ہے۔ قرآن حکیم کے دونوں مجموعوں میں قرآن حکیم کی کل آیات چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ ہیں۔ دونوں مصحفوں میں ایک آیت کا بھی فرق نہیں ہے۔ فرق اگر ہے تو صرف ترتیب وتدوین کا ہے ورنہ قرآن حکیم کا ایک ایک حرف وحی الٰہی کے مطابق پوری طرح محفوظ ہے اور انشاء اللہ قیامت تک محفوظ رہے گا۔ اگر قرآن حکیم کے الفاظ حق تعالیٰ کے الفاظ نہ ہوتے تو اس کے ایک ایک حرف کو زبان سے ادا کرنے پر نیکیاں کیوں ملتیں ہے؟

علماء ختم بخاری کو اہمیت نہیں دیتے ان کا کہنا یہی ہے کہ حدیث رسول میں جو الفاظ موجود ہیں وہ صحابہ کے الفاظ ہیں البتہ ان الفاظ میں جو مفہوم مخفی ہے وہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ روایت جس کے صحیح ہونے میں کسی کو کوئی شک نہ ہو اس روایت کو بیان کرنے کے بعد محتاط قسم کے علماء یہ کہتے ہیں اَوْ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ اگر قرآن حکیم کے الفاظ میں ذرہ برابر بھی شک کی گنجائش ہوتی تو اس کی ہر ہر آیت کو پڑھنے کے بعد قاری یوں کہا کرتا اَوْکما قال اللہ تعالیٰ لیکن ایسا کوئی نہیں کہتا اور اسی لئے نہیں کہتا کہ قرآن حکیم کے جو کلمات ۱۴ سو سال سے نقل ہوتے چلے آرہے ہیں ان کے بارے میں پوری امت کو یہ اتفاق ہے کہ یہ زبان حق تعالیٰ ہی کی زبان ہے اور یہ کلمات حق تعالیٰ ہی کے کلمات ہیں۔ ان کے بارے میں کسی بھی طرح کے شبہات کا اظہار کرنا ایمان کے مسخ ہونے کی علامت ہے۔

ہمارے بزرگوں نے احادیث کی مختلف اقسام کا ذکر کیا ہے۔ ایک حدیث، حدیث متواتر ہوتی ہے۔ ایک حدیث، حدیث مشہور، ایک حدیث، حدیث عزیز ہوتی ہے اور ایک حدیث، حدیث غریب۔ احادیث کی یہ قسمیں سند کے اعتبار سے ہیں۔

حدیث متواتر اس حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کے راوی ہر طبقے میں اتنے زیادہ ہوں کہ ان سب کا جھوٹ پر متفق ہو جانا امر محال ہو۔ حدیث مشہور اس حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کے راوی ہر طبقے میں دو سے زائد ہوں۔ حدیث عزیز اس حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کے راوی ہر طبقے میں کم سے کم دو ہوں۔ حدیث غریب اس حدیث کو کہتے ہیں کہ جس کا راوی کم سے کم ایک ہو۔ مذکورہ بالا چاروں اقسام میں صرف متواتر وہ حدیث ہے کہ جس کا علم یقین کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے اور حدیث کا انکار کرنے والا کافر ہے۔ تمام علماء اور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جس شخص نے حدیث متواتر کا انکار کر دیا وہ دائرۂ کفر میں داخل ہو گیا۔ ان کے علاوہ احادیث کی اور بھی بہت سی قسمیں ہیں۔ حدیث مقبول، حدیث مردود، صحیح لذاتہ صحیح لغیرہ حسن لذاتہ، حسن لغیرہ حدیث، مرفوع، حدیث ضعیف، حدیث مقطوع، حدیث قدسی وغیرہ۔

لیکن آپ نے کبھی یہ نہیں سنا ہوگا کہ قرآن حکیم کی آیات مختلف قسم کی ہیں ان آیات میں کوئی متواتر ہے اور کوئی غیر متواتر کوئی مرفوع ہے اور کوئی مقطوع۔ اور یہ بات اس لئے نہیں پڑھی گئی اور نہ سنی گئی کیونکہ تمام آیات قرآنی ایک ہی درجہ رکھتی ہیں اور قرآن حکیم کی ہر آیت خواہ وہ مختصر ہو یا طویل متواتر کا درجہ رکھتی ہے اور قرآن حکیم کو سننے والے اور پڑھنے والے اتنی بڑی تعداد میں موجود ہیں کہ ان کا کسی غلطی پر متفق ہو جانا امر محال ہے۔ ذرا سوچئے کہ جب حدیث متواتر کے انکار سے مسلمان کافر ہو جاتا ہے تو قرآن حکیم کی کسی بھی آیت سے اس کے معانی اور اس کے الفاظ سے روگردانی کرنے والا کافر کیسے نہیں ہوگا۔ صحت حدیث پر شبہ کرنے والا صحابہ کرام کو غیر معتبر سمجھتا ہے اور صحت آیات قرآنی پر شبہ کرنے والا العیاذ باللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غیر ذمہ دار گردانے کا جرم کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں اس آوارہ عقل سے محفوظ رکھے جو انسان کو گمراہی کے صحراؤں میں بھٹکاتی ہے اور انسان کو حیوانیت کے مقام تک لے جا کر چھوڑ دیتی ہے۔ جہاں تک ثابت کرنے کا تعلق ہے تو قرآن حکیم کی آیت کو "حق" ثابت کرنا بھی ایک طرح کی غلط روش ہے ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ہم بلا دلیل اور بلا حجت قرآن حکیم کی ایک ایک آیت کو اس کے ایک ایک حرف کو اس کے ایک ایک نقطے کو اللہ کا کلام سمجھتے ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ قرآن حکیم میں جو کچھ بھی ہے وہ سب اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے اس میں کوئی ایک حرف اور ایک حرکت بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے پیش نہیں کی جو کچھ ان پر نازل ہوا بعینہٖ اور بلفظہٖ انہوں نے کم وکاست کے بغیر اپنی امت تک پہنچا دیا۔ انہوں نے اس میں نہ کچھ گھٹایا نہ کچھ بڑھایا اور انہوں نے جو آیت جس سے نازل ہوئی اس کو اس سے بیان کرنے کی بھی بھول نہیں کی انہوں نے اللہ کے کلام کو ان ہی الفاظ کے ساتھ بیان کر دیا جو الفاظ اللہ کی طرف سے نازل کردہ تھے اس کے بیشمار ثبوت ہیں لیکن ہم صرف ایک ثبوت دے کر بات ختم کریں گے۔ سورۂ ق میں قوم لوط کا ذکر چل رہا ہے ہر جگہ قوم لوط کے الفاظ سورۂ ق میں استعمال ہوئے ہیں لیکن ایک آیت میں اخوان لوط کہا گیا ہے جب کہ حضرت لوط علیہ السلام کا کوئی بھائی نہیں تھا۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ اخوان لوط سے بھی قوم لوط ہی مراد ہے یہاں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سمجھتے ہوئے بھی حضرت لوط کا کوئی بھائی نہیں تھا اخوان لوط ہی اپنی امت کے سامنے بیان کیا کیونکہ وحی میں ان ہی الفاظ کے ساتھ آیت کا نزول ہوا تھا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وحی الٰہی میں اپنی طرف سے کوئی ایک حرف تبدیل نہیں کیا ہے۔ اس کے باوجود اگر کوئی عقل زدہ انسان سڑکوں پر یہ کہتا پھرتا ہے کہ قرآن حکیم کی آیات میں الفاظ باری تعالیٰ کے نہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے ہیں تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت بڑا الزام لگا رہا ہے۔ اتنا بڑا الزام کہ دنیا میں اس سے بڑے الزام کی امید بھی کسی سے نہیں کی جا سکتی اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور عقل کی اس زیادتی سے ہم سب کو محفوظ رکھے جو انسان کو نرا پاگل بنا دیتی ہے ایسا پاگل جو خود پاگل ہوتے ہوئے ساری دنیا کو پاگل سمجھتا ہے۔

زندگی کی دھوپ چھاؤں

سوال از: (نام مخفی) ———— جمشید پور

امید ہے کہ آپ بخیر ہوں گے۔ اللہ سے دعا کرتی ہوں کہ اللہ پاک آپ کو عمر دراز عطا کرے اور دین ودنیا دونوں میں اجر عظیم عطا کرے۔

میرے عزیز ہاشمی صاحب ہم لوگ کئی سالوں سے کافی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ کوئی راستہ نظر نہیں آتا ہے ہر طرف نظر دوڑاتی ہوں۔ لیکن راستہ بالکل نہیں نظر آتا ہے اور اب ہم لوگ بالکل مایوس ہو گئے ہیں۔ ابھی کچھ ہفتے پہلے والد صاحب لائبریری سے ایک طلسماتی دنیا لے کر آئے اسے پڑھتے ہی مجھے طلسماتی دنیا کی شکل میں روشنی کی ایک کرن نظر آئی۔ لگا شاید ہمارے مسئلے کا حل اس کے ذریعہ مل جائے اور میں اپنی پریشانیوں کو لے کر آپ سے رجوع کر رہی ہوں۔

عرض گزارش یہ ہے کہ حسن الہاشمی صاحب آپ کو میرے رب کریم کا واسطہ اور میرے پیارے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ میری ان مصیبتوں کو ضرور ضرور حل کر دیں۔

ہم نے اپنی ساری پریشانیوں اور مصیبتوں کی وجہ سے کئی مولوی صاحب کو دکھایا بھی۔ ان چکروں میں کافی پیسے خرچ بھی کئے۔ ان لوگوں نے شادی میں اور گھر کے دوسرے کاموں میں جادو بندش بتایا اور مکان پر جنات اور شیخ سدو کا اثر ہے۔ اس لئے شادی میں رکاوٹ ہے۔ لیکن اب تک ہمارے مسئلے کا حل

نہیں نکل سکا ہے اب والد صاحب مولوی صاحب پر خرچ کی حالت میں بھی نہیں ہیں۔

(۱) ہمارا سب سے بڑا مسئلہ ہماری شادی کا ہے۔ یہ مسئلہ بہت بڑا اور پیچیدہ ہے میں اپنا نام خط کے آخر میں لکھ دوں گی۔ ہمارے گھر کا ماحول دینی ہے اور ہم بہنیں تعلیم یافتہ اور پردے کی پابند بھی ہیں لیکن پریشانیاں ہے کہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی ہیں۔ والد صاحب کئی جگہ رشتے کے لئے جاتے ہیں اول تو کوئی رشتہ گھر تک آتا ہی نہیں اور اگر آتا بھی ہے تو کوئی کام نہیں بنتا ہے کئی لوگ فوٹو تک واپس نہیں کرتے ہیں ایک جگہ سے فوٹو واپس آیا جب پوسٹ مین فوٹو دے کر گیا اور والد صاحب فوٹو لے کر اوپر والے گھر میں آئے اس کے بعد جب ہم لوگ سیڑھی سے جانے لگے تب دیکھا کہ تین چار سیڑھیوں پر کافی خون کے چھینٹے پڑے ہوئے تھے اور ابھی رمضان کے کچھ دن پہلے میں آنگن میں کام کررہی تھی تب ہمارے ہاتھ پر خون کے چھینٹے پڑے تھے اور جہاں ہم بہنیں سوتی ہیں وہاں دیوار پر خون کے چھینٹے بھی پڑے تھے اور گھر میں کبھی کوئی دودھ روٹی ملا کر پھینک دیتا ہے اور کبھی سوکھا اور تازہ گلاب پھول اور کچھ لپیٹ کر اور کبھی میٹھا پلاؤ اور کبھی پیاز وغیرہ بھی پھینک دیتا ہے اور کچھ مہینے پہلے جب گھر میں مزدو کام کررہے تھے تو گھر کے باہری حصے میں کوئی پلاسٹک میں کافی بال گاڑ دیا تھا جو مزدور زمین کے اندر سے نکالے تھے۔ اب حال یہ ہے کہ والد صاحب بالکل مایوس ہوگئے ہیں اور رشتہ کیلئے دوڑ دھوپ بھی نہیں کرنا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں تھک گیا ہوں والدہ صاحبہ ان سے کچھ کہتی ہیں تب وہ یا تو توجہ نہیں دیتے ہیں یا گھر میں اس بات کو لے کر بدمزگی شروع ہوجاتی ہے اور بات بالکل نہیں بنتی ہے۔ مجھے ان سب سے چھٹکارے کیلئے راستہ دکھائیں۔ اگر یہ بندش اور اثرات کی وجہ سے ہے اس کا پورا حل تجویز کریں۔ ہمارے گھر میں کوئی بڑا ہے نہیں کہ ہمارے لئے کوشش کرے، ہم اپنے مسئلے کو کسی سے بتا بھی نہیں سکتے ہیں کیونکہ محلے والے اور رشتہ دار مذاق اڑاتے ہیں اور ساتھ ہی طنز بھی کرتے ہیں یہاں تک کہ ہم دونوں بہنیں رشتہ داروں کے یہاں شادی بیاہ کے موقع پر بھی نہیں جاتی۔ صرف والد صاحب اور والدہ صاحبہ ہی جاتے ہیں کیونکہ ہم لوگ ان کی نظروں کا سامنا نہیں کرسکتے ہیں۔ کئی لوگ گھر آکر طنز کرکے چلے جاتے ہیں اور والد صاحب کو بہکاتے ہیں۔

(۲) ہمارا دوسرا مسئلہ ہمارے مکان کا ہے۔ ہمارے مکان میں اثرات ہیں اور کئی مولویوں کا کہنا ہے کہ شیخ سدو جیسی چیزوں کا قبضہ ہے۔ اس وجہ سے بھی شادی میں بہت زیادہ پریشانی اور رکاوٹ ہے۔ دس گیارہ مہینے پہلے والد صاحب ایک جگہ ہمارے رشتے کے لئے جارہے تھے تب گھر میں کافی خوشبو پھیل گئی تھی اور اسی دن رات میں والدہ جس بستر پر سوتی تھیں اس کی چادر کے چاروں طرف سے بوند بوند پانی کی طرح گرنے لگا جو سوکھ کر زمین پر چینی بن گئی

اور گھر میں ہمیشہ الگ الگ قسم کی خوشبو اور بدبو اور لوبان اور کافور کی مہک آتی رہتی ہے جو ہم سارے گھر کے فرد کو محسوس ہوتا ہے اور گھر میں گھنگرو پہن کر چلنے کی آواز آتی ہے پہلے گیت گانے کی بھی آواز آتی تھی اور کبھی سیڑھی سے کوئی اوپر آرہا ہے جب ہم لوگ کہتے ہیں کہ کون ہے آواز بند ہوجاتی ہے اور کبھی قیدی کی طرح زنجیر پہن کر کوئی چل رہا ہے اس کی بھی آواز آتی ہے اور ہم نے اپنے گھر کی دیوار پر آگ کا ایک بڑا سا گولہ دیکھا تھا جو کافی دیر تک رہا جب ہم لوگ قرآنی آیت پڑھے تب کافی دیر کے بعد وہ آسمان میں کہیں غائب ہوگیا تھا۔ اسی طرح کا آگ کا گولہ ہم گلی میں اپنے گھر کے اطراف مغرب کے بعد گھومتے دیکھے تھے یہ ہماری بہنوں نے بھی دیکھا تھا۔ نیچے گھر میں کون نہا رہا ہے اس طرح کی بھی آواز آتی تھی اور دو مرتبہ ٹنکی سے پانی بھی غائب ہوگیا ہے۔ گھر کے باہری حصے یعنی باہر گلی کے چاروں طرف سے الگ الگ طرح کی خوشبو ہوتی ہے جو گھر کو اپنے حصار میں لئے رہتا ہے اور زیادہ تر یہ عصر اور مغرب کے اوقات میں خوشبو باہر سے چاروں طرف سے پھیل جاتی ہے اور کچھ دیر کے بعد وہ گھر کے اندر بھی آجاتی ہے اور کبھی یہ خوشبو دن میں بھی ہوتی ہے اور کبھی دن میں اور رات میں بدبو بھی ہوتی ہے اور اندر بھی ہوتی ہے اور کبھی خوشبو گھر کے اندر بھی ہوتی ہے۔ زیادہ تر یہ اندر ہی ہوتی ہے اور باہر سے بھی آتی ہے۔

ہم تینوں بہنیں گھر سے باہر جاتی ہیں تب ایک طرح کی خوشبو ہر جگہ ہم لوگ کے ساتھ چلتی محسوس ہوتی ہے یہ قریب تین چار سال سے ہے ہم بہنیں جھیل رہی ہیں اور ہم بہنیں سوتی ہیں تب لگتا ہے کہ کوئی ہمارے بغل میں خوشبو پھیلا رہا ہے اور کبھی بدبو پھیلا رہا ہے اور سگریٹ پی رہا ہے ایسا محسوس ہوتا ہے اور اچانک آنکھ کھل جاتی ہے اور کبھی ہماری بہن کو لگتا ہے اس کے سر پر کوئی ہاتھ پھیر دیا ہو اور کبھی پیر سے سٹ کر کوئی چلا گیا ہو اور ہم تینوں بہنوں کو لگتا ہے کہ نیند میں ہمارے جسم میں بھاری پن محسوس ہوتا ہے جیسے جسم پر ہمارا قابو نہیں ہے کافی کوشش کے بعد قرآنی آیت پڑھتی ہوں تب ہلکا پن محسوس ہوتا ہے اسی وجہ سے عجیب سا محسوس ہوتا ہے۔ دماغ بوجھل ہوجاتا ہے۔ گھر کی ان پریشانیوں کی وجہ سے ہم لوگ کافی پریشان ہیں کچھ پہلے قریب دو سال قبل جادو بندش کی وجہ سے ہمارے سر میں شدید کھجلی ہوتی تھی اور وہیں پر سے بال سفید ہوگئے تھے پھر دعاؤں اور قرآنی آیت کے پڑھنے سے یہ ٹھیک ہوگیا لیکن پھر دوبارہ یہ شدید کھجلی سے بہت بے چینی محسوس ہوتی ہے بال سفید بھی ہورہے ہیں اور ہم تینوں بہنوں کے بال کافی زیادہ جھڑ رہے ہیں اور کمر اور پیٹ میں درد ہوتا ہے۔ مولوی صاحب نے بتایا بھی تھا کہ یہ سب آپ لوگوں پر جادو کرانے کی وجہ سے ہے۔ میری ان بیماریوں کا حل تجویز کریں۔

اور خواب میں دو تین سال قبل ہم نے دیکھا کہ والد صاحب کی شکل کا ایک اور آدمی ہے لیکن قد میں کچھ کم ہے وہ والد صاحب کو سلام کرتا ہے لیکن

میں اس سے پوچھتی ہوں تو وہ جواب نہیں دیتا ہے وہ خواب میں ہم لوگوں کے ساتھ ناشتہ بھی کرتا ہے جب میں والد صاحب سے کہتی ہوں کہ یہ کون ہے تب والد صاحب خواب میں ہی اشارہ سے چپ رہنے کو کہتے ہیں اور ہماری بہن دیکھتی ہے کہ کون عجیب شکل کا آدمی جو بوڑھا ہے الٹی طرف ہو کر نماز پڑھتا ہے جب وہ کہتی ہے کہ گھر میں سب کو بول دیں گے وہ دھمکاتا بھی ہے اس کے خیال میں آتا ہے کہ یہ جنات ہے۔ ہماری چھوٹی بہن خواب میں چھپکلی بھی دیکھتی ہے جس کی وجہ سے آج کل اس کی طبیعت پھر خراب رہنے لگی ہے یہ خواب میں دیکھتی ہے کہ کوئی گڑیا گڈا گاڑ رہا ہے۔

ہماری بہنوں نے دو مرتبہ اپنی آنکھوں سے کوئی سائل کو ہمارے گھر سے دیکھ کر کچھ بولتا ہے جیسے کسی سے کچھ بات کر رہا ہو دیکھا جب کہ ہم لوگوں کو کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ لیکن سائل کو پتہ نہیں کیا نظر آ رہا تھا۔ یہ ہماری بہن نے چھت پر لگے بانس کے پردے کے اندر سے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔

(۳) ہمارا تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارا بھائی جو ہم دونوں بہنوں سے چھوٹا ہے (MBBS) کیا ہے اور آگے MD اور M.S کا امتحان پوری تیاری سے دیتا ہے لیکن کامیابی کیوں نہیں مل رہی ہے۔ اب وہ مایوس ہو گیا ہے۔

آپ سے التجا ہے اس کی کامیابی کے لئے دعا کریں اور اس کا بھی حل تجویز کر دیں تا کہ یہ کامیاب ہو کر دوسروں کی مدد کر سکے۔ آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ جناتوں اور جادو بندش سے اپنے آپ کو اور گھر کے سارے افراد کو اور ساتھ ہی مکان کو ان مشکلات سے نجات دلانے کے لئے میری مدد کریں اور میرے گھر کا ہر کونہ پوری طرح میری مدد کریں اور میرے گھر کا ہر کونا پوری طرح ان اثراتوں سے صاف ہو جائے اس کیلئے دعائیں اور نقش جو بھی اس کا حل ہے مجھے بھیج دیں تا کہ ہمیں ان چیزوں سے گھر کے اندر اور باہر دونوں طرف سے نجات مل سکے اور میں اس حل سے دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا سکوں اور جادو کا کاٹ بھی کر دیں۔

ہماری ایک چھوٹی بہن ہے اس کو پہلے بھی پیٹ میں درد رہتا تھا اور اینٹھن ہوتا تھا کافی ماہر ڈاکٹروں کے علاج کے بعد وہ بالکل ٹھیک ہو گئی لیکن پھر سے اس کے پیٹ میں اینٹھن شروع ہو گیا ہے۔ اس کی بھی مدد کریں۔

(۵) سب سے چھوٹی بہن اس کی کمر میں اور پیٹ میں شدید درد رہتا ہے دعا کریں۔ اگلے سال امی بھی کافی بیمار ہو گئی تھیں انہیں ہارٹ کی بیماری ہو گئی ہے اور ساتھ ہی پتھری بھی ہے تو پتھری کا آپریشن ہو گیا لیکن ہارٹ کے لئے ڈاکٹر باہر لے جانے کے لئے کہہ رہے ہیں اور کئی مرتبہ انہیں چکر بھی آ رہا تھا۔ جب بندش کی کاٹ کروا دی تب وہ چکر کی بیماری ٹھیک ہو گئی لیکن ہم لوگوں کی بیماری خون کے بوند وغیرہ گرنے کے بعد سے دوبارہ شروع ہو گئی ہے کچھ ایسا وظائف اور نقش دیں کہ جادو بندش بیماری ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے اور ہمارے لئے دعاؤں اور طب نبویؐ سے کوئی دوا تجویز کریں کہ سر کی یہ شدید کھجلی اور بال سفید ہونا ٹھیک ہو جائے اور جھڑنا بھی۔ ہم تینوں بہنوں کے بال بہت زیادہ گر رہے ہیں اور دوا بھی ایسی تجویز کریں کہ ہمیں آسانی سے مل سکے اور دعا بھی بتائیں۔

اور ایک اہم بات میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ طلسماتی دنیا میں آپ لوگوں کے مسائل کا حل تجویز کرتے ہیں ان دعاؤں اور نقش کو دوسرے پریشان حال لوگ پڑھ سکتے ہیں اس کی اجازت ہے یا نہیں۔ اس کا استعمال سب لوگ کر سکتے ہیں یہ بھی بتا دیں۔

جواب

آپ اوپری اثرات کا شکار ہیں اور ان ہی اثرات کی وجہ سے آپ کی شادیوں میں رکاوٹیں پڑ رہی ہیں۔ آپ کے خط کو حرف بہ حرف ہم نے پڑھا اور آپ کی دلجوئی اور تسلی کے لئے حرف بہ حرف ہم اس کو نقل کر رہے ہیں لیکن ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آئندہ آپ مختصر خط لکھنے کی ذمہ داری نبھائیں۔ طویل خطوں کا پڑھنا ہماری مصروف ترین زندگی میں بہت دشوار ہوتا ہے پھر ان طویل خطوں کو چھاپنا بھی ایک مسئلہ ہے۔ آپ دیکھ رہی ہیں کہ روحانی ڈاک کا کالم محدود کالم ہے اور ہمارے پاس جواب طلب خطوط کا ایک انبار رہتا ہے۔ طویل خطوں کی اشاعت دوسرے خطوں کو جواب سے محروم کر دیتی ہے اس لئے آئندہ اپنے مدعا کو کم الفاظ میں بیان کریں۔

اثرات سے بچنے کے لئے نیز رکاوٹوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے ہم آپ کیلئے بہت آسان عمل تجویز کر رہے ہیں اگر آپ نے اس کی پابندی کر لی تو آپ کی تمام رکاوٹیں انشاء اللہ ختم ہو جائیں گی اور آپ کو آسیبی اثرات سے بھی چھٹکارا مل جائے گا۔

چالیس دن کا یہ عمل ہے۔ روزانہ آپ صبح کو نماز فجر کے بعد سے نماز اشراق تک سورۂ یٰسین کی تلاوت کریں۔ چاشت کے بعد سے نماز ظہر تک آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں۔ نماز ظہر کے بعد آپ سورۂ مزمل کی اور نماز عصر کے بعد سورۂ احزاب کی تلاوت کریں۔ ہر سورت کے اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ نماز ظہر سے پہلے جس وقت آپ سورۂ بقرہ کی تلاوت کریں اس وقت ایک جگ پانی کا بھر کر اپنے سامنے رکھ لیں۔ تلاوت سے فارغ ہونے کے بعد اس پانی پر دم کر لیں پھر اس پانی کا نصف حصہ اپنے گھر کی چار دیواری پر چھڑک دیں اور نصف حصہ پی لیں اور اپنے گھر والوں کو پلا دیں۔ عشاء کی نماز کے بعد چاروں سمت کسی سے اذان دلوائیں۔ قرآن حکیم کی سورتوں کی تلاوت کسی سے بھی کرا سکتی ہیں اور خود بھی کر سکتی ہیں لیکن رات کو اذان کسی مرد سے

دلوائیں سب سے پہلے مغرب کی طرف رخ کرکے اذان دینی ہے پھر مشرق کی طرف رخ کرکے پھر شمال کی طرف اور آخر میں مغرب کی طرف رخ کرکے اذان دیں اور اذان کے بعد تین مرتبہ تالیاں بجادیں۔

اس کے ساتھ مندرجہ ذیل آیات لکھ کر آپ خود بھی اپنے گلے میں ڈال لیں اور اپنی بہنوں کے گلے میں بھی ڈال دیں۔ ان آیات کو باوضو ہو کر لکھیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ○ آخر میں ہم آپ سے یہ گزارش کرتے ہیں کہ حالات کتنے بھی ابتر اور پراگندہ کیوں نہ ہو۔ کسی بھی صاحب ایمان مرد یا عورت کو امید کا دامن نہیں چھوڑنا چاہئے اور یقین رکھنا چاہئے کہ ایک نہ ایک دن آسمان تقدیر پر چھائے ہوئے بدنصیبی کے بادل چھٹ جائیں گے اور اللہ کی رحمتوں کو آفتاب طلوع ہوگا۔ دن کیسے بھی ہوں وہ خوشی کے ہوں یا غم کے گزر ہی جاتے ہیں اور اس فانی دنیا کی ہر چیز فانی ہے اگر خوشیاں فانی ہیں تو دکھ اور درد بھی فنا ہونے والے ہیں۔ بے شک موسم گرما کے مقابلے میں موسم سرما کی راتیں سرد اور طویل ہوتی ہیں لیکن وہ بھی گزر ہی جاتی ہیں اور صبح کا سورج پھر طلوع ہوتا ہے۔ اندھیرے چھٹ جاتے ہیں اور اجالے ہر طرف بکھر جاتے ہیں۔ اس لئے ہر انسان کو یہ یقین رکھنا چاہئے کہ اس کے مصائب کیسے بھی ہوں اور کتنے بھی ہوں ایک دن انہیں فنا کے گھاٹ اترنا ہے اور ایک دن مشکلوں کی جگہ آسانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ کبھی خزاں کبھی بہار، کبھی رات کبھی دن، کبھی اندھیرے کبھی اُجالے، کبھی دکھ کبھی سکھ، کبھی اضطراب کبھی اطمینان یہی نظام قدرت ہے اور اسی کا نام دنیا ہے۔

رودراکش کیا ہے

سوال از: محمد علی بشیر اختر ———— بھاگل پور

(۱) میرا اسم اعظم کیا ہے۔

(۲) میرے نام کے عدد کیا ہیں اور ان سے کس طرح فائدہ حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(۳) ہمارا روحانی زائچہ بنوادیجئے۔

(۴) ایک منہ والا رودراکش کیا ہے۔؟

جواب

آپ کا خط بہت طویل تھا اس لئے ہم نے اس کو حذف کردیا۔

آپ نے اپنے اوصاف حمیدہ کی تفصیل سے ہمیں آگاہ کیا ہے خوشی ہوئی کہ آپ میں اتنی صفات موجود ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو اچھے اچھے کام کرنے کی توفیق عطا کر رکھی ہے۔ آئندہ کے لئے آپ سے یہ عرض ہے کہ اپنی نیکیوں کا تذکرہ کسی سے نہ کریں۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں وہ سب ایک دفتر میں ریکارڈ ہو رہا ہے۔ اور ایک دن وہ آپ کے سامنے آئے گا۔ انشاءاللہ اس پر آپ کا اجر مرتب ہوگا۔ بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ نیکی کرکے انسان کو بھول جانا چاہئے اور گناہ کرکے یاد رکھنا چاہئے تاکہ کسی نہ کسی وقت توبہ مانگی جائے۔ آپ جو کچھ کر رہے ہیں اس کے بارے میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو شرف قبولیت عطا کرے اور آپ کو مزید نیکیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ جہاں تک حج کا معاملہ ہے تو یہ صرف بندے کی طلب پر منحصر نہیں ہے بلکہ انسان اسی وقت دیار حبیب میں پہنچتا ہے جب طلب ادھر سے بھی ہو۔ لیکن بندے کی طلب بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہے اور اس پر اجر و ثواب مرتب ہوتا ہے۔ آپ اپنی خواہش اور طلب کو برقرار رکھیں انشاءاللہ عنقریب آپ کو مکہ و مدینہ کی زیارت نصیب ہوگی۔ آپ کی تمام نیکیوں میں سب سے اہم نیکی یتیم بچے کی پرورش ہے اور اگر یہ بچہ آپ کے زیر نگرانی اسی طرح پروان چڑھتا رہا اور آپ نے اس کی دینی تربیت بھی حتی المقدور کردی تو سمجھئے کہ یہی ایک نیکی آپ کو رضاء خداوندی کی بیش بہا دولتوں سے سرفراز کرے گی۔ پرورش تو بہت بڑی بات ہے اگر کوئی شفقت و محبت سے کسی یتیم بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دے تو اس کے بالوں کے بقدر نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھ دی جاتی ہیں اور اتنے گناہ اس کے معاف کردیئے جاتے ہیں۔

آپ کا مفرد عدد ۷ ہے۔ آپ کا اسم اعظم "یاحلیم" ہے۔ عشاء کی نماز کے بعد ۸۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔

اگر آپ کو اپنا روحانی زائچہ بنوانا ہو تو اس کیلئے پانچ سو روپے کا منی آرڈر کریں۔ اپنا نام، اپنی والدہ کا نام، اپنی بیوی کا نام اور اپنی تاریخ پیدائش، منی آرڈر کوپن پر لکھیں یا پھر الگ سے پوسٹ کارڈ پر لکھیں اور اپنا پتہ صاف صاف تحریر فرمائیں۔ رودراکش ایک قدرتی پھل ہے اور اس کے بے شمار فوائد تجربات سے ثابت ہیں اس کو اللہ کی نعمت سمجھنا اور یہ سمجھ کر کہ اس میں جو بھی تاثیر اور افادیت ہے اللہ کی پیدا کردہ ہے اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ بہت سے لوگ اس کو ہندوؤں کی چیز سمجھتے ہیں حالانکہ اس کو اللہ ہی نے پیدا کیا ہے اور دوسری نعمتوں کی طرح یہ بھی اللہ کی پیدا کردہ ایک نعمت ہے اگر کسی چیز کا استعمال بہ کثرت کوئی قوم کرتی ہو تو وہ چیز اس قوم کے لئے مخصوص نہیں ہوجاتی۔ مثلاً ہندوؤں کے پنڈت اور سادھو لوگ زرد رنگ کے کپڑے کو از راہ عقیدت استعمال کرتے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ زرد رنگ کے کپڑے کا استعمال مسلمانوں کے لئے ناجائز ہوگیا۔

رودراکش کو ہم ایک عمل کے ذریعہ ہی مؤثر بنانے کی کوشش کرتے ہیں لیکن ہمارا اپنا یقین ہر حال میں یہی ہوتا ہے کہ دنیا کی ہر چیز اسی وقت فائدہ پہنچاتی ہے جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے بفضل خداوندی انسان کی قسمت بدل جاتی ہے اللہ کے فضل سے یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت

جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے، اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے ایک منہ والا ردراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے۔ یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اسکا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا ردراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے۔ جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے۔ ایک منہ والا ردراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا۔ اس ردراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے۔ یہ اللہ کی ایک نعمت ہے اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

شائقین اس نمبر پر رابطہ قائم کریں۔ 9897648829

۱۳ حروف صوامت سے متعلقہ منازل کا ذکر کیا جاچکا ہے۔اب ہر ہر منزل قمر کی الگ الگ تفصیل بیان کی جاتی ہے تاکہ حروف صوامت سے متعلق اعمال کرنے میں آسانی رہے اور یہ اندازہ رہے کہ کس حرف کی کونسی منزل ہے اور اس منزل کے اثرات اس بچے پر جو اس منزل میں پیدا ہوا ہو کیا پڑتے ہیں نیز چاند کی منزلوں میں کام کرنے کی تاثیر کیا ہوتی ہے۔

حروف صوامت کا سب سے پہلا حرف **الف** ہے اور چاند کی سب سے پہلی منزل شرطین ہے۔اس منزل کا برج حمل ہے اور ستارہ مریخ ہے۔

چاند جب منزل شرطین میں داخل ہوتا ہے تو اس وقت دنیا میں جلال اور جوش وخروش کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔دنیا میں اس بات کا اندیشہ رہتا ہے کہ لوگ باہم دست وگریباں ہوں گے، فتنہ وفساد پھیلے گا، اختلافات کی آگ بھڑکے گی اور ظلم وزیادتی کا بازار گرم ہوگا، یہ وقت دشمن کو زیر کرنے کے لئے مؤثر ثابت ہوتا ہے۔اس وقت اس طرح کے اعمال انجام دینے چاہئیں جو دشمنوں کو مقہور کرنے کے لئے ہوں۔یہ وقت عاملین کے نزدیک غیر مبارک مانا گیا ہے اس لئے تجربہ کار لوگ اس وقت میں دشمنوں کو برباد کرنے کے عملیات کرتے تھے اور ایسے نقوش تیار کرتے تھے جو منفی ہوں۔جو بچہ اس منزل کے وقت پیدا ہوتا ہے وہ بالعموم شریر ہوتا ہے اور لڑائی جھگڑا اس کی فطرت میں داخل ہوتا ہے۔اس وقت کی نحوست سے بچنے کے لئے اسم ذات ''یااللہ'' جتنی بار پڑھ سکتے ہوں پڑھیں۔

حروف صوامت کا دوسرا حرف **ح** ہے۔اس حرف کی منزل نثرہ ہے۔یہ چاند کی آٹھویں منزل ہے۔جب چاند منزل نثرہ میں نزول کرتا ہے تو باذن اللہ ایسی روحانیت نازل ہوتی ہے کہ جس سے اس دنیا میں بغض، عداوت، طناطنی، اخلاق رذائل سر ابھارتے ہیں۔اس وقت اگر اعمال شر کو ترجیح دی جائے تو بہت جلد ان کے نتائج سامنے آجاتے ہیں۔جو بچہ اس وقت پیدا ہوتا ہے اس کی زندگی میں مشکلات بہت آتی ہیں۔چاند کی یہ منزل منفی طلسمات اور بد دعاؤں کے لئے خاص درجہ رکھتی ہے سفلی عاملین اسی منزل کے وقت اپنے اعمال سرانجام دیتے ہیں۔اس وقت شیطانی قوتیں بطور خاص ان عاملین کی مدد کرتی ہیں۔جو لوگ اس منزل کی نحوست سے محفوظ رہنا چاہیں تو ان کو چاہئے کہ ''یاحیُ یاحمیدُ'' کا ورد بہ کثرت کریں۔

حروف صوامت کا تیسرا حرف **د** ہے یہ حرف دبران سے تعلق رکھتا ہے۔ اور منزل دبران چاند کی چوتھی منزل ہے۔جب چاند اس منزل میں آتا ہے تو دنیا میں فتنہ وفساد اور جنگ وجدال کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو بچہ اس وقت پیدا ہوتا ہے وہ بالعموم بیمار رہتا ہے اور اس کی زندگی میں اڑچنیں بہت آتی ہیں اور زندگی کا زیادہ تر حصہ عسرت اور تنگی میں گزرتا ہے۔اس منزل کی نحوست دور کرنے کے لئے ''یادائم یادیانُ'' کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔

حروف صوامت کا چوتھا حرف **ر** ہے۔یہ حرف منزل نعائم سے تعلق رکھتا ہے۔منزل نعائم چاند کی بیسویں منزل ہے۔چاند جب اس منزل میں آتا ہے تو اس عالم میں ایک طرح کی روحانیت پیدا ہوتی ہے۔عمل تسخیر، عمل رزق اور عمل کیمیا وغیرہ اس وقت بہت جلد کامیابی سے ہمکنار ہوجاتے ہیں۔جو بچہ اس وقت پیدا ہوتا ہے وہ سعید اور نیک بخت ہوتا ہے اور اسے زندگی میں ہر قدم پر کامیابی ملتی ہیں۔اس منزل کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کے لئے ''یارؤُف یارحیمُ'' کا ورد بہ کثرت کرنا چاہئے۔

حروف صوامت کا پانچواں حرف **س** ہے۔اس حرف کا تعلق منزل غفرہ سے ہے۔منزل غفرہ چاند کی پندرہویں منزل ہے۔چاند جب اس منزل میں آتا ہے تو اس عالم میں محبت، رحمت، حسن اخلاق ظاہر ہوتے ہیں۔اس وقت اچھے اعمال انجام دینے چاہئیں اور محبت وتسخیر کے تعویذوں کے لئے اس وقت کی قدر کرنی چاہئے۔تمام بیماریوں کے لئے نقوش اس وقت مؤثر ثابت ہوتے ہیں اور اللہ کے حکم سے ان کے نتائج جلد برآمد ہوتے ہیں لیکن اس منزل کی سعادتوں کے باوجود اس وقت پیدا ہونے والا بچہ غیر مبارک ہوتا ہے اور اس میں اخلاق رذیلہ بہ کثرت موجود ہوتے ہیں۔اس منزل کی سعادتوں سے بہرہ ور ہونے کیلئے اور اس منزل کے منفی اثرات سے بچنے کے لئے ''یاسلام

یاسمیعُ" بہ کثرت پڑھنا چاہئے۔

حروف صوامت کا چھٹا حرف [illegible] ہے۔ اس حرف کا تعلق منزل قلب سے ہے۔ منزل قلب چاند کی اٹھارہویں منزل ہے۔ چاند جب اس منزل میں آتا ہے تو اللہ کے فضل وکرم سے نیک اعمال کی بہاریں ہر طرف نظر آتی ہیں۔ اس وقت اپنے دفاع کے لئے ہتھیار خریدنے چاہئیں۔ اس وقت جانوروں کو پالنے کی شروعات کرنی چاہئے کھیتی باڑی اور باغات لگانے کے لئے یہ وقت بہت موزوں ہوتا ہے۔ آپریشن کے لئے بھی اس وقت کو مبارک مانا گیا ہے لیکن جو بچہ اس منزل میں پیدا ہوتا ہے وہ بالعموم ریاکار ہوتا ہے۔ اس منزل کے اثرات سے بہرہ ور ہونے کے لئے بہ کثرت "یَاصَبُورُ" کا ورد کرنا چاہئے۔

حروف صوامت کا ساتواں حرف [illegible] ہے۔ اس حرف کا تعلق منزل طرفہ سے ہے۔ منزل طرفہ چاند کی نویں منزل ہے۔ جب چاند اس منزل میں آتا ہے تو دنیا کے حالات ابتر ہوتے ہیں اور ہر طرف خرابیاں سر اُبھارتی ہیں اس وقت اچھے اعمال انجام نہیں دینے چاہئیں۔ اس وقت کسی افسر سے ملاقات کرنا یا اپنے دوست یا محبوب سے اظہار محبت کرنا حکمت عملی کے خلاف ہے۔ یہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ انسان اگر سب سے الگ تھلگ رہے تو بہتر ہے کیونکہ اس وقت کی ملاقاتیں اچھے نتائج پیدا نہیں کرتیں۔ اس وقت پیدا ہونے والا بچہ نیک فطرت نہیں ہوتا۔ اس منزل کی نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لئے "یَاطَاهِرُ" کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔

حروف صوامت کا آٹھواں حرف [illegible] ہے۔ اس حرف کا تعلق منزل زبانا سے ہے۔ منزل زبانا چاند کی سولہویں منزل ہے۔ چاند جب اس منزل میں پہنچتا ہے تو ایک خاص قسم کی روحانیت کا نزول دنیا میں ہوتا ہے اور اللہ کی رحمتیں عمومی طور پر اس عالم کا مظہر بنتی ہیں۔ موذی جانوروں کے کاٹے کا علاج اس وقت اگر کیا جائے تو ایک دم نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جو بچہ اس منزل میں پیدا ہوتا ہے وہ نیک اور سعادت مند ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے خوش حال زندگی گزارتا ہے۔ اس منزل کی سعادتیں اپنے دامن میں سمیٹنے کے لئے "یَاعَلِیمُ یَاعَظِیمُ" کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔

حروف صوامت کا نواں حرف [illegible] ہے۔ یہ حرف منزل زہرہ سے متعلق ہے۔ منزل زہرہ چاند کی گیارہویں منزل ہے۔ چاند جب اس منزل میں پہنچتا ہے تو اللہ کی طرف سے ایسی روحانیت پیدا ہوتی ہے جس سے رزق میں زبردست اضافہ ہوتا ہے۔ اس وقت رزق کی فراوانی کے نقوش تیار کرنے چاہئیں۔ اس وقت کسی بھی طرح کی خرید وفروخت بالخصوص جائیداد خریدنا، باغ خریدنا، نیا لباس پہننا بہتر ہے۔ جو بچہ اس منزل میں پیدا ہوتا ہے وہ محبوب خلائق ہوتا ہے۔ اس وقت "یَاکَرِیمُ یَاکَافِیُ" بہ کثرت پڑھنا چاہئے۔

حروف صوامت کا دسواں حرف [illegible] ہے۔ اس حرف کا تعلق منزل صرفہ سے ہے۔ منزل صرفہ چاند کی بارہویں منزل ہے۔ چاند جب اس منزل میں پہنچتا ہے تو درمیانے درجہ کی سعادت نازل ہوتی ہے۔ جو بچہ اس منزل میں پیدا ہوتا ہے وہ عمومی طور پر خوش نصیب نہیں ہوتا۔ اس کی زندگی میں نشیب وفراز بہت آتے ہیں اور اسے عمر بھر طرح طرح کی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ اس منزل کے منفی اثرات سے محفوظ رہنے کے لئے "یَالَطِیفُ" زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے۔

حروف صوامت کا گیارہواں حرف [illegible] ہے۔ یہ حرف منزل عوا سے تعلق رکھتا ہے۔ منزل عوا چاند کی تیرہویں منزل ہے۔ چاند جب اس منزل میں پہنچتا ہے تو اس میں ایسی روحانیت پیدا ہوتی ہے جو علم کا ذوق طبیعت میں اُبھارتی ہے۔ اس وقت اگر دریا کا سفر شروع کیا جائے تو بہت سے فائدے ہوسکتے ہیں۔ جو بچہ اس وقت پیدا ہوتا ہے اس کو دنیا میں شہرت نصیب ہوتی ہے اور وہ زمانہ بھر میں مقبول ہوتا ہے اس وقت "یَامَالِکُ یَامُغْنِیُ" کا ورد بہ کثرت کرنا چاہئے۔

حروف صوامت کا بارہواں حرف [illegible] ہے۔ یہ حرف منزل ہنعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ منزل ہنعہ چاند کی چھٹی منزل ہے۔ چاند جب اس منزل میں پہنچتا ہے تو دنیا میں رحمتوں اور سعادتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اس وقت محبت اور تسخیر کے اعمال کرنے چاہئیں۔ اس وقت حکام اور افسروں کے پاس جانے سے کامیابی ملتی ہے۔ اس وقت عمومی ملاقات سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس وقت تمام بیماریوں سے متعلق نقوش بھی اللہ کے فضل سے کارگر ہوتے ہیں۔ اس وقت "یَاوَهَّابُ یَاوَدُودُ" بہ کثرت پڑھنا چاہئے۔

حروف صوامت کا تیرہواں حرف [illegible] ہے۔ یہ حرف منزل ہقعہ سے تعلق رکھتا ہے۔ منزل ہقعہ چاند کی پانچویں منزل ہے۔ جب چاند اس منزل میں پہنچتا ہے تو متوسط درجہ کی کیفیت اس دنیا میں رہتی ہے۔ اس وقت اعمال خیر اور اعمال شر دونوں طرح کے اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ جو بچہ اس منزل میں پیدا ہوتا ہے وہ متوسط درجے کا ہوگا اور اس کی زندگی بھی متوسط درجے کی رہے گی۔ اس وقت "یَاهَادِیُ" کا ورد زیادہ سے زیادہ کرنا چاہئے۔

حروف صوامت سے استفادہ کرنے کے لئے تمام منازل قمری کی اس تفصیل کو ذہن نشین کرلینا چاہئے یا اس کو کہیں نوٹ رکھنا چاہئے تاکہ بوقت ضرورت اس سے استفادہ کیا جاسکے۔ یوں تو اس دنیا کی ہر ہر نعمت اپنی جگہ اہم ہے اور انعام ربانی میں شامل ہے لیکن حروف صوامت کا بھی ایک خاص مقام ہے جو لوگ روحانی میدان کے شہسوار ہیں اور روحانیت کی ابجد سے بھی واقف ہیں انہیں حروف صوامت کی ہمہ گیری کا اندازہ ہے۔ ہمیں اللہ کی ہر ہر نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اللہ کی ہر ہر نعمت سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

۹۹۹۹۹۹

قسط نمبر: ۳۸

کرشماتِ جَفرُ

حسن الہاشمی
فاضل دارالعلوم دیوبند

فتح وکامرانی کا ایک مؤثر ترین فارمولہ

یہ فارمولہ قرآن حکیم کی ۵ آیات پر مشتمل ہے۔ وہ پانچ آیات یہ ہیں۔

اِنَّا فَتَحنَا لَکَ فَتحًا مُّبِینًا۔ (آیت نمبر: ایک، سورۂ فتح)

رَبَّنَا افْتَحْ بَیْنَنَا وَبَیْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْن۔
(آیت نمبر: ۸۹، سورۂ اعراف)

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب۔ (آیت نمبر: ۱۳، سورۂ صف)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل۔ (آیت نمبر: ۱۷۳، سورۂ آل عمران)

نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر۔ (آخری آیت سورۂ حج)

پہلی آیت کے اعداد ۱۲۳۳ ہیں۔ اس کا نقش مربع آبی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو نقش نمبر: ایک سمجھیں۔

۷۸۶

۳۱۴	۳۰۰	۳۰۸	۳۱۱
۳۰۷	۳۱۲	۳۱۳	۳۰۱
۳۰۹	۳۰۶	۳۰۲	۳۱۶
۳۰۳	۳۱۵	۳۱۰	۳۰۵

دوسری آیت کے اعداد ۳۱۰۹ ہیں۔ اس آیت کا نقش مربع آبی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو نقش نمبر: ۲ سمجھیں۔

۷۸۶

۷۸۳	۷۶۹	۷۷۷	۷۸۰
۷۷۶	۷۸۱	۷۸۲	۷۷۰
۷۷۸	۷۷۵	۷۷۱	۷۸۵
۷۷۲	۷۸۴	۷۷۹	۷۷۴

تیسری آیت کے اعداد ۱۳۰۲ ہیں۔ اس آیت کا نقش مربع آبی چال سے حسب قاعدہ اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو نقش نمبر ۳ سمجھیں۔

۷۸۶

۳۳۱	۳۱۸	۳۲۵	۳۲۸
۳۲۴	۳۲۹	۳۳۰	۳۱۹
۳۲۶	۳۲۳	۳۲۰	۳۳۳
۳۲۱	۳۳۲	۳۲۷	۳۲۲

چوتھی آیت کے اعداد ۴۵۰ ہیں۔ اس آیت کا نقش مربع آبی چال سے اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو نقش نمبر: ۴ سمجھیں۔

۷۸۶

۱۱۸	۱۰۵	۱۱۲	۱۱۵
۱۱۱	۱۱۶	۱۱۷	۱۰۶
۱۱۳	۱۱۰	۱۰۷	۱۲۰
۱۰۸	۱۱۹	۱۱۴	۱۰۹

پانچویں آیت کے اعداد ۸۲۴ ہیں۔ اس آیت کا نقش مربع آبی چال سے اس طرح بنے گا۔ اس نقش کو نقش نمبر: ۵ سمجھیں۔

۷۸۶

۲۱۲	۱۹۸	۲۰۵	۲۰۹
۲۰۴	۲۱۰	۲۱۱	۱۹۹
۲۰۷	۲۰۳	۲۰۰	۲۱۴
۲۰۱	۲۱۳	۲۰۸	۲۰۲

ان پانچوں آیات کے اعداد کا مجموعہ یہ ہے۔

۱۲۳۳
۳۱۰۹
۱۳۰۲
۴۵۰
۸۲۴
۶۹۱۸

ان میں سے ۶۵ وضع کئے ۶۵

۶۸۵۸

نقش مخمس اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۳۷۱	۱۳۹۶	۱۳۹۰	۱۳۸۴	۱۳۷۷
۱۳۸۵	۱۳۷۸	۱۳۷۲	۱۳۹۲	۱۳۹۱
۱۳۹۳	۱۳۸۷	۱۳۸۱	۱۳۷۹	۱۳۷۳
۱۳۸۰	۱۳۷۴	۱۳۹۴	۱۳۸۸	۱۳۸۲
۱۳۸۹	۱۳۸۳	۱۳۷۶	۱۳۷۵	۱۳۹۵

اس نقش مخمس کی چال یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

اب اس فارمولہ کا صحیح طریقہ سمجھئے۔اس فارمولہ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کونماز فجر کے بعد اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۱۲۳۳مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ درود شریف پڑھیں۔اس کے بعد نقش نمبر ایک بنا کر آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں اور نقش مخمس کے پانچ خانے پر کرلیں۔

ظہر کی نماز کے بعد رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَاَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۳۰۱۹مرتبہ پڑھیں۔اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش نمبر دو کولکھ کر آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں اس کے بعد نقش مخمس کے ۶ سے ۱۰ خانے پر کرلیں۔

عصر کی نماز کے بعد نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ ۱۳۰۲مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش نمبر:۳ کولکھ کر آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں اس کے بعد نقش مخمس کے پانچ خانے ۱۱سے ۱۵تک پُر کرلیں۔

مغرب کی نماز کے بعد حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش نمبر:۴ کولکھ کر آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں اس کے بعد نقش مخمس کے پانچ خانے ۱۶ سے بیس تک پُر کرلیں۔

عشاء کی نماز کے بعد نِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۸۲۴مرتبہ پڑھیں اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش نمبر:۵ کولکھ کر آٹے میں گولی بنا کر رکھ لیں۔اس کے بعد نقش مخمس کے ۵ خانے ۲۱ سے ۲۵ تک پُر کرلیں نقش مکمل ہوگیا۔نقش کے چاروں طرف پانچوں آیات اس طرح لکھ دیں۔آیت نمبر:ایک کواوپر، آیت نمبر:دوکو بائیں طرف، آیت نمبر:تین کو نیچے، آیت نمبر:چارکو دائیں طرف اور آیت نمبر:پانچ کو سب سے نیچے لکھ دیں۔اس نقش کو پیک کر کے رکھ دیں۔اگلے دن نماز فجر کے بعد حق تعالیٰ کے ان صفات اسماء کے اعداد برآمد کریں۔

"یااللہ"	۶۶
"یافتاح"	۴۸۹
"یاحق"	۱۰۸
"یاوکیل"	۶۶
"یامولیٰ"	۸۶
میزان	۸۱۵

اس کے بعد طالب کے اعداد مع والدہ نکالیں اور مذکورہ اعداد میں شامل کر کے نقش مخمس بنائیں اور ان دونوں نقش کو جو جمعرات کو بنایا گیا تھا اور جو جمعہ کو بنایا گیا ہے دونوں کو ہرے کپڑے میں پیک کرا کر طالب کے دائیں بازو پر بندھوائیں اور طالب کو چاہئے کہ آٹے کی پانچوں گولیاں اسی دن عصر کے بعد دریا میں ڈلوادیں۔انشاء اللہ ہر طرح کی مہم میں زبردست کامیابی ملے گی اور فتوحات اور کامرانیاں ہر ہر قدم پر عطا ہوں گی یہ فارمولہ مقدمات میں کامیابی، الیکشن میں کامیابی اور اسی طرح کی دوسری مہمات میں سرخروئی حاصل کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

علم الاعداد

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

شوہر اور بیوی کی حیثیت سے اپنا جائزہ لیں

ایک: جن لوگوں کی تاریخ پیدائش یکم، ۱۰، ۱۹ یا ۲۸ ہوتی ہے۔ ان کا مفرد عدد ایک ہوتا ہے۔ ایک کا عدد سنجیدگی اور متانت کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ جن لوگوں کا مفرد عدد ایک ہوتا ہے وہ ازدواجی زندگی میں راہ اعتدال پر گامزن رہتے ہیں اور افراط وتفریط سے خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک عدد والے لوگ اچھے شوہر ثابت ہوتے ہیں اور اپنی بیوی کے ذمہ داری سے حقوق ادا کرتے ہیں۔ ایک عدد والی بیویاں بھی شوہر پرست ہوتی ہیں لیکن ان میں ایک طرح کی انا ہوتی ہے۔ اور کبھی کبھی یہ انا ان کی ازدواجی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہے۔

دو: جو لوگ ۲، ۱۱، ۲۰ یا ۲۹ / تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں۔ ان کا مفرد عدد ۲ ہوتا ہے۔ یہ لوگ متلون مزاج ہوتے ہیں۔ شادی سے پہلے ان کی بے راہ روی کا خطرہ ہوتا ہے لیکن شادی کے بعد ان کی زندگی اور چال چلن میں ایک طرح کا ٹھہراؤ آجاتا ہے۔ ۲ عدد کی خواتین میں بھی استحکام نہیں ہوتا۔ یہ کسی بھی وقت ڈانواڈول ہوسکتی ہیں۔

تین: جو لوگ ۳، ۱۲، ۲۱ یا ۳۰ تاریخ کو پیدا ہوتے ہیں ان کا مفرد عدد ۳ ہوتا ہے۔ ۳ عدد والے لوگ طاقت ور ہوتے ہیں لیکن یہ لوگ حد سے زیادہ حساس ہوتے ہیں اور معمولی معمولی باتوں کا بہت اثر لیتے ہیں۔ ۳ عدد کے لوگ بھی اپنی بیوی کے ساتھ بہتر انداز میں نباہ کرتے ہیں اور حتی الامکان ناقدری سے بچتے ہیں۔ ۳ عدد کی خواتین اگرچہ من چلی طبیعت کی مالک ہوتی ہیں لیکن بڑی حد تک یہ شوہر پرست ہوتی ہیں لیکن اپنے مزاج کے خلاف یہ کچھ بھی برداشت نہیں کرتیں۔

چار: جو لوگ ۴، ۱۳، ۲۲ یا ۳۱ تاریخ میں پیدا ہوئے ہوں ان کا مفرد عدد ۴ ہوتا ہے۔ ۴ عدد کے لوگ مضبوط شخصیت کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ جنسی طور پر بھی پرجوش ہوتے ہیں۔ ان کے ساتھ عورتیں مطمئن زندگی گزارتی ہیں۔ ۴ عدد کی خواتین بھی جذباتی مزاج رکھتی ہیں اور جذباتی طور پر اپنے شوہر سے پیار کرتی ہیں۔ ۴ عدد والی خواتین اور ۴ عدد والے مرد ازدواجی زندگی خوش گوار گزارتے ہیں اور اپنے رفیق حیات کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

پانچ: ۵، ۱۴ اور ۲۳ تاریخ میں پیدا ہونے والے لوگوں کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے۔ ۵ عدد والے لوگ جنسی طور پر بہت جذباتی اور پرجوش ہوتے ہیں لیکن ان لوگوں میں وفا کا فقدان ہوتا ہے۔ یہ آسانی سے اپنی زندگی میں کوئی بھی راستہ بدل لیتے ہیں۔ یہ کاروباری ذہن کے لوگ ہوتے ہیں اور ان کی مصروفیات کا زیادہ تر حصہ کاروبار میں خرچ ہوتا ہے اور کاروباری اعتبار سے یہ بہت چست و چالاک ہوتے ہیں۔ ۵ نمبر کی خواتین کے نظریات اگرچہ مستحکم ہوتے ہیں اور بیوی کی حیثیت سے ان کا مزاج وفاداری لئے ہوئے ہوتا ہے لیکن یہ بھی راستہ بدلنے میں دیر نہیں کرتا البتہ کردار ان کا ٹھوس ہوتا ہے۔

چھ: جو لوگ ۶، ۱۵ یا ۲۴ کو پیدا ہوتے ہیں ان کا مفرد عدد ۶ ہوتا ہے۔ ۶ عدد کا تعلق اگرچہ ستارہ زہرہ سے ہے اور زہرہ محبت کا ستارہ ہے اس حساب سے ۶ عدد والے محبت کرنے والے، محبت والے لوگ ہونے چاہئیں لیکن ہمیشہ ایسا نہیں ہوتا کہ ۶ عدد والے محبت کے خوگر ہوں۔ البتہ دیکھنے میں یہ آیا ہے کہ اگر ۶ عدد والے کی شادی ۹ عدد والے سے ہوجائے تو پھر جوڑی خوب جمتی ہے اور دونوں طرف سے گرم جوشی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ عموی طور پر ۶ عدد والے سرد مزاج کے لوگ ہوتے ہیں اور محبت کے معاملے میں بہت محتاط ہوتے ہیں۔

۶ عدد والے مرد اور عورت تقریباً یکساں مزاج کے ہوتے ہیں اور انہیں محبت کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ جب تک ان میں محبت کی تحریک پیدا نہ کی جائے تب تک یہ محبت کے معاملے میں سرد بنے رہتے ہیں حالانکہ ان کی شخصیت جاذب نظر ہوتی ہے لیکن خود یہ دوسروں کی طرف اقدام کرنے سے گریز کرتے ہیں۔

سات: جو لوگ ۷، ۱۶، یا ۲۵ کو پیدا ہوتے ہیں ان کا مفرد عدد ۷ ہوتا ہے۔ ۷ عدد والے لوگ روحانیت سے بہرہ ور ہوتے ہیں لیکن مخالف جنس کی طرف ان کا میلان ہوتا ہے اور محبت کے معاملے میں یہ اچھے خاصے جذباتی ہوتے ہیں۔ ۷ عدد والے لوگوں میں خواہ وہ مرد ہوں یا عورت وفا پرستی ہوتی ہے۔ اور یہ لوگ اپنے شریک حیات کے ساتھ بہتر انداز میں نباہ کرتے ہیں ان میں رقابت کا جذبہ حد سے زیادہ ہوتا ہے۔ حساس ہوتے ہیں اس لئے بدگمانی کا جلدی شکار ہوجاتے ہیں لیکن یہ جس سے بھی محبت کرتے ہیں ٹوٹ کر کرتے ہیں۔ ۷ عدد والوں کی ازدواجی زندگی بالعموم خوش حال گزرتی ہے۔

آٹھ: ۸، ۱۷، اور ۲۶ تاریخ کو پیدا ہونے والوں کا عدد ۸ ہوتا ہے۔ ۸ عدد والے لوگ اگرچہ محبت کے معاملے میں گرم جوش ہوتے ہیں لیکن ان کے بارے میں لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ ان میں محبت کا جذبہ موجود نہیں ہے۔ دراصل ۸ عدد کے لوگ گھٹیا پن اور سستے پن سے دور رہتے ہیں اور زندگی کے میدان میں بالخصوص محبت کے معاملے میں بہت احتیاط سے قدم اٹھاتے ہیں یہ پکے وفادار ہوتے ہیں لیکن بہت جلدی کسی سے متأثر نہیں ہوتے انہیں اپنی طرف مائل کرنے میں خاصی دیر لگتی ہے لیکن یہ جب مائل ہو جاتے ہیں تو پھر جلدی سے روگردانی نہیں کرتے۔

۸ عدد کی خواتین بھی شوہر پرست ہوتی ہیں اور اپنی حکمت عملی سے شوہر کے دل پر راج کرتی ہیں۔

نو: ۹، ۱۸، اور ۲۷ تاریخ میں پیدا ہونے والے لوگوں کا عدد ۹ ہوتا ہے ۔۹ عدد والے لوگ محبت پرست ہوتے ہیں بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ محبت ان کی کمزوری ہوتی ہے تو شاید یہ مبالغہ نہیں ہوگا۔ یہ اچھے خاصے دل پھینک ہوتے ہیں اور کسی بھی وقت کوئی بھی غلط فیصلہ کر گزرتے ہیں۔ ۹ عدد کے لوگوں میں محبت کا احساس اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ انہیں بدنامی اور رسوائی کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ لیکن ان کی خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ کسی سے دانستہ بے وفائی نہیں کرتے۔ ان کی زندگی میں اُتار چڑھاؤ بہت آتے ہیں اور اکثر و بیشتر انہیں اپنے جذباتی مزاج کی وجہ سے بہت سی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑتا ہے۔

۹ عدد کے لوگوں کی ازدواجی زندگی محبت سے بھرپور ہوتی ہے۔ ۹ عدد کی خواتین بھی محبت کے معاملے میں فیاض ہوتی ہیں اور دل کھول کر محبت کرتی ہیں اگر ۹ عدد کے مرد کی شادی ۹ عدد کی عورت سے ہو جائے تو پھر عمر بھر وہ دونوں محبت سے سرشار نظر آئیں گے اور محبت ہی ان کا اوڑھنا بچھونا بن کر رہ جائے گی ۹ عدد کے لوگوں کی جوڑی ۶ اور ۳ عدد والے لوگوں سے بھی جمتی ہے۔

●●●●●●●●

علم النقوش

قسط نمبر: ۱۳

حسن الہاشمی

نقش یازدہ

اس نقش کو کہتے ہیں جس کے دائیں سے بائیں اور اوپر سے نیچے خانوں کی تعداد ۱۱ ہو، ۱۲۱ ہوتی ہے۔ اس نقش کے اعداد طبعی ۶۷ ہیں۔ اس نقش کو پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۶۶۰ گھٹا کر باقی اعداد کو ۱۱ سے تقسیم کر دیں اور خارج قسمت کو خانہ اول میں رکھ کر چال چلتے رہیں۔ نقش خانہ ۱۲۱ میں جا کر مکمل ہو جائے گا۔ ۱۱ سے تقسیم کے بعد اگر تقسیم برابر نہ ہو اور ایک باقی رہے تو خانہ ۱۱۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔

اگر ایک باقی رہے تو خانہ ۱۱۱ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۲ باقی رہے تو خانہ ۱۰۰ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۳ باقی رہے تو خانہ ۸۹ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۴ باقی رہے تو خانہ ۷۸ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۵ باقی رہے تو خانہ ۶۷ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۶ باقی رہے تو خانہ ۵۶ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۷ باقی رہے تو خانہ ۴۵ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۸ باقی رہے تو خانہ ۳۴ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۹ باقی رہے تو خانہ ۲۳ میں ایک کا اضافہ کریں۔
اگر ۱۰ باقی رہے تو خانہ ۱۲ میں ایک عدد کا اضافہ کریں۔

نقش ۱۱×۱۱ کی چال یہ ہے۔

۶۶	۵۳	۴۰	۲۷	۱۴	۱	۱۲۰	۱۰۷	۹۴	۸۱	۶۸
۶۷	۶۵	۵۲	۳۹	۲۶	۱۳	۱۱	۱۱۹	۱۰۶	۹۳	۸۰
۷۹	۷۷	۶۴	۵۱	۳۸	۲۵	۱۲	۱۰	۱۱۸	۱۰۵	۹۲
۹۱	۷۸	۷۶	۶۳	۵۰	۳۷	۲۴	۲۲	۹	۱۱۷	۱۰۴
۱۰۳	۹۰	۸۸	۷۵	۶۲	۴۹	۳۶	۲۳	۲۱	۸	۱۱۶
۱۱۵	۱۰۲	۸۹	۸۷	۷۴	۶۱	۴۸	۳۵	۳۳	۲۰	۷
۶	۱۱۴	۱۰۱	۹۹	۸۶	۷۳	۶۰	۴۷	۳۴	۳۲	۱۹
۱۸	۵	۱۱۳	۱۰۰	۹۸	۸۵	۷۲	۵۹	۴۶	۴۴	۳۱
۳۰	۱۷	۴	۱۱۲	۱۱۰	۹۷	۸۴	۷۱	۵۸	۴۵	۴۳
۴۲	۲۹	۱۶	۳	۱۱۱	۱۰۹	۹۶	۸۳	۷۰	۵۷	۵۵
۵۴	۴۱	۲۸	۱۵	۲	۱۲۱	۱۰۸	۹۵	۸۲	۶۹	۵۶

دیکھئے اس نقش کی میزان ہر طرف سے برابر آرہی ہے۔ دیکھئے ہر سطر کا ٹوٹل ۶۷۱ آئے گا۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ نقش اسم کہلاتا ہے۔ یہ نقش دوسرے نقوش کے مقابلے میں زباں بندی کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے اور اللہ کے فضل سے اس کے نتائج بہت جلد برآمد ہوتے ہیں۔ اس نقش کو ایسی ساعتوں میں لکھنا چاہئے جن ساعتوں میں منفی کام کرنا مؤثر ثابت ہوتا ہے۔ مثلاً زحل اور مریخ کے مقابلے کے وقت یا دو ستاروں کی تربیع کے وقت یا جب چاند برج عقرب میں ہو یا اماوس کا وقت چل رہا ہو وغیرہ۔

اس نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام مع اسم والدہ کے لکھنے چاہئیں جن کی زبان بندی کرنی ہو۔ نقش لکھنے کے بعد زمین میں دبانا چاہئے۔ قبرستان کی زمین میں دبانا بہتر ہے۔

اگر اس نقش کو مثبت کام کے لئے استعمال کریں تو اس وقت لکھیں جب ستارے کو شرف حاصل ہو، شرف قمر، شرف شمس اور شرف زہرہ کے وقت اس کی روحانیت بہت بڑھ جاتی ہے اور اس نقش میں حد سے زیادہ تاثیر پیدا ہو جاتی ہے۔ فتح مندی کے لئے کسی مقابلے میں کامیابی کے لئے یا اپنی قوت بڑھانے کے لئے اس نقش کو تیار کرنے کیلئے اپنے گلے میں ڈالیں یا اپنی کمر پر باندھیں۔ بہر کیف نقش یازدہ ایک خاص تاثیر والا نقش ہے اور اس نقش کو خاص کام کے لئے لکھنا چاہئے۔
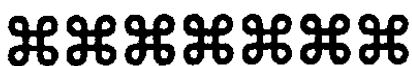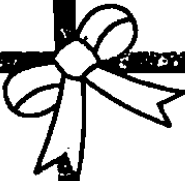
⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘
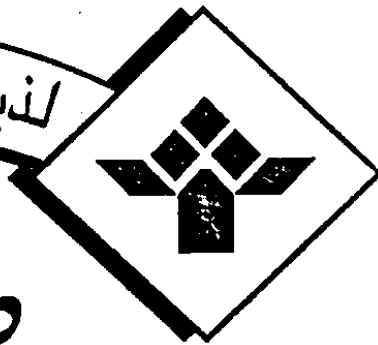
برج جدی کا عرصہ حکومت	۲۲ر دسمبر تا ۱۹ر جنوری
برج جدی کا منسوبی کوکب	زحل
برج جدی کے منسوبی حروف	غ، ج، گ
برج جدی والوں کیلئے خوش قسمت اعداد	۵، ۶، ۸
برج جدی والوں کیلئے خوش قسمت پتھر	نیلم، ہیرا
برج جدی والوں کیلئے خوش قسمت دن	بدھ، جمعہ، ہفتہ
برج جدی والوں کیلئے خوش قسمت رنگ	نیلا، سفید، زرد

سال ۲۰۰۸ء ایک نظر میں

یہ سال آپ کے لئے پچھلے سالوں کی نسبت، بہت بہتر ثابت ہوگا۔ آپ جو اپنے آپ کو پچھلے سالوں میں کمزور اور بے بس محسوس کر رہے تھے وہ کیفیت اب بالکل ختم ہو جائے گی۔ آپ کے رُکے ہوئے کام پورے ہونے لگیں گے۔ آپ کا دھیان اپنی اعلیٰ تعلیم کو مکمل کرنے کی طرف جائے گا اور آپ سنجیدگی کے ساتھ اس کو مکمل کرنے کے بارے میں سوچیں گے۔ اس بات کو ذہن میں رکھ لیں کہ آپ کو محنت کرنا پڑے گی اور بغیر محنت کے آپ کو کچھ نہ ملے گا اس کے علاوہ ذاتی حوالے سے آپ اپنے آپ کو بہت بہتر محسوس کریں گے۔ جو گھٹن آپ کو محسوس ہوتی رہی ہے وہ اب آپ کو نہ ملے گی۔ آپ کو کام کے حوالے سے کچھ مشکلات پیش آئیں گی، کچھ پرانے مسائل بھی آپ کو تنگ کریں گے۔ ایک چیز اور جس سے آپ کو چھٹکارا ملے گا وہ ہوں گے آپ کے بڑھتے ہوئے اخراجات۔ آپ کے اخراجات کنٹرول میں آجائیں گے۔ آپ ذاتی حوالے سے اپنے آپ کو بہتر سمجھیں گے اور چاہے حالات کیسے بھی کیوں نہ ہوں آپ کی سوچ مثبت ہی رہے گی۔ آپ کو آسان ذرائع سے آمدنی کے حصول میں زیادہ مشکلات نہ پیش آئیں گی۔ آپ کی خوش خوراکی بھی بڑھ جائے گی جس سے آپ کا وزن بڑھ سکتا ہے لہٰذا اس سلسلے میں احتیاط سے کام لیں۔ ایک احتیاط آپ کو لازمی کرنا پڑے گی اور وہ یہ ہے کہ آپ کے خفیہ دشمن آپ کے سر پر سوار ہونے کی کوشش کریں گے اور آپ کے لئے مسائل پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔ آپ اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ خوش نصیب نہ سمجھئے اور ایسے اقدامات سے گریز کریں جو آپ کی اوقات سے باہر کے ہوں۔ جو آسانیاں آپ کو مل رہی ہیں ان کے ساتھ ہی اس وقت کو گزاریں۔

سال ۲۰۰۸ء میں آپ کیلئے عملیاتی وروحانی راہنمائی

اپریل میں ہونے والا اشرف شمس اور جولائی میں ہونے والا اوج شمس آپ کے لئے یہ موقع لے کر آرہا ہے کہ آپ اپنے وراثتی مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج شمس بنواسکتے ہیں۔ اپریل میں ہونے والا اشرف زہرہ اور جون میں ہونے والا اوج زہرہ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنے معاشرتی قد میں اضافہ کے لئے لوح شرف، اوج زہرہ بنوائیں۔ ماہ جون میں ہونے والا اوج مریخ آپ کو یہ موقع فراہم کر رہا ہے کہ آپ اپنی خواہشات کے حصول اور زمین جائیداد کے حصول کے حوالے سے لوح اوج مریخ بنوائیں۔ اگست میں ہونے والا اشرف عطارد اور نومبر میں ہونے والا اوج عطارد آپ کو یہ موقع دے رہا ہے کہ آپ اپنی اعلیٰ تعلیم کے مسائل کے حل کے لئے لوح شرف، اوج عطارد بنوائیں۔

آپ ان تمام الواح نورانی کو بنوانے کے لئے پورے یقین واعتماد کے ساتھ ادارہ "طلسماتی دنیا" سے رجوع کر سکتے ہیں۔

ماہ جنوری

اس ماہ میں آپ کو معاشرے میں اپنی عزت ووقار کو محفوظ کرنے کے لئے اخراجات کرنا ہوں گے، یہ کچھ تحفے اور تحائف کی شکل میں ہوں گے۔ آپ آسان ذرائع سے آمدنی نہ حاصل کر پائیں گے بلکہ الٹا نقصان کروا بیٹھیں گے۔ ذاتی حیثیت میں آپ اپنے آپ کو طاقتور محسوس کریں گے اور اپنے کاموں کو بہتر طریقے سے سرانجام دیں گے۔ روپیہ کمانے کے لئے آپ کو اپنے دماغ کا استعمال کرنا پڑے گا۔ اس ماہ میں آپ پر کام کی کافی ذمہ داریاں رہیں گی اور آپ کے لئے کام سے جان چھڑانا آسان نہ رہے گا۔ اپنے ساتھی کام کرنے والوں کے ساتھ آپ کا جھگڑا رہے گا۔ آپ کو ان کی معاونت نہ مل سکے گی۔ آپ کی جو بھی خواہشات ہوں گی وہ تکلیف اٹھا کر ہی پوری ہوں گی۔

سعد تاریخیں	۲، ۷، ۱۶، ۳۰	نحس تاریخیں	۵، ۱۲، ۱۹

ماہ فروری

اس ماہ میں آپ اپنے آپ کو بہتر محسوس کریں گے، طبیعت آرام پسندی

کی طرف مائل رہے گی، آپ اپنی شخصیت کو جاذب نظر بنانے کے لئے کافی اقدامات کریں گے۔ آسان روپیہ کمانے کا جو موقع آپ کو اب ملے گا وہ اس سے پہلے نہ ملا ہوگا، اس عرصے میں آپ کو روپیہ کی صحیح اہمیت کا اندازہ ہوگا، آپ اپنے مالی معاملات پر کافی توجہ دیں گے اور اس بات کی کوشش کریں گے کہ آپ زیادہ تر جائز اور باوقار طریقے سے کمائیں۔ عقل، زبان اور رابطوں کی وجہ سے ہی آپ کافی کچھ کمائیں گے، آپ کا دھیان بھی اس طرف لگا رہے گا کہ آپ زیادہ سے زیادہ کس طرح کما سکتے ہیں، کام کا بوجھ آپ پر ویسے کا ویسا ہی رہے گا۔

سعد تاریخیں	۴،۱۳،۲۶	نحس تاریخیں	۱،۸،۱۵،۲۸

ماہ مارچ

اس ماہ میں آپ کو آمدنی کا حصول آسانی کے ساتھ ہوگا، آپ آسان ذرائع سے تو کمائیں گے مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ آپ کو اپنے روزگار سے بھی خوب اچھی آمدنی ہوگی، آپ کا دھیان اس طرف رہے گا کہ آپ کیسے اردگرد کے لوگوں پر اپنا رعب جھاڑ سکتے ہیں، آپ کی یہ ہی کوشش رہے گی کہ آپ دوسروں کو اپنی اہمیت کا احساس دلا سکیں، آپ کو اردگرد کے ماحول سے خوب پذیرائی ملے گی، آپ کے رشتہ دار کچھ اپنی انا میں رہیں گے اور اس کی وجہ سے آپ کے تعلقات ان سے کچھ بگڑ جائیں گے، آپ کو بیرون دنیا کے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، جو لوگ بھی آپ سے تعلق جوڑنا چاہیں گے وہ اپنی ماریں گے زیادہ اور آپ کی سنیں گے کم، شریک حیات کا رویہ بھی آپ کے ساتھ تعاون آمیز نہ ہوگا۔

سعد تاریخیں	۲،۱۱،۱۵،۲۲،۲۹	نحس تاریخیں	۶،۱۳،۲۷

ماہ اپریل

آپ کے گھر کا ماحول کچھ سے تھوڑا زیادہ انا بھرا رہے گا، گھر کا ہر فرد ہی اس بات کی کوشش کرے گا کہ گھر میں اس کا حکم چلے، مگر اس کے ساتھ ہی ساتھ ایک دوسرے کے لئے پیار کا جذبہ بھی رہے گا، آپ اپنے گھر کو خوبصورت اور دیدہ زیب بنانے کی کوشش کریں گے، گھر میں ایسا سامان لایا جائے گا، کہ جو خوبصورت بھی ہو اور اس کے ساتھ ساتھ شاندار بھی لگتا ہو، آپ کی یہ خواہش رہے گی کہ دوسرے آپ کے لائے ہوئے سامان کی تعریف کریں، آپ کام سے زیادہ کھیل کود میں اپنا دماغ لگائیں گے، اس کے علاوہ اگر آپ تخلیقی کاموں میں مصروف رہیں گے تو آپ کو اس کا بھی اچھا پھل ملے گا، آپ کو شریک حیات کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانے کی ضرورت ہے، کیونکہ آپ دونوں کے خراب تعلقات معاملے میں بگاڑ تو پیدا کر سکتے ہیں اور کچھ نہیں۔

سعد تاریخیں	۷،۱۱،۲۰،۲۵	نحس تاریخیں	۳،۹،۲۳،۳۰

ماہ مئی

اس ماہ میں آپ کی توجہ گھر سے ہٹ کر فالتو کاموں کی طرف لگی رہے گی آپ اس بات کو بھی اہمیت دیں گے کہ دوسرے اس بات کو سمجھیں کہ آپ کو بھی آرام کی ضرورت ہے اور آپ کو بھی تفریح کرنے کا حق ہے، والدین کی صورت میں آپ اس بات کو اہمیت دیں گے کہ آپ کے بچوں کے معاملات اور معمولات ٹھیک چل رہے ہیں یا نہیں، آپ کو دئے جانے والے کام ایسے نہ ہوں گے کہ آپ کو ان کے لئے جسمانی مشقت اٹھانی پڑے بلکہ آپ کو حاضر دماغی سے کام لے کر اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنا پڑے گا، اس سلسلے میں آپ کو دوسروں کے ساتھ رابطے بھی کرنا پڑیں گے اور درمیانی لوگوں سے بھی کام لینا پڑے گا، آپ کو مشترکہ مالی معاملات میں مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

سعد تاریخیں	۴،۸،۱۷،۲۳	نحس تاریخیں	۶،۲۰،۲۷

ماہ جون

اس ماہ میں آپ دوسروں کے ساتھ رابطوں میں مشغول رہیں گے، آپ کو ایسے کام کرنے کو ملیں گے جن کی وجہ سے آپ کی عزت میں اضافہ ہوگا، آپ کی یہ خواہش ہوگی کہ آپ کے کام کو جانا جائے اور اس حوالے سے آپ کو مانا بھی جائے، معاشرے کے معززین کو آپ کے ساتھ کام کرنا پڑے گا اور یوں ان کی آپ کے ساتھ شمولیت آپ کی عزت میں اضافہ کا باعث ہوگی، اس ماہ کے آخر میں آپ کی شادی کی بات چل نکلے گی، اس بات کا امکان ہے کہ آپ کی بات طے ہو جائے اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ لوگ معاشرے میں اچھا مقام رکھتے ہوں گے، آپ کو اپنے مشترکہ مالی معاملات کے حوالے سے مسائل رہیں گے، اگر آپ نے قرضہ لیا ہوا ہے کہ تو آپ سے واپسی کا تقاضہ شروع کر دیا جائے گا۔

سعد تاریخیں	۱،۵،۱۲،۱۹،۲۸	نحس تاریخیں	۳،۱۶،۲۳،۳۰

ماہ جولائی

اس ماہ میں آپ کی شادی اور شادی شدہ زندگی بہت زیادہ نمایاں رہیں گی، آپ کا شریک حیات طاقت پکڑے ہوئے ہوگا اور آپ کے لئے یہ بات ممکن نہ رہے گی کہ آپ اس کو اہمیت نہ دیں، آپ سے ملنے والے لوگ بھی ایسے ہوں گے کہ جو اپنے حلقہ میں عزت رکھتے ہوں گے، آپ کا دھیان اس بات پر لگا رہے گا کہ آپ کس طرح ان لوگوں سے ملتے ہیں یا وہ لوگ آپ سے کس طرح پیش آتے ہیں، ایسے لوگ بھی آپ کو ملیں گے جو کافی ذہین ہوں گے، آپ کو دوسروں سے روپیہ کا حصول مشکل نہ لگے گا کیونکہ لوگ آسانی سے دیدینگے

آپ کو جو مشکلات پہلے پیش آرہی تھیں وہ اب آپ کو نہ پیش آئیں گی، آپ کے قانونی معاملات آپ کے لئے اہم ہو جائیں گے اور اس حوالے سے آپ کو مشکلات بھی پیش آئیں گی۔

سعد تاریخیں	۲،۱۱،۱۶،۲۶،۳۰	نحس تاریخیں	۱۴،۲۱،۲۸

ماہ اگست

اس ماہ میں آپ کو دوسروں سے روپیہ لینے میں آسانی رہے گی اور آپ کی توجہ اس بات پر رہے گی کہ آپ کے مشترکہ مالی معاملات کس طرح بہتر انداز میں چل سکتے ہیں، اگر آپ بینک یا کسی مالیاتی ادارہ سے لین دین کرنا چاہتے ہیں تو اس میں آپ کو آسانی رہے گی، آپ کے بیرون ملک سے متعلقہ معاملات دوسروں کی وجہ سے آگے بڑھیں گے، آپ کو درمیانی واسطہ ڈھونڈنا پڑے گا، تب ہی جا کر آپ کے کام ہوں گے، آپ کا دھیان اپنی اعلیٰ تعلیم کو مکمل کرنے کی طرف لگا رہے گا، اس ماہ میں کچھ عرصہ آپ کو بیرون ملک سے متعلقہ معاملات تنگ کریں گے اور آپ کو شدت پسندی سے کام لینا پڑے گا، آپ مذہبی شدت پسندی میں مبتلا رہیں گے اور اس وجہ سے دوسرے لوگوں کے ساتھ لڑائی مول لیں گے۔

سعد تاریخیں	۸،۱۳،۲۲،۲۶	نحس تاریخیں	۱۰،۱۸،۲۴

ماہ ستمبر

اس ماہ میں آپ کے لئے آپ کے مذہبی اور اعلیٰ تعلیم کے معاملات بہت اہم رہیں گے، اگر آپ پہلے توجہ نہ دے رہے تھے تو اب آپ کا دل چاہے گا کہ دوسرے لوگ جانیں کہ آپ کیا کام کر رہے ہیں اگر آپ کے کوئی قانونی معاملات ایسے ہیں جو ابھی تک حالت التوا میں پڑے ہوئے تھے تو آپ کو اب ان کو نمٹا لینا چاہئے، اپنے سے رتبے میں بڑے لوگوں کے ساتھ آپ کے تعلقات ٹھیک نہ رہیں گے، اگر آپ ان کو اپنے حق میں کرنا چاہتے ہیں تو آپ کو چاہئے کہ ان کو تحفے تحائف دے کر خوش کریں اگر آپ ان کو کام کے حوالے سے کوئی اچھی اسکیم دے پائے تو وہ اس سے بھی خوش ہوں گے، آپ پر پڑنے والی ذمہ داریاں مختلف نوعیت کی ہوں گی، آپ کو اپنے آپ کو سب کے لئے تیار رکھنا چاہئے۔

سعد تاریخیں	۵،۱۰،۱۹،۲۳	نحس تاریخیں	۷،۱۴،۲۱

ماہ اکتوبر

اس ماہ میں آپ کے لئے اہم بات یہ ہو جائے گی کہ لوگ آپ کو آپ کے کام سے پہچانیں، بڑے صحیح معنوں میں بڑے ہونے کا حق ادا کریں گے، آپ لوگوں کو بتانا چاہیں گے کہ اللہ نے آپ کو کیسا رتبہ دیا ہے، لیکن اس بات کو ذہن میں رکھ لیں کہ آپ کو ان کا انا بھرا رویہ ماننا پڑے گا، اگر آپ نے ان کو نہ مانا تو پھر آپ کے لئے مسائل پیدا ہو جائیں گے، آپ کی خواہشات آسانی کے ساتھ پوری ہوں گی، آپ کے عزیز اور بڑے بھائی آپ کے ساتھ پیار سے پیش آئیں گے، اس ماہ میں آپ کی زیادہ تر توجہ اس بات پر رہے گی کہ آپ اپنے معاشرتی قد کو کیسے بلند کر سکتے ہیں اور پھر آپ اس کے لئے اسکیمیں بھی بنائیں گے۔

سعد تاریخیں	۲،۷،۱۶،۲۰،۳۰	نحس تاریخیں	۵،۱۲،۱۸

ماہ نومبر

اس ماہ میں آپ کی خواہشات آسانی کے ساتھ پوری ہو جائیں گی اور آپ اپنی خواہشات کے حوالے سے اسکیمیں بھی بنائیں گے آپ کے لئے یہ بات اہم ہو جائے گی کہ لوگ آپ کی خواہشات کا احترام کر رہے ہیں یا نہیں؟ اس ماہ کے پہلے نصف حصے میں آپ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے خوب زور بھی لگائیں گے، اس وجہ سے آپ مختلف لوگوں سے لڑائی بھی مول لیں گے، آپ اپنے عزیز ترین لوگوں کو بھی اس سلسلے میں نہ بخشیں گے، آپ کے اخراجات اس ماہ سے بڑھنے لگیں گے، کچھ عرصہ تک تو اخراجات کرنے کی رفتار بڑھ جائے گی، کسی ویران جگہ پر اکیلے جانے کی کوشش آپ کو حادثے کا شکار بنا سکتی ہے اگر آپ نے کسی این جی او کو جوائن کیا ہوا ہے تو آپ اس کے حوالے سے کافی کام کریں گے۔

سعد تاریخیں	۴،۱۳،۱۷،۲۶	نحس تاریخیں	۱،۹،۱۵،۲۹

ماہ دسمبر

سال کا یہ آخری ماہ بھی آپ کے اخراجات میں کوئی خاص کمی لے کر نہ آ رہا ہے، زیادہ تر اخراجات آپ اپنی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے کریں گے، آپ کے خفیہ دشمن اس عرصہ میں بڑے متحرک رہیں گے، آپ کے خاندان والے بھی ان کا ساتھ دیں گے اور یوں آپ کی پریشانیوں میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا، آپ کے خلاف اسکیمیں بھی بنائی جائیں گی مگر سب سے اچھی بات یہ ہوگی کہ جو بھی آپ کے خلاف جانے کی کوشش کرے گا اس کا منصوبہ طشت از بام ہو جائے گا، یوں آپ کے خلاف پلنے والی سازش آپ کے سامنے آ جائے گی، ذاتی حیثیت میں آپ ایسے رویہ کا مظاہرہ کریں گے کہ جو نہ بہت اچھا ہوگا اور نہ بہت برا ہوگا، اپنی عقل سے کام لے کر آپ اپنے کافی سے زیادہ مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

سعد تاریخیں	۱،۱۰،۱۴،۲۳،۲۹	نحس تاریخیں	۶،۱۲،۲۶

خواتین

اس سال میں آپ کے لئے قدرت نے آسانیاں پیدا کردی ہیں، آپ کے گھر کا نظام ٹھیک چلنا شروع ہوجائے گا، آپ کو ہر کام میں اللہ کی مدد حاصل ہوگی اور آپ کے بگڑے ہوئے کام بھی سنورنے لگ جائیں گے، ان ساری باتوں سے یہ نہ سمجھ بیٹھئے گا کہ آپ کے کام جھٹ پٹ ہونے لگ جائیں گے آپ اس بات کو بھی اپنے ذہن میں رکھیں کہ آپ نے اخراجات کو ضرورت سے زیادہ نہیں بڑھانا ہے کیونکہ یہ آپ کے لئے مسائل پیدا کردیں گے، آپ کی گفتگو کا انداز بھی بہتر ہوجائے گا اور آپ مذہب کی طرف بھی راغب ہوں گی۔

ہر مقصد کے لئے چھ قفل

یہ عمل ہمارے بزرگوں کی خاص عطا ہے اور یہ عمل سینہ بہ سینہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے واسطے سے تمام ارباب چشت سے گذرتا ہوا چودھویں صدی کے اولیاء تک پہنچا ہے اور لاکھوں حضرات نے اس عمل سے استفادہ کیا ہے۔ یہ ایک دولت بیکراں ہے جسے ہم مخزن العجائب کے قارئین تک پہنچار ہے ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان چھ قفل کو اپنے پاس رکھے اور رات کو سوتے وقت ان کو پڑھنے کا معمول بنائے وہ تمام آسیبی اثرات سے، جادو کے حملوں سے اور تمام امراض سے بفضل خداوندی محفوظ رہے، بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جس شخص کے نرینہ اولاد نہ ہوتی ہو تو اس شخص کو چاہئے کہ جب بیوی کے حمل قرار پائے تو یہ چھ قفل پانی پر دم کرکے ایک مہینے تک اس کو یہ پانی پلادے، انشاء اللہ لڑکا ہی پیدا ہوگا، یہی پانی اگر دردِ زہ کے وقت کسی عورت کو پلادیں تو بچہ آسانی سے پیدا ہو جائے۔

اگر کسی کا مال چوری ہو گیا ہو تو یہ چھ قفل کسی تالہ پر پڑھ کر اس تالہ کو بند، یا میں ڈال دے تو اللہ کے فضل وکرم سے چوری ہوا سامان مل جائے یا چور پکڑا جائے۔

یہ چھ قفل پڑھ کر اگر آسیب زدہ مکانوں پر دم کردیں تو اس کو آسیب سے نجات مل جائے، حافظے کی مضبوطی کے لئے یہ چھ قفل روزانہ پڑھ کر بچے کے دونوں کانوں میں دم کریں۔ انشاء اللہ چند دنوں بعد حافظہ قوی ہو جائے گا، اس عمل کو اکیس روز تک جاری رکھیں۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ خواب میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو تو اس کو چاہئے کہ چاند کی تین تاریخ سے روزانہ باوضو رات کو سوتے وقت یہ چھ قفل پڑھے اور کسی سے بات کئے بغیر سو جائے۔ بستر وغیرہ پاک صاف ہوں اور رات کو خوشبو لگا کر سوئے، اس عمل کو سات روز تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ ان سات دنوں ہی میں سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی۔

مستجاب الدعوات ہونے کے لئے یہ چھ قفل روزانہ مغرب کی نماز کے بعد پڑھے اور اپنے پاس لکھ کر رکھے، رزق حلال کی پابندی رکھے۔ انشاء اللہ جو بھی دعا کرے گا قبول ہوگی۔

وہ چھ قفل یہ ہیں۔

قفل نمبر-۱ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ.

قفل نمبر-۲ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الْخَلَّاقِ الْعَلِيْمِ الَّذِىْ ، لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ.

قفل نمبر-۳ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ، وَ الْبَصِيْرُ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَلِيْمُ الْبَصِيْرُ.

قفل نمبر-۴ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ، اَلَّذِىْ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْغَنِيُّ الْقَدِيْرُ.

قفل نمبر-۵ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ.

قفل نمبر-۶ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ وَّهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ الْعَلِيْمُ، وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ.

قضائے حاجت کا طریقہ

اگر کسی حاجت کو پورا کرنا ہو تو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے تین راتوں تک یہ نماز پڑھیں۔ نماز کا طریقہ یہ ہے کہ نصب شب کے بعد اپنی خواہش اور حالت کو ذہن میں رکھتے ہوئے چار رکعات کی نیت باندھیں۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سومرتبہ وَ اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ، پڑھیں۔ دسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سومرتبہ اَلَا اِلَی اللّٰهِ تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ. پڑھیں۔ تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد سو مرتبہ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ پڑھیں اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سومرتبہ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا پڑھیں نماز سے فارغ ہونے کے بعد سجدے میں جا کر سومرتبہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ

اَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھیں پھر تہدے سے سراٹھا کر اپنی خواہش اور حاجت کے لئے دعا کریں۔ انشاء اللہ خواہش اور حاجت جو کچھ بھی ہوگی پوری ہوگی۔

دفینہ معلوم کرنے کے لئے

اگر یہ معلوم کرنا ہو کہ دفینہ گھر کے کس حصے میں ہے اس کا طریقہ یہ ہے کہ چالیس دن تک روزانہ چالیس مرتبہ سورۂ شمس پڑھیں اور اجوائن پر دم کریں۔ اجوائن دو سو گرام لیں، چالیس دن کے بعد اس اجوائن کو گھر کے چاروں کونوں میں یا کسی کمرے کے چاروں کونوں میں ڈال دیں جہاں دفینہ کا شبہ ہو۔ لیکن اُس کمرے سے کل سامان باہر کر دیں۔ کمرے کی زمین کو خالی کر دیں۔ اجوائن چھڑکنے کے بعد تین دن تین رات تک کمرہ بند رکھیں۔ دفینہ جس جگہ ہوگا اجوائن وہاں سمٹ جائے گی۔

دفینہ نکالنے کے لئے

قرآن حکیم کی مندرجہ ذیل آیت کو دس کاغذوں پر لکھیں۔ چالیس کاغذ کے ٹکڑوں کو کمرے کے چاروں کونوں میں دبا دیں۔ چالیس ٹکڑوں کو گھر کے چاروں کونوں میں لٹکا دیں۔ کاغذ کا ایک ٹکڑا تازے پانی سے دھو کر اس پانی کو کمرے کے چاروں کونوں میں چھڑک دیں اور ایک ٹکڑا صاحب مکان اپنے گلے میں ڈال لے، اسی آیت کو چالیس مرتبہ پڑھ کر اجوائن پر دم کرے۔ تین دن تک کمرے میں دھونی دیں۔ انشاء اللہ دفینہ جس جگہ ہوگا زمین پھٹ جائے گی۔ اس کے بعد حسب دستور دفینہ نکال لیں۔ آیت یہ ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ زَعَمَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا قُلْ بَلٰى وَ رَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرٌ.

دشمنوں کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے دشمن ذلیل و خوار ہوں اور اسے اپنے تمام دشمنوں پر غلبہ نصیب ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ بعد نماز عصر اس دعا کو تین مرتبہ پڑھیں: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ سَخِّرْ لِیْ اَعْدَائِیْ كَمَا سَخَّرْتَ الرِّيْحَ لِسُلَيْمَانَ ابْنِ دَاؤدَ عليه السلام وَ لَيِّنْهُمْ لِیْ كَمَا لَيَّنْتَ الْحَدِيْدَ لِدَاؤدَ عليه السلام وَ ذَلِّلْهُمْ لِیْ كَمَا ذَلَّلْتَ فِرْعَوْنَ لِمُوْسٰى عليه السلام وَ قَهِّرْهُمْ لِیْ كَمَا قَهَّرْتَ اَبَاجَهْلٍ لِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عليه وسلم وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ سَلَّمَ بِحَقِّ كٓهٰيٰعٓصٓ وَ بِحَقِّ حٰمٓ عٓسٓقٓ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ، صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ، صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ، صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ، صُمٌّ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ، وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

مشکلات سے نجات کے لئے

انسان کسی بھی طرح کی مشکل کا شکار ہو مثلاً کسی بیماری میں یا کسی مقدمہ میں یا کسی لڑائی جھگڑے میں یا غربت و افلاس میں پھنسا ہوا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس فارمولہ پر عمل کرے۔ انشاء اللہ چند ہفتوں میں محسوس کرے گا کہ وہ مشکلات سے نجات پا رہا ہے۔ فارمولہ یہ ہے۔

ہفتے کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یا قاضی الحاجات پڑھے۔

اتوار کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یا مفتح الابواب پڑھے۔

پیر کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یا مسبب الاسباب پڑھے۔

منگل کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِكَ اَسْتَغِيْثُ پڑھے۔

بدھ کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پڑھے۔

جمعرات کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَام پڑھے۔

جمعہ کے دن نماز فجر کے بعد سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ پڑھے۔

یہ فارمولہ بہت عجیب و غریب ہے۔ اس عمل کے ذریعہ ہزاروں انسانوں نے مشکلات سے مقدمات سے اور غربت و افلاس سے نجات پائی ہے۔ ایمان و یقین کے ساتھ فارمولہ پر عمل کریں اور خدا کی قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

فراخی رزق کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی روزی میں وسعت اور فراخی پیدا ہو تو اس کو چاہئے کہ عصر کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ یہ اسماء الٰہی پڑھنے کا معمول بنائے "یااللہ، یافتاح، یاوھاب، یاقادر، یارزاق، یاغنی، یا عزیز، بِرَحْمَتِكَ يَا كَرِيْمُ.

روزگار میں اضافے کے لئے

حیرتناک عمل ہے۔ اس عمل کی برکت سے ہر طرف سے روزگار

کے دروازے کھل جاتے ہیں اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگتا ہے۔ یہ عمل "یاوھاب" کا ہے۔

نوچندی جمعرات سے بعد نماز عصر "یاوھاب" ۱۶ مرتبہ پڑھے۔ دس دن تک اس عمل کو اسی تعداد کے ساتھ جاری رکھے۔ گیارہویں روز سے ہر فرض نماز کے بعد ۱۹۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائے۔ چالیس دن تک اس عمل کو جاری رکھے۔ چالیس دن کے بعد عشاء کی نماز کے بعد یا تہجد کی نماز کے بعد روزانہ ۱۹۶ مرتبہ اور ہر فرض نماز کے بعد چودہ مرتبہ پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ روزگار میں حیرتناک اضافہ ہوگا اور مال و دولت میں حیرتناک خیر و برکت ہوگی۔ آگے پیچھے کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ اس عمل میں تعداد کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔ کمی بیشی عمل کو کمزور کرتا ہے۔

قید سے رہائی کے لئے

اگر کوئی شخص قید میں ہو تو اس کو چاہئے کہ نوچندی جمعرات سے شروع کرکے روزانہ ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل عبارت لکھے پھر کسی سے روزانہ ایک کاغذ آٹے میں گولی بنا کر آب رواں میں ڈلوائے۔ کوشش کرے کہ جس ترتیب سے کاغذ لکھے گئے ہیں اسی ترتیب سے پانی میں ڈالے۔ ہر جگہ کے پیچھے ترتیب نمبر لکھ لے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جو بھی کوئی ان تعویذوں کو دریا میں ڈالنے جائے وہ جائے اور واپس آتے وقت پیچھے پلٹ کر نہ دیکھے اور نہ ہی راستے میں کسی سے بات کرے ورنہ یہ عمل کارگر نہیں رہے گا۔

جو عبارت سات کاغذوں پر سات دن تک لکھنی ہے وہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لاَ حولَ وَلاَ قُوَّ اِلاَّ باللہ العلی العظیم، بِسْمِ اللّٰہِ الْمَلِکِ الْحَقِّ الْمُبِیْنِ مِنَ العَبْدِ الذَّلِیْلِ اِلَی الْمَحْوِ الْجَلِیْلِ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ سُوْءِ الْحُزْنِ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ وَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَنْ یُّکْشِفَ عَنِّیْ کُلَّ ھَمٍّ وَ حُزْنٍ وَ فَرِّجْ عَنِّی وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

حصول عزت کے لئے

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص ان کلمات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے گا وہ ہمیشہ سرخ رو رہے گا اور اللہ کے فضل و کرم سے لوگ اس کی عزت کرنے پر مجبور ہوں گے اور ہر دیکھنے والا شفقت و مہربانی کا معاملہ کریگا۔

کلمات یہ ہیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، بِسْمِ اللّٰہِ و تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لاَ تُدْرِکُہُ الْاَبْصَارُ وَھُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ وَھُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ، وَ عَلَی اللّٰہِ فَلْیَتَوَکَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَ فِی السَّمَاءِ رِزْقُکُمْ وَمَاتُوْعَدُوْنَ، وَ اِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰہِ لاَ تُحْصُوْھَا، تَنْزِیْلٌ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ، یَااَللّٰہُ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

قرآن حکیم کی چھ آیتوں کی خاصیت

قرآن حکیم کی چھ آیات ایسی ہیں کہ ان میں سے ہر ایک آیت میں دس قاف ہیں۔ جو شخص روزانہ ان آیات کو پڑھنے کا معمول بناتا ہے اس کی عمر میں اور رزق میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ دیکھنے والے اس سے مرعوب ہوتے ہیں۔ دشمنوں پر اس کی ہیبت طاری رہتی ہے۔ جہاں جاتا ہے خود مختار ہوتا ہے، کسی کا محتاج نہیں ہوتا، ان آیات کو نماز فجر کے بعد یا نماز مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ وہ آیات یہ ہیں:

(۱) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَلَمْ تَرَ اِلَی الْمَلَاِ مِنْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ مِنْ بَعْدِ مُوْسٰی اِذْ قَالُوْا لِنَبِیٍّ لَّھُمُ ابْعَثْ لَنَا مَلِکًا نُّقَاتِلْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَ قَدْ اُخْرِجْنَا مِنْ دِیَارِنَا وَ اَبْنَآئِنَا فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ تَوَلَّوْا اِلاَّ قَلِیْلاً مِّنْھُمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ. (سورہ بقرۃ)

(۳) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، لَقَدْ سَمِعَ اللّٰہُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰہَ فَقِیْرٌ وَّ نَحْنُ اَغْنِیَاءُ سَنَکْتُبُ مَا قَالُوْا وَ قَتْلَھُمُ الْاَنْبِیَاءَ بِغَیْرِ حَقٍّ وَّ نَقُوْلُ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِیْقِ. (سورۂ آل عمران)

(۴) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ قِیْلَ لَھُمْ کُفُّوْا اَیْدِیَکُمْ وَ اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّکٰوةَ فَلَمَّا کُتِبَ عَلَیْھِمُ الْقِتَالُ اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْھُمْ یَخْشَوْنَ النَّاسَ کَخَشْیَةِ اللّٰہِ اَوْ اَشَدَّ خَشْیَةً، وَ قَالُوْا رَبَّنَا لِمَ کَتَبْتَ عَلَیْنَا الْقِتَالَ. لَوْلاَ اَخَّرْتَنَا اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ. قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ. وَالْاٰخِرَةُ خَیْرٌ لِّمَنِ اتَّقٰی وَلاَ تُظْلَمُوْنَ فَتِیْلاً. (سورۂ نساء)

(۵) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، وَاتْلُ عَلَیْھِمْ نَبَاَ ابْنَیْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ اِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ اَحَدِھِمَا وَلَمْ یُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَاَقْتُلَنَّکَ قَالَ اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ. (سورۂ مائدہ)

(۶) بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ، قُلْ مَنْ رَّبُّ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضِ. قُلِ اللّٰهُ قُلْ اَفَاتَّخَذْتُمْ مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَاءَ لَا يَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا، قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ، اَمْ هَلْ تَسْتَوِى الظُّلُمٰتِ وَالنُّوْرِ. اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَاءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ قُلِ اللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ وَهُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ. (سورۂ رعد)

(۷) بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَ نِصْفَهٗ وَ ثُلُثَهٗ وَ طَائِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ. وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ، عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ، عَلِمَ اَنْ سَيَكُوْنُ مِنْكُمْ مَّرْضٰى وَ اٰخَرُوْنَ يَضْرِبُوْنَ فِى الْاَرْضِ يَبْتَغُوْنَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَ آخَرُوْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْا مَاتَيَسَّرَ مِنْهُ وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ آتُوا الزَّكٰوةَ وَ اَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا. وَ مَاتُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ مِنْ خَيْرٍ تَجِدُوْهُ عِنْدَ اللّٰهِ هُوَ خَيْرًا وَّ اَعْظَمَ اَجْرًا، وَاسْتَغْفِرُوا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورۂ مزمل)

پہلی آیت پڑھنے کے بعد اپنے دائیں طرف پھونک ماریں۔ دوسری آیت پڑھنے کے بعد اپنے سامنے کی طرف پھونک ماریں، تیسری آیت پڑھنے کے بعد بائیں طرف پھونک ماریں، چوتھی آیت پڑھنے کے بعد اپنے اوپر آسمان کی طرف پھونک ماریں، پانچویں آیت پڑھنے کے بعد زمین کی طرف پھونک ماریں اور چھٹی آیت پڑھنے کے بعد اپنے پیچھے پھونک ماردیں۔ اس عمل کی مداومت سے دشمنوں پر رعب قائم رہے گا۔

اسماءِ اصحاب کہف

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ جو شخص اسماءِ اصحاب کہف کو سفر وحضر میں پڑھے تو وہ اللہ کے فضل وکرم سے ہر آفت سے محفوظ رہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر اصحاب کہف کے نام گھر میں آویزاں ہوں تو گھر آگ لگنے سے، طاعون پھیلنے سے، چوری ڈکیتی اور ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے۔ اگر اصحاب کہف کے نام تجوری یا الماری میں رکھے ہوں تو تجوری اور الماری کا سامان، پیسے، سونا، چاندی سب اللہ کے فضل وکرم سے حفاظت میں رہے۔ اگر ان ناموں کو دردزہ کے وقت عورت کے بائیں ران میں پر باندھ تو بچہ بآسانی پیدا ہو۔

اسماءِ اصحاب کو اگر آسیب زدہ کے گلے میں لکھ کر ڈال دیں تو آسیب سے نجات مل جائے۔ اگر ان ناموں کو روزانہ پڑھ کر آسیب زدہ کے کانوں میں پھونک دیں تو آسیب دفع ہوجائے۔ اصحاب کہف کے نام لکھ کر اگر کوئی شخص اپنے پاس رکھے تو وہ ناگہانی آفتوں سے اور حادثوں سے بفضل خداوندی محفوظ رہے۔

اصحاب کہف کے نام یہ ہیں: یملیخا، مکسلمینا، کشفوطط، اذرفطیونس، کشافطیونس، تبیونس، یوانس بوس و کَلْبُهُمْ قطمیر. قطمیر اصحاب کہف کے کتے کا نام تھا، اصحاب کہف کے نام سے پہلے الٰہی بحرمت لکھنا چاہئے اور آخر میں یہ کلمات لکھنے چاہئیں وَ عَلَى اللّٰهِ قَصْدُ السَّبِيْلِ وَ مِنْهَا جَائِرٌ، وَلَوْ شَاءَ لَهَدٰكُمْ اَجْمَعِيْنَ، بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

غربت دور کرنے کا عمل

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کی غربت دور ہوجائے اور اس کا رزق وسیع ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ نماز عشاء کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ یوسف کی تلاوت شروع کرے۔ جب آیت کو سو مرتبہ پڑھے اس کے بعد آگے پڑھے اور جب اس آیت پر پہنچے وَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّ هُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ تو اس آیت کو گیارہ مرتبہ پڑھے اور جب حَسْبِيَ اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ، نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِيْرُ تک پہنچے تو اس آیت کا تکرار سو مرتبہ کرے۔ ختم سورۃ پر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد اپنی غربت دور ہونے کی دعا کرے۔ اس عمل کو گیارہ دن تک جاری رکھے۔ انشاء اللہ غربت سے نجات ملے گی اور رزق وسیع ہوجائے گا۔

استخارہ میں کامیابی کے لئے

امتحان سے پندرہ دن پہلے روزانہ حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۴۵۰ مرتبہ پڑھے، آگے پیچھے گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے امتحان کے لئے گھر سے نکلتے وقت ۸۰ مرتبہ "یاحسیب" پڑھے۔ انشاء اللہ امتحان میں زبردست کامیابی ملے گی۔

کلمہ طیبہ سے مسائل کا حل

ماہرین روحانیت اس بات پر متفق ہیں کہ کلمہ اسم اعظم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ذاتی اسم مبارک اللہ کلمہ طیبہ میں موجود ہے۔ وہ لفظ اللہ ہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا نام ہے۔ جنت کے ہر پتے پر کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔

﴿جنت کا حصول﴾

اگر کوئی شخص جنت کا حصول چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی زندگی میں ستر ہزار بار کلمہ شریف کا ورد مکمل کر لے۔ دنیا میں مسائل کے لئے نقش کلمہ شریف بھی گلے میں پہننا چاہئے۔

﴿رزق میں اضافہ﴾

جو شخص روزانہ ایک ہزار بار کلمہ طیبہ کا وظیفہ کرتا ہے اس کے لئے رب کائنات رزق میں اضافہ کر دیتا ہے۔ قیامت کے دن وظیفہ کرنے والوں پر کلمہ طیبہ تجلی کرے گا۔

﴿دل کی بے چینی﴾

اگر کوئی دل کا سکون چاہتا ہو اور دل کی بے چینی دور کرنے کا خواہش مند ہو تو وہ ہفتہ کے روز نماز عشاء کے بعد اپنے قلب پر کلمہ طیبہ کا ہر سے ایک ہزار بار ورد کرنے کے بعد قلبی سکون حاصل ہو جاتا ہے۔

﴿روحانی درجات کی بلندی﴾

اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی قربت کا خواہش مند ہو تو نماز تہجد یا فجر کے بعد ایک سو بار کلمہ طیبہ روزانہ پڑھے۔

﴿میاں بیوی میں محبت﴾

اگر کسی عورت کا خاوند اپنی بیوی سے نفرت کرتا ہو اور گھر میں لڑائی جھگڑا رہتا ہو یا خاوند اپنی بیوی کو پسند نہ کرتا ہو تو چاہئے کہ بیوی بعد از نماز عصر 100 بار کلمہ طیبہ کا ورد کرے اور وظیفہ کرتے وقت شوہر کا تصور اپنے ذہن میں رکھے۔ اوّل و آخر درود شریف پڑھے۔ انشاء اللہ شوہر کے دل میں محبت پیدا ہو جائے گی۔ نقش کلمہ شریف پہننا بھی باعث برکت ہے۔

﴿کالے جادو سے نجات﴾

اگر کسی نے کسی شخص پر کالے جادو کا حملہ کر دیا ہو تو وہ شخص 121 مرتبہ کلمہ طیبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئے۔ نقش کلمہ طیبہ گلے میں پہننا بھی باعث برکت ہے۔

﴿آفات سے بچائو﴾

اگر کوئی شخص آفات سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو نماز فجر کے بعد 19 بار کلمہ طیبہ کا وظیفہ کرے اور نقش کلمہ شریف گلے میں پہنے۔

﴿غربت ختم کرنے کیلئے﴾

غربت دور کرنے کے لئے بعد نماز مغرب 111 بار کلمہ طیبہ کا وظیفہ مجرب عمل ہے اوّل و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور نقش کلمہ شریف گلے میں پہنیں۔

﴿ہر مرض کا خاتمہ﴾

ہر مرض کا خاتمہ کرنے کے لئے درج ذیل عمل مجرب ہے۔ 133 بار کلمہ طیبہ کا ورد کریں اور پانی پر دم کر کے پئیں۔ ایک بوتل پر دم کریں اور وقفہ وقفہ سے پیتے رہیں۔ اوّل و آخر 11 بار درود شریف شفا

پڑھیں اور نقش کلمہ شریف گلے میں پہنیں۔

﴿دشمن سے حفاظت﴾

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے یہ عمل مجرم ہے کلمہ طیبہ 199 بار نماز عشاء کے بعد پڑھنا اچھا عمل ہے۔اوّل و آخر 11 مرتبہ درود شریف پڑھیں اور پڑھتے وقت اپنے دشمن کا خیال رکھیں۔40دن کا عمل ہے۔نقش کلمہ شریف گلے میں لازمی پہنیں۔

﴿ساس بھو کی لڑائی﴾

آج کل ہر گھر میں ساس بہو کی لڑائی کی وجہ سے جہنم بنا ہوا ہے۔ اگر ساس بہو سے لڑتی جھگڑتی ہو تو بہو 99 بار کلمہ طیبہ کا ورد کرے۔یاوُدوُد کا ہر وقت ورد کرے۔نقش کلمہ شریف گلے میں پہنے۔انشاء اللہ ساس بہو میں محبت پیدا ہو جائے گی۔

﴿درد سر﴾

دردسر ختم کرنے کے لئے کلمہ طیبہ کا روزانہ 33 بار وظیفہ کرنا مجرب عمل ہے۔نقش کلمہ شریف گلے میں پہنیں۔

﴿تسخیر محبوب﴾

تسخیر محبوب کے لئے یہ عمل بہت مجرب ہے۔333 مرتبہ کلمہ طیبہ کیا جائے۔یاوُدوُد کا ورد ہر وقت کیا جائے۔اوّل و آخر درود شریف 33 مرتبہ پڑھ کر مطلوب کے سینے پر پھونک ماریں۔

﴿ملازمت کی بحالی﴾

اگر کسی شخص کو بلا وجہ ملازمت سے نکال دیا گیا ہو یا کار ختم ہو گیا ہو تو بحال کرنے کے لئے یہ عمل مجرب ہے 99 بار بعد از نماز عشاء کلمہ طیبہ کا وظیفہ کرے۔ 3 مرتبہ سورہ مزمل روزانہ تلاوت کرے۔نقش کلمہ شریف گلے میں پہنے۔

﴿پریشانی کا خاتمہ﴾

ہر قسم کی پریشانی ختم کرنے کے لئے یہ عمل مجرب ہے۔یہ 40دن کا عمل ہے۔ 99 بار بعد نماز مغرب کلمہ شریف کا ورد کریں اور نقش گلے میں پہنیں۔

﴿افسر کی ناراضگی دور کرنا﴾

اگر کوئی شخص اپنے آفیسر کی ناراضگی دور کرنا چاہتا ہو تو آفیسر سے ملازمت سے قبل کلمہ شریف کا ورد کرے اور نقش گلے میں پہنے۔

﴿دل کی گھبراہٹ﴾

اگر کوئی شخص اختلاج قلب یا دل کی دھڑکن کے مرض میں مبتلا ہو تو 99 بار کلمہ شریف ورد کر کے ایک بوتل پانی پر دم کر کے پیئے اور نقش گلے میں پہنیں۔

﴿پسند کی شادی﴾

پسند کی جگہ شادی کروانے کے لئے یہ عمل مجرب ہے۔ بعد نماز عشاء کلمہ طیبہ کا 300 بار ورد کریں۔ 21 مرتبہ سورہ اخلاص پڑھیں پھر اپنے رب کے حضور اپنے مقصد کی دعا مانگیں۔یہ 40دن کا عمل ہے۔ نقش بھی گلے میں پہنیں۔

⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘⌘

اعلامیہ نمبر : ۶

ضروری اعلان

مولانا حسن الہاشمی کے مندرجہ ذیل شاگردوں کی تفصیل موصول ہو چکی ہے۔ دیگر شاگردوں سے گزارش ہے کہ وہ جلد از جلد ایک پوسٹ کارڈ پر اپنی تفصیل روانہ کریں۔ ہاشمی روحانی مرکز، دیوبند ایک ڈائریکٹری شائع کرنے کا پروگرام بنا رہا ہے اس کے لئے ہر شاگرد کی تفصیل ہمیں موصول ہو جانی ضروری ہے۔ ڈائریکٹری میں ہر شاگرد کا مکمل پتہ اور فون نمبر بھی چھاپا جائے گا اس لئے اپنا مکمل پتہ، فون نمبر یا موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔ اگر چہ ریکارڈ تمام شاگردوں کا دفتر میں موجود ہے لیکن دوبارہ ان کے پتے اور فون نمبر اس لئے منگار ہے ہیں تا کہ پتے اور فون نمبر میں اگر کوئی تبدیلی ہوگئی ہو تو واضح ہو جائے۔ جن شاگردوں کا نام ابھی تک اگر لسٹ میں نہیں چھپا ہے تو وہ فوراً ایک پوسٹ کارڈ روانہ کر دیں۔ ہاشمی روحانی مرکز سے جو ڈائریکٹری شائع ہوگی اس میں سب شاگردوں کے نام اور پتے ہونے ضروری ہیں۔۔ یہ ریکارڈ سب شاگردوں کو دائمی فائدہ پہنچائے گا۔

نمبر	نام	علاقہ	T.No.
۱۵۵	مکیش کمار سینی	باغپت	T.536/08
۱۵۶	مولانا ناظم	کانپور	T.537/08
۱۵۷	محمد امان اللہ	کپورتھلہ (پنجاب)	T.538/08
۱۵۸	محمد مظفر عالم	بہار	T.539/08
۱۵۹	عبدالقدیر	علی گڑھ	T.540/08
۱۶۰	خالد مقبول	لاہور (پاکستان)	T.541/08
۱۶۱	محمد شفیع اللہ	تروونا فلائی	T.542/08
۱۶۲	حاجی محمد لقمان نقشبندی	سرپور (مغربی بنگال)	T.543/08
۱۶۳	محمد الیاس	مرادآباد	T.544/08
۱۶۴	محمد عمران	سورت (گجرات)	T.545/08
۱۶۵	عبدالجبار	ہردوئی (یوپی)	T.253/05
۱۶۶	نعیم الدین قادری	کلیان	T.546/08
۱۶۷	عادل فاروق گورا	سری نگر (کشمیر)	T.547/08
۱۶۸	ابوطلحہ	اعظم گڑھ (یوپی)	T.415/08

نمبر	نام	علاقہ	T.No.
۱۶۹	ڈاکٹر ضیاء الرحمن	بارہ بنکی (یوپی)	T.548/08
۱۷۰	شیخ ممتاز علی عرف سلیم	ورنگل (اے، پی)	T.568/08
۱۷۱	مرزا کلیم اللہ بیگ	ناندیڑ (مہاراشٹر)	T.549/08
۱۷۲	افراہیم	بجنور (یوپی)	T.162/04
۱۷۳	محمد اقبال	گونڈا	T.550/08
۱۷۴	نسیم اعجاز	بحرین	T.551/08
۱۷۵	اشفاق احمد	ممبئی	T.02/02
۱۷۶	محمد حنیف	ممبئی	T.4/02
۱۷۷	محمد فہیم الدین	تھانہ (مہاراشٹر)	T.5/02
۱۷۸	سید منصور علی	حیدرآباد (اے، پی)	T.6/02
۱۷۹	مولانا عتیق الرحمن	ممبرا کوسا (مہاراشٹر)	T.7/02
۱۸۰	قاری اکرام اللہ	ممبئی	T.8/02
۱۸۱	محمد خالد	تھانہ (مہاراشٹر)	T.9/02
۱۸۲	پیغمبر	ممبئی	T.10/02

جن شاگردوں کا ٹی نمبر ابھی تک جاری نہیں ہوا ہے وہ بھی اپنا نام و پتہ وغیرہ بھجوادیں۔ انہیں ٹی نمبر دے دیا جائے گا۔

نام ــــــــ ولدیت ــــــــ ٹی نمبر ــــــــ مکمل پتہ ــــــــ فون نمبر / موبائل نمبر ــــــــ

فون نمبر لکھیں تو ایس ٹی ڈی کوڈ نمبر بھی ضرور لکھیں۔

(جن شاگردوں کی تفصیل موصول ہو جائے گی ان کے نام رسالے میں شائع کر دیئے جائیں گے تا کہ ان کو بھی اطمینان ہو جائے)

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی

پن کوڈ نمبر 247554

زمانۂ جاہلیت کی رسومات اور عقائد

زمانہ جاہلیت میں عرب میں عجیب وغریب روایات اور رسوم رائج تھیں۔ لوگ حد درجہ ضعیف الاعتقاد تھے۔ شگون اور فال نکالنے کا رواج عام تھا۔ اور شگون نکالنے کا کام کاہن کرتے تھے۔ کام چھوٹا ہو یا بڑا اہم ہو یا غیر اہم دوڑ کر کاہن کے پاس جاتے اور فال نکلواتے۔ فال نکالنے کے بہت سے طریقے رائج تھے۔ کوئی تیر سے تو کوئی قرعہ سے فال نکالتا تھا۔ بعض کاہن فال نکالنے کے لیے جانور اور پرندوں کا بھی استعمال کرتے تھے۔ مثلاً اگر کسی شخص کو کوئی کام کرنا ہوتا تو وہ کاہن سے مشورہ کرتا۔ کاہن ایک ہرن کو میدان میں چھوڑ دیتا یا کسی پرندے کو اڑا دیتا۔ اگر ہرن یا پرندہ دائیں طرف جاتا تو اسے مبارک سمجھتے اور نیک فال لیتے اور اگر بائیں جانب جاتا تو اس کام کو نامبارک اور منحوس خیال

اگر کسی شخص کو کوئی کام کرنا ہوتا تو وہ کاھن سے مشورہ کرتا. کاھن ایک ھرن کو میدان میں چھوڑ دیتا کسی پرندہ دائیں طرف جاتا تو اسے مبارك سمجھتے اور نیك فال لیتے اور اگر بائیں جانب جاتا اس کام کو نامبارك اور منحوس خیال کرتے. اس فال کا نام لاطیرہ تھا. آپؐ نے لاطیرہ کے ذریعے فال نکالنے کی تھید فرمادی. فرمایا یہ سب بے حقیقت اور غلط رسوم ھیں. کامیابی یا ناکامی سب اللہ کے قبضنہ قدرت ھے.

کرتے۔ اس فال کا نام لاطیرہ تھا۔ آپؐ نے لاطیرہ کے ذریعے فال نکالنے کی تردید فرمادی۔ فرمایا یہ سب بے حقیقت اور غلط رسوم ہیں۔ کامیابی یا ناکامی سب اللہ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔

حضرت حفصہؓ سے روایت ہے کہ جو شخص کاہن یا نجومی سے فال نکلوائے اور اس کی بات یقین کرے تو اس کی چالیس راتوں کی نمازیں قبول نہیں ہوتیں۔

دوسری فضول رسم ''لاہامۃ'' کی تھی۔ ہامہ کے لفظی معنیٰ ہیں سر یا پرندہ۔ زمانہ جاہلیت میں عربوں کا عقیدہ تھا کہ مقتول کے سر سے ایک پرندہ نکلتا ہے جس کا نام ہامہ ہے۔ وہ چلاتے رہتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ۔ جب تک مقتول کا بدلا قاتل سے لیا نہیں جاتا وہ چیختا رہتا ہے۔ اور جب قصاص پورا ہو جاتا ہے تو ہامہ بہت دور اڑ کر چلا تا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کے جب مردے کی ہڈیاں بوسیدہ اور ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں تو اس میں ہامہ پرندہ نمودار ہوتا ہے اور قبر سے نکل کر ادھر اُدھر بھٹکتا ہے اور اپنے گھر والوں کی خبر لیتا پھرتا ہے۔ بعض لوگ اس کو روح کہتے ہیں اور بعض لوگ اسے الو سے تعبیر کرتے ہیں جو کسی کے گھر پر بیٹھ کر آوازیں لگاتا ہے اور انہیں ہلاکت، نحوست مراد لیتے تھے۔ آپؐ نے ان عقائد کو باطل قرار دیا اور فرمایا کہ ہامہ کی کوئی حقیقت نہیں۔

ایک اعتقاد یہ بھی تھا کہ غول بیابانی کا وجود ہے۔ جنگل اور صحرا میں غول مختلف صورتوں میں لوگوں کو نظر آتے ہیں راستے سے بھٹکا دیتے ہیں اور ہلاک کر کے ان کا خون پی جاتے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال تھا کہ یہ شریر جنات ہوتے ہیں جو انسانوں کے دشمن ہوتے ہیں۔ آپؐ نے لاغول فرما کر تمام باطل خیالات اور توہمات کی تردید فرمادی اور واضح طور سے فرمادیا کہ غول بیابانی کو اتنی قدرت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر مسافروں کو راستہ بھلادیں اور انہیں ہلاک کر ڈالیں۔ حیات وممات اللہ کے قبضہ میں ہے۔

نو کا مطلب ہے ایک ستارے کا غروب ہونا اور دوسرے کا طلوع ہونا۔ اہل عرب کے خیال میں ستاروں کے غروب اور طلوع ہونے کے سبب بارش ہوتی ہے۔ دوسری روایت یہ کہ نو چاند کی 28 منازل کا نام ہے۔ منزل کے مکمل ہونے پر ایک ستارہ صبح صادق کے وقت آسمان سے ٹوٹ کر گرتا ہے اور دوسرا ستارہ وقت مشرق سے طلوع ہوتا ہے۔ اہل عرب کا عقیدہ تھا کہ چاند یا ستاروں کی ایک منزل کی مسافت ختم ہونے اور دوسری منزل کے لیے آغاز پر بارش ہوتی ہے۔ آپؐ نے لانوء فرما کر اس کی بھی تردید کردی۔ بارش کا برسانا یا موقوف کرنا، خدا کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ ستاروں اور چاند کے طلوع وغروب سے بارش کا کوئی تعلق نہیں۔

☆مطلقہ کا نکاح

انسانی سماج کی تشکیل خاندان سے ہوتی ہے اور خاندان نکاح سے وجود میں آتا ہے، نکاح سے صرف میاں بیوی ہی کا رشتہ پیدا نہیں ہوتا، بلکہ دادیہالی، نانیہالی اور سسرالی خاندان بھی دراصل اسی رشتہ کا پھیلاؤ اور اس کی سایہ دار شاخیں ہیں اسی لئے انسانی زندگی میں نکاح کی بڑی اہمیت ہے اس لئے اسلام میں نکاح کی بڑی ترغیب دی گئی ہے اور تجرد کی زندگی کو اسی قدر ناپسند کیا گیا ہے۔

نکاح کے ذریعہ جو رشتے وجود میں آتے ہیں جیسے والدین اور اولاد وہ قدرتی اور فطری ہوتے ہیں ان رشتوں کا وجود میں آنا اور باقی رہنا انسان کی رضامندی اور خوشنودی پر موقوف نہیں ہے یہاں تک کہ انسان ان رشتوں کو ختم کرنا بھی چاہے تو نہیں کرسکتا لیکن خود نکاح ایسا رشتہ ہے جو انسان کی باہمی رضامندی اور اس کے اپنے ارادہ واختیار سے وجود میں آتا ہے، قاعدہ ہے کہ جو کسی رشتہ کو وجود میں لاسکتا ہے وہ اس رشتہ کو ختم بھی کر سکتا ہے، اس لئے نکاح کے ساتھ اس بات کی گنجائش بھی رکھی گئی ہے کہ اگر نکاح سکون کی چھاؤں بننے کے بجائے نفرت کا زہر گھولنے لگے، تو مرد وعورت ایک دوسرے سے مناسب طریقہ پر علاحدگی اختیار کرلیں اسی کا نام ''طلاق'' ہے۔

جیسے نکاح ایک فطری ضرورت ہے اسی طرح طلاق بھی بعض حالات میں ضرورت بن جاتی ہے طلاق کی مثال بالکل آپریشن کی سی ہے، آپریشن ایک ناگوار خاطر عمل ہے۔ لیکن بعض اوقات انسانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے ناگزیر ہوجاتا ہے ایسے وقت میں آپریشن سے بہتر کوئی اور صورت نہیں ہوسکتی اسی طرح ازدواجی رشتہ سکون اور طمانیت کی چھاؤں ہے اور اس کا مقصد سفر زندگی کے سرد وگرم اور تلخ وشیریں حالات میں ایک دوسرے کے دل داری وغم خواری ہے لیکن اگر زوجین کے درمیان ایسا بعد پیدا ہوجائے کہ یہ رشتہ دلداری کے بجائے دل آزادی کا باعث بن جائے تو اس رشتہ کو ختم کردینے میں ہی شوہر اور بیوی دونوں کی بھلائی ہوتی ہے۔ اسی لئے اسلام نے ایک ناپسندیدہ ضرورت کی حیثیت سے طلاق کی گنجائش رکھی ہے۔

دنیا کے بڑے بڑے مذاہب میں ہندو اور عیسائی مذہب میں طلاق کی گنجائش نہیں رکھی گئی ہے، ہندو مذہب میں بیوی کی حیثیت ایک طرح سے مملوکہ جائیداد کی ہے اس لئے ملکیت اور وفاداری کا تقاضہ سمجھا گیا کہ وہ خواہی نہ خواہی اپنے آپ کو شوہر کے ساتھ جوڑے رہے، یہاں تک کہ اس وفاداری کا کمال یہ ہے کہ اگر شوہر کا انتقال ہوجائے تو اس کے ساتھ اپنے آپ نذر آتش کرلے اور اگر ایسا نہ کرسکے تو زندگی بھر بیوہ رہے اور خاندان میں ایک منحوس وجود کی حیثیت سے اپنے آپ کو باقی رکھے۔

بائبل میں حضرت مسیح کا قول نقل کیا گیا ہے کہ ''جسے خدا نے جوڑا ہے اسے کوئی نے توڑنے'' اس فقرہ سے عیسائی علماء نے یہ بات مستنبط کی کہ نکاح کے بعد پھر اس رشتے کو توڑا نہیں جاسکتا، حالانکہ اس کی حیثیت محض ایک اخلاقی ہدایت کی تھی نہ کہ مستقل قانون کی، چنانچہ عیسائی مذہب میں نکاح کے بعد طلاق کا کوئی تصور نہیں، بعد کو چل کر جب لوگوں نے محسوس کیا کہ اگر عورت زنا کی مرتکب ہو تو میاں بیوی میں تفریق کردی جائے گی، اور پھر زنا کی دو قسمیں کی گئیں، جسمانی زنا یعنی بدکاری اور روحانی زنا یعنی عیسائیت سے ارتداد لیکن یہ تفریق بھی صرف اس حد تک ہوتی کہ زوجین ایک دوسرے سے علاحدہ ہوجائیں، عورت کو دوسرے نکاح کی اجازت نہیں ہوگی گویا عیسائی مذہب میں بھی مطلقہ کے نکاح ثانی کا کوئی تصور نہیں۔

اس پس منظر میں چند دنوں پہلے ایک غیر معمولی خبر یہ آئی کہ برطانیہ کے شہزادہ چارلس نے اپنا دوسرا نکاح مطلقہ خاتون سے کیا ہے یہ شہزادہ کا ایسا جرم ہے کہ برطانیہ کے قصر شاہی میں ملکہ نے ان کی تقریب نکاح رکھنے سے انکار کردیا، اور جب یہ جوڑا تفریح کے لئے امریکہ گیا تو صدر امریکہ جناب بش نے صاف طور پر کہا کہ ان کے استقبال کے لئے

وہائٹ ہاؤس کا دروازہ بند ہے، گویا برائی اور بدکاری کوئی عیب نہیں ہے، لیکن قانونی رشتہ اتنا بڑا عیب ہے جس کو کسی طور پر برداشت نہیں کیا جا سکتا، مغرب اپنے کو ایک ترقی یافتہ معاشرہ قرار دیتا ہے لیکن دوسری طرف فکر وخیال کی پستی اور قانونِ فطرت سے بغاوت کا یہ حال ہے کہ آج بھی مطلقہ سے نکاح کو عیسائی روایت کی بنیاد پر مذموم سمجھا جاتا ہے کیا یہ عمل انصاف اور فطرت کے تقاضوں کے مطابق ہے کہ مطلقہ عورت بے آبرو ہو اور اپنی عفت و پاکدامنی کا سودا کرے تو یہ تذلیل قابل قبول ہے؟ اور وہ اپنا نیا گھر بسائے تو اس کی اجازت نہ ہو؟

ہندو معاشرہ میں بھی مطلقہ اور بیوہ کو منحوس سمجھا جاتا ہے اس لئے جب کوئی عورت شوہر کی موت یا کسی اور وجہ تنہا ہو جاتی ہے تو اسے ہمیشہ تنہائی اور کس میپرسی ہی کی زندگی گذارنی پڑتی ہے، یہ صورتِ حال عورتوں کے لئے سراسر نامنصفانہ ہے۔ اوّلاً تو یہ عورت کو مجبور اور غیر محفوظ بنا کر رکھنا ہے، شوہر بیوی کے لئے معاشی کفالت کا بھی ذمہ دار اور اس کی جان و مال اور عزت و آبرو کا محافظ بھی ہے، شوہر کی موجودگی خود اس کے لئے بہت بڑا حصار ہے دوسرے قدرت کی طرف سے انسان میں جو صنفی جذبات رکھے گئے ہیں عورت کے ان جذبات کا قتل بھی ہے جب کہ نفسیات طور پر ایک ایسی عورت جو ازدواجی زندگی گذار چکی ہو ان جذبات کا زیادہ احساس واور اک رکھتی ہے، تیسرے یہ غیر فطری زندگی عورت کو غلط راستہ اختیار کرنے پر مجبور کر دیتی ہے اور اس سے نہ صرف اس عورت کی عزت پامال ہوتی ہے بلکہ سماج میں بھی گندگی پھیلتی ہے اور اخلاقی بگاڑ کی راہ ہموار ہو جاتی ہے۔

اسلام نے تجرد کی زندگی کو ناپسند کیا ہے خواہ کنوارے مرد و عورت ہوں یا وہ پہلے شادی شدہ رہ چکے ہوں اور اب تجرد کی حالت میں ہوں قرآن مجید نے خاص طور پر حکم دیا ہے کہ جو مرد بغیر بیوی کے ہوں یا عورتیں بغیر شوہر کے ان کے نکاح کر دو ''وانکحوا الایامی منکم'' اس کے مخاطب سر پرست اور اہل خاندان بھی ہیں اور سماج کے لوگ بھی بعض دفعہ کسی کی بیوی کا انتقال ہو جاتا ہے یا شوہر کی وفات ہو جاتی ہے اور مرد و عورت اولاد کی وجہ سے دوسرا نکاح کرنے میں حیا محسوس کرتے ہیں حالانکہ وہ اس کے ضرورت مند اور خواہش مند ہوتے ہیں، ان حالات میں خاندان کے ذمہ دار لوگوں کا فریضہ ہے کہ وہ خود کھڑے ہوں اور اس فریضہ کو انجام دیں۔

رسول اللہ ﷺ نے تجرد زندگی کو بہت ہی ناپسند فرمایا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ نکاح میری سنت ہے اور جس کو میری فطرت پسند ہو اسے چاہیے کہ وہ میری سنت اختیار کرے (مجمع الزوائد) ایک روایت میں ہے کہ تم میں سے جو لوگ تجرد کی زندگی گزار رہے ہوں وہ بدترین لوگ ہیں ''شرارکم عزابکم'' روایتوں میں انھیں شیطان کا بھائی قرار دیا گیا (دیکھئے: حوالہ سابق 250/4) ایک موقع پر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو نکاح کرنے کی صلاحیت رکھتا اور نکاح نہ کرے وہ مجھ میں سے نہیں ''من کان موسرا لان ینکح ثم لم ینکح فلیس منی''۔

یہ ہدایات جیسے کنوارے مردوں اور عورتوں کے لئے ہیں اسی طرح ان مردوں اور عورتوں کے لئے بھی ہیں جو ازدواجی زندگی گزارنے کے بعد کسی وجہ سے اپنے رفیقِ حیات سے محروم ہو گئے ہوں پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بحیثیت مجموعی گیارہ نکاح فرمائے ہیں ان میں سوائے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے سب کے سب بیوہ یا مطلقہ تھیں۔ ان میں متعدد ازواج وہ تھیں جو ایک سے زیادہ ازواج سے گزر کر آپ ﷺ کے نکاح میں آئیں تھیں، خود ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایسی ہی ازواج میں سے تھیں، ان کے پہلے شوہر عتیق بن عائذ مخزومی تھے اور دوسرے ابو ہالہ حضرت زینب بن خزیمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ سے پہلے عبیدہ بن حارث اور جہم بن حارث کے نکاح میں رہ چکی تھیں۔

رسول اللہ ﷺ کے اس عمل میں امت کے لئے اُسوہ نمونہ رکھا گیا کہ سماج میں جو عورتیں مطلقہ اور بیوہ ہوں ان سے نکاح کرنے میں کوئی عار نہیں ہونی چاہیے اور نہ ان کو منحوس اور نامبارک تصور کرنا چاہیے افسوس کہ ہندو سماج سے متاثر ہونے کی وجہ سے بیوہ اور مطلقہ عورتوں کے ساتھ ناروا سلوک رکھا جاتا ہے اور ہر مطلقہ عورت کے بارے میں یہ بات فرض کر لی جاتی ہے کہ اس کی غلطی اور بدخلقی کی وجہ سے طلاق کی نوبت آئی ہوگی۔ حالانکہ اکثر واقعات میں میاں بیوی کی علاحدگی میں نامناسب رویہ ان مردوں کا ہوتا ہے جو اپنی بیوی کے حقوق سے غافل اور بے پروا ہوتے ہیں بیوہ اور مطلقہ عورتوں کے ساتھ حقارت آمیز اور نامنصفانہ برتاؤ وجور بھی ہے اور بہت سی سماجی برائیوں کی جڑ ہے، لیکن حیرت ہے کہ ہندوستان کی اَن پڑھ اور توہمات کی اسیر عوام پر ہی نہیں بلکہ مغرب کے ''ترقی یافتہ ترقی پسند معاشرہ'' پر بھی ہے کہ ان کے یہاں گناہ تو کوئی عیب نہیں۔ لیکن انسان کی ایک فطری ضرورت آج بھی عیب شمار کی جاتی ہے!

عنقریب الیکشن کا موسم شروع ہونے والا ہے۔ اس موسم میں نیتاؤں کی موج مستی شروع ہوجاتی ہے۔ ہمارے علاقہ کے بیوٹی پارلر نیتاؤں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے ہیں۔ نیتا لوگ اپنے چہرے کی کاٹ چھانٹ میں لگے ہوئے ہیں۔ اس موسم میں کھادی کے کرتے پجامے کے ساتھ ساتھ داڑھیوں اور ٹوپیوں کی قدر بھی ہوتی ہے۔ اسٹیج پر کھڑے ہوکر دس منٹ بولنے والے کو اس طرح اٹھائے پھرتے ہیں جیسے یہ کوئی مادرزاد معشوق ہو۔ اس زمانہ میں لچھے دار تقریریں وہ لوگ بھی کر لیتے ہیں جو غسل خانہ کی تنہائی میں ایک شعر گنگنانے کی بھی غلطی نہیں کرسکتے۔ اور نیتاؤں کی زبان پر وعدے اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ۔ موسلا دھار بارش کی طرح برستے ہیں۔ یادش بخیر ایک بار میں بھی الیکشن میں کھڑا ہوگیا تھا بہت زمانہ پہلے کی بات ہے، آپ یقین کریں میں نے اپنی معصوم قوم سے ایسے ایسے وعدے کئے تھے کہ میری ذات گرامی پر فرشتوں تک کو رشک آگیا تھا۔ میں دوران تقریر فی سکینڈ سو وعدوں کی رفتار سے چیختا تھا۔ میرے وعدے سب سے زیادہ عجیب وغریب ہوتے تھے، جلسہ ختم ہوجاتا تھا اور میرے ایک ایک وعدے پر ریسرچ شروع ہوجاتی تھی۔ اس زمانہ میں میری بانو سے نئی نئی شادی ہوئی تھی ایک دن اس نے میری لچھے دار تقریریں سن کر، پریشانی کا اظہار کرتے ہوئے کہا تھا۔

رات جلسے میں آپ عجیب عجیب قسم کے وعدے کررہے تھے۔ اگر آپ جیت گئے تو پھر ان وعدوں کو پورا کیسے کریں گے۔؟

بیگم تم تو بہت معصوم ہو۔ یاد رکھو وعدہ شوہر کا ہو یا لیڈر کا وہ قیامت سے پہلے پورا نہیں ہوسکتا تو یہ سب باتیں ہوائی تھیں۔ بانو نے کہا۔ "جو رات آپ بولے چلے جارہے تھے"

بیگم میرا ہر وعدہ الیکشن جیتنے کے بعد کا ہے اور جیتنا میرا نا ممکنات میں سے ہے۔

لیکن رات تو آپ چیخ چیخ کر یہ کہہ رہے تھے کہ آپ کی جیت سو لہ آنے پکی ہے۔

ہر نیتا یہی کہتا ہے اور ارد و لے سیاست یہی کہنا واجب بھی ہے جن لوگوں کی ضمانتیں از راہ اتفاق ضبط ہوتی چلی آرہی ہیں اور جنہیں ان کی بیویاں تک ووٹ نہیں دیتیں وہ بھی دھڑلے سے یہی فرماتے نظر آتے ہیں کہ اس بار وہ ایم پی بن جائیں گے۔

آپ کے وعدے۔ اللہ کی پناہ۔ بانو ہنستے ہنستے دوہری ہوگئی۔

آپ کونسے وعدوں پر اس قدر کھل کھلا رہی ہیں۔؟

بانو نے ہنسی ضبط کرتے ہوئے کہا تھا۔ آپ کہہ رہے تھے کہ آپ خلاؤں میں کوئی ایسی سڑک بنائیں گے جس پر پیدل چل کر بھی دیوبند سے مسافر ایک گھنٹے میں دہلی پہنچ جائے گا۔ اور آپ تو یہ بھی فرمارہے تھے کہ اگر آپ جیت گئے تو آپ گھروں میں ایسے نل لگوادیں گے جن سے پانی کے بجائے اصلی گھی نکلے گا .... اور آپ نے تو یہ دعویٰ بھی کردیا کہ آپ کے دور اقتدار میں ہر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ انصاف کرے گا ....

بیگم! تم نے یہ نہیں دیکھا کہ جب میں اس طرح کے احمقانہ وعدے کررہا تھا قوم کے ہوشمند لوگ کس طرح تالیاں بجارہے تھے۔ بیگم یہ جو ہماری قوم ہے یہ اسی طرح کی باتوں سے خوش ہوتی ہے۔ اسے سچ سے زیادہ جھوٹ میں مزا آتا ہے اس لئے ہم نیتا لوگ اپنی قوم کو خوش کرنے کے لئے احمقانہ باتیں کرتے ہیں۔ اور تم نے بیگم یہ نہیں دیکھا کہ جب میں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ کہا تھا قسم ہے مجھے میری جان کی جہاں تم پسینہ بہاؤ گے وہاں میں اپنا خون بہادوں گا۔ اسی وقت پورا پنڈال نعروں سے گونج گیا تھا اور ابوالخیال زندہ باد کے نعروں سے زمین آسمان ایک ہوگئے تھے۔ بیگم! ہماری قوم بہت معصوم ہے انہیں مٹی کے کھلونوں سے بھی بہلایا جاسکتا ہے۔ بالکل وہ بس گھر دینے کا وعدہ کرلو بس اسی میں خوش ہوجاتے ہیں۔ بانو کو تو میں نے کسی نہ کسی طرح مطمئن کردیا تھا لیکن اگلے دن محلہ کے ایک درجن عقل مند لوگوں نے مجھے گھیر لیا اور پوچھنے لگے کہ ابوالخیال صاحب! آپ تو رات جلسے میں بہت

بڑے بڑے وعدے کررہے تھے۔ آپ نے تو یہ دعویٰ تک کردیا کہ آپ ہر گھر کو مثل جنت بنادیں گے اور ہر بے روزگار کو اپنے ہاتھ سے روزگار عطا کریں گے تو کیا یہ دعوے حقیقت پر مبنی ہیں۔؟

میں نے برجستہ ارشاد فرمایا تھا۔ ووٹ دیکر دیکھ لو خود ہی اندازہ ہو جائیگا کہ میں رات کے اندھیرے میں بھی کس قدر سچ بولتا ہوں۔ انشاء اللہ میں ایک ایک آدمی کو دو دو روزگار دلواؤں گا۔ لیکن اس کے بعد ہوا وہی جس کا اندیشہ تھا میں بری طرح ہار گیا اور میرے رشتے داروں تک نے مجھے ووٹ نہیں دیئے۔ لیکن اتنا یاد ہے کہ الیکشن کے دوران اس قدر آؤ بھگت ہوئی کہ بس اللہ دے اور بندہ لے۔ جدھر سے بھی گزر جاتا تھا لوگ ہاتھ پکڑ کر گھر میں لے جاتے تھے اور زبردستی منہ میں چائے انڈیل دیا کرتے تھے۔ بوڑھی عورتیں میری نظریں اتارا کرتی تھیں اور جوان عورتوں کی زبان بھائی جان بھائی جان کہتے کہتے خشک ہو جاتی تھیں۔ نوجوان لڑکے مجھے دیکھتے ہی اس طرح کھل اٹھتے تھے جیسے میں پچھلی سات نسلوں سے ان کا مسیحا چلا آرہا ہوں۔ ہر جلسے میں خطابات کی بھرمار ہوتی تھی۔ کوئی فدائے قوم بولتا تھا۔ کوئی جاں نثار ملت کہتا تھا۔ ایک صاحب نے تو اپنے دونوں ہاتھوں سے قائد اعظم تک کا خطاب عطا کردیا تھا۔ اس خطاب پر کچھ لے دے بھی ہوئی تھی لیکن اچھی خاصی عقل والے لوگ بزبان خود میری کمر کو تھپتھپاتے تھے اور مجھے خطابات کے قابل سمجھتے ہوئے مجھے جی بھر کر تالیاں دیتے تھے لیکن بعد میں اندازہ ہوا کہ صرف خطابات سے کچھ نہیں ہوتا۔ قوم اگر ووٹ نہ دے تو سب بیکار ہے البتہ خطابات سے نفس کو تسکین ملتی ہے۔ اور ہلدی اور پھٹکری لگے بغیر رنگ چوکھا آجاتا ہے۔

الیکشن میں کھڑے ہونے کا اتنا فائدہ ہوا کہ اب جو بھی نیتا گری میں قدم رکھتا ہے وہ مجھ سے مشورہ کرنے ضرور آتا ہے۔ اور میں اس کو پوری ایمانداری سے مشورہ دیتے ہوئے یہ عرض کرتا ہوں کہ اگر سچ مچ نیتا بننا ہے تو شرم وحیا سے پوری طرح خود کو محفوظ کرلینا۔ کیونکہ اس لائن کے بارے میں بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ جس نے کی شرم اس کے پھوٹے کرم۔ میں لوگوں کو بتاتا ہوں کہ شرم اور لیڈری دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ ان دونوں میں بعد المشرقین ہے۔ یہ ایک سمندر کے دو کنارے ہیں یہ کبھی ایک دوسرے سے گلے نہیں مل سکتے اگر آپ کی فطرت میں ذرّے کے برابر بھی حیا باقی ہے تو سمجھ لیجئے کہ آپ قوم کے لیڈر نہیں بن سکتے کیونکہ شرم بار بار آپ کو پریشان کرے گی کبھی وعدہ خلافی کرنے پر کبھی لوگوں کا الو بنانے پر کبھی سفید جھوٹ بولنے پر کبھی قوم کو فریب دینے پر اور یہ شرم ایک دن آپ کو توبہ کے دروازے تک بھی لے جاسکتی ہے جس سے آپ کے ارمانوں کی موت واقع ہو جائے گی اور آپ دھوبی کے گدھے کی طرح نہ گھر کے رہیں گے اور نہ گھاٹ کے۔ اس لئے دوراندیشی کا تقاضہ ہے کہ حنفی بن کر ایک ہی مجلس میں اس شرم کو تین طلاقیں دیدو اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس شرم سے اپنا پیچھا چھڑالو دماغ اپنے صحیح مقام پر آجائے گا اور وہ پھر کبھی بھی شرمانے جھجکنے اور لجانے کی غلطی نہیں کرے گا۔

گزشتہ سال کی بات ہے کہ پردھان کے ایک الیکشن میں ایک عقل زدہ انسان کو میں نے مشورہ دیا کہ تم گاؤں والوں سے وعدہ کرلو کہ اگر تم پردھانی کا الیکشن جیت گئے تو گاؤں کے ہر بالغ آدمی کو تین بیگھے اور گاؤں کے ہر نابالغ بچے کو ایک بیگھے زمین دن دہاڑے ہدیہ کروگے۔

یہ مشورہ سن کر وہ بوکھلا گئے تھے اور انہوں نے ہڑبڑا کر کہا تھا۔ میں اتنی زمین کہاں سے لاؤں گا۔؟

یار بچے ہو عقل کے کچے ہو۔ جب جیت جاؤ گے تو کس کی مجال ہے کہ وہ تم سے زمین کا مطالبہ کرے۔ قوم کو اور بھی بہت سی ضرورتیں ہیں وہ اپنی دوسری ضرورتیں لے کر تمہارے پاس آئیں گے اور اگر کوئی کمین زمین کی بات کرنے لگا تو اس سے کہنا میرا الیکشن میں جو بھی خرچ ہوا ہے وہ تم دیدو۔ پھر میں اپنا وعدہ پورا کردوں گا۔

اور اگر کوئی ہرجہ خرچہ دینے کی بات کرنے لگا تو؟ یار تم تو بہت ہی گڑبڑ قسم کی عقل رکھتے ہو۔ ارے یار الیکشن میں جو خرچ ہوتا ہے اس کا حساب تو فرشتے بھی نہیں رکھ پاتے، کہہ دینا حساب بتاؤں گا انتظار کرو۔ اس انتظار میں پانچ سال گزر ہی جائیں گے۔

اس طرح کی مدلل گفتگو سے میں نے صرف ان ہی کو نہیں اللہ کے کئی بندوں کی میدان سیاست میں صراط مستقیم کی رہنمائی کی اور یقین کریں کہ جب وہ شخص میرے مشوروں کے بعد پردھان بن گیا تو اس نے مجھ سے کئے ہوئے وعدے بھی پورے نہیں کئے۔ بہت تکلیف پہنچی لیکن اس بات کی خوشی بھی ہوئی کہ میری نصیحتیں ٹھکانے لگیں اور لوگوں میں شعور پیدا ہوا۔

آج کل الیکشن کی آمد کی وجہ سے سیاست کی نگریوں میں خوب چہل پہل ہورہی ہے۔ ووٹر لوگ فارم کے مرغوں کی طرح بکنے کی تیاریاں کررہے ہیں اور نیتاؤں کی بیس کی بیس انگلیاں تر بتر نظر آرہی ہیں اور کھادی کا لباس تو ہر طرف معاشرے میں اپنی موجودگی کا احساس دلا رہا ہے۔ چند سالوں سے داڑھی والوں کی بھی الیکشن کے موقعہ پر قدر ہونے لگی ہے۔ ہر ریلی میں اس بات کا اہتمام کیا جاتا ہے کہ داڑھی والوں کے ہاتھ میں کوئی جھنڈا ہو اور جلسے میں بطور خاص مولوی نما لوگوں کو سامنے بٹھایا جاتا ہے تاکہ عوام اس غلط فہمی کا شکار رہیں کہ علماء حضرات اس پارٹی کے ساتھ ہیں۔ داڑھی والے اگر دستیاب نہ ہوں تو بھی کام چل جاتا ہے کیونکہ آرٹ کے اس دور ترقی میں نقلی داڑھیاں بھی اپنی اہمیت ثابت کرتی ہیں۔ مالیگاؤں کی مسجدوں میں بم رکھنے والے حضرات نے نقلی داڑھی اور ٹوپی چڑھا کر ساری دنیا کو چکمہ دیدیا تھا۔ جب ان

داڑھیوں کا استعمال کر کے بم پھینکے جاسکتے ہیں تا کہ بدنام داڑھی والے ہوں تو کسی جلسے میں کرائے کی داڑھی لگا کر سامعین کا بے وقوف کیوں نہیں بنایا جاسکتا۔ جب کہ تمام سامعین پچاس فیصد پہلے سے بے وقوف ہوتے ہیں اگر بے وقوف نہ ہوتے تو وعدہ خلافوں کے جلسے میں بن ٹھن کر کیوں آتے۔

بہرکیف سیاست کی حکمت عملی ہے یا داڑھی کا کمال اب داڑھی والے ہر جگہ نظر آرہے ہیں اور داڑھی والے اچھے بھاؤ میں فروخت ہورہے ہیں۔

میرے محلے میں ایک ادھیڑ عمر کے نیتا رہتے ہیں یہ ہر بار الیکشن میں کھڑے ہوتے ہیں اور ہر بار پابندی کے ساتھ چاروں خانے چت ہوجاتے ہیں لیکن ان کی ہمت دیکھئے۔ دسیوں بار ہارنے کے باوجود ان کے چہرے کی بشاشت جوں کے توں قائم ہے۔ ان کے کھادی کے لباس میں ذرا بھی شکل نہیں آتا۔ ہر بار یہ کہہ کر الیکشن میں کھڑے ہوجاتے ہیں۔ ہمت مرداں مدد خدا۔ لیکن خدا کی مدد سے یہ ہمیشہ محروم ہی رہتے ہیں یہ دوسرے قسم کے فن سے بھی ناواقف ہیں۔ دوسری قسم کا فن جو تجربہ کار سیاست دانوں کی ایجاد ہے وہ یہ کہ الیکشن میں کھڑے ہوجاؤ، دس بیس ہزار خرچ کر کے جھوٹ اور فریب کی بنیادوں پر اپنی اہمیت ثابت کرو پھر کسی کے حق میں ایک لاکھ روپے لے کر بیٹھ جاؤ۔ اس میں پروفٹ بھی خاصا ہوجاتا ہے اور لوگ مخلص سمجھنے کی غلط فہمی میں مبتلا ہو کر سلامیاں بھی دینے لگتے ہیں۔ لیکن میرے محلے کے نیتاجی سے یہ بھی نہیں ہو پاتا کیونکہ انہیں نہ جانے کس سیاست داں کی نظر لگ گئی یہ ہمیشہ سچ ہی بولتے ہیں اور بے حیائی اور فریب کاری سے دور رہتے ہیں۔ ان خامیوں کی وجہ سے انہیں ہمیشہ منہ کی کھانی پڑتی ہے۔ انہیں ماہرین سیاست نے کئی بار یہ مشورہ دیا کہ جب تک تم جھوٹ سے پکی دوستی نہیں کرو گے حیا اور شرم سے اپنا پیچھا نہیں چھڑاؤ گے۔ اخلاص اور ایثار سے اظہار بیزاری نہیں کرو گے اس وقت تک تم الیکشن میں جیت نہیں سکو گے۔ انہیں کسی نے سمجھایا تھا کہ کسی کے گھر میں آگ لگادو۔ پھر پانی کی بالٹیاں لے کر پہنچ جانا کہ میں تمہارے گھر میں لگی اس آگ کو بجھانے آیا ہوں۔ پھر دیکھو لوگ تمہیں فدائے قوم سمجھنے کی خوش گمانی میں مبتلا ہوجائیں گے اور کیا بعید ہے کہ تمہیں اپنا ووٹ بھی دیدیں۔ لیکن اس طرح کے حکمت آمیز مشوروں پر وہ عمل نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہر بار ضمانت ضبط ہوجاتی ہے۔

ابھی کل کی بات ہے کہ وہ میرے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے کہ میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں ایم پی کا الیکشن لڑوں۔

کیوں۔ کیا پچھلی تھکن اتر گئی۔؟" میں نے پوچھا۔"

تھکن تو خیر کیا ہوتی۔ البتہ شرمندگی ابھی تک ہے۔ اور بار بار کی شکست سے خود اپنی نظروں میں گر کر رہ گیا ہوں۔

یہی تو تمہاری غلطی ہے۔ جب تک تم ان عیوب سے نجات نہیں حاصل کر لوگے اس وقت تک تم میدان سیاست میں کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتے۔

"عیوب۔؟ کونسے عیوب۔؟" انہوں نے مجھے حیرت سے دیکھا۔

سیاست میں سچ، عہد کی پاسداری، شرم، احساس ندامت، وفا خوئی، قوم پرستی اخلاص وایثار جیسی باتیں عیوب کا ہی درجہ رکھتی ہیں۔ جب تک تم دوسرے لیڈروں کی طرح بے شرم اور کاذب و مکار نہیں بنو گے اس وقت تک تمہیں سیاست میں سرخروئی حاصل نہیں ہوگی۔ مولوی فلاں کو دیکھو ہر سال اپنی معصوم قوم کو دھوکہ دیتے ہیں ایک ہزار وعدے کرتے ہیں اور کبھی بھولے سے ایک وعدے کو بھی پورا کرنے کی غلطی نہیں کرتے البتہ ان کا کمال یہ ہے کہ وہ مجمع کو جمع کر لیتے ہیں اور اس بھیڑ کو دیکھ کر تو گدھے گھوڑے تک یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ حضرت کی آواز پر حیوان ناطق کا یہ سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگتا ہے۔ دراصل قوم اسی طرح کی حرکتوں سے خوش ہوتی ہے تم بھی یہی سب کچھ کرو کسی مداری کی طرح بھیڑ لگاؤ اور اپنا حلیہ ایسا شاندار بناؤ کہ فرشتے تک دھوکے میں آجائیں۔ جب تک تم اپنی انگلی کو ٹیڑھی نہیں کرو گے سیاست کے ڈبے سے گھی نکلنے والا نہیں۔ کوئی ایسا کرتاؤ کہ حکومت وقت میرے سر پر اپنا ہاتھ رکھ دے۔ انہوں نے بڑے معصوم سے انداز میں کہا۔ میں نے عرض کیا کہ کچھ پیسے خرچ کرنے پڑیں گے۔ انہوں نے پوچھا کتنے۔؟ میں نے کہا دوچار ہزار۔ وہ بولے میں تیار ہوں۔ میں نے انہیں سمجھایا کہ تم سوانڈے خرید و بھلے سے وہ گندے ہی کیوں نہ ہوں۔ کسی مسجد میں سے نمازیوں کے سوپچاس جوتے اٹھالاؤ۔ شام کو منڈی جاؤ اور سڑے ہوئے ٹماٹر اور آلو جو دکاندار پھینک جاتے ہیں ان کو پوری ایمانداری سے اٹھا کر اپنے جھولے میں سمیٹ لو۔ پھر دو چار مسٹنڈے قسم کے لونڈوں کو یہ ذمہ داری سونپ دو کہ تم کسی جلسے میں تقریر کرو اور حکومت وقت کی حمایت میں کچھ بولو اور یہ لونڈے مردہ باد کے نعرے لگاتے ہوئے تم پر گندے انڈے اور سڑے ہوئے ٹماٹر اچھال دیں اور تم پر مسجد سے اٹھائے ہوئے جوتے برسانے لگیں۔ اسی پر بس مت کرنا اگلے دن اخبار کے نمائندوں کو کچھ نقد نارائن دے کر اپنے خلاف ایک خبر بھی چھپوادینا کہ حکومت کے پٹھو جس وقت تقریر کررہے تھے اس وقت مسلم نوجوانوں نے ان کی گندے انڈوں اور جوتوں سے دل کھول کر ضیافت کی اور جلسہ اسی پروگرام پر ختم ہوگیا۔ پھر اس طرح کی خبروں کو لے کر در حکومت تک پہنچنا۔ تب ہی تو حکومت تم پر رحم کھائے گی اور سوچے گی یہ لیڈر ہماری خاطر کس طرح کی چیرہ دستیوں کا شکار ہورہا ہے۔ ایک بات یاد رکھو میں نے زور دیتے ہوئے کہا۔ یہ سیاست در ذلت میں قدم رکھنا ہے۔ لوگ آسان سمجھتے ہیں منسٹر بننا۔ انہوں نے میری تمام نصیحتوں پر عمل کرنے کا وعدہ کیا اور انہیں میں نے اسلامی قسم کا آشیرواد دیتے ہوئے رخصت کیا۔ اس بار ان کے جیتنے کے آثار صاف دکھائی دے رہے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے پوری طرح وہ لبادہ اوڑھ لیا ہے جو ہندوستانی نیتاؤں کا طرۂ امتیاز ہے اب وہ اوپر سے نیچے تک

کمربند سمیت کھادی کے جوڑے میں رہتے ہیں۔ ہر ایک چھوٹے بڑے کو جھک کر سلام کرتے ہیں اور دونوں ہاتھ جوڑ کر اپنی پچھلی اور اگلی خطاؤں کی معافی مانگتے ہیں۔ اب تو شہر کے ظالموں کو بھی ان پر پیار سا آنے لگا ہے۔ اس کے علاوہ وہ صفات عالیہ جن کی بنیاد پر لیڈر، لیڈر بنتا ہے ان کی زندگی میں صف بہ صف آ کر کھڑی ہوگئی ہیں صبح سے شام تک پوری مستعدی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں۔ خواہ مخواہ کی لن ترانیوں میں مصروف رہتے ہیں۔ شرم نام کی کوئی برائی اب ان میں نظر نہیں آتی۔ اب وہ وہاں بھی نہیں شرماتے جہاں طوائفوں تک کو شرم آجاتی ہے۔ اسٹیج پر آ کر اسلام اور تقوے کی باتیں کرتے ہی جب کہ اسلام اور تقوے سے ان کا تعلق صرف وضع قطع کی حد تک ہے۔ میں نے انہیں ماہ مبارک کی دوپہر میں انتہائی خشوع وخضوع کے ساتھ بیڑی پیتے دیکھا ہے لیکن شکل ایسی بنائے رکھتے ہیں جیسے روزہ رکھا ہے لیکن گزشتہ سال نہ جانے کسی فلسفی کے مشورے پر انہوں نے مسجد میں اعتکاف بھی کیا تھا مجھ بے وقوف کو اس وقت یہ غلط فہمی ہوگئی تھی کہ شاید ان پر سچ مچ نیکی کرنے کا دورہ پڑ گیا ہے۔ لیکن جب انہوں نے ختم اعتکاف پر دعا کرائی اور مسجد نمازیوں سے ہاؤس فل کی طرح بھری نظر آئی تو مجھے یہ لگا کہ شاید دال میں کچھ کالا ہے۔ مجھ سے جب برداشت نہیں ہوا تو میں نے دوران دعا ہی ایک دیہاتی سے پوچھ لیا کہ یہ حضرت جو دعا کرا رہے ہیں بہت پہنچے ہوئے ہیں۔ ان کی بدولت ہی مسلمانوں کا رزق دنیا میں اترتا ہے۔ میں ان کا بہت معتقد ہوں لیکن تم کس طرح اور کب ان کے معتقد ہوئے اور اپنے گاؤں سے کس طرح یہاں آئے۔ بے چارہ سیدھا سادا مسلمان تھا اس نے کہا ہمیں تو اپنی مسجد کے امام نے بتایا تھا کہ حضرت جی کی دعا ہے اور آنے جانے کا کرایہ میں دوں گا تم دیوبند چلو اور یہ بھی بتایا تھا کہ آج کی رات جو بھی دعا کی جائے گی اس کی قبولیت کا وعدہ اللہ میاں نے پہلے ہی کرلیا ہے۔ اس لئے ہم اپنی پوری فیملی کے ساتھ آگئے۔

شاباش۔ میں نے دل ہی دل میں اپنے نیتا جی کو شاباشی دی اور یہ یقین کرلیا کہ اب ہمارے نیتا کو کامیابی سے کوئی نہیں روک سکتا، جس نیتا نے نماز، اعتکاف اور اپنی دعاؤں کو اس دنیا سے کیش کرانے کا پروگرام مرتب کرلیا ہو اسے کون سرخرو ہونے سے روک سکتا ہے۔ کیونکہ ہندوستان کے مسلمانوں کی اکثریت آج بھی لاشعوری کے جنگل میں بھٹک رہی ہے انہیں پیری مریدی کی پھاند میں کسی بھی طرح پھنسایا جاسکتا ہے۔ اور اب اس سال میں ان کی چال ڈھال وضع قطع نشست وبرخواست اور بول چال دیکھ کر یہ یقین کر چکا ہوں کہ چونکہ ان میں وہ تمام جراثیم پیدا ہو چکے ہیں جو آدم کی اولاد کو سنسد تک پہنچانے میں مددگار ہوتے ہیں اس لئے اس الیکشن میں یہ جیت جائیں گے یا کم سے کم ضمانت ضبط ہونے کی لعنت سے محفوظ رہیں گے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

OOOOO

اذان بت کدہ

بظاہر ایک مزاحیہ مضمون ہے لیکن یہ مضمون صرف لوگوں کو ہنسانے کے لئے نہیں لکھا جاتا بلکہ اس مضمون کے ذریعہ ان تمام حضرات کو آئینہ دکھانے کی کوشش کی جاتی ہے جو ہوتے کچھ ہیں اور خود کو ثابت کچھ اور کرتے ہیں۔ ابوالخیال فرضی دُکھتی رگوں پر ہاتھ رکھتے ہیں۔ ان کے تمام مضامین پڑھ کر بعض لوگ تنہائیوں میں خود سے بھی شرمانے لگتے ہیں۔ کچھ لوگ جس طرح آئینے پرتاؤ کھاجاتے ہیں اسی طرح وہ "اذان بت کدہ" پڑھ کر الجھنے لگتے ہیں لیکن ابوالخیال فرضی کا کام طنز ومزاح کے پردے میں یہ اعلان کرنا ہے "حی علی الفلاح" آؤ کامیابی کی طرف، سمجھدار لوگ ابوالخیال فرضی کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور اپنی نوک پلک درست کرنے کے لئے اس قد آدم آئینے کے سامنے کھڑے ہوجاتے ہیں اور ناسمجھ لوگ آئینے پرتاؤ کھا کر جھلا اٹھتے ہیں اور انہیں اذان کے کلمات گراں گزرنے لگتے ہیں۔

ان اصلاحی مضامین کا مجموعہ "اذان بت کدہ" کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔ اگر آپ کو اپنی اصلاح کی فکر ہو اور اگر آپ کے اندر آئینہ دیکھنے کا حوصلہ ہو تو پھر یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ آج ہم مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ اپنی عظمتوں اور اپنی رفعتوں سے پیچھا چھڑا کر فراز سے بہت نشیب میں آکر کھڑے ہوگئے ہیں۔ نشیب بھی ایسی کہ جہاں ہر طرح سے پانی مر رہا ہو اور ہمارے کردار کی بنیادوں کو مکمل نقصان پہنچا رہا ہو۔ کل ہم کیا تھے اور آج ہم کیا ہو کر رہ گئے ہیں۔ بقول شاعر۔

آئینہ تک میری صورت کا شناسا نہ رہا
وقت نے مجھ سے مجھے چھین لیا ہے یارو

یہ آئینہ ضرور دیکھئے اور خود کو پہچانئے ممکن ہے کہ کہیں آپ کو اپنا پتہ ملے۔

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

ایمان افروز داستان حیات

پروفیسر خالد پرویز

حضرت بایزید بسطامیؒ کی یہ عادت تھی کہ آپؒ جب عبادت وریاضت کے لئے مسجد کی طرف تشریف لے جاتے تو مسجد میں داخلے سے پہلے مسجد کے دروازے پر رک جاتے اور وہاں کھڑے ہوکر روتے رہتے۔ سخت گریہ وزاری کرتے، آنسوؤں کا ایک سیلاب ہوتا تھا کہ جو تھمنے میں نہیں آتا تھا آپ کے ارادت مند روزانہ آپ کو اس حالت میں دیکھتے تو ان کے ذہنوں میں طرح طرح کے سوالات پیدا ہوتے۔ آخر ایک روز کچھ عقیدت مندوں نے آپؒ سے پوچھا۔ "یا حضرت! یہ فرمایئے کہ آپؒ مسجد میں داخل ہونے سے قبل بے تحاشا روتے کیوں ہیں۔" آپؒ نے فرمایا "میں اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنے آپ کو نجس تصور کرتا ہوں اور جب رب تعالیٰ کے پاک گھر میں داخل ہونے لگتا ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ مجھ جیسا ناپاک شخص اس پاکیزہ گھر میں داخل ہوکر کہیں اسے نجس نہ کردے۔ اس وجہ سے میں روتا رہتا ہوں اور رب رحمٰن ورحیم سے دعا کرتا ہوں کہ میری وجہ سے اگر اس کا گھر آلودہ ہوتا ہو تو مجھے معاف فرمادے۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ کو حج بیت اللہ کا ازحد ذوق وشوق تھا۔ آپ ہر سال اسی کوشش میں ہوتے تھے کہ کسی طرح حج کی سعادت سے فیض یاب ہوں۔ کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ حج کی مکمل تیاری فرماتے تھے زادراہ ساتھ لیتے تھے، کچھ منزل طے بھی کرتے تھے مگر پھر کسی نہ کسی وجہ سے واپس آجاتے تھے۔

ایک دفعہ ایسا ہوا کہ آپؒ نے پورے زوروشور سے حج کی تیاری کی اور حج پر روانہ ہوئے۔ چند منزل پہنچنے کے بعد واپس آگئے۔ آپؒ کے ارادت مند نے دریافت کیا۔ "یا حضرتؒ! یہ آپ نے کیا کیا کہ حج پر روانہ بھی ہوئے۔ زادراہ بھی مکمل تھا۔ کوئی رکاوٹ بھی نہیں تھی۔ چند منازل بھی آپؒ نے طے کرلی تھیں پھر آپؒ واپس لوٹ آئے آخر اس کی کوئی وجہ تو ہوگی۔!"

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔ "دراصل میرے ساتھ یہ معاملہ ہوا کہ میں تیزی کے ساتھ حج کے سفر پر روانہ تھا کہ راستہ میں مجھے ایک حبشی نے روک لیا۔ میں نے اس کے کہنے پر اپنی سواری کی باگیں کھینچ لیں۔ میں رک گیا اور اس سے پوچھا۔ "بتاؤ میاں! تم نے مجھے کیوں روکا ہے۔؟ کیا تمہیں مجھ سے کوئی کام ہے یا میں نے کوئی کام غلط کیا ہے۔؟" اس حبشی نے مجھے زور دے کر کہا۔ "اے بایزیدؒ رب تعالیٰ کو بسطام میں چھوڑ کر کیوں جاتا ہے۔؟" اس کے اسی ایک جملے نے میرے دل ودماغ کی دنیا کو جھنجوڑ کر رکھ دیا۔ میں اسے کوئی جواب نہ دے سکا۔ اس کے اس زوردار جملے نے مجھے لاجواب کردیا۔ میرے دل ودماغ میں اک عجیب سی کشمکش شروع ہوگئی۔ میں وہاں رک کر کافی دیر تک سوچ بچار کرتا رہا میری سمجھ میں کچھ نہیں آرہا تھا۔ مجھے اس حبشی کے جملے کا جواب نہیں سوجھ رہا تھا۔ آخر کار میرے دل ودماغ نے یہی فیصلہ کیا کہ واپس لوٹ چلوں اور بسطام میں ہی رہ کر رب تعالیٰ کی عبادت وریاضت کروں۔ ہاں ایک بات میری سمجھ میں ضرور آئی وہ یہ کہ میری والدہ انتہائی ضعیف ہے۔ اس کو میری خدمت کی ضرورت ہے۔ ہوسکتا ہے میری والدہ نے کوئی دعا کی ہو۔ اور رب تعالیٰ نے یہی بہتر سمجھا ہو کہ میں اپنی والدہ کی خدمت کے لئے بسطام ہی میں رہوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں کوئی نہ کوئی حکمت پوشیدہ ہوتی ہے اور وہ اپنی حکمتیں خود ہی جانتا ہے۔"

اسی طرح ایک اور دفعہ آپؒ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔ آپؒ ابھی روانہ نہیں ہوئے تھے بلکہ زادراہ جمع کررہے تھے۔ حج پر روانہ ہونے میں ابھی کچھ دن باقی تھے کہ آپؒ کے پاس ایک شخص آیا اس نے آکر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے آپ سے پوچھا۔ "یا حضرت! کہاں کا ارادہ ہے۔؟" آپؒ نے بتایا "میں چند دنوں میں ہی حج پر جانے والا ہوں اور اس کی تیاریوں میں مصروف ہوں۔" اس نے کہا۔ "پھر تو آپؒ نے کچھ رقم بھی مختص کرلی ہوگی۔" آپؒ نے فرمایا "بالکل! میں نے حج کے لئے کچھ رقم بھی علیحدہ سے رکھ لی ہے۔" اس نے پوچھا۔ "یا حضرتؒ! آپ نے حج کے لئے کتنی رقم مخصوص کی ہے۔؟" آپؒ نے فرمایا۔ "میں نے حج کے لئے دوسو دینار رکھے ہیں۔"

اس شخص نے کہا۔ "یا حضرت! یقین کیجئے کہ میں انتہائی غریب آدمی ہوں عیال دار ہوں، ذریعہ آمدنی قلیل ہے جس سے گھر کا خرچ بمشکل چلتا ہے بلکہ بیشتر اوقات چلتا ہی نہیں ہے۔ بعض اوقات فاقے کرنے پڑتے ہیں۔ کم آمدنی کی وجہ سے مقروض بھی ہوگیا ہوں۔ آپؒ کے سوا میری نظر میں اور کوئی شخص نہیں ہے جس سے اپنی بپتا بیان کرتا۔" حضرت بایزید بسطامیؒ نے کہا۔

"میں آپ کے لئے کیا کرسکتا ہوں۔تم جو طلب کرو میں حاضر ہوں۔" اس شخص نے کہا۔" وہ ۲۰۰ دینار جو آپ نے حج بیت اللہ کے لئے مخصوص کر رکھے ہیں وہ مجھے دیدیں۔ میرا بھلا ہو جائے گا اور آپؒ کو گھر بیٹھے حج کا ثواب مل جائے گا اور اگر رب تعالیٰ نے چاہا تو کئی حجوں کا ثواب آپؒ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے گا۔" حضرت بایزید بسطامیؒ نے اسی لمحے گھر سے ۲۰۰ دینار منگوائے اور اس شخص کے حوالے کردیئے اور کہا۔" کوئی بات نہیں۔ میں اگلے سال حج پر چلا جاؤں گا۔" اور وہ شخص آپ کو ڈھیروں دعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔

اگلے سال پھر آپؒ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا۔آپؒ سارا سال اس کے لئے کچھ نہ کچھ جمع کرتے رہے تھے۔جب کچھ زادراہ جمع ہو گیا تو آپؒ حج کے ارادے سے چل پڑے۔آپ کا طریق کار یہ تھا کہ چند قدموں کے بعد آپؒ دو رکعت نفل نماز ادا کرتے تھے۔اس طرح ایک منزل کو طے کرنے میں دو ماہ کے قریب لگ جاتے تھے۔بعض منازل آپؒ نے چھ چھ ماہ میں بھی طے کیں۔آپؒ سے کسی نے پوچھا۔"یا حضرت! آپ چند قدم کے بعد رک جاتے ہیں اور دو رکعت نماز نفل کے بعد پھر روانہ ہوتے ہیں اور دو رکعت نماز نفل بھی آپؒ طویل سجدوں سے کرتے ہیں۔اس طرح تو کئی سال لگ جائیں گے پھر آپ مکہ معظمہ پہنچ پائیں گے۔"

آپؒ نے فرمایا۔"یاد رکھو کہ بیت اللہ دنیاوی بادشاہوں کا دربار نہیں کہ جہاں انسان گھر سے نکلے اور تھوڑی ہی دیر میں پہنچ جائے۔یہ اس شہنشاہ کا گھر ہے جو دو جہاں کا خالق و مالک ہے لہٰذا اس مالک الملک کے گھر پہنچنا خاص آداب کا طالب ہے۔ طلب جس قدر گہری ہوگی آداب اسی قدر باسلیقہ، باقرینہ اور شایان شایان ہوں گے۔لہٰذا رب تعالیٰ کے گھر پہنچنے کے لئے اس کے شایان شان آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ اسی طرح سفر کرتے ہوئے پورے ۱۲ سال میں مکہ معظمہ پہنچے۔ابھی وہاں حج کا موسم نہیں ہوا تھا۔آپؒ وہاں عبادت وریاضت میں مشغول رہے۔ جب حج کے ایام آئے تو آپ نے حج بیت اللہ کا شرف حاصل کیا اور اس کے بعد مدینہ منورہ جانے کی بجائے بسطام کی طرف واپس روانہ ہوئے تو آپؒ کے ارادت مندوں نے پوچھا۔"یا حضرت! یہ کیا کہ آپ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری کے لئے مدینہ منورہ تشریف نہیں لے جارہے۔آخر اس کی کیا وجہ ہے۔؟"

آپ نے فرمایا۔" مجھے یہ کوئی معقول بات معلوم نہیں ہوتی کہ میں وجہ تخلیق کائنات، محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ کے روضہ پر حج کے طفیل جاؤں۔ اس قدر عظیم ہستی کے روضہ پر خصوصی طور پر جانا چاہئے۔ ضمنی طور پر نہیں کیونکہ وہ ایسی ہستی ہیں کہ ان کے روضہ پر محض اسی نیت سے گھر سے نکلنا چاہئے کہ صرف ان ہی کے روضہ پر حاضری دینا ہے۔لہٰذا انشاء اللہ العزیز کسی دوسرے موقع پر خالصتاً مدینہ منورہ کا قصد کرکے وہاں پہنچوں گا۔"

حج کی ادائیگی کے بعد آپؒ بسطام پہنچے اور والدہ کی خدمت میں مصروف ہوگئے کیونکہ آپ کی والدہ آپ کی راہ تک رہی تھیں لیکن آپؒ اپنی والدہ کی اجازت سے ہی گئے تھے اور اپنے ارادت مندوں کے ذمہ ان کی خدمت گزاری کی ذمہ داری تفویض کرگئے تھے۔آپؒ جب گھر پہنچے تو والدہ ماجدہ نے بے حد دعائیں دیں۔آپ نے والدہ ماجدہ کو بتایا کہ میں اگلے سال صرف مدینہ منورہ جاؤں گا۔آپ کی اجازت ہو تو میں تیاری جاری رکھوں۔ والدہ نے کہا۔"بیٹا! محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر جانے سے بھلا میں کیسے روک سکتی ہوں البتہ اتنا ضرور کرو کہ ایک سال کے اندر اندر ہی واپس آجانا۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ نے والدہ ماجدہ سے وعدہ کیا کہ"امی جان! آپ ایک سال کا کہتی ہیں میں تیزی کے ساتھ جاؤں گا اور روضہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دے کر چند یوم وہاں رہ کر فوری واپس آجاؤں گا۔" اس پر آپؒ والدہ ماجدہ بہت خوش ہوگئیں اور انہوں نے آپ کو ڈھیروں دعائیں دیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ سال بھر کی تیاری کرنے کے بعد دوسرے سال مدینہ منورہ روانہ ہوئے تو سینکڑوں ارادت مند آپؒ کے ہمرکاب ہوگئے۔آپ تنہائی چاہتے تھے اس لئے آپ نے ارادت مندوں سے کہا۔" مجھے اگر اکیلے ہی جانے کی اجازت دیں گے تو آپ لوگوں کی عنایت ہوگی۔" چنانچہ آپؒ کے عقیدت مندوں نے آپ کی خواہش کے مطابق آپ کو تخلیہ میں رہنے کی اجازت دیدی وہ اگرچہ آپ کے ساتھ ہوتے تھے مگر آپ سے ایک خاص فاصلے پر رہتے تھے تاکہ آپؒ کو عبادت وریاضت کا پرسکون ماحول میسر آسکے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے مدینہ منورہ پہنچے۔آپ نے روضہ رسول رحمت صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضری دی۔ وہاں چند روز عبادت وریاضت میں گزارے اور پھر آپ نے مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ کرلیا تاکہ والدہ ماجدہ سے وعدہ کے مطابق بسطام پہنچ سکیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے مدینہ منورہ سے واپسی کے سفر میں اپنے اونٹ پر بہت زیادہ بوجھ لاد دیا۔آپ کے ارادت مندوں اور عقیدت مندوں نے جب یہ دیکھا تو انہوں نے آپؒ سے کہا۔"یا حضرت! آپؒ نے اونٹ پر اتنا زیادہ بوجھ لاد دیا ہے یہ بوجھ اونٹ کی طاقت اور استطاعت سے کافی زیادہ ہے۔ جانور پر اس قدر بوجھ لادنا زیادتی ہے اور یہ آپ کی شان اور بزرگی کے بھی خلاف ہے کہ آپؒ کسی جانور پر اس کی طاقت وقوت سے زیادہ بوجھ

حضرت بایزید بسطامیؒ نے فرمایا۔ ”آپ لوگوں کی بات بظاہر تو درست ہے اور آپ نے جو کچھ دیکھا وہی کہہ دیا مگر آپ لوگ اگر غور سے ملاحظہ کریں تو آپ کو معاملہ مختلف نظر آئے گا۔“ لوگوں نے پوچھا۔ ”یا حضرت! ہم کیا دیکھیں اور کیا ملاحظہ کریں۔؟“ آپ نے کہا۔ ”تم لوگ اونٹ کے قریب جا کر دیکھو کہ یہ بوجھ اونٹ کے اوپر ہے بھی یا نہیں۔؟“ چنانچہ جب آپ کے ارادت مندوں نے اونٹ کے قریب جا کر غور سے دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ تمام بوجھ اونٹ کی کمر سے اوپر معلق تھا اور اونٹ کی کمر پر نہیں تھا۔ یوں اونٹ نے وہ بوجھ نہیں اٹھایا ہوا تھا کیونکہ وہ تو اونٹ کی کمر پر تھا ہی نہیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس آپ کے ارادت مند دوڑے ہوئے آئے اور آپ سے معافی طلب کی اور کہنے لگے۔ ”یا حضرتؒ! ہمیں تو اس بات کا علم نہیں تھا کہ بوجھ دراصل اونٹ نے اٹھایا ہوا ہی نہیں حالانکہ ظاہری طور پر ایسے معلوم ہوتا ہے کہ تمام بوجھ اونٹ کی کمر پر ہے۔ جب کہ اونٹ کی کمر سے بوجھ تو الگ اوپر معلق ہے۔“

اس پر حضرت بایزید بسطامیؒ نے کہا۔ ”اگر میں اپنا حال پوشیدہ رکھتا ہوں تو دوسروں کو خبر نہیں ہوتی اور وہ اعتراض کرتے ہیں اور اگر ظاہر کر دیتا ہوں تو حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ مجھے تنہائی اور خلوت میں رہنے دو اور میرے ساتھ مت چلو۔ اب ان حالات میں تم خود ہی بتاؤ کہ میں تمہارے ہمراہ کیسے رہ سکتا ہوں اور یہی بات حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہی تھی جب حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے ان کے ساتھ سفر کرنے کو کہا تھا۔ اس وقت حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے واضح طور پر کہا تھا کہ وہ ان کے ساتھ سفر میں خاموش نہیں رہ سکیں گے اور اعتراض کریں گے۔ تم نے بھی اعتراض شروع کر دیا ہے اس لئے میں تمہیں پھر سے کہتا ہوں کہ تم اپنا سفر جاری رکھو اور میں اپنا سفر کرتا ہوں۔“

حضرت بایزید بسطامیؒ کو والدہ ماجدہ سے کیا گیا وعدہ یاد تھا انہوں نے جلدی سے اور تیزی سے واپسی کا سفر طے کیا اور تھوڑے سے عرصہ میں واپس بسطام پہنچ گئے۔ جب اہل شہر کو آپ کی آمد کی اطلاع ملی تو وہ آپ کے استقبال کے لئے پہنچ گئے مگر آپ نے ان کو استقبال کرنے سے روک دیا جس پر وہ اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ جب مدینہ منورہ سے واپسی کے بعد اپنے مکان کے دروازے پر پہنچے تو ابھی دروازہ کھٹکھٹانے ہی والے تھے کہ آپ کو اپنی والدہ ماجدہ کی کچھ بات کرنے کی آواز آئی۔ آپ اسی لمحے رک گئے اور دروازہ نہ کھٹکھٹایا بلکہ دروازے سے کان لگا کر کھڑے ہو گئے۔ آپ نے سنا کہ آپ کی والدہ ماجدہ وضو کرتے ہوئے رب تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے کہہ رہی تھیں کہ ”یا اللہ تو بڑا غفور رحیم ہے، تیرا کرم پورے عالم پر محیط ہے۔ میں تجھ سے تیری رحمت کا واسطہ دے کر دعا کرتی ہوں کہ میرے مسافر کو راحت سے رکھنا اور اس کو اس کی اطاعت وعبادت کا اچھا بدلہ دینا۔“

حضرت بایزید بسطامیؒ نے جب والدہ ماجدہ کی یہ دعا سنی تو آپ اپنے گھر کے دروازے کے باہر کھڑے روتے رہے۔ پھر آپ نے تھوڑی دیر بعد جب آپ کی والدہ ماجدہ وضو سے فارغ ہو چکیں تو آپ نے دروازے پر دستک دیدی۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے دستک سنی تو پوچھا ”کون ہے؟“ آپؒ نے عرض کیا ”آپ کا مسافر واپس آ گیا ہے۔“ والدہ ماجدہ نے دروازہ کھول دیا اور اپنے بیٹے حضرت بایزید بسطامیؒ کو دیکھ کر از حد خوش ہوئیں اور آپ کو ڈھیر ساری دعائیں دیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ اپنی والدہ ماجدہ کی خدمت کے ساتھ ساتھ عبادت وریاضت میں اس حد تک منہمک رہتے کہ آپ کو عبادت کے اوقات میں یہ خوف لاحق رہتا کہ کہیں کسی طور میری عبادت میں کوئی خلل واقع نہ ہو جائے۔ آپ نے اپنے مکان کے تمام سوراخ بند کر دیئے تھے۔ کسی نے پوچھا۔ ”یا حضرت! یہ آپ نے کس لئے کیا۔؟“ آپؒ نے فرمایا۔ ”میں چاہتا ہوں کہ میں انتہائی پرسکون اور شور وغل سے محفوظ جگہ پر رب تعالیٰ کی عبادت کروں۔ میں نے سوراخ اس لئے بند کرائے ہیں تاکہ باہر سے کسی قسم کی کوئی آواز نہ آ سکے۔ ہو سکتا ہے وہ آواز میری عبادت وریاضت میں خلل کا باعث ہو۔“

حضرت بایزید بسطامیؒ تخلیہ اور تنہائی محض اس وقت چاہتے تھے جب آپ عبادت وریاضت میں مشغول ہوتے تھے تاہم آپ نے کچھ وقت لوگوں سے ملاقات کے لئے بھی مخصوص کیا ہوا تھا۔ اس دوران آپ کے عقیدت مند آپ سے اپنے مسائل بیان کرتے تھے۔ آپ ان کو ذکر الٰہی سے مسائل کو حل کرنے کا طریقہ سمجھاتے تھے۔ لوگوں کو دین کی باتیں سکھاتے تھے۔ ان کے دکھ درد اور خوشی میں شریک ہوتے تھے کوشش فرماتے تھے کہ ہر عقیدت مند کی جائز ضرورت کسی نہ کسی طرح پوری کر سکیں۔ بعض اوقات لوگ اپنے ذاتی جھگڑوں کے لئے آپ کو ثالث مقرر کرتے تھے تو آپ انتہائی خلوص ومحبت کے ساتھ یہ فریضہ سرانجام دیتے تھے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کی زندگی کا ایک دور ایسا بھی گزرا کہ آپ زیادہ تر وقت مسجد میں قیام فرماتے تھے۔ روایت ہے آپ تقریباً ۴۰ برس تک مسجد میں مقیم رہے لیکن آپ اس درجہ محتاط تھے کہ مسجد کا اور مسجد سے باہر کا لباس الگ ہوتا تھا جو لباس اللہ کے گھر میں زیب تن کرتے تھے وہ اس لباس سے مختلف

ہوتا تھا جو آپ مسجد سے باہر کے اوقات میں پہنتے تھے۔ مسجد میں آپ جتنا عرصہ بھی قیام پذیر رہے آپ نے کوئی بستر، تکیہ یا چادر وغیرہ کا استعمال نہیں کیا نہ ہی مسجد میں کبھی لیٹتے تھے آپ سمجھتے تھے کہ اس طرح اللہ تعالیٰ کے گھر کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ آپ اگر کبھی تھکاوٹ محسوس کرتے تھے تو مسجد کی دیوار کے ساتھ ٹیک لگا لیتے تھے لیکن اس دوران بھی ذکر و فکر جاری وساری رہتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ۴۰ برس تک مسجد میں قیام کے دوران عام انسانوں کی غذا چکھی تک نہیں۔ کسی ارادت مند نے پوچھا "یا حضرت! پھر آپ جسم وجان کا روح سے رشتہ کیسے برقرار رکھتے تھے۔؟" آپ نے فرمایا "دراصل میرا رزق کہیں اور سے آتا تھا۔ میں اس دوران اپنے دل کی نگرانی میں مصروف رہا۔ جب تک دل صاف نہ ہو جائے تو رب تعالیٰ نہیں ملتا۔ ہر قسم کی خواہش اور ہمہ قسم کی آلائش سے دل پاک صاف ہو تو پھر رب تعالیٰ ملتا ہے۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ کے ایک عقیدت مند نے آپ سے سوال کیا۔ "یا حضرت! یہ فرمایئے کہ رب تعالیٰ کی تلاش اور جستجو میں سب سے زیادہ دشوار اور مشکل مقام آپ کو کیا نظر آیا۔؟" آپ نے ایک لمحہ کے لئے توقف فرمایا اور پھر بتایا "رب تعالیٰ کی مدد اور اعانت کے بغیر قلب کو رب تعالیٰ کی طرف متوجہ کرنا بہت مشکل اور کٹھن بلکہ ناممکن مرحلہ ہے اور جب رب تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو جاتی ہے۔ رب تعالیٰ اپنی نظر کرم اپنے بندے پر ڈالتے ہیں تو پھر بندے کو کوشش وکاوش کے بغیر بھی رب تعالیٰ مل جاتا ہے۔ سعی کے بغیر بھی قلب رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ اور مجھے اس وقت ان لمحات دل پذیر میں ایک خاص قسم کی کشش ومقناطیسیت محسوس ہونے لگتی ہے پھر رفتہ رفتہ خدائے بزرگ و برتر وہ مراتب اور درجات عطا فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں پر ظاہر ہو جاتے ہیں اور کچھ لوگوں پر پھر بھی مخفی رہتے ہیں جیسے میری کچھ باتیں آپ پر ظاہر ہیں لیکن بہت سی باتیں ایسی ہیں جو کسی پر بھی ظاہر نہیں۔ یہ سب رب تعالیٰ کی حکمتیں اور عنایتیں ہیں وہ جسے چاہے نواز دے۔ اس کے کرم کی کوئی حد نہیں۔"

یہی وجہ ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ فرماتے ہیں کہ "حضرت بایزید بسطامیؒ کو اولیاء اللہ میں وہی مقام حاصل ہے جو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو فرشتوں میں حاصل ہے۔ اور یہ کہ مقام توحید میں تمام بزرگوں کی انتہا آپ کی ابتدا ہے۔"

رب ذوالجلال اپنے خاص اور پیارے بندوں کو لطف وعنایت کے سائے تلے رشد وہدایت سے بھی نوازتا رہتا ہے تا کہ رب تعالیٰ کا بندہ اپنی منزل، اپنی راہ سے بھٹک نہ جائے اور رب کریم کی شان کریمی کی متاع بے بہا جو اسے میسر آتی ہے اسے کھو نہ بیٹھے۔ صاحبان معرفت اسے آزمائش کی منزل بھی کہتے ہیں اور صبر ورضا کے امتحان سے بھی تعبیر کرتے ہیں۔ رب تعالیٰ اس حوالے سے کبھی اشاروں سے کبھی سبق آموز واقعات سے اور کبھی حادثات زمانہ سے اپنے پیارے بندوں کو خبردار کرتے رہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ میرے خاص بندے دوسروں کے لئے ہدایت وتبلیغ کا ذریعہ بھی بنیں تا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق سبق حاصل کر کے صراط مستقیم کی طرف گامزن اور رواں دواں رہے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے ساتھ بھی وقتاً فوقتاً ایسے واقعات پیش آتے رہتے تھے جو انہیں اس امر کی یاد دلاتے تھے کہ قادر مطلق کی مرضی کے بغیر کوئی کام نہیں ہو سکتا اور یہ کہ جو لوگ صراط مستقیم سے بھٹک جاتے ہیں ان کے لئے آخرت کی منزل انتہائی کٹھن اور پریشان کن ہوتی ہے۔ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ ایک جنگل سے گزر رہے تھے۔ تنہا اور غیر آباد مقامات اولیاء کرام کا محبوب مسکن رہے ہیں۔ وہ قدرت کی گود میں ذکر وفکر کرتے رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ اکثر اولیاء کرام نے اپنا بیشتر وقت غاروں، چٹانوں، صحراؤں، بیابانوں، جنگلوں اور دریاؤں کے کنارے گزارا۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کو بھی یہی شوق تھا کہ وہ تنہا اور ویران جگہوں پر جا کر رب تعالیٰ کی یاد میں حیات ناپائیدار کے لمحات گزاریں۔ چنانچہ جب آپ جنگل میں پہنچے تو راستے میں آپ کو اچانک ایک کھوپڑی نظر آئی آپ قریب گئے تو پتہ چلا کہ یہ ایک انسانی کھوپڑی ہے۔ آپؒ وہاں رک گئے اور سوچنے لگے کہ خدا معلوم یہ کس انسان کی کھوپڑی ہوگی۔ کیا پتہ وہ اپنی زندگی میں کس قدر شوکت وشان رکھتا ہو مگر آج اس کی کھوپڑی ادھر سے اُدھر لڑھکتی پھر رہی ہے۔ بہرحال آپؒ کے من میں نہ جانے کیا آیا کہ آپ نے وہ کھوپڑی دونوں ہاتھوں سے اٹھالی اور اسے گھما کر دیکھنے لگے۔ ابھی آپ نے اسے تھوڑا سا ہی گھمایا تھا کہ آپ نے اس کھوپڑی پر لکھی ایک تحریر دیکھی۔ آپ نے اس تحریر سے مٹی صاف کی تو واضح ہوگئی۔ آپ نے وہ تحریر پڑھی تو کانپ سے گئے وہاں لکھا تھا صُمٌّ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ یعنی وہ گونگے، بہرے اور اندھے ہیں اس لئے کہ وہ عقل نہیں رکھتے۔ آپؒ نے اس تحریر کو بار بار پڑھا اور پھر آپؒ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئے۔ کافی دیر کے بعد آپ ہوش میں آئے تو آپ نے اس کھوپڑی اور اس پر لکھی تحریر کے بارے میں غور وفکر کرنا شروع کیا۔ آپ جس قدر سوچتے جاتے معنی ومفہوم کی تہہ در تہہ پرتیں آپ پر واضح ہوتی جاتیں۔ آپ سمجھ گئے کہ رب کائنات کی طرف سے یہ ایک ہدایت بھی تھی اور بہت ساری باتوں کی وضاحت بھی۔

✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻✻

دوسرے اولیاء کرام کے مریدین اور ارادت مندوں کے ساتھ ساتھ اولیاء کرام خود بھی بعض اوقات حضرت بایزید بسطامیؒ کے ہاں حاضری دیتے تھے اور آپؒ کی مجلس میں شمولیت کو باعث برکت وسعادت سمجھتے تھے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کا مرتبہ چونکہ آپؒ کے تمام ہم عصر اولیاء کرام میں ممتاز ومنفرد تھا اس لئے سبھی آپ ہی کی طرف رجوع کرتے تھے اور آپ کے فیضان علم ومعرفت کے حصول کے ساتھ ساتھ آپ کی دعاؤں کا فیض بھی حاصل کرتے

تھے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس جو بھی حاضری دیتا تھا اور جو بھی آپ کی مجلس میں شامل ہوتا تھا آپؒ اس کا از حد خیال بھی رکھتے تھے اور اس کی فلاح واصلاح کے لئے بھی کوئی نہ کوئی طریقہ، راستہ اور ذریعہ اختیار کرتے تھے یہی وجہ تھی کہ آپ کی مجلس ہمہ وقت بھرپور ہوتی تھی جس میں ذکر وفکر بھی ہوتا تھا۔ دنیاوی معاملات جن کا تعلق معاشرتی فلاح اور اصلاح عامہ سے ہوتا تھا وہ بھی زیر بحث آتے تھے اور اس کے ساتھ ہی علم ومعرفت کی باتیں بھی سمجھی سمجھائی جاتی تھیں۔ حضرت بایزید بسطامیؒ میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود تھی کہ آپ ہر شخص سے اس کے مرتبہ اور ذہنی سطح کے مطابق ہی بات کرتے تھے تاکہ آپ کی کہی ہوئی بات کا ابلاغ زیادہ سے زیادہ ہو۔ اور آپؒ بات ایسی منفرد کرتے تھے کہ ہر شخص کی زبان پر یہی جملہ ہوتا تھا کہ "ایسی معرفت کی بات تو پہلے کبھی نہ سنی تھی۔"

ایک دفعہ حضرت احمد خضرویہؒ نے قصد کیا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ملاقات کی جائے۔ آپ کے اس ارادے کا آپ کے مریدین کو پتہ چلا تو اکثر نے یہ خواہش ظاہر کی اور حضرت احمد خضرویہؒ نے اپنے ارادت مندوں کا جوش وخروش اور ذوق وشوق دیکھا تو آپ ان کو روک نہ سکے۔ یوں ایک ہزار عقیدت مندوں کے ہمراہ آپؒ حضرت بایزید بسطامیؒ سے ملاقات کے لئے روانہ ہوئے اور کئی ہفتوں کی مسافت کے بعد وہاں پہنچے۔ حضرت احمد خضرویہ کے مریدین میں ایک مرید ایسا بھی تھا جو فضل وکمال میں اعلیٰ درجہ پر فائز تھا۔ اس کی یہ کیفیت تھی کہ پانی پر چل سکتا تھا اور اس نے یہ درجہ اپنی بے پناہ عبادت وریاضت سے حاصل کیا تھا۔

جب حضرت احمد خضرویہؒ اپنے مریدین کے ہمراہ حضرت بایزید بسطامیؒ کے مکان پر پہنچے تو حضرت احمد خضرویہؒ نے اپنے مریدین سے مخاطب ہوکر کہا۔ "دیکھو میری ایک بات غور سے سنو اور اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔ بات دراصل یہ ہے کہ جس شخص میں حضرت بایزید بسطامیؒ کے دیدار کی طاقت ہو اور وہ اتنی ہمت رکھتا ہو تو صرف وہی میرے ہمراہ آئے ورنہ یہیں ٹھہر جائے۔"

مگر حضرت احمد خضرویہؒ کے تمام ارادت مندوں نے کہا۔ "ہم نے اتنا سفر کیا ہے ہم تو سب حضرت بایزید بسطامیؒ سے ملاقات کئے بغیر واپس نہیں جائیں گے۔" اس پر حضرت خضرویہؒ اپنے تمام مریدین کے ہمراہ حضرت بایزید بسطامیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور جب آپ کے سامنے پہنچے تو آپؒ نے ان سب کا استقبال کیا حضرت احمد خضرویہؒ نے بھی جھک کر سلام کیا۔

اب حضرت بایزید بسطامیؒ نے حضرت احمد خضرویہؒ سے پوچھا۔ "تمہارا وہ مرید کہاں ہے جو سب میں افضل ترین ہے۔ وہ باہر کیوں کھڑا رہ گیا ہے اور اندر کیوں نہیں آیا؟" اس کو بھی اندر بلالو۔ چنانچہ حضرت احمد خضرویہؒ نے اسے بھی اندر بلوالیا۔ اب حضرت بایزید بسطامیؒ نے حضرت احمد خضرویہؒ سے پوچھا۔ "آپ کب تک دنیا کی سیر وسیاحت میں مشغول رہیں گے؟"

حضرت احمد خضرویہؒ نے کہا۔ "یا حضرت! پانی ایک ہی جگہ ٹھہرا رہے تو اس میں نہ صرف بدبو پیدا ہوجاتی ہے بلکہ اس کا رنگ بھی بدل جاتا ہے۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ نے کہا۔ "پھر آپ دریا کیوں نہیں بن جاتے جس میں نہ کبھی بدبو پیدا ہوتی ہے اور نہ رنگ تبدیل ہوتا ہے۔" حضرت احمد خضرویہؒ نے کہا۔ "یا حضرت! اسی کی تو کوشش کررہا ہوں۔ آپ دعا فرمائیے کہ رب کائنات مجھے دریا بننے کی صلاحیت اور طاقت عطا فرمائے۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ کے ہاں اولیاء کرام کی آمد کا سلسلہ جاری رہتا تھا آپ کے ارادت مندوں کے لئے بھی یہ موقع باعث اعزاز ہوتے تھے کیونکہ انہیں بھی مختلف اولیاء اللہ کو دیکھنے اور ان کی باتیں سننے کا وافر موقع مل جاتا تھا۔ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ اپنے ارادت مندوں کے ہمراہ مجلس میں تشریف فرما تھے کہ یکایک آپ نے بتایا۔ "ساتھیو! رب تعالیٰ جل شانہٗ کا ایک دوست آرہا ہے آؤ چل کر اس کا استقبال کرتے ہیں۔"

حضرت بایزید بسطامیؒ کی دعوت پر جب سب لوگ باہر نکلے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک بزرگ خچر پر سوار ان کی جانب چلے آرہے ہیں۔ آپ کے مریدین نے آپ سے پوچھا۔ "یا حضرت! یہ کون ہیں؟" حضرت بایزید بسطامیؒ نے انہیں بتایا۔ "یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے ولی حضرت ابراہیمؒ ہروی ہیں۔" حضرت بایزید بسطامیؒ نے اور آپؒ کے ارادت مندوں نے آگے بڑھ کر حضرت ابراہیم ہرویؒ کا شایان شان استقبال کیا اور انہیں اندر لے آئے۔

اس موقع پر حضرت بایزید بسطامیؒ نے حضرت ابراہیمؒ ہروی سے کہا۔ "مجھے آپ کے استقبال کا منجانب اللہ اشارہ ملا ہے۔ اس لئے میری کوشش ہوگی کہ آپ کی خاطر مدارات میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھوں۔" اس کے بعد حضرت بایزید بسطامیؒ نے خلاف معمول حضرت ابراہیمؒ ہروی کے لئے اعلیٰ دسترخوان لگوایا اور قسم قسم کے کھانے چنوائے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ اور حضرت ابراہیمؒ ہروی نے اکٹھے کھانا تناول فرمایا مگر اس دوران حضرت ابراہیمؒ ہروی کے دل میں خیال گزرا کہ حضرت بایزید بسطامیؒ جیسے زاہد وعابد اور صاحب تقویٰ کو ایسے عمدہ لذیذ کھانوں سے احتراز کرنا چاہئے۔

حضرت ابراہیمؒ ہروی کے اس خیال کا علم حضرت بایزید بسطامیؒ کو کشف کے ذریعہ ہوگیا چنانچہ آپ نے حضرت ابراہیمؒ سے کہا۔ "یہ سب اہتمام تو آپ کی عزت وعظمت کے اعتراف اور آپ کا شایان شان استقبال اور خدمت وخاطر تواضع کے لئے کیا ہے ورنہ یہاں ایسا نہیں ہوتا تو ہم یہ بھی خیال نہ کرو کہ عمدہ اور لذیذ کھانوں کو کھانے والا اہل تقویٰ نہیں ہوسکتا۔"

حضرت ابراہیمؒ ہروی نے آپ کی اس بات کا اتفاق کیا اور ایسے استقبال پر آپ کا شکریہ ادا کیا۔

اگرچہ حضرت بایزید بسطامیؒ پوری کوشش کرتے تھے کہ لوگوں کے سامنے کوئی کرامت ظاہر نہ ہونے دیں لیکن پھر بھی بعض اوقات بہ امر مجبوری آپ کو کسی نہ کسی کرامت کے اظہار کا حالات وواقعات اور صورتحال کے تحت موقع مل جاتا تھا۔ جس پر اکثر لوگ آپ کی ولایت اور عظمت کے مزید قائل ہوجاتے تھے مگر آپ میں نمک کے برابر ایسے افراد بھی تھے جو آپ کی کرامات پر خواہ مخواہ اعتراض کرتے تھے یا یہ کہ آپ کا امتحان لینے کی خاطر آپ کے پاس حاضر ہوتے تھے مگر آپ ان کی نیت بھانپ جاتے تھے اور اسی کے مطابق ہی فیصلہ کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ کے امتحان کی غرض سے شیخ ابوسعید میخوارانی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ کے آتے ہی آپ نے اس کی نیت کو بھانپ لیا اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا آپؒ نے اس سے کہا۔ تم ابوسعید راعی کے پاس چلے جاؤ وہ میرا عالم وفاضل اور خدمت گار مرید ہے اس لئے میں نے اپنی تمام ولایت اسی کے حوالے کردی۔ جو کچھ کہنا ہے اسی سے جاکر کہو وہ تمہارے ہر سوال کا جواب دیں گے۔''

چنانچہ ابوسعید میخوارانی فوری طور پر ابوسعید راعی کے پاس پہنچا۔ اس نے دیکھا کہ ابوسعید راعی عبادت میں مشغول ہیں لہٰذا ابوسعید میخوارانی انتظار میں کھڑے رہے۔ جیسے ہی ابوسعید راعی عبادت الٰہی سے فارغ ہوئے تو انہوں نے ابوسعید راعی سے کہا۔ ''مجھے تازہ انگور چاہئیں اور اسی وقت چاہئیں۔'' ابوسعید راعی کو علم تھا کہ یہ انگوروں کا موسم نہیں ہے اور ابوسعید میخوارانی محض امتحان لینے کی غرض سے ایسا کررہا ہے نیز انہوں نے کشف کے ذریعہ یہ بھی معلوم کرلیا تھا کہ ابوسعید میخورانی ان کے مرشد حضرت بایزید بسطامیؒ کے پاس اسی غرض سے گیا تھا اور انہوں نے ان کے پاس اسے بھیجا ہے چنانچہ ابوسعید راعی نے ابوسعید میخورانی سے کہا۔ ''بیٹھ جاؤ۔ میں ابھی آپ کو انگور دیتا ہوں۔

ابوسعید راعی نے اسی لمحے ایک چھڑی لی اور اس کے دو ٹکڑے کئے۔ ان دو ٹکڑوں میں ایک ٹکڑا اپنے قریب اور دوسرا ٹکڑا ابوسعید میخورانی کے قریب زمین میں دفن کردیا اور پھر رب کائنات کے حضور التجا کے لئے ہاتھ بلند کئے۔ تھوڑے ہی وقفہ کے بعد دونوں جگہوں سے کہ جہاں چھڑی کے دو ٹکڑے زمین میں دفن تھے۔ انگور کے سرسبز درخت نمودار ہونے شروع ہوگئے وہ آہستہ آہستہ بڑھتے گئے حتیٰ کہ ایک لمحہ ایسا آیا کہ ان میں انگور بھی لگ گئے۔

ابوسعید راعی کے قریب درخت پر نہایت خوشبودار سفید قسم کے انگور لگے جبکہ ابوسعید میخورانی کے قریب درخت پر انتہائی بدنما، بدذائقہ اور سیاہ رنگ کے انگور لگے۔ اب ابوسعید راعی نے ابوسعید میخورانی سے کہا۔ ''لو جلدی کرو درخت سے انگور توڑو اور کھاؤ۔ تم نے انگور طلب کئے تھے اور وہ بھی تازہ انگور تمہارے سامنے ہیں۔ جتنے کھانا چاہتے ہو کھاؤ۔'' ابوسعید میخورانی نے اپنے قریبی درخت سے انگور توڑے تو انتہائی بدمزہ اور بدذائقہ تھے۔ پھر ابوسعید راعی نے اسے اپنے قریبی درخت کے انگور چکھائے تو وہ انتہائی خوشبودار لذیذ اور خوش ذائقہ تھے۔ ابوسعید میخورانی نے ابوسعید راعی سے پوچھا۔ ''یہ کیا بات ہے اور اس کا کیا راز ہے کہ تمہارے قریبی درخت اور میرے قریبی درخت کے انگوروں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

ابوسعید راعی نے کہا۔ مجھے صدق ویقین کی دولت حاصل ہے جب کہ تمہیں شک وشبہ کی وجہ سے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقبول بندوں کا امتحان مقصود ہے اس لئے خدائے بزرگ وبرتر نے دونوں درختوں سے ہم دونوں کی قلبی کیفیت ظاہر فرمادی ہے تم اگر عقل وشعور رکھتے ہو تو ہر بات واضح اور روشن ہے۔'' اس کے بعد ابوسعید راعی نے ابوسعید میخورانی کو ایک کمبل دیا اور کہا۔ ''یہ کمبل تم لے لو۔ اسے استعمال میں لاؤ مگر اس کی مکمل حفاظت کرنا اور اسے گم نہ ہونے دینا تاہم مجھے خطرہ ہے کہ تم اس کو گم کردوگے۔'' ابوسعید میخورانی نے کہا۔ ''میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں یہ کمبل انتہائی حفاظت سے رکھوں گا اور اسے کسی صورت گم نہیں ہونے دوں گا۔''

پھر ابوسعید میخورانی وہ کمبل لے کر حج پر چلے گیا۔ اس نے پوری کوشش کی کہ وہ اس کمبل کی حفاظت کرے اور اسے گم نہ ہونے دے مگر اس کی تمام تر کاوش کے باوجود وہ کمبل میدان عرفات میں گم ہوگیا اور پھر جب وہ حج سے فراغت کے بعد واپس بسطام پہنچا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ کمبل ابوسعید راعی کے پاس موجود تھا۔ اب ابوسعید میخورانی کے تمام شکوک وشبہات جاتے رہے اسے یقین ہوگیا کہ رب قادر وقدیر اپنے محبوب بندوں کو کرامات سے ضرور نوازتے ہیں مگر یہ کرامات عوام الناس کی اصلاح وفلاح کے لئے ہوتی ہیں ان سے بہتوں کا بھلا ہوتا ہے اور مخلوق خدا اپنے رب کی زیادہ عبادت گزار اور منکسر المزاج ہوتی ہے کیونکہ ان کی تکالیف اور پریشانیاں کسی نہ کسی حوالے سے دور کردی جاتی ہیں۔ یہ سب رب رحمٰن ورحیم کا فضل وکرم ہوتا ہے مگر رب کائنات کسی اپنے محبوب بندے کی دعا کی قبولیت کو بنیاد بنا کر اپنے محبوب بندے کو عزت ومقام بخشتا ہے تاکہ اللہ کا پیارا بندہ اس کی مخلوق کو بھی پیارا ہو۔

ایک مرتبہ شہر میں بلا کا قحط پڑا لوگ دانے دانے کے لئے محتاج ہوگئے کیونکہ بارش بالکل ہی نہیں ہوئی تھی۔ چہار جانب مایوسی، پریشانی اور رنج والم تھا لوگ فاقوں مرنے لگے۔ اتنے میں کچھ لوگوں نے حضرت بایزید بسطامیؒ کے ہاں حاضری دی اور عرض کیا۔ ''یا حضرت! لوگوں کے حالات آپ کے سامنے ہیں۔ بادل کا کوئی ٹکڑا آسمان کی طرف رخ نہیں کررہا۔ ہر شخص پریشان اور

بدحال ہے۔ قحط سے ہزاروں انسانی وحیوانی جانوں کے ضیاع کا خطرہ ہے آپؒ رب کائنات کے برگزیدہ بندے ہیں۔ رب رحمٰن ورحیم آپ کی درخواست نہیں ٹالیں گے۔ آپؒ ازراہ صد لطف وکرم رب کریم ورحیم سے التجا کیجئے کہ بارش بھیجے تاکہ سوکھی فصلیں ہری ہوجائیں۔ بے جان زمین میں جان آجائے۔ لوگ فاقوں سے مرنے سے بچ جائیں۔

حضرت بایزید بسطامیؒ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر اللہ کے بندوں کے لئے دعا مانگنی شروع کی۔ بایزید بسطامیؒ نے کہا۔ اے اللہ یہ تیرے بندے ہیں، تیرے محتاج ہیں تیرا در چھوڑ کر کہاں جائیں گے ان کی ضرورتوں کا لحاظ کر اپنی رحمتوں کی بارش برسا اور ان کے کھیتوں کو سیراب کردے۔

حضرت بایزید بسطامیؒ جیسے جیسے یہ کہتے جاتے تھے جوق در جوق بادل آتے جاتے تھے حالانکہ اس سے پہلے بادل کا ایک ٹکڑا بھی آسمان پر موجود نہیں تھا۔ پھر یکایک بادل گھرے ہوئے۔ بجلی چمکی بادل گرجا اور چھما چھم بارش ہونے لگی۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے بارش نہیں ہورہی بلکہ پانی کا سمندر اٹھ آیا ہے۔ بارش قطروں میں نہیں بلکہ لوٹوں میں ہورہی تھی۔ اتنی بارش برسی کہ جل تھل ہوگیا۔ زمین سیراب ہوگئی۔ دھرتی کی پیاس بجھ گئی۔ فصلیں سرسبز وشاداب ہوگئیں۔ رب کی رحمت نے وہ رنگ دکھایا کہ ہر ذی روح کا انگ انگ جھوم اٹھا۔ یوں ایک دن اور ایک رات مسلسل پانی برستا رہا۔

حضرت بایزید بسطامیؒ کے پڑوس میں ایک یہودی رہا کرتا تھا۔ وہ روزگار کی تلاش میں شہر سے دور تھا اس کی بیوی بچے گھر میں اکیلے رہتے تھے مگر غربت اور افلاس کی زندگی بسر کررہے تھے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کو علم ہوا تو آپ نے ان کے لئے سامان خورد ونوش بھجوایا۔ تاہم آپ نے ایک دن جب کہ آپ تمام عبادت وریاضت سے فارغ ہوکر مسجد سے گھر پہنچے تو اس وقت رات ہوچکی تھی۔ آپ اس یہودی کے گھر کے قریب سے گزرے تو آپ نے وہاں سے اس یہودی کے چھوٹے بیٹے کے رونے کی آواز سنی۔ آپؒ وہیں رک گئے مگر آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ بچہ آخر کیوں رو رہا ہے! یکایک آپؒ کی نظر نے اس یہودی کے مکان کا احاطہ کیا تو آپؒ نے دیکھا کہ پرے گھر میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور کسی قسم کا کوئی چراغ روشن نہیں۔ آپ نے خیال کیا کہ شاید بچہ اندھیرے کی وجہ سے رو رہا ہو چنانچہ آپ اپنے گھر پہنچے۔ ایک چراغ روشن کیا اور اسے لے کر اس یہودی کے مکان کے باہر والی دیوار پر جا کر رکھ دیا۔ بچہ اسی لمحے خاموش ہوگیا اور اس نے رونا بند کردیا۔ آپ سمجھ گئے کہ آپ کا خیال درست تھا کہ بچہ روشنی نہ ہونے کی وجہ سے رو رہا تھا۔ چنانچہ اب حضرت بایزید بسطامیؒ نے یہ معمول بنالیا کہ نماز مغرب کے بعد اس یہودی کے گھر کی دیوار پر ایک عدد روشن چراغ روزانہ رکھ آتے۔ ایسا آپ ایک مدت تک کرتے رہے اور جب ایک دن یہودی واپس گھر لوٹا تو اس کی بیوی نے اسے سارا ماجرہ سنایا۔

جس کا ان پر اتنا اثر ہوا کہ وہ دونوں میاں بیوی آپ کے دست مبارک پر حلقہ بگوش اسلام ہوگئے۔

جنگل تنہائی، ویرانی، وحشت اور اجنبیت کا نام ہے، جنگل میں عام طور پر جانوروں اور درندوں کا راج ہوتا ہے جو خوفناک بھی ہوتے ہیں اور خطرناک بھی۔ انسانوں کے وجود کو کسی صورت برداشت نہیں کرتے اور ان پر حملہ آور ہوکر انہیں جان سے مارنے کی کوشش کرتے ہیں حتیٰ کہ بعض جنگلی جانور تو آدم خور بھی ہوتے ہیں مگر اس تمام تر صورتحال کے باوجود رب تعالیٰ کے متلاشی ذکر وفکر اور عبادت وریاضت کے لئے جنگل کا رخ کرتے ہیں اور کسی درخت کی اوٹ میں، کسی پہاڑ کے غار میں یا کسی دستی جھونپڑی میں بیٹھ کر اس ذات پاک کو یاد کرتے ہیں جو نفع ونقصان کی مالک بھی ہے اور حیات وممات کی بھی۔ وہ اپنے ایک ساتھی کے ہمراہ جنگل میں پہنچے تو انہوں نے ایک چٹان کے سائے میں چٹائی بچھائی اور رب رحمٰن ورحیم کے حضور سربسجود ہوگئے انہوں نے اس جگہ کا انتخاب اس لئے کیا تھا کیونکہ یہاں قریب ہی ایک قدرتی چشمہ تھا جس کا پانی انتہائی ٹھنڈا اور میٹھا تھا وہ اور ان کا ساتھی لمحہ لمحہ یاد الٰہی میں مصروف رہتے تاہم ان کا ساتھی جنگل کے چہار جانب تھوڑی دیر کے لئے دن میں ایک بار چکر لگا آتا اور اگر کوئی بات بتانے کی ضرورت ہوئی تو اس سے انہیں مطلع کرتا۔ جنگلی جانور ان کے قریب سے گزرتے ان کے پاس چند لمحوں کے لئے ٹھہرتے اور پھر چپکے سے اپنی راہ لیتے۔ جنگل میں کئی قسم کے میوہ دار درخت بھی تھے مگر انہوں نے کبھی کوئی چیز کسی درخت سے توڑ کر نہیں کھائی تھی۔ مسلسل روزانہ روزہ رکھتے تاہم سحری اور افطاری کے وقت کھجور کے دو دانے اور پانی استعمال میں لے آتے۔ کھجوریں وہ اپنے ساتھ ہی لائے تھے۔

ویسے تو روزانہ نماز روزہ، نوافل اور ذکر وفکر معمول تھا مگر جمعۃ المبارک کے روز خاص اہتمام کے ساتھ عبادت کرتے۔ خود جھاڑو دیتے اور کپڑے دھوتے۔ ایک جمعۃ المبارک کے دن جب انہوں نے کپڑے دھولئے تو ان کے ساتھی نے کہا۔ "یا حضرت! ان کپڑوں کو انگور کی باڑھ پر پھیلادیں تاکہ سوکھ جائیں۔" انہوں نے کہا۔ "اگر ادھر سے کوئی مسافر گزرا اور اس نے انگور توڑنا چاہے تو اسے تکلیف ہوگی لہٰذا میں انگور کی باڑھ پر کپڑے نہیں ڈالوں گا۔"

ان کے ساتھی نے تجویز دی۔ "یا حضرت! کپڑوں کو درخت پر لٹکا دیں" اس پر انہوں نے کہا۔ "درخت کی نازک ٹہنیاں ہیں ہوسکتا ہے کہ کوئی ٹہنی ٹوٹ جائے۔ میں ایسا نہیں کروں گا۔" ساتھی نے کہا۔ "یا حضرت! پھر سب سے بہتر یہی ہوگا کہ آپ کپڑوں کو گھاس پر پھیلادیں تاکہ وہ دھوپ کی تمازت اور ہوا کے جھونکوں سے سوکھ جائیں۔" انہوں نے کہا۔ "کیا بات کرتے ہو یہ جانوروں کا چارہ ہے ہم اس کو جانوروں سے نہیں چھپا سکتے۔ خدا معلوم کس وقت کونسا جانور چرنے کی ضرورت محسوس کرے اور کپڑوں کی وجہ سے چر نہ سکے۔ میں ایسا

ہر گز نہیں کروں گا۔"

ان کے ساتھی کے پاس جتنی تجاویز اور آراء تھیں وہ سب اس نے انہیں پیش کیں مگر انہوں نے کسی نہ کسی وجہ سے اس پر عمل درآمد کرنے سے احتراز کیا اور پھر ان کے اپنے من میں ایک تجویز آئی انہوں نے گیلے کپڑے اپنی پیٹھ پر ڈال لئے اور سورج کی طرف پشت کر کے کھڑے ہو گئے جب ایک مناسب وقت گزر گیا اور انہوں نے محسوس کیا کہ کپڑے اس طرف سے سوکھ گئے ہیں تو انہوں نے کپڑوں کو الٹ دیا اور پھر اسی طرح سورج کی طرف پشت کر لی۔ تھوڑی دیر میں کپڑے دوسری طرف سے بھی سوکھ گئے۔ اب حضرت بایزید بسطامیؒ نے کپڑے پشت سے اتارے اور انہیں تبدیل کیا کیونکہ آپ نے جو کپڑے پہنے ہوئے تھے وہ میلے کچیلے ہو چکے تھے۔ کپڑے تبدیل کر کے انہوں نے ساتھی سے کہا۔ "آؤ جمعۃ المبارک کی ادائیگی کا آغاز کرتے ہیں۔" یوں انہوں نے تمام واجبات و فرائض اور سنتوں کو پورا کرتے ہوئے جمعۃ المبارک کی نماز ادا کی اور پھر شکرانہ کے لئے رب قادر وقدیر کے حضور ہاتھ بلند کئے۔ کافی دیر دعا و التجا کرتے رہے۔ شکر بھی ادا کرتے رہے اور اپنے لئے استغفار کی دعا بھی کرتے رہے۔ انہوں نے دنیا کے تمام مسلمانوں کی فلاح و اصلاح کے لئے بھی دعا کی اور نماز کے بعد پھر ذکر و فکر میں مشغول ہو گئے۔

OOOOOOOOO

انسانوں اور جانوروں کے درمیان مناظرہ

قسط نمبر: ۱۰

ترجمانی: حسن احمد صدیقی فاضل دارالعلوم دیوبند

چھٹے قاصد کے بیان میں

چھٹا قاصد جس گھڑی کیڑے مکوڑوں کے سردار ثعبان کے پاس گیا اور تمام صورت حال بیان کی تو اس نے بھی سنتے ہی حکم جاری کیا کہ تمام کیڑے مکوڑے حاضر ہوں، چنانچہ تمام کیڑے مکوڑے، سانپ، بچھو، گرگٹ، چھپکلی، مکڑی، جوں، چیونٹی، کینچوے۔ غرض جتنے کیڑے نجاست میں پیدا ہوتے ہیں یا درخت کے پتوں پر چلتے ہیں سب کے سب اپنے بادشاہ کے روبرو حاضر ہو گئے یہ تعداد میں اس قدر تھے کہ ان کو شمار کرنا قطعاً ناممکن تھا۔ بادشاہ نے جب ان کی صورتیں اور جسم کی بناوٹیں دیکھیں تو حیرت وافسوس میں ڈوب گیا اور اسے اس بات کی فکر لاحق ہوگئی کہ ان ناتواں اور ضعیف جانوروں سے کیا بن پڑے گا۔ اس نے اپنے وزیر سے پوچھا کہ تیرے نزدیک کیا ان میں کوئی اس قابل ہے کہ ہم اسے مناظرہ کے واسطے انسانوں کے پاس بھیجیں۔ حاضرین میں سے اکثر بہرے گونگے اندھے ہیں۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ وہاں جا کر کیا گل کھلائیں گے۔ بلکہ میرا تو اندازہ یہ ہے کہ ان میں سے کسی کا بھی وہاں جانا ہماری بدنامی کا باعث ہوگا۔ اس لئے کہ ان میں تو کسی طرح کی کوئی کشش بھی نہیں ہے۔

وزیر نے کہا اے بادشاہ محترم! انسان کو قوت گویائی خدا تعالیٰ نے عطا کی ہے۔ آپ خدا تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ ان کیڑے مکوڑوں کو بھی گفتگو اور تقریر و بیان کی صلاحیت عطا کر دے۔ اس کی قدرت سے کیا بعید ہے اور اس کے لئے کوئی مشکل نہیں وہ چاہے تو دریا خشک ہو جائے اور وہ چاہے تو خشکیوں میں سفینے چلنے لگیں۔ بادشاہ نے اسی وقت گڑگڑا کر خدا سے دعا مانگی اور خدا نے اس کی دعا کو فوراً قبول فرمالیا اور اسی وقت کیڑے فصیح زبان بولنے پر قادر ہو گئے۔

ملخ کے خطبے کے بیان میں

ملخ نے انتہائی خوش الحانی اور نغمہ سرائی کے ساتھ خدا تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور اپنی جادو بھری آواز میں کہنے لگا۔ حمد وشکر کی مستحق ہے وہ ذات جس نے روئے زمین پر طرح طرح کی نعمتیں پیدا کیں اور اپنی قدرت کاملہ سے کام لیتے ہوئے تمام حیوانات کو عدم سے وجود میں لا کر مختلف قسم کی صورتیں عطا کیں علاوہ ازیں اس نے اس کائنات کو قسم قسم کی چیزوں سے حسن بخشا۔ زمین سے آسمان تک لاکھوں حقیقتیں پیدا کیں اور یہ سب کچھ کرنے میں اسے صرف 'کن' کہنا پڑا اس کے بعد اس نے کہا۔

اے بادشاہ محترم! اس جماعت کی ناتوانی اور کمزوری پر کوئی غم نہ کر، کیوں کہ جس ذات نے انہیں پیدا کیا ہے وہی ان کا مالک اور رزاق ہے اور وہ ان پر اتنا مہربان ہے جتنے مہربان ماں باپ اپنی اولاد پر ہوا کرتے ہیں۔ خدا نے جس وقت ان جانوروں کو پیدا کیا تو مختلف قسم کی شکلیں اور اجسام بنائے۔ کسی کو بہت زیادہ طاقت ور پیدا کیا اور کسی کو بے حد کمزور بنایا۔ بعض بہت لمبے تڑنگے بنا کر پیدا کئے گئے اور بعض کو اتنا کم بدن عطا کیا کہ خورد بین ہی سے نظر آسکیں لیکن وہ مہربان سب پر برابر ہے جتنی محبت وہ ہاتھی سے کرتا ہے اتنی ہی چیونٹی سے بھی کرتا ہے اور سبھی کو وہ رزق اس کی اپنی خوراک کے مطابق پہنچاتا ہے۔ اور ہر ایک کو اس نے مختلف صلاحیتیں زندگی گزارنے کے لئے عطا کیں۔ اور ہر ایک کے لئے اسباب نفع وضرر کے الگ الگ بنائے۔ مثلاً ہاتھی کو لمبا تڑنگا بنایا ایسا کہ اگر بھاگنا چاہے تو بھاگ نہ سکے تو خدا نے اسے دو دانت بہت خطرناک قسم کے اس کے منہ میں بنا دیئے تاکہ ان کے ذریعہ اپنی حفاظت کر سکے اور ان دانتوں سے اور سونڈ سے اپنا بچاؤ کر سکے۔ مچھر کو جسم بہت چھوٹا دیا لیکن دو باز و نہایت لطیف اور سبک ایسے عطا کئے کہ جن کے ذریعہ وہ اڑ سکے اور اپنے دشمنوں سے محفوظ رہ سکے۔ غرضیکہ اس نے اپنی چھوٹی بڑی مخلوق کو ان کے اپنے حسب حال مختلف صلاحیتوں سے نوازا۔ اسی طرح اس گروہ کو بھی جو آپ کے سامنے ہے اگرچہ جسم بہت چھوٹا دیا۔ لیکن بے شمار صلاحیتوں سے بہرہ ور رکھا اور انہیں بھی جو دیکھنے میں بظاہر کچھ نہیں محتاج محض نہیں بنایا۔

بڑے جانوروں کو بھی بچاؤ کی تدبیریں اور اعضاء عطا کئے اور چھوٹے جانوروں کو بھی بچاؤ کی تدبیریں اور اعضاء عطا کئے جو جانور ڈیل ڈول کے ہیں وہ اپنی طاقت اور جسامت کی وجہ سے دوسروں کی گزند سے محفوظ رہتے ہیں مثلاً ہاتھی، اونٹ، شیر، بھیڑیئے وغیرہ اور بعض جانور جسم کے اعتبار سے چھوٹے ہیں مگر وہ بھاگنے میں بے مثال ہوتے ہیں اور بھاگ کر اپنے دشمنوں سے بچ جاتے ہیں۔ مثلاً ہرن، خرگوش، حمار وغیرہ اور بعض جانور بہت چھوٹے ہیں نہ طاقت نہ بھاگنے کی صلاحیت، لیکن ان کے ذہن میں ان کے بچاؤ تدبیریں

اتار دی گئیں ہیں اور انہیں سمجھا دیا گیا ہے کہ وہ کس طرح خطرات سے نمٹ سکتے ہیں۔ مثلاً چیونٹی کہ بہت ہی ننھا سا جانور ہے لیکن شعور کی دولت اسے بھی عطا کی گئی ہے اور وہ جانتی ہے کہ کس طرح خطرات سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں یہ واقعہ تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔ بایں الفاظ قَالَتْ نَمْلَةٌ يَّاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

یعنی چیونٹیوں کے سردار نے کہا۔ اے چیونٹیوں اپنے اپنے ٹھکانوں میں داخل ہو جاؤ کہ سلیمان علیہ السلام اور اس کی فوج تمہیں روند نہ ڈالیں اور انہیں پتہ بھی نہ چلے۔

اور بعض جانور وہ ہیں کہ خدا نے ان کے چمڑے اور کھال کو سخت بنایا ہے جس کے باعث ہر ایک بلاء سے محفوظ رہتے ہیں۔ جس طرح کچھوے، مچھلی اور جو دریائی جانور ہیں، کتنے وہ ہیں جو اپنے سر کو دم کے نیچے چھپا کر محفوظ رہتے ہیں اور حیوانوں کے معاش پیدا کرنے کی بھی مختلف صورتیں ہیں۔ بعض جانور پروں کے ذریعہ اڑتے ہیں اور جہاں کھانے کی چیز دیکھتے ہیں جا پہنچتے ہیں۔ مثلاً گدھ اور عقاب اور بعض ناک سے سونگھ کر اپنا رزق تلاش کر لیتے ہیں۔ جس طرح چیونٹیاں، چونکہ خدا نے ان جانوروں کو بہت کمزور اور ضعیف بنا کر پیدا کیا ہے لہٰذا ان کے لئے روزی کے اسباب پیدا کرنے میں نہایت مہربانی اور شفقت کا معاملہ کیا ہے۔ تا کہ ان کو کسی قسم کی مصیبت نہ اٹھانی پڑے۔ جس طرح انسان بھاگنے اور چھپنے کی محنت و مشقت اٹھاتے ہیں۔ یہ اس محنت سے محفوظ ہیں ان جانوروں کو اللہ نے ایسے مکانوں اور پوشیدہ جگہوں میں پیدا کیا ہے کہ کوئی واقف نہیں بعض کو گھاس میں پیدا کیا ہے۔ بعض کو دانوں میں چھپایا ہے بعض کو حیوان کے جسم میں بعض کو پھلوں اور ترکاریوں میں پیدا کیا اور بعض کو مٹی اور نجاست میں رکھا ہے اور ہر ایک کی غذا بغیر کسی مشقت کے اس کو مل جاتی ہے۔ اور یہ دوسرے جانوروں کی طرح معاش کی تکلیف اٹھانے سے محفوظ رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مادہ قسم کی قوت جاذبہ ان کو عطا کی ہے جس کے ذریعہ سے رطوبات کو کھینچ کر بدن کی غذا کرتے ہیں اور انہیں رطوبات کے باعث ان کے جسم میں قوت رہتی ہے۔ اللہ نے ان کے ہاتھ پاؤں نہیں بنائے کہ چل پھر سکیں اور روزی حاصل کریں اور نہ منہ اور دانت دیئے کہ کچھ کھاویں جس کے سبب نگل جاویں، نہ معدہ ہے کہ جس سے ہضم کریں نہ جگر ہے کہ خون کو صاف کرے، نہ طحال ہے کہ خلط سودائے غلیظ کو جذب کرے، نہ گردہ اور مثانہ ہے کہ پیشاب کو کھینچے، نہ رگیں ہیں کہ خون ان میں جاری ہو نہ پٹھے ہیں، نہ انتڑیاں ہیں اس کے باوجود یہ زندہ رہتے ہیں اور ان کی غذا صحیح معنوں میں ہوا ہے۔ یہ ایسے بڑے امراض میں بھی مبتلا نہیں ہوتے کہ جیسے امراض میں دوسرے جانور عام طور پر مبتلا ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کسی معالج اور دوا کے محتاج نہیں، غرض یہ بڑی بڑی آفتوں سے خود بخود محفوظ رہتے ہیں۔

جس گھڑی ملخ اس خطبے سے فارغ ہوا ثعبان نے کہا خدا تیری فصاحت و بلاغت میں برکت دے تو نہایت فصیح و بلیغ اور نہایت عالم و عاقل ہے۔ اس کے بعد اس نے کہا تو ہی اس قابل ہے کہ شاہ جنات کے دربار میں جا کر انسانوں سے مناظرہ کرے۔ ملخ نے کہا میں بسر و چشم حاضر ہوں۔ بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں وہاں جا کر اپنے بھائیوں کی طرف سے انسانوں سے مناظرہ کروں گا۔ سانپ نے اس سے کہا وہاں جا کر یہ نہ کہنا کہ تو اژدہے اور سانپ کی طرف سے بھیجا ہوا آیا ہے۔ ملخ نے کہا اس کا سبب کیا ہے؟ اس نے کہا کہ اس واسطے کہ سانپ اور آدمی میں عداوت اور مخالفت بے اندازہ ہے۔ یہاں تک کہ بعض آدمی خدا پر اعتراض کرتے ہیں کہ ان کو کیوں پیدا کیا۔ ان سے کیا فائدہ ہے۔ بلکہ سراسر نقصان ہی ہے۔ ملخ نے کہا کہ یہ اعتراض کیوں کرتے ہیں۔ سانپ نے کہا اس واسطے کہ ان کے منہ میں زہر ہوتا ہے کہ جس کو کاٹ لیتے ہیں وہ مر جاتا ہے۔ حالانکہ موت کا ایک وقت متعین ہے یہ کسی سانپ وغیرہ کے کاٹنے سے نہیں آتی۔ یہ تو جب آنی ہوتی ہے تو آ ہی جاتی ہے بلاشبہ خدا نے ان کے منہ میں زہر پیدا کیا ہے۔ لیکن یہ زہر بھی منفعت سے خالی نہیں ہے لیکن انسان اس سلسلہ میں کچھ نہیں جانتا۔ اس لئے خدا پر اعتراض کھڑے کرتا ہے۔

ملخ نے کہا کہ زہر کی حکمتیں بیان کریں؟ تا کہ میری معلومات میں اضافہ ہو، سانپ نے کہا، جس وقت خدا نے ان حیوانات کو جن کا ذکر تو نے اپنے خطبے میں کیا ہے۔ پیدا کیا اور ہر ایک حیوان کی جنس کو اسباب اور آلات عطا کئے جس کے سبب منفعت کو پہنچتے ہیں اور نقصان سے محفوظ رہتے ہیں، بعض کو معدہ گرم دیا ہے، جانے کے بعد غذا جزو بدن ہو کر ہضم ہوتی ہے، سانپ کے واسطے نہ معدہ ہے کہ غذا ہضم ہو، نہ دانت کہ چاب چاب کر غذا کو ہلکا کر سکیں بلکہ ان کے بدلے ان کے منہ میں زہر پیدا کر دیا ہے اور اسی سے ان کی غذا ہضم ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سانپ کسی آدمی کے کاٹ لے تو فوراً اس کا گوشت گلنے لگتا ہے۔ پس اگر سانپ کے منہ میں زہر پیدا نہ کیا جاتا تو وہ بدہضمی کا شکار ہو جاتا اور مر جاتا لیکن خدائے حکیم و دانا نے انہیں بے وقت کی موت سے محفوظ رکھنے کے لئے خود ہی سامان پیدا کر دیئے۔

ملخ نے کہا۔ برائے مہربانی یہ بتائیں کہ ان سے حیوانوں کو کیا فائدہ پہنچتا ہے۔؟ اور زمین پر ان کی پیدائش کی حکمتیں کیا ہیں۔؟ سانپ نے کہا جس طرح دوسرے جانوروں کی پیدائش سے کچھ نہ کچھ فائدہ ہے اسی طرح ان کی پیدائش سے بھی کچھ نہ کچھ فائدہ ہے۔

ملخ نے کہا۔ اس بات کو مفصل بیان کریں۔

سانپ نے کہا۔ جس وقت اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کو پیدا کیا اور ہر ایک امر کو اپنی مرضی کے مطابق درست کیا اور بعض مخلوق کو بعض مخلوق کے واسطے پیدا کیا۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے تمام ستاروں کو پیدا کیا اور ایک آفتاب بنایا، آفتاب کی گرمی مخلوقات کی حیات کا سبب ہے اگر آفتاب نہ ہوتا تو حرارت باقی نہ رہتی تو مخلوقات ختم ہو جاتیں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے ایک چیز پیدا کر کے دوسری چیزوں کا تحفظ کیا ہے۔ اب جو لوگ ان حکمتوں سے واقف نہیں ہیں وہ اللہ پر معترض ہوتے ہیں۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ کا کوئی کام حکمت و مصلحت سے خالی نہیں ہے اور اس نے کوئی مخلوق بے وجہ پیدا نہیں کی۔

حیوانوں کے وکیلوں کے جمع ہونے کے بیان میں

صبح کے وقت تمام حیوانوں کے وکیل ہر ایک ملک سے آ کر جمع ہوئے اور جنوں کا بادشاہ مقدمہ کو نمٹانے کے لئے دیوان عام میں آ کر بیٹھا۔ چوبداروں نے اعلان عام کیا کہ تمام فریاد کرنے والے اور انصاف چاہنے والے سامنے آ جائیں۔ اس لئے کہ بادشاہ انصاف کرنے کے لئے تشریف لے آئے ہیں اور قاضی اور مفتی بھی آ چکے ہیں۔ یہ اعلان سنتے ہی جتنے بھی انسان اور حیوان جمع ہوئے تھے سب کے سب صف باندھ کر بادشاہ کے روبرو کھڑے ہو گئے اور آداب و تسلیمات بجالائے۔

بادشاہ نے ایک سرسری نظر تمام حاضرین پر ڈالی تو اسے انواع و اقسام کی مخلوقات دیکھ کر بڑا تعجب ہوا اس نے اپنے ایک مصاحب سے کہا کہ تو دیکھ رہا ہے کہ کیسی کیسی مخلوقات یہاں موجود ہے کوئی کسی قسم کا ہے اور کوئی کسی قسم کا۔

مصاحب نے کہا۔ حضور، آپ ان کو دیکھ کر تعجب کر رہے ہیں اور مجھے ان کے پیدا کرنے والے پر تعجب ہے کہ اس نے کس طرح یہ قسم قسم کی مخلوق پیدا کی اور ہر ایک کی صورتیں اور بدن جدا جدا بنائے اور صرف یہی نہیں بلکہ سب کے معاش اور ذریعہ روزگار الگ الگ بنائے اور سب کے رزق کی ذمہ داری خود لی چنانچہ چھوٹی بڑی مخلوق کو رزق اللہ ہی پہنچاتا ہے اور وہی اپنی کل مخلوقات کا کفیل ہے اور یہ عالم تو وہ عالم ہے جو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے اور اس کو عالم ظاہری کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ چھ ہزار عالم اس جیسے اور بھی پیدا کئے جس میں ہزاروں قسم کی مخلوقات پیدا کیں لیکن وہ ہماری نظروں سے پوشیدہ ہیں اور یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور صناعی کے بہترین اور بے مثل شاہکار ہیں اس کے بعد بادشاہ کے مصاحب نے کھڑے ہو کر باقاعدگی کے ساتھ یہ خطبہ پڑھا۔

حمد کی مستحق ہے وہ ذات جس نے اپنی قدرت کاملہ سے تمام مخلوقات کو ظاہر کر کے سینہ کائنات پر انواع و اقسام کی خلقت پیدا کی اور تمام مصنوعات کو جس میں کسی مخلوق کی عقل کو رسائی نہیں موجود کر کے ہر ایک کی اہل بصیرت کی نظر میں تجلی اپنی صنعت کی دکھائی۔ دنیا کو چھ طرفوں سے محدود کر کے خلق کی آسائش کے واسطے زمان و مکان بنایا۔ افلاک کے کتنے درجے بنا کر فرشتوں کو ہر جا متعین کیا۔ حیوانات کو رنگ برنگ کی شکلیں اور صورتیں بخشیں، نعمت خانہ احسان سے انواع و اقسام کی نعمتیں عطا کیں۔ آہ و زاری کرنے والوں کو اپنی خاص عنایت سے اپنے تقرب کا مقام عطا کیا۔ جو اس کی قدرت میں این و آں کرتے ہیں۔ ان کو وادی ضلالت میں حیران و پریشان رکھا۔ جنات کو آدم کی پیدائش سے پہلے پیدا کیا اور آگ سے پیدا کیا۔ پھر ان کی صورتیں، شکلیں اور عقلیں جدا جدا بنائیں اور ان کے مرتبے اور مقام بھی ایک دوسرے سے الگ رکھے۔ بعض کو اعلیٰ علیین پر فائز کیا اور بعض کو اسفل السافلین میں ڈالا۔ اور بعض کو ان دونوں درجوں کے درمیان رکھا اور ہر ایک کو شبستانِ جہاں میں شمع رسالت سے شاہ راہ ہدایت پر پہنچایا۔ حمد و شکر حقیقتاً اسی کے واسطے ہے، جس نے ہمیں ایمان واسلام کی دولت سے سرفراز کیا اور ہمارے بادشاہ کو اپنے فضل و کرم سے مقام بلند عطا کیا۔ جس وقت بادشاہ کا مصاحب خطبہ پڑھ کر فارغ ہوا۔ بادشاہ نے انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا۔ یہ کل ستر آدمی تھے ان کی صورتیں اور لباس ایک دوسرے سے مختلف تھے ان میں ایک شخص زیادہ خوبصورت اور قد و قامت اور لباس اور وضع قطع کے اعتبار سے زیادہ پرکشش تھا۔ بادشاہ نے وزیر سے پوچھا کہ یہ شخص کہاں سے آیا؟

وزیر نے کہا کہ یہ ایران کا رہنے والا ہے اور اس وقت سرزمین عراق میں مقیم ہے، بادشاہ نے کہا۔ اس سے کہو کہ کچھ باتیں کرے۔ وزیر نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اس نے آداب بجالا کر خطبہ پڑھا جس کا خلاصہ یہ ہے۔

شکر ہے واسطے اس خدا کے جس نے ہماری سکونت کے لئے ایسے ٹھکانے بخشے کہ جن کی آب و ہوا تمام روئے زمین سے بہتر اور عمدہ ہے اور اکثر بندوں پر ہمیں فضیلت بخشی۔ حمد و ثنا ہے، واسطے اس ذات کے جس نے ہمیں حکمت و دانائی عطا کی اور فکر و شعور کی دولت سے نوازا اور پھر ان سے کام لینے کی بے پناہ قوتیں اور صلاحیتیں بخشیں۔ ہماری جماعت میں بے شمار انبیاء بھیجے۔ مثلاً نوحؑ، ادریسؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ، عیسیٰؑ اور سب سے آخر میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء کی حیثیت سے بھیجا اور ان پر اپنی آخری کتاب قرآن حکیم نازل کی اور تعریف ہے اس خدا کی جس نے انسانوں میں بڑے بڑے عظیم الشان اور رفیع المرتبت بادشاہ پیدا کئے۔ مثلاً فریدوں، دارا، شیر بہرام وغیرہ اور ان میں سے بعض بادشاہ وہ بھی تھے جن کی سلطنت اور طاقت کا شہرہ دنیا کے چپے چپے پر تھا اور جن کے انصاف کی دھوم آسمان تک تھی۔

حمد کا مستحق ہے وہ جس نے ہمیں پیدا کیا، حیوانات کو پیدا کیا، اور ہمیں حیوانات پر حکومت کی صلاحیت عطا کی اور صرف حیوانات ہی پر نہیں بلکہ تمام موجودات عالم پر بزرگی اور برتری عطا کی اور ہمارا مقام سب سے زیادہ اونچا رکھا۔ جب آدمی اپنی تقریر سے فارغ ہو گیا۔ بادشاہ نے تمام جنوں کے حکیموں

سے کہا کہ اس آدمی نے اپنی جو فضیلتیں بیان کی ہیں اور جو کچھ اظہار تفاخر کیا ہے اس بارے میں تم کیا کہنا چاہتے ہو۔؟

سب نے کہا یہ سچ کہتا ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں مگر صاحب عزیمت جو بھی کسی کی بات کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا تھا اور بحث کرنا جس کی خاص عادت تھی، تڑخ کر بولا۔ اے حکیموں اس آدمی نے اپنے خطبے میں بے شمار حقیقتیں چھوڑ دیں۔ یہ ان گنت باتوں کے تذکرے سے محترز رہا اور اس نے کتنے ہی صاحب مرتبہ بادشاہوں کا ذکر نہیں کیا حالانکہ ان کا ذکر ضروری تھا۔ بادشاہ نے کہا تو ان پر روشنی ڈال۔

صاحب عزیمت بولا۔ اس ایرانی نے اپنے خطبے میں یہ بیان نہیں کیا کہ ان کے سبب روئے زمین پر کئی بار طوفان آئے اور جتنے انسان اور حیوان روئے زمین پر موجود تھے۔ سب غرق آب ہو گئے اور خدا کے عتاب کا شکار ہو گئے اس نے یہ بھی نہیں بتایا کہ انسانوں کی جماعت نے آپس میں اتنا اختلاف اور لڑائی جھگڑے کئے کہ دیکھنے والوں کی عقلیں پریشان ہو گئیں اور دنیا میں فتنہ وفساد ابل پڑا۔ اس نے نمرود کا ذکر نہیں کیا جو ان ہی میں سے ایک بادشاہ گزرا ہے جس نے خدائی دعویٰ کیا تھا اور ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا تھا اس نے یہ بات بھی چھپائی کہ ان میں سے ایک بخت نصر بھی گزرا ہے۔ جس نے بیت المقدس کی توہین کی، توریت کو جلایا۔ سلیمانؑ اور تمام بنی اسرائیل کو قتل کیا۔ آل عدنان کو فرات کے کنارے سے جنگل اور پہاڑ کی طرف نکال دیا وہ نہایت ظالم وسفاک تھا وہ ہمیشہ خونریزی میں مشغول رہتا تھا۔

بادشاہ نے کہا ان باتوں کو یہ آدمی کیوں کر بیان کرتا ان کے بیان کرنے میں اس کا کیا فائدہ تھا بلکہ ان باتوں کے تذکرے سے اس کی توہین لازم تھی۔

صاحب عزیمت نے کہا۔ یہ بات دیانت وانصاف کے خلاف ہے کہ مناظرہ کے وقت کوئی شخص اپنی فضیلتیں ظاہر کر کے اپنے عیبوں کو چھپالے۔ اب بادشاہ نے پھر انسانوں کی طرف دیکھا۔ انسانوں کی جماعت میں ایک شخص بہت دبلا پتلا تھا، رنگ اس کا گندمی تھا، داڑھی اس کی بڑی تھی۔ سرخ رنگ کی دھوتی باندھے ہوئے تھا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ یہ شخص کون ہے کہاں سے آیا ہے۔ وزیر نے جواب دیا، ہندی ہے اور جزیرہ سراندیپ میں رہتا ہے۔ بادشاہ نے کہا، اس سے کہو یہ بھی کچھ اپنا احوال بیان کرے چنانچہ اس نے بھی بادشاہ کے حکم کی تعمیل میں کہنا شروع کیا۔

شکر ہے واسطے اس کے جس نے ہمارے لئے وسیع ملک عطا کیا اور ہمارے لئے طرح طرح کے موسم پیدا کئے اور جو ٹھکانے ہمیں دیئے ان میں عمدہ قسم کے ہرے بھرے درخت، گھاس اور پھل اور پھول پیدا کئے۔ طرح طرح کی سبزیاں اُگائیں، قسم قسم کے اناج پیدا کئے اور ہماری جماعت میں بڑے بڑے اولوالعزم پیغمبر بھیجے اور عجیب عجیب قسم کے ہمیں علم بھی عطا کئے۔ نجوم وسحر اور کہانت وغیرہ بعض علوم ایسے دیئے کہ جن سے ساری کائنات حیرت میں ڈوبی ہوئی ہے اور اس کے شکر کے طور پر ہم نے خدا کی عبادت کی اس کے مقام کو پہچانا اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو گئے کہ حقیقی شکر اس کی عبادت ہے اور اس کی بڑائی کا اعتراف زبان سے بھی اور افعال سے بھی کیا۔

صاحب عزیمت نے کہا کہ اگر تو اپنے خطبے میں یہ بھی داخل کرتا کہ ہم نے پھر جسم کو جلایا، بتوں کی پرستش کی، زنا کی کثرت سے ناجائز اولاد پیدا ہوئی ہم سب تباہ اور روسیاہ ہوئے تو تو انصاف پسند ہوتا۔ اس کے بعد بادشاہ نے ایک آدمی کو دیکھا۔ قد لمبا زرد چادر اوڑھے ہوئے ہاتھ میں ایک لکھا ہوا کاغذ لئے ہوئے اور بار بار اس کاغذ کو دیکھتا اور آگے پیچھے ہوتا رہتا۔

بادشاہ نے وزیر سے پوچھا یہ کون ہے۔؟

وزیر نے کہا کہ یہ شخص عبرانی بنی اسرائیل کی قوم میں سے ہے۔ شام کا رہنے والا ہے بادشاہ نے کہا۔ اس سے کہو کہ کچھ بیان کرے۔ وزیر نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ اس شخص نے اشارہ پاتے ہی بولنا شروع کیا۔ شکر ہے اس خدائے برتر وبالا کا جس نے آدم علیہ السلام کی تمام اولاد میں بڑا مرتبہ اور فضیلت عطا فرمائی اور ان کی نسل میں موسیٰ کو کلیم اللہ بنایا اور نبوت کی دولت عطا کی اور ہمیں اس نبی کا متبع بنا کر پیدا کیا اور ہمارے واسطے طرح طرح کی نعمتیں پیدا کیں۔

صاحب عزیمت نے کہا یہ بیان کیوں نہیں کرتا کہ ہم کو خدا نے اپنے غضب سے مسخ کر کے بندر اور ریچھ بنایا اور بت پرستی کے سبب ذلت ورسوائی میں مبتلا کیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے پھر انسانوں کی جماعت کی طرف دیکھا۔ ایک شخص اون کا لباس پہنے ہوئے نظر آیا۔ کمر میں تسمہ بندھا ہوا ہاتھ میں انگیٹھی اس میں لوبان جلا کر دھواں بکھیر رہا ہے اور کچھ بآواز بلند پڑھ رہا ہے۔

بادشاہ نے وزیر سے پوچھا یہ کون ہے۔؟

وزیر نے کہا کہ یہ سریانی حضرت عیسیٰ کی امت میں سے ہے۔ بادشاہ نے کہا اس سے کہو کہ کچھ باتیں کرے۔ وزیر نے اشارہ کیا اور سریانی نے اشارہ پاتے ہی گفتگو شروع کی۔ کہنے لگا شکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جس نے مریم کے بطن سے حضرت عیسیٰ کو بغیر باپ کے پیدا کیا۔ پھر انہیں نبوت سے سرفراز کیا اور ہمیں ان کے تابع بنا کر پیدا کیا۔ اور ہماری جماعت میں بڑے بڑے عالم اور عابد پیدا کئے اور ایسی ایسی نعمتیں اور فضیلتیں ہمیں عطا کیں کہ جن سے دوسرے محروم رہے۔ (باقی آئندہ)

قسط نمبر ۸۸

جنگ شروع ہونے سے ایک روز پہلے ترکستان کے لشکر کا سالار فیروز اپنے خیمے میں اکیلا بیٹھا آنے والی جنگ کے پہلوؤں پر غور وخوض کر رہا تھا تو اس کے سامنے ایران کے بادشاہ کیخسرو کے ایک ایلچی کو پیش کیا گیا۔ فیروز نے کیخسرو کے ایلچی کی عزت افزائی کی اپنے سامنے اسے ایک نشست پر بٹھایا اور بڑی نرمی اور ہمدردی سے اس نے پوچھا۔ "اے کیخسرو کے قاصد کہو کیخسرو نے تمہیں کس غرض کے تحت میری طرف روانہ کیا ہے۔"

اس پر اس ایلچی نے فیروز کو بڑی عاجزی سے مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"آپ جانتے ہیں کہ ایران کا بادشاہ کیخسرو ایک باپ کی طرح آپ کی عزت اور احترام کرتا ہے اس لئے کہ آپ نے اس کے باپ سیاؤش کی موت کے بعد ترکستان میں نہ صرف اس کی اور اس کی ماں کی جان بچائی بلکہ دونوں کو باعزت طور پر ترکستان سے ایران کی طرف روانہ کر دیا اور اگر آپ ایسا نہ کرتے تو آج کیخسرو نہ صرف یہ کہ ایران کا بادشاہ نہ ہوتا بلکہ یہ بھی ممکن ہے کہ زندہ ہی نہ ہوتا۔ آپ کی ان ہی نیکیوں اور احسانات کی بنا پر کیخسرو آپ سے خلوص دل سے محبت کرتا ہے اور وہ نہیں چاہتا کہ آپ کے خلاف جنگ کرے۔ لہٰذا اس نے یہ کہلا بھیجا ہے کہ آپ ترکستان کے لشکر کی کمان داری ترک کر کے واپس چلے جائیں کیونکہ کیخسرو اس لشکر کے ساتھ جنگ نہیں کرنا چاہتا جس کے سالار آپ ہوں۔"

ایلچی کی گفتگو سن کر فیروز کے لبوں پر ہلکی ہلکی سی مسکراہٹ نمودار ہوئی چند ساعتوں تک وہ کچھ سوچتا رہا پھر اس نے ایلچی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے کیخسرو کے قاصد سنو، میں نے اگر کیخسرو اور اس کی ماں پر احسانات کئے تھے تو میں ان احسانات کے بدلے میں امید نہ رکھتا تھا جو معاملہ میں نے ان کے ساتھ کیا وہ میں نے انسانی ہمدردی کے تحت کیا تھا۔ رہا کیخسرو کا یہ مطالبہ کہ میں ترکستان کے لشکر کی کمان داری ترک کر کے واپس چلا جاؤں گا تو یہ کیسے اور کیونکر ممکن ہے میں برسوں سے ترکستانی افواج کا ایک بہترین جرنیل ہوں اور برسوں سے ہی میں ترکستانی افواج کا ایک بہترین جرنیل ہوں اور برسوں سے ہی میں ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کا نمک خوار ہوں اس کے علاوہ بھی افراسیاب کے مجھ پر بے شمار احسانات ہیں اور اس نے ہمیشہ میرے ساتھ ایک بھائی جیسا سلوک کیا ہے پھر اے ایلچی میں یوں اپنے لشکر کو چھوڑ کر واپس چلا جاؤں لہٰذا تم واپس چلے جاؤ اور کیخسرو سے جا کر کہو کہ فیروز واپس جانے سے انکار کرتا ہے اس لئے کہ ایسا کر کے میں اپنے بادشاہ اور محسن افراسیاب کی نگاہوں میں نمک حرام کہلانا نہیں چاہتا۔ اے ایلچی تم واپس چلے جاؤ اور میری طرف سے کیخسرو سے جا کر کہو کہ اگر اس کی نگاہوں میں میرا اس قدر احترام ہے تو ترکستان پر لشکر کشی کا ارادہ ترک کر دے اور اپنے چاروں لشکروں کو لے کر واپس چلا جائے اور اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو پھر یہ جنگ ہو کر رہے گی۔"

اس کے ساتھ ہی کیخسرو کا ایلچی اٹھا اور فیروز کے خیمے سے باہر نکل گیا۔ کیخسرو نے اپنی طرف سے کوشش کی تھی کہ فیروز اپنے لشکر کو چھوڑ کر ترکستان کی طرف چلا جائے۔ جب کیخسرو کا ایلچی واپس آیا تب دوسرے روز دونوں لشکر ایک دوسرے کے خلاف صف آراء ہوئے اور جنگ کی ابتدا ہوگئی۔ گو ایرانیوں کا لشکر ترکستانیوں سے کئی گنا زیادہ تھا اس کے باوجود شروع میں ترکستانی، ایرانی لشکر پر پوری طرح غالب وحاوی ہوتے دکھائی دینے لگے تھے اور ایسا محسوس ہونے لگا تھا کہ چند ہی ساعتوں بعد کیخسرو کو بدترین اور ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑے گا لیکن ترکستانیوں کی بدقسمتی کہ اچانک ایک تیر ان کے سپہ سالار فیروز کو لگا اور وہ اپنے گھوڑے سے گر کر دم توڑ گیا۔ ترکستانیوں کے نائب سالار نے اپنے لشکر کو سنبھالنے کی انتہائی کوشش کی لیکن فیروز کی موت نے ان کے لشکر کے اندر ایک افراتفری اور ہلچل سی پیدا کر دی تھی۔ ایسا محسوس ہونے لگا تھا جیسے فیروز کی موت پر ترکستانیوں کے دل ٹوٹ گئے ہوں اور وہ جنگ سے جی چرانے لگے ہوں۔ ترکستانیوں کی اس کیفیت اور مرگ سے کیخسرو نے پورا پورا فائدہ اٹھایا۔ ترکستانیوں پر دائیں اور بائیں طرف سے اس نے اپنے جرنیل طوس نوذر اور گیو کو حملہ آور ہونے کا حکم دیا۔ جب کہ سامنے کی طرف سے اس نے اپنے چچا فریبرز کے ساتھ ہولناک حملوں کی ابتدا کر دی تھی۔ ترکستانیوں میں فیروز کی موت کی وجہ سے ان میں پہلے ہی افراتفری اور بددلی پھیلی ہوئی تھی لہٰذا وہ ان زوردار حملوں کو برداشت نہ کر سکے اور میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ کیخسرو نے دور تک ان کا تعاقب کرتے ہوئے ان کا قتل عام کیا یہاں تک کہ بچا کھچا ترکستانی لشکر اپنے مرکزی شہر کی طرف بھاگ جانے میں کامیاب ہو گیا۔

ترکستان کے بادشاہ افراسیاب کو جب یہ خبر پہنچی کہ اس کے لشکر کو ذلت آمیز شکست ہوئی ہے اور اس کا جرنیل فیروز جنگ میں کام آ گیا ہے تو وہ جنگل کی آگ کی طرح بھڑک اٹھا اور اس نے ایرانیوں کو سبق سکھانے کے لئے ایک جرار لشکر تیار کیا اور کیخسرو کی طرف بڑھا جس میدان میں فیروز مارا گیا تھا اور اس کے لشکر کو شکست ہوئی تھی اسی میدان میں ایک بار پھر ایرانیوں اور ترکستانیوں کے درمیان جنگ ہوئی۔ اس جنگ میں بھی ایران کا بادشاہ کیخسرو کامیاب رہا جب کہ افراسیاب کو ذلت آمیز شکست کا سامنا کرنا پڑا تھا۔

✠✠✠✠✠✠✠

افراسیاب نے جب دیکھا کہ اسے اور اس کے لشکر کو ذلت آمیز شکست ہوگئی ہے تو وہ اپنے محافظ دستوں کے ساتھ میدان جنگ سے بھاگ کھڑا ہوا۔ افراسیاب چونکہ اپنے لشکر سے علیحدہ ہو کر بھاگا تھا۔ لہٰذا اس موقع پر کیخسرو نے بھی دانش مندانہ قدم اٹھایا اس نے خود تو اپنے جرنیل طوس نوذر اور اپنے چچا فریبرز کے ساتھ افراسیاب کے لشکر کا تعاقب کیا جب کہ اس نے اپنے جرنیل گیو کو اپنے لشکر کے بہترین لشکریوں کے ساتھ افراسیاب کے تعاقب میں لگا دیا تھا۔ افراسیاب گیو اور اس کے لشکریوں کے آگے جگہ جگہ بھاگتا پھرا یہاں تک کہ وہ ایک چراگاہ کے اندر جا چھپا۔ گیو کے لشکریوں نے افراسیاب کو وہاں سے ڈھونڈ نکالا اور اسے رسیوں سے جکڑ کر گیو کے سامنے پیش کیا۔

پس گیو نے افراسیاب کی گردن کاٹ کر رکھ دی تھی اور یوں افراسیاب کے قتل کے بعد ترکستان اور ایران کے درمیان جو پرانی اور دیرینہ عداوت چلی آرہی تھی اس کا خاتمہ ہو گیا تھا۔ اس جنگ میں چونکہ کیخسرو کے چچا فریبرز نے سب سے بہترین جنگی بصیرت کا مظاہرہ کیا تھا لہٰذا اس کو خوش کرنے کے لئے کیخسرو نے اسے کرمان اور مکران کا والی مقرر کر دیا تھا اس کے علاوہ دوسرے جرنیلوں کو بھی اس نے مختلف علاقوں پر حاکم مقرر کیا تھا اور پھر میدان جنگ میں لڑنے والوں کو اس نے فرداً فرداً انعام و اکرام سے نوازا تھا۔

اس طرح ترکستان میں افراسیاب کے قتل کے بعد ایک شخص ارجاسپ کو بادشاہ بنایا گیا اور اس ارجاسپ نے بھی ایرانیوں کے ہاتھوں شکست کے باعث ترکستان میں جو بددلی پھیلی ہوئی تھی اس کا ازالہ کرنے کی خاطر ترکستان کے لئے ایک بہترین لشکر تیار کرنا شروع کر دیا تھا۔

✠✠✠✠✠✠✠✠✠

یوناف کو مرادک شہر میں پنگولو اور سوراپا کے ساتھ رہتے ہوئے چند ہی روز ہوئے تھے کہ ایک دن شام کا کھانا کھانے کے بعد پنگولو کو مخاطب کرتے ہوئے عزم اور ارادوں سے بھرپور آواز میں کہا۔ ”اے پنگولو آج میں اس قبرستان کی طرف جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ وہاں کیا چیز ہے جو قبرستان میں داخل ہونے والے لوگوں اور اس کے پاس سے گزرنے والی شاہراہ کے مسافروں کو روک کر ان کے حلقوم کاٹتی ہے اور ان کا خون پی جاتی ہے۔“

پنگولو کے کچھ کہنے سے پہلے ہی سوراپا نے سہمی سہمی اور خوف زدہ آواز میں کہا۔ ”آپ ہرگز اس وقت اس قبرستان کی طرف جانے کا ارادہ نہ کریں ورنہ جو قوتیں اس قبرستان میں کارفرما ہیں وہ ضرور آپ کو نقصان پہنچائیں گی اگر آپ کو جانا ہی ہے تو آپ یہاں سے کچھ مسلح نوجوانوں کو اپنے ساتھ لے جائیں تاکہ وہ بدروحیں اگر آپ کے سامنے نمودار ہوں تو آپ کے ساتھ مسلح نوجوانوں کو دیکھ کر حملہ آور نہ ہو سکیں۔“

اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اے سوراپا! تم جانتی ہو میں خود بھی غیر معمولی سری قوتوں کا مالک ہوں اور میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ میں ان قوتوں کو اپنے سامنے سرنگوں کر کے رکھ دوں گا اور میں نے یہ بھی عزم کر رکھا ہے کہ مرادک شہر والوں کو ضرور اس عفریت سے نجات دلا کر رہوں گا۔ لہٰذا میں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ میں ابھی اور اسی وقت قبرستان کی طرف جاؤں گا۔ اپنے ساتھ مسلح جوان بھی لے کر نہیں جاؤں گا بلکہ اکیلا ہی جاؤں گا اور رات اس قبرستان میں ہی بسر کروں گا اور پھر دیکھوں گا کہ وہاں سے کیا چیز نمودار ہوتی ہے اگر واقعی وہ بدروحیں ہیں تو اے سوراپا! تم دیکھنا میں لمحوں کے اندر ان پر قابو پا کر رہوں گا۔“

یوناف کے خاموش ہونے پر پنگولو نے اپنی بیٹی سوراپا کی طرف دیکھا اور کہا۔ ”اے سوراپا! یوناف ٹھیک کہتا ہے تم جانتی ہو کہ یہ بے شمار سری قوتوں کا مالک ہے۔ لہٰذا مجھے یقین ہے کہ یہ ضرور قبرستان کی ان بدروحوں پر قابو پانے میں کامیاب ہو جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں اسے ضرور قبرستان کی طرف جانا چاہئے اور وہاں بیٹھ کر دیکھنا چاہئے کہ وہاں کیا چیز نمودار ہوتی ہے اور اگر یہ ان قوتوں پر قابو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو پھر مرادک شہر والوں کو ان بدروحوں کے خوف اور خونخواری سے نجات مل جائے گی۔“

پنگولو ذرا رکا پھر اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ ”اے یوناف! میرے عزیز! کیا ایسا ممکن نہیں کہ تم اپنے ساتھ کچھ مسلح جوانوں کو بھی لے جاؤ جو بوقت ضرورت کام آسکتے ہیں اور تمہاری مدد کر سکتے ہیں۔“

اس پر یوناف نے کہا۔ ”ایسے مسلح جوان میری کوئی مدد نہیں کر سکتے اس لئے کہ وہ تو الٹا میرے لئے ایک دشواری اور مصیبت کھڑی کر سکتے ہیں۔ مجھے ان مسلح جوانوں کی حفاظت کا کام بھی کرنا پڑے گا۔ لہٰذا میں کسی کو ساتھ لے کر نہ جاؤں گا بلکہ اکیلا ہی قبرستان کا رخ کروں گا اور میں آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ میں ہر صورت میں مرادک شہر والوں کو قبرستان کی اس عفریت سے نجات دلا کر رہوں گا۔“

سوراباچند لمحوں تک کچھ سوچتی رہی پھر اس نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"اگر آپ مسلح جوانوں کو اپنے ساتھ لے جانے پر آمادہ نہیں ہیں تو پھر میرے ایک سوال کا جواب دیجئے۔"

یوناف نے سورابا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"پوچھو۔" اس پر سورابا بولی ۔"اگر اس قبرستان میں آپ کے ساتھ بھی کوئی جائے تو کیا آپ ان بدروحوں سے، ساتھ جانے والے کی بھی حفاظت کرسکتے ہیں۔"؟

اس پر یوناف نے ایک عزم کے ساتھ کہا۔"ہاں میں یقیناً اس کی بھی حفاظت کرسکتا ہوں اور اسے ان بدروحوں کے حملے سے بچا سکتا ہوں۔"

اس پر سورابا نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔"تو پھر میں آپ کے ساتھ چلوں گی۔"

یوناف نے کہا۔"نہیں! میں تمہیں ساتھ لے کر نہیں جاؤں گا بلکہ میں اکیلا ہی قبرستان کا رخ کروں گا۔"

اس پر سورابا نے خود اپنی ترجمانی کرتے ہوئے کہا۔"اے یوناف! آپ کو علم ہے بوڑھے ملاح ماترم اور میرے باپ نے بھی آپ کو بتایا تھا کہ جو کوئی بھی قبرستان کی ان بدروحوں پر قابو پانے میں کامیاب ہوجائے گا میرا باپ میری شادی اس کے ساتھ کردے گا۔ آپ چونکہ ان بدروحوں پر قابو پانے کا عزم رکھتے ہیں اور امید ہے کہ آپ ایسا کرنے میں کامیاب بھی ہوجائیں گے اور جب آپ ان بدروحوں پر قابو پالیں گے تو کیا پھر آپ میرے حق دار نہ ہوں گے۔"؟

اس پر یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔"ضرور حق دار ہوں گے۔"

سورابا نے پھر پوچھا۔"اس معاملے میں کامیابی حاصل کرنے کے بعد کیا آپ مجھ سے شادی کرنے پر رضامند نہیں ہوں گے۔"؟

یوناف نے پھر اسی انداز میں کہا۔"ہاں! ضرور رضامند ہوں گا۔"

یوناف کے اس جواب پر سورابا نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ اگر ایسا ہے تو پھر میرے اور آپ کے درمیان ایک رشتہ ہے۔ اسی رشتے کی بنا پر میں ضرور آپ کے ساتھ چلوں گی اور مجھے امید ہے کہ آپ انکار کرکے میرا دل نہیں توڑیں گے۔"؟

یوناف جواب میں کچھ کہنے والا تھا کہ پنگولو نے کہا۔"اے یوناف! اگر سورابا ضد کررہی ہے تو تم ضرور اسے اپنے ساتھ لے جاؤ۔"

اس پر یوناف اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا اور سورابا سے کہا۔"آؤ پھر چلیں۔"

سورابا بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور وہ دونوں پنگولو کی حویلی سے نکل گئے۔

شہر سے مشرق کی سمت باہر نکلنے کے بعد جب یوناف اور سورابا سمندر کے کنارے وسیع چٹانوں پر بنے ہوئے آنگرو دیوتا کے مندر کے پاس سے گزرے تو یوناف نے سورابا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے سورابا! یہ مندر آنگرو دیوتا کا ہے۔"

سورابا نے چاہتوں بھری آواز میں کہا۔"ہاں یوناف! یہی آنگرو دیوتا کا مندر ہے۔"

اس پر یوناف نے کہا۔"سورابا آؤ! میں پہلے اس مندر کو دیکھنا چاہتا ہوں اس کے بعد قبرستان کا رخ کریں گے۔" سورابا نے منہ سے کچھ نہ کہا اور چپ چاپ یوناف کے ساتھ ہولی۔

دونوں مندر کی عمارت میں داخل ہوئے جو سمندر کے کنارے وسیع اور بلند چٹانوں پر بنا ہوا تھا اور سمندر کی سرکش لہریں ان چٹانوں سے ٹکرا کر شور کررہی تھیں جس وقت وہ دونوں مندر میں داخل ہوئے اس وقت لوگ اس مندر میں آجارہے تھے اور وہاں لوگوں کی خوب گہما گہمی تھی۔ یوناف کو لے کر سورابا مندر کے اندرونی حصے میں آئی تو یوناف نے دیکھا کہ ایک بہت بڑے ہال کے اندر ایک چٹان کو تراش کر آنگرو دیوتا کا ایک بہت بلند اور ہیبت ناک بت بنایا گیا تھا۔ بت کی آنکھوں میں رات کے وقت جواہرات چمک رہے تھے جب کہ اس بت کو جگہ جگہ سے سونے کے ٹکڑوں سے بھی سجایا گیا تھا اور لوگ ان گنت تعداد میں اس بت کے آگے جھک کر اپنی مذہبی رسومات ادا کررہے تھے۔

مندر کے اندرونی حصے میں ان گنت مشعلیں روشن تھیں جس کی وجہ سے اندر کا حصہ روشنی سے جگمگا رہا تھا۔ یوناف اور سورابا ابھی تک اس بت کو ہی غور سے دیکھ رہے تھے کہ ایک پجاری ان کے پاس آیا اور سورابا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے سورابا! میری بیٹی! کیا بات ہے آج تم خلاف معمول رات کے وقت مندر میں آئی ہو۔ جب کہ اس سے پہلے تم ہمیشہ دن کے وقت مندر میں آیا کرتی تھیں۔"

اس پر سورابا نے اس پجاری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"اے میرے محترم! تم ٹھیک کہتے ہو، یہ میرے ساتھ جو جوان ہے اس کا نام یوناف ہے۔ یہ گزشتہ چند دنوں سے ہمارے ہاں ایک معزز مہمان کی حیثیت سے ٹھہرے ہوئے ہیں ان کا تعلق دور افتادہ مغربی زمینوں سے ہے اور اے محترم! یہ عام انسانوں سے مختلف بھی ہیں کہ یہ ان گنت سری قوتوں کے مالک ہیں اور انہوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہ ہمارے قبرستان کے اندر جو قوتیں کارفرما ہیں انہیں زیر کرکے رہیں گے اور آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ میرے باپ نے عہد کررکھا ہے کہ جو بھی شخص قبرستان کی ان قوتوں کو زیر کرے گا وہ مجھے اس سے بیاہ دیں گے اور چونکہ یہ ان قوتوں پر قابو پانے کے ارادے سے نکل کر آئے ہیں۔ لہٰذا میں بھی ان کے ساتھ ہولی ہوں اور اب اس مندر سے نکل کر ہم قبرستان ہی کا رخ کریں

گے۔"

سورابا کی گفتگو پر اس پجاری کے چہرے پر خوف اور دہشت پھیل گئی تھی پھر اس نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے اجنبی نوجوان! میں نہیں جانتا کہ تم کس قسم کی سری قوتوں کے مالک ہو اور کن قوتوں اور کن حوصلوں کی بنا پر تم نے قبرستان کی ان قوتوں سے ٹکرانے کا عزم کیا ہے اگر یہ کام تم نے صرف سورابا کو حاصل کرنے کے لئے حامی بھری ہے تو میں تمہیں تنبیہ کروں گا کہ اس کام سے باز رہو، اس لئے کہ وہ قوتیں ایسی زور آور سرکش ہیں کہ بڑے بڑے پجاریوں کے قابو میں نہیں آتیں۔ اس مندر کا جو سب سے بڑا پجاری ہے وہ سحر اور ایسی سری قوتوں میں سب سے بہترین سمجھا جاتا ہے لیکن وہ بھی بری طرح ان قوتوں کو قابو کرنے میں ناکام رہا ہے۔ لہٰذا ازراہ ہمدردی میں تمہیں یہی مشورہ دوں گا کہ تم رات کے اس وقت اس قبرستان کا رخ نہ کرو اور اگر تم سورابا میں ہی دلچسپی رکھتے ہو اور اسے حاصل کرنے کا عزم کر چکے ہو تو اس کے لئے تم براہ راست پنگولو سے بھی التماس کر سکتے ہو کہ وہ سورابا کو تمہارا جیون ساتھی بنادے اور مجھے امید ہے کہ وہ اس سے انکار نہیں کرے گا اس لئے کہ اسے سورابا کے لئے تم سے بہتر شخصیت کا جوان نہیں مل سکتا۔"

اس پجاری کے خاموش ہونے پر یوناف نے کہا۔ "اے پجاری! تم غلط سمجھے ہو، میرا اصل مدعا تو مرادک شہر کے لوگوں کو قبرستان کی ان عفریتوں سے نجات دلانا ہے اور چونکہ پنگولو نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ جو بھی مرادک شہر کے لوگوں کو ان عفریتوں سے نجات دلائے گا وہ سورابا کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے گا پس اے پجاری! اگر میں مرادک شہر کے لوگوں کو قبرستان کی ان بدروحوں سے نجات دلاتا ہوں تو میں ازخود سورابا کا حق دار بن جاؤں گا اور ہاں اے پجاری! یہ بھی سن رکھو کہ اگر تم گمان کرتے ہو کہ میں سورابا کی خاطر ان سرزمینوں کی طرف آیا ہوں تو یہ غلط ہے۔ میں تو صرف مرادک کو ان بدروحوں سے محفوظ کر دینا چاہتا ہوں اگر اس کے صلے میں مجھے سورابا ملتی ہے تو یہ میرا انعام ہے۔"

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں پجاری نے پھر کہا۔ "اے یوناف! کس بنا پر تمہیں یقین اور اعتماد ہے کہ تم قبرستان کی ان بدروحوں کو زیر کرنے میں کامیاب ہو جاؤ گے جب کہ میں گمان کرتا ہوں کہ اگر اس مندر کا بڑا پجاری انہیں قابو میں کرنے میں ناکام رہا ہے تو پھر کوئی بھی شخص ان بدروحوں کو اپنی گرفت میں کر کے اس قبرستان کو ان سے نجات نہیں دلا سکتا۔ لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ یہی ہے کہ سورابا کے ساتھ رات کے اس وقت اس قبرستان کی طرف جانے کے بجائے تم دونوں یہیں سے لوٹ جاؤ۔ ایسا نہ ہو آج کی رات تم دونوں کے لئے زندگی کی آخری رات ہو کر رہ جائے۔"

یوناف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "اے پجاری! تم کس قسم کا اعتماد اور یقین دہانی چاہتے ہو اگر تم کہو تو یہ جو بہت بڑی چٹان سے تراشا ہوا آنگرو دیوتا کا بت ہے میں صرف ایک لمحہ کے اندر اسے نیچے گرا سکتا ہوں! کہو کیا میں ایسا کر دکھاؤں۔"

پجاری کے بولنے سے پہلے ہی سورابا نے منت کرنے کے انداز میں کہا۔ "نہیں...... نہیں! اے یوناف! ایسا ہرگز نہ کرنا آنگرو دیوتا کے اس طرح گر جانے پر ایک تو لوگوں کا اس پر سے یقین اٹھ جائے گا، دوسرے یہاں کے لوگ خواہ مخواہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے۔"

اس پر پجاری نے فکر مند لہجے میں کہا۔ "اے یوناف! آنگرو کے بت کو گرانے کے بجائے تم یقین دہانی کی خاطر کچھ اور بھی تو کر کے دکھا سکتے ہو۔"

پجاری کے اس مطالبے پر مدھم اور دھیمی آواز میں یوناف نے کہا۔ "اے ابلیکا اس پجاری نے جو اپنے سر پر ٹوپی پہن رکھی ہے وہ ٹوپی ایک لمحے کے اندر اس کے سر سے اتار کر میرے سر پر رکھ دو۔" پس دوسرے ہی لمحے پجاری نے دیکھا کہ اس کی ٹوپی اس کے سر سے آپ سے آپ علیحدہ ہو کر یوناف کے سر پر رکھ دی گئی تھی۔ مسکراتے ہوئے یوناف نے پجاری سے پوچھا۔ "اے پجاری! میرا یہ معاملہ کیسا رہا۔ تم نے دیکھا کہ صرف ایک لمحے کے اندر تمہاری ٹوپی تمہارے سر سے علیحدہ ہو کر میرے سر پر آن پڑی ہے۔ کیا تمہارے مندر کا بڑا پجاری اس قسم کا کام سرانجام دے سکتا ہے۔"؟

اس پر اس پجاری نے گردن جھکاتے ہوئے کہا۔ "نہیں وہ ایسا نہیں کر سکتا۔"

تب یوناف نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔ "اگر اس مندر کا پجاری ایسا نہیں کر سکتا تو وہ ان بدروحوں کو بھی قابو میں نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اے پجاری! میں اب تمہیں خدا حافظ کہتا ہوں اور اس قبرستان کا رخ کرتا ہوں۔" اس کے ساتھ ہی یوناف اور سورابا سمندر کے کنارے چٹانوں کے اوپر بنی مندر کی اس عظیم عمارت سے باہر نکل گئے تھے۔

تھوڑی ہی دیر بعد یوناف اور سورابا مرادک شہر کے اس قبرستان میں داخل ہوئے جس کے متعلق لوگوں کا یقین تھا کہ اس کے اندر بدروحیں رہتی ہیں۔ کافی دیر تک جب وہ دونوں اس قبرستان کے اندر گھومتے رہے اور کوئی ردّ عمل نہ ہوا تب یوناف نے سورابا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ "اے سورابا! تم نے دیکھا کہ ہم کافی دیر سے اس قبرستان کے اندر گھوم رہے ہیں۔ یہاں تو کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر کوئی بدروح یا عفریت ہوتی تو رات کے اس وقت ضرور ہم دونوں پر بھی حملہ آور ہوتی اور پھر تم دیکھتیں کہ میں اس کا انجام کیا کرتا لیکن تم دیکھتی ہو یہ قبرستان ایسا پرسکون اور پرامن ہے جیسے یہ دن کے وقت ہوتا ہے۔" اس پر سورابا نے حیرت اور تعجب کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ "اے یوناف! میں خود پریشان اور حیران ہوں

کہ رات کے اس وقت کوئی بھی چیز اس قبرستان میں ہم پر حملہ آور نہیں ہوئی جب کہ میں اپنی زندگی میں بہت سے ایسے مرد اور عورتوں کو دیکھ چکی ہوں جن کے حلقوم اس قبرستان میں کاٹ کر ان کا خون پی لیا گیا تھا۔ پس اے یوناف! حیرت ہے کہ آج رات کے وقت کوئی بھی چیز اس قبرستان میں ہم پر حملہ آور نہیں ہوئی۔"

سوراہا کے خاموش ہونے پر یوناف نے قبرستان کے کنارے ہیولے کی شکل میں نظر آتی ہوئی ایک عمارت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔"اے سوراہا یہ عمارت کیسی اور کونسی ہے۔"؟

سوراہا نے کہا۔"یہ وہی عمارت ہے جس کے اندر گورکن رہتے ہیں، یہ کوہستانی پتھروں سے بنی ہوئی عظیم عمارت ہے، گورکنوں کی بے چین روحیں اس قبرستان کے اندر گھومتی پھرتی رہتی ہیں اور خونخواری کا باعث بنتی ہیں۔ وہ بھی بھی اسی عمارت میں رہا کرتے تھے۔"

یوناف نے کہا۔"اے سوراہا! آؤ اسی عمارت کی طرف چلتے ہیں اور وہاں رہنے والے گورکنوں سے اسی قبرستان کے اندر بے چین گھومنے والی بدروحوں کے متعلق معلومات حاصل کرتے ہیں۔"

سوراہا نے یوناف کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے کہا۔"ہاں چلئے اس عمارت میں گورکن اور اس کے اہل خانہ سے مل کر پھر ہم واپس گھر چلے جائیں گے" اور اس کے ساتھ ہی وہ بڑی تیزی سے قبرستان سے نکل کر اس عمارت کی طرف بڑھنے لگے۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں عمارت کے پاس آئے پھر یوناف نے عمارت کے صدر دروازے پر جو بند تھا دستک دی۔ تھوڑی دیر بعد ایک نوخیز نوجوان اور خوبصورت لڑکی نے دروازہ کھولا اور سوراہا کو دیکھتے ہی اس نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔"اے پنگولو کی بیٹی! تم رات کے وقت یہاں، خیریت تو ہے اور یہ تمہارے ساتھ جوان کون ہے۔"؟

اس پر سوراہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔"پہلے تم مجھے اندر آنے کے لئے کہو۔ پھر میں تم سے پوری تفصیل کہہ دوں گی۔" اس لڑکی نے دروازے سے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا۔"ضرور تم اندر آؤ، یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ مرادک کے پنگولو کی بیٹی ہمارے گھر میں داخل ہو رہی ہے۔" اس لڑکی کے ایک طرف ہٹ جانے پر سوراہا، یوناف کے ساتھ اندر داخل ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد ایک لڑکا بھی عمارت کے اندرونی حصے سے نکل کر اس لڑکی کے پاس آ کھڑا ہوا۔

اس موقعے پر یوناف نے سوراہا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے سوراہا! جس طرح بوڑھے ماہی گیر ماترم نے مجھے تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق اگر میں غلطی پر نہیں تو اس لڑکی کا نام نمیا اور لڑکے کا نام خوناک ہے جو اس کا چھوٹا بھائی ہے۔ اور یہ دونوں گورکن امبون کی اولاد ہیں۔ جب کہ ان دونوں کی ماں کا نام سومبا ہے۔"

جواب میں سوراہا نے مسکراتے ہوئے کہا۔"ہاں یوناف! آپ کا اندازہ درست ہے۔ اس لڑکی کا نام نمیا اور اس کے چھوٹے بھائی کا نام خوناک ہے اور ان کے باپ کا نام امبون ہے اور ماں کا نام سومبا ہے۔"

یوناف جواب میں کچھ اور بھی کہنا چاہتا تھا کہ نمیا نام کی اس لڑکی نے کہا۔"آپ دونوں یہاں کیوں کھڑے ہو گئے اندر چل کر کمرے میں بیٹھیں۔" اس کے ساتھ ہی اس لڑکی نے دروازہ بند کر دیا۔ یوناف اور سوراہا کو اس نے عمارت کے ایک کمرے میں لا کر بٹھایا تھا۔

سوراہا نے بیٹھتے ہی اس لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔"اے نمیا! کیا گھر پر تم دونوں، بہن، بھائی ہی ہو؟ تمہارے ماں باپ اس وقت کہاں ہیں۔"؟

نمیا اور خوناک دونوں بہن بھائی نے غور سے ایک دوسرے کی طرف دیکھا پھر نمیا نے سوراہا کو جواب دیتے ہوئے کہا۔"اے پنگولو کی بیٹی! میری ماں اور میرا باپ اس وقت گھریلو ضرورت کی چیزیں خریدنے مرادک شہر کی طرف گئے ہوئے ہیں۔"

اس پر یوناف نے اس لڑکی کو مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔"اے نمیا! اس قبرستان کے متعلق تو مشہور ہے کہ اس کے اندر کچھ بے چین روحیں رہتی ہیں وہ قبرستان میں رات کے وقت داخل ہونے والوں یا یہاں سے گزرنے والے مسافروں کے حلقوم کاٹ کر ان کا خون پی جاتی ہیں تو کیا اپنے ماں باپ کی غیر موجودگی میں تم دونوں کو قبرستان کے کنارے کھڑی پتھروں کی اس قدیم عمارت کے اندر خوف اور ڈر محسوس نہیں ہوتا۔"؟

نمیا نے بلا جھجک جواب دیتے ہوئے یوناف سے کہا۔"خوف اور ڈر کا ہے کا جب وہ بے چین روحیں ہم پر حملہ آور ہی نہیں ہوتیں تو پھر ہمیں ان سے ڈرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اپنے اس مکان کی کھڑکی سے اکثر رات کے وقت ان بے چین روحوں کو قبرستان کے اندر گھومتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن انہوں نے کبھی بھی ہماری طرف آنے اور ہم پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہیں کی۔"

نمیا کی اس گفتگو پر یوناف نے شوق اور تجسس سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔"اے نمیا! جب تم نے اکثر ان بے چین روحوں کو اس قبرستان کے اندر گھومتے ہوئے دیکھا ہے تو کیا میں پوچھ سکتا ہوں کہ رات کے وقت قبرستان میں گھومنے پر ان روحوں کی تعداد کتنی ہوا کرتی ہے!

اس پر نمیا نے بلا تکلف کہہ دیا۔"رات کے وقت قبرستان میں گھومنے والی ان روحوں کی تعداد کبھی دو اور کبھی چار ہوا کرتی ہے۔"

یوناف نے پھر نمیا سے پوچھا۔"اور کیا تم مجھے یہ بھی بتا سکو گی کہ ان کی شکل وشباہت کس طرح کی ہوتی ہے۔"؟

نمیا پھر بڑی تیزی سے بولی۔"میں ان کی شکل وشباہت کے متعلق کچھ

نہیں کہہ سکتی۔ اس لئے کہ رات کے وقت وہ صرف ہمیں مدھم مدھم سے ہیولوں کی صورت میں قبرستان کے اندر چلتے پھرتے دکھائی دیتے ہیں اور ہاں میں یہ بھی کہوں گی کہ کبھی کبھی تو یہ بے چین روحیں اس عمارت کے اندر بھی داخل ہوتی ہیں اور ہمیں اس عمارت کے اندر ان کی موجودگی کا پتہ بھی چلتا ہے۔"

یوناف نے اس پر اور زیادہ شوق انگیزی میں پوچھا۔"اے نمیا وہ کیسے۔"؟

وہ بولی۔"وہ اس طرح کہ شروع میں جب ہم اس عمارت کے اندر آئے تو یہاں ہم نے اپنی رہائش اختیار کی تو رات کے وقت اس عمارت کے ایک کمرے سے ہمیں اکثر کسی درندے جیسے انداز میں دہاڑنے کی آوازیں سنائی دیا کرتی تھیں پھر ہم سمجھ گئے کہ شاید رات کے وقت وہ بے چین روحیں ہی اس کمرے میں آتی ہوں گی لہٰذا ہم نے مستقلاً طور پر اس کمرے کو بند کر دیا۔ اب نہ ہی ہم اس کمرے کو اپنے استعمال میں لاتے ہیں اور نہ ہی اس کا دروازہ کھولتے ہیں بلکہ وہ ہمہ وقت بند پڑا رہتا ہے۔"

اس پر یوناف نے اور زیادہ دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔"اے نمیا! کیا مجھے اس کمرے کی طرف لے چلوگی تاکہ میں دیکھوں کہ وہ کمرہ جو تم نے مستقلاً بند کر دیا ہے اس کے اندر کیا چیز رہتی ہے۔"؟

نمیا اور اس کا بھائی خوناک دونوں اٹھ کھڑے ہوئے اور اس بار نمیا کے بجائے خوناک نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اگر آپ اس کمرے کی کیفیت دیکھنے پر بضد ہیں تو آپ دونوں ہمارے ساتھ آئیں۔"

یوناف اور سوراہا چپ چاپ اٹھ کر ان دونوں بہن بھائی کے ساتھ ہو لئے تھے۔ ایک مقفل کمرے کے سامنے جا کر وہ دونوں بہن بھائی رک گئے۔ پھر خوناک نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔"اے مغربی سرزمینوں کے اجنبی! یہ وہ کمرہ ہے جس کے اندر قبرستان کی بے چین روحیں آکر ٹھہرتی ہیں اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اس کمرے کو کھولوں۔"

یوناف نے بے دھڑک کہا۔"ہاں! ہاں کھولو اس دروازے کو۔"

اس کے ساتھ ہی خوناک نے دیوار کے ساتھ لٹکتی ہوئی ایک بڑی سی چابی سنبھالی اور وہ اس کمرے کا دروازہ کھولنے لگا۔

کس قیامت کے یہ نامے میرے نام آتے ہیں

چمن میں چہل قدمی

بعالی خدمت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب فاضل دارالعلوم دیوبند دامت برکاتہم، ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض خدمت یہ ہے کہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا میں مستقل قاری ہوں جب بھی تازہ شمارہ سامنے آتا ہے، بے تابی سے پڑھتا ہوں، پورا رسالہ پڑھے بغیر چین نہیں آتا اس میں جہاں طلسماتی دنیا کے موضوع کے تحت مضامین ہوتے ہیں وہیں دینی، اصلاحی اور حالات حاضرہ سے متعلق مضامین ہوتے ہیں اس کو پڑھتے وقت یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میں کسی سرسبز وشاداب چمن میں چہل قدمی کررہاہوں۔ مختلف خوشنما رنگ اور دل آویز خوشبو سے آنکھوں کو نور اور دل کو سرور حاصل کررہاہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے قلم میں بڑی استدلالی قوت، تاثیری اور طاقت دی ہے۔ جس کا ثبوت تازہ شمارہ ماہ جون ۲۰۰۷ء ہے۔ صفحہ ۵ پر دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ سے معذرت کے ساتھ بقلم خاص ہے اور صفحہ ۸۹ پر "حکیم الاسلام دارالعلوم دیوبند کی ایک مظلوم شخصیت، تنقید کی کسوٹی ہے۔ آپ نے جس منطقی انداز میں جو نقد وتبصرہ پیش کیا ہے وہ شاہکار ہے، آنے والی نسل کے لئے پیغام ہے، خوف خدا اور فکر آخرت کی ایک دعوت ہے، آپ نے حالات کے جائزہ کا حق ادا کیا ہے۔ میں آپ کی مخلصانہ، بیباکانہ تحریر کو پڑھ کر یہ محسوس کرتا ہوں کہ اللہ کا شکر ہے کہ آج کے دور میں بھی حق وباطل کا فرق بتلانے اور دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کرنے والے مجاہد، اہل قلم اور اہل حق موجود ہیں جو ملت کی رہنمائی کررہے ہیں۔ میں نہایت مسرت اور صمیم قلب سے عقیدت اور محبت کا گلدستہ آپ کی خدمت میں پیش کررہاہوں۔

گر قبول افتد زہے عزوشرف

اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

والسلام مع الاکرام

(حاجی) محمد حنیف۔ مہاراشٹر

دل باغ باغ ہوگیا

محترم مکرم جناب ہاشمی صاحب ——— زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت دارم وخیریت خواہم۔

بعدازیں عرض خدمت اینکہ آنجناب کا رسالہ ماہنامہ طلسماتی دنیا نظر سے گزرا پڑھ کر دل باغ باغ ہوگیا بہت چیزیں ایسی معلوم ہوئیں جو بڑی بڑی کتب سے شاید دستیاب ہوتیں بہت کم مدت میں جب سے میں نے آپ کے ماہنامہ کا مطالعہ شروع کیا ہوں بہت سی پریشانیاں ایسی تھیں جو ہر ایک کے سامنے کہنا گویا اس دور میں اپنی بے عزتی کرنا ہے وہ سب حل ہوگئیں۔ دعا گو ہوں کہ پروردگار عالم موصوف گرامی کی اس کاوش جلیلہ کو ذریعہ نجات بنائے (آمین) میں وقتاً فوقتاً اہل ذوق حضرات سے ایک ماہنامہ کا مستقل خریدار بننے کی تاکید کرتا ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ میں دیوبند کی سرزمین میں دوسال مستقل رہا لیکن فیض باصحبت سے محروم رہا۔ بھلا خیر اب دوری نہ رہی آپ کے رسالے نے قریب کردیا اگر آپ جیسے حقیقت گو غیر جانب دارانہ، بے باک گفتگو کرنے اور تحریر کرنے والے لوگ رہیں تو انشاء اللہ معاشرہ میں سدھار ہوجانا کوئی بعید نہیں۔ روحانی تاریک راہ میں آپ کا محبوب ومقبول خاص وعام یہ رسالہ ایک چراغ روشن کی طرح جس کی روشنی سے ہر خاص وعام مستفیض ہورہا ہے فیض پہنچاتا رہے گا۔

فقط والسلام

العبد عبدالسبحان۔ شہید وراڈ سیلونی، ایم پی

ہذا من فضل ربی

روحانی علاج کے بے تاج بادشاہ وشہنشاہ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب۔ دامت برکاتہم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اللہ تعالیٰ نے اس فتنہ انگیز زمانہ کے دور میں آپ کو روحانی علاج کے وہ

علوم عطا فرمائے ہیں، جو اللہ ہر ایک انسان کو عطا نہیں فرماتا۔ اللہ نے آپ کو روحانی عملیات کے لئے اپنی بارگاہ میں خاص چن لیا ہے اور انسان کی شکل میں آپ کو ہمارے لئے فرشتہ بنا کر بھیجا ہے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے روحانی عملیات اور علاج سے بے چارے لاچار اور محتاج اور تکلیف زدہ انسان فائدہ اٹھاتے رہیں۔ اللہ آپ کے اس ادارے کو تا قیامت قائم ودائم رکھے، اللہ آپ کو طویل سے طویل زندگی عطا فرمائیں۔ آپ کی اور آپ کے اہل وعیال ہر طرف اور ہر جانب سے حفاظت فرمائے۔ (آمین)

فقط والسلام

عمر۔ ویراول (گجرات)

قابل تعریف اقدام

محترم المقام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے اور خدمت خلق میں مصروف ہوں گے اللہ قبول فرمائے۔

طلسماتی دنیا یقیناً اسم با مسمٰی ثابت ہو رہا ہے۔ اس رسالے کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس حساب سے آپ اس تعریف کے لائق ہوئے۔ آپ نے اس پرآشوب دور میں جہاں صرف افسانوی رسالے کا اجراء ہوتا ہے، آپ نے یہ برحق رسالہ نکالا اور اسے اپنے خون سے سینچا، جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔

تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا توائے عقاب
یہ تو آتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لئے

عالمی روحانی تحریک کا جو قدم آپ نے اٹھایا ہے وہ قابل تعریف ہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ اللہ آپ کی عمر دراز کرے اور ہمارے اس رسالے کو دن دونی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ تمام رکاوٹوں کو دور فرمائے۔

فقط والسلام

حکیم مولانا محمد طیب توگی۔ ضلع دھارواڑ (کرناٹک)

ایسا رسالہ نہیں دیکھا

حضرت محترم ومکرم مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد سلام ودعا کے یہاں سب بخیر ہیں۔ امید قوی ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہوں گے۔

دیگر یہ عرض ہے کہ آپ کے جاری کردہ طلسماتی دنیا کا چار سال سے مطالعہ کر رہا ہوں اسے خریدنے اپنے گھر سے شواجی نگر جانے کے لئے ۲۰ روپے خرچ آتا ہے اور رسالہ ۲۵ روپیہ ہوتا ہے۔ تب بھی پرواہ نہیں کرتا میں انسپکٹر ریلوے ہوں۔ میں پورا انڈیا گھوم پھر کر رسالہ نظر سے گزرا مگر۔ میں ایسا رسالہ نہیں دیکھا۔ اگر سچ بتائیں آپ کے رسالے کو نمبر ایک کی سند دیتا ہوں۔ رہی بات میں شیعہ شریعت میں ہوں۔ میں خود پڑھتا ہوں میرے دوست، رشتے دار اور عالم دین بھی پڑھتے ہیں۔ آپ نے اپنے رسالے میں تحریر کیا ہے یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے یہ کسی مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔ ہم سب نے اتفاق کیا، آپ بھی رسول پاک راحت عالمین اور اہلبیت کے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق میرے بعد دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں ایک قرآن دوسرا میرا اہلبیت دونوں کبھی جدا نہ ہوں گے قیامت میں دونوں مجھ سے ملیں گے دوسری یہ کہ آپ کا نام بھی آپ کے والد مرحوم کیا خوب رکھے ہیں ایک حسن دوسرا ہاشمی۔ خدا کا شکر ہے دونوں ناموں کا اثر اور خدا کی مہربانی ساتھ میں اس کو قائم رکھے۔ (آمین)

فقط والسلام

میر عسکر علی۔ بنگلور

یہ بھی چاہت کا انداز ہے

مکرمی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے رسالے کا چار سال سے خریدار ہوں اور آج بھی آپ کے سارے رسالے طلسماتی دنیا میرے پاس محفوظ ہیں۔ میں زیادہ آپ کی شان میں نہ کہتے ہوئے صرف اتنا کہوں گا۔

بقدر ظرف گر تکمیل آرزو کرتا
تمہارا ذکر شب و روز باوضو کرتا

فقط والسلام

ایوب خاں۔ اورنگ آباد

خوبیاں صرف محسوس کی جاسکتی ہیں

میں آپ کا رسالہ طلسماتی دنیا تقریباً آٹھ سال سے پڑھ رہا ہوں۔ طلسماتی دنیا کا درود وسلام نمبر اپنے اوراق میں ہزاروں رنگینیاں سمیٹے جلوہ افروز ہوا مطالعہ کرنے کے بعد ذہنی فرحت محسوس ہوئی یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ طلسماتی دنیا نے شہرت اور بلندی کی جو معراج حاصل کی ہے وہ آپ کی سچی لگن اور عوام کی

بے لوث خدمت کا نتیجہ ہے اگر اس رسالے کی تعریف الفاظ کے ذریعہ کی جائے تو آفتاب کو شمع دکھانے کے مصداق ہے۔ اس رسالے کی خوبیاں صرف محسوس کی جاسکتی ہیں۔ الفاظ کے سانچے میں ڈھالنا ناممکن ہے اس رسالے کو دیکھ کر آپ کی مدبرانہ صلاحیت اور عزائم کی بلندی کا اندازہ ہوتا ہے۔ آپ کی اور اس رسالے کی تعریف کے لئے لاکھوں الفاظ بھی کم ہے۔

فقط والسلام

عبدالمقیت خان۔ تھانہ مہاراشٹر

زباں نہیں تھکتی

محترم المقام حضرت علامہ و مولانا حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور آپ کی خیریت میں ہی ہماری خیریت ہے۔ اللہ عزوجل کی پاک ہے وہ ذات جس نے آپ کو اتنا علم عطا کیا ہے کہ تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے کہ جس نے آپ کو اس قدر تعریف کے قابل بنایا کہ جس کی تعریف کرتے اور دعائیں دیتے۔ تمام طلسماتی دنیا کے مطالعہ کرنے والے اور دیگر شاگردوں کی زبانیں نہیں تھکتیں۔ جناب والا ان شاگردوں میں سے میں بھی آپ کی شاگردی میں آنے کا شرف حاصل کیا ہوں۔ میں بھی اپنے دل کی گہرائیوں سے اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ جس طرح حاجت مندوں کی حاجت پوری کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں اور جس طرح آپ لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں اس کے بدلے آپ اور آپ کے والدین کو جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا کرے (آمین)

فقط والسلام

اعظم فقیر محمد تھانہ

قابل ستائش

محترم المقام حضرت مولانا ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ امید کرتا ہوں آپ حضرت بخیر ہوں گے اور خداوند کریم سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ حضرت کا سایہ ہمیشہ ہمارے سروں پر رہے اور خداوند آپ کو لمبی عمر کے ساتھ ساتھ صحت کامل عطا فرمائے۔ (آمین)

عرض یوں ہے کہ میں آپ حضرت کا رسالہ طلسماتی دنیا کا مستقل خریدار ہوں اور بڑی پابندی سے پڑھتا ہوں اور اس رسالے سے بہت فائدہ بھی ہو رہا ہے۔ خدا کرے یہ رسالہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آپ حضرت جس طرح ملت کو فائدہ پہنچا رہے ہیں وہ قابل دید بات ہے ورنہ اس دور میں مسلمانوں کا کوئی سہارا نہیں ہے۔ جس طرح آپ حضرت کی لگن اور محنت اور مشقت سے اس رسالہ میں چھاپ رہے ہیں وہ قابل دید اور قابل ستائش بھی ہے اور ہم سب مسلمانوں کو اس سے فائدہ ہو رہا ہے۔ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں کہ آپ کی اس کوشش کو کامیاب اور آخرت کیلئے ذخیرہ بنادے۔

فقط والسلام

فیاض احمد شاہ۔ سوپور کشمیر۔

اللہ آپ کو بادشاہ بنادے

مکرم ومحترم جناب مولانا حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرا پورا نام شیخ اخلاق احمد منگلوری ہے۔ میرے باپ کا نام شیخ حسین اور ماں کا نام ساجن ہے۔ میں شمسی حساب سے ۱۹۷۸ء۔ ۸۔ ۴ کو پیدا ہوا ہوں قمری حساب سے ۱۳۹۸ھ شعبان ۲۸ پیدا ہوا ہوں۔ جمعہ کی فجر کی اذان سے تھوڑی دیر پہلے۔

آپ سے بہت لوگوں کو ہدایت مل رہی ہے۔ آپ سے بہت لوگوں کی پریشانیاں دور ہو رہی ہے۔ آپ سے بہت لوگوں کی ضرورتیں پوری ہو رہی ہیں آپ سے بہت لوگ اس قابل بن رہے ہیں جو دوسروں کو بھی عامل بنا سکے۔ محسن ملت آپ کے لئے یہ لقب کتنا ٹھیک ہے۔

میں آپ کا شاگرد بننا چاہتا ہوں، آپ کے پاس عملیات سیکھنا چاہتا ہوں، میں آپ کے لئے یہ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو عملیاتی وطلسماتی دنیا کا بادشاہ بنادے کہ آپ کی زندگی میں آپ سے بڑا کوئی نہ ہو۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔

فقط والسلام

شیخ اخلاق احمد منگلوری۔ کرناٹک

ہمارے پاس الفاظ نہیں

جناب ایڈیٹر صاحب ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا یہ ادارہ آج جو خدمت انجام دے رہا ہے اس کا کیا کہنا۔ ہمارے پاس الفاظ نہیں ہیں جو ہم اس کی تعریف اور خدمت کے لئے ادا کریں اللہ سے دعا ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کو فروغ عطا فرمائے اور ہم جیسوں کی رہنمائی فرمائے۔ (آمین)

فقط والسلام

مسعود الحسن۔ بھوپال

بے پناہ محبت ہے

حب نواکرم فرما عالی جاہ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب قبلہ دامت فیوضکم (فاضل دیوبند)

مدیر اعلیٰ ماہنامہ طلسماتی دنیا، آداب قدم بوسی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

عرض خدمت یہ ہے کہ میں تقریباً دو سال سے اس انمول شاہکار کا قاری ہوں اور بہت ذوق وشوق سے اس رسالے کو پڑھتا ہوں۔ اس رسالے کو پڑھنے کے بعد یہی اندازہ لگا پاتا ہوں کہ رب کریم نے اپنے علم کے خزانے کے دروازے حضرت قبلہ کے قلب مبارک پر کھول دیئے ہیں مجھے آپ سے اور اس رسالے سے بے پناہ محبت ہے۔ محبت کا تقاضہ یہ ہے کہ میں آپ کی غلامی اختیار کرلوں۔ اس ناچیز کو اپنی غلامی کا شرف عطا کیجئے۔ کئی بار خط لکھنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ پہلی بار کسی طرح ہمت وجرأت کر کے اپنی آرزو تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ حضرت قبلہ ہمیں اپنی غلامی وشاگردی کا شرف عطا کر کے اس ناچیز کو بہت افزائی فرمائیں گے۔ رب کریم سے دعا گو ہوں کہ آپ کو صحت وعافیت کے ساتھ درازیٔ عمر عطا فرمائیں۔ (آمین)

فقط والسلام

شمیم احمد۔ حیدرآباد

جتنی بھی تعریف کی جائے کم

مکرمی ومحترمی عالی مقام حضرت حسن الہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

اللہ کی ذات سے قوی امید ہے مزاج گرامی بخیر وعافیت سے ہوں گے عرض خدمت ہے کہ میں آپ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں لیکن یہ میرا تیسرا خط ہے یعنی پچھلے تین مہینوں میں بھی خط ڈال چکا ہوں۔ شاید آپ کو ملا نہیں۔ خیر آپ اس خط کو بغور پڑھیں گے، میں تقریباً چار سالوں سے طلسماتی دنیا کو خرید کر پڑھ رہا ہوں اللہ کا فضل وکرم ہے کہ مجھے اس کتاب سے بہت فائدہ اور معلومات ہوئے ہیں۔ آپ کی اس کتاب کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے جب سے میں نے طلسماتی دنیا پڑھنا شروع کیا ہے بس اسی وقت سے میں بے چین رہتا ہوں کہ کب مہینہ ختم ہو اور مجھے یہ کتاب مل جائے۔ ہر مہینہ پابندی کے ساتھ پڑھتا ہوں۔ میری دعا ہے کہ اللہ رب العزت آپ کو حیات بہ صحت عطا فرمائے اور عرصہ دراز تک قائم ودائم رہے تاکہ آپ اللہ کے بندوں کی خدمت رہیں۔ میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ اپنی طلسماتی دنیا کے ذریعہ مجھ جیسے لاکھوں کی مدد اور خدمت کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ اس کتاب کو دن دوگنی ترقی کرے اور اس کے ذریعہ نجات بنادے اور بلند مقام عطا فرمائے۔

فقط والسلام

جابر احمد خاں۔ بنگلور

یہ علم پروان چڑھے گا

محترمی ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بخیر ہو عافیت وعافیت رہ کر نیک خیریت کا خواہاں ہوں۔ ماہنامہ طلسماتی دنیا جون ۲۰۰۸ء کے صفحے ۹۶ پر پیغام روحانی تحریک پڑھ کر ازحد خوشی ہوئی۔ اس تحریک سے قبل ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ عامل حضرات اپنے عملیات کو ساتھ لیتے جارہے ہیں تو ہوسکتا ہے کہ یہ علم ناپید نہ ہوجائے لیکن اس ماہنامہ سے اس جاندار تحریک کو پڑھ کر ایسا معلوم ہو رہا ہے اب یہ روحانی علم آنے والے وقت میں مزید پروان چڑھے گا اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہوسکیں گے۔

فقط والسلام

حکیم مظفر۔ پٹنہ

ملاقات کے لئے بے تاب

ہاشمی صاحب۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بعد سلام کے عرض خدمت یہ ہے کہ خدا کے فضل سے آپ بخیر ہوں گے دیگر احوال یہ ہے کہ ۱۹۹۵ء سے آپ کے رسالے کا قاری ہوں اور آپ کی عالمانہ قابلیت سے متاثر ہوکر آپ سے دس بارہ سال سے ہی آپ کو اپنا روحانی استاد مان چکا ہوں۔ اب تو صرف رسم ادائیگی ہی باقی ہے۔ مجھے آپ سے کتنی عقیدت ہے اسے میں الفاظ میں بیان نہیں کرسکتا۔ میں آپ سے بہت سی باتیں کرنا چاہتا ہوں اگر لکھنے بیٹھوں گا تو خط بہت طویل ہوجائے گا اور آپ کا وقت بہت قیمتی ہے۔ خیالات کا ایک سمندر ہے جو تحریر کی شکل میں کاغذ پر اترنے کو بے تاب ہے۔ مگر میں آپ کی مصروفیت کے باعث خط کو مختصر کر رہا ہوں۔ میں دیوبند بھی آنا چاہتا ہوں مگر ہزار کوششوں کے باوجود آنہیں پارہا ہوں۔ میرے حق میں دعا فرمائیں کہ میں جلد سے جلد آپ سے ملاقات کرسکوں۔

فقط والسلام

محمد الیاس۔ مرادآباد

آپ تھکے کیوں ہیں

دور حاضر میں ہماری مصروفیات اتنی بڑھ گئی ہیں کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی کام اور ذمہ داری مسلط رہتی ہے۔ آرام وسکون ہم سے رخصت ہو چکا ہے اور ہمہ وقت ہم اپنے آپ کو تھکا تھکا سا محسوس کرتے ہیں۔ بعض لوگ اپنی تھکاوٹ کا سبب غیر معمولی محنت و مشقت کو قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ یہ سو فیصد درست نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کام کرنے کی لامحدود صلاحیت عطا کی ہے۔ بشرطیکہ وہ بوجھ اٹھانے یا دیگر محنت مشقت والے کاموں میں اپنے جسمانی اعضاء کو ایک حد تک استعمال کرے۔ اصل میں تھکاوٹ اس وقت محسوس ہوتی ہے جب کوئی کام کرتے کرتے طبیعت اکتا جاتی ہے اور پھر اس کام میں جی نہیں لگتا اس طرح اس تھکاوٹ کا تعلق جسم سے زیادہ ذہن سے ہوتا ہے اس سلسلے میں کام کرتے وقت اگر دماغ کو کچھ سکون پہنچالیں تو جلد تھکاوٹ محسوس نہیں ہوگی۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنے دماغ سے وہ تمام منفی خیالات دور کر لئے جائیں جو افسردگی پیدا کرنے کا باعث بنتے ہیں۔ عام طور پر ہر شخص ایسا ہی کام کرنا چاہتا ہے جس میں اس کا دل لگتا ہو، اس قسم کا کام وہ زیادہ بہتر طریقے سے سرانجام دے سکتا ہے۔ لیکن اس دنیا میں ہم تمام باتیں اور کام اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق نہیں کر سکتے۔ بعض اوقات ہمیں ایسے کاموں کے کرنے پر بھی مجبور ہونا پڑتا ہے جن کو ہم ناپسند کرتے ہیں۔ کام خواہ کتنے ہی معمولی کیوں نہ ہوں نفرت اور ناپسندیدگی کی وجہ سے ہمارے لئے بوجھ بن جاتے ہیں اور ہم جلد ہی تھک جاتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق یہ تھکاوٹ جسمانی نہیں بلکہ ذہنی ہوتی ہے اور اسے دور کرنے کا واحد حل یہ ہے کہ دماغ کو کچھ آرام اور سکون پہنچانے کی کوشش کی جائے اعصاب کو ڈھیلا چھوڑ دیا جائے اس کے لئے کچھ دیر تک بغرض آرام کرسی یا بستر پر پاؤں پھیلا کر لیٹنا مفید ثابت ہوتا ہے۔

تھکاوٹ دور کرنے میں کھیلوں کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ دماغ و اعصاب کو آرام پہنچانے کیلئے بہتر طریقہ یہ ہے کہ کوئی ایسا کھیل کھیلا جائے جس میں طاقت کم سے کم صرف ہو اور تفریح زیادہ سے زیادہ حاصل ہو۔ ماہرین کی طویل تحقیق سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ کھیلنے سے اعصابی تناؤ دور ہو جاتا ہے کیونکہ کھیل جذباتی گھٹن کے اخراج میں معاون ہوتے ہیں۔ مقابلے کے کھیلوں میں نہ صرف دلچسپی کا عنصر زیادہ ہوتا ہے بلکہ ان کی وجہ سے دوسرے لوگوں سے ملنے جلنے اور بہتر تعلقات قائم کرنے کا بھی موقع ملتا ہے۔ کھیلتے وقت ذہن سے ہر طرح کے منفی خیالات نکل جاتے ہیں اور زندگی سے ایک نئی دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ لیکن اس میں یہ احتیاط لازم ہے کہ آپ اپنے لئے جو کھیل منتخب کریں وہ ایسے ہوں کہ جن میں آپ صحیح معنوں میں دلچسپی لے سکیں اور اپنی تھکاوٹ دور کر سکیں۔ اگر آپ بھاگ دوڑ یا جسمانی محنت مشقت کا کام کرتے ہیں تو ایسے کھیل کا انتخاب کریں جس میں جسمانی مشقت نہ کرنی پڑے۔ اسی طرح آپ دماغی کام کرتے ہوں تو آپ کے لئے ایسے کھیل مناسب رہیں گے جن سے کچھ ورزش بھی ہو جائے اور آپ کو کھلی فضا میں رہنے کا موقع ملے۔

بعض لوگوں جو مدت تک کسی ملازمت پر فائز رہنے کے بعد جب ریٹائر ہوتے ہیں تو سالہا سال کی مصروف زندگی کے بعد جب بیکاری انہیں ذہنی طور پر اتنا تھکا دیتی ہے کہ وہ زندگی بھر کام کرتے ہوئے اتنا نہیں تھکے ہوتے۔ ایسے افراد کے لئے ضروری ہے کہ وہ کوئی مشغلہ اختیار کر لیں۔ تو یہ ذہنی تھکاوٹ ان پر مسلط نہیں ہوگی۔ طبیعت کو بہلانے اور مصروف رکھنے کے لئے ڈاک ٹکٹ، سکے، پرندوں کے پر، دیا سلائیوں کی خالی ڈبیاں، دیو کارڈز، بنک نوٹس اور دیگر اشیاء جمع کرنا، علاوہ ازیں تصنیف وتالیف، پینٹنگ وغیرہ بہترین مشاغل ہیں۔ عمر اور حالات کے مطابق مشاغل میں تبدیلی بھی لائی جاسکتی ہے۔ مشغلہ بذات خود کوئی مقصد نہیں ہے۔ اصل مقصد ذہنی تھکاوٹ دور کرنا اور زندگی سے دلچسپی برقرار رکھنا ہے اس مقصد کے لئے جب تک کوئی مشغلہ معاون ثابت ہوتا ہو تو ٹھیک ہے بصورت دیگر اسے ترک کر کے کوئی اور مشغلہ اختیار کر لینا چاہئے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

پھلت میں سہ روزہ تربیت قضا کیمپ اختتام پذیر

مفتی عتیق بستوی کا منشائے شریعت کے مطابق عمل پر زور

کھتولی ۹؍نومبر، ہندوستان ایکسپریس نیوز بیورو: یہاں کھتولی سے متصل پھلت میں جاری سہ روزہ تربیت قضا کیمپ جو آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کی طرف سے ہوا کیمپ کے دوسرے دن بھی بہت بڑی تعداد میں علاقہ بھر کے علماء کرام ومفتیان عظام شریک ہوئے۔ اس موقع پر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے شعبہ قضا کے کنوینر اور دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد مولانا مفتی عتیق احمد بستوی نے اس موقع پر کہا کہ قرآن کریم ہم سے کہہ رہا ہے کہ اے ایمان والو انصاف قائم کرنے والے بن جاؤ، انہوں نے کہا کہ محض دارالقضا کا قیام بھی نہیں بلکہ اپنے خاندان اپنی اولاد، اپنے محلے، اپنے شہر میں انصاف قائم کرنے والے بن جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ظلم ختم کرنے کا نام انصاف ہے۔ آج پوری دنیا انصاف کو ترس رہی ہے جس چیز کا جو حق ہے اس کو ادا کرنا عدل ہے۔ انہوں نے کہا کہ پورا نظام کائنات عدل پر قائم ہے۔ ہر چیز کو اس کے مقام پر رکھو۔ حقوق فرائض کی شناخت اور صاحب حقوق کے حق ادا کرنا یہی شریعت کا منشاء ہے اگر ہم یہ طے کرلیں کہ ہمیں اپنے ہر کام شریعت کی روشنی میں حل کرنے ہیں تو انشاء اللہ دلوں کے قفل کھل جائیں گے۔ مفتی عبیداللہ اسعدی استاد حدیث وفقہ جامعہ عربیہ ہتھوڑا باندہ نے کہا کہ ہمارے بزرگوں نے آزادی کے بعد آج سے چالیس سال قبل آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ قائم کیا۔ بورڈ کے قیام کا مقصد اس لئے کیا گیا کہ مسلمانوں کا رشتہ کتاب وسنت سے مضبوط رہے۔ انہوں نے کہا کہ آئے دن ہندوستان کی عدلیہ میں روز بروز اس طرح کے فیصلے ہوتے رہتے ہیں جو سیدھے ہماری شریعت سے ٹکراتے ہیں اس لئے شروع سے ہی مسلم پرسنل لاء بورڈ کا مقصد رہا کہ مسلمانوں کے مسائل قرآن وسنت کی روشنی میں حل ہوں۔ آج کیمپ کے شرکاء کو دارالقضاء کے طریقہ کار اور اس کے عملی نمونے مثلاً دعویٰ شہادت مدعی اور مدعا علیہ کی طرف سے دارالقضاء میں مقدمہ دائر کرنے کا طریقہ کار اور قاضی شریعت کا فیصلہ کرنے کا طریقہ عملی طور پر آل انڈیا مسلم پرسنل لاء بورڈ کے دہلی کے چیف قاضی امارت شرعیہ بہار واڑیسہ اور مولانا قاضی قاسم مظفر پوری نے بھی دارالقضاء کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر مولانا محمد کلیم صدیقی نے بھی اپنے خیالات سے شرکاء کو مستفیض کیا۔

شاہ عبداللطیف سپرد خاک

سہارنپور ۹؍نومبر، ہندوستان ایکسپریس نیوز بیورو: مولانا شاہ عبداللطیف مختصر علالت کے بعد گزشتہ روز اپنے مالک حقیقی سے جاملے۔ سلسلہ چشتیہ قادریہ اور سہروردیہ کے مشہور بزرگ شاہ عبداللطیف کی عمر تقریباً پچاسی سال تھی۔ مرحوم کا روحانی تعلق مظاہر العلوم کے ناظم اعلیٰ مولانا شاہ اسعد اللہؒ سے تھا۔ سہارنپور کے قصبہ ناگل کے گاؤں ناہیڑہ کے رہنے والے تھے۔ دو دن قبل طبیعت بگڑنے پر شاہ کو دہلی کے اسپتال میکس ساکیت میں داخل کرایا گیا تھا۔ ایک تعزیتی نشست ڈاکٹر عبدالماجد زبیری کے مکان پر منعقد ہوئی جس میں ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ میٹنگ کی صدارت ایم شاہد زبیری نے کی اور کارروائی وقف انسپکٹر منیر عالم نے چلائی۔ میٹنگ میں جمعیۃ العلماء کے صدر مولانا محمد طیب کی بھابھی کے انتقال پر بھی اظہار تعزیت کرکے دعائے مغفرت کی گئی۔ میٹنگ میں مامون نور احمد، قاضی محمود حسن، حافظ محمد یوسف اسلم، چودھری گلفام، ناصر ملک رحمانی، عارف عثمانی، محمد شارق زبیری، محمد طلحہ فاروقی، محمد مونس وغیرہ نے شرکت کی۔

TILISMATI DUNIYA
(Monthly)
ABULMALI, DEOBAND-247554

ماہنامہ طلسماتی دُنیا دیوبند

R.N.I.66796/92
RNP/SHN/139
2006-08

اِدارہ رُوحانی دُنیا دہلی..... ایک دھوکہ..... ایک فراڈ

یہ ادارہ مکتبہ روحانی دنیا دیوبند کی ذاتی مطبوعات ازراہِ بے ایمانی چھاپ رہا ہے۔ اس ادارے کا اپنا کوئی وجود نہیں ہے۔ یہ ایک فرضی پتہ ہے۔ اس کی مطبوعات علمی اور روحانی اغلاط سے بھری ہوئی ہوتی ہیں۔ عام لوگ فریب کھا کر ان مطبوعات کو خرید لیتے ہیں بعد میں پچھتاتے ہیں۔ جو لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب کے علمی اور روحانی لٹریچر سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں اور حضرت مولانا کی دعاؤں اور سرپرستی کے طالب ہیں ان کو چاہیے کہ وہ مولانا کی کتابیں خریدتے وقت ان کتابوں پر چھپا ہوا پتہ ضرور پڑھ لیں۔

مولانا حسن الہاشمی صاحب کی تمام تصانیف مکتبہ روحانی دنیا دیوبند سے چھاپی گئیں ہیں۔ اور یہ تصانیف تمام شہروں میں دستیاب ہیں مکتبہ روحانی دنیا دیوبند ایک معیاری ادارہ ہے۔ اور اس کی تمام مطبوعات معیاری کتابت وطباعت اور معیاری کاغذ پر چھاپی جاتی ہیں۔ ان کے سرورق بھی معیاری ہوتے ہیں جب کہ غیر معیاری ناشرین محض اپنا پیٹ بھرنے کے لئے غیر معیاری کاغذ غیر معیاری طباعت اور غیر معیاری سرورق کے ساتھ ان کتابوں کو زیادہ کمیشن پر فروخت کرتے ہیں۔ اور تاجر حضرات زیادہ کمیشن کے چکر میں ان کتابوں کو خرید لیتے ہیں اس طرح تاجر حضرات تو کچھ بچا لیتے ہیں اور خریداروں کو نقصان ہوتا ہے۔ جو لوگ حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب سے روحانی تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسی مطبوعات کو رد کر دیں جو چوری سے اور بے ایمانی سے چھاپی جارہی ہیں۔ یقین کریں کہ کسی بھی رائٹر کی کتاب اس کی اجازت کے بغیر چھاپنا اخلاقی، شرعی اور قانونی جرم ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی کی پکی ہوئی ہانڈی اٹھا کر لے جاؤ اور ہڑپ کر لو۔ جو ناشر اور تاجر کسی کا دل دکھا کر کتابوں کی اشاعت اور تجارت کر رہے ہیں وہ اللہ کے یہاں مسئول ہوں گے اور ہمیشہ خیر و برکت سے محروم رہیں گے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ جس طرح چوری کی جائے نماز پر نماز نہیں ہوتی اور چوری کی تسبیح پر ذکر کرنا گناہ ہے اسی طرح چوری سے چھاپی گئی کتابوں سے روحانیت حاصل نہیں ہوتی۔ صاحب ایمان اور اللہ سے ڈرنے والوں کے لئے اتنی سی بات کافی ہے۔ اور جو لوگ نہ ایمان رکھتے ہیں نہ خوف آخرت رکھتے ہیں اور جنہیں شرم بھی نہیں ہوتی ان کو سمجھانا اور نصیحت کرنا فضول ہے۔

یہ ایک درخواست ہے۔ امید ہے کہ ہماری مطبوعات سے استفادہ کرنے والے اس درخواست کو اہمیت دیں گے۔

درخواست کنندہ مکتبہ رُوحانی دُنیا دیوبند محلہ ابوالمعالی دیوبند فون نمبر ۲۲۴۵۵-۰۱۳۳۶

ماہنامہ

طلسماتی دنیا

دیوبند

مکمل سیٹ 2008

ایڈیٹر

شیخ حسن الھاشمی فاضل

دارالعلوم دیوبند

مولانا سے رابطہ کا نمبر...

+919358002992

کتاب کیلئے رابطہ نمبر...

+919756726786

محمد اجمل مفتاحی مئوناتھبھنجن یوپی انڈیا